چار مفید چیزوں پر مشتمل لفظی ترجمہ

لفظ بہ لفظ ترجمہ | مکمل با محاورہ ترجمہ | مختصر حواشی | آیات کے عنوانات

معرفۃ القرآن علیٰ کنز العرفان

جلد اوّل
پارہ 1..تا..5

المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
DAWAT-E-ISLAMI

چار مفید چیزوں پر مشتمل لفظی ترجمہ

لفظ بہ لفظ ترجمہ | مکمل بامحاورہ ترجمہ | مختصر حواشی | آیات کے عنوانات

مَعرِفَۃُ القُرآن عَلٰی کَنزِ العِرفَان

مترجم: شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی ابو الصالح محمد قاسم قادری مدظلہ العالی

نام کتاب : معرفۃ القرآن علی کنز العرفان (جلد اول)

مترجم : شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی ابو الصالح محمد قاسم قادری مدظلہ العالی

پہلی بار : جمادی الاخریٰ ۱۴۳۶ھ، اپریل 2015ء

تعداد : 12000 (بارہ ہزار)

ناشر : مکتبۃ المدینہ فیضان مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ، کراچی

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

شاخ		پتا	فون
باب المدینہ (کراچی)	:	شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی	021-34250168
مرکز الاولیاء (لاہور)	:	داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ	042-37311679
سردار آباد (فیصل آباد)	:	امین پور بازار	041-2632625
کشمیر	:	چوک شہیداں، میر پور	058274-37212
حیدر آباد	:	فیضان مدینہ، آفندی ٹاؤن	022-2620122
مدینۃ الاولیاء (ملتان)	:	نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ	061-4511192
اوکاڑہ	:	کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال	044-2550767
راولپنڈی	:	فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ	051-5553765
خان پور	:	دُرانی چوک، نہر کنارہ	068-5571686
نواب شاہ	:	چکرا بازار، نزد MCB بینک	024-44362145
سکھر	:	فیضان مدینہ، بیراج روڈ	071-5619195
گوجرانوالہ	:	فیضان مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ	055-4225653
پشاور	:	فیضان مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور سٹریٹ، صدر	

E.mail: ilmia@dawateislami.net

www.dawateislami.net

”مَعْرِفَةُ الْقُرْاٰن علیٰ کنز العرفان“ سے متعلق کچھ ضروری باتیں

مَعْرِفَةُ الْقُرْاٰن دورِ جدید کے تقاضوں کے عین مطابق قرآنِ مجید کا آسان اور منفرد لفظی ترجمہ ہے، یہاں اس سے متعلق چند فنی باتیں اور اس کی خصوصیات ملاحظہ ہوں،

1 قرآنِ مجید کا متن P.D.F فارمیٹ میں موجود مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ نسخے سے پیسٹ کیا گیا اور پیسٹنگ کے بعد دو مرتبہ اصل نسخے سے باریک بینی کے ساتھ تقابل کیا گیا ہے تاکہ حتَّی المقدور متن میں غلطی کا امکان نہ رہے۔ نیز ایک لائن میں اتنا متن پیسٹ کیا گیا ہے جتنے نیچے اجزاء مذکور ہیں اور لائن کے شروع اور آخر سے فاصلہ ختم کرنے کے لئے کمپیوٹر سافٹ ویئر کے ذریعے متنِ قرآن کے ٹیکسٹ کو مناسب حد تک پھیلا کر لائن کا شروع اور آخر برابر کیا گیا ہے۔

2 مختلف خانے بنا کر ان میں آیات کے اجزاء لکھے گئے اور ان کے رَسمُ الْخط کو حتَّی الامکان متنِ قرآن کے رَسمُ الْخط کے مطابق رکھنے کے لئے ”اَلْمُصْحَف“ فاؤنٹ استعمال کیا گیا ہے۔

3 قرآنِ مجید کا اصل رَسمُ الْخط برقرار رکھنے کے لئے اجزاء میں تقسیم کے دوران الفاظ کے ساتھ متصل حروف اور ضمائر وغیرہ کو جدا لکھنے کی بجائے ایک ساتھ لکھا ہے اور مختلف رنگوں کے ذریعے انہیں اور ان کا ترجمہ ممتاز کر دیا ہے، جیسے ”مِنَّا“ میں ”مِنْ“ اور ”مَا“ کو اور ”اَنْفُسَهُمْ“ میں ”اَنْفُسَ“ اور ”هُمْ“ کو الگ الگ لکھنے کی بجائے ایک ساتھ لکھا اور رنگوں کے ذریعے ان الفاظ اور ان کے ترجمے میں امتیاز کر دیا ہے۔

4 بعض مقامات پر معنیٰ سمجھنے میں آسانی کے پیشِ نظر غیر متصل حروف و الفاظ اور اضافت سے خالی الفاظ کو بھی ایک ہی خانے میں لکھا گیا اور رنگوں کے ذریعے ان کے معانی میں امتیاز کیا گیا ہے۔ جیسے ”فِي الْاَرْضِ“ کو ایک ہی خانے میں لکھا ہے۔

5 صیغہ خواہ منفی ہو جیسے ”لَمْ تُنْذِرْهُمْ“ اور ”لَا يَعْلَمُوْنَ“ اور ”لَنْ تَفْعَلُوْا“ یا دوسرا جیسے ”كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ“ مکمل صیغہ ایک ہی خانے میں لکھا ہے اسی طرح بعض مقامات پر پورا جملہ جیسے ”فَتَابَ عَلَيْهِ“ بھی ایک ہی خانے میں لکھا ہے تاکہ آیت کا اصل مرادی ترجمہ لکھنے میں آسانی رہے۔

6 ترجمے میں سلاست (روانی) کو برقرار رکھنے اور عربی الفاظ کے مفہوم کو مزید واضح کرنے کے لئے اضافت والے الفاظ جیسے ”كَلِمَةَ اللّٰهِ“ کو ایک ہی خانے میں لکھا گیا اور رنگوں کے ذریعے ان کے ترجمے کی نشاندہی کر دی گئی ہے۔

7 حروف و الفاظ کا اصل وضع کے اعتبار سے جو ترجمہ بنتا ہے اسے لکھنے کا التزام کیا گیا اور ان کا مرادی اور مفہومی ترجمہ بریکٹ میں لکھ دیا ہے جیسے ”وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ“ میں مذکور ”و“ حالیہ ہے، اس کا ترجمہ یوں لکھا ہے ”اور

(حالانکہ)" البتہ بعض مقامات پر لغوی ترجمہ لکھنے میں شرعی مسائل ہونے کی وجہ سے تاویلی ترجمہ لکھا ہے اور حتَّی الامکان حاشیہ لگا کر ایسے مقامات کی وضاحت کر دی ہے۔

8 جن حروفِ زائدہ کا باقاعدہ کوئی ترجمہ نہیں بنتا انہیں کوئی رنگ کئے بغیر اسی طرح برقرار رکھا ہے جیسے "بِمُؤْمِنِيْنَ" میں حرف "ب" اور "مُؤْمِنِيْنَ" کو ایک ہی رنگ میں لکھا ہے۔

9 لفظی ترجمے کے ساتھ ایک بامحاورہ ترجمے کا بھی اضافہ کیا گیا ہے اور یہ ترجمہ تفسیر "صِرَاطُ الْجِنَان فِيْ تَفْسِيْرِ الْقُرْآن" میں چھپا ہوا "كَنْزُ الْعِرْفَان فِيْ تَرْجَمَةِ الْقُرْآن" لکھا گیا ہے۔

10 سمجھنے میں آسانی کے لئے موقع محل کی مناسبت سے بریکٹوں میں الفاظ کا اضافہ کیا گیا اور ان کا رنگ سیاہ رکھا گیا ہے۔ نیز اجزاء میں جہاں آیت ختم ہوئی یونہی بامحاورہ ترجمے میں جہاں ایک آیت کا ترجمہ ختم ہوا وہاں اختتامیہ نشان ○ بھی ڈال دیا ہے۔

11 قرآن پاک میں بعض اوقات ایک آیت میں مختلف چیزیں بیان ہوتی ہیں اور بعض اوقات دو تین آیات کے بعد نئی بات شروع ہو جاتی ہے، فہمِ قرآن یعنی قرآن سمجھنے میں آسانی کیلئے ہم نے ہر ایسی جگہ پر نیا عنوان لگا دیا ہے جس کا فائدہ یہ ہے کہ اس نئے عنوان کو پڑھنے کے بعد وہاں سے شروع ہونے والی آیات کو بڑی آسانی سے سمجھا جاسکے گا کیونکہ پہلے سے معلوم ہو جائے گا کہ اب اس مضمون کی آیات آرہی ہیں۔

12 عنوانات صفحے کی سائیڈ میں لکھے ہیں اور جن آیات میں وہ عنوان بیان ہوا ہے انہیں اور ان کے بامحاورہ ترجمے کو مختلف رنگوں کے ذریعے ممتاز کیا ہے تاکہ قاری بآسانی سمجھ سکے کہ اس عنوان کا مضمون کہاں سے کہاں تک ہے، نیز موقع کی مناسبت سے تفسیر صراط الجنان اور دیگر معتبر تفاسیر سے مختصر اور جامع حواشی بھی لگائے گئے ہیں۔

13 حروف و الفاظ کے معنٰی متعین کرنے کے لئے چار رنگوں کا استعمال کیا گیا ہے، سبز، سرخ، نیلا اور جامنی۔ پہلے تین رنگ مختلف حروف و الفاظ کے لئے استعمال کئے گئے ہیں اور جامنی رنگ بطورِ خاص لفظی ترجمے میں آنے والے اضافی الفاظ کے لئے استعمال کیا گیا ہے تاکہ قاری آسانی کے ساتھ یہ سمجھ سکے کہ جامنی رنگ والے الفاظ کسی خاص لفظ کا ترجمہ نہیں ہیں۔ جیسے "بِهٰذَا مَثَلًا" اور اس کا ترجمہ "اس مثال کے ساتھ"

اللہ تعالیٰ اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے میری، میرے اہلِ خانہ، رشتہ داروں، دوست احباب اور دیگر متعلقین کی نجات کا ذریعہ بنائے اور جن جن احباب نے اس کام کے سلسلے میں تعاون کیا ان کی کوششوں کو بھی قبول و منظور فرمائے اور سب کی بے حساب مغفرت فرمائے۔

اَبُو الصَّالِح مُحَمَّد قَاسِم قَادِرِی

الٓمٓ

1

آیات: 07 — رکوع: 01

سُوْرَةُ الفَاتِحَة مَكِّيَّة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

الرَّحِيْمِ ○	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے ○

اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کی صفات

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ﴿۱﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ﴿۲﴾

الرَّحِيْمِ ﴿۲﴾	الرَّحْمٰنِ	الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱﴾	رَبِّ	لِلّٰهِ	اَلْحَمْدُ
رحمت والا	بہت مہربان	سارے جہان (والوں کا)	پالنے والا	اللہ کے لئے	تمام تعریفیں

سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہان والوں کا پالنے والا ہے ○ بہت مہربان رحمت والا ○

صرف اللہ عزوجل کی عبادت اور اسی سے حقیقی استعانت

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ؕ﴿۳﴾ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ؕ﴿۴﴾

نَسْتَعِيْنُ ﴿۴﴾ (1)	اِيَّاكَ	وَ	نَعْبُدُ	اِيَّاكَ	الدِّيْنِ ﴿۳﴾	يَوْمِ	مٰلِكِ
مدد چاہتے ہیں	تجھ سے	اور	ہم عبادت کرتے ہیں	تیری	جزاء، بدلہ	دن، روز	مالک

جزاء کے دن کا مالک ○ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ○

صراط مستقیم پر چلنے کی دعا

سیدھا راستہ وہی ہے جو نیک لوگوں کا ہے

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ﴿۵﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ

اَنْعَمْتَ	الَّذِيْنَ	صِرَاطَ	الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۵﴾ (2)	الصِّرَاطَ	اِهْدِنَا
تو نے انعام، احسان کیا	ان لوگوں کا	راستہ	سیدھا	راستہ	ہمیں دکھا، چلا

ہمیں سیدھے راستے پر چلا ○ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے احسان کیا ○

(1)...... حقیقی مددگار اللہ تعالیٰ ہی ہے کیونکہ وہ ذاتی طور پر قادر، مستقل مالک اور غنی بے نیاز ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے اس کی عطا سے مددگار ہیں۔ مزید تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج 1، ص 49 پر ملاحظہ فرمائیں۔

(2)...... صراط مستقیم سے مراد "عقائد کا سیدھا راستہ" ہے، جس پر تمام انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام چلے یا اس سے مراد "اسلام کا سیدھا راستہ" ہے جس پر صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان، بزرگانِ دین اور اولیاءِ عظام رَحِمَہُمُ اللہ چلے۔

عَلَيۡهِمۡ ۙ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ ﴿٧﴾ ع

عَلَيۡهِمۡ	غَيۡرِ	الۡمَغۡضُوۡبِ	عَلَيۡهِمۡ	وَ	لَا	الضَّآلِّيۡنَ ﴿٧﴾ [1]
ان پر	نہ	(ان کا کہ) غضب کیا گیا	ان پر	اور	نہ	بہکے ہوئے، گمراہوں (کا)

نہ کہ ان کا راستہ جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا ○

آیات: 286 — رکوع: 40

سُوۡرَةُ الۡبَقَرَةِ مدنیۃ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

بِسۡمِ	اللّٰهِ	الرَّحۡمٰنِ	الرَّحِيۡمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

الٓمّٓ ﴿١﴾ ج ذٰلِكَ الۡكِتٰبُ لَا رَيۡبَ ۛۚ فِيۡهِ ۛۚ هُدًى

الٓمّٓ ﴿١﴾ [2]	ذٰلِكَ	الۡكِتٰبُ	لَا رَيۡبَ	فِيۡهِ	هُدًى
حروفِ مقطعات	وہ (بلند رتبہ)	خاص کتاب	کوئی شک نہیں	اس میں	ہدایت

وہ بلند رتبہ کتاب جس میں کسی شک کی گنجائش نہیں۔ اس میں

قرآن کی عظمت و شان اور ہدایت کا سرچشمہ

لِّلۡمُتَّقِيۡنَ ﴿٢﴾ لا الَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَيۡبِ وَ

لِّلۡمُتَّقِيۡنَ ﴿٢﴾	الَّذِيۡنَ	يُؤۡمِنُوۡنَ	بِالۡغَيۡبِ	وَ
پرہیزگاروں، ڈرنے والوں کے لئے	وہ لوگ جو	ایمان لاتے ہیں	غیب پر	اور

ڈرنے والوں کے لئے ہدایت ہے ○ وہ لوگ جو بغیر دیکھے ایمان لاتے ہیں اور

متقین کے اوصاف

[1] ... جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوا ان سے مراد یہودی یا بد عمل اور بہکے ہوؤں سے مراد عیسائی یا بد عقیدہ لوگ ہیں۔

[2] ... یہ حروف اللہ تعالیٰ کے راز ہیں اور متشابہات میں سے ہیں، ان کی مراد اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم جانتے ہیں اور ہم ان کے حق ہونے پر ایمان لاتے ہیں۔

يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝۳

يُنْفِقُوْنَ ۝۳ (1)	رَزَقْنٰهُمْ	مِمَّا	وَ	الصَّلٰوةَ	يُقِيْمُوْنَ
خرچ کرتے ہیں	ہم نے رزق دیا انہیں	(کچھ اس میں) سے جو	اور	نماز	قائم کرتے ہیں

نماز قائم کرتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے کچھ (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں ۝

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ

مَآ	وَ	اِلَيْكَ	اُنْزِلَ	بِمَآ	يُؤْمِنُوْنَ	الَّذِيْنَ	وَ
جو	اور	آپ کی طرف	نازل کیا گیا	(اس) پر جو	ایمان لاتے ہیں	وہ لوگ جو	اور

اور وہ ایمان لاتے ہیں اس پر جو تمہاری طرف نازل کیا اور جو

اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝۴ اُولٰٓئِكَ عَلٰى

عَلٰى	اُولٰٓئِكَ	يُوْقِنُوْنَ ۝۴	هُمْ	بِالْاٰخِرَةِ	وَ	قَبْلِكَ (2)	مِنْ	اُنْزِلَ
پر	یہ لوگ	یقین رکھتے ہیں	وہ	آخرت پر	اور	آپ سے پہلے	سے	نازل کیا گیا

تم سے پہلے نازل کیا گیا اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں ۝ یہی لوگ

هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۵

الْمُفْلِحُوْنَ ۝۵	هُمُ	اُولٰٓئِكَ	وَ	رَّبِّهِمْ	مِّنْ	هُدًى
فلاح، کامیابی پانے والے (ہیں)	وہ	یہ لوگ	اور	اپنے رب	کی طرف سے	ہدایت

اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ کامیابی حاصل کرنے والے ہیں ۝

متقی لوگوں کو عطا، دنیا میں ہدایت اور آخرت میں کامیابی

کچھ خاص کافروں کا حال اور ان کا انجام

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ

ءَاَنْذَرْتَهُمْ	عَلَيْهِمْ	سَوَآءٌ	كَفَرُوْا	الَّذِيْنَ	اِنَّ
کیا آپ ڈرائیں انہیں	ان پر	برابر (ہے)	کفر کیا	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	بیشک

بیشک وہ لوگ جن کی قسمت میں کفر ہے ان کے لئے برابر ہے کہ آپ انہیں ڈرائیں

(1)...... اس سے معلوم ہوا کہ راہِ خدا میں مال خرچ کرنے میں ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ اتنا زیادہ مال خرچ کر دیا جائے کہ خرچ کرنے کے بعد آدمی پچھتائے اور نہ ہی خرچ کرنے میں کنجوسی سے کام لیا جائے بلکہ اس میں اعتدال ہونا چاہئے۔

(2)...... اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتابوں پر ایمان لانے اور قرآنِ مجید سے پہلی کتابوں کے احکام پر عمل کرنے کی تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج 1، ص 68 پر ملاحظہ فرمائیں۔

اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٦﴾ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى

اَمْ	لَمْ تُنْذِرْهُمْ	لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٦﴾	خَتَمَ	اللّٰهُ	عَلٰى
یا	نہ ڈرائیں انہیں	وہ ایمان نہیں لائیں گے	مہر لگادی	اللہ (نے)	پر

یا نہ ڈرائیں، یہ ایمان نہیں لائیں گے ○ اللہ نے

قُلُوْبِهِمْ وَ عَلٰى سَمْعِهِمْ ؕ وَ عَلٰۤى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ٘

قُلُوْبِهِمْ	وَ	عَلٰى	سَمْعِهِمْ	وَ	عَلٰى	اَبْصَارِهِمْ	غِشَاوَةٌ (1)
ان کے دلوں	اور	پر	ان کے کانوں	اور	پر	ان کی آنکھوں	پردہ (ہے)

ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر مہر لگادی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا ہے

وَّ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿٧﴾ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ

وَ	لَهُمْ	عَذَابٌ	عَظِیْمٌ ﴿٧﴾	وَ	مِنَ	النَّاسِ	مَنْ	یَّقُوْلُ
اور	ان کے لئے (ہے)	عذاب	بہت بڑا	اور	سے	لوگوں	جو	کہتے ہیں

اور ان کے لئے بہت بڑا عذاب ہے ○ اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ

اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ مَا هُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ ﴿٨﴾

اٰمَنَّا	بِاللّٰهِ	وَ	بِالْیَوْمِ	الْاٰخِرِ	وَ	مَا	هُمْ	بِمُؤْمِنِیْنَ ﴿٨﴾
ہم ایمان لے آئے	اللہ پر	اور	دن پر	آخرت	اور	نہیں	وہ	ایمان والے

ہم اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لے آئے ہیں حالانکہ وہ ایمان والے نہیں ہیں ○

یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَ مَا یَخْدَعُوْنَ

یُخٰدِعُوْنَ (2)	اللّٰهَ	وَ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	مَا یَخْدَعُوْنَ
وہ فریب دینا چاہتے ہیں	اللہ (کو)	اور	ان کو جو	ایمان لائے	اور	فریب نہیں دیتے

یہ لوگ اللہ کو اور ایمان والوں کو فریب دینا چاہتے ہیں حالانکہ یہ

ع — وقف لازم

(1)...کافروں کے دلوں اور کانوں پر مہر لگنا اور آنکھوں پر پردہ پڑ جانا ان کے کفر و عناد، سرکشی، اور انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی عداوت کے انجام کے طور پر تھا ورنہ ان پر ہدایت کی راہیں شروع سے بند نہ تھیں۔

(2)...اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ کوئی اسے دھوکا دے سکے، یہاں اللہ تعالیٰ کو فریب دینے سے مراد اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو دھوکا دینے کی کوشش کرنا ہے۔

إِلَّآ أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ۝٩ فِى قُلُوبِهِم مَّرَضٌ

اِلَّاۤ	اَنْفُسَهُمْ	وَ	مَا يَشْعُرُوْنَ ۝٩	فِیْ قُلُوْبِهِمْ	مَّرَضٌ [1]
مگر	اپنی جانوں (کو)	اور	وہ شعور نہیں رکھتے	ان کے دلوں میں	بیماری (ہے)

صرف اپنے آپ کو فریب دے رہے ہیں اور انہیں شعور نہیں ○ ان کے دلوں میں بیماری ہے

فَزَادَهُمُ ٱللَّهُ مَرَضًا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌۢ

فَزَادَهُمُ	اللّٰهُ	مَرَضًا	وَ	لَهُمْ	عَذَابٌ	اَلِیْمٌ
تو بڑھادی ان کی	اللہ (نے)	بیماری	اور	ان کے لئے (ہے)	عذاب	دردناک

تو اللہ نے ان کی بیماری میں اور اضافہ کردیا اور ان کے لئے

بِمَا كَانُوا۟ يَكْذِبُونَ ۝١٠ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا۟

بِمَا	كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۝١٠	وَ	اِذَا	قِیْلَ	لَهُمْ	لَا تُفْسِدُوْا
(اس) وجہ سے جو	وہ جھوٹ بولتے تھے	اور	جب	کہا جائے	ان سے	تم فساد نہ کرو

ان کے جھوٹ بولنے کی وجہ سے دردناک عذاب ہے ○ اور جب ان سے کہا جائے کہ زمین میں فساد نہ کرو

منافقوں کا اصلاح کے نام پر فساد

فِى ٱلْأَرْضِ قَالُوٓا۟ إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ ۝١١ أَلَآ

فِی الْاَرْضِ	قَالُوْا	اِنَّمَا	نَحْنُ	مُصْلِحُوْنَ ۝١١	اَلَاۤ
زمین میں	وہ کہتے ہیں	صرف	ہم (تو)	اصلاح کرنے والے (ہیں)	سن لو

تو کہتے ہیں ہم تو صرف اصلاح کرنے والے ہیں ○ سن لو:

صحابہ پر اعتراض اور اس کا جواب

إِنَّهُمْ هُمُ ٱلْمُفْسِدُونَ وَلَٰكِن لَّا يَشْعُرُونَ ۝١٢ وَإِذَا

اِنَّهُمْ	هُمُ	الْمُفْسِدُوْنَ [2]	وَ	لٰكِنْ	لَّا یَشْعُرُوْنَ ۝١٢	وَ	اِذَا
بیشک وہ	وہ	فساد کرنے والے	اور	لیکن	وہ شعور نہیں رکھتے	اور (حالانکہ)	جب

بیشک یہی لوگ فساد پھیلانے والے ہیں مگر انہیں (اس کا) شعور نہیں ○ اور جب

[1] ....یہاں قلبی مرض سے مراد منافقوں کی منافقت اور حضور پرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے بغض کی بیماری ہے۔ معلوم ہوا کہ بدعقیدگی روحانی زندگی کے لیے تباہ کن ہے نیز حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی عظمت وشان سے جلنے والا دل کا بیمار ہے۔

[2] ....منافقوں کے طرزِ عمل سے واضح ہوا کہ عام فسادیوں سے بڑے فسادی وہ ہیں جو فساد پھیلائیں اور اسے اصلاح کا نام دیں۔ ہمارے معاشرے میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں جو اصلاح کے نام پر فساد پھیلاتے اور بدترین کاموں کو اچھے ناموں سے تعبیر کرتے ہیں۔

قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَاۤ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْۤا اَنُؤْمِنُ

اَنُؤْمِنُ	قَالُوْۤا	النَّاسُ (1)	اٰمَنَ	كَمَاۤ	اٰمِنُوْا	لَهُمْ	قِيْلَ
کیا ہم ایمان لائیں	کہتے ہیں	لوگ	ایمان لائے	جیسے	ایمان لاؤ	ان سے	کہا جائے

ان سے کہا جائے کہ تم اسی طرح ایمان لاؤ جیسے اور لوگ ایمان لائے تو کہتے ہیں: کیا ہم

كَمَاۤ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ؕ اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَ لٰكِنْ

لٰكِنْ	وَ	السُّفَهَآءُ (2)	هُمُ	اِنَّهُمْ	اَلَاۤ	السُّفَهَآءُ	اٰمَنَ	كَمَاۤ
لیکن	اور	بے وقوف	وہ	بیشک وہ	سن لو	بے وقوف	ایمان لائے	جیسے

بے وقوفوں کی طرح ایمان لائیں؟ سن لو: بیشک یہی لوگ بے وقوف ہیں مگر یہ

لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَ اِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْۤا اٰمَنَّا ۖۚ

اٰمَنَّا	قَالُوْۤا	اٰمَنُوْا	الَّذِيْنَ	لَقُوا	اِذَا	وَ	لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾
ہم ایمان لے آئے	(تو) کہتے ہیں	ایمان لائے	ان سے جو	وہ ملتے ہیں	جب	اور	وہ نہیں جانتے

جانتے نہیں ○ اور جب یہ ایمان والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں: ہم ایمان لاچکے ہیں

وَ اِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْۤا

قَالُوْۤا	شَيٰطِيْنِهِمْ	اِلٰى	خَلَوْا	اِذَا	وَ
(تو) کہتے ہیں	اپنے شیطانوں	کی طرف	وہ تنہا ہوتے ہیں، خلوت میں ہوتے ہیں	جب	اور

اور جب اپنے شیطانوں کے پاس تنہائی میں جاتے ہیں تو کہتے ہیں

اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۴﴾ اَللّٰهُ

اَللّٰهُ	مُسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۴﴾	نَحْنُ	اِنَّمَا	مَعَكُمْ	اِنَّا
اللہ	مذاق کرنے والے (ہیں)	ہم	صرف	تمہارے ساتھ (ہیں)	بیشک ہم

کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں، ہم تو صرف ہنسی مذاق کرتے ہیں ○ اللہ

(1)...اس آیت میں بزرگانِ دین کی طرح ایمان لانے کے حکم سے معلوم ہوا کہ ان کی پیروی کرنے والے نجات والے جبکہ ان کے راستے سے ہٹنے والے منافقین کے راستے پر ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ان بزرگوں پر طعن و تشنیع کرنے والے بہت پہلے سے چلتے آرہے ہیں۔

(2)...معلوم ہوا کہ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کے ایسے مقبول بندے ہیں کہ ان کی گستاخی کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے خود جواب دیا ہے۔

يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۵﴾

يَسْتَهْزِئُ (1)	بِهِمْ	وَ	يَمُدُّهُمْ	فِيْ طُغْيَانِهِمْ	يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۵﴾
مذاق کی سزا دے گا	ان کو	اور	مہلت دے رہا ہے، انہیں (کہ)	اپنی سرکشی میں	بھٹکتے رہیں

ان کی ہنسی مذاق کا انہیں بدلہ دے گا اور (ابھی) وہ انہیں مہلت دے رہا ہے کہ یہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں ○

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى فَمَا رَبِحَتْ

اُولٰٓئِكَ	الَّذِيْنَ	اشْتَرَوُا	الضَّلٰلَةَ	بِالْهُدٰى	فَمَا رَبِحَتْ
یہ لوگ (وہ ہیں)	جنہوں نے	خریدلی	گمراہی	ہدایت کے بدلے	تو نفع نہ دیا

یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خریدلی تو ان کی تجارت نے کوئی نفع نہ دیا

تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿۱۶﴾ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ

تِّجَارَتُهُمْ	وَ	مَا كَانُوْا	مُهْتَدِيْنَ ﴿۱۶﴾	مَثَلُهُمْ	كَمَثَلِ
ان کی تجارت (نے)	اور	وہ نہیں تھے	ہدایت والے	ان کی مثال (ایسی)	جیسے مثال

اور یہ لوگ راہ جانتے ہی نہیں تھے ○ ان کی مثال اس شخص کی طرح ہے

الَّذِی اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ

الَّذِی	اسْتَوْقَدَ	نَارًا	فَلَمَّآ	اَضَآءَتْ	مَا	حَوْلَهٗ
(اس کی) جس نے	جلائی	آگ	تو جب	اس نے روشن کردیا	جو	اس کے ارد گرد (تھا)

جس نے آگ روشن کی پھر جب اس آگ نے اس کے آس پاس کو روشن کردیا

ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِيْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷﴾

ذَهَبَ	اللّٰهُ	بِنُوْرِهِمْ	وَ	تَرَكَهُمْ	فِيْ	ظُلُمٰتٍ	لَّا يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷﴾
لے گیا	اللہ	ان کے نور کو	اور	چھوڑ دیا انہیں	میں	تاریکیوں	وہ نہیں دیکھتے

تو اللہ ان کا نور لے گیا اور انہیں تاریکیوں میں چھوڑ دیا، انہیں کچھ دکھائی نہیں دے رہا ○

منافقوں کی حالت کا دو مثالوں کے ذریعے بیان، پہلی مثال

(1)۔۔۔ اللہ تعالیٰ استہزاء یعنی ہنسی مذاق سے پاک ہے، عربی زبان میں بعض اوقات کسی عمل کا بدلہ دینے کو اسی لفظ سے تعبیر کردیا جاتا ہے اور یہاں یہی مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ منافقوں کو ان کے استہزاء کا بدلہ دے گا۔

منافقوں کی حالت کی دوسری مثال

صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ﴿۱۸﴾ اَوْ كَصَیِّبٍ مِّنَ

صُمٌّ	بُكْمٌ	عُمْیٌ [1]	فَهُمْ	لَا یَرْجِعُوْنَ ﴿۱۸﴾	اَوْ	كَصَیِّبٍ	مِّنَ
بہرے	گونگے	اندھے	پس وہ	نہیں لوٹیں گے	یا	جیسے تیز بارش (ہو)	سے

بہرے، گونگے، اندھے ہیں پس یہ لوٹ کر نہیں آئیں گے ○ یا (ان کی مثال) آسمان سے اترنے والی بارش کی طرح ہے

السَّمَآءِ فِیْهِ ظُلُمٰتٌ وَّ رَعْدٌ وَّ بَرْقٌ ۚ یَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ

السَّمَآءِ	فِیْهِ	ظُلُمٰتٌ	وَّ	رَعْدٌ	وَّ	بَرْقٌ	یَجْعَلُوْنَ	اَصَابِعَهُمْ
آسمان	اس میں	تاریکیاں	اور	گرج	اور	چمک (ہے)	ڈال رہے ہیں	اپنی انگلیاں

جس میں تاریکیاں اور گرج اور چمک ہے۔ یہ زور دار کڑک کی وجہ سے

فِیْۤ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ؕ وَ اللّٰهُ

فِیْۤ	اٰذَانِهِمْ	مِّنَ	الصَّوَاعِقِ	حَذَرَ الْمَوْتِ	وَ	اللّٰهُ
میں	اپنے کانوں	سے	زور دار کڑک	موت کے ڈر (سے)	اور	اللہ

موت کے ڈر سے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس رہے ہیں حالانکہ اللہ

مُحِیْطٌۢ بِالْكٰفِرِیْنَ ﴿۱۹﴾ یَكَادُ الْبَرْقُ یَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ؕ

مُحِیْطٌ	بِالْكٰفِرِیْنَ ﴿۱۹﴾	یَكَادُ	الْبَرْقُ	یَخْطَفُ	اَبْصَارَهُمْ
گھیرے ہوئے (ہے)	کافروں کو	قریب ہے	بجلی	اچک کرلے جائے	ان کی نگاہیں

کافروں کو گھیرے ہوئے ہے ○ بجلی یوں معلوم ہوتی ہے کہ ان کی نگاہیں اچک کرلے جائے گی۔

كُلَّمَاۤ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِیْهِ ۙ وَ اِذَاۤ اَظْلَمَ عَلَیْهِمْ

كُلَّمَاۤ	اَضَآءَ	لَهُمْ	مَّشَوْا	فِیْهِ	وَ	اِذَاۤ	اَظْلَمَ	عَلَیْهِمْ
جب کبھی	روشنی ہوئی	ان کے لئے	چلنے لگے	اس میں	اور	جب	اندھیرا ہوا	ان پر

(حالت یہ کہ) جب کچھ روشنی ہوئی تو اس میں چلنے لگے اور جب ان پر اندھیرا چھا گیا

[1] ... منافقوں کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت پر قدرت بخشی لیکن انہوں نے اس سے فائدہ نہ اٹھایا اور جب وہ حق کو سننے، ماننے، کہنے اور دیکھنے سے محروم ہوگئے تو کان، زبان، آنکھ سب بے کار ہیں۔

قَامُوْا ؕ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَ

وَ	بِسَمْعِهِمْ	لَذَهَبَ	اللّٰهُ	شَآءَ	لَوْ	وَ	قَامُوْا
اور	ان کے کان	ضرور لے جاتا، سلب کر لیتا	اللہ	چاہتا	اگر	اور	کھڑے ہوگئے

تو کھڑے رہ گئے اور اگر اللہ چاہتا تو ان کے کان اور

اَبْصَارِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۠ ؑ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا

اعْبُدُوْا[2]	النَّاسُ	يٰۤاَيُّهَا	قَدِیْرٌ[1]	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	اللّٰهَ	اِنَّ	اَبْصَارِهِمْ
عبادت کرو	لوگو	اے	قادر (ہے)	ہر چیز پر	اللہ	بیشک	ان کی آنکھیں

آنکھیں سلب کر لیتا۔ بیشک اللہ ہر شے پر قادر ہے ○ اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو

رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ

لَعَلَّكُمْ	قَبْلِكُمْ	مِنْ	الَّذِیْنَ	وَ	خَلَقَكُمْ	الَّذِیْ	رَبَّكُمُ
تاکہ تم	تم سے پہلے (تھے)	سے	ان لوگوں کو جو	اور	تمہیں پیدا کیا	جس نے	اپنے رب (کی)

جس نے تمہیں اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا۔ یہ امید کرتے ہوئے (عبادت کرو) کہ

تَتَّقُوْنَ ۝ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّ السَّمَآءَ

السَّمَآءَ	وَّ	فِرَاشًا	الْاَرْضَ	لَكُمُ	جَعَلَ	الَّذِیْ	تَتَّقُوْنَ
آسمان	اور	بچھونا	زمین	تمہارے لئے	بنائی	جس نے	پرہیزگار بن جاؤ

تمہیں پرہیزگاری مل جائے ○ جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا اور آسمان کو

بِنَآءً ۪ وَّ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ

مِنَ	بِهٖ	فَاَخْرَجَ	مَآءً	السَّمَآءِ	مِنَ	اَنْزَلَ	وَّ	بِنَآءً
سے	اس کے ذریعے	پھر اس نے نکالا	پانی	آسمان	سے	نازل کیا	اور	چھت

چھت بنایا اور اس نے آسمان سے پانی اتارا پھر اس پانی کے ذریعے

عبادتِ الٰہی کا حکم اور اس کے تحت عبادت ہونے کے اسباب

(1)…ہر ممکن چیز شے میں داخل ہے اور ہر شے اللہ تعالیٰ کی قدرت میں ہے اور جو چیز محال ہے اس میں یہ صلاحیت نہیں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے تحت آسکے۔

(2)…عبادت اس انتہائی تعظیم کا نام ہے جو بندہ اپنی عبدیت یعنی بندہ ہونے اور معبود کی اُلوہیت یعنی معبود ہونے کے اعتقاد اور اعتراف کے ساتھ بجالائے۔ یہاں عبادت توحید اور اس کے علاوہ اپنی تمام قسموں کو شامل ہے۔

حقانیت قرآن پر منکروں کو چیلنج اور غیب کی خبر کہ کفار اس چیلنج کو پورا نہیں کر پائیں گے

الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّ اَنْتُمْ

اَنْتُمْ	وَ	اَنْدَادًا	لِلّٰهِ	فَلَا تَجْعَلُوْا	لَكُمْ	رِزْقًا	الثَّمَرٰتِ
تم	اور	شریک	اللہ کے لئے	تو نہ بناؤ	تمہارے لئے	رزق	پھلوں

تمہارے کھانے کے لئے کئی پھل پیدا کئے تو تم جان بوجھ کر اللہ کے شریک

تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی

عَلٰی	نَزَّلْنَا	مِّمَّا	فِیْ رَیْبٍ	كُنْتُمْ	اِنْ	وَ	تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾
پر	ہم نے نازل کیا، اتارا	(اس) سے جو	شک میں	تم ہو	اگر	اور	جانتے ہو

نہ بناؤ ۝ اور اگر تمہیں اس کتاب کے بارے میں کوئی شک ہو جو ہم نے اپنے خاص بندے پر نازل کی ہے

عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۪ وَ ادْعُوْا

ادْعُوْا	وَ	مِّثْلِهٖ	مِّنْ	بِسُوْرَةٍ	فَاْتُوْا	عَبْدِنَا
بلالو	اور	اس کی مثل، اس جیسی	سے	ایک سورت	تو لے آؤ	اپنے بندے

تو تم اس جیسی ایک سورت بنالاؤ اور

شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۲۳﴾ فَاِنْ

فَاِنْ	صٰدِقِیْنَ ﴿۲۳﴾ [1]	كُنْتُمْ	اِنْ	دُوْنِ اللّٰهِ	مِّنْ	شُهَدَآءَكُمْ
پھر اگر	سچے	تم ہو	اگر	اللہ کے علاوہ	سے	اپنے مددگاروں (کو)

اللہ کے علاوہ اپنے سب مددگاروں کو بلالو اگر تم سچے ہو ۝ پھر اگر

لَّمْ تَفْعَلُوْا وَ لَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ

النَّاسُ	وَقُوْدُهَا	الَّتِیْ	النَّارَ	فَاتَّقُوْا	لَنْ تَفْعَلُوْا	وَ	لَّمْ تَفْعَلُوْا
آدمی	اس کا ایندھن	جو	آگ (سے)	تو ڈرو	ہرگز نہ کرسکو گے	اور	تم نے نہ کیا

تم یہ نہ کرسکو اور تم ہرگز نہ کرسکو گے تو اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن آدمی

[1] ...... یہ چیلنج قیامت تک تمام انسانوں کے لئے ہے، آج بھی قرآن کو محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصنیف کہنے والے کفار تو بہت ہیں مگر قرآن کی مثل ایک آیت بنانے والا آج تک کوئی سامنے نہیں آیا اور جس نے اس کا دعوی کیا اس کا پول خود ہی چند دنوں میں کھل گیا۔

با عمل مسلمانوں کو جنت کی بشارت اور جنتی نعمتوں کا بیان

وَ الْحِجَارَةُ ۚۖ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ ﴿۲۴﴾ وَ بَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

وَ	الْحِجَارَةُ	اُعِدَّتْ (1)	لِلْكٰفِرِیْنَ ﴿۲۴﴾ (2)	وَ	بَشِّرِ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا
اور	پتھر (ہیں)	تیار کی گئی (ہے)	کافروں کے لئے	اور	خوشخبری دو	ان کو جو	ایمان لائے

اور پتھر ہیں۔ وہ کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے ○ اور ان لوگوں کو خوشخبری دو جو ایمان لائے

وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا

وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	اَنَّ	لَهُمْ	جَنّٰتٍ	تَجْرِیْ	مِنْ	تَحْتِهَا
اور	عمل کئے	نیک، اچھے	کہ	ان کے لئے	جنتیں، باغات	بہتی ہیں	سے	ان کے نیچے

اور انہوں نے اچھے عمل کئے کہ ان کے لئے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے

الْاَنْهٰرُ ؕ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا

الْاَنْهٰرُ	كُلَّمَا	رُزِقُوْا	مِنْهَا	مِنْ	ثَمَرَةٍ	رِزْقًا	قَالُوْا
نہریں	جب کبھی	انہیں دیا جائے گا	ان (باغوں) سے	سے (کوئی)	پھل	کھانے کو	کہیں گے

نہریں بہہ رہی ہیں۔ جب انہیں ان باغوں سے کوئی پھل کھانے کو دیا جائے گا تو کہیں گے،

هٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَ اُتُوْا بِهٖ

هٰذَا	الَّذِیْ	رُزِقْنَا	مِنْ	قَبْلُ	وَ	اُتُوْا	بِهٖ
یہ	(وہی ہے) جو	ہمیں دیا گیا	سے	پہلے	اور (حالانکہ)	انہیں دیا گیا	اس کے ساتھ

یہ تو وہی رزق ہے جو ہمیں پہلے دیا گیا تھا حالانکہ انہیں

مُتَشَابِهًا ؕ وَ لَهُمْ فِیْهَاۤ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۗ ۙ وَّ هُمْ فِیْهَا

مُتَشَابِهًا	وَ	لَهُمْ	فِیْهَاۤ	اَزْوَاجٌ	مُّطَهَّرَةٌ	وَّ	هُمْ	فِیْهَا
ملتا جلتا	اور	ان کے لئے	ان (باغوں) میں	بیویاں	پاکیزہ	اور	وہ	ان (باغوں) میں

ملتا جلتا پھل (پہلے) دیا گیا تھا اور ان (جنتیوں) کے لئے ان باغوں میں پاکیزہ بیویاں ہوں گی اور وہ ان باغوں میں

1 ... اس سے معلوم ہوا کہ دوزخ پیدا ہو چکی ہے کیونکہ یہاں ماضی کے الفاظ ہیں۔

2 ... "کافروں کے لئے" فرمانے میں یہ بھی اشارہ ہے کہ مومنین اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جہنم میں ہمیشہ کے داخلے سے محفوظ رہیں گے کیونکہ جہنم بطورِ خاص کافروں کے لئے پیدا کی گئی ہے۔

قرآن مجید میں بیان کی گئی مثالوں کا مقصد اور انہیں سن کر مسلمانوں اور کافروں کے طرزِ عمل میں فرق

خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَسْتَحْیٖۤ اَنْ یَّضْرِبَ مَثَلًا

مَثَلًا	یَّضْرِبَ	اَنْ	لَا یَسْتَحْیٖۤ[1]	اللّٰهَ	اِنَّ	خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵﴾
مثال	ذکر فرمائے، بیان کرے	کہ	حیا نہیں فرماتا	اللہ	بیشک	ہمیشہ رہنے والے

ہمیشہ رہیں گے ○ بیشک اللہ اس سے حیا نہیں فرماتا کہ مثال سمجھانے کے لئے کیسی ہی چیز کا ذکر فرمائے

مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ؕ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

اٰمَنُوْا	الَّذِیْنَ	فَاَمَّا	فَوْقَهَا	فَمَا	بَعُوْضَةً	مَّا
ایمان لائے	وہ لوگ جو	پس بہر حال	اس سے اوپر	یا جو	مچھر (کی)	کوئی سی

مچھر ہو یا اس سے بڑھ کر۔ بہر حال ایمان والے

فَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَ اَمَّا الَّذِیْنَ

الَّذِیْنَ	اَمَّا	وَ	رَّبِّهِمْ	مِنْ	الْحَقُّ	اَنَّهُ	فَیَعْلَمُوْنَ
وہ لوگ جو	بہر حال	اور	ان کے رب	کی طرف سے	حق (ہے)	کہ وہ	تو وہ جانتے ہیں

تو جانتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف سے حق ہے اور رہے

كَفَرُوْا فَیَقُوْلُوْنَ مَاذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ یُضِلُّ

وقف لازم

یُضِلُّ	بِهٰذَا مَثَلًا	اللّٰهُ	اَرَادَ	مَاذَاۤ	فَیَقُوْلُوْنَ	كَفَرُوْا
وہ گمراہ کرتا ہے	اس مثال کے ساتھ	اللہ (نے)	ارادہ کیا	کیا	تو وہ کہتے ہیں	کافر ہوئے

کافر تو وہ کہتے ہیں، اس مثال سے اللہ کی مراد کیا ہے؟ اللہ بہت سے

بِهٖ كَثِیْرًا ۙ وَّ یَهْدِیْ بِهٖ كَثِیْرًا ؕ

كَثِیْرًا	بِهٖ	یَهْدِیْ	وَّ	كَثِیْرًا[2]	بِهٖ
بہت سے (لوگوں کو)	اس کے ذریعے	ہدایت دیتا ہے	اور	بہت سے (لوگوں کو)	اس کے ذریعے

لوگوں کو اس کے ذریعے گمراہ کرتا ہے اور بہت سے لوگوں کو ہدایت عطا فرماتا ہے

[1]۔۔۔ حیا کا معنی ہے "بدنامی اور برائی کے خوف سے دل میں کسی کام سے رکاوٹ پیدا ہونا" اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے اور یہاں اس سے مراد "مثالیں بیان کرنے کو نہ چھوڑنا" ہے۔

[2]۔۔۔ نزولِ قرآن کا اصل مقصد ہدایت دینا ہے لیکن بہت سے لوگ اس کا انکار کر کے، یا مذاق اڑا کر، یا غلط معنی مراد لے کر گمراہ ہو جاتے ہیں، اس اعتبار سے یہاں قرآن کے ذریعے گمراہ کرنے کا فرمایا گیا ہے۔

فاسقوں کی تین علامات: عہد شکنی، قطع تعلقی اور فساد پھیلانا

وَ مَا يُضِلُّ بِهٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَۙ(۲۶) الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ

يَنْقُضُوْنَ	الَّذِيْنَ	الْفٰسِقِيْنَ (۲۶)	اِلَّا	بِهٖۤ	مَا يُضِلُّ	وَ
توڑ دیتے ہیں	وہ لوگ جو	فاسقوں، نافرمانوں (کو)	مگر	اس کے ذریعے	وہ نہیں گمراہ کرتا	اور

اور وہ اس کے ذریعے صرف نافرمانوں ہی کو گمراہ کرتا ہے ○ وہ لوگ جو

عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ۪ وَ يَقْطَعُوْنَ

يَقْطَعُوْنَ	وَ	مِيْثَاقِهٖ	بَعْدِ	مِنْ	اللّٰهِ	عَهْدَ
کاٹتے ہیں	اور	اس کے مضبوط ہونے، پختہ ہونے (کے)	بعد	سے	اللہ (کا)	عہد، وعدہ

اللہ کے وعدے کو پختہ ہونے کے بعد توڑ ڈالتے ہیں اور اس چیز کو کاٹتے ہیں

مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ يُّوْصَلَ وَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِؕ

فِي الْاَرْضِ	يُفْسِدُوْنَ	وَ	اَنْ يُّوْصَلَ	بِهٖۤ	اللّٰهُ	اَمَرَ	مَاۤ
زمین میں	فساد کرتے ہیں	اور	کہ اسے جوڑا جائے	اس کا	اللہ (نے)	حکم دیا	جسے

جس کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں

قدرتِ الٰہی کی نشانیاں: انسان کی تخلیق، اسے موت دینا اور زمین و آسمان کی پیدائش

اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ(۲۷) كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَ

وَ	بِاللّٰهِ	تَكْفُرُوْنَ	كَيْفَ	الْخٰسِرُوْنَ (۲۷)	هُمُ	اُولٰٓىٕكَ
اور (حالانکہ)	اللہ کے ساتھ	تم کفر کرتے ہو	کیسے	خسارہ، نقصان اٹھانے والے	وہ	یہ لوگ

تو یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں ○ تم کیسے اللہ کے منکر ہوسکتے ہو حالانکہ

كُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ

ثُمَّ	يُمِيْتُكُمْ	ثُمَّ	فَاَحْيَاكُمْ (۱)	اَمْوَاتًا	كُنْتُمْ
پھر	موت دے گا تمہیں	پھر	تو اس نے زندہ کیا تمہیں	مردہ	تم تھے

تم مردہ تھے تو اس نے تمہیں پیدا کیا پھر

(1)... اس آیت میں غور کریں تو ہم مسلمانوں کے لئے بھی نصیحت ہے کہ ہم بھی کچھ نہ تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں زندگی عطا کی اور زندگی گزارنے کے لوازمات اور نعمتوں سے نوازا تو اس کی عطاؤں سے فائدہ اٹھا کر اس کی یاد سے غافل ہونا اور ناشکری اور غفلت کی زندگی گزارنا کسی طرح ہمارے شایانِ شان نہیں ہے۔

يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۸﴾ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ

يُحْيِيْكُمْ	ثُمَّ	اِلَيْهِ	تُرْجَعُوْنَ﴿۲۸﴾	هُوَ	الَّذِيْ	خَلَقَ
زندہ کرے گا تمہیں	پھر	اس کی طرف	تم لوٹائے جاؤ گے	وہ	جس نے	پیدا کیا، بنایا

وہ تمہیں موت دے گا پھر تمہیں زندہ کرے گا پھر اسی کی طرف تمہیں لوٹایا جائے گا ○ وہی ہے جس نے

لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۗ ثُمَّ اسْتَوٰۤى اِلَى السَّمَآءِ

لَكُمْ	مَا[1]	فِي الْاَرْضِ	جَمِيْعًا	ثُمَّ	اسْتَوٰۤى	اِلَى	السَّمَآءِ
تمہارے لئے	جو	زمین میں	سب	پھر	قصد فرمایا	کی طرف	آسمان

جو کچھ زمین میں ہے سب تمہارے لئے بنایا پھر اس نے آسمان کے بنانے کا قصد فرمایا

فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ۭ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۹﴾ ع وَاِذْ

فَسَوّٰىهُنَّ	سَبْعَ	سَمٰوٰتٍ	وَ	هُوَ	بِكُلِّ شَيْءٍ	عَلِيْمٌ﴿۲۹﴾	وَ	اِذْ
تو ٹھیک بنایا انہیں	سات	آسمان	اور	وہ	ہر چیز کو	جاننے والا	اور	جب

تو ٹھیک سات آسمان بنائے اور وہ ہر شے کا خوب علم رکھتا ہے ○ اور یاد کرو جب

قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ

قَالَ	رَبُّكَ	لِلْمَلٰٓئِكَةِ[2]	اِنِّيْ	جَاعِلٌ	فِي الْاَرْضِ
کہا، فرمایا	تیرے رب (نے)	فرشتوں سے	بیشک میں	بنانے والا (ہوں)	زمین میں

تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا: میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں

خَلِيْفَةً ۭ قَالُوْۤا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ

خَلِيْفَةً	قَالُوْۤا	اَتَجْعَلُ	فِيْهَا	مَنْ	يُّفْسِدُ
نائب، خلیفہ	انہوں نے کہا	کیا تو بنائے گا	اس میں	جو	فساد کرے، پھیلائے گا

تو انہوں نے عرض کیا: کیا تو زمین میں اسے نائب بنائے گا جو اس میں فساد پھیلائے گا

(1)... اس سے معلوم ہوا کہ جس چیز سے اللہ تعالیٰ نے منع نہیں فرمایا وہ ہمارے لئے مباح و حلال ہے۔

(2)... فرشتوں کو خلیفہ بنانے کی خبر ظاہری طور پر مشورے کے انداز میں دی گئی ورنہ اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ اسے کسی سے مشورے کی حاجت ہو۔

حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو علم الاسماء سکھایا جانا اور فرشتوں پر فضیلت

فِیْهَا وَ یَسْفِكُ الدِّمَآءَۚ وَ نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ

فِیْهَا	وَ	یَسْفِكُ	الدِّمَآءَ	وَ	نَحْنُ	نُسَبِّحُ	بِحَمْدِكَ
اس میں	اور	بہائے گا	خون	اور (حالانکہ)	ہم	تسبیح کرتے ہیں	تیری حمد کے ساتھ

اور خون بہائے گا حالانکہ ہم تیری حمد کرتے ہوئے تیری تسبیح کرتے ہیں

وَ نُقَدِّسُ لَكَؕ قَالَ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾

وَ	نُقَدِّسُ	لَكَ	قَالَ	اِنِّیْۤ	اَعْلَمُ	مَا	لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾
اور	پاکی بیان کرتے ہیں	تیری	فرمایا	بیشک میں	جانتا ہوں	جو	تم نہیں جانتے

اور تیری پاکی بیان کرتے ہیں۔ فرمایا: بیشک میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ○

وَ عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى

وَ	عَلَّمَ	اٰدَمَ	الْاَسْمَآءَ	كُلَّهَا	ثُمَّ	عَرَضَهُمْ	عَلَى
اور	اس نے سکھا دیے	آدم (کو)	نام	تمام (اشیاء کے)	پھر	پیش کیا انہیں	پر

اور اللہ تعالیٰ نے آدم کو تمام اشیاء کے نام سکھا دیے پھر ان سب اشیاء کو

الْمَلٰٓىٕكَةِۙ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰۤؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۳۱﴾

الْمَلٰٓىٕكَةِ	فَقَالَ	اَنْۢبِـُٔوْنِیْ	بِاَسْمَآءِ (1)	هٰۤؤُلَآءِ	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِیْنَ ﴿۳۱﴾
فرشتوں	تو فرمایا	مجھے بتاؤ	نام	ان کے	اگر	تم ہو	سچے

فرشتوں کے سامنے پیش کر کے فرمایا: اگر تم سچے ہو تو ان کے نام تو بتاؤ ○

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَاۤ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَاؕ

قَالُوْا	سُبْحٰنَكَ	لَا	عِلْمَ	لَنَاۤ	اِلَّا	مَا	عَلَّمْتَنَا (2)
انہوں نے کہا	تو پاک ہے	نہیں	علم	ہمیں	مگر	جو	تو نے سکھایا ہمیں

(فرشتوں نے) عرض کی: (اے اللہ!) تو پاک ہے ہمیں تو صرف اتنا علم ہے جتنا تو نے ہمیں سکھا دیا،

(1) ... اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے فرشتوں پر افضل ہونے کا سبب علم ظاہر فرمایا، اس سے معلوم ہوا کہ علم خلوتوں اور تنہائیوں کی عبادت سے افضل ہے۔

(2) ... اس آیت سے انسان کی شرافت اور علم کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف تعلیم کی نسبت کرنا صحیح ہے اگرچہ اس کو معلم نہ کہا جائے گا کیونکہ معلم پیشہ ور تعلیم دینے والے کو کہتے ہیں۔

اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ﴿۳۲﴾ قَالَ یٰۤاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآىٕهِمْ

اِنَّكَ	اَنْتَ	الْعَلِیْمُ	الْحَكِیْمُ ﴿۳۲﴾	قَالَ	یٰۤاٰدَمُ	اَنْۢبِئْهُمْ	بِاَسْمَآىٕهِمْ
بیشک تو	تو	علم والا	حکمت والا	فرمایا	اے آدم	بتادو انہیں	ان (اشیاء) کے نام

بے شک تو ہی علم والا، حکمت والا ہے ○ (پھر اللہ نے) فرمایا: اے آدم! تم انہیں ان اشیاء کے نام بتادو۔

فَلَمَّاۤ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآىٕهِمْ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ

فَلَمَّاۤ	اَنْۢبَاَهُمْ	بِاَسْمَآىٕهِمْ	قَالَ	اَلَمْ اَقُلْ	لَّكُمْ
تو جب	اس نے بتادیے انہیں	ان (اشیاء) کے نام	فرمایا	کیا میں نے نہ کہا	تم سے

تو جب آدم نے انہیں ان اشیاء کے نام بتادیے تو (اللہ نے) فرمایا: (اے فرشتو!) کیا میں نے تمہیں نہ کہا تھا

اِنِّیْۤ اَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اَعْلَمُ

اِنِّیْۤ	اَعْلَمُ	غَیْبَ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضِ	وَ	اَعْلَمُ
بیشک میں	جانتا ہوں	پوشیدہ، چھپی	آسمانوں	اور	زمین (کی)	اور	جانتا ہوں

کہ میں آسمانوں اور زمین کی تمام چھپی چیزیں جانتا ہوں اور میں جانتا ہوں

مَا تُبْدُوْنَ وَ مَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىٕكَةِ

مَا	تُبْدُوْنَ	وَ	مَا	كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿۳۳﴾	وَ	اِذْ	قُلْنَا	لِلْمَلٰٓىٕكَةِ
جو	تم ظاہر کرتے ہو	اور	جو	تم چھپاتے تھے	اور	جب	ہم نے کہا	فرشتوں سے

جو کچھ تم ظاہر کرتے اور جو کچھ تم چھپاتے ہو ○ اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ

اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِیْسَ اَبٰى وَ اسْتَكْبَرَ

اسْجُدُوْا	لِاٰدَمَ	فَسَجَدُوْۤا (1)	اِلَّاۤ	اِبْلِیْسَ	اَبٰى	وَ	اسْتَكْبَرَ (2)
سجدہ کرو	آدم کو	تو انہوں نے سجدہ	مگر	ابلیس، شیطان	اس نے انکار کیا	اور	تکبر کیا

آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے علاوہ سب نے سجدہ کیا۔ اس نے انکار کیا اور تکبر کیا

(1)..... فرشتوں نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو تعظیمی سجدہ کیا تھا اور وہ باقاعدہ پیشانی زمین پر رکھنے کی صورت میں تھا، صرف سر جھکانا نہ تھا۔

(2)..... اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ تکبر ایسا خطرناک عمل ہے کہ یہ بعض اوقات بندے کو کفر تک پہنچا دیتا ہے، اس لئے ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ تکبر کرنے سے بچے۔

حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی جنت میں تشریف آوری اور شیطان کا وار

وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٣٤﴾ وَقُلْنَا يٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ

وَ	اَنْتَ	اسْكُنْ	يٰۤاٰدَمُ	قُلْنَا	وَ	الْكٰفِرِيْنَ ﴿٣٤﴾	مِنَ	كَانَ	وَ
اور	تم	رہو	اے آدم	ہم نے کہا	اور	کافروں	سے	ہو گیا	اور

اور کافر ہو گیا○ اور ہم نے فرمایا: اے آدم! تم اور

زَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ۪ وَ

وَ	شِئْتُمَا	حَيْثُ	رَغَدًا	مِنْهَا	كُلَا	وَ	الْجَنَّةَ	زَوْجُكَ
اور	تم چاہو	جہاں	روک ٹوک کے بغیر	اس سے	کھاؤ	اور	جنت (میں)	تمہاری بیوی

تمہاری بیوی جنت میں رہو اور بغیر روک ٹوک کے جہاں تمہارا جی چاہے کھاؤ البتہ

لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٣٥﴾

الظّٰلِمِيْنَ ﴿٣٥﴾ [1]	مِنَ	فَتَكُوْنَا	الشَّجَرَةَ	هٰذِهِ	لَا تَقْرَبَا
ظالموں	سے	(اگر گئے) تو ہو جاؤ گے	درخت (کے)	اس	قریب نہ جانا تم دونوں

اس درخت کے قریب نہ جانا ورنہ حد سے بڑھنے والوں میں شامل ہو جاؤ گے○

فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا

فَاَخْرَجَهُمَا	عَنْهَا	الشَّيْطٰنُ	فَاَزَلَّهُمَا [2]
تو نکلوا دیا انہیں	اس (جنت یا درخت) سے	شیطان (نے)	پس پھسلا دیا، لغزش دی انہیں

تو شیطان نے ان دونوں کو جنت سے لغزش دی پس انہیں وہاں سے نکلوا دیا

مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۪ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ

لِبَعْضٍ	بَعْضُكُمْ	اهْبِطُوْا	قُلْنَا	وَ	فِيْهِ	كَانَا	مِمَّا
بعض کے	تمہارے بعض	نیچے اتر جاؤ	ہم نے کہا	اور	اس میں	وہ تھے	(اس) سے جو

جہاں وہ رہتے تھے اور ہم نے فرمایا: تم نیچے اتر جاؤ۔ تم ایک دوسرے کے

1 ...... اللہ تعالیٰ مالک ہے، وہ اپنے مقبول بندوں کو جو چاہے فرمائے، کسی دوسرے کو یہ حق حاصل نہیں کہ اسے بنیاد بنا کر انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے بارے خلافِ ادب کلمات کہے۔

2 ...... تلاوت قرآن کے علاوہ اپنی طرف سے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف نافرمانی و گناہ کی نسبت کرنا حرام بلکہ علماء کرام کی ایک جماعت نے اسے کفر بتایا ہے۔

عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ إِلٰى

عَدُوٌّ	وَ	لَكُمْ	فِي الْأَرْضِ	مُسْتَقَرٌّ	وَّ	مَتَاعٌ	إِلٰى
دشمن	اور	تمہارے لئے	زمین میں	جائے قرار، ٹھکانہ	اور	سامانِ زندگی	تک

دشمن بنو گے اور تمہارے لئے ایک خاص وقت تک زمین میں ٹھکانہ اور (زندگی گزارنے کا)

حِيْنٍ ﴿٣٦﴾ فَتَلَقّٰىٓ اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ

حِيْنٍ ﴿٣٦﴾	فَتَلَقّٰىٓ	اٰدَمُ	مِنْ	رَّبِّهٖ	كَلِمٰتٍ
وقت	پھر سیکھ لئے	آدم (نے)	سے	اپنے رب	کچھ کلمات

سامان ہے ○ پھر آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمات سیکھ لئے

فَتَابَ عَلَيْهِ ۭ إِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿٣٧﴾

فَتَابَ عَلَيْهِ [1]	إِنَّهٗ	هُوَ	التَّوَّابُ	الرَّحِيْمُ ﴿٣٧﴾
تو اللہ نے توبہ قبول کی اس کی	بیشک وہ	وہ	بہت توبہ قبول کرنے والا	بڑا مہربان

تو اللہ نے اس کی توبہ قبول کی۔ بیشک وہی بہت توبہ قبول کرنے والا بڑا مہربان ہے ○

قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ

قُلْنَا	اهْبِطُوْا [2]	مِنْهَا	جَمِيْعًا	فَإِمَّا	يَأْتِيَنَّكُمْ
ہم نے کہا	اتر جاؤ	اس سے	سب	پھر اگر	آئے تمہارے پاس

ہم نے فرمایا: تم سب جنت سے اتر جاؤ پھر اگر تمہارے پاس

مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ

مِّنِّيْ	هُدًى	فَمَنْ	تَبِعَ	هُدَايَ	فَلَا	خَوْفٌ
میری طرف سے	ہدایت	تو جو	پیروی کرے	میری ہدایت (کی)	تو نہیں	خوف

میری طرف سے کوئی ہدایت آئے تو جو میری ہدایت کی پیروی کریں گے انہیں نہ کوئی خوف ہوگا

1 ...جب توبہ کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو اس سے مراد "توبہ قبول کرنا" یا "اللہ تعالیٰ کا اپنی رحمت کے ساتھ بندے پر رجوع فرمانا" ہوتا ہے۔

2 ...یہاں جمع کے صیغے کے ساتھ سب کو اترنے کا فرمایا، اس میں حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام اور حضرت حوا رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے ساتھ ان کی اولاد بھی مراد ہے جو ابھی حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی پشت میں تھی۔

عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ

عَلَيْهِمْ	وَ	لَا	هُمْ	يَحْزَنُوْنَ ﴿۳۸﴾	وَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	وَ
ان پر	اور	نہ	وہ	غمگین ہوں گے	اور	وہ لوگ جو	کافر ہوئے	اور

اور نہ وہ غمگین ہوں گے ○ اور وہ جو کفر کریں گے اور

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَاۤ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۳۹﴾ ع

كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَاۤ	اُولٰٓىِٕكَ	اَصْحٰبُ النَّارِ	هُمْ	فِيْهَا	خٰلِدُوْنَ ﴿۳۹﴾
انہوں نے جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	یہ لوگ	آگ والے	وہ	اس میں	ہمیشہ رہنے والے

میری آیتوں کو جھٹلائیں گے وہ دوزخ والے ہوں گے، وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے ○

يٰبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْۤ اَنْعَمْتُ

يٰبَنِيْۤ	اِسْرَآءِيْلَ[1]	اذْكُرُوْا[2]	نِعْمَتِيَ	الَّتِيْۤ	اَنْعَمْتُ
اے بیٹے، اولاد	یعقوب	یاد کرو	میری نعمت، احسان	جو	میں نے انعام کیا

اے یعقوب کی اولاد! یاد کرو میرا وہ احسان جو میں نے تم پر کیا

عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْۤ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَاِيَّايَ

عَلَيْكُمْ	وَ	اَوْفُوْا	بِعَهْدِيْۤ	اُوْفِ	بِعَهْدِكُمْ	وَ	اِيَّايَ
تم پر	اور	پورا کرو	میرے عہد کو	میں پورا کروں گا	تمہارے عہد کو	اور	مجھ سے

اور میرا عہد پورا کرو میں تمہارا عہد پورا کروں گا اور صرف مجھ سے

فَارْهَبُوْنِ ﴿۴۰﴾ وَاٰمِنُوْا بِمَاۤ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا

فَارْهَبُوْنِ ﴿۴۰﴾	وَ	اٰمِنُوْا	بِمَاۤ	اَنْزَلْتُ	مُصَدِّقًا	لِّمَا
پس ڈرو مجھ سے	اور	ایمان لاؤ	(اس) پر جو	میں نے نازل کیا	تصدیق کرنے والا	(اس) کی جو

ڈرو ○ اور ایمان لاؤ اس (کتاب) پر جو میں نے اتاری ہے وہ تمہارے پاس موجود کتاب کی تصدیق

[1] ...اس آیت میں نبی کریم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کے زمانے کے یہودیوں کو مخاطب کرکے کلام فرمایا گیا ہے۔

[2] ...یہاں یاد کرنے سے مراد صرف زبان سے تذکرہ کرنا نہیں ہے بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت و بندگی کرکے ان نعمتوں کا شکر بجالائیں کیونکہ کسی نعمت کا شکر نہ کرنا اس کو بھلادینے کے مترادف ہے۔

مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْۤا اَوَّلَ كَافِرٍۭ بِهٖ ۪ وَ

مَعَكُمْ	وَ	لَا تَكُوْنُوْۤا	اَوَّلَ	كَافِرٍۭ	بِهٖ	وَ
تمہارے ساتھ (ہے)	اور	نہ ہو جاؤ	سب سے پہلے	انکار کرنے والے	اس کا	اور

کرنے والی ہے اور سب سے پہلے اس کا انکار کرنے والے نہ بنو اور

لَا تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا ۫ وَّ اِیَّایَ فَاتَّقُوْنِ ﴿۴۱﴾

لَا تَشْتَرُوْا	بِاٰیٰتِیْ	ثَمَنًا	قَلِیْلًا	وَّ	اِیَّایَ	فَاتَّقُوْنِ ﴿۴۱﴾
نہ خریدو، نہ لو تم	میری آیتوں کے بدلے	قیمت	تھوڑی	اور	مجھ سے	پس تم ڈرو مجھ سے

میری آیتوں کے بدلے تھوڑی قیمت نہ وصول کرو اور مجھ ہی سے ڈرو ○

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ

وَ	لَا تَلْبِسُوا	الْحَقَّ	بِالْبَاطِلِ (1)	وَ	تَكْتُمُوا	الْحَقَّ	وَ	اَنْتُمْ
اور	نہ ملاؤ تم	حق	باطل کے ساتھ	اور	(نہ) چھپاؤ تم	حق	اور (حالانکہ)	تم

اور حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ اور جان بوجھ کر

تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ

تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۲﴾	وَ	اَقِیْمُوا	الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتُوا	الزَّكٰوةَ	وَ	ارْكَعُوْا	مَعَ
جانتے ہو	اور	قائم رکھو	نماز	اور	ادا کرو	زکوٰۃ	اور	رکوع کرو	ساتھ

حق نہ چھپاؤ ○ اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں

الرّٰكِعِیْنَ ﴿۴۳﴾ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ

الرّٰكِعِیْنَ ﴿۴۳﴾	اَ	تَاْمُرُوْنَ	النَّاسَ	بِالْبِرِّ	وَ	تَنْسَوْنَ
رکوع کرنے والوں (کے)	کیا	تم حکم دیتے ہو	لوگوں (کو)	نیکی کا	اور	بھول جاتے ہو

کے ساتھ رکوع کرو ○ کیا تم لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو

(1) ...اس آیت سے معلوم ہوا کہ ہر ایک کو چاہئے کہ وہ حق کو باطل سے نہ ملائے اور نہ ہی حق کو چھپائے کیونکہ اس میں فساد اور نقصان ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حق بات جاننے والے پر اسے ظاہر کرنا واجب ہے اور حق بات کو چھپانا اس پر حرام ہے۔

اَنْفُسَكُمْ وَ اَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ

اَنْفُسَكُمْ	وَ	اَنْتُمْ	تَتْلُوْنَ	الْكِتٰبَ	اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ [1]
اپنی جانیں	اور (حالانکہ)	تم	تلاوت کرتے ہو، پڑھتے ہو	کتاب	تو کیا تم عقل نہیں رکھتے

بھولتے ہو حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو تو کیا تمہیں عقل نہیں ○

وَ اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ ؕ وَ اِنَّهَا لَكَبِیْرَةٌ

وَ	اسْتَعِیْنُوْا	بِالصَّبْرِ	وَ	الصَّلٰوةِ [2]	وَ	اِنَّهَا	لَكَبِیْرَةٌ
اور	مدد طلب کرو	صبر سے	اور	نماز (سے)	اور	بیشک وہ (نماز)	ضرور بھاری (ہے)

اور صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو اور بیشک نماز ضرور بھاری ہے

اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِیْنَ ۙ الَّذِیْنَ یَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ

اِلَّا	عَلَى	الْخٰشِعِیْنَ	الَّذِیْنَ	یَظُنُّوْنَ	اَنَّهُمْ	مُّلٰقُوْا	رَبِّهِمْ
مگر	پر	ڈرنے والوں	وہ لوگ جو	یقین رکھتے ہیں	کہ وہ	ملنے والے ہیں	اپنے رب (سے)

مگر ان پر جو دل سے میری طرف جھکتے ہیں ○ جنہیں یقین ہے کہ انہیں اپنے رب سے ملنا ہے

وَ اَنَّهُمْ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ۠ یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اذْكُرُوْا

وَ	اَنَّهُمْ	اِلَیْهِ	رٰجِعُوْنَ	یٰبَنِیْۤ	اِسْرَآءِیْلَ	اذْكُرُوْا
اور	بیشک وہ	اسی کی طرف	لوٹنے والے ہیں	اے بیٹے، اولاد	یعقوب	یاد کرو

اور انہیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ○ اے یعقوب کی اولاد! یاد کرو

نِعْمَتِیَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتُ عَلَیْكُمْ وَ اَنِّیْ فَضَّلْتُكُمْ

نِعْمَتِیَ	الَّتِیْۤ	اَنْعَمْتُ	عَلَیْكُمْ	وَ	اَنِّیْ	فَضَّلْتُكُمْ
میری نعمت، احسان	جو	میں نے انعام کیا	تم پر	اور	بیشک میں (نے)	فضیلت دی تمہیں

میرا وہ احسان جو میں نے تم پر کیا اور یہ کہ میں نے تمہیں اس سارے زمانے پر فضیلت

صبر اور نماز سے مدد حاصل کرنے کا حکم

یہودیوں کو نعمتوں کی تفصیل یاد دلائی

ع ۵ ۱۵

[1] ....اس آیت کا شانِ نزول خاص ہونے کے باوجود حکم عام ہے اور ہر نیکی کا حکم دینے والے کے لئے اس میں تازیانہ عبرت ہے۔

[2] ....صبر کی وجہ سے قلبی قوت میں اضافہ اور نماز کی برکت سے اللہ تعالیٰ سے تعلق مضبوط ہوتا ہے اور یہ دونوں چیزیں پریشانیوں کو برداشت کرنے اور انہیں دور کرنے میں سب سے بڑی معاون ہیں۔

یہودیوں کو فکرِ آخرت کا حکم

عَلَى الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۷﴾ وَ اتَّقُوْا یَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْــٴًـا

عَلَى	الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۷﴾ [1]	وَ	اتَّقُوْا	یَوْمًا	لَّا تَجْزِیْ	نَفْسٌ	عَنْ	نَّفْسٍ	شَیْــٴًـا
پر	سارے جہان	اور	ڈرو	دن (سے)	بدلہ نہ دے گی	کوئی جان	سے	کسی جان	کچھ

عطا فرمائی ○ اور اس دن سے ڈرو جس دن کوئی جان کسی دوسرے کی طرف سے بدلہ نہ دے گی

وَّ لَا یُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّ لَا یُؤْخَذُ مِنْهَا

وَّ	لَا یُقْبَلُ	مِنْهَا	شَفَاعَةٌ	وَّ	لَا یُؤْخَذُ	مِنْهَا
اور	نہیں قبول کی جائے گی	اس سے	شفاعت، سفارش	اور	نہیں لیا جائے گا	اس سے

اور نہ کوئی سفارش مانی جائے گی اور نہ اس سے کوئی معاوضہ لیا جائے گا

فرعون کے بنی اسرائیل پر مظالم اور اللہ تعالیٰ کا موسیٰ علیہ السلام کے وسیلے سے انہیں نجات دینا

عَدْلٌ وَّ لَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَ اِذْ نَجَّیْنٰكُمْ

عَدْلٌ	وَّ	لَا	هُمْ	یُنْصَرُوْنَ ﴿۴۸﴾ [2]	وَ	اِذْ	نَجَّیْنٰكُمْ
بدلہ، معاوضہ	اور	نہ	وہ	مدد کئے جائیں گے	اور	جب	ہم نے نجات دی تمہیں

اور نہ ان کی مدد کی جائے گی ○ اور (یاد کرو) جب ہم نے تمہیں

مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ یَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ یُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ

مِّنْ	اٰلِ فِرْعَوْنَ	یَسُوْمُوْنَكُمْ	سُوْٓءَ	الْعَذَابِ	یُذَبِّحُوْنَ	اَبْنَآءَكُمْ
سے	فرعون والوں	تمہیں پہنچاتے	برا	عذاب	وہ ذبح کرتے	تمہارے بیٹے

فرعونیوں سے نجات دی جو تمہیں بہت برا عذاب دیتے تھے، تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے تھے

وَ یَسْتَحْیُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَ فِیْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ

وَ	یَسْتَحْیُوْنَ	نِسَآءَكُمْ	وَ	فِیْ	ذٰلِكُمْ	بَلَآءٌ
اور	زندہ چھوڑ دیتے	تمہاری عورتیں، بچیاں	اور	میں	اس	آزمائش (تھی)

اور تمہاری بیٹیوں کو زندہ چھوڑ دیتے اور اس میں

1 ...اس سے مراد یہ ہے کہ بنی اسرائیل کو ان کے زمانے میں تمام لوگوں پر فضیلت عطا کی گئی، اور جب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد ہوئی تو یہ فضیلت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی طرف منتقل ہو گئی۔

2 ...اس سے معلوم ہوا کہ قیامت کے دن کافر کو نہ کوئی کافر نفع پہنچا سکے گا اور نہ کوئی مسلمان، اس دن شفاعت صرف مسلمان کے لئے ہو گی۔

بنی اسرائیل کے لئے دریا میں راستے بنادیے اور فرعونیوں کو غرق کردیا

مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِیْمٌ ﴿۴۹﴾ وَ اِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ

مِّنْ	رَّبِّكُمْ	عَظِیْمٌ ﴿۴۹﴾	وَ	اِذْ	فَرَقْنَا	بِكُمُ	الْبَحْرَ
کی طرف سے	تمہارے رب	بڑی	اور	جب	ہم نے پھاڑ دیا	تمہارے لئے	دریا

تمہارے رب کی طرف سے بڑی آزمائش تھی ○ اور (یاد کرو) جب ہم نے تمہارے لئے دریا کو پھاڑ دیا

تورات عطا کیے جانے کا وعدہ، بنی اسرائیل کی بچھڑے کی پوجا اور اس سے توبہ و معافی

فَاَنْجَیْنٰكُمْ وَ اَغْرَقْنَاۤ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَ اَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَ

فَاَنْجَیْنٰكُمْ	وَ	اَغْرَقْنَاۤ	اٰلَ فِرْعَوْنَ	وَ	اَنْتُمْ	تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۰﴾	وَ
تو ہم نے نجات دی تمہیں	اور	غرق کردیے	فرعون والے	اور	تم	دیکھ رہے تھے	اور

تو ہم نے تمہیں بچالیا اور فرعونیوں کو تمہاری آنکھوں کے سامنے غرق کردیا ○ اور

اِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰۤى اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ

اِذْ	وٰعَدْنَا	مُوْسٰۤى	اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً [1]	ثُمَّ	اتَّخَذْتُمُ
جب	ہم نے وعدہ فرمایا	موسیٰ (سے)	چالیس راتوں (کا)	پھر	تم نے بنالیا، اختیار کرلیا

یاد کرو جب ہم نے موسیٰ سے چالیس راتوں کا وعدہ فرمایا پھر اس کے پیچھے تم نے

الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَ اَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۱﴾ ثُمَّ عَفَوْنَا

الْعِجْلَ	مِنْۢ	بَعْدِهٖ	وَ	اَنْتُمْ	ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۱﴾	ثُمَّ	عَفَوْنَا
بچھڑا (بطورِ معبود)	سے	اس کے بعد	اور	تم	ظلم کرنے والے	پھر	ہم نے معاف کیا، درگزر کیا

بچھڑے کی پوجا شروع کردی اور تم واقعی ظالم تھے ○ پھر اس کے بعد ہم نے

بنی اسرائیل کی ہدایت کے لئے تورات عطا کی گئی

عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَ اِذْ اٰتَیْنَا مُوْسَى

عَنْكُمْ	مِّنْۢ	بَعْدِ ذٰلِكَ	لَعَلَّكُمْ	تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۲﴾	وَ	اِذْ	اٰتَیْنَا	مُوْسَى
تم سے	سے	اس کے بعد	تاکہ تم	شکر ادا کرو	اور	جب	ہم نے دی	موسیٰ (کو)

تمہیں معافی عطا فرمائی تاکہ تم شکر ادا کرو ○ اور یاد کرو جب ہم نے موسیٰ کو

[1] ...فرعون اور فرعونیوں کی ہلاکت کے بعد جب حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام بنی اسرائیل کو لے کر مصر کی طرف لوٹے تو ان کی درخواست پر اللہ تعالیٰ نے تورات عطا فرمانے کا وعدہ فرمایا اور اس کے لئے تیس دن اور پھر دس دن کا اضافہ کرکے چالیس دن کی مدت مقرر ہوئی۔

بچھڑے کی پوجا کرنے کی سزا

الْكِتٰبَ وَ الْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۵۳﴾ وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى

مُوْسٰى	قَالَ	اِذْ	وَ	تَهْتَدُوْنَ ﴿۵۳﴾	لَعَلَّكُمْ	الْفُرْقَانَ	وَ	الْكِتٰبَ
موسیٰ (نے)	کہا	جب	اور	ہدایت پا جاؤ	تاکہ تم	حق و باطل میں فرق کرنا	اور	کتاب

کتاب عطا کی اور حق و باطل میں فرق کرنا تاکہ تم ہدایت پا جاؤ ○ اور یاد کرو جب موسیٰ نے

لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ

اَنْفُسَكُمْ	ظَلَمْتُمْ	اِنَّكُمْ	يٰقَوْمِ	لِقَوْمِهٖ
اپنی جانوں (پر)	تم نے ظلم کیا	بیشک تم	اے میری قوم	اپنی قوم سے

اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم تم نے بچھڑے (کو معبود) بنا کر اپنی جانوں پر ظلم کیا

بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْۤا اِلٰى

اِلٰى	فَتُوْبُوْۤا	الْعِجْلَ	بِاتِّخَاذِكُمُ
کی طرف	تو تم توبہ کرو	بچھڑا (بطور معبود)	تمہارے بنانے کے، اختیار کر لینے کے سبب

لہٰذا (اب) اپنے پیدا کرنے والے کی بارگاہ میں توبہ کرو

بَارِىٕكُمْ فَاقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ

لَّكُمْ	خَيْرٌ	ذٰلِكُمْ	اَنْفُسَكُمْ	فَاقْتُلُوْۤا [1]	بَارِىٕكُمْ
تمہارے لئے	بہتر (ہے)	یہ	اپنی جانیں، اپنے لوگ	پس تم قتل کرو	اپنے پیدا کرنے والے

(یوں) کہ تم اپنے لوگوں کو قتل کرو۔ یہ تمہارے پیدا کرنے والے کے نزدیک

عِنْدَ بَارِىٕكُمْ ؕ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ

هُوَ	اِنَّهٗ	فَتَابَ عَلَيْكُمْ	بَارِىٕكُمْ	عِنْدَ
وہ	بیشک وہ	تو اس نے توبہ قبول کی تمہاری	تمہیں پیدا کرنے والے (کے)	نزدیک

تمہارے لیے بہتر ہے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی بیشک وہی

[1] ۔۔۔اس آیت سے معلوم ہوا کہ شرک کرنے سے مسلمان مرتد ہو جاتا ہے اور مرتد کی سزا قتل ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ سے بغاوت کر رہا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کا باغی ہو اسے قتل کر دینا ہی حکمت اور مصلحت کے عین مطابق ہے۔

بنی اسرائیل کا علانیہ دیدارِ الٰہی کا مطالبہ کرنا اور ان کا انجام

التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿۵۴﴾ وَإِذْ قُلْتُمْ يٰمُوسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ

التَّوَّابُ	الرَّحِيمُ ﴿۵۴﴾	وَ	اِذْ	قُلْتُمْ	يٰمُوسٰى	لَنْ نُّؤْمِنَ
بہت توبہ قبول کرنے والا	مہربان	اور	جب	تم نے کہا	اے موسیٰ	ہم ہرگز یقین نہیں کریں گے

بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے ○ اور یاد کرو جب تم نے کہا: اے موسیٰ! ہم ہرگز تمہارا یقین نہ کریں گے

لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَ

لَكَ	حَتّٰى	نَرَى	اللّٰهَ	جَهْرَةً	فَاَخَذَتْكُمُ	الصّٰعِقَةُ	وَ
آپ کا	یہاں تک کہ	ہم دیکھ لیں	اللہ (کو)	اعلانیہ	تو پکڑ لیا تمہیں	کڑک (نے)	اور

جب تک اعلانیہ خدا کو نہ دیکھ لیں تو تمہارے دیکھتے ہی دیکھتے تمہیں

اَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۵﴾ ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ

اَنْتُمْ	تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۵﴾ [1]	ثُمَّ	بَعَثْنٰكُمْ	مِّنْۢ	بَعْدِ مَوْتِكُمْ	لَعَلَّكُمْ
تم	دیکھ رہے تھے	پھر	ہم نے زندہ کیا تمہیں	سے	تمہاری موت کے بعد	تاکہ تم

کڑک نے پکڑ لیا ○ پھر تمہاری موت کے بعد ہم نے تمہیں زندہ کیا تاکہ

بنی اسرائیل پر بادل کا سایہ اور من و سلویٰ کا نزول

تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۶﴾ وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ

تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۶﴾	وَ	ظَلَّلْنَا	عَلَيْكُمُ	الْغَمَامَ	وَ	اَنْزَلْنَا	عَلَيْكُمُ	الْمَنَّ
شکر ادا کرو	اور	ہم نے سایہ بنا دیا	تمہارے اوپر	بادل (کو)	اور	نازل کیا	تمہارے اوپر	مَنّ

تم شکر ادا کرو ○ اور ہم نے تمہارے اوپر بادل کو سایہ بنا دیا اور تمہارے اوپر من

وَالسَّلْوٰى ۭ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ۭ وَ

وَ	السَّلْوٰى [2]	كُلُوْا	مِنْ	طَيِّبٰتِ	مَا	رَزَقْنٰكُمْ	وَ
اور	سلویٰ	کھاؤ	سے	پاکیزہ چیزیں	جو	ہم نے دیں تمہیں	اور

اور سلویٰ اتارا (کہ) ہماری دی ہوئی پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور

[1] ……اس واقعہ سے شانِ انبیاء علیہم السلام بھی ظاہر ہوئی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے "ہم آپ کا یقین نہیں کریں گے" کہنے کی شامت میں بنی اسرائیل ہلاک کیے گئے۔

[2] ……"مَن" کے بارے میں صحیح قول یہ ہے کہ یہ ترنجبین کی طرح ایک میٹھی چیز تھی اور "سلویٰ" کے بارے میں صحیح قول یہ ہے کہ یہ ایک چھوٹا پرندہ تھا۔

مَا ظَلَمُوْنَا وَ لٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۵۷﴾

يَظْلِمُوْنَ ﴿۵۷﴾	اَنْفُسَهُمْ	كَانُوْۤا	لٰكِنْ	وَ	مَا ظَلَمُوْنَا
ظلم کرتے	اپنی جانوں (پر)	وہ تھے	لیکن	اور	انہوں نے ہم پر کوئی ظلم نہ کیا، ہمارا کچھ نہ بگاڑا

انہوں نے ہمارا کچھ نہ بگاڑا بلکہ اپنی جانوں پر ہی ظلم کرتے رہے ○

وَ اِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ

حَيْثُ	مِنْهَا	فَكُلُوْا	الْقَرْيَةَ	هٰذِهِ	ادْخُلُوْا	قُلْنَا	اِذْ	وَ
جہاں	اس سے	پھر کھاؤ	بستی، شہر (میں)	اس	داخل ہو جاؤ	ہم نے کہا	جب	اور

اور جب ہم نے انہیں کہا کہ اس شہر میں داخل ہو جاؤ پھر اس میں جہاں چاہو

شِئْتُمْ رَغَدًا وَّ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ

وَّ	سُجَّدًا	الْبَابَ	ادْخُلُوا	وَّ	رَغَدًا	شِئْتُمْ
اور	سجدہ کرنے والے، سجدہ کرتے	دروازہ (میں)	داخل ہو	اور	روک ٹوک کے بغیر	تم چاہو

بے روک ٹوک کھاؤ اور دروازے میں سجدہ کرتے داخل ہونا اور

قُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ؕ وَ

وَ	خَطٰيٰكُمْ	لَكُمْ	نَّغْفِرْ	حِطَّةٌ	قُوْلُوْا
اور	تمہاری خطائیں	تمہیں	ہم بخش دیں گے	ہمارے گناہ معاف ہوں	کہو

کہتے رہنا، ہمارے گناہ معاف ہوں، ہم تمہاری خطائیں بخش دیں گے اور

سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ

الَّذِيْنَ	فَبَدَّلَ [1]	الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾	سَنَزِيْدُ
وہ لوگ جو (جنہوں نے)	تو بدل دی، تبدیل کر دی	احسان، نیکی کرنے والوں (کو)	عنقریب زیادہ دیں گے

عنقریب ہم نیکی کرنے والوں کو اور زیادہ عطا فرمائیں گے ○ پھر ان

[1] ...بنی اسرائیل کو حکم یہ تھا کہ دروازے میں سجدہ کرتے اور زبان سے "حِطَّةٌ" کہتے ہوئے داخل ہوں، انہوں نے دونوں حکموں کی مخالفت کی اور سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونے کی بجائے سرینوں کے بل گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے اور توبہ و استغفار کا کلمہ پڑھنے کی بجائے مذاق کے طور پر "حَبَّةٌ فِي شَعْرَةٍ" کہنے لگے جس کا معنی تھا: بال میں دانہ۔

ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِیْ قِيْلَ لَهُمْ

ظَلَمُوْا	قَوْلًا	غَيْرَ	الَّذِیْ	قِيْلَ	لَهُمْ
ظلم کیا، زیادتی کی	بات	علاوہ، دوسری (بات سے)	جو	کہا گیا	ان سے

ظالموں نے جو اُن سے کہا گیا تھا اسے ایک دوسری بات سے بدل دیا

فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ

فَاَنْزَلْنَا	عَلَى	الَّذِيْنَ	ظَلَمُوْا	رِجْزًا	مِّنَ	السَّمَآءِ
تو ہم نے نازل کردیا، اتارا	پر	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	ظلم کیا	عذاب	سے	آسمان

توہم نے آسمان سے ان ظالموں پر عذاب نازل کر دیا

بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۵۹﴾ ع وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ

بِمَا	كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۵۹﴾	وَ	اِذِ	اسْتَسْقٰى (1)	مُوْسٰى	لِقَوْمِهٖ
(اس) وجہ سے جو	وہ نافرمانی کرتے تھے	اور	جب	پانی طلب کیا	موسیٰ (نے)	اپنی قوم کے لئے

کیونکہ یہ نافرمانی کرتے رہے تھے ○ اور یاد کرو، جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لئے پانی طلب کیا

فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ؕ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ

فَقُلْنَا	اضْرِبْ	بِّعَصَاكَ	الْحَجَرَ	فَانْفَجَرَتْ (2)	مِنْهُ	اثْنَتَا عَشْرَةَ	عَيْنًا
تو ہم نے کہا	مار	اپنا عصا	پتھر (پر)	تو بہ نکلے	اس سے	بارہ	چشمے

تو ہم نے فرمایا کہ پتھر پر اپنا عصا مارو، تو فوراً اس میں سے بارہ چشمے بہ نکلے

قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا

قَدْ	عَلِمَ	كُلُّ	اُنَاسٍ	مَّشْرَبَهُمْ	كُلُوْا	وَ	اشْرَبُوْا
تحقیق، بیشک	جان، پہچان لیا	تمام، ہر	لوگوں، گروہ (نے)	اپنے پینے کی جگہ	کھاؤ	اور	پیو

(اور) ہر گروہ نے اپنے پانی پینے کی جگہ کو پہچان لیا (اور ہم نے فرمایا کہ)

میدانِ تیہ میں بنی اسرائیل کا پانی طلب کرنا اور موسیٰ علیہ السلام کے وسیلے معجزے سے انہیں پانی عطا کیا جانا

(1)..... اس آیت میں لوگوں کا انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی بارگاہ میں استعانت کرنے اور انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے ان کی مشکل کشائی فرمانے کا ثبوت بھی ہے۔

(2)..... پتھر سے چشمہ جاری کرنا حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا عظیم معجزہ تھا جبکہ ہمارے آقا، حضور سید المرسلین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنی مبارک انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری فرمائے اور یہ اس سے بھی بڑھ کر معجزہ تھا۔

مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَ لَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ﴿۶۰﴾ وَ اِذْ قُلْتُمْ

مِنْ	رِّزْقِ اللّٰهِ	وَ	لَا تَعْثَوْا	فِی الْاَرْضِ	مُفْسِدِیْنَ ﴿۶۰﴾	وَ	اِذْ	قُلْتُمْ
سے	اللہ کے رزق	اور	نہ پھرو	زمین میں	فساد کرنے والے	اور	جب	تم نے کہا

اللہ کا رزق کھاؤ اور پیو اور زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو ○ اور جب تم نے کہا:

یٰمُوْسٰی لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰی طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا

یٰمُوْسٰی	لَنْ نَّصْبِرَ [1]	عَلٰی	طَعَامٍ وَّاحِدٍ	فَادْعُ	لَنَا
اے موسیٰ	ہم ہرگز صبر نہیں کریں گے	پر	ایک کھانے	پس آپ دعا کریں	ہمارے لئے

اے موسیٰ! ہم ایک کھانے پر ہرگز صبر نہیں کرسکتے۔ لہٰذا آپ اپنے رب سے

رَبَّكَ یُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ

رَبَّكَ	یُخْرِجْ	لَنَا	مِمَّا	تُنْۢبِتُ	الْاَرْضُ
اپنے رب (سے)	وہ ظاہر کردے	ہمارے لئے	(اس) سے جو	اگاتی ہے	زمین

دعا کیجئے کہ ہمارے لئے وہ چیزیں نکالے جو زمین اگاتی ہے

مِنْۢ بَقْلِهَا وَ قِثَّآىِٕهَا وَ فُوْمِهَا وَ عَدَسِهَا وَ

مِنْۢ	بَقْلِهَا	وَ	قِثَّآىِٕهَا	وَ	فُوْمِهَا	وَ	عَدَسِهَا	وَ
سے	اس (زمین) کے ساگ	اور	اس کی ککڑی	اور	اس کی گندم	اور	اس کے مسور	اور

جیسے ساگ اور ککڑی اور گندم اور مسور کی دال اور

بَصَلِهَا ؕ قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ هُوَ اَدْنٰی

بَصَلِهَا	قَالَ	اَتَسْتَبْدِلُوْنَ	الَّذِیْ	هُوَ	اَدْنٰی
اس کے پیاز	فرمایا	کیا تم تبدیل کرنا چاہتے ہو	وہ جو	وہ	ادنیٰ، کم تر (ہے)

پیاز۔ فرمایا: کیا تم بہتر چیز کے بدلے میں

[1]......بنی اسرائیل نے ساگ ککڑی وغیرہ جو چیزیں مانگیں ان کا مطالبہ گناہ نہ تھا لیکن "من و سلویٰ" جیسی نعمت بے محنت چھوڑ کر ان کی طرف مائل ہونا پست خیالی ہے۔ جب بڑوں سے نسبت ہو تو دل و دماغ اور سوچ بھی بڑی بنانی چاہئے۔

بِالَّذِیْ هُوَ خَیْرٌؕ اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ

بِالَّذِیْ	هُوَ	خَیْرٌ	اِهْبِطُوْا	مِصْرًا	فَاِنَّ	لَكُمْ
(اس کے) بدلے جو	وہ	بہتر	داخل ہو جاؤ، قیام کرو	مصر یا کوئی شہر	پس بیشک	تمہارے لیے

گھٹیا چیزیں مانگتے ہو۔ (اچھا پھر) ملکِ مصر یا کسی شہر میں قیام کرو، وہاں تمہیں وہ سب کچھ ملے گا

مَّا سَاَلْتُمْؕ وَ ضُرِبَتْ عَلَیْهِمُ الذِّلَّةُ وَ الْمَسْكَنَةُۗ وَ

مَّا	سَاَلْتُمْ	وَ	ضُرِبَتْ	عَلَیْهِمُ	الذِّلَّةُ[1]	وَ	الْمَسْكَنَةُ	وَ
جو	تم نے مانگا	اور	مسلط کر دی گئی	ان پر	ذلت، خواری	اور	مسکینی، غربت، محتاجی	اور

جو تم نے مانگا ہے اور ان پر ذلت اور غربت مسلط کر دی گئی اور

بَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ

بَآءُوْ	بِغَضَبٍ	مِّنَ	اللّٰهِ	ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ	كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ
وہ لوٹے	غضب، قہر کے ساتھ	سے	اللہ	یہ	(اس) وجہ سے کہ وہ	انکار کرتے تھے

وہ خدا کے غضب کے مستحق ہو گئے۔ یہ ذلت و غربت اس وجہ سے تھی کہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار

بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَ یَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ بِغَیْرِ الْحَقِّؕ ذٰلِكَ بِمَا

بِاٰیٰتِ اللّٰهِ	وَ	یَقْتُلُوْنَ	النَّبِیّٖنَ	بِغَیْرِ الْحَقِّ	ذٰلِكَ	بِمَا
اللہ کی آیتوں کا	اور	قتل کرتے تھے	انبیاء (کو)	حق کے بغیر	یہ	(اس) وجہ سے جو

کرتے تھے اور انبیاء کو ناحق شہید کرتے تھے۔ (اور) یہ اس وجہ سے تھی کہ

عَصَوْا وَّ كَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ﴿۶۱﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

عَصَوْا	وَّ	كَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ﴿۶۱﴾	اِنَّ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا
انہوں نے نافرمانی کی	اور	حد سے بڑھتے تھے، سرکشی کرتے تھے	بیشک	وہ لوگ جو	ایمان لائے

انہوں نے نافرمانی کی اور وہ مسلسل سرکشی کر رہے تھے ○ بیشک ایمان والوں

[1] ...بنی اسرائیل بلند مراتب پر فائز ہونے کے بعد جن وجوہات کی بنا پر ذلت و غربت کی گہری کھائی میں گرے کاش ان وجوہات کو سامنے رکھتے ہوئے عبرت اور نصیحت کے لئے ایک مرتبہ مسلمان بھی اپنے اعمال و افعال کا جائزہ لے لیں اور اپنے ماضی و حال کا مشاہدہ کریں۔

وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِـِٕيْنَ مَنْ اٰمَنَ

وَ	الَّذِيْنَ	هَادُوْا	وَ	النَّصٰرٰى	وَ	الصّٰبِـِٕيْنَ	مَنْ	اٰمَنَ
اور	وہ لوگ جو	یہودی ہوئے	اور	عیسائی	اور	ستارہ پرست	جو	ایمان لائے

نیز یہودیوں اور عیسائیوں اور ستاروں کی پوجا کرنے والوں میں سے جو بھی

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ

بِاللّٰهِ	وَ	الْيَوْمِ	الْاٰخِرِ	وَ	عَمِلَ	صَالِحًا	فَلَهُمْ
اللہ پر	اور	دن، روز	آخرت	اور	عمل کرے	نیک، اچھے	تو ان کے لئے

سچے دل سے اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لے آئیں اور نیک کام کریں تو

اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ

اَجْرُهُمْ	عِنْدَ رَبِّهِمْ	وَ	لَا	خَوْفٌ	عَلَيْهِمْ	وَ	لَا	هُمْ
ان کا اجر، ثواب	ان کے رب کے پاس	اور	نہیں	خوف	ان پر	اور	نہ	وہ

ان کا ثواب ان کے رب کے پاس ہے اور ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ

يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ

يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾	وَ	اِذْ	اَخَذْنَا	مِيْثَاقَكُمْ	وَ	رَفَعْنَا	فَوْقَكُمُ
غمگین ہوں گے	اور	جب	ہم نے لیا	تمہارا عہد	اور	ہم نے بلند کیا	تمہارے اوپر

غمگین ہوں گے ○ اور یاد کرو جب ہم نے تم سے عہد لیا اور تمہارے سروں پر طور پہاڑ کو معلق کر دیا

الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا

الطُّوْرَ	خُذُوْا	مَآ	اٰتَيْنٰكُمْ	بِقُوَّةٍ [1]	وَّ	اذْكُرُوْا	مَا
طور (پہاڑ)	پکڑلو، تھام لو	جو	ہم نے دیا تمہیں	مضبوطی سے	اور	یاد کرو	جو

(اور کہا کہ) مضبوطی سے تھامو اس (کتاب) کو جو ہم نے تمہیں عطا کی ہے اور جو کچھ

تورات کے احکام قبول نہ کرنے کی وجہ سے
بنی اسرائیل پر سختی اور ان کا طرزِ عمل

[1] ......اس میں صورۃً عہد پورا کرنے پر مجبور کرنا پایا جا رہا ہے، اس حوالے سے یاد رہے کہ دین قبول کرنے پر جبر نہیں کیا جاسکتا البتہ دین قبول کرنے کے بعد اس کے احکام پر عمل کرنے پر مجبور کیا جائے گا۔ اس کی مثال یوں سمجھیں کہ کسی کو اپنے ملک میں آنے پر حکومت مجبور نہیں کرتی لیکن جب کوئی ملک میں آجائے تو حکومت اسے قانون پر عمل کرنے پر ضرور مجبور کرے گی۔

فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿٦٣﴾ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ

فِيهِ	لَعَلَّكُمْ	تَتَّقُونَ ﴿٦٣﴾	ثُمَّ	تَوَلَّيْتُمْ	مِّنْ
اس میں (ہے)	تاکہ تم	پرہیزگار بن جاؤ	پھر	تم نے منہ پھیر لیا، روگردانی کی	سے

اس میں بیان کیا گیا ہے اسے یاد کرو اس امید پر کہ تم پرہیزگار بن جاؤ ○ اس کے بعد پھر تم نے روگردانی

بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ

بَعْدِ ذٰلِكَ	فَلَوْلَا	فَضْلُ اللّٰهِ	عَلَيْكُمْ	وَ	رَحْمَتُهٗ	لَكُنْتُمْ
اس کے بعد	تو اگر نہ (ہوتا)	اللہ کا فضل	تم پر	اور	اس کی رحمت	ضرور تم ہو جاتے

اختیار کی تو اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم

مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٦٤﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا

مِنَ	الْخٰسِرِيْنَ ﴿٦٤﴾	وَ	لَقَدْ	عَلِمْتُمُ	الَّذِيْنَ	اعْتَدَوْا
سے	خسارہ، نقصان اٹھانے والوں	اور	یقیناً	تمہیں معلوم ہیں	وہ جنہوں (نے)	سرکشی کی

نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاتے ○ اور یقیناً تمہیں معلوم ہیں وہ لوگ جنہوں نے

مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ﴿٦٥﴾ ۚ

مِنْكُمْ	فِي السَّبْتِ	فَقُلْنَا	لَهُمْ	كُوْنُوْا	قِرَدَةً	خٰسِـِٕيْنَ ﴿٦٥﴾
تم میں سے	ہفتے کے دن میں	تو ہم نے کہا	ان سے	ہو جاؤ، بن جاؤ	بندر	دھتکارے ہوئے

تم میں سے ہفتہ کے دن میں سرکشی کی۔ تو ہم نے ان سے کہا کہ دھتکارے ہوئے بندر بن جاؤ ○

فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا

فَجَعَلْنٰهَا	نَكَالًا[1]	لِّمَا	بَيْنَ يَدَيْهَا	وَ	مَا	خَلْفَهَا
تو ہم نے بنا دیا اس (واقعے) کو	عبرت	(اس) کے لئے جو	اس کے آگے	اور	جو	اس کے پیچھے

تو ہم نے یہ واقعہ اس وقت کے لوگوں اور ان کے بعد والوں کے لیے عبرت

بنی اسرائیل کا ممانعت کے باوجود حیلے سے ہفتے کے دن مچھلیاں پکڑنا اور اس پر انہیں نشانِ عبرت بنا دیا جانا

[1]...اس سے معلوم ہوا کہ قرآن پاک میں عذاب کے واقعات ہماری عبرت و نصیحت کے لئے بیان کئے گئے ہیں لہٰذا قرآن پاک کے حقوق میں سے ہے کہ اس طرح کے واقعات و آیات پڑھ کر اپنی اصلاح کی طرف بھی توجہ کی جائے۔

وَ مَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٦٦﴾ وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖۤ اِنَّ

وَ	مَوْعِظَةً	لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٦٦﴾	وَ	اِذْ	قَالَ	مُوْسٰى	لِقَوْمِهٖۤ	اِنَّ
اور	نصیحت	پرہیزگاروں کے لئے	اور	جب	کہا	موسیٰ (نے)	اپنی قوم سے	بیشک

اور پرہیزگاروں کے لئے نصیحت بنادیا۔ اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا: بیشک

اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ؕ قَالُوْۤا اَتَتَّخِذُنَا

اللّٰهَ	يَاْمُرُكُمْ	اَنْ تَذْبَحُوْا	بَقَرَةً	قَالُوْۤا	اَتَتَّخِذُنَا
اللہ	حکم دیتا ہے تمہیں	کہ ذبح کرو	گائے	انہوں نے کہا	کیا آپ ہمیں بناتے ہیں

اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو تو انہوں نے کہا کہ کیا آپ ہمارے ساتھ

هُزُوًا ؕ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا

هُزُوًا	قَالَ	اَعُوْذُ	بِاللّٰهِ	اَنْ اَكُوْنَ	مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿٦٧﴾ [1]	قَالُوا
مذاق	فرمایا	میں پناہ مانگتا ہوں	اللہ کی	کہ ہو جاؤں	جاہلوں سے	انہوں نے کہا

مذاق کرتے ہیں؟ موسیٰ نے فرمایا: ''میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں جاہلوں میں سے ہو جاؤں۔ انہوں نے کہا

ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ؕ

ادْعُ	لَنَا	رَبَّكَ	يُبَيِّنْ	لَّنَا	مَا	هِيَ
دعا کریں	ہمارے لئے	اپنے رب (سے)	وہ بیان کردے	ہمارے لئے	کیا، کیسی (ہے)	وہ (گائے)

کہ آپ اپنے رب سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں بتادے کہ وہ گائے کیسی ہے؟

قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّ لَا بِكْرٌ ؕ

قَالَ	اِنَّهٗ	يَقُوْلُ	اِنَّهَا	بَقَرَةٌ	لَّا	فَارِضٌ	وَّ	لَا	بِكْرٌ
فرمایا	بیشک وہ	فرماتا ہے	کہ وہ	گائے	نہ	بوڑھی	اور	نہ	کم عمر

فرمایا: اللہ فرماتا ہے کہ وہ ایک ایسی گائے ہے جو نہ تو بوڑھی ہے اور نہ بالکل کم عمر

[1] پیغمبر جھوٹ، دل لگی اور کسی کا مذاق اڑانا وغیرہ عیبوں سے پاک ہیں البتہ خوش طبعی ایک محمود صفت ہے یہ ان میں پائی جاسکتی ہے۔

عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ ؕ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ۝۶۸ قَالُوا ادْعُ

عَوَانٌۢ	بَيْنَ ذٰلِكَ	فَافْعَلُوْا	مَا	تُؤْمَرُوْنَ ۝۶۸ [1]	قَالُوْا	ادْعُ
درمیانی عمر	ان کے درمیان	تو تم کرو	جو	تمہیں حکم دیا جارہا ہے	انہوں نے کہا	دعا کریں

بلکہ ان دونوں کے درمیان درمیان ہو۔ تو وہ کرو جس کا تمہیں حکم دیا جارہا ہے ○ انہوں نے کہا: آپ

لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ؕ قَالَ

لَنَا	رَبَّكَ	يُبَيِّنْ	لَّنَا	مَا	لَوْنُهَا	قَالَ
ہمارے لئے	اپنے رب (سے)	وہ بیان کردے	ہمارے لئے	کیا (ہے)	اس کا رنگ	فرمایا

اپنے رب سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں بتادے، اس گائے کا رنگ کیا ہے؟ فرمایا

اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ

اِنَّهٗ	يَقُوْلُ	اِنَّهَا	بَقَرَةٌ	صَفْرَآءُ	فَاقِعٌ	لَّوْنُهَا	تَسُرُّ
کہ وہ	فرماتا ہے	کہ وہ	گائے	پیلی	شوخ، گہرا	اس کا رنگ	خوشی، سرور دیتی ہے

کہ اللہ فرماتا ہے کہ وہ پیلے رنگ کی گائے ہے جس کا رنگ بہت گہرا ہے۔ وہ گائے دیکھنے والوں کو خوشی دیتی ہے ○

النّٰظِرِيْنَ ۝۶۹ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ

النّٰظِرِيْنَ ۝۶۹	قَالُوا	ادْعُ	لَنَا	رَبَّكَ	يُبَيِّنْ
دیکھنے والوں (کو)	انہوں نے کہا	دعا کریں	ہمارے لئے	اپنے رب (سے)	وہ بیان کردے

انہوں نے کہا: آپ اپنے رب سے دعا کیجئے کہ ہمارے لئے واضح طور پر بیان کردے

لَّنَا مَا هِيَ ۙ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا ؕ وَ

لَّنَا	مَا	هِيَ	اِنَّ	الْبَقَرَ	تَشٰبَهَ	عَلَيْنَا	وَ
ہمارے لئے	کیا، کیسی (ہے)	وہ (گائے)	بیشک	گائے	مشتبہ ہوگئی، واضح نہ رہی	ہم پر	اور

کہ وہ گائے کیسی ہے؟ کیونکہ بیشک گائے ہم پر مشتبہ ہوگئی ہے اور

[1] ...نبی کے فرمان پر بغیر ہچکچاہٹ عمل کرنا چاہیے اور عمل کرنے کی بجائے عقلی ڈھکوسلے بنانا بے ادبوں کا کام ہے۔

اِنَّاۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ۝ قَالَ اِنَّهٗ یَقُوْلُ اِنَّهَا

اِنَّهَا	یَقُوْلُ	اِنَّهٗ	قَالَ	لَمُهْتَدُوْنَ ۝	اِنْ شَآءَ اللّٰهُ	اِنَّاۤ
کہ وہ	فرماتا ہے	بیشک وہ	کہا	ضرور ہدایت پانے والے (ہوں گے)	اگر اللہ چاہے	بیشک ہم

اگر اللہ چاہے گا تو یقیناً ہم راہ پالیں گے ۝ (موسیٰ نے) فرمایا: اللہ فرماتا ہے کہ وہ

بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِیْرُ الْاَرْضَ وَ لَا تَسْقِی الْحَرْثَ ج

الْحَرْثَ	لَا تَسْقِی	وَ	الْاَرْضَ	تُثِیْرُ	ذَلُوْلٌ	لَّا	بَقَرَةٌ
کھیتی (کو)	نہ پانی دیتی ہے	اور	زمین	پھاڑے (ہل چلائے)	ہل میں جوتی گئی (کہ)	نہ	گائے

ایک ایسی گائے ہے جس سے یہ خدمت نہیں لی جاتی کہ وہ زمین میں ہل چلائے اور نہ وہ کھیتی کو پانی دیتی ہے۔

مُسَلَّمَةٌ لَّا شِیَةَ فِیْهَا ط قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ط

بِالْحَقِّ	جِئْتَ	الْـٰٔنَ	قَالُوا	فِیْهَا [1]	شِیَةَ	لَّا	مُسَلَّمَةٌ
حق کے ساتھ	آپ آئے	اب	انہوں نے کہا	اس میں	داغ	نہیں	سلامت، بے عیب

بالکل بے عیب ہے، اس میں کوئی داغ نہیں۔ (یہ سن کر) انہوں نے کہا: اب آپ بالکل صحیح بات لائے ہیں۔

فَذَبَحُوْهَا وَ مَا كَادُوْا یَفْعَلُوْنَ ۝ ع وَ اِذْ قَتَلْتُمْ

قَتَلْتُمْ	اِذْ	وَ	مَا كَادُوْا یَفْعَلُوْنَ ۝	وَ	فَذَبَحُوْهَا
تم نے قتل کی	جب	اور	وہ لگتے نہ تھے کہ (ذبح) کرتے	اور	تو انہوں نے ذبح کیا اسے

پھر انہوں نے اس گائے کو ذبح کیا حالانکہ وہ ذبح کرتے معلوم نہ ہوتے تھے ۝ اور یاد کرو جب تم نے ایک شخص کو

نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِیْهَا ط وَ اللّٰهُ

اللّٰهُ	وَ	فِیْهَا	فَادّٰرَءْتُمْ	نَفْسًا
اللہ	اور (حالانکہ)	اس میں	پھر تم باہم جھگڑنے لگے، ایک دوسرے پر الزام لگانے لگے	ایک جان، شخص

قتل کر دیا پھر اس کا الزام کسی دوسرے پر ڈالنے لگے حالانکہ اللہ

[1]...اس سے معلوم ہوا کہ شرعی احکامات سے متعلق بے جا بحث مشقت کا سبب ہے۔

ع ٨

مردوں کو زندہ کرنے پر قدرت الٰہی کی ایک دلیل

مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿٧٢﴾ ج فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ

مُخْرِجٌ	مَّا	كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿٧٢﴾	فَقُلْنَا	اضْرِبُوْهُ
ظاہر کرنے والا (ہے)	جو	تم چھپا رہے تھے	تو ہم نے کہا	مارو اسے

ظاہر کرنے والا تھا اس کو جسے تم چھپا رہے تھے ○ تو ہم نے فرمایا (کہ) اس مقتول کو

بِبَعْضِهَا ؕ كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى ۙ وَ

بِبَعْضِهَا	كَذٰلِكَ	يُحْيِ	اللّٰهُ	الْمَوْتٰى	وَ
اس (گائے) کے ایک ٹکڑے کے ساتھ	اسی طرح	زندہ کرے گا	اللہ	مردے	اور

اس گائے کا ایک ٹکڑا مارو۔ اسی طرح اللہ مردوں کو زندہ کرے گا۔ اور

یہودیوں کی سخت دلی کا حال

يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٧٣﴾ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ

يُرِيْكُمْ	اٰيٰتِهٖ	لَعَلَّكُمْ	تَعْقِلُوْنَ ﴿٧٣﴾	ثُمَّ	قَسَتْ	قُلُوْبُكُمْ [1]
دکھاتا ہے تمہیں	اپنی نشانیاں	تاکہ تم	سمجھ جاؤ	پھر	سخت ہو گئے	تمہارے دل

وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے تاکہ تم سمجھ جاؤ ○ پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہو گئے

مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ وَ اِنَّ

مِّنْۢ	بَعْدِ ذٰلِكَ	فَهِيَ	كَالْحِجَارَةِ	اَوْ	اَشَدُّ قَسْوَةً	وَ	اِنَّ
سے	اس کے بعد	تو وہ	پتھروں کی طرح	یا	(ان سے) زیادہ سخت	اور	بیشک

تو وہ پتھروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ سخت ہیں اور

مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ وَ اِنَّ مِنْهَا

مِنَ الْحِجَارَةِ	لَمَا	يَتَفَجَّرُ	مِنْهُ	الْاَنْهٰرُ	وَ	اِنَّ	مِنْهَا
پتھروں سے	ضرور (وہ ہے) جو	بہتی ہیں	اس سے	نہریں، ندیاں	اور	بیشک	ان سے (کچھ)

پتھروں میں تو کچھ وہ ہیں جن سے ندیاں بہہ نکلتی ہیں اور کچھ وہ ہیں کہ

[1] اس سے معلوم ہوا کہ دل کی سختی بہت خطرناک ہے۔

لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ؕ وَ اِنَّ مِنْهَا لَمَا

لَمَا	يَشَّقَّقُ	فَيَخْرُجُ	مِنْهُ	الْمَآءُ	وَ	اِنَّ	مِنْهَا	لَمَا
ضرور (وہ ہے) جو	پھٹ جاتا ہے	تو نکلتا ہے	اس سے	پانی	اور	بیشک	ان سے	ضرور جو

جب پھٹ جاتے ہیں تو ان سے پانی نکلتا ہے اور کچھ وہ ہیں جو

يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا

يَهْبِطُ	مِنْ	خَشْيَةِ اللّٰهِ	وَ	مَا	اللّٰهُ	بِغَافِلٍ	عَمَّا
گر پڑتے ہیں	سے	اللہ کے ڈر، خوف	اور	نہیں	اللہ	غافل	(اس) سے جو

اللہ کے ڈر سے گر پڑتے ہیں اور اللہ تمہارے اعمال سے ہرگز

تَعْمَلُوْنَ ۞ اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَ

تَعْمَلُوْنَ ۞	اَفَتَطْمَعُوْنَ	اَنْ يُّؤْمِنُوْا	لَكُمْ	وَ
تم کرتے ہو	کیا تو تم امید رکھتے ہو، طمع کرتے ہو	کہ وہ ایمان لے آئیں	تمہاری وجہ سے	اور (حالانکہ)

بے خبر نہیں ۞ تو اے مسلمانو! کیا تم یہ امید رکھتے ہو کہ یہ تمہاری وجہ سے ایمان لے آئیں گے حالانکہ

قَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ

قَدْ	كَانَ	فَرِيْقٌ	مِّنْهُمْ	يَسْمَعُوْنَ	كَلٰمَ اللّٰهِ
تحقیق، بیشک	تھا	ایک گروہ	ان میں سے	وہ سنتے	اللہ کا کلام

ان میں ایک گروہ وہ تھا کہ وہ اللہ کا کلام سنتے تھے اور

ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَ هُمْ

ثُمَّ	يُحَرِّفُوْنَهٗ	مِنْ	بَعْدِ	مَا	عَقَلُوْهُ [1]	وَ	هُمْ
پھر	بدل دیتے اسے	سے	بعد	جو	سمجھ لیتے اسے	اور	وہ

پھر اسے سمجھ لینے کے بعد جان بوجھ کر بدل

[1] ......اس سے معلوم ہوا کہ عالم کا بگڑنا عوام کے بگڑنے سے زیادہ تباہ کن ہے کیونکہ عوام علماء کو اپنا ہادی اور رہنما سمجھتے ہیں، وہ علماء کے اقوال پر عمل کرتے اور ان کے افعال کو دلیل بناتے ہیں اور جب علماء ہی کے عقائد و اعمال میں بگاڑ پیدا ہو جائے تو عوام راہِ ہدایت پر کس طرح چل سکتی ہے۔

یہودیوں کی حماقت

يَعْلَمُوْنَ ۝۷۵ وَ اِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْۤا اٰمَنَّا ۚۖ

يَعْلَمُوْنَ ۝۷۵	وَ	اِذَا	لَقُوا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	قَالُوْۤا	اٰمَنَّا
جانتے ہیں	اور	جب	ملتے ہیں	ان لوگوں سے جو	ایمان لائے	کہتے ہیں	ہم ایمان لے آئے

دیتے تھے ○ اور جب یہ مسلمانوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لا چکے ہیں

وَ اِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْۤا

وَ	اِذَا	خَلَا	بَعْضُهُمْ	اِلٰى بَعْضٍ	قَالُوْۤا
اور	جب	اکیلے ہوتے ہیں، خلوت میں ہوتے ہیں	ان کے بعض	بعض کی طرف	کہتے ہیں

اور جب آپس میں اکیلے ہوتے ہیں تو کہتے ہیں:

اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ

اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ	بِمَا	فَتَحَ	اللّٰهُ	عَلَيْكُمْ
کیا تم بیان کرتے ہو انہیں، خبر دیتے ہو انہیں	(اس کے) ساتھ جو	کھولا	اللہ (نے)	تمہارے اوپر

کیا ان کے سامنے وہ علم بیان کرتے ہو جو اللہ نے تمہارے اوپر کھولا ہے؟

لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۷۶

لِيُحَآجُّوْكُمْ	بِهٖ	عِنْدَ رَبِّكُمْ	اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۷۶ [1]
تاکہ وہ حجت قائم کریں تم پر	اس کے ذریعے	تمہارے رب کے پاس	تو کیا تمہیں عقل نہیں

تاکہ اس کے ذریعے یہ تمہارے رب کی بارگاہ میں تمہارے اوپر حجت قائم کریں۔ کیا تمہیں عقل نہیں؟ ○

یہودیوں کو تنبیہ کہ اللہ تعالیٰ ظاہر و باطن سب جانتا ہے

اَوَ لَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝۷۷

اَوَ	لَا يَعْلَمُوْنَ	اَنَّ	اللّٰهَ	يَعْلَمُ	مَا	يُسِرُّوْنَ	وَ	مَا	يُعْلِنُوْنَ ۝۷۷
کیا اور	وہ نہیں جانتے	کہ	اللہ	جانتا ہے	جو	وہ چھپاتے ہیں	اور	جو	وہ ظاہر کرتے ہیں

کیا یہ اتنی بات نہیں جانتے کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں ○

[1] ......اس سے معلوم ہوا کہ حق پوشی اور سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اوصاف کو چھپانا اور ان کے کمالات کا انکار کرنا یہودیوں کا طریقہ ہے۔

وَ مِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّاۤ اَمَانِيَّ وَ

وَ	اَمَانِيَّ	اِلَّاۤ	الْكِتٰبَ	لَا يَعْلَمُوْنَ	اُمِّيُّوْنَ	مِنْهُمْ	وَ
اور	من گھڑت تمنائیں	مگر	کتاب	نہیں جانتے	ان پڑھ (ہیں)	ان میں سے	اور

اور ان میں کچھ اَن پڑھ ہیں جو کتاب کو نہیں جانتے مگر زبانی پڑھ لینا یا کچھ اپنی من گھڑت اور

اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿۷۸﴾ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ

النصف

الْكِتٰبَ	يَكْتُبُوْنَ	لِّلَّذِيْنَ	فَوَيْلٌ	يَظُنُّوْنَ ﴿۷۸﴾	اِلَّا	هُمْ	اِنْ
کتاب	لکھتے ہیں	ان لوگوں کے لئے جو	تو ہلاکت، بربادی	گمان کرتے	مگر	وہ	نہیں

یہ صرف خیال و گمان میں پڑے ہوئے ہیں ○ تو بربادی ہے ان لوگوں کے لئے جو اپنے ہاتھوں سے کتاب

بِاَيْدِيْهِمْ ۗ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا

لِيَشْتَرُوْا	مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ	هٰذَا	يَقُوْلُوْنَ	ثُمَّ	بِاَيْدِيْهِمْ
تاکہ خریدیں، حاصل کریں	اللہ کے پاس سے (ہے)	یہ	کہتے ہیں	پھر	اپنے ہاتھوں سے

لکھتے ہیں پھر کہتے ہیں: یہ خدا کی طرف سے ہے کہ اس کے بدلے میں

بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ

كَتَبَتْ	مِّمَّا	لَّهُمْ	فَوَيْلٌ	قَلِيْلًا	ثَمَنًا	بِهٖ
لکھا	(اس) سے جو	ان کے لئے	تو ہلاکت	تھوڑی	قیمت	اس کے بدلے

تھوڑی سی قیمت حاصل کرلیں تو ان لوگوں کے لئے ان کے ہاتھوں کے لکھے ہوئے کی وجہ سے

اَيْدِيْهِمْ وَ وَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَ

وَ	يَكْسِبُوْنَ ﴿۷۹﴾	مِّمَّا	لَّهُمْ	وَيْلٌ	وَ	اَيْدِيْهِمْ
اور	وہ کماتے ہیں	(اس کی وجہ) سے جو	ان کے لئے	ہلاکت، بربادی	اور	ان کے ہاتھوں (نے)

ہلاکت ہے اور ان کے لئے ان کی کمائی کی وجہ سے تباہی و بربادی ہے ○ اور

قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّاۤ اَیَّامًا مَّعْدُوْدَةً ؕ قُلْ

قَالُوْا	لَنْ تَمَسَّنَا	النَّارُ	اِلَّاۤ	اَیَّامًا	مَّعْدُوْدَةً	قُلْ
انہوں نے کہا	ہمیں ہر گز نہ چھوئے گی	آگ	مگر	دن	گنے ہوئے	تم کہو

بولے: ہمیں تو آگ ہر گز نہ چھوئے گی مگر گنتی کے چند دن۔ اے حبیب! تم فرمادو:

اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ یُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗۤ

اَتَّخَذْتُمْ	عِنْدَ اللّٰهِ	عَهْدًا	فَلَنْ یُّخْلِفَ	اللّٰهُ	عَهْدَهٗۤ
کیا تم نے لیا ہوا ہے	اللہ سے	کوئی عہد، وعدہ	تو ہر گز خلاف نہ کرے گا	اللہ	اپنا عہد، وعدہ

کیا تم نے خدا سے کوئی وعدہ لیا ہوا ہے؟ (اگر ایسا ہے، پھر) تو اللہ ہر گز وعدہ خلافی نہیں کرے گا

اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۰﴾ بَلٰى مَنْ كَسَبَ

اَمْ	تَقُوْلُوْنَ	عَلَى اللّٰهِ	مَا	لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۰﴾	بَلٰى	مَنْ	كَسَبَ
یا، بلکہ	تم کہتے ہو	اللہ پر	وہ جو	تم نہیں جانتے	کیوں نہیں	جس نے	کمائی

بلکہ تم اللہ پر وہ بات کہہ رہے ہو جس کا تمہیں علم نہیں ○ کیوں نہیں، جس نے گناہ کمایا

سَیِّئَةً وَّ اَحَاطَتْ بِهٖ خَطِیْٓــٴَـتُهٗ فَاُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا

سَیِّئَةً[1]	وَّ	اَحَاطَتْ[2]	بِهٖ	خَطِیْٓــٴَـتُهٗ	فَاُولٰٓىٕكَ	اَصْحٰبُ النَّارِ	هُمْ	فِیْهَا
برائی، گناہ	اور	گھیر لیں	اسے	اس کی خطائیں	تو یہ لوگ	آگ والے	وہ	اس میں

اور اس کی خطا نے اس کا گھیراؤ کر لیا تو وہی لوگ جہنمی ہیں، وہ

خٰلِدُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓىٕكَ

خٰلِدُوْنَ ﴿۸۱﴾	وَ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	اُولٰٓىٕكَ
ہمیشہ رہنے والے	اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	عمل کیے	نیک، اچھے	یہ لوگ

ہمیشہ اس میں رہیں گے ○ اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے وہ

[1] ......اس آیت میں گناہ سے شرک و کفر مراد ہے۔

[2] ......احاطہ کرنے سے یہ مراد ہے کہ نجات کی تمام راہیں بند ہو جائیں اور کفر و شرک ہی پر اس کو موت آئے۔

بنی اسرائیل کو عہد و پیمان یاد دلا کر دئیے گئے احکام

اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۸۲﴾ وَ اِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ

اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ	هُمْ	فِيْهَا	خٰلِدُوْنَ ﴿۸۲﴾	وَ	اِذْ	اَخَذْنَا	مِيْثَاقَ
جنت والے	وہ	اس میں	ہمیشہ رہنے والے	اور	جب	ہم نے لیا	عہد، وعدہ

جنت والے ہیں انہیں ہمیشہ اس میں رہنا ○ اور یاد کرو جب ہم نے

بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ ۟ وَ بِالْوَالِدَيْنِ

بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ	لَا تَعْبُدُوْنَ	اِلَّا	اللّٰهَ	وَ	بِالْوَالِدَيْنِ
بنی اسرائیل، اولادِ یعقوب (سے)	تم عبادت نہیں کرو گے	مگر	اللہ (کی)	اور	والدین کے ساتھ

بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ

اِحْسَانًا وَّ ذِي الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنِ

اِحْسَانًا	وَّ	ذِي الْقُرْبٰى	وَ	الْيَتٰمٰى	وَ	الْمَسٰكِيْنِ
احسان، اچھا سلوک (کرنا)	اور	قرابت والوں، رشتہ داروں	اور	یتیموں	اور	مسکینوں (سے)

بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ (اچھا سلوک کرو)

بنی اسرائیل کی احکامِ الٰہی سے روگردانی کی تفصیل

وَ قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ ثُمَّ

وَ	قُوْلُوْا	لِلنَّاسِ	حُسْنًا [1]	وَّ	اَقِيْمُوْا	الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتُوا	الزَّكٰوةَ	ثُمَّ
اور	کہو	لوگوں سے	اچھی بات	اور	قائم رکھو	نماز	اور	ادا کرو	زکوٰۃ	پھر

اور لوگوں سے اچھی بات کہو اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو (لیکن) پھر تم میں سے

تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَ اَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۸۳﴾ وَ اِذْ

تَوَلَّيْتُمْ	اِلَّا	قَلِيْلًا	مِّنْكُمْ	وَ	اَنْتُمْ	مُّعْرِضُوْنَ ﴿۸۳﴾ [2]	وَ	اِذْ
تم نے منہ پھیر لیا	مگر	تھوڑے	تم میں سے	اور	تم	منہ موڑنے والے (ہو)	اور	جب

چند آدمیوں کے علاوہ سب پھر گئے اور تم (ویسے ہی اللہ کے احکام سے) منہ موڑنے والے ہو ○ اور یاد کرو جب

(1) ..... اچھی بات سے مراد نیکی کی دعوت دینا اور برائیوں سے روکنا ہے۔ نیکی کی دعوت میں اس کے تمام طریقے داخل ہیں، جیسے بیان کرنا، درس دینا، وعظ و نصیحت کرنا وغیرہ۔

(2) ..... اس سے معلوم ہوا کہ بنی اسرائیل کی عادت ہی اللہ تعالیٰ کے احکام سے اعراض کرنا اور اس کے عہد سے پھر جانا ہے۔

اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ وَ لَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ

اَخَذْنَا	مِيْثَاقَكُمْ	لَا تَسْفِكُوْنَ	دِمَآءَكُمْ	وَ	لَا تُخْرِجُوْنَ	اَنْفُسَكُمْ	مِّنْ
ہم نے لیا	تمہارا عہد	تم نہ بہاؤ گے	اپنے خون	اور	نہ نکالو گے	اپنے لوگ	سے

ہم نے تم سے عہد لیا کہ آپس میں کسی کا خون نہ بہانا اور اپنے لوگوں کو

دِيَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَ اَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ۝٨٤ ثُمَّ اَنْتُمْ

دِيَارِكُمْ	ثُمَّ	اَقْرَرْتُمْ	وَ	اَنْتُمْ	تَشْهَدُوْنَ ۝٨٤	ثُمَّ	اَنْتُمْ
اپنے گھروں، بستیوں (سے)	پھر	تم نے اقرار کرلیا	اور	تم	گواہی دیتے ہو	پھر	تم

اپنی بستیوں سے نہ نکالنا پھر تم نے اقرار بھی کرلیا اور تم (خود اس کے) گواہ ہو ○ پھر یہ تم

هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَ تُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ

هٰٓؤُلَآءِ	تَقْتُلُوْنَ	اَنْفُسَكُمْ	وَ	تُخْرِجُوْنَ	فَرِيْقًا	مِّنْكُمْ	مِّنْ
وہ لوگ ہو جو	قتل کرتے ہو	اپنے لوگ	اور	نکالتے ہو	ایک گروہ (کو)	اپنے میں سے	سے

ہی ہو جو اپنے لوگوں کو قتل (بھی) کرنے لگے اور اپنے میں سے ایک گروہ کو

دِيَارِهِمْ تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ ؕ وَ

دِيَارِهِمْ	تَظٰهَرُوْنَ	عَلَيْهِمْ	بِالْاِثْمِ	وَ	الْعُدْوَانِ	وَ
ان کے گھروں، بستیوں	تم مدد کرتے ہو	ان پر (ان کے خلاف)	گناہ میں	اور	زیادتی	اور

ان کے وطن سے (بھی) نکالنے لگے، تم ان کے خلاف گناہ اور زیادتی کے کاموں میں مدد (بھی) کرتے ہو اور

اِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ وَ هُوَ

اِنْ يَّاْتُوْكُمْ	اُسٰرٰى	تُفٰدُوْهُمْ	وَ	هُوَ
اگر وہ آئیں تمہارے پاس	قیدی (ہوکر)	تم فدیہ دے کر چھڑا لیتے ہو انہیں	اور (حالانکہ)	وہ (نکالنا)

اگر وہی قیدی ہوکر تمہارے پاس آئیں تو تم معاوضہ دے کر انہیں چھڑا لیتے ہو حالانکہ

مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ ؕ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَ

مُحَرَّمٌ	عَلَيْكُمْ	اِخْرَاجُهُمْ	اَفَتُؤْمِنُوْنَ	بِبَعْضِ الْكِتٰبِ	وَ
حرام کیا گیا	تمہارے اوپر	انہیں نکالنا	کیا تو تم ایمان لاتے ہو	کتاب کے کچھ حصے پر	اور

تمہارے اوپر تو ان کا نکالنا ہی حرام ہے۔ تو کیا تم اللہ کے بعض احکامات کو مانتے ہو اور

تَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ

تَكْفُرُوْنَ	بِبَعْضٍ[1]	فَمَا	جَزَآءُ	مَنْ	يَّفْعَلُ	ذٰلِكَ	مِنْكُمْ	اِلَّا	خِزْيٌ[2]
انکار کرتے ہو	کچھ حصے کا	تو کیا	جزاء	جو	کرے	یہ	تم میں سے	مگر	رسوائی

بعض سے انکار کرتے ہو؟ تو جو تم میں ایسا کرے اس کا بدلہ دنیوی زندگی میں

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ؕ وَمَا

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	وَ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	يُرَدُّوْنَ	اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ	وَ	مَا
دنیا کی زندگی میں	اور	روزِ قیامت	لوٹائے جائیں گے	شدید ترین عذاب کی طرف	اور	نہیں

ذلت و رسوائی کے سوا اور کیا ہے اور قیامت کے دن انہیں شدید ترین عذاب کی طرف لوٹایا جائے گا اور

اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۵﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا

اللّٰهُ	بِغَافِلٍ	عَمَّا	تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۵﴾	اُولٰٓئِكَ	الَّذِيْنَ	اشْتَرَوُا
اللہ	غافل	(اس) سے جو	تم کرتے ہو	یہ لوگ	جنہوں نے	خرید لی، لے لی

اللہ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں ○ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے

الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۫ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا

الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا	بِالْاٰخِرَةِ	فَلَا يُخَفَّفُ	عَنْهُمُ	الْعَذَابُ	وَ	لَا
دنیا کی زندگی	آخرت کے بدلے	تو نہیں ہلکا کیا جائے گا	ان سے	عذاب	اور	نہ

آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی خرید لی تو ان سے نہ تو عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ

[1] ...اس آیت سے معلوم ہوا کہ شریعت کے تمام احکام پر ایمان رکھنا ضروری ہے اور تمام ضروری احکام پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ کوئی شخص کسی وقت بھی شریعت کی پابندی سے آزاد نہیں ہو سکتا اور خود کو طریقت کا نام لے کر یا کسی بھی طریقے سے شریعت سے آزاد کہنے والے کافر ہیں۔

[2] ...اس سے معلوم ہوا کہ کسی کی طرفداری میں دین کی مخالفت کرنا اخروی عذاب کے علاوہ دنیا میں بھی ذلت و رسوائی کا باعث ہوتا ہے۔

بنی اسرائیل میں انبیاء کا مسلسل تشریف لانا اور یہودیوں کا انہیں شہید کرنا

هُمۡ يُنۡصَرُوۡنَ ۟ؔ۸۶ وَ لَقَدۡ اٰتَيۡنَا مُوۡسَى الۡكِتٰبَ وَ قَفَّيۡنَا

هُمۡ	يُنۡصَرُوۡنَ ۟ؔ۸۶	وَ	لَقَدۡ	اٰتَيۡنَا	مُوۡسَى	الۡكِتٰبَ	وَ	قَفَّيۡنَا
وہ	مدد کئے جائیں گے	اور	بیشک	ہم نے دی	موسیٰ (کو)	کتاب	اور	ہم نے پیچھے بھیجے

ہی ان کی مدد کی جائے گی ○ اور بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا کی اور اس کے بعد

مِنۡۢ بَعۡدِهٖ بِالرُّسُلِ وَ اٰتَيۡنَا عِيۡسَى ابۡنَ مَرۡيَمَ الۡبَيِّنٰتِ وَ

مِنۡۢ	بَعۡدِهٖ	بِالرُّسُلِ	وَ	اٰتَيۡنَا	عِيۡسَى ابۡنَ مَرۡيَمَ	الۡبَيِّنٰتِ	وَ
سے	اس کے بعد	رسول	اور	ہم نے دیں	مریم کے بیٹے عیسیٰ (کو)	روشن نشانیاں	اور

پے درپے رسول بھیجے اور ہم نے عیسیٰ بن مریم کو کھلی نشانیاں عطا فرمائیں اور

اَيَّدۡنٰهُ بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ ؕ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمۡ رَسُوۡلٌۢ

اَيَّدۡنٰهُ [1]	بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ	اَفَكُلَّمَا	جَآءَكُمۡ	رَسُوۡلٌۢ
ہم نے مدد کی اس کی	پاک روح کے ذریعے	تو کیا جب کبھی	آیا تمہارے پاس	کوئی رسول

پاک روح کے ذریعے ان کی مدد کی تو (اے بنی اسرائیل!) کیا (تمہارا یہ معمول نہیں ہے ؟ کہ) جب کبھی تمہارے پاس

بِمَا لَا تَهۡوٰٓى اَنۡفُسُكُمُ اسۡتَكۡبَرۡتُمۡ ۚ فَفَرِيۡقًا

بِمَا	لَا تَهۡوٰٓى	اَنۡفُسُكُمُ	اسۡتَكۡبَرۡتُمۡ	فَفَرِيۡقًا
(اس کے) ساتھ جو	نہیں پسند کرتے	تمہارے نفس، دل	(تو) تم تکبر کرتے	پھر ایک گروہ (کو)

کوئی رسول ایسے احکام لے کر تشریف لایا جنہیں تمہارے دل پسند نہیں کرتے تھے تو تم تکبر کرتے تھے پھر

كَذَّبۡتُمۡ وَ فَرِيۡقًا تَقۡتُلُوۡنَ ۟ؔ۸۷ وَ قَالُوۡا قُلُوۡبُنَا

كَذَّبۡتُمۡ	وَ	فَرِيۡقًا	تَقۡتُلُوۡنَ ۟ؔ۸۷	وَ	قَالُوۡا	قُلُوۡبُنَا
تم نے جھٹلایا	اور	ایک گروہ (کو)	قتل کرتے ہو	اور	(یہودیوں نے) کہا	ہمارے دل

ان (انبیاء میں سے) ایک گروہ کو تم جھٹلاتے تھے اور ایک گروہ کو شہید کر دیتے تھے ○ اور یہودیوں نے کہا: ہمارے

[1] ...اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی مدد حضرت جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام کے ذریعہ فرمائی۔ معلوم ہوا کہ اللہ کے پیارے مدد کر سکتے ہیں۔

غُلْفٌ ؕ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا

مَّا	فَقَلِيْلًا	بِكُفْرِهِمْ	اللّٰهُ	لَّعَنَهُمُ	بَلْ	غُلْفٌ
وہ جو	تو تھوڑے	ان کے کفر کے سبب	اللہ (نے)	لعنت کی ان پر	بلکہ	پردوں والے (ہیں)

دلوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں بلکہ اللہ نے ان کے کفر کی وجہ سے ان پر لعنت کردی ہے تو ان میں سے تھوڑے

يُؤْمِنُوْنَ ﴿٨٨﴾ وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ

مُصَدِّقٌ	مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ	كِتٰبٌ	جَآءَهُمْ	لَمَّا	وَ	يُؤْمِنُوْنَ ﴿٨٨﴾
تصدیق کرنے والی	اللہ کے پاس سے	کتاب	آئی ان کے پاس	جب	اور	ایمان لاتے ہیں

لوگ ہی ایمان لاتے ہیں ○ اور جب ان کے پاس اللہ کی وہ کتاب آئی

لِّمَا مَعَهُمْ ۙ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى

عَلَى	يَسْتَفْتِحُوْنَ	مِنْ قَبْلُ	كَانُوْا	وَ	مَعَهُمْ	لِّمَا
پر	فتح طلب کرتے	(اس سے) سے پہلے	وہ تھے	اور	ان کے ساتھ (ہے)	اس کی جو

جو ان کے پاس (موجود) کتاب کی تصدیق کرنے والی ہے اور اس سے پہلے یہ اسی نبی کے وسیلہ سے

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا

كَفَرُوْا	عَرَفُوْا	مَّا	جَآءَهُمْ	فَلَمَّا	كَفَرُوْا	الَّذِيْنَ
(تو) کفر کیا	پہچانتے تھے	وہ جسے	آیا ان کے پاس	تو جب	کفر کیا	ان لوگوں کے جو (جنہوں نے)

کافروں کے خلاف فتح مانگتے تھے تو جب ان کے پاس وہ جانا پہچانا نبی تشریف لے آیا تو اس کے منکر

بِهٖ ؕ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٨٩﴾ بِئْسَمَا اشْتَرَوْا

اشْتَرَوْا	بِئْسَمَا	عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٨٩﴾	فَلَعْنَةُ اللّٰهِ	بِهٖ
انہوں نے بیچ دیں	کتنا برا ہے وہ جو	کافروں پر	پس اللہ کی لعنت	اس کے ساتھ

ہوگئے تو اللہ کی لعنت ہو انکار کرنے والوں پر ○ انہوں نے اپنی جانوں کا

بِهٖۤ اَنْفُسَهُمْ اَنْ یَّكْفُرُوْا بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ

بِهٖۤ	اَنْفُسَهُمْ	اَنْ	یَّكْفُرُوْا	بِمَاۤ	اَنْزَلَ	اللّٰهُ[1]
اس کے بدلے	اپنی جانیں	کہ	انکار کرتے ہیں	(اس) کا جو	نازل کیا	اللہ (نے)

کتنا بُرا سودا کیا کہ اللہ نے جو نازل فرمایا ہے اس کا انکار کر رہے ہیں

بَغْیًا اَنْ یُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ

بَغْیًا[2]	اَنْ	یُّنَزِّلَ	اللّٰهُ	مِنْ فَضْلِهٖ	عَلٰى مَنْ
(کافروں کا انکار) حسد (کی وجہ سے)	کہ	نازل کرتا ہے	اللہ	اپنے فضل سے	جس پر

اس حسد کی وجہ سے کہ اللہ اپنے فضل سے اپنے جس

یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۚ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍؕ وَ

یَّشَآءُ	مِنْ عِبَادِهٖ	فَبَآءُوْ	بِغَضَبٍ	عَلٰى غَضَبٍ	وَ
وہ چاہتا ہے	اپنے بندوں میں سے	پس وہ لوٹے	غضب کے ساتھ	غضب پر	اور

بندے پر چاہتا ہے وحی نازل فرماتا ہے تو یہ لوگ غضب پر غضب کے مستحق ہوگئے اور

لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ﴿۹۰﴾ وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا

لِلْكٰفِرِیْنَ	عَذَابٌ	مُّهِیْنٌ ﴿۹۰﴾	وَ	اِذَا	قِیْلَ	لَهُمْ	اٰمِنُوْا
کافروں کے لئے (ہے)	عذاب	ذلیل کر دینے والا	اور	جب	کہا گیا	ان سے	ایمان لاؤ

کافروں کے لیے ذلت کا عذاب ہے ○ اور جب ان سے کہا جائے کہ اس پر ایمان لاؤ

یہودیوں کا تورات پر ایمان کا دعویٰ بھی جھوٹا ہے

بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَاۤ اُنْزِلَ

بِمَاۤ	اَنْزَلَ	اللّٰهُ	قَالُوْا	نُؤْمِنُ	بِمَاۤ	اُنْزِلَ
(اس) پر جو	نازل کیا، اتارا	اللہ (نے)	انہوں نے کہا	ہم ایمان لاتے ہیں	(اس) پر جو	نازل کیا گیا

جو اللہ نے نازل فرمایا ہے تو کہتے ہیں: ہم اسی پر ایمان لاتے ہیں جو ہمارے اوپر نازل کیا گیا

[1] ...اس سے ہر آدمی نصیحت حاصل کرے کہ ایمان کی جگہ کفر، نیکیوں کی جگہ گناہ، اطاعت کی جگہ نافرمانی، رضائے الٰہی کی جگہ اللہ تعالیٰ کے غضب کا سودا بہت خسارے کا سودا ہے۔

[2] ...اس سے معلوم ہوا کہ منصب و مرتبے کی طلب انسان کے دل میں حسد پیدا ہونے کا ایک سبب ہے اور یہ بھی معلوم کہ حسد ایسا خبیث مرض ہے جو انسان کو کفر تک بھی لے جاسکتا ہے۔

عَلَيْنَا وَ يَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ۗ وَهُوَ

عَلَيْنَا	وَ	يَكْفُرُوْنَ	بِمَا	وَرَآءَهٗ	وَ	هُوَ
ہمارے اوپر	اور	وہ انکار کرتے ہیں	(اس) کا جو	اس (تورات) کے علاوہ (ہے)	اور (حالانکہ)	وہ (قرآن)

اور وہ تورات کے علاوہ دیگر کا انکار کرتے ہیں حالانکہ وہ (قرآن)

الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ؕ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ

الْحَقُّ	مُصَدِّقًا	لِّمَا	مَعَهُمْ	قُلْ	فَلِمَ	تَقْتُلُوْنَ (۱)
حق	تصدیق کرنے والا	(اس) کی جو	ان کے ساتھ (ہے)	تم کہو	تو کیوں	تم قتل کرتے (تھے)

بھی حق ہے ان کے پاس موجود (کتاب) کی تصدیق کرنے والا ہے۔ اے محبوب! تم فرمادو کہ (اے یہودیو!)

اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۱﴾ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ

اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ	مِنْ قَبْلُ	اِنْ	كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۱﴾	وَ	لَقَدْ	جَآءَكُمْ
اللہ کے انبیاء	(اس) سے پہلے	اگر	تم تھے	ایمان والے	اور	بیشک	آئے تمہارے پاس

اگر تم ایمان والے تھے تو پھر پہلے تم اللہ کے نبیوں کو کیوں شہید کرتے تھے؟ ○ اور بیشک تمہارے پاس

مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ

مُّوْسٰى	بِالْبَيِّنٰتِ	ثُمَّ	اتَّخَذْتُمُ	الْعِجْلَ	مِنْۢ	بَعْدِهٖ
موسیٰ	روشن نشانیوں کے ساتھ	پھر	تم نے اختیار کرلیا	بچھڑا (بطور معبود)	سے	اس کے بعد

موسیٰ روشن نشانیاں لے کر تشریف لائے پھر تم نے اس کے بعد بچھڑے کو معبود بنالیا

وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ

وَ	اَنْتُمْ	ظٰلِمُوْنَ ﴿۹۲﴾	وَ	اِذْ	اَخَذْنَا	مِيْثَاقَكُمْ	وَ	رَفَعْنَا	فَوْقَكُمُ
اور	تم	ظلم کرنے والے (تھے)	اور	جب	ہم نے لیا	تمہارا عہد	اور	بلند کیا	تمہارے اوپر

اور تم ظالم تھے ○ اور (یاد کرو) جب ہم نے تم سے عہد لیا اور کوہِ طور کو تمہارے سروں پر بلند کردیا

(۱) … حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے بنی اسرائیل نے انبیاء کرام علیہم السلام کو شہید نہ کیا تھا مگر چونکہ وہ قاتلوں کی اس حرکت سے راضی تھے اور ان کو اپنا بڑا مانتے تھے اور انہیں عظمت سے یاد کرتے تھے اس لئے انہیں بھی قاتلوں میں شامل کیا گیا۔

الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَاۤ اٰتَیْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّ اسْمَعُوْا ؕ قَالُوْا

الطُّوْرَ	خُذُوْا	مَاۤ	اٰتَیْنٰكُمْ	بِقُوَّةٍ (1)	وَ	اسْمَعُوْا	قَالُوْا
طور (پہاڑ)	پکڑلو، تھام لو	جو	ہم نے دیا تمہیں	مضبوطی سے	اور	سنو	انہوں نے کہا

(اور فرمایا) مضبوطی سے تھام لو اس کو جو ہم نے تمہیں عطا کی ہے اور سنو۔ انہوں نے کہا:

سَمِعْنَا وَ عَصَیْنَا ۗ وَ اُشْرِبُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ

سَمِعْنَا	وَ	عَصَیْنَا	وَ	اُشْرِبُوْا	فِیْ قُلُوْبِهِمُ	الْعِجْلَ
ہم نے سنا	اور	نافرمانی کی، نہ مانا	اور	پلادی گئی	ان کے دلوں میں	بچھڑا (کی محبت)

ہم نے سنا اور نہ مانا اور ان کے کفر کی وجہ سے ان کے دلوں میں تو بچھڑا رچا ہوا تھا۔

بِكُفْرِهِمْ ؕ قُلْ بِئْسَمَا یَاْمُرُكُمْ بِهٖۤ اِیْمَانُكُمْ

بِكُفْرِهِمْ	قُلْ	بِئْسَمَا	یَاْمُرُكُمْ	بِهٖۤ	اِیْمَانُكُمْ
ان کے کفر کے سبب	تم کہو	کتنا برا ہے جو	حکم دیتا ہے تمہیں	اس کے ساتھ	تمہارا ایمان

اے محبوب! تم فرمادو: اگر تم ایمان والے ہو تو تمہارا ایمان تمہیں

اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۹۳﴾ قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ

اِنْ	كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۹۳﴾	قُلْ	اِنْ	كَانَتْ	لَكُمُ	الدَّارُ الْاٰخِرَةُ
اگر	تم ہو	ایمان والے	تم کہو	اگر	ہے	تمہارے لئے	آخرت کا گھر

کتنا برا حکم دیتا ہے ○ اے محبوب! تم فرمادو: اگر دوسرے لوگوں کو چھوڑ کر آخرت کا گھر

عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ

عِنْدَ اللّٰهِ	خَالِصَةً	مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ	فَتَمَنَّوُا	الْمَوْتَ (2)	اِنْ
اللہ کے پاس	خالص	لوگوں کے علاوہ سے (اور لوگوں کو چھوڑ کر)	تو تم تمنا کرو	موت (کی)	اگر

اللہ کے نزدیک خالص تمہارے ہی لئے ہے تو اگر تم سچے ہو تو

یہودیوں کے اس دعوے کا رد کہ جنت صرف ان کے لئے ہے

(1)۔۔۔اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے تمام احکام اور سب تقاضوں پر عمل کیا جائے اور ان کی خلاف ورزی نہ کی جائے۔

(2)۔۔۔موت کی محبت اور اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا شوق مقبول بندوں کا طریقہ ہے البتہ دنیوی پریشانیوں سے تنگ آکر موت کی دعا کرنا صبر و رضا و تسلیم و توکل کے خلاف ہے اور ناجائز ہے۔

كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۹۴﴾ وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًۢا بِمَا

كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ ﴿۹۴﴾	وَ	لَنْ يَّتَمَنَّوْهُ	اَبَدًا	بِمَا
تم ہو	سچے	اور	وہ ہرگز تمنا نہیں کریں گے اس کی	کبھی	(ان اعمال کی) وجہ سے جو

موت کی تمنا تو کرو ○ اور اپنی بد اعمالیوں کی وجہ سے یہ ہرگز کبھی

قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۵﴾ وَلَتَجِدَنَّهُمْ

قَدَّمَتْ	اَيْدِيْهِمْ	وَ	اللّٰهُ	عَلِيْمٌ	بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۵﴾	وَ	لَتَجِدَنَّهُمْ
آگے بھیجے	ان کے ہاتھوں (نے)	اور	اللہ	جانتا ہے	ظالموں کو	اور	ضرور تم پاؤ گے انہیں

موت کی تمنا نہ کریں گے اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے ○ اور بیشک تم ضرور انہیں پاؤ گے

اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ ۚ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ

اَحْرَصَ النَّاسِ	عَلٰى حَيٰوةٍ	وَ	مِنَ الَّذِيْنَ	اَشْرَكُوْا (1)
لوگوں میں سب سے زیادہ حریص	زندگی پر	اور	ان لوگوں سے جو (جنہوں نے)	شرک کیا

کہ سب لوگوں سے زیادہ جینے کی ہوس رکھتے ہیں اور مشرکوں میں سے

يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَمَا

يَوَدُّ	اَحَدُهُمْ	لَوْ	يُعَمَّرُ	اَلْفَ سَنَةٍ	وَ	مَا
تمنا کرتا ہے	ان کا ایک (گروہ)	اگر، کاش	اسے عمر دی جائے	ہزار سال	اور (حالانکہ)	نہیں

ایک (گروہ) تمنا کرتا ہے کہ کاش اسے ہزار سال کی زندگی دیدی جائے حالانکہ

هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ۭ وَاللّٰهُ

هُوَ	بِمُزَحْزِحِهٖ	مِنَ الْعَذَابِ	اَنْ	يُّعَمَّرَ	وَ	اللّٰهُ
وہ (اتنی عمر ملنا)	دور کرنے والا اسے	عذاب سے	کہ	عمر دیا جائے	اور	اللہ

اتنی عمر کا دیا جانا بھی اسے عذاب سے دور نہ کر سکے گا اور اللہ

معانقہ ۲

(1)... کفار دنیاوی زندگی پر حریص ہوتے ہیں اور موت سے بہت بھاگتے ہیں جبکہ مومن کی شان یہ ہے کہ وہ اگر زندگی چاہتا ہے تو صرف اس لئے کہ زیادہ نیکیاں کرے، آخرت کا توشہ جمع کرے۔

یہودیوں کی حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام سے دشمنی

بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝٩٦ ع قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ

بَصِيْرٌۢ	بِمَا	يَعْمَلُوْنَ ۝٩٦	قُلْ	مَنْ	كَانَ	عَدُوًّا	لِّجِبْرِيْلَ
دیکھنے والا (ہے)	(اس) کو جو	وہ عمل کرتے ہیں	تم کہو	جو کوئی	ہو	دشمن	جبریل کا

ان کے تمام اعمال کو خوب دیکھ رہا ہے ۝ اے محبوب! تم فرمادو: جو کوئی جبریل کا دشمن ہو (تو ہو)

فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا

فَاِنَّهٗ	نَزَّلَهٗ	عَلٰى قَلْبِكَ	بِاِذْنِ اللّٰهِ	مُصَدِّقًا
تو بیشک وہ (قرآن)	اس نے اتارا اسے	تمہارے دل پر	اللہ کے حکم، اجازت سے	تصدیق کرنے والا

پس بیشک اس نے تو تمہارے دل پر اللہ کے حکم سے یہ اتارا ہے،

لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝٩٧

لِّمَا	بَيْنَ يَدَيْهِ	وَ	هُدًى	وَّ	بُشْرٰى	لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝٩٧
(اس) کی جو	اس (قرآن) سے پہلے	اور	ہدایت	اور	بشارت، خوشخبری	ایمان والوں کے لئے

جو اپنے سے پہلے موجود کتابوں کی تصدیق فرمانے والا ہے اور ایمان والوں کے لئے ہدایت اور بشارت ہے ۝

اللہ عزوجل کے مقرب بندوں سے دشمنی اللہ عزوجل سے دشمنی ہے

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَ

مَنْ	كَانَ	عَدُوًّا	لِّلّٰهِ	وَ	مَلٰٓئِكَتِهٖ	وَ	رُسُلِهٖ	وَ	جِبْرِيْلَ	وَ
جو	ہو	دشمن	اللہ کا	اور	اس کے فرشتوں	اور	اس کے رسولوں	اور	جبریل	اور

جو کوئی اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور جبرائیل اور

یہودیوں کا حضور اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر ایمان لانے کا عہد توڑ دینا

مِيْكٰىلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝٩٨ وَلَقَدْ

مِيْكٰىلَ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	عَدُوٌّ	لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝٩٨ (1)	وَ	لَقَدْ
میکائیل (کا)	تو بیشک	اللہ	دشمن (ہے)	کافروں کا	اور	ضرور، تحقیق، بیشک

میکائیل کا دشمن ہو تو اللہ کافروں کا دشمن ہے ۝ اور بیشک

(1) اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور فرشتوں سے دشمنی کفر اور غضب الٰہی کا سبب ہے اور محبوبانِ حق سے دشمنی خدا عَزَّوَجَلَّ سے دشمنی کرنا ہے۔

اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡکَ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ ۚ وَ مَا یَکۡفُرُ بِهَاۤ

اَنۡزَلۡنَاۤ	اِلَیۡکَ	اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ	وَ	مَا یَکۡفُرُ	بِهَاۤ
ہم نے نازل کیں، اتاریں	تمہاری طرف	روشن نشانیاں	اور	نہیں انکار کرتے	ان (نشانیوں) کا

ہم نے تمہاری طرف روشن آیتیں نازل کیں اور ان کا انکار

اِلَّا الۡفٰسِقُوۡنَ ﴿۹۹﴾ اَوَ کُلَّمَا عٰهَدُوۡا عَهۡدًا نَّبَذَهٗ فَرِیۡقٌ

اِلَّا	الۡفٰسِقُوۡنَ ﴿۹۹﴾	اَوَ	کُلَّمَا	عٰهَدُوۡا	عَهۡدًا	نَّبَذَهٗ	فَرِیۡقٌ
مگر	فاسق، نافرمان	کیا اور	جب کبھی	انہوں نے کیا	کوئی عہد	پھینک دیا اسے	ایک گروہ (نے)

صرف نافرمان ہی کرتے ہیں ○ اور جب کبھی انہوں نے کوئی عہد کیا تو ان میں سے ایک گروہ نے

مِّنۡهُمۡ ؕ بَلۡ اَکۡثَرُهُمۡ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۰۰﴾ وَ لَمَّا جَآءَهُمۡ رَسُوۡلٌ

مِّنۡهُمۡ	بَلۡ	اَکۡثَرُهُمۡ	لَا یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۰۰﴾	وَ	لَمَّا	جَآءَهُمۡ	رَسُوۡلٌ
ان میں سے	بلکہ	ان میں سے اکثر	مانتے ہی نہیں	اور	جب	آیا ان کے پاس	ایک رسول

اس عہد کو پھینک دیا بلکہ ان میں سے اکثر مانتے ہی نہیں ○ اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے ایک رسول

مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمۡ نَبَذَ

مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ	مُصَدِّقٌ	لِّمَا	مَعَهُمۡ	نَبَذَ
اللہ کی طرف سے	تصدیق کرنے والا	(اس) کی جو	ان کے ساتھ (ہے)	پھینک دیا

تشریف لایا جو ان کی کتابوں کی تصدیق فرمانے والا ہے تو

فَرِیۡقٌ مِّنَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ ۙ کِتٰبَ اللّٰهِ

فَرِیۡقٌ [1]	مِّنَ الَّذِیۡنَ	اُوۡتُوا	الۡکِتٰبَ	کِتٰبَ اللّٰهِ
ایک گروہ (نے)	ان لوگوں میں سے جو (جنہیں)	دی گئی	کتاب	اللہ کی کتاب

اہل کتاب میں سے ایک گروہ نے اللہ کی کتاب کو

[1] ......یہودی توریت کی بہت تعظیم کرتے تھے مگر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائے تو اس پر عمل نہ کیا گیا یوں گویا اسے پس پشت ڈال دیا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام پر جادو کی تہمت کا رد، یہودیوں کا جادو سیکھنا اور ہاروت و ماروت علیہما السلام کا واقعہ

وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ وَاتَّبَعُوْا مَا

وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ	كَاَنَّهُمْ	لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾	وَ	اتَّبَعُوْا	مَا
اپنی پشتوں کے پیچھے	گویا کہ وہ	(کچھ) نہیں جانتے ہیں	اور	انہوں نے پیروی کی	(اس جادو کی) جو

پیٹھ پیچھے یوں پھینک دیا گویا وہ کچھ جانتے ہی نہیں ہیں ○ اور یہ

تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَ

تَتْلُوا	الشَّيٰطِيْنُ	عَلٰى	مُلْكِ سُلَيْمٰنَ	وَ	مَا كَفَرَ	سُلَيْمٰنُ [1]	وَ
پڑھتے	شیاطین	پر (میں)	سلیمان کے دورِ حکومت	اور	کفر نہ کیا	سلیمان (نے)	اور

سلیمان کے عہدِ حکومت میں اس جادو کے پیچھے پڑ گئے جو شیاطین پڑھا کرتے تھے اور سلیمان نے کفر نہ کیا بلکہ

لٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۗ وَمَآ اُنْزِلَ

لٰكِنَّ	الشَّيٰطِيْنَ	كَفَرُوْا	يُعَلِّمُوْنَ	النَّاسَ	السِّحْرَ	وَ	مَآ	اُنْزِلَ
لیکن	شیاطین (نے)	کفر کیا	وہ سکھاتے	لوگوں (کو)	جادو	اور	جو	اتارا گیا

شیطان کافر ہوئے جو لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور (یہ تو اس جادو کے پیچھے بھی پڑ گئے تھے) جو

عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ؕ وَمَا يُعَلِّمٰنِ

عَلَى الْمَلَكَيْنِ	بِبَابِلَ	هَارُوْتَ	وَ	مَارُوْتَ [2]	وَ	مَا يُعَلِّمٰنِ
دو فرشتوں پر	بابل (شہر) میں	ہاروت	اور	ماروت	اور	وہ دونوں نہ سکھاتے

بابل شہر میں دو فرشتوں ہاروت و ماروت پر اتارا گیا تھا اور وہ دونوں

مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ

مِنْ اَحَدٍ	حَتّٰى	يَقُوْلَآ	اِنَّمَا	نَحْنُ	فِتْنَةٌ
کسی ایک (کو)	یہاں تک کہ	وہ کہتے	صرف	ہم	آزمائش، امتحان

کسی کو کچھ نہ سکھاتے جب تک یہ نہ کہہ لیتے کہ ہم تو صرف (لوگوں کا) امتحان ہیں

[1] ...... لوگوں نے حضرت سلیمان علیہ السلام پر جادو کی تہمت لگائی تھی یہاں اس کا رد کیا گیا ہے۔

[2] ...... ہاروت اور ماروت دو فرشتے ہیں اور فرشتے گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں، ان کے بارے میں مشہور قصے یہودیوں کے گھڑے ہوئے ہیں جو کہ غلط اور باطل ہیں۔

فَلَا تَكْفُرْؕ فَیَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا یُفَرِّقُوْنَ

فَلَا تَكْفُرْ	فَیَتَعَلَّمُوْنَ	مِنْهُمَا	مَا	یُفَرِّقُوْنَ
پس تو کفر نہ کر (اے سیکھنے والے)	پس وہ لوگ سیکھتے	ان دونوں سے	وہ چیز جو	وہ جدائی ڈالتے ہیں

تو (اے لوگو! تم) اپنا ایمان ضائع نہ کرو۔ وہ لوگ ان فرشتوں سے ایسا جادو سیکھتے

بِهٖ بَیْنَ الْمَرْءِ وَ زَوْجِهٖؕ وَ مَا هُمْ بِضَآرِّیْنَ

بِهٖ	بَیْنَ الْمَرْءِ وَ زَوْجِهٖ	وَ	مَا	هُمْ	بِضَآرِّیْنَ
اس کے ذریعے	شوہر اور اس کی بیوی کے درمیان	اور (حالانکہ)	نہیں	وہ	نقصان پہنچانے والے

جس کے ذریعے مرد اور اس کی بیوی میں جدائی ڈال دیں حالانکہ وہ

بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِؕ وَ یَتَعَلَّمُوْنَ مَا

بِهٖ	مِنْ اَحَدٍ	اِلَّا	بِاِذْنِ اللّٰهِ (1)	وَ	یَتَعَلَّمُوْنَ	مَا
اس کے ذریعے	کسی ایک (کو)	مگر	اللہ کے حکم، اجازت سے	اور	وہ لوگ سیکھتے	جو

اس کے ذریعے کسی کو اللہ کے حکم کے بغیر کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے اور یہ ایسی چیز سیکھتے تھے جو

یَضُرُّهُمْ وَ لَا یَنْفَعُهُمْؕ وَ لَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ

یَضُرُّهُمْ (2)	وَ	لَا یَنْفَعُهُمْ	وَ	لَقَدْ	عَلِمُوْا	لَمَنِ
نقصان دے انہیں	اور	نفع نہ دے انہیں	اور	ضرور تحقیق، بیشک	انہیں معلوم تھا	(کہ) ضرور جس نے

انہیں نقصان دے اور انہیں نفع نہ دے اور یقیناً انہیں معلوم ہے کہ جس نے

اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ﵛ وَ لَبِئْسَ مَا

اشْتَرٰىهُ	مَا	لَهٗ	فِی الْاٰخِرَةِ	مِنْ خَلَاقٍ	وَ	لَبِئْسَ	مَا
خرید لیا اس (جادو) کو	نہیں	اس کے لئے	آخرت میں	کوئی حصہ	اور	ضرور برا	جو

یہ سودا لیا ہے آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں اور انہوں نے

(1) ۔۔۔ مؤثر حقیقی اللہ تعالیٰ ہے اور اسباب کی تاثیر اللہ تعالیٰ کی مشیت یعنی چاہنے کے تحت ہے۔ یعنی اللہ عزوجل چاہے تو ہی کوئی شے اثر کر سکتی ہے، اگر اللہ تعالیٰ نہ چاہے تو آگ جلا نہ سکے، پانی پیاس نہ بجھا سکے اور دوا شفا نہ دے سکے۔

(2) ۔۔۔ جب جادو میں نقصان کی تاثیر ہے تو قرآنی آیات میں ضرور شفاء کی تاثیر ہے۔ یونہی جب کفار جادو سے نقصان پہنچا سکتے ہیں تو خدا کے بندے بھی کرامت کے ذریعہ نفع پہنچا سکتے ہیں۔

ایمان و تقویٰ کی فضیلت

شَرَوْا بِهٖۤ اَنْفُسَهُمْ ؕ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَ لَوْ اَنَّهُمْ

شَرَوْا	بِهٖ	اَنْفُسَهُمْ	لَوْ	كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾	وَ	لَوْ	اَنَّهُمْ
انہوں نے بیچیں	اس کے بدلے	اپنی جانیں	اگر	وہ جانتے	اور	اگر	بیشک وہ

اپنی جانوں کا کتنا برا سودا کیا ہے، کیا ہی اچھا ہوتا اگر یہ جانتے ○ اور اگر وہ

اٰمَنُوْا وَ اتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ

اٰمَنُوْا	وَ	اتَّقَوْا	لَمَثُوْبَةٌ	مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ
ایمان لاتے	اور	ڈرتے، پرہیز گاری اختیار کرتے	ضرور ثواب	اللہ کے پاس سے

ایمان لاتے اور پرہیز گاری اختیار کرتے تو اللہ کے یہاں کا ثواب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کرنے کا ادب و طریقہ

خَیْرٌ ؕ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ ع یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا

خَیْرٌ	لَوْ	كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۳﴾	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تَقُوْلُوْا
بہتر، بہت اچھا (ہوتا)	اگر	وہ جانتے	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم نہ کہو

بہت اچھا ہے، اگر یہ جانتے ○ اے ایمان والو!

رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا وَ اسْمَعُوْا ؕ وَ

رَاعِنَا	وَ	قُوْلُوا	انْظُرْنَا [1]	وَ	اسْمَعُوْا	وَ
راعنا (ہماری رعایت فرمائیں)	اور	کہو	(اُنْظُرْنَا) ہم پر نظر رکھیں	اور	سنو	اور

راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو اور

یہودیوں کی مسلمانوں سے دوستی اور خیر خواہی جھوٹی ہے

لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۰۴﴾ مَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

لِلْكٰفِرِیْنَ	عَذَابٌ	اَلِیْمٌ ﴿۱۰۴﴾	مَا یَوَدُّ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا
کافروں کے لئے (ہے)	عذاب	دردناک	نہیں چاہتے	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	کفر کیا

کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے ○ (اے مسلمانو!) نہ تو اہلِ کتاب کے کافر چاہتے ہیں

[1] اس آیت سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی تعظیم و توقیر اور ان کی جناب میں ادب کا لحاظ کرنا فرض ہے اور جس کلمہ میں ترکِ ادب کا معمولی سا بھی اندیشہ ہو وہ زبان پر لانا ممنوع ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ کا ادب ربُّ العالمین خود سکھاتا ہے اور تعظیم کے متعلق احکام کو خود جاری فرماتا ہے۔

مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ لَا الْمُشْرِكِیْنَ اَنْ یُّنَزَّلَ عَلَیْكُمْ مِّنْ خَیْرٍ

مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ	وَ	لَا	الْمُشْرِكِیْنَ	اَنْ	یُّنَزَّلَ	عَلَیْكُمْ	مِّنْ خَیْرٍ
اہل کتاب میں سے	اور	نہ	مشرک	کہ	نازل کی جائے	تمہارے اوپر	کوئی بھلائی

اور نہ ہی مشرک کہ تمہارے اوپر تمہارے رب کی طرف سے کوئی بھلائی اتاری جائے

مِّنْ رَّبِّكُمْؕ وَ اللّٰهُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ

مِّنْ	رَّبِّكُمْ	وَ	اللّٰهُ	یَخْتَصُّ	بِرَحْمَتِهٖ	مَنْ
کی طرف سے	تمہارے رب	اور (حالانکہ)	اللہ	خاص فرماتا ہے	اپنی رحمت کے ساتھ	جسے

حالانکہ اللہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت کے ساتھ خاص فرمالیتا ہے

یَّشَآءُؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ﴿۱۰۵﴾ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰیَةٍ اَوْ

یَّشَآءُ	وَ	اللّٰهُ	ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ﴿۱۰۵﴾	مَا	نَنْسَخْ (1)	مِنْ اٰیَةٍ	اَوْ
چاہے	اور	اللہ	بڑے فضل والا (ہے)	جو (جب)	ہم منسوخ کرتے ہیں	کوئی آیت	یا

اور اللہ بڑے فضل والا ہے ○ جب ہم کوئی آیت منسوخ کرتے ہیں یا

نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَیْرٍ مِّنْهَاۤ اَوْ مِثْلِهَاؕ اَلَمْ تَعْلَمْ

نُنْسِهَا	نَاْتِ	بِخَیْرٍ	مِّنْهَاۤ	اَوْ	مِثْلِهَا	اَلَمْ تَعْلَمْ
بھلا دیتے ہیں اسے	(تو) ہم لے آتے ہیں	بہتر، اچھی	اس (آیت) سے	یا	اس کی مثل	کیا تجھے معلوم نہیں

لوگوں کو بھلا دیتے ہیں تو اس سے بہتر یا اس جیسی اور آیت لے آتے ہیں۔ (اے مخاطب!) کیا تجھے معلوم نہیں

اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۰۶﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ

اَنَّ	اللّٰهَ	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ ﴿۱۰۶﴾	قَدِیْرٌ	اَلَمْ تَعْلَمْ	اَنَّ
کہ، بیشک	اللہ	ہر چیز پر	قادر (ہے)	کیا تجھے معلوم نہیں	کہ، بیشک

کہ اللہ ہر شے پر قادر ہے ○ کیا تجھے معلوم نہیں کہ

(1) نسخ کا معنیٰ ہے: سابقہ حکم کو کسی بعد والی دلیل شرعی سے اٹھا دینا اور یہ حقیقت میں سابقہ حکم کی مدت کی انتہاء کا بیان ہوتا ہے۔

اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ

اللّٰهَ	لَهٗ	مُلْكُ السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضِ	وَ	مَا	لَكُمْ	مِّنْ
اللہ	اس کے لئے	آسمانوں کی بادشاہی	اور	زمین (کی)	اور	نہیں	تمہارے لئے	سے

آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کے لئے ہے اور

دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ﴿۱۰۷﴾ اَمْ تُرِیْدُوْنَ اَنْ

دُوْنِ اللّٰهِ (1)	مِنْ وَّلِیٍّ	وَّ	لَا	نَصِیْرٍ ﴿۱۰۷﴾	اَمْ	تُرِیْدُوْنَ	اَنْ
اللہ کے علاوہ (مقابلے میں)	کوئی ولی، حمایتی، دوست	اور	نہ	مددگار	کیا	تم چاہتے ہو	کہ

اللہ کے مقابلے میں تمہارا نہ کوئی حمایتی ہے اور نہ ہی مددگار ○ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ

تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُىِٕلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ؕ وَ

تَسْـَٔلُوْا	رَسُوْلَكُمْ	كَمَا	سُىِٕلَ	مُوْسٰى	مِنْ قَبْلُ	وَ
سوال کرو	اپنے رسول (سے)	جیسا کہ	سوال کیا گیا	موسیٰ (سے)	(اس) سے پہلے	اور

تم اپنے رسول سے ویسے ہی سوال کرو جیسے اس سے پہلے موسیٰ سے کئے گئے اور

مَنْ یَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ

مَنْ	یَّتَبَدَّلِ	الْكُفْرَ	بِالْاِیْمَانِ	فَقَدْ	ضَلَّ
جو	بدلے میں لے، اختیار کرے	کفر	ایمان کے بدلے	تو تحقیق، بیشک	وہ بھٹک گیا

جو ایمان کے بدلے کفر اختیار کرے تو وہ سیدھے راستے سے

سَوَآءَ السَّبِیْلِ ﴿۱۰۸﴾ وَدَّ كَثِیْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ یَرُدُّوْنَكُمْ

سَوَآءَ السَّبِیْلِ ﴿۱۰۸﴾	وَدَّ	كَثِیْرٌ	مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ	لَوْ	یَرُدُّوْنَكُمْ
ٹھیک، سیدھے راستے (سے)	چاہتے ہیں	بہت (لوگ)	اہل کتاب میں سے	کاش	وہ پھیر دیں تمہیں

بھٹک گیا ○ اہل کتاب میں سے بہت سے لوگوں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے الٹے سیدھے سوالات کرنے پر یہودیوں کو تنبیہ

اسلام کی حقانیت جاننے کے باوجود یہودیوں کا مسلمانوں کے کافر ہو جانے کی تمنا کرنا

(1) اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کوئی کسی کی مدد نہیں کر سکتا، ہاں اللہ تعالیٰ کی اجازت اور اختیار دینے سے مدد ہو سکتی ہے، قرآن وحدیث میں اس کی کئی مثالیں موجود ہیں اور بزرگان دین کا مدد کرنا لاکھوں لوگوں کے تجربات اور تواتر سے ثابت ہے۔

مِّنْۢ بَعْدِ اِیْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۖۚ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ

مِّنْۢ	بَعْدِ اِیْمَانِكُمْ	كُفَّارًا	حَسَدًا [1]	مِّنْ	عِنْدِ
سے	تمہارے ایمان کے بعد	کافر (ہونے کی حالت میں)	حسد (کی وجہ سے)	سے	موجود

نے اس کے بعد کہ ان پر حق خوب ظاہر ہو چکا ہے اپنے

اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا

اَنْفُسِهِمْ	مِّنْۢ	بَعْدِ	مَا	تَبَیَّنَ	لَهُمُ	الْحَقُّ	فَاعْفُوْا
اپنے دلوں (میں)	سے	(اس کے) بعد	جو	ظاہر ہو گیا	ان کے لئے	حق	تو تم معاف کر دو

دلی حسد کی وجہ سے یہ چاہا کہ کاش وہ تمہیں ایمان کے بعد کفر کی طرف پھیر دیں۔ تو تم (انہیں) چھوڑ دو

وَاصْفَحُوْا حَتّٰى یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ

وَ	اصْفَحُوْا	حَتّٰى	یَاْتِیَ	اللّٰهُ	بِاَمْرِهٖ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ
اور	در گزر کرو	یہاں تک کہ	لائے	اللہ	اپنا حکم	بیشک	اللہ	ہر چیز پر

اور (ان سے) در گزر کرتے رہو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے بیشک اللہ ہر چیز پر

قَدِیْرٌ ﴿۱۰۹﴾ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا

قَدِیْرٌ ﴿۱۰۹﴾	وَ	اَقِیْمُوا	الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتُوا	الزَّكٰوةَ	وَ	مَا	تُقَدِّمُوْا
قادر (ہے)	اور	قائم رکھو	نماز	اور	ادا کرو، دو	زکوۃ	اور	جو	تم آگے بھیجو

قادر ہے ○ اور نماز قائم رکھو اور زکوۃ دو اور

لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا

لِاَنْفُسِكُمْ	مِّنْ	خَیْرٍ	تَجِدُوْهُ	عِنْدَ اللّٰهِ	اِنَّ	اللّٰهَ	بِمَا
اپنی جانوں کے لئے	کوئی	بھلائی	تم پاؤ گے اسے	اللہ کے پاس	بیشک	اللہ	(اس) کو جو

اپنی جانوں کے لئے جو بھلائی تم آگے بھیجو گے اسے اللہ کے یہاں پاؤ گے بیشک اللہ

[1] ...اس سے معلوم ہوا کہ حسد بہت بڑا عیب ہے اور اس کی وجہ سے انسان نہ صرف خود بھلائی سے رک جاتا ہے بلکہ دوسروں کو بھی بھلائی سے روکنے کی کوشش میں مصروف ہو جاتا ہے۔

تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿۱۱۰﴾ وَ قَالُوْا لَنْ یَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا

تَعْمَلُوْنَ	بَصِیْرٌ ﴿۱۱۰﴾	وَ	قَالُوْا	لَنْ یَّدْخُلَ	الْجَنَّةَ	اِلَّا
تم عمل کرتے ہو	دیکھ رہا ہے	اور	انہوں نے کہا	ہرگز نہیں داخل ہوگا	جنت (میں)	مگر

تمہارے سب کام دیکھ رہا ہے ○ اور اہلِ کتاب نے کہا: ہرگز جنت میں داخل نہ ہوگا مگر

مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی ؕ تِلْكَ اَمَانِیُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوْا

مَنْ	كَانَ	هُوْدًا	اَوْ	نَصٰرٰی	تِلْكَ	اَمَانِیُّهُمْ	قُلْ	هَاتُوْا
وہ جو	ہو	یہودی	یا	عیسائی	یہ	ان کی من گھڑت تمنائیں (ہیں)	تم کہو	لاؤ

وہی جو یہودی ہو یا عیسائی۔ یہ ان کی من گھڑت تمنائیں ہیں۔ تم فرمادو:

بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۱۱۱﴾ بَلٰی ۗ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ

بُرْهَانَكُمْ	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِیْنَ ﴿۱۱۱﴾	بَلٰی	مَنْ	اَسْلَمَ	وَجْهَهٗ	لِلّٰهِ
اپنی دلیل	اگر	تم ہو	سچے	کیوں نہیں	جو	جھکادے	اپنا چہرہ	اللہ کے لئے

اگر تم سچے ہو تو اپنی دلیل لاؤ ○ ہاں کیوں نہیں؟ جس نے اپنا چہرہ اللہ کے لئے جھکادیا

وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۪ وَ لَا

وَ	هُوَ	مُحْسِنٌ	فَلَهٗ	اَجْرُهٗ	عِنْدَ رَبِّهٖ (۱)	وَ	لَا
اور	وہ	(ہو) نیکی کرنے والا	تو اس کے لئے	اس کا اجر	اس کے رب کے پاس	اور	نہیں

اور وہ نیکی کرنے والا بھی ہو تو اس کا اجر اس کے رب کے پاس ہے اور

خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَ قَالَتِ الْیَهُوْدُ لَیْسَتِ

خَوْفٌ	عَلَیْهِمْ	وَ	لَا	هُمْ	یَحْزَنُوْنَ ﴿۱۱۲﴾	وَ	قَالَتِ	الْیَهُوْدُ	لَیْسَتِ
کوئی خوف	ان پر	اور	نہ	وہ	غمگین ہوں گے	اور	کہا	یہودیوں (نے)	نہیں ہیں

ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے ○ اور یہودیوں نے کہا:

یہود و نصاریٰ کی جنت کے متعلق خوش فہمیاں اور جنتی ہونے کے بارے میں قانونِ الٰہی

یہود و نصاریٰ کی ایک دوسرے کے بارے میں رائے

(۱)..... جنت میں داخلے کا حقیقی معیار ایمانِ صحیح اور عملِ صالح ہے اور کسی بھی زمانے اور کسی بھی نسل و قوم کا آدمی اگر صحیح ایمان و عمل رکھتا ہے تو وہ جنت میں جائے گا۔ البتہ یہ یاد رہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے اعلانِ نبوت کے بعد آپ کی نبوت نہ ماننے والے کا ایمان قطعاً صحیح نہیں ہوسکتا اور کوئی بھی عمل ایمان کے بغیر صالح نہیں ہوسکتا۔

النَّصٰرٰی عَلٰی شَیْءٍ ۪ وَّ قَالَتِ النَّصٰرٰی لَیْسَتِ الْیَهُوْدُ عَلٰی شَیْءٍ ۙ

النَّصٰرٰی	عَلٰی شَیْءٍ	وَ	قَالَتِ	النَّصٰرٰی	لَیْسَتِ	الْیَهُوْدُ	عَلٰی شَیْءٍ
عیسائی	کسی چیز پر	اور	کہا	عیسائیوں (نے)	نہیں ہیں	یہودی	کسی چیز پر

عیسائی کسی شے پر نہیں اور عیسائیوں نے کہا: یہودی کسی شے پر نہیں

وَّ هُمْ یَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِیْنَ

وَ	هُمْ	یَتْلُوْنَ	الْكِتٰبَ	كَذٰلِكَ	قَالَ	الَّذِیْنَ
اور (حالانکہ)	وہ	تلاوت کرتے، پڑھتے ہیں	کتاب	اسی طرح	کہا	ان لوگوں نے جو

حالانکہ یہ کتاب پڑھتے ہیں اسی طرح جاہلوں نے

لَا یَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ یَحْكُمُ بَیْنَهُمْ

لَا یَعْلَمُوْنَ	مِثْلَ قَوْلِهِمْ	فَاللّٰهُ	یَحْكُمُ	بَیْنَهُمْ
نہیں جانتے ہیں	ان (پہلوں) کے قول کی مثل	تو اللہ	فیصلہ کردے گا	ان کے درمیان

ان (پہلوں) جیسی بات کہی تو اللہ قیامت کے دن ان میں

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْمَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ وَ مَنْ

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	فِیْمَا	كَانُوْا	فِیْهِ	یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾	وَ	مَنْ
قیامت کے دن	(اس) میں جو	وہ ہیں	اس میں	اختلاف کر رہے، جھگڑ رہے ہیں	اور	کون (ہے)

اس بات کا فیصلہ کردے گا جس میں یہ جھگڑ رہے ہیں ○ اور

اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ یُّذْكَرَ

اَظْلَمُ	مِمَّنْ	مَّنَعَ	مَسٰجِدَ اللّٰهِ	اَنْ	یُّذْكَرَ (1)
زیادہ ظالم	(اس) سے جو	منع کرے، روکے	اللہ کی مسجدوں (کو)	کہ	ذکر کیا جائے، یاد کیا جائے

اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ کی مسجدوں کو اس بات سے روکے

مسجدوں میں ذکر و نماز سے روکنے والا بڑا ظالم ہے

1 ...... ذکر اللہ کو منع کرنا ہر جگہ ہی برا ہے لیکن مسجدوں میں خصوصاً زیادہ برا ہے کہ وہ تو اسی کام کے لیے بنائی جاتی ہیں۔

فِيْهَا اسْمُهٗ وَ سَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓىِٕكَ مَا كَانَ

فِيْهَا	اسْمُهٗ	وَ	سَعٰى	فِيْ خَرَابِهَا[1]	اُولٰٓىِٕكَ	مَا	كَانَ
ان (مساجد) میں	اس کا نام	اور	کوشش کرے	اس کی ویرانی، خرابی میں	یہ لوگ	نہیں	تھا

کہ ان میں اللہ کا نام لیا جائے اور ان کو ویران کرنے کی کوشش کرے۔ انہیں

لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآىِٕفِيْنَ ؕ لَهُمْ

لَهُمْ	اَنْ	يَّدْخُلُوْهَآ	اِلَّا	خَآىِٕفِيْنَ	لَهُمْ
ان کے لئے	کہ	داخل ہوں ان (مسجدوں) میں	مگر	ڈرنے والے (ڈرتے ہوئے)	ان کے لئے

مسجدوں میں داخل ہونا مناسب نہ تھا مگر ڈرتے ہوئے۔ ان کے لئے

فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۱۴﴾ وَ لِلّٰهِ

فِي الدُّنْيَا	خِزْيٌ	وَّ	لَهُمْ	فِي الْاٰخِرَةِ	عَذَابٌ	عَظِيْمٌ ﴿۱۱۴﴾	وَ	لِلّٰهِ
دنیا میں	رسوائی	اور	ان کے لئے	آخرت میں	عذاب	بڑا	اور	اللہ کے لئے

دنیا میں رسوائی ہے اور ان کے لئے آخرت میں بڑا عذاب ہے ○ اور

الْمَشْرِقُ وَ الْمَغْرِبُ ۚ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ

الْمَشْرِقُ	وَ	الْمَغْرِبُ	فَاَيْنَمَا	تُوَلُّوْا	فَثَمَّ	وَجْهُ اللّٰهِ[2]	اِنَّ
مشرق	اور	مغرب	تو جس طرف	تم منہ کرو	پس وہیں	وجہ اللہ (اللہ کی رحمت)	بیشک

مشرق و مغرب سب اللہ ہی کا ہے تو تم جدھر منہ کرو ادھر ہی اللہ کی رحمت تمہاری طرف متوجہ ہے۔ بیشک

اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾ وَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ

اللّٰهَ	وَاسِعٌ	عَلِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾	وَ	قَالُوا	اتَّخَذَ	اللّٰهُ	وَلَدًا
اللہ	وسعت والا	علم والا	اور	انہوں نے کہا	بنالی، اختیار کرلی	اللہ (نے)	اولاد

اللہ وسعت والا علم والا ہے ○ اور مشرکوں نے کہا: اللہ نے اپنے لئے اولاد بنا رکھی ہے،

[1] ۔۔۔ مسجد کو کسی بھی طرح ویران کرنے والا ظالم ہے۔ اس سے متعلق مزید تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج1، ص194 پر مذکور کلام ملاحظہ فرمائیں۔

[2] ۔۔۔ وجہ اللہ کا لغوی ترجمہ "اللہ کا چہرہ" ہے اللہ تعالیٰ مخلوق جیسے چہرے سے پاک ہے لہٰذا یہ متشابہات میں سے ہے، اس کی مراد اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

سُبۡحٰنَهٗ ؕ بَلۡ لَّهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ كُلٌّ

سُبۡحٰنَهٗ	بَلۡ	لَهٗ	مَا	فِی	السَّمٰوٰتِ	وَ	الۡاَرۡضِ	كُلٌّ
وہ (اس سے) پاک (ہے)	بلکہ	اس کے لئے	جو	میں	آسمانوں	اور	زمین	سب

وہ پاک ذات ہے بلکہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کی ملکیت میں ہے۔ سب

لَّهٗ قٰنِتُوۡنَ ﴿۱۱۶﴾ بَدِيۡعُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ وَاِذَا

لَهٗ	قٰنِتُوۡنَ ﴿۱۱۶﴾	بَدِیۡعُ [1]	السَّمٰوٰتِ	وَ	الۡاَرۡضِ	وَ	اِذَا
اس کے لئے	اطاعت کرنے والے	نیا پیدا کرنے والا	آسمان	اور	زمین	اور	جب

اس کے حضور گردن جھکائے ہوئے ہیں ○ (وہ) بغیر کسی سابقہ مثال کے آسمانوں اور زمین کو نیا پیدا کرنے والا ہے اور

اللہ تعالیٰ کا ارادہ کُن سے پورا ہو جاتا ہے

قَضٰٓى اَمۡرًا فَاِنَّمَا يَقُوۡلُ لَهٗ كُنۡ فَيَكُوۡنُ ﴿۱۱۷﴾

قَضٰٓی	اَمۡرًا	فَاِنَّمَا	یَقُوۡلُ	لَهٗ	كُنۡ	فَیَكُوۡنُ ﴿۱۱۷﴾ [2]
وہ فیصلہ کرتا ہے	کسی کام (کا)	تو صرف	فرماتا ہے	اس سے	ہو جا	تو وہ ہو جاتا ہے

جب وہ کسی کام (کو وجود میں لانے) کا فیصلہ فرماتا ہے تو اس سے صرف یہ فرماتا ہے کہ "ہو جا" تو وہ فوراً ہو جاتا ہے ○

یہودیوں کے اللہ تعالیٰ سے کلام کرنے کے مطالبے کا رد

وَقَالَ الَّذِيۡنَ لَا يَعۡلَمُوۡنَ لَوۡلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوۡ

وَ	قَالَ	الَّذِیۡنَ	لَا یَعۡلَمُوۡنَ	لَوۡلَا	یُكَلِّمُنَا	اللّٰهُ	اَوۡ
اور	کہا	ان لوگوں نے جو	نہیں جانتے	کیوں نہیں	کلام کرتا ہم سے	اللہ	یا

اور جاہلوں نے کہا: اللہ ہم سے کیوں نہیں کلام کرتا یا

تَاۡتِيۡنَاۤ اٰيَةٌ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ

تَاۡتِیۡنَاۤ	اٰیَةٌ	كَذٰلِكَ	قَالَ	الَّذِیۡنَ	مِنۡ	قَبۡلِهِمۡ
(کیوں نہیں) ہمارے پاس آتی	کوئی نشانی	اسی طرح	کہا	ان لوگوں نے جو	سے	ان سے پہلے

ہمارے پاس کوئی نشانی کیوں نہیں آجاتی۔ ان سے پہلے لوگوں نے بھی

1 ...... بدیع کا معنی ہے کسی چیز کو بغیر کسی سابقہ مثال کے نئے طور پر بنانے والا۔ اللہ تعالیٰ کے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے سے پہلے نہ کوئی آسمان تھا اور نہ زمین تو اللہ تعالیٰ نئے طور پر اسے عدم سے وجود میں لایا۔

2 ...... یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کسی بھی کام میں کسی کا محتاج نہیں اور اللہ تعالیٰ کا مختلف کاموں کے لئے فرشتوں کو مقرر کرنا حکمت ہے حاجت نہیں۔

تبلیغ کے باوجود لوگوں کے ایمان نہ لانے پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی

مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ قَدْ

قَدْ	قُلُوْبُهُمْ	تَشَابَهَتْ[1]	قَوْلِهِمْ	مِّثْلَ
تحقیق، بیشک	ان کے دل	آپس میں ایک جیسے ہوگئے	ان کے قول (کی)	مثل، طرح

ایسی ہی بات کہی تھی تو ان کے دل آپس میں ایک جیسے ہوگئے۔ بیشک

بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ اِنَّاۤ

اِنَّاۤ	يُّوْقِنُوْنَ ﴿۱۱۸﴾	لِقَوْمٍ	الْاٰيٰتِ	بَيَّنَّا
(اے حبیب) بیشک	یقین کرتے ہیں	(اس) قوم کے لئے (جو)	نشانیاں	ہم نے بیان کردیں

ہم نے یقین کرنے والوں کے لئے نشانیاں کھول کر بیان کردیں ○ اے حبیب! بیشک

اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۙ وَّ

وَّ	نَذِيْرًا	وَّ	بَشِيْرًا	بِالْحَقِّ	اَرْسَلْنٰكَ
اور	ڈرانے والا	اور	بشارت دینے والا	حق کے ساتھ	ہم نے بھیجا تمہیں

ہم نے تمہیں حق کے ساتھ خوشخبری دینے والا اور ڈر کی خبریں دینے والا بنا کر بھیجا اور

یہودیوں اور عیسائیوں کی پیروی کی صورت میں عذاب الٰہی کی وعید

لَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۱۹﴾ وَ

وَ	اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۱۹﴾	عَنْ	لَا تُسْئَلُ
اور	جہنم والوں	سے متعلق (کے بارے)	تم سے سوال نہیں کیا جائے گا

آپ سے جہنمیوں کے بارے میں سوال نہیں کیا جائے گا ○ اور

لَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ

تَتَّبِعَ	حَتّٰى	النَّصٰرٰى[2]	لَا	وَ	الْيَهُوْدُ	عَنْكَ	لَنْ تَرْضٰى
تم پیروی کرو	یہاں تک کہ	عیسائی	نہ	اور	یہودی	تم سے	ہرگز راضی نہیں ہوں گے

یہودی اور عیسائی ہرگز آپ سے راضی نہ ہوں گے جب تک آپ

[1] ...کفار سے معاشرت، لباس اور وضع قطع میں بھی مشابہت کرنا منع ہے کہ ظاہر باطن کی علامت ہوتا ہے اور ظاہر کا باطن پر اثر ہوتا ہے۔ لہٰذا کفار کے طور طریقے سے بالکل دوری اختیار کی جائے تاکہ ان کا ظاہر مسلمان کے باطن کو متاثر نہ کرے۔

[2] ...اس آیت سے یہ بھی سمجھ آتا ہے کہ کفار بحیثیت مجموعی مسلمانوں سے کبھی راضی نہیں ہوسکتے اگرچہ ظاہری طور پر کبھی حالات مختلف ہوجائیں۔ افسوس کہ ہزاروں تجربات کے بعد بھی مسلمان سبق نہیں سیکھتے۔

مِلَّتَهُمْ ؕ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ وَلَىِٕنِ

مِلَّتَهُمْ	قُلْ	اِنَّ	هُدَى اللّٰهِ	هُوَ	الْهُدٰى	وَ	لَىِٕنِ
ان کے دین (کی)	تم کہو	بیشک	اللہ کی ہدایت	وہ	ہدایت	اور	البتہ اگر

ان کے دین کی پیروی نہ کر لیں۔ تم فرمادو: اللہ کی ہدایت ہی حقیقی ہدایت ہے اور (اے مخاطب!) اگر

اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِیْ جَآءَكَ مِنَ

اتَّبَعْتَ [1]	اَهْوَآءَهُمْ	بَعْدَ	الَّذِیْ	جَآءَكَ	مِنَ
تم نے پیروی کی (اے مخاطب)	ان کی خواہشات (کی)	بعد	(اس کے) جو	آیا تیرے پاس	سے

تیرے پاس علم آجانے کے بعد بھی تو ان کی خواہشات کی پیروی کرے گا

الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ﴿۱۲۰﴾

الْعِلْمِ	مَا	لَكَ	مِنَ اللّٰهِ	مِنْ	وَّلِیٍّ	وَّ	لَا	نَصِیْرٍ ﴿۱۲۰﴾
علم	نہیں	تیرے لئے	اللہ سے (کے مقابلے میں)	سے	دوست	اور	نہ	مددگار

تو تجھے اللہ سے کوئی بچانے والا نہ ہوگا اور نہ کوئی مددگار ہوگا ○

اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ

اَلَّذِیْنَ	اٰتَیْنٰهُمُ	الْكِتٰبَ	یَتْلُوْنَهٗ	حَقَّ
وہ لوگ جو	ہم نے دی انہیں	کتاب	وہ تلاوت کرتے ہیں اس کی	(جیسے) حق (ہے)

وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب دی ہے تو وہ اس کی تلاوت کرتے ہیں جیسا

تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓىِٕكَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ یَّكْفُرْ بِهٖ

تِلَاوَتِهٖ [2]	اُولٰٓىِٕكَ	یُؤْمِنُوْنَ	بِهٖ	وَ	مَنْ	یَّكْفُرْ	بِهٖ
اس کی تلاوت (کا)	یہ لوگ	ایمان رکھتے ہیں	اس پر	اور	جو	انکار کرے	اس کا

تلاوت کرنے کا حق ہے یہی لوگ اس پر ایمان رکھتے ہیں اور جو اس کا انکار کریں

وقف منزل

کتاب اللہ کی تلاوت کا حق کیا ہے

[1] ...یہاں خطاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں بلکہ اس آیت کو سننے والے ہر مخاطب سے ہے یا اگر بظاہر خطاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے اور مراد آپ کی امت ہے کیونکہ آپ اہل کتاب کی خواہشات کی پیروی نہیں کر سکتے۔

[2] ...اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کتابُ اللہ کے بہت سے حقوق بھی ہیں۔ قرآن کا حق یہ ہے کہ اس کی تعظیم کی جائے، اس سے محبت کی جائے، اس کی تلاوت کی جائے، اسے سمجھا جائے، اس پر ایمان رکھا جائے، اس پر عمل کیا جائے اور اسے دوسروں تک پہنچایا جائے۔

یہودیوں کو نعمتوں کی یاد دہانی اور انہیں آخرت کا خوف

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ ع يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا

فَاُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۲۱﴾	يٰبَنِيْٓ	اِسْرَآءِيْلَ	اذْكُرُوْا
تو یہ لوگ	وہ	خسارہ پانے والے، نقصان اٹھانے والے (ہیں)	اے بیٹے، اولاد	یعقوب	یاد کرو

تو وہی نقصان اٹھانے والے ہیں ○ اے یعقوب کی اولاد! میرا احسان یاد کرو

نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ

نِعْمَتِيَ (1)	الَّتِيْٓ	اَنْعَمْتُ	عَلَيْكُمْ	وَ	اَنِّيْ	فَضَّلْتُكُمْ
میری نعمت، احسان	جو	میں نے انعام کیا	تم پر	اور	بیشک میں (نے)	فضیلت دی تمہیں

جو میں نے تم پر کیا اور وہ جو میں نے اس زمانہ کے سب لوگوں پر

عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ

عَلَى	الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۲﴾	وَ	اتَّقُوْا	يَوْمًا	لَّا تَجْزِيْ	نَفْسٌ	عَنْ	نَّفْسٍ
پر	سارے جہان	اور	ڈرو	دن (سے)	بدلہ نہ دے گی	کوئی جان	سے	کسی جان

تمہیں فضیلت عطا فرمائی ○ اور اس دن سے ڈرو جب کوئی جان کسی دوسری جان کی طرف سے

شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا

شَيْـًٔا	وَّ	لَا يُقْبَلُ	مِنْهَا	عَدْلٌ	وَّ	لَا تَنْفَعُهَا
کچھ	اور	نہیں قبول کیا جائے گا	اس سے	بدلہ، معاوضہ	اور	نہیں نفع دے گی اسے

کوئی بدلہ نہ دے گی اور نہ اس سے کوئی معاوضہ لیا جائے گا اور نہ کافر کو سفارش

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا امتحان، کامیابی اور صلہ

شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ

شَفَاعَةٌ	وَّ	لَا	هُمْ	يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾	وَ	اِذِ	ابْتَلٰٓى	اِبْرٰهٖمَ
شفاعت، سفارش	اور	نہ	وہ	مدد کیے جائیں گے	اور	جب	آزمایا	ابراہیم (کو)

نفع دے گی اور نہ ہی ان کی مدد کی جائے گی ○ اور یاد کرو جب ابراہیم کو

(1) اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا چرچا کرنا، ذکر کرنا شکر کی ایک قسم ہے۔ لہٰذا حضور پر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ولادت مبارکہ کا تذکرہ کرنا یا اس کی محفل کرنا اسی قسم میں داخل ہے۔

رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّیْ

رَبُّهٗ	بِكَلِمٰتٍ	فَاَتَمَّهُنَّ	قَالَ	اِنِّیْ
اس کے رب (نے)	چند کلمات، باتوں سے	تو اس نے پورا کر دیا انہیں	(اللہ نے) فرمایا	بیشک میں

اس کے رب نے چند باتوں کے ذریعے آزمایا تو اس نے انہیں پورا کر دیا (اللہ نے) فرمایا: میں

جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ ؕ قَالَ

جَاعِلُكَ	لِلنَّاسِ	اِمَامًا[1]	قَالَ	وَ	مِنْ	ذُرِّیَّتِیْ	قَالَ
بنانے والا ہوں تمہیں	لوگوں کے لئے	امام، پیشوا	عرض کی	اور	سے	میری اولاد	فرمایا

تمہیں لوگوں کا پیشوا بنانے والا ہوں۔ (ابراہیم نے) عرض کی اور میری اولاد میں سے بھی۔ فرمایا:

لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۲۴﴾ وَ اِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً

لَا یَنَالُ	عَهْدِی	الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۲۴﴾	وَ	اِذْ	جَعَلْنَا	الْبَیْتَ	مَثَابَةً
نہیں پہنچتا	میرا عہد	ظالموں (کو)	اور	جب	ہم نے بنایا	(یہ) گھر	لوٹنے کی جگہ، مرجع

میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچتا ○ اور (یاد کرو) جب ہم نے اس گھر کو لوگوں کے لئے مرجع

لِّلنَّاسِ وَ اَمْنًا ؕ وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ

لِّلنَّاسِ	وَ	اَمْنًا	وَ	اتَّخِذُوْا	مِنْ	مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ	مُصَلًّى[2]
لوگوں کے لئے	اور	امان	اور	تم بناؤ	سے	ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ	نماز کی جگہ

اور امان بنایا اور (اے مسلمانو!) تم ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ

وَ عَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ

وَ	عَهِدْنَاۤ	اِلٰۤى	اِبْرٰهٖمَ	وَ	اِسْمٰعِیْلَ	اَنْ	طَهِّرَا	بَیْتِیَ
اور	ہم نے عہد لیا	سے	ابراہیم	اور	اسماعیل	کہ	تم دونوں صاف رکھو	میرا گھر

اور ہم نے ابراہیم و اسماعیل کو تاکید فرمائی کہ میرا گھر

حضرت ابراہیم کی خصوصیات اور اعزازات کا ذکر

[1] ……اس سے معلوم ہوا کہ شرعی احکام اور تکالیف اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش ہوتی ہیں اور جو ان آزمائشوں میں پورا اترتا ہے وہ دنیا و آخرت کے انعامات کا مستحق قرار پاتا ہے۔

[2] ……اس سے معلوم ہوا کہ جس پتھر کو نبی کی قدم بوسی حاصل ہو جائے وہ عظمت والا ہو جاتا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم توحید کے منافی نہیں کیونکہ مقام ابراہیم کا احترام تو عین نماز میں ہوتا ہے۔

لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ

لِلطَّآئِفِيْنَ	وَ	الْعٰكِفِيْنَ	وَ	الرُّكَّعِ
طواف کرنے والوں کے لئے	اور	اعتکاف کرنے والوں (کے لئے)	اور	رکوع کرنے والوں

طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع

مکہ مکرمہ کے لئے دعائے ابراہیمی

السُّجُوْدِ ﴿۱۲۵﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ

السُّجُوْدِ ﴿۱۲۵﴾ [1]	وَ	اِذْ	قَالَ	اِبْرٰهٖمُ	رَبِّ	اجْعَلْ
سجدہ کرنے والوں (کے لئے)	اور	جب	کہا، عرض کی	ابراہیم (نے)	اے میرے رب	بنادے

و سجود کرنے والوں کے لئے خوب پاک صاف رکھو ۝ اور یاد کرو جب ابراہیم نے عرض کی: اے میرے رب

هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ

هٰذَا	بَلَدًا	اٰمِنًا	وَّ	ارْزُقْ	اَهْلَهٗ [2]	مِنَ الثَّمَرٰتِ	مَنْ
اس	شہر (کو)	امن والا	اور	رزق دے	اس کے رہنے والوں (کو)	پھلوں سے	جو

اس شہر کو امن والا بنادے اور اس میں رہنے والے جو

اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَمَنْ

اٰمَنَ	مِنْهُمْ	بِاللّٰهِ	وَ	الْيَوْمِ	الْاٰخِرِ	قَالَ	وَ	مَنْ
ایمان لائے	ان میں سے	اللہ پر	اور	دن، روز	آخرت (پر)	فرمایا	اور	جس نے

اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہوں انہیں مختلف پھلوں کا رزق عطا فرما۔ (اللہ نے) فرمایا: اور جو

كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى

كَفَرَ	فَاُمَتِّعُهٗ	قَلِيْلًا	ثُمَّ	اَضْطَرُّهٗۤ	اِلٰى
کفر کیا	تو میں نفع اٹھانے دوں گا اسے	تھوڑا	پھر	میں مجبور کروں گا اسے	کی طرف

کافر ہو تو میں اسے بھی تھوڑی سی مدت کے لئے نفع اٹھانے دوں گا پھر اسے دوزخ کے عذاب کی طرف

[1] ...اس سے معلوم ہوا کہ خانہ کعبہ اور مسجد حرام شریف کو حاجیوں، عمرہ کرنے والوں، طواف کرنے والوں، اعتکاف کرنے والوں اور نمازیوں کے لئے پاک وصاف رکھا جائے، یہی حکم مسجدوں کو پاک وصاف رکھنے کا ہے۔

[2] ...حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے خانہ کعبہ کے لئے رزق کی فراوانی کی دعا مانگی تھی، اس دعا کی قبولیت ہر شخص اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتا ہے کہ دنیا بھر کے پھل اور کھانے یہاں بکثرت ملتے ہیں۔

عَذَابِ النَّارِ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۱۲۶﴾ وَ اِذْ یَرْفَعُ

عَذَابِ النَّارِ	وَ	بِئْسَ	الْمَصِیْرُ ﴿۱۲۶﴾	وَ	اِذْ	یَرْفَعُ
جہنم کے عذاب	اور	کیا ہی بری ہے	پلٹنے کی جگہ	اور	جب	بلند کر رہے (تھے)

مجبور کردوں گا اور وہ پلٹنے کی بہت بری جگہ ہے ○ اور جب ابراہیم

اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَ اِسْمٰعِیْلُ ؕ رَبَّنَا

اِبْرٰهٖمُ	الْقَوَاعِدَ	مِنَ	الْبَیْتِ (1)	وَ	اِسْمٰعِیْلُ	رَبَّنَا
ابراہیم	بنیادیں	سے (کی)	گھر	اور	اسماعیل	اے ہمارے رب

اور اسماعیل اس گھر کی بنیادیں بلند کررہے تھے (یہ دعا کرتے ہوئے) اے ہمارے رب! ہم سے قبول فرما،

تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۱۲۷﴾ رَبَّنَا

تَقَبَّلْ	مِنَّا	اِنَّكَ	اَنْتَ	السَّمِیْعُ	الْعَلِیْمُ ﴿۱۲۷﴾	رَبَّنَا
قبول فرما	ہم سے	بیشک تو	تو	سننے والا	علم والا	اے ہمارے رب

بیشک تو ہی سننے والا جاننے والا ہے ○ اے ہمارے رب: اور ہم دونوں کو

وَ اجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَكَ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِنَاۤ

وَ	اجْعَلْنَا	مُسْلِمَیْنِ	لَكَ	وَ	مِنْ	ذُرِّیَّتِنَاۤ
اور	ہمیں بنادے	اطاعت کرنے والے، فرمانبردار	تیرے لئے (تیری)	اور	سے	ہماری اولاد

اپنا فرمانبردار رکھ اور ہماری اولاد میں سے ایک ایسی امت بنا

اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۪ وَ اَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَ

اُمَّةً	مُّسْلِمَةً	لَّكَ	وَ	اَرِنَا	مَنَاسِكَنَا (2)	وَ
ایک امت	فرمانبردار	تیرے لئے (تیری)	اور	ہمیں دکھا	ہماری عبادت کے طریقے	اور

جو تیری فرمانبردار ہو اور ہمیں ہماری عبادت کے طریقے دکھادے اور

(1) ...اس آیت سے معلوم ہوا کہ مسجدوں کی تعمیر نہایت اعلیٰ عبادت اور انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی سنت ہے۔

(2) ...معلوم ہوا کہ عبادت کے طریقے سیکھنا حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی سنت ہے۔ اس کے لئے دعا بھی کرنی چاہیے اور کوشش بھی۔

تُبْ عَلَیْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۲۸﴾

تُبْ	عَلَیْنَا	اِنَّكَ	اَنْتَ	التَّوَّابُ	الرَّحِیْمُ ﴿۱۲۸﴾
رجوع فرما (اپنی رحمت سے)	ہم پر	بیشک تو	تو	بہت توبہ قبول کرنے والا	رحم فرمانے والا

ہم پر اپنی رحمت کے ساتھ رجوع فرما بیشک تو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے ○

حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے متعلق دعائے ابراہیمی

رَبَّنَا وَ ابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا

رَبَّنَا	وَ	ابْعَثْ	فِیْهِمْ	رَسُوْلًا	مِّنْهُمْ	یَتْلُوْا
اے ہمارے رب	اور	بھیج	ان میں	ایک رسول	ان میں سے	وہ تلاوت کرے

اے ہمارے رب! اور ان کے درمیان انہیں میں سے ایک رسول بھیج جو ان پر

عَلَیْهِمْ اٰیٰتِكَ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ

عَلَیْهِمْ	اٰیٰتِكَ	وَ	یُعَلِّمُهُمُ	الْكِتٰبَ	وَ	الْحِكْمَةَ [1]
ان پر	تیری آیتیں	اور	سکھائے انہیں	کتاب	اور	حکمت، پختہ علم

تیری آیتوں کی تلاوت فرمائے اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے

وَ یُزَكِّیْهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۱۲۹﴾ ع

وَ	یُزَكِّیْهِمْ	اِنَّكَ	اَنْتَ	الْعَزِیْزُ	الْحَكِیْمُ ﴿۱۲۹﴾
اور	وہ پاک کردے انہیں	بیشک تو	تو	عزت والا، غالب	حکمت والا

اور انہیں خوب پاکیزہ فرمادے۔ بیشک تو ہی غالب حکمت والا ہے ○

ملتِ ابراہیمی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عظمت

وَ مَنْ یَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ

وَ	مَنْ	یَّرْغَبُ	عَنْ	مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ	اِلَّا	مَنْ
اور	کون	منہ پھیرے گا	سے	ابراہیم کے دین	مگر	جس نے

اور ابراہیم کے دین سے وہی منہ پھیرے گا جس نے

[1] ...اس آیت سے صحابۂ کرام علیہم الرضوان کی بھی شان معلوم ہوئی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کو کتاب و حکمت سکھائی اور جنہیں پاک و صاف کیا ان کے اولین مصداق صحابہ ہی تو تھے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ پورا قرآن آسان نہیں ورنہ اس کی تعلیم کے لئے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نہ بھیجے جاتے۔ جو کہے کہ قرآن سمجھنا بہت آسان ہے اسے کسی بڑے عالم کے پاس لے جائیں، پندرہ منٹ میں حال ظاہر ہوجائے گا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ قرآن کے ساتھ حدیث کی بھی ضرورت ہے۔

سَفِهَ نَفْسَهٗ ؕ وَ لَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا ۚ

سَفِهَ	نَفْسَهٗ	وَ	لَقَدِ	اصْطَفَيْنٰهُ	فِي الدُّنْيَا
احمق بنالی	اپنی ذات	اور	ضرور، تحقیق، بیشک	ہم نے چن لیا اسے	دنیا میں

خود کو احمق بنا رکھا ہو اور بیشک ہم نے اسے دنیا میں چن لیا

وَ اِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۳۰﴾

وَ	اِنَّهٗ	فِي الْاٰخِرَةِ	لَمِنَ	الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ (۱)
اور	بیشک وہ	آخرت میں	ضرور میں سے	نیک لوگوں

اور بیشک وہ آخرت میں ہمارا خاص قرب پانے والوں میں سے ہے ○

اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ

اِذْ	قَالَ	لَهٗ	رَبُّهٗ	اَسْلِمْ	قَالَ	اَسْلَمْتُ
جب	کہا	اس سے	اس کے رب (نے)	فرمانبرداری کر	عرض کی	میں نے فرمانبرداری کی

یاد کرو جب اس کے رب نے اسے فرمایا: فرمانبرداری کر، تو اس نے عرض کی: میں نے فرمانبرداری کی

لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَ وَصّٰى بِهَاۤ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَ

لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۳۱﴾	وَ	وَصّٰى	بِهَاۤ	اِبْرٰهٖمُ	بَنِيْهِ	وَ
تمام جہانوں کو پالنے والے کی	اور	وصیت کی	اس کے ساتھ	ابراہیم (نے)	اپنے بیٹوں (کو)	اور

اس کی جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے ○ اور ابراہیم اور یعقوب نے اپنے بیٹوں کو اسی دین کی وصیت کی

حضرت ابراہیم اور یعقوب علیہما السلام کی اپنے بیٹوں
کو دین اسلام پر قائم رہنے کی وصیت

يَعْقُوْبُ ؕ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ

يَعْقُوْبُ	يٰبَنِيَّ	اِنَّ	اللّٰهَ	اصْطَفٰى	لَكُمُ	الدِّيْنَ
یعقوب (نے)	اے میرے بیٹو	بیشک	اللہ (نے)	چن لیا	تمہارے لئے	دین (اسلام)

کہ اے میرے بیٹو! بیشک اللہ نے یہ دین تمہارے لئے چن لیا ہے

(۱)...... معلوم ہوا کہ سچے دین کی پہچان ہے کہ وہ سلف صالحین کا دین ہو، یہ حضرات ہدایت کی دلیل ہیں، اللہ تعالیٰ نے حقانیت اسلام کی دلیل یہاں دی کہ وہ ملت ابراہیمی ہے۔

فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ اَمْ كُنْتُمْ

فَلَا تَمُوْتُنَّ	اِلَّا	وَ	اَنْتُمْ	مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ [1]	اَمْ	كُنْتُمْ
تو تم ہر گز نہ مرنا	مگر	اور (اس حال میں کہ)	تم	مسلمان ہو	کیا	تم تھے

تو تم ہر گز نہ مرنا مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو ○ (اے یہودیو!) کیا تم اس وقت موجود تھے

شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ

شُهَدَآءَ	اِذْ	حَضَرَ	يَعْقُوْبَ	الْمَوْتُ	اِذْ
حاضر، موجود	جب	قریب آئی	یعقوب (کے)	موت	جب

جب یعقوب کے وصال کا وقت آیا، جب

قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِيْ ؕ

قَالَ	لِبَنِيْهِ	مَا	تَعْبُدُوْنَ	مِنْۢ	بَعْدِيْ
انہوں نے کہا	اپنے بیٹوں سے	کس کی	تم عبادت کروگے	سے	میرے بعد

انہوں نے اپنے بیٹوں سے فرمایا: (اے بیٹو!) میرے بعد تم کس کی عبادت کروگے؟

قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَ اِلٰهَ اٰبَآئِكَ

قَالُوْا	نَعْبُدُ	اِلٰهَكَ	وَ	اِلٰهَ اٰبَآئِكَ
انہوں نے کہا	ہم عبادت کریں گے	آپ کے معبود (کی)	اور	آپ کے آباؤ اجداد کے معبود (کی)

توانہوں نے کہا: ہم آپ کے معبود اور آپ کے آباؤ اجداد

اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚۖ

اِبْرٰهٖمَ	وَ	اِسْمٰعِيْلَ	وَ	اِسْحٰقَ	اِلٰهًا وَّاحِدًا
ابراہیم	اور	اسماعیل	اور	اسحاق (کا معبود)	ایک معبود

ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق کے معبود کی عبادت کریں گے جو ایک معبود ہے

[1] ...... اس سے معلوم ہوا کہ والدین کو صرف مال کے متعلق ہی وصیت نہیں کرنی چاہیے بلکہ اولاد کو عقائدِ صحیحہ، اعمالِ صالحہ، دین کی عظمت، دین پر استقامت، نیکیوں پر مداومت اور گناہوں سے دور رہنے کی وصیت بھی کرنی چاہیے۔

وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۳﴾ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ

وَ	نَحْنُ	لَهٗ	مُسْلِمُوْنَ﴿۱۳۳﴾	تِلْكَ	اُمَّةٌ	قَدْ
اور	ہم	اس کے لئے	اطاعت کرنے والے، فرمانبردار	وہ	ایک امت	تحقیق، بیشک

اور ہم اس کے فرمانبردار ہیں ○ وہ ایک امت ہے جو

خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ

خَلَتْ	لَهَا	مَا	كَسَبَتْ	وَ	لَكُمْ	مَا	كَسَبْتُمْ(1)
گزر چکی	اس کے لئے	وہ جو	اس نے کمایا	اور	تمہارے لئے	وہ جو	تم نے کمایا

گزر چکی ہے۔ ان کے اعمال ان کے لئے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لئے ہیں

وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۴﴾ وَ

وَ	لَا تُسْئَلُوْنَ	عَمَّا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴿۱۳۴﴾	وَ
اور	تم سے نہیں پوچھا جائے گا	(اس کے) بارے جو	وہ عمل کرتے تھے	اور

اور تم سے اُن کے کاموں کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا ○ اور

قَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ؕ

قَالُوْا	كُوْنُوْا	هُوْدًا	اَوْ	نَصٰرٰى	تَهْتَدُوْا
انہوں نے کہا	تم ہو جاؤ	یہودی	یا	عیسائی	ہدایت پا جاؤ گے

اہل کتاب نے کہا: یہودی یا نصرانی ہو جاؤ ہدایت پا جاؤ گے۔

قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ

قُلْ	بَلْ	مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ(2)	حَنِيْفًا	وَ	مَا كَانَ	مِنَ
تم کہو	بلکہ	ابراہیم کا دین	حق کی طرف مائل، ہر باطل سے جدا	اور	وہ نہ تھے	سے

تم فرماؤ: (ہر گز نہیں) بلکہ ہم تو ابراہیم کا دین اختیار کرتے ہیں جو ہر باطل سے جدا تھے اور وہ مشرکوں میں سے

(1)... اس سے معلوم ہوا کہ آخرت میں اپنے اعمال کام آئیں گے اور اگر عقیدہ خراب ہو تو کسی کو دوسرے کے عمل سے فائدہ نہ ہو گا۔

(2)... اس معلوم ہوا کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو رب تعالیٰ نے وہ مقبولیت عامہ بخشی ہے کہ ہر دین والا ان کی نسبت پر فخر کرتا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ صرف بڑوں کی اولاد ہونا کافی نہیں جب تک بڑوں کے سے کام نہ کرے۔

الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۳۵﴾ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ

الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۳۵﴾	قُوْلُوْٓا	اٰمَنَّا	بِاللّٰهِ	وَ	مَآ	اُنْزِلَ
مشرکوں	تم کہو	ہم ایمان لائے	اللّٰہ پر	اور	(اس پر) جو	نازل کیا گیا

نہ تھے ۝ (اے مسلمانو!) تم کہو: ہم اللّٰہ پر اور جو ہماری طرف نازل کیا گیا ہے اس پر ایمان

اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَ

اِلَيْنَا	وَ	مَآ	اُنْزِلَ	اِلٰٓى	اِبْرٰهٖمَ	وَ	اِسْمٰعِيْلَ	وَ
ہماری طرف	اور	جو	نازل کیا گیا	کی طرف	ابراہیم	اور	اسماعیل	اور

لائے اور اس پر جو ابراہیم اور اسماعیل اور

اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ

اِسْحٰقَ	وَ	يَعْقُوْبَ	وَ	الْاَسْبَاطِ	وَ	مَآ	اُوْتِيَ
اسحاق	اور	یعقوب	اور	(ان کی) اولاد	اور	جو	دیا گیا

اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد کی طرف نازل کیا گیا اور

مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ

مُوْسٰى	وَ	عِيْسٰى	وَ	مَآ	اُوْتِيَ	النَّبِيُّوْنَ	مِنْ
موسیٰ	اور	عیسیٰ	اور	جو	دیا گیا	انبیاء (کو)	کی طرف سے

موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا گیا اور جو باقی انبیاء کو ان کے رب کی طرف سے عطا

رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۫ وَ

رَّبِّهِمْ	لَا نُفَرِّقُ	بَيْنَ اَحَدٍ	مِّنْهُمْ [1]	وَ
ان کے رب	ہم فرق نہیں کرتے	کسی ایک کے درمیان	ان میں سے	اور

کیا گیا۔ ہم ایمان لانے میں ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے اور

[1] ۔۔۔ انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے درجوں میں فرق ہے جیسا کہ تیسرے پارے کے شروع میں ہے مگر ان کی نبوت میں فرق نہیں۔

نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾ فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ

بِمِثْلِ	اٰمَنُوْا	فَاِنْ	مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾	لَهٗ	نَحْنُ
مثل، جیسے	وہ ایمان لائیں	پس اگر	فرمانبردار، گردن رکھے ہوئے	اس کے لئے	ہم

ہم اللہ کے حضور گردن رکھے ہوئے ہیں ○ پھر اگر وہ بھی یونہی ایمان لے آئیں

مَاۤ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا

تَوَلَّوْا	اِنْ	وَ	اهْتَدَوْا	فَقَدِ	بِهٖ	اٰمَنْتُمْ	مَاۤ
وہ منہ پھیریں	اگر	اور	وہ ہدایت پاگئے	تو تحقیق، بیشک	اس پر	تم ایمان لائے	(اس کے) جو

جیسا تم ایمان لائے ہو جب تو وہ ہدایت پاگئے اور اگر منہ پھیریں

فَاِنَّمَا هُمْ فِیْ شِقَاقٍ ۚ فَسَیَكْفِیْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ

اللّٰهُ	فَسَیَكْفِیْكَهُمُ	فِیْ شِقَاقٍ	هُمْ	فَاِنَّمَا
اللہ	تو عنقریب کافی ہوگا تمہیں ان کی طرف سے	ضد، مخالفت میں	وہ	تو صرف

تو وہ صرف مخالفت میں پڑے ہوئے ہیں۔ تو اے حبیب! عنقریب اللہ ان کی طرف سے تمہیں کافی ہوگا

وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۱۳۷﴾ صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَ

وَ	صِبْغَةَ اللّٰهِ (1)	الْعَلِیْمُ ﴿۱۳۷﴾	السَّمِیْعُ	هُوَ	وَ
اور	اللہ کا رنگ	جاننے والا	سننے والا	وہ	اور

اور وہی سننے والا جاننے والا ہے ○ ہم نے اللہ کا رنگ اپنے اوپر چڑھالیا اور

مَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّنَحْنُ لَهٗ

لَهٗ	نَحْنُ	وَّ	صِبْغَةً	مِنَ اللّٰهِ	اَحْسَنُ	مَنْ
اس کی	ہم	اور	رنگ	اللہ (کے رنگ) سے	زیادہ اچھا	کس کا

اللہ کے رنگ سے بہتر کس کا رنگ ہے؟ اور ہم اسی کی

تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر ایمان لانا ضروری ہے

اللہ تعالیٰ کا دین سب سے بہتر ہے

(1)..... اللہ کے رنگ سے مراد اس کے دین کے سچے عقائد ہیں۔

ہجرت: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں جھگڑنے والے یہودیوں کو جواب

عٰبِدُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِی اللّٰهِ وَ هُوَ

هُوَ	وَ	فِی اللّٰهِ	تُحَآجُّوْنَنَا	اَ	قُلْ	عٰبِدُوْنَ ﴿۱۳۸﴾
وہ	اور (حالانکہ)	اللہ (کے بارے) میں	تم جھگڑتے ہو ہم سے	کیا	تم کہو	عبادت کرنے والے

عبادت کرنے والے ہیں ○ تم فرماؤ: کیا تم اللہ کے بارے میں ہم سے جھگڑتے ہو حالانکہ وہ

رَبُّنَا وَ رَبُّكُمْ ۚ وَ لَنَاۤ اَعْمَالُنَا وَ لَكُمْ

لَكُمْ	وَ	اَعْمَالُنَا	لَنَاۤ	وَ	رَبُّكُمْ	وَ	رَبُّنَا
تمہارے لئے	اور	ہمارے اعمال	ہمارے لئے	اور	تمہارا رب (ہے)	اور	ہمارا رب

ہمارا بھی رب ہے اور تمہارا بھی اور ہمارے اعمال ہمارے لئے ہیں اور

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف یہودیت اور عیسائیت کی نسبت کا رد

اَعْمَالُكُمْ ۚ وَ نَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ﴿۱۳۹﴾ ۙ اَمْ

اَمْ	مُخْلِصُوْنَ ﴿۱۳۹﴾	لَهٗ	نَحْنُ	وَ	اَعْمَالُكُمْ
یا (کیا)	اخلاص والے	اس کے لئے	ہم	اور	تمہارے اعمال

تمہارے اعمال تمہارے لئے ہیں اور ہم خالص اسی کے ہیں ○ (اے اہل کتاب!) کیا

تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ

وَ	اِسْحٰقَ	وَ	اِسْمٰعِيْلَ	وَ	اِبْرٰهٖمَ	اِنَّ	تَقُوْلُوْنَ
اور	اسحاق	اور	اسماعیل	اور	ابراہیم	کہ	تم کہتے ہو

تم یہ کہتے ہو کہ ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحاق اور

يَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ

نَصٰرٰى	اَوْ	هُوْدًا	كَانُوْا	الْاَسْبَاطَ	وَ	يَعْقُوْبَ
عیسائی	یا	یہودی	وہ تھے	(ان کی) اولاد	اور	یعقوب

یعقوب اور ان کی اولاد یہودی یا نصرانی تھے۔

قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ؕ وَ مَنْ اَظْلَمُ

قُلْ	ءَاَنْتُمْ	اَعْلَمُ	اَمِ	اللّٰهُ	وَ	مَنْ	اَظْلَمُ
تم کہو	کیا تم	زیادہ جانتے ہو	یا	اللہ	اور	کون	زیادہ ظالم

تم فرماؤ: کیا تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ؟ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون

مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَ

مِمَّنْ	كَتَمَ	شَهَادَةً	عِنْدَهٗ	مِنَ اللّٰهِ	وَ
(اس) سے جو	چھپائے	گواہی	(جو ہو) اس کے پاس	اللہ کی طرف سے	اور

جس کے پاس اللہ کی طرف سے کوئی گواہی ہو اور وہ اسے چھپائے اور

مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۰﴾ تِلْكَ اُمَّةٌ

مَا	اللّٰهُ	بِغَافِلٍ	عَمَّا	تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۰﴾	تِلْكَ	اُمَّةٌ
نہیں	اللہ	غافل	(اس) سے جو	تم کرتے ہو	وہ	ایک امت

اللہ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں ○ وہ ایک امت ہے

قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ لَكُمْ مَّا

قَدْ	خَلَتْ	لَهَا	مَا	كَسَبَتْ	وَ	لَكُمْ	مَّا
تحقیق، بیشک	گزر چکی	اس کے لئے	وہ جو	اس نے کمایا	اور	تمہارے لئے	وہ جو

جو گزر چکی ہے۔ ان کے اعمال ان کے لئے ہیں اور تمہارے اعمال

كَسَبْتُمْ ۚ وَ لَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۱﴾ ع

كَسَبْتُمْ	وَ	لَا تُسْـَٔلُوْنَ	عَمَّا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۱﴾ (1)
تم نے کمایا	اور	تم سے نہیں پوچھا جائے گا	(اس کے) بارے جو	وہ عمل کرتے تھے

تمہارے لئے ہیں اور تم سے اُن کے کاموں کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا ○

قیامت میں کسی کے اعمال کا سوال دوسرے سے نہیں ہوگا

(1)... اس میں ان مسلمانوں کے لئے بھی نصیحت ہے جو اپنے ماں باپ یا پیرو مرشد وغیرہ کے نیک اعمال پر بھروسہ کرکے خود نیکیوں سے دور اور گناہوں میں معروف ہیں۔

سَيَقُولُ

2

تحویلِ قبلہ پر یہودیوں کے اعتراض کی خبر اور اعتراض کا جواب

سَیَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ

سَیَقُوْلُ	السُّفَهَآءُ[1]	مِنَ النَّاسِ	مَا	وَلّٰىهُمْ	عَنْ
عنقریب کہیں گے	بیوقوف	لوگوں میں سے	کس نے	پھیر دیا انہیں (کعبہ کی طرف)	سے

اب بیوقوف لوگ کہیں گے، ان مسلمانوں کو ان کے اس قبلے سے کس نے پھیر دیا

قِبْلَتِهِمُ الَّتِیْ كَانُوْا عَلَیْهَا ؕ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ

قِبْلَتِهِمُ	الَّتِیْ	كَانُوْا	عَلَیْهَا	قُلْ	لِّلّٰهِ	الْمَشْرِقُ
ان کے قبلے (بیت المقدس)	جو	وہ تھے	اس پر (جس پر)	تم کہو	اللہ کے لئے (ہے)	مشرق

جس پر یہ پہلے تھے؟ تم فرمادو: مشرق و مغرب سب اللہ

امتِ مصطفی کا مقام: یہ امت بہترین امت ہے اور قیامت میں لوگوں پر گواہ ہوگی

وَ الْمَغْرِبُ ؕ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۱۴۲﴾ وَ

وَ	الْمَغْرِبُ	یَهْدِیْ	مَنْ	یَّشَآءُ	اِلٰى	صِرَاطٍ	مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۱۴۲﴾	وَ
اور	مغرب	ہدایت دیتا ہے	جسے	وہ چاہے	کی طرف	راستے	سیدھے	اور

ہی کا ہے، وہ جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دیتا ہے ○ اور

كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَ

كَذٰلِكَ	جَعَلْنٰكُمْ	اُمَّةً	وَّسَطًا	لِّتَكُوْنُوْا	شُهَدَآءَ	عَلَى النَّاسِ	وَ
اسی طرح	ہم نے بنایا تمہیں	امت	درمیانی، بہترین	تاکہ تم ہو	گواہ	لوگوں پر	اور

اسی طرح ہم نے تمہیں بہترین امت بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور

تحویلِ قبلہ کی ایک حکمت مومن و کافر میں فرق ظاہر کرنا

یَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْكُمْ شَهِیْدًا ؕ وَ مَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِیْ كُنْتَ

یَكُوْنَ	الرَّسُوْلُ	عَلَیْكُمْ	شَهِیْدًا	وَ	مَا جَعَلْنَا	الْقِبْلَةَ	الَّتِیْ	كُنْتَ
ہوں گے	(یہ) رسول	تم پر	گواہ، نگہبان	اور	ہم نے نہیں بنایا	قبلہ	وہ جو	تم تھے

یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ ہوں اور اے حبیب! تم پہلے جس قبلہ پر تھے ہم نے وہ

[1] ... اس آیت میں بیت المقدس کے بعد خانہ کعبہ کو قبلہ بنائے جانے پر اعتراض کرنے والوں کو بے وقوف کہا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص دینی مسائل کی حکمتیں نہ سمجھے بلکہ ان پر بے جا اعتراض کرے وہ احمق اور بے وقوف ہے اگرچہ دنیا کے کاموں میں وہ کتنا ہی چالاک ہو۔

عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ

مِمَّنْ	الرَّسُوْلَ	يَّتَّبِعُ	مَنْ	لِنَعْلَمَ [1]	اِلَّا	عَلَيْهَآ
سے کون	رسول (کی)	پیروی کرتا ہے	کون	تاکہ، اس لئے کہ ہم دیکھیں	مگر	اس پر (جس پر)

اسی لئے مقرر کیا تھا کہ دیکھیں کون رسول کی پیروی کرتا ہے اور کون

يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ؕ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى

يَّنْقَلِبُ	عَلٰى	عَقِبَيْهِ	وَ	اِنْ	كَانَتْ	لَكَبِيْرَةً [2]	اِلَّا	عَلَى
پھر جاتا ہے	پر	اپنی ایڑیوں	اور	بیشک	وہ (قبلہ کی تبدیلی) تھی	ضرور بڑی، بھاری	مگر	پر

الٹے پاؤں پھر جاتا ہے اور بیشک وہ لوگ جنہیں اللہ نے ہدایت دی تھی ان کے علاوہ (لوگوں) پر

الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ

الَّذِيْنَ	هَدَى	اللّٰهُ	وَ	مَا كَانَ	اللّٰهُ	لِيُضِيْعَ
ان لوگوں کے جنہیں	ہدایت دی	اللہ (نے)	اور	نہیں ہے	اللہ (کی شان)	وہ ضائع کردے

یہ بہت بھاری تھی اور اللہ کی یہ شان نہیں کہ تمہارا ایمان

اِيْمَانَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴۳﴾

اِيْمَانَكُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	بِالنَّاسِ	لَرَءُوْفٌ	رَّحِيْمٌ ﴿۱۴۳﴾
تمہارا ایمان	بیشک	اللہ	لوگوں پر	ضرور بہت مہربان	رحم فرمانے والا

ضائع کردے بیشک اللہ لوگوں پر بہت مہربان، رحم والا ہے ○

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِى السَّمَآءِ ۚ

قَدْ	نَرٰى	تَقَلُّبَ	وَجْهِكَ	فِى السَّمَآءِ
تحقیق، بیشک	ہم دیکھ رہے ہیں	بار بار پھرنا، اٹھنا	تمہارے چہرے (کا)	آسمان میں (کی طرف)

ہم تمہارے چہرے کا آسمان کی طرف بار بار اٹھنا دیکھ رہے ہیں

[1] ۔۔۔ علم کے معنی "جاننا" ہے، لیکن جہاں آیت میں مستقبل کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے لئے یہ الفاظ ہوں وہاں اس کا معنی "اللہ تعالیٰ کا لوگوں کے سامنے اس کی جانچ پرکھ فرمانا" یا "ان کے سامنے ممتاز و نمایاں اور فرق ظاہر کردینا" ہوتا ہے۔

[2] ۔۔۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم معلوم ہونے کے بعد قبول کرنے سے دل میں تنگی محسوس کرنا منافقت کی علامت ہے۔

فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۪ فَوَلِّ وَجْهَكَ

فَلَنُوَلِّیَنَّكَ	قِبْلَةً	تَرْضٰىهَا (1)	فَوَلِّ	وَجْهَكَ
تو ضرور ہم پھیر دیں گے تمہیں	(اس) قبلہ (کی طرف)	تم پسند کرتے ہو اسے (جسے)	پس پھیر دو	اپنا چہرہ

تو ضرور ہم تمہیں اس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس میں تمہاری خوشی ہے تو ابھی اپنا چہرہ

شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَیْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ

شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	وَ	حَیْثُ مَا	كُنْتُمْ	فَوَلُّوْا	وُجُوْهَكُمْ
مسجد حرام کی طرف	اور	جہاں کہیں	تم ہو (اے مسلمانو)	تو پھیر لو	اپنے چہرے

مسجد حرام کی طرف پھیر دو اور اے مسلمانو! تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ

شَطْرَهٗ ؕ وَ اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَیَعْلَمُوْنَ

شَطْرَهٗ	وَ	اِنَّ	الَّذِیْنَ	اُوْتُوا	الْكِتٰبَ	لَیَعْلَمُوْنَ (2)
اس کی طرف	اور	بیشک	وہ لوگ جو (جنہیں)	دی گئی	کتاب	ضرور جانتے ہیں

اسی کی طرف کرلو اور بیشک وہ لوگ جنہیں کتاب عطا کی گئی ہے وہ ضرور جانتے

اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ

اَنَّهُ	الْحَقُّ	مِنْ	رَّبِّهِمْ	وَ	مَا	اللّٰهُ	بِغَافِلٍ
کہ وہ (تبدیلیِ قبلہ)	حق (ہے)	کی طرف سے	ان کے رب	اور	نہیں	اللہ	غافل

کہ یہ تبدیلی ان کے رب کی طرف سے حق ہے اور اللہ ان کے

عَمَّا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَلَىِٕنْ اَتَیْتَ الَّذِیْنَ

عَمَّا	یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۴﴾	وَ	لَىِٕنْ	اَتَیْتَ	الَّذِیْنَ
(اس) سے جو	وہ عمل کرتے ہیں	اور	ضرور اگر	تم آؤ	(پاس) ان لوگوں کے جو (جنہیں)

اعمال سے بے خبر نہیں ○ اور اگر تم ان کتابیوں کے پاس

اہل کتاب کو قبلہ تبدیل ہونے کی حقانیت پہلے سے معلوم تھی

تبدیلی قبلہ کے متعلق اہل کتاب کے ایک فریق کی ہٹ دھرمی اور اہل کتاب کا ایک دوسرے کے قبلہ کی پیروی نہ کرنا

(1) ... اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا بہت پسند ہے اور اللہ تعالیٰ ان کی رضا کو پورا فرماتا ہے۔

(2) ... اہل کتاب جانتے تھے کہ قبلہ کی یہ تبدیلی اللہ تعالیٰ کی طرف سے حق ہے کیونکہ ان کی کتابوں میں حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ وصف بھی مذکور تھا اور ان کے انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے آپ کی یہ نشانی بھی بتائی تھی کہ آپ بیت المقدس سے کعبہ کی طرف پھریں گے۔

اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَا

وَمَآ	وَ	قِبْلَتَكَ	مَّا تَبِعُوْا [1]	بِكُلِّ اٰيَةٍ	الْكِتٰبَ	اُوْتُوا
نہ	اور	تمہارے قبلے (کی)	وہ پیروی نہیں کریں گے	ہر نشانی کے ساتھ	کتاب	دی گئی

ہر نشانی لے آؤ تو بھی وہ تمہارے قبلہ کی پیروی نہ کریں گے اور نہ

اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ

بِتَابِعٍ	بَعْضُهُمْ	مَا	وَ	قِبْلَتَهُمْ	بِتَابِعٍ	اَنْتَ
پیروی کرنے والے	ان کے بعض	نہیں	اور	ان کے قبلہ (کی)	پیروی کرنے والے ہو	تم

تم ان کے قبلہ کی پیروی کرو اور وہ آپس میں بھی ایک دوسرے کے قبلہ کے تابع

قِبْلَةَ بَعْضٍ ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْۢ

مِّنْ	اَهْوَآءَهُمْ	اتَّبَعْتَ [2]	لَئِنِ	وَ	قِبْلَةَ بَعْضٍ
سے	ان کی خواہشات (کی)	تو نے پیروی کی (اے سننے والے)	ضرور اگر	اور	بعض کے قبلہ (کی)

نہیں ہیں اور (اے سننے والے!) اگر تیرے پاس

بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ

لَّمِنَ	اِذًا	اِنَّكَ	الْعِلْمِ	مِنَ	جَآءَكَ	مَا	بَعْدِ
ضرور سے	اس وقت (ہوگا)	بیشک تو	علم	سے	آیا تیرے پاس	جو	بعد

علم آجانے کے بعد تو ان کی خواہشوں پر چلا تو اس وقت تو ضرور

الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٤٥﴾ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا

وقف لازم

كَمَا	يَعْرِفُوْنَهٗ	الْكِتٰبَ	اٰتَيْنٰهُمُ	اَلَّذِيْنَ	الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٤٥﴾
جیسے	وہ پہچانتے ہیں اسے (نبی کو)	کتاب	ہم نے دی انہیں	وہ لوگ جو (جنہیں)	ظلم کرنے والوں

زیادتی کرنے والا ہوگا ○ وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی ہے وہ اس نبی کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے

1 ۔۔۔ دلائل کے باوجود اہل کتاب کا مسلمانوں کے قبلہ کی پیروی نہ کرنے کی وجہ ان کا حسد تھا کہ بنی اسرائیل سے نبوت منتقل ہوگئی، معلوم ہوا کہ حسد بہت بری صفت ہے کہ آدمی کو حق قبول کرنے سے روک دیتی ہے۔ 2 ۔۔۔ یہاں خطاب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے نہیں بلکہ اس آیت کو سننے والے ہر مخاطب سے ہے یا پھر بظاہر خطاب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے ہے اور مراد آپ کی امت ہے کیونکہ آپ اہل کتاب کی خواہشات کی پیروی نہیں کرسکتے۔

يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ؕ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ

يَعْرِفُوْنَ	اَبْنَآءَهُمْ	وَ	اِنَّ	فَرِيْقًا	مِّنْهُمْ	لَيَكْتُمُوْنَ	الْحَقَّ
پہچانتے ہیں	اپنے بیٹے	اور	بیشک	ایک گروہ	ان میں سے	ضرور وہ چھپاتے ہیں	حق

وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں اور بیشک ان میں ایک گروہ جان بوجھ کر

قبلہ کی تبدیلی اور احکامِ الٰہی میں شک کرنے کی ممانعت

وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿١٤٦﴾ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ

وَ	هُمْ	يَعْلَمُوْنَ ﴿١٤٦﴾	اَلْحَقُّ	مِنْ	رَّبِّكَ	فَلَا تَكُوْنَنَّ [1]
اور (حالانکہ)	وہ	جانتے ہیں	حق (وہی ہے جو)	کی طرف سے	تیرے رب	تو تم ہرگز نہ ہونا

حق چھپاتے ہیں ○ (اے سننے والے!) حق وہی ہے جو تیرے رب کی طرف سے ہو۔ پس تو ہرگز

مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿١٤٧﴾ وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا

مِنَ	الْمُمْتَرِيْنَ ﴿١٤٧﴾	وَ	لِكُلٍّ	وِّجْهَةٌ	هُوَ	مُوَلِّيْهَا
سے	شک کرنے والوں	اور	ہر ایک کے لئے	ایک سمت (ہے)	وہ	اس کی طرف منہ کرنے والا

شک کرنے والوں میں سے نہ ہونا ○ اور ہر ایک کے لئے توجہ کی ایک سمت ہے جس کی طرف وہ منہ کرتا ہے

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ؕ

فَاسْتَبِقُوا	الْخَيْرٰتِ [2]	اَيْنَ مَا	تَكُوْنُوْا	يَاْتِ بِكُمُ	اللّٰهُ	جَمِيْعًا
تو تم آگے نکل جاؤ	نیکیوں (میں)	جہاں کہیں	تم ہوگے	لے آئے گا تمہیں	اللہ	اکٹھا

تو تم نیکیوں میں آگے نکل جاؤ۔ تم جہاں کہیں بھی ہوگے اللہ تم سب کو اکٹھا کر لائے گا۔

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٤٨﴾ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ

اِنَّ	اللّٰهَ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيْرٌ ﴿١٤٨﴾	وَ	مِنْ حَيْثُ	خَرَجْتَ	فَوَلِّ
بیشک	اللہ	ہر چیز پر	قدرت رکھنے والا (ہے)	اور	جہاں سے	تم نکلو	تو پھیر لو

بیشک اللہ ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے ○ اور (اے حبیب!) تم جہاں سے آؤ

(1)…یہاں خطاب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے نہیں بلکہ اس آیت کو سننے والے ہر مخاطب سے ہے یا یہاں بھی بظاہر خطاب نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ہے لیکن مراد آپ کی امت ہے کیونکہ آپ حکمِ الٰہی میں شک نہیں کرسکتے۔ (2)…یہاں آیت میں یہ بات سمجھائی گئی ہے کہ مال و دولت، عہدہ و منصب، شہرت و مقبولیت اور دنیاداری ایسی چیز نہیں کہ اس میں ایک دوسرے سے مقابلہ کیا جائے کیونکہ یہ سب فانی ہیں، جبکہ باقی رہنے والی اور مقابلے کے قابل چیزیں تو نیکی، عبادت اور بھلائی کے کام ہیں۔

سفر و حضر ہر جگہ نماز میں خانہ کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم

وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَاِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ؕ

رَّبِّكَ	مِنْ	لَلْحَقُّ	اِنَّهٗ	وَ	شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	وَجْهَكَ
تیرے رب	کی طرف سے	ضرور حق (ہے)	بیشک وہ	اور	مسجد حرام کی طرف	اپنا چہرہ

اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کرو اور بیشک یہ یقیناً تمہارے رب کی طرف سے حق ہے

وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۹﴾ وَمِنْ حَیْثُ خَرَجْتَ

خَرَجْتَ	مِنْ حَیْثُ	وَ	تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۹﴾	عَمَّا	بِغَافِلٍ	اللّٰهُ	مَا	وَ
تم نکلو	جہاں سے	اور	تم عمل کرتے ہو	(اس) سے جو	غافل، بے خبر	اللہ	نہیں	اور

اور اللہ تمہارے کاموں سے غافل نہیں ۞ اور اے حبیب! تم جہاں سے آؤ

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَیْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا

فَوَلُّوْا	كُنْتُمْ	حَیْثُ مَا	وَ	شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	وَجْهَكَ	فَوَلِّ
تو پھیر لو	تم ہو	جہاں کہیں	اور	مسجد حرام کی طرف	اپنا چہرہ	تو پھیر لو

اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کرو اور اے مسلمانو! تم جہاں کہیں ہو

معترضین سے نہ ڈرنے اور صرف اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا حکم اور نماز میں خانہ کعبہ کی طرف منہ کرنے کی مزید حکمتیں

وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ۙ لِئَلَّا یَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَیْكُمْ حُجَّةٌ ۗ اِلَّا

اِلَّا	حُجَّةٌ	عَلَیْكُمْ	لِلنَّاسِ	لِئَلَّا یَكُوْنَ	شَطْرَهٗ	وُجُوْهَكُمْ
مگر	کوئی حجت، دلیل	تم پر	لوگوں کے لئے	تاکہ نہ ہو، نہ رہے	اس کی طرف	اپنے چہرے

اپنا منہ اسی کی طرف کرو تاکہ لوگوں کو تم پر کوئی حجت نہ رہے مگر

الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ ۗ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِیْ ۗ وَ

وَ	اخْشَوْنِیْ (1)	وَ	فَلَا تَخْشَوْهُمْ	مِنْهُمْ	ظَلَمُوْا	الَّذِیْنَ
اور	ڈرو مجھ سے	اور	تو نہ ڈرو ان سے	ان میں سے	ظلم کیا	وہ لوگ جو (جنہوں نے)

جو اُن میں سے ناانصافی کریں تو ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو اور

(1)...اللہ تعالیٰ کا خوف ہر دوسرے خوف پر غالب ہونا چاہئے اور اس کی رضا طلبی مخلوق کی خوشنودی پر غالب ہونی چاہئے۔

لِاُتِمَّ نِعْمَتِیْ عَلَیْكُمْ وَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ كَمَاۤ

لِاُتِمَّ	نِعْمَتِیْ	عَلَیْكُمْ	وَ	لَعَلَّكُمْ	تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾	كَمَاۤ
تاکہ میں مکمل کردوں	اپنی نعمت، احسان	تم پر	اور	تاکہ تم	تم ہدایت پاؤ	جس طرح

تاکہ میں اپنی نعمت تم پر مکمل کردوں اور تاکہ تم ہدایت پاؤ○ جیساکہ

اَرْسَلْنَا فِیْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ یَتْلُوْا عَلَیْكُمْ اٰیٰتِنَا وَ

اَرْسَلْنَا	فِیْكُمْ	رَسُوْلًا	مِّنْكُمْ	یَتْلُوْا	عَلَیْكُمْ	اٰیٰتِنَا	وَ
ہم نے بھیجا	تم میں	ایک رسول	تم میں سے	وہ تلاوت کرتا ہے	تم پر	ہماری آیتیں	اور

ہم نے تمہارے درمیان تم میں سے ایک رسول بھیجا جو تم پر ہماری آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور

یُزَكِّیْكُمْ وَ یُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ

یُزَكِّیْكُمْ	وَ	یُعَلِّمُكُمُ	الْكِتٰبَ	وَ	الْحِكْمَةَ	وَ
پاک کرتا ہے تمہیں	اور	سکھاتا ہے تمہیں	کتاب	اور	حکمت، پختہ علم	اور

تمہیں پاک کرتا اور تمہیں کتاب اور پختہ علم سکھاتا ہے اور

یُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ فَاذْكُرُوْنِیْۤ اَذْكُرْكُمْ وَ

یُعَلِّمُكُمْ	مَّا	لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ (1)	فَاذْكُرُوْنِیْۤ	اَذْكُرْكُمْ	وَ
سکھاتا ہے تمہیں	وہ جو	تم نہیں جانتے تھے	تو تم یاد کرو مجھے	میں یاد کروں گا تمہیں	اور

تمہیں وہ تعلیم فرماتا ہے جو تمہیں معلوم نہیں تھا○ تو تم مجھے یاد کرو، میں تمہیں یاد کروں گا اور

اشْكُرُوْا لِیْ وَ لَا تَكْفُرُوْنِ ﴿۱۵۲﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا

اشْكُرُوْا	لِیْ	وَ	لَا تَكْفُرُوْنِ ﴿۱۵۲﴾ (2)	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوا	اسْتَعِیْنُوْا
شکر ادا کرو	میرا	اور	ناشکری نہ کرو میری	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	مدد طلب کرو

میرا شکر ادا کرو اور میری ناشکری نہ کرو○ اے ایمان والو!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کا مقصد لوگوں کے سامنے آیاتِ الٰہی کی تلاوت، انہیں پاک کرنا اور کتاب و حکمت سکھانا وغیرہ

اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کی نعمتوں پر شکر کرنے اور ناشکری سے بچنے کا حکم

صبر اور نماز سے مدد طلب کرنے کا حکم اور صبر والوں کی فضیلت

(1) حقیقت یہ ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم صرف ظاہری مضامین قرآن اور اللہ تعالیٰ کے احکام ہی نہیں بلکہ رشد و ہدایت، صلاح و فلاح اور علم و حکمت کی بے شمار باتیں سکھاتے ہیں کیونکہ آپ اولین و آخرین کے علوم کے جامع ہیں۔

(2) جب کفر کا لفظ شکر کے مقابلے میں آئے تو اس کا معنی ناشکری اور جب اسلام یا ایمان کے مقابل ہو تو اس کا معنی بے ایمانی ہوتا ہے۔ یہاں آیت میں کفر سے مراد ناشکری ہے۔

بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۵۳﴾ وَ لَا تَقُوْلُوْا

بِالصَّبْرِ	وَ	الصَّلٰوةِ (1)	اِنَّ	اللّٰهَ	مَعَ	الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۵۳﴾	وَ	لَا تَقُوْلُوْا
صبر سے	اور	نماز (سے)	بیشک	اللہ	ساتھ (ہے)	صبر کرنے والوں (کے)	اور	تم نہ کہو

صبر اور نماز سے مدد مانگو، بیشک اللہ صابروں کے ساتھ ہے ○ اور جو

لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّ لٰكِنْ

لِمَنْ	یُّقْتَلُ	فِیْ	سَبِیْلِ اللّٰهِ	اَمْوَاتٌ	بَلْ	اَحْیَآءٌ (2)	وَ	لٰكِنْ
(اس) کے لئے جو	قتل کیا جاتا ہے	میں	اللہ کی راہ	مردے	بلکہ	(وہ) زندہ ہیں	اور	لیکن

اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن

لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَ

لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵۴﴾	وَ	لَنَبْلُوَنَّكُمْ	بِشَیْءٍ	مِّنَ	الْخَوْفِ	وَ
تمہیں شعور نہیں	اور	ضرور ہم آزمائیں گے تمہیں	کسی چیز کے ساتھ، کچھ	سے	خوف	اور

تمہیں اس کا شعور نہیں ○ اور ہم ضرور تمہیں کچھ ڈر اور

الْجُوْعِ وَ نَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ ؕ وَ

الْجُوْعِ	وَ	نَقْصٍ	مِّنَ	الْاَمْوَالِ	وَ	الْاَنْفُسِ	وَ	الثَّمَرٰتِ	وَ
بھوک	اور	کمی، نقصان	سے	مالوں	اور	جانوں	اور	پھلوں (کی)	اور

بھوک سے اور کچھ مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے آزمائیں گے اور

بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۵۵﴾ الَّذِیْنَ اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ ۙ قَالُوْۤا

بَشِّرِ	الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۵۵﴾	الَّذِیْنَ	اِذَاۤ	اَصَابَتْهُمْ	مُّصِیْبَةٌ	قَالُوْۤا
خوشخبری دو	صبر کرنے والوں (کو)	وہ لوگ جو	جب	پہنچتی ہے انہیں	کوئی مصیبت	کہتے ہیں

صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنادو ○ وہ لوگ کہ جب ان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں:

1 ... غیر خدا سے مدد طلب کرنا شرک نہیں ہے۔ اس موضوع کی مزید تفصیل تفسیر صراط الجنان ج1، ص247 پر ملاحظہ فرمائیں۔

2 ... شہید حقیقی طور پر زندہ ہیں لیکن ان کی حیات کیسی ہے اس کا ہمیں شعور نہیں، اسی لئے دنیوی معاملات کے اعتبار سے ان پر عام میت کی طرح شرعی احکام جاری ہوتے ہیں۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّآ إِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ أُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ

إِنَّا	لِلّٰهِ	وَ	إِنَّآ	إِلَيْهِ	رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۶﴾	أُولٰٓئِكَ	عَلَيْهِمْ
بیشک ہم	اللہ کے لئے	اور	بیشک ہم	اس کی طرف	لوٹنے والے (ہیں)	یہ لوگ	ان پر

ہم اللہ ہی کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں ○ یہ وہ لوگ ہیں جن پر

صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۫ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۷﴾

صَلَوٰتٌ	مِّنْ	رَّبِّهِمْ	وَ	رَحْمَةٌ	وَ	أُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْمُهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۷﴾
درود	کی طرف سے	ان کے رب	اور	رحمت	اور	یہ لوگ	وہ	ہدایت پائے ہوئے

ان کے رب کی طرف سے درود ہیں اور رحمت اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں ○

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ

إِنَّ	الصَّفَا	وَ	الْمَرْوَةَ	مِنْ	شَعَآئِرِ اللّٰهِ (1)	فَمَنْ	حَجَّ	الْبَيْتَ
بیشک	صفا	اور	مروہ	سے	اللہ کی نشانیوں	تو جو	حج کرے	گھر (بیتُ اللہ کا)

بیشک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں تو جو اس گھر کا حج

أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ۭ

أَوِ	اعْتَمَرَ	فَلَا	جُنَاحَ	عَلَيْهِ	أَنْ	يَّطَّوَّفَ	بِهِمَا
یا	عمرہ کرے	تو نہیں	گناہ	اس پر	کہ	چکر لگائے	ان دونوں کا

یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے چکر لگائے

وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَإِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ

وَ	مَنْ	تَطَوَّعَ	خَيْرًا	فَإِنَّ	اللّٰهَ	شَاكِرٌ
اور	جو	اپنی طرف سے کرے	کوئی نیک کام	تو بیشک	اللہ	شکر قبول فرمانے والا، نیکی کا بدلہ دینے والا

اور جو کوئی اپنی طرف سے بھلائی کرے تو بیشک اللہ نیکی کا بدلہ دینے والا،

صفا اور مروہ پہاڑوں کی عظمت اور ان سے متعلق مسلمانوں کے ایک شبہ کا جواب

(1) صفا اور مروہ پہاڑ کو یہ عظمت حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نسبت کی برکت سے حاصل ہوئی، اس سے معلوم ہوا کہ صالحین سے نسبت رکھنے والی چیز عظمت والی ہو جاتی ہے۔

عَلِیْمٌ ﴿۱۵۸﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یَكْتُمُوْنَ مَاۤ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ

عَلِیْمٌ ﴿۱۵۸﴾	اِنَّ	الَّذِیْنَ	یَكْتُمُوْنَ (1)	مَاۤ	اَنْزَلْنَا	مِنَ	الْبَیِّنٰتِ
علم والا	بیشک	وہ لوگ جو	چھپاتے ہیں	وہ جو	ہم نے نازل کیا، اتارا	سے	روشن نشانیوں

خبردار ہے ○ بیشک وہ لوگ جو ہماری اتاری ہوئی روشن باتوں

وَ الْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَیَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِی الْكِتٰبِۙ

وَ	الْهُدٰى	مِنْ	بَعْدِ	مَا	بَیَّنّٰهُ	لِلنَّاسِ	فِی الْكِتٰبِ
اور	ہدایت، رہنمائی	سے	بعد	جو	ہم نے بیان کر دیا اسے	لوگوں کے لئے	کتاب میں

اور ہدایت کو چھپاتے ہیں حالانکہ ہم نے اسے لوگوں کے لئے کتاب میں واضح فرما دیا ہے

اُولٰٓىٕكَ یَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَ یَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ۙ اِلَّا

اُولٰٓىٕكَ	یَلْعَنُهُمُ	اللّٰهُ	وَ	یَلْعَنُهُمُ	اللّٰعِنُوْنَ ﴿۱۵۹﴾	اِلَّا
یہ لوگ	لعنت فرماتا ہے ان پر	اللہ	اور	لعنت کرتے ہیں ان پر	لعنت کرنے والے	مگر

تو ان پر اللہ لعنت فرماتا ہے اور لعنت کرنے والے ان پر لعنت کرتے ہیں ○ مگر

الَّذِیْنَ تَابُوْا وَ اَصْلَحُوْا وَ بَیَّنُوْا فَاُولٰٓىٕكَ

الَّذِیْنَ	تَابُوْا	وَ	اَصْلَحُوْا	وَ	بَیَّنُوْا	فَاُولٰٓىٕكَ
وہ لوگ جو	توبہ کریں	اور	اپنی اصلاح کر لیں	اور	بیان کر دیں، ظاہر کر دیں	تو یہ لوگ

وہ لوگ جو توبہ کریں اور اصلاح کر لیں اور (چھپی ہوئی باتوں کو) ظاہر کر دیں تو

اَتُوْبُ عَلَیْهِمْۚ وَ اَنَا التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۶۰﴾ اِنَّ

اَتُوْبُ عَلَیْهِمْ	وَ	اَنَا	التَّوَّابُ	الرَّحِیْمُ ﴿۱۶۰﴾	اِنَّ
میں توبہ قبول کروں گا ان کی	اور	میں	بہت توبہ قبول کرنے والا	مہربان	بیشک

میں ان کی توبہ قبول فرماؤں گا اور میں ہی بڑا توبہ قبول فرمانے والا مہربان ہوں ○ بیشک

(1) ـــ دینی مسائل کو چھپانا گناہ ہے اس طرح کہ ضرورت کے وقت بتائے نہ جائیں یا اس طرح کہ غلط بتائے جائیں بلکہ غلط بتانے پر تو بہت سخت وعیدیں ہیں۔ فی زمانہ غلط مسائل بیان کرنے والوں اور قرآن و حدیث کی غلط تشریحات و توضیحات کرنے والوں کی کمی نہیں اور یہ سب مذکورہ آیت کی وعید میں داخل ہیں۔

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ

اَلَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	وَ	مَاتُوْا	وَ	هُمْ	كُفَّارٌ [1]	اُولٰٓئِكَ
وہ لوگ جو (جنہوں نے)	کفر کیا	اور	مر گئے	اور (حالانکہ)	وہ	کافر (تھے)	یہ لوگ

بیشک وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور کافر ہی مرے

عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۶۱﴾ خٰلِدِيْنَ

عَلَيْهِمْ	لَعْنَةُ اللّٰهِ	وَ	الْمَلٰٓئِكَةِ	وَ	النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۶۱﴾ [2]	خٰلِدِيْنَ
ان پر	اللہ کی لعنت	اور	فرشتوں	اور	تمام لوگوں (کی)	ہمیشہ رہنے والے

ان پر اللہ اور فرشتوں اور انسانوں کی، سب کی لعنت ہے ○ وہ ہمیشہ

فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ

فِيْهَا	لَا يُخَفَّفُ	عَنْهُمُ	الْعَذَابُ	وَ	لَا	هُمْ
اس (لعنت یا جہنم) میں	نہیں ہلکا کیا جائے گا	ان سے	عذاب	اور	نہ	انہیں

اس میں رہیں گے، ان پر سے عذاب ہلکا نہ کیا جائے گا اور نہ انہیں

يُنْظَرُوْنَ ﴿۱۶۲﴾ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

يُنْظَرُوْنَ ﴿۱۶۲﴾	وَ	اِلٰهُكُمْ	اِلٰهٌ وَّاحِدٌ	لَآ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ
مہلت دی جائے گی	اور	تمہارا معبود	ایک معبود (ہے)	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہ (وہی)

مہلت دی جائے گی ○ اور تمہارا معبود ایک معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں،

اللہ تعالیٰ ہی اکیلا معبود ہے

الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۶۳﴾ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ

الرَّحْمٰنُ	الرَّحِيْمُ ﴿۱۶۳﴾	اِنَّ	فِيْ	خَلْقِ السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضِ	وَ
بہت رحمت والا	مہربان	بیشک	میں	آسمانوں کو پیدا کرنے	اور	زمین (کو)	اور

بڑی رحمت والا، مہربان ہے ○ بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور

[1] ـــ کفار کافر کی جمع ہے۔

[2] ـــ مرتے وقت ایمان کی دولت سے محروم رہ جانا سب سے بڑی بدبختی ہے اور اس وقت ایمان کا سلامت رہ جانا بہت بڑی سعادت ہے، لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اگرچہ کتنا ہی نیک و پارسا عبادت گزار اور پرہیزگار کیوں نہ ہو اپنے برے خاتمے سے ڈرتا رہے۔

اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِیْ تَجْرِیْ

اخْتِلَافِ الَّیْلِ [1]	وَ	النَّهَارِ	وَ	الْفُلْكِ	الَّتِیْ	تَجْرِیْ
رات کی تبدیلی، بدلنے	اور	دن (کی تبدیلی میں)	اور	کشتی (میں)	جو	چلتی ہے

رات اور دن کی تبدیلی میں اور کشتی میں جو

فِی الْبَحْرِ بِمَا یَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ

فِی الْبَحْرِ	بِمَا	یَنْفَعُ	النَّاسَ	وَ	مَآ
دریا، سمندر میں	(اس سامان کے) ساتھ جو	فائدہ دیتا ہے	لوگوں (کو)	اور	(اس میں) جو

دریا میں لوگوں کے فائدے لے کر چلتی ہے اور اس پانی میں جو

اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْیَا

اَنْزَلَ	اللّٰهُ	مِنَ	السَّمَآءِ	مِنْ	مَّآءٍ	فَاَحْیَا
نازل کیا، اتارا	اللہ (نے)	سے	آسمان	سے	پانی	پھر زندہ کی

اللہ نے آسمان سے اتارا پھر اس کے ساتھ

بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِیْهَا

بِهِ	الْاَرْضَ	بَعْدَ مَوْتِهَا	وَ	بَثَّ	فِیْهَا
اس کے ساتھ	زمین	اس کی موت کے بعد	اور	اس نے پھیلائے	اس (زمین) میں

مردہ زمین کو زندگی بخشی اور زمین میں

مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ وَّتَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ وَ

مِنْ	كُلِّ دَآبَّةٍ	وَّ	تَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ	وَ
سے	ہر، تمام (قسم کے) جانور	اور	ہواؤں کو پھیرنے، ہواؤں کی گردش (میں)	اور

ہر قسم کے جانور پھیلائے اور ہواؤں کی گردش اور

[1] اس آیت میں بیان کی گئی چیزوں میں ہر ایک پر جداگانہ غور و فکر کریں تو اللہ تعالیٰ کی قدرت کے ایسے حیرت انگیز کرشمے نظر آتے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

مشرکوں کی اپنے باطل معبودوں سے محبت کا حال

مومنوں کی اللہ تعالیٰ سے محبت

مشرکوں کے لئے وعید

السَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ

السَّحَابِ	الْمُسَخَّرِ	بَيْنَ	السَّمَآءِ	وَ	الْاَرْضِ	لَاٰيٰتٍ
(اس) بادل (میں جو)	حکم کا پابند ہے	درمیان	آسمان	اور	زمین (کے)	ضرور نشانیاں (ہیں)

وہ بادل جو آسمان اور زمین کے درمیان حکم کے پابند ہیں ان سب میں یقیناً

لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ

لِقَوْمٍ	يَّعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ [1]	وَ	مِنَ	النَّاسِ	مَنْ	يَّتَّخِذُ
(اس) قوم کے لئے (جو)	عقل رکھتے ہیں	اور	سے	لوگوں	جو	بنالیتا ہے، اختیار کرلیتا ہے

عقلمندوں کے لئے نشانیاں ہیں ○ اور کچھ لوگ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَ

مِنْ	دُوْنِ اللّٰهِ	اَنْدَادًا	يُّحِبُّوْنَهُمْ		كَحُبِّ اللّٰهِ	وَ
سے	اللہ کے سوا	شریک	وہ محبت کرتے ہیں ان سے	اللہ کی محبت	جیسی، جیسے اللہ کی محبت	اور

اللہ کے سوا اور معبود بنالیتے ہیں انہیں اللہ کی طرح محبوب رکھتے ہیں اور

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَ لَوْ يَرَى

الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا	اَشَدُّ	حُبًّا	لِلّٰهِ	وَ	لَوْ	يَرَى
وہ لوگ جو	ایمان لائے	سب سے زیادہ، بڑھ کر کرنے والے	محبت	اللہ سے	اور	اگر	دیکھتے

ایمان والے سب سے زیادہ اللہ سے محبت کرتے ہیں اور اگر

الَّذِيْنَ ظَلَمُوْۤا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ

الَّذِيْنَ	ظَلَمُوْۤا	اِذْ	يَرَوْنَ	الْعَذَابَ	اَنَّ	الْقُوَّةَ
وہ لوگ جو (جنہوں نے)	ظلم کیا	جب	وہ دیکھیں گے	عذاب	کہ	طاقت

ظالم دیکھتے جب وہ عذاب کو آنکھوں سے دیکھیں گے کیونکہ تمام قوت

[1] ــــ سائنسی علوم بھی معرفتِ الٰہی کا ذریعہ بنتے ہیں۔ جتنا سائنسی علم زیادہ ہوگا اتنی ہی اللہ تعالیٰ کی عظمت و قدرت کی پہچان زیادہ ہوگی، لہٰذا اگر کوئی دینِ اسلام کی خدمت اور اللہ تعالیٰ کی معرفت کی نیت سے سائنسی علوم سیکھتا ہے تو یہ بھی عظیم عبادت ہوگی نیز اللہ تعالیٰ نے جو کائنات میں غور و فکر کا حکم دیا ہے یہ اس حکم کی تعمیل بھی قرار پائے گی۔

لِلّٰهِ جَمِیْعًا ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعَذَابِ ﴿۱۶۵﴾

لِلّٰهِ	جَمِیْعًا	وَّ	اَنَّ	اللّٰهَ	شَدِیْدُ الْعَذَابِ ﴿۱۶۵﴾
اللہ کے لئے (ہے)	ساری، تمام کی تمام	اور	بیشک	اللہ	سخت عذاب دینے والا (ہے)

اللہ ہی کی ہے اور اللہ سخت عذاب دینے والا ہے ○

اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِیْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِیْنَ

اِذْ	تَبَرَّاَ	الَّذِیْنَ	اتُّبِعُوْا	مِنَ	الَّذِیْنَ
جب	بیزار ہوں گے	وہ لوگ جو (جن کی)	پیروی کی گئی (پیشوا)	سے	وہ لوگ جو (جنہوں نے)

جب پیشوا اپنے پیروی کرنے والوں سے بیزار ہوں گے

اتَّبَعُوْا وَ رَاَوُا الْعَذَابَ وَ تَقَطَّعَتْ بِهِمُ

اتَّبَعُوْا	وَ	رَاَوُا	الْعَذَابَ	وَ	تَقَطَّعَتْ	بِهِمُ
پیروی کی	اور	وہ دیکھیں گے	عذاب	اور	کٹ جائیں گے	ان کے

اور عذاب دیکھیں گے اور ان کے سب رشتے ناتے کٹ

الْاَسْبَابُ ﴿۱۶۶﴾ وَ قَالَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ

الْاَسْبَابُ ﴿۱۶۶﴾ [1]	وَ	قَالَ	الَّذِیْنَ	اتَّبَعُوْا	لَوْ [2]	اَنَّ
سب اسباب، تمام تعلقات	اور	کہیں گے	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	پیروی کی	کاش	کہ

جائیں گے ○ اور پیروکار کہیں گے اگر

لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا

لَنَا	كَرَّةً	فَنَتَبَرَّاَ	مِنْهُمْ	كَمَا	تَبَرَّءُوْا
ہمارے لئے	ایک بار لوٹنا (ہوتا دنیا میں)	تو ہم بیزار ہو جاتے	ان سے	جیسے	وہ بیزار ہوئے

ہمیں ایک مرتبہ لوٹ کر جانا مل جائے تو ہم ان پیشواؤں سے ایسے ہی بیزار ہو جاتے جیسے یہ ہم سے

پیشوا کس طرح اپنے پیروکاروں سے بیزار ہوں گے

1. ــ یاد رہے کہ قیامت کے دن کفار کے رشتے تو ٹوٹ جائیں گے لیکن اولیاء و متقین اور صالحین کے ساتھ مسلمانوں کا دوستی کا رشتہ باقی رہے گا۔
2. ــ یاد رہے کہ ایمان اور اعمالِ صالحہ کی اصل حسرت تو کافر کو ہوگی لیکن مسلمانوں کو بھی نیکیوں کی کمی اور گناہوں میں ملوث ہونے پر حسرت ہوگی۔

مِنَّا ؕ كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ

حَسَرٰتٍ	اَعْمَالَهُمْ	اللّٰهُ	يُرِيْهِمُ	كَذٰلِكَ	مِنَّا
حسرتیں (شرمندگی کا باعث بناکر)	ان کے اعمال	اللہ	دکھائے گا انہیں	اسی طرح	ہم سے

بیزار ہوئے ہیں۔ اللہ اسی طرح انہیں ان کے اعمال ان پر حسرت بنا کر دکھائے گا

عَلَيْهِمْ ؕ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ﴿۱۶۷﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ

النَّاسُ	يٰۤاَيُّهَا	النَّارِ ﴿۱۶۷﴾	مِنَ	بِخٰرِجِيْنَ	هُمْ	مَا	وَ	عَلَيْهِمْ
لوگو	اے	آگ، جہنم	سے	نکلنے والے	وہ	نہیں	اور	ان پر

اور وہ دوزخ سے نکلنے والے نہیں ○ اے لوگو!

كُلُوْا مِمَّا فِى الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّلَا تَتَّبِعُوْا

لَا تَتَّبِعُوْا	وَّ	طَيِّبًا (2)	حَلٰلًا (1)	فِى الْاَرْضِ	مِمَّا	كُلُوْا
نہ پیروی کرو	اور	پاکیزہ	حلال	زمین میں (ہے)	(اس میں) سے جو	تم کھاؤ

جو کچھ زمین میں حلال پاکیزہ ہے اس میں سے کھاؤ اور

خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۶۸﴾ اِنَّمَا

اِنَّمَا	مُّبِيْنٌ ﴿۱۶۸﴾	عَدُوٌّ	لَكُمْ	اِنَّهٗ	خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ
صرف	کھلا، ظاہر	دشمن	تمہارے لئے	بیشک وہ	شیطان کے قدموں (راستوں کی)

شیطان کے راستوں پر نہ چلو، بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے ○ وہ تمہیں صرف

يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ

عَلَى اللّٰهِ	تَقُوْلُوْا	اَنْ	وَ	الْفَحْشَآءِ	وَ	بِالسُّوْٓءِ	يَاْمُرُكُمْ
اللہ پر (کے بارے)	تم کہو	(اس کا) کہ	اور	بے حیائی (کا)	اور	برائی، گناہ	وہ حکم دے گا تمہیں

برائی اور بے حیائی کا حکم دے گا اور یہ (حکم دے گا) کہ تم اللہ کے بارے میں وہ کچھ کہو

حلال اور پاکیزہ چیزیں کھانے کا حکم اور شیطان کے طریقوں پر چلنے سے ممانعت

شیطان کا کام برائی، بے حیائی اور اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے کا حکم دینا

(1) ...دینِ اسلام میں حلال کھانے اور حرام سے بچنے کی بہت زیادہ تاکید ہے، حرام روزی کما کر اور کھا کر کوئی شخص ہرگز متقی نہیں ہو سکتا۔ رشوت، سود، چوری، ڈکیتی، مال دبالینا سب اسی زمرے میں داخل ہیں۔ (2) ...حلال وطیب سے مراد وہ چیز ہے جو بذاتِ خود بھی حلال ہے جیسے بکرے کا گوشت، سبزی، دال وغیرہ اور جسے حاصل بھی جائز ذریعے سے ہو یعنی چوری، رشوت، ڈکیتی وغیرہ کے ذریعے نہ ہو۔

مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَاۤ اَنْزَلَ

مَا	لَا تَعْلَمُوْنَ	وَ	اِذَا	قِيْلَ	لَهُمُ	اتَّبِعُوْا	مَاۤ	اَنْزَلَ
وہ جو	تم نہیں جانتے	اور	جب	کہا جائے	ان سے	پیروی کرو	(اس کی) جو	نازل کیا، اتارا

جو خود تمہیں معلوم نہیں ○ اور جب ان سے کہا جائے کہ اس کی پیروی کرو جو اللہ نے

اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَاۤ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ

اللّٰهُ	قَالُوْا	بَلْ	نَتَّبِعُ	مَاۤ	اَلْفَيْنَا	عَلَيْهِ
اللہ (نے)	کہتے ہیں	(نہیں) بلکہ	ہم پیروی کریں گے	(اس کی) جو	ہم نے پایا	اس پر

نازل کیا ہے تو کہتے ہیں: بلکہ ہم تو اس کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے

اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْـًٔا وَّ

اٰبَآءَنَا	اَوَلَوْ	كَانَ	اٰبَآؤُهُمْ	لَا يَعْقِلُوْنَ	شَيْـًٔا	وَّ
ہمارے باپ دادا	کیا اگرچہ	ہوں	ان کے باپ دادا	عقل نہ رکھتے، نہ سمجھتے ہوں	کچھ	اور

اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔ کیا اگرچہ ان کے باپ دادا نہ کچھ عقل رکھتے ہوں

لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ وَ مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ

لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ [1]	وَ	مَثَلُ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	كَمَثَلِ
نہ ہدایت پاتے ہوں	اور	مثال	ان لوگوں کی جو (جنہوں نے)	کفر کیا	(اس شخص کی) مثال جیسی (ہے)

نہ وہ ہدایت یافتہ ہوں؟ ○ اور کافروں کی مثال اس شخص کی طرح ہے

الَّذِيْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّ نِدَآءً ؕ صُمٌّۢ بُكْمٌ

الَّذِيْ	يَنْعِقُ	بِمَا	لَا يَسْمَعُ	اِلَّا	دُعَآءً	وَّ	نِدَآءً	صُمٌّۢ	بُكْمٌ
جو	چلا کر پکارتا ہے	ساتھ جو (اسے جو)	نہیں سنتا	مگر	بلانا	اور	پکارنا	بہرے	گونگے

جو کسی ایسے کو پکارے جو خالی چیخ و پکار کے سوا کچھ نہیں سنتا۔ (یہ کفار) بہرے، گونگے،

[1] ۔۔۔ شریعت کے مقابلے میں باپ دادا کی پیروی کرنا حرام ہے۔ یونہی گناہ کے کاموں میں باپ دادا کی پیروی ناجائز ہے کہ بحکم حدیث اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے کام میں کسی کی اطاعت نہیں کی جاسکتی۔ ہمارے ہاں شادی مرگ اور دیگر کئی مواقع پر شریعت پر چلنے کا کہا جائے تو لوگ آگے سے یہی باپ دادا، خاندان اور برادری کے رسم و رواج کا عذر پیش کرتے ہیں، یہ عذر نہایت غلط ہے۔

حلال رزق کھانے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کا حکم

عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷۱﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ

عُمْیٌ (1)	فَهُمْ	لَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷۱﴾	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	كُلُوْا	مِنْ
اندھے (ہیں)	پس وہ	سمجھ نہیں رکھتے	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم کھاؤ	سے

اندھے ہیں تو یہ سمجھتے نہیں ○ اے ایمان والو! ہماری دی ہوئی

طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَ اشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ

طَیِّبٰتِ	مَا	رَزَقْنٰكُمْ	وَ	اشْكُرُوْا	لِلّٰهِ	اِنْ	كُنْتُمْ	اِیَّاهُ
پاکیزہ چیزیں	جو	ہم نے دیں تمہیں	اور	شکر ادا کرو	اللہ کا	اگر	تم ہو	اس کی (اسی کی)

ستھری چیزیں کھاؤ اور اللہ کا شکر ادا کرو اگر تم اسی کی

کھانے کی حرام چیزوں کا بیان اور شرعی مجبوری کے وقت انہیں کھانے کی رخصت کا بیان

تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۷۲﴾ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیْكُمُ الْمَیْتَةَ وَ الدَّمَ وَ لَحْمَ الْخِنْزِیْرِ

تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۷۲﴾	اِنَّمَا	حَرَّمَ	عَلَیْكُمُ	الْمَیْتَةَ	وَ	الدَّمَ	وَ	لَحْمَ الْخِنْزِیْرِ
عبادت کرتے	صرف	اس نے حرام کیا	تم پر	مردار	اور	خون	اور	خنزیر کا گوشت

عبادت کرتے ہو ○ اس نے تم پر صرف مردار اور خون اور سور کا گوشت

وَ مَاۤ اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ

وَ	مَاۤ	اُهِلَّ	بِهٖ	لِغَیْرِ اللّٰهِ (2)	فَمَنِ	اضْطُرَّ
اور	وہ جو	(ذبح کے وقت) پکارا جائے	اس پر	اللہ کے غیر (کا نام)	پس جو	مجبور ہو جائے

اور وہ جانور حرام کئے ہیں جس کے ذبح کے وقت غیرُ اللہ کا نام بلند کیا گیا تو جو مجبور ہو جائے

غَیْرَ بَاغٍ وَّ لَا عَادٍ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَیْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

غَیْرَ بَاغٍ	وَّ	لَا	عَادٍ	فَلَاۤ	اِثْمَ	عَلَیْهِ	اِنَّ	اللّٰهَ
نہ خواہش رکھنے والا	اور	نہ	حد سے بڑھنے والا (ہو)	تو نہیں	گناہ	اس پر	بیشک	اللہ

حالانکہ وہ نہ خواہش رکھنے والا ہو اور نہ ضرورت سے آگے بڑھنے والا ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں، بیشک اللہ

(1) ...کان، زبان اور آنکھ کا پورا فائدہ یہ ہے کہ ان سے حق سنا، بولا اور دیکھا جائے اور کفار چونکہ اپنے ان اعضاء سے یہ فائدہ نہیں اٹھاتے اس اعتبار سے یہ بہرے، گونگے اور اندھے ہیں۔

(2) ...غیرُ اللہ کے نام پر ذبح کرنے سے مراد یہ ہے کہ ذبح کے وقت چھری پھیرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کے نام پر ذبح کیا جائے، ایسا جانور حرام و مردار ہے۔ زندگی میں کسی کی طرف منسوب کر دینے سے اس آیت کا تعلق نہیں ہے۔ مزید تفصیل تفسیر صراط الجنان ج1، ص274 پر ملاحظہ فرمائیں۔

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٧٣﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ

غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ﴿١٧٣﴾	اِنَّ	الَّذِيْنَ	يَكْتُمُوْنَ [1]	مَآ	اَنْزَلَ	اللّٰهُ	مِنَ
بخشنے والا	مہربان	بیشک	وہ لوگ جو	چھپاتے ہیں	وہ جو	نازل کیا، اتارا	اللہ (نے)	سے

بخشنے والا مہربان ہے ○ بیشک وہ لوگ جو اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب کو چھپاتے ہیں

الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۙ اُولٰٓئِكَ

الْكِتٰبِ	وَ	يَشْتَرُوْنَ	بِهٖ	ثَمَنًا	قَلِيْلًا	اُولٰٓئِكَ
کتاب	اور	وہ خریدتے ہیں، لیتے ہیں	اس کے بدلے	قیمت	تھوڑی	یہ لوگ

اور اس کے بدلے ذلیل قیمت لیتے ہیں وہ

مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ

مَا يَاْكُلُوْنَ	فِيْ	بُطُوْنِهِمْ	اِلَّا	النَّارَ	وَ	لَا يُكَلِّمُهُمُ [2]	اللّٰهُ
نہیں کھاتے (نہیں بھرتے)	میں	اپنے پیٹوں	مگر	آگ	اور	کلام نہ فرمائے گا ان سے	اللہ

اپنے پیٹ میں آگ ہی بھرتے ہیں اور اللہ قیامت کے دن ان سے نہ کلام

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۚۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٧٤﴾ اُولٰٓئِكَ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	وَ	لَا يُزَكِّيْهِمْ	وَ	لَهُمْ	عَذَابٌ	اَلِيْمٌ ﴿١٧٤﴾	اُولٰٓئِكَ
قیامت کے دن	اور	پاک نہ فرمائے گا انہیں	اور	ان کے لئے	عذاب	دردناک	یہ

فرمائے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ○ یہی وہ لوگ ہیں

الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وَالْعَذَابَ

الَّذِيْنَ	اشْتَرَوُا	الضَّلٰلَةَ	بِالْهُدٰى	وَ	الْعَذَابَ
وہ لوگ جو (جنہوں نے)	خریدلی	گمراہی	ہدایت کے بدلے	اور	(خریدلیا) عذاب

جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی اور بخشش کے بدلے عذاب خرید لیا

[1] ۔۔۔ یاد رہے کہ چھپانا یہ بھی ہے کہ کتاب کے مضمون پر کسی کو مطلع نہ ہونے دیا جائے، نہ وہ کسی کو پڑھ کر سنایا جائے اور نہ دکھایا جائے اور یہ بھی چھپانا ہے کہ غلط تاویلیں کر کے معنی بدلنے کی کوشش کی جائے اور کتاب کے اصل معنی پر پردہ ڈالا جائے۔ یہودی یہ سب کام کرتے تھے اور آج بھی بہت سے لوگ یہی کرتے ہیں۔

[2] ۔۔۔ یہاں کلام نہ فرمانے سے مراد یہ ہے کہ رحمت کے ساتھ کلام نہیں فرمائے گا۔

بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ﴿۱۷۵﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ

اللّٰه	بِاَنَّ	ذٰلِكَ	عَلَى النَّارِ ﴿۱۷۵﴾	اَصْبَرَهُمْ	فَمَآ [1]	بِالْمَغْفِرَةِ
اللّٰه (نے)	(اس) وجہ سے کہ	یہ (سزا)	آگ پر	ان کا صبر	تو کتنا (ہے)	بخشش کے بدلے

تو یہ کتنا آگ کو برداشت کرنے والے ہیں ○ یہ (سزا) اس لئے ہے کہ اللہ نے

نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ؕ وَ اِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا

اخْتَلَفُوْا	الَّذِیْنَ	اِنَّ	وَ	بِالْحَقِّ	الْكِتٰبَ	نَزَّلَ
اختلاف کیا	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	بیشک	اور	حق کے ساتھ	کتاب	نازل کی، اتاری

حق کے ساتھ کتاب نازل فرمائی اور بے شک کتاب میں اختلاف

فِی الْكِتٰبِ لَفِیْ شِقَاقٍۭ بَعِیْدٍ ﴿۱۷۶﴾ ع لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا

تُوَلُّوْا	اَنْ	الْبِرَّ	لَیْسَ	بَعِیْدٍ ﴿۱۷۶﴾	شِقَاقٍ	لَفِیْ	فِی الْكِتٰبِ [2]
تم پھیر لو	(یہ) کہ	(اصل) نیکی	نہیں	دور (کی)	مخالفت، ضد	ضرور میں	کتاب میں

کرنے والے دور کی مخالفت و ضد میں ہیں ○ اصل نیکی یہ نہیں کہ تم

وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ

مَنْ	الْبِرَّ	لٰكِنَّ	وَ	الْمَغْرِبِ	وَ	قِبَلَ الْمَشْرِقِ	وُجُوْهَكُمْ
وہ ہے جو	نیکی (اصلی نیک)	لیکن	اور	مغرب (کی)	اور	مشرق کی طرف	اپنے چہرے

اپنے منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرلو بلکہ اصلی نیک وہ ہے جو

اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ الْكِتٰبِ وَ

وَ	الْكِتٰبِ	وَ	الْمَلٰٓئِكَةِ	وَ	الْاٰخِرِ	الْیَوْمِ	وَ	بِاللّٰهِ	اٰمَنَ
اور	کتاب	اور	فرشتوں	اور	آخرت	دن، روز	اور	اللہ پر	ایمان لائے

اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور کتاب اور پیغمبروں پر ایمان لائے

1 ۔۔۔ یہاں لفظ "مَا" لوگوں کے محاورے کے اعتبار سے تعجب کے معنی میں ہے اور یہ استفہامیہ بھی ہو سکتا ہے۔

2 ۔۔۔ کتاب سے مراد قرآن شریف ہے یا توارت شریف، پہلی صورت میں اختلاف سے مراد ہوگا "نہ ماننا" اور دوسری صورت میں اس سے مراد ہوگا "صحیح طور پر نہ ماننا" کیونکہ یہودی قرآن کو تو بالکل نہ مانتے تھے اور توارت کو ماننے کے دعویدار تھے، مگر صحیح طور پر نہ مانتے تھے۔

حقیقی نیکی کی تفصیل، نیکی ایمان لانا اور رشتہ داروں اور یتیموں کی مدد کرنا نماز قائم کرنا زکوٰۃ دینا اور وعدہ پورا کرنا ہے

النَّبِیّٖنَ ۚ وَاٰتَی الْمَالَ عَلٰی حُبِّهٖ ذَوِی الْقُرْبٰی وَ

النَّبِیّٖنَ	وَ	اٰتَی	الْمَالَ	عَلٰی حُبِّهٖ	ذَوِی الْقُرْبٰی	وَ
انبیاء (پر)	اور	وہ دے	مال	اس کی محبت پر (میں)	قرابت والوں، رشتہ داروں	اور

اور اللہ کی محبت میں عزیز مال رشتہ داروں اور

الْیَتٰمٰی وَالْمَسٰكِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ ۙ وَالسَّآىِٕلِیْنَ وَفِی

الْیَتٰمٰی	وَ	الْمَسٰكِیْنَ	وَ	ابْنَ السَّبِیْلِ [1]	وَ	السَّآىِٕلِیْنَ	وَ	فِی
یتیموں	اور	مسکینوں	اور	مسافر	اور	مانگنے والوں (کو)	اور	میں

یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور سائلوں کو اور (غلام لونڈیوں کی)

الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَی الزَّكٰوةَ ۚ وَ

الرِّقَابِ	وَ	اَقَامَ	الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتَی	الزَّكٰوةَ	وَ
گردنیں (چھڑانے، غلام آزاد کرانے)	اور	قائم کرے	نماز	اور	ادا کرے	زکوٰۃ	اور

گردنیں آزاد کرانے میں خرچ کرے اور نماز قائم رکھے اور زکوٰۃ دے اور

الْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِیْنَ فِی الْبَاْسَآءِ

الْمُوْفُوْنَ	بِعَهْدِهِمْ	اِذَا	عٰهَدُوْا	وَ	الصّٰبِرِیْنَ	فِی	الْبَاْسَآءِ
پورا کرنے والے	اپنے عہد کو	جب	وہ عہد کریں	اور	صبر کرنے والے	میں	تنگدستی، مصیبت

وہ لوگ جو عہد کر کے اپنا عہد پورا کرنے والے ہیں اور مصیبت اور

وَالضَّرَّآءِ وَحِیْنَ الْبَاْسِ ؕ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا ؕ وَ

وَ	الضَّرَّآءِ	وَ	حِیْنَ الْبَاْسِ	اُولٰٓىِٕكَ	الَّذِیْنَ	صَدَقُوْا [2]	وَ
اور	سختی، بیماری	اور	سختی کے وقت، جہاد کے وقت	یہ لوگ	وہ ہیں جو	سچے ہیں	اور

سختی میں اور جہاد کے وقت صبر کرنے والے ہیں یہی لوگ سچے ہیں اور

[1] ...اِبْنَ السَّبِیْلِ لفظ کا لفظی ترجمہ ہے راستے کا بیٹا اور اس سے مراد مسافر ہوتا ہے۔

[2] ...یعنی صحیح عقائد رکھنے والے اور نمازی، زکوٰۃ و صدقات دینے والے، صبر کے عادی و وعدے کے پابند اور نیک اعمال کرنے والے ہی اپنے دعویٰ ایمان میں کامل طور پر سچے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا ہی بنائے۔

أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ

اُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْمُتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾	يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	كُتِبَ
یہ لوگ	وہ	ڈرنے والے، پرہیزگار	اے	وہ لوگ جو	ایمان لائے	لکھ دیا گیا، فرض کر دیا گیا

یہی پرہیزگار ہیں ○ اے ایمان والو! تم پر

عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى ؕ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ

عَلَيْكُمُ	الْقِصَاصُ	فِي	الْقَتْلٰى [1]	اَلْحُرُّ	بِالْحُرِّ	وَ	الْعَبْدُ
تم پر	قصاص، بدلہ لینا	میں	مقتولوں (کے بارے میں)	آزاد	آزاد کے بدلے	اور	غلام

مقتولوں کے خون کا بدلہ لینا فرض کر دیا گیا، آزاد کے بدلے آزاد اور غلام

بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ؕ فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ

بِالْعَبْدِ	وَ	الْاُنْثٰى	بِالْاُنْثٰى	فَمَنْ	عُفِيَ	لَهٗ
غلام کے بدلے	اور	عورت	عورت کے بدلے	تو جو	معاف کر دیا جائے	اس کے لئے

کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت، تو جس کے لئے

مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَآءٌ

مِنْ	اَخِيْهِ	شَيْءٌ	فَاتِّبَاعٌ	بِالْمَعْرُوْفِ [2]	وَ	اَدَآءٌ
کی طرف سے	اس کے بھائی	کچھ	پس پیروی کرنا (مطالبہ کرنا)	بھلائی کے ساتھ	اور	ادا کرنا

اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی دیدی جائے تو اچھے طریقے سے مطالبہ ہو اور

اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ؕ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

اِلَيْهِ	بِاِحْسَانٍ	ذٰلِكَ	تَخْفِيْفٌ	مِّنْ	رَّبِّكُمْ
اس کی طرف	احسان (ماننے) کے ساتھ	یہ	تخفیف، آسانی (ہے)	کی طرف سے	تمہارے رب

وارث کو اچھے طریقے سے ادائیگی ہو۔ یہ تمہارے رب کی طرف سے آسانی

[1] ۔۔۔ مقتول قتیل کی جمع ہے۔

[2] ۔۔۔ مقتول کے وارث مال کے بدلے معاف کرنے پر راضی ہوں تو انہیں مطالبہ کرنے میں اور دوسری طرف قاتل کو خون بہا ادا کرنے میں اچھا طریقہ اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

قصاص کا حکم دینے کا ایک عظیم فائدہ

وصیت کرنے کا حکم اور اس سے متعلق چند احکام

وَرَحْمَةٌ ۗ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۸﴾

وَ	رَحْمَةٌ	فَمَنِ	اعْتَدٰى	بَعْدَ	ذٰلِكَ	فَلَهٗ	عَذَابٌ	اَلِيْمٌ ﴿۱۷۸﴾
اور	رحمت	تو جو	زیادتی کرے	بعد	اس کے	تو اس کے لئے	عذاب (ہے)	دردناک

اور رحمت ہے۔ تو اس کے بعد جو زیادتی کرے اس کے لئے دردناک عذاب ہے ○

وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ

وَ	لَكُمْ	فِي	الْقِصَاصِ	حَيٰوةٌ (1)	يّٰاُولِي الْاَلْبَابِ	لَعَلَّكُمْ
اور	تمہارے لئے	میں	قصاص، بدلہ لینے	زندگی (ہے)	اے عقل والو	تاکہ تم

اور اے عقل مندو! خون کا بدلہ لینے میں تمہاری زندگی ہے تاکہ

تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ

تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۹﴾	كُتِبَ (2)	عَلَيْكُمْ	اِذَا	حَضَرَ	اَحَدَكُمُ
بچ جاؤ	لکھ دیا گیا، فرض کیا گیا	تم پر	جب	قریب آئے	تم میں سے کسی ایک (کے)

تم بچو ○ تم پر فرض کیا گیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کو

الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرًا ۖۚ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَ

الْمَوْتُ	اِنْ	تَرَكَ	خَيْرًا	الْوَصِيَّةُ	لِلْوَالِدَيْنِ	وَ
موت	اگر	وہ چھوڑے	بھلائی (کچھ مال)	وصیت کرنا	ماں باپ کے لئے	اور

موت آئے (تو) اگر وہ کچھ مال چھوڑے تو اپنے ماں باپ اور قریب کے

الْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۸۰﴾

الْاَقْرَبِيْنَ	بِالْمَعْرُوْفِ	حَقًّا	عَلَى	الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۸۰﴾
قریبی رشتہ داروں (کے لئے)	بھلائی کے ساتھ	حق (فرض ہے)	پر	ڈرنے والوں، پرہیزگاروں

رشتہ داروں کے لئے اچھے طریقے سے وصیت کر جائے۔ یہ پرہیزگاروں پر واجب ہے ○

1 ...قصاص میں زندگی یوں ہے کہ قصاص میں قتل ہونے کے ڈر سے آدمی دوسرے کو قتل کرنے سے رکے گا نیز اگر قاتل کو یہ سزا دی جائے تو دوسرے لوگوں کو بھی بھرپور عبرت ملے گی اور یہ چیز لوگوں کی زندگیوں کے تحفظ کا ذریعہ بنے گی۔ 2 ...احکامِ میراث کے نزول سے پہلے مرنے والے پر اپنے مال کے بارے میں وصیت کرنا واجب تھا کیونکہ اس وقت صرف وصیت کے مطابق مال تقسیم ہوتا تھا اور جب میراث کے احکام آگئے تو وصیت کا حکمِ وجوب منسوخ ہو گیا البتہ جواز اب بھی باقی ہے۔

فَمَنْۢ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَاۤ اِثْمُهٗ

اِثْمُهٗ	فَاِنَّمَاۤ	سَمِعَهٗ	مَا	بَعْدَ	بَدَّلَهٗ (1)	فَمَنْ
اس کا گناہ	تو صرف	اس نے سنا اسے	(اس کے) جو	بعد	بدل دے اس (وصیت) کو	پھر جو

پھر جو وصیت کو سننے کے بعد اسے تبدیل کردے تو اس کا گناہ

عَلَى الَّذِیْنَ یُبَدِّلُوْنَهٗؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌؕ (۱۸۱)

عَلِیْمٌ (۱۸۱)	سَمِیْعٌ	اللّٰهَ	اِنَّ	یُبَدِّلُوْنَهٗ	الَّذِیْنَ	عَلَى
جاننے والا (ہے)	سننے والا	اللہ	بیشک	تبدیل کرتے ہیں اسے	ان لوگوں کے جو	پر، اوپر

ان بدلنے والوں پر ہی ہے، بیشک اللہ سننے والا جاننے والا ہے ○

فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا

اِثْمًا	اَوْ	جَنَفًا	مُّوْصٍ	مِنْ	خَافَ (2)	فَمَنْ
گناہ (کا)	یا	جانبداری، ناانصافی	وصیت کرنے والے	کی طرف سے	خوف، اندیشہ ہو	تو جسے

پھر جس کو وصیت کرنے والے کی طرف سے جانبداری یا گناہ کا اندیشہ ہو

فَاَصْلَحَ بَیْنَهُمْ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَیْهِؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

غَفُوْرٌ	اللّٰهَ	اِنَّ	عَلَیْهِ	اِثْمَ	فَلَاۤ	بَیْنَهُمْ	فَاَصْلَحَ
بخشنے والا	اللہ	بیشک	اس پر	گناہ	تو نہیں	ان کے درمیان	پھر اس نے صلح کرادی

تو وہ ان کے درمیان صلح کرادے تو اس پر کچھ گناہ نہیں۔ بیشک اللہ بخشنے والا

روزوں کی فرضیت اور مریض و مسافر کے لئے رخصت کا بیان

رَّحِیْمٌ (۱۸۲) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ

الصِّیَامُ	عَلَیْكُمُ	كُتِبَ (3)	اٰمَنُوْا	الَّذِیْنَ	یٰۤاَیُّهَا	رَّحِیْمٌ (۱۸۲)
روزے رکھنا	تم پر	لکھ دیا گیا، فرض کیا گیا	ایمان لائے	وہ لوگ جو	اے	مہربان

مہربان ہے ○ اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے

(1) ۔۔۔ وصیت کرنے کے بعد زندگی میں وصیت کرنے والے کو وصیت تبدیل کرنے کا اختیار ہوتا ہے لیکن فوت ہونے کے بعد کسی دوسرے شخص کو وصیت میں تبدیلی کی شرعاً اجازت نہیں۔

(2) ۔۔۔ اگر کسی عالم، حاکم، وصی یا رشتے دار وغیرہ کو معلوم ہو کہ مرنے والا وصیت میں کسی پر زیادتی کر رہا ہے، یا شرعی احکام کی پابندی نہیں کر رہا اور یہ مرنے والے کو سمجھا کر وصیت درست کرا دے تو یہ شخص گنہگار نہیں بلکہ اپنے نیک عمل کی وجہ سے ثواب کا مستحق ہوگا۔ (3) ۔۔۔ اس آیت میں روزوں کی فرضیت کا بیان ہے۔ شریعت میں روزہ یہ ہے کہ صبح صادق =

كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾

كَمَا	كُتِبَ	عَلَى	الَّذِيْنَ	مِنْ	قَبْلِكُمْ	لَعَلَّكُمْ	تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾
جیسے	لکھا گیا، فرض کیا گیا	پر، اوپر	ان لوگوں کے جو	سے	تم سے پہلے	تاکہ تم	پرہیز گار بن جاؤ

جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیز گار بن جاؤ ○

اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ

اَيَّامًا	مَّعْدُوْدٰتٍ	فَمَنْ	كَانَ	مِنْكُمْ	مَّرِيْضًا	اَوْ	عَلٰى سَفَرٍ [1]
دن	گنے ہوئے	تو جو	ہو	تم میں سے	مریض، بیمار	یا	سفر پر (ہو)

گنتی کے چند دن ہیں تو تم میں جو کوئی بیمار ہو یا سفر میں ہو

فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيْنَ

فَعِدَّةٌ	مِّنْ	اَيَّامٍ	اُخَرَ	وَ	عَلَى	الَّذِيْنَ
تو گنے ہوئے (دن روزے رکھے)	سے	دنوں	دوسرے	اور	پر	ان لوگوں کے جو

تو اتنے روزے اور دنوں میں رکھے اور جنہیں

يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؕ فَمَنْ

يُطِيْقُوْنَهٗ	فِدْيَةٌ	طَعَامُ مِسْكِيْنٍ	فَمَنْ
طاقت نہیں رکھتے اس (روزے) کی	فدیہ دینا، بدلہ دینا (ہے)	مسکین کا کھانا	پھر جو

اس کی طاقت نہ ہو ان پر ایک مسکین کا کھانا فدیہ ہے پھر جو

تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ تَصُوْمُوْا

تَطَوَّعَ	خَيْرًا	فَهُوَ	خَيْرٌ	لَّهٗ	وَ	اَنْ	تَصُوْمُوْا
اپنی طرف سے کرے	نیکی، بھلائی	تو وہ	بہتر (ہے)	اس کے لئے	اور	یہ کہ	تم روزہ رکھو

اپنی طرف سے نیکی زیادہ کرے تو وہ اس کے لئے بہتر ہے اور اگر

= سے لے کر غروب آفتاب تک روزے کی نیت سے کھانے پینے اور ہم بستری سے بچا جائے۔

[1] ...... مریض کو فی الحال روزہ نہ رکھنے کی رخصت اس صورت میں ہے کہ جب اسے روزہ رکھنے سے مرض کی زیادتی، یا ہلاک ہونے کا اندیشہ ہو اور مسافر کو رخصت اس صورت میں ہے جب وہ 92 کلو میٹر یا اس سے زائد مسافت کے سفر پر ہو۔

ماہِ رمضان کی فضیلت، روزوں کی فرضیت اور نفل و مسافر سے متعلق احکام

خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۴﴾ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْۤ

خَیْرٌ	لَّكُمْ	اِنْ	كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۴﴾	شَهْرُ رَمَضَانَ [1]	الَّذِیْۤ
بہتر (ہے)	تمہارے لئے	اگر	تم جانتے ہو	رمضان کا مہینہ	وہ جو

تم جانو تو روزہ رکھنا تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے ○ رمضان کا مہینہ ہے جس

اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ

اُنْزِلَ	فِیْهِ	الْقُرْاٰنُ	هُدًى	لِّلنَّاسِ	وَ	بَیِّنٰتٍ
نازل کیا گیا، اتارا گیا	اس میں	قرآن	ہدایت (ہے)	لوگوں کے لئے	اور	واضح دلائل

میں قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کے لئے ہدایت اور رہنمائی

مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ

مِّنَ الْهُدٰى	وَ	الْفُرْقَانِ	فَمَنْ	شَهِدَ	مِنْكُمُ
ہدایت سے	اور	حق و باطل میں فرق کرنے والا	تو جو	پائے	تم میں سے

ہے اور فیصلے کی روشن باتوں (پر مشتمل ہے۔) تو تم میں جو کوئی

الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ ؕ وَ مَنْ كَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ

الشَّهْرَ	فَلْیَصُمْهُ	وَ	مَنْ	كَانَ	مَرِیْضًا	اَوْ	عَلٰى سَفَرٍ
مہینہ (رمضان کا)	تو ضرور وہ روزے رکھے اس کے	اور	جو	ہو	مریض، بیمار	یا	سفر پر

یہ مہینہ پائے تو ضرور اس کے روزے رکھے اور جو بیمار ہو یا سفر میں ہو

فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ

فَعِدَّةٌ	مِّنْ	اَیَّامٍ	اُخَرَ	یُرِیْدُ	اللّٰهُ	بِكُمُ
تو گنے ہوئے (دن روزے رکھے)	سے	دنوں	دوسرے	ارادہ رکھتا ہے، چاہتا ہے	اللہ	تم پر

تو اتنے روزے اور دنوں میں رکھے۔ اللہ تم پر آسانی

[1] رمضان وہ واحد مہینہ ہے کہ جس کا نام قرآن پاک میں آیا اور قرآن مجید سے نسبت کی وجہ سے ماہِ رمضان کو عظمت و شرافت ملی۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس وقت کو کسی شرف و عظمت والی چیز سے نسبت ہو جائے وہ وقت قیامت تک شرف والا ہے۔ اسی لئے جس دن اور گھڑی کو حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت اور معراج سے نسبت ہے وہ عظمت و شرافت والے ہو گئے۔

الْیُسْرَ وَ لَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ٘ وَ لِتُكْمِلُوا

الْیُسْرَ	وَ	لَا یُرِیْدُ	بِكُمُ	الْعُسْرَ	وَ	لِتُكْمِلُوا
آسانی	اور	نہیں ارادہ رکھتا، نہیں چاہتا	تم پر	تنگی، دشواری	اور	تاکہ تم پوری کرو

چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا اور (یہ آسانیاں اس لئے ہیں) تاکہ تم (روزوں کی) تعداد

الْعِدَّةَ وَ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ

الْعِدَّةَ	وَ	لِتُكَبِّرُوا [1]	اللّٰهَ	عَلٰى	مَا	هَدٰىكُمْ
گنتی (روزوں کی)	اور	تاکہ تم بڑائی بیان کرو	اللہ (کی)	پر	(اس کے) جو	اس نے ہدایت دی تمہیں

پوری کرلو اور تاکہ تم اس بات پر اللہ کی بڑائی بیان کرو کہ اس نے تمہیں ہدایت دی

وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۸۵﴾ وَ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ

وَ	لَعَلَّكُمْ	تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۸۵﴾	وَ	اِذَا	سَاَلَكَ	عِبَادِیْ
اور	تاکہ تم	تم شکر گزار بن جاؤ	اور	جب	سوال کریں تم سے	میرے بندے

اور تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ ○ اور اے حبیب! جب تم سے میرے بندے میرے بارے میں

عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا

عَنِّیْ	فَاِنِّیْ	قَرِیْبٌ	اُجِیْبُ	دَعْوَةَ الدَّاعِ [2]	اِذَا
میرے بارے	تو بیشک میں	قریب، نزدیک (ہوں)	قبول کرتا ہوں	دعا کرنے والے کی دعا	جب

سوال کریں تو بیشک میں نزدیک ہوں، میں دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں جب

دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَ لْیُؤْمِنُوْا

دَعَانِ	فَلْیَسْتَجِیْبُوْا	لِیْ	وَ لْیُؤْمِنُوْا
وہ دعا کرے مجھ سے	تو انہیں قبول کرنا چاہئے	میرے لئے، مجھے (میرا حکم)	اور انہیں ایمان لانا چاہئے

وہ مجھ سے دعا کرے تو انہیں چاہئے کہ میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں

[1] ... گنتی پوری کرنے سے مراد رمضان کے انتیس یا تیس دن پورے کرنا ہے اور تکبیر کہنے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنے دین کے طریقے سکھائے تو تم اس پر اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرو اور ان چیزوں پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو۔ [2] ... دعا کا معنی ہے اپنی حاجت پیش کرنا اور اجابت یعنی قبولیت کا معنی یہ ہے کہ پروردگار عزوجل اپنے بندے کی دعا پر "لَبَّیْكَ عَبْدِیْ" فرماتا ہے البتہ جو مانگا جائے اسی کا حاصل ہو جانا دوسری چیز ہے۔

رمضان اور حالتِ اعتکاف میں ازدواجی تعلقات اور سحری کے متعلق شرعی احکام

بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ﴿۱۸۶﴾ اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ

بِيْ	لَعَلَّهُمْ	يَرْشُدُوْنَ ﴿۱۸۶﴾	اُحِلَّ	لَكُمْ	لَيْلَةَ الصِّيَامِ
مجھ پر	تاکہ وہ	ہدایت پا جائیں	حلال کر دیا گیا	تمہارے لئے	روزوں کی رات

تاکہ ہدایت پائیں ○ تمہارے لئے روزوں کی راتوں میں

الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ ؕ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَ اَنْتُمْ

الرَّفَثُ[1]	اِلٰى	نِسَآئِكُمْ	هُنَّ	لِبَاسٌ	لَكُمْ	وَ	اَنْتُمْ
جماع کرنا	کی طرف	اپنی عورتوں	وہ	لباس (ہیں)	تمہارے لئے	اور	تم

اپنی عورتوں کے پاس جانا حلال کر دیا گیا، وہ تمہارے لئے لباس ہیں اور تم

لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ

لِبَاسٌ	لَهُنَّ	عَلِمَ	اللّٰهُ	اَنَّكُمْ	كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ
لباس (ہو)	ان کے لئے	جانتا ہے	اللہ	بیشک تم	تم خیانت میں ڈالتے تھے

ان کے لئے لباس ہو۔ اللہ کو معلوم ہے کہ تم اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے تھے

اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَ عَفَا عَنْكُمْ ۚ فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ

اَنْفُسَكُمْ	فَتَابَ عَلَيْكُمْ	وَ	عَفَا	عَنْكُمْ	فَالْـٰٔنَ	بَاشِرُوْهُنَّ
اپنی جانیں	تو اس نے توبہ قبول کی تمہاری	اور	در گزر کیا	تم سے	تو اب	ہم بستری کرلو ان سے

تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف فرما دیا تو اب ان سے ہم بستری کرلو

وَ ابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۪ وَ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا

وَ	ابْتَغُوْا	مَا	كَتَبَ	اللّٰهُ[2]	لَكُمْ	وَ	كُلُوْا	وَ	اشْرَبُوْا
اور	تلاش کرو، طلب کرو	جو	لکھ دیا	اللہ (نے)	تمہارے لئے	اور	کھاؤ	اور	پیو

اور جو اللہ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہوا ہے اسے طلب کرو اور کھاؤ اور پیو

1 ۔۔۔ الرَّفَث کا لغوی معنیٰ ہے، مرد و عورت کی باہمی پردے والی ایسی باتیں کرنا جو سب کے سامنے نہ کی جاسکیں اور یہاں اس سے مراد جماع کرنا ہے۔

2 ۔۔۔ اللہ تعالیٰ کے لکھے ہوئے کو طلب کرنے سے ایک مراد یہ بھی ہے کہ عورتوں سے ہم بستری اولاد حاصل کرنے کی نیت سے ہونی چاہئے جس سے مسلمانوں کی افرادی قوت میں اضافہ ہو اور دین قوی ہو۔

حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ

حَتّٰى	يَتَبَيَّنَ	لَكُمُ	الْخَيْطُ	الْاَبْيَضُ	مِنَ
یہاں تک کہ	ظاہر ہو جائے، ممتاز ہو جائے	تمہارے لئے	دھاگہ، ڈورا	سفیدی (صبح کا)	سے

یہاں تک کہ تمہارے لئے فجر سے سفیدی (صبح) کا ڈورا

الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ وَ

الْخَيْطِ	الْاَسْوَدِ	مِنَ	الْفَجْرِ	ثُمَّ	اَتِمُّوا	الصِّيَامَ	اِلَى	الَّيْلِ	وَ
دھاگہ، ڈورا	سیاہی (رات کے)	سے	فجر	پھر	تم پورا کرو	روزہ	تک	رات	اور

سیاہی (رات) کے ڈورے سے ممتاز ہو جائے پھر رات آنے تک روزوں کو پورا کرو اور

لَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَ اَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ تِلْكَ

لَا تُبَاشِرُوْهُنَّ	وَ	اَنْتُمْ	عٰكِفُوْنَ (1)	فِي	الْمَسٰجِدِ	تِلْكَ
ہم بستری نہ کرو ان سے	اور (جبکہ)	تم	اعتکاف کرنے والے (ہو)	میں	مسجدوں	یہ

عورتوں سے ہم بستری نہ کرو جبکہ تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو۔ یہ

حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ

حُدُوْدُ اللّٰهِ	فَلَا تَقْرَبُوْهَا	كَذٰلِكَ	يُبَيِّنُ	اللّٰهُ	اٰيٰتِهٖ
اللہ کی حدیں (ہیں)	تو تم قریب نہ جاؤ ان کے	اسی طرح	کھول کر بیان کرتا ہے	اللہ	اپنی آیتیں

اللہ کی حدیں ہیں تو ان کے پاس نہ جاؤ۔ اللہ یونہی لوگوں کے لئے

لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿١٨٧﴾ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ

لِلنَّاسِ	لَعَلَّهُمْ	يَتَّقُوْنَ ﴿١٨٧﴾	وَ	لَا تَاْكُلُوْٓا	اَمْوَالَكُمْ	بَيْنَكُمْ
لوگوں کے لئے	تاکہ وہ	پرہیزگار ہو جائیں	اور	تم نہ کھاؤ	اپنے مال	اپنے درمیان

اپنی آیات کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ وہ پرہیزگار ہو جائیں ○ اور آپس میں ایک دوسرے کا مال

لوگوں کا مال ناحق کھانا اور اس مقصد کے لئے کورٹ کچہری میں گھسیٹنا حرام ہے

(1)۔۔۔ اس میں بیان ہے کہ رمضان کی راتوں میں روزہ دار کے لئے بیوی سے ہم بستری حلال ہے جبکہ وہ معتکف نہ ہو لیکن اعتکاف میں عورتوں سے میاں بیوی والے تعلقات حرام ہیں۔

بِالْبَاطِلِ وَ تُدْلُوْا بِهَاۤ اِلَى الْحُكَّامِ

بِالْبَاطِلِ	وَ	تُدْلُوْا	بِهَاۤ	اِلَى	الْحُكَّامِ[1]
باطل کے ساتھ، ناحق	اور	نہ لے جاؤ، نہ پہنچاؤ	اسے (مالی مقدمہ)	پاس	حاکموں (کے)

ناحق نہ کھاؤ اور نہ حاکموں کے پاس ان کا مقدمہ اس لئے پہنچاؤ

لِتَاْكُلُوْا فَرِیْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَ اَنْتُمْ

لِتَاْكُلُوْا	فَرِیْقًا	مِّنْ	اَمْوَالِ النَّاسِ	بِالْاِثْمِ	وَ	اَنْتُمْ
تاکہ تم کھاؤ	ایک حصہ	سے	لوگوں کے مال	گناہ کے ساتھ	اور (حالانکہ)	تم

کہ لوگوں کا کچھ مال ناجائز طور پر جان بوجھ کر

چاند کے گھٹنے بڑھنے کی حکمت

تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ یَسْــٴَـلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ؕ قُلْ هِیَ

تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۸﴾	یَسْــٴَـلُوْنَكَ	عَنِ	الْاَهِلَّةِ[2]	قُلْ	هِیَ
جانتے ہو	وہ پوچھتے ہیں آپ سے	سے متعلق، کے بارے	نئے چاندوں	تم کہو	وہ

کھالو ○ تم سے نئے چاند کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ تم فرمادو، یہ

اصل نیکی پرہیزگاری ہے

مَوَاقِیْتُ لِلنَّاسِ وَ الْحَجِّ ؕ وَ لَیْسَ الْبِرُّ

مَوَاقِیْتُ	لِلنَّاسِ	وَ	الْحَجِّ	وَ	لَیْسَ	الْبِرُّ
وقت کی علامتیں (ہیں)	لوگوں کے لئے	اور	حج (کے لئے)	اور	نہیں	نیکی

لوگوں اور حج کے لئے وقت کی علامتیں ہیں اور یہ کوئی نیکی نہیں

بِاَنْ تَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ

بِاَنْ	تَاْتُوا	الْبُیُوْتَ	مِنْ	ظُهُوْرِهَا	وَ	لٰكِنَّ	الْبِرَّ	مَنِ
یہ کہ	تم آؤ	گھروں (میں)	سے	ان کے پیچھے	اور	لیکن	نیکی (اصل نیک)	(وہ ہے) جو

کہ تم گھروں میں پچھلی دیوار توڑ کر آؤ، ہاں اصل نیک تو

[1] ...ناجائز فائدہ کے لئے کسی پر مقدمہ بنانا اور اس کو حکام تک لے جانا ناجائز و حرام ہے۔ اسی طرح اپنے فائدہ کی خاطر دوسرے کو ضرر پہنچانے کے لئے حکام پر اثر ڈالنا اور رشوتیں دینا حرام ہے۔ حکام تک رسائی رکھنے والے لوگ اس آیت کے حکم کو پیش نظر رکھیں۔

[2] ...اَهِلَّة ہلال کی جمع ہے اور نئے ماہ کی پہلی دوسری رات کے چاند کو ہلال کہتے ہیں۔

اتَّقٰىۚ وَ اْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا۪ وَ اتَّقُوا

اتَّقٰى (1)	وَ اْتُوا	الْبُیُوْتَ	مِنْ	اَبْوَابِهَا	وَ	اتَّقُوا
پرہیزگاری اختیار کرے	اور آؤ	گھروں (میں)	سے	ان کے دروازوں	اور	ڈرو

پرہیزگار ہوتا ہے اور گھروں میں ان کے دروازوں سے آؤ اور

اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۸۹﴾ وَ قَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ الَّذِیْنَ

اللّٰهَ	لَعَلَّكُمْ	تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۸۹﴾	وَ	قَاتِلُوْا	فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	الَّذِیْنَ
اللہ (سے)	تاکہ تم	فلاح، کامیابی پاؤ	اور	لڑو	اللہ کی راہ میں	ان لوگوں سے جو

اللہ سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ ○ اور اللہ کی راہ میں ان سے لڑو جو

جہاد کا حکم اور زیادتی کی ممانعت

یُقَاتِلُوْنَكُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ﴿۱۹۰﴾

یُقَاتِلُوْنَكُمْ	وَ	لَا تَعْتَدُوْا	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا یُحِبُّ	الْمُعْتَدِیْنَ ﴿۱۹۰﴾
لڑتے ہیں تم سے	اور	حد سے نہ بڑھو	بیشک	اللہ	پسند نہیں کرتا	حد سے بڑھنے والوں (کو)

تم سے لڑتے ہیں اور حد سے نہ بڑھو، بیشک اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا ○

مسجدِ حرام کے پاس لڑائی کا حکم اور لڑائی کی ابتدا کرنے کی ممانعت

وَ اقْتُلُوْهُمْ حَیْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَ اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَیْثُ

وَ	اقْتُلُوْهُمْ (2)	حَیْثُ	ثَقِفْتُمُوْهُمْ	وَ	اَخْرِجُوْهُمْ	مِّنْ	حَیْثُ
اور	قتل کرو ان (کافروں) کو	جہاں	تم پاؤ انہیں	اور	نکال دو انہیں	سے	جہاں

اور (دورانِ جہاد) کافروں کو جہاں پاؤ قتل کرو اور انہیں وہاں سے نکال دو جہاں سے

اَخْرَجُوْكُمْ وَ الْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَ لَا تُقٰتِلُوْهُمْ

اَخْرَجُوْكُمْ	وَ	الْفِتْنَةُ	اَشَدُّ	مِنَ	الْقَتْلِ	وَ	لَا تُقٰتِلُوْهُمْ
انہوں نے نکالا تمہیں	اور	فتنہ	زیادہ شدید (ہے)	سے	قتل (کرنے)	اور	نہ لڑو ان سے

انہوں نے تمہیں نکالا تھا اور فتنہ قتل سے زیادہ شدید ہوتا ہے اور مسجد حرام کے پاس

(1) ۔۔۔ یہ آیت زمانہ جاہلیت کی ایک رسم سے متعلق نازل ہوئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ کسی چیز کو ممانعت کے بغیر ناجائز سمجھنا جاہلانہ کام ہے۔ اپنی طرف سے غلط قسم کی رسمیں بنانا اور پابندیاں لگانا جائز نہیں۔ بہت سے کام ویسے جائز ہوتے ہیں لیکن اپنی طرف سے شرعاً ضروری سمجھ لینے سے وہ خلافِ شریعت ہو جاتے ہیں۔

(2) ۔۔۔ یہاں دورانِ جہاد کافروں کو قتل کرنے کی بات ہو رہی ہے، یہ حکم نہیں کہ امن ہو یا جنگ، صلح ہو یا لڑائی ہر حال میں انہیں قتل کرو۔

عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ

قٰتَلُوْكُمْ	فَاِنْ	فِيْهِ	يُقٰتِلُوْكُمْ	حَتّٰى	الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	عِنْدَ
وہ لڑیں تم سے	پس اگر	اس میں	وہ لڑیں تم سے	یہاں تک کہ	مسجدِ حرام (کے)	پاس

ان سے نہ لڑو جب تک وہ تم سے وہاں نہ لڑیں اور اگر وہ تم سے لڑیں

فَاقْتُلُوْهُمْ ۭ كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹۱﴾ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ

فَاِنَّ	انْتَهَوْا	فَاِنِ	جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹۱﴾	كَذٰلِكَ	فَاقْتُلُوْهُمْ (1)
تو بیشک	وہ باز آجائیں (لڑائی سے)	پھر اگر	کافروں کا بدلہ، سزا	اسی طرح (یہی)	تو قتل کرو انہیں

تو انہیں قتل کرو۔ کافروں کی یہی سزا ہے ○ پھر اگر وہ باز آجائیں تو بیشک

اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۲﴾ وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ

فِتْنَةٌ (2)	لَا تَكُوْنَ	حَتّٰى	قٰتِلُوْهُمْ	وَ	رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۲﴾	غَفُوْرٌ	اللّٰهَ
کوئی فتنہ	نہ رہے	یہاں تک کہ	لڑتے رہو ان سے	اور	مہربان (ہے)	بخشنے والا	اللہ

اللہ بخشنے والا، مہربان ہے ○ اور ان سے لڑتے رہو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے

وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ۭ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ

عُدْوَانَ	فَلَا	انْتَهَوْا	فَاِنِ	لِلّٰهِ	الدِّيْنُ	يَكُوْنَ	وَّ
زیادتی (سختی کی سزا)	تو نہیں	وہ باز آجائیں	پھر اگر	اللہ کے لئے	دین (عبادت)	ہو جائے	اور

اور عبادت اللہ کے لئے ہو جائے پھر اگر وہ باز آجائیں تو صرف

اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹۳﴾ اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَ

وَ	الْحَرَامِ	بِالشَّهْرِ	الْحَرَامُ	اَلشَّهْرُ	الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹۳﴾	عَلَى	اِلَّا
اور	ادب والے	مہینے کے بدلے	ادب والا	مہینہ	ظلم کرنے والوں	پر	مگر

ظالموں پر سختی کی سزا باقی رہ جاتی ہے ○ ادب والے مہینے کے بدلے ادب والا مہینہ ہے اور

عرب کے کافروں سے جہاد کا حکم

حرمت والے مہینے میں جنگ کرنے سے متعلق مسلمانوں کو حکم

(1) ۔۔۔حرم کی حدود میں مسلمانوں کو لڑنے سے منع کر دیا گیا کیونکہ یہ حرم کی حرمت کے خلاف ہے لیکن اگر کفار وہاں مسلمانوں سے جنگ کی ابتدا کریں تو انہیں جواب دینے کے لئے وہاں پر بھی ان سے لڑنے اور انہیں قتل کرنے کی اجازت ہے۔

(2) ۔۔۔یہاں فتنہ سے "شرک" مراد ہے۔

الْحُرُمٰتُ قِصَاصٌؕ فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَیْكُمْ فَاعْتَدُوْا

فَاعْتَدُوْا	عَلَیْكُمْ	اعْتَدٰى	فَمَنِ	قِصَاصٌ	الْحُرُمٰتُ
تو تم زیادتی کرو	تم پر	زیادتی کرے	تو جو	بدلہ (ہے)	تمام ادب والی چیزوں (کا)

تمام ادب والی چیزوں کا بدلہ ہے۔ تو جو تم پر زیادتی کرے اس پر

عَلَیْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَیْكُمْ۪ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ

اللّٰهَ	اتَّقُوا	وَ	عَلَیْكُمْ [1]	اعْتَدٰى	مَا	بِمِثْلِ	عَلَیْهِ
اللہ (سے)	ڈرتے رہو	اور	تم پر	اس نے زیادتی کی	جو (جتنی)	(اس کی) مثل	اس پر

اتنی ہی زیادتی کرو جتنی اس نے تم پر زیادتی کی ہو اور اللہ سے ڈرتے رہو

وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۹۴﴾ وَ اَنْفِقُوْا فِیْ

فِیْ	اَنْفِقُوْا	وَ	الْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۹۴﴾	مَعَ	اللّٰهَ	اَنَّ	اعْلَمُوْۤا	وَ
میں	خرچ کرو	اور	ڈرنے والوں (کے)	ساتھ (ہے)	اللہ	بیشک	جان لو	اور

اور جان رکھو کہ اللہ ڈرنے والوں کے ساتھ ہے ○ اور اللہ کی راہ میں

سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِۚۛ وَ

وَ	التَّهْلُكَةِ [2]	اِلَى	بِاَیْدِیْكُمْ	لَا تُلْقُوْا	وَ	سَبِیْلِ اللّٰهِ
اور	ہلاکت	کی طرف	اپنے ہاتھوں سے (خود کو)	نہ ڈالو	اور	اللہ کی راہ

خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں خود کو ہلاکت میں نہ ڈالو اور

اَحْسِنُوْاۚۛ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۹۵﴾ وَ اَتِمُّوا

اَتِمُّوا	وَ	الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۹۵﴾	یُحِبُّ	اللّٰهَ	اِنَّ	اَحْسِنُوْا
پورا کرو	اور	احسان، نیکی کرنے والوں (سے)	محبت فرماتا ہے	اللہ	بیشک	احسان، نیکی کرو

نیکی کرو بیشک اللہ نیکی کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے ○ اور

راہِ خدا میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو اور بھلائی والے ہوجاؤ بیشک بھلائی

والے اللہ کے محبوب ہیں اور حج اور عمرہ اللہ کے لئے پورا کرو

مع

[1] ۔۔۔ دینِ اسلام کے اعلیٰ اخلاق، پاکیزہ کردار اور ظلم سے باز رہنے کا درس دینے کی بلندی دیکھئے کہ بپھرتے جذبات، جذبۂ انتقام کے جوش اور دشمن پر قبضہ حاصل ہوتے وقت بدلہ لینے میں مسلمانوں کو تقویٰ اور عدل و انصاف کا درس دیا جا رہا اور زیادتی کرنے سے منع کیا جا رہا ہے۔

[2] ۔۔۔ خود کو ہلاکت میں ڈالنے کی بہت سی صورتیں ہیں، ان کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج ۱، ص 309 کا مطالعہ فرمائیں۔

احصار یعنی حج سے روکے جانے کے احکام

الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ؕ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ

الْحَجَّ	وَ	الْعُمْرَةَ	لِلّٰهِ	فَاِنْ	اُحْصِرْتُمْ [1]	فَمَا	اسْتَيْسَرَ
حج	اور	عمرہ	اللہ کے لئے	پھر اگر	تمہیں روک دیا جائے	تو جو	آسان ہو، میسر ہو

حج اور عمرہ اللہ کے لئے پورا کرو پھر اگر تمہیں (مکہ سے) روک دیا جائے تو (حرم میں)

مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ

مِنَ	الْهَدْيِ	وَ	لَا تَحْلِقُوْا	رُءُوْسَكُمْ	حَتّٰى	يَبْلُغَ	الْهَدْيُ
سے	قربانی کا جانور	اور	نہ منڈاؤ	اپنے سر	یہاں تک کہ	پہنچ جائے	قربانی

قربانی کا جانور بھیجو جو میسر آئے اور اپنے سر نہ منڈاؤ جب تک قربانی

مَحِلَّهٗ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖۤ اَذًى

مَحِلَّهٗ	فَمَنْ	كَانَ	مِنْكُمْ	مَّرِيْضًا	اَوْ	بِهٖۤ	اَذًى
اپنی (ذبح ہونے کی) جگہ	پھر جو	ہو	تم میں سے	مریض، بیمار	یا	اس کے ساتھ	تکلیف

اپنے ٹھکانے پر نہ پہنچ جائے پھر جو تم میں بیمار ہو یا اس کے سر میں

مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ

مِّنْ	رَّاْسِهٖ	فَفِدْيَةٌ	مِّنْ	صِيَامٍ	اَوْ	صَدَقَةٍ	اَوْ
سے	اس کے سر	تو فدیہ، بدلہ	سے	روزوں	یا	صدقہ، خیرات	یا

کچھ تکلیف ہے تو روزے یا خیرات یا

حج تمتع و قران یعنی ایک ہی سفر میں عمرہ اور حج اکٹھے کرنے کا بیان

نُسُكٍ ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ ٚ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ

نُسُكٍ [2]	فَاِذَآ	اَمِنْتُمْ	فَمَنْ	تَمَتَّعَ	بِالْعُمْرَةِ
قربانی	پھر جب	تمہیں امن ہو	تو جو	نفع حاصل کرے، فائدہ اٹھائے	عمرہ کو (ملانے کا)

قربانی کا فدیہ دے پھر جب تم اطمینان سے ہو تو جو حج سے عمرہ ملانے کا فائدہ اٹھائے

1 حج یا عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد کسی وجہ سے جیسے دشمن یا درندے کے خوف، یا سفر کی وجہ سے مرض زیادہ ہونے کے غالب گمان کی بنا پر حج و عمرہ پورا نہ کرسکنے کو احصار کہتے ہیں۔

2 احرام کی حالت میں جس پابندی کی خلاف ورزی کرنے پر دم یعنی قربانی کرنا لازم ہوتا ہے وہ خلاف ورزی اگر بیماری یا سر میں زخم، پھنسی پھوڑے یا جوؤں وغیرہ کی سخت ایذا کے باعث ہوگی تو اس میں قربانی کے بدلے 6 مسکینوں کو ایک ایک صدقہ دینے یا دونوں وقت پیٹ بھر کھلانے یا تین روزے رکھ لینے یا قربانی ہی کرلینے کا اختیار ہوگا۔

إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ

إِلَى	الْحَجِّ	فَمَا	اسْتَيْسَرَ	مِنَ	الْهَدْيِ	فَمَنْ	لَّمْ يَجِدْ
کی طرف	حج	تو جو (جیسی)	آسان ہو (میسر ہو)	سے	قربانی	پھر جو	نہ پاسکے (قربانی)

اس پر قربانی لازم ہے جیسی میسر ہو پھر جو (قربانی کی قدرت) نہ پائے

فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ ؕ

فَصِيَامُ	ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ	فِي	الْحَجِّ	وَ	سَبْعَةٍ [1]	إِذَا	رَجَعْتُمْ
تو (رکھو) روزے	تین دن (کے)	میں	حج (کے دنوں)	اور	سات	جب	تم لوٹ کر جاؤ

تو تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات روزے (اس وقت رکھو) جب تم اپنے گھر لوٹ کر جاؤ،

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ

تِلْكَ	عَشَرَةٌ	كَامِلَةٌ	ذٰلِكَ	لِمَنْ	لَّمْ يَكُنْ
یہ	دس	مکمل، پورے	یہ (حکم)	(اس) کے لئے جو	نہ ہوں

یہ مکمل دس ہیں۔ یہ حکم اس کے لئے ہے جو

أَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

أَهْلُهٗ	حَاضِرِي [2]	الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ
اس کے اہل وعیال	رہنے والے	مسجدِ حرام (کے)	اور	ڈرتے رہو	اللہ (سے)

مکہ کا رہنے والا نہ ہو اور اللہ سے ڈرتے رہو

وَاعْلَمُوْا أَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿١٩٦﴾ ع اَلْحَجُّ أَشْهُرٌ

وَ	اعْلَمُوْا	أَنَّ	اللّٰهَ	شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿١٩٦﴾	اَلْحَجُّ	أَشْهُرٌ
اور	جان لو	بیشک	اللہ	سخت عذاب دینے والا (ہے)	حج	چند مہینے

اور جان رکھو کہ اللہ شدید عذاب دینے والا ہے ○ حج چند

حج تمتع اور قران کی اجازت کس کے لئے؟

[1] ...جو شخص ایک ہی سفر میں حج و عمرہ کی سعادت حاصل کرے تو اس پر بطور شکرانہ قربانی لازم ہے، اگر قربانی کی قدرت نہ ہو تو وہ دس روزے رکھے، تین روزے احرام باندھنے کے بعد 1 شوال سے 9 ذی الحجہ تک رکھے اور 7 روزے 13 ذی الحجہ کے بعد رکھے۔

[2] ...حج تمتع یا حج قران کا جائز ہونا صرف آفاقی یعنی میقات سے باہر والوں کے لئے ہے۔ حدودِ میقات میں اور اس سے اندر رہنے والوں کے لئے نہ تمتع کی اجازت ہے اور نہ قران کی وہ صرف حج افراد کر سکتے ہیں۔

مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ

مَّعْلُوْمٰتٌ	فَمَنْ	فَرَضَ	فِيْهِنَّ	الْحَجَّ	فَلَا	رَفَثَ
جانے ہوئے، معلوم	تو جو	فرض کرے (نیت کرے)	ان (مہینوں) میں	حج (کی)	تو نہ	جماع (ہو)

معلوم مہینے ہیں تو جو ان میں حج کی نیت کرے تو حج میں نہ عورتوں کے سامنے صحبت کا تذکرہ ہو

وَلَا فُسُوْقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۗ وَمَا

وَ	لَا	فُسُوْقَ	وَ	لَا	جِدَالَ [1]	فِي	الْحَجِّ	وَ	مَا
اور	نہ	گناہ (ہو)	اور	نہ	آپس میں جھگڑا (ہو)	میں	حج (کے دنوں)	اور	جو

اور نہ کوئی گناہ ہو اور نہ کسی سے جھگڑا ہو اور تم جو

تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ

تَفْعَلُوْا	مِنْ	خَيْرٍ	يَّعْلَمْهُ	اللّٰهُ	وَ	تَزَوَّدُوْا	فَاِنَّ
تم کرو	سے	نیکی، بھلائی	جانتا ہے اسے	اللہ	اور	سفر کا خرچ ساتھ لو	پس بیشک

بھلائی کرو اللہ اسے جانتا ہے اور زادِ راہ ساتھ لے لو پس

خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ۫ وَاتَّقُوْنِ يٰۤاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۷﴾

خَيْرَ	الزَّادِ	التَّقْوٰى	وَ	اتَّقُوْنِ	يٰۤاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۷﴾ [2]
سب سے بہتر	زادِ راہ	پرہیزگاری (ہے)	اور	ڈرو مجھ سے	اے عقل والو

سب سے بہتر زادِ راہ یقیناً پرہیزگاری ہے اور اے عقل والو! مجھ سے ڈرتے رہو ○

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ

لَيْسَ	عَلَيْكُمْ	جُنَاحٌ	اَنْ	تَبْتَغُوْا	فَضْلًا	مِّنْ	رَّبِّكُمْ
نہیں	تم پر	کوئی گناہ	کہ	تم تلاش کرو	فضل (روزی)	سے	اپنے رب (کا)

تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو،

تقویٰ بہترین زادِ راہ ہے

دورانِ حج کاروبار کی اجازت اور ذکرِ الٰہی کا حکم

[1] ...یاد رہے کہ گناہ کے کام اور لڑائی جھگڑا تو ہر جگہ ہی ممنوع ہے لیکن چونکہ حج ایک عظیم اور مقدس عبادت ہے اس لئے اس عبادت کے دوران ان سے بچنے کی بطورِ خاص تاکید کی ہے۔ [2] ... عقل والے کہہ کر اس لئے مخاطب کیا تاکہ لوگوں کو سمجھ آجائے کہ عقل کا تقاضا خوفِ الٰہی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ سے نہ ڈرے وہ بے عقلوں کی طرح ہے۔ عقل وہی ہے جو اللہ تعالیٰ سے خوف پیدا کرے اور جس عقل سے آدمی بے دین ہو وہ عقل نہیں بلکہ بے عقلی ہے۔

فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ

فَاِذَآ	اَفَضْتُمْ	مِّنْ	عَرَفٰتٍ	فَاذْكُرُوا	اللّٰهَ	عِنْدَ
تو جب	تم واپس آؤ، لوٹو	سے	عرفات	تو یاد کرو	اللہ (کو)	پاس

توجب تم عرفات سے واپس لوٹو تو مشعر حرام کے پاس اللہ کو

الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۪ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ

الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ	وَ	اذْكُرُوْهُ	كَمَا	هَدٰىكُمْ
مشعرِ حرام (حرمت والے نشان کے)	اور	ذکر کرو اس کا	کیونکہ	اس نے ہدایت دی تمہیں

یاد کرو اور اس کا ذکر کرو کیونکہ اس نے تمہیں ہدایت دی ہے

وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۱۹۸﴾ ثُمَّ

وَاِنْ	كُنْتُمْ	مِّنْ	قَبْلِهٖ	لَمِنَ	الضَّآلِّيْنَ ﴿۱۹۸﴾	ثُمَّ
اگرچہ	تم تھے	سے	اس (ہدایت) سے پہلے	ضرور سے	گمراہوں، بھٹکے ہوؤں	پھر

اگرچہ اس سے پہلے تم یقیناً بھٹکے ہوئے تھے ○ پھر

اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا

اَفِيْضُوْا	مِنْ	حَيْثُ	اَفَاضَ	النَّاسُ (1)	وَ	اسْتَغْفِرُوا
تم واپس آؤ (اے قریشیو!)	سے	جہاں	واپس آئیں	لوگ	اور	مغفرت طلب کرو

(اے قریشیو!) تم بھی وہیں سے پلٹو جہاں سے دوسرے لوگ پلٹتے ہیں اور اللہ سے مغفرت طلب

اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۹﴾ فَاِذَا قَضَيْتُمْ

اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۹﴾	فَاِذَا	قَضَيْتُمْ
اللہ (سے)	بیشک	اللہ	بخشنے والا	مہربان	پھر جب	تم پورے کرلو

کرو، بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ پھر جب اپنے حج کے کام پورے

(1) قبیلہ قریش والے دیگر لوگوں کے ساتھ عرفات میں وقوف کرنے کے بجائے مزدلفہ میں ٹھہرے رہتے اور جب لوگ عرفات سے پلٹتے تو یہ مزدلفہ سے پلٹتے اور اس میں اپنی بڑائی سمجھتے تھے۔ اس آیت میں انہیں حکم دیا گیا کہ وہ بھی سب کے ساتھ عرفات میں وقوف کریں اور ایک ساتھ واپس لوٹیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اسلامی احکام برادریوں کے اعتبار سے نہیں بدلتے اور نہ ہی کسی کے رتبے اور مقام کی وجہ سے ان میں تبدیلی ہوتی ہے بلکہ امیر و غریب، گورے کالے، عربی عجمی سب کے لئے اسلام کے احکام برابر ہیں۔

طالبِ دنیا اور طالبِ آخرت کی دعا میں فرق

مَنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ

مَنَاسِكَكُمْ	فَاذْكُرُوا	اللّٰهَ	كَذِكْرِكُمْ	اٰبَآءَكُمْ [1]	اَوْ
اپنے مناسک (حج کے ارکان)	تو ذکر کرو	اللہ (کا)	جیسے ذکر کرنا تمہارا	اپنے باپ دادا (کا)	یا (بلکہ)

کرلو تو اللہ کا ذکر کرو جیسے اپنے باپ دادا کا ذکر کرتے تھے بلکہ

اَشَدَّ ذِكْرًا ؕ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَاۤ اٰتِنَا

اَشَدَّ	ذِكْرًا	فَمِنَ	النَّاسِ	مَنْ	يَّقُوْلُ	رَبَّنَاۤ	اٰتِنَا
اس سے زیادہ	ذکر	تو سے	لوگوں	جو	کہتا ہے	اے ہمارے رب	ہمیں دے

اس سے زیادہ (ذکر کرو) اور کوئی آدمی یوں کہتا ہے کہ اے ہمارے رب! ہمیں

فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ﴿۲۰۰﴾ وَ

فِي الدُّنْيَا [2]	وَ	مَا	لَهٗ	فِي الْاٰخِرَةِ	مِنْ	خَلَاقٍ ﴿۲۰۰﴾	وَ
دنیا میں	اور	نہیں	اس کے لئے	آخرت میں	سے	حصہ	اور

دنیا میں دیدے اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں ○ اور

مِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ

مِنْهُمْ	مَّنْ	يَّقُوْلُ	رَبَّنَاۤ	اٰتِنَا	فِي الدُّنْيَا	حَسَنَةً	وَّ
ان میں سے	جو	کہتا ہے	اے ہمارے رب	ہمیں عطا فرما	دنیا میں	بھلائی	اور

کوئی یوں کہتا ہے کہ اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور

فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾ اُولٰٓئِكَ

فِي الْاٰخِرَةِ	حَسَنَةً	وَّ	قِنَا	عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾	اُولٰٓئِكَ
آخرت میں	بھلائی	اور	ہمیں بچا	آگ کے عذاب (سے)	یہ لوگ

ہمیں آخرت میں (بھی) بھلائی عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا ○ ان لوگوں

(1)... زمانہ جاہلیت میں اہل عرب حج کے بعد کعبہ کے قریب اپنے باپ دادا کے فضائل بیان کیا کرتے تھے۔ اسلام میں بتایا گیا کہ یہ شہرت و خود نمائی کی بیکار باتیں ہیں، اس کی بجائے ذوق و شوق کے ساتھ ذکر الٰہی کرو۔ (2)... یاد رہے کہ مومن اگر دنیا کی بہتری طلب کرتا ہے تو وہ بھی جائز ہے اور یہ طلب دنیا اگر دین کی تائید و تقویت کے لئے ہو تو یہ دعا بھی امور دین سے شمار ہو گی۔ لیکن یہ یاد رہے کہ آخرت کو اصلاً فراموش کر کے صرف دنیا مانگنا بہر حال مسلمان کے شایان شان نہیں۔

لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَ اللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۲۰۲﴾

لَهُمْ	نَصِيْبٌ	مِّمَّا	كَسَبُوْا	وَ	اللّٰهُ	سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۲۰۲﴾
ان کے لئے	حصہ (ہے)	(ان اعمال) سے جو	انہوں نے کمائے	اور	اللہ	جلد حساب کرنے والا

کے لئے ان کے کمائے ہوئے اعمال سے حصہ ہے اور اللہ جلد حساب کرنے والا ہے ○

وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْۤ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ

وَ	اذْكُرُوا	اللّٰهَ	فِيْۤ	اَيَّامٍ	مَّعْدُوْدٰتٍ [1]	فَمَنْ	تَعَجَّلَ	فِيْ
اور	ذکر کرو	اللہ (کا)	میں	دنوں	گنے ہوئے	پس جو	جلدی کرے	میں

اور گنتی کے دنوں میں اللہ کا ذکر کرو تو جو جلدی کرکے

يَوْمَيْنِ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَ مَنْ تَاَخَّرَ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَيْهِ ۙ

يَوْمَيْنِ [2]	فَلَاۤ	اِثْمَ	عَلَيْهِ	وَ	مَنْ	تَاَخَّرَ	فَلَاۤ	اِثْمَ	عَلَيْهِ
دو دنوں	تو نہیں	گناہ	اس پر	اور	جو	پیچھے رہ جائے	تو نہیں	گناہ	اس پر

دو دن میں (منیٰ سے) چلا جائے اس پر کچھ گناہ نہیں اور جو پیچھے رہ جائے تو اس پر (بھی) کوئی گناہ نہیں۔

لِمَنِ اتَّقٰى ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ

لِمَنِ	اتَّقٰى	وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ	اعْلَمُوْۤا	اَنَّكُمْ	اِلَيْهِ
(اس) کے لئے جو	ڈرتا ہے	اور	ڈرو	اللہ (سے)	اور	جان لو	بیشک تم	اس کی طرف

(یہ بشارت) پرہیزگار کے لئے ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ تم اسی کی طرف

تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۰۳﴾ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ

تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۰۳﴾	وَ	مِنَ	النَّاسِ	مَنْ	يُّعْجِبُكَ	قَوْلُهٗ
اٹھائے جاؤ گے	اور	سے	لوگوں	(کوئی وہ ہے) جو	اچھی لگتی ہے تمہیں	اس کی بات

اٹھائے جاؤ گے ○ اور لوگوں میں سے کوئی وہ ہے کہ دنیا کی زندگی میں

[1] ...گنتی کے دنوں سے مراد ایام تشریق ہیں اور ذکرُ اللہ سے نمازوں کے بعد اور جمرات کی رمی کے وقت تکبیر کہنا مراد ہے اور آیت سے مراد یہ ہے کہ منیٰ میں قیام کے دوران اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہو۔ [2] ...یہاں دو دنوں میں رمی کرکے چلے جانے سے مراد دس ذوالحجہ کے بعد دو دن ہیں، لہٰذا اگر کوئی شخص بارہ تاریخ کی رمی کرکے منیٰ سے واپس آجائے تو اس پر کوئی گناہ نہیں اگرچہ تیرہ کو رمی کرکے واپس آنا افضل ہے۔

فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ یُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِیْ قَلْبِهٖ ۙ

فِی	الْحَیٰوةِ	الدُّنْیَا	وَ	یُشْهِدُ	اللّٰهَ	عَلٰى	مَا	فِیْ	قَلْبِهٖ
میں	زندگی	دنیا (کی)	اور	وہ گواہ بناتا ہے	اللہ (کو)	(اس) پر	جو	میں	اس کے دل

اس کی بات تمہیں بہت اچھی لگتی ہے اور وہ اپنے دل کی بات پر اللہ کو گواہ بناتا ہے

وَ هُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ﴿۲۰۴﴾ وَ اِذَا تَوَلّٰى

وَ	هُوَ	اَلَدُّ	الْخِصَامِ ﴿۲۰۴﴾	وَ	اِذَا	تَوَلّٰى
اور (حالانکہ)	وہ	سب سے زیادہ جھگڑالو	جھگڑا کرنے والوں (میں)	اور	جب	پیٹھ پھیر کر جاتا ہے

حالانکہ وہ سب سے زیادہ جھگڑا کرنے والا ہے ○ اور جب پیٹھ پھیر کر جاتا ہے

سَعٰى فِی الْاَرْضِ لِیُفْسِدَ فِیْهَا وَ یُهْلِكَ

سَعٰى	فِی الْاَرْضِ	لِیُفْسِدَ [1]	فِیْهَا	وَ	یُهْلِكَ
(تو) کوشش کرتا ہے	زمین میں	تاکہ فساد کرے	اس میں	اور	برباد کرے، ہلاک کرے

تو کوشش کرتا ہے کہ زمین میں فساد پھیلائے اور

الْحَرْثَ وَ النَّسْلَ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یُحِبُّ الْفَسَادَ ﴿۲۰۵﴾ وَ اِذَا قِیْلَ

الْحَرْثَ	وَ	النَّسْلَ	وَ	اللّٰهُ	لَا یُحِبُّ	الْفَسَادَ ﴿۲۰۵﴾	وَ	اِذَا	قِیْلَ
کھیتی	اور	مویشی	اور	اللہ	پسند نہیں کرتا	فساد	اور	جب	کہا جائے

کھیت اور مویشی ہلاک کرے اور اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا ○ اور جب اس سے کہا جائے

لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ

لَهُ	اتَّقِ	اللّٰهَ	اَخَذَتْهُ [2]	الْعِزَّةُ	بِالْاِثْمِ	فَحَسْبُهٗ
اس سے	ڈرو	اللہ (سے)	پکڑ لیتی ہے اسے	غیرت و حمیت، انانیت	گناہ کے ساتھ	تو کافی ہے اسے

کہ اللہ سے ڈرو تو اسے ضد مزید گناہ پر ابھارتی ہے تو ایسے کو جہنم

[1] یہاں آیات میں اگرچہ ایک خاص منافق کا تذکرہ ہے لیکن یہ آیت بہت سے لوگوں کو سمجھانے کے لئے کافی ہے۔ ہمارے معاشرے میں بھی بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کی زبان بڑی میٹھی ہوتی، گفتگو بڑی نرمی سے کرتے اور بڑی عاجزی کا اظہار کرتے ہیں لیکن در پردہ دین کے مسائل میں، لوگوں میں یا خاندانوں میں فساد برپا کرتے اور ہلاکت و بربادی کا ذریعہ بنتے ہیں۔ [2] منافق آدمی کی ایک علامت یہ ہوتی ہے کہ اگر اسے سمجھایا جائے تو اپنی بات پر اڑ جاتا، دوسرے کی بات ماننا اپنے لئے توہین سمجھتا اور نصیحت کئے جانے کو اپنی عزت کا مسئلہ بنالیتا ہے۔ افسوس کہ ہمارے معاشرے میں بھی ایسے لوگوں کی بھرمار ہے۔

جَهَنَّمُ ؕ وَ لَبِئْسَ الْمِهَادُ (۲۰۶) وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْرِیْ

جَهَنَّمُ	وَ	لَبِئْسَ	الْمِهَادُ (۲۰۶)	وَ	مِنَ	النَّاسِ	مَنْ	یَّشْرِیْ
جہنم	اور	ضرور بہت برا	ٹھکانہ	اور	سے	لوگوں	(کوئی وہ ہے) جو	بیچ دیتا ہے

کافی ہے اور وہ ضرور بہت برا ٹھکانا ہے ○ اور لوگوں میں سے کوئی وہ ہے جو

نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ (۲۰۷)

نَفْسَهُ	ابْتِغَآءَ	مَرْضَاتِ اللّٰهِ	وَ	اللّٰهُ	رَءُوْفٌ	بِالْعِبَادِ (۲۰۷)
اپنی جان	تلاش کرنے (کے لئے)	اللہ کی خوشنودیاں	اور	اللہ	بہت مہربان	بندوں پر

اللہ کی رضا تلاش کرنے کے لئے اپنی جان بیچ دیتا ہے اور اللہ بندوں پر بڑا مہربان ہے ○

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً ۪ وَّ

یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	ادْخُلُوْا	فِی	السِّلْمِ	كَآفَّةً (1)	وَ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	داخل ہو جاؤ	میں	اسلام	پورے پورے	اور

اے ایمان والو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور

لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ (۲۰۸)

لَا تَتَّبِعُوْا	خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ	اِنَّهٗ	لَكُمْ	عَدُوٌّ	مُّبِیْنٌ (۲۰۸)
نہ پیروی کرو	شیطان کے قدموں (راستوں کی)	بیشک وہ	تمہارے لئے	دشمن (ہے)	کھلا، ظاہر

شیطان کے قدموں پر نہ چلو بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے ○

فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَیِّنٰتُ

فَاِنْ	زَلَلْتُمْ (2)	مِّنْ	بَعْدِ	مَا	جَآءَتْكُمُ	الْبَیِّنٰتُ
پھر اگر	تم پھسل جاؤ، لغزش کھاؤ	سے	بعد	(اس کے) جو	آجائیں تمہارے پاس	روشن دلائل

اور اگر تم اپنے پاس روشن دلائل آجانے کے بعد بھی لغزش کھاؤ

رضائے الٰہی کے لئے جان بیچ دینا بڑی عظیم سعادت ہے

اسلام کے احکام پر مکمل عمل کرنا لازم ہے

واضح دلائل کے بعد اسلام سے روگردانی سخت جرم ہے

(1)…یاد رکھیں کہ داڑھی منڈوانا، مشرکوں کا سا لباس پہننا، اپنی معاشرت بے دینوں جیسی کرنا بھی سب ایمانی کمزوری کی علامت ہے۔ جب ہم مسلمان ہیں تو سیرت و صورت، ظاہر و باطن، عبادات و معاملات، رہن سہن، میل برتاؤ، زندگی و موت، تجارت و ملازمت سب میں اپنے دین پر عمل کرنا چاہئے۔ (2)…اس سے مراد یہ ہے کہ اگر تم لوگ واضح دلیلوں کے باوجود اسلام میں مکمل داخل ہونے سے دور رہے اور اسلام کی راہ کے خلاف روش اختیار کرو تو یہ تمہارا سخت جرم ہوگا۔

دینِ اسلام چھوڑنے والے عذابِ الٰہی کے منتظر ہیں

فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿۲۰۹﴾ هَلْ یَنْظُرُوْنَ

یَنْظُرُوْنَ	هَلْ	حَكِیْمٌ ﴿۲۰۹﴾	عَزِیْزٌ	اللّٰهَ	اَنَّ	فَاعْلَمُوْۤا
وہ انتظار کر رہے ہیں	کیا (نہیں)	حکمت والا	عزت والا، زبردست	اللہ	کہ، بیشک	تو جان لو

تو جان لو کہ اللہ زبردست حکمت والا ہے ○ لوگ تو اسی چیز کا انتظار کر رہے ہیں

اِلَّاۤ اَنْ یَّاْتِیَهُمُ اللّٰهُ فِیْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ

الْغَمَامِ	مِّنَ	ظُلَلٍ	فِیْ	اللّٰهُ	یَّاْتِیَهُمُ	اَنْ	اِلَّاۤ
بادلوں	سے (کے)	سائبانوں	میں	اللہ (کا عذاب)	آئے ان کے پاس	(اس کا) کہ	مگر

کہ بادلوں کے سایوں میں ان کے پاس اللہ کا عذاب

وَالْمَلٰٓىٕكَةُ وَقُضِیَ الْاَمْرُؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ

تُرْجَعُ	اللّٰهِ	اِلَى	وَ	الْاَمْرُ	قُضِیَ	وَ	الْمَلٰٓىٕكَةُ	وَ
لوٹائے جاتے ہیں	اللہ	کی طرف	اور	کام	پورا کر دیا جائے	اور	فرشتے (آجائیں)	اور

اور فرشتے آجائیں اور فیصلہ کر دیا جائے اور اللہ ہی کی طرف سب کام

بنی اسرائیل سے روشن نشانیوں کے بارے میں سوال

الْاُمُوْرُ ﴿۲۱۰﴾ سَلْ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ كَمْ اٰتَیْنٰهُمْ مِّنْ

مِّنْ	اٰتَیْنٰهُمْ	كَمْ	بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ	سَلْ [1]	الْاُمُوْرُ ﴿۲۱۰﴾
سے	ہم نے دیں انہیں	کتنی	بنی اسرائیل، اولادِ یعقوب (سے)	پوچھو	سب کام

لوٹائے جاتے ہیں ○ بنی اسرائیل سے پوچھو کہ ہم نے انہیں کتنی

نعمتِ الٰہی کو تبدیل کرنے والوں کو وعید

اٰیَةٍۭ بَیِّنَةٍؕ وَمَنْ یُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ

بَعْدِ	مِنْۢ	نِعْمَةَ اللّٰهِ [2]	یُّبَدِّلْ	مَنْ	وَ	بَیِّنَةٍ	اٰیَةٍ
بعد (اس کے)	سے	اللہ کی نعمت	بدل دے، تبدیل کر دے	جو	اور	روشن	نشانی

روشن نشانیاں دیں اور جو اللہ کی نعمت کو اپنے پاس آنے کے بعد

1. یاد رہے کہ بنی اسرائیل سے روشن نشانیوں کے بارے میں پوچھنا حقیقت میں انہیں سمجھانے کے لئے اور ان کی اپنی نافرمانیوں کے باوجود اللہ تعالیٰ کی مہربانیوں کا ان سے اقرار کرانے کے لئے ہے۔
2. اللہ تعالیٰ کی نعمت سے آیاتِ الٰہیہ مراد ہیں جو ہدایت کا سبب ہیں اور ان کی بدولت گمراہی سے نجات حاصل ہوتی ہے، انہی میں سے وہ آیات ہیں جن میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی نعت وصفت اور آپ کی نبوت و رسالت کا بیان ہے اور یہود و نصاریٰ کا اپنی کتابوں میں تحریف کرنا اس نعمت کو تبدیل کرنا ہے۔

مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۱۱﴾ زُیِّنَ

زُیِّنَ	شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۱۱﴾	اللّٰهَ	فَاِنَّ	جَآءَتْهُ	مَا
مزین کردی گئی، خوشنما بنادی گئی	سخت عذاب دینے والا (ہے)	اللہ	تو بیشک	آئے اس کے پاس	جو

بدل دے تو بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے ○ کافروں کی نگاہ میں

لِلَّذِیْنَ كَفَرُوا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا وَ یَسْخَرُوْنَ مِنَ

مِنَ	یَسْخَرُوْنَ	وَ	الدُّنْیَا	الْحَیٰوةُ	كَفَرُوا [1]	لِلَّذِیْنَ
سے	وہ مذاق اڑاتے ہیں	اور	دنیا (کی)	زندگی	کفر کیا	ان لوگوں کے لئے جو (جنہوں نے)

دنیا کی زندگی کو خوشنما بنادیا گیا اور وہ مسلمانوں پر

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ

فَوْقَهُمْ	اتَّقَوْا	الَّذِیْنَ	وَ	اٰمَنُوْا [2]	الَّذِیْنَ
ان (کافروں) سے اوپر (ہوں گے)	ڈرے، پرہیز گار بنے	وہ لوگ جو	اور	ایمان لائے	ان لوگوں کا جو

ہنستے ہیں اور (اللہ سے) ڈرنے والے قیامت کے دن ان کافروں سے

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ وَ اللّٰهُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۲۱۲﴾ كَانَ النَّاسُ

النَّاسُ	كَانَ	بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۲۱۲﴾	یَّشَآءُ	مَنْ	یَرْزُقُ	اللّٰهُ	وَ	یَوْمَ الْقِیٰمَةِ
تمام لوگ	تھے	حساب کے بغیر	وہ چاہے	جسے	رزق دیتا ہے	اللہ	اور	قیامت کے دن

اوپر ہوں گے اور اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق عطا فرماتا ہے ○ تمام لوگ

اُمَّةً وَّاحِدَةً ۫ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِیّٖنَ مُبَشِّرِیْنَ وَ مُنْذِرِیْنَ ۠

مُنْذِرِیْنَ	وَ	مُبَشِّرِیْنَ	النَّبِیّٖنَ	اللّٰهُ	فَبَعَثَ	وَّاحِدَةً	اُمَّةً
ڈرانے والے	اور	خوشخبری دینے والے	نبیوں (کو)	اللہ (نے)	تو بھیجا	ایک	امت

ایک دین پر تھے تو اللہ نے انبیاء بھیجے خوشخبری دیتے ہوئے اور ڈر سناتے ہوئے

1 ـــ کافروں کے لئے دنیا کی زندگی آراستہ کر دیئے جانے سے مراد یہ ہے کہ انہیں یہی زندگی پسند ہے، وہ اسی کی قدر کرتے اور اسی پر مرتے ہیں۔ یاد رہے دنیا کی زندگی وہ ہے جو نفس کی خواہشات میں صرف ہو اور جو توشۂ آخرت جمع کرنے میں خرچ ہو وہ بفضلہ تعالیٰ دینی زندگی ہے۔ 2 ـــ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ غریب مسلمانوں کا مذاق اڑانا یا کسی مومن کو ذلیل یا کمینہ جاننا کافروں کا طریقہ ہے۔ لہٰذا فاسق و کافر اگرچہ مالدار ہو عزت والا نہیں ہے جبکہ مومن اگرچہ غریب ہو اور کسی بھی قوم سے ہو عزت والا ہے بشرطیکہ متقی ہو۔

وَ اَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ

وَ	اَنْزَلَ	مَعَهُمُ	الْكِتٰبَ	بِالْحَقِّ	لِيَحْكُمَ
اور	اس نے نازل کی، اتاری	ان کے ساتھ	کتاب	حق کے ساتھ (سچی)	تاکہ وہ فیصلہ کردے

اور ان کے ساتھ سچی کتاب اتاری تاکہ وہ

بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؕ وَ مَا اخْتَلَفَ

بَيْنَ النَّاسِ	فِيْمَا	اخْتَلَفُوْا	فِيْهِ	وَ	مَا اخْتَلَفَ
لوگوں کے درمیان	میں جس	انہوں نے اختلاف کیا	اس میں	اور	نہیں اختلاف کیا

لوگوں کے درمیان ان کے اختلافات میں فیصلہ کردے اور جن لوگوں کو

فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا

فِيْهِ	اِلَّا	الَّذِيْنَ	اُوْتُوْهُ	مِنْ	بَعْدِ	مَا
اس (کتاب) میں	مگر	ان لوگوں نے جو	جنہیں دی گئی وہ (کتاب)	سے	(اس کے) بعد	جو

کتاب دی گئی انہوں نے ہی اپنے باہمی بغض و حسد کی وجہ سے کتاب میں اختلاف کیا

جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى اللّٰهُ

جَآءَتْهُمُ	الْبَيِّنٰتُ	بَغْيًا	بَيْنَهُمْ	فَهَدَى	اللّٰهُ
آگئے ان کے پاس	روشن احکام	سرکشی (کی وجہ سے)	اپنے درمیان	تو ہدایت دی	اللہ (نے)

(یہ اختلاف) اس کے بعد (کیا) کہ ان کے پاس روشن احکام آچکے تھے تو اللہ نے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ

الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لِمَا	اخْتَلَفُوْا[1]	فِيْهِ	مِنَ	الْحَقِّ
ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	(اس بات) کی جو	انہوں نے اختلاف کیا	اس میں	سے	حق

ایمان والوں کو اپنے حکم سے اس حق بات کی ہدایت دی جس میں لوگ جھگڑ

[1]۔۔۔ نفسِ اختلاف مذموم نہیں لیکن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام سے اختلاف کرنا نیز حق واضح ہو جانے کے باوجود اختلاف کرنا غلط ہے۔

بِاِذْنِهٖ ؕ وَاللّٰهُ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ

بِاِذْنِهٖ	وَ	اللّٰهُ	یَهْدِیْ	مَنْ	یَّشَآءُ	اِلٰی	صِرَاطٍ
اپنی اجازت، حکم سے	اور	اللہ	ہدایت دیتا ہے	جسے	وہ چاہے	کی طرف	راستے

رہے تھے اور اللہ جسے چاہتا ہے سیدھی راہ دکھاتا

مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۲۱۳﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا

مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۲۱۳﴾	اَمْ	حَسِبْتُمْ [1]	اَنْ	تَدْخُلُوا	الْجَنَّةَ	وَ	لَمَّا
سیدھے	کیا	تم نے گمان کیا	کہ	داخل ہو جاؤ گے	جنت (میں)	اور (حالانکہ)	ابھی نہیں

ہے ○ کیا تمہارا یہ گمان ہے کہ جنت میں داخل ہو جاؤ گے حالانکہ ابھی

یَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ؕ مَسَّتْهُمُ

یَاْتِكُمْ	مَّثَلُ	الَّذِیْنَ	خَلَوْا	مِنْ	قَبْلِكُمْ	مَسَّتْهُمُ
آئی تمہارے اوپر	مثل، حالت	ان لوگوں کی جو	گزر گئے	سے	تم سے پہلے	پہنچی انہیں

تم پر پہلے لوگوں جیسی حالت نہ آئی۔ انہیں

الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰی یَقُوْلَ الرَّسُوْلُ

الْبَاْسَآءُ	وَ	الضَّرَّآءُ	وَ	زُلْزِلُوْا [2]	حَتّٰی	یَقُوْلَ	الرَّسُوْلُ
سختی	اور	شدت	اور	انہیں زور سے ہلا دیا گیا	یہاں تک کہ	کہنے لگا	رسول

سختی اور شدت پہنچی اور انہیں زور سے ہلا ڈالا گیا یہاں تک کہ رسول

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰی نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ

وَ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	مَعَهٗ	مَتٰی	نَصْرُ اللّٰهِ	اَلَاۤ	اِنَّ
اور	وہ لوگ جو	ایمان والے	اس کے ساتھ	کب	اللہ کی مدد (آئے گی)	سن لو، خبردار	بیشک

اور اس کے ساتھ ایمان والے کہہ اٹھے: اللہ کی مدد کب آئے گی؟ سن لو! بیشک

مسلمانوں کا امتحان اور ان کی تکالیف کی شدت کا بیان

[1] ۔۔۔ یہ آیت غزوۂ احزاب کے متعلق نازل ہوئی جہاں مسلمانوں کو سردی اور بھوک وغیرہ کی سخت تکلیفیں پہنچی تھیں۔ اس میں انہیں صبر کی تلقین فرمائی گئی اور بتایا گیا کہ راہِ خدا میں تکالیف برداشت کرنا ہمیشہ سے خاصانِ خدا کا معمول رہا ہے۔ [2] ۔۔۔ سابقہ امتوں کی تکلیف و شدت اس انتہا کو پہنچ گئی کہ فرمانبردار مومن بھی مدد طلب کرنے میں جلدی کرنے لگے اور اللہ تعالیٰ کے رسول نے بھی اپنی امت کے اصرار پر فریاد کی حالانکہ رسول اور ان کے اصحاب بڑے صابر ہوتے ہیں لیکن ان انتہائی مصیبتوں کے باوجود وہ لوگ اپنے دین پر قائم رہے اور کوئی مصیبت ان کا حال متغیر نہ کر سکی۔

راہِ خدا میں نفلی صدقہ کرنے کی ایک بہترین مقدار اور اس کا مصرف

نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ﴿٢١٤﴾ يَسْــَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ قُلْ مَاۤ اَنْفَقْتُمْ

نَصْرَ اللّٰهِ	قَرِيْبٌ ﴿٢١٤﴾ [1]	يَسْــَٔلُوْنَكَ	مَاذَا	يُنْفِقُوْنَ	قُلْ	مَاۤ	اَنْفَقْتُمْ
اللہ کی مدد	قریب (ہے)	وہ سوال کرتے ہیں تم سے	کیا	خرچ کریں	تم کہو	جو	تم خرچ کرو

اللہ کی مدد قریب ہے ○ آپ سے سوال کرتے ہیں کیا خرچ کریں ؟تم فرماؤ: جو کچھ

مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَ

مِّنْ	خَيْرٍ	فَلِلْوَالِدَيْنِ [2]	وَ	الْاَقْرَبِيْنَ	وَ	الْيَتٰمٰى	وَ
سے	نیکی (کچھ مال)	تو ماں باپ کے لئے	اور	قریبی رشتہ داروں	اور	یتیموں	اور

مال نیکی میں خرچ کرو تو وہ ماں باپ اور قریب کے رشتہ داروں اور یتیموں اور

الْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ

الْمَسٰكِيْنِ	وَ	ابْنِ السَّبِيْلِ	وَ	مَا	تَفْعَلُوْا	مِنْ	خَيْرٍ
مسکینوں	اور	راستے کے بیٹے (مسافر کے لئے ہے)	اور	جو	تم کروگے	سے	بھلائی

محتاجوں اور مسافر کے لئے ہے اور تم جو بھلائی کرو

جہاد کی فرضیت اور مسلمانوں کو نصیحت

فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿٢١٥﴾ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ

فَاِنَّ	اللّٰهَ	بِهٖ	عَلِيْمٌ ﴿٢١٥﴾	كُتِبَ	عَلَيْكُمُ	الْقِتَالُ
تو بیشک	اللہ	اس کو	جاننے والا (ہے)	لکھ دیا گیا، فرض کیا گیا	تمہارے اوپر	(راہِ خدا میں) لڑنا

بیشک اللہ اسے جانتا ہے ○ تم پر جہاد فرض کیا گیا ہے

وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْــًٔا

وَ	هُوَ	كُرْهٌ	لَّكُمْ	وَ	عَسٰۤى	اَنْ	تَكْرَهُوْا	شَيْــًٔا
اور (حالانکہ)	وہ	ناگوار	تمہارے لئے (تمہیں)	اور	قریب ہے	کہ	تم ناپسند کرو	کوئی چیز

حالانکہ وہ تمہیں ناگوار ہے اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں ناپسند ہو

[1] ...رسولوں کی فریاد پر بارگاہِ الٰہی سے جواب ملا کہ سن لو! بیشک اللہ تعالیٰ کی مدد قریب ہے۔ اس جواب سے انہیں تسلی دی گئی اور یہی تسلی حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو دی گئی۔ اس آیت میں مبلغین، نئے مسلمان ہونے والوں اور نیکی کا ماحول اپنانے والوں کے لئے تسلی اور بشارت ہے۔

[2] ...اس آیت میں صدقہ نافلہ کا بیان ہے۔ ماں باپ کو زکوٰۃ اور صدقاتِ واجبہ دینا جائز نہیں۔

ع ۲۶

وَّ هُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ ۚ وَ عَسٰۤى اَنْ تُحِبُّوْا شَیْــٴًـا

وَّ	هُوَ	خَیْرٌ	لَّكُمْ	وَ	عَسٰۤى	اَنْ	تُحِبُّوْا	شَیْــٴًـا
اور (حالانکہ)	وہ	بہتر (ہو)	تمہارے لئے	اور	قریب ہے	کہ	تمہیں پسند آئے	کوئی چیز

حالانکہ وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں پسند آئے

وَّ هُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۠ (۲۱۶)

وَّ	هُوَ	شَرٌّ	لَّكُمْ [1]	وَ	اللّٰهُ	یَعْلَمُ	وَ	اَنْتُمْ	لَا تَعْلَمُوْنَ (۲۱۶)
اور (حالانکہ)	وہ	بری (ہو)	تمہارے لئے	اور	اللہ	جانتا ہے	اور	تم	نہیں جانتے

حالانکہ وہ تمہارے حق میں بری ہو اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ○

ماہ حرام میں جہاد کی اجازت کی صورت

یَسْــٴَـلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِیْهِ ؕ قُلْ قِتَالٌ

یَسْــٴَـلُوْنَكَ	عَنِ	الشَّهْرِ	الْحَرَامِ	قِتَالٍ	فِیْهِ	قُلْ	قِتَالٌ
وہ پوچھتے ہیں تم سے	سے، کے بارے	مہینے	حرمت والے	لڑنا	اس میں	تم کہو	لڑنا

آپ سے ماہِ حرام میں جہاد کرنے کے بارے میں سوال کرتے ہیں، تم فرماؤ: اس مہینے میں

فِیْهِ كَبِیْرٌ ؕ وَ صَدٌّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ كُفْرٌۢ بِهٖ

فِیْهِ	كَبِیْرٌ	وَ	صَدٌّ	عَنْ	سَبِیْلِ اللّٰهِ	وَ	كُفْرٌۢ	بِهٖ
اس (مہینے) میں	بڑا (گناہ ہے)	اور	روکنا	سے	اللہ کی راہ	اور	کفر کرنا	اس کے ساتھ

لڑنا بڑا گناہ ہے اور اللہ کی راہ سے روکنا اور اس پر ایمان نہ لانا

وَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۗ وَ اِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ

وَ	الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	وَ	اِخْرَاجُ	اَهْلِهٖ	مِنْهُ [2]	اَكْبَرُ
اور	مسجد حرام (سے روکنا)	اور	نکالنا	اس کے رہائشیوں (کو)	اس سے	زیادہ بڑا (گناہ ہے)

اور مسجد حرام سے روکنا اور اس کے رہنے والوں کو وہاں سے نکال دینا اللہ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ بڑا

[1] ۔۔۔ کسی چیز کے اچھا یا برا ہونے کا مدار ہر جگہ اپنی سوچ پر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر رکھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے جس چیز کا حکم دیا وہ بہر حال ہمارے لئے بہتر ہے اور جس سے منع فرمایا وہ بہر حال ہمارے لئے بہتر نہیں ہے۔ [2] ۔۔۔ اس سے معلوم ہوا کہ خود بڑے بڑے عیبوں میں مبتلا ہونے کے باوجود خود کو دیکھنے کی بجائے دوسروں پر طعن کرنا کافروں کا طریقہ ہے۔ یہ بیماری ہمارے ہاں بھی عام ہے کہ لوگ ساری دنیا کی برائیاں اور خامیاں بیان کرتے ہیں اور خود اس سے بڑھ کر عیبوں کی گندگی سے آلودہ ہوتے ہیں۔

عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَ الْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ؕ وَ لَا یَزَالُوْنَ

عِنْدَ اللّٰهِ	وَ	الْفِتْنَةُ	اَكْبَرُ	مِنَ	الْقَتْلِ	وَ	لَا یَزَالُوْنَ [1]
اللہ کے نزدیک	اور	فتنہ، فساد	زیادہ بڑا (جرم) ہے	سے	قتل	اور	وہ ہمیشہ رہیں گے

گناہ ہے اور فتنہ قتل سے بڑا جرم ہے اور وہ ہمیشہ

یُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى یَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِیْنِكُمْ اِنِ

یُقَاتِلُوْنَكُمْ	حَتّٰى	یَرُدُّوْكُمْ	عَنْ	دِیْنِكُمْ	اِنِ
لڑتے تم سے	یہاں تک کہ	لوٹا دیں، پھیر دیں تمہیں	سے	تمہارے دین	اگر

تم سے لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ اگر ان سے ہوسکے تو تمہیں تمہارے دین سے

اسْتَطَاعُوْا ؕ وَ مَنْ یَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِیْنِهٖ فَیَمُتْ

اسْتَطَاعُوْا	وَ	مَنْ	یَّرْتَدِدْ [2]	مِنْكُمْ	عَنْ	دِیْنِهٖ	فَیَمُتْ
انہیں قوت ملے	اور	جو	پھر جائے، مرتد ہو جائے	تم میں سے	سے	اپنے دین	پھر وہ مر جائے

پھیر دیں اور تم میں جو کوئی اپنے دین سے مرتد ہو جائے پھر کافر ہی

مرتد ہونے کی حالت میں مرنے والے کی سزا کا بیان

وَ هُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓىِٕكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِی الدُّنْیَا

وَ	هُوَ	كَافِرٌ	فَاُولٰٓىِٕكَ	حَبِطَتْ	اَعْمَالُهُمْ	فِی	الدُّنْیَا
اور (حالانکہ)	وہ	کافر (ہو)	تو یہ لوگ	برباد ہوگئے	ان کے اعمال	میں	دنیا

مر جائے تو ان لوگوں کے تمام اعمال دنیا و آخرت میں برباد

وَ الْاٰخِرَةِ ۚ وَ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۱۷﴾

وَ	الْاٰخِرَةِ	وَ	اُولٰٓىِٕكَ	اَصْحٰبُ النَّارِ	هُمْ	فِیْهَا	خٰلِدُوْنَ ﴿۲۱۷﴾
اور	آخرت	اور	یہ لوگ	آگ والے (ہیں)	وہ	اس میں	ہمیشہ رہنے والے

ہوگئے اور وہ دوزخ والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ○

[1] اس آیت میں خبر دی گئی کہ کفار مسلمانوں سے ہمیشہ عداوت رکھیں گے اور جہاں تک ممکن ہوگا وہ مسلمانوں کو دین سے منحرف کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے، چنانچہ آج بھی کفار کی ہزاروں تنظیمیں نت نئے طریقوں سے مسلمانوں کو اسلام سے پھیرنے اور ان کی اخلاقیات تباہ کر کے ان کا ایمان کمزور کرنے میں لگی ہوئی ہیں۔ [2] یاد رکھیں کہ مرتد ہونا بہت سخت جرم ہے، افسوس کہ آج کل مسلمانوں کی اکثریت دین کے بنیادی عقائد سے لاعلم ہے، غمی و خوشی کے مختلف مواقع پر ان میں کفریہ جملوں کی بھرمار ہے۔

ایمان لانے، ہجرت اور جہاد کرنے والے رحمتِ الٰہی کے امیدوار ہیں

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ الَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا

اِنَّ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	الَّذِیْنَ	هَاجَرُوْا	وَ	جٰهَدُوْا
بیشک	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	ہجرت کی	اور	جہاد کیا

بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور وہ جنہوں نے اللہ کے لئے اپنے گھر بار چھوڑ دیئے اور

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓىٕكَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ

فِیْ	سَبِیْلِ اللّٰهِ	اُولٰٓىٕكَ	یَرْجُوْنَ [1]	رَحْمَتَ اللّٰهِ	وَ	اللّٰهُ	غَفُوْرٌ
میں	اللہ کی راہ	یہ لوگ	امید رکھتے ہیں	اللہ کی رحمت (کی)	اور	اللہ	بخشنے والا

اللہ کی راہ میں جہاد کیا وہ رحمتِ الٰہی کے امیدوار ہیں اور اللہ بخشنے والا

شراب اور جوئے کی حرمت

رَّحِیْمٌ ﴿۲۱۸﴾ یَسْــٴَـلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِ ؕ قُلْ

رَّحِیْمٌ ﴿۲۱۸﴾	یَسْــٴَـلُوْنَكَ	عَنِ	الْخَمْرِ	وَ	الْمَیْسِرِ [2]	قُلْ
مہربان	وہ سوال کرتے ہیں تم سے	سے، کے بارے	شراب	اور	جوئے	تم کہو

مہربان ہے ○ آپ سے شراب اور جوئے کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ تم فرمادو:

فِیْهِمَاۤ اِثْمٌ كَبِیْرٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ٘ وَ اِثْمُهُمَاۤ

فِیْهِمَاۤ	اِثْمٌ	كَبِیْرٌ	وَّ	مَنَافِعُ	لِلنَّاسِ	وَ	اِثْمُهُمَاۤ
ان دونوں میں	گناہ	بڑا	اور	(دنیوی) فائدے، منافع	لوگوں کے لئے	اور	ان کا گناہ

ان دونوں میں کبیرہ گناہ ہے اور لوگوں کے لئے کچھ دنیوی منافع بھی ہیں اور ان کا گناہ

صدقہ کی مقدار کا بیان

اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ؕ وَ یَسْــٴَـلُوْنَكَ مَا ذَا یُنْفِقُوْنَ ؕ۬ قُلِ

اَكْبَرُ	مِنْ	نَّفْعِهِمَا	وَ	یَسْــٴَـلُوْنَكَ	مَا ذَا	یُنْفِقُوْنَ	قُلِ
زیادہ بڑا ہے	سے	ان کے فائدے، نفع	اور	وہ پوچھتے ہیں تم سے	کیا	خرچ کریں	تم کہو

ان کے نفع سے زیادہ بڑا ہے۔ آپ سے سوال کرتے ہیں کہ (اللہ کی راہ میں) کیا خرچ کریں؟ تم فرماؤ:

[1] ۔۔۔ اس سے معلوم ہوا کہ عمل کرنے سے اللہ تعالیٰ پر اجر دینا واجب نہیں ہو جاتا بلکہ ثواب دینا محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔

[2] ۔۔۔ شراب اور جوئے سے متعلق تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج1، ص336 کا مطالعہ فرمائیں۔

الْعَفْوَ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ

لَعَلَّكُمْ	الْاٰيٰتِ	لَكُمُ	اللّٰهُ	يُبَيِّنُ	كَذٰلِكَ	الْعَفْوَ
تاکہ تم	آیتیں	تم سے	اللہ	بیان فرماتا ہے	اسی طرح	بچاہوامال

جو زائد بچے۔ اسی طرح اللہ تم سے آیتیں بیان فرماتا ہے تاکہ تم

تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢١٩﴾ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ

عَنِ	يَسْـَٔلُوْنَكَ	وَ	الْاٰخِرَةِ	وَ	الدُّنْيَا	فِي	تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢١٩﴾
سے، کے بارے	وہ پوچھتے ہیں تم سے	اور	آخرت	اور	دنیا	میں	غوروفکر کرو

غوروفکر کرو ○ دنیا اور آخرت کے کاموں میں (غوروفکر کرلیا کرو) اور تم سے یتیموں کا مسئلہ

الْيَتٰمٰى ؕ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ؕ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ

تُخَالِطُوْهُمْ	اِنْ	وَ	خَيْرٌ	لَهُمْ	اِصْلَاحٌ [1]	قُلْ	الْيَتٰمٰى
تم ملالو انہیں (ان کے ساتھ اپنا خرچ)	اگر	اور	بہتر (ہے)	ان کا	بھلا کرنا	تم کہو	یتیموں

پوچھتے ہیں۔ تم فرماؤ: ان کا بھلا کرنا بہتر ہے اور اگر ان کے ساتھ اپنا خرچ ملالو

فَاِخْوَانُكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ؕ

الْمُصْلِحِ	مِنَ	الْمُفْسِدَ	يَعْلَمُ [2]	اللّٰهُ	وَ	فَاِخْوَانُكُمْ
اصلاح کرنے والے	سے	فساد کرنے والے (کو)	جانتا ہے	اللہ	اور	تو (وہ) تمہارے بھائی (ہیں)

تو وہ تمہارے بھائی ہیں اور اللہ بگاڑنے والے کو سنوارنے والے سے جدا خوب جانتا ہے

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ

عَزِيْزٌ	اللّٰهَ	اِنَّ	لَاَعْنَتَكُمْ	اللّٰهُ	شَآءَ	لَوْ	وَ
عزت والا، زبردست	اللہ	بیشک	ضرور مشقت میں ڈال دیتا تمہیں	اللہ	چاہتا	اگر	اور

اور اگر اللہ چاہتا تو تمہیں مشقت میں ڈال دیتا۔ بیشک اللہ زبردست

یتیموں کا مال اپنے مال سے ملانے کا طریقہ

[1] ۔۔۔ اگرچہ اس آیت کا نزول یتیموں کی مالی اصلاح کے بارے میں ہوا مگر اصلاح کے لفظ میں ساری مصلحتیں داخل ہیں۔ یتیموں کے اخلاق، اعمال، تربیت، تعلیم سب کی اصلاح کرنی چاہئے۔ یوں سمجھیں کہ یتیم ساری مسلم قوم کے لئے اولاد کی طرح ہیں۔ [2] ۔۔۔ یہ قرآن نہایت جامع ہے اور زندگی کے ہزاروں شعبوں کے لاکھوں معاملات میں راہنمائی کے لئے کافی ہے، کہ جہاں ایک ہی چیز میں اچھی اور بری دونوں نیتیں ممکن ہیں وہاں دوسرے لوگ اگرچہ بری نیت کو نہ جانتے ہوں لیکن اللہ تعالیٰ تو جانتا ہے۔

مشرک عورت اور مرد سے نکاح ناجائز ہے

حَكِيمٌ ﴿٢٢٠﴾ وَلَا تَنكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنَّ ۚ وَ

حَكِيمٌ ⓵	وَ	لَا تَنكِحُوا	الْمُشْرِكَاتِ	حَتَّىٰ	يُؤْمِنَّ	وَ
حکمت والا	اور	تم نکاح نہ کرو	مشرکہ عورتوں (سے)	یہاں تک کہ	وہ ایمان لے آئیں	اور

حکمت والا ہے ۝ اور مشرکہ عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک مسلمان نہ ہو جائیں اور

لَأَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكَةٍ وَلَوْ

لَأَمَةٌ	مُّؤْمِنَةٌ	خَيْرٌ	مِّن	مُّشْرِكَةٍ	وَلَوْ
ضرور، باندی، لونڈی	ایمان والی	بہتر (ہے)	سے	مشرکہ عورت	اگرچہ

بیشک مسلمان لونڈی مشرکہ عورت سے اچھی ہے اگرچہ

أَعْجَبَتْكُمْ ۗ وَلَا تُنكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ

أَعْجَبَتْكُمْ	وَ	لَا تُنكِحُوا	الْمُشْرِكِينَ ⑴	حَتَّىٰ
وہ پسند ہو تمہیں	اور	تم نکاح نہ کرو (مسلمان عورتوں کا)	مشرک مردوں (سے)	یہاں تک کہ

وہ تمہیں پسند ہو اور (مسلمان عورتوں کو) مشرکوں کے نکاح میں نہ دو جب تک

يُؤْمِنُوا ۚ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكٍ

يُؤْمِنُوا	وَ	لَعَبْدٌ	مُّؤْمِنٌ	خَيْرٌ	مِّن	مُّشْرِكٍ
وہ ایمان لے آئیں	اور	ضرور غلام	ایمان والا	بہتر (ہے)	سے	مشرک مرد

وہ ایمان نہ لے آئیں اور بیشک مسلمان غلام مشرک سے اچھا ہے

وَلَوْ أَعْجَبَكُمْ ۗ أُولَٰئِكَ يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ ۖ وَاللَّهُ

وَلَوْ	أَعْجَبَكُمْ	أُولَٰئِكَ	يَدْعُونَ	إِلَى	النَّارِ	وَ	اللَّهُ
اگرچہ	وہ پسند ہو تمہیں	یہ لوگ	بلاتے ہیں	کی طرف	آگ، جہنم	اور	اللہ

اگرچہ وہ مشرک تمہیں پسند ہو، وہ دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ

⓵ ۔۔۔ انتہائی افسوس ہے کہ قرآن میں اتنی صراحت و وضاحت سے حکم آنے کے باوجود مسلمان لڑکوں میں مشرکہ لڑکیوں کے ساتھ اور یونہی کافر لڑکوں اور مسلمان لڑکیوں میں باہم شادیوں کا رجحان بڑھتا جا رہا ہے۔ اس تمام صورتحال کا وبال اس میں ملوث لڑکے اور لڑکیوں پر بھی ہے اور ان والدین پر بھی جو راضی خوشی اولاد کو اس جہنم میں جھونکتے ہیں، یونہی اس کا وبال ان تمام نہاد جاہل دانشوروں، لبرل ازم کے مریضوں اور دین دشمن قلمکاروں پر بھی ہے جو اس کی تائید و حمایت میں ورق سیاہ کرتے ہیں۔

يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَ الْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَ يُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ

اٰيٰتِهٖ	يُبَيِّنُ	وَ	بِاِذْنِهٖ	الْمَغْفِرَةِ	وَ	الْجَنَّةِ	اِلَى	يَدْعُوْٓا
اپنی آیتیں	بیان کرتا ہے	اور	اپنے حکم سے	مغفرت، بخشش	اور	جنت	کی طرف	بلاتا ہے

اپنے حکم سے جنت اور بخشش کی طرف بلاتا ہے اور اپنی آیتیں

لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۲۱﴾ ع وَ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ

عَنِ	يَسْـَٔلُوْنَكَ	وَ	يَتَذَكَّرُوْنَ ۞	لَعَلَّهُمْ	لِلنَّاسِ
سے، کے بارے	پوچھتے ہیں تم سے	اور	نصیحت حاصل کریں	تاکہ وہ	لوگوں کے لئے

لوگوں کے لئے بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں ○ اور تم سے

الْمَحِيْضِ ؕ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ

الْمَحِيْضِ	فِي	النِّسَآءَ	فَاعْتَزِلُوا	اَذًى	هُوَ	قُلْ	الْمَحِيْضِ
حیض کے وقت	میں	عورتوں (سے)	تو جدا رہو	گندگی، ناپاکی (ہے)	وہ	تم کہو	حیض

حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں تم فرماؤ: وہ ناپاکی ہے تو حیض کے دنوں میں عورتوں سے الگ رہو

وَ لَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ

تَطَهَّرْنَ	فَاِذَا	يَطْهُرْنَ	حَتّٰى	لَا تَقْرَبُوْهُنَّ [1]	وَ
خوب پاک ہو جائیں	پھر جب	وہ پاک ہو جائیں	یہاں تک کہ	قریب نہ جاؤ ان کے	اور

اور ان کے قریب نہ جاؤ جب تک پاک نہ ہو جائیں پھر جب خوب پاک ہو جائیں

فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ

يُحِبُّ	اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهُ	اَمَرَكُمُ	حَيْثُ	مِنْ	فَاْتُوْهُنَّ
محبت فرماتا ہے	اللہ	بیشک	اللہ (نے)	حکم دیا تمہیں	جہاں	سے	تو آؤ ان کے پاس

تو ان کے پاس وہاں سے جاؤ جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا ہے، بیشک اللہ بہت توبہ کرنے والوں سے

[1] ۔۔۔ حیض کی حالت میں عورتوں سے ہم بستری کرنا حرام ہے، بقیہ ان سے گفتگو کرنا، ان کے ساتھ کھانا پینا حتّٰی کہ ان کا جوٹھا کھانا بھی جائز ہے، گناہ نہیں۔

حیض والی عورتوں کی ہمبستری کے چند احکام

اردو کی لغات سے باہر کئی اِن کی اصل عربی تلفظ

التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ ﴿۲۲۲﴾ نِسَآؤُكُمْ

نِسَآؤُكُمْ	الْمُتَطَهِّرِیْنَ ﴿۲۲۲﴾	یُحِبُّ	وَ	التَّوَّابِیْنَ
تمہاری عورتیں	خوب پاک صاف رہنے والوں (کو)	پسند فرماتا ہے	اور	بہت توبہ کرنے والوں (سے)

محبت فرماتا ہے اور خوب صاف ستھرے رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے ○ تمہاری عورتیں

حَرْثٌ لَّكُمْ ۪ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۫ وَ قَدِّمُوْا

قَدِّمُوْا	وَ	شِئْتُمْ [1]	اَنّٰى	حَرْثَكُمْ	فَاْتُوْا	لَكُمْ	حَرْثٌ
آگے بھیجو	اور	تم چاہو	جس طرح	اپنی کھیتی (میں)	تو آؤ	تمہارے لئے	کھیتی (ہیں)

تمہارے لئے کھیتیاں ہیں تو اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو آؤ اور

لِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ؕ

مُّلٰقُوْهُ	اَنَّكُمْ	اعْلَمُوْۤا	وَ	اللّٰهَ	اتَّقُوا	وَ	لِاَنْفُسِكُمْ
اس سے ملنے والے (ہو)	بیشک تم	جان لو	اور	اللہ (سے)	ڈرو	اور	اپنی جانوں کے لئے

اپنے فائدے کا کام پہلے کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ تم اس سے ملنے والے ہو

یوں ہی کسی کام کے نہ کرنے کی قسم کھانا کیسا ہے

وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۲۲۳﴾ وَ لَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَیْمَانِكُمْ

لِّاَیْمَانِكُمْ	عُرْضَةً	اللّٰهَ	لَا تَجْعَلُوا	وَ	الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۲۲۳﴾	بَشِّرِ	وَ
اپنی قسموں کی وجہ سے	آڑ	اللہ (کا نام)	نہ بناؤ	اور	ایمان والوں (کو)	بشارت دو	اور

اور اے حبیب! ایمان والوں کو بشارت دو ○ اور اپنی قسموں کی وجہ سے اللہ کے نام کو

اَنْ تَبَرُّوْا وَ تَتَّقُوْا وَ تُصْلِحُوْا بَیْنَ النَّاسِ ؕ وَ اللّٰهُ

اللّٰهُ	وَ	بَیْنَ النَّاسِ	تُصْلِحُوْا [2]	وَ	تَتَّقُوْا	وَ	تَبَرُّوْا	اَنْ
اللہ	اور	لوگوں کے درمیان	صلح کراؤ	اور	پرہیزگاری کرو	اور	تم احسان، نیکی کرو	کہ

احسان کرنے اور پرہیزگاری اختیار کرنے اور لوگوں میں صلح کرانے میں آڑ نہ بنالو اور اللہ

(1) ...عورت سے ہر طرح ہم بستری جائز ہے، بشرطیکہ صحبت اگلے مقام میں ہو۔

(2) ...یہاں ایک اہم مسئلہ یاد رکھیں کہ اگر کوئی شخص نیکی سے باز رہنے کی قسم کھالے تو اس کو چاہیے کہ قسم کو پورا نہ کرے بلکہ وہ نیک کام کرے اور قسم کا کفارہ دے۔

جھوٹی قسم کھانا قابلِ گرفت عمل ہے

سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۲۴﴾ لَا یُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِیْۤ اَیْمَانِكُمْ

سَمِیْعٌ	عَلِیْمٌ ﴿۲۲۴﴾	لَا یُؤَاخِذُكُمُ	اللّٰهُ	بِاللَّغْوِ	فِیْۤ	اَیْمَانِكُمْ (1)
سننے والا	جاننے والا	پکڑ نہیں فرمائے گا تمہاری	اللہ	بے معنی پر	میں	تمہاری قسموں

سننے والا، جاننے والا ہے ○ اور اللہ ان قسموں میں تمہاری گرفت نہیں فرمائے گا جو بے ارادہ زبان سے نکل جائے

وَ لٰكِنْ یُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ

وَ	لٰكِنْ	یُّؤَاخِذُكُمْ	بِمَا	كَسَبَتْ	قُلُوْبُكُمْ
اور	لیکن	پکڑ فرماتا ہے تمہاری	(اس) پر جو	کمایا (قصد کیا)	تمہارے دلوں (نے)

ہاں اس پر گرفت فرماتا ہے جن کا تمہارے دلوں نے قصد کیا ہو

ایلاء یعنی بیویوں سے صحبت نہ کرنے کی قسم کھانے والوں کے لئے شرعی حکم

وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ ﴿۲۲۵﴾ لِلَّذِیْنَ یُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآىٕهِمْ

وَ	اللّٰهُ	غَفُوْرٌ	حَلِیْمٌ ﴿۲۲۵﴾	لِلَّذِیْنَ	یُؤْلُوْنَ (2)	مِنْ	نِّسَآىٕهِمْ
اور	اللہ	بخشنے والا	بڑا حلم والا	ان لوگوں کے لئے جو	ایلا کرتے ہیں	سے	اپنی عورتوں

اور اللہ بہت بخشنے والا، بڑا حلم والا ہے ○ اور وہ جو اپنی بیویوں کے پاس نہ جانے کی قسم کھا بیٹھیں ان کے لئے

تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

تَرَبُّصُ	اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ	فَاِنْ	فَآءُوْ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ
انتظار کرنا (ہے)	چار مہینے	پس اگر	وہ لوٹ آئیں، رجوع کرلیں	تو بیشک	اللہ	بخشنے والا

چار مہینے کی مہلت ہے، پس اگر اس مدت میں وہ رجوع کرلیں تو اللہ بخشنے والا

رَّحِیْمٌ ﴿۲۲۶﴾ وَ اِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ

رَّحِیْمٌ ﴿۲۲۶﴾	وَ	اِنْ	عَزَمُوا	الطَّلَاقَ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	سَمِیْعٌ
مہربان	اور	اگر	وہ پختہ ارادہ کرلیں	طلاق (دینے کا)	تو بیشک	اللہ	سننے والا

مہربان ہے ○ اور اگر وہ طلاق کا پختہ ارادہ کرلیں تو اللہ سننے والا،

(1) ... بات بات پر قسم نہ کھانی چاہیے، بعض لوگ قسم کو تکیہ کلام بنا لیتے ہیں کہ ارادہ و بلا ارادہ زبان پر جاری ہوتی ہے اور اس کا بھی خیال نہیں رکھتے کہ بات سچی ہے یا جھوٹی، یہ سخت معیوب عمل ہے۔ (2) ... یہ قسم کھانا کہ میں اپنی بیوی سے چار مہینے تک یا کبھی صحبت نہ کروں گا اسے ایلاء کہتے ہیں۔ اس کا حکم یہ ہے کہ اگر قسم توڑ دے اور چار ماہ کے اندر صحبت کرلے جب تو اس پر قسم کا کفارہ واجب ہے ورنہ چار ماہ کے بعد عورت کو طلاق بائنہ پڑ جائے گی۔

طلاق کے بعد عدت اور رجوع کے چند احکام

عَلِيمٌ ۝٢٢٧ وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ؕ

عَلِيمٌ ۝٢٢٧	وَ	الْمُطَلَّقٰتُ	يَتَرَبَّصْنَ	بِأَنْفُسِهِنَّ	ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ
جاننے والا	اور	طلاق والی عورتیں	روک کر رکھیں (نکاح سے)	اپنی جانوں کو	تین حیض (تک)

جاننے والا ہے ○ اور طلاق والی عورتیں اپنی جانوں کو تین حیض تک روکے رکھیں

وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ

وَ	لَا يَحِلُّ	لَهُنَّ	أَنْ	يَكْتُمْنَ	مَا	خَلَقَ	اللّٰهُ	فِيْٓ
اور	نہیں حلال	ان کے لئے	کہ	وہ چھپائیں	جو	پیدا کیا ہے	اللہ (نے)	میں

اور انہیں حلال نہیں کہ اس کو چھپائیں جو اللہ نے ان کے پیٹ میں

أَرْحَامِهِنَّ إِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَ

أَرْحَامِهِنَّ	إِنْ	كُنَّ	يُؤْمِنَّ	بِاللّٰهِ	وَ	الْيَوْمِ	الْاٰخِرِ	وَ
ان کے رحموں (بچہ دانیوں)	اگر	وہ ہیں	ایمان رکھتی	اللہ پر	اور	دن، روز	آخرت (پر)	اور

پیدا کیا ہے اگر اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہیں اور

بُعُوْلَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ إِنْ أَرَادُوْٓا

بُعُوْلَتُهُنَّ	أَحَقُّ	بِرَدِّهِنَّ	فِيْ	ذٰلِكَ	إِنْ	أَرَادُوْٓا [1]
ان کے شوہر	زیادہ حقدار (ہیں)	پھیر لینے کے انہیں	میں	اس (مدت)	اگر	وہ ارادہ کریں

ان کے شوہر اس مدت کے اندر انہیں پھیر لینے کا حق رکھتے ہیں اگر وہ اصلاح کا ارادہ

إِصْلَاحًا ؕ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ

إِصْلَاحًا	وَ	لَهُنَّ	مِثْلُ	الَّذِيْ	عَلَيْهِنَّ
اصلاح (کا)	اور	ان (عورتوں) کے لئے (حق ہے)	مثل	(اس کے) جو	(مردوں کو) ان پر (ہے)

رکھتے ہوں اور عورتوں کے لئے بھی مردوں پر شریعت کے مطابق ایسے ہی حق ہے جیسا (ان کا)

[1] ــــ آیت میں "أَرَادُوْٓا" کے لفظ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ طلاق رجعی میں رجوع کے لئے عورت کی مرضی ضروری نہیں صرف مرد کا رجوع کافی ہے یہاں ظلم کرنے اور عورت سے اپنے انتقام کی آگ بجھانے کے لئے رجوع کرنا سخت برا ہے۔ افسوس کہ ہمارے یہاں اس جہالت کی بھی کمی نہیں، بیویوں کو ظلم و ستم اور سسرال سے انتقام لینے کا ذریعہ بنایا جاتا ہے حتّٰی کہ بعض اوقات تو شادی ہی اس نیت سے کی جاتی ہے اور بعض اوقات طلاق کے بعد رجوع اس بری نیت سے کیا جاتا ہے۔

بِالْمَعْرُوْفِ ۪ وَ لِلرِّجَالِ عَلَیْهِنَّ دَرَجَةٌ ؕ وَ اللّٰهُ عَزِیْزٌ

بِالْمَعْرُوْفِ	وَ	لِلرِّجَالِ	عَلَیْهِنَّ	دَرَجَةٌ	وَ	اللّٰهُ	عَزِیْزٌ
بھلائی کے ساتھ (شریعت کے مطابق)	اور	مردوں کے لئے	ان پر	فضیلت	اور	اللہ	غلبے والا

عورتوں پر ہے اور مردوں کو ان پر فضیلت حاصل ہے اور اللہ غالب،

رجعی طلاقوں کی تعداد

حَکِیْمٌ ﴿۲۲۸﴾ اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِیْحٌ

حَکِیْمٌ ﴿۲۲۸﴾	اَلطَّلَاقُ	مَرَّتٰنِ	فَاِمْسَاكٌ	بِمَعْرُوْفٍ	اَوْ	تَسْرِیْحٌ
حکمت والا	طلاق	دوبار (تک ہے)	پھر روک لینا (ہے)	بھلائی کے ساتھ	یا	چھوڑ دینا

حکمت والا ہے ○ طلاق دو بار تک ہے پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے یا اچھے طریقے سے

بِاِحْسَانٍ ؕ وَ لَا یَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّاۤ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ

بِاِحْسَانٍ[1]	وَ	لَا یَحِلُّ	لَكُمْ	اَنْ	تَاْخُذُوْا	مِمَّاۤ	اٰتَیْتُمُوْهُنَّ
احسان کے ساتھ	اور	حلال نہیں	تمہارے لئے	کہ	تم لو	(اس) سے جو	تم نے دیا انہیں

چھوڑ دینا ہے اور تمہارے لئے جائز نہیں کہ تم نے جو کچھ عورتوں کو دیا ہو اس میں سے کچھ واپس لو

خلع کا بیان

شَیْـٴًـا اِلَّاۤ اَنْ یَّخَافَاۤ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ

شَیْـٴًـا	اِلَّاۤ	اَنْ	یَّخَافَاۤ	اَلَّا یُقِیْمَا	حُدُوْدَ اللّٰهِ	فَاِنْ	خِفْتُمْ
کچھ	مگر	(یہ) کہ	دونوں ڈریں	کہ قائم نہ رکھ سکیں گے	اللہ کی حدیں	تو اگر	تمہیں ڈر ہو

مگر اس صورت میں کہ دونوں کو اندیشہ ہو کہ وہ اللہ کی حدیں قائم نہ رکھ سکیں گے تو اگر تمہیں خوف ہو

اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَا فِیْمَا افْتَدَتْ

اَلَّا یُقِیْمَا	حُدُوْدَ اللّٰهِ	فَلَا جُنَاحَ	عَلَیْهِمَا	فِیْمَا	افْتَدَتْ
کہ وہ قائم نہ کرسکیں گے	اللہ کی حدیں	تو نہیں گناہ	ان پر	(اس) میں جو	عورت بدلہ دے کر چھٹکارا لے

کہ میاں بیوی اللہ کی حدوں کو قائم نہ کرسکیں گے تو ان پر اس (مالی معاوضے) میں کچھ گناہ نہیں جو عورت بدلے

[1] ۔۔۔ اچھے طریقے سے روکنے سے مراد رجوع کرکے روک لینا اور اچھے طریقے سے چھوڑ دینے سے مراد ہے کہ طلاق دے کر عدت ختم ہونے دے کہ اس طرح ایک طلاق ہی بائنہ ہوجاتی ہے۔ شریعت نے طلاق دینے اور نہ دینے کی دونوں صورتوں میں بھلائی اور خیر خواہی کا فرمایا ہے، ہمارے زمانے میں لوگوں کی ایک بڑی تعداد دونوں صورتوں میں الٹا چلتی ہے، طلاق دینے میں بھی غلط طریقہ اور بیوی کو رکھنے میں غلط طریقہ۔ اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرمائے۔

بِهٖ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَ مَنْ يَّتَعَدَّ

بِهٖ	تِلْكَ	حُدُوْدُ اللّٰهِ	فَلَا تَعْتَدُوْهَا	وَ	مَنْ	يَّتَعَدَّ
اس کے ساتھ	یہ	اللہ کی حدیں (ہیں)	تو آگے نہ بڑھو ان سے	اور	جو	آگے بڑھے

میں دے کر چھٹکارا حاصل کرلے، یہ اللہ کی حدیں ہیں، ان سے آگے نہ بڑھو اور جو اللہ کی حدوں سے

حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۲۹﴾ فَاِنْ طَلَّقَهَا

حُدُوْدَ اللّٰهِ	فَاُولٰٓئِكَ	هُمُ	الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۲۹﴾	فَاِنْ	طَلَّقَهَا
اللہ کی حدوں (سے)	تو یہ لوگ	وہ (وہی)	ظلم کرنے والے	پھر اگر	وہ طلاق دے اسے (تیسری)

آگے بڑھے تو وہی لوگ ظالم ہیں ○ پھر اگر شوہر بیوی کو (تیسری) طلاق دیدے

فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ

فَلَا تَحِلُّ	لَهٗ	مِنْ	بَعْدُ	حَتّٰى	تَنْكِحَ[1]
تو وہ عورت حلال نہ ہوگی	اس کے لئے	سے	(اس کے) بعد	یہاں تک کہ	وہ نکاح کرے

تو اب وہ عورت اس کیلئے حلال نہ ہوگی جب تک دوسرے خاوند سے

زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ

زَوْجًا	غَيْرَهٗ	فَاِنْ	طَلَّقَهَا	فَلَا جُنَاحَ	عَلَيْهِمَآ
شوہر (سے)	اس (پہلے شوہر) کے علاوہ	پھر اگر	وہ طلاق دے اسے	تو نہیں گناہ	ان دونوں پر

نکاح نہ کرے، پھر وہ دوسرا شوہر اگر اسے طلاق دیدے تو ان دونوں پر ایک

اَنْ يَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ وَ

اَنْ يَّتَرَاجَعَآ	اِنْ	ظَنَّآ	اَنْ	يُّقِيْمَا	حُدُوْدَ اللّٰهِ	وَ
کہ رجوع کرلیں	اگر	وہ دونوں گمان کریں	کہ	قائم رکھ لیں گے	اللہ کی حدیں	اور

دوسرے کی طرف لوٹ آنے میں کچھ گناہ نہیں اگر وہ یہ سمجھیں کہ (اب) اللہ کی حدوں کو قائم رکھ لیں گے اور

تین طلاقوں کے بعد عورت حلالہ کے بغیر پہلے شوہر کے لئے حلال نہیں

[1] ... تین طلاقیں تین مجلسوں میں دی جائیں یا ایک مہینے میں یا ایک دن میں یا ایک نشست میں یا ایک جملے میں بہر صورت تینوں واقع ہو جاتی ہیں اور عورت مرد پر حرام ہو جاتی ہے۔ تین طلاقوں کے بعد بغیر شرعی طریقے کے مرد و عورت کا ہم بستری وغیرہ کرنا صریح حرام و ناجائز ہے اور ایسی صلح کی کوشش کروانے والے بھی گناہ میں برابر کے شریک ہیں۔

عورت کو رکھنے یا طلاق دینے دونوں صورتوں میں اچھے سلوک کا حکم اور عورتوں کو ضرر پہنچانے کے حرام ہونے کا بیان

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿٢٣٠﴾ وَ

تِلْكَ	حُدُوْدُ اللّٰهِ	يُبَيِّنُهَا	لِقَوْمٍ	يَّعْلَمُوْنَ ﴿٢٣٠﴾	وَ
یہ	اللہ کی حدیں (ہیں)	وہ بیان کرتا ہے انہیں	(اس) قوم کے لئے (جو)	جانتے ہیں	اور

یہ اللہ کی حدیں ہیں جنہیں وہ دانش مندوں کے لئے بیان کرتا ہے ○ اور

اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ

اِذَا	طَلَّقْتُمُ	النِّسَآءَ	فَبَلَغْنَ	اَجَلَهُنَّ	فَاَمْسِكُوْهُنَّ
جب	تم طلاق دو	عورتوں (کو)	پھر وہ پہنچ جائیں	اپنی مقررہ مدت (کے قریب)	تو روک لو انہیں

جب تم عورتوں کو طلاق دو اور وہ اپنی (عدت کی اختتامی) مدت (کے قریب) تک پہنچ جائیں تو اس وقت انہیں

بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ۪ وَّلَا تُمْسِكُوْهُنَّ

بِمَعْرُوْفٍ	اَوْ	سَرِّحُوْهُنَّ	بِمَعْرُوْفٍ	وَّ	لَا تُمْسِكُوْهُنَّ
بھلائی کے ساتھ	یا	چھوڑ دو انہیں	بھلائی کے ساتھ	اور	نہ روکو انہیں

اچھے طریقے سے روک لو یا اچھے طریقے سے چھوڑ دو اور انہیں

ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ

ضِرَارًا	لِّتَعْتَدُوْا (1)	وَ	مَنْ	يَّفْعَلْ	ذٰلِكَ
تکلیف (دینے کے لئے)	تاکہ تم ظلم کرو، زیادتی کرو	اور	جو	کرے	یہ (ایسا)

نقصان پہنچانے کے لئے نہ روک رکھو تاکہ تم (ان پر) زیادتی کرو اور جو ایسا کرے

فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ۫

فَقَدْ	ظَلَمَ	نَفْسَهٗ	وَ	لَا تَتَّخِذُوْٓا	اٰيٰتِ اللّٰهِ	هُزُوًا
تو تحقیق، بیشک	اس نے ظلم کیا	اپنی جان (پر)	اور	نہ بنالو	اللہ کی آیتوں (کو)	مذاق

تو اس نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اللہ کی آیتوں کو ٹھٹھا مذاق نہ بنالو

(1) ...طلاق والی عورت کی عدت ختم ہونے سے پہلے رجوع کرنے یا نہ کرنے کا مرد کو اختیار ہے لیکن اس اختیار کو ظلم و زیادتی کا حیلہ بنانا ممنوع و ناجائز ہے۔ جو اس طرح کرتا ہے وہ اپنی جان پر ہی ظلم کرتا ہے اور یہ فعل سراسر اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو مذاق بنانے کے مترادف ہے۔ ایسے لوگوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ کائنات میں بیویوں پر ظلم و ستم اور احکام شرعیہ کی مخالفت کو اور کوئی نہ بھی جانتا ہو لیکن اللہ تعالیٰ تو یقیناً جانتا ہے اور اس کی بارگاہ میں تو جواب دینا ہی پڑے گا۔

وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَاۤ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ

وَ	اذْكُرُوْا	نِعْمَتَ اللّٰهِ	عَلَيْكُمْ	وَ	مَاۤ	اَنْزَلَ	عَلَيْكُمْ
اور	یاد کرو	اللہ کی نعمت، احسان	اپنے اوپر	اور	وہ جو	نازل کی، اتاری	تمہارے اوپر

اور اپنے اوپر اللہ کا احسان یاد کرو اور اس نے تم پر جو

مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ وَاتَّقُوا

مِّنَ	الْكِتٰبِ	وَ	الْحِكْمَةِ	يَعِظُكُمْ	بِهٖ	وَ	اتَّقُوا
سے	کتاب	اور	حکمت	وہ نصیحت فرماتا ہے تمہیں	اس کے ذریعے	اور	ڈرتے رہو

کتاب اور حکمت اتاری ہے (اسے یاد کرو) اس کے ذریعے وہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے اور اللہ سے

اللّٰهَ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۳۱﴾ ع وَاِذَا طَلَّقْتُمُ

اللّٰهَ	وَ	اعْلَمُوْۤا	اَنَّ	اللّٰهَ	بِكُلِّ شَیْءٍ	عَلِيْمٌ ﴿۲۳۱﴾	وَ	اِذَا	طَلَّقْتُمُ
اللہ (سے)	اور	جان لو	کہ، بیشک	اللہ	ہر چیز کو	جاننے والا	اور	جب	تم طلاق دو

ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ سب کچھ جاننے والا ہے ○ اور جب تم عورتوں کو

النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ

النِّسَآءَ	فَبَلَغْنَ	اَجَلَهُنَّ	فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ	اَنْ
عورتوں (کو)	پھر وہ پہنچ جائیں	اپنی مقررہ مدت (کو)	تو نہ روکو انہیں	(اس سے) کہ

طلاق دو اور ان کی (عدت کی) مدت پوری ہو جائے تو اے عورتوں کے والیو! انہیں

يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ

يَّنْكِحْنَ [1]	اَزْوَاجَهُنَّ	اِذَا	تَرَاضَوْا	بَيْنَهُمْ
وہ نکاح کرلیں	اپنے شوہروں (سے)	جب	وہ راضی ہوں	اپنے درمیان (آپس میں)

اپنے شوہروں سے نکاح کرنے سے نہ روکو جب کہ آپس میں شریعت کے موافق

[1] ...جب کسی عورت کی عدت گزر جائے اور عدت کے بعد وہ عورت کسی سے نکاح کا ارادہ کرے خواہ وہ کوئی نیا آدمی ہو یا وہی ہو جس نے (رجعی یا تین سے کم بائنہ) طلاق دی تھی تو اگر وہ مرد و عورت باہم رضامند ہیں تو عورت کے سرپرستوں کو بلاوجہ منع کرنے کا حق نہیں۔

بِالْمَعْرُوْفِ ؕ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ

كَانَ	مَنْ	بِهٖ	يُوْعَظُ	ذٰلِكَ	بِالْمَعْرُوْفِ
ہو	(اسے) جو	اس کے ساتھ	نصیحت کی جاتی ہے	یہ	بھلائی کے ساتھ (شریعت کے مطابق)

رضامند ہو جائیں۔ یہ نصیحت اسے دی جاتی ہے جو

مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى

اَزْكٰى	ذٰلِكُمْ [1]	الْاٰخِرِ	الْيَوْمِ	وَ	بِاللّٰهِ	يُؤْمِنُ	مِنْكُمْ
زیادہ ستھرا (ہے)	یہ (کام)	آخرت (پر)	دن، روز	اور	اللہ پر	ایمان رکھتا	تم میں سے

تم میں سے اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو۔ یہ

لَكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٣٢﴾

لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٣٢﴾	اَنْتُمْ	وَ	يَعْلَمُ	اللّٰهُ	وَ	اَطْهَرُ	وَ	لَكُمْ
نہیں جانتے	تم	اور	جانتا ہے	اللہ	اور	بہت پاکیزہ	اور	تمہارے لئے

تمہارے لئے زیادہ ستھرا اور پاکیزہ کام ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ○

بچے کو دودھ پلانے سے متعلق چند شرعی احکام

وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ

كَامِلَيْنِ	حَوْلَيْنِ	اَوْلَادَهُنَّ	يُرْضِعْنَ [2]	الْوَالِدٰتُ	وَ
کامل، پورے	دو سال	اپنے بچوں (کو)	دودھ پلائیں	مائیں	اور

اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں،

لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ وَعَلَى

عَلَى	وَ	الرَّضَاعَةَ	يُّتِمَّ	اَنْ	اَرَادَ	لِمَنْ
(اس) پر	اور	دودھ پلانے کی مدت	پوری کرے	کہ	ارادہ کرے، چاہے	(اس) کے لئے جو

(یہ حکم) اس کے لئے (ہے) جو دودھ پلانے کی مدت پوری کرنا چاہے اور

1. یعنی اس حکم پر عمل کرنا تمہارے لئے زیادہ پاکیزگی و طہارت کا باعث ہے کیونکہ بعض اوقات سابقہ تعلقات کی وجہ سے عورتیں غلط قدم بھی اٹھا لیتی ہیں جو بعد میں سب کے لئے پریشانی کا باعث بنتا ہے، اس لئے عورتوں کو مزید نکاح سے بلا وجہ منع نہ کرو۔
2. بچے کو دودھ پلانے سے متعلق احکام کی تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج 1، ص 357 کا مطالعہ فرمائیں۔

الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَ كِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ

الْمَوْلُوْدِ لَهٗ	رِزْقُهُنَّ	وَ	كِسْوَتُهُنَّ	بِالْمَعْرُوْفِ
مولود (جنا گیا بچہ) جس کے لئے (باپ)	ان کی خوراک	اور	ان کا لباس	بھلائی کے ساتھ (عرف کے مطابق)

بچے کے باپ پر رواج کے مطابق عورتوں کے کھانے اور پہننے کی ذمہ داری ہے۔

لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌۢ

لَا تُكَلَّفُ	نَفْسٌ	اِلَّا	وُسْعَهَا	لَا تُضَآرَّ	وَالِدَةٌۢ
تکلیف نہیں دی جائے گی	کوئی جان	مگر	اس کی طاقت (کے مطابق)	ضرر نہیں دی جائے گی	والدہ، ماں

کسی جان پر اتنا ہی بوجھ رکھا جائے گا جتنی اس کی طاقت ہو۔ ماں کو

بِوَلَدِهَا وَ لَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۗ

بِوَلَدِهَا	وَ	لَا	مَوْلُوْدٌ لَّهٗ [1]	بِوَلَدِهٖ
اپنے بچے کے سبب	اور	نہ (وہ جو)	مولود (جنا گیا بچہ) جس کے لئے (باپ)	اپنے بچے کے سبب

اس کی اولاد کی وجہ سے تکلیف نہ دی جائے اور نہ باپ کو اس کی اولاد کی وجہ سے تکلیف دی جائے

وَ عَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ

وَ	عَلَى	الْوَارِثِ [2]	مِثْلُ	ذٰلِكَ	فَاِنْ	اَرَادَا	فِصَالًا	عَنْ
اور	پر	وارث	مثل	اس کی (حکم ہے)	پھر اگر	وہ دونوں چاہیں	دودھ چھڑانا	سے

اور جو باپ کا قائم مقام ہے اس پر بھی ایسا ہی (حکم) ہے پھر اگر ماں باپ دونوں

تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَ تَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ؕ وَ اِنْ

تَرَاضٍ	مِّنْهُمَا	وَ	تَشَاوُرٍ	فَلَا	جُنَاحَ	عَلَيْهِمَا	وَ	اِنْ
رضامندی	ان دونوں سے (باہمی)	اور	مشورے	تو نہیں	گناہ	ان دونوں پر	اور	اگر

آپس کی رضامندی اور مشورے سے دودھ چھڑانا چاہیں تو ان پر گناہ نہیں اور اگر

1 ...ماں کا بچے کو ضرر دینا یہ ہے کہ اس کو وقت پر دودھ نہ دے اور اس کی نگرانی نہ رکھے یا اپنے ساتھ مانوس کر لینے کے بعد چھوڑ دے اور باپ کا بچے کو ضرر دینا یہ ہے کہ مانوس بچہ کو ماں سے چھین لے یا ماں کے حق میں کوتاہی کرے جس سے بچہ کو نقصان پہنچے۔

2 ...اگر باپ فوت ہو گیا ہو تو جو ذمہ داریاں باپ پر ہوتی ہیں وہ اب اس کے قائم مقام پر ہوں گی۔

أَرَدْتُّمْ أَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا أَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ

أَرَدْتُّمْ	أَنْ	تَسْتَرْضِعُوْٓا	أَوْلَادَكُمْ	فَلَا	جُنَاحَ
تم ارادہ کرو، چاہو	کہ	دودھ پلواؤ (دائیوں سے)	اپنے بچوں (کو)	تو نہیں	کوئی گناہ (مضائقہ)

تم چاہو کہ (دوسری عورتوں سے) اپنے بچوں کو دودھ پلواؤ تو بھی تم پر

عَلَيْكُمْ إِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَاتَّقُوا

عَلَيْكُمْ	إِذَا	سَلَّمْتُمْ	مَّآ	اٰتَيْتُمْ	بِالْمَعْرُوْفِ	وَ	اتَّقُوا
تم پر	جب	سپرد کردو، ادا کردو	وہ (معاوضہ) جو	تم نے دینا تھا	بھلائی کے ساتھ	اور	ڈرو

کوئی مضائقہ نہیں جب کہ جو معاوضہ دینا تم نے مقرر کیا ہو وہ بھلائی کے ساتھ ادا کردو اور اللہ سے

اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا أَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۳۳﴾

اللّٰهَ	وَ	اعْلَمُوْٓا	أَنَّ	اللّٰهَ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	بَصِيْرٌ ﴿۲۳۳﴾
اللہ (سے)	اور	جان لو	کہ، بیشک	اللہ	ساتھ جو (اسے جو)	تم کرتے ہو	دیکھنے والا (ہے)

ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے ○

فوت شدہ آدمی کی بیوی کی عدت کا بیان

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ أَزْوَاجًا

وَ	الَّذِيْنَ	يُتَوَفَّوْنَ [1]	مِنْكُمْ	وَ	يَذَرُوْنَ	أَزْوَاجًا
اور	وہ لوگ جو	فوت ہو جائیں، مر جائیں	تم میں سے	اور	چھوڑ جائیں	بیویاں

اور تم میں سے جو مر جائیں اور بیویاں چھوڑیں

يَّتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَإِذَا بَلَغْنَ

يَتَرَبَّصْنَ	بِأَنْفُسِهِنَّ	أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ	وَ	عَشْرًا	فَإِذَا	بَلَغْنَ
(تو وہ بیویاں) روک کر رکھیں	اپنی جانوں کو	چار مہینے	اور	دس (دن)	تو جب	وہ پہنچ جائیں

تو وہ بیویاں چار مہینے اور دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں تو جب وہ اپنی (اختتامی) مدت کو

[1] ...اس آیت میں فوت شدہ آدمی کی بیوی کی عدت کا بیان ہے کہ بیوی کی عدت 4 ماہ 10 دن ہے۔ یہ اس صورت میں ہے جب شوہر کا انتقال چاند کی پہلی تاریخ کو ہوا ہو ورنہ عورت 130 دن پورے کرے گی۔ مزید تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج 1، ص 359 پر ملاحظہ فرمائیں۔

اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ

اَجَلَهُنَّ	فَلَا	جُنَاحَ	عَلَيْكُمْ	فِيْمَا	فَعَلْنَ [1]
اپنی (عدت کی اختتامی) مدت	تو نہیں	کوئی گناہ (حرج)	تمہارے اوپر	(اس کام) میں جو	وہ کریں

پہنچ جائیں تو اے والیو! تم پر اس کام میں کوئی حرج نہیں جو عورتیں اپنے معاملہ میں

فِيْۤ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

فِيْۤ	اَنْفُسِهِنَّ	بِالْمَعْرُوْفِ	وَ	اللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ
میں	اپنی جانوں	بھلائی کے ساتھ (شریعت کے مطابق)	اور	اللہ	ساتھ جو (اس کی جو)	تم کرتے ہو

شریعت کے مطابق کرلیں اور اللہ تمہارے کاموں سے

خَبِيْرٌ ﴿٢٣٤﴾ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ

خَبِيْرٌ ﴿٢٣٤﴾	وَ	لَا	جُنَاحَ	عَلَيْكُمْ	فِيْمَا	عَرَّضْتُمْ [2]
خبر رکھنے والا (ہے)	اور	نہیں	کوئی گناہ	تمہارے اوپر	(اس بارے) میں جو	تم اشارہ کنایا کرو

خبر دار ہے ○ اور تم پر اس بات میں کوئی گناہ نہیں جو اشارے کنائے سے تم

بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْۤ اَنْفُسِكُمْ ؕ عَلِمَ

بِهٖ	مِنْ	خِطْبَةِ النِّسَآءِ	اَوْ	اَكْنَنْتُمْ	فِيْۤ	اَنْفُسِكُمْ	عَلِمَ
اس کے ساتھ	سے	عورتوں کے نکاح کا پیغام	یا	تم چھپا کر رکھو	میں	اپنے دلوں	جانتا ہے

عورتوں کو نکاح کا پیغام دو یا اپنے دل میں چھپا رکھو۔ اللہ کو معلوم

اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا

اللّٰهُ	اَنَّكُمْ	سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ	وَ	لٰكِنْ	لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ	سِرًّا
اللہ	کہ تم	عنقریب تذکرہ کرو گے ان کا	اور	لیکن	وعدہ نہ کرو ان سے	پوشیدہ، خفیہ

ہے کہ اب تم ان کا تذکرہ کرو گے لیکن ان سے خفیہ وعدہ نہ کر رکھو

عدت وفات گزارنے والی عورت سے نکاح کے متعلق شرعی احکام

[1] ...اس سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے اپنے معاملات کا فیصلہ کرنے کا اختیار ہے اور وہ خود بھی اپنا نکاح کر سکتی ہیں البتہ مشورے سے چلنا بہر حال بہتر ہے۔ [2] ...وفات کی عدت گزارنے والی عورت سے نکاح کرنا یا نکاح کا کھلا پیغام دینا یا نکاح کا وعدہ کر لینا تو حرام ہے لیکن پردے کے ساتھ خواہش نکاح کا اظہار گناہ نہیں مثلاً یہ کہے کہ تم بہت نیک عورت ہو، یا اپنا ارادہ دل ہی میں رکھے اور زبان سے کسی طرح نہ کہے یہ بھی گناہ نہیں۔

إِلَّآ أَنۡ تَقُوۡلُوۡا قَوۡلًا مَّعۡرُوۡفًا ؕ وَلَا تَعۡزِمُوۡا

إِلَّآ	أَنۡ	تَقُوۡلُوۡا	قَوۡلًا	مَّعۡرُوۡفًا	وَ	لَا تَعۡزِمُوۡا
مگر	یہ کہ	کہہ لو	کوئی بات	اچھی (شریعت کے مطابق)	اور	پختہ نہ کرنا، پختہ ارادہ نہ کرنا

مگر یہ کہ شریعت کے مطابق کوئی بات کہہ لو اور عقدِ نکاح کو

عُقۡدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبۡلُغَ الۡكِتٰبُ أَجَلَهٗ ؕ وَاعۡلَمُوۡٓا

عُقۡدَةَ النِّكَاحِ	حَتّٰى	يَبۡلُغَ	الۡكِتٰبُ	أَجَلَهٗ	وَ	اعۡلَمُوۡٓا
عقدِ نکاح (کو)	یہاں تک کہ	پہنچ جائے	لکھا ہوا	اپنی مدت (کے اختتام کو)	اور	جان لو

پختہ نہ کرنا جب تک (عدت کا) لکھا ہوا (حکم) اپنی (اختتامی) مدت کو نہ پہنچ جائے اور جان لو

أَنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُ مَا فِيۡٓ أَنۡفُسِكُمۡ فَاحۡذَرُوۡهُ ۚ وَاعۡلَمُوۡٓا

أَنَّ	اللّٰهَ	يَعۡلَمُ	مَا	فِيۡٓ	أَنۡفُسِكُمۡ	فَاحۡذَرُوۡهُ	وَ	اعۡلَمُوۡٓا
کہ، بیشک	اللہ	جانتا ہے	وہ جو	میں	تمہارے دلوں	تو ڈرو اس سے	اور	جان لو

کہ اللہ تمہارے دل کی جانتا ہے تو اس سے ڈرو اور جان لو

أَنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ حَلِيۡمٌ ﴿۲۳۵﴾ ع لَا جُنَاحَ عَلَيۡكُمۡ إِنۡ طَلَّقۡتُمُ

أَنَّ	اللّٰهَ	غَفُوۡرٌ	حَلِيۡمٌ ﴿۲۳۵﴾	لَا	جُنَاحَ [1]	عَلَيۡكُمۡ	إِنۡ	طَلَّقۡتُمُ
کہ، بیشک	اللہ	بخشنے والا	حلم والا	نہیں	کوئی گناہ (مطالبہ)	تمہارے اوپر	اگر	تم طلاق دو

کہ اللہ بہت بخشنے والا، حلم والا ہے ○ اگر تم عورتوں کو طلاق

النِّسَآءَ مَا لَمۡ تَمَسُّوۡهُنَّ أَوۡ تَفۡرِضُوۡا لَهُنَّ فَرِيۡضَةً ۚۖ

النِّسَآءَ	مَا	لَمۡ تَمَسُّوۡهُنَّ	أَوۡ	تَفۡرِضُوۡا	لَهُنَّ	فَرِيۡضَةً
عورتوں (کو)	جب تک	تم نے نہ چھوا ہو انہیں	یا	(نہ) مقرر کرلیا ہو	ان کے لئے	کوئی مہر

دیدو تو جب تک تم نے ان کو چھوا نہ ہو یا کوئی مہر نہ مقرر کرلیا ہو تب تک تم پر کچھ مطالبہ نہیں

عورت کے حق مہر سے متعلق چند شرعی احکام

رکوع ۴

[1] ...... اس آیت سے مہر کے چند مسائل بیان کئے جارہے ہیں، ان کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج 1، ص 361 تا 363 مطالعہ فرمائیں۔

وَّ مَتِّعُوْهُنَّ ۚ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَ عَلَى

وَّ	مَتِّعُوْهُنَّ	عَلَى	الْمُوْسِعِ	قَدَرُهٗ	وَ	عَلَى
اور	برتنے کو دو انہیں	پر	وسعت والے، مالدار	اس کی گنجائش، قدرت (کے مطابق)	اور	پر

اور ان کو (ایک جوڑا) برتنے کو دو۔ مالدار پر اس کی طاقت کے مطابق اور

الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ ۚ

الْمُقْتِرِ	قَدَرُهٗ	مَتَاعًا	بِالْمَعْرُوْفِ (1)
فقیر، تنگدست	اس کی گنجائش، قدرت (کے مطابق)	فائدہ پہنچانا	بھلائی کے ساتھ (شرعی دستور کے مطابق)

تنگدست پر اس کی طاقت کے مطابق دینا لازم ہے۔ شرعی دستور کے مطابق انہیں فائدہ پہنچاؤ،

حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۲۳۶﴾ وَ اِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ

حَقًّا	عَلَى	الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۲۳۶﴾	وَ	اِنْ	طَلَّقْتُمُوْهُنَّ	مِنْ	قَبْلِ
حق (واجب ہے)	پر	احسان، بھلائی کرنے والوں	اور	اگر	تم طلاق دو انہیں	سے	پہلے

یہ بھلائی کرنے والوں پر واجب ہے ○ اور اگر تم عورتوں کو انہیں

اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَ قَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً

اَنْ	تَمَسُّوْهُنَّ	وَ	قَدْ	فَرَضْتُمْ	لَهُنَّ	فَرِيْضَةً
کہ	تم نے چھوا انہیں	اور (حالانکہ)	تحقیق، بیشک	تم نے مقرر کر دیا	ان کے لئے	کچھ مہر

چھونے سے پہلے طلاق دیدو اور تم ان کے لئے کچھ مہر بھی مقرر کر چکے ہو

فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّاۤ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ

فَنِصْفُ	مَا	فَرَضْتُمْ	اِلَّاۤ	اَنْ	يَّعْفُوْنَ	اَوْ
تو آدھا (مہر ہے)	(اس کا) جو	تم نے مقرر کیا تھا	مگر	یہ کہ	وہ عورتیں معاف کر دیں	یا

تو جتنا تم نے مقرر کیا تھا اس کا آدھا واجب ہے مگر یہ کہ عورتیں کچھ مہر معاف کر دیں یا

(1) ...ان آیات سے معلوم ہوا کہ علم فقہ بہت فضیلت اور اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اس میں عبادات کے ساتھ ساتھ معاملات جیسے نکاح، حق مہر اور طلاق وغیرہ سے متعلق بھی شرعی احکام بیان کئے جاتے ہیں۔

يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ؕ وَ اَنْ

يَعْفُوَا[1]	الَّذِيْ	بِيَدِهٖ	عُقْدَةُ النِّكَاحِ	وَ	اَنْ
معاف کردے، زیادہ دے	وہ جو	اس کے ہاتھ میں (ہے)	نکاح کی گرہ	اور	یہ کہ

وہ (شوہر) زیادہ دیدے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے اور اے مردو!

تَعْفُوْۤا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ؕ وَ لَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ

تَعْفُوْۤا	اَقْرَبُ	لِلتَّقْوٰى	وَ	لَا تَنْسَوُا	الْفَضْلَ[2]
تم معاف کردو، زیادہ دو	(یہ) زیادہ قریب ہے	پرہیزگاری کے	اور	نہ بھول جاؤ	احسان کرنا

تمہارا زیادہ دینا پرہیزگاری کے زیادہ نزدیک ہے اور آپس میں ایک دوسرے پر احسان کرنا

طلاق کے بعد بھی آپس میں فضیلت نہ بھلانے کی ہدایت

بَيْنَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۳۷﴾

بَيْنَكُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	بَصِيْرٌ ﴿۲۳۷﴾
اپنے درمیان (ایک دوسرے پر)	بیشک	اللہ	ساتھ جو (اسے جو)	تم کرتے ہو	دیکھ رہا ہے

نہ بھولو بیشک اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے ○

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۗ وَ

حٰفِظُوْا	عَلَى	الصَّلَوٰتِ	وَ	الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى	وَ
تم محافظت کرو (پابندی کرو)	پر	تمام نمازوں	اور	(بطورِ خاص) درمیانی نماز (پر)	اور

تمام نمازوں کی پابندی کرو اور خصوصاً درمیانی نماز کی اور

عمومی طور پر تمام نمازوں اور بطورِ خاص نمازِ عصر کی پابندی کرنے کا حکم

قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ﴿۲۳۸﴾ فَاِنْ خِفْتُمْ

قُوْمُوْا	لِلّٰهِ	قٰنِتِيْنَ ﴿۲۳۸﴾	فَاِنْ	خِفْتُمْ
کھڑے ہوا کرو	اللہ کے لئے (کے حضور)	فرمانبرداری کرتے ہوئے، ادب سے	پھر اگر	تمہیں خوف ہو

اللہ کے حضور ادب سے کھڑے ہوا کرو ○ پھر اگر تم خوف کی حالت میں ہو

خوف کی حالت میں نماز کا حکم اور اس کا طریقہ

[1] ...معاف کرنے کی صورت یہ ہے کہ شوہر پورا مہر ادا کر چکا تھا، اور مذکورہ صورت میں اس پر چونکہ آدھا مہر واجب ہوا لہٰذا بقیہ آدھا واپس نہ لے بلکہ اسی کو دیدے۔ زیادہ دینے کی صورت یہ ہے کہ ابھی شوہر نے مہر ادا نہیں کیا تھا تو وہ آدھا مہر دینے کی بجائے پورا مہر ادا کردے۔ [2] ...طلاق کا معاملہ اتنا شدید ہوتا ہے کہ عموماً دونوں فریق جذبہ انتقام میں اندھے ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کو جان سے مار دینے کے خواہشمند ہوتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ یہاں پر بھی آپس میں حسنِ سلوک کا حکم فرما رہا ہے اور اس میں بھی خصوصاً مرد کو زیادہ تاکید ہے کیونکہ زیادہ ایذاء عام طور پر مرد اور اس کے خاندان کی طرف سے ہوتی ہے۔

فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا

كَمَا	اللّٰهَ	فَاذْكُرُوا	اَمِنْتُمْ	فَاِذَآ	رُكْبَانًا (1)	اَوْ	فَرِجَالًا
جیسے	اللہ (کو)	تو یاد کرو	بے خوف ہو جاؤ	پھر جب	سوار (بہر حال نماز پڑھو)	یا	تو پیدل

تو پیدل یا سوار (جیسے ممکن ہو نماز پڑھ لو) پھر جب حالتِ اطمینان میں ہو جاؤ تو اللہ کو یاد کرو جیسا

عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۹﴾ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ

يُتَوَفَّوْنَ	الَّذِيْنَ	وَ	لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۹﴾	مَا	عَلَّمَكُمْ
فوت ہو جائیں، مر جائیں	وہ لوگ جو	اور	تم نہ جانتے تھے	وہ جو	اس نے سکھایا ہے تمہیں

اس نے تمہیں سکھایا ہے جو تم نہ جانتے تھے ○ اور جو تم میں مر جائیں

مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۚۖ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ

لِاَزْوَاجِهِمْ	وَصِيَّةً (2)	اَزْوَاجًا	يَذَرُوْنَ	وَ	مِنْكُمْ
اپنی بیویوں کے لئے	(تو شوہر کر دیں) وصیت	بیویاں	چھوڑ جائیں	اور	تم میں سے

اور بیویاں چھوڑ جائیں وہ اپنی عورتوں کے لئے

مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ خَرَجْنَ

خَرَجْنَ	فَاِنْ	غَيْرَ اِخْرَاجٍ	الْحَوْلِ	اِلَى	مَتَاعًا
وہ (خود) نکل جائیں	پھر اگر	بغیر نکالے (انہیں گھروں سے)	سال	تک	نان نفقہ (کی)

(انہیں گھروں سے) نکالے بغیر سال بھر تک خرچہ دینے کی وصیت کر جائیں پھر اگر وہ خود نکل جائیں

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ

اَنْفُسِهِنَّ	فِيْٓ	فَعَلْنَ	مَا	فِيْ	عَلَيْكُمْ	جُنَاحَ	فَلَا
اپنی جانوں	میں	وہ کریں	جو	(اس معاملے) میں	تمہارے اوپر	کوئی گناہ	تو نہیں

تو تم پر اس معاملے میں کوئی گرفت نہیں جو وہ اپنے بارے میں

(1) ...یہاں دشمن یا درندے وغیرہ کے خوف کی حالت میں نماز کا حکم اور طریقہ بیان کیا گیا ہے، اگر خوف کی ایسی صورت ہو کہ ایک جگہ ٹھہرنا ممکن ہو جائے تو پیدل چلتے ہوئے یا سواری پر جیسے ممکن ہو نماز پڑھ لو۔ (2) ...ابتدائے اسلام میں بیوہ کی عدت ایک سال تھی اور اس ایک سال میں وہ شوہر کے گھر رہ کر نان ونفقہ پانے کی مستحق ہوتی تھی، پھر ایک سال کی عدت تو سورۂ بقرہ کی آیت 234 سے منسوخ ہوئی اور سال بھر کا نفقہ سورۂ نساء کی آیت نمبر 12 یعنی آیتِ میراث سے منسوخ ہوا۔

طلاق کی عدت میں عورت کو نان نفقہ دینا شوہر پر لازم ہے

مِنْ مَّعْرُوْفٍ ؕ وَ اللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿۲۴۰﴾ وَ

مِنْ	مَّعْرُوْفٍ	وَ	اللّٰهُ	عَزِیْزٌ (1)	حَكِیْمٌ ﴿۲۴۰﴾	وَ
سے	معروف طریقے (شریعت کے مطابق)	اور	اللہ	عزت والا، زبردست	حکمت والا	اور

شریعت کے مطابق کریں اور اللہ زبردست، حکمت والا ہے ○ اور

لِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ حَقًّا

لِلْمُطَلَّقٰتِ	مَتَاعٌ (2)	بِالْمَعْرُوْفِ	حَقًّا
طلاق والی عورتوں کے لئے	نان نفقہ، خرچہ (ہے)	بھلائی کے ساتھ (شرعی دستور کے مطابق)	حق (ہے)

طلاق والی عورتوں کے لئے بھی شرعی دستور کے مطابق خرچہ ہے، یہ

طلاق اور عدت کے احکام بیان کرنے کا مقصد

عَلَى الْمُتَّقِیْنَ ﴿۲۴۱﴾ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰیٰتِهٖ

عَلَى	الْمُتَّقِیْنَ ﴿۲۴۱﴾	كَذٰلِكَ	یُبَیِّنُ	اللّٰهُ	لَكُمْ	اٰیٰتِهٖ
پر	پرہیزگاروں	اسی طرح	بیان کرتا ہے	اللہ	تمہارے لئے	اپنی آیتیں

پرہیزگاروں پر واجب ہے ○ اللہ اسی طرح تمہارے لئے اپنی آیتیں کھول کر بیان کرتا ہے

موت سے ڈر کر بھاگنے والی بنی اسرائیل کی ایک جماعت کا واقعہ

لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲۴۲﴾ ع اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ

لَعَلَّكُمْ	تَعْقِلُوْنَ ﴿۲۴۲﴾	اَلَمْ تَرَ	اِلَى	الَّذِیْنَ
تاکہ تم	سمجھ جاؤ	کیا تم نے نہ دیکھا	کی طرف	ان لوگوں کے جو

تاکہ تم سمجھو ○ اے حبیب! کیا تم نے ان لوگوں کو نہ دیکھا تھا جو

خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَ هُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ

خَرَجُوْا	مِنْ	دِیَارِهِمْ	وَ	هُمْ	اُلُوْفٌ	حَذَرَ الْمَوْتِ
نکلے	سے	اپنے گھروں، شہروں	اور	وہ	ہزاروں (تھے)	موت کے ڈر (سے)

موت کے ڈر سے ہزاروں کی تعداد میں اپنے گھروں سے نکلے

(1) ... لفظ "عَزِیْز" "عزۃ" سے بنا ہے، یہ مختلف معنی میں استعمال ہوتا ہے، جیسے عزت والا، غلبے والا اور زبردست وغیرہ۔

(2) ... یہاں آیت میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ طلاق کی عدت میں شوہر پر عورت کو نان نفقہ دینا لازم ہے۔ تفصیل کے لئے بہار شریعت، ج2، حصہ 8 سے "نفقہ کا بیان" مطالعہ فرمائیں۔

فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ۫ ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

فَقَالَ	لَهُمُ	اللّٰهُ	مُوْتُوْا (1)	ثُمَّ	اَحْيَاهُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ
تو فرمایا	ان سے	اللہ (نے)	مر جاؤ	پھر	اس نے زندہ کیا انہیں	بیشک	اللہ

تو اللہ نے ان سے فرمایا: مر جاؤ پھر انہیں زندہ فرما دیا، بیشک اللہ

لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

لَذُوْ فَضْلٍ	عَلَى	النَّاسِ	وَ	لٰكِنَّ	اَكْثَرَ النَّاسِ
تحقیق فضل کرنے والا (ہے)	پر	لوگوں	اور	لیکن	اکثر لوگ

لوگوں پر فضل کرنے والا ہے مگر اکثر لوگ

راہِ خدا میں جہاد کرنے کا حکم

لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۲۴۳﴾ وَ قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ

لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۲۴۳﴾	وَ	قَاتِلُوْا	فِيْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ	وَ
شکر ادا نہیں کرتے	اور	تم لڑائی کرو	میں	اللہ کی راہ	اور

شکر ادا نہیں کرتے ○ اور اللہ کی راہ میں لڑو اور

راہِ خدا میں اخلاص کے ساتھ خرچ کرنے کا حکم اور قرض دینے کا ثواب

اعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۴۴﴾ مَنْ ذَا الَّذِيْ

اعْلَمُوْا	اَنَّ	اللّٰهَ	سَمِيْعٌ	عَلِيْمٌ ﴿۲۴۴﴾	مَنْ	ذَا	الَّذِيْ
جان لو	کہ، بیشک	اللہ	سننے والا	جاننے والا	کون، ہے کوئی	وہ	جو

جان لو کہ اللہ سننے والا، جاننے والا ہے ○ ہے کوئی جو

يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ

يُقْرِضُ	اللّٰهَ	قَرْضًا (2)	حَسَنًا	فَيُضٰعِفَهٗ	لَهٗ
قرض دے	اللہ (کو)	قرض	حسن، اچھا	تو اللہ دگنا کر دے گا اس (قرض) کو	اس کے لئے

اللہ کو اچھا قرض دے تو اللہ اس کے لئے اس قرض کو

(1) ــــ اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ آدمی موت کے ڈر سے بھاگ کر جان نہیں بچا سکتا تو بھاگنا بے کار ہے، جو موت مقدر ہے وہ ضرور پہنچے گی۔ آدمی کو چاہئے کہ رضائے الٰہی پر راضی رہے۔ (2) ــــ راہِ خدا میں اِخلاص کے ساتھ خرچ کرنے کو قرض سے تعبیر فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کا کمال درجے کا لطف و کرم ہے کیونکہ بندہ اس کا بنایا ہوا اور بندے کا مال اس کا عطا فرمایا ہوا ہے، حقیقی مالک وہی جبکہ بندہ اس کی عطا سے مجازی ملک رکھتا ہے لیکن پھر بھی مجازی ملک والے کے دینے کو قرض سے تعبیر فرمایا ہے۔

اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ؕ وَ اللّٰهُ يَقْبِضُ وَ يَبْصُۜطُ وَ

اَضْعَافًا	كَثِيْرَةً	وَ	اللّٰهُ	يَقْبِضُ	وَ	يَبْصُۜطُ	وَ
گنا	بہت	اور	اللہ	تنگی کرتا ہے	اور	فراخی کرتا ہے، وسعت دیتا ہے	اور

بہت گنا بڑھادے اور اللہ تنگی دیتا ہے اور وسعت دیتا ہے اور

اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٢٤٥﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ

اِلَيْهِ	تُرْجَعُوْنَ ﴿٢٤٥﴾	اَلَمْ تَرَ [1]	اِلَى	الْمَلَاِ	مِنْۢ
اس کی طرف	تم لوٹائے جاؤ گے	کیا تم نے نہ دیکھا	کی طرف	گروہ، جماعت	سے

تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے ○ اے حبیب! کیا تم نے

بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى ۘ اِذْ قَالُوْا لِنَبِيٍّ

بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ	مِنْۢ	بَعْدِ مُوْسٰى	اِذْ	قَالُوْا	لِنَبِيٍّ
بنی اسرائیل، اولادِ یعقوب	سے	موسیٰ کے بعد	جب	انہوں نے کہا	ایک نبی سے

بنی اسرائیل کے ایک گروہ کو نہ دیکھا جو موسیٰ کے بعد ہوا، جب انہوں نے اپنے ایک نبی

لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ

لَّهُمُ	ابْعَثْ	لَنَا	مَلِكًا	نُّقَاتِلْ	فِيْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ
اپنے	آپ بھیجیں (مقرر کردیں)	ہمارے لئے	ایک بادشاہ	(تاکہ) ہم لڑیں	میں	اللہ کی راہ

سے کہا کہ ہمارے لیے ایک بادشاہ مقرر کردیں تاکہ ہم اللہ کی راہ میں لڑیں،

قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ

قَالَ	هَلْ	عَسَيْتُمْ	اِنْ	كُتِبَ
(اس نبی نے) کہا، فرمایا	کیا	تم قریب ہو (ایسا تو نہ ہوگا کہ)	اگر	لکھا جائے، فرض کیا جائے

اس نبی نے فرمایا: کیا ایسا تو نہیں ہوگا کہ اگر تم پر

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل پر جہاد کی فرضیت اور قوم کا طرزِ عمل

وقف لازم

[1] ۔۔۔ جہاد کا حکم دینے کے بعد اب جہاد کی ہمت و حوصلہ پیدا کرنے والا ایک واقعہ بہت سی دلچسپ تفصیلات کے ساتھ بیان کیا جارہا ہے۔

عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ؕ قَالُوْا وَ مَا لَنَاۤ

عَلَيْكُمُ	الْقِتَالُ	اَلَّا تُقَاتِلُوْا	قَالُوْا	وَ	مَا	لَنَاۤ
تمہارے اوپر	لڑنا (جہاد)	یہ کہ تم نہ لڑو	انہوں نے کہا	اور	کیا (سبب ہوگا)	ہمارے لئے

جہاد فرض کیا جائے تو پھر تم جہاد نہ کرو؟ انہوں نے کہا: ہمیں کیا ہوا کہ ہم

اَلَّا نُقَاتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ قَدْ اُخْرِجْنَا

اَلَّا نُقَاتِلَ	فِیْ	سَبِیْلِ اللّٰهِ	وَ	قَدْ	اُخْرِجْنَا
کہ ہم نہ لڑیں	میں	اللہ کی راہ	اور (حالانکہ)	تحقیق، بیشک	ہمیں نکال دیا گیا ہے

اللہ کی راہ میں نہ لڑیں حالانکہ ہمیں

مِنْ دِیَارِنَا وَ اَبْنَآىِٕنَا ؕ فَلَمَّا كُتِبَ

مِنْ	دِیَارِنَا	وَ	اَبْنَآىِٕنَا [1]	فَلَمَّا	كُتِبَ
سے	ہمارے گھروں، وطن	اور	ہماری اولاد (سے)	پھر جب	لکھا گیا، فرض کیا گیا

ہمارے وطن اور ہماری اولاد سے نکال دیا گیا ہے تو پھر جب ان پر

عَلَیْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْهُمْ ؕ

عَلَیْهِمُ	الْقِتَالُ	تَوَلَّوْا	اِلَّا	قَلِیْلًا	مِّنْهُمْ
ان پر	لڑنا	(تو) انہوں نے منہ پھیر لیا	مگر	تھوڑے	ان میں سے

جہاد فرض کیا گیا تو ان میں سے تھوڑے سے لوگوں کے علاوہ (بقیہ) نے منہ پھیر لیا

وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِالظّٰلِمِیْنَ ﴿۲۴۶﴾ وَ قَالَ لَهُمْ

وَ	اللّٰهُ	عَلِیْمٌ	بِالظّٰلِمِیْنَ ﴿۲۴۶﴾	وَ	قَالَ	لَهُمْ
اور	اللہ	خوب جاننے والا (ہے)	ظالموں کو	اور	کہا	ان سے

اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے ○ اور ان سے

[1] ...اس واقعے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جب قوم کی اعتقادی اور عملی حالت خراب ہو جاتی ہے تو ان پر ظالم و جابر قوموں کو مسلط کر دیا جاتا ہے۔ اس آیت کو سامنے رکھ کر پوری دنیا کے مسلم ممالک کی اعتقادی و عملی حالت کو دیکھا جائے تو اوپر کا نقشہ بڑا واضح طور پر نظر آئے گا۔ قرآن کے اس طرح کے واقعات بیان کرنے کا مقصد صرف تاریخی واقعات بتانا نہیں بلکہ عبرت و نصیحت حاصل کرنے کی طرف لانا ہے۔

نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ

نَبِيُّهُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	قَدْ	بَعَثَ [1]	لَكُمْ	طَالُوْتَ
ان کے نبی (نے)	بیشک	اللہ	تحقیق، بیشک	بھیجا ہے (اللہ نے)	تمہارے لئے	طالوت (کو)

ان کے نبی نے فرمایا: بیشک اللہ نے طالوت کو تمہارا بادشاہ مقرر

مَلِكًا قَالُوْۤا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا

مَلِكًا	قَالُوْۤا	اَنّٰى	يَكُوْنُ	لَهُ	الْمُلْكُ	عَلَيْنَا
بادشاہ (بناکر)	انہوں نے کہا	کیسے	ہوگی	اس کے لئے	بادشاہی	ہمارے اوپر

کیا ہے۔ وہ کہنے لگے: اسے ہمارے اوپر کہاں سے بادشاہی حاصل ہوگئی

وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ

وَ	نَحْنُ	اَحَقُّ	بِالْمُلْكِ	مِنْهُ	وَ	لَمْ يُؤْتَ
اور (حالانکہ)	ہم	زیادہ مستحق ہیں	بادشاہی کے	اس سے	اور	اسے نہیں دی گئی

حالانکہ ہم اس سے زیادہ سلطنت کے مستحق ہیں اور اسے

سَعَةً مِّنَ الْمَالِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ

سَعَةً	مِّنَ	الْمَالِ	قَالَ	اِنَّ	اللّٰهَ	اصْطَفٰىهُ
وسعت	سے	مال	(نبی نے) فرمایا	بیشک	اللہ (نے)	چن لیا ہے اسے

مال میں بھی وسعت نہیں دی گئی۔ اس نبی نے فرمایا: اسے اللہ نے تم پر چن لیا

عَلَيْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِی الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ وَ

عَلَيْكُمْ	وَ	زَادَهٗ	بَسْطَةً	فِی	الْعِلْمِ	وَ	الْجِسْمِ	وَ
تمہارے اوپر	اور	زیادہ دی ہے اسے	کشادگی	میں	علم	اور	جسم	اور

ہے اور اسے علم اور جسم میں کشادگی زیادہ دی ہے اور

[1] ...لفظ "بَعَثَ" کا لغوی معنی ہے کسی چیز کو کھڑا کرنا جبکہ مختلف قرائن کے اعتبار سے اس کے معنی بدلتے رہتے ہیں، یہاں یہ لفظ بھیجنے اور مقرر کرنے کے معنی میں ہے۔

اَللّٰهُ یُؤْتِیْ مُلْكَهٗ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ

وَاسِعٌ	اللّٰهُ	وَ	یَّشَآءُ	مَنْ	مُلْكَهٗ	یُؤْتِیْ	اللّٰهُ
وسعت والا	اللہ	اور	وہ چاہے	جسے	اپنا ملک	دیتا ہے	اللہ

اللہ جس کو چاہے اپنا ملک دے اور اللہ وسعت والا،

عَلِیْمٌ ﴿۲۴۷﴾ وَ قَالَ لَهُمْ نَبِیُّهُمْ اِنَّ اٰیَةَ مُلْكِهٖۤ

اٰیَةَ مُلْكِهٖ	اِنَّ	نَبِیُّهُمْ	لَهُمْ	قَالَ	وَ	عَلِیْمٌ ﴿۲۴۷﴾
اس کی بادشاہی کی نشانی	بیشک	ان کے نبی (نے)	ان سے	کہا	اور	علم والا

علم والا ہے ○ اور ان سے ان کے نبی نے فرمایا: اس کی بادشاہی کی نشانی

اَنْ یَّاْتِیَكُمُ التَّابُوْتُ فِیْهِ سَكِیْنَةٌ

سَكِیْنَةٌ	فِیْهِ	التَّابُوْتُ	یَّاْتِیَكُمُ	اَنْ
چین وسکون (ہے دلوں کا)	اس میں	تابوت	آجائے گا تمہارے پاس	(یہ ہے) کہ

یہ ہے کہ تمہارے پاس وہ تابوت آجائے گا جس میں تمہارے رب کی طرف سے

مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ بَقِیَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ

تَرَكَ [1]	مِّمَّا	بَقِیَّةٌ	وَ	رَّبِّكُمْ	مِّنْ
چھوڑا	(اس) سے جو	بقیہ، چھوڑی ہوئی چیز (ہے)	اور	تمہارے رب	کی طرف سے

دلوں کا چین ہے اور معزز موسیٰ اور معزز ہارون کی چھوڑی ہوئی چیزوں کا

اٰلُ مُوْسٰى وَ اٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓىٕكَةُ ؕ اِنَّ

اِنَّ	الْمَلٰٓىٕكَةُ	تَحْمِلُهُ	اٰلُ هٰرُوْنَ [2]	وَ	اٰلُ مُوْسٰى
بیشک	فرشتے	اٹھائے ہوں گے اسے	آلِ ہارون (معزز ہارون)	اور	آلِ موسیٰ (معزز موسیٰ)

بقیہ ہے، فرشتے اسے اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ بیشک

[1] ۔۔۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے پیاروں سے نسبت رکھنے والی ہر چیز بابرکت ہوتی ہے جیسے تابوت میں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نعلین شریفین یعنی پاؤں میں پہننے کے جوتے بھی برکت کا ذریعہ تھے۔ [2] ۔۔۔ بعض علماء نے فرمایا کہ تابوت میں حضرت موسیٰ وہارون علیہما الصلوٰۃ والسلام کے امتی علماء کے تبرکات تھے، لہٰذا "آل" سے مراد وہی علماء ہیں جبکہ بعض نے فرمایا کہ تابوت میں حضرت موسیٰ وہارون علیہما الصلوٰۃ والسلام کے اپنے تبرکات تھے اور "آل" بطور تعظیم کے انہی کے لئے استعمال ہوا ہے۔

فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۲۴۸﴾

فِیْ	ذٰلِكَ	لَاٰیَةً	لَّكُمْ	اِنْ	كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۲۴۸﴾
میں	اس	ضرور بڑی نشانی (ہے)	تمہارے لئے	اگر	تم ہو	ایمان والے

اس میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان والے ہو ○

فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ۙ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ

فَلَمَّا	فَصَلَ	طَالُوْتُ	بِالْجُنُوْدِ	قَالَ	اِنَّ	اللّٰهَ
پھر جب	جدا ہوا	طالوت	لشکروں کے ساتھ	اس نے کہا	بیشک	اللہ

پھر جب طالوت لشکروں کو لے کر شہر سے جدا ہوا تو اس نے کہا: بیشک اللہ

مُبْتَلِیْكُمْ بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَیْسَ

مُبْتَلِیْكُمْ [1]	بِنَهَرٍ	فَمَنْ	شَرِبَ	مِنْهُ	فَلَیْسَ
آزمانے والا ہے تمہیں	ایک نہر کے ذریعے	تو جو	پیئے گا (پانی)	اس سے	تو وہ نہیں

تمہیں ایک نہر کے ذریعے آزمانے والا ہے تو جو اس نہر سے پانی پیئے گا وہ

مِنِّیْ ۚ وَمَنْ لَّمْ یَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّیْۤ اِلَّا

مِنِّیْ	وَ	مَنْ	لَّمْ یَطْعَمْهُ	فَاِنَّهٗ	مِنِّیْۤ	اِلَّا
مجھ سے	اور	جو	نہ چکھے گا (نہ پیئے گا) اس سے	تو بیشک وہ	مجھ سے (ہے)	مگر

میرا نہیں ہے اور جو نہ پیئے گا وہ میرا ہے سوائے

مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةًۢ بِیَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوْا مِنْهُ

مَنِ	اغْتَرَفَ	غُرْفَةً	بِیَدِهٖ	فَشَرِبُوْا	مِنْهُ
جو	چلو بھرلے	ایک چلو	اپنے ہاتھ سے	تو انہوں نے پی لیا	اس (نہر) سے

اس کے جو ایک چلو اپنے ہاتھ سے بھرلے تو ان میں سے تھوڑے

سفرِ جہاد کے دوران طالوت کے لشکریوں کی ایک نہر کے پاس سے آزمائش

[1] .....اس واقعے سے یہ حکمت بھی معلوم ہوئی کہ جہاد سے پہلے آزمائش کر لینا بہتر ہے۔ عین وقت پر کوئی بزدلی دکھائے تو اس کا نتیجہ اچھا نہیں ہوتا۔ حالتِ امن میں فوج کی تربیت اور محنت ومشقت اسی مقصد کے لئے ہوتی ہے نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی بڑے امتحان سے پہلے چھوٹے امتحان سے گزر لینا چاہئے کہ اس سے دل میں قوت پیدا ہوتی ہے۔

اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَ

اِلَّا	قَلِيْلًا	مِّنْهُمْ	فَلَمَّا	جَاوَزَهٗ	هُوَ	وَ
مگر	تھوڑے (لوگ)	ان میں سے	پھر جب	پار گزر گئے اس (نہر) سے	وہ (طالوت)	اور

سے لوگوں کے علاوہ سب نے اس نہر سے پانی پی لیا پھر جب طالوت اور

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا

الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	مَعَهٗ	قَالُوْا	لَا	طَاقَةَ	لَنَا
وہ لوگ جو	ایمان لائے	اس کے ساتھ	(تو) انہوں نے کہا	نہیں	طاقت	ہمارے لئے

اس کے ساتھ والے مسلمان نہر سے پار ہو گئے تو انہوں نے کہا: ہم میں

الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَ جُنُوْدِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ

الْيَوْمَ	بِجَالُوْتَ	وَ	جُنُوْدِهٖ	قَالَ	الَّذِيْنَ
آج	جالوت کے ساتھ	اور	اس کے لشکروں (کے ساتھ مقابلے کی)	کہا	ان لوگوں نے جو

آج جالوت اور اس کے لشکروں کے ساتھ مقابلے کی طاقت نہیں ہے۔ (لیکن) جو

يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ

يَظُنُّوْنَ	اَنَّهُمْ	مُّلٰقُوا اللّٰهِ	كَمْ	مِّنْ	فِئَةٍ
یقین رکھتے تھے	کہ وہ	اللہ سے ملنے والے (ہیں)	کتنے، بہت سے	سے	گروہ، جماعت

اللہ سے ملنے کا یقین رکھتے تھے انہوں نے کہا: بہت دفعہ چھوٹی

قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ

قَلِيْلَةٍ	غَلَبَتْ[1]	فِئَةً	كَثِيْرَةً	بِاِذْنِ اللّٰهِ	وَ	اللّٰهُ
قلیل، چھوٹی	غالب آئی	گروہ، جماعت	کثیر، بڑی (پر)	اللہ کے حکم سے	اور	اللہ

جماعت اللہ کے حکم سے بڑی جماعت پر غالب آئی ہے اور اللہ

[1] ...اخلاص، جذبہ اور ہمت اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں اور اسلامی تاریخ میں چھوٹے گروہ کے بڑے گروہ پر غالب آنے کی بہت سی مثالیں موجود ہیں، جیسے غزوۂ بدر میں 313 کی قلیل تعداد میں مسلمان 1000 کے قریب کفار کے بڑے گروہ پر غالب آئے، جنگِ یرموک میں 50000 کے قریب مسلمانوں کا لشکر کفار کے دس لاکھ کے بڑے لشکر پر غالب آیا۔

جالوت اور اس کے لشکر سے مقابلے کے وقت صبر، ثابت قدمی اور مدد کی دعا

مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۲۴۹﴾ وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ

لِجَالُوْتَ	بَرَزُوْا	لَمَّا	وَ	الصّٰبِرِيْنَ ﴿۲۴۹﴾	مَعَ
جالوت کے	وہ سامنے آئے	جب	اور	صبر کرنے والوں (کے)	ساتھ (ہے)

صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ○ پھر جب وہ جالوت

وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ

اَفْرِغْ	رَبَّنَآ	قَالُوْا	جُنُوْدِهٖ	وَ
ڈال دے، انڈیل دے	اے ہمارے رب	انہوں نے عرض کی	اس کے لشکروں (کے)	اور

اور اس کے لشکروں کے سامنے آئے تو انہوں نے عرض کی: اے ہمارے رب!

عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا

انْصُرْنَا[1]	وَ	اَقْدَامَنَا	ثَبِّتْ	وَّ	صَبْرًا	عَلَيْنَا
مدد فرما ہماری	اور	ہمارے قدم	ثابت رکھ، جمائے رکھ	اور	صبر	ہمارے اوپر

ہم پر صبر ڈال دے اور ہمیں ثابت قدمی عطا فرما اور کافر

جالوت اور اس کے لشکر کی شکست، جالوت کا قتل اور حضرت داؤد علیہ السلام کو بادشاہی، حکمت اور علم عطا ہونا

عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۵۰﴾ فَهَزَمُوْهُمْ

فَهَزَمُوْهُمْ	الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۵۰﴾	الْقَوْمِ	عَلَى
تو انہوں نے شکست دی، بھگا دیا ان (دشمنوں) کو	کافروں (کی)	قوم	پر (کے مقابلے میں)

قوم کے مقابلے میں ہماری مدد فرما ○ تو انہوں نے اللہ کے حکم سے

بِاِذْنِ اللّٰهِ ۙ۫ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ

اٰتٰىهُ	وَ	جَالُوْتَ	دَاوٗدُ	قَتَلَ	وَ	بِاِذْنِ اللّٰهِ
عطا فرمائی اسے	اور	جالوت (کو)	داؤد (نے)	قتل کر دیا	اور	اللہ کے حکم سے

دشمنوں کو بھگا دیا اور داؤد نے جالوت کو قتل کر دیا اور اللہ نے

[1] ...اس سے معلوم ہوا کہ دشمن سے جنگ کے دوران صرف ظاہری اسباب پر ہی بھروسہ نہیں کرنا چاہئے بلکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں صبر، ثابت قدمی اور دشمنوں کے خلاف مدد کی دعا بھی کرتی چاہئے تاکہ ظاہری اسباب کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد بھی شامل حال ہو۔

اللّٰهُ الْمُلْكَ وَ الْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ ؕ							
اللّٰهُ	الْمُلْكَ	وَ	الْحِكْمَةَ	وَ	عَلَّمَهٗ	مِمَّا	يَشَآءُ
اللہ (نے)	بادشاہی	اور	حکمت	اور	سکھایا اسے	(اس) سے جو	وہ چاہتا ہے

اسے سلطنت اور حکمت عطا فرمائی اور اسے جو چاہا سکھا دیا

وَ لَوْ لَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ ۙ					
وَ	لَوْ	لَا	دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ	بَعْضَهُمْ	بِبَعْضٍ
اور	اگر	نہ (ہو)	اللہ کا لوگوں کو دفع، دور کرنا	ان کے بعض (کو)	بعض کے ذریعے

اور اگر اللہ لوگوں میں ایک کے ذریعے دوسرے کو دفع نہ کرے

لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ					
لَّفَسَدَتِ [1]	الْاَرْضُ	وَ	لٰكِنَّ	اللّٰهَ	ذُوْ فَضْلٍ
(تو) ضرور بگڑ جائے، تباہ ہو جائے	زمین	اور	لیکن	اللہ	فضل کرنے والا

تو ضرور زمین تباہ ہو جائے مگر اللہ سارے جہان پر فضل

عَلَى الْعٰلَمِیْنَ ﴿۲۵۱﴾ تِلْكَ اٰیٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا				
عَلَى	الْعٰلَمِیْنَ ﴿۲۵۱﴾	تِلْكَ	اٰیٰتُ اللّٰهِ	نَتْلُوْهَا
پر	تمام جہانوں	یہ	اللہ کی آیتیں (ہیں)	ہم پڑھتے ہیں انہیں

کرنے والا ہے ○ یہ اللہ کی آیتیں ہیں جو اے حبیب! ہم آپ کے سامنے

عَلَیْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۲۵۲﴾					
عَلَیْكَ	بِالْحَقِّ	وَ	اِنَّكَ	لَمِنَ	الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۲۵۲﴾
تم پر	حق کے ساتھ	اور	بیشک تم (ہو)	ضرور سے	رسولوں

حق کے ساتھ پڑھتے ہیں اور بیشک تم رسولوں میں سے ہو ○

[1] ...... یہاں جہاد کی حکمت کا بیان ہے کہ جہاد میں ہزاروں مصلحتیں ہیں، اگر گھاس نہ کاٹی جائے تو کھیت برباد ہو جائے، اگر آپریشن کے ذریعے فاسد مواد نہ نکالا جائے تو بدن بگڑ جائے، اگر چور ڈاکو نہ پکڑے جائیں تو امن برباد ہو جائے۔ ایسے ہی جہاد کے ذریعے مغروروں، باغیوں اور سرکشوں کو دبایا نہ جائے تو اچھے لوگ جی نہ سکیں۔

تِلْكَ الرُّسُلُ

3

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی عظمت و شان اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خصوصی فضائل

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ

تِلْكَ	الرُّسُلُ[1]	فَضَّلْنَا[2]	بَعْضَهُمْ	عَلٰى	بَعْضٍ
یہ	رسول (ہیں)	ہم نے فضیلت دی	ان میں بعض (کو)	پر	بعض

یہ رسول ہیں ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت عطا فرمائی،

مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ

مِنْهُمْ	مَّنْ	كَلَّمَ	اللّٰهُ	وَ	رَفَعَ	بَعْضَهُمْ
ان (رسولوں) میں سے	سے	کلام فرمایا	اللہ (نے)	اور	بلندی عطا کی	ان میں سے بعض (کو)

ان میں کسی سے اللہ نے کلام فرمایا اور کوئی وہ ہے جسے سب پر

دَرَجٰتٍ ؕ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ

دَرَجٰتٍ	وَ	اٰتَيْنَا	عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ	الْبَيِّنٰتِ	وَ	اَيَّدْنٰهُ
درجوں	اور	ہم نے دیں	مریم کے بیٹے عیسیٰ (کو)	روشن نشانیاں	اور	ہم نے مدد کی اس کی

درجوں بلندی عطا فرمائی اور ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو کھلی نشانیاں دیں اور پاکیزہ روح سے

اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے

بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْ

بِرُوْحِ الْقُدُسِ	وَ	لَوْ	شَآءَ	اللّٰهُ	مَا اقْتَتَلَ	الَّذِيْنَ	مِنْ
پاکیزہ روح (جبریل) سے	اور	اگر	چاہتا	اللہ	آپس میں نہ لڑتے	وہ لوگ جو	سے

اس کی مدد کی اور اگر اللہ چاہتا تو ان کے بعد والے آپس میں نہ لڑتے

بَعْدِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ

بَعْدِهِمْ	مِّنْ	بَعْدِ	مَا	جَآءَتْهُمُ	الْبَيِّنٰتُ
ان (رسولوں) کے بعد (آئے)	سے	بعد (اس کے)	جو	آگئیں ان (پیروکاروں) کے پاس	کھلی نشانیاں

جبکہ ان کے پاس کھلی نشانیاں آچکی تھیں

(1)۔۔۔ لفظ "اَلرُّسُل" "رسول" کی جمع ہے۔

(2)۔۔۔ اصلِ نبوت یعنی نبی ہونے میں تو تمام انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام برابر ہیں البتہ ان کے درجات میں فرق ہے، بعض بعض سے اعلیٰ ہیں اور ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سب سے اعلیٰ ہیں۔

وَ لٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَ

وَ	لٰكِنِ	اخْتَلَفُوْا	فَمِنْهُمْ	مَّنْ	اٰمَنَ	وَ
اور	لیکن	انہوں نے اختلاف کیا (آپس میں)	تو ان میں سے	کوئی	ایمان لایا (ایمان پر قائم رہا)	اور

لیکن انہوں نے آپس میں اختلاف کیا تو ان میں کوئی مومن رہا اور

مِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ؕ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۫ وَ

مِنْهُمْ	مَّنْ	كَفَرَ	وَ	لَوْ	شَآءَ	اللّٰهُ	مَا اقْتَتَلُوْا	وَ
ان میں سے	کوئی	کافر ہو گیا	اور	اگر	چاہتا	اللہ	(تو) وہ آپس میں نہ لڑتے	اور

کوئی کافر ہو گیا اور اگر اللہ چاہتا تو وہ نہ لڑتے

لٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۠ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

لٰكِنَّ	اللّٰهَ	يَفْعَلُ	مَا	يُرِيْدُ (1)	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ
لیکن	اللہ	کرتا ہے	جو	وہ ارادہ کرتا ہے، وہ چاہتا ہے	اے	وہ لوگو جو

مگر اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے ۞ اے

اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ

اٰمَنُوْۤا	اَنْفِقُوْا	مِمَّا	رَزَقْنٰكُمْ	مِّنْ	قَبْلِ	اَنْ
ایمان لائے	خرچ کرو	(کچھ اس میں) سے جو	ہم نے رزق دیا تمہیں	سے	پہلے	کہ

ایمان والو! ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے اللہ کی راہ میں اس دن کے آنے سے پہلے

يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَ لَا خُلَّةٌ وَّ لَا

يَّاْتِيَ	يَوْمٌ (2)	لَّا	بَيْعٌ	فِيْهِ	وَ	لَا	خُلَّةٌ	وَّ	لَا
آجائے	دن	نہیں	کوئی خرید و فروخت	اس میں	اور	نہ	دوستی	اور	نہ

خرچ کرلو جس میں نہ کوئی خرید و فروخت ہوگی اور نہ کافروں کے لئے دوستی اور نہ

(1)۔۔۔ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے، اس کے ملک میں اس کے ارادے کے خلاف کوئی کچھ نہیں کرسکتا اور یہی خدا کی شان ہے۔ ہمیں یہ حکم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر سر تسلیم خم کریں اور جو اس نے فرمایا ہے اس کے مطابق عمل کریں۔ (2)۔۔۔ قیامت کے دن وہی مال کام آئے گا جسے دنیا میں نیک کاموں میں خرچ کیا ہوگا اور یونہی صرف نیک دوست کام آئیں گے، اور شفاعت بھی اللہ تعالیٰ کی اجازت سے ہوگی اور وہ بھی صرف مسلمانوں کیلئے۔

آیۃ الکرسی میں اللہ تعالیٰ کے اعلیٰ مسائل کا بیان

شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۵۴﴾ اَللّٰهُ لَاۤ

شَفَاعَةٌ	وَ	الْكٰفِرُوْنَ	هُمُ	الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۵۴﴾ (1)	اَللّٰهُ	لَاۤ
شفاعت، سفارش	اور	کفر کرنے والے	وہ (وہی)	ظلم کرنے والے (ہیں)	اللہ	نہیں

شفاعت ہوگی اور کافر ہی ظالم ہیں ○ اللہ وہ ہے

اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ

اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ (2)	اَلْحَیُّ	الْقَیُّوْمُ	لَا تَاْخُذُهٗ	سِنَةٌ	وَّ
کوئی معبود	مگر	وہ	ہمیشہ زندہ	دوسروں کو قائم رکھنے والا	نہیں آتی اسے	اونگھ، غنودگی	اور

جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ خود زندہ ہے، دوسروں کو قائم رکھنے والا ہے، اسے نہ اونگھ آتی ہے اور

لَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ

لَا	نَوْمٌ	لَهٗ	مَا	فِی السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِی الْاَرْضِ
نہ	نیند	اس کے لئے، اس کا (ہے)	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں (ہے)

نہ نیند، جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں سب اسی کا ہے۔

مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ

مَنْ	ذَا	الَّذِیْ	یَشْفَعُ	عِنْدَهٗۤ	اِلَّا	بِاِذْنِهٖ
کون	وہ	جو	شفاعت کرے، سفارش کرے	اس کے پاس، ہاں	مگر	اس کی اجازت سے

کون ہے جو اس کے ہاں اس کی اجازت کے بغیر سفارش کرے؟

یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ

یَعْلَمُ	مَا	بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ	وَ	مَا	خَلْفَهُمْ	وَ	لَا یُحِیْطُوْنَ
وہ جانتا ہے	جو	ان کے آگے	اور	جو	ان کے پیچھے	اور	وہ نہیں گھیر سکتے (نہیں جان سکتے)

وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور لوگ

(1)۔۔۔ ظلم کے معنی ہیں کسی چیز کو غلط جگہ استعمال کرنا۔ کافروں کا ایمان کی جگہ کفر اور طاعت کی جگہ معصیت اور شکر کی جگہ ناشکری کو اختیار کرنا ان کا ظلم ہے اور چونکہ یہاں ظلم کا سب سے بدترین درجہ مراد ہے اسی لئے فرمایا کہ کافر ہی ظالم ہیں۔ (2)۔۔۔ یہ آیت "آیۃ الکرسی" کے نام سے مشہور ہے، اس میں ذاتِ باری تعالیٰ سے متعلق انتہائی اعلیٰ مسائل کا بیان ہے اور اس میں جتنا غور کرتے جائیں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے بارے میں عقائد اتنا ہی واضح ہوتے جائیں گے۔

بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ

وَسِعَ	شَآءَ	بِمَا	اِلَّا	عِلْمِهٖۤ	مِّنْ	بِشَیْءٍ
وسعت میں لیا، سمالیا	وہ چاہے	ساتھ جو (جتنا)	مگر	اس کے علم	سے	کسی چیز کو

اس کے علم میں سے اتنا ہی حاصل کرسکتے ہیں جتنا وہ چاہے، اس کی کرسی

كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَئُوْدُهٗ

وَلَا يَئُوْدُهٗ	وَ	الْاَرْضَ	وَ	السَّمٰوٰتِ	كُرْسِيُّهُ
تھکاتی نہیں، بھاری نہیں اسے	اور	زمین (کو)	اور	آسمانوں	اس کی کرسی (نے)

آسمان اور زمین کو اپنی وسعت میں لئے ہوئے ہے اور ان کی حفاظت اسے

حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ﴿۲۵۵﴾ لَاۤ اِكْرَاهَ

اِكْرَاهَ	لَاۤ	الْعَظِیْمُ ﴿۲۵۵﴾	الْعَلِیُّ	هُوَ	وَ	حِفْظُهُمَا
زبردستی کرنا، مجبور کرنا	نہیں	بڑی عظمت والا	بہت بلند، عالی شان	وہ	اور	ان دونوں کی حفاظت

تھکا نہیں سکتی اور وہی بلند شان والا، عظمت والا ہے ○ دین میں

فِی الدِّیْنِ ۙ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ ۚ فَمَنْ

فَمَنْ	الْغَیِّ	مِنَ	الرُّشْدُ	تَّبَیَّنَ	قَدْ	فِی الدِّیْنِ [1]
تو جو	گمراہی	سے	ہدایت	خوب واضح ہوگئی	تحقیق، بیشک	دین میں

کوئی زبردستی نہیں، بیشک ہدایت کی راہ گمراہی سے خوب جدا ہوگئی ہے تو جو

یَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ

اسْتَمْسَكَ	فَقَدِ	بِاللّٰهِ	یُؤْمِنْ	وَ	بِالطَّاغُوْتِ [2]	یَّكْفُرْ
اس نے تھام لیا، پکڑ لیا	تو تحقیق، بیشک	اللہ پر	ایمان لائے	اور	شیطان کا	انکار کرے

شیطان کو نہ مانے اور اللہ پر ایمان لائے اس نے

[1] یاد رہے کہ کسی کافر کو جبراً مسلمان بنانا جائز نہیں مگر اسلام سے نکلنے سے مسلمان کو جبری روکا جائے گا کیونکہ اسلام لانے کے بعد کفر اختیار کرنا دینِ اسلام کی توہین اور دوسروں کیلئے بغاوت کا راستہ ہے جسے بند کرنا ضروری ہے۔ [2] ہر سرکش اور گمراہ کو طاغوت کہا جاتا ہے۔ شیطان، کاہن، جادوگر اور بت وغیرہ سب پر ہی یہ لفظ بولا جاتا ہے۔ یہاں آیت میں طاغوت سے بچنے کا فرمایا گیا کیونکہ اسلام پر مضبوطی سے وہی قائم رہ سکتا ہے جو بے دینوں کی صحبت، ان کی الفت، ان کی کتابیں دیکھنے، ان کے وعظ سننے سے دور ہے اور جو اپنے ایمان کی رسی پر خود ہی چھریاں چلائے گا اس کی رسی کا کٹنے سے بچنا مشکل ہے۔

بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۗ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ

بِالْعُرْوَةِ	الْوُثْقٰى	لَا	انْفِصَامَ	لَهَا	وَ	اللّٰهُ	سَمِيْعٌ
حلقے، کڑے کو	بہت مضبوط	نہیں	ٹوٹنا	اس کے لئے	اور	اللہ	سننے والا

بڑا مضبوط سہارا تھام لیا جس سہارے کو کبھی کھلنا نہیں اور اللہ سننے والا،

عَلِيْمٌ ﴿۲۵۶﴾ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ

عَلِيْمٌ ﴿۲۵۶﴾	اَللّٰهُ	وَلِيُّ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	يُخْرِجُهُمْ
جاننے والا	اللہ	والی، مددگار (ہے)	ان لوگوں کا جو	ایمان لائے	وہ نکالتا ہے انہیں

جاننے والا ہے ○ اللہ مسلمانوں کا والی ہے انہیں

مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـئُهُمُ

مِّنَ الظُّلُمٰتِ	اِلَى النُّوْرِ [1]	وَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْٓا	اَوْلِيٰٓـئُهُمُ
اندھیروں سے	نور، روشنی کی طرف	اور	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	کفر کیا	ان کے مددگار

اندھیروں سے نور کی طرف نکالتا ہے اور جو کافر ہیں ان کے حمایتی

الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓـئِكَ

الطَّاغُوْتُ	يُخْرِجُوْنَهُمْ	مِّنَ	النُّوْرِ	اِلَى	الظُّلُمٰتِ	اُولٰٓـئِكَ
شیطان (ہیں)	وہ نکالتے ہیں انہیں	سے	نور، روشنی	کی طرف	اندھیروں	یہ لوگ

شیطان ہیں وہ انہیں نور سے اندھیروں کی طرف نکالتے ہیں۔ یہی لوگ

اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵۷﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى

اَصْحٰبُ النَّارِ	هُمْ	فِيْهَا	خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵۷﴾	اَلَمْ تَرَ	اِلَى
آگ والے (ہیں)	وہ	اس (آگ) میں	ہمیشہ رہنے والے	کیا تم نے نہ دیکھا	(اس) کی طرف

دوزخ والے ہیں، یہ ہمیشہ اس میں رہیں گے ○ اے حبیب! کیا تم نے اس کو نہ دیکھا تھا

مسلمانوں کا والی اللہ تعالیٰ ہے اور کافروں کے حمایتی شیطان ہیں

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نمرود بادشاہ سے مناظرہ

[1] ظلمات سے کفر اور نور سے ایمان مراد ہے اور کفر کی چونکہ سینکڑوں قسمیں ہیں جبکہ اسلام ایک ہی دین ہے، اس لئے یہاں "نور" کو واحد اور "ظلمات" کو جمع ذکر کیا گیا ہے۔

اَلَّذِیْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِیْ رَبِّهٖۤ اَنْ اٰتٰىهُ

اَلَّذِیْ	حَآجَّ (1)	اِبْرٰهٖمَ (2)	فِیْ	رَبِّهٖۤ	اَنْ	اٰتٰىهُ
جو (جس نے)	جھگڑا کیا	ابراہیم (سے)	(کے بارے) میں	اس کے رب	کہ	عطا کی، دی اسے

جس نے ابراہیم سے اس کے رب کے بارے میں اس بنا پر جھگڑا کیا کہ اللہ نے اسے

اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّیَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَ

اللّٰهُ	الْمُلْكَ	اِذْ	قَالَ	اِبْرٰهٖمُ	رَبِّیَ	الَّذِیْ	یُحْیٖ	وَ
اللہ (نے)	بادشاہی	جب	کہا، فرمایا	ابراہیم (نے)	میرا رب	(وہ ہے) جو	زندہ کرتا ہے	اور

بادشاہی دی ہے، جب ابراہیم نے فرمایا: میرا رب وہ ہے جو زندگی دیتا ہے اور

یُمِیْتُ ۙ قَالَ اَنَا اُحْیٖ وَ اُمِیْتُ ؕ قَالَ اِبْرٰهٖمُ

یُمِیْتُ	قَالَ	اَنَا	اُحْیٖ	وَ	اُمِیْتُ	قَالَ	اِبْرٰهٖمُ
موت دیتا ہے	کہا (بادشاہ نے)	میں	زندہ کرتا ہوں	اور	مارتا ہوں	فرمایا	ابراہیم (نے)

موت دیتا ہے۔ اس نے کہا: میں بھی زندگی دیتا ہوں اور موت دیتا ہوں۔ ابراہیم نے فرمایا:

فَاِنَّ اللّٰهَ یَاْتِیْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ

فَاِنَّ	اللّٰهَ	یَاْتِیْ بِالشَّمْسِ	مِنَ	الْمَشْرِقِ	فَاْتِ بِهَا	مِنَ	الْمَغْرِبِ
پس بیشک	اللہ	لاتا ہے سورج کو	سے	مشرق	پس تو لے آ اسے	سے	مغرب

تو اللہ سورج کو مشرق سے لاتا ہے پس تو اسے مغرب سے لے آ۔

فَبُهِتَ الَّذِیْ كَفَرَ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ

فَبُهِتَ	الَّذِیْ	كَفَرَ	وَ	اللّٰهُ	لَا یَهْدِی	الْقَوْمَ
تو حیران رہ گیا	وہ جو (جس نے)	کفر کیا	اور	اللہ	ہدایت نہیں دیتا	قوم (کو)

تو اس کافر کے ہوش اڑ گئے اور اللہ ظالموں کو ہدایت

وقف لازم

(1)...اس آیت سے عقائد میں مناظرہ کرنے کا ثبوت ہوتا ہے اور یہ سنتِ انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہے، لہٰذا مناظرہ کرنا برا نہیں ہے البتہ اس میں جو تکبر و سرکشی اور حق کو قبول نہ کرنے کا پہلو داخل ہو گیا ہے وہ برا ہے اور اسی صورت کی علماء کرام مذمت بیان کرتے ہیں۔ (2)...اس آیت میں نور اور تاریکی والوں کی مثال کے طور پر نور والوں کے پیشوا سیّدنا ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور تاریکی والوں کے پیشوا نمرود کا ایک واقعہ بیان کیا جا رہا ہے۔ اس کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان ج۱، ص۳۸۷ کا مطالعہ فرمائیں۔

حضرت عزیر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات اور آپ کو دوبارہ زندہ کئے جانے کا واقعہ

الظّٰلِمِیْنَ ﴿۲۵۸﴾ اَوْ كَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰى قَرْیَةٍ وَّ هِیَ

الظّٰلِمِیْنَ ﴿۲۵۸﴾	اَوْ[1]	كَالَّذِیْ[2]	مَرَّ	عَلٰى	قَرْیَةٍ	وَ	هِیَ
ظلم کرنے والے	یا	(اس) کی طرح جو	گزرا	پر	ایک بستی	اور	وہ

نہیں دیتا۔ یا (کیا تم نے) اس شخص کو (نہ دیکھا) جس کا ایک بستی پر گزر ہوا اور وہ بستی

خَاوِیَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰى یُحْیٖ هٰذِهِ اللّٰهُ

خَاوِیَةٌ	عَلٰى	عُرُوْشِهَا	قَالَ	اَنّٰى	یُحْیٖ	هٰذِهِ	اللّٰهُ
گری ہوئی (تھی)	پر	اپنی چھتوں	کہا	کیسے	زندہ کرے گا	اسے	اللہ

اپنی چھتوں کے بل گری پڑی تھی تو اس شخص نے کہا: اللہ انہیں

بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ؕ

بَعْدَ	مَوْتِهَا	فَاَمَاتَهُ	اللّٰهُ	مِائَةَ عَامٍ	ثُمَّ	بَعَثَهٗ
بعد	اس کی موت (کے)	تو موت دی اسے	اللہ (نے)	سو سال	پھر	زندہ کر دیا اسے

ان کی موت کے بعد کیسے زندہ کرے گا؟ تو اللہ نے اسے سو سال موت کی حالت میں رکھا پھر اسے زندہ کیا،

قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ؕ قَالَ لَبِثْتُ یَوْمًا اَوْ

قَالَ	كَمْ	لَبِثْتَ	قَالَ	لَبِثْتُ	یَوْمًا	اَوْ
فرمایا	کتنا (عرصہ)	تم ٹھہرے	کہا، عرض کی	میں ٹھہرا ہوں گا	ایک دن	یا

(پھر اس شخص سے) فرمایا: تم یہاں کتنا عرصہ ٹھہرے ہو؟ اس نے عرض کی: میں ایک دن یا

بَعْضَ یَوْمٍ ؕ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى

بَعْضَ یَوْمٍ	قَالَ	بَلْ	لَّبِثْتَ	مِائَةَ عَامٍ	فَانْظُرْ	اِلٰى
دن کا کچھ حصہ	فرمایا	بلکہ	تم ٹھہرے	سو سال	پس دیکھ	کی طرف

ایک دن سے بھی کچھ کم وقت ٹھہرا ہوں گا۔ اللہ نے فرمایا: (نہیں) بلکہ تو یہاں سو سال ٹھہرا ہے اور

[1] ۔۔۔ اس آیت میں مردوں کو زندہ کرنے کے بارے اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرت پر دلالت کرنے والا ایک واقعہ بیان کیا جا رہا ہے۔ اس کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج ۱، ص ۳۹۱ کا مطالعہ فرمائیں۔

[2] ۔۔۔ اکثر مفسرین کے بقول اس آیت میں بیان کیا گیا واقعہ حضرت عزیر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے اور بستی سے بیت المقدس مراد ہے۔

طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ

طَعَامِكَ	وَ	شَرَابِكَ	لَمْ يَتَسَنَّهْ	وَ	انْظُرْ	اِلٰى	حِمَارِكَ
اپنے کھانے	اور	اپنے پانی	وہ بدبودار نہیں ہوا	اور	دیکھ	کی طرف	اپنے گدھے

اپنے کھانے اور پانی کو دیکھ کہ اب تک بدبودار نہیں ہوا اور اپنے گدھے کو دیکھ (جس کی ہڈیاں تک سلامت نہ رہیں)

وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ

وَ	لِنَجْعَلَكَ	اٰيَةً	لِّلنَّاسِ	وَ	انْظُرْ	اِلَى	الْعِظَامِ
اور	تاکہ ہم بنادیں تمہیں	نشانی	لوگوں کے لئے	اور	دیکھ	کی طرف	ہڈیوں

اور یہ (سب) اس لئے (کیا گیا ہے) تاکہ ہم تمہیں لوگوں کے لئے ایک نشانی بنادیں اور ان ہڈیوں کو دیکھ

كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ؕ فَلَمَّا

كَيْفَ	نُنْشِزُهَا	ثُمَّ	نَكْسُوْهَا	لَحْمًا	فَلَمَّا
کیسے	ہم اٹھادیتے ہیں (زندہ کرتے ہیں) انہیں	پھر	ہم پہناتے ہیں انہیں	گوشت	تو جب

کہ ہم کیسے انہیں اٹھاتے (زندہ کرتے) ہیں پھر انہیں گوشت پہناتے ہیں تو جب

تَبَيَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ

تَبَيَّنَ	لَهٗ	قَالَ	اَعْلَمُ	اَنَّ	اللّٰهَ	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ
واضح ہوگیا، ظاہر ہوگیا (یہ معاملہ)	اس کے لئے	کہا	میں جانتا ہوں	بیشک	اللہ	ہر چیز پر

یہ معاملہ اس پر ظاہر ہوگیا تو وہ بول اٹھا: میں خوب جانتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر

قَدِیْرٌ ﴿۲۵۹﴾ وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ

قَدِیْرٌ ﴿۲۵۹﴾	وَ	اِذْ	قَالَ	اِبْرٰهٖمُ [1]	رَبِّ	اَرِنِیْ	كَیْفَ
قدرت والا (ہے)	اور	جب	کہا، عرض کی	ابراہیم (نے)	اے میرے رب	دکھا مجھے	کیسے

قادر ہے ○ اور جب ابراہیم نے عرض کی: اے میرے رب! تو مجھے دکھا دے

(1) ۔۔۔ اس آیت میں مردوں کو زندہ کرنے کے بارے اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرت پر دلالت کرنے والا ایک اور واقعہ بیان کیا جارہا ہے۔ اس کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج ۱، ص ۳۹۳ کا مطالعہ فرمائیں۔

تُحْیِ الْمَوْتٰىؕ قَالَ اَوَ لَمْ تُؤْمِنْؕ قَالَ بَلٰى

تُحْیِ	الْمَوْتٰى	قَالَ	اَوَ	لَمْ تُؤْمِنْ	قَالَ	بَلٰى
تو زندہ کرے گا	مردوں (کو)	کہا، فرمایا	کیا اور	تم یقین نہیں رکھتے	کہا، عرض کی	کیوں نہیں

کہ تو مردوں کو کس طرح زندہ فرمائے گا؟ اللہ نے فرمایا: کیا تجھے یقین نہیں؟ ابراہیم نے عرض کی: یقین کیوں نہیں

وَ لٰكِنْ لِّیَطْمَىٕنَّ قَلْبِیْؕ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ

وَ	لٰكِنْ	لِّیَطْمَىٕنَّ	قَلْبِیْ	قَالَ (1)	فَخُذْ	اَرْبَعَةً	مِّنَ	الطَّیْرِ
اور	لیکن	تاکہ مطمئن ہو جائے	میرا دل	کہا، فرمایا	تو پکڑ لو	چار	سے	پرندوں

مگر یہ (چاہتا ہوں) کہ میرے دل کو قرار آجائے۔ اللہ نے فرمایا: تو پرندوں میں سے کوئی چار پرندے پکڑ لو

فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ

فَصُرْهُنَّ	اِلَیْكَ	ثُمَّ	اجْعَلْ	عَلٰى	كُلِّ جَبَلٍ
پھر مانوس کر لو انہیں	اپنی طرف	پھر	(ذبح کرکے) رکھ دو	پر	ہر پہاڑ

پھر انہیں اپنے ساتھ مانوس کر لو پھر ان سب کا ایک ایک ٹکڑا ہر پہاڑ پر

مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ یَاْتِیْنَكَ سَعْیًاؕ وَ

مِّنْهُنَّ	جُزْءًا	ثُمَّ	ادْعُهُنَّ	یَاْتِیْنَكَ	سَعْیًا	وَ
ان (کے گوشت) میں سے	ایک حصہ	پھر	بلاؤ انہیں	وہ آئیں گے تمہارے پاس	دوڑتے ہوئے	اور

رکھ دو پھر انہیں پکارو تو وہ تمہارے پاس دوڑتے ہوئے چلے آئیں گے اور

راہِ خدا میں مال خرچ کرنے والوں کی ایک مثال

اعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ۠ ﴿۲۶۰﴾ مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ

اعْلَمْ	اَنَّ	اللّٰهَ	عَزِیْزٌ	حَكِیْمٌ ﴿۲۶۰﴾	مَثَلُ	الَّذِیْنَ	یُنْفِقُوْنَ (2)
جان لو	بیشک	اللہ	عزت والا، غلبے والا	حکمت والا	مثال	ان لوگوں کی جو	خرچ کرتے ہیں

جان رکھو کہ اللہ غالب حکمت والا ہے ○ ان لوگوں کی مثال جو

(1)۔۔۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں انبیاء و مرسلین عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مرتبہ بہت بلند ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی خواہشات پوری فرماتا، ان کی دعائیں قبول کرتا، یہاں تک کہ ان کی دعاؤں سے مردے بھی زندہ فرما دیتا ہے۔ (2)۔۔۔ اس آیت میں واجب یا نفل کی قید کے بغیر خرچ کرنے کا فرمایا گیا ہے نیز نیکی کی تمام صورتوں میں خرچ کرنا راہِ خدا میں خرچ کرنا ہے جیسے کسی عالم یا طالبِ علم کی مدد کرنا، غریب کو کھانا، کپڑے، دوائی یا راشن وغیرہ دلا دینا۔

أَمْوَالَهُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِىْ

أَمْوَالَهُمْ	فِىْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ	كَمَثَلِ حَبَّةٍ	أَنْۢبَتَتْ	سَبْعَ	سَنَابِلَ	فِىْ
اپنے اموال	میں	اللہ کی راہ	دانے کی مثال جیسی (ہے)	اس نے اگائیں	سات	بالیاں	میں

اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اس دانے کی طرح ہے جس نے سات بالیاں اگائیں،

كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ

كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ	مِّائَةُ حَبَّةٍ	وَ	اللّٰهُ	يُضٰعِفُ[1]	لِمَنْ	يَّشَآءُ	وَ	اللّٰهُ
ہر بالی	سو دانے	اور	اللہ	بڑھا دیتا ہے	جس کے لئے	وہ چاہے	اور	اللہ

ہر بالی میں سو دانے ہیں اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لئے چاہے اور اللہ

وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٦١﴾ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ أَمْوَالَهُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

وَاسِعٌ	عَلِيْمٌ ﴿٢٦١﴾	اَلَّذِيْنَ	يُنْفِقُوْنَ	أَمْوَالَهُمْ	فِىْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ
وسعت والا	علم والا	وہ لوگ جو	خرچ کرتے ہیں	اپنے اموال	میں	اللہ کی راہ

وسعت والا، علم والا ہے ○ وہ لوگ جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں

ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ أَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ أَذًى ۙ

ثُمَّ	لَا يُتْبِعُوْنَ	مَآ	أَنْفَقُوْا	مَنًّا	وَ	لَآ	أَذًى[2]
پھر	پیچھے نہیں لاتے	(اس کے) جو	انہوں نے خرچ کیا	احسان جتانا	اور	نہ	تکلیف دینا

پھر اپنے خرچ کرنے کے بعد نہ احسان جتاتے ہیں اور نہ تکلیف دیتے ہیں

لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

لَهُمْ	أَجْرُهُمْ	عِنْدَ	رَبِّهِمْ	وَ	لَا	خَوْفٌ	عَلَيْهِمْ
ان کے لئے	ان کا اجر	پاس	ان کے رب (کے)	اور	نہیں	کوئی خوف	ان پر

ان کا انعام ان کے رب کے پاس ہے اور ان پر نہ کوئی خوف ہو گا

صدقہ قبول ہونے کی ایک شرط / احسان جتانے اور تکلیف دینے سے بچنا

[1] ...یاد رہے کہ نیک اعمال تو یکساں ہوتے ہیں مگر اخلاص، حسن نیت اور نسبت وغیرہ میں فرق کی وجہ سے بعض اوقات ثواب میں بہت فرق ہو جاتا ہے۔ [2] ...صدقہ دینے کے بعد احسان جتانا اور جسے صدقہ دیا اسے تکلیف دینا ناجائز و ممنوع ہے۔ احسان جتلانا تو یہ ہے کہ دینے کے بعد دوسروں کے سامنے اظہار کریں کہ ہم نے تیرے ساتھ ایسے ایسے سلوک کئے اور یوں اس کا دل میلا کریں اور تکلیف دینا یہ ہے کہ اس کو عار دلائیں کہ تو نادار تھا، مفلس تھا، مجبور تھا، نکما تھا ہم نے تیری خبر گیری کی یا اور طرح اس پر دباؤ ڈالیں۔

صدقہ دے کر تکلیف پہنچانے سے بہتر اچھی بات کہہ دینا ہے

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۶۲﴾ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ

مَغْفِرَةٌ (1)	وَّ	مَّعْرُوْفٌ	قَوْلٌ	يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۶۲﴾	هُمْ	لَا	وَ
معاف کرنا، درگزر کرنا	اور	اچھی	بات	غمگین ہوں گے	وہ	نہ	اور

اور نہ وہ غمگین ہوں گے ○ اچھی بات کہنا اور معاف کر دینا

خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ؕ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ﴿۲۶۳﴾

حَلِيْمٌ ﴿۲۶۳﴾	غَنِيٌّ	اللّٰهُ	وَ	اَذًى	يَّتْبَعُهَآ	صَدَقَةٍ	مِّنْ	خَيْرٌ
حلم والا	بے پرواہ، بے نیاز	اللہ	اور	ستانا	پیچھے ہو اس کے	صدقہ	سے	بہتر (ہے)

اس خیرات سے بہتر ہے جس کے بعد ستانا ہو اور اللہ بے پرواہ، حلم والا ہے ○

احسان جتا کر اور تکلیف دے کر صدقہ کا ثواب باطل کرنے کی ممانعت

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ

بِالْمَنِّ	صَدَقٰتِكُمْ	لَا تُبْطِلُوْا	اٰمَنُوْا	الَّذِيْنَ	يٰۤاَيُّهَا
احسان جتانے کے ساتھ	اپنے صدقات	باطل نہ کر دو، ضائع نہ کر دو	ایمان لائے	وہ لوگو جو	اے

اے ایمان والو! احسان جتا کر اور تکلیف پہنچا کر اپنے صدقے

ریاکاری کے طور پر صدقہ کرنے والوں کی مثال

وَالْاَذٰى ۙ كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ

رِئَآءَ النَّاسِ (2)	مَالَهٗ	يُنْفِقُ	كَالَّذِيْ	الْاَذٰى	وَ
لوگوں کو دکھانے (کے لئے)	اپنا مال	خرچ کرتا ہے	(اس) کی طرح جو	تکلیف (کے ساتھ)	اور

برباد نہ کر دو اس شخص کی طرح جو اپنا مال لوگوں کے دکھلاوے کے لئے خرچ کرتا ہے

وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ فَمَثَلُهٗ

فَمَثَلُهٗ	الْاٰخِرِ	الْيَوْمِ	وَ	بِاللّٰهِ	لَا يُؤْمِنُ	وَ
تو اس کی مثال	آخرت (پر)	دن، روز	اور	اللہ پر	وہ ایمان نہیں لاتا	اور

اور اللہ اور قیامت پر ایمان نہیں لاتا تو اس کی مثال

(1) ...اگر سائل کو کچھ نہ دیا جائے تو اس سے خوش خلقی سے اچھی بات کہی جائے جو اسے ناگوار نہ گزرے اور اگر وہ سوال میں اصرار کرے یا زبان درازی کرے تو اس سے درگزر کیا جائے۔ سائل کو کچھ نہ دینے کی صورت میں اس سے اچھی بات کہنا اور اس کی زیادتی کو معاف کر دینا اس صدقے سے بہتر ہے جس کے بعد اسے عار دلائی جائے یا احسان جتایا جائے یا کسی دوسرے طریقے سے اسے کوئی تکلیف پہنچائی جائے۔ (2) ...اس سے معلوم ہوا کہ ریاکاری سے اعمال کا ثواب باطل ہو جاتا ہے۔

كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ

كَمَثَلِ صَفْوَانٍ	عَلَيْهِ	تُرَابٌ	فَاَصَابَهٗ	وَابِلٌ	فَتَرَكَهٗ
چکنے پتھر کی مثال جیسی	اس پر	مٹی (ہو)	تو پہنچی اس پر	زوردار بارش	پس چھوڑ دیا اسے

ایسی ہے جیسے ایک چکنا پتھر ہو جس پر مٹی ہے تو اس پر زوردار بارش پڑی جس نے اسے صاف پتھر

صَلْدًا ؕ لَا یَقْدِرُوْنَ عَلٰی شَیْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ

صَلْدًا	لَا یَقْدِرُوْنَ	عَلٰی شَیْءٍ	مِّمَّا	كَسَبُوْا [1]	وَ	اللّٰهُ
صاف پتھر	وہ قدرت نہیں پائیں گے	کسی چیز پر	(اس میں) سے جو	انہوں نے کمایا	اور	اللہ

کر چھوڑا، ایسے لوگ اپنے کمائے ہوئے اعمال سے کسی چیز پر قدرت نہ پائیں گے اور اللہ

لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۲۶۴﴾ وَمَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ

لَا یَهْدِی	الْقَوْمَ	الْكٰفِرِیْنَ	وَ	مَثَلُ	الَّذِیْنَ	یُنْفِقُوْنَ
ہدایت نہیں دیتا	قوم (کو)	کفر کرنے والی	اور	مثال	ان لوگوں کی جو	خرچ کرتے ہیں

کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ○ اور جو لوگ اپنے مال

اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِیْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ

اَمْوَالَهُمُ	ابْتِغَآءَ	مَرْضَاتِ اللّٰهِ	وَ	تَثْبِیْتًا	مِّنْ	اَنْفُسِهِمْ
اپنے اموال	چاہنے (کے لئے)	اللہ کی خوشنودیاں	اور	ثابت قدم رکھنے (کے لئے)	سے	اپنے دل

اللہ کی خوشنودی چاہنے کے لئے اور اپنے دلوں کو ثابت قدم رکھنے کے لئے خرچ کرتے ہیں

كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَیْنِ ۚ

كَمَثَلِ جَنَّةٍ	بِرَبْوَةٍ	اَصَابَهَا	وَابِلٌ	فَاٰتَتْ	اُكُلَهَا	ضِعْفَیْنِ
باغ کی مثال جیسی	(جو) اونچی جگہ پر (ہو)	پہنچی اسے	تیز بارش	تو وہ لایا	اپنا پھل	دگنا

ان کی مثال اس باغ کی سی ہے جو کسی اونچی زمین پر ہو اس پر زوردار بارش پڑی تو وہ باغ دگنا پھل لایا

رضائے الٰہی کے لئے صدقہ کرنے والوں کی مثال

[1] ... اعلانیہ اور پوشیدہ دونوں طرح صدقہ کی اجازت ہے لیکن اپنی قلبی حالت پر نظر رکھنا ضروری ہے۔ افسوس کہ ہمارے ہاں ریاکاری، احسان جتانا اور ایذا دینا تینوں بد اعمال کی بھرمار ہے۔ پیسہ خرچ کرکے اپنے نام کے بینر لگوانا یا اپنی تصویر یا خبر چھپوانا عام معمول ہے۔ یونہی اگر خاندان میں کوئی کسی کی مدد کردے تو زندگی بھر اسے دباتا رہتا ہے اور جب دل کرے سب لوگوں کے سامنے اسے رسوا کر دیتا ہے، یہ نہایت برا ہے۔

ریاکاری کے طور پر صدقہ کرنے والوں کے لئے دل ہلادینے والی مثال

فَاِنْ لَّمْ یُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا

فَاِنْ	لَّمْ یُصِبْهَا	وَابِلٌ	فَطَلٌّ [1]	وَ	اللّٰهُ	بِمَا
پھر اگر	نہ پہنچے اسے	تیز بارش	تو ہلکی سی پھوار، اوس (کافی ہے)	اور	اللہ	ساتھ جو (اسے جو)

پھر اگر زور دار بارش نہ پڑے تو ہلکی سی پھوار ہی کافی ہے اور اللہ

تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿۲۶۵﴾ اَیَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ

تَعْمَلُوْنَ	بَصِیْرٌ ﴿۲۶۵﴾	اَیَوَدُّ	اَحَدُكُمْ	اَنْ	تَكُوْنَ
تم کرتے ہو	دیکھنے والا (ہے)	کیا پسند کرے گا	تم میں سے کوئی ایک	کہ	ہو

تمہارے کام دیکھ رہا ہے ○ کیا تم میں کوئی یہ پسند کرے گا کہ

لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا

لَهٗ	جَنَّةٌ	مِّنْ	نَّخِیْلٍ	وَّ	اَعْنَابٍ	تَجْرِیْ	مِنْ	تَحْتِهَا
اس کے لئے	ایک باغ	سے	کھجور	اور	انگوروں (کا)	بہتی ہوں	سے	اس کے نیچے

اس کے پاس کھجور اور انگوروں کا ایک باغ ہو جس کے نیچے ندیاں

الْاَنْهٰرُ ۙ لَهٗ فِیْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۙ وَاَصَابَهُ

الْاَنْهٰرُ	لَهٗ	فِیْهَا	مِنْ	كُلِّ الثَّمَرٰتِ	وَ	اَصَابَهُ
نہریں، ندیاں	اس کے لئے (ہو)	اس (باغ) میں	سے	ہر (طرح کا) پھل	اور	پہنچ جائے، آجائے اسے

بہتی ہوں، اس کے لئے اس میں ہر قسم کے پھل ہوں اور اسے

الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّیَّةٌ ضُعَفَآءُ ۖ فَاَصَابَهَاۤ اِعْصَارٌ

الْكِبَرُ	وَ	لَهٗ	ذُرِّیَّةٌ	ضُعَفَآءُ	فَاَصَابَهَاۤ	اِعْصَارٌ
بڑھاپا	اور (حالانکہ)	اس کے لئے (ہوں)	بچے	کمزور، ناتواں	پھر آئے اس (باغ) پر	ایک بگولا

بڑھاپا آجائے اور حال یہ ہو کہ اس کے کمزور و ناتواں بچے ہوں پھر اس پر ایک بگولا آئے

[1]...اس آیت میں ان لوگوں کی مثال بیان کی گئی ہے جو خالصتاً رضائے الٰہی کے حصول اور اپنے دلوں کو ایمان پر استقامت دینے کیلئے اخلاص کے ساتھ عمل کرتے ہیں کہ جس طرح بلند خطہ کی بہتر زمین کا باغ ہر حال میں خوب پھلتا ہے خواہ بارش کم ہو یا زیادہ، ایسے ہی بااخلاص مومن کا صدقہ کم ہو یا زیادہ اللہ تعالیٰ اس کو بڑھاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دل کی کیفیت دیکھی جاتی ہے نہ کہ فقط مال کی مقدار۔

فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ

فِيْهِ	نَارٌ	فَاحْتَرَقَتْ [1]	كَذٰلِكَ	يُبَيِّنُ	اللّٰهُ	لَكُمُ	الْاٰيٰتِ
اس میں (ہو)	آگ	تو وہ باغ جل جائے	اسی طرح	بیان فرماتا ہے	اللہ	تمہارے لئے	آیتیں

جس میں آگ ہو تو سارا باغ جل جائے۔ اللہ تم سے اسی طرح اپنی آیتیں کھول کر بیان کرتا ہے

لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۶۶﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا

لَعَلَّكُمْ	تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۶۶﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا	اَنْفِقُوْا	مِنْ	طَيِّبٰتِ	مَا
تاکہ تم	غور و فکر کرو	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	خرچ کرو	سے	پاکیزہ	جو

تاکہ تم غور و فکر کرو ○ اے ایمان والو! اپنی پاک کمائیوں میں

كَسَبْتُمْ وَ مِمَّاۤ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۪ وَ

كَسَبْتُمْ	وَ	مِمَّاۤ	اَخْرَجْنَا	لَكُمْ	مِّنَ	الْاَرْضِ	وَ
تم نے کمایا	اور	(اس میں) سے جو	ہم نے نکالا	تمہارے لئے	سے	زمین	اور

سے اور اس میں سے جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالا ہے (اللہ کی راہ میں) کچھ خرچ کرو اور

لَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَ لَسْتُمْ

لَا تَيَمَّمُوا	الْخَبِيْثَ	مِنْهُ	تُنْفِقُوْنَ	وَ	لَسْتُمْ
ارادہ نہ کرو	ردی چیز (دینے کا)	اس (کمائی) میں سے	خرچ کرتے ہوئے	اور (حالانکہ)	تم نہیں ہو

خرچ کرتے ہوئے خاص ناقص مال (دینے) کا ارادہ نہ کرو حالانکہ (اگر وہی تمہیں دیا جائے تو)

بِاٰخِذِيْهِ اِلَّاۤ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ؕ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ

بِاٰخِذِيْهِ	اِلَّاۤ	اَنْ	تُغْمِضُوْا [2]	فِيْهِ	وَ	اعْلَمُوْۤا	اَنَّ
پکڑنے والے، لینے والے اسے	مگر	یہ کہ	چشم پوشی کرو	اس میں	اور	جان لو	بیشک

تم اسے چشم پوشی کئے بغیر قبول نہیں کرو گے اور جان رکھو کہ

(1)... اللہ اکبر! کس قدر دل دہلا دینے والی مثال ہے۔ اے کاش کہ ہم سمجھ جائیں اور اپنے تمام اعمال، نماز، ذکر و درود، تلاوت و نعت خوانی، حج و عمرہ، زکوٰۃ و صدقات وغیرہ کو ریاکاری کی تباہ کاری سے بچالیں اور اپنے اعمال کا محاسبہ کرنا شروع کردیں۔

(2)... بہت سے لوگ خود تو اچھا استعمال کرتے ہیں لیکن جب راہِ خدا میں دینا ہوتا ہے تو ناقابلِ استعمال اور گھٹیا قسم کا مال دیتے ہیں۔ ان کیلئے اس آیت میں عبرت ہے۔ اگر کوئی چیز فی نفسہ اچھی ہے لیکن آدمی کو خود پسند نہیں تو اسے دینے میں حرج نہیں، حرج تب ہے جب چیز اچھی نہ ہونے کی وجہ سے ناپسند ہو۔

راہِ خدا میں خرچ کرنے پر تنگدستی سے ڈرانا شیطان کا کام ہے

اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿۲۶۷﴾ اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَ

اللّٰهَ	غَنِيٌّ	حَمِيْدٌ ﴿۲۶۷﴾	اَلشَّيْطٰنُ	يَعِدُكُمُ	الْفَقْرَ (1)	وَ
اللہ	بے پرواہ، بے نیاز	تعریف کیا ہوا	شیطان	ڈراتا ہے تمہیں	محتاجی، تنگدستی (سے)	اور

اللہ بے پرواہ، حمد کے لائق ہے ○ شیطان تمہیں محتاجی کا اندیشہ دلاتا ہے اور

يَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً

يَاْمُرُكُمْ	بِالْفَحْشَآءِ	وَ	اللّٰهُ	يَعِدُكُمْ	مَّغْفِرَةً
حکم دیتا ہے تمہیں	بے حیائی کا	اور	اللہ	وعدہ فرماتا ہے تم سے	مغفرت، بخشش (کا)

بے حیائی کا حکم دیتا ہے اور اللہ تم سے اپنی طرف سے بخشش

علم و حکمت کی فضیلت

مِّنْهُ وَفَضْلًا ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۶۸﴾ ۖۚ يُّؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ

مِّنْهُ	وَ	فَضْلًا	وَ	اللّٰهُ	وَاسِعٌ	عَلِيْمٌ ﴿۲۶۸﴾	يُّؤْتِي	الْحِكْمَةَ	مَنْ
اپنی طرف سے	اور	فضل (کا)	اور	اللہ	وسعت والا	علم والا	دیتا ہے	حکمت	جسے

اور فضل کا وعدہ فرماتا ہے اور اللہ وسعت والا، علم والا ہے ○ اللہ جسے چاہتا ہے حکمت

يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ؕ

يَّشَآءُ	وَ	مَنْ	يُّؤْتَ	الْحِكْمَةَ	فَقَدْ	اُوْتِيَ	خَيْرًا	كَثِيْرًا
وہ چاہے	اور	جسے	دی گئی	حکمت	تو تحقیق، بیشک	اسے دی گئی	بھلائی	کثیر، بہت

دیتا ہے اور جسے حکمت دی جائے تو بیشک اسے بہت زیادہ بھلائی مل گئی

کوئی صدقہ اور نذر اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہیں

وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۲۶۹﴾ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ

وَ	مَا يَذَّكَّرُ	اِلَّآ	اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۲۶۹﴾	وَ	مَآ	اَنْفَقْتُمْ
اور	نصیحت حاصل نہیں کرتے	مگر	عقل والے	اور	جو	تم خرچ کرو

اور عقل والے ہی نصیحت مانتے ہیں ○ اور تم جو خرچ

(1)... شیطان طرح طرح سے وسوسے دلاتا ہے کہ اگر تم خرچ کرو گے، صدقہ دو گے تو خود فقیر و نادار ہو جاؤ گے لہٰذا خرچ نہ کرو۔ یہ شیطان کی بہت بڑی چال ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے وقت اس طرح کے اندیشے دلاتا ہے حالانکہ جن لوگوں کے دلوں میں یہ وسوسہ ڈالا جا رہا ہوتا ہے وہی لوگ شادی بیاہ میں جائز و ناجائز رسومات پر اور عام زندگی میں بے دریغ خرچ کر رہے ہوتے ہیں۔

مِنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ

مِنْ	نَّفَقَةٍ	اَوْ	نَذَرْتُمْ	مِّنْ	نَّذْرٍ	فَاِنَّ	اللّٰهَ
سے	کوئی خرچ	یا	تم نذر مانو	سے	کوئی نذر	پس بیشک	اللہ

کرو یا کوئی نذر مانو اللہ

يَعْلَمُهٗ ؕ وَ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۲۷۰﴾ اِنْ تُبْدُوا

يَعْلَمُهٗ (1)	وَ	مَا	لِلظّٰلِمِيْنَ	مِنْ	اَنْصَارٍ ﴿۲۷۰﴾	اِنْ	تُبْدُوا
جانتا ہے اسے	اور	نہیں	ظالموں کے لئے	سے	کوئی مددگار	اگر	تم ظاہر کرو

اسے جانتا ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ○ اگر تم اعلانیہ

الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِیَ ۚ وَ اِنْ تُخْفُوْهَا وَ تُؤْتُوْهَا

الصَّدَقٰتِ	فَنِعِمَّا	هِیَ	وَ	اِنْ	تُخْفُوْهَا	وَ	تُؤْتُوْهَا
صدقات، خیراتیں	تو کیا ہی اچھی ہے	وہ (خیرات)	اور	اگر	تم چھپاؤ اسے	اور	دو اسے

خیرات دو گے تو وہ کیا ہی اچھی بات ہے اور اگر تم چھپا کر

الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ ؕ وَ یُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ

الْفُقَرَآءَ	فَهُوَ	خَیْرٌ	لَّكُمْ (2)	وَ	یُكَفِّرُ	عَنْكُمْ	مِّنْ
فقیروں (کو)	تو وہ	سب سے بہتر (ہے)	تمہارے لئے	اور	مٹادے گا	تم سے	سے

فقیروں کو دو تو یہ تمہارے لئے سب سے بہتر ہے اور اللہ تم سے تمہاری کچھ

سَیِّاٰتِكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ﴿۲۷۱﴾ لَیْسَ

سَیِّاٰتِكُمْ	وَ	اللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	خَبِیْرٌ ﴿۲۷۱﴾	لَیْسَ
تمہاری برائیوں (گناہوں کو)	اور	اللہ	ساتھ جو (اس سے جو)	تم کرتے ہو	خبردار (ہے)	نہیں ہے

برائیاں مٹادے گا اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے ○ لوگوں کو

صدقہ کی تحسین اور اعلانیہ و پوشیدہ دونوں طرح دینا جائز ہے

کسی کو ہدایت دینا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے

(1)... یہاں آیت میں وعدہ اور وعید دونوں بیان کئے گئے ہیں کیونکہ فرمایا گیا کہ تم جو خرچ کرو خواہ نیکی میں یا بدی میں یونہی تم جو نذر مانو، اچھے کام کی یا گناہ کے کام کی، ان تمام چیزوں کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے، تو اچھے عمل، خرچ اور نذر پر ثواب دے گا جبکہ گناہ کے عمل، خرچ اور نذر پر سزا دے گا۔

(2)... اکثر و بیشتر اعمال میں یہی قاعدہ ہے کہ وہ خفیہ اور اعلانیہ دونوں طرح جائز ہیں لیکن ریاکاری کیلئے اعلانیہ کرنا حرام ہے اور دوسروں کی ترغیب کیلئے کرنا ثواب ہے۔ مشائخ و علماء بہت سے اعمال اعلانیہ اسی لئے کرتے ہیں کہ ان کے مریدین و متعلقین کو ترغیب ہو۔

عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ

عَلَيْكَ [1]	هُدٰىهُمْ	وَ	لٰكِنَّ	اللّٰهَ	يَهْدِيْ	مَنْ	يَّشَآءُ	وَ
تم پر	ہدایت دے دینا نہیں	اور	لیکن	اللہ	ہدایت دیتا ہے	جسے	وہ چاہے	اور

ہدایت دے دینا تم پر لازم نہیں، ہاں اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دے دیتا ہے اور

مَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْنَ

مَا	تُنْفِقُوْا	مِنْ	خَيْرٍ	فَلِاَنْفُسِكُمْ	وَ	مَا تُنْفِقُوْنَ
جو	تم خرچ کرو	سے	بھلائی (اچھی چیز)	تو تمہاری جانوں کے لئے (ہے)	اور	خرچ نہ کرو

تم جو اچھی چیز خرچ کرو تو وہ تمہارے لئے ہی فائدہ مند ہے اور تم

اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ

اِلَّا	ابْتِغَآءَ	وَجْهِ اللّٰهِ	وَ	مَا	تُنْفِقُوْا	مِنْ
مگر	چاہنے (کے لئے)	وجہ اللہ (اللہ کی خوشنودی)	اور	جو	تم خرچ کرو گے	سے

اللہ کی خوشنودی چاہنے کیلئے ہی خرچ کرو اور جو مال تم خرچ کرو

خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۲﴾

خَيْرٍ	يُّوَفَّ	اِلَيْكُمْ	وَ	اَنْتُمْ	لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۲﴾
بھلائی (مال)	پورا پورا دیا جائے گا	تمہاری طرف (تمہیں)	اور	تم	ظلم نہیں کئے جاؤ گے

گے وہ تمہیں پورا پورا دیا جائے گا اور تم پر کوئی زیادتی نہیں کی جائے گی ○

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

لِلْفُقَرَآءِ [2]	الَّذِيْنَ	اُحْصِرُوْا	فِيْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ	لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
فقیروں کے لئے	وہ لوگ جو	روک دیئے گئے	میں	اللہ کی راہ	طاقت نہیں رکھتے

ان فقیروں کے لئے جو اللہ کے راستے میں روک دیئے گئے، وہ زمین

رضائے الٰہی کے لئے صدقہ کرنے کا فائدہ صدقہ کرنے والے کو ہوگا

صدقات کے مصرف حاجت کے باوجود مانگنے والے خوددار لوگ ہیں

(1)... حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم بشیر و نذیر اور داعی یعنی دعوت دینے والے بنا کر بھیجے گئے ہیں، آپ کا فرض دعوت دینے سے پورا ہو جاتا ہے اور اس سے زیادہ جد وجہد آپ پر لازم نہیں۔

(2)... یہ آیت اہلِ صُفّہ کے حق میں نازل ہوئی۔ ان حضرات کی تعداد چار سو کے قریب تھی یہ ہجرت کر کے مدینہ طیبہ حاضر ہوئے تھے۔ یہاں نہ ان کا مکان تھا اور نہ کنبہ قبیلہ اور نہ ان حضرات نے شادی کی تھی، ان کے تمام اوقات عبادت میں صرف ہوتے تھے، رات میں قرآن کریم سیکھنا، دن میں جہاد کے کام میں رہنا ان کا شب و روز کا معمول تھا۔

ضَرْبًا فِی الْاَرْضِ٘ یَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِیَآءَ مِنَ

ضَرْبًا	فِی الْاَرْضِ	یَحْسَبُهُمُ	الْجَاهِلُ	اَغْنِیَآءَ	مِنَ
چلنے پھرنے (کی)	زمین میں	سمجھتے ہیں انہیں	ناواقف	مالدار	سے

چل پھر نہیں سکتے۔ ناواقف انہیں سوال کرنے سے بچنے کی وجہ سے مالدار

التَّعَفُّفِ ۚ تَعْرِفُهُمْ بِسِیْمٰهُمْ ۚ لَا یَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ

التَّعَفُّفِ	تَعْرِفُهُمْ	بِسِیْمٰهُمْ[1]	لَا یَسْـَٔلُوْنَ	النَّاسَ
سوال نہ کرنے (کی وجہ سے)	تم پہچان لوگے انہیں	ان کی نشانی سے	وہ سوال نہیں کرتے	لوگوں (سے)

سمجھتے ہیں۔ تم انہیں ان کی علامت سے پہچان لوگے۔ وہ لوگوں سے لپٹ کر سوال

اِلْحَافًا ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ

اِلْحَافًا	وَ	مَا	تُنْفِقُوْا	مِنْ	خَیْرٍ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	بِهٖ
لپٹ کر، گڑگڑا کر	اور	جو	تم خرچ کرو	سے	بھلائی (مال)	پس بیشک	اللہ	اس کو

نہیں کرتے اور تم جو خیرات کرو اللہ اسے

عَلِیْمٌ ﴿۲۷۳﴾ اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا

عَلِیْمٌ ﴿۲۷۳﴾	اَلَّذِیْنَ	یُنْفِقُوْنَ	اَمْوَالَهُمْ	بِالَّیْلِ	وَ	النَّهَارِ	سِرًّا
جاننے والا	وہ لوگ جو	خرچ کرتے ہیں	اپنے اموال	رات میں	اور	دن (میں)	پوشیدہ

جانتا ہے ○ وہ لوگ جو رات میں اور دن میں، پوشیدہ

وَّعَلَانِیَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ

وَّ	عَلَانِیَةً	فَلَهُمْ	اَجْرُهُمْ	عِنْدَ	رَبِّهِمْ	وَ	لَا	خَوْفٌ
اور	اعلانیہ	تو ان کے لئے	ان کا اجر	پاس	ان کے رب (کے)	اور	نہیں	کوئی خوف

اور اعلانیہ اپنے مال خیرات کرتے ہیں ان کے لئے ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے۔ ان پر نہ کوئی خوف

پوشیدہ اور اعلانیہ راہِ خدا میں خرچ کرنے کا ثواب

ع ۵

(1)۔۔۔ انہی حضرات کی صف میں وہ علماء و طلبہ و مبلغین و خادمینِ دین داخل ہیں جو دینی کاموں میں مشغولیت کی وجہ سے کمانے کی فرصت نہیں پاتے۔ یہ لوگ اپنی عزت و وقار اور مروت کی وجہ سے لوگوں سے سوال بھی نہیں کرتے اور اپنے فقر کو بھی چھپاتے ہیں جس کی وجہ سے لوگ سمجھتے ہیں کہ ان کا گزارا بہت اچھا ہو رہا ہے لیکن حقیقت اس کے برعکس ہوتی ہے کہ تحقیق کرنے سے ان کی زندگیوں کا مشقت سے بھرپور ہونا بہت سی علامات و قرائن سے معلوم ہو جائے گا۔

سود خوروں کا بیان اور ان کا انجام

عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۴﴾ اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا

عَلَيْهِمْ	وَ	لَا	هُمْ	يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۴﴾	اَلَّذِيْنَ	يَاْكُلُوْنَ	الرِّبٰوا [1]
ان پر	اور	نہ	وہ	غمگین ہوں گے	وہ لوگ جو	کھاتے ہیں	سود

ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے ○ جو لوگ سود کھاتے ہیں

لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ

لَا يَقُوْمُوْنَ	اِلَّا	كَمَا	يَقُوْمُ	الَّذِيْ	يَتَخَبَّطُهُ	الشَّيْطٰنُ
وہ کھڑے نہیں ہوں گے	مگر	جس طرح	کھڑا ہوتا ہے	جو (جسے)	پاگل بنا دے اسے	شیطان

وہ قیامت کے دن نہ کھڑے ہوں گے مگر اس شخص کے کھڑے ہونے کی طرح جسے آسیب نے چھو کر

مِنَ الْمَسِّ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْۤا اِنَّمَا الْبَيْعُ

مِنَ	الْمَسِّ	ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ	قَالُوْۤا	اِنَّمَا	الْبَيْعُ
سے	چھونے	یہ (سزا)	(اس) وجہ سے کہ وہ	انہوں نے کہا	صرف، ہی	خرید و فروخت، تجارت

پاگل بنا دیا ہو۔ یہ سزا اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے کہا: خرید و فروخت بھی تو

وقف لازم

مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ

مِثْلُ الرِّبٰوا	وَ	اَحَلَّ	اللّٰهُ	الْبَيْعَ	وَ	حَرَّمَ	الرِّبٰوا [2]
سود کی مثل (ہے)	اور (حالانکہ)	حلال فرمائی	اللہ (نے)	خرید و فروخت	اور	حرام کیا	سود

سود ہی کی طرح ہے حالانکہ اللہ نے خرید و فروخت کو حلال کیا اور سود کو حرام کیا

فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى

فَمَنْ	جَآءَهٗ	مَوْعِظَةٌ	مِّنْ	رَّبِّهٖ	فَانْتَهٰى
تو جس شخص	آئے اس کے پاس	کوئی نصیحت	کی طرف سے	اس کے رب	پھر وہ رک گیا، باز آ گیا

تو جس کے پاس اس کے رب کی طرف سے نصیحت آئی پھر وہ باز آ گیا

(1) ...اس آیت میں مال کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا غضب اور جہنم کمانے والوں کے ایک بڑے طبقے یعنی سود خوروں کا ذکر اور انجام بیان کیا گیا ہے۔

(2) ...یہاں سود خوروں کا وہ شبہ بیان کیا جا رہا ہے جو زمانہ اسلام سے پہلے سے لے کر آج تک چلا آ رہا ہے۔ وہ یہ کہ تجارت اور سود میں کیا فرق ہے؟ دونوں ایک جیسے تو ہیں۔ تجارت میں کوئی سامان دے کر نفع حاصل کیا جاتا ہے اور سود میں رقم دے کر نفع حاصل کیا جاتا ہے حالانکہ دونوں میں بہت فرق ہے اور مسلمان کیلئے سب سے بڑا فرق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام کیا ہے۔

فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ وَ اَمْرُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ وَ

وَ	اللّٰهِ	اِلَى	اَمْرُهٗۤ	وَ	سَلَفَ[1]	مَا	فَلَهٗ
اور	اللہ	کی طرف (کے سپرد)	اس کا معاملہ	اور	پہلے گزر چکا (لے چکا)	وہ جو	تو اس کے لئے

تو اس کیلئے حلال ہے وہ جو پہلے گزر چکا اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے اور

مَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷۵﴾

خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷۵﴾[2]	فِيْهَا	هُمْ	اَصْحٰبُ النَّارِ	فَاُولٰٓئِكَ	عَادَ	مَنْ
ہمیشہ رہنے والے	اس میں	وہ	آگ والے	تو یہ لوگ	لوٹے (دوبارہ سود کھائے)	جو

جو دوبارہ ایسی حرکت کریں گے تو وہ دوزخی ہیں، وہ اس میں مدتوں رہیں گے ○

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَ يُرْبِي الصَّدَقٰتِ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يُحِبُّ

لَا يُحِبُّ	اللّٰهُ	وَ	الصَّدَقٰتِ	يُرْبِي	وَ	الرِّبٰوا	اللّٰهُ	يَمْحَقُ
پسند نہیں کرتا	اللہ	اور	صدقات	بڑھاتا ہے	اور	سود	اللہ	مٹاتا ہے

اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور اللہ کسی

اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا اور صدقات کو بڑھاتا ہے

كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ﴿۲۷۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا

عَمِلُوا	وَ	اٰمَنُوْا	الَّذِيْنَ	اِنَّ	اَثِيْمٍ ﴿۲۷۶﴾	كُلَّ كَفَّارٍ
عمل کئے	اور	ایمان لائے	وہ لوگ جو	بیشک	بڑے گنہگار (کو)	ہر بڑے ناشکرے

ناشکرے، بڑے گنہگار کو پسند نہیں کرتا ○ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے

پکا مسلمان زکوٰۃ ادا کرتا ہے

الصّٰلِحٰتِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ

لَهُمْ	الزَّكٰوةَ	اٰتَوُا	وَ	الصَّلٰوةَ	اَقَامُوا	وَ	الصّٰلِحٰتِ
ان کے لئے	زکوٰۃ	ادا کی، دی	اور	نماز	قائم کی	اور	اچھے، نیک

کام کئے اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی ان کا

(1)... سود کا لین دین چونکہ ایک عرصے سے چلا آرہا تھا تو فرمایا گیا کہ جب حکم الٰہی نازل ہو گیا تو اب اس پر عمل کرتے ہوئے جو آئندہ سود لینے سے باز آگیا تو حرمت کا حکم نازل ہونے سے پہلے جو وہ لے چکا اس پر اس کی کوئی گرفت نہ ہوگی اور اس کی معافی کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالے ہے۔

(2)... سود کو حلال سمجھ کر کھانے والا کافر ہے کیونکہ یہ حرام قطعی ہے اور کسی بھی حرام قطعی کو حلال جاننے والا کافر ہے اور ایسا شخص ہمیشہ جہنم میں رہے گا اور جو شخص سود کو حرام سمجھتے ہوئے کھائے تو وہ سخت گناہگار ہے اور عرصۂ دراز تک جہنم میں رہے گا۔

مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور بقایا سود چھوڑ دینے کا حکم

اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ

اَجْرُهُمْ	عِنْدَ	رَبِّهِمْ	وَ	لَا	خَوْفٌ	عَلَيْهِمْ	وَ	لَا	هُمْ
ان کا اجر	پاس	ان کے رب (کے)	اور	نہیں	کوئی خوف	ان پر	اور	نہ	وہ

ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ

يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۷﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا

يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۷﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	اتَّقُوْا	اللّٰهَ	وَ	ذَرُوْا
غمگین ہوں گے	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	ڈرتے رہو	اللہ (سے)	اور	چھوڑ دو

غمگین ہوں گے ○ اے ایمان والو! اگر تم ایمان والے ہو تو اللہ سے ڈرو اور

سود خوروں کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے جنگ کی شدید وعید

مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰۤوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۷۸﴾ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا

مَا	بَقِيَ	مِنَ	الرِّبٰوا	اِنْ	كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۷۸﴾	فَاِنْ	لَمْ تَفْعَلُوْا
وہ جو	باقی رہ گیا	سے	سود	اگر	تم ہو	ایمان والے	پھر اگر	تم نہ کرو (ایسا)

جو سود باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو ○ پھر اگر تم ایسا نہیں کرو گے

فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَاِنْ

فَاْذَنُوْا [1]	بِحَرْبٍ	مِّنَ	اللّٰهِ	وَ	رَسُوْلِهٖ	وَ	اِنْ
تو جان لو، یقین کرلو	لڑائی کا	کی طرف سے	اللہ	اور	اس کے رسول	اور	اگر

تو اللہ اور اللہ کے رسول کی طرف سے لڑائی کا یقین کرلو اور اگر

تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَ

تُبْتُمْ	فَلَكُمْ	رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ	لَا تَظْلِمُوْنَ	وَ
تم توبہ کرو	تو تمہارے لئے	اپنے مالوں کا اصل حصہ	نہ تم ظلم کرو (نہ نقصان پہنچاؤ)	اور

تم توبہ کرو تو تمہارے لئے اپنا اصل مال لینا جائز ہے۔ نہ تم کسی کو نقصان پہنچاؤ اور

[1]۔۔۔ یہ شدید ترین وعید ہے، کس کی مجال کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے لڑائی کا تصور بھی کرے، چنانچہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو جن اصحاب کا سودی معاملہ تھا انہوں نے اپنے سودی مطالبات چھوڑ دیئے اور سود لینے دینے سے توبہ کرلی۔ لیکن آج کل کے نام نہاد مسلمان دانشوروں کا حال یہ ہے کہ وہ توبہ کی بجائے آگے سے خود اللہ تعالیٰ کو اعلانِ جنگ کر رہے ہیں اور سود کی اہمیت وضرورت پر کتابیں، آرٹیکل، مضامین اور کالم لکھ رہے ہیں۔

تنگدست قرض دار کو مہلت دینے یا قرض معاف کرنے کی ترغیب

قیامت کے ہولناک دن سے ڈرنے کا حکم

ادھار کا معاملہ لکھنے کا حکم

لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۹﴾ وَ اِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى

اِلٰى	فَنَظِرَةٌ	ذُوْ عُسْرَةٍ	كَانَ	اِنْ	وَ	لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۹﴾ [1]
تک	تو مہلت دینا	تنگی والا، مفلس (مقروض)	ہو	اگر	اور	نہ تم پر ظلم کیا جائے (نہ نقصان اٹھاؤ)

نہ تمہیں نقصان ہو ○ اور اگر مقروض تنگدست ہو تو اسے آسانی تک مہلت دو

مَيْسَرَةٍ ۭ وَ اَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ

اِنْ	لَكُمْ	خَيْرٌ [2]	تَصَدَّقُوْا	اَنْ	وَ	مَيْسَرَةٍ
اگر	تمہارے لئے	سب سے بہتر (ہے)	تم (قرض) صدقہ کردو	یہ کہ	اور	آسانی

اور تمہارا قرض کو صدقہ کردینا تمہارے لئے سب سے بہتر ہے اگر

كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸۰﴾ وَ اتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ

فِيْهِ	تُرْجَعُوْنَ	يَوْمًا	اتَّقُوْا	وَ	كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸۰﴾
اس میں	لوٹائے جاؤ گے	(اس) دن (سے)	ڈرو	اور	تم جان لیتے

تم جان لو ○ اور اس دن سے ڈرو جس میں تم اللہ کی طرف

اِلَى اللّٰهِ ۗ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَ

وَ	كَسَبَتْ	مَّا	كُلُّ نَفْسٍ	تُوَفّٰى	ثُمَّ	اللّٰهِ	اِلَى
اور	اس نے کمایا	(اس کا) جو	ہر جان (کو)	بھرپور دیا جائے گا (بدلہ)	پھر	اللہ	کی طرف

لوٹائے جاؤ گے پھر ہر جان کو اس کی کمائی بھرپور دی جائے گی اور

هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۸۱﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا

اِذَا	اٰمَنُوْۤا	الَّذِيْنَ	يٰۤاَيُّهَا	لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۸۱﴾	هُمْ
جب	ایمان لائے	وہ لوگو جو	اے	ظلم نہیں کئے جائیں گے	وہ

ان پر ظلم نہیں ہوگا ○ اے ایمان والو جب

ع ۳۸/۶

1 ۔۔۔ یہ آیت اگرچہ سود کے حوالے سے ہے لیکن عمومی زندگی میں بھی شریعت اور عقل کا تقاضا یہ ہے کہ نہ ظلم کیا جائے اور نہ ظلم برداشت کیا جائے یعنی ظلم کو ختم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے کیونکہ بعض اوقات ظلم کو برداشت کرنا ظالم کو مزید جری کرتا ہے، ہاں جہاں عفو و درگزر کی صورت بنتی ہو وہاں اسے اختیار کیا جائے۔

2 ۔۔۔ معلوم ہوا کہ قرض دار اگر تنگ دست یا نادار ہو تو اس کو مہلت دینا یا قرض کا کچھ حصہ یا پورا قرضہ معاف کر دینا اجر عظیم کا سبب ہے۔ اس کے مزید فضائل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج۱، ص۴۲۱ کا مطالعہ فرمائیں۔

کاتب انصاف کے ساتھ لکھے اور لکھنے سے انکار نہ کرے

تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ؕ وَلْیَكْتُبْ

لْیَكْتُبْ	وَ	فَاكْتُبُوْهُ (1)	مُّسَمًّى	اَجَلٍ	اِلٰۤی	بِدَیْنٍ	تَدَایَنْتُمْ
چاہئے کہ لکھے	اور	تو لکھ لو اسے	مقررہ	مدت	تک	قرض کا	لین دین کرو

تم ایک مقرر مدت تک کسی قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لیا کرو اور تمہارے درمیان

بَّیْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ۪ وَلَا یَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ

اَنْ	كَاتِبٌ	لَا یَاْبَ	وَ	بِالْعَدْلِ	كَاتِبٌ	بَّیْنَكُمْ
(اس سے) کہ	لکھنے والا	انکار نہ کرے	اور	انصاف کے ساتھ	لکھنے والا	تمہارے درمیان

کسی لکھنے والے کو انصاف کے ساتھ (معاہدہ) لکھنا چاہئے اور لکھنے والا لکھنے سے انکار نہ کرے

معاہدہ انصاف کے ساتھ لکھا جائے

یَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْیَكْتُبْ ۚ وَلْیُمْلِلِ

لْیُمْلِلِ	وَ	فَلْیَكْتُبْ	اللّٰهُ	عَلَّمَهُ	كَمَا	یَّكْتُبَ
وہ لکھوائے	اور	پس اسے لکھ دینا چاہئے	اللہ (نے)	سکھایا اسے	جیسے	لکھے

جیسا کہ اسے اللہ نے سکھایا ہے تو اسے لکھ دینا چاہئے اور جس شخص پر

الَّذِیْ عَلَیْهِ الْحَقُّ وَلْیَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ

رَبَّهٗ	اللّٰهَ	لْیَتَّقِ	وَ	الْحَقُّ	عَلَیْهِ	الَّذِیْ
اپنے رب (سے)	اللہ (سے)	اسے ڈرنا چاہئے	اور	حق (قرض ہے)	اس پر	جس

حق لازم آتا ہے وہ لکھاتا جائے اور اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے

جو لکھنے پر قادر نہ ہو وہ دوسرے سے لکھوالے

وَلَا یَبْخَسْ مِنْهُ شَیْـًٔا ؕ فَاِنْ كَانَ الَّذِیْ عَلَیْهِ

عَلَیْهِ	الَّذِیْ	كَانَ	فَاِنْ	شَیْـًٔا	مِنْهُ	لَا یَبْخَسْ	وَ
اس پر	وہ جس	ہو	پھر اگر	کچھ	اس (قرض) سے	کم نہ کرے	اور

اور اس حق میں سے کچھ کمی نہ کرے پھر جس پر حق آتا ہے اگر وہ

(1)... جب ادھار کا کوئی معاملہ ہو، خواہ قرض کا لین دین ہو یا خرید و فروخت، رقم پہلے دی ہو اور مال بعد میں لینا ہے یا مال ادھار پر دیدیا اور رقم بعد میں وصول کرنی ہے، یونہی دکان یا مکان کرایہ پر لیتے ہوئے ایڈوانس یا کرایہ کا معاملہ ہو، اس طرح کی تمام صورتوں میں معاہدہ لکھ لینا چاہئے۔ یہ حکم واجب نہیں لیکن اس پر عمل کرنا بہت سی تکلیف سے بچاتا ہے جبکہ ہمارے زمانے میں تو اس حکم پر عمل کرنا انتہائی اہم ہو چکا ہے۔

الْحَقُّ سَفِيهًا أَوْ ضَعِيفًا أَوْ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُمِلَّ

الْحَقُّ	سَفِيهًا	أَوْ	ضَعِيفًا	أَوْ	لَا يَسْتَطِيعُ	أَنْ	يُمِلَّ
حق (قرض ہے)	ناسمجھ، کم عقل	یا	کمزور	یا	طاقت نہ رکھتا ہو	کہ	لکھوائے

بے عقل یا کمزور ہو یا لکھوا نہ سکتا ہو

هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهُ بِالْعَدْلِ ۚ وَاسْتَشْهِدُوا

هُوَ	فَلْيُمْلِلْ	وَلِيُّهُ[1]	بِالْعَدْلِ	وَ	اسْتَشْهِدُوا[2]
وہ	تو چاہئے کہ لکھوائے	اس کا ولی، سرپرست	انصاف کے ساتھ	اور	گواہ بنالو

تو اس کا ولی انصاف کے ساتھ لکھوا دے اور اپنے

شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ ۖ فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ

شَهِيدَيْنِ	مِنْ	رِجَالِكُمْ	فَإِنْ	لَمْ يَكُونَا	رَجُلَيْنِ
دو گواہ	سے	اپنے مردوں	پھر اگر	نہ ہوں	دو مرد

مردوں میں سے دو گواہ بنالو پھر اگر دو مرد نہ ہوں

فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ

فَرَجُلٌ	وَ	امْرَأَتَانِ	مِمَّنْ	تَرْضَوْنَ	مِنَ	الشُّهَدَاءِ
تو ایک مرد	اور	دو عورتیں	جن سے	تم راضی ہو	سے	گواہوں

تو ایک مرد اور دو عورتیں ان گواہوں میں سے (منتخب کرلو) جنہیں تم پسند کرو

أَنْ تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَىٰ ۚ

أَنْ	تَضِلَّ	إِحْدَاهُمَا	فَتُذَكِّرَ	إِحْدَاهُمَا	الْأُخْرَىٰ
کہ	بھول جائے	ان میں سے ایک	تو یاد دلادے	ان میں سے ایک (کو)	دوسری

تاکہ (اگر) ان میں سے ایک عورت بھولے تو دوسری اسے یاد دلادے،

[1] ...اگر کسی کو خود لکھنا نہیں آتا جیسے کوئی بچہ ہے یا انتہائی بوڑھا یا نابینا وغیرہ ہے تو وہ دوسرے سے لکھوالے اور جسے لکھنے کا کہا جائے اسے لکھنے سے انکار نہیں کرنا چاہئے کیونکہ یہ لکھنا لوگوں کی مدد کرنا ہے اور لکھنے والے کا اس میں کوئی نقصان بھی نہیں تو مفت کا ثواب کیوں چھوڑے۔ [2] ...لین دین کا معاہدہ لکھنے کے بعد اس پر گواہ بھی بنا لینے چاہئیں تاکہ بوقتِ ضرورت کام آئیں۔ گواہ دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں ہونی چاہئیں۔

چھوٹے بڑے ہر قرض کو لکھا جائے

وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ؕ وَلَا تَسْـَٔمُوْۤا

وَ	لَا يَأْبَ	الشُّهَدَآءُ	اِذَا مَا	دُعُوْا	وَ	لَا تَسْـَٔمُوْۤا (1)
اور	انکار نہ کریں	گواہ	جب	بلائے جائیں	اور	تم اکتاؤ نہیں

اور جب گواہوں کو بلایا جائے تو وہ آنے سے انکار نہ کریں اور

اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰۤى اَجَلِهٖ ؕ

اَنْ	تَكْتُبُوْهُ	صَغِيْرًا	اَوْ	كَبِيْرًا	اِلٰۤى	اَجَلِهٖ
(اس سے) کہ	لکھ لو اسے	چھوٹا (ہو قرض)	یا	بڑا	تک	اس کی مدت

قرض چھوٹا ہو یا بڑا اسے اس کی مدت تک لکھنے میں اکتاؤ نہیں۔

ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ

ذٰلِكُمْ	اَقْسَطُ	عِنْدَ اللّٰهِ	وَ	اَقْوَمُ	لِلشَّهَادَةِ
یہ (جو کچھ بیان ہوا)	زیادہ انصاف والا ہے	اللہ کے نزدیک	اور	زیادہ قائم رکھنے والا	گواہی کو

یہ اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف کی بات ہے اور اس میں گواہی خوب ٹھیک رہے گی

ہاتھوں ہاتھ تجارت ہو تو نہ لکھنے میں حرج نہیں

وَاَدْنٰۤى اَلَّا تَرْتَابُوْۤا اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً

وَ	اَدْنٰۤى	اَلَّا تَرْتَابُوْۤا	اِلَّاۤ	اَنْ	تَكُوْنَ	تِجَارَةً
اور	زیادہ قریب ہے	(اس سے) کہ تم شک میں نہ پڑو	مگر	یہ کہ	ہو (معاملہ)	تجارت (کا)

اور یہ اس سے قریب ہے کہ تم (بعد میں) شک میں نہ پڑو (ہر معاہدہ لکھا کرو) مگر یہ کہ کوئی

حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ

حَاضِرَةً	تُدِيْرُوْنَهَا	بَيْنَكُمْ	فَلَيْسَ	عَلَيْكُمْ
موجود، ہاتھوں ہاتھ	لیتے دیتے ہو اسے	اپنے درمیان (آپس میں)	تو نہیں	تمہارے اوپر

ہاتھوں ہاتھ سودا ہو جس کا تم آپس میں لین دین کرو تو اس کے نہ لکھنے میں تم پر کوئی

(1)... قرض کے معاملات لکھنے میں سستی نہیں کرنی چاہئے بلکہ قرض چھوٹا ہو یا بڑا، اس کی مقدار، نوعیت اور مدت تک لکھ لینی چاہئے۔ اس کا ایک فائدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بہت انصاف کی بات ہے جس سے بندوں کے حقوق محفوظ ہوتے ہیں، دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اس سے گواہی ٹھیک اور آسان رہے گی، تیسرا فائدہ یہ ہے کہ معاملہ صاف رہے گا اور ایک دوسرے کے دل میں کدورت پیدا نہ ہوگی۔

جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ؕ وَ اَشْهِدُوْۤا اِذَا تَبَايَعْتُمْ ۪

جُنَاحٌ	اَلَّا تَكْتُبُوْهَا	وَ	اَشْهِدُوْۤا	اِذَا	تَبَايَعْتُمْ
کوئی گناہ، کوئی حرج	کہ نہ لکھو تم اسے	اور	گواہ بنالیا کرو	جب	تم آپس میں خرید و فروخت کرو

حرج نہیں اور جب خرید و فروخت کرو تو گواہ بنالیا کرو

وَ لَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّ لَا شَهِيْدٌ ؕ وَ اِنْ

وَ	لَا يُضَآرَّ (١)	كَاتِبٌ	وَّ	لَا	شَهِيْدٌ	وَ	اِنْ
اور	نہ نقصان پہنچایا جائے (یا) نہ نقصان پہنچائے	لکھنے والا	اور	نہ	گواہ	اور	اگر

اور نہ کسی لکھنے والے کو کوئی نقصان پہنچایا جائے اور نہ گواہ کو (یا نہ لکھنے والا کوئی نقصان پہنچائے اور نہ گواہ) اور اگر

تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَ

تَفْعَلُوْا	فَاِنَّهٗ	فُسُوْقٌۢ	بِكُمْ	وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ
تم کرو گے (ایسا)	تو بیشک وہ	نافرمانی (ہوگی)	تمہاری	اور	ڈرو	اللہ (سے)	اور

تم ایسا کرو گے تو یہ تمہاری نافرمانی ہوگی اور اللہ سے ڈرو اور

يُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۸۲﴾ وَ اِنْ كُنْتُمْ

يُعَلِّمُكُمُ	اللّٰهُ	وَ	اللّٰهُ	بِكُلِّ شَیْءٍ	عَلِيْمٌ ﴿۲۸۲﴾	وَ	اِنْ	كُنْتُمْ
سکھاتا ہے تمہیں	اللہ	اور	اللہ	ہر چیز کو	جاننے والا	اور	اگر	تم ہو

اللہ تمہیں سکھاتا ہے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے ○ اور اگر تم

عَلٰى سَفَرٍ وَّ لَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ؕ فَاِنْ

عَلٰى سَفَرٍ	وَّ	لَمْ تَجِدُوْا	كَاتِبًا	فَرِهٰنٌ	مَّقْبُوْضَةٌ	فَاِنْ
سفر پر	اور	نہ پاؤ	لکھنے والا	تو گروی چیز (ہو)	قبضے میں دی ہوئی	پس اگر

سفر میں ہو اور لکھنے والا نہ پاؤ تو (قرض خواہ کے) قبضے میں گروی چیز ہو اور اگر

(١) ۔۔۔ عربی کے اعتبار سے لفظ "یُضَآرَّ" کو معروف اور مجہول دونوں معنوں میں لیا جاسکتا ہے۔ مجہول کے اعتبار سے معنی ہوگا کہ کاتبوں اور گواہوں کو نقصان نہ پہنچایا جائے۔ معروف پڑھنے کی صورت میں معنی یہ ہوگا کہ کاتب اور گواہ لین دین کرنے والوں کو نقصان نہ پہنچائیں۔

گواہی چھپانے کی ممانعت

اللہ تعالیٰ بندوں کے اعمال اور پوشیدہ باتوں کا حساب فرمائے گا

اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِى اؤْتُمِنَ

اَمِنَ	بَعْضُكُمْ	بَعْضًا	فَلْيُؤَدِّ	الَّذِى	اؤْتُمِنَ
اطمینان ہو	تمہارے بعض (کو)	بعض (پر)	تو چاہئے کہ ادا کردے	جسے	امانت دار سمجھا گیا

تمہیں ایک دوسرے پر اطمینان ہو تو وہ (مقروض) جسے امانت دار سمجھا گیا تھا وہ

اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ ؕ وَلَا تَكْتُمُوا

اَمَانَتَهٗ	وَ	لْيَتَّقِ	اللّٰهَ	رَبَّهٗ	وَ	لَا تَكْتُمُوا
اپنی امانت	اور	چاہئے کہ ڈرے	اللہ (سے)	اپنے رب (سے)	اور	نہ چھپاؤ

اپنی امانت ادا کردے اور اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور گواہی

الشَّهَادَةَ ؕ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ وَ

الشَّهَادَةَ	وَ	مَنْ	يَّكْتُمْهَا	فَاِنَّهٗۤ	اٰثِمٌ	قَلْبُهٗ	وَ
گواہی	اور	جو	چھپائے اسے	پس بیشک وہ	گناہ گار (ہے)	اس کا دل	اور

نہ چھپاؤ اور جو گواہی چھپائے گا تو اس کا دل گنہگار ہے اور

اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿٢٨٣﴾ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ

اللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	عَلِيْمٌ ﴿٢٨٣﴾ (1)	لِلّٰهِ	مَا	فِى السَّمٰوٰتِ
اللہ	ساتھ جو (اسے جو)	تم کرتے ہو	جاننے والا	اللہ کے لئے	جو کچھ	آسمانوں میں

اللہ تمہارے کاموں کو خوب جاننے والا ہے ○ جو کچھ آسمانوں میں ہے

وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِىْۤ اَنْفُسِكُمْ

وَ	مَا	فِى الْاَرْضِ	وَ	اِنْ	تُبْدُوْا	مَا	فِىْۤ	اَنْفُسِكُمْ
اور	جو کچھ	زمین میں	اور	اگر	تم ظاہر کرو	وہ جو	میں	تمہارے دلوں

اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے اور جو کچھ تمہارے دل میں ہے اگر تم اسے ظاہر کرو

(1)۔۔۔ آیت نمبر 282 اور 283 پر غور کریں اور دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے خالصتاً دنیوی مالی معاملات میں بھی ہمیں کتنے واضح حکم ارشاد فرمائے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہمارا دین کامل ہے کہ اس میں عقائد و عبادات کے ساتھ معاملات تک کا بھی بیان ہے اور حقوق العباد نہایت اہم ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نہایت وضاحت سے ان کا بیان فرمایا ہے۔ نیز شریعت کے احکام میں بے پناہ حکمتیں ہیں اور ان میں ہماری بہت زیادہ بھلائی ہے۔

اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ

اَوْ	تُخْفُوْهُ	يُحَاسِبْكُمْ (1)	بِهِ	اللّٰهُ	فَيَغْفِرُ	لِمَنْ
یا	چھپاؤ اسے	حساب لے گا تم سے	اس کا	اللہ	تو بخش دے گا	(اس) کے لئے جسے

یا چھپاؤ، اللہ تم سے اس کا حساب لے گا تو جسے چاہے گا بخش دے گا

يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

يَّشَآءُ	وَ	يُعَذِّبُ	مَنْ	يَّشَآءُ	وَ	اللّٰهُ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
وہ چاہے	اور	عذاب دے گا	جسے	وہ چاہے	اور	اللہ	ہر چیز پر

اور جسے چاہے گا سزا دے گا اور اللہ ہر چیز پر

قَدِيْرٌ ﴿٢٨٤﴾ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ

قَدِيْرٌ ﴿٢٨٤﴾	اٰمَنَ	الرَّسُوْلُ	بِمَآ	اُنْزِلَ	اِلَيْهِ	مِنْ
قدرت والا (ہے)	ایمان لایا	رسول	(اس) پر جو	نازل کیا گیا	اس کی طرف	کی طرف سے

قادر ہے ○ رسول اس پر ایمان لایا جو اس کے رب کی طرف سے اس کی طرف نازل کیا گیا

رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ

رَّبِّهٖ	وَ	الْمُؤْمِنُوْنَ	كُلٌّ	اٰمَنَ	بِاللّٰهِ	وَ	مَلٰٓئِكَتِهٖ
اس کے رب	اور	ایمان والے	سبھی	ایمان لائے	اللہ پر	اور	اس کے فرشتوں

اور مسلمان بھی۔ سب اللہ پر اور اس کے فرشتوں

وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۫ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ

وَ	كُتُبِهٖ	وَ	رُسُلِهٖ	لَا نُفَرِّقُ	بَيْنَ اَحَدٍ
اور	اس کی کتابوں	اور	اس کے رسولوں (پر)	ہم فرق نہیں کرتے	کسی ایک کے درمیان

اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر یہ کہتے ہوئے ایمان لائے کہ ہم اس کے کسی رسول پر

1 ــــ انسان کے دل میں کئی طرح کے خیالات آتے ہیں جیسے وسوسہ اور عزم وارادہ۔ وسوسوں سے دل کو خالی کرنا انسان کی قدرت میں نہیں، ان پر مواخذہ نہیں ہے۔ دوسرے وہ خیالات جن کو انسان اپنے دل میں جگہ دیتا ہے اور ان کو عمل میں لانے کا قصد وارادہ کرتا ہے ان پر مواخذہ ہوگا اور انہی کا بیان اس آیت میں ہے کہ اپنے دلوں میں موجود چیز کو تم ظاہر کرو یا چھپاؤ اللہ تعالیٰ تمہارا ان پر محاسبہ فرمائے گا۔

مِّنْ رُّسُلِهٖ ۫ وَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ۫

مِنْ	رُّسُلِهٖ	وَ	قَالُوْا	سَمِعْنَا	وَ	اَطَعْنَا
سے	اس کے رسولوں	اور	انہوں نے کہا	سنا ہم نے	اور	ہم نے اطاعت کی

ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے اور انہوں نے عرض کی: اے ہمارے رب! ہم نے سنا اور مانا،

غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَیْكَ الْمَصِیْرُ (۲۸۵)

غُفْرَانَكَ	رَبَّنَا	وَ	اِلَیْكَ	الْمَصِیْرُ (۲۸۵)
تیری بخشش، معافی (مانگتے ہیں)	اے ہمارے رب	اور	تیری طرف	پھرنا، لوٹ کر آنا (ہے)

(ہم پر) تیری معافی ہو اور تیری ہی طرف پھرنا ہے ۝

لوگوں کو ان کی طاقت کے مطابق ہی حکم دیا جاتا ہے

لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ

لَا یُكَلِّفُ (1)	اللّٰهُ	نَفْسًا	اِلَّا	وُسْعَهَا
تکلیف نہیں دیتا، بوجھ نہیں ڈالتا	اللہ	کسی جان (پر)	مگر	اس کی وسعت، طاقت (کے مطابق)

اللہ کسی جان پر اس کی طاقت کے برابر ہی بوجھ ڈالتا ہے۔

لوگوں کے اچھے اعمال کی جزا اور برے اعمال کی سزا انہی کو ملے گی

لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ عَلَیْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا

لَهَا	مَا	كَسَبَتْ (2)	وَ	عَلَیْهَا	مَا	اكْتَسَبَتْ	رَبَّنَا
اس (جان) کے لئے	جو	اس نے کمایا	اور	اس کے اوپر	جو	اس نے کمایا	اے ہمارے رب

کسی جان نے جو اچھا کمایا وہ اسی کیلئے ہے اور کسی جان نے جو برا کمایا اس کا وبال اسی پر ہے۔ اے ہمارے رب!

مسلمانوں کو ایک اہم دعا کی تعلیم

لَا تُؤَاخِذْنَاۤ اِنْ نَّسِیْنَاۤ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا

لَا تُؤَاخِذْنَا	اِنْ	نَّسِیْنَاۤ	اَوْ	اَخْطَاْنَا	رَبَّنَا
گرفت نہ فرما ہماری	اگر	ہم بھول جائیں	یا	ہم خطا کریں	اے ہمارے رب

اگر ہم بھولیں یا خطا کریں تو ہماری گرفت نہ فرما، اے ہمارے رب!

(1)...اللہ تعالیٰ کسی پر طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا لہٰذا غریب پر زکوٰۃ نہیں، نادار پر حج نہیں، نماز میں کھڑا نہ ہوسکنے والے پر قیام فرض نہیں، معذور پر جہاد نہیں الغرض اس طرح کے بہت سے احکام معلوم کئے جاسکتے ہیں۔ (2)...یہ آیت مبارکہ آخرت کے ثواب و عذاب کے بارے میں ہے لیکن اس طرح کا معاملہ دنیا میں بھی پیش آتا رہتا ہے کہ ہر آدمی اپنی محنت کا پھل پاتا ہے، محنت والے کو اس کی محنت کا صلہ ملتا ہے جبکہ سست و کاہل اور کام چور کو اس کی سستی کا انجام دیکھنا پڑتا ہے۔

وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى

عَلَى	حَمَلْتَهٗ [1]	كَمَا	اِصْرًا	عَلَيْنَآ	لَا تَحْمِلْ	وَ
اوپر	تو نے رکھا اسے	جیسے	بھاری بوجھ	ہمارے اوپر	نہ رکھ	اور

اور ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا تو نے ہم سے پہلے

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا

لَا تُحَمِّلْنَا	وَ	رَبَّنَا	قَبْلِنَا	مِنْ	الَّذِيْنَ
نہ بوجھ ڈال ہمارے اوپر	اور	اے ہمارے رب	ہم سے پہلے	سے	ان لوگوں کے جو

لوگوں پر رکھا تھا، اے ہمارے رب! اور ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال

مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ

اعْفُ	وَ	بِهٖ	لَنَا	طَاقَةَ	لَا	مَا
معاف فرمادے، درگزر فرما	اور	اس کی	ہمارے لئے (ہمیں)	طاقت	نہیں	وہ جو

جس کی ہمیں طاقت نہیں اور ہمیں معاف

عَنَّا ۥ وَاغْفِرْ لَنَا ۥ وَارْحَمْنَا ۥ اَنْتَ

اَنْتَ	ارْحَمْنَا	وَ	لَنَا	اغْفِرْ	وَ	عَنَّا
تو	رحم فرما ہم پر	اور	ہمارے لئے (ہماری)	مغفرت فرما	اور	ہم سے

فرمادے اور ہمیں بخش دے اور ہم پر مہربانی فرما، تو

مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾

الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾	الْقَوْمِ	عَلَى	فَانْصُرْنَا	مَوْلٰىنَا
کفر کرنے والے	قوم	پر (کے مقابلے میں)	پس مدد فرما ہماری	ہمارا مالک، مددگار (ہے)

ہمارا مالک ہے پس کافر قوم کے مقابلے میں ہماری مدد فرما○

ع ۸

[1]...بنی اسرائیل پر کئی احکام ہم سے زیادہ سخت تھے جیسے زکوٰۃ میں چوتھائی مال دینا۔ ان کے مقابلے میں ہم پر نہایت آسانیاں ہیں۔ لہٰذا اعترافِ نعمت کے طور پر یہاں دعا میں عرض کیا جارہا ہے کہ اے ہمارے رب! اور ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر رکھا تھا۔ یاد رہے کہ ہم پر یہ کرم نوازیاں حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صدقے میں ہیں۔

آیات:200 — رکوع:20

سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰن مدنیّۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کے اوصاف

الٓمّٓ ﴿١﴾ اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ﴿٢﴾

الٓمّٓ ①	اللّٰهُ	لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	الْحَیُّ	الْقَیُّوْمُ ② (1)
حروف مقطعات	اللہ	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہ	ہمیشہ زندہ	دوسروں کو قائم رکھنے والا

اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں (وہ) خود زندہ، دوسروں کو قائم رکھنے والا ہے ○

آسمانی کتابوں کے نزول اور ان کی عظمت و شان کا بیان

نَزَّلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا

نَزَّلَ	عَلَیْكَ	الْكِتٰبَ	بِالْحَقِّ	مُصَدِّقًا (2)	لِّمَا
اس نے نازل کی، اتاری	تمہارے اوپر	کتاب	حق کے ساتھ	تصدیق کرنے والی	(اس) کی جو

اس نے تم پر یہ سچی کتاب اتاری جو پہلی کتابوں کی تصدیق

بَیْنَ یَدَیْهِ وَ اَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِیْلَ ﴿٣﴾ مِنْ

بَیْنَ یَدَیْهِ	وَ	اَنْزَلَ	التَّوْرٰىةَ	وَ	الْاِنْجِیْلَ ③	مِنْ
ان کے آگے	اور	نازل فرمائی، اتاری	تورات	اور	انجیل	سے

کرتی ہے اور اس نے اس سے پہلے تورات اور انجیل نازل فرمائی ○

① ـــ "حَیّ" کا معنی ہے "ہمیشہ رہنے والا جس کی موت ممکن نہ ہو" اور "قَیُّوم" وہ ہے جو قائم بالذات یعنی بغیر کسی دوسرے کی قائمی اور تصرف کے خود قائم ہو اور مخلوق کو قائم رکھنے والا ہو۔

② ـــ معلوم ہوا کہ قرآن پاک کے بعد نہ کوئی کتاب آنے والی اور نہ کوئی نیا نبی تشریف لانے والا ہے کیونکہ قرآن مجید نے گزشتہ کتابوں کی تصدیق کی ہے، بعد میں نہ کسی کتاب کے آنے کا تذکرہ کیا اور نہ بشارت دی جبکہ قرآن پاک کو چونکہ تورات و انجیل کے بعد آنا تھا اس لئے ان کتابوں میں قرآن کی بشارت پہلے سے دے دی گئی۔

قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ اَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ؕ

قَبْلُ	هُدًى	لِّلنَّاسِ	وَ	اَنْزَلَ	الْفُرْقَانَ
(اس سے) پہلے	ہدایت	لوگوں کے لئے	اور	نازل کیا، اتارا	حق و باطل میں فرق کرنے والا

لوگوں کو ہدایت دیتی اور (اللہ نے) حق و باطل میں فرق اتارا۔

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ

اِنَّ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	بِاٰیٰتِ اللّٰهِ	لَهُمْ	عَذَابٌ
بیشک	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	کفر کیا، انکار کیا	اللہ کی آیتوں کے ساتھ	ان کے لئے	عذاب

بیشک وہ لوگ جنہوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا ان کے لئے سخت

شَدِیْدٌ ؕ وَ اللّٰهُ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿۴﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَخْفٰى

شَدِیْدٌ	وَ	اللّٰهُ	عَزِیْزٌ	ذُو انْتِقَامٍ ﴿۴﴾	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا یَخْفٰى (1)
سخت	اور	اللہ	عزت والا، غلبے والا	بدلہ لینے والا	بیشک	اللہ	پوشیدہ نہیں

عذاب ہے اور اللہ غالب بدلہ لینے والا ہے ○ بیشک اللہ پر

عَلَیْهِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِی السَّمَآءِ ؕ ﴿۵﴾ هُوَ الَّذِیْ

عَلَیْهِ	شَیْءٌ	فِی الْاَرْضِ	وَ	لَا	فِی السَّمَآءِ ﴿۵﴾	هُوَ	الَّذِیْ
اس پر	کوئی چیز	زمین میں	اور	نہ	آسمان میں	وہ (وہی ہے)	جو

کوئی چیز پوشیدہ نہیں، نہ زمین میں اور نہ ہی آسمان میں ○ وہی ہے جو

یُصَوِّرُكُمْ فِی الْاَرْحَامِ كَیْفَ یَشَآءُ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا

یُصَوِّرُكُمْ (2)	فِی	الْاَرْحَامِ	كَیْفَ	یَشَآءُ	لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا
صورت بناتا ہے تمہاری	میں	(ماؤں کے) رحموں	جیسی	چاہتا ہے	نہیں	کوئی معبود	مگر

ماؤں کے پیٹوں میں جیسی چاہتا ہے تمہاری صورت بناتا ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں

آیاتِ الٰہی کا انکار کرنے والوں کی سزا

اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں

انسان کی تخلیق میں قدرتِ الٰہی

1 ...آسمان و زمین کی ہر چیز، ہر وقت، تمام تر تفصیلات کے ساتھ بغیر کسی کی تعلیم و خبر معلوم ہونا اللہ تعالیٰ کی صفت ہے، یہ وصف کسی بندے میں نہیں، کیونکہ مخلوق کو جو علم ہے وہ اللہ تعالیٰ کے بتانے سے ہے اور وہ بھی متناہی اور قابلِ فنا ہے۔ 2 ...ماں کے پیٹ میں بچے کی شکل بنانا، اس میں روح پھونکنا، اس کی تقدیر لکھنا یہ سب کچھ فرشتہ کرتا ہے لیکن فرشتہ چونکہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور اختیار دینے سے کرتا ہے لہٰذا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ماؤں کے پیٹوں میں تمہاری صورتیں بناتا ہے۔

سوال کے اعتبار سے آیاتِ قرآنی کی تقسیم

هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝٦ هُوَ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ عَلَیْكَ

هُوَ	الْعَزِیْزُ	الْحَكِیْمُ ۝	هُوَ	الَّذِیْۤ	اَنْزَلَ	عَلَیْكَ
وہ	عزت والا، زبردست	حکمت والا	وہ	جو (جس نے)	نازل کی، اتاری	تمہارے اوپر

(وہ) زبردست ہے، حکمت والا ہے ۝ وہی ہے جس نے تم پر

الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰیٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ

الْكِتٰبَ	مِنْهُ	اٰیٰتٌ	مُّحْكَمٰتٌ	هُنَّ	اُمُّ الْكِتٰبِ
کتاب	اس سے	کچھ آیتیں	صاف معنی رکھتی (ہیں)	وہ	کتاب کی اصل (ہیں)

یہ کتاب اتاری اس کی کچھ آیتیں صاف معنی رکھتی ہیں وہ کتاب کی اصل ہیں

متشابہ آیات کے ظاہری معنی لینا اور غلط تاویل کرنا گمراہ لوگوں کا کام ہے

وَ اُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ

وَ	اُخَرُ	مُتَشٰبِهٰتٌ (1)	فَاَمَّا	الَّذِیْنَ	فِیْ	قُلُوْبِهِمْ
اور	دوسری (وہ جو)	مشتبہ معنی والی (ہیں)	پس بہرحال	وہ لوگ جو	میں	ان کے دلوں

اور دوسری وہ ہیں جن کے معنی میں اِشتباہ ہے تو وہ لوگ جن کے دلوں میں

زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ

زَیْغٌ (2)	فَیَتَّبِعُوْنَ	مَا	تَشَابَهَ	مِنْهُ
حق سے روگردانی، ٹیڑھا پن (ہے)	تو وہ پیچھے پڑتے ہیں	(اس کے) جو	مشتبہ (ہے)	اس سے

ٹیڑھا پن ہے وہ (لوگوں میں) فتنہ پھیلانے کی غرض سے اور

متشابہ آیات کا حقیقی مطلب اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے

ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَ ابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ ۚ وَ مَا یَعْلَمُ

ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ	وَ	ابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ	وَ	مَا یَعْلَمُ
فتنہ چاہنے (کے لئے)	اور	اس کی (باطل) تاویل تلاش کرنے (کے لئے)	اور (حالانکہ)	نہیں جانتا

ان آیات کا (غلط) معنی تلاش کرنے کے لئے ان متشابہ آیتوں کے پیچھے پڑتے ہیں حالانکہ ان کا

(1) متشابہات وہ آیات ہیں جن کے ظاہری معنی یا تو سمجھ ہی نہیں آتے جیسے حروفِ مقطعات یا ان کے ظاہری معنی سمجھ تو آتے ہیں لیکن وہ مراد نہیں ہوتے جیسے اللہ تعالیٰ کے "یَدٌ" یعنی "ہاتھ" اور "وَجْہٌ" یعنی "چہرہ" والی آیات۔ ان کے ظاہری معنی معلوم تو ہیں لیکن یہ مراد نہیں۔ (2) یہاں گمراہ اور بدمذہب لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے جو اپنی خواہشاتِ نفسانی کے پابند ہیں اور متشابہ آیات کے ظاہری معنی لیتے ہیں جو کہ صریح گمراہی بلکہ بعض صورتوں میں کفر ہوتا ہے یا ایسے لوگ متشابہ آیات کی غلط تاویل کرتے ہیں۔

تَاْوِيْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ ؔۘ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ

يَقُوْلُوْنَ	فِي الْعِلْمِ	الرّٰسِخُوْنَ	وَ	اللّٰهُ[1]	اِلَّا	تَاْوِيْلَهٗۤ
کہتے ہیں	علم میں	پختگی رکھنے والے	اور	اللہ	مگر	اس کی تاویل

صحیح مطلب اللہ ہی کو معلوم ہے اور پختہ علم والے کہتے ہیں کہ

اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَ

وَ	عِنْدِ رَبِّنَا	مِّنْ	كُلٌّ	بِهٖ	اٰمَنَّا
اور	ہمارے رب کے پاس	سے	(یہ) سب	اس کے ساتھ (اس پر)	ہم ایمان لائے

ہم اس پر ایمان لائے، یہ سب ہمارے رب کی طرف سے ہے اور

مَا يَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝۷ رَبَّنَا لَا تُزِغْ

لَا تُزِغْ	رَبَّنَا	اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝۷[2]	اِلَّاۤ	مَا يَذَّكَّرُ
ٹیڑھا نہ کر	اے ہمارے رب	عقل والے	مگر	نصیحت حاصل نہیں کرتے

عقل والے ہی نصیحت مانتے ہیں ○ اے ہمارے رب تو نے

قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا

لَنَا	هَبْ	وَ	هَدَيْتَنَا	اِذْ	بَعْدَ	قُلُوْبَنَا
ہمارے لئے	عطا فرما	اور	تو نے ہدایت دی ہمیں	جب	(اس کے) بعد	ہمارے دلوں (کو)

ہمیں ہدایت عطا فرمائی ہے، اس کے بعد ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کر اور ہمیں

مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝۸ رَبَّنَاۤ

رَبَّنَاۤ	الْوَهَّابُ ۝۸	اَنْتَ	اِنَّكَ	رَحْمَةً	لَّدُنْكَ	مِنْ
اے ہمارے رب	بہت عطا فرمانے والا	تو (ہی)	بیشک تو	رحمت	اپنے پاس	سے

اپنے پاس سے رحمت عطا فرما، بیشک تو بڑا عطا فرمانے والا ہے ○ اے ہمارے رب!

اللہ تعالیٰ بہت عطا فرمانے والا ہے

1 ـــ محققین علماء نے فرمایا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان اس سے ارفع و اعلیٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو بھی متشابہات کا علم عطا نہ فرمائے بلکہ اولیاء کرام کو بھی اس کا علم ملتا ہے۔ 2 ـــ اس سے معلوم ہوا کہ عقل بہت بڑی فضیلت اور خوبی ہے کہ اس کے ذریعے ہدایت و نصیحت ملتی ہے۔ لیکن یہ یاد رہے کہ جس عقل سے ہدایت نہ ملے وہ بدترین حماقت ہے، جیسے طاقت اچھی چیز ہے لیکن جو طاقت ظلم کیلئے استعمال ہو وہ کمزوری سے بھی بدتر ہے۔

اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ؕ اِنَّ

اِنَّ	فِيْهِ	رَيْبَ	لَا	لِيَوْمٍ	جَامِعُ النَّاسِ	اِنَّكَ
بیشک	اس میں	کوئی شک	نہیں	(اس) دن کے لئے	لوگوں کو جمع کرنے والا	بیشک تو

بیشک تو سب لوگوں کو اس دن جمع کرنے والا ہے جس میں کوئی شبہ نہیں، بیشک

اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۟ؒ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

كَفَرُوْا	الَّذِيْنَ	اِنَّ	الْمِيْعَادَ ۟	لَا يُخْلِفُ [1]	اللّٰهَ
کفر کیا	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	بیشک	وعدہ (کے)	خلاف نہیں کرتا	اللہ

اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا ○ بیشک کافروں کے

لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ

مِّنَ	اَوْلَادُهُمْ	لَا	وَ	اَمْوَالُهُمْ	عَنْهُمْ	لَنْ تُغْنِيَ
سے	ان کی اولاد	نہ	اور	ان کے اموال	ان سے	ہرگز بے نیاز (دور) نہ کریں گے

مال اور ان کی اولاد اللہ کے عذاب سے انہیں کچھ بھی بچانہ

اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ ۟ۙ كَدَاْبِ

كَدَاْبِ [2]	وَقُوْدُ النَّارِ ۟	هُمْ	اُولٰٓئِكَ	وَ	شَيْـًٔا	اللّٰهِ
جیسے طریقہ (تھا)	جہنم کا ایندھن (ہیں)	وہ (وہی)	یہ لوگ	اور	کچھ	اللہ (کے عذاب)

سکیں گے اور وہی دوزخ کا ایندھن ہیں ○ جیسا

اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ

بِاٰيٰتِنَا	كَذَّبُوْا	قَبْلِهِمْ	مِنْ	الَّذِيْنَ	وَ	اٰلِ فِرْعَوْنَ
ہماری آیتوں کو	انہوں نے جھٹلایا	ان سے پہلے	سے	وہ لوگ جو	اور	فرعون والوں (کا)

فرعون کے ماننے والوں اور ان سے پہلے لوگوں کا طریقہ تھا، انہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا

مال اور اولاد پر غرور کرنے والے کافروں کا انجام

مغرور کافروں کی ایک مثال

ع۔

1 ــــ اللہ تعالیٰ جھوٹ سے پاک ہے اور وعدہ خلافی نہیں فرماتا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹ بولنے کی نسبت قطعی کفر ہے اور یہ کہنا کہ "جھوٹ بول سکتا ہے" یہ بھی کفر ہے۔

2 ــــ یعنی نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے کے کافروں کا طریقہ ویسا ہی ہے جیسا فرعون کے ماننے والوں اور ان سے پہلے لوگوں کا طریقہ تھا کہ انہوں نے بھی ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان کافروں نے بھی ہماری آیات کو جھٹلایا تو جس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہوں پر انہیں پکڑ لیا اسی طرح ان کے گناہوں پر ان کی بھی پکڑ فرمائے گا۔

فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۱﴾

فَاَخَذَهُمُ	اللّٰهُ	بِذُنُوْبِهِمْ	وَ	اللّٰهُ	شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۱﴾
تو پکڑ لیا انہیں	اللہ (نے)	ان کے گناہوں کے سبب	اور	اللہ	سخت عذاب دینے والا (ہے)

تو اللہ نے ان کے گناہوں پر انہیں پکڑ لیا اور اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے ○

قُلْ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَ

قُلْ	لِّلَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	سَتُغْلَبُوْنَ (1)	وَ
تم کہو	ان لوگوں سے جو (جنہوں نے)	کفر کیا	عنقریب تم مغلوب ہو جاؤ گے	اور

ان کافروں سے کہہ دو کہ عنقریب تم مغلوب ہو جاؤ گے اور

تُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ؕ وَ بِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۲﴾ قَدْ كَانَ

تُحْشَرُوْنَ	اِلٰى	جَهَنَّمَ	وَ	بِئْسَ	الْمِهَادُ ﴿۱۲﴾	قَدْ	كَانَ
اکٹھے کئے جاؤ گے	کی طرف	جہنم	اور	کیا ہی برا	بچھونا (ہے)	تحقیق، بیشک	تھی

دوزخ کی طرف ہانکے جاؤ گے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے ○ بیشک

لَكُمْ اٰیَةٌ فِیْ فِئَتَیْنِ الْتَقَتَا ؕ

لَكُمْ	اٰیَةٌ	فِیْ	فِئَتَیْنِ	الْتَقَتَا
تمہارے لئے	عظیم نشانی	میں	دو گروہوں	آپس میں ملے (آپس میں جنگ کی)

تمہارے لئے ان دو گروہوں میں بڑی نشانی ہے جنہوں نے آپس میں جنگ کی۔

فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ اُخْرٰى

فِئَةٌ	تُقَاتِلُ	فِیْ	سَبِیْلِ اللّٰهِ	وَ	اُخْرٰى
ایک گروہ، ایک جماعت	لڑ رہی تھی	میں	اللہ کی راہ	اور	دوسری (جماعت)

(ان میں) ایک گروہ تو اللہ کی راہ میں لڑ رہا تھا اور دوسرا گروہ

(1)۔۔۔اس آیت میں یہودیوں کے بارے غیبی خبر دی گئی کہ وہ دنیا میں مغلوب ہوں گے، قتل کئے جائیں گے، گرفتار کئے جائیں گے اور ان پر جزیہ مقرر کیا جائے گا اور آخرت میں دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور تھوڑے ہی عرصے میں یہودی قتل بھی ہوئے، گرفتار بھی کئے گئے اور اہلِ خیبر پر جزیہ بھی مقرر کیا گیا اور قیامت کے دن انہیں جہنم کی طرف ہانکا جائے گا۔

كَافِرَةٌ يَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِؕ وَ

كَافِرَةٌ	يَّرَوْنَهُمْ	مِّثْلَيْهِمْ	رَاْيَ الْعَيْنِ	وَ
کفر کرنے والی (تھی)	وہ دیکھ رہے تھے انہیں	اپنے سے دو مثل، دوگنا	کھلی آنکھ سے دیکھنا	اور

کافروں کا تھا جو کھلی آنکھوں سے مسلمانوں کو خود سے دگنا دیکھ رہے تھے اور

اللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

اللّٰهُ	يُؤَيِّدُ	بِنَصْرِهٖ	مَنْ	يَّشَآءُ	اِنَّ	فِيْ	ذٰلِكَ
اللہ	تائید فرماتا ہے	اپنی مدد کے ساتھ	جس کی	چاہتا ہے	بیشک	میں	اس

اللہ اپنی مدد کے ساتھ جس کی چاہتا ہے تائید فرماتا ہے۔ بیشک اس میں

لَعِبْرَةً لِّاُولِی الْاَبْصَارِ ﴿۱۳﴾ زُيِّنَ لِلنَّاسِ

لَعِبْرَةً	لِّاُولِی الْاَبْصَارِ ﴿۱۳﴾	زُيِّنَ (1)	لِلنَّاسِ
ضرور عبرت، نصیحت (ہے)	آنکھوں والوں کے لئے	آراستہ کر دی گئی، خوشنما بنادی گئی	لوگوں کے لئے

عقلمندوں کے لئے بڑی عبرت ہے ○ لوگوں کے لئے ان کی خواہشات کی

حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَ الْبَنِيْنَ وَ الْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ

حُبُّ الشَّهَوٰتِ	مِنَ	النِّسَآءِ	وَ	الْبَنِيْنَ	وَ	الْقَنَاطِيْرِ	الْمُقَنْطَرَةِ
خواہشات کی محبت	سے	عورتوں	اور	بیٹوں	اور	خزانوں، ڈھیروں	جمع کئے ہوئے

محبت کو آراستہ کر دیا گیا یعنی عورتوں اور بیٹوں اور سونے چاندی کے

مِنَ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ وَ الْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَ

مِنَ	الذَّهَبِ	وَ	الْفِضَّةِ	وَ	الْخَيْلِ	الْمُسَوَّمَةِ	وَ
سے	سونے	اور	چاندی (کے)	اور	گھوڑے	نشان لگائے گئے	اور

جمع کئے ہوئے ڈھیروں اور نشان لگائے گئے گھوڑوں اور

لوگوں کے لئے من پسند چیزوں کی محبت خوشنما بنادی گئی

(1) ...لوگوں کیلئے من پسند چیزوں کی محبت کو خوشنما بنادیا گیا ہے، چنانچہ عورتوں، بیٹوں، مال و اولاد، سونا چاندی، کاروبار، باغات، عمدہ سواریوں اور بہترین مکانات کی محبت لوگوں کے دلوں میں رچی ہوئی ہے اور اس آراستہ کئے جانے اور ان چیزوں کی محبت پیدا کئے جانے کا مقصد یہ ہے کہ خواہش پرستوں اور خدا پرستوں کے درمیان فرق ظاہر ہو جائے۔

الْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ وَاللّٰهُ

اللّٰهُ	وَ	مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا [1]	ذٰلِكَ	الْحَرْثِ	وَ	الْاَنْعَامِ
اللہ	اور	دنیوی زندگی کا سامان	یہ	کھیتی (کی)	اور	چوپایوں، مویشیوں

مویشیوں اور کھیتیوں کو (ان کے لئے آراستہ کر دیا گیا۔) یہ سب دنیوی زندگی کا ساز و سامان ہے اور صرف

عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ﴿۱۴﴾ قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَیْرٍ

بِخَیْرٍ	اَؤُنَبِّئُكُمْ	قُلْ	حُسْنُ الْمَاٰبِ ﴿۱۴﴾	عِنْدَهٗ
بہتر کی	کیا میں خبر دوں تمہیں	تم کہو	اچھا ٹھکانہ (ہے)	اس کے پاس

اللہ کے پاس اچھا ٹھکانہ ہے ○ (اے حبیب!) تم فرماؤ، کیا میں تمہیں ان چیزوں سے بہتر چیز بتا دوں؟

مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ لِلَّذِیْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ

عِنْدَ رَبِّهِمْ	اتَّقَوْا	لِلَّذِیْنَ	مِّنْ ذٰلِكُمْ
ان کے رب کے پاس	ڈرے، پرہیز گاری اختیار کی	ان لوگوں کے لئے جو	ان (چیزوں) سے

(سنو، وہ یہ ہے کہ) پرہیز گاروں کے لئے ان کے رب کے پاس

جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا

فِیْهَا	خٰلِدِیْنَ	الْاَنْهٰرُ	تَحْتِهَا	مِنْ	تَجْرِیْ	جَنّٰتٌ
ان میں	ہمیشہ رہنے والے	نہریں	ان (باغوں) کے نیچے	سے	بہتی ہیں	جنتیں، باغات (ہیں)

جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے

وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ

اللّٰهُ	وَ	اللّٰهِ	مِنَ	رِضْوَانٌ	وَّ	مُّطَهَّرَةٌ	اَزْوَاجٌ	وَ
اللہ	اور	اللہ	کی طرف سے (کی)	رضامندی، خوشنودی	اور	پاکیزہ	بیویاں	اور

اور (ان کیلئے) پاکیزہ بیویاں اور اللہ کی خوشنودی ہے اور اللہ

[1] ...ہمارے لئے اس آیت میں بہت اعلیٰ درس ہے۔ ہم مسلمانوں کی اکثریت بھی انہی دنیاوی چیزوں کی محبت میں مبتلا ہے، اہلِ خانہ اور اولاد کی وجہ سے حرام کمانا، مال و دولت کو اپنا مقصودِ اصلی سمجھنا، اسی کیلئے دن رات کوشش کرنا، بینک بیلنس بڑھانا، اپنے اثاثوں میں اضافہ کرنا، بہترین لباس، عمدہ مکانات اور شاندار گاڑی ہی تقریباً ہر کسی کا نصب العین اور مقصود و مطلوب ہے۔ اس آیت مبارکہ کو سامنے رکھ کر ہمیں بھی اپنی زندگی پر کچھ غور کرنا چاہیے۔

گناہوں کی مغفرت اور عذابِ جہنم سے بچاؤ کی دعا

بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿١٥﴾ اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا

بَصِيْرٌۢ	بِالْعِبَادِ ﴿١٥﴾	اَلَّذِيْنَ	يَقُوْلُوْنَ	رَبَّنَآ	اِنَّنَآ	اٰمَنَّا
دیکھنے والا	بندوں کو	وہ لوگ جو	کہتے ہیں	اے ہمارے رب	بیشک ہم	ایمان لائے

بندوں کو دیکھ رہا ہے ○ وہ جو کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے ہیں،

فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿١٦﴾

فَاغْفِرْ	لَنَا	ذُنُوْبَنَا	وَ	قِنَا	عَذَابَ النَّارِ ﴿١٦﴾
پس تو بخش دے	ہمارے لئے	ہمارے گناہ	اور	بچالے ہمیں	آگ کے عذاب (سے)

تو تو ہمارے گناہ معاف فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے ○

متقین کے اوصاف: صبر کرنا، سچ بولنا، اطاعت کرنا، راہِ خدا میں خرچ کرنا اور سحری کے وقت مغفرت کی دعا مانگنا

اَلصّٰبِرِيْنَ وَ الصّٰدِقِيْنَ وَ الْقٰنِتِيْنَ وَ الْمُنْفِقِيْنَ

اَلصّٰبِرِيْنَ	وَ	الصّٰدِقِيْنَ	وَ	الْقٰنِتِيْنَ	وَ	الْمُنْفِقِيْنَ
صبر کرنے والے	اور	سچ بولنے والے	اور	اطاعت کرنے والے	اور	خرچ کرنے والے

صبر کرنے والے اور سچے اور فرمانبردار اور راہِ خدا میں خرچ کرنے والے

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی

وَ الْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ﴿١٧﴾ شَهِدَ اللّٰهُ

وَ	الْمُسْتَغْفِرِيْنَ	بِالْاَسْحَارِ ﴿١٧﴾ (1)	شَهِدَ	اللّٰهُ
اور	مغفرت طلب کرنے والے	رات کے آخری حصوں میں (سحری کے وقت)	گواہی دی	اللہ (نے)

اور رات کے آخری حصے میں مغفرت مانگنے والے (ہیں) ○ اور اللہ نے گواہی دی

اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ

اَنَّهٗ	لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	وَ	الْمَلٰٓئِكَةُ	وَ	اُولُوا الْعِلْمِ
کہ وہ	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہ	اور	فرشتوں	اور	علم والوں (نے گواہی دی)

کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور عالموں نے

(1)... رات کا آخری پہر نہایت فضیلت والا ہے، یہ وقت خلوت اور دعاؤں کی قبولیت کا ہے۔ حضرت لقمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے فرزند سے فرمایا تھا کہ ”مرغ سے کم نہ رہنا کہ وہ تو سحری کے وقت ندا کرے اور تم سوتے رہو۔“ لہٰذا اس وقت نیند سے بیدار ہو کر نماز پڑھنے، توبہ و استغفار کرنے اور رب تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری اور مناجات کرنے میں مشغول ہونا عین سعادت ہے۔

قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ

قَآئِمًۢا	بِالْقِسْطِ	لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	الْعَزِیْزُ
قائم (ہو کر)	انصاف کے ساتھ	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہ (وہی)	عزت والا، غلبے والا

انصاف سے قائم ہو کر اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں عزت والا

الْحَكِیْمُ ﴿۱۸﴾ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ

الْحَكِیْمُ ﴿۱۸﴾	اِنَّ	الدِّیْنَ	عِنْدَ اللّٰهِ	الْاِسْلَامُ [1]
حکمت والا	بیشک	دین	اللہ کے نزدیک	اسلام (ہے)

حکمت والا ○ بیشک اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے

وَ مَا اخْتَلَفَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا

وَ	مَا اخْتَلَفَ	الَّذِیْنَ	اُوْتُوا	الْكِتٰبَ	اِلَّا	مِنْۢ	بَعْدِ	مَا
اور	اختلاف نہ کیا	ان لوگوں نے جو (جنہیں)	انہیں دی گئی	کتاب	مگر	سے	(اس کے) بعد	جو

اور جنہیں کتاب دی گئی انہوں نے آپس میں اختلاف نہ کیا مگر اپنے پاس

جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْیًۢا بَیْنَهُمْؕ وَ مَنْ یَّكْفُرْ

جَآءَهُمُ	الْعِلْمُ	بَغْیًۢا	بَیْنَهُمْ	وَ	مَنْ	یَّكْفُرْ
آیا ان کے پاس	علم	سرکشی، حسد (کی وجہ سے)	اپنے درمیان	اور	جو	انکار کرے

علم آجانے کے بعد، اپنے باہمی حسد کی وجہ سے۔ اور جو

بِاٰیٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹﴾ فَاِنْ حَآجُّوْكَ

بِاٰیٰتِ اللّٰهِ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	سَرِیْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹﴾	فَاِنْ	حَآجُّوْكَ
اللہ کی آیتوں کا	تو بیشک	اللہ	جلد حساب لینے والا (ہے)	پھر اگر	وہ جھگڑا کریں تم سے

اللہ کی آیتوں کا انکار کرے تو بیشک اللہ جلد حساب لینے والا ہے ○ پھر اے حبیب! اگر وہ تم سے جھگڑا کریں

[1] — ہر نبی کا دین اسلام ہی تھا لہٰذا اسلام کے سوا کوئی اور دین بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں مقبول نہیں لیکن اب اسلام سے مراد وہ دین ہے جو حضرت محمد مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لائے کیونکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ تعالیٰ نے تمام لوگوں کیلئے رسول بنا کر مبعوث فرمایا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو آخری نبی بنایا تو اب اگر کوئی کسی دوسرے آسمانی دین کی پیروی کرتا بھی ہو لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے آخری نبی حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کے دین کو نہ مانتا ہو تو اس کا کسی آسمانی دین کو ماننا بھی معتبر نہیں۔

فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِیَ لِلّٰهِ وَ مَنِ اتَّبَعَنِؕ

فَقُلْ	اَسْلَمْتُ	وَجْهِیَ	لِلّٰهِ	وَ	مَنِ	اتَّبَعَنِ
تو تم کہو	میں نے جھکا دیا	اپنا چہرہ	اللہ کے لئے	اور	(اس نے بھی) جس نے	پیروی کی میری

توتم فرمادو: میں تو اپنا منہ اللہ کی بارگاہ میں جھکائے ہوئے ہوں اور میری پیروی کرنے والے بھی۔

وَ قُلْ لِّلَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَ الْاُمِّیّٖنَ ءَ

وَ	قُلْ	لِّلَّذِیْنَ	اُوْتُوا	الْكِتٰبَ	وَ	الْاُمِّیّٖنَ	ءَ
اور	تم کہو	ان لوگوں سے جنہیں	دی گئی	کتاب	اور	اَن پڑھوں (سے)	کیا

اور اے حبیب! اہلِ کتاب اور اَن پڑھوں سے فرمادو کہ کیا

اَسْلَمْتُمْؕ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْاۚ وَ

اَسْلَمْتُمْ	فَاِنْ	اَسْلَمُوْا	فَقَدِ	اهْتَدَوْا	وَ
تم نے اسلام قبول کیا	پھر اگر	وہ اسلام قبول کرلیں	تو تحقیق، بیشک	ہدایت پاگئے	اور

تم (بھی) اسلام قبول کرتے ہو؟ پھر اگر وہ اسلام قبول کرلیں جب تو انہوں نے بھی سیدھا راستہ پالیا اور

اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَیْكَ الْبَلٰغُؕ وَ اللّٰهُ بَصِیْرٌۢ

اِنْ	تَوَلَّوْا	فَاِنَّمَا	عَلَیْكَ	الْبَلٰغُ	وَ	اللّٰهُ	بَصِیْرٌ
اگر	وہ منہ پھیریں	تو صرف	تمہارے اوپر	پہنچادینا (ہے)	اور	اللہ	دیکھنے والا

اگر یہ منہ پھیریں تو تمہارے اوپر تو صرف حکم پہنچادینا لازم ہے اور اللہ بندوں کو

بِالْعِبَادِ۠ ﴿۲۰﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یَكْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَ یَقْتُلُوْنَ

بِالْعِبَادِ ﴿۲۰﴾	اِنَّ	الَّذِیْنَ [1]	یَكْفُرُوْنَ	بِاٰیٰتِ اللّٰهِ	وَ	یَقْتُلُوْنَ
بندوں کو	بیشک	وہ لوگ جو	انکار کرتے ہیں	اللہ کی آیتوں کا	اور	قتل کرتے ہیں

دیکھ رہا ہے ○ بیشک وہ لوگ جو اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں اور نبیوں کو

انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور انصاف کا حکم دینے والوں کو قتل کرنے والوں کا انجام

ع ۲

[1] ...اس آیت میں بنی اسرائیل کے تین جرائم بیان کیے گئے: (1) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی آیات کا انکار کرنا۔ (2) انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو شہید کرنا۔ (3) انصاف کا حکم دینے والوں کو قتل کرنا۔ نیز اس آیت میں نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانہ کے یہودیوں کی مذمت اس لئے ہے کہ وہ اپنے آباؤ اجداد کے ایسے بدترین فعل سے راضی تھے۔

النَّبِیّٖنَ بِغَیْرِ حَقٍّ ۙ وَّ یَقْتُلُوْنَ الَّذِیْنَ یَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ

النَّبِیّٖنَ	بِغَیْرِ حَقٍّ	وَّ	یَقْتُلُوْنَ	الَّذِیْنَ	یَاْمُرُوْنَ	بِالْقِسْطِ
نبیوں (کو)	حق کے بغیر، ناحق	اور	قتل کرتے ہیں	ان لوگوں کو جو	حکم دیتے ہیں	انصاف کا

ناحق شہید کرتے ہیں اور انصاف کا حکم کرنے والوں کو

مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۲۱﴾ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ

مِنَ	النَّاسِ	فَبَشِّرْهُمْ	بِعَذَابٍ	اَلِیْمٍ ﴿۲۱﴾	اُولٰٓىِٕكَ	الَّذِیْنَ
سے	لوگوں	تو بشارت دو انہیں	عذاب کی	دردناک	یہ	وہ لوگ جو

قتل کرتے ہیں انہیں دردناک عذاب کی خوش خبری سنادو ○ یہی وہ لوگ ہیں

حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ ۫ وَ مَا لَهُمْ

حَبِطَتْ[1]	اَعْمَالُهُمْ	فِی	الدُّنْیَا	وَ	الْاٰخِرَةِ	وَ	مَا	لَهُمْ
ضائع ہوگئے	ان کے اعمال	میں	دنیا	اور	آخرت (میں)	اور	نہیں	ان کے لئے

جن کے اعمال دنیا و آخرت میں برباد ہوگئے اور ان کا

مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ﴿۲۲﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ اُوْتُوْا نَصِیْبًا

مِّنْ	نّٰصِرِیْنَ ﴿۲۲﴾	اَلَمْ تَرَ	اِلَى	الَّذِیْنَ	اُوْتُوْا	نَصِیْبًا
سے	مددگاروں	کیا تم نے نہ دیکھا	کی طرف	ان لوگوں کی جنہیں	دیا گیا	کچھ حصہ

کوئی مددگار نہیں ○ کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں کتاب کا کچھ حصہ

مِّنَ الْكِتٰبِ یُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِیَحْكُمَ

مِّنَ	الْكِتٰبِ	یُدْعَوْنَ	اِلٰى	كِتٰبِ اللّٰهِ	لِیَحْكُمَ
سے	کتاب	بلائے جاتے ہیں	کی طرف	اللہ کی کتاب	تاکہ وہ فیصلہ کردے

دیا گیا (کہ جب انہیں) اللہ کی کتاب کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ وہ ان کا فیصلہ

[1] ...اس آیت سے معلوم ہوا کہ انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی جناب میں بے ادبی کفر ہے اور یہ بھی کہ کفر سے تمام اعمال برباد ہو جاتے ہیں کیونکہ یہودیوں نے اپنے انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو شہید کیا تھا جو سخت ترین بے ادبی ہے اور اس پر ان کے اعمال برباد کر دیئے گئے۔

بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ

بَيْنَهُمْ	ثُمَّ	يَتَوَلّٰى	فَرِيْقٌ	مِنْهُمْ	وَ	هُمْ
ان کے درمیان	پھر	منہ پھیر لیتا ہے	ایک گروہ	ان میں سے	اور	وہ

کردے تو پھر ان میں سے ایک گروہ بے رخی کرتے ہوئے

مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۳﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا

مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۳﴾	ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ	قَالُوْا
منہ پھیرنے والے (ہیں)	یہ (بے رخی اور منہ پھیرنا)	(اس) وجہ سے ہے کہ وہ	کہتے ہیں

منہ پھیر لیتا ہے ○ یہ جرأت انہیں اس لئے ہوئی کہ وہ کہتے ہیں:

لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّاۤ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۪ وَ

لَنْ تَمَسَّنَا	النَّارُ	اِلَّاۤ	اَيَّامًا	مَّعْدُوْدٰتٍ	وَ
ہرگز نہیں چھوئے گی ہمیں	آگ	مگر	دن	گنے ہوئے، گنتی کے	اور

ہرگز ہمیں آگ نہ چھوئے گی مگر گنتی کے چند دن اور انہیں

غَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۴﴾

غَرَّهُمْ	فِيْ	دِيْنِهِمْ	مَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ (1)
دھوکے میں ڈالا ہوا ہے انہیں	کے بارے میں	ان کے دین	(ان باتوں نے) جو وہ گھڑتے تھے

ان کی (ایسی ہی) من گھڑت باتوں نے ان کے دین کے بارے میں دھوکے میں ڈالا ہوا ہے ○

فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۫ وَ

فَكَيْفَ	اِذَا	جَمَعْنٰهُمْ	لِيَوْمٍ	لَا رَيْبَ	فِيْهِ	وَ
تو کیسا (حال ہوگا)	جب	ہم جمع کریں گے انہیں	(اس) دن کے لئے	کوئی شک نہیں	اس میں	اور

تو کیسی حالت ہوگی جب ہم انہیں اس دن کے لئے اکٹھا کریں گے جس میں کوئی شک نہیں اور

نجات اور بخشش سے متعلق یہودیوں کا من گھڑت خیال

نجات کے من گھڑت خیالات پالنے والوں کو تنبیہ

(1) ۔۔۔ ہمارے لئے اس میں درسِ عبرت ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ کسی بھی قوم کی تباہی اسی صورت میں ہوتی ہے جب وہ عمل سے منہ پھیر کر صرف آرزو اور امید کی دنیا میں گھومتی رہتی ہے۔ جو شخص لاکھوں روپے کمانے کی تمنا رکھتا ہے لیکن اس کیلئے محنت کرنے کو تیار نہیں وہ کبھی ایک روپیہ بھی نہیں کما سکتا۔ جو قوم ترقی کرنے کی خواہشمند ہو لیکن اپنی بداعمالیاں، کام چوریاں اور عیاشیں چھوڑنے کو تیار نہیں وہ کبھی ترقی کی شاہراہ پر قدم نہیں رکھ سکتی۔

اللہ تعالیٰ کی قدرت اور عظمت کے دلائل

وُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾

وُفِّيَتْ	كُلُّ نَفْسٍ	مَّا	كَسَبَتْ	وَ	هُمْ	لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾
پورا پورا دیا جائے گا	ہر جان (کو)	(بدلہ اس کا) جو	اس نے کمایا	اور	وہ	ظلم نہ کئے جائیں گے

ہر جان کو اس کی پوری کمائی دی جائے گی اور ان پر ظلم نہ ہو گا ○

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ

قُلِ	اللّٰهُمَّ	مٰلِكَ الْمُلْكِ [1]	تُؤْتِي	الْمُلْكَ	مَنْ	تَشَآءُ
تم کہو	اے اللہ	ملکوں، سلطنتوں کے مالک	تو دیتا ہے	ملک، سلطنت	جسے	چاہے

یوں عرض کرو، اے اللہ! ملک کے مالک! تو جسے چاہتا ہے سلطنت عطا فرماتا ہے

وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۡ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ

وَ	تَنْزِعُ	الْمُلْكَ	مِمَّنْ	تَشَآءُ	وَ	تُعِزُّ	مَنْ	تَشَآءُ
اور	تو چھین لیتا ہے	ملک، سلطنت	جس سے	تو چاہے	اور	عزت دیتا ہے	جسے	تو چاہے

اور جس سے چاہتا ہے چھین لیتا ہے اور تو جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے

وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ؕ اِنَّكَ

وَ	تُذِلُّ	مَنْ	تَشَآءُ	بِيَدِكَ	الْخَيْرُ	اِنَّكَ
اور	ذلت دیتا ہے، ذلیل کرتا ہے	جسے	تو چاہے	تیرے ہاتھ میں	ساری بھلائی (ہے)	بیشک تو

اور جسے چاہتا ہے ذلت دیتا ہے، تمام بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے، بیشک تو

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۶﴾ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيْرٌ ﴿۲۶﴾	تُوْلِجُ	الَّيْلَ	فِي	النَّهَارِ	وَ	تُوْلِجُ
ہر چیز پر	قدرت والا (ہے)	تو داخل کرتا ہے	رات	میں	دن	اور	تو داخل کرتا ہے

ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے ○ تو رات کا کچھ حصہ دن میں داخل کر دیتا ہے اور

[1] سلطنت و حکومت بلکہ کائنات کا ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کی ملک ہے جسے چاہے عطا فرمائے۔ کتنی بڑی بڑی سلطنتیں گزریں جن کے زمانے میں ان کے فنا ہونے کا کوئی تصور بھی نہ کر سکتا تھا لیکن اللہ تعالیٰ کی زبردست قوت و قدرت کا ایسا ظہور ہوا کہ آج ان کے نام و نشان مٹ گئے۔ یونان کا سکندرِ اعظم، عراق کا نمرود، ایران کا کسریٰ و نوشیرواں، ضحاک، فریدوں، جمشید، مصر کے فرعون، منگول نسل کے چنگیز اور ہلاکو خان بڑے بڑے نامور حکمران اب صرف قصے کہانیوں میں رہ گئے اور باقی ہے تو رب العالمین کا نام باقی رہتا ہے اور اسی کو بقا ہے۔

النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۫ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ

النَّهَارَ	فِي	الَّيْلِ	وَ	تُخْرِجُ	الْحَيَّ	مِنَ	الْمَيِّتِ	وَ
دن	میں	رات	اور	تو نکالتا ہے	زندہ (کو)	سے	مردہ	اور

دن کا کچھ حصہ رات میں داخل کر دیتا ہے اور تو مردہ سے زندہ کو نکالتا ہے اور

تُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ۫ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ

تُخْرِجُ	الْمَيِّتَ	مِنَ	الْحَيِّ	وَ	تَرْزُقُ	مَنْ	تَشَآءُ
نکالتا ہے	مردہ (کو)	سے	زندہ	اور	تو رزق دیتا ہے	جسے	تو چاہتا ہے

زندہ سے مردہ کو نکالتا ہے اور جسے چاہتا ہے

بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٢٧﴾ لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ

بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٢٧﴾	لَا يَتَّخِذِ	الْمُؤْمِنُوْنَ	الْكٰفِرِيْنَ
حساب کے بغیر، بے حساب	نہ بنائیں	ایمان والے	کفر کرنے والوں (کو)

بے شمار رزق عطا فرماتا ہے ○ مسلمان مسلمانوں کو چھوڑ کر

کافروں کو دوست بنانے کی ممانعت

اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ

اَوْلِيَآءَ[1]	مِنْ	دُوْنِ	الْمُؤْمِنِيْنَ	وَ	مَنْ	يَّفْعَلْ	ذٰلِكَ
دوست	سے	سوا	ایمان والوں (کے)	اور	جو	کرے گا	یہ (ایسا)

کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں اور جو کوئی ایسا کرے گا

فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا

فَلَيْسَ	مِنَ	اللّٰهِ	فِيْ شَيْءٍ	اِلَّآ	اَنْ	تَتَّقُوْا
تو نہیں ہے (اس کا کوئی تعلق)	سے	اللہ	کسی چیز میں	مگر	یہ کہ	تم ڈرو

تو اس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں مگر یہ کہ تمہیں ان سے

[1]... کفار سے دوستی و محبت ممنوع و حرام ہے، انہیں رازدار بنانا، ان سے قلبی تعلق رکھنا بھی ناجائز ہے۔ البتہ اگر جان یا مال کا خوف ہو تو ایسے وقت صرف ظاہری برتاؤ جائز ہے۔ یہاں صرف ظاہری میل برتاؤ کی اجازت دی گئی ہے، یہ نہیں کہ ایمان چھپانے اور جھوٹ بولنے کو اپنا ایمان اور عقیدہ بنالیا جائے بلکہ اجازت کی جگہ بھی باطل کے مقابلے میں ڈٹ جانا اور اپنی جان تک کی پرواہ نہ کرنا ہی افضل و بہتر ہوتا ہے۔

مِنْهُمْ تُقٰىةً ؕ وَ يُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ

اللّٰهِ	اِلَى	وَ	نَفْسَهٗ	اللّٰهُ	يُحَذِّرُكُمُ	وَ	تُقٰىةً	مِنْهُمْ
اللہ	کی طرف	اور	اپنی ذات (سے)	اللہ	ڈراتا ہے تمہیں	اور	کچھ ڈرنا	ان سے

کوئی ڈر ہو اور اللہ تمہیں اپنے غضب سے ڈراتا ہے اور اللہ ہی کی طرف

الْمَصِيْرُ ۝۲۸ قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ

تُبْدُوْهُ	اَوْ	صُدُوْرِكُمْ	فِيْ	مَا	تُخْفُوْا	اِنْ	قُلْ	الْمَصِيْرُ ۝۲۸
ظاہر کرو اسے	یا	تمہارے سینوں	میں	وہ جو	تم چھپاؤ	اگر	تم کہو	لوٹنا، پھرنا (ہے)

لوٹنا ہے ۝ تم فرمادو کہ تم اپنے دل کی بات چھپاؤ یا ظاہر کرو

يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ وَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا

مَا	وَ	فِي السَّمٰوٰتِ	مَا	يَعْلَمُ	وَ	اللّٰهُ	يَعْلَمْهُ
جو کچھ	اور	آسمانوں میں	جو کچھ	وہ جانتا ہے	اور	اللہ	جانتا ہے اسے

اللہ کو سب معلوم ہے اور وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ

فِي الْاَرْضِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۲۹ يَوْمَ تَجِدُ

تَجِدُ[1]	يَوْمَ	قَدِيْرٌ ۝۲۹	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	اللّٰهُ	وَ	فِي الْاَرْضِ
پائے گی	(جس) دن	قدرت والا (ہے)	ہر چیز پر	اللہ	اور	زمین میں (ہے)

زمین میں ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے ۝ (یاد کرو) جس دن

كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۚۖۛ وَ

وَ	مُّحْضَرًا	خَيْرٍ	مِنْ	عَمِلَتْ	مَّا	كُلُّ نَفْسٍ
اور	سامنے، موجود، حاضر	بھلائی، نیکی	سے	اس نے عمل کیا	جو	ہر جان

ہر شخص اپنے تمام اچھے اور برے اعمال اپنے سامنے

اللہ تعالیٰ دلوں کی چھپی اور ظاہر بات جانتا ہے

[1] ۔۔۔ سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 29،30 ہر شخص کی اصلاح کیلئے کافی ہے۔ اس آیت پر جتنا زیادہ غور کریں گے اتنا ہی دل میں خوفِ خدا پیدا ہوگا اور گناہوں سے نفرت پیدا ہوگی۔

مَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۚۛ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ

مَا	عَمِلَتْ	مِنْ	سُوْٓءٍ	تَوَدُّ	لَوْ	اَنَّ
جو	اس نے عمل کیا	سے	برائی	تمنا کرے گی، چاہے گی (وہ جان)	کاش	کہ

موجود پائے گا تو تمنا کرے گا کہ کاش

بَیْنَهَا وَ بَیْنَهٗۤ اَمَدًۢا بَعِیْدًا ؕ وَ

بَیْنَهَا	وَ	بَیْنَهٗۤ	اَمَدًۢا بَعِیْدًا	وَ
اس (برے کام) کے درمیان	اور	اس (شخص) کے درمیان	دور دراز کا فاصلہ (ہوتا)	اور

اس کے درمیان اور اس کے اعمال کے درمیان کوئی دور دراز کی مسافت (حائل) ہو جائے اور

یُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ۠ (۳۰) قُلْ

یُحَذِّرُكُمُ	اللّٰهُ	نَفْسَهٗ	وَ	اللّٰهُ	رَءُوْفٌۢ	بِالْعِبَادِ (۳۰)	قُلْ
ڈراتا ہے تمہیں	اللہ	اپنی ذات (سے)	اور	اللہ	بہت مہربان	بندوں پر	تم کہو

اللہ تمہیں اپنے عذاب سے ڈراتا ہے اور اللہ بندوں پر بڑا مہربان ہے ○ اے حبیب! فرما دو

اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

اِنْ	كُنْتُمْ	تُحِبُّوْنَ (1)	اللّٰهَ	فَاتَّبِعُوْنِیْ (2)	یُحْبِبْكُمُ	اللّٰهُ
اگر	تم ہو	محبت رکھتے	اللہ (سے)	تو پیروی کرو میری	محبت رکھے گا تم سے	اللہ

کہ اے لوگو! اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میرے فرمانبردار بن جاؤ اللہ تم سے محبت فرمائے گا

وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (۳۱)

وَ	یَغْفِرْ	لَكُمْ	ذُنُوْبَكُمْ	وَ	اللّٰهُ	غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ (۳۱)
اور	بخش دے گا	تمہارے لئے	تمہارے گناہ	اور	اللہ	بخشنے والا	مہربان

اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع محبتِ الٰہی کی دلیل ہے

(1) ...اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ جب ہی سچا ہو سکتا ہے جب آدمی سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کرنے والا ہو اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت اختیار کرے۔ (2) ...اس آیت سے معلوم ہوا کہ ہر شخص کو حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع اور پیروی کرنا ضروری ہے۔

اطاعتِ رسول کا انکار کرنے والے اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں

قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ

قُلْ	اَطِیْعُوا	اللّٰهَ	وَ	الرَّسُوْلَ [1]	فَاِنْ	تَوَلَّوْا	فَاِنَّ	اللّٰهَ
تم کہو	اطاعت کرو	اللہ	اور	رسول (کی)	پھر اگر	وہ (لوگ) منہ پھیریں	تو بیشک	اللہ

تم فرمادو کہ اللہ اور رسول کی فرمانبرداری کرو پھر اگر وہ منہ پھیریں تو اللہ

اللہ تعالیٰ کے چنے ہوئے مقبول بندے

لَا یُحِبُّ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۳۲﴾ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤى اٰدَمَ وَ نُوْحًا

لَا یُحِبُّ	الْكٰفِرِیْنَ ﴿۳۲﴾	اِنَّ	اللّٰهَ	اصْطَفٰۤى	اٰدَمَ	وَ	نُوْحًا
پسند نہیں فرماتا	کفر کرنے والوں (کو)	بیشک	اللہ	اس نے چن لیا	آدم	اور	نوح

کافروں کو پسند نہیں کرتا ○ بیشک اللہ نے آدم اور نوح

وَّ اٰلَ اِبْرٰهِیْمَ وَ اٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِیْنَ ﴿۳۳﴾ ذُرِّیَّةًۢ

وَّ	اٰلَ اِبْرٰهِیْمَ	وَ	اٰلَ عِمْرٰنَ	عَلَى	الْعٰلَمِیْنَ ﴿۳۳﴾	ذُرِّیَّةً
اور	ابراہیم کی اولاد	اور	عمران کی اولاد (کو)	پر	تمام جہانوں	(یہ) ایک نسل (ہے)

اور ابراہیم کی اولاد اور عمران کی اولاد کو سارے جہان والوں پر چن لیا ○ یہ ایک نسل ہے

حضرت مریم کی والدہ کا نذر ماننا

بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۳۴﴾ اِذْ قَالَتِ

بَعْضُهَا	مِنْۢ بَعْضٍ	وَ	اللّٰهُ	سَمِیْعٌ	عَلِیْمٌ ﴿۳۴﴾	اِذْ	قَالَتِ
اس کے بعض	بعض سے (ہیں)	اور	اللہ	سننے والا	جاننے والا	جب	کہا

جو ایک دوسرے سے ہے اور اللہ سننے والا، جاننے والا ہے ○ (یاد کرو) جب عمران کی بیوی نے

امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَكَ مَا

امْرَاَتُ عِمْرٰنَ	رَبِّ	اِنِّیْ	نَذَرْتُ	لَكَ	مَا
عمران کی بیوی (نے)	اے میرے رب	بیشک میں	میں منت مانتی ہوں	تیرے لئے	(اس کی) جو

عرض کی: اے میرے رب! میں تیرے لئے نذر مانتی ہوں کہ

[1] ... تاجدارِ رسالت صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت ہی محبتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی دلیل ہے اور اسی پر نجات کا دار و مدار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جنت کے حصول، اپنی خوشنودی اور قرب کو حضور پُرنور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی غیر مشروط اطاعت کے ساتھ جوڑ دیا۔ اب رضا و قربِ الٰہی صرف رسولِ کریم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی محبت و اطاعت اور اتباع و غلامی کے صدقے ملے گا اور اس کے علاوہ ہر راستہ مردود ہے۔

فِيْ بَطْنِيْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ

فِيْ بَطْنِيْ	مُحَرَّرًا	فَتَقَبَّلْ	مِنِّيْ	اِنَّكَ	اَنْتَ	السَّمِيْعُ
میرے پیٹ میں (ہے)	آزاد کیا ہوا	پس تو قبول فرما	مجھ سے	بیشک تو	تو (ہی)	سننے والا

میرے پیٹ میں جو اولاد ہے وہ خاص تیرے لئے آزاد (وقف) ہے تو تو مجھ سے (یہ) قبول کرلے بیشک تو ہی سننے والا

الْعَلِيْمُ ﴿۳۵﴾ فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ

الْعَلِيْمُ ﴿۳۵﴾	فَلَمَّا	وَضَعَتْهَا	قَالَتْ	رَبِّ	اِنِّيْ
جاننے والا	پھر جب	اس نے جنا اسے	(تو) کہا	اے میرے رب	بیشک میں

جاننے والا ہے ○ پھر جب عمران کی بیوی نے بچی کو جنم دیا تو اس نے کہا اے میرے رب! میں نے تو

وَضَعْتُهَآ اُنْثٰى ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ؕ

وَضَعْتُهَآ	اُنْثٰى	وَ	اللّٰهُ	اَعْلَمُ	بِمَا	وَضَعَتْ
میں نے جنا ہے اسے	لڑکی	اور	اللہ	خوب جانتا ہے	ساتھ جو (اسے جو)	اس (عورت) نے جنا

لڑکی کو جنم دیا ہے حالانکہ اللہ بہتر جانتا ہے جو اس نے جنا

وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى ۚ وَاِنِّيْ سَمَّيْتُهَا

وَ	لَيْسَ	الذَّكَرُ	كَالْاُنْثٰى	وَ	اِنِّيْ	سَمَّيْتُهَا
اور	نہیں ہے	(اس کا مانگا ہوا) لڑکا	(اس) لڑکی کی طرح	اور	بیشک میں	میں نے نام رکھا اس کا

اور وہ لڑکا (جس کی خواہش تھی) اس لڑکی جیسا نہیں (جو اسے عطا کی گئی) اور (اس نے کہا کہ) میں نے اس بچی کا نام

مَرْيَمَ وَاِنِّيْٓ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ

مَرْيَمَ	وَ	اِنِّيْٓ	اُعِيْذُهَا[1]	بِكَ	وَ	ذُرِّيَّتَهَا	مِنَ
مریم	اور	بیشک میں	پناہ میں دیتی ہوں اسے	تیری	اور	اس کی اولاد (کو)	سے

مریم رکھا اور میں اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود کے شر سے

[1] ۔۔۔ حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ نے حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کی اولاد کیلئے شیطان کے شر سے پناہ مانگی اور اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو قبول فرمایا۔ لہٰذا یہ مقبول الفاظ ہیں، اپنی اولاد کیلئے ان الفاظ کے ساتھ دعا مانگتے رہنا چاہئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کرم ہو گا۔

الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ﴿۳۶﴾ فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ

بِقَبُوْلٍ	رَبُّهَا	فَتَقَبَّلَهَا	الرَّجِیْمِ ﴿۳۶﴾	الشَّیْطٰنِ
قبولیت کے ساتھ	اس کے رب (نے)	پس قبول فرمایا اسے	مردود	شیطان

تیری پناہ میں دیتی ہوں ○ تو اس کے رب نے اسے اچھی طرح

حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّ

وَّ	حَسَنًا	نَبَاتًا	اَنْۢبَتَهَا	وَّ	حَسَنٍ
اور	اچھا	بڑھانا، پروان چڑھانا	بڑھایا اسے، پروان چڑھایا اسے	اور	اچھی

قبول کیا اور اسے خوب پروان چڑھایا اور

كَفَّلَهَا زَكَرِیَّا ؕ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَیْهَا زَكَرِیَّا

زَكَرِیَّا	عَلَیْهَا	دَخَلَ	كُلَّمَا	زَكَرِیَّا	كَفَّلَهَا
زکریا	اس پر	داخل ہوا	جب کبھی	زکریا (کی)	(اللہ نے) کفالت، نگہبانی میں دیا اسے

زکریا کو اس کا نگہبان بنا دیا، جب کبھی زکریا اس کے پاس اس کی نماز پڑھنے کی

الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ یٰمَرْیَمُ

یٰمَرْیَمُ	قَالَ	رِزْقًا	عِنْدَهَا	وَجَدَ [1]	الْمِحْرَابَ
اے مریم	اس نے کہا	رزق	اس کے پاس	اس نے پایا	محراب (عبادت خانے میں)

جگہ جاتے تو اس کے پاس پھل پاتے۔ (زکریا نے) سوال کیا، اے مریم!

اَنّٰى لَكِ هٰذَا ؕ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ

اِنَّ	عِنْدِ اللّٰهِ	مِنْ	هُوَ	قَالَتْ	هٰذَا	لَكِ	اَنّٰى
بیشک	اللہ کے پاس	سے	وہ	(مریم نے) کہا	یہ (رزق)	تیرے لئے	کہاں سے (آیا)

یہ تمہارے پاس کہاں سے آتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ اللہ کی طرف سے ہے، بیشک

حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو قبول کیا گیا

حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو غیب سے رزق ملنا

[1] ...جب حضرت زکریا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام عبادت خانے میں حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس جاتے تو وہاں بے موسم کے پھل پاتے۔ حضرت زکریا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ان پھلوں کے بارے دریافت فرمایا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے کہا: یہ اللہ تعالٰی کی طرف سے ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالٰی اپنے اولیاء کو کرامات سے نوازتا اور ان کے ہاتھوں پر خلاف عادت چیزیں ظاہر فرماتا ہے۔

کرامتِ مریم دیکھ کر پاکیزہ اولاد کے لئے حضرت زکریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا

اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۷﴾ هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا

اللّٰهَ	يَرْزُقُ	مَنْ	يَّشَآءُ	بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۷﴾	هُنَالِكَ [1]	دَعَا	زَكَرِيَّا
اللہ	رزق دیتا ہے	جسے	وہ چاہے	حساب کے بغیر	وہیں (اسی جگہ)	دعا کی	زکریا (نے)

اللہ جسے چاہتا ہے بے شمار رزق عطا فرماتا ہے ○ وہیں زکریا نے اپنے رب سے

رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ

رَبَّهٗ	قَالَ	رَبِّ	هَبْ	لِيْ	مِنْ	لَّدُنْكَ
اپنے رب (سے)	کہا، عرض کی	اے میرے رب	تو عطا فرما	میرے لئے (مجھے)	سے	اپنے پاس

دعا مانگی، عرض کی: اے میرے رب! مجھے اپنی بارگاہ سے پاکیزہ اولاد

حضرت زکریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرت یحییٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بشارت اور ان کے اوصاف

ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۸﴾ فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ

ذُرِّيَّةً	طَيِّبَةً [2]	اِنَّكَ	سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۸﴾	فَنَادَتْهُ	الْمَلٰٓئِكَةُ
اولاد	پاکیزہ	بیشک تو	دعا سننے والا (ہے)	تو آواز دی اسے	فرشتوں (نے)

عطا فرما، بیشک تو ہی دعا سننے والا ہے ○ تو فرشتوں نے اسے پکار کر کہا

وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ

وَ	هُوَ	قَآئِمٌ	يُّصَلِّيْ	فِي	الْمِحْرَابِ	اَنَّ	اللّٰهَ
اور (جبکہ)	وہ	کھڑے	نماز پڑھ رہے تھے	میں	محراب، نماز کی جگہ	بیشک	اللہ

جبکہ وہ اپنی نماز کی جگہ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے کہ بیشک اللہ

يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًۢا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ

يُبَشِّرُكَ	بِيَحْيٰى	مُصَدِّقًۢا	بِكَلِمَةٍ	مِّنَ	اللّٰهِ	وَ
خوشخبری دیتا ہے تمہیں	یحییٰ کی	تصدیق کرنے والا	ایک کلمہ کی	کی طرف سے	اللہ	اور

آپ کو یحییٰ کی خوشخبری دیتا ہے جو اللہ کی طرف کے ایک کلمہ کی تصدیق کرے گا اور

[1] ... جس جگہ رحمتِ الٰہی کا نزول ہوا ہو وہاں دعا مانگنی چاہئے جیسے جس مقام پر حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو غیب سے رزق ملا تھا وہیں حضرت زکریا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا مانگی۔ اسی لئے خانہ کعبہ اور رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ اقدس اور مزاراتِ اولیاء پر دعا مانگنے میں زیادہ فائدہ ہے کہ یہ رحمتِ الٰہی کی بارش برسنے کے مقامات ہیں۔

[2] ... معلوم ہوا کہ صرف اولاد کی دعا نہیں کرنی چاہئے کہ اولاد تو سخت آزمائش بھی بن سکتی ہے۔ لہٰذا پاکیزہ کردار و عمل والی اولاد کی دعا کرنی چاہئے تاکہ اس سے دنیا و آخرت کا سکھ ملے۔

سَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۳۹﴾ قَالَ

سَيِّدًا	وَ	حَصُوْرًا	وَ	نَبِيًّا	مِّنَ	الصّٰلِحِيْنَ ﴿۳۹﴾	قَالَ
سردار	اور	عورتوں سے بچنے والا	اور	نبی	سے	نیک لوگوں	اس نے عرض کی

وہ سردار ہوگا اور ہمیشہ عورتوں سے بچنے والا اور صالحین میں سے ایک نبی ہوگا۔ عرض کی:

رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّقَدْ

رَبِّ	اَنّٰى	يَكُوْنُ	لِيْ	غُلٰمٌ	وَ	قَدْ
اے میرے رب	کہاں سے	ہوگا	میرے لئے	لڑکا	اور (حالانکہ)	تحقیق، بیشک

اے میرے رب میرے ہاں لڑکا کیسے پیدا ہوگا حالانکہ

بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ

بَلَغَنِيَ	الْكِبَرُ	وَ	امْرَاَتِيْ	عَاقِرٌ	قَالَ	كَذٰلِكَ	اللّٰهُ	يَفْعَلُ
پہنچ گیا مجھے	بڑھاپا	اور	میری بیوی	بانجھ (ہے)	فرمایا	اسی طرح	اللہ	کرتا ہے

مجھے بڑھاپا پہنچ چکا ہے اور میری بیوی بھی بانجھ ہے؟ اللہ نے فرمایا: اللہ یوں ہی جو چاہتا ہے

مَا يَشَآءُ ﴿۴۰﴾ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْۤ اٰيَةً ؕ قَالَ

مَا	يَشَآءُ ﴿۴۰﴾	قَالَ	رَبِّ	اجْعَلْ	لِّيْ	اٰيَةً [1]	قَالَ
جو	وہ چاہتا ہے	عرض کی	اے میرے رب	تو بنادے	میرے لئے	کوئی نشانی	فرمایا

کرتا ہے۔ عرض کی: اے میرے رب! میرے لئے کوئی نشانی مقرر فرمادے۔ اللہ نے فرمایا:

اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ؕ

اٰيَتُكَ	اَلَّا تُكَلِّمَ	النَّاسَ	ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ	اِلَّا	رَمْزًا
تیری نشانی	(یہ ہے) کہ تو کلام نہیں کرے گا	لوگوں (سے)	تین دن	مگر	اشارے (سے)

تیری نشانی یہ ہے کہ تم تین دن تک لوگوں سے صرف اشارہ سے بات چیت کر سکو گے

[1] حضرت زکریا عَلَیْہِ السَّلَام نے حمل ظہر جانے کی صورت میں علامت ظاہر ہونے کا عرض کیا تاکہ اس وقت اور زیادہ شکر و عبادت میں مصروف ہو جائیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ صالح فرزند ملنے پر رب تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنا چاہئے، عقیقہ، صدقہ، خیرات، نوافل سب اسی نعمت کا شکریہ ہے اور چونکہ ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، رحمۃ للعالمین اور کائنات کی سب سے عظیم ترین نعمت ہیں اس لئے اس نعمت کا شکریہ ہم میلاد کی صورت میں ہمیشہ ادا کرتے رہتے ہیں۔

وَ اذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِیْرًا وَّ سَبِّحْ بِالْعَشِیِّ وَ الْاِبْكَارِ ﴿۴۱﴾ ع

الْاِبْكَارِ ﴿۴۱﴾	وَ	بِالْعَشِیِّ	سَبِّحْ	وَ	كَثِیْرًا	رَّبَّكَ	اذْكُرْ	وَ
صبح	اور	شام میں	پاکی بیان کر	اور	بہت	اپنے رب (کو)	یاد کر	اور

اور اپنے رب کو کثرت سے یاد کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح کرتے رہو ○

حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو ان کی عظمت و شان کی بشارت

وَ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓىٕكَةُ یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَ

وَ	اصْطَفٰىكِ	اللّٰهَ	اِنَّ	یٰمَرْیَمُ	الْمَلٰٓىٕكَةُ	قَالَتِ	اِذْ	وَ
اور	اس نے چن لیا تمہیں	اللہ	بیشک	اے مریم	فرشتوں (نے)	کہا	جب	اور

اور (یاد کرو) جب فرشتوں نے کہا، اے مریم، بیشک اللہ نے تمہیں چن لیا ہے اور

حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو اطاعت و عبادت الٰہی کا حکم

طَهَّرَكِ وَ اصْطَفٰىكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۲﴾ یٰمَرْیَمُ

یٰمَرْیَمُ	نِسَآءِ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۲﴾ (1)	عَلٰى	اصْطَفٰىكِ	وَ	طَهَّرَكِ
اے مریم	تمام جہان کی عورتوں	پر	چن لیا تمہیں	اور	خوب پاکیزہ کر دیا تمہیں

تمہیں خوب پاکیزہ کر دیا ہے اور تمہیں سارے جہان کی عورتوں پر منتخب کر لیا ہے ○ اے مریم!

اقْنُتِیْ لِرَبِّكِ وَ اسْجُدِیْ وَ ارْكَعِیْ

ارْكَعِیْ	وَ	اسْجُدِیْ	وَ	لِرَبِّكِ	اقْنُتِیْ
رکوع کر	اور	سجدہ کر	اور	اپنے رب کے لئے (کے حضور)	اطاعت کر، ادب سے کھڑی ہو

اپنے رب کی فرمانبرداری کرو اور اس کی بارگاہ میں سجدہ کرو اور رکوع والوں

حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی کفالت کے لئے قرعہ اندازی

مَعَ الرّٰكِعِیْنَ ﴿۴۳﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهِ

نُوْحِیْهِ	اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ (2)	مِنْ	ذٰلِكَ	مَعَ الرّٰكِعِیْنَ ﴿۴۳﴾
ہم وحی (القا) کرتے ہیں اسے	غیب کی خبروں	سے	یہ	رکوع کرنے والوں کے ساتھ

کے ساتھ رکوع کرو ○ یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم خفیہ طور پر

(1)... اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا افضل ترین عورتوں میں سے ہیں، یہ بھی معلوم ہوا کہ بعض عورتیں مردوں سے افضل ہوتی ہیں، نیز اس سے ولیہ کی شان بھی ظاہر ہو رہی ہے۔

(2)... اس آیت میں فرمایا گیا کہ حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا واقعہ غیب کی خبروں میں سے ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو غیب کے علوم عطا فرمائے ہیں۔ تمام انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعات جو قرآن و حدیث میں آئے سب غیب کی خبریں ہیں۔

اِلَيْكَ ؕ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ

اِلَيْكَ	وَ	مَا كُنْتَ	لَدَيْهِمْ	اِذْ	يُلْقُوْنَ [1]	اَقْلَامَهُمْ
تمہاری طرف	اور	تم نہ تھے	ان کے پاس	جب	ڈال رہے تھے	اپنی قلمیں

تمہیں بتاتے ہیں اور تم ان کے پاس موجود نہ تھے جب وہ اپنی قلموں سے قرعہ ڈالتے تھے کہ

اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۪ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ

اَيُّهُمْ	يَكْفُلُ	مَرْيَمَ	وَ	مَا كُنْتَ	لَدَيْهِمْ	اِذْ
ان میں کون	کفالت، پرورش کرے گا	مریم (کی)	اور	تم نہیں تھے	ان کے پاس	جب

ان میں کون مریم کی پرورش کرے گا اور تم ان کے پاس نہ تھے جب

يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۴﴾ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ

يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۴﴾	اِذْ	قَالَتِ	الْمَلٰٓئِكَةُ	يٰمَرْيَمُ	اِنَّ	اللّٰهَ	يُبَشِّرُكِ
وہ جھگڑ رہے تھے	جب	کہا	فرشتوں (نے)	اے مریم	بیشک	اللہ	بشارت دیتا ہے تجھے

وہ جھگڑ رہے تھے ○ اور یاد کرو جب فرشتوں نے مریم سے کہا، اے مریم! اللہ تجھے

بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۙ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ

بِكَلِمَةٍ	مِّنْهُ	اسْمُهُ	الْمَسِيْحُ	عِيْسَى	ابْنُ مَرْيَمَ
ایک کلمہ کی	اپنی طرف سے	اس کا نام	مسیح	عیسیٰ	مریم کا بیٹا

اپنی طرف سے ایک خاص کلمے کی بشارت دیتا ہے جس کا نام مسیح، عیسیٰ بن مریم ہوگا۔

وَجِيْهًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۴۵﴾ ۙ وَ

وَجِيْهًا	فِى الدُّنْيَا	وَ	الْاٰخِرَةِ	وَ	مِنَ	الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۴۵﴾	وَ
وجاہت والا، عزت والا	دنیا میں	اور	آخرت	اور	سے	قرب والوں	اور

وہ دنیا و آخرت میں بڑی عزت والا ہوگا اور اللہ کے مقرب بندوں میں سے ہوگا ○ اور

حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت اور ان کے اوصاف

[1] ۔۔۔ چونکہ بہت سے لوگ حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پرورش کے امیدوار تھے، اس لئے آپس میں بحث و مباحثہ کے بعد انہوں نے قرعہ اندازی پر فیصلہ چھوڑ دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ عام معاملات میں قرعہ اندازی سے بھی فیصلہ کیا جاسکتا ہے جیسے تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سفر میں ساتھ لیجانے کیلئے ازواجِ مطہرات کے درمیان قرعہ اندازی فرمایا کرتے تھے۔

وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۴۶﴾

يُكَلِّمُ	النَّاسَ	فِي الْمَهْدِ	وَ	كَهْلًا	وَ	مِنَ	الصّٰلِحِيْنَ ﴿۴۶﴾ [1]
وہ کلام کرے گا	لوگوں (سے)	جھولے میں	اور	پکی عمر (میں)	اور	سے	نیک لوگوں

وہ لوگوں سے جھولے میں اور بڑی عمر میں بات کرے گا اور خاص بندوں میں سے ہوگا ○

بچے کی بشارت ملنے پر حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہِ الٰہی میں عرض

قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّ

قَالَتْ	رَبِّ	اَنّٰى	يَكُوْنُ	لِيْ	وَلَدٌ	وَّ
(مریم نے) عرض کی	اے میرے رب	کیسے	ہوگا	میرے لئے	بچہ	اور (حالانکہ)

(مریم نے) عرض کیا: اے میرے رب! میرے ہاں بچہ کیسے ہوگا؟

لَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ

لَمْ يَمْسَسْنِيْ	بَشَرٌ	قَالَ	كَذٰلِكِ	اللّٰهُ	يَخْلُقُ	مَا	يَشَآءُ
نہیں چھوا مجھے	کسی آدمی (نے)	فرمایا	اسی طرح	اللہ	پیدا کرتا ہے	جو	وہ چاہتا ہے

مجھے تو کسی شخص نے ہاتھ بھی نہیں لگایا۔ اللہ نے فرمایا: اللہ یوں ہی جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے،

اِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۴۷﴾

اِذَا	قَضٰى	اَمْرًا	فَاِنَّمَا	يَقُوْلُ	لَهٗ	كُنْ	فَيَكُوْنُ ﴿۴۷﴾
جب	وہ فیصلہ کرتا ہے	کسی کام (کا)	تو صرف	فرماتا ہے	اس سے	ہو جا	تو وہ ہو جاتا ہے

جب وہ کسی کام کا فیصلہ فرمالیتا ہے تو اسے صرف اتنا فرماتا ہے، "ہو جا" تو وہ کام فوراً ہو جاتا ہے ○

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کتاب و حکمت کی تعلیم

وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ﴿۴۸﴾ ج

وَ	يُعَلِّمُهُ	الْكِتٰبَ	وَ	الْحِكْمَةَ	وَ	التَّوْرٰىةَ	وَ	الْاِنْجِيْلَ ﴿۴۸﴾
اور	(اللہ) سکھائے گا اسے	کتاب	اور	حکمت	اور	تورات	اور	انجیل

اور اللہ اسے کتاب اور حکمت اور توریت اور انجیل سکھائے گا ○

[1] ۔۔۔ مجموعی طور پر سورۂ آل عمران کی آیت نمبر 45 اور 46 میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بہت سی صفات بیان ہوئیں، جیسے کلمۃ اللہ ہونا، مسیح ہونا، حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیٹا ہونا، بغیر باپ کے پیدا ہونا، دنیا و آخرت میں عزت والا ہونا اور بارگاہِ الٰہی عزوجل میں بہت زیادہ قرب و منزلت رکھنے والا ہونا وغیرہ۔ اس سے معلوم ہوا کہ پیغمبروں علیہم الصلوٰۃ والسلام کی نعت خوانی سنتِ الٰہیہ ہے، اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات

وَ رَسُوْلًا اِلٰى بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ﳔ اَنِّیْ قَدْ

قَدْ	اَنِّیْ	بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ [1]	اِلٰى	رَسُوْلًا	وَ
تحقیق، بیشک	بیشک میں	بنی اسرائیل، اولادِ یعقوب	کی طرف	رسول	اور

اور (وہ عیسیٰ) بنی اسرائیل کی طرف رسول ہوگا کہ میں

جِئْتُكُمْ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّیْۤ اَخْلُقُ

اَخْلُقُ	اَنِّیْ	رَبِّكُمْ	مِّنْ	بِاٰیَةٍ	جِئْتُكُمْ
بناتا ہوں	بیشک میں	تمہارے رب	کی طرف سے	نشانی کے ساتھ	آیا ہوں تمہارے پاس

تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس ایک نشانی لایا ہوں، وہ یہ کہ میں تمہارے لئے

لَكُمْ مِّنَ الطِّیْنِ كَهَیْـَٔةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ

فِیْهِ	فَاَنْفُخُ	كَهَیْـَٔةِ الطَّیْرِ	الطِّیْنِ	مِّنَ	لَكُمْ
اس میں	پھر پھونک ماروں گا	پرندے کی صورت جیسی	مٹی	سے	تمہارے لئے

مٹی سے پرندے جیسی ایک شکل بناتا ہوں پھر اس میں پھونک ماروں گا

فَیَكُوْنُ طَیْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَ اُبْرِئُ الْاَكْمَهَ

الْاَكْمَهَ	اُبْرِئُ [2]	وَ	بِاِذْنِ اللّٰهِ	طَیْرًا	فَیَكُوْنُ
پیدائشی اندھے	میں تندرست کردیتا ہوں، شفا دیتا ہوں	اور	اللہ کے حکم سے	پرندہ	تو وہ ہو جاتا ہے

تو وہ اللہ کے حکم سے فوراً پرندہ بن جائے گی اور میں پیدائشی اندھوں کو

وَ الْاَبْرَصَ وَ اُحْیِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَ

وَ	بِاِذْنِ اللّٰهِ	الْمَوْتٰى	اُحْیِ	وَ	الْاَبْرَصَ	وَ
اور	اللہ کے حکم سے	مردے	زندہ کرتا ہوں	اور	برص والے، سفید داغ والے (کو)	اور

اور کوڑھ کے مریضوں کو شفا دیتا ہوں اور میں اللہ کے حکم سے مردوں کو زندہ کرتا ہوں اور

1. معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام صرف بنی اسرائیل کے نبی تھے۔ یہی بات موجودہ بائبل میں بھی موجود ہے۔
2. شفا دینے، مشکلات دور کرنے وغیرہ کے الفاظ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کیلئے استعمال کرنا شرک نہیں لہٰذا یہ کہنا جائز ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مشکل کشا اور دافع البلاء ہیں، یا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے اولاد عطا فرماتے ہیں کیونکہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا کہ میں مردے زندہ کرتا ہوں، میں لاعلاج بیماروں کو اچھا کرتا ہوں، میں غیبی خبریں دیتا ہوں، حالانکہ یہ تمام کام رب تعالیٰ کے ہیں۔

أُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَأْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِيْ

فِيْ	تَدَّخِرُوْنَ	مَا	وَ	تَأْكُلُوْنَ	بِمَا	أُنَبِّئُكُمْ
میں	ذخیرہ کرتے ہو	جو	اور	تم کھاتے ہو	ساتھ جو (اس کی جو)	خبر دیتا ہوں تمہیں

تمہیں غیب کی خبر دیتا ہوں جو تم کھاتے ہو اور جو اپنے گھروں میں

بُيُوْتِكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

كُنْتُمْ	اِنْ	لَّكُمْ	لَاٰيَةً	ذٰلِكَ	فِيْ	اِنَّ	بُيُوْتِكُمْ (1)
تم ہو	اگر	تمہارے لئے	ضرور نشانی (ہے)	اس	میں	بیشک	اپنے گھروں

جمع کرتے ہو، بیشک ان باتوں میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم

مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ

مِنَ	بَيْنَ يَدَيَّ	لِّمَا	مُصَدِّقًا	وَ	مُّؤْمِنِيْنَ ۝
سے	میرے آگے (ہے)	کے لئے جو (اس کی جو)	تصدیق کرنے والا (ہوں)	اور	ایمان والے

ایمان رکھتے ہو ○ اور مجھ سے پہلے جو توریت کتاب ہے اس کی تصدیق کرنے والا

التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ

حُرِّمَ	الَّذِيْ	بَعْضَ	لَكُمْ	لِاُحِلَّ (2)	وَ	التَّوْرٰىةِ
حرام کی گئیں	وہ (چیزیں) جو	بعض	تمہارے لئے	تاکہ میں حلال کردوں	اور	توارت

بن کر آیا ہوں اور اس لئے کہ تمہارے لئے کچھ وہ چیزیں حلال کردوں جو تم پر حرام کی گئی

عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۣ

رَّبِّكُمْ	مِّنْ	بِاٰيَةٍ	جِئْتُكُمْ	وَ	عَلَيْكُمْ
تمہارے رب	کی طرف سے	نشانی کے ساتھ	میں آیا ہوں تمہارے پاس	اور	تمہارے اوپر

تمہیں اور میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی تشریف آوری کے مقاصد

(1)… حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام گھروں میں رکھی ہوئی چیزوں کو بھی جانتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ محبوبانِ خدا غیب کی خبریں جانتے ہیں اور یہ بھی کہ محبوبانِ خدا کیلئے علوم غیبیہ ماننا توحید کے منافی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی عطا کا انکار کرنا توحید کے منافی ہے۔ (2)… اس آیت سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اللہ عزوجل کی طرف سے حلال و حرام قرار دینے کا اختیار رکھتے ہیں کیونکہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا کہ میں تمہارے لئے بعض سابقہ حرام چیزوں کو حلال کرتا ہوں۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوْنِ ﴿۵۰﴾ اِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ وَ رَبُّكُمْ

رَبُّكُمْ	وَ	رَبِّیْ (1)	اللّٰهَ	اِنَّ	اَطِیْعُوْنِ ﴿۵۰﴾	وَ	اللّٰهَ	فَاتَّقُوا
تمہارا رب (ہے)	اور	میرا رب	اللہ	بیشک	اطاعت کرو میری	اور	اللہ (سے)	تو ڈرو

تو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو ○ بیشک اللہ میرا اور تمہارا سب کا رب ہے

فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ﴿۵۱﴾ فَلَمَّاۤ اَحَسَّ عِیْسٰى

عِیْسٰى	اَحَسَّ	فَلَمَّاۤ	مُّسْتَقِیْمٌ ﴿۵۱﴾	صِرَاطٌ	هٰذَا	فَاعْبُدُوْهُ
عیسیٰ (نے)	محسوس کیا، جانا	پھر جب	سیدھا	راستہ	یہ	تو عبادت کرو اس کی

تو اسی کی عبادت کرو۔ یہی سیدھا راستہ ہے ○ پھر جب عیسیٰ نے ان (بنی اسرائیل) سے

مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ

قَالَ	اللّٰهِ	اِلَى	اَنْصَارِیْۤ (2)	مَنْ	قَالَ	الْكُفْرَ	مِنْهُمُ
کہا	اللہ	کی طرف	میرا مددگار (ہوگا)	کون	کہا، فرمایا	کفر	ان سے

کفر پایا تو فرمایا: اللہ کی طرف ہو کر کون میرا مددگار ہوتا ہے؟ مخلص ساتھیوں

الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَ

وَ	بِاللّٰهِ	اٰمَنَّا	اَنْصَارُ اللّٰهِ	نَحْنُ	الْحَوَارِیُّوْنَ
اور	اللہ پر	ہم ایمان لائے	اللہ (کے دین) کے مددگار (ہیں)	ہم	حواریوں (نے)

نے کہا: ”ہم اللہ کے دین کے مددگار ہیں۔ ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں اور

اشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿۵۲﴾ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا

اٰمَنَّا	رَبَّنَاۤ	مُسْلِمُوْنَ ﴿۵۲﴾	بِاَنَّا	اشْهَدْ
ہم ایمان لائے	اے ہمارے رب	اسلام لانے والے (ہیں)	کہ ہم	آپ گواہ ہو جائیں

آپ اس پر گواہ ہو جائیں کہ ہم یقیناً مسلمان ہیں ○ اے ہمارے رب! ہم اس کتاب پر ایمان

(1)۔۔۔ حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا یہ فرمانا اپنی عبدیت یعنی بندہ ہونے کا اقرار اور اپنی ربوبیت یعنی رب ہونے کا انکار ہے اس میں عیسائیوں کا رد ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء و اولیاء کے معجزات یا کرامات ماننا شرک نہیں اور اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ہم نے انہیں رب مان لیا۔ اس سے مسلمانوں کو مشرک کہنے والوں کو عبرت پکڑنی چاہئے۔ (2)۔۔۔ اس سے معلوم ہوا کہ بوقتِ مصیبت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندوں سے مدد مانگنا سنتِ پیغمبر ہے۔

بِمَاۤ اَنْزَلْتَ وَ اتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا

بِمَاۤ	اَنْزَلْتَ	وَ	اتَّبَعْنَا	الرَّسُوْلَ	فَاكْتُبْنَا
ساتھ جو (اس پر جو)	تو نے نازل کیا، اتارا	اور	ہم نے پیروی کی	رسول (کی)	پس تو لکھ دے ہمیں

لائے جو تو نے نازل فرمائی اور ہم نے رسول کی اِتباع کی پس ہمیں

مَعَ الشّٰهِدِیْنَ ۞۵۳ وَ مَكَرُوْا وَ مَكَرَ اللّٰهُ ؕ

مَعَ الشّٰهِدِیْنَ ۞	وَ	مَكَرُوْا	وَ	مَكَرَ (1)	اللّٰهُ
گواہی دینے والوں کے ساتھ	اور	انہوں نے مکر کیا	اور	خفیہ تدبیر فرمائی	اللہ (نے)

گواہی دینے والوں میں سے لکھ دے ۞ اور کافروں نے خفیہ منصوبہ بنایا اور اللہ نے خفیہ تدبیر فرمائی

وَ اللّٰهُ خَیْرُ الْمٰكِرِیْنَ ۞۵۴ اِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسٰۤى

وَ	اللّٰهُ	خَیْرُ الْمٰكِرِیْنَ ۞	اِذْ	قَالَ	اللّٰهُ	یٰعِیْسٰۤى
اور	اللہ	سب سے بہتر خفیہ تدبیر کرنے والا	جب	فرمایا	اللہ (نے)	اے عیسیٰ

اور اللہ سب سے بہتر خفیہ تدبیر فرمانے والا ہے ۞ یاد کرو جب اللہ نے فرمایا: اے عیسیٰ!

اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَ رَافِعُكَ اِلَیَّ وَ

اِنِّیْ	مُتَوَفِّیْكَ (2)	وَ	رَافِعُكَ	اِلَیَّ	وَ
بیشک میں	پوری عمر تک پہنچانے والا ہوں تجھے	اور	اٹھانے والا ہوں تجھے	اپنی طرف	اور

میں تمہیں پوری عمر تک پہنچاؤں گا اور تجھے اپنی طرف اٹھالوں گا اور

مُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ جَاعِلُ

مُطَهِّرُكَ	مِنَ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	وَ	جَاعِلُ
خوب پاک کرنے والا ہوں تجھے	سے	ان لوگوں سے جو (جنہوں نے)	کفر کیا	اور	بنانے والا ہوں

تجھے کافروں سے نجات عطا کروں گا اور تیری

کافروں کا مکر اور اللہ تعالیٰ کی خفیہ تدبیر

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چار اعزاز

(1) ــــ اردو زبان میں لفظ "مکر" فریب کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے اس لئے ہرگز شانِ الٰہی میں نہ کہا جائے گا اور اب عربی میں بھی دھوکے کے معنی میں معروف ہے اس لئے عربی میں بھی جواز کے کسی واضح قرینے کے بغیر شانِ الٰہی میں نہ بولا جائے۔ آیت میں جہاں کہیں مذکور ہوا ہے وہاں وہ خفیہ تدبیر کے معنی میں ہے۔

(2) ــــ آیت کے ان الفاظ کو بنیاد بنا کر حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کا دعویٰ کرنا سراسر غلط ہے کیونکہ تَوَفِّی کا حقیقی معنی ہے "پورا کرنا" اور مجازی طور پر موت کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے اور جب تک کوئی واضح قرینہ موجود نہ ہو اس وقت تک لفظ کا حقیقی معنی چھوڑ کر مجازی معنی مراد نہیں لیا جا سکتا۔

الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا

الَّذِیْنَ	اتَّبَعُوْكَ (1)	فَوْقَ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْۤا
ان لوگوں کو جو (جنہوں نے)	پیروی کی تمہاری	اوپر (غالب)	ان لوگوں کے جو (جنہوں نے)	کفر کیا

پیروی کرنے والوں کو قیامت تک تیرے منکروں پر

اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ

اِلٰى	یَوْمِ الْقِیٰمَةِ	ثُمَّ	اِلَیَّ	مَرْجِعُكُمْ	فَاَحْكُمُ
تک	قیامت کے دن	پھر	میری طرف (ہوگا)	پلٹنا تمہارا	تو میں فیصلہ کردوں گا

غلبہ دوں گا پھر تم سب میری طرف پلٹ کر آؤ گے تو جن باتوں میں

بَیْنَكُمْ فِیْمَا كُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۵۵﴾ فَاَمَّا

بَیْنَكُمْ	فِیْمَا	كُنْتُمْ	فِیْهِ	تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۵۵﴾	فَاَمَّا
تمہارے درمیان	(اس) میں جو	تم تھے	اس میں	اختلاف کرتے	پس بہر حال

تم جھگڑتے تھے ان باتوں کا میں تمہارے درمیان فیصلہ کردوں گا ○ پس

الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِیْدًا فِی الدُّنْیَا

الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	فَاُعَذِّبُهُمْ	عَذَابًا	شَدِیْدًا	فِی الدُّنْیَا
وہ لوگ جو (جنہوں نے)	کفر کیا	تو میں عذاب دوں گا انہیں	عذاب	سخت	دنیا میں

جو لوگ کافر ہیں تو میں انہیں دنیا و آخرت میں سخت عذاب

وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ﴿۵۶﴾ وَاَمَّا

وَ	الْاٰخِرَةِ	وَ	مَا	لَهُمْ	مِّنْ	نّٰصِرِیْنَ ﴿۵۶﴾	وَ	اَمَّا
اور	آخرت	اور	نہیں (ہوگا)	ان کے لیے	سے	مددگاروں	اور	بہر حال

دوں گا اور ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا ○ اور

کافروں کی دنیا اور آخرت میں سزا

اہل ایمان کا اجر و ثواب

(1)... حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ماننے والوں سے مراد ہے "ان کو صحیح طور پر ماننے والے" اور صحیح ماننے والے یقیناً صرف مسلمان ہیں کیونکہ یہودی تو ویسے ہی حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دشمن ہیں اور عیسائی انہیں خدا مانتے ہیں تو یہ "ماننا" تو بدترین قسم کا "نہ ماننا" ہے کہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام فرمائیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی کو معبود نہ مانو اور یہ کہیں، نہیں، ہم تو آپ کو بھی معبود مانیں گے۔

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَیُوَفِّیْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ

اُجُوْرَهُمْ	فَیُوَفِّیْهِمْ	الصّٰلِحٰتِ	عَمِلُوْا	وَ	اٰمَنُوْا	الَّذِیْنَ
ان کے اجر	تو وہ پورا دے گا انہیں	نیک، اچھے	عمل کیے	اور	ایمان لائے	وہ لوگ جو

جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے تو اللہ انہیں ان کا پورا پورا اجر عطا فرمائے گا

وَ اللّٰهُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ۝۵۷ ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَیْكَ

عَلَیْكَ	نَتْلُوْهُ	ذٰلِكَ	الظّٰلِمِیْنَ ۝۵۷	لَا یُحِبُّ	اللّٰهُ	وَ
تمہارے اوپر	ہم پڑھتے ہیں اسے	یہ	ظلم کرنے والوں (کو)	پسند نہیں فرماتا	اللہ	اور

اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا ۝ یہ جو ہم تمہارے سامنے پڑھتے ہیں

مِنَ الْاٰیٰتِ وَ الذِّكْرِ الْحَكِیْمِ ۝۵۸ اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ

عِنْدَ اللّٰهِ	مَثَلَ عِیْسٰى	اِنَّ	الْحَكِیْمِ ۝۵۸	الذِّكْرِ	وَ	الْاٰیٰتِ	مِنَ
اللہ کے نزدیک	عیسیٰ کی مثال	بیشک	حکمت والی	نصیحت	اور	آیات	سے

کچھ نشانیاں ہیں اور حکمت والی نصیحت ہے ۝ بیشک عیسیٰ کی مثال اللہ کے نزدیک

كَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ

كُنْ	لَهٗ	قَالَ	ثُمَّ	تُرَابٍ[1]	مِنْ	خَلَقَهٗ	كَمَثَلِ اٰدَمَ
ہو جا	اس سے	فرمایا	پھر	مٹی	سے	(اللہ نے) بنایا اسے	(ہے) آدم کی مثال جیسی

آدم کی طرح ہے جسے اللہ نے مٹی سے بنایا پھر اسے فرمایا: ”ہو جا“

فَیَكُوْنُ ۝۵۹ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِیْنَ ۝۶۰

الْمُمْتَرِیْنَ ۝۶۰	مِّنَ	فَلَا تَكُنْ[2]	رَّبِّكَ	مِنْ	اَلْحَقُّ	فَیَكُوْنُ ۝۵۹
شک کرنے والوں	سے	تو تم نہ ہونا	تمہارے رب	کی طرف سے	حق	تو وہ ہو گیا

تو وہ فوراً ہو گیا ۝ اے سننے والے! حق تیرے رب کی طرف سے ہے پس تم شک کرنے والوں میں سے نہ ہونا ۝

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام باپ کے بغیر پیدا ہوئے

قرآن میں شک نہ کرنے کا حکم

1 — یعنی جیسے حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بغیر نطفہ کے ہیں، ایسے ہی حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، تو جب حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام خدا یا خدا کے بیٹے نہ ہوئے تو حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام خدا یا خدا کے بیٹے کیسے ہو سکتے ہیں؟ اس سے بھی معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔

2 — یہاں خطاب نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے نہیں بلکہ اس آیت کو سننے والے ہر مخاطب سے ہے یا یہاں بھی بظاہر خطاب نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ہے لیکن مراد آپ کی امت ہے کیونکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس میں شک نہیں کر سکتے۔

فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ

فَمَنْ	حَآجَّكَ	فِيْهِ	مِنْۢ	بَعْدِ	مَا	جَآءَكَ
پھر جو	جھگڑے تم سے	اس (عیسیٰ کے بارے) میں	سے	(اس کے) بعد	جو	آیا تمہارے پاس

پھر اے حبیب! تمہارے پاس علم آجانے کے بعد جو تم سے عیسیٰ کے بارے میں

مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَ اَبْنَآءَكُمْ

مِنَ	الْعِلْمِ	فَقُلْ	تَعَالَوْا	نَدْعُ	اَبْنَآءَنَا	وَ	اَبْنَآءَكُمْ
سے	علم	تو تم کہو	آؤ	ہم بلاتے ہیں	اپنے بیٹوں	اور	تمہارے بیٹوں (کو)

جھگڑا کریں تو تم ان سے فرمادو: آؤ ہم اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو

وَ نِسَآءَنَا وَ نِسَآءَكُمْ وَ اَنْفُسَنَا وَ اَنْفُسَكُمْ ۫ ثُمَّ

وَ	نِسَآءَنَا	وَ	نِسَآءَكُمْ	وَ	اَنْفُسَنَا	وَ	اَنْفُسَكُمْ	ثُمَّ
اور	اپنی عورتوں	اور	تمہاری عورتوں (کو)	اور	اپنی جانوں	اور	تمہاری جانوں (کو)	پھر

اور اپنی عورتوں کو اور تمہاری عورتوں کو اور اپنی جانوں کو اور تمہاری جانوں کو (مقابلے میں) بلالیتے ہیں پھر

نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ﴿٦١﴾ اِنَّ

نَبْتَهِلْ [1]	فَنَجْعَلْ	لَّعْنَتَ اللّٰهِ	عَلَى	الْكٰذِبِيْنَ ﴿٦١﴾	اِنَّ
ہم مباہلہ کرتے ہیں	تو کرتے ہیں، ڈالتے ہیں	اللہ کی لعنت	پر	جھوٹ بولنے والوں	بیشک

مباہلہ کرتے ہیں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ڈالتے ہیں ○ بیشک

هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَ مَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ؕ

هٰذَا	لَهُوَ	الْقَصَصُ	الْحَقُّ	وَ	مَا	مِنْ	اِلٰهٍ	اِلَّا	اللّٰهُ
یہ	ضرور وہ	خبریں	حق، سچی	اور	نہیں	سے	کوئی معبود	مگر	اللہ

یہی سچا بیان ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

[1] ۔۔۔ مباہلہ کا عمومی مفہوم یہ ہے کہ دو مد مقابل افراد آپس میں یوں دعا کریں کہ اگر تم حق پر اور میں باطل پر ہوں تو اللہ تعالیٰ مجھے ہلاک کرے اور اگر میں حق پر اور تم باطل پر ہو تو اللہ تعالیٰ تجھے ہلاک کرے۔ پھر یہی بات دوسرا فریق بھی کہے۔ یاد رہے کہ مباہلہ دین کے قطعی مسائل میں ہونا چاہیے نہ کہ غیر قطعی مسائل میں لہٰذا اسلام کی حقانیت پر تو مباہلہ ہو سکتا ہے۔ حنفی شافعی اختلافی مسائل میں نہیں۔

وَ اِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۶۲﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا

وَ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَهُوَ	الْعَزِیْزُ	الْحَكِیْمُ ﴿۶۲﴾	فَاِنْ	تَوَلَّوْا
اور	بیشک	اللہ	ضرور وہ	عزت والا، غلبے والا	حکمت والا	پھر اگر	وہ منہ پھیریں

اور بیشک اللہ ہی غالب ہے حکمت والا ہے ○ پھر اگر وہ منہ پھیریں

فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌۢ بِالْمُفْسِدِیْنَ ﴿۶۳﴾ ع قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ

فَاِنَّ	اللّٰهَ	عَلِیْمٌۢ	بِالْمُفْسِدِیْنَ ﴿۶۳﴾	قُلْ	یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ
تو بیشک	اللہ	جاننے والا (ہے)	فساد کرنے والوں کو	تم کہو	اے اہلِ کتاب

تو اللہ فساد کرنے والوں کو جانتا ہے ○ اے حبیب! تم فرمادو، اے اہلِ کتاب!

اہلِ کتاب کو کلمۂ اسلام کی طرف آنے کی دعوت

تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَیْنَنَا وَ بَیْنَكُمْ

تَعَالَوْا[1]	اِلٰى	كَلِمَةٍ	سَوَآءٍ	بَیْنَنَا	وَ	بَیْنَكُمْ
تم آؤ	کی طرف	ایک کلمہ	برابر (ہے)	ہمارے درمیان	اور	تمہارے درمیان

ایسے کلمہ کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے

اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَ لَا نُشْرِكَ بِهٖ

اَلَّا نَعْبُدَ	اِلَّا	اللّٰهَ	وَ	لَا نُشْرِكَ	بِهٖ
کہ ہم عبادت نہیں کریں گے	مگر	اللہ (کی)	اور	ہم شریک نہیں کریں گے	اس کے ساتھ

وہ یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ

شَیْـًٔا وَّ لَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِؕ

شَیْـًٔا	وَّ	لَا یَتَّخِذَ	بَعْضُنَا	بَعْضًا	اَرْبَابًا	مِّنْ	دُوْنِ اللّٰهِ
کسی چیز (کو)	اور	نہیں بنائے گا	ہمارا بعض	بعض (کو)	رب	سے	اللہ کے سوا

ٹھہرائیں اور ہم میں کوئی ایک اللہ کے سوا کسی دوسرے کو رب نہ بنائے

[1] ۔۔۔اس آیت میں اختلاف ختم کرنے کا ایک عمدہ طریقہ بیان کیا ہے کہ جو مشترک اور متفقہ چیزیں ہیں انہیں طے کرلیا جائے تاکہ اختلافی امور ممتاز ہوجائیں اور ان کی تعداد کم ہوجائے اور بحث صرف انہی پر منحصر رہے۔ ورنہ ہوتا یہ ہے کہ جب بحث کی جاتی ہے تو کبھی اختلافی موضوع زیرِ بحث آتا ہے اور کبھی اتفاقی پر بحث شروع ہوجاتی ہے۔

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا

فَاِنْ	تَوَلَّوْا	فَقُوْلُوا	اشْهَدُوْا	بِاَنَّا
پھر اگر	وہ منہ پھیریں	تو کہہ دو (اے مسلمانو)	تم گواہ ہو جاؤ	ساتھ (اس پر) کہ ہم

پھر (بھی) اگر وہ منہ پھیریں تو اے مسلمانو! تم کہہ دو: "تم گواہ رہو کہ ہم

مُسْلِمُوْنَ ﴿۶۴﴾ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْۤ اِبْرٰهِيْمَ

مُسْلِمُوْنَ ﴿۶۴﴾	يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ	لِمَ	تُحَآجُّوْنَ	فِيْۤ	اِبْرٰهِيْمَ
مسلمان (ہیں)	اے اہل کتاب	کیوں	تم جھگڑتے ہو	(کے بارے) میں	ابراہیم

سچے مسلمان ہیں"○ اے اہلِ کتاب! تم ابراہیم کے بارے میں کیوں جھگڑتے ہو؟

وَمَاۤ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْۢ

وَ	مَاۤ	اُنْزِلَتِ	التَّوْرٰىةُ	وَ	الْاِنْجِيْلُ	اِلَّا	مِنْۢ
اور (حالانکہ)	نہیں	نازل کی گئی، اتاری گئی	تورات	اور	انجیل	مگر	سے

حالانکہ توریت اور انجیل تو اتری ہی

بَعْدِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۵﴾ هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا

بَعْدِهٖ	اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۵﴾ (1)	هٰۤاَنْتُمْ	هٰۤؤُلَآءِ	حَاجَجْتُمْ	فِيْمَا
اس کے بعد	کیا تو تمہیں عقل نہیں	خبردار تم	وہ لوگ (ہو جو)	جھگڑے	(اس) میں جو

ان کے بعد ہے۔ تو کیا تمہیں عقل نہیں؟○ سن لو: تم وہی لوگ ہو جو

لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ

لَكُمْ	بِهٖ	عِلْمٌ	فَلِمَ	تُحَآجُّوْنَ	فِيْمَا	لَيْسَ
تمہارے لئے (تمہیں)	اس کا	علم (ہے)	تو کیوں	جھگڑتے ہو	(اس) میں جو	نہیں ہے

پہلے اس معاملے میں جھگڑتے تھے جس کا تمہیں علم تھا تو (اب) اس میں کیوں جھگڑتے ہو جس کا

(1)۔۔۔ معلوم ہوا کہ بزرگوں سے لوگوں کے الزام دور کرنا سنتِ الٰہیہ ہے، ان کی عظمت کی حمایت کرنا محبوب چیز ہے۔ نیز اس آیت سے علم تاریخ کی اہمیت بھی واضح ہوتی ہے کہ یہاں تاریخ پر ہی حقیقت کا مدار ہے۔ فی زمانہ علم تاریخ کی ویسے بھی بہت ضرورت ہے کیونکہ ہمارے زمانے کے بہت سے گمراہ لوگ تاریخ کو مسخ کر کے ہی لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ البتہ اپنے طور پر ہر ایک کو تاریخ نہیں پڑھنی چاہئے کیونکہ موجودہ تاریخ میں بہت سی گمراہ کن باتیں شامل ہیں۔ بے علم آدمی پڑھے گا تو بہک جائے گا۔ کسی مستند عالم کی رہنمائی میں تاریخ پڑھنی چاہئے۔

لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (٦٦)

لَكُمْ	بِهٖ	عِلْمٌ	وَ	اللّٰهُ	يَعْلَمُ	وَ	اَنْتُمْ	لَا تَعْلَمُوْنَ (٦٦)
تمہارے لئے (تمہیں)	اس کا	علم	اور	اللہ	جانتا ہے	اور	تم	نہیں جانتے

تمہیں علم ہی نہیں؟ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ○

مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّ لَا نَصْرَانِيًّا وَّ لٰكِنْ كَانَ

مَا كَانَ	اِبْرٰهِيْمُ	يَهُوْدِيًّا	وَّ	لَا	نَصْرَانِيًّا	وَّ	لٰكِنْ	كَانَ
نہ تھے	ابراہیم	یہودی	اور	نہ	عیسائی	اور	لیکن	وہ تھے

ابراہیم نہ یہودی تھے اور نہ عیسائی بلکہ وہ

حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ؕ وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ (٦٧)

حَنِيْفًا	مُّسْلِمًا	وَ	مَا كَانَ	مِنَ	الْمُشْرِكِيْنَ (٦٧)
حق کی طرف مائل، ہر باطل سے جدا	مسلمان	اور	نہیں تھے	سے	شرک کرنے والوں

ہر باطل سے جدا رہنے والے مسلمان تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے ○

حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہر باطل سے جدا مسلمان تھے

اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ

اِنَّ	اَوْلَى النَّاسِ (1)	بِاِبْرٰهِيْمَ	لَلَّذِيْنَ
بیشک	سب لوگوں میں زیادہ قریب	ابراہیم کے	ضرور وہ لوگ ہیں جو (جنہوں نے)

بیشک سب لوگوں سے زیادہ ابراہیم کے حق دار وہ ہیں جو

اتَّبَعُوْهُ وَ هٰذَا النَّبِيُّ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ وَ اللّٰهُ

اتَّبَعُوْهُ	وَ	هٰذَا	النَّبِيُّ	وَ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	اللّٰهُ
پیروی کی تھی اس کی	اور	یہ	نبی	اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	اللہ

ان کی اتباع کرنے والے ہیں اور یہ نبی اور ایمان والے اور اللہ

حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے زیادہ حق دار کون

(1)۔۔۔اس آیت سے 3 مسئلے معلوم ہوئے: (1) نبی سے قرب ان کی اطاعت سے حاصل ہوتا ہے نہ کہ بغیر ایمان کے محض ان کی اولاد ہونے سے۔ (2) مسلمان ہی سچے ابراہیمی ہیں چنانچہ اسی لئے تمام ابراہیمی سنتیں اسلام میں موجود ہیں جیسے: حج، قربانی، ختنہ، داڑھی وغیرہ۔ (3) بزرگوں کی نسبت اللہ تعالیٰ کی اعلیٰ نعمت ہے جیسے یہاں آیت میں حقانیت کی علامت حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے سچی نسبت و تعلق کو بیان فرمایا ہے۔

وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۸﴾ وَدَّتْ طَّآىِٕفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ

وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۸﴾	وَدَّتْ	طَّآىِٕفَةٌ	مِّنْ	اَهْلِ الْكِتٰبِ	لَوْ
ایمان والوں کا والی، مددگار (ہے)	چاہتا ہے	ایک گروہ	سے	اہلِ کتاب	اگر، کاش

ایمان والوں کا مددگار ہے ○ کتابیوں کا ایک گروہ دل سے چاہتا ہے کہ کسی طرح

يُضِلُّوْنَكُمْ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۶۹﴾

يُضِلُّوْنَكُمْ (۱)	وَ	مَا يُضِلُّوْنَ	اِلَّاۤ	اَنْفُسَهُمْ	وَ	مَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۶۹﴾
وہ گمراہ کردیں تمہیں	اور	وہ گمراہ نہیں کر رہے	مگر	اپنی جانوں (کو)	اور	وہ شعور نہیں رکھتے

تمہیں گمراہ کردیں اور وہ صرف خود کو گمراہ کررہے ہیں اور انہیں شعور نہیں ○

يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ

يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ	لِمَ	تَكْفُرُوْنَ	بِاٰيٰتِ اللّٰهِ	وَ	اَنْتُمْ
اے اہلِ کتاب	کیوں	کفر کرتے ہو	اللہ کی آیتوں کے ساتھ	اور (حالانکہ)	تم

اے کتابیو! اللہ کی آیتوں کے ساتھ کیوں کفر کرتے ہو حالانکہ تم

تَشْهَدُوْنَ ﴿۷۰﴾ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَ

تَشْهَدُوْنَ ﴿۷۰﴾	يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ	لِمَ	تَلْبِسُوْنَ	الْحَقَّ	بِالْبَاطِلِ	وَ
گواہی دیتے ہو	اے اہلِ کتاب	کیوں	ملاتے ہو	حق (کو)	باطل کے ساتھ	اور

خود گواہ ہو ○ اے کتابیو! حق کو باطل کے ساتھ کیوں ملاتے ہو اور

تَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۱﴾ ۧ وَقَالَتْ

تَكْتُمُوْنَ	الْحَقَّ	وَ	اَنْتُمْ	تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۱﴾	وَ	قَالَتْ
(کیوں) چھپاتے ہو	حق	اور (حالانکہ)	تم	جانتے ہو	اور	کہا

حق کیوں چھپاتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو ○ اور کتابیوں کے

(۱)۔۔۔ یاد رہے کہ کفار کے گروہ مسلمانوں کو اپنے دین میں داخل کرنے کیلئے کوششیں ہمیشہ کرتے رہیں گے۔ چنانچہ وقتاً فوقتاً کفر و ارتداد کی تحریکیں چلتی رہتی ہیں اور اب تو فلموں، ڈراموں، مزاحیہ پروگراموں اور خصوصاً گانوں نے تو تباہی مچا رکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے۔

طَّآىِٕفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِیْٓ اُنْزِلَ عَلَى

طَّآىِٕفَةٌ	مِّنْ	اَهْلِ الْكِتٰبِ	اٰمِنُوْا	بِالَّذِیْٓ	اُنْزِلَ	عَلَى
ایک گروہ (نے)	سے	اہل کتاب	ایمان لاؤ	(اس) پر جو	نازل کیا گیا	اوپر

ایک گروہ نے کہا: جو ایمان والوں پر نازل ہوا ہے

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا

الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَجْهَ النَّهَارِ	وَ	اكْفُرُوْٓا
ان لوگوں کے جو	ایمان لائے	دن کے شروع (صبح ایمان لاؤ)	اور	انکار کر دو

صبح کو اس پر ایمان لاؤ اور شام کو انکار کر دو۔

اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا

اٰخِرَهٗ	لَعَلَّهُمْ	یَرْجِعُوْنَ ﴿۷۲﴾ [1]	وَ	لَا تُؤْمِنُوْٓا	اِلَّا
اس کے آخر (شام میں)	تاکہ وہ	لوٹ آئیں، پھر جائیں	اور	ایمان نہ لاؤ (یقین نہ کرو)	مگر

ہو سکتا ہے (کہ اس طرح مسلمان بھی اسلام سے) پھر جائیں ○ اور (مزید آپس میں کہا کہ) صرف اسی کا یقین کرو

لِمَنْ تَبِعَ دِیْنَكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ ۙ

لِمَنْ	تَبِعَ	دِیْنَكُمْ	قُلْ	اِنَّ	الْهُدٰى	هُدَى اللّٰهِ
(اسی) کا جو	پیروی کرے	تمہارے دین (کی)	تم کہو	بیشک	ہدایت	اللہ کی ہدایت (ہی ہے)

جو تمہارے دین کی پیروی کرنے والا ہو۔ اے حبیب! تم فرما دو کہ ہدایت تو صرف اللہ ہی کی ہدایت ہے۔

اَنْ یُّؤْتٰۤى اَحَدٌ مِّثْلَ مَاۤ اُوْتِیْتُمْ اَوْ

اَنْ یُّؤْتٰۤى	اَحَدٌ	مِّثْلَ	مَاۤ	اُوْتِیْتُمْ	اَوْ
(اس بات کا یقین نہ کرو) کہ دیا گیا ہو گا	کسی ایک (کو)	(ان فضائل کی) مثل	جو	تم دیئے گئے	یا

(اور یہ سازشی آپس میں کہتے ہیں کہ اس کا بھی یقین نہ کرو) کہ کسی اور کو بھی ویسا مل سکتا ہے جو تمہیں دیا گیا

[1] اس بات سے باخبر رہنا چاہئے کہ کافروں کی طرف سے سازشوں کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔ آج بھی ایسی سازشیں گھڑی جاتی ہیں کہ جھوٹی فلموں، جھوٹی رپورٹوں اور جھوٹی تصویروں کے ذریعے لوگوں کو اسلام سے متنفر کیا جاتا ہے۔ اس وقت کفار میڈیا کو اس مقصد کیلئے بطورِ خاص استعمال کر رہے ہیں۔

نبوت محض فضلِ الٰہی ہے

يُحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ

يُحَآجُّوْكُمْ	عِنْدَ رَبِّكُمْ	قُلْ	اِنَّ	الْفَضْلَ
وہ (مسلمان) غالب آجائیں گے تم پر	تمہارے رب کے پاس	تم کہو	بیشک	فضل

کوئی تمہارے رب کے پاس تمہارے اوپر غالب آسکتا ہے۔ اے حبیب! تم فرمادو کہ فضل تو

بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ

بِيَدِ(1) اللّٰهِ	يُؤْتِيْهِ(2)	مَنْ	يَّشَآءُ	وَ	اللّٰهُ
اللہ کے ہاتھ میں	وہ دیتا ہے اس کو	جسے	وہ چاہتا ہے	اور	اللہ

یقینا اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا فرمادیتا ہے اور اللہ

وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۷۳﴾ يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ

وَاسِعٌ	عَلِيْمٌ ﴿۷۳﴾	يَّخْتَصُّ(3)	بِرَحْمَتِهٖ	مَنْ	يَّشَآءُ	وَ
وسعت والا	علم والا	خاص کرلیتا ہے	اپنی رحمت کے ساتھ	جسے	وہ چاہتا ہے	اور

وسعت والا، علم والا ہے ○ وہ اپنی رحمت کے ساتھ جسے چاہتا ہے خاص فرمالیتا ہے اور

اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۷۴﴾ وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ

اللّٰهُ	ذُو الْفَضْلِ	الْعَظِيْمِ ﴿۷۴﴾	وَ	مِنْ	اَهْلِ الْكِتٰبِ	مَنْ
اللہ	فضل والا	عظیم، بڑے	اور	سے	اہلِ کتاب	(کوئی وہ ہے) جو

اللہ بڑے فضل والا ہے ○ اور اہلِ کتاب میں کوئی تو وہ ہے

امانت کی ادائیگی میں اہلِ کتاب کے دو گروہ

اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖۤ اِلَيْكَ ۚ

اِنْ	تَاْمَنْهُ	بِقِنْطَارٍ	يُّؤَدِّهٖۤ	اِلَيْكَ
اگر	تم امانت رکھ دو اس کے پاس	ایک ڈھیر کے ساتھ	وہ ادا کردے گا اسے	تمہاری طرف (تجھے)

کہ اگر تم اس کے پاس ایک ڈھیر بھی امانت رکھ دو تو وہ تمہیں (پورا پورا) ادا کردے گا

(1)... لفظ "ید" کا لفظی ترجمہ "ہاتھ" ہے اور یہاں اس سے قبضہ اور قدرت مراد ہے۔ (2)... اس آیت سے معلوم ہوا کہ نبوت اعمال سے نہیں ملتی، یہ محض اللہ عزوجل کا فضل ہے۔ (3)... اللہ تعالیٰ نبوت و رسالت کے ساتھ جسے چاہے خاص فرمالیتا ہے اور نبوت جس کسی کو ملی ہے اللہ عزوجل کے فضل سے ملی ہے اس میں ذاتی محنت کا دخل نہیں۔ ہاں اب اللہ تعالیٰ نے چونکہ نبوت کا دروازہ بند کردیا تو اب کسی کو نبوت نہ ملے گی۔

وَ مِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِیْنَارٍ

وَ	مِنْهُمْ	مَّنْ	اِنْ	تَاْمَنْهُ	بِدِیْنَارٍ
اور	ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	اگر	تم امانت رکھو اس کے پاس	ایک دینار کے ساتھ

اور انہی میں سے کوئی وہ ہے کہ اگر تم اس کے پاس ایک دینار بھی امانت رکھو دو

لَّا یُؤَدِّهٖۤ اِلَیْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَیْهِ

لَّا یُؤَدِّهٖۤ	اِلَیْكَ	اِلَّا	مَا	دُمْتَ	عَلَیْهِ
وہ ادا نہیں کرے گا اسے	تمہاری طرف (تجھے)	مگر	جب تک	تم رہو	اس کے (سر) پر

تو جب تک تم اس کے سر پر کھڑے نہیں رہو گے وہ تمہیں ادا نہیں کرے گا۔

قَآىِٕمًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَیْسَ عَلَیْنَا فِی

قَآىِٕمًا	ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ	قَالُوْا	لَیْسَ	عَلَیْنَا	فِی
کھڑے	یہ (بددیانتی)	(اس) وجہ سے ہے کہ وہ	انہوں نے کہا	نہیں ہے	ہمارے اوپر	میں

(ان کی) یہ بددیانتی اس وجہ سے ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ

الْاُمِّیّٖنَ سَبِیْلٌ ۚ وَ یَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ

الْاُمِّیّٖنَ	سَبِیْلٌ	وَ	یَقُوْلُوْنَ	عَلَى	اللّٰهِ	الْكَذِبَ[1]
ان پڑھوں (کے معاملے)	کوئی راہ (کوئی مؤاخذہ)	اور	وہ کہتے ہیں	پر	اللہ	جھوٹ

اَن پڑھوں کے معاملے میں ہم سے کوئی پوچھ گچھ نہیں ہو گی اور یہ اللہ پر جان بوجھ کر

وَ هُمْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾ بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَ

وَ	هُمْ	یَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾	بَلٰى	مَنْ	اَوْفٰى	بِعَهْدِهٖ	وَ
اور (حالانکہ)	وہ	جانتے ہیں	کیوں نہیں	جو	پورا کرے	اپنے عہد، وعدے کو	اور

جھوٹ باندھتے ہیں ○ کیوں نہیں، جو اپنا وعدہ پورا کرے اور

متقی لوگ اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں

[1]۔۔۔ اس سے معلوم ہوا کہ دھوکے اور ظلم کے طور پر کسی کا مال دبا لینا حرام ہے اگرچہ وہ کسی دوسرے مذہب کا ہو۔ رسول اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہجرت کی رات حضرت علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو ان لوگوں کی امانتوں کی ادائیگی کی ذمہ داری دے کر گئے جو حضور پرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قتل کا ارادہ کر رہے تھے۔ اے کاش کہ ہمارے مسلمان بھائی غور فرمائیں کہ وہ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنت پر عمل کر رہے ہیں یا غیروں کے طریقے پر؟ اس وقت عمومی طور پر مسلمان دنیا میں نیک نام نہیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے عہد سے پھر جانے والوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں

اتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٧٦﴾ اِنَّ

اِنَّ	الْمُتَّقِيْنَ ﴿٧٦﴾	يُحِبُّ	اللّٰهَ	فَاِنَّ	اتَّقٰى
بیشک	پرہیزگاروں (سے)	محبت فرماتا ہے	اللہ	تو بیشک	ڈرے، پرہیزگاری اختیار کرے

پرہیزگاری اختیار کرے تو بیشک اللہ پرہیزگاروں سے محبت فرماتا ہے ○ بیشک

الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ اَيْمَانِهِمْ

اَيْمَانِهِمْ	وَ	بِعَهْدِ اللّٰهِ	يَشْتَرُوْنَ [1]	الَّذِيْنَ
اپنی قسموں (کے بدلے)	اور	اللہ کے عہد، وعدے کے بدلے	خریدتے ہیں، لیتے ہیں	وہ لوگ جو

وہ لوگ جو اللہ کے وعدے اور اپنی قسموں کے بدلے

ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَ

وَ	فِي الْاٰخِرَةِ	لَهُمْ	خَلَاقَ	لَا	اُولٰٓئِكَ	قَلِيْلًا	ثَمَنًا
اور	آخرت میں	ان کے لئے	کوئی حصہ	نہیں	یہ لوگ	تھوڑی	قیمت

تھوڑی سی قیمت لیتے ہیں، ان لوگوں کے لئے آخرت میں کچھ حصہ نہیں اور

لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَ لَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	اِلَيْهِمْ	لَا يَنْظُرُ	وَ	اللّٰهُ	لَا يُكَلِّمُهُمُ
قیامت کے دن	ان کی طرف	نظر نہیں کرے گا	اور	اللہ	کلام نہیں فرمائے گا ان سے

اللہ قیامت کے دن نہ تو ان سے کلام فرمائے گا اور نہ ان کی طرف نظر کرے گا

وَ لَا يُزَكِّيْهِمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٧٧﴾ وَ اِنَّ

اِنَّ	وَ	اَلِيْمٌ ﴿٧٧﴾	عَذَابٌ	لَهُمْ	وَ	لَا يُزَكِّيْهِمْ	وَ
بیشک	اور	دردناک	عذاب	ان کے لئے	اور	پاک نہیں کرے گا انہیں	اور

اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ○ اور یقیناً

[1] ... یہودیوں سے اللہ تعالیٰ نے عہد لیا تھا کہ وہ نبی آخر الزمان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لائیں گے لیکن ان کے علماء اور سرداروں نے اپنے مفادات کی خاطر توریت میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فضائل کی آیتوں کو بدل دیا اور لوگوں سے چھپا کر رکھا اور اپنی تحریفات پر جھوٹی قسم کھائی کہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہے۔ دنیوی مال کی خاطر عہدِ الٰہی سے پھرنے اور قسموں کو توڑنے پر اس آیت میں شدید وعیدیں بیان کی گئی ہیں۔

مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ

مِنْهُمْ	لَفَرِيْقًا	يَلْوٗنَ	اَلْسِنَتَهُمْ	بِالْكِتٰبِ	لِتَحْسَبُوْهُ (1)
ان میں سے	ضرور ایک گروہ	مروڑتے ہیں	اپنی زبانیں	کتاب کے ساتھ	تاکہ تم سمجھو اسے

ان اہلِ کتاب میں سے کچھ وہ ہیں جو زبان کو مروڑ کر کتاب پڑھتے ہیں تاکہ تم سمجھو

مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَ

مِنَ الْكِتٰبِ	وَ	مَا	هُوَ	مِنَ الْكِتٰبِ	وَ
کتاب سے (کتاب کا حصہ)	اور (حالانکہ)	نہیں	وہ	کتاب سے (کتاب کا حصہ)	اور

کہ یہ بھی کتاب کا حصہ ہے حالانکہ وہ کتاب کا حصہ نہیں ہے اور

يَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ

يَقُوْلُوْنَ	هُوَ	مِنْ	عِنْدِ اللّٰهِ	وَ	مَا	هُوَ	مِنْ	عِنْدِ اللّٰهِ
کہتے ہیں	وہ	سے	اللہ کے پاس	اور (حالانکہ)	نہیں	وہ	سے	اللہ کے پاس

یہ لوگ کہتے ہیں: یہ اللہ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ ہرگز اللہ کی طرف سے نہیں ہے

وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝٧٨

وَ	يَقُوْلُوْنَ	عَلَى	اللّٰهِ	الْكَذِبَ	وَ	هُمْ	يَعْلَمُوْنَ ۝٧٨
اور	کہتے ہیں	پر	اللہ	جھوٹ	اور (حالانکہ)	وہ	جانتے ہیں

اور یہ لوگ جان بوجھ کر اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں ○

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ

مَا كَانَ	لِبَشَرٍ	اَنْ يُّؤْتِيَهُ	اللّٰهُ	الْكِتٰبَ	وَ	الْحُكْمَ
نہیں ہے (کوئی حق)	کسی آدمی کے لئے	کہ دے اسے	اللہ	کتاب	اور	حکم، حکمت

کسی آدمی کو یہ حق حاصل نہیں کہ اللہ اسے کتاب و حکمت

(1) ۔۔۔ آج کل بھی ایسے لوگ دیکھے ہیں جو توحید کی آیتیں پڑھ کر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کی شان کا انکار کرتے ہیں اور یہ تاثر دیتے ہیں کہ یہ شانِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا انکار بھی قرآن میں ہے حالانکہ یہ صریح جھوٹ ہے۔ یونہی بہت سے لوگوں کو سود، پردے، اسلامی سزاؤں اور دیگر کئی چیزوں کے بارے میں کلام کرتے سنا ہے وہ بھی قرآن پڑھتے ہیں اور درمیان میں اصل اسلامی احکام میں رد و بدل کرتے ہوئے اپنی بات اس انداز میں شامل کرتے ہیں کہ سننے والا سمجھے کہ شاید یہ بھی قرآن میں ہی ہے حالانکہ یہ واضح طور پر دھوکہ اور فریب ہوتا ہے۔

وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ

وَ	النُّبُوَّةَ	ثُمَّ	يَقُوْلَ	لِلنَّاسِ	كُوْنُوْا	عِبَادًا	لِّيْ
اور	نبوت	پھر	وہ کہے	لوگوں سے	ہو جاؤ	بندے	میرے لئے (میرے)

اور نبوت عطا کرے پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میری عبادت کرنے والے

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ

مِنْ	دُوْنِ اللّٰهِ	وَ	لٰكِنْ	كُوْنُوْا	رَبّٰنِيّٖنَ [1]
سے	اللہ کے سوا	اور	لیکن (بلکہ)	(وہ یہ کہے گا کہ) ہو جاؤ	اللہ والے، رب کے بندے

بن جاؤ بلکہ وہ یہ کہے گا کہ اللہ والے ہو جاؤ

بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا

بِمَا	كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ	الْكِتٰبَ	وَ	بِمَا
بسبب (اس کے) جو	تم سکھاتے، تعلیم دیتے ہو	کتاب (کی)	اور	بسبب (اس کے) جو

کیونکہ تم کتاب کی تعلیم دیتے ہو اور اس لئے

كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَ

كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ﴿۷۹﴾	وَ	لَا يَاْمُرَكُمْ	اَنْ تَتَّخِذُوا	الْمَلٰٓئِكَةَ	وَ
تم پڑھتے ہو	اور	وہ حکم نہیں دے گا تمہیں	کہ بنا لو	فرشتوں	اور

کہ تم خود بھی اسے پڑھتے ہو ○ اور نہ تمہیں یہ حکم دے گا کہ فرشتوں اور

النَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ؕ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ

النَّبِيّٖنَ	اَرْبَابًا	اَيَاْمُرُكُمْ	بِالْكُفْرِ	بَعْدَ	اِذْ	اَنْتُمْ
نبیوں (کو)	رب	کیا وہ حکم دے گا تمہیں	کفر کا	(اس کے) بعد	جبکہ	تم (ہو)

نبیوں کو رب بنا لو، کیا وہ تمہیں تمہارے مسلمان ہونے کے بعد کفر کا حکم

[1] ۔۔۔ ربّانی کے معنی ہیں نہایت دیندار، عالم باعمل اور فقیہ۔ اس سے ثابت ہوا کہ علم و تعلیم کا ثمرہ یہ ہونا چاہئے کہ آدمی اللہ والا ہو جائے، جسے علم سے یہ فائدہ نہ ہو اس کا علم ضائع اور بے کار ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و شان

مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۰﴾ ع وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ

مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۰﴾	وَ	اِذْ	اَخَذَ	اللّٰهُ	مِیْثَاقَ (1)	النَّبِیّٖنَ	لَمَاۤ
اسلام والے	اور	جب	لیا	اللہ (نے)	عہد، وعدہ	نبیوں (سے)	ضرور جو

دے گا؟ ○ اور یاد کرو جب اللہ نے نبیوں سے وعدہ لیا کہ

اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ

اٰتَیْتُكُمْ	مِّنْ	كِتٰبٍ	وَّ	حِكْمَةٍ	ثُمَّ	جَآءَكُمْ	رَسُوْلٌ
میں دوں تمہیں	سے	کتاب	اور	حکمت	پھر	آئے تمہارے پاس	عظیم رسول

میں تمہیں کتاب اور حکمت عطا کروں گا پھر تمہارے پاس وہ عظمت والا رسول تشریف لائے گا

مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ

مُّصَدِّقٌ	لِّمَا	مَعَكُمْ	لَتُؤْمِنُنَّ	بِهٖ	وَ
تصدیق کرنے والا	(اس) کی جو	تمہارے ساتھ	ضرور ضرور تم ایمان لانا	اس پر	اور

جو تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمانے والا ہو گا تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور

لَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ

لَتَنْصُرُنَّهٗ	قَالَ	ءَاَقْرَرْتُمْ	وَ	اَخَذْتُمْ
ضرور ضرور مدد کرنا اس کی	(اللہ نے) فرمایا	کیا تم نے اقرار کرلیا	اور	تم نے لے لیا

ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔ (اللہ نے) فرمایا: (اے انبیاء!) کیا تم نے (اس حکم کا) اقرار کرلیا اور اس (اقرار) پر

عَلٰی ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ ؕ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ

عَلٰی	ذٰلِكُمْ	اِصْرِیْ	قَالُوْۤا	اَقْرَرْنَا	قَالَ
پر	اس (اقرار)	بھاری ذمہ میرا	انہوں نے عرض کی	ہم نے اقرار کرلیا	فرمایا

میرا بھاری ذمہ لے لیا؟ سب نے عرض کی، "ہم نے اقرار کرلیا" (اللہ نے) فرمایا:

(1) ...اس آیت مبارکہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے عظیم فضائل بیان ہوئے ہیں۔ علماء کرام نے اس آیت کی تفسیر میں پوری پوری کتابیں تصنیف کی ہیں اور اس سے عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بے شمار نکات حاصل کئے ہیں۔ ان کی معلومات حاصل کرنے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج۱، ص۵۰۷ کا مطالعہ فرمائیں۔

فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ ﴿۸۱﴾ فَمَنْ

فَمَنْ	مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ ﴿۸۱﴾	مَعَكُمْ	اَنَا	وَ	فَاشْهَدُوْا
پھر جو	گواہی دینے والوں میں سے (ہوں)	تمہارے ساتھ	میں	اور	تو گواہ ہو

تو (اب) ایک دوسرے پر (بھی) گواہ بن جاؤ اور میں خود (بھی) تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں ○ پھر جو کوئی

تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۸۲﴾

الْفٰسِقُوْنَ ﴿۸۲﴾	هُمُ	فَاُولٰٓىِٕكَ	ذٰلِكَ	بَعْدَ	تَوَلّٰى
نافرمانی کرنے والے (ہیں)	وہ	تو یہ لوگ	اس (اقرار کے)	بعد	منحرف ہو جائے

اس اقرار کے بعد روگردانی کرے گا تو وہی لوگ نافرمان ہوں گے ○

اَفَغَیْرَ دِیْنِ اللّٰهِ یَبْغُوْنَ وَ لَهٗۤ

لَهٗۤ	وَ	یَبْغُوْنَ	اَفَغَیْرَ دِیْنِ اللّٰهِ
اس کے لئے	اور (حالانکہ)	وہ (دوسرا دین) چاہتے ہیں	کیا تو اللہ کے دین کے علاوہ

کیا لوگ اللہ کے دین کے علاوہ کوئی اور دین چاہتے ہیں حالانکہ

اَسْلَمَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ طَوْعًا وَّ

وَّ	طَوْعًا	الْاَرْضِ	وَ	فِی السَّمٰوٰتِ	مَنْ	اَسْلَمَ
اور	خوشی (سے)	زمین (میں)	اور	آسمانوں میں	جو	گردن جھکائے ہوئے ہیں

آسمانوں اور زمینوں میں جو کوئی بھی ہے وہ سب خوشی سے یا مجبوری سے اسی کی بارگاہ میں

كَرْهًا وَّ اِلَیْهِ یُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ

وَ	بِاللّٰهِ	اٰمَنَّا [1]	قُلْ	یُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾	اِلَیْهِ	وَّ	كَرْهًا
اور	اللہ پر	ہم ایمان لائے	تم کہو	وہ لوٹائے جائیں گے	اس کی طرف	اور	مجبوری (سے)

گردن جھکائے ہوئے ہیں اور سب کو اسی کی طرف لوٹایا جائے گا ○ اور تم یوں کہو کہ ہم اللہ پر اور

[1] ۔۔۔یاد رہے کہ ہمیں سب انبیاء اور کتابوں کو ماننے کا حکم ہے البتہ ہمارا عمل صرف قرآن پر ہو گا اور ہم تفصیلی احکام میں اطاعت و اتباع صرف حضور پر نور، محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی کریں گے۔

مَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَ مَاۤ اُنْزِلَ عَلٰۤى

عَلٰۤى	اُنْزِلَ	مَاۤ	وَ	عَلَيْنَا	اُنْزِلَ	مَاۤ
اوپر	نازل کیا گیا، اتارا گیا	جو	اور	ہمارے اوپر	نازل کیا گیا، اتارا گیا	(اس پر) جو

جو ہمارے اوپر نازل کیا گیا ہے اس پر اور جو

اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ

الْاَسْبَاطِ	وَ	يَعْقُوْبَ	وَ	اِسْحٰقَ	وَ	اِسْمٰعِيْلَ	وَ	اِبْرٰهِيْمَ
(ان کی) اولاد (کے)	اور	یعقوب	اور	اسحاق	اور	اسماعیل	اور	ابراہیم

ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد پر نازل کیا گیا ہے اس پر ایمان لاتے ہیں

وَ مَاۤ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَ عِيْسٰى وَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ

مِنْ	النَّبِيُّوْنَ	وَ	عِيْسٰى	وَ	مُوْسٰى	اُوْتِيَ	مَاۤ	وَ
کی طرف سے	نبیوں (کو)	اور	عیسیٰ	اور	موسیٰ	دیا گیا	جو	اور

اور جو موسیٰ اور عیسیٰ اور نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے دیا گیا

رَّبِّهِمْ ۪ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۫ وَ نَحْنُ

نَحْنُ	وَ	مِّنْهُمْ	بَيْنَ اَحَدٍ	لَا نُفَرِّقُ	رَّبِّهِمْ
ہم	اور	ان میں سے	کسی ایک کے درمیان	ہم فرق نہیں کرتے	ان کے رب

(اس پر بھی ایمان لاتے ہیں۔ نیز) ہم ایمان لانے میں ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے اور

لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَ مَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا

دِيْنًا	غَيْرَ الْاِسْلَامِ (1)	يَّبْتَغِ	مَنْ	وَ	مُسْلِمُوْنَ ﴿۸۴﴾	لَهٗ
کوئی دین	اسلام کے علاوہ	تلاش کرے	جو	اور	گردن جھکانے والے	اس کے لئے

ہم اسی کی بارگاہ میں گردن جھکائے ہوئے ہیں ○ اور جو کوئی اسلام کے علاوہ کوئی اور دین چاہے گا

دینِ اسلام کے علاوہ اور کوئی دین بارگاہِ الٰہی میں مقبول نہیں

(1)۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے واضح طور قرآن پاک میں کئی جگہ فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک پسندیدہ دین صرف اسلام ہے اور اسلام کے علاوہ کوئی دین اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس زمانے میں معتبر نہیں۔ اسلام کے علاوہ کوئی کسی دین کی اخلاقی باتوں پر جتنا چاہے عمل کرے لیکن جب تک مکمل طور پر بطورِ عقیدہ اسلام کو اختیار نہیں کرے گا اس کا کوئی عمل بارگاہِ الٰہی میں مقبول نہیں اور اب اسلام سے مراد وہ دین ہے جسے حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لے کر آئے۔

مرتد ہونے والوں کی سزا

فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَ هُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ

فَلَنْ یُّقْبَلَ	مِنْهُ	وَ	هُوَ	فِی الْاٰخِرَةِ	مِنَ
تو ہرگز قبول نہ کیا جائے گا	اس سے (وہ دین)	اور	وہ (ہوگا)	آخرت میں	سے

تو وہ اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں

الْخٰسِرِیْنَ ﴿۸۵﴾ كَیْفَ یَهْدِی اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا

الْخٰسِرِیْنَ ﴿۸۵﴾	كَیْفَ	یَهْدِی	اللّٰهُ	قَوْمًا [1]	كَفَرُوْا
نقصان، خسارہ اٹھانے والوں	کیسے	ہدایت دے گا	اللہ	(اس) قوم (کو جنہوں نے)	کفر کیا

نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا ○ اللہ ایسی قوم کو کیسے ہدایت دے گا جنہوں نے ایمان کے بعد

بَعْدَ اِیْمَانِهِمْ وَ شَهِدُوْۤا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ

بَعْدَ اِیْمَانِهِمْ	وَ	شَهِدُوْۤا	اَنَّ	الرَّسُوْلَ	حَقٌّ
اپنے ایمان کے بعد	اور (حالانکہ)	انہوں نے گواہی دے دی	کہ بیشک	رسول	سچا (ہے)

کفر کو اختیار کیا اور وہ اس بات کی گواہی دے چکے تھے کہ (یہ) رسول سچا ہے

وَّ جَآءَهُمُ الْبَیِّنٰتُ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ

وَّ	جَآءَهُمُ	الْبَیِّنٰتُ	وَ	اللّٰهُ	لَا یَهْدِی	الْقَوْمَ
اور (حالانکہ)	آچکی ان کے پاس	روشن نشانیاں	اور	اللہ	ہدایت نہیں دیتا	قوم (کو)

اور ان لوگوں کے پاس روشن نشانیاں بھی آچکی تھیں اور اللہ ظالموں کو

الظّٰلِمِیْنَ ﴿۸۶﴾ اُولٰٓىِٕكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَیْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَ

الظّٰلِمِیْنَ ﴿۸۶﴾	اُولٰٓىِٕكَ	جَزَآؤُهُمْ	اَنَّ	عَلَیْهِمْ	لَعْنَةَ اللّٰهِ	وَ
ظلم کرنے والے	یہ لوگ	ان کی جزا بدلہ	(یہ ہے) کہ	ان کے اوپر	اللہ کی لعنت	اور

ہدایت نہیں دیتا ○ یہی وہ لوگ ہیں جن کا بدلہ یہ ہے کہ ان پر اللہ کی اور

[1] ۔۔ مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو کیسے ایمان کی توفیق دے جو جان پہچان کر منکر ہو گئی ہو یعنی ایسوں کو ہدایت نہیں ملتی۔ اس سے معلوم ہوا کہ جان بوجھ کر حق کا انکار کرنے کی بہت نحوست ہے نیز معلوم ہوا کہ حسد نہایت خبیث بیماری ہے کہ اس کی وجہ سے آدمی جانتے بوجھتے انکار کر دیتا ہے اور یہ حسد بعض اوقات کفر تک پہنچا دیتا ہے۔

الْمَلٰٓىِٕكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ﴿۸۷﴾ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا

فِیْهَا	خٰلِدِیْنَ	اَجْمَعِیْنَ ﴿۸۷﴾	النَّاسِ	وَ	الْمَلٰٓىِٕكَةِ
اس (لعنت یا عذاب) میں	ہمیشہ رہنے والے	سب کی (لعنت ہے)	لوگوں	اور	فرشتوں

فرشتوں کی اور انسانوں سب کی لعنت ہے ○ ہمیشہ اس میں رہیں گے،

لَا یُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ یُنْظَرُوْنَ ﴿۸۸﴾

یُنْظَرُوْنَ ﴿۸۸﴾	هُمْ	لَا	وَ	الْعَذَابُ	عَنْهُمُ	لَا یُخَفَّفُ
مہلت دیئے جائیں گے	وہ	نہ	اور	عذاب	ان سے	ہلکا نہیں کیا جائے گا

نہ ان سے عذاب ہلکا ہوگا اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی ○

اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَ

وَ	ذٰلِكَ	بَعْدِ	مِنْ	تَابُوْا [1]	الَّذِیْنَ	اِلَّا
اور	اس (کفر کے)	بعد	سے	توبہ کرلیں	وہ لوگ جو	مگر

سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے کفر کے بعد توبہ کرلی اور

اَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۸۹﴾ اِنَّ

اِنَّ	رَّحِیْمٌ ﴿۸۹﴾	غَفُوْرٌ	اللّٰهَ	فَاِنَّ	اَصْلَحُوْا
بیشک	مہربان	بخشنے والا	اللہ	تو بیشک	اپنی اصلاح کرلیں

اپنی اصلاح کرلی تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ بیشک

الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِیْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا

ازْدَادُوْا	ثُمَّ	بَعْدَ اِیْمَانِهِمْ	كَفَرُوْا	الَّذِیْنَ
زیادہ ہوگئے، بڑھ گئے	پھر	اپنے ایمان کے بعد	کفر کیا	وہ لوگ جو (جنہوں نے)

وہ لوگ جو ایمان لانے کے بعد کافر ہوگئے پھر کفر میں اور

ارتداد سے سچی توبہ کرنے والوں کی بخشش کا بیان

ارتداد پر قائم رہنے والوں کی توبہ مقبول نہیں

[1] ...یاد رہے کہ توبہ ہر گناہ سے مقبول ہے حتّٰی کہ ارتداد سے بھی توبہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول ہے۔

كَفَرُوْا لَنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ وَ اُولٰٓئِكَ

كَفَرُوْا	لَنْ تُقْبَلَ	تَوْبَتُهُمْ [1]	وَ	اُولٰٓئِكَ
کفر (میں)	(تو) ہرگز قبول نہ کی جائے گی	ان کی توبہ	اور	یہ لوگ

بڑھ گئے توان کی توبہ ہرگز قبول نہ کی جائے گی اور یہی لوگ

هُمُ الضَّآلُّوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ مَاتُوْا

هُمُ	الضَّآلُّوْنَ ﴿۹۰﴾	اِنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	وَ	مَاتُوْا
وہ (وہی)	گمراہ ہونے والے (ہیں)	بیشک	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	کفر کیا	اور	مرگئے

گمراہ ہیں ○ بیشک وہ لوگ جو کافر ہوئے اور کافر ہی

وَ هُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ

وَ	هُمْ	كُفَّارٌ	فَلَنْ يُّقْبَلَ	مِنْ	اَحَدِهِمْ
اور (حالانکہ)	وہ	کافر (تھے)	تو ہرگز قبول نہ کیا جائے گا	سے	ان میں سے کسی ایک

مرگئے، ان میں سے کوئی اگرچہ اپنی جان چھڑانے کے بدلے میں

مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّ لَوِ افْتَدٰى بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ

مِّلْءُ الْاَرْضِ	ذَهَبًا	وَّلَوِ افْتَدٰى	بِهٖ	اُولٰٓئِكَ	لَهُمْ
پوری زمین بھر	سونا	اگرچہ وہ فدیہ دے	اس کے ساتھ	یہ لوگ	ان کے لئے

پوری زمین کے برابر سونا بھی دے تو ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا۔ ان کے لئے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّ مَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۹۱﴾ ع

عَذَابٌ	اَلِيْمٌ	وَ	مَا	لَهُمْ	مِّنْ	نّٰصِرِيْنَ ﴿۹۱﴾
عذاب	دردناک	اور	نہیں (ہوگا)	ان کے لئے	سے	مددگاروں

دردناک عذاب ہے اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا ○

حالتِ کفر میں مرنے والوں کا انجام

ع ۱۷ / ۹

[1] ۔۔۔ آیت میں فرمایا گیا کہ "جو کفر کرے اور اس میں بڑھتا جائے اس کی توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی" اس کا یا تو یہ معنی ہے کہ ان کی معافی نہیں کیونکہ یہ توبہ ہی نہیں کرتے یا یہ معنی ہے کہ ان کی توبہ مقبول نہیں کیونکہ ان کی توبہ دل سے نہیں بلکہ منافقانہ ہوتی ہے، دل میں کفر بھرا ہوتا ہے اور زبان سے توبہ کررہے ہوتے ہیں ایسی توبہ ہرگز قبول نہیں۔ البتہ جو توبہ دل سے کی جائے وہ ضرور مقبول ہے۔

لَنْ تَنَالُوا

4

راہِ خدا میں پسندیدہ مال خرچ کرنے کی ترغیب

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا

لَنْ تَنَالُوا	الْبِرَّ (1)	حَتّٰى	تُنْفِقُوْا	مِمَّا
تم ہرگز نہ پاسکو گے	بھلائی، نیکی (کو)	یہاں تک کہ	خرچ کرو	(اس میں) سے جو

تم ہرگز بھلائی کو نہیں پاسکو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز

تُحِبُّوْنَ ۬ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ

تُحِبُّوْنَ	وَ	مَا	تُنْفِقُوْا	مِنْ	شَیْءٍ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	بِهٖ
تم پسند کرتے ہو	اور	جو	تم خرچ کرتے ہو	سے	کسی چیز	تو بیشک	اللہ	اس کو

خرچ نہ کرو اور تم جو کچھ خرچ کرتے ہو اللہ اسے

بعض کھانوں کے حرام ہونے پر یہودیوں کے جھوٹے دعوے کا رد

عَلِیْمٌ ۹۲ كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ

عَلِیْمٌ ۹۲	كُلُّ الطَّعَامِ	كَانَ	حِلًّا	لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ	اِلَّا	مَا	حَرَّمَ
جاننے والا	تمام کھانے	تھے	حلال	بنی اسرائیل، اولادِ یعقوب کے لئے	مگر	وہ جو	حرام کرلیا

جانتا ہے○ تمام کھانے بنی اسرائیل کے لئے حلال تھے سوائے ان کھانوں کے جو

اِسْرَآءِیْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ؕ

اِسْرَآءِیْلُ	عَلٰى	نَفْسِهٖ	مِنْ	قَبْلِ	اَنْ	تُنَزَّلَ	التَّوْرٰىةُ
یعقوب (نے)	پر	اپنی جان، ذات	سے	پہلے	کہ	نازل کی جائے، اتاری جائے	تورات

یعقوب نے تورات نازل کئے جانے سے پہلے اپنے اوپر حرام کرلئے تھے۔

اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے والے ظالم ہیں

قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَاۤ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۹۳ فَمَنِ

قُلْ	فَاْتُوْا	بِالتَّوْرٰىةِ (2)	فَاتْلُوْهَاۤ	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِیْنَ ۹۳	فَمَنِ
تم کہو	تو آؤ	تورات کے ساتھ	پھر پڑھو اسے	اگر	تم ہو	سچ بولنے والے	پھر جو

تم فرماؤ، تورات لاؤ اور اسے پڑھو اگر تم سچے ہو○ پھر

1 ...اس آیت میں بھلائی سے مراد تقویٰ اور فرمانبرداری ہے جبکہ خرچ کرنے میں واجب اور نفلی تمام صدقات داخل ہیں۔

2 ...اس سے معلوم ہوا کہ حضور سید المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا علم شریف اللہ تعالیٰ کی خاص عطا سے ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تورات و انجیل سے خبردار ہیں۔

افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ

هُمُ	فَاُولٰٓىِٕكَ	ذٰلِكَ	بَعْدِ	مِنْۢ	الْكَذِبَ	اللّٰهِ	عَلَی	افْتَرٰی [1]
وہ	تو یہ لوگ	اس کے	بعد	سے	جھوٹا	اللہ	پر	بہتان تراشے

اس کے بعد بھی جو اللہ پر جھوٹ باندھے تو وہی لوگ

الظّٰلِمُوْنَ ﴿٩٤﴾ قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ

مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ [2]	فَاتَّبِعُوْا	اللّٰهُ	صَدَقَ	قُلْ	الظّٰلِمُوْنَ ﴿٩٤﴾
ابراہیم کے دین (کی)	تو تم پیروی کرو	اللہ (نے)	سچ فرمایا	تم کہو	ظلم کرنے والے

ظالم ہیں ○ اے محبوب! تم فرماؤ، اللہ نے سچ فرمایا لہٰذا تم ابراہیم کے دین پر چلو

دینِ ابراہیمی کی پیروی کا حکم

حَنِیْفًا ؕ وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿٩٥﴾ اِنَّ

اِنَّ	الْمُشْرِكِیْنَ ﴿٩٥﴾	مِنَ	مَا كَانَ	وَ	حَنِیْفًا
بیشک	شرک کرنے والوں	سے	نہیں تھے	اور	ہر باطل سے جدا

جو ہر باطل سے جدا تھے اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے ○ بیشک

خانۂ کعبہ کی خصوصیات

اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا

مُبٰرَكًا	بِبَكَّةَ	لَلَّذِیْ	لِلنَّاسِ	وُّضِعَ	اَوَّلَ بَیْتٍ
برکت والا	مکہ میں (ہے)	ضرور (وہ ہے) جو	لوگوں کے لئے	بنایا گیا	پہلا گھر

سب سے پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کے لئے بنایا گیا وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والا ہے

وَّ هُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿٩٦﴾ فِیْهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ

بَیِّنٰتٌ	اٰیٰتٌۢ	فِیْهِ	لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿٩٦﴾	هُدًی	وَّ
روشن	نشانیاں	اس میں	تمام جہانوں کے لئے	ہدایت، رہنما	اور

اور سارے جہان والوں کے لئے ہدایت ہے ○ اس میں کھلی نشانیاں ہیں،

[1] ...اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ علم کے باوجود گناہ کرنا زیادہ سخت ہے نیز حلال کو اپنی طرف سے بلا دلیل حرام کہنا اللہ تعالیٰ پر افتراء کرنا ہے۔

[2] ...اس آیت میں دینِ ابراہیمی کی پیروی کا حکم دیا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ دینِ محمدی کی پیروی کرو کیونکہ اس کی پیروی ملتِ ابراہیمی کی پیروی ہے، دینِ محمدی اس ملت کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔

حج کی ترغیب اور اس کی بنیادی شرائط کا بیان

مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ ۚ۬ وَ مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَ

مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ (1)	وَ	مَنْ	دَخَلَهٗ	كَانَ	اٰمِنًا	وَ
ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ	اور	جو	داخل ہوا اس میں	وہ ہوگیا	امن والا	اور

ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے اور جو اس میں داخل ہوا امن والا ہوگیا اور

لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ

لِلّٰهِ	عَلَى النَّاسِ	حِجُّ الْبَیْتِ	مَنِ
اللہ کے لئے	لوگوں پر (فرض ہے)	گھر (خانہ کعبہ) کا حج کرنا	(یہ اس پر فرض ہے) جو

اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا فرض ہے جو

اللہ تعالیٰ مخلوق کی عبادت سے بے نیاز ہے

اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا ؕ وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ

اسْتَطَاعَ	اِلَیْهِ	سَبِیْلًا	وَ	مَنْ	كَفَرَ	فَاِنَّ	اللّٰهَ
طاقت رکھتا ہو	اس کی طرف	راستے (کی)	اور	جو	کفر کرے	تو بیشک	اللہ

اس تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہے اور جو انکار کرے تو اللہ

آیاتِ الٰہی کا انکار کرنے پر اہلِ کتاب کو تنبیہ

غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۷﴾ قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ

غَنِیٌّ	عَنِ	الْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۷﴾	قُلْ	یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ	لِمَ	تَكْفُرُوْنَ
بے پرواہ، بے نیاز	سے	تمام جہانوں	تم کہو	اے اہلِ کتاب	کیوں	انکار کرتے ہو

سارے جہان سے بے پرواہ ہے ○ تم فرماؤ: اے اہلِ کتاب! تم اللہ کی آیتوں کا انکار کیوں

ایمان والوں کو راہِ خدا سے روکنے پر اہلِ کتاب کو تنبیہ

بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ۖۗ وَ اللّٰهُ شَهِیْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۸﴾ قُلْ

بِاٰیٰتِ اللّٰهِ (2)	وَ	اللّٰهُ	شَهِیْدٌ	عَلٰى	مَا	تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۸﴾	قُلْ
اللہ کی آیتوں کا	اور (حالانکہ)	اللہ	گواہ (ہے)	(اس) پر	جو	تم کرتے ہو	تم کہو

کرتے ہو حالانکہ اللہ تمہارے اعمال پر گواہ ہے؟ ○ تم فرماؤ:

(1)...مقام ابراہیم وہ پتھر ہے جس پر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کعبہ شریف کی تعمیر کے وقت کھڑے ہوتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ پیغمبر کے قدم چھو جانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے پتھر کو متبرک، شعائر اللہ اور آیۃ اللہ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانی بنا دیا۔

(2)...یہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی آیتوں سے مراد تورات کی وہ آیات ہیں جن میں رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اوصاف کا بیان ہے اور وہ عقلی دلائل مراد ہیں جو حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صداقت پر دلالت کرتے ہیں۔

یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ

یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ	لِمَ	تَصُدُّوْنَ	عَنْ	سَبِیْلِ اللّٰهِ	مَنْ	اٰمَنَ
اے اہلِ کتاب	کیوں	روکتے ہو	سے	اللہ کی راہ (اللہ کے دین)	(اسے) جو	ایمان لایا

اے اہلِ کتاب! تم ایمان لانے والوں کو اللہ کے راستے سے کیوں روکتے ہو؟

تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّ اَنْتُمْ شُهَدَآءُ ؕ وَ مَا اللّٰهُ

تَبْغُوْنَهَا	عِوَجًا	وَّ	اَنْتُمْ	شُهَدَآءُ	وَ	مَا	اللّٰهُ
تم چاہتے ہو اس (راہِ خدا) میں	ٹیڑھا پن	اور (حالانکہ)	تم	گواہ (ہو)	اور	نہیں	اللہ

تم اس میں بھی ٹیڑھا پن چاہتے ہو حالانکہ تم خود اس پر گواہ ہو اور اللہ

بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ (۹۹) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِیْعُوْا

بِغَافِلٍ	عَمَّا	تَعْمَلُوْنَ (۹۹)	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْۤا	اِنْ	تُطِیْعُوْا
غافل	(اس) سے جو	تم کرتے ہو	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	اگر	تم اطاعت کرو

تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں ○ اے ایمان والو! اگر تم اہلِ کتاب میں سے کسی گروہ کی

فَرِیْقًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ یَرُدُّوْكُمْ

فَرِیْقًا [1]	مِّنَ	الَّذِیْنَ	اُوْتُوا	الْكِتٰبَ	یَرُدُّوْكُمْ
ایک گروہ (کی)	سے	ان لوگوں سے جو	دیئے گئے	کتاب	وہ لوٹا دیں گے تمہیں

اطاعت کرو تو وہ تمہیں تمہارے ایمان کے بعد

بَعْدَ اِیْمَانِكُمْ كٰفِرِیْنَ (۱۰۰) وَ كَیْفَ تَكْفُرُوْنَ

بَعْدَ اِیْمَانِكُمْ	كٰفِرِیْنَ (۱۰۰)	وَ	كَیْفَ	تَكْفُرُوْنَ
تمہارے ایمان کے بعد	کفر کرنے والے (کفر کی حالت میں)	اور	کیسے	تم کفر کروگے

کفر کی حالت میں لوٹا دیں گے ○ اور (ایمان والو! اب) تم کیوں کفر کروگے

مسلمانوں کو اہلِ کتاب کی اطاعت کرنے کی ممانعت

کافروں کا مسلمانوں کو کفر کی طرف لوٹانے کی کوشش

[1] ۔۔۔ مرشاس بن قیس یہودی نے انصار کے دو قبیلوں اوس اور خزرج کی باہمی محبت دیکھ کر انہیں آپس میں لڑانے کی کوشش کی اور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان قبیلوں میں صلح کروادی۔ اس موقع پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ فتنہ فساد برپا کرنا اور مسلمانوں کو آپس میں لڑانا یہودیوں کا کام اور آپس میں پیار محبت پیدا کرنا اور صلح کروانا سراپا رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سنت ہے۔

وَ اَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَ فِيْكُمْ

فِيْكُمْ	وَ	اٰيٰتُ اللّٰهِ	عَلَيْكُمْ	تُتْلٰى [1]	اَنْتُمْ	وَ
تم میں (موجود ہے)	اور	اللہ کی آیتیں	تمہارے اوپر	پڑھی جاتی ہیں	تم	اور (حالانکہ)

حالانکہ تمہارے سامنے اللہ کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں اور تم میں

رَسُوْلُهٗ ؕ وَ مَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ

فَقَدْ	بِاللّٰهِ	يَعْتَصِمْ	مَنْ	وَ	رَسُوْلُهٗ
تو تحقیق، بیشک	اللہ (کے سہارے) کو	مضبوطی سے تھام لیا	جو (جس نے)	اور	اس کا رسول

اس کا رسول تشریف فرما ہے اور جس نے اللہ کا سہارا مضبوطی سے تھام لیا تو

دینِ اسلام کو مضبوطی سے تھامنے والا ہدایت پر ہے

هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۠ ﴿۱۰۱﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا

اٰمَنُوا	الَّذِيْنَ	يٰۤاَيُّهَا	مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾	صِرَاطٍ	اِلٰى	هُدِيَ
ایمان لائے	وہ لوگو جو	اے	سیدھے	راستے	کی طرف	وہ ہدایت دیا گیا

اسے یقیناً سیدھا راستہ دکھا دیا گیا ○ اے ایمان والو!

تقویٰ اور ایمان پر خاتمے کا حکم

اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا

اِلَّا	لَا تَمُوْتُنَّ	وَ	حَقَّ تُقٰتِهٖ	اللّٰهَ	اتَّقُوا
مگر	تم ہرگز نہ مرنا	اور	(جیسا) اس سے ڈرنے کا حق (ہے)	اللہ (سے)	ڈرو

اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ضرور تمہیں موت صرف

قرآن کو تھامنے کا حکم اور باہمی تفرقہ کی ممانعت

وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَ اعْتَصِمُوْا

اعْتَصِمُوْا	وَ	مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾	اَنْتُمْ	وَ
مضبوطی سے تھام لو	اور	اسلام والے، مسلمان	تم (ہو)	اور (اس حال میں کہ)

اسلام کی حالت میں آئے ○ اور تم سب مل کر

[1] یہاں ابتداءً صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے خطاب ہے کہ اے جماعتِ صحابہ! (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم) تم کافروں کی طرح آپس میں کیسے لڑ سکتے ہو جبکہ تم حضور رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحبت یافتہ ہو اور ان کی زبانِ مبارک سے قرآن مجید سنتے ہو۔ اس آیت میں عام مسلمانوں کو بھی اس اعتبار سے نصیحت ہے کہ ہمارے درمیان قرآن موجود ہے اور حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعلیمات موجود ہیں تو پھر آپس میں نفسانی لڑائی کس طرح ہو سکتی ہے؟

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بڑی جماعت کی پیروی کرو اور جو الگ ہوا وہ جہنم میں الگ ہوا

بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا ۪ وَ اذْكُرُوْا

بِحَبْلِ اللّٰهِ	جَمِیْعًا	وَّ	لَا تَفَرَّقُوْا (1)	وَ	اذْكُرُوْا
اللہ کی رسی کو	سب	اور	آپس میں جدا جدا نہ ہو جاؤ	اور	یاد کرو

اللہ کی رسی کو مضبوطی کے ساتھ تھام لو اور آپس میں تفرقہ مت ڈالو اور

نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً

نِعْمَتَ اللّٰهِ	عَلَیْكُمْ	اِذْ	كُنْتُمْ	اَعْدَآءً
اللہ کی نعمت	اپنے اوپر	جب	تم تھے	دشمن

اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے

فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ

فَاَلَّفَ	بَیْنَ قُلُوْبِكُمْ	فَاَصْبَحْتُمْ
تو (اللہ نے) الفت ڈال دی، محبت پیدا کر دی	تمہارے دلوں کے درمیان	تو تم ہو گئے

تو اس نے تمہارے دلوں میں ملاپ پیدا کر دیا پس اس کے فضل سے

بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ۚ وَ كُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ

بِنِعْمَتِهٖۤ	اِخْوَانًا	وَ	كُنْتُمْ	عَلٰى	شَفَا حُفْرَةٍ	مِّنَ
اس کی نعمت سے	بھائی بھائی	اور	تم تھے	پر	گڑھے کے کنارے	سے (کے)

تم آپس میں بھائی بھائی بن گئے اور تم تو آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے

النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ

النَّارِ	فَاَنْقَذَكُمْ	مِّنْهَا	كَذٰلِكَ	یُبَیِّنُ	اللّٰهُ
آگ	تو اس نے بچا لیا تمہیں	اس سے	اسی طرح	بیان کرتا ہے	اللہ

تو اس نے تمہیں اس سے بچا لیا۔ اللہ تم سے یوں ہی اپنی آیتیں

(1)۔۔۔ بعض لوگ یہ آیت لے کر اہلسنت سمیت سب کو غلط قرار دیتے ہیں جو کہ سراسر غلط ہے کیونکہ حکم یہ ہے کہ جس طریقے پر مسلمان چلتے آرہے ہیں، جو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے جاری ہے اور سنت سے ثابت ہے اس سے نہ ہٹو۔ اہلِ سنت وجماعت تو سنتِ رسول اور جماعتِ صحابہ کے طریقے پر چلتے آرہے ہیں تو سمجھایا تو ان لوگوں کو جائے گا جو اس سے ہٹے نہ کہ اصل طریقے پر چلنے والوں کو کہا جائے کہ تم اپنا طریقہ چھوڑ دو۔

نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے منع کرنے والا ایک گروہ ہونا چاہیے

لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَ لْتَكُنْ مِّنْكُمْ

لَكُمْ	اٰيٰتِهٖ	لَعَلَّكُمْ	تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾	وَ	لْتَكُنْ	مِّنْكُمْ
تمہارے لئے	اپنی آیتیں	تاکہ تم	ہدایت پاجاؤ	اور	چاہئے کہ ہو	تم میں سے

بیان فرماتا ہے تاکہ تم ہدایت پاجاؤ○ اور تم میں سے

اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ

اُمَّةٌ (1)	يَّدْعُوْنَ	اِلَى	الْخَيْرِ	وَ	يَاْمُرُوْنَ	بِالْمَعْرُوْفِ	وَ
ایک گروہ	وہ بلائیں	کی طرف	بھلائی	اور	حکم دیں	اچھی بات، نیکی کا	اور

ایک گروہ ایسا ہونا چاہئے جو بھلائی کی طرف بلائیں اور اچھی بات کا حکم دیں اور

يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾

يَنْهَوْنَ	عَنِ	الْمُنْكَرِ	وَ	اُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾
منع کریں	سے	بری بات، برائی	اور	یہ لوگ	وہ	فلاح، کامیابی پانے والے (ہیں)

بری بات سے منع کریں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں○

مسلمانوں کو باہمی اتفاق کا حکم اور اختلافات میں پڑنے کی ممانعت

وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَ اخْتَلَفُوْا مِنْۢ

وَ	لَا تَكُوْنُوْا (2)	كَالَّذِيْنَ	تَفَرَّقُوْا	وَ	اخْتَلَفُوْا	مِنْۢ
اور	تم نہ ہونا	ان لوگوں کی طرح جو	آپس میں جدا جدا ہو گئے	اور	اختلاف کیا	سے

اور ان لوگوں کی طرح نہ ہونا جو آپس میں متفرق ہو گئے اور انہوں نے

بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ

بَعْدِ	مَا	جَآءَهُمُ	الْبَيِّنٰتُ	وَ	اُولٰٓئِكَ	لَهُمْ
(اس کے) بعد	جو	آگئیں ان کے پاس	روشن نشانیاں	اور	یہ لوگ	ان کے لئے

اپنے پاس روشن نشانیاں آجانے کے بعد (بھی) آپس میں اختلاف کیا اور ان کے لئے

(1) ۔۔۔اس آیت سے معلوم ہوا کہ مجموعی طور پر تبلیغ دین فرض کفایہ ہے۔ اس کی بہت سی صورتیں ہیں جیسے مصنفین کا تصنیف کرنا، مقررین کا تقریر کرنا، مبلغین کا بیان کرنا، انفرادی طور پر لوگوں کو نیکی کی دعوت دینا وغیرہ، یہ سب کام تبلیغ دین کے زمرے میں آتے ہیں اور بقدرِ اخلاص ہر ایک کو اس پر ثواب ملتا ہے۔ (2) ۔۔۔اس آیت میں مسلمانوں کو آپس میں اتفاق و اجتماع کا حکم دیا گیا اور اختلاف اور اس کے اسباب پیدا کرنے کی ممانعت فرمائی گئی ہے۔ احادیث میں بھی اس کی بہت تاکیدیں وارد ہیں اور مسلمانوں کی جماعت سے جدا ہونے کی سختی سے ممانعت فرمائی گئی ہے۔

عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۰۵﴾ یَّوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْهٌ وَّ تَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ

عَذَابٌ	عَظِیْمٌ ﴿۱۰۵﴾	یَّوْمَ	تَبْیَضُّ (1)	وُجُوْهٌ	وَّ	تَسْوَدُّ	وُجُوْهٌ
عذاب	بڑا	(جس) دن	سفید ہوں گے	کچھ چہرے	اور	سیاہ ہوں گے	کچھ چہرے

بڑا عذاب ہے ○ جس دن کئی چہرے روشن ہوں گے اور کئی چہرے سیاہ ہوں گے

فَاَمَّا الَّذِیْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ ۟ اَكَفَرْتُمْ

فَاَمَّا	الَّذِیْنَ	اسْوَدَّتْ	وُجُوْهُهُمْ	اَكَفَرْتُمْ
پس بہر حال	وہ لوگ جو	سیاہ ہوں گے	ان کے چہرے	کیا تم نے کفر کیا تھا

تو وہ لوگ جن کے چہرے سیاہ ہوں گے (ان سے کہا جائے گا کہ) کیا تم ایمان لانے کے بعد

بَعْدَ اِیْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۱۰۶﴾

بَعْدَ اِیْمَانِكُمْ	فَذُوْقُوْا	الْعَذَابَ	بِمَا	كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۱۰۶﴾
اپنے ایمان کے بعد	تو چکھو	عذاب	(اس کے) بدلے جو	تم کفر کرتے تھے

کافر ہوئے تھے؟ تو اب اپنے کفر کے بدلے میں عذاب کا مزہ چکھو ○

وَ اَمَّا الَّذِیْنَ ابْیَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِیْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ؕ هُمْ

وَ	اَمَّا	الَّذِیْنَ	ابْیَضَّتْ	وُجُوْهُهُمْ	فَفِیْ رَحْمَةِ اللّٰهِ	هُمْ
اور	بہر حال	وہ لوگ جو	سفید ہوں گے	ان کے چہرے	تو اللہ کی رحمت میں (ہوں گے)	وہ

اور وہ لوگ جن کے چہرے سفید ہوں گے وہ اللہ کی رحمت میں ہوں گے، وہ

فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ تِلْكَ اٰیٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَیْكَ

فِیْهَا	خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۷﴾	تِلْكَ	اٰیٰتُ اللّٰهِ	نَتْلُوْهَا	عَلَیْكَ
اس میں	ہمیشہ رہنے والے	یہ	اللہ کی آیتیں (ہیں)	ہم پڑھتے ہیں انہیں	تم پر

ہمیشہ اس میں رہیں گے ○ یہ اللہ کی آیتیں ہیں جو ہم حق کے ساتھ تمہارے سامنے

(1) ۔۔۔ یہاں آیات میں قیامت کے دن کا منظر بیان ہوا ہے کہ قیامت کے دن کچھ چہرے روشن ہوں گے جو یقیناً اہلِ ایمان کے ہوں گے اور کچھ چہرے سیاہ ہوں گے جو یقیناً کفار کے ہوں گے۔ اس سے متعلق مزید تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج ۱، ص ۲۹ پر ملاحظہ فرمائیں۔

بِالْحَقِّ ؕ وَ مَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٨﴾ وَ

بِالْحَقِّ	وَ	مَا اللّٰهُ يُرِيْدُ	ظُلْمًا	لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٨﴾	وَ
حق کے ساتھ	اور	اللہ نہیں چاہتا	ظلم کرنا	جہانوں کے لئے (جہانوں پر)	اور

پڑھتے ہیں اور اللہ جہان والوں پر ظلم نہیں چاہتا ○ اور

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَ اِلَى

لِلّٰهِ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِي الْاَرْضِ	وَ	اِلَى
اللہ کے لئے	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں	اور	کی طرف

اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، اور سب کام

اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿١٠٩﴾ ع كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ

اللّٰهِ	تُرْجَعُ	الْاُمُوْرُ ﴿١٠٩﴾	كُنْتُمْ	خَيْرَ اُمَّةٍ (1)	اُخْرِجَتْ	لِلنَّاسِ
اللہ	لوٹائے جاتے ہیں	تمام کام	تم ہو	بہترین امت	نکالی گئی	لوگوں کے لئے

اللہ ہی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں ○ (اے مسلمانو!) تم بہترین امت ہو جو لوگوں (کی ہدایت) کے لئے ظاہر کی گئی،

تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ

تَاْمُرُوْنَ	بِالْمَعْرُوْفِ	وَ	تَنْهَوْنَ	عَنِ	الْمُنْكَرِ	وَ	تُؤْمِنُوْنَ
حکم دیتے ہو	اچھی بات، نیکی کا	اور	منع کرتے ہو	سے	بری بات، برائی	اور	ایمان لاتے ہو

تم بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان

بِاللّٰهِ ؕ وَ لَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ

بِاللّٰهِ	وَ	لَوْ	اٰمَنَ	اَهْلُ الْكِتٰبِ	لَكَانَ	خَيْرًا	لَّهُمْ
اللہ پر	اور	اگر	ایمان لاتے	اہلِ کتاب	ضرور ہوتا	بہتر	ان کے لئے

رکھتے ہو اور اگر اہلِ کتاب (بھی) ایمان لے آتے تو ان کے لئے بہتر تھا،

زمین و آسمان میں موجود ہر چیز کا مالک اللہ تعالیٰ ہے

امتِ محمدیہ بہترین امت ہے

امتِ محمدیہ کی عظمت کا ایک سبب: نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا

اہلِ کتاب کے لئے ایمان لے آنا بہتر ہے

ع ٤٢ ٢

(1)۔۔۔اس آیت میں ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امت کو تمام امتوں سے افضل فرمایا گیا اور بعض آیات میں بنی اسرائیل کو بھی عالمین یعنی تمام جہانوں سے افضل فرمایا گیا ہے، لیکن ان کا افضل ہونا ان کے زمانے کے وقت ہی تھا جبکہ حضور سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امت کا افضل ہونا دائمی ہے۔

مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ اَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۱۰﴾

مِنْهُمُ	الْمُؤْمِنُوْنَ	وَ	اَكْثَرُهُمُ	الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۱۰﴾
ان میں سے (بعض)	ایمان والے	اور	ان میں اکثر	نافرمانی کرنے والے

ان میں کچھ مسلمان ہیں اور ان کی اکثریت نافرمان ہیں ○

لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّاۤ اَذًى ؕ وَ اِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ

لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ	اِلَّاۤ	اَذًى	وَ	اِنْ	يُّقَاتِلُوْكُمْ
وہ ہرگز نقصان نہ پہنچا سکیں گے تمہیں	مگر	تکلیف دینا، ستانا	اور	اگر	وہ لڑائی کریں تم سے

یہ تمہیں ستانے کے علاوہ کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے اور اگر تم سے لڑیں گے

يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ۫ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ

يُوَلُّوْكُمُ	الْاَدْبَارَ	ثُمَّ	لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۱﴾	ضُرِبَتْ	عَلَيْهِمُ
(تو) پھیر جائیں گے تم سے	(اپنی) پیٹھیں	پھر	ان کی مدد نہیں کی جائے گی	مسلط کردی گئی	ان پر

تو تمہارے سامنے سے پیٹھ پھیر جائیں گے پھر ان کی مدد نہیں کی جائے گی ○ یہ جہاں بھی پائے جائیں

الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْۤا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ

الذِّلَّةُ (1)	اَيْنَ مَا	ثُقِفُوْۤا	اِلَّا	بِحَبْلٍ	مِّنَ	اللّٰهِ
ذلت، رسوائی	جہاں کہیں	وہ پائے جائیں	مگر	رسی سے (سہارے سے)	کی طرف سے	اللہ

ان پر ذلت مسلط کردی گئی سوائے اس کے کہ انہیں اللہ کی طرف سے سہارا مل جائے

وَ حَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَ بَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ

وَ	حَبْلٍ	مِّنَ النَّاسِ	وَ	بَآءُوْ	بِغَضَبٍ	مِّنَ
اور	رسی (سہارے سے)	لوگوں کی طرف سے	اور	وہ لوٹے	غضب کے ساتھ	سے (کے)

یا لوگوں کی طرف سے سہارا مل جائے۔ یہ اللہ کے غضب کے

مسلمانوں کے غلبے کی خوشخبری

یہودیوں پر ذلت اور محتاجی مسلط ہونے کے اسباب کا بیان

(1) ...یہودیوں پر ذلت اور محتاجی لازم کردی گئی ہے البتہ دو صورتوں میں یہ اس سے بچ سکتے ہیں، پہلی صورت یہ ہے کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یوں سہارا مل جائے کہ یہودی مسلمان ہو جائیں اور دوسری صورت یہ ہے کہ لوگوں سے عہد و پیمان کریں، اسلامی حکومت کے ذمی بن جائیں یا کافر حکومتوں سے بھیک مانگیں اور تعاون حاصل کریں تو دنیوی عزت پا سکتے ہیں اور ایسی صورت میں ان کی سلطنت بھی بن سکتی ہے۔ فی زمانہ یہودی سلطنت جو وجود میں آئی ہے وہ اسی قرآنی صداقت کی دلیل ہے کہ دیگر کافر حکومتوں کے تعاون ہی سے قائم ہوئی ہے۔

اللّٰهِ وَ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

اللّٰهِ	وَ	ضُرِبَتْ	عَلَيْهِمُ	الْمَسْكَنَةُ	ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ
اللہ	اور	مسلط کردی گئی	ان پر	مسکینی، محتاجی	یہ	(اس) وجہ سے کہ وہ

مستحق ہیں اور ان پر محتاجی مسلط کردی گئی۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ

كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ يَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ؕ ذٰلِكَ

كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ	بِاٰيٰتِ اللّٰهِ	وَ	يَقْتُلُوْنَ	الْاَنْۢبِيَآءَ	بِغَيْرِ حَقٍّ	ذٰلِكَ
کفر کرتے تھے	اللہ کی آیتوں کے ساتھ	اور	قتل کرتے	نبیوں (کو)	حق کے بغیر، ناحق	یہ

وہ اللہ کی آیتوں کے ساتھ کفر کرتے تھے اور نبیوں کو ناحق شہید کرتے تھے، اور

بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ لَيْسُوْا

بِمَا	عَصَوْا	وَّ	كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿۱۱۲﴾	لَيْسُوْا
(اس) وجہ سے کہ	انہوں نے نافرمانی کی	اور	حد سے بڑھتے تھے	وہ نہیں ہیں

اس لئے کہ وہ نافرمان اور سرکش تھے ○ یہ سب

اہلِ کتاب میں سے حق پر قائم لوگوں کے اوصاف

سَوَآءً ؕ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَّتْلُوْنَ

سَوَآءً	مِنْ	اَهْلِ الْكِتٰبِ	اُمَّةٌ	قَآئِمَةٌ	يَّتْلُوْنَ
برابر	سے	اہلِ کتاب	ایک گروہ	(حق پر) قائم	تلاوت کرتے ہیں

ایک جیسے نہیں، اہلِ کتاب میں کچھ وہ لوگ بھی ہیں جو حق پر قائم ہیں،

اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَ هُمْ يَسْجُدُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

اٰيٰتِ اللّٰهِ	اٰنَآءَ الَّيْلِ	وَ	هُمْ	يَسْجُدُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ (1)	يُؤْمِنُوْنَ	بِاللّٰهِ
اللہ کی آیتیں	رات کے اوقات (میں)	اور	وہ	سجدہ کرتے ہیں	ایمان لاتے ہیں	اللہ پر

وہ رات کے لمحات میں اللہ کی آیتوں کی تلاوت کرتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں ○ یہ اللہ پر

(1)... اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ نمازِ تہجد بہت اعلیٰ عبادت ہے کہ یہاں رات کو اٹھ کر عبادت کرنے والوں کی بطورِ خاص تعریف کی گئی ہے اور رات کی نماز سے نمازِ عشاء و تہجد دونوں ہی مراد ہوسکتے ہیں۔ آیت سے سجدے کی اہمیت و فضیلت بھی معلوم ہوتی ہے اور یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ رات کی عبادت، نماز اور تلاوت دن کی ان عبادات سے افضل ہے کیونکہ جو دل کی یکسوئی رات میں میسر ہوتی ہے دن میں نصیب نہیں ہوتی۔

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ

وَ	الْيَوْمِ	الْاٰخِرِ	وَ	يَاْمُرُوْنَ	بِالْمَعْرُوْفِ	وَ	يَنْهَوْنَ	عَنِ
اور	دن، روز	آخرت (پر)	اور	حکم دیتے ہیں	اچھی بات، نیکی کا	اور	منع کرتے ہیں	سے

اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں اور بھلائی کا حکم دیتے اور برائی سے منع

الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ مِنَ

الْمُنْكَرِ	وَ	يُسَارِعُوْنَ	فِي	الْخَيْرٰتِ	وَ	اُولٰٓئِكَ	مِنَ
بری بات، برائی	اور	جلدی کرتے ہیں	میں	نیک کاموں	اور	یہ لوگ	سے

کرتے ہیں اور نیک کاموں میں جلدی کرتے ہیں اور یہ لوگ (اللہ کے)

الصّٰلِحِيْنَ ﴿١١٤﴾ وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ

الصّٰلِحِيْنَ ﴿١١٤﴾ (1)	وَ	مَا	يَفْعَلُوْا	مِنْ	خَيْرٍ
نیکی کرنے والوں (خاص بندوں)	اور	جو کچھ	وہ کرتے ہیں	سے	نیک کام

خاص بندوں میں سے ہیں ○ اور یہ لوگ جو نیک کام کرتے ہیں

مسلمانوں کے نیک اعمال کی ناقدری نہیں کی جائے گی

فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿١١٥﴾ اِنَّ

فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ	وَ	اللّٰهُ	عَلِيْمٌ	بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿١١٥﴾	اِنَّ
تو ہرگز ان کی ناقدری نہیں کی جائے گی اس نیکی پر	اور	اللہ	جاننے والا	پرہیزگاروں کو	بیشک

ہرگز اس نیکی پر ان کی ناقدری نہیں کی جائے گی اور اللہ ڈرنے والوں کو جانتا ہے ○ وہ

کافروں کو ان کے مال اور اولاد اللہ سے نہیں بچا سکتے

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	لَنْ تُغْنِيَ	عَنْهُمْ	اَمْوَالُهُمْ	وَ	لَآ
وہ لوگ جو (جنہوں نے)	کفر کیا	ہرگز بے نیاز (دور) نہ کریں گے	ان سے	ان کے اموال	اور	نہ

لوگ جو کافر ہوئے ان کے مال اور ان کی اولاد ان کو

(1)... گزشتہ آیت اور اس آیت میں مجموعی طور پر حق پر قائم لوگوں کے یہ اوصاف بیان کئے گئے ہیں۔ (۱) رات کو عبادت میں قیام کرنا، (۲) نماز پڑھنا، (۳) رات کا ایک حصہ عبادت میں گزارنا، (۴) رات کے وقت قرآن کی تلاوت کرنا، (۵) اللہ تعالیٰ اور آخرت پر کامل ایمان رکھنا، (۶) نیکی کا حکم دینا، (۷) برائی سے منع کرنا، (۸) نیکیوں میں سبقت لے جانا، (۹) نیکی کو اختیار کرنا۔ ایک کامل ایمان والے کے بھی یہی اوصاف ہونے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں کاملین میں داخل فرمائے۔

اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْــًٔا ؕ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا

فِيْهَا	هُمْ	اَصْحٰبُ النَّارِ	اُولٰٓئِكَ	وَ	شَيْــًٔا	اللّٰهِ	مِّنَ	اَوْلَادُهُمْ
اس میں	وہ	آگ والے	یہ لوگ	اور	کچھ	اللہ (کے عذاب)	سے	ان کی اولاد

اللہ کے عذاب سے کچھ بچا نہ سکیں گے اور یہی لوگ جہنمی ہیں، یہ ہمیشہ جہنم میں

کافر اور ریاکار کے خرچ کرنے کی مثال

خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	فِيْ	يُنْفِقُوْنَ	مَا	مَثَلُ[1]	خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱۶﴾
اس دنیا کی زندگی	میں	وہ خرچ کرتے ہیں	(اس کی) جو	مثال	ہمیشہ رہنے والے

رہیں گے ۝ اس دنیاوی زندگی میں جو خرچ کرتے ہیں اس کی مثال

كَمَثَلِ رِيْحٍ فِيْهَا صِرٌّ اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ

حَرْثَ قَوْمٍ	اَصَابَتْ	صِرٌّ	فِيْهَا	كَمَثَلِ رِيْحٍ
(ایسی) قوم کی کھیتی (کو کہ)	وہ پہنچی	شدید سردی (ہو)	اس میں	ہوا کی مثال جیسی (ہے)

اس ہوا جیسی ہے جس میں شدید ٹھنڈ ہو، وہ ہوا کسی ایسی قوم کی کھیتی کو جا پہنچے

ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَاَهْلَكَتْهُ ؕ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ

اللّٰهُ	مَا ظَلَمَهُمُ	وَ	فَاَهْلَكَتْهُ	اَنْفُسَهُمْ	ظَلَمُوْٓا
اللہ (نے)	نہیں ظلم کیا ان پر	اور	تو وہ ہلاک کر دے اسے	اپنی جانوں (پر)	انہوں نے ظلم کیا

جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہو تو وہ ہوا اس کھیتی کو ہلاک کر دے اور اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا

کافروں کو رازدار بنانے کی ممانعت اور کفار کی خواہشات

وَلٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا

لَا تَتَّخِذُوْا	اٰمَنُوْا	الَّذِيْنَ	يٰٓاَيُّهَا	يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۷﴾	اَنْفُسَهُمْ	لٰكِنْ	وَ
نہ بناؤ	ایمان لائے	وہ لوگو جو	اے	وہ ظلم کرتے ہیں	اپنی جانوں (پر)	لیکن	اور

بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں ۝ اے ایمان والو! غیروں کو رازدار

[1]...اس آیت میں کافر کے خرچ اور ریاکاری کے طور پر خرچ کرنے والے کی مثال بیان فرمائی گئی کہ ان کے خرچ کو ان کا کفر یا ریاکاری ایسے تباہ کر دیتی ہے جیسے برفانی ہوا کھیتی کو برباد کر دیتی ہے اور ان کے ساتھ یہ معاملہ کوئی ظلم و زیادتی نہیں بلکہ یہ ان کے کفر یا نفاق یا ریاکاری کا انجام ہے تو یہ خود ان کا اپنی جانوں پر ظلم ہے۔

بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا

بِطَانَةً	مِنْ	دُوْنِكُمْ	لَا يَاْلُوْنَكُمْ	خَبَالًا
رازدار	سے	اپنے علاوہ (غیروں کو)	وہ کمی نہیں کریں گے تمہارے ساتھ	نقصان، برائی (میں)

نہ بناؤ، وہ تمہاری برائی میں کمی نہیں کریں گے۔

وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ

وَدُّوْا	مَا عَنِتُّمْ	قَدْ	بَدَتِ	الْبَغْضَآءُ
چاہتے ہیں	کہ تمہیں مشقت، ایذا پہنچے	تحقیق، بیشک	ظاہر ہو گیا	بغض

وہ تو چاہتے ہیں کہ تم مشقت میں پڑ جاؤ۔ بیشک (ان کا) بغض تو

مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۖ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ

مِنْ	اَفْوَاهِهِمْ	وَ	مَا	تُخْفِيْ	صُدُوْرُهُمْ	اَكْبَرُ
سے	ان کے مونہوں	اور	جو	چھپاتے ہیں	ان کے سینے	زیادہ بڑا ہے

ان کے منہ سے ظاہر ہو چکا ہے اور جو ان کے دلوں میں چھپا ہوا ہے وہ اس سے بھی بڑھ کر ہے۔

قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿١١٨﴾

قَدْ	بَيَّنَّا	لَكُمُ	الْاٰيٰتِ	اِنْ	كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿١١٨﴾ (1)
تحقیق، بیشک	ہم نے بیان کر دیں	تمہارے لیے	آیتیں	اگر	تم عقل رکھتے ہو

بیشک ہم نے تمہارے لئے کھول کر آیتیں بیان کر دیں اگر تم عقل رکھتے ہو ○

هٰٓاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَ

هٰٓاَنْتُمْ	اُولَآءِ	تُحِبُّوْنَهُمْ	وَ	لَا يُحِبُّوْنَكُمْ	وَ
خبردار تم	وہ لوگ (ہو جو)	محبت کرتے ہو ان سے	اور	وہ محبت نہیں کرتے تم سے	اور (حالانکہ)

خبردار: یہ تم ہی ہو جو انہیں چاہتے ہو اور وہ تمہیں پسند نہیں کرتے حالانکہ

(1) ... قرآن پاک کی جامعیت اور حقانیت کو اگر سمجھنا ہو تو ان آیات کو سامنے رکھ کر تمام دنیا کے مسلمان اور کافر ممالک کے حالات کا جائزہ لیں۔ کیا اللہ تعالیٰ نے جو کچھ بیان فرمایا وہ قطعی طور پر حق اور سچ نہیں ہے؟ یقیناً سچ ہے۔ تاریخ عالم، تاریخ اسلام اور موجودہ حالات تمام کے تمام قرآن کی ان آیات کی صداقت پر دلالت کر رہے ہیں لیکن افسوس کہ ابھی بھی ہماری آنکھیں خواب غفلت میں ہیں، ہمارے لوگ ابھی بھی انہی کو اپنا مشکل کشا اور حاجت روا مان رہے ہیں جنہیں اپنے راز بتانے سے بھی اللہ تعالیٰ ہمیں منع فرما رہا ہے۔

تُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَ اِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْۤا اٰمَنَّا ۖۚ

تُؤْمِنُوْنَ	بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ	وَ	اِذَا	لَقُوْكُمْ	قَالُوْۤا	اٰمَنَّا
تم ایمان لاتے ہو	تمام کتابوں پر	اور	جب	وہ ملتے ہیں تم سے	(تو) کہتے ہیں	ہم ایمان لے آئے

تم تمام کتابوں پر ایمان رکھتے ہو اور جب وہ تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لا چکے ہیں

وَ اِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ

وَ	اِذَا	خَلَوْا	عَضُّوْا	عَلَيْكُمُ	الْاَنَامِلَ
اور	جب	وہ تنہا ہوتے ہیں، خلوت میں ہوتے ہیں	چباتے ہیں	تمہارے اوپر	انگلیاں

اور جب تنہائی میں ہوتے ہیں تو غصے کے مارے تم پر انگلیاں

مِنَ الْغَيْظِ ؕ قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ

مِنَ	الْغَيْظِ	قُلْ	مُوْتُوْا	بِغَيْظِكُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَلِيْمٌ
سے	غصے (کی وجہ)	تم کہو	مر جاؤ	اپنے غصے میں	بیشک	اللہ	جاننے والا

چباتے ہیں۔ اے حبیب! تم فرمادو، اپنے غصے میں مر جاؤ۔ بیشک اللہ

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۱۹﴾ اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ؗ وَ

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۱۹﴾	اِنْ	تَمْسَسْكُمْ	حَسَنَةٌ	تَسُؤْهُمْ (1)	وَ
سینوں والی (بات) کو	اگر	چھوئے تمہیں، پہنچے تمہیں	بھلائی	برا لگتا ہے انہیں	اور

دلوں کی بات کو خوب جانتا ہے ○ اگر تمہیں کوئی بھلائی پہنچے تو انہیں برا لگتا ہے اور

اِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا ؕ وَ اِنْ

اِنْ	تُصِبْكُمْ	سَيِّئَةٌ	يَّفْرَحُوْا	بِهَا	وَ	اِنْ
اگر	پہنچے تمہیں	برائی	(تو) وہ خوش ہوتے ہیں	اس پر	اور	اگر

اگر تمہیں کوئی برائی پہنچے تو اس پر خوش ہوتے ہیں اور اگر

مسلمانوں کو صبر اور تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین

1 ... کفار کی عمومی حالت یہ ہے کہ اگر مسلمانوں کو کوئی بھلائی پہنچے تو انہیں برا لگتا ہے اور اگر مسلمانوں کو کوئی تکلیف پہنچے تو وہ خوش ہوتے ہیں لہٰذا مسلمانوں کو کافروں سے محبت و دوستی نہیں رکھنی چاہیے۔ ان کے مقابلے میں مسلمان اگر صبر اور تقویٰ کو اپنا شعار بنالیں تو کافروں کا کوئی داؤ مسلمانوں پر نہ چل سکے گا۔

تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا لَا یَضُرُّكُمْ كَیْدُهُمْ

كَیْدُهُمْ	لَا یَضُرُّكُمْ	تَتَّقُوْا	وَ	تَصْبِرُوْا
ان کا مکروفریب	(تو) نہیں نقصان پہنچائے گا تمہیں	تقویٰ اختیار کرو	اور	تم صبر کرو

تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو ان کا مکر وفریب تمہارا کچھ نہیں بگاڑ

شَیْــٴًـاؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا یَعْمَلُوْنَ مُحِیْطٌ۠ (۱۲۰) وَ اِذْ

اِذْ	وَ	مُحِیْطٌ (۱۲۰)	یَعْمَلُوْنَ	بِمَا	اللّٰهَ	اِنَّ	شَیْــٴًـا
جب	اور	گھیرے ہوئے (ہے)	وہ کرتے ہیں	ساتھ جو (اسے جو)	اللہ	بیشک	کچھ

سکے گا۔ بیشک اللہ ان کے تمام کاموں کو گھیرے میں لئے ہوئے ہے ○ اور یاد کرو

غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِیْنَ

الْمُؤْمِنِیْنَ	تُبَوِّئُ	اَهْلِكَ	مِنْ	غَدَوْتَ [1]
ایمان والوں (کو)	ٹھہراتے، مقرر کرتے	اپنے اہل (اپنے گھر)	سے	تم صبح کے وقت نکلے

اے حبیب! جب صبح کے وقت تم اپنے دولت خانہ سے نکل کر مسلمانوں کو

مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِؕ وَ اللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ (۱۲۱) اِذْ

اِذْ	عَلِیْمٌ (۱۲۱)	سَمِیْعٌ	اللّٰهُ	وَ	لِلْقِتَالِ	مَقَاعِدَ
جب	جاننے والا	سننے والا	اللہ	اور	لڑائی کے لئے	بیٹھنے کی جگہوں (مورچوں پر)

لڑائی کے مورچوں پر مقرر کر رہے تھے اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے ○ جب

هَمَّتْ طَّآىٕفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَاۙ وَ اللّٰهُ

اللّٰهُ	وَ	تَفْشَلَا	اَنْ	مِنْكُمْ	طَّآىٕفَتٰنِ [2]	هَمَّتْ
اللہ	اور	وہ بزدلی دکھائیں، ہمت ہار دیں	کہ	تم میں سے	دو گروہوں (نے)	ارادہ کیا

تم میں سے دو گروہوں نے ارادہ کیا کہ بزدلی دکھائیں اور اللہ

---

[1] ۔۔۔ یہاں سے غزوۂ احد کا بیان ہو رہا ہے۔ اس واقعے کا خلاصہ صراط الجنان ج ۲، ص ۴۴ پر ملاحظہ فرمائیں۔

[2] ۔۔۔ یہ دونوں گروہ انصار میں سے تھے ایک قبیلہ بنی سلمہ جس کا تعلق خزرج سے تھا اور ایک بنی حارثہ جس کا تعلق اوس سے تھا۔ یہ دونوں لشکر کے بازو تھے، جب عبد اللہ بن ابی بن سلول منافق بھاگا تو ان قبیلوں نے بھی واپسی کا ارادہ کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا اور انہیں اس سے محفوظ رکھا اور یہ دونوں قبیلے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ثابت قدم رہے۔ یہاں اس نعمت واحسان کا ذکر فرمایا ہے۔

جنگِ بدر میں اللہ تعالیٰ کا مسلمانوں کی مدد کرنا

وَلِيُّهُمَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَ

وَلِيُّهُمَا	وَ	عَلَى	اللّٰهِ	فَلْيَتَوَكَّلِ	الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۲﴾	وَ
ان دونوں کا مددگار	اور	پر	اللہ	تو چاہئے کہ توکل کریں	ایمان والے	اور

ان کو سنبھالنے والا تھا اور اللہ ہی پر مسلمانوں کو بھروسہ کرنا چاہئے ○ اور

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ

لَقَدْ	نَصَرَكُمُ (1)	اللّٰهُ	بِبَدْرٍ	وَّ	اَنْتُمْ	اَذِلَّةٌ
ضرور بیشک	مدد کی تمہاری	اللہ (نے)	بدر میں	اور	تم	کمزور (بے سروسامان تھے)

بیشک اللہ نے بدر میں تمہاری مدد کی جب تم بالکل بے سروسامان تھے

تین ہزار فرشتوں سے مسلمانوں کی مدد کیے جانے کی خوشخبری

فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ

فَاتَّقُوا	اللّٰهَ	لَعَلَّكُمْ	تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾	اِذْ	تَقُوْلُ	لِلْمُؤْمِنِيْنَ
پس ڈرتے رہو	اللہ (سے)	تاکہ تم	شکر گزار بن جاؤ	جب	تم کہہ رہے تھے	ایمان والوں سے

تو اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ ○ یاد کرو اے حبیب! جب تم مسلمانوں سے فرمارہے تھے

اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ

اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ	اَنْ	يُّمِدَّكُمْ	رَبُّكُمْ	بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ	مِّنَ
کیا ہرگز کافی نہیں تمہیں	کہ	مدد کرے تمہاری	تمہارا رب	تین ہزار کے ساتھ	سے

کیا تمہیں یہ کافی نہیں کہ تمہارا رب تین ہزار فرشتے اتار کر

پانچ ہزار معزز فرشتوں کے ذریعے مدد کیے جانے کی بشارت

الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ﴿۱۲۴﴾ بَلٰٓى ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا

الْمَلٰٓئِكَةِ	مُنْزَلِيْنَ ﴿۱۲۴﴾	بَلٰٓى	اِنْ	تَصْبِرُوْا	وَ	تَتَّقُوْا
فرشتوں	نازل کئے ہوئے	کیوں نہیں	اگر	تم صبر کرو	اور	ڈرو، پرہیزگاری اختیار کرو

تمہاری مدد کرے ○ ہاں کیوں نہیں، اگر تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو

(1) ... اس آیت مبارکہ سے واضح ہوا کہ انبیاء، اولیاء اور فرشتوں کا دوسروں کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ ہی کا مدد کرنا ہے کیونکہ جنگ بدر میں مسلمانوں کی مدد کیلئے فرشتے نازل ہوئے، جنگ میں لڑے، انہوں نے مسلمانوں کی مدد کی لیکن ان کی مدد کو اللہ تعالیٰ فرمارہا ہے کہ بدر میں اللہ تعالیٰ نے تمہاری مدد فرمائی۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل کے پیارے جب اللہ تعالیٰ کی اجازت سے مدد فرماتے ہیں تو وہ اللہ عزوجل ہی کی مدد ہوتی ہے۔

وَ يَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا

وَ	يَاْتُوْكُمْ	مِّنْ	فَوْرِهِمْ	هٰذَا
اور	وہ (کافر) آجائیں تمہارے پاس (حملہ آور ہو جائیں تم پر)	سے	اپنی جلدی (فوراً)	یہ

اور کافر اسی وقت تمہارے اوپر حملہ آور ہو جائیں

يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَ

يُمْدِدْكُمْ (1)	رَبُّكُمْ	بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ	مِّنَ	الْمَلٰٓئِكَةِ	مُسَوِّمِيْنَ ﴿۱۲۵﴾	وَ
مدد کرے گا تمہاری	تمہارا رب	پانچ ہزار کے ساتھ	سے	فرشتوں	نشان والے	اور

تو تمہارا رب پانچ ہزار نشان والے فرشتوں کے ساتھ تمہاری مدد فرمائے گا ○ اور

مَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَ

مَا جَعَلَهُ	اللّٰهُ	اِلَّا	بُشْرٰى	لَكُمْ (2)	وَ
نہیں بنایا اس (فتح و نصرت) کو	اللہ (نے)	مگر	بشارت، خوشخبری	تمہارے لئے	اور

اللہ نے اس امداد کو صرف تمہاری خوشی کے لئے کیا اور

لِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ۚ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا

لِتَطْمَئِنَّ	قُلُوْبُكُمْ	بِهٖ	وَ	مَا	النَّصْرُ	اِلَّا
تاکہ مطمئن ہو جائیں	تمہارے دل	اس کے ساتھ (اس سے)	اور	نہیں	مدد	مگر

اس لئے کہ اس سے تمہارے دلوں کو چین ملے اور مدد صرف اللہ کی طرف

مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۱۲۶﴾ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ

مِنْ	عِنْدِ اللّٰهِ	الْعَزِيْزِ	الْحَكِيْمِ ﴿۱۲۶﴾	لِيَقْطَعَ	طَرَفًا	مِّنَ
سے	اللہ کے پاس	عزت والا، زبردست	حکمت والا	تاکہ کاٹ دے	ایک حصہ	سے (کا)

سے ہوتی ہے جو زبردست ہے حکمت والا ہے ○ اس لئے کہ وہ کافروں کا ایک حصہ

(1) ...بدر میں شرکت کرنے والے تمام مہاجرین و انصار صابر اور متقی ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مدد اتارنے کیلئے صبر اور تقویٰ کی شرط رکھی تھی اور چونکہ فرشتے بعد میں نازل ہوئے تو اس سے معلوم ہوا کہ شرط پائی گئی تھی۔ یعنی صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے صبر و تقویٰ کا مظاہرہ کیا تھا لہٰذا اصحاب کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے صبر اور تقویٰ پر قرآن گواہ ہے۔

(2) ...اس آیت سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی خوشی اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے کہ ان کی خوشی کیلئے ان کی مدد کی گئی۔

الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْٓا	اَوْ	يَكْبِتَهُمْ	فَيَنْقَلِبُوْا
وہ لوگ جو (جنہوں نے)	کفر کیا	یا	(تاکہ) ذلیل کرے انہیں	تو وہ پلٹ جائیں

کاٹ دے یا انہیں ذلیل ورسوا کردے تو وہ نامراد ہو کر

خَآىٕبِيْنَ ﴿۱۲۷﴾ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ

خَآىٕبِيْنَ ﴿۱۲۷﴾	لَيْسَ	لَكَ (1)	مِنَ	الْاَمْرِ	شَيْءٌ	اَوْ
نامراد (ہوکر)	نہیں ہے	تمہارے لئے	سے	کام	کچھ	یا (یہاں تک کہ)

لوٹ جائیں ○ اے حبیب! آپ کا اس معاملے سے کوئی تعلق نہیں،

يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ

يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ	اَوْ	يُعَذِّبَهُمْ	فَاِنَّهُمْ
(اللہ) توبہ کی توفیق دے انہیں	یا	عذاب دے انہیں	تو بیشک وہ (کیونکہ وہ)

اللہ چاہے تو انہیں توبہ کی توفیق دیدے اور چاہے تو انہیں عذاب میں ڈال دے کیونکہ یہ

ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا

ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۲۸﴾	وَ	لِلّٰهِ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا
ظلم کرنے والے (ہیں)	اور	اللہ کے لئے	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ

ظالم ہیں ○ اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ

فِي الْاَرْضِ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يُعَذِّبُ مَنْ

فِي الْاَرْضِ	يَغْفِرُ	لِمَنْ	يَّشَآءُ	وَ	يُعَذِّبُ	مَنْ
زمین میں	بخش دیتا ہے	جس کے لئے	وہ چاہے	اور	عذاب دیتا ہے	جسے

زمین میں ہے۔ جسے چاہے بخشے اور جسے چاہے عذاب

اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تربیت

ہر چیز کا مالک اور بخشش و عذاب کا اختیار رکھنے والا اللہ تعالیٰ ہے

(1) ۔۔۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ستر قاری صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو دینی مسائل کی تعلیم دینے کے لئے ایک علاقے کی طرف بھیجا، لیکن کافروں نے دھوکے سے انہیں شہید کر دیا، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان کافروں کے خلاف دعا کا ارادہ فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے اس دعا سے روکتے ہوئے فرمادیا کہ آپ ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیں، وہ چاہے تو انہیں توبہ کی توفیق دے اور چاہے تو عذاب دے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تربیت کی ایک مثال ہے۔

سود کھانے کی ممانعت اور اللہ اور رسول کی اطاعت کا حکم

يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۹﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا

يَّشَآءُ	وَ	اللّٰهُ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۹﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تَاْكُلُوا
وہ چاہے	اور	اللہ	بخشنے والا	مہربان	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	نہ کھاؤ

کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ اے ایمان والو!

الرِّبٰوا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۪ وَّ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ ۚ وَ

الرِّبٰوا	اَضْعَافًا	مُّضٰعَفَةً [1]	وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	لَعَلَّكُمْ	تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۳۰﴾	وَ
سود	دگنا	دگنا کیا ہوا	اور	ڈرو	اللہ (سے)	تاکہ تم	کامیابی پا جاؤ	اور

دگنا در دگنا سود نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرو اس امید پر کہ تمہیں کامیابی مل جائے ○ اور

اتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْۤ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ

اتَّقُوا	النَّارَ	الَّتِيْۤ	اُعِدَّتْ	لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۱﴾	وَ	اَطِيْعُوا	اللّٰهَ	وَ
ڈرو، بچو	آگ (سے)	جو	تیار کی گئی ہے	کافروں کے لئے	اور	اطاعت کرو	اللہ	اور

اس آگ سے بچو جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے ○ اور اللہ اور

مغفرت اور جنت کی طرف جلدی کرنے کا حکم

الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ ۚ وَ سَارِعُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ

الرَّسُوْلَ	لَعَلَّكُمْ	تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾	وَ	سَارِعُوْۤا	اِلٰى	مَغْفِرَةٍ
رسول (کی)	تاکہ تم	رحم کئے جاؤ	اور	جلدی کرو	کی طرف	مغفرت، بخشش

رسول کی فرمانبرداری کرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے ○ اور اپنے رب کی بخشش

مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ

مِّنْ	رَّبِّكُمْ	وَ	جَنَّةٍ [2]	عَرْضُهَا	السَّمٰوٰتُ
کی طرف سے	اپنے رب	اور	جنت (کی طرف)	اس کی چوڑائی، وسعت	آسمانوں

اور اس جنت کی طرف دوڑو جس کی وسعت آسمانوں

[1] ۔۔۔اس آیت میں سود کھانے سے منع کیا گیا اور اسے حرام قرار دیا گیا۔ زمانہ جاہلیت میں سود کی ایک صورت یہ بھی رائج تھی کہ جب سود کی ادائیگی کی مدت آتی، اگر اس وقت مقروض ادانہ کرپاتا تو قرض خواہ سود کی مقدار میں اضافہ کر دیتا اور یہ عمل مسلسل کیا جاتا رہتا۔ اسے دگنا در دگنا کہا جارہا ہے۔ آج کل بھی یہ طریقہ عام رائج ہے۔ [2] ۔۔۔اس آیت اور اس سے اوپر کی آیت سے ثابت ہوا کہ جنت و دوزخ پیدا ہو چکی ہیں اور دونوں موجود ہیں کیونکہ دونوں آیتوں میں ماضی کے الفاظ کے ساتھ جنت و دوزخ کے تیار ہونے کا ذکر فرمایا گیا ہے۔

متقین کے اوصاف

وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿١٣٣﴾ۙ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ

وَ	الْاَرْضُ	اُعِدَّتْ	لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿١٣٣﴾	الَّذِيْنَ (1)	يُنْفِقُوْنَ
اور	زمین (کے برابر ہے)	تیار کی گئی ہے	پرہیزگاروں کے لئے	وہ لوگ جو	خرچ کرتے ہیں

اور زمین کے برابر ہے۔ وہ پرہیزگاروں کے لئے تیار کی گئی ہے ○ وہ جو

فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ

فِي	السَّرَّآءِ	وَ	الضَّرَّآءِ	وَ	الْكٰظِمِيْنَ	الْغَيْظَ
میں	خوشحالی	اور	تنگی	اور	روکنے والے، پینے والے	غصے (کو)

خوشحالی اور تنگدستی میں اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور غصہ پینے والے

وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ

وَ	الْعَافِيْنَ	عَنِ	النَّاسِ	وَ	اللّٰهُ	يُحِبُّ
اور	درگزر کرنے والے	سے	لوگوں	اور	اللہ	پسند فرماتا ہے

اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں اور اللہ نیک لوگوں

پرہیزگاروں کا ایک وصف: گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کرلینا

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٣٤﴾ۚ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٣٤﴾	وَ	الَّذِيْنَ (2)	اِذَا	فَعَلُوْا	فَاحِشَةً	اَوْ
احسان، نیکی کرنے والوں (کو)	اور	وہ لوگ جو	جب	کرلیں	کوئی بے حیائی	یا

سے محبت فرماتا ہے ○ اور وہ لوگ کہ جب کسی بے حیائی کا ارتکاب کرلیں یا

ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۪

ظَلَمُوْٓا	اَنْفُسَهُمْ	ذَكَرُوْا	اللّٰهَ	فَاسْتَغْفَرُوْا	لِذُنُوْبِهِمْ
ظلم کرلیں	اپنی جانوں (پر)	ذکر کریں	اللہ (کا)	پھر مغفرت طلب کریں	اپنے گناہوں کی

اپنی جانوں پر ظلم کرلیں تو اللہ کو یاد کرکے اپنے گناہوں کی معافی مانگیں

(1)...اس آیت میں متقین کے چار اوصاف بیان کئے گئے ہیں۔ (۱) خوشحالی اور تنگدستی دونوں حال میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا، (۲) غصہ پی جانا، (۳) لوگوں کو معاف کردینا، (۴) احسان کرنا۔

(2)...یہاں پرہیزگاروں کا مزید ایک وصف بیان فرمایا کہ اگر ان سے کوئی کبیرہ یا صغیرہ گناہ سرزد ہو جائے تو وہ فوراً اللہ عَزَّوَجَلَّ کو یاد کرکے گناہوں سے توبہ کرتے، اپنے گناہ پر شرمندہ ہوتے، اسے چھوڑ دیتے، آئندہ کیلئے اس سے باز رہنے کا پختہ عزم کرلیتے ہیں اور اپنے گناہ پر اصرار نہیں کرتے اور یہی مقبول توبہ کی شرائط ہیں۔

وَ مَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ﵜ وَ لَمْ یُصِرُّوْا عَلٰى

وَ	مَنْ	یَّغْفِرُ	الذُّنُوْبَ	اِلَّا	اللّٰهُ	وَ	لَمْ یُصِرُّوْا	عَلٰى
اور	کون	بخشے، معاف کرے	گناہوں (کو)	مگر	اللہ	اور	وہ اصرار نہ کریں	پر

اور اللہ کے علاوہ کون گناہوں کو معاف کر سکتا ہے اور یہ لوگ جان بوجھ کر

مَا فَعَلُوْا وَ هُمْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾ اُولٰٓىٕكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ

مَا	فَعَلُوْا	وَ	هُمْ	یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾	اُولٰٓىٕكَ	جَزَآؤُهُمْ	مَّغْفِرَةٌ
جو	انہوں نے کیا	اور (حالانکہ)	وہ	جانتے ہیں	یہ لوگ	ان کی جزا	مغفرت، بخشش

اپنے برے اعمال پر اصرار نہ کریں ○ یہ وہ لوگ ہیں جن کا بدلہ

مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

مِّنْ	رَّبِّهِمْ	وَ	جَنّٰتٌ	تَجْرِیْ	مِنْ	تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ
کی طرف سے	ان کے رب	اور	باغات	بہتی ہیں	سے	اس کے نیچے	نہریں

ان کے رب کی طرف سے بخشش ہے اور وہ جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔

خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ وَ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ﴿۱۳۶﴾ؕ قَدْ خَلَتْ

خٰلِدِیْنَ	فِیْهَا	وَ	نِعْمَ	اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ﴿۱۳۶﴾	قَدْ	خَلَتْ (1)
ہمیشہ رہنے والے	اس میں	اور	کیا ہی اچھا ہے	عمل کرنے والوں کا اجر	تحقیق، بیشک	گزر گئے

(یہ لوگ) ہمیشہ ان (جنتوں) میں رہیں گے اور نیک اعمال کرنے والوں کا کتنا اچھا بدلہ ہے ○ تم سے پہلے

مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ ۙ فَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ

مِنْ	قَبْلِكُمْ	سُنَنٌ	فَسِیْرُوْا	فِی الْاَرْضِ	فَانْظُرُوْا	كَیْفَ	كَانَ
سے	تم سے پہلے	طریقے	تو چلو پھرو	زمین میں	پس دیکھو	کیسا	ہوا

کئی طریقے گزر چکے ہیں تو زمین میں چل پھر کر دیکھو

بخشش اور جنت کیسے ملے

انجڑی بستیوں کو دیکھ کر عبرت حاصل کی جائے

(1) ۔۔۔ اس آیت میں فرمایا گیا کہ اے لوگو! کافروں کو شروع میں مہلت دینے اور پھر ان کی گرفت کرنے کے حوالے سے تم سے پہلے بھی کئی طریقے گزر چکے ہیں، جب لوگ مہلت ملنے کے باوجود ایمان نہیں لاتے تو مختلف عذابوں کے ذریعے انہیں ہلاک و برباد کر دیا جاتا ہے۔ تو اے لوگو! ان اجڑی بستیوں کی طرف آتے جاتے انہیں دیکھ کر عبرت پکڑو اور اپنے اعمال کی اصلاح کرلو۔

قرآن مجید ہدایت اور نصیحت کی کتاب ہے

عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿١٣٧﴾ هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّ

عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿١٣٧﴾	هٰذَا	بَيَانٌ	لِّلنَّاسِ	وَ	هُدًى [1]	وَّ
جھٹلانے والوں کا انجام	یہ	ایک بیان (ہے)	لوگوں کے لئے	اور	ہدایت	اور

جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا؟○ یہ لوگوں کے لئے ایک بیان اور رہنمائی ہے اور

غزوۂ احد میں نقصان اٹھانے والے مسلمانوں کو نصیحت

مَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿١٣٨﴾ وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَ

مَوْعِظَةٌ	لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿١٣٨﴾	وَ	لَا تَهِنُوْا [2]	وَ	لَا تَحْزَنُوْا	وَ
نصیحت	پرہیزگاروں کے لئے	اور	تم سستی نہ کرو، ہمت نہ ہارو	اور	غم نہ کرو	اور

پرہیزگاروں کے لئے نصیحت ہے○ اور تم ہمت نہ ہارو اور غم نہ کھاؤ،

اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٣٩﴾ اِنْ يَّمْسَسْكُمْ

اَنْتُمُ	الْاَعْلَوْنَ	اِنْ	كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٣٩﴾	اِنْ	يَّمْسَسْكُمْ
تم (ہی)	غالب (رہوگے)	اگر	تم ہو	ایمان والے	اگر	چھوتا ہے تمہیں، پہنچتا ہے تمہیں

اگر تم ایمان والے ہو تو تم ہی غالب آؤ گے○ اگر تمہیں کوئی تکلیف

مسلمانوں پر کفار کے غلبے کی حکمت

قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ ؕ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ

قَرْحٌ	فَقَدْ	مَسَّ	الْقَوْمَ	قَرْحٌ	مِّثْلُهٗ	وَ	تِلْكَ	الْاَيَّامُ
زخم	تو تحقیق، بیشک	چھوا، پہنچا	قوم (کو)	زخم	اس کی مثل	اور	یہ	دن

پہنچی ہے تو وہ لوگ بھی ویسی ہی تکلیف پاچکے ہیں اور یہ دن ہیں

نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ

نُدَاوِلُهَا	بَيْنَ النَّاسِ	وَ	لِيَعْلَمَ	اللّٰهُ
ہم پھیرتے رہتے ہیں انہیں	لوگوں کے درمیان	اور	تاکہ ظاہر کردے، پہچان کرادے	اللہ

جو ہم لوگوں کے درمیان پھیرتے رہتے ہیں اور یہ اس لئے ہوتا ہے کہ اللہ ایمان والوں کی

(1)۔۔۔ قرآن مجید ہماری ہدایت اور نصیحت کیلئے نازل ہوا، لہٰذا قرآن کا حق ہے کہ اس کی تلاوت کے وقت اس پہلو کو بھی سامنے رکھا جائے اور اس میں مذکور نافرمان قوموں کے عبرتناک انجام، قیامت کی سختیاں اور جہنم کے دردناک عذابات وغیرہ کے بارے میں پڑھ کر عبرت اور نصیحت حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔

(2)۔۔۔ غزوۂ احد میں نقصان اٹھانے کے بعد مسلمان بہت غمزدہ تھے اور اس کی وجہ سے بعض کے دل سستی کی طرف مائل تھے۔ ان کی اصلاح کے لئے فرمایا گیا کہ اپنے ساتھ پیش آنے والے معاملے کی وجہ سے سستی اور غم نہ کرو۔ اگر تم سچے ایمان والے اور اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ رکھنے والے ہو تو بالآخر تم ہی کامیاب ہوگے۔

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ يَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ ؕ وَ اللّٰهُ

الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	يَتَّخِذَ	مِنْكُمْ	شُهَدَآءَ	وَ	اللّٰهُ
ان لوگوں کی جو	ایمان لائے	اور	(تاکہ) بنادے	تم میں سے	گواہ	اور	اللہ

پہچان کرادے اور تم میں سے کچھ لوگوں کو شہادت کا مرتبہ عطا فرمادے اور اللہ

لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۰﴾ لا وَ لِيُمَحِّصَ اللّٰهُ

لَا يُحِبُّ	الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۰﴾	وَ	لِيُمَحِّصَ	اللّٰهُ
پسند نہیں فرماتا	ظلم کرنے والوں (کو)	اور	تاکہ خالص کردے، نکھار دے	اللہ

ظالموں کو پسند نہیں کرتا ○ اور اس لئے کہ اللہ

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ يَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ

الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	يَمْحَقَ	الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۱﴾	اَمْ	حَسِبْتُمْ [1]
ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	اور	(تاکہ) مٹادے	کفر کرنے والوں (کو)	کیا	تم نے گمان کرلیا

مسلمانوں کو نکھار دے اور کافروں کو مٹادے ○ کیا تم اس گمان میں ہو

اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَ لَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ

اَنْ	تَدْخُلُوا	الْجَنَّةَ	وَ	لَمَّا	يَعْلَمِ	اللّٰهُ
کہ	داخل ہوجاؤ گے	جنت (میں)	اور (حالانکہ)	ابھی نہیں	امتحان لیا	اللہ (نے)

کہ تم جنت میں داخل ہوجاؤ گے حالانکہ ابھی اللہ نے

الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَ يَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۲﴾

الَّذِيْنَ	جٰهَدُوْا	مِنْكُمْ	وَ	يَعْلَمَ	الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۲﴾
ان لوگوں کا جو (جنہوں نے)	جہاد کیا	تم میں سے	اور	(نہ ہی) آزمایا	صبر کرنے والوں (کو)

تمہارے مجاہدوں کا امتحان نہیں لیا اور نہ (ہی) صبر والوں کی آزمائش کی ہے ○

مسلمانوں کی آزمائش کی حکمت

[1] ...اس آیت میں ان مسلمانوں کو تنبیہ کی گئی ہے جو احد کے دن کفار کے مقابلہ سے بھاگے تھے۔ نیز اس آیت کو سامنے رکھ کر ہمیں اپنے اعمال اور اپنی حالت پر بھی غور کرنا چاہئے کہ اگر ہمیں راہِ خدا میں اپنا مال یا وقت دینا پڑے تو ہم اس میں کتنا پورا اترتے ہیں؟ افسوس کہ ہماری حالت کچھ اچھی نہیں۔ فضولیات میں خرچ کرنے کیلئے پیسہ بھی ہے اور وقت بھی لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں خرچ کرتے وقت نہ پیسہ باقی رہتا ہے اور نہ وقت۔

شہادت کی تمنا کرنے اور موقع ملنے پر بھاگنے والوں کی تفہیم

وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ

قَبْلِ	مِنْ	الْمَوْتَ	كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ [1]	لَقَدْ	وَ
پہلے	سے	موت (شہادت کی)	تم آرزو کیا کرتے تھے	ضرور تحقیق، بیشک	اور

اور تم موت کا سامنا کرنے سے پہلے تو اس کی تمنا

اَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿١٤٣﴾ ع وَ

وَ	تَنْظُرُوْنَ ﴿١٤٣﴾	اَنْتُمْ	وَ	رَاَيْتُمُوْهُ	فَقَدْ	تَلْقَوْهُ	اَنْ
اور	دیکھ رہے ہو	تم	اور	تم نے دیکھ لیا اسے	تو بیشک	تم ملو اس (موت) سے	کہ

کیا کرتے تھے، اب تم نے اسے آنکھوں کے سامنے دیکھ لیا ○ اور

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی ہر حال میں لازم ہے

مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ

الرُّسُلُ	قَبْلِهِ	مِنْ	خَلَتْ	قَدْ	رَسُوْلٌ	اِلَّا	مُحَمَّدٌ	مَا
کئی رسول	اس سے پہلے	سے	گزر گئے	بیشک	ایک رسول	مگر	محمد	نہیں

محمد ایک رسول ہی ہیں، ان سے پہلے بھی کئی رسول گزر چکے ہیں

اَفَاۡىِٕنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ

انْقَلَبْتُمْ	قُتِلَ	اَوْ	مَّاتَ	اَفَاۡىِٕنْ
تم پھر جاؤ گے (دین سے)	شہید کر دیے جائیں	یا	وہ وفات پا جائیں	کیا تو اگر

تو کیا اگر وہ وصال کر جائیں یا انہیں شہید کر دیا جائے تو تم الٹے پاؤں

عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ ؕ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ

عَلٰى عَقِبَيْهِ	يَّنْقَلِبْ	مَنْ	وَ	عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ
اپنی ایڑیوں پر (الٹے پاؤں)	پھرے گا	جو	اور	اپنی ایڑیوں پر (الٹے پاؤں)

پلٹ جاؤ گے؟ اور جو الٹے پاؤں پھرے گا

[1] ۔۔۔ شہدائے بدر پر ہونے والے انعامات الٰہیہ دیکھ کر ان مسلمانوں کو حسرت ہوئی جو غزوۂ بدر میں شریک نہ ہو سکے اور انہوں نے دوران جہاد شہادت کا مرتبہ پانے کی آرزو کی اور انہی لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے مدینہ سے باہر اُحد جانے کے لئے اصرار کیا تھا، لیکن پھر میدانِ احد سے بھاگ گئے تو ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی اور گویا کہ انہیں سمجھایا گیا کہ پہلے تو شہادت کی تمنا کرتے تھے اور جب میدانِ جنگ میں پہنچے تو بھاگنے لگے، یہ کیا ہے؟

فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْــًٔا ۭ وَسَيَجْزِي اللّٰهُ

اللّٰهُ	سَيَجْزِي	وَ	شَيْــًٔا	اللّٰهَ	فَلَنْ يَّضُرَّ
اللہ	عنقریب جزا دے گا	اور	کچھ	اللہ (کا)	تو وہ ہرگز نقصان نہ کرے گا

وہ اللہ کا کچھ نہ بگاڑے گا اور عنقریب اللہ شکر ادا کرنے والوں کو

الشّٰكِرِيْنَ ﴿١٤٤﴾ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا

اِلَّا	تَمُوْتَ	اَنْ	لِنَفْسٍ	مَا كَانَ (1)	وَ	الشّٰكِرِيْنَ ﴿١٤٤﴾
مگر	وہ مرجائے	کہ	کسی جان کے لئے (یہ اختیار)	نہیں ہے	اور	شکر کرنے والوں (کو)

صلہ عطا فرمائے گا ○ اور کوئی جان اللہ کے حکم کے بغیر نہیں

بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ۭ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا

ثَوَابَ الدُّنْيَا	يُّرِدْ	مَنْ	وَ	مُّؤَجَّلًا	كِتٰبًا	بِاِذْنِ اللّٰهِ
دنیا کا ثواب (انعام)	چاہتا ہے	جو	اور	مقررہ وقت	لکھا ہوا	اللہ کے حکم سے

مرسکتی، سب کا وقت لکھا ہوا ہے اور جو شخص دنیا کا انعام چاہتا ہے

نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ

نُؤْتِهٖ	ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ	يُّرِدْ	مَنْ	وَ	مِنْهَا	نُؤْتِهٖ
ہم دیں گے اسے	آخرت کا ثواب	چاہتا ہے	جو	اور	اس سے	ہم دیں گے اسے

ہم اسے دنیا کا کچھ انعام دیدیں گے اور جو آخرت کا انعام چاہتا ہے ہم اسے آخرت کا انعام عطا فرمائیں

مِنْهَا ۭ وَسَنَجْزِي الشّٰكِرِيْنَ ﴿١٤٥﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ

نَّبِيٍّ	مِّنْ	كَاَيِّنْ	وَ	الشّٰكِرِيْنَ ﴿١٤٥﴾	سَنَجْزِي	وَ	مِنْهَا
نبی	سے	کتنے ہی	اور	شکر کرنے والوں (کو)	عنقریب صلہ عطا کریں گے	اور	اس سے

گے اور عنقریب ہم شکر ادا کرنے والوں کو صلہ عطا کریں گے ○ اور کتنے ہی انبیاء نے

شکر گزاروں کا اجر

اعمال کے ثواب کا دارومدار نیتوں پر ہے

(1) ۔۔۔ اس آیت میں جہاد کی ترغیب ہے اور مسلمانوں کو دشمن کے مقابلہ پر جری بنایا جارہا ہے کہ کوئی شخص بغیر حکمِ الٰہی کے مر نہیں سکتا، چاہے وہ کتنی ہی ہلاکت خیز لڑائی میں شرکت کرے اور کتنے ہی تباہ کن میدانِ جنگ میں داخل ہو جائے، اس کے برعکس جب موت کا وقت آتا ہے تو کوئی تدبیر نہیں بچا سکتی خواہ وہ ہزاروں پہرے دار اور محافظ مقرر کرلے اور قلعوں میں جا چھپے کیونکہ ہر ایک کی موت کا وقت لکھا ہوا ہے، وہ وقت آگے پیچھے نہیں ہو سکتا۔

قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ

قٰتَلَ (1)	مَعَهٗ	رِبِّيُّوْنَ	كَثِيْرٌ
جہاد کیا (اس نبی نے)	اس کے ساتھ (تھے)	رب والے	بہت سے

جہاد کیا، ان کے ساتھ بہت سے اللہ والے تھے

فَمَا وَهَنُوْا لِمَاۤ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

فَمَا وَهَنُوْا	لِمَاۤ	اَصَابَهُمْ	فِيْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ
تو انہوں نے ہمت نہ ہاری	(اس) وجہ سے جو	(مصیبتیں) پہنچی انہیں	میں	اللہ کی راہ

تو انہوں نے اللہ کی راہ میں پہنچنے والی تکلیفوں کی وجہ سے نہ تو ہمت ہاری

وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ

وَ	مَا ضَعُفُوْا	وَ	مَا اسْتَكَانُوْا	وَ	اللّٰهُ	يُحِبُّ
اور	نہ کمزوری دکھائی	اور	نہ وہ دبے	اور	اللہ	محبت فرماتا ہے

اور نہ کمزوری دکھائی اور نہ (دوسروں سے) دبے اور اللہ صبر کرنے والوں سے

الصّٰبِرِيْنَ ﴿١٤٦﴾ وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْا

الصّٰبِرِيْنَ ﴿١٤٦﴾	وَ	مَا كَانَ	قَوْلَهُمْ	اِلَّاۤ	اَنْ	قَالُوْا
صبر کرنے والوں (سے)	اور	نہیں تھا	ان کا کہنا	مگر	یہ کہ	انہوں نے کہا

محبت فرماتا ہے ○ اور وہ لوگ اس دعا کے سوا کچھ بھی نہ کہتے تھے کہ

مغفرت، ثابت قدمی اور فتح و نصرت کی دعا

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْۤ

رَبَّنَا	اغْفِرْ	لَنَا	ذُنُوْبَنَا	وَ	اِسْرَافَنَا	فِيْۤ
اے ہمارے رب	بخش دے	ہمارے لئے	ہمارے گناہ	اور	ہماری زیادتیاں	میں

اے ہمارے رب! ہمارے گناہوں کو اور ہمارے معاملے میں جو ہم سے زیادتیاں ہوگئیں

(1) ... اس آیت میں بیان ہوا کہ بہت سے انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے جہاد کیا اور ان کے ساتھ ربانی لوگ تھے۔ دونوں چیزوں کے بارے میں تفصیل یہ ہے کہ جہاد حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے شروع ہوا، اس سے پہلے کسی نبی نے جہاد نہ کیا تھا۔ البتہ بعد میں بہت سے پیغمبروں کی شریعت میں جہاد تھا جیسے حضرت موسیٰ، حضرت داؤد، حضرت یوشع عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام وغیرہا اور ربانی لوگوں سے مراد علماء، مشائخ اور متقی لوگ ہیں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے کی کوشش میں لگے رہیں۔

اَمْرِنَا وَ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى

عَلَى	انْصُرْنَا	وَ	اَقْدَامَنَا	ثَبِّتْ	وَ	اَمْرِنَا
پر (کے مقابلے میں)	مدد فرما ہماری	اور	ہمارے قدموں (کو)	مضبوط رکھ	اور	ہمارے کام

انہیں بخش دے اور ہمیں ثابت قدمی عطا فرما اور کافر قوم کے مقابلے

الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾ فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَ

وَ	ثَوَابَ الدُّنْيَا	اللّٰهُ	فَاٰتٰىهُمُ	الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾	الْقَوْمِ
اور	دنیا کا ثواب (انعام)	اللہ (نے)	تو عطا کیا انہیں	کفر کرنے والے	قوم

میں ہماری مدد فرما۔ تو اللہ نے انہیں دنیا کا انعام (بھی) عطا فرمایا اور

حُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ؕ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۴۸﴾ يٰۤاَيُّهَا

يٰۤاَيُّهَا	الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۴۸﴾	يُحِبُّ	اللّٰهُ	وَ	حُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ
اے	احسان، نیکی کرنے والوں (کو)	پسند فرماتا ہے	اللہ	اور	آخرت کا اچھا ثواب

آخرت کا اچھا ثواب بھی اور اللہ نیکی کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے۔ اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

كَفَرُوْا	الَّذِيْنَ	تُطِيْعُوا (1)	اِنْ	اٰمَنُوْۤا	الَّذِيْنَ
کفر کیا	ان لوگوں کی جو (جنہوں نے)	تم نے پیروی کی	اگر	ایمان لائے	وہ لوگو جو

ایمان والو! اگر تم کافروں کے کہنے پر چلے

يَرُدُّوْكُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا

فَتَنْقَلِبُوْا	عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ	يَرُدُّوْكُمْ
(اگر ایسا ہوا) تو تم پلٹو گے	تمہاری ایڑیوں پر (الٹے پاؤں)	(تو) وہ پھیر دیں گے تمہیں

تو وہ تمہیں الٹے پاؤں پھیر دیں گے پھر تم نقصان اٹھا کر

(1)... یہاں مسلمانوں کو بہت واضح الفاظ میں سمجھایا گیا ہے کہ اگر تم کافروں کے کہنے پر یا ان کے پیچھے چلو گے خواہ وہ یہودی ہوں یا عیسائی یا منافق یا مشرک، جس کے کہنے پر بھی چلو گے وہ تمہیں کفر، بے دینی، بد عملی اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی طرف ہی لے کر جائیں گے اور اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ تم آخرت کے ساتھ ساتھ اپنی دنیا بھی تباہ کر بیٹھو گے۔ کتنے واضح اور کھلے الفاظ میں فرما دیا کہ کافروں سے ہدایات لے کر چلو گے تو وہ تمہاری دنیا و آخرت تباہ کر دیں گے اور آج تک کا ساری دنیا میں مشاہدہ بھی یہی ہے لیکن حیرت ہے کہ ہم پھر بھی اپنا نظام چلانے میں، اپنے کردار میں، اپنے کلچر میں، اپنے گھریلو معاملات میں، اپنے ....

اللہ تعالیٰ سب سے بہتر مددگار ہے

جنگِ احد سے واپس ہونے والے کفار پر رعب طاری کرنے کی غیبی خبر

غزوۂ احد میں نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ایک حکم پر عمل نہ کرنے کا نقصان

خٰسِرِيْنَ ﴿١٤٩﴾ بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ

مَوْلٰىكُمْ	اللّٰهُ	بَلِ	خٰسِرِيْنَ ﴿١٤٩﴾
تمہارا مددگار (ہے)	اللہ	(کافر تمہارے مددگار نہیں) بلکہ	خسارہ اٹھانے والے (ہوکر)

پلٹوگے ○ بلکہ اللہ ہی تمہارا مددگار ہے

وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ﴿١٥٠﴾ سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ

قُلُوْبِ	فِيْ	سَنُلْقِيْ (1)	خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ﴿١٥٠﴾	هُوَ	وَ
دلوں	میں	عنقریب ہم ڈال دیں گے	بہترین مددگار (ہے)	وہ	اور

اور وہی سب سے بہترین مددگار ہے ○ عنقریب ہم کافروں کے

الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَكُوْا

اَشْرَكُوْا	بِمَآ	الرُّعْبَ	كَفَرُوا	الَّذِيْنَ
انہوں نے شریک ٹھہرایا	بسبب اس کے جو	رعب	کفر کیا	ان لوگوں کے جو (جنہوں نے)

دلوں میں رعب ڈال دیں گے کیونکہ انہوں نے

بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ وَمَاْوٰىهُمُ

مَاْوٰىهُمُ	وَ	سُلْطٰنًا	بِهٖ	لَمْ يُنَزِّلْ	مَا	بِاللّٰهِ
ان کا ٹھکانہ	اور	کوئی دلیل	اس کی	نہیں نازل کی	(ایسی چیز کو) جو	اللہ کے ساتھ

اللہ کے ساتھ ایسی چیز کو شریک ٹھہرایا جس کی اللہ نے کوئی دلیل نہیں اتاری اور ان کا ٹھکانہ

النَّارُ ۖ وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٥١﴾ وَلَقَدْ

لَقَدْ	وَ	مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٥١﴾	بِئْسَ	وَ	النَّارُ
ضرور تحقیق، بیشک	اور	ظلم کرنے والوں کا ٹھکانہ	کیا ہی برا ہے	اور	آگ (ہے)

آگ ہے اور وہ ظالموں کا کتنا برا ٹھکانہ ہے ○ اور بیشک

...... کاروبار میں ہر جگہ کافروں کے کہنے پر اور ان کے طریقے پر ہی چل رہے ہیں، جس سے ہمارا رب کریم عَزَّوَجَلَّ ہمیں بار بار منع فرما رہا ہے۔

(1) ...... اس آیت میں غیب کی خبر ہے، جب ابوسفیان وغیرہ جنگِ احد کے بعد واپس ہوئے تو راستہ میں خیال کیا کہ کیوں لوٹ آئے، سب مسلمانوں کو ختم کیوں نہ کر دیا حالانکہ یہ اچھا موقعہ تھا۔ جب واپس ہونے پر آمادہ ہوئے تو قدرتی طور پر ان تمام کے دلوں میں مسلمانوں کا ایسا رعب طاری ہوا کہ وہ مکہ چلے گئے اور یہ خبر پوری ہوئی۔

صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗۤ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ

صَدَقَكُمُ (1)	اللّٰهُ	وَعْدَهٗ	اِذْ	تَحُسُّوْنَهُمْ	بِاِذْنِهٖ
سچا کر دیا تم سے	اللہ (نے)	اپنا وعدہ	جب	تم قتل کر رہے تھے ان (کافروں) کو	اس کے حکم سے

اللہ نے تمہیں اپنا وعدہ سچا کر دکھایا جب تم اس کے حکم سے کافروں کو قتل کر رہے تھے

حَتّٰۤى اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِی

حَتّٰۤى	اِذَا	فَشِلْتُمْ	وَ	تَنَازَعْتُمْ	فِی
یہاں تک کہ	جب	تم پست ہمت ہو گئے	اور	آپس میں اختلاف کیا	(کے بارے) میں

یہاں تک کہ جب تم نے بزدلی دکھائی اور حکم میں آپس میں اختلاف

الْاَمْرِ وَعَصَیْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَرٰىكُمْ

الْاَمْرِ	وَ	عَصَیْتُمْ	مِّنْۢ	بَعْدِ	مَاۤ	اَرٰىكُمْ
حکم	اور	حکم کی خلاف ورزی کی	سے	(اس کے) بعد	جو	(اللہ نے) دکھا دی تمہیں

کیا اور تم نے اس کے بعد نافرمانی کی جب اللہ تمہیں وہ کامیابی دکھا چکا تھا

مَّا تُحِبُّوْنَ ؕ مِنْكُمْ مَّنْ یُّرِیْدُ الدُّنْیَا وَ

مَّا	تُحِبُّوْنَ	مِنْكُمْ	مَّنْ	یُّرِیْدُ	الدُّنْیَا	وَ
(کامیابی) جسے	تم پسند کرتے تھے	تم میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	چاہتا ہے	دنیا	اور

جو تمہیں پسند تھی۔ تم میں کوئی دنیا کا طلبگار ہے اور

مِنْكُمْ مَّنْ یُّرِیْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ

مِنْكُمْ	مَّنْ	یُّرِیْدُ	الْاٰخِرَةَ	ثُمَّ	صَرَفَكُمْ
تم میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	چاہتا ہے	آخرت	پھر	(اللہ نے) پھیر دیا تمہیں

تم میں کوئی آخرت کا طلبگار ہے۔ پھر اس نے تمہارا منہ ان سے

(1)... یہاں غزوۂ احد کے دوران پہاڑی درہ چھوڑنے والے صحابہ کا ذکر کیا جا رہا ہے۔ اس واقعے سے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج ۲، ص ۷۱ کا مطالعہ فرمائیں۔

غزوۂ احد میں خطا کرنے والوں کی معافی کا اعلان

غزوۂ احد میں مسلمانوں کی آزمائش اور خطا کرنے والوں کی دلجوئی

عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ۗ

عَنْهُمْ	لِيَبْتَلِيَكُمْ	وَ	لَقَدْ	عَفَا (1)	عَنْكُمْ
ان (کافروں) سے	تاکہ آزمائے تمہیں	اور	ضرور بیشک	(اللہ نے) معاف کر دیا	تم سے

پھیر دیا تاکہ تمہیں آزمائے اور بیشک اس نے تمہیں معاف فرمادیا ہے

وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵۲﴾ اِذْ تُصْعِدُوْنَ

وَ	اللّٰهُ	ذُوْ فَضْلٍ	عَلَى	الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵۲﴾	اِذْ	تُصْعِدُوْنَ
اور	اللہ	فضل والا (ہے)	پر	ایمان والوں	جب	تم منہ اٹھائے چلے جارہے تھے

اور اللہ مسلمانوں پر بڑا فضل فرمانے والا ہے ○ جب تم منہ اٹھائے چلے جارہے تھے

وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰۤى اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِیْۤ

وَ	لَا تَلْوٗنَ	عَلٰى	اَحَدٍ	وَّ	الرَّسُوْلُ	يَدْعُوْكُمْ	فِیْ
اور	پیچھے مڑ کر نہ دیکھتے تھے	پر (کو)	کسی ایک	اور	رسول	بلا رہے تھے تمہیں	میں

اور کسی کو پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھتے تھے اور تمہارے پیچھے رہ جانے والی دوسری جماعت میں ہمارے رسول

اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ غَمًّۢا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا

اُخْرٰىكُمْ	فَاَثَابَكُمْ	غَمًّا	بِغَمٍّ	لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا (2)
تمہاری دوسری (جماعت)	تو اس نے پہنچایا تمہیں	غم	غم کے بدلے	(معافی سنائی) تاکہ تم غم نہ کرو

تمہیں پکار رہے تھے تو اللہ نے تمہیں غم کے بدلے غم دیا اور معافی اس لئے سنادی تاکہ

عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَاۤ اَصَابَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ

عَلٰى	مَا	فَاتَكُمْ	وَ	لَا	مَاۤ	اَصَابَكُمْ	وَ	اللّٰهُ
(اس) پر	جو	چھوٹ گئی تم سے	اور	نہ	(اس پر) جو	(مصیبت) پہنچی تمہیں	اور	اللہ

جو تمہارے ہاتھ سے نکل گیا نہ تو اس پر غم کرو اور نہ ہی اس تکلیف پر جو تمہیں پہنچی ہے اور اللہ

(1) ۔۔۔ غزوۂ احد میں جن لوگوں نے خطا کی اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرمادیا۔ معلوم ہوا کہ اس طرح کے واقعات کو لے کر صحابہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی شان میں گستاخی کرنے والا بدبخت ہے۔ (2) ۔۔۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رضا اور خوشی کس قدر عزیز ہے کہ صحابہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی وجہ سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو صدمہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی صدمے میں مبتلا کیا اور پھر صحابہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی جاں نثاری اور اخلاص کی بھی کتنی قدر فرمائی کہ چونکہ ان کی خطا بری نیت سے نہ تھی بلکہ اجتہادی طور پر خطا ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی دلجوئی کیلئے ان کی معافی کا اعلان بھی فرمادیا۔

خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵۳﴾ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَیْكُمْ

خَبِیْرٌۢ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵۳﴾	ثُمَّ	اَنْزَلَ (۱)	عَلَیْكُمْ
خبر رکھنے والا	ساتھ جو (اس کی جو)	تم کرتے ہو	پھر	اس نے نازل کیا	تمہارے اوپر

تمہارے اعمال سے خبردار ہے ○ پھر اس نے تم پر

مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا یَّغْشٰى طَآىٕفَةً

مِّنْ	بَعْدِ الْغَمِّ	اَمَنَةً	نُّعَاسًا	یَّغْشٰى	طَآىٕفَةً
سے	غم کے بعد	امن، چین	اونگھ (کی صورت میں)	اس نے ڈھانپ لیا	ایک گروہ (کو)

غم کے بعد چین کی نیند اتاری جو تم میں سے ایک گروہ پر

مِّنْكُمْ ۙ وَ طَآىٕفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ

مِّنْكُمْ	وَ	طَآىٕفَةٌ	قَدْ	اَهَمَّتْهُمْ
تم میں سے	اور	ایک گروہ	تحقیق، بیشک	فکر میں ڈال دیا انہیں (یا) فکر پڑی ہوئی تھی انہیں

چھا گئی اور ایک گروہ وہ تھا جسے اپنی جان کی فکر پڑی ہوئی تھی

اَنْفُسُهُمْ یَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَیْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِیَّةِ ؕ

اَنْفُسُهُمْ	یَظُنُّوْنَ	بِاللّٰهِ	غَیْرَ الْحَقِّ	ظَنَّ الْجَاهِلِیَّةِ
ان کی جانوں (نے، یا) اپنی جانوں (کی)	گمان کرتے تھے	اللہ پر	حق کے علاوہ، ناحق	جاہلیت کا گمان

وہ اللہ پر ناحق گمان کرتے تھے، جاہلیت کے سے گمان۔

یَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَیْءٍ ؕ قُلْ

یَقُوْلُوْنَ	هَلْ	لَّنَا	مِنَ	الْاَمْرِ	مِنْ	شَیْءٍ	قُلْ
وہ کہہ رہے تھے	کیا	ہمارے لئے (کوئی اختیار ہے)	سے	(اس) کام	سے	کچھ	تم کہو

وہ کہہ رہے تھے کہ کیا اس معاملے میں کچھ ہمارا بھی اختیار ہے؟ تم فرمادو

(۱)۔۔۔ مذکورہ واقعے میں کافی درس ہیں، جیسے (۱) آزمائش کے وقت ہی کھرے کھوٹے کی پہچان ہوتی ہے۔ (۲) مسلمان صابر جبکہ منافق بے صبر ہوتا ہے۔ (۳) مسلمان کو سب سے زیادہ فکر دین کی ہوتی جبکہ منافق کو صرف اپنی جان کی فکر ہوتی ہے۔ (۴) مومن ہر حال میں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتا اور اس سے حسنِ ظن رکھتا ہے جبکہ منافق معمولی سی تکلیف پر اللہ تعالیٰ کے بارے بدگمانیوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ (۵) وعدۂ الٰہی پر کامل یقین رکھنا کامل ایمان کی نشانی ہے۔ (۶) موت سے فرار ممکن نہیں، جس کی موت جہاں لکھی ہے وہاں آکر ہی رہے گی۔ (۷) منافقوں کے علاوہ غزوۂ احد میں شریک تمام مسلمان اللہ تعالیٰ کے پیارے تھے۔

إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ لِلّٰهِ ۗ يُخْفُونَ فِي أَنْفُسِهِمْ مَا

مَا	أَنْفُسِهِمْ	فِيْ	يُخْفُوْنَ	لِلّٰهِ	كُلَّهُ	الْأَمْرَ	إِنَّ
وہ جو	اپنے نفسوں، دلوں	میں	وہ چھپا کر رکھتے ہیں	اللہ کے لئے	سارا	کام (اختیار)	بیشک

کہ اختیار تو سارا اللہ ہی کا ہے۔ یہ اپنے دلوں میں وہ باتیں چھپا کر رکھتے ہیں جو

لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ۗ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ

الْأَمْرِ	مِنَ	لَنَا	كَانَ	لَوْ	يَقُوْلُوْنَ	لَكَ	لَا يُبْدُوْنَ
(اس) کام	سے	ہمارے لئے	ہوتا	اگر	وہ کہتے ہیں	آپ کے لئے	ظاہر نہیں کرتے

آپ پر ظاہر نہیں کرتے۔ کہتے ہیں، اگر ہمیں بھی اس معاملے میں کچھ اختیار

شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ۗ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ

بُيُوْتِكُمْ	فِيْ	كُنْتُمْ	لَوْ	قُلْ	هٰهُنَا	مَا قُتِلْنَا	شَيْءٌ
اپنے گھروں	میں	تم ہوتے	اگر	تم فرمادو	یہاں	ہم قتل نہ کئے جاتے	کچھ (یعنی اختیار)

ہوتا تو ہم یہاں نہ مارے جاتے۔ اے حبیب! تم فرمادو کہ اگر تم اپنے گھروں میں بھی ہوتے

لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ

مَضَاجِعِهِمْ	إِلٰى	الْقَتْلُ	عَلَيْهِمُ	كُتِبَ	الَّذِيْنَ	لَبَرَزَ
اپنی قتل گاہوں	کی طرف	قتل ہونا	ان پر	لکھ دیا گیا	وہ لوگ جو	ضرور نکل کر آجاتے

جب بھی جن کا مارا جانا لکھا جاچکا تھا وہ اپنی قتل گاہوں کی طرف نکل کر آجاتے

غزوۂ احد میں پیش آنے والے واقعات کی حکمت

وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ

لِيُمَحِّصَ	وَ	صُدُوْرِكُمْ	فِيْ	مَا	اللّٰهُ	لِيَبْتَلِيَ [1]	وَ
تاکہ صاف کردے	اور	تمہارے سینوں (دلوں)	میں	(اس بات کو) جو	اللہ	تاکہ آزمائے	اور

اور اس لئے ہوا کہ اللہ تمہارے دلوں کی بات آزمائے اور جو کچھ تمہارے دلوں میں پوشیدہ ہے

[1] ...یہاں اللہ تعالیٰ نے غزوۂ احد میں پیش آنے والے واقعات کی حکمت بیان فرمائی کہ غزوۂ احد میں جو کچھ ہوا وہ اس لئے ہوا کہ اللہ عزوجل تمہارے دلوں کے اخلاص یا منافقت کو آزمائے اور جو کچھ تمہارے دلوں میں پوشیدہ ہے اسے سب کے سامنے کھول کر رکھ دے۔

مَا فِیْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ (۱۵۴)

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ (۱۵۴)	عَلِیْمٌ	اللّٰهُ	وَ	قُلُوْبِكُمْ	فِیْ	مَا
سینوں والی (بات) کو	جاننے والا	اللہ	اور	تمہارے دلوں	میں	(اسے) جو

اسے کھول کر رکھ دے اور اللہ دلوں کی بات جانتا ہے ○

اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ یَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۙ

الْجَمْعٰنِ	الْتَقَى	یَوْمَ	مِنْكُمْ	تَوَلَّوْا	الَّذِیْنَ	اِنَّ
دو جماعتیں	(جب) ملیں	(اس) دن	تم میں سے	منہ پھیر دیا	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	بیشک

بیشک تم میں سے وہ لوگ جو اس دن بھاگ گئے جس دن دونوں فوجوں کا مقابلہ ہوا،

اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّیْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا ۚ وَ

وَ	مَا كَسَبُوْا	بِبَعْضِ	الشَّیْطٰنُ	اسْتَزَلَّهُمُ	اِنَّمَا
اور	جو انہوں نے کمائے، کئے	بعض (اعمال) کی وجہ سے	شیطان (نے)	پھسلا دیا انہیں	صرف

انہیں شیطان ہی نے ان کے بعض اعمال کی وجہ سے لغزش میں مبتلا کیا اور

لَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ (۱۵۵) ع

حَلِیْمٌ (۱۵۵)	غَفُوْرٌ	اللّٰهَ	اِنَّ	عَنْهُمْ	اللّٰهُ	عَفَا (1)	لَقَدْ
حلم والا	بخشنے والا	اللہ	بیشک	ان سے	اللہ (نے)	معاف کر دیا	ضرور بیشک

بیشک اللہ نے انہیں معاف فرما دیا ہے، بیشک اللہ بڑا بخشنے والا، بڑا حلم والا ہے ○

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ

وَ	كَفَرُوْا	كَالَّذِیْنَ	لَا تَكُوْنُوْا	اٰمَنُوْا	الَّذِیْنَ	یٰۤاَیُّهَا
اور	کفر کیا	ان لوگوں کی طرح جو (جنہوں نے)	نہ ہونا	ایمان لائے	وہ لوگو جو	اے

اے ایمان والو! ان کافروں کی طرح نہ ہونا جنہوں نے

غزوۂ احد میں مسلمانوں سے ہونے والی لغزش اور ان کی معافی کا اعلان

ع ١٦ / ٧

جہاد سے گریز والا منافقانہ نظریہ اور مسلمانوں کو اس سے بچنے کا حکم

(1)… جنگِ احد میں چودہ اصحاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے سوا باقی تمام اصحاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے قدم اکھڑ گئے تھے اور خصوصاً وہ حضرات جنہیں نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پہاڑی مورچے پر ڈٹے رہنے کا حکم دیا تھا لیکن وہ ثابت قدم نہ رہ سکے۔ ان حضرات سے یہ لغزش ضرور سرزد ہوئی لیکن چونکہ وہ کامل الایمان، مخلص مومن اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سچے غلام تھے اور آگے پیچھے کئی مواقع پر بھی حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر اپنی جانیں قربان کرنے والے تھے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ان کی معافی کا اعلان فرما دیا تاکہ اگر ان کی لغزش سامنے آئے تو بارگاہِ الٰہی میں ان کی عظمت بھی سامنے رہے۔

قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا فِی الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى

قَالُوْا	لِاِخْوَانِهِمْ	اِذَا	ضَرَبُوْا	فِی الْاَرْضِ	اَوْ	كَانُوْا	غُزًّى
انہوں نے کہا	اپنے بھائیوں سے	جب	وہ چلے	زمین میں	یا	وہ تھے	جہاد کرنے والے

اپنے بھائیوں کے بارے میں کہا جب وہ سفر میں یا جہاد میں گئے

لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَ مَا قُتِلُوْا ۚ لِیَجْعَلَ اللّٰهُ

لَوْ	كَانُوْا	عِنْدَنَا	مَا مَاتُوْا	وَ	مَا قُتِلُوْا	لِیَجْعَلَ	اللّٰهُ
اگر	وہ ہوتے	ہمارے پاس	(تو) نہ مرتے	اور	نہ قتل کیے جاتے	تاکہ بنادے	اللہ

کہ اگر یہ ہمارے پاس ہوتے تو نہ مرتے اور نہ قتل کیے جاتے۔ (ان کی طرح یہ نہ کہو) تاکہ اللہ

ذٰلِكَ حَسْرَةً فِیْ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ ؕ

ذٰلِكَ	حَسْرَةً	فِیْ	قُلُوْبِهِمْ	وَ	اللّٰهُ	یُحْیٖ	وَ	یُمِیْتُ
اس (بات کو)	حسرت	میں	ان کے دلوں	اور	اللہ	زندہ کرتا ہے	اور	موت دیتا ہے

ان کے دلوں میں اس بات کا افسوس ڈال دے اور اللہ ہی زندہ رکھتا اور مارتا ہے

وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿۱۵۶﴾ وَ لَىٕنْ قُتِلْتُمْ

وَ	اللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	بَصِیْرٌ ﴿۱۵۶﴾	وَ	لَىٕنْ	قُتِلْتُمْ (1)
اور	اللہ	ساتھ جو (اسے جو)	تم کرتے ہو	دیکھنے والا	اور	ضرور اگر	تم قتل کر دیے جاؤ

اور اللہ تمہارے تمام اعمال کو خوب دیکھ رہا ہے ○ اور بیشک اگر تم اللہ کی راہ میں

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَحْمَةٌ

فِیْ	سَبِیْلِ اللّٰهِ	اَوْ	مُتُّمْ	لَمَغْفِرَةٌ	مِّنَ	اللّٰهِ	وَ	رَحْمَةٌ
میں	اللہ کی راہ	یا	انتقال کر جاؤ	ضرور مغفرت، بخشش	کی طرف سے	اللہ	اور	رحمت

شہید کر دیے جاؤ یا مر جاؤ تو اللہ کی بخشش اور رحمت اس دنیا سے

راہِ خدا میں آنے والی موت رحمت و مغفرت کا سبب ہوگی

(1) ...راہِ خدا میں شہادت ہو جائے یا طبعی موت آجائے تو یہ موت مغفرت و رحمت کا سبب ہو گی اور ایسی موت دنیا کے دھن دولت سے بہتر ہے۔ دورانِ جہاد موت و شہادت اور عبادت یا ذکر یا علمی خدمت یا تبلیغِ دین کرتے ہوئے جو موت آئے وہ بھی راہِ خدا میں موت ہے۔

خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ وَلَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ

اَوْ	مُّتُّمْ	لَئِنْ	وَ	يَجْمَعُوْنَ ﴿۱۵۷﴾	مِمَّا	خَيْرٌ
یا	تم انتقال کر جاؤ	ضرور اگر	اور	وہ جمع کر رہے ہیں	(اس) سے جو	زیادہ بہتر ہے

بہتر ہے جو یہ جمع کر رہے ہیں ○ اور اگر تم مر جاؤ یا

قُتِلْتُمْ لَاِ۟لَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ فَبِمَا رَحْمَةٍ

رَحْمَةٍ (1)	فَبِمَا	تُحْشَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾	لَاِ۟لَى اللّٰهِ	قُتِلْتُمْ
بڑی رحمت	تو (اس کے) سبب جو	تم اکٹھے کئے جاؤ گے	ضرور اللہ کی طرف	قتل کر دیئے جاؤ

مارے جاؤ (بہر حال) تمہیں اللہ کی بارگاہ میں جمع کیا جائے گا ○ تو اے حبیب! اللہ کی کتنی بڑی

مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا

فَظًّا	كُنْتَ	لَوْ	وَ	لَهُمْ	لِنْتَ	اللّٰهِ	مِنَ
ترش مزاج	تم ہوتے	اگر	اور	ان کے لئے	تم نرم دل ہوئے	اللہ	کی طرف سے

مہربانی ہے کہ آپ ان کے لئے نرم دل ہیں اور اگر آپ ترش مزاج،

غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۪ فَاعْفُ عَنْهُمْ

عَنْهُمْ	فَاعْفُ	حَوْلِكَ	مِنْ	لَانْفَضُّوْا	غَلِيْظَ الْقَلْبِ
ان سے	تو معاف کرو	تمہارے ارد گرد	سے	(تو) ضرور وہ منتشر ہو جاتے	دل کے سخت

سخت دل ہوتے تو یہ لوگ ضرور آپ کے پاس سے بھاگ جاتے تو آپ ان کو معاف فرماتے رہو

وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا

فَاِذَا	الْاَمْرِ	فِي	شَاوِرْهُمْ (2)	وَ	لَهُمْ	اسْتَغْفِرْ	وَ
پھر جب	کام	میں	مشورہ کرو ان سے	اور	ان کے لئے	مغفرت طلب کرو	اور

اور ان کی مغفرت کی دعا کرتے رہو اور کاموں میں ان سے مشورہ لیتے رہو پھر جب

1 ـــ نرمی وشفقت اعلیٰ انسانی اخلاق ہیں، سخت دل اور ترش مزاج سے لوگ دور ہوتے ہیں جبکہ کریم وشفیق آدمی کے قریب ہوتے ہیں۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سراپا رحمت وشفقت اور مجسم اخلاق تھے۔

2 ـــ مشورہ لینا سنت ہے اور مشورے میں برکت ہوتی ہے۔

عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ

يُحِبُّ	اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهِ	عَلَى	فَتَوَكَّلْ	عَزَمْتَ
پسند فرماتا ہے	اللہ	بیشک	اللہ	پر	تو بھروسہ کرو	تم پختہ ارادہ کرلو

کسی بات کا پختہ ارادہ کرلو تو اللہ پر بھروسہ کرو بیشک اللہ توکل کرنے والوں سے

الْمُتَوَكِّلِيْنَ ﴿۱۵۹﴾ اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ

فَلَا غَالِبَ	اللّٰهُ	يَّنْصُرْكُمُ [1]	اِنْ	الْمُتَوَكِّلِيْنَ ﴿۱۵۹﴾
تو نہیں کوئی غالب آنے والا	اللہ	مدد کرے تمہاری	اگر	توکل کرنے والوں (کو)

محبت فرماتا ہے ○ اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو کوئی تم پر غالب نہیں

لَكُمْ ۚ وَ اِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ

يَنْصُرُكُمْ	الَّذِيْ	ذَا	فَمَنْ	يَّخْذُلْكُمْ	اِنْ	وَ	لَكُمْ
مدد کرے تمہاری	جو	وہ	تو کون	مدد چھوڑ دے تمہاری	اگر	اور	تمہارے لئے (تم پر)

آسکتا اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو پھر اس کے بعد کون تمہاری مدد

مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ وَ

وَ	الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۶۰﴾	فَلْيَتَوَكَّلِ	اللّٰهِ	عَلَى	وَ	بَعْدِهٖ	مِّنْۢ
اور	ایمان والے	تو چاہئے کہ بھروسہ کریں	اللہ	پر	اور	اس کے بعد	سے

کرسکتا ہے؟ اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہئے ○ اور

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ ؕ وَ مَنْ يَّغْلُلْ

يَّغْلُلْ	مَنْ	وَ	يَّغُلَّ [2]	اَنْ	لِنَبِيٍّ	مَا كَانَ
خیانت کرے گا	جو	اور	وہ خیانت کرے	کہ	کسی نبی کے لئے	(ممکن) نہیں ہے

کسی نبی کا خیانت کرنا ممکن ہی نہیں اور جو خیانت کرے

مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ کرنا چاہیے

نبی کا خیانت کرنا محال ہے

خیانت کی مذمت

[1] ...یہاں بیان کردہ دونوں باتیں غزوۂ بدر و حنین سے واضح ہو جاتی ہیں۔ غزوۂ بدر میں کفار کا لشکر تعداد، اسلحہ اور جنگی طاقت کے اعتبار سے مسلمانوں سے زیادہ تھا لیکن مسلمانوں کا پورا بھروسہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر تھا جس کا نتیجہ مسلمانوں کی فتح و کامرانی کی شکل میں ظاہر ہوا اور فرشتوں کی صورت میں مدد الٰہی نازل ہوئی جبکہ غزوۂ حنین میں بعض مسلمانوں کے اپنی عددی کثرت پر فخر کے نتیجے میں مسلمانوں کو سخت نقصان اٹھانا پڑا۔ [2] ...نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا خیانت کرنا ممکن نہیں کیونکہ یہ شانِ نبوت کے خلاف ہے نیز انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں لہٰذا ان سے ایسا ممکن نہیں۔

يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰى

يَأْتِ	بِمَا	غَلَّ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	ثُمَّ	تُوَفّٰى
وہ آئے گا	(اس کے) ساتھ جو	اس نے خیانت کی	قیامت کے دن	پھر	پورا دیا جائے گا (بدلہ)

تو وہ قیامت کے دن اس چیز کو لے کر آئے گا جس میں اس نے خیانت کی ہوگی پھر

كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿١٦١﴾

كُلُّ نَفْسٍ	مَّا	كَسَبَتْ	وَ	هُمْ	لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿١٦١﴾
ہر جان (کو)	(اس کا) جو	اس نے کمایا (عمل کیا)	اور	وہ	ان پر ظلم نہیں ہوگا

ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا ○

اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ

اَفَمَنِ	اتَّبَعَ [1]	رِضْوَانَ اللّٰهِ	كَمَنْۢ	بَآءَ	بِسَخَطٍ
کیا تو جو	پیچھے چلا	اللہ کی رضامندی (کے)	(اس) کی طرح جو	لوٹا	غضب، ناراضی کے ساتھ

کیا وہ شخص جو اللہ کی خوشنودی کے پیچھے چلا وہ اس شخص کی طرح ہے جو اللہ کے غضب کا

مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ۚ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿١٦٢﴾ هُمْ

مِّنَ	اللّٰهِ	وَ	مَاْوٰىهُ	جَهَنَّمُ	وَ	بِئْسَ	الْمَصِيْرُ ﴿١٦٢﴾	هُمْ
کی طرف سے	اللہ	اور	اس کا ٹھکانہ	جہنم	اور	کیا ہی بری	پلٹنے کی جگہ، ٹھکانہ	ان کے

مستحق ہوا اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہو؟ اور وہ کیا ہی برا ٹھکانہ ہے ○ لوگوں کے

دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا

دَرَجٰتٌ	عِنْدَ اللّٰهِ	وَ	اللّٰهُ	بَصِيْرٌۢ	بِمَا
(مختلف) درجات (ہیں)	اللہ کے پاس (کی بارگاہ میں)	اور	اللہ	دیکھنے والا	ساتھ جو (اسے جو)

اللہ کی بارگاہ میں مختلف درجات ہیں اور اللہ ان کے تمام

رضائے الٰہی کا طالب اور اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا مستحق برابر نہیں

[1] ...اللہ تعالیٰ کی رضا کا طالب اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا مستحق دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ کہاں وہ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے سچی محبت کرنے والا، اس کی اطاعت کرنے والا، اس کی خوشنودی کیلئے سب کچھ قربان کر دینے والا جیسے صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم اور ان کے بعد کے صالحین اور کہاں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والا، اس کے احکام سے منہ موڑنے والا، اس کی ناراضی کی پرواہ نہ کرنے والا اور اپنی خواہش کو رب عَزَّوَجَلَّ کی رضا پر ترجیح دینے والا جیسے کفار و منافقین اور ان کے پیروکار نافرمان لوگ۔ یہ دونوں برابر کیسے ہو سکتے ہیں؟

رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم مسلمانوں پر اللہ تعالٰی کا عظیم احسان ہیں

يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶۳﴾ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ

يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶۳﴾	لَقَدْ	مَنَّ (۱)	اللّٰهُ	عَلَى	الْمُؤْمِنِيْنَ	اِذْ	بَعَثَ
وہ کرتے ہیں	ضرور بیشک	احسان فرمایا	اللہ (نے)	پر	ایمان والوں	جب	بھیجا

اعمال کو دیکھ رہا ہے ○ بیشک اللہ نے ایمان والوں پر بڑا احسان فرمایا جب

فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ

فِيْهِمْ	رَسُوْلًا	مِّنْ	اَنْفُسِهِمْ	يَتْلُوْا	عَلَيْهِمْ
ان میں	ایک رسول	سے	ان کی جانوں	تلاوت کرتا ہے	ان پر (ان کے سامنے)

ان میں ایک رسول مبعوث فرمایا جو انہی میں سے ہے۔ وہ ان کے سامنے اللہ کی آیتیں

اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ

اٰيٰتِهٖ	وَ	يُزَكِّيْهِمْ	وَ	يُعَلِّمُهُمُ	الْكِتٰبَ	وَ	الْحِكْمَةَ
اس کی آیتیں	اور	پاک کرتا ہے انہیں	اور	سکھاتا ہے انہیں	کتاب	اور	حکمت

تلاوت فرماتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے

میدانِ احد میں مسلمانوں کو تکلیف پہنچنے کا سبب اور اس کی ایک حکمت

وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۶۴﴾ اَوَ

وَاِنْ	كَانُوْا	مِنْ	قَبْلُ	لَفِيْ	ضَلٰلٍ	مُّبِيْنٍ ﴿۱۶۴﴾	اَوَ
اگرچہ	وہ لوگ تھے	سے	(اس سے) پہلے	ضرور میں	گمراہی	کھلی	کیا اور

اگرچہ یہ لوگ اس سے پہلے یقیناً کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے ○ کیا

لَمَّآ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا ۙ

لَمَّآ	اَصَابَتْكُمْ	مُّصِيْبَةٌ	قَدْ	اَصَبْتُمْ	مِّثْلَيْهَا
جب کبھی	پہنچی تمہیں	کوئی مصیبت، تکلیف	بیشک	تم نے پہنچادی	اس سے دگنی

جب تمہیں کوئی ایسی تکلیف پہنچی جس سے دگنی تکلیف تم پہنچا چکے تھے

(۱) ... عربی میں مِنّت عظیم نعمت کو کہتے ہیں۔ مراد یہ کہ اللہ تعالٰی نے عظیم احسان فرمایا کہ انہیں اپنا سب سے عظیم رسول عطا فرمایا۔ کیسا عظیم رسول عطا فرمایا کہ جو دنیا و آخرت کی ہر نعمت و خیر کا ذریعہ ہیں، جنہوں نے اندازِ بندگی اور آدابِ زندگی سکھائے، اللہ تعالٰی کی معرفت عطا فرمائی اور قرآن جیسی نعمت سے نوازا۔

قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا ؕ قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ؕ

عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ	مِنْ	هُوَ	قُلْ	هٰذَا	اَنّٰى	قُلْتُمْ
تمہاری جانوں کے پاس (سے آئی)	سے	وہ	تم کہو	یہ	کہاں سے (آئی)	تم نے کہا

توتم کہنے لگے کہ یہ کہاں سے آگئی؟ اے حبیب! تم فرمادو کہ اے لوگو! یہ تمہاری اپنی ہی طرف سے آئی ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۶۵﴾ وَمَاۤ اَصَابَكُمْ

اَصَابَكُمْ	مَاۤ	وَ	قَدِیْرٌ ﴿۱۶۵﴾	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	اللّٰهَ	اِنَّ
پہنچی تمہیں	جو (تکلیف)	اور	قدرت والا (ہے)	ہر چیز پر	اللہ	بیشک

بیشک اللہ ہر شے پر قادر ہے ○ اور دو گروہوں کے

یَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَ

وَ	فَبِاِذْنِ اللّٰهِ	الْجَمْعٰنِ	الْتَقَى	یَوْمَ
اور	تو (وہ) اللہ کے حکم سے (تھا)	دو گروہ	ملے (مقابلے میں آئے)	(جس) دن

مقابلے کے دن تمہیں جو تکلیف پہنچی تو وہ اللہ کے حکم سے تھی اور

لِیَعْلَمَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۶۶﴾ وَلِیَعْلَمَ الَّذِیْنَ

الَّذِیْنَ	لِیَعْلَمَ	وَ	الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۶۶﴾	لِیَعْلَمَ
ان لوگوں کو جو	(اس لئے تھا) کہ ظاہر کردے	اور	ایمان والوں (کو)	(اس لئے تھا) کہ ظاہر کردے

اس لئے (پہنچی) کہ اللہ ایمان والوں کی پہچان کرادے ○ اور اس لئے (پہنچی) کہ اللہ منافقوں کی

نَافَقُوْا ۚۖ وَقِیْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوِ

اَوِ	سَبِیْلِ اللّٰهِ	فِیْ	قَاتِلُوْا	تَعَالَوْا	لَهُمْ	قِیْلَ	وَ	نَافَقُوْا [1]
یا	اللہ کی راہ	میں	جنگ کرو	آؤ	ان سے	کہا گیا	اور	منافق ہوئے

پہچان کرادے اور (جب) ان سے کہا گیا کہ آؤ اللہ کی راہ میں جہاد کرو یا

[1] ...یہاں غزوۂ احد میں مسلمانوں کے نقصان اٹھانے کی متعدد حکمتوں میں سے ایک حکمت کو بیان فرمایا کہ مسلمانوں اور منافقوں کے درمیان امتیاز ظاہر کردیا گیا۔

اِدْفَعُوْا ؕ قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا

اِدْفَعُوْا	قَالُوْا	لَوْ	نَعْلَمُ	قِتَالًا
(دشمنوں کو) دور کرو، دفاع کرو	انہوں نے کہا	اگر	ہم جانتے	لڑائی کرنا

دشمنوں سے دفاع کرو تو کہنے لگے: اگر ہم اچھے طریقے سے لڑنا جانتے (یا کہنے لگے کہ اگر ہم اس لڑائی کو صحیح سمجھتے)

لَّاتَّبَعْنٰكُمْ ؕ هُمْ لِلْكُفْرِ یَوْمَىٕذٍ اَقْرَبُ

لَّاتَّبَعْنٰكُمْ	هُمْ	لِلْكُفْرِ	یَوْمَىٕذٍ	اَقْرَبُ
(تو) ضرور ہم پیروی کرتے تمہاری	وہ	کفر کے	اس دن	زیادہ قریب تھے

تو ضرور تمہارا ساتھ دیتے، یہ لوگ اس دن ظاہری ایمان کی نسبت

مِنْهُمْ لِلْاِیْمَانِ ۚ یَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا

مِنْهُمْ	لِلْاِیْمَانِ	یَقُوْلُوْنَ	بِاَفْوَاهِهِمْ	مَّا
(بنسبت) اپنے (زیادہ قریب ہونے) سے	ایمان کے	وہ کہتے ہیں	اپنے مونہوں سے	وہ (بات) جو

کھلے کفر کے زیادہ قریب تھے۔ اپنے منہ سے وہ باتیں کہتے ہیں جو

لَیْسَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا یَكْتُمُوْنَ ۚ﴿۱۶۷﴾

لَیْسَ	فِیْ	قُلُوْبِهِمْ	وَ	اللّٰهُ	اَعْلَمُ	بِمَا	یَكْتُمُوْنَ ﴿۱۶۷﴾
نہیں ہے	میں	ان کے دلوں	اور	اللہ	زیادہ جانتا ہے	ساتھ جو (اسے جو)	وہ چھپاتے ہیں

ان کے دلوں میں نہیں ہیں اور اللہ بہتر جانتا ہے جو باتیں یہ چھپا رہے ہیں ○

جہاد میں شرکت نہ کرنا موت سے نہیں بچا سکتا

اَلَّذِیْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ

اَلَّذِیْنَ	قَالُوْا [1]	لِاِخْوَانِهِمْ	وَ	قَعَدُوْا	لَوْ
وہ لوگ جو (جنہوں نے)	کہا	اپنے بھائیوں کے بارے	اور (حالانکہ)	(خود) بیٹھے رہے	اگر

وہ جنہوں نے اپنے بھائیوں کے بارے میں کہا اور خود بیٹھے رہے کہ اگر

[1]۔۔۔ منافقین نے احد میں شہید ہونے والوں کے بارے میں کہا کہ اگر یہ لوگ ہماری بات مان لیتے اور ہماری طرح گھر بیٹھے رہتے تو مارے نہ جاتے۔ ان کے جواب میں فرمایا گیا کہ اگر تم سچے ہو تو اپنے سے موت کو دور کر کے تو دکھاؤ۔ یقیناً موت تو بہر حال آکر ہی رہے گی خواہ آدمی گھر میں چھپ کر بیٹھ جائے، تو یہ کہنا سراسر غلط ہے کہ اگر لوگ ہماری بات مان کر جہاد میں نہ جاتے تو نہ مارے جاتے۔

اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا ؕ قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ

اَطَاعُوْنَا	مَا قُتِلُوْا	قُلْ	فَادْرَءُوْا	عَنْ	اَنْفُسِكُمُ
وہ بات مانتے ہماری	(تو) نہ قتل کئے جاتے	تم کہو	پس تم دور کر دو، ٹال دو	سے	اپنی جانوں

وہ ہماری بات مان لیتے تو نہ مارے جاتے۔ اے حبیب! تم فرمادو اگر تم سچے ہو تو اپنے سے

الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۱۶۸﴾ وَ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا

الْمَوْتَ	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِیْنَ ﴿۱۶۸﴾	وَ	لَا تَحْسَبَنَّ (1)	الَّذِیْنَ	قُتِلُوْا
موت	اگر	تم ہو	سچے	اور	ہرگز گمان نہ کرنا	ان لوگوں کو جو	قتل کئے گئے

موت دور کر کے دکھادو ○ اور جو اللہ کی راہ میں شہید کئے گئے

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ ﴿۱۶۹﴾

فِیْ	سَبِیْلِ اللّٰهِ	اَمْوَاتًا	بَلْ	اَحْیَآءٌ	عِنْدَ رَبِّهِمْ	یُرْزَقُوْنَ ﴿۱۶۹﴾
میں	اللہ کی راہ	مردے	بلکہ	(وہ) زندہ (ہیں)	اپنے رب کے پاس	انہیں رزق دیا جاتا ہے

ہرگز انہیں مردہ خیال نہ کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں، انہیں رزق دیا جاتا ہے ○

فَرِحِیْنَ بِمَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَ

فَرِحِیْنَ	بِمَاۤ	اٰتٰىهُمُ	اللّٰهُ	مِنْ	فَضْلِهٖ	وَ
خوش (ہیں)	ساتھ جو (اس پر جو)	دیا انہیں	اللہ (نے)	سے	اپنے فضل	اور

(وہ) اس پر خوش ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا ہے اور

یَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِیْنَ لَمْ یَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ

یَسْتَبْشِرُوْنَ	بِالَّذِیْنَ	لَمْ یَلْحَقُوْا	بِهِمْ	مِّنْ
خوش ہوتے ہیں	ان لوگوں پر جو	(ابھی) نہیں ملے	ان کے ساتھ	سے

اپنے پیچھے (رہ جانے والے) اپنے بھائیوں پر بھی خوش ہیں جو ابھی ان سے

شہداء کی فضیلت و شان اور ان پر اللہ تعالیٰ کے انعامات

(1)... یہاں سے متعدد آیات میں شہداء کے فضائل بیان ہوئے ہیں، جیسے انہیں مردہ گمان کرنا منع ہے کیونکہ وہ زندہ ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قرب میں ہیں، انہیں رزق ملتا ہے، وہ بہت خوش باش ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم، انعام و احسان، اعزاز و اکرام اور موت کے بعد اعلیٰ قسم کی زندگی دیئے جانے پر خوش ہیں، اور وہ اس بات پر بھی خوشی منا رہے ہیں کہ ان کے بعد دنیا میں رہ جانے والے ان کے مسلمان بھائی دنیا میں ایمان اور تقویٰ پر قائم ہیں اور شہادت کے بعد وہ بھی ان کرم نوازیوں کو پائیں گے اور قیامت کے دن انہیں امن اور چین کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۷۰﴾

خَلْفِهِمْ	اَلَّا	خَوْفٌ	عَلَيْهِمْ	وَ	لَا	هُمْ	يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۷۰﴾
اپنے پیچھے (رہ جانے والے)	کہ نہیں	کوئی خوف	ان پر	اور	نہ	وہ	غمگین ہوں گے

نہیں ملے کہ ان پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے ○

يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ

يَسْتَبْشِرُوْنَ	بِنِعْمَةٍ	مِّنَ	اللّٰهِ	وَ	فَضْلٍ	وَّ	اَنَّ	اللّٰهَ
خوشیاں منا رہے ہیں	نعمت کی	کی طرف سے	اللہ	اور	فضل (کی)	اور	(اس پر) کہ	اللہ

وہ اللہ کی نعمت اور فضل پر خوشیاں منا رہے ہیں اور اس بات پر کہ اللہ

لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۱﴾ ۚۛ اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا

لَا يُضِيْعُ	اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۱﴾	اَلَّذِيْنَ [1]	اسْتَجَابُوْا
ضائع نہیں فرمائے گا	ایمان والوں کا اجر	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	قبول کیا

ایمان والوں کا اجر ضائع نہیں فرمائے گا ○ وہ لوگ جو

لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۛؕ

لِلّٰهِ	وَ	الرَّسُوْلِ	مِنْۢ	بَعْدِ	مَاۤ	اَصَابَهُمُ	الْقَرْحُ
اللہ کا	اور	رسول (کا حکم)	سے	(اس کے) بعد	جو	پہنچا انہیں	زخم

اللہ اور رسول کے بلانے پر زخمی ہونے کے باوجود (فوراً) حاضر ہو گئے

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا

لِلَّذِيْنَ	اَحْسَنُوْا	مِنْهُمْ	وَ	اتَّقَوْا
ان لوگوں کے لئے جو (جنہوں نے)	نیکی کی	ان میں سے	اور	پرہیزگار ہوئے

ان نیک بندوں اور پرہیزگاروں کے لئے

غزوۂ احد کے بعد صحابۂ کرام کی ہمت و اطاعت

[1] ... جنگ احد سے فارغ ہونے کے بعد واپسی کے دوران ابوسفیان کو مسلمانوں کا مکمل خاتمہ کئے بغیر واپس آنے پر افسوس ہوا اور پھر واپس ہونے کا ارادہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ابوسفیان کے تعاقب کے لئے روانگی کا اعلان فرمادیا۔ 70 صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ایک جماعت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اعلان پر حاضر ہو گئی حالانکہ وہ زخموں سے چور تھے۔ اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ اس آیت میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عظمت و ہمت کا بیان بھی ہے کہ زخموں سے چور چور ہونے کے باوجود سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حکم پر فوراً حاضر ہو گئے۔

أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿١٧٢﴾ اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ

اَجْرٌ	عَظِيْمٌ ﴿١٧٢﴾	اَلَّذِيْنَ [1]	قَالَ	لَهُمُ	النَّاسُ	اِنَّ
اجر، ثواب (ہے)	عظیم، بڑا	وہ لوگ جو	کہا	ان سے	لوگوں (نے)	بیشک

بڑا ثواب ہے ○ یہ وہ لوگ ہیں جن سے لوگوں نے کہا

النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ

النَّاسَ	قَدْ	جَمَعُوْا	لَكُمْ	فَاخْشَوْهُمْ
لوگ	تحقیق	انہوں نے جمع کر لیا (ایک لشکر)	تمہارے لئے	پس ڈرو ان سے

کہ لوگوں نے تمہارے لئے (ایک لشکر) جمع کر لیا ہے سو ان سے ڈرو

فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۖ وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ

فَزَادَهُمْ	اِيْمَانًا	وَ	قَالُوْا	حَسْبُنَا	اللّٰهُ
تو (اس بات نے) اضافہ کر دیا ان کے	ایمان (میں)	اور	انہوں نے کہا	کافی ہے ہمیں	اللہ

تو ان کے ایمان میں اور اضافہ ہو گیا اور کہنے لگے: ہمیں اللہ کافی ہے

وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴿١٧٣﴾ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ

وَ	نِعْمَ	الْوَكِيْلُ ﴿١٧٣﴾	فَانْقَلَبُوْا	بِنِعْمَةٍ	مِّنَ	اللّٰهِ	وَ
اور	کیا ہی اچھا ہے	کارساز	تو وہ پلٹے، لوٹے	نعمت، احسان کے ساتھ	سے	اللہ	اور

اور کیا ہی اچھا کارساز ہے ○ پھر یہ اللہ کے احسان اور فضل کے ساتھ واپس

فَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ۗ

فَضْلٍ	لَّمْ يَمْسَسْهُمْ	سُوْٓءٌ	وَ	اتَّبَعُوْا	رِضْوَانَ اللّٰهِ
فضل (کے ساتھ)	نہیں چھوا انہیں	برائی (نے)	اور	انہوں نے پیروی کی	اللہ کی رضامندی (کی)

لوٹے، انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچی اور انہوں نے اللہ کی رضا کی پیروی کی

[1] ...اس آیت میں بدرِ صغریٰ کا واقعہ بیان کیا جا رہا ہے جس کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج ٢، ص ٩٥ کا مطالعہ فرمائیں۔ اس واقعہ سے بھی صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی عظمت واضح ہوتی ہے کہ جب انہیں کافروں کے بڑے بڑے لشکروں سے ڈرایا جا رہا ہے تو بجائے ڈرنے اور بزدلی دکھانے کے ان کی ہمت، جذبے اور ایمان میں اضافہ ہو گیا اور ان کی زبانوں پر یہ کلمہ جاری ہوا کہ ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کافی ہے اور وہی سب سے اچھا کارساز ہے۔

شیطان مسلمانوں کو مشرکین کی طرف سے ڈراتا ہے

وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ﴿١٧٤﴾ اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ

يُخَوِّفُ[1]	الشَّيْطٰنُ	ذٰلِكُمُ	اِنَّمَا	عَظِيْمٍ ﴿١٧٤﴾	ذُوْ فَضْلٍ	اللّٰهُ	وَ
خوف دلاتا ہے	شیطان	وہ	صرف	بڑے	فضل والا	اللہ	اور

اور اللہ بڑے فضل والا ہے ○ بیشک وہ تو شیطان ہی ہے جو اپنے دوستوں سے

لوگوں کی کفر میں جلدی دیکھ کر غمگین ہونے پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی

اَوْلِيَآءَهٗ ۪ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٧٥﴾ وَ

وَ	مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٧٥﴾	كُنْتُمْ	اِنْ	خَافُوْنِ	وَ	فَلَا تَخَافُوْهُمْ	اَوْلِيَآءَهٗ
اور	ایمان والے	تم ہو	اگر	ڈرو مجھ سے	اور	تو نہ ڈرو ان سے	اپنے دوستوں (سے)

ڈراتا ہے تو تم ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو اگر تم ایمان والے ہو ○ اور

لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ ۚ اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا

لَنْ يَّضُرُّوا	اِنَّهُمْ	الْكُفْرِ	فِي	يُسَارِعُوْنَ	الَّذِيْنَ	لَا يَحْزُنْكَ
ہرگز نہ بگاڑ سکیں گے	بیشک وہ	کفر	میں	جلدی کرتے ہیں	وہ لوگ جو	غمزدہ نہ کریں تمہیں

اے حبیب! تم ان کا کچھ غم نہ کرو جو کفر میں دوڑے جاتے ہیں وہ اللہ کا کچھ نہیں

اللّٰهَ شَيْـًٔا ۗ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي

فِي	حَظًّا	لَهُمْ	اَلَّا يَجْعَلَ	اللّٰهُ	يُرِيْدُ	شَيْـًٔا	اللّٰهَ
میں	کوئی حصہ	ان کے لئے	کہ نہ بنائے (نہ رکھے)	اللہ	چاہتا ہے	کچھ	اللہ (کا)

بگاڑ سکیں گے۔ اللہ یہ چاہتا ہے کہ ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہ

ایمان چھوڑ کر کفر اختیار کرنے والوں کو دردناک عذاب کی وعید

الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿١٧٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا

اشْتَرَوُا	الَّذِيْنَ	اِنَّ	عَظِيْمٌ ﴿١٧٦﴾	عَذَابٌ	لَهُمْ	وَ	الْاٰخِرَةِ
خرید لیا	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	بیشک	بڑا	عذاب	ان کے لئے	اور	آخرت

رکھے اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے ○ بیشک وہ لوگ جنہوں نے

[1]…اس آیت مبارکہ سے پتہ چلا کہ مسلمانوں کو کافروں سے ڈرانا، مسلمانوں کے حوصلے پست کرنا، ان کے سامنے کافروں کی طاقت کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنا تاکہ مسلمان ہمت ہار بیٹھیں اور کفار سے مقابلے کا نام تک نہ لیں یہ سب حرکتیں کفار و منافقین کی ہیں۔ ایسے لوگوں کی ہمارے زمانے میں کمی نہیں جنہیں مسلمانوں کو تو ہمت و حوصلہ دینے کی توفیق نہیں لیکن وہ کفار کی طاقت کو ایسا بڑھا چڑھا کر پیش کریں گے کہ مسلمان ان سے مقابلے کا نام لینے سے بھی گھبرائیں۔ اخبار وغیرہ کا مطالعہ کرنے والوں سے یہ بات پوشیدہ نہیں۔

الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ۚ وَ لَهُمْ

الْكُفْرَ	بِالْاِيْمَانِ	لَنْ يَّضُرُّوا	اللّٰهَ	شَيْـًٔا	وَ	لَهُمْ
کفر	ایمان کے بدلے	ہرگز نہ بگاڑ سکیں گے	اللہ (کا)	کچھ	اور	ان کے لئے

ایمان کی بجائے کفر اختیار کیا وہ ہرگز اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے اور ان کے لئے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۷﴾ وَ لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَنَّمَا

عَذَابٌ	اَلِيْمٌ ﴿۱۷۷﴾	وَ	لَا يَحْسَبَنَّ (1)	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْۤا	اَنَّمَا
عذاب	دردناک	اور	ہرگز گمان نہ کریں	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	کفر کیا	کہ جو

دردناک عذاب ہے ○ اور کافر ہرگز یہ گمان نہ رکھیں کہ

نُمْلِيْ لَهُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ ؕ اِنَّمَا

نُمْلِيْ	لَهُمْ	خَيْرٌ	لِّاَنْفُسِهِمْ	اِنَّمَا
ہم مہلت دے رہے ہیں	ان کو	بہتر ہے	ان کی جانوں کے لئے	صرف

ہم انہیں جو مہلت دے رہے ہیں یہ ان کے لئے بہتر ہے، ہم تو صرف

نُمْلِيْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْۤا اِثْمًا ۚ وَ لَهُمْ

نُمْلِيْ	لَهُمْ	لِيَزْدَادُوْۤا	اِثْمًا	وَ	لَهُمْ
ہم مہلت دے رہے ہیں	ان کو	تا کہ وہ زیادہ کرلیں	گناہ	اور	ان کے لئے

اس لئے انہیں مہلت دے رہے ہیں کہ ان کے گناہ اور زیادہ ہو جائیں اور ان کے لئے

عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۷۸﴾ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ

عَذَابٌ	مُّهِيْنٌ ﴿۱۷۸﴾	مَا كَانَ	اللّٰهُ	لِيَذَرَ	الْمُؤْمِنِيْنَ
عذاب	ذلیل ورسوا کر دینے والا	نہیں ہے	اللہ (کی شان)	وہ چھوڑے	ایمان والوں (کو)

ذلت کا عذاب ہے ○ اللہ کی یہ شان نہیں کہ مسلمانوں کو اس حال پر

کافروں کو ملنے والی مہلت ان کے حق میں بہتر نہیں

مسلمانوں اور منافقوں میں امتیاز کر دیا جائے گا

(1) ...اللہ تبارک وتعالیٰ عموماً فوری طور پر کسی گناہ پر گرفت نہیں فرماتا بلکہ مہلت دیتا ہے اور دنیاوی آسائشوں کا سلسلہ اسی طرح چلتا رہتا ہے اس سے بہت سے لوگ اس دھوکے میں پڑے رہتے ہیں کہ ان کا کفر اور دیگر حرکتیں ان کیلئے کچھ نقصان دہ نہیں ہیں ان کے بارے میں فرمایا گیا کہ کافروں کو لمبی عمر ملنا، انہیں فوری عذاب نہ ہونا اور انہیں مہلت دیا جانا ایسی چیز نہیں کہ جسے وہ اپنے حق میں بہتر سمجھیں بلکہ توبہ نہ کرنے کی صورت میں یہی مہلت ان کے گناہوں میں اضافے اور ان کی تباہی و بربادی کا سبب بننے والی ہوتی ہے۔ لہٰذا اس مہلت کو اپنے حق میں ہرگز بہتر نہ سمجھیں۔

عَلٰى مَاۤ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ

مِنَ	الْخَبِيْثَ	يَمِيْزَ	حَتّٰى	عَلَيْهِ	اَنْتُمْ	مَاۤ	عَلٰى
سے	گندے، ناپاک (کو)	جدا کر دے	یہاں تک کہ	اس پر	تم	جس (حال)	پر

چھوڑے جس پر (ابھی) تم ہو جب تک وہ ناپاک کو پاک سے جدا نہ

الطَّيِّبِؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ

عَلَى الْغَيْبِ [1]	لِيُطْلِعَكُمْ	اللّٰهُ	مَا كَانَ	وَ	الطَّيِّبِ
غیب پر	وہ مطلع کرے تمہیں	اللہ (کی شان)	نہیں ہے	اور	ستھرے، پاک

کر دے اور (اے عام لوگو!) اللہ تمہیں غیب پر مطلع نہیں کرتا

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ۪

يَّشَآءُ	مَنْ	رُّسُلِهٖ	مِنْ	يَجْتَبِيْ	اللّٰهَ	لٰكِنَّ	وَ
وہ چاہتا ہے	جسے	اپنے رسولوں	سے	چن لیتا ہے	اللہ	لیکن	اور

البتہ اللہ اپنے رسولوں کو منتخب فرما لیتا ہے جنہیں پسند فرماتا ہے

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖۚ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَ

وَ	تُؤْمِنُوْا	اِنْ	وَ	رُسُلِهٖ	وَ	بِاللّٰهِ	فَاٰمِنُوْا
اور	تم ایمان لاؤ	اگر	اور	اس کے رسولوں (پر)	اور	اللہ پر	تو تم ایمان لاؤ

تو تم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور اگر تم ایمان لاؤ اور

تَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۹﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ

لَا يَحْسَبَنَّ	وَ	عَظِيْمٌ ﴿۱۷۹﴾	اَجْرٌ	فَلَكُمْ	تَتَّقُوْا
ہرگز نہ گمان کریں	اور	بڑا	اجر، ثواب	تو تمہارے لئے	ڈرو، پرہیزگار بنو

متقی بنو تو تمہارے لئے بہت بڑا اجر ہے ○ اور جو لوگ

اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کو غیب کا علم عطا فرماتا ہے

زکوٰۃ کی ادائیگی میں بخل کرنے والوں کے لئے وعید

[1] ....اس آیت سے اور اس کے سوا متعدد آیات اور کثیر احادیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کو غیب کے علوم عطا فرمائے۔ مزید معلومات کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج ۲، ص ۱۰۰ کا مطالعہ فرمائیں۔

اَلَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ

اَلَّذِيْنَ	يَبْخَلُوْنَ (1)	بِمَآ	اٰتٰىهُمُ	اللّٰهُ	مِنْ	فَضْلِهٖ
وہ لوگ جو	بخل کرتے ہیں	ساتھ جو (اس چیز میں جو)	دی انہیں	اللہ (نے)	سے	اپنے فضل

اس چیز میں بخل کرتے ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی ہے وہ ہرگز اسے

هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ

هُوَ	خَيْرًا	لَّهُمْ	بَلْ	هُوَ	شَرٌّ	لَّهُمْ
(کہ) وہ (بخل کرنا)	بہتر (ہے)	ان کے لئے	بلکہ	وہ	برا (ہے)	ان کے لئے

اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں بلکہ یہ بخل ان کے لئے برا ہے۔

سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ

سَيُطَوَّقُوْنَ	مَا	بَخِلُوْا	بِهٖ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
عنقریب ان کی گردنوں میں طوق ڈالے جائیں گے	(اس مال کے) جو	انہوں نے بخل کیا	اس کے ساتھ	قیامت کے دن

عنقریب قیامت کے دن ان کے گلوں میں اسی مال کا طوق بنا کر ڈالا جائے گا جس میں انہوں نے بخل کیا تھا

وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ

وَ	لِلّٰهِ	مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضِ	وَ	اللّٰهُ
اور	اللہ کے لئے	آسمانوں کی میراث، ملکیت	اور	زمین (کی)	اور	اللہ

اور اللہ ہی آسمانوں اور زمین کا وارث ہے اور اللہ

بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۸۰﴾ ع لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ

بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	خَبِيْرٌ (1)	لَقَدْ	سَمِعَ	اللّٰهُ
ساتھ جو (اس سے جو)	تم کرتے ہو	خبردار (ہے)	ضرور بیشک	سن لی	اللہ (نے)

تمہارے تمام کاموں سے خبردار ہے ○ بیشک اللہ نے ان کا قول

رکوع ۵

(1)... اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں شرعاً واجب صورت میں مال خرچ کرنے میں بخل کرنے والوں کے بارے میں شدید وعید بیان کی گئی ہے۔ بخل کی مطلق تعریف یہ ہے کہ جہاں شرعاً یا عرف وعادت کے اعتبار سے خرچ کرنا واجب ہو وہاں خرچ نہ کرنا بخل ہے۔ زکوٰۃ اور صدقہ فطرہ وغیرہ میں خرچ کرنا شرعاً واجب ہے اور دوست احباب، عزیز رشتہ داروں پر خرچ کرنا عرف وعادت کے اعتبار سے واجب ہے۔ اکثر مفسرین کے نزدیک یہاں آیت میں بخل سے زکوٰۃ کا نہ دینا مراد ہے کیونکہ عرفی بخل پر یہ وعید نہیں ہے۔

وقف لازم

قَوْلَ الَّذِیْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ فَقِیْرٌ وَّ نَحْنُ اَغْنِیَآءُ

قَوْلَ	الَّذِیْنَ	قَالُوْۤا	اِنَّ	اللّٰهَ	فَقِیْرٌ	وَ	نَحْنُ	اَغْنِیَآءُ
بات	ان لوگوں کی جو (جنہوں نے)	کہا	بیشک	اللہ	محتاج	اور	ہم	مالدار

سن لیا جنہوں نے کہا کہ اللہ محتاج ہے اور ہم مالدار ہیں۔

سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَ قَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِیَآءَ

سَنَكْتُبُ	مَا	قَالُوْا	وَ	قَتْلَهُمُ (1)	الْاَنْۢبِیَآءَ
اب ہم لکھ رکھیں گے	وہ جو	انہوں نے کہا	اور	ان کا شہید کرنا	انبیاء (کو)

اب ہم ان کی کہی ہوئی بات اور ان کا انبیاء کو ناحق شہید کرنا لکھ

بِغَیْرِ حَقٍّ ۙ وَّ نَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ ﴿۱۸۱﴾ ذٰلِكَ

بِغَیْرِ حَقٍّ	وَّ	نَقُوْلُ	ذُوْقُوْا	عَذَابَ الْحَرِیْقِ ﴿۱۸۱﴾	ذٰلِكَ
حق کے بغیر، ناحق	اور	ہم فرمائیں گے	تم مزہ چکھو	جلادینے والے عذاب (کا)	یہ

رکھیں گے اور کہیں گے: جلادینے والے عذاب کا مزہ چکھو ○ یہ

بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْكُمْ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَیْسَ

بِمَا	قَدَّمَتْ	اَیْدِیْكُمْ	وَ	اَنَّ	اللّٰهَ	لَیْسَ
(اس کا) بدلہ جو	آگے بھیجا	تمہارے ہاتھوں (نے)	اور	بیشک	اللہ	نہیں ہے

ان اعمال کا بدلہ ہے جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجے اور اللہ

بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ ﴿۱۸۲﴾ اَلَّذِیْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ

بِظَلَّامٍ	لِّلْعَبِیْدِ ﴿۱۸۲﴾	اَلَّذِیْنَ	قَالُوْۤا	اِنَّ	اللّٰهَ
ذرا سا بھی ظلم کرنے والا	بندوں پر	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	کہا	بیشک	اللہ

بندوں پر ظلم نہیں کرتا ○ وہ لوگ جو کہتے ہیں (کہ) اللہ نے

(1)... یہاں آیت میں اللہ تعالیٰ کی گستاخی اور انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو قتل کرنے کو اکٹھا بیان کرکے عذاب کی ایک ہی وعید بیان کی ہے، اس سے معلوم ہوا کہ یہ دونوں جرم بہت عظیم ترین ہیں اور قباحت میں برابر ہیں اور شانِ انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں گستاخی کرنے والا شانِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں گستاخی کرنے والے کی طرح جہنم کا مستحق ہے کیونکہ انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی گستاخی اللہ تعالیٰ کی گستاخی ہے۔

عَهِدَ اِلَيْنَاۤ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى

حَتّٰى	لِرَسُوْلٍ	اَلَّا نُؤْمِنَ	اِلَيْنَاۤ	عَهِدَ
یہاں تک کہ	کسی رسول پر	کہ ہم ایمان نہ لائیں	ہماری طرف (ہم سے)	اس نے عہد لیا

ہم سے وعدہ لیا تھا کہ ہم کسی رسول کی اس وقت تک تصدیق نہ کریں جب تک

يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ ؕ قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ

جَآءَكُمْ	قَدْ	قُلْ	النَّارُ	تَاْكُلُهُ	يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ
آئے تمہارے پاس	بیشک	تم کہو	آگ	کھا جائے اسے	وہ لائے ہمارے پاس قربانی

وہ ایسی قربانی پیش نہ کرے جسے آگ کھا جائے۔ اے حبیب! تم فرما دو (کہ) بیشک مجھ سے پہلے

رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِيْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِيْ قُلْتُمْ

قُلْتُمْ	بِالَّذِيْ	وَ	بِالْبَيِّنٰتِ	قَبْلِيْ	مِّنْ	رُسُلٌ
تم نے کہا	(اس کے) ساتھ جو	اور	روشن نشانیوں کے ساتھ	مجھ سے پہلے	سے	رسول

بہت سے رسول تمہارے پاس کھلی نشانیاں اور وہی (معجزات) لے کر آئے جو تم نے کہے تھے

فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۸۳﴾ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ

كَذَّبُوْكَ	فَاِنْ	صٰدِقِيْنَ ﴿۱۸۳﴾	كُنْتُمْ	اِنْ	قَتَلْتُمُوْهُمْ (1)	فَلِمَ
وہ جھٹلائیں تمہیں	پس اگر	سچے	تم ہو	اگر	تم نے شہید کیا انہیں	پھر کیوں

پھر اگر تم سچے ہو تو تم نے انہیں کیوں شہید کیا؟ ○ تو اے حبیب! اگر وہ تمہاری تکذیب کرتے ہیں

نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تسلی

فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَآءُوْ

جَآءُوْ	قَبْلِكَ	مِّنْ	رُسُلٌ	كُذِّبَ	فَقَدْ
وہ تشریف لائے	آپ سے پہلے	سے	رسول	جھٹلائے گئے	تو بیشک

تو تم سے پہلے رسولوں کی بھی تکذیب کی گئی ہے جو

(1)... مفسرین نے اس آیت کی جو تفسیر بیان فرمائی اس سے ایک بہت مفید بات سامنے آتی ہے کہ جب کوئی چیز کسی معقول دلیل سے ثابت ہو جائے تو اسے مان لینا لازم ہے۔ دلیل سے ثابت ہو جانے کے بعد خواہ مخواہ مخصوص قسم کی دلیل کا مطالبہ کرتے رہنا یہودیوں کا کام ہے اور اس میں بھی ایسے لوگوں کا مقصد ماننا نہیں ہوتا بلکہ مفت کی بحث کرنا ہوتا ہے۔ جیسے مسلمانوں میں رائج بہت سے معمولات ایسے ہیں جو معقول شرعی دلیل سے ثابت ہیں لیکن بعض لوگوں کا خواہ مخواہ اصرار ہوتا ہے کہ نہیں یہ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے زمانے سے ثابت کرو، اسے بخاری سے ثابت کرو۔ یہ طرزِ عمل سراسر جاہلانہ ہے۔ ایسے لوگوں کو سمجھانا بے فائدہ ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہر جاندار پر موت مقرر فرمادی ہے

بِالْبَیِّنٰتِ وَ الزُّبُرِ وَ الْكِتٰبِ الْمُنِیْرِ (۱۸۴) كُلُّ نَفْسٍ

بِالْبَیِّنٰتِ	وَ	الزُّبُرِ	وَ	الْكِتٰبِ	الْمُنِیْرِ (۱۸۴)	كُلُّ نَفْسٍ
روشن نشانیوں کے ساتھ	اور	صحیفوں	اور	کتاب	روشن (کے ساتھ)	ہر جان

صاف نشانیاں اور صحیفے اور روشن کتاب لے کر آئے تھے ○ ہر جان

حقیقی کامیابی جہنم سے نجات اور جنت میں داخلہ ہے

ذَآىِٕقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَ اِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ

ذَآىِٕقَةُ الْمَوْتِ [1]	وَ	اِنَّمَا	تُوَفَّوْنَ	اُجُوْرَكُمْ
موت کو چکھنے والی (ہے)	اور	صرف	تمہیں پورے دیئے جائیں گے	تمہارے اجر

موت کا مزہ چکھنے والی ہے اور قیامت کے دن تمہیں تمہارے اجر پورے پورے

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	فَمَنْ	زُحْزِحَ	عَنِ	النَّارِ	وَ	اُدْخِلَ	الْجَنَّةَ
قیامت کے دن	تو جسے	بچالیا گیا	سے	آگ	اور	داخل کر دیا گیا	جنت (میں)

دیئے جائیں گے تو جسے آگ سے بچالیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا

فَقَدْ فَازَ ؕ وَ مَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ (۱۸۵)

فَقَدْ	فَازَ	وَ	مَا	الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ	اِلَّا	مَتَاعُ الْغُرُوْرِ (۱۸۵)
تو بیشک	وہ کامیاب ہو گیا	اور	نہیں ہے	دنیا کی زندگی	مگر	دھوکے کا سامان

تو وہ کامیاب ہو گیا اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کا سامان ہے ○

مسلمانوں کا ان کی جان و مال کے حوالے سے امتحان ضرور ہوگا

لَتُبْلَوُنَّ فِیْۤ اَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ ۫ وَ

لَتُبْلَوُنَّ	فِیْۤ	اَمْوَالِكُمْ	وَ	اَنْفُسِكُمْ	وَ
بیشک تمہیں ضرور آزمایا جائے گا	میں	تمہارے مالوں	اور	تمہاری جانوں (میں)	اور

بیشک تمہارے مالوں اور تمہاری جانوں کے بارے میں تمہیں ضرور آزمایا جائے گا اور

[1]...اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر جاندار پر موت مقرر فرمادی ہے اور اس سے کسی کو چھٹکارا ملے گا اور نہ کوئی اس سے بھاگ کر کہیں جاسکے گا۔ موت روح کے جسم سے جدا ہونے کا نام ہے اور یہ جدائی بعض اوقات انتہائی سخت تکلیف اور اذیت کے ساتھ ہوتی ہے۔ لہٰذا عقلمندی کا تقاضا یہی ہے کہ موت کو بکثرت یاد کیا جائے اور دنیا میں رہ کر موت اور اس کے بعد کی تیاری کی جائے۔

لَتُبْلَوُنَّ … لَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ

لَتَسْمَعُنَّ	مِنَ	الَّذِيْنَ	اُوْتُوا	الْكِتٰبَ	مِنْ	قَبْلِكُمْ
بیشک تم ضرور سنو گے	سے	ان لوگوں سے جو (جنہیں)	دی گئی	کتاب	سے	تم سے پہلے

تم ضرور ان لوگوں سے جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی

وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْۤا اَذًى كَثِيْرًا ؕ وَاِنْ

وَ	مِنَ	الَّذِيْنَ	اَشْرَكُوْۤا	اَذًى	كَثِيْرًا	وَ	اِنْ
اور	سے	ان لوگوں سے جو (جنہوں نے)	شرک کیا	تکلیف دہ (باتیں)	بہت سی	اور	اگر

اور مشرکوں سے بہت سی تکلیف دہ باتیں سنو گے اور اگر تم

تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۸۶﴾ وَ

تَصْبِرُوْا	وَ	تَتَّقُوْا	فَاِنَّ	ذٰلِكَ	مِنْ	عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۸۶﴾	وَ
تم صبر کرتے رہو	اور	پرہیز گار بنو	تو بیشک	یہ	سے	ہمت کے کاموں	اور

صبر کرتے رہو اور پرہیز گار بنو تو یہ بڑی ہمت کے کاموں میں سے ہے ○ اور

اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ

اِذْ	اَخَذَ	اللّٰهُ	مِيْثَاقَ [1]	الَّذِيْنَ	اُوْتُوا	الْكِتٰبَ
جب	لیا	اللہ (نے)	پختہ عہد	ان لوگوں سے جو (جنہیں)	دی گئی	کتاب

یاد کرو جب اللہ نے ان لوگوں سے عہد لیا جنہیں کتاب دی گئی

لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ

لَتُبَيِّنُنَّهٗ	لِلنَّاسِ	وَ	لَا تَكْتُمُوْنَهٗ
بیشک تم ضرور بیان کرو گے اس (کتاب) کو	لوگوں سے	اور	نہیں چھپاؤ گے اسے

کہ تم ضرور اس کتاب کو لوگوں سے بیان کرنا اور اسے چھپانا نہیں

اہل کتاب سے وعدہ لیا گیا کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اوصاف نہ چھپائیں

[1] … اللہ تعالیٰ نے توریت و انجیل کے علماء پر واجب کیا تھا کہ ان دونوں کتابوں میں سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت پر دلالت کرنے والے جو دلائل ہیں وہ لوگوں کو خوب اچھی طرح واضح کر کے سمجھا دیں اور ہرگز نہ چھپائیں لیکن انہوں نے رشوتیں لے کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ان اوصاف کو چھپایا جو توریت و انجیل میں مذکور تھے۔

فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ

بِهٖ	اشْتَرَوْا	وَ	وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ	فَنَبَذُوْهُ
اس (کتاب) کے بدلے	خریدلی	اور	اپنی پشتوں کے پیچھے	تو انہوں نے پھینک دیا اس (عہد) کو

تو انہوں نے اس عہد کو اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا اور اس کے بدلے

ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ﴿١٨٧﴾ لَا تَحْسَبَنَّ

لَا تَحْسَبَنَّ	يَشْتَرُوْنَ ﴿١٨٧﴾	مَا	فَبِئْسَ	قَلِيْلًا	ثَمَنًا
تم ہرگز نہ گمان کرنا	وہ خریدتے ہیں	جو	تو کتنا برا ہے	تھوڑی	قیمت

تھوڑی سی قیمت حاصل کرلی تو یہ کتنی بری خریداری ہے ○ ہرگز گمان نہ کرو

الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ

يُحِبُّوْنَ	وَّ	اَتَوْا	بِمَآ	يَفْرَحُوْنَ [1]	الَّذِيْنَ
وہ پسند کرتے ہیں	اور	انہوں نے کیا	(اس) پر جو	خوش ہوتے ہیں	ان لوگوں کو جو

ان لوگوں کو جو اپنے اعمال پر خوش ہوتے ہیں اور پسند کرتے ہیں

اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ

فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ	لَمْ يَفْعَلُوْا	بِمَا	يُحْمَدُوْا	اَنْ
تو تم ہرگز گمان نہ کرنا انہیں	انہوں نے نہیں کیا	(اس) پر جو	ان کی تعریف کی جائے	کہ

کہ ان کی ایسے کاموں پر تعریف کی جائے جو انہوں نے کئے ہی نہیں، انہیں ہرگز

بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٨٨﴾ وَلِلّٰهِ

لِلّٰهِ	وَ	اَلِيْمٌ ﴿١٨٨﴾	عَذَابٌ	لَهُمْ	وَ	الْعَذَابِ	مِّنَ	بِمَفَازَةٍ
اللہ کے لئے	اور	دردناک	عذاب	ان کے لئے	اور	عذاب	سے	نجات پانے والے

عذاب سے دور نہ سمجھو اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ○ اور اللہ ہی کے لئے

خود پسندی اور حب جاہ میں مبتلا لوگوں کے لئے وعید

زمین و آسمان کے درمیان آنے والی ہر چیز کا مالک اللہ تعالیٰ ہے

[1] ... اس آیت میں ناجائز خود پسندی کرنے والوں اور جھوٹی عزت، تعریف، شہرت کے حصول کی غیر شرعی تمنا میں مبتلا لوگوں کے لئے وعید ہے۔ جب کسی شخص کے دل میں یہ آرزو پیدا ہونے لگے کہ لوگ اس کے شیدائی ہوں، اس کی تعریف کریں اور اسے عزت دیں، ملک و قوم کی کوئی خدمت نہ بھی کی ہو پھر بھی معمارِ قوم کہا جائے، نجات دہندہ سمجھا جائے، محسنِ قوم قرار دیا جائے اور بہترین القابات سے تعارف کروایا جائے تو اسے چاہئے کہ اپنے دل پر غور کرے کہ کہیں وہ حبِ جاہ کا شکار تو نہیں ہو چکا، اگر ایسا ہو تو اس آیت سے سبق حاصل کرتے ہوئے فوراً سے پیشتر اس سے چھٹکارے کی کوشش کرے۔

قدرتِ الٰہی کی نشانیاں: زمین و آسمان کی پیدائش اور دن و رات کی تبدیلی

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۠ (۱۸۹) اِنَّ

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضِ	وَ	اللّٰهُ	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	قَدِیْرٌ (۱۸۹)	اِنَّ
آسمانوں کی بادشاہی	اور	زمین (کی)	اور	اللہ	ہر چیز پر	قدرت والا (ہے)	بیشک

آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے ○ بیشک

فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَ النَّهَارِ

فِیْ	خَلْقِ السَّمٰوٰتِ (1)	وَ	الْاَرْضِ	وَ	اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَ النَّهَارِ
میں	آسمانوں کی پیدائش	اور	زمین (کی)	اور	رات اور دن کی تبدیلی (میں)

آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کی باہم تبدیلی میں

کامل ایمان والوں کے اوصاف: ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا اور زمین و آسمان کی تخلیق میں غور و فکر کرنا

لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِۚۙ (۱۹۰) الَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّ

لَاٰیٰتٍ	لِّاُولِی الْاَلْبَابِ (۱۹۰)	الَّذِیْنَ	یَذْكُرُوْنَ	اللّٰهَ	قِیٰمًا	وَّ
ضرور نشانیاں (ہیں)	عقل والوں کے لئے	وہ لوگ جو	ذکر کرتے ہیں	اللہ (کا)	کھڑے	اور

عقلمندوں کے لئے نشانیاں ہیں ○ جو کھڑے اور

قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَ یَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ

قُعُوْدًا	وَّ	عَلٰى جُنُوْبِهِمْ	وَ	یَتَفَكَّرُوْنَ (2)	فِیْ	خَلْقِ السَّمٰوٰتِ	وَ
بیٹھے	اور	اپنی کروٹوں پر (لیٹے)	اور	غور و فکر کرتے ہیں	میں	آسمانوں کی پیدائش	اور

بیٹھے اور پہلوؤں کے بل لیٹے ہوئے اللہ کو یاد کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین

عذابِ الٰہی سے پناہ مانگنے کی ایک بہترین دعا

الْاَرْضِۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًاۚ سُبْحٰنَكَ

الْاَرْضِ	رَبَّنَا	مَا خَلَقْتَ	هٰذَا	بَاطِلًا	سُبْحٰنَكَ
زمین (کی)	اے ہمارے رب	تو نے نہیں بنایا	یہ سب	باطل، بیکار	تو پاک ہے

کی پیدائش میں غور کرتے ہیں۔ اے ہمارے رب! تو نے یہ سب بیکار نہیں بنایا۔ تو پاک ہے،

(1)... اس سے معلوم ہوا کہ علم جغرافیہ اور سائنس حاصل کرنا بھی ثواب ہے جبکہ اچھی نیت ہو جیسے اسلام اور مسلمانوں کی خدمت یا اللہ تعالیٰ کی عظمت کا علم حاصل کرنے کیلئے۔ لیکن یہ شرط ہے کہ اسلامی عقائد کے خلاف نہ ہو۔ (2)... جس طرح کسی کی عظمت، قدرت، حکمت اور علم کی معرفت حاصل کرنے کا ایک اہم ذریعہ اس کی بنائی ہوئی چیز ہوتی ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کی عظمت، قدرت، حکمت، وحدانیت اور اس کے علم کی پہچان حاصل کرنے کا بہت بڑا ذریعہ اس کی پیدا کی ہوئی یہ کائنات ہے، اس میں موجود تمام چیزیں اپنے خالق کی وحدانیت پر دلالت کرنے والی اور اس کے جلال و کبریائی کو ظاہر کرنے والی ہیں۔

فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ

فَقِنَا	عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾	رَبَّنَآ	اِنَّكَ	مَنْ	تُدْخِلِ
پس ہمیں بچالے	آگ کے عذاب (سے)	اے ہمارے رب	بیشک تو	جسے	تو داخل کرے گا

تو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے ○ اے ہمارے رب! بیشک جسے تو دوزخ میں داخل

النَّارَ فَقَدْ اَخْزَیْتَهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۱۹۲﴾

النَّارَ	فَقَدْ	اَخْزَیْتَهٗ	وَ	مَا	لِلظّٰلِمِیْنَ	مِنْ	اَنْصَارٍ ﴿۱۹۲﴾
آگ (میں)	تو بیشک	رسوا کردیا اسے	اور	نہیں	ظالموں کے لئے	سے	مددگاروں

کرے گا اسے تو نے ضرور رسوا کردیا اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہے ○

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ

رَبَّنَآ	اِنَّنَا	سَمِعْنَا	مُنَادِیًا (1)	یُّنَادِیْ	لِلْاِیْمَانِ
اے ہمارے رب	بیشک ہم	سنا ہم نے	ایک پکارنے والے (کو)	وہ پکارتا ہے	ایمان کے لئے

اے ہمارے رب! بیشک ہم نے ایک ندا دینے والے کو ایمان کی ندا (یوں) دیتے ہوئے سنا

اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖۗ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا

اَنْ	اٰمِنُوْا	بِرَبِّكُمْ	فَاٰمَنَّا	رَبَّنَا	فَاغْفِرْ	لَنَا
کہ	ایمان لاؤ	اپنے رب پر	تو ہم ایمان لائے	اے ہمارے رب	پس تو بخش دے	ہمارے لئے

کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لے آئے پس اے ہمارے رب! تو ہمارے گناہ

ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا

ذُنُوْبَنَا	وَ	كَفِّرْ	عَنَّا	سَیِّاٰتِنَا	وَ	تَوَفَّنَا
ہمارے گناہ	اور	مٹادے	ہم سے	ہماری برائیاں	اور	موت عطا فرما ہمیں

بخش دے اور ہم سے ہماری برائیاں مٹادے اور ہمیں نیک لوگوں کے گروہ میں

گناہوں کی مغفرت اور نیک لوگوں کے ساتھ موت ملنے کی دعا

(1)...اس منادی سے مراد سیّدُ الانبیاء، محمد مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ہیں جن کی شان میں "دَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِهٖ" وارد ہوا ہے یا اس سے قرآن کریم مراد ہے۔

قیامت کی رسوائی سے بچنے اور جنت ملنے کی دعا

مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿١٩٣﴾ رَبَّنَا وَ اٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا

مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿١٩٣﴾	رَبَّنَا	وَ	اٰتِنَا	مَا	وَعَدْتَّنَا
نیک لوگوں کے ساتھ	اے ہمارے رب	اور	دے ہمیں	وہ جو	تو نے وعدہ کیا ہم سے

موت عطا فرما ○ اے ہمارے رب! اور ہمیں وہ سب عطا فرما جس کا تو نے

عَلٰى رُسُلِكَ وَ لَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ

عَلٰى رُسُلِكَ	وَ	لَا تُخْزِنَا	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	اِنَّكَ
اپنے رسولوں پر (کے ذریعے)	اور	رسوانہ فرمانا ہمیں	قیامت کے دن	بیشک تو

اپنے رسولوں کے ذریعے ہم سے وعدہ فرمایا ہے اور ہمیں قیامت کے دن رسوانہ کرنا۔ بیشک تو

نیک عمل اور ہجرت کا ثواب

لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿١٩٤﴾ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ

لَا تُخْلِفُ	الْمِيْعَادَ ﴿١٩٤﴾	فَاسْتَجَابَ [1]	لَهُمْ	رَبُّهُمْ
خلاف نہیں کرتا	وعدہ (کے)	پس دعا قبول کرلی	ان کی	ان کے رب (نے)

وعدہ خلافی نہیں کرتا ○ تو ان کے رب نے ان کی دعا قبول فرمالی

اَنِّيْ لَاۤ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ

اَنِّيْ	لَاۤ اُضِيْعُ	عَمَلَ عَامِلٍ	مِّنْكُمْ	مِّنْ	ذَكَرٍ
(اور فرمایا) بیشک میں	ضائع نہیں کروں گا	عمل کرنے والے کا عمل	تم میں سے	سے	مرد (ہو)

کہ میں تم میں سے عمل کرنے والوں کے عمل کو ضائع نہیں کروں گا وہ مرد ہو

اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَ

اَوْ	اُنْثٰى	بَعْضُكُمْ	مِّنْۢ بَعْضٍ	فَالَّذِيْنَ	هَاجَرُوْا	وَ
یا	عورت	تمہارے بعض	بعض سے (ہیں)	تو وہ لوگ جو (جنہوں نے)	ہجرت کی	اور

یا عورت۔ تم آپس میں ایک ہی ہو، پس جنہوں نے ہجرت کی اور

[1] ...یہاں فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمالی۔ علماء نے فرمایا ہے کہ یہاں دعا میں پانچ بار "رَبَّنَا" آیا ہے اور اس کے بعد دعا کی قبولیت کی بات ہو رہی ہے، تو اگر دعا میں پانچ مرتبہ "یَا رَبَّنَا" کہہ دیا جائے تو قبولیتِ دعا کی امید ہے۔

أُخْرِجُوْا	مِنْ	دِيَارِهِمْ	وَ	أُوْذُوْا	فِيْ	سَبِيْلِيْ	وَ
نکالے گئے	سے	اپنے گھروں	اور	انہیں اذیت دی گئی	میں	میری راہ	اور

اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میری راہ میں انہیں ستایا گیا اور

قٰتَلُوْا	وَ	قُتِلُوْا	لَأُكَفِّرَنَّ	عَنْهُمْ	سَيِّاٰتِهِمْ
انہوں نے جہاد کیا	اور	قتل کردیئے گئے	بیشک میں ضرور مٹادوں گا	ان سے	ان کی برائیاں

انہوں نے جہاد کیا اور قتل کردیئے گئے تو میں ضرور ان کے سب گناہ ان سے مٹادوں گا

وَ	لَأُدْخِلَنَّهُمْ	جَنّٰتٍ	تَجْرِيْ	مِنْ	تَحْتِهَا	الْأَنْهٰرُ
اور	ضرور داخل کروں گا انہیں	(ان) باغات (میں)	بہتی ہیں	سے	ان کے نیچے	نہریں

اور ضرور انہیں ایسے باغات میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں

ثَوَابًا	مِّنْ	عِنْدِ اللّٰهِ	وَ	اللّٰهُ	عِنْدَهٗ	حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿١٩٥﴾
(یہ) ثواب	سے	اللہ کے پاس	اور	اللہ	اس کے پاس	اچھا ثواب (ہے)

(یہ) اللہ کی بارگاہ سے اجر ہے اور اللہ ہی کے پاس اچھا ثواب ہے ○

کفار کے عیش و آرام سے دھوکا نہ کھائیں

لَا يَغُرَّنَّكَ [1]	تَقَلُّبُ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	فِي	الْبِلَادِ ﴿١٩٦﴾
ہرگز دھوکا نہ دے تمہیں	پھرنا، آنا جانا	ان لوگوں کا جو (جنہوں نے)	کفر کیا	میں	شہروں

اے مخاطب! کافروں کا شہروں میں چلنا پھرنا ہرگز تجھے دھوکا نہ دے ○

[1] ... مسلمانوں کی ایک جماعت نے کہا کہ اللہ عزوجل کے دشمن کفار و مشرکین تو عیش و آرام میں ہیں اور ہم تنگی میں مبتلا ہیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں بتایا گیا کہ کفار کا یہ عیش و آرام دنیوی زندگی کا تھوڑا سا سامان ہے جبکہ ان کا انجام بہت برا ہے۔ اسے یوں سمجھیں کہ کسی کو کہا جائے کہ آپ 10 منٹ دھوپ میں کھڑے ہو جائیں۔ پھر اسے ہمیشہ کیلئے ایئر کنڈیشنڈ بنگلہ دے دیا جائے اور دوسرے شخص کو دس منٹ سائے دار درخت کے نیچے بٹھا کر ہمیشہ کیلئے تپتے ہوئے صحرا میں رکھا جائے تو دونوں میں فائدے میں کون رہا؟ یقیناً پہلے والا۔ مسلمان کی حالت پہلے شخص سے بھی بہتر ہے اور کفار کی حالت دوسرے شخص سے بھی بدتر ہے۔

مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۹۷﴾ لٰكِنِ

لٰكِنِ	الْمِهَادُ ﴿۱۹۷﴾	بِئْسَ	وَ	جَهَنَّمُ	مَاْوٰىهُمْ	ثُمَّ	قَلِيْلٌ	مَتَاعٌ
لیکن	بچھونا، ٹھکانہ	کیا ہی برا ہے	اور	جہنم (ہے)	ان کا ٹھکانہ	پھر	تھوڑا	سامان

(یہ تو زندگی گزارنے کا) تھوڑا سا سامان ہے پھر ان کا ٹھکانہ جہنم ہوگا اور وہ کیا ہی برا ٹھکانہ ہے ○ لیکن

الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

تَحْتِهَا	مِنْ	تَجْرِيْ	جَنّٰتٌ	لَهُمْ	رَبَّهُمْ	اتَّقَوْا	الَّذِيْنَ
ان کے نیچے	سے	بہتی ہیں	باغات (ہیں)	ان کے لئے	اپنے رب (سے)	ڈرے	وہ لوگ جو

وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے لئے جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں

الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَ

وَ	عِنْدِ اللّٰهِ	مِنْ	نُزُلًا	فِيْهَا	خٰلِدِيْنَ	الْاَنْهٰرُ
اور	اللہ کے پاس	سے	مہمان نوازی کا سامان	ان (باغوں) میں	ہمیشہ رہنے والے	نہریں

بہہ رہی ہیں، ہمیشہ ان میں رہیں گے (یہ) اللہ کی طرف سے مہمان نوازی کا سامان ہے اور

مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ﴿۱۹۸﴾ وَاِنَّ

اِنَّ	وَ	لِلْاَبْرَارِ ﴿۱۹۸﴾	خَيْرٌ [1]	عِنْدَ اللّٰهِ	مَا
بیشک	اور	نیک لوگوں کے لئے	(وہ) سب سے بہتر	اللہ کے پاس (ہے)	جو کچھ

جو اللہ کے پاس ہے وہ نیکوں کے لئے بہترین چیز ہے ○ اور بیشک

مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ

اُنْزِلَ	مَا	وَ	بِاللّٰهِ	يُّؤْمِنُ	لَمَنْ	مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ
نازل کیا گیا	(اس پر) جو	اور	اللہ پر	ایمان لاتے ہیں	ضرور (کچھ لوگ ہیں) جو	اہلِ کتاب سے

کچھ اہلِ کتاب ایسے ہیں جو اللہ پر اور جو تمہاری طرف نازل کیا گیا اس پر اور

کافروں کی عیش و عشرت عارضی اور انجام کار تباہی ہے

مسلمانوں کو جنت کی نعمتوں کی بشارت

اہل کتاب میں سے ایمان لانے والوں کی شان

الثلثة

[1] ... اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ نعمتیں تیار کر رکھی ہیں کہ جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی آدمی کے دل پر ان کا خیال گزرا اور جنت کی چھوٹی سی جگہ بھی دنیا اور اس کے ساز و سامان سے بہتر ہے۔

اِلَیْكُمْ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْهِمْ خٰشِعِیْنَ

خٰشِعِیْنَ	اِلَیْهِمْ	اُنْزِلَ	مَاۤ	وَ	اِلَیْكُمْ
عاجزی کرتے، جھکتے ہوئے	ان کی طرف	نازل کیا گیا	(اس پر) جو	اور	تمہاری طرف

جو اُن کی طرف نازل کیا گیا اس پر اِس حال میں ایمان لاتے ہیں کہ ان کے دل

لِلّٰهِ ۙ لَا یَشْتَرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِیْلًا ؕ اُولٰٓىٕكَ

اُولٰٓىٕكَ	قَلِیْلًا	ثَمَنًا	بِاٰیٰتِ اللّٰهِ	لَا یَشْتَرُوْنَ	لِلّٰهِ
یہ لوگ	تھوڑی	قیمت	اللہ کی آیتوں کے بدلے	وہ نہیں خریدتے	اللہ کے لئے

اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں وہ اللہ کی آیتوں کے بدلے ذلیل قیمت نہیں لیتے۔ یہی وہ لوگ ہیں

لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹۹﴾

سَرِیْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹۹﴾	اللّٰهَ	اِنَّ	عِنْدَ رَبِّهِمْ	اَجْرُهُمْ	لَهُمْ
جلد حساب لینے والا (ہے)	اللہ	بیشک	ان کے رب کے پاس	ان کا اجر، ثواب	ان کے لئے

جن کا ثواب ان کے رب کے پاس ہے اور اللہ جلد حساب کرنے والا ہے ○

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا وَ

وَ	صَابِرُوْا	وَ	اصْبِرُوْا (1)	اٰمَنُوا	الَّذِیْنَ	یٰۤاَیُّهَا
اور	صبر میں دشمن سے آگے رہو	اور	صبر کرو	ایمان لائے	وہ لوگو جو	اے

اے ایمان والو! صبر کرو اور صبر میں دشمنوں سے آگے رہو اور

کامیاب کرنے والے اعمال

رَابِطُوْا ۫ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۲۰۰﴾ ع

تُفْلِحُوْنَ ﴿۲۰۰﴾	لَعَلَّكُمْ	اللّٰهَ	اتَّقُوا	وَ	رَابِطُوْا
فلاح، کامیابی پاؤ	تاکہ تم	اللہ (سے)	ڈرتے رہو	اور	(اسلامی سرحد کی) نگہبانی کرو

اسلامی سرحد کی نگہبانی کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ تم کامیاب ہو جاؤ ○

ع ۲۰

(1) ... صبر کا معنیٰ ہے نفس کو اس چیز سے روکنا جو شریعت اور عقل کے تقاضوں کے مطابق نہ ہو۔ اور مُصَابَرہ کا ایک معنیٰ ہے دوسروں کی ایذا رسانیوں پر صبر کرنا۔ صبر کے تحت اس کی تمام اقسام داخل ہیں جیسے بنیادی عقائد کا علم حاصل کرنے کی مشقت پر صبر کرنا، واجبات اور مستحبات کی ادائیگی اور ممنوعات سے بچنے کی مشقت پر صبر کرنا نیز دنیا کی مصیبتوں اور آفتوں پر صبر کرنا اور مُصَابَرہ میں گھر والوں، پڑوسیوں اور رشتہ داروں کی بداخلاقی برداشت کرنا اور برا سلوک کرنے والوں سے بدلہ نہ لینا داخل ہے، اسی طرح نیکی کا حکم دینا، برائی سے منع کرنا اور کفار کے ساتھ جہاد کرنا بھی مُصَابَرہ میں داخل ہے۔

آیات: 176 | رکوع: 24

سُوْرَةُ النِّسَآءِ مَدَنِيَّة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

تقویٰ اختیار کرنے کا حکم

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ

يٰۤاَيُّهَا	النَّاسُ [1]	اتَّقُوْا	رَبَّكُمُ	الَّذِيْ	خَلَقَكُمْ	مِّنْ	نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ
اے	لوگو	ڈرو	اپنے رب (سے)	جس نے	پیدا کیا تمہیں	سے	ایک جان

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا

حضرت آدم و حوا سے نسل انسانی کا سلسلہ شروع ہوا

وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا

وَ	خَلَقَ	مِنْهَا	زَوْجَهَا	وَ	بَثَّ	مِنْهُمَا	رِجَالًا
اور	پیدا کیا	اس میں سے	اس کا جوڑا (بیوی)	اور	پھیلا دیئے	ان دونوں سے	مرد

اور اسی میں سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور ان دونوں سے کثرت سے مرد و عورت

اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور رشتہ داری توڑنے سے بچنے کا حکم

كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ

كَثِيْرًا	وَّ	نِسَآءً	وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	الَّذِيْ	تَسَآءَلُوْنَ
بہت سے	اور	عورتیں	اور	ڈرو	اللہ (سے)	جو	تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو

پھیلا دیئے اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر ایک دوسرے سے

[1]...اس آیت مبارکہ میں تمام بنی آدم کو خطاب ہے اور سب کو تقویٰ کا حکم دیا گیا ہے، مزید یہ چیزیں بیان ہوئی ہیں: اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو ایک جان یعنی حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے پیدا کیا۔ پھر ان کے وجود سے ان کا جوڑا یعنی حضرت حوا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو پیدا کیا۔ انہی دونوں حضرات سے زمین میں نسل در نسل کثرت سے مرد و عورت کا سلسلہ جاری ہوا۔ چونکہ نسل انسانی کے پھیلنے سے باہم ظلم اور حق تلفی کا سلسلہ بھی شروع ہوا لہٰذا خوفِ خدا کا حکم دیا گیا تاکہ ظلم سے بچیں اور چونکہ ظلم کی ایک صورت اور بدتر صورت رشتے داروں سے قطع تعلق ہے لہٰذا اس سے بچنے کا حکم دیا۔

بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ

عَلَيْكُمْ	كَانَ	اللّٰهَ	اِنَّ	الْاَرْحَامَ	وَ	بِهٖ
تمہارے اوپر	ہے	اللہ	بیشک	رشتہ داریاں (توڑنے سے بچو)	اور	اس کے (نام کے) ساتھ

مانگتے ہو اور رشتوں (کو توڑنے سے بچو۔) بیشک اللہ تم پر

رَقِيْبًا ۝۱ وَ اٰتُوا الْيَتٰمٰۤى اَمْوَالَهُمْ وَ لَا تَتَبَدَّلُوا

لَا تَتَبَدَّلُوا	وَ	اَمْوَالَهُمْ	الْيَتٰمٰۤى	اٰتُوا[1]	وَ	رَقِيْبًا ۝۱
نہ بدلو	اور	ان کے مال	یتیموں (کو)	دے دو	اور	نگہبان

نگہبان ہے ۝ اور یتیموں کو ان کے مال دیدو اور

الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۪ وَ لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَهُمْ

اَمْوَالَهُمْ	لَا تَاْكُلُوْۤا	وَ	بِالطَّيِّبِ	الْخَبِيْثَ
ان کے مال	نہ کھاؤ	اور	پاکیزہ، ستھرے کے بدلے	ناپاک، گندے (مال کو)

پاکیزہ مال کے بدلے گندا مال نہ لو اور ان کے مالوں کو

اِلٰۤى اَمْوَالِكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ۝۲ وَ اِنْ

اِنْ	وَ	كَبِيْرًا ۝۲	حُوْبًا	كَانَ	اِنَّهٗ	اَمْوَالِكُمْ	اِلٰۤى
اگر	اور	بڑا	گناہ	ہے	بیشک وہ	اپنے مالوں	کی طرف (کے ساتھ ملا کر)

اپنے مالوں میں ملا کر نہ کھاؤ بیشک یہ بڑا گناہ ہے ۝ اور اگر

خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا

مَا	فَانْكِحُوْا	الْيَتٰمٰى	فِي	اَلَّا تُقْسِطُوْا[2]	خِفْتُمْ
جو	تو نکاح کرو	یتیم (لڑکیوں)	(کے بارے) میں	کہ انصاف نہ کرسکو گے	تمہیں ڈر ہو، اندیشہ ہو

تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرسکو گے تو ان عورتوں سے

یتیموں کو گھٹیا مال دینا اور ان کا مال کھا جانا حرام ہے

مرد کو ایک وقت میں چار عورتوں سے نکاح جائز ہے

(1) یعنی جب یتیم اپنا مال طلب کریں تو شرعی تقاضے پورے کرکے انہیں ان کا مال دے دو اور اپنے حلال مال کے بدلے یتیم کا مال نہ لو جو تمہارے لئے حرام ہے۔ جس کی ایک صورت یہ ہے کہ اپنا گھٹیا مال یتیم کو دے کر اس کا عمدہ مال لے لو۔ تمہارا گھٹیا مال تمہارے لئے عمدہ ہے کیونکہ یہ تمہارے لئے حلال ہے جبکہ یتیم کا عمدہ مال تمہارے لئے گھٹیا ہے کیونکہ وہ تم پر حرام ہے۔ (2) پہلے زمانہ میں مدینہ کے لوگ اپنی زیر سرپرستی یتیم لڑکیوں سے ان کے مال کی وجہ سے نکاح کر لیتے، پھر ان کے نہ حقوق پورے کرتے اور نہ اچھا سلوک کرتے اور ان کی وراثت پانے کے لئے ان کی موت کے منتظر رہتے، یہاں انہیں اس حرکت سے روکا گیا ہے۔

طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَ

وَ	ثُلٰثَ	وَ	مَثْنٰى	النِّسَآءِ	مِّنَ	لَكُمْ	طَابَ
اور	تین تین	اور	دو دو	عورتوں	سے	تمہارے لئے (تمہیں)	پسند آئیں

نکاح کرو جو تمہیں پسند ہوں، دو دو اور تین تین اور

رُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ

اَوْ	فَوَاحِدَةً	اَلَّا تَعْدِلُوْا	خِفْتُمْ [1]	فَاِنْ	رُبٰعَ
یا	تو ایک (عورت سے نکاح کرو)	کہ عدل نہ کر سکو گے	تمہیں ڈر ہو	پھر اگر	چار چار

چار چار پھر اگر تمہیں اس بات کا ڈر ہو کہ تم انصاف نہیں کر سکو گے تو صرف ایک (سے نکاح کرو) یا

مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَلَّا تَعُوْلُوْا ۞

اَلَّا تَعُوْلُوْا ۞	اَدْنٰۤى	ذٰلِكَ	اَيْمَانُكُمْ	مَلَكَتْ	مَا
(اس سے) کہ تم ناانصافی نہ کرو	زیادہ قریب ہے	یہ	تمہارے دائیں ہاتھ	مالک ہوئے	جن کے

لونڈیوں (پر گزارا کرو) جن کے تم مالک ہو۔ یہ اس سے زیادہ قریب ہے کہ تم سے ظلم نہ ہو ۞

عدل نہ کر سکنے کی صورت میں صرف ایک عورت سے نکاح کی اجازت

وَ اٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ فَاِنْ

فَاِنْ	نِحْلَةً	صَدُقٰتِهِنَّ	النِّسَآءَ	اٰتُوا [2]	وَ
پھر اگر	خوش دلی کے ساتھ	ان کے مہر	عورتوں (کو)	دے دو	اور

اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دو پھر اگر

طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا

نَفْسًا	مِّنْهُ	شَیْءٍ	عَنْ	لَكُمْ	طِبْنَ
دل (سے)	اس (مہر) سے	کسی چیز (کچھ)	سے	تمہارے لئے (تمہیں)	وہ (عورتیں) خوشی سے دیں

وہ خوش دلی سے مہر میں سے تمہیں کچھ دے دیں

عورت کا اپنی خوشی سے مہر کا کچھ حصہ شوہر کو دینا جائز ہے

1 ... آیت میں چار تک شادیاں کرنے کی اجازت دی گئی ہے لیکن یہ اس صورت میں ہے جب شوہر بیویوں کے درمیان عدل کر سکے۔ بیویوں کے درمیان عدل کرنا فرض ہے، اس میں نئی پرانی، کنواری یا دوسرے کی مطلقہ بیوہ سب برابر ہیں۔ یہ عدل لباس، کھانے پینے، رہنے کی جگہ اور رات کو ساتھ رہنے میں لازم ہے۔ ان امور میں سب کے ساتھ یکساں سلوک ہو۔ 2 ... اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے شوہروں کو حکم دیا کہ وہ اپنی بیویوں کو ان کے مہر خوشی سے ادا کریں پھر اگر ان کی بیویاں خوش دلی سے اپنے مہر میں سے انہیں کچھ تحفے کے طور پر دے دیں تو وہ اسے پاکیزہ اور خوشگوار سمجھ کر کھائیں، اس میں ان کا کوئی دنیوی یا اخروی نقصان نہیں ہے۔

فَكُلُوْهُ هَنِيْٓــًٔـا مَّرِيْٓــًٔـا ۝۴ وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ

فَكُلُوْهُ	هَنِيْٓــًٔـا	مَّرِيْٓــًٔـا ۝۴	وَ	لَا تُؤْتُوا [1]	السُّفَهَآءَ
تو کھاؤ اسے	پاکیزہ	خوشگوار	اور	تم نہ دو	ناسمجھوں (کو)

تو اسے پاکیزہ، خوشگوار (سمجھ کر) کھاؤ ۝ اور کم عقلوں کو

اَمْوَالَكُمُ الَّتِيْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ

اَمْوَالَكُمُ	الَّتِيْ	جَعَلَ	اللّٰهُ	لَكُمْ
اپنے (پاس موجود) مال	وہ جو (جنہیں)	بنایا	اللہ (نے)	تمہارے لئے

ان کے وہ مال نہ دو جسے اللہ نے تمہارے لئے

قِيٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِيْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا

قِيٰمًا	وَّ	ارْزُقُوْهُمْ	فِيْهَا	وَ	اكْسُوْهُمْ	وَ	قُوْلُوْا
گزر بسر کا ذریعہ	اور	کھلاؤ انہیں	اس (مال) میں سے	اور	پہناؤ انہیں	اور	کہو

گزر بسر کا ذریعہ بنایا ہے اور انہیں اس مال میں سے کھلاؤ اور پہناؤ اور ان سے

لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝۵ وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰۤى اِذَا

لَهُمْ	قَوْلًا	مَّعْرُوْفًا ۝۵	وَ	ابْتَلُوا	الْيَتٰمٰى	حَتّٰۤى	اِذَا
ان سے	بات	اچھی	اور	آزماتے رہو	یتیموں (کو)	یہاں تک کہ	جب

اچھی بات کہو ۝ اور یتیموں (کی سمجھداری) کو آزماتے رہو یہاں تک کہ جب

بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْۤا

بَلَغُوا	النِّكَاحَ	فَاِنْ	اٰنَسْتُمْ	مِّنْهُمْ	رُشْدًا	فَادْفَعُوْۤا
وہ پہنچ جائیں	نکاح (کی عمر تک)	پھر اگر	تم دیکھو	ان سے	سمجھداری، صلاحیت	تو دے دو

وہ نکاح کے قابل ہوں تو اگر تم ان کی سمجھداری دیکھو تو ان کے مال

[1] ...اس آیت میں چند احکام بیان فرمائے جن کا خلاصہ یہ ہے کہ جن بچوں کی پرورش تمہارے ذمہ ہے اور ان کا مال تمہارے پاس ہے اور وہ بچے اتنی سمجھ نہیں رکھتے کہ مال کو صحیح خرچ کر سکیں تو اگر ان کا مال ان پر چھوڑ دیا جائے تو وہ جلد ضائع کر دیں گے لہٰذا جب تک مال کی اچھی طرح سمجھ بوجھ انہیں حاصل نہ ہو جائے تب تک ان کے مال ان کے حوالے نہ کرو بلکہ ان کی ضروریات ان کے مال سے پوری کرتے رہو البتہ ان سے اچھی بات کہتے رہو جس سے ان کے دل کو تسلی رہے اور وہ پریشان نہ ہوں۔

اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَاْكُلُوْهَاۤ اِسْرَافًا

اِلَيْهِمْ	اَمْوَالَهُمْ	وَ	لَا تَاْكُلُوْهَاۤ (1)	اِسْرَافًا
ان کی طرف (انہیں)	ان کے مال	اور	نہ کھاؤ ان (مالوں) کو	فضول خرچی (سے)

ان کے حوالے کر دو اور ان کے مال فضول خرچی سے اور (اس ڈر سے)

وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا ؕ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ

وَّ	بِدَارًا	اَنْ	يَّكْبَرُوْا	وَ	مَنْ	كَانَ	غَنِيًّا	فَلْيَسْتَعْفِفْ
اور	جلدی (کرکے)	کہ	وہ بڑے ہو جائیں گے	اور	جو	ہو	مالدار	تو اسے بچنا چاہیے

جلدی جلدی نہ کھاؤ کہ وہ بڑے ہو جائیں گے اور جسے حاجت نہ ہو تو وہ بچے

وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ فَاِذَا

وَ	مَنْ	كَانَ	فَقِيْرًا	فَلْيَاْكُلْ	بِالْمَعْرُوْفِ	فَاِذَا
اور	جو	ہو	فقیر، محتاج	تو وہ کھا سکتا ہے	بھلائی کے ساتھ (مناسب مقدار میں)	پھر جب

اور جو حاجت مند ہو وہ بقدر مناسب کھا سکتا ہے پھر جب

دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ

دَفَعْتُمْ	اِلَيْهِمْ	اَمْوَالَهُمْ	فَاَشْهِدُوْا	عَلَيْهِمْ	وَ	كَفٰى	بِاللّٰهِ
تم دے دو	ان کی طرف (انہیں)	ان کے مال	تو تم گواہ بنا لو	ان پر	اور	کافی ہے	اللہ

تم ان کے مال ان کے حوالے کرو تو ان پر گواہ کر لو اور حساب لینے کے لئے

حَسِيْبًا ۝ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَ

حَسِيْبًا ۝	لِلرِّجَالِ	نَصِيْبٌ	مِّمَّا	تَرَكَ	الْوَالِدٰنِ	وَ
حساب لینے والا	مردوں کے لئے	حصہ	(اس مال) سے جو	چھوڑ گئے	ماں باپ	اور

اللہ کافی ہے ۝ مردوں کے لئے اس (مال) میں سے (وراثت کا) حصہ ہے جو ماں باپ اور

مردوں کے ساتھ عورتوں کو بھی وراثت کا حقدار بنایا

(1) یہاں سرپرستوں کو بطورِ خاص چند ہدایات دی گئی ہیں چنانچہ فرمایا کہ یتیموں کے مال کو فضول خرچی سے استعمال نہ کرو اور اس ڈر سے ان کا مال جلدی جلدی نہ کھاؤ کہ بڑے ہونے پر انہیں ان کا مال واپس کرنا پڑے گا تو اس چکر میں جتنا زیادہ ہو سکے ان کا مال کھا جاؤ، ایسا نہ کرنا کیونکہ یہ حرام ہے۔ مزید ہدایت یہ ہے کہ یتیم کا سرپرست اگر خود مالدار ہو یعنی اسے یتیم کا مال استعمال کرنے کی حاجت نہیں تو وہ اس کا مال استعمال کرنے سے بچے جبکہ اگر کوئی حاجت مند ہو وہ بقدر مناسب کھا سکتا ہے یعنی جتنی معمولی سی ضرورت ہو۔ اس میں کوشش یہ ہونی چاہئے کہ کم سے کم کھائے۔

الْاَقْرَبُوْنَ ۪ وَ لِلنِّسَآءِ نَصِیْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَ

الْاَقْرَبُوْنَ	وَ	لِلنِّسَآءِ (1)	نَصِیْبٌ	مِمَّا	تَرَكَ	الْوَالِدٰنِ	وَ
رشتے دار	اور	عورتوں کے لئے	حصہ	(اس مال) سے جو	چھوڑ گئے	ماں باپ	اور

رشتے دار چھوڑ گئے اور عورتوں کے لئے اس میں سے حصہ ہے جو ماں باپ اور

الْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ؕ نَصِیْبًا مَّفْرُوْضًا ۝۷ وَ

الْاَقْرَبُوْنَ	مِمَّا	قَلَّ	مِنْهُ	اَوْ	كَثُرَ	نَصِیْبًا	مَفْرُوْضًا ۝	وَ
رشتے دار	(اس) سے جو	تھوڑا (ہو)	اس سے	یا	زیادہ	حصہ	مقرر کیا ہوا	اور

رشتے دار چھوڑ گئے، مال وراثت تھوڑا ہو یا زیادہ۔ (اللہ نے یہ) مقرر حصہ (بنایا ہے۔) ۝ اور

اِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَ الْیَتٰمٰى وَ

اِذَا	حَضَرَ	الْقِسْمَةَ	اُولُوا الْقُرْبٰى	وَ	الْیَتٰمٰى	وَ
جب	حاضر ہو، آجائیں	تقسیم (کے وقت)	قرابت والے، رشتہ دار	اور	یتیم	اور

جب تقسیم کرتے وقت رشتہ دار اور یتیم اور

الْمَسٰكِیْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَ قُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝۸

الْمَسٰكِیْنُ	فَارْزُقُوْهُمْ (2)	مِنْهُ	وَ	قُوْلُوْا	لَهُمْ	قَوْلًا	مَعْرُوْفًا ۝
مساکین	تو دو انہیں	اس سے (کچھ)	اور	کہو	ان سے	بات	اچھی

مسکین آجائیں تو اس مال میں سے انہیں بھی کچھ دیدو اور ان سے اچھی بات کہو ۝

تقسیمِ میراث کے وقت غیر وارثوں کو کچھ مال دینے اور ان سے اچھی بات کہنے کی ترغیب

وَ لْیَخْشَ الَّذِیْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّیَّةً ضِعٰفًا

وَلْیَخْشَ	الَّذِیْنَ	لَوْ	تَرَكُوْا	مِنْ	خَلْفِهِمْ	ذُرِّیَّةً	ضِعٰفًا
اور چاہئے کہ ڈریں	وہ لوگ جو	اگر	چھوڑ جائیں	سے	اپنے پیچھے	اولاد	کمزور

اور وہ لوگ ڈریں جو اگر اپنے پیچھے کمزور اولاد چھوڑتے

کمزور یتیموں کے ساتھ اپنی اولاد جیسا سلوک کریں

(1)… یہاں زمانہ جاہلیت میں عورتوں اور بچوں کو وراثت سے حصہ نہ دینے کی رسم کو باطل کیا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ بیٹے کو میراث دینا اور بیٹی کو نہ دینا صریح ظلم اور قرآن کے خلاف ہے، دونوں میراث کے حقدار ہیں۔ نیز معلوم ہوا کہ اسلام میں عورتوں کے حقوق کی بہت اہمیت ہے۔ (2)… غیر وارثوں کو وراثت کے مال میں سے کچھ دینا مستحب ہے۔ اس پر یوں بھی عمل ہو سکتا ہے کہ دادا اپنے یتیم پوتے کے بارے میں وصیت کر جائے یا وارث اپنے حصے سے اسے کچھ دیدیں۔ اس حکم پر عمل کرنے میں مسلمانوں میں بہت سستی پائی جاتی ہے، البتہ یہ یاد رہے کہ نابالغ اور غیر موجود وارث کے حصہ سے دینے کی اجازت نہیں۔

خَافُوْا عَلَيْهِمْ ۖ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُوْلُوْا

خَافُوْا	عَلَيْهِمْ	فَلْيَتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ	لْيَقُوْلُوْا
(تو کیسے) وہ ڈرتے، اندیشے کرتے	ان کے اوپر	تو انہیں ڈرنا چاہیے	اللہ (سے)	اور	انہیں کہنی چاہیے

تو ان کے بارے میں کیسے اندیشوں کا شکار ہوتے۔ تو انہیں چاہیے کہ اللہ سے ڈریں اور

قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا

قَوْلًا	سَدِيْدًا ﴿٩﴾	اِنَّ	الَّذِيْنَ	يَاْكُلُوْنَ [1]	اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى	ظُلْمًا	اِنَّمَا
بات	درست، سیدھی	بیشک	وہ لوگ جو	کھاتے ہیں	یتیموں کے مال	(بطورِ) ظلم	صرف

درست بات کہیں ○ بیشک وہ لوگ جو ظلم کرتے ہوئے یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ

يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ؕ وَسَيَصْلَوْنَ

يَاْكُلُوْنَ	فِيْ	بُطُوْنِهِمْ	نَارًا	وَ	سَيَصْلَوْنَ
وہ کھاتے ہیں (بھرتے ہیں)	میں	اپنے پیٹوں	آگ	اور	عنقریب وہ داخل ہوں گے

اپنے پیٹ میں بالکل آگ بھرتے ہیں اور عنقریب یہ لوگ

سَعِيْرًا ﴿١٠﴾ ع يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْۤ اَوْلَادِكُمْ ۗ لِلذَّكَرِ

سَعِيْرًا ﴿١٠﴾	يُوْصِيْكُمُ	اللّٰهُ	فِيْۤ	اَوْلَادِكُمْ	لِلذَّكَرِ
بھڑکتی آگ (میں)	حکم دیتا ہے تمہیں	اللہ	(کے بارے) میں	تمہاری اولاد	مرد کے لئے

بھڑکتی ہوئی آگ میں جائیں گے ○ اللہ تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں حکم دیتا ہے، بیٹے کا حصہ

مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا

مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ	فَاِنْ	كُنَّ	نِسَآءً	فَوْقَ اثْنَتَيْنِ	فَلَهُنَّ	ثُلُثَا
دو عورتوں کے حصے کی مثل	پھر اگر	ہوں	عورتیں	دو سے اوپر	تو ان کے لئے	دو تہائی

دو بیٹیوں کے برابر ہے پھر اگر صرف لڑکیاں ہوں اگرچہ دو سے اوپر تو ان کے لئے ترکے کا

[1] ... یتیموں کا مال ناحق کھانا سخت حرام ہے۔ یاد رکھیں کہ یتیم کا مال کھانا جان بوجھ کر بری نیت سے کھانا تو واضح ہی ہے لیکن بعض اوقات لاعلمی میں بھی یہ گناہ ہو جاتا ہے جیسے جب میت کے ورثاء میں کوئی یتیم ہے تو اس کے مال سے یا اس کے مال سمیت مشترک مال سے فاتحہ تیجہ وغیرہ کا کھانا حرام ہے کہ اس میں یتیم کا حق شامل ہے۔

مَا تَرَكَ ۚ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا

مَا	تَرَكَ (1)	وَ	اِنْ	كَانَتْ	وَاحِدَةً	فَلَهَا
(اس مال سے) جو	(مرنے والا) چھوڑ گیا	اور	اگر	ہو	ایک (عورت)	تو اس کے لئے

دو تہائی حصہ ہو گا اور اگر ایک لڑکی ہو تو اس کے لئے

النِّصْفُ ؕ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ

النِّصْفُ	وَ	لِاَبَوَيْهِ	لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا	السُّدُسُ
آدھا حصہ	اور	اس (میت) کے ماں باپ کے لئے	ان دونوں میں سے ہر ایک کے لئے	چھٹا حصہ

آدھا حصہ ہے اور اگر میت کی اولاد ہو تو میت کے ماں باپ میں سے

مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ

مِمَّا	تَرَكَ	اِنْ	كَانَ	لَهٗ	وَلَدٌ	فَاِنْ
(اس مال) سے جو	(مرنے والا) چھوڑ گیا	اگر	ہو	اس (میت) کی	کوئی اولاد	پھر اگر

ہر ایک کے لئے ترکے سے چھٹا حصہ ہو گا پھر اگر

لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗۤ اَبَوٰهُ

لَّمْ يَكُنْ	لَّهٗ	وَلَدٌ	وَّ	وَرِثَهٗۤ	اَبَوٰهُ
نہ ہو	اس (میت) کی	کوئی اولاد	اور	اس کے وارث ہیں	اس کے والدین

میت کی اولاد نہ ہو اور ماں باپ چھوڑے

فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهٗۤ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ

فَلِاُمِّهِ	الثُّلُثُ	فَاِنْ	كَانَ	لَهٗۤ	اِخْوَةٌ	فَلِاُمِّهِ
تو اس کی ماں کے لئے	تیسرا حصہ	پھر اگر	ہوں	اس کے	بھائی بہن	تو اس کی ماں کے لئے

تو ماں کے لئے تہائی حصہ ہے پھر اگر اس (میت) کے کئی بہن بھائی ہوں تو ماں کا

اراکان / رکوع 4 حصہ

(1) ...اس آیت سے وراثت کے احکام بیان کئے جارہے ہیں، اس کے احکام میں کافی تفصیل ہے، انہیں جب تک باقاعدہ کسی کے پاس بیٹھ کر مشق کے ذریعے حل نہ کیا جائے تب تک سمجھنا مشکل ہے اس لئے انہیں سمجھنے کیلئے باقاعدہ کسی علم میراث کے ماہر عالم کے پاس بیٹھ کر سمجھیں۔

وراثت وصیت پوری کرنے اور قرض ادا کرنے کے بعد تقسیم ہو گی

السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ

اَوْ	بِهَآ	يُّوْصِيْ	بَعْدِ وَصِيَّةٍ	مِنْۢ	السُّدُسُ
یا (اور)	اس کی (جس کی)	(جو) وہ کرتا ہے	(اس) وصیت (کو پورا کرنے) کے بعد	سے	چھٹا حصہ

چھٹا حصہ ہو گا، (یہ سب احکام) اس وصیت (کو پورا کرنے) کے بعد (ہوں گے) جو وہ (فوت ہونے والا) کر گیا اور

وارثوں اور ان کے حصوں کی مقدار کی مکمل حکمت اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے

دَيْنٍ ؕ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ

اَيُّهُمْ	لَا تَدْرُوْنَ (1)	اَبْنَآؤُكُمْ	وَ	اٰبَآؤُكُمْ	دَيْنٍ
ان میں سے کون	تم نہیں جانتے	تمہارے بیٹے	اور	تمہارے ماں باپ	قرض (ادا کرنے کے بعد)

قرض (کی ادائیگی) کے بعد (ہوں گے۔) تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے تمہیں معلوم نہیں کہ ان میں کون

اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ

اِنَّ	مِّنَ اللّٰهِ	فَرِيْضَةً	نَفْعًا	لَكُمْ	اَقْرَبُ
بیشک	اللہ کی طرف سے	مقرر کیا ہوا حصہ	نفع (کے طور پر)	تمہارے لئے	زیادہ قریب ہے

تمہیں زیادہ نفع دے گا، (یہ) اللہ کی طرف سے مقرر کردہ حصہ ہے۔ بیشک

بیوی کی وراثت میں شوہر کا حصہ

اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۱﴾ وَ لَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ

تَرَكَ	مَا	نِصْفُ	لَكُمْ	وَ	حَكِيْمًا (11)	عَلِيْمًا	كَانَ	اللّٰهَ
چھوڑ جائیں	(اس کا) جو	آدھا حصہ	تمہارے لئے	اور	حکمت والا	علم والا	ہے	اللہ

اللہ بڑے علم والا، حکمت والا ہے ○ اور تمہاری بیویاں جو (مال) چھوڑ جائیں

اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ

لَهُنَّ	كَانَ	فَاِنْ	وَلَدٌ	لَّهُنَّ	لَّمْ يَكُنْ	اِنْ	اَزْوَاجُكُمْ
ان کی	ہو	پھر اگر	کوئی اولاد	ان (بیویوں) کی	نہ ہو	اگر	تمہاری بیویاں

اگر ان کی اولاد نہ ہو تو اس میں سے تمہارے لئے آدھا حصہ ہے، پھر اگر ان کی

(1) ۔۔۔میراث میں جو حصے مقرر کیے گئے ان کی مقدار کی مکمل حکمت اور مصلحت اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے، ہماری عقل و شعور کو اس کی گہرائی تک رسائی حاصل نہیں۔

وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ

مِنْ	تَرَكْنَ	مِمَّا	الرُّبُعُ	فَلَكُمُ	وَلَدٌ
سے	وہ چھوڑ گئیں	(اس مال) سے جو	چوتھا حصہ	تو تمہارے لئے	کوئی اولاد

اولاد ہو تو ان کے ترکہ میں سے تمہارے لئے چوتھائی حصہ ہے۔

بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ

دَيْنٍ	اَوْ	بِهَآ	يُّوْصِيْنَ	بَعْدِ وَصِيَّةٍ [1]
قرض (ادا کرنے کے بعد)	یا (اور)	اس کی (جس کی)	وہ وصیت کریں	وصیت (پوری کرنے) کے بعد

(یہ حصے) اس وصیت کے بعد (ہوں گے) جو انہوں نے کی ہو اور قرض (کی ادائیگی) کے بعد (ہوں گے)

شوہر کی میراث میں بیوی کا حصہ

وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ

لَّكُمْ	لَّمْ يَكُنْ	اِنْ	تَرَكْتُمْ	مِمَّا	الرُّبُعُ	لَهُنَّ	وَ
تمہارے لئے	نہ ہو	اگر	تم چھوڑ جاؤ	(اس مال) سے جو	چوتھا حصہ	ان کے لئے	اور

اور اگر تمہارے اولاد نہ ہو تو تمہارے ترکہ میں سے عورتوں کے لئے چوتھائی حصہ

وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ

الثُّمُنُ	فَلَهُنَّ	وَلَدٌ	لَكُمْ	كَانَ	فَاِنْ	وَلَدٌ
آٹھواں حصہ	تو ان (بیویوں) کے لئے	کوئی اولاد	تمہارے لئے	ہو	پھر اگر	کوئی اولاد

ہے، پھر اگر تمہارے اولاد ہو تو ان کا تمہارے ترکہ میں سے

مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَآ

بِهَآ	تُوْصُوْنَ	بَعْدِ وَصِيَّةٍ	مِّنْ	تَرَكْتُمْ	مِمَّا
اس کی (جس کی)	تم وصیت کرو	وصیت (پوری کرنے) کے بعد	سے	تم چھوڑ جاؤ	(اس مال) سے جو

آٹھواں حصہ ہے (یہ حصے) اس وصیت کے بعد (ہوں گے) جو وصیت تم کر جاؤ

[1] ...وراثت تقسیم کرنے سے پہلے مرنے والی کی وصیت کو پورا کرنا اور اس کے اوپر جو قرض ہو اسے ادا کرنا ضروری ہے، اس کے بعد جو مال بچے وہ وارثوں میں ان کے حصوں کے مطابق تقسیم ہوگا۔

اَوْ دَيْنٍ ۙ وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ

اَوْ	دَيْنٍ	وَ	اِنْ	كَانَ	رَجُلٌ	يُّوْرَثُ
یا(اور)	قرض (ادا کرنے کے بعد)	اور	اگر	ہو	مرد	(جس کی) میراث تقسیم ہونی ہو

اور قرض (کی ادائیگی) کے بعد (ہوں گے۔) اور اگر کسی ایسے مرد یا عورت کا ترکہ تقسیم کیا جانا ہو

كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗۤ اَخٌ اَوْ

كَلٰلَةً	اَوِ امْرَاَةٌ	وَّ	لَهٗۤ	اَخٌ	اَوْ
کلالہ (جس کے ماں باپ اور اولاد نہ ہو)	یا عورت (کلالہ ہو)	اور	اس کا	(ماں کی طرف سے) ایک بھائی	یا

جس نے ماں باپ اور اولاد (میں سے) کوئی نہ چھوڑا اور (صرف) ماں کی طرف سے اس کا ایک بھائی یا

اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَاِنْ

اُخْتٌ	فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا	السُّدُسُ	فَاِنْ
ایک بہن (ہو)	تو ان دونوں میں سے ہر ایک کے لئے	چھٹا حصہ	پھر اگر

ایک بہن ہو تو ان میں سے ہر ایک کے لئے چھٹا حصہ ہو گا پھر اگر

كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِي

كَانُوْۤا	اَكْثَرَ	مِنْ ذٰلِكَ	فَهُمْ	شُرَكَآءُ	فِي
وہ ہوں	زیادہ	اس سے (ایک سے)	تو وہ	شریک ہیں	میں

وہ (ماں کی طرف والے) بہن بھائی ایک سے زیادہ ہوں تو سب تہائی میں

الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَاۤ اَوْ

الثُّلُثِ	مِنْ	بَعْدِ وَصِيَّةٍ [1]	يُّوْصٰى	بِهَاۤ	اَوْ
تیسرے حصے	سے	وصیت (پوری کرنے) کے بعد	(جو) وصیت کی جائے	اس کی (جس کی)	یا(اور)

شریک ہوں گے (یہ دونوں صورتیں بھی) میت کی اس وصیت اور

[1] ...میت کی طرف سے کی گئی وصیت اس کے مال کے تیسرے حصے سے پوری کی جائے گی، اس سے زائد کی وصیت وارثوں کی اجازت پر موقوف ہے، وہ چاہیں تو زائد مقدار اپنے اپنے حصوں سے دے سکتے ہیں۔

دَیْنٍ ۚ غَیْرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِیَّةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ

دَیْنٍ	غَیْرَ مُضَآرٍّ	وَصِیَّةً	مِّنَ	اللّٰهِ	وَ
قرض (ادا کرنے کے بعد)	(ورثاء کو) نقصان پہنچائے بغیر	(یہ) حکم ہے	کی طرف سے	اللہ	اور

قرض (کی ادائیگی) کے بعد ہوں گی جس (وصیت) میں اس نے (ورثاء کو) نقصان نہ پہنچایا ہو۔ یہ اللہ کی طرف سے

اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَلِیْمٌ ﴿١٢﴾ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ

اللّٰهُ	عَلِیْمٌ	حَلِیْمٌ ﴿١٢﴾	تِلْكَ	حُدُوْدُ اللّٰهِ [1]	وَ	مَنْ	یُّطِعِ	اللّٰهَ	وَ
اللہ	علم والا	حلم والا	یہ	اللہ کی حدیں	اور	جو	اطاعت کرے	اللہ (کی)	اور

حکم ہے اور اللہ بڑے علم والا، بڑے حلم والا ہے ○ یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو اللہ اور

رَسُوْلَهٗ یُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

رَسُوْلَهٗ	یُدْخِلْهُ	جَنّٰتٍ	تَجْرِیْ	مِنْ	تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ
اس کے رسول (کی)	وہ داخل کرے گا اسے	باغات (میں)	بہتی ہیں	سے	ان کے نیچے	نہریں

اللہ کے رسول کی اطاعت کرے تو اللہ اسے جنتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔

خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿١٣﴾ وَمَنْ

خٰلِدِیْنَ	فِیْهَا	وَ	ذٰلِكَ	الْفَوْزُ	الْعَظِیْمُ ﴿١٣﴾	وَ	مَنْ
ہمیشہ رہنے والے	ان (باغوں) میں	اور	یہ	کامیابی	بڑی	اور	جو

ہمیشہ ان میں رہیں گے، اور یہی بڑی کامیابی ہے ○ اور جو

یَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَیَتَعَدَّ

یَّعْصِ	اللّٰهَ	وَ	رَسُوْلَهٗ	وَ	یَتَعَدَّ
نافرمانی کرے	اللہ (کی)	اور	اس کے رسول (کی)	اور	گزر جائے

اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اس کی (تمام) حدوں سے

وراثت کے احکام اللہ تعالیٰ کی حدیں ہیں

تقسیمِ میراث میں اللہ و رسول کی اطاعت حصولِ جنت کا ذریعہ ہے

میراث کی تقسیم میں ظلم کرنا عذابِ الٰہی کا باعث ہے

[1] ...وراثت کے مسائل کو اللہ تعالیٰ نے اپنی حدود قرار دیا اور ان کے توڑنے کو اللہ تعالیٰ کی حدیں توڑنا قرار دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ میراث کی تقسیم میں ظلم کرنا عذابِ الٰہی کا باعث ہے۔ اس سے ان مسلمانوں کو عبرت پکڑنی چاہئے جو لڑکیوں یا دوسرے وارثوں کو وراثت سے محروم کرتے ہیں۔ حدیث مبارک ہے "جو اپنے وارث کو میراث سے محروم کرے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے جنت میں اس کے حصے سے محروم کر دے گا۔"

حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۪ وَ

حُدُوْدَهٗ	يُدْخِلْهُ	نَارًا	خَالِدًا [1]	فِيْهَا	وَ
اس کی حدوں (سے)	(اللہ) داخل کرے گا اسے	آگ (میں)	ہمیشہ رہنے والا	اس میں	اور

گزر جائے تو اللہ اسے آگ میں داخل کرے گا جس میں (وہ) ہمیشہ رہے گا اور

لَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۴﴾ ع وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ

لَهٗ	عَذَابٌ	مُّهِيْنٌ ﴿۱۴﴾	وَ	الّٰتِيْ	يَاْتِيْنَ	الْفَاحِشَةَ
اس کے لئے	عذاب	ذلیل ورسوا کر دینے والا	اور	وہ جو	ارتکاب کرلیں	بے حیائی (بدکاری کا)

اس کے لئے رسوا کُن عذاب ہے ○ اور تمہاری عورتوں میں سے جو

مِنْ نِّسَآىِٕكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ

مِنْ نِّسَآىِٕكُمْ	فَاسْتَشْهِدُوْا	عَلَيْهِنَّ	اَرْبَعَةً	مِّنْكُمْ	فَاِنْ
تمہاری عورتوں میں سے	تو گواہی طلب کرو	ان پر	چار (مردوں کی)	اپنے میں سے	پھر اگر

بدکاری کرلیں ان پر اپنوں میں سے چار مردوں کی گواہی لو پھر اگر

شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ حَتّٰى يَتَوَفّٰىهُنَّ

شَهِدُوْا	فَاَمْسِكُوْهُنَّ [2]	فِي	الْبُيُوْتِ	حَتّٰى	يَتَوَفّٰىهُنَّ
وہ گواہی دے دیں	تو روک لو، بند کر دو انہیں	میں	گھروں	یہاں تک کہ	آجائے انہیں

وہ گواہی دے دیں تو ان عورتوں کو گھر میں بند کر دو یہاں تک کہ موت ان (کی زندگی) کو

الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا ﴿۱۵﴾ وَالَّذٰنِ

الْمَوْتُ	اَوْ	يَجْعَلَ	اللّٰهُ	لَهُنَّ	سَبِيْلًا ﴿۱۵﴾	وَ	الَّذٰنِ
موت	یا	بنادے	اللہ	ان کے لئے	کوئی راہ	اور	وہ دو (مرد و عورت) جو

پورا کردے یا اللہ ان کے لئے کوئی راستہ بنادے ○ اور تم میں جو مرد عورت

ابتدائے اسلام میں بدکار عورتوں کی سزا

زانی مرد و عورت کی ابتدائی سزا

ربع ۲ / ۱۴

[1] ۔۔۔ کسی بھی حدِ شرعی کو توڑنا حرام ہے لیکن تمام حدود کو توڑنے والا کافر ہی ہے یعنی جو ایمان کی حد بھی توڑ دیتا ہے اور اس مقام پر یہی مراد ہے کیونکہ یہاں نافرمان کیلئے ہمیشہ جہنم میں داخلے کی وعید ہے اور جہنم میں ہمیشہ کافر ہی رہے گا، مسلمان نہیں۔

[2] ۔۔۔ زانیہ عورتوں کو موت آنے تک گھروں میں قید رکھنے کا حکم زنا سے متعلق کوڑوں اور رجم کی سزا مقرر ہونے سے پہلے تھا جب زنا کی حد کے بارے میں احکام نازل ہوئے تو یہ حکم منسوخ ہو گیا۔ زنا اور قذف کی سزا کا بیان، سورۂ نور آیت نمبر 2 اور 4 میں بیان ہوا ہے۔

يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ

فَاِنْ	فَاٰذُوْهُمَا (1)	مِنْكُمْ	يَاْتِيٰنِهَا
پھر اگر	تو اذیت دو، تکلیف پہنچاؤ ان دونوں کو	تم میں سے	ارتکاب کرلیں اس (بدکاری) کا

ایسا کام کریں ان کو تکلیف پہنچاؤ پھر اگر

تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ

اللّٰهَ	اِنَّ	عَنْهُمَا	فَاَعْرِضُوْا	اَصْلَحَا	وَ	تَابَا
اللہ	بیشک	ان دونوں سے	تو چھوڑ دو، درگزر کرو	(اپنی) اصلاح کرلیں	اور	وہ توبہ کرلیں

وہ توبہ کرلیں اور اپنی اصلاح کرلیں تو ان کا پیچھا چھوڑ دو۔ بیشک اللہ

كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿١٦﴾ اِنَّمَا التَّوْبَةُ

التَّوْبَةُ (2)	اِنَّمَا	رَّحِيْمًا ⑯	تَوَّابًا	كَانَ
(وہ) توبہ (جسے قبول کرنا)	صرف	رحم فرمانے والا	بہت توبہ قبول کرنے والا	ہے

بڑا توبہ قبول کرنے والا، مہربان ہے ○ وہ توبہ جس کا قبول کرنا

عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ

بِجَهَالَةٍ	السُّوْٓءَ	يَعْمَلُوْنَ	لِلَّذِيْنَ	عَلَى اللّٰهِ
نادانی کے ساتھ	برائی	کرلیتے ہیں	ان لوگوں کی ہے جو	اللہ پر (اس کے فضل سے لازم ہے)

اللہ نے اپنے فضل سے لازم کرلیا ہے وہ انہیں کی ہے جو نادانی سے برائی کر بیٹھیں

ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ

يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ	فَاُولٰٓئِكَ	قَرِيْبٍ (3)	مِنْ	يَتُوْبُوْنَ	ثُمَّ
توبہ قبول فرمائے گا اللہ ان کی	تو یہ لوگ	قریب (تھوڑی دیر میں)	سے	وہ توبہ کرلیتے ہیں	پھر

پھر تھوڑی دیر میں توبہ کرلیں ایسوں پر اللہ اپنی رحمت سے رجوع کرتا ہے

توبہ قبول ہونے کی ایک صورت

(1)... زنا کی سزا پہلے ایذا دینا مقرر کی گئی، پھر قید کرنا، پھر کوڑے مارنا یا سنگسار کرنا۔ یہ آیت بھی راجح قول کے مطابق حدِ زنا کی آیت سے منسوخ ہے۔ (2)... سچی توبہ کے یہ معنی ہیں کہ بندہ گناہ کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سمجھتے ہوئے اس پر نادم و پریشان ہو کر فوراً چھوڑ دے اور آئندہ کبھی اس گناہ کے پاس نہ جانے کا سچے دل سے پورا عزم کرے اور جن گناہوں کا ازالہ بنتا ہے ان کا ازالہ کرے جیسے نماز روزہ ترک کیا تو قضا کرے اور کسی کا ناحق مال لیا جیسے چوری، غصب یا رشوت میں تو اسے واپس لوٹائے اور جہاں معافی مانگنا ضروری ہو وہاں معافی مانگے۔ (3)... یہاں "تھوڑی دیر" سے مراد موت کے وقت عالم بالا کی چیزیں نظر آنے سے پہلے تک کا وقت ہے۔

ان لوگوں کی توبہ قبول نہیں جو مرتے دم تک گناہ کرتے رہیں

وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا ﴿١٧﴾ وَلَيۡسَتِ التَّوۡبَةُ لِلَّذِيۡنَ

لِلَّذِيۡنَ	التَّوۡبَةُ	لَيۡسَتِ	وَ	حَكِيۡمًا ﴿١٧﴾	عَلِيۡمًا (1)	اللّٰهُ	كَانَ	وَ
ان لوگوں کی جو	توبہ	نہیں ہے	اور	حکمت والا	علم والا	اللہ	ہے	اور

اور اللہ علم و حکمت والا ہے ○ اور ان لوگوں کی توبہ نہیں جو

يَعۡمَلُوۡنَ السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ

اَحَدَهُمُ	حَضَرَ	اِذَا	حَتّٰٓى	السَّيِّاٰتِ	يَعۡمَلُوۡنَ
ان میں سے کسی ایک (کو)	آنے لگتی ہے	جب	یہاں تک کہ	برائیاں	کرتے رہتے ہیں

گناہوں میں لگے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب ان میں کسی کو

الۡمَوۡتُ قَالَ اِنِّىۡ تُبۡتُ الۡـٰٔنَ وَلَا الَّذِيۡنَ يَمُوۡتُوۡنَ

يَمُوۡتُوۡنَ	الَّذِيۡنَ	لَا	وَ	الۡـٰٔنَ	تُبۡتُ	اِنِّىۡ	قَالَ	الۡمَوۡتُ
مر جائیں	ان لوگوں کی جو	نہ	اور	اب	میں نے توبہ کی	بیشک میں	(تو) کہتا ہے	موت

موت آئے تو کہنے لگے اب میں نے توبہ کی اور نہ ان لوگوں کی (کوئی توبہ ہے) جو

وَهُمۡ كُفَّارٌ ؕ اُولٰٓـئِكَ اَعۡتَدۡنَا لَهُمۡ عَذَابًا

عَذَابًا	لَهُمۡ	اَعۡتَدۡنَا	اُولٰٓـئِكَ	كُفَّارٌ	هُمۡ	وَ
عذاب	ان کے لئے	ہم نے تیار کر رکھا ہے	یہ لوگ	کفار (ہیں)	وہ	اور (حالانکہ)

کفر کی حالت میں مریں۔ ان کے لئے ہم نے دردناک عذاب

عورتوں کو زبردستی وراثت میں لینا اور انہیں تنگ کرنا منع ہے

اَلِيۡمًا ﴿١٨﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا يَحِلُّ لَكُمۡ اَنۡ تَرِثُوا

تَرِثُوا	اَنۡ	لَكُمۡ	لَا يَحِلُّ	اٰمَنُوۡا	الَّذِيۡنَ	يٰۤاَيُّهَا	اَلِيۡمًا ﴿١٨﴾
تم وارث بن جاؤ	کہ	تمہارے لئے	حلال نہیں	ایمان لائے	وہ لوگ جو	اے	دردناک

تیار کر رکھا ہے ○ اے ایمان والو! تمہارے لئے حلال نہیں کہ تم زبردستی

(1) ۔۔۔ اسلام میں توبہ کا قانون بنانا عین حکمت و علم پر مبنی ہے۔ جن دینوں میں توبہ نہیں ان کے ماننے والے گناہ پر زیادہ دلیر ہوتے ہیں کیونکہ مایوسی جرم پر دلیر کر دیتی ہے اور معافی کی امید توبہ پر ابھارتی ہے۔ جس شخص کو پھانسی کی سزا سنا دی گئی ہو اسے سب سے جدا قید میں رکھا جاتا ہے تاکہ کسی اور کو قتل نہ کر دے کیونکہ وہ اپنی زندگی سے مایوس ہو چکا ہے اور جسے ایک مقررہ مدت تک سزا کے بعد رہائی کا حکم ہو اسے دیگر مجرموں کے ساتھ قید میں رکھا جاتا ہے، اس سے یہ خطرہ نہیں ہوتا کیونکہ اسے رہائی کی امید ہے۔

النِّسَآءَ كَرْهًا ؕ وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ

مَآ	لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ	لَا تَعْضُلُوْهُنَّ	وَ	كَرْهًا[1]	النِّسَآءَ
(اس سے) جو	تاکہ لے لو کچھ حصہ	نہ روکو انہیں	اور	زبردستی	عورتوں (کے)

عورتوں کے وارث بن جاؤ اور عورتوں کو اس نیت سے روکو نہیں کہ جو مہر تم نے انہیں دیا تھا

اٰتَیْتُمُوْهُنَّ اِلَّاۤ اَنْ یَّاْتِیْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ ۚ وَ

وَ	مُّبَیِّنَةٍ	بِفَاحِشَةٍ	یَّاْتِیْنَ	اَنْ	اِلَّاۤ	اٰتَیْتُمُوْهُنَّ
اور	کھلی، صریح	بے حیائی کا	وہ ارتکاب کریں	یہ کہ	مگر	تم نے دیا انہیں

اس میں سے کچھ لے لو سوائے اس صورت کے کہ وہ کھلی بے حیائی کا ارتکاب کریں اور

عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ

كَرِهْتُمُوْهُنَّ	فَاِنْ	بِالْمَعْرُوْفِ	عَاشِرُوْهُنَّ
تم ناپسند کرو انہیں	پھر اگر	بھلائی کے ساتھ (اچھے طریقے سے)	گزر بسر کرو، برتاؤ کرو ان سے

ان کے ساتھ اچھے طریقے سے گزر بسر کرو پھر اگر تمہیں وہ ناپسند ہوں

فَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْــٴًـا وَّ یَجْعَلَ اللّٰهُ فِیْهِ

فِیْهِ	اللّٰهُ	یَجْعَلَ	وَّ	شَیْــٴًـا	تَكْرَهُوْا	اَنْ	فَعَسٰۤى
اس میں	اللہ	بنادے، رکھ دے	اور	کسی چیز (کو)	تم ناپسند کرو	کہ	تو قریب ہے

تو ہو سکتا ہے کہ کوئی چیز تمہیں ناپسند ہو اور اللہ اس میں

خَیْرًا كَثِیْرًا ﴿۱۹﴾ وَ اِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ ۙ

مَّكَانَ زَوْجٍ	اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ	اَرَدْتُّمُ	اِنْ	وَ	كَثِیْرًا ﴿۱۹﴾	خَیْرًا
(دوسری) بیوی کی جگہ	ایک بیوی تبدیل کرنے (کا)	تم ارادہ کرو	اگر	اور	کثیر، بہت	بھلائی

بہت بھلائی رکھ دے ○ اور اگر تم ایک بیوی کے بدلے دوسری بیوی بدلنا چاہو

عورتوں کو ان کا مہر ادا کرنے کیلئے ایک بہت عمدہ طریقہ

وراثت سے اس کا مہر واپس لینے کا حکم

[1]...اسلام سے پہلے اہل عرب کا یہ دستور تھا کہ لوگ مال کی طرح اپنے رشتہ داروں کی بیویوں کے بھی وارث بن جاتے تھے پھر اگر چاہتے تو مہر کے بغیر انہیں اپنی زوجیت میں رکھتے یا کسی اور کے ساتھ شادی کر دیتے اور ان کا مہر خود لے لیتے یا انہیں آگے شادی نہ کرنے دیتے بلکہ اپنے پاس ہی رکھتے تاکہ انہیں جو مال وراثت میں ملا ہے وہ ان لوگوں کو دیدیں اور تب یہ ان کی جان چھوڑیں یا عورتوں کو اس لئے روک رکھتے کہ یہ مر جائیں گی تو یہ روکنے والے لوگ ان کے وارث بن جائیں۔ الغرض وہ عورتیں ان کے ہاتھ میں بالکل مجبور ہوتیں اور اپنے اختیار سے کچھ بھی نہ کر سکتی تھیں اس رسم کو مٹانے کے لئے یہ آیت نازل فرمائی گئی۔

وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْـًٔا ط

شَيْـًٔا	مِنْهُ	فَلَا تَاْخُذُوْا	قِنْطَارًا[1]	اِحْدٰىهُنَّ	اٰتَيْتُمْ	وَ
کچھ	اس سے	تو نہ لو	کثیر مال	ان میں سے ایک (کو)	تم نے دے دیا	اور

اور تم اسے ڈھیروں مال دے چکے ہو تو اس میں سے کچھ واپس نہ لو۔

اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝٢٠ وَكَيْفَ

كَيْفَ	وَ	اِثْمًا مُّبِيْنًا ۝٢٠	وَ	بُهْتَانًا	اَتَاْخُذُوْنَهٗ
کیسے	اور	کھلے گناہ (سے)	اور	بہتان	کیا تم لوگے اسے

کیا تم کوئی جھوٹ باندھ کر اور کھلے گناہ کے مرتکب ہو کر وہ لوگے ۝ اور تم

تَاْخُذُوْنَهٗ وَقَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّ

وَ	بَعْضٍ	اِلٰى	بَعْضُكُمْ	اَفْضٰى	قَدْ	وَ	تَاْخُذُوْنَهٗ
اور	بعض	تک	تمہارا بعض	پہنچ چکا	تحقیق، بیشک	اور (حالانکہ)	تم لوگے اسے

وہ (مال) کیسے واپس لے سکتے ہو حالانکہ تم (تنہائی میں) ایک دوسرے سے مل چکے ہو اور

اَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝٢١ وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ

نَكَحَ	مَا	لَا تَنْكِحُوْا[2]	وَ	غَلِيْظًا ۝٢١	مِّيْثَاقًا	مِنْكُمْ	اَخَذْنَ
نکاح کیا	جن سے	نہ نکاح کرو	اور	مضبوط	عہد	تم سے	لے چکی ہیں (وہ بیویاں)

وہ تم سے مضبوط عہد (بھی) لے چکی ہیں ۝ اور اپنے باپ دادا کی

باپ دادا کی منکوحہ سے نکاح حرام ہے

اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ط

سَلَفَ	قَدْ	مَا	اِلَّا	النِّسَآءِ	مِّنَ	اٰبَآؤُكُمْ
پہلے ہو چکا (معاف ہے)	تحقیق، بیشک	وہ جو	مگر	عورتوں	سے	تمہارے باپ دادا (نے)

منکوحہ سے نکاح نہ کرو البتہ جو پہلے ہو چکا (وہ معاف ہے۔)

(1)...اس آیت میں ڈھیروں مال دینے کا تذکرہ ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ زیادہ مہر مقرر کرنا جائز ہے اگرچہ بہتر کم مہر ہے یا اتنا مہر کہ جس کی ادائگی آسان ہو۔

(2)...زمانہ جاہلیت میں رواج تھا کہ باپ کے انتقال کے بعد بیٹا اپنی سگی ماں کو چھوڑ کر باپ کی دوسری بیوی سے شادی کر لیتا تھا، اس آیت میں ایسا کرنے سے منع کیا گیا۔

إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا ؕ وَسَآءَ سَبِيلًا ﴿٢٢﴾ ع

إِنَّهُ	كَانَ	فَاحِشَةً	وَّ	مَقْتًا	وَ	سَآءَ	سَبِيلًا ﴿٢٢﴾
بیشک وہ (فعل)	ہے	بے حیائی	اور	غضب (کا سبب)	اور	بہت برا ہے	راستہ

بیشک یہ بے حیائی اور غضب کا سبب ہے، اور یہ بہت برا راستہ ہے ○

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَأَخَوٰتُكُمْ وَ

حُرِّمَتْ	عَلَيْكُمْ	أُمَّهٰتُكُمْ	وَ	بَنٰتُكُمْ	وَ	أَخَوٰتُكُمْ	وَ
حرام کی گئیں	تمہارے اوپر	تمہاری مائیں	اور	تمہاری بیٹیاں	اور	تمہاری بہنیں	اور

تم پر حرام کردی گئیں تمہاری مائیں اور تمہاری بیٹیاں اور تمہاری بہنیں اور

عَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْأَخِ وَبَنٰتُ الْأُخْتِ وَ

عَمّٰتُكُمْ	وَ	خٰلٰتُكُمْ	وَ	بَنٰتُ الْأَخِ	وَ	بَنٰتُ الْأُخْتِ	وَ
تمہاری پھوپھیاں	اور	تمہاری خالائیں	اور	بھائی کی بیٹیاں	اور	بہن کی بیٹیاں	اور

تمہاری پھوپھیاں اور تمہاری خالائیں اور تمہاری بھتیجیاں اور تمہاری بھانجیاں اور

أُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْ أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ

أُمَّهٰتُكُمُ	الّٰتِيْ	أَرْضَعْنَكُمْ [1]	وَ	أَخَوٰتُكُمْ	مِّنَ	الرَّضَاعَةِ
تمہاری (وہ) مائیں	جنہوں نے	دودھ پلایا تمہیں	اور	تمہاری بہنیں	سے	دودھ پینے کے رشتے

تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا اور دودھ (کے رشتے) سے تمہاری بہنیں

وَأُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ

وَ	أُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ	وَ	رَبَآئِبُكُمُ	الّٰتِيْ	فِيْ حُجُوْرِكُمْ
اور	تمہاری بیویوں کی مائیں	اور	تمہاری بیویوں کی بیٹیاں	جو	تمہاری گودوں میں (پرورش پاتی ہیں)

اور تمہاری بیویوں کی مائیں اور تمہاری بیویوں کی وہ بیٹیاں جو تمہاری گود میں ہیں

اپنی بھتیجیوں اور بھانجیوں وغیرہ سے نکاح کرنا حرام ہے

[1] ۔۔۔ رضاعی رشتے دودھ کے رشتوں کو کہتے ہیں۔ رضاعی ماؤں اور رضاعی بہن بھائیوں سے بھی نکاح حرام ہے بلکہ رضاعی بھتیجے، بھانجے، خالہ، ماموں وغیرہ سب سے نکاح حرام ہے۔

مِّنْ نِّسَآىِٕكُمُ الّٰتِیْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ٘ فَاِنْ

مِنْ	نِسَآىِٕكُمْ	الّٰتِیْ	دَخَلْتُمْ	بِهِنَّ	فَاِنْ
سے	تمہاری (ان) بیویوں	جو	تم نے صحبت کرلی	ان کے ساتھ	پھر اگر

(جو ان بیویوں سے ہوں) جن سے تم ہم بستری کرچکے ہو پھر اگر

لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ

لَمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ	بِهِنَّ	فَلَا جُنَاحَ
تم نے صحبت نہ کی ہو	ان کے ساتھ	تو نہیں گناہ (ان بیٹیوں سے نکاح کرنے میں)

تم نے ان (بیویوں) سے ہم بستری نہ کی ہو تو ان کی بیٹیوں سے نکاح کرنے میں

عَلَیْكُمْ٘ وَ حَلَآىِٕلُ اَبْنَآىِٕكُمُ الَّذِیْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۙ

عَلَیْكُمْ	وَ	حَلَآىِٕلُ اَبْنَآىِٕكُمْ (1)	الَّذِیْنَ	مِنْ	اَصْلَابِكُمْ
تمہارے اوپر	اور	تمہارے (ان) بیٹوں کی بیویاں	جو	سے	تمہاری پشتوں

تم پر کوئی حرج نہیں اور تمہارے حقیقی بیٹوں کی بیویاں

وَ اَنْ تَجْمَعُوْا بَیْنَ الْاُخْتَیْنِ اِلَّا مَا قَدْ

وَ	اَنْ	تَجْمَعُوْا	بَیْنَ الْاُخْتَیْنِ	اِلَّا	مَا	قَدْ
اور	یہ کہ	تم جمع کرو	دو بہنوں کے درمیان	مگر	وہ جو	بیشک

اور دو بہنوں کو اکٹھا کرنا (حرام ہے۔) البتہ جو

سَلَفَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا (۲۳) ۙ

سَلَفَ	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	غَفُوْرًا	رَّحِیْمًا (۲۳)
پہلے ہوچکا	بیشک	اللہ	ہے	بخشنے والا	رحم فرمانے والا

پہلے گزر گیا۔ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○

(1)...اس سے معلوم ہوا کہ منہ بولے بیٹوں کی عورتوں کے ساتھ نکاح جائز ہے اور رضاعی بیٹے کی بیوی بھی حرام ہے کیونکہ وہ نسبی بیٹے کے حکم میں ہے اور پوتے پرپوتے بھی بیٹوں میں داخل ہیں۔

وَالْمُحْصَنٰتُ

5

دوسرے کی منکوحہ عورت سے نکاح حرام ہے

شوہر والی عورتوں کے علاوہ تمام عورتوں سے نکاح حلال ہے

مہر اور نکاح سے متعلق چند احکام اور ہدایات

وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ

مَلَكَتْ	مَا	اِلَّا	النِّسَآءِ	مِنَ	الْمُحْصَنٰتُ	وَّ
مالک ہوئے	جو (جن کے)	مگر	عورتوں	سے	(حرام کی گئیں) شوہر والیاں	اور

اور شوہر والی عورتیں تم پر حرام ہیں سوائے کافروں کی عورتوں کے جو تمہاری

اَیْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ ۚ وَ اُحِلَّ لَكُمْ مَّا

مَّا	لَكُمْ	اُحِلَّ	وَ	عَلَیْكُمْ	كِتٰبَ اللّٰهِ	اَیْمَانُكُمْ
جو	تمہارے لئے	حلال کی گئیں	اور	تمہارے اوپر	اللہ کا لکھا ہوا	تمہارے دائیں ہاتھ

ملک میں آجائیں۔ یہ تم پر اللہ کا لکھا ہوا ہے اور ان عورتوں کے علاوہ

وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ

بِاَمْوَالِكُمْ [1]	تَبْتَغُوْا	اَنْ	وَرَآءَ ذٰلِكُمْ
اپنے مالوں (مہروں) کے ذریعے	تم تلاش کرو	کہ	ان (حرام کردہ) کے علاوہ (ہیں)

سب تمہیں حلال ہیں کہ تم انہیں اپنے مالوں کے ذریعے

مُّحْصِنِیْنَ غَیْرَ مُسٰفِحِیْنَ ؕ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ

فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ [2]	غَیْرَ مُسٰفِحِیْنَ	مُّحْصِنِیْنَ
تو جو تم فائدہ اٹھانا چاہو	نہ کہ بدکاری کرنے والے (ہوں)	پاکدامن بننے والے، نکاح میں لانے والے (ہوں)

نکاح کرنے کو تلاش کرو نہ کہ زنا کرنے کیلئے تو ان میں سے جن عورتوں سے

بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِیْضَةً ؕ

فَرِیْضَةً	اُجُوْرَهُنَّ	فَاٰتُوْهُنَّ	مِنْهُنَّ	بِهٖ
مقرر شدہ	ان کے مہر	تو دے دو انہیں	ان سے	اس (نکاح) کا

نکاح کرنا چاہو ان کے مقررہ مہر انہیں دیدو

(1)...اس آیت اور اس سے پہلی آیت میں بیان کردہ عورتوں کے علاوہ بھی کچھ عورتوں سے نکاح حرام ہے، جیسے چار عورتوں کی موجودگی میں پانچویں سے اور خالہ کی موجودگی میں اس کی بھانجی سے نکاح حرام ہے، البتہ یہ حرمت ہمیشہ کے لئے نہیں، نکاح میں موجود رکاوٹ ختم ہونے کے بعد نکاح ہو سکتا ہے۔

(2)...قرآن مجید میں عورت سے ازدواجی تعلقات کے معاملے میں نفع اٹھانے کی صرف دو صورتیں بیان کی گئی ہیں: (1) شرعی نکاح کے ذریعے۔ (2) عورت جس صورت میں شرعی طور پر لونڈی بن جائے۔ لہٰذا اس کے علاوہ ہر صورت حرام ہے۔ مزید تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج۲، ص۱۷۵ پر ملاحظہ فرمائیں۔

مقررہ مہر کے بعد باہمی رضامندی سے اس میں کمی بیشی ہوسکتی ہے

دوسرے شخص کی باندی سے نکاح مالک کی اجازت سے ہوسکتا ہے

وَ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ

بِهٖ	تَرٰضَيْتُمْ	فِيْمَا	عَلَيْكُمْ	جُنَاحَ	لَا	وَ
اس پر	تم آپس میں رضامند ہو جاؤ	(مہر کی مقدار) میں جو	تمہارے اوپر	کوئی گناہ	نہیں	اور

اور مقررہ مہر کے بعد اگر تم آپس میں (کسی مقدار پر) راضی ہو جاؤ تو اس میں

مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۲۴﴾ وَ مَنْ

مَنْ	وَ	حَكِيْمًا ﴿۲۴﴾	عَلِيْمًا	كَانَ	اللّٰهَ	اِنَّ	بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ	مِنْۢ
جو	اور	حکمت والا	علم والا	ہے	اللہ	بیشک	مقررہ (مہر) کے بعد	سے

تم پر کوئی گناہ نہیں۔ بیشک اللہ علم والا، حکمت والا ہے ○ اور تم میں سے

لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ

الْمُحْصَنٰتِ	يَّنْكِحَ	اَنْ	طَوْلًا	مِنْكُمْ	لَّمْ يَسْتَطِعْ[1]
آزاد عورتوں	نکاح کرے	کہ	(اتنی) مالی وسعت، قدرت	تم میں سے	طاقت نہ رکھے

جو کوئی اتنی قدرت نہ رکھتا ہو کہ آزاد مسلمان عورتوں سے

الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ

اَيْمَانُكُمْ	مَلَكَتْ	مَّا	فَمِنْ	الْمُؤْمِنٰتِ
تمہارے دائیں ہاتھ	مالک ہوئے	جو (جن کے)	تو (ان) سے (نکاح کرلے)	ایمان والیوں (سے)

نکاح کرسکے تو ان مسلمان کنیزوں سے نکاح کرلے

مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ؕ

بِاِيْمَانِكُمْ	اَعْلَمُ	اللّٰهُ	وَ	الْمُؤْمِنٰتِ	فَتَيٰتِكُمُ	مِّنْ
تمہارے ایمان کو	خوب جانتا ہے	اللہ	اور	ایمان والیوں	تمہاری کنیزوں	سے

جو تمہاری ملک ہیں اور اللہ تمہارے ایمان کو خوب جانتا ہے۔

[1] جو شخص آزاد عورت سے نکاح کی قدرت اور وسعت نہ رکھتا ہو تو وہ کسی مسلمان کی مومنہ کنیز سے اس کے مالک کی اجازت کے ساتھ نکاح کرسکتا ہے۔ اپنی کنیز سے نکاح نہیں ہوسکتا کیونکہ وہ مالک کے لئے نکاح کے بغیر ہی حلال ہے۔

باندیوں سے نکاح ان کے مالکوں کی اجازت سے اور پاکدامنی کے ساتھ ہو

بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَ

بَعْضُكُمْ	مِّنْۢ بَعْضٍ	فَانْكِحُوْهُنَّ	بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ	وَ
تمہارے بعض	بعض سے (ہیں)	تو نکاح کرلو ان (کنیزوں) سے	ان کے مالکوں کی اجازت سے	اور

تم سب آپس میں ایک جیسے ہو تو ان کے مالکوں کی اجازت سے ان سے نکاح کرلو اور

اٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ

اٰتُوْهُنَّ	اُجُوْرَهُنَّ	بِالْمَعْرُوْفِ	مُحْصَنٰتٍ
دو انہیں	ان کے مہر	بھلائی کے ساتھ (اچھے طریقے سے)	پاکدامن بننے والیاں، نکاح کرنے والیاں (ہوں)

اچھے طریقے سے انہیں ان کے مہر دیدو اس حال میں کہ وہ نکاح کرنے والی ہوں،

شادی شدہ زانیہ باندی کی شرعی سزا

غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَاۤ

غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ	وَّ	لَا	مُتَّخِذٰتِ	اَخْدَانٍ	فَاِذَاۤ
نہ کہ بدکاری کرنے والیاں (ہوں)	اور	نہ	بنانے والیاں (ہوں)	چھپے آشنا، خفیہ دوست	پھر جب

نہ زنا کرنے والی اور نہ پوشیدہ آشنا بنانے والی۔ پھر جب

اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا

اُحْصِنَّ	فَاِنْ	اَتَيْنَ	بِفَاحِشَةٍ	فَعَلَيْهِنَّ	نِصْفُ [1]	مَا
ان کا نکاح ہو جائے	تو اگر	وہ ارتکاب کریں	کسی بے حیائی کا	تو ان پر	آدھی (ہے)	جو

ان کا نکاح ہو جائے تو اگر وہ کسی بے حیائی کا اِرتکاب کریں تو ان پر آزاد عورتوں

باندی سے نکاح کس کے لئے بہتر ہے؟

عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ

عَلَى الْمُحْصَنٰتِ	مِنَ	الْعَذَابِ	ذٰلِكَ	لِمَنْ [2]
آزاد عورتوں پر (ہے)	سے	(شرعی) سزا	یہ (کنیزوں سے نکاح)	(اس) کے لئے جو (جسے)

کی نسبت آدھی سزا ہے۔ یہ تم میں سے اس شخص کے لئے مناسب ہے

(1)۔۔۔ زانیہ باندی خواہ کنواری ہو یا شادی شدہ، اس کی سزا آزاد کنواری عورت کی سزا سے آدھی یعنی پچاس کوڑے ہے۔ شادی شدہ باندی کو آزاد عورت کی طرح رجم نہیں کیا جائے گا کیونکہ رجم میں تنصیف یعنی اس سزا کو آدھا کرنا ممکن نہیں۔ (2)۔۔۔ بہتر یہ ہے کہ آزاد عورت سے نکاح کیا جائے اور باندی سے نکاح کرنے سے بچا جائے البتہ جسے زنا میں پڑنے کا ڈر ہو اسے دوسرے کی باندی سے نکاح جائز ہے اگرچہ اس صورت میں بھی صبر کرنا اور پرہیز گار رہنا افضل ہے۔ نوٹ: فی زمانہ بین الاقوامی طور پر مرد کو غلام اور عورت کو لونڈی بنانے کا قانون ختم ہو چکا ہے۔

خَشِیَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ؕ وَ اَنْ تَصْبِرُوْا خَیْرٌ

خَشِیَ	الْعَنَتَ	مِنْكُمْ	وَ	اَنْ	تَصْبِرُوْا	خَیْرٌ
خوف ہوا، اندیشہ ہوا	بدکاری (میں پڑنے کا)	تم میں سے	اور	یہ کہ	تم صبر کرو	(یہ) بہتر (ہے)

جسے بدکاری (میں پڑجانے) کا اندیشہ ہے اور تمہارا صبر کرنا تمہارے لئے

لَّكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۲۵﴾ ع یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُبَیِّنَ

لَكُمْ	وَ	اللّٰهُ	غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ ﴿۲۵﴾	یُرِیْدُ	اللّٰهُ	لِیُبَیِّنَ
تمہارے لئے	اور	اللہ	بخشنے والا	مہربان	چاہتا ہے	اللہ	کہ بیان کردے

بہتر ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ اللہ چاہتا ہے کہ اپنے احکام تمہارے لئے

لَكُمْ وَ یَهْدِیَكُمْ سُنَنَ الَّذِیْنَ مِنْ

لَكُمْ	وَ	یَهْدِیَكُمْ (۱)	سُنَنَ	الَّذِیْنَ	مِنْ
تمہارے لئے (اپنے احکام)	اور	رہنمائی کرے تمہاری	طریقوں (کی)	ان لوگوں کے جو	سے

بیان کردے اور تمہیں تم سے پہلے لوگوں کے طریقے

قَبْلِكُمْ وَ یَتُوْبَ عَلَیْكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ﴿۲۶﴾

قَبْلِكُمْ	وَ	یَتُوْبَ عَلَیْكُمْ	وَ	اللّٰهُ	عَلِیْمٌ	حَكِیْمٌ ﴿۲۶﴾
تم سے پہلے (تھے)	اور	اپنی رحمت سے رجوع فرمائے تم پر	اور	اللہ	علم والا	حکمت والا

بتادے اور تم پر اپنی رحمت سے رجوع فرمائے اور اللہ علم و حکمت والا ہے ○

وَ اللّٰهُ یُرِیْدُ اَنْ یَّتُوْبَ عَلَیْكُمْ ۫ وَ یُرِیْدُ الَّذِیْنَ

وَ	اللّٰهُ	یُرِیْدُ	اَنْ	یَّتُوْبَ عَلَیْكُمْ	وَ	یُرِیْدُ	الَّذِیْنَ
اور	اللہ	چاہتا ہے	کہ	اپنی رحمت سے رجوع فرمائے تم پر	اور	چاہتے ہیں	وہ لوگ جو

اور اللہ تم پر اپنی رحمت سے رجوع فرمانا چاہتا ہے اور جو لوگ

(۱)... اس سے مراد یہ ہے کہ عورتوں کے حرام یا حلال ہونے کے جس طرح احکام سابقہ آیات میں بیان ہوئے، اسی طرح احکام پچھلی شریعتوں میں بھی تھے۔

يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا ﴿۲۷﴾

يَتَّبِعُوْنَ	الشَّهَوٰتِ	اَنْ	تَمِيْلُوْا	مَيْلًا	عَظِيْمًا ﴿۲۷﴾
پیروی کر رہے ہیں	خواہشات (کی)	کہ	تم ہٹ جاؤ (سیدھی راہ سے)	ہٹ جانا	بہت

اپنی خواہشات کی پیروی کر رہے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم سیدھی راہ سے بہت دور

يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَ خُلِقَ

يُرِيْدُ	اللّٰهُ	اَنْ	يُّخَفِّفَ	عَنْكُمْ	وَ	خُلِقَ
چاہتا ہے	اللہ	کہ	تخفیف کر دے، ہلکا کر دے	تم سے	اور	بنایا گیا ہے

ہو جاؤ○ اللہ چاہتا ہے کہ تم پر آسانی کرے اور آدمی کمزور

اللہ تعالیٰ بندوں پر آسانی چاہتا ہے

الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ﴿۲۸﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ

الْاِنْسَانُ	ضَعِيْفًا ﴿۲۸﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تَاْكُلُوْۤا	اَمْوَالَكُمْ	بَيْنَكُمْ
انسان	کمزور	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم نہ کھاؤ	اپنے مال	اپنے درمیان

بنایا گیا ہے○ اے ایمان والو! باطل طریقے سے آپس میں ایک دوسرے کے مال

باطل طریقے سے ایک دوسرے کا مال کھانے کی ممانعت

بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ

بِالْبَاطِلِ [1]	اِلَّاۤ	اَنْ	تَكُوْنَ	تِجَارَةً	عَنْ	تَرَاضٍ
باطل (طریقے) سے	مگر	یہ کہ	ہو	کوئی تجارت، کوئی سودا	سے	باہمی رضامندی

نہ کھاؤ البتہ یہ (ہو) کہ تمہاری باہمی رضامندی سے

باہمی رضامندی سے تجارت حلال ہے

مِّنْكُمْ ۟ وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿۲۹﴾

مِّنْكُمْ	وَ	لَا تَقْتُلُوْۤا	اَنْفُسَكُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	بِكُمْ	رَحِيْمًا ﴿۲۹﴾
تم سے (تمہاری)	اور	نہ قتل کرو	اپنی جانیں	بیشک	اللہ	ہے	تم پر	رحم فرمانے والا

تجارت ہو اور اپنی جانوں کو قتل نہ کرو۔ بیشک اللہ تم پر مہربان ہے○

خود کو ہلاک کرنے کی ممانعت

[1] یہاں باطل طریقے سے مراد وہ طریقہ ہے جس سے مال حاصل کرنا شریعت نے حرام قرار دیا ہے جیسے رشوت، غصب، چوری، جوئے یا سود کے ذریعے مال حاصل کرنا، یونہی جھوٹی قسم، جھوٹی وکالت، خیانت اور گناہ کی کمائی جیسے گانے بجانے کی اجرت یہ سب باطل طریقے میں داخل اور حرام ہے۔

وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّ ظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ

فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ	ظُلْمًا [1]	وَّ	عُدْوَانًا	ذٰلِكَ	يَّفْعَلْ	مَنْ	وَ
تو عنقریب ہم داخل کریں گے اسے	ظلم (سے)	اور	زیادتی	یہ (ممنوعہ کام)	کرے	جو	اور

اور جو ظلم وزیادتی سے ایسا کرے گا تو عنقریب ہم اسے آگ میں

نَارًا ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿٣٠﴾ اِنْ تَجْتَنِبُوْا

تَجْتَنِبُوْا	اِنْ	يَسِيْرًا ﴿٣٠﴾	اللّٰهِ	عَلَى	ذٰلِكَ	كَانَ	وَ	نَارًا
تم بچتے رہو	اگر	بہت آسان	اللہ	پر	یہ	ہے	اور	آگ (میں)

داخل کریں گے اور یہ اللہ پر بہت آسان ہے ○ اگر کبیرہ گناہوں

كَبٰٓئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ

سَيِّاٰتِكُمْ	عَنْكُمْ	نُكَفِّرْ	عَنْهُ	تُنْهَوْنَ	مَا	كَبٰٓئِرَ [2]
تمہاری برائیاں	تم سے	(تو) ہم مٹادیں گے	ان سے	تمہیں منع کیا جاتا ہے	جو	کبیرہ گناہوں (سے)

سے بچتے رہو جن سے تمہیں منع کیا جاتا ہے تو ہم تمہارے دوسرے گناہ بخش دیں گے

وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ﴿٣١﴾ وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا

مَا	لَا تَتَمَنَّوْا	وَ	كَرِيْمًا ﴿٣١﴾	مُّدْخَلًا	نُدْخِلْكُمْ	وَ
(اس چیز کی) جو	تمنا نہ کرو	اور	عزت والی	داخل ہونے کی جگہ	ہم داخل کریں گے تمہیں	اور

اور تمہیں عزت کی جگہ داخل کریں گے ○ اور تم اس چیز کی تمنا نہ کرو

فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۭ لِلرِّجَالِ

لِلرِّجَالِ	بَعْضٍ	عَلٰى	بَعْضَكُمْ	بِهٖ	اللّٰهُ	فَضَّلَ
مردوں کے لئے	بعض	پر	تمہارے بعض (کو)	اس کے ساتھ	اللہ (نے)	فضیلت دی

جس سے اللہ نے تم میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے۔ مردوں کے لئے

[1] ۔۔۔ یہاں ظلم وزیادتی کی قید اس لئے لگائی کہ جن صورتوں میں کسی کا قتل جائز ہے اس صورت میں قتل کرنا جرم نہیں جیسے مرتد کو سزا میں یا قاتل کو قصاص میں یا شادی شدہ زانی کو سنگسار کرنے میں یا ڈاکو کو مقابلے یا سزا میں یا باغیوں کو لڑائی میں قتل کرنا۔ یہ سب حکومت کیلئے جائز ہے بلکہ حکومت کو اس کا حکم ہے۔

[2] ۔۔۔ کبیرہ گناہ کی ایک تعریف یہ ہے کہ وہ گناہ جس کا مرتکب قرآن وسنت میں بیان کی گئی کسی خاص سخت وعید کا مستحق ہو۔ کبیرہ گناہوں سے متعلق مزید تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج۲، ص۱۸۸ پر ملاحظہ فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو

نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَ لِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا

مِمَّا	نَصِيْبٌ[1]	لِلنِّسَآءِ	وَ	اكْتَسَبُوْا	مِمَّا	نَصِيْبٌ
(اس) سے جو	حصہ	عورتوں کے لئے	اور	انہوں نے کمایا	(اس) سے جو	حصہ

ان کے اعمال سے حصہ ہے، اور عورتوں کے لئے ان کے اعمال سے

اللہ تعالیٰ ہر چیز جانتا ہے

اكْتَسَبْنَ ؕ وَ سْـَٔلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

كَانَ	اللّٰهَ	اِنَّ	فَضْلِهٖ	مِنْ	اللّٰهَ	وَسْـَٔلُوا	اكْتَسَبْنَ
ہے	اللہ	بیشک	اس کا فضل	سے	اللہ (سے)	اور مانگو	انہوں نے کمایا

حصہ ہے اور اللہ سے اس کا فضل مانگو۔ بیشک اللہ

مال وراثت کے حقدار

بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ﴿۳۲﴾ وَ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِیَ مِمَّا

مِمَّا	مَوَالِیَ	جَعَلْنَا	لِكُلٍّ	وَ	عَلِیْمًا ﴿۳۲﴾	بِكُلِّ شَیْءٍ
(اس مال) سے جو	حقدار (وارث)	ہم نے بنادیئے	سب کے لئے	اور	جاننے والا	ہر چیز کو

ہر شے کو جاننے والا ہے ○ اور ماں باپ اور رشتے دار جو کچھ مال چھوڑیں

عقد موالات پورا کرنے کا حکم

تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَ الْاَقْرَبُوْنَ ؕ وَ الَّذِیْنَ عَقَدَتْ

عَقَدَتْ[2]	الَّذِیْنَ	وَ	الْاَقْرَبُوْنَ	وَ	الْوَالِدٰنِ	تَرَكَ
بندھ چکا (ہو چکا)	وہ لوگ جو (جن سے)	اور	قریبی رشتہ دار	اور	ماں باپ	چھوڑ جائیں

ہم نے سب کے لئے (اس مال میں) مستحق بنادیے ہیں اور جن سے تمہارا معاہدہ

اَیْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِیْبَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ

عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ	كَانَ	اللّٰهَ	اِنَّ	نَصِیْبَهُمْ	فَاٰتُوْهُمْ	اَیْمَانُكُمْ
ہر چیز پر	ہے	اللہ	بیشک	ان کا حصہ	تو دو انہیں	تمہارا حلف (تمہارا معاہدہ)

ہو چکا ہے انہیں ان کا حصہ دو۔ بیشک اللہ ہر شے پر

1 ۔۔۔ یعنی میاں بیوی میں سے ہر ایک کو اس کے اپنے نیک اعمال کی جزا ملے گی، ایک کا نیک اور پرہیزگار ہونا دوسرے کو اعمال سے بے نیاز نہ کرے گا۔

2 ۔۔۔ اس سے عقدِ مُوالات مراد ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ ایسا شخص جس کا نسب مجہول ہو وہ دوسرے سے یہ کہے کہ تو میرا مولیٰ ہے میں مر جاؤں تو تو میرا وارث ہوگا اور میں کوئی جرم کروں تو تجھے دیت دینی ہوگی۔ دوسرا کہے: میں نے قبول کیا۔ اس صورت میں یہ عقد صحیح ہو جاتا ہے اور قبول کرنے والا وارث بن جاتا ہے اور دیت بھی اس پر آجاتی ہے۔

مردوں کی عورتوں پر حاکمیت اور اس کی وجوہات

شَهِيْدًا ﴿٣٣﴾ ع اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ

فَضَّلَ	بِمَا	النِّسَآءِ	عَلَى	قَوّٰمُوْنَ [1]	اَلرِّجَالُ	شَهِيْدًا ﴿٣٣﴾
فضیلت دی	(اس) وجہ سے جو	عورتوں	پر	حاکم، نگہبان (ہیں)	مرد	گواہ

گواہ ہے ○ مرد عورتوں پر نگہبان ہیں اس وجہ سے کہ اللہ نے

اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا

اَنْفَقُوْا	بِمَآ	وَّ	بَعْضٍ	عَلٰى	بَعْضَهُمْ	اللّٰهُ
وہ خرچ کرتے ہیں	(اس) وجہ سے جو	اور	بعض	پر	ان کے بعض (کو)	اللہ (نے)

ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی اور اس وجہ سے کہ مرد عورتوں پر

نیک عورتوں کے اوصاف

مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ

حٰفِظٰتٌ	قٰنِتٰتٌ	فَالصّٰلِحٰتُ	اَمْوَالِهِمْ	مِنْ
حفاظت کرنے والیاں	اطاعت کرنے والیاں	تو نیک عورتیں	اپنے مالوں	سے

اپنا مال خرچ کرتے ہیں تو نیک عورتیں (شوہروں کی) اطاعت کرنے والی (اور) ان کی عدم موجودگی میں

نافرمان بیویوں کی اصلاح کا طریقہ

لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَالّٰتِيْ

الّٰتِيْ	وَ	اللّٰهُ	حَفِظَ	بِمَا	لِّلْغَيْبِ
جو (جن عورتوں سے)	اور	اللہ (نے)	حفاظت کا حکم دیا (یا) حفاظت فرمائی	ساتھ جو	(شوہر کی) غیر موجودگی میں

اللہ کی حفاظت و توفیق سے حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں اور جن

تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ

اهْجُرُوْهُنَّ	وَ	فَعِظُوْهُنَّ	نُشُوْزَهُنَّ	تَخَافُوْنَ
چھوڑ دو انہیں	اور	تو نصیحت کرو، سمجھاؤ انہیں	ان کی نافرمانی (کا)	تمہیں خوف ہو، اندیشہ ہو

عورتوں کی نافرمانی کا تمہیں اندیشہ ہو تو انہیں سمجھاؤ اور (نہ سمجھنے کی صورت میں) ان سے اپنے بستر

[1] ... مردوں کو عورتوں پر حکمرانی اور تسلط حاصل ہے، اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کو یہ مقام عطا فرمایا ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ مرد عورتوں کے اخراجات کے ذمہ دار ہیں۔ اس کے علاوہ بھی کچھ وجوہات ہیں، لیکن یہ بات ذہن نشین رہے کہ مجموعی طور پر جنس مرد جنس عورت سے افضل ہے نہ کہ ہر مرد ہر عورت سے افضل ہے کیونکہ بعض عورتیں کئی مردوں سے افضل ہیں جیسے حضرت خدیجہ، حضرت فاطمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن، بہت سے مردوں سے افضل ہیں۔

فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ

فِی	الْمَضَاجِعِ	وَ	اضْرِبُوْهُنَّ (1)	فَاِنْ	اَطَعْنَكُمْ
میں	بستروں	اور	مارو انہیں	پھر اگر	وہ اطاعت کرلیں تمہاری

الگ کرلو اور (پھر نہ سمجھنے پر) انہیں مارو پھر اگر وہ تمہاری اطاعت کرلیں

فَلَا تَبْغُوْا عَلَیْهِنَّ سَبِیْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیًّا

فَلَا تَبْغُوْا (2)	عَلَیْهِنَّ	سَبِیْلًا	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	عَلِیًّا
تو نہ تلاش کرو	ان پر	(زیادتی کرنے کا) کوئی راستہ	بیشک	اللہ	ہے	بہت بلند

تو (اب) ان پر (زیادتی کرنے کا) راستہ تلاش نہ کرو۔ بیشک اللہ بہت بلند،

كَبِیْرًا ﴿۳۴﴾ وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَیْنِهِمَا

كَبِیْرًا ﴿۳۴﴾	وَ	اِنْ	خِفْتُمْ	شِقَاقَ بَیْنِهِمَا
بہت بڑا	اور	اگر	تمہیں خوف ہو	ان دونوں کے درمیان ناچاقی، جھگڑے (کا)

بہت بڑا ہے ○ اور اگر تم کو میاں بیوی کے جھگڑے کا خوف ہو

فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا

فَابْعَثُوْا	حَكَمًا	مِّنْ	اَهْلِهٖ	وَ	حَكَمًا
تو بھیجو	ایک منصف، فیصلہ کرنے والا	سے	اس (شوہر) کے گھر والوں (سے)	اور	ایک منصف، فیصلہ کرنے والا

تو ایک مُنصِف مرد کے گھر والوں کی طرف سے بھیجو اور ایک مُنصِف

مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ یُّرِیْدَاۤ اِصْلَاحًا

مِّنْ	اَهْلِهَا	اِنْ	یُّرِیْدَاۤ	اِصْلَاحًا
سے	اس (بیوی) کے گھر والوں (سے)	اگر	وہ دونوں (منصف) چاہیں	صلح کروانا

عورت کے گھر والوں کی طرف سے (بھیجو) یہ دونوں اگر صلح کرانا چاہیں گے

نافرمان بیوی کی اطاعت گزار بن جائے تو اُسے تنگ نہ کریں

نافرمان بیوی کی اصلاح نہ ہو سکے تو میاں بیوی کے قریبی رشتہ دار صلح کا عمل کریں

(1)...اس مار سے مراد ہاتھ یا مسواک جیسی چیز سے چہرے اور نازک اعضاء کے علاوہ دیگر بدن پر ایک دو ضربیں لگانا ہے۔ وہ مار مراد نہیں جو ہمارے ہاں جاہلوں میں رائج ہے کہ چہرے اور سارے بدن پر مارتے، مکّوں، گھونسوں اور لاتوں سے پیٹتے، ڈنڈا یا جو کچھ ہاتھ میں آئے اس سے مارتے اور لہولہان کر دیتے ہیں یہ سب حرام و ناجائز، گناہِ کبیرہ اور پرلے درجے کی جہالت اور کمینگی ہے۔ (2)...اس آیت سے ان لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہئے جو عورت کے ہزار بار معذرت کرنے، گڑگڑا کر پاؤں پڑنے، طرح طرح کے واسطے دینے کے باوجود اپنی ناک نیچی نہیں کرتے اور صنفِ نازک کو مشقِ ستم بنا کر اپنی بزدلی کو بہادری سمجھتے ہیں۔

يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

يُّوَفِّقِ (1)	اللّٰهُ	بَيْنَهُمَا	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ
(تو) اتفاق پیدا کردے گا	اللہ	ان دونوں (شوہر بیوی) کے درمیان	بیشک	اللہ	ہے

تو اللہ ان کے درمیان اتفاق پیدا کردے گا۔ بیشک اللہ

عَلِيْمًا خَبِيْرًا ﴿٣٥﴾ وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ

عَلِيْمًا	خَبِيْرًا ﴿٣٥﴾	وَ	اعْبُدُوا (2)	اللّٰهَ	وَ	لَا تُشْرِكُوْا	بِهٖ
علم والا	خبردار	اور	عبادت کرو	اللہ (کی)	اور	شریک نہ ٹھہراؤ	اس کے ساتھ

خوب جاننے والا، خبردار ہے ○ اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ

شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰى

شَيْـًٔا	وَّ	بِالْوَالِدَيْنِ	اِحْسَانًا	وَّ	بِذِی الْقُرْبٰى
کسی چیز (کو)	اور	ماں باپ کے ساتھ	احسان، اچھا سلوک (کرو)	اور	قرابت والوں کے ساتھ

ٹھہراؤ اور ماں باپ سے اچھا سلوک کرو اور رشتہ داروں

وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ

وَ	الْيَتٰمٰى	وَ	الْمَسٰكِيْنِ	وَ	الْجَارِ	ذِی الْقُرْبٰى	وَ	الْجَارِ	الْجُنُبِ
اور	یتیموں	اور	مسکینوں	اور	پڑوسی	قریب والے	اور	پڑوسی	دور (کے)

اور یتیموں اور محتاجوں اور قریب کے پڑوسی اور دور کے پڑوسی

وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ

وَ	الصَّاحِبِ	بِالْجَنْۢبِ	وَ	ابْنِ السَّبِيْلِ	وَ	مَا	مَلَكَتْ
اور	ساتھی	کروٹ کے	اور	مسافر	اور	جو (جن کے)	مالک ہوئے

اور پاس بیٹھنے والے ساتھی اور مسافر اور اپنے غلام لونڈیوں

(1)... جب کسی صورت میاں بیوی کے درمیان نااتفاقی ختم نہ ہو تو مرد و عورت دونوں کے خاص قریبی رشتہ داروں میں سے ایک ایک شخص کو منصف مقرر کرلیا جائے، یہ منصف مسئلے کا حل نکالنے کی کوشش کریں۔ اگر اچھی نیت اور صحیح طریقے سے کوشش کریں گے تو اللہ تعالیٰ میاں بیوی کے درمیان اتفاق پیدا کردے گا۔ یہ منصف صلح کرانے کا اختیار رکھتے ہیں، انہیں میاں بیوی میں جدائی کروا دینے کا اختیار نہیں یعنی یہ جدائی کا فیصلہ کریں تو شرعاً ان میں جدائی ہو جائے، ایسا نہیں ہو سکتا۔ (2)... اس آیت میں اللہ تعالیٰ اور بندوں دونوں کے حقوق کی تعلیم دی گئی ہے۔ مزید تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج۲، ص۲۰۰ پر ملاحظہ فرمائیں۔

تکبر اور فخر کرنے والا اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں

اَیْمَانُکُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا

اَیْمَانُکُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا یُحِبُّ	مَنْ	كَانَ	مُخْتَالًا [1]
تمہارے دائیں ہاتھ	بیشک	اللہ	پسند نہیں کرتا	(اسے) جو	ہو	تکبر کرنے والا

(کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔) بیشک اللہ ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا جو متکبر،

بخل کی مذمت اور کافروں کے لئے وعید

فَخُوْرَا ۙ﴿۳۶﴾ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ وَیَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَ

فَخُوْرَا ﴿۳۶﴾	الَّذِیْنَ	یَبْخَلُوْنَ [2]	وَ	یَاْمُرُوْنَ	النَّاسَ	بِالْبُخْلِ	وَ
فخر کرنے والا	وہ لوگ جو	بخل کرتے ہیں	اور	حکم دیتے ہیں	لوگوں (کو)	بخل کرنے کا	اور

فخر کرنے والا ہو ○ وہ لوگ جو خود بخل کرتے ہیں اور دیگر لوگوں کو بخل کا کہتے ہیں اور

یَكْتُمُوْنَ مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاَعْتَدْنَا

یَكْتُمُوْنَ	مَاۤ	اٰتٰىهُمُ	اللّٰهُ	مِنْ	فَضْلِهٖ	وَ	اَعْتَدْنَا
چھپاتے ہیں	وہ جو	عطا کیا انہیں	اللہ (نے)	سے	اپنے فضل	اور	ہم نے تیار کر رکھا ہے

اللہ نے جو انہیں اپنے فضل سے دیا ہے اسے چھپاتے ہیں (ان کے لئے شدید وعید ہے) اور کافروں کے لئے

دکھاوے اور شہرت کے لئے مال خرچ کرنے کی مذمت

لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّهِیْنًا ۚ﴿۳۷﴾ وَالَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ

لِلْكٰفِرِیْنَ	عَذَابًا	مُّهِیْنًا ﴿۳۷﴾	وَ	الَّذِیْنَ	یُنْفِقُوْنَ	اَمْوَالَهُمْ
کافروں کے لئے	عذاب	ذلیل و رسوا کر دینے والا	اور	وہ لوگ جو	خرچ کرتے ہیں	اپنے مال

ہم نے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے ○ اور وہ لوگ جو اپنے مال

رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ

رِئَآءَ النَّاسِ	وَ	لَا یُؤْمِنُوْنَ	بِاللّٰهِ	وَ	لَا	بِالْیَوْمِ	الْاٰخِرِ
لوگوں کے دکھاوے (کے لئے)	اور	ایمان نہیں لاتے	اللہ پر	اور	نہ	دن پر	آخرت (کے)

لوگوں کے دکھاوے کے لئے خرچ کرتے ہیں اور نہ اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور نہ ہی آخرت کے دن پر

1 ... کسی کو خود سے حقیر سمجھنا اور حق بات قبول نہ کرنا تکبر ہے، یہ انتہائی مذموم وصف اور کبیرہ گناہ ہے۔

2 ... بخل کا شرعی معنی ہے "ذمہ میں واجب چیز کو ادا نہ کرنا" البتہ یہاں بخل سے مراد یہودیوں کا نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے توریت میں مذکور اوصاف بیان کرنے میں بخل کرنا ہے اور بعض مفسرین کے نزدیک اس سے مراد مال خرچ کرنے میں بخل کرنا ہے۔

وَ مَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا ﴿۳۸﴾ وَ

وَ	مَنْ	يَّكُنِ	الشَّيْطٰنُ	لَهٗ	قَرِيْنًا(1)	فَسَآءَ	قَرِيْنًا ﴿۳۸﴾	وَ
اور	جو	ہو جائے	شیطان	اس کا	ساتھی	تو کتنا برا ہے وہ	ساتھی	اور

(تو ان کے لئے شدید وعید ہے۔) اور جس کا ساتھی شیطان بن جائے تو کتنا برا ساتھی ہو گیا ○ اور

مَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَنْفَقُوْا

مَاذَا	عَلَيْهِمْ	لَوْ	اٰمَنُوْا	بِاللّٰهِ	وَ	الْيَوْمِ	الْاٰخِرِ	وَ	اَنْفَقُوْا
کیا (حرج تھا)	ان پر	اگر	وہ ایمان لاتے	اللہ پر	اور	دن، روز	آخرت	اور	خرچ کرتے

اگر وہ اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے اور اللہ کے دیئے ہوئے رزق میں سے

مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا ﴿۳۹﴾ اِنَّ

مِمَّا	رَزَقَهُمُ	اللّٰهُ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	بِهِمْ	عَلِيْمًا ﴿۳۹﴾	اِنَّ
(اس) سے جو	رزق دیا انہیں	اللہ (نے)	اور	ہے	اللہ	ان کو (انہیں)	جاننے والا	بیشک

اس کی راہ میں خرچ کرتے تو ان کا کیا نقصان تھا اور اللہ انہیں جانتا ہے ○ بیشک

اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَ اِنْ تَكُ حَسَنَةً

اللّٰهَ	لَا يَظْلِمُ(2)	مِثْقَالَ ذَرَّةٍ	وَ	اِنْ	تَكُ	حَسَنَةً
اللہ	ظلم نہیں کرتا	ایک ذرے کی مقدار (بھی)	اور	اگر	ہو	کوئی نیکی

اللہ ایک ذرہ برابر ظلم نہیں فرماتا اور اگر کوئی نیکی ہو

يُّضٰعِفْهَا وَ يُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۴۰﴾

يُّضٰعِفْهَا	وَ	يُؤْتِ	مِنْ	لَّدُنْهُ	اَجْرًا	عَظِيْمًا ﴿۴۰﴾
(تو) کئی گنا بڑھا دیتا ہے اسے	اور	دیتا ہے	سے	اپنے پاس	اجر، ثواب	بہت بڑا

تو وہ اسے کئی گنا بڑھا دیتا ہے اور اپنے پاس سے بہت بڑا ثواب عطا فرماتا ہے ○

(1)...جب بندہ شیطانی کام کرکے شیطان کو خوش کرتا ہے تو شیطان اس کا ساتھی بن جاتا ہے اور جس کا ساتھی شیطان ہو وہ اپنے انجام پر خود ہی غور کر لے۔ اس کی تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج۲، ص۲۰۵ پر ملاحظہ فرمائیں۔

(2)...اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ وہ کسی پر ایک ذرے جتنا بھی ظلم فرمائے۔ یہاں یہ بات اس معنیٰ میں ہے کہ بلاوجہ کسی کے نیک اعمال ضائع کر کے جزاء سے محروم کر دینا یا جرم سے زیادہ سزا دینا اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق نہیں۔

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۢ بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا

فَكَيْفَ	اِذَا	جِئْنَا	مِنْ	كُلِّ اُمَّةٍ	بِشَهِيْدٍ	وَ	جِئْنَا
تو کیسا (حال ہوگا)	جب	ہم لائیں گے	سے	ہر امت	ایک گواہ کو	اور	ہم لائیں گے

تو کیسا حال ہو گا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور اے حبیب!

بِكَ عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ شَهِيْدًا ﴿٤١﴾ يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ

بِكَ	عَلٰى	هٰۤؤُلَآءِ	شَهِيْدًا ﴿٤١﴾	يَوْمَئِذٍ [1]	يَوَدُّ	الَّذِيْنَ
آپ کو	اوپر	ان کے	گواہ، نگہبان (بنا کر)	اس دن	تمنا کریں گے	وہ لوگ جو (جنہوں نے)

تمہیں ان سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں گے ۞ اس دن کفار

كَفَرُوْا وَ عَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ؕ وَ

كَفَرُوْا	وَ	عَصَوُا	الرَّسُوْلَ	لَوْ	تُسَوّٰى	بِهِمُ	الْاَرْضُ	وَ
کفر کیا	اور	نافرمانی کی	رسول (کی)	کاش	برابر کر دی جائے	ان پر	زمین	اور

اور رسول کی نافرمانی کرنے والے تمنا کریں گے کہ کاش انہیں مٹی میں دبا کر زمین برابر کر دی جائے اور

لَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا ﴿٤٢﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا

لَا يَكْتُمُوْنَ	اللّٰهَ	حَدِيْثًا ﴿٤٢﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تَقْرَبُوا
وہ نہیں چھپا سکیں گے	اللہ (سے)	کوئی بات	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	قریب نہ جاؤ

وہ کوئی بات اللہ سے چھپا نہ سکیں گے ۞ اے ایمان والو!

الصَّلٰوةَ وَ اَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا

الصَّلٰوةَ	وَ	اَنْتُمْ	سُكٰرٰى	حَتّٰى	تَعْلَمُوْا	مَا
نماز (کے)	اور (جبکہ)	تم	نشے (میں ہو)	یہاں تک کہ	جاننے لگو، سمجھنے لگو	وہ جو

نشہ کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ جب تک سمجھنے نہ لگو وہ بات جو

روزِ قیامت ہر امت سے ایک گواہ لایا جائے گا

روزِ قیامت کافروں اور نافرمانوں کی حسرت

نشے اور جنابت کی حالت میں نماز کے قریب جانے کی ممانعت

[1] ...یہ آیت اگرچہ کافروں کے بارے میں نازل ہوئی لیکن بہر حال دنیا میں تو ہر آدمی کو عذابِ الٰہی سے ڈرنا چاہیے جیسا کہ بزرگانِ دین قیامت کی ہولناکی اور عذابِ جہنم کی شدت سے انتہائی خوفزدہ رہتے تھے۔

تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِیْ سَبِیْلٍ حَتّٰى

تَقُوْلُوْنَ	وَ	لَا	جُنُبًا[1]	اِلَّا	عَابِرِیْ سَبِیْلٍ	حَتّٰى
تم کہو	اور	نہ	ناپاکی کی حالت (میں)	مگر	راستہ گزرنے والے (مسافر ہو)	یہاں تک کہ

تم کہو اور نہ ناپاکی کی حالت میں (نماز کے قریب جاؤ) حتی کہ تم غسل کرلو

تَغْتَسِلُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ

تیمم کا طریقہ

تَغْتَسِلُوْا	وَ	اِنْ	كُنْتُمْ	مَّرْضٰۤى	اَوْ	عَلٰى	سَفَرٍ	اَوْ	جَآءَ	اَحَدٌ
تم غسل کرلو	اور	اگر	تم ہو	مریض، بیمار	یا	پر	سفر	یا	آئے	کوئی ایک

سوائے اس کے کہ تم حالتِ سفر میں ہو (تو تیمم کرلو) اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی

مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآىٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا

مِّنْكُمْ	مِّنَ	الْغَآىٕطِ	اَوْ	لٰمَسْتُمُ	النِّسَآءَ	فَلَمْ تَجِدُوْا
تم میں سے	سے	قضائے حاجت	یا	تم نے ہمبستری کی ہو	عورتوں (سے)	پس تم نہ پاؤ

قضائے حاجت سے آیا ہو یا تم نے عورتوں سے ہم بستری کی ہو اور پانی

مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ؕ

مَآءً	فَتَيَمَّمُوْا	صَعِيْدًا	طَيِّبًا	فَامْسَحُوْا	بِوُجُوْهِكُمْ	وَ	اَيْدِيْكُمْ
پانی	تو تیمم کرو	مٹی (سے)	پاک	تو مسح کرلیا کرو	اپنے چہروں کا	اور	اپنے ہاتھوں (کا)

نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کرلیا کرو

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿٤٣﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى

اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	عَفُوًّا	غَفُوْرًا ﴿٤٣﴾	اَلَمْ تَرَ	اِلَى
بیشک	اللہ	ہے	معاف کرنے والا	بخشنے والا	کیا تم نے نہ دیکھا	کی طرف

بیشک اللہ معاف کرنے والا، بخشنے والا ہے ○ کیا تم نے ان لوگوں کو نہ دیکھا

[1] ...اس آیت میں نشے اور جنابت کی حالت میں نماز کے قریب نہ جانے کا حکم دیا گیا اور تیمم کا تفصیلی حکم بیان کیا گیا ہے۔ ان سے متعلق مزید تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج۲، ص۲۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کا حامی و ناصر ہے

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَ

الَّذِيْنَ	اُوْتُوْا	نَصِيْبًا	مِّنَ	الْكِتٰبِ	يَشْتَرُوْنَ	الضَّلٰلَةَ	وَ
ان لوگوں کی جو (جنہیں)	دیا گیا	ایک حصہ	سے	کتاب	وہ خریدتے ہیں	گمراہی	اور

جنہیں کتاب سے ایک حصہ ملا کہ وہ گمراہی خریدتے ہیں اور

يُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ ﴿٤٤﴾ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

يُرِيْدُوْنَ	اَنْ	تَضِلُّوا	السَّبِيْلَ ﴿٤٤﴾	وَ	اللّٰهُ	اَعْلَمُ
چاہتے ہیں	کہ	تم بھٹک جاؤ	راستے (سے)	اور	اللہ	خوب جانتا ہے

چاہتے ہیں کہ تم بھی راستے سے بھٹک جاؤ ○ اور اللہ تمہارے دشمنوں کو

بِاَعْدَآئِكُمْ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ۫ وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ﴿٤٥﴾

بِاَعْدَآئِكُمْ [1]	وَ	كَفٰى	بِاللّٰهِ	وَلِيًّا	وَّ	كَفٰى	بِاللّٰهِ	نَصِيْرًا ﴿٤٥﴾
تمہارے دشمنوں کو	اور	کافی	اللہ	والی، محافظ	اور	کافی ہے	اللہ	مددگار

خوب جانتا ہے اور حفاظت کے لئے اللہ ہی کافی ہے اور اللہ ہی کافی مددگار ہے ○

یہودیوں کی بری عادتیں اور ایمان نہ لانے پر شدید وعید

مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ

مِنَ	الَّذِيْنَ	هَادُوْا [2]	يُحَرِّفُوْنَ	الْكَلِمَ	عَنْ	مَّوَاضِعِهٖ
سے	ان لوگوں سے جو	یہودی ہوئے	بدل دیتے ہیں	کلمات (کو)	سے	ان کی جگہوں

یہودیوں میں کچھ وہ ہیں جو کلمات کو ان کی جگہ سے بدل دیتے ہیں

وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّ

وَ	يَقُوْلُوْنَ	سَمِعْنَا	وَ	عَصَيْنَا	وَ	اسْمَعْ	غَيْرَ مُسْمَعٍ	وَّ
اور	کہتے ہیں	ہم نے سنا	اور	ہم نے نافرمانی کی	اور	آپ سنیں	نہ سنایا جائے	اور

اور کہتے ہیں: ہم نے سنا اور مانا نہیں اور آپ سنیں، آپ کو نہ سنایا جائے اور

1 ...یقیناً اللہ عزوجل ہم سے زیادہ ہمارے دشمنوں کو جانتا ہے لہٰذا جسے وہ دشمن فرمادے وہ یقیناً ہمارا دشمن ہے جیسے شیطان اور کفار و منافقین۔

2 ...اس آیت میں یہودیوں کی بری عادتوں کا بیان ہے نیز بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ایک ادب بھی بیان کیا گیا ہے۔

رَاعِنَا لَيًّۢا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِي

رَاعِنَا	لَيًّۢا	بِاَلْسِنَتِهِمْ	وَ	طَعْنًا	فِي
(کہتے ہیں) راعنا	موڑتے ہوئے، پھیر کر	اپنی زبانوں کو	اور	طعنہ دینے (کے لئے)	میں

"راعنا" کہتے ہیں زبانیں مروڑ کر اور دین میں طعنہ کے لئے۔

الدِّيْنِ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَ

الدِّيْنِ	وَ	لَوْ	اَنَّهُمْ	قَالُوْا	سَمِعْنَا	وَ	اَطَعْنَا	وَ
دین	اور	اگر	بیشک وہ	کہتے	ہم نے سنا	اور	ہم نے اطاعت کی	اور

اور اگر وہ کہتے کہ ہم نے سنا اور مانا اور

اسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ

اسْمَعْ	وَ	انْظُرْنَا	لَكَانَ	خَيْرًا	لَّهُمْ
آپ (ہماری بات) سنیں	اور	نظر فرمائیں ہماری طرف	ضرور یہ ہوتا	بہتر	ان کے لئے

حضور ہماری بات سنیں اور ہم پر نظر فرمائیں تو یہ ان کے لئے بہتر

وَاَقْوَمَ ۙ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ

وَ	اَقْوَمَ	وَ	لٰكِنْ	لَّعَنَهُمُ	اللّٰهُ	بِكُفْرِهِمْ
اور	زیادہ درست (ہوتا)	اور	لیکن	لعنت فرمائی ان پر	اللہ (نے)	ان کے کفر کے سبب

اور زیادہ درست ہوتا لیکن ان پر تو اللہ نے ان کے کفر کی وجہ سے لعنت کر دی

فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٤٦﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ

فَلَا يُؤْمِنُوْنَ	اِلَّا	قَلِيْلًا ﴿٤٦﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اُوْتُوا [1]	الْكِتٰبَ
تو وہ ایمان نہیں لائیں گے	مگر	تھوڑے	اے	وہ لوگو جو (جنہیں)	دی گئی	کتاب

تو وہ بہت تھوڑا یقین رکھتے ہیں ○ اے کتاب والو!

[1]...اس آیت میں ایمان نہ لانے کی صورت میں یہودیوں کے لئے چہرے بگاڑ دیئے جانے اور ان پر لعنت کی جانے کی وعید بیان کی گئی ہے۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ یہ وعید دنیا کے اعتبار سے ہے جبکہ بعض نے اسے آخرت کے اعتبار سے قرار دیا ہے۔ پہلے قول پر بعض مفسرین نے فرمایا کہ چہرے بگڑنے کی یہ وعید اس صورت میں تھی جبکہ یہودیوں میں سے کوئی ایمان نہ لاتا اور چونکہ بہت سے یہودی ایمان لے آئے اس لئے شرط نہیں پائی گئی اور وعید اٹھ گئی۔

اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا

اٰمِنُوْا	بِمَا	نَزَّلْنَا	مُصَدِّقًا	لِّمَا
ایمان لے آؤ	(اس) پر جو	ہم نے نازل کیا	تصدیق کرنے والا	(اس) کی جو

جو ہم نے تمہارے پاس موجود کتاب کی تصدیق کرنے والا (قرآن) اتارا ہے

مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا

مَعَكُمْ	مِّنْ	قَبْلِ	اَنْ	نَّطْمِسَ	وُجُوْهًا	فَنَرُدَّهَا
تمہارے ساتھ (ہے)	سے	(اس سے) پہلے	کہ	ہم بگاڑ دیں	چہرے	پھر پھیر دیں انہیں

اس پر ایمان لے آؤ، اس سے پہلے کہ ہم چہرے بگاڑ دیں پھر انہیں

عَلٰۤى اَدْبَارِهَاۤ اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّاۤ

عَلٰۤى	اَدْبَارِهَاۤ	اَوْ	نَلْعَنَهُمْ	كَمَا	لَعَنَّاۤ
پر (کی طرف)	ان کی پشتوں	یا	ہم لعنت کریں ان پر	جیسے	ہم نے لعنت کی

ان کی پیٹھ کی صورت پھیر دیں یا ان پر بھی ایسے ہی لعنت کریں جیسے ہفتے والوں پر

اَصْحٰبَ السَّبْتِؕ وَ كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝٤٧ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ

اَصْحٰبَ السَّبْتِ	وَ	كَانَ	اَمْرُ اللّٰهِ	مَفْعُوْلًا ۝٤٧	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا یَغْفِرُ[1]	اَنْ
ہفتہ والوں (پر)	اور	ہوتا ہے	اللہ کا حکم	پورا ہونے والا	بیشک	اللہ	نہیں بخشے گا	کہ

لعنت کی تھی اور اللہ کا حکم ہو کر ہی رہتا ہے ۝ بیشک اللہ اس بات کو نہیں بخشتا کہ

بروزِ قیامت شرک کے علاوہ ہر گناہ بخشے جانے کا امکان ہے

یُّشْرَكَ بِهٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ

یُّشْرَكَ	بِهٖ	وَ	یَغْفِرُ	مَا	دُوْنَ ذٰلِكَ
شریک کیا جائے (کسی کو)	اس کے ساتھ	اور	بخش دے گا	جو	اس کے علاوہ (ہے)

اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس سے نیچے جو کچھ ہے

[1] ...جو حالت کفر میں مرا اس کی کبھی بخشش نہ ہوگی اور جس نے کفر نہ کیا ہو وہ خواہ کتنا ہی گنہگار ہو تب بھی اس کے لئے جہنم میں ہمیشہ کا داخلہ نہیں ہوگا بلکہ اس کی مغفرت اللہ عزوجل کی مشیئت (یعنی اس کے چاہنے) پر موقوف ہے، چاہے تو اللہ تعالیٰ معاف فرمادے اور چاہے تو گناہوں پر کچھ عذاب دینے کے بعد جنت میں داخل فرمادے۔

لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰۤى

لِمَنْ	يَّشَآءُ [1]	وَ	مَنْ	يُّشْرِكْ	بِاللّٰهِ	فَقَدِ	افْتَرٰۤى
جس کے لئے	وہ چاہے	اور	جو	شریک ٹھہرائے	اللہ کا	تو بیشک	اس نے بہتان باندھا

جسے چاہتا ہے معاف فرما دیتا ہے اور جس نے اللہ کا شریک ٹھہرایا تو بیشک اس نے بہت بڑے گناہ کا

اِثْمًا عَظِيْمًا ﴿٤٨﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ

اِثْمًا	عَظِيْمًا ﴿٤٨﴾	اَلَمْ تَرَ	اِلَى	الَّذِيْنَ	يُزَكُّوْنَ [2]
گناہ (کا)	بہت بڑے	کیا تم نے نہ دیکھا	کی طرف	ان لوگوں کی جو	پاکیزگی بیان کرتے ہیں

بہتان باندھا ○ کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو خود اپنی پاکیزگی

اَنْفُسَهُمْ ؕ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ وَلَا يُظْلَمُوْنَ

اَنْفُسَهُمْ	بَلِ	اللّٰهُ	يُزَكِّيْ	مَنْ	يَّشَآءُ	وَ	لَا يُظْلَمُوْنَ
اپنی جانوں (کی)	بلکہ	اللہ	پاکیزہ بنا دیتا ہے	جسے	وہ چاہتا ہے	اور	ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا

بیان کرتے ہیں بلکہ اللہ جسے چاہتا ہے پاکیزہ بنا دیتا ہے۔ اور ان پر کھجور کے اندر کی جھلی کے برابر بھی

فَتِيْلًا ﴿٤٩﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَ

فَتِيْلًا ﴿٤٩﴾	اُنْظُرْ	كَيْفَ	يَفْتَرُوْنَ	عَلَى	اللّٰهِ	الْكَذِبَ	وَ
باریک دھاگے (جتنا بھی)	تم دیکھو	کیسے	وہ بہتان باندھتے ہیں	پر	اللہ	جھوٹ	اور

ظلم نہیں کیا جائے گا ○ دیکھو یہ اللہ پر کیسے جھوٹ باندھ رہے ہیں اور

كَفٰى بِهٖۤ اِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿٥٠﴾ ع اَلَمْ تَرَ اِلَى

كَفٰى	بِهٖ	اِثْمًا	مُّبِيْنًا ﴿٥٠﴾	اَلَمْ تَرَ	اِلَى
کافی ہے	وہ (جھوٹ)	گناہ	کھلا	کیا تم نے نہ دیکھا	کی طرف

کھلے گناہ کے لئے یہی جھوٹ کافی ہے ○ کیا تم نے ان لوگوں کو نہ دیکھا

[1] ۔۔۔ قیامت کے دن کفر کے علاوہ ہر گناہ کی بخشش کا امکان ضرور ہے مگر اس امید پر گناہوں میں پڑنا بہت خطرناک ہے بلکہ بعض صورتوں میں گناہ کو ہلکا سمجھنا خود کفر ہو جائے گا۔ کتنا کریم ہے وہ خدا جو ہمیں اور لاکھوں گناہ کرنے والے بندے کو معافی کی امید دلا رہا ہے اور کتنا گھٹیا ہے وہ بندہ جو ایسے کریم کے کرم و رحمت پر دل و جان سے قربان ہو کر اس کی بندگی میں لگنے کی بجائے اس کی نافرمانیوں پر کمربستہ ہے۔ [2] ۔۔۔ یہاں خود پسندی کی مذمت کا بیان ہے۔ خود پسندی یہ ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے دینی یا دنیاوی کوئی نعمت عطا کی ہو وہ یہ تصور کرے کہ اس نعمت کا ملنا میری ذاتی کاوش کا نتیجہ ہے اور اس پر ناز کرنے لگے۔

الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ

الَّذِيْنَ	اُوْتُوْا	نَصِيْبًا	مِّنَ	الْكِتٰبِ	يُؤْمِنُوْنَ	بِالْجِبْتِ
ان لوگوں کی جو (جنہیں)	دیا گیا	ایک حصہ	سے	کتاب	وہ ایمان لاتے ہیں	بت پر

جنہیں کتاب کا ایک حصہ ملا وہ بت اور شیطان پر ایمان

وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَآءِ

وَ	الطَّاغُوْتِ [1]	وَ	يَقُوْلُوْنَ	لِلَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	هٰٓؤُلَآءِ
اور	شیطان (پر)	اور	کہتے ہیں	ان لوگوں کو جو (جنہوں نے)	کفر کیا	یہ لوگ

لاتے ہیں اور کافروں کو کہتے ہیں کہ یہ (مشرک)

اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ﴿٥١﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

اَهْدٰى	مِنَ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	سَبِيْلًا ﴿٥١﴾	اُولٰٓئِكَ	الَّذِيْنَ
زیادہ ہدایت والے ہیں	سے	ان لوگوں سے جو	ایمان لائے	راستے (کی)	یہ	وہ لوگ ہیں جو

مسلمانوں سے زیادہ ہدایت یافتہ ہیں ○ یہی وہ لوگ ہیں

بتوں کو سجدہ کرنے والے یہودیوں پر لعنت

لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ

لَعَنَهُمُ	اللّٰهُ	وَ	مَنْ	يَّلْعَنِ	اللّٰهُ	فَلَنْ تَجِدَ	لَهٗ
لعنت کی ان پر	اللہ (نے)	اور	جس پر	لعنت کر دے	اللہ	تو تم ہرگز نہ پاؤ گے	اس کے لئے

جن پر اللہ نے لعنت کی اور جس پر اللہ لعنت کر دے تو ہرگز تم اس کے لئے

بادشاہت اور نبوت کا اقتدار ہونے سے یہودیوں کے دعوے کی تردید

نَصِيْرًا ﴿٥٢﴾ ؕ اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذًا

نَصِيْرًا ﴿٥٢﴾	اَمْ	لَهُمْ	نَصِيْبٌ	مِّنَ	الْمُلْكِ	فَاِذًا
کوئی مددگار	کیا	ان کے لئے	کچھ حصہ (ہے)	سے	بادشاہی، سلطنت	(ایسا ہو) تو اس وقت

کوئی مددگار نہ پاؤ گے ○ کیا ان کے لئے سلطنت کا کچھ حصہ ہے؟ ایسا ہو تو

[1]... "طاغوت" کا لفظ "طغی" سے بنا ہے جس کا معنی ہے "سرکشی"۔ جو رب عزوجل سے سرکش ہو اور دوسروں کو سرکش بنائے وہ طاغوت ہے خواہ شیطان ہو یا انسان۔ چونکہ طاغوت کے لفظ میں سرکشی کا مادہ موجود ہے اس لئے مقربین بارگاہِ الٰہی کیلئے یہ لفظ ہرگز استعمال نہیں ہو سکتا بلکہ جو ان کیلئے یہ لفظ استعمال کرے وہ خود "طاغوت" ہے۔

یہودیوں کا حسد

لَا یُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِیْرًا ﴿۵۳﴾ اَمْ یَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰی

لَا یُؤْتُوْنَ	النَّاسَ	نَقِیْرًا ﴿۵۳﴾	اَمْ	یَحْسُدُوْنَ (1)	النَّاسَ	عَلٰی
وہ نہیں دیں گے	لوگوں (کو)	تل برابر	یا (بلکہ)	وہ حسد کرتے ہیں	لوگوں (سے)	(اس) پر

یہ لوگوں کو تل برابر بھی کوئی شے نہ دیتے ○ بلکہ یہ لوگوں سے اس چیز پر حسد کرتے ہیں

مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَیْنَاۤ

مَاۤ	اٰتٰىهُمُ	اللّٰهُ	مِنْ	فَضْلِهٖ	فَقَدْ	اٰتَیْنَاۤ
جو	عطا کیا انہیں	اللہ (نے)	سے	اپنے فضل	تو بیشک	ہم نے دی

جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے عطا فرمائی ہے پس بیشک ہم نے

اٰلَ اِبْرٰهِیْمَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ اٰتَیْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِیْمًا ﴿۵۴﴾

اٰلَ اِبْرٰهِیْمَ	الْكِتٰبَ	وَ	الْحِكْمَةَ	وَ	اٰتَیْنٰهُمْ	مُّلْكًا	عَظِیْمًا ﴿۵۴﴾
ابراہیم کی اولاد (کو)	کتاب	اور	حکمت	اور	ہم نے دی انہیں	سلطنت	بہت بڑی

ابراہیم کی اولاد کو کتاب اور حکمت عطا فرمائی اور انہیں بہت بڑی سلطنت دی ○

ایمان لانے اور نہ لانے والوں کا حال

فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَ مِنْهُمْ مَّنْ

فَمِنْهُمْ	مَّنْ	اٰمَنَ	بِهٖ	وَ	مِنْهُمْ	مَّنْ
پھر ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	ایمان لایا	اس پر	اور	ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جو

پھر ان میں کوئی تو اس پر ایمان لے آیا اور کسی نے

صَدَّ عَنْهُ ؕ وَ كَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِیْرًا ﴿۵۵﴾ اِنَّ

صَدَّ	عَنْهُ	وَ	كَفٰى	بِجَهَنَّمَ	سَعِیْرًا ﴿۵۵﴾	اِنَّ
رک گیا، منہ پھیر گیا	اس سے	اور	کافی ہے	جہنم	بھڑکتی آگ	بیشک

اس سے منہ پھیرا اور عذاب کے لئے جہنم کافی ہے ○ بیشک

(1)…اس آیت میں یہودیوں کے اصل مرض کو بیان فرمایا کہ حقیقت حال یہ ہے کہ اللہ تعالٰی نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو جو نبوت عطا فرمائی اور ان کے ساتھ ان کے غلاموں کو جو نصرت، غلبہ، عزت وغیرہ نعمتیں عطا فرمائی ہیں ان پر یہ لوگ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور اہل ایمان سے حسد کرتے ہیں اور یہودیوں کا یہ فعل سراسر حماقت ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِیْهِمْ نَارًاؕ

الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	بِاٰیٰتِنَا	سَوْفَ نُصْلِیْهِمْ	نَارًا
وہ لوگ جو (جنہوں نے)	انکار کیا	ہماری آیتوں کا	عنقریب ہم داخل کریں گے انہیں	آگ (میں)

وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا عنقریب ہم ان کو آگ میں داخل کریں گے۔

كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَیْرَهَا

كُلَّمَا	نَضِجَتْ[1]	جُلُوْدُهُمْ	بَدَّلْنٰهُمْ	جُلُوْدًا غَیْرَهَا
جب کبھی	خوب جل جائیں گی	ان کی کھالیں	ہم بدل دیں گے انہیں	اس کے علاوہ کھالوں (سے)

جب کبھی ان کی کھالیں خوب جل جائیں گی تو ہم ان کی کھالوں کو دوسری کھالوں

لِیَذُوْقُوا الْعَذَابَؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِیْزًا حَكِیْمًا ﴿۵۶﴾

لِیَذُوْقُوا	الْعَذَابَ	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	عَزِیْزًا	حَكِیْمًا ﴿۵۶﴾
تاکہ وہ مزہ چکھ لیں	عذاب (کا)	بیشک	اللہ	ہے	زبردست	حکمت والا

سے بدل دیں گے کہ عذاب کا مزہ چکھ لیں۔ بیشک اللہ زبردست ہے، حکمت والا ہے ○

اہلِ ایمان کو جنت اور اس کی نعمتوں کی بشارت

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ

وَ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	سَنُدْخِلُهُمْ
اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	عمل کئے	نیک	عنقریب ہم داخل کریں گے انہیں

اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کئے عنقریب ہم انہیں ان باغوں میں داخل کریں گے

جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًاؕ

جَنّٰتٍ	تَجْرِیْ	مِنْ	تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	خٰلِدِیْنَ	فِیْهَاۤ	اَبَدًا
باغوں (میں)	بہتی ہیں	سے	ان کے نیچے	نہریں	ہمیشہ رہنے والے	ان (باغوں) میں	ہمیشہ

جن کے نیچے نہریں جاری ہیں (وہ) ان میں ہمیشہ رہیں گے،

[1]... یہاں کافروں کے سخت عذاب اور عذابِ جہنم کی شدت کا بیان ہے کہ جہنم میں ایسا نہیں ہوگا کہ عذاب کی وجہ سے جل کر آدمی چھوٹ جائے بلکہ عذاب ہوتا رہے گا، کھالیں جلتی رہیں گی اور اللہ تعالیٰ نئی کھالیں پیدا فرماتا رہے گا تاکہ عذاب کی شدت میں کمی نہ آئے۔ یہ ایسے ہی ہوگا جیسے دنیا میں کسی کی کھال جل جائے تو کچھ عرصے بعد صحیح ہو جاتی ہے۔

لَهُمْ فِيْهَاۤ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ٘ وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا

لَهُمْ	فِيْهَاۤ	اَزْوَاجٌ	مُّطَهَّرَةٌ	وَّ	نُدْخِلُهُمْ	ظِلًّا
ان کے لئے	ان میں	بیویاں	پاکیزہ	اور	ہم داخل کریں گے انہیں	سائے (میں)

ان کے لیے وہاں پاکیزہ بیویاں ہیں اور ہم انہیں وہاں داخل کریں گے جہاں سایہ ہی

ظَلِيْلًا ﴿٥٧﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى

ظَلِيْلًا ﴿٥٧﴾	اِنَّ	اللّٰهَ	يَاْمُرُكُمْ [1]	اَنْ	تُؤَدُّوا	الْاَمٰنٰتِ	اِلٰۤى
گھنا سایہ	بیشک	اللہ	حکم دیتا ہے تمہیں	کہ	تم ادا کر دو، سپرد کر دو	امانتیں	کی طرف

سایہ ہو گا ○ بیشک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں ان کے

اَهْلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا

اَهْلِهَا	وَ	اِذَا	حَكَمْتُمْ	بَيْنَ النَّاسِ	اَنْ	تَحْكُمُوْا
ان کے اہل (امانت والوں)	اور	جب	تم فیصلہ کرو	لوگوں کے درمیان	کہ	فیصلہ کرو

سپرد کرو اور یہ کہ جب تم لوگوں میں فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ

بِالْعَدْلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ اِنَّ

بِالْعَدْلِ	اِنَّ	اللّٰهَ	نِعِمَّا	يَعِظُكُمْ	بِهٖ	اِنَّ
انصاف کے ساتھ	بیشک	اللہ	کیا ہی خوب	نصیحت فرماتا ہے تمہیں	اس کی	بیشک

فیصلہ کرو بیشک اللہ تمہیں کیا ہی خوب نصیحت فرماتا ہے، بیشک

اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًاۢ بَصِيْرًا ﴿٥٨﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ

اللّٰهَ	كَانَ	سَمِيْعًا	بَصِيْرًا ﴿٥٨﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا	اَطِيْعُوا	اللّٰهَ
اللہ	ہے	سننے والا	دیکھنے والا	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	اطاعت کرو	اللہ (کی)

اللہ سننے والا، دیکھنے والا ہے ○ اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو

امانتوں کی ادائیگی اور انصاف کے ساتھ فیصلہ کرنے کا حکم

اطاعت رسول اور اولو الامر کا حکم

[1] یہاں آیت میں دو حکم بیان کئے گئے ہیں۔ (1) لوگوں کو ان کی امانتیں لوٹا دو۔ (2) جب فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ کرو۔ یہ دونوں حکم اسلامی تعلیمات کے شاہکار ہیں اور امن وامان کے قیام اور حقوق کی ادائیگی میں مرکزی حیثیت رکھتے ہیں۔

اختلافی بات قرآن و سنت پر پیش کی جائے

وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ

وَ	اَطِيْعُوا	الرَّسُوْلَ	وَ	اُولِي الْاَمْرِ [1]	مِنْكُمْ	فَاِنْ
اور	اطاعت کرو	رسول (کی)	اور	حکومت والوں (کی)	اپنے میں سے	پھر اگر

اور رسول کی اطاعت کرو اور ان کی جو تم میں سے حکومت والے ہیں۔ پھر اگر

تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ

تَنَازَعْتُمْ	فِيْ	شَيْءٍ	فَرُدُّوْهُ	اِلَى	اللّٰهِ	وَ	الرَّسُوْلِ
تمہارا آپس میں اختلاف ہو جائے	میں	کسی چیز	تو پھیر دو اسے	کی طرف	اللہ	اور	رسول

کسی بات میں تمہارا اختلاف ہو جائے تو اگر اللہ اور آخرت کے دن پر

اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّ

اِنْ	كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ	بِاللّٰهِ	وَ	الْيَوْمِ	الْاٰخِرِ	ذٰلِكَ	خَيْرٌ	وَّ
اگر	تم ایمان رکھتے ہو	اللہ پر	اور	دن روز	آخرت (پر)	یہ	بہتر	اور

ایمان رکھتے ہو تو اس بات کو اللہ اور رسول کی بارگاہ میں پیش کرو۔ یہ بہتر ہے اور

جھگڑے کا فیصلہ کروانے میں منافقوں کا حال

اَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۟ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ

اَحْسَنُ	تَاْوِيْلًا ۟	اَلَمْ تَرَ	اِلَى	الَّذِيْنَ	يَزْعُمُوْنَ
سب سے اچھا	انجام (میں)	کیا تم نے نہ دیکھا	کی طرف	ان لوگوں کی جو	دعویٰ کرتے ہیں

اس کا انجام سب سے اچھا ہے ○ کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کا دعویٰ ہے

اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ

اَنَّهُمْ	اٰمَنُوْا	بِمَاۤ	اُنْزِلَ	اِلَيْكَ	وَ	مَاۤ	اُنْزِلَ	مِنْ
کہ وہ	ایمان لائے	(اس) پر جو	نازل کیا گیا	تمہاری طرف	اور	جو	نازل کیا گیا	سے

کہ وہ اُس پر ایمان لے آئے ہیں جو تمہاری طرف نازل کیا گیا اور جو تم سے پہلے

[1] ...اُولِی الْاَمر میں امام، امیر، بادشاہ، حاکم، قاضی، علماء سب داخل ہیں۔

قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْۤا اِلَى الطَّاغُوْتِ

قَبْلِكَ	يُرِيْدُوْنَ	اَنْ	يَّتَحَاكَمُوْۤا	اِلَى	الطَّاغُوْتِ [1]
تم سے پہلے	وہ چاہتے ہیں	کہ	باہمی جھگڑے کے فیصلے لے جائیں	کی طرف (کے پاس)	شیطان

نازل کیا گیا، وہ چاہتے ہیں کہ فیصلے شیطان کے پاس لے جائیں

وَقَدْ اُمِرُوْۤا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ؕ وَيُرِيْدُ

وَ	قَدْ	اُمِرُوْۤا	اَنْ	يَّكْفُرُوْا	بِهٖ	وَ	يُرِيْدُ
اور (حالانکہ)	تحقیق	انہیں حکم دیا گیا (تھا)	کہ	وہ انکار کریں	اس کا	اور	چاہتا ہے

حالانکہ انہیں تو یہ حکم دیا گیا تھا کہ اسے بالکل نہ مانیں اور شیطان یہ

الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ﴿٦٠﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ

الشَّيْطٰنُ	اَنْ	يُّضِلَّهُمْ	ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ﴿٦٠﴾	وَ	اِذَا	قِيْلَ	لَهُمْ
شیطان	کہ	بھٹکا تا رہے انہیں	دور کی گمراہی (میں)	اور	جب	کہا جائے	ان سے

چاہتا ہے کہ انہیں دور کی گمراہی میں بھٹکاتا رہے ○ اور جب ان سے کہا جائے

تَعَالَوْا اِلٰى مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ

تَعَالَوْا	اِلٰى	مَاۤ	اَنْزَلَ	اللّٰهُ	وَ	اِلَى	الرَّسُوْلِ
آؤ	(اس) کی طرف	جو	نازل فرمایا	اللہ (نے)	اور	کی طرف	رسول

کہ اللہ کی اتاری ہوئی کتاب اور رسول کی طرف آؤ

رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ﴿٦١﴾ ج فَكَيْفَ اِذَاۤ

رَاَيْتَ	الْمُنٰفِقِيْنَ	يَصُدُّوْنَ	عَنْكَ	صُدُوْدًا ﴿٦١﴾	فَكَيْفَ	اِذَاۤ
(تو) تم دیکھو گے	منافقوں (کو)	پھر جاتے ہیں	تم سے	منہ پھیرنا	تو کیسا (حال ہوگا)	جب

تو تم دیکھو گے کہ منافق تم سے منہ موڑ کر پھر جاتے ہیں ○ تو کیسی (حالت) ہوگی جب

منافقوں کا قرآن اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے منہ پھیرنا

منافقوں کا قسمیں کھا کر اپنے کرتوتوں کی تاویلیں کرنا

[1] یہاں طاغوت سے مراد کعب بن اشرف یہودی ہے جس کے پاس ایک منافق ایک یہودی کے ساتھ ہونے والے اپنے جھگڑے کا فیصلہ کروانے کے لئے جانا چاہتا تھا۔ اس واقعے کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج ۲، ص ۲۳۱ کا مطالعہ فرمائیں۔

أَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ

أَصَابَتْهُمْ	مُّصِيْبَةٌ	بِمَا	قَدَّمَتْ	اَيْدِيْهِمْ	ثُمَّ
پہنچے گی انہیں	کوئی مصیبت	(اس کے) سبب جو	آگے بھیجا	ان کے ہاتھوں (نے)	پھر

ان پر ان کے اپنے اعمال کی وجہ سے کوئی مصیبت آپڑے پھر

جَآءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ ۖ بِاللّٰهِ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا

جَآءُوْكَ	يَحْلِفُوْنَ	بِاللّٰهِ	اِنْ	اَرَدْنَآ	اِلَّآ	اِحْسَانًا
حاضر ہوں تمہارے پاس	قسم کھاتے ہوئے	اللہ کی	(کہ) نہیں	ہم نے ارادہ کیا	مگر	بھلائی

اے حبیب! قسمیں کھاتے ہوئے تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں کہ ہمارا مقصد تو صرف بھلائی

وَّتَوْفِيْقًا ﴿۶۲﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۗ

وَّ	تَوْفِيْقًا ﴿۶۲﴾	اُولٰٓئِكَ	الَّذِيْنَ	يَعْلَمُ	اللّٰهُ	مَا	فِيْ	قُلُوْبِهِمْ
اور	اتفاق کرانے (کا)	یہ	وہ لوگ ہیں جو	جانتا ہے	اللہ	جو	میں	ان کے دلوں

اور اتفاق کرانا تھا○ ان کے دلوں کی بات تو اللہ جانتا ہے

فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ

فَاَعْرِضْ	عَنْهُمْ	وَ	عِظْهُمْ	وَ	قُلْ	لَّهُمْ
تو منہ پھیر لو، چشم پوشی کرو	ان سے	اور	نصیحت کرو انہیں	اور	کہتے رہو	ان سے

پس تم ان سے چشم پوشی کرتے رہو اور انہیں سمجھاتے رہو اور ان کے بارے میں

فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًاۢ بَلِيْغًا ﴿۶۳﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ

فِيْٓ	اَنْفُسِهِمْ	قَوْلًا	بَلِيْغًا ﴿۶۳﴾	وَ	مَآ اَرْسَلْنَا[1]	مِنْ	رَّسُوْلٍ
(کے بارے) میں	ان کی جانوں	بات	موثر	اور	ہم نے نہ بھیجا	سے	کوئی رسول

ان سے پُر اثر کلام کرتے رہو○ اور ہم نے کوئی رسول نہ بھیجا

[1] یہاں رسولوں کی تشریف آوری کا مقصد بیان کیا گیا ہے کہ ان کی آمد کا مقصد یہ ہے کہ اللہ عزوجل کے حکم سے ان کی اطاعت کی جائے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ انبیاء ورسل عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو معصوم بناتا ہے کیونکہ اگر انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام خود گناہوں کے مرتکب ہوں گے تو دوسرے ان کی اطاعت واتباع کیا کریں گے۔

إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ

إِلَّا	لِيُطَاعَ	بِإِذْنِ اللّٰهِ	وَ	لَوْ	أَنَّهُمْ	إِذْ
مگر	اس لئے کہ اس کی اطاعت کی جائے	اللہ کے حکم سے	اور	اگر	بیشک وہ	جب

مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے اور اگر جب وہ

ظَّلَمُوْۤا أَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ

ظَّلَمُوْۤا	أَنْفُسَهُمْ	جَآءُوْكَ	فَاسْتَغْفَرُوا	اللّٰهَ
ظلم کر بیٹھے	اپنی جانوں (پر)	(تو) حاضر ہو جاتے تمہارے پاس	پھر مغفرت طلب کرتے	اللہ (سے)

اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے تو اے حبیب! تمہاری بارگاہ میں حاضر ہو جاتے پھر اللہ سے معافی مانگتے

وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ

وَ	اسْتَغْفَرَ	لَهُمُ	الرَّسُوْلُ	لَوَجَدُوْا (1)	اللّٰهَ
اور	مغفرت کی دعا کرتا	ان کے لئے	رسول (بھی)	(تو) ضرور پاتے	اللہ (کو)

اور رسول (بھی) ان کی مغفرت کی دعا فرماتے تو ضرور اللہ کو

تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿۶۴﴾ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى

تَوَّابًا	رَّحِيْمًا ﴿۶۴﴾	فَلَا وَرَبِّكَ	لَا يُؤْمِنُوْنَ	حَتّٰى
بہت توبہ قبول کرنے والا	مہربان	تو تمہارے رب کی قسم	وہ مسلمان نہ ہوں گے	یہاں تک کہ

بہت توبہ قبول کرنے والا، مہربان پاتے ○ تو اے حبیب! تمہارے رب کی قسم،

يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْۤ

يُحَكِّمُوْكَ (2)	فِيْمَا	شَجَرَ	بَيْنَهُمْ	ثُمَّ	لَا يَجِدُوْا	فِيْۤ
حاکم بنالیں تمہیں	(اس) میں جو	جھگڑا ہوا	ان کے درمیان	پھر	وہ نہ پائیں	میں

یہ لوگ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنالیں پھر جو کچھ تم حکم فرمادو

(1) ...اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضری توبہ کی قبولیت اور عذاب کی دوری کا سبب ہے۔ حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ظاہری حیات میں حاضر ہونا تو ظاہر تھا اور اب آپ کے مزارِ پُر انوار پر حاضر ہونا آپ کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے اور جسے یہ بھی میسر نہ ہو تو وہ دل سے حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف توجہ اور آپ سے توسل، فریاد، استغاثہ اور طلبِ شفاعت کرے۔

(2) ...اللہ تعالیٰ حاکم ہے اور یہاں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بھی حاکم فرمایا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ بہت سی صفات جو اللہ تعالیٰ کیلئے استعمال ہوتی ....

اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَ يُسَلِّمُوْا

اَنْفُسِهِمْ	حَرَجًا	مِّمَّا	قَضَيْتَ	وَ	يُسَلِّمُوْا[1]
اپنی جانوں، دلوں	کوئی حرج، رکاوٹ	(اس) سے جو	تم نے فیصلہ کر دیا	اور	دل سے مان لیں

اپنے دلوں میں اس سے کوئی رکاوٹ نہ پائیں اور اچھی طرح دل سے

تَسْلِيْمًا ﴿٦٥﴾ وَ لَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْا

تَسْلِيْمًا ﴿٦٥﴾	وَ	لَوْ	اَنَّا	كَتَبْنَا	عَلَيْهِمْ	اَنِ	اقْتُلُوْا
ماننا	اور	اگر	ہم	لکھ دیتے، فرض کر دیتے	ان پر	کہ	قتل کر دو

مان لیں ○ اور اگر ہم ان پر فرض کر دیتے کہ اپنے آپ کو

اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ

اَنْفُسَكُمْ	اَوِ	اخْرُجُوْا	مِنْ	دِيَارِكُمْ	مَّا فَعَلُوْهُ	اِلَّا	قَلِيْلٌ
اپنی جانیں	یا	نکل جاؤ	سے	اپنے گھروں	(تو) وہ نہ کرتے اسے	مگر	تھوڑے

قتل کر دو یا اپنے گھر بار چھوڑ کر نکل جاؤ تو ان میں تھوڑے ہی

مِّنْهُمْ ؕ وَ لَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ

مِّنْهُمْ	وَ	لَوْ	اَنَّهُمْ	فَعَلُوْا	مَا	يُوْعَظُوْنَ	بِهٖ
ان میں سے	اور	اگر	بیشک وہ	کرتے	جو	انہیں نصیحت کی جاتی ہے	اس کے ساتھ

ایسا کرتے اور اگر وہ ہر وہ کام کر لیتے جس کی انہیں نصیحت کی جاتی ہے

لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَ اَشَدَّ تَثْبِيْتًا ﴿٦٦﴾ لا وَّ

لَكَانَ	خَيْرًا	لَّهُمْ	وَ	اَشَدَّ	تَثْبِيْتًا ﴿٦٦﴾	وَّ
ضرور ہوتا	بہت بہتر	ان کے لئے	اور	زیادہ مضبوط	ثابت قدمی (میں)	اور

تو ان کے لئے بہت بہتر اور ثابت قدمی کا ذریعہ ہوتا ○ اور

مسلمانوں کو [illegible] کی طرح تمام احکام تسلیم کرنے چاہئیں

اطاعتِ رسول اعمال میں پختگی، اجرِ عظیم اور صراطِ مستقیم کی ہدایت ملنے کا ذریعہ ہے

...ہیں اگر وہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لئے استعمال کی جائیں تو شرک لازم نہیں آتا جب تک کہ شرک کی حقیقت نہ پائی جائے۔

[1] حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا حکم ماننا فرض اور ماننے سے انکار کرنا کفر ہے۔ نیز ضروری ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا حکم دل و جان سے مانا جائے اور اس کے بارے میں دل میں بھی کوئی رکاوٹ نہیں ہونی چاہیے۔ اس آیت پر وہ لوگ غور کریں جو مسلمان کہلا کر کافروں کے قوانین کو اسلامی قوانین پر فوقیت دیتے ہیں۔

اِذًا لَّاٰتَیْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّاۤ اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۶۷﴾ وَّ لَهَدَیْنٰهُمْ

لَهَدَیْنٰهُمْ	وَّ	عَظِیْمًا ﴿۶۷﴾	اَجْرًا	لَّدُنَّاۤ	مِّنْ	اِذًا لَّاٰتَیْنٰهُمْ
ضرور ہم ہدایت دیتے انہیں	اور	بہت بڑا	ثواب	اپنے پاس	سے	اس وقت ضرور ہم دیتے انہیں

ایسا ہوتا تو ہم ضرور انہیں اپنے پاس سے بہت بڑا ثواب عطا فرماتے ○ اور ہم انہیں ضرور سیدھے

صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا ﴿۶۸﴾ وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓىٕكَ

فَاُولٰٓىٕكَ	الرَّسُوْلَ	وَ	اللّٰهَ	یُّطِعِ	مَنْ [1]	وَ	مُّسْتَقِیْمًا ﴿۶۸﴾	صِرَاطًا
تو یہ لوگ	رسول (کی)	اور	اللہ	اطاعت کرے	جو	اور	سیدھے	راستے (کی)

راستے کی ہدایت دیتے ○ اور جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرے تو وہ

اطاعتِ خدا و رسول کا صلہ

مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ

النَّبِیّٖنَ	مِّنَ	عَلَیْهِمْ	اللّٰهُ	اَنْعَمَ	الَّذِیْنَ	مَعَ
انبیاء	سے (یعنی)	ان پر	اللہ (نے)	انعام، احسان فرمایا	ان لوگوں کے جو	ساتھ (ہوں گے)

ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء

وَ الصِّدِّیْقِیْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِیْنَ ۚ وَ حَسُنَ اُولٰٓىٕكَ

اُولٰٓىٕكَ	حَسُنَ	وَ	الصّٰلِحِیْنَ	وَ	الشُّهَدَآءِ	وَ	الصِّدِّیْقِیْنَ	وَ
یہ لوگ	کیا ہی اچھے ہیں	اور	صالحین (کے)	اور	شہداء	اور	صدیقین	اور

اور صدیقین اور شہداء اور صالحین اور یہ کتنے اچھے

رَفِیْقًا ﴿۶۹﴾ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ عَلِیْمًا ﴿۷۰﴾ ع

عَلِیْمًا ﴿۷۰﴾	بِاللّٰهِ	كَفٰى	وَ	اللّٰهِ	مِنَ	الْفَضْلُ	ذٰلِكَ	رَفِیْقًا ﴿۶۹﴾
جاننے والا	اللہ	کافی ہے	اور	اللہ	کی طرف سے	فضل	یہ	ساتھی

ساتھی ہیں ○ یہ اللہ کا فضل ہے، اور اللہ جاننے والا کافی ہے ○

جنت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا قرب اللہ تعالیٰ کا فضل ہے

رکوع ۹

[1] ... حضرت ثوبان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بے انتہا محبت کی وجہ سے جدائی کی تاب نہ رکھتے تھے، انہیں آخرت میں جدائی کا اندیشہ ہوا تو بارگاہِ رسالت میں عرض کی، ان کی تسکین کے لئے یہ آیت نازل ہوئی۔ اس سے صحابہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کی حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے محبت بھی معلوم ہوئی اور یہ بھی کہ جو حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا آخرت میں قرب چاہتا ہے وہ محبت اور اطاعت کا راستہ اختیار کرے۔

دشمن کے مقابلے میں ہوشیاری اور بھرپور تیاری سے کام لینے کا حکم

منافقوں کی خود غرضی، مفاد پرستی اور دل کی بیماری

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا

يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	خُذُوْا[1]	حِذْرَكُمْ	فَانْفِرُوْا
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	لو	اپنے بچاؤ کا ذریعہ	پھر دشمن کی طرف نکلو، کوچ کرو

اے ایمان والو! ہوشیاری سے کام لو پھر دشمن کی طرف

ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ۝٧١ وَاِنَّ مِنْكُمْ

ثُبَاتٍ	اَوِ	انْفِرُوْا	جَمِيْعًا ۝٧١	وَ	اِنَّ	مِنْكُمْ
تھوڑے تھوڑے (ہوکر)	یا	نکلو	اکٹھے	اور	بیشک	تم میں سے

تھوڑے تھوڑے ہو کر نکلو یا اکٹھے چلو ۝ اور تم میں

لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ ۚ فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ

لَمَنْ	لَّيُبَطِّئَنَّ	فَاِنْ	اَصَابَتْكُمْ	مُّصِيْبَةٌ	قَالَ
ضرور (کوئی وہ ہے) جو	ضرور دیر لگائے گا	پھر اگر	پہنچ جائے تمہیں	کوئی مصیبت	(تو) کہے گا

کچھ لوگ ایسے ہیں جو ضرور دیر لگائیں گے پھر اگر تم پر کوئی مصیبت آپڑے تو دیر لگانے والا کہے گا:

قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ

قَدْ	اَنْعَمَ	اللّٰهُ	عَلَيَّ	اِذْ	لَمْ اَكُنْ	مَّعَهُمْ
بیشک	انعام، احسان فرمایا	اللہ (نے)	مجھ پر	کیونکہ	میں نہیں تھا	ان کے ساتھ

بیشک اللہ نے مجھ پر بڑا احسان کیا کہ میں ان کے ساتھ

شَهِيْدًا ۝٧٢ وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوْلَنَّ

شَهِيْدًا ۝٧٢	وَ	لَئِنْ	اَصَابَكُمْ	فَضْلٌ	مِّنَ	اللّٰهِ	لَيَقُوْلَنَّ
حاضر، موجود	اور	ضرور اگر	پہنچے، ملے تمہیں	فضل	کی طرف سے	اللہ	(تو) ضرور کہے گا

موجود نہ تھا ۝ اور اگر تمہیں اللہ کی طرف سے فضل ملے تو (تکلیف پہنچنے والی صورت میں تو)

[1]...یہ آیت مبارکہ جنگی تیاریوں، جنگی چالوں، دشمنوں کی حربی طاقت کے اندازے لگانے، معلومات رکھنے، ان کے مقابلے میں بھرپور تیاری اور بہترین جنگی حکمت عملی کے جملہ اصولوں میں رہنمائی کرتی ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہے کہ اسباب کا اختیار کرنا بھی نہایت اہم ہے۔ بغیر اسباب لڑنا مرنے کے مترادف ہے، توکل ترکِ اسباب کا نام نہیں بلکہ اسباب اختیار کرکے امیدیں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے وابستہ کرنے کا نام ہے۔

كَاَنْ لَّمْ تَكُنْۢ بَیْنَكُمْ وَ بَیْنَهٗ مَوَدَّةٌ

كَاَنْ	لَّمْ تَكُنْۢ	بَیْنَكُمْ	وَ	بَیْنَهٗ	مَوَدَّةٌ
گویا کہ	(پہلی صورت میں) نہ تھی	تمہارے درمیان	اور	اس کے درمیان	کوئی دوستی

گویا تمہارے اور اس کے درمیان کوئی دوستی ہی نہ تھی (جبکہ اب) ضرور کہے گا:

یٰلَیْتَنِیْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِیْمًا ﴿۷۳﴾

یٰلَیْتَنِیْ	كُنْتُ	مَعَهُمْ	فَاَفُوْزَ[1]	فَوْزًا	عَظِیْمًا ﴿۷۳﴾
(اور فضل ملنے پر کہے گا) اے کاش	میں ہوتا	ان کے ساتھ	تو میں پاتا	کامیابی	بڑی

اے کاش میں (بھی) ان کے ساتھ ہوتا تو بڑی کامیابی حاصل کرلیتا ○

فَلْیُقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ الَّذِیْنَ یَشْرُوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا بِالْاٰخِرَةِ ؕ

فَلْیُقَاتِلْ	فِیْ	سَبِیْلِ اللّٰهِ	الَّذِیْنَ	یَشْرُوْنَ	الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا	بِالْاٰخِرَةِ
تو لڑنا چاہیے	میں	اللہ کی راہ	ان لوگوں کو جو	بیچتے ہیں	دنیا کی زندگی	آخرت کے بدلے

پس جو لوگ دنیا کی زندگی کو آخرت کے بدلے میں بیچ دیتے ہیں انہیں چاہیے کہ اللہ کی راہ میں لڑیں

وَ مَنْ یُّقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَیُقْتَلْ اَوْ یَغْلِبْ

وَ	مَنْ	یُّقَاتِلْ	فِیْ	سَبِیْلِ اللّٰهِ	فَیُقْتَلْ	اَوْ	یَغْلِبْ
اور	جو	لڑے	میں	اللہ کی راہ	پھر وہ قتل کردیا جائے	یا	غالب آجائے

اور جو اللہ کی راہ میں لڑے پھر شہید کردیا جائے یا غالب آجائے

فَسَوْفَ نُؤْتِیْهِ اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۷۴﴾ وَ مَا لَكُمْ

فَسَوْفَ نُؤْتِیْهِ	اَجْرًا	عَظِیْمًا ﴿۷۴﴾	وَ	مَا	لَكُمْ
تو عنقریب ہم دیں گے اسے	اجر، ثواب	بہت بڑا	اور	کیا ہے	تمہیں

تو عنقریب ہم اسے بہت بڑا ثواب عطا فرمائیں گے ○ اور تمہیں کیا ہوگیا

[1] ...ان آیات سے معلوم ہوا کہ خود غرضی، موقع شناسی، مفاد پرستی اور مال کی ہوس منافقوں کا طریقہ ہے۔ دنیا میں وہ شخص کبھی کامیاب نہیں ہوتا جو تکلیف کے موقع پر تو کسی کا ساتھ نہ دے لیکن اپنے مفاد کے موقع پر آگے آگے ہوتا پھرے۔ مفاد پرست اور خود غرض آدمی کچھ عرصہ تک تو اپنی منافقت چھپا سکتا ہے لیکن اس کے بعد ذلت و رسوائی اس کا مقدر ہوتی ہے۔

لَا تُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ الْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَ

لَا تُقَاتِلُوْنَ	فِیْ	سَبِیْلِ اللّٰهِ	وَ	الْمُسْتَضْعَفِیْنَ[1]	مِنَ	الرِّجَالِ	وَ
(کہ) تم نہیں لڑتے	میں	اللہ کی راہ	اور	کمزور لوگ	سے	مرد	اور

کہ تم اللہ کے راستے میں نہ لڑو اور کمزور مردوں اور

النِّسَآءِ وَ الْوِلْدَانِ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اَخْرِجْنَا مِنْ

النِّسَآءِ	وَ	الْوِلْدَانِ	الَّذِیْنَ	یَقُوْلُوْنَ	رَبَّنَاۤ	اَخْرِجْنَا	مِنْ
عورتیں	اور	بچے	وہ لوگ جو	کہتے ہیں	اے ہمارے رب	نکال دے ہمیں	سے

عورتوں اور بچوں کی خاطر (نہ لڑو جو) یہ دعا کر رہے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں

هٰذِهِ الْقَرْیَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ

هٰذِهِ	الْقَرْیَةِ	الظَّالِمِ	اَهْلُهَا	وَ	اجْعَلْ	لَّنَا	مِنْ	لَّدُنْكَ
اس	شہر	ظلم کرنے والے	اس کے رہائشی	اور	بنادے	ہمارے لئے	سے	اپنے پاس

اس شہر سے نکال دے جس کے باشندے ظالم ہیں اور ہمارے لئے اپنے پاس سے

وَلِیًّا ۚۙ وَّ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِیْرًا ؕ(۷۵) اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

وَلِیًّا[2]	وَّ	اجْعَلْ	لَّنَا	مِنْ	لَّدُنْكَ	نَصِیْرًا (۷۵)	اَلَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا
کوئی حمایتی	اور	بنادے	ہمارے لئے	سے	اپنے پاس	کوئی مددگار	وہ لوگ جو	ایمان لائے

کوئی حمایتی بنادے اور ہمارے لئے اپنی بارگاہ سے کوئی مددگار بنادے ○ ایمان والے

یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۚ وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یُقَاتِلُوْنَ فِیْ

یُقَاتِلُوْنَ	فِیْ	سَبِیْلِ اللّٰهِ	وَ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	یُقَاتِلُوْنَ	فِیْ
وہ لڑتے ہیں	میں	اللہ کی راہ	اور	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	کفر کیا	وہ لڑتے ہیں	میں

اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور کفار شیطان کی راہ میں

ایمان والے اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں اور کافر شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں

[1] ...یہاں جن کمزوروں کا تذکرہ ہے اس سے مراد مکہ مکرمہ کے مسلمان ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دینے کیلئے مسلمانوں کی مظلومیت کا بیان کرنا بہت مفید ہے۔

[2] ...اس سے معلوم ہوا کہ غیرُ اللہ کو ولی اور ناصر (یعنی مددگار) کہہ سکتے ہیں۔

سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْۤا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ

سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ	فَقَاتِلُوْۤا	اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ	اِنَّ	كَيْدَ الشَّيْطٰنِ	كَانَ
شیطان کی راہ	تو لڑو، جہاد کرو	شیطان کے دوستوں (سے)	بیشک	شیطان کا مکروفریب	ہے

لڑتے ہیں تو تم شیطان کے دوستوں سے جہاد کرو بیشک شیطان کا مکروفریب

ضَعِيْفًا ۟ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْۤا

ضَعِيْفًا ۟	اَلَمْ تَرَ	اِلَى	الَّذِيْنَ	قِيْلَ	لَهُمْ	كُفُّوْۤا
کمزور	کیا تم نے نہ دیکھا	کی طرف	ان لوگوں کی جو	کہا گیا	ان سے	روک لو

کمزور ہے ○ کیا تم نے ان لوگوں کو نہ دیکھا جن سے کہا گیا اپنے ہاتھ

اَيْدِيَكُمْ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ

اَيْدِيَكُمْ	وَ	اَقِيْمُوا	الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتُوا	الزَّكٰوةَ	فَلَمَّا	كُتِبَ
اپنے ہاتھ	اور	قائم کرو	نماز	اور	ادا کرو	زکوٰۃ	پھر جب	لکھا گیا، فرض کیا گیا

روکے رکھو اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو پھر جب ان پر جہاد فرض

عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ

عَلَيْهِمُ	الْقِتَالُ	اِذَا	فَرِيْقٌ	مِّنْهُمْ	يَخْشَوْنَ	النَّاسَ
ان پر	لڑنا، جہاد	تب	ایک گروہ	ان میں سے	ڈرتے ہیں	لوگوں (سے)

کیا گیا تو ان میں ایک گروہ لوگوں سے ایسے ڈرنے لگا

كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَ قَالُوْا رَبَّنَا لِمَ

كَخَشْيَةِ اللّٰهِ	اَوْ	اَشَدَّ	خَشْيَةً	وَ	قَالُوْا	رَبَّنَا	لِمَ [1]
اللہ سے ڈرنے کی طرح	یا	اس سے سخت	ڈرنا	اور	کہنے لگے	اے ہمارے رب	کیوں

جیسے اللہ سے ڈرنا ہوتا ہے یا اس سے بھی زیادہ اور کہنے لگے: اے ہمارے رب!

[1] ...یہ سوال حکمت دریافت کرنے کے لئے تھا، اعتراض کرنے کیلئے نہیں، اسی لئے اس سوال پر زجر و توبیخ نہ فرمائی گئی بلکہ تسلی بخش جواب عطا فرمایا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اعتراض کی غرض سے نہیں بلکہ سمجھنے کے لئے اسلامی قوانین کی حکمتیں پوچھنا ایمان کے منافی نہیں ہے۔

كُتِبَتْ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَاۤ اَخَّرْتَنَاۤ اِلٰۤى اَجَلٍ

كَتَبْتَ	عَلَيْنَا	الْقِتَالَ	لَوْلَاۤ	اَخَّرْتَنَاۤ	اِلٰۤى	اَجَلٍ
تونے لکھ دیا، فرض کردیا	ہمارے اوپر	جہاد	کیوں نہ	تونے مہلت دی ہمیں	تک	مدت

تونے ہم پر جہاد کیوں فرض کردیا؟ تھوڑی سی مدت تک ہمیں اور مہلت کیوں نہ

قَرِيْبٍ ؕ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ

قَرِيْبٍ	قُلْ	مَتَاعُ الدُّنْيَا	قَلِيْلٌ [1]	وَ	الْاٰخِرَةُ	خَيْرٌ
قریب (تھوڑی سی)	تم کہو	دنیا کا سازوسامان	قلیل، تھوڑا	اور	آخرت	سب سے بہتر ہے

عطا کردی؟ اے حبیب! تم فرمادو کہ دنیا کا سازوسامان تھوڑا سا ہے اور پرہیزگاروں کے لئے

لِّمَنِ اتَّقٰى ۗ وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿۷۷﴾

لِمَنِ	اتَّقٰى	وَ	لَا تُظْلَمُوْنَ	فَتِيْلًا ﴿۷۷﴾
(اس) کے لئے جو	ڈرے، متقی بنے	اور	تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا	ایک دھاگے (کے برابر)

آخرت بہتر ہے اور تم پر ایک دھاگے کے برابر بھی ظلم نہ کیا جائے گا ○

موت ہر جگہ آکر رہے گی

اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ

اَيْنَ مَا	تَكُوْنُوْا	يُدْرِكْكُّمُ	الْمَوْتُ	وَلَوْ	كُنْتُمْ	فِيْ	بُرُوْجٍ
جہاں کہیں	تم ہوگے	پالے گی تمہیں	موت	اگرچہ	تم ہو	میں	قلعوں، اونچے محلات

تم جہاں کہیں بھی ہوگے موت تمہیں ضرور پکڑ لے گی اگرچہ تم مضبوط قلعوں

بھلائی اور برائی کی نسبت کرنے میں منافقوں کا حال

مُّشَيَّدَةٍ ؕ وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ

مُّشَيَّدَةٍ	وَ	اِنْ	تُصِبْهُمْ	حَسَنَةٌ	يَّقُوْلُوْا	هٰذِهٖ
بلند، مضبوط بنائے ہوئے	اور	اگر	پہنچے انہیں	کوئی بھلائی	(تو) کہتے ہیں	یہ

میں ہو اور ان (منافقوں) کو کوئی بھلائی پہنچے تو کہتے ہیں یہ

[1] ..... دنیا کا سازوسامان اگرچہ کتنا ہی زیادہ ہو وہ اخروی نعمتوں کے مقابلے میں انتہائی قلیل ہے اور مومن کے لئے دنیا سے کہیں زیادہ آخرت بہتر ہے لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ دنیا کے مقابلے میں اپنی آخرت کو بہتر بنانے اور اسے سنوارنے کی زیادہ کوشش کرے۔

مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَیِّئَةٌ یَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ

هٰذِهٖ	یَقُوْلُوْا	سَیِّئَةٌ	تُصِبْهُمْ	اِنْ	وَ	مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ
یہ	(تو) کہتے ہیں	کوئی برائی	پہنچے انہیں	اگر	اور	اللہ کے پاس سے (ہے)

اللہ کی طرف سے ہے اور اگر انہیں کوئی برائی پہنچے تو کہتے ہیں: (اے محمد!) یہ

مِنْ عِنْدِكَ ؕ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ

مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ	كُلٌّ	قُلْ	مِنْ عِنْدِكَ
اللہ کی طرف سے (ہے)	سب	تم کہہ دو	تمہاری طرف سے (آئی ہے)

آپ کی وجہ سے آئی ہے۔ اے حبیب! تم فرمادو: سب اللہ کی طرف سے ہے

اللہ تعالیٰ کی طرف سے حقیقی اثر اور مخلوق کی طرف سے ظاہری اثر ہوتا ہے

فَمَالِ هٰۤؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا یَكَادُوْنَ یَفْقَهُوْنَ حَدِیْثًا ﴿۷۸﴾ مَاۤ

مَاۤ	حَدِیْثًا ﴿۷۸﴾	لَا یَكَادُوْنَ یَفْقَهُوْنَ	فَمَالِ هٰۤؤُلَآءِ الْقَوْمِ
جو	کوئی بات	سمجھنے کے قریب ہی نہیں آتے	تو اس قوم کو کیا ہوا

تو ان لوگوں کو کیا ہوا کہ کسی بات کو سمجھنے کے قریب ہی نہیں آتے ○ اے سننے والے!

بھلائی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور برائی بندوں کی طرف سے ہے

اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۫ وَ مَاۤ

مَاۤ	وَ	فَمِنَ اللّٰهِ [1]	حَسَنَةٍ	مِنْ	اَصَابَكَ
جو	اور	تو (وہ) اللہ کی طرف سے (ہے)	بھلائی	سے	پہنچتی ہے تجھے (اے انسان)

تجھے جو بھلائی پہنچتی ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور

اَصَابَكَ مِنْ سَیِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ؕ وَ اَرْسَلْنٰكَ

اَرْسَلْنٰكَ	وَ	فَمِنْ نَّفْسِكَ	سَیِّئَةٍ	مِنْ	اَصَابَكَ
ہم نے بھیجا تمہیں	اور	تو (وہ) تیری جان کی طرف سے (ہے)	برائی	سے	پہنچتی ہے تجھے

تجھے جو برائی پہنچتی ہے وہ تیری اپنی طرف سے ہے اور اے حبیب! ہم نے تمہیں

[1] ۔۔۔ یہاں بھلائی کی نسبت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف اور برائی کی نسبت بندے کی طرف کی گئی ہے جب کہ اوپر کی آیت میں سب کی نسبت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف ہے، ان کا خلاصہ یہ ہے کہ بندہ جب مؤثرِ حقیقی کی طرف نظر کرے تو ہر چیز کو اسی کی طرف سے جانے اور جب اسباب پر نظر کرے تو برائیوں کو اپنی شامت نفس کے سبب سے سمجھے۔

اطاعتِ رسول اطاعتِ خدا ہے

لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۷۹﴾ مَنْ يُّطِعِ

لِلنَّاسِ	رَسُوْلًا (۱)	وَ	كَفٰى	بِاللّٰهِ	شَهِيْدًا ﴿۷۹﴾	مَنْ	يُّطِعِ
تمام لوگوں کے لئے	رسول (بنا کر)	اور	کافی ہے	اللہ	گواہ	جو	اطاعت کرے

سب لوگوں کے لئے رسول بنا کر بھیجا ہے اور گواہی کے لئے اللہ ہی کافی ہے ○ جس نے

الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَ مَنْ تَوَلّٰى

الرَّسُوْلَ	فَقَدْ	اَطَاعَ	اللّٰهَ	وَ	مَنْ	تَوَلّٰى
رسول (کی)	تو بیشک	اس نے اطاعت کی	اللہ (کی)	اور	جس نے	منہ پھیرا

رسول کا حکم مانا بیشک اس نے اللہ کا حکم مانا اور جس نے منہ موڑا

اطاعتِ رسول سے متعلق منافقوں کا حال

فَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ﴿۸۰﴾ وَ يَقُوْلُوْنَ

فَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ	عَلَيْهِمْ	حَفِيْظًا ﴿۸۰﴾	وَ	يَقُوْلُوْنَ
تو ہم نے نہیں بھیجا تمہیں	ان پر	نگہبان، محافظ (بنا کر)	اور	وہ کہتے ہیں

تو ہم نے تمہیں انہیں بچانے کے لئے نہیں بھیجا ○ اور کہتے ہیں:

طَاعَةٌ ۫ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ

طَاعَةٌ	فَاِذَا	بَرَزُوْا	مِنْ	عِنْدِكَ
(ہمارا کام) اطاعت (کرنا ہے)	پھر جب	اٹھ کر جاتے ہیں	سے	تمہارے پاس

ہم نے فرمانبرداری کی پھر جب تمہارے پاس سے نکل کر جاتے ہیں

بَيَّتَ طَآىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ ؕ

بَيَّتَ	طَآىِٕفَةٌ	مِّنْهُمْ	غَيْرَ	الَّذِيْ	تَقُوْلُ
رات کو منصوبے بناتا ہے	ایک گروہ	ان میں سے	علاوہ	(اس کے) جو	وہ گروہ کہتا ہے (یا) تم کہتے ہو

تو ان میں ایک گروہ آپ کے فرمان کے برخلاف رات کو منصوبے بناتا ہے

(۱)...یہ سیّدِ دو عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے جلیل القدر منصب اور عظیم المرتبت قدر و منزلت کا بیان ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تمام عرب و عجم اور ساری مخلوق کے لئے رسول بنائے گئے اور کل جہان آپ کا امتی بنایا گیا۔

وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَ

وَ	اللّٰهُ	يَكْتُبُ	مَا	يُبَيِّتُوْنَ	فَاَعْرِضْ	عَنْهُمْ	وَ
اور	اللہ	لکھ رہا ہے	جو	وہ رات میں منصوبے بناتے ہیں	تو چشم پوشی کرو	ان سے	اور

اور اللہ ان کے رات کے منصوبے لکھ رہا ہے تو اے حبیب! تم ان سے چشم پوشی کرو اور

تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿٨١﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ

تَوَكَّلْ	عَلَى	اللّٰهِ	وَ	كَفٰى	بِاللّٰهِ	وَكِيْلًا ﴿٨١﴾	اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ (1)
بھروسہ رکھو	پر	اللہ	اور	کافی ہے	اللہ	کارساز	تو کیا وہ غور نہیں کرتے

اللہ پر بھروسہ رکھو اور اللہ کافی کارساز ہے ○ تو کیا یہ لوگ قرآن میں غور

الْقُرْاٰنَ ؕ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا

الْقُرْاٰنَ	وَ	لَوْ	كَانَ	مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ	لَوَجَدُوْا
قرآن (میں)	اور	اگر	وہ ہوتا	اللہ کے علاوہ (کسی اور) کے پاس سے	(تو) ضرور وہ پاتے

نہیں کرتے اور اگر یہ قرآن اللہ کے علاوہ کسی اور کی طرف سے ہوتا تو ضرور

فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ﴿٨٢﴾ وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ

فِيْهِ	اخْتِلَافًا	كَثِيْرًا ﴿٨٢﴾	وَ	اِذَا	جَآءَهُمْ	اَمْرٌ
اس میں	اختلاف	بہت زیادہ	اور	جب	آتی ہے ان کے پاس	کوئی بات

اس میں بہت زیادہ اختلاف پاتے ○ اور جب امن یا خوف کی

مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ؕ وَ

مِّنَ	الْاَمْنِ	اَوِ	الْخَوْفِ	اَذَاعُوْا	بِهٖ	وَ
سے	امن	یا	خوف (کی)	(تو) پھیلانے لگ جاتے ہیں	اس کو	اور (حالانکہ)

کوئی بات ان کے پاس آتی ہے تو اسے پھیلانے لگتے ہیں حالانکہ

عظمتِ قرآن اور قرآن میں غور و فکر کی دعوت

خبر پھیلانے والوں کے متعلق ایک اہم ضابطہ

(1)... قرآن مجید میں غور و فکر کرنا اعلیٰ درجے کی عبادت ہے، لیکن یہ بات واضح ہے کہ قرآن میں وہی غور و فکر معتبر اور صحیح ہے جو صاحبِ قرآن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فرامین اور ان کے صحبت یافتہ صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم اور ان سے تربیت پانے والے تابعین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم کے علوم کی روشنی میں ہو۔ اس لئے دورِ جدید کے ان نت نئے محققین سے بچنا ضروری ہے جو چودہ سو سال کے علماء، فقہاء، محدثین و مفسرین اور ساری امت کے فہم کو غلط قرار دے کر قولاً یا عملاً یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ قرآن اگر سمجھا ہے تو ہم نے ہی سمجھا ہے، پچھلی ساری امت جاہل ہی گزر گئی ہے۔ یہ لوگ یقیناً گمراہ ہیں۔

لَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَ اِلٰٓى

لَوْ	رَدُّوْهُ	اِلَى	الرَّسُوْلِ	وَ	اِلٰٓى
اگر	پھیر دیتے اس (بات) کو	کی طرف	رسول	اور	کی طرف

اگر اس بات کو رسول اور اپنے بااختیار لوگوں کی

اُولِی الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ

اُولِی الْاَمْرِ	مِنْهُمْ	لَعَلِمَهُ	الَّذِيْنَ
حکم والوں (بااختیار لوگوں)	ان میں سے	(تو) ضرور جان لیتے اس (کی حقیقت) کو	وہ لوگ جو

خدمت میں پیش کرتے تو ضرور ان میں سے نتیجہ نکالنے کی صلاحیت رکھنے والے

يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ

يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ [1]	مِنْهُمْ	وَ	لَوْلَا	فَضْلُ اللّٰهِ	عَلَيْكُمْ
نتیجہ نکالنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اس کا	ان میں سے	اور	اگر نہ ہوتا	اللہ کا فضل	تمہارے اوپر

اس (خبر کی حقیقت) کو جان لیتے اور اگر تم پر اللہ کا فضل

وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۸۳﴾ فَقَاتِلْ

وَ	رَحْمَتُهٗ	لَاتَّبَعْتُمُ	الشَّيْطٰنَ	اِلَّا	قَلِيْلًا ﴿۸۳﴾	فَقَاتِلْ
اور	اس کی رحمت	(تو) ضرور تم پیروی کرنے لگ جاتے	شیطان (کی)	مگر	تھوڑے	تو تم لڑو

اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو ضرور تم میں سے چند ایک کے علاوہ سب شیطان کے پیچھے لگ جاتے ○ تو اے حبیب!

جہاد کا حکم اور ترغیبِ جہاد

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَ

فِيْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ	لَا تُكَلَّفُ	اِلَّا	نَفْسَكَ	وَ
میں	اللہ کی راہ	تمہیں تکلیف نہیں دی جائے گی	مگر	اپنی ذات (کی)	اور

اللہ کی راہ میں جہاد کریں۔ آپ کو آپ کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دی جائے گی اور

[1] ... یہاں آیت میں اگرچہ ایک خاص سیاق وسباق میں ایک چیز بیان کی گئی ہے لیکن اس میں جو حکم بیان کیا گیا ہے یہ ہماری زندگی کے ہزاروں گوشوں میں اصلاح کیلئے کافی ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ جب کوئی ایسی بات معلوم ہو جو فساد کا سبب بن سکتی ہے تو اسے پھیلانے کی بجائے اہلِ دانش اور سمجھدار لوگوں تک پہنچا دیا جائے وہ غور وفکر اور تحقیق سے اس کی حقیقت حال معلوم کر لیں گے اور یوں بات کا بتنگڑ اور رائی کا پہاڑ نہیں بنے گا۔

حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ

حَرِّضِ	الْمُؤْمِنِيْنَ	عَسَى	اللّٰهُ	اَنْ	يَّكُفَّ
(جہاد کی) ترغیب دیتے رہو	ایمان والوں (کو)	قریب ہے	اللہ	یہ کہ	روک دے گا

مسلمانوں کو (جہاد کی) ترغیب دیتے رہو۔ عنقریب اللہ

بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَاللّٰهُ اَشَدُّ

بَاْسَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	وَ	اللّٰهُ	اَشَدُّ
سختی، طاقت	ان لوگوں کی جو (جنہوں نے)	کفر کیا	اور	اللہ	سب سے زیادہ مضبوط (ہے)

کافروں کی طاقت روک دے گا اور اللہ کی طاقت سب سے زیادہ مضبوط ہے

بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ﴿٨٤﴾ مَنْ يَّشْفَعْ

بَاْسًا	وَّ	اَشَدُّ	تَنْكِيْلًا ﴿٨٤﴾	مَنْ	يَّشْفَعْ
لڑائی، طاقت (میں)	اور	سب سے زیادہ شدید (ہے)	عذاب دینے (میں)	جو	کرے

اور اس کا عذاب سب سے زیادہ شدید ہے ○ جو اچھی

شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَّشْفَعْ

شَفَاعَةً	حَسَنَةً[1]	يَّكُنْ	لَّهٗ	نَصِيْبٌ	مِّنْهَا	وَ	مَنْ	يَّشْفَعْ
سفارش	اچھی	ہوگا	اس کے لئے	(ثواب کا) حصہ	اس میں سے	اور	جو	کرے

سفارش کرے اس کے لئے اس کا اجر ہے اور جو بری

شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ

شَفَاعَةً	سَيِّئَةً[2]	يَّكُنْ	لَّهٗ	كِفْلٌ	مِّنْهَا	وَ	كَانَ	اللّٰهُ
سفارش	بری	ہوگا	اس کے لئے	(گناہ کا) حصہ	اس میں سے	اور	ہے	اللہ

سفارش کرے اس کے لئے اس میں سے حصہ ہے اور

اچھی سفارش باعثِ ثواب اور بری سفارش باعثِ گناہ ہے

[1] ...اچھی سفارش وہ ہے جس میں کسی کو جائز نفع پہنچایا جائے یا تکلیف سے بچایا جائے، اس پر ثواب ہے، جیسے کوئی نوکری کا واقعی مستحق ہے اور کسی دوسرے کی حق تلفی نہیں ہو رہی تو سفارش کرنا جائز ہے یا کوئی مظلوم ہے اور انصاف دلوانے میں مدد کیلئے پولیس سے سفارش کی جائے۔

[2] ...بری سفارش وہ ہے جس میں غلط سفارش کی جائے، ظالم کو غلط طریقے سے بچایا جائے یا کسی کی حق تلفی کی جائے جیسے کسی غیر مستحق کو نوکری دلانے کیلئے سفارش کی جائے یا کسی کو شراب یا سینما کے لائسنس دلوانے کیلئے سفارش کی جائے، یہ حرام ہے۔

سلام کا جواب دینے کا طریقہ

عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ مُّقِیْتًا ﴿۸۵﴾ وَ اِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّةٍ

بِتَحِیَّةٍ	حُیِّیْتُمْ	اِذَا	وَ	مُّقِیْتًا ﴿۸۵﴾	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ
کسی دعائیہ لفظ کے ساتھ	تمہیں سلام کیا جائے	جب	اور	قادر	ہر چیز پر

اللہ ہر شے پر قادر ہے ○ اور جب تمہیں کسی لفظ سے سلام کیا جائے

فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَاۤ اَوْ رُدُّوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

كَانَ	اللّٰهَ	اِنَّ	رُدُّوْهَا	اَوْ	بِاَحْسَنَ مِنْهَاۤ	فَحَیُّوْا
ہے	اللہ	بیشک	لوٹا دو اسی (لفظ) کو	یا	اس سے بہتر (لفظ) کے ساتھ	تو سلام کا جواب دو

تو تم اس سے بہتر لفظ سے جواب دو یا وہی الفاظ کہہ دو۔ بیشک اللہ

اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ سچا ہے

عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ حَسِیْبًا ﴿۸۶﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَیَجْمَعَنَّكُمْ

لَیَجْمَعَنَّكُمْ	هُوَ	اِلَّا	اِلٰهَ	لَاۤ	اَللّٰهُ	حَسِیْبًا ﴿۸۶﴾	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ
ضرور جمع کرے گا تمہیں	وہ	مگر	کوئی معبود	نہیں	اللہ	حساب لینے والا	ہر چیز پر

ہر چیز پر حساب لینے والا ہے ○ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور وہ ضرور تمہیں

اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَا رَیْبَ فِیْهِ ؕ وَ مَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ

اللّٰهِ	مِنَ	اَصْدَقُ [1]	مَنْ	وَ	فِیْهِ	لَا رَیْبَ	یَوْمِ الْقِیٰمَةِ	اِلٰى
اللہ	سے	زیادہ سچا	کون ہے	اور	اس میں	کوئی شک نہیں	قیامت کے دن	کی طرف

قیامت کے دن اکٹھا کرے گا جس میں کوئی شک نہیں اور اللہ سے زیادہ کس کی

چند منافقوں کے بارے میں صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کے دو گروہ

حَدِیْثًا ﴿۸۷﴾ ع فَمَا لَكُمْ فِی الْمُنٰفِقِیْنَ فِئَتَیْنِ

فِئَتَیْنِ	الْمُنٰفِقِیْنَ	فِی	لَكُمْ	فَمَا	حَدِیْثًا ﴿۸۷﴾
دو گروہ (ہو گئے)	منافقوں	(کے بارے) میں	تمہارے لئے (تمہیں)	تو کیا ہوا	بات (میں)

بات سچی ○ تو تمہیں کیا ہوا کہ منافقوں کے بارے میں دو گروہ ہو گئے

[1]... مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کسی کلام میں جھوٹ کا ممکن ہونا ذاتی طور پر محال ہے اور اللہ تعالیٰ کی تمام صفات مکمل طور پر صفاتِ کمال ہیں اور جس طرح کسی صفتِ کمال کی اس سے نفی ناممکن ہے اسی طرح کسی نقص و عیب کی صفت کا ثبوت بھی اللہ تعالیٰ کے لئے محال ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہی فرمان "وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِیْثًا" "اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی۔" اس عقیدے کی بہت بڑی دلیل ہے۔

وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا ط

وَ	اللّٰهُ	اَرْكَسَهُمْ	بِمَا	كَسَبُوْا
اور (حالانکہ)	اللہ (نے)	اوندھا کر دیا، الٹا دیا انہیں	(اس کے) سبب جو	انہوں نے کمایا (اعمال کیے)

حالانکہ اللہ نے ان کے اعمال کے سبب ان (کے دلوں) کو الٹا دیا ہے۔

اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ط وَمَنْ

اَتُرِيْدُوْنَ	اَنْ	تَهْدُوْا	مَنْ	اَضَلَّ	اللّٰهُ	وَ	مَنْ
کیا تم چاہتے ہو	یہ کہ	ہدایت دو، راہ دکھاؤ	(اس کو) جسے	گمراہ کر دیا	اللہ (نے)	اور	جسے

کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تم اسے راہ دکھاؤ جسے اللہ نے گمراہ کر دیا اور جسے

يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿٨٨﴾ وَدُّوْا لَوْ

يُّضْلِلِ	اللّٰهُ	فَلَنْ تَجِدَ	لَهٗ	سَبِيْلًا ﴿٨٨﴾	وَدُّوْا	لَوْ
گمراہ کرے	اللہ	تو تم ہرگز نہ پاؤ گے	اس کے لئے	کوئی راہ	وہ چاہتے ہیں	کاش

اللہ گمراہ کر دے تو ہرگز تو اس کے لئے (ہدایت کا) راستہ نہ پائے گا ○ وہ تو یہ چاہتے ہیں کہ

تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا

تَكْفُرُوْنَ	كَمَا	كَفَرُوْا	فَتَكُوْنُوْنَ	سَوَآءً	فَلَا تَتَّخِذُوْا
تم کافر ہو جاؤ	جیسے	انہوں نے کفر کیا	پھر تم سب ہو جاؤ	برابر، ایک جیسے	تو تم نہ بناؤ

جیسے وہ کافر ہوئے کاش کہ تم بھی ویسے ہی کافر ہو جاؤ پھر تم سب ایک جیسے ہو جاؤ۔ تو تم

مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ط فَاِنْ

مِنْهُمْ	اَوْلِيَآءَ	حَتّٰى	يُهَاجِرُوْا	فِيْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ	فَاِنْ
ان میں سے	دوست	یہاں تک کہ	وہ ہجرت کریں	میں	اللہ کی راہ	پھر اگر

ان میں سے کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ جب تک وہ اللہ کی راہ میں ہجرت نہ کریں پھر اگر

منافقوں کا کفر اور کفر کی طرف سے بچاؤ اور مسلمانوں کو نصیحت

كفار سے صلح و لڑائی کے حوالے سے چند احکام

تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ۪ وَلَا تَتَّخِذُوْا

تَوَلَّوْا	فَخُذُوْهُمْ	وَ	اقْتُلُوْهُمْ	حَيْثُ	وَجَدْتُّمُوْهُمْ	وَ	لَا تَتَّخِذُوْا
وہ منہ پھیریں	تو پکڑو انہیں	اور	قتل کرو انہیں	جہاں	تم پاؤ انہیں	اور	نہ بناؤ

وہ منہ پھیریں تو انہیں پکڑو اور جہاں پاؤ قتل کرو اور ان میں

مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۸۹﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ

مِنْهُمْ	وَلِيًّا	وَّ	لَا	نَصِيْرًا ﴿۸۹﴾	اِلَّا	الَّذِيْنَ (1)	يَصِلُوْنَ
ان میں سے	کوئی دوست	اور	نہ	مددگار	مگر	وہ لوگ جو	تعلق رکھتے ہیں

کسی کو نہ دوست بناؤ اور نہ ہی مددگار ○ مگر (ان لوگوں کو قتل نہ کرو) جو ایسی قوم سے

اِلٰى قَوْمٍۭ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ اَوْ

اِلٰى	قَوْمٍ	بَيْنَكُمْ	وَ	بَيْنَهُمْ	مِّيْثَاقٌ	اَوْ
کی طرف (سے)	قوم	تمہارے درمیان	اور	ان کے درمیان	معاہدہ	یا

تعلق رکھتے ہوں کہ تمہارے اور ان کے درمیان (امن کا) معاہدہ ہو یا

جَآءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ يُقَاتِلُوْا

جَآءُوْكُمْ	حَصِرَتْ	صُدُوْرُهُمْ	اَنْ	يُّقَاتِلُوْكُمْ	اَوْ	يُقَاتِلُوْا
وہ آئیں تمہارے پاس	تنگ ہوگئے	ان کے سینے	کہ	لڑائی کریں تم سے	یا	وہ لڑیں

تمہارے پاس اس حال میں آئیں کہ ان کے دل تم سے لڑائی کرنے سے تنگ آچکے ہوں یا (تمہارے ساتھ مل کر)

قَوْمَهُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ

قَوْمَهُمْ	وَ	لَوْ	شَآءَ	اللّٰهُ	لَسَلَّطَهُمْ	عَلَيْكُمْ
اپنی قوم (سے)	اور	اگر	چاہتا	اللہ	(تو) ضرور مسلط کردیتا انہیں	تمہارے اوپر

اپنی قوم سے لڑیں اور اللہ اگر چاہتا تو ضرور انہیں تم پر مسلط کردیتا

(1) ... یہاں ان لوگوں کا ذکر کیا جارہا ہے جو گزشتہ آیت میں دیئے گئے قتل کے حکم سے خارج ہیں اور وہ یہ ہیں: (1) وہ لوگ جن کا ایسی قوم سے تعلق ہو جن سے تمہارا امن کا معاہدہ ہو چکا ہو۔ (2) وہ لوگ جو تم سے لڑائی نہ کریں۔ (3) وہ لوگ جو تمہارے ساتھ مل کر اپنی قوم سے لڑیں۔ ان سب لوگوں کو قتل کرنے کی اجازت نہیں۔

فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ وَ اَلْقَوْا

فَلَقٰتَلُوْكُمْ	فَاِنِ	اعْتَزَلُوْكُمْ[1]	فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ	وَ	اَلْقَوْا
تو بیشک وہ لڑتے تم سے	پھر اگر	وہ دور رہیں تم سے	پس نہ لڑیں تم سے	اور	ڈال دیں

تو وہ بے شک تم سے لڑتے پھر اگر وہ تم سے دور رہیں اور نہ لڑیں اور تمہاری طرف

اِلَيْكُمُ السَّلَمَ ۙ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا ﴿٩٠﴾

اِلَيْكُمُ	السَّلَمَ	فَمَا جَعَلَ	اللّٰهُ	لَكُمْ	عَلَيْهِمْ	سَبِيْلًا ﴿٩٠﴾
تمہاری طرف	صلح	تو نہیں رکھا	اللہ (نے)	تمہارے لئے	ان پر	کوئی راستہ

صلح کا پیغام بھیجیں تو (صلح کی صورت میں) اللہ نے تمہیں ان پر (لڑائی) کا کوئی راستہ نہیں رکھا ۝

سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ وَ

سَتَجِدُوْنَ	اٰخَرِيْنَ	يُرِيْدُوْنَ	اَنْ	يَّاْمَنُوْكُمْ	وَ
عنقریب تم پاؤ گے	دوسروں (کو)	وہ چاہتے ہیں	کہ	امن میں رہیں تم سے	اور

عنقریب تم کچھ دوسروں کو پاؤ گے جو چاہتے ہیں کہ وہ تم سے بھی امن میں رہیں اور

يَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ ؕ كُلَّمَا رُدُّوْۤا اِلَى الْفِتْنَةِ

يَاْمَنُوْا	قَوْمَهُمْ	كُلَّمَا	رُدُّوْۤا	اِلَى	الْفِتْنَةِ[2]
امن میں رہیں	اپنی قوم (سے)	جب بھی	انہیں پھیرا جاتا ہے	کی طرف	فتنہ

اپنی قوم سے بھی امن میں رہیں (لیکن) جب کبھی انہیں فتنے کی طرف پھیرا جاتا ہے

اُرْكِسُوْا فِيْهَا ۚ فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ وَ يُلْقُوْۤا

اُرْكِسُوْا	فِيْهَا	فَاِنْ	لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ	وَ	يُلْقُوْۤا
اوندھے گر جاتے ہیں	اس میں	پھر اگر	وہ کنارہ کشی نہ کریں تم سے	اور	(نہ) ڈالیں

تو اس میں اوندھے جا پڑتے ہیں۔ پھر اگر وہ تم سے کنارہ کشی نہ کریں اور تمہارے ساتھ

چاپلوس اور دوغلے لوگوں سے متعلق حکم

[1] ۔۔۔ یہاں فرمایا کہ اگر کفار تم سے دور رہیں اور نہ لڑیں بلکہ صلح کا پیغام بھیجیں تو اس صورت میں تمہیں اجازت نہیں کہ تم ان سے جنگ کرو۔ مفسرین فرماتے ہیں کہ یہ آیت منسوخ ہے اور اب اسلامی سلطان کو صلح کرنے نہ کرنے کا اختیار ہے۔

[2] ۔۔۔ یہاں فتنہ سے مراد کفر و شرک ہے یا اس سے مراد نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور مسلمانوں سے جنگ کرنا یا انہیں ایذا پہنچانا ہے۔

اِلَیْكُمُ السَّلَمَ وَ یَكُفُّوْۤا اَیْدِیَهُمْ فَخُذُوْهُمْ وَ اقْتُلُوْهُمْ

اِلَیْكُمُ	السَّلَمَ	وَ	یَكُفُّوْۤا	اَیْدِیَهُمْ	فَخُذُوْهُمْ	وَ	اقْتُلُوْهُمْ
تمہاری طرف	صلح	اور	(نہ) روکیں	اپنے ہاتھ	تو پکڑ لو انہیں	اور	قتل کر دو انہیں

صلح نہ کریں اور اپنے ہاتھ تم (سے لڑنے) سے نہ روکیں تو تم انہیں پکڑ لو اور جہاں پاؤ

حَیْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ؕ وَ اُولٰٓىٕكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِیْنًا ﴿۹۱﴾ ع

حَیْثُ	ثَقِفْتُمُوْهُمْ	وَ	اُولٰٓىٕكُمْ	جَعَلْنَا	لَكُمْ	عَلَیْهِمْ	سُلْطٰنًا	مُّبِیْنًا ﴿۹۱﴾
جہاں	تم پاؤ انہیں	اور	یہ لوگ	ہم نے بنایا	تمہارے لئے	ان پر	اختیار	کھلا

انہیں قتل کر دو اور یہی وہ لوگ ہیں جن کے خلاف ہم نے تمہیں کھلا اختیار دیا ہے ۝

وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ یَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـٴًـا ۚ

وَ	مَا كَانَ	لِمُؤْمِنٍ	اَنْ	یَّقْتُلَ [1]	مُؤْمِنًا	اِلَّا	خَطَـٴًـا
اور	نہیں ہے	کسی مومن کے لئے	کہ	وہ قتل کرے	کسی مومن (کو)	مگر	غلطی (سے ہو جائے)

اور کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے کہ کسی مسلمان کو قتل کرے مگر یہ کہ غلطی سے ہو جائے

وَ مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـٴًـا فَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ

وَ	مَنْ	قَتَلَ	مُؤْمِنًا	خَطَـٴًـا	فَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ	مُّؤْمِنَةٍ
اور	جو	قتل کرے	کسی مومن (کو)	غلطی (سے)	تو ایک غلام آزاد کرنا (لازم ہے)	مومن

اور جو کسی مسلمان کو غلطی سے قتل کر دے تو ایک مسلمان غلام کو آزاد کرنا

وَّ دِیَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰۤى اَهْلِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ

وَّ	دِیَةٌ [2]	مُّسَلَّمَةٌ	اِلٰۤى	اَهْلِهٖۤ	اِلَّاۤ	اَنْ
اور	دیت دینا	سپرد کی ہوئی	کی طرف	اس (مقتول) کے گھر والوں	مگر	یہ کہ

اور دیت دینا لازم ہے جو مقتول کے گھر والوں کے حوالے کی جائے گی سوائے اس کے کہ

مسلمان کو قتل کرنا حرام ہے

قتلِ خطا کی صورتیں اور ان کے احکام

1 ۔۔۔ اس آیت میں کسی کو غلطی سے قتل کر دینے کی صورتیں اور ان کے احکام بیان کئے گئے ہیں۔

2 ۔۔۔ دیت کا لغوی معنی ہے وہ مال جو مقتول کے وارثوں کو مقتول کی جان کے بدلے دیا جائے اور اصطلاحی معنی یہ ہے کہ کسی مسلمان یا ذمی کافر کو قتل کرنے یا اس کے کسی عضو کو تلف کرنے کی وجہ سے جو مالی معاوضہ دینا لازم آتا ہے اسے دیت کہتے ہیں۔ قتل کی دیت کا مال مقتول کے وارث آپس میں بطورِ میراث تقسیم کریں گے۔

يَّصَّدَّقُوْا ؕ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ

يَّصَّدَّقُوْا[1]	فَاِنْ	كَانَ	مِنْ	قَوْمٍ عَدُوٍّ	لَّكُمْ
وہ صدقہ کردیں، وہ معاف کردیں	پھر اگر	وہ (مقتول) ہو	سے	دشمن قوم	تمہارے لئے (تمہاری)

وہ معاف کردیں پھر اگر وہ مقتول تمہاری دشمن قوم سے ہو

وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ؕ وَ

وَ	هُوَ	مُؤْمِنٌ	فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ[2]	مُّؤْمِنَةٍ	وَ
اور	وہ (مقتول خود)	مومن (ہو)	تو ایک غلام آزاد کرنا (لازم ہے)	مومن	اور

اور وہ مقتول خود مسلمان ہو تو صرف ایک مسلمان غلام کا آزاد کرنا لازم ہے اور

اِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍۭ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ

اِنْ	كَانَ	مِنْ	قَوْمٍ	بَيْنَكُمْ	وَ	بَيْنَهُمْ	مِّيْثَاقٌ	فَدِيَةٌ
اگر	وہ (مقتول) ہو	سے	قوم	تمہارے درمیان	اور	ان کے درمیان	معاہدہ (ہو)	تو دیت

اگر وہ مقتول اس قوم میں سے ہو کہ تمہارے اور ان کے درمیان معاہدہ ہو تو

مُّسَلَّمَةٌ اِلٰۤى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ

مُّسَلَّمَةٌ	اِلٰۤى	اَهْلِهٖ	وَ	تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ	مُّؤْمِنَةٍ	فَمَنْ
سپرد کی ہوئی	کی طرف	اس کے گھر والوں	اور	ایک غلام یا لونڈی آزاد کرنا	مومن	پھر جو

اس کے گھر والوں کے حوالے دیت کی جائے اور ایک مسلمان غلام یا لونڈی کو آزاد کیا جائے پھر جسے

لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ۫ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَكَانَ

لَّمْ يَجِدْ	فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ	مُتَتَابِعَيْنِ	تَوْبَةً	مِّنَ اللّٰهِ	وَ	كَانَ
نہ پائے (غلام)	تو دو مہینے کے روزے	پے درپے، مسلسل	(یہ) توبہ (ہے)	اللہ سے	اور	ہے

(غلام) نہ ملے تو دو مہینے کے مسلسل روزے (لازم ہیں۔ یہ) اللہ کی بارگاہ میں اس کی توبہ ہے اور

1... مقتول کے وارث دیت معاف کرسکتے ہیں کیونکہ وہ ان کا اپنا حق ہے لیکن کفارہ معاف نہیں کرسکتے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔

2... جس مسلمان کے رشتہ دار حربی کافر ہوں اسے غلطی سے قتل کردینے کی صورت میں صرف کفارہ واجب ہے کیونکہ دیت مقتول کے وارثوں کو بطورِ میراث ملتی ہے اور کافر رشتہ دار کو مسلمان کی میراث نہیں ملتی۔

مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرنے پر شدید وعید

اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿٩٢﴾ وَ مَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا

اللّٰهُ	عَلِيْمًا	حَكِيْمًا ﴿٩٢﴾	وَ	مَنْ	يَّقْتُلْ	مُؤْمِنًا	مُّتَعَمِّدًا [1]
اللہ	علم والا	حکمت والا	اور	جو	قتل کردے	کسی مومن (کو)	جان بوجھ کر

اللہ جاننے والا حکمت والا ہے ○ اور جو کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کردے

فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

فَجَزَآؤُهٗ	جَهَنَّمُ	خٰلِدًا	فِيْهَا	وَ	غَضِبَ	اللّٰهُ	عَلَيْهِ	وَ
تو اس کا بدلہ	جہنم	ہمیشہ رہنے والا	اس میں	اور	غضب کیا	اللہ (نے)	اس پر	اور

تو اس کا بدلہ جہنم ہے عرصہ دراز تک اس میں رہے گا اور اللہ نے اس پر غضب کیا اور

معاملے کی تحقیق کرنے سے متعلق مسلمانوں کو نصیحت

لَعَنَهٗ وَ اَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ﴿٩٣﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

لَعَنَهٗ	وَ	اَعَدَّ	لَهٗ	عَذَابًا	عَظِيْمًا ﴿٩٣﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ
لعنت کی اس پر	اور	تیار کررکھا ہے	اس کے لئے	عذاب	بڑا	اے	وہ لوگو جو

اس پر لعنت کی اور اس کے لئے بڑا عذاب تیار کررکھا ہے ○ اے ایمان

اٰمَنُوْۤا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَ لَا تَقُوْلُوْا

اٰمَنُوْۤا	اِذَا	ضَرَبْتُمْ	فِيْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ	فَتَبَيَّنُوْا	وَ	لَا تَقُوْلُوْا
ایمان لائے	جب	تم چلو	میں	اللہ کی راہ	تو خوب تحقیق کرلیا کرو	اور	نہ کہو

والو! جب تم اللہ کے راستے میں چلو تو خوب تحقیق کرلیا کرو اور جو

لِمَنْ اَلْقٰۤى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا

لِمَنْ	اَلْقٰۤى	اِلَيْكُمُ	السَّلٰمَ	لَسْتَ	مُؤْمِنًا
(اس) سے جو	ڈالے (کہے)	تمہاری طرف (تمہیں)	سلام	(کہ) تم نہیں	مومن

تمہیں سلام کرے اسے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں۔

[1] ...اس آیت معلوم ہوتا ہے کہ انسانی جان کی اسلام میں کتنی حرمت ہے اور کسی مسلمان کو قتل کرنا کتنا شدید جرم ہے کہ جہنم، غضب الٰہی، لعنت اور عذاب عظیم کی وعید سنائی گئی ہے۔

تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا٘ فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِیْرَةٌ

تَبْتَغُوْنَ (1)	عَرَضَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا	فَعِنْدَ اللّٰهِ	مَغَانِمُ	كَثِیْرَةٌ
تم چاہتے ہو	دنیوی زندگی کا ساز وسامان	تو اللہ کے پاس (ہیں)	غنیمت کے مال	بہت سے

تم دنیوی زندگی کا سامان چاہتے ہو پس اللہ کے پاس بہت سے غنیمت کے مال ہیں۔

كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَیْكُمْ

كَذٰلِكَ	كُنْتُمْ	مِّنْ	قَبْلُ	فَمَنَّ	اللّٰهُ	عَلَیْكُمْ
اسی طرح	تم تھے	سے	پہلے	پھر احسان کیا	اللہ (نے)	تمہارے اوپر

پہلے تم بھی ایسے ہی تھے تو اللہ نے تم پر احسان کیا

فَتَبَیَّنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ﴿۹۴﴾

فَتَبَیَّنُوْا	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	خَبِیْرًا ﴿۹۴﴾
تو خوب تحقیق کرلو	بیشک	اللہ	ہے	(اس) سے جو	تم کرتے ہو	خبردار

تو خوب تحقیق کرلو بیشک اللہ تمام اعمال سے خبردار ہے ○

مجاہدین کی فضیلت

لَا یَسْتَوِی الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ وَ

لَا یَسْتَوِی	الْقٰعِدُوْنَ	مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ	غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ (2)	وَ
برابر نہیں	(جہاد سے) بیٹھے رہنے والے	ایمان والوں میں سے	تکلیف، عذر والوں کے علاوہ	اور

عذر والوں کے علاوہ جو مسلمان جہاد سے بیٹھے رہے وہ اور

الْمُجٰهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ؕ فَضَّلَ اللّٰهُ

الْمُجٰهِدُوْنَ	فِیْ	سَبِیْلِ اللّٰهِ	بِاَمْوَالِهِمْ	وَ	اَنْفُسِهِمْ	فَضَّلَ	اللّٰهُ
جہاد کرنے والے	میں	اللہ کی راہ	اپنے مالوں سے	اور	اپنی جانوں	فضیلت دی	اللہ (نے)

اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرنے والے برابر نہیں۔ اپنی جانوں

(1) ...اس سے معلوم ہوا کہ جہاد سے مسلمان کا مقصد دنیا کا مال حاصل کرنا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی اور اس کی رضا حاصل کرنا ہو۔

(2) ...اس آیت سے ثابت ہوا کہ جو لوگ بیماری یا بڑھاپے یا ناطاقتی یا نابینائی یا ہاتھ پاؤں کے ناکارہ ہونے اور عذر کی وجہ سے جہاد میں حاضر نہ ہوں وہ ثواب سے محروم نہ کئے جائیں گے جبکہ اچھی نیت رکھتے ہوں۔

الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ط

دَرَجَةً	الْقٰعِدِيْنَ	عَلَى	اَنْفُسِهِمْ	وَ	بِاَمْوَالِهِمْ	الْمُجٰهِدِيْنَ
درجہ (میں)	بیٹھے رہنے والوں	پر	اپنی جانوں	اور	اپنے مالوں کے ساتھ	جہاد کرنے والوں (کو)

اور مالوں کے ساتھ جہاد کرنے والوں کو بیٹھے رہنے والوں پر اللہ نے درجے کے اعتبار سے فضیلت عطا فرمائی ہے

وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ط وَ فَضَّلَ اللّٰهُ

اللّٰهُ	فَضَّلَ	وَ	الْحُسْنٰى	اللّٰهُ	وَّعَدَ	كُلًّا	وَ
اللہ (نے)	فضیلت دی	اور	بھلائی (کا)	اللہ (نے)	وعدہ فرمایا	سب (سے)	اور

اور اللہ نے سب سے بھلائی کا وعدہ فرمایا ہے اور اللہ نے

الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٩٥﴾ دَرَجٰتٍ

دَرَجٰتٍ	اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٩٥﴾	الْقٰعِدِيْنَ	عَلَى	الْمُجٰهِدِيْنَ
درجے	بڑے ثواب (سے)	بیٹھے رہنے والوں	پر	جہاد کرنے والوں (کو)

جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر بہت بڑے اجر کی فضیلت عطا فرمائی ہے ○ اس کی طرف سے

مجاہدین کا اجر و ثواب

مِّنْهُ وَ مَغْفِرَةً وَّ رَحْمَةً ط وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٩٦﴾ ع

رَّحِيْمًا ﴿٩٦﴾	غَفُوْرًا	اللّٰهُ	كَانَ	وَ	رَحْمَةً	وَّ	مَغْفِرَةً	وَ	مِّنْهُ
مہربان	بخشنے والا	اللہ	ہے	اور	رحمت	اور	مغفرت	اور	اس کی طرف سے

بہت سے درجات اور بخشش اور رحمت (ہے) اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○

قدرت کے باوجود ہجرت نہ کرنے والوں کا اخروی انجام

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ

ظَالِمِيْٓ	الْمَلٰٓئِكَةُ	تَوَفّٰهُمُ	الَّذِيْنَ	اِنَّ
وہ (لوگ) ظلم کرنے والے (تھے)	فرشتے	قبض کرتے ہیں ان کو (ان کی روحوں کی)	وہ لوگ جو	بیشک

بیشک وہ لوگ جن کی جان فرشتے اس حال میں قبض کرتے ہیں کہ وہ اپنی جانوں پر

أَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ۖ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ

أَنْفُسِهِمْ	قَالُوْا	فِيْمَ	كُنْتُمْ	قَالُوْا	كُنَّا	مُسْتَضْعَفِيْنَ
اپنی جانوں (پر)	(فرشتے) کہتے ہیں	کس حال میں	تم تھے	وہ کہتے ہیں	ہم تھے	کمزور لوگ

ظلم کرنے والے ہوتے ہیں ان سے (فرشتے) کہتے ہیں: تم کس حال میں تھے؟ وہ کہتے ہیں کہ ہم

فِي الْأَرْضِ ۖ قَالُوْا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا

فِي الْأَرْضِ	قَالُوْا	أَلَمْ تَكُنْ	أَرْضُ اللّٰهِ	وَاسِعَةً	فَتُهَاجِرُوْا [1]
زمین میں	(فرشتے) کہتے ہیں	کیا نہ تھی	اللہ کی زمین	وسیع، کشادہ	تو تم ہجرت کر جاتے

زمین میں کمزور تھے۔ تو فرشتے کہتے ہیں: کیا اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت

فِيْهَا ۖ فَأُولٰٓئِكَ مَأْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۹۷﴾ إِلَّا

فِيْهَا	فَأُولٰٓئِكَ	مَأْوٰىهُمْ	جَهَنَّمُ	وَ	سَآءَتْ	مَصِيْرًا ﴿۹۷﴾	إِلَّا
اس میں	تو یہ لوگ	ان کا ٹھکانہ	جہنم	اور	کتنی بری	لوٹنے کی جگہ	مگر

کر جاتے؟ تو یہ وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ کتنی بری لوٹنے کی جگہ ہے ○ مگر

الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

الْمُسْتَضْعَفِيْنَ	مِنَ	الرِّجَالِ	وَ	النِّسَآءِ	وَ	الْوِلْدَانِ	لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
کمزور، مجبور لوگ	سے	مرد	اور	عورتیں	اور	بچے	(جو) طاقت نہیں رکھتے

وہ مجبور مرد اور عورتیں اور بچے جو نہ تو کوئی تدبیر کرنے کی طاقت

حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ﴿۹۸﴾ فَأُولٰٓئِكَ عَسَى

حِيْلَةً	وَ	لَا يَهْتَدُوْنَ	سَبِيْلًا ﴿۹۸﴾	فَأُولٰٓئِكَ	عَسَى
کوئی تدبیر (کرنے کی)	اور	رہنمائی نہیں پاتے	راستے (کی)	پس یہ لوگ	قریب ہے

رکھتے ہوں اور نہ راستہ جانتے ہوں ○ تو عنقریب

ہجرت کی طاقت نہ رکھنے والے قابلِ گرفت نہیں

[1] ...اس آیت سے ثابت ہوا کہ جو شخص کسی شہر میں اپنے دین پر قائم نہ رہ سکتا ہو اور یہ جانے کہ دوسری جگہ جانے سے اپنے فرائض دینی ادا کر سکے گا تو اس پر ہجرت واجب ہو جاتی ہے۔ اس حکم کو سامنے رکھ کر کافروں کے درمیان رہنے والے بہت سے مسلمانوں کو اپنی حالت پر غور کرنے کی حاجت ہے۔

اللّٰهُ اَنْ یَّعْفُوَ عَنْهُمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۹۹﴾

غَفُوْرًا ﴿۹۹﴾	عَفُوًّا	اللّٰهُ	كَانَ	وَ	عَنْهُمْ	یَّعْفُوَ	اَنْ	اللّٰهُ
بخشنے والا	معاف فرمانے والا	اللہ	ہے	اور	ان سے	درگزر فرمائے گا	کہ	اللہ

اللہ ان لوگوں سے درگزر فرمائے گا اور اللہ معاف فرمانے والا، بخشنے والا ہے ○

ہجرت کرنے کی ترغیب

وَ مَنْ یُّهَاجِرْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یَجِدْ فِی الْاَرْضِ مُرٰغَمًا

مُرٰغَمًا	فِی الْاَرْضِ	یَجِدْ	سَبِیْلِ اللّٰهِ	فِیْ	یُّهَاجِرْ	مَنْ	وَ
ہجرت کی جگہ	زمین میں	وہ پائے گا	اللہ کی راہ	میں	ہجرت کرے	جو	اور

اور جو اللہ کی راہ میں ہجرت کرے تو وہ زمین میں بہت جگہ

كَثِیْرًا وَّ سَعَةً ؕ وَ مَنْ یَّخْرُجْ مِنْۢ بَیْتِهٖ مُهَاجِرًا

مُهَاجِرًا	بَیْتِهٖ	مِنْ	یَّخْرُجْ	مَنْ	وَ	سَعَةً	وَّ	كَثِیْرًا
ہجرت کرتے ہوئے	اپنے گھر	سے	نکلے	جو	اور	وسعت، گنجائش	اور	بہت

اور گنجائش پائے گا اور جو اپنے گھر سے اللہ و رسول کی طرف

دورانِ ہجرت انتقال کرنے والا ہجرت کا ثواب پائے گا

اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ثُمَّ یُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ

فَقَدْ	الْمَوْتُ	یُدْرِكْهُ	ثُمَّ	رَسُوْلِهٖ	وَ	اللّٰهِ	اِلَى
تو بیشک	موت	آ لے اسے	پھر	اس کے رسول	اور	اللہ	کی طرف

ہجرت کرتے ہوئے نکلا پھر اسے موت نے آلیا تو

وَ قَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴿۱۰۰﴾ ع

رَّحِیْمًا ﴿۱۰۰﴾	غَفُوْرًا	اللّٰهُ	كَانَ	وَ	عَلَى اللّٰهِ [2]	اَجْرُهٗ	وَقَعَ [1]
مہربان	بخشنے والا	اللہ	ہے	اور	اللہ (کے ذمہ) پر	اس کا اجر	واقع ہو گیا، ثابت ہو گیا

اس کا ثواب اللہ کے ذمہ پر ہو گیا اور اللہ بخشنے والا، مہربان ہے ○

1 ...اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی نیکی کا ارادہ کرے اور اس کو پورا کرنے سے عاجز ہو جائے تو وہ اس نیکی کا ثواب پائے گا۔

2 ...دورانِ ہجرت انتقال کر جانے والے کا اجر اللہ کریم کے وعدے اور اس کے فضل و کرم سے اس کے ذمہ کرم پر ہے، یوں نہیں کہ اس پر بطورِ معاوضہ واجب ہے کیونکہ اس طور پر کوئی چیز اللہ عَزَّوَجَلَّ پر واجب نہیں۔

حالتِ سفر میں نماز قصر پڑھنے کا حکم

وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا

وَ	اِذَا	ضَرَبْتُمْ	فِی الْاَرْضِ	فَلَیْسَ	عَلَیْكُمْ	جُنَاحٌ	اَنْ	تَقْصُرُوْا [1]
اور	جب	تم سفر کرو	زمین میں	تو نہیں	تمہارے اوپر	کوئی گناہ	کہ	قصر کرو، کم کرو

اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر گناہ نہیں کہ بعض نمازیں قصر سے

مِنَ الصَّلٰوةِ ۖۗ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَكُمُ الَّذِیْنَ

مِنَ	الصَّلٰوةِ	اِنْ	خِفْتُمْ	اَنْ	یَّفْتِنَكُمُ	الَّذِیْنَ
سے	نماز	اگر	تمہیں اندیشہ ہو	کہ	ایذا دیں گے تمہیں	وہ لوگ جو (جنہوں نے)

پڑھو اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ کافر تمہیں ایذا

نمازِ خوف ادا کرنے کا طریقہ

كَفَرُوْا ؕ اِنَّ الْكٰفِرِیْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ﴿۱۰۱﴾ وَ

كَفَرُوْا	اِنَّ	الْكٰفِرِیْنَ	كَانُوْا	لَكُمْ	عَدُوًّا	مُّبِیْنًا ﴿۱۰۱﴾	وَ
کفر کیا	بیشک	کفر کرنے والے	ہیں	تمہارے لئے (تمہارے)	دشمن	کھلے	اور

دیں گے بیشک کفار تمہارے کھلے دشمن ہیں ○ اور

اِذَا كُنْتَ فِیْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ

اِذَا	كُنْتَ	فِیْهِمْ	فَاَقَمْتَ [2]	لَهُمُ	الصَّلٰوةَ	فَلْتَقُمْ
جب	تم (موجود) ہو	ان میں	تو قائم کرو	ان کے لئے	نماز	تو چاہیے کہ کھڑی ہو

اے حبیب! جب تم ان میں تشریف فرما ہو پھر نماز میں ان کی امامت کرو تو چاہیے کہ

طَآىٕفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْیَاْخُذُوْۤا اَسْلِحَتَهُمْ ۫ فَاِذَا

طَآىٕفَةٌ	مِّنْهُمْ	مَّعَكَ	وَلْیَاْخُذُوْۤا	اَسْلِحَتَهُمْ	فَاِذَا
ایک جماعت	ان میں سے	تمہارے ساتھ	اور چاہیے کہ لیے رہیں	اپنے ہتھیار	پھر جب

ان میں ایک جماعت تمہارے ساتھ ہو اور وہ اپنے ہتھیار لیے رہیں پھر جب

1 ...اس آیت میں نماز کو قصر کرنے کا مسئلہ بیان کیا گیا ہے یعنی سفر کی حالت میں ظہر، عصر اور عشاء میں چار فرضوں کی بجائے دو پڑھیں گے۔ نماز قصر سے متعلق مزید معلومات کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج ۲، ص ۲۸۷ اور بہار شریعت حصہ 4 سے "نماز مسافر کا بیان" مطالعہ فرمائیں۔

2 ...اس آیت میں نمازِ خوف کی جماعت کا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ نماز کی جماعت ایسی اہم ہے کہ سخت جنگ کی حالت میں بھی جماعت کا طریقہ سکھایا گیا۔ افسوس ان پر جو بلاوجہ جماعت چھوڑ دیتے ہیں حالانکہ اس میں ستائیس گنا زیادہ ثواب ہے۔

سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآىٕكُمْ۪ وَلْتَاْتِ

وَلْتَاْتِ	وَّرَآىٕكُمْ	مِنْ	فَلْيَكُوْنُوْا	سَجَدُوْا
اور (اب) چاہئے کہ آئے	تمہارے پیچھے	سے	تو چاہئے کہ ہو جائیں	وہ سجدہ کرلیں

وہ سجدہ کرلیں تو ہٹ کر تم سے پیچھے ہو جائیں اور اب دوسری جماعت

طَآىٕفَةٌ اُخْرٰى لَمْ یُصَلُّوْا فَلْیُصَلُّوْا مَعَكَ

مَعَكَ	فَلْیُصَلُّوْا	لَمْ یُصَلُّوْا	طَآىٕفَةٌ اُخْرٰى
تمہارے ساتھ	تو چاہئے کہ وہ نماز پڑھیں	انہوں نے نماز ادا نہیں کی (تھی)	دوسری جماعت

آئے جو اس وقت تک نماز میں شریک نہ تھی اب وہ تمہارے ساتھ نماز پڑھیں

وَلْیَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْۚ وَدَّ الَّذِیْنَ

الَّذِیْنَ	وَدَّ	اَسْلِحَتَهُمْ [1]	وَ	حِذْرَهُمْ	وَلْیَاْخُذُوْا
وہ لوگ جو (جنہوں نے)	چاہتے ہیں	اپنے ہتھیار	اور	اپنی حفاظت کا سامان	اور چاہئے کہ لیے رہیں

اور (انہیں بھی) چاہئے کہ اپنی حفاظت کا سامان اور اپنے ہتھیار لیے رہیں۔ کافر چاہتے ہیں

كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ

اَمْتِعَتِكُمْ	وَ	اَسْلِحَتِكُمْ	عَنْ	تَغْفُلُوْنَ	لَوْ	كَفَرُوْا
اپنے ساماتوں، اسباب	اور	اپنے ہتھیاروں	سے	تم غافل ہو جاؤ	اگر	کفر کیا

کہ اگر تم اپنے ہتھیاروں اور اپنے سامان سے غافل ہو جاؤ

فَیَمِیْلُوْنَ عَلَیْكُمْ مَّیْلَةً وَّاحِدَةًؕ وَلَا جُنَاحَ

جُنَاحَ	لَا	وَ	وَّاحِدَةً	مَّیْلَةً	عَلَیْكُمْ	فَیَمِیْلُوْنَ
کوئی گناہ	نہیں	اور	ایک (ہی بار)	ٹوٹ پڑنا	تمہارے اوپر	تو وہ ٹوٹ پڑیں

تو ایک ہی دفعہ تم پر حملہ کردیں اور اگر تمہیں

[1] ۔۔۔ اگر زیادہ خطرہ نہ ہو تو نمازِ خوف ہتھیار لے کر ادا کرنا مستحب ہے اور اس ہتھیار بندی سے نمازی کی نماز میں خلل واقع نہ ہوگا۔

عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى اَنْ

عَلَيْكُمْ	اِنْ	كَانَ	بِكُمْ	اَذًى	مِّنْ	مَّطَرٍ	اَوْ	كُنْتُمْ	مَّرْضٰى	اَنْ
تمہارے اوپر	اگر	ہو	تم کو	تکلیف	سے	بارش	یا	تم ہو	بیمار، مریض	کہ

بارش کے سبب تکلیف ہو یا بیمار ہو تو تم پر کوئی مضائقہ نہیں کہ

تَضَعُوْۤا اَسْلِحَتَكُمْ ۚ وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

تَضَعُوْۤا	اَسْلِحَتَكُمْ	وَ	خُذُوْا	حِذْرَكُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ
رکھ دو	اپنے ہتھیار	اور	لئے رہو	اپنی حفاظت کا سامان	بیشک	اللہ (نے)

اپنے ہتھیار کھول رکھو اور اپنی حفاظت کا سامان لئے رہو۔ بیشک اللہ نے

اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿١٠٢﴾ فَاِذَا قَضَيْتُمُ

اَعَدَّ	لِلْكٰفِرِيْنَ	عَذَابًا	مُّهِيْنًا ﴿١٠٢﴾	فَاِذَا	قَضَيْتُمُ
تیار کر رکھا ہے	کافروں کے لئے	عذاب	ذلیل و رسوا کر دینے والا	پھر جب	تم پوری کرلو

کافروں کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے ○ پھر جب تم نماز

الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا

الصَّلٰوةَ	فَاذْكُرُوا [1]	اللّٰهَ	قِيٰمًا	وَّ	قُعُوْدًا	وَّ	عَلٰى	جُنُوْبِكُمْ	فَاِذَا
نماز	تو ذکر کرو	اللہ (کا)	کھڑے	اور	بیٹھے	اور	پر	اپنی کروٹوں	پھر جب

پڑھ لو تو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹوں پر لیٹے اللہ کو یاد کرو پھر جب

اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

اطْمَاْنَنْتُمْ	فَاَقِيْمُوا	الصَّلٰوةَ	اِنَّ	الصَّلٰوةَ	كَانَتْ	عَلَى	الْمُؤْمِنِيْنَ
تم مطمئن ہو جاؤ	تو قائم کرو	نماز	بیشک	نماز	ہے	پر	ایمان والوں

تم مطمئن ہو جاؤ تو حسبِ معمول نماز قائم کرو بیشک نماز مسلمانوں پر

[1] ...اس آیت سے معلوم ہوا کہ جہاد جیسی سخت حالت میں بھی اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہیں ہونا چاہئے، نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ نمازوں کے بعد جو کلمہ توحید کا ذکر کیا جاتا ہے وہ جائز ہے۔

غزوۂ احد کے بعد حالات کا تقاضا سستی کرنے والوں کو نصیحت

كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴿۱۰۳﴾ وَ لَا تَهِنُوْا فِي ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ؕ اِنْ

اِنْ	ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ	فِي	لَا تَهِنُوْا	وَ	مَّوْقُوْتًا ﴿۱۰۳﴾	كِتٰبًا
اگر	(کافر) قوم کی تلاش	میں	سستی نہ کرو	اور	مقررہ وقت (میں)	لکھی ہوئی، فرض (ہے)

مقررہ وقت میں فرض ہے ○ اور کافروں کی تلاش میں سستی نہ کرو۔ اگر

تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ ۚ وَ

وَ	تَاْلَمُوْنَ	كَمَا	يَاْلَمُوْنَ	فَاِنَّهُمْ	تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ
اور (حالانکہ)	تمہیں دکھ پہنچتا ہے	جیسے	انہیں دکھ پہنچتا ہے	تو بیشک وہ	تمہیں دکھ پہنچتا ہے

تمہیں دکھ پہنچتا ہے تو جیسے تمہیں دکھ پہنچتا ہے ویسے ہی انہیں بھی دکھ پہنچتا ہے حالانکہ

تَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا

عَلِيْمًا	اللّٰهُ	كَانَ	وَ	لَا يَرْجُوْنَ	مَا	اللّٰهِ	مِنَ	تَرْجُوْنَ
علم والا	اللہ	ہے	اور	وہ امید نہیں رکھتے	جو	اللہ	سے	تم امید رکھتے ہو

تم اللہ سے وہ امید رکھتے ہو جو وہ نہیں رکھتے۔ اور اللہ جاننے والا

نزولِ قرآن کا ایک اہم مقصد اس کے احکام کے مطابق فیصلہ کرنا

حَكِيْمًا ﴿۱۰۴﴾ ع اِنَّاۤ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ

بِالْحَقِّ	الْكِتٰبَ	اِلَيْكَ	اَنْزَلْنَاۤ	اِنَّاۤ	حَكِيْمًا ﴿۱۰۴﴾
حق کے ساتھ	کتاب	تمہاری طرف	ہم نے نازل کی	بیشک	حکمت والا

حکمت والا ہے ○ اے حبیب! بیشک ہم نے تمہاری طرف سچی کتاب اتاری

لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَاۤ اَرٰىكَ اللّٰهُ ؕ وَ لَا تَكُنْ

لَا تَكُنْ (1)	وَ	اللّٰهُ	اَرٰىكَ	بِمَاۤ	بَيْنَ النَّاسِ	لِتَحْكُمَ
تم نہ ہونا	اور	اللہ (نے)	دکھایا تمہیں	(اس کے) ساتھ جو	لوگوں کے درمیان	تاکہ تم فیصلہ کرو

تاکہ تم لوگوں میں اس (حق) کے ساتھ فیصلہ کرو جو اللہ نے تمہیں دکھایا ہے اور تم

(1)... اس آیت میں بظاہر خطاب نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ہے لیکن در حقیقت قیامت تک کے حکام کو سنانا مقصود ہے کہ وہ فیصلہ کرنے میں کوتاہی نہ کیا کریں اور صحیح ملزم کو بغیر رُو رعایت سزا پوری دیا کریں۔ اسی آیت سے تعصب کا رد بھی ہوتا ہے کہ اسلام میں اس بات کی کوئی گنجائش نہیں کہ آدمی اپنی قوم یا خاندان کی ہر معاملے میں تائید کرے اگرچہ وہ باطل پر ہوں بلکہ حق کی اتباع کرنا ضروری ہے۔ اس میں رنگ و نسل، قوم و علاقہ، ملک و صوبہ، زبان و ثقافت کے ہر قسم کے تعصب کا رد ہے۔

لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا ﴿١٠٥﴾ وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ	اسْتَغْفِرِ	وَّ	خَصِيْمًا ﴿١٠٥﴾	لِّلْخَآئِنِيْنَ
اللہ	بیشک	اللہ (سے)	معافی چاہو، استغفار کرو	اور	جھگڑنے والا	خیانت کرنے والوں کے لئے

خیانت کرنے والوں کی طرف سے جھگڑا نہ کرنا ○ اور اللہ کی بارگاہ میں استغفار کریں۔ بیشک اللہ

كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١٠٦﴾ وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ

الَّذِيْنَ	عَنِ	لَا تُجَادِلْ	وَ	رَّحِيْمًا ﴿١٠٦﴾	غَفُوْرًا	كَانَ
ان لوگوں کی جو	(کی طرف) سے	نہ جھگڑو	اور	مہربان	بخشنے والا	ہے

بخشنے والا مہربان ہے ○ اور ان لوگوں کی طرف سے نہ جھگڑنا جو

يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ

كَانَ	مَنْ	لَا يُحِبُّ	اللّٰهَ	اِنَّ	اَنْفُسَهُمْ	يَخْتَانُوْنَ (1)
ہو	(اسے) جو	پسند نہیں فرماتا	اللہ	بیشک	اپنی جانوں (کو)	خیانت میں ڈالتے ہیں

اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے ہیں۔ بیشک اللہ پسند نہیں کرتا اُسے جو

خَوَّانًا اَثِيْمًا ﴿١٠٧﴾ يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَ

وَ	النَّاسِ	مِنَ	يَّسْتَخْفُوْنَ	اَثِيْمًا ﴿١٠٧﴾	خَوَّانًا
اور	لوگوں	سے	وہ چھپتے ہیں (یا) شرماتے ہیں	بڑا گناہگار	بہت خیانت کرنے والا

بہت خیانت کرنے والا، بڑا گناہگار ہو ○ وہ لوگوں سے شرماتے ہیں اور

لَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ

اِذْ	مَعَهُمْ	هُوَ	وَ	اللّٰهِ	مِنَ	لَا يَسْتَخْفُوْنَ (2)
جب	ان کے ساتھ (ہوتا ہے)	وہ	اور (حالانکہ)	اللہ	سے	چھپ نہیں سکتے (یا) شرم نہیں کرتے

اللہ سے نہیں شرماتے حالانکہ اللہ اس وقت بھی ان کے ساتھ ہوتا ہے جب

(1)...اس آیت میں خیانت کرنے والوں کی طرف سے جھگڑنے سے منع فرمایا گیا۔ اس سے وکالت کا پیشہ کرنے والوں کو غور کرنا چاہیے کہ بارہا ایسا ہوتا ہے کہ وکیل اپنے موکل کا مجرم و خائن ہونا جانتا ہے لیکن وہ مال بٹورنے کے چکر میں مظلوم کو ظالم اور ظالم کو مظلوم بنا دیتا ہے اور ظالم کی طرف داری کرتا، اس کی طرف سے دلائل پیش کرتا، جھوٹ بولتا، دوسرے فریق کا حق مارتا اور نہ جانے کن کن حرام کاموں کا مرتکب ہوتا ہے۔

(2)...یہ آیت مبارکہ تقویٰ و طہارت کی بنیاد ہے۔ اگر انسان یہ خیال رکھے کہ میرا کوئی حال اللہ عَزَّوَجَلَّ سے چھپا ہوا نہیں تو گناہ کرنے کی ہمت نہ کرے۔

خیانت کرنے والوں کی طرف سے جھگڑنے والوں کو تنبیہ

يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ

يُبَيِّتُوْنَ	مَا	لَا يَرْضٰى	مِنَ	الْقَوْلِ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ
رات میں مشورہ کرتے ہیں	(اس چیز کا) جو	(اللہ) پسند نہیں کرتا	سے	بات	اور	ہے	اللہ

وہ رات کو ایسی بات کا مشورہ کرتے ہیں جو اللہ کو پسند نہیں اور اللہ

بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ﴿١٠٨﴾ هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ جٰدَلْتُمْ

بِمَا	يَعْمَلُوْنَ	مُحِيْطًا ﴿١٠٨﴾	هٰۤاَنْتُمْ	هٰۤؤُلَآءِ	جٰدَلْتُمْ
(اس) کو جو	وہ کرتے ہیں	گھیرے ہوئے	خبردار تم	وہ لوگ (ہو جو)	جھگڑے

ان کے کاموں کو گھیرے ہوئے ہے ○ (اے لوگو!) سن لو، یہ تم ہی ہو جو دنیا کی زندگی میں

عَنْهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫ فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ

عَنْهُمْ	فِي	الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	فَمَنْ	يُجَادِلُ (1)	اللّٰهَ
ان (کی طرف) سے	میں	دنیا کی زندگی	تو کون	جھگڑا کرے گا	اللہ (سے)

ان کی طرف سے جھگڑے تو قیامت کے دن ان کی طرف سے اللہ سے

گناہ کر کے توبہ کرنے والا گناہ بخشوا کر اللہ تعالیٰ کو غفور و رحیم پائے گا

عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿١٠٩﴾ وَ

عَنْهُمْ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	اَمْ	مَنْ	يَكُوْنُ	عَلَيْهِمْ	وَكِيْلًا ﴿١٠٩﴾	وَ
ان (کی طرف) سے	قیامت کے دن	یا	کون	ہو گا	ان پر (ان کا)	کارساز، وکیل	اور

کون جھگڑے گا یا کون ان کا کارساز ہو گا؟ ○ اور

مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ

مَنْ	يَعْمَلْ	سُوْٓءًا	اَوْ	يَظْلِمْ	نَفْسَهٗ	ثُمَّ	يَسْتَغْفِرِ	اللّٰهَ
جو	کرے	برا کام	یا	ظلم کرے	اپنی جان (پر)	پھر	مغفرت طلب کرے	اللہ (سے)

جو کوئی برا کام کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے مغفرت طلب کرے

(1)... دھوکا دینے کے لئے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں جھگڑنا ناممکن ہے کہ اللہ عزوجل سے کچھ پوشیدہ نہیں۔ نیز اس آیت میں شفاعت کا انکار نہیں کیونکہ محبوبوں کی شفاعت اور چھوٹے بچوں کا اپنے ماں باپ کی بخشش کے لئے رب تعالیٰ سے عاجزی کے طور پر جھگڑنا آیات و احادیث سے ثابت ہے۔

يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١١٠﴾ وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا

يَجِدِ	اللّٰهَ	غَفُوْرًا	رَّحِيْمًا ﴿١١٠﴾	وَ	مَنْ	يَّكْسِبْ	اِثْمًا
(تو) وہ پائے گا	اللہ (کو)	بخشنے والا	مہربان	اور	جو	کمائے	گناہ

تو اللہ کو بخشنے والا مہربان پائے گا ○ اور جو گناہ کمائے

فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١١١﴾ وَ

فَاِنَّمَا	يَكْسِبُهٗ	عَلٰى نَفْسِهٖ [1]	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	عَلِيْمًا	حَكِيْمًا ﴿١١١﴾	وَ
تو صرف	وہ کماتا ہے اسے	اپنی جان پر	اور	ہے	اللہ	علم والا	حکمت والا	اور

تو وہ اپنی جان پر ہی گناہ کمارہا ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے ○ اور

مَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓـَٔةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ

مَنْ	يَّكْسِبْ	خَطِيْٓـَٔةً [2]	اَوْ	اِثْمًا	ثُمَّ	يَرْمِ	بِهٖ
جو	کمائے (ارتکاب کرے)	کسی خطا	یا	گناہ (کا)	پھر	الزام لگادے	اس کا

جو کوئی غلطی یا گناہ کا ارتکاب کرے پھر کسی بے گناہ پر اس کا

بَرِيْٓــًٔا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿١١٢﴾ ع وَ

بَرِيْٓــًٔا	فَقَدِ	احْتَمَلَ [3]	بُهْتَانًا	وَّ	اِثْمًا	مُّبِيْنًا ﴿١١٢﴾	وَ
کسی بے گناہ (پر)	تو بیشک	اس نے اٹھایا	بہتان	اور	گناہ	کھلا	اور

الزام لگادے تو یقیناً اس نے بہتان اور کھلا گناہ اٹھایا ○ اور

لَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ

لَوْلَا	فَضْلُ اللّٰهِ	عَلَيْكَ	وَ	رَحْمَتُهٗ	لَهَمَّتْ
اگر نہ ہوتا	اللہ کا فضل	تمہارے اوپر	اور	اس کی رحمت	(تو) ضرور ارادہ کیا تھا

اے حبیب! اگر تمہارے اوپر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو ان میں ایک گروہ نے

[1] ... جو گناہ کرے گا وہی اس گناہ کا وبال اٹھائے گا، البتہ جو کسی گناہ جاریہ کا سبب بنا تو اسے گناہ کرنے والوں کے گناہ سے بھی حصہ ملے گا۔

[2] ... یہاں خطا سے مراد گناہِ صغیرہ اور گناہ سے مراد گناہِ کبیرہ ہے۔

[3] ... اس آیت سے معلوم ہوا کہ بے گناہ کو تہمت لگانا سخت جرم ہے وہ بے گناہ خواہ مسلمان ہو یا کافر۔ نیز اس سے اسلام کے اعلیٰ اخلاقی اصولوں کا علم ہوا کہ اسلام میں انسانی حقوق کا کس قدر پاس اور لحاظ ہے، حتی کہ کافر تک کے حقوق اسلام میں بیان کئے گئے ہیں۔

طَّآىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ یُّضِلُّوْكَ ؕ وَ مَا یُضِلُّوْنَ اِلَّاۤ

اِلَّا	مَا یُضِلُّوْنَ	وَ	یُّضِلُّوْكَ [1]	اَنْ	مِّنْهُمْ	طَّآىِٕفَةٌ
مگر	وہ نہیں گمراہ کرتے	اور	وہ بہکا دیں تمہیں	کہ	ان میں سے	ایک گروہ (نے)

آپ کو (صحیح فیصلہ کرنے سے) ہٹانے کا ارادہ کیا تھا حالانکہ وہ اپنے آپ ہی کو

اَنْفُسَهُمْ وَ مَا یَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَیْءٍ ؕ وَ اَنْزَلَ

اَنْزَلَ	وَ	شَیْءٍ	مِنْ	مَا یَضُرُّوْنَكَ	وَ	اَنْفُسَهُمْ
نازل کی	اور	کسی چیز	سے (کچھ)	وہ نقصان نہیں پہنچاسکتے تمہیں	اور	اپنی جانوں (کو)

گمراہ کر رہے تھے اور آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور اللہ نے

اللّٰهُ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَكَ مَا

مَا	عَلَّمَكَ [2]	وَ	الْحِكْمَةَ	وَ	الْكِتٰبَ	عَلَیْكَ	اللّٰهُ
جو کچھ	سکھادیا تمہیں	اور	حکمت	اور	کتاب	تمہارے اوپر	اللہ (نے)

آپ پر کتاب اور حکمت نازل فرمائی اور آپ کو وہ سب کچھ سکھادیا جو

لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَ كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكَ عَظِیْمًا ﴿۱۱۳﴾ لَا خَیْرَ

خَیْرَ	لَا	عَظِیْمًا ﴿۱۱۳﴾	عَلَیْكَ	فَضْلُ اللّٰهِ	كَانَ	وَ	لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ
کوئی بھلائی	نہیں	بہت بڑا	تمہارے اوپر	اللہ کا فضل	ہے	اور	تم نہ جانتے تھے

آپ نہ جانتے تھے اور آپ پر اللہ کا فضل بہت بڑا ہے ○ اُن کے

فِیْ كَثِیْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ

اَوْ	بِصَدَقَةٍ	اَمَرَ	مَنْ	اِلَّا	نَّجْوٰىهُمْ	مِّنْ	كَثِیْرٍ	فِیْ
یا	صدقے کا	حکم دے	جو	مگر	ان کی سرگوشیوں، خفیہ مشوروں	سے	بہت	میں

اکثر خفیہ مشوروں میں کوئی بھلائی نہیں ہوتی مگر ان لوگوں (کے مشوروں) میں جو صدقے کا یا

صرف اچھے کاموں کیلئے جانے والے مشوروں میں بھلائی ہے

[1]...یہاں بہکانے سے مراد دھوکہ دے کر غلط فیصلہ کروالینا ہے۔

[2]...یہ آیت مبارکہ حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظیم مدح پر مشتمل ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اللہ تعالیٰ نے آپ پر کتاب اور حکمت نازل فرمائی اور آپ کو دین کے امور، شریعت کے احکام اور غیب کے وہ علوم عطا فرمادیئے جو آپ نہ جانتے تھے۔

مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۭ بَیْنَ النَّاسِؕ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ

مَعْرُوْفٍ	اَوْ	اِصْلَاحٍۭ	بَیْنَ النَّاسِ	وَ	مَنْ	یَّفْعَلْ	ذٰلِكَ
اچھی بات (کا)	یا	صلح کرانے (کا)	لوگوں کے درمیان	اور	جو	کرے	یہ (کام)

نیکی کا یا لوگوں میں باہم صلح کرانے کا مشورہ کریں اور جو

ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِیْهِ اَجْرًا عَظِیْمًا (١١٤) وَ مَنْ

ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ [1]	فَسَوْفَ نُؤْتِیْهِ	اَجْرًا	عَظِیْمًا (١١٤)	وَ	مَنْ
اللہ کی رضامندی چاہنے (کے لئے)	تو عنقریب ہم دیں گے اسے	اجر، ثواب	بڑا	اور	جو

اللہ کی رضامندی تلاش کرنے کے لئے یہ کام کرتا ہے تو اسے عنقریب ہم بڑا ثواب عطا فرمائیں گے ○ اور جو

یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُ الْهُدٰى

یُّشَاقِقِ [2]	الرَّسُوْلَ	مِنْ	بَعْدِ	مَا	تَبَیَّنَ	لَهُ	الْهُدٰى
مخالفت کرے	رسول (کی)	سے	(اس کے) بعد	جو	ظاہر ہو چکی	اس کے لئے	ہدایت

اس کے بعد کہ اس کے لئے ہدایت بالکل واضح ہو چکی رسول کی مخالفت کرے

وَ یَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى

وَ	یَتَّبِعْ	غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ	نُوَلِّهٖ	مَا	تَوَلّٰى
اور	پیروی کرے	ایمان والوں کی راہ سے جدا (راستے کی)	ہم پھیر دیں گے اسے	جدھر	وہ پھرتا ہے

اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے تو ہم اسے ادھر ہی پھیر دیں گے جدھر وہ پھرتا ہے

وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَؕ وَ سَآءَتْ مَصِیْرًا (١١٥) ع اِنَّ اللّٰهَ

وَ	نُصْلِهٖ	جَهَنَّمَ	وَ	سَآءَتْ	مَصِیْرًا (١١٥)	اِنَّ	اللّٰهَ
اور	ہم داخل کریں گے اسے	جہنم (میں)	اور	کیا ہی بری	لوٹنے کی جگہ	بیشک	اللہ

اور اسے جہنم میں داخل کریں گے اور وہ کتنی بری لوٹنے کی جگہ ہے ○ اللہ

[1] ...اچھے مشوروں پر اجر و ثواب ملتا ہے لیکن یہ اس صورت میں ہے جبکہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کیلئے کئے جائیں، اگر ریاکاری کیلئے، اپنی واہ واہ کروانے کیلئے، خود کو بڑا لیڈر یا مصلح کہلوانے کیلئے، لوگوں میں عزت و شہرت اور دولت حاصل کرنے کیلئے، نیک نامی کیلئے، بڑا عالم یا مبلغ یا متحرک کہلوانے کیلئے مشورے کئے تو یہ سراسر تباہی اور خسارہ ہے۔ [2] ...اس آیت میں دو چیزوں سے منع کیا گیا ہے جو حقیقت میں ایک ہیں۔ (1) رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مخالفت سے۔ (2) مسلمانوں کے راستے سے ہٹ کر چلنے سے، کیونکہ مسلمانوں کا راستہ اطاعتِ رسول کا راستہ ہے تو اس سے ہٹنا اطاعتِ رسول سے ہٹنا ہوگا۔

لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ

لَا یَغْفِرُ (1)	اَنْ	یُّشْرَكَ	بِهٖ	وَ	یَغْفِرُ	مَا	دُوْنَ ذٰلِكَ
نہیں بخشتا	کہ	شریک ٹھہرایا جائے	اس کے ساتھ	اور	بخش دیتا ہے	جو (گناہ)	اس کے نیچے

اس بات کو نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جائے اور اس سے نیچے جو کچھ ہے

لِمَنْ یَّشَآءُ ۚ وَ مَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ

لِمَنْ	یَّشَآءُ (2)	وَ	مَنْ	یُّشْرِكْ	بِاللّٰهِ	فَقَدْ	ضَلَّ
جس کے لئے	وہ چاہے	اور	جو	شریک ٹھہرائے	اللہ کے ساتھ	تو بیشک	وہ بھٹک گیا

جسے چاہے معاف فرمادیتا ہے اور جو اللہ کا شریک ٹھہرائے وہ

ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا ﴿۱۱۶﴾ اِنْ یَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًا ۚ

ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا ﴿۱۱۶﴾	اِنْ	یَّدْعُوْنَ	مِنْ	دُوْنِهٖ	اِلَّا	اِنٰثًا
دور کی گمراہی (میں)	نہیں	وہ عبادت کرتے	سے	اس (اللہ) کے سوا	مگر	چند عورتوں (کی)

دور کی گمراہی میں جاپڑا ○ یہ شرک کرنے والے اللہ کے سوا عبادت نہیں کرتے مگر چند عورتوں کی

وَ اِنْ یَّدْعُوْنَ اِلَّا شَیْطٰنًا مَّرِیْدًا ﴿۱۱۷﴾ ۙ لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَ

وَ	اِنْ	یَّدْعُوْنَ	اِلَّا	شَیْطٰنًا	مَّرِیْدًا ﴿۱۱۷﴾	لَّعَنَهُ	اللّٰهُ	وَ
اور	نہیں	وہ عبادت کرتے	مگر	شیطان	سرکش (کی)	لعنت فرمائی اس پر	اللہ (نے)	اور

اور یہ عبادت نہیں کرتے مگر سرکش شیطان کی ○ جس پر اللہ نے لعنت کی اور

قَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِیْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿۱۱۸﴾ ۙ وَّ

قَالَ	لَاَتَّخِذَنَّ	مِنْ	عِبَادِكَ	نَصِیْبًا	مَّفْرُوْضًا ﴿۱۱۸﴾	وَّ
کہا	میں ضرور لوں گا	سے	تیرے بندوں	ایک حصہ	مقرر شدہ	اور

اس نے کہا: میں ضرور تیرے بندوں سے مقررہ حصہ لوں گا ○ اور

بتوں کو پوجنے والے در حقیقت شیطان کے پجاری ہیں

شیطان کے بڑے کام

وقف لازم

(1)... یہ آیت اس بات کی قطعی دلیل ہے کہ شرک نہیں بخشا جائے گا جبکہ مشرک اپنے شرک پر مرے اور یہی حکم کفر کا ہے، ہاں کافر و مشرک زندگی میں توبہ کرے تو اس کی توبہ یقیناً مقبول ہے۔

(2)... اس سے معلوم ہوا کہ کفر و شرک کے علاوہ گناہوں کی بخشش یقینی نہیں بلکہ امید ہے کیونکہ اللہ عزوجل نے فرمایا کہ جسے چاہے بخشے۔ اب اللہ عزوجل کسے چاہے گا یہ معلوم نہیں، لہٰذا یہ آیت گناہ پر دلیر نہیں کرتی بلکہ گناہ سے روکتی ہے۔

لَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ

لَاٰمُرَنَّهُمْ	وَ	لَاُمَنِّيَنَّهُمْ [1]	وَ	لَاُضِلَّنَّهُمْ
ضرور حکم دوں گا انہیں	اور	ضرور امیدیں دلاؤں گا انہیں	اور	ضرور میں گمراہ کروں گا انہیں

میں ضرور انہیں گمراہ کروں گا اور انہیں امیدیں دلاؤں گا میں اور انہیں ضرور حکم دوں گا

فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ

فَلَيُغَيِّرُنَّ [2]	لَاٰمُرَنَّهُمْ	وَ	اٰذَانَ الْاَنْعَامِ	فَلَيُبَتِّكُنَّ
تو ضرور وہ بدل دیں گے	ضرور حکم دوں گا انہیں	اور	چوپایوں کے کان	تو ضرور وہ چیریں گے

تو یہ ضرور جانوروں کے کان چیریں گے اور میں انہیں ضرور حکم دوں گا تو یہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزیں

خَلْقَ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

دُوْنِ اللّٰهِ	مِّنْ	وَلِيًّا	الشَّيْطٰنَ	يَّتَّخِذِ	مَنْ	وَ	خَلْقَ اللّٰهِ
اللہ کے علاوہ	سے	دوست	شیطان (کو)	بنائے	جو	اور	اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزیں

بدل دیں گے اور جو اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے

شیطان کو دوست بنانے والا کھلے نقصان میں ہے

فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ﴿۱۱۹﴾ يَعِدُهُمْ وَ

وَ	يَعِدُهُمْ	مُّبِيْنًا ﴿۱۱۹﴾	خُسْرَانًا	خَسِرَ	فَقَدْ
اور	وہ وعدہ دیتا ہے انہیں	کھلا	نقصان	اس نے نقصان اٹھایا	تو بیشک

تو وہ کھلے نقصان میں جا پڑا ○ شیطان انہیں وعدے دیتا ہے اور

شیطان مردود دھوکے دیتا ہے

يُمَنِّيْهِمْ ؕ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۱۲۰﴾ اُولٰٓئِكَ

اُولٰٓئِكَ	غُرُوْرًا ﴿۱۲۰﴾	اِلَّا	الشَّيْطٰنُ	مَا يَعِدُهُمْ	وَ	يُمَنِّيْهِمْ
یہ لوگ	فریب (کے)	مگر	شیطان	وعدہ نہیں دیتا انہیں	اور	امیدیں دلاتا ہے انہیں

آرزوئیں دلاتا ہے اور شیطان انہیں صرف فریب کے وعدے دیتا ہے ○ ان کا

شیطان کو دوست بنانے والوں کا ٹھکانا جہنم ہے

[1] ... شیطان مردود کا بڑا مقصد لوگوں کو بہکانا اور عملی اعتبار سے ایسا کر دینا ہے کہ نجات و مغفرت کا کوئی راستہ باقی نہ رہے، اس کے لئے وہ مختلف طریقے اپناتا ہے، ان میں سے ایک یہ ہے کہ لمبے عرصے تک زندہ رہنے کی سوچ انسان کے دل، دماغ میں بٹھا کر موت سے غافل رکھتا ہے، حتی کہ اسی آس امید پہ جیتے جیتے اچانک وہ وقت آجاتا ہے کہ موت اپنے دردناک شکنجے میں کس لیتی ہے اور ناچار اپنے کئے اعمال کے انجام سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ افسوس! ای زمانہ لوگوں کی اکثریت موت کو بھول کر دنیا کی لمبی امیدوں میں کھوئی ہوئی ہے۔ [2] ... اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں خلافِ شرع تبدیلیاں حرام ہیں۔

مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۫ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ﴿۱۲۱﴾ وَالَّذِيْنَ

مَاْوٰىهُمْ	جَهَنَّمُ	وَ	لَا يَجِدُوْنَ	عَنْهَا	مَحِيْصًا ﴿۱۲۱﴾	وَ	الَّذِيْنَ
ان کا ٹھکانہ	جہنم	اور	وہ نہیں پائیں گے	اس سے	بچنے کی جگہ	اور	وہ لوگ جو

ٹھکانہ دوزخ ہے اور یہ اس سے بچنے کی جگہ نہ پائیں گے ○ اور جو

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ

اٰمَنُوْا[1]	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	سَنُدْخِلُهُمْ	جَنّٰتٍ
ایمان لائے	اور	عمل کئے	اچھے، نیک	عنقریب ہم داخل کریں گے انہیں	باغوں (میں)

ایمان لائے اور اچھے کام کرے تو عنقریب ہم انہیں ایسے باغوں میں داخل کریں گے

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ

تَجْرِيْ	مِنْ	تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	خٰلِدِيْنَ	فِيْهَآ	اَبَدًا	وَعْدَ اللّٰهِ
بہتی ہیں	سے	ان کے نیچے	نہریں	ہمیشہ رہنے والے	ان (باغوں) میں	ہمیشہ	اللہ کا وعدہ

جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، (یہ) اللہ کا سچا

حَقًّا ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ﴿۱۲۲﴾ لَيْسَ

حَقًّا	وَ	مَنْ	اَصْدَقُ	مِنَ	اللّٰهِ	قِيْلًا ﴿۱۲۲﴾	لَيْسَ
سچا	اور	کون	زیادہ سچا	سے	اللہ	بات (میں)	نہیں ہے

وعدہ ہے اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی ہے؟ ○ نہ

بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ؕ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا

بِاَمَانِيِّكُمْ	وَ	لَآ	اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ[2]	مَنْ	يَّعْمَلْ	سُوْٓءًا
تمہاری امیدوں پر (بخشش کا مدار)	اور	نہ	اہلِ کتاب کی جھوٹی امیدوں (پر)	جو	کرے گا	برا کام

تمہاری جھوٹی امیدوں کی کوئی حیثیت ہے اور نہ ہی اہلِ کتاب کی جھوٹی امیدوں کی۔ جو کوئی برائی کرے گا

باعمل مسلمانوں کے لیے جنت کا وعدہ

نجات کا دار و مدار کسی کی جھوٹی امیدوں پر نہیں

برائی اور عمل کرنے والے کے متعلق قانونِ الٰہی

1 ...اس سے معلوم ہوا کہ ایمان اعمال پر مقدم ہے کیونکہ ایمان کے بغیر کوئی نیکی مقبول نہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ایمان کے ساتھ نیک اعمال کی بھی ضرورت ہے اور جو کہے کہ مسلمان کو نیک اعمال کی ضرورت نہیں وہ اس آیت کے خلاف کہتا ہے۔

2 ...اس سے معلوم ہوا کہ صرف نسب اور نسبتوں پر فخر کرنا، اعمال کی کوشش نہ کرنا، پھر خود کو جنتی سمجھنا جھوٹی ہوس اور خام خیالی ہے۔ اس سے ان لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہئے جو بزرگوں سے محبت کا دعویٰ کرکے خود کو نماز روزے سے بے نیاز سمجھتے ہیں۔

يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا

يُّجْزَ	بِهٖ	وَ	لَا يَجِدْ	لَهٗ	مِنْ	دُوْنِ اللّٰهِ	وَلِيًّا (1)
(تو) اسے بدلہ دیا جائے گا	اس کا	اور	وہ نہ پائے گا	اپنے لئے	سے	اللہ کے علاوہ	کوئی حمایتی

اسے اس کا بدلہ دیا جائے گا اور اللہ کے سوا نہ کوئی اپنا حمایتی پائے گا

وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۲۳﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ

وَّ	لَا	نَصِيْرًا ﴿۱۲۳﴾	وَ	مَنْ	يَّعْمَلْ	مِنَ	الصّٰلِحٰتِ	مِنْ	ذَكَرٍ	اَوْ
اور	نہ	کوئی مددگار	اور	جو	کرے گا	سے	اچھے اعمال	سے	مرد (ہو)	یا

اور نہ مددگار ○ اور جو کوئی مرد ہو یا عورت اچھے عمل کرے

اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَ

اُنْثٰى (2)	وَ	هُوَ	مُؤْمِنٌ (3)	فَاُولٰٓئِكَ	يَدْخُلُوْنَ	الْجَنَّةَ	وَ
عورت	اور	وہ	ایمان والا (ہو)	تو یہ لوگ	داخل ہوں گے	جنت (میں)	اور

اور وہ مسلمان بھی ہو تو یہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور

لَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ﴿۱۲۴﴾ وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ

لَا يُظْلَمُوْنَ	نَقِيْرًا ﴿۱۲۴﴾	وَ	مَنْ	اَحْسَنُ	دِيْنًا	مِّمَّنْ
ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا	تل برابر	اور	کون	زیادہ اچھا	دین (میں)	(اس) سے جس نے

ان پر تل کے برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا ○ اور اس سے بہتر کس کا دین جس نے

اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ

اَسْلَمَ	وَجْهَهٗ	لِلّٰهِ	وَ	هُوَ	مُحْسِنٌ	وَّ	اتَّبَعَ
جھکا دیا	اپنا چہرہ	اللہ کے لئے	اور	وہ	نیکی کرنے والا (ہو)	اور	اس نے پیروی کی

اپنا چہرہ اللہ کے لئے جھکا دیا اور وہ نیکی کرنے والا ہو اور وہ

(1)… قیامت کے دن کفار کا کوئی حمایتی اور مددگار نہیں ہو گا، وہاں ان کی دوستیاں اور رشتے داریاں دشمنی میں تبدیل ہو جائیں گی جبکہ ایمان والوں کے اس دن حمایتی اور مددگار بہت ہوں گے۔ (2)… اعمال کی جزاء ملنے میں مرد اور عورت دونوں برابر ہیں، جتنا ثواب مرد کو نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ وغیرہ کا ملتا ہے اتنا ہی عورت کو ان اعمال پر ملے گا اگرچہ بعض اعمال میں عورت کو شریعت کی طرف سے تخفیف دی گئی ہے۔

(3)… اس سے معلوم ہوا کہ نیک عمل کی قبولیت کے لئے ایمان شرط ہے اور بے ایمان کو کسی نیکی کا ثواب نہیں ملے گا۔

مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ

اِبْرٰهِيْمَ	اللّٰهُ	اتَّخَذَ	وَ	حَنِيْفًا	مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ
ابراہیم (کو)	اللہ (نے)	بنالیا	اور	(جو) ہر باطل سے جدا (تھے)	ابراہیم کے دین (کی)

ابراہیم کے دین کا پیروکار ہو جو ہر باطل سے جدا تھے اور اللہ نے ابراہیم کو

خَلِيْلًا ﴿۱۲۵﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَ

وَ	فِي الْاَرْضِ	مَا	وَ	فِي السَّمٰوٰتِ	مَا	لِلّٰهِ	وَ	خَلِيْلًا ﴿۱۲۵﴾ (1)
اور	زمین میں	جو کچھ	اور	آسمانوں میں	جو کچھ	اللہ کے لئے	اور	گہرا دوست

اپنا گہرا دوست بنالیا ○ اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور

كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ﴿۱۲۶﴾ ع وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي

فِي	يَسْتَفْتُوْنَكَ (2)	وَ	مُحِيْطًا ﴿۱۲۶﴾	بِكُلِّ شَيْءٍ	اللّٰهُ	كَانَ
(کے بارے) میں	وہ فتویٰ مانگتے ہیں تم سے	اور	گھیرے ہوئے	ہر چیز کو	اللہ	ہے

اللہ ہر شے کو گھیرے ہوئے ہے ○ اور آپ سے عورتوں کے بارے میں

النِّسَآءِ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ وَمَا

مَا	وَ	فِيْهِنَّ	يُفْتِيْكُمْ	اللّٰهُ	قُلِ	النِّسَآءِ
(فتویٰ دیتا ہے وہ) جو	اور	ان (کے بارے) میں	فتویٰ دیتا ہے تمہیں	اللہ	تم کہو	عورتوں

فتویٰ مانگتے ہیں: تم فرماؤ کہ اللہ اور جو کتاب تمہارے سامنے تلاوت کی جاتی ہے وہ تمہیں

يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِيْ

الّٰتِيْ	يَتٰمَى النِّسَآءِ	فِيْ	الْكِتٰبِ	فِي	عَلَيْكُمْ	يُتْلٰى
جو	یتیم عورتوں، بچیوں	(کے بارے) میں	کتاب	میں	تمہارے اوپر	پڑھا جاتا ہے

ان (عورتوں) کے بارے میں فتویٰ دیتے ہیں (کہ ان کے حقوق ادا کرو) اور (وہ تمہیں فتویٰ دیتا ہے) ان یتیم لڑکیوں

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں

اللہ تعالیٰ کی عظمت و شان

عورتوں اور یتیم بچوں کے حقوق سے متعلق قرآن مجید کی تعلیمات

(1)…خُلَّت کے معنی ہیں غیر سے منقطع ہو جانا۔ یہ اس گہری دوستی کو کہا جاتا ہے جس میں دوست کے غیر سے انقطاع ہو جائے۔ ایک معنی یہ ہے کہ خلیل اس محب کو کہتے ہیں جس کی محبت کاملہ ہو اور اس میں کسی قسم کا خلل اور نقصان نہ ہو۔ یہ معنی حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں پائے جاتے ہیں۔

(2)…قرآن پاک میں عورتوں، یتیموں، بیواؤں اور معاشرے کے کمزور و محروم افراد کیلئے بہت زیادہ ہدایات دی گئی ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ یتیموں، بیواؤں، عورتوں، کمزوروں اور محروم لوگوں کو ان کے حقوق دلانا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی سنت ہے اور اس کیلئے کوشش کرنا اللہ عَزَّوَجَلَّ کو بہت پسند ہے۔

لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَ تَرْغَبُوْنَ اَنْ

لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ	مَا	كُتِبَ	لَهُنَّ	وَ	تَرْغَبُوْنَ	اَنْ
تم نہیں دیتے انہیں	(وہ حصہ) جو	لکھا گیا، مقرر کیا گیا	ان کے لئے	اور	تم بے رغبتی کرتے ہو	کہ

کے بارے میں جنہیں تم ان کا مقرر کیا ہوا (میراث کا) حصہ نہیں دیتے اور ان سے نکاح کرنے سے

تَنْكِحُوْهُنَّ وَ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَ اَنْ

تَنْكِحُوْهُنَّ	وَ	الْمُسْتَضْعَفِيْنَ	مِنَ	الْوِلْدَانِ	وَ	اَنْ
نکاح کرو ان سے	اور	کمزور	سے (یعنی)	بچے	اور	یہ کہ

بے رغبتی کرتے ہو (حکم یہ دیتا ہے کہ تم یہ کام نہ کرو۔) اور کمزور بچوں کے بارے میں

تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ؕ وَ مَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ

تَقُوْمُوْا	لِلْيَتٰمٰى	بِالْقِسْطِ	وَ	مَا	تَفْعَلُوْا	مِنْ	خَيْرٍ	فَاِنَّ	اللّٰهَ
تم قائم رہو	یتیموں کے لئے	انصاف پر	اور	جو	تم کرو	سے	بھلائی	تو بیشک	اللہ

(فتویٰ دیتا ہے کہ ان کے حقوق ادا کرو) اور یتیموں کے حق میں انصاف پر قائم رہو اور تم جو نیکی کرتے ہو تو اللہ

كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا ﴿۱۲۷﴾ وَ اِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ

كَانَ	بِهٖ	عَلِيْمًا ﴿۱۲۷﴾	وَ	اِنِ	امْرَاَةٌ	خَافَتْ [1]	مِنْۢ
ہے	اس کو	جاننے والا	اور	اگر	کوئی عورت	خوف کرے، اندیشہ کرے	سے

اسے جانتا ہے ۝ اور اگر کسی عورت کو اپنے شوہر کی

بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَاۤ اَنْ يُّصْلِحَا

بَعْلِهَا	نُشُوْزًا	اَوْ	اِعْرَاضًا	فَلَا	جُنَاحَ	عَلَيْهِمَاۤ	اَنْ	يُّصْلِحَا
اپنے شوہر	زیادتی	یا	بے رغبتی (کا)	تو نہیں	کوئی گناہ	ان دونوں پر	کہ	صلح کر لیں

زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ ہو تو ان پر کوئی حرج نہیں کہ آپس میں صلح کر لیں

گھریلو زندگی کے بگاڑ کا سبب بننے والی خرابیوں کی اصلاح

[1] ۔ قرآن نے گھریلو زندگی اور معاشرتی برائیوں کی اصلاح پر بہت زور دیا ہے اسی لئے جو گناہ معاشرے میں بگاڑ کا سبب بنتے ہیں اور جو چیزیں خاندانی نظام میں بگاڑ کا سبب بنتی اور خرابیوں کو جنم دیتی ہیں ان کی قرآن میں بار بار اصلاح فرمائی گئی ہے جیسے یہاں عورت کو شوہر کی طرف سے زیادتی اور بے رغبتی کا اندیشہ ہونے پر آپس میں افہام و تفہیم سے صلح کرنے کا فرمایا گیا اور یہ واضح کر دیا گیا کہ آپس میں صلح کر لینا زیادتی کرنے اور جدائی ہو جانے دونوں سے بہتر ہے کیونکہ طلاق اگرچہ بعض صورتوں میں جائز ہے مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں نہایت ناپسندیدہ چیز ہے۔

بَيْنَهُمَا صُلْحًا ۭ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ۭ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ

بَيْنَهُمَا	صُلْحًا	وَ	الصُّلْحُ	خَيْرٌ	وَ	اُحْضِرَتِ	الْاَنْفُسُ
اپنے درمیان	صلح (کرنا)	اور	صلح	بہتر (ہے)	اور	قریب کردی گئیں	جانیں

اور صلح بہتر ہے اور دل کو لالچ کے قریب کردیا گیا

الشُّحَّ ۭ وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ

الشُّحَّ [1]	وَ	اِنْ	تُحْسِنُوْا	وَ	تَتَّقُوْا	فَاِنَّ	اللّٰهَ
بخل، لالچ (کے)	اور	اگر	تم نیکی کرو	اور	پرہیزگاری اختیار کرو	تو بیشک	اللہ

ہے۔ اور اگر تم نیکی اور پرہیزگاری اختیار کرو تو اللہ کو

كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿١٢٨﴾ وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ

كَانَ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	خَبِيْرًا ﴿١٢٨﴾	وَ	لَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا	اَنْ
ہے	(اس) پر جو	تم کرتے ہو	خبردار	اور	ہرگز تم طاقت نہ رکھوگے	کہ

تمہارے کاموں کی خبر ہے ○ اور تم سے ہرگز نہ ہوسکے گا کہ

تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَاۗءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا

تَعْدِلُوْا	بَيْنَ النِّسَاۗءِ	وَلَوْ	حَرَصْتُمْ	فَلَا تَمِيْلُوْا
عدل کرو	عورتوں کے درمیان	اگرچہ	تم حرص کرو	پس نہ جھک جاؤ (ایک بیوی کی طرف)

عورتوں کو برابر رکھو اگرچہ تم کتنی ہی (اس کی) حرص کرو تو یہ نہ کرو کہ (ایک ہی بیوی کی طرف)

كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ۭ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَ

كُلَّ الْمَيْلِ	فَتَذَرُوْهَا	كَالْمُعَلَّقَةِ	وَ	اِنْ	تُصْلِحُوْا	وَ
پورا جھک جانا	کہ چھوڑدو اس (دوسری) کو	جیسے لٹکی ہوئی	اور	اگر	اصلاح کرلو، نیکی کرو	اور

پورے پورے جھک جاؤ اور دوسری لٹکتی ہوئی چھوڑدو اور اگر تم نیکی اور

بیویوں کے لازمی حقوق میں یکساں برتاؤ کرنے کا حکم

[1] ۔۔۔ میاں بیوی کے اعتبار سے بھی اور اس سے ہٹ کر بھی معاملہ یہ ہے کہ دل لالچ کے پھندے میں پھنسے ہوئے ہیں، ہر ایک اپنی راحت و آسائش چاہتا ہے اور اپنے اوپر کچھ مشقت گوارا کر کے دوسرے کی آسائش کو ترجیح نہیں دیتا۔ لہٰذا جو شخص دوسرے کی راحت کو مقدم رکھتا ہے اور خود تکلیف اٹھا کر دوسروں کو سکون پہنچاتا ہے وہ بہت باہمت ہے۔

طلاق ہو جانے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ دونوں کی کفالت کرے گا

تَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴿۱۲۹﴾ وَ اِنْ یَّتَفَرَّقَا

تَتَّقُوْا	فَاِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	غَفُوْرًا	رَّحِیْمًا ﴿۱۲۹﴾	وَ	اِنْ	یَّتَفَرَّقَا[1]
پرہیز گار بنو	تو بیشک	اللہ	ہے	بخشنے والا	مہربان	اور	اگر	وہ دونوں جدا ہو جائیں

پرہیز گاری اختیار کرو تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ اور اگر وہ (میاں بیوی) دونوں جدا ہو جائیں

یُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا

یُغْنِ	اللّٰهُ	كُلًّا	مِّنْ	سَعَتِهٖ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	وَاسِعًا
(تو) بے نیاز کر دے گا	اللہ	ہر ایک (کو)	سے	اپنی وسعت	اور	ہے	اللہ	وسعت والا

تو اللہ اپنی وسعت سے ہر ایک کو دوسرے سے بے نیاز کر دے گا اور اللہ وسعت والا،

اللہ تعالیٰ سب کا مالک اور سب سے بڑا ہے

حَكِیْمًا ﴿۱۳۰﴾ وَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَ

حَكِیْمًا ﴿۱۳۰﴾	وَ	لِلّٰهِ	مَا	فِی السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِی الْاَرْضِ	وَ
حکمت والا	اور	اللہ کے لئے	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں	اور

حکمت والا ہے ○ اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور

لَقَدْ وَصَّیْنَا الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ

لَقَدْ	وَصَّیْنَا	الَّذِیْنَ	اُوْتُوا	الْكِتٰبَ	مِنْ	قَبْلِكُمْ
ضرور بیشک	ہم نے تاکید فرمادی	ان لوگوں کو جو (جنہیں)	دی گئی	کتاب	سے	تم سے پہلے

بیشک ہم نے ان لوگوں کو جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی

وَ اِیَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَ اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ

وَ	اِیَّاكُمْ	اَنِ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ	اِنْ	تَكْفُرُوْا	فَاِنَّ
اور	تمہیں (بھی تاکید کر دی)	کہ	ڈرتے رہو	اللہ (سے)	اور	اگر	تم انکار کرو	تو بیشک

اور تمہیں بھی تاکید فرمادی ہے کہ اللہ سے ڈرتے رہو اور اگر نہ مانو تو بیشک

[1] ...اس آیت سے معلوم ہوا کہ نہ عورت بالکل مرد کی محتاج ہے اور نہ مرد بالکل عورت کا حاجت مند، سب ربّ عَزَّوَجَلَّ کے حاجت مند ہیں، ایک دوسرے کے بغیر کام چل سکتا ہے۔ عام طور پر طلاق کے بعد عورت اور اس کے گھر والے بہت غمزدہ ہوتے ہیں۔ ایسے موقع پر اگر یہ آیت مبارکہ بار بار پڑھی جائے تو اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ دل کو تسکین ملے گی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ مناسب حل بھی عطا فرمادے گا۔

لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ

لِلّٰهِ	مَا	فِی السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِی الْاَرْضِ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ
اللہ کے لئے	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں	اور	ہے	اللہ

اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ

غَنِیًّا حَمِیْدًا ﴿۱۳۱﴾ وَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا

غَنِیًّا	حَمِیْدًا ﴿۱۳۱﴾	وَ	لِلّٰهِ	مَا	فِی السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا
بے نیاز، بے پرواہ	سب خوبیوں والا	اور	اللہ کے لئے	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ

بے نیاز ہے، خوبیوں کا مالک ہے ○ اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ

فِی الْاَرْضِ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِیْلًا ﴿۱۳۲﴾ اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ اَیُّهَا

فِی الْاَرْضِ	وَ	كَفٰى	بِاللّٰهِ	وَكِیْلًا ﴿۱۳۲﴾	اِنْ	یَّشَاْ	یُذْهِبْكُمْ	اَیُّهَا
زمین میں	اور	کافی ہے	اللہ	کارساز	اگر	وہ چاہے	(تو) لے جائے تمہیں	اے

زمین میں اور اللہ کافی کارساز ہے ○ اے لوگو! اگر وہ چاہے تو تمہیں لے جائے

النَّاسُ وَ یَاْتِ بِاٰخَرِیْنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِیْرًا ﴿۱۳۳﴾

النَّاسُ	وَ	یَاْتِ	بِاٰخَرِیْنَ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	عَلٰى ذٰلِكَ	قَدِیْرًا ﴿۱۳۳﴾
لوگو	اور	لے آئے	دوسروں کو	اور	ہے	اللہ	اس پر	قدرت والا (ہے)

اور دوسروں کو لے آئے اور اللہ اس پر قادر ہے ○

نیکیوں کے ذریعے دنیا طلب کرنے والا ثواب سے محروم ہے

مَنْ كَانَ یُرِیْدُ ثَوَابَ الدُّنْیَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْیَا وَ

مَنْ	كَانَ	یُرِیْدُ [1]	ثَوَابَ الدُّنْیَا	فَعِنْدَ اللّٰهِ	ثَوَابُ الدُّنْیَا	وَ
جو	ہو	چاہتا	دنیا کا ثواب، انعام	تو اللہ کے پاس	دنیا کا ثواب، انعام	اور

جو دنیا کا انعام چاہتا ہے تو دنیا و آخرت کا انعام اللہ ہی کے پاس ہے اور

[1] ۔۔۔ اس کا معنی یہ ہے کہ جسے اپنے عمل سے دنیا مقصود ہو وہ دنیا تو پا سکتا ہے لیکن ثوابِ آخرت سے محروم رہتا ہے اور جس نے رضائے الٰہی اور ثوابِ آخرت کے لئے عمل کیا ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا و آخرت دونوں میں ثواب دینے والا ہے۔ لہٰذا جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ سے فقط دنیا کا طالب ہو وہ نادان، خسیس اور کم ہمت ہے۔ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پاس دنیا و آخرت سب کچھ ہے تو اس سے دنیا و آخرت کی بھلائی مانگو۔

عدل و انصاف اور ان کے تقاضے پورے کرنے کا حکم

الْاٰخِرَةِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ﴿۱۳۴﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

الْاٰخِرَةِ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	سَمِيْعًا	بَصِيْرًا ﴿۱۳۴﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا
آخرت (کا)	اور	ہے	اللہ	سننے والا	دیکھنے والا	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے

اللہ ہی سننا دیکھتا ہے ○ اے ایمان والو!

كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ

كُوْنُوْا	قَوّٰمِيْنَ	بِالْقِسْطِ [1]	شُهَدَآءَ	لِلّٰهِ	وَلَوْ
ہو جاؤ	خوب قائم رہنے والے	انصاف پر	گواہی دینے والے	اللہ کے لئے	اگرچہ

اللہ کے لئے گواہی دیتے ہوئے انصاف پر خوب قائم ہو جاؤ چاہے

عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَ الْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ

عَلٰۤى	اَنْفُسِكُمْ	اَوِ	الْوَالِدَيْنِ	وَ	الْاَقْرَبِيْنَ	اِنْ	يَّكُنْ
پر (کے خلاف)	تمہاری جانوں	یا	ماں باپ	اور	رشتہ داروں (کے خلاف ہو)	اگر	وہ ہو

تمہارے اپنے یا والدین یا رشتے داروں کے خلاف ہی (گواہی) ہو۔

غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۫ فَلَا تَتَّبِعُوا

غَنِيًّا	اَوْ	فَقِيْرًا	فَاللّٰهُ	اَوْلٰى	بِهِمَا	فَلَا تَتَّبِعُوا
مالدار	یا	فقیر	پس اللہ	زیادہ قریب ہے	ان دونوں کے	تو (گواہی دینے میں) پیچھے نہ چلو

جس پر گواہی دو وہ غنی ہو یا فقیر بہر حال اللہ ان کے زیادہ قریب ہے تو

الْهَوٰۤى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَ اِنْ تَلْوٗۤا

الْهَوٰۤى	اَنْ	تَعْدِلُوْا	وَ	اِنْ	تَلْوٗۤا
خواہش (کے)	کہ	عدل نہ کرو (یا راہِ راست سے) ہٹ جاؤ	اور	اگر	تم ہیر پھیر کرو (گواہی میں)

(نفس کی) خواہش کے پیچھے نہ چلو کہ عدل نہ کرو۔ اگر تم ہیر پھیر کرو

[1] ۔۔۔ یہ آیت دینِ اسلام کی شاہکار تعلیم پر مشتمل ہے۔ اس میں انصاف کے تقاضے پورے کرنے میں رکاوٹ بننے والی چیزیں جیسے اقرباء پروری، رشتے داروں کی طرف داری کرنا، تعلق والوں کی رعایت کرنا، کسی کی امیری کی وجہ سے اس کی حمایت کرنا یا کسی کی غریبی پر ترس کھا کر دوسرے فریق پر زیادتی کر دینا، بیان فرما کر یہ حکم دیا گیا ہے کہ فیصلہ کرتے ہوئے اور گواہی دیتے ہوئے جو صحیح حکم ہے اس کے مطابق چلو اور کسی قسم کی تعلق داری کا لحاظ نہ کرو حتی کہ اگر تمہارا فیصلہ یا تمہاری گواہی تمہارے سگے ماں باپ کے بھی خلاف ہو تو عدل سے نہ ہٹو۔

مسلمانوں کو ایمان پر ثابت قدمی کا حکم

اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا

اَوْ	تُعْرِضُوْا	فَاِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	بِمَا
یا	(گواہی دینے سے) منہ پھیرو	تو بیشک	اللہ	ہے	(اس) پر جو

یا منہ پھیرو تو اللہ کو تمہارے

تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ﴿۱۳۵﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا

تَعْمَلُوْنَ	خَبِیْرًا ﴿۱۳۵﴾	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْۤا	اٰمِنُوْا (1)
تم کرتے ہو	خبردار	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	ایمان رکھو

کاموں کی خبر ہے ۝ اے ایمان والو!

بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ الْكِتٰبِ الَّذِیْ نَزَّلَ

بِاللّٰهِ	وَ	رَسُوْلِهٖ	وَ	الْكِتٰبِ	الَّذِیْ	نَزَّلَ
اللہ پر	اور	اس کے رسول	اور	(اس) کتاب (پر)	جو	اس نے نازل کی

اللہ اور اس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اس نے

عَلٰی رَسُوْلِهٖ وَ الْكِتٰبِ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ مِنْ

عَلٰی	رَسُوْلِهٖ (2)	وَ	الْكِتٰبِ	الَّذِیْۤ	اَنْزَلَ	مِنْ
پر	اپنے رسول	اور	(اس) کتاب (پر)	جو	نازل کی	سے

اپنے رسول پر اتاری اور اس کتاب پر جو اس سے پہلے نازل کی

کفر کرنے والا دور کی گمراہی میں جا پڑا

قَبْلُ ؕ وَ مَنْ یَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓىٕكَتِهٖ وَ

قَبْلُ	وَ	مَنْ	یَّكْفُرْ	بِاللّٰهِ	وَ	مَلٰٓىٕكَتِهٖ	وَ
(اس سے) پہلے	اور	جو	انکار کرے	اللہ کا	اور	اس کے فرشتوں	اور

(ان سب پر ہمیشہ) ایمان رکھو اور جو اللہ اور اس کے فرشتوں اور

(1)...اگر یہ خطاب حقیقی مسلمانوں کو ہے تو اس کا معنیٰ ہو گا کہ ایمان پر ثابت قدم رہو۔ اور اگر یہ خطاب یہود و نصاریٰ سے ہو تو معنیٰ یہ ہوں گے کہ اے بعض کتابوں اور بعض رسولوں پر ایمان لانے والو! تم کمل ایمان لاؤ۔ اور اگر یہ خطاب منافقین سے ہو تو اس کے معنیٰ یہ ہوں گے کہ اے ایمان کا ظاہری دعویٰ کرنے والو! اخلاص کے ساتھ ایمان لے آؤ۔ (2)...یہاں رسول سے حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور کتاب سے قرآن پاک مراد ہے۔ یاد رکھیں کہ موجودہ زمانے میں اہلِ ایمان کا لفظ حقیقی معنیٰ کے اعتبار سے صرف مسلمانوں پر بولا جاسکتا ہے، کسی اور مذہب والے پر یہ لفظ نہیں بول سکتے۔

كُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ

فَقَدْ	الْيَوْمِ الْاٰخِرِ	وَ	رُسُلِهٖ	وَ	كُتُبِهٖ
تو بیشک	آخرت کے دن (کا)	اور	اس کے رسولوں	اور	اس کی کتابوں

اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور قیامت کو نہ مانے تو وہ ضرور

ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴿١٣٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ

ثُمَّ	اٰمَنُوْا	الَّذِيْنَ	اِنَّ	ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴿١٣٦﴾	ضَلَّ
پھر	ایمان لائے	وہ لوگ جو	بیشک	دور کی گمراہی (میں)	وہ بھٹک گیا

دور کی گمراہی میں جا پڑا ○ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے پھر

كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا

ازْدَادُوْا	ثُمَّ	كَفَرُوْا	ثُمَّ	اٰمَنُوْا	ثُمَّ	كَفَرُوْا [1]
بڑھ گئے	پھر	کفر کیا	پھر	ایمان لائے	پھر	انہوں نے کفر کیا

کافر ہو گئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہو گئے پھر کفر میں اور بڑھ گئے

كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا

لَا	وَ	لَهُمْ	لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ	كُفْرًا
نہ	اور	ان کی	اللہ ہرگز نہیں مغفرت فرمائے گا	کفر (میں)

تو اللہ ہرگز نہ انہیں بخشے گا اور نہ

لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ﴿١٣٧﴾ بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ

بِاَنَّ	الْمُنٰفِقِيْنَ	بَشِّرِ	سَبِيْلًا ﴿١٣٧﴾	لِيَهْدِيَهُمْ
کہ	منافقوں (کو)	خوشخبری دو	راستے (کی)	وہ ہدایت دے گا انہیں

انہیں راہ دکھائے گا ○ منافقوں کو خوشخبری دو کہ

کفر پر قائم رہنے اور حالت کفر میں مرنے والا کبھی نہیں بخشا جائے گا

منافقوں کے لئے دردناک عذاب کی وعید

[1]... حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ یہ آیت یہودیوں کے بارے میں نازل ہوئی جو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ایمان لائے پھر بچھڑے کی پوجا کر کے کافر ہوئے پھر اس کے بعد ایمان لائے پھر حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور انجیل کا انکار کر کے کافر ہو گئے پھر محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور قرآن کا انکار کر کے اور کفر میں بڑھ گئے۔ یہ کفر پر قائم رہیں اور حالت کفر ہی میں مریں تو اللہ تعالیٰ ہرگز انہیں نہ بخشے گا۔

منافقوں کی ایک حرکت: مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بنانا

آیاتِ الٰہی کا انکار کرنے اور مذاق اڑانے والوں کے پاس نہ بیٹھا جائے

لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمَا ﴿۱۳۸﴾ الَّذِیْنَ یَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِیْنَ

لَهُمْ	عَذَابًا	اَلِیْمًا ﴿۱۳۸﴾	الَّذِیْنَ	یَتَّخِذُوْنَ (1)	الْكٰفِرِیْنَ
ان کے لئے	عذاب	دردناک	وہ لوگ جو	بناتے ہیں	کافروں (کو)

ان کے لئے دردناک عذاب ہے ○ وہ جو مسلمانوں کو چھوڑ کر

اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ؕ اَیَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ

اَوْلِیَآءَ	مِنْ	دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ	اَیَبْتَغُوْنَ	عِنْدَهُمُ
دوست	سے	ایمان والوں کے علاوہ	کیا وہ تلاش کرتے ہیں	ان کے پاس

کافروں کو دوست بناتے ہیں۔ کیا یہ ان کے پاس عزت

الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا ﴿۱۳۹﴾ ؕ وَقَدْ

الْعِزَّةَ	فَاِنَّ	الْعِزَّةَ	لِلّٰهِ	جَمِیْعًا ﴿۱۳۹﴾	وَ	قَدْ
عزت	تو بیشک	عزت	اللہ کے لئے	ساری	اور	بیشک

ڈھونڈتے ہیں؟ تو تمام عزتوں کا مالک اللہ ہے ○ اور بیشک

نَزَّلَ عَلَیْكُمْ فِی الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ

نَزَّلَ	عَلَیْكُمْ	فِی	الْكِتٰبِ	اَنْ	اِذَا	سَمِعْتُمْ
اس نے نازل کر دیا	تمہارے اوپر	میں	کتاب	کہ	جب	تم سنو

اللہ تم پر کتاب میں یہ حکم نازل فرما چکا ہے کہ جب تم سنو کہ

اٰیٰتِ اللّٰهِ یُكْفَرُ بِهَا وَیُسْتَهْزَاُ بِهَا

اٰیٰتِ اللّٰهِ	یُكْفَرُ	بِهَا	وَ	یُسْتَهْزَاُ	بِهَا
اللہ کی آیتیں	انکار کیا جارہا ہے	ان کا	اور	مذاق کیا جارہا ہے	ان کے ساتھ

اللہ کی آیتوں کا انکار کیا جارہا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جارہا ہے

(1)... منافق لوگ مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے تھے کیونکہ ان کا خیال تھا کہ اسلام غالب نہ ہوگا، اس لئے وہ کفار کو قوت و شوکت والا سمجھ کر ان سے دوستی کرتے تھے اور ان سے ملنے میں عزت جانتے تھے۔ ان کے طرزِ عمل کو سامنے رکھ کر آج دنیا کے حالات کو دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ یہ مرض آج کل بکثرت پایا جارہا ہے، اپنوں کو چھوڑ کر بیگانوں سے دوستیاں، مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں سے پیار، باہمی اتحاد سے عزت حاصل کرنے کی بجائے کفار کے قدموں میں بیٹھ کر عزت حاصل کرنے کی کوشش کرنا مسلمان قوم میں کس طرح سرایت کئے ہوئے ہے۔

فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ

فَلَا تَقْعُدُوْا (1)	مَعَهُمْ	حَتّٰى	يَخُوْضُوْا	فِيْ
تو نہ بیٹھو	ان (لوگوں) کے ساتھ	یہاں تک کہ	وہ مشغول ہو جائیں	میں

تو ان لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو جب تک وہ کسی دوسری بات میں

حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ۖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ؕ

حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ	اِنَّكُمْ	اِذًا	مِّثْلُهُمْ
اس کے علاوہ کسی بات	(اگر بیٹھے تو) بیشک تم	اس وقت	ان کے جیسے (ہو جاؤ گے)

مشغول نہ ہو جائیں ورنہ تم بھی انہیں جیسے ہو جاؤ گے۔

اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ

اِنَّ	اللّٰهَ	جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ	فِيْ
بیشک	اللہ	منافقوں اور کافروں کو جمع کرنے والا	میں

بیشک اللہ منافقوں اور کافروں سب کو جہنم میں

جَهَنَّمَ جَمِيْعَا ۙ﴿۱۴۰﴾ الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ

جَهَنَّمَ	جَمِيْعَا ﴿۱۴۰﴾	الَّذِيْنَ	يَتَرَبَّصُوْنَ	بِكُمْ
جہنم	سب (کو)	وہ لوگ جو	انتظار کرتے رہتے ہیں	تم پر (گردشوں کا)

اکٹھا کرنے والا ہے ○ وہ جو تمہارے اوپر (گردشِ زمانہ) کا انتظار کرتے رہتے ہیں

منافقوں کی موقع پرستی

فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْۤا

فَاِنْ	كَانَ	لَكُمْ	فَتْحٌ	مِّنَ	اللّٰهِ	قَالُوْۤا
پھر اگر	ہو	تمہارے لئے	فتح	کی طرف سے	اللہ	(تو) کہتے ہیں

پھر اگر اللہ کی طرف سے تمہیں فتح ملے تو کہتے ہیں:

(1)۔۔۔اس آیت میں واضح طور پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کرنے اور ان کا مذاق اڑانے والے جب وہ اس خبیث فعل میں مصروف ہوں تو ان کے پاس نہ بیٹھو۔ اس سے وہ لوگ سبق حاصل کریں جو فلموں، ڈراموں، گانوں، تھیٹروں، دوستوں کی گپوں اور بدمذہبوں کی صحبتوں میں دین کا مذاق اڑتا ہوا دیکھتے ہیں اور پھر بھی وہاں بیٹھے رہتے ہیں بلکہ معاذ اللہ ان کی ہاں میں ہاں ملا رہے ہوتے ہیں۔

اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۖ وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ

لِلْكٰفِرِيْنَ	كَانَ	اِنْ	وَ	مَّعَكُمْ	اَلَمْ نَكُنْ
کافروں کے لیے	ہو	اگر	اور	تمہارے ساتھ	کیا ہم نہ تھے

کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے ؟ اور اگر کافروں کے لیے (فتح کا) حصہ ہو

نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْۤا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَ

وَ	عَلَيْكُمْ	اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ	قَالُوْۤا	نَصِيْبٌ
اور	تمہارے اوپر	کیا ہم غالب نہیں ہوگئے تھے	(تو ان سے) کہتے ہیں	(فتح کا) حصہ

تو (ان سے) کہتے ہیں: کیا ہم تم پر غالب نہ تھے ؟ اور

نَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ

يَحْكُمُ	فَاللّٰهُ	الْمُؤْمِنِيْنَ	مِّنَ	نَمْنَعْكُمْ[1]
فیصلہ کردے گا	پس اللہ	مسلمانوں	سے	(کیا) ہم نے (نہ) تحفظ کیا تمہارا

(کیا) ہم نے مسلمانوں کو تم سے روکے (نہ) رکھا ؟ تو اللہ تمہارے درمیان

بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ

اللّٰهُ	لَنْ يَّجْعَلَ	وَ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	بَيْنَكُمْ
اللہ	ہرگز نہ بنائے گا	اور	قیامت کے دن	تمہارے درمیان

قیامت کے دن فیصلہ کردے گا اور اللہ

لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ۝١٤١ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ

الْمُنٰفِقِيْنَ	اِنَّ	سَبِيْلًا ۝١٤١	الْمُؤْمِنِيْنَ	عَلَى	لِلْكٰفِرِيْنَ
منافق لوگ	بیشک	کوئی راہ	مسلمانوں	پر	کافروں کے لیے

کافروں کو مسلمانوں پر کوئی راہ نہ دے گا ۝ بیشک منافق لوگ

اللہ تعالیٰ منافقوں کو دھوکا دینے کی سزا دے گا

[1] اس سے معلوم ہوا کہ منافقوں کی زندگی صرف اپنے مفاد کے گرد گھومتی ہے اور وہ کسی کے ساتھ بھی حقیقی طور پر مخلص نہیں ہوتے۔

ع ۲

يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَ

يُخٰدِعُوْنَ	اللّٰهَ	وَ	هُوَ	خَادِعُهُمْ	وَ
فریب دینا چاہتے ہیں	اللہ (کو)	اور	وہ	فریب کی سزا دینے والا انہیں	اور

اپنے گمان میں اللہ کو فریب دینا چاہتے ہیں اور وہی انہیں غافل کر کے مارے گا اور

اِذَا قَامُوْۤا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ

اِذَا	قَامُوْۤا	اِلَى	الصَّلٰوةِ	قَامُوْا	كُسَالٰى[1]
جب	کھڑے ہوتے ہیں	کی طرف	نماز	کھڑے ہوتے ہیں	بڑے سست (ہو کر)

جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو بڑے سست ہو کر

يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا

يُرَآءُوْنَ	النَّاسَ	وَ	لَا يَذْكُرُوْنَ	اللّٰهَ	اِلَّا
دکھاتے ہیں	لوگوں (کو)	اور	وہ ذکر نہیں کرتے	اللہ (کا)	مگر

لوگوں کے سامنے ریاکاری کرتے ہوئے کھڑے ہوتے ہیں اور اللہ کو

قَلِيْلًا ۖ﴿١٤٢﴾ مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۖ لَاۤ اِلٰى هٰۤؤُلَآءِ

قَلِيْلًا ﴿١٤٢﴾	مُّذَبْذَبِيْنَ	بَيْنَ ذٰلِكَ[2]	لَاۤ	اِلٰى	هٰۤؤُلَآءِ
تھوڑا	ڈگمگانے والے ہیں	اس کے درمیان	نہ	کی طرف	ان

بہت تھوڑا یاد کرتے ہیں ۝ درمیان میں ڈگمگا رہے ہیں، نہ ان کی طرف ہیں

وَلَاۤ اِلٰى هٰۤؤُلَآءِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ

وَ	لَاۤ	اِلٰى	هٰۤؤُلَآءِ	وَ	مَنْ	يُّضْلِلِ	اللّٰهُ
اور	نہ	کی طرف	اُن	اور	جسے	گمراہ کر دے	اللہ

نہ اُن کی طرف اور جسے اللہ گمراہ کرے

نماز میں سستی کرنا منافقوں کی علامت ہے

منافق کفر اور ایمان کے درمیان ڈگمگاتے ہیں

[1] ـــ اس سے معلوم ہوا کہ نماز میں سستی کرنا منافقوں کی علامت ہے۔ نماز نہ پڑھنا یا صرف لوگوں کے سامنے پڑھنا جبکہ تنہائی میں نہ پڑھنا یا لوگوں کے سامنے خشوع و خضوع سے اور تنہائی میں جلدی جلدی پڑھنا یا نماز میں ادھر ادھر خیال لے جانا اور دلجمعی کیلئے کوشش نہ کرنا وغیرہ سب سستی کی علامتیں ہیں۔

[2] ـــ یعنی منافق لوگ کفر و ایمان کے درمیان ڈگمگا رہے ہیں، وہ نہ صحیح مومن ہیں، نہ کھلے کافر۔

مسلمانوں کو چھوڑنے اور کافروں کو دوست بنانے کی ممانعت

فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿۱۴۳﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

فَلَنْ تَجِدَ	لَهٗ	سَبِيْلًا ﴿۱۴۳﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ
تو تم ہرگز نہ پاؤ گے	اس کے لئے	کوئی راہ	اے	وہ لوگو جو

تو تم اس کے لئے کوئی راستہ نہ پاؤ گے ○ اے ایمان والو!

اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ

اٰمَنُوْا	لَا تَتَّخِذُوا	الْكٰفِرِيْنَ	اَوْلِيَآءَ (1)	مِنْ	دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ
ایمان لائے	نہ بناؤ	کافروں (کو)	دوست	سے	مسلمانوں کے علاوہ

مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بناؤ۔

اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۴۴﴾

اَتُرِيْدُوْنَ	اَنْ	تَجْعَلُوْا	لِلّٰهِ	عَلَيْكُمْ	سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۴۴﴾
کیا تم چاہتے ہو	کہ	بنالو	اللہ کی	اپنے اوپر	صریح حجت

کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اپنے اوپر اللہ کے لئے صریح حجت قائم کرلو ○

منافق جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوں گے

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ

اِنَّ	الْمُنٰفِقِيْنَ	فِي	الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ (2)	مِنَ
بیشک	منافقین	میں	سب سے نچلے طبقے	سے

بیشک منافق دوزخ کے سب سے نچلے طبقے

نفاق سے توبہ کرنے والے مسلمانوں کے ساتھ ہوں گے

النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ﴿۱۴۵﴾ اِلَّا

النَّارِ	وَ	لَنْ تَجِدَ	لَهُمْ	نَصِيْرًا ﴿۱۴۵﴾	اِلَّا
آگ	اور	تم ہرگز نہ پاؤ گے	ان کے لئے	کوئی مددگار	مگر

میں ہیں اور تو ہرگز ان کا کوئی مددگار نہ پائے گا ○ مگر

(1)...اس آیت میں اہلِ ایمان کو بتایا گیا کہ مسلمانوں کی بجائے کفار کو دوست بنانا منافقوں کی خصلت ہے، لہٰذا تم اس سے بچو۔ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ کافروں کو دوست بنا کر منافقت کی راہ اختیار کرو اور یوں اپنے خلاف اللہ تعالیٰ کی حجت قائم کرلو۔

(2)...منافق کا عذاب کافر سے بھی زیادہ اس لئے ہوگا کہ وہ دنیا میں خود کو مسلمان کہہ کر کافروں سے متعلق شرعی احکام سے بچا رہا اور کافر ہونے کے باوجود مسلمانوں کو دھوکہ دیتا اور اسلام کے ساتھ استہزاء کرنا اس کا شیوہ رہا ہے۔

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَ اَصْلَحُوْا وَ اعْتَصَمُوْا

اعْتَصَمُوْا	وَ	اَصْلَحُوْا	وَ	تَابُوْا (1)	الَّذِيْنَ
مضبوطی سے تھام لیا	اور	اصلاح کرلی، سدھر گئے	اور	توبہ کی	وہ لوگ جو (جنہوں نے)

وہ لوگ جنہوں نے توبہ کی اور اپنی اصلاح کرلی اور اللہ کی رسی کو

بِاللّٰهِ وَ اَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ

فَاُولٰٓئِكَ	لِلّٰهِ	دِيْنَهُمْ	اَخْلَصُوْا	وَ	بِاللّٰهِ
تو یہ لوگ	اللہ کے لئے	اپنا دین	خالص کرلیا	اور	اللہ (کی رسی) کو

مضبوطی سے تھام لیا اور اپنا دین خالص اللہ کے لئے کرلیا تو یہ

مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ وَ سَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا

اَجْرًا	الْمُؤْمِنِيْنَ	اللّٰهُ	سَوْفَ يُؤْتِ	وَ	مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ
ثواب	مسلمانوں (کو)	اللہ	عنقریب دے گا	اور	مسلمانوں کے ساتھ (ہیں)

مسلمانوں کے ساتھ ہیں اور عنقریب اللہ مسلمانوں کو بڑا ثواب

عَظِيْمًا ﴿۱۴۶﴾ مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ

شَكَرْتُمْ	اِنْ	بِعَذَابِكُمْ	اللّٰهُ	يَفْعَلُ (2)	مَا	عَظِيْمًا ﴿۱۴۶﴾
تم شکر گزار بن جاؤ	اگر	تمہیں عذاب دینے کے ساتھ	اللہ	کرے گا	کیا	بڑا

دے گا ○ اور اگر تم شکر گزار بن جاؤ اور ایمان لاؤ تو اللہ تمہیں عذاب دے کر

وَ اٰمَنْتُمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ﴿۱۴۷﴾

عَلِيْمًا ﴿۱۴۷﴾	شَاكِرًا	اللّٰهُ	كَانَ	وَ	اٰمَنْتُمْ	وَ
جاننے والا	قدر کرنے والا، شکر کا صلہ دینے والا	اللہ	ہے	اور	ایمان لاؤ	اور

کیا کرے گا اور اللہ قدر کرنے والا، جاننے والا ہے ○

اللہ تعالیٰ شکر گزار بندوں کی قدر کرتا ہے

(1)... منافق لوگ بد ترین کفار ہیں لیکن انہیں بھی توبہ کی دعوت دی گئی ہے، اس سے معلوم ہوا کہ اگر بد ترین کافر بھی سچی توبہ کرلے تو اس کی توبہ مقبول ہے۔

(2)... اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے کام حکمت سے تو ہوتے ہیں لیکن کسی غرض سے نہیں ہوتے کیونکہ وہ رب کریم غرض و غایت سے پاک ہے۔

عنوانات

معرفۃ القرآن کی ایک اہم خصوصیت

قرآنِ پاک میں بعض اوقات ایک آیت میں مختلف چیزیں بیان ہوتی ہیں اور بعض اوقات دو تین آیات کے بعد نئی بات شروع ہو جاتی ہے، فہمِ قرآن یعنی قرآن سمجھنے میں آسانی کیلئے ہم نے ہر ایسی جگہ پر نیا عنوان لگا دیا ہے، جس کا فائدہ یہ ہے کہ اس نئے عنوان کو پڑھنے کے بعد وہاں سے شروع ہونے والی آیات کو بڑی آسانی سے سمجھا جا سکے گا کیونکہ پہلے سے معلوم ہو جائے گا کہ اب اس مضمون کی آیات آرہی ہیں۔

ISBN 978-969-631-521-6
0125248
MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net

چار مفید چیزوں پر مشتمل لفظی ترجمہ

لفظ بہ لفظ ترجمہ | مکمل بامحاورہ ترجمہ | مختصر حواشی | آیات کے عنوانات

مَعرِفَۃُ القرآن عَلٰی کنزِ العرفان

جلد دوم

پارہ 6 تا 10

المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

دعوتِ اسلامی

DAWAT E ISLAMI

چار مفید چیزوں پر مشتمل لفظی ترجمہ

لفظ بہ لفظ ترجمہ | مکمل بامحاورہ ترجمہ | مختصر حواشی | آیات کے عنوانات

مَعرِفَۃُ القُرآن
عَلٰی
کَنزِ العِرفان

مترجم: شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی اَبُو الصَّالِح مُحَمَّد قَاسِم قَادِرِی مدظلہ العالی

نام کتاب : مَعرِفَۃُ القُرآن علٰی کَنزِ العِرفان (جلد دوم)

مترجم : شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی ابُو الصالح محمد قاسم قادری مدظلہ العالی

پہلی بار : صفر المظفر ۱٤۳۷ھ، نومبر 2015ء

تعداد : 5000 (پانچ ہزار)

ناشر : مکتبۃ المدینہ فیضان مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ، کراچی

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

”مَعْرِفَۃُ الْقُرْاٰن عَلٰی کَنْزِالْعِرْفَان“ سے متعلق کچھ ضروری باتیں

مَعْرِفَۃُ الْقُرْاٰن دورِ جدید کے تقاضوں کے عین مطابق قرآنِ مجید کا آسان اور منفرد لفظی ترجمہ ہے، یہاں اس سے متعلق چند فنی باتیں اور اس کی خصوصیات ملاحظہ ہوں،

1 قرآنِ مجید کا متن P.D.F فارمیٹ میں موجود مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ نسخے سے پیسٹ کیا گیا اور پیسٹنگ کے بعد دو مرتبہ اصل نسخے سے باریک بینی کے ساتھ تقابل کیا گیا ہے تاکہ حتَّی المقدور متن میں غلطی کا امکان نہ رہے۔ نیز ایک لائن میں اتنا متن پیسٹ کیا گیا ہے جتنے نیچے اجزاء مذکور ہیں اور لائن کے شروع اور آخر سے فاصلہ ختم کرنے کے لئے کمپیوٹر سافٹ ویئر کے ذریعے متن قرآن کے ٹیکسٹ کو مناسب حد تک پھیلا کر لائن کا شروع اور آخر برابر کیا گیا ہے۔

2 مختلف خانے بنا کر ان میں آیات کے اجزاء لکھے گئے اور ان کے رَسمُ الْخَط کو حتَّی الامکان متن قرآن کے رَسمُ الْخَط کے مطابق رکھنے کے لئے ”**اَلْمُصْحَف**“ فاؤنٹ استعمال کیا گیا ہے۔

3 قرآنِ مجید کا اصل رَسمُ الْخَط برقرار رکھنے کے لئے اجزاء میں تقسیم کے دوران الفاظ کے ساتھ متصل حروف اور ضمائر وغیرہ کو جدا لکھنے کی بجائے ایک ساتھ لکھا ہے اور مختلف رنگوں کے ذریعے انہیں اور ان کا ترجمہ ممتاز کر دیا ہے، جیسے ”مِمَّا“ میں ”مِنْ“ اور ”مَا“ کو اور ”اَنْفُسَهُمْ“ میں ”اَنْفُسَ“ اور ”هُمْ“ کو الگ الگ لکھنے کی بجائے ایک ساتھ لکھا اور رنگوں کے ذریعے ان الفاظ اور ان کے ترجمے میں امتیاز کر دیا ہے۔

4 بعض مقامات پر معنیٰ سمجھنے میں آسانی کے پیشِ نظر غیر متصل حروف و الفاظ اور اضافت سے خالی الفاظ کو بھی ایک ہی خانے میں لکھا گیا اور رنگوں کے ذریعے ان کے معانی میں امتیاز کیا گیا ہے۔ جیسے ”فِي الْاَرْضِ“ کو ایک ہی خانے میں لکھا ہے۔

5 صیغہ خواہ منفی ہو جیسے ”لَمْ تُنْذِرْ“ اور ”لَا يَعْلَمُوْنَ“ اور ”لَنْ تَفْعَلُوْا“ یا دوسرا جیسے ”كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ“ مکمل صیغہ ایک ہی خانے میں لکھا ہے اسی طرح بعض مقامات پر پورا جملہ جیسے ”فَتَابَ عَلَيْهِ“ بھی ایک ہی خانے میں لکھا ہے تاکہ آیت کا اصل مرادی ترجمہ لکھنے میں آسانی رہے۔

6 ترجمے میں سلاست (روانی) کو برقرار رکھنے اور عربی الفاظ کے مفہوم کو مزید واضح کرنے کے لئے اضافت والے الفاظ جیسے ”كَلٰمَ اللّٰهِ“، اکثر مقامات پر موصوف صفت جیسے ”صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا“ اور بعض مقامات پر پورا جملہ ایک ہی خانے میں لکھا گیا اور رنگوں کے ذریعے ان کے لفظی ترجمے کی نشاندہی کر دی گئی ہے۔

7 حروف و الفاظ کا اصل وضع کے اعتبار سے جو ترجمہ بنتا ہے اسے لکھنے کا التزام کیا گیا اور ان کا مرادی اور مفہومی ترجمہ

بریکٹ میں لکھ دیا ہے جیسے ''وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ'' میں مذکور ''و'' حالیہ ہے، اس کا ترجمہ یوں لکھا ہے ''اور (حالانکہ)'' البتہ بعض مقامات پر لغوی ترجمہ لکھنے میں شرعی مسائل ہونے کی وجہ سے تاویلی ترجمہ لکھا ہے اور حتَّی الامکان حاشیہ لگا کر ایسے مقامات کی وضاحت کر دی ہے۔

8 جن حروفِ زائدہ کا باقاعدہ کوئی ترجمہ نہیں بنتا انہیں کوئی رنگ کئے بغیر اسی طرح برقرار رکھا ہے جیسے ''بِمُؤْمِنِیْنَ'' میں حرف ''ب'' اور ''مُؤْمِنِیْنَ'' کو ایک ہی رنگ میں لکھا ہے۔

9 لفظی ترجمے کے ساتھ راقم کے بامحاورہ ترجمے ''کَنْزُ الْعِرْفَان فِیْ تَرْجَمَۃِ الْقُرْاٰن'' کا بھی اضافہ کیا گیا ہے۔

10 سمجھنے میں آسانی کے لئے موقع محل کی مناسبت سے بریکٹوں میں الفاظ کا اضافہ کیا گیا اور ان کا رنگ سیاہ رکھا گیا ہے۔ نیز اجزاء میں جہاں آیت ختم ہوئی یونہی بامحاورہ ترجمے میں جہاں ایک آیت کا ترجمہ ختم ہوا وہاں اختتامیہ نشان ○ بھی ڈال دیا ہے۔

11 قرآن پاک میں بعض اوقات ایک آیت میں مختلف چیزیں بیان ہوتی ہیں اور بعض اوقات دو تین آیات کے بعد نئی بات شروع ہو جاتی ہے، فہم قرآن یعنی قرآن سمجھنے میں آسانی کیلئے ہم نے ہر ایسی جگہ پر نیا عنوان لگا دیا ہے جس کا فائدہ یہ ہے کہ اس نئے عنوان کو پڑھنے کے بعد وہاں سے شروع ہونے والی آیات کو بڑی آسانی سے سمجھا جاسکے گا کیونکہ پہلے سے معلوم ہو جائے گا کہ اب اس مضمون کی آیات آرہی ہیں۔

12 عنوانات صفحے کی سائیڈ میں لکھے ہیں اور جن آیات میں وہ عنوان بیان ہوا ہے انہیں اور ان کے بامحاورہ ترجمے کو مختلف رنگوں کے ذریعے ممتاز کیا ہے تاکہ قاری بآسانی سمجھ سکے کہ اس عنوان کا مضمون کہاں سے کہاں تک ہے، نیز موقع کی مناسبت سے صِرَاطُ الْجِنَان فِیْ تَفْسِیْرِ الْقُرْاٰن اور دیگر معتبر تفاسیر سے مختصر اور جامع حواشی بھی لگائے گئے ہیں۔

13 حروف و الفاظ کے معنیٰ متعین کرنے کے لئے پانچ رنگوں کا استعمال کیا گیا ہے، سبز، سرخ، نیلا، سیاہ اور جامنی۔ پہلے چار رنگ مختلف حروف و الفاظ کے لئے استعمال کئے گئے ہیں اور جامنی رنگ بطورِ خاص لفظی ترجمے میں آنے والے اضافی الفاظ کے لئے استعمال کیا گیا ہے تاکہ قاری آسانی کے ساتھ یہ سمجھ سکے کہ جامنی رنگ والے الفاظ کسی خاص لفظ کا ترجمہ نہیں ہیں۔ جیسے ''عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى'' اور اس کا ترجمہ ''نیکی اور پرہیزگاری پر''

اللہ تعالیٰ اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے میری، میرے اہل خانہ، رشتہ داروں، دوست احباب اور دیگر متعلقین کی نجات کا ذریعہ بنائے اور جن جن احباب نے اس کام کے سلسلے میں تعاون کیا ان کی کوششوں کو بھی قبول و منظور فرمائے اور سب کی بے حساب مغفرت فرمائے۔

اَبُو الصَّالِح محمد قاسم قادِری

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ

6

لَا یُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ

لَا یُحِبُّ	اللّٰهُ	الْجَهْرَ	بِالسُّوْٓءِ [1]	مِنَ	الْقَوْلِ	اِلَّا	مَنْ	ظُلِمَ [2]
پسند نہیں کرتا	اللہ	اعلان کرنا	بری (بات) کا	سے	بات	مگر	جو (جس پر)	ظلم کیا گیا

بری بات کا اعلان کرنا اللہ پسند نہیں کرتا مگر مظلوم سے

بری باتوں کا اظہار ناپسندیدہ ہے سوائے مظلوم آدمی کے

وَ كَانَ اللّٰهُ سَمِیْعًا عَلِیْمًا ﴿۱۴۸﴾ اِنْ تُبْدُوْا خَیْرًا اَوْ

وَ	كَانَ	اللّٰهُ	سَمِیْعًا	عَلِیْمًا ﴿۱۴۸﴾	اِنْ	تُبْدُوْا	خَیْرًا	اَوْ
اور	ہے	اللہ	سننے والا	جاننے والا	اگر	تم ظاہر کرو، اعلانیہ کرو	کوئی بھلائی	یا

اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے ○ اگر تم کوئی بھلائی اعلانیہ کرو یا

لوگوں کی خطاؤں سے درگزر کرنے کی ترغیب

تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ

تُخْفُوْهُ	اَوْ	تَعْفُوْا [3]	عَنْ سُوْٓءٍ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ
چھپاؤ، چھپ کر کرو اسے	یا	درگزر کرو	برائی سے	تو بیشک	اللہ	ہے

چھپ کر یا کسی کی برائی سے درگزر کرو تو بیشک اللہ

عَفُوًّا قَدِیْرًا ﴿۱۴۹﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ

عَفُوًّا	قَدِیْرًا ﴿۱۴۹﴾	اِنَّ	الَّذِیْنَ	یَكْفُرُوْنَ	بِاللّٰهِ
معاف کرنے والا	قدرت والا	بیشک	وہ لوگ جو	انکار کرتے ہیں	اللہ کا

معاف کرنے والا قدرت والا ہے ○ وہ لوگ جو اللہ

تمام بنیادی باتوں پر ایمان رکھنا ضروری ہے

وَ رُسُلِهٖ وَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّفَرِّقُوْا

وَ	رُسُلِهٖ	وَ	یُرِیْدُوْنَ	اَنْ	یُّفَرِّقُوْا
اور	اس کے رسولوں (کا)	اور	وہ چاہتے ہیں	کہ	فرق کریں

اور اس کے رسولوں کو نہیں مانتے اور چاہتے ہیں کہ

1 ..... بری بات کے اعلان میں لوگوں کے پوشیدہ معاملات کو ظاہر کرنا، غیبت کرنا، چغلی کھانا اور گالی دینا سب داخل ہیں۔

2 ..... یہاں مظلوم کو ظلم بیان کرنے کی اجازت دی گئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ مظلوم، حاکم کے سامنے ظالم کی برائی بیان کر سکتا ہے، یہ ناجائز غیبت میں داخل نہیں۔

3 ..... ظالم سے بدلہ لینا اگرچہ جائز ہے لیکن بدلہ لینے پر قادر ہونے کے باوجود اس کے ظلم پر صبر کرنا اور اسے معاف کر دینا بہتر اور اجر و ثواب کا باعث ہے۔

بَیۡنَ اللّٰہِ وَ رُسُلِہٖ وَ یَقُوۡلُوۡنَ نُؤۡمِنُ بِبَعۡضٍ وَّ

بَیۡنَ اللّٰہِ وَ رُسُلِہٖ	وَ	یَقُوۡلُوۡنَ	نُؤۡمِنُ	بِبَعۡضٍ	وَّ
اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان	اور	کہتے ہیں	ہم ایمان لاتے ہیں	بعض پر	اور

اللہ اور اس کے رسولوں میں فرق کریں اور کہتے ہیں ہم کسی پر تو ایمان لاتے ہیں اور

نَکۡفُرُ بِبَعۡضٍ ۙ وَّ یُرِیۡدُوۡنَ اَنۡ یَّتَّخِذُوۡا بَیۡنَ ذٰلِکَ

نَکۡفُرُ	بِبَعۡضٍ	وَّ	یُرِیۡدُوۡنَ	اَنۡ	یَّتَّخِذُوۡا	بَیۡنَ ذٰلِکَ
انکار کرتے ہیں	بعض کا	اور	وہ چاہتے ہیں	کہ	بنالیں	اس (ایمان و کفر) کے درمیان

کسی کا انکار کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ایمان و کفر کے بیچ میں

سَبِیۡلًا ﴿۱۵۰﴾ۙ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡکٰفِرُوۡنَ حَقًّا ۚ وَ اَعۡتَدۡنَا لِلۡکٰفِرِیۡنَ

سَبِیۡلًا ﴿۱۵۰﴾ (1)	اُولٰٓئِکَ	ہُمُ	الۡکٰفِرُوۡنَ	حَقًّا (2)	وَ	اَعۡتَدۡنَا	لِلۡکٰفِرِیۡنَ
کوئی راہ	یہ لوگ	وہ	کافر ہیں	پکے	اور	ہم نے تیار کر رکھا ہے	کافروں کے لئے

کوئی راہ نکال لیں ○ تو یہی لوگ پکے کافر ہیں اور ہم نے کافروں کے لئے

عَذَابًا مُّہِیۡنًا ﴿۱۵۱﴾ وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بِاللّٰہِ وَ

عَذَابًا مُّہِیۡنًا ﴿۱۵۱﴾	وَ	الَّذِیۡنَ	اٰمَنُوۡا	بِاللّٰہِ	وَ
ذلیل و رسوا کر دینے والا عذاب	اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اللہ پر	اور

ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے ○ اور وہ جو اللہ اور

تمام رسولوں پر ایمان لانا ضروری ہے

رُسُلِہٖ وَ لَمۡ یُفَرِّقُوۡا بَیۡنَ اَحَدٍ مِّنۡہُمۡ

رُسُلِہٖ	وَ	لَمۡ یُفَرِّقُوۡا	بَیۡنَ اَحَدٍ	مِّنۡہُمۡ
اس کے سب رسولوں (پر)	اور	فرق نہ کریں	کسی ایک کے درمیان	ان میں سے

اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی (پر ایمان لانے) میں فرق نہ کرے

1 ...... کفر اور ایمان دونوں میں سے کوئی ایک دین ضرور ہو گا، ان کے درمیان ایسا کوئی مذہب نہیں جو نہ کفر ہو نہ اسلام۔

2 ...... صرف بعض رسولوں عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ایمان لانا کفر سے نہیں بچاتا بلکہ سب پر ایمان لانا ضروری ہے اور ایک نبی کا انکار بھی تمام انبیاء عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے انکار کے برابر ہے۔

أُولٰٓىِٕكَ سَوْفَ یُؤْتِیْهِمْ اُجُوْرَهُمْؕ-وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا۠(۱۵۲)

رَّحِیْمًا (۱۵۲)	غَفُوْرًا	اللّٰهُ	كَانَ	وَ	اُجُوْرَهُمْ	سَوْفَ یُؤْتِیْهِمْ	أُولٰٓىِٕكَ
مہربان	بخشنے والا	اللہ	ہے	اور	ان کے اجر	عنقریب (اللہ) دے گا انہیں	یہ لوگ

تو عنقریب اللہ انہیں ان کے اجر عطا فرمائے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○

یہود یوں کا یکبارگی نزولِ قرآن کا مطالبہ

یَسْــٴَـلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَیْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ

مِّنَ السَّمَآءِ	كِتٰبًا	عَلَیْهِمْ	تُنَزِّلَ	اَنْ	اَهْلُ الْكِتٰبِ	یَسْــٴَـلُكَ
آسمان سے	ایک کتاب	ان پر	تم اتار دو	کہ	اہلِ کتاب	سوال کرتے ہیں تم سے

(اے حبیب!) اہلِ کتاب آپ سے سوال کرتے ہیں کہ آپ ان پر آسمان سے ایک کتاب اتار دیں

یہودیوں کے سابقہ جرائم

فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰۤى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْۤا

فَقَالُوْۤا	اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ	مُوْسٰۤى	سَاَلُوْا (1)	فَقَدْ
پس انہوں نے کہا	اس سے زیادہ بڑا	موسیٰ (سے)	انہوں نے سوال کیا تھا	تو تحقیق

تو یہ لوگ تو موسیٰ سے اس سے بھی بڑا سوال کرچکے ہیں جو انہوں نے کہا تھا:

اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْۚ-ثُمَّ

ثُمَّ	بِظُلْمِهِمْ	الصّٰعِقَةُ	فَاَخَذَتْهُمُ	جَهْرَةً	اللّٰهَ	اَرِنَا
پھر	ان کے ظلم کے سبب	کڑک (نے)	تو پکڑ لیا انہیں	اعلانیہ	اللہ	دکھادو ہمیں

(اے موسیٰ!) اللہ ہمیں اعلانیہ دکھادو تو ان کے ظلم کی وجہ سے انہیں کڑک نے پکڑ لیا پھر

اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَیِّنٰتُ

الْبَیِّنٰتُ	جَآءَتْهُمُ	مَا	مِنْۢ بَعْدِ	الْعِجْلَ	اتَّخَذُوا
روشن نشانیاں	آگئیں ان کے پاس	جو	(اس کے) بعد	(بطورِ معبود) بچھڑا	انہوں نے بنالیا

ان کے پاس روشن نشانیاں آجانے کے باوجود وہ بچھڑے کو (معبود) بنا بیٹھے۔

(1)..... حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے دیدارِ الٰہی کا مطالبہ مدینہ منورہ کے یہودیوں نے نہیں بلکہ ان کے باپ دادا نے کیا تھا اور یہاں ان کی طرف اس سوال کی نسبت اس لئے کی گئی کہ یہ لوگ اپنے باپ دادا کے نقشِ قدم پر تھے۔

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی عظمت وشان

فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ ۚ وَ اٰتَیْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِیْنًا ﴿۱۵۳﴾

فَعَفَوْنَا	عَنْ ذٰلِكَ	وَ	اٰتَیْنَا	مُوْسٰى	سُلْطٰنًا مُّبِیْنًا ﴿۱۵۳﴾
پھر ہم نے درگزر کیا	اس سے	اور	ہم نے عطا کیا	موسیٰ (کو)	روشن دلیل، روشن غلبہ

پھر ہم نے یہ معاف کر دیا اور ہم نے موسیٰ کو روشن غلبہ عطا فرمایا○

یہودیوں پر کوہِ طور بلند کر کے عاہ لیا اور انہیں احکامِ خداوندی کا پابند کیا گیا

وَ رَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِیْثَاقِهِمْ وَ قُلْنَا

وَ	رَفَعْنَا	فَوْقَهُمُ	الطُّوْرَ	بِمِیْثَاقِهِمْ[1]	وَ	قُلْنَا
اور	ہم نے بلند کر دیا	ان کے اوپر	طور	ان سے عہد لینے کے لئے	اور	ہم نے فرمایا

پھر ہم نے ان سے عہد لینے کے لئے ان پر کوہِ طور کو بلند کر دیا اور ان سے

لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ قُلْنَا لَهُمْ

لَهُمُ	ادْخُلُوا	الْبَابَ	سُجَّدًا[2]	وَّ	قُلْنَا	لَهُمْ
ان سے	داخل ہو	دروازہ (میں)	سجدہ کرنے والے، سجدہ کرتے	اور	ہم نے فرمایا	ان سے

فرمایا کہ دروازے میں سجدہ کرتے داخل ہو اور ان سے فرمایا کہ

لَا تَعْدُوْا فِی السَّبْتِ وَ اَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ﴿۱۵۴﴾

لَا تَعْدُوْا	فِی السَّبْتِ	وَ	اَخَذْنَا	مِنْهُمْ	مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ﴿۱۵۴﴾
حد سے نہ بڑھو	ہفتہ کے دن میں	اور	ہم نے لیا	ان سے	گاڑھا، مضبوط عہد

ہفتہ کے دن میں حد سے نہ بڑھو اور ہم نے ان سے مضبوط عہد لیا○

یہودیوں پر لعنت کئے جانے کے اسباب

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّیْثَاقَهُمْ وَ كُفْرِهِمْ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَ

فَبِمَا	نَقْضِهِمْ مِّیْثَاقَهُمْ	وَ	كُفْرِهِمْ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ	وَ
تو بسبب	ان کے اپنے عہد کو توڑ دینے	اور	اللہ کی آیتوں کے ساتھ ان کے کفر کرنے	اور

تو (ہم نے ان پر لعنت کی) ان کے عہد کو توڑنے اور اللہ کی آیات کے ساتھ کفر کرنے اور

[1]......یہاں میثاق سے مراد تورات کو ماننے اور اس پر عمل کرنے کا عہد و پیمان ہے یا اس سے مراد حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دین پر قائم رہنے کا وعدہ ہے۔

[2]......سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونے سے مراد سر جھکا کر ادب سے داخل ہونا ہے یا اس سے مراد دروازے کے پاس نوافل ادا کر کے داخل ہونا ہے۔

قَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِیَآءَ بِغَیْرِ حَقٍّ وَّ قَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ

قَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِیَآءَ	بِغَیْرِ حَقٍّ	وَّ	قَوْلِهِمْ	قُلُوْبُنَا	غُلْفٌ
ان کے انبیاء کو شہید کرنے	حق کے بغیر، ناحق	اور	ان کا کہنے	ہمارے دل	پردوں والے (ہیں)

انبیاء کو ناحق شہید کرنے اور ان کے یہ کہنے کی وجہ سے (کہ) ہمارے دلوں پر غلاف ہیں

بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَیْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا یُؤْمِنُوْنَ اِلَّا

بَلْ	طَبَعَ (1)	اللّٰهُ	عَلَیْهَا	بِكُفْرِهِمْ	فَلَا یُؤْمِنُوْنَ	اِلَّا
بلکہ	مہر لگادی	اللہ (نے)	ان (کے دلوں) پر	ان کے کفر کے سبب	تو وہ ایمان نہیں لاتے	مگر

بلکہ اللہ نے ان کے کفر کے سبب ان کے دلوں پر مہر لگادی ہے تو (ان میں سے) بہت تھوڑے

قَلِیْلًا ﴿۱۵۵﴾ ۪ وَّ بِكُفْرِهِمْ وَ قَوْلِهِمْ عَلٰی مَرْیَمَ

قَلِیْلًا ﴿۱۵۵﴾	وَّ	بِكُفْرِهِمْ	وَ	قَوْلِهِمْ	عَلٰی مَرْیَمَ
تھوڑے	اور	ان کے کفر کے سبب	اور	ان کے کہنے (لگانے کی وجہ سے)	مریم پر

ایمان لاتے ہیں ○ اور (ان پر لعنت کی) ان کے کفر اور مریم پر

بُهْتَانًا عَظِیْمًا ﴿۱۵۶﴾ ۙ وَّ قَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِیْحَ

بُهْتَانًا عَظِیْمًا ﴿۱۵۶﴾ (2)	وَّ	قَوْلِهِمْ	اِنَّا	قَتَلْنَا	الْمَسِیْحَ
بڑا بہتان	اور	ان کے کہنے (کے سبب)	کہ	ہم نے شہید کیا	مسیح

بڑا بہتان لگانے کی وجہ سے ○ اور ان کے اس کہنے کی وجہ سے کہ ہم نے مسیح

حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام قتل اور سولی کی تردید

عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَ مَا قَتَلُوْهُ وَ

عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ	رَسُوْلَ اللّٰهِ	وَ	مَا قَتَلُوْهُ	وَ
مریم کے بیٹے عیسیٰ	اللہ کے رسول (کو)	اور (حالانکہ)	انہوں نے قتل نہیں کیا اسے	اور

عیسیٰ بن مریم اللہ کے رسول کو شہید کیا حالانکہ انہوں نے نہ تو اسے قتل کیا اور

1...... یہودی کہتے ہیں ہمارے دلوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں، اس پر فرمایا گیا کہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے کفر کی وجہ سے ان کے دلوں پر مہر لگادی ہے لہٰذا کوئی وعظ و نصیحت ان کے دلوں پر کارگر نہیں ہو سکتی۔ معلوم ہوا کہ کفر اور بدکاریاں دل پر مہر لگ جانے کا سبب بن جاتی ہیں۔

2...... اس سے معلوم ہوا کہ پاکدامن عورت پر تہمت لگانا سخت گناہ ہے اور خصوصاً کسی مقدس عورت پر اور مقدس نسبت رکھنے والی پر تہمت لگانا اور بھی زیادہ سنگین ہے۔ اسی لئے حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا پر تہمت لگانے والوں کی مذمت زیادہ بیان کی گئی۔

مَا صَلَبُوْهُ وَ لٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ وَ

مَا صَلَبُوْهُ (1)	وَ	لٰكِنْ	شُبِّهَ	لَهُمْ	وَ
نہ سولی دی اسے	اور	لیکن	(ایک آدمی عیسیٰ سے) ملتا جلتا بنا دیا گیا	ان (یہودیوں) کے لئے	اور

نہ اسے سولی دی بلکہ ان (یہودیوں) کے لئے (عیسیٰ سے) ملتا جلتا (ایک آدمی) بنا دیا گیا اور

اِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِیْهِ لَفِیْ شَكٍّ

اِنَّ	الَّذِیْنَ	اخْتَلَفُوْا	فِیْهِ	لَفِیْ شَكٍّ
بیشک	وہ لوگ جو	اختلاف کر رہے ہیں	اس (عیسیٰ کے بارے) میں	ضرور شبہ میں (پڑے ہیں)

بیشک یہ (یہودی) جو اس عیسیٰ کے بارے میں اختلاف کر رہے ہیں ضرور اس کی طرف سے

مِّنْهُ ؕ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَ

مِّنْهُ	مَا	لَهُمْ	بِهٖ	مِنْ عِلْمٍ	اِلَّا	اتِّبَاعَ الظَّنِّ	وَ
اس کی طرف سے	نہیں	ان کو	اس کا	کچھ علم	مگر	گمان کی پیروی	اور

شبہ میں پڑے ہوئے ہیں (حقیقت یہ ہے کہ) سوائے گمان کی پیروی کے ان کو اس کی کچھ بھی خبر نہیں اور

مَا قَتَلُوْهُ یَقِیْنًۢا ۙ۝۱۵۷ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ ؕ وَ كَانَ

مَا قَتَلُوْهُ	یَقِیْنًا ۝۱۵۷	بَلْ	رَّفَعَهُ	اللّٰهُ	اِلَیْهِ	وَ	كَانَ
انہوں نے قتل نہیں کیا اسے	بیشک، یقیناً	بلکہ	اٹھالیا اسے	اللہ (نے)	اپنی طرف	اور	ہے

بیشک انہوں نے اس کو قتل نہیں کیا ۝ بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھالیا تھا اور

اللّٰهُ عَزِیْزًا حَكِیْمًا ۝۱۵۸ وَ اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا

اللّٰهُ	عَزِیْزًا	حَكِیْمًا ۝۱۵۸	وَ	اِنْ	مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ	اِلَّا
اللہ	عزت والا، غلبے والا	حکمت والا	اور	نہیں	اہل کتاب سے (کوئی)	مگر

اللہ غالب حکمت والا ہے ۝ کوئی کتابی ایسا نہیں جو

قربِ قیامت میں ہر کتابی حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ایمان لے آئے گا

1 ......یہودیوں نے دعویٰ کیا کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو قتل کر دیا ہے اور عیسائیوں نے اس کی تصدیق کی تھی، اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی تردید فرمادی، نیز یہاں حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو قتل کرنے کی نفی بھی کی گئی اور انہیں سولی پر چڑھا دینے کی بھی لہٰذا قادیانیوں کا یہ عقیدہ کہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو سولی پر لٹکایا گیا تو بیہوش ہو گئے لیکن جان نہ نکلی، اس آیت کریمہ کے بالکل خلاف ہے۔

روزِ قیامت حضرت عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اہلِ کتاب پر گواہی دیں گے

یہودیوں کے بدترین جرائم اور ان کی دنیوی و اُخروی سزا

لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	وَ	قَبْلَ مَوْتِهٖ (1)	بِهٖ	لَيُؤْمِنَنَّ
قیامت کے دن	اور	اس کی موت سے پہلے (یا) اپنی موت سے پہلے	اس پر	ضرور ایمان لے آئے گا

اس کی موت سے پہلے ان پر ایمان نہ لے آئے گا اور قیامت کے دن

يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ۚ ﴿١٥٩﴾ فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ

الَّذِيْنَ	مِّنَ	فَبِظُلْمٍ (2)	شَهِيْدًا ﴿١٥٩﴾	عَلَيْهِمْ	يَكُوْنُ
ان لوگوں کے جو	سے	تو بڑے ظلم کے سبب	گواہ	ان پر	وہ (عیسٰی) ہوں گے

وہ (عیسٰی) ان پر گواہ ہوں گے ○ تو یہودیوں کے بڑے ظلم کی وجہ سے

هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ

لَهُمْ	اُحِلَّتْ	طَيِّبٰتٍ	عَلَيْهِمْ	حَرَّمْنَا	هَادُوْا
ان کے لئے	حلال کی گئیں (تھیں)	پاکیزہ چیزیں	ان کے اوپر	ہم نے حرام کر دیں	یہودی ہوئے

اور ان کے بہت سے لوگوں کو اللہ کے راستے سے روکنے کی وجہ سے ہم نے ان پر

وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۙ ﴿١٦٠﴾ وَّ

وَّ	كَثِيْرًا ﴿١٦٠﴾	عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	بِصَدِّهِمْ	وَ
اور	بہت سے (لوگوں کو)	اللہ کی راہ سے	ان کے روکنے کے سبب	اور

وہ بعض پاکیزہ چیزیں حرام کر دیں جو ان کے لئے حلال تھیں ○ اور

اَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَ

وَ	عَنْهُ	نُهُوْا	قَدْ	وَ	الرِّبٰوا	اَخْذِهِمُ
اور	اس سے	انہیں منع کیا گیا تھا	تحقیق	اور (حالانکہ)	سود	ان کے لینے (کے سبب)

اس لئے (حرام کیں) کہ وہ سود لیتے حالانکہ انہیں اس سے منع کیا گیا تھا اور

1... اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ حضرت عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قیامت کے قریب وفات سے پہلے یہودی اور عیسائی حضرت عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر صحیح ایمان لے آئیں گے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ ہر کتابی اپنی موت سے پہلے اللہ تعالیٰ یا نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لے آئے گا لیکن موت کے وقت کا ایمان مقبول نہیں، اور اس سے کچھ نفع نہ ہوگا۔

2... یہاں اس لفظ پر آنے والی تنوین "تفخیم" یعنی کسی چیز کا بڑا ہونا بیان کرنے کے لئے ہے، اس لئے اس کا ترجمہ "بڑے ظلم" کیا گیا ہے۔

اَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ؕ وَ اَعْتَدْنَا

اَكْلِهِمْ	اَمْوَالَ النَّاسِ	بِالْبَاطِلِ	وَ	اَعْتَدْنَا
ان کے کھانے (کے سبب)	لوگوں کے مال	باطل (طریقے) سے	اور	ہم نے تیار کر رکھا ہے

وہ باطل طریقے سے لوگوں کا مال کھاجاتے تھے اور ان میں سے

لِلْكٰفِرِیْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿۱۶۱﴾ لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ

لِلْكٰفِرِیْنَ مِنْهُمْ	عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿۱۶۱﴾	لٰكِنِ	الرّٰسِخُوْنَ (1)	فِی الْعِلْمِ
ان میں سے کافروں کے لئے	دردناک عذاب	لیکن	پختگی رکھنے والے	علم میں

کافروں کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے ○ لیکن اُن میں علم میں پختگی والے

مِنْهُمْ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَ

مِنْهُمْ	وَ	الْمُؤْمِنُوْنَ	یُؤْمِنُوْنَ	بِمَاۤ	اُنْزِلَ	اِلَیْكَ	وَ
ان میں سے	اور	ایمان والے	ایمان لاتے ہیں	(اس) پر جو	نازل کیا گیا	تمہاری طرف	اور

اور ایمان والے ایمان لاتے ہیں اُس پر جو، اے حبیب! تمہاری طرف نازل کیا گیا اور

مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَ الْمُقِیْمِیْنَ الصَّلٰوةَ وَ الْمُؤْتُوْنَ

مَاۤ	اُنْزِلَ	مِنْ قَبْلِكَ	وَ	الْمُقِیْمِیْنَ	الصَّلٰوةَ	وَ	الْمُؤْتُوْنَ
جو	نازل کیا گیا	تم سے پہلے	اور	قائم رکھنے والے	نماز	اور	ادا کرنے والے

جو تم سے پہلے نازل کیا گیا اور نماز قائم رکھنے والے اور زکوٰۃ

الزَّكٰوةَ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓىٕكَ سَنُؤْتِیْهِمْ

الزَّكٰوةَ	وَ	الْمُؤْمِنُوْنَ	بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ	اُولٰٓىٕكَ	سَنُؤْتِیْهِمْ
زکوٰۃ	اور	ایمان لانے والے	اللہ اور آخرت کے دن پر	یہ لوگ	عنقریب ہم دیں گے انہیں

دینے والے اور اللہ اور قیامت پر ایمان لانے والے ایسوں کو عنقریب ہم

خوش عقیدہ یہودیوں کے ایمان، نیک اعمال اور اجر و ثواب کا بیان

(1)...راسخ فی العلم وہ عالم ہے جس کا علم اس کے دل میں اتر گیا ہو جیسے مضبوط درخت وہ ہے جس کی جڑیں زمین میں جگہ پکڑ چکی ہوں، اس سے مراد خوش عقیدہ اور باعمل علماء ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ عالم باعمل کا ثواب دوسروں سے زیادہ ہے کیونکہ باعمل عالم خود بھی نیک ہے اور وہ دوسروں کو بھی نیک بنادیتا ہے۔ چاہئے کہ عالم کا عمل سنت نبوی کا نمونہ ہو اور اس کی ہر ادا تبلیغ کرے۔ اس سے اشارۃً یہ بھی معلوم ہوا کہ بے دین یا بے عمل عالم کا عذاب بھی دوسروں سے زیادہ ہے کیونکہ وہ گمراہ بھی ہے اور گمراہ کن بھی اور اس کی بد عملی دوسروں کو بھی بد عمل بنادے گی۔

ع ٢٢ ٢

اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿١٦٢﴾ۧ اِنَّاۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ كَمَاۤ اَوْحَیْنَاۤ

اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿١٦٢﴾	اِنَّاۤ	اَوْحَیْنَاۤ (1)	اِلَیْكَ	كَمَاۤ	اَوْحَیْنَاۤ
بڑا ثواب	بیشک	ہم نے وحی بھیجی	تمہاری طرف	جیسے	ہم نے وحی بھیجی

بڑا ثواب دیں گے ○ بیشک اے حبیب! ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی جیسے

اِلٰى نُوْحٍ وَّ النَّبِیّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖۚ وَ اَوْحَیْنَاۤ

اِلٰى نُوْحٍ	وَّ	النَّبِیّٖنَ	مِنْۢ بَعْدِهٖ	وَ	اَوْحَیْنَاۤ
نوح کی طرف	اور	پیغمبروں (کی طرف)	اس کے بعد	اور	ہم نے وحی فرمائی

ہم نے نوح اور اس کے بعد پیغمبروں کی طرف بھیجی اور ہم نے

اِلٰۤى اِبْرٰهِیْمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ

اِلٰۤى اِبْرٰهِیْمَ	وَ	اِسْمٰعِیْلَ	وَ	اِسْحٰقَ	وَ	یَعْقُوْبَ	وَ	الْاَسْبَاطِ
ابراہیم کی طرف	اور	اسمٰعیل	اور	اسحاق	اور	یعقوب	اور	(ان کے) بیٹوں

ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کے بیٹوں

وَ عِیْسٰى وَ اَیُّوْبَ وَ یُوْنُسَ وَ هٰرُوْنَ وَ سُلَیْمٰنَۚ وَ

وَ	عِیْسٰى	وَ	اَیُّوْبَ	وَ	یُوْنُسَ	وَ	هٰرُوْنَ	وَ	سُلَیْمٰنَ	وَ
اور	عیسیٰ	اور	ایوب	اور	یونس	اور	ہارون	اور	سلیمان (کی طرف)	اور

اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کی طرف وحی فرمائی اور

اٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿١٦٣﴾ وَ رُسُلًا قَدْ

اٰتَیْنَا	دَاوٗدَ	زَبُوْرًا ﴿١٦٣﴾	وَ	رُسُلًا	قَدْ
ہم نے عطا فرمائی	داؤد (کو)	زبور	اور	(ہم نے بھیجے) بہت سے رسول	بیشک

ہم نے داؤد کو زبور عطا فرمائی ○ اور (ہم نے بھیجے) بہت سے ایسے رسول

(1)......یہودیوں اور عیسائیوں نے یہ کہا تھا کہ اگر ان کے لئے آسمان سے ایک ہی بار میں پوری کتاب نازل کی جائے تو وہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لے آئیں گے۔ اس پر اس آیت میں فرمایا گیا کہ کتنے ہی نبیوں کو یہودی اور عیسائی مانتے ہیں حالانکہ ان پر کوئی آسمانی کتاب ہی نازل نہیں ہوئی تو جب ان کی نبوت تسلیم کرنے میں اہلِ کتاب کو کچھ اعتراض نہ ہوا تو امام الانبیاء، سیدُ المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت تسلیم کرنے میں انہیں کیا عذر ہے؟

قَصَصْنٰهُمْ عَلَیْكَ مِنْ قَبْلُ وَ رُسُلًا

قَصَصْنٰهُمْ	عَلَیْكَ	مِنْ قَبْلُ	وَ	رُسُلًا
ہم نے ذکر کردیا ان کا	تم پر (تمہارے سامنے)	(اس) سے پہلے	اور	بہت سے رسول

جن کا ذکر ہم تم سے پہلے فرما چکے اور بہت سے وہ رسول

لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَیْكَ ؕ وَ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰی

لَّمْ نَقْصُصْهُمْ	عَلَیْكَ	وَ	كَلَّمَ	اللّٰهُ	مُوْسٰی [1]
ہم نے ذکر نہیں کیا ان کا	تم پر (تمہارے سامنے)	اور	کلام فرمایا	اللہ (نے)	موسیٰ (سے)

جن کا ذکر تم سے نہ فرمایا اور اللہ نے موسیٰ سے

تَكْلِیْمًا ۟ۚ رُسُلًا مُّبَشِّرِیْنَ وَ مُنْذِرِیْنَ لِئَلَّا یَكُوْنَ

تَكْلِیْمًا ١٦٤	رُسُلًا	مُّبَشِّرِیْنَ	وَ	مُنْذِرِیْنَ	لِئَلَّا یَكُوْنَ
کلام فرمانا	(ہم نے بھیجے) رسول	خوشخبری دینے والے	اور	ڈر سنانے والے	تاکہ نہ ہو

حقیقتاً کلام فرمایا○ (ہم نے) رسول خوشخبری دیتے اور ڈر سناتے (بھیجے) تاکہ

لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ

لِلنَّاسِ	عَلَى اللّٰهِ	حُجَّةٌ	بَعْدَ الرُّسُلِ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ
لوگوں کے لئے	اللہ پر	کوئی حجت، عذر	رسولوں کے بعد	اور	ہے	اللہ

رسولوں (کو بھیجنے) کے بعد اللہ کے یہاں لوگوں کے لئے کوئی عذر (باقی) نہ رہے اور اللہ

رسولوں کی تشریف آوری کا مقصد اور اس کی حکمت

عَزِیْزًا حَكِیْمًا ۟ لٰكِنِ اللّٰهُ یَشْهَدُ بِمَاۤ اَنْزَلَ

عَزِیْزًا	حَكِیْمًا ١٦٥	لٰكِنِ	اللّٰهُ	یَشْهَدُ	بِمَاۤ	اَنْزَلَ
عزت والا، زبردست	حکمت والا	لیکن	اللہ	گواہی دیتا ہے	(اس) کی جو	اس نے نازل کیا

زبردست ہے، حکمت والا ہے○ لیکن اے حبیب! اللہ گواہی دیتا ہے اس کی جو اس نے

حقانیتِ قرآن پر اللہ تعالیٰ اور فرشتے گواہ ہیں

[1] ..... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام انبیاءِ بنی اسرائیل عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں بہت شان والے ہیں کہ ان کا ذکر خصوصیت سے علیحدہ ہوا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے بعض انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو خاص عظمتیں بخشی ہیں، ایک نبی کی خصوصیت تمام نبیوں میں ڈھونڈنا غلطی ہے، جیسے ہر نبی کلیمُ اللہ نہیں۔

اِلَیۡکَ اَنۡزَلَہٗ بِعِلۡمِہٖ ۚ وَ الۡمَلٰٓئِکَۃُ یَشۡہَدُوۡنَ ؕ

یَشۡہَدُوۡنَ	الۡمَلٰٓئِکَۃُ	وَ	بِعِلۡمِہٖ	اَنۡزَلَہٗ	اِلَیۡکَ
گواہی دیتے ہیں	فرشتے	اور	اپنے علم کے ساتھ	اس نے نازل کیا ہے اسے	تمہاری طرف

تمہاری طرف نازل کیا، اس نے اسے اپنے علم کے ساتھ نازل فرمایا ہے اور فرشتے گواہی دیتے ہیں

وَ کَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیۡدًا ﴿۱۶۶﴾ؕ اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَ صَدُّوۡا

صَدُّوۡا	وَ	کَفَرُوۡا	الَّذِیۡنَ	اِنَّ	شَہِیۡدًا ﴿۱۶۶﴾	بِاللّٰہِ	کَفٰی	وَ
روکا	اور	کفر کیا	وہ لوگ جنہوں نے	بیشک	گواہ	اللہ	کافی ہے	اور

اور اللہ کافی گواہ ہے ○ بیشک وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور

عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ قَدۡ ضَلُّوۡا ضَلٰلًۢا بَعِیۡدًا ﴿۱۶۷﴾ اِنَّ الَّذِیۡنَ

الَّذِیۡنَ	اِنَّ	ضَلٰلًۢا بَعِیۡدًا ﴿۱۶۷﴾	ضَلُّوۡا	قَدۡ	عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ
وہ لوگ جنہوں نے	بیشک	دور کی گمراہی (میں)	وہ بھٹک گئے	بیشک	اللہ کی راہ سے

اللہ کی راہ سے روکا بیشک وہ دور کی گمراہی میں جا پڑے ○ بیشک وہ لوگ جنہوں نے

کَفَرُوۡا وَ ظَلَمُوۡا لَمۡ یَکُنِ اللّٰہُ لِیَغۡفِرَ لَہُمۡ وَ لَا

لَا	وَ	لَہُمۡ	لَمۡ یَکُنِ اللّٰہُ لِیَغۡفِرَ (۱)	ظَلَمُوۡا	وَ	کَفَرُوۡا
نہ	اور	ان کی	ہرگز اللہ نہیں مغفرت فرمائے گا	ظلم کیا	اور	کفر کیا

کفر کیا اور ظلم کیا، اللہ ہرگز انہیں نہ بخشے گا اور نہ

لِیَہۡدِیَہُمۡ طَرِیۡقًا ﴿۱۶۸﴾ۙ اِلَّا طَرِیۡقَ جَہَنَّمَ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَاۤ

فِیۡہَاۤ	خٰلِدِیۡنَ	طَرِیۡقَ جَہَنَّمَ	اِلَّا	طَرِیۡقًا ﴿۱۶۸﴾	لِیَہۡدِیَہُمۡ
اس میں	ہمیشہ رہنے والے	جہنم کے راستے کے	سوائے	کوئی راستہ	ہرگز راستہ دکھائے گا انہیں

انہیں کسی راستے کی ہدایت فرمائے گا ○ مگر جہنم کے راستے (کی) جس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے

دور کی گمراہی کیا ہے؟

کفر پر قائم لوگوں کی بخشش اور ہدایت کی کوئی گنجائش نہیں

(1)...اس سے مراد یہ ہے کہ جن یہودیوں نے تورات میں موجود سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اوصاف بدل کر اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت کا انکار کرکے ظلم کیا وہ اگر اپنے کفر پر قائم رہیں اور کفر پر ہی مریں تو ان کی بخشش کی کوئی گنجائش نہیں البتہ ان میں سے جو ایمان لے آیا اور حالت ایمان میں ہی اس کا انتقال ہوا تو اس کی مغفرت ہو جائے گی۔

آمدِ مصطفیٰ کی خوشخبری اور ان پر ایمان لانے کا حکم

اَبَدًاؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۱۶۹﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ

اَبَدًا	وَ	كَانَ	ذٰلِكَ	عَلَى اللّٰهِ	يَسِيْرًا ﴿۱۶۹﴾	يٰۤاَيُّهَا	النَّاسُ (1)	قَدْ
ہمیشہ	اور	ہے	یہ	اللہ پر	بہت آسان	اے	لوگو	بیشک

اور یہ اللہ پر بہت آسان ہے ○ اے لوگو!

جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا

جَآءَكُمُ	الرَّسُوْلُ	بِالْحَقِّ	مِنْ رَّبِّكُمْ	فَاٰمِنُوْا
تمہارے پاس آیا	رسول	حق کے ساتھ	تمہارے رب کی طرف سے	تو ایمان لاؤ

تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس یہ رسول حق کے ساتھ تشریف لائے تو ایمان لاؤ،

خَيْرًا لَّكُمْؕ وَ اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا

خَيْرًا	لَّكُمْ	وَ	اِنْ	تَكْفُرُوْا	فَاِنَّ	لِلّٰهِ	مَا
بہتر (ہوگا)	تمہارے لئے	اور	اگر	تم کفر کروگے	تو بیشک	اللہ کا (ہے)	جو کچھ

تمہارے لئے بہتر ہوگا اور اگر تم کفر کروگے تو بیشک اللہ ہی کا ہے جو کچھ

عیسائیوں کو حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بارے میں غلو سے باز رہنے کی ہدایت

فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۷۰﴾ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ

فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضِ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	عَلِيْمًا	حَكِيْمًا ﴿۱۷۰﴾	يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ
آسمانوں میں	اور	زمین (میں ہے)	اور	ہے	اللہ	علم والا	حکمت والا	اے اہل کتاب

آسمانوں اور زمین میں ہے اور اللہ علم والا، حکمت والا ہے ○ اے کتاب والو!

لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَ لَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّؕ اِنَّمَا

لَا تَغْلُوْا (2)	فِيْ دِيْنِكُمْ	وَ	لَا تَقُوْلُوْا	عَلَى اللّٰهِ	اِلَّا	الْحَقَّ	اِنَّمَا
حد سے نہ بڑھو	اپنے دین میں	اور	نہ کہو	اللہ پر	مگر	حق، سچ	بیشک

اپنے دین میں حد سے نہ بڑھو اور اللہ پر سچ کے سوا کوئی بات نہ کہو۔ بیشک

(1) اس آیت میں تمام بنی نوعِ انسان کو عظیم خوشخبری سنائی جارہی ہے کہ اے لوگو! آخری رسول محمد مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حق کے ساتھ تشریف لاچکے، وہ خود بھی حق ہیں اور ان کا ہر قول، ہر فعل، ہر ادا حق ہے، ان کی شریعت، طبیعت اور تعلیم حق ہے، وہاں باطل کا گزر نہیں۔ لہٰذا ان پر ایمان لے آؤ، اس میں تمہارے لئے خیر ہی خیر ہے۔

(2) غلو کا مطلب اگلے حاشیے میں موجود ہے۔

اَلْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ كَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰىهَآ

اَلْقٰىهَآ	كَلِمَتُهٗ	وَ	رَسُوْلُ اللّٰهِ	عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ	اَلْمَسِيْحُ [1]
اس نے ڈالا، بھیجا اسے	اس کا کلمہ (ہے)	اور	اللہ کا رسول	مریم کا بیٹا عیسیٰ	مسیح

مسیح، مریم کا بیٹا عیسیٰ صرف اللہ کا رسول اور اس کا ایک کلمہ ہے جو اس نے

اِلٰى مَرْيَمَ وَ رُوْحٌ مِّنْهُ ٞ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ

وَ	بِاللّٰهِ	فَاٰمِنُوْا	مِّنْهُ	رُوْحٌ	وَ	اِلٰى مَرْيَمَ
اور	اللہ پر	تو ایمان لاؤ	اس کی طرف سے	ایک خاص روح (ہے)	اور	مریم کی طرف

مریم کی طرف بھیجا اور اس کی طرف سے ایک خاص روح ہے تو اللہ اور

رُسُلِهٖ ۫ وَ لَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ

لَّكُمْ	خَيْرًا	اِنْتَهُوْا	ثَلٰثَةٌ	لَا تَقُوْلُوْا	وَ	رُسُلِهٖ
تمہارے لئے	بہتر (ہے)	تم باز رہو	(کہ معبود) تین (ہیں)	نہ کہو	اور	اس کے رسولوں (پر)

اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور نہ کہو (کہ معبود) تین ہیں۔(اس سے) باز رہو، (یہ) تمہارے لئے بہتر ہے۔

اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗۤ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ

لَهٗ	يَّكُوْنَ	اَنْ	سُبْحٰنَهٗۤ	اِلٰهٌ وَّاحِدٌ	اللّٰهُ	اِنَّمَا
اس کی	ہو	(اس سے) کہ	پاکی ہے اسے	ایک معبود (ہے)	اللہ	صرف

صرف اللہ ہی ایک معبود ہے، وہ پاک ہے اس سے کہ اس کی

وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَ كَفٰى

كَفٰى	وَ	فِي الْاَرْضِ	مَا	وَ	فِي السَّمٰوٰتِ	مَا	لَهٗ	وَلَدٌ
کافی ہے	اور	زمین میں	جو کچھ	اور	آسمانوں میں	جو کچھ	اس کا (ہے)	کوئی اولاد

کوئی اولاد ہو۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور

وقف لازم

[1]......اس آیت میں اہلِ کتاب کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے بارے میں غلو سے باز رہیں، انہیں خدا اور خدا کا بیٹا کہہ کر حد سے نہ بڑھیں، بلکہ یہ عقیدہ رکھیں کہ حضرت عیسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام حضرت مریم رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا کے بیٹے ہیں، اللہ تعالیٰ کے رسول اور اس کا ایک کلمہ ہیں کہ بغیر باپ کے کلمہ ''کُن'' سے پیدا کئے گئے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک خاص روح ہیں۔

بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿١٧١﴾ ع لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا

بِاللّٰهِ	وَكِيْلًا ﴿١٧١﴾	لَنْ يَّسْتَنْكِفَ (1)	الْمَسِيْحُ	اَنْ	يَّكُوْنَ	عَبْدًا
اللہ	کارساز	ہرگز عار، نفرت نہیں کرتا	مسیح	(اس سے) کہ	ہو	بندہ

اللہ کافی کارساز ہے ○ نہ تو مسیح اللہ کا بندہ بننے سے کچھ عار کرتا ہے

لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ

لِّلّٰهِ	وَ	لَا	الْمَلٰٓئِكَةُ	الْمُقَرَّبُوْنَ	وَ	مَنْ	يَّسْتَنْكِفْ
اللہ کا	اور	نہ	فرشتے	خاص قرب دیئے ہوئے	اور	جو	عار، نفرت کرے

اور نہ مقرب فرشتے اور جو اللہ کی بندگی سے

عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ﴿١٧٢﴾

عَنْ عِبَادَتِهٖ	وَ	يَسْتَكْبِرْ	فَسَيَحْشُرُهُمْ	اِلَيْهِ جَمِيْعًا ﴿١٧٢﴾
اس (اللہ) کی عبادت سے	اور	تکبر کرے	تو عنقریب (اللہ) جمع کرے گا انہیں	سب کو اپنی طرف

نفرت اور تکبر کرے تو عنقریب وہ ان سب کو اپنے پاس جمع کرے گا ○

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ

فَاَمَّا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	فَيُوَفِّيْهِمْ
پس بہرحال	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے	نیک، اچھے	تو وہ پورے دے گا انہیں

تو وہ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کئے تو (اللہ) انہیں ان کے پورے اجر

اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ

اُجُوْرَهُمْ	وَ	يَزِيْدُهُمْ	مِّنْ فَضْلِهٖ	وَ	اَمَّا	الَّذِيْنَ
ان کے اجر	اور	زیادہ دے گا انہیں	اپنے فضل سے	اور	بہرحال	وہ لوگ جو جنہوں نے

عطا فرمائے گا اور انہیں اپنے فضل سے اور زیادہ دے گا اور وہ جنہوں نے

1 ... نجران کے عیسائیوں کا ایک وفد سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس میں شریک لوگوں نے کہا: آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اللہ تعالیٰ کا بندہ کہہ کر ان پر عیب لگاتے ہیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی جس میں فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ کا بندہ ہونا باعث شرم نہیں بلکہ باعث فخر ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ کی عبادت سے نفرت کرنا اور اس میں شرم محسوس کرنا کافر کا کام ہے مسلمان کا نہیں۔

اسْتَنْكَفُوْا وَ اسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ۵

عَذَابًا اَلِيْمًا	فَيُعَذِّبُهُمْ	اسْتَكْبَرُوْا	وَ	اسْتَنْكَفُوْا
دردناک عذاب	تو وہ عذاب دے گا انہیں	تکبر کیا	اور	عار، نفرت کی

نفرت اور تکبر کیا تھا انہیں دردناک سزا دے گا

وَّ لَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّ

وَّ	وَلِيًّا	مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ	لَهُمْ	لَا يَجِدُوْنَ	وَّ
اور	کوئی حمایتی	اللہ کے سوا	اپنے لئے	وہ نہیں پائیں گے	اور

اور وہ اللہ کے سوا نہ اپنا کوئی حمایتی پائیں گے

لَا نَصِيْرًا ﴿۱۷۳﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ

بُرْهَانٌ	جَآءَكُمْ	قَدْ	النَّاسُ (1)	يٰۤاَيُّهَا	نَصِيْرًا ﴿۱۷۳﴾	لَا
واضح دلیل	آئی تمہارے پاس	بیشک	لوگو	اے	کوئی مددگار	نہ

نہ مددگار ○ اے لوگو! بیشک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے

حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت کسی جگہ اور قوم کے ساتھ خاص نہیں

مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ﴿۱۷۴﴾

نُوْرًا مُّبِيْنًا ﴿۱۷۴﴾ (2)	اِلَيْكُمْ	اَنْزَلْنَاۤ	وَ	مِّنْ رَّبِّكُمْ
روشن نور	تمہاری طرف	ہم نے نازل کیا	اور	تمہارے رب کی طرف سے

واضح دلیل آگئی اور ہم نے تمہاری طرف روشن نور نازل کیا ○

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ اعْتَصَمُوْا

اعْتَصَمُوْا	وَ	بِاللّٰهِ	اٰمَنُوْا	الَّذِيْنَ	فَاَمَّا
انہوں نے مضبوطی سے تھام لیا	اور	اللہ پر	ایمان لائے	وہ لوگ جو	پس بہرحال

تو وہ جو اللہ پر ایمان لائے اور انہوں نے اس کی رسی مضبوطی سے

کامل ایمان والوں کو رحمت، فضل اور سیدھے راستے کی بشارت

1 ...... یہاں قیامت تک کے تمام انسانوں سے خطاب ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام زمانوں، جگہوں اور اقوام کیلئے خدا کی برہان و دلیل بن کر تشریف لائے ہیں۔

2 ...... روشن نور سے مراد قرآن پاک ہے جو حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذریعے ہمیں ملا۔

بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ

بِهٖ	فَسَيُدْخِلُهُمْ (1)	فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ
اس (کی رسی) کو	تو عنقریب (اللہ) داخل کرے گا انہیں	اپنی طرف سے رحمت میں

تھام لی تو عنقریب اللہ انہیں اپنی رحمت

وَفَضْلٍ ۙ وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ؕ ﴿۱۷۵﴾

وَ	فَضْلٍ	وَّ	يَهْدِيْهِمْ	اِلَيْهِ	صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۱۷۵﴾
اور	فضل (میں)	اور	رہنمائی کرے گا ان کی	اپنی طرف	سیدھے راستے (کی)

اور اپنے فضل میں داخل کرے گا اور انہیں اپنی طرف سیدھی راہ دکھائے گا○

کلالہ کی وراثت کے احکام

يَسْتَفْتُوْنَكَ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ؕ

يَسْتَفْتُوْنَكَ	قُلِ	اللّٰهُ	يُفْتِيْكُمْ	فِي الْكَلٰلَةِ (2)
وہ فتویٰ پوچھتے ہیں تم سے	تم کہو	اللہ	فتویٰ دیتا ہے تمہیں	کلالہ (کے بارے) میں

اے حبیب! تم سے فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرمادو کہ اللہ تمہیں کلالہ کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے۔

اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ

اِنِ	امْرُؤٌا	هَلَكَ	لَيْسَ	لَهٗ	وَلَدٌ
اگر	کوئی مرد	فوت ہو جائے	نہ (ہو)	اس کی	کوئی اولاد

اگر کسی مرد کا انتقال ہو جس کی اولاد نہ ہو

وَّلَهٗۤ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا

وَّ	لَهٗۤ	اُخْتٌ	فَلَهَا	نِصْفُ	مَا
اور	اس کی	ایک بہن (ہو)	تو اس (بہن) کا	آدھا (حصہ ہے)	(اس مال سے) جو

اور اس کی ایک بہن ہو تو ترکہ میں اس کی بہن کا

(1)......اس آیت میں ایمان والوں کو رحمت، فضل اور سیدھے راستے کی بشارت عطا فرمائی گئی ہے۔ رحمت جنت ہے اور فضل جنت میں کرم بالائے کرم والے امور ہیں اور سیدھا راستہ دینِ اسلام ہے جو سیدھا قربِ الٰہی تک لے جاتا ہے۔

(2)......کَلَالَہ اسے کہتے ہیں جس کے فوت ہونے پر ورثاء میں باپ اور اولاد نہ ہو۔

تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَآ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا

تَرَكَ (1)	وَ	هُوَ	يَرِثُهَآ	اِنْ	لَّمْ يَكُنْ	لَّهَا
وہ چھوڑ گیا	اور	وہ (مرد)	وارث ہو گا اس (بہن) کا	اگر	نہ ہو	اس (بہن) کی

آدھا ہے اور مرد اپنی بہن کا وارث ہو گا اگر بہن کی

وَلَدٌ ؕ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ

وَلَدٌ	فَاِنْ	كَانَتَا	اثْنَتَيْنِ	فَلَهُمَا	الثُّلُثٰنِ
کوئی اولاد	پھر اگر	وہ ہوں	دو (بہنیں)	تو ان دونوں کا	دو تہائی (حصہ ہو گا)

اولاد نہ ہو پھر اگر دو بہنیں ہوں ترکہ میں ان کا دو تہائی (حصہ ہو گا)

مِمَّا تَرَكَ ؕ وَاِنْ كَانُوْٓا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّ

مِمَّا	تَرَكَ	وَ	اِنْ	كَانُوْٓا	اِخْوَةً	رِّجَالًا	وَّ
(اس مال) سے جو	(مرنے والا) چھوڑ گیا	اور	اگر	وہ ہوں	بھائی بہن	مرد	اور

اور اگر بھائی بہن ہوں (جن میں) مرد بھی (ہوں) اور

نِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ يُبَيِّنُ اللّٰهُ

نِسَآءً	فَلِلذَّكَرِ	مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ	يُبَيِّنُ	اللّٰهُ
عورتیں	تو مرد کے لئے	دو عورتوں کے حصے کی مثل (ہے)	بیان فرماتا ہے	اللہ

عورتیں بھی تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہو گا۔ اللہ تمہارے لئے

لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝١٧٦ ع

لَكُمْ	اَنْ	تَضِلُّوْا	وَ	اللّٰهُ	بِكُلِّ شَيْءٍ	عَلِيْمٌ ۝١٧٦
تمہارے لئے	تا کہ	تم بھٹک (نہ) جاؤ	اور	اللہ	ہر چیز کو	جاننے والا

صاف بیان فرماتا ہے تا کہ تم بھٹک نہ جاؤ اور اللہ ہر چیز جانتا ہے ۝

ع ۲۴/۵

1 ..... آیت مبارکہ میں کلالہ کی وراثت کا بیان کیا گیا ہے۔ وراثت کے مسائل میں یہ یاد رکھیں کہ ان میں بہت وسعت اور قیود ہوتی ہیں لہٰذا اگر وراثت کا کوئی مسئلہ درپیش ہو تو کسی ماہرِ میراث عالم سے رہنمائی لئے بغیر خود حل نہ نکالیں۔

رکوع: 16 | آیات: 120

سُوْرَةُ الْمَآئِدَة مَدَنِيَّة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ			
الرَّحِيْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ؕ اُحِلَّتْ لَكُمْ						
لَكُمْ	اُحِلَّتْ	بِالْعُقُوْدِ	اَوْفُوْا	اٰمَنُوْۤا	الَّذِيْنَ	يٰۤاَيُّهَا
تمہارے لئے	حلال کر دیے گئے	تمام عہدوں کو	پورے کیا کرو	ایمان لائے	وہ لوگو جو	اے

اے ایمان والو! تمام عہد پورے کیا کرو۔ تمہارے لئے

بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ				
عَلَيْكُمْ	يُتْلٰى (2)	مَا	اِلَّا	بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ (1)
تمہارے اوپر	(آگے حکم) پڑھا جائے گا	جو (جن کا)	مگر	چوپائے جانور (یعنی) مویشی

چوپائے جانور حلال کر دیے گئے سوائے ان کے جو (آگے) تمہارے سامنے بیان کئے جائیں گے

غَيْرَ مُحِلِّى الصَّيْدِ وَ اَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ					
اللّٰهَ	اِنَّ	حُرُمٌ	اَنْتُمْ	وَ	غَيْرَ مُحِلِّى الصَّيْدِ
اللہ	بیشک	احرام والے (ہو)	تم	اور (حالانکہ)	نہ (ہو) شکار کو حلال ٹھہرانے والے

لیکن احرام کی حالت میں شکار حلال نہ سمجھو۔ بیشک اللہ

1 ..... بھیمہ خشکی اور تری کے ہر اس جانور کا نام ہے جس کی چار ٹانگیں ہوں اور یہاں آیت میں اس کی "الانعام" کی طرف اضافت بیانیہ ہے۔

2 ..... اس سے معلوم ہوا کہ حرام صرف وہ ہے جو قرآن وحدیث میں آ گیا، بقیہ حلال ہے کیونکہ حلال کے لئے خاص دلیل کی ضرورت نہیں، کسی چیز کا حرام نہ ہونا ہی حلال کی دلیل ہے۔ اس سے ان لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہئے جو مسلمانوں کے پاکیزہ کھانوں کو حیلے بہانوں سے حرام بلکہ شرک قرار دیتے رہتے ہیں۔

دین کی نشانیوں کی قدر کرنے کا حکم

یَحْكُمُ مَا یُرِیْدُ ① یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآىٕرَ اللّٰهِ

یَحْكُمُ	مَا	یُرِیْدُ ①	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تُحِلُّوْا	شَعَآىٕرَ اللّٰهِ (1)
حکم فرماتا ہے	جو	چاہتا ہے	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	حلال نہ ٹھہرالو	اللہ کی نشانیاں

جو چاہتا ہے حکم فرماتا ہے ○ اے ایمان والو! اللہ کی نشانیاں حلال نہ ٹھہرالو

وَ لَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَ لَا الْهَدْیَ وَ لَا

وَ	لَا	الشَّهْرَ الْحَرَامَ	وَ	لَا	الْهَدْیَ	وَ	لَا
اور	نہ	حرمت والا مہینہ	اور	نہ	حرم کو بھیجی ہوئی قربانیاں	اور	نہ

اور نہ ادب والے مہینے اور نہ حرم کو بھیجی گئی قربانیاں اور نہ

الْقَلَآىٕدَ وَ لَاۤ آٰمِّیْنَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ

الْقَلَآىٕدَ	وَ	لَاۤ	آٰمِّیْنَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ (2)
علامتی پٹوں والے جانور	اور	نہ	ادب والے گھر کا قصد کرکے آنے والوں (کو)

(حرم میں لائے جانے والے وہ جانور) جن کے گلے میں علامتی پٹے ہوں اور نہ ادب والے گھر کا قصد کرکے آنے والوں

احرام کھلنے کے بعد بیرونِ حرم شکار کی اجازت

یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رِضْوَانًا ؕ وَ اِذَا

یَبْتَغُوْنَ	فَضْلًا	مِّنْ رَّبِّهِمْ	وَ	رِضْوَانًا	وَ	اِذَا
وہ تلاش کرتے ہیں	فضل	اپنے رب کی طرف سے	اور	رضامندی	اور	جب

(کے مال و عزت) کو جو اپنے رب کا فضل اور اس کی رضا تلاش کرتے ہیں اور جب

کسی قوم کی دشمنی کی وجہ سے ظلم و زیادتی نہ کرو

حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ؕ وَ لَا یَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ

حَلَلْتُمْ	فَاصْطَادُوْا	وَ	لَا یَجْرِمَنَّكُمْ	شَنَاٰنُ قَوْمٍ	اَنْ
احرام سے باہر آجاؤ	تو شکار کرو	اور	نہ ابھارے تمہیں	کسی قوم کی دشمنی، بغض	کہ

احرام سے باہر جاؤ تو شکار کرسکتے ہو اور تمہیں کسی قوم کی دشمنی اس وجہ سے زیادتی کرنے پر

① .. اس آیت میں دین کی نشانیوں کی قدر کرنے کا حکم فرمایا گیا ہے اور معنی یہ ہیں کہ جو چیزیں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرض کیں اور جو منع فرمائیں سب کی حرمت کا لحاظ رکھو۔ نیز جو چیزیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانیاں قرار پا جائیں ان کا احترام کرنا بہت ضروری ہے لہٰذا دینی عظمت والی چیزوں کا احترام کیا جائے گا۔ اس شَعَائِرُ اللہ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانیوں میں خانہ کعبہ، قرآن پاک، مساجد، اذان، بزرگوں کے مزارات وغیرہ سب ہی داخل ہیں بلکہ جس چیز کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقبول بندوں سے نسبت ہو جائے وہ بھی درجات کے فرق کے ساتھ شَعَائِرُ اللہ بن جاتی ہے۔ ②...... اس سے مراد حج و عمرہ کرنے کے لئے آنے والے ہیں۔

صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَ تَعَاوَنُوْا

صَدُّوْكُمْ	عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	اَنْ	تَعْتَدُوْا	وَ	تَعَاوَنُوْا (1)
انہوں نے روکا تھا تمہیں	مسجد حرام سے	کہ	تم حد سے بڑھ جاؤ	اور	ایک دوسرے کی مدد کرو

نہ ابھارے کہ انہوں نے تمہیں مسجد حرام سے روکا تھا اور

عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى ۪ وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ ۪

عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى	وَ	لَا تَعَاوَنُوْا	عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ
نیکی اور پرہیزگاری پر	اور	باہم مدد نہ کرو	گناہ اور زیادتی پر

نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ کرو

وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝٢ حُرِّمَتْ

وَ	اتَّقُوْا	اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ	شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝٢	حُرِّمَتْ
اور	ڈرتے رہو	اللہ (سے)	بیشک	اللہ	سخت عذاب دینے والا (ہے)	حرام کر دیا گیا

اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ شدید عذاب دینے والا ہے ○ تم پر

عَلَیْكُمُ الْمَیْتَةُ وَ الدَّمُ وَ لَحْمُ الْخِنْزِیْرِ وَ مَاۤ

عَلَیْكُمُ	الْمَیْتَةُ	وَ	الدَّمُ	وَ	لَحْمُ الْخِنْزِیْرِ	وَ	مَاۤ
تمہارے اوپر	مردار	اور	خون	اور	سور کا گوشت	اور	(وہ جانور) جو

حرام کر دیا گیا ہے مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور

اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَ الْمُنْخَنِقَةُ وَ

اُهِلَّ (2)	لِغَیْرِ اللّٰهِ	بِهٖ	وَ	الْمُنْخَنِقَةُ	وَ
(ذبح کے وقت) پکارا جائے	اللہ کے غیر (کا نام)	اس پر	اور	گلا گھونٹنے سے مرنے والا	اور

جس کے ذبح کے وقت غیرُ اللہ کا نام پکارا گیا ہو اور وہ جو گلا گھونٹنے سے مرے اور

1 ... اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرنے اور گناہ و زیادتی پر باہمی تعاون نہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ بِرّ سے مراد ہر وہ نیک کام ہے جس کے کرنے کا شریعت نے حکم دیا ہے اور تقویٰ سے مراد یہ ہے کہ ہر اس کام سے بچا جائے جس سے شریعت نے روکا ہے۔ اِثْم سے مراد گناہ ہے اور عُدْوَان سے مراد اللہ تعالیٰ کی حدود میں حد سے تجاوز کرنا ہے۔ 2 ..... جس جانور کو ذبح کرتے وقت غیر خدا کا نام لیا گیا ہو وہ حرام ہے اور جس جانور کو ذبح تو صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام پر کیا گیا ہو مگر دوسرے اوقات میں وہ غیر خدا کی طرف منسوب رہا ہو وہ حرام نہیں جیسے یہ کہہ دیا جائے کہ عبد اللہ کی گائے،==

نیکی اور پرہیزگاری پر باہم تعاون کرنے کا حکم

گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ کرنے کا حکم

گیارہ حرام چیزوں کا بیان

وقف لازم

الربع

وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَ

الْمَوْقُوْذَةُ	وَ	الْمُتَرَدِّيَةُ	وَ	النَّطِيْحَةُ	وَ
چوٹ مار کر ہلاک کیا گیا	اور	بلندی سے گر کر مرنے والا	اور	سینگ لگنے سے مرنے والا	اور

وہ جو بغیر دھاری دار چیز (کی چوٹ) سے مارا جائے اور جو بلندی سے گر کر مرا ہو اور جو کسی جانور کے سینگ مارنے

مَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ ۟ وَمَا ذُبِحَ

مَآ	اَكَلَ	السَّبُعُ	اِلَّا	مَا	ذَكَّيْتُمْ	وَ	مَا	ذُبِحَ
جو (جسے)	کھا جائیں	درندے	مگر	جو (جنہیں)	تم نے ذبح کرلیا	اور	جو	ذبح کیا گیا

سے مرا ہو اور وہ جسے کسی درندے نے کھالیا ہو مگر (درندوں کا شکار کیا ہوا) وہ جانور جنہیں تم نے (زندہ پاکر) ذبح کرلیا ہو

عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ؕ ذٰلِكُمْ

عَلَى النُّصُبِ	وَ	اَنْ	تَسْتَقْسِمُوْا	بِالْاَزْلَامِ	ذٰلِكُمْ
بتوں (کے آستانے) پر	اور	یہ کہ	قسمت معلوم کرو	مخصوص تیروں کے ساتھ	یہ (کام)

اور جو کسی بت کے آستانے پر ذبح کیا گیا ہو اور (حرام ہے) کہ پانسے ڈال کر قسمت معلوم کرو یہ

فِسْقٌ ؕ اَلْيَوْمَ يَىٕسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ

فِسْقٌ	اَلْيَوْمَ	يَىٕسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	مِنْ دِيْنِكُمْ
گناہ (ہے)	آج	مایوس ہوگئے وہ جنہوں نے کفر کیا	تمہارے دین سے

گناہ کا کام ہے۔ آج تمہارے دین کی طرف سے کافر ناامید ہوگئے

فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ؕ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ

فَلَا تَخْشَوْهُمْ	وَ	اخْشَوْنِ	اَلْيَوْمَ	اَكْمَلْتُ [1]	لَكُمْ	دِيْنَكُمْ
تو نہ ڈرو ان سے	اور	ڈرو مجھ سے	آج	میں نے مکمل کردیا	تمہارے لئے	تمہارا دین

تو اُن سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو۔ آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کردیا

دینِ اسلام سے کفار کی مایوسی

دینِ اسلام مکمل کردیا گیا

= عقیقے کا بکرا، ولیمہ کا جانور یا فلاں ولی کے ایصالِ ثواب کا بکرا، گائے۔

(1) ...مفسرین فرماتے ہیں کہ دین کا اِکمال یعنی مکمل کرنا یہ ہے کہ وہ پچھلی شریعتوں کی طرح منسوخ نہ ہوگا اور قیامت تک باقی رہے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ سیِّدُ المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد کوئی نبی نہیں بن سکتا کیونکہ دین کامل ہوچکا، سورج نکل آنے پر چراغ کی ضرورت نہیں، لہٰذا قادیانی مذہب باطل ہے۔ اصولِ دین میں زیادتی کمی نہیں ہوسکتی، البتہ اجتہادی فروعی مسئلے ہمیشہ نکلتے رہیں گے۔

وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ

دِيْنًا	الْاِسْلَامَ [1]	لَكُمُ	رَضِيْتُ	وَ	نِعْمَتِيْ	عَلَيْكُمْ	اَتْمَمْتُ	وَ
دین	اسلام (کو)	تمہارے لئے	پسند کیا	اور	اپنی نعمت	تمہارے اوپر	پوری کر دی	اور

اور میں نے تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا

فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ

فَاِنَّ	لِّاِثْمٍ	غَيْرَ مُتَجَانِفٍ	فِيْ مَخْمَصَةٍ	اضْطُرَّ [2]	فَمَنِ
تو بیشک	گناہ کی طرف	نہ مائل ہونے والا	بھوک پیاس کی شدت میں	مجبور ہو جائے	تو جو

تو جو بھوک پیاس کی شدت میں مجبور ہو اس حال میں کہ گناہ کی طرف مائل نہ ہو (تو وہ کھا سکتا ہے۔) تو بیشک

اللهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٣ يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ؕ قُلْ

قُلْ	لَهُمْ	اُحِلَّ	مَاذَآ	يَسْـَٔلُوْنَكَ	رَّحِيْمٌ ۝٣	غَفُوْرٌ	اللهَ
تم کہو	ان کے لئے	حلال کیا گیا	کیا	وہ پوچھتے ہیں تم سے	مہربان	بخشنے والا	اللہ

اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۝ اے حبیب! تم سے پوچھتے ہیں کہ اُن کے لئے کیا حلال ہوا؟ تم فرما دو کہ

اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ وَ مَا عَلَّمْتُمْ

عَلَّمْتُمْ	مَا	وَ	الطَّيِّبٰتُ	لَكُمُ	اُحِلَّ
تم نے سکھا دیا	(ان کا شکار) جو (جنہیں)	اور	پاک چیزیں	تمہارے لئے	حلال کی گئیں

حلال کی گئیں تمہارے لئے پاک چیزیں اور ان شکاری جانوروں (کا شکار) جنہیں

مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللهُ ۫

اللهُ	عَلَّمَكُمُ	مِمَّا	تُعَلِّمُوْنَهُنَّ	مُكَلِّبِيْنَ	مِّنَ الْجَوَارِحِ
اللہ (نے)	سکھایا تمہیں	(اس) سے جو	تم سکھاتے ہو انہیں	شکار پر دوڑاتے ہوئے	شکاری جانوروں سے

تم نے شکار پر دوڑاتے ہوئے شکار کرنا سکھا دیا ہے۔ تم انہیں وہ سکھاتے ہو جس کی اللہ نے تمہیں تعلیم دی ہے

1 ..... اس سے معلوم ہوا کہ صرف اسلام اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پسند ہے یعنی جو دینِ محمدی کی صورت میں اب موجود ہے، باقی سب دین اب ناقابل قبول ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اسلام کو چھوڑ کر کوئی لاکھوں نیکیاں کرے خدا عَزَّوَجَلَّ کو پیارا نہیں کیونکہ اسلام جڑ ہے اور اعمال شاخیں اور پتے اور جڑ کٹ جانے کے بعد شاخوں اور پتوں کو پانی دینا بے کار ہے۔ 2 ..... اس کا مطلب یہ ہے کہ جب کھانے پینے کو کوئی حلال چیز میسر ہی نہ آئے اور بھوک پیاس کی شدت سے جان پر بن جائے تو اس وقت جان بچانے کے لئے بقدرِ ضرورت کھانے پینے کی اجازت ہے اور ضرورت اسی قدر کھانے سے پوری ہو جاتی ہے جس سے خطرۂ جان جاتا رہے۔

اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین اسلام ہے

پاک چیزیں حلال ہیں

فَكُلُوْا مِمَّاۤ اَمْسَكْنَ عَلَیْكُمْ وَ اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ

فَكُلُوْا	مِمَّاۤ	اَمْسَكْنَ	عَلَیْكُمْ	وَ	اذْكُرُوا (1)	اسْمَ اللّٰهِ
تو کھاؤ	(اس شکار) سے جو	وہ روک دیں	تمہارے اوپر	اور	(چھوڑتے وقت) ذکر کرو	اللہ کا نام

تو اس میں سے کھاؤ جو وہ شکار کر کے تمہارے لئے روک دیں اور (شکاری جانور کو چھوڑتے وقت) اس پر اللہ کا نام

عَلَیْهِ ۪ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ۝۴

عَلَیْهِ	وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ	سَرِیْعُ الْحِسَابِ ۝۴
اس (شکاری جانور) پر	اور	ڈرتے رہو	اللہ (سے)	بیشک	اللہ	جلد حساب لینے والا (ہے)

لو اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے ○

اَلْیَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّیِّبٰتُ ؕ وَ طَعَامُ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ

اَلْیَوْمَ	اُحِلَّ	لَكُمُ	الطَّیِّبٰتُ	وَ	طَعَامُ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ (2)
آج	حلال کر دی گئیں	تمہارے لئے	پاک چیزیں	اور	ان لوگوں کا کھانا جنہیں کتاب دی گئی

آج تمہارے لئے پاک چیزیں حلال کر دی گئیں اور اہلِ کتاب کا کھانا

پاکیزہ چیزیں اور حقیقی اہلِ کتاب کا ذبیحہ حلال ہے

حِلٌّ لَّكُمْ ۪ وَ طَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۫ وَ

حِلٌّ	لَّكُمْ	وَ	طَعَامُكُمْ	حِلٌّ	لَّهُمْ	وَ
حلال ہے	تمہارے لئے	اور	تمہارا کھانا	حلال ہے	ان کے لئے	اور

تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے اور

اہلِ کتاب عورتوں سے نکاح حلال ہے

الْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَ الْمُحْصَنٰتُ مِنَ

الْمُحْصَنٰتُ	مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ	وَ	الْمُحْصَنٰتُ	مِنَ
(تمہارے لئے حلال کی گئیں) پاکدامن عورتیں	ایمان والیوں سے	اور	پاکدامن عورتیں	سے

پاکدامن مسلمان عورتیں اور جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب دی گئی

(1)... خلاصہ یہ ہے کہ شکار پر چھوڑے ہوئے جانور کا شکار چند شرطوں سے حلال ہے۔ (1) شکاری جانور مسلمان یا کتابی کا ہو اور سکھایا ہوا ہو۔ (2) اس نے شکار کو زخم لگا کر مارا ہو۔ (3) شکاری جانور بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرْ کہہ کر چھوڑا گیا ہو۔ (4) اگر شکاری کے پاس شکار زندہ پہنچا ہو تو اس کو بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرْ کہہ کر ذبح کرے اگر ان شرطوں میں سے کوئی شرط نہ پائی گئی تو حلال نہ ہوگا۔ (2)... اہلِ کتاب کا ذبح کیا ہوا جانور بھی مسلمانوں کیلئے حلال ہے لیکن یہ یاد رکھنا نہایت ضروری ہے کہ اُن اہلِ کتاب کا ذبیحہ حلال ہے جو واقعی اہلِ کتاب ہوں، موجودہ زمانے میں عیسائیوں کی بہت بڑی تعداد دہریہ اور خدا کے منکر ہو چکے ہیں لہٰذا ان کا ذبیحہ حلال نہیں۔

الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ اِذَاۤ اٰتَیۡتُمُوۡهُنَّ اُجُوۡرَهُنَّ

الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ (1)	مِنۡ قَبۡلِکُمۡ	اِذَاۤ	اٰتَیۡتُمُوۡهُنَّ	اُجُوۡرَهُنَّ
ان لوگوں کی جنہیں کتاب دی گئی	تم سے پہلے	جب	تم دو انہیں	ان کے مہر

ان کی پاکدامن عورتیں (تمہارے لئے حلال کر دی گئیں) جبکہ تم ان سے نکاح کرتے ہوئے

مُحۡصِنِیۡنَ غَیۡرَ مُسٰفِحِیۡنَ وَ لَا مُتَّخِذِیۡۤ

مُحۡصِنِیۡنَ	غَیۡرَ مُسٰفِحِیۡنَ	وَ	لَا مُتَّخِذِیۡۤ
نکاح کرنے والے (ہوں)	نہ کہ بدکاری کرنے والے (ہوں)	اور	نہ بنانے والے (ہوں)

انہیں ان کے مہر دو، نہ زنا کرتے ہوئے اور نہ انہیں پوشیدہ آشنا

اَخۡدَانٍ ؕ وَ مَنۡ یَّکۡفُرۡ بِالۡاِیۡمَانِ فَقَدۡ حَبِطَ

اَخۡدَانٍ	وَ	مَنۡ	یَّکۡفُرۡ	بِالۡاِیۡمَانِ	فَقَدۡ	حَبِطَ
چھپے آشنا، خفیہ دوست	اور	جو	کافر ہو جائے	ایمان سے (پھر کر)	تو بیشک	برباد ہو گیا

بناتے ہوئے اور جو ایمان سے پھر کر کافر ہو جائے تو اس کا

عَمَلُهٗ ۫ وَ هُوَ فِی الۡاٰخِرَةِ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ ۟﴿۵﴾ ع یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ

عَمَلُهٗ	وَ	هُوَ	فِی الۡاٰخِرَةِ	مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ ﴿۵﴾	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیۡنَ
اس کا عمل	اور	وہ	آخرت میں	خسارہ پانے والوں سے (ہو گا)	اے	وہ لوگو جو

ہر عمل برباد ہو گیا اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں ہو گا ○ اے ایمان

اٰمَنُوۡۤا اِذَا قُمۡتُمۡ اِلَی الصَّلٰوةِ فَاغۡسِلُوۡا وُجُوۡهَکُمۡ وَ

اٰمَنُوۡۤا	اِذَا	قُمۡتُمۡ	اِلَی الصَّلٰوةِ	فَاغۡسِلُوۡا	وُجُوۡهَکُمۡ	وَ
ایمان لائے	جب	تم کھڑے ہونے لگو	نماز کی طرف	تو دھو لو	اپنے چہرے	اور

والو! جب تم نماز کی طرف کھڑے ہونے لگو تو اپنے چہروں کو اور

مرتد کے نیک اعمال برباد ہو جاتے ہیں

وضو کے فرائض کا بیان

ع ۵ / ۵

(1) ...اہلِ کتاب کی عورتوں سے نکاح حلال ہے لیکن اس میں بھی یہ شرط ہے کہ وہ واقعی اہلِ کتاب ہوں، دہریہ نہ ہوں جیسے آج کل بہت سے ایسے بھی ہیں اور یہ اجازت بھی دارالاسلام میں رہنے والی ذمیہ اہلِ کتاب عورت کے ساتھ ہے۔ موجودہ زمانے میں جو اہلِ کتاب ہیں یہ حربی ہیں اور حربیہ اہلِ کتاب کے ساتھ نکاح کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ نیز ایک اور اہم مسئلہ یہ ہے کہ یہ اجازت صرف مسلمان مردوں کو ہے مسلمان عورت کا نکاح کتابی مرد سے قطعی حرام ہے۔

أَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ

أَيْدِيَكُمْ	إِلَى الْمَرَافِقِ (1)	وَ	امْسَحُوا	بِرُءُوسِكُمْ	وَ	أَرْجُلَكُمْ
اپنے ہاتھ	کہنیوں تک	اور	مسح کرو	اپنے سروں کا	اور	اپنے پاؤں (دھولو)

اپنے ہاتھ کہنیوں تک دھولو اور سروں کا مسح کرو اور ٹخنوں تک پاؤں

إِلَى الْكَعْبَيْنِ ؕ وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا ؕ وَإِنْ كُنْتُمْ

إِلَى الْكَعْبَيْنِ (2)	وَ	إِنْ	كُنْتُمْ	جُنُبًا	فَاطَّهَّرُوا	وَ	إِنْ	كُنْتُمْ
ٹخنوں تک	اور	اگر	تم ہو	ناپاکی کی حالت میں	توخوب پاک ہوجاؤ	اور	اگر	تم ہو

دھولو اور اگر تم بے غسل ہو تو خوب پاک ہو جاؤ اور اگر تم

حالتِ جنابت میں غسل کرنے کا حکم

تیمم کے اسباب اور اس کا طریقہ

مَّرْضٰٓى أَوْ عَلٰى سَفَرٍ أَوْ جَآءَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ

مَّرْضٰٓى	أَوْ	عَلٰى سَفَرٍ	أَوْ	جَآءَ	أَحَدٌ	مِّنْكُمْ	مِّنَ الْغَآئِطِ
مریض، بیمار	یا	سفر پر (ہو)	یا	آئے	کوئی ایک	تم میں سے	قضائے حاجت سے

بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی بیت الخلاء سے آیا ہو

أَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا

أَوْ	لٰمَسْتُمُ	النِّسَآءَ	فَلَمْ تَجِدُوْا	مَآءً	فَتَيَمَّمُوْا	صَعِيْدًا طَيِّبًا
یا	تم نے صحبت کی ہو	عورتوں (سے)	پس تم نہ پاؤ	پانی	تو تیمم کرلو	پاک مٹی (سے)

یا تم نے عورتوں سے صحبت کی ہو اور ان صورتوں میں پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کرلو

فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَأَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ؕ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ

فَامْسَحُوْا	بِوُجُوْهِكُمْ وَأَيْدِيْكُمْ	مِّنْهُ	مَا يُرِيْدُ	اللّٰهُ
تو مسح کرلو	اپنے چہروں اور ہاتھوں کا	اس (مٹی) سے	نہیں چاہتا	اللہ

تو اپنے چہروں اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرلو۔ اللہ نہیں چاہتا کہ

اُمتِ محمدیہ پر اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان

1 ...... اس آیت میں وضو کے فرائض، غسل اور تیمم کے چند احکام بیان کئے گئے ہیں، ان سے متعلق تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے فقہی کتابوں جیسے بہارِ شریعت اور نماز کے احکام وغیرہ کا مطالعہ فرمائیں۔

2 ...... جہاں دھونے کا حکم ہے وہاں دھونا ہی ضروری ہے وہاں مسح نہیں کرسکتے جیسے پاؤں کو دھونا ہی ضروری ہے مسح کرنے کی اجازت نہیں، ہاں اگر موزے پہنے ہوں تو اس کی شرائط پائے جانے کی صورت میں موزوں پر مسح کرسکتے ہیں کہ یہ احادیثِ مشہورہ سے ثابت ہے۔

بیعت عقبہ اور بیعت رضوان کے موقع پر کیا جانے والا عہد یاد کرنے کا حکم

لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ

لِيَجْعَلَ	عَلَيْكُمْ	مِّنْ حَرَجٍ	وَّ	لٰكِنْ	يُّرِيْدُ	لِيُطَهِّرَكُمْ
وہ بنائے	تمہارے اوپر	کوئی حرج	اور	لیکن	وہ چاہتا ہے	خوب پاک کردے تمہیں

تم پر کچھ تنگی رکھے لیکن وہ یہ چاہتا ہے کہ تمہیں خوب پاک کردے

وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٦﴾ وَاذْكُرُوْا

وَ	لِيُتِمَّ	نِعْمَتَهٗ	عَلَيْكُمْ	لَعَلَّكُمْ	تَشْكُرُوْنَ ﴿٦﴾	وَ	اذْكُرُوْا
اور	پوری کردے	اپنی نعمت	تمہارے اوپر	تاکہ تم	شکر ادا کرو	اور	یاد کرو

اور اپنی نعمت تم پر پوری کردے تاکہ تم شکر ادا کرو ○ اور

نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ

نِعْمَةَ اللّٰهِ [1]	عَلَيْكُمْ	وَ	مِيْثَاقَهُ	الَّذِيْ	وَاثَقَكُمْ
اللہ کی نعمت، احسان	اپنے اوپر	اور	اس کا پختہ عہد	جو	اس نے لیا تم سے

اپنے اوپر اللہ کا احسان اور اس کا وہ عہد یاد کرو جو اس نے تم سے لیا تھا

بِهٖۤ ۙ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۫ وَاتَّقُوا

بِهٖۤ	اِذْ	قُلْتُمْ	سَمِعْنَا	وَ	اَطَعْنَا	وَ	اتَّقُوا
اس کے ساتھ	جب	تم نے کہا	ہم نے سنا	اور	ہم نے اطاعت کی	اور	ڈرو

جب تم نے کہا: ہم نے سنا اور مانا اور اللہ سے

ہر حال عدل و انصاف پر قائم رہنے اور نا انصافی نہ کرنے کا حکم

اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿٧﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَلِيْمٌ	بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿٧﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا
اللہ (سے)	بیشک	اللہ	جاننے والا	دلوں والی (بات) کو	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے

ڈرو۔ بیشک اللہ دلوں کی بات جانتا ہے ○ اے ایمان والو!

[1]......اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی نعمت سے مراد بیعت عقبہ یا بیعت رضوان ہے اور اس سے معلوم ہوا: (1) انسان ہر نیکی رب عَزَّوَجَلَّ کی توفیق سے کرتا ہے لہٰذا اس پر فخر نہ کرے بلکہ رب کریم عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرے۔ (2) بیعت عقبہ اور بیعت رضوان والے سارے صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقبول بندے ہیں جنہیں اُس بیعت کا شرف بخشا گیا۔ اُسی بیعت کو یہاں نعمت قرار دیا گیا ہے۔

كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ٞ وَ

كُوْنُوْا	قَوّٰمِيْنَ	لِلّٰهِ	شُهَدَآءَ	بِالْقِسْطِ [1]	وَ
ہو جاؤ	خوب قائم رہنے والے	اللہ کے لئے	گواہی دینے والے	انصاف کے ساتھ	اور

انصاف کے ساتھ گواہی دیتے ہوئے اللہ کے حکم پر خوب قائم ہو جاؤ اور

لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ۫ هُوَ

لَا يَجْرِمَنَّكُمْ	شَنَاٰنُ قَوْمٍ	عَلٰٓى	اَلَّا تَعْدِلُوْا	اِعْدِلُوْا	هُوَ
نہ ابھارے تمہیں	کسی قوم کی دشمنی، بغض	(اس) پر	کہ تم انصاف نہ کرو	انصاف کرو	وہ

تمہیں کسی قوم کی عداوت اس پر نہ اُبھارے کہ تم انصاف نہ کرو (بلکہ) انصاف کرو، یہ

اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ٞ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ

اَقْرَبُ	لِلتَّقْوٰى	وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ	خَبِيْرٌ
زیادہ قریب ہے	پرہیز گاری کے	اور	ڈرو	اللہ (سے)	بیشک	اللہ	خبردار (ہے)

پرہیز گاری کے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو، بیشک اللہ تمہارے

بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿٨﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

باعمل مسلمانوں سے بخشش اور بڑے ثواب کا وعدہ

بِمَا	تَعْمَلُوْنَ ﴿٨﴾	وَعَدَ	اللّٰهُ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا
(اس) سے جو	تم کرتے ہو	وعدہ فرمایا	اللہ (نے)	ان لوگوں سے جو	ایمان لائے

تمام اعمال سے خبردار ہے ○ اللہ نے ایمان والوں

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿٩﴾ وَ

دائمی جہنمی صرف کافر ہیں

وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ [2]	لَهُمْ	مَّغْفِرَةٌ	وَّ	اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿٩﴾	وَ
اور	انہوں نے عمل کئے	اچھے، نیک	ان کے لئے	بخشش	اور	بڑا ثواب	اور

اور اچھے عمل کرنے والوں سے وعدہ فرمایا ہے کہ ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے ○ اور

1 ......اس آیت مبارکہ میں بطور خاص گواہی دینے کے معاملے میں عدل و انصاف سے کام لینے کا حکم فرمایا گیا ہے اور یہ بھی فرمایا گیا کہ کسی سے عداوت و دشمنی تمہیں عدل کے تقاضوں سے نہ ہٹا سکے۔ یہ دین اسلام کی عظیم الشان تعلیمات میں سے ایک اعلیٰ تعلیم ہے۔

2 ......اچھے اعمال سے مراد ہر وہ عمل ہے جو رضائے الٰہی کا سبب بنے۔ اس میں فرائض و واجبات، سنتیں، مستحبات، جانی ومالی عبادتیں، حقوقُ اللہ اور حقوقُ العِباد وغیرہ سب داخل ہیں۔

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ⑩

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	وَ	كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَآ	اُولٰٓئِكَ	اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ⑩ (1)
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اور	جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	یہ لوگ	جہنم والے (ہیں)

جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہی دوزخ والے ہیں ○

کفار کے شر سے بچانا نعمتِ الٰہی ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ

يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوا	اذْكُرُوْا	نِعْمَتَ اللهِ	عَلَيْكُمْ	اِذْ	هَمَّ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	یاد کرو	اللہ کی نعمت	اپنے اوپر	جب	ارادہ کیا

اے ایمان والو! اپنے اوپر اللہ کا احسان یاد کرو جب ایک قوم نے

قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْۤا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ

قَوْمٌ	اَنْ	يَّبْسُطُوْۤا	اِلَيْكُمْ	اَيْدِيَهُمْ	فَكَفَّ (2)
ایک قوم (نے)	کہ	پھیلائیں، دراز کریں	تمہاری طرف	اپنے ہاتھ	تو (اللہ نے) روک دیئے

ارادہ کیا کہ تمہاری طرف اپنے ہاتھ دراز کریں تو اللہ نے

اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ۚ وَ اتَّقُوا اللهَ ؕ وَ عَلَى اللهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

اَيْدِيَهُمْ	عَنْكُمْ	وَ	اتَّقُوا	اللهَ	وَ	عَلَى اللهِ	فَلْيَتَوَكَّلِ
ان کے ہاتھ	تم سے	اور	ڈرو	اللہ (سے)	اور	اللہ پر	پس بھروسہ کریں

ان کے ہاتھ تم پر سے روک دیئے اور اللہ سے ڈرو اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر

ع ۲ / ۲

بنی اسرائیل سے لئے گئے عہد اور اسے توڑنے والوں کا انجام

الْمُؤْمِنُوْنَ ⑪ ع وَ لَقَدْ اَخَذَ اللهُ مِيْثَاقَ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ۚ وَ

الْمُؤْمِنُوْنَ ⑪	وَ	لَقَدْ	اَخَذَ	اللهُ	مِيْثَاقَ	بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ	وَ
ایمان والے	اور	ضرور بیشک	لیا	اللہ (نے)	عہد	بنی اسرائیل (سے)	اور

بھروسہ کرنا چاہئے ○ اور بیشک اللہ نے بنی اسرائیل سے عہد لیا اور

1 ... اس آیت سے معلوم ہوا کہ دائمی جہنمی صرف کافر ہیں جبکہ مسلمان ہمیشہ کے لئے جہنم میں نہ رہیں گے۔

2 ..... اس سے معلوم ہوا کہ کفار کے دل میں مسمانوں کی ہیبت ڈال دینا، یا ان کے مقابلے میں مسلمانوں کے دل میں ہمت و جرأت پیدا فرما دینا، یا کفار کی تدبیروں سے مسلمانوں کو بچا لینا اللہ تعالٰی کا خاص کرم ہے۔

بَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَیْ عَشَرَ نَقِیْبًا ؕ وَ قَالَ اللّٰهُ

اللّٰهُ	قَالَ	وَ	نَقِیْبًا	اثْنَیْ عَشَرَ	مِنْهُمُ	بَعَثْنَا
اللّٰہ (نے)	فرمایا	اور	نقیب، سردار	بارہ	ان میں سے	ہم نے قائم کئے، مقرر کیے

ہم نے ان میں بارہ سردار قائم کیے اور اللّٰہ نے فرمایا:

اِنِّیْ مَعَكُمْ ؕ لَىٕنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَیْتُمُ الزَّكٰوةَ

الزَّكٰوةَ	اٰتَیْتُمُ	وَ	الصَّلٰوةَ	اَقَمْتُمُ	لَىٕنْ	مَعَكُمْ	اِنِّیْ
زکوۃ	ادا کرو	اور	نماز	تم قائم کرو	ضرور اگر	تمہارے ساتھ (ہوں)	بیشک میں

بیشک میں تمہارے ساتھ ہوں۔ اگر تم نماز قائم رکھو اور زکوۃ دیتے رہو

وَ اٰمَنْتُمْ بِرُسُلِیْ وَ عَزَّرْتُمُوْهُمْ وَ اَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ

اللّٰهَ	اَقْرَضْتُمُ	وَ	عَزَّرْتُمُوْهُمْ [1]	وَ	بِرُسُلِیْ	اٰمَنْتُمْ	وَ
اللّٰہ (کو)	قرض دو	اور	تعظیم کرو ان کی	اور	میرے رسولوں پر	ایمان لاؤ	اور

اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اور ان کی تعظیم کرو اور اللّٰہ کو

قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَ لَاُدْخِلَنَّكُمْ

لَاُدْخِلَنَّكُمْ	وَ	سَیِّاٰتِكُمْ	عَنْكُمْ	لَّاُكَفِّرَنَّ	قَرْضًا حَسَنًا [2]
ضرور داخل کروں گا تمہیں	اور	تمہارے گناہ	تم سے	ضرور میں مٹادوں گا	قرضِ حسن

قرض حسن دو تو بیشک میں تم سے تمہارے گناہ مٹادوں گا اور ضرور تمہیں

جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ

بَعْدَ ذٰلِكَ	كَفَرَ	فَمَنْ	الْاَنْهٰرُ	مِنْ تَحْتِهَا	تَجْرِیْ	جَنّٰتٍ
اس کے بعد	کفر کرے	تو جو	نہریں	ان کے نیچے	بہتی ہیں	باغات (میں)

ان باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں تو اس (عہد) کے بعد

1 ...... اس آیت میں رسولوں پر ایمان لانے کے ساتھ ان کی تعظیم کا حکم دیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تعظیم اہم ترین فرائض میں سے ہے۔

2 ...... یہاں قرضِ حسن سے زکوۃ کے علاوہ صدقات مراد ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ صرف زکوۃ دینے پر ہی قناعت نہ کی جائے بلکہ اس کے علاوہ نفلی صدقات بھی دیتے رہنا چاہئے۔

مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿١٢﴾ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ

مِنْكُمْ	فَقَدْ	ضَلَّ	سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿١٢﴾	فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ[1]
تم میں سے	تو بیشک	وہ بھٹک گیا	سیدھے راستے (سے)	تو ان کے اپنا عہد توڑنے کے سبب

تم میں سے جس نے کفر کیا تو وہ ضرور سیدھی راہ سے بھٹک گیا ○ تو ان کے عہد توڑنے کی وجہ سے

لَعَنّٰهُمْ وَ جَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ

لَعَنّٰهُمْ	وَ	جَعَلْنَا	قُلُوْبَهُمْ	قٰسِيَةً	يُحَرِّفُوْنَ
ہم نے لعنت کی ان پر	اور	ہم نے کر دیئے	ان کے دل	سخت	وہ بدل دیتے ہیں

ہم نے ان پر لعنت کی اور ان کے دل سخت کر دیئے۔ وہ

الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَ نَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا

الْكَلِمَ	عَنْ مَّوَاضِعِهٖ	وَ	نَسُوْا	حَظًّا	مِّمَّا	ذُكِّرُوْا
کلمات (کو)	ان کی جگہوں سے	اور	انہوں نے بھلا دیا	بڑا حصہ	(اس) کا جو	انہیں نصیحت کی گئی

اللہ کی باتوں کو ان کے مقامات سے بدل دیتے ہیں اور انہوں نے ان نصیحتوں کا بڑا حصہ بھلا دیا جو انہیں کی گئی تھیں

بِهٖ ۚ وَ لَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا

بِهٖ	وَ	لَا تَزَالُ	تَطَّلِعُ	عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ	اِلَّا
اس کے ساتھ	اور	ہمیشہ	تم مطلع ہوتے رہو گے	ان کی طرف سے کسی خیانت پر	مگر

اور تم ان میں سے چند ایک کے علاوہ سب کی کسی نہ کسی خیانت پر مطلع ہوتے

قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَ اصْفَحْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ

قَلِيْلًا مِّنْهُمْ	فَاعْفُ	عَنْهُمْ	وَ	اصْفَحْ	اِنَّ	اللّٰهَ	يُحِبُّ
ان میں سے تھوڑے	تو معاف کر دو	ان سے (انہیں)	اور	درگزر کرو	بیشک	اللہ	پسند فرماتا ہے

رہو گے تو انہیں معاف کر دو اور ان سے درگزر کرو بیشک اللہ احسان کرنے والوں سے

بنی اسرائیل کی بد اعمالیاں اور ان کی بدعہدی کا بیان

خیانت کرنا بری عادت ہے

عفو و درگزر کا حکم

[1] .. اس سے معلوم ہوا کہ وعدہ خلافی کرنا اور عہد توڑ دینا بہت بڑا جرم ہے، اس کی وجہ سے بندہ رحمتِ الٰہی سے دور اور دل کی سختی کا شکار ہو جاتا ہے۔

عیسائیوں کی بد عملی کے سبب ان میں باہمی بغض و عداوت ڈال دی گئی

الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۳﴾ وَ مِنَ الَّذِیْنَ قَالُوْۤا اِنَّا نَصٰرٰۤی

نَصٰرٰۤی	اِنَّا	قَالُوْۤا	مِنَ الَّذِیْنَ	وَ	الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۳﴾ (1)
ہم نصاریٰ ہیں	بیشک	کہا	ان لوگوں سے جنہوں نے	اور	احسان کرنے والوں (کو)

محبت فرماتا ہے ○ اور جنہوں نے دعویٰ کیا کہ ہم نصاریٰ ہیں

اَخَذْنَا مِیْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا

ذُكِّرُوْا	مِّمَّا	حَظًّا	فَنَسُوْا	مِیْثَاقَهُمْ	اَخَذْنَا
انہیں نصیحت کی گئی	(اس میں) سے جو	بڑا حصہ	تو انہوں نے بھلا دیا	ان سے عہد	ہم نے لیا

ان سے ہم نے عہد لیا تو وہ ان نصیحتوں کا بڑا حصہ بھلا بیٹھے جو انہیں

بِهٖ ۪ فَاَغْرَیْنَا بَیْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ

الْبَغْضَآءَ (2)	وَ	الْعَدَاوَةَ	بَیْنَهُمُ	فَاَغْرَیْنَا	بِهٖ
بغض	اور	عداوت، دشمنی	ان کے درمیان	تو ہم نے ڈال دی	اس کے ساتھ

کی گئی تھی تو ہم نے ان کے درمیان قیامت کے دن تک کے لئے دشمنی اور بغض

اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ ؕ وَ سَوْفَ یُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا یَصْنَعُوْنَ ﴿۱۴﴾

كَانُوْا یَصْنَعُوْنَ ﴿۱۴﴾	بِمَا	اللّٰهُ	سَوْفَ یُنَبِّئُهُمُ	وَ	اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ
وہ کرتے تھے	(اس) کی جو کچھ	اللّٰه	عنقریب خبر دے گا انہیں	اور	قیامت کے دن تک

ڈال دیا اور عنقریب اللّٰه انہیں بتادے گا جو کچھ وہ کرتے تھے ○

حضور اقدس صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کی عظمت و شان

یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا یُبَیِّنُ لَكُمْ

لَكُمْ	یُبَیِّنُ	رَسُوْلُنَا	جَآءَكُمْ	قَدْ	یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ
تمہارے لئے (تم پر)	وہ ظاہر کرتا ہے	ہمارا رسول	آیا تمہارے پاس	بیشک	اے اہلِ کتاب

اے اہلِ کتاب! بیشک تمہارے پاس ہمارے رسول تشریف لائے، وہ تم پر بہت سی

1 ...... معافی دینا اور درگزر کرنا وہ عظیم عمل ہے جس سے بندہ اللّٰہ تعالٰی کا پیارا بن سکتا ہے۔

2 ...... جب عیسائیوں نے اللّٰہ تعالٰی کی کتاب انجیل پر عمل کرنا ترک کر دیا، رسولوں کی نافرمانی کی، فرائض ادا نہ کئے اور حدودِ الٰہی کی پرواہ نہ کی تو اللّٰہ تعالٰی نے ان کے درمیان بغض و عداوت ڈال دی، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ فرقوں میں بٹ گئے اور ایک دوسرے کو تباہ کرنے لگے۔ ماضی قریب کی تاریخ سے واقف کار بخوبی جانتے ہیں کہ دو عالمی عظیم جنگیں اور ان کی تباہیاں انہی لوگوں کی وجہ سے ہوئیں۔

كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ يَعْفُوْا

يَعْفُوْا	وَ	مِنَ الْكِتٰبِ	كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ	مِّمَّا	كَثِيْرًا
درگزر کردیتا ہے	اور	کتاب سے	تم چھپاتے تھے	(ان چیزوں) سے جو	بہت سی

وہ چیزیں ظاہر فرماتے ہیں جو تم نے (اللہ کی) کتاب سے چھپا ڈالی تھیں اور بہت سی

عَنْ كَثِيْرٍ ۬ؕ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۙ﴿۱۵﴾

كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾	وَّ	نُوْرٌ [1]	مِّنَ اللّٰهِ	جَآءَكُمْ	قَدْ	عَنْ كَثِيْرٍ
روشن کتاب	اور	نور	اللہ کی طرف سے	آیا تمہارے پاس	بیشک	بہت (سی چیزوں) سے

معاف فرمادیتے ہیں، بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آگیا اور ایک روشن کتاب ○

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نور ہیں

يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ

رِضْوَانَهٗ	اتَّبَعَ	مَنِ	اللّٰهُ	بِهٖ [2]	يَّهْدِيْ
اس کی مرضی (کا)	تابع ہوجائے	(اسے) جو	اللہ	اس کے ذریعے	ہدایت دیتا ہے

اللہ اس کے ذریعے اسے سلامتی کے راستوں کی ہدایت دیتا ہے جو اللہ کی مرضی کا

سُبُلَ السَّلٰمِ وَ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ

اِلَى النُّوْرِ	مِّنَ الظُّلُمٰتِ	يُخْرِجُهُمْ	وَ	سُبُلَ السَّلٰمِ
روشنی کی طرف	تاریکیوں سے	نکالتا ہے انہیں	اور	سلامتی کے راستوں (کی)

تابع ہوجائے اور انہیں اپنے حکم سے تاریکیوں سے روشنی کی طرف

اللہ تعالیٰ کی مرضی کے تابع لوگ قرآن سے ہدایت پاتے ہیں

بِاِذْنِهٖ وَ يَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۶﴾ لَقَدْ

لَقَدْ	اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۶﴾	يَهْدِيْهِمْ	وَ	بِاِذْنِهٖ
ضرور بیشک	سیدھے راستے کی طرف	ہدایت دیتا ہے انہیں	اور	اپنے حکم سے

لے جاتا ہے اور انہیں سیدھی راہ کی طرف ہدایت دیتا ہے ○ بیشک

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو "اللہ" کہنے والے عیسائیوں کا رد

1 .. اس آیت میں لفظ "نور" سے مراد سرکار دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات مبارک ہے۔ مزید تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج2، ص400 پر ملاحظہ فرمائیں۔

2 ...... بعض مفسرین کے نزدیک یہاں "بہ" کی ضمیر سے قرآنِ مجید مراد ہے اور بعض کے نزدیک اس سے سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی مراد ہیں۔ دوسری صورت میں آیت کا معنی یہ بنے گا کہ اللہ تعالیٰ حضور پُرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذریعے ہدایت عطا فرماتا ہے۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ قُلْ

كَفَرَ	الَّذِيْنَ	قَالُوْۤا	اِنَّ	اللّٰهَ[1]	هُوَ	الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ	قُلْ
کافر ہوگئے	وہ لوگ جنہوں نے	کہا	بیشک	اللہ	وہ	مریم کا بیٹا مسیح (ہے)	تم کہو

وہ لوگ کافر ہوگئے جنہوں نے کہا کہ اللہ ہی مسیح بن مریم ہے۔ تم فرمادو:

فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ

فَمَنْ	يَّمْلِكُ	مِنَ اللّٰهِ	شَيْـًٔا	اِنْ	اَرَادَ	اَنْ	يُّهْلِكَ
تو کون	طاقت رکھتا ہے	اللہ سے (بچانے کی)	کچھ	اگر	وہ ارادہ کرے	کہ	ہلاک کردے

اگر اللہ مسیح بن مریم کو اور اس کی ماں اور تمام زمین والوں کو

الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ؕ وَ

الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ	وَ	اُمَّهٗ	وَ	مَنْ	فِي الْاَرْضِ	جَمِيْعًا	وَ
مریم کے بیٹے مسیح	اور	اس کی ماں	اور	جو	زمین میں (ہیں)	سب (کو)	اور

ہلاک کرنے کا ارادہ فرمالے تو کون ہے جو اللہ سے بچانے کی طاقت رکھتا ہے؟ اور

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ

لِلّٰهِ	مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	وَ	مَا	بَيْنَهُمَا
اللہ کے لئے	آسمانوں اور زمین کی بادشاہت	اور	جو کچھ	ان کے درمیان (ہے)

آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کی بادشاہت اللہ ہی کے لئے ہے۔

يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۷﴾ وَقَالَتِ

يَخْلُقُ	مَا	يَشَآءُ	وَ	اللّٰهُ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيْرٌ ﴿۱۷﴾	وَ	قَالَتِ
وہ پیدا کرتا ہے	جو	چاہتا ہے	اور	اللہ	ہر چیز پر	قدرت والا (ہے)	اور	کہا

وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور اللہ ہر شے پر قادر ہے ○ اور

یہودیوں اور عیسائیوں کا محبوبِ الٰہی ہونے کا دعویٰ اور اس کا رد

1... عیسائیوں کے ایک فرقے کا یہ عقیدہ ہے کہ (معاذ اللہ) حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام "اللہ" ہیں۔ اس آیت میں ان کے عقیدے کی کئی طرح سے تردید کی گئی ہے، جیسے (1) حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو موت آسکتی ہے، اور جسے موت آسکتی ہے وہ خدا نہیں ہوسکتا۔ (2) آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ماں کے شکم سے پیدا ہوئے، اور جو پیدا ہو کر عدم سے وجود میں آئے وہ اللہ نہیں ہوسکتا۔ (3) اللہ تعالیٰ تمام آسمانی اور زمینی چیزوں کا مالک ہے اور ہر چیز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبدیت میں ہے، اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بھی اللہ تعالیٰ کے بندہ ہونے کا اقرار کرتے ہیں جبکہ اگر وہ خدا ہوتے تو خدا کے بندہ ہونے کا اقرار نہ کرتے۔

اَلْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ؕ قُلْ

اَلْيَهُوْدُ	وَ	النَّصٰرٰى	نَحْنُ	اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ (1)	وَ	اَحِبَّآؤُهٗ (2)	قُلْ
یہودیوں	اور	عیسائیوں (نے)	ہم ہیں	اللہ کے بیٹے	اور	اس کے پیارے	تم کہو

یہودیوں اور عیسائیوں نے کہا: ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں۔ اے حبیب! تم فرمادو:

فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ

فَلِمَ	يُعَذِّبُكُمْ	بِذُنُوْبِكُمْ	بَلْ	اَنْتُمْ	بَشَرٌ	مِّمَّنْ
پھر کیوں	وہ عذاب دیتا ہے تمہیں	تمہارے گناہوں پر	بلکہ	تم	آدمی (ہو)	(اس مخلوق) سے جو

(اگر ایسا ہے تو) پھر وہ تمہیں تمہارے گناہوں پر عذاب کیوں دیتا ہے؟ بلکہ تم (بھی) اس کی مخلوق میں سے

خَلَقَ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ

خَلَقَ	يَغْفِرُ	لِمَنْ	يَّشَآءُ	وَ	يُعَذِّبُ	مَنْ
اس نے پیدا کی	وہ مغفرت فرمادیتا ہے	جس کی	چاہتا ہے	اور	سزادیتا ہے	جسے

(عام) آدمی ہو۔ وہ جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے

يَّشَآءُ ؕ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا

يَّشَآءُ	وَ	لِلّٰهِ	مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	وَ	مَا
چاہتا ہے	اور	اللہ کے لئے	آسمانوں اور زمین کی سلطنت	اور	جو کچھ

سزادیتا ہے اور آسمانوں اور زمین اور جو کچھ اس کے درمیان ہے سب کی سلطنت اللہ ہی

بَيْنَهُمَا ؗ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿١٨﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ

بَيْنَهُمَا	وَ	اِلَيْهِ	الْمَصِيْرُ ﴿١٨﴾	يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ	قَدْ
ان کے درمیان (ہے)	اور	اس کی طرف	پھرنا (ہے)	اے اہلِ کتاب	بیشک

کے لئے ہے اور اسی کی طرف پھرنا ہے ○ اے کتاب والو! بیشک

حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری کا ذکر اور اس کا مقصد

==(4) اللہ تعالیٰ خالقِ حقیقی و خالقِ کائنات ہے، اگر حضرت عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں الوہیت ہوتی تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بھی یونہی حقیقی خالق ہوتے۔

(1) ... یہاں بیٹے سے مراد اولاد نہیں کیونکہ وہ لوگ اپنے آپ کو اس معنی میں خدا کا بیٹا نہ کہتے تھے بلکہ اس سے ان کا مطلب یہ تھا کہ ہم خدا عَزَّوَجَلَّ کو ایسے پیارے ہیں جیسے بیٹا باپ کو کیونکہ بیٹا کتنا ہی برا ہو مگر باپ کو پیارا ہوتا ہے، ایسے ہی ہم ہیں۔ (2) ... معلوم ہوا کہ خود کو اعمال سے بے نیاز جاننا یہودیوں اور عیسائیوں کا عقیدہ ہے۔ آج کل بعض جاہل عقیدت مندوں یا نسبت والوں کا یہی عقیدہ ہے، ایسا عقیدہ کفر ہے کیونکہ قرآن کریم نے ہر جگہ ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ کا ذکر فرمایا۔

جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ

جَآءَكُمْ	رَسُوْلُنَا	يُبَيِّنُ	لَكُمْ	عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ [1]
آیا تمہارے پاس	ہمارا رسول	ظاہر فرمارہا ہے	تمہارے لئے (تم پر)	رسولوں کی آمد بند ہوجانے پر (آیا)

تمہارے پاس ہمارے رسول تشریف لائے، وہ رسولوں کی تشریف آوری بند ہوجانے کے عرصہ بعد

اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْۢ بَشِيْرٍ وَّ لَا

اَنْ	تَقُوْلُوْا	مَا جَآءَنَا	مِنْۢ بَشِيْرٍ	وَّ	لَا
تاکہ	تم (نہ) کہو	(کہ) نہیں آیا ہمارے پاس	کوئی خوشخبری دینے والا	اور	نہ

تم پر ہمارے احکام ظاہر فرمارہے ہیں تاکہ تم یہ نہ کہو کہ ہمارے پاس تو کوئی خوشخبری دینے والا اور

نَذِيْرٍ٘ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّ نَذِيْرٌ ؕ وَاللهُ

نَذِيْرٍ	فَقَدْ	جَآءَكُمْ	بَشِيْرٌ	وَّ	نَذِيْرٌ	وَ	اللهُ
ڈرسنانے والا	تو بیشک	آگیا تمہارے پاس	خوشخبری دینے والا	اور	ڈرسنانے والا	اور	اللہ

ڈرسنانے والا آیا ہی نہیں تو بیشک تمہارے پاس خوشخبری دینے والا اور ڈرسنانے والا تشریف لاچکا اور اللہ

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۹﴾ ؑ وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيْرٌ ﴿۱۹﴾	وَ	اِذْ	قَالَ	مُوْسٰى	لِقَوْمِهٖ	يٰقَوْمِ
ہر چیز پر	قدرت والا (ہے)	اور	جب	کہا	موسیٰ (نے)	اپنی قوم سے	اے میری قوم

ہر شے پر قادر ہے ۝ اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا: اے میری قوم!

بنی اسرائیل پر اللہ تعالیٰ کی تین خصوصی نعمتیں

اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَ

اذْكُرُوْا	نِعْمَةَ اللهِ	عَلَيْكُمْ	اِذْ	جَعَلَ	فِيْكُمْ	اَنْۢبِيَآءَ [2]	وَ
یاد کرو	اللہ کی نعمت، احسان	اپنے اوپر	جب	اس نے بنائے	تم میں	انبیاء	اور

اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو جب اس نے تم میں سے انبیاء پیدا فرمائے اور

1 ..... حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے درمیانی زمانے کا نام " زمانہ فترت " ہے، یعنی ایسا زمانہ جس میں کوئی نبی نہ ہو۔ اس زمانہ کے لوگوں کو صرف عقیدۂ توحید کافی تھا جیسے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے والدین کریمین۔ 2 ..... اس سے معلوم ہوا کہ پیغمبروں کی تشریف آوری نعمت ہے جیسا کہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی قوم کو اس کا ذکر کرنے کا حکم دیا۔ اس سے نبی رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے میلاد مبارک منانے اور اس کا ذکر کرنے کی واضح طور پر دلیل ملتی ہے کہ جب انبیاء بنی اسرائیل عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تشریف آوری کو نعمت سمجھ کر یاد کرنے کا حکم دیا گیا=

جَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖۗ وَّ اٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٠﴾

جَعَلَكُمْ	مُّلُوْكًا (1)	وَّ	اٰتٰىكُمْ	مَّا	لَمْ يُؤْتِ	اَحَدًا	مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٠﴾
بنایا تمہیں	بادشاہ	اور	عطا کیا تمہیں	وہ جو	نہیں دیا	کسی ایک (کو)	تمام جہانوں سے

تمہیں بادشاہ بنایا اور تمہیں وہ کچھ عطا فرمایا جو سارے جہان میں کسی کو نہ دیا ○

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا بنی اسرائیل کو مقدس سرزمین میں داخل ہونے کا حکم

يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ

يٰقَوْمِ	ادْخُلُوا	الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ (2)	الَّتِيْ	كَتَبَ	اللّٰهُ
اے میری قوم	داخل ہو جاؤ	(اس) پاک سرزمین (میں)	جو	لکھ دی ہے	اللہ (نے)

(موسیٰ نے فرمایا:) اے میری قوم! اس پاک سرزمین میں داخل ہو جاؤ جو اللہ نے

لَكُمْ وَ لَا تَرْتَدُّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿٢١﴾

لَكُمْ	وَ	لَا تَرْتَدُّوْا	عَلٰۤى اَدْبَارِكُمْ	فَتَنْقَلِبُوْا	خٰسِرِيْنَ ﴿٢١﴾
تمہارے لئے	اور	پھر نہ جاؤ	اپنی پیٹھوں پر	تو تم پلٹو گے	خسارہ اٹھانے والے (ہو کر)

تمہارے لئے لکھ دی ہے اور اپنے پیٹھ پیچھے نہ پھرو کہ تم نقصان اٹھاتے ہوئے پلٹو گے ○

شہر میں داخلے کا حکم ملنے پر بنی اسرائیل کی بزدلی

قَالُوْا يٰمُوْسٰۤى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖۗ وَ اِنَّا

قَالُوْا	يٰمُوْسٰۤى	اِنَّ	فِيْهَا	قَوْمًا جَبَّارِيْنَ	وَ	اِنَّا
انہوں نے کہا	اے موسیٰ	بیشک	اس (سرزمین) میں	بڑی زبردست قوم (ہے)	اور	بیشک

(قوم نے) کہا: اے موسیٰ! اس (سرزمین) میں تو بڑے زبردست لوگ ہیں اور ہم

لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا

لَنْ نَّدْخُلَهَا	حَتّٰى	يَخْرُجُوْا	مِنْهَا	فَاِنْ	يَّخْرُجُوْا
ہم ہرگز داخل نہ ہوں گے اس میں	یہاں تک کہ	وہ نکل جائیں	اس سے	تو اگر	وہ نکل جائیں

اس میں ہرگز داخل نہ ہوں گے جب تک وہ وہاں سے نکل نہ جائیں، تو اگر وہ وہاں سے

=تو حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری تو اس سے بڑھ کر نعمت ہے۔

1 ...اس سے معلوم ہوا کہ حکومت و سلطنت اور اقتدار بھی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اور اس کا بھی شکر ادا کرنا چاہئے اور اس کے شکر کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ حکومت و سلطنت اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق چلائی جائے، غریبوں کی مدد کی جائے، لوگوں کے حقوق ادا کئے جائیں، ظلم کا خاتمہ کیا جائے اور ملک کے باشندوں کو امن و سکون کی زندگی گزارنے کے مواقع فراہم کئے جائیں۔ 2 ... اِس زمین کو مقدس اس لئے کہا گیا کہ وہ انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی رہائش گاہ تھی۔=

خوفِ خدا رکھنے والے دو حضرات کا بنی اسرائیل کو جہاد کی ترغیب دینا

مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ﴿۲۲﴾ قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ

مِنْهَا	فَاِنَّا	دٰخِلُوْنَ ﴿۲۲﴾	قَالَ	رَجُلٰنِ (1)	مِنَ الَّذِيْنَ
اس سے	تو بیشک ہم	داخل ہونے والے (ہیں)	کہا	دو مردوں (نے)	ان لوگوں سے جو

نکل جائیں تو ہم (شہر میں) داخل ہوں گے ○ اللہ سے ڈرنے والوں میں سے وہ دو مرد

يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ

يَخَافُوْنَ	اَنْعَمَ	اللّٰهُ	عَلَيْهِمَا	ادْخُلُوْا	عَلَيْهِمُ	الْبَابَ
ڈرتے تھے	احسان فرمایا	اللہ (نے)	ان دونوں پر	(کہا) تم داخل ہو جاؤ	ان پر	دروازہ (سے)

جن پر اللہ نے احسان کیا تھا انہوں نے کہا: (شہر کے) دروازے سے ان پر داخل ہو جاؤ

فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۚ۬ وَعَلَى اللّٰهِ

فَاِذَا	دَخَلْتُمُوْهُ	فَاِنَّكُمْ	غٰلِبُوْنَ	وَ	عَلَى اللّٰهِ
تو جب	تم داخل ہو جاؤ گے اس میں	تو بیشک تم	غالب آنے والے (ہو)	اور	اللہ پر

تو جب تم دروازے میں داخل ہو جاؤ گے تو تم ہی غالب ہو گے اور اگر تم ایمان والے ہو

بنی اسرائیل کا جہاد میں جانے سے صاف انکار

فَتَوَكَّلُوْا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۳﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰۤى اِنَّا

فَتَوَكَّلُوْا	اِنْ	كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۳﴾	قَالُوْا	يٰمُوْسٰۤى	اِنَّا
تو بھروسہ کرو	اگر	تم ہو	ایمان والے	انہوں نے کہا	اے موسیٰ	بیشک

تو اللہ ہی پر بھروسہ کرو ○ (پھر قوم نے) کہا: اے موسیٰ! بیشک ہم تو

لَنْ نَّدْخُلَهَاۤ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَ

لَنْ نَّدْخُلَهَاۤ (2)	اَبَدًا	مَّا دَامُوْا	فِيْهَا	فَاذْهَبْ	اَنْتَ	وَ
ہم ہرگز داخل نہ ہوں گے اس میں	کبھی	جب تک وہ ہیں	اس میں	تو جاؤ	آپ	اور

وہاں ہرگز کبھی نہیں جائیں گے جب تک وہ وہاں ہیں تو آپ اور

== اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سکونت سے زمینوں کو بھی شرف حاصل ہوتا ہے اور وہ دوسروں کے لئے باعث برکت ہو جاتی ہیں۔

1 ...... یہ دو مرد حضرات کالب بن یوقنا اور یوشع بن نون رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا تھے۔

2 ...... بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ جہاد میں جانے سے صاف انکار کر دیا جبکہ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ نے سخت مواقع پر بھی حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ساتھ نہیں چھوڑا اور ایسا روکھا جواب نہ دیا بلکہ اپنا سب کچھ حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر قربان کر دیا۔

رَبُّكَ فَقَاتِلَاۤ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ﴿۲۴﴾ قَالَ

قَالَ	قٰعِدُوْنَ ﴿۲۴﴾	هٰهُنَا	اِنَّا	فَقَاتِلَاۤ	رَبُّكَ
(موسیٰ نے) عرض کیا	بیٹھے ہوئے (ہیں)	یہاں	بیشک ہم	تو دونوں لڑو	آپ کا رب

آپ کا رب دونوں جاؤ اور لڑو، ہم تو یہیں بیٹھے ہوئے ہیں ○ موسیٰ نے عرض کی:

رَبِّ اِنِّیْ لَاۤ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِیْ وَ اَخِیْ فَافْرُقْ

فَافْرُقْ[1]	نَفْسِیْ وَ اَخِیْ	اِلَّا	لَاۤ اَمْلِكُ	اِنِّیْ	رَبِّ
پس تو جدائی ڈال دے	اپنی جان اور اپنے بھائی (کا)	مگر	اختیار نہیں رکھتا	بیشک میں	اے میرے رب

اے میرے رب! مجھے صرف اپنی جان اور اپنے بھائی کا اختیار ہے تو تو ہمارے

بَیْنَنَا وَ بَیْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ ﴿۲۵﴾ قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ

مُحَرَّمَةٌ	فَاِنَّهَا	قَالَ	بَیْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ ﴿۲۵﴾	وَ	بَیْنَنَا
حرام کردی گئی	تو بیشک وہ	فرمایا	نافرمانی کرنے والی قوم کے درمیان	اور	ہمارے درمیان

اور نافرمان قوم کے درمیان جدائی ڈال دے ○ (اللہ نے) فرمایا: پس چالیس سال تک

عَلَیْهِمْ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً ۚ یَتِیْهُوْنَ فِی الْاَرْضِ ؕ فَلَا تَاْسَ عَلَی

عَلَی	فَلَا تَاْسَ	فِی الْاَرْضِ	یَتِیْهُوْنَ	اَرْبَعِیْنَ سَنَةً	عَلَیْهِمْ
پر	پس تم افسوس نہ کرو	زمین میں	وہ حیران پھریں گے	چالیس سال	ان پر

وہ زمین ان پر حرام ہے یہ زمین میں بھٹکتے پھریں گے تو (اے موسیٰ!) تم (اس) نافرمان قوم پر

الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ ﴿۲۶﴾ ع وَ اتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ ابْنَیْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ

اِذْ	بِالْحَقِّ	نَبَاَ ابْنَیْ اٰدَمَ[2]	عَلَیْهِمْ	اتْلُ	وَ	الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ ﴿۲۶﴾
جب	حق کے ساتھ (سچی)	آدم کے دو بیٹوں کی خبر	ان پر	پڑھو	اور	نافرمانی کرنے والی قوم

افسردہ نہ ہو ○ اور (اے حبیب!) انہیں آدم کے دو بیٹوں کی سچی خبر پڑھ کر سناؤ جب

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بروں سے علیحدگی کی دعا

بنی اسرائیل کو بزدلی اور نافرمانی کی سزا

حضرت آدم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دو بیٹوں ہابیل اور قابیل کا واقعہ

وقف لازم ع ٧ ٨

1 ......بروں سے علیحدگی اچھی چیز ہے جس کی حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے دعا مانگی۔

2 ......حضرت آدم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ان دو بیٹوں کا نام ہابیل اور قابیل تھا۔ اس واقعہ کو سنانے سے مقصد یہ ہے کہ حسد کی برائی معلوم ہو اور سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے حسد کرنے والوں کو اس سے سبق حاصل کرنے کا موقع ملے۔

قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَ

قَرَّبَا	قُرْبَانًا (1)	فَتُقُبِّلَ	مِنْ اَحَدِهِمَا	وَ
انہوں نے پیش کی	(ایک ایک) قربانی	تو قبول کرلی گئ	ان دونوں میں ایک کی طرف سے	اور

دونوں نے ایک ایک قربانی پیش کی تو ان میں سے ایک کی طرف سے قبول کرلی گئی اور

لَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ؕ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ؕ قَالَ اِنَّمَا

لَمْ يُتَقَبَّلْ	مِنَ الْاٰخَرِ	قَالَ	لَاَقْتُلَنَّكَ	قَالَ	اِنَّمَا
قبول نہ کی گئی	دوسرے کی طرف سے	اس نے کہا	میں ضرور قتل کردوں گا تجھے	کہا	صرف

دوسرے کی طرف سے قبول نہ کی گئی، تو (وہ دوسرا) بولا: میں ضرور تجھے قتل کردوں گا۔ (پہلے نے) کہا:

يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٢٧﴾ لَئِنْۢ بَسَطْتَّ اِلَيَّ

يَتَقَبَّلُ	اللّٰهُ	مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٢٧﴾	لَئِنْ	بَسَطْتَّ	اِلَيَّ
قبول کرتا ہے	اللہ	ڈرنے والوں سے	ضرور اگر	تو پھیلائے گا، بڑھائے گا	میری طرف

اللہ صرف ڈرنے والوں سے قبول فرماتا ہے ○ بیشک اگر تو مجھے قتل کرنے کے لئے

يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ مَاۤ اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِيَ اِلَيْكَ

يَدَكَ	لِتَقْتُلَنِيْ	مَاۤ اَنَا بِبَاسِطٍ	يَّدِيَ	اِلَيْكَ
اپنا ہاتھ	تاکہ تو قتل کردے مجھے	میں نہیں پھیلانے والا، بڑھانے والا	اپنا ہاتھ	تیری طرف

میری طرف اپنا ہاتھ بڑھائے گا تو میں تجھے قتل کرنے کے لئے اپنا ہاتھ تیری طرف

لِاَقْتُلَكَ ۚ اِنِّيْۤ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٨﴾ اِنِّيْۤ

لِاَقْتُلَكَ	اِنِّيْۤ	اَخَافُ	اللّٰهَ	رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٨﴾	اِنِّيْۤ
تاکہ قتل کردوں تجھے	بیشک میں	ڈرتا ہوں	اللہ (سے)	(جو) تمام جہانوں کا مالک (ہے)	بیشک میں

نہیں بڑھاؤں گا۔ میں اللہ سے ڈرتا ہوں جو سارے جہانوں کا مالک ہے ○ میں تو

قتل کی دھمکی پر ہابیل کا جواب

النصف

1 ...... ہابیل اور قابیل کے اس واقعے کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج2، ص416 کا مطالعہ فرمائیں۔

اُرِيْدُ اَنْ تَبُوْٓاَ بِاِثْمِيْ وَ اِثْمِكَ فَتَكُوْنَ

اُرِيْدُ	اَنْ	تَبُوْٓاَ	بِاِثْمِيْ وَاِثْمِكَ	فَتَكُوْنَ
چاہتاہوں	کہ	تم لوٹو	میرے گناہ اور اپنے گناہ کے ساتھ	تو تو ہو جائے

یہ چاہتاہوں کہ میرا اور تیرا گناہ دونوں تیرے اوپر ہی پڑ جائیں تو تو

مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۚ وَ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ۚ ﴿٢٩﴾ فَطَوَّعَتْ لَهٗ

نفس کے بہکانے سے قابیل کا ہابیل کو قتل کردینا

مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ	وَ	ذٰلِكَ	جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ﴿٢٩﴾	فَطَوَّعَتْ	لَهٗ
آگ والوں سے	اور	یہ	ظلم کرنے والوں کی سزا	پھر راضی کر دیا	اس کو

دوزخی ہو جائے اور ظلم کرنے والوں کی یہی سزا ہے ○ تو اس کے نفس نے

نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ

نَفْسُهٗ	قَتْلَ اَخِيْهِ	فَقَتَلَهٗ	فَاَصْبَحَ
اس کے نفس (نے)	اپنے بھائی کے قتل پر	تو اس نے قتل کر دیا اسے	پھر وہ ہو گیا

اسے اپنے بھائی کے قتل پر راضی کر لیا تو اس نے اسے قتل کر دیا پھر وہ نقصان اٹھانے والوں

مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٣٠﴾ فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ

قابیل کا کوے سے مردہ دفن کرنا سیکھنا

مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٣٠﴾ [1]	فَبَعَثَ	اللّٰهُ	غُرَابًا	يَّبْحَثُ	فِي الْاَرْضِ
نقصان اٹھانے والوں سے	پھر بھیجا	اللہ (نے)	ایک کوا	وہ کرید رہا تھا	زمین میں

میں سے ہو گیا ○ پھر اللہ نے ایک کوا بھیجا جو زمین کرید رہا تھا

لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِيْ سَوْءَةَ اَخِيْهِ ؕ قَالَ يٰوَيْلَتٰٓى

لِيُرِيَهٗ	كَيْفَ	يُوَارِيْ	سَوْءَةَ اَخِيْهِ	قَالَ	يٰوَيْلَتٰٓى
تاکہ وہ دکھادے اسے	کیسے	وہ چھپائے	اپنے بھائی کی لاش	اس (قاتل) نے کہا	ہائے افسوس

تاکہ وہ اسے دکھادے کہ وہ اپنے بھائی کی لاش کیسے چھپائے۔ (کوے کا واقعہ دیکھ کر قاتل نے) کہا: ہائے افسوس،

[1] ...... یہ واقعہ بہت سی عبرتوں اور نصیحتوں پر مشتمل ہے، یہ کہ زمین پر حسد اور قتل ابتدائی جرائم میں سے ہیں۔ حسد بڑی بری چیز ہے، حسد ہی نے شیطان کو برباد کیا اور حسد ہی نے دنیا میں قابیل کو تباہ کیا۔

اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِیَ سَوْءَةَ اَخِیْ ۚ

اَعَجَزْتُ	اَنْ	اَكُوْنَ	مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ	فَاُوَارِیَ	سَوْءَةَ اَخِیْ
کیا میں عاجز رہا	(اس سے بھی) کہ	ہوتا	اس کوے کی مثل	تو چھپا لیتا	اپنے بھائی کی لاش

میں اس کوے جیسا بھی نہ ہو سکا کہ اپنے بھائی کی لاش چھپا لیتا

فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِیْنَ ﴿۳۱﴾ ۛۚ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۛۚ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ

فَاَصْبَحَ	مِنَ النّٰدِمِیْنَ ﴿۳۱﴾	مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ	كَتَبْنَا	عَلٰى بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ [1]
پس وہ ہو گیا	پچھتانے والوں سے	اس (قتل) کی وجہ سے	ہم نے لکھ دیا	بنی اسرائیل پر

تو وہ پچھتانے والوں میں سے ہو گیا ○ اس کے سبب ہم نے بنی اسرائیل پر لکھ دیا

اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْ

اَنَّهٗ	مَنْ	قَتَلَ	نَفْسًا	بِغَیْرِ نَفْسٍ	اَوْ
(کہ) بیشک	جو	قتل کرے	کسی جان (کو)	کسی جان کے بدلے کے بغیر	یا

کہ جس نے کسی جان کے بدلے یا

فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًا ؕ وَ

فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ	فَكَاَنَّمَا	قَتَلَ	النَّاسَ جَمِیْعًا	وَ
زمین میں فساد (کی سزا کے بغیر)	تو گویا کہ	اس نے قتل کر دیا	تمام انسانوں (کو)	اور

زمین میں فساد پھیلانے کے بدلے کے بغیر کسی شخص کو قتل کیا تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا اور

مَنْ اَحْیَاهَا فَكَاَنَّمَاۤ اَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعًا ؕ وَ لَقَدْ

مَنْ	اَحْیَاهَا	فَكَاَنَّمَاۤ	اَحْیَا	النَّاسَ جَمِیْعًا	وَ	لَقَدْ
جو (جس نے)	زندہ رکھا اسے	تو گویا کہ	اس نے زندہ رکھا	تمام انسانوں (کو)	اور	ضرور بیشک

جس نے کسی ایک جان کو (قتل سے بچا کر) زندہ رکھا اس نے گویا تمام انسانوں کو زندہ رکھا اور بیشک

دینِ اسلام کی نظر میں انسانی جان کی اہمیت

معانقہ ۵ وقفُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

[1] ……اس آیت میں بنی اسرائیل سے جو فرمایا گیا وہ فرمان ہمارے لئے بھی ہے اور یہ آیتِ مبارکہ اسلام کی اصل تعلیمات کو واضح کرتی ہے کہ اسلام میں انسانی جان کی حرمت کس قدر زیادہ ہے۔ جو لوگ قتل و غارت گری کرتے ہیں وہ سخت مجرم ہیں اور خصوصاً اسلام کے نام پر قتل کرنے والے بدترین مجرم ہیں۔

جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَیِّنٰتِ٘ ثُمَّ اِنَّ كَثِیْرًا

جَآءَتْهُمْ	رُسُلُنَا	بِالْبَیِّنٰتِ	ثُمَّ	اِنَّ	كَثِیْرًا
آئے ان کے پاس	ہمارے رسول	روشن دلیلوں کے ساتھ	پھر	بیشک	بہت سے

ان کے پاس ہمارے رسول روشن دلیلوں کے ساتھ آئے پھر بیشک ان میں سے

مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِی الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ﴿۳۲﴾ اِنَّمَا جَزٰٓؤُا

مِّنْهُمْ	بَعْدَ ذٰلِكَ	فِی الْاَرْضِ	لَمُسْرِفُوْنَ ﴿۳۲﴾	اِنَّمَا	جَزٰٓؤُا(1)
ان (امتیوں) میں سے	اس کے بعد	زمین میں	ضرور زیادتی کرنے والے	بیشک	سزا

بہت سے لوگ اس کے بعد (بھی) زمین میں زیادتی کرنے والے ہیں ○ بیشک جو لوگ

ڈاکو کی شرعی سزا

الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ یَسْعَوْنَ

الَّذِیْنَ	یُحَارِبُوْنَ	اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ	وَ	یَسْعَوْنَ
ان لوگوں کی جو	لڑتے ہیں	اللہ اور اس کے رسول (سے)	اور	کوشش کرتے ہیں

اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں اور زمین میں

فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْۤا اَوْ یُصَلَّبُوْۤا اَوْ

فِی الْاَرْضِ	فَسَادًا	اَنْ	یُّقَتَّلُوْۤا	اَوْ	یُصَلَّبُوْۤا	اَوْ
زمین میں	فساد (کی)	کہ	انہیں خوب قتل کیا جائے	یا	سولی دیدی جائے	یا

فساد برپا کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان کی سزا یہی ہے کہ انہیں خوب قتل کیا جائے یا انہیں سولی دیدی جائے یا

تُقَطَّعَ اَیْدِیْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا

تُقَطَّعَ	اَیْدِیْهِمْ	وَ	اَرْجُلُهُمْ	مِّنْ خِلَافٍ	اَوْ	یُنْفَوْا
کاٹ دیئے جائیں	ان کے ہاتھ	اور	ان کے پاؤں	مختلف طرف سے	یا	دور کر دیئے جائیں

ان کے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹ دیئے جائیں یا (ملک کی سر) زمین سے

(1) ......اس آیت کریمہ میں راہزن یعنی ڈاکو کی سزا کا بیان ہے۔ اس سے متعلق تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج2، ص422 کا مطالعہ فرمائیں۔

مِنَ الْاَرْضِؕ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا وَ لَهُمْ

مِنَ الْاَرْضِ	ذٰلِكَ	لَهُمْ	خِزْیٌ	فِی الدُّنْیَا	وَ	لَهُمْ
(ملک کی سر) زمین سے	یہ	ان کے لئے	رسوائی	دنیا میں	اور	ان کے لئے

(جلاوطن کرکے) دور کر دیئے جائیں۔ یہ ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں

فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۳۳﴾ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا

فِی الْاٰخِرَةِ	عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۳۳﴾	اِلَّا	الَّذِیْنَ	تَابُوْا
آخرت میں	بڑا عذاب (ہے)	مگر	وہ لوگ جنہوں نے	توبہ کرلی

ان کے لیے بڑا عذاب ہے ○ مگر وہ کہ جنہوں نے توبہ کرلی

مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَیْهِمْۚ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۳۴﴾

مِنْ قَبْلِ	اَنْ	تَقْدِرُوْا	عَلَیْهِمْ	فَاعْلَمُوْۤا	اَنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ ﴿۳۴﴾
(اس) سے پہلے	کہ	تم قابو پاؤ	ان پر	تو جان لو	بیشک	اللہ	بخشنے والا	مہربان

اس سے پہلے کہ تم ان پر قابو پاؤ تو جان لو کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ

یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	اتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ	ابْتَغُوْۤا	اِلَیْهِ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	ڈرو	اللہ (سے)	اور	تلاش کرو	اس کی طرف

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو

الْوَسِیْلَةَ وَ جَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۵﴾ اِنَّ

الْوَسِیْلَةَ (1)	وَ	جَاهِدُوْا	فِیْ سَبِیْلِهٖ	لَعَلَّكُمْ	تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۵﴾	اِنَّ
وسیلہ	اور	جہاد کرو	اس کی راہ میں	تاکہ تم	کامیابی پاؤ	بیشک

اور اس کی راہ میں جہاد کرو اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ ○ بیشک

ڈاکہ زنی کی سزا سے بچنے کی ایک صورت

خوفِ خدا، وسیلہ کی تلاش اور راہِ خدا میں جہاد کا حکم

بروزِ قیامت کافروں کے پاس عذاب سے چھٹکارے کی کوئی صورت نہ ہوگی

ع ۵ / ۹

(1)..... آیت میں وسیلہ کا معنی یہ ہے کہ ”جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو۔“ یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادات چاہے فرض ہوں یا نفل، ان کی ادائیگی کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو۔ جیسے نیک اعمال وسیلہ بنتے ہیں ایسے ہی نیک اعمال والے بھی وسیلہ بنتے ہیں جیسا کہ احادیث میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، نیز حضرت عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو وسیلہ بنانے کا ذکر موجود ہے۔

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	لَوْ	اَنَّ	لَهُمْ	مَّا	فِی الْاَرْضِ
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اگر	تحقیق	ان کی (ملک ہو)	جو کچھ	زمین میں

اگر کافر لوگ جو کچھ زمین میں ہے

جَمِيْعًا وَّ مِثْلَهٗ مَعَهٗ لِيَفْتَدُوْا بِهٖ

جَمِيْعًا	وَّ	مِثْلَهٗ	مَعَهٗ	لِيَفْتَدُوْا [1]	بِهٖ
سب	اور	اس کے برابر	اس کے ساتھ	تاکہ وہ چھٹکارے کے لئے دیں	اس کو

وہ سب اور اس کے برابر اتنا ہی اور اس کے ساتھ (ملاکر) قیامت کے دن کے عذاب

مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۚ وَ لَهُمْ

مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ	مَا تُقُبِّلَ	مِنْهُمْ	وَ	لَهُمْ
قیامت کے دن کے عذاب سے	(تو) نہیں قبول کیا جائے گا	ان سے	اور	ان کے لئے

سے چھٹکارے کے لئے دیں تو ان سے قبول نہیں کیا جائے گا اور ان کے لئے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۳۶﴾ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَ مَا هُمْ

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۳۶﴾	يُرِيْدُوْنَ	اَنْ	يَّخْرُجُوْا	مِنَ النَّارِ	وَ	مَا	هُمْ
دردناک عذاب (ہے)	وہ چاہیں گے	کہ	نکل جائیں	آگ سے	اور	نہیں	وہ

دردناک عذاب ہے ○ وہ دوزخ سے نکلنا چاہیں گے اور وہ

بِخٰرِجِيْنَ مِنْهَا ۡ وَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۳۷﴾ وَ السَّارِقُ وَ

بِخٰرِجِيْنَ	مِنْهَا	وَ	لَهُمْ	عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۳۷﴾	وَ	السَّارِقُ	وَ
نکلنے والے	اس سے	اور	ان کے لئے	دائمی عذاب (ہے)	اور	چوری کرنے والا مرد	اور

اس سے نکل نہ سکیں گے اور ان کے لئے ہمیشہ کا عذاب ہے ○ اور جو مرد یا

چوری کرنے والے مرد و عورت کی شرعی سزا

[1] ......یعنی اگر کافر دنیا کا مالک ہو اور اس کے ساتھ اس کے برابر اتنی ہی اور دنیا کا مالک ہو جائے اور یہ سب کچھ اپنی جان کو قیامت کے دن کے عذاب سے چھڑانے کے لئے فدیہ کر دے تو اس کا یہ فدیہ قبول نہیں کیا جائے گا اور قیامت کے دن کافروں کو عذاب ضرور ہو گا، اس دن ان کے پاس عذاب سے چھٹکارے کی کوئی صورت نہ ہو گی۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایمان ہو گا تو ہی قیامت کے دن اعمال کا اجر ملے گا، تبھی شفاعت کا فائدہ ہو گا، تبھی رحمتِ الٰہی متوجہ ہو گی اور تبھی جہنم سے چھٹکارا ملے گا، اس لئے ایمان کی حفاظت کی فکر کرنا نہایت ضروری ہے۔

السَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْۤا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا

السَّارِقَةُ	فَاقْطَعُوْۤا (1)	اَيْدِيَهُمَا	جَزَآءً	بِمَا
چوری کرنے والی عورت	پس کاٹ دو	ان دونوں کے ہاتھ	(بطور) سزا	(اس کے) سبب جو

عورت چور ہو تو اللہ کی طرف سے سزا کے طور پر

كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۳۸﴾

كَسَبَا	نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ	وَ	اللّٰهُ	عَزِيْزٌ	حَكِيْمٌ ﴿۳۸﴾
ان دونوں نے کمایا (عمل کیا)	اللہ کی طرف سے سزا	اور	اللہ	عزت والا، زبردست	حکمت والا

ان کے عمل کے بدلے میں ان کے ہاتھ کاٹ دو اور اللہ غالب حکمت والا ہے ○

فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَ اَصْلَحَ فَاِنَّ

فَمَنْ	تَابَ (2)	مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ	وَ	اَصْلَحَ	فَاِنَّ
تو جو	توبہ کرلے	اپنے ظلم کے بعد	اور	اپنی اصلاح کرلے	تو بیشک

تو جو اپنے ظلم کے بعد توبہ کرلے اور اپنی اصلاح کرلے تو

اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۹﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ

اللّٰهَ	يَتُوْبُ عَلَيْهِ	اِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ﴿۳۹﴾	اَلَمْ تَعْلَمْ	اَنَّ
اللہ	توبہ قبول فرمائے گا اس کی	بیشک	اللہ	بخشنے والا	مہربان	کیا تجھے معلوم نہیں	بیشک

اللہ اپنی مہربانی سے اس پر رجوع فرمائے گا۔ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ کیا تجھے معلوم نہیں کہ

اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِؕ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ

اللّٰهَ	لَهٗ	مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	يُعَذِّبُ	مَنْ	يَّشَآءُ
اللہ	اس کے لئے (ہے)	آسمانوں اور زمین کی بادشاہی	وہ سزا دیتا ہے	جسے	چاہتا ہے

آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کے لئے ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے سزا دیتا ہے

چوری کر کے توبہ کرنے والے ظالم کی توبہ مقبول ہوگی

مغفرت و عذاب اللہ تعالیٰ کی مشیت پر موقوف ہے

1 ......اس آیت میں چور کی سزا بیان کی گئی ہے کہ شرعی اعتبار سے جب چوری ثابت ہو جائے تو چور کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔ تنبیہ: حدود و تعزیر کے مسائل میں عوام الناس کو قانون ہاتھ میں لینے کی شرعاً اجازت نہیں۔ چوری کے مسائل کی تفصیلی معلومات کے لئے بہار شریعت، حصہ 9 کا مطالعہ کیجئے۔

2 ...... توبہ نہایت نفیس شے ہے۔ کتنا ہی بڑا گناہ ہو اگر اس سے توبہ کرلی جائے تو اللہ تعالیٰ اپنا حق معاف فرما دیتا ہے اور توبہ کرنے والے کو عذابِ آخرت سے نجات دیدیتا ہے لیکن یہ یاد رہے کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد میں توبہ کی مختلف شرائط ہیں، انہیں بھی پورا کرنا ضروری ہے ۔

وَ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴۰﴾

قَدِيْرٌ ﴿۴۰﴾	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	اللّٰهُ	وَ	يَشَآءُ	لِمَنْ	يَغْفِرُ(1)	وَ
قدرت والا (ہے)	ہر چیز پر	اللہ	اور	وہ چاہتا ہے	جس کی	مغفرت فرمادیتا ہے	اور

اور جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے اور اللہ ہر شے پر قادر ہے ○

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ

فِي الْكُفْرِ	يُسَارِعُوْنَ	الَّذِيْنَ	لَا يَحْزُنْكَ(2)	الرَّسُوْلُ	يٰٓاَيُّهَا
کفر میں	دوڑے جارہے ہیں	وہ لوگ جو	غمگین نہ کریں تمہیں	رسول	اے

اے رسول! جو کفر میں دوڑے جاتے ہیں تمہیں غمگین نہ کریں

مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَ لَمْ تُؤْمِنْ

لَمْ تُؤْمِنْ	وَ	قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ	مِنَ الَّذِيْنَ
ایمان نہیں لائے	اور (حالانکہ)	اپنے منہ سے کہا ہم ایمان لاچکے	ان لوگوں میں سے جنہوں نے

(یہ وہ ہیں) جو اپنے منہ سے کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے حالانکہ ان کے دل

قُلُوْبُهُمْ ۚۛ وَ مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۚۛ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ

سَمّٰعُوْنَ	لِلْكَذِبِ	سَمّٰعُوْنَ	هَادُوْا	مِنَ الَّذِيْنَ	وَ	قُلُوْبُهُمْ
بہت سننے والے	جھوٹ کو	بہت سننے والے	یہودی ہوئے	کچھ وہ لوگ ہیں جو	اور	ان کے دل

مسلمان نہیں اور کچھ یہودی بہت جھوٹ سنتے ہیں، اُن دوسرے لوگوں کی (بھی)

لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ؕ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ

الْكَلِمَ	يُحَرِّفُوْنَ	لَمْ يَاْتُوْكَ	لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ
(اللہ کے) کلمات (کو)	وہ بدل دیتے ہیں	(جو) نہیں آئے تمہارے پاس	دوسری قوم کی (بھی)

خوب سنتے ہیں جو آپ کی بارگاہ میں نہیں آئے۔ یہ اللہ کے کلام کو

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو تسلی اور منافقوں کی منافقت کا بیان

شرعی احکام سے متعلق یہودیوں کا حال

ع ۲ الوقف علی الاول الجزء ۱۲

1 ......اس سے معلوم ہوا کہ عذاب کرنا اور رحمت فرمانا اللہ تعالیٰ کی مشیت پر موقوف ہے۔ وہ مالک ہے جو چاہے کرے کسی کو اعتراض کرنے کی مجال نہیں۔

2 ......اس میں ہر مبلغ کے لئے بھی نصیحت ہے کہ وہ لوگوں کے اثر نہ لینے سے غمگین نہ ہو بلکہ تبلیغ کرتا رہے کیونکہ یہ خود بڑا باعث ثواب کام ہے۔

مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ

مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ	يَقُوْلُوْنَ	اِنْ	اُوْتِيْتُمْ (1)	هٰذَا	فَخُذُوْهُ
ان کی (اصل) جگہوں کے بعد	وہ کہتے ہیں	اگر	تمہیں دیا جائے	یہ (تحریف والا حکم)	تو لے لو اسے

اس کے مقامات کے بعد بدل دیتے ہیں۔ یہ (آپس میں) کہتے ہیں: اگر تمہیں یہ (تحریف والا) حکم ملے تو اسے لے لینا

وَ اِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ؕ وَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ

وَ	اِنْ	لَّمْ تُؤْتَوْهُ	فَاحْذَرُوْا	وَ	مَنْ	يُّرِدِ	اللّٰهُ
اور	اگر	تمہیں نہ دیا جائے اسے	تو (لینے سے) بچو	اور	جسے	چاہے	اللہ

اور اگر تمہیں یہ نہ ملے تو بچنا اور جسے اللہ

فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْــًٔا ؕ اُولٰٓىِٕكَ

فِتْنَتَهٗ	فَلَنْ تَمْلِكَ (2)	لَهٗ	مِنَ اللّٰهِ	شَيْــًٔا	اُولٰٓىِٕكَ
اسے گمراہ کرنا	تو تُو ہر گز اختیار نہیں رکھتا	اس کو	اللہ سے (بچانے کا)	کچھ	یہ

گمراہ کرنا چاہے تو (اے مخاطب!) تو ہر گز اسے اللہ سے بچانے کا کچھ اختیار نہیں رکھتا۔ یہی

الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ؕ لَهُمْ

الَّذِيْنَ	لَمْ يُرِدِ	اللّٰهُ	اَنْ	يُّطَهِّرَ	قُلُوْبَهُمْ	لَهُمْ
وہ لوگ ہیں جو	نہیں چاہتا	اللہ	کہ	پاک کرے	ان کے دلوں (کو)	ان کے لئے

وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو پاک کرنے کا اللہ نے ارادہ نہیں فرمایا۔ ان کے لئے

فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۚۖ وَّ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۴۱﴾ سَمّٰعُوْنَ

فِي الدُّنْيَا	خِزْيٌ	وَّ	لَهُمْ	فِي الْاٰخِرَةِ	عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۴۱﴾	سَمّٰعُوْنَ
دنیا میں	رسوائی	اور	ان کے لئے	آخرت میں	بڑا عذاب (ہے)	بہت سننے والے

دنیا میں رسوائی ہے اور ان کے لئے آخرت میں بڑا عذاب ہے ○ بہت جھوٹ

ازلی گمراہوں کو ہدایت نہیں مل سکتی

یہودی حکمرانوں اور پادریوں کا کردار

1 ...... یہودیوں کے اس طرزِ عمل کو سامنے رکھتے ہوئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ شریعت کو اپنی رائے کے مطابق کرنے کی کوشش نہ کرے بلکہ خود کو شریعت کے پیچھے چلائے، یونہی یہ نہ کیا جائے کہ علماء سے مرضی کے مطابق فتویٰ مل جائے تو عمل کرے ورنہ چھوڑ دے۔

2 ...... ہدایت دینے کا مالک و مختار اللہ تعالیٰ ہے، جسے وہ ہدایت نہ دینا چاہے اسے کسی جگہ سے ہدایت نہیں مل سکتی۔

اہلِ کتاب کے مقدمات کا فیصلہ کرنے سے متعلق حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اختیار

لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ؕ فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ

لِلْكَذِبِ	اَكّٰلُوْنَ	لِلسُّحْتِ (1)	فَاِنْ	جَآءُوْكَ	فَاحْكُمْ
جھوٹ کو	بہت کھانے والے	حرام مال کو	تو اگر	وہ آئیں تمہارے پاس	تو فیصلہ کرو

سننے والے، بڑے حرام خور ہیں تو اگر یہ تمہارے حضور حاضر ہوں تو ان میں

بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَ اِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ

بَيْنَهُمْ	اَوْ	اَعْرِضْ	عَنْهُمْ	وَ	اِنْ	تُعْرِضْ	عَنْهُمْ
ان کے درمیان	یا	منہ پھیر لو	ان سے	اور	اگر	تم منہ پھیر لوگے	ان سے

فیصلہ فرماؤ یا ان سے منہ پھیر لو (دونوں کا آپ کو اختیار ہے) اور اگر آپ ان سے منہ پھیر لوگے

فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـًٔا ؕ وَ اِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ

فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـًٔا	وَ	اِنْ	حَكَمْتَ	فَاحْكُمْ
تو وہ ہرگز نہ بگاڑ سکیں گے تمہارا کچھ بھی	اور	اگر	تم فیصلہ کرو	تو فیصلہ کرو

تو وہ تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے اور اگر آپ ان میں فیصلہ فرمائیں تو انصاف کے ساتھ

بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿۴۲﴾ وَ

بَيْنَهُمْ	بِالْقِسْطِ	اِنَّ	اللّٰهَ	يُحِبُّ	الْمُقْسِطِيْنَ ﴿۴۲﴾	وَ
ان کے درمیان	انصاف کے ساتھ	بیشک	اللّٰه	پسند فرماتا ہے	انصاف کرنے والوں (کو)	اور

فیصلہ کردیں۔ بیشک اللّٰه انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے ○ اور

یہودیوں کا حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے فیصلہ چاہنا قابلِ تعجب ہے

كَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَ عِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ

كَيْفَ	يُحَكِّمُوْنَكَ	وَ	عِنْدَهُمُ	التَّوْرٰىةُ	فِيْهَا	حُكْمُ اللّٰهِ
کیسے	وہ حاکم بنائیں گے تمہیں	اور (حالانکہ)	ان کے پاس	تورات	اس میں	اللّٰه کا حکم

یہ آپ کو کیسے حاکم بنائیں گے حالانکہ ان کے پاس تورات موجود ہے جس میں اللّٰه کا حکم موجود ہے۔

(1)...... یہودی حکمران اور پادری رشوتیں لے کر فیصلے بدل دیتے، حرام کو حلال کرتے اور شریعت کے احکام کو بدل دیتے تھے، اس لئے انہیں بڑے حرام خور فرمایا گیا۔ یاد رہے کہ رشوت کا لینا دینا دونوں حرام ہیں اور لینے دینے والے دونوں جہنمی ہیں، البتہ ظالم کے ظلم کو دور کرنے کیلئے یا کسی پر اپنا موجود حق وصول کرنے کیلئے رشوت دینے کی اجازت ہے اگرچہ لینے والے کے حق میں پھر بھی حرام ہے۔

تورات کی عظمت وشان اور یہودیوں کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم پر ایمان لانے کی دعوت

ع-۶

ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَمَاۤ اُولٰٓىِٕكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّاۤ

ثُمَّ	يَتَوَلَّوْنَ	مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ	وَ	مَاۤ	اُولٰٓىِٕكَ	بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۳﴾	اِنَّاۤ
پھر	وہ منہ پھیرتے ہیں	اس کے بعد سے	اور	نہیں	یہ لوگ	ایمان والے	بیشک

اس کے باوجود یہ منہ پھیرتے ہیں اور یہ ایمان لانے والے نہیں ہیں ○ بیشک

اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا

اَنْزَلْنَا	التَّوْرٰىةَ	فِيْهَا	هُدًى	وَّ	نُوْرٌ	يَحْكُمُ	بِهَا
ہم نے نازل کی	تورات	اس میں	ہدایت	اور	نور	حکم دیتے تھے	اس کے ساتھ (کے مطابق)

ہم نے تورات نازل فرمائی جس میں ہدایت اور نور ہے، فرمانبردار نبی

النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ

النَّبِيُّوْنَ (1)	الَّذِيْنَ	اَسْلَمُوْا	لِلَّذِيْنَ	هَادُوْا	وَ	الرَّبّٰنِيُّوْنَ
انبیاء	وہ لوگ جو	فرمانبردار تھے	ان لوگوں کو جو	یہودی ہوئے	اور	(حکم دیتے) ربانی علماء

اور ربانی علماء اور فقہاء یہودیوں کو اسی کے مطابق حکم دیتے

وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا

وَ	الْاَحْبَارُ	بِمَا	اسْتُحْفِظُوْا	مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ	وَ	كَانُوْا
اور	فقہاء	(اس کے) سبب جو	انہیں محافظ بنایا گیا تھا	اللہ کی کتاب سے (کا)	اور	وہ تھے

تھے کیونکہ انہیں (اللہ کی اس) کتاب کا محافظ بنایا گیا تھا اور وہ

عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا

عَلَيْهِ	شُهَدَآءَ	فَلَا تَخْشَوُا	النَّاسَ	وَ	اخْشَوْنِ	وَ	لَا تَشْتَرُوْا
اس پر	گواہ	پس خوف نہ کرو	لوگوں (سے)	اور	ڈرو مجھ سے	اور	نہ خریدو

اس کے خود گواہ تھے۔ تو لوگوں سے خوف نہ کرو اور مجھ سے ڈرو اور میری آیتوں کے بدلے

1 ... سابقہ شریعتوں کے وہ احکام جو قرآن وحدیث میں بیان ہوئے ہوں اور انہیں منسوخ نہ کیا گیا ہو تو وہ ہم پر بھی لاگو ہوتے ہیں۔

2 ... اس آیت میں علماء کیلئے بھی ایک حکم موجود ہے کہ وہ اللہ کی کتاب کی حفاظت کریں اور اس کی آیات کے بدلے دنیا کی ذلیل دولت حاصل نہ کریں اور لوگوں سے ڈرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ سے ڈریں۔

قصاص کے احکام

بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ وَ مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ

اَنْزَلَ	بِمَاۤ	لَّمْ يَحْكُمْ	مَنْ	وَ	ثَمَنًا قَلِيْلًا	بِاٰيٰتِيْ
نازل کیا	(اس کے) ساتھ جو	فیصلہ نہ کرے	جو	اور	تھوڑی قیمت	میری آیتوں کے بدلے

تھوڑی ذلیل قیمت نہ لو اور جو اس کے مطابق فیصلہ نہ کریں جو اللہ نے

اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَ كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ

عَلَيْهِمْ	كَتَبْنَا	وَ	الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۴﴾	هُمُ	فَاُولٰٓئِكَ	اللّٰهُ
ان پر	ہم نے لکھ دیا، لازم کر دیا	اور	کفر کرنے والے	وہ	تو یہ لوگ	اللہ (نے)

نازل کیا تو وہی لوگ کافر ہیں ○ اور ہم نے تورات میں ان پر

فِيْهَاۤ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙ وَ الْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَ الْاَنْفَ بِالْاَنْفِ

الْاَنْفَ بِالْاَنْفِ	وَ	الْعَيْنَ بِالْعَيْنِ	وَ	النَّفْسَ بِالنَّفْسِ	اَنَّ	فِيْهَاۤ [1]
ناک کے بدلے ناک	اور	آنکھ کے بدلے آنکھ	اور	جان کے بدلے جان	کہ	اس (تورات) میں

لازم کر دیا تھا کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک

وَ الْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَ السِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَ الْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ؕ

قِصَاصٌ	وَ الْجُرُوْحَ	السِّنَّ بِالسِّنِّ	وَ	الْاُذُنَ بِالْاُذُنِ	وَ
قصاص (ہوگا)	اور تمام زخموں (میں)	دانت کے بدلے دانت	اور	کان کے بدلے کان	اور

اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت (کا قصاص لیا جائے گا) اور تمام زخموں کا قصاص ہوگا

فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ

كَفَّارَةٌ	فَهُوَ	تَصَدَّقَ بِهٖ	فَمَنْ
کفارہ ہوگا	تو وہ	معاف کر دے اس (قصاص) کو (یا، خود کو) پیش کر دے اس (قصاص) پر	پھر جو

پھر جو دل کی خوشی سے (خود کو) قصاص کے لئے پیش کر دے تو یہ اس کا کفارہ

[1] ... اس آیت میں اگرچہ یہ بیان ہے کہ تورات میں یہودیوں پر قصاص کے یہ احکام تھے لیکن چونکہ ہمیں اُن کے ترک کرنے کا حکم نہیں دیا گیا اس لئے ہم پر بھی یہ احکام لازم رہیں گے جیسا دو حاشیہ پیچھے بیان کیا گیا ہے۔

لَهٗ ؕ وَ مَنْ لَّمْ یَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ

لَهٗ	وَ	مَنْ	لَّمْ یَحْكُمْ	بِمَاۤ	اَنْزَلَ	اللّٰهُ
اس کے لئے	اور	جو	فیصلہ نہ کرے	(اس کے) مطابق جو	نازل فرمایا	اللہ (نے)

بن جائے گا اور جو اس کے مطابق فیصلہ نہ کرے جو اللہ نے نازل کیا

فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَ قَفَّیْنَا عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ

فَاُولٰٓىٕكَ	هُمُ	الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۵﴾	وَ	قَفَّیْنَا	عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ
تو یہ لوگ	وہ	ظلم کرنے والے	اور	ہم نے پیچھے بھیجا	ان (نبیوں) کے نقشِ قدم پر

تو وہی لوگ ظالم ہیں ○ اور ہم نے ان نبیوں کے پیچھے ان کے نقشِ قدم پر

بِعِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۪

بِعِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَ	مُصَدِّقًا	لِّمَا	بَیْنَ یَدَیْهِ	مِنَ	التَّوْرٰىةِ
مریم کے بیٹے عیسیٰ کو	تصدیق کرنے والا	(اس) کی جو	اس سے پہلے (تھی)	سے (یعنی)	تورات

عیسیٰ بن مریم کو بھیجا اُس تورات کی تصدیق کرتے ہوئے جو اس سے پہلے موجود تھی

وَ اٰتَیْنٰهُ الْاِنْجِیْلَ فِیْهِ هُدًى وَّ نُوْرٌ ۙ وَّ مُصَدِّقًا

وَ	اٰتَیْنٰهُ	الْاِنْجِیْلَ	فِیْهِ	هُدًى	وَّ	نُوْرٌ	وَّ	مُصَدِّقًا
اور	ہم نے عطا کی اسے	انجیل	اس میں	ہدایت	اور	نور	اور	(وہ) تصدیق کرنے والی

اور ہم نے اسے انجیل عطا کی جس میں ہدایت اور نور تھا اور وہ (انجیل) اس سے

لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ هُدًى وَّ مَوْعِظَةً

لِّمَا	بَیْنَ یَدَیْهِ	مِنَ	التَّوْرٰىةِ	وَ	هُدًى	وَّ	مَوْعِظَةً
(اس) کی جو	اس سے پہلے (تھی)	سے (یعنی)	تورات	اور	ہدایت	اور	نصیحت

پہلے موجود تورات کی تصدیق فرمانے والی تھی اور پرہیزگاروں کے لئے ہدایت اور

حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تشریف آوری اور انجیل کی عظمت و شان کا بیان

انجیل عطا ہونے کے بعد اس کے احکام پر عمل کرنے کا حکم

لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٤٦﴾ وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ

اَنْزَلَ	بِمَآ	اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ	لْيَحْكُمْ (1)	وَ	لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٤٦﴾
نازل کیا	(اس کے) مطابق جو	انجیل والے	چاہیئے کہ فیصلہ کریں	اور	پرہیز گاروں کے لئے

نصیحت تھی ○ اور انجیل والوں کو بھی اسی کے مطابق حکم کرنا چاہیے جو اللہ نے

اللّٰهُ فِيْهِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ

اللّٰهُ	اَنْزَلَ	بِمَآ	لَّمْ يَحْكُمْ	مَنْ	وَ	فِيْهِ	اللّٰهُ
اللہ (نے)	نازل کیا	(اس کے) مطابق جو	فیصلہ نہ کرے	جو	اور	اس میں	اللہ (نے)

اس میں نازل فرمایا ہے اور جو اس کے مطابق فیصلہ نہ کرے جو اللہ نے نازل کیا

قرآن مجید کی عظمت و شان

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ

الْكِتٰبَ	اِلَيْكَ	اَنْزَلْنَآ	وَ	الْفٰسِقُوْنَ ﴿٤٧﴾	هُمُ	فَاُولٰٓئِكَ
کتاب	تمہاری طرف	ہم نے نازل کی	اور	نافرمانی کرنے والے	وہ	تو یہ لوگ

تو وہی لوگ نافرمان ہیں ○ اور اے حبیب! ہم نے تمہاری طرف سچی کتاب

بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ

الْكِتٰبِ	مِنَ	بَيْنَ يَدَيْهِ	لِّمَا	مُصَدِّقًا	بِالْحَقِّ
کتابیں	سے (یعنی)	اس سے پہلے (موجود تھیں)	(اس) کی جو	تصدیق کرنے والی	حق کے ساتھ

اتاری جو پہلی کتابوں کی تصدیق فرمانے والی

قرآن مجید کے حکم کے مطابق فیصلہ کرنے کا حکم

وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ

اللّٰهُ	اَنْزَلَ	بِمَآ	بَيْنَهُمْ	فَاحْكُمْ	عَلَيْهِ	مُهَيْمِنًا	وَ
اللہ (نے)	نازل کیا	(اس کے) مطابق جو	ان کے درمیان	تو فیصلہ کرو	ان پر	نگہبان	اور

اور ان پر نگہبان ہے تو ان (اہل کتاب) میں اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلہ کرو

1 ...... اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ انجیل والوں کو بھی اسی کے مطابق حکم کرنا چاہیئے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انجیل میں نازل فرمایا ہے یعنی سیِّدُ الانبیاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لانا چاہیئے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت کی تصدیق کرنی چاہیئے کیونکہ انجیل میں اسی کا حکم دیا گیا ہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ جب ہم نے عیسائیوں کو انجیل عطا کی تو اس وقت ان کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ ان احکام پر عمل کریں جو انجیل میں مذکور ہیں۔

فروعی اعمال ہر ایک کے مختلف ہیں لیکن اصل دین سب کا ایک ہے

وَ لَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّؕ

وَ	لَا تَتَّبِعْ	اَهْوَآءَهُمْ	عَمَّا	جَآءَكَ	مِنَ الْحَقِّ
اور	پیروی نہ کرنا	ان کی خواہشات (کی)	(اس) سے (ہٹ کر) جو	آیا تمہارے پاس	حق سے

اور اے سننے والے! اپنے پاس آیا ہوا حق چھوڑ کر ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا۔

تمام لوگوں کو ایک امت نہ بنانے کی حکمت

لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّ مِنْهَاجًاؕ وَ لَوْ شَآءَ

لِكُلٍّ	جَعَلْنَا	مِنْكُمْ	شِرْعَةً	وَّ	مِنْهَاجًا (1)	وَ	لَوْ	شَآءَ
سب کے لئے	ہم نے بنایا	تم میں سے	(ایک ایک) شریعت	اور	واضح راستہ	اور	اگر	چاہتا

ہم نے تم سب کے لیے ایک ایک شریعت اور راستہ بنایا ہے اور اگر

اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ لٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ

اللّٰهُ	لَجَعَلَكُمْ	اُمَّةً وَّاحِدَةً	وَّ	لٰكِنْ	لِّيَبْلُوَكُمْ
اللّٰه	ضرور بنا دیتا تمہیں	ایک امت	اور	لیکن (اس نے ایسا نہ کیا)	تاکہ آزمائے تمہیں

اللّٰه چاہتا تو تم سب کو ایک ہی امت بنا دیتا مگر (اس نے ایسا نہیں کیا) تاکہ جو (شریعتیں) اس نے تمہیں دی ہیں

بھلائی کے کاموں میں مقابلہ کرنے کی دعوت

فِیْ مَاۤ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِؕ اِلَى اللّٰهِ

فِیْ مَاۤ	اٰتٰىكُمْ	فَاسْتَبِقُوا	الْخَیْرٰتِ (2)	اِلَى اللّٰهِ
(ان شریعتوں) میں جو	اس نے دیں تمہیں	تو آگے بڑھ جاؤ	نیکیوں (میں)	اللّٰه کی طرف

ان میں تمہیں آزمائے تو نیکیوں کی طرف دوسروں سے آگے بڑھ جاؤ، تم سب کو اللّٰه ہی کی طرف

مَرْجِعُكُمْ جَمِیْعًا فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۸﴾

مَرْجِعُكُمْ جَمِیْعًا	فَیُنَبِّئُكُمْ	بِمَا	كُنْتُمْ	فِیْهِ	تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۸﴾
تم سب کو لوٹنا (ہے)	تو وہ خبر دے گا تمہیں	(اس) کی جو	تم تھے	اس میں	اختلاف کرتے، جھگڑتے

لوٹنا ہے تو وہ تمہیں بتادے گا وہ بات جس میں تم جھگڑتے تھے ○

(1)..... یعنی فروعی اعمال ہر ایک کے خاص اور جدا جدا ہیں جیسے نمازوں، روزوں کی تعداد اور اس طرح کے احکام جدا جدا ہیں لیکن اصل دین سب کا ایک ہے یعنی توحید و رسالت، عقیدہ آخرت، یونہی بنیادی اخلاقیات سب کی مشترک ہیں۔ (2)..... قرآن پاک کا حکیمانہ طریقہ یہ ہے کہ جن معاملات سے انسان کی دنیا و آخرت کا کوئی قابلِ قبول فائدہ متعلق نہیں ہے ان میں بحث و مقابلہ کرنے کی بجائے انہیں رضائے الٰہی اور بھلائی کے کاموں میں مقابلہ کرنے کی دعوت دیتا ہے۔ یہاں بھی اسی انداز کی ایک جھلک ہے کہ شریعتوں کے اختلاف کی وجوہات میں فلسفیانہ بحثیں کرنے اور بال کی کھال اتارنے کی بجائے نیکیوں کی طرف=

احکامِ قرآن کے مطابق اہلِ کتاب میں فیصلہ کرنے کا حکم اور ایک تنبیہ

وَ اَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ

وَ	اَنِ احْكُمْ (1)	بَيْنَهُمْ	بِمَاۤ	اَنْزَلَ	اللّٰهُ	وَ
اور	یہ کہ تم فیصلہ کرو	ان کے درمیان	(اس کے) مطابق جو	نازل کیا	اللہ (نے)	اور

اور (اے مسلمان!) یہ کہ ان (لوگوں) کے درمیان اس کے مطابق فیصلہ کرو جو اللہ نے نازل فرمایا ہے اور

لَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَ احْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ

لَا تَتَّبِعْ	اَهْوَآءَهُمْ	وَ	احْذَرْهُمْ	اَنْ	يَّفْتِنُوْكَ
پیچھے نہ چلو	ان کی خواہشات (کے)	اور	بچتے رہو ان سے	کہ	وہ بہکا (نہ) دیں تمہیں

ان کی خواہشات کے پیچھے نہ چلو اور ان سے بچتے رہو کہ کہیں وہ تمہیں

عَنْۢ بَعْضِ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا

عَنْۢ بَعْضِ	مَاۤ	اَنْزَلَ	اللّٰهُ	اِلَيْكَ	فَاِنْ	تَوَلَّوْا
(اس کے) بعض (احکام) سے	جو	نازل کیا	اللہ (نے)	تمہاری طرف	پھر اگر	وہ منہ پھیریں

اس کے بعض احکام سے ہٹا نہ دیں جو اللہ نے تمہاری طرف نازل کیا ہے۔ پھر اگر وہ منہ پھیریں

فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ؕ وَ

فَاعْلَمْ	اَنَّمَا	يُرِيْدُ	اللّٰهُ	اَنْ	يُّصِيْبَهُمْ	بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ	وَ
تو جان لو	صرف	چاہتا ہے	اللہ	کہ	پہنچائے انہیں (سزا)	ان کے کچھ گناہوں کی	اور

تو جان لو کہ اللہ انہیں ان کے بعض گناہوں کی سزا پہنچانا چاہتا ہے اور

اللہ تعالیٰ کا حکم ہی سب سے اچھا حکم ہے

اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ۝۴۹ اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ؕ

اِنَّ	كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ	لَفٰسِقُوْنَ ۝۴۹	اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ	يَبْغُوْنَ
بیشک	بہت سے لوگ	ضرور نافرمانی کرنے والے (ہیں)	تو کیا جاہلیت کا حکم	وہ چاہتے ہیں

بیشک بہت سے لوگ نافرمان ہیں ○ تو کیا یہ لوگ جاہلیت کا حکم چاہتے ہیں

═ آنے کی دعوت دی۔ اس میں ہماری بہت سی چیزوں کی اصلاح ہے۔

1 ... یہاں مسلمان فیصلہ کرنے والوں کو فرمایا کہ اہلِ کتاب کے درمیان اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نازل فرمائے ہوئے حکم کے مطابق فیصلہ کرو اور اس بات سے بچتے رہو کہ یہ لوگ تمہیں کسی غلطی کے مرتکب نہ کروا دیں اور اگر یہ اہلِ کتاب لوگ قرآن سے اعراض کریں تو سمجھ جاؤ کہ اللہ تعالیٰ انہیں ان کے گناہوں کی سزا دینا چاہتا ہے جو دنیا میں قتل و گرفتاری اور جلاوطنی کے ساتھ ہوگی۔ جبکہ ویسے تمام گناہوں کی سزا آخرت میں دے گا۔

وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ۠ ﴿۵۰﴾ ع

وَ	مَنْ	اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ	حُكْمًا	لِّقَوْمٍ	یُّوْقِنُوْنَ ﴿۵۰﴾
اور	کون	اللہ سے بہتر	حکم (میں)	(اس) قوم کے لیے	(جو) یقین کرتے ہیں

اور یقین والوں کے لیے اللہ سے بہتر کس کا حکم ہو سکتا ہے؟ ○

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَ النَّصٰرٰۤى اَوْلِیَآءَ ﻣ

یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تَتَّخِذُوا	الْیَهُوْدَ	وَ	النَّصٰرٰۤى	اَوْلِیَآءَ [1]
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	نہ بناؤ	یہودیوں	اور	عیسائیوں (کو)	دوست

اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ،

بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ؕ وَ مَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ

بَعْضُهُمْ	اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ	وَ	مَنْ	یَّتَوَلَّهُمْ	مِّنْكُمْ	فَاِنَّهٗ
ان کے بعض	بعض کے دوست (ہیں)	اور	جو	دوستی رکھے گا ان سے	تم میں سے	تو بیشک وہ

وہ (صرف) آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ

مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۵۱﴾ فَتَرَى

مِنْهُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا یَهْدِی	الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۵۱﴾	فَتَرَى
ان میں سے (ہے)	بیشک	اللہ	ہدایت نہیں دیتا	ظلم کرنے والی قوم (کو)	تو تم دیکھو گے

انہیں میں سے ہے بیشک اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا ○ تو جن کے

الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ یُّسَارِعُوْنَ فِیْهِمْ

الَّذِیْنَ	فِیْ قُلُوْبِهِمْ	مَّرَضٌ [2]	یُّسَارِعُوْنَ	فِیْهِمْ
ان لوگوں کو جو	ان کے دلوں میں	مرض (ہے)	جلدی کرتے ہیں	ان (سے دوستی کرنے) میں

دلوں میں مرض ہے تم انہیں دیکھو گے کہ یہود و نصاریٰ کی طرف دوڑے جاتے ہیں۔

یہودیوں اور عیسائیوں کو دوست بنانے کی ممانعت

یہود و نصاریٰ سے دوستیاں مستحکم رکھنا منافقوں کا طریقہ ہے

وقف لازم
وقف منزل عند البعض
وقف غفران

(1) .....اس آیت میں یہود و نصاریٰ کے ساتھ دوستی و موالات سے منع فرمایا گیا۔ یہ حکم عام ہے اگرچہ آیت کا نزول کسی خاص واقعہ میں ہوا ہو۔

(2) .....اس سے معلوم ہوا کہ کفار کی طرف میلان اور ان کی طرف کھچاؤ دل کی بیماری یعنی کفر، نفاق یا ایمانی کمزوری کی علامت ہے۔

منافقوں کی منافقت آشکار ہونے پر مسلمانوں کا تعجب

يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰۤى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ ؕ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ

يَقُوْلُوْنَ	نَخْشٰۤى	اَنْ	تُصِيْبَنَا	دَآئِرَةٌ (1)	فَعَسَى	اللّٰهُ	اَنْ
وہ کہتے ہیں	ہم ڈرتے ہیں	کہ	پہنچے ہمیں	کوئی گردش	تو قریب ہے	اللہ	کہ

کہتے ہیں کہ ہمیں اپنے اوپر گردش آنے کا ڈر ہے تو قریب ہے کہ اللہ

يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَاۤ

يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ	اَوْ	اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ	فَيُصْبِحُوْا	عَلٰى	مَاۤ
لے آئے فتح	یا	اپنے پاس سے کوئی خاص حکم	پھر وہ ہو جائیں گے	(اس) پر	جو

فتح یا اپنی طرف سے کوئی خاص حکم لے آئے پھر یہ لوگ اس پر

اَسَرُّوْا فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ ﴿٥٢﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا

اَسَرُّوْا	فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ	نٰدِمِيْنَ ﴿٥٢﴾ (2)	وَ	يَقُوْلُ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا
انہوں نے چھپایا تھا	اپنے دلوں میں	پچھتانے والے	اور	کہیں گے	وہ لوگ جو	ایمان لائے

پچھتائیں گے جو اپنے دلوں میں چھپاتے تھے ۞ اور ایمان والے کہیں گے:

اَهٰۤؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ

اَهٰۤؤُلَآءِ	الَّذِيْنَ	اَقْسَمُوْا	بِاللّٰهِ	جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ
کیا یہ	وہ لوگ ہیں جنہوں نے	قسم کھائی	اللہ کی	اپنی قسموں میں پوری کوشش (سے)

کیا یہی ہیں وہ لوگ جنہوں نے اللہ کی بڑی پکی قسمیں کھائی تھیں

اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ؕ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا

اِنَّهُمْ	لَمَعَكُمْ	حَبِطَتْ	اَعْمَالُهُمْ	فَاَصْبَحُوْا
کہ وہ	ضرور تمہارے ساتھ (ہیں)	(تو) ضائع ہو گئے	ان کے اعمال	پس وہ ہو گئے

کہ وہ تمہارے ساتھ ہیں۔ تو ان کے تمام اعمال برباد ہو گئے پس یہ

1 ..... منافقین دنیاوی مصیبت کے اندیشے کی بنا پر یہودیوں سے محبت اور میل جول رکھتے تھے حالانکہ ان سے میل جول رکھنا دین کے لئے بہت خطرناک تھا، اس سے معلوم ہوا کہ دنیاوی خطرات کی وجہ سے اپنے دین کو خطرے میں ڈال دینا منافقوں کا طریقہ ہے۔

2 ..... اس آیت میں دی گئی خبر سچ ثابت ہوئی اور اللہ تعالیٰ کے کرم سے مکہ مکرمہ اور یہودیوں کے علاقے فتح ہوئے اور منافق دونوں طرف سے ذلیل ہوئے، انہیں نہ مسلمانوں میں عزت ملی اور نہ یہودیوں میں۔

لوگوں کے مرتد ہونے کی خبر

خٰسِرِيْنَ ﴿٥٣﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ

خٰسِرِيْنَ ﴿٥٣﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	مَنْ	يَّرْتَدَّ (1)	مِنْكُمْ
نقصان اٹھانے والوں (سے)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	جو کوئی	پھرے گا	تم میں سے

نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگئے ○ اے ایمان والو! تم میں جو کوئی اپنے دین سے

اللہ تعالیٰ کے پاکیزہ صفت بندوں کے عظیم اوصاف

عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَ

عَنْ دِيْنِهٖ	فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ (2)	يُّحِبُّهُمْ	وَ
اپنے دین سے	تو عنقریب لے آئے گا اللہ (ایسی) قوم	(اللہ) محبت فرماتا ہے ان سے	اور

پھرے گا تو عنقریب اللہ ایسی قوم لے آئے گا جن سے اللہ محبت فرماتا ہے اور

يُحِبُّوْنَهٗۤ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۫

يُحِبُّوْنَهٗۤ	اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ	اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ
وہ محبت کرتے ہیں اس سے	ایمان والوں پر نرم	کافروں پر سخت (ہیں)

وہ اللہ سے محبت کرتے ہیں مسلمانوں پر نرم اور کافروں پر سخت ہیں،

يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ؕ

يُجَاهِدُوْنَ	فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	وَ	لَا يَخَافُوْنَ	لَوْمَةَ لَآئِمٍ
جہاد کرتے ہیں	اللہ کی راہ میں	اور	نہیں ڈرتے	کسی ملامت کرنے والے کی ملامت (سے)

اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ

ذٰلِكَ	فَضْلُ اللّٰهِ	يُؤْتِيْهِ	مَنْ	يَّشَآءُ	وَ	اللّٰهُ	وَاسِعٌ
یہ (سیرت)	اللہ کا فضل (ہے)	وہ دیتا ہے اسے	جسے	وہ چاہتا ہے	اور	اللہ	وسعت والا

یہ (اچھی سیرت) اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا فرمادیتا ہے اور اللہ وسعت والا،

1 ...... کفار کے ساتھ دوستی یاری اور محبت و قلبی تعلق چونکہ بعض اوقات بے دینی اور ارتداد کا سبب بن جاتا ہے، اس لئے کفار سے دوستی کی ممانعت کے بعد مرتدین کا ذکر فرمایا اور مرتد ہونے سے پہلے لوگوں کے مرتد ہونے کی خبر دی چنانچہ یہ خبر سچ ثابت ہوئی اور بہت سے لوگ مرتد ہوئے۔

2 ...... آیت کے اس حصے سے مسلمانوں کے سامنے ایک کامل مسلمان کا نمونہ پیش کیا گیا ہے کہ کامل مسلمان کیسا ہوتا ہے؟ لہٰذا ہمیں بھی یہاں بیان کردہ صفت کی روشنی میں اپنے اوپر غور کرلینا چاہئے۔

عَلِيْمٌ (54) اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِيْنَ

عَلِيْمٌ (54)	اِنَّمَا	وَلِيُّكُمُ	اللّٰهُ	وَ	رَسُوْلُهٗ	وَ	الَّذِيْنَ
علم والا	صرف	تمہارے دوست	اللّٰہ	اور	اس کا رسول	اور	وہ لوگ ہیں جو

علم والا ہے ○ تمہارے دوست صرف اللّٰہ اور اس کا رسول اور

اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ

اٰمَنُوْا[1]	الَّذِيْنَ	يُقِيْمُوْنَ	الصَّلٰوةَ	وَ	يُؤْتُوْنَ	الزَّكٰوةَ	وَ	هُمْ
ایمان لائے	وہ لوگ جو	قائم کرتے ہیں	نماز	اور	ادا کرتے ہیں	زکوٰۃ	اور	وہ

ایمان والے ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور

رٰكِعُوْنَ (55) وَ مَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ

رٰكِعُوْنَ (55)	وَ	مَنْ	يَّتَوَلَّ	اللّٰهَ	وَ	رَسُوْلَهٗ	وَ
(اللّٰہ کے حضور) جھکنے والے (ہیں)	اور	جو	دوست بنائے	اللّٰہ	اور	اس کے رسول	اور

اللّٰہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں ○ اور جو اللّٰہ اور اس کے رسول اور

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ (56) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	فَاِنَّ	حِزْبَ اللّٰهِ	هُمُ	الْغٰلِبُوْنَ (56)	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ
ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	تو بیشک	اللّٰہ کا گروہ	وہ	غالب آنے والے	اے	وہ لوگو جو

مسلمانوں کو اپنا دوست بنائے تو بیشک اللّٰہ ہی کا گروہ غالب ہے ○ اے ایمان والو!

اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا

اٰمَنُوْا	لَا تَتَّخِذُوْا	الَّذِيْنَ	اتَّخَذُوْا	دِيْنَكُمْ	هُزُوًا[2]
ایمان لائے	نہ بناؤ	ان لوگوں کو جنہوں نے	بنالیا	تمہارے دین (کو)	مذاق

جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب دی گئی ان میں سے وہ لوگ جنہوں نے تمہارے دین کو مذاق

اللّٰہ تعالیٰ، اس کا رسول اور باعمل مسلمان تمہارے دوست ہیں

کافروں کو دوست بنانے والے مغلوب ہوں گے

دین کو مذاق اور کھیل بنانے والوں اور کافروں سے دوستی کی ممانعت

1...... جن لوگوں یعنی کافروں کے ساتھ دلی دوستیاں لگانا حرام ہے، ان کا ذکر فرمانے کے بعد اب ان کا بیان فرمایا گیا جن کے ساتھ موالات واجب ہے۔
نوٹ: اس آیت مبارکہ میں بیان کردہ حکم تمام مسلمانوں کے لیے عام ہے سب ایک دوسرے کے دوست اور محب بنیں۔

2...... زبان سے اسلام کا اظہار کرنا اور دل میں کفر چھپائے رکھنا دین کو ہنسی اور کھیل بنانا ہے، ایسے لوگوں اور ان کے علاوہ مشرکوں کافروں کو دوست بنانے سے بھی منع کیا گیا ہے کیونکہ خدا عَزَّوَجَلَّ کے دشمنوں سے دوستی کرنا ایمان دار کا کام نہیں۔

دینی شعائر کا مذاق اُڑانا یہودیوں کا فعل ہے

وَّ لَعِبًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ

وَّ	لَعِبًا	مِّنَ الَّذِیْنَ	اُوْتُوا	الْكِتٰبَ	مِنْ قَبْلِكُمْ	وَ
اور	کھیل	ان لوگوں میں سے جنہیں	دی گئی	کتاب	تم سے پہلے	اور

اور کھیل بنالیا ہے انہیں اور کافروں کو

الْكُفَّارَ اَوْلِیَآءَ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۵۷﴾ وَ

الْكُفَّارَ	اَوْلِیَآءَ	وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	اِنْ	كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۵۷﴾	وَ
کفار (کو)	دوست (نہ بناؤ)	اور	ڈرتے رہو	اللّٰہ (سے)	اگر	تم ہو	ایمان والے	اور

اپنا دوست نہ بناؤ اور اگر ایمان رکھتے ہو تو اللّٰہ سے ڈرتے رہو ○ اور

اِذَا نَادَیْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّ لَعِبًا ؕ

اِذَا	نَادَیْتُمْ	اِلَى الصَّلٰوةِ	اتَّخَذُوْهَا	هُزُوًا	وَّ	لَعِبًا[1]
جب	تم پکارتے (اذان دیتے) ہو	نماز کی طرف	وہ بنالیتے ہیں اس کو	ہنسی مذاق	اور	کھیل

جب تم نماز کے لئے اذان دیتے ہو تو یہ اس کو ہنسی مذاق اور کھیل بنالیتے ہیں۔

اللّٰہ، رسول اور قرآن پر ایمان لانا یہودیوں کو برا لگتا ہے

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَعْقِلُوْنَ ﴿۵۸﴾ قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ

ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ	قَوْمٌ	لَّا یَعْقِلُوْنَ ﴿۵۸﴾	قُلْ	یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ
یہ	(اس کے) سبب کہ وہ	(ایسے) لوگ (ہیں)	(جو) عقل نہیں رکھتے	تم کہو	اے اہل کتاب

یہ اس لئے ہے کہ وہ بالکل بے عقل لوگ ہیں ○ تم فرماؤ: اے اہلِ کتاب!

هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ

هَلْ	تَنْقِمُوْنَ	مِنَّاۤ	اِلَّاۤ	اَنْ	اٰمَنَّا	بِاللّٰهِ
کیا (یعنی نہیں)	تمہیں برا لگا	ہماری طرف سے	مگر	یہ کہ	ہم ایمان لائے	اللّٰہ پر

تمہیں ہماری طرف سے یہی برا لگا ہے کہ ہم اللّٰہ پر

[1]...... افسوس کہ جو کام یہودی اور منافق کیا کرتے تھے وہی کام آج مسلمان کہلانے والوں میں آتے جارہے ہیں۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، فرشتے، جنت، حوریں، دوزخ، اس کے عذاب، قرآنی آیات، احادیثِ نبوی، دینی شعائر، عمامہ، داڑھی، مسجد، مدرسے، دیندار آدمی، دینی لباس، دینی جملے، مقدس کلمات الغرض وہ کونسی مذہبی چیز ہے کہ جس کا اِس زمانے میں کھلے عام فلموں، ڈراموں، خصوصاً مزاحیہ ڈراموں، عام بول چال، دوستوں کی مجلسوں، دنیاوی تقریروں، ہنسی مذاق کی نشستوں اور باہمی گپ شپ میں مذاق نہیں اُڑایا جاتا حالانکہ دینی شعائر کا مذاق اڑانا کفر ہے۔ اللّٰہ تعالیٰ انہیں ہدایت اور عقل سلیم عطا فرمائے۔

وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ وَ اَنَّ

وَ	مَاۤ	اُنْزِلَ	اِلَیْنَا	وَ	مَاۤ	اُنْزِلَ	مِنْ قَبْلُ	وَ	اَنَّ
اور	جو	نازل کیا گیا	ہماری طرف	اور	جو	نازل کیا گیا	(اس) سے پہلے	اور	بیشک

اور جو ہماری طرف نازل کیا گیا اس پر اور جو پہلے نازل کیا گیا اس پر ایمان لائے ہیں اور بیشک

اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۵۹﴾ قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ

اَكْثَرَكُمْ	فٰسِقُوْنَ ﴿۵۹﴾	قُلْ	هَلْ	اُنَبِّئُكُمْ	بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ (1)
تمہارے اکثر (لوگ)	فاسق ہیں	تم کہو	کیا	میں خبر دوں تمہیں	اس سے زیادہ برے کی

تمہارے اکثر لوگ فاسق ہیں ○ اے محبوب! تم فرماؤ: کیا میں تمہیں وہ لوگ بتاؤں جو

یہود کی نگاہوں میں بدتر درجے والے ہیں

مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَ غَضِبَ

مَثُوْبَةً	عِنْدَ اللّٰهِ	مَنْ	لَّعَنَهُ	اللّٰهُ	وَ	غَضِبَ
درجے (میں)	اللہ کے ہاں	(یہ وہ ہے) جو	لعنت فرمائی اس پر	اللہ (نے)	اور	غضب فرمایا

اللہ کے ہاں اس سے بدتر درجہ کے ہیں، یہ وہ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی اور ان پر

عَلَیْهِ وَ جَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَ الْخَنَازِیْرَ وَ عَبَدَ

عَلَیْهِ	وَ	جَعَلَ	مِنْهُمُ	الْقِرَدَةَ	وَ	الْخَنَازِیْرَ	وَ	عَبَدَ
اس پر	اور	بنادیئے	ان میں سے	بندر	اور	خنزیر	اور	(جس نے) عبادت کی

غضب فرمایا اور ان میں سے بہت سے لوگوں کو بندر اور سور بنادیا اور جنہوں نے

الطَّاغُوْتَ ؕ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّ اَضَلُّ

الطَّاغُوْتَ	اُولٰٓئِكَ	شَرٌّ	مَّكَانًا	وَّ	اَضَلُّ
شیطان (کی)	یہ لوگ	سب سے برے (ہیں)	ٹھکانے (کے اعتبار سے)	اور	سب زیادہ بھٹکے ہوئے

شیطان کی عبادت کی، یہ لوگ بدترین مقام والے اور سیدھے راستے سے

(1) ......یہودیوں نے مسلمانوں سے کہا کہ تمہارے دین سے بدتر کوئی دین ہم نہیں جانتے۔ اس پر فرمایا گیا کہ مسلمانوں کو تو تم صرف اپنے بغض و کینہ اور دشمنی کی وجہ سے ہی برا کہتے ہو جبکہ حقیقت میں اصل بدتر تو تم لوگ ہو اور ذرا اپنے حالات دیکھ کر خود فیصلہ کر لو کہ تم اللہ تعالیٰ کے محبوب ہو یا مردود؟ پچھلے زمانہ میں صورتیں تمہاری مسخ ہوئیں، سور، بندر تم بنائے گئے، بچھڑے کو تم نے پوجا، اللہ تعالیٰ کی لعنت تم پر ہوئی، غضبِ الٰہی کے مستحق تم ہوئے تو حقیقی بدنصیب اور بدتر تو تم ہو اور تم ہی بدترین مقام یعنی جہنم میں جاؤ گے۔

یہودیوں کی منافقت

عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ۝۶۰ وَ اِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْۤا اٰمَنَّا

اٰمَنَّا	قَالُوْۤا	جَآءُوْكُمْ	اِذَا	وَ	عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ۝۶۰
ہم ایمان لاچکے	(تو) کہتے ہیں	وہ آتے ہیں تمہارے پاس	جب	اور	سیدھے راستے سے

سب سے زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں ○ اور جب تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں

وَ قَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَ هُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ؕ

بِهٖ	خَرَجُوْا[1]	قَدْ	هُمْ	وَ	بِالْكُفْرِ	دَّخَلُوْا	قَدْ	وَ
اس کے ساتھ	نکلے	تحقیق	وہ	اور	کفر کے ساتھ	وہ داخل ہوئے	تحقیق	اور (حالانکہ)

حالانکہ وہ آتے وقت بھی کافر تھے اور جاتے وقت بھی کافر ہی تھے

گناہ، زیادتی اور حرام خوری میں جلدی کرنا یہودیوں کا وصف ہے

وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ۝۶۱ وَ تَرٰى كَثِيْرًا

كَثِيْرًا	تَرٰى	وَ	كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ۝۶۱	بِمَا	اَعْلَمُ	اللّٰهُ	وَ
بہت سے	تم دیکھو گے	اور	وہ چھپا رہے ہیں	(اس) کو جو	خوب جانتا ہے	اللہ	اور

اور اللہ خوب جانتا ہے جو وہ چھپا رہے ہیں ○ اور تم ان میں سے

مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِي الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ وَ اَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ

اَكْلِهِمُ السُّحْتَ[2]	وَ	فِي الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ	يُسَارِعُوْنَ	مِّنْهُمْ
اپنے حرام مال کھانے (میں)	اور	گناہ اور زیادتی میں	وہ دوڑے جاتے ہیں	ان میں سے

بہت سے لوگوں کو دیکھو گے کہ گناہ اور زیادتی اور حرام خوری کے کاموں میں دوڑے جاتے ہیں۔

یہودی درویشوں اور علماء کی بے عملی پر انہیں تنبیہ

لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۶۲ لَوْ لَا يَنْهٰىهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ

الرَّبّٰنِيُّوْنَ	يَنْهٰىهُمُ	لَوْ لَا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۶۲	مَا	لَبِئْسَ
(ان کے) درویش	منع کرتے انہیں	کیوں نہیں	وہ کام کرتے ہیں	جو	ضرور برا ہے

بیشک یہ بہت ہی برے کام کرتے ہیں ○ ان کے درویش

1 ...... منافق بداعتقادی کے ساتھ آتے تھے تو جیسے آتے ویسے ہی جاتے اور صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم عقیدت و محبت کے ساتھ آتے تو فیض کے دریا سمیٹ کر جاتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بداعتقادی کے ساتھ کسی کے پاس جانے والا فیض نہیں اٹھا سکتا۔

2 ...... یہاں گناہ سے مراد تورات کی وہ آیات چھپانا ہے جن میں تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت و شان کا بیان تھا اور زیادتی سے مراد تورات میں اپنی طرف سے بڑھا دینا ہے اور حرام خواری سے مراد وہ رشوتیں ہیں جو وصول کر کے یہودی علماء تورات کے احکام بدل دیتے تھے۔

وَ الْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَ اَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ

وَ	الْاَحْبَارُ [1]	عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ	وَ	اَكْلِهِمُ السُّحْتَ
اور	علماء	ان کے گناہ کی بات کہنے سے	اور	ان کے حرام مال کھانے (سے)

اور علماء انہیں گناہ کی بات کہنے اور حرام کھانے سے کیوں نہیں منع کرتے۔

لَبِئْسَ مَا كَانُوْا یَصْنَعُوْنَ ﴿۶۳﴾ وَ قَالَتِ الْیَهُوْدُ یَدُ اللّٰهِ

لَبِئْسَ	مَا	كَانُوْا یَصْنَعُوْنَ ﴿۶۳﴾	وَ	قَالَتِ	الْیَهُوْدُ	یَدُ اللّٰهِ
ضرور برا ہے	جو	وہ کررہے ہیں	اور	کہا	یہودیوں (نے)	اللہ کا ہاتھ

بیشک یہ بہت ہی برے کام کررہے ہیں ○ اور یہودیوں نے کہا: اللہ کا ہاتھ

مَغْلُوْلَةٌ ؕ غُلَّتْ اَیْدِیْهِمْ وَ لُعِنُوْا بِمَا

مَغْلُوْلَةٌ	غُلَّتْ	اَیْدِیْهِمْ	وَ	لُعِنُوْا	بِمَا
بندھا ہوا (ہے)	باندھے جائیں	ان کے ہاتھ	اور	ان پر لعنت کی گئی	(اس کے) سبب جو

بندھا ہوا ہے۔ ان کے ہاتھ باندھے جائیں اور ان پر اس کہنے کی وجہ سے

قَالُوْا ۘ بَلْ یَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ یُنْفِقُ كَیْفَ یَشَآءُ ؕ وَ

قَالُوْا	بَلْ	یَدٰهُ	مَبْسُوْطَتٰنِ [2]	یُنْفِقُ	كَیْفَ	یَشَآءُ	وَ
انہوں نے کہا	بلکہ	اس کے ہاتھ	کشادہ ہیں	وہ خرچ کرتا ہے	جیسے	چاہتا ہے	اور

لعنت ہے بلکہ اللہ کے ہاتھ کشادہ ہیں جیسے چاہتا ہے خرچ فرماتا ہے اور

لَیَزِیْدَنَّ كَثِیْرًا مِّنْهُمْ مَّاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ

لَیَزِیْدَنَّ	كَثِیْرًا	مِّنْهُمْ	مَّاۤ	اُنْزِلَ	اِلَیْكَ
ضرور بڑھادے گا	بہت سے (لوگوں کو)	ان میں سے	وہ جو	نازل کیا گیا	تمہاری طرف

اے حبیب! یہ جو تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے

یہودیوں کی اللہ تعالیٰ کی طرف بخل کی نسبت اور اس کا رد

نزولِ قرآن کے ساتھ ساتھ یہودیوں کے حسد و عناد میں اضافہ

وقفِ لازم

[1] ……یہاں یہودی درویشوں اور علماء کے متعلق فرمایا گیا کہ انہوں نے اپنی قوم کو گناہ کی بات کہنے اور حرام کھانے سے کیوں نہ روکا۔ اس سے معلوم ہوا کہ عالم دین کی اس بات پر بھی پکڑ ہوگی کہ وہ گناہ ہوتے ہوئے دیکھیں اور قدرت کے باوجود منع نہ کریں کیونکہ ایسا عالم گناہ کرنے والے کی طرح ہے۔ عالم پر واجب ہے کہ خود بھی سنبھلے اور دوسروں کو بھی سنبھالے۔ [2] ……اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کشادہ ہونے سے مراد بے حد کرم اور مہربانی ہے کہ دوستوں کو بھی نوازے اور دشمنوں کو بھی محروم نہ کرے ورنہ اللہ تعالیٰ جسمانی ہاتھ اور ہاتھ کے کھلنے سے پاک ہے۔

یہودیوں میں ہمیشہ باہمی اختلاف رہے گا

یہودیوں کی شر انگیزی اور فساد پر ان کا عبرتناک حال

ایمان لانے والے اہلِ کتاب کی اُخروی اور دنیوی جزاء

مِنۡ رَّبِّكَ طُغۡيَانًا وَّكُفۡرًا ؕ وَ اَلۡقَيۡنَا بَيۡنَهُمُ

مِنۡ رَّبِّكَ	طُغۡيَانًا وَّكُفۡرًا (1)	وَ	اَلۡقَيۡنَا	بَيۡنَهُمُ
تمہارے رب کی طرف سے	سرکشی اور کفر (میں)	اور	ہم نے ڈال دی	ان کے درمیان

نازل کیا گیا ہے یہ ان میں سے بہت سے لوگوں کی سرکشی اور کفر میں اضافہ کرے گا اور ہم نے

الۡعَدَاوَةَ وَالۡبَغۡضَآءَ اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ ؕ كُلَّمَاۤ اَوۡقَدُوۡا نَارًا

الۡعَدَاوَةَ	وَ	الۡبَغۡضَآءَ	اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ	كُلَّمَاۤ	اَوۡقَدُوۡا	نَارًا
دشمنی	اور	بغض	قیامت کے دن تک	جب کبھی	وہ بھڑکاتے ہیں	آگ

قیامت تک ان میں دشمنی اور بغض ڈال دیا۔ جب کبھی یہ لڑائی کی آگ

لِّلۡحَرۡبِ اَطۡفَاَهَا اللّٰهُ ۙ وَيَسۡعَوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ فَسَادًا ؕ

لِّلۡحَرۡبِ	اَطۡفَاَهَا (2)	اللّٰهُ	وَ	يَسۡعَوۡنَ	فِى الۡاَرۡضِ	فَسَادًا
لڑائی کے لئے	بجھا دیتا ہے اسے	اللہ	اور	وہ کوشش کرتے ہیں	زمین میں	فساد (پھیلانے کی)

بھڑکاتے ہیں تو اللہ اسے بجھا دیتا ہے اور یہ زمین میں فساد پھیلانے کے لئے کوشش کرتے ہیں

وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الۡمُفۡسِدِيۡنَ ﴿٦٤﴾ وَلَوۡ اَنَّ اَهۡلَ الۡكِتٰبِ

وَ	اللّٰهُ	لَا يُحِبُّ	الۡمُفۡسِدِيۡنَ ﴿٦٤﴾	وَ	لَوۡ	اَنَّ	اَهۡلَ الۡكِتٰبِ
اور	اللہ	پسند نہیں فرماتا	فساد پھیلانے والوں (کو)	اور	اگر	بیشک	اہلِ کتاب

اور اللہ فساد پھیلانے والوں کو پسند نہیں کرتا ○ اور اگر اہلِ کتاب

اٰمَنُوۡا وَاتَّقَوۡا لَكَفَّرۡنَا عَنۡهُمۡ سَيِّاٰتِهِمۡ وَ

اٰمَنُوۡا	وَ	اتَّقَوۡا	لَكَفَّرۡنَا	عَنۡهُمۡ	سَيِّاٰتِهِمۡ	وَ
ایمان لاتے	اور	پرہیزگاری اختیار کرتے	(تو) ضرور ہم مٹا دیتے	ان سے	ان کے گناہ	اور

ایمان لاتے اور پرہیزگاری اختیار کرتے تو ضرور ہم ان کے گناہ مٹا دیتے اور

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ جس کے دل میں سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت نہ ہو اس کے لئے قرآن و حدیث کفر کی زیادتی کا سبب ہیں جیسے آج کل بہت سے بے دینوں کو دیکھا جا رہا ہے۔ یاد رہے کہ دین کی عظمت، دین لانے والے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت سے ہے۔

2 ...... جب بھی یہودیوں نے فساد، شر انگیزی اور اللہ تعالٰی کے حکم کی مخالفت کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کسی ایسے شخص کو ان پر مسلط کر دیا جس نے انہیں ہلاکت اور بربادی سے دوچار کر دیا، چنانچہ بخت نصر، طیطوس رومی، فارسی مجوسیوں اور مسلمانوں کے ہاتھوں ان کا جو حشر ہوا اس سے کوئی تاریخ دان ناواقف نہیں۔

لَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ﴿۶۵﴾ وَ لَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ

لَاَدْخَلْنٰهُمْ	جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ﴿۶۵﴾	وَ	لَوْ	اَنَّهُمْ	اَقَامُوا	التَّوْرٰىةَ
ضرور داخل کرتے انہیں	نعمتوں کے باغات (میں)	اور	اگر	بیشک وہ	قائم رکھتے	تورات

ضرور انہیں نعمتوں کے باغوں میں داخل کرتے ○ اور اگر وہ تورات

وَ الْاِنْجِیْلَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ

وَ	الْاِنْجِیْلَ	وَ	مَاۤ	اُنْزِلَ	اِلَیْهِمْ	مِّنْ رَّبِّهِمْ
اور	انجیل	اور	جو کچھ	نازل کیا گیا	ان کی طرف	ان کے رب کی طرف سے

اور انجیل اور جو کچھ ان کی طرف ان کے رب کی جانب سے نازل کیا گیا اسے قائم کرلیتے

لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْؕ مِنْهُمْ

لَاَكَلُوْا [1]	مِنْ فَوْقِهِمْ	وَ	مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ	مِنْهُمْ
(تو) ضرور وہ (رزق) کھاتے	اپنے اوپر سے	اور	اپنے پاؤں کے نیچے سے	ان میں سے

تو انہیں ان کے اوپر سے اور ان کے قدموں کے نیچے سے رزق ملتا۔ ان میں

بعض اہلِ کتاب اعتدال پسند ہیں

اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌؕ وَ كَثِیْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا

اُمَّةٌ	مُّقْتَصِدَةٌ [2]	وَ	كَثِیْرٌ	مِّنْهُمْ	سَآءَ	مَا
ایک گروہ	میانہ روی والا (ہے)	اور	بہت سے	ان میں سے	بہت برا ہے	جو

ایک گروہ اعتدال کی راہ والا ہے اور ان میں اکثر بہت ہی برے

یَعْمَلُوْنَ ﴿۶۶﴾ؑ یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ

یَعْمَلُوْنَ ﴿۶۶﴾	یٰۤاَیُّهَا	الرَّسُوْلُ	بَلِّغْ	مَاۤ	اُنْزِلَ	اِلَیْكَ
وہ کام کررہے ہیں	اے	رسول	پہنچادو	جو	نازل کیا گیا	تمہاری طرف

کام کررہے ہیں ○ اے رسول! جو کچھ آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے

حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تبلیغِ رسالت کا حکم اور ان کی حفاظت کا وعدہ الٰہی

ع ۱۴

[1] ...... اس آیت سے معلوم ہوا کہ دین کی پابندی اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری سے رزق میں وُسعت پیدا ہوتی ہے۔

[2] ...... یعنی سارے اہلِ کتاب یکساں نہیں ہیں بلکہ بعض اعتدال پسند ہیں اور وہ حد سے تجاوز نہیں کرتے، یہ یہودیوں میں سے وہ لوگ ہیں جو تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ایمان لے آئے جیسے حضرت عبد اللہ بن سلام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وغیرہ جبکہ بقیہ اکثریت نافرمان ہے جو کفر پر جمے ہوئے ہیں۔

مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسٰلَتَهٗ ؕ

مِنْ رَّبِّكَ	وَ	اِنْ	لَّمْ تَفْعَلْ	فَمَا بَلَّغْتَ	رِسٰلَتَهٗ [1]
تمہارے رب کی طرف سے	اور	اگر	تم نے (ایسا) نہ کیا	تو تم نے نہیں پہنچایا	اس کا (کوئی) پیغام

نازل کیا گیا اس کی تبلیغ فرمادیں اور اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے اُس کا کوئی پیغام بھی نہ پہنچایا

وَ اللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی

وَ	اللّٰهُ	یَعْصِمُكَ	مِنَ النَّاسِ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا یَهْدِی
اور	اللہ	حفاظت فرمائے گا تمہاری	لوگوں سے	بیشک	اللہ	ہدایت نہیں دیتا

اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا۔ بیشک اللہ کافروں کو

الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۶۷﴾ قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰی شَیْءٍ حَتّٰی

الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۶۷﴾	قُلْ	یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ	لَسْتُمْ	عَلٰی شَیْءٍ [2]	حَتّٰی
کفر کرنے والی قوم (کو)	تم کہو	اے اہل کتاب	تم نہیں ہو	کسی چیز پر	یہاں تک کہ

ہدایت نہیں دیتا ○ تم فرمادو اے کتابیو! جب تک تم تورات اور انجیل اور

تُقِیْمُوا التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِیْلَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ

تُقِیْمُوا	التَّوْرٰىةَ	وَ	الْاِنْجِیْلَ	وَ	مَاۤ	اُنْزِلَ	اِلَیْكُمْ
تم قائم کرلو	تورات	اور	انجیل	اور	جو	نازل کیا گیا	تمہاری طرف

جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے

مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَ لَیَزِیْدَنَّ كَثِیْرًا مِّنْهُمْ مَّاۤ

مِّنْ رَّبِّكُمْ	وَ	لَیَزِیْدَنَّ	كَثِیْرًا	مِّنْهُمْ	مَّاۤ
تمہارے رب کی طرف سے	اور	ضرور بڑھادے گا	بہت سے (لوگوں کو)	ان میں سے	وہ جو

اسے قائم نہیں کرلیتے تم کسی شے پر نہیں ہو اور اے حبیب! یہ جو تمہاری طرف تمہارے رب کی جانب سے

ایمان نہ لانے کی صورت میں اہل کتاب کسی دین و ملت پر نہیں

نزولِ قرآن سے یہودی علماء اور سرداروں کی سرکشی و کفر میں اضافہ

1 ... حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کوئی شرعی حکم نہیں چھپایا بلکہ ایک ایک حکم کی پوری تبلیغ فرمائی ہے، لہٰذا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف کسی شرعی حکم کے چھپانے کی نسبت ہرگز نہیں کی جاسکتی۔

2 ...... اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالٰی کے فرمان پر عمل کئے بغیر انسان کچھ نہیں، نہ اس کی کوئی قدر ہے نہ کچھ حقیقت اگرچہ عالم فاضل، خاندانی اور انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد میں سے ہو۔

اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْیَانًا وَّ كُفْرًا ۚ

اُنْزِلَ	اِلَیْكَ	مِنْ رَّبِّكَ	طُغْیَانًا وَّ كُفْرًا
نازل کیا گیا	تمہاری طرف	تمہارے رب کی طرف سے	سرکشی اور کفر (میں)

نازل کیا گیا ہے یہ ان میں سے بہت سے لوگوں کی سرکشی اور کفر میں اضافہ کرے گا

فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ﴿٦٨﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

فَلَا تَاْسَ (1)	عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ﴿٦٨﴾	اِنَّ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا
پس تم غم نہ کھاؤ	کفر کرنے والی قوم پر	بیشک	وہ لوگ جو	(صرف زبان سے) ایمان لائے

تو تم کافر قوم پر کچھ غم نہ کھاؤ ○ بیشک (وہ جو اپنے آپ کو) مسلمان (کہتے ہیں)

وَ الَّذِیْنَ هَادُوْا وَ الصّٰبِئُوْنَ وَ النَّصٰرٰى

وَ	الَّذِیْنَ	هَادُوْا	وَ	الصّٰبِئُوْنَ	وَ	النَّصٰرٰى
اور	وہ لوگ جو	یہودی ہوئے	اور	ستاروں کی پوجا کرنے والے	اور	عیسائی

اور یہودی اور ستاروں کی پوجا کرنے والے اور عیسائی

مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ عَمِلَ

مَنْ	اٰمَنَ	بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ	وَ	عَمِلَ
(ان میں سے) جو	(دل سے) ایمان لائے	اللہ اور آخرت کے دن پر	اور	عمل کرے

(ان میں سے) جو (سچے دل سے) اللہ اور قیامت پر ایمان لائے اور اچھے عمل

صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿٦٩﴾ لَقَدْ

صَالِحًا (2)	فَلَا خَوْفٌ	عَلَیْهِمْ	وَ	لَا	هُمْ	یَحْزَنُوْنَ ﴿٦٩﴾	لَقَدْ
نیک، اچھا	تو کوئی خوف نہیں	ان پر	اور	نہ	وہ	غمگین ہوں گے	ضرور بیشک

کرے تو ان پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے ○ بیشک

سچے دل سے ایمان لانے اور نیک اعمال کرنے والوں کی جزاء

بنی اسرائیل کا انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ایک گروہ کو جھٹلانا اور ایک گروہ کو شہید کرنا

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ کسی شخص کے ہٹ دھرمی کی بنا پر ہدایت قبول نہ کرنے پر رنج و غم نہیں کرنا چاہئے بلکہ مبلغ کو چاہئے کہ وہ اپنا تبلیغی کام جاری رکھے اگرچہ لوگ قبول کریں یا نہ کریں۔

2 ...... اس سے معلوم ہوا کہ مومن خواہ کسی درجے کا ہو وہ نیک اعمال ضرور کرے، کوئی شخص اعمال اور تقویٰ سے بے نیاز نہیں۔

اَخَذۡنَا مِیۡثَاقَ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ وَ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلَیۡهِمۡ رُسُلًا ؕ كُلَّمَا

كُلَّمَا	رُسُلًا	اِلَیۡهِمۡ	اَرۡسَلۡنَاۤ	وَ	بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ	مِیۡثَاقَ	اَخَذۡنَا
جب کبھی	رسول	ان کی طرف	ہم نے بھیجے	اور	بنی اسرائیل (سے)	عہد	ہم نے لیا

ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا اور ان کی طرف رسول بھیجے (تو) جب کبھی

جَآءَهُمۡ رَسُوۡلٌۢ بِمَا لَا تَهۡوٰۤی اَنۡفُسُهُمۡ ۙ

اَنۡفُسُهُمۡ	لَا تَهۡوٰۤی	بِمَا	رَسُوۡلٌۢ	جَآءَهُمۡ
ان کے نفس	پسند نہیں کرتے	(اس کے) ساتھ جو	کوئی رسول	آیا ان کے پاس

ان کے پاس کوئی رسول وہ بات لے کر آیا جو ان کے نفس کو پسند نہ تھی

فَرِیۡقًا كَذَّبُوۡا وَ فَرِیۡقًا یَّقۡتُلُوۡنَ ﴿۷۰﴾ ق وَ

وَ	یَّقۡتُلُوۡنَ ﴿۷۰﴾ [1]	فَرِیۡقًا	وَ	كَذَّبُوۡا	فَرِیۡقًا
اور	شہید کرتے رہے	ایک گروہ (کو)	اور	انہوں نے جھٹلایا	(تو انبیاء کے) ایک گروہ (کو)

تو انہوں نے (انبیاء کے) ایک گروہ کو جھٹلایا اور ایک گروہ کو شہید کرتے رہے ○ اور

حَسِبُوۡۤا اَلَّا تَكُوۡنَ فِتۡنَةٌ فَعَمُوۡا وَ صَمُّوۡا

صَمُّوۡا	وَ	فَعَمُوۡا	فِتۡنَةٌ	اَلَّا تَكُوۡنَ	حَسِبُوۡۤا
بہرے ہو گئے	اور	تو وہ (حق سے) اندھے ہو گئے	کوئی سزا	کہ (انہیں) نہ ہو گی	انہوں نے گمان کیا

انہوں نے یہ گمان کیا کہ انہیں کوئی سزا نہ ہو گی تو یہ اندھے اور بہرے ہو گئے

ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَیۡهِمۡ ثُمَّ عَمُوۡا وَ صَمُّوۡا

صَمُّوۡا	وَ	عَمُوۡا	ثُمَّ	تَابَ اللّٰهُ عَلَیۡهِمۡ	ثُمَّ
بہرے ہو گئے	اور	(دوبارہ) اندھے ہو گئے	پھر	اللہ نے توبہ قبول فرمائی ان کی	پھر

پھر اللہ نے ان کی توبہ قبول کی پھر ان میں سے بہت سے اندھے اور بہرے ہو گئے

یہود و نصاریٰ کا سنگین جرائم کے باوجود خود کو سزا سے محفوظ سمجھنا اور اس کا انجام

1 ...... انبیاء کرام عَلَیۡهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تکذیب میں تو یہودی اور عیسائی سب شریک ہیں مگر قتل کرنا یہ خاص یہودیوں کا کام ہے، اُنہوں نے بہت سے انبیاء کرام عَلَیۡهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو شہید کیا جن میں سے حضرت زکریا اور حضرت یحییٰ عَلَیۡهِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بھی ہیں۔

كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۷۱﴾ لَقَدْ

كَثِيْرٌ	مِّنْهُمْ	وَ	اللّٰهُ	بَصِيْرٌ	بِمَا	يَعْمَلُوْنَ ﴿۷۱﴾	لَقَدْ
بہت سے	ان میں سے	اور	اللہ	دیکھنے والا	(اس) کو جو	وہ کرتے ہیں	ضرور بیشک

اور اللہ ان کے کام دیکھ رہا ہے ○ بیشک

كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ

كَفَرَ	الَّذِيْنَ	قَالُوْۤا	اِنَّ	اللّٰهَ	هُوَ	الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ[1]
کافر ہوگئے	وہ لوگ جنہوں نے	کہا	بیشک	اللہ	وہ	مریم کا بیٹا مسیح (ہے)

وہ لوگ کافر ہوگئے جنہوں نے کہا کہ اللہ وہی مسیح مریم کا بیٹا ہے

وَ قَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ

وَ	قَالَ	الْمَسِيْحُ	يٰبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ	اعْبُدُوا	اللّٰهَ
اور (حالانکہ)	کہا (تھا)	مسیح (نے)	اے بنی اسرائیل	عبادت کرو	اللہ (کی)

حالانکہ مسیح نے تو یہ کہا تھا: اے بنی اسرائیل! اللہ کی بندگی کرو جو میرا بھی رب ہے

رَبِّيْ وَ رَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ

رَبِّيْ وَ رَبَّكُمْ	اِنَّهٗ	مَنْ	يُّشْرِكْ	بِاللّٰهِ	فَقَدْ	حَرَّمَ
(جو) میرا اور تمہارا رب (ہے)	بیشک وہ	جو	شریک ٹھہرائے	اللہ کا	تو تحقیق	حرام کردی

اور تمہارا بھی رب ہے۔ بیشک جو اللہ کا شریک ٹھہرائے تو اللہ نے

اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَ مَاْوٰىهُ النَّارُ ؕ وَ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ

اللّٰهُ	عَلَيْهِ	الْجَنَّةَ	وَ	مَاْوٰىهُ	النَّارُ	وَ	مَا	لِلظّٰلِمِيْنَ
اللہ (نے)	اس پر	جنت	اور	اس کا ٹھکانہ	آگ (ہے)	اور	نہیں	ظالموں کے لئے

اس پر جنت حرام کردی اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور ظالموں کا

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو "اللہ" کہنے والے کافر ہیں

اللہ کا شریک ٹھہرانے والوں کی محرومی کا بیان

[1]..... عیسائیوں کے بہت سے فرقے ہیں: ان میں سے یعقوبیہ اور ملکانیہ کہتے تھے کہ مریم نے اِلٰہ یعنی معبود کو جنا اور وہ یہ بھی کہتے تھے کہ الٰہ یعنی معبود نے عیسیٰ کی ذات میں حلول کرلیا اور وہ اُن کے ساتھ متحد ہوگیا تو عیسیٰ الٰہ (معبود) ہوگئے۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔ عیسائیوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بھی توہین کی کہ وہ تو اپنے کو رب عَزَّوَجَلَّ کا بندہ کہتے تھے اور یہ انہیں جھٹلا کر انہی کو رب کہنے لگے۔

تین معبود ماننے والے عیسائیوں کا رد اور انہیں دردناک عذاب کی وعید

وقف لازم

مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۷۲﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْۤا اِنَّ

اِنَّ	قَالُوْۤا	الَّذِیْنَ	كَفَرَ	لَقَدْ	مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۷۲﴾ (1)
بیشک	کہا	وہ لوگ جنھوں نے	کافر ہوگئے	ضرور بیشک	کوئی مدد کرنے والا

کوئی مددگار نہیں ○ بیشک وہ لوگ کافر ہوگئے جنہوں نے کہا: بیشک اللہ

اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَ مَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّاۤ

اِلَّاۤ	مَا مِنْ اِلٰهٍ	وَ	ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ (2)	اللّٰهَ
مگر	کوئی معبود نہیں	اور (حالانکہ)	تین میں سے تیسرا (ہے)	اللہ

تین (معبودوں) میں سے تیسرا ہے حالانکہ عبادت کے لائق تو صرف

اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ وَ اِنْ لَّمْ یَنْتَهُوْا عَمَّا یَقُوْلُوْنَ

یَقُوْلُوْنَ	عَمَّا	لَّمْ یَنْتَهُوْا	اِنْ	وَ	اِلٰهٌ وَّاحِدٌ
وہ کہہ رہے ہیں	(اس) سے جو	وہ باز نہ آئے	اگر	اور	ایک معبود

ایک ہی معبود ہے اور اگر یہ لوگ اس سے باز نہ آئے جو یہ کہہ رہے ہیں

لَیَمَسَّنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۷۳﴾

عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۷۳﴾	مِنْهُمْ	كَفَرُوْا	الَّذِیْنَ	لَیَمَسَّنَّ
دردناک عذاب	ان میں سے	کافر رہیں گے	ان لوگوں کو جو	(تو) ضرور چھوئے گا، پہنچے گا

تو جو اِن میں کافر رہیں گے ان کو ضرور دردناک عذاب پہنچے گا ○

عیسائیوں کو توبہ اور مغفرت طلب کرنے کا حکم

اَفَلَا یَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَ یَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ؕ وَ

وَ	یَسْتَغْفِرُوْنَهٗ	وَ	اِلَى اللّٰهِ	اَفَلَا یَتُوْبُوْنَ
اور (حالانکہ)	مغفرت طلب (نہیں) کرتے اس سے	اور	اللہ کی طرف	تو کیا وہ رجوع نہیں کرتے

تو یہ کیوں اللہ کی بارگاہ میں توبہ نہیں کرتے اور کیوں اس سے مغفرت طلب نہیں کرتے؟ حالانکہ

(1)...... انصار، نصیر یا ناصر کی جمع ہے اور یہاں ترجمے میں لفظ "کوئی" حرف "من" کی وجہ سے ہے۔ (2)...... عیسائیوں میں فرقہ مرقوسیہ اور نسطوریہ کا عقیدہ یہ ہے کہ الٰہ تین ہیں، باپ بیٹا روح القدس، اللہ تعالیٰ کو باپ اور حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اس کا بیٹا اور حضرت جبریل عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو روح القدس کہتے ہیں۔ معاذ اللہ۔ یہاں ان کا رد فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، نہ اس کا کوئی ثانی ہے نہ ثالث۔ وہ وحدانیت کے ساتھ موصوف ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، باپ بیٹے بیوی سب سے پاک ہے۔ اگر یہ کفار تثلیث (تین خدا ماننے) کے معتقد رہے اور توحید اختیار نہ کی تو آخرت میں دردناک عذاب سے دوچار ہوں گے۔

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے خدا نہ ہونے کے دلائل

اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٧٤﴾ مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا

اللّٰهُ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ﴿٧٤﴾	مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ	اِلَّا
اللہ	بخشنے والا	مہربان (ہے)	مریم کا بیٹا مسیح نہیں	مگر

اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ مسیح بن مریم تو صرف

رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ وَ

رَسُوْلٌ (1)	قَدْ	خَلَتْ	مِنْ قَبْلِهِ	الرُّسُلُ	وَ
ایک رسول	تحقیق	گزر گئے	اس سے پہلے	بہت سے رسول	اور

ایک رسول ہے۔ اس سے پہلے بہت سے رسول گزر چکے ہیں اور

اُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ ؕ كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ؕ اُنْظُرْ

اُمُّهٗ	صِدِّيْقَةٌ	كَانَا يَاْكُلٰنِ	الطَّعَامَ	اُنْظُرْ
اس کی ماں	صدیقہ، بہت سچی (ہے)	وہ دونوں کھاتے تھے	کھانا	تم دیکھو

اس کی ماں صدیقہ (بہت سچی) ہے۔ وہ دونوں کھانا کھاتے تھے دیکھو تو

كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى

كَيْفَ	نُبَيِّنُ	لَهُمُ	الْاٰيٰتِ	ثُمَّ	انْظُرْ	اَنّٰى
کیسے	ہم کھول کر بیان کرتے ہیں	ان کے لئے	نشانیاں	پھر	دیکھو	کیسے

ہم ان کے لئے کیسی صاف نشانیاں بیان کرتے ہیں پھر دیکھو وہ کیسے

شرک کو باطل کرنے کی ایک مزید دلیل

يُؤْفَكُوْنَ ﴿٧٥﴾ قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

يُؤْفَكُوْنَ ﴿٧٥﴾	قُلْ	اَتَعْبُدُوْنَ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
وہ پھرے جاتے ہیں	تم کہو	کیا تم عبادت کرتے ہو	اللہ کے سوا

پھرے جاتے ہیں؟ ○ تم فرماؤ، کیا تم اللہ کے سوا اس کی عبادت کرتے ہو

(1) .... یہاں حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے خدا نہ ہونے کے دلائل بیان کئے گئے ہیں جیسے وہ ایک رسول ہیں لہٰذا اُن کو خدا ماننا غلط، باطل اور کفر ہے۔ یونہی ان سے پہلے بھی بہت سے رسول گزر چکے ہیں جو معجزات رکھتے تھے، تو جب دیگر انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو معجزات کی بنا پر خدا نہیں مانتے تو انہیں بھی خدا نہ مانو۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی والدہ دونوں کھانا کھاتے تھے جبکہ معبود کھانے سے پاک ہوتا ہے کیونکہ معبود غذا کا محتاج نہیں ہو سکتا تو جو غذا کھائے، جسم رکھے اور اُس جسم میں تبدیلیاں واقع ہوں، غذا اس کا جزوِ بدن بنے وہ کیسے معبود ہو سکتا ہے؟

دین میں ناحق زیادتی کرنے اور گمراہوں کی پیروی کرنے کی ممانعت

مَا لَا یَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّ لَا نَفْعًا ؕ وَ

مَا	لَا یَمْلِكُ	لَكُمْ	ضَرًّا	وَّ	لَا	نَفْعًا[1]	وَ
(اس کی) جو	مالک نہیں ہے	تمہارے لئے	نقصان (کا)	اور	نہ	نفع (کا)	اور

جو نہ تمہارے نقصان کا مالک ہے اور نہ نفع کا اور

اللّٰهُ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۷۶﴾ قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ

اللّٰهُ	هُوَ	السَّمِیْعُ	الْعَلِیْمُ ﴿۷۶﴾	قُلْ	یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ
اللہ	وہ	سننے والا	جاننے والا	تم کہو	اے اہل کتاب

اللہ ہی سننے والا، جاننے والا ہے ○ تم فرماؤ، اے کتاب والو!

لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِكُمْ غَیْرَ الْحَقِّ وَ لَا تَتَّبِعُوْۤا

لَا تَغْلُوْا[2]	فِیْ دِیْنِكُمْ	غَیْرَ الْحَقِّ	وَ	لَا تَتَّبِعُوْۤا
تم غلو، زیادتی نہ کرو	اپنے دین میں	ناحق	اور	پیچھے نہ چلو

اپنے دین میں ناحق غلو (زیادتی) نہ کرو اور ان لوگوں کی

اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَ اَضَلُّوْا

اَهْوَآءَ قَوْمٍ	قَدْ	ضَلُّوْا	مِنْ قَبْلُ	وَ	اَضَلُّوْا
قوم کی خواہشات (کے)	تحقیق	وہ گمراہ ہوئے	(اس) سے پہلے	اور	انہوں نے گمراہ کیا

خواہشات پر نہ چلو جو پہلے خود بھی گمراہ ہو چکے ہیں اور

بنی اسرائیل کے کافروں پر حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی لعنت اور اس کی وجہ

كَثِیْرًا وَّ ضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِیْلِ ﴿۷۷﴾ لُعِنَ

كَثِیْرًا	وَّ	ضَلُّوْا	عَنْ سَوَآءِ السَّبِیْلِ ﴿۷۷﴾	لُعِنَ
بہت سے (لوگوں کو)	اور	وہ بھٹک گئے	سیدھے راستے سے	لعنت کی گئی

بہت سے دوسرے لوگوں کو بھی گمراہ کر چکے ہیں اور سیدھی راہ سے بھٹک چکے ہیں ○ بنی اسرائیل

ع ۱۴ ۱۰

[1] ..... اس آیت میں شرک کو باطل کرنے کی ایک اور دلیل بیان کی گئی ہے، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ مستحق عبادت وہی ہو سکتا ہے جو نفع نقصان وغیرہ ہر چیز پر ذاتی قدرت و اختیار رکھتا ہو اور جو ایسا نہ ہو وہ مستحق عبادت نہیں ہو سکتا اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نفع و ضرر کے بالذات مالک نہ تھے بلکہ اللہ تعالیٰ کے مالک کرنے سے مالک ہوئے تو اُن کی نسبت الوہیت کا اعتقاد باطل ہے۔ [2] ..... یہاں تمام اہل کتاب کو ناحق زیادتی کرنے سے منع فرمایا۔ یہودیوں کی زیادتی تو یہ تھی کہ وہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نبوت ہی نہیں مانتے تھے اور نصاریٰ کی زیادتی یہ تھی کہ وہ انہیں معبود ٹھہراتے تھے۔

الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ

الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	مِنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ	عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ
ان لوگوں پر جنہوں نے	کفر کیا	بنی اسرائیل میں سے	(ان پر لعنت کی گئی) داؤد کی زبان پر

میں سے کفر کرنے والوں پر داؤد اور عیسٰی بن مریم

وَ عِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا

وَ	عِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَ (1)	ذٰلِكَ	بِمَا	عَصَوْا
اور	مریم کے بیٹے عیسٰی (کی زبان پر)	یہ (لعنت)	(اس کے) سبب جو	انہوں نے نافرمانی کی

کی زبان پر سے لعنت کی گئی۔ یہ لعنت اس وجہ سے تھی کہ انہوں نے نافرمانی کی

وَّ كَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ۝۷۸ كَانُوْا لَا یَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ

وَّ	كَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ۝۷۸	كَانُوْا لَا یَتَنَاهَوْنَ (2)	عَنْ مُّنْكَرٍ
اور	وہ سرکشی کرتے رہتے تھے	وہ ایک دوسرے کو روکتے نہیں تھے	کسی برے کام سے

اور وہ سرکشی کرتے رہتے تھے ○ وہ ایک دوسرے کو کسی برے کام سے منع نہ کرتے تھے

فَعَلُوْهُ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ۝۷۹ تَرٰى

فَعَلُوْهُ	لَبِئْسَ	مَا	كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ۝۷۹	تَرٰى
انہوں نے کیا اسے	ضرور برا ہے	جو (کام)	وہ کرتے تھے	تم دیکھو گے

جو وہ کیا کرتے تھے۔ بیشک یہ بہت ہی برے کام کرتے تھے ○ تم ان میں سے

كَثِیْرًا مِّنْهُمْ یَتَوَلَّوْنَ الَّذِیْنَ

كَثِیْرًا	مِّنْهُمْ	یَتَوَلَّوْنَ	الَّذِیْنَ
بہت سے (لوگوں کو)	ان میں سے	وہ دوستی کرتے ہیں	ان لوگوں سے جنہوں نے

بہت سے لوگوں کو دیکھو گے کہ کافروں سے

یہودیوں کی ایک سرکشی: دوسروں کو گناہ سے نہ روکنا

عہدِ رسالت کے یہودیوں کی کفار سے دوستی اور ان کا انجام

(1)...... ایلہ کے رہنے والوں کو ہفتہ کے دن شکار کرنا منع تھا، انہوں نے جب اس حکم کی مخالفت کی اور شکار کرنے سے باز نہ آئے تو حضرت داؤد عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اُن پر لعنت کی اور اُن کے خلاف دعا فرمائی چنانچہ ان سب کو بندروں اور خنزیروں کی شکل میں مسخ کر دیا گیا اور اصحاب مائدہ نے جب نازل شدہ دستر خوان کی نعمتیں کھانے کے بعد ممانعت کے باوجود انہیں ذخیرہ کیا اور ایمان نہ لائے تو حضرت عیسٰی عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اُن کے خلاف دعا فرمائی تو وہ خنزیر اور بندر بن گئے۔ (2) ..... اس سے معلوم ہوا کہ قدرت و شرائط کے پائے جانے کے وقت برائی سے لوگوں کو روکنا واجب ہے اور ایسی صورت میں گناہ=

كَفَرُوْا ؕ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ

اَنْ	اَنْفُسُهُمْ	لَهُمْ	قَدَّمَتْ	مَا	لَبِئْسَ	كَفَرُوْا
کہ	ان کی جانوں (نے)	ان کے لئے	آگے بھیجی	وہ (چیز) جو	بیشک کتنی بری ہے	کفر کیا

دوستی کرتے ہیں تو ان کی جانوں نے ان کے لئے کتنی بری چیز آگے بھیجی کہ

سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَ فِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿۸۰﴾

خٰلِدُوْنَ ﴿۸۰﴾	هُمْ	فِي الْعَذَابِ (1)	وَ	عَلَيْهِمْ	اللّٰهُ	سَخِطَ
ہمیشہ رہنے والے	وہ	عذاب میں	اور	ان پر	اللہ (نے)	غضب فرمایا

ان پر اللہ نے غضب کیا اور یہ لوگ ہمیشہ عذاب میں ہی رہیں گے ○

حقیقی مومن کافر کو دوست نہیں بنا سکتا

وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ

مَآ	وَ	بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ	كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ	لَوْ	وَ
(اس پر) جو	اور	اللہ اور نبی پر	وہ ایمان لاتے	اگر	اور

اور اگر یہ اللہ اور نبی پر اور اُس پر جو

اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ

اَوْلِيَآءَ (2)	مَا اتَّخَذُوْهُمْ	اِلَيْهِ	اُنْزِلَ
دوست	(تو) نہ بناتے انہیں	اس (نبی) کی طرف	نازل کیا گیا

نبی کی طرف نازل کیا گیا ہے ایمان لاتے تو کافروں کو دوست نہ بناتے

مسلمانوں کے سب سے سخت دشمن یہودی اور مشرک ہیں

وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۸۱﴾ لَتَجِدَنَّ

لَتَجِدَنَّ	فٰسِقُوْنَ ﴿۸۱﴾	مِّنْهُمْ	كَثِيْرًا	لٰكِنَّ	وَ
ضرور تم پاؤ گے	نافرمانی کرنے والے (ہیں)	ان میں سے	بہت سے	لیکن	اور

لیکن ان میں بہت زیادہ فاسق ہیں ○ ضرور تم

=سے منع کرنے سے باز رہنا سخت گناہ ہے۔

(1) ... معلوم ہوا کہ کفار سے دوستی اور موالات حرام ہے۔ یہ آیت مبارکہ ان مسلمانوں کے لئے تازیانۂ عبرت ہے جو کفار کی مسلمانوں سے کھلی دشمنی دیکھنے کے باوجود، صرف اپنے مفادات کی خاطر ان کے ساتھ دوستی کرتے، ہاں میں ہاں ملاتے اور ان کی ناراضی سے خوف کھاتے ہیں۔ (2) ..... ان آیات کے پس منظر پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودیوں کا اصل مقصود ریاست کی حکمرانی اور منصب کا حصول تھا اور اس کے لئے انہیں کوئی بھی طریقہ اپنانا پڑا، سی=

دورِ رسالت کے بعض عیسائیوں کا اسلام اور مسلمانوں سے قرب

اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَ

اَشَدَّ النَّاسِ	عَدَاوَةً	لِّلَّذِيْنَ	اٰمَنُوا	الْيَهُوْدَ	وَ
لوگوں میں سب سے زیادہ شدید	دشمنی (میں)	ان لوگوں کی جو	ایمان لائے	یہودیوں (کو)	اور

مسلمانوں کا سب سے زیادہ شدید دشمن یہودیوں اور

الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ

الَّذِيْنَ	اَشْرَكُوْا	وَ	لَتَجِدَنَّ	اَقْرَبَهُمْ
ان لوگوں کو جنہوں نے	شرک کیا	اور	ضرور تم پاؤ گے	ان میں سب سے زیادہ قریب

مشرکوں کو پاؤ گے اور ضرور تم

مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ

مَّوَدَّةً (1)	لِّلَّذِيْنَ	اٰمَنُوا	الَّذِيْنَ
دوستی (میں)	ان لوگوں کی جو	ایمان لائے	ان لوگوں کو جنہوں نے

مسلمانوں کی دوستی میں سب سے زیادہ قریب ان کو پاؤ گے

قَالُوْۤا اِنَّا نَصٰرٰى ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ

قَالُوْۤا	اِنَّا	نَصٰرٰى	ذٰلِكَ	بِاَنَّ	مِنْهُمْ
کہا	بیشک ہم	نصاریٰ (ہیں)	یہ	(اس کے) سبب کہ	ان میں سے

جو کہتے تھے: ہم نصاریٰ ہیں۔ یہ اس لئے ہے کہ ان میں

قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٨٢﴾

قِسِّيْسِيْنَ	وَ	رُهْبَانًا	وَّ	اَنَّهُمْ	لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٨٢﴾
علماء	اور	درویش (موجود ہیں)	اور	(اس کے سبب) کہ وہ	تکبر نہیں کرتے

علماء اور عبادت گزار موجود ہیں اور یہ تکبر نہیں کرتے ○

== بھی ذریعے کو اختیار کرنا پڑا وہ کر گزرے۔ کچھ ایسی ہی صورت حال فی زمانہ ہم مسلمانوں میں عام ہو چکی ہے۔ اپنی کرسی کو بچانے کے چکر میں کفار کے سامنے گھٹنے ٹیکتے اور ایڑیاں گھسیٹتے پھرتے ہیں۔

1 ....اس آیت کریمہ میں اُن عیسائیوں کی تعریف بیان کی گئی ہے جو حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانہ اقدس تک حضرت عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دین پر قائم رہے اور تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بعثت معلوم ہونے کے بعد سرکارِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لے آئے۔

وَاِذَا سَمِعُوْا

7

تلاوتِ قرآن سن کر رونے والے

وَ اِذَا سَمِعُوْا مَاۤ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰۤى اَعْيُنَهُمْ

اَعْيُنَهُمْ	تَرٰۤى	اِلَى الرَّسُوْلِ	اُنْزِلَ	مَاۤ	سَمِعُوْا	اِذَا	وَ
ان کی آنکھیں	تم دیکھو گے	رسول کی طرف	نازل کیا گیا	وہ جو	وہ سنتے ہیں	جب	اور

اور جب یہ سنتے ہیں وہ جو رسول کی طرف نازل کیا گیا تو تم دیکھو گے کہ ان کی آنکھیں

تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ

الْحَقِّ	مِنَ	عَرَفُوْا	مِمَّا	مِنَ الدَّمْعِ (1)	تَفِيْضُ
حق	سے	وہ پہچان گئے	(اس) وجہ سے جو	آنسوؤں سے	ابل پڑتی ہیں

آنسوؤں سے ابل پڑتی ہیں اس لیے کہ وہ حق کو پہچان گئے۔

يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا

فَاكْتُبْنَا	اٰمَنَّا	رَبَّنَاۤ	يَقُوْلُوْنَ
پس تو لکھ دے ہمیں	ہم ایمان لائے	اے ہمارے رب	وہ کہتے ہیں

کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے پس تو ہمیں (حق کے) گواہوں

ایمان کا صلہ اور کفر کا انجام

مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٨٣﴾ وَ مَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ

لَا نُؤْمِنُ (2)	لَنَا	مَا	وَ	مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٨٣﴾
(کہ) ہم ایمان نہ لائیں	ہمارے لئے (ہمیں)	کیا ہے	اور	(حق کی) گواہی دینے والوں کے ساتھ

کے ساتھ لکھ دے ○ اور ہمیں کیا ہے کہ ہم

بِاللّٰهِ وَ مَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۙ وَ نَطْمَعُ اَنْ

اَنْ	نَطْمَعُ	وَ	مِنَ الْحَقِّ	جَآءَنَا	مَا	وَ	بِاللّٰهِ
کہ	ہم امید کرتے ہیں	اور	حق سے	آیا ہمارے پاس	(اس پر) جو	اور	اللہ پر

اللہ پر اور اس حق پر ایمان نہ لائیں جو ہمارے پاس آیا اور ہم طمع کرتے ہیں کہ

1 ...... نجاشی بادشاہ اور اس کی طرف سے دربارِ رسالت میں بھیجے ہوئے وفد کے لوگ تلاوتِ قرآن سن کر رو پڑے۔ اس آیت میں انہی کا ذکر ہے۔ تلاوتِ قرآن کے وقت رونا مستحب ہے اور یہ ہمیشہ سے صالحین کا طریقہ رہا ہے۔

2 ...... جب حبشہ کا وفد اسلام سے مشرف ہو کر واپس گیا تو یہودیوں نے اُنہیں اس پر ملامت کی۔ اس کے جواب میں انہوں نے یہ کہا کہ جب حق واضح ہو گیا تو ایسی حالت میں ایمان نہ لانا قابلِ ملامت ہے نہ کہ ایمان لانا۔

يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۴﴾ فَاَثَابَهُمُ

فَاَثَابَهُمُ	مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۴﴾ (1)	رَبُّنَا	يُّدْخِلَنَا
تو عطا فرمائے انہیں	نیک لوگوں کی قوم کے ساتھ	ہمارا رب	(جنت میں) داخل کردے ہمیں

ہمیں ہمارا رب نیک لوگوں کے ساتھ (جنت میں) داخل کردے ○ تو اللہ نے

اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

الْاَنْهٰرُ	مِنْ تَحْتِهَا	تَجْرِیْ	جَنّٰتٍ	قَالُوْا	بِمَا	اللّٰهُ
نہریں	ان کے نیچے	بہتی ہیں	باغات	انہوں نے کہا	(اس کے) بدلے جو	اللہ (نے)

اُن کے اِس کہنے کے بدلے انہیں وہ باغات عطا فرمائے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں،

خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ وَ ذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۸۵﴾ وَ

وَ	جَزَآءُ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۸۵﴾	ذٰلِكَ	وَ	فِیْهَا	خٰلِدِیْنَ
اور	نیکی کرنے والوں کی جزا (ہے)	یہ	اور	ان (باغوں) میں	ہمیشہ رہنے والے

ہمیشہ ان میں رہیں گے اور یہ نیک لوگوں کی جزا ہے ○ اور

الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓىٕكَ

اُولٰٓىٕكَ	بِاٰیٰتِنَا	كَذَّبُوْا	وَ	كَفَرُوْا	الَّذِیْنَ
(تو) یہ لوگ	ہماری آیتوں کو	جھٹلایا	اور	کفر کیا	وہ لوگ جنہوں نے

جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو وہ

اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ﴿۸۶﴾ ع یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ

طَیِّبٰتِ	لَا تُحَرِّمُوْا	اٰمَنُوْا	الَّذِیْنَ	یٰۤاَیُّهَا	اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ﴿۸۶﴾
پاکیزہ چیزیں	تم حرام نہ ٹھہراؤ	ایمان لائے	وہ لوگو جو	اے	جہنم والے (ہیں)

دوزخ والے ہیں ○ اے ایمان والو! ان پاکیزہ چیزوں کو حرام نہ قرار دو

حلال کو حرام قرار دینے کی ممانعت

ع ۱۰

(1) ..... اس سے معلوم ہوا کہ اچھوں کا ساتھ اور نیک لوگوں کے زمرہ میں داخل ہونا اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔

مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ

مَاۤ	اَحَلَّ (1)	اللّٰهُ	لَكُمْ	وَ	لَا تَعْتَدُوْا	اِنَّ	اللّٰهَ
وہ جو	حلال فرمائیں	اللہ (نے)	تمہارے لئے	اور	حد سے نہ بڑھو	بیشک	اللہ

جنہیں اللہ نے تمہارے لئے حلال فرمایا ہے اور حد سے نہ بڑھو۔ بیشک اللہ

لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ﴿۸۷﴾ وَ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ

لَا یُحِبُّ	الْمُعْتَدِیْنَ ﴿۸۷﴾	وَ	كُلُوْا	مِمَّا	رَزَقَكُمُ	اللّٰهُ
پسند نہیں فرماتا	حد سے بڑھنے والوں (کو)	اور	کھاؤ	(اس) سے جو	رزق دیا تمہیں	اللہ (نے)

حد سے بڑھنے والوں کو ناپسند فرماتا ہے ○ اور جو کچھ تمہیں اللہ نے

حَلٰلًا طَیِّبًا ۪ وَّ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْۤ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾

حَلٰلًا	طَیِّبًا	وَّ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	الَّذِیْۤ اَنْتُمْ بِهٖ	مُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾
حلال	پاکیزہ	اور	ڈرو	اللہ (سے)	جس پر تم	ایمان رکھنے والے (ہو)

حلال پاکیزہ رزق دیا ہے اس میں سے کھاؤ اور اس اللہ سے ڈرو جس پر تم ایمان رکھنے والے ہو ○

لَا یُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِیْۤ اَیْمَانِكُمْ وَ لٰكِنْ

لَا یُؤَاخِذُكُمُ	اللّٰهُ	بِاللَّغْوِ	فِیْۤ اَیْمَانِكُمْ	وَ	لٰكِنْ
پکڑ نہیں فرمائے گا تمہاری	اللہ	بے معنی پر	تمہاری قسموں میں	اور	لیکن

اللہ تمہیں تمہاری فضول قسموں پر نہیں پکڑے گا البتہ

یُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَیْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗۤ

یُّؤَاخِذُكُمْ	بِمَا	عَقَّدْتُّمُ	الْاَیْمَانَ	فَكَفَّارَتُهٗ
وہ پکڑ فرمائے گا تمہاری	(اس) پر کہ	تم نے مضبوط کرلیں	قسمیں (پھر انہیں توڑ دیا)	تو اس کا کفارہ

ان قسموں پر گرفت فرمائے گا جنہیں تم مضبوط کرلو تو ایسی قسم کا کفارہ

قسم کھانے کے شرعی مسائل اور توڑنے کا کفارہ

1 ......اس آیتِ مبارکہ میں پاکیزہ چیزوں کو حرام قرار دینے سے منع فرمایا، اس سے وہ لوگ عبرت پکڑیں جو مقبولانِ بارگاہِ الٰہی کی طرف منسوب ہر چیز پر حرام کا فتویٰ دے دیتے ہیں۔ نیز بے علم شرعی مسائل بتانے والے بھی توبہ کریں کہ بار ہا وہ بھی حلال کو حرام قرار دیدیتے ہیں۔

اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ

اَهْلِيْكُمْ	تُطْعِمُوْنَ	مَا	مِنْ اَوْسَطِ	اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ
اپنے گھر والوں (کو)	تم کھلاتے ہو	جو	(اس) درمیانی (کھانے) سے	دس مسکینوں کو کھانا دینا (یا) کھلانا

دس مسکینوں کو اس طرح کا درمیانے درجے کا کھانا دینا ہے جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو

اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ؕ فَمَنْ

فَمَنْ	تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ	اَوْ	كِسْوَتُهُمْ	اَوْ
تو جو	ایک مملوک (غلام، لونڈی) آزاد کرنا (ہے)	یا	ان (دس مسکینوں) کو کپڑے دینا	یا

یا اُن دس کو کپڑے دینا ہے یا ایک مملوک (غلام یا لونڈی) آزاد کرنا ہے تو جو

لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ

كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ [1]	ذٰلِكَ	فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ	لَّمْ يَجِدْ
تمہاری قسموں کا کفارہ	یہ	تو (اس کا کفارہ) تین دن کے روزے (رکھنا)	(ان تینوں پر قدرت) نہ پائے

نہ پائے تو تین دن کے روزے یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے

اِذَا حَلَفْتُمْ ؕ وَاحْفَظُوْۤا اَيْمَانَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ

يُبَيِّنُ	كَذٰلِكَ	اَيْمَانَكُمْ	احْفَظُوْۤا [2]	وَ	حَلَفْتُمْ	اِذَا
بیان فرماتا ہے	اسی طرح	اپنی قسموں (کی)	حفاظت کرو	اور	تم قسم کھاؤ (پھر اسے توڑ دو)	جب

جب قسم کھاؤ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔ اسی طرح اللہ تم سے

اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۸۹﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا

اٰمَنُوْۤا	الَّذِيْنَ	يٰۤاَيُّهَا	تَشْكُرُوْنَ ﴿۸۹﴾	لَعَلَّكُمْ	اٰيٰتِهٖ	لَكُمْ	اللّٰهُ
ایمان لائے	وہ لوگو جو	اے	شکر گزار بن جاؤ	تاکہ تم	اپنی آیتیں	تمہارے لئے	اللہ

اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے تاکہ تم شکر گزار ہو جاؤ ○ اے ایمان والو!

1...... قسم اور اس کے کفارے کے بارے میں تفصیل جاننے کیلئے تفسیر صراط الجنان، ج3، ص19 کا مطالعہ کریں، نیز بہارِ شریعت حصہ 9 سے "قسم کا بیان" بھی مطالعہ فرمائیں۔

2...... قسموں کی حفاظت کی صورت یہ ہے کہ انہیں پورا کیا جائے جبکہ اس میں شرعاً کوئی حرج نہ ہو اور یہ بھی حفاظت کی صورت ہے کہ قسم کھانے کی عادت ترک کی جائے۔ اگر کوئی گناہ کرنے کی قسم کھا بیٹھے تو ایسی قسم کو پورا نہ کرنا واجب ہے۔

اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ

اِنَّمَا	الْخَمْرُ	وَ	الْمَیْسِرُ (1)	وَ	الْاَنْصَابُ	وَ	الْاَزْلَامُ (2)	رِجْسٌ
بیشک	شراب	اور	جوا	اور	بت	اور	قسمت معلوم کرنے کے تیر	ناپاک

شراب اور جوااور بت اور قسمت معلوم کرنے کے تیر ناپاک

مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۹۰ اِنَّمَا یُرِیْدُ

مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ	فَاجْتَنِبُوْهُ	لَعَلَّكُمْ	تُفْلِحُوْنَ ۝۹۰	اِنَّمَا	یُرِیْدُ
شیطان کے کام سے (ہیں)	توان سے بچتے رہو	تاکہ تم	فلاح پاؤ	صرف	چاہتا ہے

شیطانی کام ہی ہیں توان سے بچتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ ○ شیطان تو یہی

الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ

الشَّیْطٰنُ	اَنْ	یُّوْقِعَ (3)	بَیْنَكُمُ	الْعَدَاوَةَ	وَ	الْبَغْضَآءَ
شیطان	کہ	وہ ڈال دے	تمہارے درمیان	دشمنی	اور	بغض وکینہ

چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان دشمنی اور بغض وکینہ

فِی الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِ وَ یَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ عَنِ الصَّلٰوةِ ۚ

فِی الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِ	وَ	یَصُدَّكُمْ	عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ	وَ	عَنِ الصَّلٰوةِ
شراب اور جوئے میں (مبتلا کرکے)	اور	وہ روک دے تمہیں	اللّٰہ کے ذکر سے	اور	نماز سے

ڈال دے اور تمہیں اللّٰہ کی یاد سے اور نماز سے روک دے

فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ۝۹۱ وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا

فَهَلْ	اَنْتُمْ	مُّنْتَهُوْنَ ۝۹۱	وَ	اَطِیْعُوا	اللّٰهَ	وَ	اَطِیْعُوا
توکیا	تم	باز آنے والے (ہو)	اور	اطاعت کرو	اللّٰہ (کی)	اور	اطاعت کرو

توکیا تم باز آتے ہو؟ ○ اور اللّٰہ کا حکم مانو اور رسول کا

شراب اور جوئے کا دنیاوی اور دینی نقصان

اطاعتِ رسول کا حکم

(1)......اس سے مراد وہ پتھر ہیں جن کے پاس کفار اپنے جانور ذبح کرتے تھے یا اس سے مراد بت ہیں کیونکہ انہیں نصب کرکے ان کی پوجا کی جاتی ہے۔ (2)......زمانۂ جاہلیت میں کفار نے تین تیر بنائے ہوئے تھے، ان میں سے ایک پر "ہاں" اور دوسرے پر "نہیں" لکھا تھا جبکہ تیسرا خالی تھا۔ جب انہیں کوئی سفر یا اہم کام درپیش ہوتا تو وہ ان تیروں سے پانسے ڈالتے اور جو ان پر لکھا ہوتا اس کے مطابق عمل کرتے تھے۔ (3)......شراب خوری اور جوئے کا دنیوی وبال یہ ہے کہ اس سے باہمی بغض اور عداوتیں پیدا ہوتی ہیں جبکہ دینی وبال یہ ہے کہ جو ان میں مبتلا ہوتا ہے وہ ذکرِ الٰہی اور نماز سے عموماً محروم ہو جاتا ہے اور خود ان گناہوں کا وبال اپنی جگہ ہے۔

الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَا

الرَّسُوْلَ	وَ	احْذَرُوْا	فَاِنْ	تَوَلَّيْتُمْ	فَاعْلَمُوْۤا	اَنَّمَا
رسول (کی)	اور	ہوشیار رہو	پھر اگر	تم پھر جاؤ	تو جان لو	(کہ) صرف

حکم مانو اور ہوشیار رہو پھر اگر تم پھر جاؤ تو جان لو کہ

عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿٩٢﴾ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

عَلٰى رَسُوْلِنَا	الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿٩٢﴾	لَيْسَ	عَلَى الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ
ہمارے رسول پر	واضح پہنچادینا (لازم ہے)	نہیں ہے	ان لوگوں پر جو	ایمان لائے	اور

ہمارے رسول پر تو صرف واضح طور پر تبلیغ فرمادینا لازم ہے ○ جو ایمان لائے اور

حرمت سے پہلے شراب پینے والوں کا حکم

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْۤا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّ

عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	جُنَاحٌ	فِيْمَا	طَعِمُوْۤا	اِذَا	مَا اتَّقَوْا	وَّ
انہوں نے عمل کئے	نیک	کوئی گناہ	(اس) میں جو	انہوں نے کھایا پیا	جب	ڈریں	اور

انہوں نے نیک عمل کئے ان پر کھانے میں کوئی گناہ نہیں جب کہ ڈریں اور

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا

اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	ثُمَّ	اتَّقَوْا	وَّ	اٰمَنُوْا	ثُمَّ	اتَّقَوْا[1]
ایمان رکھیں	اور	عمل کریں	نیک	پھر	ڈریں	اور	ایمان رکھیں	پھر	ڈریں

ایمان رکھیں اور اچھے عمل کریں پھر ڈریں اور ایمان رکھیں پھر ڈریں

وَّاَحْسَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٩٣﴾ ۧ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

ع ۱۲ / ۲

وَّ	اَحْسَنُوْا	وَ	اللّٰهُ	يُحِبُّ	الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٩٣﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ
اور	نیکیاں کریں	اور	اللہ	پسند فرماتا ہے	نیکی کرنے والوں (کو)	اے	وہ لوگو جو

اور نیکیاں کریں اور اللہ نیکی کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے ○ اے ایمان

حالتِ احرام میں شکار کے ذریعے آزمائش کی خبر

[1] ......اِس آیت مبارکہ میں لفظ ''اِتَّقَوْا'' جس کے معنیٰ ڈرنے اور پرہیز کرنے کے ہیں تین مرتبہ آیا ہے: پہلے سے مراد شرک سے بچنا، دُوسرے سے مراد تمام حرام کاموں اور گناہوں سے بچنا اور تیسرے سے مراد شبہات کا ترک کردینا ہے۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ پہلے سے مراد تمام حرام چیزوں سے بچنا اور دوسرے سے اُس پر قائم رہنا اور تیسرے سے مراد وحی کے نازل ہونے کے زمانے میں یا اُس کے بعد جو چیزیں منع کی جائیں اُن کو چھوڑ دینا ہے۔ بعض مفسرین نے یہ معنیٰ بیان کیا کہ پہلے بھی گناہوں سے بچتے رہے ہوں اور اب بھی بچتے رہیں اور آئندہ بھی بچتے رہیں۔

اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَیْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ

اٰمَنُوْا	لَيَبْلُوَنَّكُمُ [1]	اللّٰهُ	بِشَیْءٍ	مِّنَ الصَّيْدِ
ایمان لائے	ضرور امتحان کرے گا تمہارا	اللہ	کسی چیز کے ساتھ	شکار سے

والو! ضرور اللہ ان شکاروں کے ذریعے

تَنَالُهٗۤ اَيْدِيْكُمْ وَ رِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ

تَنَالُهٗۤ	اَيْدِيْكُمْ	وَ	رِمَاحُكُمْ	لِيَعْلَمَ	اللّٰهُ	مَنْ
پہنچ سکتے ہیں اسے	تمہارے ہاتھ	اور	تمہارے نیزے	تاکہ پہچان کرادے	اللہ	(اس کی) جو

جن تک تمہارے ہاتھ اور نیزے پہنچ سکیں گے تمہارا امتحان کرے گا تاکہ اللہ ان لوگوں کی

يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ ۚ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ

يَّخَافُهٗ	بِالْغَيْبِ	فَمَنِ	اعْتَدٰى	بَعْدَ ذٰلِكَ	فَلَهٗ
ڈرتا ہے اس سے	بن دیکھے	تو جو	حد سے بڑھے	اس (ممانعت) کے بعد	تو اس کے لئے

پہچان کرادے جو اس سے بن دیکھے ڈرتے ہیں پھر اس (ممانعت) کے بعد جو حد سے بڑھے تو اس کے لئے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۹۴﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَ اَنْتُمْ

حالتِ احرام میں شکار کی ممانعت

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۹۴﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تَقْتُلُوا	الصَّيْدَ	وَ	اَنْتُمْ
دردناک عذاب	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	قتل نہ کرو	شکار	اور (جبکہ)	تم

دردناک عذاب ہے ○ اے ایمان والو! حالتِ احرام میں شکار کو

حُرُمٌ ؕ وَ مَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا

شکار کرنے پر فدیہ اور کفارہ

حُرُمٌ	وَ	مَنْ	قَتَلَهٗ	مِنْكُمْ	مُّتَعَمِّدًا
احرام والے (ہو)	اور	جو	قتل کرے اس (شکار) کو	تم میں سے	جان بوجھ کر

قتل نہ کرو اور تم میں جو اسے قصداً قتل کرے

1 … صلح حدیبیہ کے سال مسلمان حالتِ احرام میں تھے۔ اُس وقت انہیں اس آزمائش میں ڈالا گیا کہ شکار کئے جانے والے جانور اور پرندے بڑی کثرت سے آئے اور اُن کی سواریوں پر چھاگئے۔ صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کیلئے انہیں ہتھیار سے شکار کرلینا بلکہ ہاتھ سے پکڑ لینا بالکل اختیار میں تھا، اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم حکمِ الٰہی کی پابندی میں ثابت قدم رہے اور حالتِ احرام میں شکار نہ کیا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی گناہ کے اسباب و مواقع جس قدر کثرت سے موجود ہوں ان سے بچنے میں اتنا ہی زیادہ ثواب ہے۔

فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ یَحْكُمُ

یَحْكُمُ	مِنَ النَّعَمِ	قَتَلَ	مَا	مِّثْلُ	فَجَزَآءٌ (1)
فیصلہ کریں	مویشیوں سے (جانور دینا ہے)	اس نے قتل کیا	جو	(اس کی) مثل	تو (اس کا) بدلہ

تو اس کا بدلہ یہ ہے کہ مویشیوں میں سے اسی طرح کا وہ جانور دیدے جس کے

بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْیًۢا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ

اَوْ	بٰلِغَ الْكَعْبَةِ	هَدْیًۢا	مِّنْكُمْ	ذَوَا عَدْلٍ	بِهٖ
یا	کعبہ کو پہنچتی ہوئی	قربانی	تم میں سے	دو عدل والے	اس (شکار کی مثل ہونے) کا

شکار کی مثل ہونے کا تم میں سے دو معتبر آدمی فیصلہ کریں، یہ کعبہ کو پہنچتی ہوئی قربانی ہو یا

كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِیْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِیَامًا لِّیَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ؕ

وَبَالَ اَمْرِهٖ	لِّیَذُوْقَ	صِیَامًا	عَدْلُ ذٰلِكَ	اَوْ	طَعَامُ مَسٰكِیْنَ	كَفَّارَةٌ
اپنے کام کا وبال	تاکہ وہ چکھے	روزے	اس کے برابر	یا	مسکینوں کا کھانا	کفارہ (دے)

چند مسکینوں کا کھانا کفارے میں دے یا اس کے برابر روزے تاکہ وہ اپنے کام کا وبال چکھے۔

عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ؕ وَ مَنْ عَادَ فَیَنْتَقِمُ

فَیَنْتَقِمُ	عَادَ	مَنْ	وَ	سَلَفَ	عَمَّا	اللّٰهُ	عَفَا
تو بدلہ لے گا	دوبارہ کرے گا	جو	اور	گزر گیا	(اس) سے جو	اللّٰہ (نے)	معاف کر دیا

اللّٰہ نے پہلے جو کچھ گزرا اسے معاف فرما دیا اور جو دوبارہ کرے گا تو اللّٰہ اس سے

اللّٰهُ مِنْهُ ؕ وَ اللّٰهُ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿۹۵﴾ اُحِلَّ لَكُمْ

لَكُمْ	اُحِلَّ	ذُو انْتِقَامٍ ﴿۹۵﴾	عَزِیْزٌ	اللّٰهُ	وَ	مِنْهُ	اللّٰهُ
تمہارے لئے	حلال کر دیا گیا	بدلہ لینے والا	عزت والا	اللّٰہ	اور	اس سے	اللّٰہ

انتقام لے گا اور اللّٰہ غالب ہے، بدلہ لینے والا ہے ○ تمہارے اور مسافروں

حالتِ احرام میں سمندر کا شکار حلال ہے

1 ..... حالتِ احرام میں شکار یعنی خشکی کے کسی وحشی (جنگلی) جانور کو مارنا، یونہی اس کی طرف شکار کرنے کے لئے اشارہ کرنا یا کسی طرح بتانا حرام ہے اور یہ ہر حال میں حرام ہے خواہ جان بوجھ کر ہو یا غلطی سے، پہلی صورت کا حکم اس آیت سے اور دوسری کا حدیث پاک سے ثابت ہے۔ ان سب صورتوں میں کفارہ واجب ہے اور کفارہ اس جانور کی قیمت ہے یعنی دو عادل وہاں کے حساب سے جو قیمت بتا دیں وہ دینی ہو گی اور اگر وہاں اس کی کوئی قیمت نہ ہو تو وہاں سے قریب جگہ میں جو قیمت ہو وہ دینا لازم ہے اور اگر ایک ہی عادل نے بتا دیا جب بھی کافی ہے۔ مزید تفصیل فقہی کتابوں میں ملاحظہ فرمائیں۔

خانۂ کعبہ اور شعائر اللہ کی عظمت

صَيْدُ الْبَحْرِ وَ طَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَ لِلسَّيَّارَةِ ۚ وَ

صَيْدُ الْبَحْرِ (1)	وَ	طَعَامُهٗ	مَتَاعًا لَّكُمْ وَ لِلسَّيَّارَةِ	وَ
سمندر کا شکار	اور	اس کا کھانا	تمہارے اور مسافروں کے فائدے (کے لئے)	اور

تمہارے اور مسافروں کے فائدے کے لئے سمندر کا شکار اور اس کا کھانا حلال کر دیا گیا اور

حُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ۗ وَ

حُرِّمَ	عَلَيْكُمْ	صَيْدُ الْبَرِّ	مَا دُمْتُمْ	حُرُمًا	وَ
حرام کر دیا گیا	تمہارے اوپر	خشکی کا شکار	جب تک تم ہو	احرام والے	اور

جب تک تم احرام کی حالت میں ہو تب تک تم پر خشکی کا شکار حرام کر دیا گیا اور

اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۹۶﴾ جَعَلَ اللّٰهُ

اتَّقُوا	اللّٰهَ	الَّذِيْۤ اِلَيْهِ	تُحْشَرُوْنَ ﴿۹۶﴾	جَعَلَ	اللّٰهُ
ڈرو	اللہ (سے)	جس کی طرف	تمہیں اٹھایا جائے گا	بنادیا	اللہ (نے)

اللہ سے ڈرو جس کی طرف تمہیں اٹھایا جائے گا ○ اللہ نے

الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَ الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَ

الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ (2)	قِيٰمًا	لِّلنَّاسِ	وَ	الشَّهْرَ الْحَرَامَ	وَ
حرمت والے گھر کعبہ (کو)	قیام کا ذریعہ	لوگوں کے لئے	اور	حرمت والے مہینے (کو)	اور

ادب والے گھر کعبہ کو اور حرمت والے مہینے کو اور

الْهَدْيَ وَ الْقَلَآئِدَ ؕ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْۤا

الْهَدْيَ	وَ	الْقَلَآئِدَ	ذٰلِكَ	لِتَعْلَمُوْۤا
حرم کی قربانی (کو)	اور	گلے میں نشانی لٹکائے ہوئے جانوروں (کو)	یہ	(اس لئے) تاکہ تم یقین کرلو

حرم کی طرف لیجائے جانے والی قربانی کو اور ان جانوروں کو جن کے گلے میں (حج کی قربانی ہونے کی) نشانی لٹکائی

1..... اس آیت میں یہ مسئلہ بیان فرمایا گیا کہ احرام والے کے لئے دریا کا شکار حلال ہے اور خشکی کا حرام۔ دریا کا شکار وہ ہے جس کی پیدائش دریا میں ہوتی ہو اور خشکی کا وہ جس کی پیدائش خشکی میں ہوتی ہو۔ 2..... اللہ عَزَّوَجَلَّ نے خانہ کعبہ کو لوگوں کیلئے قیام کا باعث بنایا کہ وہاں دینی اور دنیوی اُمور کا قیام ہوتا ہے، جیسے وہاں خوفزدہ پناہ لیتا اور کمزوروں کو امن ملتا ہے، تاجر نفع پاتے ہیں اور حج و عمرہ کرنے والے وہاں حاضر ہو کر مناسک ادا کرتے ہیں۔ یونہی ذی الحجہ کا مہینہ جس میں حج کیا جاتا ہے اور ہدی کے جانور ان سب کے ساتھ بھی دینی اور دنیاوی امور وابستہ ہیں کہ اس کے گوشت سے غریبوں اور امیروں کا گزارہ ہوتا ہے اور اس=

اللہ تعالیٰ کی تین صفات

اَنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ وَاَنَّ

اَنَّ	اللّٰهَ	يَعۡلَمُ	مَا	فِى السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِى الۡاَرۡضِ	وَ	اَنَّ
کہ	اللہ	جانتا ہے	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں (ہے)	اور	بیشک

ہوئی ہو (ان سب کو) لوگوں کے قیام کا ذریعہ بنا دیا۔ یہ اس لیے ہیں تاکہ تم یقین کر لو کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں

اللّٰهَ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ ﴿٩٧﴾ اِعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ وَ

اللّٰهَ	بِكُلِّ شَىۡءٍ	عَلِيۡمٌ ﴿٩٧﴾	اِعۡلَمُوۡۤا	اَنَّ	اللّٰهَ	شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ[1]	وَ
اللہ	ہر چیز کو	جاننے والا	جان رکھو	بیشک	اللہ	سخت عذاب دینے والا (بھی ہے)	اور

میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور یقین کر لو کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے ○ جان رکھو کہ اللہ سخت عذاب دینے والا

رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے منصب اور علم الٰہی کا بیان

اَنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿٩٨﴾ مَا عَلَى الرَّسُوۡلِ اِلَّا الۡبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ

اَنَّ	اللّٰهَ	غَفُوۡرٌ	رَّحِيۡمٌ ﴿٩٨﴾	مَا عَلَى الرَّسُوۡلِ	اِلَّا	الۡبَلٰغُ	وَ	اللّٰهُ
بیشک	اللہ	بخشنے والا	مہربان (بھی)	رسول پر (لازم) نہیں	مگر	(حکم) پہنچا دینا	اور	اللہ

بھی ہے اور اللہ بخشنے والا، مہربان بھی ہے ○ رسول پر صرف تبلیغ لازم ہے اور اللہ جانتا ہے

کثرت ہر جگہ حقانیت کی دلیل نہیں

يَعۡلَمُ مَا تُبۡدُوۡنَ وَمَا تَكۡتُمُوۡنَ ﴿٩٩﴾ قُلۡ لَّا يَسۡتَوِى

يَعۡلَمُ	مَا	تُبۡدُوۡنَ	وَ	مَا	تَكۡتُمُوۡنَ ﴿٩٩﴾	قُلۡ	لَّا يَسۡتَوِى
جانتا ہے	جو کچھ	تم ظاہر کرتے ہو	اور	جو کچھ	تم چھپاتے ہو	تم کہو	برابر نہیں

جو تم ظاہر کرتے اور جو تم چھپاتے ہو ○ تم فرما دو کہ

الۡخَبِيۡثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوۡ اَعۡجَبَكَ كَثۡرَةُ الۡخَبِيۡثِ ۚ فَاتَّقُوا

الۡخَبِيۡثُ	وَ	الطَّيِّبُ	وَلَوۡ	اَعۡجَبَكَ[2]	كَثۡرَةُ الۡخَبِيۡثِ	فَاتَّقُوا
گندا	اور	پاکیزہ	اگرچہ	اچھی لگے تمہیں	گندے (لوگوں) کی کثرت	تو ڈرتے رہو

گندا اور پاکیزہ برابر نہیں ہیں اگرچہ گندے لوگوں کی کثرت تمہیں تعجب میں ڈالے تو اے عقل والو!

═ سے ایک رکن اسلامی ادا ہوتا ہے۔

1 ...... اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمتوں کا ذکر فرمانے کے بعد اپنی صفت "شَدِيۡدُ الۡعِقَاب" ذکر فرمائی تاکہ خوف و امید سے ایمان کی تکمیل ہو، اس کے بعد صفت "غفور و رحیم" بیان فرما کر اپنی وسعتِ رحمت کا اظہار فرمایا۔ 2 ...... اس کا معنیٰ یہ ہے کہ دنیاداروں کو مال و دولت کی کثرت اور دنیا کی زیب و زینت بھاتی ہے حالانکہ جو نعمتیں اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں وہ سب سے اچھی اور سب سے زیادہ باقی رہنے والی ہیں۔ دنیا کے مال و دولت کی چاہت، اس کی نعمتوں اور ═

اللّٰهَ يٰۤاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۟۠ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اٰمَنُوْا	الَّذِيْنَ	يٰۤاَيُّهَا	تُفْلِحُوْنَ ۟	لَعَلَّكُمْ	يٰۤاُولِي الْاَلْبَابِ	اللّٰهَ
ایمان لائے	وہ لوگو جو	اے	فلاح پاؤ	تاکہ تم	اے عقل والو	اللہ (سے)

تم اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ ○ اے ایمان والو!

لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ

تَسُؤْكُمْ	تُبْدَ لَكُمْ	اِنْ	عَنْ اَشْيَآءَ	لَا تَسْـَٔلُوْا[1]
(تو) بری لگیں تمہیں	ظاہر کی جائیں تمہارے لئے	اگر	(ایسی) چیزوں سے متعلق	نہ پوچھو

ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں

وَ اِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ

الْقُرْاٰنُ	يُنَزَّلُ	حِيْنَ	عَنْهَا	تَسْـَٔلُوْا	اِنْ	وَ
قرآن	(جب) نازل کیا جارہا ہے	(اس) وقت	ان کے بارے	تم سوال کروگے	اگر	اور

اور اگر تم انہیں اس وقت پوچھو گے جبکہ قرآن نازل کیا جارہا ہے

تُبْدَ لَكُمْ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ؕ وَ اللّٰهُ

اللّٰهُ	وَ	عَنْهَا	اللّٰهُ	عَفَا[2]	تُبْدَ لَكُمْ
اللہ	اور	ان (سوالوں) سے	اللہ (نے)	معاف کردیا	(تو) ظاہر کردی جائیں گی تمہارے لئے

تو تم پر وہ چیزیں ظاہر کردی جائیں گی اور اللہ ان کو معاف کرچکا ہے اور اللہ

غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝۱۰۱ قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ

مِّنْ قَبْلِكُمْ	قَوْمٌ	سَاَلَهَا	قَدْ	حَلِيْمٌ ۝۱۰۱	غَفُوْرٌ
تم سے پہلے	ایک قوم (نے)	سوال کیا ان (چیزوں کے بارے)	بیشک	حلم والا	بخشنے والا

بخشنے والا، حلم والا ہے ○ بیشک تم سے پہلے ایک قوم نے ان اشیاء کے بارے میں سوال کیا تھا

═ آسائشوں کی خواہشات اور اس کی رنگینیوں سے لطف اندوز ہونے کی تمنا میں لگے رہنا اور اپنی آخرت کی تیاری سے غافل رہنا مذموم ہے۔

1 ... نزولِ وحی کے زمانے میں یہ حکم دیا گیا کہ جن چیزوں سے متعلق ممانعت نہیں کی گئی ان کے بارے میں بہت زیادہ نہ پوچھو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے زیادہ پوچھنے پر وہ چیز حرام قرار دیدی جائے۔ نیز بے مقصد ایسے سوالات نہ کرو کہ ان کا جواب دیدیا جائے تو تمہیں برا لگے۔

2 ... اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جس امر کی شریعت میں ممانعت نہ آئی ہو وہ مباح و جائز ہے۔

کافروں کے چند جانوروں کو حرام قرار دینے کا رد

ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ بَحِيْرَةٍ

ثُمَّ	اَصْبَحُوْا	بِهَا	كٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾	مَا جَعَلَ	اللّٰهُ	مِنْ بَحِيْرَةٍ
پھر	وہ ہوگئے	اس کا	انکار کرنے والے	نہیں مقرر کیا	اللہ (نے)	کوئی بحیرہ

پھر اس کا انکار کرنے والے ہوگئے ○ اللہ نے بحیرہ

وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ

وَّ	لَا	سَآئِبَةٍ	وَّ	لَا	وَصِيْلَةٍ	وَّ	لَا	حَامٍ [1]	وَّ	لٰكِنَّ
اور	نہ	سائبہ	اور	نہ	وصیلہ	اور	نہ	حام	اور	لیکن

اور سائبہ اور وصیلہ اور حام کو مقرر نہیں کیا لیکن

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَاَكْثَرُهُمْ

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	يَفْتَرُوْنَ	عَلَى اللّٰهِ	الْكَذِبَ	وَ	اَكْثَرُهُمْ
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	بہتان باندھتے ہیں	اللہ پر	جھوٹ	اور	ان میں اکثر

کافر لوگ اللہ پر جھوٹا بہتان لگاتے ہیں اور ان میں اکثر

شریعت کے مقابلے میں باپ دادا کی رسموں کی حیثیت

لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ

لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۳﴾	وَ	اِذَا	قِيْلَ	لَهُمْ	تَعَالَوْا	اِلٰى	مَآ	اَنْزَلَ
عقل نہیں رکھتے	اور	جب	کہا جائے	ان سے	آؤ	(اس) کی طرف	جو	نازل کیا

بے عقل ہیں ○ اور جب ان سے کہا جائے کہ جو اللہ نے نازل فرمایا ہے اس کی طرف

اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا

اللّٰهُ	وَ	اِلَى الرَّسُوْلِ	قَالُوْا	حَسْبُنَا	مَا	وَجَدْنَا
اللہ (نے)	اور	رسول کی طرف	(تو) کہتے ہیں	کافی ہے ہمیں	وہ جو	ہم نے پایا

اور رسول کی طرف آؤ تو کہتے ہیں کہ ہمیں وہی کافی ہے جس پر ہم نے

[1]...... زمانہ جاہلیت میں مشرکین نے اپنی طرف سے بتوں کے نام پر جانوروں کو چھوڑ دینے اور خود نفع نہ اٹھانے کی کچھ رسومات مقرر کی ہوئی تھیں کہ مثلاً ایسا ہوگا یا میرا فلاں کام ہوگیا یا اس جانور سے فلاں فلاں انداز میں نفع حاصل ہوا تو ان جانوروں کا یہ یہ نام ہوگا جن میں سے چار نام بَحِیْرَہ، سائِبَہ، وَصِیْلَہ اور حامِی یہاں آیت میں بیان ہوئے ہیں۔ ان جانوروں کو یہ لوگ بتوں کے لئے چھوڑ دیتے اور خود ان سے کسی قسم کا نفع اٹھانا حرام جانتے اور یہ کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس آیت میں مشرکوں کا رد کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایسا کرنے کا کوئی حکم نہیں دیا اور یہ لوگ اس=

عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ

لَا يَعْلَمُوْنَ	اٰبَآؤُهُمْ	كَانَ	اَوَلَوْ	اٰبَآءَنَا[1]	عَلَيْهِ
نہ جانتے	ان کے باپ دادا	ہوں	کیا اگرچہ	اپنے باپ دادا (کو)	اس پر (جس پر)

اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔ کیا اگرچہ ان کے باپ دادا نہ کچھ جانتے ہوں

شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ

عَلَيْكُمْ	اٰمَنُوْا	الَّذِيْنَ	يٰۤاَيُّهَا	لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۴﴾	وَّ	شَيْـًٔا
تمہارے اوپر	ایمان لائے	وہ لوگو جو	اے	نہ وہ ہدایت پر ہوں	اور	کچھ

اور نہ انہیں ہدایت ہو ○ اے ایمان والو! تم

ذاتی احتساب کا حکم

اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ؕ

اهْتَدَيْتُمْ	اِذَا	ضَلَّ	مَّنْ	لَا يَضُرُّكُمْ	اَنْفُسَكُمْ
تم ہدایت پر ہو	جب	گمراہ ہوا	وہ جو	نقصان نہیں پہنچائے گا تمہیں	اپنی جانوں (کی فکر لازم ہے)

اپنی جانوں کی فکر کرو جب تم ہدایت پر ہو تو گمراہ ہونے والا تمہارا کچھ نہ بگاڑے گا

ہدایت یافتہ کو دوسروں کی گمراہی نقصان نہیں دے گی

اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۵﴾

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۵﴾	بِمَا	فَيُنَبِّئُكُمْ	مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا	اِلَى اللّٰهِ
تم کرتے تھے	(اس) کی جو	تو وہ خبر دے گا تمہیں	تم سب کا لوٹنا (ہے)	اللہ کی طرف

اللہ ہی کی طرف تم سب کا لوٹنا ہے پھر وہ تمہیں بتادے گا جو تم کرتے تھے ○

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ

حَضَرَ	اِذَا	شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ	اٰمَنُوْا	الَّذِيْنَ	يٰۤاَيُّهَا
آنے لگے	جب	تمہارے درمیان کی گواہی (دینے والے)	ایمان لائے	وہ لوگو جو	اے

اے ایمان والو! جب تم میں کسی کو موت آنے لگے تو وصیت کرتے وقت

وصیت کے گواہ بنانے کا حکم

=کی طرف جھوٹی بات منسوب کر رہے ہیں۔

1 ......اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت سب پر مقدم ہے۔ کفار اپنے باپ دادا کے کفر و شرک کے طریقے کو حکمِ خدا پر فوقیت دیتے تھے یہاں اسی کا بیان ہے۔ اس سے وہ لوگ بھی عبرت حاصل کریں جو غمی، خوشی کے مواقع پر اپنی خاندانی رسموں کی ادائیگی کو احکامِ شریعت پر عملی طور پر ترجیح دیتے ہیں کہ حکمِ شریعت چھوڑ دیتے ہیں لیکن رسمیں نہیں چھوڑتے۔

اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ

اَحَدَكُمُ	الْمَوْتُ[1]	حِيْنَ الْوَصِيَّةِ	اثْنٰنِ	ذَوَا عَدْلٍ	مِّنْكُمْ
تم میں سے کسی ایک (کو)	موت	وصیت کے وقت	دو	عدل والے (گواہ ہوں)	تم میں سے

تمہاری آپس کی گواہی (دینے والے) تم میں سے دو معتبر شخص ہوں

اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ

اَوْ	اٰخَرٰنِ	مِنْ غَيْرِكُمْ	اِنْ	اَنْتُمْ	ضَرَبْتُمْ	فِي الْاَرْضِ
یا	دوسرے دو (گواہ ہوں)	تمہارے غیروں سے	اگر	تم	سفر کررہے ہو	زمین میں

یا اگر تم زمین میں سفر کررہے ہو پھر تمہیں موت کا حادثہ آپہنچے

فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ ؕ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ

فَاَصَابَتْكُمْ	مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ	تَحْبِسُوْنَهُمَا	مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ[2]
پھر پہنچے تمہیں	موت کی مصیبت	تم روک لو ان دونوں (گواہوں) کو	نماز کے بعد

تو تمہارے غیروں میں سے دو آدمی (گواہ ہوں)۔ تم ان دونوں گواہوں کو نماز کے بعد روک لو

فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِيْ بِهٖ

فَيُقْسِمٰنِ	بِاللّٰهِ	اِنِ ارْتَبْتُمْ	لَا نَشْتَرِيْ	بِهٖ
پھر وہ دونوں قسم کھائیں	اللہ کی	اگر تمہیں شک ہو	ہم نہیں لیں گے	اس (قسم) کے بدلے

پھر اگر تمہیں کچھ شک ہو تو وہ دونوں اللہ کی قسم کھائیں کہ ہم قسم کے بدلے

ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۙ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللّٰهِ اِنَّاۤ

ثَمَنًا	وَّلَوْ	كَانَ	ذَا قُرْبٰى	وَ	لَا نَكْتُمُ	شَهَادَةَ اللّٰهِ	اِنَّاۤ
کوئی قیمت	اگرچہ	وہ ہو	قرابت والا	اور	ہم نہیں چھپائیں گے	اللہ کی گواہی	بیشک ہم

کوئی مال نہ لیں گے اگرچہ قریبی رشتے دار ہو اور ہم اللہ کی گواہی نہ چھپائیں گے۔ (اگر ہم ایسا کریں تو)

وصیت کی گواہی کے چند اہم مسائل

1 ......اس آیت میں یہ حکم فرمایا گیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کی موت کا وقت قریب آئے تو اپنی وصیت پر دو مسلمانوں کو گواہ بنالو اور اگر سفر وغیرہ میں ہو اور اپنے آدمی یعنی مسلمان نہ ملیں تو غیر مسلموں کو گواہ بنالو۔

2 ......اس سے پہلے وصیت پر گواہ بنانے کا طریقہ بتایا گیا اور اب قرائن اور علامات کی روشنی میں گواہی میں جھوٹ کا عنصر نمایاں ہوتا نظر آئے تو اس صورت میں گواہی لینے کا طریقہ بتایا جارہا ہے۔ آیت میں نماز سے مراد عصر کی نماز ہے۔

اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِیْنَ ﴿۱۰۶﴾ فَاِنْ عُثِرَ عَلٰۤى

عَلٰۤى	عُثِرَ(1)	فَاِنْ	لَّمِنَ الْاٰثِمِیْنَ ﴿۱۰۶﴾	اِذًا
(اس) پر	اطلاع مل جائے	پھر اگر	ضرور گناہگاروں میں سے (ہوں گے)	اس وقت

اس وقت ہم ضرور گنہگاروں میں ہوں گے ○ پھر اگر اس بات پر اطلاع ملے

اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّاۤ اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ یَقُوْمٰنِ

یَقُوْمٰنِ	فَاٰخَرٰنِ	اِثْمًا	اسْتَحَقَّاۤ	اَنَّهُمَا
کھڑے ہو جائیں	تو دوسرے دو	کسی گناہ (کے)	سزاوار ہوئے	کہ وہ دونوں (گواہ)

کہ وہ دونوں گواہ (گواہی میں جھوٹ بول کر) کسی گناہ کے مستحق ہوئے ہیں تو ان کی جگہ ان لوگوں میں سے

مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِیْنَ اسْتَحَقَّ عَلَیْهِمُ الْاَوْلَیٰنِ

الْاَوْلَیٰنِ	اسْتَحَقَّ عَلَیْهِمُ	مِنَ الَّذِیْنَ	مَقَامَهُمَا
زیادہ قریبی دو افراد (میت کے)	حق دبایا گیا ان کا	ان لوگوں میں سے جو	ان دونوں کی جگہ

جن کا حق دبایا گیا میت کے زیادہ قریبی دو (آدمی قسم کھانے کے لئے) کھڑے ہو جائیں

فَیُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَاۤ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا

مِنْ شَهَادَتِهِمَا	اَحَقُّ	لَشَهَادَتُنَاۤ	بِاللّٰهِ	فَیُقْسِمٰنِ
ان دونوں کی گواہی سے	زیادہ سچی، زیادہ حق والی	ضرور ہماری گواہی	اللہ کی	پھر وہ قسم کھائیں

پھر وہ اللہ کی قسم کھائیں کہ ہماری گواہی (یعنی ہماری قسم) ان کی گواہی سے زیادہ درست ہے

وَ مَا اعْتَدَیْنَاۤ ﳲ اِنَّاۤ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۰۷﴾

لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۰۷﴾	اِذًا	اِنَّاۤ	مَا اعْتَدَیْنَا	وَ
ضرور ظلم کرنے والوں سے (ہوں گے)	اس وقت	(اگر ایسا ہو تو) بیشک ہم	ہم حد سے نہیں بڑھے	اور

اور ہم حد سے نہیں بڑھے (اور اگر ایسا کریں تو) اس وقت ہم ظالموں میں ہوں گے ○

(1)...... وصیت کے گواہوں کا جھوٹ ثابت ہو جائے تو اس صورت میں حکم یہ ہے کہ میت کے وارثوں میں سے دو آدمی قسم کھا کر کہیں کہ یہ دونوں امین جھوٹے ہیں، ہماری گواہی یعنی قسم ان دونوں کی گواہی سے زیادہ درست ہے اور ہم حد سے نہیں بڑھے، اگر ہم ایسا کریں گے تو اس وقت ہم ظالموں میں ہوں گے۔

ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ یَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَاۤ

ذٰلِكَ	اَدْنٰۤى	اَنْ	یَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ	عَلٰى وَجْهِهَاۤ
یہ (حکم)	زیادہ قریب ہے	(اس سے) کہ	وہ لائیں گواہی	اس کی (اصل) صورت پر

یہ اس کے زیادہ قریب ہے کہ وہ گواہ صحیح طریقے سے گواہی ادا کریں

اَوْ یَخَافُوْۤا اَنْ تُرَدَّ اَیْمَانٌۢ

اَوْ	یَخَافُوْۤا	اَنْ	تُرَدَّ (1)	اَیْمَانٌۢ
یا	وہ ڈریں	(اس بات سے) کہ	رد کر دی جائیں گی (یا) لوٹا دی جائیں گی	کچھ قسمیں

یا وہ اس بات سے ڈریں کہ ان کی قسموں کے بعد قسموں کو (ورثاء کی طرف)

بَعْدَ اَیْمَانِهِمْ ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اسْمَعُوْا ؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی

بَعْدَ اَیْمَانِهِمْ	وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ	اسْمَعُوْا	وَ	اللّٰهُ	لَا یَهْدِی
ان کی قسموں کے بعد	اور	ڈرو	اللہ (سے)	اور	(حکم) سنو	اور	اللہ	ہدایت نہیں دیتا

لوٹا دیا جائے گا اور اللہ سے ڈرو اور حکم سنو اور اللہ نافرمانوں کو

الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ﴿۱۰۸﴾ ع یَوْمَ یَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَیَقُوْلُ

الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ﴿۱۰۸﴾	یَوْمَ	یَجْمَعُ	اللّٰهُ	الرُّسُلَ	فَیَقُوْلُ
نافرمانی کرنے والی قوم (کو)	(جس) دن	جمع فرمائے گا	اللہ	رسولوں (کو)	پھر فرمائے گا

ہدایت نہیں دیتا○ جس دن اللہ رسولوں کو جمع فرمائے گا پھر فرمائے گا:

مَاذَاۤ اُجِبْتُمْ ؕ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ؕ اِنَّكَ

مَاذَاۤ	اُجِبْتُمْ	قَالُوْا	لَا عِلْمَ لَنَا	اِنَّكَ
کیا	تمہیں جواب دیا گیا	وہ عرض کریں گے	ہمیں کچھ علم نہیں	بیشک تو

تمہیں کیا جواب دیا گیا؟ وہ عرض کریں گے، ہمیں کچھ علم نہیں۔ بیشک تو

روزِ قیامت انبیاء سے سوال

ع ۱۴ | ۴

(1) ... مراد یہ ہے کہ گواہی سے متعلق جو احکام ذکر ہوئے ان پر عمل کرنے سے گواہ صحیح طریقے سے گواہی دیں گے یا انہیں اس بات کا خوف ہو گا کہ ہم نے جھوٹی قسم کھائی اور علامات و قرائن سے ہمارا جھوٹ ظاہر ہو گیا تو قسمیں میت کے ورثا کی طرف منتقل کر دی جائیں گی اور انہوں نے ہمارے خلاف قسم کھالی تو ہماری قسمیں مسترد کر دی جائیں گی یوں سب کے سامنے رسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ جب انہیں یہ خوف ہو گا تو وہ جھوٹی قسم کھانے سے باز رہیں گے۔

بروزِ قیامت حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے اللہ تعالیٰ کا کلام و معجزات کا بیان

وقف لازم

اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ﴿۱۰۹﴾ اِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسَى ابْنَ مَرْیَمَ اذْكُرْ

اَنْتَ	عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ﴿۱۰۹﴾	اِذْ (1)	قَالَ	اللّٰهُ	یٰعِیْسَى ابْنَ مَرْیَمَ	اذْكُرْ
تو	تمام غیبوں کو خوب جاننے والا	جب	فرمائے گا	اللہ	اے مریم کے بیٹے عیسیٰ	یاد کر

ہی سب غیبوں کا جاننے والا ہے ○ جب اللہ فرمائے گا: اے مریم کے بیٹے عیسیٰ!

نِعْمَتِیْ عَلَیْكَ وَ عَلٰى وَالِدَتِكَ ۘ اِذْ اَیَّدْتُّكَ

نِعْمَتِیْ	عَلَیْكَ	وَ	عَلٰى وَالِدَتِكَ	اِذْ	اَیَّدْتُّكَ (2)
میری نعمت، احسان	اپنے اوپر	اور	اپنی ماں کے اوپر	جب	میں نے مدد کی تیری

اپنے اوپر اور اپنی والدہ پر میرا وہ احسان یاد کر، جب میں نے

بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۟ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِی الْمَهْدِ وَ كَهْلًا ۚ وَ

بِرُوْحِ الْقُدُسِ	تُكَلِّمُ	النَّاسَ	فِی الْمَهْدِ	وَ	كَهْلًا	وَ
پاک روح کے ساتھ	تو باتیں کرتا	لوگوں (سے)	گہوارے میں	اور	بڑی عمر (میں)	اور

پاک روح سے تیری مدد کی۔ تو گہوارے میں اور بڑی عمر میں لوگوں سے باتیں کرتا تھا اور

اِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِیْلَ ۚ

اِذْ	عَلَّمْتُكَ	الْكِتٰبَ	وَ	الْحِكْمَةَ	وَ	التَّوْرٰىةَ	وَ	الْاِنْجِیْلَ
جب	میں نے سکھائی تمہیں	کتاب	اور	حکمت	اور	تورات	اور	انجیل

جب میں نے تجھے کتاب اور حکمت اور توریت اور انجیل سکھائی

وَ اِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّیْنِ كَهَیْـٴَـةِ الطَّیْرِ بِاِذْنِیْ فَتَنْفُخُ

وَ	اِذْ	تَخْلُقُ	مِنَ الطِّیْنِ	كَهَیْـٴَـةِ الطَّیْرِ	بِاِذْنِیْ	فَتَنْفُخُ
اور	جب	تو بناتا	مٹی سے	پرندے کی صورت جیسی	میرے حکم سے	پھر تو پھونک مارتا

اور جب تو میرے حکم سے مٹی سے پرندے جیسی صورت بنا کر اس میں پھونک مارتا تھا

1 ... اس آیت میں بھی قیامت کے دن کا ایک معاملہ بیان فرمایا گیا، گویا کہ ارشاد فرمایا "آپ یاد کریں جس دن اللہ تعالیٰ رسولوں کو جمع فرمائے گا اور جب اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے اس طرح فرمائے گا۔" یہاں آیت میں یہ معاملہ ماضی کے صیغہ سے اس لئے بیان کیا گیا کہ بروزِ قیامت اس کا واقع ہونا یقینی ہے اور جس چیز کا مستقبل میں ہونا یقینی ہو اسے ماضی کے صیغے سے بیان کر دیا جاتا ہے۔

2 ..... اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مدد جبرئیل امین کے ذریعے فرمائی، اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کی مدد برحق ہے۔

فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًۢا بِاِذْنِيْ وَ تُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَ

فِيْهَا	فَتَكُوْنُ	طَيْرًا	بِاِذْنِيْ	وَ	تُبْرِئُ	الْاَكْمَهَ	وَ
اس میں	تو وہ ہو جاتی	پرندہ	میرے حکم سے	اور	تو شفا دیتا	پیدائشی نابینا	اور

تو وہ میرے حکم سے پرندہ بن جاتی اور تو میرے حکم سے پیدائشی نابینا اور

الْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ ۚ وَ اِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى

الْاَبْرَصَ (1)	بِاِذْنِيْ	وَ	اِذْ	تُخْرِجُ (2)	الْمَوْتٰى
سفید داغ کے مریض (کو)	میرے حکم سے	اور	جب	(زندہ کرکے) نکالتا	مردوں (کو)

سفید داغ کے مریض کو شفا دیتا تھا اور جب تو میرے حکم سے مردوں کو زندہ کرکے

بِاِذْنِيْ ۚ وَ اِذْ كَفَفْتُ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ اِذْ

بِاِذْنِيْ	وَ	اِذْ	كَفَفْتُ	بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ	عَنْكَ	اِذْ
میرے حکم سے	اور	جب	میں نے روک دیا	بنی اسرائیل (کو)	تم سے	جب

نکالتا اور جب میں نے بنی اسرائیل کو تم سے روک دیا۔ جب

جِئْتَهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

جِئْتَهُمْ	بِالْبَیِّنٰتِ	فَقَالَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
تو آیا ان کے پاس	روشن نشانیوں کے ساتھ	تو کہا	ان لوگوں نے جنہوں نے	کفر کیا

تو ان کے پاس روشن نشانیاں لے کر آیا تو ان میں سے کافروں نے

مِنْهُمْ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۱۰﴾ وَ اِذْ اَوْحَيْتُ

مِنْهُمْ	اِنْ	هٰذَاۤ	اِلَّا	سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۱۰﴾	وَ	اِذْ	اَوْحَيْتُ (3)
ان میں سے	نہیں	یہ	مگر	کھلا جادو	اور	جب	میں نے القا کیا

کہا: یہ تو کھلا جادو ہے ○ اور جب میں نے

حواریوں کی طرف ایمان لانے کا

1 ... پیدائشی اندھاپن اور برص کا مرض بہت بڑی مصیبتیں ہیں اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان مصیبتوں کو دور فرمادیتے تھے، اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے اس کی عطا سے دافع البلاء، مشکل کشا اور حاجت روا ہوتے ہیں۔

2 ..... اس سے معلوم ہوا کہ یہ کہنا جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے اس کے دیئے ہوئے اختیار سے مردوں کو زندہ کرسکتے ہیں۔

3 ..... اس آیت میں لفظ ”وحی“ کی نسبت غیر انبیاء کی طرف ہے اور جب وحی کی نسبت غیر نبی کی طرف ہو تو اس سے مراد دل میں بات ڈالنا ہوتا ہے۔

آسمان سے دستر خوان اترنے کا مکمل واقعہ

اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِیْ وَ بِرَسُوْلِیْ ۚ قَالُوْۤا

قَالُوْۤا	بِرَسُوْلِیْ	وَ	بِیْ	اٰمِنُوْا	اَنْ	اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ (1)
(تو) انہوں نے کہا	میرے رسول پر	اور	مجھ پر	ایمان لاؤ	کہ	حواریوں کی طرف

حواریوں کے دل میں یہ بات ڈالی کہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لاؤ تو انہوں نے کہا:

اٰمَنَّا وَ اشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ اِذْ قَالَ

قَالَ	اِذْ	مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾	بِاَنَّنَا	اشْهَدْ	وَ	اٰمَنَّا
کہا	جب	مسلمان (ہیں)	(اس) پر کہ ہم	(اے عیسیٰ) آپ گواہ ہو جائیں	اور	ہم ایمان لائے

ہم ایمان لائے اور (اے عیسیٰ!) آپ گواہ ہو جائیں کہ ہم مسلمان ہیں ○ یاد کرو جب

الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ

يُّنَزِّلَ	اَنْ	رَبُّكَ	يَسْتَطِيْعُ (2)	هَلْ	يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ	الْحَوَارِيُّوْنَ
وہ اتار دے	کہ	آپ کا رب	(ایسا) کرے گا	کیا	اے مریم کے بیٹے عیسیٰ	حواریوں (نے)

حواریوں نے کہا: اے عیسیٰ بن مریم! کیا آپ کا رب ایسا کرے گا کہ ہم پر

عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ؕ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ

كُنْتُمْ	اِنْ	اللّٰهَ	اتَّقُوا	قَالَ	مِّنَ السَّمَآءِ	مَآئِدَةً	عَلَيْنَا
تم ہو	اگر	اللہ (سے)	ڈرو	فرمایا	آسمان سے	دستر خوان	ہمارے اوپر

آسمان سے ایک دستر خوان اُتار دے؟ فرمایا: اللہ سے ڈرو، اگر

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَ

وَ	مِنْهَا	نَّاْكُلَ	اَنْ	نُرِيْدُ	قَالُوْا	مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾
اور	اس میں سے	کھائیں	کہ	ہم چاہتے ہیں	انہوں نے کہا	ایمان والے

ایمان رکھتے ہو ○ (حواریوں نے) کہا: ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس میں سے کھائیں اور

1 ...... حواری حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مخصوص اور مخلص حضرات کو کہا جاتا ہے۔

2 ...... اس سے حواریوں کی مراد یہ تھی کہ کیا اللہ تعالیٰ اس بارے میں آپ کی دُعا قبول فرمائے گا؟ یہ مراد نہیں تھی کہ کیا آپ کا رب عَزَّوَجَلَّ ایسا کر سکتا ہے یا نہیں؟ کیونکہ وہ حضرات اللہ تعالیٰ کی قدرت پر ایمان رکھتے تھے۔

تَطْمَىٕنَّ قُلُوْبُنَا وَ نَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا

تَطْمَىٕنَّ	قُلُوْبُنَا	وَ	نَعْلَمَ	اَنْ	قَدْ	صَدَقْتَنَا
مطمئن ہو جائیں	ہمارے دل	اور	(دیکھ کر) جان لیں	کہ	بیشک	آپ نے سچ فرمایا ہم سے

ہمارے دل مطمئن ہو جائیں اور ہم آنکھوں سے دیکھ لیں کہ آپ نے ہم سے سچ فرمایا ہے

وَ نَكُوْنَ عَلَیْهَا مِنَ الشّٰهِدِیْنَ ﴿۱۱۳﴾ قَالَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ

وَ	نَكُوْنَ	عَلَیْهَا	مِنَ الشّٰهِدِیْنَ ﴿۱۱۳﴾ (1)	قَالَ	عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ
اور	ہم ہو جائیں	اس پر	گواہی دینے والوں سے	عرض کی	مریم کے بیٹے عیسیٰ (نے)

اور ہم اس پر گواہ ہو جائیں ○ عیسیٰ بن مریم نے عرض کی:

اللّٰهُمَّ رَبَّنَاۤ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآىٕدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ

اللّٰهُمَّ	رَبَّنَاۤ	اَنْزِلْ	عَلَیْنَا	مَآىٕدَةً	مِّنَ السَّمَآءِ	تَكُوْنُ
اے اللہ	ہمارے رب	اتار دے	ہمارے اوپر	ایک دستر خوان	آسمان سے	وہ ہو جائے

اے اللہ! اے ہمارے رب! ہم پر آسمان سے ایک دستر خوان اُتار دے جو

لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَ اٰخِرِنَا وَ

لَنَا	عِیْدًا (2)	لِّاَوَّلِنَا	وَ	اٰخِرِنَا	وَ
ہمارے لئے	عید	ہمارے پہلوں کے لئے	اور	ہمارے بعد آنے والوں (کے لئے)	اور

ہمارے لئے اور ہمارے بعد میں آنے والوں کے لئے عید اور

اٰیَةً مِّنْكَ ۚ وَ ارْزُقْنَا وَ اَنْتَ

اٰیَةً	مِّنْكَ	وَ	ارْزُقْنَا	وَ	اَنْتَ
ایک نشانی (ہو جائے)	تیری طرف سے	اور	رزق عطا فرما ہمیں	اور	تو

تیری طرف سے ایک نشانی ہو جائے اور ہمیں رزق عطا فرما اور تو

(1) ... حواریوں کے جواب نے واضح کر دیا کہ انہوں نے قدرتِ الٰہی میں شک و شبہ کی وجہ سے سابقہ مطالبہ نہیں کیا تھا بلکہ اس کا مقصد کچھ اور تھا۔ (2) ... اس آیت سے معلوم ہوا کہ جس روز اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت نازل ہو اُس دن کو عید بنانا، خوشیاں منانا، عبادتیں کرنا اور شکر الٰہی بجالانا صالحین کا طریقہ ہے اور بیشک حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری یقیناً قطعاً حتماً اللہ تعالیٰ کی عظیم ترین نعمت اور بزرگ ترین رحمت ہے۔ اس لئے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت مبارکہ کے دن عید منانا اور میلاد شریف پڑھ کر شکر الٰہی بجالانا اور فرحت و سرور کا اظہار کرنا مستحسن و محمود اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقبول بندوں کا طریقہ ہے۔

خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۚ

خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۱۱۴﴾	قَالَ	اللّٰهُ	اِنِّيْ	مُنَزِّلُهَا	عَلَيْكُمْ
سب سے بہتر رزق دینے والا	فرمایا	اللہ (نے)	بیشک میں	اتارنے والا ہوں اسے	تمہارے اوپر

سب سے بہتر رزق دینے والا ہے ○ اللہ نے فرمایا: بیشک میں وہ تم پر اُتارتا ہوں

فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّيْۤ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا

فَمَنْ	يَّكْفُرْ	بَعْدُ	مِنْكُمْ	فَاِنِّيْۤ	اُعَذِّبُهٗ	عَذَابًا
پھر جو	کفر کرے گا	(اس کے) بعد	تم میں سے	تو بیشک میں	عذاب دوں گا اسے	(ایسا) عذاب

پھر اس کے بعد جو تم میں سے کفر کرے گا تو بیشک میں اسے وہ عذاب دوں گا

لَّاۤ اُعَذِّبُهٗۤ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ ع وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ

لَّاۤ اُعَذِّبُهٗۤ	اَحَدًا	مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ (1)	وَ	اِذْ (2)	قَالَ	اللّٰهُ
(کہ) نہ دوں گا وہ عذاب	کسی ایک (کو)	سارے جہان والوں سے	اور	جب	فرمائے گا	اللہ

کہ سارے جہان میں کسی کو نہ دوں گا ○ اور جب اللہ فرمائے گا:

يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَ

يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ	ءَاَنْتَ	قُلْتَ	لِلنَّاسِ	اتَّخِذُوْنِيْ	وَ
اے مریم کے بیٹے عیسیٰ	کیا تم (نے)	کہا تھا	لوگوں سے	(کہ) بنالو مجھے	اور

اے مریم کے بیٹے عیسیٰ! کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ

اُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ

اُمِّيَ	اِلٰهَيْنِ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	قَالَ	سُبْحٰنَكَ	مَا يَكُوْنُ
میری ماں (کو)	دو معبود	اللہ کے سوا	وہ عرض کرے گا	تو پاک ہے	نہیں ہے

اللہ کے سوا مجھے اور میری ماں کو معبود بنالو؟ تو وہ عرض کریں گے: (اے اللہ!) تو پاک ہے۔ میرے لئے

قیامت میں عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے خصوصی سوال وجواب

ع ۱۵ ۵

1 ......اللہ تعالیٰ نے آسمان سے دستر خوان نازل فرمایا، اس کے بعد جنہوں نے کفر کیا وہ صورتیں مسخ کرکے خنزیر بنا دیئے گئے اور تین دن میں سب مسخ شدہ ہلاک ہوگئے۔

2 ......اس آیت میں بھی قیامت کے واقعے کا بیان ہے کہ بروزِ قیامت عیسائیوں کی سرزنش کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے یہ فرمائے گا۔

لِیْۤ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَیْسَ لِیْۗ بِحَقٍّ ؕ اِنْ

اِنْ	بِحَقٍّ	لِیْ	لَیْسَ	مَا	اَقُوْلَ	اَنْ	لِیْۤ
اگر	کوئی حق	میرے لئے	نہیں ہے	وہ (بات) جو (جس کا)	میں کہوں	کہ	میرے لئے

ہرگز جائز نہیں کہ میں وہ بات کہوں جس کا مجھے کوئی حق نہیں۔ اگر

كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ وَ

وَ	فِیْ نَفْسِیْ	مَا	تَعْلَمُ	عَلِمْتَهٗ	فَقَدْ	كُنْتُ قُلْتُهٗ
اور	میرے دل میں (ہے)	وہ جو	تو جانتا ہے	(تو) تو جانتا اسے	تو بیشک	میں نے کہی ہوتی یہ بات

میں نے ایسی بات کہی ہوتی تو تجھے ضرور معلوم ہوتی۔ تو جانتا ہے جو میرے دل میں ہے اور

لَاۤ اَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ﴿۱۱۶﴾

عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ﴿۱۱۶﴾ [1]	اَنْتَ	اِنَّكَ	فِیْ نَفْسِكَ	مَا	لَاۤ اَعْلَمُ
تمام غیبوں کو خوب جاننے والا	تو	بیشک تو	تیرے علم میں (ہے)	وہ جو	میں نہیں جانتا

میں نہیں جانتا جو تیرے علم میں ہے۔ بیشک تو ہی سب غیبوں کا خوب جاننے والا ہے ○

مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَاۤ اَمَرْتَنِیْ بِهٖۤ

بِهٖۤ	اَمَرْتَنِیْ	مَاۤ	اِلَّا	لَهُمْ	مَا قُلْتُ
اس کا	تو نے حکم دیا تھا مجھے	وہ جو	مگر	ان سے	میں نے نہیں کہا تھا

میں نے تو ان سے وہی کہا تھا جس کا تو نے مجھے حکم دیا تھا

اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّیْ وَ رَبَّكُمْ ۚ وَ

وَ	رَبَّكُمْ	وَ	رَبِّیْ	اللّٰهَ	اَنِ اعْبُدُوْا
اور	تمہارا رب (ہے)	اور	(جو) میرا رب	اللہ (کی)	کہ تم عبادت کرو

کہ اللہ کی عبادت کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے اور

[1]...... علم کو اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کرنا اور معاملہ اس کے سپرد کر دینا اور عظمتِ الٰہی کے سامنے اپنی عاجزی کا اظہار کرنا یہ حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی شانِ ادب ہے۔

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اپنی امت سے متعلق بارگاہِ الٰہی میں عرض

کُنْتُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا مَّا دُمْتُ فِیْهِمْ ۚ

فِیْهِمْ	مَّا دُمْتُ	شَهِیْدًا	عَلَیْهِمْ	كُنْتُ
ان میں	جب تک میں رہا	نگہبان	ان (کے اعمال) پر	میں رہا

میں ان پر مطلع رہا جب تک ان میں رہا،

فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْهِمْ ؕ

عَلَیْهِمْ	الرَّقِیْبَ	كُنْتَ اَنْتَ	تَوَفَّیْتَنِیْ (1)	فَلَمَّا
ان کے اوپر	نگہبان	(تو) تو ہی تھا	تو نے مجھے اٹھالیا	پھر جب

پھر جب تو نے مجھے اٹھالیا تو تُو ہی ان پر نگاہ رکھتا تھا

وَ اَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ ﴿۱۱۷﴾ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ

فَاِنَّهُمْ	تُعَذِّبْهُمْ	اِنْ	شَهِیْدٌ ﴿۱۱۷﴾	عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ	اَنْتَ	وَ
تو بیشک وہ	تو عذاب دے انہیں	اگر	گواہ (ہے)	ہر چیز پر	تو	اور

اور تو ہر شے پر گواہ ہے ○ اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ

عِبَادُكَ ۚ وَ اِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ

اَنْتَ	فَاِنَّكَ	لَهُمْ	تَغْفِرْ	اِنْ	وَ	عِبَادُكَ
تو	تو بیشک تو	ان کی	تو مغفرت فرمادے	اگر	اور	تیرے بندے (ہیں)

تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو بیشک تو ہی

دنیا کے سچ کا قیامت میں نفع

الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۱۱۸﴾ قَالَ اللّٰهُ هٰذَا یَوْمُ

یَوْمُ	هٰذَا	اللّٰهُ	قَالَ	الْحَكِیْمُ ﴿۱۱۸﴾	الْعَزِیْزُ
(وہ) دن	یہ (ہے)	اللہ (نے)	فرمایا	حکمت والا (ہے)	عزت والا، غلبے والا

غلبے والا، حکمت والا ہے ○ اللہ نے فرمایا: یہ (قیامت) وہ دن ہے

1 ..... اس لفظ سے قادیانی حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی وفات پر استدلال کرتے ہیں، ان کا یہ استدلال غلط ہے کیونکہ لفظ "تَوَفِّیْ" موت کے لئے خاص نہیں بلکہ کسی شے کو پورے طور پر لینے کو کہتے ہیں خواہ وہ موت کے بغیر ہو نیز جب یہ سوال وجواب روزِ قیامت کا ہے تو اگر لفظ "تَوَفِّیْ" موت کے معنی میں بھی فرض کر لیا جائے جب بھی حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا آسمان سے زمین پر تشریف لانے سے پہلے وفات پانا اس سے ثابت نہ ہو سکے گا۔

يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ؕ لَهُمْ جَنّٰتٌ

يَنْفَعُ	الصّٰدِقِيْنَ	صِدْقُهُمْ (1)	لَهُمْ	جَنّٰتٌ
نفع دے گا (اس میں)	سچ بولنے والوں (کو)	ان کا سچ	ان کے لئے	باغات (ہیں)

جس میں سچوں کو ان کا سچ نفع دے گا ان کے لئے باغ ہیں

تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ

تَجْرِیْ	مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	خٰلِدِیْنَ	فِیْهَاۤ
بہہ رہی ہیں	ان کے نیچے	نہریں	ہمیشہ رہنے والے	ان (باغوں) میں

جن کے نیچے نہریں جاری ہیں، وہ ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہیں گے،

اَبَدًا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ

اَبَدًا	رَضِیَ	اللّٰهُ	عَنْهُمْ	وَ	رَضُوْا	عَنْهُ	ذٰلِكَ
ہمیشہ	راضی ہوا	اللہ	ان سے	اور	وہ راضی ہوئے	اس سے	یہ

اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ یہی

الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿١١٩﴾ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ

الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿١١٩﴾	لِلّٰهِ	مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ
بڑی کامیابی (ہے)	اللہ کے لئے (ہے)	آسمانوں اور زمین کی بادشاہی

بڑی کامیابی ہے ○ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے

وَ مَا فِیْهِنَّ ؕ وَ هُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿١٢٠﴾ ع

وَ	مَا	فِیْهِنَّ	وَ	هُوَ	عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ	قَدِیْرٌ ﴿١٢٠﴾
اور	جو کچھ	ان میں (ہے)	اور	وہ	ہر چیز پر	قدرت والا (ہے)

سب کی سلطنت اللہ ہی کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ○

کائنات کا حقیقی مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے

ع ١٦ ٥ ٦

1..... اس آیت سے مراد یہ ہے کہ جنہوں نے دنیا میں سچ بولا تھا ان کا سچ قیامت کے دن انہیں کام آئے گا اور انہیں نفع دے گا۔

آیات:165 — رکوع:20

سُوْرَۃُ الْاَنْعَام مَكِّيَّة

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بِسۡمِ	اللّٰہِ	الرَّحۡمٰنِ	الرَّحِیۡمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قدرتِ الٰہی کے دلائل اور کافروں کا حال

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ وَ

اَلۡحَمۡدُ	لِلّٰہِ	الَّذِیۡ	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الۡاَرۡضَ	وَ
تمام تعریفیں	اللہ کے لئے	جس نے	پیدا کیا	آسمانوں	اور	زمین (کو)	اور

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے آسمان اور زمین پیدا کئے اور

جَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَ النُّوۡرَ ۬ؕ ثُمَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا

جَعَلَ	الظُّلُمٰتِ	وَ	النُّوۡرَ	ثُمَّ	الَّذِیۡنَ	کَفَرُوۡا
بنایا، پیدا کیا	اندھیروں	اور	نور (کو)	پھر	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا

اندھیروں اور نور کو پیدا کیا پھر (بھی) کافر لوگ

دوبارہ زندہ کئے جانے کے منکرین کا رد

بِرَبِّهِمۡ یَعۡدِلُوۡنَ ﴿۱﴾ هُوَ الَّذِیۡ

بِرَبِّهِمۡ [1]	یَعۡدِلُوۡنَ ﴿۱﴾	هُوَ	الَّذِیۡ
اپنے رب سے (یا) اپنے رب کے	وہ انحراف کرتے ہیں (یا) برابر ٹھہراتے ہیں	وہ (وہی ہے)	جس نے

اپنے رب کے برابر ٹھہراتے ہیں ○ وہی ہے جس نے

[1] ...... مفسرین کے بیان کے مطابق لفظ ”بِرَبِّهِمۡ“ کا تعلق ”یَعۡدِلُوۡنَ“ کے ساتھ ہے اور ”یَعۡدِلُوۡنَ“ کا ایک معنی عدول یعنی انحراف کرنا ہے، اس صورت میں آیت کا معنی یہ ہو گا کہ کافر لوگ اپنے رب سے انحراف کرتے ہیں۔ دوسرا معنی تسویہ یعنی برابری ہے۔ اس صورت میں آیت کا معنی یہ ہو گا کہ کافر لوگ اپنے رب کے برابر ٹھہراتے ہیں۔ نیز یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ”بِرَبِّهِمۡ“ کا تعلق اس سے پہلے لفظ ”کَفَرُوۡا“ کے ساتھ ہو۔ اس صورت میں آیت کا معنی یہ ہو گا کہ وہ لوگ جنہوں نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا وہ (اس سے) انحراف کرتے (یا، اس کے) برابر ٹھہراتے ہیں۔

خَلَقَكُمْ مِّنْ طِیْنٍ ثُمَّ قَضٰۤى اَجَلًا ؕ وَ اَجَلٌ مُّسَمًّى

خَلَقَكُمْ	مِّنْ طِیْنٍ	ثُمَّ	قَضٰۤى	اَجَلًا	وَ	اَجَلٌ مُّسَمًّى
پیدا کیا تمہیں	مٹی سے	پھر	فیصلہ فرمایا	ایک مدت (کا)	اور	ایک مدتِ مقررہ

تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر ایک مدت کا فیصلہ فرمایا اور ایک مقررہ

عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ۝۲ وَ هُوَ اللّٰهُ

عِنْدَهٗ	ثُمَّ	اَنْتُمْ	تَمْتَرُوْنَ ۝۲	وَ	هُوَ	اللّٰهُ
اس کے پاس (ہے)	پھر	تم	شک کرتے ہو	اور	وہ (وہی)	اللہ (ہے)

مدت اسی کے پاس ہے پھر تم لوگ شک کرتے ہو ○ اور وہی اللہ

فِی السَّمٰوٰتِ وَ فِی الْاَرْضِ ؕ یَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَ جَهْرَكُمْ وَ یَعْلَمُ

فِی السَّمٰوٰتِ	وَ	فِی الْاَرْضِ [1]	یَعْلَمُ	سِرَّكُمْ	وَ	جَهْرَكُمْ	وَ	یَعْلَمُ
آسمانوں میں	اور	زمین میں	وہ جانتا ہے	تمہارا چھپا	اور	تمہارا ظاہر	اور	وہ جانتا ہے

آسمانوں میں اور زمین میں (لائقِ عبادت) ہے۔ وہ تمہاری ہر پوشیدہ اور ظاہر بات کو جانتا ہے اور وہ

مَا تَكْسِبُوْنَ ۝۳ وَ مَا تَاْتِیْهِمْ مِّنْ اٰیَةٍ مِّنْ اٰیٰتِ رَبِّهِمْ

مَا	تَكْسِبُوْنَ ۝۳	وَ	مَا تَاْتِیْهِمْ	مِّنْ اٰیَةٍ	مِّنْ اٰیٰتِ رَبِّهِمْ
جو	تم کام کرتے ہو	اور	نہیں آتی ان کے پاس	کوئی نشانی	ان کے رب کی نشانیوں میں سے

تمہارے سب کام جانتا ہے ○ اور ان کے پاس ان کے رب کی نشانیوں میں سے کوئی بھی نشانی نہیں آتی

اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ ۝۴ فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ

اِلَّا	كَانُوْا	عَنْهَا	مُعْرِضِیْنَ ۝۴	فَقَدْ	كَذَّبُوْا	بِالْحَقِّ [2]
مگر	وہ ہوتے ہیں	اس (نشانی) سے	منہ پھیرنے والے	تو بیشک	انہوں نے جھٹلایا	حق کو

مگر یہ اس سے منہ پھیر لیتے ہیں ○ تو بیشک انہوں نے حق کو جھٹلایا

آسمان و زمین میں اللہ تعالیٰ ہی لائقِ عبادت ہے

اللہ تعالیٰ کے علم کا بیان

آیاتِ الٰہی سے منہ موڑنے والوں کا طرزِ عمل اور ان کا انجام

1 ......اس آیت کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ آسمانوں اور زمینوں میں رہتا ہے بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ ہر جگہ اس کی عبادت ہو رہی ہے اور ہر جگہ وہی معبودِ حقیقی اور ہر جگہ اسی کی سلطنت و حکومت ہے۔

2 ......یہاں حق سے قرآن مجید کی آیات یا تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے معجزات مراد ہیں۔

لَمَّا جَآءَهُمْ ؕ فَسَوْفَ یَاْتِیْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۵

اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۵	فَسَوْفَ یَاْتِیْهِمْ	جَآءَهُمْ	لَمَّا
(اس کی) خبریں جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے	تو عنقریب آنے والی ہیں ان کے پاس	آیا ان کے پاس	جب

جب ان کے پاس آیا تو عنقریب ان کے پاس اس کی خبریں آنے والی ہیں جس کا یہ مذاق اڑاتے تھے ○

اَلَمْ یَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ

مِّنْ قَرْنٍ	مِنْ قَبْلِهِمْ	اَهْلَكْنَا	كَمْ	اَلَمْ یَرَوْا
قومیں	ان سے پہلے	ہم نے ہلاک کردیں	کتنی	کیا انہوں نے نہ دیکھا

کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی قوموں کو ہلاک کردیا،

مَّكَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَ

وَ	لَّكُمْ	لَمْ نُمَكِّنْ	مَا	فِی الْاَرْضِ	مَّكَّنّٰهُمْ
اور	تمہیں	قوت و طاقت نہ دی تھی	وہ جو	زمین میں	ہم نے قوت و طاقت دی انہیں

انہیں ہم نے زمین میں وہ قوت و طاقت عطا فرمائی تھی جو تمہیں نہیں دی اور

اَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَیْهِمْ مِّدْرَارًا ۪ وَّ جَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِیْ

تَجْرِیْ	الْاَنْهٰرَ	جَعَلْنَا	وَّ	مِّدْرَارًا	عَلَیْهِمْ	السَّمَآءَ	اَرْسَلْنَا
بہتی تھیں	نہریں	ہم نے بنائیں	اور	موسلا دھار	ان کے اوپر	بارش	ہم نے بھیجی

ہم نے ان پر موسلا دھار بارش بھیجی اور ان کے نیچے

مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَ اَنْشَاْنَا

اَنْشَاْنَا	وَ	بِذُنُوْبِهِمْ	فَاَهْلَكْنٰهُمْ (1)	مِنْ تَحْتِهِمْ
ہم نے پیدا کردیں	اور	ان کے گناہوں کے سبب	پھر ہم نے ہلاک کردیا انہیں	ان کے نیچے

نہریں بہادیں پھر ان کے گناہوں کی وجہ سے انہیں ہلاک کردیا اور

سابقہ قوموں کے عبرتناک انجام کے ذریعے نصیحت

(1)......اس آیت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ دنیوی خوشحالی، مال و دولت اور سہولیات کی کثرت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضامندی کی علامت نہیں ورنہ قارون تو بہت بڑا مقبولِ بارگاہِ الٰہی ہوتا۔ یہاں سے ان لوگوں کو درس حاصل کرنا چاہئے جو مسلمانوں کے مقابلے میں کفار کی دنیوی ترقی، سائنسی مہارت، سہولیات کی کثرت، ایجادات کی بہتات، مال و دولت کی فراوانی دیکھ کر انہیں بارگاہِ الٰہی میں مقبول اور مسلمانوں کو مردود سمجھتے ہیں اور اخلاق و کردار میں مسلمانوں کو کفار کی تقلید کا مشورہ دیتے ہیں۔ کفار کی یہ دنیوی کامیابی مقبولیت کی نہیں بلکہ مہلت کی دلیل ہے۔

مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ۝۶ وَ لَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا

مِنْۢ بَعْدِهِمْ	قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ۝۶ [1]	وَ	لَوْ	نَزَّلْنَا	عَلَيْكَ	كِتٰبًا
ان کے بعد	دوسری قومیں	اور	اگر	ہم نازل کردیتے	تمہارے اوپر	کچھ لکھاہوا

ان کے بعد دوسری قومیں پیدا کردیں ○ اور اگر ہم کاغذ میں کچھ لکھاہوا آپ پر

کافروں کی ہٹ دھرمی کا حال

فِيْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ لَقَالَ الَّذِيْنَ

فِيْ قِرْطَاسٍ	فَلَمَسُوْهُ	بِاَيْدِيْهِمْ	لَقَالَ	الَّذِيْنَ
کاغذ میں	پھر وہ چھولیتے اسے	اپنے ہاتھوں سے	(تو بھی) ضرور کہتے	وہ لوگ جنہوں نے

اتار دیتے پھر یہ اسے چھولیتے تب بھی

كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۷ وَ قَالُوْا لَوْلَاۤ اُنْزِلَ

كَفَرُوْۤا	اِنْ	هٰذَاۤ	اِلَّا	سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۷	وَ	قَالُوْا	لَوْلَاۤ	اُنْزِلَ
کفر کیا	نہیں	یہ	مگر	کھلا جادو	اور	انہوں نے کہا	کیوں نہیں	اتارا گیا

کافر کہہ دیتے کہ یہ تو کھلا جادو ہے ○ اور (کافروں نے) کہا: ان پر آسمان سے

عَلَيْهِ مَلَكٌ ؕ وَ لَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ

عَلَيْهِ	مَلَكٌ	وَ	لَوْ	اَنْزَلْنَا	مَلَكًا	لَّقُضِيَ	الْاَمْرُ	ثُمَّ
اس پر	کوئی فرشتہ	اور	اگر	ہم اتارتے	کوئی فرشتہ	(تو) ضرور پورا کردیا جاتا	کام	پھر

کوئی فرشتہ کیوں نہ اتار دیا گیا حالانکہ اگر ہم کوئی فرشتہ اتارتے تو فیصلہ کردیا جاتا پھر

فرشتے کے نزول کا مطالبہ اور نہ اتارے جانے کی حکمت

لَا يُنْظَرُوْنَ ۝۸ وَ لَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ

لَا يُنْظَرُوْنَ ۝۸	وَ	لَوْ	جَعَلْنٰهُ	مَلَكًا	لَّجَعَلْنٰهُ
انہیں مہلت نہ دی جاتی	اور	اگر	ہم بنادیتے اس (نبی) کو	فرشتہ	(تو) ضرور بناتے اسے

انہیں مہلت نہ دی جاتی ○ اور اگر ہم نبی کو فرشتہ بنادیتے تو بھی اسے

[1]......اس آیت میں گزری ہوئی اُمتوں کا جو حال اور انجام بیان کیا گیا کہ وہ لوگ قوت، دولت اور مال وعیال کی کثرت کے باوجود کفر و سرکشی اور انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے احکام کی مخالفت کرنے کی وجہ سے ہلاک کردیئے گئے، اس میں بطور خاص کفار اور عمومی طور پر ہر مسلمان کے لئے عبرت اور نصیحت ہے، اس لئے سب کو چاہئے کہ اُن کے حال سے عبرت حاصل کرکے خوابِ غفلت سے بیدار ہوں اور کفر و سرکشی اور گناہوں کو چھوڑ کر ایمان، اطاعت، عبادت اور نیک کاموں میں مصروف ہوجائیں۔

رَجُلًا وَّ لَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ﴿٩﴾ وَلَقَدِ

رَجُلًا	وَّ	لَلَبَسْنَا	عَلَيْهِمْ	مَّا	يَلْبِسُوْنَ ﴿٩﴾	وَ	لَقَدِ
مرد	اور	ضرور شبہ ڈال دیتے	ان پر	جو (جس)	شبہ میں (اب) پڑے ہیں	اور	ضرور بیشک

مرد ہی بناتے اور ان پر وہی شبہ ڈال دیتے جس میں اب پڑے ہیں ○ اور اے حبیب! بیشک

اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا

اسْتُهْزِئَ	بِرُسُلٍ	مِّنْ قَبْلِكَ	فَحَاقَ	بِالَّذِيْنَ	سَخِرُوْا
مذاق کیا گیا	رسولوں کے ساتھ	تم سے پہلے	تو گھیر لیا	ان لوگوں کو جنہوں نے	مذاق کیا

تم سے پہلے رسولوں کے ساتھ بھی مذاق کیا گیا تو وہ جو ان میں سے (رسولوں کا) مذاق اڑاتے تھے

مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿١٠﴾ ع قُلْ سِيْرُوْا

مِنْهُمْ	مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿١٠﴾	قُلْ	سِيْرُوْا [1]
ان (رسولوں) سے	(اس عذاب نے) جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے	تم کہو	سیر کرو

ان پر ان کا مذاق ہی اتر آیا ○ تم فرمادو: زمین میں

فِي الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿١١﴾ قُلْ لِّمَنْ

فِي الْاَرْضِ	ثُمَّ	انْظُرُوْا	كَيْفَ	كَانَ	عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿١١﴾	قُلْ	لِّمَنْ
زمین میں	پھر	تم دیکھو	کیسا	ہوا	جھٹلانے والوں کا انجام	تم کہو	کس کا (ہے)

سیر کرو پھر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا؟ ○ تم فرماؤ کس کا ہے

مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلْ لِّلّٰهِ ؕ كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ

مَّا	فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضِ	قُلْ	لِّلّٰهِ	كَتَبَ	عَلٰى نَفْسِهِ
جو کچھ	آسمانوں میں	اور	زمین (میں)	تم کہو	اللہ کا	اس نے لکھ لی	اپنے ذمۂ کرم پر

جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے؟ فرمادو: اللہ ہی کا ہے اس نے اپنے ذمۂ کرم پر

انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مذاق اڑانے والوں کا انجام

نزولِ عذاب کے مقامات سے عبرت حاصل کرنے کا حکم

آسمانوں اور زمین کی کائنات سب اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے

اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت کا وعدہ

ع ٧

[1]......عذاب والی جگہ کو دیکھ کر جو عبرت ملتی ہے وہ سننے سے بڑھ کر ہے کیونکہ خبر کے مقابلے میں مشاہداتی چیز کا اثر زیادہ ہوتا ہے، نیز جیسے عذاب کی جگہ دیکھنے سے خوف پیدا ہوتا ہے اسی طرح رحمت کی جگہ دیکھنے سے عبادت کی رغبت اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی محبت پیدا ہوتی ہے، لہٰذا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت دیکھنے کے لئے بزرگوں کے آستانے جہاں اللہ تعالیٰ کی رحمتیں برستی ہیں، وہاں جاکر دیکھنا بہت مفید ہے تاکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کا شوق پیدا ہو۔

قیامت کا ذکر

الرَّحْمَةَ ؕ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ

الرَّحْمَةَ[1]	لَيَجْمَعَنَّكُمْ	اِلٰى	يَوْمِ الْقِيٰمَةِ	لَا	رَيْبَ	فِيْهِ
رحمت	ضرور وہ جمع کرے گا تمہیں	کی طرف	قیامت کے دن	نہیں	کوئی شک	اس میں

رحمت لکھ لی ہے۔ بیشک وہ ضرور تمہیں قیامت کے دن جمع کرے گا جس میں کچھ شک نہیں۔

اللہ تعالیٰ کی شان اور اطاعت الٰہی کا حکم

اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٢﴾ وَ

اَلَّذِيْنَ	خَسِرُوْۤا	اَنْفُسَهُمْ	فَهُمْ	لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٢﴾	وَ
وہ لوگ جنہوں نے	خسارے میں ڈالیں	اپنی جانیں	تو وہ	ایمان نہیں لاتے	اور

وہ جنہوں نے اپنی جانوں کو نقصان میں ڈالا ہوا ہے تو وہ ایمان نہیں لاتے ○ اور

لَهٗ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ؕ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿١٣﴾

لَهٗ	مَا	سَكَنَ	فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ	وَ	هُوَ	السَّمِيْعُ	الْعَلِيْمُ ﴿١٣﴾
اس (یعنی اللہ) کا (ہے)	جو کچھ	بستا ہے	رات اور دن میں	اور	وہ	سننے والا	علم والا

سب کچھ اسی کا ہے جو رات اور دن میں بستا ہے اور وہی سننے والا جاننے والا ہے ○

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ

قُلْ	اَغَيْرَ اللّٰهِ	اَتَّخِذُ	وَلِيًّا	فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	وَ
تم کہو	کیا اللہ کے سوا	میں بنالوں	کوئی والی	(حالانکہ وہ) آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمانے والا	اور

تم فرماؤ: کیا کسی اور کو اس اللہ کے سوا والی بنالوں جو آسمانوں اور زمین کا پیدا فرمانے والا ہے؟ اور

هُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ؕ قُلْ اِنِّيْۤ اُمِرْتُ اَنْ

هُوَ	يُطْعِمُ	وَ	لَا يُطْعَمُ	قُلْ	اِنِّيْۤ	اُمِرْتُ	اَنْ
وہ	کھلاتا ہے	اور	اسے کھلایا نہیں جاسکتا	تم کہو	بیشک مجھے	حکم دیا گیا ہے	کہ

وہ کھلاتا ہے اور وہ خود کھانے سے پاک ہے۔ تم فرماؤ: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ

[1]......اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رحمت کا وعدہ فرمالیا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا وعدہ خلافی کرنا اور معاذاللہ جھوٹ بولنا محال ہے۔ اس نے رحمت کا وعدہ فرمالیا اور رحمت عام ہے دینی ہو یا دنیوی، اپنی معرفت اور توحید اور علم کی طرف ہدایت فرمانا بھی اسی رحمت فرمانے میں داخل ہے، یونہی کفار کو مہلت دینا اور سزا دینے میں جلدی نہ فرمانا بھی رحمت میں داخل ہے کیونکہ اس سے انہیں توبہ اور رجوع کا موقع ملتا ہے۔

اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ

اَكُوْنَ	اَوَّلَ	مَنْ	اَسْلَمَ	وَ	لَا تَكُوْنَنَّ
ہو جاؤں	سب سے پہلا	جس نے	فرمانبرداری کے لئے گردن جھکائی	اور	تم ہرگز نہ ہونا

میں سب سے پہلے فرمانبرداری کے لئے گردن جھکاؤں اور تو

مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۴﴾ قُلْ اِنِّيْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ

مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۴﴾	قُلْ	اِنِّيْۤ	اَخَافُ	اِنْ	عَصَيْتُ
شرک کرنے والوں میں سے	تم کہو	بیشک میں	مجھے خوف ہے	اگر	میں نے نافرمانی کی

ہرگز شرک کرنے والوں میں سے نہ ہوناO تم فرماؤ: اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں

رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۵﴾ مَنْ يُّصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَىٕذٍ

رَبِّيْ	عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۵﴾	مَنْ	يُّصْرَفْ (1)	عَنْهُ	يَوْمَىٕذٍ
اپنے رب (کی)	بڑے دن کے عذاب (کا)	وہ شخص (کہ)	(عذاب) پھیر دیا گیا	اس سے	اس دن

تو مجھے بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہےO اس دن جس سے عذاب پھیر دیا گیا

فَقَدْ رَحِمَهٗ ؕ وَ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۶﴾ وَ اِنْ

فَقَدْ	رَحِمَهٗ	وَ	ذٰلِكَ	الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۶﴾	وَ	اِنْ
تو بیشک	اللہ نے رحم فرمایا اس پر	اور	یہ	کھلی کامیابی (ہے)	اور	اگر

تو ضرور اس پر اللہ نے رحم فرمایا اور یہی کھلی کامیابی ہےO اور اگر

يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَ اِنْ

يَّمْسَسْكَ	اللّٰهُ	بِضُرٍّ	فَلَا كَاشِفَ	لَهٗۤ	اِلَّا	هُوَ	وَ	اِنْ
پہنچائے تمہیں	اللہ	کوئی برائی	تو کوئی دور کرنے والا نہیں	اس کو	مگر	وہی	اور	اگر

اللہ تجھے کوئی برائی پہنچائے تو اس کے سوا اس برائی کو کوئی دور کرنے والا نہیں اور اگر

اللہ کی مرضی کے بغیر کوئی تکلیف نہیں ٹل سکتی

(1)...... اس آیت میں فرمایا گیا کہ جس سے قیامت کے دن عذاب پھیر دیا گیا اس پر اللہ تعالیٰ نے رحم فرمایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ قیامت کے دن عذاب سے بچنا اللہ تعالیٰ کے رحم و کرم سے ہوگا۔ صرف اپنے نیک اعمال نجات کے لئے کافی نہیں کیونکہ یہ اس کا ظاہری سبب ہیں جبکہ حقیقی سبب اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت ہے۔

يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۷﴾ وَهُوَ الْقَاهِرُ

يَّمْسَسْكَ	بِخَيْرٍ	فَهُوَ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيْرٌ ﴿۱۷﴾	وَ	هُوَ	الْقَاهِرُ
وہ پہنچائے تمہیں	بھلائی	تو وہ	ہر چیز پر	قدرت والا (ہے)	اور	وہ	غالب

اللہ تجھے بھلائی پہنچائے تو وہ ہر شے پر قادر ہے ○ اور وہی اپنے بندوں پر

فَوْقَ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿۱۸﴾ قُلْ اَيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ

فَوْقَ عِبَادِهٖ	وَ	هُوَ	الْحَكِيْمُ	الْخَبِيْرُ ﴿۱۸﴾	قُلْ	اَيُّ شَيْءٍ	اَكْبَرُ
اپنے بندوں پر	اور	وہ	حکمت والا	خبردار (ہے)	تم کہو	کون سی شے	زیادہ بڑی

غالب ہے اور وہی حکمت والا خبردار ہے ○ تم فرماؤ: سب سے بڑی گواہی

شَهَادَةً ؕ قُلِ اللّٰهُ ۟ قف شَهِيْدٌۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۟ قف وَ

شَهَادَةً	قُلِ	اللّٰهُ	شَهِيْدٌ (1)	بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ	وَ
گواہی (میں)	تم کہو	اللہ	گواہ (ہے)	میرے اور تمہارے درمیان	اور

کس کی ہے؟ فرمادو کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ گواہ ہے اور

اُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَ

اُوْحِيَ	اِلَيَّ	هٰذَا	الْقُرْاٰنُ	لِاُنْذِرَكُمْ	بِهٖ	وَ
وحی کیا گیا	میری طرف	یہ	قرآن	تاکہ میں ڈراؤں تمہیں	اس کے ذریعے	اور

میری طرف اِس قرآن کی وحی کی گئی ہے تاکہ میں اس کے ذریعے تمہیں اور

مَنْۢ بَلَغَ ؕ اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ

مَنْ	بَلَغَ	اَئِنَّكُمْ	لَتَشْهَدُوْنَ	اَنَّ	مَعَ اللّٰهِ
(اسے ڈراؤں) جسے	وہ (قرآن) پہنچے	کیا بیشک تم	ضرور گواہی دیتے ہو	کہ	اللہ کے ساتھ

جن کو یہ پہنچے انہیں ڈراؤں۔ کیا تم یہ گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ

حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت کی گواہی

نزولِ قرآن کا بنیادی مقصد

جھوٹے خداؤں سے بیزاری کا اظہار

(1) ......اللہ تعالیٰ نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حقانیت کی گواہی کئی طرح دی: (1) اپنے خاص بندوں سے گواہی دلوادی۔ (2) آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر جو کلام اتارا، اس میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت کا اعلان فرمایا۔ (3) آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بہت سے معجزات عطا فرمائے۔ یہ سب رب تعالیٰ کی گواہیاں ہیں۔

اٰلِهَةً اُخْرٰى ؕ قُلْ لَّاۤ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ

اٰلِهَةً اُخْرٰى	قُلْ	لَّاۤ اَشْهَدُ (1)	قُلْ	اِنَّمَا	هُوَ	اِلٰهٌ وَّاحِدٌ
دوسرے معبود (بھی ہیں)	تم کہو	میں (یہ) گواہی نہیں دیتا	تم کہو	صرف	وہ	ایک معبود

دوسرے معبود بھی ہیں؟ تم فرماؤ کہ میں یہ گواہی نہیں دیتا۔ تم فرماؤ کہ وہ تو ایک ہی معبود ہے

وَّ اِنَّنِیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝۱۹ اَلَّذِیْنَ

وَّ	اِنَّنِیْ	بَرِیْٓءٌ	مِّمَّا	تُشْرِكُوْنَ ۝۱۹	اَلَّذِیْنَ
اور	بیشک میں	بیزار (ہوں)	(ان) سے جنہیں	تم شریک ٹھہراتے ہو	وہ لوگ جو

اور میں ان سے بیزار ہوں جنہیں تم (اللہ کا) شریک ٹھہراتے ہو ○ وہ لوگ

اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ۘ

اٰتَیْنٰهُمُ	الْكِتٰبَ	یَعْرِفُوْنَهٗ	كَمَا	یَعْرِفُوْنَ	اَبْنَآءَهُمْ
ہم نے دی انہیں	کتاب	وہ پہچانتے ہیں اس (نبی) کو	جیسے	پہچانتے ہیں	اپنے بیٹوں (کو)

جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی وہ اس نبی کو ایسے پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں

اَلَّذِیْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝۲۰ ع وَ مَنْ

اَلَّذِیْنَ	خَسِرُوْۤا	اَنْفُسَهُمْ	فَهُمْ	لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝۲۰	وَ	مَنْ
وہ لوگ جنہوں نے	نقصان میں ڈالیں	اپنی جانیں	تو وہ	ایمان نہیں لاتے	اور	کون

(لیکن) جو اپنی جانوں کو نقصان میں ڈالنے والے ہیں تو وہ ایمان نہیں لاتے ○ اور

اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰیٰتِهٖ ؕ

اَظْلَمُ (2)	مِمَّنِ	افْتَرٰى	عَلَى اللّٰهِ	كَذِبًا	اَوْ	كَذَّبَ	بِاٰیٰتِهٖ
زیادہ ظالم	(اس) سے جو	بہتان باندھے	اللہ پر	جھوٹ	یا	جھٹلائے	اس کی آیتوں کو

اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیتوں کو جھٹلائے۔

وقف لازم / وقف منزل

حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو پہچاننے میں اہلِ کتاب کا حال

وقف لازم

ع ۲ / ۱

اللہ تعالٰی کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنا بڑا ظلم ہے

(1)......اس سے ثابت ہوا کہ مسلمان کو توحید ورسالت کی شہادت کے ساتھ اسلام کے ہر مخالف عقیدہ ودین سے بیزاری کا اظہار بھی کرنا چاہئے بلکہ اس پر لازم ہے کہ تمام بے دینوں سے دور اور کفر و شرک و گناہ سے بیزار رہے اور اپنی صورت، سیرت، رفتار و گفتار سے اپنے ایمان کا اعلان کرے۔ (2)...... اس وعید میں کفار و مشرکین کے ساتھ ساتھ فلموں، ڈراموں یا کسی بھی ذریعے سے کفریات سیکھ کر بولنے یا خوشی سے سننے والے بھی داخل ہیں کہ وہ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی شان کے خلاف چیزیں اس کی طرف منسوب کرتے ہیں اور اس میں وہ اسکالرز، دانشور اور مفکر بھی شامل ہیں جو دیدہ دانستہ قرآن کی غلط تفسیریں یا نااہل ہوتے=

قیامت میں مشرکوں سے ان کے شریکوں کے بارے میں سوال

اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَ یَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِیْعًا

اِنَّهٗ	لَا یُفْلِحُ	الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۱﴾	وَ	یَوْمَ	نَحْشُرُهُمْ	جَمِیْعًا
بیشک	فلاح نہیں پائیں گے	ظلم کرنے والے	اور	(جس) دن	ہم اٹھائیں گے انہیں	سب (کو)

بیشک ظالم فلاح نہ پائیں گے ○ اور جس دن ہم سب کو اٹھائیں گے

ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ اَشْرَكُوْۤا اَیْنَ شُرَكَآؤُكُمُ

ثُمَّ	نَقُوْلُ	لِلَّذِیْنَ	اَشْرَكُوْۤا	اَیْنَ	شُرَكَآؤُكُمُ
پھر	فرمائیں گے	ان لوگوں سے جنہوں نے	شریک ٹھہرائے	کہاں (ہیں)	تمہارے شریک

پھر مشرکوں سے کہیں گے، تمہارے وہ شریک کہاں ہیں

کفار و مشرکین کا بار گاہِ الٰہی میں جھوٹ

الَّذِیْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۲۲﴾ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّاۤ اَنْ

الَّذِیْنَ	كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۲۲﴾	ثُمَّ	لَمْ تَكُنْ	فِتْنَتُهُمْ	اِلَّاۤ	اَنْ
وہ جنہیں	تم (اللہ کا شریک) گمان کرتے تھے	پھر	نہ ہوگی	ان کی معذرت	مگر	یہ کہ

جنہیں تم (خدا کا شریک) گمان کرتے تھے؟ ○ پھر ان کی اس کے سوا کوئی معذرت نہ ہوگی کہ

قَالُوْا وَ اللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِیْنَ ﴿۲۳﴾ اُنْظُرْ كَیْفَ

قَالُوْا	وَ اللّٰهِ رَبِّنَا	مَا كُنَّا	مُشْرِكِیْنَ ﴿۲۳﴾ [1]	اُنْظُرْ	كَیْفَ
وہ کہیں گے	ہمارے رب اللہ کی قسم	ہم نہیں تھے	شرک کرنے والے	تم دیکھو	کیسا

کہیں گے، ہمیں اپنے رب اللہ کی قسم کہ ہم ہرگز مشرک نہ تھے ○ اے حبیب! دیکھو

كَذَبُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ وَ ضَلَّ عَنْهُمْ مَّا

كَذَبُوْا	عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ	وَ	ضَلَّ	عَنْهُمْ	مَّا
انہوں نے جھوٹ بولا	اپنی جانوں پر	اور	غائب ہوگئیں	ان سے	(وہ باتیں) جن کا

اپنے اوپر انہوں نے کیسا جھوٹ باندھا؟ اور ان سے غائب ہوگئیں وہ باتیں جن کا

═ہوئے قرآن کی تفسیر کرتے ہیں کیونکہ یہ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بارہا جھوٹ باندھتے ہیں۔

1 ..... مشرکین شروع میں تو اپنے جرموں کا انکار کریں گے پھر دوسرے وقت اقرار کریں گے اور پھر ایک دوسرے پر الزام تراشی کریں گے کہ ہمیں تو ہمارے بڑوں نے گمراہ کیا تھا۔

قرآن مجید سے متعلق کفارِ مکہ کا نظریہ

كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ وَ

وَ	اِلَيْكَ	يَّسْتَمِعُ	مَّنْ	مِنْهُمْ	وَ	كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۴﴾
اور	تمہاری طرف	کان لگا کر سنتا ہے	(کوئی وہ ہے) جو	ان میں سے	اور	وہ بہتان باندھتے تھے

یہ بہتان باندھتے تھے ○ اور ان میں سے کوئی وہ ہے جو تمہاری طرف کان لگا کر سنتا ہے اور

جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَ

وَ	يَّفْقَهُوْهُ	اَنْ	اَكِنَّةً	عَلٰى قُلُوْبِهِمْ	جَعَلْنَا
اور	وہ (نہ) سمجھیں اس (قرآن) کو	کہ	غلاف	ان کے دلوں پر	ہم نے کر دیئے

ہم نے ان کے دلوں پر غلاف کر دیئے ہیں کہ اس کو نہ سمجھیں اور

فِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا

لَّا يُؤْمِنُوْا	كُلَّ اٰيَةٍ	يَّرَوْا	اِنْ	وَ	وَقْرًا	فِیْۤ اٰذَانِهِمْ
(تو) ایمان نہ لائیں گے	ہر نشانی	وہ دیکھ (بھی) لیں	اگر	اور	بوجھ (ڈال دیا)	ان کے کانوں میں

ان کے کانوں میں بوجھ ڈال دیا ہے اور اگر ساری نشانیاں (بھی) دیکھ لیں تو ان پر ایمان نہ لائیں گے

بِهَا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ

يَقُوْلُ	يُجَادِلُوْنَكَ	جَآءُوْكَ	اِذَا	حَتّٰۤى	بِهَا
کہتے ہیں	جھگڑتے ہیں تم سے	وہ آتے ہیں تمہارے پاس	جب	یہاں تک کہ	اس پر

حتی کہ جب تمہارے پاس تم سے جھگڑتے ہوئے آتے ہیں

قرآن، ایمان اور اتباعِ رسول سے متعلق کافروں کا حال

الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۵﴾ وَهُمْ

هُمْ	وَ	اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۵﴾ (1)	اِلَّاۤ	هٰذَاۤ	اِنْ	كَفَرُوْۤا	الَّذِيْنَ
وہ	اور	پہلے لوگوں کی داستانیں	مگر	یہ (قرآن)	نہیں	کفر کیا	وہ لوگ جنہوں نے

تو کافر کہتے ہیں یہ تو پہلے لوگوں کی داستانیں ہیں ○ اور وہ

(1)...... کفارِ مکہ، قرآن مجید کو سابقہ لوگوں کی داستانیں اس لئے کہتے تھے کہ جیسے وہ داستانیں مثلاً رستم و اسفندیار وغیرہ کی کہانیاں جھوٹی، مبالغہ آرائیوں پر مشتمل اور محض وقت گزاری کا فائدہ دینے والی ہیں اسی طرح معاذَاللہ قرآن مجید کا معاملہ ہے، اس پر ان کفار کا رد ہے کہ یہ کہنا سراسر جھوٹ ہے کیونکہ قرآن کے واقعات قطعاً سچے ہیں، قرآن کی خبریں حقیقی ہیں، قرآن کا موت کے بعد زندگی کا بیان کرنا قطعی، حتمی اور یقینی ہے اور اس میں بیان کردہ واقعات عظیم حکمتوں اور کثیر فوائد پر مشتمل ہیں۔

يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْئَوْنَ عَنْهُ ۚ وَاِنْ

يَنْهَوْنَ	عَنْهُ	وَ	يَنْئَوْنَ	عَنْهُ	وَ	اِنْ
(دوسروں کو) روکتے ہیں	اس (قرآن) سے	اور	(خود) دور بھاگتے ہیں	اس سے	اور	نہیں

(دوسروں کو) اس سے روکتے اور خود اس سے دور بھاگتے ہیں اور

يُهْلِكُوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَلَوْ تَرٰۤى اِذْ

يُهْلِكُوْنَ	اِلَّاۤ	اَنْفُسَهُمْ	وَ	مَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٦﴾	وَ	لَوْ	تَرٰۤى	اِذْ
وہ ہلاک کرتے	مگر	اپنی جانوں (کو)	اور	وہ شعور نہیں رکھتے	اور	اگر	تم دیکھو	جب

وہ اپنے آپ ہی کو ہلاکت میں ڈالتے ہیں اور انہیں شعور نہیں ○ اور اگر آپ دیکھیں جب

وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ

وُقِفُوْا	عَلَى النَّارِ	فَقَالُوْا	يٰلَيْتَنَا	نُرَدُّ	وَ	لَا نُكَذِّبَ
انہیں کھڑا کیا جائے گا	آگ پر	تو کہیں گے	اے کاش	ہمیں لوٹا دیا جائے	اور	ہم نہ جھٹلائیں

انہیں آگ پر کھڑا کیا جائے گا پھر یہ کہیں گے اے کاش کہ ہمیں واپس بھیج دیا جائے اور ہم

بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢٧﴾ بَلْ بَدَا

بِاٰيٰتِ رَبِّنَا	وَ	نَكُوْنَ	مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢٧﴾	بَلْ	بَدَا (1)
اپنے رب کی آیتوں کو	اور	ہم ہوں جائیں	ایمان والوں میں سے	بلکہ	ظاہر ہو گیا

اپنے رب کی آیتیں نہ جھٹلائیں اور مسلمان ہو جائیں ○ بلکہ پہلے جو

لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ۖ وَلَوْ رُدُّوْا

لَهُمْ	مَّا	كَانُوْا يُخْفُوْنَ	مِنْ قَبْلُ	وَ	لَوْ	رُدُّوْا
ان کے لئے	جو	وہ چھپاتے تھے	(اس) سے پہلے	اور	اگر	انہیں لوٹا دیا جائے

یہ چھپا رہے تھے وہ ان پر کھل گیا ہے اور اگر انہیں لوٹا دیا جائے

(1)...... جب کافروں کو آگ پر کھڑا کیا جائے گا تو وہ کہیں گے کہ کاش ہمیں دنیا میں لوٹا دیا جائے اور ہم وعدہ کرتے ہیں کہ اپنے رب کی آیتوں کو نہیں جھٹلائیں گے اور ایمان بھی لے آئیں گے۔ اس پر فرمایا گیا کہ کافر اگرچہ دنیا میں لوٹائے جانے کی تمنا اور ایمان لانے کا وعدہ کر رہے ہیں لیکن یہ اپنی بات میں سچے نہیں بلکہ اصل بات یہ ہے کہ روزِ قیامت پہلے جو یہ اپنا مشرک ہونا چھپا رہے تھے وہ ان پر (انجام اور بطلان کے ساتھ) ظاہر ہو گیا ہے اور اگر بالفرض دوبارہ بھی انہیں دنیا میں لوٹا دیا جائے تو یہ پھر وہی کریں گے جس سے انہیں منع کیا گیا تھا اور بیشک یہ ضرور اپنی بات میں جھوٹے ہیں۔

بروزِ قیامت کافروں کی دنیا میں واپسی اور ایمان کی تمنا

کافروں کی دنیا میں واپسی اور ایمان کی تمنا جھوٹی ہے

لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَ اِنَّهُمْ

لَعَادُوْا	لِمَا	نُهُوْا	عَنْهُ	وَ	اِنَّهُمْ
ضرور وہ دوبارہ کریں گے	(اسی عمل) کو جو	انہیں منع کیا گیا تھا	اس سے	اور	بیشک وہ

تو پھر وہی کریں گے جس سے انہیں منع کیا گیا تھا اور بیشک یہ

منکرین قیامت کا ایک نظریہ

لَكٰذِبُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَقَالُوْۤا اِنْ هِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا

لَكٰذِبُوْنَ ﴿۲۸﴾	وَ	قَالُوْۤا	اِنْ	هِیَ	اِلَّا	حَیَاتُنَا الدُّنْیَا
ضرور جھوٹ بولنے والے (ہیں)	اور	انہوں نے کہا	نہیں	یہ (یعنی زندگی)	مگر	ہماری دنیاوی زندگی

ضرور جھوٹے ہیں ○ اور انہوں نے کہا تھا کہ زندگی تو صرف دنیاوی زندگی ہی ہے

بارگاہ الٰہی میں پیشی کے وقت قیامت حق ہونے کا اقرار

وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِیْنَ ﴿۲۹﴾ وَلَوْ تَرٰۤى اِذْ وُقِفُوْا

وَ	مَا نَحْنُ	بِمَبْعُوْثِیْنَ ﴿۲۹﴾ [1]	وَ	لَوْ	تَرٰۤى	اِذْ	وُقِفُوْا
اور	ہم نہیں	اٹھائے جانے والے	اور	اگر	تم دیکھو	جب	انہیں کھڑا کیا جائے گا

اور ہمیں اٹھایا نہیں جائے گا ○ اور اگر تم دیکھو جب انہیں ان کے رب کی بارگاہ میں

عَلٰى رَبِّهِمْ ؕ قَالَ اَلَیْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا

عَلٰى رَبِّهِمْ	قَالَ	اَلَیْسَ	هٰذَا	بِالْحَقِّ	قَالُوْا
ان کے رب کے حضور	(تو) وہ فرمائے گا	کیا نہیں	یہ (اٹھانا اور حساب)	حق	وہ کہیں گے

کھڑا کیا جائے گا تو وہ فرمائے گا: کیا یہ حق نہیں؟ تو کہیں گے:

بَلٰى وَ رَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا

بَلٰى	وَ رَبِّنَا	قَالَ	فَذُوْقُوا	الْعَذَابَ	بِمَا
کیوں نہیں	ہمارے رب کی قسم	فرمائے گا	تو چکھو	عذاب	(اس کے) بدلے جو

کیوں نہیں، ہمیں اپنے رب کی قسم۔ فرمائے گا تو اب اپنے کفر کے بدلے میں

[1]...... کافروں کا تو عقیدہ ہی یہ تھا کہ زندگی تو صرف دنیا کی زندگی ہے اور مرنے کے بعد کوئی اٹھایا نہیں جائے گا اور اسی اعتقاد کی بنا پر ان کی زندگیاں غفلت کا شکار تھیں اور لیکن مسلمانوں پر بھی افسوس ہے کہ ان کا تو قطعی عقیدہ یہ ہے کہ مرنے کے بعد لوگوں کو اٹھایا جائے گا، اعمال کا جواب دینا پڑے گا لیکن اس کے باوجود وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔ نوٹ: دہریوں کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ زندگی صرف یہی دنیا کی زندگی ہے اور مرنے کے بعد دوبارہ نہ زندگی ہے نہ کچھ اور اس آیت میں ان کے عقیدے کا بھی رد ہے۔

منکرین قیامت کا انجام اور ان کی حسرت کا بیان

كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٣٠﴾ ع قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٣٠﴾	قَدْ	خَسِرَ	الَّذِيْنَ	كَذَّبُوْا
تم کفر کرتے تھے	بیشک	نقصان اٹھایا	ان لوگوں نے جنہوں نے	جھٹلایا

عذاب کا مزہ چکھو○ بیشک ان لوگوں نے نقصان اٹھایا جنہوں نے اپنے رب سے ملنے کو

بِلِقَآءِ اللّٰهِ ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا

بِلِقَآءِ اللّٰهِ	حَتّٰۤى	اِذَا	جَآءَتْهُمُ	السَّاعَةُ	بَغْتَةً	قَالُوْا
اللہ سے ملنے کو	یہاں تک کہ	جب	آئے گی ان کے پاس	قیامت	اچانک	(تو) کہیں گے

جھٹلایا یہاں تک کہ جب ان پر اچانک قیامت آئے گی تو کہیں گے:

يٰحَسْرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ

يٰحَسْرَتَنَا	عَلٰى مَا	فَرَّطْنَا	فِيْهَا	وَ	هُمْ	يَحْمِلُوْنَ
ہائے افسوس	(اس) پر جو	ہم نے کوتاہی کی	اس (قیامت کو ماننے) میں	اور	وہ	اٹھائیں گے

ہائے افسوس اس پر جو ہم نے اس کے ماننے میں کوتاہی کی اور وہ اپنے گناہوں کے

اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ﴿٣١﴾

اَوْزَارَهُمْ [1]	عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ	اَلَا	سَآءَ	مَا	يَزِرُوْنَ ﴿٣١﴾
اپنے (گناہوں کے) بھاری بوجھ	اپنی پشتوں پر	سن لو	کتنا برا ہے	جو	وہ بوجھ اٹھائیں گے

بوجھ اپنی پیٹھ پر لادے ہوئے ہوں گے۔ خبردار، وہ کتنا برا بوجھ اٹھائے ہوئے ہیں○

دنیاوی زندگی اور آخرت کی حقیقت

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَاۤ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ

وَ	مَا	الْحَيٰوةُ الدُّنْيَاۤ [2]	اِلَّا	لَعِبٌ	وَّ	لَهْوٌ	وَ	لَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ	خَيْرٌ
اور	نہیں	دنیا کی زندگی	مگر	کھیل	اور	تماشا	اور	ضرور آخرت کا گھر	بہتر (ہے)

اور دنیا کی زندگی صرف کھیل کود ہے اور بیشک آخرت والا گھر

1 ......اس آیت میں قیامت کے دن کافر کا حال بیان کیا گیا ہے اور کثیر احادیث سے ثابت ہے کہ دنیا میں کئے گئے برے اعمال مسلمان کے لئے بھی اُخروی خسارے کا سبب بن سکتے ہیں لہٰذا مسلمانوں کو برے اعمال سے بچتے اور نیک اعمال میں مصروف رہنا چاہئے تاکہ اُخروی خسارے سے بچ سکیں۔

2 ......دنیا کی زندگی وہ ہے جو نفس کی خواہشات میں گزر جائے اور جو زندگی آخرت کے لئے توشہ جمع کرنے میں صرف ہو، وہ دنیا میں زندگی تو ہے مگر دنیا کی زندگی نہیں لہٰذا انبیاء و صالحین کی زندگی دنیا کی نہیں بلکہ دین کی ہے، غرضیکہ غافل اور عاقل کی زندگیوں میں بڑا فرق ہے۔

حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کو جھٹلانا اللہ تعالٰی کو جھٹلانا ہے

رسولوں کے صبر اور امدادِ الٰہی کا بیان

لِّلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۳۲﴾ قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ

لِّلَّذِیْنَ	یَتَّقُوْنَ	اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۳۲﴾	قَدْ	نَعْلَمُ	اِنَّهٗ
ان لوگوں کے لئے جو	ڈرتے ہیں	تو کیا تم سمجھتے نہیں	بیشک	ہم جانتے ہیں	(کہ) بیشک

ڈرنے والوں کے لئے بہتر ہے تو کیا تم سمجھتے نہیں؟○ ہم جانتے ہیں کہ

لَیَحْزُنُكَ الَّذِیْ یَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا یُكَذِّبُوْنَكَ وَ

لَیَحْزُنُكَ	الَّذِیْ	یَقُوْلُوْنَ	فَاِنَّهُمْ	لَا یُكَذِّبُوْنَكَ	وَ
ضرور رنجیدہ کرتی ہیں تمہیں	جو (باتیں)	وہ کہتے ہیں	پس بیشک وہ	نہیں جھٹلاتے تمہیں	اور

ان کی باتیں تمہیں رنجیدہ کرتی ہیں تو بیشک یہ تمہیں نہیں جھٹلاتے

لٰكِنَّ الظّٰلِمِیْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ یَجْحَدُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَ لَقَدْ كُذِّبَتْ

لٰكِنَّ	الظّٰلِمِیْنَ	بِاٰیٰتِ اللّٰهِ (1)	یَجْحَدُوْنَ ﴿۳۳﴾	وَ	لَقَدْ	كُذِّبَتْ
لیکن	ظالم	اللہ کی آیتوں کا	انکار کرتے ہیں	اور	ضرور بیشک	جھٹلائے گئے

بلکہ ظالم اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں ○ اور آپ سے پہلے

رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَ

رُسُلٌ	مِّنْ قَبْلِكَ	فَصَبَرُوْا (2)	عَلٰى	مَا	كُذِّبُوْا	وَ
رسول	تم سے پہلے	تو انہوں نے صبر کیا	(اس) پر	کہ	انہیں جھٹلایا گیا	اور

رسولوں کو جھٹلایا گیا تو انہوں نے جھٹلائے جانے اور تکلیف دیئے جانے پر

اُوْذُوْا حَتّٰۤى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَ لَا مُبَدِّلَ

اُوْذُوْا	حَتّٰۤى	اَتٰىهُمْ	نَصْرُنَا	وَ	لَا	مُبَدِّلَ
انہیں تکلیف دی گئی	یہاں تک کہ	آگئی ان کے پاس	ہماری مدد	اور	نہیں	کوئی بدلنے والا

صبر کیا یہاں تک کہ ان کے پاس ہماری مدد آگئی اور کوئی اللہ کی باتوں کو

(1)... اللہ تعالٰی کی آیتوں کے انکار سے مراد قرآن مجید کا انکار کرنا ہے اور اس آیت کے ایک معنی یہ بھی ہوسکتے ہیں کہ "اے حبیب اکرم! صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ کی تکذیب آیات الٰہیہ کی تکذیب ہے اور تکذیب کرنے والے ظالم ہیں یعنی آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جھٹلانا اللہ عَزَّوَجَلَّ کو جھٹلانا ہے۔

(2)... اس آیت میں مبلغین کیلئے بھی تسلی ہے کہ اگر انہیں راہ تبلیغ میں مشقتیں پیش آئیں تو وہ انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تکالیف کو یاد کرکے صبر اختیار کریں۔

لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَ لَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِی الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۳۴﴾ وَ

لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ	وَ	لَقَدْ	جَآءَكَ	مِنْ	نَّبَاِی الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۳۴﴾	وَ
اللہ کے کلمات کو	اور	ضرور بیشک	آ گئیں تمہارے پاس	سے	رسولوں کی خبریں	اور

بدلنے والا نہیں اور بیشک تمہارے پاس رسولوں کی خبریں آچکی ہیں ○ اور

اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَیْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ

اِنْ	كَانَ كَبُرَ (1)	عَلَیْكَ	اِعْرَاضُهُمْ	فَاِنِ	اسْتَطَعْتَ	اَنْ
اگر	بڑا شاق گزرا ہے	تمہارے اوپر	ان کا منہ پھیرنا	تو اگر	تمہیں طاقت ہو	کہ

اگر ان کا منہ پھیرنا آپ پر شاق گزرتا ہے تو اگر تم سے ہو سکے

تَبْتَغِیَ نَفَقًا فِی الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِی السَّمَآءِ فَتَاْتِیَهُمْ

تَبْتَغِیَ	نَفَقًا	فِی الْاَرْضِ	اَوْ	سُلَّمًا	فِی السَّمَآءِ	فَتَاْتِیَهُمْ
تلاش کرلو	کوئی سرنگ	زمین میں	یا	سیڑھی	آسمان میں	پھر آؤ ان کے پاس

تو زمین میں کوئی سرنگ یا آسمان میں کوئی سیڑھی تلاش کرکے ان کے پاس

بِاٰیَةٍ ؕ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَی الْهُدٰی

بِاٰیَةٍ	وَ	لَوْ	شَآءَ	اللّٰهُ	لَجَمَعَهُمْ	عَلَی الْهُدٰی
کسی نشانی کے ساتھ	اور	اگر	چاہتا	اللہ	(تو) ضرور اکٹھا کردیتا انہیں	ہدایت پر

کوئی نشانی لے آؤ اور اگر اللہ چاہتا تو انہیں ہدایت پر اکٹھا کردیتا

فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۳۵﴾ اِنَّمَا یَسْتَجِیْبُ الَّذِیْنَ یَسْمَعُوْنَ ؕ

فَلَا تَكُوْنَنَّ	مِنَ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۳۵﴾	اِنَّمَا	یَسْتَجِیْبُ (2)	الَّذِیْنَ	یَسْمَعُوْنَ
پس تم ہرگز نہ ہونا	بے خبروں میں سے	صرف	قبول کرتے ہیں	وہ لوگ جو	سنتے ہیں

تو اے سننے والے! ہرگز بے خبر نہ بن ○ صرف وہ لوگ مانتے ہیں جو سنتے ہیں

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک تربیت

وعظ و نصیحت کا اثر توجہ سے سننے سے ہوتا ہے

النصف
وقف غفران

1 ...... سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بہت خواہش تھی کہ سب لوگ اسلام لے آئیں اور جو اسلام سے محروم رہتے ان کی محرومی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر بہت شاق رہتی تھی۔ اس پر یہاں سمجھایا گیا کہ نظامِ کائنات میں اللہ تعالیٰ کی اپنی تکوینی حکمتیں ہیں جن میں ایک بڑی تعداد کا ایمان نہ لانا بھی داخل ہے لہٰذا نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مشیتِ الٰہی کے آگے سرِ تسلیم خم کئے رہیں۔

2 ...... وعظ و نصیحت کا اثر بھی تبھی ہوتا ہے جب آدمی ماننے اور عمل کرنے کے جذبے کے ساتھ توجہ کے ساتھ سنے ورنہ بے توجہی سے سننے کا نتیجہ عام طور پر =

وقفِ منزل
عند البعض علی یسمعون

وَ الْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿۳۶﴾

وَ	الْمَوْتٰى	يَبْعَثُهُمُ	اللّٰهُ	ثُمَّ	اِلَيْهِ	يُرْجَعُوْنَ ﴿۳۶﴾
اور	(ان دل کے) مردوں (کو)	اٹھائے گا انہیں	اللہ	پھر	اس کی طرف	انہیں لوٹایا جائے گا

اور اللہ ان مردہ دلوں کو اٹھائے گا پھر اس کی طرف انہیں لوٹایا جائے گا○

کفارِ مکہ کا خاص نشانیوں کا مطالبہ

وَ قَالُوْا لَوْ لَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ

وَ	قَالُوْا	لَوْلَا	نُزِّلَ	عَلَيْهِ	اٰيَةٌ	مِّنْ رَّبِّهٖ
اور	انہوں نے کہا	کیوں نہیں	اتاری جاتی	اس پر	کوئی نشانی	اس کے رب کی طرف سے

اور کہا: ان پر ان کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں اترتی؟

قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰۤى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّ لٰكِنَّ

قُلْ	اِنَّ	اللّٰهَ	قَادِرٌ	عَلٰۤى	اَنْ	يُّنَزِّلَ	اٰيَةً	وَّ	لٰكِنَّ
تم کہو	بیشک	اللہ	قادر (ہے)	(اس) پر	کہ	وہ اتار دے	کوئی نشانی	اور	لیکن

تم فرمادو کہ بیشک اللہ کسی نشانی کے اتارنے پر قادر ہے لیکن

حیوانات کی بعض اعتبار سے انسانوں کے ساتھ مماثلت

اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ وَ لَا

اَكْثَرَهُمْ	لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۷﴾	وَ	مَا	مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ	وَ	لَا
ان میں سے اکثر	علم نہیں رکھتے	اور	نہیں	زمین میں چلنے والا کوئی جاندار	اور	نہ

اکثر لوگ بے علم ہیں○ اور زمین میں چلنے والا کوئی جاندار نہیں ہے اور نہ ہی

طٰٓىٕرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّاۤ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ؕ

طٰٓىٕرٍ يَّطِيْرُ	بِجَنَاحَيْهِ	اِلَّاۤ	اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ [1]
کوئی پرندہ اڑتا ہے	اپنے پروں کے ساتھ	مگر	(وہ) تمہارے جیسی امتیں (ہیں)

اپنے پروں کے ساتھ اڑنے والا کوئی پرندہ ہے مگر وہ تمہاری جیسی امتیں ہیں۔

= کچھ بھی بر آمد نہیں ہوتا۔

1 ... یہ مماثلت تمام اعتبارات سے نہیں بلکہ بعض اعتبار سے ہے اور ان وجوہ کے بیان میں بعض مفسرین نے فرمایا کہ حیوانات تمہاری طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پہچانتے اور اسے واحد و یکتا جانتے، اس کی تسبیح پڑھتے اور اس کی عبادت کرتے ہیں۔ بعض کا قول ہے کہ وہ مخلوق ہونے میں تمہاری مثل ہیں۔ بعض نے کہا کہ وہ انسان کی طرح باہمی الفت رکھتے اور ایک دوسرے کو سمجھتے سمجھاتے ہیں۔ بعض کا قول ہے کہ روزی طلب کرنے، ہلاکت سے بچنے، نر مادہ کا امتیاز رکھنے =

سارے علوم لوحِ محفوظ یا قرآن میں ہیں

مَا فَرَّطْنَا فِی الْكِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ

اِلٰى رَبِّهِمْ	ثُمَّ	مِنْ شَیْءٍ	فِی الْكِتٰبِ [1]	مَا فَرَّطْنَا
ان کے رب کی طرف	پھر	کسی چیز سے	کتاب میں	ہم نے کوئی کمی نہیں چھوڑی

ہم نے اس کتاب میں کسی شے کی کوئی کمی نہیں چھوڑی۔ پھر یہ اپنے رب کی طرف ہی

آیاتِ الٰہی کو جھٹلانے والے حق سے گونگے بہرے ہیں

یُحْشَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا صُمٌّ وَّ

وَّ	صُمٌّ	بِاٰیٰتِنَا	كَذَّبُوْا	الَّذِیْنَ	وَ	یُحْشَرُوْنَ ﴿۳۸﴾
اور	بہرے	ہماری آیتوں کو	جھٹلایا	وہ لوگ جنہوں نے	اور	انہیں اٹھایا جائے گا

اٹھائے جائیں گے ○ اور جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں وہ بہرے اور

گمراہی اور ہدایت اللہ تعالیٰ کی مشیت پر موقوف ہے

بُكْمٌ فِی الظُّلُمٰتِ ؕ مَنْ یَّشَاِ اللّٰهُ یُضْلِلْهُ ؕ وَ مَنْ یَّشَاْ

یَّشَاْ	مَنْ	وَ	یُضْلِلْهُ	یَّشَاِ اللّٰهُ	مَنْ	فِی الظُّلُمٰتِ	بُكْمٌ
چاہے	جسے	اور	گمراہ کردے اسے	چاہے اللہ	جسے	اندھیروں میں (ہیں)	گونگے

گونگے ہیں، اندھیروں میں (ہیں۔) اللہ جسے چاہے گمراہ کرے اور جسے چاہے

مصیبت، عذاب اور قیامت آنے پر مشرک اللہ تعالیٰ ہی کو پکارتا

یَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۳۹﴾ قُلْ اَرَءَیْتَكُمْ اِنْ

اِنْ	اَرَءَیْتَكُمْ	قُلْ	عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۳۹﴾	یَجْعَلْهُ
اگر	بھلا بتاؤ	تم کہو	سیدھے راستے پر	ڈال دے اسے

سیدھے راستہ پر ڈال دے ○ تم فرماؤ، بھلا بتاؤ کہ اگر

اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَیْرَ اللّٰهِ

اَغَیْرَ اللّٰهِ	السَّاعَةُ	اَتَتْكُمُ	اَوْ	عَذَابُ اللّٰهِ	اَتٰىكُمْ
کیا اللہ کے غیر کو	قیامت	آئے تمہارے پاس	یا	اللہ کا عذاب	آئے تمہارے پاس

تم پر اللہ کا عذاب آجائے یا تم پر قیامت آجائے تو کیا اللہ کے سوا

═ میں تمہاری مثل ہیں۔ بعض نے کہا کہ پیدا ہونے، مرنے، مرنے کے بعد حساب کے لئے اُٹھنے میں تمہاری مثل ہیں۔

[1] ..... کتاب سے قرآن کریم مراد ہے یا لوح محفوظ اور آیت کا معنی یہ ہے کہ جملہ علوم اور تمام ''مَاكَانَ وَمَایَكُوْنُ'' کا اس میں بیان ہے اور جمیع اشیاء کا علم اس میں ہے۔ اس سے رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا علم کلی ثابت ہوا کیونکہ سارے علوم لوحِ محفوظ یا قرآن میں ہیں اور یہ کتابیں حضور اقدس صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے علم میں ہیں۔

تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۴۰ بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ

تَدْعُوْنَ	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ ۝۴۰	بَلْ	اِيَّاهُ	تَدْعُوْنَ	فَيَكْشِفُ
تم پکاروگے	اگر	تم ہو	سچے	بلکہ	اسی (اللہ) کو	تم پکاروگے	تو دور کردے

کسی اور کو پکاروگے ؟ اگر تم سچے ہو ۝ بلکہ تم اسی (اللہ) کو پکاروگے تو اگر اللہ چاہے

مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَ تَنْسَوْنَ مَا

مَا	تَدْعُوْنَ	اِلَيْهِ	اِنْ	شَآءَ	وَ	تَنْسَوْنَ	مَا
وہ (مصیبت) جو	تم پکارتے ہو	اس کی طرف	اگر	وہ چاہے	اور	تم بھول جاؤگے	(ان کو) جنہیں

تو وہ مصیبت ہٹادے جس کی طرف تم اسے پکاروگے اور تم شریکوں کو

تُشْرِكُوْنَ ۝۴۱ ع وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰۤى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ

تُشْرِكُوْنَ ۝۴۱	وَ	لَقَدْ	اَرْسَلْنَاۤ	اِلٰۤى اُمَمٍ	مِّنْ قَبْلِكَ
تم شریک ٹھہراتے ہو	اور	ضرور بیشک	ہم نے رسول بھیجے	امتوں کی طرف	تم سے پہلے

بھول جاؤگے ۝ اور بیشک ہم نے تم سے پہلی اُمتوں کی طرف رسول بھیجے

فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ۝۴۲ فَلَوْ لَاۤ

فَاَخَذْنٰهُمْ	بِالْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ	لَعَلَّهُمْ	يَتَضَرَّعُوْنَ ۝۴۲ (1)	فَلَوْ لَاۤ
تو ہم نے گرفتار کردیا ان (امتوں) کو	سختی اور تکلیف میں	تاکہ وہ	گڑگڑائیں	تو کیوں نہ ہوا

تو انہیں سختی اور تکلیف میں گرفتار کردیا تاکہ وہ کسی طرح گڑگڑائیں ۝ تو کیوں ایسا نہ ہوا

اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَ لٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ

اِذْ	جَآءَهُمْ	بَاْسُنَا	تَضَرَّعُوْا	وَ	لٰكِنْ	قَسَتْ	قُلُوْبُهُمْ
جب	آیا ان کے پاس	ہمارا عذاب	(تو) وہ گڑگڑاتے	اور	لیکن	سخت ہوگئے	ان کے دل

کہ جب ان پر ہمارا عذاب آیا تو گڑگڑاتے لیکن ان کے تو دل سخت ہوگئے تھے

مصیبتیں آنے کی ایک حکمت اور پچھلے لوگوں کا طرزِ عمل

ع ۱۱ / ۱۰

(1) . دنیا میں تکالیف اور مصیبتیں بعض اوقات اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت بن جاتی ہیں کہ بندوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف متوجہ کرتی اور صالحین کے درجات بلند کرتی ہیں۔ حدیث پاک میں ارشاد فرمایا "مسلمان کو جو تکلیف، رنج، ملال اور اذیت و غم پہنچے، یہاں تک کہ اس کے پیر میں کوئی کانٹا ہی چبھے تو اللہ تعالیٰ ان کے سبب اس کے گناہ مٹادیتا ہے۔ (بخاری، ۴/ ۳، الحدیث: ۵۶۴۱)

نافرمانی کے باوجود نعمتیں ملنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے مہلت ہے

وَ زَیَّنَ لَهُمُ الشَّیْطٰنُ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ فَلَمَّا

وَ	زَیَّنَ	لَهُمُ	الشَّیْطٰنُ	مَا	كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾	فَلَمَّا
اور	آراستہ کر دیا	ان کے لئے	شیطان (نے)	(اسے) جو	وہ عمل کرتے تھے	پھر جب

اور شیطان نے ان کے اعمال ان کے لئے آراستہ کر دیئے تھے ○ پھر جب

نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَیْهِمْ

نَسُوْا	مَا	ذُكِّرُوْا	بِهٖ	فَتَحْنَا[1]	عَلَیْهِمْ
انہوں نے بھلا دیا	(اسے) جو	انہیں نصیحت کی گئی	اس کے ساتھ	(تو) ہم نے کھول دیئے	ان کے اوپر

انہوں نے ان نصیحتوں کو بھلا دیا جو انہیں کی گئی تھیں تو ہم نے ان پر

اَبْوَابَ كُلِّ شَیْءٍ ؕ حَتّٰۤى اِذَا فَرِحُوْا بِمَاۤ اُوْتُوْۤا

اَبْوَابَ كُلِّ شَیْءٍ	حَتّٰۤى	اِذَا	فَرِحُوْا[2]	بِمَاۤ	اُوْتُوْۤا
ہر چیز کے دروازے	یہاں تک کہ	جب	وہ خوش ہو گئے	(اس) پر جو	انہیں دیا گیا

ہر چیز کے دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ جب وہ اس پر خوش ہو گئے جو انہیں دی گئی

ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی گرفت

اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَقُطِعَ

اَخَذْنٰهُمْ	بَغْتَةً	فَاِذَا	هُمْ	مُّبْلِسُوْنَ ﴿۴۴﴾	فَقُطِعَ
(تو) ہم نے پکڑ لیا انہیں	اچانک	پس اب	وہ	مایوسی میں پڑے ہوئے (ہیں)	پس کاٹ دی گئی

تو ہم نے اچانک انہیں پکڑ لیا پس اب وہ مایوس ہیں ○ پس ظالموں کی

دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ؕ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ

دَابِرُ الْقَوْمِ	الَّذِیْنَ	ظَلَمُوْا	وَ الْحَمْدُ	لِلّٰهِ
قوم کی جڑ	ان لوگوں کی جنہوں نے	ظلم کیا	اور تمام خوبیاں	اللہ کے لئے

جڑ کاٹ دی گئی اور تمام خوبیاں اللہ کے لئے ہیں

1 ۔ کفر اور گناہوں کے باوجود دنیاوی راحتیں ملنا در اصل اللہ تعالیٰ کی طرف سے ڈھیل ہے اور عموماً اس سے انسان اور زیادہ غافل ہو کر گناہ پر دلیر ہو جاتا ہے بلکہ کبھی خیال کرتا ہے کہ گناہ اچھی چیز ہے ورنہ مجھے یہ نعمتیں نہ ملتیں اور یہ کفر ہے۔ اس سے ان نام نہاد دانشوروں کو بھی سبق حاصل کرنا چاہئے جو کافروں کی ترقی دیکھ کر اسلام سے ہی ناراض ہو جاتے ہیں اور مسلمانوں کی معیشت کا رونا روتے ہوئے انہیں کفار کی اندھی تقلید کا درس دیتے ہیں اور اسلامی شرم و حیا اور تجارت کے شرعی قوانین کو لات مارنے کا مشورہ دیتے ہیں۔ 2 ......اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت پر خوش ہونا اگر فخر، تکبر اور شیخی کے طور پر ہو=

توحیدِ الٰہی کا بیان

رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۵﴾ قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَ

رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۵﴾	قُلْ	اَرَءَیْتُمْ	اِنْ	اَخَذَ	اللّٰهُ	سَمْعَكُمْ	وَ
(جو) تمام جہانوں کو پالنے والا (ہے)	تم کہو	بھلا بتاؤ	اگر	لے لے	اللہ	تمہارے کان	اور

جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے ○ تم فرماؤ، (اے لوگو!) بھلا بتاؤ کہ اگر اللہ تمہارے کان اور

اَبْصَارَكُمْ وَ خَتَمَ عَلٰی قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَیْرُ اللّٰهِ

اَبْصَارَكُمْ	وَ	خَتَمَ	عَلٰی قُلُوْبِكُمْ	مَّنْ اِلٰهٌ غَیْرُ اللّٰهِ
تمہاری آنکھیں	اور	مہر لگادے	تمہارے دلوں پر	(تو) اللہ کے سوا کون معبود (ہے)

تمہاری آنکھیں لے لے اور تمہارے دلوں پر مہر لگادے تو اللہ کے سوا کون معبود ہے

یَاْتِیْكُمْ بِهٖ ؕ اُنْظُرْ كَیْفَ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ ثُمَّ هُمْ

یَاْتِیْكُمْ بِهٖ	اُنْظُرْ	كَیْفَ	نُصَرِّفُ	الْاٰیٰتِ	ثُمَّ	هُمْ
(جو) لادے تمہیں یہ چیزیں	تم دیکھو	کیسے	ہم بار بار بیان کرتے ہیں	نشانیاں	پھر	وہ

جو تمہیں یہ چیزیں لادے گا؟ دیکھو ہم کیسے بار بار نشانیاں بیان کرتے ہیں پھر (بھی) یہ لوگ

کافروں کی عذابِ الٰہی سے تباہی و بربادی

یَصْدِفُوْنَ ﴿۴۶﴾ قُلْ اَرَءَیْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ

یَصْدِفُوْنَ ﴿۴۶﴾	قُلْ	اَرَءَیْتَكُمْ	اِنْ	اَتٰىكُمْ	عَذَابُ اللّٰهِ	بَغْتَةً	اَوْ
وہ منہ پھیرتے ہیں	تم کہو	بھلا بتاؤ	اگر	آئے تمہارے پاس	اللہ کا عذاب	اچانک	یا

منہ پھیرتے ہیں ○ تم فرماؤ، بھلا بتاؤ اگر تم پر اچانک یا

رسولوں کا منصب اور اخروی نجات کے لئے ضروری چیزیں

جَهْرَةً هَلْ یُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَ مَا نُرْسِلُ

جَهْرَةً (1)	هَلْ	یُهْلَكُ	اِلَّا	الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۷﴾	وَ	مَا نُرْسِلُ
کھلم کھلا	کیا (یعنی نہیں)	ہلاک کی جائے گی	مگر	ظلم کرنے والی قوم	اور	ہم نہیں بھیجتے

کھلم کھلا اللہ کا عذاب آجائے تو ظالموں کے سوا کون تباہ کیا جائے گا؟ ○ اور ہم رسولوں کو

=تو برا ہے اور طریقہ کفار ہے جبکہ اگر شکر کے طور پر ہو تو بہتر ہے اور صالحین کا طریقہ بلکہ حکم الٰہی ہے۔

(1) .....اس آیت میں اللہ تعالیٰ کا عذاب آنے کی دو قسمیں بیان کی گئی ہیں: (1) اچانک آنے والا عذاب۔ یہ وہ عذاب ہے جو پیشگی علامتوں کے بغیر آتا ہے اور اس کے ذریعے کفار کو تباہ و برباد کر دیا جاتا ہے۔ (2) کھلم کھلا آنے والا عذاب۔ یہ وہ عذاب ہے جس کے آنے سے پہلے اس کی علامتیں نمودار ہوتی ہیں تاکہ لوگ اگر اس عذاب سے بچنا چاہیں تو اپنے کفر اور سرکشی سے توبہ کر کے بچ سکتے ہیں اور اگر وہ توبہ نہ کریں تو انہیں عذاب میں مبتلا کر کے تباہ کر دیا جاتا ہے۔

الْمُرْسَلِیْنَ اِلَّا مُبَشِّرِیْنَ وَ مُنْذِرِیْنَ ۚ فَمَنْ

الْمُرْسَلِیْنَ	اِلَّا	مُبَشِّرِیْنَ	وَ	مُنْذِرِیْنَ	فَمَنْ
رسولوں (کو)	مگر	(یوں کہ وہ) خوشخبری دینے والے	اور	ڈر سنانے والے (ہوتے ہیں)	تو جو

اسی حال میں بھیجتے ہیں کہ وہ خوشخبری دینے والے اور ڈر سنانے والے ہوتے ہیں تو جو

اٰمَنَ وَ اَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَ

اٰمَنَ	وَ	اَصْلَحَ[1]	فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ	وَ	لَا	هُمْ	یَحْزَنُوْنَ ﴿۴۸﴾	وَ
ایمان لائے	اور	اصلاح کرلے	تو ان پر کوئی خوف نہیں	اور	نہ	وہ	غمگین ہوں گے	اور

ایمان لائیں اور اپنی اصلاح کرلیں تو ان پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے ○ اور

الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا یَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا

الَّذِیْنَ	كَذَّبُوْا	بِاٰیٰتِنَا	یَمَسُّهُمُ	الْعَذَابُ	بِمَا
وہ لوگ جنہوں نے	جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	پہنچے گا انہیں	عذاب	(اس کے) سبب جو

جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو انہیں ان کی مسلسل نافرمانی کے سبب

كَانُوْا یَفْسُقُوْنَ ﴿۴۹﴾ قُلْ لَّاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ

كَانُوْا یَفْسُقُوْنَ ﴿۴۹﴾	قُلْ	لَّاۤ اَقُوْلُ	لَكُمْ	عِنْدِیْ
وہ نافرمانی کرتے رہتے تھے	تم کہو	میں نہیں کہتا	تم سے	(کہ) میرے پاس

عذاب پہنچے گا ○ (اے حبیب!) تم فرمادو: میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس

خَزَآىِٕنُ اللّٰهِ وَ لَاۤ اَعْلَمُ الْغَیْبَ وَ لَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ

خَزَآىِٕنُ اللّٰهِ	وَ	لَاۤ اَعْلَمُ[2]	الْغَیْبَ	وَ	لَاۤ اَقُوْلُ	لَكُمْ
اللہ کے خزانے (ہیں)	اور	نہ میں جان لیتا ہوں	غیب	اور	نہ میں کہتا ہوں	تم سے

اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں خود غیب جان لیتا ہوں اور نہ تم سے یہ کہتا ہوں

[1] ..... اس سے معلوم ہوا کہ اخروی نجات کے لئے ایمان اور نیک اعمال دونوں ضروری ہیں، ایمان لانے کے بعد خود کو نیک اعمال سے بے نیاز سمجھنے والے اور ایمان قبول کئے بغیر اچھے اعمال کو اپنی نجات کے لئے کافی سمجھنے والے دونوں احمقوں کی دنیا کے باسی ہیں البتہ ان دونوں صورتوں میں حقیقی صاحبِ ایمان قطعاً بے ایمان سے بہتر ہے۔ [2] ..... اس آیت سے حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذاتی علم کی نفی ہے، علم عطائی کی نفی کسی طرح مراد ہی نہیں ہو سکتی کیونکہ اس صورت میں آیتوں میں تعارض کا قائل ہونا پڑے گا جبکہ قرآن کی آیتوں میں تضاد نہیں ہو سکتا۔

اِنِّیْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰۤى

یُوْحٰۤى	مَا	اِلَّا	اَتَّبِعُ	اِنْ	مَلَكٌ	اِنِّیْ
وحی کی جاتی ہے	(اس کی) جو	مگر	میں پیروی کرتا	نہیں	فرشتہ (ہوں)	کہ میں

کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں تو صرف اس وحی کا پیروکار ہوں جو میری طرف آتی ہے۔

اِلَیَّ ؕ قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الْاَعْمٰى وَ الْبَصِیْرُ ؕ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ۝۵۰

اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ۝۵۰	الْبَصِیْرُ	وَ	الْاَعْمٰى	یَسْتَوِی	هَلْ	قُلْ	اِلَیَّ
تو کیا تم غور نہیں کرتے	دیکھنے والا	اور	اندھا	برابر ہو سکتا ہے	کیا	تم کہو	میری طرف

تم فرماؤ، کیا اندھا اور دیکھنے والا برابر ہو سکتے ہیں؟ تو کیا تم غور نہیں کرتے؟ ○

وَ اَنْذِرْ بِهِ الَّذِیْنَ یَخَافُوْنَ اَنْ یُّحْشَرُوْۤا

یُّحْشَرُوْۤا	اَنْ	یَخَافُوْنَ	الَّذِیْنَ	بِهِ	اَنْذِرْ	وَ
انہیں اٹھایا جائے گا	کہ	ڈرتے ہیں	ان لوگوں کو جو	اس (قرآن) سے	ڈراؤ	اور

اور اس قرآن سے ان لوگوں کو ڈراؤ جو اس بات سے ڈرتے ہیں کہ انہیں

اِلٰى رَبِّهِمْ لَیْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِیٌّ وَّ

وَّ	وَلِیٌّ	مِّنْ دُوْنِهٖ	لَهُمْ	لَیْسَ	اِلٰى رَبِّهِمْ
اور	کوئی حمایتی	اس (اللہ) کے علاوہ	ان کا	(یوں کہ) نہ ہوگا	ان کے رب کی طرف

ان کے رب کی طرف یوں اٹھایا جائے گا کہ اللہ کے سوا نہ ان کا کوئی حمایتی ہوگا اور

لَا شَفِیْعٌ لَّعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ ۝۵۱ وَ لَا تَطْرُدِ

لَا تَطْرُدِ	وَ	یَتَّقُوْنَ ۝۵۱	لَعَلَّهُمْ	شَفِیْعٌ[1]	لَا
تم دور نہ کرو	اور	وہ پرہیزگار ہو جائیں	(انہیں ڈراؤ) تاکہ وہ	کوئی سفارش کرنے والا	نہ

نہ کوئی سفارشی۔ (انہیں اس) امید پر (ڈراؤ) کہ یہ پرہیزگار ہو جائیں ○ اور ان لوگوں کو

رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تبلیغ کا حکم

مخلص غریب صحابۂ کرام پر خصوصی شفقت کا حکم

ع ۵

1 … قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقابلے میں کوئی کسی کا حمایتی اور سفارشی نہ ہوگا ہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اجازت سے حمایتی و سفارشی ہوں گے جیسے انبیاء، اولیاء، شہداء، صلحاء، علماء اور حجاجِ کرام وغیرہا، یہ سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اذن اور اس کی اجازت سے لوگوں کی حمایت اور سفارش کریں گے اور اس کی مختلف صورتیں ہوں گی جیسے ایک شفاعت محبت کی وجہ سے، ایک وجاہت کے سبب اور ایک اذن کی بنا پر ہوگی۔

اَلَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ

اَلَّذِیْنَ	یَدْعُوْنَ	رَبَّهُمْ	بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ	یُرِیْدُوْنَ
ان لوگوں کو جو	پکارتے ہیں	اپنے رب (کو)	صبح اور شام میں	وہ چاہتے ہیں

دور نہ کرو جو صبح و شام اپنے رب کو اس کی رضا چاہتے ہوئے

وَجْهَهٗ ؕ مَا عَلَیْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ وَّ مَا

وَجْهَهٗ	مَا عَلَیْكَ	مِنْ حِسَابِهِمْ	مِّنْ شَیْءٍ	وَّ	مَا
اس کی رضا	تمہارے اوپر نہیں	ان کے حساب سے	کوئی چیز	اور	نہ

پکارتے ہیں۔ آپ پر ان کے حساب سے کچھ نہیں اور

مِنْ حِسَابِكَ عَلَیْهِمْ مِّنْ شَیْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ

مِنْ حِسَابِكَ	عَلَیْهِمْ	مِّنْ شَیْءٍ	فَتَطْرُدَهُمْ	فَتَكُوْنَ
تمہارے حساب سے	ان کے اوپر	کوئی چیز (ہے)	پھر تم دور کرو انہیں	تو ہو جاؤ گے تم

ان پر تمہارے حساب سے کچھ نہیں۔ پھر آپ انہیں دور کریں تو یہ کام

مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۵۲﴾ وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ

مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۵۲﴾	وَ	كَذٰلِكَ	فَتَنَّا [1]	بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ
ناانصافی کرنے والوں سے	اور	اسی طرح	ہم نے آزمائش کی	ان کے بعض کی بعض کے ذریعے

انصاف سے بعید ہے ○ اور یونہی ہم نے ان میں بعض کی دوسروں کے ذریعے آزمائش کی

لِّیَقُوْلُوْۤا اَهٰۤؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنْۢ بَیْنِنَا ؕ

لِّیَقُوْلُوْۤا	اَهٰۤؤُلَآءِ	مَنَّ	اللّٰهُ	عَلَیْهِمْ	مِّنْۢ بَیْنِنَا
تاکہ وہ کہیں	کیا یہ لوگ (ہیں)	احسان فرمایا	اللہ (نے)	ان کے اوپر	ہمارے درمیان میں سے

کہ یہ کہیں: کیا یہ لوگ ہیں جن پر ہمارے درمیان میں سے اللہ نے احسان کیا؟

غریبوں کے ذریعے امیروں کی آزمائش ہوتی ہے

[1] ....ان آیات سے بہت سے مذہبی لوگوں اور خود امیروں کو بھی درس حاصل کرنا چاہئے کیونکہ ہمارے زمانے میں بھی یہ رجحان موجود ہے کہ امیر کی تعظیم کی جاتی اور غریب کو نگاہِ حقارت سے دیکھا جاتا ہے۔ غریب کی دل شکنی کی جاتی اور امیر کے آگے بچھا بچھا جاتا ہے، خود امیروں کی یہ تمنا ہوتی ہے کہ ہمیں ذرا ہٹ کر ڈیل کیا جائے، ہمارے لئے اسپیشل وقت نکالا جائے، ہمارے آنے پر مولوی آدمی ساری مصروفیت چھوڑ کر پیچھے پیچھے پھرے۔ غریب آدمی پاس بیٹھ جائے تو امیر اپنے سٹیٹس کے خلاف سمجھتا ہے، اُسے غریب کے کپڑوں سے بُو آتی، غریب کا پاس بیٹھنا اُس کی طبیعت خراب کر دیتا اور غریب سے ہاتھ ملانا اُس امیر =

اہلِ ایمان کو سلام کرنے اور رحمتِ الٰہی کا خوبصورت بیان

اَلَیْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِیْنَ ﴿۵۳﴾ وَ اِذَا جَآءَكَ

جَآءَكَ	اِذَا	وَ	بِالشّٰكِرِیْنَ ﴿۵۳﴾	بِاَعْلَمَ	اللّٰهُ	اَلَیْسَ
آئیں تمہارے پاس	جب	اور	شکر کرنے والوں کو	خوب جانتا	اللہ	کیا نہیں ہے

کیا اللہ شکر گزاروں کو خوب نہیں جانتا؟ ○ اور جب آپ کی بارگاہ میں

الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ كَتَبَ

كَتَبَ	سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ (1)	فَقُلْ	بِاٰیٰتِنَا	یُؤْمِنُوْنَ	الَّذِیْنَ
لکھ دی	تم پر سلام	تو تم کہو	ہماری آیتوں پر	ایمان لاتے ہیں	وہ لوگ جو

وہ لوگ حاضر ہوں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں تو ان سے فرماؤ: ”تم پر سلام“

رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا

سُوْٓءًۢا	مِنْكُمْ	عَمِلَ	مَنْ	اَنَّهٗ	الرَّحْمَةَ	عَلٰى نَفْسِهِ	رَبُّكُمْ
کوئی برائی	تم میں سے	کرلے	جو	کہ	رحمت	اپنے ذمہ کرم پر	تمہارے رب (نے)

تمہارے رب نے اپنے ذمۂ کرم پر رحمت لازم کرلی ہے کہ تم میں سے جو کوئی نادانی سے کوئی برائی

بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَ اَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ

غَفُوْرٌ	فَاَنَّهٗ	اَصْلَحَ	وَ	مِنْۢ بَعْدِهٖ	تَابَ	ثُمَّ	بِجَهَالَةٍ
بخشنے والا	تو بیشک وہ	اصلاح کرلے	اور	اس کے بعد سے	توبہ کرلے	پھر	نادانی سے

کرلے پھر اس کے بعد توبہ کرے اور اپنی اصلاح کرلے تو بیشک اللہ بخشنے والا

آیات کو تفصیل کے ساتھ بیان کرنے کی ایک حکمت

رَّحِیْمٌ ﴿۵۴﴾ وَ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ وَ لِتَسْتَبِیْنَ

لِتَسْتَبِیْنَ (2)	وَ	الْاٰیٰتِ	نُفَصِّلُ	كَذٰلِكَ	وَ	رَّحِیْمٌ ﴿۵۴﴾
تاکہ واضح ہوجائے	اور	آیتیں	ہم تفصیل سے بیان کرتے ہیں	اسی طرح	اور	مہربان

مہربان ہے ○ اور اسی طرح ہم آیتوں کو مفصل بیان فرماتے ہیں اور اس لیے کہ مجرموں کا راستہ

= کے ہاتھ پر جراثیم چڑھا دیتا ہے۔ الغرض یہ سب باتیں غرور و تکبر کی ہیں، ان سے بچنا لازم و ضروری ہے۔

1 ...... نیک مسلمانوں کا احترام اور ان کی تعظیم کرنی چاہئے اور ہر ایسی بات سے بچنا چاہئے جو ان کی ناراضی کا سبب بنے کیونکہ انہیں ناراض کرنا اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا سبب ہے۔ 2 ...... اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو چاہئے کہ وہ فلاح و کامیابی کے راستے پر چلے اور وہاں تک پہنچے جہاں نیک لوگ پہنچے اور اس کا سب سے بہترین راستہ فوری طور پر اپنے سابقہ گناہوں سے توبہ و استغفار کرنا اور آئندہ کے لئے نیک اعمال کرنا ہے۔

شرک اور خواہش نفس کی پیروی سے ممانعت

سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۵۵﴾ ع قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ

سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۵۵﴾	قُلْ	اِنِّيْ	نُهِيْتُ	اَنْ	اَعْبُدَ
مجرموں کا راستہ	تم کہو	بیشک مجھے	منع کیا گیا ہے	کہ	میں عبادت کروں

واضح ہو جائے ○ تم فرماؤ: مجھے منع کیا گیا ہے کہ میں اس کی عبادت کروں

الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّاۤ اَتَّبِعُ

الَّذِيْنَ	تَدْعُوْنَ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	قُلْ	لَّاۤ اَتَّبِعُ
جن کی	تم عبادت کرتے ہو	اللہ کے علاوہ	تم کہو	میں پیروی نہیں کرتا

جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو۔ تم فرماؤ، میں تمہاری خواہشوں پر

اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَاۤ اَنَا

اَهْوَآءَكُمْ	قَدْ	ضَلَلْتُ	اِذًا	وَّ	مَاۤ اَنَا
تمہاری خواہشات (کی)	تحقیق	میں بھٹک جاتا	اس وقت	اور	میں نہ (ہوتا)

نہیں چلتا۔ (اگر یوں ہوتا) تو میں بھٹک جاتا اور ہدایت یافتہ لوگوں

نزولِ عذاب کے مطالبے پر کفار کو جواب

مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿۵۶﴾ قُلْ اِنِّيْ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَ

مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿۵۶﴾	قُلْ	اِنِّيْ	عَلٰى بَيِّنَةٍ	مِّنْ رَّبِّيْ	وَ
ہدایت یافتہ لوگوں سے	تم کہو	بیشک میں	روشن دلیل پر (ہوں)	اپنے رب کی طرف سے	اور

سے نہ ہوتا ○ تم فرماؤ: میں تو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں اور

كَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ مَا عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ

كَذَّبْتُمْ	بِهٖ	مَا عِنْدِيْ [1]	مَا	تَسْتَعْجِلُوْنَ	بِهٖ
تم نے جھٹلایا ہے	اس کو	نہیں ہے میرے پاس	وہ (عذاب) جو	تم جلدی مچارہے ہو	اس کی

تم نے اسے جھٹلایا ہے۔ جس (عذاب کے آنے) کی تم جلدی مچارہے ہو وہ میرے پاس نہیں،

[1] ...... کفار مذاق اڑانے کیلئے رسول کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کہا کرتے تھے کہ ہم پر جلدی عذاب نازل کرائیے، اس آیت میں انہیں جواب دیا گیا اور ظاہر کر دیا گیا کہ یہ سوال کرنا نہایت غلط ہے کیونکہ عذاب نازل کرنا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کام ہے، کسی اور کا نہیں۔ ہاں اگر سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس کیلئے دعا کر دیں تو بات جدا ہے جیسے نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعا سے ہی قوم پر طوفان آیا تھا۔

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ يَقُصُّ الْحَقَّ وَ هُوَ

اِنِ الْحُكْمُ	اِلَّا	لِلّٰهِ	يَقُصُّ	الْحَقَّ	وَ	هُوَ
نہیں حکم	مگر	اللہ کا	وہ بیان فرماتا ہے	حق	اور	وہ

حکم صرف اللہ ہی کا ہے۔ وہ حق بیان فرماتا ہے اور وہ

خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ ۝۵۷ قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِيْ مَا

خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ ۝۵۷	قُلْ	لَّوْ	اَنَّ	عِنْدِيْ	مَا
سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا (ہے)	تم کہو	اگر	بیشک	میرے پاس (ہوتا)	وہ (عذاب) جو

سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے ○ تم فرماؤ اگر وہ (عذاب) میرے پاس ہوتا

تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِيَ الْاَمْرُ بَيْنِيْ وَ بَيْنَكُمْ ؕ

تَسْتَعْجِلُوْنَ	بِهٖ	لَقُضِيَ	الْاَمْرُ	بَيْنِيْ وَ بَيْنَكُمْ
تم جلدی مچارہے ہو	اس کی	(تو) ضرور پورا ہو جاتا	کام	میرے اور تمہارے درمیان

جس کی تم جلدی مچارہے ہو تو میرے اور تمہارے درمیان معاملہ ختم ہو چکا ہوتا

علمِ الٰہی کی وسعت

وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝۵۸ وَ عِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ

وَ	اللّٰهُ	اَعْلَمُ	بِالظّٰلِمِيْنَ ۝۵۸	وَ	عِنْدَهٗ	مَفَاتِحُ الْغَيْبِ
اور	اللہ	خوب جانتا ہے	ظلم کرنے والوں کو	اور	اس کے پاس (ہیں)	غیب کی چابیاں

اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے ○ اور غیب کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں۔

لَا يَعْلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَ يَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ ؕ وَ

لَا يَعْلَمُهَاۤ	اِلَّا	هُوَ[1]	وَ	يَعْلَمُ	مَا	فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ	وَ
نہیں جانتا انہیں	مگر	وہ	اور	وہ جانتا ہے	جو کچھ	خشکی اور تری میں (ہے)	اور

ان کو صرف وہی جانتا ہے اور جو کچھ خشکی اور تری میں ہے وہ سب جانتا ہے اور

[1]...... غیب کی کنجیاں اللہ ہی کے پاس ہیں اُس کے سوا انہیں کوئی نہیں جانتا، اس خصوصیت کے یہ معنی ہیں کہ ابتداءً بغیر بتائے ان کی حقیقت دوسرے پر نہیں کھلتی۔ نیز یہ آیت کریمہ اس بات کے منافی نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بعض انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولیاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم کو بعض چیزوں کا علم غیب عطا فرمایا ہے کیونکہ وہ بھی قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔

اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کا بیان

مَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا یَعْلَمُهَا وَ لَا حَبَّةٍ

مَا تَسْقُطُ	مِنْ وَّرَقَةٍ	اِلَّا	یَعْلَمُهَا	وَ	لَا	حَبَّةٍ
نہیں گرتا	کوئی پتہ	مگر	وہ جانتا ہے اسے	اور	نہ	کوئی دانہ (ہے)

کوئی پتہ نہیں گرتا اور نہ ہی زمین کی تاریکیوں میں

فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَ لَا رَطْبٍ وَّ لَا یَابِسٍ اِلَّا

فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ	وَ	لَا	رَطْبٍ	وَّ	لَا	یَابِسٍ	اِلَّا
زمین کی تاریکیوں میں	اور	نہیں	کوئی تر چیز	اور	نہ	کوئی خشک چیز	مگر

کوئی دانہ ہے مگر وہ ان سب کو جانتا ہے۔ اور کوئی تر چیز نہیں اور نہ ہی خشک چیز مگر

فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ﴿۵۹﴾ وَ هُوَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰىكُمْ

فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ﴿۵۹﴾	وَ	هُوَ	الَّذِیْ	یَتَوَفّٰىكُمْ
(اس کا ذکر) ایک روشن کتاب میں (ہے)	اور	وہی (ہے)	جو	قبض کرلیتا ہے تمہیں (تمہاری روحوں کو)

وہ ایک روشن کتاب میں ہے ○ اور وہی ہے جو رات کو تمہاری روحیں

بِالَّیْلِ وَ یَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ یَبْعَثُكُمْ

بِالَّیْلِ	وَ	یَعْلَمُ	مَا	جَرَحْتُمْ	بِالنَّهَارِ	ثُمَّ	یَبْعَثُكُمْ (1)
رات میں	اور	جانتا ہے	جو	تم کماتے ہو	دن میں	پھر	وہ اٹھاتا ہے تمہیں

قبض کرلیتا ہے اور جو کچھ تم دن میں کماتے ہو اسے جانتا ہے پھر تمہیں دن کے وقت

فِیْهِ لِیُقْضٰۤى اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ ثُمَّ اِلَیْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ

فِیْهِ	لِیُقْضٰۤى	اَجَلٌ مُّسَمًّى	ثُمَّ	اِلَیْهِ	مَرْجِعُكُمْ	ثُمَّ
اس (دن) میں	تاکہ پوری ہو جائے	مقررہ مدت	پھر	اس کی طرف	تمہارا لوٹنا	پھر

اٹھاتا ہے تاکہ مقررہ مدت پوری ہو جائے پھر اسی کی طرف تمہارا لوٹنا ہے پھر

[1]..... یہاں آیت میں پہلے نیند مسلط کرنے اور اس کے بعد بیدار کرنے کا بیان ہوا، اس میں قیامت قائم ہونے اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے پر واضح دلیل ہے کہ جو ربّ عَزَّوَجَلَّ اس چیز پر قادر ہے کہ روزمرہ سونے کے وقت ایک طرح کی موت تم پر وارِد کرتا ہے جس سے تمہارے حواس اور ان کے ظاہری افعال جیسے دیکھنا، سننا، بولنا، چلنا پھرنا اور پکڑنا وغیرہ سب معطل ہو جاتے ہیں اور اس کے بعد پھر بیداری کے وقت وہی ربّ عَزَّوَجَلَّ تمام اعضاء کو ان کے تصرفات عطا فرما دیتا ہے تو وہ ربّ عَزَّوَجَلَّ مخلوق کو ان کی حقیقی موت کے بعد زندگانی کے تصرفات عطا کرنے پر بھی قادر ہے۔

بندوں پر فرشتے مقرر ہیں

موت کے فرشتے تعمیلِ حکم میں کوتاہی نہیں کرتے

قیامت کی حاضری اور حساب

آفات میں مبتلا ہونے اور ان سے نجات پانے پر کفار کا حال

يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٦٠﴾ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ

فَوْقَ عِبَادِهٖ	الْقَاهِرُ	هُوَ	وَ	كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٦٠﴾	بِمَا	يُنَبِّئُكُمْ
اپنے بندوں پر	غالب (ہے)	وہ	اور	تم عمل کرتے تھے	(اس) کی جو	وہ خبر دے گا تمہیں

وہ بتادے گا جو کچھ تم کرتے تھے ○ اور وہی اپنے بندوں پر غالب ہے

وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ

اَحَدَكُمُ	جَآءَ	اِذَا	حَتّٰۤى	حَفَظَةً (1)	عَلَيْكُمْ	يُرْسِلُ	وَ
تم میں سے کسی ایک (کو)	آئے	جب	یہاں تک کہ	نگہبان	تمہارے اوپر	بھیجتا ہے	اور

اور وہ تم پر نگہبان بھیجتا ہے یہاں تک کہ جب تم میں کسی کو

الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ﴿٦١﴾

لَا يُفَرِّطُوْنَ ﴿٦١﴾	هُمْ	وَ	رُسُلُنَا (2)	تَوَفَّتْهُ	الْمَوْتُ
کوتاہی نہیں کرتے	وہ	اور	ہمارے فرشتے	(تو) قبض کرتے ہیں اس (کی روح) کو	موت

موت آتی ہے تو ہمارے فرشتے اس کی روح قبض کرتے ہیں اور وہ کوئی کوتاہی نہیں کرتے ○

ثُمَّ رُدُّوْۤا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ؕ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ قف

لَهُ الْحُكْمُ	اَلَا	مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ	اِلَى اللّٰهِ	رُدُّوْۤا	ثُمَّ
اسی کا حکم (ہے)	سن لو	(جو) ان کا حقیقی مالک (ہے)	اللہ کی طرف	انہیں لوٹایا جائے گا	پھر

پھر انہیں اللہ کی طرف لوٹایا جائے گا جو ان کا مالک حقیقی ہے۔ سن لو، اسی کا حکم ہے

وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ﴿٦٢﴾ قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ

يُنَجِّيْكُمْ	مَنْ	قُلْ	اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ﴿٦٢﴾	هُوَ	وَ
نجات دیتا ہے تمہیں	کون	تم کہو	سب سے جلد حساب کرنے والا (ہے)	وہ	اور

اور وہ سب سے جلد حساب کرنے والا ہے ○ تم فرماؤ، وہ کون ہے جو تمہیں

(1)..... ان سے مراد وہ فرشتے ہیں جو بنی آدم کی نیکیاں اور گناہ لکھتے ہیں، انہیں کراماً کاتبین کہتے ہیں۔ ہر عمل لکھا جاتا ہے اور روزِ قیامت وہ نامہ اعمال تمام مخلوق کے سامنے پڑھا جائے گا تو اس وقت گناہ بہت رسوائی کا سبب ہوں گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اس رسوائی سے پناہ دے، اٰمین۔

(2)..... اِن فرشتوں سے مراد یا تو تنہا حضرت ملک الموت عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام ہیں، اس صورت میں جمع کا لفظ ''رُسُل'' تعظیم کے لئے ہے یا ان سے حضرت ملک الموت عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام اور وہ فرشتے مراد ہیں جو ان کے مددگار ہیں۔

مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّ خُفْیَةً ۚ

مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ	تَدْعُوْنَهٗ[1]	تَضَرُّعًا	وَّ	خُفْیَةً
خشکی اور سمندر کی تاریکیوں (ہولناکیوں) سے	تم پکارتے ہو اسے	گڑگڑاتے ہوئے	اور	پوشیدہ (طور پر)

خشکی اور سمندر کی ہولناکیوں سے نجات دیتا ہے؟ تم اسے گڑگڑا کر اور پوشیدہ طور پر پکارتے ہو

لَىِٕنْ اَنْجٰىنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ

لَىِٕنْ	اَنْجٰىنَا	مِنْ هٰذِهٖ	لَنَكُوْنَنَّ
(اور کہتے ہو) ضرور اگر	اس نے نجات دیدی ہمیں	اس سے	(تو) ضرور ہم ہو جائیں گے

(اور تم کہتے ہو کہ) اگر وہ ہمیں اس سے نجات دیدے تو ہم ضرور شکر گزاروں میں سے

مِنَ الشّٰكِرِیْنَ ﴿۶۳﴾ قُلِ اللّٰهُ یُنَجِّیْكُمْ مِّنْهَا وَ

مِنَ الشّٰكِرِیْنَ ﴿۶۳﴾	قُلِ	اللّٰهُ	یُنَجِّیْكُمْ	مِّنْهَا	وَ
شکر کرنے والوں سے	تم کہو	اللّٰہ	تمہیں نجات دیتا ہے	ان (ہولناکیوں) سے	اور

ہو جائیں گے ○ تم فرماؤ، اللّٰہ تمہیں ان ہولناکیوں سے اور

مِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿۶۴﴾ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰۤى اَنْ

مِنْ كُلِّ كَرْبٍ	ثُمَّ	اَنْتُمْ	تُشْرِكُوْنَ ﴿۶۴﴾	قُلْ	هُوَ	الْقَادِرُ	عَلٰۤى	اَنْ
ہر بے چینی سے	پھر	تم	شریک ٹھہراتے ہو	تم کہو	وہ	قادر (ہے)	(اس) پر	کہ

ہر بے چینی سے نجات دیتا ہے پھر بھی تم شرک کرتے ہو ○ تم فرماؤ وہی اس پر قادر ہے کہ

یَّبْعَثَ عَلَیْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ

یَّبْعَثَ	عَلَیْكُمْ	عَذَابًا	مِّنْ فَوْقِكُمْ	اَوْ	مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ	اَوْ
بھیج دے	تم پر	عذاب	تمہارے اوپر سے	یا	تمہارے قدموں کے نیچے سے	یا

تم پر تمہارے اوپر سے یا تمہارے قدموں کے نیچے سے عذاب بھیجے یا

عذاب الٰہی کی متعدد صورتیں

[1] ..... ان آیات میں کفار کو ان کے شرک پر تنبیہ کی گئی ہے کیونکہ خشکی اور تری کے سفروں میں جب وہ مبتلائے آفات ہو کر پریشان ہوتے ہیں اور انہیں ایسی شدتوں اور ہولناکیوں سے واسطہ پڑتا ہے جن سے دل کانپ جاتے ہیں اور خطرات قلوب کو مضطرب اور بے چین کر دیتے ہیں اس وقت بت پرست بھی بتوں کو بھول جاتا ہے اور اللّٰہ تعالٰی ہی سے دُعا کرتا ہے اور اُسی کی جناب میں تضرع وزاری کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اس مصیبت سے اگر تو نے نجات دی تو میں شکر گزار ہوں گا اور تیرا حقِ نعمت بجالاؤں گا لیکن ہوتا یہ ہے کہ نجات ملنے کے بعد شکر گزاری کی بجائے وہ لوگ اللّٰہ تعالٰی کے شریک ٹھہرا کر بڑی ناشکری کرتے ہیں۔

قرآن اور نزولِ عذاب کو جھٹلانے والوں کو جواب

يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ

يَلْبِسَكُمْ (1)	شِيَعًا	وَّ	يُذِيْقَ	بَعْضَكُمْ
آپس میں لڑادے تمہیں	مختلف گروہوں (کی صورت میں)	اور	مزہ چکھادے	تمہارے بعض (کو)

مختلف گروہ بنا کر آپس میں لڑادے اور تمہارے ایک کو

بَاْسَ بَعْضٍ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ

بَاْسَ بَعْضٍ	اُنْظُرْ	كَيْفَ	نُصَرِّفُ	الْاٰيٰتِ	لَعَلَّهُمْ
بعض کی سختی، لڑائی (کا)	تم دیکھو	کیسے	ہم بار بار بیان کرتے ہیں	آیتیں	تاکہ وہ

دوسرے کی لڑائی کا مزہ چکھادے۔ دیکھو ہم کس طرح بار بار آیتیں بیان کرتے ہیں تاکہ

يَفْقَهُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ

يَفْقَهُوْنَ ﴿۶۵﴾	وَ	كَذَّبَ	بِهٖ	قَوْمُكَ	وَ	هُوَ
سمجھ جائیں	اور	جھٹلایا	اس (قرآن یا نزولِ عذاب) کو	تمہاری قوم (نے)	اور (حالانکہ)	وہ

وہ لوگ سمجھ جائیں ○ اور تمہاری قوم نے اس کو جھٹلایا حالانکہ یہی

الْحَقُّ ؕ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۶۶﴾ لِكُلِّ نَبَاٍ

الْحَقُّ	قُلْ	لَّسْتُ	عَلَيْكُمْ	بِوَكِيْلٍ ﴿۶۶﴾	لِكُلِّ نَبَاٍ
حق (ہے)	تم کہو	میں نہیں ہوں	تمہارے اوپر	نگہبان	ہر خبر کے لئے

حق ہے۔ تم فرماؤ، میں تم پر نگہبان نہیں ہوں ○ ہر خبر کے لئے

گمراہوں کی صحبت میں بیٹھنے کی ممانعت

مُّسْتَقَرٌّ ز وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ

مُّسْتَقَرٌّ (2)	وَّ	سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۷﴾	وَ	اِذَا	رَاَيْتَ	الَّذِيْنَ
ایک مقررہ وقت (ہے)	اور	عنقریب تم جان جاؤ گے	اور	جب	تم دیکھو	ان لوگوں کو جو

ایک وقت مقرر ہے اور عنقریب تم جان جاؤ گے ○ اور اے سننے والے! جب تو انہیں دیکھے جو

1 ... اللہ تعالیٰ کی سنت جاریہ ہے کہ وہ اپنی نافرمانی کرنے کی سزا میں لوگوں کو آپس میں لڑوا کر انہیں اپنے عذاب کا مزہ چکھاتا ہے جیسے ہمارے زمانے میں اس کی مثالیں پائی جارہی ہیں۔

2 ... اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کافروں اور گناہگاروں کے لئے عذاب کی جو خبریں دی ہیں ان کا اپنے وقت پر واقع ہونا یقینی ہے، یہ اعلان سننے کے بعد بھی کفر پر اڑے رہنا اور گناہوں میں مشغول رہنا حد درجہ کی حماقت ہے۔

يَخُوْضُوْنَ فِيْۤ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا

يَخُوْضُوْنَ	فِيْۤ اٰيٰتِنَا	فَاَعْرِضْ (1)	عَنْهُمْ	حَتّٰى	يَخُوْضُوْا
بیہودہ گفتگو کرتے ہیں	ہماری آیتوں میں	تو منہ پھیر لو	ان سے	یہاں تک کہ	وہ مشغول ہو جائیں

ہماری آیتوں میں بیہودہ گفتگو کرتے ہیں توان سے منہ پھیر لے جب تک وہ کسی اور بات میں

فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ؕ وَ اِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى

فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ	وَ	اِمَّا	يُنْسِيَنَّكَ	الشَّيْطٰنُ	فَلَا تَقْعُدْ	بَعْدَ الذِّكْرٰى
اس کے علاوہ کسی بات میں	اور	اگر	بھلا دے تجھے	شیطان	تو تو نہ بیٹھ	یاد آنے کے بعد

مشغول نہ ہو جائیں اور اگر شیطان تمہیں بھلا دے تو یاد آنے کے بعد

مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٦٨﴾ وَ مَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ

مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٦٨﴾	وَ	مَا	عَلَى الَّذِيْنَ	يَتَّقُوْنَ	مِنْ حِسَابِهِمْ
ظلم کرنے والی قوم کے ساتھ	اور	نہیں	ان لوگوں پر جو	ڈرتے ہیں	ان (گمراہوں) کے حساب سے

ظالموں کے پاس نہ بیٹھ ○ اور پرہیز گاروں پر گمراہوں کے حساب سے

گمراہوں کو نصیحت کرتے رہنا چاہیے

مِّنْ شَيْءٍ وَّ لٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿٦٩﴾ وَ ذَرِ

مِّنْ شَيْءٍ	وَّ	لٰكِنْ	ذِكْرٰى	لَعَلَّهُمْ	يَتَّقُوْنَ ﴿٦٩﴾	وَ	ذَرِ
کوئی چیز	اور	لیکن	نصیحت کرنا	تاکہ وہ	بچیں	اور	چھوڑ دو

کچھ نہیں لیکن نصیحت کرنا ہے تاکہ وہ بچیں ○ اور ان لوگوں کو چھوڑ دو

دین کا مذاق اڑانے والوں کے ساتھ تعلقات کی ممانعت

الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّ لَهْوًا وَّ

الَّذِيْنَ	اتَّخَذُوْا	دِيْنَهُمْ	لَعِبًا	وَّ	لَهْوًا	وَّ
ان لوگوں کو جنہوں نے	بنالیا	اپنا دین	کھیل	اور	تماشا	اور

جنہوں نے اپنا دین ہنسی مذاق اور کھیل بنالیا اور

(1)......اِس آیت مبارکہ میں کافروں، بے دینوں کی صحبت میں بیٹھنے سے منع کیا گیا اور فرمایا کہ ان کے پاس نہ بیٹھو اور اگر بھول کر بیٹھ جاؤ تو یاد آنے پر اٹھ جاؤ۔ اس سے معلوم ہوا کہ کفار اور بے دینوں کے مذہبی جلسوں میں جانا، شرکت کرنا جائز نہیں، البتہ وہ علماء جو ان بد مذہبوں کا رد کرنے کیلئے جاتے ہیں وہ اِس حکم میں داخل نہیں۔

قرآن کے ذریعے نصیحت کرنے کا حکم

قیامت میں کفار کی سفارش و عذاب کا بیان

غَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَ ذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ

غَرَّتْهُمُ (1)	الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا	وَ	ذَكِّرْ	بِهٖٓ	اَنْ
دھوکے میں ڈال دیا انہیں	دنیا کی زندگی (نے)	اور	نصیحت کرو	اس (قرآن) کے ذریعے	تاکہ

جنہیں دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال دیا اور قرآن کے ذریعے نصیحت کرو تاکہ

تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۖ لَيْسَ

تُبْسَلَ	نَفْسٌ	بِمَا	كَسَبَتْ	لَيْسَ
ہلاکت کے سپرد (نہ) کردی جائے	کوئی جان	(اس کے) سبب جو	اس نے کمایا	نہیں ہوگا

کوئی جان اپنے اعمال کی وجہ سے ہلاکت کے سپرد نہ کردی جائے، اللہ کے سوا

لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّ لَا شَفِيْعٌ ۚ وَ اِنْ

لَهَا	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	وَلِيٌّ	وَّ	لَا	شَفِيْعٌ	وَ	اِنْ
اس کا	اللہ کے سوا	کوئی مددگار	اور	نہ	کوئی سفارشی	اور	اگر

نہ اس کا کوئی مددگار ہوگا اور نہ ہی سفارشی اور اگر

تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ؕ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِيْنَ

تَعْدِلْ	كُلَّ عَدْلٍ	لَّا يُؤْخَذْ	مِنْهَا	اُولٰٓىِٕكَ	الَّذِيْنَ
وہ بدلے میں دیدے	ہر معاوضہ	(تو) نہیں لیا جائے گا	اس سے	یہ	وہ لوگ ہیں جو

وہ اپنے بدلے میں سارے معاوضے دیدے تو اس سے نہ لیے جائیں گے۔ یہی وہ لوگ ہیں

اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ

اُبْسِلُوْا	بِمَا	كَسَبُوْا	لَهُمْ	شَرَابٌ
انہیں ہلاکت کے سپرد کردیا گیا	(اس کے) سبب جو	انہوں نے کمایا	ان کے لئے	مشروب

جنہیں ان کے اعمال کی وجہ سے ہلاکت کے سپرد کردیا گیا۔ ان کے لئے ان کے کفر کے سبب

(1)...... دنیاوی زندگی کا دھوکا یہ ہے کہ دل پر دنیا کی محبت غالب آجائے اور دنیاوی زندگی پر مطمئن ہو کر بندہ اپنی آخرت سے غافل ہو جائے۔ کفار اس دھوکے میں بری طرح مبتلا ہیں اور فی زمانہ کئی ایک مسلمان بھی اسی کا شکار نظر آرہے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت اور اپنی آخرت بہتر بنانے کی طرف بھرپور توجہ اور کوشش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حق اور باطل کی دعوت دینے والوں کی ایک مثال

ع ٨ ١٤

مِّنْ حَمِیْمٍ وَّ عَذَابٌ اَلِیْمٌۢ بِمَا كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ۠ ﴿۷۰﴾ قُلْ

مِّنْ حَمِیْمٍ	وَّ	عَذَابٌ اَلِیْمٌ	بِمَا	كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ ﴿۷۰﴾	قُلْ
کھولتے ہوئے پانی کا	اور	دردناک عذاب	(اس کے) سبب جو	وہ کفر کرتے تھے	تم کہو

کھولتے ہوئے پانی کا مشروب اور دردناک عذاب ہے ○ تم فرماؤ

اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَنْفَعُنَا وَ

اَنَدْعُوْا	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	مَا	لَا یَنْفَعُنَا	وَ
کیا ہم عبادت کریں	اللہ کے سوا	(اس کی) جو	ہمیں نفع نہیں دے سکتا	اور

کیا ہم اللہ کے سوا اس کی عبادت کریں جو نہ ہمیں نفع دے سکتا ہے اور

لَا یَضُرُّنَا وَ نُرَدُّ عَلٰۤى اَعْقَابِنَا بَعْدَ

لَا یَضُرُّنَا	وَ	نُرَدُّ[1]	عَلٰۤى اَعْقَابِنَا	بَعْدَ
ہمیں نقصان نہیں پہنچا سکتا	اور	ہم پھیر دیئے جائیں	اپنی ایڑیوں پر (الٹے پاؤں)	(اس کے) بعد

نہ ہمیں نقصان پہنچا سکتا ہے؟ اور کیا اس کے بعد ہم الٹے پاؤں پھر جائیں

اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِی اسْتَهْوَتْهُ الشَّیٰطِیْنُ

اِذْ	هَدٰىنَا	اللّٰهُ	كَالَّذِیْ	اسْتَهْوَتْهُ	الشَّیٰطِیْنُ
جب	ہمیں ہدایت دی	اللہ (نے)	(اس) کی طرح جسے	راستہ بھلا دیا اسے	شیطانوں (نے)

جب کہ ہمیں اللہ نے ہدایت دی ہے اس شخص کی طرح (الٹے پاؤں پھر جائیں) جسے شیطانوں نے

فِی الْاَرْضِ حَیْرَانَ۪ لَهٗۤ اَصْحٰبٌ یَّدْعُوْنَهٗۤ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَاؕ

فِی الْاَرْضِ	حَیْرَانَ	لَهٗۤ	اَصْحٰبٌ	یَّدْعُوْنَهٗۤ	اِلَى الْهُدَى	ائْتِنَا
زمین میں	(وہ) حیران (ہے)	اس کے	کچھ ساتھی	بلا رہے ہیں اسے	راستے کی طرف	ہمارے پاس آؤ

زمین میں راستہ بھلا دیا ہو وہ حیران ہے، اس کے ساتھی اسے راستے کی طرف بلا رہے ہیں کہ ادھر آؤ۔

(1)......اس آیت میں حق اور باطل کی دعوت دینے والوں کی ایک مثال بیان فرمائی گئی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ دورانِ سفر ایک شخص کو شیطانوں نے منزلِ مقصود تک پہنچانے والے راستے سے بہکا کر راہِ ہلاکت پر چلا دیا، اس کے ساتھی اسے راہِ راست کی طرف بلانے لگے اور وہ حیران کھڑا سوچ رہا ہے کہ کدھر جائے۔ اب اگر وہ شیطانوں کے بتائے ہوئے راستے پر چل پڑا تو ہلاک ہو جائے گا اور اگر اس نے ساتھیوں کا کہا مانا تو سلامت رہے گا اور منزل پر بھی پہنچ جائے گا۔ یہی حال اس شخص کا ہے جو اسلام کے طریقے سے بہک کر شیطان کے راستے پر چل پڑا ہے اور مسلمان اسے راہِ راست کی طرف بلا رہے ہیں، اب اگر یہ مسلمانوں=

قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰىؕ وَ اُمِرْنَا لِنُسْلِمَ

قُلْ	اِنَّ	هُدَى اللّٰهِ	هُوَ	الْهُدٰى	وَ	اُمِرْنَا	لِنُسْلِمَ
تم کہو	بیشک	اللہ کی ہدایت	وہ	ہدایت (ہے)	اور	ہمیں حکم دیا گیا ہے	کہ ہم گردن جھکا دیں

تم فرماؤ کہ اللہ کی ہدایت ہی ہدایت ہے اور ہمیں حکم ہے کہ ہم اس کے لیے گردن رکھ دیں

نماز و تقویٰ کا حکم

لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۷۱﴾ۙ وَ اَنْ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّقُوْهُؕ

لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۷۱﴾	وَ	اَنْ	اَقِیْمُوا [1]	الصَّلٰوةَ	وَ	اتَّقُوْهُ
تمام جہانوں کو پالنے والے کے لئے	اور	یہ کہ	تم قائم کرو	نماز	اور	ڈرو اس سے

جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے○ اور یہ کہ نماز قائم رکھو اور اس سے ڈرو

اللہ تعالیٰ کی شان تخلیق کا بیان

وَ هُوَ الَّذِیْۤ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَ هُوَ الَّذِیْ

وَ	هُوَ	الَّذِیْۤ اِلَیْهِ	تُحْشَرُوْنَ ﴿۷۲﴾	وَ	هُوَ	الَّذِیْ
اور	وہی (ہے)	جس کی طرف	تمہیں اٹھایا جائے گا	اور	وہی (ہے)	جس نے

اور وہی ہے جس کی طرف تمہیں اٹھایا جائے گا○ اور وہی ہے

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ بِالْحَقِّؕ وَ یَوْمَ یَقُوْلُ

خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	بِالْحَقِّ	وَ	یَوْمَ	یَقُوْلُ
پیدا کئے	آسمان	اور	زمین	حق کے ساتھ	اور	(جس) دن	وہ فرمائے گا

جس نے حق کے ساتھ آسمان وزمین بنائے اور جس دن فنا کی ہوئی ہر چیز کو وہ فرمائے گا:

كُنْ فَیَكُوْنُ۬ؕ قَوْلُهُ الْحَقُّؕ وَ لَهُ الْمُلْكُ یَوْمَ

كُنْ	فَیَكُوْنُ	قَوْلُهُ	الْحَقُّ	وَ	لَهُ	الْمُلْكُ	یَوْمَ
ہو جا	تو وہ ہو جائے گی	اس کی بات	حق، سچی (ہے)	اور	اس کی	سلطنت (ہے)	(جس) دن

”ہو جا“ تو وہ فوراً ہو جائے گی۔ اس کی بات سچی ہے جس دن صور میں پھونکا جائے گا

═ کی بات مان لے گا تو نجات پائے گا ورنہ ہلاک ہو جائے گا۔

[1] ...... نماز قائم کرنے سے مراد یہ ہے کہ نماز کے ظاہری اور باطنی حقوق ادا کرتے ہوئے نماز پڑھی جائے۔ نماز کے ظاہری حقوق یہ ہیں کہ ہمیشہ، ٹھیک وقت پر پابندی کے ساتھ نماز پڑھی جائے اور نماز کے فرائض، سنن اور مستحبات کا خیال رکھا جائے اور تمام مفسدات و مکروہات سے بچا جائے جبکہ باطنی حقوق یہ ہیں کہ آدمی دل کو غیرُ اللہ کے خیال سے فارغ کر کے ظاہر و باطن کے ساتھ بارگاہِ حق میں متوجہ ہو اور بارگاہِ الٰہی میں عرض و نیاز اور مناجات میں محو ہو جائے۔

يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ؕ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿۷۳﴾

الْخَبِيْرُ ﴿۷۳﴾	الْحَكِيْمُ	هُوَ	وَ	عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ	فِي الصُّوْرِ	يُنْفَخُ
خبر دار	حکمت والا	وہ	اور	ہر چھپے اور ظاہر کو جاننے والا	صور میں	پھونکا جائے گا

اس دن اسی کی سلطنت ہے (وہ) ہر چھپے اور ظاہر کو جاننے والا ہے اور وہی حکمت والا، خبر دار ہے ○

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا آزر سے کلام

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ

اٰلِهَةً	اَصْنَامًا	اَتَتَّخِذُ	لِاَبِيْهِ اٰزَرَ[1]	اِبْرٰهِيْمُ	قَالَ	اِذْ	وَ
معبود	بتوں (کو)	کیا تو بناتا ہے	اپنے (عرفی) باپ آزر سے	ابراہیم (نے)	کہا	جب	اور

اور یاد کرو جب ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے فرمایا، کیا تم بتوں کو (اپنا) معبود بناتے ہو۔

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے عظیم مشاہدات کا بیان

اِنِّيْٓ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۷۴﴾ وَكَذٰلِكَ

كَذٰلِكَ	وَ	فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۷۴﴾	قَوْمَكَ	وَ	اَرٰىكَ	اِنِّيْٓ
اسی طرح	اور	کھلی گمراہی میں	تیری قوم (کو)	اور	دیکھ رہا ہوں تجھے	بیشک میں

بیشک میں تمہیں اور تمہاری قوم کو کھلی گمراہی میں دیکھ رہا ہوں ○ اور اسی طرح

نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ

لِيَكُوْنَ	وَ	مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	اِبْرٰهِيْمَ	نُرِيْٓ
تاکہ وہ ہو جائے	اور	آسمانوں اور زمین کی بادشاہی	ابراہیم (کو)	ہم دکھاتے ہیں

ہم ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کی عظیم سلطنت دکھاتے ہیں اور اس لیے کہ

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے توحید پر دلائل

مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ

الَّيْلُ	عَلَيْهِ	جَنَّ	فَلَمَّا	مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ﴿۷۵﴾
رات (نے)	اس پر	اندھیرا کر دیا	پھر جب	(آنکھوں سے دیکھ کر) یقین کرنے والوں سے

وہ عین الیقین والوں میں سے ہو جائے ○ پھر جب ان پر رات کا اندھیرا چھایا

[1] ... یہاں آیت میں آزر کیلئے ''اَبْ'' کا لفظ ذکر کیا گیا ہے۔ اس کا لغوی معنی ہے ''باپ'' لیکن عرف میں ''چچا'' کیلئے بھی بکثرت استعمال ہوتا ہے اور یہاں اس سے مراد چچا ہے، جیسا کہ القاموس المحیط ج ۱، ص 491 پر مذکور ہے کہ آزر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے چچا کا نام ہے۔ اور امام جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے ''مَسَالِکُ الْحُنَفَاء'' میں بھی ایسا ہی لکھا ہے۔ نیز چچا کو باپ کہنا تمام ممالک میں معمول ہے بالخصوص عرب میں اور قرآن و حدیث میں بھی چچا کو باپ کہنے کی مثالیں موجود ہیں۔

رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَ قَالَ

قَالَ	اَفَلَ	فَلَمَّاۤ	هٰذَا رَبِّيْ	قَالَ	كَوْكَبًا	رَاٰ (1)
فرمایا	وہ ڈوب گیا	پھر جب	(کیا) یہ میرا رب (ہے؟)	فرمایا	ایک ستارہ	(تو) اس نے دیکھا

تو ایک تارا دیکھا، فرمایا: کیا اسے میرا رب ٹھہراتے ہو؟ پھر جب وہ ڈوب گیا تو فرمایا:

لَاۤ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ﴿۷۶﴾ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ

قَالَ	بَازِغًا	رَاَ الْقَمَرَ	فَلَمَّا	الْاٰفِلِيْنَ ﴿۷۶﴾	لَاۤ اُحِبُّ
فرمایا	چمکتا	اس نے دیکھا چاند	پھر جب	ڈوبنے والوں (کو)	میں پسند نہیں کرتا

میں ڈوبنے والوں کو پسند نہیں کرتا ○ پھر جب چاند چمکتا دیکھا تو فرمایا:

هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ

رَبِّيْ	لَمْ يَهْدِنِيْ	لَئِنْ	قَالَ	اَفَلَ	فَلَمَّاۤ	هٰذَا رَبِّيْ
میرا رب	مجھے ہدایت نہ دیتا	ضرور اگر	کہا	وہ ڈوب گیا	پھر جب	(کیا) یہ میرا رب (ہے؟)

کیا اسے میرا رب کہتے ہو؟ پھر جب وہ ڈوب گیا تو فرمایا: اگر مجھے میرے رب نے ہدایت نہ دی ہوتی

لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ﴿۷۷﴾ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً

بَازِغَةً	رَاَ الشَّمْسَ	فَلَمَّا	مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ﴿۷۷﴾	لَاَكُوْنَنَّ
چمکتا	اس نے دیکھا سورج	پھر جب	گمراہ ہونے والی قوم سے	ضرور میں ہو جاتا

تو میں بھی گمراہ لوگوں میں سے ہوتا ○ پھر جب سورج کو چمکتا دیکھا تو

قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَاۤ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَتْ قَالَ

قَالَ	اَفَلَتْ	فَلَمَّاۤ	هٰذَاۤ اَكْبَرُ	هٰذَا رَبِّيْ	قَالَ
فرمایا	وہ ڈوب گیا	پھر جب	یہ (ان) سب سے بڑا (ہے)	(کیا) یہ میرا رب (ہے؟)	فرمایا

فرمایا: کیا اسے میرا رب کہتے ہو؟ یہ تو ان سب سے بڑا ہے پھر جب وہ ڈوب گیا تو فرمایا:

1 ...... حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے زمانے میں لوگ بتوں، ستاروں، چاند اور سورج کی پوجا کرتے تھے، چنانچہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بہت عمدہ انداز میں ان چیزوں کے خدا ہونے کا رد کیا کہ جو چیزیں تغیر پذیر ہیں کہ ظاہر ہوتی اور ڈوب جاتی ہیں وہ خدا نہیں ہو سکتیں۔

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اپنے عقیدے اور دین حق کا اعلان

يٰقَوْمِ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۷۸﴾ اِنِّیْ

يٰقَوْمِ	اِنِّیْ	بَرِیْٓءٌ	مِّمَّا	تُشْرِكُوْنَ ﴿۷۸﴾	اِنِّیْ
اے میری قوم	بیشک میں	بیزار (ہوں)	(ان) سے جو	تم شریک ٹھہراتے ہو	بیشک میں (نے)

اے میری قوم! میں ان چیزوں سے بیزار ہوں جنہیں تم (اللہ کا) شریک ٹھہراتے ہو ○ میں نے

وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

وَجَّهْتُ	وَجْهِیَ	لِلَّذِیْ	فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
متوجہ کرلیا	اپنا چہرہ	(اس ذات) کی طرف جس نے	آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا

ہر باطل سے جدا ہو کر اپنا منہ اس کی طرف کیا جس نے آسمان اور زمین

اعلان حق پر قوم کا جھگڑنا اور حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جواب

حَنِیْفًا وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۷۹﴾ۚ وَحَآجَّهٗ

حَنِیْفًا [1]	وَّ	مَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۷۹﴾	وَ	حَآجَّهٗ
ہر باطل سے جدا (ہو کر)	اور	میں مشرکوں میں سے نہیں (ہوں)	اور	جھگڑا کرنے لگی اس سے

بنائے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں ○ اور ان کی قوم ان سے

قَوْمُهٗ ؕ قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّیْ فِی اللّٰهِ وَقَدْ

قَوْمُهٗ	قَالَ	اَتُحَآجُّوْٓنِّیْ	فِی اللّٰهِ	وَ	قَدْ
اس کی قوم	فرمایا	کیا تم جھگڑتے ہو مجھ سے	اللہ کے بارے میں	اور (حالانکہ)	بیشک

جھگڑنے لگی (ابراہیم نے) فرمایا: کیا تم اللہ کے بارے میں مجھ سے جھگڑتے ہو حالانکہ

کفار کے بنائے ہوئے شریکوں سے بے خوفی کا اعلان

هَدٰىنِ ؕ وَلَاۤ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ

هَدٰىنِ	وَ	لَاۤ اَخَافُ [2]	مَا	تُشْرِكُوْنَ
اس نے ہدایت دے دی مجھے	اور	میں نہیں ڈرتا	(ان سے) جن کو	تم شریک ٹھہراتے ہو

وہ تو مجھے ہدایت عطا فرما چکا اور مجھے ان کا (کوئی) ڈر نہیں جنہیں تم شریک بتاتے ہو

1 ... اس آیت میں بیان ہوا کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے خود کو حنیف فرمایا۔ حنیف کے معنی ہیں "تمام جھوٹے دینوں سے صاف اور ہر باطل سے جدا۔ اس سے معلوم ہوا کہ دینِ حق کا قیام و استحکام جب ہی ہو سکتا ہے جب کہ تمام باطل دینوں سے بیزاری اور دین حق پر پختگی ہو۔ دین کے معاملے میں پلپلے پن کا مظاہرہ کرنے، سب کو اپنی اپنی جگہ درست ماننے اور سب مذاہب میں اتفاق اور اتحاد پیدا کرنے کی کوششیں کرنے سے دین حق کا استحکام ممکن نہیں۔

2 ..... اس سے معلوم ہوا کہ پیغمبر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دل میں مخلوق کی ایسی ہیبت نہیں آسکتی جو انہیں فرائض کی ادائیگی سے روک دے۔

بِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ رَبِّیْ شَیْــٴًـاؕ وَسِعَ رَبِّیْ

بِهٖۤ	اِلَّاۤ	اَنْ	یَّشَآءَ	رَبِّیْ	شَیْــٴًـا	وَسِعَ	رَبِّیْ
اس (اللہ) کا	البتہ	یہ کہ	چاہے	میرا رب	کوئی چیز	گھیرا ہوا ہے	میرے رب (نے)

البتہ یہ کہ میرا رب کوئی بات چاہے۔ میرے رب کا علم

كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًاؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝۸۰ وَكَیْفَ اَخَافُ

كُلَّ شَیْءٍ	عِلْمًا	اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝۸۰	وَ	كَیْفَ	اَخَافُ (1)
ہر چیز (کو)	علم (سے)	تو کیا تم نصیحت نہیں مانتے	اور	کیسے	میں ڈروں

ہر چیز کو محیط ہے تو کیا تم نصیحت نہیں مانتے؟ ○ اور میں تمہارے شریکوں سے

مَاۤ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ

مَاۤ	اَشْرَكْتُمْ	وَ	لَا تَخَافُوْنَ	اَنَّكُمْ
(ان سے) جنہیں	تم شریک ٹھہراتے ہو	اور	تم نہیں ڈرتے	(اس سے) کہ تم (نے)

کیوں ڈروں؟ اور تم اس بات سے نہیں ڈرتے کہ

اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ عَلَیْكُمْ سُلْطٰنًاؕ

اَشْرَكْتُمْ	بِاللّٰهِ	مَا	لَمْ یُنَزِّلْ	بِهٖ	عَلَیْكُمْ	سُلْطٰنًا
شریک ٹھہرایا	اللہ کا	(اسے) جو	اللہ نے نہیں اتاری	اس کی	تمہارے اوپر	کوئی دلیل

تم نے اللہ کا شریک اس کو ٹھہرایا جس کی کوئی دلیل اللہ نے تم پر نہیں اتاری

فَاَیُّ الْفَرِیْقَیْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِۚ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۸۱ اَلَّذِیْنَ

فَاَیُّ الْفَرِیْقَیْنِ	اَحَقُّ بِالْاَمْنِ	اِنْ	كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۸۱	اَلَّذِیْنَ
تو دو گروہوں میں کون	امان کا زیادہ حق دار (ہے)	اگر	تم جانتے ہو	وہ لوگ جو

تو دونوں گروہوں میں امان کا زیادہ حقدار کون ہے؟ اگر تم جانتے ہو ○ وہ جو

امان کا زیادہ حقدار کون ہے؟

وقف لازم

(1)...... حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے مزید فرمایا کہ ”میں تمہارے شریکوں سے کیوں ڈروں جو بے جان، جمادات اور بالکل عاجز و بے بس ہیں اور مجھے ڈرانے کی بجائے تو تمہیں ڈرنا چاہئے کیونکہ تم نے ان بتوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شریک ٹھہرایا جن کے شریک ہونے کی تمہارے پاس کوئی دلیل نہیں۔ اس بات کو سامنے رکھ کر غور کرو کہ امن کا مستحق کون ہے وہ مومن جس کے پاس اپنے عقیدے کی حقانیت کے دلائل ہیں یا وہ مشرک امن کا مستحق ہے جس کے پاس اس کے عقیدے کی کوئی معقول و قابلِ قبول دلیل نہیں ہے۔

اٰمَنُوْا وَ لَمْ يَلْبِسُوْۤا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓىِٕكَ

اُولٰٓىِٕكَ	بِظُلْمٍ	اِيْمَانَهُمْ	لَمْ يَلْبِسُوْۤا	وَ	اٰمَنُوْا
یہ لوگ	ظلم (شرک) کے ساتھ	اپنے ایمان (کو)	انہوں نے نہیں ملایا	اور	ایمان لائے

ایمان لائے اور اپنے ایمان میں شرک کو نہ ملایا تو

لَهُمُ الْاَمْنُ وَ هُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۸۲﴾ ع وَ تِلْكَ حُجَّتُنَاۤ

حُجَّتُنَاۤ (1)	تِلْكَ	وَ	مُّهْتَدُوْنَ ﴿۸۲﴾	هُمْ	وَ	الْاَمْنُ	لَهُمُ
ہماری مضبوط دلیل (ہے)	یہ	اور	ہدایت یافتہ ہیں	وہ	اور	امان (ہے)	ان کے لئے

انہی کے لیے امان ہے اور یہی ہدایت یافتہ ہیں ○ اور یہ ہماری مضبوط دلیل ہے

اٰتَيْنٰهَاۤ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ

دَرَجٰتٍ	نَرْفَعُ	عَلٰى قَوْمِهٖ	اِبْرٰهِيْمَ	اٰتَيْنٰهَاۤ
درجات	ہم بلند کر دیتے ہیں	اس کی قوم پر (کے مقابلے میں)	ابراہیم (کو)	ہم نے عطا کی یہ

جو ہم نے ابراہیم کو اس کی قوم کے مقابلے میں عطا فرمائی۔ ہم جس کے چاہتے ہیں

مَّنْ نَّشَآءُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۸۳﴾ وَ وَهَبْنَا

وَهَبْنَا	وَ	عَلِيْمٌ ﴿۸۳﴾	حَكِيْمٌ	رَبَّكَ	اِنَّ	نَّشَآءُ	مَّنْ
ہم نے عطا کئے	اور	علم والا	حکمت والا	تمہارا رب	بیشک	ہم چاہتے ہیں	جس کے

درجات بلند کر دیتے ہیں۔ بیشک تمہارا رب حکمت والا، علم والا ہے ○ اور ہم نے

لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ ؕ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَ نُوْحًا

نُوْحًا	وَ	هَدَيْنَا	كُلًّا	يَعْقُوْبَ	وَ	اِسْحٰقَ	لَهٗۤ
نوح (کو)	اور	ہم نے ہدایت دی	سب (کو)	یعقوب	اور	اسحاق	اس (ابراہیم) کو

انہیں اسحاق اور یعقوب عطا کیے۔ ان سب کو ہم نے ہدایت دی اور ان سے پہلے نوح کو

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی عظمت و شان

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد اور ان کی شان کا بیان

ع ۹ / ۱۵

1..... اس رکوع میں حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شان اور دیگر انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی عظمت کا بیان ہے اور اس سارے بیان کا مقصد سب انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے آقا، امام الانبیاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تسکین و تعلیم اور تربیت ہے، جیسا کہ رکوع کے آخر میں ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا کثرت سے تذکرہ کرنا اور محفلوں، مجلسوں کو اُن کے ذکرِ پاک سے آراستہ کرنا اللہ عَزَّوَجَلَّ کو نہایت محبوب ہے اور ایمان کی طاقت اور عقیدۂ توحید کو مضبوط کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَ سُلَيْمٰنَ وَ

هَدَيْنَا	مِنْ قَبْلُ	وَ	مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ	دَاوٗدَ	وَ	سُلَيْمٰنَ	وَ
ہم نے ہدایت دی	(اس) سے پہلے	اور	اس کی اولاد سے	داؤد	اور	سلیمان	اور

ہدایت دی اور اس کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان اور

اَيُّوْبَ وَ يُوْسُفَ وَ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ؕ وَ كَذٰلِكَ

اَيُّوْبَ	وَ	يُوْسُفَ	وَ	مُوْسٰى	وَ	هٰرُوْنَ	وَ	كَذٰلِكَ
ایوب	اور	یوسف	اور	موسیٰ	اور	ہارون (کو ہدایت دی)	اور	ایسا ہی

ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون کو (ہدایت عطا فرمائی) اور ایسا ہی

نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۴﴾ۙ وَ زَكَرِيَّا وَ يَحْيٰى وَ عِيْسٰى وَ

نَجْزِي	الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۴﴾ (1)	وَ	زَكَرِيَّا	وَ	يَحْيٰى	وَ	عِيْسٰى	وَ
ہم بدلہ دیتے ہیں	نیک لوگوں (کو)	اور	زکریا	اور	یحییٰ	اور	عیسیٰ	اور

ہم نیک لوگوں کو بدلہ دیتے ہیں ○ اور زکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ اور

اِلْيَاسَ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۵﴾ۙ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ الْيَسَعَ وَ

اِلْيَاسَ	كُلٌّ	مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۵﴾	وَ	اِسْمٰعِيْلَ	وَ	الْيَسَعَ	وَ
الیاس (کو ہدایت دی)	سب	صالحین میں سے (ہیں)	اور	اسماعیل	اور	یسع	اور

الیاس کو (ہدایت یافتہ بنایا) یہ سب ہمارے خاص بندوں میں سے ہیں ○ اور اسماعیل اور یسع اور

يُوْنُسَ وَ لُوْطًا ؕ وَ كُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۶﴾ۙ

يُوْنُسَ	وَ	لُوْطًا	وَ	كُلًّا	فَضَّلْنَا	عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۶﴾ (2)
یونس	اور	لوط (کو ہدایت دی)	اور	سب کو	ہم نے فضیلت دی	جہان والوں پر

یونس اور لوط کو (ہدایت دی) اور ہم نے سب کو تمام جہان والوں پر فضیلت عطا فرمائی ○

(1) ..... حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اللہ تعالیٰ نے یہ مقام اور مرتبہ عطا فرمایا کہ آپ کے بعد جتنے بھی انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مبعوث ہوئے سب آپ ہی کی اولاد سے تھے۔

(2) ..... اِس آیت میں اس بات کی دلیل ہے کہ انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام فرشتوں سے افضل ہیں کیونکہ عالَم یعنی جہان میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا تمام موجودات داخل ہیں تو فرشتے بھی اس میں داخل ہیں اور جب تمام جہان والوں پر فضیلت دی تو فرشتوں پر بھی فضیلت ثابت ہوگئی۔

وَ مِنْ اٰبَآىٕهِمْ وَ ذُرِّیّٰتِهِمْ وَ اِخْوَانِهِمْۚ وَ

وَ	مِنْ اٰبَآىٕهِمْ	وَ	ذُرِّیّٰتِهِمْ	وَ	اِخْوَانِهِمْ	وَ
اور	ان کے باپ داداسے	اور	ان کی اولاد	اور	ان کے بھائیوں (سے بعض کوہدایت دی)	اور

اور ان کے باپ دادا اور ان کی اولاد اور ان کے بھائیوں میں سے (بھی) بعض کو (ہدایت دی) اور

اجْتَبَیْنٰهُمْ وَ هَدَیْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۸۷﴾ ذٰلِكَ

اجْتَبَیْنٰهُمْ	وَ	هَدَیْنٰهُمْ	اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۸۷﴾	ذٰلِكَ (1)
ہم نے چن لیا انہیں	اور	ہدایت دی انہیں	سیدھے راستے کی طرف	یہ

ہم نے انہیں چن لیا اور ہم نے انہیں سیدھے راستے کی طرف ہدایت دی ○ یہ

هُدَى اللّٰهِ یَهْدِیْ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖؕ وَ

هُدَى اللّٰهِ	یَهْدِیْ	بِهٖ	مَنْ	یَّشَآءُ	مِنْ عِبَادِهٖ	وَ
اللہ کی ہدایت (ہے)	وہ ہدایت دیتا ہے	اس کی	جسے	چاہتا ہے	اپنے بندوں میں سے	اور

اللہ کی ہدایت ہے وہ اپنے بندوں میں جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور

لَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۸۸﴾

لَوْ	اَشْرَكُوْا	لَحَبِطَ	عَنْهُمْ	مَّا	كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۸۸﴾
اگر	(بالفرض) وہ شرک کرتے	(تو) ضرور ضائع ہوجاتا	ان سے	جو	وہ عمل کرتے تھے

اگر وہ (بھی بالفرض) شرک کرتے تو ضرور ان کے تمام اعمال ضائع ہوجاتے ○

اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحُكْمَ وَ النُّبُوَّةَۚ فَاِنْ

اُولٰٓىٕكَ	الَّذِیْنَ	اٰتَیْنٰهُمُ	الْكِتٰبَ	وَ	الْحُكْمَ	وَ	النُّبُوَّةَ	فَاِنْ
یہ	وہ لوگ ہیں جنہیں	ہم نے عطا کی انہیں	کتاب	اور	حکمت	اور	نبوت	تو اگر

یہی وہ ہستیاں ہیں جنہیں ہم نے کتاب اور حکمت اور نبوت عطا کی تو اگر

ہدایت اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ہے، نیز شرک سے اعمال کی بربادی کا بیان

نبیوں کی شان

1 ..... یہاں اس سے مراد صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت ہے یا اس چیز کی معرفت مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ واحد و یکتا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔

انبیاء کرام کی ہدایت کی پیروی کرنے کا حکم

يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا

قَوْمًا	بِهَا	وَكَّلْنَا	فَقَدْ	هٰٓؤُلَآءِ	بِهَا	يَّكْفُرْ
(ایسی) قوم	اس پر	ہم نے مقرر کر رکھی ہے	تو بیشک	یہ (کافر) لوگ	اس کا	انکار کرتے ہیں

کفار ان چیزوں کا انکار کرتے ہیں تو ہم نے اس کے لئے ایسی قوم مقرر کر رکھی ہے

لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ

اللّٰهُ	هَدَى	الَّذِيْنَ	اُولٰٓئِكَ	بِكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾	بِهَا	لَّيْسُوْا
اللہ (نے)	ہدایت دی	وہ لوگ ہیں جنہیں	یہ	انکار کرنے والے	اس کا	وہ نہیں ہیں

جو ان چیزوں کا انکار کرنے والی نہیں ○ یہی وہ (مقدس) ہستیاں ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت کی

فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ؕ قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ

اَجْرًا	عَلَيْهِ	لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ	قُلْ	اقْتَدِهْ (1)	فَبِهُدٰىهُمُ
کوئی اجرت	اس پر	میں نہیں مانگتا تم سے	تم کہو	تم (بھی) پیروی کرو اس کی	تو ان کے طریقے کی

تو تم ان کی ہدایت کی پیروی کرو۔ تم فرماؤ: میں اس پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا۔

قرآن کی حقانیت کا انکار کرنے والوں کو جواب

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۰﴾ ع وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ

اللّٰهَ	مَا قَدَرُوا (2)	وَ	لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۰﴾	ذِكْرٰى	اِلَّا	هُوَ	اِنْ
اللہ (کی)	انہوں نے قدر نہ کی	اور	سارے جہان والوں کے لئے	نصیحت	مگر	وہ	نہیں

یہ صرف سارے جہان والوں کے لئے نصیحت ہے ○ اور یہودیوں نے اللہ کی قدر نہ کی

حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ

عَلٰى بَشَرٍ	اللّٰهُ	مَآ اَنْزَلَ	قَالُوْا	اِذْ	حَقَّ قَدْرِهٖٓ
کسی انسان پر	اللہ (نے)	نازل نہیں کی	انہوں نے کہا	جب	(جیسے) اس کی قدر کرنے کا حق (تھا)

جیسا اس کی قدر کرنے کا حق تھا جب انہوں نے کہا: اللہ نے کسی انسان پر کوئی چیز

1 ...... علمائے دین نے اس آیت سے یہ مسئلہ ثابت کیا ہے کہ سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے افضل ہیں کیونکہ جو شرف و کمال اور خصوصیات و اوصاف جدا جدا انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو عطا فرمائے گئے تھے ہمارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے سب کو جمع فرما دیا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حکم دیا "فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ" تو جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اوصاف کمالیہ کے جامع ہیں تو بے شک سب سے افضل ہوئے۔ 2 ...... یہودیوں کے ایک بڑے عالم مالک ابن صیف نے نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بحث کے =

مِّنْ شَیْءٍ ؕ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِیْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى

مِّنْ شَیْءٍ	قُلْ	مَنْ	اَنْزَلَ	الْكِتٰبَ	الَّذِیْ	جَآءَ بِهٖ	مُوْسٰى
کوئی چیز	تم کہو	کس نے	نازل کی	کتاب	جو	لے کر آیا اس کو	موسیٰ

نہیں نازل کی۔ تم فرماؤ: وہ کتاب کس نے اتاری تھی جسے موسیٰ لے کر آئے تھے؟

یہودیوں کا اپنی کتاب کے ساتھ سلوک

نُوْرًا وَّ هُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِیْسَ

نُوْرًا	وَّ	هُدًى	لِّلنَّاسِ	تَجْعَلُوْنَهٗ	قَرَاطِیْسَ
نور	اور	ہدایت (تھی)	لوگوں کے لیے	تم نے بنالئے اس کے	بہت سے کاغذ

نور اور لوگوں کے لیے ہدایت تھی، جس کے تم نے الگ الگ کاغذ بنا لیے تھے،

تُبْدُوْنَهَا وَ تُخْفُوْنَ كَثِیْرًا ۚ وَ عُلِّمْتُمْ مَّا

تُبْدُوْنَهَا	وَ	تُخْفُوْنَ	كَثِیْرًا	وَ	عُلِّمْتُمْ	مَّا
تم ظاہر کرتے ہو انہیں	اور	چھپالیتے ہو	بہت کچھ	اور	تمہیں سکھائی گئیں	وہ (باتیں) جو

کچھ ظاہر کرتے ہو اور بہت کچھ چھپالیتے ہو اور تمہیں وہ سکھایا جاتا ہے جو

لَمْ تَعْلَمُوْۤا اَنْتُمْ وَ لَاۤ اٰبَآؤُكُمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ

لَمْ تَعْلَمُوْۤا	اَنْتُمْ	وَ	لَاۤ	اٰبَآؤُكُمْ	قُلِ	اللّٰهُ	ثُمَّ
نہیں جانتے	تم	اور	نہ	تمہارے باپ دادا	تم کہو	اللہ (نے تورات اتاری)	پھر

نہ تم کو معلوم تھا اور نہ تمہارے باپ دادا کو۔ تم کہو: "اللہ" پھر

ذَرْهُمْ فِیْ خَوْضِهِمْ یَلْعَبُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَ هٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ

ذَرْهُمْ	فِیْ خَوْضِهِمْ	یَلْعَبُوْنَ ﴿۹۱﴾	وَ	هٰذَا	كِتٰبٌ (1)	اَنْزَلْنٰهُ
چھوڑ دو ان لوگوں کو	ان کی بیہودہ باتوں میں	کھیلتے ہوئے	اور	یہ	کتاب	ہم نے نازل کیا اسے

انہیں ان کی بیہودگی میں کھیلتے ہوئے چھوڑ دو ○ اور یہ برکت والی کتاب ہے جسے ہم نے نازل فرمایا ہے،

قرآن مجید کی شان اور اس کے نزول کی حکمت

= دوران یہ کہا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کسی آدمی پر کچھ نہیں اُتارا۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

1..... یہاں قرآن پاک کے بارے میں فرمایا کہ یہ قرآن پاک برکت والی کتاب ہے جسے ہم نے نازل فرمایا ہے۔ یہ پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والا ہے اور ہم نے اسے اس لئے نازل فرمایا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس کے ذریعے مرکزی شہر مکہ مکرمہ اور اس کے ارد گرد والوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب کی خبریں دو۔

مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ وَ لِتُنْذِرَ

مُبٰرَكٌ	مُّصَدِّقُ	الَّذِیْ	بَیْنَ یَدَیْهِ	وَ	لِتُنْذِرَ
برکت والی	تصدیق کرنے والی	(ان کتابوں کی) جو	اس سے پہلے (نازل ہوئیں)	اور	تاکہ تم ڈراؤ

پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور اس لئے (اتری) تاکہ تم اس کے ذریعے

اُمَّ الْقُرٰى وَ مَنْ حَوْلَهَاؕ وَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ

اُمَّ الْقُرٰى	وَ	مَنْ	حَوْلَهَا	وَ	الَّذِیْنَ	یُؤْمِنُوْنَ
مرکزی شہر (والوں کو)	اور	جو	اس کے ارد گرد (ہیں)	اور	وہ لوگ جو	ایمان لاتے ہیں

مرکزی شہر اور اس کے ارد گرد والوں کو ڈر سناؤ اور جو آخرت پر

بِالْاٰخِرَةِ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ﴿۹۲﴾

بِالْاٰخِرَةِ	یُؤْمِنُوْنَ	بِهٖ	وَ	هُمْ	عَلٰى صَلَاتِهِمْ[1]	یُحَافِظُوْنَ ﴿۹۲﴾
آخرت پر	وہ ایمان لاتے ہیں	اس (کتاب) پر	اور	وہ	اپنی نمازوں پر	محافظت کرتے ہیں

ایمان لاتے ہیں وہی اس کتاب پر ایمان لاتے ہیں اور وہ اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں ○

نبوت کے جھوٹے دعوے دار کارد

وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ

وَ	مَنْ	اَظْلَمُ	مِمَّنِ	افْتَرٰى[2]	عَلَى اللّٰهِ	كَذِبًا	اَوْ	قَالَ
اور	کون	زیادہ ظالم	(اس) سے جو	بہتان باندھے	اللہ پر	جھوٹ	یا	کہے

اور اس سے بڑھ کر ظالم کون؟ جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا کہے:

اُوْحِیَ اِلَیَّ وَ لَمْ یُوْحَ اِلَیْهِ شَیْءٌ وَّ مَنْ

اُوْحِیَ[3]	اِلَیَّ	وَ	لَمْ یُوْحَ	اِلَیْهِ	شَیْءٌ	وَّ	مَنْ
وحی کی گئی ہے	میری طرف	اور (حالانکہ)	وحی نہیں کی گئی	اس کی طرف	کچھ	اور	جو

میری طرف وحی کی گئی حالانکہ اس کی طرف کسی شے کی وحی نہیں بھیجی گئی اور جو

1 ...... یہاں نماز کو بطورِ خاص اس لئے ذکر کیا گیا کہ یہ ایمان کے بعد سب سے اعلیٰ عبادت ہے اور جب بندہ تمام ارکان و شرائط کے ساتھ اس کی پابندی کرتا ہے تو دیگر عبادات اور طاعات کی پابندی کرنا بھی شروع کر دیتا ہے۔ قرآن مجید پر ایمان کا ایک تقاضا یہ ہے کہ پانچوں نمازیں ان کے تمام ارکان و شرائط کے ساتھ پابندی سے ادا کی جائیں اور ان کی ادائیگی میں کسی طرح کی سستی اور کاہلی سے کام نہ لیا جائے۔ 2 ...... آیت کا یہ حصہ مُسَیْلِمَہ کذّاب کے بارے میں نازل ہوا جس نے یمن کے علاقے یمامہ میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا اور قبیلہ بنی حنیفہ کے چند لوگ اس کے فریب میں آ گئے تھے۔ 3 ...... آیت کا یہ حصہ عبد اللہ =

کافروں کی موت کے وقت کے حالات

قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ تَرٰۤى

قَالَ	سَاُنْزِلُ	مِثْلَ	مَاۤ	اَنْزَلَ	اللّٰهُ	وَ	لَوْ	تَرٰۤى
کہے	عنقریب میں اتار دوں گا	(اس کی) مثل	جو	نازل کیا	اللہ نے	اور	اگر	تم دیکھو

کہے: میں بھی ابھی ایسا اُتار دوں گا جیسا اللہ نے اتارا ہے۔ اور اگر تم دیکھو

اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ بَاسِطُوْۤا اَیْدِیْهِمْ ۚ

اِذِ	الظّٰلِمُوْنَ	فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ	وَ	الْمَلٰٓىٕكَةُ	بَاسِطُوْۤا اَیْدِیْهِمْ
جب	ظالم لوگ	موت کی سختیوں میں (ہوتے ہیں)	اور	فرشتے	اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے

جب ظالم موت کی سختیوں میں ہوتے ہیں اور فرشتے ہاتھ پھیلاتے ہوئے کہتے ہیں

اَخْرِجُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اَلْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ

اَخْرِجُوْۤا	اَنْفُسَكُمْ	اَلْیَوْمَ	تُجْزَوْنَ	عَذَابَ الْهُوْنِ
(کہتے ہیں) نکالو	اپنی جانیں	آج	تمہیں سزا دی جائے گی	ذلت کے عذاب (کی)

کہ اپنی جانیں نکالو۔ آج تمہیں ذلت کا عذاب دیا جائے گا

بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَیْرَ الْحَقِّ وَ كُنْتُمْ

بِمَا	كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ	عَلَى اللّٰهِ	غَیْرَ الْحَقِّ	وَ	كُنْتُمْ
(اس کے) سبب جو	تم کہتے تھے	اللہ پر	حق کے علاوہ، ناحق	اور	تم تھے

اس کے بدلے میں جو تم اللہ پر ناحق باتیں کہتے تھے اور

قیامت کے دن تنہا حاضری کا بیان

عَنْ اٰیٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٩٣﴾ وَ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا

عَنْ اٰیٰتِهٖ	تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٩٣﴾	وَ	لَقَدْ	جِئْتُمُوْنَا [1]
اس کی آیتوں سے	تکبر کرتے	اور	ضرور بیشک	تم آئے (آؤ گے) ہمارے پاس

اس کی آیتوں سے تکبر کرتے تھے ○ اور بیشک تم ہمارے پاس

== بن ابی سرح کاتبِ وحی کے بارے میں نازل ہوا جس نے ایک موقع پر یہ گمان کر لیا کہ اس پر وحی نازل ہونے لگی ہے۔ پھر یہ مرتد ہو گیا اور آخر کار حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے زمانہ ہی میں فتحِ مکہ سے پہلے دوبارہ اسلام سے مشرف ہوا۔

1 ...... عربی زبان کا یہ اسلوب ہے کہ مستقبل میں ہونے والی قطعی اور یقینی بات کو ماضی کے صیغہ سے بیان کیا جاتا ہے اور چونکہ قیامت کے دن بارگاہِ الٰہی میں اکیلے حاضر ہونا یقینی اور قطعی ہے اس لئے یہاں اسے ماضی سے تعبیر کیا گیا ہے۔

فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ تَرَكْتُمْ

فُرَادٰى[1]	كَمَا	خَلَقْنٰكُمْ	اَوَّلَ مَرَّةٍ	وَّ	تَرَكْتُمْ
اکیلے اکیلے	جیسے	ہم نے پیدا کیا تمہیں	پہلی بار	اور	تم چھوڑ آئے

اکیلے آئے جیسا ہم نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا اور تم

مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ وَمَا نَرٰى

مَّا	خَوَّلْنٰكُمْ	وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ	وَ	مَا نَرٰى
وہ جو (مال و متاع)	ہم نے دیا تھا تمہیں	تمہاری پشتوں کے پیچھے	اور	(آج) ہم نہیں دیکھتے

اپنے پیچھے وہ سب مال و متاع چھوڑ آئے جو ہم نے تمہیں دیا تھا اور (آج) ہم

مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ

مَعَكُمْ	شُفَعَآءَكُمُ	الَّذِيْنَ	زَعَمْتُمْ	اَنَّهُمْ
تمہارے ساتھ	تمہارے سفارشی	وہ جنہیں	تم نے گمان کیا	کہ وہ

تمہارے ساتھ تمہارے ان سفارشیوں کو نہیں دیکھتے جنہیں تم گمان کرتے تھے کہ وہ

فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ۭ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ

فِيْكُمْ[2]	شُرَكٰٓؤُا	لَقَدْ	تَّقَطَّعَ	بَيْنَكُمْ
تم میں	(اللہ کے) شریک ہیں	ضرور بیشک	(تعلق) کٹ چکا	تمہارے درمیان

تم میں (ہمارے) شریک ہیں۔ بیشک تمہارے درمیان جدائی ہوگئی

وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝۹۴

وَ	ضَلَّ	عَنْكُمْ	مَّا	كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝۹۴
اور	غائب ہوگئے	تم سے	وہ جنہیں	تم (معبود) گمان کرتے تھے

اور تم سے وہ غائب ہوگئے جن (کے معبود ہونے) کا تم دعویٰ کرتے تھے ○

1 ... مرنے کے بعد انسان قبر میں تنہا ہوگا اور میدان حشر میں نیز اپنے اعمال کا حساب دیتے وقت بھی اکیلا ہوگا کیونکہ اس وقت ہر کوئی دوسروں سے بے نیاز ہوکر اپنے انجام کی فکر میں مبتلا ہوگا۔ لہٰذا دانائی یہی ہے کہ دنیا کی زندگی میں رہتے ہوئے اپنے ایسے ساتھی بنالئے جائیں جو قبر کی وحشت انگیز تنہائی میں انسیت اور غمخواری کا باعث ہوں اور قیامت کے دن نفسی نفسی کے ہولناک عالم میں تسکین کا سبب بنیں اور یہ ساتھی نیک اعمال ہیں۔

2 ..... اس سے مراد یہ ہے کہ تمہارے گمان کے مطابق تمہاری عبادت کا مستحق ہونے میں اللہ تعالیٰ کے شریک ہیں۔

قدرتِ الٰہی کے چند دلائل

اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ؕ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ

اِنَّ	اللّٰهَ	فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى	يُخْرِجُ	الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ
بیشک	اللہ	دانے اور گٹھلی کو چیرنے والا (ہے)	وہ نکالتا	زندہ کو بے جان سے

بیشک اللہ دانے اور گٹھلی کو چیرنے والا ہے، زندہ کو مردہ سے نکالنے

وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى

وَ	مُخْرِجُ الْمَيِّتِ	مِنَ الْحَيِّ	ذٰلِكُمُ	اللّٰهُ	فَاَنّٰى
اور	بے جان کو نکالنے والا (ہے)	زندہ سے	یہ (ہے)	اللہ	تو کہاں

اور مردہ کو زندہ سے نکالنے والا ہے، یہ اللہ ہے تو تم کہاں

تُؤْفَكُوْنَ ﴿٩٥﴾ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّيْلَ

تُؤْفَكُوْنَ ﴿٩٥﴾	فَالِقُ الْاِصْبَاحِ	وَ	جَعَلَ	الَّيْلَ
تم اوندھے جاتے ہو	(رات کی تاریکی) چیر کر صبح نکالنے والا	اور	اس نے بنایا	رات (کو)

پھرے جاتے ہو؟○ (وہ) تاریکی کو چاک کرکے صبح نکالنے والا (ہے) اور اس نے رات کو

سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ؕ ذٰلِكَ

سَكَنًا	وَّ	الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ	حُسْبَانًا	ذٰلِكَ
چین، سکون	اور	سورج اور چاند (کو بنایا)	حساب (کا ذریعہ)	یہ (نظام)

آرام (کا ذریعہ) بنایا اور اس نے سورج اور چاند کو (اوقات کے) حساب (کا ذریعہ بنایا) یہ

ستاروں کو پیدا کرنے کی حکمت

تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿٩٦﴾ وَهُوَ الَّذِيْ

تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿٩٦﴾ [1]	وَ	هُوَ	الَّذِيْ
زبردست، علم والے کا مقرر کیا ہوا اندازہ (ہے)	اور	وہی (ہے)	جس نے

زبردست، علم والے کا مقرر کیا ہوا اندازہ ہے ○ اور وہی ہے جس نے

[1]......اس آیت سے معلوم ہوا کہ علمِ ریاضی، علمِ نباتات، علمِ فلکیات اور علمِ حیوانات بھی بہت اعلیٰ علوم ہیں کہ ان سے خالقِ کائنات جَلَّ جَلَالُہٗ کی قدرت کاملہ ظاہر ہوتی ہے کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آسمانی اور زمینی چیزوں کو اپنی قدرت کا نمونہ بنایا ہے۔

تخلیق انسانی میں قدرت الٰہی کی نشانی

جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا

جَعَلَ	لَكُمُ	النُّجُوْمَ	لِتَهْتَدُوْا	بِهَا
بنائے	تمہارے لیے	ستارے	تاکہ تم راستہ پاؤ	ان کے ذریعے

تمہارے لیے ستارے بنائے تاکہ تم ان کے ذریعے

فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰیٰتِ

فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ	قَدْ	فَصَّلْنَا	الْاٰیٰتِ
خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں	بیشک	ہم نے تفصیل سے بیان کردیں	نشانیاں

خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں راستہ پاؤ۔ بیشک ہم نے علم والوں کے لیے تفصیل سے

لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ﴿۹۷﴾ وَ هُوَ الَّذِیْۤ اَنْشَاَكُمْ

لِقَوْمٍ	یَّعْلَمُوْنَ ﴿۹۷﴾	وَ	هُوَ	الَّذِیْۤ	اَنْشَاَكُمْ
(اس) قوم کے لئے	(جو) علم رکھتے ہیں	اور	وہی (ہے)	جس نے	پیدا کیا تمہیں

نشانیاں بیان کردیں ○ اور وہی ہے جس نے تم کو ایک جان سے

مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّ مُسْتَوْدَعٌؕ

مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ	فَمُسْتَقَرٌّ	وَّ	مُسْتَوْدَعٌ [1]
ایک جان سے	پھر (کہیں) ٹھکانہ (ہے)	اور	(کہیں) امانت رکھے جانے کی جگہ

پیدا کیا پھر کہیں ٹھکانہ ہے اور کہیں امانت رکھے جانے کی جگہ ہے۔

قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّفْقَهُوْنَ ﴿۹۸﴾

قَدْ	فَصَّلْنَا	الْاٰیٰتِ	لِقَوْمٍ	یَّفْقَهُوْنَ ﴿۹۸﴾
بیشک	ہم نے تفصیل سے بیان کردیں	نشانیاں	(اس) قوم کے لئے	(جو) سمجھ رکھتے ہیں

بیشک ہم نے سمجھنے والوں کے لیے نشانیاں تفصیل سے بیان کردیں ○

[1]......یہاں آیت میں "مُسْتَقَرٌّ" سے مراد یہ ہے کہ ماں کے رحم میں یا زمین کے اوپر تمہارا ٹھکانہ بنایا، اور "مُسْتَوْدَعٌ" سے مراد یہ ہے کہ باپ کی پیٹھ یا زمین کے اندر تمہارے لئے امانت رکھے جانے کی جگہ بنائی ہے۔

پانی کے ذریعے اگائی گئی چیزوں میں قدرتِ الٰہی کی دلیل

وَهُوَ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۚ

وَ	هُوَ	الَّذِيْۤ	اَنْزَلَ(1)	مِنَ السَّمَآءِ	مَآءً
اور	وہ (وہی ہے)	جس نے	اتارا	آسمان سے	پانی

اور وہی ہے جس نے آسمان سے پانی اُتارا

فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ

فَاَخْرَجْنَا	بِهٖ	نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ	فَاَخْرَجْنَا	مِنْهُ
پھر ہم نے نکالی	اس کے ذریعے	ہر اگنے والی چیز	تو ہم نے نکالی	اس سے

پھر ہم نے اس کے ذریعے ہر اُگنے والی چیز نکالی تو ہم نے اس سے

خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًاۚ وَ

خَضِرًا	نُّخْرِجُ	مِنْهُ	حَبًّا	مُّتَرَاكِبًا	وَ
سرسبز کھیتی	ہم نکالتے ہیں	اس سے	دانہ	ایک دوسرے پر چڑھا ہوا	اور

سرسبز کھیتی نکالی جس میں سے ہم ایک دوسرے پر چڑھے ہوئے دانے نکالتے ہیں اور

مِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَّ

مِنَ النَّخْلِ	مِنْ طَلْعِهَا	قِنْوَانٌ	دَانِيَةٌ	وَّ
کھجور سے	اس کے ابتدائی کچے شگوفوں سے	خوشے	لٹکے ہوئے	اور

کھجور کے ابتدائی کچے شگوفوں سے (کھجور کے) خوشے (نکلتے ہیں جو پھلوں کی کثرت سے) لٹکے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور

جَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ

جَنّٰتٍ	مِّنْ اَعْنَابٍ	وَّ	الزَّيْتُوْنَ	وَ	الرُّمَّانَ
باغات	انگوروں سے	اور	زیتون	اور	انار (نکالتے ہیں)

انگور کے باغ اور زیتون اور انار (نکالتے ہیں جو)

1..... اس آیت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی قدرت کی کیسی عظیم دلیل بیان فرمائی کہ دیکھو پانی ایک ہے اور جس زمین سے سب کچھ اگ رہا ہے وہ ایک ہے لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس سے جو چیزیں اگائیں وہ قسم قسم اور رنگا رنگ کی ہیں تو جو رب عظیم عَزَّوَجَلَّ ایک پانی سے اتنی قسم کی سبزیاں پیدا فرمانے پر قادر ہے تو وہ ایک صور کی پھونک سے سارے عالم کو مارنے اور زندہ کرنے پر بھی قادر ہے لہٰذا قیامت برحق ہے۔

دلائلِ قدرت دیکھنے کے باوجود بت پرستوں کا حال

مُشْتَبِهًا وَّ غَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ اُنْظُرُوْۤا اِلٰى ثَمَرِهٖۤ

مُشْتَبِهًا	وَّ	غَيْرَ مُتَشَابِهٍ	اُنْظُرُوْۤا	اِلٰى ثَمَرِهٖۤ
ایک دوسرے سے ملتے جلتے	اور	ایک دوسرے سے مختلف	تم دیکھو	اس کے پھل کی طرف

کسی وصف میں ایک دوسرے سے ملتے ہوتے ہیں اور کسی وصف میں جدا ہوتے ہیں۔ تم درخت کے پھل

اِذَاۤ اَثْمَرَ وَ يَنْعِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ

اِذَاۤ	اَثْمَرَ	وَ	يَنْعِهٖ	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكُمْ	لَاٰيٰتٍ
جب	وہ پھل دے	اور	اس کا پکنا (دیکھو)	بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)

اور اس کے پکنے کی طرف دیکھو جب وہ پھل دے۔ بیشک اس میں ایمان والوں کے لیے

لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٩٩﴾ وَ جَعَلُوْا لِلّٰهِ

لِّقَوْمٍ	يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٩٩﴾	وَ	جَعَلُوْا (1)	لِلّٰهِ
(اس) قوم کے لئے	(جو) ایمان رکھتے ہیں	اور	انہوں نے بنالیا	اللہ کا

نشانیاں ہیں ○ اور لوگوں نے جنوں کو اللہ کا

شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَ خَلَقَهُمْ وَ خَرَقُوْا

شُرَكَآءَ	الْجِنَّ	وَ	خَلَقَهُمْ	وَ	خَرَقُوْا
شریک	جنوں (کو)	اور (حالانکہ)	اللہ نے پیدا کیا ان (جنوں) کو	اور	لوگوں نے گڑھ لئے

شریک بنالیا حالانکہ اللہ نے تو ان جنوں کو پیدا کیا ہے اور لوگوں نے

لَهٗ بَنِيْنَ وَ بَنٰتٍۭ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَ

لَهٗ	بَنِيْنَ	وَ	بَنٰتٍ	بِغَيْرِ عِلْمٍ	سُبْحٰنَهٗ	وَ
اس (یعنی اللہ) کے لئے	بیٹے	اور	بیٹیاں	علم کے بغیر	پاکی ہے اسے	اور

اللہ کے لئے جہالت سے بیٹے اور بیٹیاں گڑھ لیں حالانکہ اللہ

(1) ....سابقہ آیات میں بیان کردہ دلائلِ قدرت، عجائبِ حکمت اور بے شمار نعمتیں پیدا کئے جانے اور لوگوں کو عطا کئے جانے کا تقاضا یہ تھا کہ سب لوگ اس کریم کارساز پر ایمان لاتے لیکن اس کی بجائے بُت پرستوں نے یہ ستم کیا کہ جنوں کو خدا عَزَّوَجَلَّ کا شریک قرار دیا کہ ان کی اطاعت کرکے بُت پرست ہوگئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے معاذاللہ بیٹے اور بیٹیاں گھڑ لیں حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی بیان کی ہوئی چیزوں سے پاک اور بلند ہے اور یہ چیزیں اس کی شان کے لائق ہی نہیں۔

اللہ تعالیٰ اولاد سے پاک ہے

تَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿١٠٠﴾ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	يَصِفُوْنَ ﴿١٠٠﴾	عَمَّا	تَعٰلٰى
آسمانوں اور زمین کو کسی نمونے کے بغیر بنانے والا	وہ باتیں کرتے ہیں	(اس) سے جو	وہ بلند ہے

ان کی بیان کی ہوئی چیزوں سے پاک اور بلند ہے ○ وہ بغیر کسی نمونے کے آسمانوں اور زمین کا بنانے والا ہے۔

اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ

لَّهٗ	لَمْ تَكُنْ	وَّ	وَلَدٌ	لَهٗ	يَكُوْنُ	اَنّٰى
اس کی	نہیں ہے	اور (حالانکہ)	اولاد	اس کے لئے	ہوگی	کیسے

اس کے لئے اولاد کیسے ہوسکتی ہے؟ حالانکہ اس کی

صَاحِبَةٌ ؕ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ

بِكُلِّ شَيْءٍ	هُوَ	وَ	كُلَّ شَيْءٍ	خَلَقَ	وَ	صَاحِبَةٌ
ہر چیز کو	وہ	اور	ہر چیز	اس نے پیدا کی	اور	کوئی بیوی

بیوی (ہی) نہیں ہے اور اس نے ہر شے کو پیدا کیا ہے اور وہ ہر شے کو

مستحق عبادت صرف اللہ تعالیٰ ہے

عَلِيْمٌ ﴿١٠١﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ	رَبُّكُمْ	اللّٰهُ	ذٰلِكُمُ (1)	عَلِيْمٌ ﴿١٠١﴾
کوئی معبود نہیں مگر وہ	تمہارا رب	اللہ	یہ	جاننے والا (ہے)

جاننے والا ہے ○ یہ اللہ تمہارا رب ہے، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں،

خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	هُوَ	وَ	فَاعْبُدُوْهُ	خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ
ہر چیز پر	وہ	اور	تو تم عبادت کرو اس کی	ہر چیز کو پیدا کرنے والا

ہر شے کو پیدا فرمانے والا ہے تو تم اس کی عبادت کرو اور وہ ہر چیز پر

(1) ... اللہ تعالیٰ کی عظمت و شان اور قدرت بیان کر کے فرمایا جارہا ہے کہ جس کی ایسی عظیم صفات ہیں وہی اللہ تمہارا رب ہے اور وہی مستحق عبادت ہیں لہٰذا تم صرف اسی کی عبادت کرو۔

ذاتِ الٰہی کا آنکھوں سے احاطہ نہیں ہو سکتا

وَّكِيْلٌ ﴿١٠٢﴾ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ٘ وَهُوَ يُدْرِكُ

وَّكِيْلٌ ﴿١٠٢﴾	لَا تُدْرِكُهُ[1]	الْاَبْصَارُ	وَ	هُوَ	يُدْرِكُ
نگہبان (ہے)	احاطہ نہیں کر سکتیں اس کا	آنکھیں	اور	وہ	احاطہ کئے ہوئے ہے

نگہبان ہے ○ آنکھیں اس کا احاطہ نہیں کر سکتیں اور وہ تمام آنکھوں کا

الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴿١٠٣﴾ قَدْ

الْاَبْصَارَ	وَ	هُوَ	اللَّطِيْفُ	الْخَبِيْرُ ﴿١٠٣﴾	قَدْ
تمام آنکھوں (کا)	اور	وہ	ہر باریک چیز کو جاننے والا	بڑا خبر دار	بیشک

احاطہ کئے ہوئے ہے اور وہی ہر باریک چیز کو جاننے والا، بڑا خبر دار ہے ○ بیشک

توحید و رسالت کے دلائل سے فائدہ اٹھانے اور نہ اٹھانے کا نتیجہ

جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ

جَآءَكُمْ	بَصَآئِرُ	مِنْ رَّبِّكُمْ	فَمَنْ
آگئیں تمہارے پاس	آنکھیں کھولنے والی دلیلیں	تمہارے رب کی طرف سے	تو جس نے

تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے آنکھیں کھولنے والی دلیلیں آگئیں تو جس نے

اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِيَ

اَبْصَرَ	فَلِنَفْسِهٖ	وَ	مَنْ	عَمِيَ
(انہیں) دیکھ لیا	تو اپنی ذات (کے فائدے) کے لئے (ایسا کیا)	اور	جو	اندھا رہا

(انہیں) دیکھ لیا تو اپنے فائدے کے لئے ہی (کیا) اور جو (دیکھنے سے) اندھا رہا

فَعَلَيْهَا ؕ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿١٠٤﴾

فَعَلَيْهَا	وَ	مَآ	اَنَا	عَلَيْكُمْ	بِحَفِيْظٍ ﴿١٠٤﴾
تو اس پر (اس کا وبال ہے)	اور	نہیں	میں	تمہارے اوپر	نگہبان، محافظ

تو یہ بھی اسی پر ہے اور میں تم پر نگہبان نہیں ○

[1]..... اِس آیت کا مفہوم سمجھنا نہایت ضروری ہے کیونکہ عقائد کے متعلق بہت سے مسائل کا دارومدار اِسی پر ہے، مختصر طور پر یہ یاد رکھیں کہ ادراک کے معنیٰ ہیں کہ دیکھی جانے والی چیز کی تمام طرفوں اور حدوں پر واقف ہونا کہ یہ چیز فلاں جگہ سے شروع ہو کر فلاں جگہ ختم ہو گئی جیسے انسان کو ہم کہیں کہ سر سے شروع ہو کر پاؤں پر ختم ہو گیا، اِسی کو اِحاطہ (گھیراؤ) کہتے ہیں۔ جمہور مفسرین اِدراک کی تفسیر اِحاطہ سے فرماتے ہیں اور اِحاطہ اسی چیز کا ہو سکتا ہے جس کی حدیں اور جہتیں ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے لئے حد اور جہت محال ہے تو اس کا ادراک و احاطہ بھی ناممکن ہے، ہاں دیدار ممکن اور قیامت میں مومنوں کے لئے ثابت ہے=

توحید و رسالت کے دلائل کو مختلف پہلوؤں سے بیان کرنے کی وجہ و حکمتیں

وَ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَ لِيَقُوْلُوْا

وَ	كَذٰلِكَ	نُصَرِّفُ	الْاٰيٰتِ	وَ	لِيَقُوْلُوْا
اور	اسی طرح	ہم بار بار بیان کرتے ہیں	آیتیں	اور	تاکہ وہ (کافر) کہیں

اور ہم اسی طرح بار بار آیتیں بیان کرتے ہیں اور اس لیے تاکہ کافر بول اٹھیں کہ

دَرَسْتَ وَ لِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۵﴾

دَرَسْتَ	وَ	لِنُبَيِّنَهٗ	لِقَوْمٍ	يَّعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۵﴾
تم نے پڑھ لیا ہے	اور	تاکہ ہم وضاحت سے بیان کر دیں اسے	(اس) قوم کے لئے	(جو) علم رکھتے ہیں

تم نے پڑھ لیا ہے اور اس لیے تاکہ ہم اسے علم والوں کے لئے واضح کر دیں ○

وحی کی پیروی کرنے اور مشرکوں سے متعلق حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ہدایت

اِتَّبِعْ مَاۤ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ

اِتَّبِعْ	مَاۤ	اُوْحِیَ	اِلَیْكَ	مِنْ رَّبِّكَ
تم پیروی کرو	(اس کی) جو	وحی کیا گیا	تمہاری طرف	تمہارے رب کی جانب سے

تم اس وحی کی پیروی کرو جو تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے بھیجی گئی ہے،

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۱۰۶﴾ وَ

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ	وَ	اَعْرِضْ	عَنِ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۱۰۶﴾	وَ
کوئی معبود نہیں مگر وہ	اور	منہ پھیر لو	مشرکوں سے	اور

اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور مشرکوں سے منہ پھیر لو ○ اور

لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَاۤ اَشْرَكُوْا ؕ وَ مَا جَعَلْنٰكَ

لَوْ	شَآءَ(1)	اللّٰهُ	مَاۤ اَشْرَكُوْا	وَ	مَا جَعَلْنٰكَ
اگر	چاہتا	اللہ	(تو) لوگ شرک نہ کرتے	اور	ہم نے نہیں بنایا تمہیں

اگر اللہ چاہتا تو وہ شرک نہ کرتے اور ہم نے تمہیں

= اور یہی اہلِ سنت کا مذہب ہے۔ مزید تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج3، ص168 پر ملاحظہ فرمائیں۔

1 ..... دنیا کا کوئی کام اللہ تعالیٰ کی مشیت اور ارادے کے بغیر نہیں ہو سکتا، لہٰذا کافر کا کفر، مشرکین کا شرک اور گناہگاروں کے گناہ اللہ تعالیٰ کے ارادے اور مشیت سے ہیں، ہاں اللہ تعالیٰ کفر و شرک اور گناہ سے راضی نہیں اور نہ ہی اس نے ان چیزوں کا حکم دیا ہے۔

بتوں کو برا کہنے سے متعلق قرآنی ہدایت

عَلَیْهِمْ حَفِیْظًاۚ وَ مَاۤ اَنْتَ عَلَیْهِمْ بِوَكِیْلٍ ﴿۱۰۷﴾ وَ

عَلَیْهِمْ	حَفِیْظًا	وَ	مَاۤ اَنْتَ	عَلَیْهِمْ	بِوَكِیْلٍ ﴿۱۰۷﴾	وَ
ان کے اوپر	نگہبان	اور	تم نہیں	ان کے اوپر	نگران	اور

ان پر نگہبان نہیں بنایا اور نہ آپ ان پر نگران ہیں ○ اور

لَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

لَا تَسُبُّوا (1)	الَّذِیْنَ	یَدْعُوْنَ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
برا بھلا نہ کہو	انہیں جن کو	وہ پوجتے ہیں	اللہ کے سوا

اُنہیں برا بھلا نہ کہو جنہیں وہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں

دنیا میں ہی گناہوں کی سزا ملنا ضروری نہیں

فَیَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًۢا بِغَیْرِ عِلْمٍؕ كَذٰلِكَ

فَیَسُبُّوا	اللّٰهَ	عَدْوًۢا	بِغَیْرِ عِلْمٍ	كَذٰلِكَ
تو وہ برا کہیں گے	اللہ کو	زیادتی (کرتے ہوئے)	جہالت کی وجہ سے	اسی طرح

کہ وہ زیادتی کرتے ہوئے جہالت کی وجہ سے اللہ کی شان میں بے ادبی کریں گے یونہی

زَیَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ۪ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ

زَیَّنَّا	لِكُلِّ اُمَّةٍ	عَمَلَهُمْ	ثُمَّ	اِلٰى رَبِّهِمْ
ہم نے آراستہ کر دیا	ہر امت کے لئے	اس کا عمل	پھر	ان کے رب کی طرف

ہم نے ہر اُمت کی نگاہ میں اس کے عمل کو آراستہ کر دیا پھر انہیں اپنے رب کی طرف

کفار کا مطلوبہ نشانی دکھانے پر ایمان لانے کا وعدہ اور انہیں جواب

مَّرْجِعُهُمْ فَیُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾ وَ اَقْسَمُوْا

مَّرْجِعُهُمْ	فَیُنَبِّئُهُمْ	بِمَا	كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾	وَ	اَقْسَمُوْا
ان کا لوٹنا	تو وہ خبر دے گا انہیں	(اس) کی جو	وہ کام کرتے تھے	اور	انہوں نے قسم کھائی

پھرنا ہے تو وہ انہیں بتادے گا جو وہ کرتے تھے ○ اور انہوں نے

(1) اس آیت سے 4 مسئلے معلوم ہوئے (1) اگر غیر ضروری عبادت ایسے فساد کا ذریعہ بن جائے جو ختم نہ ہو سکے تو اس کو چھوڑ دیا جائے۔ (2) واعظ و عالم اس طریقے سے وعظ نہ کرے جس سے لوگوں میں ضد پیدا ہو جائے اور فساد اور مار پیٹ تک نوبت پہنچے۔ (3) اگر کسی کے متعلق یہ قوی اندیشہ ہو کہ اسے نصیحت کرنا اور زیادہ خرابی کا باعث ہو گا تو نہ کرے۔ (4) کبھی ضد سے انسان اپنا دین بھی کھو بیٹھتا ہے جیسے کفارِ مکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو مانتے تھے پھر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ضد میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی شان میں بھی بے ادبی کرتے تھے۔

بِاللّٰهِ جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ لَىٕنْ جَآءَتْهُمْ اٰیَةٌ

بِاللّٰهِ	جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ	لَىٕنْ	جَآءَتْهُمْ	اٰیَةٌ
اللہ کی	اپنی قسموں میں پوری کوشش (سے)	ضرور اگر	آئی ان کے پاس	کوئی نشانی

بڑی تاکید سے اللہ کی قسم کھائی کہ اگر ان کے پاس کوئی نشانی آئی

لَّیُؤْمِنُنَّ بِهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰیٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَ

لَّیُؤْمِنُنَّ	بِهَا	قُلْ	اِنَّمَا	الْاٰیٰتُ	عِنْدَ اللّٰهِ	وَ
(تو) ضرور وہ ایمان لائیں گے	اس پر	تم کہو	صرف	نشانیاں	اللہ کے پاس (ہیں)	اور

تو ضرور اس پر ایمان لائیں گے۔ تم فرمادو کہ نشانیاں تو اللہ کے پاس ہیں اور

مَا یُشْعِرُكُمْ ۙ اَنَّهَاۤ اِذَا جَآءَتْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ وَ

مَا یُشْعِرُكُمْ	اَنَّهَاۤ	اِذَا	جَآءَتْ	لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۹﴾	وَ
تمہیں کیا خبر ہے	کہ وہ (نشانی)	جب	آئے گی	(تو بھی) وہ ایمان نہیں لائیں گے	اور

تمہیں کیا خبر کہ جب وہ (نشانیاں) آئیں گی تو (بھی) یہ ایمان نہیں لائیں گے ○ اور

نُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَ اَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ یُؤْمِنُوْا بِهٖۤ

نُقَلِّبُ [1]	اَفْـِٕدَتَهُمْ	وَ	اَبْصَارَهُمْ	كَمَا	لَمْ یُؤْمِنُوْا	بِهٖۤ
ہم پھیر دیں گے	ان کے دلوں	اور	ان کی آنکھوں (کو)	جیسے	وہ ایمان نہیں لائے	اس پر

ہم ان کے دلوں اور ان کی آنکھوں کو پھیر دیں گے جیسا کہ یہ پہلی بار اس پر

اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ نَذَرُهُمْ فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ ع

اَوَّلَ مَرَّةٍ	وَّ	نَذَرُهُمْ	فِیْ طُغْیَانِهِمْ	یَعْمَهُوْنَ ﴿۱۱۰﴾
پہلی بار	اور	ہم چھوڑ دیں گے انہیں	(کہ) اپنی سرکشی میں	وہ بھٹکتے رہیں

ایمان نہ لائے تھے اور انہیں ان کی سرکشی میں بھٹکتے ہوئے چھوڑ دیں گے ○

ع ۱۳ / ۱۹

(1)......اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ کفار پہلے بھی معجزات دیکھ کر ایمان نہیں لائے جیسے چاند کا دو ٹکڑے ہو جانا اور دیگر معجزات، اسی طرح یہ اب بھی ایمان نہیں لائیں گے اور ان کے ایمان لانے کے سب وعدے جھوٹے ہیں۔

وَلَوْ اَنَّنَا

8

معجزات دیکھنے کے باوجود کفار کے ایمان نہ لانے کی خبر

وَ لَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَاۤ اِلَیْهِمُ الْمَلٰٓىٕكَةَ وَ كَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى

وَ	لَوْ	اَنَّنَا	نَزَّلْنَاۤ	اِلَیْهِمُ	الْمَلٰٓىٕكَةَ	وَ	كَلَّمَهُمُ	الْمَوْتٰى
اور	اگر	بیشک ہم	اتار دیتے	ان کی طرف	فرشتے	اور	باتیں کرتے ان سے	مردے

اور اگر ہم ان کی طرف فرشتے اُتار دیتے اور مردے ان سے باتیں کرتے

وَ حَشَرْنَا عَلَیْهِمْ كُلَّ شَیْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا

وَ	حَشَرْنَا	عَلَیْهِمْ	كُلَّ شَیْءٍ	قُبُلًا	مَّا كَانُوْا
اور	ہم جمع کردیتے	ان پر	ہر چیز	گروہ گروہ (کرکے "یا" ان کے) سامنے	(پھر بھی) وہ نہ تھے

اور ہم ہر چیز ان کے سامنے جمع کردیتے جب بھی وہ

لِیُؤْمِنُوْۤا اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ یَجْهَلُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

لِیُؤْمِنُوْۤا	اِلَّاۤ	اَنْ	یَّشَآءَ	اللّٰهُ	وَ	لٰكِنَّ	اَكْثَرَهُمْ	یَجْهَلُوْنَ ﴿۱۱۱﴾
کہ ایمان لاتے	مگر	یہ کہ	چاہتا	اللہ	اور	لیکن	ان میں اکثر (لوگ)	نہیں جانتے

ایمان لانے والے نہ تھے مگر یہ کہ خدا چاہتا لیکن ان میں اکثر لوگ جاہل ہیں ○

شیطانوں کی انبیاء سے دشمنی اور وسوسے ڈالنے کی وجوہات

وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِیٍّ عَدُوًّا شَیٰطِیْنَ الْاِنْسِ وَ الْجِنِّ

وَ	كَذٰلِكَ	جَعَلْنَا	لِكُلِّ نَبِیٍّ	عَدُوًّا	شَیٰطِیْنَ الْاِنْسِ وَ الْجِنِّ
اور	اسی طرح	ہم نے بنایا	ہر نبی کا	دشمن	جنوں اور انسانوں کے شیطانوں (کو)

اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کا دشمن بنایا انسانوں اور جنوں کے شیطانوں کو

یُّوْحِیْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ؕ وَ

یُوْحِیْ (1)	بَعْضُهُمْ	اِلٰى بَعْضٍ	زُخْرُفَ الْقَوْلِ	غُرُوْرًا	وَ
وسوسے ڈالتے ہیں	ان کے بعض	بعض کی طرف	بناوٹی بات (کے)	دھوکا دینے (کے لئے)	اور

ان میں ایک دوسرے کو دھوکا دینے کے لئے بناوٹی باتوں کے وسوسے ڈالتا ہے اور

(1)......جو گمراہ دوسروں کو شریعت کے خلاف کام کی ترغیب دے وہ انسانی شیطان ہے اگرچہ وہ اپنے عزیزوں میں سے ہو یا عالم کے لباس میں ہو، نیز اس میں وہ تمام لوگ داخل ہیں جو آزاد خیالی یا روشن خیالی کے نام پر شرعی کاموں کے خلاف پلاننگ کرتے اور منصوبے بناتے اور اس کیلئے تنظیمیں تشکیل دیتے ہیں۔ان سب سے بچنا لازم ہے۔

نزولِ قرآن کے بعد اتباعِ باطل کی گنجائش نہیں

لَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۱۲﴾

لَوْ	شَآءَ	رَبُّكَ	مَا فَعَلُوْهُ	فَذَرْهُمْ	وَ	مَا	يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۱۲﴾
اگر	چاہتا	تمہارا رب	(تو) وہ نہ کرتے اسے	تو تم چھوڑ دو انہیں	اور	جنہیں	وہ گھڑتے ہیں

اگر تمہارا رب چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے تو تم انہیں اور ان کی بناوٹی باتوں کو چھوڑ دو ○

وَلِتَصْغٰۤى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ

وَ	لِتَصْغٰۤى (1)	اِلَيْهِ	اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ
اور	(وہ وسوسے ڈالتے ہیں) تاکہ مائل ہو جائیں	اس (بناوٹی بات) کی طرف	ان لوگوں کے دل جو

اور تاکہ آخرت پر ایمان نہ لانے والوں کے دل ان بناوٹی باتوں کی طرف

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا

لَا يُؤْمِنُوْنَ	بِالْاٰخِرَةِ	وَ	لِيَرْضَوْهُ	وَ	لِيَقْتَرِفُوْا
ایمان نہیں لاتے	آخرت پر	اور	تاکہ وہ پسند کرلیں اسے	اور	تاکہ وہ (اسی گناہ کا) ارتکاب کریں

مائل ہو جائیں اور تاکہ وہ ان باتوں کو پسند کرلیں اور وہ اُسی گناہ کا ارتکاب کریں جس کے

مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا

مَا	هُمْ	مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾	اَفَغَيْرَ اللّٰهِ	اَبْتَغِيْ	حَكَمًا (2)
جس کے	وہ	مرتکب ہیں	تو کیا اللہ کے سوا	میں تلاش کرلوں	کوئی فیصلہ کرنے والا، حاکم

یہ خود مرتکب ہیں ○ تو کیا میں اللہ کے سوا کسی کو حاکم بنالوں؟

وَّهُوَ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ

وَّ	هُوَ	الَّذِيْۤ	اَنْزَلَ	اِلَيْكُمُ	الْكِتٰبَ
اور (حالانکہ)	وہی (ہے)	جس نے	نازل کی	تمہاری طرف	کتاب

حالانکہ وہی ہے جس نے تمہاری طرف مفصل کتاب

(1) ..... ہر ایک کا دل اپنے ہم جنس کی طرف جھکتا ہے، لہٰذا اگر کسی آدمی کا دل گناہگاروں، گمراہوں کی طرف زیادہ جھکتا ہے تو اسے غور کرنا چاہئے کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ اس کے دل میں بھی گمراہی اور برائی کی محبت بیٹھی ہوئی ہے۔

(2) ..... اسلامی عقیدوں اور شرعی قطعی مسائل میں کسی کو فیصل بنانا، کثرت رائے کا اعتبار کرنا یا جمہوریت کی رَٹ لگانا وغیرہ کسی چیز کی اجازت نہیں، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے فرمان بہر حال لازم العمل ہیں، کوئی اس کا فیصلہ کرے یا نہ کرے، لوگوں کی رائے اس کے موافق ہو یا مخالف۔

مُفَصَّلًا ؕ وَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ

مُفَصَّلًا	وَ	الَّذِيْنَ	اٰتَيْنٰهُمُ	الْكِتٰبَ	يَعْلَمُوْنَ	اَنَّهٗ
مفصل، خوب واضح کی ہوئی	اور	وہ لوگ جو	ہم نے دی انہیں	کتاب	وہ جانتے ہیں	کہ وہ

اُتاری اور جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی وہ جانتے ہیں کہ یہ

مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۱۱۴﴾

مُنَزَّلٌ	مِّنْ رَّبِّكَ	بِالْحَقِّ	فَلَا تَكُوْنَنَّ[1]	مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۱۱۴﴾
اتاری ہوئی ہے	تیرے رب کی طرف سے	حق کے ساتھ	تو تم ہرگز نہ ہونا	شک کرنے والوں میں سے

تیرے رب کی طرف سے حق کے ساتھ نازل شدہ ہے تو اے سننے والے تو ہرگز شک والوں میں نہ ہو ○

کلماتِ الٰہی کی شان

وَ تَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّ عَدْلًا ؕ لَا مُبَدِّلَ

وَ	تَمَّتْ	كَلِمَتُ رَبِّكَ	صِدْقًا وَّ عَدْلًا	لَا مُبَدِّلَ
اور	پوری ہوئیں، کامل ہوئیں	تیرے رب کی باتیں	سچ اور انصاف (میں)	کوئی بدلنے والا نہیں

اور سچ اور انصاف کے اعتبار سے تیرے رب کے کلمات کامل ہیں۔ اس کے کلمات کو

گمراہوں کی پیروی کا نقصان

لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۱۵﴾ وَ اِنْ تُطِعْ

لِكَلِمٰتِهٖ	وَ	هُوَ	السَّمِيْعُ	الْعَلِيْمُ ﴿۱۱۵﴾	وَ	اِنْ	تُطِعْ[2]
اس کی باتوں کو	اور	وہی	سننے والا	جاننے والا (ہے)	اور	اگر	تو بات مانے گا

کوئی بدلنے والا نہیں اور وہی سننے والا، جاننے والا ہے ○ اور اے سننے والے! زمین میں اکثر وہ ہیں

اَكْثَرَ مَنْ فِى الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ

اَكْثَرَ	مَنْ فِى الْاَرْضِ	يُضِلُّوْكَ	عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
اکثر (لوگوں کی)	جو زمین میں (رہتے ہیں)	(تو) وہ بہکا دیں گے تجھے	اللہ کی راہ سے

کہ تو ان کے کہے پر چلے تو تجھے اللہ کی راہ سے بہکا دیں،

1 ......ایسی جگہوں پر آیت کو سننے والا ہر مخاطب مراد ہوتا ہے یا بظاہر خطاب نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ہوتا ہے لیکن مراد آپ کی امت ہوتی ہے۔ 2 ......اس آیت میں یہ پہلو بھی داخل ہے کہ عوام ایسے لوگوں سے بھی محتاط رہیں جو اسلام کا لبادہ اوڑھ کر، اسلامی تعلیمات کی اشاعت کو اپنی ڈھال بنا کر اسلام ہی کی بنیادیں کھوکھلی کرنے میں مصروف ہیں، دین کے مسلمہ امور میں ان کی قیاس آرائیاں، حق کو باطل اور باطل کو حق ظاہر کرنے میں ان کی صرف کی ہوئی توانائیاں کسی کام کی نہیں، ان کی پیروی دنیا و آخرت کے عظیم خسارے کا سبب بن سکتی ہے۔

اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَ اِنْ هُمْ اِلَّا

اِنْ	یَتَّبِعُوْنَ	اِلَّا	الظَّنَّ	وَ	اِنْ	هُمْ	اِلَّا
نہیں	وہ پیروی کرتے	مگر	گمان (کی)	اور	نہیں	وہ	مگر

یہ صرف گمان کی پیروی کرتے ہیں اور یہ صرف

یَخْرُصُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ یَّضِلُّ

یَخْرُصُوْنَ ﴿۱۱۶﴾	اِنَّ	رَبَّكَ	هُوَ	اَعْلَمُ	مَنْ	یَّضِلُّ
اندازے لگا رہے ہیں	بیشک	تمہارا رب	وہ	خوب جانتا ہے	(اسے) جو	بھٹکتا ہے

اندازے لگا رہے ہیں ○ بیشک تیرا رب خوب جانتا ہے کہ کون اس کی راہ سے

عَنْ سَبِیْلِهٖ ۚ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ ﴿۱۱۷﴾ فَكُلُوْا مِمَّا

عَنْ سَبِیْلِهٖ	وَ	هُوَ	اَعْلَمُ	بِالْمُهْتَدِیْنَ ﴿۱۱۷﴾	فَكُلُوْا[1]	مِمَّا
اس کی راہ سے	اور	وہ	خوب جانتا ہے	ہدایت والوں کو	تو کھاؤ	(اس میں) سے جو

بھٹکا ہوا ہے اور وہ ہدایت والوں کو (بھی) خوب جانتا ہے ○ تو اس میں سے کھاؤ

ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰیٰتِهٖ مُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۱۸﴾ وَ

ذُكِرَ	اسْمُ اللّٰهِ	عَلَیْهِ	اِنْ	كُنْتُمْ	بِاٰیٰتِهٖ	مُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۱۸﴾	وَ
ذکر کیا گیا	اللہ کا نام	اس پر	اگر	تم ہو	اس کی آیتوں پر	ایمان رکھنے والے	اور

جس پر اللہ کا نام لیا گیا اگر تم اس کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہو ○ اور

مَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ

مَا	لَكُمْ	اَلَّا تَاْكُلُوْا	مِمَّا	ذُكِرَ	اسْمُ اللّٰهِ	عَلَیْهِ
کیا ہوا	تمہیں	کہ نہ کھاؤ	(اس میں) سے جو	ذکر کیا گیا	اللہ کا نام	اس پر

تمہیں کیا ہے کہ تم اس میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے

کسی کی گمراہی اور ہدایت اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہیں

اللہ کے نام پر ذبح کردہ جانور حلال ہے

حلت و حرمت کا شرعی قانون

(1)......اس آیت کا معنی یہ ہے کہ ”جو جانور اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح کیا گیا اسے کھاؤ اور جو اپنی موت مرا یا بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا وہ حرام ہے۔“ جانور کے حلال ہونے کا تعلق اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام پر ذبح ہونے سے ہے، نیز حلال و حرام کا اختیار اللہ تعالیٰ کے پاس ہے لہٰذا اس کی ہدایت کے مطابق ہی چیزوں کو حرام یا حلال قرار دو۔

وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ

حَرَّمَ	مَّا	لَكُمْ	فَصَّلَ[1]	قَدْ	وَ
اس نے حرام کی ہیں	وہ (چیزیں) جو	تمہارے لئے	اللہ نے تفصیل سے بیان کر دیں	بیشک	اور (حالانکہ)

حالانکہ وہ تمہارے لئے وہ چیزیں تفصیل سے بیان کر چکا ہے جو اس نے تم پر

عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ؕ وَ اِنَّ

اِنَّ	وَ	اِلَيْهِ	اضْطُرِرْتُمْ	مَا	اِلَّا	عَلَيْكُمْ
بیشک	اور	ان کی طرف	تم مجبور ہو جاؤ	(ان چیزوں کے) جو	سوائے	تمہارے اوپر

حرام کی ہیں سوائے ان چیزوں کے جن کی طرف تم مجبور ہو جاؤ اور بیشک

كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ

رَبَّكَ	اِنَّ	بِغَيْرِ عِلْمٍ	بِاَهْوَآئِهِمْ[2]	لَّيُضِلُّوْنَ	كَثِيْرًا
تمہارا رب	بیشک	علم کے بغیر	اپنی خواہشات کے سبب	ضرور گمراہ کرتے ہیں	بہت سے (لوگ)

بہت سے لوگ لاعلمی میں اپنی خواہشات کی وجہ سے گمراہ کرتے ہیں۔ بیشک تیرا رب

هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَ ذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَ بَاطِنَهٗ ؕ

ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَ بَاطِنَهٗ	ذَرُوْا	وَ	بِالْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۱۹﴾	اَعْلَمُ	هُوَ
ظاہری اور باطنی گناہ	چھوڑ دو	اور	حد سے بڑھنے والوں کو	خوب جانتا ہے	وہ

حد سے بڑھنے والوں کو خوب جانتا ہے ○ اور ظاہری اور باطنی سب گناہ چھوڑ دو

ظاہری و باطنی گناہ چھوڑ دینے کا حکم

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا

بِمَا	سَيُجْزَوْنَ	الْاِثْمَ	يَكْسِبُوْنَ	الَّذِيْنَ	اِنَّ
(ان گناہوں کا) جن کا	عنقریب انہیں بدلہ دیا جائے گا	گناہ	کماتے ہیں	وہ لوگ جو	بیشک

بیشک جو لوگ گناہ کماتے ہیں انہیں عنقریب ان گناہوں کا بدلہ دیا جائے گا جن کا

1 ......اس سے معلوم ہوا کہ قانون یہ ہے کہ حرام چیزوں کا مفصل ذکر ہوتا ہے اور جس چیز کو حرام نہ فرمایا گیا ہو وہ حلال ہے۔

2 ......اپنی طرف سے مختلف جانوروں یا اشیاء کو حرام قرار دیدینا گمراہی ہے۔ اس آیت پر وہ لوگ بھی غور کریں جو اولیاء کرام کے ایصالِ ثواب کیلئے مقرر کردہ جانوروں کو حرام قرار دیتے ہیں حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نام پر ہی ذبح کئے جاتے ہیں۔

ذبح کے وقت اللہ کا نام چھوڑ دیا تو جانور حرام ہے

كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۲۰﴾	وَ	لَا تَاْكُلُوْا (1)	مِمَّا	لَمْ يُذْكَرِ	اسْمُ اللّٰهِ	عَلَيْهِ
وہ ارتکاب کرتے تھے	اور	تم نہ کھاؤ	(اس میں) سے جو	نہ ذکر کیا گیا	اللہ کا نام	اس پر

وہ ارتکاب کرتے تھے ○ اور جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اسے نہ کھاؤ

شیاطین کی وسوسہ اندازیاں

وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؕ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ

وَ	اِنَّهٗ	لَفِسْقٌ	وَ	اِنَّ	الشَّيٰطِيْنَ	لَيُوْحُوْنَ
اور	بیشک وہ	ضرور نافرمانی (ہے)	اور	بیشک	شیاطین	ضرور (وسوسے) ڈالتے ہیں

اور بیشک یہ نافرمانی ہے اور بیشک شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں

اِلٰٓى اَوْلِيٰٓـئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ

اِلٰٓى اَوْلِيٰٓـئِهِمْ	لِيُجَادِلُوْكُمْ (2)	وَ	اِنْ	اَطَعْتُمُوْهُمْ	اِنَّكُمْ
اپنے دوستوں کی طرف	تاکہ وہ جھگڑا کریں تم سے	اور	اگر	تم بات مانوگے ان کی	(تو) بیشک تم

وسوسے ڈالتے ہیں تاکہ وہ تم سے جھگڑیں اور اگر تم ان کا کہنا مانوگے تو اس وقت

مومن و کافر کی مثال

لَمُشْرِكُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ ع اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا

لَمُشْرِكُوْنَ ﴿۱۲۱﴾	اَوَمَنْ	كَانَ	مَيْتًا	فَاَحْيَيْنٰهُ	وَ	جَعَلْنَا
ضرور مشرک ہوگے	کیا اور جو	تھا	مردہ	پھر ہم نے زندہ کردیا اسے	اور	بنادیا

تم بھی یقیناً مشرک ہوگے ○ اور کیا وہ جو مردہ تھا پھر ہم نے اسے زندہ کردیا اور ہم نے

لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ

لَهٗ	نُوْرًا	يَّمْشِيْ	بِهٖ	فِي النَّاسِ	كَمَنْ مَّثَلُهٗ
اس کے لئے	ایک نور	وہ چلتا ہے	اس کے ساتھ	لوگوں میں	(کیا) اس کی مثال اس جیسی ہوگی جو

اس کے لیے ایک نور بنادیا جس کے ساتھ وہ لوگوں میں چلتا ہے (کیا) وہ اس جیسا ہو جائے گا جو

ع ۱۱ ۴

1 ...... حکم یہ ہے کہ جس جانور پر مسلمان یا کتابی نے جان بوجھ کر اللہ تعالیٰ کا نام ذکر نہ کیا وہ حرام ہے اور اگر بھول کر نام لینا رہ گیا تو حلال ہے اور مسلمان و کتابی کے علاوہ کسی دوسرے کا ذبح کیا ہوا مطلقاً حرام ہے۔ یہاں کتابی سے مراد وہ اہل کتاب ہیں جو اپنے نبی اور کتاب پر ایمان رکھتے ہیں۔ محض نام کے عیسائی اور حقیقت میں دہریہ مراد نہیں ہیں۔ 2 ...... اس آیت سے معلوم ہوا کہ بغیر علم دینی مسائل میں جھگڑنا یا محض جھگڑے کی نیت سے مناظرہ کرنا شیطانی لوگوں کا کام ہے لیکن تحقیق حق کے لئے مناظرہ کرنا عبادت ہے۔

فِى الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ

زُيِّنَ	كَذٰلِكَ	مِّنْهَا	بِخَارِجٍ	لَيْسَ	فِى الظُّلُمٰتِ
آراستہ کردیئے گئے	اسی طرح	ان سے	نکلنے والا	وہ نہیں	اندھیروں میں (ہے)

اندھیروں میں (پڑا ہوا) ہے (اور) ان سے نکلنے والا بھی نہیں۔ یونہی کافروں کے لئے

لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِىْ كُلِّ قَرْيَةٍ

فِىْ كُلِّ قَرْيَةٍ	جَعَلْنَا	كَذٰلِكَ	وَ	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۲﴾	مَا	لِلْكٰفِرِيْنَ
ہر بستی میں	ہم نے بنادیئے	اسی طرح	اور	وہ عمل کرتے تھے	جو	کافروں کے لئے

ان کے اعمال آراستہ کردیئے گئے ○ اور ویسے ہی ہم نے ہر بستی میں

اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ؕ وَ

وَ	فِيْهَا	لِيَمْكُرُوْا (1)	اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا
اور	اس میں	تاکہ وہ سازشیں کریں	اس کے مجرموں کے سرغنے (یا) اس کے مجرموں کو سردار

اس کے مجرموں کو (ان کا) سردار بنادیا تاکہ اس میں وہ اپنی سازشیں کریں اور

مَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذَا

اِذَا	وَ	مَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾	وَ	بِاَنْفُسِهِمْ	اِلَّا	مَا يَمْكُرُوْنَ
جب	اور	وہ شعور نہیں رکھتے	اور	اپنی جانوں کے ساتھ	مگر	وہ سازشیں نہیں کرتے

وہ صرف اپنے خلاف سازشیں کررہے ہیں اور انہیں شعور نہیں ○ اور جب

جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى

نُؤْتٰى	حَتّٰى	لَنْ نُّؤْمِنَ	قَالُوْا	اٰيَةٌ	جَآءَتْهُمْ
ہمیں دیا جائے	یہاں تک کہ	ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے	(تو) کہتے ہیں	کوئی نشانی	آئے ان کے پاس

ان کے پاس کوئی نشانی آئے تو کہتے ہیں کہ ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک ہمیں بھی

سردارانِ مکہ کی دشمنی پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی

کفار کا مطالبہ اور عطاءِ نبوت کا اصول

(1) ۔ اس آیت میں سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی دی گئی ہے کہ آپ سردارانِ مکہ کی دشمنی سے پریشان نہ ہوں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پہلے جو انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام گزرے وہ جس شہر میں مبعوث ہوئے وہاں کے سرداروں نے ان کی اسی طرح مخالفت کی تھی۔

مِثْلَ مَاۤ اُوْتِیَ رُسُلُ اللّٰهِ ؔؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ

یَجْعَلُ	حَیْثُ	اَعْلَمُ	اَللّٰهُ	رُسُلُ اللّٰهِ	اُوْتِیَ	مَاۤ	مِثْلَ
وہ رکھے	جہاں	خوب جانتا ہے	اللہ	اللہ کے رسولوں (کو)	دیا گیا	جیسا	(اس کی) مثل

ویسا ہی نہ ملے جیسا اللہ کے رسولوں کو دیا گیا۔ اللہ اسے خوب جانتا ہے جہاں وہ

رِسٰلَتَهٗ ؕ سَیُصِیْبُ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَ

وَ	عِنْدَ اللّٰهِ	صَغَارٌ	اَجْرَمُوْا	الَّذِیْنَ	سَیُصِیْبُ	رِسٰلَتَهٗ [1]
اور	اللہ کے ہاں	ذلت	جرم کئے	ان لوگوں کو جنہوں نے	عنقریب پہنچے گی	اپنی رسالت

اپنی رسالت رکھے۔ عنقریب مجرموں کو ان کے مکر و فریب کے بدلے میں اللہ کے ہاں

عَذَابٌ شَدِیْدٌۢ بِمَا كَانُوْا یَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ فَمَنْ یُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ

اَنْ	اللّٰهُ	یُّرِدِ	فَمَنْ	كَانُوْا یَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۴﴾	بِمَا	عَذَابٌ شَدِیْدٌ
کہ	اللہ	چاہتا ہے	تو جسے	وہ مکر و فریب کرتے تھے	(اس کے) بدلے جو	شدید عذاب

ذلت اور شدید عذاب پہنچے گا ○ اور جسے اللہ ہدایت دینا

یَّهْدِیَهٗ یَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَ مَنْ یُّرِدْ اَنْ

اَنْ	یُّرِدْ	مَنْ	وَ	لِلْاِسْلَامِ	صَدْرَهٗ	یَشْرَحْ [2]	یَّهْدِیَهٗ
کہ	چاہتا ہے	جسے	اور	اسلام کے لئے	اس کا سینہ	(تو) وہ کھول دیتا ہے	ہدایت دے اسے

چاہتا ہے تو اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے اور جسے گمراہ کرنا

یُّضِلَّهٗ یَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَیِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا یَصَّعَّدُ

یَصَّعَّدُ	كَاَنَّمَا	حَرَجًا	ضَیِّقًا [3]	صَدْرَهٗ	یَجْعَلْ	یُّضِلَّهٗ
وہ زبردستی چڑھ رہا ہے	گویا کہ	بہت ہی تنگ	تنگ	اس کا سینہ	بنا دیتا ہے	گمراہ کردے اسے

چاہتا ہے اس کا سینہ تنگ، بہت ہی تنگ کر دیتا ہے گویا کہ وہ زبردستی آسمان پر

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ نبوت خاص عطائے الٰہی ہے۔ قومیت یا مال کی وجہ سے نبوت نہیں ملتی اور نہ ہی یہ ہے کہ اعمالِ صالحہ کر کے کوئی نبی بن جائے۔

2 ...... شرح کا معنی ہے ''کشادہ کرنا'' اور شرحِ صدر یعنی سینے کا کھل جانا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کے دل میں روشنی پیدا فرماتا ہے یہاں تک کے اس کا ہر عمل اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق ہو جاتا ہے۔ دل دنیا سے دور اور آخرت کی طرف راغب ہو جاتا ہے۔

3 ...... سینے کی تنگی یہ ہے کہ کفر کو پسند کرے اور اسلام کو برا سمجھے۔ یونہی نیکیوں سے رغبت ختم ہونا اور گناہوں کا شوق ہونا بھی دل کی تنگی میں داخل ہے۔

فِی السَّمَآءِ ؕ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۵﴾

لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۵﴾	عَلَى الَّذِيْنَ	الرِّجْسَ	اللّٰهُ	يَجْعَلُ	كَذٰلِكَ	فِی السَّمَآءِ
ایمان نہیں لاتے	ان لوگوں پر جو	عذاب	اللہ	ڈال دیتا ہے	اسی طرح	آسمان میں

چڑھ رہا ہے۔ اسی طرح اللہ ایمان نہ لانے والوں پر عذاب مسلط کر دیتا ہے ○

صراطِ مستقیم کا بیان

وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ

الْاٰيٰتِ	فَصَّلْنَا	قَدْ	صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا	هٰذَا	وَ
نشانیاں	ہم نے تفصیل سے بیان کر دیں	بیشک	تمہارے رب کا سیدھا راستہ (ہے)	یہ	اور

اور یہ تمہارے رب کی سیدھی راہ ہے بیشک ہم نے نصیحت ماننے والوں کے لیے

جنت اور مددگاری کی بشارت

لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۲۶﴾ لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ

عِنْدَ رَبِّهِمْ	دَارُ السَّلٰمِ	لَهُمْ	يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۲۶﴾	لِقَوْمٍ
ان کے رب کے پاس	سلامتی کا گھر	ان کے لئے	(جو) نصیحت قبول کرتے ہیں	(ان) لوگوں کے لئے

تفصیل سے آیتیں بیان کر دیں ○ ان کے لیے ان کے اعمال کے بدلے میں

بروزِ قیامت مشرک جنات سے خطاب

وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ وَيَوْمَ

يَوْمَ	وَ	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۷﴾	بِمَا	وَلِيُّهُمْ	هُوَ	وَ
(جس) دن	اور	وہ عمل کرتے تھے	(اس کے) بدلے جو	ان کا مددگار (ہے)	وہ	اور

ان کے رب کے حضور سلامتی کا گھر ہے اور وہ ان کا مددگار ہے ○ اور (یاد کرو) وہ دن

يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ

اسْتَكْثَرْتُمْ	قَدِ	يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ	يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا
تم نے بہت سے گھیر لئے	بیشک	(اور فرمائے گا) اے جنوں کے گروہ	وہ جمع کرے گا ان سب کو

جب وہ اُن سب کو اٹھائے گا (اور فرمائے گا) اے جنوں کے گروہ! تم نے بہت سے لوگوں کو

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ نیک کام بھاری معلوم ہونا اور گناہ کے کام میں راحت محسوس کرنا، سینے کی تنگی کی علامت ہے۔

2 ...... دارالسلام کے دو معنی ہیں (1) سلام اللہ تعالیٰ کا نام ہے، تو "دار السلام" کا معنی ہوا "اللہ تعالیٰ کا گھر" یعنی وہ گھر جس کی اضافت اللہ تعالیٰ کی طرف ہے اور یہ اضافت اس گھر یعنی جنت کی عزت افزائی کے لئے ہے جیسے بَیْتُ اللّٰہ اور نَاقَۃُ اللّٰہ میں ہے۔ (2) اس کا دوسرا معنی ہے "سلامتی کا گھر" اور جنت کو "دارالسلام" اس لئے فرمایا ہے کہ جنت میں ہر قسم کی خرابیوں، تکلیفوں اور مشقتوں سے سلامتی ہے۔

جنات کے دوستوں کا حسرتناک انجام

مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ

مِّنَ الْاِنْسِ	وَ	قَالَ	اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ	رَبَّنَا	اسْتَمْتَعَ
انسانوں سے	اور	کہیں گے	انسانوں میں سے ان کے دوست	اے ہمارے رب	فائدہ اٹھایا

اپنا تابع بنالیا اور انسانوں میں سے جو ان کے دوست ہوں گے وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! ہم نے

بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّ بَلَغْنَاۤ اَجَلَنَا الَّذِیْۤ اَجَّلْتَ

بَعْضُنَا بِبَعْضٍ	وَّ	بَلَغْنَاۤ	اَجَلَنَا	الَّذِیْۤ	اَجَّلْتَ
ہمارے بعض نے بعض سے	اور	ہم پہنچ گئے	اپنی مدت (کو)	جو	تو نے مقرر فرمائی

ایک دوسرے سے فائدہ اٹھایا اور ہم اپنی اس مدت کو پہنچ گئے جو تو نے ہمارے لیے مقرر فرمائی

لَنَا ؕ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اِلَّا

لَنَا	قَالَ	النَّارُ	مَثْوٰىكُمْ	خٰلِدِیْنَ	فِیْهَاۤ	اِلَّا
ہمارے لئے	اللہ فرمائے گا	آگ	تمہارا ٹھکانہ (ہے)	ہمیشہ رہنے والے	اس میں	مگر

تھی۔ اللہ فرمائے گا: آگ تمہارا ٹھکانہ ہے، تم ہمیشہ اس میں رہو گے مگر

ظالم پر ظالم کے ذریعے گرفت

مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِیْمٌ عَلِیْمٌ ﴿۱۲۸﴾ وَ كَذٰلِكَ

مَا	شَآءَ	اللّٰهُ	اِنَّ	رَبَّكَ	حَكِیْمٌ	عَلِیْمٌ ﴿۱۲۸﴾	وَ	كَذٰلِكَ
جسے	چاہے	اللہ	بیشک	تمہارا رب	حکمت والا	علم والا (ہے)	اور	اسی طرح

جسے خدا چاہے۔ بیشک تمہارا رب حکمت والا، علم والا ہے O اور یونہی

نُوَلِّیْ بَعْضَ الظّٰلِمِیْنَ بَعْضًۢا بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ ع

نُوَلِّیْ	بَعْضَ الظّٰلِمِیْنَ بَعْضًا	بِمَا	كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۱۲۹﴾
ہم مسلط کر دیتے ہیں	بعض ظالموں کو بعض (پر)	(اس کے) سبب جو	وہ کام کرتے تھے

ہم ظالموں میں ایک کو دوسرے پر ان کے اعمال کے سبب مسلط کر دیتے ہیں O

(1)...... کفار جہنم سے کبھی نکالے نہیں جائیں گے بلکہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ یہاں آیت میں اِس استثناء کے دو معنی ہیں (1) وہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے لیکن قبر سے حشر تک اور میدان حشر میں حساب کتاب سے لے کر جہنم میں داخل ہونے تک جہنم میں نہ رہیں گے۔ (2) اس سے مراد وہ اوقات ہیں جن میں انہیں ایک عذاب سے دوسرے عذاب میں منتقل کیا جائے گا، جہنمی جب دوزخ کی آگ کی شدت سے فریاد کریں گے تو انہیں زَمْہَرِیْر یعنی سخت ٹھنڈے اور برفانی طبقے میں ڈال دیا جائے گا اور جب زَمْہَرِیْر کی ٹھنڈک سے گھبرا کر فریاد کریں گے تو انہیں پھر نارِ جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ (2)...... اس آیت میں ظلم کرنے والوں=

قیامت میں کافر جنوں اور انسانوں سے مکالمہ

یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ اَلَمْ یَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ یَقُصُّوْنَ

یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ	اَلَمْ یَاْتِكُمْ	رُسُلٌ	مِّنْكُمْ (1)	یَقُصُّوْنَ
اے جنوں اور انسانوں کے گروہ	کیا نہیں آئے تمہارے پاس	رسول	تم میں سے	وہ بیان کرتے

اے جنوں اور آدمیوں کے گروہ! کیا تمہارے پاس تم میں سے وہ رسول نہ آئے تھے جو تم پر

عَلَیْكُمْ اٰیٰتِیْ وَ یُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ یَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا

عَلَیْكُمْ	اٰیٰتِیْ	وَ	یُنْذِرُوْنَكُمْ	لِقَآءَ یَوْمِكُمْ هٰذَا	قَالُوْا
تم پر	میری آیتیں	اور	ڈراتے تمہیں	تمہاری اس دن کی ملاقات (سے)	وہ کہیں گے

میری آیتیں پڑھتے تھے اور تمہیں تمہارے آج کے اس دن کی حاضری سے ڈراتے تھے؟ وہ کہیں گے:

شَهِدْنَا عَلٰۤى اَنْفُسِنَا وَ غَرَّتْهُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا وَ

شَهِدْنَا	عَلٰۤى اَنْفُسِنَا	وَ	غَرَّتْهُمُ	الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا	وَ
ہم نے گواہی دی	اپنی جانوں پر (کے خلاف)	اور	دھوکے میں ڈال دیا انہیں	دنیا کی زندگی (نے)	اور

ہم اپنی جانوں کے خلاف گواہی دیتے ہیں اور انہیں دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال دیا اور

بدعملی کی دنیاوی سزا کا ایک قانون

شَهِدُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِیْنَ ﴿۱۳۰﴾ ذٰلِكَ

شَهِدُوْا	عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ	اَنَّهُمْ	كَانُوْا	كٰفِرِیْنَ ﴿۱۳۰﴾	ذٰلِكَ (2)
وہ گواہی دیں گے	اپنی جانوں پر (کے خلاف)	کہ وہ	تھے	کفر کرنے والے	یہ (رسولوں کا بھیجنا)

وہ خود اپنی جانوں کے خلاف گواہی دیں گے کہ وہ کافر تھے ○ یہ

اَنْ لَّمْ یَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّ

اَنْ	لَّمْ یَكُنْ	رَّبُّكَ	مُهْلِكَ الْقُرٰى	بِظُلْمٍ	وَّ
(اس لئے) کہ	نہیں ہے	تمہارا رب	بستیوں کو ہلاک کرنے والا	ظلم سے	اور (جبکہ)

اس لیے ہے کہ تیرا رب بستیوں کو ظلم سے تباہ نہیں کرتا جبکہ

═ کو تنبیہ کی جارہی ہے کہ اگر وہ اپنے ظلم سے باز نہ آئے تو اللہ تعالیٰ ان پر دوسرا ظالم مسلط کردے گا جو انہیں ذلیل وخوار اور تباہ وبرباد کردے گا۔

1 ..... رسول صرف انسانوں میں سے ہوتے ہیں جنات سے نہیں۔ چونکہ یہاں جن و انس دونوں سے خطاب ہے اس لئے تَغْلِیبًا یعنی جنوں کو انسانوں کے ماتحت شمار کرتے ہوئے مِنْكُمْ فرمایا گیا۔ بہر حال اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ جنات میں نبی آئے، ہاں جنات کے لئے نبی آئے مگر وہ انسان تھے۔

2 ..... جمہور مفسرین کے نزدیک اس اسم اشارہ کا مشار الیہ ''رسولوں کا بھیجنا اور کفار کو عذابِ الٰہی سے ڈرانا'' ہے۔

اَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ﴿١٣١﴾ وَ لِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا

اَهْلُهَا	غٰفِلُوْنَ ﴿١٣١﴾	وَ	لِكُلٍّ	دَرَجٰتٌ	مِّمَّا
اس کے باشندے	بے خبر ہوں	اور	ہر ایک کے لئے	درجات (ہیں)	(اس کی) وجہ سے جو

ان کے لوگ بے خبر ہوں ○ اور ہر ایک کے لیے ان کے اعمال سے

عَمِلُوْا ؕ وَ مَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٣٢﴾ وَ

عَمِلُوْا (1)	وَ	مَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ	عَمَّا	يَعْمَلُوْنَ ﴿١٣٢﴾	وَ
انہوں نے عمل کئے	اور	تمہارا رب بے خبر نہیں	(اس) سے جو	وہ عمل کرتے ہیں	اور

درجات ہیں اور تیرا رب ان کے اعمال سے بے خبر نہیں ○ اور

رَبُّكَ الْغَنِیُّ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَ

رَبُّكَ	الْغَنِیُّ	ذُو الرَّحْمَةِ	اِنْ	يَّشَاْ	يُذْهِبْكُمْ	وَ
تمہارا رب	بے پروا	رحمت والا (ہے)	اگر	وہ چاہے	(تو اے لوگو!) تمہیں لے جائے	اور

اے حبیب! تمہارا رب بے پرواہ ہے، رحمت والا ہے۔ اے لوگو! اگر وہ چاہے تو تمہیں لے جائے اور

يَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَآءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ

يَسْتَخْلِفْ	مِنْۢ بَعْدِكُمْ	مَّا	يَشَآءُ	كَمَآ	اَنْشَاَكُمْ
جانشین بنادے	تمہارے بعد	جسے	وہ چاہے	جیسے	اس نے پیدا کیا تمہیں

جسے چاہے تمہاری جگہ لے آئے جیسے اس نے تمہیں

مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ﴿١٣٣﴾ ؕ اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ ۙ وَّ

مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ﴿١٣٣﴾	اِنَّ	مَا	تُوْعَدُوْنَ	لَاٰتٍ	وَّ
دوسرے لوگوں کی اولاد سے	بیشک	جس کا	تم سے وعدہ کیا جاتا ہے	ضرور آنے والی (ہے)	اور

دوسرے لوگوں کی اولاد سے پیدا کیا ○ بیشک جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ ضرور آنے والی ہے اور

نیک و بد کے درجات میں فرق

اللہ تعالیٰ کی شان رحمت و بے نیازی

وعدۂ الٰہی بہر صورت پورا ہو کر رہے گا

(1) ..... اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک کے لیے چاہے وہ نیک ہو یا گنہگار اس کے اچھے اور برے اعمال کے اعتبار سے درجے ہیں اور انہی کے مطابق ثواب اور عذاب ہوگا، یونہی نیک اعمال کے درجات مختلف ہوتے ہیں کہ ایک ہی عمل اخلاص اور نیتوں کے فرق کی وجہ سے ایک شخص کے لئے زیادہ ثواب کا اور دوسرے کے لئے کم ثواب کا باعث ہوتا ہے۔

دنیا میں ہر عمل پر مہلت ملی ہوئی ہے

مَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ ﴿۱۳۴﴾ قُلْ یٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ

عَلٰى مَكَانَتِكُمْ	اعْمَلُوْا [1]	یٰقَوْمِ	قُلْ	بِمُعْجِزِیْنَ ﴿۱۳۴﴾	اَنْتُمْ	مَاۤ
اپنی جگہ پر	تم عمل کرتے رہو	اے میری قوم	تم کہو	بے بس کرنے والے	تم	نہیں

تم (اللہ کو) عاجز نہیں کرسکتے ○ تم فرماؤ، اے میری قوم! تم اپنی جگہ پر عمل کرتے رہو،

اِنِّیْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ

مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ	فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ	عَامِلٌ	اِنِّیْ
کس کے لئے ہوتا ہے	تو عنقریب تم جان لوگے	(اپنی جگہ پر) کام کرتا ہوں	بیشک میں

میں اپنا کام کرتا ہوں تو عنقریب تم جان لوگے کہ آخرت کے گھر کا (اچھا) انجام

کفارِ مکہ کی چند جہالتیں اور گمراہیاں

عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾ وَ

وَ	الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾	لَا یُفْلِحُ	اِنَّهٗ	عَاقِبَةُ الدَّارِ [2]
اور	ظلم کرنے والے	فلاح نہیں پاتے	بیشک وہ	(آخرت کے) گھر کا (اچھا) انجام

کس کے لئے ہے؟ بیشک ظالم فلاح نہیں پاتے ○ اور

جَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَ الْاَنْعَامِ

مِنَ الْحَرْثِ وَ الْاَنْعَامِ	ذَرَاَ	مِمَّا	لِلّٰهِ	جَعَلُوْا [3]
کھیتی اور مویشیوں سے	اس نے پیدا کیے	(اس میں) سے جو	اللہ کے لئے	انہوں نے بنایا، مقرر کیا

اللہ نے جو کھیتی اور مویشی پیدا کیے ہیں یہ مشرک ان میں سے ایک حصہ اللہ کے لئے

نَصِیْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَ هٰذَا

هٰذَا	وَ	بِزَعْمِهِمْ	لِلّٰهِ	هٰذَا	فَقَالُوْا	نَصِیْبًا
یہ	اور	اپنے گمان سے	اللہ کے لئے (ہے)	یہ	پھر انہوں نے کہہ دیا	ایک حصہ

قرار دیتے ہیں پھر اپنے گمان سے کہتے ہیں کہ یہ حصہ تو اللہ کے لئے ہے اور یہ

1 ... اس میں کفر یا گناہ کی اجازت نہیں بلکہ اظہارِ غضب کے لئے اس طرح فرمایا گیا ہے۔

2 ...اس سے مراد یہ ہے کہ اگرچہ آج بھی فیصلہ ہو چکا کہ مومن جنتی ہے اور کافر دوزخی لیکن اعلانیہ چشم دید فیصلہ قیامت میں یا عذاب آتے وقت ہو گا۔

3 ... یہاں زمانہ جاہلیت میں مشرکین کی ایک جہالت بتائی جارہی ہے کہ وہ اپنے مختلف مالوں سے اللہ تعالیٰ اور بتوں کے نام جدا جدا حصے مقرر کرتے ہیں، پھر اگر اللہ تعالیٰ کیلئے مقرر کردہ میں سے کچھ بتوں کے حصے میں مل جائے تو اسے واپس نہیں نکالتے لیکن اگر بتوں کا حصہ ادھر مل جاتا تو اسے نکال لیتے ہیں۔

لِشُرَكَآئِنَا ۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ

لِشُرَكَآئِنَا	فَمَا	كَانَ	لِشُرَكَآئِهِمْ	فَلَا يَصِلُ	اِلَى اللّٰهِ
ہمارے شریکوں کے لئے (ہے)	تو جو	ہے	ان کے شریکوں کے لئے	پس وہ نہیں پہنچتا	اللہ تک

ہمارے شریکوں کے لئے ہے تو جو ان کے شریکوں کے لئے ہے وہ تو اللہ تک نہیں پہنچتا

وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ؕ سَآءَ مَا

وَ	مَا	كَانَ	لِلّٰهِ	فَهُوَ	يَصِلُ	اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ	سَآءَ	مَا
اور	جو	ہے	اللہ کے لئے	تو وہ	پہنچ جاتا ہے	ان کے شریکوں تک	کتنا برا ہے	جو

اور جو اللہ کے لئے ہے وہ ان کے شریکوں کو پہنچ جاتا ہے۔ کتنا برا

يَحْكُمُوْنَ ﴿١٣٦﴾ وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ

يَحْكُمُوْنَ ﴿١٣٦﴾	وَ	كَذٰلِكَ	زَيَّنَ	لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ	قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ
وہ فیصلہ کرتے ہیں	اور	اسی طرح	عمدہ کر دکھایا	بہت سے مشرکوں کے لئے	اپنی اولاد کا قتل

یہ فیصلہ کرتے ہیں ○ اور یوں ہی بہت سے مشرکوں کی نگاہ میں ان کے شریکوں نے اولاد کا قتل

شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ

شُرَكَآؤُهُمْ [1]	لِيُرْدُوْهُمْ	وَ	لِيَلْبِسُوْا	عَلَيْهِمْ
ان کے شریکوں (نے)	تاکہ وہ ہلاک کریں انہیں	اور	تاکہ خلط ملط کردیں، مشتبہ کردیں	ان پر

عمدہ کر دکھایا ہے تاکہ وہ انہیں ہلاک کریں اور ان کا دین اُن پر

دِيْنَهُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَ

دِيْنَهُمْ	وَ	لَوْ	شَآءَ	اللّٰهُ	مَا فَعَلُوْهُ	فَذَرْهُمْ	وَ
ان کا دین	اور	اگر	چاہتا	اللہ	(تو) وہ نہ کرتے اسے	تو چھوڑ دو انہیں	اور

مشتبہ کردیں اور اگر اللہ چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے تو تم انہیں اور

[1] ... یہاں شریکوں سے مراد وہ شیاطین ہیں جن کی اطاعت کے شوق میں مشرکین اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور اس کی معصیت گوارا کرتے تھے اور ایسے قبیح اور جاہلانہ افعال کے مرتکب ہوتے تھے کہ جن کو عقل صحیح کبھی گوارا نہ کرسکے اور جن کی قباحت میں ادنیٰ سمجھ کے آدمی کو بھی تردد نہ ہو۔ بت پرستی کی شامت سے وہ ایسے فساد عقل میں مبتلا ہوئے کہ حیوانوں سے بدتر ہوگئے کیونکہ اولاد کے ساتھ تو جانور بھی پیار کرتے ہیں لیکن یہ کفار شیاطین کی پیروی میں اولاد یعنی بیٹیوں کا بھی خون بہادیتے ہیں۔

مویشیوں اور کھیتوں سے متعلق کفارِ مکہ کے باطل نظریات

مَا يَفْتَرُوْنَ ﴿١٣٧﴾ وَ قَالُوْا هٰذِهٖۤ اَنْعَامٌ وَّ حَرْثٌ حِجْرٌ ۖ

مَا	يَفْتَرُوْنَ ﴿١٣٧﴾	وَ	قَالُوْا [1]	هٰذِهٖۤ	اَنْعَامٌ	وَّ	حَرْثٌ	حِجْرٌ
جو	وہ بہتان تراشی کرتے ہیں	اور	انہوں نے کہا	یہ	مویشی	اور	کھیتی	ممنوع (ہے)

ان کے بہتانوں کو چھوڑ دو ○ اور مشرک اپنے خیال سے کہتے ہیں: یہ مویشی اور کھیتی ممنوع ہے،

لَّا يَطْعَمُهَاۤ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَ اَنْعَامٌ

لَّا يَطْعَمُهَاۤ	اِلَّا	مَنْ	نَّشَآءُ	بِزَعْمِهِمْ	وَ	اَنْعَامٌ
نہیں کھائے گا اسے	مگر	وہ جسے	ہم چاہیں گے	(یہ) اپنے گمان سے (کہا)	اور	کچھ مویشی

اسے وہی کھائے جسے ہم چاہیں اور کچھ مویشی ایسے ہیں

حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَ اَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا

حُرِّمَتْ	ظُهُوْرُهَا	وَ	اَنْعَامٌ	لَّا يَذْكُرُوْنَ	اسْمَ اللّٰهِ	عَلَيْهَا
حرام کردی گئیں	ان کی پشتیں (سواری کے لئے)	اور	کچھ مویشی	وہ نہیں لیتے	اللہ کا نام	ان پر

جن کی پیٹھوں (پر سواری) کو حرام کر دیا گیا اور کچھ مویشی وہ ہیں جن کے ذبح پر اللہ کا نام نہیں لیتے،

افْتِرَآءً عَلَيْهِ ؕ سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا

افْتِرَآءً	عَلَيْهِ	سَيَجْزِيْهِمْ	بِمَا
(یہ سب) بہتان باندھتے ہوئے (کہا)	اس پر (یعنی اللہ پر)	عنقریب وہ بدلہ دے گا انہیں	(اس) کا جو

(یہ باتیں) اللہ پر جھوٹ باندھتے ہوئے (کہتے ہیں) عنقریب وہ انہیں ان کے

كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿١٣٨﴾ وَ قَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ

كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿١٣٨﴾	وَ	قَالُوْا	مَا	فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ	خَالِصَةٌ
وہ بہتان باندھتے تھے	اور	انہوں نے کہا	جو	ان مویشیوں کے پیٹوں میں (ہے)	خالص

بہتانوں کا بدلہ دے گا ○ اور کہتے ہیں: ان مویشیوں کے پیٹ میں جو ہے وہ خالص

[1] ... اس آیت میں کفار کی چند بد عملیوں کا ذکر ہے۔ (1) اپنے بعض کھیتوں کو بتوں کے نام پر یوں وقف کرنا کہ اس کی پیداوار اور آمدنی صرف بتوں کے خادمین میں سے صرف مرد کھائیں، عورتیں نہ کھائیں۔ (2) بتوں کے نام پر جانور چھوڑ دینا جیسے بحیرہ، سائبہ وغیرہ جن سے کوئی کام نہ لیا جائے، نہ کسی کھیت سے انہیں ہٹایا جائے۔ کفار کے یہ دونوں کام تو شرک ہیں مگر شرعاً ان جانوروں کا گوشت کھانا حرام نہیں۔ اسی لئے جہاد میں صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم ان تمام چیزوں پر قبضہ کر کے استعمال فرماتے تھے۔ (3) بتوں کے نام پر ذبح کرنا۔ یہ کام بھی شرک ہے اور اس ذبیحہ کا کھانا بھی حرام ہے اور یہ "مَاۤ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ" میں داخل ہے۔

لِّذُكُوْرِنَا وَ مُحَرَّمٌ عَلٰۤى اَزْوَاجِنَا ۚ وَ اِنْ یَّكُنْ

لِّذُكُوْرِنَا (1)	وَ	مُحَرَّمٌ	عَلٰۤى اَزْوَاجِنَا	وَ	اِنْ	یَّكُنْ
ہمارے مردوں کے لئے (ہے)	اور	حرام کیا گیا ہے	ہماری بیویوں پر	اور	اگر	وہ ہو

ہمارے مردوں کیلئے ہے اور ہماری عورتوں پر حرام ہے اور اگر وہ

مَّیْتَةً فَهُمْ فِیْهِ شُرَكَآءُ ؕ سَیَجْزِیْهِمْ

مَّیْتَةً	فَهُمْ	فِیْهِ	شُرَكَآءُ	سَیَجْزِیْهِمْ
مرا ہوا	تو وہ (سب)	اس میں	شریک (ہیں)	عنقریب بدلہ دے گا انہیں

مرا ہوا ہو تو پھر سب اس میں شریک ہیں۔ عنقریب اللہ انہیں ان کی باتوں کا

وَصْفَهُمْ ؕ اِنَّهٗ حَكِیْمٌ عَلِیْمٌ ﴿۱۳۹﴾ قَدْ خَسِرَ

وَصْفَهُمْ	اِنَّهٗ	حَكِیْمٌ	عَلِیْمٌ ﴿۱۳۹﴾	قَدْ	خَسِرَ (2)
ان کی باتوں (کا)	بیشک وہ	حکمت والا	علم والا (ہے)	بیشک	نقصان میں پڑے

بدلہ دے گا۔ بیشک وہ حکمت والا، علم والا ہے ○ بیشک وہ لوگ تباہ ہوگئے

الَّذِیْنَ قَتَلُوْۤا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًۢا بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّ

الَّذِیْنَ	قَتَلُوْۤا	اَوْلَادَهُمْ	سَفَهًا	بِغَیْرِ عِلْمٍ	وَّ
وہ لوگ جنہوں نے	قتل کی	اپنی اولاد	بیوقوفی (کرتے ہوئے)	علم کے بغیر	اور

جو اپنی اولاد کو جہالت سے بیوقوفی کرتے ہوئے قتل کرتے ہیں اور

حَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ؕ قَدْ

حَرَّمُوْا	مَا	رَزَقَهُمُ	اللّٰهُ	افْتِرَآءً	عَلَى اللّٰهِ	قَدْ
حرام قرار دیا	(اسے) جو	رزق دیا انہیں	اللہ (نے)	بہتان باندھتے (ہوئے)	اللہ پر	بیشک

اللہ نے جو رزق انہیں عطا فرمایا ہے اسے اللہ پر جھوٹ باندھتے ہوئے حرام قرار دیتے ہیں۔ بیشک

اولاد کا قتل اور حلال کو حرام ٹھہرانا گمراہی اور نقصان کا سبب

1 ...... کفارِ عرب کا اعتقاد تھا کہ بحیرہ، سائبہ، اونٹنی کا بچہ اگر زندہ پیدا ہو تو صرف مرد کھا سکتے ہیں اور عورتیں نہیں کھا سکتیں اور اگر مردہ پیدا ہو تو عورت مرد سب کھا سکتے ہیں۔ اس آیت میں ان کے اس عقیدے کا ذکر ہے اور اس پر سخت وعید ہے۔

2 ...... اولاد اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے اور اسے قتل کر دینا دنیا و آخرت میں نقصان و تباہی کا باعث ہے اور اپنی دنیا اور آخرت دونوں تباہ کر لینا اور اولاد جیسی عزیز اور پیاری چیز کے ساتھ اس قسم کی سفاکی اور بے دردی گوارا کرنا انتہا درجہ کی حماقت اور جہالت ہے۔

باغات اور پھلوں میں قدرت الٰہی کے نمونے

ع ١٦

ضَلُّوْا وَ مَا كَانُوْا مُهْتَدِیْنَ ﴿۱۴۰﴾ وَ هُوَ الَّذِیْۤ اَنْشَاَ

ضَلُّوْا	وَ	مَا كَانُوْا	مُهْتَدِیْنَ ﴿۱۴۰﴾	وَ	هُوَ	الَّذِیْۤ	اَنْشَاَ
وہ گمراہ ہوگئے	اور	وہ نہیں تھے	ہدایت پانے والے	اور	وہی (ہے)	جس نے	پیدا کئے

یہ لوگ گمراہ ہوئے اور یہ ہدایت والے نہیں ہیں ○ اور وہی ہے جس نے کچھ باغات

جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّ غَیْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّ النَّخْلَ وَ الزَّرْعَ

جَنّٰتٍ	مَّعْرُوْشٰتٍ	وَّ	غَیْرَ مَعْرُوْشٰتٍ	وَّ النَّخْلَ وَ الزَّرْعَ
کچھ باغات	(زمین پر) پھیلے ہوئے	اور	نہ پھیلے ہوئے	اور کھجور اور کھیتی (کو پیدا کیا)

زمین پر پھیلے ہوئے اور کچھ نہ پھیلے ہوئے (تنوں والے) اور کھجور اور کھیتی کو پیدا کیا

مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَ الزَّیْتُوْنَ وَ الرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّ

مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ	وَ الزَّیْتُوْنَ وَ الرُّمَّانَ	مُتَشَابِهًا	وَّ
ان کے کھانے مختلف (ہیں)	اور زیتون اور انار (کو پیدا کیا)	(کسی بات میں) ملتے جلتے	اور

جن کے کھانے مختلف ہیں اور زیتون اور انار (کو پیدا کیا، یہ سب) کسی بات میں آپس میں ملتے ہیں اور

غَیْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖۤ اِذَاۤ اَثْمَرَ

غَیْرَ مُتَشَابِهٍ	كُلُوْا	مِنْ ثَمَرِهٖۤ	اِذَاۤ	اَثْمَرَ
(کسی میں) نہیں ملتے	تم کھاؤ	اس کے پھل سے	جب	وہ (درخت) پھل دے

کسی میں نہیں ملتے۔ جب وہ درخت پھل لائے تو اس کے پھل سے کھاؤ

فصلوں کا حق ادا کرنے کا حکم اور فضول خرچی کی ممانعت

وَ اٰتُوْا حَقَّهٗ یَوْمَ حَصَادِهٖ ۖ٘ وَ لَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ

وَ	اٰتُوْا[1]	حَقَّهٗ	یَوْمَ حَصَادِهٖ	وَ	لَا تُسْرِفُوْا	اِنَّهٗ	لَا یُحِبُّ
اور	دو	اس کا حق	اس کی کٹائی کے دن	اور	فضول خرچی نہ کرو	بیشک وہ	پسند نہیں فرماتا

اور اس کی کٹائی کے دن اس کا حق دو اور فضول خرچی نہ کرو بیشک وہ فضول خرچی کرنے والوں کو

[1] ...... یہاں فصلوں کا حق ادا کرنے کا حکم ہے، اس میں سب سے پہلے تو عشر یعنی پیداوار کا دسواں حصہ یا نصف عشر یعنی پیداوار کا بیسواں حصہ داخل ہے اور اس کے علاوہ مساکین کو کچھ پھل وغیرہ دینا بھی پیداوار کے حقوق میں آتا ہے۔ اس آیت میں اس بات کی دلیل بھی ہے کہ ہر پیداوار میں زکوۃ ہے، چاہے پیداوار کم ہو یا زیادہ، اس کے پھل سال تک رہیں یا نہ رہیں۔

حلال جانور کھانے کا حکم اور شیطان کی پیروی کی ممانعت

الْمُسْرِفِیْنَ ﴿۱۴۱﴾ وَ مِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّ

الْمُسْرِفِیْنَ ﴿۱۴۱﴾	وَ	مِنَ الْاَنْعَامِ	حَمُوْلَةً	وَّ
فضول خرچی کرنے والوں (کو)	اور	مویشیوں میں سے	کچھ بوجھ اٹھانے والے	اور

پسند نہیں فرماتا ○ اور مویشیوں میں سے کچھ بوجھ اٹھانے والے اور

فَرْشًا ؕ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَ لَا تَتَّبِعُوْا

فَرْشًا	كُلُوْا	مِمَّا	رَزَقَكُمُ	اللّٰهُ	وَ	لَا تَتَّبِعُوْا
کچھ زمین پر بچھے (پیدا کئے)	کھاؤ	(اس میں) سے جو	رزق دیا تمہیں	اللہ (نے)	اور	پیروی نہ کرو

کچھ زمین پر بچھے ہوئے جانور (پیدا کئے)۔ اللہ نے تمہیں جو رزق عطا فرمایا ہے اس میں سے کھاؤ اور

حلال جانوروں کو حرام ٹھہرانے والوں پر حجت

خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۱۴۲﴾ ۙ ثَمٰنِیَةَ اَزْوَاجٍ ۚ

خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ	اِنَّهٗ	لَكُمْ	عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۱۴۲﴾	ثَمٰنِیَةَ اَزْوَاجٍ[1]
شیطان کے قدموں (راستوں) کی	بیشک وہ	تمہارا	کھلا دشمن (ہے)	آٹھ جوڑے (پیدا کیے)

شیطان کے راستوں پر نہ چلو۔ بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے ○ (اللہ نے) آٹھ نر و مادہ جوڑے (پیدا کیے۔)

مِنَ الضَّاْنِ اثْنَیْنِ وَ مِنَ الْمَعْزِ اثْنَیْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَیْنِ حَرَّمَ

مِنَ الضَّاْنِ اثْنَیْنِ	وَ	مِنَ الْمَعْزِ اثْنَیْنِ	قُلْ	ءٰٓالذَّكَرَیْنِ	حَرَّمَ
ایک جوڑا بھیڑ سے	اور	ایک جوڑا بکری سے	تم کہو	کیا دونوں نر	اس نے حرام کیے

ایک جوڑا بھیڑ سے اور ایک جوڑا بکری سے۔ تم فرماؤ، کیا اس نے دونوں نر حرام کیے

اَمِ الْاُنْثَیَیْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَیْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَیَیْنِ ؕ نَبِّـُٔوْنِیْ

اَمِ الْاُنْثَیَیْنِ	اَمَّا	اشْتَمَلَتْ	عَلَیْهِ	اَرْحَامُ الْاُنْثَیَیْنِ	نَبِّـُٔوْنِیْ[2]
یا دونوں مادہ	یا جو	لئے ہوئے ہیں	اس پر (اس کو)	دونوں ماداؤں کے پیٹ	مجھے خبر دو

یا دونوں مادہ یا وہ جسے دونوں مادہ جانور پیٹوں میں لئے ہوئے ہیں؟ اگر تم سچے ہو

1. اس آیت میں جانوروں کے آٹھ جوڑے بیان کئے گئے یعنی نر و مادہ اونٹ، گائے، بھیڑ، بکری کے جوڑے۔ جانور تو اس کے علاوہ بھی ہیں لیکن چونکہ اہلِ عرب کے سامنے زیادہ تر یہی جانور ہوتے تھے اور حرام و حلال کے جو انہوں نے قاعدے بنائے وہ بھی انہی کے بارے میں تھے اس لئے بطورِ خاص ان جوڑوں کا بیان کیا گیا۔ 2. ......اس سے معلوم ہوا کہ حلت کا دعویٰ کرنے والے سے دلیل نہ مانگی جائے گی بلکہ حرمت کا دعویٰ کرنے والے پر دلیل لانا لازم ہے۔ آج کل کچھ لوگ ہر چیز کے حلال ہونے پر دلیل مانگتے ہیں اور خود حرمت کی دلیل نہیں پیش کرتے۔ یہ اصول قرآن کے صریح خلاف ہے۔

بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۴۳﴾ وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَ

وَ	مِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ	وَ	صٰدِقِيْنَ ﴿۱۴۳﴾	كُنْتُمْ	اِنْ	بِعِلْمٍ
اور	ایک جوڑا اونٹ سے	اور	سچے	تم ہو	اگر	علم کے ساتھ

تو علم کے ساتھ بتاؤ ○ اور (اللہ نے نر اور مادہ کا) ایک جوڑا اونٹ سے اور

مِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا

اَمَّا	اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ	حَرَّمَ (1)	ءٰٓالذَّكَرَيْنِ	قُلْ	مِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ
یا جو	یا دونوں مادہ	اس نے حرام کئے	کیا دونوں نر	تم کہو	ایک جوڑا گائے سے (پیدا فرمایا)

ایک جوڑا گائے سے (پیدا فرمایا۔) تم فرماؤ، کیا اس نے دونوں نر حرام کیے یا دونوں مادہ یا

اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ

اِذْ	شُهَدَآءَ (2)	كُنْتُمْ	اَمْ	اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ	عَلَيْهِ	اشْتَمَلَتْ
جب	موجود	تم تھے	کیا	دونوں ماداؤں کے پیٹ	اس پر (اس کو)	لئے ہوئے ہیں

وہ جسے دونوں مادہ جانور اپنے پیٹوں میں لئے ہوئے ہیں؟ کیا تم اس وقت موجود تھے جب

وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى

افْتَرٰى	مِمَّنِ	اَظْلَمُ	فَمَنْ	بِهٰذَا	اللّٰهُ	وَصّٰىكُمُ
بہتان باندھے	(اس) سے جو	زیادہ ظالم	تو کون	اس کا	اللہ (نے)	حکم دیا تمہیں

اللہ نے تمہیں یہ حکم دیا؟ تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

اللّٰهَ	اِنَّ	بِغَيْرِ عِلْمٍ	النَّاسَ	لِّيُضِلَّ	كَذِبًا	عَلَى اللّٰهِ
اللہ	بیشک	علم کے بغیر	لوگوں (کو)	تاکہ وہ گمراہ کرے	جھوٹ	اللہ پر

جھوٹ باندھے؟ تاکہ لوگوں کو اپنی جہالت سے گمراہ کرے۔ بیشک اللہ

1 ...... اس آیت کریمہ میں دورِ جاہلیت کے ان لوگوں کا رد ہے جو اپنی طرف سے حلال چیزوں کو حرام ٹھہرالیا کرتے تھے۔

2 ...... یعنی اللہ تعالیٰ نے تم سے براہ راست تو بیان فرمایا نہیں اور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ذریعے ان جانوروں کی حرمت آئی نہیں تو اب ان جانوروں کے حرام ہونے کی کیا صورت باقی رہی۔ لہٰذا جب یہ بات نہیں ہے تو حرمت کے ان احکام کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا جھوٹ، باطل اور خالص بہتان ہے۔

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٤٤﴾ ع قُلْ لَّاۤ اَجِدُ فِيْ مَاۤ اُوْحِيَ

اُوْحِيَ	مَاۤ	فِيْ	لَاۤ اَجِدُ (1)	قُلْ	الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٤٤﴾	لَا يَهْدِي
وحی کی جاتی ہے	جو	(اس) میں	میں نہیں پاتا	تم کہو	ظلم کرنے والی قوم (کو)	ہدایت نہیں دیتا

ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا ○ تم فرماؤ، جو میری طرف وحی کی جاتی ہے، اُس میں

اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗۤ اِلَّاۤ اَنْ يَّكُوْنَ

يَّكُوْنَ	اَنْ	اِلَّاۤ	يَّطْعَمُهٗۤ	عَلٰى طَاعِمٍ	مُحَرَّمًا	اِلَيَّ
ہو	یہ کہ	مگر	وہ کھاتا ہو اسے	کسی کھانے والے پر	حرام کی ہوئی (کوئی چیز)	میری طرف

کسی کھانے والے پر میں کوئی کھانا حرام نہیں پاتا مگر یہ کہ

مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا

فِسْقًا	اَوْ	رِجْسٌ	فَاِنَّهٗ	لَحْمَ خِنْزِيْرٍ	اَوْ	دَمًا مَّسْفُوْحًا	اَوْ	مَيْتَةً
نافرمانی (کا وہ جانور)	یا	ناپاک (ہے)	کیونکہ وہ	خنزیر کا گوشت	یا	بہتا خون	یا	مردار

مردار ہو یا رگوں میں بہنے والا خون ہو یا سور کا گوشت ہو کیونکہ وہ ناپاک ہے یا وہ نافرمانی کا جانور ہو

اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ

غَيْرَ بَاغٍ	اضْطُرَّ	فَمَنِ	بِهٖ	لِغَيْرِ اللّٰهِ	اُهِلَّ
نہ خواہش والا	مجبور ہو جائے	تو جو	اس پر	اللہ کے غیر کا (نام)	(جسے ذبح کرتے وقت) پکارا گیا

جس کے ذبح میں غیرُ اللہ کا نام پکارا گیا ہو تو جو مجبور ہو جائے (اور اس حال میں کھائے کہ) نہ خواہش (سے کھانے) والا ہو

وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٤٥﴾ وَ

وَ	رَّحِيْمٌ ﴿١٤٥﴾	غَفُوْرٌ	رَبَّكَ	فَاِنَّ	عَادٍ	لَا	وَّ
اور	مہربان (ہے)	بخشنے والا	تمہارا رب	تو بیشک	حد سے بڑھنے والا (ہو)	نہ	اور

اور نہ ضرورت سے بڑھنے والا تو بے شک آپ کا رب بخشنے والا مہربان ہے ○ اور

حرام چیزوں کا بیان

شرعی مجبور کے لئے حرام چیز کھانے کی رخصت

یہودیوں پر حرام کی گئی چیزوں کا بیان

(1) ...... مجموعی طور پر اس آیت کے متعلق چند احکام ہیں: (1) حرمت شریعت کی جانب سے ثابت ہوتی ہے نہ کہ نفسانی خواہش سے۔ (2) بہتا ہوا خون حرام ہے اگرچہ نکل کر جم جائے، البتہ تلّی، کلیجی حلال ہے اور یہ ویسے بھی جما ہوا خون ہوتا ہے۔ (3) ہر نجس چیز حرام ہے مگر ہر حرام چیز نجس نہیں۔ (4) سور کی ہر چیز حرام ہے کیونکہ وہ نجس العین ہے۔ (5) سور کی کوئی چیز ذبح کرنے یا پکانے سے پاک نہیں ہو سکتی۔ (6) جانور کی زندگی میں اس پر کسی کے نام پکارنے کا نہیں بلکہ ذبح کے وقت کا اعتبار ہے۔ (7) بتوں کے نام پر جانور ذبح کرنا فسق اعتقادی یعنی کفر ہے۔ (8) شرعی مجبوری کی حالت میں مردار وغیرہ چیزیں بقدر ضرورت ==

عَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ

عَلَى الَّذِيْنَ	هَادُوْا	حَرَّمْنَا	كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ (1)	وَ	مِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ
ان لوگوں پر جو	یہودی ہوئے	ہم نے حرام کردیا	ہر ناخن والا (جانور)	اور	گائے اور بکری سے

ہم نے یہودیوں پر ہر ناخن والا جانور حرام کردیا اور ہم نے ان پر

حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ اِلَّا مَا حَمَلَتْ

حَرَّمْنَا	عَلَيْهِمْ	شُحُوْمَهُمَآ (2)	اِلَّا	مَا	حَمَلَتْ
ہم نے حرام کردیں	ان پر	ان دونوں کی چربیاں	سوائے	(اس چربی کے) جو	اٹھارکھی ہو

گائے اور بکری کی چربی حرام کردی سوائے اس چربی کے جو

ظُهُوْرُهُمَآ اَوِ الْحَوَايَآ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ؕ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ

ظُهُوْرُهُمَآ اَوِ الْحَوَايَآ	اَوْ	مَا	اخْتَلَطَ	بِعَظْمٍ	ذٰلِكَ	جَزَيْنٰهُمْ
ان کی پیٹھوں یا انتڑیوں (نے)	یا	جو	ملی ہوئی ہو	ہڈی کے ساتھ	یہ	ہم نے بدلہ دیا انہیں

ان کی پیٹھ کے ساتھ یا انتڑیوں سے لگی ہو یا جو چربی ہڈی سے ملی ہوئی ہو۔ ہم نے یہ ان کی سرکشی کا

بِبَغْيِهِمْ ۖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿١٤٦﴾ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ

بِبَغْيِهِمْ	وَ	اِنَّا	لَصٰدِقُوْنَ ﴿١٤٦﴾	فَاِنْ	كَذَّبُوْكَ	فَقُلْ
ان کی سرکشی کا	اور	بیشک ہم	ضرور سچے (ہیں)	پھر اگر	وہ جھٹلائیں تمہیں	تو تم کہو

بدلہ دیا اور بیشک ہم ضرور سچے ہیں ○ پھر اگر وہ تمہیں جھٹلائیں تو تم فرماؤ

رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿١٤٧﴾

رَّبُّكُمْ	ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ	وَ	لَا يُرَدُّ	بَاْسُهٗ	عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿١٤٧﴾
تمہارا رب	وسیع رحمت والا (ہے)	اور	ٹالا نہیں جاتا	اس کا عذاب	جرم کرنے والی قوم سے

کہ تمہارا رب وسیع رحمت والا ہے اور اس کا عذاب مجرموں پر سے نہیں ٹالا جاتا ○

اللہ تعالیٰ کی رحمت اور عذاب

=حلال ہوں گی۔ (9) اگر اندازے میں غلطی کر کے ضرورت سے زیادہ ایک آدھ لقمہ کھالیا تو پکڑ نہ ہوگی۔

(1)..... یہاں ناخن سے مراد انگلی ہے خواہ انگلیاں بیچ سے پھٹی ہوں جیسے کتا اور درندے یا نہ پھٹی ہوں بلکہ کھر کی صورت میں ہوں جیسے اونٹ، شتر مرغ اور بطخ وغیرہ۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہاں بطورِ خاص شتر مرغ، بطخ اور اُونٹ مراد ہیں۔ جانور یہ یہودیوں پر حرام تھے۔ (2)..... یہودیوں پر گائے، بکری کا گوشت وغیرہ حلال تھا لیکن ان کی چربی حرام تھی البتہ جو چربی گائے بکری کی پیٹھ میں لگی ہو یا آنت یا ہڈی سے ملی ہو وہ ان کے لئے حلال تھی۔ یہودی چونکہ اپنی سرکشی=

شرک کو مشیّتِ الٰہی قرار دینے والوں کا جواب

سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا

مَآ اَشْرَكْنَا	اللّٰهُ	شَآءَ	لَوْ	اَشْرَكُوْا	الَّذِيْنَ	سَيَقُوْلُ[1]
(تو) ہم شرک نہ کرتے	اللہ	چاہتا	اگر	شرک کیا	وہ لوگ جنہوں نے	عنقریب کہیں گے

اب مشرک کہیں گے کہ اگر اللہ چاہتا تو نہ ہم شرک کرتے

وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَیْءٍؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ

كَذَّبَ	كَذٰلِكَ	مِنْ شَیْءٍ	حَرَّمْنَا	لَا	وَ	اٰبَآؤُنَا	لَآ	وَ
جھٹلایا	اسی طرح	کوئی چیز	ہم حرام قرار دیتے	نہ	اور	ہمارے باپ دادا	نہ	اور

اور نہ ہمارے باپ دادا اور نہ ہی ہم کسی چیز کو حرام قرار دیتے۔ ان سے پہلے لوگوں نے بھی

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَاؕ قُلْ

قُلْ	بَاْسَنَا	ذَاقُوْا	حَتّٰى	مِنْ قَبْلِهِمْ	الَّذِيْنَ
تم کہو	ہمارا عذاب	انہوں نے چکھا	یہاں تک کہ	ان سے پہلے (تھے)	ان لوگوں نے جو

ایسے ہی جھٹلایا تھا یہاں تک کہ ہمارا عذاب چکھا۔ تم فرماؤ،

هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَاؕ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ

تَتَّبِعُوْنَ	اِنْ	لَنَا	فَتُخْرِجُوْهُ	مِّنْ عِلْمٍ	عِنْدَكُمْ	هَلْ
تم پیروی کرتے	نہیں	ہمارے لئے	تو تم نکالو اسے	کوئی علم (ہے)	تمہارے پاس	کیا

کیا تمہارے پاس کوئی علم ہے تو اسے ہمارے لئے نکالو۔ تم تو صرف جھوٹے خیال کے

کوئی دلیل انتفاقی کے پاس ہے

اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ ﴿١٤٨﴾ قُلْ

قُلْ	تَخْرُصُوْنَ ﴿١٤٨﴾	اِلَّا	اَنْتُمْ	اِنْ	وَ	الظَّنَّ	اِلَّا
تم کہو	اندازے لگارہے ہو	مگر	تم	نہیں	اور	گمان (کی)	مگر

پیروکار ہو اور تم یونہی غلط اندازے لگارہے ہو ○ تم فرماؤ

=کے باعث ان چیزوں سے محروم کئے گئے تھے لہٰذا یہ چیزیں اُن پر حرام رہیں اور ہماری شریعت میں گائے بکری کی چربی اور اونٹ، بطخ اور شتر مرغ حلال ہیں۔

1... اس آیت میں غیبی خبر ہے کہ مشرک جو آئندہ کہنے والے تھے، اس سے پہلے ہی خبردار کر دیا گیا۔

فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۴۹﴾ قُلْ

فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ (1)	فَلَوْ	شَآءَ	لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۴۹﴾	قُلْ
تو کامل دلیل اللہ کی (ہے)	تو اگر	وہ چاہتا	(تو) ضرور تم سب کو ہدایت دے دیتا	تم کہو

تو کامل دلیل اللہ ہی کی ہے تو اگر وہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت دیدیتا ○ تم فرماؤ،

هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِیْنَ یَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ فَاِنْ

هَلُمَّ (2)	شُهَدَآءَكُمُ	الَّذِیْنَ	یَشْهَدُوْنَ	اَنَّ	اللّٰهَ	حَرَّمَ	هٰذَا	فَاِنْ
لے آؤ	اپنے گواہ	وہ لوگ جو	گواہی دیں	کہ	اللہ (نے)	حرام کیا ہے	اسے	پھر اگر

اپنے وہ گواہ لے آؤ جو گواہی دیں کہ اللہ نے اس چیز کو حرام کیا ہے (جسے تم حرام کہتے ہو) پھر اگر

شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَ لَا تَتَّبِعْ

شَهِدُوْا	فَلَا تَشْهَدْ (3)	مَعَهُمْ	وَ	لَا تَتَّبِعْ
وہ گواہی دے دیں	تو (اے مخاطب) تم گواہی نہ دینا	ان کے ساتھ	اور	پیچھے نہ چلنا

وہ گواہی دے بیٹھیں تو اے سننے والے! تو ان کے ساتھ گواہی نہ دینا اور ان لوگوں کی

اَهْوَآءَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَ الَّذِیْنَ

اَهْوَآءَ الَّذِیْنَ	كَذَّبُوْا	بِاٰیٰتِنَا	وَ	الَّذِیْنَ
ان لوگوں کی خواہشات کے جنہوں نے	جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	اور	(نہ) ان لوگوں کی جو

خواہشوں کے پیچھے نہ چلنا جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں اور جو

لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَ هُمْ بِرَبِّهِمْ یَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ ع قُلْ

لَا یُؤْمِنُوْنَ	بِالْاٰخِرَةِ	وَ	هُمْ	بِرَبِّهِمْ	یَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۰﴾	قُلْ
ایمان نہیں لاتے	آخرت پر	اور	وہ	اپنے رب کے	برابر والے ٹھہراتے ہیں	تم کہو

آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور وہ اپنے رب کے برابر ٹھہراتے ہیں ○ تم فرماؤ،

شرک کی ممانعت اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کا حکم

ع ۵ ۱۸

1 ......اس آیت کا معنی یہ ہے کہ ایسی دلیل جو تمام تر شکوک وشبہات کو جڑ سے اکھاڑ دے وہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔

2 ......یہ گواہی اس لئے طلب کی گئی کہ ظاہر ہو جائے کہ کفار کے پاس کوئی سچا گواہ نہیں ہے اور جو وہ کہتے ہیں وہ ان کی اپنی تراشیدہ باتیں ہیں۔

3 ......اس میں تنبیہ ہے کہ اگر کوئی ایسی شہادت دے بھی دے تو وہ محض خواہش کی اتباع اور کذب و باطل ہو گی۔ اس سے معلوم ہوا کہ جھوٹی گواہی بھی حرام ہے اور اس کی تصدیق و تائید بھی اور جھوٹے آدمی کی وکالت بھی کیونکہ گناہ کے کام میں مدد کرنا بھی گناہ ہے۔

تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ

تَعَالَوْا	اَتْلُ	مَا	حَرَّمَ	رَبُّكُمْ	عَلَيْكُمْ
آؤ	میں پڑھ کر سنادوں	(وہ چیزیں) جنہیں	حرام کیا	تمہارے رب (نے)	تمہارے اوپر

آؤ میں تمہیں پڑھ کر سناؤں جو تم پر تمہارے رب نے حرام کیا

اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْــٴًـا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ

اَلَّا تُشْرِكُوْا	بِهٖ	شَيْــٴًـا	وَّ	بِالْوَالِدَيْنِ
(وہ یہ) کہ تم شریک نہ ٹھہراؤ	اس کے ساتھ	کسی چیز (کو)	اور	ماں باپ کے ساتھ

وہ یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ کے ساتھ

مفلسی کے خوف سے اولاد کو قتل کرنے کی ممانعت

اِحْسَانًا ۚ وَ لَا تَقْتُلُوْۤا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ

اِحْسَانًا	وَ	لَا تَقْتُلُوْۤا	اَوْلَادَكُمْ	مِّنْ اِمْلَاقٍ [1]	نَحْنُ
احسان، بھلائی (کرو)	اور	قتل نہ کرو	اپنی اولاد	تنگدستی (کے ڈر) سے	ہم

بھلائی کرو اور مفلسی کے باعث اپنی اولاد قتل نہ کرو، ہم

ظاہری و باطنی بے حیائیوں سے بچنے کا حکم

نَرْزُقُكُمْ وَ اِيَّاهُمْ ۚ وَ لَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ

نَرْزُقُكُمْ	وَ	اِيَّاهُمْ	وَ	لَا تَقْرَبُوا	الْفَوَاحِشَ	مَا	ظَهَرَ
رزق دیں گے تمہیں	اور	انہیں	اور	قریب نہ جاؤ	بے حیائیوں (کے)	وہ جو	ظاہر ہیں

تمہیں اور انہیں سب کو رزق دیں گے اور ظاہری و باطنی بے حیائیوں کے

ناحق قتل کی ممانعت

مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ ۚ وَ لَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ

مِنْهَا	وَ	مَا	بَطَنَ	وَ	لَا تَقْتُلُوا	النَّفْسَ	الَّتِیْ
ان میں سے	اور	جو	پوشیدہ ہیں	اور	قتل نہ کرو	(اس) جان (کو)	جس کا (قتل)

پاس نہ جاؤ اور جس جان (کے قتل) کو اللہ نے حرام کیا ہے

[1]...... دور جاہلیت میں اولاد کو قتل کرنے کے بنیادی اسباب میں سے ایک سبب یہ بھی تھا کہ وہ اس ڈر سے اپنی اولاد قتل کر دیتے تھے کہ غربت کی وجہ سے انہیں کھلائیں پلائیں گے کہاں سے اور ان کے لباس اور دیگر ضروریات کا انتظام کیسے کریں گے۔ افسوس! فی زمانہ بہت سے مسلمان بھی دور جاہلیت کے کفار کا طریقہ اختیار کئے ہوئے ہیں اور وہ بھی نو مولود یا ماں کے پیٹ میں ہی بچے کو قتل کروا دیتے ہیں کہ ان کی پرورش، تعلیم اور تربیت کے اخراجات کہاں سے پورے کریں گے اور یہ عمل خاص طور پر اس وقت کرتے ہیں جب انہیں معلوم ہو جاتا ہے کہ ماں کے پیٹ میں پلنے والی جان بچی ہے۔

حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ

بِهٖ	وَصّٰىكُمْ	ذٰلِكُمْ	بِالْحَقِّ (1)	اِلَّا	اللّٰهُ	حَرَّمَ
اس کا	اللہ نے حکم دیا تمہیں	یہ	حق کے ساتھ	مگر	اللہ (نے)	حرام قرار دیا ہے

اسے ناحق نہ مارو۔ تمہیں یہ حکم فرمایا ہے

لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ

هِيَ	بِالَّتِيْ	اِلَّا	مَالَ الْيَتِيْمِ	لَا تَقْرَبُوْا (2)	وَ	تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾	لَعَلَّكُمْ
وہ	(اس طریقے) سے جو	مگر	یتیم کے مال (کے)	قریب نہ جاؤ	اور	سمجھ جاؤ	تاکہ تم

تاکہ تم سمجھ جاؤ ○ اور یتیموں کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر بہت اچھے طریقہ

اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَ

وَ	الْكَيْلَ	اَوْفُوا	وَ	اَشُدَّهٗ	يَبْلُغَ	حَتّٰى	اَحْسَنُ
اور	ناپ	پورا کرو	اور	اپنی جوانی (کو)	وہ پہنچ جائے	یہاں تک کہ	بہت اچھا (ہو)

سے حتیٰ کہ وہ اپنی جوانی (کی عمر) کو پہنچ جائے اور ناپ اور تول

الْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ

وُسْعَهَا	اِلَّا	نَفْسًا	لَا نُكَلِّفُ	بِالْقِسْطِ	الْمِيْزَانَ
اس کی طاقت (کے برابر)	مگر	کسی جان (پر)	ہم بوجھ نہیں ڈالتے	انصاف کے ساتھ	تول

انصاف کے ساتھ پورا کرو۔ ہم کسی جان پر اس کی طاقت کے برابر ہی بوجھ ڈالتے ہیں

وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ

بِعَهْدِ اللّٰهِ	وَ	ذَا قُرْبٰى	كَانَ	وَلَوْ	فَاعْدِلُوْا	قُلْتُمْ (3)	اِذَا	وَ
اللہ کے عہد کو	اور	قرابت والا، رشتہ دار	وہ ہو	اگرچہ	تو عدل کرو	تم بات کرو	جب	اور

اور جب بات کرو تو عدل کرو اگرچہ تمہارے رشتے دار کا معاملہ ہو اور اللہ ہی کا عہد

یتیموں کے مال اور دیگر معاملات سے متعلق چند احکام

1 ..... چند صورتیں ایسی ہیں کہ جن میں حاکمِ اسلام کیلئے مجرم کو قتل کرنے کی اجازت ہے جیسے قاتل کو قصاص میں، شادی شدہ زانی کو رجم میں اور مرتد کو سزا کے طور پر قتل کرنا البتہ یہ یاد رہے کہ قتلِ برحق کی جو صورتیں بیان ہوئیں ان پر عام لوگ عمل نہیں کر سکتے بلکہ اس کی اجازت صرف حاکمِ اسلام کو ہے۔

2 ..... اس کا مطلب یہ ہے کہ یتیم کے مال کے پاس اس طریقے سے جاؤ جس سے اس کا فائدہ ہو اور جب وہ اپنی جوانی کی عمر کو پہنچ جائے اس وقت اس کا مال اس کے سپرد کر دو۔ 3 ..... یعنی خواہ گواہی دو یا فتویٰ دو یا حاکم بن کر فیصلہ کرو کچھ بھی ہو انصاف سے ہو اس میں قرابت یا وجاہت کا لحاظ نہ ہو۔

سیدھا راستہ صرف ایک ہے یعنی اسلام

اَوْفُوْا ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿١٥٢﴾ۙ وَ

اَوْفُوْا	ذٰلِكُمْ	وَصّٰىكُمْ	بِهٖ	لَعَلَّكُمْ	تَذَكَّرُوْنَ ﴿١٥٢﴾	وَ
پورا کرو	یہ	اللہ نے تاکید فرمائی تمہیں	اس کی	تاکہ تم	نصیحت حاصل کرو	اور

پورا کرو۔ (اللہ نے) تمہیں یہ تاکید فرمائی ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو○ اور

اَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا

اَنَّ	هٰذَا[1]	صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا	فَاتَّبِعُوْهُ	وَ	لَا تَتَّبِعُوا
(اس لئے) کہ	یہ (ہے)	میرا سیدھا راستہ	تو تم چلو اس پر	اور	نہ چلو

یہ کہ یہ میرا سیدھا راستہ ہے تو اس پر چلو اور دوسری راہوں پر

السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ

السُّبُلَ[2]	فَتَفَرَّقَ	بِكُمْ	عَنْ سَبِیْلِهٖ	ذٰلِكُمْ
(دوسرے) راستوں (پر)	(اگر چلے) تو وہ جدا کر دیں گے	تم کو	اس (اللہ) کے راستے سے	یہ

نہ چلو ورنہ وہ راہیں تمہیں اس کے راستے سے جدا کر دیں گی۔ تمہیں

تورات کی شان

وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿١٥٣﴾ ثُمَّ اٰتَیْنَا مُوْسَى

وَصّٰىكُمْ	بِهٖ	لَعَلَّكُمْ	تَتَّقُوْنَ ﴿١٥٣﴾	ثُمَّ	اٰتَیْنَا	مُوْسَى
اللہ نے حکم دیا تمہیں	اس کا	تاکہ تم	پرہیزگار ہو جاؤ	پھر	ہم نے دی	موسیٰ (کو)

یہ حکم فرمایا ہے تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ○ پھر ہم نے موسیٰ کو

الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِیْۤ اَحْسَنَ وَ

الْكِتٰبَ	تَمَامًا	عَلَى	الَّذِیْۤ	اَحْسَنَ	وَ
کتاب	(تاکہ احسان) پورا (ہو)	(اس آدمی) پر	جس نے	نیکی کی	اور

کتاب عطا فرمائی تاکہ نیک آدمی پر احسان پورا ہو اور

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ عقائد کی درستی، عبادت کی ادائیگی، معاملات کی صفائی اور حقوق کا ادا کرنا سیدھا راستہ ہے۔ جو ان میں سے کسی میں کوتاہی کرتا ہے وہ سیدھے راستے پر نہیں۔ عقیدہ بمنزلہ شرط و بنیاد ہے کہ جس کے بغیر اعمال اصلاً معتبر نہیں جبکہ عبادات و معاملات میں بھی کثیر چیزیں فرض و واجب کے درجے میں ہیں۔ 2 ...... یہاں دوسرے راستوں سے مراد وہ راستے ہیں جو اسلام کے خلاف ہوں یہودیت ہو یا نصرانیت یا اور کوئی ملت یا اسلام ہی کا نام لے کر کوئی کفریہ راستہ اپنانا جیسے قادیانی ہیں۔

تَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ

بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ	لَّعَلَّهُمْ	رَحْمَةً	وَّ	هُدًى	وَّ	تَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ
اپنے رب سے ملنے پر	تاکہ وہ	رحمت (ہو)	اور	ہدایت	اور	ہر چیز کی تفصیل (ہو)

ہر شے کی تفصیل ہو اور ہدایت و رحمت ہو کہ کہیں وہ اپنے رب سے ملنے پر

يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَ

وَ	فَاتَّبِعُوْهُ (1)	مُبٰرَكٌ	اَنْزَلْنٰهُ	كِتٰبٌ	هٰذَا	وَ	يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۴﴾
اور	تو تم پیروی کرو اس کی	برکت والی	ہم نے نازل کیا اسے	کتاب	یہ	اور	ایمان لائیں

ایمان لائیں ○ اور یہ برکت والی کتاب ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے، تو تم اس کی پیروی کرو اور

قرآن مجید کی پیروی کا حکم

اتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۵۵﴾ اَنْ تَقُوْلُوْۤا اِنَّمَاۤ اُنْزِلَ

اُنْزِلَ	اِنَّمَاۤ	تَقُوْلُوْۤا	اَنْ	تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۵۵﴾	لَعَلَّكُمْ	اتَّقُوْا
نازل کی گئی	صرف	تم (نہ) کہو	(اس لئے نازل کی) کہ	تم پر رحم کیا جائے	تاکہ تم	پرہیز گار بنو

پرہیز گار بنو تاکہ تم پر رحم کیا جائے ○ (اس لئے اترا) تاکہ تم یہ (نہ) کہو کہ کتاب تو

نزولِ قرآن لوگوں پر اتمامِ حجت ہے

الْكِتٰبُ عَلٰى طَآىِٕفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا ۪ وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ

عَنْ دِرَاسَتِهِمْ	كُنَّا	اِنْ	وَ	مِنْ قَبْلِنَا	عَلٰى طَآىِٕفَتَيْنِ	الْكِتٰبُ
ان کے پڑھنے پڑھانے سے	ہم تھے	بیشک	اور	ہم سے پہلے	دو گروہوں پر	کتاب

ہم سے پہلے دو گروہوں پر اُتری تھی اور ہمیں ان کے پڑھنے پڑھانے کی

لَغٰفِلِيْنَ ﴿۱۵۶﴾ اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّاۤ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ

الْكِتٰبُ	عَلَيْنَا	اُنْزِلَ	اَنَّاۤ	لَوْ	تَقُوْلُوْا	اَوْ	لَغٰفِلِيْنَ ﴿۱۵۶﴾
کتاب	ہمارے اوپر	نازل کی جاتی	بیشک	اگر	تم (یہ نہ) کہو	یا	ضرور بے خبر

کچھ خبر نہ تھی ○ یا (تاکہ تم یہ نہ) کہو کہ اگر ہم پر کتاب اُترتی

ع۱۹ ۲

1 ...... قرآن مجید کا ایک حق یہ ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ افسوس! فی زمانہ قرآن کریم پر عمل کے اعتبار سے مسلمانوں کا حال انتہائی ناگفتہ بہ ہے، آج مسلمانوں نے اس کتاب کی روزانہ تلاوت کرنے کی بجائے اسے گھروں میں جزدان وغلاف کی زینت بنا کر اور دکانوں پر کاروبار میں برکت کے لئے رکھا ہوا ہے اور تلاوت کرنے والے بھی صحیح طریقے سے تلاوت نہیں کرتے ہیں اور سمجھنے والوں کی تعداد تو اور بھی قلیل ہے۔

لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ

لَكُنَّآ (1)	اَهْدٰى مِنْهُمْ	فَقَدْ	جَآءَكُمْ	بَيِّنَةٌ
ضرور ہم ہوتے	ان سے زیادہ ہدایت یافتہ	تو بیشک	آگئی تمہارے پاس	روشن دلیل

تو ہم ان سے زیادہ ہدایت یافتہ ہوتے تو تمہارے پاس تمہارے رب کی

مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ

مِّنْ رَّبِّكُمْ	وَ	هُدًى	وَّ	رَحْمَةٌ	فَمَنْ	اَظْلَمُ	مِمَّنْ
تمہارے رب کی طرف سے	اور	ہدایت	اور	رحمت	تو کون	زیادہ ظالم	(اس) سے جو

روشن دلیل اور ہدایت اور رحمت آگئی ہے تو اس سے زیادہ ظالم کون جو

كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ۗ سَنَجْزِى الَّذِيْنَ

كَذَّبَ	بِاٰيٰتِ اللّٰهِ	وَ	صَدَفَ	عَنْهَا	سَنَجْزِى	الَّذِيْنَ
جھٹلائے	اللہ کی آیتوں کو	اور	منہ پھیرے	ان سے	عنقریب ہم سزا دیں گے	ان لوگوں کو جو

اللہ کی آیتوں کو جھٹلائے اور ان سے منہ پھیرے۔ عنقریب وہ لوگ جو

يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ﴿۱۵۷﴾

يَصْدِفُوْنَ	عَنْ اٰيٰتِنَا	سُوْٓءَ الْعَذَابِ	بِمَا	كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ﴿۱۵۷﴾
منہ پھیرتے ہیں	ہماری آیتوں سے	برے عذاب (کی)	(اس کے) سبب کہ	وہ منہ پھیرتے تھے

ہماری آیتوں سے منہ پھیرتے ہیں ہم انہیں ان کے منہ پھیرنے کی وجہ سے برے عذاب کی سزا دیں گے ○

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ

هَلْ	يَنْظُرُوْنَ	اِلَّآ	اَنْ	تَاْتِيَهُمُ	الْمَلٰٓئِكَةُ	اَوْ
کیا (یعنی نہیں)	وہ انتظار کر رہے	مگر	(اس کا) کہ	آجائیں ان کے پاس	فرشتے	یا

وہ صرف اسی چیز کا انتظار کر رہے ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آجائیں یا

1 ..... کفارِ عرب کی ایک جماعت نے کہا تھا کہ یہود و نصاریٰ پر توریت و انجیل نازل ہوئیں مگر وہ بے عقل ان کتابوں سے ہدایت حاصل نہ کر سکے ہم اُن کی طرح خفیف العقل اور نادان نہیں ہیں ہماری عقلیں صحیح ہیں اور ہماری عقل و ذہانت اور فہم و فراست تو ایسی ہے کہ اگر ہم پر کتاب اُترتی تو ہم ان سے زیادہ سیدھی راہ پر ہوتے۔ ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی کہ اب تو قرآن نازل ہوگیا تو اب اس پر عمل کیوں نہیں کرتے؟

يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ؕ يَوْمَ

يَاْتِيَ	رَبُّكَ	اَوْ	يَاْتِيَ	بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ	يَوْمَ
آجائے	تمہارے رب (کا عذاب)	یا	آجائیں	تمہارے رب کی بعض نشانیاں	(جس) دن

تمہارے رب کا عذاب آجائے یا تمہارے رب کی کچھ نشانیاں آجائیں۔ جس دن

يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا

يَاْتِيْ	بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ	لَا يَنْفَعُ	نَفْسًا
آجائیں گی	تمہارے رب کی بعض نشانیاں	(اس دن) نفع نہیں دے گا	کسی جان (کو)

تیرے رب کی بعض نشانیاں آجائیں گی اس دن کسی شخص کو اس کا ایمان قبول کرنا

اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ

اِيْمَانُهَا	لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ	مِنْ قَبْلُ	اَوْ	كَسَبَتْ
اس کا ایمان (لانا)	(جو جان) ایمان نہیں لائی تھی	(اس) سے پہلے	یا	(جس نے نہیں) کمائی

نفع نہ دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہو گا یا جس نے

فِيْۤ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ؕ قُلِ انْتَظِرُوْۤا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ اِنَّ

فِيْۤ اِيْمَانِهَا	خَيْرًا (1)	قُلِ	انْتَظِرُوْۤا	اِنَّا	مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾	اِنَّ
اپنے ایمان میں	کوئی بھلائی	تم کہو	تم انتظار کرو	بیشک ہم	انتظار کرنے والے (ہیں)	بیشک

اپنے ایمان میں کوئی بھلائی نہ حاصل کی ہو گی۔ تم فرمادو: تم بھی انتظار کرو اور ہم بھی منتظر ہیں ○ بیشک

الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ

الَّذِيْنَ (2)	فَرَّقُوْا	دِيْنَهُمْ	وَ	كَانُوْا	شِيَعًا	لَّسْتَ
وہ لوگ جنہوں نے	ٹکڑے ٹکڑے کر دیا	اپنا دین	اور	وہ ہو گئے	مختلف گروہ	تم نہیں ہو

وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے اور خود مختلف گروہ بن گئے اے حبیب!

دین میں فرقہ بندی کرنے والوں کے لئے وعید

1 ...اس کے معنی یہ ہیں کہ مغرب کی جانب سے سورج طلوع ہونے سے پہلے جس گنہگار مومن نے توبہ نہ کی تو اس کے بعد اُس کی توبہ مقبول نہیں۔

2 ...ان لوگوں سے مراد یہودی اور عیسائی ہیں جو مختلف فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے، یا ان سے تمام مشرکین مراد ہیں جو مختلف چیزوں کی پوجا کرتے ہیں۔

مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ؕ اِنَّمَاۤ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ

ثُمَّ	اِلَى اللّٰهِ	اَمْرُهُمْ	اِنَّمَاۤ	فِيْ شَيْءٍ	مِنْهُمْ
پھر	اللہ کی طرف (ہے)	ان کا معاملہ	صرف	کسی چیز میں (جوابدہ)	ان کی طرف سے

آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ ان کا معاملہ صرف اللہ کے حوالے ہے پھر

يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿١٥٩﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ

جَآءَ بِالْحَسَنَةِ	مَنْ	كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿١٥٩﴾	بِمَا	يُنَبِّئُهُمْ
ایک نیکی لائے	جو	وہ کیا کرتے تھے	(اس) کی جو	وہ خبر دے گا انہیں

وہ انہیں بتادے گا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے ○ جو ایک نیکی لائے

فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ

جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ	مَنْ	وَ	عَشْرُ اَمْثَالِهَا (1)	فَلَهٗ
برائی لائے	جو	اور	اس جیسی دس (نیکیاں ہیں)	تو اس کے لیے

تو اس کے لیے اس جیسی دس نیکیاں ہیں اور جو کوئی برائی لائے

فَلَا يُجْزٰۤى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿١٦٠﴾ قُلْ

قُلْ	لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿١٦٠﴾	هُمْ	وَ	مِثْلَهَا	اِلَّا	فَلَا يُجْزٰۤى
تم کہو	ظلم نہیں کیا جائے گا	ان پر	اور	اس کی مثل	مگر	تو اسے بدلہ نہیں دیا جائے گا

تو اسے صرف اتنا ہی بدلہ دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا ○ تم فرماؤ،

اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۚ دِيْنًا قِيَمًا

دِيْنًا قِيَمًا	اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ	رَبِّيْۤ	هَدٰىنِيْ	اِنَّنِيْ
(یہ) مضبوط دین (ہے)	سیدھے راستے کی طرف	میرے رب (نے)	ہدایت دی مجھے	بیشک میں

بیشک مجھے میرے رب نے سیدھے راستے کی طرف ہدایت فرمائی، (یہ) مضبوط دین ہے

نیکی پر دس گنا ثواب اور گناہ کا برابر بدلہ

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا صراط مستقیم پر ہونا

(1)...... ایک نیکی کرنے والے کو دس نیکیوں کی جزاء ملے گی اور یہ کوئی انتہائی مقدار نہیں بلکہ یہ تو فضلِ الٰہی کی ابتدا ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کے لئے جتنا چاہے اس کی نیکیوں کو بڑھائے ایک کے سات سو کرے یا بے حساب عطا فرمائے۔

عبادت، زندگی اور موت سب اللہ کیلئے ہو

مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًاۚ وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۶۱﴾ قُلْ

مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ	حَنِيْفًا	وَ	مَا كَانَ	مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۶۱﴾	قُلْ (1)
ابراہیم کی ملت	ہر باطل سے جدا	اور	وہ نہیں تھے	مشرکوں میں سے	تم کہو

جو ہر باطل سے جدا ابراہیم کی ملت ہے اور وہ مشرکوں میں سے نہیں تھے ○ تم فرماؤ،

اِنَّ صَلَاتِيْ وَ نُسُكِيْ وَ مَحْيَايَ وَ مَمَاتِيْ

اِنَّ	صَلَاتِيْ	وَ	نُسُكِيْ	وَ	مَحْيَايَ	وَ	مَمَاتِيْ
بیشک	میری نماز	اور	میری قربانیاں (یا، دیگر) عبادتیں	اور	میرا جینا	اور	میرا مرنا

بیشک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا

لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶۲﴾ۙ لَا شَرِيْكَ لَهٗۚ وَ بِذٰلِكَ اُمِرْتُ

لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶۲﴾	لَا شَرِيْكَ لَهٗ	وَ	بِذٰلِكَ	اُمِرْتُ
تمام جہانوں کے رب اللہ کے لیے (ہے)	اس کا کوئی شریک نہیں	اور	اسی کا	مجھے حکم دیا گیا ہے

سب اللہ کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے ○ اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے

اقرار ربوبیت

وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۶۳﴾ قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا

وَ	اَنَا	اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۶۳﴾ (2)	قُلْ	اَغَيْرَ اللّٰهِ	اَبْغِيْ	رَبًّا
اور	میں	سب سے پہلا مسلمان (ہوں)	تم کہو	کیا اللہ کے علاوہ	میں تلاش کرلوں	رب

اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں ○ تم فرماؤ، کیا اللہ کے سوا اور رب طلب کروں

ہر کوئی صرف اپنے عمل کا ذمہ دار ہے

وَّ هُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍؕ وَ لَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا

وَّ	هُوَ	رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ	وَ	لَا تَكْسِبُ	كُلُّ نَفْسٍ	اِلَّا
اور (حالانکہ)	وہ	ہر چیز کا رب (ہے)	اور	نہیں کمائے گی	ہر جان	مگر

حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے اور ہر شخص جو عمل کرے گا وہ اسی کے

(1)…یہاں جو فرمایا گیا وہ حقیقتاً ایک مومن کی زندگی کی عکاسی ہے کہ مسلمان کا جینا، مرنا، اور عبادت و ریاضت سب کچھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے ہونا چاہئے۔ زندگی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے کاموں میں صرف ہو۔ یونہی مرنا حالتِ ایمان میں ہو اور ہو سکے تو کلمہ حق بلند کرنے کیلئے ہو۔ یونہی عبادت کا شرک جلی سے پاک ہونا تو بہر حال ایمانیات میں داخل ہے، عبادت شرکِ خفی یعنی ریاکاری سے بھی پاک ہو اور خالصتاً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا و خوشنودی کیلئے ہو۔ (2)…حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا نور تمام مخلوق سے پہلے پیدا ہوا، یونہی یومِ الست میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا اقرار کیا اور امت کیلئے بھی ایمان و اسلام کا اول نمونہ=

عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ ثُمَّ

عَلَيْهَا	وَ	لَا تَزِرُ	وَازِرَةٌ	وِّزْرَ اُخْرٰى (1)	ثُمَّ
اسی پر (اس کا وبال ہے)	اور	نہیں اٹھائے گی	کوئی بوجھ اٹھانے والی جان	دوسرے کا بوجھ	پھر

ذمہ ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والا آدمی کسی دوسرے آدمی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا پھر

اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ

اِلٰى رَبِّكُمْ	مَّرْجِعُكُمْ	فَيُنَبِّئُكُمْ	بِمَا	كُنْتُمْ
تمہارے رب کی طرف	تمہارا لوٹنا (ہے)	تو وہ خبر دے گا تمہیں	(اس) کی جو	تم تھے

تمہیں اپنے رب کی طرف لوٹنا ہے تو وہ تمہیں بتا دے گا جس میں

فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿١٦٤﴾ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ

فِيْهِ	تَخْتَلِفُوْنَ ﴿١٦٤﴾	وَ	هُوَ	الَّذِيْ	جَعَلَكُمْ
اس میں	اختلاف کرتے	اور	وہی (ہے)	جس نے	بنایا تمہیں

اختلاف کرتے تھے ○ اور وہی ہے جس نے زمین میں

خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ

خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ	وَ	رَفَعَ	بَعْضَكُمْ	فَوْقَ بَعْضٍ	دَرَجٰتٍ
زمین میں (ایک دوسرے کا) جانشین	اور	بلندی دی	تمہارے بعض (کو)	بعض کے اوپر	کئی درجے

تمہیں نائب بنایا اور تم میں ایک کو دوسرے پر کئی درجے بلندی عطا فرمائی

لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ

لِّيَبْلُوَكُمْ	فِيْ	مَآ	اٰتٰىكُمْ	اِنَّ	رَبَّكَ
تاکہ وہ آزمائے تمہیں	(اس چیز) میں	جو	اس نے عطا کی تمہیں	بیشک	تمہارا رب

تاکہ وہ تمہیں اس چیز میں آزمائے جو اس نے تمہیں عطا فرمائی ہے بیشک تمہارا رب

لوگوں میں پائی گئی تفاوت کا مقصد امتحان ہے

=آپ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی ہی ذات ہے۔

1 ......یعنی مجرم گناہ سے بالکل بری ہو جائے اور کسی دوسرے پر اس کے گناہ ڈال دیئے جائیں یہ نہیں ہو سکتا اور یونہی ایک آدمی کے گناہ دوسرے پر بغیر کسی سبب کے ڈال دیئے جائیں یہ بھی نہیں ہو سکتا البتہ جو آدمی گناہ کا طریقہ ایجاد کرے یا دوسرے کو گمراہ کرے یا گناہ کے راستے پر لگائے تو یہ اپنے ان افعال کی وجہ سے پکڑ میں آئے گا اور یہ اِس کے گناہ کی شدت ہو گی کہ اِس کی وجہ سے جتنے لوگوں نے جتنے گناہ کئے اُن سب کے وہ گناہ اِس پہلے آدمی پر ڈال دیئے جائیں۔=

سَرِيْعُ الْعِقَابِ ۖ وَ اِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٦٥﴾ ع

سَرِيْعُ الْعِقَابِ (1)	وَ	اِنَّهٗ	لَغَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ﴿١٦٥﴾
بہت جلد عذاب دینے والا (ہے)	اور	بیشک وہ	ضرور بخشنے والا	مہربان (ہے)

بہت جلد عذاب دینے والا ہے اور بیشک وہ ضرور بخشنے والا مہربان ہے ○

آیات: 206 | رکوع: 24

سُوْرَةُ الْاَعْرَاف مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

الٓمّٓصٓ ﴿١﴾ كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ

الٓمّٓصٓ ﴿١﴾	كِتٰبٌ	اُنْزِلَ	اِلَيْكَ	فَلَا يَكُنْ
حروف مقطعات	(یہ) ایک کتاب (ہے)	نازل کی گئی (ہے)	تمہاری طرف	پس نہ ہو

اے حبیب! (یہ) ایک کتاب ہے جو آپ کی طرف نازل کی گئی ہے

تبلیغِ قرآن میں دل تنگ نہ ہوں

فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَ ذِكْرٰى

فِيْ صَدْرِكَ	حَرَجٌ (2)	مِّنْهُ	لِتُنْذِرَ	بِهٖ	وَ	ذِكْرٰى
تمہارے سینے میں	کوئی تنگی	اس کی طرف سے	تاکہ تم ڈراؤ	اس کے ذریعے	اور	نصیحت (ہے)

تاکہ آپ اس کے ذریعے ڈر سنائیں اور مومنوں کے لئے نصیحت ہے پس آپ کے دل میں اس کی طرف سے

= حقیقت میں یہ اس آدمی کے اپنے ہی اعمال کا انجام ہے نہ یہ کہ بلاوجہ دوسروں کے گناہ اس پر ڈال دیئے گئے۔

1 ......اس کا معنی یہ ہے کہ جب عذاب کا وقت آجائے تو اس وقت اللہ تعالیٰ عذاب نازل کرنے میں دیر نہیں فرماتا۔

2 ......اس آیت میں حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تسکین و تسلی اور حوصلہ افزائی ہے اور اس کے ذریعے امت کے تمام مبلغین کو درس اور سبق ہے کہ لوگوں کے نہ ماننے یا تکلیفیں دینے کی وجہ سے تبلیغ دین میں دل تنگ نہیں ہونا چاہئے۔ نیکی کی دعوت کا کام ہی ایسا ہے کہ اس میں تکالیف ضرور آتی ہیں۔

اتباعِ قرآن کا حکم اور اس کے سوا کی پیروی کی ممانعت

لِلْمُؤْمِنِیْنَ ۝۲ اِتَّبِعُوْا مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ

لِلْمُؤْمِنِیْنَ ۝۲	اِتَّبِعُوْا	مَاۤ	اُنْزِلَ	اِلَیْكُمْ
ایمان والوں کے لئے	پیروی کرو	(اس کی) جو	نازل کیا گیا	تمہاری طرف

کوئی تنگی نہ ہو ○ اے لوگو! تمہارے رب کی جانب سے تمہاری طرف

مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ لَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِیَآءَ ؕ

مِّنْ رَّبِّكُمْ	وَ	لَا تَتَّبِعُوْا	مِنْ دُوْنِهٖۤ	اَوْلِیَآءَ
تمہارے رب کی جانب سے	اور	پیچھے نہ جاؤ	اس (رب) کے سوا	دوستوں (یا) حاکموں (کے)

جو نازل کیا گیا ہے اس کی پیروی کرو اور اسے چھوڑ کر اور حاکموں کے پیچھے نہ جاؤ۔

نافرمان قوموں کی ہلاکت کا بیان

قَلِیْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝۳ وَ كَمْ مِّنْ قَرْیَةٍ اَهْلَكْنٰهَا

قَلِیْلًا مَّا	تَذَكَّرُوْنَ ۝۳	وَ	كَمْ مِّنْ قَرْیَةٍ	اَهْلَكْنٰهَا
بہت ہی کم	تم نصیحت مانتے ہو	اور	کتنی ہی بستیاں (ایسی ہیں)	ہم نے ہلاک کر دیا انہیں

تم بہت ہی کم سمجھتے ہو ○ اور کتنی ہی ایسی بستیاں ہیں جنہیں ہم نے ہلاک کر دیا

فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَیَاتًا اَوْ هُمْ قَآىٕلُوْنَ ۝۴

فَجَآءَهَا	بَاْسُنَا	بَیَاتًا	اَوْ	هُمْ	قَآىٕلُوْنَ ۝۴ [1]
تو آیا ان پر	ہمارا عذاب	رات (میں)	یا	وہ	دوپہر میں سوئے ہوئے (تھے)

تو ان پر ہمارا عذاب رات کے وقت آیا، یا (جب) وہ دوپہر کو سو رہے تھے ○

فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَاۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اِنَّا

فَمَا كَانَ	دَعْوٰىهُمْ	اِذْ	جَآءَهُمْ	بَاْسُنَاۤ	اِلَّاۤ	اَنْ	قَالُوْۤا	اِنَّا
تو نہیں تھا	ان کا پکارنا	جب	آیا ان کے پاس	ہمارا عذاب	مگر	یہ کہ	انہوں نے کہا	بیشک

تو جب ان پر ہمارا عذاب آیا تو ان کی پکار اس کے سوا اور کچھ نہ تھی کہ بیشک

[1]......اس کے معنی یہ ہیں کہ ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب ایسے وقت آیا جب انہیں خیال بھی نہ تھا کیونکہ وہ یا تو رات کا وقت تھا اور وہ آرام کی نیند سوتے تھے یا دن میں قیلولہ کا وقت تھا اور وہ مصروفِ راحت تھے۔ نہ عذاب کے نزول کی کوئی نشانی تھی اور نہ کوئی قرینہ کہ پہلے سے آگاہ ہوتے بلکہ اچانک آگیا اور وہ بھاگنے کی کوشش بھی نہ کر سکے۔ اس سے کفار کو متنبہ کیا جارہا ہے کہ وہ اسبابِ امن وراحت پر مغرور نہ ہوں عذابِ الٰہی جب آتا ہے تو دفعتاً آجاتا ہے۔

قیامت کے دن رسولوں اور قوموں سے سوال

كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝۵ فَلَنَسْـَٔلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ

كُنَّا	ظٰلِمِيْنَ ۝۵	فَلَنَسْـَٔلَنَّ (1)	الَّذِيْنَ	اُرْسِلَ
ہم تھے	ظلم کرنے والے	پس ہم ضرور پوچھیں گے	ان لوگوں سے جو	(رسول) بھیجے گئے

ہم (ہی) ظالم تھے ○ تو بیشک ہم ضرور ان لوگوں سے سوال کریں گے جن کی طرف

اِلَيْهِمْ وَ لَنَسْـَٔلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ۝۶ فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ

اِلَيْهِمْ	وَ	لَنَسْـَٔلَنَّ	الْمُرْسَلِيْنَ ۝۶	فَلَنَقُصَّنَّ	عَلَيْهِمْ
ان کی طرف	اور	ضرور ہم پوچھیں گے	رسولوں (سے)	پس ہم ضرور بیان کردیں گے	ان پر

(رسول) بھیجے گئے اور بیشک ہم ضرور رسولوں سے سوال کریں گے ○ تو ضرور ہم ان کو اپنے علم سے

قیامت میں نیکیوں اور گناہوں کا وزن ہونا

بِعِلْمٍ وَّ مَا كُنَّا غَآىِٕبِيْنَ ۝۷ وَ الْوَزْنُ يَوْمَىِٕذِ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ

بِعِلْمٍ	وَّ	مَا كُنَّا	غَآىِٕبِيْنَ ۝۷	وَ الْوَزْنُ (2)	يَوْمَىِٕذِ الْحَقُّ	فَمَنْ
علم کے ساتھ	اور	ہم نہ تھے	غائب	اور وزن	اس دن برحق (ہے)	تو جو شخص

بتادیں گے اور ہم غائب نہ تھے ○ اور اس دن وزن کرنا ضرور برحق ہے تو جن کے

ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۸ وَ مَنْ

ثَقُلَتْ	مَوَازِيْنُهٗ	فَاُولٰٓىِٕكَ	هُمُ	الْمُفْلِحُوْنَ ۝۸	وَ	مَنْ
بھاری ہوں گے	اس کے پلڑے	تو یہ لوگ	وہی	فلاح پانے والے (ہوں گے)	اور	جو شخص

پلڑے بھاری ہوں گے تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہوں گے ○ اور جن کے

خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓىِٕكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا

خَفَّتْ	مَوَازِيْنُهٗ	فَاُولٰٓىِٕكَ	الَّذِيْنَ	خَسِرُوْٓا
ہلکے ہوں گے	اس کے پلڑے	تو یہ لوگ	وہ ہیں جنہوں نے	خسارے میں ڈال دیں

پلڑے ہلکے ہوں گے تو وہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنی جانوں کو خسارے میں

(1)...... یعنی ان امتوں سے پوچھا جائے گا جن کی طرف رسول بھیجے گئے کہ تمہیں تمہارے رسولوں نے تبلیغ کی یا نہیں؟ اور تم نے رسولوں کی دعوت کا کیا جواب دیا اور ان کے حکم کی کیا تعمیل کی؟ اور رسولوں سے دریافت کیا جائے گا کہ کیا آپ نے اپنی اُمتوں کو ہمارے پیغام پہنچائے اور تمہاری قوم نے تمہیں کیا جواب دیا تھا؟ (2)...... صحیح اور متواتر احادیث سے یہ ثابت ہے کہ قیامت کے دن ایک میزان لاکر رکھی جائے گی جس میں دو پلڑے اور ایک ڈنڈی ہوگی۔ اس پر ایمان لانا اور اسے حق سمجھنا ضروری ہے، رہی یہ بات کہ اس میزان کے دونوں پلڑوں کی نوعیت اور کیفیت کیا ہوگی اور اس سے وزن معلوم کرنے کا طریقہ ==

اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَظْلِمُوْنَ ﴿۹﴾ وَ لَقَدْ

اَنْفُسَهُمْ	بِمَا	كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَظْلِمُوْنَ ﴿۹﴾	وَ	لَقَدْ
اپنی جانیں	(اس کے) سبب کہ	وہ ظلم کرتے تھے ہماری آیتوں پر	اور	ضرور بیشک

ڈالا اس وجہ سے کہ وہ ہماری آیتوں پر ظلم کیا کرتے تھے ○ اور بیشک

مَكَّنّٰكُمْ فِی الْاَرْضِ وَ جَعَلْنَا لَكُمْ فِیْهَا

مَكَّنّٰكُمْ	فِی الْاَرْضِ	وَ	جَعَلْنَا	لَكُمْ	فِیْهَا
ہم نے ٹھکانہ دیا تمہیں	زمین میں	اور	ہم نے بنائے	تمہارے لیے	اس میں

ہم نے تمہیں زمین میں ٹھکانہ دیا اور تمہارے لیے اس میں زندگی گزارنے کے اسباب

مَعَایِشَ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۰﴾ ع وَ لَقَدْ

مَعَایِشَ	قَلِیْلًا مَّا	تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۰﴾	وَ	لَقَدْ
زندگی گزارنے کے اسباب	بہت ہی کم	تم شکر ادا کرتے ہو	اور	ضرور بیشک

بنائے، تم بہت ہی کم شکر ادا کرتے ہو ○ اور بیشک

خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىٕكَةِ

خَلَقْنٰكُمْ	ثُمَّ	صَوَّرْنٰكُمْ	ثُمَّ	قُلْنَا	لِلْمَلٰٓىٕكَةِ
ہم نے پیدا کیا تمہیں	پھر	ہم نے صورتیں بنائیں تمہاری	پھر	ہم نے فرمایا	فرشتوں سے

ہم نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہاری صورتیں بنائیں پھر ہم نے فرشتوں سے فرمایا

اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۗۖ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِیْسَ ؕ لَمْ یَكُنْ

اسْجُدُوْا[1]	لِاٰدَمَ	فَسَجَدُوْۤا	اِلَّاۤ	اِبْلِیْسَ	لَمْ یَكُنْ
تم سجدہ کرو	آدم کو	تو انہوں نے سجدہ کیا	سوائے	ابلیس (کے)	وہ نہیں ہوا

کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا، وہ سجدہ کرنے والوں میں سے

بندوں پر اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اور ان کا قلیل شکر

تخلیقِ آدم اور فرشتوں کا انہیں سجدہ کرنا

ع ۸

== کیا ہو گا؟ یہ سب ہماری عقل اور فہم کے دائرے سے باہر ہے اور نہ ہم اسے جاننے کے مکلف ہیں، ہم پر غیب کی چیزوں پر ایمان لانا فرض ہے، ان کی نوعیت اور کیفیت اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔

1 ...... تخلیقِ آدم وسجدۂ آدم کا واقعہ اس سے پہلے سورۂ بقرہ میں گزر چکا ہے، یہاں اسے دوبارہ بیان کرنے کا مقصد ایک مرتبہ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عظیم نعمت کو یاد دلانا، شرفِ انسانیت کو بیان کرنا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دوست اور دشمن کی روش کو د کھانا ہے کہ دیکھو دوست بھول کر بھی خطا کرتا ہے تو کس طرح گریہ وزاری ==

سجدہ نہ کرنے پر ابلیس کا متکبرانہ جواب

مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ⑪ قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ

مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ⑪	قَالَ	مَا	مَنَعَكَ	اَلَّا تَسْجُدَ	اِذْ
سجدہ کرنے والوں میں سے	فرمایا	کس چیز نے	روکا تجھے	کہ تو نے سجدہ نہ کیا	جب

نہ ہوا ○ اللہ نے فرمایا: جب میں نے تجھے حکم دیا تھا تو تجھے سجدہ کرنے سے

اَمَرْتُكَ ؕ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّ

اَمَرْتُكَ	قَالَ	اَنَا	خَيْرٌ	مِّنْهُ	خَلَقْتَنِيْ	مِنْ نَّارٍ [1]	وَّ
میں نے حکم دیا تمہیں	(ابلیس نے) کہا	میں	بہتر (ہوں)	اس سے	تو نے بنایا مجھے	آگ سے	اور

کس چیز نے روکا؟ ابلیس نے کہا: میں اس سے بہتر ہوں۔ تو نے مجھے آگ سے بنایا اور

ابلیس کو جنت سے اترنے کا حکم اور ذلیلوں میں شمار

خَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ⑫ قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ

خَلَقْتَهٗ	مِنْ طِيْنٍ ⑫	قَالَ	فَاهْبِطْ	مِنْهَا	فَمَا يَكُوْنُ
بنایا اسے	مٹی سے	(اللہ نے) فرمایا	پس تو اُتر جا	اس (جنت) سے	تو (جائز) نہیں ہے

اسے مٹی سے بنایا ○ اللہ نے فرمایا: تو یہاں سے اُتر جا، پس تیرے لئے

لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ

لَكَ	اَنْ	تَتَكَبَّرَ [2]	فِيْهَا	فَاخْرُجْ	اِنَّكَ
تیرے لئے	کہ	تو تکبر کرے	اس (جنت) میں	پس نکل جا	بیشک تو

جائز نہیں کہ تو اس مقام میں تکبر کرے، نکل جا، بیشک تو

ابلیس کا قیامت تک کی مہلت مانگنا

مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ⑬ قَالَ اَنْظِرْنِيْۤ اِلٰى يَوْمِ

مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ⑬	قَالَ	اَنْظِرْنِيْۤ	اِلٰى يَوْمِ
ذلت والوں میں سے (ہے)	(ابلیس نے) کہا	تو مہلت دیدے مجھے	(اس) دن تک

ذلت والوں میں سے ہے ○ شیطان نے کہا: تو مجھے اس دن تک مہلت دیدے

== کرتا ہے اور محبوبِ حقیقی کو منانے کی کوشش کرتا ہے اور دشمنِ خدا قصداً تکبر سے حکمِ الٰہی کی خلاف ورزی کرتا ہے اور توبہ و معافی طلب کرنے کی بجائے غرور و تکبر اور حیلہ و تاویل کی راہ اپناتا ہے اور اپنا قصور ماننے کو تیار ہی نہیں ہوتا بلکہ الٹا تقدیر کا بہانا بنا کر خود کو قصور وار قرار دینے کی بجائے کہتا ہے کہ یا اللہ! یہ میرا قصور نہیں ہے کیونکہ تو نے ہی مجھے گمراہ کیا ہے۔

1 ...... اس سے ابلیس کی مراد یہ تھی کہ آگ مٹی سے افضل اور اعلیٰ ہے تو جس کی اصل آگ ہوگی وہ اس سے افضل ہوگا جس کی اصل مٹی ہو اور شیطان کا یہ ==

گمراہ کرنے کیلئے شیطان کا عزم

یُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴﴾ قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ﴿۱۵﴾ قَالَ

یُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴﴾	قَالَ	اِنَّكَ	مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ﴿۱۵﴾	قَالَ
(جس میں)لوگ اٹھائے جائیں گے	(اللہ نے)فرمایا	بیشک تو	مہلت دیئے ہوؤں میں سے (ہے)	کہا

جس میں لوگ اٹھائے جائیں گے ○ اللہ نے فرمایا: تجھے مہلت ہے ○ شیطان نے کہا:

فَبِمَاۤ اَغْوَیْتَنِیْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِیْمَ ﴿۱۶﴾

فَبِمَاۤ	اَغْوَیْتَنِیْ (1)	لَاَقْعُدَنَّ	لَهُمْ	صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِیْمَ ﴿۱۶﴾
تو(اس کی) قسم کہ	تونے گمراہ کیا مجھے	میں ضرور تاک میں بیٹھوں گا	ان کی	تیرے سیدھے راستے پر

مجھے اِس کی قسم کہ تونے مجھے گمراہ کیا، میں ضرور تیرے سیدھے راستہ پر لوگوں کی تاک میں بیٹھوں گا○

ثُمَّ لَاٰتِیَنَّهُمْ مِّنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ وَ مِنْ خَلْفِهِمْ وَ

ثُمَّ	لَاٰتِیَنَّهُمْ	مِّنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ (2)	وَ	مِنْ خَلْفِهِمْ	وَ
پھر	میں ضرور آؤں گا ان کے پاس	ان کے آگے سے	اور	ان کے پیچھے سے	اور

پھر ضرور میں ان کے آگے اور ان کے پیچھے اور

عَنْ اَیْمَانِهِمْ وَ عَنْ شَمَآىِٕلِهِمْ ؕ وَ لَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ

عَنْ اَیْمَانِهِمْ	وَ	عَنْ شَمَآىِٕلِهِمْ	وَ	لَا تَجِدُ	اَكْثَرَهُمْ
ان کے دائیں سے	اور	ان کے بائیں سے	اور	تونہ پائے گا	ان میں سے اکثر (کو)

ان کے دائیں اور ان کے بائیں سے ان کے پاس آؤں گا اور تو ان میں سے اکثر کو

ابلیس اور اس کے پیروکاروں کا انجام

شٰكِرِیْنَ ﴿۱۷﴾ قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ؕ لَمَنْ

شٰكِرِیْنَ ﴿۱۷﴾	قَالَ	اخْرُجْ	مِنْهَا	مَذْءُوْمًا	مَّدْحُوْرًا	لَمَنْ
شکر کرنے والے	(اللہ نے)فرمایا	تو نکل جا	اس سے	ذلیل	مردود(ہوکر)	ضرور جو

شکر گزار نہ پائے گا○ اللہ نے فرمایا: تو یہاں سے ذلیل و مردود ہو کر نکل جا۔ بیشک

=خیال غلط تھا کیونکہ افضل وہ ہے جسے مالک و مولیٰ فضیلت دے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور فضیلت کا معیار مالک کی اطاعت و فرمانبرداری ہے۔ 2 ......اس سے معلوم ہوا کہ تکبر ایسا مذموم وصف ہے کہ ہزاروں برس کا عبادت گزار ابلیس بھی اس کی وجہ سے بارگاہِ الٰہی میں مردود ٹھہرا اور قیامت تک کے لئے ذلت ورسوائی کا شکار ہو گیا۔

1 ......شیطان نے یہاں گمراہ کرنے کی نسبت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف کی، اس میں یا تو شیطان نے خود کو مجبور محض مان کر یوں کہا یا پھر اللہ تعالیٰ کی بے ادبی کے=

حضرت آدم و حوا کی جنت میں رہائش اور شجر ممنوعہ

تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٨﴾ وَ

وَ	مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٨﴾ (1)	جَهَنَّمَ	لَاَمْلَـَٔنَّ	مِنْهُمْ	تَبِعَكَ
اور	تم سب سے	جہنم	میں ضرور بھر دوں گا	ان میں سے	پیروی کرے گا تیری

ان میں سے جو تیری پیروی کرے گا تو میں ضرور تم سب سے جہنم بھر دوں گا ○ اور

یٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَیْثُ

مِنْ حَیْثُ	فَكُلَا	الْجَنَّةَ	زَوْجُكَ	وَ	اَنْتَ	اسْكُنْ	یٰۤاٰدَمُ
جہاں سے	تو دونوں کھاؤ	جنت (میں)	تمہاری بیوی	اور	تم	رہو	اے آدم

اے آدم! تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو پھر اُس میں سے جہاں چاہو

شِئْتُمَا وَ لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا

فَتَكُوْنَا	هٰذِهِ الشَّجَرَةَ	لَا تَقْرَبَا	وَ	شِئْتُمَا
(اگر گئے) تو ہو جاؤ گے	اس درخت (کے)	تم دونوں قریب نہ جانا	اور	تم چاہو

کھاؤ اور اُس درخت کے پاس نہ جانا ورنہ حد سے بڑھنے والوں میں سے

حضرت آدم و حوا کے خلاف شیطان کی وسوسہ اندازی

مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿١٩﴾ فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّیْطٰنُ لِیُبْدِیَ

لِیُبْدِیَ	الشَّیْطٰنُ	لَهُمَا	فَوَسْوَسَ	مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿١٩﴾
تاکہ ظاہر کر دے	شیطان (نے)	ان دونوں کو	پھر وسوسہ ڈالا	حد سے بڑھنے والوں میں سے

ہو جاؤ گے ○ پھر شیطان نے انہیں وسوسہ ڈالا تاکہ ان پر

لَهُمَا مَا وٗرِیَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَ قَالَ

قَالَ	وَ	سَوْاٰتِهِمَا	مِنْ	عَنْهُمَا	وٗرِیَ	مَا	لَهُمَا
کہنے لگا	اور	ان کی شرمگاہیں	سے (یعنی)	ان دونوں سے	چھپائی گئیں	وہ جو	ان کے لئے

ان کی چھپی ہوئی شرم کی چیزیں کھول دے اور کہنے لگا

=طور پر اس طرح کہا۔ 2 ...... سامنے سے مراد یہ ہے کہ میں ان کی دنیا کے متعلق وسوسے ڈالوں گا اور پیچھے سے مراد یہ ہے کہ ان کی آخرت کے متعلق وسوسے ڈالوں گا اور دائیں سے مراد یہ ہے کہ ان کے دین میں شبہات ڈالوں گا اور بائیں سے مراد یہ ہے کہ ان کو گناہوں کی طرف راغب کروں گا۔

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ دوزخ میں شیطان، جنات اور انسان سب ہی جائیں گے اور اللہ تعالیٰ ان سے جہنم کو بھر دے گا۔

مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَا

مَا نَهٰىكُمَا	رَبُّكُمَا	عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ	اِلَّاۤ	اَنْ	تَكُوْنَا
نہیں منع کیا تمہیں	تمہارے رب (نے)	اس درخت سے	مگر	(اس لیے) کہ	تم (نہ) ہو جاؤ

تمہیں تمہارے رب نے اس درخت سے اسی لیے منع فرمایا ہے کہ کہیں

مَلَكَیْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِیْنَ ﴿۲۰﴾ وَ قَاسَمَهُمَاۤ اِنِّیْ

مَلَكَیْنِ	اَوْ	تَكُوْنَا	مِنَ الْخٰلِدِیْنَ ﴿۲۰﴾	وَ	قَاسَمَهُمَاۤ	اِنِّیْ
فرشتے	یا	(نہ) ہو جاؤ	ہمیشہ رہنے والوں سے	اور	اس نے قسم کھائی ان دونوں سے	کہ میں

تم فرشتے نہ بن جاؤ یا تم ہمیشہ زندہ رہنے والے نہ بن جاؤ ○ اور ان دونوں سے قسم کھا کر کہا کہ بیشک میں

لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِیْنَ ﴿۲۱﴾ فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا

لَكُمَا	لَمِنَ النّٰصِحِیْنَ ﴿۲۱﴾	فَدَلّٰىهُمَا	بِغُرُوْرٍ	فَلَمَّا
تمہارے لئے	ضرور خیر خواہوں میں سے (ہوں)	تو وہ اتار لایا ان دونوں کو	دھوکے سے	پھر جب

تم دونوں کا خیر خواہ ہوں ○ تو وہ دھوکا دے کر ان دونوں کو اُتار لایا پھر جب

ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَ

ذَاقَا	الشَّجَرَةَ	بَدَتْ	لَهُمَا	سَوْاٰتُهُمَا	وَ
دونوں نے چکھ لیا	درخت (کا پھل)	(تو) ظاہر ہو گئیں	ان دونوں کے لئے	ان کی شرمگاہیں	اور

انہوں نے اس درخت کا پھل کھایا تو ان کی شرم کے مقام ان پر کھل گئے اور

طَفِقَا یَخْصِفٰنِ عَلَیْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ؕ وَ نَادٰىهُمَا رَبُّهُمَاۤ

طَفِقَا یَخْصِفٰنِ (1)	عَلَیْهِمَا	مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ	وَ	نَادٰىهُمَا	رَبُّهُمَاۤ
وہ چمٹانے لگ گئے	ان پر	جنت کے پتوں سے	اور	فرمایا انہیں	ان کے رب (نے)

وہ جنت کے پتے ان پر ڈالنے لگے اور انہیں ان کے رب نے فرمایا:

ممنوعہ درخت سے کھانے کا نتیجہ اور اندازِ عتاب

(1) ..... حضرت آدم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور حضرت حوا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے لباس جدا ہوتے ہی دونوں کا پتوں کے ساتھ اپنے بدن کو چھپانا شروع کر دینا اس بات کی دلیل ہے کہ پوشیدہ اعضاء کا چھپانا انسانی فطرت میں داخل ہے۔ لہٰذا جو شخص ننگے ہونے کو فطرت سمجھتا ہے جیسے مغربی ممالک میں ایک بڑے طبقے کا رجحان ہے تو وہ ان لوگوں میں سے ہے جن کی فطرتیں مسخ ہو چکی ہیں۔

اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَ اَقُلْ لَّكُمَاۤ اِنَّ الشَّيْطٰنَ

اَلَمْ اَنْهَكُمَا	عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ	وَ	اَقُلْ	لَّكُمَاۤ	اِنَّ	الشَّيْطٰنَ
کیا میں نے منع نہیں کیا تھا تمہیں	اس درخت سے	اور	(نہیں) کہا	تم سے	کہ	شیطان

کیا میں نے تمہیں اس درخت سے منع نہیں کیا تھا؟ اور میں نے تم سے یہ نہ فرمایا تھا کہ شیطان

لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۲۲﴾ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَاۤ اَنْفُسَنَا سکتة

لَكُمَا	عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۲۲﴾	قَالَا	رَبَّنَا	ظَلَمْنَاۤ [1]	اَنْفُسَنَا
تمہارا	کھلا دشمن (ہے)	دونوں نے عرض کی	اے ہمارے رب	ہم نے زیادتی کی	اپنی جانوں (پر)

تمہارا کھلا دشمن ہے؟ ○ دونوں نے عرض کی: اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر زیادتی کی

حضرت آدم و حوا کی دعائے مغفرت

وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ

وَ	اِنْ	لَّمْ تَغْفِرْ	لَنَا	وَ	تَرْحَمْنَا	لَنَكُوْنَنَّ
اور	اگر	تو نے مغفرت نہ فرمائی	ہماری	اور	ہم پر رحم (نہ) کیا	(تو) ہم ضرور ہو جائیں گے

اور اگر تو نے ہماری مغفرت نہ فرمائی اور ہم پر رحم نہ فرمایا تو ضرور ہم نقصان والوں

مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾ قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ج

مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾	قَالَ	اهْبِطُوْا	بَعْضُكُمْ	لِبَعْضٍ	عَدُوٌّ
نقصان اٹھانے والوں میں سے	فرمایا	تم اتر جاؤ	تمہارے بعض	بعض کے	دشمن (ہیں)

میں سے ہو جائیں گے ○ اللہ نے فرمایا: تم اتر جاؤ، تم میں ایک دوسرے کا دشمن ہے

جنت سے اترنے کا حکم اور اولادِ آدم کا حال

وَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّ مَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۲۴﴾

وَ	لَكُمْ	فِي الْاَرْضِ	مُسْتَقَرٌّ	وَّ	مَتَاعٌ	اِلٰى حِيْنٍ ﴿۲۴﴾
اور	تمہارے لئے	زمین میں	ٹھہرنا (یا) ٹھہرنے کی جگہ	اور	نفع اٹھانا (ہے)	ایک مدت تک

اور تمہارے لئے زمین میں ایک وقت تک ٹھہرنا اور نفع اٹھانا ہے ○

[1] ......اِس آیت میں اپنی جانوں پر زیادتی کرنے سے مراد گناہ کرنا نہیں بلکہ اپنا نقصان کرنا ہے اور وہ اس طرح کہ جنت کی بجائے زمین پر آنا پڑا اور وہاں کی آرام کی زندگی کی جگہ یہاں مشقت کی زندگی اختیار کرنا پڑی۔ حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی لغزش کے بعد جس طرح دعا فرمائی اس میں مسلمانوں کے لئے یہ تربیت ہے کہ ان سے جب کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ندامت کا اظہار کرتے ہوئے اس کا اعتراف کریں اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت و رحمت کا انتہائی لجاجت کے ساتھ سوال کریں تا کہ اللہ تعالیٰ ان کا گناہ بخش دے اور ان پر اپنا رحم فرمائے۔

زمین پر زندگی اور موت و حشر کا بیان

لباس عظیم نعمت ہے اور لباسِ تقویٰ کا بیان

شیطان کے فتنے سے بچنے کا حکم

رکوع ۲۰

قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَ فِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَ مِنْهَا

قَالَ	فِيْهَا	تَحْيَوْنَ	وَ	فِيْهَا	تَمُوْتُوْنَ	وَ	مِنْهَا
فرمایا	اس میں	تم جیوگے (زندگی گزاروگے)	اور	اس میں	تم مروگے	اور	اس سے

(اللہ نے) فرمایا: تم اسی میں زندگی بسر کروگے اور اسی میں مروگے اور اسی سے

تُخْرَجُوْنَ ﴿۲۵﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ

تُخْرَجُوْنَ ﴿۲۵﴾	يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ	قَدْ	اَنْزَلْنَا	عَلَيْكُمْ	لِبَاسًا [1]	يُّوَارِيْ
تم نکالے جاؤگے	اے آدم کی اولاد	بیشک	ہم نے اتارا	تم پر	ایک لباس	وہ چھپاتا ہے

اٹھائے جاؤگے ○ اے آدم کی اولاد! بیشک ہم نے تمہاری طرف ایک لباس وہ اُتارا جو

سَوْاٰتِكُمْ وَ رِيْشًا ؕ وَ لِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ

سَوْاٰتِكُمْ	وَ	رِيْشًا	وَ	لِبَاسُ التَّقْوٰى [2]	ذٰلِكَ
تمہاری شرمگاہیں	اور	زیب وزینت (کالباس اتارا)	اور	پرہیزگاری کالباس	یہ

تمہاری شرم کی چیزیں چھپاتا ہے اور (ایک لباس وہ جو) زیب وزینت ہے اور پرہیزگاری کالباس سب سے

خَيْرٌ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۲۶﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ

خَيْرٌ	ذٰلِكَ	مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ	لَعَلَّهُمْ	يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۲۶﴾	يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ
سب سے بہتر (ہے)	یہ	اللہ کی نشانیوں میں سے	تاکہ وہ	نصیحت حاصل کریں	اے آدم کی اولاد

بہتر ہے۔ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں ○ اے آدم کی اولاد!

لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ

لَا يَفْتِنَنَّكُمُ	الشَّيْطٰنُ	كَمَآ	اَخْرَجَ	اَبَوَيْكُمْ	مِّنَ الْجَنَّةِ
فتنہ میں نہ ڈال دے تمہیں	شیطان	جیسے	اس نے نکال دیا	تمہارے ماں باپ (کو)	جنت سے

تمہیں شیطان فتنہ میں نہ ڈالے جیسے اس نے تمہارے ماں باپ کو جنت سے نکال دیا،

1..... اس سے معلوم ہوا کہ زمینی مخلوق میں لباس صرف انسانوں کے لئے بنایا گیا اسی لئے جانور بے لباس ہی ہوتے ہیں۔ ستر عورت چھپانے کے قابل لباس پہننا فرض ہے اور لباسِ زینت پہننا مستحب ہے۔ لباس اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بہت بڑی نعمت ہے اس لئے اس کے پہننے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرنا چاہئے۔

2..... لباس تقویٰ کا مطلب ہے "برے عقائد اور برے اعمال کو ترک کر دینا اور پاکیزہ سیرت اپنانا"، جس طرح کپڑوں کا لباس انسان کو سردی، گرمی اور برسات کے موسموں کی شدت سے محفوظ رکھتا ہے اسی طرح تقویٰ کا لباس انسان کو اخروی عذاب سے بچاتا ہے۔

يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ؕ اِنَّهٗ

يَنْزِعُ	عَنْهُمَا	لِبَاسَهُمَا	لِيُرِيَهُمَا	سَوْاٰتِهِمَا	اِنَّهٗ
اس نے اتروادیا	ان سے	ان کا لباس	تاکہ وہ دکھادے انہیں	ان کی شرمگاہیں	بیشک وہ

ان دونوں سے ان کے لباس اتروادیئے تاکہ انہیں ان کی شرم کی چیزیں دکھادے۔ بیشک

يَرٰىكُمْ هُوَ وَ قَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا

يَرٰىكُمْ (1)	هُوَ	وَ	قَبِيْلُهٗ	مِنْ حَيْثُ	لَا تَرَوْنَهُمْ	اِنَّا	جَعَلْنَا
دیکھتا ہے تمہیں	وہ	اور	اس کا قبیلہ	جہاں سے	تم نہیں دیکھتے انہیں	بیشک	ہم نے بنادیا

وہ خود اور اس کا قبیلہ تمہیں وہاں سے دیکھتے ہیں جہاں سے تم انہیں نہیں دیکھتے۔ بیشک ہم نے

شیطان کفار کا دوست ہے

الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۲۷ وَ اِذَا فَعَلُوْا

الشَّيٰطِيْنَ	اَوْلِيَآءَ	لِلَّذِيْنَ	لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۲۷	وَ	اِذَا	فَعَلُوْا
شیطانوں (کو)	دوست	ان لوگوں کا جو	ایمان نہیں لاتے	اور	جب	وہ کریں

شیطانوں کو ایمان نہ لانے والوں کا دوست بنادیا ہے ○ اور جب کوئی بے حیائی

شرک و معاصی پر کفار کا اپنی دلیل دینا اور اس کا جواب

فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَ اللّٰهُ

فَاحِشَةً (2)	قَالُوْا	وَجَدْنَا	عَلَيْهَآ	اٰبَآءَنَا	وَ	اللّٰهُ
کوئی بے حیائی	(تو) کہتے ہیں	ہم نے پایا	اس پر	اپنے باپ دادا (کو)	اور	اللہ (نے)

کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی پر پایا تھا اور اللہ نے (بھی)

اَمَرَنَا بِهَا ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ؕ اَتَقُوْلُوْنَ

اَمَرَنَا	بِهَا	قُلْ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا يَاْمُرُ	بِالْفَحْشَآءِ	اَتَقُوْلُوْنَ
حکم دیا ہمیں	اس کا	تم کہو	بیشک	اللہ	حکم نہیں دیتا	بے حیائی کا	کیا تم کہتے ہو

ہمیں اسی کا حکم دیا ہے۔ (اے حبیب!) تم فرماؤ: بیشک اللہ بے حیائی کا حکم نہیں دیتا۔ کیا تم اللہ پر وہ بات

(1)...... یعنی "شیطان اور اس کی ذریت سارے جہان کے لوگوں کو دیکھتے ہیں جبکہ لوگ انہیں نہیں دیکھتے۔" شیطان خطرناک دشمن ہے، اس سے بچنے کا طریقہ اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنا اور شیطان کے مکروفریب سے ہوشیار رہنے کی کوشش کرنا نیز صالحین کی صحبت اختیار کرنا ہے۔ (2)...... یہاں "فاحشہ" سے مراد یا تو شرک ہے جس کی برائی واضح ہے اور یا پھر زمانۂ جاہلیت کے کافروں کا ایک طریقہ ہے اور وہ طریقہ یہ تھا کہ کفر مرد و عورت ننگے ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کیا کرتے تھے اور اس کے جواز کی دلیل میں اپنے باپ دادا کو پیش کرتے تھے کہ وہ بھی ایسے ہی کیا کرتے تھے۔ یہاں اس کا رد کیا گیا ہے۔

عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾ قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ

عَلَى اللّٰهِ	مَا	لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾	قُلْ	اَمَرَ	رَبِّيْ	بِالْقِسْطِ (1)
اللہ پر	وہ (بات) جو	تم نہیں جانتے	تم کہو	حکم دیا	میرے رب (نے)	انصاف کا

کہتے ہو جس کی تمہیں خبر نہیں؟ تم فرماؤ: میرے رب نے عدل کا حکم دیا ہے

وَ اَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ

وَ	اَقِيْمُوْا	وُجُوْهَكُمْ	عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ (2)	وَّ	ادْعُوْهُ
اور	سیدھے کرلو	اپنے چہرے	ہر سجدہ (نماز) کے وقت	اور	پکارو اسے

اور (یہ کہ) ہر نماز کے وقت تم اپنے منہ سیدھے کرو اور عبادت کو

مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۬ؕ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ﴿۲۹﴾

مُخْلِصِيْنَ	لَهُ	الدِّيْنَ	كَمَا	بَدَاَكُمْ	تَعُوْدُوْنَ ﴿۲۹﴾
خالص کرتے ہوئے	اس کے لئے	دین (عبادت)	جیسے	اس نے آغاز کیا تمہارا	(ویسے ہی) تم پلٹو گے

اسی کے لئے خالص کر کے اس کی بندگی کرو۔ اس نے جیسے تمہیں پیدا کیا ہے ویسے ہی تم پلٹو گے

فَرِيْقًا هَدٰى وَ فَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ؕ اِنَّهُمُ

فَرِيْقًا	هَدٰى	وَ	فَرِيْقًا	حَقَّ	عَلَيْهِمُ	الضَّلٰلَةُ	اِنَّهُمُ
ایک گروہ (کو)	اس نے ہدایت دی	اور	ایک گروہ	ثابت ہوگئی	ان پر	گمراہی	بیشک وہ

ایک گروہ کو ہدایت دی اور ایک فرقے پر گمراہی ثابت ہوگئی، انہوں نے

اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ

اتَّخَذُوا	الشَّيٰطِيْنَ	اَوْلِيَآءَ (3)	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	وَ	يَحْسَبُوْنَ	اَنَّهُمْ
انہوں نے بنالیا	شیطانوں (کو)	دوست	اللہ کے سوا	اور	وہ گمان کرتے ہیں	کہ وہ

اللہ کو چھوڑ کر شیطانوں کو دوست بنالیا ہے اور سمجھتے یہ ہیں کہ یہ

عدل وانصاف اور عبادت میں اخلاص کا حکم

ہدایت و گمراہی کے اعتبار سے لوگوں کے دو گروہ

1 ...قسط کے کئی معانی ہیں جیسے حصہ، عدل و انصاف اور درمیانی چیز یعنی جس میں کمی زیادتی نہ ہو۔ اکثر مفسرین کے نزدیک یہاں آیت میں "قسط" عدل وانصاف کے معنی میں ہے۔

2 ...یہ مصدرِ میمی ہے جس کا معنی سجدہ ہے اور اس سے مراد نماز ہے۔

3 ...شیطانوں کو دوست بنانے کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں نے شیطان کی اطاعت کی اور اس کے بتائے ہوئے کفر، سرکشی، گناہ اور نافرمانی کے راستے پر چلے۔

نماز کے وقت اچھی حالت اختیار کرنے کا حکم

مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۰﴾ يٰبَنِيْۤ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ

مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۰﴾	يٰبَنِيْۤ اٰدَمَ	خُذُوْا	زِيْنَتَكُمْ	عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ
ہدایت پر ہیں	اے آدم کی اولاد	لے لو	اپنی زینت	ہر سجدہ (نماز) کے وقت

ہدایت یافتہ ہیں ○ اے آدم کی اولاد! ہر نماز کے وقت اپنی زینت لے لو

کھانے پینے کی اجازت اور فضول اڑانے کی ممانعت

وَّ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا وَ لَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ

وَّ	كُلُوْا	وَ	اشْرَبُوْا	وَ	لَا تُسْرِفُوْا	اِنَّهٗ	لَا يُحِبُّ
اور	کھاؤ	اور	پیو	اور	حد سے نہ بڑھو	بیشک وہ	پسند نہیں فرماتا

اور کھاؤ اور پیو اور حد سے نہ بڑھو بیشک وہ حد سے بڑھنے والوں کو

زینت اور پاکیزہ رزق کی حلت اور اہلِ ایمان کی خصوصیت

الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾ ع قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْۤ اَخْرَجَ

الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾	قُلْ	مَنْ	حَرَّمَ [1]	زِيْنَةَ اللّٰهِ	الَّتِيْۤ	اَخْرَجَ
حد سے بڑھنے والوں (کو)	تم کہو	کس نے	حرام کی	اللہ کی زینت	وہ جو	اس نے نکالی

پسند نہیں فرماتا ○ تم فرماؤ: اللہ کی اس زینت کو کس نے حرام کیا جو اس نے

لِعِبَادِهٖ وَ الطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ؕ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ

لِعِبَادِهٖ	وَ	الطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ	قُلْ	هِيَ	لِلَّذِيْنَ
اپنے بندوں کے لئے	اور	پاکیزہ رزق	تم کہو	وہ	ان لوگوں کے لئے ہے جو

اپنے بندوں کے لئے پیدا فرمائی ہے؟ اور پاکیزہ رزق کو (کس نے حرام کیا؟) تم فرماؤ: یہ دنیا میں

اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ كَذٰلِكَ

اٰمَنُوْا	فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ	كَذٰلِكَ
ایمان لائے	دنیا کی زندگی میں	قیامت کے دن خاص (انہی کے لئے ہوگا)	اسی طرح

ایمان والوں کے لئے ہے، قیامت میں تو خاص انہی کے لئے ہوگا۔ ہم اسی طرح

ع ۱۰

[1]......اس آیت مبارکہ کی روشنی میں بہت سے لوگوں کو اپنی اصلاح کی ضرورت ہے۔ (1) وہ لوگ جو اپنے زہد و تقویٰ کے گھمنڈ میں لوگوں کی حلال اشیاء میں بھی تحقیق کر کے ان کی دل آزاری کرتے ہیں۔ یہ سخت ناجائز اور سراسر تقویٰ کے خلاف ہے۔ (2) وہ لوگ جو خود تو اپنے نفس پر سختی کرنے کی خاطر لذیذ غذاؤں کو ترک کرتے ہیں لیکن دوسرا شخص اگر ان غذاؤں کو استعمال کرتا ہے تو اسے انتہائی نفرت و حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ یہ بھی سراسر حرام ہے۔ (3) وہ لوگ جو گیارہویں، میلاد شریف، بزرگوں کی فاتحہ، عرس، مجالس شہادت وغیرہ کی شیرینی اور سبیل وغیرہ کے شربت کو ممنوع و حرام کہتے ہیں وہ بھی اس آیت کے =

حرام گناہوں کا بیان

نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ﴿۳۲﴾ قُلْ اِنَّمَا

نُفَصِّلُ	الْاٰیٰتِ	لِقَوْمٍ	یَّعْلَمُوْنَ ﴿۳۲﴾	قُلْ	اِنَّمَا
ہم تفصیل سے بیان کرتے ہیں	آیتیں	(ان) لوگوں کے لئے	(جو) علم رکھتے ہیں	تم کہو	صرف

علم والوں کے لئے تفصیل سے آیات بیان کرتے ہیں ○ تم فرماؤ،

حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا

حَرَّمَ	رَبِّیَ	الْفَوَاحِشَ (1)	مَا	ظَهَرَ	مِنْهَا	وَ	مَا
حرام قرار دی ہیں	میرے رب (نے)	بے حیائیاں	وہ جو	ظاہر ہوں	ان میں سے	اور	جو

میرے رب نے تو ظاہری باطنی بے حیائیاں

بَطَنَ وَ الْاِثْمَ وَ الْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَ اَنْ تُشْرِكُوْا

بَطَنَ	وَ	الْاِثْمَ (2)	وَ	الْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ (3)	وَ	اَنْ	تُشْرِكُوْا
چھپی ہوں	اور	گناہ	اور	ناحق زیادتی	اور	یہ کہ	تم شریک قرار دو

اور گناہ اور ناحق زیادتی کو حرام قرار دیا ہے اور اسے کہ تم اللہ کے ساتھ اس چیز کو

بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّ اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ

بِاللّٰهِ	مَا	لَمْ یُنَزِّلْ	بِهٖ	سُلْطٰنًا	وَّ	اَنْ	تَقُوْلُوْا	عَلَى اللّٰهِ
اللہ کے ساتھ	وہ چیز	اللہ نے نہیں اتاری	اس پر	کوئی دلیل	اور	یہ کہ	تم کہو	اللہ پر

شریک قرار دو جس کی اللہ نے کوئی دلیل نہیں اتاری اور یہ کہ تم اللہ پر وہ باتیں کہو

ہر اُمّت اپنی مقررہ مدت سے ایک گھڑی آگے پیچھے نہیں ہو سکتے

مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌۚ فَاِذَا

مَا	لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾	وَ	لِكُلِّ اُمَّةٍ	اَجَلٌ	فَاِذَا
وہ (باتیں) جو	تمہیں معلوم نہیں	اور	ہر گروہ کے لئے	ایک مدت (مقرر ہے)	تو جب

جس کا تم علم نہیں رکھتے ○ اور ہر گروہ کے لئے ایک مدت مقرر ہے تو جب

══ صریح خلاف کرکے گناہ گار ہوتے ہیں کیونکہ یہ چیزیں حلال ہیں اور انہیں ممنوع کہنا اپنی رائے کو دین میں داخل کرنا ہے اور یہی بدعت و ضلالت ہے۔

1 ..... اس سے مراد ہر کبیرہ گناہ ہے۔ایک قول یہ ہے کہ اس سے وہ گناہ مراد ہیں جن میں شرعی سزا لازم ہو اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد زنا ہے۔

2 ..... اس کی تفسیر میں بھی چند قول ہیں (1) ہر صغیرہ گناہ (2) وہ گناہ ہے کہ جس پر شرعی سزا لازم نہ ہو۔(3) ہر گناہ ''اِثْم'' ہے چاہے صغیرہ ہو یا کبیرہ۔

3 ..... ناحق زیادتی کا معنی ہے ''کسی شخص کا اس چیز کو طلب کرنا جو اس کا حق نہیں'' جبکہ اپنے حق کو طلب کرنا اس میں داخل نہیں۔

جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۴﴾

جَآءَ	اَجَلُهُمْ	لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ	سَاعَةً	وَّ	لَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۴﴾
آجائے گی	ان کی مدت	(تو)وہ پیچھے نہیں ہٹ سکیں گے	ایک گھڑی	اور	نہ آگے ہوسکیں گے

ان کی وہ مدت آجائے گی تو ایک گھڑی نہ پیچھے ہوں گے اور نہ ہی آگے ○

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ	اِمَّا	يَاْتِيَنَّكُمْ	رُسُلٌ	مِّنْكُمْ	يَقُصُّوْنَ
اے آدم کی اولاد	اگر	آئیں تمہارے پاس	رسول	تم میں سے	(جو)بیان کریں

اے آدم کی اولاد! اگر تمہارے پاس تم میں سے وہ رسول تشریف لائیں جو تمہارے سامنے

عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ

عَلَيْكُمْ	اٰيٰتِيْ	فَمَنِ	اتَّقٰى	وَ	اَصْلَحَ
تم پر (تمہارے سامنے)	میری آیتیں	توجو	پرہیز گاری اختیار کرے	اور	اپنی اصلاح کرلے

میری آیتوں کی تلاوت کریں تو جو پرہیز گاری اختیار کرے گا اور اپنی اصلاح کرلے گا

فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَالَّذِيْنَ

فَلَا خَوْفٌ	عَلَيْهِمْ	وَ	لَا	هُمْ	يَحْزَنُوْنَ ﴿۳۵﴾	وَ	الَّذِيْنَ
توکوئی خوف نہیں (ہوگا)	ان پر	اور	نہ	وہ	غمگین ہوں گے	اور	وہ لوگ جنہوں نے

تو ان پر نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے ○ اور جو

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ

كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَا	وَ	اسْتَكْبَرُوْا [1]	عَنْهَآ	اُولٰٓئِكَ	اَصْحٰبُ النَّارِ	هُمْ
جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	اور	تکبر کیا	ان سے	یہ لوگ	آگ والے (ہیں)	وہ

ہماری آیتیں جھٹلائیں گے اور ان کے مقابلے میں تکبر کریں گے تو یہ لوگ جہنمی ہیں،

[1]...... آیات کے مقابلے میں تکبر کا معنی ہے انہیں تسلیم نہ کرنا۔ تکبر کی ایک نحوست یہ بھی ہے کہ متکبر کیلئے نصیحت قبول کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔

اللّٰہ پر جھوٹ باندھنے اور اس کی آیتوں کو جھٹلانے والوں کا عبرتناک حال

فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۳۶﴾ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ

فِيْهَا	خٰلِدُوْنَ ﴿۳۶﴾	فَمَنْ	اَظْلَمُ	مِمَّنِ	افْتَرٰى[1]	عَلَى اللّٰهِ
اس میں	ہمیشہ رہنے والے	تو کون	بڑا ظالم	(اس) سے جو	بہتان باندھے	اللّٰہ پر

اس میں ہمیشہ رہیں گے ○ تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جس نے اللّٰہ پر

كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ

كَذِبًا	اَوْ	كَذَّبَ	بِاٰيٰتِهٖ	اُولٰٓئِكَ	يَنَالُهُمْ
جھوٹ	یا	وہ جھٹلائے	اس کی آیتوں کو	یہ لوگ	پہنچتا رہے گا انہیں

جھوٹ باندھا یا اس کی آیتیں جھٹلائیں؟ تو انہیں

نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَتْهُمْ

نَصِيْبُهُمْ	مِّنَ الْكِتٰبِ	حَتّٰۤى	اِذَا	جَآءَتْهُمْ
ان کا حصہ	(نصیب میں) لکھے ہوئے سے	یہاں تک کہ	جب	آتے ہیں ان کے پاس

ان کا لکھا ہوا حصہ پہنچتا رہے گا حتّٰی کہ جب ان کے پاس ان کی جان قبض کرنے کے لئے

رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْۤا اَيْنَ مَا

رُسُلُنَا	يَتَوَفَّوْنَهُمْ	قَالُوْۤا	اَيْنَ	مَا
ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے)	جان نکالتے ہیں ان کی	(تو فرشتے) کہتے ہیں	کہاں ہیں	وہ جن کی

ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) آتے ہیں تو وہ (فرشتے ان سے) کہتے ہیں: وہ کہاں ہیں جن کی

كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا

كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	قَالُوْا	ضَلُّوْا	عَنَّا
تم عبادت کیا کرتے تھے	اللّٰہ کے سوا	(جواب میں) وہ کہتے ہیں	وہ غائب ہوگئے	ہم سے

تم اللّٰہ کے سوا عبادت کیا کرتے تھے؟ وہ (جواباً) کہتے ہیں: وہ ہم سے غائب ہوگئے

[1]......اللّٰہ تعالٰی پر افتراء کی مختلف صورتیں ہیں (1) بتوں یا ستاروں کو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا شریک ٹھہرانا۔ (2) یزداں اور اہرمن دو خدا قرار دینا۔ (3) اللّٰہ تعالٰی کے لئے بیٹے یا بیٹیاں ٹھہرانا۔ (4) باطل احکام کو اللّٰہ تعالٰی کی طرف منسوب کرنا۔ آیات کو جھٹلانے سے مراد یہ ہے کہ قرآن پاک کو اللّٰہ تعالٰی کی طرف سے نازل کردہ کتاب نہ ماننا اور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نبوت کا انکار کرنا۔

کفار کو دخول جہنم کا حکم اور اس میں ان کا حال و عذاب

وَ شَهِدُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِیْنَ ﴿۳۷﴾

وَ	شَهِدُوْا	عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ	اَنَّهُمْ	كَانُوْا	كٰفِرِیْنَ ﴿۳۷﴾
اور	وہ گواہی دیتے ہیں	اپنی جانوں پر (کے خلاف)	کہ وہ	تھے	کفر کرنے والے

اور اپنی جانوں پر آپ گواہی دیتے ہیں کہ وہ کافر تھے ○

قَالَ ادْخُلُوْا فِیْۤ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ

قَالَ	ادْخُلُوْا	فِیْۤ اُمَمٍ	قَدْ	خَلَتْ	مِنْ قَبْلِكُمْ
اللہ فرمائے گا	داخل ہو جاؤ	(ان) گروہوں میں	تحقیق	وہ گئے	تم سے پہلے

اللہ ان سے فرمائے گا کہ تم سے پہلے جو جنوں اور آدمیوں کے گروہ

مِّنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ فِی النَّارِؕ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ

مِّنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ	فِی النَّارِ	كُلَّمَا	دَخَلَتْ	اُمَّةٌ	لَّعَنَتْ
جنوں اور انسانوں میں سے	آگ میں	جب کبھی	داخل ہوگا	ایک گروہ	لعنت کرے گا

آگ میں گئے ہیں تم بھی ان میں داخل ہو جاؤ۔ جب ایک گروہ (جہنم میں) داخل ہوگا تو دوسرے (گروہ) پر

اُخْتَهَاؕ حَتّٰۤى اِذَا ادَّارَكُوْا

اُخْتَهَا [1]	حَتّٰۤى	اِذَا	ادَّارَكُوْا
اپنے ہم مذہب (گروہ پر)	یہاں تک کہ	جب	وہ ایک دوسرے کے پیچھے جا کر جمع ہو جائیں گے

لعنت کرے گا حتّٰی کہ جب سب اس میں جمع ہو جائیں گے

فِیْهَا جَمِیْعًاۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا

فِیْهَا	جَمِیْعًا	قَالَتْ	اُخْرٰىهُمْ	لِاُوْلٰىهُمْ	رَبَّنَا
اس (آگ) میں	سب	(تو) کہیں گے	ان کے بعد والے	اپنے پہلوں کے بارے	اے ہمارے رب

تو ان میں بعد والے پہلے والوں کے لئے کہیں گے: اے ہمارے رب!

1..... یعنی ہر قسم کا کافر اپنی قسم کے کافر کو لعنت کرے گا۔ مشرک مشرکوں پر لعنت کریں گے، یہودی یہودیوں پر اور عیسائی عیسائیوں پر لعنت کرے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ قیامت میں ہر ایک اس ہی کے ساتھ ہوگا جس سے دل کا تعلق ہوگا، زمانہ اور جگہ ایک ہو یا مختلف۔

هٰۤؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ۬ۙ

هٰۤؤُلَآءِ	اَضَلُّوْنَا	فَاٰتِهِمْ	عَذَابًا ضِعْفًا	مِّنَ النَّارِ
یہ لوگ	انہوں نے گمراہ کیا ہمیں	پس تو دے انہیں	دگنا عذاب	آگ سے

انہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا تو تو انہیں آگ کا دگنا عذاب دے۔

قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّ لٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَ قَالَتْ

قَالَ	لِكُلٍّ	ضِعْفٌ	وَّ	لٰكِنْ	لَّا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾	وَ	قَالَتْ
اللہ فرمائے گا	سب کے لئے	دگنا (ہے)	اور	لیکن	تمہیں معلوم نہیں	اور	کہیں گے

اللہ فرمائے گا: سب کے لئے دُگنا ہے لیکن تمہیں معلوم نہیں ○ اور پہلے والے

اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ

اُوْلٰىهُمْ	لِاُخْرٰىهُمْ	فَمَا كَانَ	لَكُمْ	عَلَيْنَا	مِنْ فَضْلٍ
ان کے پہلے	اپنے بعد والوں سے	تو نہیں ہے	تمہارے لئے	ہم پر	کوئی فضیلت، برتری

دوسروں سے کہیں گے تو تمہیں ہم پر کوئی برتری نہ رہی

فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۳۹﴾ ع اِنَّ الَّذِيْنَ

فَذُوْقُوا	الْعَذَابَ	بِمَا	كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۳۹﴾	اِنَّ	الَّذِيْنَ
تو چکھو	عذاب	(اس کے) بدلے جو	تم کام کرتے تھے	بیشک	وہ لوگ جنہوں نے

تو اپنے اعمال کے بدلے عذاب کا مزہ چکھو ○ بیشک وہ لوگ جنہوں نے

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ اسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ

كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَا	وَ	اسْتَكْبَرُوْا	عَنْهَا	لَا تُفَتَّحُ (1)	لَهُمْ
جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	اور	تکبر کیا	ان سے	نہیں کھولے جائیں گے	ان کے لیے

ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان کے مقابلے میں تکبر کیا تو ان کے لیے آسمان کے دروازے

کفار کے لئے آسمانی دروازے نہ کھلنے اور دخولِ جنت محال ہونے کا بیان

ع ۴

1 ... کافر کے لئے آسمان کے دروازے نہ کھولے جانے کا ایک معنی یہ ہے کہ کفار کے اعمال اور ان کی ارواح کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے کیونکہ اُن کے اعمال و ارواح دونوں خبیث ہیں۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ وہ خیر و برکت اور رحمت کے نزول سے محروم رہتے ہیں۔

اَبۡوَابُ السَّمَآءِ وَلَا یَدۡخُلُوۡنَ الۡجَنَّۃَ حَتّٰی یَلِجَ

یَلِجَ	حَتّٰی	الۡجَنَّۃَ	لَا یَدۡخُلُوۡنَ	وَ	اَبۡوَابُ السَّمَآءِ
داخل ہو جائے	یہاں تک کہ	جنت (میں)	وہ داخل نہ ہوں گے	اور	آسمان کے دروازے

نہ کھولے جائیں گے اور وہ جنت میں داخل نہ ہوں گے حتّٰی کہ سوئی کے سوراخ میں

الۡجَمَلُ فِیۡ سَمِّ الۡخِیَاطِ ؕ وَکَذٰلِکَ نَجۡزِی الۡمُجۡرِمِیۡنَ ﴿۴۰﴾

الۡمُجۡرِمِیۡنَ ﴿۴۰﴾ (2)	نَجۡزِی	کَذٰلِکَ	وَ	فِیۡ سَمِّ الۡخِیَاطِ (1)	الۡجَمَلُ
مجرموں (کو)	ہم بدلہ دیتے ہیں	ایسا ہی	اور	سوئی کے سوراخ میں	اونٹ

اونٹ داخل ہو جائے اور ہم مجرموں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ○

لَہُمۡ مِّنۡ جَہَنَّمَ مِہَادٌ وَّمِنۡ فَوۡقِہِمۡ غَوَاشٍ ؕ

غَوَاشٍ (3)	مِنۡ فَوۡقِہِمۡ	وَّ	مِہَادٌ	مِّنۡ جَہَنَّمَ	لَہُمۡ
(آگ کی) اوڑھنیاں (ہوں گی)	ان کے اوپر سے	اور	بچھونا (ہے)	جہنم سے	ان کے لئے

ان کے لئے آگ بچھونا ہے اور ان کے اوپر سے (اسی کا) اوڑھنا ہو گا

کفار کا جہنمی بچھونا

وَکَذٰلِکَ نَجۡزِی الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۴۱﴾ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ

وَ	اٰمَنُوۡا	الَّذِیۡنَ	وَ	الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۴۱﴾	نَجۡزِی	کَذٰلِکَ	وَ
اور	ایمان لائے	وہ لوگ جو	اور	ظالموں (کو)	ہم بدلہ دیتے ہیں	ایسا ہی	اور

اور ہم ظالموں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ○ اور وہ جو ایمان لائے اور

نیکوں کا انجام

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُکَلِّفُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَہَاۤ ۫

وُسۡعَہَا	اِلَّا	نَفۡسًا	لَا نُکَلِّفُ	الصّٰلِحٰتِ	عَمِلُوۡا
اس کی طاقت (کے مطابق)	مگر	کسی جان (پر)	ہم بوجھ نہیں رکھتے	اچھے	انہوں نے عمل کئے

انہوں نے اچھے اعمال کئے ہم کسی پر طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں رکھتے،

(1)......اس سے ثابت ہوا کہ کفار کا جنت سے محروم رہنا قطعی ہے کیونکہ سوئی کے سوراخ میں اونٹ کا داخل ہونا محال ہے اور جو محال پر موقوف ہو وہ بھی محال ہوتا ہے، لہٰذا کفار کا جنت میں داخل ہونا بھی محال ہے۔

(2)......اس آیت میں مجرمین سے کفار مراد ہیں کیونکہ اوپر ان کی صفت میں اللہ تعالٰی کی آیات کو جھٹلانے اور ان سے تکبر کرنے کا بیان ہو چکا ہے۔

(3)......یعنی اوپر نیچے ہر طرف سے آگ انہیں گھیرے ہوئے ہے۔ یہاں صرف اوپر نیچے کا ذکر فرمایا گیا کیونکہ دایاں بایاں سیاق کلام سے خود ہی سمجھ میں آ گیا۔

اہلِ جنت کے دل کینے سے خالی ہوں گے

اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَ نَزَعْنَا مَا

اُولٰٓىٕكَ	اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ	هُمْ	فِيْهَا	خٰلِدُوْنَ ﴿۴۲﴾	وَ	نَزَعْنَا	مَا
یہ لوگ	جنت والے (ہیں)	وہ	اس میں	ہمیشہ رہنے والے	اور	ہم نے کھینچ لیا	جو

وہ جنت والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ۞ اور ہم نے ان کے سینوں سے

اہلِ جنت کا حمد و شکر کرنا اور ہدایتِ ربانی کا اقرار

فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَ

فِيْ صُدُوْرِهِمْ	مِّنْ غِلٍّ[1]	تَجْرِيْ	مِنْ تَحْتِهِمُ	الْاَنْهٰرُ	وَ
ان کے سینوں میں (تھا)	بغض وکینہ	(جنت میں) بہیں گی	ان کے نیچے	نہریں	اور

بغض وکینہ کھینچ لیا، ان کے نیچے نہریں بہیں گی اور

قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۟ وَ

قَالُوا	الْحَمْدُ[2]	لِلّٰهِ	الَّذِيْ	هَدٰىنَا	لِهٰذَا	وَ
وہ کہیں گے	تمام تعریفیں	اللہ کے لئے	جس نے	ہدایت دی ہمیں	اس کی	اور

وہ کہیں گے: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں اس کی ہدایت دی اور

مَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ

مَا كُنَّا	لِنَهْتَدِيَ	لَوْلَآ	اَنْ	هَدٰىنَا	اللّٰهُ	لَقَدْ
ہم نہیں تھے	کہ ہدایت پاتے	اگر نہ ہوتا	کہ	ہدایت دیتا ہمیں	اللہ	ضرور بیشک

ہم ہدایت نہ پاتے اگر اللہ ہمیں ہدایت نہ دیتا۔ بیشک

نیک اعمال کے بدلے جنت

جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ؕ وَ نُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ

جَآءَتْ	رُسُلُ رَبِّنَا	بِالْحَقِّ	وَ	نُوْدُوْٓا	اَنْ	تِلْكُمُ
آئے	ہمارے رب کے رسول	حق کے ساتھ	اور	انہیں ندا کی جائے گی	کہ	یہ

ہمارے رب کے رسول حق لائے اور انہیں ندا کی جائے گی کہ یہ

1 ...... جنتیوں کے دل بغض وکینہ سے پاک ہوں گے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل سے امید ہے کہ جو یہاں اپنے دل کو بغض وکینہ اور حسد سے پاک رکھے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن اسے پاکیزہ دل والوں یعنی جنتیوں میں داخل فرمائے گا۔ 2 ...... اس سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد اور اس کا شکر جنت میں بھی ہوگا کیونکہ وہ حمد وشکر ہی کا مقام ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ علم وعمل اور ہدایت کی توفیق اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی عطا سے ہے لہٰذا کسی کو علم یا اچھے عمل کی توفیق ملے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کرے اور اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی توفیق جانے۔ اسی وجہ سے ہمیں بکثرت لاحول شریف پڑھنے کا فرمایا گیا ہے۔

جنتیوں کا جہنمیوں سے مکالمہ

الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ وَنَادٰۤى

الْجَنَّةُ	اُوْرِثْتُمُوْهَا [1]	بِمَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ [2]	وَ	نَادٰۤى
جنت (ہے)	تمہیں وارث بنادیا گیا اس کا	(اس کے) بدلے جو	تم عمل کرتے تھے	اور	پکاریں گے

جنت ہے، تمہیں تمہارے اعمال کے بدلے میں اس کا وارث بنادیا گیا○ اور جنتی

اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا

اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ	اَصْحٰبَ النَّارِ [3]	اَنْ	قَدْ	وَجَدْنَا	مَا	وَعَدَنَا
جنت والے	دوزخ والوں (کو)	کہ	بیشک	ہم نے پالیا	(اسے) جو	وعدہ کیا ہم سے

جہنم والوں کو پکار کر کہیں گے کہ ہمارے رب نے جو ہم سے وعدہ فرمایا تھا

رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ؕ

رَبُّنَا	حَقًّا	فَهَلْ	وَجَدْتُّمْ	مَّا	وَعَدَ	رَبُّكُمْ	حَقًّا
ہمارے رب (نے)	سچا	تو کیا	تم نے پالیا	(اسے) جو	وعدہ کیا	تمہارے رب (نے)	سچا

ہم نے اسے سچا پایا تو کیا تم نے بھی اس وعدے کو سچا پایا جو تم سے تمہارے رب نے کیا تھا؟

قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَیْنَهُمْ اَنْ

قَالُوْا	نَعَمْ	فَاَذَّنَ	مُؤَذِّنٌ	بَیْنَهُمْ	اَنْ
وہ کہیں گے	ہاں	پھر پکارے گا	ایک ندا دینے والا	ان (جنتیوں اور جہنمیوں) کے درمیان	کہ

وہ کہیں گے: ہاں، پھر ایک ندا دینے والا ان کے درمیان پکارے گا کہ

کافروں کے عذاب کی وجوہات

لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِیْنَ ﴿۴۴﴾ الَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ

لَّعْنَةُ اللّٰهِ	عَلَى الظّٰلِمِیْنَ ﴿۴۴﴾	الَّذِیْنَ	یَصُدُّوْنَ	عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	وَ
اللہ کی لعنت (ہو)	ظالموں پر	وہ لوگ جو	روکتے ہیں	اللہ کی راہ سے	اور

ظالموں پر اللہ کی لعنت ہو○ جو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور

[1] ......جنت کو دو وجہ سے میراث فرمایا گیا۔(1) کافروں کے ایمان لانے کی صورت میں جو جنتی محلات ان کیلئے تیار تھے وہ ان کے کفر کی وجہ سے ان کی بجائے اہلِ ایمان کو دیدیئے جائیں گے تو یہ گویا ان کی میراث ہوئی۔(2) جیسے میراث اپنی محنت و کمائی سے نہیں ملتی اسی طرح جنت کا ملنا بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے ہوگا۔ [2] ......قرآن مجید میں جنت میں داخلے کے دو اسباب بیان کئے گئے ہیں (1) اللہ تعالیٰ کا فضل۔(2) بندوں کے نیک اعمال۔ دونوں میں تطبیق یہ ہے کہ پہلا حقیقی سبب ہے اور دوسرا ظاہری سبب ہے۔ [3] ......ان سے مراد جہنمی کفار ہیں نہ کہ گنہگار مومن، کیونکہ جنتی مسلمان ان گنہگاروں کو طعنہ نہ دیں گے بلکہ ان کی شفاعت کرکے وہاں سے نکالیں گے۔

وقفِ لازم باتفاق

اعراف پر موجود لوگوں کا اہلِ جنت سے کلام

يَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَ

يَبْغُوْنَهَا	عِوَجًا[1]	وَ	هُمْ	بِالْاٰخِرَةِ	كٰفِرُوْنَ ﴿۴۵﴾	وَ
چاہتے ہیں اس میں	ٹیڑھا پن	اور	وہ	آخرت کا	انکار کرنے والے (ہیں)	اور

اسے ٹیڑھا (کرنا) چاہتے ہیں اور وہ آخرت کا انکار کرنے والے ہیں ○ اور

بَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ

بَيْنَهُمَا	حِجَابٌ[2]	وَ	عَلَى الْاَعْرَافِ	رِجَالٌ
ان دونوں کے درمیان	ایک پردہ (ہے)	اور	اعراف پر	کچھ مرد (ہوں گے)

جنت و دوزخ کے درمیان میں ایک پردہ ہے اور اعراف پر کچھ مرد ہوں گے

يَّعْرِفُوْنَ كُلًّا بِسِيْمٰهُمْ ۚ وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ

يَّعْرِفُوْنَ	كُلًّا	بِسِيْمٰهُمْ	وَ	نَادَوْا	اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ	اَنْ
وہ پہچانیں گے	سب (کو)	ان کی پیشانیوں سے	اور	وہ پکاریں گے	جنت والوں (کو)	کہ

جو سب کو ان کی پیشانیوں سے پہچانیں گے اور وہ جنتیوں کو پکاریں گے کہ

سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۟ قف لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ

سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ	لَمْ يَدْخُلُوْهَا	وَ	هُمْ
تم پر سلام (ہو)	وہ (اعراف والے) داخل نہیں ہوئے اس (جنت) میں	اور (جبکہ)	وہ

تم پر سلام ہو۔ یہ اعراف والے خود جنت میں داخل نہ ہوئے ہوں گے اور

جنتیوں اور جہنمیوں کو دیکھ کر اہلِ اعراف کی دعا

يَطْمَعُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ

يَطْمَعُوْنَ ﴿۴۶﴾	وَ	اِذَا	صُرِفَتْ	اَبْصَارُهُمْ
(جنت کی) طمع رکھتے ہوں گے	اور	جب	پھیری جائیں گی	ان (اعراف والوں) کی آنکھیں

اس کی طمع رکھتے ہوں گے ○ اور جب ان اعراف والوں کی آنکھیں جہنمیوں کی طرف

1 ... یہاں یہ وعیدیں بطورِ خاص کافروں کے متعلق ہیں لیکن جو مسلمان کہلانے والے بھی دوسروں کو دین پر عمل کرنے سے منع کرتے ہیں اور وہ لوگ جو دین میں تحریف و تبدیلی چاہتے ہیں جیسے بے دین و ملحد لوگ جو دین میں تحریف و تغییر کی کوششیں کرتے رہتے ہیں ایسے لوگ بھی کوئی کم مجرم نہیں بلکہ وہ بھی جہنم کے مستحق ہیں۔ 2 ... یہ پردہ اس لئے ہے تاکہ دوزخ کا اثر جنت میں اور جنت کا اثر دوزخ میں نہ آسکے اور حق یہ ہے کہ یہ پردہ اعراف ہی ہے چونکہ یہ پردہ بہت اونچا ہوگا اس لئے اسے اعراف کہا جاتا ہے کیونکہ اعراف کا معنیٰ ہے "بلند جگہ"۔

تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِۙ قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ۠ (۴۷)

مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ (۴۷)	لَا تَجْعَلْنَا	رَبَّنَا	قَالُوْا	تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ
ظلم کرنے والی قوم کے ساتھ	تو نہ کرنا ہمیں	اے ہمارے رب	وہ کہیں گے	جہنم والوں کی طرف

پھیری جائیں گی تو کہیں گے: اے ہمارے رب! ہمیں ظالموں کے ساتھ نہ کرنا ○

وَ نَادٰۤى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا یَّعْرِفُوْنَهُمْ

یَّعْرِفُوْنَهُمْ	رِجَالًا	اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ	نَادٰۤى	وَ
وہ پہچانتے ہوں گے انہیں	کچھ مردوں (کو)	اعراف والے	پکاریں گے	اور

اور اعراف والے کچھ مردوں کو پکار کر کہیں گے جنہیں ان کی پیشانیوں سے

بِسِیْمٰىهُمْ قَالُوْا مَاۤ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَ مَا

مَا	وَ	جَمْعُكُمْ	عَنْكُمْ	مَاۤ اَغْنٰى	قَالُوْا	بِسِیْمٰىهُمْ
جو	اور	تمہاری جماعت	تم سے (تمہیں)	نہیں کام آئی	کہیں گے	ان کی پیشانیوں سے

پہچانتے ہوں گے: تمہاری جماعت اور جو تم تکبر کرتے تھے

كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ (۴۸) اَهٰۤؤُلَآءِ الَّذِیْنَ اَقْسَمْتُمْ

اَقْسَمْتُمْ	الَّذِیْنَ	اَهٰۤؤُلَآءِ [1]	كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ (۴۸)
تم نے قسمیں کھائیں	وہ لوگ جو (جن کے بارے)	کیا یہ ہیں	تم تکبر کرتے تھے

وہ تمہیں کام نہ آیا ○ کیا یہی وہ لوگ ہیں جن کے متعلق تم قسمیں کھا کر کہتے تھے

لَا یَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍؕ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ

الْجَنَّةَ	اُدْخُلُوا	لَا یَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ
جنت (میں)	(ان سے تو فرمادیا گیا کہ) تم داخل ہو جاؤ	(کہ) اللہ انہیں رحمت نہیں پہنچائے گا

کہ اللہ ان پر رحمت نہیں کرے گا (ان سے تو فرمایا گیا ہے کہ) تم جنت میں داخل ہو جاؤ

اہلِ اعراف کا کافر جہنمیوں سے کلام

[1] .... اعراف والے غریب جنتی مسلمانوں کی طرف اشارہ کرکے مشرکوں سے کہیں گے کہ کیا یہی وہ غریب مسلمان ہیں جنہیں تم دُنیا میں حقیر سمجھتے تھے اور جن کی غریبی فقیری دیکھ کر تم قسمیں کھاتے تھے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان پر رحمت نہیں فرمائے گا، اب خود دیکھ لو کہ وہ جنت کے دائمی عیش و راحت میں کس عزت و احترام کے ساتھ ہیں اور تم کس بڑی مصیبت میں مبتلا ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ دُنیا میں مومن کی فقیری یا کافر کی امیری سے دھوکا نہ کھانا چاہئے نیز کسی غریب کی غربت کا مذاق نہیں اُڑانا چاہئے۔ غریبوں کی بے کسی کا مذاق اڑانا کافروں کا طریقہ ہے اور مسلمان کو غربت کے طعنے دینا ایذاءِ مسلم اور حرام فعل ہے۔

اہلِ جہنم کا جنتیوں سے پانی و رزق مانگنا

لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَاۤ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ۝۴۹ وَنَادٰۤى اَصْحٰبُ النَّارِ

لَا خَوْفٌ	عَلَيْكُمْ	وَ	لَاۤ	اَنْتُمْ	تَحْزَنُوْنَ ۝۴۹	وَ	نَادٰۤى	اَصْحٰبُ النَّارِ
کوئی خوف نہیں	تم پر	اور	نہ	تم	غمگین ہوگے	اور	پکاریں گے	جہنم والے

تم پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ تم غمگین ہوگے ○ اور جہنمی

اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا

اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ	اَنْ	اَفِيْضُوْا	عَلَيْنَا	مِنَ الْمَآءِ	اَوْ	مِمَّا
جنت والوں (کو)	کہ	ڈال دو	ہمارے اوپر	کچھ پانی	یا	(اس) سے جو

جنتیوں کو پکاریں گے کہ ہمیں کچھ پانی دیدو یا اس رزق سے

رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ؕ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا

رَزَقَكُمُ	اللّٰهُ	قَالُوْۤا	اِنَّ	اللّٰهَ	حَرَّمَهُمَا [1]
رزق دیا تمہیں	اللہ (نے)	وہ کہیں گے	بیشک	اللہ (نے)	حرام کردیا ہے ان دونوں کو

کچھ دیدو جو اللہ نے تمہیں دیا ہے۔ جنتی کہیں گے: بیشک اللہ نے یہ دونوں چیزیں کافروں پر

دین کو کھیل تماشا بنالینے والے کفار کا اُخروی انجام

عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝۵۰ۙ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا

عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝۵۰ [2]	الَّذِيْنَ	اتَّخَذُوْا	دِيْنَهُمْ	لَهْوًا	وَّ	لَعِبًا
کافروں پر	وہ لوگ جنہوں نے	بنالیا	اپنے دین (کو)	تماشا	اور	کھیل

حرام کردی ہیں ○ جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنالیا

وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنْسٰىهُمْ كَمَا

وَّ	غَرَّتْهُمُ	الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا	فَالْيَوْمَ	نَنْسٰىهُمْ [3]	كَمَا
اور	دھوکا دیا انہیں	دنیا کی زندگی (نے)	تو آج	ہم چھوڑ دیں گے انہیں	کیونکہ

اور دنیا کی زندگی نے انہیں دھوکا دیا تو آج ہم انہیں چھوڑ دیں گے کیونکہ

1 ...... یہاں حرام سے مراد شرعی حرام نہیں کیونکہ وہاں شرعی احکام جاری نہ ہوں گے بلکہ مراد کامل محرومی ہے۔ نیز جنتیوں کا جہنمیوں کی مدد نہ کرنا کافر جہنمیوں سے متعلق ہے ورنہ جہنم کے مستحق بہت سے گناہگار مسلمانوں کو ان کے نیک رشتے داروں کی شفاعت نصیب ہوگی۔ 2 ...... اس سے معلوم ہوا کہ جنتی مومن کو دوزخی کافر سے بالکل محبت نہ ہوگی اور نہ ہی اس پر رحم آئے گا اگرچہ اس کا سگا باپ، بیٹا یا بہترین دوست ہو، وہ اس کے مانگنے پر بھی اُدھر کچھ نہ پھینکے گا۔ 3 ...... یہاں اللہ تعالیٰ کی طرف نسیان کی نسبت کا مطلب کفر کے نسیان (بھولنے) کا بدلہ دینا ہے۔

نَسُوْا لِقَآءَ یَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَ مَا كَانُوْا

نَسُوْا	لِقَآءَ یَوْمِهِمْ هٰذَا	وَ	مَا	كَانُوْا
انہوں نے بھلا دیا	اپنے اس دن کی ملاقات (کو)	اور	(اس لئے) کہ	وہ تھے

انہوں نے اپنے اِس دن کی ملاقات کو بھلا رکھا تھا اور وہ

بِاٰیٰتِنَا یَجْحَدُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَ لَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ

بِاٰیٰتِنَا	یَجْحَدُوْنَ ﴿۵۱﴾	وَ	لَقَدْ	جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ (1)
ہماری آیتوں کا	انکار کرتے	اور	ضرور بیشک	ہم لائے ان کے پاس ایک کتاب

ہماری آیتوں سے انکار کرتے تھے ○ اور بیشک ہم ان کے پاس ایک کتاب لائے

فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّ رَحْمَةً

فَصَّلْنٰهُ	عَلٰى عِلْمٍ	هُدًى وَّ رَحْمَةً (2)
ہم نے تفصیل سے بیان کیا اسے	ایک عظیم علم (کی بنا) پر	(وہ) ہدایت اور رحمت (ہے)

جسے ہم نے ایک عظیم علم کی بنا پر بڑی تفصیل سے بیان کیا، ایمان لانے والوں کے لئے

لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ هَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّا

لِّقَوْمٍ	یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾	هَلْ	یَنْظُرُوْنَ	اِلَّا
(ان) لوگوں کے لئے	(جو) ایمان لاتے ہیں	کیا (یعنی نہیں)	وہ انتظار کررہے	مگر

ہدایت اور رحمت ہے ○ وہ تو صرف قرآن کے کہے ہوئے

تَاْوِیْلَهٗ ؕ یَوْمَ یَاْتِیْ تَاْوِیْلُهٗ

تَاْوِیْلَهٗ	یَوْمَ	یَاْتِیْ	تَاْوِیْلُهٗ
اس (قرآن) کا (بتایا ہوا) انجام	(جس) دن	(اُن کے سامنے) آئے گا	اس کا (بتایا ہوا) انجام

آخری انجام کا انتظار کررہے ہیں۔ جس دن وہ آخری انجام آئے گا

1...... کتاب سے مراد قرآن پاک ہے جسے اللہ تعالی نے اپنے کامل علم کی بنا پر بڑی تفصیل سے بیان کیا کہ اس میں انسانی ہدایت کیلئے جن جن چیزوں کی ضرورت ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وہ تمام چیزیں بیان فرمادیں اور جس چیز کی طرف اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دعوت دی اس کی حقانیت کے زبردست دلائل قائم فرمائے اور اسے بار بار دلنشین انداز اور حسین پیرایوں میں بیان کیا۔ قرآن پاک عقائد حقہ اور اعمالِ صالحہ کے بیان کا حسین مجموعہ ہے۔ 2...... قرآن کی رحمت عامہ تو سارے عالم کیلئے ہے کہ ساری دنیا کو ایک ہدایت نامہ مل گیا مگر رحمت خاصہ صرف مومنوں کیلئے ہے کیونکہ اس سے نفع صرف وہی اٹھاتے ہیں۔

يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ

يَقُوْلُ	الَّذِيْنَ	نَسُوْهُ	مِنْ قَبْلُ	قَدْ	جَآءَتْ
(تو) کہیں گے	وہ لوگ جنہوں نے	بھلا دیا تھا اسے	(اس) سے پہلے	(کہ) بیشک	آئے تھے

تو جو اس سے پہلے بھولے ہوئے تھے بول اٹھیں گے کہ بیشک

رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ

رُسُلُ رَبِّنَا	بِالْحَقِّ	فَهَلْ	لَّنَا	مِنْ شُفَعَآءَ
ہمارے رب کے رسول	حق کے ساتھ	تو کیا	ہمارے لئے (ہیں)	کوئی سفارشی

ہمارے رب کے رسول حق کے ساتھ تشریف لائے تھے، تو ہیں کوئی ہمارے سفارشی

فَيَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ

فَيَشْفَعُوْا	لَنَآ	اَوْ	نُرَدُّ	فَنَعْمَلَ
تو وہ سفارش کریں	ہمارے لئے	یا	ہمیں واپس بھیج دیا جائے	تو ہم عمل کریں

جو ہماری شفاعت کردیں؟ یا ہمیں واپس بھیج دیا جائے تو ہم جو پہلے عمل کیا کرتے تھے

غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ۭ قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَ

غَيْرَ الَّذِيْ	كُنَّا نَعْمَلُ	قَدْ	خَسِرُوْٓا	اَنْفُسَهُمْ	وَ
(اس کے) علاوہ جو	ہم عمل کیا کرتے تھے	بیشک	انہوں نے خسارے میں ڈالیں	اپنی جانیں	اور

اس کے برخلاف اعمال کرلیں۔ بیشک انہوں نے اپنی جانیں نقصان میں ڈالیں اور

ضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۵۳﴾ ع اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ

ضَلَّ	عَنْهُمْ	مَّا	كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۵۳﴾ [1]	اِنَّ	رَبَّكُمُ	اللّٰهُ	الَّذِيْ
گم ہوگئے	ان سے	جو	وہ بہتان باندھتے تھے	بیشک	تمہارا رب	اللہ (ہے)	جس نے

ان سے کھو گئے جو یہ بہتان باندھتے تھے ○ بیشک تمہارا رب اللہ ہے جس نے

عظمتِ قدرت الٰہی کے دلائل

ع ۱۳ ۲

1 ...... مذکورہ بالا آیات میں جو کچھ بیان ہوا اس میں بنیادی طور پر مسلمانوں اور کافروں کے انجام کا بیان کیا گیا ہے لیکن اس کے ساتھ اصحابِ اعراف کا بھی بیان ہے جن کی نیکیاں اور گناہ برابر ہوں گے۔ اب یہاں مسلمانوں کا ایک وہ گروہ بھی ہوگا جن کے گناہ زیادہ اور نیکیاں کم ہوں گی اور یونہی وہ لوگ بھی ہوں گے جو نیکیوں کے باوجود کسی گناہ پر پکڑے جائیں گے۔ ان تمام چیزوں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ہمیں اپنی آخرت کی فکر کرنی چاہئے۔ سب سے پہلے تو کفر سے بچنے کی انتہائی کوشش کریں، دوسرے یہ کہ اگرچہ کوئی مسلمان ہمیشہ کیلئے جہنم میں نہیں جائے گا لیکن یہ بات طے شدہ ہے کہ کچھ گناہگار=

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ

خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ [1]	ثُمَّ
بنائے	آسمان	اور	زمین	چھ دن میں	پھر

آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے پھر

اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ

اسْتَوٰی [2]	عَلَی الْعَرْشِ	یُغْشِی	الَّیْلَ النَّهَارَ
(اپنی شان کے لائق) استواء فرمایا	عرش پر	وہ ڈھانپ دیتا ہے	رات دن (کو ایک دوسرے سے)

عرش پر استواء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے، رات دن کو ایک دوسرے سے ڈھانپ دیتا ہے

یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا وَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ وَ

یَطْلُبُهٗ	حَثِیْثًا	وَّ	الشَّمْسَ	وَ	الْقَمَرَ	وَ
(کہ ہر ایک) پیچھے چلا آرہا ہے اس (دوسرے) کے	تیزی (سے)	اور	سورج	اور	چاند	اور

کہ (ایک) دوسرے کے پیچھے جلد جلد چلا آرہا ہے اور اس نے سورج اور چاند اور

النُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَ

النُّجُوْمَ	مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ	اَلَا	لَهُ	الْخَلْقُ	وَ
ستاروں (کو بنایا)	(یہ سب) اس کے حکم کے پابند (ہیں)	سن لو	اسی کے (لائق ہے)	پیدا کرنا	اور

ستاروں کو بنایا اس حال میں کہ سب اس کے حکم کے پابند ہیں۔ سن لو! پیدا کرنا اور تمام کاموں میں

دعا مانگنے کا ایک ادب اور حد سے بڑھنے کی ممانعت

الْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۵۴﴾ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ

الْاَمْرُ	تَبٰرَكَ	اللّٰهُ	رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۵۴﴾	اُدْعُوْا	رَبَّكُمْ
حکم دینا	بڑی برکت والا ہے	اللہ	(جو) تمام جہانوں کا رب (ہے)	دعا کرو	اپنے رب (سے)

تصرف کرنا اسی کے لائق ہے۔ اللہ بڑی برکت والا ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے ○ اپنے رب سے

=مسلمان ضرور جہنم میں جائیں گے لہٰذا ہمیں جہنم کے عذاب اور اس کی ہولناکیوں سے ڈرتے رہنا چاہئے۔

1 ...... چھ دن میں تخلیق سے کیا مراد ہے، اس کے متعلق بعض نے فرمایا کہ چھ دن سے مراد چھ ادوار ہیں اور اکثر نے فرمایا کہ دنیوی اعتبار سے جو چھ دن کی مقدار بنتی ہے وہ مراد ہے۔ بہر حال جو بھی صورت ہو اللہ تعالیٰ ہر صورت پر قادر ہے۔ 2 ...... یہ آیت متشابہات میں سے ہے، اس سے درحقیقت کیا مراد ہے وہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے اور ہم اس کے حق ہونے پر ایمان لاتے ہیں۔ اس سے متعلق مزید تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج3، ص339 پر ملاحظہ فرمائیں۔

زمین میں فساد کی ممانعت اور دعا مانگنے کا ایک ادب

تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝۵۵ ۚ وَ

تَضَرُّعًا	وَّ	خُفْيَةً	اِنَّهٗ	لَا يُحِبُّ	الْمُعْتَدِيْنَ ۝۵۵ [1]	وَ
گڑگڑاتے	اور	آہستہ	بیشک وہ	پسند نہیں فرماتا	حد سے بڑھنے والوں (کو)	اور

گڑگڑاتے ہوئے اور آہستہ آواز سے دعا کرو۔ بیشک وہ حد سے بڑھنے والے کو پسند نہیں فرماتا ○ اور

لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّ

لَا تُفْسِدُوْا	فِي الْاَرْضِ	بَعْدَ اِصْلَاحِهَا	وَ	ادْعُوْهُ	خَوْفًا	وَّ
تم فساد نہ کرو	زمین میں	اس کی اصلاح کے بعد	اور	دعا کرو اس سے	ڈرتے (ہوئے)	اور

زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد برپا نہ کرو اور اللہ سے دعا کرو ڈرتے ہوئے اور

قدرت، وحدانیت اور وقوعِ قیامت کی دلیل

طَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۵۶ وَهُوَ

طَمَعًا [2]	اِنَّ	رَحْمَتَ اللّٰهِ	قَرِيْبٌ	مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۵۶	وَ	هُوَ
طمع کرتے (ہوئے)	بیشک	اللہ کی رحمت	قریب (ہے)	نیکی کرنے والوں سے	اور	وہی (ہے)

طمع کرتے ہوئے۔ بیشک اللہ کی رحمت نیک لوگوں کے قریب ہے ○ اور وہی ہے

الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ

الَّذِيْ	يُرْسِلُ	الرِّيٰحَ	بُشْرًا	بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ	حَتّٰۤى	اِذَاۤ
جو	بھیجتا ہے	ہوائیں	خوشخبری (دیتی ہوئیں)	اس کی رحمت کے آگے	یہاں تک کہ	جب

جو ہواؤں کو اس حال میں بھیجتا ہے کہ اس کی رحمت کے آگے آگے خوشخبری دے رہی ہوتی ہیں یہاں تک کہ جب

اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا

اَقَلَّتْ	سَحَابًا ثِقَالًا	سُقْنٰهُ	لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ	فَاَنْزَلْنَا
وہ اٹھا کر لاتی ہے	بھاری بادل	(تو) ہم چلاتے ہیں اسے	کسی مردہ شہر کی طرف	پھر ہم اتارتے ہیں

وہ ہوائیں بھاری بادل کو اٹھا لاتی ہیں تو ہم اس بادل کو کسی مردہ شہر کی طرف چلاتے ہیں پھر

1 ..... یعنی لوگوں کو دعا وغیرہ جن چیزوں کا حکم دیا گیا ان میں حد سے بڑھنے والوں کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔ یاد رہے کہ دعا میں حد سے بڑھنے کی مختلف صورتیں ہیں جیسے ہمیشہ کے لئے تندرستی اور عافیت مانگنا، گناہ کی دعا مانگنا، سب مسلمانوں کے سب گناہ بخشے جانے کی دعا مانگنا اور کافر کی مغفرت کی دعا کرنا وغیرہ۔ 2 ..... اس میں دعا مانگنے کا ایک ادب بیان فرمایا گیا ہے کہ جب بھی دعا مانگو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے ڈرتے ہوئے اور اس کی رحمت کی طمع کرتے ہوئے دعا کرو۔ اس سے معلوم ہوا کہ دعا اور عبادات میں خوف و امید دونوں ہونے چاہئیں اس سے اِنْ شَآءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ یہ جلد قبول ہوں گی۔

بِهِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِؕ

بِهِ [1]	الْمَآءَ	فَاَخْرَجْنَا	بِهٖ	مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ
اس (بادل) سے (یا) اس (مردہ شہر) میں	پانی	تو ہم نکالتے ہیں	اس (پانی) کے ذریعے	ہر (قسم کے) پھل

اس مردہ شہر میں پانی اتارتے ہیں تو اس پانی کے ذریعے ہر طرح کے پھل نکالتے ہیں۔

كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَ الْبَلَدُ الطَّیِّبُ

كَذٰلِكَ	نُخْرِجُ	الْمَوْتٰى	لَعَلَّكُمْ	تَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾	وَ	الْبَلَدُ الطَّیِّبُ [2]
اسی طرح	ہم نکالیں گے	مُردوں (کو)	تاکہ تم	نصیحت حاصل کرو	اور	اچھی زمین

اسی طرح ہم مُردوں کو نکالیں گے۔ (یہ بیان اس لئے ہے) تاکہ تم نصیحت حاصل کرو ○ اور جو اچھی زمین ہوتی ہے

مومن و کافر کے قبولِ حق کی مثال

یَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖۚ وَ الَّذِیْ خَبُثَ لَا یَخْرُجُ

یَخْرُجُ	نَبَاتُهٗ	بِاِذْنِ رَبِّهٖ	وَ	الَّذِیْ [3]	خَبُثَ	لَا یَخْرُجُ
نکل آتا ہے	اس کا سبزہ	اپنے رب کے حکم سے	اور	جو	خراب ہو	(اس کا سبزہ) نہیں نکلتا

اس کا سبزہ تو اپنے رب کے حکم سے نکل آتا ہے اور جو خراب ہو اس کا سبزہ بڑی مشکل سے

اِلَّا نَكِدًاؕ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ

اِلَّا	نَكِدًا	كَذٰلِكَ	نُصَرِّفُ	الْاٰیٰتِ	لِقَوْمٍ
مگر	تھوڑا، بڑی مشکل (سے)	اسی طرح	ہم بار بار بیان کرتے ہیں	آیتیں	(ان) لوگوں کے لئے

تھوڑا سا نکلتا ہے۔ ہم اسی طرح شکر کرنے والے لوگوں کے لئے تفصیل سے آیات

یَّشْكُرُوْنَ ﴿۵۸﴾ؑ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ

یَّشْكُرُوْنَ ﴿۵۸﴾	لَقَدْ	اَرْسَلْنَا	نُوْحًا	اِلٰى قَوْمِهٖ	فَقَالَ
(جو) شکر کرتے ہیں	ضرور بیشک	ہم نے بھیجا	نوح (کو)	اس کی قوم کی طرف	تو اس نے کہا

بیان کرتے ہیں ○ بیشک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تو اس نے کہا:

حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تبلیغ

ع ۷ ‏ ۱۴

1...... بعض مفسرین کے نزدیک یہاں لفظ ''بِهٖ'' میں ضمیر کا مرجع ''بادل'' ہے، اس صورت میں آیت کا معنی ہوا ''پھر ہم نے اس بادل سے پانی اتارا'' اور بعض مفسرین کے نزدیک اس کا مرجع ''مردہ شہر'' ہے، اس صورت میں آیت کا معنی ہو گا ''پھر ہم نے اس مردہ شہر میں پانی اتارا''

2...... یہ مومن کی مثال ہے کہ جس طرح عمدہ زمین پانی سے نفع پاتی ہے اسی طرح مومن قرآنی انوار کی بارش سے نفع پاتا ہے۔

3...... یہ کافر کی مثال ہے کہ جیسے خراب زمین بارش سے نفع نہیں پاتی ایسے ہی کافر قرآنی انوار کی بارش سے نفع نہیں پاتا۔

یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ

یٰقَوْمِ	اعْبُدُوا	اللّٰهَ	مَا لَكُمْ	مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ
اے میری قوم	تم عبادت کرو	اللہ (کی)	تمہارے لئے نہیں	اس کے علاوہ کوئی معبود

اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔

اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۵۹﴾ قَالَ

اِنِّیْۤ	اَخَافُ	عَلَیْكُمْ	عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۵۹﴾ (1)	قَالَ
بیشک میں	خوف کرتا ہوں	تمہارے اوپر	بڑے دن کے عذاب (کا)	کہا

بے شک میں تم پر بڑے دن کے عذاب کا خوف کرتا ہوں ○ اس کی

سرداروں کا گستاخانہ جواب

الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۶۰﴾ قَالَ

الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖۤ	اِنَّا	لَنَرٰىكَ	فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۶۰﴾	قَالَ (2)
اس کی قوم میں سے سرداروں (نے)	بیشک ہم	ضرور دیکھتے ہیں تمہیں	کھلی گمراہی میں	فرمایا

قوم کے سردار بولے: بیشک ہم تمہیں کھلی گمراہی میں دیکھتے ہیں ○ فرمایا:

حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مشفقانہ اور ناصحانہ جواب

یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ ضَلٰلَةٌ وَّ لٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ

یٰقَوْمِ	لَیْسَ	بِیْ	ضَلٰلَةٌ (3)	وَّ	لٰكِنِّیْ	رَسُوْلٌ
اے میری قوم	نہیں ہے	مجھ میں	کوئی گمراہی	اور	لیکن میں	رسول (ہوں)

اے میری قوم! مجھ میں کوئی گمراہی نہیں لیکن میں تو

مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶۱﴾ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَ

مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶۱﴾	اُبَلِّغُكُمْ	رِسٰلٰتِ رَبِّیْ	وَ
تمام جہانوں کے رب کی طرف سے	میں پہنچاتا ہوں تمہیں	اپنے رب کے پیغامات	اور

ربُّ العالمین کا رسول ہوں ○ میں تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور

(1)......بڑے دن کے عذاب سے مراد روزِ قیامت یا روزِ طوفان کا عذاب ہے۔ (2)......حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے قوم کی بکواس پر نہایت شفقت و محبت اور خیر خواہی کے ساتھ جواب عطا فرمایا، اس سے مبلغین کو بھی درس حاصل کرنا چاہئے کہ مخاطب کی جہالت پر برانگیختہ ہونے کی بجائے حتی الامکان نرمی اور شفقت کے ساتھ جواب دیا جائے۔ (3)......اس آیت سے معلوم ہوا کہ نبوت اور گمراہی دونوں جمع نہیں ہو سکتیں اور کوئی نبی ایک آن کے لئے بھی گمراہ نہیں ہو سکتے کیونکہ اگر نبی ہی گمراہ ہوں تو پھر لوگوں کو ہدایت کون کرے گا۔

اَنْصَحُ لَكُمْ وَ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۲﴾

اَنْصَحُ	لَكُمْ	وَ	اَعْلَمُ	مِنَ اللّٰهِ	مَا	لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۲﴾
خیر خواہی کرتا ہوں	تمہاری	اور	جانتا ہوں	اللہ کی طرف سے	وہ جو	تم نہیں جانتے

تمہاری خیر خواہی کرتا ہوں اور میں اللہ کی طرف سے وہ علم رکھتا ہوں جو تم نہیں رکھتے ○

اَوَ عَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

اَوَ عَجِبْتُمْ	اَنْ	جَآءَكُمْ	ذِكْرٌ	مِّنْ رَّبِّكُمْ
اور کیا تمہیں تعجب ہوا	(اس بات پر) کہ	آئی تمہارے پاس	نصیحت	تمہارے رب کی طرف سے

اور کیا تمہیں اس بات پر تعجب ہے کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے

عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَ لِتَتَّقُوْا وَ لَعَلَّكُمْ

عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ	لِيُنْذِرَكُمْ	وَ	لِتَتَّقُوْا	وَ	لَعَلَّكُمْ
تم میں سے ایک مرد پر (کے ذریعے)	تاکہ وہ ڈرائے تمہیں	اور	تاکہ تم ڈرو	اور	تاکہ تم

تمہیں میں سے ایک مرد کے ذریعے نصیحت آئی تاکہ وہ تمہیں ڈرائے اور تاکہ تم ڈرو اور تاکہ

تُرْحَمُوْنَ ﴿۶۳﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ وَ الَّذِيْنَ

تُرْحَمُوْنَ ﴿۶۳﴾	فَكَذَّبُوْهُ (1)	فَاَنْجَيْنٰهُ	وَ	الَّذِيْنَ
تم پر رحم کیا جائے	تو انہوں نے جھٹلایا اسے	تو ہم نے نجات دی اسے	اور	ان لوگوں کو جو

تم پر رحم کیا جائے ○ تو انہوں نے نوح کو جھٹلایا تو ہم نے اسے اور جو

مَعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَ اَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

مَعَهٗ (2)	فِي الْفُلْكِ	وَ	اَغْرَقْنَا	الَّذِيْنَ	كَذَّبُوْا
اس کے ساتھ	کشتی میں (تھے)	اور	ہم نے غرق کر دیا	ان لوگوں کو جنہوں نے	جھٹلایا

اس کے ساتھ کشتی میں تھے سب کو نجات دی اور ہماری آیتیں جھٹلانے والوں کو

سرکش کفار پر عذابِ الٰہی

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دشمنوں پر اس وقت تک دنیاوی عذاب نہیں آتے جب تک وہ پیغمبر کی نافرمانی نہ کریں۔

2 ...... حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی کشتی میں چالیس مرد اور چالیس عورتیں سوار تھیں مگر آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد کے سوا کسی کی نسل نہ چلی اس لئے آپ کو ''آدمِ ثانی'' کہتے ہیں۔

ع ٨ / ١٥

حضرت ہود عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی اپنی قوم کو تبلیغ

بِاٰيٰتِنَا اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ ﴿٦٤﴾ وَ اِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ

بِاٰيٰتِنَا	اِنَّهُمْ	كَانُوْا	قَوْمًا عَمِيْنَ ﴿٦٤﴾ (1)	وَ	اِلٰى عَادٍ (2)	اَخَاهُمْ (3)
ہماری آیتوں کو	بیشک وہ	تھے	اندھے لوگ	اور	عاد کی طرف	ان کے (قومی) بھائی

غرق کر دیا بیشک وہ اندھے لوگ تھے ○ اور قومِ عاد کی طرف ان کے ہم قوم

هُوْدًا قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ

هُوْدًا	قَالَ	يٰقَوْمِ	اعْبُدُوا	اللّٰهَ	مَا لَكُمْ
ہود (کو بھیجا)	(انہوں نے) فرمایا	اے میری قوم	تم عبادت کرو	اللہ (کی)	تمہارے لئے نہیں

ہود کو بھیجا۔ (ہود نے) فرمایا: اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا

کافر سرداروں کا گستاخانہ جواب

مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿٦٥﴾ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ

مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ	اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿٦٥﴾	قَالَ	الْمَلَاُ	الَّذِيْنَ
اس کے علاوہ کوئی معبود	تو کیا تم ڈرتے نہیں	کہا	سرداروں (نے)	وہ لوگ جنہوں نے

تمہارا کوئی معبود نہیں۔ تو کیا تم ڈرتے نہیں؟ ○ اس کی قوم کے

كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ سَفَاهَةٍ وَّ اِنَّا

كَفَرُوْا	مِنْ قَوْمِهٖ	اِنَّا	لَنَرٰىكَ	فِيْ سَفَاهَةٍ	وَّ	اِنَّا
کفر کیا	اس کی قوم میں سے	بیشک ہم	ضرور دیکھتے ہیں تمہیں	بیوقوفی میں (مبتلا)	اور	بیشک ہم

کافر سردار بولے، بیشک ہم تمہیں بیوقوف سمجھتے ہیں اور بیشک

حضرت ہود عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا مشفقانہ اور ناصحانہ جواب

لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٦٦﴾ قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ

لَنَظُنُّكَ	مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٦٦﴾	قَالَ	يٰقَوْمِ	لَيْسَ	بِيْ
ضرور گمان کرتے ہیں تمہیں	جھوٹوں میں سے	فرمایا	اے میری قوم	نہیں ہے	مجھ میں

ہم تمہیں جھوٹوں میں سے گمان کرتے ہیں ○ (ہود نے) فرمایا: اے میری قوم! میرے ساتھ

1 ...... یعنی ان کے پاس نبوت کی شان دیکھنے والی آنکھ نہ تھی، ان کے دل اندھے تھے اگرچہ آنکھیں کھلی تھیں۔

2 ...... قومِ عاد دو ہیں: عادِ اُولیٰ یہ حضرت ہود عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی قوم ہے اور یہ یمن میں آباد تھے اور عادِ ثانیہ، یہ حضرت صالح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی قوم ہے، اسی کو ثمود کہتے ہیں ان دونوں کے درمیان سو برس کا فاصلہ ہے۔ یہاں عادِ اُولیٰ مراد ہے۔

3 ...... یہاں بھائی سے مراد حقیقی بھائی نہیں بلکہ "ہم قوم" مراد ہے۔

سَفَاهَةٌ وَّ لٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶۷﴾

سَفَاهَةٌ [1]	وَّ	لٰكِنِّیْ	رَسُوْلٌ	مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶۷﴾
کوئی بیوقوفی	اور	لیکن میں	رسول (ہوں)	تمام جہانوں کے رب کی طرف سے

بے وقوفی کا کوئی تعلق نہیں۔ میں تو ربُّ العالمین کا رسول ہوں ○

اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَ اَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِیْنٌ ﴿۶۸﴾

اُبَلِّغُكُمْ [2]	رِسٰلٰتِ رَبِّیْ	وَ	اَنَا	لَكُمْ	نَاصِحٌ	اَمِیْنٌ ﴿۶۸﴾
میں پہنچاتا ہوں تمہیں	اپنے رب کے پیغامات	اور	میں	تمہارے لئے	خیر خواہ	امانت دار (ہوں)

میں تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور میں تمہارے لئے قابلِ اعتماد خیر خواہ ہوں ○

اَوَ عَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

اَوَ عَجِبْتُمْ	اَنْ	جَآءَكُمْ	ذِكْرٌ	مِّنْ رَّبِّكُمْ
اور کیا تمہیں تعجب ہوا	(اس بات پر) کہ	آئی تمہارے پاس	نصیحت	تمہارے رب کی طرف سے

اور کیا تمہیں اس بات پر تعجب ہے کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے

عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِیُنْذِرَكُمْ ؕ وَ اذْكُرُوْۤا اِذْ جَعَلَكُمْ

عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ	لِیُنْذِرَكُمْ	وَ	اذْكُرُوْۤا	اِذْ	جَعَلَكُمْ
تم میں سے ایک مرد پر (کے ذریعے)	تاکہ وہ ڈرائے تمہیں	اور	یاد کرو	جب	اس نے بنایا تمہیں

تمہیں میں سے ایک مرد کے ذریعے نصیحت آئی تاکہ وہ تمہیں ڈرائے اور یاد کرو جب اس نے تمہیں

خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ زَادَكُمْ فِی الْخَلْقِ

خُلَفَآءَ	مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ	وَّ	زَادَكُمْ	فِی الْخَلْقِ
جانشین	نوح کی قوم کے بعد	اور	زیادہ کیا تمہیں	جسامت میں

قومِ نوح کے بعد جانشین بنایا اور تمہاری جسامت میں

قوم کو انعاماتِ الٰہیہ کی یاد دہانی

1 ...... نبی کے ساتھ بیوقوفی کا کوئی تعلق نہیں اور اس کی وجہ صاف ظاہر ہے کہ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کامل عقل والے اور ہمیشہ ہدایت پر ہوتے ہیں۔ تمام جہان کی عقل نبی کی عقل کے مقابلے میں ایسی ہے جیسے سمندر کا ایک قطرہ کیونکہ نبی تو وحی کے ذریعے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے علم و عقل حاصل کرتا ہے اور اس چیز کے برابر کسی دوسری چیز کا ہونا محال ہے۔ 2 ...اس آیت سے دو باتیں معلوم ہوئیں (1) جاہل اور بیوقوف لوگوں کی بد تمیزی و جہالت پر بردباری کا مظاہرہ کرنا سنتِ انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہے۔ (2) اہلِ علم و کمال کو ضرورت کے موقع پر اپنے منصب و کمال کا اظہار جائز ہے۔

بَصْۜطَةً ۚ فَاذْكُرُوْۤا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ

لَعَلَّكُمْ	اٰلَآءَ اللّٰهِ	فَاذْكُرُوْۤا	بَصْۜطَةً[1]
تاکہ تم	اللہ کی نعمتیں	تو یاد کرو	قوت اور وسعت (کے اعتبار سے)

قوت اور وسعت زیادہ کی تو اللہ کی نعمتیں یاد کرو تاکہ تم

تُفْلِحُوْنَ ﴿۶۹﴾ قَالُوْۤا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ

لِنَعْبُدَ	اَجِئْتَنَا	قَالُوْۤا	تُفْلِحُوْنَ ﴿۶۹﴾
تاکہ ہم عبادت کریں	کیا تم آئے ہو ہمارے پاس	انہوں نے کہا	فلاح پاجاؤ

فلاح پاؤ○ قوم نے کہا: کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ ہم

اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ

كَانَ يَعْبُدُ	مَا	نَذَرَ	وَ	اللّٰهَ وَحْدَهٗ
عبادت کرتے تھے	(وہ چیزیں) جن کی	ہم چھوڑ دیں	اور	ایک اللہ (کی)

ایک اللہ کی عبادت کریں اور جن چیزوں کی عبادت ہمارے باپ دادا

اٰبَآؤُنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ

اِنْ	تَعِدُنَاۤ	فَاْتِنَا بِمَا	اٰبَآؤُنَا
اگر	تم وعیدیں سناتے ہو ہمیں	تو لے آؤ ہمارے پاس وہ جس کی	ہمارے باپ دادا

کیا کرتے تھے انہیں چھوڑ دیں۔ اگر تم سچے ہو تو لے آؤ وہ (عذاب) جس کی تم

كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۷۰﴾ قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ

عَلَيْكُمْ	وَقَعَ	قَدْ	قَالَ	مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۷۰﴾	كُنْتَ
تمہارے اوپر	پڑ گیا، لازم ہو گیا	بیشک	فرمایا	سچوں میں سے	تم ہو

ہمیں وعیدیں سناتے ہو○ فرمایا: بیشک تم پر تمہارے رب کا

قومِ ہود کی سرکشی اور عذاب کا مطالبہ

حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف سے نزولِ عذاب کا حکم

[1] ...اللہ تعالیٰ نے قومِ عاد کو سلطنت اور بدنی قوت عطا فرمائی تھی، چنانچہ شداد ابن عاد جیسا بڑا بادشاہ انہیں میں ہوا۔ یہ بہت لمبے قد والے اور بڑے بھاری ڈیل ڈول والے تھے۔

مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّ غَضَبٌ ؕ اَتُجَادِلُوْنَنِیْ

اَتُجَادِلُوْنَنِیْ	غَضَبٌ	وَّ	رِجْسٌ	مِّنْ رَّبِّكُمْ
کیا تم جھگڑتے ہو مجھ سے	غضب	اور	عذاب	تمہارے رب کی طرف سے

عذاب اور غضب لازم ہو گیا۔ کیا تم مجھ سے

فِیْۤ اَسْمَآءٍ سَمَّیْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ

اٰبَآؤُكُمْ	وَ	اَنْتُمْ	سَمَّیْتُمُوْهَاۤ	فِیْۤ اَسْمَآءٍ
تمہارے باپ دادا (نے)	اور	تم	رکھ لیا انہیں	(ان) ناموں کے بارے میں

ان ناموں کے بارے میں جھگڑ رہے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں،

مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ فَانْتَظِرُوْۤا

فَانْتَظِرُوْۤا	مِنْ سُلْطٰنٍ	بِهَا	اللّٰهُ	مَّا نَزَّلَ
تو تم انتظار کرو	کوئی دلیل	ان کی	اللہ (نے)	نہیں اتاری

جن کی کوئی دلیل اللہ نے نہیں اتاری تو تم بھی انتظار کرو

اِنِّیْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ ﴿۷۱﴾ فَاَنْجَیْنٰهُ

فَاَنْجَیْنٰهُ (1)	مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ ﴿۷۱﴾	مَعَكُمْ	اِنِّیْ
تو ہم نے نجات دی اسے	انتظار کرنے والوں میں سے (ہوں)	تمہارے ساتھ	بیشک میں (بھی)

اور میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں ○ تو ہم نے اسے

وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَ

وَ	مِّنَّا	بِرَحْمَةٍ	مَعَهٗ	الَّذِیْنَ	وَ
اور	اپنی طرف سے	ایک بڑی رحمت کے ساتھ	اس کے ساتھ (تھے)	ان لوگوں کو جو	اور

اور اس کے ساتھیوں کو اپنی رحمت کے ساتھ نجات دی اور

حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور مسلمانوں کی نجات اور کافروں پر عذاب

(1) ..... اس آیت میں حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کے ساتھیوں کی نجات اور قومِ عاد پر نزول عذاب کا ذکر ہے۔ اس کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج3، ص356 کا مطالعہ فرمائیں۔

قَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا

قَطَعْنَا	دَابِرَ	الَّذِيْنَ	كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَا
ہم نے کاٹ دی	جڑ	ان لوگوں کی جنہوں نے	جھٹلایا	ہماری آیتوں کو

جو ہماری آیتیں جھٹلاتے تھے ان کی جڑ کاٹ دی

وَ مَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۲﴾ ع وَ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ

وَ	مَا كَانُوْا	مُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۲﴾	وَ	اِلٰى ثَمُوْدَ (1)	اَخَاهُمْ
اور	وہ نہیں تھے	ایمان والے	اور	ثمود کی طرف	ان کے (قومی) بھائی

اور وہ ایمان والے نہ تھے ○ اور قوم ثمود کی طرف ان کے ہم قوم

صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

صٰلِحًا	قَالَ	يٰقَوْمِ	اعْبُدُوا	اللّٰهَ
صالح (کو بھیجا)	(انہوں نے) فرمایا	اے میری قوم	تم عبادت کرو	اللہ (کی)

صالح کو بھیجا۔ صالح نے فرمایا: اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو

مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ

مَا لَكُمْ	مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ	قَدْ	جَآءَتْكُمْ	بَيِّنَةٌ
تمہارے لئے نہیں	اس کے علاوہ کوئی معبود	بیشک	آگئی تمہارے پاس	روشن نشانی

اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ بیشک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے

مِّنْ رَّبِّكُمْ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً

مِّنْ رَّبِّكُمْ	هٰذِهٖ	نَاقَةُ اللّٰهِ	لَكُمْ	اٰيَةً
تمہارے رب کی طرف سے	یہ	اللہ کی اونٹنی (ہے)	تمہارے لئے	نشانی

روشن نشانی آگئی۔ تمہارے لئے نشانی کے طور پر اللہ کی یہ اونٹنی ہے۔

ع ۱۲ ۸ | وقف لازم

حضرت صالح عَلَیْہِ السَّلَام کی اپنی قوم کو تبلیغ

(1) ۔۔۔ ثمود بھی عرب کا ہی ایک قبیلہ تھا۔ یہ لوگ ثمود بن رام بن سام بن نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد میں تھے اور حجاز و شام کے درمیان سرزمین حجر میں رہتے تھے۔

فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِیْۤ اَرْضِ اللّٰهِ وَ لَا تَمَسُّوْهَا

لَا تَمَسُّوْهَا	وَ	فِیْۤ اَرْضِ اللّٰهِ	تَاْكُلْ	فَذَرُوْهَا
ہاتھ نہ لگاؤ اسے	اور	اللہ کی زمین میں	(تاکہ) وہ کھائے	تو تم چھوڑ دو اسے

تو تم اسے چھوڑے رکھو تاکہ اللہ کی زمین میں کھائے اور اسے برائی کے ساتھ

بِسُوْٓءٍ فَیَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۷۳﴾ وَ

وَ	عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۷۳﴾	فَیَاْخُذَكُمْ	بِسُوْٓءٍ
اور	دردناک عذاب	(اگر ایسا کیا) تو پکڑلے گا تمہیں	برائی کے ساتھ

ہاتھ نہ لگاؤ ورنہ تمہیں دردناک عذاب پکڑلے گا ○ اور

اذْكُرُوْۤا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ

مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ	خُلَفَآءَ	جَعَلَكُمْ	اِذْ	اذْكُرُوْۤا
(قومِ) عاد کے بعد	جانشین	اس نے بنایا تمہیں	جب	یاد کرو

یاد کرو جب اس نے تمہیں قومِ عاد کے بعد جانشین بنایا

وَّ بَوَّاَكُمْ فِی الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا

مِنْ سُهُوْلِهَا	تَتَّخِذُوْنَ	فِی الْاَرْضِ	بَوَّاَكُمْ	وَّ
اس کے نرم حصے میں	تم بناتے	زمین میں	اس نے ٹھکانہ دیا تمہیں	اور

اور اس نے تمہیں زمین میں ٹھکانہ دیا، تم نرم زمین میں محلات

قُصُوْرًا وَّ تَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُیُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْۤا

فَاذْكُرُوْۤا	بُیُوْتًا	الْجِبَالَ	تَنْحِتُوْنَ	وَّ	قُصُوْرًا [1]
تو یاد کرو	مکانات	پہاڑوں (کو)	تراش کر بناتے	اور	محلات

بناتے تھے اور پہاڑوں کو تراش کر مکانات بناتے تھے تو اللہ کی نعمتیں

قوم ثمود کو انعاماتِ الٰہیہ کی یاددہانی اور فساد کی ممانعت

[1]..... قوم ثمود نے گرمیوں کے لئے بستیوں میں محل بنائے ہوئے تھے اور سردی کے موسم کے لئے پہاڑوں میں گرم مکانات تعمیر کئے تھے جیسا کہ آج کل بھی دولت مند لوگ کرتے ہیں ٹھنڈے اور گرم علاقوں میں جدا جدا مکانات بناتے ہیں۔

متکبر سرداروں کا کمزور مسلمانوں سے سوال وجواب

اٰلَآءَ اللّٰهِ وَ لَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ﴿۷۴﴾

اٰلَآءَ اللّٰهِ	وَ	لَا تَعْثَوْا	فِی الْاَرْضِ	مُفْسِدِیْنَ ﴿۷۴﴾ [1]
اللہ کی نعمتیں	اور	نہ پھرو	زمین میں	فساد کرتے ہوئے

یاد کرو اور زمین میں فساد مچاتے نہ پھروo

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ

قَالَ	الْمَلَاُ	الَّذِیْنَ	اسْتَكْبَرُوْا	مِنْ قَوْمِهٖ
کہا	سرداروں (نے)	وہ لوگ جنہوں نے	تکبر کیا	اس (صالح) کی قوم میں سے

اس کی قوم کے متکبر سردار

لِلَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ

لِلَّذِیْنَ	اسْتُضْعِفُوْا	لِمَنْ	اٰمَنَ	مِنْهُمْ
ان لوگوں سے جو	کمزور سمجھے گئے	(اس) سے جو	ایمان لایا	ان میں سے

کمزور مسلمانوں سے کہنے لگے:

اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ

اَتَعْلَمُوْنَ	اَنَّ	صٰلِحًا	مُّرْسَلٌ	مِّنْ رَّبِّهٖ
کیا تم جانتے ہو	کہ	صالح	بھیجا ہوا ہے	اپنے رب کی طرف سے

کیا تم جانتے ہو کہ صالح اپنے رب کا رسول ہے؟

قَالُوْۤا اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۷۵﴾

قَالُوْۤا	اِنَّا	بِمَاۤ	اُرْسِلَ	بِهٖ	مُؤْمِنُوْنَ ﴿۷۵﴾
انہوں نے کہا	بیشک ہم	جس کے ساتھ	انہیں بھیجا گیا	اس پر	ایمان رکھنے والے (ہیں)

انہوں نے کہا: بیشک ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں جس کے ساتھ انہیں بھیجا گیا ہےo

[1]......اس سے معلوم ہوا کہ قوم میں فساد پھیلانا بدترین جرم ہے خواہ یہ قتل و غارتگری سے ہو، کفر و شرک کی اشاعت سے یا فتنہ پھیلانے والی تقریروں اور تحریروں سے ہو۔ آج کل اکثر علم دین سے نابلد لوگ علماء کے لباس میں فساد پھیلاتے اور علماء کو بدنام کرتے پھر رہے ہیں، ان سے ہوشیار رہنا چاہئے۔

قوم صالح کا اونٹنی ذبح کرنا اور دیگر سرکشی

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا بِالَّذِيْۤ

قَالَ	الَّذِيْنَ	اسْتَكْبَرُوْۤا	اِنَّا	بِالَّذِيْۤ
بولے	وہ لوگ جنہوں نے	تکبر کیا	بیشک ہم	جس پر

متکبر بولے: بیشک ہم اس کا انکار کرنے والے ہیں

اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۷۶﴾ فَعَقَرُوا

اٰمَنْتُمْ	بِهٖ	كٰفِرُوْنَ ﴿۷۶﴾	فَعَقَرُوا [1]
تم ایمان لائے ہو	اس کا	انکار کرنے والے (ہیں)	تو انہوں نے ٹانگوں کی رگیں کاٹ دیں

جس پر تم ایمان لائے ہو ○ پس (کافروں نے) اونٹنی کی ٹانگوں کی رگوں کو

النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا

النَّاقَةَ	وَ	عَتَوْا	عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ	وَ	قَالُوْا
اونٹنی (کی)	اور	سرکشی کی	اپنے رب کے حکم سے	اور	انہوں نے کہا

کاٹ دیا اور اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی اور کہنے لگے:

يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ

يٰصٰلِحُ	ائْتِنَا بِمَا	تَعِدُنَاۤ	اِنْ	كُنْتَ
اے صالح	لے آؤ ہمارے پاس جس کی	تم وعیدیں سناتے ہو ہمیں	اگر	تم ہو

اے صالح! اگر تم رسول ہو تو ہم پر وہ عذاب لے آؤ جس کی تم ہمیں وعیدیں

قوم صالح پر عذاب الٰہی

مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۷۷﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا

مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۷۷﴾	فَاَخَذَتْهُمُ	الرَّجْفَةُ [2]	فَاَصْبَحُوْا
رسولوں میں سے	تو پکڑ لیا انہیں	زلزلے (نے)	تو وہ صبح کو رہ گئے

سناتے رہتے ہو ○ تو انہیں زلزلے نے پکڑ لیا تو وہ صبح کو

1 ..... اونٹنی کو ذبح کرنے والا ایک شخص قیدار بن سالف تھا اور ایک شخص مصدع ابن دہر اس کا مددگار تھا لیکن چونکہ یہ کام ساری قوم کی رضامندی سے ہوا تھا اس لئے ان سب کو اس کا فاعل قرار دیا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ گناہ کرنا، گناہ کرانا، گناہ پر راضی ہونا، گناہ پر مدد کرنا سب ہی جرم ہیں جن کی وجہ سے عذاب آسکتا ہے۔ 2 ..... قوم ثمود کے عذاب سے متعلق مختلف آیات میں مختلف چیزوں کا ذکر ہے، جیسے یہاں زلزلے کا ذکر ہے اور سورۂ حجر کی آیت نمبر 83 میں چیخ کا ذکر ہے۔ ان دونوں میں تطبیق یہ ہے کہ پہلے وہ ہولناک آواز میں گرفتار ہوئے، پھر سخت زلزلہ قائم کیا گیا۔

حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مردہ قوم سے خطاب

فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿٧٨﴾ فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَ

فِيْ دَارِهِمْ	جٰثِمِيْنَ ﴿٧٨﴾	فَتَوَلّٰى	عَنْهُمْ	وَ
اپنے گھروں میں	اوندھے منہ (مرے ہوئے)	پس اس (صالح) نے منہ پھیر لیا	ان سے	اور

اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے ○ تو صالح نے ان سے منہ پھیر لیا اور

قَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ

قَالَ	يٰقَوْمِ	لَقَدْ	اَبْلَغْتُكُمْ	رِسَالَةَ رَبِّيْ
فرمایا	اے میری قوم	ضرور بیشک	میں نے پہنچادیا تمہیں	اپنے رب کا پیغام

فرمایا: اے میری قوم! بیشک میں نے تمہیں اپنے رب کا پیغام پہنچادیا

وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ

وَ	نَصَحْتُ	لَكُمْ	وَ	لٰكِنْ	لَّا تُحِبُّوْنَ
اور	میں نے خیر خواہی کی	تمہاری	اور	لیکن	تم پسند نہیں کرتے

اور میں نے تمہاری خیر خواہی کی لیکن تم خیر خواہوں کو

حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اپنی قوم کو بد فعلی پر تنبیہ

النّٰصِحِيْنَ ﴿٧٩﴾ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ

النّٰصِحِيْنَ ﴿٧٩﴾	وَ	لُوْطًا	اِذْ	قَالَ	لِقَوْمِهٖ
خیر خواہی کرنے والوں (کو)	اور	لوط (کو بھیجا)	جب	اس نے کہا	اپنی قوم سے

پسند نہیں کرتے ○ اور (ہم نے) لوط کو بھیجا، جب اس نے اپنی قوم سے کہا:

اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ

اَتَاْتُوْنَ	الْفَاحِشَةَ [1]	مَا سَبَقَكُمْ	بِهَا	مِنْ اَحَدٍ
کیا تم کرتے ہو	بے حیائی	تم سے پہلے نہیں کیا	اس کو	کسی ایک (نے)

کیا تم وہ بے حیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے جہان میں کسی نے

[1] ......یہاں فاحشہ سے مراد لڑکوں کے ساتھ بد فعلی کرنا ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ لڑکوں کے ساتھ بد فعلی کرنا قومِ لوط کی ایجاد ہے. اسی لئے اسے ''لواطت'' کہتے ہیں۔ یاد رہے کہ مرد کا مرد کے ساتھ بد فعلی حرام اور اسے حلال سمجھنے والا کافر ہے۔ عورت کا عورت سے شہوانی لذت حاصل کرنا حرام ہے اور اپنی بیوی کے پچھلے مقام میں جماع کرنا بھی حرام ہے۔

مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۸۰﴾ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ

الرِّجَالَ	لَتَاْتُوْنَ	اِنَّكُمْ	مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۸۰﴾
مردوں (کے پاس)	ضرور آتے ہو	بیشک تم	سارے جہان والوں میں سے

نہیں کی ○ بیشک تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں

شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۸۱﴾

قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۸۱﴾ (۱)	اَنْتُمْ	بَلْ	مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ	شَهْوَةً
حد سے گزرے ہوئے لوگ (ہو)	تم	بلکہ	عورتوں کی بجائے	نفسانی خواہش (کے لئے)

کے پاس شہوت سے جاتے ہو بلکہ تم لوگ حد سے گزرے ہوئے ہو ○

قوم لوط کا جواب

وَ مَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا

قَالُوْۤا	اَنْ	اِلَّاۤ	جَوَابَ قَوْمِهٖۤ	مَا كَانَ	وَ
انہوں نے کہا	یہ کہ	مگر	اس کی قوم کا جواب	نہیں تھا	اور

اور ان کی قوم کا اس کے سوا کوئی جواب نہ تھا کہ انہوں نے کہا:

اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْیَتِكُمْۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ یَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۸۲﴾

یَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۸۲﴾	اُنَاسٌ	اِنَّهُمْ	مِّنْ قَرْیَتِكُمْ	اَخْرِجُوْهُمْ
بڑے پاک بنتے ہیں	لوگ	بیشک وہ	اپنی بستی سے	نکال دو انہیں

ان کو اپنی بستی سے نکال دو۔ یہ لوگ بڑے پاک بنتے پھرتے ہیں ○

حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیوی پر عذاب الٰہی

فَاَنْجَیْنٰهُ وَ اَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖ

امْرَاَتَهٗ	اِلَّا	اَهْلَهٗۤ	وَ	فَاَنْجَیْنٰهُ
اس کی بیوی (کے)	سوائے	اس کے گھر والوں (کو)	اور	تو ہم نے نجات دی اسے

تو ہم نے اسے اور اس کے گھر والوں کو نجات دی سوائے اس کی بیوی کے۔

(۱)...... انسان کو شہوت اس لئے دی گئی کہ نسل انسانی باقی رہے اور دنیا کی آبادی ہو اور عورتوں کو شہوت کا محل اور نسل چلانے کا ذریعہ بنایا کہ ان سے معروف طریقے کے مطابق اور جیسے شریعت نے اجازت دی اس طرح شہوت پوری کی جائے اور ان سے اولاد حاصل کی جائے، جب آدمیوں نے عورتوں کو چھوڑ کر ان کا کام مردوں سے لینا چاہا تو وہ حد سے گزر گئے اور انہوں نے اس قوت کے مقصد صحیح کو فوت کر دیا کیونکہ مرد کو نہ حمل ہوتا ہے اور نہ وہ بچہ جنتا ہے تو اس کے ساتھ مشغول ہونا سوائے شیطانیت کے اور کیا ہے۔

مردوں کی باہم بدفعلی پر خدا کا شدید عذاب

كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِیْنَ ﴿۸۳﴾ وَ اَمْطَرْنَا عَلَیْهِمْ مَّطَرًا ؕ

كَانَتْ	مِنَ الْغٰبِرِیْنَ ﴿۸۳﴾ [1]	وَ	اَمْطَرْنَا	عَلَیْهِمْ	مَّطَرًا
وہ تھی	باقی رہنے والوں میں سے	اور	ہم نے برسائی	ان پر	بارش

وہ باقی رہنے والوں میں سے تھی ○ اور ہم نے ان پر بارش برسائی

فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۸۴﴾ ع وَ اِلٰى مَدْیَنَ

ع ۱۰ / ۱۲

فَانْظُرْ	كَیْفَ	كَانَ	عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۸۴﴾ [2]	وَ	اِلٰى مَدْیَنَ
تو دیکھو	کیسا	ہوا	مجرموں کا انجام	اور	مدین کی طرف

تو دیکھو، مجرموں کا کیسا انجام ہوا؟ ○ اور مدین کی طرف

شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا لوگوں کو ناپ تول میں کمی سے منع کرنا اور دیگر نصیحتیں

اَخَاهُمْ شُعَیْبًا ؕ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا

اَخَاهُمْ	شُعَیْبًا	قَالَ	یٰقَوْمِ	اعْبُدُوا
ان کے (قومی) بھائی	شعیب (کو بھیجا)	اس نے کہا	اے میری قوم	تم عبادت کرو

ان کے ہم قوم شعیب کو بھیجا: انہوں نے فرمایا: اے میری قوم! اللہ کی

اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ

اللّٰهَ	مَا لَكُمْ	مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ	قَدْ	جَآءَتْكُمْ
اللہ (کی)	تمہارے لئے نہیں	اس کے علاوہ کوئی معبود	بیشک	آگئی تمہارے پاس

عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، بے شک تمہارے پاس

بَیِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَیْلَ وَ الْمِیْزَانَ

بَیِّنَةٌ	مِّنْ رَّبِّكُمْ	فَاَوْفُوا	الْكَیْلَ	وَ	الْمِیْزَانَ
روشن نشانی	تمہارے رب کی طرف سے	تو پورا کرو	ناپ	اور	تول

تمہارے رب کی طرف سے روشن دلیل آگئی تو ناپ اور تول پورا پورا کرو

1 ...... حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بیوی جس کا نام واہلہ تھا وہ آپ پر ایمان نہ لائی بلکہ کافرہ ہی رہی، اپنی قوم سے محبت رکھتی اور ان کے لئے جاسوسی کرتی تھی، یہ عذاب میں مبتلا ہوئی۔

2 ...... اس سے معلوم ہوا بد فعلی انتہائی مبغوض وشدید جرم ہے کہ اس جرم کی وجہ سے قوم لوط پر ایسا عذاب آیا جو دوسری عذاب پانے والی قوموں پر نہ آیا۔

وَ لَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَآءَهُمْ وَ لَا تُفْسِدُوْا

وَ	لَا تَبْخَسُوا	النَّاسَ	اَشْیَآءَهُمْ[1]	وَ	لَا تُفْسِدُوْا
اور	کم کر کے نہ دو	لوگوں (کو)	ان کی چیزیں	اور	فساد نہ کرو

اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم کر کے نہ دو اور زمین میں

فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ

فِی الْاَرْضِ	بَعْدَ اِصْلَاحِهَا	ذٰلِكُمْ	خَیْرٌ	لَّكُمْ	اِنْ
زمین میں	اس کی اصلاح کے بعد	یہ	بہتر (ہے)	تمہارے لئے	اگر

اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ پھیلاؤ۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر

كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۚ﴿۸۵﴾ وَ لَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ

كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۸۵﴾	وَ	لَا تَقْعُدُوْا	بِكُلِّ صِرَاطٍ
تم ہو	ایمان لانے والے	اور	(اس لئے) نہ بیٹھو	ہر راستے پر

تم ایمان لاؤ ○ اور ہر راستے پر یوں نہ بیٹھو

تُوْعِدُوْنَ وَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مَنْ

تُوْعِدُوْنَ	وَ	تَصُدُّوْنَ	عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	مَنْ
(کہ آنے جانے والوں کو) ڈراؤ	اور	روکو	اللہ کی راہ سے	(اسے) جو

کہ راہگیروں کو ڈراؤ اور اللہ کے راستے سے ایمان لانے والوں کو

اٰمَنَ بِهٖ وَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَ اذْكُرُوْۤا

اٰمَنَ	بِهٖ	وَ	تَبْغُوْنَهَا	عِوَجًا	وَ	اذْكُرُوْۤا
ایمان لایا	اس پر	اور	تم تلاش کرو اس میں	ٹیڑھا پن	اور	یاد کرو

روکو اور تم اس میں ٹیڑھا پن تلاش کرو اور یاد کرو

[1]...... اس سے معلوم ہوا کہ بعض احکام کے کفار بھی مکلف ہیں کیونکہ حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی کافر قوم کو ناپ تول درست کرنے کا حکم دیا اور نہ ماننے پر عذابِ الٰہی آگیا۔

حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اہلِ مدین کو نصیحت

اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ ۪ وَانْظُرُوْا

اِذْ	كُنْتُمْ	قَلِيْلًا	فَكَثَّرَكُمْ	وَ	انْظُرُوْا[1]
جب	تم تھے	تھوڑے	تو اس نے زیادہ کر دیا تمہیں	اور	دیکھو

جب تم تھوڑے تھے تو اس نے تمہاری تعداد میں اضافہ کر دیا اور دیکھو،

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَاِنْ كَانَ طَآىِٕفَةٌ

كَيْفَ	كَانَ	عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۸۶﴾	وَ	اِنْ	كَانَ	طَآىِٕفَةٌ
کیسا	ہوا	فساد کرنے والوں کا انجام	اور	اگر	ہو	ایک گروہ

فسادیوں کا کیسا انجام ہوا؟ ○ اور اگر تم میں ایک گروہ

مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِيْۤ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَ

مِّنْكُمْ	اٰمَنُوْا	بِالَّذِيْۤ	اُرْسِلْتُ	بِهٖ	وَ
تم میں سے	وہ ایمان لائیں	جس کے ساتھ	مجھے بھیجا گیا	اس پر	اور

اس پر ایمان لائے جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا ہے اور

طَآىِٕفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا فَاصْبِرُوْا حَتّٰى يَحْكُمَ

طَآىِٕفَةٌ	لَّمْ يُؤْمِنُوْا[2]	فَاصْبِرُوْا	حَتّٰى	يَحْكُمَ
ایک گروہ	وہ ایمان نہ لائیں	تو صبر کرو	یہاں تک کہ	فیصلہ کر دے

ایک گروہ (اس پر) ایمان نہ لائے تو تم انتظار کرو حتّٰی کہ اللہ ہمارے درمیان

اللّٰهُ بَيْنَنَا ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸۷﴾

اللّٰهُ	بَيْنَنَا	وَ	هُوَ	خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸۷﴾
اللہ	ہمارے درمیان	اور	وہ	سب سے بہترین فیصلہ کرنے والا

فیصلہ کر دے اور وہ سب سے بہترین فیصلہ فرمانے والا ہے ○

[1]......اس سے معلوم ہوا کہ قوموں کے تاریخی حالات معلوم کرنا اور نزولِ عذاب کے مقامات کو دیکھنا عبرت حاصل کرنے کے لئے بہت مفید ہے، اس سے اللہ تعالیٰ کا خوف اور اس کی عبادات کی ترغیب پیدا ہوتی ہے۔ [2]......اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر تمام لوگ ایمان نہ لائے بلکہ کچھ لائے اور کچھ نہ لائے۔ اس میں ہر عالم و مبلغ کے لئے نصیحت ہے کہ تمام لوگ ان کی بات مان کر اس پر عمل پیرا نہیں ہوں گے لہٰذا انہیں چاہئے کہ لوگوں کی روگردانی دیکھ کر رنجیدہ نہ ہوں اور استقامت کے ساتھ دین کی خدمت میں مصروف رہیں۔

قَالَ الْمَلَاُ

9

متکبر سرداروں کا شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے کلام

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ

قَالَ	الْمَلَاُ[1]	الَّذِیْنَ	اسْتَكْبَرُوْا	مِنْ قَوْمِهٖ
کہا	سرداروں (نے)	وہ لوگ جنہوں نے	تکبر کیا	اس کی قوم میں سے

اس کی قوم کے متکبر سردار کہنے لگے:

لَنُخْرِجَنَّكَ یٰشُعَیْبُ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ

لَنُخْرِجَنَّكَ	یٰشُعَیْبُ	وَ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	مَعَكَ
ضرور ہم نکال دیں گے تمہیں	اے شعیب	اور	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	تمہارے ساتھ

اے شعیب! ہم ضرور تمہیں اور تمہارے ساتھ والے مسلمانوں کو اپنی بستی سے

مِنْ قَرْیَتِنَاۤ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِیْ مِلَّتِنَا ؕ قَالَ اَوَ لَوْ كُنَّا

مِنْ قَرْیَتِنَاۤ	اَوْ	لَتَعُوْدُنَّ	فِیْ مِلَّتِنَا	قَالَ	اَوَ لَوْ	كُنَّا
اپنی بستی سے	یا	ضرور تم آ جاؤ گے	ہمارے دین میں	فرمایا	کیا اگرچہ	ہم ہوں

نکال دیں گے یا تم ہمارے دین میں آجاؤ۔ فرمایا: کیا اگرچہ ہم

كٰرِهِیْنَ ﴿۸۸﴾ قَدِ افْتَرَیْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا

كٰرِهِیْنَ ﴿۸۸﴾	قَدِ افْتَرَیْنَا	عَلَى اللّٰهِ	كَذِبًا	اِنْ	عُدْنَا
بیزار، ناپسند کرنے والے	بیشک ہم بہتان باندھیں گے	اللہ پر	جھوٹ	اگر	ہم آجائیں

بیزار ہوں؟ ○ بیشک (پھر تو) ضرور ہم اللہ پر جھوٹ باندھیں گے اگر اس کے بعد بھی

فِیْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا ؕ وَ

فِیْ مِلَّتِكُمْ	بَعْدَ	اِذْ	نَجّٰىنَا	اللّٰهُ	مِنْهَا	وَ
تمہارے دین میں	(اس کے) بعد	جبکہ	بچایا ہے ہمیں	اللہ (نے)	اس (دین) سے	اور

ہم تمہارے دین میں آئیں جبکہ اللہ نے ہمیں اس سے بچایا ہے اور

[1]...... حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کے سرداروں کا تکبر اور حق قبول کرنے سے سرکشی ان کی ہلاکت کا سبب بنی، معلوم ہوا کہ قوم کے سردار قوم کی ہلاکت کا باعث بنتے ہیں، ان کا درست ہونا قوم کو اعلیٰ درجے پر پہنچا دیتا اور بگڑ جانا ذلت کی گہری کھائیوں میں گرا دیتا ہے۔

مَا يَكُوْنُ لَنَاۤ اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَاۤ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ

مَا يَكُوْنُ	لَنَاۤ	اَنْ	نَّعُوْدَ	فِيْهَاۤ	اِلَّاۤ	اَنْ	يَّشَآءَ[1]	اللّٰهُ
(جائز) نہیں ہے	ہمارے لئے	کہ	ہم آئیں	اس (دین) میں	مگر	یہ کہ	چاہے	اللّٰہ

ہم مسلمانوں میں کسی کا کام نہیں کہ تمہارے دین میں آئے مگر یہ کہ ہمارا رب

رَبُّنَا ؕ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ؕ عَلَى اللّٰهِ

رَبُّنَا	وَسِعَ	رَبُّنَا	كُلَّ شَیْءٍ	عِلْمًا[2]	عَلَى اللّٰهِ
(جو) ہمارا رب (ہے)	گھیرے ہوئے ہے	ہمارا رب	ہر چیز (کو)	علم (سے)	اللّٰہ پر

اللّٰہ چاہے۔ ہمارے رب کا علم ہر چیز کو محیط ہے، ہم نے اللّٰہ ہی پر

تَوَكَّلْنَا ؕ رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَ قَوْمِنَا

تَوَكَّلْنَا	رَبَّنَا	افْتَحْ	بَیْنَنَا وَ بَیْنَ قَوْمِنَا
ہم نے بھروسہ کیا	اے ہمارے رب	فیصلہ کردے	ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان

بھروسہ کیا۔ اے ہمارے رب! ہم میں اور ہماری قوم میں حق کے ساتھ

بِالْحَقِّ وَ اَنْتَ خَیْرُ الْفٰتِحِیْنَ ﴿۸۹﴾ وَ قَالَ الْمَلَاُ

بِالْحَقِّ	وَ	اَنْتَ	خَیْرُ الْفٰتِحِیْنَ ﴿۸۹﴾	وَ	قَالَ	الْمَلَاُ
حق کے ساتھ	اور	تو	سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا (ہے)	اور	کہا	سرداروں (نے)

فیصلہ فرمادے اور تو سب سے بہتر فیصلہ فرمانے والا ہے ○ اور اس کی قوم کے

الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَىٕنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَیْبًا اِنَّكُمْ

الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	مِنْ قَوْمِهٖ	لَىٕنِ اتَّبَعْتُمْ	شُعَیْبًا	اِنَّكُمْ
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اس کی قوم میں سے	ضرور اگر تم نے پیروی کی	شعیب (کی)	بیشک تم

کافر سردار بولے کہ اگر تم شعیب کے تابع ہوئے تو ضرور

1 ...... گمراہ ہونے سے نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام خارج ہیں کیونکہ وہ قطعی معصوم ہوتے ہیں اور شیطان انہیں گمراہ نہیں کر سکتا۔ حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا یہ فرمان کہ "ہمارا رب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ چاہے تو کچھ بھی ہو سکتا ہے" درحقیقت اللّٰہ تعالیٰ کی مشیت وقدرت کا بیان ہے۔

2 ...... یہ آیت ان آیات کی تفسیر ہے جن میں فرمایا گیا کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔ ان سے مراد یہ ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا علم اور اس کی قدرت گھیرے ہوئے ہے یعنی کوئی شے اللّٰہ تعالیٰ کے علم اور قدرت سے خارج نہیں۔ اللّٰہ تعالیٰ جسم اور مکان کے اعتبار سے گھیرنے اور گھرنے سے پاک ہے۔

قومِ شعیب پر نزولِ عذاب اور ان کا حال

اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۹۰﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ

اِذًا	لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۹۰﴾ (1)	فَاَخَذَتْهُمُ	الرَّجْفَةُ
اس وقت	ضرور نقصان اٹھانے والے (ہوگے)	تو پکڑ لیا انہیں	زلزلے (نے)

نقصان میں رہو گے ○ تو انہیں شدید زلزلے نے اپنی گرفت میں لے لیا

فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ ﴿۹۱﴾ اَلَّذِیْنَ كَذَّبُوْا

فَاَصْبَحُوْا	فِیْ دَارِهِمْ	جٰثِمِیْنَ ﴿۹۱﴾	اَلَّذِیْنَ	كَذَّبُوْا
تو وہ صبح کے وقت رہ گئے	اپنے گھروں میں	اوندھے پڑے ہوئے	وہ لوگ جنہوں نے	جھٹلایا

تو صبح کے وقت وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے ○ وہ جنہوں نے شعیب کو

شُعَیْبًا كَاَنْ لَّمْ یَغْنَوْا فِیْهَا ۛۚ اَلَّذِیْنَ كَذَّبُوْا شُعَیْبًا

مع

شُعَیْبًا	كَاَنْ	لَّمْ یَغْنَوْا	فِیْهَا	اَلَّذِیْنَ	كَذَّبُوْا	شُعَیْبًا
شعیب (کو)	گویا	وہ نہیں رہے	ان (گھروں) میں	وہ لوگ جنہوں نے	جھٹلایا	شعیب (کو)

جھٹلایا ایسے ہوگئے گویا ان گھروں میں کبھی رہے ہی نہ تھے۔ شعیب کو جھٹلانے والے ہی

حضرت شعیب عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا اپنی قوم سے خطاب

كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۹۲﴾ فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَ قَالَ

كَانُوْا	هُمُ	الْخٰسِرِیْنَ ﴿۹۲﴾	فَتَوَلّٰى	عَنْهُمْ	وَ	قَالَ
ہوگئے	وہ	نقصان اٹھانے والے	تو (شعیب نے) منہ پھیر لیا	ان سے	اور	فرمایا

نقصان اٹھانے والے ہوئے ○ تو شعیب نے ان سے منہ پھیر لیا اور فرمایا،

یٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَ نَصَحْتُ

یٰقَوْمِ	لَقَدْ	اَبْلَغْتُكُمْ	رِسٰلٰتِ رَبِّیْ	وَ	نَصَحْتُ
اے میری قوم	ضرور بیشک	میں نے پہنچادیئے تمہیں	اپنے رب کے پیغامات	اور	میں نے خیر خواہی کی

اے میری قوم! بیشک میں نے تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچادیئے اور میں نے تمہاری

1 ...... حضرت شعیب عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی قوم کو احکامِ الٰہیہ کی پابندی میں اپنی ناکامی، راہِ راست پر چلنے میں اپنی ہلاکت اور دینِ حق پر ایمان لانے میں مہیب خطرات نظر آنے لگے تو انہوں نے دوسروں کو بھی دینِ حق سے دور کرنے کی کوشش شروع کردی۔ اس طرح کی بیمار ذہنیت کے حامل افراد کی ہمارے معاشرے میں بھی کوئی کمی نہیں، اسلام کے اصول و قوانین کو اہمیت نہ دینے والوں، شریعت کے قوانین میں تبدیلی کی رَٹ لگانے والوں، پردے کو عورت کی آزادی کے خلاف قرار دینے والوں، اسلامی سزاؤں کو ظلم و بربریت شمار کرنے والوں کو چاہئے کہ اہلِ مدین کے حالات اور ان کے انجام پر غور کرلیں۔

ع ۱۱

نافرمانوں پر نزولِ عذاب کب ہوتا ہے؟

لَكُمْ ۚ فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿۹۳﴾ۧ وَمَاۤ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ

لَكُمْ	فَكَيْفَ	اٰسٰى	عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿۹۳﴾ (1)	وَ	مَاۤ اَرْسَلْنَا	فِيْ قَرْيَةٍ
تمہاری	تو کیسے	میں غم کروں	کفر کرنے والی قوم پر	اور	ہم نے نہ بھیجا	کسی بستی میں

خیر خواہی کی تو کافر قوم پر میں کیسے غم کروں؟○ اور ہم نے کسی بستی میں کوئی نبی

مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّاۤ اَخَذْنَاۤ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ

مِّنْ نَّبِيٍّ	اِلَّاۤ	اَخَذْنَاۤ	اَهْلَهَا	بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ
کوئی نبی	مگر	(انہیں جھٹلانے پر) ہم نے پکڑ لیا	اس کے باشندوں (کو)	سختی اور تکلیف میں

نہ بھیجا مگر ہم نے اس کے رہنے والوں کو سختی اور تکلیف میں پکڑا

لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُوْنَ ﴿۹۴﴾ ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ

لَعَلَّهُمْ	يَضَّرَّعُوْنَ ﴿۹۴﴾	ثُمَّ	بَدَّلْنَا	مَكَانَ السَّيِّئَةِ	الْحَسَنَةَ
تاکہ وہ	گڑگڑائیں	پھر	ہم نے بدل دی	برائی (یعنی بدحالی) کی جگہ	بھلائی (یعنی خوشحالی)

تاکہ وہ گڑگڑائیں○ پھر ہم نے بدحالی کی جگہ خوشحالی بدل دی

حَتّٰى عَفَوْا وَّقَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا

حَتّٰى	عَفَوْا	وَّ	قَالُوْا	قَدْ	مَسَّ	اٰبَآءَنَا
یہاں تک کہ	وہ بہت بڑھ گئے	اور	انہوں نے کہا	بیشک	پہنچتی رہی	ہمارے باپ دادا (کو)

یہاں تک کہ وہ بہت بڑھ گئے اور وہ کہنے لگے: بیشک ہمارے باپ دادا کو (بھی)

الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۹۵﴾

الضَّرَّآءُ	وَ	السَّرَّآءُ	فَاَخَذْنٰهُمْ	بَغْتَةً (2)	وَّ	هُمْ	لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۹۵﴾
تکلیف	اور	راحت	تو ہم نے پکڑ لیا انہیں	اچانک	اور	وہ	(اس کی) خبر نہ رکھتے (تھے)

تکلیف اور راحت پہنچتی رہی ہے تو ہم نے انہیں اچانک پکڑ لیا اور انہیں اس کا کچھ علم نہ تھا○

1 ...... کفار کی ہلاکت کے بعد حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ان سے جو کلام فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ مردے سنتے ہیں۔ 2 ...... گزشتہ قوموں کے حالات کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں بھی اپنے موجودہ حالات پر تھوڑا غور اور اپنا محاسبہ کرنا چاہئے کہ ہم بھی طوفان، زلزلے، سیلاب اور دیگر مصائب میں مبتلا ہوتے ہیں تو کیا انہیں دیکھ کر ہم نصیحت حاصل کرتے ہیں یا ہمارا حال کچھ اور ہی نظر آتا ہے۔ افسوس! کچھ لوگوں کے دل کی سختی کا یہ عالم ہے کہ زلزلے، طوفان اور سیلاب کو عبرت کی بجائے تفریح بنا لیتے ہیں اور کئی بدبخت ایسے ہیں کہ ان ہی آفت زدگان کو لوٹنا اور انہیں دی جانے والی مالی امداد کو لوٹنا شروع کر دیتے ہیں۔

ایمان وتقویٰ کی برکتیں

وَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤى اٰمَنُوْا وَ اتَّقَوْا لَفَتَحْنَا

لَفَتَحْنَا	اتَّقَوْا	وَ	اٰمَنُوْا	اَهْلَ الْقُرٰۤى	اَنَّ	لَوْ	وَ
(تو) ضرور ہم کھول دیتے	تقویٰ اختیار کرتے	اور	ایمان لاتے	بستیوں والے	بیشک	اگر	اور

اور اگر بستیوں والے ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ضرور ہم ان پر

عَلَیْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ وَ لٰكِنْ كَذَّبُوْا

كَذَّبُوْا	لٰكِنْ	وَ	مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ	بَرَكٰتٍ	عَلَیْهِمْ
انہوں نے جھٹلایا	لیکن	اور	آسمان اور زمین سے	برکتیں	ان کے اوپر

آسمان اور زمین سے برکتیں کھول دیتے مگر انہوں نے تو جھٹلایا

اللہ تعالیٰ کے عذاب اور خفیہ تدبیر سے بے خوف نہیں ہونا چاہئے

فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۹۶﴾ اَفَاَمِنَ

اَفَاَمِنَ [2]	كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۹۶﴾ [1]	بِمَا	فَاَخَذْنٰهُمْ
تو کیا بے خوف ہوگئے	وہ کام کرتے تھے	(اس کے) سبب جو	تو ہم نے پکڑ لیا انہیں

تو ہم نے انہیں ان کے اعمال کی وجہ سے پکڑ لیا ۝ کیا بستیوں والے

اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ یَّاْتِیَهُمْ بَاْسُنَا بَیَاتًا وَّ هُمْ

هُمْ	وَّ	بَیَاتًا	بَاْسُنَا	یَّاْتِیَهُمْ	اَنْ	اَهْلُ الْقُرٰۤى
وہ	اور (جبکہ)	رات (میں)	ہمارا عذاب	آئے ان کے پاس	(اس بات سے) کہ	بستیوں والے

اس بات سے بے خوف ہوگئے کہ ان پر ہمارا عذاب رات کو آئے جب وہ

نَآىٕمُوْنَ ﴿۹۷﴾ اَوَ اَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ یَّاْتِیَهُمْ

یَّاْتِیَهُمْ	اَنْ	اَهْلُ الْقُرٰۤى	اَوَ اَمِنَ	نَآىٕمُوْنَ ﴿۹۷﴾
آئے ان کے پاس	(اس بات سے) کہ	بستیوں والے	اور کیا بے خوف ہوگئے	سو رہے ہوں

سو رہے ہوں ۝ یا بستیوں والے اس بات سے بے خوف ہیں کہ ان پر

1 ..... اس آیت سے ثابت ہوا کہ جب انسان اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ ہو تو رزق میں وسعت اور فراخ دستی سعادت ہے اور جب ناشکرا ہو تو یہ اس کے لئے وبال ہے۔

2 ..... ان آیات میں بطورِ خاص کفار کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا گیا ہے اور عمومی طور پر مسلمانوں کو بھی نیک اعمال کرنے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتے رہنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

بَاْسُنَا ضُحًى وَّ هُمْ یَلْعَبُوْنَ ﴿۹۸﴾ اَفَاَمِنُوْا

اَفَاَمِنُوْا (1)	یَلْعَبُوْنَ ﴿۹۸﴾	هُمْ	وَّ	ضُحًى	بَاْسُنَا
تو کیا وہ بے خوف ہو گئے	کھیل رہے ہوں	وہ	اور (جبکہ)	دن چڑھے	ہمارا عذاب

ہمارا عذاب دن کے وقت آجائے جب وہ کھیل میں پڑے ہوئے ہوں ○ کیا وہ

مَكْرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا یَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا

اِلَّا	مَكْرَ اللّٰهِ	فَلَا یَاْمَنُ	مَكْرَ اللّٰهِ (2)
مگر	اللہ کی خفیہ تدبیر (سے)	تو بے خوف نہیں ہوتے	اللہ کی خفیہ تدبیر (سے)

اللہ کی خفیہ تدبیر سے بے خوف ہیں تو اللہ کی خفیہ تدبیر سے صرف

الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۹۹﴾ ع اَوَلَمْ یَهْدِ لِلَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْاَرْضَ

الْاَرْضَ	یَرِثُوْنَ	لِلَّذِیْنَ	اَوَلَمْ یَهْدِ	الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۹۹﴾
زمین (کے)	وارث ہوئے	ان لوگوں کی جو	اور کیا رہنمائی نہیں کرتی	نقصان اٹھانے والے لوگ

تباہ ہونے والے لوگ ہی بے خوف ہوتے ہیں ○ اور کیا وہ لوگ جو زمین والوں کے بعد اس کے

مِنْۢ بَعْدِ اَهْلِهَاۤ اَنْ لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ

اَصَبْنٰهُمْ	نَشَآءُ	لَّوْ	اَنْ	مِنْۢ بَعْدِ اَهْلِهَاۤ
(تو) پہنچادیں انہیں (عذاب)	ہم چاہیں	اگر	(یہ بات) کہ	اس کے باشندوں کے بعد

وارث ہوئے اُنہیں اِس بات نے بھی ہدایت نہ دی کہ اگر ہم چاہیں تو ان کے گناہوں کے سبب

بِذُنُوْبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا یَسْمَعُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

لَا یَسْمَعُوْنَ ﴿۱۰۰﴾	فَهُمْ	عَلٰى قُلُوْبِهِمْ	نَطْبَعُ (3)	وَ	بِذُنُوْبِهِمْ
نہیں سنتے	تو وہ	ان کے دلوں پر	ہم مہر لگا دیتے ہیں	اور	ان کے گناہوں کے سبب

انہیں پکڑ لیں اور ہم ان کے دلوں پر مہر لگا دیتے ہیں تو وہ کچھ نہیں سنتے ○

نافرمان قوموں کے انجام سے عبرت

ع ۱۲

1 ...... اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف کا دل سے نکل جانا سخت نقصان کا سبب ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ڈھیل یا اس کا کسی بندے کو گناہ پر نہ پکڑنا یہ اس کی خفیہ تدبیر ہے لہٰذا ہر وقت اللہ تعالٰی کی خفیہ تدبیر سے ڈرتے رہنا چاہیے۔ 2 ..... مکر کے لغوی معنی ہیں ''خفیہ تدبیر'' جبکہ عام محاورہ میں دھوکا اور فریب کو ''مکر'' کہا جاتا ہے، یہاں اس کا لغوی معنی یعنی خفیہ تدبیر مراد ہے۔ 3 ..... اس کا معنی یہ ہے کہ جس کے سامنے اللہ تعالٰی نے ہدایت کے راستے واضح فرمادیئے اور گزشتہ امتوں کی مثالیں بھی بیان فرمادیں وہ اس کے بعد بھی اپنے کفر اور سرکشی پر قائم رہے تو اللہ تعالٰی اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے جس کے سبب وہ کسی حق بات کو قبول کرنے کیلئے سنتا ہی نہیں۔

تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآىٕهَاۚ وَ لَقَدْ

تِلْكَ	الْقُرٰى	نَقُصُّ	عَلَيْكَ	مِنْ اَنْۢبَآىٕهَا	وَ	لَقَدْ
یہ	بستیاں (ہیں)	ہم بیان کرتے ہیں	تم پر (تمہارے سامنے)	ان کی کچھ خبریں	اور	ضرور بیشک

یہ بستیاں ہیں جن کے احوال ہم تمہیں سناتے ہیں اور بیشک

جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِۚ فَمَا كَانُوْا لِیُؤْمِنُوْا

جَآءَتْهُمْ	رُسُلُهُمْ	بِالْبَیِّنٰتِ	فَمَا كَانُوْا لِیُؤْمِنُوْا [1]
آئے ان کے پاس	ان کے رسول	روشن دلیلوں کے ساتھ	تو وہ ہرگز ایمان لانے والے نہ ہوئے

ان کے پاس ان کے رسول روشن دلائل لے کر تشریف لائے تو وہ اس قابل نہ ہوئے

بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُؕ كَذٰلِكَ یَطْبَعُ

بِمَا	كَذَّبُوْا	مِنْ قَبْلُ	كَذٰلِكَ	یَطْبَعُ
(اس) پر جسے	انہوں نے جھٹلا دیا	(اس) سے پہلے	اسی طرح	مہر لگا دیتا ہے

کہ اس پر ایمان لے آتے جسے پہلے جھٹلا چکے تھے۔ اللہ یونہی

اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۱۰۱﴾ وَ مَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ

اللّٰهُ	عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۱۰۱﴾	وَ	مَا وَجَدْنَا	لِاَكْثَرِهِمْ
اللہ	کافروں کے دلوں پر	اور	ہم نے نہیں پایا	ان کی اکثریت کو

کافروں کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے ○ اور ہم نے ان کے اکثر لوگوں کو عہد پورا کرنے والا

مِّنْ عَهْدٍۚ وَ اِنْ وَّجَدْنَاۤ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِیْنَ ﴿۱۰۲﴾

مِّنْ عَهْدٍ [2]	وَ	اِنْ	وَّجَدْنَاۤ	اَكْثَرَهُمْ	لَفٰسِقِیْنَ ﴿۱۰۲﴾
عہد (پورا کرنے والوں) سے	اور	بیشک	ہم نے پایا	ان کی اکثریت (کو)	ضرور نافرمانی کرنے والے

نہ پایا اور بیشک ہم نے ان میں اکثر کو نافرمان ہی پایا ○

1 ... مفسرین نے آیت کے اس حصے کے مختلف معنی بیان کئے ہیں، ان میں سے دو یہ ہیں (1) نبیوں کے معجزات دیکھنے سے پہلے جس چیز کو جھٹلا چکے تھے اسے معجزات دیکھ کر بھی نہ مانے۔ (2) انبیاء کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تشریف آوری پر پہلے دن جس کا انکار کر چکے تھے آخر تک اسے نہ مانے جھٹلاتے ہی رہے۔

2 ... اس عہد سے مراد وہ وعدہ اور عہد و پیمان ہے جو اللہ تعالیٰ نے میثاق کے دن ان سے لیا تھا یا مراد یہ ہے کہ جب کبھی کوئی مصیبت آتی تو عہد کرتے کہ یارب! عَزَّوَجَلَّ، اگر تو ہمیں اس سے نجات دے تو ہم ضرور ایمان لائیں گے پھر جب نجات پاتے تو اس عہد سے پھر جاتے اور ایمان نہ لاتے۔

فرعون اور اس کے درباریوں کا اجمالی انجام

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَاۤ

بِاٰيٰتِنَاۤ	مُّوْسٰى (1)	مِنْۢ بَعْدِهِمْ	بَعَثْنَا	ثُمَّ
اپنی نشانیوں کے ساتھ	موسیٰ (کو)	ان کے بعد	ہم نے بھیجا	پھر

پھر ان کے بعد ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ

اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَاۡىِٕهٖ فَظَلَمُوْا بِهَاۚ فَانْظُرْ كَيْفَ

كَيْفَ	فَانْظُرْ	بِهَا	فَظَلَمُوْا	اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَاۡىِٕهٖ (2)
کیسا	تو دیکھو	ان (نشانیوں) پر	تو انہوں نے زیادتی کی	فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف

فرعون اور اس کی قوم کی طرف بھیجا تو انہوں نے ان نشانیوں پر زیادتی کی تو دیکھو

موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا فرعون سے مکالمہ

كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿١٠٣﴾ وَقَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ اِنِّيْ

اِنِّيْ	يٰفِرْعَوْنُ	مُوْسٰى	قَالَ	وَ	عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿١٠٣﴾	كَانَ
بیشک میں	اے فرعون	موسیٰ (نے)	فرمایا	اور	فساد کرنے والوں کا انجام	ہوا

فسادیوں کا کیسا انجام ہوا؟ ○ اور موسیٰ نے فرمایا: اے فرعون! میں

رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٤﴾ حَقِيْقٌ عَلٰۤى اَنْ لَّاۤ اَقُوْلَ

عَلٰۤى اَنْ لَّاۤ اَقُوْلَ	حَقِيْقٌ	مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٤﴾	رَسُوْلٌ
کہ میں نہ کہوں	(مجھے) سزاوار (ہے)	تمام جہانوں کے رب کی طرف سے	رسول (ہوں)

ربُّ العالمین کا رسول ہوں ○ میری شان کے لائق یہی ہے کہ اللہ کے بارے میں

عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّؕ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ

جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ	قَدْ	الْحَقَّ	اِلَّا	عَلَى اللّٰهِ
میں لے کر آیا ہوں تمہارے پاس نشانی	بیشک	حق	مگر	اللہ پر

سچ کے سوا کچھ نہ کہوں۔ بیشک میں تم سب کے پاس تمہارے رب کی طرف سے

(1) .... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بنی اسرائیل کے ایک عظیم رسول ہیں۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد میں سے ہیں۔ حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی وفات سے چار سو برس اور حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے سات سو برس بعد پیدا ہوئے اور ایک سو بیس برس عمر پائی۔ (2) .... فرعون اصل میں ایک شخص کا نام تھا پھر یہ مصر کے بادشاہوں کا لقب بن گیا۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے زمانے کے فرعون کا نام ولید بن مصعب بن ریان تھا۔

فرعون کا نشانیوں کا مطالبہ کرنا اور اس مطالبے کی تکمیل

مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِیَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ﴿۱۰۵﴾ قَالَ اِنْ

مِّنْ رَّبِّكُمْ	فَاَرْسِلْ	مَعِیَ	بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ﴿۱۰۵﴾ (1)	قَالَ	اِنْ
تمہارے رب کی طرف سے	پس تو بھیج دے	میرے ساتھ	بنی اسرائیل (کو)	کہا	اگر

نشانی لے کر آیا ہوں تو بنی اسرائیل کو میرے ساتھ چھوڑ دے ○ کہا: اگر

كُنْتَ جِئْتَ بِاٰیَةٍ فَاْتِ بِهَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۱۰۶﴾

كُنْتَ جِئْتَ بِاٰیَةٍ	فَاْتِ بِهَاۤ	اِنْ	كُنْتَ	مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۱۰۶﴾
تم لے کر آئے ہو کوئی نشانی	تو پیش کرو اسے	اگر	تم ہو	سچوں میں سے

تم کوئی نشانی لے کر آئے ہو تو اسے پیش کرو اگر تم سچے ہو ○

فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِیَ ثُعْبَانٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۰۷﴾ وَّ

فَاَلْقٰى	عَصَاهُ	فَاِذَا	هِیَ	ثُعْبَانٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۰۷﴾	وَّ
تو اس نے ڈال دیا	اپنا عصا	تو اسی وقت	وہ	ایک ظاہر اژدہا (بن گیا)	اور

تو موسیٰ نے اپنا عصا ڈال دیا تو وہ فوراً ایک ظاہر اژدہا بن گیا ○ اور

ع ۳

فرعونی سرداروں کا موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر حصولِ اقتدار کی خواہش کا الزام

نَزَعَ یَدَهٗ فَاِذَا هِیَ بَیْضَآءُ لِلنّٰظِرِیْنَ ﴿۱۰۸﴾ ع قَالَ

نَزَعَ	یَدَهٗ	فَاِذَا	هِیَ	بَیْضَآءُ	لِلنّٰظِرِیْنَ ﴿۱۰۸﴾	قَالَ
(گریبان میں ڈال کر) نکالا	اپنا ہاتھ	تو اسی وقت	وہ	جگمگانے لگا	دیکھنے والوں کے لئے	کہا

اپنا ہاتھ گریبان میں ڈال کر نکالا تو وہ دیکھنے والوں کے سامنے جگمگانے لگا ○ قومِ فرعون کے

الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِیْمٌ ﴿۱۰۹﴾ یُّرِیْدُ

الْمَلَاُ	مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ	اِنَّ	هٰذَا	لَسٰحِرٌ عَلِیْمٌ ﴿۱۰۹﴾ (2)	یُّرِیْدُ
سرداروں (نے)	فرعون کی قوم میں سے	بیشک	یہ	ضرور علم والا جادوگر (ہے)	وہ چاہتا ہے

سردار بولے: بیشک یہ تو بڑے علم والا جادوگر ہے ○ یہ تمہیں

(1)...... حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے نجات دلانے کے لئے فرعون سے یہ کہا۔ ان کی غلامی کا سبب یہ ہوا تھا کہ حضرت یعقوب عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی وجہ سے اپنے وطن فلسطین سے ہجرت کرکے مصر میں آباد ہوگئی، مصر میں ان کی نسل کافی بڑھی، جب فرعون کی حکومت آئی تو اس نے انہیں اپنا غلام بنا لیا اور ان سے جبری مشقت لینا شروع کر دی۔

(2)...... حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے زمانے میں جادو کا بڑا زور تھا، جادو کی بہت سی قسمیں تھیں اور بعض قسمیں بڑی حیران کن تھیں، اسی لئے فرعون کی قوم نے حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے =

جادوگروں کو مقابلے کیلئے جمع کرنے کا مشورہ

اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ ۚ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ قَالُوْٓا

اَنْ	يُّخْرِجَكُمْ	مِّنْ اَرْضِكُمْ	فَمَاذَا	تَاْمُرُوْنَ ﴿۱۱۰﴾	قَالُوْٓا
کہ	نکال دے تمہیں	تمہاری زمین (ملک) سے	تو کیا	تم مشورہ دیتے ہو	انہوں نے کہا

تمہارے ملک سے نکالنا چاہتا ہے تو تم کیا مشورہ دیتے ہو؟○ انہوں نے کہا:

اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَاَرْسِلْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿۱۱۱﴾ لا

اَرْجِهْ	وَ	اَخَاهُ	وَ	اَرْسِلْ	فِي الْمَدَآئِنِ	حٰشِرِيْنَ ﴿۱۱۱﴾
مہلت دو انہیں	اور	ان کے بھائی (کو)	اور	بھیج دو	شہروں میں	جمع کرنے والے

انہیں اور ان کے بھائی کو کچھ مہلت دو اور شہروں میں جمع کرنے والوں کو بھیج دو○

جادوگروں کا فرعون سے انعام کا مطالبہ و جواب

يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ﴿۱۱۲﴾ وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ

يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ﴿۱۱۲﴾ (1)	وَ	جَآءَ	السَّحَرَةُ	فِرْعَوْنَ
وہ لے آئیں گے تیرے پاس ہر علم والا جادوگر	اور	آ گئے	جادوگر	فرعون (کے پاس)

وہ تمہارے پاس ہر علم والے جادوگر کو لے آئیں گے○ اور (پھر) جادوگر فرعون کے پاس آ گئے

قَالُوْٓا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ

قَالُوْٓا	اِنَّ	لَنَا	لَاَجْرًا	اِنْ	كُنَّا نَحْنُ
انہوں نے کہا	(کیا) یقیناً	ہمارے لئے	ضرور کوئی انعام (ہوگا)	اگر	ہم ہو گئے

تو کہنے لگے: اگر ہم غالب آ گئے تو (کیا) ہمارے لئے یقینی طور پر

الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۳﴾ قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۱۱۴﴾

الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۳﴾	قَالَ	نَعَمْ	وَ	اِنَّكُمْ	لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۱۱۴﴾
غالب آنے والے	کہا	ہاں	اور	بیشک تم	ضرور قرب والوں میں سے (ہو جاؤ گے)

کوئی انعام ہوگا○ (فرعون نے) کہا: ہاں اور بیشک تم تو (میرے) قریبی لوگوں میں سے ہو جاؤ گے○

=بارے میں خیال کیا کہ یہ جادو میں بڑے ماہر ہیں۔

1 ...... فرعون اور اس کی قوم کے لوگ حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے معجزات دیکھ کر خوفزدہ ہو گئے اور ان میں آپ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا مقابلہ کرنے کی ہمت اور جرأت نہ رہی اسی لئے وہ آپ کی ایک ذات کا مقابلہ کرنے کے لئے ملک بھر سے ماہر جادوگروں کو جمع کرنے لگ گئے۔

قَالُوْا یٰمُوْسٰۤی اِمَّاۤ اَنْ تُلْقِیَ وَ اِمَّاۤ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ

قَالُوْا	یٰمُوْسٰۤی	اِمَّاۤ	اَنْ	تُلْقِیَ (1)	وَ	اِمَّاۤ	اَنْ	نَّكُوْنَ	نَحْنُ
انہوں نے کہا	اے موسیٰ	یا	کہ	آپ ڈالیں	اور	یا	کہ	ہوں	ہم

(جادوگروں نے) کہا: اے موسیٰ! یا تو آپ (اپنا عصا) ڈالیں یا ہم

الْمُلْقِیْنَ ﴿۱۱۵﴾ قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّاۤ اَلْقَوْا سَحَرُوْۤا اَعْیُنَ النَّاسِ

الْمُلْقِیْنَ ﴿۱۱۵﴾	قَالَ	اَلْقُوْا	فَلَمَّاۤ	اَلْقَوْا	سَحَرُوْۤا	اَعْیُنَ النَّاسِ (2)
ڈالنے والے	فرمایا	تم ڈالو	تو جب	انہوں نے ڈالا	(تو) جادو کر دیا	لوگوں کی آنکھوں (پر)

(کچھ) ڈالتے ہیں○ فرمایا: تم ہی ڈالو۔ جب انہوں نے ڈالیں تو لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا

وَ اسْتَرْهَبُوْهُمْ وَ جَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۱۶﴾ وَ اَوْحَیْنَاۤ

وَ	اسْتَرْهَبُوْهُمْ	وَ	جَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۱۶﴾	وَ	اَوْحَیْنَاۤ
اور	خوف زدہ کر دیا انہیں	اور	وہ لے کر آئے بہت بڑا جادو	اور	ہم نے وحی کی

اور انہیں خوف زدہ کر دیا اور وہ بہت بڑا جادو لے کر آئے○ اور ہم نے موسیٰ کو

اِلٰی مُوْسٰۤی اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِیَ تَلْقَفُ مَا

اِلٰی مُوْسٰۤی	اَنْ	اَلْقِ	عَصَاكَ	فَاِذَا	هِیَ	تَلْقَفُ	مَا
موسیٰ کی طرف	کہ	تم ڈال دو	اپنا عصا	(جب ڈالا) تو اچانک	وہ	نگلنے لگا	وہ (چیزیں) جو

وحی فرمائی کہ تم اپنا عصا ڈال دو تو اچانک وہ عصا ان کی بناوٹی چیزوں کو

یَاْفِكُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَ بَطَلَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ ۚ

یَاْفِكُوْنَ ﴿۱۱۷﴾	فَوَقَعَ	الْحَقُّ	وَ	بَطَلَ	مَا	كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾
انہوں نے بنائیں	تو ثابت ہو گیا	حق	اور	باطل ہو گیا	جو کچھ	وہ کر رہے تھے

نگلنے لگا○ تو حق ثابت ہو گیا اور جو کچھ وہ کر رہے تھے سب باطل ہو گیا○

1 ...... جادوگروں نے اپنے جملوں میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا یہ ادب کیا کہ آپ کو مقدم کیا اور آپ کی اجازت کے بغیر اپنے عمل میں مشغول نہ ہوئے، اس ادب کا عوض انہیں یہ ملا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایمان وہدایت کی دولت سے سرفراز فرمادیا۔

2 ...... اس آیت میں جادوگروں کے جادو کے اثر کا ذکر ہے کہ انہوں نے اپنے پھینکے ہوئے رسوں اور لاٹھیوں کی حقیقت نہ بدلی بلکہ لوگوں کی نگاہوں پر اثر ڈال دیا کہ لوگوں کو رینگتے دوڑتے سانپ محسوس ہوئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ فرعون کے جادوگروں کے جادو کی صورت یہ تھی یعنی چیز کی حقیقت نہ بدلی تھی۔

فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَ انْقَلَبُوْا صٰغِرِیْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَ اُلْقِیَ السَّحَرَةُ

فَغُلِبُوْا	هُنَالِكَ	وَ	انْقَلَبُوْا	صٰغِرِیْنَ ﴿۱۱۹﴾	وَ	اُلْقِیَ	السَّحَرَةُ
تو وہ مغلوب ہوگئے	وہیں	اور	پلٹے	ذلیل (ہوکر)	اور	ڈال دیئے گئے	جادوگر

تو وہ وہیں مغلوب ہوگئے اور ذلیل ہوکر پلٹے ○ اور جادوگر سجدے میں

سٰجِدِیْنَ ﴿۱۲۰﴾ قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۲۱﴾

سٰجِدِیْنَ ﴿۱۲۰﴾	قَالُوْۤا	اٰمَنَّا	بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۲۱﴾
سجدہ کرنے والے (سجدے میں)	انہوں نے کہا	ہم ایمان لائے	تمام جہانوں کے رب پر

گرادیئے گئے ○ وہ کہنے لگے: ہم تمام جہانوں کے رب پر ایمان لائے ○

رَبِّ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ

رَبِّ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾	قَالَ	فِرْعَوْنُ	اٰمَنْتُمْ	بِهٖ
(جو) موسیٰ اور ہارون کا رب (ہے)	کہا	فرعون (نے)	تم ایمان لے آئے	اس پر

جو موسیٰ اور ہارون کا رب ہے ○ فرعون نے کہا: تم اس پر ایمان لے آئے

قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ

قَبْلَ	اَنْ	اٰذَنَ	لَكُمْ	اِنَّ	هٰذَا	لَمَكْرٌ
(اس سے) پہلے	کہ	میں اجازت دوں	تمہیں	بیشک	یہ	ضرور بڑا دھوکا (ہے)

قبل اس کے کہ میں تمہیں اجازت دوں۔ یہ تو بہت بڑا دھوکا ہے

مَّكَرْتُمُوْهُ فِی الْمَدِیْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَاۤ اَهْلَهَا ۚ

مَّكَرْتُمُوْهُ	فِی الْمَدِیْنَةِ	لِتُخْرِجُوْا (1)	مِنْهَا	اَهْلَهَا
تم نے کیا ہے اسے	(اس) شہر میں	تاکہ نکال دو	اس (شہر) سے	اس کے (اصل) باشندوں (کو)

جو تم نے اس شہر میں کیا ہے تاکہ تم شہر کے لوگوں کو اس سے نکال دو

جادوگروں کا معجزہ دیکھ کر ایمان لانا

فرعون کا جادوگروں کو سزا کی دھمکی دینا

(1)......اس سے معلوم ہوا کہ ایمان اور نیک اعمال کو نقصان دہ اور اپنی دنیا کی تباہی کا ذریعہ سمجھنا کافروں کا طریقہ ہے۔ حقیقی مومن کے نزدیک یہ چیزیں دنیا اور آخرت دونوں میں مفید تر ہوتی ہیں۔

فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ لَاُقَطِّعَنَّ اَیْدِیَكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ

فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۲۳﴾	لَاُقَطِّعَنَّ	اَیْدِیَكُمْ	وَ	اَرْجُلَكُمْ
تو عنقریب تم جان جاؤ گے	بیشک میں ضرور کاٹ دوں گا	تمہارے ہاتھ	اور	تمہارے پاؤں

تو اب تم جان جاؤ گے ○ میں ضرور تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں

مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۲۴﴾ قَالُوْۤا

مِّنْ خِلَافٍ	ثُمَّ	لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۲۴﴾	قَالُوْۤا
مخالف طرفوں سے	پھر	بیشک میں ضرور سولی دے دوں گا تم سب کو	انہوں نے کہا

کاٹ دوں گا پھر تم سب کو پھانسی دے دوں گا ○ (جادوگر) کہنے لگے:

اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۲۵﴾ۚ وَ مَا تَنْقِمُ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ

اِنَّاۤ	اِلٰى رَبِّنَا	مُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۲۵﴾ (1)	وَ	مَا تَنْقِمُ	مِنَّاۤ	اِلَّاۤ	اَنْ
بیشک ہم	اپنے رب کی طرف	پلٹنے والے (ہیں)	اور	تمہیں نہیں برا لگا	ہم سے	سوائے	یہ کہ

بیشک ہم اپنے رب کی طرف پلٹنے والے ہیں ○ اور تجھے ہماری طرف سے یہی بات بری لگی ہے کہ

اٰمَنَّا بِاٰیٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا ؕ رَبَّنَاۤ

اٰمَنَّا	بِاٰیٰتِ رَبِّنَا	لَمَّا	جَآءَتْنَا	رَبَّنَا
ہم ایمان لے آئے	اپنے رب کی نشانیوں پر	جب	وہ آئیں ہمارے پاس	اے ہمارے رب

ہم اپنے رب کی نشانیوں پر ایمان لے آئے جب وہ ہمارے پاس آئیں۔ اے ہمارے رب!

اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ ﴿۱۲۶﴾ؑ وَ

اَفْرِغْ	عَلَیْنَا	صَبْرًا	وَّ	تَوَفَّنَا	مُسْلِمِیْنَ ﴿۱۲۶﴾ (2)	وَ
انڈیل دے	ہمارے اوپر	صبر	اور	موت عطا فرما ہمیں	مسلمان (ہونے کی حالت میں)	اور

ہم پر صبر انڈیل دے اور ہمیں حالتِ اسلام میں موت عطا فرما ○ اور

جادوگروں کا جرأت مندانہ جواب اور بارگاہِ الٰہی میں دعا

سرداروں کا فرعون کو بنی اسرائیل کے خلاف برانگیختہ کرنا

ع ۱۴ / ۱۸

(1)...... مومن کے دل میں جذبۂ ایمانی کے غلبے کے وقت غیرُ اللہ کا خوف نہیں ہوتا، اسی لئے حق قبول کرنے کے بعد ان جادوگروں کا حال یہ ہوا کہ فرعون کی ایسی ہوش رُبا سزا سن کر بھی ان کے قدم ڈگمگائے نہیں بلکہ انہوں نے علی الاعلان فرعون کے منہ پر اس کی دھمکی کا بڑی جرأت کے ساتھ جواب دیا اور اپنے ایمان کو کسی تقیہ کے غلاف میں نہ لپیٹا۔ (2)...... یہ لوگ شروع دن میں جادوگر تھے اور اسی روز مومن بنے اور دن کے آخر میں شہید ہو گئے۔ حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی برکت سے ایک ہی دن میں ایمان، صحابیت اور شہادت کا مرتبہ پالیا۔

قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰى وَ

قَالَ	الْمَلَاُ	مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ	اَتَذَرُ	مُوْسٰى	وَ
کہا	سرداروں (نے)	فرعون کی قوم میں سے	کیا تو چھوڑ دے گا	موسیٰ	اور

قومِ فرعون کے سردار بولے: کیا تو موسیٰ اور اس کی قوم کو

قَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَ يَذَرَكَ وَ

قَوْمَهٗ	لِيُفْسِدُوْا	فِي الْاَرْضِ	وَ	يَذَرَكَ	وَ
اس کی قوم (کو)	تاکہ وہ فساد پھیلائیں	زمین میں	اور	موسیٰ چھوڑے رکھے تجھے	اور

اس لیے چھوڑ دے گا تاکہ وہ زمین میں فساد پھیلائیں اور وہ موسیٰ تجھے اور

اٰلِهَتَكَ ؕ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ وَ

اٰلِهَتَكَ [1]	قَالَ	سَنُقَتِّلُ	اَبْنَآءَهُمْ	وَ
تیرے (مقرر کردہ) معبودوں (کو)	فرعون نے کہا	عنقریب ہم قتل کریں گے	ان کے بیٹے	اور

تیرے مقرر کئے ہوئے معبودوں کو چھوڑے رکھے۔ (فرعون نے) کہا: اب ہم ان کے بیٹوں کو قتل کریں گے اور

نَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ۚ وَ اِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ قَالَ

نَسْتَحْيٖ	نِسَآءَهُمْ	وَ	اِنَّا	فَوْقَهُمْ	قٰهِرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ [2]	قَالَ
زندہ رکھیں گے	ان کی عورتیں، بچیاں	اور	بیشک ہم	ان کے اوپر	غالب (ہیں)	فرمایا

ان کی بیٹیاں زندہ رکھیں گے اور بیشک ہم ان پر غالب ہیں ○ موسیٰ نے

مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَ اصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ

مُوْسٰى	لِقَوْمِهِ	اسْتَعِيْنُوْا	بِاللّٰهِ	وَ	اصْبِرُوْا	اِنَّ	الْاَرْضَ
موسیٰ (نے)	اپنی قوم سے	تم مدد چاہو	اللّٰہ سے	اور	صبر کرو	بیشک	زمین

اپنی قوم سے فرمایا: اللّٰہ سے مدد طلب کرو اور صبر کرو۔ بیشک زمین کا

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا قوم کو سمجھانا

1... فرعون نے اپنی قوم کے لئے بُت بنوا دیئے تھے جن کی عبادت کرنے کا حکم دیتا اور کہتا تھا کہ "میں تمہارا بھی رب ہوں اور ان بتوں کا بھی۔"

2...... فرعون نے یہ بات عوام میں اپنا بھرم رکھنے کے لئے کہی اور اِس سے اُس کا مقصود یہ تھا کہ عوام کو پتا چل جائے کہ اس نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی قوم کو کسی عجز یا خوف کی وجہ سے نہیں چھوڑا بلکہ وہ جب چاہے انہیں پکڑ سکتا ہے۔ یہ بات وہ اپنے منہ سے کہتا تھا جبکہ فرعون کا حال یہ تھا کہ اس کا دل حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے رعب سے بھرا ہوا تھا۔

قومِ فرعون کی عرض اور حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی غیبی خبر

لِلّٰهِ ۚ قف يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَ

لِلّٰهِ	يُوْرِثُهَا	مَنْ	يَّشَآءُ	مِنْ عِبَادِهٖ	وَ
اللہ کی (ملک ہے)	وہ وارث بنادیتا ہے اس کا	جسے	چاہتا ہے	اپنے بندوں میں سے	اور

مالک اللہ ہے، وہ اپنے بندوں میں جسے چاہتا ہے وارث بنادیتا ہے اور

الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۲۸﴾ قَالُوْٓا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ

الْعَاقِبَةُ	لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۲۸﴾	قَالُوْٓا	اُوْذِيْنَا	مِنْ قَبْلِ
اچھا انجام	پرہیز گاروں کے لئے (ہے)	(قوم نے) کہا	ہمیں ستایا گیا	پہلے

اچھا انجام پرہیز گاروں کیلئے ہی ہے ○ (قوم نے) کہا: ہمیں آپ کے تشریف لانے سے پہلے بھی

اَنْ تَاْتِيَنَا وَمِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ؕ قَالَ

اَنْ تَاْتِيَنَا	وَ	مِنْۢ بَعْدِ	مَا جِئْتَنَا	قَالَ
آپ کے ہمارے پاس آنے (سے)	اور	بعد	آپ کے ہمارے پاس آنے (کے)	فرمایا

اور تشریف آوری کے بعد بھی ستایا گیا ہے۔ (موسیٰ نے) فرمایا:

عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَ

عَسٰى	رَبُّكُمْ	اَنْ	يُّهْلِكَ	عَدُوَّكُمْ	وَ
قریب ہے	تمہارا رب	کہ	وہ ہلاک کر دے گا	تمہارے دشمن (کو)	اور

عنقریب تمہارا رب تمہارے دشمنوں کو ہلاک کر دے گا اور

فرعونیوں پر مختلف عذابوں کی تفصیل

يَسْتَخْلِفَكُمْ فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ ع وَلَقَدْ

يَسْتَخْلِفَكُمْ	فِى الْاَرْضِ [1]	فَيَنْظُرَ	كَيْفَ	تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۹﴾	وَ	لَقَدْ
وہ جانشین بنادے گا تمہیں	زمین میں	پھر دیکھے گا	کیسے	تم کام کرتے ہو	اور	ضرور بیشک

تمہیں زمین میں جانشین بنادے گا پھر وہ دیکھے گا کہ تم کیسے کام کرتے ہو ○ اور بیشک

ع ۱۵ ۵

[1] حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے عطائے الٰہی سے آئندہ پیش آنے والے غیب کے واقعات بلاکم و کاست بیان فرمادیئے اور جیسا آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا کہ فرعون اپنی قوم کے ساتھ ہلاک کر دیا گیا اور بنی اسرائیل ملک مصر کے مالک ہوئے۔

اَخَذْنَاۤ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِیْنَ وَ نَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ

لَعَلَّهُمْ	بِالسِّنِیْنَ وَ نَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ	اٰلَ فِرْعَوْنَ	اَخَذْنَاۤ
تاکہ وہ	کئی سالوں کے قحط اور پھلوں کی کمی سے	فرعون والوں (کو)	ہم نے پکڑ لیا

ہم نے فرعونیوں کو کئی سال کے قحط اور پھلوں کی کمی میں گرفتار کردیا تاکہ

یَذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا

لَنَا	قَالُوْا	الْحَسَنَةُ	جَآءَتْهُمُ	فَاِذَا	یَذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳۰﴾
ہمارے لئے (ہے)	(تو) کہتے	بھلائی	آتی ان کے پاس	توجب	نصیحت حاصل کریں

وہ نصیحت حاصل کریں ○ توجب انہیں بھلائی ملتی تو کہتے یہ

هٰذِهٖ ۚ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَیِّئَةٌ یَّطَّیَّرُوْا بِمُوْسٰى وَ مَنْ

مَنْ	وَ	بِمُوْسٰى	یَّطَّیَّرُوْا [1]	سَیِّئَةٌ	تُصِبْهُمْ	اِنْ	وَ	هٰذِهٖ
جو	اور	موسیٰ سے	(تو) بدشگونی لیتے	کوئی برائی	پہنچتی انہیں	اگر	اور	یہ

ہمارے لئے ہے اور جب برائی پہنچتی تو اسے موسیٰ اور ان کے ساتھیوں کی

مَّعَهٗ ؕ اَلَاۤ اِنَّمَا طٰٓىِٕرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَ لٰكِنَّ

لٰكِنَّ	وَ	عِنْدَ اللّٰهِ	طٰٓىِٕرُهُمْ	اِنَّمَا	اَلَاۤ	مَّعَهٗ
لیکن	اور	اللہ کے پاس (ہے)	ان کی نحوست	صرف	سن لو	اس کے ساتھ (ہیں)

نحوست قرار دیتے۔ سن لو! ان کی نحوست اللہ ہی کے پاس ہے لیکن

اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَ قَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ

تَاْتِنَا بِهٖ	مَهْمَا	قَالُوْا	وَ	لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۱﴾	اَكْثَرَهُمْ
تم لے آؤ ہمارے پاس اسے	کیسی ہی	انہوں نے کہا	اور	نہیں جانتے	ان میں اکثر

ان میں اکثر نہیں جانتے ○ اور (فرعونیوں نے) کہا: (اے موسیٰ!) تم ہمارے اوپر

[1]...... مشرک قوموں میں مختلف چیزوں سے برا شگون لینے کی رسم بہت پرانی ہے اور ان کے توہم پرست مزاج ہر چیز سے اثر قبول کرلیتے، جیسے کوئی شخص کسی کام کو نکلا اور راستے میں کالی بلی سامنے سے گزر گئی یا کسی مخصوص پرندے کی آواز کان میں پڑ گئی تو فوراً گھر واپس لوٹ آتا۔ اسی طرح کسی کے آنے کو یا بعض دنوں اور مہینوں کو منحوس سمجھنا ان کے ہاں عام تھا۔ اسی طرح کے تصورات اور خیالات ہمارے معاشرے میں بھی بہت پھیلے ہوئے ہیں۔ اسلام نے اس طرح کی توہم پرستی کو باطل قرار دیا ہے اور ایسی بدشگونیاں شرعاً درست نہیں۔

مِنْ اٰیَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَاۙ فَمَا نَحْنُ لَكَ

مِنْ	اٰیَةٍ	لِّتَسْحَرَنَا	بِهَا	فَمَا نَحْنُ	لَكَ
سے (یعنی)	نشانی	تاکہ تم جادو کرو ہمارے اوپر	اس کے ذریعے	پھر (بھی) ہم نہیں	تم پر

جادو کرنے کے لئے ہمارے پاس کیسی بھی نشانی لے آؤ، ہم ہرگز تم پر

بِمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۳۲﴾ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمُ الطُّوْفَانَ وَ الْجَرَادَ وَ الْقُمَّلَ

بِمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۳۲﴾	فَاَرْسَلْنَا [1]	عَلَیْهِمُ	الطُّوْفَانَ	وَ	الْجَرَادَ	وَ	الْقُمَّلَ
ایمان لانے والے	تو ہم نے بھیج دیا	ان کے اوپر	طوفان	اور	ٹڈی	اور	پِسُّو (یا) جوئیں

ایمان لانے والے نہیں ○ تو ہم نے ان پر طوفان اور ٹڈی اور پِسُّو (یا جوئیں)

وَ الضَّفَادِعَ وَ الدَّمَ اٰیٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ- فَاسْتَكْبَرُوْا وَ كَانُوْا

وَ	الضَّفَادِعَ	وَ	الدَّمَ	اٰیٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ	فَاسْتَكْبَرُوْا	وَ	كَانُوْا
اور	مینڈک	اور	خون	جدا جدا نشانیاں	تو انہوں نے تکبر کیا	اور	وہ تھے

اور مینڈک اور خون کی جدا جدا نشانیاں بھیجیں تو انہوں نے تکبر کیا اور وہ

قَوْمًا مُّجْرِمِیْنَ ﴿۱۳۳﴾ وَ لَمَّا وَقَعَ عَلَیْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا یٰمُوْسَى

قَوْمًا مُّجْرِمِیْنَ ﴿۱۳۳﴾	وَ	لَمَّا	وَقَعَ	عَلَیْهِمُ	الرِّجْزُ	قَالُوْا	یٰمُوْسَى
جرم کرنے والے لوگ	اور	جب	واقع ہوتا	ان پر	عذاب	(تو) کہتے	اے موسیٰ

مجرم قوم تھی ○ اور جب ان پر عذاب واقع ہوتا تو کہتے، اے موسیٰ!

اُدْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَۚ

اُدْعُ	لَنَا	رَبَّكَ	بِمَا	عَهِدَ	عِنْدَكَ
دعا کرو	ہمارے لیے	اپنے رب (سے)	(اس کے) سبب جو	اس نے عہد کیا	تمہارے پاس

ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کرو اس عہد کے سبب جو اس کا تمہارے پاس ہے۔

عذاب آنے پر فرعونیوں کی موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے فریاد

[1]......جب فرعون اور اس کی قوم نے حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ایمان لانے سے صاف صاف انکار کر دیا تو آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اُن کے خلاف دعا کی جو قبول ہوئی اور اس دعائے ضرر کے بعد فرعون اور اس کی قوم پر جو عذاب آئے ان کا ذکر اس آیت میں کیا گیا ہے، ان کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج3، ص414 کا مطالعہ فرمائیں۔

رفعِ عذاب کے بعد فرعونیوں کا حال

لَىِٕنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَ

لَىِٕنْ	كَشَفْتَ [1]	عَنَّا	الرِّجْزَ	لَنُؤْمِنَنَّ	لَكَ	وَ
بیشک اگر	تم اٹھادو گے	ہم سے	عذاب	(تو) بیشک ہم ضرور ایمان لائیں گے	تم پر	اور

بیشک اگر آپ ہم سے عذاب اٹھادو گے تو ہم ضرور آپ پر ایمان لائیں گے اور

لَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ﴿۱۳۴﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ

لَنُرْسِلَنَّ	مَعَكَ	بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ﴿۱۳۴﴾	فَلَمَّا	كَشَفْنَا	عَنْهُمُ
بیشک ہم ضرور بھیج دیں گے	تمہارے ساتھ	بنی اسرائیل (کو)	پھر جب	ہم اٹھالیتے	ان سے

ضرور ہم بنی اسرائیل کو تمہارے ساتھ کردیں گے ○ پھر جب ہم ان سے اس مدت تک کے لئے

الرِّجْزَ اِلٰۤى اَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ یَنْكُثُوْنَ ﴿۱۳۵﴾

الرِّجْزَ	اِلٰۤى اَجَلٍ	هُمْ	بٰلِغُوْهُ	اِذَا	هُمْ	یَنْكُثُوْنَ ﴿۱۳۵﴾
عذاب	ایک مدت تک	وہ	پہنچنے والے (تھے) اس تک	(تو) جبھی	وہ	(اپنا عہد) توڑ دیتے

عذاب اٹھالیتے جس تک انہیں پہنچنا تھا تو وہ فوراً (اپنا عہد) توڑ دیتے ○

فرعونیوں کی ہلاکت کے اسباب

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِی الْیَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا

فَانْتَقَمْنَا [2]	مِنْهُمْ	فَاَغْرَقْنٰهُمْ	فِی الْیَمِّ	بِاَنَّهُمْ	كَذَّبُوْا
تو ہم نے بدلہ لیا	ان سے	تو ہم نے ڈبو دیا انہیں	دریا میں	(اس کے) سبب کہ وہ	جھٹلاتے

تو ہم نے ان سے بدلہ لیا تو انہیں دریا میں ڈبو دیا کیونکہ انہوں نے

بنی اسرائیل پر انعاماتِ الٰہی اور فرعونیوں کے املاک کی بربادی

بِاٰیٰتِنَا وَ كَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِیْنَ ﴿۱۳۶﴾ وَ اَوْرَثْنَا

بِاٰیٰتِنَا	وَ	كَانُوْا	عَنْهَا	غٰفِلِیْنَ ﴿۱۳۶﴾	وَ	اَوْرَثْنَا
ہماری آیتوں کو	اور	وہ تھے	ان سے	لاپرواہی کرنے والے	اور	ہم نے وارث بنادیا

ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان سے بالکل غافل رہے ○ اور ہم نے

1 ...... فرعونیوں کو بھی معلوم تھا کہ عذابِ الٰہی سے مشکل کشائی حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ذریعے ہی ہوگی، اسی لئے مقبولانِ بارگاہِ الٰہی کو مشکل کشا اور حاجت روا کہا جاتا ہے۔

2 ...... اس کا معنی یہ ہے کہ جب بار بار فرعونیوں کو عذابوں سے نجات دی گئی اور وہ کسی عہد پر قائم نہ رہے اور ایمان نہ لائے اور کفر نہ چھوڑا تو جو میعاد اُن کے لئے مقرر فرمائی گئی تھی وہ پوری ہونے کے بعد اُنہیں اللہ تعالیٰ نے دریائے نیل میں غرق کرکے ہلاک کردیا۔

الْقَوْمَ الَّذِیْنَ كَانُوْا یُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَ

الْقَوْمَ	الَّذِیْنَ	كَانُوْا یُسْتَضْعَفُوْنَ	مَشَارِقَ الْاَرْضِ	وَ
(ان)لوگوں(کو)	جو	کمزور سمجھے جاتے تھے	زمین کے مشرقوں	اور

اس قوم کو جسے دبایا گیا تھا اُس زمین کے مشرقوں اور

مَغَارِبَهَا الَّتِیْ بٰرَكْنَا فِیْهَا ؕ وَ تَمَّتْ

مَغَارِبَهَا	الَّتِیْ	بٰرَكْنَا	فِیْهَا	وَ	تَمَّتْ
اس کے مغربوں (کا)	جس (میں)	ہم نے برکت رکھی	اس میں	اور	پوری ہوگئی

مغربوں کا مالک بنادیا جس میں ہم نے برکت رکھی تھی اور بنی اسرائیل پر

كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ۙ۬ بِمَا صَبَرُوْا ؕ وَ

كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى	عَلٰى بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ	بِمَا	صَبَرُوْا (1)	وَ
تیرے رب کی اچھی بات	بنی اسرائیل پر	(اس کے) بدلے جو	انہوں نے صبر کیا	اور

ان کے صبر کے بدلے میں تیرے رب کا اچھا وعدہ پورا ہو گیا اور

دَمَّرْنَا مَا كَانَ یَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَ قَوْمُهٗ وَ مَا

دَمَّرْنَا	مَا	كَانَ یَصْنَعُ	فِرْعَوْنُ	وَ	قَوْمُهٗ	وَ	مَا
ہم نے برباد کر دیا	(اسے) جو	بناتا تھا	فرعون	اور	اس کی قوم	اور	جو

ہم نے وہ سب تعمیرات برباد کر دیں جو فرعون اور اس کی قوم بناتی تھی اور وہ عمارتیں

كَانُوْا یَعْرِشُوْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَ جٰوَزْنَا بِبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا

كَانُوْا یَعْرِشُوْنَ ﴿۱۳۷﴾	وَ	جٰوَزْنَا	بِبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ	الْبَحْرَ	فَاَتَوْا
وہ (عمارتیں) بلند کرتے تھے	اور	ہم نے پار کر دیا	بنی اسرائیل کو	دریا (سے)	تو وہ آئے

جنہیں وہ بلند کرتے تھے ○ اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پار کر دیا تو ان کا گزر

دریا عبور کرنے کے بعد بنی اسرائیل کا جاہلانہ مطالبہ

ع ۱۶

(1)...... بنی اسرائیل کو ان کے صبر کی وجہ سے عزت، غلبہ، خوشحالی اور حکمرانی نصیب ہوئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ صبر بہت باعثِ فضیلت عمل ہے۔

عَلٰى قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ عَلٰۤى اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا يٰمُوْسَى

عَلٰى قَوْمٍ	يَّعْكُفُوْنَ	عَلٰۤى اَصْنَامٍ لَّهُمْ	قَالُوْا [1]	يٰمُوْسَى
ایک قوم پر	وہ جم کر بیٹھے تھے	اپنے بتوں پر (کے آگے)	(بنی اسرائیل نے) کہا	اے موسیٰ

ایک ایسی قوم کے پاس سے ہوا جو اپنے بتوں کے آگے جم کر بیٹھے ہوئے تھے۔ (بنی اسرائیل نے) کہا: اے موسیٰ!

اجْعَلْ لَّنَاۤ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ؕ قَالَ

اجْعَلْ	لَّنَاۤ	اِلٰهًا	كَمَا	لَهُمْ	اٰلِهَةٌ	قَالَ
بنادو	ہمارے لئے	ایک معبود	جیسے	ان کے لئے	کئی معبود (ہیں)	فرمایا

ہمارے لئے بھی ایسا ہی ایک معبود بنادو جیسے ان کے لئے کئی معبود ہیں۔ (موسیٰ نے) فرمایا:

اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ

اِنَّكُمْ	قَوْمٌ	تَجْهَلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾	اِنَّ	هٰۤؤُلَآءِ	مُتَبَّرٌ
یقیناً تم	لوگ	جاہل ہو	بیشک	یہ لوگ	برباد ہونے والا (ہے)

تم یقیناً جاہل لوگ ہو○ بیشک یہ لوگ جس کام میں پڑے ہوئے ہیں

مَّا هُمْ فِيْهِ وَ بٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۹﴾ قَالَ

مَّا هُمْ فِيْهِ	وَ	بٰطِلٌ	مَّا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۹﴾	قَالَ
(وہ کام) جس میں وہ (پڑے ہیں)	اور	باطل (ہے)	جو کچھ	وہ کررہے ہیں	(موسیٰ نے) فرمایا

وہ سب برباد ہونے والا ہے اور جو کچھ یہ کررہے ہیں وہ سب باطل ہے○ (موسیٰ نے) فرمایا:

اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ اِلٰهًا وَّ هُوَ فَضَّلَكُمْ

اَغَيْرَ اللّٰهِ	اَبْغِيْكُمْ	اِلٰهًا	وَّ	هُوَ	فَضَّلَكُمْ
کیا اللہ کے سوا	میں تلاش کروں تمہارے لئے	کوئی معبود	اور (حالانکہ)	وہ	اس نے فضیلت دی تمہیں

کیا تمہارے لئے اللہ کے سوا کوئی اور معبود تلاش کروں حالانکہ اس نے تمہیں سارے جہان والوں پر

[1] ..... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے یہ عرض سارے بنی اسرائیل نے نہ کی تھی کیونکہ ان میں حضرت ہارون عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور دیگر بزرگ اولیاء اللہ رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِم بھی تھے، بلکہ اُن لوگوں نے کی تھی جو ابھی تک راسخ الایمان نہ ہوئے تھے۔

بنی اسرائیل کو احسانات الٰہیہ کی یاد دہانی

عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۴۰﴾ وَ اِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ

مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ	اَنْجَيْنٰكُمْ	اِذْ	وَ	عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۴۰﴾
فرعون والوں سے	ہم نے نجات دی تمہیں	جب	اور	سارے جہان (والوں) پر

فضیلت عطا فرمائی ہے ○ اور یاد کرو جب ہم نے تمہیں فرعونیوں سے نجات دی

يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ۚ يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَ يَسْتَحْيُوْنَ

يَسْتَحْيُوْنَ	وَ	اَبْنَآءَكُمْ	يُقَتِّلُوْنَ	سُوْٓءَ الْعَذَابِ	يَسُوْمُوْنَكُمْ
زندہ رہنے دیتے	اور	تمہارے بیٹے	قتل کر دیتے	بری سزا	وہ دیتے تمہیں

جو تمہیں بہت بری سزا دیتے، تمہارے بیٹوں کو قتل کرتے اور تمہاری بیٹیوں کو

نِسَآءَكُمْ ؕ وَ فِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

مِّنْ رَّبِّكُمْ	بَلَآءٌ	فِيْ ذٰلِكُمْ	وَ	نِسَآءَكُمْ
تمہارے رب کی طرف سے	آزمائش (تھی)	اس (سزا) میں	اور	تمہاری عورتیں، بچیاں

زندہ رکھتے اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے بڑی

حصولِ تورات کیلئے موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا طور پر جانے کا واقعہ

عَظِيْمٌ ﴿۱۴۱﴾ وَ وٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّ اَتْمَمْنٰهَا

اَتْمَمْنٰهَا	وَّ	ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً	مُوْسٰى	وٰعَدْنَا[1]	وَ	عَظِيْمٌ ﴿۱۴۱﴾
ہم نے پورا کر دیا انہیں	اور	تیس راتوں (کا)	موسیٰ (سے)	ہم نے وعدہ فرمایا	اور	بڑی

آزمائش تھی ○ اور ہم نے موسیٰ سے تیس راتوں کا وعدہ فرمایا اور ان میں

بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖۤ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ وَ

وَ	اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً	مِيْقَاتُ رَبِّهٖ	فَتَمَّ	بِعَشْرٍ
اور	چالیس راتیں	اس کے رب کی مقررہ مدت	تو پوری ہوگئی	(مزید) دس (راتوں) سے

دس (راتوں) کا اضافہ کرکے پورا کر دیا تو اس کے رب کا وعدہ چالیس راتوں کا پورا ہو گیا اور

(1)..... فرعون کی ہلاکت کے بعد حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں تورات عطا کئے جانے کی دعا کی تو تیس راتوں کیلئے کوہِ طور پر آنے کا وعدہ فرمایا گیا اور ان ایام میں روزے رکھنے کا حکم دیا گیا۔ چنانچہ آپ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام اپنے بھائی حضرت ہارون عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو اپنا نائب مقرر کرکے کوہ طور کی طرف روانہ ہوئے۔ وہاں جب عبادت و ریاضت میں تیس دن پورے ہو گئے تو بارگاہِ الٰہی میں مناجات سے پہلے حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے مسواک کرلی تاکہ منہ سے مہک نہ آئے۔ اس پر انہیں مزید دس دن روزے رکھنے کا حکم دیا گیا۔ ان روزوں کی ابتداء ذوالقعدہ کی پہلی تاریخ سے ہوئی، پھر ذوالحجہ کے دس دن=

قَالَ مُوْسٰى لِاَخِیْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِیْ فِیْ قَوْمِیْ وَ

قَالَ	مُوْسٰى	لِاَخِیْهِ هٰرُوْنَ	اخْلُفْنِیْ	فِیْ قَوْمِیْ	وَ
کہا	موسیٰ (نے)	اپنے بھائی ہارون سے	تم نائب رہنا میرے	میری قوم میں	اور

موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا: تم میری قوم میں میرا نائب رہنا اور

اَصْلِحْ وَ لَا تَتَّبِعْ سَبِیْلَ الْمُفْسِدِیْنَ ﴿۱۴۲﴾ وَ لَمَّا

اَصْلِحْ	وَ	لَا تَتَّبِعْ	سَبِیْلَ الْمُفْسِدِیْنَ ﴿۱۴۲﴾ [(1)]	وَ	لَمَّا
(ان کی) اصلاح کرنا	اور	نہ چلنا	فساد کرنے والوں کے راستے (پر)	اور	جب

اصلاح کرنا اور فسادیوں کے راستے پر نہ چلنا ○ اور جب

جَآءَ مُوْسٰى لِمِیْقَاتِنَا وَ كَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ

جَآءَ	مُوْسٰى	لِمِیْقَاتِنَا	وَ	كَلَّمَهٗ	رَبُّهٗ
آیا	موسیٰ	ہمارے مقرر کردہ وقت پر	اور	کلام فرمایا اس سے	اس کے رب (نے)

موسیٰ ہمارے وعدے کے وقت پر حاضر ہوا اور اس کے رب نے اس سے کلام فرمایا،

قَالَ رَبِّ اَرِنِیْۤ اَنْظُرْ اِلَیْكَ ؕ

قَالَ	رَبِّ	اَرِنِیْۤ	اَنْظُرْ	اِلَیْكَ
(تو) موسیٰ نے عرض کی	اے میرے رب	مجھے (اپنا جلوہ) دکھا	(تاکہ) میں دیدار کرلوں	تیرا

تو اس نے عرض کی: اے میرے رب! مجھے اپنا جلوہ دکھا تاکہ میں تیرا دیدار کرلوں۔

قَالَ لَنْ تَرٰىنِیْ وَ لٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ

قَالَ	لَنْ تَرٰىنِیْ [(2)]	وَ	لٰكِنِ	انْظُرْ	اِلَى الْجَبَلِ
(اللہ نے) فرمایا	تو ہرگز نہ دیکھ سکے گا مجھے	اور	البتہ	تو دیکھ	(اس) پہاڑ کی طرف

(اللہ نے) فرمایا: تو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا، البتہ اس پہاڑ کی طرف دیکھ،

موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے کلام الٰہی اور آپ کا مطالبۂ دیدارِ الٰہی

تجلی ربانی اور حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا حال

= مزید شامل ہوئے تھے۔

1 ..... حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا حضرت ہارون عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے یہ فرمان در حقیقت آپ کے واسطے سے بنی اسرائیل کے لئے تھا ورنہ انبیاء کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تو فسادیوں کے راستے پر چلنے سے معصوم ہیں، نیز یہ کلام تاکید واستقامت کے طور پر بھی ہو سکتا ہے۔ 2 ..... اس آیت سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کا دیدار ناممکن ہے کیونکہ اگر یہ ناممکن ہوتا تو حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہرگز اس کی دعا نہ کرتے کیونکہ محال کی دعا مانگنا جائز نہیں ہوتا =

فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِیْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى

فَاِنِ اسْتَقَرَّ	مَكَانَهٗ	فَسَوْفَ تَرٰىنِیْ	فَلَمَّا	تَجَلّٰى
تو اگر وہ ٹھہرا رہا	اپنی جگہ (پر)	تو عنقریب تو دیکھ لے گا مجھے	پھر جب	تجلی فرمائی

یہ اگر اپنی جگہ پر ٹھہرا رہا تو عنقریب تو مجھے دیکھ لے گا پھر جب اس کے رب نے

رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّ خَرَّ مُوْسٰى

رَبُّهٗ	لِلْجَبَلِ	جَعَلَهٗ	دَكًّا	وَّ	خَرَّ	مُوْسٰى
اس کے رب (نے)	پہاڑ پر	(تو) کر دیا اسے	ریزہ ریزہ	اور	گر گئے	موسیٰ

پہاڑ پر اپنا نور چمکایا تو اسے پاش پاش کر دیا اور موسیٰ بے ہوش ہو کر

صَعِقًا ۚ فَلَمَّاۤ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ

صَعِقًا	فَلَمَّاۤ	اَفَاقَ	قَالَ	سُبْحٰنَكَ
بے ہوش (ہو کر)	پھر جب	انہیں ہوش آیا	(تو) عرض کی	تو پاک ہے

گر گئے پھر جب ہوش آیا تو عرض کی: تو پاک ہے،

تُبْتُ اِلَیْكَ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۴۳﴾ قَالَ یٰمُوْسٰۤى

تُبْتُ اِلَیْكَ	وَ	اَنَا	اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۴۳﴾	قَالَ	یٰمُوْسٰۤى
میں رجوع لایا تیری طرف	اور	میں	سب سے پہلا مسلمان (ہوں)	فرمایا	اے موسیٰ

میں تیری طرف رجوع لایا اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں ○ (اللہ نے) فرمایا: اے موسیٰ!

اِنِّی اصْطَفَیْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِیْ وَ بِكَلَامِیْ ﳲ

اِنِّیْ	اصْطَفَیْتُكَ	عَلَى النَّاسِ [1]	بِرِسٰلٰتِیْ	وَ	بِكَلَامِیْ
بیشک میں (نے)	منتخب کر لیا تجھے	لوگوں پر	اپنی رسالتوں کے ساتھ	اور	اپنے کلام کے ساتھ

میں نے اپنی رسالتوں اور اپنے کلام کے ساتھ تجھے لوگوں پر منتخب کر لیا

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر خصوصی انعامات

=اور اللہ تعالیٰ نے بھی دعا مانگنے کو ناجائز قرار نہیں دیا بلکہ دنیا میں اس کی عدمِ قبولیت کو بیان کیا ہے یونہی اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دیکھنے کی نفی کی ہے، یہ نہیں فرمایا کہ میرا دیکھنا ممکن نہیں۔

(1)......یہاں "لوگوں" سے مراد حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے زمانے کے لوگ ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے زمانے کے لوگوں میں سب سے زیادہ عزت و مرتبے اور شرافت و وجاہت والے تھے کیونکہ آپ صاحبِ شریعت تھے اور آپ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب تورات بھی نازل ہوئی=

تورات کی عظمت و شان اور اس سے متعلق احکام

فَخُذْ مَاۤ اٰتَیْتُكَ وَ كُنْ مِّنَ الشّٰكِرِیْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَ كَتَبْنَا

فَخُذْ	مَاۤ	اٰتَیْتُكَ	وَ	كُنْ	مِّنَ الشّٰكِرِیْنَ ﴿۱۴۴﴾	وَ	كَتَبْنَا
تو لے لو	جو	میں نے دیا تجھے	اور	ہو جاؤ	شکر گزاروں میں سے	اور	ہم نے لکھ دی

تو جو میں نے تمہیں عطا فرمایا ہے اسے لے لو اور شکر گزاروں میں سے ہو جاؤ○ اور ہم نے

لَهٗ فِی الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ مَّوْعِظَةً وَّ تَفْصِیْلًا لِّكُلِّ شَیْءٍ ۚ فَخُذْهَا

لَهٗ	فِی الْاَلْوَاحِ(1)	مِنْ كُلِّ شَیْءٍ مَّوْعِظَةً(2)	وَّ	تَفْصِیْلًا لِّكُلِّ شَیْءٍ	فَخُذْهَا
اس کے لیے	تختیوں میں	ہر چیز کی نصیحت	اور	ہر چیز کی تفصیل	تو پکڑ لو اسے

اس کے لیے (تورات کی) تختیوں میں ہر چیز کی نصیحت اور ہر چیز کی تفصیل لکھ دی (اور فرمایا) اسے مضبوطی سے

بِقُوَّةٍ وَّ اْمُرْ قَوْمَكَ یَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ؕ

بِقُوَّةٍ	وَّ	اْمُرْ	قَوْمَكَ	یَاْخُذُوْا	بِاَحْسَنِهَا(3)
مضبوطی کے ساتھ	اور	حکم دو	اپنی قوم (کو)	وہ اختیار کریں	اس کی بہترین باتوں کو

پکڑ لو اور اپنی قوم کو حکم دو کہ وہ اس کی اچھی باتیں اختیار کریں۔

نافرمانوں اور متکبرین کا انجام

سَاُورِیْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِیْنَ ﴿۱۴۵﴾ سَاَصْرِفُ عَنْ اٰیٰتِیَ

سَاُورِیْكُمْ	دَارَ الْفٰسِقِیْنَ ﴿۱۴۵﴾	سَاَصْرِفُ	عَنْ اٰیٰتِیَ
عنقریب میں دکھاؤں گا تمہیں	نافرمانوں کا گھر	عنقریب میں پھیر دوں گا	اپنی آیتوں سے

عنقریب میں تمہیں نافرمانوں کا گھر دکھاؤں گا○ اور میں اپنی آیتوں سے

الَّذِیْنَ یَتَكَبَّرُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ ؕ وَ اِنْ یَّرَوْا

الَّذِیْنَ	یَتَكَبَّرُوْنَ	فِی الْاَرْضِ	بِغَیْرِ الْحَقِّ	وَ	اِنْ	یَّرَوْا
ان لوگوں کو جو	تکبر کرتے ہیں	زمین میں	حق کے بغیر، ناحق	اور	اگر	وہ دیکھ لیں

ان لوگوں کو پھیر دوں گا جو زمین میں ناحق اپنی بڑائی چاہتے ہیں اور اگر وہ

═ اور ہمارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پھر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تمام کائنات میں سب سے افضل ہیں۔

(1)...... اس سے مراد تورات کی تختیاں ہیں، یہ زبرجد یا زمرد کی تھیں اور ان کی تعداد سات یا دس تھی۔ (2)...... بنی اسرائیل کو اپنے دین میں حلال حرام اور اچھی بری چیزوں سے متعلق جن احکام کی ضرورت تھی وہ سب تورات میں لکھی ہوئی تھیں۔ (3)...... اس کا معنی یہ ہے کہ تورات میں جو احکام مذکور ہیں ان میں جو زیادہ بہتر ہو اسے اختیار کرنے کا حکم دو کیونکہ تورات میں عزیمت اور رخصت، جائز اور مستحب امور کا بھی ذکر ہے۔ عزیمت پر عمل کرنا رخصت پر عمل کے ═

كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَ اِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ

كُلَّ اٰيَةٍ	لَّا يُؤْمِنُوْا	بِهَا	وَ	اِنْ	يَّرَوْا	سَبِيْلَ الرُّشْدِ
سب نشانیاں	(تو بھی) ایمان نہیں لاتے	ان پر	اور	اگر	وہ دیکھ لیں	ہدایت کی راہ

سب نشانیاں دیکھ لیں تو بھی ان پر ایمان نہیں لاتے اور اگر وہ ہدایت کی راہ دیکھ لیں

لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۚ وَ اِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوْهُ

لَا يَتَّخِذُوْهُ	سَبِيْلًا	وَ	اِنْ	يَّرَوْا	سَبِيْلَ الْغَيِّ	يَتَّخِذُوْهُ
(تو) نہیں بناتے اسے	(اپنا) راستہ	اور	اگر	وہ دیکھ لیں	گمراہی کا راستہ	(تو) بنالیتے ہیں اسے

تو اسے اپنا راستہ نہیں بناتے اور اگر گمراہی کا راستہ دیکھ لیں تو اسے اپنا راستہ

سَبِيْلًا ۚ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ كَانُوْا

سَبِيْلًا[1]	ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ	كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَا	وَ	كَانُوْا
(اپنا) راستہ	یہ	(اس کے) سبب کہ وہ	انہوں نے جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	اور	وہ تھے

بنالیتے ہیں۔ یہ اس لیے کہ انہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور

جھٹلانے والوں کے اعمال کی بربادی

عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۴۶﴾ وَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ

عَنْهَا	غٰفِلِيْنَ ﴿۱۴۶﴾	وَ	الَّذِيْنَ	كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَا	وَ
ان سے	لاپرواہی کرنے والے	اور	وہ لوگ جنہوں نے	جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	اور

ان سے غافل رہے ○ اور جنہوں نے ہماری آیتوں اور

لِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ؕ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا

لِقَآءِ الْاٰخِرَةِ	حَبِطَتْ	اَعْمَالُهُمْ	هَلْ	يُجْزَوْنَ	اِلَّا
آخرت کی ملاقات (کو)	برباد ہوگئے	ان کے اعمال	کیا (یعنی نہیں)	انہیں بدلہ دیا جائے گا	مگر

آخرت کی ملاقات کو جھٹلایا تو ان کے تمام اعمال برباد ہوئے، انہیں ان کے اعمال ہی کا

== مقابلے میں بہتر ہے جیسے معاف کرنا بدلہ لینے سے بہتر ہے۔

1 ...... تکبر کے ہوتے ہوئے حق قبول کرنا بڑا مشکل ہو جاتا ہے جبکہ سرکشی کا راستہ بڑا بھلا معلوم ہوتا ہے۔

بنی اسرائیل کی بچھڑا پرستی اور اس کی مذمت

ركوع ۱۸

مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۷﴾ وَ اتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْۢ بَعْدِهٖ

مِنْۢ بَعْدِهٖ	قَوْمُ مُوْسٰى	اتَّخَذَ [1]	وَ	كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۷﴾	مَا
اس کے بعد	موسیٰ کی قوم (نے)	بنالیا	اور	وہ عمل کرتے تھے	(اس کا) جو

بدلہ دیا جائے گا ○ اور موسیٰ کے پیچھے اس کی قوم نے

مِنْ حُلِیِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌؕ

خُوَارٌ	لَّهٗ	جَسَدًا	عِجْلًا	مِنْ حُلِیِّهِمْ
گائے جیسی آواز (تھی)	اس کی	بے جان	ایک بچھڑا (معبود)	اپنے زیورات سے

اپنے زیورات سے ایک بے جان بچھڑے کو (معبود) بنالیا جس کی گائے جیسی آواز تھی۔

اَلَمْ یَرَوْا اَنَّهٗ لَا یُكَلِّمُهُمْ وَ لَا یَهْدِیْهِمْ

لَا یَهْدِیْهِمْ	وَ	لَا یُكَلِّمُهُمْ	اَنَّهٗ	اَلَمْ یَرَوْا
دکھا نہیں سکتا انہیں	اور	کلام نہیں کرسکتا ان سے	کہ وہ	کیا انہوں نے نہ دیکھا

کیا انہوں نے یہ نہ دیکھا کہ وہ (بچھڑا) ان سے نہ کلام کرتا ہے اور نہ انہیں کوئی ہدایت

بنی اسرائیل کی بچھڑا پرستی پر ندامت اور رحمت و مغفرت کی دعا

وقف لازم

سَبِیْلًا ۘ اِتَّخَذُوْهُ وَ كَانُوْا ظٰلِمِیْنَ ﴿۱۴۸﴾ وَ لَمَّا

لَمَّا	وَ	ظٰلِمِیْنَ ﴿۱۴۸﴾	كَانُوْا	وَ	اِتَّخَذُوْهُ	سَبِیْلًا
جب	اور	ظلم کرنے والے	وہ تھے	اور	انہوں نے بنالیا اسے (معبود)	راستہ

دیتا ہے؟ انہوں نے اسے (معبود) بنالیا اور وہ ظالم تھے ○ اور جب

سُقِطَ فِیْۤ اَیْدِیْهِمْ وَ رَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْاۙ

ضَلُّوْا	قَدْ	اَنَّهُمْ	رَاَوْا	وَ	سُقِطَ فِیْۤ اَیْدِیْهِمْ
گمراہ ہوگئے	یقیناً	کہ وہ	انہوں نے دیکھا	اور	وہ گرائے گئے اپنے ہاتھوں میں (یعنی شرمندہ ہوئے)

شرمندہ ہوئے اور سمجھ گئے کہ وہ یقیناً گمراہ ہوگئے تھے

[1] ......جب حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کلام کرنے کیلئے کوہ طور پر تشریف لے گئے تو ان کے جانے کے تیس دن بعد سامری نے بنی اسرائیل سے تمام زیورات جمع کر کے ایک بے جان بچھڑا بنایا، پھر اس میں حضرت جبریل عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے گھوڑے کے سُم کے نیچے سے لی ہوئی خاک ڈالی تو اس کے اثر سے وہ گائے کی طرح ڈکارنے لگا اور سامری کے بہکانے پر بنی اسرائیل کے بارہ ہزار لوگوں کے علاوہ بقیہ سب نے اس بچھڑے کی پوجا کی۔ پھر جب پوجا کرنے والے اپنی اس کرتوت پر شرمندہ ہوئے اور سمجھ گئے کہ وہ یقیناً گمراہ ہوگئے تھے تو انہوں نے بارگاہِ الٰہی میں رحمت و مغفرت کی دعا کی۔

بچھڑا پرستی پر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا سخت ردِ عمل

قَالُوْا لَىِٕنْ لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَ يَغْفِرْ لَنَا

لَنَا	يَغْفِرْ	وَ	رَبُّنَا	لَّمْ يَرْحَمْنَا	لَىِٕنْ	قَالُوْا
ہماری	مغفرت (نہ) فرمائی	اور	ہمارے رب (نے)	رحم نہ کیا ہم پر	ضرور اگر	(تو) انہوں نے کہا

تو کہنے لگے: اگر ہمارے رب نے ہم پر رحم نہ فرمایا اور ہماری مغفرت نہ فرمائی

لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ وَ لَمَّا رَجَعَ مُوْسٰۤى

مُوْسٰۤى	رَجَعَ	لَمَّا	وَ	مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۱۴۹﴾	لَنَكُوْنَنَّ
موسیٰ	لوٹے	جب	اور	نقصان اٹھانے والوں میں سے	(تو) بیشک ہم ضرور ہو جائیں گے

تو ہم ضرور تباہ ہو جائیں گے ○ اور جب موسیٰ اپنی قوم کی طرف

اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ

خَلَفْتُمُوْنِيْ	بِئْسَمَا	قَالَ	اَسِفًا	غَضْبَانَ	اِلٰى قَوْمِهٖ
تم نے جانشینی کی میری	کتنی بری	(تو) فرمایا	افسردہ	غضب ناک	اپنی قوم کی طرف

بہت زیادہ غم و غصے میں بھرے ہوئے لوٹے تو فرمایا: تم نے میرے بعد کتنا برا

مِنْۢ بَعْدِيْ ۚ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ وَ اَلْقَى الْاَلْوَاحَ وَ

وَ	الْاَلْوَاحَ	اَلْقَى (1)	وَ	اَمْرَ رَبِّكُمْ	اَعَجِلْتُمْ	مِنْۢ بَعْدِيْ
اور	تختیاں	موسیٰ نے ڈال دیں	اور	اپنے رب کے حکم (سے)	کیا تم نے جلدی کی	میرے بعد

کام کیا، کیا تم نے اپنے رب کے حکم میں جلدی کی؟ اور موسیٰ نے تختیاں (زمین پر) ڈال دیں اور

اَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗۤ اِلَيْهِ ؕ قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ

اِنَّ	ابْنَ اُمَّ	قَالَ	اِلَيْهِ	يَجُرُّهٗۤ	بِرَاْسِ اَخِيْهِ	اَخَذَ
بیشک	(اے) میری ماں کے بیٹے	کہا	اپنی طرف	کھینچنے لگا اسے	اپنے بھائی کے سر کو	پکڑ لیا

اپنے بھائی کے سر کے بال پکڑ کر اپنی طرف کھینچنے لگے۔ (ہارون نے) کہا: اے میری ماں کے بیٹے! بیشک

1 ...... یہاں صرف دینی حمیت اور فرط غضب کی وجہ سے جلدی میں ان تختیوں کو زمین پر رکھنا مراد ہے جسے قرآن پاک میں ڈالنے سے تعبیر کیا گیا ہے اور اس ڈالنے میں کسی بھی طرح تورات کی تختیوں کی بے حرمتی مقصود نہ تھی اور وہ جو منقول ہے کہ "بعض تختیاں ٹوٹ گئیں" یہ اگر درست ہے تو جلدی میں زمین پر رکھنے کی وجہ سے تختیاں ٹوٹی ہوں گی، نہ یہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے جان بوجھ کر انہیں توڑا تھا اور نہ ہی ان کو یہ گمان تھا کہ ایسا ہو جائے گا۔

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا دعائے مغفرت کرنا

اِلْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِیْ وَ كَادُوْا یَقْتُلُوْنَنِیْ ﳲ فَلَا تُشْمِتْ بِیَ

اِلْقَوْمَ	اسْتَضْعَفُوْنِیْ	وَ	كَادُوْا یَقْتُلُوْنَنِیْ	فَلَا تُشْمِتْ [1]	بِیَ
قوم (نے)	کمزور سمجھا مجھے	اور	وہ قریب تھے کہ قتل کر دیتے مجھے	تو تم نہ ہنساؤ	مجھ پر

قوم نے مجھے کمزور سمجھا اور قریب تھا کہ مجھے مار ڈالتے تو تم مجھ پر دشمنوں کو ہنسنے کا

الْاَعْدَآءَ وَ لَا تَجْعَلْنِیْ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝۱۵۰ قَالَ رَبِّ

الْاَعْدَآءَ	وَ	لَا تَجْعَلْنِیْ	مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝۱۵۰	قَالَ	رَبِّ
دشمنوں (کو)	اور	نہ بناؤ مجھے	ظالم لوگوں کے ساتھ	عرض کی	اے میرے رب

موقع نہ دو اور مجھے ظالموں کے ساتھ نہ ملا ○ عرض کی: اے میرے رب!

اغْفِرْ لِیْ وَ لِاَخِیْ وَ اَدْخِلْنَا فِیْ رَحْمَتِكَ ﳲ وَ اَنْتَ

اغْفِرْ [2]	لِیْ	وَ	لِاَخِیْ	وَ	اَدْخِلْنَا	فِیْ رَحْمَتِكَ	وَ	اَنْتَ
بخش دے	مجھے	اور	میرے بھائی کو	اور	داخل فرما ہمیں	اپنی رحمت میں	اور	تو

مجھے اور میرے بھائی کو بخش دے اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل فرما اور تو

ع ۱۸

بچھڑا پرستوں کے لئے غضب ربانی اور دنیاوی ذلت کی خبر

اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۝۱۵۱ع اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوا

اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۝۱۵۱	اِنَّ	الَّذِیْنَ	اتَّخَذُوا
سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم فرمانے والا (ہے)	بیشک	وہ لوگ جنہوں نے	بنالیا

سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے ○ بیشک وہ لوگ جنہوں نے بچھڑے کو

الْعِجْلَ سَیَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ ذِلَّةٌ

الْعِجْلَ	سَیَنَالُهُمْ	غَضَبٌ	مِّنْ رَّبِّهِمْ	وَ	ذِلَّةٌ
بچھڑے (کو معبود)	عنقریب پہنچے گا انہیں	غضب	ان کے رب کی طرف سے	اور	ذلت ورسوائی

(معبود) بنالیا عنقریب انہیں دنیا کی زندگی میں ان کے رب کا غضب اور ذلت

1 .... شَماتت کا معنی ہے کسی کی تکلیف پر خوشی کا اظہار کرنا۔ فی زمانہ دینی اور دنیوی دونوں شعبوں میں شَماتت کے نظارے بہت عام ہیں، مذہبی لوگ اور اسی طرح کاریگر، دوکاندار، کارخانے، فیکٹری یا مل میں ملازمت کرنے والوں، یونہی کسی کمپنی، ادارے یا بینک میں جاب کرنے والوں کی ایک بڑی تعداد بھی شَماتت یعنی اپنے مسلمان بھائی پر آنے والی مصیبت پر خوش ہونے کے مذموم فعل میں مبتلا نظر آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت عطا فرمائے، امین۔

2 ..... یہ دعائے مغفرت امت کی تعلیم کے لئے ہے، ورنہ انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام گناہوں سے پاک ہوتے ہیں۔

فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُفْتَرِیْنَ ﴿۱۵۲﴾ وَ

وَ	الْمُفْتَرِیْنَ ﴿۱۵۲﴾	نَجْزِی	كَذٰلِكَ	وَ	فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا
اور	بہتان باندھنے والوں (کو)	ہم بدلہ دیتے ہیں	ایسا ہی	اور	دنیا کی زندگی میں

پہنچے گی اور ہم بہتان باندھنے والوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ○ اور

الَّذِیْنَ عَمِلُوا السَّیِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِهَا وَ

وَ	مِنْۢ بَعْدِهَا	تَابُوْا [1]	ثُمَّ	السَّیِّاٰتِ	عَمِلُوا	الَّذِیْنَ
اور	ان کے بعد	انہوں نے توبہ کرلی	پھر	برے	عمل کئے	وہ لوگ جنہوں نے

وہ لوگ جنہوں نے برے اعمال کئے پھر ان کے بعد توبہ کرلی اور

اٰمَنُوْۤا ۫ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ

لَغَفُوْرٌ	مِنْۢ بَعْدِهَا	رَبَّكَ	اِنَّ	اٰمَنُوْۤا
ضرور بخشنے والا	اس (توبہ وایمان) کے بعد	تمہارا رب	(تو) بیشک	ایمان لے آئے

ایمان لے آئے تو بیشک اس توبہ و ایمان کے بعد تمہارا رب بخشنے والا

رَّحِیْمٌ ﴿۱۵۳﴾ وَ لَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوْسَی الْغَضَبُ اَخَذَ

اَخَذَ	الْغَضَبُ	عَنْ مُّوْسَی	سَكَتَ	لَمَّا	وَ	رَّحِیْمٌ ﴿۱۵۳﴾
(تو) اس نے پکڑ لیں	غصہ	موسیٰ سے (کا)	تھم گیا	جب	اور	مہربان (ہے)

مہربان ہے ○ اور جب موسیٰ کا غصہ تھم گیا تو اس نے تختیاں

الْاَلْوَاحَ ۚۖ وَ فِیْ نُسْخَتِهَا هُدًی وَّ رَحْمَةٌ لِّلَّذِیْنَ هُمْ

هُمْ	لِّلَّذِیْنَ	رَحْمَةٌ	وَّ	هُدًی	فِیْ نُسْخَتِهَا	وَ	الْاَلْوَاحَ
وہ	ان لوگوں کے لیے جو	رحمت (ہے)	اور	ہدایت	ان (تختیوں) کی تحریر میں	اور	تختیاں

اٹھالیں اور ان کی تحریر میں ہدایت اور رحمت ہے ان کے لیے جو

سچی توبہ کرنے والوں کے لئے بشارت

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا تورات کی تختیاں اٹھانا

[1] ......اس آیت میں گناہ کے بعد توبہ کرنے والوں کیلئے بہت بڑی بشارت اور اللہ تعالیٰ کی رحمت بے پایاں کا ذکر ہے۔ نیز اس آیت سے ثابت ہوا کہ گناہ خواہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ جب بندہ اُن سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے فضل ورحمت سے اُن سب کو معاف فرماتا ہے۔

کوہِ طور پر 70 اسرائیلیوں کی ہلاکت اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعا

لِرَبِّهِمۡ يَرۡهَبُوۡنَ ﴿۱۵۴﴾ وَاخۡتَارَ مُوۡسٰى قَوۡمَهٗ سَبۡعِيۡنَ رَجُلًا

سَبۡعِيۡنَ رَجُلًا(1)	قَوۡمَهٗ	مُوۡسٰى	اخۡتَارَ	وَ	يَرۡهَبُوۡنَ ﴿۱۵۴﴾	لِرَبِّهِمۡ
ستر مرد	اپنی قوم (سے)	موسیٰ (نے)	منتخب کرلیے	اور	ڈرتے ہیں	اپنے رب سے

اپنے رب سے ڈرتے ہیں ○ اور موسیٰ نے ہمارے وعدے کے لیے اپنی قوم سے ستر مرد

لِّمِيۡقَاتِنَا ۚ فَلَمَّاۤ اَخَذَتۡهُمُ الرَّجۡفَةُ قَالَ

قَالَ	الرَّجۡفَةُ	اَخَذَتۡهُمُ	فَلَمَّاۤ	لِّمِيۡقَاتِنَا
(تو) موسیٰ نے عرض کی	زلزلے (نے)	پکڑ لیا انہیں	پھر جب	ہمارے مقرر کردہ وقت کے لئے

منتخب کرلیے پھر جب انہیں زلزلہ نے پکڑ لیا تو موسیٰ نے عرض کی:

رَبِّ لَوۡ شِئۡتَ اَهۡلَكۡتَهُمۡ مِّنۡ قَبۡلُ وَاِيَّايَ ؕ

اِيَّايَ	وَ	مِّنۡ قَبۡلُ	اَهۡلَكۡتَهُمۡ	شِئۡتَ	لَوۡ	رَبِّ
مجھے	اور	(اس) سے پہلے	تو ہلاک کردیتا انہیں	تو چاہتا	اگر	اے میرے رب

اے میرے رب! اگر تو چاہتا تو پہلے ہی انہیں اور مجھے ہلاک کردیتا۔

اَتُهۡلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَآءُ مِنَّا ۚ اِنۡ هِيَ

هِيَ	اِنۡ	السُّفَهَآءُ مِنَّا	فَعَلَ	بِمَا	اَتُهۡلِكُنَا
وہ	نہیں	ہم میں سے بے عقلوں (نے)	کیا	(اس کام کے) سبب جو	کیا تو ہلاک کرے گا ہمیں

کیا تو ہمیں اس کام کی وجہ سے ہلاک فرمائے گا جو ہمارے بے عقلوں نے کیا۔ یہ تو نہیں ہے

اِلَّا فِتۡنَتُكَ ؕ تُضِلُّ بِهَا مَنۡ تَشَآءُ وَتَهۡدِيۡ

تَهۡدِيۡ	وَ	تَشَآءُ	مَنۡ	بِهَا	تُضِلُّ	فِتۡنَتُكَ	اِلَّا
ہدایت دیتا ہے	اور	چاہتا ہے	جسے	اس کے ذریعے	تو گمراہ کرتا ہے	تیری آزمائش	مگر

مگر تیری طرف سے آزمانا تو اس کے ذریعے جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے

1...... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام باختلافِ روایات اللہ تعالیٰ کے حکم سے یا بنی اسرائیل کے مطالبے پر 70 افراد کو منتخب کرکے کوہ طور پر لے گئے، وہاں احکامِ الٰہی سن کر انہوں نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے مطالبہ کردیا کہ جب تک ہم اللہ تعالیٰ کو اعلانیہ نہ دیکھ لیں گے تب تک ہم آپ کی بات کا یقین نہ کریں گے۔ اس پر انہیں زلزلے نے آلیا اور وہ تمام افراد ہلاک ہوگئے۔ پھر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعا سے انہیں دوبارہ زندہ کردیا گیا۔

مَنْ تَشَآءُ ؕ اَنْتَ وَلِیُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَ

مَنْ	تَشَآءُ	اَنْتَ	وَلِیُّنَا	فَاغْفِرْ	لَنَا	وَ	ارْحَمْنَا	وَ
جسے	چاہتا ہے	تو	ہمارا مولیٰ (ہے)	پس تو بخش دے	ہمیں	اور	ہم پر رحم فرما	اور

ہدایت دیتا ہے۔ تو ہمارا مولیٰ ہے، تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور

اَنْتَ خَیْرُ الْغٰفِرِیْنَ ﴿۱۵۵﴾ وَاكْتُبْ لَنَا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا حَسَنَةً

اَنْتَ	خَیْرُ الْغٰفِرِیْنَ ﴿۱۵۵﴾	وَ	اكْتُبْ	لَنَا	فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا	حَسَنَةً[1]
تو	سب سے بہتر بخشنے والا (ہے)	اور	لکھ دے	ہمارے لیے	اس دنیا میں	بھلائی

تو سب سے بہتر بخشنے والا ہے ○ اور ہمارے لیے اس دنیا میں اور آخرت میں

وَّ فِی الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَاۤ اِلَیْكَ ؕ قَالَ عَذَابِیْۤ

وَّ	فِی الْاٰخِرَةِ	اِنَّا	هُدْنَاۤ	اِلَیْكَ	قَالَ	عَذَابِیْۤ
اور	آخرت میں (بھلائی)	بیشک	ہم نے رجوع کیا	تیری طرف	فرمایا	میرا عذاب

بھلائی لکھ دے، بیشک ہم نے تیری طرف رجوع کیا۔ فرمایا: میں جسے چاہتا ہوں

اُصِیْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ وَ رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ ؕ

اُصِیْبُ	بِهٖ	مَنْ	اَشَآءُ	وَ	رَحْمَتِیْ	وَسِعَتْ	كُلَّ شَیْءٍ
میں پہنچاتا ہوں	اس کو	جسے	چاہتا ہوں	اور	میری رحمت	گھیرے ہوئے ہے	ہر چیز (کو)

اپنا عذاب پہنچاتا ہوں اور میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے

فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ وَ یُؤْتُوْنَ

فَسَاَكْتُبُهَا[2]	لِلَّذِیْنَ	یَتَّقُوْنَ	وَ	یُؤْتُوْنَ
تو عنقریب میں لکھ دوں گا اس (رحمت) کو	ان لوگوں کے لیے جو	پرہیز گار ہیں	اور	دیتے ہیں

تو عنقریب میں اپنی رحمت ان کے لیے لکھ دوں گا جو پرہیز گار ہیں اور زکوٰۃ

دنیا و آخرت کی بھلائی سے متعلق دعا ئے موسیٰ اور اس بھلائی کے حقدار

1 ...... دنیا کی بھلائی سے پاکیزہ زندگی اور نیک اعمال مراد ہیں اور آخرت کی بھلائی سے جنت، اللہ تعالیٰ کا دیدار اور دنیا کی نیکیوں پر ثواب مراد ہے۔

2 ...... یہودیوں نے جب اس آیت کو سنا تو کہنے لگے ہم متقی ہیں اور ہم زکوٰۃ دیتے ہیں اور اپنے رب کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں تو اگلی آیت نازل فرما کر اللہ تعالیٰ نے واضح فرما دیا کہ یہ فضیلت امت محمدیہ کے ساتھ خاص ہیں۔

امت محمدی کی شان اور نعتِ مصطفی

الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٥٦﴾ اَلَّذِيْنَ

الزَّكٰوةَ	وَ	الَّذِيْنَ	هُمْ	بِاٰيٰتِنَا	يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٥٦﴾	اَلَّذِيْنَ
زکوۃ	اور	وہ لوگ جو	وہ	ہماری آیتوں پر	ایمان لاتے ہیں	وہ لوگ جو

دیتے ہیں اور وہ ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں ○ وہ جو

يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ

يَتَّبِعُوْنَ	الرَّسُوْلَ (1)	النَّبِيَّ	الْاُمِّيَّ (2)	الَّذِيْ
پیروی کرتے ہیں	رسول (کی)	(جو) غیب کی خبریں دینے والا	(کسی سے) پڑھا ہوا نہیں (ہے)	جسے

اس رسول کی اتباع کریں جو غیب کی خبریں دینے والے ہیں، جو کسی سے پڑھے ہوئے نہیں ہیں، جسے

يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ ز

يَجِدُوْنَهٗ	مَكْتُوْبًا	عِنْدَهُمْ	فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ
وہ (اہلِ کتاب) پاتے ہیں اسے	لکھا ہوا	اپنے پاس	تورات اور انجیل میں

یہ (اہلِ کتاب) اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں،

يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ

يَاْمُرُهُمْ	بِالْمَعْرُوْفِ	وَ	يَنْهٰىهُمْ	عَنِ الْمُنْكَرِ	وَ	يُحِلُّ
وہ حکم دیتا ہے انہیں	نیکی کا	اور	منع کرتا ہے انہیں	برائی سے	اور	حلال فرماتا ہے

وہ انہیں نیکی کا حکم دیتے ہیں اور انہیں برائی سے منع کرتے ہیں اور ان کیلئے

لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ

لَهُمُ	الطَّيِّبٰتِ	وَ	يُحَرِّمُ	عَلَيْهِمُ	الْخَبٰٓئِثَ	وَ	يَضَعُ
ان کے لئے	پاکیزہ چیزیں	اور	حرام فرماتا ہے	ان کے اوپر	گندی چیزیں	اور	اتار دیتا ہے

پاکیزہ چیزیں حلال فرماتے ہیں اور گندی چیزیں ان پر حرام کرتے ہیں اور ان کے اوپر سے

(1) ...... مفسرین کا اس بات پر اجماع ہے کہ اس آیت میں رسول سے سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مراد ہیں۔

(2) ...... یقیناً اُمّی ہونا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے معجزات میں سے ایک معجزہ ہے کہ دنیا میں کسی سے پڑھا نہیں لیکن دنیا کی بہترین کتاب یعنی قرآن کو لے کر آئے اور لوگوں کے سامنے ہمیشہ باقی و مفید رہنے والی بہترین تعلیمات پیش فرمائیں۔

عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَ الْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْؕ-فَالَّذِیْنَ

عَنْهُمْ	اِصْرَهُمْ (1)	وَ	الْاَغْلٰلَ	الَّتِیْ	كَانَتْ	عَلَیْهِمْ	فَالَّذِیْنَ
ان سے	ان کے بوجھ	اور	گلے کے طوق	جو	تھے	ان پر	پس وہ لوگ جو

وہ بوجھ اور قیدیں اتارتے ہیں جو ان پر تھیں تو وہ لوگ جو

اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَ اتَّبَعُوا

اٰمَنُوْا	بِهٖ	وَ	عَزَّرُوْهُ (2)	وَ	نَصَرُوْهُ	وَ	اتَّبَعُوا
ایمان لائیں	اس (نبی) پر	اور	تعظیم کریں اس کی	اور	مدد کریں اس کی	اور	پیروی کریں

اس نبی پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اس کی مدد کریں اور اس نور کی

النُّوْرَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ مَعَهٗۤۙ-اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۠ (۱۵۷)

النُّوْرَ	الَّذِیْۤ	اُنْزِلَ	مَعَهٗۤ	اُولٰٓىٕكَ	هُمُ	الْمُفْلِحُوْنَ (۱۵۷)
(اس) نور (کی)	جو	نازل کیا گیا	اس کے ساتھ	یہ لوگ	وہی	فلاح پانے والے (ہیں)

پیروی کریں جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں ○

قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعَاﰳ

قُلْ	یٰۤاَیُّهَا	النَّاسُ	اِنِّیْ	رَسُوْلُ اللّٰهِ	اِلَیْكُمْ جَمِیْعَا (3)
تم کہو	اے	لوگو	بیشک میں	(اس) اللہ کا رسول (ہوں)	تم سب کی طرف

تم فرماؤ: اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں

الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِۚ-لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یُحْیٖ

الَّذِیْ لَهٗ	مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	یُحْیٖ
جس کے لئے (ہے)	آسمانوں اور زمین کی بادشاہت	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہ	وہ زندہ کرتا ہے

جس کے لئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی زندہ کرتا ہے

ع ۱۹

عمومِ رسالت اور عظمتِ مصطفیٰ کا بیان

(1)..... بوجھ سے مراد سخت تکلیفیں ہیں جیسا کہ توبہ میں اپنے آپ کو قتل کرنا اور جن اعضاء سے گناہ صادر ہوں ان کو بعض صورتوں میں کاٹ ڈالنا اور قید سے مراد مشقت والے احکام ہیں جیسا کہ کپڑے کے جس مقام کو نجاست لگے اس کو قینچی سے کاٹ ڈالنا اور غنیمتوں کو جلانا۔

(2)..... اس سے معلوم ہوا کہ حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم اعتقادی، عملی، قولی، فعلی، ظاہری، باطنی ہر طرح لازم ہے بلکہ روحِ ایمان ہے۔

(3)..... یہ آیت سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عمومِ رسالت کی دلیل ہے کہ آپ تمام مخلوق کیلئے رسول ہیں اور کل جہاں آپ کی اُمت ہے۔

وَ يُمِيْتُ ۪ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

وَ	يُمِيْتُ	فَاٰمِنُوْا	بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ	النَّبِيِّ	الْاُمِّيِّ
اور	موت دیتا ہے	تو ایمان لاؤ	اللہ اور اس کے رسول پر	نبی	(کسی سے) پڑھا ہوا نہیں (ہے)

اور مارتا ہے تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر جو نبی ہیں، (کسی سے) پڑھے ہوئے نہیں ہیں،

الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ كَلِمٰتِهِ وَ اتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ

الَّذِيْ	يُؤْمِنُ	بِاللّٰهِ وَ كَلِمٰتِهِ	وَ	اتَّبِعُوْهُ	لَعَلَّكُمْ
جو	ایمان لاتا ہے	اللہ اور اس کی تمام باتوں پر	اور	پیروی کرو اس (رسول) کی	تاکہ تم

اللہ اور اس کی تمام باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی پیروی کرو تاکہ تم

تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ وَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰۤى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَ

تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۸﴾	وَ	مِنْ قَوْمِ مُوْسٰۤى	اُمَّةٌ	يَّهْدُوْنَ	بِالْحَقِّ (1)	وَ
ہدایت پاجاؤ	اور	موسیٰ کی قوم میں سے	ایک گروہ (ہے)	وہ رہنمائی کرتے ہیں	حق کی	اور

ہدایت پالو ○ اور موسیٰ کی قوم سے ایک گروہ ہے جو حق کی راہ بتاتا ہے اور

بِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ وَ قَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا

بِهٖ	يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾	وَ	قَطَّعْنٰهُمُ	اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا
اسی کے ساتھ	وہ انصاف کرتے ہیں	اور	ہم نے تقسیم کردیا انہیں	بارہ قبیلوں (میں)

اسی کے مطابق انصاف کرتا ہے ○ اور ہم نے انہیں بارہ قبیلوں میں تقسیم کرکے

اُمَمًا ؕ وَ اَوْحَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى اِذِ اسْتَسْقٰىهُ

اُمَمًا	وَ	اَوْحَيْنَاۤ	اِلٰى مُوْسٰۤى	اِذِ	اسْتَسْقٰىهُ
الگ الگ جماعت	اور	ہم نے وحی کی	موسیٰ کی طرف	جب	پانی طلب کیا اس سے

الگ الگ جماعت بنادیا اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی جب اُس سے اس کی قوم نے

قومِ موسیٰ میں حق پر قائم ایک گروہ

بنی اسرائیل کی بارہ گروہوں میں تقسیم اور ان پر انعاماتِ الٰہیہ

1...... یہاں حق کی راہ بتانے والوں سے کون لوگ مراد ہیں، اس بارے میں مفسرین کے مختلف اقوال ہیں، ان میں سے دو قول یہ ہیں (1) اس سے مراد بنی اسرائیل کے وہ لوگ ہیں جنہوں نے اسلام قبول کرلیا، جیسے حضرت عبد اللہ بن سلام اور ان کے ساتھی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ۔ (2) اس سے مراد بنی اسرائیل کے وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شریعت منسوخ ہونے سے پہلے اسے مضبوطی سے تھامے رکھا، اس میں کوئی تبدیلی نہ کی اور نہ ہی انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو شہید کیا۔

قَوْمُهٗۤ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۚ فَانْۢبَجَسَتْ

قَوْمُهٗۤ	اَنِ اضْرِبْ	بِّعَصَاكَ (1)	الْحَجَرَ	فَانْۢبَجَسَتْ
اس کی قوم (نے)	کہ مار	اپنا عصا	پتھر (پر)	(جب عصا مارا) تو پھوٹ پڑے، جاری ہو گئے

پانی مانگا کہ اس پتھر پر اپنا عصا مارو تو اس میں سے بارہ چشمے

مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَیْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ

مِنْهُ	اثْنَتَا عَشْرَةَ	عَیْنًا	قَدْ	عَلِمَ	كُلُّ اُنَاسٍ
اس سے	بارہ	چشمے	تحقیق	جان، پہچان لی	تمام لوگوں، ہر گروہ (نے)

جاری ہو گئے، ہر گروہ نے اپنے پینے کی جگہ کو

مَّشْرَبَهُمْ ؕ وَ ظَلَّلْنَا عَلَیْهِمُ الْغَمَامَ وَ اَنْزَلْنَا

مَّشْرَبَهُمْ	وَ	ظَلَّلْنَا	عَلَیْهِمُ	الْغَمَامَ	وَ	اَنْزَلْنَا
اپنے پینے کی جگہ	اور	ہم نے سایہ بنادیا	ان کے اوپر	بادلوں (کو)	اور	ہم نے اتارا

پہچان لیا اور ہم نے ان پر بادلوں کا سایہ کیا اور ان پر

عَلَیْهِمُ الْمَنَّ وَ السَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ

عَلَیْهِمُ	الْمَنَّ	وَ	السَّلْوٰى	كُلُوْا	مِنْ طَیِّبٰتِ	مَا	رَزَقْنٰكُمْ
ان کے اوپر	من	اور	سلویٰ	کھاؤ	(اس) پاکیزہ سے	جو	ہم نے رزق دیا تمہیں

من و سلویٰ اتارا (اور فرمایا) ہماری دی ہوئی پاک چیزیں کھاؤ

وَ مَا ظَلَمُوْنَا وَ لٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ وَ

وَ	مَا ظَلَمُوْنَا	وَ	لٰكِنْ	كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾	وَ
اور	انہوں نے ہم پر کوئی ظلم نہ کیا، ہمارا کچھ نہ بگاڑا	اور	لیکن	وہ اپنی جانوں پر ظلم کرتے رہے	اور

اور انہوں نے (ہماری نافرمانی کرکے) ہمارا کچھ نقصان نہ کیا لیکن اپنی ہی جانوں کا نقصان کرتے رہے ○ اور

بنی اسرائیل کو مخصوص انداز سے
[illegible] کا علم اور بشارت

1..... اگرچہ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے کہ ہر چیز بندوں کو بلاواسطہ خود ہی دیدے مگر اس کا قانون یہ ہے کہ وہ بندوں کے توسل اور ان کے وسیلے سے دیتا ہے۔ اس کی ایک مثال اسی آیت میں ہے کہ پانی مانگنے پر بنی اسرائیل کو خود پانی نہ دیا بلکہ حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو درمیان میں وسیلہ بنایا۔

اِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَ كُلُوْا مِنْهَا

اِذْ	قِيْلَ	لَهُمُ	اسْكُنُوْا	هٰذِهِ الْقَرْيَةَ	وَ	كُلُوْا	مِنْهَا
جب	فرمایا گیا	ان سے	(کہ) سکونت اختیار کرو	اس بستی، شہر (میں)	اور	کھاؤ	اس میں سے

یاد کرو جب ان سے فرمایا گیا کہ اِس شہر میں سکونت اختیار کرو اور اس میں

حَيْثُ شِئْتُمْ وَ قُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّ ادْخُلُوا

حَيْثُ	شِئْتُمْ	وَ	قُوْلُوْا	حِطَّةٌ	وَّ	ادْخُلُوا
جہاں، جو	تم چاہو	اور	کہو	ہمارے گناہ معاف ہوں	اور	داخل ہو جاؤ

جو چاہو کھاؤ اور یوں کہو "ہماری بخشش ہو" اور (شہر کے) دروازے میں

الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيْٓـٰٔتِكُمْ ؕ

الْبَابَ	سُجَّدًا	نَّغْفِرْ	لَكُمْ	خَطِيْٓـٰٔتِكُمْ
دروازہ (میں)	سجدہ کرنے والے، سجدہ کرتے	ہم بخش دیں گے	تمہارے لئے	تمہاری خطائیں

سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو جاؤ تو ہم تمہاری خطائیں معاف کر دیں گے

سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۶۱﴾ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا

سَنَزِيْدُ	الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۶۱﴾	فَبَدَّلَ [1]	الَّذِيْنَ	ظَلَمُوْا
عنقریب ہم زیادہ دیں گے	نیکی کرنے والوں (کو)	تو بدل دی	ان لوگوں نے جنہوں نے	ظلم کیا

(اور) نیکی کرنے والوں کو عنقریب اور زیادہ عطا فرمائیں گے ○ تو ان میں سے ظالموں نے جو بات

مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَرْسَلْنَا

مِنْهُمْ	قَوْلًا	غَيْرَ	الَّذِيْ	قِيْلَ	لَهُمْ	فَاَرْسَلْنَا
ان میں سے	بات	علاوہ، دوسری (بات سے)	جو	کہی گئی	ان سے	تو ہم نے بھیج دیا

ان سے کہی گئی تھی اسے دوسری بات سے بدل دیا تو ہم نے ان پر

[1] ..... بنی اسرائیل کو حکم یہ تھا کہ حِطَّۃٌ کہتے ہوئے دروازے میں داخل ہوں، یہ توبہ اور استغفار کا کلمہ ہے لیکن وہ اس کی بجائے براہِ تمسخر حِنْطَۃٌ فِیْ شَعِیْرَۃٍ کہتے ہوئے داخل ہوئے۔ اس وجہ سے ان پر عذاب نازل ہوا اور وہ عذاب طاعون کی وبا تھی جس سے ایک ساعت میں چوبیس ہزار اسرائیلی فوت ہو گئے۔

اصحابِ سبت کا واقعہ

عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۶۲﴾ وَسْـَٔلْهُمْ

عَلَيْهِمْ	رِجْزًا	مِّنَ السَّمَآءِ	بِمَا	كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۶۲﴾	وَسْـَٔلْهُمْ [1]
ان کے اوپر	عذاب	آسمان سے	(اس) وجہ سے کہ	وہ ظلم کرتے تھے	اور پوچھو ان سے

آسمان سے عذاب بھیجا کیونکہ وہ ظلم کرتے تھے ○ اور ان سے اُس بستی کا

عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ۘ اِذْ يَعْدُوْنَ

عَنِ الْقَرْيَةِ	الَّتِيْ	كَانَتْ	حَاضِرَةَ الْبَحْرِ	اِذْ	يَعْدُوْنَ
(اس) بستی کے بارے	جو	تھی	دریا کے کنارے (پر)	جب	وہ حد سے بڑھنے لگے

حال پوچھو جو دریا کے کنارے پر تھی، جب وہ ہفتے کے بارے میں

فِي السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا

فِي السَّبْتِ	اِذْ	تَاْتِيْهِمْ	حِيْتَانُهُمْ	يَوْمَ سَبْتِهِمْ	شُرَّعًا
ہفتے کے بارے میں	جب	آتیں ان کے سامنے	ان کی مچھلیاں	ان کے ہفتے کے دن	پانی پر تیرتی

حد سے بڑھنے لگے، جب ہفتے کے دن تو مچھلیاں پانی پر تیرتی ہوئی ان کے سامنے آتیں

وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا تَاْتِيْهِمْ ۛۚ كَذٰلِكَ ۛۚ نَبْلُوْهُمْ

وَّ	يَوْمَ	لَا يَسْبِتُوْنَ	لَا تَاْتِيْهِمْ	كَذٰلِكَ	نَبْلُوْهُمْ
اور	(جس) دن	وہ ہفتہ نہ پاتے	(تو مچھلیاں) نہ آتیں ان کے پاس	اسی طرح	ہم آزماتے انہیں

اور جس دن ہفتہ نہ ہوتا اس دن مچھلیاں نہ آتیں۔ اسی طرح ہم ان کی نافرمانی کی وجہ سے

بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۳﴾ وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ

بِمَا	كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۳﴾	وَ	اِذْ	قَالَتْ	اُمَّةٌ	مِّنْهُمْ
(اس کے) سبب کہ	وہ نافرمانی کرتے تھے	اور	جب	کہا	ایک گروہ (نے)	ان میں سے

ان کی آزمائش کرتے تھے ○ اور جب ان میں سے ایک گروہ نے کہا:

وقف لازم — معانقة — النصف

[1]......اس آیت میں خطاب سرکار دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہے کہ آپ اپنے قریب رہنے والے یہودیوں سے سرزنش کے طور پر اس بستی والوں کا حال دریافت فرمائیں۔ اس سوال سے مقصود ان پر یہ ظاہر کرنا تھا کہ حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت اور معجزات کا انکار کرنا اُن یہودیوں کیلئے کوئی نئی بات نہیں ہے بلکہ کفر و معصیت تو ان کا پرانا دستور ہے کہ ان کے آباؤ اجداد بھی کفر پر قائم رہے۔

لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمَاۙ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ

لِمَ	تَعِظُوْنَ	قَوْمَاۙ	اللّٰهُ	مُهْلِكُهُمْ	اَوْ
کیوں	تم نصیحت کرتے ہو	(ان) لوگوں (کو)	اللہ	ہلاک کرنے والا (ہے) انہیں	یا

تم ان لوگوں کو کیوں نصیحت کرتے ہو جنہیں اللہ ہلاک کرنے والا ہے یا

مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِیْدًاؕ قَالُوْا مَعْذِرَةً

مُعَذِّبُهُمْ	عَذَابًا شَدِیْدًا (1)	قَالُوْا	مَعْذِرَةً
عذاب دینے والا (ہے) انہیں	سخت عذاب	انہوں نے کہا	عذر پیش کرنے (کے لئے)

انہیں سخت عذاب دینے والا ہے؟ انہوں نے کہا: تمہارے رب کے حضور

اِلٰى رَبِّكُمْ وَ لَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ فَلَمَّا نَسُوْا

اِلٰى رَبِّكُمْ	وَ	لَعَلَّهُمْ	یَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۴﴾	فَلَمَّا	نَسُوْا
تمہارے رب کے حضور	اور	(اس لئے کہ) شاید وہ	ڈریں	پھر جب	انہوں نے بھلا دیا

عذر پیش کرنے کے لئے اور شاید یہ ڈریں ○ پھر جب انہوں نے اس نصیحت کو بھلا دیا

مَا ذُكِّرُوْا بِهٖۤ اَنْجَیْنَا الَّذِیْنَ یَنْهَوْنَ

مَا	ذُكِّرُوْا	بِهٖۤ	اَنْجَیْنَا	الَّذِیْنَ	یَنْهَوْنَ
(اسے) جو	انہیں نصیحت کی گئی	اس کے ساتھ	(تو) ہم نے نجات دی	ان لوگوں کو جو	منع کرتے تھے

جو انہیں کی گئی تھی تو ہم نے برائی سے منع کرنے والوں کو

عَنِ السُّوْٓءِ وَ اَخَذْنَا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۭ بَىٕیْسٍ

عَنِ السُّوْٓءِ	وَ	اَخَذْنَا	الَّذِیْنَ	ظَلَمُوْا	بِعَذَابٍۭ بَىٕیْسٍ
برائی سے	اور	ہم نے پکڑ لیا	ان لوگوں کو جنہوں نے	ظلم کیا	برے عذاب کے ساتھ

نجات دی اور ظالموں کو ان کی نافرمانی کے سبب برے عذاب

(1) اس آیت میں اس گروہ کا ذکر ہے کہ جنہوں نے شکار سے منع کرنے پر خاموشی اختیار کی تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ لوگ مچھلی کے شکار پر بالکل راضی نہ تھے بلکہ ان سے متنفر تھے جبکہ انہیں سمجھاتے اس لئے نہیں تھے کہ ان کے ماننے کی امید نہ تھی۔ اس سے بظاہر یہ سمجھ آتا ہے کہ یہ لوگ بھی نجات پا گئے تھے کیونکہ جب کسی کے ماننے کی امید نہ ہو تو امر بالمعروف کرنا فرض نہیں رہتا، ہاں افضل ضرور ہوتا ہے نیز امر بالمعروف فرضِ کفایہ ہے لہٰذا جب ایک گروہ یہ کر ہی رہا تھا تو ان پر بعینہٖ فرض نہ رہا۔

بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۵﴾ فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا

بِمَا	كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۵﴾	فَلَمَّا	عَتَوْا	عَنْ مَّا
(اس کے) سبب کہ	وہ نافرمانی کرتے تھے	پھر جب	انہوں نے سرکشی کی	جس سے

میں گرفتار کر دیا ○ پھر جب انہوں نے ممانعت کے حکم سے

نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕیْنَ ﴿۱۶۶﴾

نُهُوْا	عَنْهُ	قُلْنَا	لَهُمْ	كُوْنُوْا	قِرَدَةً [1]	خٰسِـِٕیْنَ ﴿۱۶۶﴾
انہیں منع کیا گیا	اس سے	(تو) ہم نے کہا	ان سے	ہو جاؤ	بندر	دھتکارے ہوئے

سرکشی کی ہم نے ان سے فرمایا: دھتکارے ہوئے بندر بن جاؤ ○

وَ اِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَیَبْعَثَنَّ عَلَیْهِمْ

وَ	اِذْ	تَاَذَّنَ	رَبُّكَ	لَیَبْعَثَنَّ [2]	عَلَیْهِمْ
اور	جب	اعلان کر دیا	تمہارے رب (نے)	(کہ) ضرور وہ بھیجتا رہے گا	ان پر

اور جب تمہارے رب نے اعلان کر دیا کہ وہ ضرور قیامت کے دن تک

اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ مَنْ یَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِؕ اِنَّ رَبَّكَ

اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ	مَنْ	یَّسُوْمُهُمْ	سُوْٓءَ الْعَذَابِ	اِنَّ	رَبَّكَ
قیامت کے دن تک	(انہیں) جو	پہنچاتے رہیں گے انہیں	برا عذاب	بیشک	تمہارا رب

ان پر ایسوں کو بھیجتا رہے گا جو انہیں برا عذاب دیتے رہیں گے بیشک تمہارا رب

لَسَرِیْعُ الْعِقَابِ ۚۖ وَ اِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۶۷﴾ وَ

لَسَرِیْعُ الْعِقَابِ	وَ	اِنَّهٗ	لَغَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ ﴿۱۶۷﴾	وَ
ضرور جلد عذاب دینے والا (ہے)	اور	بیشک وہ	ضرور بخشنے والا	مہربان (ہے)	اور

ضرور جلد عذاب دینے والا ہے اور بیشک وہ بخشنے والا مہربان ہے ○ اور

یہودیوں پر ظالم مسلط ہوتے رہنے کی خبر

بنی اسرائیل کی مختلف گروہوں میں تقسیم اور آزمائش

[1] ..... موجودہ بندر اور خنزیر مسخ شدہ لوگوں کی اولاد میں سے نہیں ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کسی قوم کو ہلاک کر کے یا کسی قوم کو عذاب دے کر اس کی نسل نہیں چلائی، نیز بندر اور خنزیر تو ان قوموں سے پہلے بھی دنیا میں موجود تھے۔ [2] ..... اس آیت میں قیامت تک یہودیوں کے لئے ذلت اور غلامی مقدر کر دیئے جانے کا ذکر ہے، چنانچہ بخت نصر، سنجاریب، اور رومی عیسائی بادشاہوں کا یہودیوں پر تسلط، پھر ان پر مسلمان سلاطین کا تقرر، پھر انگریزوں کی غلامی میں رہنا، قریب کے دور میں جرمنی میں ہٹلر کا انہیں چن چن کر قتل کرنا اور اپنے ملک سے نکال دینا اس آیت کی صداقت کی واضح دلیلیں ہیں۔

بنی اسرائیل کے ناخلف جانشینوں کے عیوب

قَطَّعْنٰهُمْ فِی الْاَرْضِ اُمَمًا ۚ مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ وَ

وَ	الصّٰلِحُوْنَ	مِنْهُمُ	اُمَمًا	فِی الْاَرْضِ	قَطَّعْنٰهُمْ
اور	نیک (ہیں)	ان میں سے (کچھ)	مختلف گروہوں (میں)	زمین میں	ہم نے تقسیم کردیا انہیں

ہم نے انہیں زمین میں مختلف گروہوں میں تقسیم کر دیا، ان میں کچھ صالحین ہیں اور

مِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ ٘ وَ بَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَ

وَ	بِالْحَسَنٰتِ	بَلَوْنٰهُمْ	وَ	دُوْنَ ذٰلِكَ	مِنْهُمْ
اور	بھلائیوں (خوشحالیوں) سے	ہم نے آزمایا انہیں	اور	اس کے علاوہ (ہیں)	ان میں سے (کچھ)

کچھ اس کے علاوہ ہیں اور ہم نے انہیں خوشحالیوں اور

السَّیِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۱۶۸﴾ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ

خَلْفٌ	مِنْۢ بَعْدِهِمْ	فَخَلَفَ	یَرْجِعُوْنَ ﴿۱۶۸﴾	لَعَلَّهُمْ	السَّیِّاٰتِ
(برے) جانشین	ان کے بعد	پھر آئے	لوٹ آئیں	تاکہ وہ	برائیوں (بدحالیوں سے)

بدحالیوں سے آزمایا تاکہ وہ لوٹ آئیں ○ پھر ان کے بعد ایسے برے جانشین آئے

وَّرِثُوا الْكِتٰبَ یَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَ یَقُوْلُوْنَ

یَقُوْلُوْنَ	وَ	عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى	یَاْخُذُوْنَ	الْكِتٰبَ	وَّرِثُوا
کہتے ہیں	اور	اس دنیا کا مال	وہ لیتے ہیں	کتاب (کے)	(جو) وارث ہوئے

جو کتاب کے وارث ہوئے وہ اس دنیا کا مال لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ

سَیُغْفَرُ لَنَا ۚ وَ اِنْ یَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ

عَرَضٌ مِّثْلُهٗ	یَّاْتِهِمْ	اِنْ	وَ	لَنَا	سَیُغْفَرُ[1]
اس کی مثل مال	(مزید) آجائے ان کے پاس	اگر	اور (حالانکہ)	ہمیں	عنقریب بخش دیا جائے گا

ہماری مغفرت کردی جائے گی حالانکہ اگر ویسا ہی مال ان کے پاس مزید آجائے

[1]......یہودی نافرمانیوں کے باوجود بخشش کا یقین رکھتے تھے، اس بنا پر کہ ہم انبیاء عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے ہیں اس لئے ان گناہوں پر ہم سے کچھ مواخذہ نہ ہو گا۔ فی زمانہ بھی ایسے لوگوں کی کمی نہیں کہ جو اپنی بداعمالیوں کے باوجود خود کو آخرت کے اجر و ثواب کا قطعی حق دار سمجھتے ہیں۔ اولیاء و صالحین سے نسبت کی وجہ سے بشرطِ ایمان قیامت میں شفاعت کی امید برحق ہے لیکن اس وجہ سے اپنی بخشش کا یقین کرلینا اور اعمالِ صالحہ سے خود کو بے نیاز سمجھنا سراسر باطل و مردود ہے۔

یَاْخُذُوْهُ ؕ اَلَمْ یُؤْخَذْ عَلَیْهِمْ مِّیْثَاقُ الْكِتٰبِ اَنْ لَّا یَقُوْلُوْا

یَاْخُذُوْهُ	اَلَمْ یُؤْخَذْ	عَلَیْهِمْ	مِّیْثَاقُ الْكِتٰبِ	اَنْ	لَّا یَقُوْلُوْا
(تو) وہ لے لیں گے اسے	کیا نہیں لیا گیا	ان پر (سے)	کتاب میں عہد	کہ	وہ نہیں کہیں گے

تو اسے (بھی) لے لیں گے۔ کیا کتاب میں ان سے یہ عہد نہیں لیا گیا تھا؟ کہ اللہ کے بارے میں

عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ وَ دَرَسُوْا مَا فِیْهِ ؕ وَ

عَلَى اللّٰهِ	اِلَّا	الْحَقَّ	وَ	دَرَسُوْا	مَا	فِیْهِ	وَ
اللہ پر (کے بارے)	مگر	حق	اور	انہوں نے پڑھ لیا	(اسے) جو	اس (کتاب) میں (ہے)	اور

حق بات کے سوا کچھ نہ کہیں گے اور وہ پڑھ چکے ہیں جو اس کتاب میں ہے اور

الدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ وَ

الدَّارُ الْاٰخِرَةُ	خَیْرٌ	لِّلَّذِیْنَ	یَتَّقُوْنَ	اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۹﴾	وَ
آخرت کا گھر	بہتر (ہے)	ان لوگوں کے لئے جو	پرہیزگار ہیں	تو کیا تمہیں عقل نہیں	اور

بیشک آخرت کا گھر پرہیزگاروں کے لئے بہتر ہے، تو کیا تمہیں عقل نہیں؟ ○ اور

کتابِ الٰہی کو مضبوطی سے تھامنے والوں کی فضیلت

الَّذِیْنَ یُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّا

الَّذِیْنَ	یُمَسِّكُوْنَ [1]	بِالْكِتٰبِ	وَ	اَقَامُوا	الصَّلٰوةَ [2]	اِنَّا
وہ لوگ جو	مضبوطی سے تھامتے ہیں	کتاب کو	اور	انہوں نے قائم رکھی	نماز	بیشک

وہ جو کتاب کو مضبوطی سے تھامتے ہیں اور انہوں نے نماز قائم رکھی، بیشک ہم

بنی اسرائیل پر سائبان کی طرح پہاڑ کھڑا کیا جانا

لَا نُضِیْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِیْنَ ﴿۱۷۰﴾ وَ اِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ

لَا نُضِیْعُ	اَجْرَ الْمُصْلِحِیْنَ ﴿۱۷۰﴾	وَ	اِذْ	نَتَقْنَا	الْجَبَلَ
ہم ضائع نہیں کرتے	اصلاح کرنے والوں کا اجر	اور	جب	ہم نے بلند کردیا	پہاڑ

اصلاح کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے ○ اور یاد کرو جب ہم نے پہاڑ ان کے اوپر

1 ...... کتاب کو مضبوطی سے تھامنے سے مراد اس کے مطابق عمل کرنا، اس کے تمام احکام کو ماننا اور اس میں کسی طرح کی تبدیلی روا نہ رکھنا ہے۔

2 .... نماز اگرچہ کتاب کو مضبوطی سے تھامنے میں داخل ہے البتہ اسے جداگانہ ذکر کرنے سے مقصود اس کی عظمت کا اظہار اور یہ بتانا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لانے کے بعد سب سے اہم عبادت نماز ہے۔

فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّ ظَنُّوْۤا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْۚ

فَوْقَهُمْ(1)	كَاَنَّهٗ	ظُلَّةٌ	وَّ	ظَنُّوْۤا	اَنَّهٗ	وَاقِعٌۢ بِهِمْ
ان کے اوپر	گویا کہ وہ	سائبان (ہے)	اور	انہوں نے گمان کرلیا	کہ وہ	ان پر گرنے والا (ہے)

بلند کردیا گویا وہ سائبان ہے اور انہوں نے سمجھ لیا کہ یہ ان پر گرنے ہی والا ہے

خُذُوْا مَاۤ اٰتَیْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّ اذْكُرُوْا مَا

خُذُوْا	مَاۤ	اٰتَیْنٰكُمْ	بِقُوَّةٍ	وَّ	اذْكُرُوْا	مَا
(ہم نے فرمایا) تھام لو	(اسے) جو	ہم نے دیا تمہیں	مضبوطی کے ساتھ	اور	یاد کرو	جو کچھ

(اور ہم نے کہا) جو ہم نے تمہیں دیا ہے اسے مضبوطی سے تھام لو اور جو کچھ اس میں ہے

فِیْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۱﴾ع وَ اِذْ اَخَذَ رَبُّكَ

فِیْهِ	لَعَلَّكُمْ	تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۱﴾	وَ	اِذْ	اَخَذَ	رَبُّكَ
اس میں (ہے)	تاکہ تم	پرہیزگار بن جاؤ	اور	جب	نکالی	تمہارے رب (نے)

اسے یاد کرو تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ ○ اور اے محبوب! یاد کرو جب تمہارے رب نے

مِنْۢ بَنِیْۤ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَ اَشْهَدَهُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْۚ

مِنْۢ بَنِیْۤ اٰدَمَ	مِنْ ظُهُوْرِهِمْ	ذُرِّیَّتَهُمْ	وَ	اَشْهَدَهُمْ	عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ
اولادِ آدم سے	ان کی پشتوں سے	ان کی اولاد	اور	گواہ بنایا انہیں	ان کی جانوں پر

اولادِ آدم کی پشت سے ان کی نسل نکالی اور انہیں خود ان پر گواہ بنایا

اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْؕ قَالُوْا بَلٰىۛۚ شَهِدْنَاۛۚ

اَلَسْتُ	بِرَبِّكُمْ(2)	قَالُوْا	بَلٰى	شَهِدْنَا
(اور فرمایا) کیا میں نہیں ہوں	تمہارا رب	انہوں نے کہا	کیوں نہیں	ہم نے گواہی دی

(اور فرمایا) کیا میں تمہارا رب نہیں؟ سب نے کہا: کیوں نہیں، ہم نے گواہی دی۔

یومِ الست میں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا اقرار اور اس کا مقصد

ع ۲۱ ۱۰ | معانقة ۷

1..... جب بنی اسرائیل نے احکامِ الٰہی کو بوجھ سمجھ کر قبول کرنے سے انکار کیا تو اللہ تعالیٰ نے ایک تین میل لمبا اور چوڑا پہاڑ اُٹھا کر ان پر معلق کردیا اور فرمایا کہ توریت کے احکام مانو ورنہ یہ تم پر گرادیا جائے گا۔ یہ دیکھ کر سب سجدے میں گر گئے اور احکام کو قبول کرلیا۔ 2..... اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پشت سے ان کی تمام اولاد ارواح کی صورت میں نکال کر انہیں فرمایا: کیا میں تمہارا رب نہیں؟ سب نے کہا: کیوں نہیں، ہم اس کی گواہی دیتے ہیں، پھر دنیا میں رسولوں اور کتابوں کی آمد کے ذریعے یہ عہد یاد دلایا جاتا رہا۔ تو یہ گواہ بنانا لوگوں پر حجت پوری کرنا تھا تاکہ بروزِ قیامت وہ یہ نہ کہیں کہ ہم=

اَنْ تَقُوْلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِیْنَ ﴿۱۷۲﴾ۙ

اَنْ	تَقُوْلُوْا	یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	اِنَّا	كُنَّا	عَنْ هٰذَا	غٰفِلِیْنَ ﴿۱۷۲﴾
(یہ اس لئے ہوا) تاکہ	تم (نہ) کہو	قیامت کے دن	بیشک	ہم تھے	اس سے	بے خبر

(یہ اس لئے ہوا) تاکہ تم قیامت کے دن یہ نہ کہو کہ ہمیں اس کی خبر نہ تھی ○

اَوْ تَقُوْلُوْۤا اِنَّمَاۤ اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَ كُنَّا

اَوْ	تَقُوْلُوْۤا	اِنَّمَاۤ	اَشْرَكَ	اٰبَآؤُنَا	مِنْ قَبْلُ	وَ	كُنَّا
یا	کہنے لگو	صرف	شرک کیا	ہمارے باپ دادا (نے)	(اس) سے پہلے	اور	ہم ہوئے

یا یہ کہنے لگو کہ شرک تو پہلے ہمارے باپ دادا نے کیا اور ہم

ذُرِّیَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْۚ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ

ذُرِّیَّةً	مِّنْۢ بَعْدِهِمْ	اَفَتُهْلِكُنَا	بِمَا	فَعَلَ
اولاد	ان کے بعد	تو کیا تو ہلاک فرمائے گا ہمیں	(اس کے) سبب جو	کیا

ان کے بعد (ان کی) اولاد ہوئے تو کیا تو ہمیں اس پر ہلاک فرمائے گا جو

الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۱۷۳﴾ وَ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ وَ لَعَلَّهُمْ

الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۱۷۳﴾ [1]	وَ	كَذٰلِكَ	نُفَصِّلُ	الْاٰیٰتِ	وَ	لَعَلَّهُمْ
اہلِ باطل (نے)	اور	اسی طرح	ہم تفصیل سے بیان کرتے ہیں	آیتیں	اور	تاکہ وہ

اہلِ باطل نے کیا ○ اور ہم اسی طرح تفصیل سے آیات بیان کرتے ہیں اور اس لیے کہ

یَرْجِعُوْنَ ﴿۱۷۴﴾ وَ اتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ الَّذِیْۤ اٰتَیْنٰهُ اٰیٰتِنَا

یَرْجِعُوْنَ ﴿۱۷۴﴾	وَ	اتْلُ	عَلَیْهِمْ	نَبَاَ	الَّذِیْۤ	اٰتَیْنٰهُ	اٰیٰتِنَا
رجوع کرلیں	اور	پڑھو	ان پر	(اس کی) خبر	جسے	ہم نے دیں اسے	اپنی آیتیں

وہ رجوع کرلیں ○ اور اے محبوب! انہیں اس آدمی کا حال سناؤ جسے ہم نے اپنی آیات عطا فرمائیں

بنی اسرائیل کے ایک عالم کی بد عملی اور اس کا عبرتناک انجام

=لاعلمی کی وجہ سے یا باپ دادا کا عمل دیکھ کر شرک میں پڑے تھے۔

1 ...... یہاں چند باتیں توجہ طلب ہیں، ایک یہ کہ عمومی طور پر شرعی احکام میں جہالت معتبر نہیں، کوئی یہ عذر پیش کرکے کہ مجھے معلوم نہیں تھا تو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نہیں چھوٹ سکتا۔ ہر شخص پر فرض ہے کہ ضرورت کے مطابق دینی مسائل سیکھے۔ دوسری بات یہ کہ آباؤ اجداد کی جاہلانہ پیروی کا عذر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں معتبر نہیں۔ تیسری بات یہ کہ گناہ کی بنیاد ڈالنا اگرچہ سخت تر جرم ہے مگر اس جرم کے ارتکاب کرنے والے سب مجرم ہوں گے، وہ یہ عذر نہیں=

فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿۱۷۵﴾

فَانْسَلَخَ(1)	مِنْهَا	فَاَتْبَعَهُ	الشَّيْطٰنُ	فَكَانَ	مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿۱۷۵﴾
تو وہ صاف نکل گیا	ان سے	پھر پیچھے لگ گیا اس کے	شیطان	تو وہ ہو گیا	گمراہوں میں سے

تو وہ ان سے صاف نکل گیا پھر شیطان اس کے پیچھے لگ گیا تو وہ آدمی گمراہوں میں سے ہو گیا○

وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗۤ اَخْلَدَ

وَ	لَوْ	شِئْنَا	لَرَفَعْنٰهُ	بِهَا	وَ	لٰكِنَّهٗۤ	اَخْلَدَ
اور	اگر	ہم چاہتے	(تو) ضرور بلند کر دیتے اسے	ان (آیتوں) کے سبب	اور	لیکن وہ	جھک گیا

اور اگر ہم چاہتے تو آیتوں کے سبب اسے بلند مرتبہ کر دیتے مگر وہ تو دنیا کی طرف

اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ

اِلَى الْاَرْضِ	وَ	اتَّبَعَ	هَوٰىهُ	فَمَثَلُهٗ	كَمَثَلِ الْكَلْبِ(2)
زمین (دنیا) کی طرف	اور	تابع ہو گیا	اپنی خواہش (کے)	تو اس کی مثال	کتے کی مثال جیسی (ہے)

مائل ہو گیا اور اپنی خواہش کا تابع ہو گیا تو اس کا حال کتے کی طرح ہے

اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ؕ

اِنْ	تَحْمِلْ	عَلَيْهِ	يَلْهَثْ	اَوْ	تَتْرُكْهُ	يَلْهَثْ
اگر	تم سختی کرو	اس پر	(تو) وہ زبان نکالتا ہے	یا	تم چھوڑ دو اسے	(تو) زبان نکالتا ہے

تو اس پر سختی کرے تو زبان نکالے اور تو اسے چھوڑ دے تو (بھی) زبان نکالے۔

ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ

ذٰلِكَ	مَثَلُ الْقَوْمِ	الَّذِيْنَ	كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَا	فَاقْصُصِ
یہ	(ان) لوگوں کی مثال (ہے)	جنہوں نے	جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	تو تم بیان کرو

یہ ان لوگوں کا حال ہے جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو تم یہ واقعات

= کر سکتے کہ ہم چونکہ اس گناہ کو ایجاد کرنے والے نہیں اس لئے قصور وار بھی نہیں۔

1 ...... اکثر مفسرین کے نزدیک یہ آیت بلعم بن باعوراء کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ یہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے زمانے میں بہت فضل و کمال والا ایک شخص تھا لیکن نفسانی خواہشات کی پیروی نے اس کی دنیا و آخرت تباہ کر دی۔ اس سے متعلق تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج3، ص472 کا مطالعہ فرمائیں۔ 2 ...... دنیا کی طلب میں بلعم بن باعوراء نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی گستاخی کی تو اللہ تعالیٰ نے اسے کتے کی بدترین حالت سے تشبیہ =

آیاتِ الٰہی جھٹلانے والوں کا حال

الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۷۶﴾ سَآءَ مَثَلَاۨ الْقَوْمُ الَّذِيْنَ

الْقَصَصَ	لَعَلَّهُمْ	يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۷۶﴾	سَآءَ	مَثَلَاۨ الْقَوْمُ	الَّذِيْنَ
(یہ)واقعات	تا کہ وہ	غوروفکر کریں	کتنی بری ہے	(ان)لوگوں کی مثال	جنہوں نے

بیان کرو تاکہ وہ غوروفکر کریں ○ کتنی بری مثال ہے ان لوگوں کی جنہوں نے

ہدایت کا اصول اور گمراہی کا انجام

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ اَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ مَنْ يَّهْدِ

كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَا	وَ	اَنْفُسَهُمْ	كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۷۷﴾	مَنْ	يَّهْدِ[1]
جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	اور	اپنی جانوں (پر)	وہ ظلم کیا کرتے تھے	جسے	ہدایت دے

ہماری آیات کو جھٹلایا اور وہ اپنی جانوں پر ہی ظلم کیا کرتے تھے ○ جسے اللہ

اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ

اللّٰهُ	فَهُوَ	الْمُهْتَدِيْ	وَ	مَنْ	يُّضْلِلْ	فَاُولٰٓىِٕكَ	هُمُ
اللہ	تو وہی	ہدایت یافتہ (ہے)	اور	جسے	وہ گمراہ کردے	تو یہ لوگ	وہی

ہدایت دے تو وہی ہدایت یافتہ ہوتا ہے اور جنہیں اللہ گمراہ کردے تو وہی

کثیر جنوں اور انسانوں کا انجام دوزخ ہے

الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۷۸﴾ وَ لَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا

الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۷۸﴾	وَ	لَقَدْ	ذَرَاْنَا	لِجَهَنَّمَ[2]	كَثِيْرًا
نقصان اٹھانے والے (ہیں)	اور	ضرور بیشک	ہم نے پیدا کئے	جہنم کے لئے	بہت

نقصان اٹھانے والے ہیں ○ اور بیشک ہم نے جہنم کے لیے بہت سے

مِّنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۫ وَ لَهُمْ

مِّنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ	لَهُمْ	قُلُوْبٌ	لَّا يَفْقَهُوْنَ	بِهَا	وَ	لَهُمْ
جنوں اور انسانوں میں سے	ان کے	(ایسے) دل (ہیں)	وہ سمجھتے نہیں	ان کے ذریعے	اور	ان کی

جنات اور انسان پیدا کئے ہیں ان کے ایسے دل ہیں جن کے ذریعے وہ سمجھتے نہیں اور ان کی

=دی۔ اس سے گستاخی کی انتہائی قباحت بھی معلوم ہوئی اور دنیا کی محبت کا ایک برا انجام بھی معلوم ہوا۔

[1]......اس آیت کا معنی یہ ہے کہ ہدایت اور گمراہی دونوں کو پیدا کرنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جبکہ ان میں سے کسی کو اختیار کرنا بندے کی طرف سے ہے، لہٰذا بندہ اگر ہدایت اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس میں ہدایت پیدا فرما دیتا ہے اور اگر وہ گمراہی اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس میں گمراہی پیدا فرما دیتا ہے۔ [2]......اس سے مراد یہ ہے کہ جنوں اور انسانوں کو پیدا کرنے کا اصل مقصد اگرچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت ہے لیکن ان میں سے بہت کا آخری انجام جہنم ہے۔ لفظ "لِجہنم" میں=

اَعْیُنٌ لَّا یُبْصِرُوْنَ بِهَا٘ وَ لَهُمْ اٰذَانٌ

اَعْیُنٌ	لَّا یُبْصِرُوْنَ	بِهَا	وَ	لَهُمْ	اٰذَانٌ
آنکھیں (ہیں)	وہ نہیں دیکھتے	ان کے ساتھ	اور	ان کے	کان (ہیں)

ایسی آنکھیں ہیں جن کے ساتھ وہ دیکھتے نہیں اور ان کے ایسے کان ہیں

لَّا یَسْمَعُوْنَ بِهَاؕ اُولٰٓىٕكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ

لَّا یَسْمَعُوْنَ	بِهَا	اُولٰٓىٕكَ	كَالْاَنْعَامِ	بَلْ	هُمْ
وہ نہیں سنتے	ان کے ذریعے	یہ لوگ	جانوروں کی طرح (ہیں)	بلکہ	وہ

جن کے ذریعے وہ سنتے نہیں، یہ لوگ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ

اَضَلُّؕ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ وَ لِلّٰهِ

اَضَلُّ	اُولٰٓىٕكَ	هُمُ	الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۷۹﴾	وَ	لِلّٰهِ
زیادہ بھٹکے ہوئے (ہیں)	یہ لوگ	وہی	غفلت میں پڑے ہوئے (ہیں)	اور	اللہ کے (ہیں)

ان سے بھی زیادہ بھٹکے ہوئے، یہی لوگ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں ○ اور بہت اچھے نام

اللہ تعالیٰ کو اسماءِ حسنیٰ سے پکارا جائے

الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا۪ وَ ذَرُوا

الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى	فَادْعُوْهُ	بِهَا	وَ	ذَرُوا
بہت اچھے نام	تو تم پکارو اسے	ان (ناموں) کے ساتھ	اور	چھوڑ دو

اللہ ہی کے ہیں تو اسے ان ناموں سے پکارو اور ان لوگوں کو

الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْۤ اَسْمَآىٕهٖؕ سَیُجْزَوْنَ

الَّذِیْنَ	یُلْحِدُوْنَ [1]	فِیْۤ اَسْمَآىٕهٖ	سَیُجْزَوْنَ
ان لوگوں کو جو	حق سے نکل جاتے ہیں	اس کے ناموں میں	عنقریب انہیں بدلہ دیا جائے گا

چھوڑ دو جو اس کے ناموں میں حق سے دور ہوتے ہیں، عنقریب اُنہیں

=مذکور "ل" کو لامِ عاقبت کہتے ہیں۔ عربی بلاغت سے واقف حضرات اسے آسانی سے سمجھ لیں گے۔

1۔ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں حق سے نکلنے کی کئی صورتیں ہیں جیسے اللہ تعالیٰ کے ناموں کو کچھ بگاڑ کر غیروں پر اطلاق کرنا، اللہ تعالیٰ کے لئے قرآن وحدیث میں مذکور ناموں سے جدا نام مقرر کرنا، نام میں حسنِ ادب کی رعایت نہ کرنا، اللہ تعالیٰ کے لئے فاسد معنی والے نام مقرر کرنا وغیرہ، نیز اس کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ غیرُ اللہ پر اللہ تعالیٰ کے ان ناموں کا اطلاق کیا جائے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ خاص ہیں۔ جیسے کسی کا نام رحمٰن، قدوس، خالق، قدیر رکھنا یا کہہ کر پکارنا، ہمارے=

مخلوق میں حق کی ہدایت دینے والا ایک گروہ ہے

مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَ مِمَّنْ خَلَقْنَاۤ

خَلَقْنَاۤ	مِمَّنْ	وَ	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۰﴾	مَا
ہم نے پیدا کیا	(ان میں) سے جنہیں	اور	وہ عمل کرتے تھے	(اس کا) جو

ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا ○ اور ہماری مخلوق میں سے

اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَ بِهٖ

بِهٖ	وَ	بِالْحَقِّ	يَّهْدُوْنَ	اُمَّةٌ
اس کے ساتھ	اور	حق کی	وہ رہنمائی کرتے ہیں	ایک گروہ (ہے)

ایک ایسا گروہ ہے جو حق کی ہدایت دیتا ہے اور اسی کے مطابق

يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۸۱﴾ ع وَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا

بِاٰيٰتِنَا	كَذَّبُوْا	الَّذِيْنَ	وَ	يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۸۱﴾
ہماری آیتوں کو	جھٹلایا	وہ لوگ جنہوں نے	اور	وہ انصاف کرتے ہیں

عدل کرتے ہیں ○ اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا

جھٹلانے والوں کیلئے اللہ تعالیٰ کی مہلت اور خفیہ تدبیر

سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۲﴾ ج وَ

وَ	لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۲﴾	مِّنْ حَيْثُ	سَنَسْتَدْرِجُهُمْ (1)
اور	انہیں خبر نہ ہوگی	جہاں سے	عنقریب ہم آہستہ آہستہ (عذاب کی طرف) لے جائیں گے انہیں

تو عنقریب ہم انہیں آہستہ آہستہ (عذاب کی طرف) لے جائیں گے جہاں سے انہیں خبر بھی نہ ہوگی ○ اور

اُمْلِيْ لَهُمْ ؕ قلے اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ﴿۱۸۳﴾

مَتِيْنٌ ﴿۱۸۳﴾	كَيْدِيْ	اِنَّ	لَهُمْ	اُمْلِيْ
بہت مضبوط (ہے)	میری خفیہ تدبیر	بیشک	انہیں	میں ڈھیل دوں گا

میں انہیں ڈھیل دوں گا بیشک میری خفیہ تدبیر بہت مضبوط ہے ○

ع ۲۲ ۱۲

═ زمانے میں یہ بلا بہت عام ہے کہ عبد الرحمن کو رحمٰن، عبد الخالق کو خالق اور عبد القدیر کو قدیر وغیرہ کہہ کر پکارتے ہیں۔ یہ حرام ہے، اس سے بچنا لازم ہے۔

1 ... یعنی اللہ تعالیٰ انہیں اس طرح ہلاکت و عذاب کے قریب کر دے گا کہ انہیں پتا بھی نہ چل سکے گا کیونکہ یہ لوگ جب کوئی جرم یا گناہ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ دنیا میں ان پر نعمتوں کے دروازے کھول دیتا ہے، دنیوی نعمتوں کی فراوانی دیکھ کر یہ بہت خوش ہوتے اور سرکشی و گمراہی، گناہ اور معاصی کا بازار مزید گرم کر دیتے ہیں، پھر اچانک عین غفلت کی حالت میں اللہ تعالیٰ انہیں اپنی گرفت میں لے لیتا ہے۔ ہمیں بھی غور کرنا چاہئے کہ گناہوں کے باوجود نعمتوں کی فراوانی ═

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم جنون سے محفوظ ہیں

اَوَلَمْ یَتَفَكَّرُوْا ٚ مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا

اَوَلَمْ یَتَفَكَّرُوْا	مَا	بِصَاحِبِهِمْ	مِّنْ جِنَّةٍ	اِنْ	هُوَ	اِلَّا
اور کیا وہ غور و فکر نہیں کرتے	(کہ) نہیں	ان کے صاحب کو	کوئی جنون	نہیں	وہ	مگر

کیا وہ غور و فکر نہیں کرتے کہ ان کے صاحب کے ساتھ جنون کا کوئی تعلق نہیں، وہ تو

دلائلِ قدرت میں غور و فکر کی دعوت

نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۸۴﴾ اَوَلَمْ یَنْظُرُوْا فِیْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا

نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۸۴﴾	اَوَلَمْ یَنْظُرُوْا	فِیْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ	مَا
صاف ڈر سنانے والے	اور کیا انہوں نے نہیں دیکھا	آسمانوں اور زمین کی سلطنت میں	اور	جو

صاف ڈر سنانے والے ہیں ○ کیا انہوں نے آسمانوں اور زمین کی سلطنت اور جو جو

خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ ۙ وَّ اَنْ عَسٰۤی اَنْ یَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ

خَلَقَ	اللّٰهُ	مِنْ شَیْءٍ	وَّ	اَنْ	عَسٰۤی	اَنْ	یَّكُوْنَ	قَدِ اقْتَرَبَ
پیدا کی	اللہ (نے)	کوئی چیز	اور	(اس بات میں) کہ	شاید	کہ	ہو	قریب آگئی

چیز اللہ نے پیدا کی ہے اس میں غور نہیں کیا؟ اور اس بات میں کہ شاید ان کی مدت

ہٹ دھرم کافروں کا حال

اَجَلُهُمْ ۚ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۭ بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۵﴾ مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ

اَجَلُهُمْ	فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ	بَعْدَهٗ	یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۵﴾	مَنْ	یُّضْلِلِ (1)	اللّٰهُ
ان کی مدت	تو کون سی بات پر	اس کے بعد	وہ ایمان لائیں گے	جسے	گمراہ کردے	اللہ

نزدیک آگئی ہو تو اس (قرآن) کے بعد اور کونسی بات پر ایمان لائیں گے ؟○ جسے اللہ گمراہ کرے

فَلَا هَادِیَ لَهٗ ؕ وَ یَذَرُهُمْ فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ﴿۱۸۶﴾

فَلَا	هَادِیَ	لَهٗ	وَ	یَذَرُهُمْ	فِیْ طُغْیَانِهِمْ	یَعْمَهُوْنَ ﴿۱۸۶﴾
تو نہیں	کوئی ہدایت دینے والا	اسے	اور	وہ چھوڑ دیتا ہے انہیں	(کہ) اپنی سرکشی میں	وہ بھٹکتے رہیں

اسے کوئی راہ دکھانے والا نہیں اور وہ انہیں چھوڑتا ہے کہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں ○

=اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہیں مہلت اور ڈھیل ہی نہ ہو۔

(1)......اس آیت کا معنی یہ ہے کہ جب مسلسل کفریہ عقائد پر جمے رہنے کی وجہ سے کفار کے دلوں میں گمراہی راسخ ہوگئی اور وہ اپنی سرکشی میں حد سے بڑھ گئے حتی کہ انہوں نے اپنے اختیار سے اس چیز کو ضائع کر دیا جو انہیں ہدایت اور ایمان کی دعوت دیتی تو پھر ان کے دل و دماغ سے دعوتِ حق قبول کرنے کی استعداد جاتی رہی اور وہ اس طرح ہوگئے گویا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں گمراہی پر پیدا کیا ہے۔

وقوعِ قیامت سے متعلق سوال کرنے والوں کو جواب

یَسْــٴَـلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَیَّانَ مُرْسٰىهَا ؕ قُلْ

قُلْ	مُرْسٰىهَا	اَیَّانَ	عَنِ السَّاعَةِ	یَسْــٴَـلُوْنَكَ
تم کہو	اس کا قائم ہونا	کب (ہے)	قیامت کے بارے	وہ سوال کرتے ہیں تم سے

آپ سے قیامت کے متعلق سوال کرتے ہیں کہ اس کے قائم ہونے کا وقت کب ہے؟ تم فرماؤ:

اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ ۚ لَا یُجَلِّیْهَا لِوَقْتِهَاۤ اِلَّا

اِلَّا	لِوَقْتِهَاۤ	لَا یُجَلِّیْهَا	عِنْدَ رَبِّیْ [1]	عِلْمُهَا	اِنَّمَا
مگر	اس کے وقت پر	ظاہر نہیں فرمائے گا اسے	میرے رب کے پاس (ہے)	اس کا علم	صرف

اس کا علم تو میرے رب کے پاس ہے، اسے وہی اس کے وقت پر ظاہر

وقف منزل
وقف لازم

هُوَ ؔ ثَقُلَتْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ لَا تَاْتِیْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ؕ

بَغْتَةً	اِلَّا	لَا تَاْتِیْكُمْ	فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	ثَقُلَتْ	هُوَ
اچانک	مگر	وہ نہیں آئے گی تم پر	آسمانوں اور زمین میں	وہ (قیامت) بھاری پڑ رہی ہے	وہی

کرے گا، وہ آسمانوں اور زمین میں بھاری پڑ رہی ہے، تم پر وہ اچانک ہی آجائے گی۔

یَسْــٴَـلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِیٌّ عَنْهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا

عِلْمُهَا	اِنَّمَا	قُلْ	عَنْهَا	حَفِیٌّ	كَاَنَّكَ	یَسْــٴَـلُوْنَكَ
اس کا علم	صرف	تم کہو	اس سے	خوب واقف (ہو)	گویا کہ تم	وہ پوچھتے ہیں تم سے

آپ سے ایسا پوچھتے ہیں گویا آپ اس کی خوب تحقیق کر چکے ہیں، تم فرماؤ: اس کا علم تو

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے ذاتی ملکیت اور ذاتی علم غیب کی نفی اور صفات نبوت

عِنْدَ اللّٰهِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ قُلْ لَّاۤ اَمْلِكُ

لَّاۤ اَمْلِكُ	قُلْ	لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۷﴾	اَكْثَرَ النَّاسِ	لٰكِنَّ	وَ	عِنْدَ اللّٰهِ
میں مالک نہیں	تم کہو	نہیں جانتے	اکثر لوگ	لیکن	اور	اللہ کے پاس (ہے)

اللہ ہی کے پاس ہے، لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں ○ تم فرماؤ، میں اپنی جان کے

[1] ..... قیامت کے معین وقت کی خبر دینا رسول کی ذمہ داری نہیں کیونکہ یہ علم شریعت نہیں جس کی اشاعت کی جائے بلکہ قیامت کا علم اللہ تعالیٰ کے اسرار میں سے ہے جسے چھپانا ضروری ہے۔ عوام سے قیامت کا علم اور اس کے وقوع کا وقت مخفی رکھنے کا سبب یہ بیان کیا گیا ہے کہ لوگ قیامت سے خوف زدہ اور ڈرتے رہیں کیونکہ جب انہیں معلوم نہیں ہوگا کہ قیامت کس وقت آئے گی تو وہ اس سے بہت زیادہ ڈریں گے اور ہر وقت گناہوں سے بچنے کی کوشش کریں گے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کوشاں رہیں گے ورنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ گناہوں میں مشغول ہوں اور قیامت آجائے۔

لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ

لِنَفْسِيْ	نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا	اِلَّا	مَا	شَآءَ	اللّٰهُ[1]	وَ	لَوْ	كُنْتُ اَعْلَمُ
اپنی جان کے	نفع اور نہ نقصان (کا)	مگر	جو	چاہے	اللہ	اور	اگر	میں جان لیا کرتا

نفع اور نقصان کا خود مالک نہیں مگر جو اللہ چاہے اور اگر میں غیب

الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۛۚ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ ۛۚ اِنْ اَنَا

الْغَيْبَ[1]	لَاسْتَكْثَرْتُ	مِنَ الْخَيْرِ	وَ	مَا مَسَّنِيَ	السُّوْٓءُ	اِنْ	اَنَا
غیب	(تو) ضرور بہت جمع کر لیتا	بھلائی	اور	نہ پہنچتی مجھے	کوئی برائی	نہیں	میں

جان لیا کرتا تو میں بہت سی بھلائی جمع کر لیتا اور مجھے کوئی برائی نہ پہنچتی۔ میں تو

اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿١٨٨﴾ ع هُوَ

اِلَّا	نَذِيْرٌ	وَّ	بَشِيْرٌ	لِّقَوْمٍ	يُّؤْمِنُوْنَ ﴿١٨٨﴾	هُوَ
مگر	ڈر سنانے والا	اور	خوشخبری دینے والا	(ان) لوگوں کو	(جو) ایمان لاتے ہیں	وہی (ہے)

ایمان والوں کو صرف ڈر اور خوشخبری سنانے والا ہوں ○ وہی ہے

الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا

الَّذِيْ	خَلَقَكُمْ	مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ	وَّ	جَعَلَ	مِنْهَا
جس نے	پیدا کیا تمہیں	ایک جان سے	اور	بنایا	اس میں سے

جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی میں سے

زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا ۚ فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا

زَوْجَهَا	لِيَسْكُنَ	اِلَيْهَا	فَلَمَّا	تَغَشّٰىهَا
اس کا جوڑا	تاکہ وہ سکون حاصل کرے	اس کی طرف (سے)	پھر جب	مرد چھایا اس (عورت) پر

اس کی بیوی بنائی تاکہ اس سے سکون حاصل کرے پھر جب مرد اس عورت پر چھایا

معانقة ٨

ع ١٤/٢٣

(1) ....اس آیت میں حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کمال درجے کی عاجزی، عظمتِ الٰہی اور عقیدۂ توحید کے اظہار کا حکم فرمایا گیا کہ اصل قدرت و اختیار اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے اور کائنات میں اگر کسی کو ذرہ برابر بھی کوئی اختیار ہے تو اللہ تعالیٰ کے دینے سے ہے جیسے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا بیماروں کو شفایاب کرنا، اندھوں کو بینا کرنا، مردوں کو زندہ کرنا سب اللہ کے اختیار دینے سے تھا۔ (2)... نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو علمِ غیب عطا کیا گیا جیسا کہ قرآن و حدیث سے قطعاً ثابت ہے، یہاں اس آیت میں علم غیب کی نفی کی توجیہات یہ ہیں۔ (1) اس آیت میں علم عطائی کی نفی نہیں بلکہ علم ذاتی=

حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّاۤ

حَمَلَتْ	حَمْلًا خَفِيْفًا	فَمَرَّتْ	بِهٖ	فَلَمَّاۤ
(تو)وہ حاملہ ہوگئی	ہلکے حمل (کے ساتھ)	تو وہ چلتی پھرتی رہی	اس کے ساتھ	پھر جب

تو اسے ایک ہلکے سے بوجھ کا حمل ہوگیا تو وہ اسی کو لے کر چلتی رہی پھر جب

اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَىٕنْ اٰتَیْتَنَا

اَثْقَلَتْ	دَّعَوَا	اللّٰهَ رَبَّهُمَا	لَىٕنْ	اٰتَیْتَنَا
بوجھل ہوگئی	(تو)دونوں نے دعا کی	اپنے رب اللہ (سے)	ضرور اگر	تو عطا فرمادے ہمیں

حمل کا وزن بڑھ گیا تو دونوں اپنے رب سے دعا کرنے لگے: اگر تو ہمیں

صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِیْنَ ﴿۱۸۹﴾ فَلَمَّاۤ اٰتٰىهُمَا

صَالِحًا	لَّنَكُوْنَنَّ	مِنَ الشّٰكِرِیْنَ ﴿۱۸۹﴾	فَلَمَّاۤ	اٰتٰىهُمَا
تندرست بچہ	(تو)ضرور ہم ہوں گے	شکر کرنے والوں سے	پھر جب	اس نے عطا کردیا انہیں

صحیح سالم بچہ عطا فرمادے تو ہم یقیناً شکر گزار ہوں گے ○ پھر جب اس نے انہیں صحیح سالم بچہ

صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِیْمَاۤ اٰتٰىهُمَا ۚ

صَالِحًا	جَعَلَا	لَهٗ	شُرَكَآءَ	فِیْمَاۤ	اٰتٰىهُمَا
تندرست بچہ	(تو)ان دونوں نے ٹھہرادیئے	اس(رب) کے	شریک	(اس) میں جو	اس نے دیا انہیں

عطا فرمادیا تو انہوں نے اس کی عطا میں شریک ٹھہرادیئے

فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹۰﴾ اَیُشْرِكُوْنَ مَا

فَتَعٰلَى	اللّٰهُ	عَمَّا	یُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹۰﴾	اَیُشْرِكُوْنَ (۱)	مَا
تو بلند و بالا ہے	اللہ	(اس) سے جو	وہ شریک ٹھہراتے ہیں	کیا وہ شریک ٹھہراتے ہیں	(اسے) جو

تو اللہ ان کے شرک سے بلند و بالا ہے ○ کیا وہ اسے (اللہ کا) شریک بناتے ہیں جو

بتوں کی اصلیت و بے بسی کا بیان

=کی نفی ہے۔(2) یہ کلام ادب و تواضع کے طور پر ہے۔(3) اس آیت میں فی الحال غیب جاننے کی نفی ہے مستقبل میں نہ جاننے پر دلیل نہیں ہے۔

1 ......اس آیت اور اگلی چند آیات میں بتوں کے معبود ہونے کی نفی پر کئی دلیلیں قائم فرمائی گئی ہیں اور ان میں بتوں کی بے قدری، شرک کے بطلان کا بیان اور مشرکین کی کمال جہالت وغیرہ کا اظہار کیا گیا ہے۔

لَا یَخْلُقُ شَیْــٴًـا وَّ هُمْ یُخْلَقُوْنَ ﰾ ۚ وَ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ لَهُمْ

لَا یَخْلُقُ	شَیْــٴًـا	وَّ	هُمْ	یُخْلَقُوْنَ ﰾ	وَ	لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ	لَهُمْ
بنا نہیں سکتا	کوئی چیز	اور	وہ	بنائے جاتے ہیں	اور	وہ طاقت نہیں رکھتے	ان کے لئے

کوئی چیز نہیں بنا سکتا اور خود انہیں بنایا جاتا ہے ○ اور نہ وہ ان کی کوئی مدد کرنے کی طاقت

نَصْرًا وَّ لَاۤ اَنْفُسَهُمْ یَنْصُرُوْنَ ﰿ وَ اِنْ تَدْعُوْهُمْ

نَصْرًا	وَّ	لَاۤ	اَنْفُسَهُمْ	یَنْصُرُوْنَ ﰿ	وَ	اِنْ	تَدْعُوْهُمْ
کسی مدد (کی)	اور	نہ	اپنی جانوں (کی)	وہ مدد کر سکتے ہیں	اور	اگر	تم بلاؤ انہیں

رکھتے ہیں اور نہ اپنی جانوں کی مدد کر سکتے ہیں ○ اور اگر تم انہیں رہنمائی کرنے کے لئے

اِلَى الْهُدٰى لَا یَتَّبِعُوْكُمْ ؕ سَوَآءٌ عَلَیْكُمْ

اِلَى الْهُدٰى	لَا یَتَّبِعُوْكُمْ	سَوَآءٌ	عَلَیْكُمْ
رہنمائی (کرنے) کی طرف	(تو) وہ پیچھے نہیں آئیں گے تمہارے	برابر (ہے)	تم پر

بلاؤ تو تمہارے پیچھے نہیں آئیں گے۔ تم پر برابر ہے

اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ ﱀ اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

اَدَعَوْتُمُوْهُمْ	اَمْ	اَنْتُمْ	صَامِتُوْنَ ﱀ	اِنَّ	الَّذِیْنَ	تَدْعُوْنَ [1]	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
کیا تم پکارو انہیں	یا	تم	خاموش رہو	بیشک	وہ جنہیں	تم پوجتے ہو	اللہ کے سوا

کہ تم انہیں پکارو یا تم خاموش رہو ○ بیشک وہ جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو وہ

عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

عِبَادٌ	اَمْثَالُكُمْ	فَادْعُوْهُمْ	فَلْیَسْتَجِیْبُوْا	لَكُمْ	اِنْ	كُنْتُمْ
(وہ) بندے (ہیں)	تمہاری مثل	تو تم پکارو انہیں	پھر انہیں چاہیے کہ جواب دیں	تمہیں	اگر	تم ہو

تمہاری طرح بندے ہیں تو تم انہیں پکارو پھر اگر تم سچے ہو تو انہیں چاہیے کہ وہ تمہیں

[1] ... اس لفظ کا معنی ہے "تَعْبُدُوْنَ" یعنی جن کی تم عبادت کرتے ہو۔ یہاں ایک اہم بات یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کی بھی عبادت کرنا شرک ہے، اسی طرح مخلوق میں سے کسی کو معبود مان کر اسے پکارنا یا اس سے حاجتیں اور مدد طلب کرنا بھی شرک ہے البتہ اگر کوئی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو معبود نہ مانتا ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو اس کی عطا سے مشکلات دور کرنے والا مانتا ہو تو یہ ہرگز شرک نہیں جیسے عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا بیماروں کو شفا دینا، اندھوں کو بینا کرنا قرآن میں بیان ہوا اور یہ مشکل کشائی ہی کی صورتیں ہیں۔

صٰدِقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾ اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ

صٰدِقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾	اَلَهُمْ	اَرْجُلٌ	يَّمْشُوْنَ	بِهَآ	اَمْ	لَهُمْ	اَيْدٍ
سچے	کیا ان کے	پاؤں (ہیں)	وہ چلتے ہیں	ان کے ساتھ	یا	ان کے	ہاتھ (ہیں)

جواب دیں ○ کیا ان کے پاؤں ہیں جن سے یہ چلتے ہیں ؟ یا ان کے ہاتھ ہیں جن سے

يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ اَمْ

يَّبْطِشُوْنَ	بِهَآ	اَمْ	لَهُمْ	اَعْيُنٌ	يُّبْصِرُوْنَ	بِهَآ	اَمْ
وہ پکڑتے ہیں	ان کے ساتھ	یا	ان کی	آنکھیں (ہیں)	وہ دیکھتے ہیں	ان کے ساتھ	یا

یہ پکڑتے ہیں ؟ یا ان کی آنکھیں ہیں جن سے یہ دیکھتے ہیں ؟ یا

لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ

لَهُمْ	اٰذَانٌ	يَّسْمَعُوْنَ	بِهَا	قُلِ (1)	ادْعُوْا	شُرَكَآءَكُمْ	ثُمَّ
ان کے	کان (ہیں)	وہ سنتے ہیں	ان کے ساتھ	تم کہو	بلالو	اپنے شریکوں (کو)	پھر

ان کے کان ہیں جن سے یہ سنتے ہیں ؟ تم فرمادو کہ اپنے شریکوں کو بلالو پھر

كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۱۹۵﴾ اِنَّ وَلِيِّۦَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ

كِيْدُوْنِ	فَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۱۹۵﴾	اِنَّ	وَلِيِّۦَ اللّٰهُ	الَّذِيْ	نَزَّلَ
اپنا داؤ چلاؤ مجھ پر	پھر مہلت نہ دو مجھے	بیشک	میرا مددگار اللہ (ہے)	جس نے	نازل کی

میرے اوپر اپنا داؤ چلاؤ اور مجھے مہلت نہ دو ○ بیشک میرا مددگار اللہ ہے جس نے

الْكِتٰبَ ۖ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۹۶﴾ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ

الْكِتٰبَ	وَ	هُوَ	يَتَوَلَّى	الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۹۶﴾	وَ	الَّذِيْنَ	تَدْعُوْنَ
کتاب	اور	وہ	مدد کرتا ہے	نیک لوگوں (کی)	اور	جن کی	تم عبادت کرتے ہو

کتاب اتاری اور وہ صالحین کی مدد کرتا ہے ○ اور اللہ کے سوا جن کی تم

(1)...... رسولِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جب بت پرستی کی مذمت کی اور بتوں کی عاجزی اور بے اختیاری کا بیان فرمایا تو مشرکین نے دھمکایا اور کہا کہ بتوں کو برا کہنے والے تباہ و برباد ہو جاتے ہیں اور یہ بت انہیں ہلاک کر دیتے ہیں۔ ان مشرکوں کی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

مِنْ دُوْنِهٖ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَ لَاۤ اَنْفُسَهُمْ یَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۷﴾

مِنْ دُوْنِهٖ	لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ	نَصْرَكُمْ	وَ	لَاۤ	اَنْفُسَهُمْ	یَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۷﴾
اس کے سوا	وہ طاقت نہیں رکھتے	تمہاری مدد (کی)	اور	نہ	اپنی جانوں (کی)	وہ مدد کرسکتے ہیں

عبادت کرتے ہو وہ تمہاری مدد کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اور نہ ہی وہ اپنی مدد کرسکتے ہیں ○

وَ اِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا یَسْمَعُوْا ؕ وَ تَرٰىهُمْ

وَ	اِنْ	تَدْعُوْهُمْ	اِلَى الْهُدٰى	لَا یَسْمَعُوْا	وَ	تَرٰىهُمْ
اور	اگر	تم بلاؤ انہیں	رہنمائی کی طرف	(تو) وہ نہ سنیں گے	اور	تم دیکھو انہیں

اور اگر تم انہیں رہنمائی کرنے کے لئے بلاؤ تو وہ نہ سنیں گے اور تم انہیں دیکھو (تو یوں لگے گا)

یَنْظُرُوْنَ اِلَیْكَ وَ هُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ﴿۱۹۸﴾ خُذِ

یَنْظُرُوْنَ	اِلَیْكَ	وَ	هُمْ	لَا یُبْصِرُوْنَ ﴿۱۹۸﴾	خُذِ [1]
(گویا کہ) وہ دیکھ رہے ہیں	تمہاری طرف	اور (حالانکہ)	وہ	دیکھ نہیں سکتے	اختیار کرو

کہ وہ تمہاری طرف دیکھ رہے ہیں حالانکہ انہیں کچھ دکھائی نہیں دیتا ○ اے حبیب! معاف کرنا

الْعَفْوَ وَ اْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۱۹۹﴾ وَ اِمَّا

الْعَفْوَ	وَ	اْمُرْ	بِالْعُرْفِ	وَ	اَعْرِضْ	عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۱۹۹﴾	وَ	اِمَّا
معاف کرنا	اور	حکم دو	بھلائی کا	اور	منہ پھیر لو	جاہلوں سے	اور	اگر

اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو ○ اور اے سننے والے! اگر

یَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ سَمِیْعٌ

یَنْزَغَنَّكَ	مِنَ الشَّیْطٰنِ	نَزْغٌ	فَاسْتَعِذْ	بِاللّٰهِ	اِنَّهٗ	سَمِیْعٌ
ابھارے تجھے	شیطان کی طرف سے	کوئی وسوسہ	تو پناہ مانگ	اللہ کی	بیشک وہ	سننے والا

شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ تجھے ابھارے تو (فوراً) اللہ کی پناہ مانگ، بیشک وہی سننے والا

تین اعلیٰ اخلاقی قدروں کا حکم

شیطان کے وسوسے کے وقت اللہ کی پناہ مانگنے کا حکم

1 .... دوسروں کی خطاؤں کو معاف کردینا، بھلائی کا حکم دینا اور ناسمجھ لوگوں سے الجھنے کے بجائے ان سے منہ پھیر لینا اعلیٰ درجے کی اسلامی اخلاقیات میں سے ہیں۔

شیطانی خیال آنے پر پرہیز گاروں کا حال

عَلِيْمٌ ﴿۲۰۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ

عَلِيْمٌ ﴿۲۰۰﴾	اِنَّ	الَّذِيْنَ	اتَّقَوْا	اِذَا	مَسَّهُمْ	طٰٓئِفٌ
جاننے والا (ہے)	بیشک	وہ لوگ جو	پرہیز گار ہوئے	جب	چھوتا ہے انہیں	کوئی خیال

جاننے والا ہے ○ بیشک پرہیز گاروں کو جب شیطان کی طرف سے

شیطان مشرکوں کو گمراہی میں کھینچتے ہیں

مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ﴿۲۰۱﴾ وَ

مِّنَ الشَّيْطٰنِ	تَذَكَّرُوْا(1)	فَاِذَا	هُمْ	مُّبْصِرُوْنَ ﴿۲۰۱﴾	وَ
شیطان کی طرف سے	(تو) وہ یاد کرتے ہیں	پھر اسی وقت	وہ	دیکھنے لگتے ہیں	اور

کوئی خیال آتا ہے تو وہ (حکمِ خدا) یاد کرتے ہیں پھر اسی وقت ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں ○ اور

کفارِ مکہ کے ایک مطالبے کا جواب اور عظمتِ قرآن

اِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ ﴿۲۰۲﴾ وَ

اِخْوَانُهُمْ(2)	يَمُدُّوْنَهُمْ	فِي الْغَيِّ	ثُمَّ	لَا يُقْصِرُوْنَ ﴿۲۰۲﴾	وَ
ان (شیطانوں) کے بھائی	انہیں کھینچ رہے ہیں (شیطان)	سرکشی میں	پھر	وہ کمی نہیں کرتے	اور

وہ جو شیطانوں کے بھائی ہیں شیطان انہیں گمراہی میں کھینچتے ہیں پھر وہ کمی نہیں کرتے ○ اور

اِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ قَالُوْا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا ؕ قُلْ

اِذَا	لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ	قَالُوْا	لَوْلَا	اجْتَبَيْتَهَا	قُلْ
جب	تم نہیں لاتے ان کے پاس کوئی نشانی	(تو) کہتے ہیں	کیوں نہیں	تم نے خود بنالیا اسے	تم کہو

اے حبیب! جب تم ان کے پاس نشانی نہیں لاتے تو کہتے ہیں کہ تم نے خود ہی کیوں نہ بنالی؟ تم فرماؤ:

اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ ۚ

اِنَّمَآ	اَتَّبِعُ	مَا	يُوْحٰٓى	اِلَيَّ	مِنْ رَّبِّيْ
صرف	میں پیروی کرتا ہوں	(اس کی) جو	وحی کی جاتی ہے	میری طرف	میرے رب کی جانب سے

میں تو اسی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف میرے رب کی طرف سے وحی بھیجی جاتی ہے۔

(1)..... جب شیطان دل میں گناہ کرنے کا وسوسہ ڈالے تو اس وقت اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کے انعامات میں غور کرنا اور اللہ تعالیٰ کے جزا اور سزا دینے کو یاد کرنا اس وسوسے کو دور کرنے اور گناہ سے رکنے میں معاون و مددگار ہے۔

(2)..... ان سے مراد مشرکین ہیں جنہیں شیطان گمراہی میں کھینچتے ہیں یہاں تک کہ وہ گمراہی پر پکے ہو جاتے ہیں، پھر وہ نہ تو گمراہی سے رکتے ہیں اور نہ گمراہی چھوڑتے ہیں۔

هٰذَا بَصَآىٕرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَ هُدًى وَّ

هٰذَا	بَصَآىٕرُ	مِنْ رَّبِّكُمْ	وَ	هُدًى	وَّ
یہ	آنکھیں کھول دینے والے دلائل (ہیں)	تمہارے رب کی طرف سے	اور	ہدایت	اور

یہ تمہارے رب کی طرف سے آنکھیں کھول دینے والے دلائل ہیں اور مسلمانوں کے لیے

رَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰۳﴾ وَ اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ

رَحْمَةٌ	لِّقَوْمٍ	یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰۳﴾	وَ	اِذَا	قُرِئَ [1]	الْقُرْاٰنُ
رحمت	(ان) لوگوں کے لئے	(جو) ایمان لاتے ہیں	اور	جب	پڑھا جائے	قرآن

ہدایت اور رحمت ہے ○ اور جب قرآن پڑھا جائے

فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَ اَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۲۰۴﴾

فَاسْتَمِعُوْا	لَهٗ	وَ	اَنْصِتُوْا	لَعَلَّكُمْ	تُرْحَمُوْنَ ﴿۲۰۴﴾
تو غور سے سنو	اسے	اور	خاموش رہو	تاکہ تم	تم پر رحم کیا جائے

تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے ○

تلاوتِ قرآن غور سے اور خاموش ہو کر سننے کا حکم

وَ اذْكُرْ رَّبَّكَ فِیْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّ خِیْفَةً

وَ	اذْكُرْ [2]	رَّبَّكَ	فِیْ نَفْسِكَ	تَضَرُّعًا	وَّ	خِیْفَةً
اور	یاد کرو	اپنے رب (کو)	اپنے دل میں	گڑگڑاتے (ہوئے)	اور	ڈرتے (ہوئے)

اور اپنے رب کو اپنے دل میں یاد کرو گڑگڑاتے ہوئے اور ڈرتے ہوئے

ذکرِ الٰہی کے آداب

وَّ دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ وَ لَا تَكُنْ

وَّ	دُوْنَ الْجَهْرِ	مِنَ الْقَوْلِ	بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ	وَ	لَا تَكُنْ
اور	بلندی سے کچھ کم	قول (آواز) سے	صبح اور شام کو	اور	تم نہ ہونا

اور بلندی سے کچھ کم آواز میں، صبح و شام، اور غافلوں میں سے

[1] ..... جب قرآن کی تلاوت ہو رہی ہو تو دیگر لوگوں کو خاموشی سے سننے کا حکم ہے خصوصاً نماز میں جیسے امام سورتِ فاتحہ یا کوئی دوسری سورت پڑھ رہا ہو تو خاموشی سے سنناضروری ہے۔ امام کے پیچھے قراءت کرنے کی اجازت نہیں۔ [2] ..... اس آیت میں ذکرِ الٰہی کے متعدد آداب اور انداز بیان کئے گئے ہیں۔ آداب میں یہ ہے کہ عاجزی اور خوف سے اللہ تعالٰی کو یاد کیا جائے اور انداز یہ ہے کہ دل میں یاد کیا جائے جسے ذکرِ قلبی کہتے ہیں یا آہستہ آواز میں ذکر کریں جسے ذکرِ سری کہتے ہیں۔ مزید یہ کہ جہری ذکر بھی جائز و مستحب ہے لیکن دوسروں کی تکلیف کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

فرشتوں کی عبادتِ الٰہی کا بیان

مِّنَ الْغٰفِلِیْنَ ﴿۲۰۵﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ

مِّنَ الْغٰفِلِیْنَ ﴿۲۰۵﴾	اِنَّ	الَّذِیْنَ	عِنْدَ رَبِّكَ	لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ
غافلوں میں سے	بیشک	وہ جو	تیرے رب کے پاس (ہیں)	وہ تکبر نہیں کرتے

نہ ہونا ○ بیشک وہ جو تیرے رب کے پاس ہیں وہ اس کی عبادت سے

عَنْ عِبَادَتِهٖ وَ یُسَبِّحُوْنَهٗ وَ لَهٗ یَسْجُدُوْنَ ﴿۲۰۶﴾ السجدة ع

عَنْ عِبَادَتِهٖ	وَ	یُسَبِّحُوْنَهٗ	وَ	لَهٗ	یَسْجُدُوْنَ ﴿۲۰۶﴾ (1)
اس کی عبادت سے	اور	وہ پاکی بیان کرتے ہیں اس کی	اور	اسی کو	وہ سجدہ کرتے ہیں

تکبر نہیں کرتے اور اس کی پاکی بیان کرتے ہیں اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں ○

آیات: 75 | سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ مَدَنِيَّةٌ | رکوع: 10

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

مالِ غنیمت کا حکم اور تقویٰ و اطاعت کی نصیحت

یَسْــٴَـلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ ۚ

یَسْــٴَـلُوْنَكَ	عَنِ الْاَنْفَالِ (2)	قُلِ الْاَنْفَالُ	لِلّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ
وہ پوچھتے ہیں تم سے	اموالِ غنیمت کے بارے	تم کہو غنیمت کے مال	اللہ اور رسول کے (ہیں)

اے محبوب! تم سے اموالِ غنیمت کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ تم فرماؤ، غنیمت کے مالوں کے مالک اللہ اور رسول ہیں

1 ...... یہ آیت آیاتِ سجدہ میں سے ہے، اس کی تلاوت کرنے اور سننے والے پر سجدۂ تلاوت کرنا واجب ہے۔

2 ...... اَنفال، نَفَل کی جمع ہے اور اس سے مراد مالِ غنیمت ہے۔ اور نَفَل کو غنیمت اس لئے کہتے ہیں کہ یہ بھی محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی عطا ہے۔

کامل ایمان والوں کے تین باطنی اوصاف

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِكُمْ۪ وَ اَطِیْعُوا

فَاتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ	اَصْلِحُوْا	ذَاتَ بَیْنِكُمْ	وَ	اَطِیْعُوا
تو ڈرتے رہو	اللہ (سے)	اور	صلح صفائی رکھو	اپنے درمیان	اور	اطاعت کرو

تو اللہ سے ڈرتے رہو اور آپس میں صلح صفائی رکھو اور اللہ

اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ① اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ

اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗۤ	اِنْ	كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِیْنَ ①	اِنَّمَا	الْمُؤْمِنُوْنَ	الَّذِیْنَ
اللہ اور اس کے رسول (کی)	اگر	تم ہو	ایمان والے	صرف	ایمان والے	وہ لوگ ہیں جو

اور اس کے رسول کا حکم مانو اگر تم مومن ہو ○ ایمان والے وہی ہیں کہ

اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَ جِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ اِذَا تُلِیَتْ

اِذَا	ذُكِرَ	اللّٰهُ	وَجِلَتْ [1]	قُلُوْبُهُمْ	وَ	اِذَا	تُلِیَتْ
جب	یاد کیا جائے	اللہ (کو)	(تو) ڈر جاتے ہیں	ان کے دل	اور	جب	تلاوت کی جائے

جب اللہ کو یاد کیا جائے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان پر

عَلَیْهِمْ اٰیٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا وَّ عَلٰى رَبِّهِمْ

عَلَیْهِمْ	اٰیٰتُهٗ	زَادَتْهُمْ	اِیْمَانًا	وَّ	عَلٰى رَبِّهِمْ
ان پر	اس کی آیتوں (کی)	وہ ترقی دیتی ہیں انہیں	ایمان (میں)	اور	اپنے رب پر

اس کی آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو ان کے ایمان میں اضافہ ہو جاتا ہے اور وہ اپنے رب پر ہی

کامل ایمان والوں کے دو ظاہری اوصاف

یَتَوَكَّلُوْنَ ۚ ② الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا

یَتَوَكَّلُوْنَ ② [2]	الَّذِیْنَ	یُقِیْمُوْنَ	الصَّلٰوةَ	وَ	مِمَّا
وہ بھروسہ کرتے ہیں	وہ لوگ جو	قائم کرتے ہیں	نماز	اور	(اس میں) سے جو

بھروسہ کرتے ہیں ○ وہ جو نماز قائم رکھتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے

1 ...... خوف خدا کی دو قسمیں ہیں: (1) عذاب کے خوف سے گناہوں کو ترک کر دینا۔ (2) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے جلال، اس کی عظمت اور اس کی بے نیازی سے ڈرنا۔ پہلی قسم کا خوف عام مسلمانوں میں سے پرہیز گاروں کو ہوتا ہے اور دوسری قسم کا خوف انبیاء و مرسلین، اولیائے کاملین اور مقرب فرشتوں کو ہوتا ہے اور جس کا اللہ تعالیٰ سے جتنا زیادہ قرب ہوتا ہے اسے اتنا ہی زیادہ خوف ہوتا ہے۔ 2 ...... توکل کا حقیقی معنی یہ ہے کہ انسان ظاہری اسباب کو اختیار کرے لیکن دل سے ان اسباب پر قطعی بھروسہ نہ کرے بلکہ اللہ تعالیٰ کی نصرت، اس کی تائید اور اس کی حمایت پر بھروسہ کرے۔

کامل ایمان والوں کی جزاء

رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۳ؕ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّاؕ لَهُمْ

رَزَقْنٰهُمْ	يُنْفِقُوْنَ ۳	اُولٰٓىٕكَ	هُمُ	الْمُؤْمِنُوْنَ	حَقًّا	لَهُمْ
ہم نے رزق دیا انہیں	وہ خرچ کرتے ہیں	یہ لوگ	وہی	ایمان والے (ہیں)	سچے	ان کے لیے

ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں ○ یہی سچے مسلمان ہیں، ان کے لیے

دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ مَغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ ۴ۚ كَمَاۤ

دَرَجٰتٌ	عِنْدَ رَبِّهِمْ	وَ	مَغْفِرَةٌ	وَّ	رِزْقٌ كَرِيْمٌ ۴	كَمَاۤ [1]
درجات (ہیں)	ان کے رب کے پاس	اور	مغفرت	اور	عزت والا رزق (ہے)	جیسے

ان کے رب کے پاس درجات اور مغفرت اور عزت والا رزق ہے ○ جیسے

غزوۂ بدر سے پہلے اور دوران کے حالات وواقعات

اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ۪ وَ اِنَّ فَرِيْقًا

اَخْرَجَكَ	رَبُّكَ	مِنْۢ بَيْتِكَ	بِالْحَقِّ	وَ	اِنَّ	فَرِيْقًا
باہر لایا تمہیں	تمہارا رب	تمہارے گھر سے	حق کے ساتھ	اور	بیشک	ایک گروہ

تمہیں تمہارے رب نے تمہارے گھر سے حق کے ساتھ برآمد کیا حالانکہ یقیناً مسلمانوں کا

مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ ۵ۙ يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ

مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ	لَكٰرِهُوْنَ ۵ [2]	يُجَادِلُوْنَكَ	فِي الْحَقِّ	بَعْدَ
ایمان والوں میں سے	ضرور ناخوش (تھا)	وہ جھگڑتے (تھے) تم سے	حق کے بارے میں	(اس کے) بعد

ایک گروہ اس پر ناخوش تھا ○ یہ حق بات کے بارے میں اس کے روشن ہو جانے کے بعد تم سے

مَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَ هُمْ يَنْظُرُوْنَ ۶ؕ وَ

مَا	تَبَيَّنَ	كَاَنَّمَا	يُسَاقُوْنَ	اِلَى الْمَوْتِ	وَ	هُمْ	يَنْظُرُوْنَ ۶	وَ
کہ	وہ ظاہر ہو چکا	گویا کہ	انہیں ہانکا جا رہا ہے	موت کی طرف	اور	وہ	دیکھ رہے ہیں	اور

جھگڑتے تھے گویا انہیں آنکھوں دیکھی موت کی طرف ہانکا جا رہا ہے ○ اور

1 ..... اس آیت کا معنی یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، مال غنیمت کا مسلمانوں کے اختیار سے نکال کر آپ کے اختیار میں دیدینا ایسے ہی حق ہے جیسے آپ کا غزوہ بدر کے لئے اپنے گھر سے نکلنا برحق تھا اگرچہ دونوں چیزیں طبعی طور پر بعض مسلمانوں کی طبیعت پر گراں گزر رہی ہیں۔

2 ..... اس گروہ کے ناخوش ہونے کی وجہ یہ تھی کہ وہ دیکھ رہے تھے کہ اُن کی تعداد کم ہے، ہتھیار تھوڑے ہیں جبکہ دشمن کی تعداد بھی زیادہ ہے اور وہ اسلحہ وغیرہ کا بڑا سامان رکھتا ہے۔

اِذْ یَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآىٕفَتَیْنِ اَنَّهَا لَكُمْ

اِذْ	یَعِدُكُمْ [1]	اللّٰهُ	اِحْدَى الطَّآىٕفَتَیْنِ	اَنَّهَا	لَكُمْ
جب	وعدہ کیا تم سے (اے لوگو!)	اللہ (نے)	دو گروہوں میں سے ایک (کا)	کہ وہ	تمہارے لیے

یاد کرو جب اللہ نے تم سے وعدہ کیا کہ ان دونوں گروہوں میں ایک تمہارے لیے ہے

وَ تَوَدُّوْنَ اَنَّ غَیْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَ یُرِیْدُ

وَ	تَوَدُّوْنَ	اَنَّ	غَیْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ	تَكُوْنُ	لَكُمْ	وَ	یُرِیْدُ
اور	تم (لوگ) چاہتے (تھے)	کہ	کانٹے والے کے علاوہ	ہو	تمہارے لئے	اور	چاہتا (تھا)

اور تم یہ چاہتے تھے کہ تمہیں وہ ملے جس میں کانٹے کا کھٹکا نہ ہو اور اللہ

اللّٰهُ اَنْ یُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَ یَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِیْنَ ۙ۝۷

اللّٰهُ	اَنْ	یُّحِقَّ	الْحَقَّ	بِكَلِمٰتِهٖ	وَ	یَقْطَعَ	دَابِرَ الْكٰفِرِیْنَ ۝۷
اللہ	کہ	حق کر دکھائے	حق (کو)	اپنے کلمات سے	اور	کاٹ دے	کافروں کی جڑ

یہ چاہتا تھا کہ اپنے کلام سے سچ کو سچ کر دکھائے اور کافروں کی جڑ کاٹ دے ○

لِیُحِقَّ الْحَقَّ وَ یُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَ لَوْ كَرِهَ

لِیُحِقَّ	الْحَقَّ	وَ	یُبْطِلَ	الْبَاطِلَ	وَلَوْ	كَرِهَ
تاکہ حق کر دکھائے	حق (کو)	اور	باطل کر دکھائے	باطل (کو)	اگرچہ	ناپسند کریں

تاکہ سچ کو سچا کر دکھائے اور جھوٹ کو جھوٹا کر دکھائے اگرچہ

الْمُجْرِمُوْنَ ۝۸ اِذْ تَسْتَغِیْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ

الْمُجْرِمُوْنَ ۝۸	اِذْ	تَسْتَغِیْثُوْنَ	رَبَّكُمْ	فَاسْتَجَابَ	لَكُمْ
جرم کرنے والے	جب	تم فریاد کرتے (تھے)	اپنے رب (سے)	تو اس نے فریاد قبول کرلی	تمہاری

مجرم ناپسند کریں ○ یاد کرو جب تم اپنے رب سے فریاد کرتے تھے تو اس نے تمہاری فریاد قبول کی

مسلمانوں کی فریاد اور امداد الٰہی

[1] ..... ان آیات میں غزوۂ بدر کا واقعہ بیان کیا گیا ہے، اس کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج3، ص524 کا مطالعہ فرمائیں۔

اَنِّیْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓىٕكَةِ مُرْدِفِیْنَ ﴿۹﴾ وَ

وَ	مُرْدِفِیْنَ ﴿۹﴾	مِّنَ الْمَلٰٓىٕكَةِ	بِاَلْفٍ	مُمِدُّكُمْ	اَنِّیْ
اور	لگاتار آنے والے	فرشتوں میں سے	ایک ہزار کے ساتھ	مدد کرنے والا ہوں تمہاری	کہ میں

کہ میں ایک ہزار لگاتار آنے والے فرشتوں کے ساتھ تمہاری مدد کرنے والا ہوں ○ اور

مَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَ لِتَطْمَىٕنَّ بِهٖ

بِهٖ	لِتَطْمَىٕنَّ	وَ	بُشْرٰى	اِلَّا	اللّٰهُ	مَا جَعَلَهُ
اس سے	تاکہ مطمئن ہو جائیں	اور	خوشخبری (کے لئے)	مگر	اللہ (نے)	نہیں بنایا اس (امداد) کو

اللہ نے اس کو خوشخبری کیلئے ہی بنایا اور اس لیے کہ تمہارے دل

قُلُوْبُكُمْ ۚ وَ مَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ

عَزِیْزٌ	اللّٰهَ	اِنَّ	مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ	اِلَّا	النَّصْرُ	مَا	وَ	قُلُوْبُكُمْ
عزت والا، غلبے والا	اللہ	بیشک	اللہ کے پاس سے	مگر	مدد	نہیں	اور	تمہارے دل

مطمئن ہو جائیں اور مدد صرف اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے۔ بیشک اللہ غالب

حَكِیْمٌ ﴿۱۰﴾ اِذْ یُغَشِّیْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَ

وَ	مِّنْهُ	اَمَنَةً	النُّعَاسَ (1)	یُغَشِّیْكُمُ	اِذْ	حَكِیْمٌ ﴿۱۰﴾
اور	اپنی طرف سے	تسکین (کے لئے)	اونگھ	اس نے ڈال دی تم پر	جب	حکمت والا (ہے)

حکمت والا ہے ○ یاد کرو جب اس نے اپنی طرف سے تمہاری تسکین کے لئے تم پر اونگھ ڈال دی اور

یُنَزِّلُ عَلَیْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّیُطَهِّرَكُمْ بِهٖ

بِهٖ	لِّیُطَهِّرَكُمْ	مَآءً	مِّنَ السَّمَآءِ	عَلَیْكُمْ	یُنَزِّلُ
اس کے ذریعے	تاکہ وہ پاک کردے تمہیں	پانی	آسمان سے	تمہارے اوپر	اس نے اتارا

تم پر آسمان سے پانی اتارا تاکہ اس کے ذریعے وہ تمہیں پاک کردے

ع ۱۵

(1) ...... غنودگی اگر جنگ میں ہو تو امن ہے اور اس کا امن ہونا اس سے ظاہر ہے کہ جسے جان کا اندیشہ ہو اُسے نیند اور اونگھ نہیں آتی، وہ خطرے اور اضطراب میں رہتا ہے۔ شدید خوف کے وقت غنودگی آنا حصولِ امن اور زوالِ خوف کی دلیل ہے۔

وَ يُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَ لِيَرْبِطَ

وَ	يُذْهِبَ	عَنْكُمْ	رِجْزَ الشَّيْطٰنِ	وَ	لِيَرْبِطَ
اور	لے جائے (دور کردے)	تم سے	شیطان کی ناپاکی	اور	تاکہ (ڈھارس) باندھ دے

اور تم سے شیطان کی ناپاکی کو دور کردے اور تمہارے دلوں کو

عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَ يُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ⑪ اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ

عَلٰى قُلُوْبِكُمْ	وَ	يُثَبِّتَ	بِهِ	الْاَقْدَامَ ⑪	اِذْ	يُوْحِيْ	رَبُّكَ
تمہارے دلوں پر	اور	جمادے	اس سے	قدموں (کو)	جب	وحی بھیجتا (تھا)	تمہارا رب

مضبوط کردے اور اس سے تمہارے قدم جمادے ○ یاد کرو اے حبیب! جب تمہارا رب

اِلَى الْمَلٰٓىٕكَةِ اَنِّيْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ

اِلَى الْمَلٰٓىٕكَةِ	اَنِّيْ	مَعَكُمْ	فَثَبِّتُوا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا
فرشتوں کی طرف	کہ میں	تمہارے ساتھ (ہوں)	تو ثابت رکھو	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے

فرشتوں کو وحی بھیجتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تم مسلمانوں کو ثابت رکھو۔

مسلمانوں اور کفار سے متعلق فرشتوں کو وحی الٰہی

سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا

سَاُلْقِيْ	فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	الرُّعْبَ	فَاضْرِبُوْا
عنقریب میں ڈال دوں گا	ان لوگوں کے دلوں میں جنہوں نے	کفر کیا	رعب، ہیبت	تو مارو

عنقریب میں کافروں کے دلوں میں ہیبت ڈال دوں گا تو تم کافروں کی

فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ⑫ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

فَوْقَ الْاَعْنَاقِ	وَ	اضْرِبُوْا	مِنْهُمْ	كُلَّ بَنَانٍ ⑫	ذٰلِكَ (1)	بِاَنَّهُمْ
گردنوں کے اوپر	اور	ضربیں لگاؤ	ان سے (کے)	تمام جوڑوں (پر)	یہ	(اس کے) سبب کہ وہ

گردنوں کے اوپر مارو اور ان کے ایک ایک جوڑ پر ضربیں لگاؤ ○ یہ عذاب اس لیے ہوا کہ

خدا و رسول کی مخالفت کا انجام ادرا

1 ...... یعنی غزوہ بدر کے دن کفار کے دلوں میں رعب ڈالا جانا، ان کا قتل ہونا اور قیدی ہونا اس وجہ سے تھا کہ انہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مخالفت کی۔

میدان جنگ سے بھاگنے کے متعلق احکام

شَآقُّوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ۚ وَ مَنْ يُّشَاقِقِ

شَآقُّوْا	اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ	وَ	مَنْ	يُّشَاقِقِ
انہوں نے مخالفت کی	اللہ اور اس کے رسول (کی)	اور	جو	مخالفت کرے

انہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اور جو اللہ اور اس کے رسول سے

اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۳﴾ ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ

اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۳﴾	ذٰلِكُمْ	فَذُوْقُوْهُ
اللہ اور اس کے رسول (کی)	تو بیشک	اللہ	سخت عذاب دینے والا (ہے)	یہ (سزا ہے)	تو چکھو اسے

مخالفت کرے تو بیشک اللہ سخت سزا دینے والا ہے ○ یہ (سزا ہے) تو اس کا مزہ چکھو اور

وَ اَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۴﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا

وَ	اَنَّ	لِلْكٰفِرِيْنَ	عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۴﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا	اِذَا
اور	بیشک	کافروں کے لئے	آگ کا عذاب (ہے)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	جب

اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ کافروں کے لئے آگ کا عذاب ہے ○ اے ایمان والو! جب

لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ﴿۱۵﴾

لَقِيْتُمُ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	زَحْفًا	فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ﴿۱۵﴾ (1)
تم ملو	ان لوگوں سے جنہوں نے	کفر کیا	(ان کے) لشکر (سے)	تو نہ پھیر و ان سے پیٹھیں

کافروں کے لشکر سے تمہارا مقابلہ ہو تو ان سے پیٹھ نہ پھیر و ○

وَ مَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗۤ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ

وَ	مَنْ	يُّوَلِّهِمْ	يَوْمَئِذٍ	دُبُرَهٗۤ	اِلَّا	مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ
اور	جو	پھیرے گا ان سے	اس دن	اپنی پیٹھ	علاوہ (اس کے جو)	لڑائی کا ہنر دکھانے والا (ہو)

اور جو اس دن لڑائی میں ہنر مندی کا مظاہرہ کرنے یا

(1)...... مسلمانوں کو یہ حکم ہے کہ وہ میدان جنگ سے پیٹھ پھیر کر نہ بھاگیں اور یہ حکم اس وقت ہے جب کفار مسلمانوں سے تعداد میں ڈبل ہوں اِس سے زیادہ نہ ہوں اور اگر کفار کی تعداد مسلمانوں کے مقابلے میں ڈبل سے زیادہ ہو تو پھر مسلمانوں کا پیٹھ پھیر کر بھاگنا جائز و حرام نہیں ہے۔ جمہور کے نزدیک ایک سو مسلمانوں کا دو سو کفار کے مقابلے سے بھاگنا کسی حال میں جائز نہیں ہے اور اگر کافروں کی تعداد دو سو سے زیادہ ہو تو ان کے مقابلے سے بھاگنا اگرچہ جائز ہے لیکن صبر و استقامت سے ان کے مقابلے میں ڈٹے رہنا بہتر اور افضل ہے۔

بدر میں امداد الٰہی اور اس کی حکمت

اَوْ مُتَحَیِّزًا اِلٰی فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ

اَوْ	مُتَحَیِّزًا	اِلٰی فِئَةٍ (1)	فَقَدْ	بَآءَ	بِغَضَبٍ	مِّنَ اللّٰهِ
یا	ملنے والا(ہو)	لشکر کی طرف	تو بیشک	وہ پلٹا	غضب کے ساتھ	اللہ کی طرف سے

اپنے لشکر سے ملنے کے علاوہ کسی اور صورت میں انہیں پیٹھ دکھائے گا تو وہ اللہ کے غضب کا مستحق ہوگا

وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ۝۱۶ فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَ

وَ	مَاْوٰىهُ	جَهَنَّمُ	وَ	بِئْسَ	الْمَصِیْرُ ۝۱۶	فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ	وَ
اور	اس کا ٹھکانہ	جہنم(ہے)	اور	کتنی بری	لوٹنے کی جگہ	تو تم نے قتل نہیں کیا انہیں	اور

اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور بہت بری لوٹنے کی جگہ ہے ۝ تو تم نے انہیں قتل نہیں کیا

لٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۪ وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَ

لٰكِنَّ	اللّٰهَ	قَتَلَهُمْ (2)	وَ	مَا رَمَیْتَ	اِذْ	رَمَیْتَ	وَ
لیکن	اللہ(نے)	قتل کیا انہیں	اور	تم نے(خاک) نہیں پھینکی	جب	تم نے پھینکی	اور

بلکہ اللہ نے انہیں قتل کیا اور اے حبیب! جب آپ نے خاک پھینکی تو آپ نے نہ پھینکی تھی

لٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰی ۚ وَلِیُبْلِیَ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنْهُ

لٰكِنَّ	اللّٰهَ	رَمٰی	وَ	لِیُبْلِیَ	الْمُؤْمِنِیْنَ	مِنْهُ
لیکن	اللہ(نے)	پھینکی	اور	تاکہ وہ انعام عطا فرمائے	ایمان والوں(کو)	اپنی طرف سے

بلکہ اللہ نے پھینکی تھی اور اس لئے تاکہ مسلمانوں کو اپنی طرف سے اچھا انعام

بَلَآءً حَسَنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝۱۷ ذٰلِكُمْ وَ اَنَّ

بَلَآءً حَسَنًا	اِنَّ	اللّٰهَ	سَمِیْعٌ	عَلِیْمٌ ۝۱۷	ذٰلِكُمْ	وَ	اَنَّ
اچھا انعام	بیشک	اللہ	سننے والا	جاننے والا(ہے)	یہ(حق ہے)	اور	بیشک

عطا فرمائے۔ بیشک اللہ سننے والا جاننے والا ہے ۝ یہ حق ہے اور یہ کہ

(1)...... دورانِ جنگ کفار کے مقابلے سے بھاگنے والا مسلمان غضبِ الٰہی میں گرفتار ہوگا اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے البتہ دو صورتیں ایسی ہیں جن میں وہ پیٹھ دکھا کر بھاگنے والا نہیں ہے۔ (1) کسی جنگی حکمت عملی کی وجہ سے پیچھے ہٹنا۔ (2) اپنی جماعت میں ملنے کے لئے پیچھے ہٹنا۔ یاد رہے کہ غزوۂ احد اور حنین میں پسپائی اختیار کرنے والے صحابہ کرام اس آیت کی وعید میں داخل نہیں کیونکہ ان کی عام معافی کا اعلان خود اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے۔ (2)...اس آیت سے معلوم ہوا کہ اچھے اور نیک کام کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کرنی چاہئے اور اچھے کام پر فخر نہیں کرنا چاہئے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ہی ہوتا ہے۔

مشرکین کے مکر کو کمزور کرنے والا

اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۸﴾ اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ

فَقَدْ	تَسْتَفْتِحُوْا	اِنْ	كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۸﴾	مُوْهِنُ	اللّٰهَ
تو بیشک	تم فیصلہ مانگتے ہو	اگر	کافروں کے مکروفریب (کو)	کمزور کرنے والا (ہے)	اللہ

اللہ کافروں کے مکروفریب کو کمزور کرنے والا ہے ○ اے کافرو! اگر تم فیصلہ مانگتے ہو تو

جَآءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ

اِنْ	وَ	لَّكُمْ	خَيْرٌ	فَهُوَ	تَنْتَهُوْا	اِنْ	وَ	الْفَتْحُ[1]	جَآءَكُمُ
اگر	اور	تمہارے لئے	بہتر (ہے)	تو وہ	تم باز آجاؤ	اگر	اور	فیصلہ	آگیا تمہارے پاس

یہ فیصلہ تم پر آچکا اور اگر تم باز آجاؤ تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر

تَعُوْدُوْا نَعُدْ ۚ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ

عَنْكُمْ	لَنْ تُغْنِيَ[2]	وَ	نَعُدْ	تَعُوْدُوْا
تم سے (تمہیں)	ہرگز فائدہ نہ دے گا	اور	(تو) ہم پھر (ان کی مدد) کریں گے	تم پھر (یہی) کروگے

تم پھر یہی کروگے تو ہم بھی پھر وہی کریں گے اور تمہارا گروہ

فِئَتُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَوْ كَثُرَتْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹﴾ ع

مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹﴾	اللّٰهَ	اَنَّ	وَ	كَثُرَتْ	وَّلَوْ	شَيْـًٔا	فِئَتُكُمْ
ایمان والوں کے ساتھ (ہے)	اللہ	بیشک	اور	وہ بہت زیادہ ہو	اگرچہ	کچھ	تمہارا گروہ

تمہیں کوئی فائدہ نہ دے گا اگرچہ بہت زیادہ ہو اور مزید یہ کہ اللہ مسلمانوں کے ساتھ ہے ○

ع ۲ / ۱۶

اطاعتِ رسول کا حکم اور نافرمانی کی ممانعت

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا

لَا تَوَلَّوْا	وَ	اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	اَطِيْعُوا[3]	اٰمَنُوْۤا	الَّذِيْنَ	يٰۤاَيُّهَا
منہ نہ پھیرو	اور	اللہ اور اس کے رسول (کی)	اطاعت کیا کرو	ایمان لائے	وہ لوگو جو	اے

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کیا کرو اور سن کر

1. جنگِ بدر درحقیقت حق و باطل کا فیصلہ تھی کہ وہاں فتح حقانیت کی دلیل جبکہ شکست باطل ہونے کی دلیل تھی۔
2. اس سے معلوم ہوا کہ جنگ صرف لشکر کی بڑی تعداد یا زیادہ سامانِ جنگ سے نہیں جیتی جاتی بلکہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ساتھ ہونا ضروری ہے۔
3. اس آیت سے مقصود سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت کرنے کا حکم دینا اور ان کی نافرمانی سے منع کرنا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا ذکر اس بات پر متنبہ کرنے کے لئے ہے کہ رسولِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی اطاعت ہے۔

مشرکین و منافقین جیسے نہ بننے کا حکم

عَنْهُ وَ اَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ قَالُوْا

قَالُوْا	كَالَّذِیْنَ	لَا تَكُوْنُوْا	وَ	تَسْمَعُوْنَ ﴿۲۰﴾	اَنْتُمْ	وَ	عَنْهُ
کہا	ان لوگوں کی طرح جنہوں نے	نہ ہونا	اور	سنتے ہو	تم	اور	اس سے

اس سے منہ نہ پھیرو ○ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہونا جنہوں نے کہا:

حق بات سننے اور کہنے سے محروم لوگ بدترین لوگ ہیں

سَمِعْنَا وَ هُمْ لَا یَسْمَعُوْنَ ﴿۲۱﴾ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ

شَرَّ الدَّوَآبِّ [1]	اِنَّ	لَا یَسْمَعُوْنَ ﴿۲۱﴾	هُمْ	وَ	سَمِعْنَا
سب جانوروں میں بدتر	بیشک	نہیں سنتے	وہ	اور (حالانکہ)	ہم نے سن لیا

ہم نے سن لیا حالانکہ وہ نہیں سنتے ○ بیشک سب جانوروں میں بدتر

مشرکین کے مطلوبہ معجزات نہ دکھائے جانے کی وجہ

عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِیْنَ لَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَ لَوْ عَلِمَ اللّٰهُ

اللّٰهُ	عَلِمَ	لَوْ	وَ	لَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۲۲﴾	الَّذِیْنَ	الْبُكْمُ	الصُّمُّ	عِنْدَ اللّٰهِ
اللہ	جانتا	اگر	اور	عقل نہیں رکھتے	جو	گونگے (ہیں)	بہرے	اللہ کے نزدیک

اللہ کے نزدیک وہ ہیں جو بہرے گونگے ہیں جن کو عقل نہیں ○ اور اگر اللہ

فِیْهِمْ خَیْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ ؕ وَ لَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّ

وَّ	لَتَوَلَّوْا	اَسْمَعَهُمْ	لَوْ	وَ	لَّاَسْمَعَهُمْ	خَیْرًا [2]	فِیْهِمْ
اور	(تو) ضرور پلٹ جاتے	وہ سنا دیتا انہیں	اگر	اور	ضرور سنا دیتا انہیں	کچھ بھلائی	ان میں

ان میں کچھ بھلائی جانتا تو انہیں سنا دیتا اور اگر وہ انہیں سنا دیتا تو بھی وہ روگردانی کرتے ہوئے

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بلانے پر حاضر ہونا ضروری ہے

هُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۳﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ

لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ	اسْتَجِیْبُوْا	اٰمَنُوْا	الَّذِیْنَ	یٰۤاَیُّهَا	مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۳﴾	هُمْ
اللہ اور رسول کی (بارگاہ میں)	حاضر ہو جاؤ	ایمان لائے	وہ لوگو جو	اے	منہ پھیرتے ہوئے	وہ

پلٹ جاتے ○ اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ

1 ..... یعنی مخلوق میں سے روئے زمین پر اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدتر وہ ہیں جو نہ تو حق سنتے ہیں اور نہ ہی حق بات بولتے اور سمجھتے ہیں۔

2 ..... یہاں خیر سے مراد صدق و رغبت ہے یعنی اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ ان لوگوں کے دلوں میں قبولِ حق کا سچا جذبہ اور رغبت جنتا یعنی پاتا تو ان کے مطلوبہ معجزات انہیں دکھا دیتا اور حق سنا دیتا لیکن چونکہ ان کے دلوں میں وہ صدق و رغبت موجود ہی نہیں لہٰذا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں ان کے مطلوبہ معجزات نہ دکھائے اور اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں دکھا بھی دیتا تو یہ منہ پھیر لیتے۔

دل بدلتے دیر نہیں لگتی

اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا یُحْیِیْكُمْ ۚ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ

اِذَا	دَعَاكُمْ [1]	لِمَا	یُحْیِیْكُمْ	وَ	اعْلَمُوْۤا	اَنَّ	اللّٰهَ
جب	وہ بلائیں تمہیں	(اس چیز) کے لئے جو	زندگی دیتی ہے تمہیں	اور	جان لو	بیشک	اللہ

جب وہ تمہیں اس چیز کے لئے بلائیں جو تمہیں زندگی دیتی ہے اور جان لو کہ اللہ کا حکم

یَحُوْلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَ قَلْبِهٖ وَ اَنَّهٗۤ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾

یَحُوْلُ	بَیْنَ الْمَرْءِ وَ قَلْبِهٖ	وَ	اَنَّهٗۤ	اِلَیْهِ	تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾
حائل ہو جاتا ہے	آدمی اور اس کے دل کے درمیان	اور	بیشک وہ	اس کی طرف	تمہیں اٹھایا جائے گا

آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور یہ کہ اسی کی طرف تمہیں اٹھایا جائے گا ○

عام فتنے سے ڈرتے رہنے کی ترغیب

وَ اتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِیْبَنَّ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا

وَ	اتَّقُوْا [2]	فِتْنَةً	لَّا تُصِیْبَنَّ	الَّذِیْنَ	ظَلَمُوْا
اور	ڈرتے رہو	(اس) فتنہ (سے)	(جو) ہرگز نہیں پہنچے گا	ان لوگوں کو جنہوں نے	ظلم کیا

اور اس فتنے سے ڈرتے رہو جو ہرگز تم میں خاص ظالموں کو ہی

مہاجر صحابۂ کرام پر انعاماتِ الٰہیہ

مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۵﴾ وَ

مِنْكُمْ	خَآصَّةً	وَ	اعْلَمُوْۤا	اَنَّ	اللّٰهَ	شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۵﴾	وَ
تم میں سے	(بطورِ) خاص	اور	جان لو	بیشک	اللہ	سخت عذاب دینے والا (ہے)	اور

نہیں پہنچے گا اور جان لو کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے ○ اور

اذْكُرُوْۤا اِذْ اَنْتُمْ قَلِیْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِی الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ

اذْكُرُوْۤا	اِذْ	اَنْتُمْ	قَلِیْلٌ	مُّسْتَضْعَفُوْنَ	فِی الْاَرْضِ	تَخَافُوْنَ	اَنْ
یاد کرو	جب	تم	قلیل (تھے)	کمزور سمجھے جاتے (تھے)	زمین میں	تم ڈرتے (تھے)	کہ

یاد کرو جب تم زمین میں تھوڑے تھے، دبے ہوئے تھے، تم ڈرتے تھے کہ

(1)..... اس آیت سے ثابت ہوا کہ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جب بھی کسی کو بلائیں تو اس پر لازم ہے کہ وہ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو جائے چاہے وہ کسی بھی کام میں مصروف ہو اگرچہ نماز میں ہو جیسے بخاری کی حدیث میں اسے باقاعدہ بیان کیا گیا ہے۔ (2)..... حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کو حکم فرمایا ہے کہ وہ اپنی طاقت و قدرت کے مطابق برائیوں کو روکیں اور گناہ کرنے والوں کو گناہ سے منع کریں اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو عذاب ان سب کو عام ہو گا اور خطاکار اور غیر خطاکار سب کو پہنچے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو قوم قدرت کے باوجود=

خیانت کی ممانعت

مال اور اولاد ایک امتحان ہے

يَتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَ اَيَّدَكُمْ

يَتَخَطَّفَكُمْ	النَّاسُ	فَاٰوٰىكُمْ	وَ	اَيَّدَكُمْ
اچک کر (نہ) لے جائیں تمہیں	لوگ	تو اللہ نے ٹھکانہ دیا تمہیں	اور	قوت دی تمہیں

کہیں لوگ تمہیں اچک کرنہ لے جائیں تو اللہ نے تمہیں ٹھکانہ دیا اور اپنی مدد سے

بِنَصْرِهٖ وَ رَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۶﴾ يٰۤاَيُّهَا

بِنَصْرِهٖ	وَ	رَزَقَكُمْ	مِّنَ الطَّيِّبٰتِ	لَعَلَّكُمْ	تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۶﴾ (1)	يٰۤاَيُّهَا
اپنی مدد کے ساتھ	اور	رزق دیا تمہیں	پاکیزہ چیزوں سے	تاکہ تم	شکر ادا کرو	اے

تمہیں قوت دی اور تمہیں پاکیزہ چیزوں کا رزق دیا تاکہ تم شکر ادا کرو ○ اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ وَ تَخُوْنُوْۤا

الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تَخُوْنُوا (2)	اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ	وَ	تَخُوْنُوْۤا
وہ لوگو جو	ایمان لائے	خیانت نہ کرو	اللہ اور رسول (سے)	اور	(نہ) خیانت کرو

ایمان والو! اللہ اور رسول سے خیانت نہ کرو اور نہ جان بوجھ کر

اَمٰنٰتِكُمْ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّمَاۤ

اَمٰنٰتِكُمْ	وَ	اَنْتُمْ	تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۷﴾	وَ	اعْلَمُوْۤا	اَنَّمَاۤ
اپنی امانتوں (میں)	اور (حالانکہ)	تم	جانتے ہو	اور	جان لو	صرف

اپنی امانتوں میں خیانت کرو ○ اور جان لو کہ

اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗۤ

اَمْوَالُكُمْ	وَ	اَوْلَادُكُمْ	فِتْنَةٌ	وَّ	اَنَّ	اللّٰهَ	عِنْدَهٗۤ
تمہارے اموال	اور	تمہاری اولاد	ایک امتحان (ہے)	اور	بیشک	اللہ	اس کے پاس

تمہارے مال اور تمہاری اولاد ایک امتحان ہے اور یہ کہ اللہ کے پاس

═برائیوں سے منع کرنا چھوڑ دیتی ہے اور لوگوں کو گناہوں سے نہیں روکتی تو وہ اپنے اس ترکِ فرض کی شامت میں مبتلائے عذاب ہوتی ہے۔

1 ...... ہر دور میں اسی طرح اللہ تعالیٰ اجتماعی اور انفرادی طور پر مسلمانوں کو طرح طرح کی نعمتوں سے نوازتا اور مصائب و آلام سے نجات دے کر راحت و آرام عطا کرتا ہے۔ جب مسمان اللہ تعالیٰ کی ناشکری کرتے اور یادِ خدا سے غفلت کو اپنا شعار بنالیتے ہیں اور گناہوں کی کثرت سے خود کو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے لئے نااہل ثابت کردیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے اپنی دی ہوئی نعمتیں واپس لے لیتا ہے۔ 2 ...... خیانت کا لفظ امانت کی ضد کے طور پر استعمال═

پرہیز گاری اختیار کرنے پر تین خصوصی انعامات

اَجْرٌ عَظِیْمٌ ﴿۲۸﴾ ع یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ

اللّٰهَ	تَتَّقُوا (1)	اِنْ	اٰمَنُوْۤا	الَّذِیْنَ	یٰۤاَیُّهَا	اَجْرٌ عَظِیْمٌ ﴿۲۸﴾
اللہ (سے)	تم ڈرو گے	اگر	ایمان لائے	وہ لوگو جو	اے	بڑا ثواب (ہے)

بڑا ثواب ہے ○ اے ایمان والو! اگر تم اللہ سے ڈرو گے

یَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّ یُكَفِّرْ عَنْكُمْ

عَنْكُمْ	یُكَفِّرْ	وَّ	فُرْقَانًا	لَّكُمْ	یَجْعَلْ
تم سے	مٹادے گا	اور	حق و باطل میں فرق کرنے والا (نور)	تمہارے لئے	(تو) وہ بنادے گا

تو تمہیں حق و باطل میں فرق کردینے والا نور عطا فرمادے گا اور تمہارے گناہ

سَیِّاٰتِكُمْ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ﴿۲۹﴾ وَ

وَ	ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ﴿۲۹﴾	اللّٰهُ	وَ	لَكُمْ	یَغْفِرْ	وَ	سَیِّاٰتِكُمْ
اور	بڑے فضل والا (ہے)	اللہ	اور	تمہاری	مغفرت فرمادے گا	اور	تمہاری خطائیں

مٹادے گا اور تمہاری مغفرت فرمادے گا اور اللہ بڑے فضل والا ہے ○ اور

کفارِ مکہ کی حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے خلاف سازش کا بیان

اِذْ یَمْكُرُ بِكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْكَ

لِیُثْبِتُوْكَ	كَفَرُوْا	الَّذِیْنَ	بِكَ	یَمْكُرُ (2)	اِذْ
تاکہ وہ باندھ دیں تمہیں	کفر کیا	وہ لوگ جنہوں نے	تمہارے ساتھ	سازش کرتے (تھے)	جب

اے حبیب! یاد کرو جب کافروں نے تمہارے خلاف سازش کی کہ تمہیں باندھ دیں

اَوْ یَقْتُلُوْكَ اَوْ یُخْرِجُوْكَ ؕ وَ یَمْكُرُوْنَ وَ

وَ	یَمْكُرُوْنَ	وَ	یُخْرِجُوْكَ	اَوْ	یَقْتُلُوْكَ	اَوْ
اور	وہ سازشیں کر رہے (تھے)	اور	نکال دیں تمہیں	یا	قتل کردیں تمہیں	یا

یا تمہیں شہید کردیں یا تمہیں نکال دیں اور وہ اپنی سازشیں کر رہے تھے اور

=ہوتا ہے، یہاں اس سے مراد بطورِ خاص رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے راز دشمنوں تک پہنچانا ہے اور عمومی طور پر اس میں اللہ تعالٰی اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے احکام کی خلاف ورزی کرنا داخل ہے۔

(1)......جو شخص رب تعالٰی سے ڈرے اور اس کے حکم پر چلے تو اللہ تعالٰی اسے تین خصوصی انعام عطا فرمائے گا۔ پہلا انعام یہ کہ اسے فرقان عطا فرمائے گا۔ یعنی اللہ تعالٰی اس کے دل کو ایسا نور اور توفیق عطا کرے گا جس سے وہ حق و باطل کے درمیان فرق کرلیا کرے۔ دوسرا انعام یہ کہ اس کے سابقہ گناہ مٹادیئے=

قرآنی آیات سن کر کفار کا دعویٰ

يَمْكُرُ اللّٰهُ ؕ وَ اللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۝۳۰ وَ اِذَا

اِذَا	وَ	خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۝۳۰	اللّٰهُ	وَ	اللّٰهُ	يَمْكُرُ
جب	اور	سب سے بہتر خفیہ تدبیر فرمانے والا (ہے)	اللہ	اور	اللہ	خفیہ تدبیر فرما رہا (تھا)

اللہ اپنی خفیہ تدبیر فرما رہا تھا اور اللہ سب سے بہتر خفیہ تدبیر فرمانے والا ہے ۝ اور جب

تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ

لَوْ	سَمِعْنَا	قَدْ	قَالُوْا	اٰيٰتُنَا	عَلَيْهِمْ	تُتْلٰى
اگر	ہم نے سن لیا	بیشک	(تو) وہ کہتے ہیں	ہماری آیتیں	ان پر (کے سامنے)	تلاوت کی جاتی ہیں

ان کے سامنے ہماری آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو کہتے ہیں: بیشک ہم نے سن لیا، اگر

نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝۳۱

اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝۳۱	اِلَّآ	هٰذَآ	اِنْ	مِثْلَ هٰذَآ	لَقُلْنَا	نَشَآءُ
پہلے لوگوں کی داستانیں	مگر	یہ	نہیں	اس (کلام) کی مثل	(تو) ضرور کہہ دیتے	ہم چاہتے

ہم چاہتے تو ایسا (کلام) ہم بھی کہہ دیتے، یہ صرف پہلے لوگوں کی داستانیں ہیں ۝

کفار مکہ کی جانب سے نزولِ عذاب کی دعا

وَ اِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ

الْحَقَّ	هُوَ	هٰذَا	كَانَ	اِنْ	اللّٰهُمَّ	قَالُوا [1]	اِذْ	وَ
حق	وہ (قرآن ہی)	یہ	ہے	اگر	اے اللہ	انہوں نے کہا	جب	اور

اور جب انہوں نے کہا: اے اللہ اگر یہ (قرآن) ہی تیری طرف سے حق ہے

مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ

مِّنَ السَّمَآءِ	حِجَارَةً	عَلَيْنَا	فَاَمْطِرْ	مِنْ عِنْدِكَ
آسمان سے	پتھر	ہمارے اوپر	تو تو برسا دے	تیری طرف سے

تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا دے یا

=جائیں گے اور تیسرا انعام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے عیبوں کو چھپا لے گا۔ [2]......اس آیت میں کفار قریش کی اس سازش کا ذکر کیا گیا ہے جو انہوں نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شہید کرنے کیلئے دار الندوہ میں بیٹھ کر تیار کی تھی، اس کے بعد ہی نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کی تھی۔

[1]......اس سے پہلی آیت میں مذکور دعویٰ اور اس آیت میں مذکور دعا نضر بن حارث وغیرہ کفار نے کی تھی اور نضر بن حارث وہ بدبخت کافر ہے جس کی=

کفارِ مکہ کی دعا قبول نہ ہونے کی وجوہات

اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۳۲﴾ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَ

اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۳۲﴾	وَ	مَا كَانَ	اللّٰهُ	لِیُعَذِّبَهُمْ	وَ
یا ہم پر دردناک عذاب لے آ	اور	نہیں ہے	اللہ (کی شان)	وہ عذاب دے انہیں	اور (جبکہ)

کوئی دردناک عذاب ہم پر لے آ ○ اور اللہ کی یہ شان نہیں کہ انہیں عذاب دے جب تک

اَنْتَ فِیْهِمْ ؕ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَ هُمْ

اَنْتَ [1]	فِیْهِمْ	وَ	مَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ	وَ	هُمْ
تم	ان میں (تشریف فرما ہو)	اور	اللہ انہیں عذاب دینے والا نہیں ہے	اور (جبکہ)	وہ

اے حبیب! تم ان میں تشریف فرما ہو اور اللہ انہیں عذاب دینے والا نہیں جبکہ وہ

یَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَ مَا لَهُمْ اَلَّا یُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَ هُمْ

یَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۳۳﴾ [2]	وَ	مَا	لَهُمْ	اَلَّا یُعَذِّبَهُمُ	اللّٰهُ	وَ	هُمْ
بخشش مانگ رہے ہیں	اور	کیا ہے	انہیں	کہ عذاب نہ دے انہیں	اللہ	اور (حالانکہ)	وہ

بخشش مانگ رہے ہیں ○ اور انہیں کیا ہے کہ اللہ انہیں عذاب نہ دے حالانکہ یہ

مسجد حرام کے متولی ہونے کے حقدار پرہیزگار لوگ ہیں

یَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ مَا كَانُوْۤا اَوْلِیَآءَهٗ ؕ اِنْ

یَصُدُّوْنَ	عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	وَ	مَا كَانُوْۤا	اَوْلِیَآءَهٗ [3]	اِنْ
روک رہے ہیں	مسجد حرام سے	اور (حالانکہ)	وہ نہیں تھے	اس کے متولی	نہیں

مسجد حرام سے روک رہے ہیں اور یہ اِس کے اہل ہی نہیں، اس کے

بیتُ اللہ کے پاس کفارِ مکہ کی عبادت کا انداز

اَوْلِیَآؤُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَ

اَوْلِیَآؤُهٗۤ	اِلَّا	الْمُتَّقُوْنَ	وَ	لٰكِنَّ	اَكْثَرَهُمْ	لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾	وَ
اس کے متولی	مگر	پرہیزگار لوگ	اور	لیکن	ان میں اکثر	نہیں جانتے	اور

اہل تو پرہیزگار ہی ہیں مگر ان میں اکثر جانتے نہیں ○ اور

═ مذمت میں قرآن پاک کی دس آیات نازل ہوئیں اور غزوۂ بدر کے دن سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دستِ اقدس سے جہنم واصل ہوا۔

1 …… حضور پرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ کی رحمت اور امان ہیں کہ آپ کی وجہ سے دنیا میں عام عذاب الٰہی نہیں آتے۔ 2 …… معلوم ہوا کہ استغفار عذاب سے امن میں رہنے کا ذریعہ ہے۔ 3 …… کفار یہ دعویٰ کرتے تھے کہ ہم خانہ کعبہ اور حرم شریف کے متولی ہیں تو ہم جسے چاہیں اس میں داخل ہونے دیں اور جسے چاہیں روک دیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے رد میں ارشاد فرمایا کہ یہ مسجد حرام کے اہل نہیں اور کعبہ کے امور میں تصرف وانتظام کا کوئی اختیار نہیں ═

مَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّ تَصْدِيَةً ؕ

مَا كَانَ	صَلَاتُهُمْ	عِنْدَ الْبَيْتِ [1]	اِلَّا	مُكَآءً	وَّ	تَصْدِيَةً
نہیں تھی	ان کی نماز	خانہ کعبہ کے پاس	مگر	سیٹیاں بجانا	اور	تالیاں بجانا

بَیْتُ اللہ کے پاس ان کی نماز صرف سیٹیاں بجانا اور تالیاں بجانا ہی تھا

فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٣٥﴾ اِنَّ

فَذُوْقُوا	الْعَذَابَ	بِمَا	كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٣٥﴾	اِنَّ
تو چکھو	عذاب	(اس کے) بدلے جو	تم کفر کرتے تھے	بیشک

تو اپنے کفر کے بدلے عذاب کا مزہ چکھو○ بیشک

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	يُنْفِقُوْنَ	اَمْوَالَهُمْ	لِيَصُدُّوْا
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	وہ خرچ کرتے ہیں	اپنے اموال	تاکہ وہ روکیں

کافر اپنے مال اس لئے خرچ کرتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	فَسَيُنْفِقُوْنَهَا	ثُمَّ	تَكُوْنُ	عَلَيْهِمْ	حَسْرَةً
اللہ کی راہ سے	تو اب وہ خرچ کریں گے اسے	پھر	وہ ہو گا	ان پر	حسرت، ندامت

روکیں تو اب مال خرچ کریں گے پھر وہی مال ان پر حسرت وندامت ہو جائیں گے

ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ۬ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰى جَهَنَّمَ

ثُمَّ	يُغْلَبُوْنَ	وَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْۤا	اِلٰى جَهَنَّمَ
پھر	وہ مغلوب کر دیے جائیں گے	اور	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	جہنم کی طرف

پھر یہ مغلوب کر دیے جائیں گے اور کافروں کو جہنم کی طرف

راہِ خدا سے روکنے کیلئے مال خرچ کرنا کافروں کا کام

=رکھتے کیونکہ یہ مشرک ہیں جبکہ مسجد حرام کا متولی ہونے کے اہل تو پرہیزگار ہی ہیں۔

1 ....حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ کفار قریش ننگے ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کرتے تھے اور سیٹیاں اور تالیاں بجاتے تھے اور ان کا یہ فعل یا تو اس باطل عقیدے کی وجہ سے تھا کہ سیٹی اور تالی بجانا عبادت ہے اور یا اس شرارت کی وجہ سے کہ اُن کے اِس شور سے تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نماز میں پریشانی ہو۔

يُحْشَرُوْنَ ﴿٣٦﴾ لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَ

يُحْشَرُوْنَ ﴿٣٦﴾	لِيَمِيْزَ	اللّٰهُ	الْخَبِيْثَ [1]	مِنَ الطَّيِّبِ	وَ
انہیں چلایا جائے گا	تاکہ جدا کردے	اللہ	خبیث، ناپاک (کو)	پاکیزہ سے	اور

چلایا جائے گا ○ تاکہ اللہ خبیث کو پاکیزہ سے جدا کردے اور

يَجْعَلَ الْخَبِيْثَ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا

يَجْعَلَ	الْخَبِيْثَ	بَعْضَهٗ	عَلٰى بَعْضٍ	فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا
رکھ دے	خبیثوں، ناپاکوں (کو)	ان کے بعض (کو)	بعض پر	پھر ڈھیر بنادے ان سب کو

خبیثوں کو ایک دوسرے کے اوپر رکھ کر سب کو ڈھیر بنا کر

فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ؕ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٣٧﴾ؒ قُلْ

فَيَجْعَلَهٗ	فِيْ جَهَنَّمَ	اُولٰٓىِٕكَ	هُمُ	الْخٰسِرُوْنَ ﴿٣٧﴾	قُلْ
پھر ڈال دے اسے	جہنم میں	یہ لوگ	وہی	نقصان اٹھانے والے (ہیں)	تم کہو

جہنم میں ڈال دے، وہی نقصان پانے والے ہیں ○ تم کافروں سے

لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا

لِّلَّذِيْنَ	كَفَرُوْٓا	اِنْ	يَّنْتَهُوْا	يُغْفَرْ	لَهُمْ	مَّا
ان لوگوں سے جنہوں نے	کفر کیا	اگر	وہ باز آگئے	(تو) بخش دیا جائے گا	ان کے لئے	جو

فرماؤ کہ اگر وہ باز آگئے تو جو پہلے گزر چکا وہ انہیں معاف

قَدْ سَلَفَ ۚ وَ اِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ

قَدْ	سَلَفَ [2]	وَ	اِنْ	يَّعُوْدُوْا	فَقَدْ	مَضَتْ
تحقیق	گزر چکا	اور	اگر	وہ دوبارہ (لڑائی) کریں گے	تو بیشک	گزر چکا

کر دیا جائے گا اور اگر وہ دوبارہ (لڑائی) کریں گے تو پہلے لوگوں کا

کفار کو جہنم کی طرف چلایا جانا

کفارِ مکہ کو تنبیہ

ع ١٨

1 ..... مومن اپنے ایمان کی وجہ سے طیب یعنی پاکیزہ ہے جبکہ کافر اپنے کفر کی وجہ سے خبیث ہے۔ مسلمان کو خبیث کہنا جائز نہیں۔

2 ..... اس آیت سے معلوم ہوا کہ کافر جب کفر سے باز آئے اور اسلام قبول کرلے تو اس کا پہلا کفر اور حالت کفر میں کئے گئے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

فسادکے خاتمے اور دین الٰہی کے غلبے تک جہاد کا حکم

سُنَّتُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۳۸﴾ وَ قَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ

سُنَّتُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۳۸﴾	وَ	قَاتِلُوْهُمْ	حَتّٰى	لَا تَكُوْنَ
پہلے لوگوں کا دستور	اور	لڑو ان سے	یہاں تک کہ	نہ رہے

دستور گزر چکا ○ اور ان سے لڑو یہاں تک کہ

فِتْنَةٌ وَّ یَكُوْنَ الدِّیْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ

فِتْنَةٌ (1)	وَّ	یَكُوْنَ	الدِّیْنُ كُلُّهٗ	لِلّٰهِ
کوئی فساد	اور	ہو جائے	سارا دین	اللہ ہی کا

کوئی فساد باقی نہ رہے اور سارا دین اللہ ہی کا ہو جائے

فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا یَعْمَلُوْنَ

فَاِنِ انْتَهَوْا	فَاِنَّ	اللّٰهَ	بِمَا	یَعْمَلُوْنَ
پھر اگر وہ باز آجائیں	تو بیشک	اللہ	(اس) کو جو	وہ کام کرتے ہیں

پھر اگر وہ باز آجائیں تو اللہ ان کے کام

مشرک کفار کے مقابلے میں مسلمانوں کا مددگار اللہ ہے

بَصِیْرٌ ﴿۳۹﴾ وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ

بَصِیْرٌ ﴿۳۹﴾	وَ	اِنْ	تَوَلَّوْا	فَاعْلَمُوْۤا	اَنَّ	اللّٰهَ
دیکھ رہا ہے	اور	اگر	وہ منہ پھیریں	تو جان لو	بیشک	اللہ

دیکھ رہا ہے ○ اور اگر یہ روگردانی کریں تو جان لو کہ اللہ

مَوْلٰىكُمْ ؕ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِیْرُ ﴿۴۰﴾

مَوْلٰىكُمْ	نِعْمَ	الْمَوْلٰى	وَ	نِعْمَ	النَّصِیْرُ ﴿۴۰﴾ (2)
تمہارا مولیٰ، مددگار (ہے)	کیا ہی اچھا	مولیٰ	اور	کیا ہی اچھا	مددگار (ہے)

تمہارا مددگار ہے، کیا ہی اچھا مولیٰ اور کیا ہی اچھا مددگار ○

1 ..... یہاں فتنہ سے مراد کفر و شرک ہے۔

2 ..... اس سے معلوم ہوا کہ غازی مومن کو چاہئے کہ صرف ہتھیاروں اور ظاہری اسباب پر بھروسہ نہ کرے بلکہ اپنا کامل بھروسہ اللہ تعالیٰ پر رکھے کیونکہ وہی سب سے اچھا مولیٰ و مددگار ہے۔ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ وہ بہترین ہتھیار ہے جو مسلمانوں کے پاس تو ہے لیکن کفار کے پاس نہیں۔

وَاعْلَمُوْٓا

10

مالِ غنیمت کے پانچویں حصے کے مصارف

وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ

لِلّٰهِ	فَاَنَّ	مِّنْ شَیْءٍ	غَنِمْتُمْ (1)	اَنَّمَا	اعْلَمُوْٓا	وَ
اللہ کے لئے (ہے)	تو بیشک	کوئی چیز	تم غنیمت حاصل کرو	کہ جو	جان لو	اور

اور جان لو کہ تم جو مالِ غنیمت حاصل کرو تو اس کا پانچواں حصہ

خُمُسَهٗ وَ لِلرَّسُوْلِ وَ لِذِی الْقُرْبٰی وَ الْیَتٰمٰی

الْیَتٰمٰی	وَ	لِذِی الْقُرْبٰی	وَ	لِلرَّسُوْلِ	وَ	خُمُسَهٗ
یتیموں	اور	(رسول کے) رشتہ داروں کے لئے	اور	رسول کے لئے	اور	اس کا پانچواں حصہ

خاص اللہ کے لئے اور رسول کے لئے اور (رسول کے) رشتے داروں کیلئے اور یتیموں

وَ الْمَسٰكِیْنِ وَ ابْنِ السَّبِیْلِ ۙ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَ مَاۤ

مَاۤ	وَ	بِاللّٰهِ	كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ	اِنْ	ابْنِ السَّبِیْلِ	وَ	الْمَسٰكِیْنِ	وَ
(اس پر) جو	اور	اللہ پر	تم ایمان رکھتے ہو	اگر	مسافر (کے لئے ہے)	اور	مسکینوں	اور

اور مسکینوں اور مسافروں کے لئے ہے، اگر تم اللہ پر اور اس پر ایمان رکھتے ہو جو

اَنْزَلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا یَوْمَ الْفُرْقَانِ یَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ؕ

الْجَمْعٰنِ	یَوْمَ الْتَقَى	یَوْمَ الْفُرْقَانِ (2)	عَلٰی عَبْدِنَا	اَنْزَلْنَا
دو فوجیں	(جس) دن ملیں	حق و باطل میں فرق کرنے والے دن	اپنے بندے پر	ہم نے نازل کیا

ہم نے اپنے خاص بندے پر فیصلہ کے دن اتارا جس دن دونوں فوجیں آمنے سامنے ہوئی تھیں

میدانِ بدر میں مسلمانوں اور کفار کے جمع ہونے کا نقشہ

وَ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۴۱﴾ اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْیَا

بِالْعُدْوَةِ الدُّنْیَا	اَنْتُمْ	اِذْ	قَدِیْرٌ ﴿۴۱﴾	عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ	اللّٰهُ	وَ
(مدینہ سے) قریب والے کنارے پر	تم	جب	قدرت والا (ہے)	ہر چیز پر	اللہ	اور

اور اللہ ہر شے پر قادر ہے ○ جب تم قریب والی جانب تھے

1 ......وہ مال جسے مسلمان کفار سے جنگ میں قہر و غلبہ کے طور پر حاصل کریں اسے غنیمت کہتے ہیں اور جنگ کے بغیر جو مال کفار سے حاصل کیا جائے جیسے خراج اور جزیہ، اسے فئے کہتے ہیں۔ یہاں آیت میں مالِ غنیمت کا حکم اور اس کی تقسیم کا طریقہ بتایا گیا ہے جس کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج4، ص12 کا مطالعہ فرمائیں۔ 2 ......اس دن سے مراد غزوہ بدر کا دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے حق اور باطل میں امتیاز کر دیا تھا اور دونوں فوجوں سے مراد مسلمانوں اور کافروں کی فوجیں ہیں۔

وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ ؕ وَ

وَ	هُمْ	بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى	وَ	الرَّكْبُ	اَسْفَلَ مِنْكُمْ	وَ
اور	وہ (یعنی کافر)	دور والے کنارے پر (تھے)	اور	قافلہ	تم سے نیچے (والی طرف تھا)	اور

اور وہ کافر دور والی جانب تھے اور قافلہ تم سے نیچے والی طرف تھا اور

لَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِی الْمِیْعٰدِ ۙ وَ

لَوْ	تَوَاعَدْتُّمْ	لَاخْتَلَفْتُمْ	فِی الْمِیْعٰدِ	وَ
اگر	تم آپس میں وعدہ کرلیتے	(تو) ضرور تم اختلاف کرتے	مدت کے بارے میں	اور

اگر تم آپس میں کوئی وعدہ کرتے تو ضرور مدت کے بارے میں تمہارا اختلاف ہوجاتا

لٰكِنْ لِّیَقْضِیَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۙ۬

لٰكِنْ	لِّیَقْضِیَ	اللّٰهُ	اَمْرًا (1)	كَانَ	مَفْعُوْلًا
لیکن	(تم وعدے کے بغیر ملے) تاکہ پورا کردے	اللہ	(وہ) کام	(جسے) تھا	ہونا

لیکن کیونکہ اللہ نے اس کام کو پورا کرنا تھا جسے ہو کر ہی رہنا تھا

لِّیَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَیِّنَةٍ وَّ یَحْیٰى مَنْ حَیَّ

لِّیَهْلِكَ (2)	مَنْ	هَلَكَ	عَنْۢ بَیِّنَةٍ	وَّ	یَحْیٰى	مَنْ	حَیَّ
تاکہ ہلاک ہوجائے	جسے	ہلاک ہونا ہے	واضح دلیل سے	اور	زندہ رہے	جسے	زندہ رہنا ہے

تاکہ جسے ہلاک ہونا ہے وہ واضح دلیل سے ہلاک ہو اور جو زندہ رہے

عَنْۢ بَیِّنَةٍ ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَسَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۙ﴿۴۲﴾ اِذْ یُرِیْكَهُمُ

عَنْۢ بَیِّنَةٍ	وَ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَسَمِیْعٌ	عَلِیْمٌ ﴿۴۲﴾	اِذْ	یُرِیْكَهُمُ
واضح دلیل سے	اور	بیشک	اللہ	ضرور سننے والا	جاننے والا (ہے)	جب	دکھائے تمہیں وہ کافر

وہ بھی واضح دلیل سے زندہ رہے اور بیشک اللہ ضرور سننے والا جاننے والا ہے ○ (اے حبیب! یاد کرو) جب اللہ نے

مدت معین کئے بغیر جنگ بدر کی اعلیٰ حکمت

خواب میں کفار کی تعداد کم دکھائے جانے کی حکمت

(1) ... یعنی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو پہلے سے وقت مقرر کئے بغیر کافروں کے مقابلے میں کھڑا کردیا تاکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام و مسلمین کی مدد اور دشمنانِ دین کی ہلاکت کا جو کام پورا کرنا تھا وہ پورا ہوجائے۔ (2) ... یہاں ہلاکت سے مراد کفر اور زندگی سے مراد ایمان ہے اور آیت کا معنی یہ ہے کہ بدر کی فتح سے نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نبوت اور اسلام کی صداقت پر مضبوط دلیل قائم ہوگئی، اس لئے اب جو کفر اختیار کرکے ہلاکت میں پڑے گا تو دلیل قائم ہونے اور حجت پوری ہوجانے کے بعد پڑے گا اور جو اسلام قبول کرکے زندگی حاصل کرے گا تو وہ دلیل قائم ہونے کے بعد کرے گا۔

اللّٰهُ فِیْ مَنَامِكَ قَلِیْلًا ؕ وَ لَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِیْرًا

اللّٰهُ	فِیْ مَنَامِكَ	قَلِیْلًا	وَ	لَوْ	اَرٰىكَهُمْ	كَثِیْرًا
اللہ (نے)	تمہاری خواب میں	تھوڑے	اور	اگر	دکھادیتا تمہیں وہ کافر	زیادہ

یہ کافر تمہاری خواب میں تمہیں تھوڑے کرکے دکھائے اور اگر وہ ان کو زیادہ کرکے تمہیں دکھاتا

لَّفَشِلْتُمْ وَ لَتَنَازَعْتُمْ فِی الْاَمْرِ وَ لٰكِنَّ

لَّفَشِلْتُمْ	وَ	لَتَنَازَعْتُمْ	فِی الْاَمْرِ	وَ	لٰكِنَّ
(تو اے مسلمانو) ضرور تم بزدل ہوجاتے	اور	ضرور تم آپس میں جھگڑتے	کام میں	اور	لیکن

تو اے مسلمانو! تم ضرور بزدل ہوجاتے اور تم ضرور معاملے میں اختلاف کرتے لیکن

اللّٰهَ سَلَّمَ ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۴۳﴾ وَ اِذْ

اللّٰهَ	سَلَّمَ	اِنَّهٗ	عَلِیْمٌۢ	بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۴۳﴾	وَ	اِذْ
اللہ (نے)	سلامت رکھا، بچالیا	بیشک وہ	جاننے والا (ہے)	سینوں والی (بات) کو	اور	جب

اللہ نے سلامت رکھا، بیشک وہ دلوں کی باتیں جانتا ہے ○ اور (اے مسلمانو! یاد کرو) جب

یُرِیْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَیْتُمْ فِیْۤ اَعْیُنِكُمْ قَلِیْلًا وَّ

یُرِیْكُمُوْهُمْ	اِذِ الْتَقَیْتُمْ	فِیْۤ اَعْیُنِكُمْ	قَلِیْلًا [1]	وَّ
اللہ دکھارہا تھا تمہیں وہ کافر	جس وقت تم ملے (تمہارا مقابلہ ہوا)	تمہاری نگاہوں میں	تھوڑے	اور

لڑتے وقت اللہ تمہیں وہ کافر تمہاری نگاہوں میں تھوڑے کرکے دکھارہا تھا اور

یُقَلِّلُكُمْ فِیْۤ اَعْیُنِهِمْ لِیَقْضِیَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ

یُقَلِّلُكُمْ	فِیْۤ اَعْیُنِهِمْ	لِیَقْضِیَ	اللّٰهُ	اَمْرًا [2]	كَانَ
تھوڑا کردیا تمہیں	ان کی نگاہوں میں	تاکہ پورا کردے	اللہ	وہ کام	(جو) ہے

تمہیں ان کی نگاہوں میں تھوڑا کردیا تاکہ اللہ اس کام کو پورا کرے جسے ہو کر ہی

دورانِ جنگ کفار و مسلمین کو ایک دوسرے کی تعداد قلیل دکھائے جانے کی حکمت

1 ...... مسلمانوں کو مشرکین تھوڑے دکھانے میں حکمت یہ تھی کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے خواب کی صداقت ظاہر ہوجائے، مسلمانوں کے دل مضبوط ہوجائیں اور کفار پر ان کی جرأت بڑھ جائے جبکہ مشرکین کو مسلمانوں کی تعداد تھوڑی دکھانے میں یہ حکمت تھی کہ مشرکین مقابلے پر جم جائیں، بھاگ نہ پڑیں اور یہ بات ابتداء میں تھی، مقابلہ ہونے کے بعد انہیں مسلمان بہت زیادہ نظر آنے لگے۔ 2 ..... اس کام سے مراد اسلام کا غلبہ، مسلمانوں کی نصرت، شرک کا ابطال، مشرکین کی ذلت اور رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے معجزے کا اظہار ہے کہ جو فرمایا تھا وہ ہوا اور قلیل جماعت بھاری لشکر پر فتح یاب ہوئی۔

جہاد میں ثابت قدمی اور ذکرِ الٰہی کی تاکید اور دیگر احکام

ع ۵

مَفْعُوْلًا ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۴۴﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا

مَفْعُوْلًا	وَ	اِلَى اللّٰهِ	تُرْجَعُ	الْاُمُوْرُ ﴿۴۴﴾	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْۤا
ہونے والا	اور	اللہ کی طرف	لوٹائے جاتے ہیں	سب کام	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے

رہنا ہے اور اللہ ہی کی طرف تمام کاموں کا رجوع ہے ○ اے ایمان والو!

اِذَا لَقِیْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا

اِذَا	لَقِیْتُمْ	فِئَةً	فَاثْبُتُوْا	وَ	اذْكُرُوا	اللّٰهَ	كَثِیْرًا
جب	تم ملو (تمہارا مقابلہ ہو)	کسی فوج (سے)	تو ثابت قدم رہو	اور	یاد کرو	اللہ (کو)	بہت

جب کسی فوج سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو کثرت سے یاد کرو

لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۴۵﴾ ج وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ

لَّعَلَّكُمْ	تُفْلِحُوْنَ ﴿۴۵﴾	وَ	اَطِیْعُوا	اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ	وَ
تاکہ تم	کامیاب ہو جاؤ	اور	اطاعت کرو	اللہ اور اس کے رسول (کی)	اور

تاکہ فلاح پاؤ ○ اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور

لَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَ تَذْهَبَ رِیْحُكُمْ

لَا تَنَازَعُوْا[1]	فَتَفْشَلُوْا	وَ	تَذْهَبَ	رِیْحُكُمْ
آپس میں جھگڑا نہ کرو	(اگر جھگڑے) تو تم بزدل ہو جاؤ گے	اور	جاتی رہے گی	تمہاری ہوا (قوت)

آپس میں بے اتفاقی نہ کرو ورنہ تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا (قوت) اکھڑ جائے گی

وَ اصْبِرُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۴۶﴾ ج وَ لَا تَكُوْنُوْا

وَ	اصْبِرُوْا	اِنَّ	اللّٰهَ	مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۴۶﴾	وَ	لَا تَكُوْنُوْا
اور	صبر کرو	بیشک	اللہ	صبر کرنے والوں کے ساتھ (ہے)	اور	نہ ہونا

اور صبر کرو، بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ○ اور ان لوگوں جیسا

1 ......اس آیت میں جنگ کے آداب اور دورانِ جنگ باہمی اختلاف و جھگڑے سے بچنے کا حکم اور اختلاف کے نقصانات کا بیان ہے البتہ عمومی حالات میں بھی مسلمانوں کو باہمی اختلاف سے بچنا اور اتفاق و اتحاد کا راستہ ہی اختیار کرنا چاہئے۔ تاریخ شاہد ہے کہ جب تک مسلمان آپس میں متحد رہے تو ان کی جرأت و بہادری کے اپنے بیگانے سبھی معترف رہے اور کافروں پر ان کا رعب و دبدبہ قائم رہا اور جب سے ان کی وحدت پارہ پارہ ہو کر ٹکڑوں میں تقسیم ہو گئی تو ان کی جرأت اور رعب ختم ہو کر رہ گیا ہے۔

كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّ رِئَآءَ النَّاسِ

كَالَّذِيْنَ	خَرَجُوْا (1)	مِنْ دِيَارِهِمْ	بَطَرًا	وَّ	رِئَآءَ النَّاسِ
ان لوگوں کی طرح جو	نکلے	اپنے گھروں سے	اتراتے (ہوئے)	اور	لوگوں کو دکھاتے (ہوئے)

نہ ہونا جو اپنے گھروں سے اِتراتے ہوئے اور لوگوں کو دکھاوا کرتے ہوئے نکلے

وَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ

وَ	يَصُدُّوْنَ	عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	وَ	اللّٰهُ	بِمَا	يَعْمَلُوْنَ
اور	وہ روک رہے تھے	اللہ کی راہ سے	اور	اللہ	(ان) کو جو	وہ کام کرتے ہیں

اور وہ اللہ کے راستے سے روک رہے تھے اور اللہ ان کے تمام اعمال کو

مُحِيْطٌ ﴿٤٧﴾ وَ اِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ

مُحِيْطٌ ﴿٤٧﴾	وَ	اِذْ	زَيَّنَ	لَهُمُ	الشَّيْطٰنُ (2)	اَعْمَالَهُمْ
گھیرے ہوئے (ہے)	اور	جب	خوبصورت بنادیئے	ان کے لئے	شیطان (نے)	ان کے اعمال

گھیرے ہوئے ہے ○ اور (یاد کرو) جب شیطان نے ان کی نگاہ میں ان کے اعمال خوبصورت کرکے دکھائے

وَ قَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَ اِنِّيْ

وَ	قَالَ	لَا غَالِبَ	لَكُمُ	الْيَوْمَ	مِنَ النَّاسِ	وَ	اِنِّيْ
اور	اس نے کہا	کوئی غالب آنے والا نہیں	تم پر	آج	لوگوں میں سے	اور	بیشک میں

اور شیطان نے کہا: آج لوگوں میں سے کوئی تم پر غالب آنے والا نہیں اور بیشک میں

جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ

جَارٌ	لَّكُمْ	فَلَمَّا	تَرَآءَتِ	الْفِئَتٰنِ	نَكَصَ
پناہ دینے والا (ہوں)	تمہیں	توجب	ایک دوسرے کو دیکھا	دونوں لشکروں (نے)	(توشیطان) بھاگا

تمہارا مددگار ہوں پھر جب دونوں لشکر آمنے سامنے ہوئے تو شیطان الٹے پاؤں

1 ..... یہ آیت ان کفارِ قریش کے بارے میں نازل ہوئی جو بدر میں بہت اتراتے اور تکبر کرتے ہوئے آئے اور بدر کے میدان میں ذلت کی موت مرے اور یہاں اللہ تعالیٰ مؤمنین کو حکم فرمارہا ہے کہ وہ ان سے عبرت حاصل کریں اور سمجھ لیں کہ فخر وریا اور غرور وتکبر کا انجام انتہائی خراب ہے۔ 2 ..... جب قریش نے بدر میں جانے پر اتفاق کر لیا تو انہیں قبیلہ بنی بکر سے اپنی دشمنی یاد آئی، ممکن تھا کہ وہ واپسی کا ارادہ کر لیتے لیکن یہ شیطان کو منظور نہ تھا، اس لئے اس نے بنی کنانہ کے سردار سراقہ بن مالک کی صورت میں نمودار ہو کر انہیں دھوکے سے جنگ کے لئے تیار کر لیا، پھر دورانِ جنگ فرشتوں کو دیکھا تو انہیں اکیلا چھوڑ کر بھاگ =

عَلٰى عَقِبَيْهِ وَ قَالَ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّنْكُمْ اِنِّیْۤ اَرٰى مَا

مَا	اَرٰى	اِنِّیْۤ	مِّنْكُمْ	بَرِیْٓءٌ	اِنِّیْ	قَالَ	وَ	عَلٰى عَقِبَيْهِ
جو	دیکھ رہا ہوں	بیشک میں	تم سے	بیزار (ہوں)	بیشک میں	کہنے لگا	اور	اپنی ایڑیوں پر

بھاگا اور کہنے لگا: بیشک میں تم سے بیزار ہوں۔ میں وہ دیکھ رہا ہوں جو

لَا تَرَوْنَ اِنِّیْۤ اَخَافُ اللّٰهَ ؕ وَ اللّٰهُ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۴۸﴾ ع

شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۴۸﴾	اللّٰهُ	وَ	اللّٰهَ	اَخَافُ	اِنِّیْۤ	لَا تَرَوْنَ
سخت عذاب دینے والا (ہے)	اللہ	اور	اللہ (سے)	ڈرتا ہوں	بیشک میں	تم نہیں دیکھ رہے

تم نہیں دیکھ رہے۔ بیشک میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور اللہ سخت سزا دینے والا ہے ○

منافقوں کا مجاہدین پر طنز کرنا

اِذْ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ

مَّرَضٌ	فِیْ قُلُوْبِهِمْ	الَّذِیْنَ	وَ	الْمُنٰفِقُوْنَ (1)	یَقُوْلُ	اِذْ
بیماری (ہے)	ان کے دلوں میں	وہ لوگ جو	اور	منافقین	کہنے لگے	جب

جب منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری ہے کہنے لگے کہ

غَرَّ هٰۤؤُلَآءِ دِیْنُهُمْ ؕ وَ مَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ

عَلَى اللّٰهِ	یَّتَوَكَّلْ (2)	مَنْ	وَ	دِیْنُهُمْ	هٰۤؤُلَآءِ	غَرَّ
اللہ پر	توکل کرے	جو	اور	ان کے دین (نے)	انہیں	دھوکے میں ڈال رکھا ہے

ان مسلمانوں کو ان کے دین نے دھوکے میں ڈالا ہوا ہے اور جو اللہ پر توکل کرے

کفار کی روح قبض کئے جانے کا منظر

فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿۴۹﴾ وَ لَوْ تَرٰۤى اِذْ

اِذْ	تَرٰۤى	لَوْ	وَ	حَكِیْمٌ ﴿۴۹﴾	عَزِیْزٌ	اللّٰهَ	فَاِنَّ
جب	تم دیکھتے	اگر	اور	حکمت والا (ہے)	عزت والا، غلبے والا	اللہ	تو بیشک

تو بیشک اللہ غالب حکمت والا ہے ○ اور اگر آپ دیکھتے جب

= گیا۔ اس آیت میں اسی واقعے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

(1)...... یہاں ”منافقین“ سے مراد اوس اور خزرج قبیلے کے چند افراد ہیں جبکہ دوسرے الفاظ یعنی ”جن کے دلوں میں بیماری ہے“ سے مراد مکہ مکرمہ کے وہ لوگ ہیں جنہوں نے کلمۂ اسلام تو پڑھ لیا تھا مگر ابھی تک ان کے دلوں میں شک و تردد باقی تھا۔ (2)......اس آیت میں صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے توکل کی تعریف اور دیگر مسلمانوں کے لئے یہ تعلیم ہے کہ وہ بھی اپنے سب معاملات اللہ تعالٰی کے سپرد کر دیں اور اس کی قضا و تقدیر پر ہر دم راضی رہیں۔

موت کے وقت عذابِ کفار کا سبب

عذابِ کفار سے متعلق دستورِ الٰہی

يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا ۙ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ

يَتَوَفّٰى	الَّذِيْنَ	كَفَرُوا	الْمَلٰٓئِكَةُ	يَضْرِبُوْنَ	وُجُوْهَهُمْ
جان نکالتے ہیں	ان لوگوں کی جنہوں نے	کفر کیا	فرشتے	وہ مارتے ہیں	ان کے چہروں

فرشتے کافروں کی ان کے چہروں اور پیٹھوں پر مارتے ہوئے

وَاَدْبَارَهُمْ ۚ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۞۵۰ ذٰلِكَ بِمَا

وَ	اَدْبَارَهُمْ	وَ	ذُوْقُوْا	عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۞۵۰	ذٰلِكَ	بِمَا
اور	ان کی پیٹھوں (پر)	اور	(کہتے ہیں) چکھو	آگ کا عذاب	یہ	(اس کا) بدلہ جو

جان نکالتے ہیں اور (کہتے ہیں) آگ کا عذاب چکھو ○ یہ بدلہ ہے ان اعمال کا جو

قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ

قَدَّمَتْ [1]	اَيْدِيْكُمْ	وَ	اَنَّ	اللّٰهَ	لَيْسَ	بِظَلَّامٍ [2]
آگے بھیجا	تمہارے ہاتھوں (نے)	اور	بیشک	اللّٰہ	نہیں ہے	ذرا سا بھی ظلم کرنے والا

تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں اور اللّٰہ بندوں پر ظلم

لِّلْعَبِيْدِ ۞۵۱ ۙ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ

لِّلْعَبِيْدِ ۞۵۱	كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ	وَ	الَّذِيْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ
بندوں پر	جیسا فرعون والوں کا طریقہ	اور	ان لوگوں کا جو	ان سے پہلے (تھے)

نہیں کرتا ○ جیسا فرعونیوں اور ان سے پہلوں کا طریقہ

كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ

كَفَرُوْا	بِاٰيٰتِ اللّٰهِ	فَاَخَذَهُمُ	اللّٰهُ	بِذُنُوْبِهِمْ
انہوں نے کفر کیا	اللّٰہ کی آیتوں کے ساتھ	تو پکڑ لیا انہیں	اللّٰہ (نے)	ان کے گناہوں کے سبب

وہ اللّٰہ کی آیات کے ساتھ کفر کرتے تھے تو اللّٰہ نے ان کے گناہوں کے سبب انہیں پکڑ لیا،

1 ......یعنی یہ مصیبتیں اور عذاب تمہارے اپنے کیے ہوئے کفر اور گناہوں کا بدلہ ہیں کیونکہ اللّٰہ تعالیٰ کسی پر جرم کے بغیر عذاب نہیں کرتا اور کافر چونکہ مجرم ہیں لہٰذا ان پر عذاب کرنا اللّٰہ کا عدل ہے۔

2 ......اس سے مراد بہت ظلم کرنے والا نہیں بلکہ مطلق ظلم کرنے والا مراد ہے یعنی اللّٰہ تعالیٰ بالکل ظلم کرنے والا نہیں ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۵۲﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ

اللّٰهَ	بِاَنَّ	ذٰلِكَ	شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۵۲﴾	قَوِیٌّ	اللّٰهَ	اِنَّ
اللہ	(اس) وجہ سے کہ	یہ	سخت عذاب دینے والا (ہے)	بڑی قوت والا	اللہ	بیشک

بیشک اللہ بڑی قوت والا، سخت عذاب دینے والا ہے ○ یہ اس وجہ سے ہے کہ اللہ

لَمْ یَكُ مُغَیِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى

حَتّٰى	عَلٰى قَوْمٍ	اَنْعَمَهَا	نِّعْمَةً	مُغَیِّرًا [1]	لَمْ یَكُ
یہاں تک کہ	کسی قوم پر	اس نے انعام فرمایا ہو اس کا	کسی نعمت (کو)	بدلنے والا	نہیں ہے

کسی نعمت کو ہرگز نہیں بدلتا جو اس نے کسی قوم کو عطا فرمائی ہو جب تک

یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۵۳﴾

عَلِیْمٌ ﴿۵۳﴾	سَمِیْعٌ	اللّٰهَ	اَنَّ	وَ	بِاَنْفُسِهِمْ	مَا	یُغَیِّرُوْا
جاننے والا (ہے)	سننے والا	اللہ	بیشک	اور	ان کی ذاتوں میں (ہے)	(اسے) جو	وہ بدل دیں

وہ خود ہی اپنی حالت کو نہ بدلیں اور بیشک اللہ سننے والا جاننے والا ہے ○

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا

كَذَّبُوْا	مِنْ قَبْلِهِمْ	الَّذِیْنَ	وَ	كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ
انہوں نے جھٹلایا	ان سے پہلے (تھے)	ان لوگوں کا جو	اور	جیسا فرعون والوں کا طریقہ

جیسا فرعونیوں اور ان سے پہلوں کا طریقہ، انہوں نے

بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَ اَغْرَقْنَاۤ

اَغْرَقْنَاۤ	وَ	بِذُنُوْبِهِمْ	فَاَهْلَكْنٰهُمْ	بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ
ہم نے غرق کر دیا	اور	ان کے گناہوں کے سبب	تو ہم نے ہلاک کر دیا انہیں	اپنے رب کی آیتوں کو

اپنے رب کی آیتوں کو جھٹلایا تو ہم نے انہیں ان کے گناہوں کے سبب ہلاک کر دیا اور ہم نے فرعونیوں کو

[1]......اللہ تعالیٰ کا یہ قانون ہے کہ کسی قوم کو نعمت دے کر اس وقت تک اس نعمت کو عذاب سے تبدیل نہیں کرتا جب تک وہ قوم خود اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے اپنے آپ کو اس نعمت کا نااہل ثابت نہیں کرتی۔ گزری ہوئی اور موجودہ قوموں کے عروج وزوال کیلئے یہی اٹل قانون ہے کہ نعمت کا شکر اور حق ادا کرنے پر نعمت بڑھ جاتی ہے اور ناشکری کرنے پر سزا دی جاتی ہے۔ یہ قانون صرف کافر قوموں کے ساتھ ہی خاص نہیں بلکہ مسلمان بھی اگر اُسی روش پر چلیں تو اللہ تعالیٰ ان سے بھی اپنی دی ہوئی نعمتیں واپس لے لیتا اور مسلمانوں کو بھی ذلت ورسوائی کا سامنا کرنا پڑ جاتا ہے جیسا کہ مسلمانوں کے عروج وزوال کے اسباب سمجھنے والے بخوبی جانتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک کافروں کا حال

اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَ كُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِیْنَ ﴿۵۴﴾ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ

شَرَّ الدَّوَآبِّ [1]	اِنَّ	ظٰلِمِیْنَ ﴿۵۴﴾	كَانُوْا	كُلٌّ	وَ	اٰلَ فِرْعَوْنَ
سب جانوروں میں بدتر	بیشک	ظلم کرنے والے	تھے	(وہ) سب	اور	فرعون والوں (کو)

غرق کر دیا اور وہ سب ظالم تھے ○ بیشک جانوروں میں سب سے بدتر،

کفار کے دو عیب، عہد شکنی اور خوفِ خدا نہ رکھنا

عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۵﴾ اَلَّذِیْنَ

اَلَّذِیْنَ	لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۵﴾	فَهُمْ	كَفَرُوْا	الَّذِیْنَ	عِنْدَ اللّٰهِ
وہ لوگ جو	ایمان نہیں لاتے	تو وہ	کفر کیا	وہ لوگ ہیں جنہوں نے	اللہ کے نزدیک

اللہ کے نزدیک وہ ہیں جنہوں نے کفر کیا تو وہ ایمان نہیں لاتے ○ وہ جن سے

عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ یَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِیْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّ هُمْ

هُمْ	وَّ	فِیْ كُلِّ مَرَّةٍ	عَهْدَهُمْ	یَنْقُضُوْنَ [2]	ثُمَّ	مِنْهُمْ	عٰهَدْتَّ
وہ	اور	ہر بار میں	اپنا عہد	وہ توڑ دیتے ہیں	پھر	ان سے	تم نے معاہدہ کیا

تم نے معاہدہ کیا تھا پھر وہ ہر بار اپنا عہد توڑ دیتے ہیں اور

دورانِ جنگ دشمنوں کی ہمت اور زور توڑنے کا حکم

لَا یَتَّقُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِی الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ

بِهِمْ	فَشَرِّدْ	فِی الْحَرْبِ	تَثْقَفَنَّهُمْ	فَاِمَّا	لَا یَتَّقُوْنَ ﴿۵۶﴾
ان کے (قتل کے) ذریعے	تو بھگا دو	لڑائی میں	تم پاؤ انہیں	تو اگر	نہیں ڈرتے

ڈرتے نہیں ○ تو اگر تم انہیں لڑائی میں پاؤ تو انہیں ایسی مار مارو جس سے ان کے پیچھے والے (بھی)

معاہدہ ختم کرنے کی ایک درست صورت

مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ یَذَّكَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَ اِمَّا تَخَافَنَّ

تَخَافَنَّ	اِمَّا	وَ	یَذَّكَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾	لَعَلَّهُمْ	خَلْفَهُمْ	مَّنْ
تمہیں اندیشہ ہو	اگر	اور	عبرت حاصل کریں	تاکہ وہ	ان کے پیچھے (ہیں)	(ان کو) جو

بھاگ جائیں، اس امید پر (مارو) کہ شاید انہیں عبرت ہو ○ اور اگر تمہیں کسی قوم سے

1 ...... کفار کو جانوروں سے بھی بدتر فرمائے جانے کی وجوہات یہ بیان کی گئی ہیں کہ جانور اللہ تعالیٰ کی آیات سننے، سمجھنے اور دیکھنے کی قوت سے خالی ہیں، اپنا نفع و نقصان پہچانتے اور اپنے مالک کی اطاعت کرتے ہیں جبکہ کفار اپنے اعضاء میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی آیات سننے، سمجھنے اور دیکھنے کی قوت رکھنے کے باوجود ان سے کام نہیں لیتے، کفر اختیار کرکے خود اپنا نقصان کرتے اور اپنے مالک و مولیٰ عَزَّوَجَلَّ کے نافرمان ہیں اس لئے سب جانوروں سے بدتر ہیں۔

2 ...... خواہ بندوں سے کیا ہوا جائز عہد توڑا جائے یا اللہ تعالیٰ سے کیے ہوئے عہد کی خلاف ورزی کی جائے دونوں انتہائی مذموم ہیں۔

مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْۢبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

مِنْ قَوْمٍ	خِيَانَةً	فَانْۢبِذْ (1)	اِلَيْهِمْ	عَلٰى سَوَآءٍ	اِنَّ	اللّٰهَ
کسی قوم سے	خیانت (کا)	تو (ان کا عہد) پھینک دو	ان کی طرف	برابری (کی بنیاد) پر	بیشک	اللہ

عہد شکنی کا اندیشہ ہو تو ان کا عہد ان کی طرف اس طرح پھینک دو کہ (دونوں علم میں) برابر ہوں بیشک اللہ

لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ۝۵۸ ع وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

لَا يُحِبُّ	الْخَآئِنِيْنَ ۝۵۸	وَ	لَا يَحْسَبَنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
پسند نہیں کرتا	خیانت کرنے والوں (کو)	اور	ہرگز گمان نہ کریں	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا

خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا ○ اور ہرگز کافر یہ خیال نہ کریں کہ

سَبَقُوْا ؕ اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ ۝۵۹ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا

سَبَقُوْا	اِنَّهُمْ	لَا يُعْجِزُوْنَ ۝۵۹	وَ	اَعِدُّوْا	لَهُمْ	مَّا
(کہ) وہ سبقت لے گئے	بیشک وہ	عاجز نہیں کرسکتے	اور	تیار رکھو	ان کے لیے	جو

وہ ہاتھ سے نکل گئے ہیں، بیشک وہ (اللہ کو) عاجز نہیں کرسکتے ○ اور ان کے لیے جتنی قوت ہوسکے

اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ

اسْتَطَعْتُمْ	مِّنْ	قُوَّةٍ (2)	وَّ	مِنْ	رِّبَاطِ الْخَيْلِ	تُرْهِبُوْنَ	بِهٖ
تم سے ہوسکے	سے	قوت	اور	سے	گھوڑے باندھنے	تم ڈراؤ	اس کے ذریعے

تیار رکھو اور جتنے گھوڑے باندھ سکو تاکہ اس تیاری کے ذریعے تم اللہ کے دشمنوں

عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ

عَدُوَّ اللّٰهِ	وَ	عَدُوَّكُمْ	وَ	اٰخَرِيْنَ	مِنْ دُوْنِهِمْ
اللہ کے دشمنوں	اور	اپنے دشمنوں (کو)	اور	(انہیں جو) دوسرے	ان کے علاوہ (ہیں)

اور اپنے دشمنوں کو اور جو اُن کے علاوہ ہیں انہیں ڈراؤ،

ع ۲

کافر گرفتِ الٰہی سے باہر نہیں

جنگی بھرپور طاقت حاصل کرنے کا حکم

(1)......اس آیت میں عام مسلمانوں اور مسلم حکمرانوں سے خطاب ہے کہ جب کسی قوم کی طرف سے عہد شکنی کی علامات ظاہر ہوں تو مسلمانوں کا امیر انہیں معاہدہ ختم ہونے سے متعلق بتادے اور ان پر حملہ کرنے سے پہلے انہیں جنگ کی اطلاع دیدے تاکہ یہ اس قوم سے بدعہدی کرنے والا شمار نہ ہو اور اگر عہد شکنی روزِ روشن کی طرح ظاہر ہوجائے تو عہد ختم ہونے اور جنگ کی اطلاع دینے کی ضرورت نہیں بلکہ بلا اطلاع بھی حملہ کیا جاسکتا ہے۔ (2)......اس سے مراد یہ ہے کہ اسلحے اور آلات کی وہ تمام اقسام تیار رکھو جن کے ذریعے دشمن سے جنگ کے دوران قوت حاصل ہو۔ فی زمانہ چونکہ بری، بحری اور فضائی جنگیں ہوتی ہیں جن میں ٹینک، میزائل، فضائی و=

راہِ خدا میں خرچ کرنے کی فضیلت

لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	مِنْ شَیْءٍ	تُنْفِقُوْا	مَا	وَ	يَعْلَمُهُمْ	اَللّٰهُ	لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ
اللہ کی راہ میں	کوئی چیز	تم خرچ کروگے	جو	اور	جانتا ہے انہیں	اللہ	تم نہیں جانتے انہیں

تم انہیں نہیں جانتے اور اللہ انہیں جانتا ہے اور تم جو کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کروگے

صلح کی طرف مائل کفار سے صلح کرنا جائز ہے

يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝٦٠ وَاِنْ جَنَحُوْا

جَنَحُوْا	اِنْ	وَ	لَا تُظْلَمُوْنَ ۝٦٠	اَنْتُمْ	وَ	اِلَيْكُمْ	يُوَفَّ
وہ مائل ہوں	اگر	اور	زیادتی نہیں کی جائے گی	تم (پر)	اور	تمہیں	(اس کا اجر) پورا دیا جائے گا

تمہیں اس کا پورا بدلہ دیا جائے گا اور تم پر کوئی زیادتی نہیں کی جائے گی ۝ اور اگر وہ صلح کی طرف

لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ

هُوَ	اِنَّهٗ	عَلَى اللّٰهِ	تَوَكَّلْ	وَ	لَهَا	فَاجْنَحْ[1]	لِلسَّلْمِ
وہی	بیشک وہ	اللہ پر	بھروسہ رکھو	اور	اس کی طرف	تو تم مائل ہو جاؤ	صلح کی طرف

مائل ہوں تو تم بھی مائل ہو جاؤ اور اللہ پر بھروسہ رکھو بیشک وہی

حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کی مدد سے متعلق وعدۂ الٰہی

السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝٦١ وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ

فَاِنَّ	اَنْ يَّخْدَعُوْكَ	يُّرِيْدُوْٓا	اِنْ	وَ	الْعَلِيْمُ ۝٦١	السَّمِيْعُ
تو بیشک	دھوکا دینا تجھے	وہ چاہیں گے	اگر	اور	جاننے والا (ہے)	سننے والا

سننے والا جاننے والا ہے ۝ اور (اے حبیب!) اگر وہ تمہیں دھوکا دینا چاہیں گے تو بیشک

حَسْبَكَ اللّٰهُ ؕ هُوَ الَّذِیْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَ

وَ	بِنَصْرِهٖ[2]	اَيَّدَكَ	الَّذِیْٓ	هُوَ	اللّٰهُ	حَسْبَكَ
اور	اپنی مدد سے	تائید کی تمہاری	جس نے	وہی (ہے)	اللہ	تجھے کافی (ہے)

اللہ تمہیں کافی ہے۔ وہی ہے جس نے اپنی مدد اور مسلمانوں کے ذریعے

=بحری جنگی جہاز اور آبدوز وغیرہ سب ہتھیاروں سے دشمن کے مقابلے میں قوت حاصل ہوتی ہے، اس لئے ان ہتھیاروں کی تیاری وغیرہ بھی اس آیت میں داخل ہوگی۔

1...... اگر صلح مسلمانوں کے حق میں بہتر ہو تو صلح کرنا جائز ہے اور صلح کے بعد اگر اسے توڑنے میں مصلحت ہو اور اس کی کوئی مدت معین نہ ہو تو اطلاع دے کر توڑ سکتے ہیں اور اطلاع کے بعد فوراً جنگ شروع نہ کریں بلکہ اتنی مہلت دیں کہ کافر بادشاہ اپنے تمام ممالک میں اس خبر کو پہنچا سکے اور اگر مدت معین ہو تو اس کے پورا ہونے کے بعد اطلاع دینے کی کچھ حاجت نہیں۔ 2...... بدر میں اللہ تعالٰی کی مدد تو وہ تھی جو فرشتوں کے ذریعے آئی اور مسلمانوں کے ذریعے مدد=

قوم انصار میں باہمی الفت و محبت

بِالْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۶۲﴾ وَ اَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ

اَنْفَقْتَ	لَوْ	بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ	اَلَّفَ (1)	وَ	بِالْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۶۲﴾
تم خرچ کر دیتے	اگر	ان کے دلوں کے درمیان	الفت پیدا کر دی	اور	مسلمانوں کے ذریعے

تمہاری تائید فرمائی ○ اور اس نے مسلمانوں کے دلوں میں الفت پیدا کر دی۔ اگر تم زمین میں

مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّاۤ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَ

وَ	بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ	مَّاۤ اَلَّفْتَ	جَمِیْعًا	فِی الْاَرْضِ	مَا
اور	ان کے دلوں کے درمیان	(تو بھی) تم الفت پیدا نہ کر سکتے	سب	زمین میں (ہے)	جو کچھ

جو کچھ ہے سب خرچ کر دیتے تب بھی ان کے دلوں میں الفت پیدا نہ کر سکتے تھے

لٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَیْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿۶۳﴾

حَكِیْمٌ ﴿۶۳﴾	عَزِیْزٌ	اِنَّهٗ	بَیْنَهُمْ	اَلَّفَ	اللّٰهَ	لٰكِنَّ
حکمت والا (ہے)	عزت والا، غلبے والا	بیشک وہ	ان کے درمیان	الفت پیدا کر دی	اللّٰہ (نے)	لیکن

لیکن اللّٰہ نے ان کے دلوں کو ملا دیا، بیشک وہ غالب حکمت والا ہے ○

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نصرت و کامیابی کا وعدہ

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَ مَنِ اتَّبَعَكَ

اتَّبَعَكَ	مَنِ	وَ	اللّٰهُ	حَسْبُكَ	النَّبِیُّ	یٰۤاَیُّهَا
پیروکار ہوئے تمہارے	جو	اور	اللّٰہ	تجھے کافی (ہے)	نبی	اے

اے نبی! اللّٰہ تمہیں کافی ہے اور جو مسلمان تمہارے

جہاد سے متعلق چند احکام

مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۶۴﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَى الْقِتَالِ ؕ اِنْ

اِنْ	عَلَى الْقِتَالِ	الْمُؤْمِنِیْنَ	حَرِّضِ (2)	النَّبِیُّ	یٰۤاَیُّهَا	مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۶۴﴾
اگر	جہاد پر	ایمان والوں (کو)	ترغیب دو، ابھارو	نبی	اے	مسلمانوں میں سے

پیروکار ہیں ○ اے نبی! مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو، اگر

=وہ تھی جو مہاجرین و انصار کے ذریعے پہنچی۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللّٰہ تعالٰی کی مدد فرشتوں کے ذریعے بھی ہوتی ہے اور نیک بندوں کے ذریعے بھی، نیز ظاہری اسباب کے ساتھ بھی ہوتی ہے اور ظاہری اسباب سے ہٹ کر بھی۔

1 ...... انصار کے دو قبیلوں اوس اور خزرج میں برسوں سے عداوت چلی آ رہی تھی اور انہیں ملا دینے کی کوئی صورت باقی نہ رہی تھی۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اتباع سے یہ حالت بدل گئی اور اللّٰہ تعالٰی نے ان کے دلوں میں الفت پیدا فرما دی، دلوں سے عداوتیں دور اور ایمانی محبتیں پیدا ہوئیں۔ یہ حضور=

جہاد کے ایک حکم کی منسوخی

يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ

يَّكُنْ	مِّنْكُمْ	عِشْرُوْنَ	صٰبِرُوْنَ	يَغْلِبُوْا	مِائَتَيْنِ (1)
ہوں گے	تم میں سے	بیس	صبر کرنے والے	(تو) وہ غالب آئیں گے	دو سو (پر)

تم میں سے بیس صبر کرنے والے ہوں گے تو دو سو پر غالب آئیں گے

وَ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا

وَ	اِنْ	يَّكُنْ	مِّنْكُمْ	مِّائَةٌ	يَّغْلِبُوْٓا	اَلْفًا
اور	اگر	ہوں گے	تم میں سے	سو	(تو) وہ غالب آئیں گے	ایک ہزار (پر)

اور اگر تم میں سے سو ہوں گے تو ہزار کافروں پر

مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿٦٥﴾ اَلْـٰٔنَ

مِّنَ الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	بِاَنَّهُمْ	قَوْمٌ	لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿٦٥﴾	اَلْـٰٔنَ
ان لوگوں میں سے جنہوں نے	کفر کیا	(اس کے) سبب کہ وہ	لوگ	سمجھ نہیں رکھتے	اب

غالب آئیں گے کیونکہ کافر سمجھ نہیں رکھتے ○ اب

خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَ عَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ؕ فَاِنْ

خَفَّفَ (2)	اللّٰهُ	عَنْكُمْ	وَ	عَلِمَ	اَنَّ	فِيْكُمْ	ضَعْفًا (3)	فَاِنْ
تخفیف فرمادی	اللہ (نے)	تم سے	اور	وہ جانتا ہے	کہ	تم میں	کمزوری (ہے)	تو اگر

اللہ نے تم پر سے تخفیف فرمادی اور اسے علم ہے کہ تم کمزور ہو تو اگر

يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَ اِنْ

يَّكُنْ	مِّنْكُمْ	مِّائَةٌ	صَابِرَةٌ	يَّغْلِبُوْا	مِائَتَيْنِ	وَ	اِنْ
ہوں	تم میں سے	سو	صبر کرنے والے	(تو) وہ غالب آئیں گے	دو سو (پر)	اور	اگر

تم میں سو صبر کرنے والے ہوں تو دو سو پر غالب آئیں گے اور اگر

═ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا روشن معجزہ ہے۔ 2...... جہاد بہت اعلیٰ عبادت ہے جس کی رغبت دلانے کا حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حکم دیا گیا اور جہاد کی ہر جائز طریقہ سے رغبت دینا جائز ہے۔

1...... اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وعدہ اور بشارت ہے کہ مسلمانوں کی جماعت صابر رہے تو مددِ الٰہی سے دس گنا کافروں پر غالب رہے گی۔ 2...... یہ آیت اس سے پہلی آیت کی ناسخ ہے یعنی پہلے تو دس گنا مدِ مقابل افراد کے سامنے ڈٹ جانا فرض تھا اور اب صرف دوگنا کے مقابلے میں ڈٹ جانا فرض رہ گیا۔═

غزوۂ بدر کے قیدیوں سے فدیہ لینے پر تنبیہ

يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ

يَّكُنْ	مِّنْكُمْ	اَلْفٌ	يَّغْلِبُوْٓا	اَلْفَيْنِ	بِاِذْنِ اللّٰهِ	وَ	اللّٰهُ
ہوں	تم میں سے	ایک ہزار	(تو) وہ غالب آئیں گے	دو ہزار (پر)	اللہ کے حکم سے	اور	اللہ

تم میں سے ہزار ہوں تو اللہ کے حکم سے دو ہزار پر غالب ہوں گے اور اللہ

مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۶۶﴾ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ

مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۶۶﴾	مَا كَانَ	لِنَبِيٍّ	اَنْ	يَّكُوْنَ	لَهٗٓ
صبر کرنے والوں کے ساتھ (ہے)	(لائق) نہیں ہے	کسی نبی کے	کہ	ہوں	اس کے لئے

صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ○ کسی نبی کے لائق نہیں کہ

اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ ؕ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۖ وَ

اَسْرٰى	حَتّٰى	يُثْخِنَ	فِي الْاَرْضِ	تُرِيْدُوْنَ (1)	عَرَضَ الدُّنْيَا	وَ
قیدی	یہاں تک کہ	وہ خوب خون بہالے	زمین میں	تم چاہتے ہو	دنیا کا مال و اسباب	اور

کافروں کو زندہ قید کرلے جب تک زمین میں ان کا خون خوب نہ بہالے۔ تم لوگ دنیا کا مال و اسباب چاہتے ہو اور

اللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۷﴾ لَوْلَا

اللّٰهُ	يُرِيْدُ	الْاٰخِرَةَ	وَ	اللّٰهُ	عَزِيْزٌ	حَكِيْمٌ ﴿۶۷﴾	لَوْلَا
اللہ	چاہتا ہے	آخرت	اور	اللہ	عزت والا، غلبے والا	حکمت والا (ہے)	اگر نہ ہوتا

اللہ آخرت چاہتا ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے ○ اگر

كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ

كِتٰبٌ (2) مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ	لَمَسَّكُمْ (3)	فِيْمَآ	اَخَذْتُمْ
پہلے سے لکھا ہوا اللہ کی طرف سے	(تو) ضرور پہنچتا تمہیں	(اس کے بدلے) میں جو	تم نے لیا

اللہ کی طرف سے پہلے سے ایک حکم لکھا ہوا نہ ہوتا، تو اے مسلمانو! تم نے کافروں سے جو مال لیا ہے

(3)...... اس سے ایمان کی کمزوری نہیں بلکہ ابدان کی کمزوری مراد ہے۔

(1) غزوۂ بدر کے قیدیوں سے متعلق بعض کی رائے یہ تھی کہ انہیں فدیہ لے کر چھوڑ دیا جائے اور بعض کی رائے یہ تھی کہ انہیں قتل کر دیا جائے، آخر میں فدیہ لے کر چھوڑ دینا طے پایا جبکہ بارگاہِ الٰہی میں زیادہ پسندیدہ یہ تھا کہ قیدیوں کو اس موقع پر قتل کیا جاتا، اسی اعتبار سے یہاں ان مسلمانوں سے خطاب فرمایا گیا ہے جنہوں نے حصولِ مال کے پیشِ نظر فدیہ لینے کا مشورہ دیا تھا۔ اس میں وہ لوگ شامل نہیں جنہوں نے قیدیوں کے ایمان لانے کی امید پر فدیہ کا مشورہ دیا تھا۔

امتِ مصطفیٰ کے لئے مالِ غنیمت حلال ہے

عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۶۸﴾ فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَیِّبًا ﳚ وَّ

عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۶۸﴾	فَكُلُوْا	مِمَّا	غَنِمْتُمْ (1)	حَلٰلًا	طَیِّبًا	وَّ
بڑا عذاب	تو کھاؤ	(اس میں) سے جو	تمہیں غنیمت ملی	حلال	پاکیزہ	اور

اس کے بدلے تمہیں بڑا عذاب پکڑ لیتا ○ تو اس سے کھاؤ جو حلال پاکیزہ غنیمت تمہیں ملی ہے اور

غزوۂ بدر کے قیدیوں کے متعلق چند باتیں

اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۶۹﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ

اتَّقُوا	اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ ﴿۶۹﴾	یٰۤاَیُّهَا	النَّبِیُّ	قُلْ
ڈرتے رہو	اللہ (سے)	بیشک	اللہ	بخشنے والا	مہربان (ہے)	اے	نبی	تم کہو

اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ اے نبی! جو قیدی

لِّمَنْ فِیْۤ اَیْدِیْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰۤى ۙ اِنْ یَّعْلَمِ اللّٰهُ

لِّمَنْ	فِیْۤ اَیْدِیْكُمْ	مِّنَ الْاَسْرٰۤى (2)	اِنْ	یَّعْلَمِ	اللّٰهُ
(ان) سے جو	تمہارے ہاتھ میں (ہیں)	قیدیوں میں سے	اگر	جانے گا	اللہ

تمہارے ہاتھ میں ہیں ان سے فرماؤ، اگر اللہ تمہارے دل میں

فِیْ قُلُوْبِكُمْ خَیْرًا یُّؤْتِكُمْ خَیْرًا مِّمَّاۤ اُخِذَ مِنْكُمْ

فِیْ قُلُوْبِكُمْ	خَیْرًا	یُّؤْتِكُمْ	خَیْرًا	مِّمَّاۤ	اُخِذَ	مِنْكُمْ
تمہارے دلوں میں	بھلائی	(تو) وہ عطا فرمائے گا تمہیں	بہتر	(اس) سے جو	لیا گیا	تم سے

بھلائی دیکھے گا تو جو مال تم سے لیا گیا اس سے بہتر تمہیں عطا فرمائے گا

وَیَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۷۰﴾ وَاِنْ یُّرِیْدُوْا

وَ	یَغْفِرْ	لَكُمْ	وَ	اللّٰهُ	غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ ﴿۷۰﴾	وَ	اِنْ	یُّرِیْدُوْا
اور	بخش دے گا	تمہیں	اور	اللہ	بخشنے والا	مہربان (ہے)	اور	اگر	وہ چاہتے ہیں

اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ اور اے حبیب! اگر وہ تم سے

= جیسے حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ۔ (2) ...اس لکھے ہوئے سے مراد یہ ہے کہ اجتہاد پر عمل کرنے والے سے مواخذہ نہ فرمائے گا، یا اس سے وہ مراد ہے جو اللہ تعالیٰ نے لوحِ محفوظ میں لکھا کہ اہلِ بدر پر عذاب نہ کیا جائے گا، یا اس سے وہ مراد ہے جو اس نے لوحِ محفوظ میں لکھا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے غنیمتیں حلال فرمائے گا۔

(1)......مالِ غنیمت حلال ہونا حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ کی امت کا خاصہ ہے، ان سے پہلے کسی کے لئے غنیمت کا مال حلال نہیں ہوا۔ (2)......یہ =

خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ

خِيَانَتَكَ [1]	فَقَدْ	خَانُوا	اللّٰهَ	مِنْ قَبْلُ
تم سے خیانت کرنا	تو بیشک	وہ خیانت کرچکے ہیں	اللہ (سے)	(اس) سے پہلے

خیانت کرنا چاہتے ہیں تو بیشک یہ اس سے پہلے اللہ سے خیانت کرچکے ہیں

فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۷۱

فَاَمْكَنَ	مِنْهُمْ	وَ	اللّٰهُ	عَلِيْمٌ	حَكِيْمٌ ۝۷۱
تو اس نے (تمہارے) قابو میں دے دیئے	ان میں سے	اور	اللہ	علم والا	حکمت والا (ہے)

جس پر اُس نے انہیں تمہارے قابو میں دے دیا اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے ○

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا

اِنَّ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	هَاجَرُوْا	وَ	جٰهَدُوْا
بیشک	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے ہجرت کی	اور	جہاد کیا

بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں

بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّ

بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ	فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	وَ	الَّذِيْنَ	اٰوَوْا	وَّ
اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ	اللہ کی راہ میں	اور	وہ لوگ جنہوں نے	جگہ دی، پناہ دی	اور

اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کیا اور وہ جنہوں نے پناہ دی اور

نَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

نَصَرُوْٓا	اُولٰٓئِكَ	بَعْضُهُمْ	اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ [2]	وَ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ
مدد کی	یہ لوگ	ان کے بعض	بعض کے وارث (ہیں)	اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور

مدد کی وہ سب ایک دوسرے کے وارث ہیں اور وہ جو ایمان لائے اور

وراثت سے متعلق ایک منسوخ حکم

= آیت حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا حضرت عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے متعلق نازل ہوئی، انہوں نے بھی لشکر کو کھانا کھلانے کی ذمہ داری لی تھی اور اس کے لئے بیس اوقیہ سونا ساتھ لائے تھے لیکن ان کی باری کے دن جنگ ہوگئی اور کھانا کھلانے کی نوبت نہ آئی، فتح کے بعد ان سے یہ سونا لے لیا گیا تھا، پھر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبان اقدس سے اپنے مال کے متعلق ایک غیبی خبر سن کر اسلام قبول کر لیا اور انہیں بحرین کے مال سے بہت مال عطا کیا گیا۔

1 ..... آزادی کے وقت بدر کے قیدیوں سے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دوبارہ جنگ نہ کرنے اور مشرکین سے معاہدہ نہ کرنے کا عہد لیا تھا، لیکن ان =

مظلوم مسلمانوں کی مدد سے متعلق احکام

لَمۡ يُهَاجِرُوۡا ۚ مَا لَكُمۡ مِّنۡ وَّلَايَتِهِمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ حَتّٰی

لَمۡ يُهَاجِرُوۡا	مَا	لَكُمۡ	مِّنۡ وَّلَايَتِهِمۡ	مِّنۡ شَیۡءٍ	حَتّٰی
انہوں نے ہجرت نہ کی	نہیں (ہے)	تمہارے لئے	ان کی میراث سے	کوئی چیز	یہاں تک کہ

ہجرت نہ کی تمہارا ان سے میراث کا کوئی تعلق نہیں جب تک

يُهَاجِرُوۡا ۚ وَاِنِ اسۡتَنۡصَرُوۡكُمۡ فِی الدِّيۡنِ فَعَلَيۡكُمُ النَّصۡرُ اِلَّا

يُهَاجِرُوۡا	وَ	اِنِ اسۡتَنۡصَرُوۡكُمۡ [1]	فِی الدِّيۡنِ	فَعَلَيۡكُمُ	النَّصۡرُ	اِلَّا
وہ ہجرت کرلیں	اور	اگر وہ مدد مانگیں تم سے	دین میں	تو تم پر (واجب ہے)	مدد کرنا	سوائے

وہ ہجرت نہ کریں اور اگر وہ دین میں تم سے مدد مانگیں تو تم پر مدد کرنا واجب ہے مگر

عَلٰی قَوۡمٍۢ بَيۡنَكُمۡ وَبَيۡنَهُمۡ مِّيۡثَاقٌ ؕ وَاللّٰهُ

عَلٰی قَوۡمٍۢ	بَيۡنَكُمۡ	وَ	بَيۡنَهُمۡ	مِّيۡثَاقٌ	وَ	اللّٰهُ
(اس) قوم پر (کے خلاف)	(کہ) تمہارے درمیان	اور	ان کے درمیان	معاہدہ (ہو)	اور	اللہ

یہ کہ ایسی قوم کے خلاف (مدد مانگیں) کہ تمہارے اور ان کے درمیان معاہدہ ہو اور اللہ

مسلمانوں میں باہمی تعاون و مدد نہ ہونے کا نقصان

بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ ﴿۷۲﴾ وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بَعۡضُهُمۡ

بِمَا	تَعۡمَلُوۡنَ	بَصِيۡرٌ ﴿۷۲﴾	وَ	الَّذِيۡنَ	كَفَرُوۡا	بَعۡضُهُمۡ
(اس) کو جو	تم کرتے ہو	دیکھ رہا (ہے)	اور	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	ان کے بعض

تمہارے اعمال دیکھ رہا ہے ○ اور کافر آپس میں

اَوۡلِيَآءُ بَعۡضٍ ؕ اِلَّا تَفۡعَلُوۡهُ تَكُنۡ فِتۡنَةٌ فِی الۡاَرۡضِ وَ

اَوۡلِيَآءُ بَعۡضٍ	اِلَّا تَفۡعَلُوۡهُ	تَكُنۡ	فِتۡنَةٌ	فِی الۡاَرۡضِ	وَ
بعض کے وارث (ہیں)	اگر تم نہ کرو گے اسے (جو حکم دیا گیا)	(تو) ہوگا	فتنہ	زمین میں	اور

ایک دوسرے کے وارث ہیں اگر تم ایسا نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ اور

═ کی طرف سے عہد شکنی کا اندیشہ موجود تھا، اس پر اللہ تعالیٰ نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ اگر یہ آپ سے خیانت کرنا چاہتے ہیں تو اس پر آپ غم نہ کریں یہ تو اس سے پہلے اللہ تعالیٰ سے بھی عہد کرکے توڑ چکے ہیں جیسے یومِ الست کا عہدِ میثاق بھلا دیا اور مصیبتوں میں شکر گزار بندہ بننے کا عہد کرکے بعد میں توڑ دیا۔ 2 ...... یہاں مہاجرین و انصار کو (دینی اخوت کی بنا پر) ایک دوسرے کے مال کا وارث قرار دیا گیا ہے، بعد میں اس آیت سے یہ وراثت منسوخ ہوگئی جس میں نسبی رشتہ داروں کو ایک دوسرے کا وارث قرار دیا گیا۔ 1 ...... اس آیت میں تین مسئلے بیان ہوئے ہیں: (1) غیر مہاجر مومن اگر کسی کافر قوم ═

مہاجرین وانصار صحابہ کی فضیلت

فَسَادٌ كَبِيْرٌؕ ﴿٧٣﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا

فَسَادٌ كَبِيْرٌ ﴿٧٣﴾ [1]	وَ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	هَاجَرُوْا	وَ	جٰهَدُوْا
بڑا فساد	اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے ہجرت کی	اور	جہاد کیا

بڑا فساد ہو گا ○ اور وہ جو ایمان لائے اور مہاجر بنے اور اللہ کی راہ میں

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	وَ	الَّذِيْنَ	اٰوَوْا	وَّ	نَصَرُوْٓا	اُولٰٓئِكَ	هُمُ
اللہ کی راہ میں	اور	وہ لوگ جنہوں نے	جگہ دی، پناہ دی	اور	مدد کی	یہ لوگ	وہی

لڑے اور جنہوں نے پناہ دی اور مدد کی وہی

الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّاؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿٧٤﴾ وَالَّذِيْنَ

الْمُؤْمِنُوْنَ	حَقًّا	لَهُمْ	مَّغْفِرَةٌ	وَّ	رِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿٧٤﴾	وَ	الَّذِيْنَ
ایمان والے (ہیں)	سچے	ان کے لیے	مغفرت	اور	عزت والا رزق (ہے)	اور	وہ لوگ جو

سچے ایمان والے ہیں، ان کے لیے بخشش اور عزت کی روزی ہے ○ اور جو

دوسری ہجرت کرنے والوں کا حکم اور وراثت کے حکم کا بیان

اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا مَعَكُمْ

اٰمَنُوْا	مِنْۢ بَعْدُ	وَ	هَاجَرُوْا	وَ	جٰهَدُوْا	مَعَكُمْ
ایمان لائے	(اس کے) بعد	اور	انہوں نے ہجرت کی	اور	جہاد کیا	تمہارے ساتھ

اس کے بعد ایمان لائے اور ہجرت کی اور تمہارے ساتھ مل کر جہاد کیا

فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْؕ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى

فَاُولٰٓئِكَ	مِنْكُمْ	وَ	اُولُوا الْاَرْحَامِ	بَعْضُهُمْ	اَوْلٰى
تو یہ لوگ	تم میں سے (ہی ہیں)	اور	رشتے والے	ان کے بعض	زیادہ حقدار (ہیں)

وہ بھی تمہیں میں سے ہیں اور رشتے دار اللہ کی کتاب میں (وراثت میں)

=سے دینی وجہ سے جنگ کریں اور وہ تم سے مدد مانگیں تو مدد دو۔ لہٰذا ہر مسلمان پر اپنے مسلم بھائی کی دینی جنگ میں مدد کرنا لازم ہے۔ (2) مدد دینا جہاد میں ضروری ہے نہ کہ محض دنیاوی جھگڑوں میں۔ (3) اگر دارالحرب کے مسلمانوں کی جنگ کسی ایسی کافر قوم سے ہو جن کا ہمارے ساتھ معاہدہ ہو چکا ہے تو ہم اب ان کے خلاف مدد نہیں دے سکتے کیونکہ اس میں بد عہدی ہے بلکہ اب یہ کوشش کی جائے کہ ان کفار اور ان مسلمانوں میں صلح ہو جائے اگر صلح ناممکن ہے۔ تو ہم غیر جانبدار رہیں۔

1 ......اس آیت میں فرمایا گیا کہ اگر باہمی تعاون نہ کریں اور ایک دوسرے کے مددگار ہو کر ایک قوت نہ بن جائیں تو کفار مضبوط اور مسلمان کمزور ہو جائیں=

بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۷۵﴾ ع

بِبَعْضٍ (1)	فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ	اِنَّ	اللّٰهَ	بِكُلِّ شَيْءٍ	عَلِيْمٌ ﴿۷۵﴾
بعض کے	اللہ کی کتاب میں	بیشک	اللہ	ہر چیز کو	جاننے والا (ہے)

ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں۔ بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے ○

آیات: 129 — رکوع: 16

سُوْرَةُ التَّوْبَة مَدَنِيَّة

معاہدہ توڑنے والے مشرکوں سے متعلق چند احکام

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ

بَرَآءَةٌ (2)	مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ	اِلَى الَّذِيْنَ
(یہ اعلانِ) براءت (ہے)	اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے	ان لوگوں کی طرف جن سے

یہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ان مشرکوں کی طرف

عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ؕ ﴿۱﴾ فَسِيْحُوْا فِي الْاَرْضِ

عٰهَدْتُّمْ	مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱﴾	فَسِيْحُوْا	فِي الْاَرْضِ
تم نے معاہدہ کیا	مشرکوں میں سے	تو (اے مشرکو!) تم چل پھر لو	زمین میں

اعلانِ براءت ہے جن سے تمہارا معاہدہ تھا ○ تو (اے مشرکو!) تم چار مہینے تک

اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ ۙ

اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ	وَّ	اعْلَمُوْٓا	اَنَّكُمْ	غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ
چار مہینے	اور	جان لو	کہ تم	اللہ کو عاجز کرسکنے والے نہیں

زمین میں چلو پھرو اور جان لو کہ تم اللہ کو تھکا نہیں سکتے

=گے، اس صورت میں زمین میں فتنہ اور بڑا فساد برپا ہوگا۔ اس آیت کی حقانیت روزِ روشن کی طرح واضح ہے کہ مسلمانوں کو آپس کے عدمِ اتحاد پر فرمایا گیا تھا کہ اس سے فتنہ اور فسادِ کبیر ہوگا اور اب ہر کوئی دیکھ سکتا ہے کہ آج مسلمانوں کے خلاف فتنہ اور فسادِ کبیر ہے یا نہیں اور اس کی وجہ بھی مسلمانوں کا عدمِ اتحاد ہے یا نہیں؟

1 ...... ہجرت اور اخوت کی وجہ سے وراثت دینے کا حکم منسوخ ہوچکا ہے اور اب وراثت کا دارومدار نسبی قرابت داری پر ہے جبکہ رضاعی رشتے کی وجہ سے کوئی ایک دوسرے کا وارث نہیں اور سسرالی رشتے میں بھی صرف شوہر اور بیوی ایک دوسرے کے وارث ہیں۔ 2 ...... مشرکینِ عرب اور مسلمانوں کے درمیان=

وَ اَنَّ اللّٰهَ مُخْزِی الْكٰفِرِیْنَ ② وَ اَذَانٌ

اَذَانٌ	وَ	الْكٰفِرِیْنَ ②	مُخْزِی	اللّٰهَ	اَنَّ	وَ
(یہ) اعلان (ہے)	اور	کافروں (کو)	ذلیل و رسوا کرنے والا (ہے)	اللہ	یہ کہ	اور

اور یہ کہ اللہ کافروں کو ذلیل و رسوا کرنے والا ہے ○ اور (یہ) اللہ

مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖۤ اِلَى النَّاسِ یَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ

اللّٰهَ	اَنَّ	یَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ [1]	اِلَى النَّاسِ	مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖۤ
اللہ	کہ	بڑے حج کے دن	لوگوں کی طرف	اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے

اور اس کے رسول کی طرف سے تمام لوگوں کی طرف بڑے حج کے دن اعلان ہے کہ اللہ

بَرِیْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۙ۬ وَ رَسُوْلُهٗ ؕ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَیْرٌ

خَیْرٌ	فَهُوَ	تُبْتُمْ	فَاِنْ	رَسُوْلُهٗ	وَ	مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ	بَرِیْٓءٌ
بہتر (ہے)	تو وہ	تم توبہ کرلو	تو اگر	اس کا رسول (بھی)	اور	مشرکوں سے	بری (ہے)

مشرکوں سے بری ہے اور اس کا رسول بھی تو اگر تم توبہ کرو تو تمہارے لئے

لَّكُمْ ۚ وَ اِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّكُمْ غَیْرُ مُعْجِزِی اللّٰهِ ؕ وَ

وَ	غَیْرُ مُعْجِزِی اللّٰهِ	اَنَّكُمْ	فَاعْلَمُوْۤا	تَوَلَّیْتُمْ	اِنْ	وَ	لَّكُمْ
اور	اللہ کو عاجز کرسکنے والے نہیں	کہ تم	تو جان لو	تم منہ پھیرو	اگر	اور	تمہارے لئے

بہتر ہے اور اگر تم منہ پھیرو تو جان لو کہ تم اللہ کو تھکا نہیں سکتے اور

بَشِّرِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ③ اِلَّا الَّذِیْنَ

معاہدے کے باوجود مشرکوں کے ساتھ معاہدہ توڑ دیا گیا

الَّذِیْنَ	اِلَّا	بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ③	كَفَرُوْا	الَّذِیْنَ	بَشِّرِ
وہ لوگ جن سے	مگر	دردناک عذاب کی	کفر کیا	ان لوگوں کو جنہوں نے	خوشخبری سنادو

کافروں کو دردناک عذاب کی خوشخبری سناؤ ○ مگر وہ مشرکین

=معاہدہ تھا لیکن چند مشرکوں کے سوا سب نے معاہدہ توڑ دیا تو ان عہد شکنوں کا معاہدہ ساقط کر دیا گیا اور حکم دیا گیا کہ چار مہینے وہ امن کے ساتھ جہاں چاہیں گزاریں ان سے کوئی تعرض نہ کیا جائے گا، اس عرصہ میں انہیں موقع ہے کہ خوب سوچ سمجھ لیں کہ ان کے لئے کیا بہتر ہے اور اپنی احتیاطیں کر لیں۔

[1]...... ”عمرہ“ حجِ اصغر ہے اور ”حج“ حجِ اکبر ہے۔ عوام میں یہ مشہور ہے کہ جب یومِ عرفہ جمعہ کے دن ہو تو وہ حجِ اکبر ہوتا ہے۔ یہ کہنا بھی غلط نہیں کیونکہ مفسرین اور محدثین کی ایک تعداد نے اس دن پر ”حجِ اکبر“ کا اطلاق کیا ہے۔

عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْـًٔا وَّ

عٰهَدْتُّمْ (1)	مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ	ثُمَّ	لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ	شَيْـًٔا	وَّ
تم نے معاہدہ کیا	مشرکوں میں سے	پھر	انہوں نے کمی نہ کی تمہارے (عہد میں)	کچھ	اور

جن سے تمہارا معاہدہ تھا پھر انہوں نے تمہارے معاہدے میں کوئی کمی نہیں کی اور

لَمْ يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْٓا اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ

لَمْ يُظَاهِرُوْا	عَلَيْكُمْ	اَحَدًا	فَاَتِمُّوْٓا	اِلَيْهِمْ	عَهْدَهُمْ
مدد نہیں کی	تم پر (تمہارے خلاف)	کسی ایک (کی)	تو تم پورا کرو	ان کی طرف	ان کا عہد

تمہارے مقابلے میں کسی کی مدد نہیں کی تو ان کا معاہدہ ان کی مقررہ مدت تک

اِلٰى مُدَّتِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝۴ فَاِذَا انْسَلَخَ

اِلٰى مُدَّتِهِمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	يُحِبُّ	الْمُتَّقِيْنَ ۝۴	فَاِذَا	انْسَلَخَ
ان کی مدت تک	بیشک	اللہ	محبت فرماتا ہے	پرہیز گاروں (سے)	پھر جب	گزر جائیں

پورا کرو، بیشک اللہ پرہیز گاروں سے محبت فرماتا ہے ۝ پھر جب حرمت والے مہینے

امان کے مہینے گزرنے کے بعد مشرکین سے جنگ کا حکم

الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ وَ

الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ	فَاقْتُلُوا	الْمُشْرِكِيْنَ	حَيْثُ	وَجَدْتُّمُوْهُمْ (2)	وَ	خُذُوْهُمْ	وَ
حرمت والے مہینے	تو تم قتل کرو	مشرکوں (کو)	جہاں	تم پاؤ انہیں	اور	پکڑ لو انہیں	اور

گزر جائیں تو مشرکوں کو مارو جہاں تم انہیں پاؤ اور انہیں پکڑ لو اور

احْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَاِنْ تَابُوْا وَ

احْصُرُوْهُمْ	وَ	اقْعُدُوْا	لَهُمْ	كُلَّ مَرْصَدٍ	فَاِنْ	تَابُوْا	وَ
قید کر لو انہیں	اور	(تاک میں) بیٹھو	ان کی	ہر گھات کی جگہ (پر)	پھر اگر	وہ توبہ کر لیں	اور

قید کر لو اور ہر جگہ ان کی تاک میں بیٹھو پھر اگر وہ توبہ کریں اور

(1)......اس سورت کے شروع میں چونکہ یہ بیان کیا گیا تھا کہ آئندہ چار ماہ تک کافروں سے معاہدے برقرار رہیں گے اور اس کے بعد ختم، اب یہاں فرمایا گیا کہ جن لوگوں کے ساتھ تمہارا معاہدہ ہے اور وہ معاہدے کے پابند ہیں اور انہوں نے معاہدے کو اس کی شرطوں کے ساتھ پورا کیا ہے تو تم بھی ان سے معاہدہ پورا کرو اور چار مہینے پر معاہدہ ختم ہو جانے کا حکم ان کیلئے نہیں ہے۔ یہ لوگ بنی ضمرہ تھے جو کنانہ کا ایک قبیلہ ہے اور ان کی مدت کے نو مہینے باقی رہے تھے۔ (2)......یہاں یہ حکم نہیں دیا جا رہا ہے کہ کافروں کو جنگ کے دوران یا جنگ کے علاوہ جہاں کافر نظر آ جائے بہر صورت اسے قتل کر دیا جائے بلکہ یہاں صرف دورانِ جہاد قتل کرنے=

اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

اَقَامُوا	الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتَوُا	الزَّكٰوةَ	فَخَلُّوْا	سَبِيْلَهُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ
قائم رکھیں	نماز	اور	ادا کریں	زکوٰۃ	تو چھوڑ دو	ان کا راستہ	بیشک	اللہ

نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو، بیشک اللہ

پناہ کے طلبگار مشرک کو پناہ دینے کا حکم

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۵ وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ

غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ۝۵	وَ	اِنْ	اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ	اسْتَجَارَكَ
بخشنے والا	مہربان (ہے)	اور	اگر	مشرکوں میں سے کوئی ایک	پناہ مانگے تم سے

بخشنے والا مہربان ہے ○ اور اگر کوئی مشرک تم سے پناہ مانگے

فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ؕ

فَاَجِرْهُ[1]	حَتّٰى	يَسْمَعَ	كَلٰمَ اللّٰهِ	ثُمَّ	اَبْلِغْهُ	مَاْمَنَهٗ
تو تم پناہ دے دو اسے	یہاں تک کہ	وہ سنے	اللہ کا کلام	پھر	تم پہنچا دو اسے	اس کی امن کی جگہ

تو اسے پناہ دو حتّٰی کہ وہ اللہ کا کلام سنے پھر اسے اس کی امن کی جگہ پہنچا دو

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝۶ ع كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ

ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ	قَوْمٌ	لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝۶	كَيْفَ	يَكُوْنُ	لِلْمُشْرِكِيْنَ
یہ	(اس) لیے کہ وہ	لوگ	علم نہیں رکھتے	کیسے	ہوگا	مشرکوں کے لئے

یہ اس لیے کہ وہ نادان لوگ ہیں ○ اللہ اور اس کے رسول کے پاس

معاہدے پر قائم مشرکوں کے علاوہ کسی کا عہد نہیں

ع ۱

عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖۤ اِلَّا الَّذِيْنَ

عَهْدٌ	عِنْدَ اللّٰهِ	وَ	عِنْدَ رَسُوْلِهٖ	اِلَّا	الَّذِيْنَ
کوئی عہد	اللہ کے پاس	اور	اس کے رسول کے پاس	سوائے	ان لوگوں کے جن سے

مشرکوں کے لئے کوئی عہد کیسے ہوگا؟ سوائے ان لوگوں کے جن سے

==کا حکم ہے۔ بہت سے اسلام دشمن لوگ اس طرح کی آیات سے غلط فہمیاں پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں ایسے لوگوں کی مکاریوں سے ہوشیار رہنا چاہئے۔

[1] ......اس آیت سے 4 مسئلے معلوم ہوئے: (1) جس کافر کو امان دی گئی وہ ذمی کافر کی طرح دار الاسلام میں محفوظ ہے کہ نہ اسے قتل کیا جائے گا اور نہ اس کا مال چھینا جائے گا۔ (2) جس کافر کو امان دی گئی اسے ہمیشہ دار الاسلام میں رہنے کی اجازت نہیں۔ (3) اگر وہ مومن یا ذمی نہ بنے تو امن کی مدت گزر جانے کے بعد اسے سلامتی کے ساتھ دار الاسلام سے نکال دیا جائے۔ (4) جس کافر کو امان دی گئی اسے اسلام کی تبلیغ کی جائے شاید وہ ایمان لے آئے۔ اِسی آیت سے==

کفار کا مسلمانوں کے ساتھ ممکنہ رویہ

عٰهَدْتُّمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ

عٰهَدْتُّمْ	عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	فَمَا	اسْتَقَامُوْا	لَكُمْ
تم نے معاہدہ کیا	مسجد حرام کے نزدیک	تو جب تک	وہ (عہد پر) قائم رہیں	تمہارے لیے

تم نے مسجد حرام کے نزدیک معاہدہ کیا تو جب تک وہ تمہارے لیے عہد پر قائم رہیں

فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝۷

فَاسْتَقِيْمُوْا	لَهُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	يُحِبُّ	الْمُتَّقِيْنَ ۝
تو تم قائم رہو	ان کے لیے	بیشک	اللّٰه	محبت فرماتا ہے	پرہیز گاروں (سے)

تو تم ان کے لیے قائم رہو۔ بیشک اللّٰه پرہیز گاروں سے محبت فرماتا ہے ۝

كَيْفَ وَاِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوْا

كَيْفَ	وَ	اِنْ	يَّظْهَرُوْا	عَلَيْكُمْ	لَا يَرْقُبُوْا[1]
کیسے (ہو گا ان کے لئے عہد)	اور (حالانکہ)	اگر	غالب آجائیں	تم پر	(تو) وہ لحاظ نہیں کریں گے

بھلا کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ اگر وہ تم پر غالب آجائیں تو تمہارے بارے میں

فِيْكُمْ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ؕ يُرْضُوْنَكُمْ

فِيْكُمْ	اِلًّا	وَّ	لَا	ذِمَّةً	يُرْضُوْنَكُمْ
تمہارے بارے میں	کسی رشتہ داری (کا)	اور	نہ	کسی عہد (کا)	وہ راضی کرتے ہیں تمہیں

نہ کسی رشتے داری کا لحاظ کریں گے اور نہ ہی کسی معاہدے کا۔ وہ تمہیں اپنے منہ سے

بِاَفْوَاهِهِمْ وَتَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ ۚ وَاَكْثَرُهُمْ

بِاَفْوَاهِهِمْ	وَ	تَاْبٰى	قُلُوْبُهُمْ	وَ	اَكْثَرُهُمْ
اپنے مونہوں سے	اور	انکار کرتے ہیں	ان کے دل	اور	ان میں اکثر

راضی کرتے ہیں اور ان کے دل انکار کرتے ہیں اور ان میں اکثر

=ایک بات یہ بھی سمجھ آتی ہے کہ کفار کیلئے تبلیغِ دین کے زیادہ سے زیادہ مواقع مہیا کرنا چاہئیں کہ وہ اسلام کو سن، دیکھ اور سمجھ کر اس کی طرف مائل ہوں۔

[1] ...... کفار کا یہ حال عام طور پر رہا ہے کہ وہ مسلمان کے مقابلے میں نہ قرابتداری کا لحاظ کرتے ہیں اور نہ معاہدے کا بلکہ جب کبھی موقع ملتا ہے تو کوئی بہانہ بنا کر عہد شکنی کر دیتے ہیں جیسا کہ آج کے زمانے میں بھی کفار کی حکومتوں کا مسلمانوں کے ساتھ رویہ دیکھا جا سکتا ہے اور ان کا حال تو اپنی جگہ لیکن افسوس تو اس بات کا بھی ہے کہ یہ سب کچھ جاننے، دیکھنے اور سمجھنے کے باوجود مسلمان عبرت حاصل نہیں کرتے اور مسلمانوں کی جگہ کفار سے معاہدے کو ترجیح دیتے ہیں=

فَسِقُوْنَ ﴿۸﴾ اِشْتَرَوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِیْلًا

ثَمَنًا قَلِیْلًا	بِاٰیٰتِ اللّٰهِ	اِشْتَرَوْا	فٰسِقُوْنَ ﴿۸﴾
تھوڑی قیمت	اللہ کی آیتوں کے بدلے	انہوں نے خریدلی	نافرمانی کرنے والے (ہیں)

نافرمان ہیں ○ انہوں نے اللہ کی آیتوں کے بدلے تھوڑی سی قیمت لے لی

فَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِهٖ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۹﴾

كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۹﴾	مَا	سَآءَ	اِنَّهُمْ	عَنْ سَبِیْلِهٖ	فَصَدُّوْا
وہ عمل کرتے تھے	جو	بہت براہے	بیشک وہ (لوگ)	اس کے راستے سے	توانہوں نے روکا

اور اس کے راستے سے روکا۔ بے شک یہ بہت برے عمل کرتے ہیں ○

لَا یَرْقُبُوْنَ فِیْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّ لَا ذِمَّةً ؕ

ذِمَّةً	لَا	وَّ	اِلًّا	فِیْ مُؤْمِنٍ	لَا یَرْقُبُوْنَ
کسی عہد (کا)	نہ	اور	رشتہ داری (کا)	کسی مسلمان کے بارے میں	وہ لحاظ نہیں کرتے

کسی مسلمان کے بارے میں نہ رشتے داری کالحاظ کرتے ہیں اور نہ کسی معاہدے کا

وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ ﴿۱۰﴾ فَاِنْ تَابُوْا وَ اَقَامُوا

اَقَامُوا	وَ	تَابُوْا [1]	فَاِنْ	الْمُعْتَدُوْنَ ﴿۱۰﴾	هُمُ	اُولٰٓىٕكَ	وَ
قائم رکھیں	اور	وہ توبہ کرلیں	پھر اگر	سرکشی کرنے والے (ہیں)	وہی	یہ لوگ	اور

اور یہی لوگ سرکش ہیں ○ پھر اگر وہ توبہ کرلیں اور نماز قائم رکھیں

الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِی الدِّیْنِ ؕ وَ

وَ	فِی الدِّیْنِ	فَاِخْوَانُكُمْ	الزَّكٰوةَ	اٰتَوُا	وَ	الصَّلٰوةَ
اور	دین میں	تو (وہ) تمہارے بھائی (ہیں)	زکوٰۃ	اداکریں	اور	نماز

اور زکوٰۃ دیں تو وہ تمہارے دین میں بھائی ہیں اور

شرک سے توبہ کرنے والے مسلمانوں کے بھائی ہیں

= اگر چہ اس میں انہیں کتنا ہی نقصان کیوں نہ اٹھانا پڑے۔

[1] ... یعنی اگر وہ مشرکین شرک سے توبہ کرکے مسلمان ہو جائیں اور فرض نمازیں اور زکوٰۃ ادا کریں تو وہ تمہارے اسلامی بھائی ہیں ان کے لئے بھی وہی احکام ہیں جو تمہارے لئے ہیں۔

عہد شکنی اور دین میں طعنہ زنی کرنے والوں سے جنگ کا حکم

نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿١١﴾ وَاِنْ

نُفَصِّلُ	الْاٰيٰتِ	لِقَوْمٍ	يَّعْلَمُوْنَ ﴿١١﴾	وَ	اِنْ
ہم تفصیل سے بیان کرتے ہیں	آیتیں	(ان)لوگوں کے لیے	(جو) جانتے ہیں	اور	اگر

ہم جاننے والوں کے لیے تفصیل سے آیتیں بیان کرتے ہیں ○ اور اگر

نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ

نَّكَثُوْٓا	اَيْمَانَهُمْ	مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ	وَ	طَعَنُوْا [1]	فِيْ دِيْنِكُمْ
وہ توڑ دیں	اپنی قسمیں	اپنے عہد کے بعد	اور	طعنہ زنی کریں	تمہارے دین میں

معاہدہ کرنے کے بعد اپنی قسمیں توڑیں اور تمہارے دین میں طعنہ زنی کریں

فَقَاتِلُوْٓا اَىِٕمَّةَ الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ

فَقَاتِلُوْٓا	اَىِٕمَّةَ الْكُفْرِ	اِنَّهُمْ	لَآ	اَيْمَانَ	لَهُمْ	لَعَلَّهُمْ
تو لڑو	کفر کے پیشواؤں (سے)	بیشک وہ	نہیں	کوئی قسم	ان کے لئے	(ان سے لڑو) تاکہ وہ

تو کفر کے پیشواؤں سے لڑو، بیشک ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں (ان سے لڑو) تاکہ یہ

کفار سے جہاد کی ترغیب

يَنْتَهُوْنَ ﴿١٢﴾ اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ وَ

يَنْتَهُوْنَ ﴿١٢﴾	اَلَا تُقَاتِلُوْنَ	قَوْمًا	نَّكَثُوْٓا	اَيْمَانَهُمْ	وَ
باز آجائیں	کیا تم نہیں لڑو گے	(اس) قوم (سے)	(جنہوں نے) توڑ دیں	اپنی قسمیں	اور

باز آئیں ○ کیا تم اس قوم سے نہیں لڑو گے جنہوں نے اپنی قسمیں توڑیں اور

هَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ

هَمُّوْا	بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ	وَ	هُمْ	بَدَءُوْكُمْ
انہوں نے ارادہ کیا	رسول کو نکالنے کا	اور (حالانکہ)	وہ	انہوں نے ابتداء کی تم سے

رسول کو نکالنے کا ارادہ کیا حالانکہ پہلی مرتبہ انہوں نے ہی تم سے

[1]...... مشرکین سے کیا گیا معاہدہ قائم رہنے کی ایک صورت یہ ہے کہ وہ ہمارے دین پر اعلانیہ طعنہ زنی نہ کریں اور اگر وہ اللہ تعالیٰ یا اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یا قرآن یا اسلام یا ضروریاتِ دین مثلاً نماز وحج وغیرہ کی توہین کریں یا ان پر طعنہ زنی کریں تو ان کا معاہدہ ختم اور ان کے خلاف جنگ کی جائے گی۔

اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ

اِنْ	تَخْشَوْهُ(2)	اَنْ	اَحَقُّ	فَاللّٰهُ	اَتَخْشَوْنَهُمْ	اَوَّلَ مَرَّةٍ(1)
اگر	تم ڈرو اس سے	کہ	زیادہ حقدار (ہے)	تو اللہ	کیا تم ڈرتے ہو ان سے	پہلی مرتبہ

ابتداء کی تھی تو کیا تم ان سے ڈرتے ہو؟ پس اللہ اس کا زیادہ حقدار ہے کہ تم اس سے ڈرو اگر

مجاہدین سے مدد و غلبے کا وعدہ

كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳﴾ قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَ

وَ	بِاَيْدِيْكُمْ	اللّٰهُ	يُعَذِّبْهُمُ	قَاتِلُوْهُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳﴾	كُنْتُمْ
اور	تمہارے ہاتھوں سے	اللہ	عذاب دے گا انہیں	تم لڑو ان سے	ایمان والے	تم ہو

ایمان رکھتے ہو ○ تم ان سے لڑو، اللہ تمہارے ہاتھوں سے انہیں عذاب دے گا اور

يُخْزِهِمْ وَ يَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَ يَشْفِ

يَشْفِ	وَ	عَلَيْهِمْ	يَنْصُرْكُمْ	وَ	يُخْزِهِمْ
راحت پہنچائے گا	اور	ان پر (کے خلاف)	مدد کرے گا تمہاری	اور	ذلیل ورسوا کرے گا انہیں

انہیں ذلیل ورسوا کرے گا اور ان کے خلاف تمہاری مدد فرمائے گا اور ایمان والوں کے

بعض کفار کے تائب ہونے کی خبر

صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۴﴾ وَ يُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ ؕ

غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ	يُذْهِبْ	وَ	صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۴﴾(3)
ان کے دلوں کا غصہ، گھٹن	دور کر دے گا	اور	مسلمان لوگوں کے سینوں کو

دلوں کو ٹھنڈا کر دے گا ○ اور ان کے دلوں کی گھٹن دور فرمائے گا

وَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ

عَلِيْمٌ	اللّٰهُ	وَ	يَّشَآءُ	مَنْ	يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى	وَ
علم والا	اللہ	اور	وہ چاہتا ہے	جس کی	اللہ توبہ قبول فرماتا ہے	اور

اور اللہ جس پر چاہتا ہے اپنی رحمت سے رجوع فرماتا ہے اور اللہ علم والا،

(1)..... اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی توہین وایذاء، مسلمانوں سے عہد شکنی اور شر وفساد کی ابتداء کرنا کفار کی وہ غلطی ہے جس کی سزا انہیں ملنی چاہئے۔ (2)..... ایمانِ کامل کا تقاضا یہ ہے کہ مومن اپنے ربعَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی سے ڈرے اور نہ اس کے علاوہ کسی کی پرواہ کرے۔ (3)..... تاریخ شاہد ہے کہ اس آیت میں کیے گئے سارے وعدے اللہ تعالیٰ نے پورے فرمائے اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دی ہوئے ساری خبریں سچ ثابت ہوئیں۔ نیز اس آیت سے معلوم ہوا کہ کفار سے اپنا بدلہ لینا جس سے مسلمانوں کے دلوں کا رنج نکلے جائز ہے بلکہ بعض اوقات بدلہ لینا ضروری ہے مگر ظلم وزیادتی نہ ہو۔

ایمان کا امتحان ہو کر رہتا ہے

حَكِيْمٌ ﴿۱۵﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَ لَمَّا

حَكِيْمٌ ﴿۱۵﴾	اَمْ	حَسِبْتُمْ	اَنْ	تُتْرَكُوْا	وَ	لَمَّا
حکمت والا (ہے)	کیا	تم نے گمان کرلیا	کہ	تمہیں چھوڑ دیا جائے گا	اور (حالانکہ)	ابھی

حکمت والا ہے ○ کیا تم نے یہ گمان کرلیا کہ تمہیں ایسے ہی چھوڑ دیا جائے گا حالانکہ ابھی

يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَ

يَعْلَمِ	اللّٰهُ	الَّذِيْنَ	جٰهَدُوْا	مِنْكُمْ	وَ
پہچان نہیں کروائی	اللہ (نے)	ان لوگوں کی جنہوں نے	(اخلاص کے ساتھ) جہاد کیا	تم میں سے	اور

اللہ نے ان لوگوں کی پہچان نہیں کروائی جو تم میں سے جہاد کرنے والے ہیں اور

لَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ لَا رَسُوْلِهٖ وَ لَا الْمُؤْمِنِيْنَ

لَمْ يَتَّخِذُوْا	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	وَ	لَا	رَسُوْلِهٖ	وَ	لَا	الْمُؤْمِنِيْنَ
انہوں نے نہیں بنایا	اللہ کے علاوہ	اور	نہ	اس کے رسول	اور	نہ	ایمان والوں (کے علاوہ)

وہ جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول اور ایمان والوں کے علاوہ کسی کو اپنا رازدار

ع ۸ / ۱۰ / ۲

کفار کو مسجدیں آباد کرنے کا کوئی حق نہیں

وَلِيْجَةً ؕ وَ اللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ؑ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ

وَلِيْجَةً	وَ	اللّٰهُ	خَبِيْرٌۢ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ (1)	مَا كَانَ	لِلْمُشْرِكِيْنَ
کوئی رازدار	اور	اللہ	خبردار (ہے)	(اس) سے جو	تم کرتے ہو	نہیں ہے	مشرکوں کے لئے

نہیں بنایا اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے ○ مشرکوں کو کوئی حق نہیں

اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ؕ

اَنْ	يَّعْمُرُوْا	مَسٰجِدَ اللّٰهِ (2)	شٰهِدِيْنَ	عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ	بِالْكُفْرِ
کہ	وہ آباد کریں	اللہ کی مسجدیں	(جبکہ یہ) گواہی دینے والے (ہیں)	اپنی جانوں پر	کفر کی

کہ وہ اللہ کی مسجدوں کو آباد کریں جبکہ یہ خود اپنے کفر کے گواہ ہیں،

1 ...... اللہ تعالیٰ لوگوں کی نیتوں اور ان کے مقاصد سے خبردار ہے اور ان میں سے کوئی چیز بھی اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہیں، لہٰذا ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اپنی نیت درست رکھنے پر خوب توجہ دے۔ 2 ...... یہاں مسجدوں سے بطورِ خاص مسجدِ حرام، کعبۂ معظمہ مراد ہے اور اس کو جمع کے صیغے سے اس لئے ذکر فرمایا کہ وہ تمام مسجدوں کا قبلہ اور امام ہے تو اسے آباد کرنے والا ایسا ہے جیسے تمام مسجدوں کو آباد کرنے والا، نیز مسجدِ حرام شریف کا ہر بقعہ مسجد ہے اس لئے یہاں جمع کا صیغہ ذکر کیا گیا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مسجد سے مراد جنسِ مسجد ہے یعنی جو بھی مسجد ہو کافروں کو اسے آباد کرنے کی اجازت نہیں اور اس صورت میں =

مسجدیں آباد کرنے کے مستحق باعمل مومن ہیں

اُولٰٓىِٕكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚۖ وَ فِي النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝۱۷ اِنَّمَا

اُولٰٓىِٕكَ	حَبِطَتْ[1]	اَعْمَالُهُمْ	وَ	فِي النَّارِ	هُمْ	خٰلِدُوْنَ ۝۱۷	اِنَّمَا
یہ لوگ	برباد ہوگئے	ان کے اعمال	اور	آگ میں	وہ	ہمیشہ رہنے والے (ہیں)	صرف

ان کے تمام اعمال برباد ہیں اور یہ ہمیشہ آگ ہی میں رہیں گے ○ اللہ کی

يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ

يَعْمُرُ[2]	مَسٰجِدَ اللّٰهِ	مَنْ	اٰمَنَ	بِاللّٰهِ	وَ	الْيَوْمِ الْاٰخِرِ	وَ
آباد کرتا ہے	اللہ کی مسجدیں	وہ جو	ایمان لایا	اللہ پر	اور	آخرت کے دن (پر)	اور

مسجدوں کو وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لاتے ہیں اور

اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ وَ لَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى

اَقَامَ	الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتَى	الزَّكٰوةَ	وَ	لَمْ يَخْشَ	اِلَّا	اللّٰهَ	فَعَسٰٓى
اس نے قائم کی	نماز	اور	ادا کی	زکوٰۃ	اور	نہیں ڈرتا	مگر	اللہ (سے)	تو قریب ہے

نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تو عنقریب

ایمان کے بغیر نیک عمل بیکار ہیں

اُولٰٓىِٕكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ۝۱۸ اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ

اُولٰٓىِٕكَ	اَنْ	يَّكُوْنُوْا	مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ۝۱۸	اَجَعَلْتُمْ[3]	سِقَايَةَ الْحَآجِّ
یہ لوگ	کہ	ہوں گے	ہدایت والوں میں سے	کیا تم نے ٹھہرادیا	حاجیوں کو پانی پلانے

یہ لوگ ہدایت والوں میں سے ہوں گے ○ تو کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے (والے) کو

وَ عِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ

وَ	عِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	كَمَنْ	اٰمَنَ	بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ
اور	مسجد حرام کی خدمت کرنے (والے کو)	(اس) جیسا جو	ایمان لایا	اللہ اور آخرت کے دن پر

اور مسجدِ حرام کی خدمت کرنے (والے) کو اس شخص کے برابر ٹھہرالیا جو اللہ اور قیامت پر ایمان لایا

=کعبۂ معظمہ بھی اسی میں داخل ہے کیونکہ وہ تو تمام مسجدوں کا سردار ہے۔

1 ...... کفار کے اچھے اعمال جیسے مساجد کی خدمت، مسافر خانہ، کنوئیں وغیرہ بنانا سب برباد ہیں کسی پر کوئی ثواب نہیں کیونکہ ایمان کے بغیر کوئی عمل معتبر نہیں۔ 2 ...... مسجدیں آباد کرنے کے مستحق مؤمنین ہیں، مسجدوں کو آباد کرنے میں یہ امور بھی داخل ہیں۔ جھاڑو دینا، صفائی کرنا، روشنی کرنا اور مسجدوں کو دنیا کی باتوں سے اور ایسی چیزوں سے محفوظ رکھنا جن کے لئے وہ نہیں بنائی گئیں، مسجدیں عبادت کرنے اور ذکر کرنے کے لئے بنائی گئی ہیں اور علم کا درس بھی=

وقف لازم

مومن مہاجر مجاہد کے فضائل

مومن مہاجر مجاہد کے لئے بشارتیں

وَ جٰهَدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ لَا یَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ

وَ	جٰهَدَ	فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	لَا یَسْتَوٗنَ	عِنْدَ اللّٰهِ	وَ	اللّٰهُ
اور	اس نے جہاد کیا	اللہ کی راہ میں	وہ برابر نہیں ہیں	اللہ کے نزدیک	اور	اللہ

اور اس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا، یہ اللہ کے نزدیک برابر نہیں ہیں اور اللہ

لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۹﴾ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا

لَا یَهْدِی	الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۹﴾	اَلَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	هَاجَرُوْا
ہدایت نہیں دیتا	ظالم لوگوں (کو)	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے ہجرت کی

ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا ○ وہ جنہوں نے ایمان قبول کیا اور ہجرت کی

وَ جٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً

وَ	جٰهَدُوْا [1]	فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ	اَعْظَمُ دَرَجَةً
اور	جہاد کیا	اللہ کی راہ میں	اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ	(ان کا) بہت بڑا درجہ (ہے)

اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کیا اللہ کے نزدیک ان کا

عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْفَآىِٕزُوْنَ ﴿۲۰﴾ یُبَشِّرُهُمْ

عِنْدَ اللّٰهِ	وَ	اُولٰٓىِٕكَ	هُمُ	الْفَآىِٕزُوْنَ ﴿۲۰﴾	یُبَشِّرُهُمْ
اللہ کے نزدیک	اور	یہ لوگ	وہی	کامیاب ہونے والے (ہیں)	بشارت دیتا ہے انہیں

بہت بڑا درجہ ہے اور وہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں ○ ان کا رب

رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَ رِضْوَانٍ وَّ جَنّٰتٍ

رَبُّهُمْ	بِرَحْمَةٍ	مِّنْهُ	وَ	رِضْوَانٍ	وَّ	جَنّٰتٍ
ان کا رب	رحمت کی	اپنی طرف سے	اور	رضامندی، خوشنودی	اور	باغوں (کی)

انہیں اپنی رحمت اور خوشنودی اور باغوں کی بشارت دیتا ہے،

=ذکر میں داخل ہے۔ 3...... اس آیت سے مراد یہ ہے کہ کفار کے اعمال کو مومنین کے اعمال سے کچھ نسبت نہیں کیونکہ کافر کے اعمال رائیگاں ہیں خواہ وہ حاجیوں کے لئے سبیل لگائیں یا مسجدِ حرام کی خدمت کریں، ان کے اعمال کو مومن کے اعمال کے برابر قرار دینا ظلم ہے۔

1...... جہاد کی تین صورتیں ہیں۔ (1) فقط جان سے جہاد کرنا جیسے مساکین کرتے تھے۔ (2) فقط مال سے جہاد کرنا جیسے معذور یا مالدار مومنوں کا عمل کہ غازی کو گھوڑا وغیرہ دے دیتے تھے۔ (3) جان و مال دونوں سے جہاد کرنا۔ جیسا کہ غنی قادر مسلمان جو کہ دوسرے مسکین غازیوں کو سامان بھی دیتے اور خود بھی میدان=

لَهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ﴿٢١﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ

لَهُمْ	فِيْهَا	نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ﴿٢١﴾	خٰلِدِيْنَ	فِيْهَآ	اَبَدًا	اِنَّ	اللّٰهَ
ان کے لئے	ان میں	دائمی نعمتیں (ہیں)	ہمیشہ رہنے والے	ان میں	ہمیشہ	بیشک	اللہ

ان کے لئے ان باغوں میں دائمی نعمتیں ہیں ○ وہ ہمیشہ ہمیشہ ان جنتوں میں رہیں گے بیشک اللہ

عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٢﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا

عِنْدَهٗٓ	اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٢﴾	يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تَتَّخِذُوْٓا [1]
اس کے پاس	بہت بڑا ثواب (ہے)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	نہ بناؤ

کے پاس بہت بڑا اجر ہے ○ اے ایمان والو! اپنے

اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ

اٰبَآءَكُمْ	وَ	اِخْوَانَكُمْ	اَوْلِيَآءَ	اِنِ اسْتَحَبُّوا	الْكُفْرَ	عَلَى الْاِيْمَانِ
اپنے باپ دادا	اور	اپنے بھائیوں (کو)	دوست	اگر وہ پسند کریں	کفر (کو)	ایمان پر

باپ اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ سمجھو اگر وہ ایمان کے مقابلے میں کفر کو پسند کریں

وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢٣﴾ قُلْ اِنْ

وَ	مَنْ	يَّتَوَلَّهُمْ	مِّنْكُمْ	فَاُولٰٓئِكَ	هُمُ	الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢٣﴾	قُلْ	اِنْ
اور	جو	دوستی کرے گا ان سے	تم میں سے	تو یہ لوگ	وہی	ظالم (ہیں)	تم کہو	اگر

اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی کرے گا تو وہی ظالم ہیں ○ تم فرماؤ: اگر

كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَ

كَانَ	اٰبَآؤُكُمْ	وَ	اَبْنَآؤُكُمْ	وَ	اِخْوَانُكُمْ	وَ	اَزْوَاجُكُمْ	وَ
ہوں	تمہارے باپ دادا	اور	تمہارے بیٹے	اور	تمہارے بھائی	اور	تمہاری بیویاں	اور

تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور

کو رشتہ داروں کو دوست بنانے کی ممانعت اور وعید

اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی محبت سب سے بڑھ کر ہونی چاہیئے

==میں جاتے تھے اور ان کے اپنے جانے پر بھی خرچہ ہوتا۔

1 ......جب مسلمانوں کو مشرکین سے ترکِ موالات کا حکم دیا گیا تو بعض لوگوں نے کہا یہ کیسے ممکن ہے کہ آدمی اپنے باپ بھائی وغیرہ قرابت داروں سے ترکِ تعلق کرے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ کفار سے موالات یعنی قلبی محبت کا تعلق جائز نہیں، چاہے ان سے کوئی بھی رشتہ ہو۔ یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں یعنی کافروں، بے دینوں اور گمراہوں کے ساتھ دوستانہ میل جول، رسم وراہ، مودت ومحبت اُن کی ہاں میں ہاں ملانا اُن کی خوشامد میں رہنا سب ممنوع ہے۔

عَشِيْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ ِۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ

عَشِيْرَتُكُمْ	وَ	اَمْوَالُ ِۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا	وَ	تِجَارَةٌ	تَخْشَوْنَ
تمہارا خاندان	اور	(وہ) مال تم نے کمایا انہیں	اور	(وہ) تجارت	تم ڈرتے ہو

تمہارا خاندان اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ تجارت جس کے نقصان سے

كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ

كَسَادَهَا	وَ	مَسٰكِنُ	تَرْضَوْنَهَاۤ	اَحَبَّ	اِلَيْكُمْ
اس کے نقصان (سے)	اور	(وہ) مکانات	تم پسند کرتے ہو انہیں	(یہ سب) زیادہ محبوب (ہوں)	تمہیں

تم ڈرتے ہو اور تمہارے پسندیدہ مکانات تمہیں اللہ اور اس کے رسول

مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى

مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ	وَ	جِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ	فَتَرَبَّصُوْا (1)	حَتّٰى
اللہ اور اس کے رسول سے	اور	اس کی راہ میں جہاد کرنے (سے)	تو انتظار کرو	یہاں تک کہ

اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ

يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۴﴾ ع لَقَدْ

يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ	وَ	اللّٰهُ	لَا يَهْدِي	الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۴﴾	لَقَدْ
اللہ اپنا حکم لائے	اور	اللہ	ہدایت نہیں دیتا	نافرمان لوگوں (کو)	ضرور بیشک

اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا ○ بیشک

غزوۂ حنین کا بیان

ع ٢/٩

نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّ يَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ

نَصَرَكُمُ	اللّٰهُ	فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ	وَّ	يَوْمَ حُنَيْنٍ (2)	اِذْ
مدد کی تمہاری	اللہ (نے)	بہت سے مقامات میں	اور	حنین کے دن	جب

اللہ نے بہت سے مقامات میں تمہاری مدد فرمائی اور حنین کے دن کو یاد کرو جب

(1)......اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فتاوی رضویہ، جلد 30، صفحہ 310 پر فرماتے ہیں: اس آیت سے معلوم ہوا کہ جسے دنیا جہان میں کوئی معزز، کوئی عزیز، کوئی مال، کوئی چیز، اللہ و رسول سے زیادہ محبوب ہو، وہ بارگاہِ الٰہی سے مردود ہے، اللہ اسے اپنی طرف راہ نہ دے گا، اسے عذابِ الٰہی کے انتظار میں رہنا چاہئے۔ (2)...... ”حنین“ مکہ اور طائف کے درمیان ایک مقام کا نام ہے اور یہاں لڑی گئی جنگ کو ”غزوہ حنین“ کہتے ہیں، تاریخِ اسلام میں اس جنگ کا دوسرا نام ”غزوہ ہوازن“ بھی ہے اس لئے کہ اس لڑائی میں ”بنی ہوازن“ سے مقابلہ ہوا تھا۔

اَعۡجَبَتۡكُمۡ كَثۡرَتُكُمۡ فَلَمۡ تُغۡنِ عَنۡكُمۡ شَيۡـًٔا

اَعۡجَبَتۡكُمۡ [1]	كَثۡرَتُكُمۡ	فَلَمۡ تُغۡنِ	عَنۡكُمۡ	شَيۡـًٔا
خود پسندی میں مبتلا کردیا تمہیں	تمہاری کثرت (نے)	پس اس نے فائدہ نہ دیا	تم سے (تمہیں)	کچھ

تمہاری کثرت نے تمہیں خود پسندی میں مبتلا کر دیا تو یہ کثرت تمہارے کسی کام نہ آئی

وَّضَاقَتۡ عَلَيۡكُمُ الۡاَرۡضُ بِمَا رَحُبَتۡ ثُمَّ وَلَّيۡتُمۡ

وَّ	ضَاقَتۡ	عَلَيۡكُمُ	الۡاَرۡضُ	بِمَا رَحُبَتۡ	ثُمَّ	وَلَّيۡتُمۡ
اور	تنگ ہوگئی	تمہارے اوپر	زمین	اپنی وسعت کے باوجود	پھر	تم واپس لوٹے

اور تم پر زمین اپنی وسعت کے باوجود تنگ ہوگئی پھر تم پیٹھ پھیر کر

مُّدۡبِرِيۡنَ ﴿۲۵﴾ ج ثُمَّ اَنۡزَلَ اللّٰهُ سَكِيۡنَتَهٗ عَلٰى رَسُوۡلِهٖ وَ

مُّدۡبِرِيۡنَ ﴿۲۵﴾	ثُمَّ	اَنۡزَلَ	اللّٰهُ	سَكِيۡنَتَهٗ	عَلٰى رَسُوۡلِهٖ	وَ
پیٹھ پھیرتے ہوئے	پھر	نازل فرمائی	اللہ (نے)	اپنی تسکین	اپنے رسول پر	اور

بھاگ گئے ○ پھر اللہ نے اپنے رسول پر اور اہلِ ایمان پر اپنی تسکین

عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَاَنۡزَلَ جُنُوۡدًا لَّمۡ تَرَوۡهَا وَعَذَّبَ

عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ [2]	وَ	اَنۡزَلَ	جُنُوۡدًا	لَّمۡ تَرَوۡهَا	وَ	عَذَّبَ
ایمان والوں پر	اور	اس نے اتارے	لشکر	تم نے نہ دیکھا انہیں	اور	عذاب دیا

نازل فرمائی اور اس نے ایسے لشکر اتارے جو تمہیں دکھائی نہیں دیتے تھے اور اس نے

الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا ؕ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۲۶﴾ ثُمَّ

الَّذِيۡنَ	كَفَرُوۡا	وَ	ذٰلِكَ	جَزَآءُ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۲۶﴾	ثُمَّ
ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا	اور	یہی	کافروں کی سزا (ہے)	پھر

کافروں کو عذاب دیا اور کافروں کی یہی سزا ہے ○ پھر

1 ...غزوۂ حنین کے موقع پر اسلامی افواج کی کثرت اور اس کے جاہ وجلال کو دیکھ کر بعض نئے مسلمان ہونے والوں کی زبان سے فخریہ کلمہ نکل گیا جس کا یہ انجام ہوا کہ ہوازن اور ثقیف قبائل کے پہلے ہی سخت حملے کی تاب نہ لا کر نو مسلم اور لشکرِ اسلام میں شامل ہونے والے کفارِ مکہ ایک دم سر پر پیر رکھ کر بھاگ نکلے اور ان کی بھگدڑ دیکھ کر انصار و مہاجرین کے بھی پاؤں اکھڑ گئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ خود پسندی اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ناپسند ہے، لہٰذا اپنے ہر کمال کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فضل سمجھنا چاہئے نہ کہ اپنے زورِ بازو کا نتیجہ۔ 2 ...اس سے معلوم ہوا کہ جنگِ حنین میں بھاگ جانے والے مسلمان مومن ہی رہے، ان کی معافی ہوگئی، ان پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سکینہ اتارا۔

مشرکین کو مسجد حرام میں آنے کی ممانعت

يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ

يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى	مَنْ	يَّشَآءُ	وَ	اللّٰهُ	غَفُوْرٌ
اس کے بعد اللہ توبہ کی توفیق دے گا	جسے	وہ چاہے گا	اور	اللہ	بخشنے والا

اس کے بعد اللہ جسے چاہے گا توبہ کی توفیق دے گا اور اللہ بخشنے والا

رَّحِيْمٌ ﴿۲۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ

رَّحِيْمٌ ﴿۲۷﴾	يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْٓا	اِنَّمَا	الْمُشْرِكُوْنَ	نَجَسٌ [1]
مہربان (ہے)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	بیشک	مشرکین	بالکل ناپاک (ہیں)

مہربان ہے ○ اے ایمان والو! مشرک بالکل ناپاک ہیں

فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَاِنْ خِفْتُمْ

فَلَا يَقْرَبُوا [2]	الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ	بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا	وَ	اِنْ	خِفْتُمْ
تو وہ قریب نہ آنے پائیں	مسجد حرام (کے)	اپنے اس سال کے بعد	اور	اگر	تمہیں ڈر ہو

تو اس سال کے بعد وہ مسجد حرام کے قریب نہ آنے پائیں اور اگر تمہیں

عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖٓ اِنْ شَآءَ ؕ

عَيْلَةً	فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ	اللّٰهُ	مِنْ فَضْلِهٖ	اِنْ	شَآءَ [3]
محتاجی، تنگدستی (کا)	تو عنقریب دولت مند کردے گا تمہیں	اللہ	اپنے فضل سے	اگر	اس نے چاہا

محتاجی کا ڈر ہے تو عنقریب اللہ اپنے فضل سے اگر چاہے گا تو تمہیں دولت مند کردے گا

جزیہ کا حکم

اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۸﴾ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

اِنَّ	اللّٰهَ	عَلِيْمٌ	حَكِيْمٌ ﴿۲۸﴾	قَاتِلُوْا	الَّذِيْنَ	لَا يُؤْمِنُوْنَ
بیشک	اللہ	علم والا	حکمت والا (ہے)	لڑتے رہو	ان لوگوں سے جو	ایمان نہیں لاتے

بیشک اللہ علم والا حکمت والا ہے ○ وہ لوگ جنہیں کتاب دی گئی

═اب جو ان پر اعتراض کرے وہ ان آیات کا مخالف ہے، نیز یہ بھاگ جانے والے ہی واپس ہوئے اور انہوں نے معرکہ فتح کیا لہٰذا یہ فتح، گزشتہ خطا کا کفارہ ہوگئی۔

1 ..... یہاں مشرکین کو باطن کے اعتبار سے ناپاک قرار دیا گیا ہے کہ وہ کفر و شرک کی نجاست سے آلودہ ہیں۔ 2 ..... اس آیت میں مسلمانوں کو یہ حکم دیا گیا کہ اِس سال یعنی سن 9 ہجری کے بعد مشرکین مسجدِ حرام کے قریب نہ آنے پائیں، نہ حج کے لئے نہ عمرہ کے لئے۔ یہاں اصل حکم مسجدِ حرام شریف میں آنے سے روکنے کا ہے اور بقیہ دنیا بھر کی مساجد میں آنے کے متعلق بھی حکم یہ ہے کہ کفار مسجدوں میں نہیں آسکتے، خصوصاً کفار کو بطورِ غلبہ کے مسجد میں لانا شدید═

یہودیوں اور عیسائیوں کی بے دینی کی تفصیل

ع ۵ | ۱۰

بِاللّٰهِ وَ لَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ لَا يُحَرِّمُوْنَ مَا

بِاللّٰهِ	وَ	لَا	بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ	وَ	لَا يُحَرِّمُوْنَ	مَا
اللہ پر	اور	نہ	آخرت کے دن پر	اور	حرام قرار نہیں دیتے	جسے

ان میں سے جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور نہ ہی آخرت کے دن پر اور نہ وہ ان چیزوں کو حرام قرار دیتے ہیں

حَرَّمَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ لَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ

حَرَّمَ	اللّٰهُ	وَ	رَسُوْلُهٗ	وَ	لَا يَدِيْنُوْنَ	دِيْنَ الْحَقِّ
حرام کیا	اللہ	اور	اس کے رسول (نے)	اور	قبول نہیں کرتے	سچا دین

جنہیں اللہ اور اس کے رسول نے حرام کیا ہے اور نہ وہ سچے دین پر چلتے ہیں

مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ

مِنَ الَّذِيْنَ	اُوْتُوا	الْكِتٰبَ	حَتّٰى	يُعْطُوا	الْجِزْيَةَ[1]
ان لوگوں میں سے جنہیں	دی گئی	کتاب	یہاں تک کہ	وہ دیں	جزیہ

ان سے جہاد کرتے رہو حتّٰی کہ وہ ذلیل ہو کر

عَنْ يَّدٍ وَّ هُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿۲۹﴾ ع وَ قَالَتِ الْيَهُوْدُ

عَنْ يَّدٍ	وَّ	هُمْ	صٰغِرُوْنَ ﴿۲۹﴾	وَ	قَالَتِ	الْيَهُوْدُ
(اپنے) ہاتھ سے	اور (اس حال میں کہ)	وہ	ذلیل (ہوں)	اور	کہا	یہودیوں (نے)

اپنے ہاتھوں سے جزیہ دیں ○ اور یہودیوں نے کہا:

عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ وَ قَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ

عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ	وَ	قَالَتِ	النَّصٰرَى	الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ	ذٰلِكَ
عزیر اللہ کا بیٹا (ہے)	اور	کہا	عیسائیوں (نے)	مسیح اللہ کا بیٹا (ہے)	یہ

عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور عیسائیوں نے کہا: مسیح اللہ کا بیٹا ہے۔ یہ

حرام ہے۔ 3...... یہ فرما کر اس بات کی تعلیم دی گئی ہے کہ بندے کو طلبِ خیر اور دفعِ آفات کے لئے ہمیشہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف متوجہ رہنا اور تمام امور کو اسی کی مشیت سے متعلق جاننا چاہئے۔

1...... اسلامی سلطنت کی جانب سے ذمی کافروں پر جو مال مقرر کیا جاتا ہے اسے جزیہ کہتے ہیں۔ عرب کے مشرکین سے جزیہ قبول نہیں کیا جائے گا، ان کیلئے صرف دو ہی صورتیں ہیں قبولِ اسلام یا جنگ۔ بقیہ دنیا بھر کے کافروں سے جزیہ پر صلح ہو سکتی ہے۔

قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِـُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ	يُضَاهِـُٔوْنَ	قَوْلَ الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
ان کا اپنے مونہوں سے کہنا (ہے)	وہ مشابہت کرتے ہیں	ان لوگوں کی بات سے جنہوں نے	کفر کیا

ان کی اپنے منہ سے کہی ہوئی بات ہے، یہ پہلے کے کافروں جیسی بات

مِنْ قَبْلُ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۳۰﴾ اِتَّخَذُوْۤا

مِنْ قَبْلُ	قٰتَلَهُمُ	اللّٰهُ	اَنّٰى	يُؤْفَكُوْنَ ﴿۳۰﴾	اِتَّخَذُوْۤا
(ان) سے پہلے	مارے انہیں	اللہ	کہاں	وہ اوندھے جاتے ہیں	انہوں نے بنالیا

کرتے ہیں۔ اللہ انہیں مارے، کہاں اوندھے جاتے ہیں؟○ انہوں نے

اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ

اَحْبَارَهُمْ	وَ	رُهْبَانَهُمْ	اَرْبَابًا (1)	مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ	وَ
اپنے پادریوں	اور	اپنے درویشوں (کو)	رب	اللہ کے سوا	اور

اپنے پادریوں اور درویشوں کو اللہ کے سوا رب بنالیا اور

الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَاۤ اُمِرُوْۤا اِلَّا لِيَعْبُدُوْۤا

الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ	وَ	مَاۤ اُمِرُوْۤا	اِلَّا	لِيَعْبُدُوْۤا
مریم کے بیٹے مسیح (کو بھی)	اور (حالانکہ)	انہیں حکم نہیں دیا گیا	مگر	یہ کہ وہ عبادت کریں

مسیح بن مریم (کو بھی) حالانکہ انہیں صرف یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ ایک معبود کی

اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا

اِلٰهًا وَّاحِدًا	لَاۤ اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	سُبْحٰنَهٗ	عَمَّا
ایک معبود (کی)	کوئی معبود نہیں	مگر	وہ	پاکی ہے اسے	(ان) سے جنہیں

عبادت کریں، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ان کے شرک سے

(1)......یہودیوں اور عیسائیوں نے اپنے پادریوں اور علماء کو معبود بنا کر ان کی کوئی باقاعدہ عبادت نہیں کی تھی بلکہ خدا کے حکم کو چھوڑ کر ان کے حکم کو اپنے لئے شریعت بنالیا تھا اور اسی کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انہوں نے خدا بنالئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ و رسول کے مقابلے میں جس کی دینی اطاعت کی جائے گی تو گویا اسے رب بنالیا گیا۔ ہمارے ہاں جو احکام اسلام کو علماء، اولیاء اور صالحین کے فہمِ دین کی روشنی میں قبول کیا جاتا ہے اس کا یہودیوں اور عیسائیوں کے طرزِ عمل سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ یہ عین اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت ہے اور کثیر آیات و احادیث میں اس کا ثبوت موجود ہے۔

دینِ اسلام ختم نہیں ہوگا

يُشْرِكُوْنَ ۝۳۱ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ

يُشْرِكُوْنَ ۝۳۱	يُرِيْدُوْنَ	اَنْ	يُّطْفِـُٔوْا	نُوْرَ اللّٰهِ [1]	بِاَفْوَاهِهِمْ
لوگ شریک ٹھہراتے ہیں	وہ چاہتے ہیں	کہ	بجھادیں	اللہ کا نور	اپنے مونہوں سے

پاک ہے ۝ یہ چاہتے ہیں کہ اپنے منہ سے اللہ کا نور بجھا دیں

وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّاۤ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ

وَ	يَاْبَى	اللّٰهُ	اِلَّاۤ	اَنْ	يُّتِمَّ	نُوْرَهٗ	وَلَوْ	كَرِهَ
اور (حالانکہ)	نہیں مانے گا	اللہ	مگر	یہ کہ	وہ پورا کردے	اپنا نور	اگرچہ	ناپسند کریں

حالانکہ اللہ اپنے نور کو مکمل کئے بغیر نہ مانے گا اگرچہ کافر

بعثت کا ایک مقصد دینِ اسلام کا غلبہ

الْكٰفِرُوْنَ ۝۳۲ هُوَ الَّذِيْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ

الْكٰفِرُوْنَ ۝۳۲	هُوَ	الَّذِيْۤ	اَرْسَلَ	رَسُوْلَهٗ	بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ
کفر کرنے والے	وہی (ہے)	جس نے	بھیجا	اپنا رسول	ہدایت اور سچے دین کے ساتھ

ناپسند کریں ۝ وہی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا

النصف

لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝۳۳ يٰۤاَيُّهَا

لِيُظْهِرَهٗ [2]	عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ	وَلَوْ	كَرِهَ	الْمُشْرِكُوْنَ ۝۳۳	يٰۤاَيُّهَا
تاکہ غالب کردے اسے	تمام دینوں پر	اگرچہ	ناپسند کریں	مشرکین	اے

تاکہ اسے تمام دینوں پر غالب کردے اگرچہ مشرک ناپسند کریں ۝ اے

پادریوں کی حرصِ مال اور لوگوں کو راہِ خدا سے روکنے کی وعید

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ

الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا	اِنَّ	كَثِيْرًا	مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ	لَيَاْكُلُوْنَ
وہ لوگو جو	ایمان لائے	بیشک	بہت	پادریوں اور درویشوں میں سے	ضرور وہ کھاجاتے ہیں

ایمان والو! بیشک بہت سے پادری اور روحانی درویش باطل طریقے سے لوگوں کا

1 ..... کفار دینِ اسلام، حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت کے دلائل اور اشاعتِ قرآن کو ختم کرنا چاہتے ہیں اور یہ نورِ الٰہی کو مٹانے کی کوشش کرنا ہے جو کبھی کامیاب نہ ہوگی۔ 2 .. غلبے سے دلائل اور قوت دونوں اعتبار سے غلبہ مراد ہے۔ دلائل کے اعتبار سے تو یوں کہ دینِ اسلام نے اپنی حقانیت پر جو دلائل پیش کیے ہیں اسے کوئی غلط ثابت نہیں کرسکا اور قوت کے اعتبار سے یوں کہ کئی صدیوں تک دنیا میں صرف دینِ اسلام ہی غالب تھا اور اب آئندہ اس کا کامل ظہور اس وقت ہوگا جب حضرت امام مہدی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ دنیا میں تشریف لائیں گے۔

أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ ۗ وَالَّذِينَ

اَمْوَالَ النَّاسِ	بِالْبَاطِلِ [1]	وَ	يَصُدُّوْنَ	عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	وَ	الَّذِيْنَ
لوگوں کے مال	باطل (طریقے) سے	اور	وہ روکتے ہیں	اللہ کی راہ سے	اور	وہ لوگ جو

مال کھا جاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور وہ لوگ جو

يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ۙ

يَكْنِزُوْنَ [2]	الذَّهَبَ	وَ	الْفِضَّةَ	وَ	لَا يُنْفِقُوْنَهَا	فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
جمع کرکے رکھتے ہیں	سونا	اور	چاندی	اور	وہ خرچ نہیں کرتے اسے	اللہ کی راہ میں

سونا اور چاندی جمع کر رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے

فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿۳۴﴾ يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ

فَبَشِّرْهُمْ	بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۴﴾	يَّوْمَ	يُحْمٰى	عَلَيْهَا	فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ
توخوشخبری سنادو انہیں	دردناک عذاب کی	(جس) دن	تپایا جائے گا	اس پر (اسے)	جہنم کی آگ میں

انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سناؤ○ جس دن وہ مال جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا

فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ ۗ هٰذَا

فَتُكْوٰى	بِهَا	جِبَاهُهُمْ	وَ	جُنُوْبُهُمْ	وَ	ظُهُوْرُهُمْ	هٰذَا
تو داغی جائیں گی	اس کے ساتھ	ان کی پیشانیاں	اور	ان کی کروٹیں	اور	ان کی پشتیں	یہ

پھر اس کے ساتھ ان کی پیشانیوں اور ان کے پہلوؤں اور ان کی پشتوں کو داغا جائے گا (اور کہا جائے گا) یہ

مَا كَنَزْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ ﴿۳۵﴾

مَا	كَنَزْتُمْ	لِاَنْفُسِكُمْ	فَذُوْقُوْا	مَا	كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ﴿۳۵﴾
(وہ ہے) جو	تم نے جمع کرکے رکھا تھا	اپنی جانوں کے لئے	تو چکھو	جسے	تم جمع کرکے رکھتے تھے

وہ مال ہے جو تم نے اپنے لئے جمع کر رکھا تھا تو اپنے جمع کرنے کا مزہ چکھو○

1 ...... یہود و نصاریٰ کے پادری اور روحانی درویش مال حاصل کرنے کے لئے دینی احکام بدل دیتے، اپنی کتابوں میں تحریف و تبدیلی کرتے اور سابقہ کتابوں میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بیان کردہ اوصاف پر مشتمل آیات میں فاسد تاویلیں اور تحریفیں کرتے تھے۔ اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دین کا علم اس لئے حاصل کرنا تاکہ اس کے ذریعے دنیا کا مال و دولت، عزت، منصب اور وجاہت حاصل ہو یہ انتہائی مذموم اور اپنی آخرت تباہ کر دینے والا عمل ہے۔ 2 ..... سونا چاندی اور دیگر اقسام کے مال جمع کرنا حرام نہیں ہاں ان کی زکوٰۃ نہ دینا گناہ ہے۔ مال کی وہ قلیل مقدار بھی اس وعید میں داخل ہے جس پر=

مہینوں کی تعداد اور حرمت والے مہینوں کا بیان

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ یَوْمَ

اِنَّ	عِدَّةَ الشُّهُوْرِ	عِنْدَ اللّٰهِ	اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا	فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ [1]	یَوْمَ
بیشک	مہینوں کی گنتی	اللہ کے نزدیک	بارہ مہینے (ہے)	اللہ کی کتاب میں	(جس) دن

بیشک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک اللہ کی کتاب میں بارہ مہینے ہیں جب سے

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ مِنْهَاۤ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌؕ

خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	مِنْهَاۤ	اَرْبَعَةٌ	حُرُمٌ [2]
اس نے پیدا کیا	آسمانوں	اور	زمین (کو)	ان میں سے	چار (مہینے)	حرمت والے (ہیں)

اس نے آسمان اور زمین بنائے، ان میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں۔

مشرکین سے متحد ہو کر جنگ کرنے کا حکم

ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ ﳔ فَلَا تَظْلِمُوْا فِیْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَ

ذٰلِكَ	الدِّیْنُ الْقَیِّمُ	فَلَا تَظْلِمُوْا	فِیْهِنَّ	اَنْفُسَكُمْ	وَ
یہ	سیدھا دین (ہے)	تو تم ظلم نہ کرو	ان (مہینوں) میں	اپنی جانوں (پر)	اور

یہ سیدھا دین ہے تو ان مہینوں میں اپنی جان پر ظلم نہ کرو اور

قَاتِلُوا الْمُشْرِكِیْنَ كَآفَّةً كَمَا یُقَاتِلُوْنَكُمْ

قَاتِلُوا	الْمُشْرِكِیْنَ	كَآفَّةً [3]	كَمَا	یُقَاتِلُوْنَكُمْ
تم لڑو	مشرکوں (سے)	سب (مل کر، یا) ہر حال (میں)	جیسے	وہ لڑتے ہیں تم سے

مشرکوں سے ہر حال میں لڑو جیسا وہ تم سے ہر وقت

مہینوں کو آگے پیچھے کرنے سے متعلق کفار کا حال

كَآفَّةًؕ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۳۶﴾ اِنَّمَا

كَآفَّةً	وَ	اعْلَمُوْۤا	اَنَّ	اللّٰهَ	مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۳۶﴾	اِنَّمَا
سب (مل کر، یا) ہر حال (میں)	اور	جان لو	بیشک	اللہ	پرہیز گاروں کے ساتھ (ہے)	بیشک

لڑتے ہیں اور جان لو کہ اللہ پرہیز گاروں کے ساتھ ہے ○ مہینوں کو

== زکوٰۃ فرض ہو اور زکوٰۃ نہ دی جائے جبکہ اس کثیر حلال مال پر بھی وعید نہیں جس کی زکوٰۃ دی جائے۔

(1)...... یہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب سے لوحِ محفوظ مراد ہے یا قرآن یا وہ حکم جو اس نے اپنے بندوں پر لازم کیا۔ (2)...... حرمت والے چار مہینے یہ ہیں: ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم، رجب۔ (3)...... اس سے مراد یہ ہے کہ مشرمین کے خلاف جنگ کرنے میں ایک دوسرے سے تعاون اور مدد کرو اور ان کے خلاف جنگ میں بزدلی اور کم ہمتی کا مظاہرہ نہ کرو اور نہ ہی پسپائی اختیار کرو اور اے اللہ کے بندو! اپنے دشمن مشرکین کے خلاف جنگ کرنے میں متحد اور متفق ہو جاؤ۔

اِنَّمَا النَّسِیْٓءُ زِیَادَةٌ فِی الْكُفْرِ یُضَلُّ بِهِ

النَّسِیْٓءُ (1)	زِیَادَةٌ فِی الْكُفْرِ (2)	یُضَلُّ	بِهِ
مہینوں کو آگے پیچھے کرنا	کفر میں زیادہ ہونا (ہے)	گمراہ کیا جاتا ہے	اس کے ذریعے

آگے پیچھے کرنا کفر میں ترقی کرنا ہے، اِس کے ذریعے اُن کافروں کو

الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّ

الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	یُحِلُّوْنَهٗ	عَامًا	وَّ
ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا	وہ حلال قرار دیتے ہیں اس (حرمت والے مہینے) کو	ایک سال	اور

گمراہ کیا جاتا ہے جو ایک سال کسی حرمت والے مہینے کو حلال قرار دے دیتے ہیں اور

یُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا لِّیُوَاطِـُٔوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ

یُحَرِّمُوْنَهٗ	عَامًا	لِّیُوَاطِـُٔوْا (3)	عِدَّةَ	مَا	حَرَّمَ
حرام قرار دیتے ہیں اسے	ایک سال	تاکہ وہ پوری کر دیں	گنتی	(ان مہینوں کی) جنہیں	حرام کیا

ایک سال اسے حرام قرار دیتے ہیں تاکہ اللہ کے حرام کئے ہوئے مہینوں کی گنتی

اللّٰهُ فَیُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ؕ زُیِّنَ لَهُمْ

اللّٰهُ	فَیُحِلُّوْا	مَا	حَرَّمَ	اللّٰهُ	زُیِّنَ	لَهُمْ
اللہ (نے)	تو وہ حلال کرلیں	(اس کو) جسے	حرام کیا	اللہ (نے)	خوشنما بنادیئے گئے	ان کے لئے

پوری کر دیں اور اللہ کے حرام کئے ہوئے کو حلال کرلیں۔ ان کے برے کام

سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ ۠ (۳۷) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ

سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ	وَ	اللّٰهُ	لَا یَهْدِی	الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ (۳۷)	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ
ان کے برے اعمال	اور	اللہ	ہدایت نہیں دیتا	کفر کرنے والی قوم (کو)	اے	وہ لوگو جو

ان کے لئے خوشنما بنادیئے گئے اور اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ○ اے ایمان

غزوۂ تبوک میں شرکت کی ترغیب

ع ۵ / ۱۰

(1)...... نَسِیْٓءُ کا لغوی معنی ہے ''وقت کو مؤخر کرنا'' اور یہاں اس سے مراد حرمت والے مہینے کی حرمت کو دوسرے مہینے کی طرف ہٹا دینا ہے۔ زمانہ جاہلیت میں اہلِ عرب حرمت والے مہینوں کی حرمت و عظمت کے معتقد تو تھے لیکن زمانہ جنگ میں ان کی حرمت کو دوسرے مہینوں کی طرف منتقل کر دیتے جیسے محرم کی بجائے صفر کے مہینے کو حرمت والا قرار دے کر محرم میں جنگ جاری رکھتے تھے۔ یہاں ان کے اسی عمل کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ (2)...... کفر میں زیادتی سے مراد یہ ہے کہ اولاً تو وہ لوگ ویسے ہی کافر تھے اور پھر مہینے آگے پیچھے کر کے حرام کو حلال سمجھنے کے کفر میں پڑتے تھے تو یہ مزید کفر میں اضافہ ہوا۔ (3)...... یعنی=

اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اٰمَنُوْا (1)	مَا	لَكُمْ	اِذَا	قِيْلَ	لَكُمُ	انْفِرُوْا	فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
ایمان لائے	کیا ہوا	تمہیں	جب	کہا جائے	تم سے	کوچ کرو، نکلو	اللہ کی راہ میں

والو! تمہیں کیا ہوا؟ جب تم سے کہا جائے کہ اللہ کی راہ میں نکلو

اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ ؕ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

اثَّاقَلْتُمْ (2)	اِلَى الْاَرْضِ	اَرَضِيْتُمْ	بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
(تو) تم بوجھل ہو کر جھک جاتے ہو	زمین کی طرف	کیا تم راضی ہو گئے	دنیا کی زندگی پر

تو زمین کے ساتھ لگ جاتے ہو۔ کیا تم آخرت کی بجائے دنیا کی زندگی پر

مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿۳۸﴾

مِنَ الْاٰخِرَةِ	فَمَا	مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	فِي الْاٰخِرَةِ	اِلَّا	قَلِيْلٌ ﴿۳۸﴾
آخرت سے (کی بجائے)	تو نہیں	دنیاوی زندگی کا سازوسامان	آخرت میں	مگر	بہت تھوڑا

راضی ہو گئے؟ تو آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی کا سازوسامان بہت ہی تھوڑا ہے ○

اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّيَسْتَبْدِلْ

اِلَّا تَنْفِرُوْا	يُعَذِّبْكُمْ	عَذَابًا اَلِيْمًا	وَّ	يَسْتَبْدِلْ (3)
اگر تم کوچ نہیں کرو گے	تو وہ سزا دے گا تمہیں	دردناک سزا	اور	بدلے میں لے آئے گا

اگر تم کوچ نہیں کرو گے تو وہ تمہیں دردناک سزا دے گا اور تمہاری جگہ

قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْهُ شَيْـًٔا ؕ وَاللّٰهُ

قَوْمًا	غَيْرَكُمْ	وَ	لَا تَضُرُّوْهُ	شَيْـًٔا	وَ	اللّٰهُ
(دوسری) قوم	تمہارے علاوہ	اور	تم نقصان نہیں کر سکو گے اس کا	کچھ	اور	اللہ

دوسرے لوگوں کو لے آئے گا اور تم اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکو گے اور اللہ

اللہ تعالیٰ کا دین کسی کا محتاج نہیں

=ماہِ حرام تو چار ہی رہیں اس کی تو پابندی کرتے ہیں لیکن ان کی تخصیص توڑ کر حکمِ الٰہی کی مخالفت کرتے ہیں کہ جو مہینہ حرام تھا اسے حلال کر لیا اور اس کی جگہ دوسرے کو حرام قرار دے دیا۔

(1) ...... یہ آیت غزوۂ تبوک کی ترغیب میں نازل ہوئی۔ اس غزوے کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج4، ص121 کا مطالعہ فرمائیں۔ (2) ...... شریعتِ مطہرہ کے بھاری فرمانوں اور سخت عبادات سے غیر اختیاری بوجھ محسوس ہونا جسے طبعی کراہت کہتے ہیں جیسے سردی کے موسم میں ٹھنڈے پانی سے وضو کرنا=

ہجرت رسول کے وقت مددِ الٰہی کا بیان

عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۳۹﴾ اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ

عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	قَدِیْرٌ ﴿۳۹﴾	اِلَّا تَنْصُرُوْهُ	فَقَدْ	نَصَرَهُ
ہر چیز پر	قدرت والا (ہے)	اگر تم مدد نہیں کرو گے اس (نبی) کی	تو بیشک	مدد فرمائی اس کی

ہر شے پر قادر ہے ○ اگر تم اس (نبی) کی مدد نہیں کرو گے تو اللہ ان کی مدد فرما چکا

اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ

اللّٰهُ	اِذْ	اَخْرَجَهُ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	ثَانِیَ اثْنَیْنِ [1]
اللہ (نے)	جب	نکال دیا اسے	ان لوگوں نے جنہوں نے	کفر کیا	(یہ) دو میں سے دوسرے (تھے)

ہے جب کافروں نے انہیں (ان کے وطن سے) نکال دیا تھا جبکہ یہ دو میں سے دوسرے تھے،

اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ

اِذْ	هُمَا	فِی الْغَارِ	اِذْ	یَقُوْلُ	لِصَاحِبِهٖ [2]	لَا تَحْزَنْ	اِنَّ
جب	وہ دونوں	غار میں (تھے)	جب	وہ فرما رہے تھے	اپنے ساتھی سے	غم نہ کرو	بیشک

جب دونوں غار میں تھے، جب یہ اپنے ساتھی سے فرما رہے تھے غم نہ کرو، بیشک

اللّٰهَ مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِیْنَتَهٗ عَلَیْهِ وَ اَیَّدَهٗ

اللّٰهَ	مَعَنَا	فَاَنْزَلَ	اللّٰهُ	سَكِیْنَتَهٗ [3]	عَلَیْهِ	وَ	اَیَّدَهٗ
اللہ	ہمارے ساتھ (ہے)	تو نازل فرمائی	اللہ (نے)	اپنی تسکین	اس پر	اور	مدد فرمائی اس کی

اللہ ہمارے ساتھ ہے تو اللہ نے اُس پر اپنی تسکین نازل فرمائی اور اُن لشکروں کے

بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَ جَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

بِجُنُوْدٍ	لَّمْ تَرَوْهَا	وَ	جَعَلَ	كَلِمَةَ الَّذِیْنَ [4]	كَفَرُوْا
(اُن) لشکروں کے ساتھ	تم نے نہ دیکھا انہیں	اور	کر دی	ان لوگوں کی بات جنہوں نے	کفر کیا

ساتھ اُس کی مدد فرمائی جو تم نے نہ دیکھے اور اُس نے کافروں کی بات کو

==بھاری معلوم ہونا وغیرہ، یہ گناہ و فسق نہیں بلکہ معاف ہے۔ 3 ...اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا دین ہمارا محتاج نہیں، ہم رہیں یا نہ رہیں دینِ اسلام قائم رہے گا اور اس کی اشاعت ہوتی رہے گی۔ اگر ہم اس کے قیام و اشاعت کے لئے کوشش کریں تو یہ ہمارے لئے سعادت ہے۔

1 ......دو ہستیوں سے مراد نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔ 2 ...... حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا صحابی ہونا خود اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا، یہ شرف آپ کے علاوہ اور کسی صحابی کو عطا نہ ہوا۔ 3 ......اللہ تعالیٰ کا خصوصیت کے ساتھ حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ==

غزوۂ تبوک میں شرکت کا حکم

منافقوں کا غزوۂ تبوک میں طرزِ عمل

السُّفْلٰى ؕ وَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِیَ الْعُلْیَا ؕ وَ اللّٰهُ عَزِیْزٌ

السُّفْلٰى	وَ	كَلِمَةُ اللّٰهِ(1)	هِیَ	الْعُلْیَا	وَ	اللّٰهُ	عَزِیْزٌ
نیچے	اور	اللّٰہ کی بات	وہی	بلند وبالا (ہے)	اور	اللّٰہ	عزت والا، غلبے والا

نیچے کر دیا اور اللّٰہ کی بات ہی بلند وبالا ہے اور اللّٰہ غالب

حَكِیْمٌ ﴿۴۰﴾ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّ ثِقَالًا وَّ جَاهِدُوْا

حَكِیْمٌ ﴿۴۰﴾	اِنْفِرُوْا	خِفَافًا	وَّ	ثِقَالًا	وَّ	جَاهِدُوْا
حکمت والا (ہے)	تم کوچ کرو	ہلکے (ہوکر)	اور	بوجھل (ہوکر)	اور	جہاد کرو

حکمت والا ہے ○ تم مشقت اور آسانی ہر حال میں کوچ کرو اور اپنے مالوں

بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ

بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ	فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	ذٰلِكُمْ	خَیْرٌ	لَّكُمْ
اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ	اللّٰہ کی راہ میں	یہ	بہتر (ہے)	تمہارے لئے

اور اپنی جانوں کے ساتھ اللّٰہ کے راستے میں جہاد کرو۔ اگر تم جانو تو یہ

اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾ لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِیْبًا وَّ

اِنْ	كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾	لَوْ	كَانَ	عَرَضًا	قَرِیْبًا(2)	وَّ
اگر	تم جانتے ہو	اگر	(جس کی طرف آپ نے بلایا) وہ ہوتا	کوئی مال	قریب	اور

تمہارے لئے بہتر ہے ○ اگر آسانی سے ملنے والا مال ہوتا اور درمیانہ سا سفر ہوتا

سَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ وَ لٰكِنْۢ بَعُدَتْ عَلَیْهِمُ

سَفَرًا قَاصِدًا	لَّاتَّبَعُوْكَ	وَ	لٰكِنْۢ	بَعُدَتْ	عَلَیْهِمُ
درمیانہ سفر (ہوتا)	(تو) ضرور وہ (منافق) پیچھے چلتے تمہارے	اور	لیکن	دور پڑ گیا	ان پر

تو وہ ضرور تمہارے پیچھے چلتے لیکن مشقت والا سفر ان پر

== اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پر سکینہ نازل فرمانا بھی ان کی فضیلت کی دلیل ہے۔ یہ فضیلت اس قول پر ہے کہ عَلَیْہِ کی ضمیر کا مرجع ابو بکر ہیں۔

4 ...... کافروں کی بات سے مراد شرک یا دعوتِ کفر ہے یا اس سے مراد نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شہید کرنے کی وہ سازش ہے جس میں کفار کامیاب نہ ہو سکے۔

1 ...... اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بات سے مراد توحید یا دعوتِ اسلام ہے یا اس سے مراد اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا وعدہ ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مدد فرمائے گا۔ 2 ...... یعنی تبوک کا میدان اگر قریب ہوتا اور غنیمت آرام سے مل جانے کی امید ہوتی تو یہ بہانے بنانے والے منافق ضرور ان منافع کے حصول کے ==

مُنافقوں کو جہاد سے رخصت دینے پر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تربیت

الشُّقَّةُ ؕ وَ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا

لَخَرَجْنَا	اسْتَطَعْنَا	لَوِ	بِاللّٰهِ	سَيَحْلِفُوْنَ (1)	وَ	الشُّقَّةُ
(تو) ضرور نکلتے	ہم طاقت رکھتے	اگر	اللہ کی	عنقریب وہ قسم کھائیں گے	اور	مشقت کا راستہ

بہت دور پڑ گیا اور اب اللہ کی قسم کھائیں گے کہ ہمیں طاقت ہوتی تو ہم آپ کے ساتھ

مَعَكُمْ ۚ يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۚ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُمْ

اِنَّهُمْ	يَعْلَمُ	اللّٰهُ	وَ	اَنْفُسَهُمْ	يُهْلِكُوْنَ (2)	مَعَكُمْ
بیشک وہ	جانتا ہے	اللہ	اور	اپنی جانوں (کو)	وہ ہلاک کر رہے ہیں	تمہارے ساتھ

ضرور نکلتے۔ یہ اپنے آپ کو ہلاک کر رہے ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ یہ

لَكٰذِبُوْنَ ﴿٤٢﴾ ع عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ

لَهُمْ	اَذِنْتَ	لِمَ	عَنْكَ	اللّٰهُ	عَفَا (3)	لَكٰذِبُوْنَ ﴿٤٢﴾
انہیں	تم نے اجازت دی	کیوں	تم سے (تمہیں)	اللہ	معاف کرے	ضرور جھوٹے ہیں

بیشک جھوٹے ہیں ○ اللہ تمہیں معاف کرے، آپ نے انہیں اجازت کیوں دیدی؟

حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَ تَعْلَمَ

تَعْلَمَ	وَ	صَدَقُوْا	الَّذِيْنَ	لَكَ	يَتَبَيَّنَ	حَتّٰى
تم جان لیتے	اور	سچ کہا	وہ لوگ جنہوں نے	تمہارے لئے	ظاہر ہو جاتے	یہاں تک کہ

جب تک آپ کے سامنے سچے لوگ ظاہر نہ ہو جاتے اور آپ جھوٹوں کو

غزوہ تبوک کے مومنوں اور منافقوں میں فرق

الْكٰذِبِيْنَ ﴿٤٣﴾ لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ

يُؤْمِنُوْنَ	الَّذِيْنَ	لَا يَسْتَاْذِنُكَ	الْكٰذِبِيْنَ ﴿٤٣﴾
ایمان رکھتے ہیں	وہ لوگ جو	رخصت نہیں مانگیں گے تم سے	جھوٹ بولنے والوں (کو)

نہ جان لیتے ○ اور جو لوگ اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں

ع ۱۴/۵

=لالچ میں جہاد میں شریک ہو جاتے لیکن دور کے سفر اور رومیوں سے جنگ کو عظیم جاننے کی وجہ سے یہ پیچھے رہ گئے۔ ایمان والوں کو باہمت ہونا چاہئے، بزدل نہیں۔

(1)... منافقین کی اس معذرت سے پہلے خبر دیدینا غیبی خبر اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت کی دلیل ہے چنانچہ جیسا فرمایا تھا ویسا ہی پیش آیا اور انہوں نے یہی معذرت کی اور جھوٹی قسمیں کھائیں۔ (2)..... اس سے ثابت ہوا کہ جھوٹی قسمیں کھانا ہلاکت کا سبب ہے۔ (3)..... نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ تعالیٰ نے پہلے اپنے عفو کی خوشخبری دی اور پھر تربیت فرمائی کہ آپ نے ان منافقوں کو جہاد سے پیچھے رہ جانے کی اجازت کیوں دی۔ اس سے آپ=

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ	اَنْ	يُّجَاهِدُوْا [1]	بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ	وَ	اللّٰهُ
اللہ اور آخرت کے دن پر	(اس سے) کہ	وہ جہاد کریں	اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ	اور	اللہ

وہ آپ سے اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرنے سے بچنے کی چھٹی نہیں مانگیں گے اور اللہ

عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۴﴾ اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

عَلِيْمٌ	بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۴﴾	اِنَّمَا	يَسْتَاْذِنُكَ	الَّذِيْنَ	لَا يُؤْمِنُوْنَ
خوب جاننے والا (ہے)	پرہیز گاروں کو	صرف	رخصت مانگتے ہیں تم سے	وہ لوگ جو	ایمان نہیں رکھتے

پرہیز گاروں کو خوب جانتا ہے ○ آپ سے چھٹی وہی لوگ مانگتے ہیں جو اللہ اور

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ	وَ	ارْتَابَتْ	قُلُوْبُهُمْ	فَهُمْ	فِيْ رَيْبِهِمْ
اللہ اور آخرت کے دن پر	اور	شک میں پڑے ہیں	ان کے دل	تو وہ	اپنے شک میں

قیامت پر ایمان نہیں رکھتے اور ان کے دل شک میں پڑے ہوئے ہیں تو وہ اپنے شک میں

يَتَرَدَّدُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا

يَتَرَدَّدُوْنَ ﴿۴۵﴾	وَ	لَوْ	اَرَادُوا	الْخُرُوْجَ	لَاَعَدُّوْا
حیران و پریشان ہیں	اور	اگر	انہوں نے ارادہ کیا ہوتا	نکلنے (کا)	(تو) ضرور تیار کرتے

حیران، پریشان ہیں ○ اور اگر ان کا نکلنے کا ارادہ ہوتا تو اس کے لئے کچھ تو

لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ

لَهٗ	عُدَّةً [2]	وَّ	لٰكِنْ	كَرِهَ	اللّٰهُ	انْۢبِعَاثَهُمْ	فَثَبَّطَهُمْ
اس کے لئے	سامان	اور	لیکن	ناپسند فرمایا	اللہ (نے)	ان کا اٹھنا	تو سست کر دیا انہیں

سامان تیار کرتے لیکن اللہ کو ان کا اٹھنا ہی ناپسند ہے تو اس نے ان میں سستی پیدا کر دی

منافقوں کا عذر جھوٹا ہونے کی علامت

=صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قلبِ اطہر کی تسکین بھی کر دی گئی اور تربیت بھی۔

1 ......اس سے معلوم ہوا کہ جہاد کے موقع پر معذرتیں کرنا منافقت کی علامت تھی جبکہ کامل ایمان والے ہر کڑی آزمائش میں پورے اترتے ہیں اور جہاد جیسے سخت موقع پر بھی دل و جان اور مال کے ساتھ حاضر ہونے کو تیار رہتے ہیں۔ 2 ......اللہ عَزَّوَجَلَّ کا علم تو یقیناً قطعی ہے لیکن ہمارے لئے اس میں ایک نکتہ ہے کہ بہت سی چیزوں کا اعتبار قرائن سے بھی کیا جاتا ہے جیسے یہاں منافقین کا جہاد کیلئے کوئی سامان تیار نہ کرنا اس بات کا قرینہ ہے کہ انہوں نے جہاد کا ارادہ ہی نہیں کیا تھا۔

منافقوں کے شریکِ جہاد ہونے کے نقصانات

وَ قِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿۴۶﴾ لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ

وَ	قِيْلَ	اقْعُدُوْا	مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿۴۶﴾ [1]	لَوْ	خَرَجُوْا	فِيْكُمْ
اور	کہہ دیا گیا	بیٹھے رہو	بیٹھے رہنے والوں کے ساتھ	اگر	وہ نکلتے	تم میں (شامل ہو کر)

اور کہہ دیا گیا: تم بیٹھے رہنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو ○ اگر وہ تمہارے ساتھ نکلتے

مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا وَّ لَاْاَوْضَعُوْا

مَّا زَادُوْكُمْ	اِلَّا	خَبَالًا	وَّ	لَاْاَوْضَعُوْا
(تو) وہ نہیں زیادہ کرتے تمہارے لئے	مگر	نقصان، فساد	اور	ضرور وہ تیزی سے دوڑتے پھرتے ہیں

تو یہ تمہارے نقصان میں اضافہ ہی کرتے اور تمہارے درمیان فتنہ انگیزی

خِلٰلَكُمْ يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ ۚ وَ فِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ

خِلٰلَكُمْ	يَبْغُوْنَكُمُ	الْفِتْنَةَ	وَ	فِيْكُمْ	سَمّٰعُوْنَ [2]
تمہارے درمیان	وہ چاہتے ہیں تم میں	فتنہ	اور	تم میں	خوب سننے والے (یعنی جاسوس ہیں)

کرنے کے لئے دوڑتے پھرتے اور تمہارے اندر ان کے جاسوس

غزوۂ تبوک سے پہلے منافقوں کی روش

لَهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۷﴾ لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ

لَهُمْ	وَ	اللّٰهُ	عَلِيْمٌ	بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۷﴾	لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ
ان کے	اور	اللّٰه	خوب جاننے والا (ہے)	ظالموں کو	ضرور بیشک انہوں نے چاہا فتنہ

موجود ہیں اور اللّٰه ظالموں کو خوب جانتا ہے ○ بیشک انہوں نے پہلے ہی فتنہ و فساد

مِنْ قَبْلُ وَ قَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ حَتّٰى جَآءَ

مِنْ قَبْلُ	وَ	قَلَّبُوْا	لَكَ	الْاُمُوْرَ	حَتّٰى	جَآءَ
(اس) سے پہلے	اور	الٹ پلٹ کیا	تمہارے لئے	کاموں (تدبیروں کو)	یہاں تک کہ	آ گیا

چاہا تھا اور اے حبیب! انہوں نے پہلے بھی تمہارے لئے الٹی تدبیریں کی ہیں حتّٰی کہ حق

[1] ...... بیٹھے رہنے والوں سے مراد عورتیں، بچے، مریض اور معذور افراد ہیں۔

[2] ...... منافقوں کی ایک بری خصلت یہ ہے کہ وہ کفار کے لئے مسلمانوں کی جاسوسی کرتے اور ان کے رازوں تک پہنچ کر مسلمانوں کو نقصان پہنچاتے ہیں اور یہ سلسلہ آج تک جاری ہے۔

شرکتِ جہاد سے متعلق ایک منافق کے جھوٹے عذر کا رد

الْحَقُّ وَ ظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَ هُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَ

الْحَقُّ	وَ	ظَهَرَ	اَمْرُ اللّٰهِ	وَ	هُمْ	كٰرِهُوْنَ ﴿۴۸﴾	وَ
حق	اور	غالب ہو گیا	اللہ کا حکم (دین)	اور (حالانکہ)	وہ	ناپسند کرنے والے (تھے)	اور

آ گیا اور اللہ کا دین غالب ہو گیا اگرچہ یہ ناپسند کرنے والے تھے ○ اور

مِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَ لَا تَفْتِنِّيْ ؕ اَلَا

مِنْهُمْ	مَّنْ	يَّقُوْلُ [1]	ائْذَنْ	لِّيْ	وَ	لَا تَفْتِنِّيْ	اَلَا
ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	کہتا ہے	اجازت دیدیں	مجھے	اور	فتنہ میں نہ ڈالیں مجھے	سن لو

ان میں کوئی آپ سے یوں کہتا ہے کہ مجھے رخصت دیدیں اور مجھے فتنے میں نہ ڈالیں۔ سن لو!

فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ؕ وَ اِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۹﴾

فِي الْفِتْنَةِ [2]	سَقَطُوْا	وَ	اِنَّ	جَهَنَّمَ	لَمُحِيْطَةٌ	بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۹﴾
فتنہ میں	وہ پڑے ہوئے ہیں	اور	بیشک	جہنم	ضرور گھیرے ہوئے (ہے)	کافروں کو

یہ فتنے ہی میں پڑے ہوئے ہیں اور بیشک جہنم کافروں کو گھیرے ہوئے ہے ○

منافقوں کا مسلمانوں کی مصیبت پر خوش ہونا اور خوشی پر غم کرنا

اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۚ وَ اِنْ تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ

اِنْ	تُصِبْكَ	حَسَنَةٌ	تَسُؤْهُمْ	وَ	اِنْ	تُصِبْكَ	مُصِيْبَةٌ
اگر	پہنچتی ہے تجھے	بھلائی	(تو) بری لگتی ہے انہیں	اور	اگر	پہنچتی ہے تجھے	مصیبت

اگر تمہیں بھلائی پہنچتی ہے تو انہیں برا لگتا ہے اور اگر تمہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے

يَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَآ اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَ يَتَوَلَّوْا

يَّقُوْلُوْا	قَدْ	اَخَذْنَآ	اَمْرَنَا	مِنْ قَبْلُ	وَ	يَتَوَلَّوْا
(تو) وہ کہتے ہیں	بیشک	ہم نے پکڑ لیا تھا	اپنا (احتیاطی) کام	(اس) سے پہلے (ہی)	اور	وہ لوٹ جاتے ہیں

تو کہتے ہیں: ہم نے پہلے ہی اپنا احتیاطی معاملہ اختیار کر لیا تھا اور خوشیاں مناتے ہوئے

1 ..... اس آیت میں جد بن قیس منافق کی ایک حرکت کا ذکر ہے کہ غزوۂ تبوک کی تیاری کے موقع پر اس نے کہا: یا رسول اللہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، میری قوم جانتی ہے کہ میں عورتوں کا بڑا شیدائی ہوں، مجھے اندیشہ ہے کہ میں رومی عورتوں کو دیکھ کر صبر نہ کر سکوں گا اس لئے آپ مجھے یہیں ٹھہر جانے کی اجازت دیں اور ان عورتوں کے فتنہ میں نہ ڈالیں۔ یہ اس کا صرف ایک حیلہ تھا اور جہاد میں شرکت سے رکنے کا اصلی سبب اس کی منافقت تھی۔ 2 ..... یہاں فتنے سے مراد رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ کفر کرنا، تکلیف قبول کرنے سے اعراض کرنا اور مسلمانوں کی مخالفت پر قائم رہنا ہے۔

وَّهُمْ فَرِحُوْنَ ۝۵۰ قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ

وَّ	هُمْ	فَرِحُوْنَ ۝۵۰	قُلْ	لَّنْ يُّصِيْبَنَآ	اِلَّا	مَا	كَتَبَ (1)
اور	وہ	خوشیاں منانے والے (ہوتے ہیں)	تم کہو	ہرگز نہیں پہنچے گا ہمیں	مگر	وہ جو	لکھ دیا

لوٹ جاتے ہیں ۝ تم فرماؤ: ہمیں وہی پہنچے گا جو اللہ نے ہمارے لیے

اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

اللّٰهُ	لَنَا	هُوَ	مَوْلٰىنَا	وَ	عَلَى اللّٰهِ	فَلْيَتَوَكَّلِ
اللہ (نے)	ہمارے لئے	وہ	ہمارا مددگار (ہے)	اور	اللہ پر	تو چاہئے کہ بھروسہ کریں

لکھ دیا، وہ ہمارا مددگار ہے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ

الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۵۱ قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّآ

الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۵۱ (2)	قُلْ	هَلْ	تَرَبَّصُوْنَ	بِنَآ	اِلَّآ
ایمان والے	تم کہو	کیا (یعنی نہیں)	تم انتظار کررہے	ہمارے اوپر	مگر

کرنا چاہئے ۝ تم فرماؤ، تم ہمارے اوپر دو اچھی خوبیوں میں سے ایک کا

اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ؕ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمُ

اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ (3)	وَ	نَحْنُ	نَتَرَبَّصُ	بِكُمْ	اَنْ	يُّصِيْبَكُمُ
دو اچھائیوں میں سے ایک (کا)	اور	ہم	انتظار کررہے ہیں	تم پر	کہ	ڈال دے تم پر

انتظار کررہے ہو اور ہم تم پر انتظار کررہے ہیں کہ اللہ تمہیں

اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖٓ اَوْ بِاَيْدِيْنَا ۖ فَتَرَبَّصُوْٓا اِنَّا

اللّٰهُ	بِعَذَابٍ	مِّنْ عِنْدِهٖٓ	اَوْ	بِاَيْدِيْنَا	فَتَرَبَّصُوْٓا	اِنَّا
اللہ	عذاب	اپنے پاس سے	یا	ہمارے ہاتھوں سے	تو تم انتظار کرو	بیشک ہم

اپنی طرف سے یا ہمارے ہاتھوں سے عذاب دے تو تم انتظار کرو اور ہم (بھی)

(1)۔ ہر مسلمان کو یہ عقیدہ رکھنا چاہئے کہ اسے وہی مصیبت پہنچے گی جو اللہ تعالیٰ نے اس کے مقدر میں لکھ دی ہے اور اسے وہ اپنی جان سے بذاتِ خود دور کرنے کی قدرت نہیں رکھتا۔ مزید یہ کہ اس مسئے میں بحث اور غور و فکر کرنے سے بچنا چاہئے کیونکہ تقدیر کے مسئلے میں بحث اور غور و فکر ایمان کی بربادی کا سبب بن سکتے ہیں۔ (2)...... منافقین دنیوی اسباب، جلد ملنے والی اور فانی لذتوں پر بھروسہ کرتے ہیں اور مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ کریں اور اس کی رضا پر راضی رہیں۔ (3)...... اس سے مراد یہ ہے کہ جہاد کرنے پر یا تو فتح و غنیمت ملے گی یا شہادت نصیب ہوگی۔

مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ ﴿۵۲﴾ قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا

مَعَكُمْ	مُّتَرَبِّصُوْنَ ﴿۵۲﴾	قُلْ	اَنْفِقُوْا	طَوْعًا	اَوْ	كَرْهًا
تمہارے ساتھ	انتظار کرنے والے (ہیں)	تم کہو	تم خرچ کرو	خوشدلی (سے)	یا	ناگواری (سے)

منتظر ہیں ○ تم فرماؤ کہ تم خوشدلی سے خرچ کرو یا ناگواری سے (بہر صورت)

لَنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ؕ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۵۳﴾ وَ

لَنْ يُّتَقَبَّلَ [1]	مِنْكُمْ	اِنَّكُمْ	كُنْتُمْ	قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۵۳﴾	وَ
ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا	تم سے	بیشک تم	ہو	نافرمانی کرنے والی قوم	اور

تم سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ بیشک تم نافرمان قوم ہو ○ اور

مَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّاۤ

مَا مَنَعَهُمْ	اَنْ	تُقْبَلَ	مِنْهُمْ	نَفَقٰتُهُمْ	اِلَّاۤ
محروم نہیں کیا انہیں	(اس سے) کہ	قبول کئے جائیں	ان سے	ان کے صدقات	مگر

ان کے صدقات قبول کئے جانے سے یہ بات مانع ہے

اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَ بِرَسُوْلِهٖ وَ

اَنَّهُمْ	كَفَرُوْا	بِاللّٰهِ	وَ	بِرَسُوْلِهٖ	وَ
(اس چیز نے) کہ وہ	انہوں نے کفر کیا	اللہ کے ساتھ	اور	اس کے رسول کے ساتھ	اور

کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا اور

لَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَ هُمْ كُسَالٰى وَ لَا يُنْفِقُوْنَ

لَا يَاْتُوْنَ	الصَّلٰوةَ	اِلَّا	وَ	هُمْ	كُسَالٰى [2]	وَ	لَا يُنْفِقُوْنَ
وہ نہیں آتے	نماز (کے لئے)	مگر	اور	وہ	سستی و کاہلی (سے)	اور	وہ خرچ نہیں کرتے

وہ نماز کی طرف سستی و کاہلی سے ہی آتے ہیں اور ناگواری سے ہی

[1]...... یہ آیت اگرچہ خاص منافقوں کے بارے میں ہے لیکن اس کا حکم عام ہے چنانچہ ہر وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی نیت سے خرچ نہ کرے بلکہ ریاکاری اور نام و نمود کی وجہ سے خرچ کرے تو وہ قبول نہ کیا جائے گا۔

[2]...... اس آیت سے معلوم ہوا کہ نماز میں سستی کرنا منافقوں کا طریقہ ہے، لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ نماز میں سستی کرنے سے بچے۔

منافقین کا راہِ خدا میں خرچ مردود ہونے کی وجوہات

منافق کا راہِ خدا میں خرچ کرنا مقبول نہیں

منافقوں کی مالداری کا وبال

اِلَّا وَ هُمْ كٰرِهُوْنَ ۝۵۴ فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَ لَاۤ

اِلَّا	وَ	هُمْ	كٰرِهُوْنَ ۝۵۴ (1)	فَلَا تُعْجِبْكَ (2)	اَمْوَالُهُمْ	وَ	لَاۤ
مگر	اور	وہ	ناپسند کرنے والے (ہوتے ہیں)	تو تجھے پسند نہ آئیں	ان کے اموال	اور	نہ

مال خرچ کرتے ہیں ○ تو تمہیں ان کے مال اور ان کی اولاد تعجب میں

اَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ

اَوْلَادُهُمْ	اِنَّمَا	یُرِیْدُ	اللّٰهُ	لِیُعَذِّبَهُمْ	بِهَا	فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا	وَ
ان کی اولاد	صرف	چاہتا ہے	اللّٰه	وہ عذاب دے انہیں	ان کے ذریعے	دنیا کی زندگی میں	اور

نہ ڈالیں، اللّٰه یہی چاہتا ہے کہ اِن چیزوں کے ذریعے دنیا کی زندگی میں اِن سے راحت و آرام دور کر دے اور

منافق لوگ مخلص مسلمانوں جیسے نہیں

تَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝۵۵ وَ یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ

تَزْهَقَ	اَنْفُسُهُمْ	وَ	هُمْ	كٰفِرُوْنَ ۝۵۵	وَ	یَحْلِفُوْنَ	بِاللّٰهِ
نکل جائے	ان کی جان	اور	وہ	کفر کرنے والے (ہوں)	اور	وہ قسم کھاتے ہیں	اللّٰه کی

کفر کی حالت میں اِن کی روح نکلے ○ اور (منافق) اللّٰه کی قسمیں کھاتے ہیں

اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ؕ وَ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَ لٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ

اِنَّهُمْ	لَمِنْكُمْ	وَ	مَا	هُمْ	مِّنْكُمْ	وَ	لٰكِنَّهُمْ	قَوْمٌ
کہ وہ	ضرور تم میں سے (ہیں)	اور (حالانکہ)	نہیں	وہ	تم میں سے	اور	لیکن وہ	لوگ

کہ وہ تم میں سے ہیں حالانکہ وہ تم میں سے نہیں ہیں لیکن وہ لوگ

یَّفْرَقُوْنَ ۝۵۶ لَوْ یَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ اَوْ مُدَّخَلًا

یَّفْرَقُوْنَ ۝۵۶	لَوْ	یَجِدُوْنَ	مَلْجَاً	اَوْ	مَغٰرٰتٍ	اَوْ	مُدَّخَلًا
(تم سے) ڈرتے ہیں	اگر	وہ پائیں	کوئی پناہ گاہ	یا	کچھ غار	یا	کوئی داخل ہونے کی جگہ

ڈرتے ہیں ○ اگر انہیں کوئی پناہ گاہ یا غار یا کہیں سماجانے کی جگہ مل جاتی

(1) ...راہِ خدا میں خرچ کرنے سے دل تنگ ہونا منافقوں کا طریقہ ہے۔ لہٰذا اللّٰه عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں خرچ کیا جائے تو خوش دلی سے خرچ کیا جائے۔

(2) ...اس آیت میں خطاب اگرچہ نبی اکرم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ ہے لیکن اس سے مراد مسلمان ہیں اور آیت کا معنی یہ ہے کہ تم ان منافقوں کی مالداری اور اولاد پر یہ سوچ کر حیرت نہ کرو کہ جب یہ مردود ہیں تو انہیں اتنا مال کیوں ملا؟ اس میں ایک حکمت یہ ہے کہ اللّٰه تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان چیزوں کے ذریعے دنیا کی زندگی میں ان سے راحت و آرام دور کر دے کہ محنت سے جمع کریں، مشقت سے اس کی حفاظت کریں اور حسرت سے چھوڑ کر مریں۔

صدقات کی تقسیم پر منافقوں کا اعتراض اور ان کی مفاد پرستی

لَّوَلَّوۡا اِلَیۡہِ وَ ہُمۡ یَجۡمَحُوۡنَ ﴿۵۷﴾ وَ مِنۡہُمۡ

لَّوَلَّوۡا	اِلَیۡہِ	وَ	ہُمۡ	یَجۡمَحُوۡنَ ﴿۵۷﴾	وَ	مِنۡہُمۡ
(تو) ضرور پھر جائیں گے	اس کی طرف	اور	وہ	جلدی کر رہے ہوں گے	اور	ان میں سے

تو جلدی کرتے ہوئے ادھر پھر جائیں گے ○ اور ان میں سے

مَّنۡ یَّلۡمِزُکَ فِی الصَّدَقٰتِ ۚ فَاِنۡ اُعۡطُوۡا

مَّنۡ	یَّلۡمِزُکَ	فِی الصَّدَقٰتِ	فَاِنۡ	اُعۡطُوۡا
(کوئی وہ ہے) جو	اعتراض کرتا ہے تم پر	صدقات (کی تقسیم) میں	تو اگر	انہیں دے دیا جائے

کوئی وہ ہے جو صدقات تقسیم کرنے میں تم پر اعتراض کرتا ہے تو اگر انہیں اُن (صدقات) میں سے

مِنۡہَا رَضُوۡا وَ اِنۡ لَّمۡ یُعۡطَوۡا مِنۡہَاۤ اِذَا ہُمۡ

مِنۡہَا	رَضُوۡا[1]	وَ	اِنۡ	لَّمۡ یُعۡطَوۡا	مِنۡہَاۤ	اِذَا	ہُمۡ
ان میں سے	(تو) راضی ہو جاتے ہیں	اور	اگر	انہیں نہ دیا جائے	ان میں سے	اسی وقت	وہ

کچھ دیدیا جائے تو راضی ہو جاتے ہیں اور اگر انہیں اُن میں سے کچھ نہ دیا جائے تو اس وقت

عطائے رسول پر راضی رہنے میں ہی بھلائی ہے

یَسۡخَطُوۡنَ ﴿۵۸﴾ وَ لَوۡ اَنَّہُمۡ رَضُوۡا مَاۤ اٰتٰىہُمُ

یَسۡخَطُوۡنَ ﴿۵۸﴾	وَ	لَوۡ	اَنَّہُمۡ	رَضُوۡا	مَاۤ	اٰتٰىہُمُ
ناراض ہو جاتے ہیں	اور	اگر	بیشک وہ	راضی ہو جاتے	(اس پر) جو	دیا انہیں

ناراض ہو جاتے ہیں ○ اور (کیا اچھا ہوتا) اگر وہ اس پر راضی ہو جاتے جو اللہ اور اس کے

اللّٰہُ وَ رَسُوۡلُہٗ ۙ وَ قَالُوۡا حَسۡبُنَا اللّٰہُ سَیُؤۡتِیۡنَا اللّٰہُ

اللّٰہُ وَ رَسُوۡلُہٗ	وَ	قَالُوۡا	حَسۡبُنَا	اللّٰہُ	سَیُؤۡتِیۡنَا	اللّٰہُ
اللہ اور اس کے رسول (نے)	اور	وہ کہتے	ہمیں کافی (ہے)	اللہ	عنقریب دے گا ہمیں	اللہ

رسول نے انہیں عطا فرمایا اور کہتے کہ ہمیں اللہ کافی ہے۔ عنقریب اللہ اور اس کا رسول

1. یہ بات اخلاص نہ ہونے کی علامت ہے کہ جب تک فائدہ ملتا رہے تب تک راضی، خوش ہیں اور جب فائدہ ملنا بند ہو جائے تو برائیاں بیان کرنا شروع کردی جائیں۔ آج بھی کسی آدمی کے دوسرے کے ساتھ مخلص ہونے کا یہی پیمانہ ہے کہ اگر کوئی شخص ہم سے فائدہ حاصل کرتے وقت تو خوش اور راضی ہو اور تعریفیں کرے اور فائدہ ختم ہو جانے پر سلام لینا گوارا نہ کرے تو یہ مخلص نہ ہونے کی علامت ہے۔

مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ﴿۵۹﴾

مِنْ فَضْلِهٖ	وَ	رَسُوْلُهٗۤ (1)	اِنَّاۤ	اِلَى اللّٰهِ	رٰغِبُوْنَ ﴿۵۹﴾
اپنے فضل سے	اور	اس کا رسول	بیشک ہم	اللہ کی طرف	رغبت رکھنے والے (ہیں)

ہمیں اپنے فضل سے اور زیادہ عطا فرمائیں گے۔ بیشک ہم اللہ ہی کی طرف رغبت رکھنے والے ہیں ○

زکوۃ کے مستحق لوگوں کا بیان

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ (2)	لِلْفُقَرَآءِ	وَ	الْمَسٰكِيْنِ	وَ	الْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا
زکوتیں صرف	فقیروں کے لئے	اور	مسکینوں	اور	ان (کی وصولی) پر کام کرنے والوں

زکوۃ صرف فقیروں اور بالکل محتاجوں اور زکوۃ کی وصولی پر مقرر کئے ہوئے لوگوں

وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ

وَ	الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ (3)	وَ	فِي الرِّقَابِ
اور	وہ جن کے دلوں (کو اسلام کی) الفت دلائی جائے	اور	(غلامی سے) گردنیں (چھڑانے) میں

اور ان کیلئے ہے جن کے دلوں میں اسلام کی الفت ڈالی جائے اور غلام آزاد کرانے میں اور

وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ فَرِيْضَةً

وَ	الْغٰرِمِيْنَ	وَ	فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	وَ	ابْنِ السَّبِيْلِ	فَرِيْضَةً
اور	قرضداروں (کے لئے)	اور	اللہ کے راستے میں	اور	مسافر (کے لئے ہیں)	مقرر کیا ہوا حکم

قرضداروں کیلئے اور اللہ کے راستے میں (جانے والوں کیلئے) اور مسافر کے لئے ہے۔ یہ اللہ کا

شانِ رسالت میں بے ادبی کے الفاظ کہنے والے منافقوں کو جواب

مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۰﴾ وَمِنْهُمُ

مِّنَ اللّٰهِ	وَ	اللّٰهُ	عَلِيْمٌ	حَكِيْمٌ ﴿۶۰﴾	وَ	مِنْهُمُ
اللہ کی طرف سے	اور	اللہ	علم والا	حکمت والا (ہے)	اور	ان میں سے (کچھ)

مقرر کیا ہوا حکم ہے اور اللہ علم والا، حکمت والا ہے ○ اور ان میں کچھ

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عطا فرماتے ہیں اور آئندہ بھی عطا کریں گے بلکہ اللہ تعالٰی جو دیتا ہے وہ حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کے ذریعے سے دیتا ہے۔ 2 ...... اس آیت میں صدقہ سے زکوۃ مراد ہے اور یہاں زکوۃ کے مصارف بیان کیے گئے ہیں۔ 3 ...... مؤلفۃ القلوب سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اسلام کی الفت ڈالنا اور انہیں اسلام کی طرف راغب کرنا یا اسلام پر ثابت قدم رکھنا مقصود ہو، یہ بھی زکوۃ کے مستحقین میں داخل ہیں لیکن صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے اجماع کی وجہ سے یہ زکوۃ کے مستحق نہیں رہے کیونکہ جب اللہ تبارک وتعالٰی=

الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ النَّبِیَّ وَ یَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌؕ قُلْ

الَّذِیْنَ	یُؤْذُوْنَ	النَّبِیَّ	وَ	یَقُوْلُوْنَ	هُوَ	اُذُنٌ	قُلْ
وہ لوگ ہیں جو	ایذا دیتے ہیں	نبی (کو)	اور	کہتے ہیں	وہ	کان (ہے)	تم کہو

وہ ہیں جو نبی کو ایذا دیتے ہیں اور کہتے ہیں وہ تو کان ہیں۔ تم فرماؤ:

اُذُنُ خَیْرٍ لَّكُمْ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ یُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ

اُذُنُ خَیْرٍ لَّكُمْ	یُؤْمِنُ	بِاللّٰهِ	وَ	یُؤْمِنُ	لِلْمُؤْمِنِیْنَ
تمہاری بہتری (کے لئے) کان (ہے)	وہ ایمان رکھتا ہے	اللہ پر	اور	یقین کرتا ہے	مسلمانوں کا

تمہاری بہتری کے لئے کان ہیں، وہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور مسلمانوں کی بات پر یقین کرتے ہیں

وَ رَحْمَةٌ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْؕ وَ الَّذِیْنَ

وَ	رَحْمَةٌ	لِّلَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	مِنْكُمْ	وَ	الَّذِیْنَ
اور	رحمت (ہے)	ان لوگوں کے لئے جو	ایمان لائے	تم میں سے	اور	وہ لوگ جو

اور تم میں جو مسلمان ہیں ان کیلئے رحمت ہیں اور جو

یُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۶۱﴾ یَحْلِفُوْنَ

یُؤْذُوْنَ	رَسُوْلَ اللّٰهِ	لَهُمْ	عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۶۱﴾ (۱)	یَحْلِفُوْنَ
ایذا دیتے ہیں	اللہ کے رسول (کو)	ان کے لیے	دردناک عذاب (ہے)	وہ قسم کھاتے ہیں

رسولُ اللہ کو ایذا دیتے ہیں ان کے لیے دردناک عذاب ہے (اے مسلمانو!) تمہارے سامنے

بِاللّٰهِ لَكُمْ لِیُرْضُوْكُمْۚ وَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ

بِاللّٰهِ	لَكُمْ	لِیُرْضُوْكُمْ	وَ	اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ
اللہ کی	تمہارے لئے (سامنے)	تاکہ وہ راضی کرلیں تمہیں	اور (حالانکہ)	اللہ اور اس کا رسول

اللہ کی قسم کھاتے ہیں تاکہ تمہیں راضی کرلیں حالانکہ اللہ اور اس کا رسول

بے ادب منافقوں کی مسلمانوں کو راضی کرنے کی کوشش

=نے اسلام کو غلبہ دیا تو اب اس کی حاجت نہ رہی اور یہ اجماع حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے زمانے میں منعقد ہوا تھا۔

(1)......اس آیت میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ الٰہی میں عزت و وجاہت کا پتہ چلتا ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دکھ پہنچانے والوں کو دردناک عذاب کی وعید دی گئی ہے۔

بے ادب منافقوں کو عذاب سے ڈرانا

اَحَقُّ اَنْ یُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِیْنَ ﴿۶۲﴾ اَلَمْ یَعْلَمُوْۤا

اَحَقُّ	اَنْ	یُرْضُوْهُ[1]	اِنْ	كَانُوْا	مُؤْمِنِیْنَ ﴿۶۲﴾	اَلَمْ یَعْلَمُوْۤا
زیادہ حقدار (ہیں)	کہ	وہ راضی کرتے اسے	اگر	وہ ہیں	ایمان والے	کیا وہ نہیں جانتے

اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ لوگ اسے راضی کریں، اگر وہ ایمان والے ہیں ○ کیا انہیں معلوم نہیں

اَنَّهٗ مَنْ یُّحَادِدِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ

اَنَّهٗ	مَنْ	یُّحَادِدِ	اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ	فَاَنَّ	لَهٗ	نَارَ جَهَنَّمَ
کہ وہ	جو	مخالفت کرے	اللہ اور اس کے رسول (کی)	تو بیشک	اس کے لیے	جہنم کی آگ (ہے)

کہ جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرے تو اس کے لیے جہنم کی آگ ہے

منافقوں کو منافقت ظاہر ہونے کا ڈر

خَالِدًا فِیْهَا ؕ ذٰلِكَ الْخِزْیُ الْعَظِیْمُ ﴿۶۳﴾ یَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ

خَالِدًا	فِیْهَا	ذٰلِكَ	الْخِزْیُ الْعَظِیْمُ ﴿۶۳﴾	یَحْذَرُ	الْمُنٰفِقُوْنَ
ہمیشہ رہنے والا	اس میں	یہی	بڑی رسوائی (ہے)	ڈرتے ہیں	منافقین

جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ یہی بڑی رسوائی ہے ○ منافقین اس بات سے ڈرتے ہیں

اَنْ تُنَزَّلَ عَلَیْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا

اَنْ	تُنَزَّلَ	عَلَیْهِمْ[2]	سُوْرَةٌ	تُنَبِّئُهُمْ	بِمَا
(اس سے) کہ	نازل کردی جائے	ان پر (کے خلاف)	کوئی سورت	وہ خبر دیدے انہیں	(اس) کی جو

کہ ان کے خلاف کوئی ایسی سورت نازل کردی جائے جو ان کے دلوں کی چھپی باتیں

فِیْ قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلِ اسْتَهْزِءُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ

فِیْ قُلُوْبِهِمْ	قُلِ	اسْتَهْزِءُوْا	اِنَّ	اللّٰهَ	مُخْرِجٌ
ان (منافقوں) کے دلوں میں (ہے)	تم کہو	تم مذاق اڑالو	بیشک	اللہ	ظاہر کرنے والا (ہے)

بتادے۔ تم فرماؤ: مذاق اڑالو، بیشک اللہ اس چیز کو ظاہر کرنے والا ہے

[1]... آیت کے اس لفظ میں واحد کی ضمیر اس لئے ذکر کی گئی کہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا میں کوئی فرق نہیں، دونوں کی رضا کا ایک ہی حکم ہے۔ [2]... یہاں ان الفاظ ”عَلَیْهِمْ“، ”تُنَبِّئُهُمْ“ اور ”قُلُوْبِهِمْ“ میں موجود ضمیروں سے متعلق مفسرین کے مختلف اقوال ہیں، ایک قول یہ کہ پہلے دو الفاظ میں موجود ضمیروں سے مسلمان اور تیسرے لفظ میں موجود ضمیر سے منافق مراد ہیں۔ دوسرا قول یہ ہے کہ پہلے لفظ میں موجود ضمیر سے مسلمان اور دوسرے دو الفاظ میں موجود ضمیر سے منافق مراد ہیں اور تیسرا قول یہ ہے کہ تینوں الفاظ میں موجود ضمائر سے مراد منافق ہیں۔ تینوں صورتوں میں آیت =

منافقوں سے ان کی بے ادبی پر سوال و جواب

مَّا تَحْذَرُوْنَ ﴿٦٤﴾ وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا

مَّا	تَحْذَرُوْنَ ﴿٦٤﴾	وَ	لَىِٕنْ	سَاَلْتَهُمْ	لَيَقُوْلُنَّ	اِنَّمَا
(اس چیز کو) جس سے	تم ڈرتے ہو	اور	ضرور اگر	تم پوچھو ان سے	ضرور وہ کہیں گے	صرف

جس سے تم ڈرتے ہو ○ اور اے محبوب! اگر آپ ان سے پوچھیں تو کہیں گے کہ ہم تو صرف

كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ؕ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَ

كُنَّا نَخُوْضُ	وَ	نَلْعَبُ	قُلْ	اَبِاللّٰهِ [1]	وَ	اٰيٰتِهٖ	وَ
ہم ہنس رہے تھے	اور	کھیل رہے (تھے)	تم کہو	کیا اللّٰه کے ساتھ	اور	اس کی آیتوں	اور

ہنسی کھیل کر رہے تھے۔ تم فرماؤ: کیا تم اللّٰه اور اس کی آیتوں اور

رَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٦٥﴾ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ

رَسُوْلِهٖ	كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٦٥﴾	لَا تَعْتَذِرُوْا	قَدْ	كَفَرْتُمْ [2]
اس کے رسول (کے ساتھ)	تم ہنسی مذاق کرتے ہو	تم بہانے نہ بناؤ	بیشک	تم کافر ہوگئے

اس کے رسول سے ہنسی مذاق کرتے ہو ○ بہانے نہ بناؤ تم ایمان ظاہر کرنے کے بعد

بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ؕ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآىِٕفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ

بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ	اِنْ	نَّعْفُ	عَنْ طَآىِٕفَةٍ	مِّنْكُمْ	نُعَذِّبْ
اپنے ایمان کے بعد	اگر	ہم درگزر کردیں	کسی گروہ سے	تم میں سے	(تو) عذاب دیں گے

کافر ہوچکے۔ اگر ہم تم میں سے کسی کو معاف کردیں تو دوسروں کو

منافقوں کی علامات

طَآىِٕفَةًۢ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿٦٦﴾ ع اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَ

طَآىِٕفَةً	بِاَنَّهُمْ	كَانُوْا	مُجْرِمِيْنَ ﴿٦٦﴾	اَلْمُنٰفِقُوْنَ	وَ
(دوسرے) گروہ (کو)	(اس کے) سبب کہ وہ	ہیں	جرم کرنے والے	منافق مرد	اور

عذاب دیں گے کیونکہ وہ مجرم ہیں ○ منافق مرد اور

ع ١٤

== کا ترجمہ مختلف ہوجائے گا۔

1 ...منافقوں نے اللّٰه تعالیٰ کی نہیں بلکہ حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی توہین کی تھی مگر یہاں فرمایا گیا "کیا تم اللّٰه اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنسی مذاق کرتے ہو۔" اس سے معلوم ہوا کہ حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی توہین اللّٰه تعالیٰ کی توہین ہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مذاق اڑانا اللّٰه تعالیٰ اور اس کی تمام آیتوں کا مذاق اڑانا ہے۔ 2 ...... جس شخص نے حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں اکراہِ شرعی کے بغیر ==

وقف لازم

اَلْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ

يَنْهَوْنَ	وَ	بِالْمُنْكَرِ	يَاْمُرُوْنَ (۱)	مِّنْۢ بَعْضٍ	بَعْضُهُمْ	اَلْمُنٰفِقٰتُ
روکتے ہیں	اور	برائی کا	وہ حکم دیتے ہیں	بعض سے (ہیں)	ان کے بعض	منافق عورتیں

منافق عورتیں سب ایک ہی ہیں، برائی کا حکم دیتے ہیں اور بھلائی سے

عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ؕ نَسُوا اللّٰهَ

اللّٰهَ	نَسُوا	اَيْدِيَهُمْ	يَقْبِضُوْنَ	وَ	عَنِ الْمَعْرُوْفِ
اللہ (کو)	انہوں نے بھلا دیا	اپنے ہاتھ	بند رکھتے ہیں	اور	بھلائی سے

منع کرتے ہیں اور اپنے ہاتھ بند رکھتے ہیں۔ انہوں نے اللہ کو بھلا دیا

منافقوں کی اُخروی سزا کا بیان

فَنَسِيَهُمْ ؕ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَعَدَ

وَعَدَ	الْفٰسِقُوْنَ ﴿۶۷﴾	هُمُ	الْمُنٰفِقِيْنَ	اِنَّ	فَنَسِيَهُمْ
وعدہ کیا ہے	نافرمانی کرنے والے (ہیں)	وہی	منافقین	بیشک	تو اللہ نے چھوڑ دیا انہیں

تو اس نے انہیں چھوڑ دیا۔ بیشک منافقین ہی نافرمان ہیں ۝ اللہ نے

اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ

نَارَ جَهَنَّمَ	الْكُفَّارَ	وَ	الْمُنٰفِقٰتِ	وَ	الْمُنٰفِقِيْنَ	اللّٰهُ
جہنم کی آگ (کا)	کافروں (سے)	اور	منافق عورتوں	اور	منافق مردوں	اللہ (نے)

منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کافروں سے جہنم کی آگ کا وعدہ کیا ہے

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَ

وَ	اللّٰهُ	لَعَنَهُمُ	وَ	حَسْبُهُمْ	هِيَ	فِيْهَا	خٰلِدِيْنَ
اور	اللہ (نے)	لعنت فرمائی ان پر	اور	انہیں کافی (ہے)	وہ (نارِ جہنم)	اس میں	ہمیشہ رہنے والے

جس میں یہ ہمیشہ رہیں گے، وہ (جہنم) انہیں کافی ہے اور اللہ نے ان پر لعنت فرمائی اور

= ایسے کلمات کہے جو عرف میں توہین اور گستاخی کے لئے متعین ہوں تو وہ نیت اور عدمِ نیت کے فرق کے بغیر قضاءً اور دیانۃً دونوں طرح کافر ہے۔

1 ...... برائی کا حکم دینا اور بھلائی سے منع کرنا منافق کا کام ہے۔ افسوس کہ بہت سے مسلمان گھرانوں میں بھی گناہوں کی ترغیب دینا اور نیکی سے روکنا پایا جاتا ہے جیسے فلمیں ڈرامے دیکھنے اور بے پردگی کا کہا جاتا ہے اور داڑھی رکھنے بلکہ کسی بھی طرح کا مذہبی حلیہ اپنانے سے منع کیا جاتا ہے۔

منافقین مدینہ کی گزشتہ کافروں سے تشبیہ

لَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ﴿٦٨﴾ كَالَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ كَانُوٓا

لَهُمْ	عَذَابٌ مُّقِيمٌ ﴿٦٨﴾	كَالَّذِينَ	مِن قَبْلِكُمْ	كَانُوٓا
ان کے لیے	ہمیشہ رہنے والا عذاب (ہے)	جیسے وہ لوگ جو	تم سے پہلے	وہ تھے

ان کے لیے ہمیشہ رہنے والا عذاب ہے ○ (اے منافقو!) جس طرح تم سے پہلے لوگ

أَشَدَّ مِنكُمْ قُوَّةً وَأَكْثَرَ أَمْوَٰلًا وَأَوْلَٰدًا ط

أَشَدَّ	مِنكُمْ	قُوَّةً	وَ	أَكْثَرَ	أَمْوَٰلًا (1)	وَ	أَوْلَٰدًا
زیادہ مضبوط	تم سے	قوت (میں)	اور	(تم سے) زیادہ	مالوں	اور	اولاد (میں)

تم سے قوت میں زیادہ مضبوط اور مال اور اولاد کی کثرت میں تم سے بڑھ کر تھے

فَاسْتَمْتَعُوا بِخَلَٰقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُم بِخَلَٰقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ

فَاسْتَمْتَعُوا	بِخَلَٰقِهِمْ	فَاسْتَمْتَعْتُم (2)	بِخَلَٰقِكُمْ	كَمَا	اسْتَمْتَعَ
پھر انہوں نے لطف اٹھایا	اپنے حصے سے	تو تم لطف اٹھالو	اپنے حصے سے	جیسے	لطف اٹھایا

پھر انہوں نے اپنے (دنیا کے) حصے سے لطف اٹھایا تو تم بھی ویسے ہی اپنے حصے سے لطف اٹھالو جیسے

الَّذِينَ مِن قَبْلِكُم بِخَلَٰقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِى

الَّذِينَ	مِن قَبْلِكُم	بِخَلَٰقِهِمْ	وَ	خُضْتُمْ	كَالَّذِى
ان لوگوں نے جو	تم سے پہلے	اپنے حصے سے	اور	تم بیہودگی میں پڑ گئے	(اسی) طرح جیسے

تم سے پہلے والوں نے اپنے حصوں سے فائدہ حاصل کیا اور تم اسی طرح بیہودگی میں پڑ گئے جیسے

خَاضُوٓا ط أُولَٰٓئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَٰلُهُمْ فِى الدُّنْيَا وَالْءَاخِرَةِ ج وَأُولَٰٓئِكَ

خَاضُوٓا	أُولَٰٓئِكَ	حَبِطَتْ	أَعْمَٰلُهُمْ	فِى الدُّنْيَا وَالْءَاخِرَةِ	وَ	أُولَٰٓئِكَ
وہ بیہودگی میں پڑے	یہ لوگ	برباد ہوگئے	ان کے اعمال	دنیا اور آخرت میں	اور	یہ لوگ

وہ بیہودگی میں پڑے تھے۔ ان لوگوں کے تمام اعمال دنیا و آخرت میں برباد ہوگئے اور وہی لوگ

1 ..... دنیوی مال و دولت کی کثرت اور افرادی قوت کی زیادتی کوئی کامیابی کی علامت نہیں بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کامیابی ایمان اور تقوی و پرہیزگاری کے ساتھ ہے۔

2 ..... اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے کافر و مومن دونوں کو حصہ ملتا ہے لیکن کافر ان سے صرف دنیاوی نفع حاصل کرتا ہے جبکہ کامل مومن ان سے دنیا اور دین دونوں کے منافع کماتا ہے۔

سابقہ امتوں کے عبرتناک انجام سے منافقوں کو تنبیہ

هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۹﴾ اَلَمْ یَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِیْنَ

هُمُ	الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۹﴾	اَلَمْ یَاْتِهِمْ	نَبَاُ الَّذِیْنَ[1]
وہی	نقصان اٹھانے والے (ہیں)	کیا نہیں آئی ان کے پاس	ان لوگوں کی خبر جو

گھاٹے میں ہیں ○ کیا ان کے پاس ان سے پہلے لوگوں

مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ۙ۬ وَ قَوْمِ اِبْرٰهِیْمَ وَ

مِنْ قَبْلِهِمْ	قَوْمِ نُوْحٍ	وَّ	عَادٍ	وَّ	ثَمُوْدَ	وَ	قَوْمِ اِبْرٰهِیْمَ	وَ
ان سے پہلے (تھے)	(یعنی) نوح کی قوم	اور	عاد	اور	ثمود	اور	ابراہیم کی قوم	اور

(یعنی) قومِ نوح اور عاد اور ثمود اور قومِ ابراہیم اور

اَصْحٰبِ مَدْیَنَ وَ الْمُؤْتَفِكٰتِ ؕ اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ

اَصْحٰبِ مَدْیَنَ	وَ	الْمُؤْتَفِكٰتِ	اَتَتْهُمْ	رُسُلُهُمْ
مدین والے	اور	الٹ دی جانے والی بستیوں (کے مکینوں کی)	آئے ان کے پاس	ان کے رسول

مدین اور الٹ جانے والی بستیوں کے مکینوں کی خبر نہ آئی؟ ان کے پاس بہت سے رسول

بِالْبَیِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیَظْلِمَهُمْ وَ لٰكِنْ

بِالْبَیِّنٰتِ	فَمَا كَانَ	اللّٰهُ	لِیَظْلِمَهُمْ[2]	وَ	لٰكِنْ
روشن نشانیوں کے ساتھ	تو نہ تھی	اللہ (کی شان کہ)	وہ ظلم کرتا ان پر	اور	لیکن

روشن نشانیاں لے کر تشریف لائے تو اللہ ان پر ظلم کرنے والا نہ تھا بلکہ

کامل ایمان والوں کے اوصاف

كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ

كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ﴿۷۰﴾	وَ	الْمُؤْمِنُوْنَ	وَ	الْمُؤْمِنٰتُ	بَعْضُهُمْ
وہ اپنی جانوں پر ظلم کررہے تھے	اور	مسلمان مرد	اور	مسلمان عورتیں	ان کے بعض

وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کررہے تھے ○ اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے

1 ...... عبرت و نصیحت حاصل کرنے کے لئے صحیح تاریخ پڑھنا، تاریخی مقامات پر جانا، انہیں دیکھنا اور یاد رکھنا اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے۔

2 ...... یہاں ظلم سے مراد بے قصور کو سزا دینا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر قسم کے ظلم سے پاک ہے، وہ جو کچھ کرتا ہے یا کرے گا عین عدل و انصاف ہے۔

وقف لازم

اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ

اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ	يَاْمُرُوْنَ	بِالْمَعْرُوْفِ	وَ	يَنْهَوْنَ	عَنِ الْمُنْكَرِ	وَ
بعض کے رفیق (ہیں)	وہ حکم دیتے ہیں	بھلائی کا	اور	منع کرتے ہیں	برائی سے	اور

رفیق ہیں، بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں اور

يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَ

يُقِيْمُوْنَ	الصَّلٰوةَ	وَ	يُؤْتُوْنَ	الزَّكٰوةَ	وَ	يُطِيْعُوْنَ	اللّٰهَ	وَ
قائم کرتے ہیں	نماز	اور	ادا کرتے ہیں	زکوٰۃ	اور	اطاعت کرتے ہیں	اللہ	اور

نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کا

رَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓىِٕكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

رَسُوْلَهٗ [1]	اُولٰٓىِٕكَ	سَيَرْحَمُهُمُ	اللّٰهُ	اِنَّ	اللّٰهَ
اس کے رسول (کی)	یہ لوگ	عنقریب رحم فرمائے گا ان پر	اللہ	بیشک	اللہ

حکم مانتے ہیں۔ یہ وہ ہیں جن پر عنقریب اللہ رحم فرمائے گا۔ بیشک اللہ

عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۷۱﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ

اللہ کا مومنوں کو بشارتیں

عَزِيْزٌ	حَكِيْمٌ ﴿۷۱﴾	وَعَدَ	اللّٰهُ	الْمُؤْمِنِيْنَ	وَ
عزت والا، غلبے والا	حکمت والا (ہے)	وعدہ فرمایا	اللہ (نے)	مسلمان مردوں	اور

غالب حکمت والا ہے ○ اللہ نے مسلمان مردوں اور

الْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ

الْمُؤْمِنٰتِ	جَنّٰتٍ	تَجْرِيْ	مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	خٰلِدِيْنَ
مسلمان عورتوں (سے)	جنتوں (کا)	بہہ رہی ہیں	ان کے نیچے	نہریں	ہمیشہ رہنے والے

مسلمان عورتوں سے جنتوں کا وعدہ فرمایا ہے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں، ان میں

[1]......اس سے پہلی آیات میں منافقوں کے اور یہاں مخلص ایمان والوں کے جو اوصاف بیان ہوئے انہیں سامنے رکھتے ہوئے عمومی طور پر تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ غور کریں کہ ان کے اعمال کن لوگوں کے ساتھ ملتے ہیں؟ اگر ان کے اعمال مخلص ایمان والوں کے ساتھ ملتے ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ کے اس احسان کا شکر ادا کریں اور اگر اعمال منافقوں کے ساتھ ملتے ہوں تو انہیں چاہئے کہ اپنی عملی حالت درست کرنے کی بھرپور کوشش کریں اور مخلص ایمان والوں جیسے اوصاف اپنائیں تاکہ وہ منافقوں کے بارے میں بیان کی گئی وعید میں داخل ہونے سے بچ سکیں۔

فِيۡهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِىۡ جَنّٰتِ عَدۡنٍ‌ؕ وَرِضۡوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ

فِيۡهَا	وَ	مَسٰكِنَ طَيِّبَةً	فِىۡ جَنّٰتِ عَدۡنٍ	وَ	رِضۡوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ
ان (جنتوں) میں	اور	پاکیزہ رہائشوں (کا)	عدن کے باغات میں	اور	اللّٰہ کی رضا

ہمیشہ رہیں گے اور عدن کے باغات میں پاکیزہ رہائشوں کا (وعدہ فرمایا ہے) اور اللّٰہ کی رضا

اَكۡبَرُ‌ؕ ذٰلِكَ هُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ۝۷۲ يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ

اَكۡبَرُ	ذٰلِكَ	هُوَ	الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ۝۷۲	يٰۤاَيُّهَا	النَّبِىُّ
سب سے بڑی (چیز ہے)	یہی	وہ	بہت بڑی کامیابی (ہے)	اے	نبی

سب سے بڑی چیز ہے۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے ○ اے غیب کی خبریں دینے والے نبی!

جَاهِدِ الۡكُفَّارَ وَالۡمُنٰفِقِيۡنَ وَاغۡلُظۡ عَلَيۡهِمۡ‌ؕ وَمَاۡوٰٮهُمۡ

جَاهِدِ	الۡكُفَّارَ	وَ	الۡمُنٰفِقِيۡنَ (1)	وَ	اغۡلُظۡ (2)	عَلَيۡهِمۡ	وَ	مَاۡوٰٮهُمۡ
جہاد کرو	کافروں	اور	منافقوں (سے)	اور	سختی کرو	ان پر	اور	ان کا ٹھکانہ

کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو اور ان پر سختی کرو اور ان کا ٹھکانہ

جَهَنَّمُ‌ؕ وَبِئۡسَ الۡمَصِيۡرُ ۝۷۳ يَحۡلِفُوۡنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوۡا‌ؕ

جَهَنَّمُ	وَ	بِئۡسَ	الۡمَصِيۡرُ ۝۷۳	يَحۡلِفُوۡنَ	بِاللّٰهِ	مَا قَالُوۡا
جہنم (ہے)	اور	کتنی بری	پلٹنے کی جگہ	وہ قسم کھاتے ہیں	اللّٰہ کی	(کہ) انہوں نے نہیں کہا

جہنم ہے اور کتنی بری پلٹنے کی جگہ ہے ○ منافقین اللّٰہ کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے کچھ نہ کہا

وَلَقَدۡ قَالُوۡا كَلِمَةَ الۡكُفۡرِ وَكَفَرُوۡا بَعۡدَ اِسۡلَامِهِمۡ

وَ	لَقَدۡ	قَالُوۡا	كَلِمَةَ الۡكُفۡرِ	وَ	كَفَرُوۡا	بَعۡدَ اِسۡلَامِهِمۡ
اور (حالانکہ)	ضرور بیشک	انہوں نے کہی	کفر کی بات	اور	وہ کافر ہوگئے	اپنے اسلام کے بعد

حالانکہ انہوں نے یقیناً کفریہ کلمہ کہا اور وہ اپنے اسلام کے بعد کافر ہوگئے

کفار ومنافقین سے جہاد اور ان پر سختی کا حکم

منافقوں کے برے اعمال اور انہیں توبہ کی ترغیب

ع ۹ ۱۵

1 ...... منافقوں سے جہاد حجت قائم کرنے کے ساتھ ہوگا اور ہر وہ شخص جس کے عقیدے میں فساد ہو اس کے بارے میں بھی یہی حکم ہے کہ حجت و دلائل کے ساتھ اس سے جہاد کیا جائے اور جتنا ممکن ہو اس کے ساتھ سختی کا برتاؤ کیا جائے۔

2 ...... دین و ایمان کے دشمنوں پر سختی کرنا اخلاقیات اور اسلامی تعلیمات کے منافی نہیں اور نہ ہی یہ شدت پسندی ہے بلکہ یہ عین اسلام کی تعلیمات اور اللّٰہ تعالیٰ کا حکم ہے البتہ بے جا کی سختی یا اسلامی تعلیمات کے منافی قتل و غارتگری ضرور حرام ہے۔

وَ هَمُّوْا بِمَا لَمْ یَنَالُوْاۚ-وَ مَا نَقَمُوْۤا اِلَّاۤ اَنْ

وَ	هَمُّوْا (1)	بِمَا	لَمْ یَنَالُوْا	وَ	مَا نَقَمُوْۤا	اِلَّاۤ	اَنْ
اور	انہوں نے ارادہ کیا	(اس چیز) کا جو	انہیں نہ ملی	اور	انہیں برا نہیں لگا	مگر	یہ کہ

اور انہوں نے اس چیز کا قصد وارادہ کیا جو انہیں نہ ملی اور انہیں یہی برا لگا کہ

اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖۚ-فَاِنْ یَّتُوْبُوْا یَكُ

اَغْنٰىهُمُ	اللّٰهُ	وَ	رَسُوْلُهٗ	مِنْ فَضْلِهٖ	فَاِنْ	یَّتُوْبُوْا	یَكُ
غنی کر دیا انہیں	اللہ	اور	اس کے رسول (نے)	اپنے فضل سے	تو اگر	وہ توبہ کرلیں	ہوگا

اللہ اور اس کے رسول نے انہیں اپنے فضل سے غنی کر دیا تو اگر وہ توبہ کریں

خَیْرًا لَّهُمْۚ-وَ اِنْ یَّتَوَلَّوْا یُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِیْمًاۙ

خَیْرًا	لَّهُمْ	وَ	اِنْ	یَّتَوَلَّوْا	یُعَذِّبْهُمُ	اللّٰهُ	عَذَابًا اَلِیْمًا
بہتر	ان کے لئے	اور	اگر	وہ منہ پھیریں	(تو) عذاب دے گا انہیں	اللہ	دردناک عذاب

تو ان کے لئے بہتر ہوگا اور اگر وہ منہ پھیریں تو اللہ انہیں دنیا اور آخرت میں

فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِۚ-وَ مَا لَهُمْ فِی الْاَرْضِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّ لَا

فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ	وَ	مَا	لَهُمْ	فِی الْاَرْضِ	مِنْ وَّلِیٍّ	وَّ	لَا
دنیا اور آخرت میں	اور	نہ (ہوگا)	ان کے لئے	زمین میں	کوئی حمایتی	اور	نہ

سخت عذاب دے گا اور ان کے لئے زمین میں نہ کوئی حمایتی ہوگا اور نہ

نَصِیْرٍ(۷۴) وَ مِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَىٕنْ

نَصِیْرٍ(۷۴)	وَ	مِنْهُمْ	مَّنْ	عٰهَدَ (2)	اللّٰهَ	لَىٕنْ
کوئی مددگار	اور	ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جس نے	عہد کیا	اللہ (سے)	ضرور اگر

مددگار ○ اور ان میں کچھ وہ ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا ہوا ہے کہ اگر

خدا سے وعدہ کر کے پھر نے والے شخص کا انداز

1..... اس سے مراد منافقین کا نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سواری سے گرانے کا ارادہ ہے، یا یہ مراد ہے کہ منافقین نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا کے بغیر عبد اللہ بن اُبَی کی تاج پوشی کا ارادہ کیا تھا جو پورا نہ ہوا۔ 2..... یہ آیت ایک شخص ثعلبہ بن ابی حاطب کے بارے میں نازل ہوئی، اس نے بارگاہِ رسالت میں اپنے مالدار ہونے کے لئے دعا کی درخواست کی اور اس پر اصرار کیا، چنانچہ دعائے رسول کی برکت سے اسے بہت مال عطا ہوا، بعد میں اس نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا اور جب اس کے متعلق آیت نازل ہوئی تو یہ زکوٰۃ لے کر حاضر ہوا لیکن حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بحکمِ الٰہی ==

اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَ لَنَكُوْنَنَّ

لَنَكُوْنَنَّ	وَ	لَنَصَّدَّقَنَّ	مِنْ فَضْلِهٖ	اٰتٰىنَا
ضرور ہم ہوجائیں گے	اور	(تو) ضرور ہم صدقہ دیں گے	اپنے فضل سے	اللہ دے گا ہمیں

اللہ ہمیں اپنے فضل سے دے گا تو ہم ضرور صدقہ دیں گے اور ہم ضرور صالحین میں سے

مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٧٥﴾ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ

بِهٖ	بَخِلُوْا	مِّنْ فَضْلِهٖ	اٰتٰىهُمْ	فَلَمَّآ	مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٧٥﴾
اس میں	(تو) وہ بخل کرنے لگے	اپنے فضل سے	اللہ نے دیا انہیں	پھر جب	صالحین میں سے

ہوجائیں گے ○ پھر جب اللہ نے انہیں اپنے فضل سے عطا فرمایا تو اس میں بخل کرنے لگے

وَ تَوَلَّوْا وَّ هُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٧٦﴾ فَاَعْقَبَهُمْ

فَاَعْقَبَهُمْ	مُّعْرِضُوْنَ ﴿٧٦﴾	هُمْ	وَّ	تَوَلَّوْا	وَ
تو اللہ نے ان کے انجام کے طور پر ڈال دی	منہ پھیرنے والے (ہیں)	وہ	اور	وہ پلٹ گئے	اور

اور منہ پھیر کر پلٹ گئے ○ تو اللہ نے انجام کے طور پر

نفاق کا ایک سبب عہد شکنی و وعدہ خلافی

نِفَاقًا فِیْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ بِمَآ

بِمَآ	يَلْقَوْنَهٗ	اِلٰى يَوْمِ	فِیْ قُلُوْبِهِمْ	نِفَاقًا [1]
(اس) وجہ سے کہ	(جس دن) وہ ملیں گے اس سے	(اس) دن تک	ان کے دلوں میں	منافقت

اس دن تک کے لئے ان کے دلوں میں منافقت ڈال دی

اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَ بِمَا

بِمَا	وَ	وَعَدُوْهُ	مَا	اللّٰهَ	اَخْلَفُوا
(اس) لئے کہ	اور	انہوں نے وعدہ کیا اس سے	(اس کی) جو	اللہ (سے)	انہوں نے خلاف ورزی کی

جس دن وہ اس سے ملیں گے کیونکہ انہوں نے اللہ سے وعدہ کرکے وعدہ خلافی کی اور

═اس کی زکوٰۃ قبول کرنے سے انکار کردیا۔

1 ... اس آیت سے چند باتیں معلوم ہوئیں: (1) عہد شکنی اور وعدہ خلافی سے نفاق پیدا ہوتا ہے، لہٰذا ہر مسلمان پر لازم ہے کہ ان باتوں سے احتراز کرے اور عہد پورا کرنے اور وعدہ وفا کرنے میں پوری کوشش کرے۔ (2) بعض گناہ کبھی بدعقیدگی تک پہنچادیتے ہیں۔ (3) غریبی میں خدا عَزَّوَجَلَّ کو یاد کرنا اور امیری میں بھول جانا منافقت کی علامت ہے۔ (4) آدمی کا ایمان و تقویٰ سے محروم ہوجانا بھی عذابِ الٰہی ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام پوشیدہ چیزوں کو جانتا ہے

كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ﴿٧٧﴾ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَ

كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ﴿٧٧﴾	اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا	اَنَّ	اللّٰهَ	يَعْلَمُ	سِرَّهُمْ	وَ
وہ جھوٹ بولتے رہے	کیا انہیں معلوم نہیں تھا	کہ	اللہ	جانتا ہے	ان کی چھپی بات	اور

جھوٹ بولتے رہے ○ کیا انہیں معلوم نہیں تھا کہ اللہ ان کے دل کی ہر چھپی بات اور

نَجْوٰىهُمْ وَ اَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿٧٨﴾ج اَلَّذِيْنَ

نَجْوٰىهُمْ	وَ	اَنَّ	اللّٰهَ	عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿٧٨﴾	اَلَّذِيْنَ
ان کی سرگوشی	اور	یہ کہ	اللہ	تمام غیبوں کو خوب جاننے والا (ہے)	وہ لوگ جو

ان کی ہر سرگوشی کو جانتا ہے اور یہ کہ اللہ سب غیبوں کو خوب جاننے والا ہے ○ اور وہ جو

منافقوں کا مسلمانوں کے صدقات پر اعتراض

يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ وَ

يَلْمِزُوْنَ [1]	الْمُطَّوِّعِيْنَ	مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ	فِي الصَّدَقٰتِ	وَ
عیب لگاتے ہیں	خوشی سے صدقہ دینے والوں (پر)	ایمان والوں میں سے	(ان کے) صدقات میں	اور

دل کھول کر خیرات دینے والے مسلمانوں پر اور ان پر جو اپنی محنت مشقت

الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ ط

الَّذِيْنَ	لَا يَجِدُوْنَ	اِلَّا	جُهْدَهُمْ	فَيَسْخَرُوْنَ	مِنْهُمْ
ان لوگوں پر جو	نہیں پاتے	مگر	اپنی محنت مشقت (کی مقدار)	پھر ہنسی مذاق کرتے ہیں	ان سے

کی بقدر ہی پاتے ہیں عیب لگاتے ہیں پھر ان کا مذاق اڑاتے ہیں

منافقوں کی بخشش نہ ہونا اور اس کی وجہ

سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ز وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٧٩﴾ اِسْتَغْفِرْ

سَخِرَ	اللّٰهُ	مِنْهُمْ	وَ	لَهُمْ	عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٧٩﴾	اِسْتَغْفِرْ
ہنسی کی سزا دے گا	اللہ	انہیں	اور	ان کے لیے	دردناک عذاب (ہے)	تم مغفرت طلب کرو

تو اللہ انہیں ان کے مذاق اڑانے کی سزا دے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے ○ (اے حبیب!) تم ان کی

[1]...... اس آیت سے تین چیزیں معلوم ہوئیں۔ (1) جو لوگ صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی عبادت کو نفاق یا دکھلاوے پر محمول کرتے ہیں اور صحابہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم پر طعن کرتے ہیں وہ منافقین ہیں۔ (2) نیک لوگوں کا نیکی پر مذاق اڑانا منافقین کا کام ہے۔ آج بھی بہت سے مسلمان کہلانے والوں کو فلموں، ڈراموں سے تو تکلیف نہیں ہوتی البتہ دینی حلیہ اپنانے، دینی شعائر پر عمل کرنے، دین کا نام لینے سے تکلیف ہوتی ہے اور اس کا مذاق اڑاتے ہیں۔ (3) نیک بندوں کا مذاق اڑانا، انہیں تہمت لگانا، رب تعالیٰ سے مقابلہ کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا بدلہ لیتا ہے۔

لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ

لَهُمْ	اَوْ	لَا تَسْتَغْفِرْ	لَهُمْ	اِنْ	تَسْتَغْفِرْ	لَهُمْ
ان کی	یا	مغفرت طلب نہ کرو	ان کی	اگر	تم مغفرت طلب کروگے	ان کی

مغفرت کی دعا مانگو یا نہ مانگو، اگر تم ستر بار بھی ان کی مغفرت

سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

سَبْعِيْنَ مَرَّةً	فَلَنْ يَّغْفِرَ	اللّٰهُ	لَهُمْ	ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ [1]
ستر بار	تو ہرگز مغفرت نہیں فرمائے گا	الله	ان کی	یہ	(اس) لئے کہ وہ

طلب کروگے تو الله ہرگز ان کی مغفرت نہیں فرمائے گا۔ یہ اس لیے کہ یہ

كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِى

كَفَرُوْا	بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ	وَ	اللّٰهُ	لَا يَهْدِى
انہوں نے کفر کیا	الله اور اس کے رسول کے ساتھ	اور	الله	ہدایت نہیں دیتا

الله اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا کرتے تھے اور الله فاسقوں کو

الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۸۰﴾ ع فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۸۰﴾ [2]	فَرِحَ	الْمُخَلَّفُوْنَ	بِمَقْعَدِهِمْ	خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
نافرمانی کرنے والی قوم (کو)	خوش ہوئے	پیچھے رہ جانے والے	اپنے بیٹھنے پر	الله کے رسول کے پیچھے

ہدایت نہیں دیتا ○ پیچھے رہ جانے والے اس بات پر خوش ہوئے کہ وہ الله کے رسول کے پیچھے بیٹھے رہے

منافقوں کا جہاد سے رک کر پیچھے رہنے پر خوش ہونا اور اس پر وعید

وَ كَرِهُوْۤا اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

وَ	كَرِهُوْۤا	اَنْ	يُّجَاهِدُوْا	بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ	فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
اور	انہوں نے پسند نہ کیا	کہ	وہ جہاد کریں	اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ	الله کی راہ میں

اور انہیں یہ بات ناپسند تھی کہ اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ الله کے راستے میں جہاد کریں

1 ...... اس آیت میں منافقوں کو نہ بخشنے کی وجہ بیان فرمائی گئی کہ وہ الله عَزَّوَجَلَّ اور رسول صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے منکر ہیں اور جو اِن کا منکر ہو اور نبی کریم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کے لئے اپنی رحمتِ عامہ کی بنا پر دعا بھی کر دیں، تب بھی الله عَزَّوَجَلَّ اسے نہیں بخشے گا۔ اِس نہ بخشنے میں حضور پر نور صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت کا اظہار ہے کہ آپ کا منکر جنت میں نہیں جا سکتا۔ کافر کو دعائے مغفرت سے فائدہ نہیں ہوتا۔

2 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ جو ایمان سے خارج ہوں، جب تک کہ وہ کفر پر قائم رہیں الله عَزَّوَجَلَّ انہیں ہدایت نہیں دیتا۔

وَ قَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِی الْحَرِّؕ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّاؕ

وَ	قَالُوْا	لَا تَنْفِرُوْا	فِی الْحَرِّ	قُلْ	نَارُ جَهَنَّمَ	اَشَدُّ حَرًّا
اور	انہوں نے کہا	تم نہ نکلو (جہاد کے لئے)	گرمی میں	تم کہو	جہنم کی آگ	شدید ترین گرم (ہے)

اور انہوں نے کہا: اس گرمی میں نہ نکلو۔ تم فرماؤ: جہنم کی آگ شدید ترین گرم ہے۔

لَوْ كَانُوْا یَفْقَهُوْنَ (۸۱) فَلْیَضْحَكُوْا قَلِیْلًا وَّ

لَوْ	كَانُوْا یَفْقَهُوْنَ (۸۱)	فَلْیَضْحَكُوْا [1]	قَلِیْلًا	وَّ
اگر	وہ لوگ سمجھ لیتے (تو پیچھے نہ رہتے)	تو انہیں چاہیے کہ ہنس لیں	تھوڑا سا	اور

کسی طرح یہ لوگ سمجھ لیتے ○ تو انہیں چاہیے کہ تھوڑا سا ہنس لیں اور

لْیَبْكُوْا كَثِیْرًاۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ (۸۲) فَاِنْ

لْیَبْكُوْا	كَثِیْرًا	جَزَآءً	بِمَا	كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ (۸۲)	فَاِنْ
انہیں چاہئے کہ روئیں	بہت زیادہ	(یہ) بدلہ (ہے)	(اس) کا جو	وہ کام کرتے تھے	پھر اگر

بہت زیادہ روئیں (یہ) ان کے اعمال کا بدلہ ہے ○ پھر اے حبیب! اگر

رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَآىٕفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ

رَّجَعَكَ	اللّٰهُ	اِلٰى طَآىٕفَةٍ	مِّنْهُمْ	فَاسْتَاْذَنُوْكَ
واپس لے جائے تمہیں	اللہ	ایک گروہ کی طرف	ان میں سے	تو وہ اجازت مانگیں گے تم سے

اللہ تمہیں ان میں سے کسی گروہ کی طرف واپس لے جائے اور وہ تم سے

لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِیَ اَبَدًا وَّ

لِلْخُرُوْجِ	فَقُلْ	لَّنْ تَخْرُجُوْا	مَعِیَ	اَبَدًا	وَّ
نکلنے کی	تو تم کہو	تم ہرگز نہ نکلو	میرے ساتھ	کبھی بھی	اور

جہاد میں ساتھ نکلنے کی اجازت مانگیں تو تم فرمادینا کہ تم کبھی بھی میرے ساتھ نہ چلو اور

منافقوں کو جہاد میں شرکت کی ممانعت

[1] ...اس آیت میں منافقین کو تھوڑا ہنسنے اور بہت رونے کا حکم نہیں دیا گیا بلکہ منافقین کی حالت کی خبر دینے کے طور پر کلام کیا گیا ہے۔ آیت کا معنی یہ ہے کہ منافقین اگرچہ اپنی ساری زندگی ہنسیں اور خوشیاں منائیں یہ کم ہے کیونکہ دنیا اپنی درازی کے باوجود قلیل ہے اور آخرت میں ان کا غم اور رونا بہت زیادہ ہوگا کیونکہ آخرت کی سزا ہمیشہ کے لئے ہوگی، کبھی ختم نہ ہوگی اور ختم ہو جانے والی چیز نہ ختم ہونے والی کے مقابلے میں تھوڑی ہی ہے۔ اس آیت میں اگرچہ منافقین سے متعلق کلام ہے البتہ جداگانہ طور پر ہمیں بہر حال یہی حکم دیا گیا ہے کہ تھوڑا ہنسیں اور گریہ وزاری زیادہ کیا کریں۔

لَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِیَ عَدُوًّا ؕ اِنَّكُمْ رَضِیْتُمْ

لَنْ تُقَاتِلُوْا	مَعِیَ	عَدُوًّا	اِنَّكُمْ	رَضِیْتُمْ
ہرگز نہ لڑو	میرے ساتھ	کسی دشمن (سے)	بیشک تم (نے)	پسند کرلیا

ہرگز میرے ساتھ کسی دشمن سے نہ لڑو۔ تم نے پہلی دفعہ

بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخٰلِفِیْنَ ﴿۸۳﴾ وَ

بِالْقُعُوْدِ	اَوَّلَ مَرَّةٍ	فَاقْعُدُوْا	مَعَ الْخٰلِفِیْنَ ﴿۸۳﴾ (1)	وَ
بیٹھنے کو	پہلی بار	تو بیٹھے رہو	پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ	اور

بیٹھے رہنے کو پسند کیا تو (اب) پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ بیٹھ رہو ○ اور

لَا تُصَلِّ عَلٰۤى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّ

لَا تُصَلِّ (2)	عَلٰۤى اَحَدٍ	مِّنْهُمْ	مَّاتَ	اَبَدًا	وَّ
تم نماز نہ پڑھنا	کسی ایک پر	ان میں سے	(جو) مرگیا	کبھی بھی	اور

ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نمازِ جنازہ نہ پڑھنا اور

لَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ

لَا تَقُمْ	عَلٰى قَبْرِهٖ	اِنَّهُمْ	كَفَرُوْا	بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ
تم کھڑے نہ ہونا	اس کی قبر پر	بیشک وہ	انہوں نے کفر کیا	اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ

نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا۔ بیشک انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا

وَ مَاتُوْا وَ هُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَ لَا تُعْجِبْكَ

وَ	مَاتُوْا	وَ	هُمْ	فٰسِقُوْنَ ﴿۸۴﴾	وَ	لَا تُعْجِبْكَ
اور	وہ مرگئے	اور	وہ	نافرمانی کرتے ہوئے	اور	تعجب میں نہ ڈالیں تجھے

اور نافرمانی کی حالت میں مرگئے ○ اور ان کے

منافقوں کا جنازہ پڑھنے اور ان کی قبر پر کھڑے ہونے کی ممانعت

منافقوں کا مال و اولاد قابلِ تعجب نہیں بلکہ باعثِ وبال ہے

(1)......اس سے ثابت ہوا کہ جس شخص سے دھوکا اور فریب ظاہر ہو اس سے تعلق ختم کر دینا اور علیحدگی اختیار کرلینی چاہئے اور محض اسلام کے مدعی ہونے سے کسی کو ساتھ ملا لینے کی اجازت نہیں ہوتی۔ آج جو لوگ کہتے ہیں کہ ہر کلمہ گو کو ملا لو اور اس کے ساتھ اتفاق و اتحاد کرو یہ اس حکمِ قرآنی کے بالکل خلاف ہے۔ (2)......اس آیت میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو منافقین کے جنازے کی نماز اور ان کے دفن میں شرکت کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ یاد رہے کہ اگر کوئی کافر مر جائے تو مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اس کے مرنے پر نہ اس کے لئے دعا کرے اور نہ ہی اس کی قبر پر کھڑا ہو۔ افسوس! فی زمانہ حال یہ ہے کہ=

اَمْوَالُهُمْ وَ اَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ اَنْ

اَمْوَالُهُمْ	وَ	اَوْلَادُهُمْ	اِنَّمَا	یُرِیْدُ	اللّٰهُ	اَنْ
ان کے اموال	اور	ان کی اولاد	صرف	چاہتا ہے	اللّٰه	کہ

مال اور اولاد تمہیں تعجب میں نہ ڈالیں۔ اللّٰه یہی چاہتا ہے کہ

یُّعَذِّبَهُمْ بِهَا فِی الدُّنْیَا وَ تَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ

یُّعَذِّبَهُمْ	بِهَا	فِی الدُّنْیَا	وَ	تَزْهَقَ	اَنْفُسُهُمْ
وہ سزا دے انہیں	اس کے ذریعے	دنیا میں	اور	نکل جائے	ان کی جان

انہیں اس کے ذریعے دنیا میں سزا دے اور کفر کی حالت میں

وَ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۸۵﴾ وَ اِذَاۤ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ

وَ	هُمْ	كٰفِرُوْنَ ﴿۸۵﴾	وَ	اِذَاۤ	اُنْزِلَتْ	سُوْرَةٌ
اور	وہ	کفر کرنے والے (ہوں)	اور	جب	نازل کی جاتی ہے	کوئی سورت

ان کی روح نکل جائے ○ اور جب کوئی سورت نازل کی جاتی ہے

اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ جَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ

اَنْ	اٰمِنُوْا	بِاللّٰهِ	وَ	جَاهِدُوْا	مَعَ رَسُوْلِهِ
(جس میں حکم دیا جاتا ہے) کہ	ایمان لاؤ	اللّٰه پر	اور	جہاد کرو	اس کے رسول کے ہمراہ

کہ اللّٰه پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول کے ہمراہ جہاد کرو

اسْتَاْذَنَكَ اُولُوا الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَ قَالُوْا

اسْتَاْذَنَكَ	اُولُوا الطَّوْلِ (1)	مِنْهُمْ	وَ	قَالُوْا
(تو) رخصت مانگتے ہیں تم سے	قوت وطاقت والے	ان میں سے	اور	کہتے ہیں

تو ان کے قوت وطاقت رکھنے والے تم سے رخصت مانگتے ہیں اور کہتے ہیں

قدرت کے باوجود جہاد نہ کرنے والے منافقوں کا حال

= اگر مسلمانوں کے ملک میں کوئی بڑا کافر مر جاتا ہے تو مسلمانوں کی سربراہی کے دعوے دار اس کے مرنے پر اس طرح اظہارِ افسوس کرتے ہیں جیسے ان کا کوئی اپنا بڑا فوت ہو گیا ہو اور اگر اس کی قبر بنی ہو تو اس پر کھڑے ہو کر دعائیں مانگتے ہیں۔ یہ دعا بالکل حرام ہے۔

(1)... قدرت کے باوجود دینِ اسلام کی مدد نہ کرنا منافقوں کا عمل ہے، لہٰذا جہاں بھی مسلمان مظلوم ہوں یا ان کا عقیدہ خراب کیا جا رہا ہو وہاں قدرت رکھنے والے دوسرے مسلمانوں کو اپنی حیثیت کے مطابق بہتری کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور صحابۂ کرام کا جہاد کرنا اور اُس پر اجر و ثواب

ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿۸۶﴾ رَضُوْا

ذَرْنَا	نَكُنْ	مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿۸۶﴾	رَضُوْا
چھوڑ دو ہمیں	(تاکہ) ہم ہو جائیں	بیٹھے رہنے والوں کے ساتھ	وہ راضی ہیں

ہمیں چھوڑ دیجیے تاکہ بیٹھے رہنے والوں کے ساتھ ہو جائیں ○ انہیں یہ پسند آیا

بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ

بِاَنْ	يَّكُوْنُوْا	مَعَ الْخَوَالِفِ	وَ	طُبِعَ[1]
(اس) پر کہ	وہ ہو جائیں	پیچھے رہنے والی عورتوں کے ساتھ	اور	مہر لگا دی گئی

کہ پیچھے رہنے والی عورتوں کے ساتھ ہو جائیں اور ان کے دلوں پر

عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿۸۷﴾ لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَ

عَلٰى قُلُوْبِهِمْ	فَهُمْ	لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿۸۷﴾	لٰكِنِ	الرَّسُوْلُ[2]	وَ
ان کے دلوں پر	تو وہ	(کچھ) نہیں سمجھتے	لیکن	رسول	اور

مُہر لگا دی گئی تو وہ کچھ سمجھتے نہیں ○ لیکن رسول اور

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ

الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	مَعَهٗ	جٰهَدُوْا	بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ
وہ لوگ جو	ایمان لائے	اس کے ساتھ	انہوں نے جہاد کیا	اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ

جو ان کے ساتھ ایمان لائے انہوں نے اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کیا

وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ۫ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ

وَ	اُولٰٓئِكَ	لَهُمُ	الْخَيْرٰتُ	وَ	اُولٰٓئِكَ	هُمُ
اور	یہ لوگ	ان کے لیے	بھلائیاں (ہیں)	اور	یہ لوگ	وہی

اور انہیں کے لیے بھلائیاں ہیں اور یہی

1 ...یعنی ان کے کفر و نفاق اختیار کرنے کے باعث ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی تو وہ کچھ سمجھتے نہیں کہ جہاد میں کیا کامیابی و سعادت اور بیٹھ رہنے میں کیسی ہلاکت و شقاوت ہے۔ 2 ......اس سے پہلی آیات میں جہاد سے راہ فرار اختیار کرنے میں منافقوں کا حال بیان کیا گیا اور اس آیت سے نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کے صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کا جذبہ جہاد بیان کیا گیا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی طلب میں اور اس کی بارگاہ میں قرب حاصل کرنے کے لئے اپنے مال اور اپنی جانیں دونوں خرچ کر دیں۔

الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۸۸﴾ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ

الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۸۸﴾	اَعَدَّ[1]	اللّٰهُ	لَهُمْ[2]	جَنّٰتٍ	تَجْرِیْ
فلاح پانے والے (ہیں)	تیار کر رکھی ہیں	اللہ (نے)	ان کے لئے	جنتیں	بہتی ہیں

کامیاب ہونے والے ہیں ○ اور اللہ نے ان کے لئے جنتیں تیار کر رکھی ہیں جن کے نیچے

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ ذٰلِكَ

مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	خٰلِدِیْنَ	فِیْهَا	ذٰلِكَ
ان کے نیچے	نہریں	ہمیشہ رہنے والے	ان میں	یہی

نہریں بہتی ہیں، ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ یہی

الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۸۹﴾ ع وَ جَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ

الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۸۹﴾	وَ	جَآءَ	الْمُعَذِّرُوْنَ	مِنَ الْاَعْرَابِ
بڑی کامیابی (ہے)	اور	آئے	عذر پیش کرنے والے	دیہاتیوں میں سے

بڑی کامیابی ہے ○ اور عذر پیش کرنے والے دیہاتی آئے

لِیُؤْذَنَ لَهُمْ وَ قَعَدَ الَّذِیْنَ كَذَبُوا

لِیُؤْذَنَ	لَهُمْ	وَ	قَعَدَ	الَّذِیْنَ	كَذَبُوا
تاکہ رخصت دیدی جائے	انہیں	اور	بیٹھے رہے	وہ لوگ جنہوں نے	جھوٹ بولا

تاکہ انہیں رخصت دیدی جائے اور اللہ اور اس کے رسول سے جھوٹ بولنے والے

اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ سَیُصِیْبُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ[3]	سَیُصِیْبُ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا
اللہ اور اس کے رسول (سے)	عنقریب پہنچے گا	ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا

بیٹھے رہے۔ ان میں سے کافروں کو عنقریب

منافقوں کا جہاد میں شرکت سے گریز کرنا اور اس کی وعید

ع ۱۱ / ۱۷

1 ..... اس سے معلوم ہوا کہ جنت اور وہاں کی نعمتیں پیدا ہو چکی ہیں۔ 2 ..... جنتی اپنی اپنی جنت کے پورے پورے مالک ہوں گے۔ وہاں صرف مہمان کی طرح بغیر ملکیت کے نہ ہوں گے البتہ ان کی خاطر تواضع مہمانوں کی سی ہو گی۔

3 ..... نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے جھوٹ بولنا اللہ تعالیٰ سے جھوٹ بولنا ہے کیونکہ ان منافقوں نے رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے جھوٹ بولا، اِس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا کہ انہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے جھوٹ بولا۔

جہاد سے معذور لوگوں کا بیان

مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٩٠﴾ لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَ لَا

مِنْهُمْ	عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٩٠﴾	لَيْسَ	عَلَى الضُّعَفَآءِ [1]	وَ	لَا
ان میں سے	دردناک عذاب	نہیں ہے	کمزوروں پر	اور	نہ

دردناک عذاب پہنچے گا○ کمزوروں پر اور

عَلَى الْمَرْضٰى وَ لَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ

عَلَى الْمَرْضٰى	وَ	لَا	عَلَى الَّذِيْنَ	لَا يَجِدُوْنَ	مَا	يُنْفِقُوْنَ
مریضوں پر	اور	نہ	ان لوگوں پر جو	نہیں پاتے	(وہ چیز) جسے	وہ خرچ کرسکیں

بیماروں پر اور خرچ کرنے کی طاقت نہ رکھنے والوں پر

حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ؕ مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ

حَرَجٌ	اِذَا	نَصَحُوْا [2]	لِلّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ	مَا	عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ
کوئی حرج	جبکہ	وہ خیر خواہ رہیں	اللہ اور اس کے رسول کے	نہیں	نیکی کرنے والوں پر

کوئی حرج نہیں جبکہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے خیر خواہ رہیں۔ نیکی کرنے والوں پر

صحابۂ کرام کا شوقِ جہاد

مِنْ سَبِيْلٍ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٩١﴾ ۙ وَّ لَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَآ

مِنْ سَبِيْلٍ	وَ	اللّٰهُ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ﴿٩١﴾	وَّ	لَا	عَلَى الَّذِيْنَ	اِذَا مَآ
کوئی راہ	اور	اللہ	بخشنے والا	مہربان (ہے)	اور	نہ	ان لوگوں پر جو	جب

کوئی راہ نہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے○ اور نہ ان پر کوئی حرج ہے جو

اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ

اَتَوْكَ	لِتَحْمِلَهُمْ	قُلْتَ	لَآ اَجِدُ	مَآ
وہ آئیں تمہارے پاس	تاکہ تم سواری دیدو انہیں	(لیکن) تم نے فرمادیا	میں نہیں پاتا	وہ (چیز) جو

آپ کے پاس اس لئے آتے ہیں تاکہ آپ انہیں سواری دیدیں (لیکن آپ) فرمادیتے ہیں: میں تمہارے لئے

1 ...... باطل عذر والوں کا ذکر فرمانے کے بعد سچے عذر والوں کے متعلق فرمایا کہ ان پر سے جہاد کی فرضیت ساقط ہے۔ یہ کون لوگ ہیں؟ ان کے تین طبقے بیان فرمائے، پہلا طبقہ ضعیف جیسے کہ بوڑھے، بچے، عورتیں اور وہ شخص بھی انہیں میں داخل ہے جو پیدائشی کمزور ضعیف و نحیف ہو۔ دوسرا طبقہ بیمار، اس میں اندھے، لنگڑے، اپاہج بھی داخل ہیں۔ تیسرا طبقہ وہ لوگ جنہیں خرچ کرنے کی قدرت نہ ہو اور سامانِ جہاد میسر نہ ہو، یہ لوگ رہ جائیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں۔

2 ...... یہاں خیر خواہی سے مراد اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت کرنا اور مجاہدین کے گھر والوں کی خبر گیری رکھنا ہے۔

جہاد سے رکنے والے قابلِ مواخذہ لوگ

اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ۪ تَوَلَّوْا وَّ اَعْيُنُهُمْ

اَحْمِلُكُمْ	عَلَيْهِ	تَوَلَّوْا	وَّ	اَعْيُنُهُمْ
میں سوار کردوں تمہیں	اس پر	(تو) وہ لوٹ جاتے ہیں	اور (اس حال میں کہ)	ان کی آنکھیں

کوئی ایسی چیز نہیں پاتا جس پر تمہیں سوار کردوں تو وہ اس حال میں لوٹ جاتے ہیں کہ ان کی آنکھوں سے

تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ ﴿۹۲﴾ؕ

تَفِيْضُ[1]	مِنَ الدَّمْعِ	حَزَنًا	اَلَّا يَجِدُوْا	مَا	يُنْفِقُوْنَ ﴿۹۲﴾
بہہ رہی ہوتی ہیں	آنسوؤں سے	(اس) غم (میں)	کہ وہ نہیں پارہے	(وہ چیز) جسے	وہ خرچ کرسکیں

اس غم میں آنسو بہہ رہے ہوں کہ وہ خرچ کرنے کی طاقت نہیں رکھتے ○

اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ وَهُمْ

اِنَّمَا	السَّبِيْلُ	عَلَى الَّذِيْنَ	يَسْتَاْذِنُوْنَكَ	وَ	هُمْ
صرف	راہ (مواخذہ)	ان لوگوں پر ہے جو	رخصت مانگتے ہیں تم سے	اور (حالانکہ)	وہ

مواخذہ تو ان لوگوں پر ہے جو مالدار ہونے کے باوجود آپ سے رخصت

اَغْنِيَآءُ ۚ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ ۙ وَ

اَغْنِيَآءُ	رَضُوْا	بِاَنْ	يَّكُوْنُوْا	مَعَ الْخَوَالِفِ	وَ
مالدار (ہیں)	وہ راضی ہیں	(اس) پر کہ	وہ ہوجائیں	پیچھے رہ جانے والی عورتوں کے ساتھ	اور

مانگتے ہیں۔ انہیں یہ پسند ہے کہ عورتوں کے ساتھ پیچھے بیٹھ رہیں اور

طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۹۳﴾

طَبَعَ	اللّٰهُ	عَلٰى قُلُوْبِهِمْ	فَهُمْ	لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۹۳﴾
مہر لگادی	اللہ (نے)	ان کے دلوں پر	تو وہ	(کچھ) نہیں جانتے

اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگادی تو وہ کچھ نہیں جانتے ○

[1]..... اس آیتِ مبارکہ سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے جذبۂ جہاد، شوقِ عبادت اور ذوقِ اطاعت کا پتہ چلتا ہے کہ ایک طرف تو منافقین ہیں جو قدرت ہونے کے باوجود جھوٹے حیلے بہانے کرکے جہاد سے جان چھڑاتے ہیں اور ایک طرف یہ کامل الایمان، مخلص غلام ہیں جو شرعاً رخصت واجازت ہونے کے باوجود جہاد نہ کرسکنے اور اس عبادت میں شریک نہ ہوسکنے کے غم میں آنسو بہا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ایسا ذوق وشوق عطا فرمائے۔

عنوانات

عنوان	صفحہ
نواں پارہ	

معرفۃ القرآن کی ایک اہم خصوصیت

قرآن پاک میں بعض اوقات ایک آیت میں مختلف چیزیں بیان ہوتی ہیں اور بعض اوقات دو تین آیات کے بعد نئی بات شروع ہو جاتی ہے، فہم قرآن یعنی قرآن سمجھنے میں آسانی کیلئے ہم نے ہر ایسی جگہ پر نیا عنوان لگا دیا ہے، جس کا فائدہ یہ ہے کہ اس نئے عنوان کو پڑھنے کے بعد وہاں سے شروع ہونے والی آیات کو بڑی آسانی سے سمجھا جا سکے گا کیونکہ پہلے سے معلوم ہو جائے گا کہ اب اس مضمون کی آیات آرہی ہیں۔

ISBN 978-969-631-585-8
0126094
MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net

چار مفید چیزوں پر مشتمل لفظی ترجمہ

لفظ بہ لفظ ترجمہ | مکمل بامحاورہ ترجمہ | مختصر حواشی | آیات کے عنوانات

معرفۃ القرآن علیٰ کنز العرفان

جلد سوم

پارہ 11 تا 15

المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

DAWAT-E-ISLAMI

چار مفید چیزوں پر مشتمل لفظی ترجمہ

لفظ بہ لفظ ترجمہ | مکمل بامحاورہ ترجمہ | مختصر حواشی | آیات کے عنوانات

معرفۃ القرآن علیٰ کنز العرفان

مترجم: شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی ابو الصالح محمد قاسم قادری مدظلہ العالی

نام کتاب	:	مَعْرِفَةُ الْقُرْآن عَلٰى كَنْزِ الْعِرْفَان (جلد سوم)
مترجم	:	شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی اَبُوالصَّالِح محمد قاسم قادری مدظلہ العالی
پہلی بار	:	ذوالحجہ ۱٤٣٦ھ، ستمبر 2015ء
تعداد	:	5000 (پانچ ہزار)
ناشر	:	مکتبۃ المدینہ فیضان مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ، کراچی

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

E.mail: ilmia@dawateislami.net
www.dawateislami.net

"مَعْرِفَةُ الْقُرْاٰن عَلٰی کَنْزِالْعِرْفَان" سے متعلق کچھ ضروری باتیں

مَعْرِفَةُ الْقُرْاٰن دورِ جدید کے تقاضوں کے عین مطابق قرآنِ مجید کا آسان اور منفرد لفظی ترجمہ ہے، یہاں اس سے متعلق چند فنی باتیں اور اس کی خصوصیات ملاحظہ ہوں،

1 قرآنِ مجید کا متن P.D.F فارمیٹ میں موجود مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ نسخے سے پیسٹ کیا گیا اور پیسٹنگ کے بعد دو مرتبہ اصل نسخے سے باریک بینی کے ساتھ تقابل کیا گیا ہے تا کہ حتَّی المقدور متن میں غلطی کا امکان نہ رہے۔ نیز ایک لائن میں اتنا متن پیسٹ کیا گیا ہے جتنے نیچے اجزاء مذکور ہیں اور لائن کے شروع اور آخر سے فاصلہ ختم کرنے کے لئے کمپیوٹر سافٹ ویئر کے ذریعے متنِ قرآن کے ٹیکسٹ کو مناسب حد تک پھیلا کر لائن کا شروع اور آخر برابر کیا گیا ہے۔

2 مختلف خانے بنا کر ان میں آیات کے اجزاء لکھے گئے اور ان کے رَسمُ الْخط کو حتَّی الامکان متنِ قرآن کے رَسمُ الْخط کے مطابق رکھنے کے لئے "**اَلْمُصْحَف**" فاؤنٹ استعمال کیا گیا ہے۔

3 قرآنِ مجید کا اصل رَسمُ الْخط برقرار رکھنے کے لئے اجزاء میں تقسیم کے دوران الفاظ کے ساتھ متصل حروف اور ضمائر وغیرہ کو جدا لکھنے کی بجائے ایک ساتھ لکھا ہے اور مختلف رنگوں کے ذریعے انہیں اور ان کا ترجمہ ممتاز کر دیا ہے، جیسے "مِمَّا" میں "مِنْ" اور "مَا" کو اور "اَنْفُسَهُمْ" میں "اَنْفُسَ" اور "هُمْ" کو الگ الگ لکھنے کی بجائے ایک ساتھ لکھا اور رنگوں کے ذریعے ان الفاظ اور ان کے ترجمے میں امتیاز کر دیا ہے۔

4 بعض مقامات پر معنیٰ سمجھنے میں آسانی کے پیشِ نظر غیر متصل حروف و الفاظ اور اضافت سے خالی الفاظ کو بھی ایک ہی خانے میں لکھا گیا اور رنگوں کے ذریعے ان کے معانی میں امتیاز کیا گیا ہے۔ جیسے "فِی الْاَرْضِ" کو ایک ہی خانے میں لکھا ہے۔

5 صیغہ خواہ منفی ہو جیسے "لَمْ تُنْذِرْ" اور "لَا یَعْلَمُوْنَ" اور "لَنْ تَفْعَلُوْا" یا دوسرا جیسے "كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ"، مکمل صیغہ ایک ہی خانے میں لکھا ہے اسی طرح بعض مقامات پر پورا جملہ جیسے "فَتَابَ عَلَیْهِ" بھی ایک ہی خانے میں لکھا ہے تا کہ آیت کا اصل مرادی ترجمہ لکھنے میں آسانی رہے۔

6 ترجمے میں سلاست (روانی) کو برقرار رکھنے اور عربی الفاظ کے مفہوم کو مزید واضح کرنے کے لئے اضافت والے الفاظ جیسے "كَلٰمَ اللّٰهِ" کو ایک ہی خانے میں لکھا گیا اور رنگوں کے ذریعے ان کے ترجمے کی نشاندہی کر دی گئی ہے۔

7 حروف و الفاظ کا اصل وضع کے اعتبار سے جو ترجمہ بنتا ہے اسے لکھنے کا التزام کیا گیا اور ان کا مرادی اور مفہومی ترجمہ بریکٹ میں لکھ دیا ہے جیسے "وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ" میں مذکور "و" حالیہ ہے، اس کا ترجمہ یوں لکھا ہے "اور

(حالانکہ)" البتہ بعض مقامات پر لغوی ترجمہ لکھنے میں شرعی مسائل ہونے کی وجہ سے تاویلی ترجمہ لکھا ہے اور حتّی الامکان حاشیہ لگا کر ایسے مقامات کی وضاحت کر دی ہے۔

8 جن حروفِ زائدہ کا باقاعدہ کوئی ترجمہ نہیں بنتا انہیں کوئی رنگ کئے بغیر اسی طرح برقرار رکھا ہے جیسے "بِمُؤْمِنِيْنَ" میں حرف "ب" اور "مُؤْمِنِيْنَ" کو ایک ہی رنگ میں لکھا ہے۔

9 لفظی ترجمے کے ساتھ ایک بامحاورہ ترجمے کا بھی اضافہ کیا گیا ہے اور یہ ترجمہ تفسیر "صِرَاطُ الْجِنَانِ فِیْ تَفْسِیْرِ الْقُرْاٰن" میں چھپا ہوا "كَنْزُ الْعِرْفَانِ فِیْ تَرْجَمَۃِ الْقُرْاٰن" لکھا گیا ہے۔

10 سمجھنے میں آسانی کے لئے موقع محل کی مناسبت سے بریکٹوں میں الفاظ کا اضافہ کیا گیا اور ان کا رنگ سیاہ رکھا گیا ہے۔ نیز اجزاء میں جہاں آیت ختم ہوئی یونہی بامحاورہ ترجمے میں جہاں ایک آیت کا ترجمہ ختم ہوا وہاں اختتامیہ نشان ○ بھی ڈال دیا ہے۔

11 قرآن پاک میں بعض اوقات ایک آیت میں مختلف چیزیں بیان ہوتی ہیں اور بعض اوقات دو تین آیات کے بعد نئی بات شروع ہو جاتی ہے، فہمِ قرآن یعنی قرآن سمجھنے میں آسانی کیلئے ہم نے ہر ایسی جگہ پر نیا عنوان لگا دیا ہے جس کا فائدہ یہ ہے کہ اس نئے عنوان کو پڑھنے کے بعد وہاں سے شروع ہونے والی آیات کو بڑی آسانی سے سمجھا جا سکے گا کیونکہ پہلے سے معلوم ہو جائے گا کہ اب اس مضمون کی آیات آرہی ہیں۔

12 عنوانات صفحے کی سائیڈ میں لکھے ہیں اور جن آیات میں وہ عنوان بیان ہوا ہے انہیں اور ان کے بامحاورہ ترجمے کو مختلف رنگوں کے ذریعے ممتاز کیا ہے تاکہ قاری بآسانی سمجھ سکے کہ اس عنوان کا مضمون کہاں سے کہاں تک ہے، نیز موقع کی مناسبت سے تفسیر صراط الجنان اور دیگر معتبر تفاسیر سے مختصر اور جامع حواشی بھی لگائے گئے ہیں۔

13 حروف و الفاظ کے معنیٰ متعین کرنے کے لئے چار رنگوں کا استعمال کیا گیا ہے، سبز، سرخ، نیلا اور جامنی۔ پہلے تین رنگ مختلف حروف و الفاظ کے لئے استعمال کئے گئے ہیں اور جامنی رنگ بطورِ خاص لفظی ترجمے میں آنے والے اضافی الفاظ کے لئے استعمال کیا گیا ہے تاکہ قاری آسانی کے ساتھ یہ سمجھ سکے کہ جامنی رنگ والے الفاظ کسی خاص لفظ کا ترجمہ نہیں ہیں۔ جیسے "بِهٰذَا مَثَلًا" اور اس کا ترجمہ "اس مثال کے ساتھ"

اللہ تعالیٰ اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے میری، میرے اہلِ خانہ، رشتہ داروں، دوست احباب اور دیگر متعلقین کی نجات کا ذریعہ بنائے اور جن جن احباب نے اس کام کے سلسلے میں تعاون کیا ان کی کوششوں کو بھی قبول و منظور فرمائے اور سب کی بے حساب مغفرت فرمائے۔

اَبُو الصَّالِح مُحَمَّد قَاسِم قَادِرِی

يَعۡتَذِرُوۡنَ

11

يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ ؕ

يَعْتَذِرُوْنَ	اِلَيْكُمْ	اِذَا	رَجَعْتُمْ	اِلَيْهِمْ
وہ (منافق) بہانے بنائیں گے	تمہاری طرف (تم سے)	جب	تم لوٹ کر جاؤ گے	ان کی طرف

جب تم ان کے پاس لوٹ کر جاؤ گے تو یہ تم سے بہانے بنائیں گے۔

قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ

قُلْ	لَّا تَعْتَذِرُوْا	لَنْ نُّؤْمِنَ	لَكُمْ	قَدْ	نَبَّاَنَا	اللّٰهُ
تم کہو	بہانے نہ بناؤ	ہم ہرگز یقین نہیں کریں گے	تمہارا	بیشک	ہمیں بتادیں	اللہ (نے)

تم فرماؤ: بہانے نہ بناؤ ہم ہرگز تمہاری بات پر یقین نہیں کریں گے اللہ نے ہمیں

مِنْ اَخْبَارِكُمْ ؕ وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ

مِنْ اَخْبَارِكُمْ	وَ	سَيَرَى	اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ	ثُمَّ
تمہاری بعض خبریں	اور	عنقریب دیکھے گا	اللہ اور اس کا رسول تمہارے کام	پھر

تمہاری خبریں دیدی ہیں اور اب اللہ اور اس کا رسول تمہارے کام دیکھیں گے پھر

تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا

تُرَدُّوْنَ	اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ (1)	فَيُنَبِّئُكُمْ	بِمَا
تمہیں لوٹایا جائے گا	چھپے اور ظاہر کو جاننے والے کی طرف	تو وہ خبر دے گا تمہیں	(اس) کی جو

تمہیں اس کی طرف لوٹایا جائے گا جو غیب اور ظاہر کو جاننے والا ہے تو وہ تمہیں

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٤﴾ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٤﴾	سَيَحْلِفُوْنَ (2)	بِاللّٰهِ	لَكُمْ	اِذَا	انْقَلَبْتُمْ
تم کرتے تھے	اب قسمیں کھائیں گے	اللہ کی	تم سے (تمہارے سامنے)	جب	پلٹ کر جاؤ گے

تمہارے اعمال بتادے گا ○ اب جب تم ان کی طرف لوٹ کر جاؤ گے تو یہ تمہارے سامنے

منافقوں کی بہانے بازی کی پیشگی خبر اور انہیں جواب

جھوٹی قسمیں کھانے والے منافقوں سے اعراض کی ہدایت

1 ...عالم الغیب اللہ تعالیٰ کا وصفِ خاص ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے جن مقربینِ بارگاہ کو غیب کا علم عطا فرمایا ہے ان کے بارے میں یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے وہ غیب جانتے ہیں یا غیب پر مطلع ہیں یا غیب پر خبردار ہیں لیکن انہیں عالم الغیب نہیں کہا جاسکتا کیونکہ اس لفظ کا استعمال اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔ 2 ......اس آیت میں منافقوں کے عتاب و ملامت سے بچنے کے لئے قسمیں کھانے کی خبر دی گئی، اس سے معلوم ہوا کہ منافق و گمراہ زیادہ قسمیں کھا کر اپنے مسلمان ہونے کا ثبوت دیتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! مومنوں کو اس کی ضرورت نہیں پڑتی۔

اِلَيۡهِمۡ لِتُعۡرِضُوۡا عَنۡهُمۡ ؕ فَاَعۡرِضُوۡا عَنۡهُمۡ ؕ اِنَّهُمۡ

اِنَّهُمۡ	عَنۡهُمۡ	فَاَعۡرِضُوۡا	عَنۡهُمۡ	لِتُعۡرِضُوۡا	اِلَيۡهِمۡ
بیشک وہ	ان سے	تو تم منہ پھیر لو	ان سے	تاکہ تم منہ پھیر لو	ان کی طرف

اللہ کی قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے درگزر کرو تو تم ان سے اعراض ہی کرو۔ یہ

رِجۡسٌ ۫ وَّمَاۡوٰىهُمۡ جَهَنَّمُ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ ﴿٩٥﴾

كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ ﴿٩٥﴾	بِمَا	جَزَآءً	جَهَنَّمُ	مَاۡوٰىهُمۡ	وَّ	رِجۡسٌ
وہ کام کرتے تھے	(اس) کا جو	بدلہ	جہنم (ہے)	ان کا ٹھکانہ	اور	ناپاک (ہیں)

ناپاک ہیں اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ یہ ان کے اعمال کا بدلہ ہے ○

يَحۡلِفُوۡنَ لَكُمۡ لِتَرۡضَوۡا عَنۡهُمۡ ۚ فَاِنۡ

فَاِنۡ	عَنۡهُمۡ	لِتَرۡضَوۡا	لَكُمۡ	يَحۡلِفُوۡنَ
تو اگر	ان سے	تاکہ تم راضی ہو جاؤ	تم سے (تمہارے سامنے)	وہ قسمیں کھاتے ہیں

تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں تاکہ تم ان سے راضی ہو جاؤ تو اگر

تَرۡضَوۡا عَنۡهُمۡ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرۡضٰى عَنِ الۡقَوۡمِ الۡفٰسِقِيۡنَ ﴿٩٦﴾

عَنِ الۡقَوۡمِ الۡفٰسِقِيۡنَ ﴿٩٦﴾	لَا يَرۡضٰى	اللّٰهَ	فَاِنَّ	عَنۡهُمۡ	تَرۡضَوۡا
نافرمانی کرنے والے لوگوں سے	راضی نہیں ہوگا	اللہ	تو بیشک	ان سے	تم راضی ہو جاؤ

تم ان سے راضی ہو (بھی) جاؤ تو بیشک اللہ تو نافرمان لوگوں سے راضی نہیں ہوگا ○

دیہاتی منافق کفر اور نفاق میں زیادہ سخت ہیں

اَلۡاَعۡرَابُ اَشَدُّ كُفۡرًا وَّنِفَاقًا وَّاَجۡدَرُ

اَجۡدَرُ	وَّ	نِفَاقًا	وَّ	كُفۡرًا	اَشَدُّ	اَلۡاَعۡرَابُ [1]
(اس کے) زیادہ لائق (ہیں)	اور	منافقت (میں)	اور	کفر	زیادہ سخت (ہیں)	دیہاتی (منافق)

دیہاتی (منافق) کفر اور منافقت میں زیادہ سخت ہیں اور اس قابل ہیں

[1]..... یعنی دیہات میں رہنے والے منافق کفر اور منافقت میں شہر میں رہنے والوں سے زیادہ سخت ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ وہ لوگ علم کی مجالس اور علماء کی صحبت سے دور رہتے ہیں، قرآن و حدیث اور وعظ و نصیحت نہیں سنتے۔ وہ اسی قابل ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو فرائض، سنن اور احکام اپنے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر نازل فرمائے ہیں ان سے جاہل رہیں۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جہالت شدت پیدا کرتی ہے لہٰذا جو شخص بلاوجہ شدت کا عادی ہے وہ علم سے دور ہے۔ ہمارے زمانے میں بھی ایک گروہ ایسی شدت کی طرف مائل ہے کہ سب کو مشرک قرار دیتا ہے، یہ شدت بھی جہالت کی علامت ہے۔

دیہاتی منافقوں کی اسلام دشمنی اور مسلمانوں کی بدخواہی

اَلَّا يَعۡلَمُوۡا حُدُوۡدَ مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوۡلِهٖ ؕ وَ

وَ	عَلٰى رَسُوۡلِهٖ	اللّٰهُ	اَنۡزَلَ	مَاۤ	حُدُوۡدَ	اَلَّا يَعۡلَمُوۡا
اور	اپنے رسول پر	اللہ (نے)	نازل کیا	جنہیں	(ان) احکام (سے)	کہ وہ بے خبر رہیں

کہ اُن احکام سے جاہل رہیں جو اللہ نے اپنے رسول پر نازل فرمائے ہیں اور

اللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ ﴿۹۷﴾ وَمِنَ الۡاَعۡرَابِ مَنۡ يَّتَّخِذُ

يَتَّخِذُ	مَنۡ	مِنَ الۡاَعۡرَابِ	وَ	حَكِيۡمٌ ﴿۹۷﴾	عَلِيۡمٌ	اللّٰهُ
قرار دیتا ہے، سمجھتا ہے	(کوئی وہ ہے) جو	دیہاتیوں میں سے	اور	حکمت والا (ہے)	علم والا	اللہ

اللہ علم والا، حکمت والا ہے ○ اور کچھ دیہاتی وہ ہیں کہ وہ جو کچھ اللہ کی

مَا يُنۡفِقُ مَغۡرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآئِرَ ؕ عَلَيۡهِمۡ

عَلَيۡهِمۡ	الدَّوَآئِرَ	بِكُمُ	يَتَرَبَّصُ	وَّ	مَغۡرَمًا[1]	يُنۡفِقُ	مَا
انہی پر	گردشوں (کا)	تم پر	انتظار کرتا ہے	اور	تاوان	وہ خرچ کرتا ہے	(اسے) جو

راہ میں خرچ کرتے ہیں اسے تاوان سمجھتے ہیں اور تم پر گردشیں آنے کے انتظار میں رہتے ہیں۔ بری گردش

مخلص ایمان والے دیہاتیوں کی اچھی سیرت اور ان کا صلہ

دَآئِرَةُ السَّوۡءِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ﴿۹۸﴾ وَمِنَ الۡاَعۡرَابِ مَنۡ

مَنۡ	مِنَ الۡاَعۡرَابِ[2]	وَ	عَلِيۡمٌ ﴿۹۸﴾	سَمِيۡعٌ	اللّٰهُ	وَ	دَآئِرَةُ السَّوۡءِ
(کوئی وہ ہے) جو	دیہاتیوں میں سے	اور	جاننے والا (ہے)	سننے والا	اللہ	اور	بری گردش (ہے)

انہی پر ہے اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے ○ اور کچھ گاؤں والے وہ ہیں جو

يُّؤۡمِنُ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنۡفِقُ

يُنۡفِقُ	مَا	يَتَّخِذُ	وَ	بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ	يُّؤۡمِنُ
وہ خرچ کرتا ہے	(اسے) جو	ٹھہراتا ہے	اور	اللہ اور آخرت کے دن پر	ایمان رکھتا ہے

اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں اور جو خرچ کرتے ہیں اسے

1 ...... یہاں منافقت کی مزید دو علامات بیان کی گئی ہیں، (1) منافق راہِ خدا میں خرچ کرنے کو ٹیکس اور تاوان کی طرح سمجھتے ہیں اس لئے کبھی خوشدلی سے خرچ نہیں کرتے۔ (2) وہ مسلمانوں کے نقصان کے خواہشمند ہوتے ہیں۔ افسوس! آج ہمارے معاشرے میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو راہِ خدا میں خرچ کرنے کو اپنے عمل سے ٹیکس کی طرح سمجھتے اور یونہی کئی لوگ مسلمانوں کے نقصان کے خواہشمند رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت عطا فرمائے، امین۔

2 ...... امام مجاہد رَحۡمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ فرماتے ہیں کہ یہ لوگ قبیلہ مُزینہ میں سے بنی مُقَرّن ہیں اور کلبی نے کہا کہ وہ اسلم، غفار اور جُہینہ کے قبیلے ہیں۔

قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَ صَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ؕ اَلَاۤ اِنَّهَا قُرْبَةٌ

قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ	وَ	صَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ (1)	اَلَاۤ	اِنَّهَا	قُرْبَةٌ
اللہ کے ہاں نزدیکیوں	اور	رسول کی دعاؤں (کا ذریعہ)	سن لو	بیشک وہ	قرب (کا ذریعہ ہیں)

اللہ کے ہاں نزدیکیوں اور رسول کی دعاؤں کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ سن لو! بیشک وہ ان کے لیے (اللہ کے)

لَّهُمْ ؕ سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

لَّهُمْ	سَيُدْخِلُهُمُ	اللّٰهُ	فِيْ رَحْمَتِهٖ	اِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ
ان کے لیے	عنقریب داخل کرے گا انہیں	اللہ	اپنی رحمت میں	بیشک	اللہ	بخشنے والا

قرب کا ذریعہ ہیں۔ عنقریب اللہ انہیں اپنی رحمت میں داخل فرمائے گا، بیشک اللہ بخشنے والا

رَّحِيْمٌ ﴿٩٩﴾ ع وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَ

رَّحِيْمٌ ﴿٩٩﴾	وَ	السّٰبِقُوْنَ (2)	الْاَوَّلُوْنَ	مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ	وَ
مہربان (ہے)	اور	سبقت لے جانے والے	سب سے پہلے	مہاجرین اور انصار میں سے	اور

مہربان ہے ○ اور بیشک مہاجرین اور انصار میں سے سابقینِ اولین اور

الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ

الَّذِيْنَ	اتَّبَعُوْهُمْ	بِاِحْسَانٍ	رَّضِيَ	اللّٰهُ	عَنْهُمْ	وَ
وہ لوگ جنہوں نے	پیروی کی ان کی	بھلائی کے ساتھ	راضی ہوا	اللہ	ان سے	اور

دوسرے وہ جو بھلائی کے ساتھ ان کی پیروی کرنے والے ہیں ان سب سے اللہ راضی ہوا اور

رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا

رَضُوْا	عَنْهُ	وَ	اَعَدَّ	لَهُمْ	جَنّٰتٍ	تَجْرِيْ	تَحْتَهَا
وہ راضی ہیں	اس سے	اور	اس نے تیار کر رکھے ہیں	ان کیلئے	باغات	بہتی ہیں	ان کے نیچے

یہ اللہ سے راضی ہیں اور اس نے ان کیلئے باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں

(1)..... اس سے معلوم ہوا کہ نیک اعمال میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے ساتھ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خوشنودی کی نیت کرنا شرک نہیں بلکہ قبولیت کی دلیل ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعائے مبارک ساری کائنات سے منفرد اور جداگانہ چیز ہے کیونکہ یہاں آیت میں قربِ الٰہی کے ساتھ حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعا کا حصول ایک مقصد کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ (2)..... سابقین مہاجرین سے مراد وہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم ہیں جنہوں نے ایمان لانے میں سبقت کی اور سابقین انصار سے مراد بیعتِ عقبہ اولیٰ، بیعتِ عقبہ ثانیہ اور بیعتِ عقبہ ثالثہ =

مہاجرین وانصار میں سے سابقین اولین اور ان کے پیروکاروں کیلئے عظیم بشارت

ع ۲-۱

مدینہ منورہ اور اس کے ارد گرد منافق موجود ہونے کی خبر اور ان کی سزا

الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۰۰﴾ وَ

الْاَنْهٰرُ	خٰلِدِيْنَ	فِيْهَاۤ	اَبَدًا	ذٰلِكَ	الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۰۰﴾	وَ
نہریں	ہمیشہ رہنے والے	ان (باغوں) میں	ہمیشہ	یہی	بڑی کامیابی (ہے)	اور

بہتی ہیں، ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے، یہی بڑی کامیابی ہے ○ اور

مِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ۛؕ وَ

مِمَّنْ	حَوْلَكُمْ	مِّنَ الْاَعْرَابِ	مُنٰفِقُوْنَ	وَ
(کچھ ان میں) سے جو	تمہارے آس پاس (ہیں)	دیہاتیوں میں سے	منافقین (ہیں)	اور

تمہارے آس پاس دیہاتیوں میں سے کچھ منافق ہیں اور

مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ۛؔ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ ۫ لَا تَعْلَمُهُمْ ؕ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ؕ

مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ [1]	مَرَدُوْا	عَلَى النِّفَاقِ	لَا تَعْلَمُهُمْ [2]	نَحْنُ	نَعْلَمُهُمْ
(کچھ) مدینہ والوں میں سے	وہ اڑ گئے	منافقت پر	تم نہیں جانتے انہیں	ہم	جانتے ہیں انہیں

کچھ مدینہ والے (بھی) وہ منافقت پر اڑ گئے ہیں۔ تم انہیں نہیں جانتے، ہم انہیں جانتے ہیں۔

سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ ج

سَنُعَذِّبُهُمْ	مَّرَّتَيْنِ [3]	ثُمَّ	يُرَدُّوْنَ	اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾
عنقریب ہم عذاب دیں گے انہیں	دو مرتبہ	پھر	انہیں پھیر اجائے گا	بڑے عذاب کی طرف

عنقریب ہم انہیں دو مرتبہ عذاب دیں گے پھر انہیں بڑے عذاب کی طرف پھیرا جائے گا ○

غزوہ تبوک میں عدم شرکت پر اپنی خطا کا اقرار کرنے والوں کو قبول توبہ کی بشارت

وَ اٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا

وَ	اٰخَرُوْنَ	اعْتَرَفُوْا	بِذُنُوْبِهِمْ	خَلَطُوْا
اور	(کچھ) دوسرے (لوگ ہیں)	انہوں نے اعتراف کیا	اپنے گناہوں کا	انہوں نے ملا دیا

اور کچھ دوسرے لوگ جنہوں نے اپنے گناہوں کا اقرار کیا تو انہوں نے

= میں شرکت کرنے والے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم ہیں۔

[1] ...اس آیت سے معلوم ہوا کہ کسی کے اچھا یا برا ہونے کا فیصلہ صرف جگہ سے نہیں کیا جا سکتا جیسے مدینہ منورہ میں رہنے کے باوجود کچھ لوگ منافق اور لائقِ مذمت ہی رہے، ہاں اگر عقیدہ صحیح ہے تو پھر جگہ کی فضیلت بھی کام دیتی ہے۔ [2]...... حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے منافقین کا حال جاننے کی یہ نفی اس وقت کی ہے جب آپ کو اس کا علم عطا نہیں ہوا تھا، بعد میں اس کا علم عطا کر دیا گیا تھا۔ [3]......دو مرتبہ عذاب دینے سے مراد یہ ہے کہ ایک بار تو دنیا میں =

وقفِ منزل

معافی مانگنے والوں کے بارے میں مزید احکام

عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ

عَمَلًا صَالِحًا(1)	وَّ	اٰخَرَ	سَيِّئًا(2)	عَسَى	اللّٰهُ	اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ
ایک اچھا عمل	اور	دوسرا	برا (عمل)	قریب ہے	اللہ	کہ وہ توبہ قبول فرمائے گا ان کی

ایک اچھا عمل اور دوسرا برا عمل ملا دیا عنقریب اللہ ان کی توبہ قبول فرمائے گا۔

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۰۲﴾ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً

اِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ﴿۱۰۲﴾	خُذْ	مِنْ اَمْوَالِهِمْ	صَدَقَةً(3)
بیشک	اللہ	بخشنے والا	مہربان (ہے)	وصول کرو	ان کے مالوں سے	زکوٰۃ

بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ اے حبیب! تم ان کے مال سے زکوٰۃ وصول کرو

تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ؕ

تُطَهِّرُهُمْ	وَ	تُزَكِّيْهِمْ	بِهَا	وَ	صَلِّ	عَلَيْهِمْ
تم ستھرا کر دو انہیں	اور	پاکیزہ کر دو انہیں	اس کے ذریعے	اور	دعا کرو	ان پر (ان کے حق میں)

جس سے تم انہیں ستھرا اور پاکیزہ کر دو اور ان کے حق میں دعائے خیر کرو

دعائے رسول دلوں کا چین ہے

اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۳﴾

اِنَّ	صَلٰوتَكَ	سَكَنٌ	لَّهُمْ	وَ	اللّٰهُ	سَمِيْعٌ	عَلِيْمٌ ﴿۱۰۳﴾
بیشک	تمہاری دعا	سکون (کا ذریعہ ہے)	ان کے لئے	اور	اللہ	سننے والا	جاننے والا (ہے)

بیشک تمہاری دعا ان کے دلوں کا چین ہے اور اللہ سننے والا، جاننے والا ہے ○

اللہ تعالیٰ توبہ وصدقات قبول فرماتا ہے

اَلَمْ يَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَ

اَلَمْ يَعْلَمُوْۤا	اَنَّ	اللّٰهَ	هُوَ	يَقْبَلُ	التَّوْبَةَ	عَنْ عِبَادِهٖ	وَ
کیا انہیں معلوم نہیں	کہ	اللہ	وہی	قبول کرتا ہے	توبہ	اپنے بندوں سے	اور

کیا انہیں معلوم نہیں کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور

= رسوائی اور قتل کے ساتھ اور دوسری مرتبہ قبر میں عذاب دیں گے۔

(1)... یہاں اچھے عمل سے مراد قصور کا اعتراف اور توبہ کرنا ہے، یا سابقہ غزوات میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ حاضر ہونا، یا طاعت و تقویٰ کے تمام اعمال مراد ہیں۔ اس صورت میں یہ آیت تمام مسلمانوں کے بارے میں ہوگی۔ (2)...... یہاں برے عمل سے تخلُّف یعنی جہاد سے رہ جانا مراد ہے۔

(3)... مفسرین کے ایک قول کے مطابق یہاں صدقہ سے مراد وہ کفارہ ہے جو ان صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے دیا تھا جن کا ذکر اوپر والی آیت میں ہوا۔=

اطاعت گزاروں کو ترغیب اور گناہگاروں کو ترہیب

يَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ

يَاْخُذُ[1]	الصَّدَقٰتِ	وَ	اَنَّ	اللّٰهَ	هُوَ	التَّوَّابُ
لیتا ہے	صدقات	اور	یہ کہ	اللہ	وہی	بہت توبہ قبول کرنے والا

خود صدقات (اپنے دستِ قدرت میں) لیتا ہے اور یہ کہ اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا

الرَّحِيْمُ ﴿١٠٤﴾ وَ قُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَ رَسُوْلُهٗ

الرَّحِيْمُ ﴿١٠٤﴾	وَ	قُلِ	اعْمَلُوْا	فَسَيَرَى	اللّٰهُ	عَمَلَكُمْ	وَ	رَسُوْلُهٗ
مہربان (ہے)	اور	تم کہو	تم کام کرو	تو اب دیکھے گا	اللہ	تمہارے کام	اور	اس کا رسول

مہربان ہے ○ اور تم فرماؤ: تم عمل کرو، اب اللہ اور اس کے رسول اور مسلمان

وَ الْمُؤْمِنُوْنَ ؕ وَ سَتُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ

وَ	الْمُؤْمِنُوْنَ	وَ	سَتُرَدُّوْنَ	اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ
اور	ایمان والے (دیکھیں گے)	اور	عنقریب تم لوٹائے جاؤ گے	چھپے اور ظاہر کو جاننے والے کی طرف

تمہارے کام دیکھیں گے اور جلد ہی تم اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے جو ہر غیب اور ظاہر کو جاننے والا ہے

توبہ کی قبولیت موقوف کئے جانے والوں کا بیان

فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٠٥﴾ۚ وَ اٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ

فَيُنَبِّئُكُمْ	بِمَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٠٥﴾	وَ	اٰخَرُوْنَ	مُرْجَوْنَ[2]
تو وہ خبر دے گا تمہیں	(اس) کی جو	تم کام کرتے تھے	اور	(کچھ) دوسرے	انہیں مؤخر کر دیا گیا

پھر وہ تمہیں تمہارے اعمال بتائے گا ○ اور اللہ کا حکم آنے تک

لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَ اِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ

لِاَمْرِ اللّٰهِ	اِمَّا	يُعَذِّبُهُمْ	وَ	اِمَّا	يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ	وَ	اللّٰهُ
اللہ کا حکم (آنے) تک	یا	وہ عذاب دے گا انہیں	اور	یا	توبہ قبول کرلے گا ان کی	اور	اللہ

کچھ دوسروں کو مؤخر کر دیا گیا ہے۔ یا تو اللہ انہیں عذاب دے گا اور یا ان کی توبہ قبول فرمالے گا اور اللہ

== دوسرے قول کے مطابق یہاں صدقہ سے مراد وہ زکوٰۃ ہے جو اُن کے ذمہ واجب تھی، انہوں نے توبہ کی اور زکوٰۃ ادا کرنی چاہی تو اللہ تعالیٰ نے اسے لینے کا حکم دیا۔

[1] ... اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ صدقات کو قبول کرتا اور اس پر ثواب عطا فرماتا ہے۔ [2] ... غزوۂ تبوک سے رہ جانے والے دس صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم میں سے سات نے ندامت و شرمندگی کی وجہ سے خود کو مسجد کے ستونوں سے بندھوالیا تھا۔ ان کے اعترافِ جرم اور توبہ کی قبولیت کا ذکر مذکورہ بالا آیات میں ہوا جبکہ بقیہ تین صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم سے چونکہ اُن کی طرح ستونوں سے بندھ کر اپنی توبہ اور ندامت کا اظہار نہ کیا تھا اس لئے ان کی توبہ ==

مسجدِ ضرار بنانے والے منافقوں کے بد ترین مقاصد

عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ ۝١٠٦ وَالَّذِيۡنَ اتَّخَذُوۡا مَسۡجِدًا ضِرَارًا وَّ

وَّ	ضِرَارًا	مَسۡجِدًا (1)	اتَّخَذُوۡا	الَّذِيۡنَ	وَ	حَكِيۡمٌ ۝١٠٦	عَلِيۡمٌ
اور	نقصان پہنچانے	مسجد	بنائی	وہ لوگ جنہوں نے	اور	حکمت والا (ہے)	علم والا

علم والا حکمت والا ہے ○ اور (کچھ منافق) وہ (ہیں) جنہوں نے نقصان پہنچانے کے لئے اور

كُفۡرًا وَّتَفۡرِيۡقًا ۢ بَيۡنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَاِرۡصَادًا لِّمَنۡ

لِّمَنۡ	اِرۡصَادًا	وَ	تَفۡرِيۡقًا ۢ بَيۡنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ	وَّ	كُفۡرًا
(اس) کا جو	انتظار کرنے (کے لئے)	اور	مسلمانوں کے درمیان پھوٹ ڈالنے	اور	کفر کرنے

کفر کے سبب اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کے لئے اور اس شخص کے انتظار کے لئے مسجد بنائی

حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ مِنۡ قَبۡلُ ؕ وَلَيَحۡلِفُنَّ اِنۡ

اِنۡ	لَيَحۡلِفُنَّ	وَ	مِنۡ قَبۡلُ	اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ	حَارَبَ
نہیں	ضرور وہ قسمیں کھائیں گے	اور	پہلے	اللہ اور اس کے رسول (سے)	جنگ کر چکا

جو پہلے سے اللہ اور اس کے رسول کا مخالف ہے اور وہ ضرور قسمیں کھائیں گے کہ

اَرَدۡنَاۤ اِلَّا الۡحُسۡنٰى ؕ وَاللّٰهُ يَشۡهَدُ اِنَّهُمۡ لَكٰذِبُوۡنَ ۝١٠٧

لَكٰذِبُوۡنَ ۝١٠٧	اِنَّهُمۡ	يَشۡهَدُ	اللّٰهُ	وَ	الۡحُسۡنٰى	اِلَّا	اَرَدۡنَاۤ
ضرور جھوٹے (ہیں)	بیشک وہ	گواہی دیتا ہے	اللہ	اور	بھلائی (کا)	مگر	ہم نے ارادہ کیا

ہم نے تو صرف بھلائی کا ارادہ کیا تھا اور اللہ گواہ ہے کہ وہ بیشک جھوٹے ہیں ○

مسجدِ ضرار میں نماز پڑھنے کی ممانعت

مسجدِ قبا اور اس کے نمازیوں کی فضیلت و تعریف

لَا تَقُمۡ فِيۡهِ اَبَدًا ؕ لَمَسۡجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقۡوٰى

عَلَى التَّقۡوٰى	اُسِّسَ	لَمَسۡجِدٌ (2)	اَبَدًا	فِيۡهِ	لَا تَقُمۡ
پرہیز گاری پر	(جس کی) بنیاد رکھی گئی	بیشک (وہ) مسجد	کبھی	اس (مسجد) میں	تم کھڑے نہ ہونا

(اے حبیب!) آپ اس مسجد میں کبھی کھڑے نہ ہوں۔ بیشک وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن سے

=کی قبولیت کو مؤخر کر دیا گیا۔ اس آیت میں انہی تین صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کا ذکر ہے۔

(1)...... یہ آیت منافقوں کی ایک جماعت کے بارے میں نازل ہوئی جنہوں نے مسجدِ قبا کو نقصان پہنچانے اور اس کی جماعت میں تفریق ڈالنے کیلئے اس کے قریب ایک مسجد بنائی تھی۔ اِس سے معلوم ہوا کہ مسجد کے نام پر بھی مسلمانوں کو نقصان پہنچایا جا سکتا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اور رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے دشمنی کی جا سکتی ہے لہٰذا ایسی مسجدوں سے بھی دور رہا جائے جہاں اللہ تعالیٰ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نقص نکالنے کی کوشش کی جاتی ہے اور جہاں مسلمانوں=

مِنۡ اَوَّلِ يَوۡمٍ اَحَقُّ اَنۡ تَقُوۡمَ فِيۡهِ ؕ فِيۡهِ رِجَالٌ

مِنۡ اَوَّلِ يَوۡمٍ	اَحَقُّ	اَنۡ تَقُوۡمَ	فِيۡهِ	فِيۡهِ	رِجَالٌ
پہلے دن سے	زیادہ حقدار (ہے)	کہ تم کھڑے ہو	اس میں	اس میں	(وہ) مرد (ہیں)

پرہیز گاری پر رکھی گئی ہے وہ اس کی حقدار ہے کہ تم اس میں کھڑے ہو۔ اس میں وہ لوگ ہیں جو

يُّحِبُّوۡنَ اَنۡ يَّتَطَهَّرُوۡا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ

يُّحِبُّوۡنَ	اَنۡ يَّتَطَهَّرُوۡا	وَ	اللّٰهُ	يُحِبُّ
(جو) پسند کرتے ہیں	کہ وہ پاک ہو جائیں	اور	اللہ	محبت فرماتا ہے

خوب پاک ہونا پسند کرتے ہیں اور اللہ خوب پاک ہونے والوں سے

اچھی نیت اور بری نیت والے اعمال کا تقابل

الۡمُطَّهِّرِيۡنَ ﴿۱۰۸﴾ اَفَمَنۡ اَسَّسَ بُنۡيَانَهٗ عَلٰى تَقۡوٰى مِنَ اللّٰهِ

الۡمُطَّهِّرِيۡنَ ﴿۱۰۸﴾ (1)	اَفَمَنۡ (2)	اَسَّسَ	بُنۡيَانَهٗ	عَلٰى تَقۡوٰى مِنَ اللّٰهِ
خوب پاک ہونے والوں (سے)	تو کیا جو شخص	بنیاد رکھے	اپنی عمارت (کی)	اللہ سے ڈرنے پر

محبت فرماتا ہے ○ تو کیا جس نے اپنی عمارت کی بنیاد اللہ سے ڈرنے

وَرِضۡوَانٍ خَيۡرٌ اَمۡ مَّنۡ اَسَّسَ بُنۡيَانَهٗ

وَ	رِضۡوَانٍ	خَيۡرٌ	اَمۡ	مَّنۡ	اَسَّسَ	بُنۡيَانَهٗ
اور	(اس کی) رضا (پر)	(وہ) بہتر (ہے)	یا	جس نے	بنیاد رکھی	اپنی عمارت (کی)

اور اس کی رضا پر رکھی وہ بہتر ہے یا وہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد

عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانۡهَارَ بِهٖ فِىۡ نَارِ جَهَنَّمَ ؕ وَاللّٰهُ

عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ	فَانۡهَارَ	بِهٖ	فِىۡ نَارِ جَهَنَّمَ	وَ	اللّٰهُ
گرنے والی ایک کھائی کے کنارے پر	پھر وہ گر پڑے	اس کے ساتھ	جہنم کی آگ میں	اور	اللہ

ایک کھائی کے کنارے پر رکھی جو گرنے والی ہے پھر وہ عمارت اس (اپنے بانی) کو لے کر جہنم کی آگ میں گر پڑے

═ کو باطل تعلیم دے کر لڑایا جاتا ہے۔ 2...... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) اس سے مراد مسجدِ قبا ہے اور مفسرین کا ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے مسجدِ مدینہ مراد ہے۔

1...... دینِ اسلام نے جہاں انسان کو کفر و شرک کی نجاستوں سے پاک کرکے عزت و رفعت عطا کی وہیں ظاہری طہارت، صفائی ستھرائی اور پاکیزگی کی اعلیٰ تعلیمات کے ذریعے انسانیت کا وقار بلند کیا، بدن کی پاکیزگی ہو یا لباس کی ستھرائی، ظاہری ہیئت کی عمدگی ہو یا طور طریقے کی اچھائی، مکان اور ساز و سامان کی بہتری ہو یا سواری کی دھلائی الغرض ہر ہر چیز کو صاف ستھرا اور جاذبِ نظر رکھنے کی دینِ اسلام میں تعلیم اور ترغیب دی گئی ہے۔ 2...... آیت کا خلاصۂ کلام یہ ہے کہ جس شخص نے اپنے ═

مسجدِ ضرار بنانے کے نتائج و اثرات

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾ لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِيْ بَنَوْا

لَا يَهْدِي	الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾	لَا يَزَالُ	بُنْيَانُهُمُ	الَّذِيْ	بَنَوْا
ہدایت نہیں دیتا	ظالم لوگوں (کو)	ہمیشہ رہے گی	ان کی عمارت	جسے	انہوں نے بنایا

اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا ○ اُن کی تعمیر شدہ عمارت ہمیشہ اُن کے دلوں میں

رِيْبَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلَّاۤ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاللّٰهُ

رِيْبَةً	فِيْ قُلُوْبِهِمْ	اِلَّاۤ	اَنْ	تَقَطَّعَ	قُلُوْبُهُمْ	وَ	اللّٰهُ
کھٹکتی	ان کے دلوں میں	مگر	یہ کہ	ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں	ان کے دل	اور	اللہ

کھٹکتی رہے گی مگر یہ کہ ان کے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔ اور اللہ

عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۱۰﴾ ع اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ

عَلِيْمٌ	حَكِيْمٌ ﴿۱۱۰﴾	اِنَّ	اللّٰهَ	اشْتَرٰى [1]	مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ	اَنْفُسَهُمْ
علم والا	حکمت والا (ہے)	بیشک	اللہ (نے)	خرید لیں	ایمان والوں سے	ان کی جانیں

علم والا، حکمت والا ہے ○ بیشک اللہ نے مسلمانوں سے ان کی جانیں

ع ۲ | ۲

اللہ نے مسلمانوں کا جان و مال جنت کے بدلے خرید لیا ہے

وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ يُقَاتِلُوْنَ

وَ	اَمْوَالَهُمْ	بِاَنَّ	لَهُمُ	الْجَنَّةَ	يُقَاتِلُوْنَ
اور	ان کے مال	(اس کے) بدلے کہ	ان کے لیے	جنت (ہے)	وہ جہاد کرتے ہیں

اور ان کے مال اس بدلے میں خرید لئے کہ ان کے لیے جنت ہے، وہ اللہ کی راہ میں

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ قف وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	فَيَقْتُلُوْنَ	وَ	يُقْتَلُوْنَ	وَعْدًا	عَلَيْهِ	حَقًّا
اللہ کی راہ میں	تو قتل کرتے ہیں	اور	قتل کئے جاتے ہیں	وعدہ (ہے)	اس (کے ذمۂ کرم) پر	سچا

جہاد کرتے ہیں تو قتل کرتے ہیں اور شہید ہوتے ہیں۔ یہ اس کے ذمۂ کرم پر سچا وعدہ ہے،

== دین کی بنیاد تقویٰ اور رضائے الٰہی کی مضبوط سطح پر رکھی وہ بہتر ہے نہ کہ وہ جس نے اپنے دین کی بنیاد باطل و نفاق کے ٹوٹے ہوئے کناروں والے گڑھے پر رکھی۔

[1] ... اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے راہِ خدا میں اپنی جان اور مال خرچ کرنے والوں کو جنت عطا فرمانا اُن کے جان و مال کا عوض قرار دیا اور اپنے آپ کو خریدار فرمایا۔ یہ کمال عزت افزائی ہے کہ وہ ہمارا خریدار بنے اور ہم سے اس چیز کو خریدے جو نہ ہماری بنائی ہوئی ہے اور نہ ہماری پیدا کی ہوئی کیونکہ جان ہے تو اس کی پیدا کی ہوئی اور مال ہے تو اس کا عطا فرمایا ہوا۔

كامل ایمان والوں کے اوصاف

فِي التَّوْرٰىةِ وَ الْاِنْجِيْلِ وَ الْقُرْاٰنِ ؕ وَ مَنْ اَوْفٰى

فِي التَّوْرٰىةِ	وَ	الْاِنْجِيْلِ	وَ	الْقُرْاٰنِ	وَ	مَنْ	اَوْفٰى
توریت میں	اور	انجیل	اور	قرآن (میں)	اور	کون	زیادہ پورا کرنے والا (ہے)

توریت اور انجیل اور قرآن میں اور اللہ سے زیادہ

بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ

بِعَهْدِهٖ	مِنَ اللّٰهِ	فَاسْتَبْشِرُوْا	بِبَيْعِكُمُ	الَّذِيْ	بَايَعْتُمْ
اپنے وعدے کو	اللہ سے	تو خوشیاں مناؤ	اپنے سودے پر	وہ جو	تم نے سودا کیا

اپنے وعدے کو پورا کرنے والا کون ہے؟ تو اپنے اس سودے پر خوشیاں مناؤ جو سودا تم نے

بِهٖ ؕ وَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۱۱﴾ اَلتَّآىِٕبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ

بِهٖ	وَ	ذٰلِكَ	هُوَ	الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۱۱﴾	اَلتَّآىِٕبُوْنَ	الْعٰبِدُوْنَ
اس کے ساتھ	اور	یہی	وہ	بڑی کامیابی (ہے)	(وہ) توبہ کرنے والے	عبادت کرنے والے

اللہ کے ساتھ کیا ہے اور یہی بڑی کامیابی ہے ○ توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے،

الْحٰمِدُوْنَ السَّآىِٕحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ

الْحٰمِدُوْنَ	السَّآىِٕحُوْنَ	الرّٰكِعُوْنَ	السّٰجِدُوْنَ	الْاٰمِرُوْنَ
حمد کرنے والے	روزہ رکھنے والے	رکوع کرنے والے	سجدہ کرنے والے	حکم دینے والے

حمد کرنے والے، روزہ رکھنے والے، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیکی کا

بِالْمَعْرُوْفِ وَ النَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ الْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ

بِالْمَعْرُوْفِ	وَ	النَّاهُوْنَ	عَنِ الْمُنْكَرِ	وَ	الْحٰفِظُوْنَ [1]	لِحُدُوْدِ اللّٰهِ
نیکی کا	اور	روکنے والے	برائی سے	اور	حفاظت کرنے والے (ہیں)	اللہ کی حدوں کی

حکم دینے والے اور برائی سے روکنے والے اور اللہ کی حدوں کی حفاظت کرنے والے ہیں

1 ......اللہ تعالیٰ نے بندوں کو جن احکام کا پابند کیا وہ عبادات اور معاملات پر مشتمل ہیں، ان میں سے جن کاموں کو کرنے کا حکم دیا انہیں بجالانا اور جن سے منع کیا ان سے رک جانا حدودِ الٰہی کی حفاظت کرنا ہے۔ عام الفاظ میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ حقوقُ اللہ اور حقوقُ العباد دونوں کو پورا کرنے والے حدودِ الٰہی کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اسلام میں دونوں چیزوں کی اہمیت ہے۔ یہ نہیں کہ حقوقُ اللہ میں مگن ہو کر حقوقُ العباد چھوڑ دیں اور حقوقُ العباد میں مصروف ہو کر حقوقُ اللہ سے غافل ہو جائیں۔ ہمارے ہاں یہ افراط و تفریط بکثرت پائی جاتی ہے اور یہ دین سے جہالت کی وجہ سے ہے۔

مشرکوں کے لئے دعائے مغفرت کرنے کی ممانعت

وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٢﴾ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَ الَّذِيْنَ

وَ	بَشِّرِ	الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٢﴾	مَا كَانَ	لِلنَّبِيِّ [1]	وَ	الَّذِيْنَ
اور	خوشخبری سنادو	ایمان والوں (کو)	(لائق) نہیں ہے	نبی کے	اور	ان لوگوں کے جو

اور مسلمانوں کو (جنت کی) خوشخبری سنادو ○ نبی اور ایمان والوں کے

اٰمَنُوْۤا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَ لَوْ كَانُوْۤا

اٰمَنُوْۤا	اَنْ	يَّسْتَغْفِرُوْا	لِلْمُشْرِكِيْنَ	وَلَوْ	كَانُوْۤا
ایمان لائے	کہ	وہ مغفرت کی دعا مانگیں	مشرکوں کے لئے	اگرچہ	وہ ہوں

لائق نہیں کہ مشرکوں کے لئے مغفرت کی دعا مانگیں اگرچہ وہ

اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ

اُولِيْ قُرْبٰى	مِنْۢ بَعْدِ	مَا	تَبَيَّنَ [2]	لَهُمْ	اَنَّهُمْ
قرابت والے، رشتہ دار	(اس کے) بعد	جبکہ	واضح ہوچکا	ان کے لئے	کہ وہ

رشتہ دار ہوں جبکہ ان کے لئے واضح ہوچکا ہے کہ وہ

پچاکے لئے حضرت ابراہیم کے استغفار کی توجیہ اور اوصاف ابراہیمی

اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿١١٣﴾ وَ مَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا

اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿١١٣﴾	وَ	مَا كَانَ	اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ	لِاَبِيْهِ	اِلَّا
جہنم والے (ہیں)	اور	نہیں تھا	ابراہیم کا مغفرت کی دعا کرنا	اپنے باپ (یعنی چچا) کی	مگر

دوزخی ہیں ○ اور ابراہیم کا اپنے باپ کی مغفرت کی دعا کرنا صرف

عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَاۤ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗۤ

عَنْ مَّوْعِدَةٍ [3]	وَّعَدَهَاۤ	اِيَّاهُ	فَلَمَّا	تَبَيَّنَ	لَهٗۤ
ایک وعدے (کی وجہ) سے	اس نے کرلیا تھا وہ وعدہ	اس سے	پھر جب	واضح ہوگیا	اس کے لئے

ایک وعدے کی وجہ سے تھا جو انہوں نے اس سے کرلیا تھا پھر جب ابراہیم کے لئے یہ بالکل واضح ہوگیا

1..... نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے چچا ابو طالب سے فرمایا تھا کہ میں تمہارے لئے استغفار کروں گا جب تک کہ مجھے ممانعت نہ کی جائے تو اللہ تعالٰی نے یہ آیت نازل فرماکر ممانعت فرمادی۔ 2..... کسی مشرک کا مرتے وقت تک مسلمان نہ ہونا اس بات کی علامت ہے کہ وہ کافر مرا لہٰذا اس پر اسلام کے احکام جاری نہیں ہوتے اگرچہ حقیقتِ حال کی خبر اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ہے جیسے کسی کا مرتے وقت تک مسلمان رہنا اس کے اسلام پر مرنے کی علامت ہے اگرچہ اس کے خاتمہ کا حال ہمیں معلوم نہیں، یہی اس آیت کریمہ کا مقصد ہے۔ 3..... اس سے یا تو وہ وعدہ مراد ہے جو حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے آزر سے =

ممنوع عمل پر گرفت سے متعلق ایک قانون

اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنۡهُ ؕ اِنَّ اِبۡرٰهِيۡمَ

اَنَّهٗ	عَدُوٌّ	لِّلّٰهِ (1)	تَبَرَّاَ	مِنۡهُ	اِنَّ	اِبۡرٰهِيۡمَ
کہ وہ (چچا)	دشمن (ہے)	اللہ کا	تو وہ بیزار ہوگیا	اس سے	بیشک	ابراہیم

کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو اس سے بیزار ہوگئے۔ بیشک ابراہیم

لَاَوَّاهٌ حَلِيۡمٌ ﴿۱۱۴﴾ وَمَا كَانَ اللّٰهُ

لَاَوَّاهٌ	حَلِيۡمٌ ﴿۱۱۴﴾	وَ	مَا كَانَ (2)	اللّٰهُ
ضرور بہت آہ وزاری کرنے والا	بہت برداشت کرنے والا (تھا)	اور	نہیں ہے	اللہ (کی شان کہ)

بہت آہ وزاری کرنے والا، بہت برداشت کرنے والا تھا○ اور اللہ کی یہ شان نہیں کہ

لِيُضِلَّ قَوۡمًۢا بَعۡدَ اِذۡ هَدٰىهُمۡ حَتّٰى

لِيُضِلَّ	قَوۡمًا	بَعۡدَ	اِذۡ	هَدٰىهُمۡ	حَتّٰى
وہ گمراہ کردے	کسی قوم (کو)	(اس کے) بعد	جب	اس نے ہدایت دی انہیں	یہاں تک کہ

کسی قوم کو ہدایت دینے کے بعد اسے گمراہ کردے جب تک

يُبَيِّنَ لَهُمۡ مَّا يَتَّقُوۡنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَىۡءٍ

يُبَيِّنَ	لَهُمۡ	مَّا	يَتَّقُوۡنَ	اِنَّ	اللّٰهَ	بِكُلِّ شَىۡءٍ
وہ بیان فرمادے	ان کے لئے	(وہ چیز) جس سے	وہ بچتے رہیں	بیشک	اللہ	ہر چیز کو

انہیں صاف نہ بتادے کہ کس چیز سے انہیں بچنا ہے۔ بیشک اللہ سب کچھ

قدرت اور شانِ الٰہی کا بیان

عَلِيۡمٌ ﴿۱۱۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ يُحۡىٖ

عَلِيۡمٌ ﴿۱۱۵﴾	اِنَّ	اللّٰهَ	لَهٗ	مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ	يُحۡىٖ
جاننے والا (ہے)	بیشک	اللہ	اسی کے لئے (ہے)	آسمانوں اور زمین کی بادشاہت	وہ زندہ کرتا ہے

جانتا ہے○ بیشک اللہ ہی کے لیے آسمانوں اور زمین کی سلطنت ہے، وہ زندہ کرتا ہے

==اس کے لئے دعائے مغفرت کرنے کا کیا تھا۔

1... اس سے معلوم ہوا کہ بے دین لوگ اگرچہ کتنے ہی قریبی رشتہ دار ہوں ان سے بیزار اور کنارہ کش ہونا سنتِ ابراہیمی ہے۔ 2... آیت کا معنی یہ ہے کہ جو چیز ممنوع ہے اور اس سے اجتناب واجب ہے اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ اس وقت تک اپنے بندوں کی گرفت نہیں فرماتا جب تک کہ اس کی ممانعت کا صاف بیان اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے نہ آجائے لہٰذا ممانعت سے پہلے اس فعل کے کرنے میں حرج نہیں۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جس چیز کے بارے میں شریعت==

وَ یُمِیۡتُ ؕ وَ مَا لَکُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ مِنۡ وَّلِیٍّ وَّ لَا

لَا	وَّ	مِنۡ وَّلِیٍّ	مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ	لَکُمۡ	مَا	وَ	یُمِیۡتُ	وَ
نہ	اور	کوئی حامی	اللہ کے سوا	تمہارے لئے	نہیں	اور	موت دیتا ہے	اور

اور وہ مارتا ہے اور اللہ کے سوا نہ تمہارا کوئی حامی ہے اور نہ

نَصِیۡرٍ ﴿۱۱۶﴾ لَقَدۡ تَّابَ اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ وَ الۡمُہٰجِرِیۡنَ وَ

وَ	الۡمُہٰجِرِیۡنَ	وَ	عَلَی النَّبِیِّ	تَّابَ اللّٰہُ [1]	لَقَدۡ	نَصِیۡرٍ ﴿۱۱۶﴾
اور	(ان) مہاجرین	اور	نبی پر	اللہ اپنی رحمت سے متوجہ ہوا	ضرور بیشک	کوئی مددگار

مددگار ○ بیشک اللہ کی رحمت متوجہ ہوئی نبی پر اور ان مہاجرین اور

غزوۂ تبوک کے مجاہدین پر رحمتِ الٰہی

الۡاَنۡصَارِ الَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡہُ فِیۡ سَاعَۃِ الۡعُسۡرَۃِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا

مَا	مِنۡۢ بَعۡدِ	فِیۡ سَاعَۃِ الۡعُسۡرَۃِ [2]	اتَّبَعُوۡہُ	الَّذِیۡنَ	الۡاَنۡصَارِ
کہ	(اس کے) بعد	مشکل کی گھڑی میں	پیروی کی اس (نبی) کی	جنہوں نے	انصار (پر)

انصار پر جنہوں نے مشکل وقت میں نبی کی پیروی کی حالانکہ

کَادَ یَزِیۡغُ قُلُوۡبُ فَرِیۡقٍ مِّنۡہُمۡ ثُمَّ تَابَ عَلَیۡہِمۡ ؕ

تَابَ عَلَیۡہِمۡ	ثُمَّ	مِّنۡہُمۡ	قُلُوۡبُ فَرِیۡقٍ	کَادَ یَزِیۡغُ
وہ اپنی رحمت سے متوجہ ہوا ان پر	پھر	ان میں سے	ایک گروہ کے دل	قریب تھا کہ ٹیڑھے ہو جاتے

قریب تھا کہ ان میں سے بعض لوگوں کے دل ٹیڑھے ہو جاتے پھر اللہ کی رحمت ان پر متوجہ ہوئی۔

اِنَّہٗ بِہِمۡ رَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۱۱۷﴾ لا وَّ عَلَی الثَّلٰثَۃِ

عَلَی الثَّلٰثَۃِ	وَّ	رَّحِیۡمٌ ﴿۱۱۷﴾	رَءُوۡفٌ	بِہِمۡ	اِنَّہٗ
(ان) تین پر (رحمت سے متوجہ ہوا)	اور	بڑا رحم فرمانے والا (ہے)	نہایت مہربان	ان پر	بیشک وہ

بیشک وہ ان پر نہایت مہربان، بڑا رحم فرمانے والا ہے ○ اور ان تین پر (بھی رحمت ہوئی)

تین صحابہ کی بےقراری اور انہیں قبولیت توبہ کی بشارت

=کی طرف سے ممانعت نہ ہو وہ جائز ہے۔

1 ... نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رَحۡمَۃٌ لِّلۡعٰلَمِیۡن ہیں اور آپ پر رحمتِ الٰہی یوں متوجہ ہوئی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو معصوم ہونے کے باوجود بکثرت توبہ و استغفار کی توفیق عطا فرمائی گئی جو آپ کے درجات کی بلندی اور مسلمانوں کیلئے تعلیم کا ذریعہ تھی اور مہاجرین و انصار پر یوں متوجہ ہوئی کہ بہت سے معاملات میں انہیں توبہ کی توفیق دی گئی اور اس توبہ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قبول بھی فرمایا۔ 2 ..... مشکل گھڑی سے مراد غزوۂ تبوک ہے جسے غزوۂ عسرت=

اَلَّذِيۡنَ خُلِّفُوۡا ؕ حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتۡ عَلَيۡهِمُ الۡاَرۡضُ

اَلَّذِيۡنَ	خُلِّفُوۡا (1)	حَتّٰۤى	اِذَا	ضَاقَتۡ	عَلَيۡهِمُ	الۡاَرۡضُ
جنہیں	مؤخر کر دیا گیا (تھا)	یہاں تک کہ	جب	تنگ ہوگئی	ان پر	زمین

جن کا معاملہ موقوف کر دیا گیا تھا یہاں تک کہ جب زمین اپنی وسعت کے باوجود

بِمَا رَحُبَتۡ وَضَاقَتۡ عَلَيۡهِمۡ اَنۡفُسُهُمۡ وَ

بِمَا رَحُبَتۡ	وَ	ضَاقَتۡ	عَلَيۡهِمۡ	اَنۡفُسُهُمۡ	وَ
اپنی وسعت کے باوجود	اور	تنگ ہوگئیں	ان پر	ان کی جانیں	اور

ان پر تنگ ہوگئی اور وہ اپنی جانوں سے تنگ آ گئے اور

ظَنُّوۡۤا اَنۡ لَّا مَلۡجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَيۡهِ ؕ ثُمَّ

ظَنُّوۡۤا	اَنۡ	لَّا	مَلۡجَاَ	مِنَ اللّٰهِ	اِلَّاۤ	اِلَيۡهِ	ثُمَّ
انہوں نے یقین کر لیا	کہ	نہیں	کوئی پناہ	اللہ سے	مگر	اسی کی طرف	پھر

انہوں نے یقین کر لیا کہ اللہ کی ناراضگی سے (بچنے کیلئے) اس کے سوا کوئی پناہ نہیں

تَابَ عَلَيۡهِمۡ لِيَتُوۡبُوۡا ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ

تَابَ عَلَيۡهِمۡ	لِيَتُوۡبُوۡا	اِنَّ	اللّٰهَ	هُوَ	التَّوَّابُ
اللہ نے توبہ قبول فرمالی ان کی	تاکہ وہ توبہ پر قائم رہیں	بیشک	اللہ	وہی	بہت توبہ قبول کرنے والا

تو اللہ نے ان کی توبہ قبول فرمالی تاکہ وہ تائب رہیں۔ بیشک اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا

الرَّحِيۡمُ ۱۱۸ؑ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوۡنُوۡا

الرَّحِيۡمُ ۱۱۸	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيۡنَ	اٰمَنُوا	اتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ	كُوۡنُوۡا
مہربان (ہے)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	ڈرو	اللہ (سے)	اور	ہو جاؤ

مہربان ہے ○ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ

اللہ سے ڈرنے اور سچوں کے ساتھ ہونے کا حکم

ع ۴ ۱۸

= بھی کہتے ہیں۔ اس غزوہ میں تمام تر مشکلات اور تنگیوں کے باوجود صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم اپنے صدق و یقین اور ایمان و اخلاص کے ساتھ حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جاں نثاری میں ثابت قدم رہے۔

1 ...... پیچھے رہ جانے والے یہ تین انصاری صحابہ حضرت کعب بن مالک، ہلال بن اُمیہ اور مرارہ بن ربیع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم تھے۔ ان کا معاملہ موقوف کر دیا گیا تھا جس کی وجہ سے ان پر تین سخت آزمائشیں آئیں (1) وسیع و عریض زمین ان پر ایسی تنگ ہو گئی کہ انہیں کہیں چین نہ ملتا تھا۔ (2) وہ اپنی جان سے تنگ آ گئے تھے =

غزوہ میں غیر حاضر ہونے کی ممانعت اور مجاہدین کی عظمت و شان

مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ

مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ (1)	مَا كَانَ	لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ (2)	وَ	مَنْ
سچوں کے ساتھ	(مناسب) نہیں تھا	مدینہ والوں کے لئے	اور	جو

ہو جاؤ۔ اہلِ مدینہ اور ان کے اِرد گرد رہنے والے دیہاتیوں کے لئے

حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَ

حَوْلَهُمْ	مِّنَ الْاَعْرَابِ	اَنْ	يَّتَخَلَّفُوْا	عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ	وَ
ان کے ارد گرد (رہتے ہیں)	دیہاتیوں میں سے	کہ	وہ پیچھے رہ جائیں	اللہ کے رسول سے	اور

مناسب نہیں تھا کہ وہ اللہ کے رسول سے پیچھے بیٹھے رہیں اور

لَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

لَا	يَرْغَبُوْا	بِاَنْفُسِهِمْ	عَنْ نَّفْسِهٖ	ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ
نہ	(یہ کہ) وہ عزیز سمجھیں	اپنی جانوں کو	ان کی جان سے	یہ	(اس) لئے کہ وہ

نہ یہ کہ اُن کی جان سے زیادہ اپنی جانوں کو عزیز سمجھیں۔ یہ اس لئے ہے کہ

لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ

لَا يُصِيْبُهُمْ	ظَمَاٌ	وَّ	لَا	نَصَبٌ	وَّ	لَا	مَخْمَصَةٌ	فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	وَ
نہیں پہنچتی انہیں	پیاس	اور	نہ	تکلیف	اور	نہ	بھوک	اللہ کی راہ میں	اور

اللہ کے راستے میں انہیں جو پیاس یا تکلیف یا بھوک پہنچتی ہے اور

لَا يَطَـُٔوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ

لَا يَطَـُٔوْنَ	مَوْطِئًا	يَّغِيْظُ	الْكُفَّارَ	وَ	لَا يَنَالُوْنَ
وہ قدم نہیں رکھتے	کسی جگہ (پر)	جو غصہ دلائے	کافروں (کو)	اور	وہ حاصل نہیں کرتے

جہاں کفار کو غصہ دلانے والی جگہ پر قدم رکھتے ہیں اور جو کچھ دشمن سے

= کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی کی وجہ سے اپنی زندگی بوجھ معلوم ہونے لگی۔ (3) ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیئے جانے پر انہیں یقین ہو گیا کہ اب ہماری پناہ وہی ہے۔ جب ان کا یہ حال ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی اور اس کا اعلان کیا تاکہ انہیں اس کی قدر ہو اور آئندہ توبہ پر قائم رہیں۔

1 ...... اِس آیت سے نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھنے کا بھی ثبوت ملتا ہے کیونکہ ان کے ساتھ ہونے کی ایک صورت ان کی صحبت اختیار کرنا بھی ہے اور ان کی صحبت اختیار کرنے کا ایک اثر یہ ہوتا ہے کہ ان کی سیرت و کردار اور اچھے اعمال دیکھ کر خود کو بھی گناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کی توفیق مل جاتی ہے اور =

مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ؕ اِنَّ

مِنْ عَدُوٍّ	نَّيْلًا	اِلَّا	كُتِبَ	لَهُمْ	بِهٖ	عَمَلٌ صَالِحٌ[1]	اِنَّ
دشمن سے	کوئی چیز	مگر	لکھا جاتا ہے	ان کے لئے	اس کے بدلے	نیک عمل	بیشک

حاصل کرتے ہیں اس سب کے بدلے ان کے لیے نیک عمل لکھا جاتا ہے۔ بیشک

اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَلَا يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِيْرَةً

اللّٰهَ	لَا يُضِيْعُ	اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۰﴾	وَ	لَا يُنْفِقُوْنَ	نَفَقَةً	صَغِيْرَةً
اللہ	ضائع نہیں فرماتا	نیکی کرنے والوں کا اجر	اور	وہ خرچ نہیں کرتے	کوئی خرچ	چھوٹا

اللہ نیکی کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں فرماتا ○ اور جو کچھ تھوڑا اور زیادہ وہ خرچ کرتے ہیں

وَّلَا كَبِيْرَةً وَّلَا يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ

وَّ	لَا	كَبِيْرَةً	وَّ	لَا يَقْطَعُوْنَ	وَادِيًا	اِلَّا	كُتِبَ	لَهُمْ
اور	نہ	بڑا	اور	وہ طے نہیں کرتے	کوئی وادی	مگر	لکھا جاتا ہے	ان کے لئے

اور جو وادی وہ طے کرتے ہیں سب ان کے لیے لکھا جاتا ہے

لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَ

لِيَجْزِيَهُمُ	اللّٰهُ	اَحْسَنَ	مَا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾	وَ
تاکہ بدلہ عطا فرمائے انہیں	اللہ	سب سے بہتر	جو	وہ کام کرتے تھے	اور

تاکہ اللہ ان کے بہتر کاموں کا انہیں بدلہ عطا فرمائے ○ اور

علمِ دین حاصل کرنے کا حکم اور اس کا بنیادی مقصد

مَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ؕ فَلَوْلَا نَفَرَ

مَا كَانَ	الْمُؤْمِنُوْنَ	لِيَنْفِرُوْا	كَآفَّةً[2]	فَلَوْلَا	نَفَرَ
(بس میں) نہیں ہے	مسلمانوں (کے)	کہ وہ نکل جائیں	سب	تو کیوں نہیں	نکل جاتی

مسلمانوں سے یہ تو ہو نہیں سکتا کہ سب کے سب نکل جائیں تو ان میں

=ایک اثر یہ ہوتا ہے کہ دل کی سختی ختم ہوتی اور اس میں رقت و نرمی محسوس ہوتی ہے، ایمان پر خاتمے اور قبر و حشر کے ہولناک معاملات کی فکر نصیب ہوتی ہے، اس لئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ نیک بندوں سے تعلقات بنائے اور ان کی صحبت اختیار کرے۔ 2......(پچھلے صفحے کا حاشیہ) یہاں اہلِ مدینہ سے مدینہ طیبہ میں سکونت رکھنے والے مراد ہیں خواہ وہ مہاجرین ہوں یا انصار اور اعراب سے قرب و جوار کے تمام دیہاتی مراد ہیں۔

1......اس آیت سے ثابت ہوا کہ جس شخص نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کا قصد کیا تو اس مقصد کیلئے اس کا اُٹھنا بیٹھنا، چلنا، حرکت کرنا سب نیکیاں ہیں، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ=

مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآىِٕفَةٌ لِّیَتَفَقَّهُوْا فِی الدِّیْنِ وَ

مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ	مِّنْهُمْ	طَآىِٕفَةٌ	لِّیَتَفَقَّهُوْا[1]	فِی الدِّیْنِ	وَ
ہر گروہ سے	ان میں سے	ایک جماعت	تاکہ وہ سمجھ بوجھ حاصل کریں	دین میں	اور

ہر گروہ میں سے ایک جماعت کیوں نہیں نکل جاتی تاکہ وہ دین میں سمجھ بوجھ حاصل کریں اور

لِیُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْۤا اِلَیْهِمْ لَعَلَّهُمْ

لِیُنْذِرُوْا	قَوْمَهُمْ	اِذَا	رَجَعُوْۤا	اِلَیْهِمْ	لَعَلَّهُمْ
تاکہ وہ ڈرائیں	اپنی قوم (کو)	جب	وہ واپس آئیں	ان کی طرف	تاکہ وہ

جب اِن کی طرف واپس آئیں تو وہ اِنہیں ڈرائیں تاکہ یہ

یَحْذَرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ ع یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِیْنَ

یَحْذَرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	قَاتِلُوا	الَّذِیْنَ
بچ جائیں، ڈر جائیں	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	جہاد کرو	ان لوگوں سے جو

ڈر جائیں ○ اے ایمان والو! ان کافروں سے جہاد کرو جو

کفار سے جنگ کرنے کے آداب

یَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَ لْیَجِدُوْا فِیْكُمْ غِلْظَةً ؕ

یَلُوْنَكُمْ[2]	مِّنَ الْكُفَّارِ	وَ لْیَجِدُوْا	فِیْكُمْ	غِلْظَةً[3]
تمہارے قریب رہتے ہیں	کافروں میں سے	اور چاہئے کہ وہ پائیں	تم میں	سختی

تمہارے قریب ہیں اور وہ تم میں سختی پائیں

وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَ اِذَا مَاۤ

وَ	اعْلَمُوْۤا	اَنَّ	اللّٰهَ	مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۲۳﴾	وَ	اِذَا مَاۤ
اور	جان لو	کہ	اللہ	پرہیزگاروں کے ساتھ (ہے)	اور	جب

اور جان رکھو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے ○ اور جب

قرآنی آیات سے متعلق منافقوں کا طرزِ عمل

= کے یہاں لکھی جاتی ہیں۔ 2...... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) یعنی علم حاصل کرنے کے لئے سب مسلمانوں کا اپنے وطن سے نکل جانا درست نہیں کہ اس طرح شدید حرج ہو گا تو جب سارے نہیں جاسکتے تو ہر بڑی جماعت سے ایک چھوٹی جماعت جس کا نکلنا انہیں کافی ہو کیوں نہیں نکل جاتی تاکہ وہ دین میں فقاہت حاصل کریں اور اس کے حصول میں مشقتیں جھیلیں اور اس سے ان کا مقصود واپس آکر اپنی قوم کو وعظ و نصیحت کرنا ہو تاکہ ان کی قوم کے لوگ اس چیز سے بچیں جس سے بچنا انہیں ضروری ہے۔

1...... علمِ دین حاصل کرنا فرض ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ جو چیزیں بندے پر فرض و واجب ہیں اور جو اس کے لئے ممنوع و حرام ہیں اور اسے درپیش ہیں =

ایمان والوں اور منافقوں پر قرآنِ مجید کا اثر

اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ

اُنْزِلَتْ	سُوْرَةٌ	فَمِنْهُمْ	مَّنْ	يَّقُوْلُ
اتاری جاتی ہے	کوئی سورت	تو ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	کہنے لگتا ہے

کوئی سورت اترتی ہے تو ان (منافقین) میں سے کوئی کہنے لگتا ہے کہ

اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖۤ اِيْمَانًا ۚ فَاَمَّا

اَيُّكُمْ	زَادَتْهُ	هٰذِهٖۤ	اِيْمَانًا[1]	فَاَمَّا
تم میں کون (ہے)	اضافہ کیا اُسے	اس (سورت نے)	ایمان (میں)	پس بہر حال

اس سورت نے تم میں کس کے ایمان میں اضافہ کیا ہے؟ تو

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّهُمْ

الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	فَزَادَتْهُمْ	اِيْمَانًا	وَّ	هُمْ
وہ لوگ جو	ایمان لائے	تو اس نے اضافہ کیا انہیں	ایمان (میں)	اور	وہ

جو ایمان والے ہیں ان کے ایمان میں تو اس نے اضافہ کیا اور وہ

يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿١٢٤﴾ وَ اَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ

يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿١٢٤﴾	وَ	اَمَّا	الَّذِيْنَ	فِيْ قُلُوْبِهِمْ	مَّرَضٌ[2]
خوشیاں منا رہے ہیں	اور	بہر حال	وہ لوگ جو	ان کے دلوں میں	بیماری (ہے)

خوشیاں منا رہے ہیں ○ اور جن کے دلوں میں مرض ہے

فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ وَ مَاتُوْا

فَزَادَتْهُمْ	رِجْسًا	اِلٰى رِجْسِهِمْ	وَ	مَاتُوْا
تو اس نے بڑھا دیا انہیں	ناپاکی (میں)	ان کی ناپاکی پر	اور	وہ مر گئے

تو ان کی ناپاکی پر مزید ناپاکی کا اضافہ کر دیا اور وہ کفر کی حالت میں

═ان کا سیکھنا فرضِ عین ہے اور اس سے زائد علم حاصل کرنا فرضِ کفایہ، نیز فقہ افضل ترین علوم میں سے ہے۔ فقہ احکامِ دین کے علم کو کہتے ہیں اور اصطلاحی فقہ بھی اس کا عظیم مصداق ہے۔ 2......(پچھلے صفحے کا حاشیہ) جہاد تمام کافروں سے واجب ہے قریب کے ہوں یا دُور کے لیکن قریب والے مقدم ہیں پھر وہ جو اُن سے متصل ہوں۔ 3......(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اس سختی میں جرأت و بہادری، قتال پر صبر اور قتل یا قید کرنے میں شدت وغیرہ ہر قسم کی مضبوطی و سختی داخل ہے۔

1......جب قرآنِ پاک کی کوئی سورت نازل ہوتی ہے تو منافقین آپس میں مذاق اڑانے کے طور پر کہتے ہیں "اس سورت نے تم میں کس کے ایمان یعنی تصدیق═

منافقوں کی آزمائش اور ان کا حال

وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿١٢٥﴾ اَوَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ

وَ	هُمْ	كٰفِرُوْنَ ﴿١٢٥﴾	اَوَلَا يَرَوْنَ[1]	اَنَّهُمْ
اور (جبکہ)	وہ	کفر کرنے والے (تھے)	اور کیا وہ نہیں دیکھتے	کہ انہیں

مر گئے ○ کیا وہ یہ نہیں دیکھتے کہ انہیں

يُفْتَنُوْنَ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ

يُفْتَنُوْنَ	فِيْ كُلِّ عَامٍ	مَّرَّةً	اَوْ	مَرَّتَيْنِ	ثُمَّ
آزمایا جاتا ہے	ہر سال میں	ایک مرتبہ	یا	دو مرتبہ	پھر

ہر سال ایک یا دو مرتبہ آزمایا جاتا ہے پھر (بھی)

بارگاہِ رسالت سے منافقوں کا فرار

لَا يَتُوْبُوْنَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿١٢٦﴾ وَاِذَا مَاۤ اُنْزِلَتْ

لَا يَتُوْبُوْنَ	وَ	لَا	هُمْ	يَذَّكَّرُوْنَ ﴿١٢٦﴾	وَ	اِذَا مَاۤ	اُنْزِلَتْ
نہ وہ توبہ کرتے ہیں	اور	نہ	وہ	نصیحت مانتے ہیں	اور	جب	اتاری جاتی ہے

نہ وہ توبہ کرتے ہیں اور نہ ہی نصیحت مانتے ہیں ○ اور جب کوئی سورت

سُوْرَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ ؕ هَلْ يَرٰىكُمْ

سُوْرَةٌ	نَّظَرَ	بَعْضُهُمْ	اِلٰى بَعْضٍ	هَلْ	يَرٰىكُمْ
کوئی سورت	(تو) دیکھنے لگتے ہیں	ان کے بعض	بعض کی طرف	کیا	دیکھ رہا ہے تمہیں

نازل کی جاتی ہے تو ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگتے ہیں کہ تمہیں کوئی

مِّنْ اَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوْا ؕ صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ

مِّنْ اَحَدٍ	ثُمَّ	انْصَرَفُوْا	صَرَفَ	اللّٰهُ	قُلُوْبَهُمْ
کوئی ایک	پھر	وہ پلٹ جاتے ہیں	پلٹ دیئے ہیں	اللہ (نے)	ان کے دل

دیکھ تو نہیں رہا پھر پلٹ جاتے ہیں تو اللہ نے ان کے دل پلٹ دیئے ہیں

=اور یقین میں اضافہ کیا ہے؟" اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کا مذاق اڑانا منافقین کا کام ہے جو قرآن کی ایک آیت کا بھی مذاق اڑائے وہ کافر ہے۔

2 ..... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) یعنی جن کے دلوں میں شک اور نفاق کا مرض ہے تو قرآن کی سورت کے نزول سے ان کے کفر پر مزید کفر چڑھ گیا کہ انہوں نے جب کبھی کسی سورت کے نزول کا انکار کیا یا اس کا مذاق اڑایا تو ان کے پہلے کفر کے ساتھ مزید کفر بڑھ گیا، وہ منافقین اپنے کفر پر قائم رہے یہاں تک کہ حالت کفر میں مر گئے۔

1 ..... مومن ہر مصیبت کو عبرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اسے اپنے گناہ کا نتیجہ یا آزمائش سمجھتا ہے جبکہ کافر کی نگاہ صرف موسم کی خرابیوں اور دنیاوی اسباب=

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اوصاف اور امت پر شفقت

بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿١٢٧﴾ لَقَدْ جَآءَكُمْ

بِاَنَّهُمْ	قَوْمٌ	لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿١٢٧﴾	لَقَدْ	جَآءَكُمْ
(اس) لئے کہ وہ	لوگ	سمجھتے نہیں	ضرور بیشک	تشریف لے آیا تمہارے پاس

کیونکہ یہ لوگ سمجھتے نہیں ○ بیشک تمہارے پاس

رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ

رَسُوْلٌ[1]	مِّنْ اَنْفُسِكُمْ	عَزِيْزٌ	عَلَيْهِ	مَا عَنِتُّمْ
عظیم رسول	تمہاری جانوں میں سے	گراں ہے	اس پر	تمہارا مشقت میں پڑنا

تم میں سے وہ عظیم رسول تشریف لے آئے جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا بہت بھاری گزرتا ہے،

حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٢٨﴾

حَرِيْصٌ	عَلَيْكُمْ	بِالْمُؤْمِنِيْنَ	رَءُوْفٌ	رَّحِيْمٌ ﴿١٢٨﴾[2]
بہت حریص (ہیں)	تمہاری (بھلائی) پر	مسلمانوں پر	بہت مہربان	رحم فرمانے والا

وہ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے، مسلمانوں پر بہت مہربان، رحمت فرمانے والے ہیں ○

ایمان سے منہ پھیرنے پر کفار و منافقین کو تنبیہ

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ﳁ لَاۤ اِلٰهَ

فَاِنْ	تَوَلَّوْا	فَقُلْ	حَسْبِيَ	اللّٰهُ	لَاۤ	اِلٰهَ
پھر اگر	وہ منہ پھیریں	تو تم کہہ دو	مجھے کافی ہے	اللہ	نہیں	کوئی معبود

پھر اگر وہ منہ پھیریں تو تم فرمادو کہ مجھے اللہ کافی ہے اس کے سوا

اِلَّا هُوَ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿١٢٩﴾ ع

اِلَّا	هُوَ	عَلَيْهِ	تَوَكَّلْتُ	وَ	هُوَ	رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿١٢٩﴾
مگر	وہی	اسی پر	میں نے بھروسہ کیا	اور	وہ	بہت بڑے عرش کا مالک (ہے)

کوئی معبود نہیں، میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے ○

ع ١٦ ٧ ٥

=پر ہوتی ہے اور یہ منافقین والا حال آج کی بہت بڑی تعداد کا ہے کہ سیلاب، زلزلہ اور اس طرح کی کسی بھی آفت و مصیبت کو عبرت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے بلکہ صرف سائنسی توجیہات میں تولنا شروع کر دیتے ہیں۔

1 ......اس آیت مبارکہ میں سیدُ المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری یعنی میلاد مبارک کا بیان، اخلاقِ حمیدہ، اوصاف جلیلہ اور فضیلت و شرف کا بیان ہے۔ اس سے متعلق تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج4، ص271 کا مطالعہ فرمائیں۔ 2 ......اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی=

آیات:109 — رکوع:11

سُوْرَةُ يُوْنُسَ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ			
بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

الٓرٰ قف تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ﴿١﴾ اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ

الٓرٰ	تِلْكَ	اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ﴿١﴾	اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا[1]	اَنْ
حروف مقطعات	یہ	حکمت والی کتاب کی آیتیں (ہیں)	کیا لوگوں کو تعجب ہے	(اس بات پر) کہ

الٓرٰ، یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں ○ کیا لوگوں کو اس بات پر تعجب ہے کہ

اَوْحَيْنَآ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ

اَوْحَيْنَآ	اِلٰى رَجُلٍ	مِّنْهُمْ	اَنْ	اَنْذِرِ	النَّاسَ
ہم نے وحی کی	ایک مرد کی طرف	ان میں سے	کہ	تم ڈر سناؤ	لوگوں (کو)

ہم نے ان میں سے ایک مرد کی طرف یہ وحی بھیجی کہ لوگوں کو ڈر سناؤ

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ

وَ	بَشِّرِ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْٓا	اَنَّ	لَهُمْ	قَدَمَ صِدْقٍ[2]
اور	خوشخبری دو	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	کہ	ان کے لئے	سچ کا مقام (ہے)

اور ایمان والوں کو خوشخبری دو کہ ان کے لیے ان کے رب کے پاس

قرآن پاک حکمت والی کتاب ہے

—عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنے دو ناموں رؤوف اور رحیم سے مشرف فرمایا۔ یہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کمال تکریم ہے۔

1 ...جب اللہ تعالیٰ نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو رسالت سے مشرف فرمایا اور آپ نے اس کا اظہار کیا تو اہلِ عرب منکر ہوگئے اور ان میں سے بعض لوگوں نے یہ کہا کہ ''اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے برتر ہے کہ کسی بشر کو رسول بنائے،'' اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔ 2 ...''قَدَمَ'' سے اس کی جگہ یعنی مقام مراد ہے اور مفسرین نے ''قَدَمَ صِدْقٍ'' کے معنی یہ بیان فرمائے ہیں: بہترین مقام، جنت میں بلند مرتبہ، نیک اعمال، نیک اعمال کا اجر اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ—

عظمت و شانِ الٰہی کا بیان اور کفار کو تنبیہ

عِنۡدَ رَبِّهِمۡ ؕ قَالَ الۡكٰفِرُوۡنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيۡنٌ ﴿٢﴾ اِنَّ

اِنَّ	لَسٰحِرٌ مُّبِيۡنٌ ﴿٢﴾	هٰذَا	اِنَّ	الۡكٰفِرُوۡنَ	قَالَ	عِنۡدَ رَبِّهِمۡ
بیشک	ضرور کھلا جادو گر (ہے)	یہ	بیشک	کافروں (نے)	کہا	ان کے رب کے پاس

سچ کا مقام ہے۔ کافروں نے کہا: بیشک یہ تو کھلا جادو گر ہے ○ بیشک

رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِىۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ فِىۡ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ

ثُمَّ	فِىۡ سِتَّةِ اَيَّامٍ	الۡاَرۡضَ	وَ	السَّمٰوٰتِ	خَلَقَ	الَّذِىۡ	اللّٰهُ	رَبَّكُمُ
پھر	چھ دن میں	زمین (کو)	اور	آسمانوں	پیدا کیا	جس نے	اللہ (ہے)	تمہارا رب

تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے پھر

اسۡتَوٰى عَلَى الۡعَرۡشِ يُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ ؕ مَا

مَا	الۡاَمۡرَ	يُدَبِّرُ	عَلَى الۡعَرۡشِ	اسۡتَوٰى
نہیں	کام (کی)	وہ تدبیر فرماتا ہے	عرش پر	اس نے (اپنی شان کے لائق) استوا فرمایا

عرش پر استوا فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے، وہ کام کی تدبیر فرماتا ہے، اس کی

مِنۡ شَفِيۡعٍ اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ اِذۡنِهٖ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمۡ

رَبُّكُمۡ	اللّٰهُ	ذٰلِكُمُ	مِنۡۢ بَعۡدِ اِذۡنِهٖ [1]	اِلَّا	مِنۡ شَفِيۡعٍ
تمہارا رب (ہے)	اللہ	یہ	اس کی اجازت کے بعد	مگر	کوئی شفاعت کرنے والا

اجازت کے بعد ہی کوئی سفارشی ہو سکتا ہے۔ یہ اللہ تمہارا رب ہے

حشر و نشر کا بیان اور دوبارہ پیدا کرنے کا اہم مقصد

فَاعۡبُدُوۡهُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوۡنَ ﴿٣﴾ اِلَيۡهِ مَرۡجِعُكُمۡ جَمِيۡعًا ؕ وَعۡدَ اللّٰهِ

وَعۡدَ اللّٰهِ	مَرۡجِعُكُمۡ جَمِيۡعًا	اِلَيۡهِ	اَفَلَا تَذَكَّرُوۡنَ ﴿٣﴾	فَاعۡبُدُوۡهُ
اللہ کا وعدہ	تم سب کو لوٹنا (ہے)	اسی کی طرف	تو کیا تم سمجھتے نہیں	تو تم عبادت کرو اس کی

تو تم اس کی عبادت کرو تو کیا تم سمجھتے نہیں؟ ○ اسی کی طرف تم سب کو لوٹنا ہے (یہ) اللہ کا سچا وعدہ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت۔

1 ..... یہاں بت پرستوں کے اس قول کہ "بت اُن کی شفاعت کریں گے" کا رد ہے، انہیں بتایا گیا کہ شفاعت اجازت یافتہ لوگوں کے سوا کوئی نہیں کرے گا اور اجازت یافتہ صرف اس کے مقبول بندے ہوں گے۔ کثیر احادیث سے ثابت ہے کہ قیامت کے دن انبیاء کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، اولیاء و صالحین رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِم اور دیگر جنتی شفاعت فرمائیں گے اور ان شفاعت کرنے والوں کے سردار اور آقا و مولیٰ حضور سیّدُ المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہوں گے۔

حَقًّا ؕ اِنَّهٗ يَبۡدَؤُا الۡخَلۡقَ ثُمَّ يُعِيۡدُهٗ لِيَجۡزِىَ

حَقًّا	اِنَّهٗ	يَبۡدَؤُا	الۡخَلۡقَ	ثُمَّ	يُعِيۡدُهٗ	لِيَجۡزِىَ
سچا	بیشک وہ	ابتداء کرتا ہے	پیدائش (یا) مخلوق (کی)	پھر	وہ لوٹائے گا اسے	تاکہ بدلہ دے

ہے۔ بیشک وہ پہلی بار (بھی) پیدا کرتا ہے پھر فنا کرنے کے بعد دوبارہ بنائے گا تاکہ

الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالۡقِسۡطِ ؕ وَ

الَّذِيۡنَ	اٰمَنُوۡا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	بِالۡقِسۡطِ (1)	وَ
ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے	نیک، اچھے	انصاف کے ساتھ	اور

ایمان لانے والوں اور اچھے عمل کرنے والوں کو انصاف کے ساتھ بدلہ دے اور

الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَهُمۡ شَرَابٌ مِّنۡ حَمِيۡمٍ وَّ

الَّذِيۡنَ	كَفَرُوۡا	لَهُمۡ	شَرَابٌ	مِّنۡ حَمِيۡمٍ	وَّ
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	ان کے لئے	مشروب (ہے)	کھولتے پانی سے	اور

کافروں کے لیے ان کے کفر کی وجہ سے شدید گرم پانی

عَذَابٌ اَلِيۡمٌۢ بِمَا كَانُوۡا يَكۡفُرُوۡنَ ۝۴ هُوَ الَّذِىۡ جَعَلَ

عَذَابٌ اَلِيۡمٌ	بِمَا	كَانُوۡا يَكۡفُرُوۡنَ ۝۴	هُوَ	الَّذِىۡ	جَعَلَ
دردناک عذاب (ہے)	(اس کے) سبب جو	وہ کفر کرتے تھے	وہی (ہے)	جس نے	بنایا

کا مشروب اور دردناک عذاب ہے ○ وہی ہے جس نے

الشَّمۡسَ ضِيَآءً وَّالۡقَمَرَ نُوۡرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ

الشَّمۡسَ	ضِيَآءً (2)	وَّ	الۡقَمَرَ	نُوۡرًا	وَّ	قَدَّرَهٗ	مَنَازِلَ
سورج (کو)	روشن	اور	چاند (کو)	نور	اور	مقرر کیں اس کے لئے	منزلیں

سورج کو روشنی اور چاند کو نور بنایا اور چاند کے لیے منزلیں مقرر کر دیں

سورج اور چاند کے احوال قدرت الٰہی کی دلیل ہیں

(1)...... اس سے مراد یہ ہے کہ نیکوں کے ثواب میں کمی نہ کی جائے گی، یا یہ مراد ہے کہ نیکوں نے دنیا میں انصاف کیا کہ جن باتوں کا انہیں حکم دیا گیا ان پر عمل کیا اور جن سے روکا گیا اس سے باز رہے۔ یہ عربی ترکیب کے اعتبار سے فرق ہے۔ (2)...... ضیاء سے مراد ذاتی روشنی اور نور سے مراد دوسرے سے حاصل کی ہوئی روشنی ہے۔ جب اس روشنی کا تعلق سورج سے ہو تو اسے ضیاء اور چاند سے ہو تو اسے نور کہتے ہیں۔

قدرتِ الٰہی کی مزید نشانیاں

لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ؕ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا

لِتَعْلَمُوْا	عَدَدَ السِّنِيْنَ	وَ	الْحِسَابَ[1]	مَا خَلَقَ	اللّٰهُ	ذٰلِكَ	اِلَّا
تاکہ تم جان لو	سالوں کی گنتی	اور	حساب	نہیں پیدا کیا	اللہ (نے)	یہ	مگر

تاکہ تم سالوں کی گنتی اور حساب جان لو۔ اللہ نے یہ سب حق کے ساتھ

بِالْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝٥

بِالْحَقِّ	يُفَصِّلُ	الْاٰيٰتِ	لِقَوْمٍ	يَّعْلَمُوْنَ ۝٥
حق کے ساتھ	وہ تفصیل سے بیان کرتا ہے	نشانیاں	(ان) لوگوں کے لئے (جو)	علم رکھتے ہیں

پیدا فرمایا۔ وہ علم والوں کے لئے تفصیل سے نشانیاں بیان کرتا ہے ۝

اِنَّ فِي اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ

اِنَّ	فِي اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ	وَ	مَا	خَلَقَ	اللّٰهُ
بیشک	رات اور دن کی تبدیلی میں	اور	جو کچھ	پیدا کیا	اللہ (نے)

بیشک رات اور دن کی تبدیلی میں اور جو کچھ اللہ نے

آخرت پر ایمان نہ لانے والوں کی صفات اور ان کا انجام

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ ۝٦ اِنَّ

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	لَاٰيٰتٍ	لِّقَوْمٍ	يَّتَّقُوْنَ ۝٦ [2]	اِنَّ
آسمانوں اور زمین میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کے لئے (جو)	ڈرتے ہیں	بیشک

آسمانوں اور زمین میں پیدا کیا ان میں ڈرنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں ۝ بیشک

الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

الَّذِيْنَ	لَا يَرْجُوْنَ	لِقَآءَنَا	وَ	رَضُوْا	بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
وہ لوگ جو	امید نہیں رکھتے	ہم سے ملنے (کی)	اور	انہوں نے پسند کرلیا	دنیا کی زندگی کو

وہ لوگ جو ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے اور دنیا کی زندگی پسند کر بیٹھے ہیں

[1]......اس سے معلوم ہوا کہ علمِ ریاضی، علمِ ہیئت، علمِ فلکیات وغیرہ بڑے مفید علم ہیں کہ ان سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قدرت معلوم ہوتی ہے نیز حسنِ نیت کے ساتھ ان کا سیکھنا ثواب کا کام ہے۔ [2]......دن رات، آسمان وزمین اور مخلوقاتِ الٰہی میں قدرتِ ربانی کی نشانیاں پرہیزگاروں کے لئے ہیں کیونکہ ان چیزوں میں غور کرکے ایمان و عرفان صرف خوفِ خدا رکھنے والوں کو میسر ہوتا ہے جبکہ بہت سے کافر یہ چیزیں دیکھ کر سرکش ہوجاتے ہیں جیسے آج اکثر سائنس دانوں نے سائنس میں ترقی کرکے خدا عَزَّوَجَلَّ کا ہی انکار کردیا۔

وَ اطْمَاَنُّوْا بِهَا وَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ۟ۙ اُولٰٓىِٕكَ

اُولٰٓىِٕكَ	غٰفِلُوْنَ ۟ (1)	عَنْ اٰيٰتِنَا	هُمْ	الَّذِيْنَ	وَ	بِهَا	وَ اطْمَاَنُّوْا
یہ لوگ	غافل (ہیں)	ہماری آیتوں سے	وہ	وہ لوگ جو	اور	اس پر	اور مطمئن ہوگئے

اور اس پر مطمئن ہوگئے ہیں اور وہ جو ہماری آیتوں سے غافل ہیں ○ ان لوگوں کا

مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اٰمَنُوْا	الَّذِيْنَ	اِنَّ	كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝	بِمَا	النَّارُ	مَاْوٰىهُمُ
ایمان لائے	وہ لوگ جو	بیشک	وہ کام کرتے تھے	(اس کا) بدلہ جو	آگ (ہے)	ان کا ٹھکانہ

ٹھکانہ ان کے اعمال کے بدلے میں دوزخ ہے ○ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے

باعمل مسلمانوں کا صلہ

وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ ۚ

بِاِيْمَانِهِمْ	رَبُّهُمْ	يَهْدِيْهِمْ	الصّٰلِحٰتِ	عَمِلُوا	وَ
ان کے ایمان کے سبب	ان کا رب	رہنمائی کرے گا ان کی	نیک، اچھے	انہوں نے عمل کئے	اور

اور انہوں نے اچھے اعمال کئے ان کا رب ان کے ایمان کے سبب ان کی رہنمائی فرمائے گا۔

اہلِ جنت کی دعا اور سلام

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا

فِيْهَا	دَعْوٰىهُمْ (2)	فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝	الْاَنْهٰرُ	مِنْ تَحْتِهِمُ	تَجْرِيْ
ان میں	ان کی دعا (ہوگی)	نعمتوں کے باغات میں	نہریں	ان کے نیچے	بہتی ہوں گی

ان کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ (وہ) نعمتوں کے باغوں میں ہوں گے ○ ان کی دعا اس میں یہ ہوگی کہ

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ۚ وَ

وَ	سَلٰمٌ	فِيْهَا	تَحِيَّتُهُمْ	وَ	اللّٰهُمَّ	سُبْحٰنَكَ
اور	سلام (ہوگا)	اس میں	ان کا (ملاقات کے وقت) دعائیہ کلمہ	اور	اے اللہ	تو پاک ہے

اے اللہ! تو پاک ہے اور جنت میں ان کی ملاقات کا پہلا بول "سلام" ہوگا اور

(1)... یہاں آیتِ مبارکہ میں کفار کے اعتقاد کے اعتبار سے ان کے یہ احوال بیان فرمائے گئے ہیں لیکن عملی طور پر مسلمان بھی ان میں سے بہت سی چیزوں میں ملوث ہیں جیسے دلوں سے قیامت کے حساب کتاب اور عذابِ الٰہی کا خوف نکل جانا، دنیا کی زندگی کو ہی پسند کرنا اور اسی کیلئے کوشش کرنا اور اسی پر مطمئن ہو کر بیٹھ جانا، قرآن اور احکاماتِ الٰہیہ سے غفلت، دلوں کا سخت ہونا، شدید وعیدیں سن کر بھی گناہوں سے باز نہ آنا، یہ سب چیزیں ہمارے اندر اِس آیت کی روشنی میں افعالِ کفار کا عکس نہیں دِکھا رہیں تو اور کیا ہے؟ (2)... یعنی اہلِ جنت اللہ تعالیٰ کی تسبیح، تحمید، تقدیس میں مشغول رہیں گے اور اس کے ذکر سے انہیں فرحت=

ع-٢

بددعا کا جلد قبول نہ ہونا رحمتِ الٰہی ہے

اٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۠ ﴿۱۰﴾ وَ

وَ	رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۰﴾	لِلّٰهِ	الْحَمْدُ	اَنِ	اٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ[1]
اور	(جو) تمام جہانوں کا پالنے والا (ہے)	اللہ کے لئے	تمام تعریفیں	(یہ ہوگا) کہ	ان کی دعا کا خاتمہ

ان کی دعا کا خاتمہ یہ ہے کہ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے ○ اور

لَوْ یُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ

اسْتِعْجَالَهُمْ	الشَّرَّ	لِلنَّاسِ	اللّٰهُ	یُعَجِّلُ[2]	لَوْ
(جیسے) ان کا جلدی طلب کرنا	عذاب (کی)	لوگوں کے لئے	اللہ	جلدی فرماتا	اگر

اگر اللہ لوگوں پر عذاب اسی طرح جلدی بھیج دیتا جس طرح وہ بھلائی

بِالْخَیْرِ لَقُضِیَ اِلَیْهِمْ اَجَلُهُمْؕ فَنَذَرُ

فَنَذَرُ	اَجَلُهُمْ	اِلَیْهِمْ	لَقُضِیَ	بِالْخَیْرِ
تو ہم چھوڑ دیتے	ان کی مدت	ان کی طرف	(تو) ضرور پوری کر دی جاتی	بھلائی کو

جلدی طلب کرتے ہیں تو ان کی مدت ان کی طرف پوری کر دی جاتی تو جو لوگ

الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَ

وَ	یَعْمَهُوْنَ ﴿۱۱﴾	فِیْ طُغْیَانِهِمْ	لِقَآءَنَا	لَا یَرْجُوْنَ	الَّذِیْنَ
اور	وہ بھٹکتے رہیں	ان کی سرکشی میں	ہماری ملاقات (کی)	امید نہیں رکھتے	ان لوگوں کو جو

ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے ہم انہیں ان کی سرکشی میں بھٹکتا ہوا چھوڑ دیتے ○ اور

تکلیف و راحت کے وقت کافر کا حال

اِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖۤ اَوْ قَاعِدًا

قَاعِدًا	اَوْ	لِجَنْۢبِهٖۤ	دَعَانَا	الضُّرُّ	الْاِنْسَانَ	مَسَّ	اِذَا
بیٹھے ہوئے	یا	اپنی کروٹ پر	وہ دعا کرتا ہے ہم سے	تکلیف	آدمی (کو)	پہنچتی ہے	جب

جب آدمی کو تکلیف پہنچتی ہے تو لیٹے ہوئے اور بیٹھے ہوئے

==وسرور اور انتہا درجہ کی لذت حاصل ہوگی۔

[1] ......اس کا معنی یہ ہے کہ ان کے کلام کی ابتداء اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تعظیم و تنزیہ سے ہوگی اور کلام کا اختتام اس کی حمد و ثنا پر ہوگا اور اس کے دوران جو چاہیں گے آپس میں کلام کریں گے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حمدِ الٰہی جنت میں بھی ہوگی۔ [2] ......ہماری تمام دعائیں قبول نہ ہونا بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت ہے کہ ہم کبھی برائی کو بھلائی سمجھ لیتے ہیں، نیز غصہ میں اپنے آپ کو یا اپنے بال بچوں کو کوسنا نہیں چاہئے بلکہ ہر وقت رب تعالیٰ سے خیر ہی مانگنی چاہئے، نہ معلوم کون سی گھڑی==

سابقہ قوموں کا حال اور ان کا انجام

اَوۡ قَآئِمًا ۚ فَلَمَّا كَشَفۡنَا عَنۡهُ ضُرَّهٗ مَرَّ

اَوۡ	قَآئِمًا	فَلَمَّا	كَشَفۡنَا	عَنۡهُ	ضُرَّهٗ	مَرَّ
یا	کھڑے ہوئے	پھر جب	ہم دور کر دیتے ہیں	اس سے	اس کی تکلیف	وہ چل پڑتا ہے

اور کھڑے ہوئے (ہر حالت میں) ہم سے دعا کرتا ہے پھر جب ہم اس کی تکلیف دور کر دیتے ہیں تو یوں چل دیتا ہے

كَاَنۡ لَّمۡ يَدۡعُنَاۤ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ؕ كَذٰلِكَ

كَاَنۡ	لَّمۡ يَدۡعُنَاۤ	اِلٰى ضُرٍّ[1]	مَّسَّهٗ	كَذٰلِكَ
گویا کہ	اس نے پکارا نہیں تھا ہمیں	کسی تکلیف کی طرف	(جو) پہنچی اسے	اسی طرح

گویا کبھی کسی تکلیف کے پہنچنے پر ہمیں پکارا ہی نہیں تھا۔ حد سے

زُيِّنَ لِلۡمُسۡرِفِيۡنَ مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ۝۱۲ وَلَقَدۡ

زُيِّنَ	لِلۡمُسۡرِفِيۡنَ	مَا	كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ۝۱۲	وَ	لَقَدۡ
خوشنما بنا دیئے گئے	حد سے بڑھنے والوں کے لئے	جو	وہ عمل کرتے تھے	اور	ضرور بیشک

بڑھنے والوں کے لئے ان کے اعمال اسی طرح خوشنما بنا دیئے گئے ○ اور بیشک

اَهۡلَكۡنَا الۡقُرُوۡنَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ لَمَّا ظَلَمُوۡا ۙ وَ

اَهۡلَكۡنَا	الۡقُرُوۡنَ	مِنۡ قَبۡلِكُمۡ	لَمَّا	ظَلَمُوۡا	وَ
ہم نے ہلاک کر دیا	زمانے والوں (کو)	تم سے پہلے	جب	انہوں نے ظلم کیا	اور

ہم نے تم سے پہلی قوموں کو ہلاک کر دیا جب انہوں نے ظلم کیا اور

جَآءَتۡهُمۡ رُسُلُهُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ وَمَا كَانُوۡا لِيُؤۡمِنُوۡا ؕ

جَآءَتۡهُمۡ	رُسُلُهُمۡ	بِالۡبَيِّنٰتِ	وَ	مَا كَانُوۡا لِيُؤۡمِنُوۡا
آئے ان کے پاس	ان کے رسول	روشن دلائل کے ساتھ	اور	وہ ہرگز ایمان لانے والے نہ تھے

ان کے پاس ہمارے رسول روشن دلائل لے کر تشریف لائے اور وہ ایسے تھے ہی نہیں کہ ایمان لاتے۔

= قبولیت کی ہو اور بعض اوقات ایسے ہو بھی جاتا ہے کہ اولاد کیلئے بد دعا کی اور وہ قبولیت کی گھڑی تھی جس کے نتیجے میں اولاد پر واقعی وہ مصیبت و آفت آجاتی ہے جس کی بد دعا کی ہوتی ہے۔ لہٰذا اس طرح کی چیزوں سے احتراز ہی کرنا چاہئے۔

[1] ....اس آیت سے مقصود یہ ہے کہ انسان مصیبت کے وقت بہت ہی بے صبرا ہے اور راحت کے وقت نہایت ناشکرا کہ جب تکلیف پہنچتی ہے تو کھڑے لیٹے بیٹھے ہر حال میں دعا کرتا ہے اور جب اللہ عَزَّوَجَلَّ تکلیف دور کر دے تو شکر بجا نہیں لاتا اور اپنی سابقہ حالت کی طرف لوٹ جاتا ہے۔ یہ حال غافل شخص کا ہے جبکہ عقلمند =

سابقہ قوموں کے جانشین

كَذٰلِكَ نَجۡزِى الۡقَوۡمَ الۡمُجۡرِمِيۡنَ ﴿١٣﴾ ثُمَّ جَعَلۡنٰكُمۡ خَلٰٓئِفَ

كَذٰلِكَ	نَجۡزِى	الۡقَوۡمَ الۡمُجۡرِمِيۡنَ ﴿١٣﴾	ثُمَّ	جَعَلۡنٰكُمۡ	خَلٰٓئِفَ
اسی طرح	ہم بدلہ دیتے ہیں	جرم کرنے والی قوم (کو)	پھر	ہم نے بنایا تمہیں	جانشین

ہم یونہی مجرموں کو بدلہ دیتے ہیں ○ پھر ہم نے ان کے بعد

فِى الۡاَرۡضِ مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ لِنَنۡظُرَ كَيۡفَ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿١٤﴾ وَ

فِى الۡاَرۡضِ	مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ	لِنَنۡظُرَ (1)	كَيۡفَ	تَعۡمَلُوۡنَ ﴿١٤﴾	وَ
زمین میں	ان کے بعد	تاکہ ہم دیکھیں	کیسے	تم کام کرتے ہو	اور

تمہیں زمین میں جانشین بنایا تاکہ ہم دیکھیں کہ تم کیسے کام کرتے ہو؟ ○ اور

قرآنِ مجید سے متعلق کفار کا ایک مطالبہ اور انہیں جواب

اِذَا تُتۡلٰى عَلَيۡهِمۡ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِيۡنَ

اِذَا	تُتۡلٰى	عَلَيۡهِمۡ	اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ	قَالَ	الَّذِيۡنَ
جب	تلاوت کی جاتی ہیں	ان پر (کے سامنے)	ہماری روشن آیتیں	(تو) کہتے ہیں	وہ لوگ جو

جب ان کے سامنے ہماری روشن آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو ہم سے ملاقات کی

لَا يَرۡجُوۡنَ لِقَآءَنَا ائۡتِ بِقُرۡاٰنٍ غَيۡرِ هٰذَآ اَوۡ بَدِّلۡهُ ؕ

لَا يَرۡجُوۡنَ	لِقَآءَنَا	ائۡتِ بِقُرۡاٰنٍ	غَيۡرِ هٰذَآ	اَوۡ	بَدِّلۡهُ
امید نہیں رکھتے	ہم سے ملاقات (کی)	قرآن لے آؤ	اس کے علاوہ	یا	تبدیل کر دو اسے

امید نہ رکھنے والے کہتے ہیں کہ اس کے علاوہ کوئی اور قرآن لے کر آؤ یا اسے تبدیل کر دو۔

قُلۡ مَا يَكُوۡنُ لِىۡۤ اَنۡ اُبَدِّلَهٗ مِنۡ تِلۡقَآئِ نَفۡسِىۡ ۚ

قُلۡ	مَا يَكُوۡنُ (2)	لِىۡۤ	اَنۡ	اُبَدِّلَهٗ	مِنۡ تِلۡقَآئِ نَفۡسِىۡ
تم کہو	(کوئی حق) نہیں ہے	میرے لئے	کہ	میں تبدیل کر دوں اسے	اپنی طرف سے

تم فرماؤ: مجھے حق نہیں کہ میں اسے اپنی طرف سے تبدیل کر دوں۔

=مومن کا حال اس کے خلاف ہے وہ مصیبت و بلا پر صبر کرتا ہے اور راحت و آسائش میں شکر کرتا ہے اور تکلیف و راحت کے جملہ احوال میں اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ و زاری اور دعا کرتا ہے۔ اسے سامنے رکھ کر ہمیں اپنے حال پر غور کرنا چاہئے کہ ہم کس گروہ کے پیچھے ہیں اور ہمارے اندر کس گروہ کی علامات پائی جارہی ہیں۔

1...اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کو پہلے علم نہیں تھا اور جب مشرکین عمل کر لیں گے تو اللہ تعالیٰ کو علم ہو گا بلکہ یہاں مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ایسا معاملہ فرمائے گا جیسا امتحان لینے والا لوگوں کے ساتھ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں اور اسے ہر چیز کا ہمیشہ سے علم ہے۔ 2......اس=

اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰۤى اِلَیَّ ۚ اِنِّیْۤ اَخَافُ

اَخَافُ	اِنِّیْۤ	اِلَیَّ	یُوْحٰۤى	مَا	اِلَّا	اَتَّبِعُ	اِنْ
ڈرتا ہوں	بیشک میں	میری طرف	وحی کی جاتی ہے	(اس کی) جو	مگر	میں پیروی کرتا	نہیں

میں تو اسی کا تابع ہوں جو میری طرف وحی بھیجی جاتی ہے۔ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں

اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ۝۱۵ قُلْ لَّوْ

لَّوْ	قُلْ	عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ۝۱۵	رَبِّیْ	عَصَیْتُ	اِنْ
اگر	تم کہو	بڑے دن کے عذاب (سے)	اپنے رب (کی)	میں نے نافرمانی کی	اگر

تو مجھے بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے ۝ تم فرماؤ: اگر

شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَیْكُمْ وَ لَاۤ اَدْرٰىكُمْ

لَاۤ اَدْرٰىكُمْ	وَ	عَلَیْكُمْ	مَا تَلَوْتُهٗ	اللّٰهُ	شَآءَ
نہ وہ خبردار کرتا تمہیں	اور	تم پر (تمہارے سامنے)	(تو) میں تلاوت نہ کرتا اس کی	اللہ	چاہتا

اللہ چاہتا تو میں تمہارے سامنے اس کی تلاوت نہ کرتا اور نہ وہ تمہیں اس سے

بِهٖ ۫ فَقَدْ لَبِثْتُ فِیْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۱۶

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۱۶	مِّنْ قَبْلِهٖ	عُمُرًا	فِیْكُمْ	لَبِثْتُ	فَقَدْ	بِهٖ
تو کیا تمہیں عقل نہیں	اس سے پہلے	ایک عمر	تم میں	میں گزار چکا	تو بیشک	اس سے

خبردار کرتا تو بیشک میں اس سے پہلے تم میں اپنی ایک عمر گزار چکا ہوں تو کیا تمہیں عقل نہیں؟ ۝

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ

كَذَّبَ	اَوْ	كَذِبًا	عَلَى اللّٰهِ	افْتَرٰى	مِمَّنِ	اَظْلَمُ	فَمَنْ
جھٹلائے	یا	جھوٹ	اللہ پر	بہتان باندھے	(اس) سے جو	زیادہ ظالم	تو کون

تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیتوں کو

سب سے بڑا ظالم کون؟

= آیت سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ کفار کے ساتھ اسلام کی قطعی چیزوں میں سے کسی چیز پر کوئی معاہدہ نہیں ہو سکتا کہ ہم ان کی خوشنودی کیلئے اسلام کی کوئی قطعی چیز چھوڑ دیں جیسے ان کی خوشی کیلئے سود کی اجازت دیں، یا پردے کو ختم کر دیں، یا نمازوں میں کمی کر لیں۔

بتوں کی عبادت اور انہیں شفیع ماننے کا رد

بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝١٧ وَ يَعْبُدُوْنَ

بِاٰيٰتِهٖ	اِنَّهٗ	لَا يُفْلِحُ	الْمُجْرِمُوْنَ ۝١٧	وَ	يَعْبُدُوْنَ
اس کی آیتوں کو	بیشک	فلاح نہیں پائیں گے	جرم کرنے والے	اور	وہ عبادت کرتے ہیں

جھٹلائے؟ بیشک مجرم فلاح نہیں پائیں گے ○ اور (یہ مشرک) اللہ کے سوا

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَ لَا يَنْفَعُهُمْ وَ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	مَا	لَا يَضُرُّهُمْ	وَ	لَا يَنْفَعُهُمْ	وَ
اللہ کے سوا	(اس کی) جو	نہ نقصان دے سکتا ہے انہیں	اور	نہ نفع پہنچا سکتا ہے انہیں	اور

ایسی چیز کی عبادت کرتے ہیں جو نہ انہیں کوئی نقصان دے سکے اور نہ نفع دے سکے اور

يَقُوْلُوْنَ هٰۤؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ قُلْ اَتُنَبِّــٴُـوْنَ اللّٰهَ

يَقُوْلُوْنَ	هٰۤؤُلَآءِ	شُفَعَآؤُنَا [1]	عِنْدَ اللّٰهِ	قُلْ	اَتُنَبِّــٴُـوْنَ	اللّٰهَ
وہ کہتے ہیں	یہ (بت)	ہمارے سفارشی (ہیں)	اللہ کے ہاں	تم کہو	کیا تم خبر دیتے ہو	اللہ (کو)

یہ کہتے ہیں کہ یہ (بت) اللہ کی بارگاہ میں ہمارے سفارشی ہیں۔ تم فرماؤ: کیا تم اللہ کو وہ بات بتاتے ہو

بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِي الْاَرْضِ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَ

بِمَا	لَا يَعْلَمُ	فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	لَا	فِي الْاَرْضِ	سُبْحٰنَهٗ	وَ
(اس بات) کی جو	وہ نہیں جانتا	آسمانوں میں	اور	نہ	زمین میں	پاکی ہے اسے	اور

جو اس کے علم میں نہ آسمانوں میں ہے اور نہ زمین میں۔ وہ ان کے شرک سے

لوگوں میں مذہبی اختلاف کا بیان

تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝١٨ وَ مَا كَانَ النَّاسُ اِلَّاۤ

تَعٰلٰى	عَمَّا	يُشْرِكُوْنَ ۝١٨	وَ	مَا كَانَ	النَّاسُ	اِلَّاۤ
وہ بلند و بالا ہے	(اس) سے جو	وہ شریک ٹھہراتے ہیں	اور	نہیں تھے	سب لوگ	مگر

پاک اور بلند و بالا ہے ○ اور سب لوگ

1 ...... مشرکین شفاعت کے چکر میں بتوں کی عبادت کرتے تھے اور یہ دونوں چیزیں ہی غلط تھیں۔ ایک تو شرک اور دوسرا ان بتوں کو شفاعت کرنے والا ماننا جنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے کوئی اذن نہیں دیا گیا اور یہیں سے مشرکوں اور مسلمانوں کے درمیان فرق ہو گیا کہ مسلمان انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولیاء و صالحین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم کو اپنا شفیع مانتے ہیں لیکن ان کی عبادت نہیں کرتے اور پھر جن ہستیوں کو شفیع مانتے ہیں ان کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے شفاعت کا اختیار بھی دیا ہے جیسا کہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے تو گویا مشرکوں نے دو کام کئے اور دونوں غلط یعنی شرک اور نااہلوں کی شفاعت کا عقیدہ جبکہ مسلمانوں=

اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ

اُمَّةً وَّاحِدَةً	فَاخْتَلَفُوْا	وَ	لَوْ	لَا	كَلِمَةٌ	سَبَقَتْ
ایک امت	پھر وہ مختلف ہوگئے	اور	اگر	نہ	ایک بات	پہلے ہوچکی ہوتی

ایک ہی امت تھے پھر مختلف ہوگئے اور اگر تیرے رب کی طرف سے ایک بات

مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيْمَا فِيْهِ

مِنْ رَّبِّكَ	لَقُضِيَ	بَيْنَهُمْ	فِيْمَا	فِيْهِ
تیرے رب کی طرف سے	(تو) ضرور فیصلہ کر دیا جاتا	ان کے درمیان	جس میں	اس میں

پہلے نہ ہوچکی ہوتی تو ان کے درمیان ان کے باہمی اختلافات کا

يَخْتَلِفُوْنَ ﴿١٩﴾ وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ

يَخْتَلِفُوْنَ ﴿١٩﴾	وَ	يَقُوْلُوْنَ (١)	لَوْلَاۤ	اُنْزِلَ	عَلَيْهِ	اٰيَةٌ
وہ اختلاف کرتے ہیں	اور	وہ کہتے ہیں	کیوں نہیں	اتاری گئی	اس پر	کوئی نشانی

فیصلہ ہوگیا ہوتا ○ اور کہتے ہیں، اس نبی پر ان کے رب کی طرف سے کوئی نشانی

مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ فَقُلْ اِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا ۚ اِنِّيْ

مِّنْ رَّبِّهٖ	فَقُلْ	اِنَّمَا الْغَيْبُ	لِلّٰهِ	فَانْتَظِرُوْا	اِنِّيْ
اس کے رب کی طرف سے	تو تم کہو	غیب تو صرف	اللہ کے لئے (ہے)	تو تم انتظار کرو	بیشک میں

کیوں نہیں اتری؟ تم فرماؤ: غیب تو صرف اللہ کے لیے ہے، تو تم انتظار کرو بیشک میں بھی

مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿٢٠﴾ ع وَاِذَاۤ اَذَقْنَا النَّاسَ

مَعَكُمْ	مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿٢٠﴾	وَ	اِذَاۤ	اَذَقْنَا	النَّاسَ
تمہارے ساتھ	انتظار کرنے والوں میں سے (ہوں)	اور	جب	ہم چکھاتے ہیں	لوگوں (کو)

تمہارے ساتھ انتظار کر رہا ہوں ○ اور جب ہم لوگوں کو انہیں

کفار کی طرف سے نشانی کا مطالبہ اور نبی کا جواب

کفار مکہ کا طرزِ عمل اور انہیں تنبیہ

ع ٧

=نے عقیدۂ شفاعت رکھا لیکن ویسا جیسا ان کے رب کریم عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا۔

1 ......اہلِ باطل کا طریقہ ہے کہ جب ان کے خلاف مضبوط دلیل قائم ہوتی ہے اور وہ جواب دینے سے عاجز ہو جاتے ہیں تو اس دلیل کا ذکر اس طرح چھوڑ دیتے ہیں گویا کہ وہ پیش ہی نہیں ہوئی اور یوں کہتے ہیں کہ دلیل لاؤ، تاکہ سننے والے اس مغالطہ میں پڑ جائیں کہ ان کے مقابلے میں اب تک کوئی دلیل ہی نہیں قائم کی گئی۔ اس کی کچھ جھلک بعض اوقات ان افراد میں بھی نظر آتی ہے جو خود کو اہلِ علم مسلمانوں میں شمار کرنے کے باوجود مسلمانوں کے عقائدو=

طوفان ختم ہونے کے بعد لوگوں کا حال اور انہیں تنبیہ

رَحۡمَةً مِّنۡۢ بَعۡدِ ضَرَّآءَ مَسَّتۡهُمۡ اِذَا لَهُمۡ

رَحۡمَةً	مِّنۡۢ بَعۡدِ ضَرَّآءَ	مَسَّتۡهُمۡ	اِذَا	لَهُمۡ
رحمت (کا مزہ)	(اس) تکلیف کے بعد	(جو) پہنچی انہیں	(تو) اسی وقت	ان کا (کام)

تکلیف پہنچنے کے بعد رحمت کا مزہ دیتے ہیں تو اسی وقت ان کا کام

مَّكۡرٌ فِىۡۤ اٰيَاتِنَا ؕ قُلِ اللّٰهُ اَسۡرَعُ

مَّكۡرٌ	فِىۡۤ اٰيَاتِنَا	قُلِ	اللّٰهُ	اَسۡرَعُ
سازش کرنا (ہو جاتا ہے)	ہماری آیتوں کے بارے میں	تم کہو	اللّٰه	سب سے جلد کرنے والا (ہے)

ہماری آیتوں کے بارے میں سازش کرنا ہو جاتا ہے۔ تم فرماؤ: اللّٰه سب سے جلد

مَكۡرًا ؕ اِنَّ رُسُلَنَا يَكۡتُبُوۡنَ مَا تَمۡكُرُوۡنَ ﴿٢١﴾ هُوَ

مَكۡرًا	اِنَّ	رُسُلَنَا	يَكۡتُبُوۡنَ [1]	مَا	تَمۡكُرُوۡنَ ﴿٢١﴾	هُوَ
خفیہ تدبیر	بیشک	ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے)	لکھ رہے ہیں	جو	تم سازش کرتے ہو	وہی (ہے)

خفیہ تدبیر فرمانے والا ہے۔ بیشک ہمارے فرشتے تمہارے مکر وفریب کو لکھ رہے ہیں ○ وہی ہے

الَّذِىۡ يُسَيِّرُكُمۡ فِى الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ ؕ حَتّٰٓى اِذَا كُنۡتُمۡ فِى الۡفُلۡكِ ۚ

الَّذِىۡ	يُسَيِّرُكُمۡ	فِى الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ	حَتّٰٓى	اِذَا	كُنۡتُمۡ	فِى الۡفُلۡكِ
جو	چلاتا ہے تمہیں	خشکی اور دریا میں	یہاں تک کہ	جب	تم ہوتے ہو	کشتیوں میں

جو تمہیں خشکی اور تری میں چلاتا ہے یہاں تک کہ جب تم کشتی میں ہوتے ہو

وَجَرَيۡنَ بِهِمۡ بِرِيۡحٍ طَيِّبَةٍ وَّفَرِحُوۡا بِهَا

وَ	جَرَيۡنَ	بِهِمۡ	بِرِيۡحٍ طَيِّبَةٍ	وَّ	فَرِحُوۡا	بِهَا
اور	وہ لے کر چلیں	ان کو	خوشگوار ہوا کے ساتھ	اور	وہ خوش ہو گئے	اس (ہوا) سے

اور وہ (کشتیاں) خوشگوار ہوا کے ساتھ انہیں لے کر چلتی ہیں اور وہ اس پر خوش ہوتے ہیں

= نظریات پر انتہائی شاطرانہ طریقے سے وار کرتے اور علمی گرفت ہونے پر لوگوں کے سامنے یوں ظاہر کرتے ہیں کہ گویا مد مقابل کی دلیل فضول ہے۔ اللّٰہ تعالیٰ انہیں ہدایت اور عقلِ سلیم عطا فرمائے۔

1 ...... کِرَامًا کَاتِبِیْنْ فرشتے اعمالِ کفار پر بھی مقرر ہیں جو ان کے ہر قول و عمل کو لکھتے ہیں۔ البتہ گناہ لکھنے والا فرشتہ تو لکھتا رہتا ہے اور نیکیاں لکھنے والا فرشتہ اس پر گواہ رہتا ہے وہ کچھ نہیں لکھتا کیونکہ ان کی نیکی نیکی نہیں۔

جَآءَتْهَا رِيْحٌ عَاصِفٌ وَّ جَآءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ

جَآءَتْهَا	رِيْحٌ عَاصِفٌ	وَّ	جَآءَهُمُ	الْمَوْجُ	مِنْ كُلِّ مَكَانٍ
(پھر) آگئی ان (کشتیوں) پر	سخت تیز ہوا	اور	آنے لگیں ان پر	موجیں، لہریں	ہر جگہ سے

پھر ان پر شدید آندھی آنے لگتی ہے اور ہر طرف سے لہریں ان پر آتی ہیں

وَّ ظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ اُحِيْطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا اللّٰهَ

وَّ	ظَنُّوْۤا	اَنَّهُمْ	اُحِيْطَ	بِهِمْ	دَعَوُا	اللّٰهَ
اور	انہوں نے سمجھ لیا	کہ وہ	گھیر لیا گیا ہے	ان کو	(اس وقت) وہ پکارنے لگے	اللہ (کو)

اور وہ سمجھ جاتے ہیں کہ انہیں گھیر لیا گیا ہے تو اللہ کے لئے

مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ لَىِٕنْ اَنْجَيْتَنَا

مُخْلِصِيْنَ	لَهُ	الدِّيْنَ	لَىِٕنْ	اَنْجَيْتَنَا
خالص کرتے ہوئے	اس کے لئے	دین	ضرور اگر	تو نے نجات دے دی ہمیں

دین کو خالص کرتے ہوئے اس سے دعا مانگتے ہیں، (اے اللہ!) اگر تو ہمیں اس (طوفان) سے

مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۲۲﴾ فَلَمَّاۤ اَنْجٰىهُمْ

مِنْ هٰذِهٖ	لَنَكُوْنَنَّ	مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۲۲﴾	فَلَمَّاۤ	اَنْجٰىهُمْ
اس (طوفان) سے	ضرور ہم ہو جائیں گے	شکر کرنے والوں میں سے	پھر جب	اللہ نے بچالیا انہیں

نجات دیدے تو ہم ضرور شکر گزار ہو جائیں گے ۝ پھر جب اللہ انہیں بچالیتا ہے

اِذَا هُمْ يَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ

اِذَا	هُمْ	يَبْغُوْنَ [1]	فِي الْاَرْضِ	بِغَيْرِ الْحَقِّ	يٰۤاَيُّهَا	النَّاسُ
(تو) اس وقت	وہ	زیادتی کرنے لگتے ہیں	زمین میں	حق کے بغیر، ناحق	اے	لوگو

تو اس وقت وہ زمین میں ناحق زیادتی کرنے لگتے ہیں۔ اے لوگو!

[1] ...... مصیبت میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا اور خوشحالی کے وقت بھول جانا حقیقت میں کافروں کا طریقہ ہے، افسوس کہ آج کل مسلمان بھی عملی اعتبار سے اس میں مبتلا ہیں۔

اِنَّمَا بَغۡيُكُمۡ عَلٰۤى اَنۡفُسِكُمۡ‌ ۙ مَّتَاعَ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا‌ ثُمَّ

اِنَّمَا بَغۡيُكُمۡ	عَلٰۤى اَنۡفُسِكُمۡ	مَّتَاعَ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا	ثُمَّ
تمہاری زیادتی (کا وبال) صرف	تمہاری جانوں پر (ہے)	(تم اٹھالو) دنیا کی زندگی سے فائدہ	پھر

تمہاری زیادتی صرف تمہارے ہی خلاف ہے۔ دنیا کی زندگی سے فائدہ اٹھالو پھر

اِلَيۡنَا مَرۡجِعُكُمۡ فَنُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿٢٣﴾

اِلَيۡنَا	مَرۡجِعُكُمۡ	فَنُنَبِّئُكُمۡ	بِمَا	كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿٢٣﴾
ہماری طرف	تمہیں لوٹنا (ہے)	تو ہم خبر دے دیں گے تمہیں	(اس) کی جو	تم عمل کرتے تھے

تمہیں ہماری طرف لوٹنا ہے تو اس وقت ہم تمہیں بتادیں گے جو تم کیا کرتے تھے ○

اِنَّمَا مَثَلُ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا كَمَآءٍ اَنۡزَلۡنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ

اِنَّمَا مَثَلُ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا[1]	كَمَآءٍ	اَنۡزَلۡنٰهُ	مِنَ السَّمَآءِ
دنیا کی زندگی کی مثال صرف	پانی کی طرح (ہے)	ہم نے اتارا اسے	آسمان سے

دنیا کی زندگی کی مثال تو اس پانی جیسی ہے جسے ہم نے آسمان سے اتارا

فَاخۡتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الۡاَرۡضِ مِمَّا يَاۡكُلُ النَّاسُ وَ

فَاخۡتَلَطَ	بِهٖ	نَبَاتُ الۡاَرۡضِ	مِمَّا	يَاۡكُلُ	النَّاسُ	وَ
تو گھنی ہو کر نکلیں	اس کے سبب	زمین سے اگنے والی چیزیں	جن سے	کھاتے ہیں	آدمی	اور

تو اس کے سبب زمین سے اگنے والی چیزیں گھنی ہو کر نکلیں جن سے انسان اور

الۡاَنۡعَامُ‌ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذَتِ الۡاَرۡضُ زُخۡرُفَهَا وَازَّيَّنَتۡ

الۡاَنۡعَامُ	حَتّٰۤى	اِذَاۤ	اَخَذَتِ	الۡاَرۡضُ	زُخۡرُفَهَا	وَازَّيَّنَتۡ
جانور	یہاں تک کہ	جب	پکڑلی	زمین (نے)	اپنی خوبصورتی	اور خوب آراستہ ہوگئی

جانور کھاتے ہیں یہاں تک کہ جب زمین نے اپنی خوبصورتی پکڑلی اور خوب آراستہ ہوگئی

دنیاوی زندگی کی ناپائیداری کی مثال

(1)..... اس آیت میں بہت بہترین طریقے سے دل میں یہ بات بٹھائی گئی ہے کہ دنیاوی زندگانی امیدوں کا سبز باغ ہے، اس میں عمر کھو کر جب آدمی اس مقام پر پہنچتا ہے جہاں اس کو مراد حاصل ہونے کا اطمینان ہوتا ہے اور وہ کامیابی کے نشے میں مست ہو جاتا ہے تو اچانک اس کو موت آ پہنچتی ہے اور وہ تمام نعمتوں اور لذتوں سے محروم ہو جاتا ہے۔

وَظَنَّ اَهْلُهَاۤ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَاۤۙ اَتٰىهَاۤ اَمْرُنَا لَيْلًا

وَ	ظَنَّ	اَهْلُهَاۤ	اَنَّهُمْ	قٰدِرُوْنَ	عَلَيْهَاۤ	اَتٰىهَاۤ	اَمْرُنَا	لَيْلًا
اور	سمجھے	اس کے مالک	کہ وہ	قادر ہیں	اس (فصل) پر	(تو) آیا اس پر	ہمارا حکم	رات

اور اس کے مالک سمجھے کہ (اب) وہ اس فصل پر قادر ہیں تو رات یا دن کے وقت

اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِؕ

اَوْ	نَهَارًا	فَجَعَلْنٰهَا	حَصِيْدًا	كَاَنْ	لَّمْ تَغْنَ	بِالْاَمْسِ
یا	دن (میں)	تو ہم نے کر دیا اسے	کاٹی ہوئی	گویا کہ	وہ (وہاں) نہ تھی	کل

ہمارا حکم آیا تو ہم نے اسے ایسی کٹی ہوئی کھیتی کر دیا گویا وہ کل وہاں پر موجود ہی نہ تھی۔

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۴﴾

كَذٰلِكَ	نُفَصِّلُ	الْاٰيٰتِ	لِقَوْمٍ	يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۴﴾
اسی طرح	ہم تفصیل سے بیان کرتے ہیں	آیتیں	(ان) لوگوں کے لئے (جو)	غور و فکر کرتے ہیں

ہم غور کرنے والوں کیلئے اسی طرح تفصیل سے آیات بیان کرتے ہیں ○

جنت کی طرف دعوت

وَاللّٰهُ يَدْعُوْۤا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِؕ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ

وَ	اللّٰهُ	يَدْعُوْۤا[1]	اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ	وَ	يَهْدِيْ	مَنْ	يَّشَآءُ
اور	اللہ	بلاتا ہے	سلامتی کے گھر کی طرف	اور	ہدایت دیتا ہے	جسے	چاہتا ہے

اور اللہ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے اور جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف

نیک بندوں کے لئے بشارتیں

اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۵﴾ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَ

اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۵﴾[2]	لِلَّذِيْنَ	اَحْسَنُوا	الْحُسْنٰى	وَ
سیدھے راستے کی طرف	ان لوگوں کے لئے جنہوں نے	بھلائی کی	بھلائی (ہے)	اور

ہدایت دیتا ہے ○ بھلائی کرنے والوں کے لیے بھلائی ہے اور

1...... دنیا کی بے ثباتی بیان فرمانے کے بعد اس آیت میں باقی رہنے والے گھر جنت کی طرف دعوت دی گئی اور فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو اس گھر کی طرف بلاتا ہے جس میں ہر قسم کی تکلیف اور مصیبت سے سلامتی ہے۔ یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو جنت کی طرف دعوت دیتا ہے اور یہ دعوت اللہ تعالیٰ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذریعے ہے۔ 2...... اس آیت میں صراطِ مستقیم سے مراد دینِ اسلام ہے۔ آیت کے اس حصے سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی دعوت تو عام ہے کہ سب کو بلایا جا رہا ہے مگر اس کی ہدایت خاص ہے کہ وہ کسی کسی کو ملتی ہے۔

زِيَادَةٌ ؕ وَ لَا يَرۡهَقُ وُجُوۡهَهُمۡ قَتَرٌ وَّ لَا ذِلَّةٌ ؕ

زِيَادَةٌ[1]	وَ	لَا يَرۡهَقُ	وُجُوۡهَهُمۡ	قَتَرٌ	وَّ	لَا	ذِلَّةٌ
مزید (بھی)	اور	نہیں چھائی ہوگی	ان کے چہروں (پر)	سیاہی	اور	نہ	ذلت

اس سے بھی زیادہ ہے اور ان کے منہ پر نہ سیاہی چھائی ہوگی اور نہ ذلت۔

گناہگاروں کے لئے وعید

اُولٰٓئِكَ اَصۡحٰبُ الۡجَنَّةِ ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۲۶﴾ وَالَّذِيۡنَ كَسَبُوا

اُولٰٓئِكَ	اَصۡحٰبُ الۡجَنَّةِ	هُمۡ	فِيۡهَا	خٰلِدُوۡنَ ﴿۲۶﴾	وَ	الَّذِيۡنَ	كَسَبُوا
یہ لوگ	جنت والے (ہیں)	وہ	اس میں	ہمیشہ رہنے والے	اور	وہ لوگ جنہوں نے	کمائیں

یہی جنت والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ○ اور جنہوں نے برائیاں

السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍۭ بِمِثۡلِهَا ۙ وَتَرۡهَقُهُمۡ ذِلَّةٌ ؕ مَا

السَّيِّاٰتِ	جَزَآءُ سَيِّئَةٍ	بِمِثۡلِهَا[2]	وَ	تَرۡهَقُهُمۡ	ذِلَّةٌ	مَا
برائیاں	(تو) برائی کا بدلہ	اس کے برابر (ہے)	اور	چھائی ہوگی ان پر	ذلت	نہیں (ہوگا)

کمائیں تو برائی کا بدلہ اسی کے برابر ہے اور ان پر ذلت چھائی ہوگی، انہیں

لَهُمۡ مِّنَ اللّٰهِ مِنۡ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَاۤ اُغۡشِيَتۡ وُجُوۡهُهُمۡ

لَهُمۡ	مِّنَ اللّٰهِ	مِنۡ عَاصِمٍ	كَاَنَّمَآ	اُغۡشِيَتۡ	وُجُوۡهُهُمۡ
ان کے لئے	اللہ سے	کوئی بچانے والا	گویا	ڈھانپ دیئے گئے	ان کے چہرے

اللہ سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا، گویا ان کے چہروں کو اندھیری رات کے ٹکڑوں سے

قِطَعًا مِّنَ الَّيۡلِ مُظۡلِمًا ؕ اُولٰٓئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۲۷﴾

قِطَعًا	مِّنَ الَّيۡلِ مُظۡلِمًا	اُولٰٓئِكَ	اَصۡحٰبُ النَّارِ	هُمۡ	فِيۡهَا	خٰلِدُوۡنَ ﴿۲۷﴾
ٹکڑوں (سے)	اندھیری رات (کے)	یہ لوگ	آگ والے (ہیں)	وہ	اس میں	ہمیشہ رہنے والے

ڈھانپ دیا گیا ہے۔ وہی دوزخ والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ○

1...... بھلائی والوں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمانبردار بندے مومنین مراد ہیں اور یہ جو فرمایا کہ ان کے لئے بھلائی ہے، اس بھلائی سے جنت مراد ہے اور اس پر زیادت سے مراد دیدارِ الٰہی ہے۔ 2...... اس قید سے اس بات پر تنبیہ مقصود ہے کہ نیکی اور گناہ میں فرق ہے کیونکہ نیکی کا ثواب ایک سے لے کر سات سو گنا تک بلکہ اس بھی زیادہ بڑھایا جاتا ہے اور یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فضل و کرم ہے اور گناہ کی سزا اتنی ہی دی جاتی ہے جتنا گناہ ہو اور یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا عدل ہے۔

قیامت کے دن مشرکوں اور ان کے شریکوں کا حال

وَ يَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ

لِلَّذِيْنَ	نَقُوْلُ	ثُمَّ	نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا	يَوْمَ	وَ
ان لوگوں سے جنہوں نے	ہم فرمائیں گے	پھر	ہم اٹھائیں گے ان سب کو	(جس) دن	اور

اور جس دن ہم ان سب کو اٹھائیں گے پھر مشرکوں سے

اَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ اَنْتُمْ وَ شُرَكَآؤُكُمْ ۚ فَزَيَّلْنَا

فَزَيَّلْنَا	شُرَكَآؤُكُمْ	وَ	اَنْتُمْ	مَكَانَكُمْ	اَشْرَكُوْا
تو ہم علیحدگی کردیں گے	تمہارے شریک	اور	تم	اپنی جگہ (ٹھہرے رہو)	شرک کیا

فرمائیں گے: تم اور تمہارے شریک اپنی جگہ ٹھہرے رہو، تو ہم انہیں مسلمانوں سے

بَيْنَهُمْ وَ قَالَ شُرَكَآؤُهُمْ مَّا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ ﴿٢٨﴾ فَكَفٰى

فَكَفٰى	مَّا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ ﴿٢٨﴾	شُرَكَآؤُهُمْ	قَالَ [1]	وَ	بَيْنَهُمْ
تو کافی ہے	تم ہماری عبادت کرتے ہی نہیں تھے	ان کے شریک	کہیں گے	اور	ان کے درمیان

جدا کردیں گے اور ان کے شریک ان سے کہیں گے: تم ہماری عبادت کرتے ہی نہیں تھے ○ تو ہمارے

بِاللّٰهِ شَهِيْدًۢا بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ اِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ

عَنْ عِبَادَتِكُمْ	كُنَّا	اِنْ	بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ	شَهِيْدًۢا	بِاللّٰهِ
تمہاری عبادت سے	ہم تھے	بیشک	ہمارے اور تمہارے درمیان	گواہی (کے لئے)	اللہ

اور تمہارے درمیان گواہی کے لئے اللہ کافی ہے۔ بیشک ہم تمہاری عبادت سے

حشر میں اعمال کی جانچ اور اعمال کی پیشی

لَغٰفِلِيْنَ ﴿٢٩﴾ هُنَالِكَ تَبْلُوْا كُلُّ نَفْسٍ مَّآ اَسْلَفَتْ

اَسْلَفَتْ	مَّآ	كُلُّ نَفْسٍ	تَبْلُوْا	هُنَالِكَ [2]	لَغٰفِلِيْنَ ﴿٢٩﴾
اس نے پہلے کیا (یا) آگے بھیجا	جو (عمل)	ہر جان	جانچ لے گی	وہاں	ضرور بے خبر

بے خبر تھے ○ وہاں ہر آدمی اپنے سابقہ اعمال کو جانچ لے گا

[1] ...... قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بتوں کو قوتِ گویائی دے گا اور وہ اپنے پجاریوں کی مخالفت کریں گے۔ [2] ...... یعنی اس موقف میں سب کو معلوم ہو جائے گا کہ انہوں نے پہلے جو عمل کئے تھے وہ کیسے تھے اچھے یا برے، مضر یا مفید، مقبول یا مردود اور مشرکوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف لوٹایا جائے گا جو اُن کا رب ہے اور اپنی ربوبیت میں سچا ہے اور مشرک جن بتوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شریک ٹھہراتے تھے وہ ان سے غائب ہو جائیں گے یا جو جھوٹی باتیں مثلاً بتوں کا ان کی شفاعت کرنا گھڑتے تھے وہ سب باطل اور بے حقیقت ثابت ہوں گی۔

مشرکوں کا فکری تضاد اور انہیں تنبیہ

وَ رُدُّوْۤا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ وَ ضَلَّ

وَ	رُدُّوْۤا	اِلَى اللّٰهِ	مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ	وَ	ضَلَّ
اور	انہیں لوٹایا جائے گا	اللہ کی طرف	(جو) ان کا سچا مولیٰ (ہے)	اور	غائب ہو جائیں گے

اور انہیں اللہ کی طرف لوٹایا جائے گا جو ان کا سچا مولیٰ ہے اور ان کے سارے گھڑے ہوئے (شریک)

عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۳۰﴾ ع قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ

عَنْهُمْ	مَّا	كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۳۰﴾	قُلْ	مَنْ	يَّرْزُقُكُمْ	مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ
ان سے	جو	وہ گھڑتے تھے	تم کہو	کون	روزی دیتا ہے تمہیں	آسمان اور زمین سے

ان سے غائب ہو جائیں گے ○ تم فرماؤ: آسمان اور زمین سے تمہیں کون روزی دیتا ہے؟

اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ مَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ

اَمَّنْ	يَّمْلِكُ	السَّمْعَ	وَ	الْاَبْصَارَ	وَ	مَنْ	يُّخْرِجُ	الْحَيَّ
یا کون	مالک ہے	کان	اور	آنکھوں (کا)	اور	کون	نکالتا ہے	زندہ (کو)

یا کان اور آنکھوں کا مالک کون ہے؟ اور زندہ کو مردے

مِنَ الْمَيِّتِ وَ يُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَ مَنْ يُّدَبِّرُ

مِنَ الْمَيِّتِ	وَ	يُخْرِجُ	الْمَيِّتَ	مِنَ الْحَيِّ	وَ	مَنْ	يُّدَبِّرُ
مردہ سے	اور	نکالتا ہے	مردہ (کو)	زندہ سے	اور	کون	تدبیر کرتا ہے

سے اور مردے کو زندہ سے کون نکالتا ہے؟ اور کون تمام کاموں کی

الْاَمْرَ ؕ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۱﴾ فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ

الْاَمْرَ	فَسَيَقُوْلُوْنَ	اللّٰهُ	فَقُلْ	اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۱﴾	فَذٰلِكُمُ (1)	اللّٰهُ
ہر کام (کی)	تو اب وہ کہیں گے	اللہ	تو تم کہو	تو کیا تم ڈرتے نہیں	تو یہ	اللہ

تدبیر کرتا ہے؟ تو اب کہیں گے: "اللہ"۔ تو تم فرماؤ تو تم ڈرتے کیوں نہیں؟ ○ تو یہ اللہ ہے

(1) ... یعنی جو اِن چیزوں کو سرانجام دیتا ہے اور آسمان وزمین، زندگی وموت سب کا مالک ہے اور رزق وعطا پر قدرت رکھتا ہے وہی اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارا سچا رب ہے، وہی عبادت کا مستحق ہے نہ کہ یہ ناکارہ، خود ساختہ، بناوٹی بت اور جب ایسے واضح اور قطعی دلائل سے ثابت ہو گیا کہ عبادت کا مستحق صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ ہے تو اس کے ماسوا سب معبود باطلِ محض ہیں اور جب تم نے اس کی قدرت کو پہچان لیا اور اس کی کارسازی کا اعتراف کر لیا تو پھر تم حق قبول کرنے سے کیوں اعراض کر رہے ہو؟

رَبُّكُمُ الۡحَقُّ ۚ فَمَاذَا بَعۡدَ الۡحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ ۚۖ فَاَنّٰى

رَبُّكُمُ الۡحَقُّ	فَمَاذَا	بَعۡدَ الۡحَقِّ	اِلَّا	الضَّلٰلُ	فَاَنّٰى
تمہارا سچا رب (ہے)	پھر کیا ہے	حق کے بعد	سوائے	گمراہی (کے)	تو کہاں

جو تمہارا سچا رب ہے۔ پھر حق کے بعد گمراہی کے سوا اور کیا ہے؟ پھر تم کہاں

تُصۡرَفُوۡنَ ﴿٣٢﴾ كَذٰلِكَ حَقَّتۡ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيۡنَ

تُصۡرَفُوۡنَ ﴿٣٢﴾	كَذٰلِكَ [1]	حَقَّتۡ	كَلِمَتُ رَبِّكَ	عَلَى الَّذِيۡنَ
تم پھیرے جارہے ہو	اسی طرح	ثابت ہوچکی	تیرے رب کی بات	ان لوگوں پر جنہوں نے

پھیرے جاتے ہو؟ ○ یونہی نافرمانوں پر تیرے رب کے یہ کلمات

فَسَقُوۡۤا اَنَّهُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿٣٣﴾ قُلۡ هَلۡ مِنۡ شُرَكَآئِكُمۡ

فَسَقُوۡۤا	اَنَّهُمۡ	لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿٣٣﴾	قُلۡ	هَلۡ	مِنۡ شُرَكَآئِكُمۡ
نافرمانی کی	کہ وہ	ایمان نہیں لائیں گے	تم کہو	کیا	تمہارے شریکوں میں سے

ثابت ہوچکے کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے ○ تم فرماؤ: کیا تمہارے شریکوں میں

مَّنۡ يَّبۡدَؤُا الۡخَلۡقَ ثُمَّ يُعِيۡدُهٗ ؕ قُلِ اللّٰهُ

مَّنۡ	يَّبۡدَؤُا	الۡخَلۡقَ	ثُمَّ	يُعِيۡدُهٗ	قُلِ	اللّٰهُ
(کوئی ایسا ہے) جو	ابتداء کرے	پیدائش (یا) مخلوق (کی)	پھر	وہ لوٹادے اسے	تم کہو	اللہ

کوئی ایسا ہے جو پہلے مخلوق کو بنائے پھر ختم کرکے دوبارہ بنادے؟ تم فرمادو: اللہ

يَبۡدَؤُا الۡخَلۡقَ ثُمَّ يُعِيۡدُهٗ فَاَنّٰى تُؤۡفَكُوۡنَ ﴿٣٤﴾

يَبۡدَؤُا	الۡخَلۡقَ	ثُمَّ	يُعِيۡدُهٗ	فَاَنّٰى	تُؤۡفَكُوۡنَ ﴿٣٤﴾
ابتداء کرتا ہے	پیدائش (یا) مخلوق (کی)	پھر	وہ لوٹائے گا اسے	تو کہاں	تم اوندھے جارہے ہو

پہلے بناتا ہے پھر ختم کرنے کے بعد دوبارہ بنادے گا تو تم کہاں اوندھے جارہے ہو؟ ○

توحید کی حقیقت اور شرک کے بطلان پر دو تنبیہات

[1]......یعنی جس طرح یہ مشرکین حق سے گمراہی کی طرف پھیر دیئے گئے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے علمِ ازلی میں اُس کا جو حکم اور قضا تھی وہ ان لوگوں پر ثابت ہوچکی جنہوں نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کی بجائے اس کی نافرمانی کی اور اس سے کفر کیا۔ یہ لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی وحدانیت کی تصدیق کریں گے نہ اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تصدیق کریں گے۔ نوٹ: اس آیت میں رب کی بات سے مراد قضائے الٰہی ہے یا اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان مراد ہے ''لَاَمۡلَـٴَنَّ جَهَنَّمَ'' یعنی ہم ان سے دوزخ بھریں گے۔

قُلۡ هَلۡ مِنۡ شُرَكَآئِكُمۡ مَّنۡ يَّهۡدِيۡۤ اِلَى الۡحَقِّ ؕ قُلِ

قُلۡ	هَلۡ	مِنۡ شُرَكَآئِكُمۡ	مَّنۡ	يَّهۡدِيۡۤ	اِلَى الۡحَقِّ	قُلِ
تم کہو	کیا	تمہارے شریکوں میں سے	(کوئی ایسا ہے) جو	رہنمائی کرے	حق کی طرف	تم کہو

تم فرماؤ: تمہارے شریکوں میں کوئی ایسا ہے جو حق کی طرف رہنمائی کرے؟ تم فرماؤ:

اللّٰهُ يَهۡدِيۡ لِلۡحَقِّ ؕ اَفَمَنۡ يَّهۡدِيۡۤ اِلَى الۡحَقِّ اَحَقُّ

اللّٰهُ	يَهۡدِيۡ	لِلۡحَقِّ	اَفَمَنۡ	يَّهۡدِيۡۤ	اِلَى الۡحَقِّ	اَحَقُّ
اللہ	راستہ دکھاتا ہے	حق کا	تو کیا جو	رہنمائی کرے	حق کی طرف	(وہ) زیادہ حق دار (ہے)

اللہ حق کی طرف ہدایت دیتا ہے، تو کیا جو حق کا راستہ دکھائے وہ اس کا حق دار ہے

اَنۡ يُّتَّبَعَ اَمَّنۡ لَّا يَهِدِّيۡۤ اِلَّاۤ اَنۡ يُّهۡدٰى ۚ

اَنۡ	يُّتَّبَعَ	اَمَّنۡ	لَّا يَهِدِّيۡۤ	اِلَّاۤ	اَنۡ	يُّهۡدٰى
کہ	اس کی پیروی کی جائے	یا وہ جسے	راستہ دکھائی نہیں دیتا	مگر	یہ کہ	اسے راستہ دکھایا جائے

کہ اس کی پیروی کی جائے یا وہ (بت) جسے خود راستہ دکھائی نہ دے جب تک اسے راستہ دِکھانہ دیا جائے

فَمَا لَكُمۡ ۟ كَيۡفَ تَحۡكُمُوۡنَ ﴿۳۵﴾ وَمَا يَتَّبِعُ اَكۡثَرُهُمۡ اِلَّا

فَمَا	لَكُمۡ	كَيۡفَ	تَحۡكُمُوۡنَ ﴿۳۵﴾	وَ	مَا يَتَّبِعُ	اَكۡثَرُهُمۡ	اِلَّا
تو کیا ہوا	تمہیں	کیسا	تم فیصلہ کرتے ہو	اور	نہیں پیروی کرتی	ان کی اکثریت	مگر

تو تمہیں کیا ہوا، تم کیسا فیصلہ کرتے ہو؟ ○ اور ان کی اکثریت تو صرف وہم و گمان پر

مشرکوں کی اکثریت وہم و گمان کی تابع ہے

ظَنًّا ؕ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغۡنِيۡ مِنَ الۡحَقِّ شَيۡـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ

ظَنًّا	اِنَّ	الظَّنَّ [1]	لَا يُغۡنِيۡ	مِنَ الۡحَقِّ	شَيۡـًٔا	اِنَّ	اللّٰهَ
گمان (کی)	بیشک	گمان	فائدہ نہیں دیتا	حق سے (کا)	کچھ	بیشک	اللہ

چلتی ہے۔ بیشک گمان حق کا کوئی فائدہ نہیں دیتا۔ بیشک اللہ

1 ...... یہاں ظن سے مراد وہ گمان ہے جو خلافِ تحقیق ہو، اس میں شک اور وہم بھی داخل ہیں اور یہ کلام کفار کے بارے میں ہے جنہوں نے کفر اختیار کرنے میں اپنے آباؤاجداد کی پیروی اور تقلید کی۔ اس تقلید پر دنیا و آخرت میں ان کا کوئی عذر مقبول نہیں البتہ خالص مومن جس کا دل ایمان سے بھرا ہوا ہے لیکن وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر دلائل قائم کرنے سے عاجز ہے، وہ اگر کسی ایسے شخص کی تقلید کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر دلائل قائم کرتا ہے تو وہ اس آیت کا مصداق نہیں بلکہ وہ یقینی طور پر مومن ہے کیونکہ اس کے نزدیک یہ گمان نہیں بلکہ یقین ہے جو کہ واقع کے مطابق ہے۔

قرآن مجید کی عظمت و شان

عَلِيۡمٌۢ بِمَا يَفۡعَلُوۡنَ ﴿٣٦﴾ وَمَا كَانَ هٰذَا الۡقُرۡاٰنُ اَنۡ

عَلِيۡمٌ	بِمَا	يَفۡعَلُوۡنَ ﴿٣٦﴾	وَ	مَا كَانَ	هٰذَا الۡقُرۡاٰنُ	اَنۡ
جاننے والا (ہے)	(اس) کو جو	وہ کام کرتے ہیں	اور	نہیں ہے	یہ قرآن	کہ

ان کے کاموں کو جانتا ہے ○ اور اس قرآن کی یہ شان نہیں کہ

يُّفۡتَرٰى مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَلٰكِنۡ تَصۡدِيۡقَ الَّذِىۡ

يُّفۡتَرٰى	مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ	وَ	لٰكِنۡ	تَصۡدِيۡقَ	الَّذِىۡ
اسے اپنی طرف سے بنالیا جائے	اللہ کے (اتارے) بغیر	اور	لیکن	(یہ) تصدیق (ہے)	اس کی جو

اللہ کے نازل کئے بغیر کوئی اسے اپنی طرف سے بنالے، ہاں یہ اپنے سے پہلی

بَيۡنَ يَدَيۡهِ وَتَفۡصِيۡلَ الۡكِتٰبِ لَا رَيۡبَ فِيۡهِ

بَيۡنَ يَدَيۡهِ	وَ	تَفۡصِيۡلَ الۡكِتٰبِ (1)	لَا رَيۡبَ	فِيۡهِ
اس سے پہلے (نازل کیا گیا)	اور	(لوحِ محفوظ پر) لکھے ہوئے کی تفصیل	کوئی شک نہیں	اس میں

کتابوں کی تصدیق ہے اور لوحِ محفوظ کی تفصیل ہے، اس میں کوئی شک

مِنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿٣٧﴾ اَمۡ يَقُوۡلُوۡنَ افۡتَرٰىهُ ؕ قُلۡ

مِنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿٣٧﴾	اَمۡ	يَقُوۡلُوۡنَ	افۡتَرٰىهُ	قُلۡ
تمام جہانوں کے رب کی طرف سے (ہے)	کیا	وہ کہتے ہیں	اس (نبی) نے خود بنالیا ہے اسے	تم کہو

نہیں ہے، یہ ربُّ العالمین کی طرف سے ہے ○ کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ اس (نبی) نے اسے خود ہی بنالیا ہے؟

قرآن مجید جیسی ایک سورت بنا کر دکھانے کا چیلنج

فَاۡتُوۡا بِسُوۡرَةٍ مِّثۡلِهٖ وَادۡعُوۡا مَنِ اسۡتَطَعۡتُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ

فَاۡتُوۡا بِسُوۡرَةٍ (2)	مِّثۡلِهٖ	وَ	ادۡعُوۡا	مَنِ	اسۡتَطَعۡتُمۡ	مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ
تو تم لے آؤ ایک سورت	اس کے جیسی	اور	بلالو	جن کی	تم طاقت رکھتے ہو	اللہ کے سوا

تم فرماؤ: تو تم (بھی) اس جیسی کوئی ایک سورت لے آؤ اور اللہ کے سوا جو تمہیں مل سکیں

(1)...... علامہ صاوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ قرآن لوحِ محفوظ کی تفصیل ہے، لوحِ محفوظ میں مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ یعنی جو ہو چکا اور جو آئندہ ہو گا اور دنیا و آخرت میں جو ہونے والا ہے سب کچھ لکھا ہوا ہے اور قرآن میں لوحِ محفوظ کی پوری تفصیل ہے، لہٰذا جسے قرآن کے اسرار میں سے کوئی چیز عطا ہوئی اسے لوحِ محفوظ پر لکھا ہوا جاننے کی حاجت نہیں بلکہ وہ جو چاہے قرآن ہی سے معلوم کر لیتا ہے۔ (صاوی، یونس، تحت الآیۃ: ۳۷، ۳/۸۷۰)

(2)..... قرآنِ مجید کا یہ چیلنج چودہ سو سال سے زائد عرصے سے چلا آرہا ہے لیکن آج تک کوئی کافر اس کا جواب نہیں دے سکا اور اگر کسی نے جواب دینے کی کوشش بھی کی ہے تو قرآنِ کریم=

قرآنِ پاک کو جھٹلانے کی ایک وجہ اور سابقہ امتوں کا طرزِ عمل

اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿٣٨﴾ بَلۡ كَذَّبُوۡا بِمَا لَمۡ يُحِيۡطُوۡا

لَمۡ يُحِيۡطُوۡا	بِمَا	كَذَّبُوۡا	بَلۡ	صٰدِقِيۡنَ ﴿٣٨﴾	كُنۡتُمۡ	اِنۡ
وہ احاطہ نہ کرسکے	(اس) کو جو	انہوں نے جھٹلایا	بلکہ	سچے	تم ہو	اگر

سب کو بلالاؤ اگر تم سچے ہو○ بلکہ انہوں نے اس کو جھٹلایا جس کے علم کا وہ احاطہ

بِعِلۡمِهٖ وَلَمَّا يَاۡتِهِمۡ تَاۡوِيۡلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ

كَذَّبَ	كَذٰلِكَ	تَاۡوِيۡلُهٗ	لَمَّا يَاۡتِهِمۡ	وَ	بِعِلۡمِهٖ (1)
جھٹلایا	اسی طرح	اس کا انجام	نہیں آیا ان کے پاس	اور	اس کے علم کا

نہ کرسکے اور ان کے پاس اس کا انجام نہیں آیا۔ ایسے ہی ان سے پہلے

الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ فَانۡظُرۡ كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿٣٩﴾

عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿٣٩﴾	كَانَ	كَيۡفَ	فَانۡظُرۡ	مِنۡ قَبۡلِهِمۡ	الَّذِيۡنَ
ظالموں کا انجام	ہوا	کیسا	تو دیکھو	ان سے پہلے (تھے)	ان لوگوں نے جو

لوگوں نے بھی جھٹلایا تھا تو دیکھو ظالموں کا کیسا انجام ہوا؟○

کفارِ مکہ کے ایمان سے متعلق ایک غیبی خبر

وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يُّؤۡمِنُ بِهٖ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ

مَّنۡ	مِنۡهُمۡ	وَ	بِهٖ	يُّؤۡمِنُ	مَّنۡ	مِنۡهُمۡ (2)	وَ
(کوئی وہ ہے) جو	ان میں سے	اور	اس پر	ایمان لاتا ہے	(کوئی وہ ہے) جو	ان میں سے	اور

اور ان میں کوئی تو اس پر ایمان لاتا ہے اور ان میں کوئی

جھٹلانے والوں سے اعلانِ براءت

لَّا يُؤۡمِنُ بِهٖ ؕ وَرَبُّكَ اَعۡلَمُ بِالۡمُفۡسِدِيۡنَ ﴿٤٠﴾ وَاِنۡ

اِنۡ	وَ	بِالۡمُفۡسِدِيۡنَ ﴿٤٠﴾	اَعۡلَمُ	رَبُّكَ	وَ	بِهٖ	لَّا يُؤۡمِنُ
اگر	اور	فساد کرنے والوں کو	خوب جانتا ہے	تمہارا رب	اور	اس پر	ایمان نہیں لاتا

اس پر ایمان نہیں لاتا اور تمہارا رب فسادیوں کو خوب جانتا ہے○ اور اگر

ع ۶

=کے مقابلے میں اس کی حیثیت ناچیز ذرے سے بھی کم ثابت ہوئی۔

1 ......یعنی قرآنِ پاک کو سمجھنے اور جاننے کے بغیر کفارِ مکہ نے اس کی تکذیب کی اور یہ انتہائی جہالت ہے کہ کسی چیز کو جانے بغیر اس کا انکار کیا جائے اور قرآنِ کریم کا ایسے علوم پر مشتمل ہونا جن کا علم و خِرد کے دعوے دار احاطہ نہ کرسکیں، اس کتاب کی عظمت و جلالت ظاہر کرتا ہے تو ایسی اعلیٰ علوم والی کتاب کو ماننا چاہئے تھا نہ کہ اس کا انکار کرنا۔ 2 ...... اس آیت میں یہ غیبی خبر ہے کہ کفارِ مکہ میں سے نہ تو سارے ایمان لائیں گے اور نہ سارے ایمان سے محروم رہیں گے، چنانچہ ایسا ہی=

کفار کے ایمان نہ لانے پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی

كَذَّبُوۡكَ فَقُلۡ لِّىۡ عَمَلِىۡ وَلَـكُمۡ عَمَلُكُمۡ‌ ۚ

كَذَّبُوۡكَ	فَقُلۡ	لِّىۡ	عَمَلِىۡ	وَ	لَـكُمۡ	عَمَلُكُمۡ
وہ جھٹلائیں تمہیں	تو تم کہہ دو	میرے لئے	میرا عمل (ہے)	اور	تمہارے لئے	تمہارا عمل (ہے)

وہ تمہیں جھٹلائیں تو تم فرمادو کہ میرا عمل میرے لیے ہے اور تمہارا عمل تمہارے لئے ہے

اَنۡتُمۡ بَرِيۡٓـــُٔوۡنَ مِمَّاۤ اَعۡمَلُ وَاَنَا بَرِىۡٓءٌ مِّمَّا

اَنۡتُمۡ	بَرِيۡٓـــُٔوۡنَ	مِمَّاۤ	اَعۡمَلُ	وَ	اَنَا	بَرِىۡٓءٌ	مِّمَّا
تم	بری الذمہ (ہو)	(اس) سے جو	میں عمل کروں	اور	میں	بری الذمہ (ہوں)	(اس) سے جو

اور تم میرے عمل سے الگ ہو اور میں تمہارے اعمال سے

تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۴۱﴾ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّسۡتَمِعُوۡنَ اِلَيۡكَ‌ؕ اَفَاَنۡتَ

تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۴۱﴾	وَ	مِنۡهُمۡ	مَّنۡ	يَّسۡتَمِعُوۡنَ	اِلَيۡكَ	اَفَاَنۡتَ
تم عمل کرتے ہو	اور	ان میں سے	(کچھ وہ ہیں) جو	کان لگاتے ہیں	تمہاری طرف	تو کیا تم

بیزار ہوں ○ اور ان میں کچھ وہ ہیں جو تمہاری طرف کان لگاتے ہیں تو کیا تم

تُسۡمِعُ الصُّمَّ وَلَوۡ كَانُوۡا لَا يَعۡقِلُوۡنَ ﴿۴۲﴾ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ

تُسۡمِعُ	الصُّمَّ (1)	وَلَوۡ	كَانُوۡا لَا يَعۡقِلُوۡنَ ﴿۴۲﴾	وَ	مِنۡهُمۡ	مَّنۡ
سنادوگے	بہروں (کو)	اگرچہ	وہ سمجھتے نہ ہوں	اور	ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جو

بہروں کو سنادوگے؟ اگرچہ وہ سمجھتے نہ ہوں ○ اور ان میں کوئی

يَّـنۡظُرُ اِلَيۡكَ‌ؕ اَفَاَنۡتَ تَهۡدِى الۡعُمۡىَ وَلَوۡ

يَّـنۡظُرُ	اِلَيۡكَ	اَفَاَنۡتَ	تَهۡدِى	الۡعُمۡىَ (2)	وَلَوۡ
دیکھتا ہے	تمہاری طرف	تو کیا تم	راستہ دکھادوگے	اندھوں (کو)	اگرچہ

تمہاری طرف دیکھتا ہے تو کیا تم اندھوں کو راستہ دکھادوگے؟ اگرچہ

═ہوا کہ بعض لوگ ایمان لے آئے اور بعض ایمان سے محروم رہے۔

(1)...... یہاں بہروں سے مراد دل کے بہرے ہیں اور آیت سے مراد یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آپ ان لوگوں کو حق وہدایت کی کوئی بات نہیں سنا سکتے جن کے دل کے کانوں کو اللہ تعالٰی نے بہرہ کر دیا ہے۔ (2)...... یہاں اندھوں سے مراد دل کے اندھے ہیں اور آیت سے مراد یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آپ ان لوگوں کو ہدایت کا راستہ نہیں دکھا سکتے جن کے دل کی نظروں کو اللہ تعالٰی نے اندھا کر دیا ہے اور اسی لئے انہیں═

كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْـًٔا وَّ لٰكِنَّ النَّاسَ

النَّاسَ	لٰكِنَّ	وَّ	لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْـًٔا	اللّٰهَ	اِنَّ	كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۴۳﴾
لوگ	لیکن	اور	لوگوں پر کچھ ظلم نہیں کرتا	اللہ	بیشک	وہ دیکھتے نہ ہوں

وہ دیکھتے ہی نہ ہوں ○ بیشک اللہ لوگوں پر کوئی ظلم نہیں کرتا، ہاں لوگ ہی

کفار کی ہدایت سے محرومی ان کا اپنا قصور ہے

اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَ يَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَاَنْ

كَاَنْ	يَحْشُرُهُمْ	يَوْمَ	وَ	يَظْلِمُوْنَ ﴿۴۴﴾	اَنْفُسَهُمْ
گویا کہ	اللہ جمع کرے گا انہیں	(جس) دن	اور	ظلم کرتے ہیں	اپنی جانوں (پر)

اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں ○ اور جس دن (اللہ) انہیں اٹھائے گا گویا

بروزِ قیامت مشرکوں کی ایک حالت

لَّمْ يَلْبَثُوْۤا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ ؕ

بَيْنَهُمْ	يَتَعَارَفُوْنَ (1)	سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ	اِلَّا	لَّمْ يَلْبَثُوْۤا
اپنے درمیان	وہ ایک دوسرے کو پہچان رہے ہوں گے	دن کی ایک گھڑی	مگر	وہ نہیں ٹھہرے

وہ دنیا میں دن کی ایک گھڑی سے زیادہ ٹھہرے ہی نہیں تھے، آپس میں ایک دوسرے کو پہچان رہے ہوں گے۔

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ وَمَا كَانُوْا

مَا كَانُوْا	وَ	بِلِقَآءِ اللّٰهِ	كَذَّبُوْا	الَّذِيْنَ	خَسِرَ	قَدْ
وہ نہیں تھے	اور	اللہ کی ملاقات کو	جھٹلایا	وہ لوگ جنہوں نے	نقصان میں رہے	بیشک

بیشک اللہ کی ملاقات کو جھٹلانے والے نقصان میں رہے اور وہ ہدایت یافتہ

مُهْتَدِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَ اِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ

الَّذِيْ	بَعْضَ	نُرِيَنَّكَ (2)	اِمَّا	وَ	مُهْتَدِيْنَ ﴿۴۵﴾
(اس میں سے) جس کا	کچھ	ہم دکھادیں تمہیں	اگر	اور	ہدایت پانے والے

نہیں تھے ○ اور ہم تمہیں اس چیز کا کچھ حصہ دکھادیں جس کا

کفار پر عذاب آنے کا معاملہ اللہ کی مشیت پر ہے

=ہدایت کی کوئی چیز نظر ہی نہیں آتی۔

1 ...... قبروں سے نکلتے وقت مشرکین ایک دوسرے کو ایسا پہچانیں گے جیسا دنیا میں پہچانتے تھے پھر قیامت کے دن کے ہولناک اور دہشت آمیز مناظر دیکھ کر ان کی یہ معرفت باقی نہ رہے گی۔ 2 ...... اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کافروں کے بہت سے عذاب اور ان کی ذلت و رسوائیاں آپ کی حیاتِ دنیا ہی میں دکھائے گا چنانچہ بدر وغیرہ میں ذلت و رسوائیاں دکھائی گئیں اور جو عذاب کافروں کے لئے کفر و تکذیب کی وجہ=

نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا

نَعِدُهُمْ	اَوْ	نَتَوَفَّيَنَّكَ	فَاِلَيْنَا
ہم وعدہ کررہے ہیں ان سے	یا	ہم وفات دے دیں تمہیں	تو (بہرحال) ہماری ہی طرف

ہم ان سے وعدہ کررہے ہیں یا ہم تمہیں پہلے ہی اپنے پاس بلالیں بہرحال انہیں ہماری طرف ہی

مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ ۝۴۶ وَ

مَرْجِعُهُمْ	ثُمَّ	اللّٰهُ	شَهِيْدٌ	عَلٰى مَا	يَفْعَلُوْنَ ۝۴۶	وَ
انہیں لوٹ کر آنا (ہے)	پھر	اللہ	گواہ (ہے)	(اس) پر جو	وہ کام کرتے ہیں	اور

لوٹ کر آنا ہے پھر اللہ ان کے کاموں پر گواہ ہے ○ اور

لِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ فَاِذَا جَآءَ رَسُوْلُهُمْ قُضِيَ

لِكُلِّ اُمَّةٍ	رَّسُوْلٌ [1]	فَاِذَا	جَآءَ	رَسُوْلُهُمْ	قُضِيَ
ہر امت کے لئے	ایک رسول (ہوا)	تو جب	(ان کے پاس) آتا	ان کا رسول	(تو) فیصلہ کر دیا جاتا

ہر امت کے لئے ایک رسول ہوا ہے تو جب ان کا رسول ان کے پاس تشریف لاتا تو ان کے درمیان

بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝۴۷ وَيَقُوْلُوْنَ

بَيْنَهُمْ	بِالْقِسْطِ	وَ	هُمْ	لَا يُظْلَمُوْنَ ۝۴۷	وَ	يَقُوْلُوْنَ
ان کے درمیان	انصاف کے ساتھ	اور	وہ	ان پر ظلم نہیں کیا جاتا	اور	وہ کہتے ہیں

انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جاتا اور ان پر کوئی ظلم نہیں کیا جاتا ہے ○ اور کہتے ہیں:

مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۴۸ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ

مَتٰى	هٰذَا	الْوَعْدُ	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ ۝۴۸	قُلْ	لَّآ اَمْلِكُ
کب (آئے گا)	یہ	وعدہ	اگر	تم ہو	سچے	تم کہو	میں مالک نہیں ہوں

اگر تم سچے ہو تو یہ وعدہ کب آئے گا ○ تم فرماؤ میں اپنی جان کیلئے

رسول کے آنے سے مراد قیامت میں ان کا آنا ہو سکتا ہے

کفار کا جلدی نزولِ عذاب کا مطالبہ اور اس کا جواب

═ سے آخرت میں مقرر فرمایا ہے وہ آخرت میں دکھائے گا۔

[1] ...... بعض مفسرین کے نزدیک اس آیت میں دنیا کا بیان ہے اور معنی یہ ہے کہ ہر امت کے لئے دنیا میں ایک رسول ہوا ہے جو انہیں دینِ حق کی دعوت دیتا اور طاعت و ایمان کا حکم کرتا تو کچھ لوگ ایمان لاتے اور کچھ تکذیب کرتے اور منکر ہو جاتے، تب ان کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جاتا کہ رسول کو اور ان پر ایمان لانے والوں کو نجات دی جاتی اور تکذیب کرنے والوں کو عذاب سے ہلاک کر دیا جاتا۔ بعض مفسرین کے نزدیک اس میں آخرت کا بیان ═

عذاب کی جلدی کرنے والوں سے دو سوالات

لِنَفْسِیْ ضَرًّا وَّ لَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ لِكُلِّ اُمَّةٍ

لِنَفْسِیْ	ضَرًّا	وَّ	لَا	نَفْعًا	اِلَّا	مَا	شَآءَ(1)	اللّٰهُ	لِكُلِّ اُمَّةٍ
اپنی جان کے لئے	نقصان	اور	نہ	نفع (کا)	مگر	جو	چاہے	اللہ	ہر امت کے لئے

نقصان اور نفع کا اتنا ہی مالک ہوں جتنا اللہ چاہے۔ ہر گروہ کے لئے

اَجَلٌ ؕ اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَلَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّ

اَجَلٌ	اِذَا	جَآءَ	اَجَلُهُمْ	فَلَا یَسْتَاْخِرُوْنَ	سَاعَةً	وَّ
ایک مدت (ہے)	جب	آجائے گی	ان کی مدت	تو وہ پیچھے نہ ہٹ سکیں گے	ایک گھڑی	اور

ایک مدت ہے تو جب وہ مدت آجائے گی تو وہ لوگ ایک گھڑی نہ تو اس سے پیچھے ہٹ سکیں گے اور

لَا یَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۴۹﴾ قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُهٗ بَیَاتًا اَوْ

لَا یَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۴۹﴾	قُلْ	اَرَءَیْتُمْ	اِنْ	اَتٰىكُمْ	عَذَابُهٗ	بَیَاتًا	اَوْ
نہ آگے ہو سکیں گے	تم کہو	بھلا بتاؤ	اگر	آئے تم پر	اس کا عذاب	رات	یا

نہ آگے ہو سکیں گے ○ تم فرماؤ: بھلا بتاؤ تو کہ اگر اس کا عذاب تم پر رات کو آئے یا

نَهَارًا مَّاذَا یَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۰﴾ اَثُمَّ

نَهَارًا	مَّاذَا	یَسْتَعْجِلُ	مِنْهُ	الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۰﴾	اَثُمَّ
دن (میں)	(تو وہ) کون سی چیز (ہے)	جلدی مچارہے ہیں	اس سے (کی)	جرم کرنے والے	کیا پھر

دن کو تو اس میں وہ کونسی چیز ہے جس کی مجرم جلدی مچا رہے ہیں؟ ○ تو کیا

اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ؕ آٰلْـٰٔنَ وَ قَدْ

اِذَا مَا	وَقَعَ	اٰمَنْتُمْ	بِهٖ	آٰلْـٰٔنَ	وَ	قَدْ
جب	وہ واقع ہو جائے گا	(تب) ایمان لاؤ گے	اس پر	کیا اب (ایمان لاتے ہو)	اور (حالانکہ)	بیشک

جب وہ (عذاب) واقع ہو جائے گا اس وقت اللہ پر ایمان لاؤ گے؟ (ان سے کہا جائے گا کہ) کیا اب (تم ایمان لا رہے ہو)

=ہے اور معنی یہ ہے کہ روزِ قیامت ہر امت کے لئے ایک رسول ہو گا جس کی طرف وہ منسوب ہو گی، جب وہ رسول موقف میں آئے گا اور مومن و کافر پر گواہی دے گا، تب ان میں فیصلہ کیا جائے گا اور مومنوں کو نجات نصیب ہو گی جبکہ کافر عذاب میں گرفتار ہوں گے۔

(1)... اس آیت سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالٰی کے قادر کئے بغیر میں اپنی جان پر بھی کسی نفع و نقصان کا اختیار نہیں رکھتا البتہ اللہ تعالٰی جس چیز کا چاہے مجھے مالک و قادر بنا دیتا ہے۔ یاد رہے کہ بکثرت آیات اور احادیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالٰی نے نفع و نقصان آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قدرت اور اختیار=

كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝٥١ ثُمَّ قِيْلَ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا

كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝٥١	ثُمَّ	قِيْلَ	لِلَّذِيْنَ	ظَلَمُوْا[1]	ذُوْقُوْا
تم اس کی جلدی مچارہے تھے	پھر	کہا جائے گا	ان لوگوں سے جنہوں نے	ظلم کیا	چکھو

حالانکہ اس سے پہلے تو تم اس کی بڑی جلدی مچارہے تھے ○ پھر ظالموں سے کہا جائے گا: ہمیشہ کے عذاب کا

عَذَابَ الْخُلْدِۚ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ۝٥٢

عَذَابَ الْخُلْدِ	هَلْ	تُجْزَوْنَ	اِلَّا	بِمَا	كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ۝٥٢
ہمیشہ کا عذاب	کیا (یعنی نہیں)	تمہیں بدلہ دیا جارہا	مگر	(اسی) کا جو	تم کام کرتے تھے

مزہ چکھو۔ تمہیں تمہارے کمائے ہوئے اعمال ہی کا بدلہ دیا جارہا ہے ○

وَ يَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ ؕ قُلْ اِیْ وَ رَبِّیْۤ اِنَّهٗ

وَ	يَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ	اَحَقٌّ هُوَ[2]	قُلْ	اِیْ	وَ رَبِّیْۤ	اِنَّهٗ
اور	وہ پوچھتے ہیں تم سے	کیا وہ حق (ہے)	تم کہو	ہاں	میرے رب کی قسم	بیشک وہ

اور تم سے پوچھتے ہیں: کیا وہ حق ہے؟ تم فرماؤ، ہاں! میرے رب کی قسم بیشک وہ

لَحَقٌّ ۚؔ وَ مَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝٥٣ ع وَ لَوْ اَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ

لَحَقٌّ	وَ	مَاۤ	اَنْتُمْ	بِمُعْجِزِيْنَ ۝٥٣	وَ	لَوْ	اَنَّ	لِكُلِّ نَفْسٍ
ضرور حق (ہے)	اور	نہیں	تم	عاجز کرسکنے والے	اور	اگر	یہ کہ	ہر جان کے لئے (ہوتا)

ضرور حق ہے اور تم اللہ کو عاجز نہیں کرسکو گے ○ اور زمین میں جو کچھ ہے

ظَلَمَتْ مَا فِی الْاَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهٖ ؕ وَ

ظَلَمَتْ	مَا	فِی الْاَرْضِ	لَافْتَدَتْ	بِهٖ	وَ
(جس نے) ظلم کیا	جو کچھ	زمین میں (ہے)	ضرور وہ معاوضے میں دیدے	اس کو	اور

اگر ہر ظالم جان اس سب کی مالک ہو جائے تو وہ یقیناً اپنی جان چھڑانے کے معاوضے میں دیدے اور

═میں دیا ہے۔ اس سے متعلق مزید تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج4، ص331 کا مطالعہ فرمائیں۔

1 ......یعنی جن لوگوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے شرک اور کفر کرکے اپنی جانوں پر ظلم کیا ان سے کہا جائے گا: جس عذاب میں تمہیں ہمیشہ رہنا ہے اس کا مزہ چکھو، تم دنیا میں جو کفر اور انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تکذیب کرتے تھے یہ اسی کا بدلہ دیا جارہا ہے۔

2 ......کفار کا یہ سوال مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے اور اس عذاب کے بارے میں ہے جس کی حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں وعید سنائی تھی۔

وقف النبی عليه السلام

ع ۵ وقف النبی عليه السلام

اللہ تعالیٰ کی عظمت و شان

اَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۚ وَ قُضِیَ

اَسَرُّوا	النَّدَامَةَ	لَمَّا	رَاَوُا	الْعَذَابَ	وَ	قُضِیَ
وہ چھپائیں گے	ندامت، پشیمانی	جب	وہ دیکھیں گے	عذاب	اور	فیصلہ کر دیا جائے گا

وہ جب عذاب دیکھیں گے تو دل میں چپکے چپکے پشیمان ہوں گے اور ان کے درمیان

بَیْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَ هُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۵۴﴾ اَلَاۤ اِنَّ

بَیْنَهُمْ	بِالْقِسْطِ	وَ	هُمْ	لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۵۴﴾	اَلَاۤ	اِنَّ
ان کے درمیان	انصاف کے ساتھ	اور	وہ	ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا	سن لو	بیشک

انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا ○ سن لو بیشک

لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ

لِلّٰهِ	مَا	فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	اَلَاۤ	اِنَّ	وَعْدَ اللّٰهِ	حَقٌّ	وَّ
اللہ کا (ہے)	جو کچھ	آسمانوں اور زمین میں (ہے)	سن لو	بیشک	اللہ کا وعدہ	سچا (ہے)	اور

اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے۔ سن لو! بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے

لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۵۵﴾ هُوَ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ وَ

لٰكِنَّ	اَكْثَرَهُمْ	لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۵۵﴾	هُوَ	یُحْیٖ	وَ	یُمِیْتُ	وَ
لیکن	ان میں اکثر	نہیں جانتے	وہ	زندہ کرتا ہے	اور	موت دیتا ہے	اور

مگر ان میں اکثر نہیں جانتے ○ وہ زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے

قرآنِ پاک کی چار شانیں

اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۶﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ

اِلَیْهِ	تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۶﴾	یٰۤاَیُّهَا	النَّاسُ	قَدْ	جَآءَتْكُمْ	مَّوْعِظَةٌ [1]
اسی کی طرف	تم لوٹائے جاؤ گے	اے	لوگو	بیشک	آ گئی تمہارے پاس	نصیحت

اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے ○ اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے

[1]......اس آیت میں قرآنِ کریم کے تین عظیم فائدے بیان کئے گئے ہیں (1) ''مَوْعِظَةٌ'' اس کا معنی ہے وعظ و نصیحت یعنی مکلف کے سامنے نیک اور برے اعمال بیان کر کے اسے نصیحت کرنا، اسی طرح اچھے عمل کرنے کی ترغیب دینا اور برے اعمال کے انجام سے ڈرانا بھی اس میں داخل ہے۔ قرآنِ کریم سے یہ فائدہ انتہائی احسن طریقے سے حاصل ہوتا ہے۔ (2) شفاء: اس سے مراد یہ ہے کہ قرآنِ پاک قلبی امراض کو دور کرتا ہے، دل کے امراض سے مراد مذموم اخلاق، فاسد عقائد اور مہلک جہالتیں ہیں، قرآنِ پاک ان تمام امراض کو دور کرتا ہے۔ (3) قرآنِ کریم کی صفت میں ہدایت بھی فرمایا، کیونکہ وہ گمراہی سے =

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت پر خوشی منانے کا حکم

مِّنۡ رَّبِّكُمۡ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِى الصُّدُوۡرِ ۙ وَهُدًى

مِّنۡ رَّبِّكُمۡ	وَ	شِفَآءٌ	لِّمَا	فِى الصُّدُوۡرِ	وَ	هُدًى
تمہارے رب کی طرف سے	اور	شفا	(اس) کے لئے جو	سینوں میں (ہے)	اور	ہدایت

نصیحت اور دلوں کی شفا اور مومنوں کیلئے

وَّرَحۡمَةٌ لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۝۵۷ قُلۡ بِفَضۡلِ اللّٰهِ وَبِرَحۡمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ

وَّ	رَحۡمَةٌ	لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۝۵۷	قُلۡ	بِفَضۡلِ اللّٰهِ [1]	وَ	بِرَحۡمَتِهٖ	فَبِذٰلِكَ
اور	رحمت	ایمان والوں کے لئے	تم کہو	اللہ کے فضل پر	اور	اس کی رحمت پر	تو اسی پر

ہدایت اور رحمت آگئی ○ تم فرماؤ: اللہ کے فضل اور اس کی رحمت پر ہی

اپنی طرف سے حلال کو حرام ٹھہرانا اللہ تعالیٰ پر افترا ہے

فَلۡيَفۡرَحُوۡا ؕ هُوَ خَيۡرٌ مِّمَّا يَجۡمَعُوۡنَ ۝۵۸ قُلۡ

فَلۡيَفۡرَحُوۡا	هُوَ	خَيۡرٌ	مِّمَّا	يَجۡمَعُوۡنَ ۝۵۸	قُلۡ
پس انہیں چاہیے کہ خوشی منائیں	وہ	بہتر (ہے)	(اس) سے جو	وہ جمع کرتے ہیں	تم کہو

خوشی منانی چاہیے، یہ اس سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں ○ تم فرماؤ:

اَرَءَيۡتُمۡ مَّآ اَنۡزَلَ اللّٰهُ لَكُمۡ مِّنۡ رِّزۡقٍ فَجَعَلۡتُمۡ مِّنۡهُ

اَرَءَيۡتُمۡ	مَّآ	اَنۡزَلَ	اللّٰهُ	لَكُمۡ	مِّنۡ رِّزۡقٍ	فَجَعَلۡتُمۡ	مِّنۡهُ
بھلا بتاؤ	جو	اتارا	اللہ (نے)	تمہارے لئے	رزق سے	تو تم نے بنالیا	اس میں سے

بھلا بتاؤ کہ اللہ نے تمہارے لیے جو رزق اتارا ہے تو تم نے اس میں سے خود ہی

حَرَامًا وَّحَلٰلًا ؕ قُلۡ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمۡ اَمۡ عَلَى اللّٰهِ

حَرَامًا	وَّ	حَلٰلًا	قُلۡ	آٰللّٰهُ	اَذِنَ	لَكُمۡ	اَمۡ	عَلَى اللّٰهِ
حرام	اور	حلال	تم کہو	کیا اللہ (نے)	اجازت دی	تمہیں	یا	اللہ پر

حرام اور حلال بنالیا، تم فرماؤ: کیا اللہ نے تمہیں اس کی اجازت دی ہے یا تم اللہ پر

==بچاتا اور راہِ حق دکھاتا ہے اور ایمان والوں کے لئے رحمت ہے اس لئے فرمایا کہ وہی اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

[1] ......بعض مفسرین کے نزدیک اس آیت میں اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت سے مراد حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں اور اگر اس آیت میں متعین طور پر فضل و رحمت سے مراد حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ مبارکہ نہ بھی ہو تو جداگانہ طور پر تو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یقیناً اللہ تعالیٰ کا عظیم ترین فضل اور رحمت ہیں۔ لہٰذا فنِ تفسیر کے اس اصول پر کہ عمومِ الفاظ کا اعتبار ہوتا ہے، خصوصِ سبب کا نہیں، اس کے مطابق ہی نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ==

اللہ تعالیٰ پر بہتان باندھنے والوں کو تنبیہ

تَفۡتَرُوۡنَ ۝۵۹ وَمَا ظَنُّ الَّذِيۡنَ يَفۡتَرُوۡنَ عَلَى اللّٰهِ

تَفۡتَرُوۡنَ ۝۵۹ (1)	وَ	مَا	ظَنُّ	الَّذِيۡنَ	يَفۡتَرُوۡنَ	عَلَى اللّٰهِ
تم جھوٹ باندھتے ہو	اور	کیا	خیال (ہے)	ان لوگوں کا جو	بہتان باندھتے ہیں	اللہ پر

جھوٹ باندھتے ہو؟ ○ اور اللہ پر جھوٹ باندھنے والوں کا قیامت کے دن

الۡكَذِبَ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوۡ فَضۡلٍ عَلَى النَّاسِ

الۡكَذِبَ	يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَذُوۡ فَضۡلٍ	عَلَى النَّاسِ
جھوٹ	قیامت کے دن (سے متعلق)	بیشک	اللہ	ضرور فضل فرمانے والا (ہے)	لوگوں پر

کے بارے میں کیا خیال ہے؟ بیشک اللہ لوگوں پر فضل فرمانے والا ہے

علمِ الٰہی کی شان

وَلٰكِنَّ اَكۡثَرَهُمۡ لَا يَشۡكُرُوۡنَ ۝۶۰ وَمَا تَكُوۡنُ فِيۡ شَاۡنٍ وَّ

وَ	لٰكِنَّ	اَكۡثَرَهُمۡ	لَا يَشۡكُرُوۡنَ ۝۶۰	وَ	مَا تَكُوۡنُ	فِيۡ شَاۡنٍ	وَّ
اور	لیکن	ان میں اکثر	شکر ادا نہیں کرتے	اور	تم نہیں ہوتے	کسی کام میں	اور

مگر اکثر لوگ شکر ادا نہیں کرتے ○ اور تم کسی کام میں ہو اور

مَا تَتۡلُوۡا مِنۡهُ مِنۡ قُرۡاٰنٍ وَّلَا تَعۡمَلُوۡنَ مِنۡ عَمَلٍ

مَا تَتۡلُوۡا	مِنۡهُ	مِنۡ قُرۡاٰنٍ	وَّ	لَا تَعۡمَلُوۡنَ	مِنۡ عَمَلٍ
تم تلاوت نہیں کرتے	اس کی طرف سے	قرآن (کی)	اور	تم نہیں کررہے ہوتے	کوئی کام

تم اس کی طرف سے قرآن کی تلاوت کرتے ہو اور (اے لوگو!) تم کوئی بھی کام کررہے ہو،

اِلَّا كُنَّا عَلَيۡكُمۡ شُهُوۡدًا اِذۡ تُفِيۡضُوۡنَ فِيۡهِ ؕ وَمَا يَعۡزُبُ

اِلَّا	كُنَّا	عَلَيۡكُمۡ	شُهُوۡدًا	اِذۡ	تُفِيۡضُوۡنَ	فِيۡهِ	وَ	مَا يَعۡزُبُ
مگر	ہم ہوتے ہیں	تم پر	گواہ	جب	تم مشغول ہوتے ہو	اس میں	اور	غائب نہیں

ہم تم پر گواہ ہوتے ہیں جب تم اس میں مشغول ہوتے ہو اور

═ وَسلّم کی ذاتِ مبارکہ کے حوالے سے خوشی منائی جائے گی خواہ وہ میلاد شریف کرکے ہو یا معراج شریف منانے کے ذریعے، ہاں اگر کسی بدنصیب کیلئے یہ خوشی کا مقام ہی نہیں ہے تو اس کا معاملہ جدا ہے، اسے اپنے ایمان کے متعلق سوچنا چاہئے۔

(1)...... اس آیت سے ثابت ہوا کہ کسی چیز کو اپنی طرف سے حلال یا حرام سمجھنا ممنوع اور اللہ تعالیٰ پر افتراء ہے۔ آج کل بہت سے لوگ اس میں مبتلا ہیں، ممنوعات کو حلال کہتے ہیں اور مباحات کو حرام۔ بعض سود کو حلال کہنے پر مصر ہیں اور بعض عورتوں کی بے قیدیوں اور بے پردگیوں کو مباح سمجھتے ہیں اور حلال ═

اولیاء کی شان، صفات اور بشارت

عَنۡ رَّبِّكَ مِنۡ مِّثۡقَالِ ذَرَّةٍ فِي الۡاَرۡضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَلَاۤ

عَنۡ رَّبِّكَ	مِنۡ مِّثۡقَالِ ذَرَّةٍ	فِي الۡاَرۡضِ	وَ	لَا	فِي السَّمَآءِ	وَ	لَاۤ
تیرے رب سے	ذرہ کی کوئی مقدار	زمین میں	اور	نہ	آسمان میں	اور	نہ

زمین و آسمان میں کوئی ذرہ برابر چیز تیرے رب سے غائب نہیں اور

اَصۡغَرَ مِنۡ ذٰلِكَ وَلَاۤ اَكۡبَرَ اِلَّا فِي كِتٰبٍ مُّبِيۡنٍ ﴿٦١﴾ اَلَاۤ اِنَّ

اَصۡغَرَ	مِنۡ ذٰلِكَ	وَ	لَاۤ	اَكۡبَرَ	اِلَّا	فِي كِتٰبٍ مُّبِيۡنٍ ﴿٦١﴾	اَلَاۤ	اِنَّ
چھوٹی	اس (ذرے) سے	اور	نہ	بڑی	مگر	ایک روشن کتاب میں (ہے)	سن لو	بیشک

ذرے سے چھوٹی اور بڑی کوئی چیز ایسی نہیں جو ایک روشن کتاب میں نہ ہو ○ سن لو! بیشک

اَوۡلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ﴿٦٢﴾ الَّذِيۡنَ

اَوۡلِيَآءَ اللّٰهِ [1]	لَا	خَوۡفٌ	عَلَيۡهِمۡ	وَ	لَا	هُمۡ	يَحۡزَنُوۡنَ ﴿٦٢﴾	الَّذِيۡنَ
اللہ کے اولیاء	نہ	کوئی خوف (ہوگا)	ان پر	اور	نہ	وہ	غمگین ہوں گے	وہ لوگ جو

اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے ○ وہ جو

اٰمَنُوۡا وَكَانُوۡا يَتَّقُوۡنَ ﴿٦٣﴾ لَهُمُ الۡبُشۡرٰى فِي الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَ

اٰمَنُوۡا	وَ	كَانُوۡا يَتَّقُوۡنَ ﴿٦٣﴾	لَهُمُ	الۡبُشۡرٰى [2]	فِي الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا	وَ
ایمان لائے	اور	ڈرتے رہے	ان کے لئے	خوشخبری (ہے)	دنیا کی زندگی میں	اور

ایمان لائے اور ڈرتے رہے ○ ان کے لئے دنیا کی زندگی میں اور

کفار کے طعنے پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی

فِي الۡاٰخِرَةِ ؕ لَا تَبۡدِيۡلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ﴿٦٤﴾ وَ

فِي الۡاٰخِرَةِ	لَا تَبۡدِيۡلَ	لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ [3]	ذٰلِكَ	هُوَ	الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ﴿٦٤﴾	وَ
آخرت میں	تبدیلی نہیں ہوتی	اللہ کے کلمات میں	یہی	وہ	بڑی کامیابی (ہے)	اور

آخرت میں خوشخبری ہے، اللہ کی باتیں بدلتی نہیں، یہی بڑی کامیابی ہے ○ اور

= ٹھہراتے ہیں۔ اسی طرح کچھ لوگ حلال چیزوں کو حرام ٹھہرانے پر مصر ہیں جیسے محفلِ میلاد، فاتحہ، گیارہویں اور ایصالِ ثواب کے دیگر طریقوں کو حرام کہنے والے۔ یہ سب اللہ عَزَّوَجَلَّ پر افتراء باندھنے کی صورتیں ہیں۔

1 ...... لفظ "ولی" "وِلاء" سے بنا ہے جس کا معنی قرب اور نصرت ہے۔ ولیُّ اللہ وہ ہے جو فرائض کی ادائیگی سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قرب حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں مشغول رہے اور اس کا دل اللہ تعالیٰ کی معرفت میں مستغرق ہو۔ 2 ...... اس خوش خبری سے یا تو وہ مراد ہے جو پرہیزگار ایمانداروں کو قرآنِ کریم میں =

وقف لازم

لَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ؕ هُوَ السَّمِيْعُ

لَا يَحْزُنْكَ	قَوْلُهُمْ	اِنَّ	الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا	هُوَ	السَّمِيْعُ
غم میں نہ ڈالیں تمہیں	ان کی باتیں	بیشک	ساری عزت اللہ کے لئے (ہے)	وہی	سننے والا

تم ان کی باتوں کا غم نہ کرو بیشک تمام عزتوں کا مالک اللہ ہے، وہی سننے والا

عظمتِ خداوندی اور ردِّ شرک

الْعَلِيْمُ ﴿٦٥﴾ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ

الْعَلِيْمُ ﴿٦٥﴾	اَلَآ	اِنَّ	لِلّٰهِ	مَنْ	فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	مَنْ
جاننے والا (ہے)	سن لو	بیشک	اللہ ہی کے (ہیں)	جو	آسمانوں میں	اور	جو

جاننے والا ہے ○ سن لو! بیشک اللہ ہی مالک ہے سب کا جو آسمانوں میں ہیں اور جو

فِي الْاَرْضِ ؕ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

فِي الْاَرْضِ	وَ	مَا	يَتَّبِعُ	الَّذِيْنَ	يَدْعُوْنَ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
زمین میں (ہیں)	اور	کس کی	پیروی کر رہے ہیں	وہ لوگ جو	عبادت کرتے ہیں	اللہ کے سوا

زمین میں ہیں اور اللہ کے سوا اور شریکوں کی عبادت کرنے والے

شُرَكَآءَ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا

شُرَكَآءَ	اِنْ	يَّتَّبِعُوْنَ	اِلَّا	الظَّنَّ	وَ	اِنْ	هُمْ	اِلَّا
شریکوں (کی)	نہیں	وہ پیروی کرتے	مگر	گمان (کی)	اور	نہیں	وہ	مگر

کس کی پیروی کر رہے ہیں؟ وہ تو صرف گمان کے پیچھے چل رہے ہیں اور وہ صرف

رات اور دن قدرتِ الٰہی کی نشانیاں ہیں

يَخْرُصُوْنَ ﴿٦٦﴾ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ

يَخْرُصُوْنَ ﴿٦٦﴾	هُوَ	الَّذِيْ	جَعَلَ	لَكُمُ	الَّيْلَ (١)
جھوٹے اندازے لگا رہے ہیں	وہی (ہے)	جس نے	بنائی	تمہارے لئے	رات

جھوٹے اندازے لگا رہے ہیں ○ وہی ہے جس نے تمہارے لیے رات بنائی

= جابجا دی گئی ہے یا اس سے اچھے خواب مراد ہیں جو مومن دیکھتا ہے یا اس کے لئے دیکھا جاتا ہے۔ (3)...... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) یعنی اللہ تعالیٰ کے وعدے غلط نہیں ہوسکتے جو اس نے اپنی کتاب میں اور اپنے رسولوں عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی زبان سے اپنے اولیاء رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْهِم اور اپنے فرمانبردار بندوں سے فرمائے ہیں۔

(1)...... رات اور دن دونوں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عظیم نعمتیں ہیں۔ رات کے وقت آدمی آرام کرکے سکون حاصل کرتا، گزشتہ دن کی تھکاوٹ اتارتا اور اگلے دن کیلئے چاق و چوبند ہوجاتا ہے اور دن کے وقت آدمی ہزاروں کام سرانجام دیتا اور اس کے ساتھ دن کی روشنی سے بھی راحت و آرام پاتا ہے۔ اگر دن ختم ہوجائے اور ہمیشہ رات ہی رہے =

لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَ النَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

فِيْ ذٰلِكَ	اِنَّ	مُبْصِرًا	النَّهَارَ	وَ	فِيْهِ	لِتَسْكُنُوْا
اس میں	بیشک	آنکھ کھولنے والا	دن (بنایا)	اور	اس میں	تاکہ تم سکون حاصل کرو

تاکہ اس میں سکون حاصل کرو اور دن کو آنکھیں کھولنے والا بنایا بیشک اس میں

لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿۶۷﴾ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ

اللّٰهُ	اتَّخَذَ	قَالُوْا	يَّسْمَعُوْنَ ﴿۶۷﴾	لِّقَوْمٍ	لَاٰيٰتٍ
اللہ (نے)	بنالی	انہوں نے کہا	(جو) سنتے ہیں	(ان) لوگوں کے لئے	ضرور نشانیاں (ہیں)

سننے والوں کے لیے نشانیاں ہیں ○ (کافروں نے) کہا: اللہ نے اپنے لیے

وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ الْغَنِيُّ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا

مَا	وَ	فِي السَّمٰوٰتِ	مَا	لَهٗ	الْغَنِيُّ	هُوَ	سُبْحٰنَهٗ [1]	وَلَدًا
جو کچھ	اور	آسمانوں میں	جو کچھ	اسی کا (ہے)	بے نیاز (ہے)	وہی	پاکی ہے اسے	اولاد

اولاد بنارکھی ہے۔ وہ پاک ہے، وہی بے نیاز ہے، جو کچھ آسمانوں اور

فِي الْاَرْضِ ؕ اِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍۭ بِهٰذَا ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ

عَلَى اللّٰهِ	اَتَقُوْلُوْنَ	بِهٰذَا	مِّنْ سُلْطٰنٍ	عِنْدَكُمْ	اِنْ	فِي الْاَرْضِ
اللہ پر	کیا تم کہتے ہو	اس کی	کوئی دلیل	تمہارے پاس	نہیں	زمین میں (ہے)

زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔ تمہارے پاس اس کی کوئی بھی دلیل نہیں، کیا تم اللہ پر وہ بات کہتے ہو

مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۸﴾ قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ

عَلَى اللّٰهِ	يَفْتَرُوْنَ	الَّذِيْنَ	اِنَّ	قُلْ	لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۸﴾	مَا
اللہ پر	بہتان باندھتے ہیں	وہ لوگ جو	بیشک	تم کہو	تمہیں معلوم نہیں	وہ (بات) جو

جس کا تمہیں علم نہیں ○ تم فرماؤ: بیشک اللہ پر جھوٹ باندھنے

اللہ تعالیٰ کی طرف اولاد کی نسبت کرنے والوں کارد

اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے والے ناکام ہوں گے

= تو زمین پر کچھ کھانے کو نہ اگ سکے گا اور سردی کی شدت بڑھنے سے انسان ہلاک ہو جائے اور اگر رات ختم ہو جائے اور ہمیشہ دن ہی رہے تو فصلیں سورج کی تپش سے جل جائیں اور لوگوں کا راحت و آرام چھن جائے۔ ان نعمتوں کی اہمیت کا صحیح اندازہ ان ممالک میں رہنے سے ہو سکتا ہے جہاں کئی کئی مہینے دن یا کئی کئی مہینے رات رہتی ہے۔

[1] ......یہاں سے مشرکین کے اس قول ''اللہ نے اپنے لئے اولاد بنارکھی ہے'' کے تین رد فرمائے گئے ہیں، پہلا رد تو کلمہ ''سُبْحٰنَهٗ'' میں ہے جس میں بتایا گیا کہ اس کی ذات اولاد سے منزہ و پاک ہے کہ وہ واحد حقیقی ہے۔ دوسرا رد ''هُوَ الْغَنِيُّ'' فرمانے میں ہے کہ وہ تمام مخلوق سے بے نیاز ہے تو اولاد اس کے لئے کیسے =

نعمتوں کی بہتات کامیابی کی دلیل نہیں

اَلْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿٦٩﴾ مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا

اَلْكَذِبَ	لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿٦٩﴾	مَتَاعٌ[1]	فِي الدُّنْيَا	ثُمَّ	اِلَيْنَا
جھوٹ	وہ فلاح نہیں پائیں گے	تھوڑا سا فائدہ اٹھانا (ہے)	دنیا میں	پھر	ہماری طرف

والے فلاح نہیں پائیں گے ○ دنیا میں تھوڑا سا فائدہ اٹھانا ہے پھر انہیں ہماری طرف

مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيْقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيْدَ بِمَا

مَرْجِعُهُمْ	ثُمَّ	نُذِيْقُهُمُ	الْعَذَابَ الشَّدِيْدَ	بِمَا
انہیں لوٹ کر آنا (ہے)	پھر	ہم چکھائیں گے انہیں	سخت عذاب	(اس کے) بدلے جو

واپس آنا ہے پھر ہم انہیں ان کے کفر کے بدلے میں شدید عذاب کا

ع ١٢ / الثلٰثۃ ١٢ / وقف لازم

حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا مخالفین سے جرأت مندانہ کلام

كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ ۘ اِذْ قَالَ

كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿٧٠﴾	وَ	اتْلُ	عَلَيْهِمْ	نَبَاَ نُوْحٍ	اِذْ	قَالَ
وہ کفر کرتے تھے	اور	پڑھ کر سناؤ	ان پر (انہیں)	نوح کی خبر	جب	اس نے کہا

مزہ چکھائیں گے ○ اور انہیں نوح کی خبر پڑھ کر سناؤ جب اس نے

لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَّقَامِيْ وَتَذْكِيْرِيْ

لِقَوْمِهٖ	يٰقَوْمِ	اِنْ	كَانَ كَبُرَ	عَلَيْكُمْ	مَّقَامِيْ	وَ	تَذْكِيْرِيْ
اپنی قوم سے	اے میری قوم	اگر	بھاری ہے	تم پر	میرا قیام کرنا	اور	میرا نصیحت کرنا

اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم اگر میرا قیام کرنا اور میرا اللہ کی آیتوں کے ذریعے نصیحت کرنا

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْۤا اَمْرَكُمْ وَ

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ	فَعَلَى اللّٰهِ	تَوَكَّلْتُ	فَاَجْمِعُوْۤا	اَمْرَكُمْ[2]	وَ
اللہ کی آیتوں کے ذریعے	تو اللہ ہی پر	میں نے بھروسہ کیا	تو تم جمع کرلو	اپنا کام	اور

تم پر بھاری ہے تو میں نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا تو تم اپنا کام اور اپنے شریکوں کو

=ہو سکتی ہے؟ تیسرا رد "لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ" میں ہے کہ تمام مخلوق اس کی مملوک ہے اور مملوک ہونا بیٹا ہونے کے ساتھ نہیں جمع ہوتا لہٰذا ان میں سے کوئی اس کی اولاد نہیں ہو سکتا۔

1 ......یہاں کچھ لوگوں کے اِس شُبہے کا جواب دیا گیا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر جھوٹ باندھنے والے بہت سے افراد عیش و عشرت کی زندگی گزار رہے اور دنیاوی نعمتوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں تو وہ ناکام کہاں سے ہوئے؟ ان کے شبہ کے ازالے کیلئے فرمایا گیا کہ یہ عارضی آرام ہے، اس کا کوئی اعتبار نہیں بلکہ اعتبار انجام کا ہے=

شُرَكَآءَكُمۡ ثُمَّ لَا يَكُنۡ اَمۡرُكُمۡ عَلَيۡكُمۡ غُمَّةً ثُمَّ اقۡضُوۡۤا

شُرَكَآءَكُمۡ	ثُمَّ	لَا يَكُنۡ	اَمۡرُكُمۡ	عَلَيۡكُمۡ	غُمَّةً	ثُمَّ	اقۡضُوۡۤا
اپنے شریکوں (کو)	پھر	نہ رہے	تمہارا کام	تم پر	پوشیدہ	پھر	(جو چاہتے ہو اسے) پورا کر ڈالو

جمع کرلو پھر تمہارا کام تم پر پوشیدہ نہ رہے پھر میرے بارے میں

اِلَیَّ وَلَا تُنۡظِرُوۡنِ ﴿۷۱﴾ فَاِنۡ تَوَلَّيۡتُمۡ فَمَا سَاَلۡتُكُمۡ مِّنۡ اَجۡرٍ ؕ

اِلَیَّ	وَ	لَا تُنۡظِرُوۡنِ ﴿۷۱﴾	فَاِنۡ	تَوَلَّيۡتُمۡ	فَمَا سَاَلۡتُكُمۡ	مِّنۡ اَجۡرٍ
میری طرف	اور	مجھے مہلت نہ دو	پھر اگر	تم منہ پھیرو	تو میں نہیں مانگتا تم سے	کوئی معاوضہ

جو کچھ کرسکتے ہو کرلو اور مجھے کوئی مہلت نہ دو ○ پھر اگر تم منہ پھیرو تو میں تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا،

اِنۡ اَجۡرِیَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۙ وَاُمِرۡتُ اَنۡ اَكُوۡنَ

اِنۡ	اَجۡرِیَ	اِلَّا	عَلَى اللّٰهِ (1)	وَ	اُمِرۡتُ	اَنۡ	اَكُوۡنَ
نہیں	میرا اجر	مگر	اللہ (کے ذمۂ کرم) پر	اور	مجھے حکم دیا گیا ہے	کہ	میں ہوں

میرا اجر تو اللہ کے ذمۂ کرم پر ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں

مِنَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ﴿۷۲﴾ فَكَذَّبُوۡهُ فَنَجَّيۡنٰهُ وَمَنۡ مَّعَهٗ

مِنَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ﴿۷۲﴾ (2)	فَكَذَّبُوۡهُ	فَنَجَّيۡنٰهُ	وَ	مَنۡ	مَّعَهٗ
مسلمانوں میں سے	تو انہوں نے جھٹلایا اسے	تو ہم نے نجات دی اسے	اور	جو	اس کے ساتھ

مسلمانوں میں سے ہوں ○ تو انہوں نے نوح کو جھٹلایا تو ہم نے اسے اور کشتی میں

نصیحتِ نوح کے انکار کا انجام

فِی الۡفُلۡكِ وَجَعَلۡنٰهُمۡ خَلٰٓئِفَ وَاَغۡرَقۡنَا

فِی الۡفُلۡكِ	وَ	جَعَلۡنٰهُمۡ	خَلٰٓئِفَ	وَ	اَغۡرَقۡنَا
کشتی میں (تھے)	اور	ہم نے بنادیا انہیں	جانشین	اور	ہم نے غرق کردیا

اس کے ساتھ والوں کو نجات دی اور انہیں ہم نے جانشین بنایا اور جنہوں نے

== اور ان کا انجام خراب ہی ہے۔ 2 ...... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) انبیاء کرام عَلَيۡهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نہایت شجاع، بہادر، جری، باہمت اور اولُو العزم ہوتے ہیں۔ اسی سے معلوم ہوا کہ قادیانی نبی نہیں تھا کیونکہ وہ انتہا درجے کا ڈرپوک تھا، ساری زندگی اسی ڈر سے حج کو نہ گیا اور جہاں جانے سے اسے نقصان پہنچنے کا خوف ہوتا تھا وہاں نہ جاتا تھا۔

1 ...... یعنی میرا وعظ و نصیحت کرنا خاص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہے، کسی دنیوی غرض سے نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ تبلیغِ دین پر اجرت نہ لی جائے، ہاں امامت وخطابت، تدریس اور تعلیمِ قرآن وغیرہ میں جہاں شریعت کی طرف سے اجازت ہے وہ جدا بات ہے لیکن اس میں بھی ممکن ہو تو بغیر پیسے ہی کے کام کرے۔ ==

حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد رسول کی آمد اور کفار کا حال

الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ۚ فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ

كَانَ	كَیْفَ	فَانْظُرْ [1]	بِاٰیٰتِنَا	كَذَّبُوْا	الَّذِیْنَ
ہوا	کیسا	تو دیکھو	ہماری آیتوں کو	جھٹلایا	ان لوگوں کو جنہوں نے

ہماری آیتوں کی تکذیب کی انہیں ہم نے غرق کر دیا تو دیکھو ان لوگوں کا کیسا

عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِیْنَ ﴿۷۳﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ

اِلٰى قَوْمِهِمْ	رُسُلًا	مِنْۢ بَعْدِهٖ	بَعَثْنَا	ثُمَّ	عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِیْنَ ﴿۷۳﴾
ان کی قوم کی طرف	کئی رسول	اس کے بعد	ہم نے بھیجے	پھر	ڈرائے گئے لوگوں کا انجام

انجام ہوا جنہیں ڈرایا گیا تھا ○ پھر اس کے بعد ہم نے ان کی قوموں کی طرف کئی رسول بھیجے

فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا لِیُؤْمِنُوْا بِمَا

بِمَا	فَمَا كَانُوْا لِیُؤْمِنُوْا	فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ
(اس) پر جسے	تو وہ ہرگز ایمان لانے والے نہ تھے	تو وہ لائے ان کے پاس روشن دلیلیں

تو وہ ان کے پاس روشن دلیلیں لائے (لیکن) وہ کفار ایسے نہ تھے کہ اس پر

كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ نَطْبَعُ

نَطْبَعُ	كَذٰلِكَ	مِنْ قَبْلُ	بِهٖ	كَذَّبُوْا
ہم مہر لگا دیتے ہیں	اسی طرح	(اس) سے پہلے	اس کو	انہوں نے جھٹلا دیا

ایمان لے آئیں جسے پہلے جھٹلا چکے ہیں۔ ہم اسی طرح سرکشوں کے

موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور فرعونیوں کا واقعہ

عَلٰى قُلُوْبِ الْمُعْتَدِیْنَ ﴿۷۴﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى وَ هٰرُوْنَ

هٰرُوْنَ	وَ	مُّوْسٰى	مِنْۢ بَعْدِهِمْ	بَعَثْنَا	ثُمَّ	عَلٰى قُلُوْبِ الْمُعْتَدِیْنَ ﴿۷۴﴾
ہارون (کو)	اور	موسیٰ	ان کے بعد	ہم نے بھیجا	پھر	سرکشی کرنے والوں کے دلوں پر

دلوں پر مہر لگا دیتے ہیں ○ پھر ان کے بعد ہم نے موسیٰ اور ہارون کو

2 ...... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) اس کا ایک معنی یہ ہے کہ تم دینِ اسلام قبول کرو یا نہ کرو مجھے دینِ اسلام پر قائم رہنے کا حکم دیا گیا ہے اور میں اس پر قائم ہوں۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ دینِ اسلام کی دعوت دینے کی بنا پر مجھے تمہاری طرف سے خواہ کیسی ہی اذیت پہنچے ہر حال میں مجھے اللہ تعالیٰ کے حکم کا فرمانبردار رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔

1 ...... حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم پر آنے والے عذاب کا ذکر کرنے کے بعد اس میں غور و فکر کی دعوت دی گئی، اس پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں جہاں کفار کے لئے بہت عبرت ہے کہ جو لوگ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول کو جھٹلائیں گے ان پر ویسا عذاب آسکتا ہے جیسا حضرت نوح عَلَیْہِ

اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ مَلَا۟ىِٕهٖ بِاٰيٰتِنَا فَاسْتَكْبَرُوْا وَ كَانُوْا

اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ مَلَا۟ىِٕهٖ	بِاٰيٰتِنَا	فَاسْتَكْبَرُوْا	وَ	كَانُوْا
فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف	اپنی نشانیوں کے ساتھ	تو انہوں نے تکبر کیا	اور	وہ تھے

فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف اپنی نشانیاں دے کر بھیجا تو انہوں نے تکبر کیا اور وہ

قَوْمًا مُّجْرِمِیْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْۤا

قَوْمًا مُّجْرِمِیْنَ ﴿۷۵﴾	فَلَمَّا	جَآءَهُمُ	الْحَقُّ (1)	مِنْ عِنْدِنَا	قَالُوْۤا
جرم کرنے والے لوگ	توجب	آیا ان کے پاس	حق	ہماری طرف سے	انہوں نے کہا

مجرم لوگ تھے ○ توجب ان کے پاس ہماری طرف سے حق آیا تو کہنے لگے:

اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۷۶﴾ قَالَ مُوْسٰۤى اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا

اِنَّ	هٰذَا	لَسِحْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۷۶﴾	قَالَ	مُوْسٰۤى	اَتَقُوْلُوْنَ	لِلْحَقِّ	لَمَّا
بیشک	یہ	ضرور کھلا جادو (ہے)	فرمایا	موسیٰ (نے)	کیا تم (ایسا) کہتے ہو	حق کے بارے	جب

بیشک یہ کھلا جادو ہے ○ موسیٰ نے کہا: کیا تم حق کے بارے میں یہ کہتے ہو جب

جَآءَكُمْ ؕ اَسِحْرٌ هٰذَا ؕ وَ لَا یُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ﴿۷۷﴾ قَالُوْۤا

جَآءَكُمْ	اَسِحْرٌ هٰذَا	وَ	لَا یُفْلِحُ	السّٰحِرُوْنَ ﴿۷۷﴾	قَالُوْۤا
وہ آیا تمہارے پاس	کیا یہ جادو (ہے)	اور	فلاح نہیں پاتے	جادو کرنے والے	انہوں نے کہا

وہ تمہارے پاس آیا؟ کیا یہ جادو ہے؟ اور جادوگر فلاح نہیں پاتے ○ انہوں نے کہا:

اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَیْهِ

اَجِئْتَنَا	لِتَلْفِتَنَا	عَمَّا	وَجَدْنَا	عَلَیْهِ
کیا تم آئے ہو ہمارے پاس	تاکہ تم پھیر دو ہمیں	(اس دین) سے جو	ہم نے پایا	اس پر

آپ ہمارے پاس اس لئے آئے ہیں تاکہ ہمیں اس (دین) سے پھیر دیں جس پر ہم نے

فرعونیوں کا معجزات کو جادو کہنا اور اس کا جواب

فرعونیوں کی حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر بدگمانی اور ایک سیاسی الزام

= الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جھٹلانے والوں پر آیا، وہیں ایمان والوں کے لئے بھی نصیحت ہے کہ وہ ایمان پر ثابت قدم رہیں تو جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ایمان لانے والوں کو مخالفین کے شر سے نجات دی اسی طرح انہیں بھی مخالفین کے شر سے بچائے گا۔

(1)...... فرعون اور اس کی قوم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہوا حق پہچان لیا، اس کے باوجود وہ براہِ نفسانیت کہنے لگے کہ بیشک یہ کھلا جادو ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حق بات معلوم ہو جانے کے بعد نفسانیت کی وجہ سے اسے قبول نہ کرنا اور اس کے بارے میں ایسی باتیں کرنا جو دوسروں کے دلوں میں اس کے متعلق شکوک =

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جادوگروں سے مقابلہ

اٰبَآءَنَا وَ تَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ فِي الْاَرْضِ ؕ وَ مَا

اٰبَآءَنَا	وَ	تَكُوْنَ	لَكُمَا	الْكِبْرِيَآءُ[1]	فِي الْاَرْضِ	وَ	مَا
اپنے باپ دادا (کو)	اور	ہو جائے	تم دونوں کی	بڑائی	زمین میں	اور	نہیں

اپنے باپ دادا کو پایا ہے اور زمین میں تم دونوں کی بڑائی ہو جائے اور ہم تو تم پر

نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿٧٨﴾ وَ قَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِيْ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ﴿٧٩﴾

نَحْنُ	لَكُمَا	بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿٧٨﴾	وَ	قَالَ	فِرْعَوْنُ	ائْتُوْنِيْ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ﴿٧٩﴾
ہم	تم دونوں پر	ایمان لانے والے	اور	کہا	فرعون (نے)	لے آؤ میرے پاس ہر علم والا جادوگر

ایمان لانے والے نہیں ○ اور فرعون نے کہا: ہر علم والے جادوگر کو میرے پاس لے آؤ ○

فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰۤى اَلْقُوْا مَاۤ اَنْتُمْ

فَلَمَّا	جَآءَ	السَّحَرَةُ	قَالَ	لَهُمْ	مُّوْسٰۤى	اَلْقُوْا[2]	مَاۤ	اَنْتُمْ
پھر جب	آ گئے	جادوگر	(تو) کہا	ان سے	موسیٰ (نے)	تم ڈالو	جو	تم

پھر جب جادوگر آ گئے تو ان سے موسیٰ نے کہا: ڈال دو جو تم

مُّلْقُوْنَ ﴿٨٠﴾ فَلَمَّاۤ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ

مُّلْقُوْنَ ﴿٨٠﴾	فَلَمَّاۤ	اَلْقَوْا	قَالَ	مُوْسٰى	مَا	جِئْتُمْ بِهِ
ڈالنے والے (ہو)	پھر جب	انہوں نے ڈال دیا	(تو) کہا	موسیٰ (نے)	جو	تم لائے ہو اسے

ڈالنے والے ہو ○ پھر جب انہوں نے ڈال دیا تو موسیٰ نے کہا: جو تم لائے ہو

السِّحْرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ

السِّحْرُ	اِنَّ	اللّٰهَ	سَيُبْطِلُهٗ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا يُصْلِحُ
(یہ) جادو (ہے)	بیشک	اللہ	اب باطل کردے گا اسے	بیشک	اللہ	نہیں سنوارتا

یہ جادو ہے۔ بیشک اب اللہ اسے باطل کردے گا، اللہ فساد والوں کے کام کو

=وشبہات پیدا کر دیں، یہ فرعونیوں کا طریقہ ہے، اس سے ان لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہئے جو حق جان لینے کے باوجود صرف اپنی ضد اور انا کی وجہ سے اسے قبول نہیں کرتے اور اس کے بارے میں دوسروں سے ایسی باتیں کرتے ہیں جن سے یوں لگتا ہے کہ ان کا عمل درست ہے اور حق بیان کرنے والا جھوٹا ہے۔

1 ......اس سے معلوم ہوا کہ حکمرانوں کی پرانی روش یہی چلتی آ رہی ہے کہ اصلاح قبول کرنے کی بجائے وہ سمجھانے والے پر جھوٹے الزام لگا کر اور اسے اقتدار کا لالچی قرار دے کر اپنی جان چھڑانے کی کوشش کرتے ہیں۔ آج بھی اس بات کو دیکھا جا سکتا ہے کہ غلط اندازِ حکمرانی پر ٹوکا جائے تو حکمران کہنا شروع کر دیتے=

عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ ﴿۸۱﴾ وَ یُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَ لَوْ

عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ ﴿۸۱﴾	وَ	یُحِقُّ	اللّٰهُ	الْحَقَّ	بِكَلِمٰتِهٖ	وَلَوْ
فساد کرنے والوں کا کام	اور	حق کر دکھاتا ہے	اللہ	حق (کو)	اپنے کلمات کے ذریعے	اگرچہ

نہیں سنوارتا○ اور اللہ اپنے کلمات کے ذریعے حق کو حق کر دکھاتا ہے اگرچہ

كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۸۲﴾ؑ فَمَاۤ اٰمَنَ لِمُوْسٰۤى اِلَّا ذُرِّیَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ

كَرِهَ	الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۸۲﴾	فَمَاۤ اٰمَنَ	لِمُوْسٰۤى	اِلَّا	ذُرِّیَّةٌ	مِّنْ قَوْمِهٖ
برا مانیں	جرم کرنے والے	تو ایمان نہ لائے	موسیٰ پر	مگر	کچھ لوگ	اس کی قوم سے

مجرموں کو ناگوار ہو○ تو فرعون اور اس کے درباریوں کے خوف کی وجہ سے

عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَ مَلَاۡىٕهِمْ اَنْ یَّفْتِنَهُمْ ؕ وَ

عَلٰى خَوْفٍ	مِّنْ فِرْعَوْنَ وَ مَلَاۡىٕهِمْ	اَنْ	یَّفْتِنَهُمْ	وَ
خوف (کی بنا) پر	فرعون اور اس کے درباریوں سے	کہ	وہ فتنہ (تکلیف) میں ڈال دے گا انہیں	اور

موسیٰ پر اس کی قوم میں سے چند لوگوں کے علاوہ کوئی ایمان نہ لایا (اس ڈر سے) کہ فرعون انہیں

اِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِی الْاَرْضِ ۚ وَ اِنَّهٗ

اِنَّ	فِرْعَوْنَ	لَعَالٍ (1)	فِی الْاَرْضِ	وَ	اِنَّهٗ
بیشک	فرعون	ضرور تکبر کرنے والا (تھا)	زمین میں	اور	بیشک وہ

تکلیف میں ڈال دے گا اور بیشک فرعون زمین میں تکبر کرنے والا تھا اور بیشک وہ

لَمِنَ الْمُسْرِفِیْنَ ﴿۸۳﴾ وَ قَالَ مُوْسٰى یٰقَوْمِ اِنْ

لَمِنَ الْمُسْرِفِیْنَ ﴿۸۳﴾	وَ	قَالَ	مُوْسٰى	یٰقَوْمِ	اِنْ
ضرور حد سے گزرنے والوں میں سے (تھا)	اور	فرمایا	موسیٰ (نے)	اے میری قوم	اگر

حد سے گزرنے والوں میں سے تھا○ اور موسیٰ نے کہا، اے میری قوم! اگر

ابتداءً حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر چند لوگ ایمان لائے

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اہلِ ایمان کو توکل کی ہدایت

ع ۱۴

= ہیں کہ یہ لوگ ہماری حکومت ختم کر کے اپنی حکومت لانا چاہتے ہیں۔ 2 ......(پچھلے صفحے کا حاشیہ) حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے جادوگروں کو یہ اس لئے فرمایا کہ حق و باطل ظاہر ہو جائے اور جادو کے کرشمے جو وہ کرنے والے ہیں ان کا فساد واضح ہو۔

1 ......فرعون کے بارے میں فرمایا کہ وہ متکبر تھا کیونکہ وہ خود کو خدا کہتا تھا اور اس سے بڑھ کر کیا تکبر ہو سکتا ہے۔ نیز فرعون کو حد سے بڑھنے والا کہا گیا کیونکہ اس نے بندہ ہو کر بندگی کی حد سے گزرنے کی کوشش کی اور رب ہونے کا دعویدار بن گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ حد میں رہنا اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے۔ پانی =

اہلِ ایمان کا جواب اور بارگاہِ الٰہی میں دعا

كُنۡتُمۡ اٰمَنۡتُمۡ بِاللّٰهِ فَعَلَيۡهِ تَوَكَّلُوۡۤا اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّسۡلِمِيۡنَ ﴿٨٤﴾

كُنۡتُمۡ اٰمَنۡتُمۡ	بِاللّٰهِ	فَعَلَيۡهِ	تَوَكَّلُوۡۤا	اِنۡ	كُنۡتُمۡ	مُّسۡلِمِيۡنَ ﴿٨٤﴾
تم ایمان لائے ہو	اللہ پر	تو اسی پر	تم بھروسہ رکھو	اگر	تم ہو	مسلمان

تم اللہ پر ایمان لائے ہو اگر تم مسلمان ہو تو اسی پر بھروسہ کرو ○

فَقَالُوۡا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلۡنَا ۚ رَبَّنَا لَا تَجۡعَلۡنَا فِتۡنَةً

فَقَالُوۡا	عَلَى اللّٰهِ	تَوَكَّلۡنَا	رَبَّنَا	لَا تَجۡعَلۡنَا	فِتۡنَةً (1)
تو انہوں نے کہا	اللہ ہی پر	ہم نے بھروسہ کیا	اے ہمارے رب	تو نہ بنا ہمیں	آزمائش

انہوں نے کہا، ہم نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا۔ اے ہمارے رب! ہمیں ظالم لوگوں کے لیے

حضرت موسیٰ و ہارون عَلَیۡهِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو احکامِ الٰہی

لِّلۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿٨٥﴾ وَنَجِّنَا بِرَحۡمَتِكَ مِنَ الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿٨٦﴾ وَ

لِّلۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿٨٥﴾	وَ	نَجِّنَا	بِرَحۡمَتِكَ	مِنَ الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿٨٦﴾	وَ
ظالم لوگوں کے لئے	اور	نجات دے ہمیں	اپنی رحمت سے	کافروں کی قوم سے	اور

آزمائش نہ بنا ○ اور اپنی رحمت فرما کر ہمیں کافروں سے نجات دے ○ اور

اَوۡحَيۡنَاۤ اِلٰى مُوۡسٰى وَاَخِيۡهِ اَنۡ تَبَوَّاٰ لِقَوۡمِكُمَا بِمِصۡرَ

اَوۡحَيۡنَاۤ	اِلٰى مُوۡسٰى وَاَخِيۡهِ	اَنۡ	تَبَوَّاٰ	لِقَوۡمِكُمَا	بِمِصۡرَ
ہم نے وحی کی	موسیٰ اور اس کے بھائی کی طرف	کہ	تم دونوں بناؤ	اپنی قوم کے لئے	مصر میں

ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی کو وحی بھیجی کہ مصر میں اپنی قوم کے لیے مکانات

بُيُوۡتًا وَّاجۡعَلُوۡا بُيُوۡتَكُمۡ قِبۡلَةً وَّاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَ

بُيُوۡتًا (2)	وَّ	اجۡعَلُوۡا	بُيُوۡتَكُمۡ	قِبۡلَةً (3)	وَّ	اَقِيۡمُوا	الصَّلٰوةَ	وَ
مکانات	اور	بناؤ	اپنے گھروں (کو)	نماز کی جگہ	اور	قائم رکھو	نماز	اور

بناؤ اور اپنے گھروں کو نماز کی جگہ بناؤ اور نماز قائم رکھو اور

═ حد سے بڑھ جائے تو طوفان بن جاتا ہے اور آدمی حد سے بڑھ جائے تو شیطان بن جاتا ہے۔

(1)...... اس سے مراد یہ ہے کہ انہیں ہم پر غالب نہ کر اور ان کے گناہوں کی وجہ سے ہمیں ہلاک نہ فرما تاکہ وہ یہ گمان نہ کریں کہ وہ حق پر ہیں اور یوں سرکشی و کفر میں بڑھ جائیں۔ (2)...... گھر بنانا بھی سنتِ انبیاء عَلَیۡهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہے لیکن شرط یہ ہے کہ فخر کے لئے نہ ہو بلکہ ضرورت پوری کرنے کے لئے ہو۔ (3)...... رہنے سہنے کے گھروں میں گھریلو مسجد بنانا، جسے مسجدِ بیت کہا جاتا ہے، یہ ایک قدیم طریقہ ہے، لہٰذا ایسا ہونا چاہئے کہ مسلمان اپنے گھر کا کوئی حصہ نماز کے لئے پاک و ═

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی فرعون اور اس کی قوم کے خلاف دعا

بَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۸۷﴾ وَ قَالَ مُوْسٰی رَبَّنَاۤ اِنَّكَ

اِنَّكَ	رَبَّنَاۤ	مُوْسٰی	قَالَ	وَ	الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۸۷﴾	بَشِّرِ
بیشک تو(نے)	اے ہمارے رب	موسیٰ(نے)	عرض کی	اور	مسلمانوں(کو)	خوشخبری سناؤ

مسلمانوں کو خوشخبری سناؤ○ اور موسیٰ نے عرض کی: اے ہمارے رب! تو نے

اٰتَیْتَ فِرْعَوْنَ وَ مَلَاَهٗ زِیْنَةً وَّ اَمْوَالًا فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۙ

فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا	اَمْوَالًا (1)	وَّ	زِیْنَةً	فِرْعَوْنَ وَ مَلَاَهٗ	اٰتَیْتَ
دنیا کی زندگی میں	مال	اور	زینت کا سامان	فرعون اور اس کے سرداروں(کو)	دیا

فرعون اور اس کے سرداروں کو دنیا کی زندگی میں آرائش اور مال دیدیا،

رَبَّنَا لِیُضِلُّوْا عَنْ سَبِیْلِكَ ۚ رَبَّنَا اطْمِسْ

اطْمِسْ	رَبَّنَا	عَنْ سَبِیْلِكَ	لِیُضِلُّوْا	رَبَّنَا
برباد کر دے	اے ہمارے رب	تیرے راستے سے	تاکہ وہ بھٹکادیں	اے ہمارے رب

اے ہمارے رب! تاکہ وہ تیرے راستے سے بھٹکادیں۔ اے ہمارے رب! ان کے مال

عَلٰۤی اَمْوَالِهِمْ وَ اشْدُدْ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ فَلَا یُؤْمِنُوْا حَتّٰی

حَتّٰی	فَلَا یُؤْمِنُوْا	عَلٰی قُلُوْبِهِمْ (2)	وَ اشْدُدْ	عَلٰۤی اَمْوَالِهِمْ
یہاں تک کہ	تو وہ ایمان نہ لائیں	ان کے دلوں پر	اور سختی ڈال دے	ان کے مالوں پر

برباد کر دے اور ان کے دلوں کو سخت کر دے تاکہ وہ ایمان نہ لائیں جب تک

دعائے موسیٰ کی قبولیت

یَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ ﴿۸۸﴾ قَالَ قَدْ اُجِیْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا

دَّعْوَتُكُمَا (3)	اُجِیْبَتْ	قَدْ	قَالَ	الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ ﴿۸۸﴾	یَرَوُا
تم دونوں کی دعا	قبول کر لی گئی	بیشک	فرمایا	دردناک عذاب	وہ دیکھ لیں

دردناک عذاب نہ دیکھ لیں○ (اللہ نے) فرمایا: تم دونوں کی دعا قبول ہوئی

═صاف رکھیں اور اس میں عورت اعتکاف کرے۔

(1)... مال عام طور پر غفلت کا سبب بنتا ہے، اس لئے مالدار کو اپنے محاسبے کی زیادہ حاجت ہے کہ کہیں اس کے مال نے اسے غافل تو نہیں کر دیا۔ (2)... دل کی سختی بڑا عذاب ہے۔ دل کی سختی کا معنی ہے کہ نصیحت دل پر اثر نہ کرے، گناہوں سے رغبت ہو اور گناہ کرنے پر کوئی پشیمانی نہ ہو اور توبہ کی طرف توجہ نہ ہو۔

(3)... یہاں دعا کی نسبت حضرت موسیٰ اور ہارون عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام دونوں کی طرف کی گئی حالانکہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام دعا کرتے تھے اور═

بنی اسرائیل کا دریا عبور کرنا اور فرعونی لشکر کا تعاقب

فَاسْتَقِيْمَا وَ لَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۸۹﴾ وَ

فَاسْتَقِيْمَا	وَ	لَا تَتَّبِعٰٓنِّ (1)	سَبِيْلَ الَّذِيْنَ	لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۸۹﴾	وَ
پس تم ثابت قدم رہو	اور	ہرگز پیروی نہ کرنا	ان لوگوں کے راستے کی جو	علم نہیں رکھتے	اور

پس تم ثابت قدم رہو اور نادانوں کے راستے پر نہ چلنا ○ اور

جٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَ جُنُوْدُهٗ

جٰوَزْنَا	بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ	الْبَحْرَ	فَاَتْبَعَهُمْ	فِرْعَوْنُ وَ جُنُوْدُهٗ
ہم نے عبور کرادیا	بنی اسرائیل کو	دریا	تو پیچھا کیا ان کا	فرعون اور اس کے لشکروں (نے)

ہم نے بنی اسرائیل کو دریا عبور کرادیا تو فرعون اور اس کے لشکروں نے

ڈوبتے وقت فرعون کا اعلانِ ایمان اور اسے جواب

بَغْيًا وَّ عَدْوًا ۭ حَتّٰٓى اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ

بَغْيًا	وَّ	عَدْوًا	حَتّٰٓى	اِذَآ	اَدْرَكَهُ	الْغَرَقُ	قَالَ
سرکشی	اور	ظلم (سے)	یہاں تک کہ	جب	پالیا اسے	غرق ہونے (نے)	(تو) کہنے لگا

سرکشی اور ظلم سے ان کا پیچھا کیا یہاں تک کہ جب اسے غرق ہونے نے آلیا تو کہنے لگا:

اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ

اٰمَنْتُ	اَنَّهٗ	لَآ	اِلٰهَ	اِلَّا	الَّذِيْٓ	اٰمَنَتْ	بِهٖ
میں ایمان لایا	(اس بات پر) کہ وہ	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہ جو	ایمان لائے	اس پر

میں اِس بات پر ایمان لایا کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں جس پر

بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ وَ اَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۹۰﴾ آٰلْـٰٔنَ وَ

بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ	وَ	اَنَا	مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۹۰﴾	آٰلْـٰٔنَ	وَ
بنی اسرائیل	اور	میں	مسلمانوں سے (ہوں)	کیا اب (ایمان لاتے ہو)	اور (حالانکہ)

بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں مسلمان ہوں ○ (اُسے کہا گیا) کیا اب (ایمان لاتے ہو؟) حالانکہ

= حضرت ہارون عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام آمین کہتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ آمین کہنے والا بھی دعا کرنے والوں میں شمار کیا جاتا ہے۔

1 ...... حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی دعا اور اس کی مقبولیت کے درمیان چالیس برس کا فاصلہ ہوا، اسی لئے فرمایا گیا کہ ان لوگوں میں سے نہ ہونا جو قبولیتِ دعا میں دیر ہونے کی حکمتیں نہیں جانتے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دعا کی قبولیت میں یہ ضروری نہیں کہ فوراً ہی اس کا اثر ہو جائے بلکہ بعض اوقات حکمتِ الٰہی سے اس میں ایک عرصے کی تاخیر بھی ہو جاتی ہے۔

فرعون کی لاش عذاب الٰہی کی نشانی

قَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٩١﴾ فَالْيَوْمَ

فَالْيَوْمَ	مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٩١﴾	كُنْتَ	وَ	قَبْلُ	عَصَيْتَ	قَدْ
تو آج	فساد کرنے والوں میں سے	تو تھا	اور	(اس سے) پہلے	تو نافرمان رہا	بیشک

اس سے پہلے تو نافرمان رہا اور تو فسادی تھا ○ آج

نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ

لِمَنْ	لِتَكُوْنَ	بِبَدَنِكَ	نُنَجِّيْكَ
(اس) کے لئے جو	تاکہ تو ہو جائے	تیرے جسم کے ساتھ	ہم بچالیں گے تجھے

ہم تیری لاش کو بچالیں گے تاکہ تو

خَلْفَكَ اٰيَةً ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا

عَنْ اٰيٰتِنَا	كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ	اِنَّ	وَ	اٰيَةً	خَلْفَكَ
ہماری آیتوں سے	بہت سے لوگ	بیشک	اور	نشانی	تیرے بعد (آئے گا)

اپنے بعد والوں کے لیے نشانی بن جائے اور بیشک لوگ ہماری نشانیوں سے

ع ١٤ | ٩

بنی اسرائیل پر انعامات الٰہی اور ان کی ناشکری

لَغٰفِلُوْنَ ﴿٩٢﴾ؑ وَلَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ وَّ

وَّ	مُبَوَّاَ صِدْقٍ [2]	بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ	بَوَّاْنَا	لَقَدْ	وَ	لَغٰفِلُوْنَ ﴿٩٢﴾ [1]
اور	سچ (عزت) کی جگہ	بنی اسرائیل (کو)	ہم نے جگہ دی	ضرور بیشک	اور	ضرور غافل (ہیں)

ضرور غافل ہیں ○ اور بیشک ہم نے بنی اسرائیل کو عزت کی جگہ دی اور

رَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰى

حَتّٰى	فَمَا اخْتَلَفُوْا	مِّنَ الطَّيِّبٰتِ	رَزَقْنٰهُمْ
یہاں تک کہ	تو انہوں نے اختلاف نہ کیا	پاکیزہ چیزوں سے	ہم نے رزق عطا کیا انہیں

انہیں پاکیزہ رزق عطا کیا تو وہ اختلاف میں نہ پڑے مگر

1 ... اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور فرعون کا واقعہ بیان فرمایا اور فرعون کا انجام ذکر کیا اور اس واقعے کا اختتام اس کلام پر فرمایا۔ اس میں خطاب نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے ہے تاکہ وہ اپنی امت کو دلائل سے منہ موڑنے پر ڈرائیں اور ان واقعات میں غور و فکر کرنے اور ان سے عبرت حاصل کرنے کی ترغیب دیں یہی ان واقعات کو بیان کرنے کا مقصود ہے۔ 2 ...... عزت کی جگہ سے یا تو ملکِ مصر اور فرعون و فرعونیوں کے املاک مراد ہیں یا سرزمینِ شام، قدس اور اُردن، جو کہ نہایت سرسبز و شاداب اور زرخیز ملک ہیں۔

قرآن میں شک کرنے والوں کو تنبیہ

جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

جَآءَهُمُ	الْعِلْمُ (1)	اِنَّ	رَبَّكَ	يَقْضِيْ	بَيْنَهُمْ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
آگیاان کے پاس	علم	بیشک	تمہارارب	فیصلہ کردے گا	ان کے درمیان	قیامت کے دن

علم آنے کے بعد۔ بیشک تمہارا رب قیامت کے دن اُن میں اُس بات کا فیصلہ کردے گا

فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۹۳﴾ فَاِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ مِّمَّآ

فِيْمَا	كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۹۳﴾	فَاِنْ	كُنْتَ	فِيْ شَكٍّ	مِّمَّآ
جس میں	وہ اس میں اختلاف کرتے تھے	تو اگر	تم ہو	شک میں	(اس) سے جو

جس میں وہ جھگڑتے تھے ○ تو اے سننے والے! اگر تجھے اس میں کوئی شک ہو جو

اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ فَسْـَٔلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ

اَنْزَلْنَآ	اِلَيْكَ	فَسْـَٔلِ الَّذِيْنَ	يَقْرَءُوْنَ	الْكِتٰبَ	مِنْ قَبْلِكَ
ہم نے اتارا	تیری طرف	تو پوچھ لو ان لوگوں سے جو	پڑھتے ہیں	کتاب	تجھ سے پہلے

ہم نے تیری طرف اتارا ہے تو ان سے پوچھ لو جو تجھ سے پہلے کتاب پڑھنے والے ہیں،

لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ

لَقَدْ	جَآءَكَ	الْحَقُّ	مِنْ رَّبِّكَ	فَلَا تَكُوْنَنَّ
ضرور بیشک	آیا تیرے پاس	حق	تیرے رب کی طرف سے	پس تم ہرگز نہ ہو جانا

بیشک تیرے پاس تیرے رب کی طرف سے حق آیا تو تُو ہرگز

مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۹۴﴾ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۹۴﴾	وَ	لَا تَكُوْنَنَّ	مِنَ الَّذِيْنَ	كَذَّبُوْا
شک کرنے والوں میں سے	اور	ہرگز نہ ہونا	ان لوگوں میں سے جنہوں نے	جھٹلایا

شک والوں میں نہ ہو ○ اور ہرگز ان میں نہ ہونا جنہوں نے

(1)......یہاں علم سے مراد یا توریت ہے جس کے معنی میں یہودی آپس میں اختلاف کرتے تھے یا حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری ہے کہ اس سے پہلے تو سب یہودی آپ کے قائل اور آپ کی نبوت پر متفق تھے اور توریت میں جو آپ کی صفات مذکور تھیں ان کو مانتے تھے لیکن تشریف آوری کے بعد اختلاف کرنے لگے، کچھ ایمان لے آئے اور کچھ لوگوں نے حسد و عداوت کی وجہ سے کفر کیا۔ ایک قول یہ ہے کہ علم سے قرآنِ مجید مراد ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس علم کے ساتھ اللہ تعالٰی کی توفیق اور حقیقی معرفت نہ ہو وہ علم اللہ عَزَّوَجَلَّ کا عذاب اور حجاب ہے۔

اہلِ کفر کسی صورت ایمان نہ لائیں گے

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٩٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ	فَتَكُوْنَ	مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٩٥﴾	اِنَّ	الَّذِيْنَ
اللہ کی آیتوں کو	(اگر ایسا کیا) تو تو ہو جائے گا	نقصان اٹھانے والوں میں سے	بیشک	وہ لوگ جو

اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا ورنہ تو نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائے گا ○ بیشک جن لوگوں پر

حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٩٦﴾ وَلَوْ جَآءَتْهُمْ

حَقَّتْ	عَلَيْهِمْ	كَلِمَتُ رَبِّكَ	لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٩٦﴾	وَلَوْ	جَآءَتْهُمْ
پکی ہو چکی	ان پر	تیرے رب کی بات	وہ ایمان نہیں لائیں گے	اگرچہ	آجائے ان کے پاس

تیرے رب کی بات پکی ہو چکی ہے وہ ایمان نہیں لائیں گے ○ اگرچہ ان کے پاس

قومِ یونس کے ایمان لانے پر رفعِ عذاب

كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٩٧﴾ فَلَوْلَا كَانَتْ

كُلُّ اٰيَةٍ	حَتّٰى	يَرَوُا	الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٩٧﴾	فَلَوْلَا	كَانَتْ
ہر نشانی	یہاں تک کہ	وہ دیکھ لیں	دردناک عذاب	تو کیوں نہیں	ہوئی

ہر نشانی آجائے جب تک دردناک عذاب نہ دیکھ لیں گے ○ تو کیوں ایسا نہ ہوا کہ

قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ لَمَّآ

قَرْيَةٌ	اٰمَنَتْ	فَنَفَعَهَآ	اِيْمَانُهَآ	اِلَّا	قَوْمَ يُوْنُسَ [1]	لَمَّآ
کوئی بستی (قوم)	(جو) ایمان لے آتی	تو نفع دیتا اسے	اس کا ایمان	سوائے	یونس کی قوم	جب

کوئی قوم ایمان لے آتی تاکہ اس کا ایمان اسے نفع دیتا لیکن یونس کی قوم جب

اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ

اٰمَنُوْا	كَشَفْنَا	عَنْهُمْ	عَذَابَ الْخِزْيِ	فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	وَ
وہ ایمان لائے	(تو) ہم نے ہٹا دیا	ان سے	رسوائی کا عذاب	دنیا کی زندگی میں	اور

ایمان لائی تو ہم نے ان سے دنیا کی زندگی میں رسوائی کا عذاب ہٹا دیا اور

1 ...... فرعون نے بھی آخری وقت میں توبہ کی تھی اور حضرت یونس عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم نے بھی، لیکن فرعون کی توبہ قبول نہ ہوئی اور حضرت یونس عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کی توبہ قبول ہو گئی، ان دونوں کی توبہ میں واضح فرق ہے وہ یہ کہ فرعون نے عذاب کا مشاہدہ کرنے کے بعد توبہ کی تھی جبکہ حضرت یونس عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم پر جب وہ نشانیاں ظاہر ہوئیں جو عذاب کے قریب ہونے پر دلالت کرتی ہیں تو انہوں نے عذاب کا مشاہدہ کرنے سے پہلے اسی وقت ہی توبہ کر لی تھی۔ اس کا مطلب یہ نکلا کہ نزولِ عذاب کے بعد توبہ قبول نہیں البتہ نزولِ عذاب سے پہلے صرف علاماتِ عذاب کے ظہور کے بعد توبہ قبول ہو سکتی ہے۔

تمام لوگوں کے ایمان نہ لانے پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی

مَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿٩٨﴾ وَ لَوْ شَآءَ رَبُّكَ

رَبُّكَ (1)	شَآءَ	لَوْ	وَ	اِلٰى حِيْنٍ ﴿٩٨﴾	مَتَّعْنٰهُمْ
تمہارا رب	چاہتا	اگر	اور	ایک وقت تک	ہم نے فائدہ اٹھانے دیا انہیں

ایک وقت تک انہیں فائدہ اٹھانے دیا ○ اور اگر تمہارا رب چاہتا

لَاٰمَنَ مَنْ فِى الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا ؕ اَفَاَنْتَ

اَفَاَنْتَ	جَمِيْعًا	كُلُّهُمْ	فِى الْاَرْضِ	مَنْ	لَاٰمَنَ
تو کیا تم	سب	ان کے تمام	زمین میں (ہے)	جو	(تو) ضرور ایمان لے آتا

تو جتنے لوگ زمین میں ہیں سب کے سب ایمان لے آتے تو کیا تم

تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٩٩﴾

مُؤْمِنِيْنَ ﴿٩٩﴾	يَكُوْنُوْا	حَتّٰى	النَّاسَ	تُكْرِهُ
ایمان والے	وہ ہو جائیں	یہاں تک کہ	لوگوں (کو)	مجبور کرو گے

لوگوں کو مجبور کرو گے یہاں تک کہ مسلمان ہو جائیں؟ ○

حکمِ الٰہی کے بغیر کوئی ایمان نہیں لا سکتا

وَ مَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ

بِاِذْنِ اللّٰهِ (2)	اِلَّا	تُؤْمِنَ	اَنْ	لِنَفْسٍ	مَا كَانَ	وَ
اللہ کے حکم سے	مگر	وہ ایمان لے آئے	کہ	کسی جان کے لئے	نہیں ہے	اور

اور کسی جان کو قدرت نہیں کہ وہ اللہ کے حکم کے بغیر ایمان لے آئے

نشانیوں کا مطالبہ کرنے والے مشرکوں کو جواب

وَ يَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿١٠٠﴾ قُلِ

قُلِ	لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿١٠٠﴾	عَلَى الَّذِيْنَ	الرِّجْسَ	يَجْعَلُ	وَ
تم کہو	سمجھتے نہیں	ان لوگوں پر جو	عذاب	اللہ ڈالتا ہے	اور

اور اللہ ان لوگوں پر عذاب ڈالتا ہے جو سمجھتے نہیں ○ تم فرماؤ:

(1)......اس آیت میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی دی گئی ہے کہ ایمان لانا سعادتِ ازلی پر موقوف ہے، ایمان وہی لائیں گے جن کیلئے توفیقِ الٰہی شاملِ حال ہو، لہٰذا آپ کی خواہش و کوشش کے باوجود بھی جو لوگ ایمان سے محروم رہ جاتے ہیں ان کا آپ کو غم نہیں ہونا چاہئے۔ (2)......جب اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہتا ہے تو بندہ اپنے اختیار سے ایمان قبول کرتا ہے، اپنے چاہنے کی وجہ سے وہ ثواب کا مستحق ہوتا ہے اور جب اللہ عَزَّوَجَلَّ ہدایت کا ارادہ نہ کرے تو بندہ اپنی رغبت سے کفر پر رہتا ہے اور اس رغبت کا عذاب پاتا ہے۔ لہٰذا اس آیت سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ بندہ مجبور ہے کیونکہ بندے کی رغبت بھی مشیتِ الٰہی میں داخل ہے۔

اُنْظُرُوْا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ مَا تُغْنِي الْاٰيٰتُ

اُنْظُرُوْا	مَاذَا	فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ	مَا تُغْنِي	الْاٰيٰتُ
دیکھو	کیا ہے	آسمانوں اور زمین میں	اور	فائدہ نہیں دیتیں	نشانیاں

تم دیکھو کہ آسمانوں اور زمین میں کیا کیا (نشانیاں) ہیں اور نشانیاں

وَ النُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ فَهَلْ

وَ	النُّذُرُ	عَنْ قَوْمٍ	لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۱﴾	فَهَلْ
اور	ڈرانے والے (رسول)	(ان) لوگوں کو	(جو) ایمان نہیں لائیں گے	تو کیا (یعنی نہیں)

اور رسول ان لوگوں کو کوئی فائدہ نہیں دیتے جو ایمان نہیں لاتے ۝ تو انہیں

يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ

يَنْتَظِرُوْنَ (1)	اِلَّا	مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ	خَلَوْا	مِنْ قَبْلِهِمْ
وہ انتظار کر رہے	مگر	ان لوگوں کے دنوں جیسے (دنوں) کا جو	گزر گئے	ان سے پہلے

ان لوگوں کے دنوں جیسے (دنوں) کا انتظار ہے جو ان سے پہلے گزرے ہیں۔

قُلْ فَانْتَظِرُوْۤا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ ثُمَّ

قُلْ	فَانْتَظِرُوْۤا	اِنِّيْ	مَعَكُمْ	مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾	ثُمَّ
تم کہو	تو انتظار کرو	بیشک میں	تمہارے ساتھ	انتظار کرنے والوں میں سے (ہوں)	پھر

تم فرماؤ: تو انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار میں ہوں ۝ پھر

نُنَجِّيْ رُسُلَنَا وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ ۚ حَقًّا

نُنَجِّيْ	رُسُلَنَا	وَ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	كَذٰلِكَ	حَقًّا
ہم نجات دیں گے	اپنے رسولوں	اور	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	اسی طرح	حق (ہے)

ہم اپنے رسولوں اور ایمان والوں کو نجات دیں گے۔ ہم پر اسی طرح

1 ......اس آیت کا معنی یہ ہے کہ ان لوگوں کا طرزِ عمل یہ بتاتا ہے کہ گویا یہ لوگ گزشتہ امتوں کے دنوں جیسے دنوں کا انتظار کر رہے ہیں۔ مراد یہ ہے کہ گزشتہ انبیاء کرام عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام اپنے زمانوں میں کفار کو اُن دنوں کے آنے سے ڈراتے تھے جن میں مختلف قسم کے عذاب نازل ہوں جبکہ کفار اسے جھٹلاتے اور مذاق اڑاتے ہوئے عذاب نازل ہونے کی جلدی مچاتے تھے اسی طرح نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے زمانے کے کفار بھی انہی کی روش اختیار کئے ہوئے ہیں۔

حضور رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کو اعلانِ حق کا حکم

عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٣﴾ قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ

النَّاسُ	يٰۤاَيُّهَا	قُلْ (1)	الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٣﴾	نُنْجِ	عَلَيْنَا
لوگو	اے	تم کہو	ایمان والوں (کو)	(کہ) ہم نجات دیں	ہم پر

حق ہے کہ ایمان والوں کو نجات دیں ○ تم فرماؤ، اے لوگو!

اِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ فَلَاۤ اَعْبُدُ

فَلَاۤ اَعْبُدُ	مِّنْ دِيْنِيْ	فِيْ شَكٍّ	كُنْتُمْ	اِنْ
تو (جان لو) میں عبادت نہیں کروں گا	میرے دین کی طرف سے	کسی شبہ میں	تم ہو	اگر

اگر تم میرے دین کی طرف سے کسی شبہ میں ہو تو (جان لو کہ) میں ان چیزوں کی

الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ

اَعْبُدُ	لٰكِنْ	وَ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	تَعْبُدُوْنَ	الَّذِيْنَ
میں عبادت کرتا ہوں	البتہ	اور	اللہ کے سوا	تم پوجتے ہو	ان کی جنہیں

عبادت نہیں کروں گا جن کی تم اللہ کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہو البتہ میں اس اللہ کی

اللّٰهَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ ۖۚ وَاُمِرْتُ اَنْ

اَنْ	اُمِرْتُ	وَ	يَتَوَفّٰىكُمْ	الَّذِيْ	اللّٰهَ
کہ	مجھے حکم دیا گیا ہے	اور	جان نکالے گا تمہاری	جو	اللہ (کی)

عبادت کرتا ہوں جو تمہاری جان نکالے گا اور مجھے حکم ہے کہ

اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٤﴾ وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ

وَجْهَكَ	اَقِمْ	اَنْ	وَ	مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٤﴾	اَكُوْنَ
اپنا چہرہ	سیدھا رکھو	یہ کہ	اور	ایمان والوں میں سے	میں رہوں

میں ایمان والوں میں سے رہوں ○ اور یہ کہ ہر باطل سے جدا رہ کر

(1) ... اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کو یہ حکم دیا ہے کہ اپنے دین کا اظہار کریں اور یہ اعلان کر دیں کہ وہ مشرکین سے علیحدہ ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ کی عبادت چھپ کر ہونے کی بجائے اعلانیہ ہونے لگے۔

بت بے بس و لاچار ہیں

لِلدِّيۡنِ حَنِيۡفًا ۚ وَلَا تَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ﴿١٠٥﴾

لِلدِّيۡنِ	حَنِيۡفًا	وَ	لَا تَكُوۡنَنَّ	مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ﴿١٠٥﴾
دین کے لئے	ہر باطل سے جدا (رہتے ہوئے)	اور	ہرگز نہ ہونا	مشرکوں میں سے

اپنا چہرہ دین کے لئے سیدھا رکھو اور ہرگز مشرکوں میں سے نہ ہونا ○

وَلَا تَدۡعُ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنۡفَعُكَ وَ

وَ	لَا تَدۡعُ	مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ	مَا	لَا يَنۡفَعُكَ	وَ
اور	تو عبادت نہ کر	اللہ کے سوا	(اس کی) جو	تجھے نفع نہیں دے سکتا	اور

اور اللہ کے سوا اس کی عبادت نہ کر جو نہ تجھے نفع دے سکے اور

لَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنۡ فَعَلۡتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿١٠٦﴾

لَا يَضُرُّكَ	فَاِنۡ	فَعَلۡتَ	فَاِنَّكَ	اِذًا	مِّنَ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿١٠٦﴾
تجھے نقصان نہیں پہنچا سکتا	پھر اگر	تو (ایسا) کرے	تو بیشک تو	اس وقت	ظالموں میں سے (ہوگا)

نہ تجھے نقصان پہنچا سکے پھر اگر تو ایسا کرے گا تو اس وقت تو ظالموں میں سے ہوگا ○

مخلوق کو نفع اور نقصان پہنچانے سے متعلق قدرتِ الٰہی

وَاِنۡ يَّمۡسَسۡكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ۚ

وَ	اِنۡ	يَّمۡسَسۡكَ[1]	اللّٰهُ	بِضُرٍّ	فَلَا كَاشِفَ	لَهٗۤ	اِلَّا	هُوَ
اور	اگر	پہنچائے تجھے	اللہ	کوئی تکلیف	تو کوئی دور کرنے والا نہیں	اس کو	مگر	وہی

اور اگر اللہ تجھے کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی تکلیف کو دور کرنے والا نہیں

وَاِنۡ يُّرِدۡكَ بِخَيۡرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضۡلِهٖ ؕ

وَ	اِنۡ	يُّرِدۡكَ	بِخَيۡرٍ	فَلَا رَآدَّ	لِفَضۡلِهٖ
اور	اگر	وہ ارادہ فرمائے تیرے ساتھ	بھلائی کا	تو کوئی رد کرنے والا نہیں	اس کے فضل کو

اور اگر وہ تیرے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمائے تو اس کے فضل کو کوئی رد کرنے والا نہیں۔

1 ... یہاں ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ دنیا میں لوگ ایک دوسرے کو نفع بھی پہنچاتے ہیں اور نقصان بھی جبکہ آیت میں کسی مخلوق کے نفع نقصان پہنچانے کا انکار کیا گیا ہے۔ اس سوال کا جواب آیت کے الفاظ میں ہی موجود ہے کہ مخلوق کے نفع نقصان پہنچانے کا انکار نہیں کیا گیا بلکہ یہ فرمایا گیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی کو نفع پہنچانا چاہے تو کوئی اسے روک کر نقصان نہیں پہنچا سکتا اور جب اللہ تعالیٰ کسی کے نقصان کا ارادہ فرمائے تو کوئی اس نقصان کو ٹال کر نفع نہیں پہنچا سکتا۔

يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ

يُصِيْبُ	بِهٖ	مَنْ	يَّشَآءُ	مِنْ عِبَادِهٖ	وَ	هُوَ	الْغَفُوْرُ
وہ پہنچاتا ہے	اپنے (فضل) کو	جسے	وہ چاہتا ہے	اپنے بندوں میں سے	اور	وہی	بخشنے والا

اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اپنا فضل پہنچاتا ہے اور وہی بخشنے والا

الرَّحِيْمُ ﴿۱۰۷﴾ قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ

الرَّحِيْمُ ﴿۱۰۷﴾	قُلْ [1]	يٰۤاَيُّهَا	النَّاسُ	قَدْ	جَآءَكُمُ	الْحَقُّ
مہربان (ہے)	تم کہو	اے	لوگو	بیشک	آیا تمہارے پاس	حق

مہربان ہے ○ تم فرماؤ: اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے

مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ

مِنْ رَّبِّكُمْ	فَمَنِ اهْتَدٰى	فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ
تمہارے رب کی طرف سے	تو جس نے ہدایت حاصل کی	تو وہ صرف ہدایت حاصل کر رہا ہے

حق آیا تو جو ہدایت حاصل کرلے تو وہ اپنے فائدے کے لئے ہی

لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ

لِنَفْسِهٖ	وَ	مَنْ	ضَلَّ	فَاِنَّمَا يَضِلُّ
اپنی جان کے لئے	اور	جو	گمراہ ہوا	تو وہ صرف گمراہ ہوتا ہے

ہدایت حاصل کر رہا ہے اور جو کوئی گمراہ ہوتا ہے تو اپنے ہی نقصان کو

عَلَيْهَا ؕ وَمَاۤ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۱۰۸﴾ؕ وَ

عَلَيْهَا	وَ	مَاۤ	اَنَا	عَلَيْكُمْ	بِوَكِيْلٍ ﴿۱۰۸﴾	وَ
اپنی (جان) پر	اور	نہیں	میں	تمہارے اوپر	کوئی نگران	اور

گمراہ ہوتا ہے اور میں تم پر کوئی نگران نہیں ○ اور

ہدایت کا فائدہ اور گمراہی کا نقصان بندے ہی کو ہوگا

حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کو اتباعِ وحی و صبر کا حکم

[1] ... یعنی اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، تم فرماؤ کہ اے اہلِ مکہ! تمہارے پاس اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے قرآن اور اس کا رسول محمد مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے ہیں تو ان سے جو ہدایت حاصل کرلے تو وہ اپنے فائدے کیلئے ہی ہدایت حاصل کر رہا ہے کیونکہ اس کی ہدایت کا ثواب اسے ہی ملے گا اور اگر تم میں سے کوئی کفر کرے تو اس سے اللہ تعالٰی کا کچھ نقصان نہیں اور کوئی ایمان لائے تو اس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ اللہ تعالٰی اس سے پاک ہے کہ اُسے کوئی نفع یا نقصان پہنچے اور جو کوئی گمراہ ہوتا ہے تو وہ اپنے ہی نقصان کو گمراہ ہوتا ہے کیونکہ اس کی گمراہی کا عذاب اسی کی =

اتَّبِعْ مَا يُوْحٰۤى اِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتّٰى

اتَّبِعْ(1)	مَا	يُوْحٰۤى	اِلَيْكَ	وَاصْبِرْ	حَتّٰى
پیروی کرو	(اس کی) جو	وحی بھیجی جاتی ہے	تمہاری طرف	اور صبر کرو	یہاں تک کہ

اس وحی کی پیروی کرو جو آپ کی طرف بھیجی جاتی ہے اور صبر کرتے رہو حتّٰی کہ

يَحْكُمَ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿١٠٩﴾ ع

يَحْكُمَ	اللّٰهُ	وَ	هُوَ	خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿١٠٩﴾
فیصلہ فرمادے	اللہ	اور	وہ	سب سے بہتر فیصلہ فرمانے والا (ہے)

اللہ فیصلہ فرمادے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ فرمانے والا ہے ○

آیات: 123 | رکوع: 10

سُوْرَةُ هُوْد مَكِّيَّة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

الٓرٰ ۟ قف كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ

آیاتِ قرآن کی عظمت و شان

الٓرٰ	كِتٰبٌ	اُحْكِمَتْ	اٰيٰتُهٗ	ثُمَّ
حروفِ مقطعات	(یہ) ایک کتاب (ہے)	حکمت والی ہیں	اس کی آیتیں	پھر

الٓرٰ، یہ ایک کتاب ہے جس کی آیتیں حکمت بھری ہیں پھر

=جان پر ہو گا۔

1 ......یعنی اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اللہ تعالیٰ آپ کی طرف جو وحی فرماتا ہے آپ اسی کی پیروی کریں اور آپ کی قوم کے کفار کی طرف سے آپ کو جو اذیت پہنچتی ہے اس پر صبر کرتے رہیں حتّٰی کہ اللہ تعالیٰ آپ کے دین کو غلبہ عطا فرما کر ان کے خلاف آپ کی مدد کا فیصلہ فرمائے، اللہ عَزَّوَجَلَّ سب سے بہتر فیصلہ فرمانے والا ہے۔

قرآنِ مجید کا بنیادی پیغام اور حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کا منصب

فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِیْمٍ خَبِیْرٍۙ(۱) اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا

اِلَّا	اَلَّا تَعْبُدُوْۤا	مِنْ لَّدُنْ حَكِیْمٍ خَبِیْرٍ(۱)	فُصِّلَتْ (1)
مگر	کہ تم عبادت نہ کرو	حکمت والے، خبردار کی طرف سے	انہیں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے

انہیں حکمت والے، خبردار کی طرف سے تفصیل سے بیان کیا گیا ہے ○ کہ تم صرف اللہ کی

اللّٰهَؕ اِنَّنِیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ وَّ

وَّ	نَذِیْرٌ	مِّنْهُ	لَكُمْ	اِنَّنِیْ	اللّٰهَ
اور	ڈرسنانے والا	اس کی طرف سے	تمہارے لئے	بیشک میں	اللہ (کی)

عبادت کرو۔ بیشک میں تمہارے لیے اس کی طرف سے ڈر اور خوشی کی

توبہ واستغفار کا حکم، اس کے فوائد اور اس سے منہ پھیرنے والوں کو تنبیہ

بَشِیْرٌۙ(۲) وَّ اَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَیْهِ

اِلَیْهِ	تُوْبُوْۤا (2)	ثُمَّ	رَبَّكُمْ	اَنِ اسْتَغْفِرُوْا	وَّ	بَشِیْرٌ(۲)
اس کی طرف	توبہ کرو	پھر	اپنے رب (سے)	یہ کہ تم معافی مانگو	اور	خوشخبری دینے والا (ہوں)

خبریں دینے والا ہوں ○ اور یہ کہ اپنے رب سے معافی مانگو پھر اس کی طرف توبہ کرو

یُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّ یُؤْتِ

یُؤْتِ	وَّ	اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى	مَّتَاعًا حَسَنًا	یُمَتِّعْكُمْ
دے گا	اور	ایک مقررہ مدت تک	اچھا فائدہ	(تو) وہ فائدہ دے گا تمہیں

تو وہ تمہیں ایک مقررہ مدت تک بہت اچھا فائدہ دے گا اور ہر فضیلت والے کو

كُلَّ ذِیْ فَضْلٍ فَضْلَهٗؕ وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّیْۤ اَخَافُ

اَخَافُ	فَاِنِّیْۤ	تَوَلَّوْا	اِنْ	وَ	فَضْلَهٗ	كُلَّ ذِیْ فَضْلٍ
خوف کرتا ہوں	تو بیشک میں	تم منہ پھیرو	اگر	اور	اس کا (یا) اپنا فضل	ہر فضیلت والے (کو)

اپنا فضل عطا فرمائے گا اور اگر تم منہ پھیرو تو میں تم پر بڑے دن کے

1 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ سورت سورت اور آیت آیت جدا جدا ذکر کی گئیں یا علیحدہ علیحدہ نازل ہوئیں یا عقائد واحکام، مواعظ، واقعات اور غیبی خبریں ان میں تفصیل کے ساتھ بیان فرمائی گئیں۔

2 ...... توبہ اور استغفار میں فرق یہ ہے کہ جو گناہ ہو چکے ان سے معافی مانگنا استغفار ہے اور پچھلے گناہوں پر شرمندہ ہو کر آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کرنا توبہ ہے اور اس آیت سے معلوم ہوا کہ اخلاص کے ساتھ توبہ واستغفار کرنا رزق میں وسعت کیلئے بہتر عمل ہے۔

عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ③ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ ۚ وَهُوَ

عَلَيْكُمْ	عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ③	اِلَى اللّٰهِ	مَرْجِعُكُمْ	وَ	هُوَ
تمہارے اوپر	بڑے دن کے عذاب (کا)	اللہ ہی کی طرف	تمہارا لوٹنا (ہے)	اور	وہ

عذاب کا خوف کرتا ہوں ○ اللہ ہی کی طرف تمہارا لوٹنا ہے اور وہ

عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ④ اَلَاۤ اِنَّهُمْ یَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ

عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	قَدِیْرٌ ④	اَلَاۤ	اِنَّهُمْ	یَثْنُوْنَ	صُدُوْرَهُمْ [1]
ہر چیز پر	قادر (ہے)	سن لو	بیشک وہ لوگ	دوہرے کرتے ہیں	اپنے سینے

ہر شے پر قادر ہے ○ سن لو! بیشک وہ لوگ اپنے سینوں کو دوہرا کرتے ہیں

لِیَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ؕ اَلَا حِیْنَ یَسْتَغْشُوْنَ

لِیَسْتَخْفُوْا	مِنْهُ	اَلَا	حِیْنَ	یَسْتَغْشُوْنَ
تاکہ چھپ جائیں	اس (اللہ) سے	سن لو	جس وقت	وہ (بدن) ڈھانپ لیتے ہیں

تاکہ اللہ سے چھپ جائیں۔ سن لو! جس وقت وہ اپنے کپڑوں سے سارا بدن

ثِیَابَهُمْ ۙ یَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ وَمَا

ثِیَابَهُمْ	یَعْلَمُ	مَا	یُسِرُّوْنَ	وَ	مَا
اپنے کپڑوں (سے)	(اس وقت بھی) اللہ جانتا ہے	جو	وہ چھپاتے ہیں	اور	جو

ڈھانپ لیتے ہیں اس وقت بھی اللہ ان کا چھپا اور

یُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ⑤

یُعْلِنُوْنَ	اِنَّهٗ	عَلِیْمٌ	بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ⑤
وہ ظاہر کرتے ہیں	بیشک وہ	جاننے والا (ہے)	سینوں والی (بات) کو

ظاہر سب کچھ جانتا ہے، بیشک وہ دلوں کی بات جاننے والا ہے ○

بندے کا کوئی حال اللہ تعالیٰ سے چھپا نہیں

[1]...... مفسرین نے اس آیت کے مختلف شان نزول بیان کئے ہیں، ان میں سے 2 شانِ نزول یہ ہیں (1) اخنس بن شریق بہت شیریں گفتار شخص تھا، حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے آتا تو بہت خوشامد کی باتیں کرتا اور دل میں بغض و عداوت چھپائے رکھتا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ آیت کے معنی یہ ہیں کہ وہ اپنے سینوں میں عداوت چھپائے رکھتے ہیں جیسے کپڑے کی تہ میں کوئی چیز چھپائی جاتی ہے۔ (2) بعض منافقین کی عادت تھی کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سامنا ہوتا تو سینہ اور پیٹھ جھکاتے، سر نیچا کرتے اور چہرہ چھپالیتے تاکہ انہیں آپ دیکھ نہ پائیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ

12

رزق کی ذمہ داری اور علمِ الٰہی کا بیان

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزْقُهَا

وَ	مَا	مِنْ دَآبَّةٍ[1]	فِی الْاَرْضِ	اِلَّا	عَلَی اللّٰهِ[2]	رِزْقُهَا
اور	نہیں	کوئی جاندار	زمین میں	مگر	اللہ (کے ذمۂ کرم) پر	اس کا رزق (ہے)

اور زمین پر چلنے والا کوئی جاندار ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمۂ کرم پر نہ ہو

وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ؕ كُلٌّ

وَ	يَعْلَمُ	مُسْتَقَرَّهَا	وَ	مُسْتَوْدَعَهَا	كُلٌّ
اور	وہ جانتا ہے	اس کا ٹھکانہ	اور	اسے سپرد کئے جانے کی جگہ	سب کچھ

اور وہ ہر ایک کے ٹھکانے اور سپرد کئے جانے کی جگہ کو جانتا ہے۔ سب کچھ

آسمان و زمین کی تخلیق کا مقصد

فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ۝۶ وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ

فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ۝۶	وَ	هُوَ	الَّذِیْ	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ
ایک صاف بیان کرنے والی کتاب میں (ہے)	اور	وہی (ہے)	جس نے	بنایا	آسمانوں	اور

ایک صاف بیان کرنے والی کتاب میں موجود ہے ○ اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور

الْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَی الْمَآءِ لِیَبْلُوَكُمْ

الْاَرْضَ	فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ	وَّ	كَانَ	عَرْشُهٗ	عَلَی الْمَآءِ[3]	لِیَبْلُوَكُمْ
زمین (کو)	چھ دن میں	اور	تھا	اس کا عرش	پانی پر	تاکہ وہ آزمائے تمہیں

زمین کو چھ دن میں بنایا اور اس کا عرش پانی پر تھا (تمہیں پیدا کیا) تاکہ تمہیں آزمائے کہ

موت کے بعد اٹھائے جانے کا سن کر کفار کا جواب

اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَلَىٕنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ

اَیُّكُمْ	اَحْسَنُ	عَمَلًا	وَ	لَىٕنْ	قُلْتَ	اِنَّكُمْ
تم میں کون	زیادہ اچھا (ہے)	عمل (کے اعتبار سے)	اور	ضرور اگر	تم کہو	بیشک تمہیں

تم میں کون اچھے عمل کرتا ہے اور اگر تم کہو: (اے لوگو!) تمہیں

(1)......ہر وہ جانور جو زمین پر چلتا ہو اسے "دابۃ" کہتے ہیں اور عرف میں چوپائے کو "دابۃ" کہتے ہیں جبکہ آیت میں اس سے مطلقاً جاندار مراد ہے لہٰذا انسان اور تمام حیوانات اس میں داخل ہیں۔ (2)......اس سے مراد یہ ہے کہ جانداروں کو رزق دینا اور ان کی کفالت کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمۂ کرم پر لازم فرما لیا ہے اور وہ اپنے فضل ورحمت سے اس کے خلاف نہیں فرماتا۔ (3)......اس کا معنی یہ ہے کہ عرش اور پانی کے درمیان کوئی دوسری چیز نہ تھی اگرچہ دونوں میں فاصلہ تھا یعنی یہ کہ عرش اسی مقام میں تھا جہاں اب ہے یعنی ساتویں آسمان کے اوپر اور پانی اسی جگہ تھا جہاں اب ہے یعنی ساتویں زمین کے نیچے اگرچہ اس وقت سات آسمان اور سات زمینیں نہ تھیں۔

مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْۢ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ

اِنْ	كَفَرُوْۤا	الَّذِيْنَ	لَيَقُوْلَنَّ	مِنْۢ بَعْدِ الْمَوْتِ	مَّبْعُوْثُوْنَ
نہیں	کفر کیا	وہ لوگ جنھوں نے	بیشک ضرور کہیں گے	مرنے کے بعد	اٹھایا جائے گا

مرنے کے بعد اٹھایا جائے گا تو کافر ضرور کہیں گے کہ

هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۷ وَلَىٕنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ

الْعَذَابَ	عَنْهُمُ	اَخَّرْنَا	لَىٕنْ	وَ	سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۷	اِلَّا	هٰذَاۤ
عذاب	ان سے	ہم مؤخر کردیں	ضرور اگر	اور	کھلا جادو	مگر	یہ

یہ (قرآن) توکھلا جادو ہے ○ اور اگر ہم ان سے کچھ گنتی کی مدت تک کے لئے

اِلٰۤى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ مَا يَحْبِسُهٗ ؕ اَلَا يَوْمَ

يَوْمَ	اَلَا	يَحْبِسُهٗ	مَا	لَّيَقُوْلُنَّ	اِلٰۤى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ
(جس) دن	خبردار	روکا ہوا ہے اسے	کس چیز نے	(تو) ضرور کہیں گے	کچھ گنی ہوئی مدت تک

عذاب میں دیر کردیں تو ضرور کہیں گے: کس چیز نے روکا ہوا ہے؟ خبردار! جس دن

يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ

بِهِمْ	حَاقَ	وَ	عَنْهُمْ	مَصْرُوْفًا	لَيْسَ	يَاْتِيْهِمْ
ان کو	گھیر لے گا	اور	ان سے	پھیرا جائے گا	نہیں	وہ آئے گا ان پر

وہ عذاب ان پر آئے گا تو ان سے پھیرا نہیں جائے گا اور جس (عذاب) کا وہ مذاق اڑاتے تھے

مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۸ ع وَلَىٕنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا

مِنَّا	الْاِنْسَانَ	اَذَقْنَا	لَىٕنْ	وَ	مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۸ [1]
اپنی طرف سے	انسان (کو)	ہم چکھادیں	ضرور اگر	اور	وہ جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے

وہی ان کو گھیرے ہوئے ہوگا ○ اور اگر ہم انسان کو اپنی

عذاب میں دیر ہونے پر کفار کا تمسخر اور اس کا نتیجہ

نعمت کے چھن جانے پر انسان کی مایوسی اور ناشکری

ع۷

[1] ... دنیا میں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بے خوف ہونا ہلاکت کا سبب ہے، اس لئے ہر عقلمند انسان پر لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے سے ڈرتا رہے اور اس کے عذاب سے کبھی بے خوف نہ ہو۔ حدیث قدسی میں ہے: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ”میری عزت کی قسم! میں اپنے کسی بندے پر نہ دو خوف جمع کروں گا اور نہ دو امن جمع کروں گا، اگر وہ دنیا میں مجھ سے ڈرے گا تو میں قیامت کے دن اسے امن دوں گا اور اگر وہ دنیا میں مجھ سے امن میں رہے گا تو میں قیامت کے دن اسے خوف میں مبتلا کروں گا۔ (کنز العمال، ۲ / ۲۸۳، الحدیث: ۵۸۲۵، الجزء الثالث)

مصیبت کے بعد نعمت ملنے پر انسان کا فخر و تکبر

صبر کرنے والے نیک لوگوں کا استثناء اور ان کا صلہ

رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ۚ اِنَّهٗ لَيَـُٔوْسٌ كَفُوْرٌ ۞۹

رَحْمَةً	ثُمَّ	نَزَعْنٰهَا	مِنْهُ	اِنَّهٗ	لَيَـُٔوْسٌ	كَفُوْرٌ ۞۹
رحمت	پھر	ہم چھین لیں اسے	اس سے	(تو) بیشک وہ	ضرور بڑا مایوس	ناشکرا (ہو جاتا ہے)

کسی رحمت کا مزہ دیں پھر وہ رحمت اس سے چھین لیں تو بیشک وہ بڑا مایوس اور ناشکرا (ہو جاتا) ہے ۞

وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ

وَ	لَئِنْ	اَذَقْنٰهُ	نَعْمَآءَ	بَعْدَ ضَرَّآءَ	مَسَّتْهُ
اور	ضرور اگر	ہم چکھادیں اسے	نعمت	(اس) مصیبت کے بعد	(جو) پہنچی اسے

اور اگر ہم مصیبت کے بعد جو اسے پہنچی ہو اسے نعمت کا

لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ ؕ اِنَّهٗ

لَيَقُوْلَنَّ	ذَهَبَ	السَّيِّاٰتُ	عَنِّيْ	اِنَّهٗ
(تو) ضرور کہے گا	چلی گئیں، دور ہو گئیں	برائیاں	مجھ سے	بیشک وہ

مزہ دیں تو ضرور کہے گا کہ برائیاں مجھ سے دور ہو گئیں بیشک وہ (اس وقت)

لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ۞۱۰ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَ

لَفَرِحٌ	فَخُوْرٌ ۞۱۰	اِلَّا	الَّذِيْنَ	صَبَرُوْا[1]	وَ
ضرور بہت خوش ہونے والا	تکبر کرنے والا (ہو جاتا ہے)	مگر	وہ لوگ جنہوں نے	صبر کیا	اور

بہت خوش ہونے والا، فخر و تکبر کرنے والا ہو جاتا ہے ۞ مگر جنہوں نے صبر کیا اور

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۞۱۱

عَمِلُوْا	الصّٰلِحٰتِ	اُولٰٓئِكَ	لَهُمْ	مَّغْفِرَةٌ	وَّ	اَجْرٌ كَبِيْرٌ ۞۱۱
انہوں نے عمل کیے	نیک، اچھے	یہ لوگ	ان کے لیے	مغفرت	اور	بڑا ثواب (ہے)

اچھے کام کیے ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے ۞

1 ... نعمت چھن جانے پر صبر کرنا اور راحت ملنے پر شکر کرنا اور بہرصورت اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری میں مصروف رہنا مومن کی شان ہے، لیکن افسوس! یہاں اوپر کی آیات میں بیان کیا گیا کفار کا طرزِ عمل آج بعض مسلمانوں میں بھی نظر آ رہا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ ان سے اپنی دی ہوئی نعمت واپس لے لیتا ہے تو یہ اس قدر افسردہ اور مایوس ہو جاتے ہیں کہ ان کی زبانیں کفر تک بکنا شروع کر دیتی ہیں اور جب ان میں سے کسی پر آئی ہوئی مصیبت اللہ تعالیٰ دور کر دیتا ہے تو وہ لوگوں پر فخر و غرور کا اظہار شروع کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں عقلِ سلیم اور ہدایت عطا فرمائے۔

فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوْحٰۤى اِلَيْكَ وَ

فَلَعَلَّكَ	تَارِكٌ(1)	بَعْضَ	مَا	يُوْحٰۤى	اِلَيْكَ	وَ
تو کیا تم	چھوڑنے والے (ہو)	(اس میں سے) کچھ	جو	وحی بھیجی جاتی ہے	تمہاری طرف	اور

تو کیا تمہاری طرف جو وحی بھیجی جاتی ہے تم اس میں سے کچھ چھوڑ دو گے اور

ضَآئِقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ يَّقُوْلُوْا لَوْلَاۤ اُنْزِلَ

ضَآئِقٌ	بِهٖ	صَدْرُكَ	اَنْ	يَّقُوْلُوْا	لَوْلَاۤ	اُنْزِلَ
تنگ ہونے والا (ہے)	اس کے سبب	تمہارا سینہ، دل	کہ	وہ کہتے ہیں	کیوں نہیں	اتارا گیا

اس پر تمہارا دل اس وجہ سے تنگ ہو جائے گا کہ وہ کہتے ہیں: ان پر

عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌؕ اِنَّمَاۤ اَنْتَ

عَلَيْهِ	كَنْزٌ	اَوْ	جَآءَ	مَعَهٗ	مَلَكٌ	اِنَّمَاۤ اَنْتَ
اس پر	کوئی خزانہ	یا	(کیوں نہیں) آتا	اس کے ساتھ	کوئی فرشتہ	تم صرف

کوئی خزانہ کیوں نہیں اترتا یا ان کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں آتا؟ تم تو

نَذِيْرٌؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌؕ ﴿۱۲﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ

نَذِيْرٌ	وَ	اللّٰهُ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	وَّكِيْلٌ ﴿۱۲﴾	اَمْ	يَقُوْلُوْنَ
ڈر سنانے والے (ہو)	اور	اللہ	ہر چیز پر	نگہبان (ہے)	کیا	وہ کہتے ہیں

ڈر سنانے والے ہو، اور اللہ ہر چیز پر نگہبان ہے ○ کیا یہ کہتے ہیں:

افْتَرٰىهُؕ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ

افْتَرٰىهُ	قُلْ	فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ	مِّثْلِهٖ	مُفْتَرَيٰتٍ
اس نے خود بنالیا ہے اس (قرآن) کو	تم کہو	تو لے آؤ دس سورتیں	اس کے جیسی	خود سے بنائی ہوئی

یہ قرآن نبی نے خود ہی بنالیا ہے۔ تم فرماؤ: (اگر یہ بات ہے) تو تم (بھی) ایسی بنائی ہوئی دس سورتیں لے آؤ

بڑی کرم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کا حد درجہ تبلیغ اور کفار کے اعتراضات کا جواب

کفار کا قرآن پاک جیسی دس سورتیں بنا کر لانے کا چیلنج

1 ......اس آیت کی تفسیر میں علماء نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ اس کے حبیب صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رسالت کی ادائیگی میں کمی کرنے والے نہیں اور اُس نے اُنہیں اس سے معصوم فرمایا ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے انہیں تبلیغِ رسالت کی تاکید فرمائی ہے اور اس تاکید میں رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی تسکینِ خاطر بھی ہے اور کفار کی مایوسی بھی کہ اُن کا مذاق اڑانا تبلیغ کے کام میں خلل نہیں ڈال سکتا۔

وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۳﴾

صٰدِقِيْنَ ﴿۱۳﴾	كُنْتُمْ	اِنْ	مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ	مَنِ اسْتَطَعْتُمْ	ادْعُوْا	وَّ
سچے	تم ہو	اگر	اللہ کے سوا	جسے (بلانے کی) تم طاقت رکھتے ہو	بلالو	اور

اور اگر تم سچے ہو تو اللہ کے سوا جو مل سکیں سب کو بلالو ○

فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَاۤ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَ

وَ	بِعِلْمِ اللّٰهِ	اُنْزِلَ	اَنَّمَاۤ	فَاعْلَمُوْۤا	لَكُمْ	فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا
اور	اللہ کے علم سے	اسے اتارا گیا ہے	کہ	تو جان لو	تمہیں	تو اگر وہ جواب نہ دے سکیں

تو اگر وہ تمہاری اس بات کا جواب نہ دے سکیں تو سمجھ لو کہ وہ اللہ کے علم ہی سے اتارا گیا ہے اور

اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ

كَانَ يُرِيْدُ[1]	مَنْ	مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾	اَنْتُمْ	فَهَلْ	هُوَ	اِلَّا	اِلٰهَ	لَّاۤ	اَنْ
چاہتا ہے	جو	ماننے والے (ہو)	تم	تو کیا	وہی	مگر	کوئی معبود	نہیں	یہ کہ

(جان لو) کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو کیا اب تم مانو گے ○ جو دنیا کی زندگی

اَلْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ

اَعْمَالَهُمْ	اِلَيْهِمْ	نُوَفِّ	زِيْنَتَهَا	وَ	اَلْحَيٰوةَ الدُّنْيَا
ان کے اعمال (کا بدلہ)	ان کی طرف	ہم پورا دیں گے	اس کی زینت	اور	دنیا کی زندگی

اور اس کی زینت چاہتا ہو تو ہم دنیا میں انہیں ان کے اعمال کا پورا بدلہ

فِيْهَا وَ هُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ

لَيْسَ	الَّذِيْنَ	اُولٰٓىِٕكَ	لَا يُبْخَسُوْنَ ﴿۱۵﴾	فِيْهَا	هُمْ	وَ	فِيْهَا
نہیں ہے	وہ لوگ ہیں جو	یہ	کمی نہ کئے جائیں گے	اس میں	وہ	اور	اس (دنیا) میں

دیں گے اور انہیں دنیا میں کچھ کم نہ دیا جائے گا ○ یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے

دنیاوی زندگی اور اس کی زیب و زینت کے طلبگاروں کا انجام

[1] ... جو شخص اپنے نیک اعمال سے دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتا ہو اور اپنی کم ہمتی سے آخرت پر نظر نہ رکھتا ہو تو ہم انہیں ان کے اعمال کا پورا بدلہ دیں گے اور جو اعمال انہوں نے طلبِ دُنیا کے لئے کئے ہیں ان کا اجر صحت و دولت، وسعتِ رزق اور کثرت اولاد وغیرہ سے دنیا ہی میں پورا کر دیں گے اور ان اعمال کے اجر میں کمی نہ کریں گے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ دنیا کی طلب اور اس کی زیب و زینت اور آرائش پانے کی خاطر نیک اعمال کرتے ہیں انہیں ان اعمال کا بدلہ دنیا میں ہی مختلف انداز سے دے دیا جاتا ہے لیکن آخرت میں ان کا کوئی حصہ باقی نہیں رہتا۔

لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا

لَهُمْ	فِي الْاٰخِرَةِ	اِلَّا	النَّارُ	وَ	حَبِطَ	مَا	صَنَعُوْا	فِيْهَا
ان کے لئے	آخرت میں	مگر	آگ	اور	برباد ہو گیا	جو	انہوں نے کیا	اس (دنیا) میں

آخرت میں آگ کے سوا کچھ نہیں اور دنیا میں جو کچھ انہوں نے کیا

وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ

وَ	بٰطِلٌ	مَّا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾	اَفَمَنْ	كَانَ	عَلٰى بَيِّنَةٍ [1]
اور	باطل ہوئے	جو	وہ عمل کرتے تھے	تو کیا جو	ہو	روشن دلیل پر

وہ سب برباد ہو گیا اور ان کے اعمال باطل ہیں ○ تو کیا وہ جو اپنے رب کی طرف سے

رضائے الٰہی کے طلبگاروں کا بیان

مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ

مِّنْ رَّبِّهٖ	وَ	يَتْلُوْهُ	شَاهِدٌ	مِّنْهُ	وَ	مِنْ قَبْلِهٖ
اپنے رب کی طرف سے	اور	پیچھے آئے اس پر	ایک گواہ	اس (اللہ) کی طرف سے	اور	اس سے پہلے

روشن دلیل پر ہو اور اللہ کی طرف سے اس پر ایک گواہ آئے اور

كِتٰبُ مُوْسٰۤى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ

كِتٰبُ مُوْسٰۤى	اِمَامًا	وَّ	رَحْمَةً	اُولٰٓئِكَ	يُؤْمِنُوْنَ
موسیٰ کی کتاب (موجود ہے)	(جو) پیشوا	اور	رحمت (ہے)	یہ لوگ	ایمان لاتے ہیں

اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب ہو جو پیشوا اور رحمت ہے۔ وہ لوگ اس پر

بِهٖ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ

بِهٖ	وَ	مَنْ	يَّكْفُرْ	بِهٖ	مِنَ الْاَحْزَابِ	فَالنَّارُ
اس (قرآن) پر	اور	جو	انکار کرے	اس کا	تمام گروہوں میں سے	تو آگ

ایمان لاتے ہیں اور تمام گروہوں میں سے جو اس کا انکار کرے تو آگ

منکرِ قرآن کا انجام

[1] ..... بعض مفسرین کے نزدیک "روشن دلیل" سے وہ دلیلِ عقلی مراد ہے جو اسلام کی حقانیت پر دلالت کرے اور "جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہے" اس سے وہ یہودی مراد ہیں جو اسلام سے مشرف ہوئے، جیسے کہ حضرت عبد اللہ بن سلام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اور "گواہ" سے مراد قرآنِ پاک ہے۔ بعض مفسرین کے نزدیک "روشن دلیل" سے مراد قرآنِ پاک اور "جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہے" اس سے مراد نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یا اہلِ ایمان اور "گواہ" سے مراد حضرت جبرئیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں۔

مَوْعِدُهٗ ۚ فَلَا تَكُ فِیْ مِرْیَةٍ مِّنْهُ ۗ اِنَّهُ الْحَقُّ

مَوْعِدُهٗ	فَلَا تَكُ	فِیْ مِرْیَةٍ	مِّنْهُ[1]	اِنَّهُ	الْحَقُّ
اس کے وعدے کی جگہ (ہے)	تو تُو نہ ہو	شک میں	اس سے متعلق	بیشک وہ	حق (ہے)

اس کا وعدہ ہے۔ تو اے سننے والے! تجھے اس کے بارے میں کوئی شک نہ ہو۔ بیشک یہ

مِنْ رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ

مِنْ رَّبِّكَ	وَ	لٰكِنَّ	اَكْثَرَ النَّاسِ	لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۷﴾	وَ	مَنْ	اَظْلَمُ
تیرے رب کی طرف سے	اور	لیکن	اکثر لوگ	ایمان نہیں لاتے	اور	کون	زیادہ ظالم

تیرے رب کی طرف سے حق ہے لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے ○ اور اس سے بڑھ کر

اللہ پر جھوٹ باندھنے والوں کی بروزِ قیامت رسوائی

مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ اُولٰٓىٕكَ یُعْرَضُوْنَ

مِمَّنِ	افْتَرٰى	عَلَى اللّٰهِ	كَذِبًا	اُولٰٓىٕكَ	یُعْرَضُوْنَ
(اس) سے جو	بہتان باندھے	اللہ پر	جھوٹ	یہ لوگ	پیش کیے جائیں گے

ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے؟ یہ لوگ اپنے رب کے حضور

عَلٰى رَبِّهِمْ وَیَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰۤؤُلَآءِ الَّذِیْنَ

عَلٰى رَبِّهِمْ	وَ	یَقُوْلُ	الْاَشْهَادُ	هٰۤؤُلَآءِ	الَّذِیْنَ
اپنے رب پر (کے حضور)	اور	کہیں گے	گواہی دینے والے	یہی	وہ لوگ ہیں جنہوں نے

پیش کیے جائیں گے اور گواہی دینے والے کہیں گے: یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے

کفر کے تین بڑے جرم

كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۸﴾ ۙ الَّذِیْنَ

كَذَبُوْا[2]	عَلٰى رَبِّهِمْ	اَلَا	لَعْنَةُ اللّٰهِ	عَلَى الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۸﴾	الَّذِیْنَ
جھوٹ بولا تھا	اپنے رب پر	خبر دار	اللہ کی لعنت (ہے)	ظالموں پر	وہ لوگ جو

اپنے رب پر جھوٹ بولا تھا۔ خبر دار! ظالموں پر اللہ کی لعنت ہو ○ وہ جو

[1]...... یہاں دینِ اسلام کے صحیح ہونے اور قرآنِ پاک کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے کے بارے میں شک نہ کرنے کا فرمایا گیا ہے، یا رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ پر ایمان نہ لانے والوں کے لئے آخرت میں جو آگ کا وعدہ ہے، اس میں شک نہ کرنے کا فرمایا گیا ہے۔ [2]...... بروزِ قیامت ساری مخلوق کے سامنے کفار و منافقین کی بڑی رسوائی ہو گی، حدیثِ پاک میں ہے کہ روزِ قیامت کفار اور منافقین کو تمام مخلوق کے سامنے کہا جائے گا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ پر جھوٹ بولا تھا اور ظالموں پر خدا کی لعنت ہے۔(بخاری، ۳/۲۴۶، الحدیث: ۴۶۸۵، مسلم، ص ۱۴۸۱، الحدیث: ۵۲(۲۷۶۸))

يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ يَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ

يَصُدُّوْنَ	عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	وَ	يَبْغُوْنَهَا	عِوَجًا[1]	وَ	هُمْ	بِالْاٰخِرَةِ
روکتے ہیں	اللّٰہ کی راہ سے	اور	تلاش کرتے ہیں اس میں	ٹیڑھاپن	اور	وہ	آخرت کا

اللّٰہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس میں ٹیڑھاپن تلاش کرتے ہیں اور وہی لوگ آخرت کا

هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ اُولٰٓىِٕكَ لَمْ يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَ

هُمْ	كٰفِرُوْنَ ﴿۱۹﴾	اُولٰٓىِٕكَ	لَمْ يَكُوْنُوْا	مُعْجِزِيْنَ	فِي الْاَرْضِ	وَ
وہی	انکار کرنے والے (ہیں)	یہ لوگ	نہیں ہیں	عاجز کرنے والے	زمین میں	اور

انکار کرنے والے ہیں ○ وہ زمین میں عاجز کرنے والے نہیں ہیں اور

مَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ۘ يُضٰعَفُ لَهُمُ

مَا كَانَ	لَهُمْ	مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ	مِنْ اَوْلِيَآءَ	يُضٰعَفُ	لَهُمُ
نہیں ہے	ان کے لئے	اللّٰہ کے سوا	کوئی مددگار	بڑھادیا جائے گا	ان کے لئے

اللّٰہ کے سوا ان کے کوئی مددگار بھی نہیں ہیں۔ ان کے لئے عذاب کو

الْعَذَابُ ؕ مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ وَ مَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ ﴿۲۰﴾

الْعَذَابُ	مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ	السَّمْعَ[2]	وَ	مَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ ﴿۲۰﴾
عذاب	وہ طاقت نہیں رکھتے تھے	سننے (کی)	اور	نہ وہ دیکھتے تھے

کئی گنا بڑھادیا جائے گا۔ وہ نہ تو سن سکتے تھے اور نہ دیکھتے تھے ○

اُولٰٓىِٕكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَ ضَلَّ عَنْهُمْ

اُولٰٓىِٕكَ	الَّذِيْنَ	خَسِرُوْٓا	اَنْفُسَهُمْ	وَ	ضَلَّ	عَنْهُمْ
یہی	وہ لوگ ہیں جنہوں نے	خسارے میں ڈال دیں	اپنی جانیں	اور	گم ہوگئے	ان سے

یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی جانوں کو خسارے میں ڈال دیا اور ان سے ان کے بہتان

کافروں کی بے بسی، عذاب اور اُخروی خسارہ

وقف لازم

1 ...... اس آیت میں وہ کفار و مشرکین بھی شامل ہیں جو ایمان کا سیدھا راستہ چھوڑ کر کفر والا ٹیڑھا راستہ اختیار کرتے ہیں اور وہ مرتدین بھی شامل ہیں جو قرآن کی معنوی تحریف کرکے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم اور عام مسلمانوں کے خلاف راستہ اختیار کرتے ہیں اور آیات کے وہ معنی کرتے ہیں جو متواتر معانی کے خلاف ہیں اگر انہیں آخرت کا ڈر ہوتا تو یہ جرأت کبھی نہ کرتے۔

2 ... اس سے مراد یہ ہے کہ وہ حق سننے سے بہرے ہوگئے تو کوئی بھلائی کی بات سن کر نفع نہیں اُٹھاتے اور نہ وہ آیاتِ قدرت کو دیکھ کر فائدہ اُٹھاتے ہیں۔

مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٢١﴾ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ

مَّا	كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٢١﴾	لَا جَرَمَ	اَنَّهُمْ	فِي الْاٰخِرَةِ	هُمُ
جو	وہ بہتان باندھتے تھے	یقیناً	بیشک وہ	آخرت میں	وہی

گم ہوگئے ○ یہ لوگ لازمی طور پر آخرت میں

جنتی لوگوں کا بیان

الْاَخْسَرُوْنَ ﴿٢٢﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

الْاَخْسَرُوْنَ ﴿٢٢﴾ [1]	اِنَّ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا
سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے (ہیں)	بیشک	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے

سب سے زیادہ نقصان میں ہوں گے ○ بیشک جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل

الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ ۙ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ

الصّٰلِحٰتِ	وَ	اَخْبَتُوْٓا	اِلٰى رَبِّهِمْ	اُولٰٓئِكَ	اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ	هُمْ
اچھے، نیک	اور	عاجزی کی، رجوع کیا	اپنے رب کی طرف	یہی لوگ	جنت والے (ہیں)	وہ

کئے اور انہوں نے اپنے رب کی طرف رجوع کیا تو یہی لوگ جنتی ہیں، وہ

مومنین و کفار میں فرق

فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٣﴾ مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ

فِيْهَا	خٰلِدُوْنَ ﴿٢٣﴾	مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ	كَالْاَعْمٰى	وَ	الْاَصَمِّ
اس میں	ہمیشہ رہنے والے	دونوں گروہوں کی مثال	(ایسی ہے) جیسے (ایک) اندھا	اور	بہرا

اس میں ہمیشہ رہیں گے ○ دونوں فریقوں کا حال ایسا ہے جیسے ایک اندھا اور بہرا ہو

وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ ۭ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ۭ

وَ	الْبَصِيْرِ	وَ	السَّمِيْعِ	هَلْ	يَسْتَوِيٰنِ	مَثَلًا
اور	(دوسرا) دیکھنے والا	اور	سننے والا	کیا	دونوں برابر ہیں	حالت (میں)

اور دوسرا دیکھنے والا اور سننے والا۔ کیا ان دونوں کی حالت برابر ہے؟

[1]...... اپنی اُخروی بھلائی اور بہتری کے مقابلے میں دنیا کی بھلائی اور بہتری کو ترجیح دینا انتہائی خسارے کا باعث ہے، اس لئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنی دنیا بہتر بنانے کے مقابلے میں اپنی آخرت کو بہتر بنانے کی زیادہ کوشش کرے۔ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''ان فتنوں کے واقع ہونے سے پہلے نیک اعمال کرلو جو اندھیری رات کی طرح چھا جائیں گے ایک شخص صبح مومن ہو گا اور شام کو کافر، یا شام کو مومن ہو گا اور صبح کافر اور وہ معمولی سی دنیاوی منفعت کے بدلے میں اپنا دین بیچ ڈالے گا۔ (مسلم، ص۷۳، الحدیث: ۱۸۶(۱۱۸))

حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی قوم کو تبلیغ

اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖۤ

اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۴﴾	وَ	لَقَدْ	اَرْسَلْنَا	نُوْحًا	اِلٰى قَوْمِهٖۤ
تو کیا تم نصیحت نہیں مانتے	اور	ضرور بیشک	ہم نے بھیجا	نوح (کو)	اس کی قوم کی طرف

تو کیا تم نصیحت نہیں مانتے؟ ○ اور بے شک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا

اِنِّیْ لَكُمْ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۲۵﴾ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا

اِنِّیْ	لَكُمْ	نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۲۵﴾	اَنْ	لَّا تَعْبُدُوْۤا	اِلَّا
(انہوں نے کہا) بیشک میں	تمہارے لئے	کھلا ڈر سنانے والا (ہوں)	کہ	تم نہ عبادت کرو	مگر

(انہوں نے فرمایا) میں تمہارے لیے صریح ڈر سنانے والا ہوں ○ کہ اللہ کے سوا

اللّٰهَ ؕ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ اَلِیْمٍ ﴿۲۶﴾ فَقَالَ

اللّٰهَ	اِنِّیْۤ	اَخَافُ	عَلَیْكُمْ	عَذَابَ یَوْمٍ اَلِیْمٍ ﴿۲۶﴾ [1]	فَقَالَ
اللہ (کی)	بیشک میں	خوف کرتا ہوں	تمہارے اوپر	دردناک دن کے عذاب (کا)	تو کہا

کسی کی عبادت نہ کرو۔ بیشک میں تم پر ایک دردناک دن کے عذاب کا خوف کرتا ہوں ○ تو اس کی

کافر سرداروں کے حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسالت پر تین اعتراضات

الْمَلَاُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا

الْمَلَاُ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	مِنْ قَوْمِهٖ	مَا نَرٰىكَ	اِلَّا
سرداروں (نے)	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اس کی قوم میں سے	ہم نہیں دیکھتے تمہیں	مگر

قوم کے کافر سردار کہنے لگے: ہم تو تمہیں اپنے ہی جیسا آدمی

بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا

بَشَرًا	مِّثْلَنَا [2]	وَ	مَا نَرٰىكَ	اتَّبَعَكَ	اِلَّا
آدمی	اپنے جیسا	اور	ہم نہیں دیکھتے تمہیں	(کہ کسی نے) پیروی کی ہو تمہاری	مگر

سمجھتے ہیں اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ تمہاری پیروی صرف

1 ...... دردناک دن سے مراد یا تو قیامت کا دن ہے یا طوفان آنے کا دن اور دن کو مجازی طور پر دردناک اس لئے فرمایا گیا کہ دردناک عذاب اس دن نازل ہو گا۔

2 ...... اس گمراہی میں بہت سی اُمتیں مبتلا ہو کر اسلام سے محروم رہیں، قرآنِ پاک میں جابجا ان کے تذکرے ہیں، اس اُمت میں بھی بہت سے بدنصیب ایسے ہیں جو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بے ادبی سے بشر کہتے اور ہمسری کا فاسد خیال رکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں گمراہی سے بچائے اور ہدایت عطا فرمائے۔

الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّاْيِ ۚ وَ مَا نَرٰى

الَّذِيْنَ	هُمْ	اَرَاذِلُنَا (1)	بَادِيَ الرَّاْيِ	وَ	مَا نَرٰى
ان لوگوں نے جو	وہ	ہمارے سب سے کمینے (ہیں)	سرسری نظر (سے)	اور	ہم نہیں دیکھتے

ہمارے سب سے کمینے لوگوں نے سرسری نظر دیکھ کر بغیر سوچے سمجھے کرلی ہے اور ہم

لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍۭ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ

لَكُمْ	عَلَيْنَا	مِنْ فَضْلٍ (2)	بَلْ	نَظُنُّكُمْ	كٰذِبِيْنَ ﴿۲۷﴾	قَالَ
تمہارے لئے	اپنے اوپر	کوئی فضیلت	بلکہ	ہم گمان کرتے ہیں تمہیں	جھوٹے	فرمایا

تمہارے لئے اپنے اوپر کوئی فضیلت نہیں پاتے بلکہ ہم تمہیں جھوٹا خیال کرتے ہیں ○ فرمایا:

يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَ

يٰقَوْمِ	اَرَءَيْتُمْ	اِنْ	كُنْتُ	عَلٰى بَيِّنَةٍ	مِّنْ رَّبِّيْ	وَ
اے میری قوم	بھلا بتاؤ	اگر	میں ہوں	دلیل پر	اپنے رب کی طرف سے	اور

اے میری قوم! بھلا بتاؤ کہ اگر میں اپنے رب کی طرف سے دلیل پر ہوں اور

اٰتٰىنِيْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ ؕ

اٰتٰىنِيْ	رَحْمَةً	مِّنْ عِنْدِهٖ	فَعُمِّيَتْ	عَلَيْكُمْ
اس نے دی ہو مجھے	رحمت	اپنے پاس سے	پھر وہ پوشیدہ کردی گئی ہو	تمہارے اوپر

اس نے مجھے اپنے پاس سے رحمت عطا فرمائی ہو پھر تم (خود ہی) اسے دیکھنے سے اندھے رہو

اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَ اَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَ

اَنُلْزِمُكُمُوْهَا	وَ	اَنْتُمْ	لَهَا	كٰرِهُوْنَ ﴿۲۸﴾	وَ
(تو) کیا ہم زبردستی مسلط کردیں تم پر اسے	اور (حالانکہ)	تم	اسے	ناپسند کرنے والے (ہو)	اور

تو کیا میں تمہیں اس (کو قبول کرنے) پر مجبور کروں حالانکہ تم اسے ناپسند کرتے ہو؟ ○ اور

حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا قوم سے خطاب

1 ...... کمینوں سے اُن کی مراد وہ لوگ تھے جو اُن کی نظر میں گھٹیا پیشے رکھتے تھے اور حقیقت یہ ہے کہ اُن کا یہ قول خالصتاً جہالت پر مبنی تھا کیونکہ انسان کا حقیقی مرتبہ دین کی پیروی اور رسول کی فرمانبرداری سے ہے جبکہ مال و منصب اور پیشے کو اس میں دخل نہیں، دیندار، نیک سیرت، پیشہ ور کو حقارت کی نظر سے دیکھنا اور حقیر جاننا جاہلانہ فعل ہے۔ 2 ...... ان کا یہ قول بھی جہالت پر مبنی تھا کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک بندے کے لئے ایمان و طاعت فضیلت کا سبب ہے نہ کہ مال و ریاست۔ حیرت کی بات ہے کہ یہی سابقہ جاہلیت ہمارے زمانے میں بھی پائی جاتی ہے کہ گمراہ یا فاسق لوگ عموماً مالدار ہوتے ہیں جبکہ دیندار لوگ =

يٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ؕ اِنْ اَجْرِىَ اِلَّا

يٰقَوْمِ	لَآ اَسْـَٔلُكُمْ	عَلَيْهِ	مَالًا	اِنْ	اَجْرِىَ	اِلَّا
اے میری قوم	میں نہیں مانگتا تم سے	اس پر	کوئی مال	نہیں	میرا اجر	مگر

اے قوم! میں تم سے اس پر کوئی مال نہیں مانگتا، میرا اجر تو

عَلَى اللّٰهِ وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّهُمْ

عَلَى اللّٰهِ	وَ	مَآ	اَنَا	بِطَارِدِ (1)	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	اِنَّهُمْ
اللہ (کے ذمۂ کرم) پر	اور	نہیں	میں	دور کرنے والا	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	بیشک وہ

اللہ ہی پر ہے اور میں مسلمانوں کو دور نہیں کروں گا بیشک یہ

مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّيْۤ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿۲۹﴾

مُّلٰقُوْا	رَبِّهِمْ	وَ	لٰكِنِّيْۤ	اَرٰىكُمْ	قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿۲۹﴾
ملنے والے (ہیں)	اپنے رب (سے)	اور	لیکن میں	سمجھتا ہوں تمہیں	جاہل لوگ

اپنے رب سے ملنے والے ہیں لیکن میں تم لوگوں کو بالکل جاہل قوم سمجھتا ہوں ○

وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ

وَ	يٰقَوْمِ	مَنْ	يَّنْصُرُنِيْ	مِنَ اللّٰهِ	اِنْ
اور	اے میری قوم	کون	مدد کر سکے گا میری	اللہ سے (کے مقابلے میں)	اگر

اور اے میری قوم! اگر میں انہیں دور کر دوں تو مجھے اللہ سے

طَرَدْتُّهُمْ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ

کفر کے سرداروں کے اعتراضات کا جواب

طَرَدْتُّهُمْ	اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳۰﴾	وَ	لَآ اَقُوْلُ	لَكُمْ
میں دور کر دوں انہیں	تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے	اور	میں نہیں کہتا	تم سے

کون بچائے گا؟ تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟ ○ اور میں تم سے نہیں کہتا کہ

=غریب اور پھر یہی فاسق و گمراہ لوگ غریبوں کا مذاق اڑاتے ہیں۔

1 ...... قوم نے غریب مسلمانوں کو مجلس سے نکالنے کا مطالبہ کیا تھا جس پر حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے انہیں یہ جواب دیا، اس سے معلوم ہوا کہ دیندار غریبوں کو حقیر سمجھنا کفار کا طریقہ ہے، اس میں ہمارے زمانے کے ان مالداروں کے لئے بڑی عبرت ہے جو غریب علماء کرام، طلباء دین، مبلغین وغیرہ کو دو کوڑی کی عزت دینے کو تیار نہیں ہوتے، چندہ بھی دینا ہو تو دس چکر لگوا کر اور ماتھے پر تیوری چڑھا کر دیں گے اور دینے کے بعد انہیں اپنا نوکر سمجھیں گے۔ حضرت نوح عَلَیْہِ=

عِنْدِیْ خَزَآىِٕنُ اللّٰهِ وَ لَاۤ اَعْلَمُ الْغَیْبَ وَ لَاۤ اَقُوْلُ

عِنْدِیْ	خَزَآىِٕنُ اللّٰهِ [1]	وَ	لَاۤ اَعْلَمُ	الْغَیْبَ	وَ	لَاۤ اَقُوْلُ
میرے پاس	اللہ کے خزانے (ہیں)	اور	نہ میں جان لیتا ہوں	غیب	اور	میں نہیں کہتا

میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہ میں خود ہی غیب جان لیتا ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں

اِنِّیْ مَلَكٌ وَّ لَاۤ اَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ تَزْدَرِیْۤ

اِنِّیْ	مَلَكٌ	وَّ	لَاۤ اَقُوْلُ	لِلَّذِیْنَ	تَزْدَرِیْۤ
(کہ) بیشک میں	فرشتہ (ہوں)	اور	میں نہیں کہتا	ان لوگوں کے بارے میں جنہیں	حقیر سمجھتی ہیں

کہ میں فرشتہ ہوں اور میں ان غریب مسلمانوں کے بارے میں جنہیں تمہاری نگاہیں

غریب مسلمانوں کو حقیر سمجھنے کا جواب

اَعْیُنُكُمْ لَنْ یُّؤْتِیَهُمُ اللّٰهُ خَیْرًاؕ اَللّٰهُ

اَعْیُنُكُمْ	لَنْ یُّؤْتِیَهُمُ	اللّٰهُ	خَیْرًا	اَللّٰهُ
تمہاری نگاہیں	ہرگز نہیں دے گا انہیں	اللہ	کوئی بھلائی	اللہ

حقیر سمجھتی ہیں یہ نہیں کہتا کہ اللہ ہرگز انہیں کوئی بھلائی نہیں دے گا۔ اللہ

اَعْلَمُ بِمَا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ ۚۖ اِنِّیْۤ اِذًا

اَعْلَمُ	بِمَا	فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ	اِنِّیْۤ	اِذًا
خوب جانتا ہے	(اس) کو جو	ان کے دلوں میں (ہے)	(اگر ایسا کہوں تو) بیشک میں	اس وقت

خوب جانتا ہے جو ان کے دلوں میں ہے۔ اگر میں ایسی بات کہوں تو

قوم کا مطالبۂ عذاب اور حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جواب

لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْا یٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا

لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۳۱﴾	قَالُوْا	یٰنُوْحُ	قَدْ	جٰدَلْتَنَا
ضرور ظالموں میں سے (ہوں گا)	انہوں نے کہا	اے نوح	بیشک	تم نے جھگڑا کیا ہم سے

ضرور میں ظالموں میں سے ہوں گا ○ انہوں نے کہا: اے نوح! تم نے ہم سے جھگڑا کیا

== الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے جواب سے پیر صاحبان، علماء و خطباء کو بھی درس حاصل کرنا چاہئے کہ مالداروں کو اپنے قرب میں جگہ دینا، ان کی فرمائش پر فوراً ان کے گھر حاضر ہو جانا جبکہ غریبوں کو خود سے کچھ فاصلے پر رکھنا اور ان کی بار بار کی فریادوں کے باوجود بھی ان پر شفقت نہ کرنا درست نہیں اور نہ ہی ان حضرات کے شایانِ شان ہے۔

[1] ...... حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم نے آپ پر تین اعتراضات کئے تھے، پہلا یہ کہ ”تم ہم سے زیادہ مالدار نہیں ہو“ اس کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ میں نے تم سے کب کہا ہے کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں۔ دوسرا یہ کہ ”تمہاری پیروی ہمارے حقیر و کمتر لوگوں نے کی ہے“ اس کے ==

فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ

فَاَكْثَرْتَ	جِدَالَنَا	فَاْتِنَا بِمَا	تَعِدُنَآ	اِنْ	كُنْتَ
توتم نے بہت کرلیا	ہم سے جھگڑا	تولے آؤ ہمارے پاس جس کی	تم وعیدیں دیتے ہو ہمیں	اگر	تم ہو

اور بہت زیادہ جھگڑا کرلیا ہے تو اگر تم سچے ہو تو وہ عذاب لے آؤ جس کی وعیدیں

مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ اِنَّمَا یَاْتِیْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ وَ

مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۳۲﴾	قَالَ	اِنَّمَا	یَاْتِیْكُمْ بِهِ	اللّٰهُ	اِنْ	شَآءَ[1]	وَ
سچوں میں سے	فرمایا	صرف	لائے گا تمہارے اوپر اسے	اللہ	اگر	اس نے چاہا	اور

تم ہمیں دیتے رہتے ہو ○ (نوح نے) فرمایا: وہ عذاب تمہارے اوپر اللہ ہی لائے گا اگر وہ چاہے گا اور

مَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَا یَنْفَعُكُمْ نُصْحِیْٓ اِنْ

مَآ	اَنْتُمْ	بِمُعْجِزِیْنَ ﴿۳۳﴾	وَ	لَا یَنْفَعُكُمْ	نُصْحِیْٓ	اِنْ
نہیں	تم	(اسے) عاجز کرسکنے والے	اور	نفع نہ دے گی تمہیں	میری نصیحت	اگر

تم اللہ کو عاجز نہیں کرسکوگے ○ اور اگر میں تمہاری خیر خواہی کرنا چاہوں تو تب بھی

اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ یُرِیْدُ اَنْ یُّغْوِیَكُمْ ؕ

اَرَدْتُّ	اَنْ	اَنْصَحَ	لَكُمْ	اِنْ	كَانَ اللّٰهُ یُرِیْدُ	اَنْ	یُّغْوِیَكُمْ
میں چاہوں	کہ	خیر خواہی کروں	تمہاری	اگر	اللہ چاہتا ہو	کہ	وہ گمراہ کردے تمہیں

میری نصیحت تمہیں نفع نہیں دے گی اگر اللہ تمہیں گمراہ کرنا چاہتا ہو۔

هُوَ رَبُّكُمْ ۫ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۳۴﴾ؕ اَمْ یَقُوْلُوْنَ

هُوَ	رَبُّكُمْ	وَ	اِلَیْهِ	تُرْجَعُوْنَ ﴿۳۴﴾	اَمْ	یَقُوْلُوْنَ
وہ	تمہارا رب (ہے)	اور	اسی کی طرف	تمہیں لوٹایا جائے گا	کیا	وہ کہتے ہیں

وہ تمہارا رب ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے ○ کیا یہ کہتے ہیں کہ

═ جواب میں فرمایا کہ میں نے کب یہ دعویٰ کیا تھا کہ میں غیب جانتا ہوں اور اس بنا پر میں چن چن کر بندوں کا انتخاب کروں گا۔ تیسرا یہ کہ "تم ہمارے جیسے ہی آدمی ہو" اس کے جواب میں فرمایا کہ میں نے تم سے کب یہ کہا تھا کہ میں فرشتہ ہوں کہ اس دعوے کی وجہ سے تمہیں اعتراض کا موقع مل گیا۔

[1]......اس سے معلوم ہوا کہ کفر یا بد عملی پر عذاب آنا ضروری نہیں بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کے ارادے پر موقوف ہے۔

اِفْتَرٰىهُ ؕ قُلْ اِنِ افْتَرَیْتُهٗ فَعَلَیَّ اِجْرَامِیْ وَ اَنَا

اَنَا	وَ	اِجْرَامِیْ	فَعَلَیَّ	اِنِ افْتَرَیْتُهٗ	قُلْ	اِفْتَرٰىهُ
میں	اور	میرا جرم	تو مجھ پر (ہے)	اگر میں خود بنالوں اسے	تم کہو	اس نے خود بنالیا ہے اسے

یہ اس نے خود ہی بنالیا ہے۔ تم فرماؤ: اگر میں نے بنا (بھی) لیا ہو تو میرا جرم صرف مجھ پر ہے اور میں

بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ۳۵ ع وَ اُوْحِیَ اِلٰى نُوْحٍ اَنَّهٗ

اَنَّهٗ	اِلٰى نُوْحٍ [1]	اُوْحِیَ	وَ	تُجْرِمُوْنَ ۳۵	مِّمَّا	بَرِیْٓءٌ
کہ	نوح کی طرف	وحی بھیجی گئی	اور	تم جرم کرتے ہو	(اس) سے جو	بیزار (ہوں)

تمہارے جرم سے بیزار ہوں ○ اور نوح کی طرف وحی بھیجی گئی کہ

لَنْ یُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ

اٰمَنَ	قَدْ	مَنْ	اِلَّا	مِنْ قَوْمِكَ	لَنْ یُّؤْمِنَ
ایمان لاچکا	بیشک (پہلے)	وہ جو	مگر	تمہاری قوم میں سے	ہرگز ایمان نہیں لائے گا

تمہاری قوم میں سے مسلمان ہو جانے والوں کے علاوہ کوئی اور (اب) مسلمان نہیں ہوگا

فَلَا تَبْتَىٕسْ بِمَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ۳۶ ج وَ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْیُنِنَا

بِاَعْیُنِنَا	الْفُلْكَ	اصْنَعِ	وَ	كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ۳۶	بِمَا	فَلَا تَبْتَىٕسْ
ہمارے سامنے	کشتی	بناؤ	اور	وہ کام کرتے ہیں	(اس) پر جو	تو تم غم نہ کرو

تو تم اس پر غم نہ کھاؤ جو یہ کررہے ہیں ○ اور ہمارے سامنے اور ہمارے حکم سے

وَ وَحْیِنَا وَ لَا تُخَاطِبْنِیْ فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ج

ظَلَمُوْا	فِی الَّذِیْنَ	لَا تُخَاطِبْنِیْ	وَ	وَحْیِنَا	وَ
ظلم کیا	ان لوگوں کے بارے میں جنہوں نے	تم بات نہ کرنا مجھ سے	اور	ہمارے حکم (سے)	اور

کشتی بناؤ اور (اب) ظالموں کے بارے میں مجھ سے بات نہ کرنا۔

حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو غیب کی خبر

کشتی بنانے کا حکم اور کافروں کی بد نصیبی کی ممانعت

ع ۳ ۔ ۲

[1] ......اس آیت میں حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو یہ خبر دی گئی ہے کہ ان کی قوم کے جو لوگ کفر پر اڑے ہوئے ہیں ان کا ایمان قبول کرنا محال ہے لہٰذا ان کے ایمان قبول کرنے کی توقع نہ رکھیں۔ ایمان لانے والے حضرات کی تعداد مفسرین کے بیان کے مطابق تقریباً اسی (80) تھی۔

کشتی بنانے پر قوم کا مذاق اڑانا اور اس کا جواب

اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَ يَصْنَعُ الْفُلْكَ ۟ وَ كُلَّمَا مَرَّ

اِنَّهُمْ	مُّغْرَقُوْنَ ﴿۳۷﴾	وَ	يَصْنَعُ (1)	الْفُلْكَ	وَ	كُلَّمَا	مَرَّ
بیشک وہ	غرق کئے جائیں گے	اور	وہ بناتا رہا	کشتی	اور	جب کبھی	گزرتے

بیشک انہیں ضرور غرق کیا جائے گا ○ اور نوح کشتی بناتے رہے اور ان کی قوم کے سرداروں میں سے

عَلَيْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ ؕ قَالَ

عَلَيْهِ	مَلَاٌ	مِّنْ قَوْمِهٖ	سَخِرُوْا	مِنْهُ	قَالَ
اس پر (کے پاس سے)	سردار	اس کی قوم میں سے	(تو) وہ ہنسی اڑاتے	اس سے (کی)	فرمایا

جب کبھی کوئی ان کے پاس سے گزرتا تو ان کا مذاق اڑاتا۔ (نوح نے) فرمایا:

اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا

اِنْ	تَسْخَرُوْا	مِنَّا	فَاِنَّا	نَسْخَرُ	مِنْكُمْ	كَمَا
اگر	تم ہنسی اڑاتے ہو	ہم سے (ہماری)	تو بیشک ہم	ہنسی اڑائیں گے	تم سے (تمہاری)	جیسے

اگر تم ہمارے اوپر ہنستے ہو تو ایک وقت ہم بھی تم پر ایسے ہی ہنسیں گے جیسے

تَسْخَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ ؕ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ

تَسْخَرُوْنَ ﴿۳۸﴾	فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ	مَنْ يَّاْتِيْهِ	عَذَابٌ
تم ہنسی اڑا رہے ہو	تو عنقریب تم جان جاؤ گے	کس پر آتا ہے	عذاب

تم ہنستے ہو ○ تو عنقریب تمہیں پتہ چل جائے گا کہ کس پر وہ عذاب آتا ہے

يُّخْزِيْهِ وَ يَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۳۹﴾

يُّخْزِيْهِ	وَ	يَحِلُّ	عَلَيْهِ	عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۳۹﴾ (2)
جو ذلیل ورسوا کردے گا اسے	اور	(کون ہے کہ) اترتا ہے	اس پر	ہمیشہ رہنے والا عذاب

جو اسے ذلیل ورسوا کردے گا اور کس پر ہمیشہ رہنے والا عذاب اترتا ہے ○

1 ... مروی ہے کہ یہ کشتی دو سال میں تیار ہوئی، ایک قول کے مطابق اس کی لمبائی تین سو گز، چوڑائی پچاس گز، اُونچائی تیس گز تھی۔ اس میں تین درجے بنائے گئے تھے۔ نیچے والے درجے میں جنگلی جانور، درندے اور حشرات الارض تھے۔ درمیانی درجے میں چوپائے وغیرہ اور اوپر والے درجے میں خود حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام، آپ کے ساتھی اور حضرت آدم عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا جسد مبارک اور کھانے وغیرہ کا سامان تھا، پرندے بھی اُوپر والے درجہ میں ہی تھے۔

2 ... پہلے عذاب سے دنیا میں غرق ہونے کا عذاب مراد ہے اور دوسرے عذاب سے مراد آخرت میں جہنم کا عذاب ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا۔

حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَ فَارَ التَّنُّوْرُ ۙ قُلْنَا احْمِلْ

احْمِلْ	قُلْنَا	التَّنُّوْرُ (1)	فَارَ	وَ	اَمْرُنَا	جَآءَ	اِذَا	حَتّٰۤى
سوار کرلو	(تو) ہم نے فرمایا	تنور	ابلنے لگا	اور	ہمارا حکم	آگیا	جب	یہاں تک کہ

یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آگیا اور تنور اُبلنے لگا تو ہم نے فرمایا: ہر جنس میں سے

فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَ اَهْلَكَ

اَهْلَكَ	وَ	اثْنَيْنِ	زَوْجَيْنِ	مِنْ كُلٍّ	فِيْهَا
اپنے گھر والوں (کو)	اور	دو عدد	ایک جوڑا (یعنی نر و مادہ)	ہر (جنس میں) سے	اس (کشتی) میں

(نر اور مادہ کا) ایک ایک جوڑا اور جن پر (عذاب کی) بات پہلے طے ہوچکی ہے

اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَ مَنْ اٰمَنَ ؕ وَ

وَ	اٰمَنَ	مَنْ	وَ	الْقَوْلُ	عَلَيْهِ	سَبَقَ	مَنْ (2)	اِلَّا
اور	ایمان لایا	(اسے سوار کرلو) جو	اور	بات	اس پر	پہلے (طے) ہوچکی	وہ جو	مگر

ان کے سوا اپنے گھر والوں کو اور اہلِ ایمان کو کشتی میں سوار کرلو اور

مَاۤ اٰمَنَ مَعَهٗۤ اِلَّا قَلِيْلٌ ۝۴۰ وَ قَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا

فِيْهَا	ارْكَبُوْا	قَالَ	وَ	قَلِيْلٌ ۝۴۰	اِلَّا	مَعَهٗۤ	مَاۤ اٰمَنَ
اس میں	سوار ہو جاؤ	کہا	اور	تھوڑے	مگر	اس کے ساتھ	ایمان نہیں لائے

ان کے ساتھ تھوڑے لوگ ہی ایمان لائے تھے ۝ اور (نوح نے) فرمایا: اس میں سوار ہو جاؤ۔

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَ مُرْسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ

لَغَفُوْرٌ	رَبِّيْ	اِنَّ	مُرْسٰىهَا	وَ	مَجْرٖىهَا	بِسْمِ اللّٰهِ
ضرور بخشنے والا	میرا رب	بیشک	اس کا ٹھہرنا	اور	اس کا چلنا	اللہ کے نام پر (ہے)

اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا اللہ ہی کے نام پر ہے۔ بیشک میرا رب ضرور بخشنے والا

(1) ... بعض مفسرین کے نزدیک اس تنور سے روئے زمین مراد ہے اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے یہی تنور مراد ہے جس میں روٹی پکائی جاتی ہے۔

(2) ... اس سے مراد حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی بیوی واعلہ ہے جو ایمان نہ لائی تھی اور آپ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا بیٹا کنعان ہے، اللہ تعالیٰ نے ان کی ہلاکت کا بھی فیصلہ فرمادیا۔

کشتی کی روانگی اور حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بیٹے کو پکار

رَّحِیْمٌ ﴿۴۱﴾ وَ هِیَ تَجْرِیْ بِهِمْ فِیْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ ۟ قف وَ

رَّحِیْمٌ ﴿۴۱﴾	وَ	هِیَ	تَجْرِیْ	بِهِمْ	فِیْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ [1]	وَ
مہربان (ہے)	اور	وہ	چل رہی تھی	ان کے سمیت	پہاڑوں جیسی موجوں میں	اور

مہربان ہے ○ اور وہ کشتی انہیں پہاڑ جیسی موجوں کے درمیان لے کر چل رہی تھی اور

نَادٰى نُوْحُ ﰳابْنَهٗ وَ كَانَ فِیْ مَعْزِلٍ یّٰبُنَیَّ ارْكَبْ

نَادٰى	نُوْحُ ﰳابْنَهٗ	وَ	كَانَ	فِیْ مَعْزِلٍ	یّٰبُنَیَّ	ارْكَبْ
پکارا	نوح (نے) اپنے بیٹے (کو)	اور	وہ تھا	ایک کنارے میں	اے میرے بیٹے	سوار ہوجا

نوح نے اپنے بیٹے کو پکارا اور وہ اس (کشتی) سے (باہر) ایک کنارے پر تھا: اے میرے بیٹے! تو

بیٹے کا جواب اور حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نصیحت

مَّعَنَا وَ لَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۴۲﴾ قَالَ سَاٰوِیْۤ

مَّعَنَا	وَ	لَا تَكُنْ	مَّعَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۴۲﴾	قَالَ	سَاٰوِیْۤ
ہمارے ساتھ	اور	تو نہ ہو	کافروں کے ساتھ	اس نے کہا	میں ابھی پناہ لے لیتا ہوں

ہمارے ساتھ سوار ہوجا اور کافروں کے ساتھ نہ ہو ○ بیٹے نے کہا: میں ابھی کسی پہاڑ کی

اِلٰى جَبَلٍ یَّعْصِمُنِیْ مِنَ الْمَآءِ ؕ قَالَ لَا عَاصِمَ الْیَوْمَ

اِلٰى جَبَلٍ	یَّعْصِمُنِیْ	مِنَ الْمَآءِ	قَالَ	لَا عَاصِمَ	الْیَوْمَ
پہاڑ کی طرف	وہ بچالے گا مجھے	پانی سے	فرمایا	کوئی بچانے والا نہیں	آج

پناہ لے لیتا ہوں وہ مجھے پانی سے بچالے گا۔ (نوح نے) فرمایا: آج اللہ کے عذاب سے

مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ وَ حَالَ

مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ	اِلَّا	مَنْ	رَّحِمَ	وَ	حَالَ
اللہ کے حکم (عذاب) سے	مگر	(وہی بچے گا) جس پر	اس نے رحم فرمادیا	اور	حائل ہوگئی

کوئی بچانے والا نہیں مگر (وہی بچے گا) جس پر وہ رحم فرمادے اور ان کے درمیان میں

1 ..... جب حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم پر عذاب نازل ہوا تو چالیس دن اور رات آسمان سے بارش برستی رہی اور زمین سے پانی اُبلتا رہا۔ پانی پہاڑوں سے اونچا ہوگیا یہاں تک کہ ہر چیز اس میں ڈوب گئی اور ہوا اس شدت سے چل رہی تھی کہ اس کی وجہ سے پہاڑوں کی مانند اونچی لہریں بلند ہو رہی تھیں۔

بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ﴿۴۳﴾ وَ قِيْلَ يٰۤاَرْضُ

يٰۤاَرْضُ	قِيْلَ (۱)	وَ	مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ﴿۴۳﴾	فَكَانَ	الْمَوْجُ	بَيْنَهُمَا
اے زمین	کہا گیا	اور	غرق کئے جانے والوں میں سے	تو وہ ہو گیا	موج، لہر	ان کے درمیان

لہر حائل ہو گئی تو وہ بھی غرق کئے جانے والوں میں سے ہو گیا ○ اور حکم فرمایا گیا کہ اے زمین!

ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَ يٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَ غِيْضَ الْمَآءُ وَ

وَ	الْمَآءُ	غِيْضَ	وَ	اَقْلِعِيْ	يٰسَمَآءُ	وَ	مَآءَكِ	ابْلَعِيْ
اور	پانی	خشک کر دیا گیا	اور	تھم جا	اے آسمان	اور	اپنا پانی	نگل جا

اپنا پانی نگل جا اور اے آسمان! تھم جا اور پانی خشک کر دیا گیا اور

قُضِيَ الْاَمْرُ وَ اسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَ قِيْلَ بُعْدًا

بُعْدًا	قِيْلَ	وَ	عَلَى الْجُوْدِيِّ	اسْتَوَتْ	وَ	الْاَمْرُ	قُضِيَ
دوری (ہے)	فرما دیا گیا	اور	جودی (پہاڑ) پر	کشتی ٹھہر گئی	اور	کام	پورا کر دیا گیا

کام تمام ہو گیا اور وہ کشتی جودی پہاڑ پر ٹھہر گئی اور فرما دیا گیا: ظالموں

لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَ نَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ

فَقَالَ	رَّبَّهٗ	نُوْحٌ	نَادٰى	وَ	لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾
تو عرض کی	اپنے رب (کو)	نوح (نے)	پکارا	اور	ظلم کرنے والے لوگوں کے لئے

کے لئے دوری ہے ○ اور نوح نے اپنے رب کو پکارا تو عرض کی:

رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ وَ اِنَّ وَعْدَكَ

وَعْدَكَ	اِنَّ	وَ	مِنْ اَهْلِيْ	ابْنِيْ	اِنَّ	رَبِّ
تیرا وعدہ	بیشک	اور	میرے گھر والوں میں سے (تھا)	میرا بیٹا (بھی)	بیشک	اے میرے رب

اے میرے رب! میرا بیٹا بھی تو میرے گھر والوں میں سے ہے اور بیشک تیرا وعدہ

حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی بیٹے سے متعلق بارگاہِ الٰہی میں عرض

(1) ..... جب حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی قوم غرق ہو گئی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے زمین کو حکم فرمایا گیا کہ اے زمین! اپنا پانی نگل جا اور آسمان کو حکم فرمایا گیا کہ اے آسمان! تھم جا۔ پھر پانی خشک کر دیا گیا اور یوں حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی قوم کی ہلاکت کا کام پورا ہو گیا۔ حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی کشتی چھ مہینے زمین میں گھوم کر جودی پہاڑ پر ٹھہر گئی، یہ پہاڑ موصل یا شام کی حدود میں واقع ہے۔ حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کشتی میں دسویں رجب کو بیٹھے اور دسویں محرم کو کشتی جودی پہاڑ پر ٹھہری تو آپ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے اس کے شکر کا روزہ رکھا اور اپنے تمام ساتھیوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی تربیت

اَلْحَقُّ وَ اَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۴۵﴾ قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ

لَيْسَ	اِنَّهٗ	يٰنُوْحُ	قَالَ	اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۴۵﴾	اَنْتَ	وَ	اَلْحَقُّ
نہیں	بیشک وہ	اے نوح	فرمایا	سب سے بڑا حاکم (ہے)	تو	اور	سچا (ہے)

سچا ہے اور تو سب سے بڑا حاکم ہے ○ (اللہ نے) فرمایا: اے نوح! بیشک وہ

مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۖ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا

مَا	فَلَا تَسْـَٔلْنِ	غَيْرُ صَالِحٍ	عَمَلٌ	اِنَّهٗ	مِنْ اَهْلِكَ (1)
(اس کا) جو	تو تم سوال نہ کرو مجھ سے	اچھا نہیں	عمل	بیشک وہ (اس کا)	تیرے گھر والوں میں سے

تیرے گھر والوں میں ہرگز نہیں، بیشک اس کا عمل اچھا نہیں، پس تم مجھ سے اس بات کا

لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنِّيْۤ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ

تَكُوْنَ	اَنْ	اَعِظُكَ	اِنِّيْۤ	عِلْمٌ	بِهٖ	لَكَ	لَيْسَ
تم (نہ) ہو	کہ	نصیحت فرماتا ہوں تجھے	بیشک میں	علم	اس کا	تجھے	نہیں ہے

سوال نہ کرو جس کا تجھے علم نہیں۔ میں تجھے نصیحت فرماتا ہوں کہ تو ان لوگوں میں سے

حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی دعا

مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۴۶﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْۤ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ

اَنْ	بِكَ	اَعُوْذُ	اِنِّيْۤ	رَبِّ	قَالَ (2)	مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۴۶﴾
کہ	تیری	پناہ چاہتا ہوں	بیشک میں	اے میرے رب	عرض کی	نادانوں میں سے

نہ ہو جو جانتے نہیں ○ عرض کی: اے میرے رب! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ

اَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَ اِلَّا تَغْفِرْ

اِلَّا تَغْفِرْ	وَ	عِلْمٌ	بِهٖ	لِيْ	لَيْسَ	مَا	اَسْـَٔلَكَ
اگر تو مغفرت نہ فرمائے	اور	علم	اس کا	مجھے	نہیں ہے	وہ (چیز) جو	مانگوں تجھ سے

تجھ سے وہ چیز مانگوں جس کا مجھے علم نہیں اور اگر تو میری

(1)..... اس سے مراد یہ ہے کہ وہ آپ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام پر ایمان لانے والوں میں سے ہرگز نہ تھا یا اس سے مراد یہ ہے کہ وہ آپ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے ان گھر والوں میں سے نہ تھا جن کی آپ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے ساتھ نجات کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا۔ اس آیت سے ثابت ہوا کہ نجات کیلئے صرف نسبی قرابت کا اعتبار نہیں بلکہ اس کیلئے ایمان شرط ہے۔ (2)..... اس آیت میں حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے مقامِ رضا بالقضاء پر فائز ہونے کا بڑا پیارا اظہار ہے کہ سگا بیٹا نگاہوں کے سامنے ہلاک ہوا اور وعدۂ الٰہی کے پیشِ نظر دعا فرمائی لیکن حقیقتِ حال معلوم ہونے اور اللہ تعالیٰ کے تنبیہ فرمانے سے فوراً عاجزی کے =

حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو برکت و سلامتی کی بشارت

لِيْ وَتَرْحَمْنِيْٓ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۴۷﴾ قِيْلَ

قِيْلَ	مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۴۷﴾	اَكُنْ	تَرْحَمْنِيْٓ	وَ	لِيْ
فرمایا گیا	نقصان اٹھانے والوں میں سے	(تو) میں ہو جاؤں گا	رحم نہ کرے مجھ پر	اور	میری

مغفرت نہ فرمائے اور مجھ پر رحم نہ فرمائے تو میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں گا۔○ فرمایا گیا:

يٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ عَلَيْكَ وَ

وَ	عَلَيْكَ	بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ	اهْبِطْ	يٰنُوْحُ
اور	(جو) تجھ پر	ہماری طرف سے سلامتی اور برکتوں کے ساتھ	(کشتی سے) اتر جا	اے نوح

اے نوح! ہماری طرف سے اس سلامتی اور ان برکتوں کے ساتھ کشتی سے اترو جو تم پر اور

عَلٰٓى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ؕ وَاُمَمٌ

اُمَمٌ[1]	وَ	مَّعَكَ	مِّمَّنْ	عَلٰٓى اُمَمٍ
کچھ گروہ	اور	تمہارے ساتھ (ہیں)	(ان لوگوں میں) سے جو	جماعتوں پر (ہیں)

تمہارے ساتھیوں کی جماعتوں پر ہیں اور کچھ جماعتیں ایسی ہیں

قومِ نوح کا واقعہ ایک غیبی خبر

سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۴۸﴾ تِلْكَ

تِلْكَ	عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۴۸﴾	مِّنَّا	يَمَسُّهُمْ	ثُمَّ	سَنُمَتِّعُهُمْ
یہ	دردناک عذاب	ہماری طرف سے	پہنچے گا انہیں	پھر	ہم فائدے دیں گے انہیں

جنہیں ہم فائدے دیں گے پھر انہیں ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا○ یہ

مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ ۚ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ

مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ	اِلَيْكَ	نُوْحِيْهَآ	مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ[2]
نہیں جانتے تھے انہیں	تمہاری طرف	ہم وحی کرتے ہیں اسے	غیب کی خبروں میں سے (ہے)

کچھ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں۔ اس سے پہلے نہ تم انہیں جانتے

═ساتھ اپنی مغفرت اور رحم الٰہی کی دعا مانگنا شروع کر دی۔

1 ...... ان سے حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد قیامت تک پیدا ہونے والے کافر گروہ مراد ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ ان کی مقررہ مدتوں تک فراخیِ عیش اور وُسعتِ رزق عطا فرمائے گا پھر انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آخرت میں دردناک عذاب پہنچے گا۔ 2 ...... حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا واقعہ ماضی کی ایک غیبی خبر تھی جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دی۔ معلوم ہوا حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو غیب کا علم عطا فرمایا گیا ہے۔

معانقة ۹ الوقف علی فاصبر احسن والیق ۱۲

اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ۛؕ فَاصْبِرْ ۛؕ اِنَّ الْعَاقِبَةَ

اَنْتَ	وَ	لَا	قَوْمُكَ	مِنْ قَبْلِ هٰذَا	فَاصْبِرْ	اِنَّ	الْعَاقِبَةَ
تم	اور	نہ	تمہاری قوم	اس سے پہلے	تو تم صبر کرو	بیشک	اچھا انجام

تھے اور نہ تمہاری قوم جانتی تھی تو تم صبر کرو بیشک اچھا انجام

لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿۴۹﴾ ع وَ اِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ

لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿۴۹﴾	وَ	اِلٰى عَادٍ	اَخَاهُمْ (1)	هُوْدًا	قَالَ
پرہیز گاروں کے لئے (ہے)	اور	عاد کی طرف	ان کے (قومی) بھائی	ہود (کو بھیجا)	اس نے کہا

پرہیز گاروں کے لئے ہے ○ اور عاد کی طرف ان کے ہم قوم ہود کو بھیجا۔ فرمایا:

حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اپنی قوم کو تبلیغ

یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ اِنْ

یٰقَوْمِ	اعْبُدُوا	اللّٰهَ	مَا	لَكُمْ	مِّنْ اِلٰهٍ	غَیْرُهٗ	اِنْ
اے میری قوم	تم عبادت کرو	اللہ (کی)	نہیں	تمہارے لئے	کوئی معبود	اس کے علاوہ	نہیں

اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، تم تو

اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ﴿۵۰﴾ یٰقَوْمِ لَاۤ اَسْــٴَـلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا ؕ

اَنْتُمْ	اِلَّا	مُفْتَرُوْنَ ﴿۵۰﴾	یٰقَوْمِ	لَاۤ اَسْــٴَـلُكُمْ	عَلَیْهِ	اَجْرًا (2)
تم	مگر	بہتان لگانے والے	اے میری قوم	میں نہیں مانگتا تم سے	اس پر	کوئی اجرت

صرف بہتان لگانے والے ہو ○ اے میری قوم! میں اس پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا۔

تبلیغ کا اصل مقصد رضائے الٰہی

اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَى الَّذِیْ فَطَرَنِیْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَ

اِنْ	اَجْرِیَ	اِلَّا	عَلَى	الَّذِیْ	فَطَرَنِیْ	اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۵۱﴾	وَ
نہیں	میرا اجر	مگر	(اس کے ذمہ کرم) پر	جس نے	مجھے پیدا کیا	تو کیا تمہیں عقل نہیں	اور

میرا اجر تو اسی کے ذمہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا۔ تو کیا تمہیں عقل نہیں؟ ○ اور

توبہ واستغفار کی دعوت اور برکات توبہ

1 ...اس سے مراد دینی بھائی نہیں بلکہ سلسلۂ نسب کے اعتبار سے ہم قوم ہونا مراد ہے کیونکہ حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا تعلق قبیلۂ عاد سے تھا۔

2 ...انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کسی لالچ کے بغیر دین کی تبلیغ کا فریضہ سر انجام دیا اور باقاعدہ اس کا اظہار بھی فرمایا کہ تبلیغ سے ان کا مقصد مال یا کوئی منصب حاصل کرنا نہیں بلکہ وہ صرف اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی رضا اور اس کی طرف سے ملنے والے اجر و ثواب کے طلبگار ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ خالص نصیحت وہ ہوتی ہے جو کسی لالچ اور غرض کے بغیر ہو اور اس سے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا مقصود ہو۔

يٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَيْهِ

يٰقَوْمِ	اسْتَغْفِرُوْا	رَبَّكُمْ	ثُمَّ	تُوْبُوْۤا	اِلَيْهِ
اے میری قوم	مغفرت طلب کرو	اپنے رب (سے)	پھر	توبہ کرو، رجوع کرو	اس کی طرف

اے میری قوم! تم اپنے رب سے معافی مانگو پھر اس کی بارگاہ میں توبہ کرو

يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً

يُرْسِلِ	السَّمَآءَ	عَلَيْكُمْ	مِّدْرَارًا	وَّ	يَزِدْكُمْ	قُوَّةً
وہ بھیجے گا	بارش	تمہارے اوپر	موسلا دھار	اور	زیادہ کرے گا تمہیں (تمہاری)	(مزید) قوت

تو وہ تم پر موسلا دھار بارش بھیجے گا اور تمہاری قوت کے ساتھ مزید قوت

اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۵۲﴾ قَالُوْا يٰهُوْدُ

اِلٰى قُوَّتِكُمْ	وَ	لَا تَتَوَلَّوْا	مُجْرِمِيْنَ ﴿۵۲﴾	قَالُوْا	يٰهُوْدُ
تمہاری قوت کے ساتھ	اور	تم منہ نہ پھیرو	مجرم بن کر	انہوں نے کہا	اے ہود

زیادہ کرے گا اور تم مجرم بن کر منہ نہ پھیرو ○ انہوں نے کہا: اے ہود!

مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَّمَا نَحْنُ بِتَارِكِيْۤ اٰلِهَتِنَا

مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ (1)	وَّ	مَا	نَحْنُ	بِتَارِكِيْۤ	اٰلِهَتِنَا
تم نہیں لے کر آئے ہمارے پاس کوئی دلیل	اور	نہیں	ہم	چھوڑنے والے	اپنے معبودوں (کو)

تم ہمارے پاس کوئی دلیل لے کر نہیں آئے اور ہم صرف تمہارے کہنے سے اپنے خداؤں کو

عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۳﴾ اِنْ

عَنْ قَوْلِكَ	وَ	مَا	نَحْنُ	لَكَ	بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۳﴾	اِنْ
تمہارے کہنے سے	اور	نہیں	ہم	تم پر	ایمان لانے والے، یقین کرنے والے	نہیں

چھوڑنے والے نہیں ہیں اور نہ ہی تمہاری بات پر یقین کرنے والے ہیں ○ ہم تو

(1)...... قوم کا یہ کہنا کہ "تم ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں لائے" ان کے محض دشمنی اور انکارِ حق کی بنا پر تھا ورنہ حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے قوم کے سامنے اپنی نبوت پر دلائل ضرور پیش کئے ہوں گے کیونکہ ہر نبی واضح دلائل اور معجزات کے ساتھ ہی تشریف لاتا ہے۔

حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اعلانِ براءت اور توکّل کی

نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ ؕ قَالَ اِنِّیْۤ

نَّقُوْلُ	اِلَّا	اعْتَرٰىكَ	بَعْضُ اٰلِهَتِنَا	بِسُوْٓءٍ	قَالَ	اِنِّیْۤ
ہم کہتے	مگر	(یہ کہ) پہنچائی ہے تم پر	ہمارے کسی معبود (نے)	کوئی برائی	فرمایا	بیشک میں

صرف یہ کہتے ہیں کہ ہمارے کسی معبود نے تم پر کوئی برائی پہنچادی ہے۔ (ہود نے) فرمایا: میں

اُشْهِدُ اللّٰهَ وَاشْهَدُوْۤا اَنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا

اُشْهِدُ	اللّٰهَ	وَاشْهَدُوْۤا	اَنِّیْ	بَرِیْٓءٌ	مِّمَّا
گواہ بناتا ہوں	اللّٰہ (کو)	اور تم (بھی) گواہ ہو جاؤ	کہ میں	بیزار (ہوں)	(ان) سے جنہیں

اللّٰہ کو گواہ بناتا ہوں اور تم سب (بھی) گواہ ہو جاؤ کہ میں ان سب سے بیزار ہوں جنہیں

تُشْرِكُوْنَ ﴿۵۴﴾ مِنْ دُوْنِهٖ فَكِیْدُوْنِیْ جَمِیْعًا ثُمَّ

تُشْرِكُوْنَ ﴿۵۴﴾	مِنْ دُوْنِهٖ	فَكِیْدُوْنِیْ	جَمِیْعًا	ثُمَّ
تم شریک ٹھہراتے ہو	اس کے سوا	تو تم داؤ چلاؤ مجھ پر	سب (مل کر)	پھر

تم اللّٰہ کے سوا اس کا شریک ٹھہراتے ہو۔ تم سب مل کر میرے اوپر داؤ چلاؤ پھر

لَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۵۵﴾ اِنِّیْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّیْ وَرَبِّكُمْ ؕ

لَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۵۵﴾ [1]	اِنِّیْ	تَوَكَّلْتُ	عَلَى اللّٰهِ	رَبِّیْ	وَ	رَبِّكُمْ
مجھے مہلت نہ دو	بیشک میں (نے)	بھروسہ کیا	اللّٰہ پر	(جو) میرا رب	اور	تمہارا رب (ہے)

مجھے مہلت نہ دو۔ میں نے اللّٰہ پر بھروسہ کرلیا ہے جو میرا اور تمہارا رب ہے۔

حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا توکّل

مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِیَتِهَا ؕ اِنَّ رَبِّیْ

مَا	مِنْ دَآبَّةٍ	اِلَّا	هُوَ	اٰخِذٌ	بِنَاصِیَتِهَا	اِنَّ	رَبِّیْ
نہیں	کوئی جاندار	مگر	وہ (یعنی اللّٰہ نے)	پکڑا ہوا (ہے)	اس کی پیشانی سے	بیشک	میرا رب

زمین پر چلنے والا کوئی جاندار ایسا نہیں جس کی پیشانی اس کے قبضۂ قدرت میں نہ ہو۔ بیشک میرا رب

[1]...... یہ حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شجاعت اور اللّٰہ تعالیٰ پر بھروسہ تھا کہ آپ نے ایک زبردست، صاحبِ قوت وشوکت قوم سے جو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے خون کی پیاسی اور جان کی دشمن تھی اس طرح کے کلمات فرمائے اور اصلاً خوف نہ کیا اور وہ قوم انتہائی عداوت اور دشمنی کے باوجود آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو کوئی نقصان پہنچانے سے عاجز رہی۔

حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف سے آخری تنبیہ

عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۵۶﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ

اَبْلَغْتُكُمْ	فَقَدْ	تَوَلَّوْا	فَاِنْ	عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۵۶﴾
میں تبلیغ کر چکا ہوں تمہیں	تو بیشک	تم منہ پھیرو	پھر اگر	سیدھے راستے پر (ملتا ہے)

سیدھے راستہ پر ملتا ہے ○ پھر اگر تم منہ پھیرو تو میں تمہیں اُس کی تبلیغ کر چکا ہوں

مَّاۤ اُرْسِلْتُ بِهٖۤ اِلَیْكُمْ ؕ وَ یَسْتَخْلِفُ رَبِّیْ

رَبِّیْ	یَسْتَخْلِفُ	وَ	اِلَیْكُمْ	مَّاۤ اُرْسِلْتُ بِهٖۤ (1)
میرا رب	جانشین بنادے گا	اور	تمہاری طرف	(اس کی) جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا

جس کے ساتھ مجھے تمہاری طرف بھیجا گیا تھا اور میرا رب تمہاری جگہ

قَوْمًا غَیْرَكُمْ ۚ وَ لَا تَضُرُّوْنَهٗ شَیْــٴًـا ؕ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ

عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	رَبِّیْ	اِنَّ	شَیْــٴًـا	لَا تَضُرُّوْنَهٗ	وَ	قَوْمًا غَیْرَكُمْ (2)
ہر چیز پر	میرا رب	بیشک	کچھ	تم نہ بگاڑ سکو گے اس کا	اور	تمہارے علاوہ لوگوں (کو)

دوسروں کو لے آئے گا اور تم اس کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے بیشک میرا رب ہر شے پر

حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور مسلمانوں کی نجات

حَفِیْظٌ ﴿۵۷﴾ وَ لَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّیْنَا هُوْدًا وَّ الَّذِیْنَ

الَّذِیْنَ	وَّ	هُوْدًا	نَجَّیْنَا	اَمْرُنَا	جَآءَ	لَمَّا	وَ	حَفِیْظٌ ﴿۵۷﴾
ان لوگوں کو جو	اور	ہود	(تو) ہم نے نجات دی	ہمارا حکم	آ گیا	جب	اور	نگہبان (ہے)

نگہبان ہے ○ اور جب ہمارا حکم آ گیا تو ہم نے اپنی رحمت کے ساتھ ہود اور اس کے

اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَ نَجَّیْنٰهُمْ

نَجَّیْنٰهُمْ	وَ	مِّنَّا	بِرَحْمَةٍ (3)	مَعَهٗ	اٰمَنُوْا
ہم نے نجات دی انہیں	اور	اپنی طرف سے	رحمت کے ذریعے	اس کے ساتھ	ایمان لائے

ساتھ والے مسلمانوں کو بچا لیا اور انہیں سخت عذاب سے

1 ..... انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنی ظاہری زندگی میں اپنی امت تک سارے شرعی احکام پہنچا دیتے ہیں کوئی بات چھپا نہیں رکھتے۔

2 ..... یہ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ اگر کوئی قوم دین کی خدمت نہ کرے، تو اللہ تعالیٰ اسے برباد کرکے دوسری قوم اس کی جگہ مقرر فرما دیتا ہے، ابو جہل وغیرہ نے سرکشی کی تو انہیں ہلاک فرما کر مدینۂ طیبہ کے انصار سے دین کی خدمت لے لی۔ ہم اس خدائے قادر و قیوم کے حاجت مند ہیں اور وہ سب سے بے نیاز ہے۔ 3 ..... اس سے معلوم ہوا کہ ایمان اور نیک اعمال نجات کا ذریعہ اور سبب ہیں لیکن درحقیقت نجات صرف اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ملتی ہے۔

قوم عاد کی اعتقادی اور عملی حالت

مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۵۸﴾ وَ تِلْكَ عَادٌ ۗ جَحَدُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَ

مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۵۸﴾	وَ	تِلْكَ	عَادٌ	جَحَدُوْا	بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ	وَ
گاڑھے، سخت عذاب سے	اور	یہ	عاد (ہیں)	انہوں نے انکار کیا	اپنے رب کی آیتوں کا	اور

نجات دی ○ اور یہ عاد ہیں جنہوں نے اپنے رب کی آیتوں کا انکار کیا اور

قوم عاد کا برا انجام اور اس کا سبب

عَصَوْا رُسُلَهٗ وَ اتَّبَعُوْۤا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۵۹﴾ وَ

عَصَوْا	رُسُلَهٗ	وَ	اتَّبَعُوْۤا	اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۵۹﴾	وَ
نافرمانی کی	اپنے رسولوں (کی)	اور	پیروی کی	ہر بڑے سرکش ہٹ دھرم کے حکم (کی)	اور

اس کے رسولوں کی نافرمانی کی اور ہر بڑے سرکش ہٹ دھرم کے کہنے پر چلے ○ اور

اُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ عَادًا

اُتْبِعُوْا	فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا	لَعْنَةً	وَّ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ[1]	اَلَاۤ[2]	اِنَّ	عَادًا
ان کے پیچھے لگادی گئی	اس دنیا میں	لعنت	اور	قیامت کے دن	سن لو	بیشک	عاد (نے)

اِس دنیا میں اور قیامت کے دن ان کے پیچھے لعنت لگادی گئی۔ سن لو! بیشک عاد نے

حضرت صالح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی اپنی قوم کو تبلیغ

كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ﴿۶۰﴾ ع وَ اِلٰى ثَمُوْدَ

كَفَرُوْا	رَبَّهُمْ	اَلَا	بُعْدًا	لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ﴿۶۰﴾	وَ	اِلٰى ثَمُوْدَ
انکار کیا	اپنے رب (کا)	سن لو	دوری (ہے)	ہود کی قوم عاد کے لئے	اور	ثمود کی طرف

اپنے رب کے ساتھ کفر کیا۔ سن لو! ہود کی قوم عاد کے لئے دوری ہے ○ اور ثمود کی طرف

ع=۵

وقف لازم

اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا

اَخَاهُمْ	صٰلِحًا	قَالَ	يٰقَوْمِ	اعْبُدُوا	اللّٰهَ	مَا
ان کے (قومی) بھائی	صالح (کو بھیجا)	فرمایا	اے میری قوم	تم عبادت کرو	اللہ (کی)	نہیں

ان کے ہم قوم صالح کو بھیجا۔ فرمایا: اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا

1 ......یعنی دنیا اور آخرت دونوں جگہ لعنت قومِ عاد کے ساتھ ہے اور لعنت کا معنی ہے اللہ تعالٰی کی رحمت سے اور ہر بھلائی سے دوری۔

2 ...... آیت کے اس حصے میں اللہ تعالٰی نے قومِ عاد کے برے انجام کا اصلی سبب بیان فرمایا ہے کہ قومِ عاد نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ کفر کیا اس لئے ان کا اتنا برا انجام ہوا۔

قوم کا حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر اعتراض

لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَ

لَكُمْ	مِّنْ اِلٰهٍ	غَيْرُهٗ	هُوَ	اَنْشَاَكُمْ	مِّنَ الْاَرْضِ	وَ
تمہارے لئے	کوئی معبود	اس کے علاوہ	وہ	اس نے پیدا کیا تمہیں	زمین سے	اور

تمہارا کوئی معبود نہیں اس نے تمہیں زمین سے پیدا کیا اور

اسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَيْهِ ؕ

اسْتَعْمَرَكُمْ	فِيْهَا	فَاسْتَغْفِرُوْهُ	ثُمَّ	تُوْبُوْۤا	اِلَيْهِ
آباد کیا تمہیں	اسی میں	تو تم مغفرت طلب کرو اس سے	پھر	توبہ کرو، رجوع کرو	اس کی طرف

اسی میں تمہیں آباد کیا تو اس سے معافی مانگو پھر اس کی طرف رجوع کرو۔

اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ﴿۶۱﴾ قَالُوْا يٰصٰلِحُ

اِنَّ	رَبِّيْ	قَرِيْبٌ	مُّجِيْبٌ ﴿۶۱﴾	قَالُوْا	يٰصٰلِحُ
بیشک	میرا رب	قریب (ہے)	(دعا) قبول کرنے والا، سننے والا (ہے)	انہوں نے کہا	اے صالح

بیشک میرا رب قریب ہے، دعا سننے والا ہے ○ انہوں نے کہا: اے صالح!

قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَاۤ اَتَنْهٰىنَاۤ

قَدْ	كُنْتَ	فِيْنَا	مَرْجُوًّا [1]	قَبْلَ هٰذَاۤ	اَتَنْهٰىنَاۤ
تحقیق	تم تھے	ہم میں	جس سے اچھی امید رکھی جائے	اس سے پہلے	کیا تم منع کرتے ہو ہمیں

اس سے پہلے تم ہمارے درمیان ایسے تھے کہ تم سے بڑی امیدیں وابستہ تھیں۔ کیا تم ہمیں

اَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَ اِنَّنَا

اَنْ	نَّعْبُدَ	مَا	يَعْبُدُ	اٰبَآؤُنَا	وَ	اِنَّنَا
(اس سے) کہ	ہم عبادت کریں	جن کی	عبادت کرتے رہے	ہمارے باپ دادا	اور	بیشک ہم

اُن کی عبادت کرنے سے منع کرتے ہو جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے رہے اور بیشک

(1)......جب حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی قوم کے سامنے پیغامِ توحید پیش کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ" اے صالح! عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، اس تبلیغ سے پہلے تمہاری شخصیت ہمارے درمیان ایسی تھی کہ ہمیں تم سے بڑی امیدیں وابستہ تھیں اور ہم امید کرتے تھے کہ تم ہمارے سردار بنو گے کیونکہ تم کمزوروں کی مدد کرتے اور فقیروں پر سخاوت کرتے تھے، لیکن جب تم نے توحید کی دعوت دی اور بتوں کی برائیاں بیان کیں تو قوم کی اُمیدیں تم سے ختم ہو گئی ہیں۔

لَفِیْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَاۤ اِلَیْهِ

لَفِیْ شَكٍّ	مِّمَّا	تَدْعُوْنَاۤ	اِلَیْهِ
ضرور بڑے شک میں (ہیں)	(اس) کی طرف سے جو	تم بلا رہے ہو ہمیں	اس کی طرف

جس کی طرف تم ہمیں بلا رہے ہو اس کی طرف سے تو ہم بڑے دھوکے میں ڈالنے والے

مُرِیْبٍ ﴿۶۲﴾ قَالَ یٰقَوْمِ اَرَءَیْتُمْ اِنْ كُنْتُ

مُرِیْبٍ ﴿۶۲﴾	قَالَ (1)	یٰقَوْمِ	اَرَءَیْتُمْ	اِنْ	كُنْتُ
بہت دھوکے میں ڈالنے والے	فرمایا	اے میری قوم	بھلا بتاؤ	اگر	میں ہوں

شک میں ہیں ○ فرمایا: اے میری قوم! بھلا بتاؤ کہ اگر میں

عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَاٰتٰىنِیْ مِنْهُ رَحْمَةً

عَلٰی بَیِّنَةٍ	مِّنْ رَّبِّیْ	وَ	اٰتٰىنِیْ	مِنْهُ	رَحْمَةً
روشن دلیل پر	اپنے رب کی طرف سے	اور	اس نے دی ہو مجھے	اپنے پاس سے	رحمت

اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے اپنے پاس سے رحمت عطا فرمائی ہو

فَمَنْ یَّنْصُرُنِیْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَیْتُهٗ قف

فَمَنْ	یَّنْصُرُنِیْ	مِنَ اللّٰهِ	اِنْ	عَصَیْتُهٗ
تو کون	مدد کرے گا میری	اللہ سے (کے مقابلے میں)	اگر	میں نافرمانی کروں اس کی

تو اگر میں اس کی نافرمانی کروں تو مجھے اس سے کون بچائے گا؟

فَمَا تَزِیْدُوْنَنِیْ غَیْرَ تَخْسِیْرٍ ﴿۶۳﴾ وَیٰقَوْمِ هٰذِهٖ

فَمَا تَزِیْدُوْنَنِیْ	غَیْرَ تَخْسِیْرٍ ﴿۶۳﴾	وَ	یٰقَوْمِ	هٰذِهٖ
تو تم کچھ نہ بڑھاؤ گے میرا	نقصان پہنچانے کے علاوہ	اور	اے میری قوم	یہ

تم نقصان پہنچانے کے سوا میرا کچھ اور نہیں بڑھاؤ گے ○ اور اے میری قوم! یہ

حضرت صالح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جواب

اونٹنی سے متعلق قوم کو تنبیہ

(1)...... حضرت صالح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی قوم کو جواب دیتے ہوئے فرمایا: ”اے میری قوم! مجھے بتاؤ کہ اگر میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے روشن دلیل پر اور منصبِ نبوت پر فائز ہوں، اس کے باوجود میں بالفرض تمہاری پیروی کروں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کروں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے مجھے کوئی نہیں بچا سکتا اور اس طرح میں نقصان اٹھانے والا اور جو منصب اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کیا میں اسے ضائع کرنے والا ہو جاؤں گا، کیا تم نے کبھی دیکھا ہے کہ کسی نبی عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کفر کیا ہو۔ تمہاری بات ماننا خسارے میں پڑنے کے سوا کچھ نہیں۔

نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰیَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ

تَاْكُلْ	فَذَرُوْهَا	اٰیَةً	لَكُمْ	نَاقَةُ اللّٰهِ [1]
(تاکہ) وہ کھاتی رہے	تو تم چھوڑ دو اسے	نشانی	تمہارے لئے	اللہ کی اونٹنی (ہے)

تمہارے لئے نشانی کے طور پر اللہ کی اونٹنی ہے تو اسے چھوڑ دو تاکہ یہ اللہ کی زمین میں

فِیْۤ اَرْضِ اللّٰهِ وَ لَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَیَاْخُذَكُمْ

فَیَاْخُذَكُمْ	بِسُوْٓءٍ	لَا تَمَسُّوْهَا	وَ	فِیْۤ اَرْضِ اللّٰهِ
(اگر ایسا کیا) تو پکڑ لے گا تمہیں	برائی کے ساتھ	تم نہ چھونا اسے	اور	اللہ کی زمین میں

کھاتی رہے اور اسے برائی کے ساتھ ہاتھ نہ لگانا ورنہ قریب کا عذاب

عَذَابٌ قَرِیْبٌ ﴿۶۴﴾ فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا

اونٹنی کی رگیں کاٹنے پر نزولِ عذاب کی خبر

تَمَتَّعُوْا	فَقَالَ	فَعَقَرُوْهَا	عَذَابٌ قَرِیْبٌ ﴿۶۴﴾
تم فائدہ اٹھالو	تو صالح نے کہا	تو انہوں نے ٹانگوں کی رگیں کاٹ دیں اس کی	قریب کا عذاب

تمہیں پکڑ لے گا ○ تو انہوں نے اس کے پاؤں کی پچھلی جانب کے اوپر والی ٹانگوں کی رگیں کاٹ دیں

فِیْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍؕ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَیْرُ مَكْذُوْبٍ ﴿۶۵﴾ فَلَمَّا جَآءَ

حضرت صالح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور مسلمانوں کی نجات

جَآءَ	فَلَمَّا	غَیْرُ مَكْذُوْبٍ ﴿۶۵﴾	وَعْدٌ	ذٰلِكَ	ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ	فِیْ دَارِكُمْ
آیا	پھر جب	(جو) جھوٹا نہیں ہوگا	وعدہ (ہے)	یہ	تین دن	اپنے گھروں میں

تو صالح نے فرمایا: تم اپنے گھروں میں تین دن مزید فائدہ اٹھالو۔ یہ ایک وعدہ ہے جو جھوٹا نہ ہوگا ○ پھر جب

اَمْرُنَا نَجَّیْنَا صٰلِحًا وَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ

مَعَهٗ	اٰمَنُوْا	الَّذِیْنَ	وَّ	صٰلِحًا	نَجَّیْنَا	اَمْرُنَا
اس کے ساتھ	ایمان لائے	ان لوگوں کو جو	اور	صالح	(تو) ہم نے نجات دی	ہمارا حکم

ہمارا حکم آیا تو ہم نے صالح اور اس کے ساتھ والے مسلمانوں کو

[1]...... قوم ثمود نے حضرت صالح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے معجزہ طلب کیا تھا۔ آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو پتھر سے بحکمِ الٰہی اونٹنی پیدا ہوئی، یہ اونٹنی ان کے لئے حضرت صالح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی صداقت پر نشانی اور حضرت صالح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا معجزہ تھی۔ اس آیت میں اس اونٹنی کے متعلق احکام ارشاد فرمائے گئے کہ اسے زمین میں چرنے دو اور کوئی تکلیف نہ پہنچاؤ ورنہ دنیا ہی میں گرفتارِ عذاب ہو جاؤ گے اور مہلت نہ پاؤ گے۔

بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ

بِرَحْمَةٍ	مِّنَّا	وَ	مِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ	اِنَّ	رَبَّكَ	هُوَ
رحمت کے ذریعے	اپنی طرف سے	اور	(بچالیا) اس دن کی رسوائی سے	بیشک	تمہارا رب	وہی

اپنی رحمت کے ذریعے بچالیا اور اس دن کی رسوائی سے بچالیا۔ بیشک تمہارا رب

قومِ ثمود پر عذاب آیا

الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿٦٦﴾ وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ

الْقَوِيُّ	الْعَزِيْزُ ﴿٦٦﴾	وَ	اَخَذَ	الَّذِيْنَ	ظَلَمُوْا	الصَّيْحَةُ[1]
بڑی قوت والا	غلبے والا (ہے)	اور	پکڑ لیا	ان لوگوں کو جنہوں نے	ظلم کیا	چنگھاڑ (نے)

بڑی قوت والا، غلبے والا ہے ○ اور ظالموں کو چنگھاڑ نے پکڑ لیا

فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿٦٧﴾ ۙ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا

فَاَصْبَحُوْا	فِيْ دِيَارِهِمْ	جٰثِمِيْنَ ﴿٦٧﴾	كَاَنْ	لَّمْ يَغْنَوْا
تو وہ صبح کے وقت رہ گئے	اپنے گھروں میں	گھٹنوں کے بل پڑے ہوئے	گویا کہ	وہ نہ بسے تھے

تو وہ صبح کے وقت اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل پڑے رہ گئے ○ گویا وہ کبھی یہاں رہتے ہی

فِيْهَا ؕ اَلَاۤ اِنَّ ثَمُوْدَاۡ كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا

فِيْهَا	اَلَاۤ	اِنَّ	ثَمُوْدَاۡ	كَفَرُوْا	رَبَّهُمْ	اَلَا	بُعْدًا
ان میں	سن لو	بیشک	ثمود (نے)	انکار کیا	اپنے رب (کا)	سن لو	دوری (ہے)

نہ تھے۔ سن لو! بیشک ثمود نے اپنے رب کا انکار کیا۔ خبردار! لعنت ہو

فرشتوں کی بارگاہِ ابراہیمی میں حاضری اور ان کی مہمان نوازی

ع ٨ ٦ ٦

لِّثَمُوْدَ ﴿٦٨﴾ ع وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَاۤ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى

لِّثَمُوْدَ ﴿٦٨﴾	وَ	لَقَدْ	جَآءَتْ	رُسُلُنَاۤ	اِبْرٰهِيْمَ	بِالْبُشْرٰى
ثمود کے لئے	اور	ضرور بیشک	آئے	ہمارے فرشتے	ابراہیم (کے پاس)	خوشخبری کے ساتھ

ثمود پر ○ اور بیشک ہمارے فرشتے ابراہیم کے پاس خوشخبری لے کر آئے۔

[1] ......سورۂ اعراف میں قومِ ثمود پر آنے والے عذاب کی کیفیت اس طرح بیان ہوئی کہ ”انہیں زلزلے نے پکڑ لیا“ اور یہاں اس طرح بیان ہوئی کہ ”اور ظالموں کو چنگھاڑ نے پکڑ لیا“ ان دونوں کیفیتوں میں کوئی تضاد نہیں کیونکہ پہلے ہولناک چیخ کی آواز آئی اور اس کے بعد زلزلہ پیدا ہوا، اس لئے قومِ ثمود کی ہلاکت کو چیخ اور زلزلہ دونوں میں سے کسی کی طرف بھی منسوب کیا جاسکتا ہے۔

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا خوفزدہ ہونا اور فرشتوں کا اطمینان دلانا

قَالُوۡا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنۡ جَآءَ بِعِجۡلٍ حَنِيۡذٍ ﴿۶۹﴾

قَالُوۡا	سَلٰمًا	قَالَ	سَلٰمٌ	فَمَا لَبِثَ	اَنۡ	جَآءَ بِعِجۡلٍ [1]	حَنِيۡذٍ ﴿۶۹﴾
انہوں نے کہا	سلام	فرمایا	سلام	تو وہ نہ ٹھہرا	کہ	لے آیا ایک بچھڑا	بھنا ہوا

انہوں نے "سلام" کہا تو ابراہیم نے "سلام" کہا۔ پھر تھوڑی ہی دیر میں ایک بھنا ہوا بچھڑا لے آئے ○

فَلَمَّا رَاٰۤ اَيۡدِيَهُمۡ لَا تَصِلُ اِلَيۡهِ

فَلَمَّا	رَاٰۤ	اَيۡدِيَهُمۡ	لَا تَصِلُ	اِلَيۡهِ
پھر جب	اس نے دیکھا	ان کے ہاتھوں (کو)	(کہ) وہ نہیں پہنچ رہے	اس (کھانے) کی طرف

پھر جب دیکھا کہ ان (فرشتوں) کے ہاتھ کھانے کی طرف نہیں بڑھ رہے

نَكِرَهُمۡ وَاَوۡجَسَ مِنۡهُمۡ خِيۡفَةً ؕ قَالُوۡا

نَكِرَهُمۡ	وَ	اَوۡجَسَ	مِنۡهُمۡ	خِيۡفَةً	قَالُوۡا
(تو) اس نے اجنبی سمجھا انہیں	اور	محسوس کیا	ان کی طرف سے	خوف	انہوں نے کہا

تو ان سے وحشت ہوئی اور ان کی طرف سے خوف محسوس کیا۔ انہوں نے کہا:

حضرت سارہ کی مسرت اور انہیں بیٹے اور پوتے کی بشارت

لَا تَخَفۡ اِنَّاۤ اُرۡسِلۡنَاۤ اِلٰى قَوۡمِ لُوۡطٍ ﴿۷۰﴾ وَامۡرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ

لَا تَخَفۡ	اِنَّاۤ	اُرۡسِلۡنَاۤ	اِلٰى قَوۡمِ لُوۡطٍ ﴿۷۰﴾	وَ	امۡرَاَتُهٗ	قَآئِمَةٌ
آپ نہ ڈریں	بیشک	ہمیں بھیجا گیا ہے	قوم لوط کی طرف	اور	اس کی بیوی	کھڑی (تھی)

آپ نہ ڈریں۔ بیشک ہم قوم لوط کی طرف بھیجے گئے ہیں ○ اور ان کی بیوی (وہاں) کھڑی تھی

فَضَحِكَتۡ فَبَشَّرۡنٰهَا بِاِسۡحٰقَ ۙ وَمِنۡ وَّرَآءِ اِسۡحٰقَ يَعۡقُوۡبَ ﴿۷۱﴾

فَضَحِكَتۡ [2]	فَبَشَّرۡنٰهَا	بِاِسۡحٰقَ	وَ	مِنۡ وَّرَآءِ اِسۡحٰقَ	يَعۡقُوۡبَ ﴿۷۱﴾
تو وہ ہنسنے لگی	تو ہم نے بشارت دی اسے	اسحاق کی	اور	اسحاق کے پیچھے	یعقوب (کی)

تو وہ ہنسنے لگی تو ہم نے اسے اسحاق کی اور اسحاق کے پیچھے یعقوب کی خوشخبری دی ○

[1]...... گائے کا گوشت حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دستر خوان پر زیادہ آتا تھا اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اسے پسند فرماتے تھے، لہٰذا گائے کا گوشت کھانے والے اگر سنتِ ابراہیمی ادا کرنے کی نیت کریں تو ثواب پائیں گے۔ [2]...... مفسرین کے بیان کے مطابق حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زوجہ حضرت سارہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا یا تو حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کی ہلاکت کی خوشخبری سن کر، یا بیٹے کی بشارت سن کر خوشی سے، یا بڑھاپے میں اولاد پیدا ہونے کا سن کر تعجب کی وجہ سے ہنسیں۔

قَالَتْ يٰوَيْلَتٰٓى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّ هٰذَا

قَالَتْ	يٰوَيْلَتٰٓى	ءَاَلِدُ	وَ	اَنَا	عَجُوْزٌ	وَّ	هٰذَا
اس نے کہا	ہائے تعجب	کیا میں بچہ جنوں گی	اور (حالانکہ)	میں	بوڑھی (ہوں)	اور	یہ

کہا: ہائے تعجب! کیا میرے ہاں بیٹا پیدا ہوگا حالانکہ میں تو بوڑھی ہوں اور یہ

بَعْلِىْ شَيْخًا ؕ اِنَّ هٰذَا لَشَىْءٌ عَجِيْبٌ ۝۷۲ قَالُوْٓا

بَعْلِىْ	شَيْخًا	اِنَّ	هٰذَا	لَشَىْءٌ عَجِيْبٌ ۝۷۲	قَالُوْٓا
میرے شوہر	بوڑھے (ہیں)	بیشک	یہ	ضرور عجیب چیز (ہے)	انہوں نے کہا

میرے شوہر بھی بہت زیادہ عمر کے ہیں۔ بیشک یہ بڑی عجیب بات ہے ○ فرشتوں نے کہا:

اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ

اَتَعْجَبِيْنَ (1)	مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ	رَحْمَتُ اللّٰهِ	وَ	بَرَكٰتُهٗ	عَلَيْكُمْ
کیا تم تعجب کرتی ہو	اللہ کے کام سے	اللہ کی رحمت	اور	اس کی برکتیں (ہوں)	تم پر

کیا تم اللہ کے کام پر تعجب کرتی ہو؟ اے گھر والو! تم پر اللہ کی رحمت اور

اَهْلَ الْبَيْتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝۷۳ فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ

اَهْلَ الْبَيْتِ (2)	اِنَّهٗ	حَمِيْدٌ	مَّجِيْدٌ ۝۷۳	فَلَمَّا	ذَهَبَ	عَنْ اِبْرٰهِيْمَ
(اے) گھر والو	بیشک وہ	سب خوبیوں والا	عزت والا (ہے)	پھر جب	چلا گیا	ابراہیم سے

اس کی برکتیں ہوں۔ بیشک وہی سب خوبیوں والا، عزت والا ہے ○ پھر جب ابراہیم سے خوف

الرَّوْعُ وَجَآءَتْهُ الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا فِىْ قَوْمِ لُوْطٍ ۝۷۴ ؕ اِنَّ

الرَّوْعُ	وَ	جَآءَتْهُ	الْبُشْرٰى	يُجَادِلُنَا (3)	فِىْ قَوْمِ لُوْطٍ ۝۷۴	اِنَّ
خوف	اور	آگئی اس کے پاس	خوشخبری	(تو) جھگڑنے لگا ہم سے	قومِ لوط کے بارے میں	بیشک

زائل ہوگیا اور اس کے پاس خوشخبری آگئی تو ہم سے قومِ لوط کے بارے میں جھگڑنے لگے ○ بیشک

حضرت سارہ کا اظہارِ تعجب

فرشتوں کا اطمینان دلانا اور دعائے رحمت و برکت

قومِ لوط کے بارے میں حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اصرار کے ساتھ سفارش کرنا

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے تین اوصاف

(1)...... فرشتوں کے کلام کے معنی یہ ہیں کہ اے سارہ! رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا، آپ کے لئے یہ تعجب کا مقام نہیں کیونکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا تعلق اس گھرانے سے ہے جو معجزات، عادتوں سے ہٹ کر کاموں کے سرانجام ہونے، اللہ تعالٰی کی رحمتوں اور برکتوں کے نازل ہونے کی جگہ بنا ہوا ہے۔ (2)...... حضرت سارہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو اہلِ بیت کہا گیا، اس سے ثابت ہوا کہ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ازواجِ مطہرات اہلِ بیت میں داخل ہیں، لہٰذا حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اور دیگر ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اہلِ بیت میں شامل ہیں۔ (3)...... جمہور مفسرین کے نزدیک اس کا=

قوم لوط کی سفارش کرنے پر جواب

اِبْرٰهِیْمَ لَحَلِیْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِیْبٌ ﴿۷۵﴾ یٰۤاِبْرٰهِیْمُ

اِبْرٰهِیْمَ	لَحَلِیْمٌ	اَوَّاهٌ	مُّنِیْبٌ ﴿۷۵﴾ (1)	یٰۤاِبْرٰهِیْمُ
ابراہیم	ضرور بڑے تحمل والا	آہ وزاری کرنے والا	رجوع کرنے والا (ہے)	اے ابراہیم

ابراہیم بڑے تحمل والا، بہت آہیں بھرنے والا، رجوع کرنے والا ہے ○ (ہم نے فرمایا) اے ابراہیم!

اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۚ وَ اِنَّهُمْ

اَعْرِضْ	عَنْ هٰذَا	اِنَّهٗ	قَدْ	جَآءَ	اَمْرُ رَبِّكَ	وَ	اِنَّهُمْ
کنارہ کشی کرلو	اس (بات) سے	بیشک	تحقیق	آچکا	تیرے رب کا حکم	اور	بیشک وہ لوگ

اس بات سے کنارہ کشی کرلیجیے، بیشک تیرے رب کا حکم آچکا ہے اور بیشک ان پر

فرشتوں کی آمد پر حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پریشانی

اٰتِیْهِمْ عَذَابٌ غَیْرُ مَرْدُوْدٍ ﴿۷۶﴾ وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا

اٰتِیْهِمْ	عَذَابٌ	غَیْرُ مَرْدُوْدٍ ﴿۷۶﴾	وَ	لَمَّا	جَآءَتْ	رُسُلُنَا
آنے والا ہے ان پر	(ایسا) عذاب	(جو) لوٹایا نہیں جائے گا	اور	جب	آئے	ہمارے فرشتے

ایسا عذاب آنے والا ہے جو پھیرا نہ جائے گا ○ اور جب لوط کے پاس

لُوْطًا سِیْٓءَ بِهِمْ وَ ضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا

لُوْطًا	سِیْٓءَ (2)	بِهِمْ	وَ	ضَاقَ	بِهِمْ	ذَرْعًا
لوط (کے پاس)	(تو) وہ غمزدہ ہوگیا	ان کی وجہ سے	اور	تنگ ہوا	ان کے سبب	سینہ

ہمارے فرشتے آئے تو ان کی وجہ سے لوط غمگین ہوئے اور ان کا دل تنگ ہوا

حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کو نصیحت اور قوم کا جواب

وَقَالَ هٰذَا یَوْمٌ عَصِیْبٌ ﴿۷۷﴾ وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ یُهْرَعُوْنَ

وَ	قَالَ	هٰذَا	یَوْمٌ	عَصِیْبٌ ﴿۷۷﴾	وَ	جَآءَهٗ	قَوْمُهٗ	یُهْرَعُوْنَ
اور	کہا	یہ	دن	بڑا سخت (ہے)	اور	آئی اس کے پاس	اس کی قوم	دوڑتے ہوئے

اور فرمانے لگے یہ بڑا سخت دن ہے ○ اور ان کے پاس ان کی قوم دوڑتی ہوئی

= معنی یہ ہے کہ ”حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہمارے بھیجے ہوئے فرشتوں سے قومِ لوط کے بارے میں جھگڑنے لگے۔“

1 ..... حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی صفت میں ”مُنِیْبٌ“ اس لئے فرمایا کہ جو شخص دوسروں پر اللہ تعالیٰ کے عذاب کی وجہ سے ڈرتا اور اس کی طرف رجوع کرتا ہے تو وہ اپنے معاملے میں اللہ تعالیٰ سے کس قدر ڈرنے والا اور اس کی طرف رجوع کرنے والا ہوگا۔ 2 ..... جب فرشتے خوبصورت لڑکوں کی شکل میں حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس آئے تو ان کا حسن و جمال دیکھ کر اور قوم کی خباثت اور بدعملی کا خیال کرکے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ان =

اِلَيْهِ ؕ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ قَالَ يٰقَوْمِ

اِلَيْهِ	وَ	مِنْ قَبْلُ	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ	السَّيِّاٰتِ	قَالَ	يٰقَوْمِ (1)
اس کی طرف	اور	(اس) سے پہلے	وہ کرتے رہتے تھے	برے کام	فرمایا	اے میری قوم

آئی اور وہ (لوگ) پہلے ہی سے برے کاموں کے عادی تھے۔ لوط نے فرمایا: اے میری قوم!

هٰۤؤُلَآءِ بَنَاتِیْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ

هٰۤؤُلَآءِ	بَنَاتِیْ (2)	هُنَّ	اَطْهَرُ	لَكُمْ	فَاتَّقُوا	اللّٰهَ
یہ	میری (قوم کی) بیٹیاں (ہیں)	وہ	بہت پاکیزہ (ہیں)	تمہارے لیے	تو ڈرو	اللہ (سے)

یہ میری قوم کی بیٹیاں ہیں یہ تمہارے لیے پاکیزہ ہیں تو اللہ سے ڈرو

وَلَا تُخْزُوْنِ فِیْ ضَیْفِیْ ؕ اَلَیْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ

وَ	لَا تُخْزُوْنِ	فِیْ ضَیْفِیْ	اَلَیْسَ	مِنْكُمْ	رَجُلٌ
اور	رسوانہ کرو مجھے	میرے مہمانوں میں	کیا نہیں ہے	تم میں سے	ایک آدمی (بھی)

اور مجھے میرے مہمانوں میں رسوانہ کرو۔ کیا تم میں کوئی ایک آدمی بھی

رَّشِیْدٌ ﴿۷۸﴾ قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا

رَّشِیْدٌ ﴿۷۸﴾	قَالُوْا	لَقَدْ	عَلِمْتَ	مَا	لَنَا
نیک سیرت	انہوں نے کہا	ضرور بیشک	تم جانتے ہو	نہیں	ہمارے لئے

نیک کردار والا نہیں؟ ○ انہوں نے کہا: تمہیں معلوم ہے کہ تمہاری قوم کی

فِیْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا

فِیْ بَنٰتِكَ	مِنْ حَقٍّ	وَ	اِنَّكَ	لَتَعْلَمُ	مَا
تمہاری (قوم کی) بیٹیوں میں	کوئی حق (یعنی حاجت)	اور	بیشک تم	ضرور جانتے ہو	جو

بیٹیوں میں ہمارے لئے کوئی حاجت نہیں اور تم ضرور جانتے ہو جو

=خوبصورت لڑکوں کی وجہ سے غمگین ہوئے اور آپ کا دل تنگ ہوا اور فرمانے لگے کہ یہ بڑا سختی کا دن ہے۔

(1)...... حضرت لوط عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اس کلام سے مراد یہ ہے کہ "اے میری قوم! یہ جو میری قوم کی بیٹیاں ہیں، یہ تمہارے لئے نکاح کی صورت میں پاکیزہ ہیں تو اپنی بیویوں سے فائدہ حاصل کرو کہ وہ تمہارے لئے حلال ہے۔" (2)... حضرت لوط عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے قوم کی بیٹیوں کو بزرگانہ شفقت سے اپنی بیٹیاں فرمایا تاکہ اس حسنِ اخلاق سے وہ فائدہ اٹھائیں اور غیرت و حمیت سیکھیں۔

حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی حسرت

فرشتوں کا خود کو ظاہر کرنا اور قوم پر عذاب کی خبر دینا

نُرِیْدُ ﴿٧٩﴾ قَالَ لَوْ اَنَّ لِیْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ

نُرِیْدُ ﴿٧٩﴾	قَالَ	لَوْ	اَنَّ	لِیْ	بِكُمْ	قُوَّةً	اَوْ
ہم چاہتے ہیں	فرمایا	اے کاش	کہ	میرے لئے (ہوتی)	تمہارے مدِ مقابل	کوئی قوت	یا

ہم چاہتے ہیں ○ لوط نے فرمایا: اے کاش! تمہارے مدِ مقابل میرے پاس کوئی قوت ہوتی یا

اٰوِیْۤ اِلٰى رُكْنٍ شَدِیْدٍ ﴿٨٠﴾ قَالُوْا یٰلُوْطُ اِنَّا

اٰوِیْۤ	اِلٰى رُكْنٍ شَدِیْدٍ ﴿٨٠﴾	قَالُوْا	یٰلُوْطُ	اِنَّا
میں پناہ لے سکتا	کسی مضبوط سہارے کی طرف	(فرشتوں نے) کہا	اے لوط	بیشک ہم

میں کسی مضبوط سہارے کی پناہ لے سکتا ○ فرشتوں نے عرض کی: اے لوط! ہم

رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ یَّصِلُوْۤا اِلَیْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ

رُسُلُ رَبِّكَ	لَنْ یَّصِلُوْۤا	اِلَیْكَ	فَاَسْرِ [1]	بِاَهْلِكَ
تیرے رب کے بھیجے ہوئے (ہیں)	وہ ہرگز نہیں پہنچ سکیں گے	آپ تک	تو لے جاؤ	اپنے گھر والوں کو

تمہارے رب کے بھیجے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ آپ تک ہرگز نہیں پہنچ سکیں گے تو آپ اپنے گھر والوں کو

بِقِطْعٍ مِّنَ الَّیْلِ وَ لَا یَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ؕ

بِقِطْعٍ مِّنَ الَّیْلِ	وَ	لَا یَلْتَفِتْ	مِنْكُمْ	اَحَدٌ	اِلَّا	امْرَاَتَكَ
رات کے ایک حصے میں	اور	پیٹھ پھیر کر نہ دیکھے	تم میں سے	کوئی ایک	مگر	تیری بیوی

راتوں رات لے جائیں اور تم میں کوئی پیٹھ پھیر کر نہ دیکھے سوائے تیری بیوی کے۔

اِنَّهٗ مُصِیْبُهَا مَاۤ اَصَابَهُمْ ؕ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ؕ

اِنَّهٗ	مُصِیْبُهَا	مَاۤ	اَصَابَهُمْ	اِنَّ	مَوْعِدَهُمُ	الصُّبْحُ
بیشک	پہنچنے والا ہے اسے	جو	پہنچے گا انہیں	بیشک	ان کے وعدے کا وقت	صبح (ہے)

بیشک اسے بھی وہی (عذاب) پہنچنا ہے جو ان (کافروں) کو پہنچے گا بیشک ان کا وعدہ صبح کے وقت کا ہے۔

[1] ... فرشتوں کے اس کلام کا ایک معنی یہ ہے کہ اے لوط! عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، آپ اپنے گھر والوں کو راتوں رات یہاں سے لے جائیں اور آپ میں سے کوئی پیٹھ پھیر کر نہ دیکھے لیکن یہ ہے کہ آپ کی بیوی پیٹھ پھیر کر دیکھ لے گی کیونکہ اسے بھی وہی عذاب پہنچنا ہے جو ان کافروں کو پہنچے گا۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ اے لوط! عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، آپ اپنے گھر والوں کو راتوں رات یہاں سے لے جائیں اور آپ میں سے کوئی پیٹھ پھیر کر نہ دیکھے البتہ اپنی بیوی کو ساتھ لے کر نہ جائیں کیونکہ اسے بھی وہی عذاب پہنچنا ہے جو ان کافروں کو پہنچے گا۔

قومِ لوط پر عذاب کی کیفیت

اَلَیْسَ الصُّبْحُ بِقَرِیْبٍ ﴿۸۱﴾ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا

اَلَیْسَ	الصُّبْحُ	بِقَرِیْبٍ ﴿۸۱﴾	فَلَمَّا	جَآءَ	اَمْرُنَا[1]	جَعَلْنَا
کیا نہیں ہے	صبح	قریب	پھر جب	آیا	ہمارا حکم	(تو) ہم نے کر دیا

کیا صبح قریب نہیں؟ ○ پھر جب ہمارا حکم آیا تو ہم نے

عَالِیَهَا سَافِلَهَا وَ اَمْطَرْنَا عَلَیْهَا حِجَارَةً

عَالِیَهَا	سَافِلَهَا	وَ	اَمْطَرْنَا	عَلَیْهَا	حِجَارَةً
اس (بستی) کے اوپر کا حصہ	اس کے نیچے کا حصہ	اور	ہم نے برسائے	اس پر	پتھر

اس بستی کے اوپر کے حصے کو اس کا نیچے کا حصہ کر دیا اور اس پر لگاتار کنکر کے پتھر

مِّنْ سِجِّیْلٍ ۙ مَّنْضُوْدٍ ﴿۸۲﴾ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ؕ وَ مَا هِیَ

مِّنْ سِجِّیْلٍ	مَّنْضُوْدٍ ﴿۸۲﴾	مُّسَوَّمَةً	عِنْدَ رَبِّكَ	وَ	مَا	هِیَ
کنکر سے (کے)	لگاتار	نشان لگے ہوئے	تیرے رب کی طرف سے	اور	نہیں	وہ (پتھر)

برسائے ○ جن پر تیرے رب کی طرف سے نشان لگے ہوئے تھے اور وہ پتھر

حضرت شعیب عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اپنی قوم کو تبلیغ اور نصیحت

النصف ع ۱۵

مِنَ الظّٰلِمِیْنَ بِبَعِیْدٍ ﴿۸۳﴾ وَ اِلٰی مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا ؕ

مِنَ الظّٰلِمِیْنَ	بِبَعِیْدٍ ﴿۸۳﴾	وَ	اِلٰی مَدْیَنَ	اَخَاهُمْ	شُعَیْبًا
ظالموں سے	کچھ دور	اور	مدین کی طرف	ان کے (قومی) بھائی	شعیب (کو بھیجا)

ظالموں سے کچھ دور نہیں ○ اور مدین کی طرف ان کے ہم قوم شعیب کو بھیجا۔

قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ

قَالَ	یٰقَوْمِ	اعْبُدُوا	اللّٰهَ	مَا	لَكُمْ	مِّنْ اِلٰهٍ
اس نے کہا	اے میری قوم	تم عبادت کرو	اللہ (کی)	نہیں	تمہارے لئے	کوئی معبود

انہوں نے کہا: اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا

[1]...... حضرت لوط عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم پر عذاب اس طرح آیا کہ ان کے شہر جس طبقۂ زمین میں تھے اس کے نیچے حضرت جبریل عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنا بازو ڈالا اور ان پانچوں شہروں کو جن میں سب سے بڑا سدوم تھا اور ان میں چار لاکھ آدمی بستے تھے اتنا اونچا اٹھایا کہ وہاں کے کتوں اور مرغوں کی آوازیں آسمان پر پہنچنے لگیں اور اس آہستگی سے اٹھایا کہ کسی برتن کا پانی نہ گرا اور کوئی سونے والا بیدار نہ ہوا، پھر اس بلندی سے اس کو اوندھا کر کے پلٹ دیا اور جو لوگ اس وقت بستی میں موجود نہ تھے وہ جہاں کہیں سفر میں تھے وہیں انہیں لگاتار پتھر برسا کر ہلاک کر دیا گیا۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ بستیاں الٹنے کے بعد ان=

غَيْرُهٗ ؕ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِنِّیْۤ

غَيْرُهٗ	وَ	لَا تَنْقُصُوا [1]	الْمِكْيَالَ	وَ	الْمِيْزَانَ	اِنِّیْۤ
اس کے علاوہ	اور	کمی نہ کرو	ناپ	اور	تول (میں)	بیشک میں

کوئی معبود نہیں اور ناپ اور تول میں کمی نہ کرو۔ بیشک میں

اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ وَّاِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ

اَرٰىكُمْ	بِخَيْرٍ	وَّ	اِنِّیْۤ	اَخَافُ	عَلَيْكُمْ
دیکھ رہا ہوں تمہیں	بھلائی میں (یعنی خوشحال)	اور	بیشک میں	خوف کرتا ہوں	تمہارے اوپر

تمہیں خوشحال دیکھ رہا ہوں اور بیشک مجھے تم پر گھیر لینے والے دن کے

عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ۝۸۴ وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ

عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ۝۸۴	وَ	يٰقَوْمِ	اَوْفُوا	الْمِكْيَالَ	وَ	الْمِيْزَانَ
گھیر لینے والے دن کے عذاب (کا)	اور	اے میری قوم	پورا کرو	ناپ	اور	تول

عذاب کا ڈر ہے ۝ اور اے میری قوم! انصاف کے ساتھ ناپ اور تول

بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا

بِالْقِسْطِ	وَ	لَا تَبْخَسُوا	النَّاسَ	اَشْيَآءَهُمْ	وَ	لَا تَعْثَوْا
انصاف کے ساتھ	اور	کم کرکے نہ دو	لوگوں (کو)	ان کی چیزیں	اور	نہ پھرو

پورا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دو اور زمین میں

فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝۸۵ بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ

فِی الْاَرْضِ	مُفْسِدِيْنَ ۝۸۵	بَقِيَّتُ اللّٰهِ [2]	خَيْرٌ	لَّكُمْ	اِنْ
زمین میں	فساد کرتے ہوئے	اللّٰہ کا (جو رزق) باقی رہ جائے	(وہ) بہتر (ہے)	تمہارے لیے	اگر

فساد نہ پھیلاتے پھرو ۝ اللّٰہ کا دیا ہوا جو بچ جائے وہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر

=ہی پر لگاتار پتھر برسائے گئے۔

(1)..... کفر کے بعد مدین والوں کی سب سے بری عادت یہ تھی کہ جب کوئی شخص ان کے پاس اپنی چیز بیچنے آتا تو ان کی کوشش یہ ہوتی کہ وہ تول میں اس چیز کو جتنا زیادہ لے سکتے ہوں اتنا لے لیں اور جب وہ کسی کو اپنی چیز فروخت کرتے تو ناپ اور تول میں کمی کر جاتے، اس طرح وہ ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے میں مصروف تھے، اس لئے حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے انہیں یہ بری عادت چھوڑنے کی دعوت دی۔ (2)..... مفسرین نے اس آیت کے مختلف معنی=

قوم کا حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر طنز

كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿٨٦﴾ قَالُوْا

كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ	وَ	مَآ	اَنَا	عَلَيْكُمْ	بِحَفِيْظٍ ﴿٨٦﴾	قَالُوْا (1)
تم ہو	ایمان والے	اور	نہیں	میں	تمہارے اوپر	کوئی نگہبان	انہوں نے کہا

تمہیں یقین ہو اور میں تم پر کوئی نگہبان نہیں ○ (قوم نے) کہا:

يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا

يٰشُعَيْبُ	اَصَلٰوتُكَ	تَاْمُرُكَ	اَنْ	نَّتْرُكَ	مَا
اے شعیب	کیا تمہاری نماز	حکم دیتی ہے تمہیں	کہ	ہم چھوڑ دیں	(انہیں) جن کی

اے شعیب! کیا تمہاری نماز تمہیں یہ حکم دیتی ہے کہ ہم اپنے باپ دادا کے

يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِيْٓ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ؕ

يَعْبُدُ	اٰبَآؤُنَآ (2)	اَوْ	اَنْ	نَّفْعَلَ	فِيْٓ اَمْوَالِنَا	مَا	نَشٰٓؤُا (3)
عبادت کرتے تھے	ہمارے باپ دادا	یا	یہ کہ	ہم (نہ) کریں	اپنے مالوں میں	جو	ہم چاہیں

خداؤں کو چھوڑ دیں یا اپنے مال میں اپنی مرضی کے مطابق عمل نہ کریں۔

حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا قوم کو جواب

اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ ﴿٨٧﴾ قَالَ يٰقَوْمِ

اِنَّكَ	لَاَنْتَ	الْحَلِيْمُ	الرَّشِيْدُ ﴿٨٧﴾	قَالَ	يٰقَوْمِ
بیشک تم	ضرور تم (تو)	بڑے عقلمند	نیک چلن (ہو)	فرمایا	اے میری قوم

واہ بھئی! تم تو بڑے عقلمند، نیک چلن ہو ○ شعیب نے فرمایا: اے میری قوم!

اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَرَزَقَنِيْ

اَرَءَيْتُمْ	اِنْ	كُنْتُ	عَلٰى بَيِّنَةٍ	مِّنْ رَّبِّيْ	وَ	رَزَقَنِيْ
بھلا بتاؤ	اگر	میں ہوں	ایک روشن دلیل پر	اپنے رب کی طرف سے	اور	اس نے دیا ہو مجھے

بھلا بتاؤ کہ اگر میں اپنے رب کی طرف سے ایک روشن دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے

=بیان کئے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ حرام مال ترک کرنے کے بعد جس قدر حلال مال بچے وہی تمہارے لئے بہتر ہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ پورا تولنے اور ناپنے کے بعد جو بچے وہ بہتر ہے۔

1 ..... حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے مدین والوں کو دو باتوں کا حکم دیا تھا۔ (1) اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کریں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ اور کسی کی عبادت نہ کریں۔ (2) ناپ تول میں کمی نہ کریں۔ قوم نے ان دونوں باتوں کا جو جواب حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دیا اس کا ذکر اس آیت میں ہے۔=

حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کو تنبیہ

مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَ مَاۤ اُرِیْدُ اَنْ

مِنْهُ	رِزْقًا حَسَنًا	وَ	مَاۤ اُرِیْدُ	اَنْ
اپنے پاس سے	اچھا رزق (تو میں کیوں نہ تمہیں سمجھاؤں)	اور	میں نہیں چاہتا	کہ

اپنے پاس سے اچھی روزی دی ہو (تو میں کیوں نہ تمہیں سمجھاؤں) اور میں نہیں چاہتا کہ

اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَاۤ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ؕ اِنْ اُرِیْدُ

اُخَالِفَكُمْ	اِلٰى	مَاۤ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ	اِنْ	اُرِیْدُ
میں مخالفت کروں تمہاری	(اس) کی طرف (مائل ہوکر)	جس سے تمہیں منع کرتا ہوں	نہیں	میں چاہتا

جس بات سے میں تمہیں منع کرتا ہوں خود اس کے خلاف کرنے لگوں، میں تو صرف

اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ؕ وَ مَا تَوْفِیْقِیْۤ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ

اِلَّا	الْاِصْلَاحَ	مَا	اسْتَطَعْتُ (1)	وَ	مَا	تَوْفِیْقِیْۤ	اِلَّا	بِاللّٰهِ (2)
مگر	اصلاح کرنا	جتنی	میں طاقت رکھوں	اور	نہیں	میری توفیق	مگر	اللہ (کی مدد) سے

اصلاح چاہتا ہوں جتنی مجھ سے ہوسکے اور میری توفیق اللہ ہی کی مدد سے ہے

عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَیْهِ اُنِیْبُ ﴿۸۸﴾ وَ یٰقَوْمِ

عَلَیْهِ	تَوَكَّلْتُ	وَ	اِلَیْهِ	اُنِیْبُ ﴿۸۸﴾	وَ	یٰقَوْمِ
اسی پر	میں نے بھروسہ کیا	اور	اسی کی طرف	میں رجوع کرتا ہوں	اور	اے میری قوم

میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں ○ اور اے میری قوم!

لَا یَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِیْۤ اَنْ یُّصِیْبَكُمْ مِّثْلُ مَاۤ

لَا یَجْرِمَنَّكُمْ	شِقَاقِیْۤ	اَنْ	یُّصِیْبَكُمْ	مِّثْلُ	مَاۤ
نہ ابھار دے تمہیں	میری دشمنی	(اس بات پر) کہ	پہنچ جائے تمہیں	(اس کی) مثل	جو

میری مخالفت تم سے یہ نہ کروادے کہ تم پر بھی اسی طرح کا (عذاب) آپہنچے جو

═ 2 ...... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) اس جواب سے یہ ظاہر ہوا کہ مدین والوں کے پاس بت پرستی کرنے پر دلیل اپنے آباء واجداد کی اندھی تقلید تھی، اسی لئے بت پرستی چھوڑنے کا حکم انہیں بہت عجیب لگا۔ 3 ...... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ ہم اپنے مال میں پورا اختیار رکھتے ہیں، چاہے کم ناپیں چاہے کم تولیں۔

1 ...... حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی قوم کو ان کی باتوں کے تین جوابات دیئے جن کا ذکر اس آیت میں ہے اور ان تینوں جوابات میں اس بات کی تنبیہ کی گئی ہے کہ ہر عقلمند انسان کو چاہئے کہ وہ جو کام کر رہا ہے اور جس کام کو چھوڑ رہا ہے اس میں اللہ تعالٰی کے حقوق، اپنی جان کے حقوق اور لوگوں کے ═

اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ؕ وَ مَا قَوْمُ لُوْطٍ

اَصَابَ	قَوْمَ نُوْحٍ	اَوْ	قَوْمَ هُوْدٍ	اَوْ	قَوْمَ صٰلِحٍ	وَ	مَا	قَوْمُ لُوْطٍ
پہنچا	نوح کی قوم	یا	ہود کی قوم	یا	صالح کی قوم (کو)	اور	نہیں	لوط کی قوم

نوح کی قوم یا ہود کی قوم یا صالح کی قوم پر آیا تھا اور لوط کی قوم

مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ ﴿۸۹﴾ وَ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَيْهِ ؕ

مِّنْكُمْ	بِبَعِيْدٍ ﴿۸۹﴾	وَ	اسْتَغْفِرُوْا	رَبَّكُمْ	ثُمَّ	تُوْبُوْۤا (1)	اِلَيْهِ
تم سے	کچھ دور	اور	مغفرت طلب کرو	اپنے رب (سے)	پھر	رجوع لاؤ	اس کی طرف

توتم سے کوئی دور بھی نہیں ہے ۝ اور اپنے رب سے معافی چاہو پھر اس کی طرف رجوع لاؤ،

قوموں کو توبہ و استغفار کی دعوت

اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ﴿۹۰﴾ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ

اِنَّ	رَبِّيْ	رَحِيْمٌ	وَّدُوْدٌ ﴿۹۰﴾ (2)	قَالُوْا	يٰشُعَيْبُ
بیشک	میرا رب	بڑا مہربان	محبت والا (ہے)	انہوں نے کہا	اے شعیب

بیشک میرا رب بڑا مہربان، محبت والا ہے ۝ انہوں نے کہا: اے شعیب!

حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو گستاخانہ جواب

مَا نَفْقَهُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ وَ اِنَّا

مَا نَفْقَهُ	كَثِيْرًا	مِّمَّا	تَقُوْلُ	وَ	اِنَّا
ہماری سمجھ میں نہیں آتا	بہت سا	(ان باتوں میں) سے جو	تم کہتے ہو	اور	بیشک ہم

تمہاری زیادہ تر باتیں توہماری سمجھ میں نہیں آرہیں اور بیشک ہم

لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۚ وَ لَوْ لَا رَهْطُكَ

لَنَرٰىكَ	فِيْنَا	ضَعِيْفًا	وَ	لَوْ لَا	رَهْطُكَ
ضرور دیکھتے ہیں تمہیں	اپنے درمیان	کمزور	اور	اگر نہ ہوتا	تمہارا قبیلہ

تمہیں اپنے درمیان کمزور دیکھتے ہیں اور اگر تمہارا قبیلہ نہ ہوتا

= حقوق کی رعایت کرے۔ (2)...... حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اس کلام شریف میں اس جانب اشارہ ہے کہ کوئی شخص رب تعالیٰ کی توفیق کے بغیر محض اپنی عقل سے ہدایت نہیں پاسکتا۔

(1)...... بہت سے پیغمبروں نے اپنی قوموں کو توبہ و استغفار کا حکم دیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ توبہ بڑی اہم چیز ہے۔ (2)...... یہ لفظ ''وُدٌّ'' سے ماخوذ ہے جس کا معنی ہے خالص محبت اور اللہ تعالیٰ پر اس اسم کا اطلاق دو طرح سے ہوتا ہے (1) اللہ تعالیٰ محبت فرماتا ہے، یعنی اللہ تعالیٰ اپنے اطاعت گزار بندوں سے محبت =

لَرَجَمْنٰكَ٘ وَمَاۤ اَنْتَ عَلَیْنَا بِعَزِیْزٍ ﴿۹۱﴾

لَرَجَمْنٰكَ	وَ	مَاۤ	اَنْتَ	عَلَیْنَا	بِعَزِیْزٍ ﴿۹۱﴾ [1]
(تو) ضرور ہم پتھر مار کر ہلاک کر دیتے تمہیں	اور	نہیں	تم	ہم پر (ہمارے نزدیک)	عزت والے

تو ہم تمہیں پتھروں سے مارتے اور تم ہمارے نزدیک کوئی معزز آدمی نہیں ہو○

حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کو نصیحت

قَالَ یٰقَوْمِ اَرَهْطِیْۤ اَعَزُّ عَلَیْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ

قَالَ	یٰقَوْمِ	اَرَهْطِیْۤ	اَعَزُّ	عَلَیْكُمْ	مِّنَ اللّٰهِ	وَ
فرمایا	اے میری قوم	کیا میرا قبیلہ	زیادہ غلبے والا (ہے)	تم پر	اللہ سے	اور

شعیب نے فرمایا: اے میری قوم! کیا تم پر میرے قبیلے کا دباؤ اللہ سے زیادہ ہے اور

اتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِیًّا ؕ اِنَّ رَبِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

اتَّخَذْتُمُوْهُ	وَرَآءَكُمْ ظِهْرِیًّا	اِنَّ	رَبِّیْ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ
تم نے بنا رکھا ہے اسے	اپنے پیچھے ڈال رکھا ہوا	بیشک	میرا رب	(اس) کو جو	تم کرتے ہو

اسے تم نے اپنی پیٹھ کے پیچھے ڈال رکھا ہے بیشک میرا رب تمہارے تمام اعمال کو

حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اتمامِ حجت

مُحِیْطٌ ﴿۹۲﴾ وَ یٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّیْ

مُحِیْطٌ ﴿۹۲﴾	وَ	یٰقَوْمِ	اعْمَلُوْا	عَلٰى مَكَانَتِكُمْ	اِنِّیْ
گھیرے ہوئے (ہے)	اور	اے میری قوم	تم کام کرتے رہو	اپنی جگہ پر	بیشک میں

گھیرے ہوئے ہے○ اور اے میری قوم! تم اپنی جگہ اپنا کام کیے جاؤ، میں

عَامِلٌ ؕ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ یَّاْتِیْهِ عَذَابٌ

عَامِلٌ	سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ	مَنْ یَّاْتِیْهِ	عَذَابٌ
(اپنا) کام کر رہا ہوں	عنقریب تم جان جاؤ گے	کس پر آتا ہے	عذاب

اپنا کام کرتا ہوں۔ عنقریب تم جان جاؤ گے کہ رسوا کر دینے والا عذاب

==فرماتا ہے کہ وہ ان کے اعمال سے راضی ہوتا اور ان کی اطاعت گزاری کے بدلے ان پر لطف و احسان فرماتا اور اطاعت گزاری کی وجہ سے ان کی تعریف بھی کرتا ہے۔ (2) اللہ تعالیٰ محبوب ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کے نیک اور صالح بندے اس سے محبت کرتے ہیں۔

1 ......ہمارے زمانے کے وہ لوگ جنہیں اسلام کے احکام پر کوفت ہوتی ہے کہ کسی کو سود کی حرمت سمجھ نہیں آتی اور کسی کو پردے کی پابندی وبالِ جان لگتی ہے اور کسی کو حقوقُ اللہ کی ادائیگی اور عبادات کی پابندی پر مذاق سوجھتا ہے، ایسے لوگوں کو اپنے اقوال و افعال کو حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم==

يُخْزِيْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ؕ وَارْتَقِبُوْۤا اِنِّيْ

يُخْزِيْهِ	وَ	مَنْ	هُوَ	كَاذِبٌ	وَ	ارْتَقِبُوْۤا	اِنِّيْ
جو رسوا کردے اسے	اور	کون	وہ	جھوٹا (ہے)	اور	تم انتظار کرو	بیشک میں

کس پر آتا ہے اور کون جھوٹا ہے اور تم انتظار کرو میں بھی

مَعَكُمْ رَقِيْبٌ ﴿۹۳﴾ وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّ

مَعَكُمْ	رَقِيْبٌ ﴿۹۳﴾	وَ	لَمَّا	جَآءَ	اَمْرُنَا	نَجَّيْنَا	شُعَيْبًا	وَّ
تمہارے ساتھ	انتظار کررہاہوں	اور	جب	آیا	ہمارا حکم	(تو) ہم نے بچالیا	شعیب	اور

تمہارے ساتھ انتظار میں ہوں ○ اور جب ہمارا حکم آیا تو ہم نے شعیب اور

اہلِ ایمان کی نجات اور کفار پر عذاب آیا

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَاَخَذَتِ

الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	مَعَهٗ	بِرَحْمَةٍ (1)	مِّنَّا	وَ	اَخَذَتِ
ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	اس کے ساتھ	رحمت سے	اپنی طرف سے	اور	پکڑ لیا

اس کے ساتھ کے مسلمانوں کو اپنی رحمت سے بچالیا اور ظالموں کو

الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ

الَّذِيْنَ	ظَلَمُوا	الصَّيْحَةُ (2)	فَاَصْبَحُوْا	فِيْ دِيَارِهِمْ
ان لوگوں کو جنہوں نے	ظلم کیا	خوفناک چیخ (نے)	تو وہ صبح کے وقت رہ گئے	اپنے گھروں میں

خوفناک چیخ نے پکڑ لیا تو وہ صبح کے وقت اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل

جٰثِمِيْنَ ﴿۹۴﴾ ۙ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَا بُعْدًا

جٰثِمِيْنَ ﴿۹۴﴾	كَاَنْ	لَّمْ يَغْنَوْا	فِيْهَا	اَلَا	بُعْدًا
گھٹنوں کے بل پڑے ہوئے	گویا کہ	وہ بسے ہی نہ تھے	ان میں	سن لو	دوری (ہے)

پڑے رہ گئے ○ گویا وہ کبھی وہاں رہتے ہی نہ تھے۔ خبر دار! دور ہوں

═کے بیان کردہ جملوں کے ساتھ ملا کر دیکھ لینا چاہئے کہ کیا یہ اسی کافر قوم کے نقشِ قدم پر نہیں چل رہے۔

1 ...... حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان پر ایمان لانے والوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے سبب عذاب سے بچالیا، اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ بندے کو جو بھی نعمت ملتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت سے ملتی ہے۔ 2 ...... قرآنِ مجید میں مدین والوں پر آنے والے عذاب کی کیفیت دو طرح سے بیان کی گئی ہے۔ (1) انہیں شدید زلزلے نے اپنی گرفت میں لے لیا۔ (2) ظالموں کو خوفناک چیخ نے پکڑ لیا۔ ان دونوں کیفیتوں میں کوئی تضاد═

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور فرعون کے واقعہ کا اجمالی بیان

لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ ﴿۹۵﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى

مُوْسٰى	اَرْسَلْنَا	لَقَدْ	وَ	ثَمُوْدُ ﴿۹۵﴾	بَعِدَتْ	كَمَا	لِّمَدْيَنَ
موسیٰ (کو)	ہم نے بھیجا	ضرور بیشک	اور	ثمود	دور ہوئے	جیسے	مدین کے لئے

مدین والے جیسے قومِ ثمود دور ہوئی ○ اور بیشک ہم نے موسیٰ کو

بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۹۶﴾ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاتَّبَعُوْۤا

فَاتَّبَعُوْۤا	اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ	بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۹۶﴾
تو انہوں نے پیروی کی	فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف	اپنی آیتوں اور روشن غلبے کے ساتھ

اپنی آیتوں اور روشن غلبے کے ساتھ بھیجا ○ فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف تو انہوں نے

بروزِ قیامت فرعون کا انجام

اَمْرَ فِرْعَوْنَ ۚ وَمَاۤ اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيْدٍ ﴿۹۷﴾ يَقْدُمُ قَوْمَهٗ

قَوْمَهٗ	يَقْدُمُ (2)	بِرَشِيْدٍ ﴿۹۷﴾ (1)	اَمْرُ فِرْعَوْنَ	مَاۤ	وَ	اَمْرَ فِرْعَوْنَ
اپنی قوم (کے)	وہ آگے ہوگا	درست	فرعون کا کام	نہ (تھا)	اور	فرعون کے حکم (کی)

فرعون کی پیروی کی حالانکہ فرعون کا کام بالکل درست نہ تھا ○ (فرعون) قیامت کے دن اپنی قوم کے

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ؕ وَبِئْسَ الْوِرْدُ

الْوِرْدُ	بِئْسَ	وَ	النَّارَ	فَاَوْرَدَهُمُ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
گھاٹ	کیا ہی برا	اور	آگ (میں)	پھر اتارے گا انہیں	قیامت کے دن

آگے ہوگا پھر انہیں دوزخ میں لا اتارے گا اور وہ اترنے کا کیا ہی برا

فرعونیوں پر لعنت

الْمَوْرُوْدُ ﴿۹۸﴾ وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	وَّ	لَعْنَةً	فِيْ هٰذِهٖ	اُتْبِعُوْا (3)	وَ	الْمَوْرُوْدُ ﴿۹۸﴾
قیامت کے دن	اور	لعنت	اس (دنیا) میں	ان کے پیچھے لگادی گئی	اور	(جہاں) انہیں اتارا جائے گا

گھاٹ ہے ○ اور اس دنیا میں اور قیامت کے دن ان کے پیچھے لعنت لگادی گئی۔

=نہیں ہے کیونکہ ممکن ہے کہ زلزلے کی ابتداء اس چیخ سے ہوئی ہو، اس لئے ایک جگہ ہلاکت کی نسبت سببِ قریب یعنی خوفناک چیخ کی طرف کی گئی اور دوسری جگہ سببِ بعید یعنی زلزلے کی طرف کی گئی۔

1 ...... فرعون کھلی گمراہی میں مبتلا تھا کیونکہ وہ بشر ہونے کے باوجود خدائی کا دعویٰ کرتا تھا اور علانیہ ایسے ظلم و ستم کرتا تھا کہ جن کا شیطانی کام ہونا ظاہر اور یقینی ہے۔

2 ...... یعنی جس طرح فرعون دنیا میں اپنی قوم کے آگے تھا اور انہیں دریائے نیل میں لاڈالا اسی طرح قیامت کے دن وہ اپنی قوم کے آگے ہوگا، پھر=

گزشتہ قوموں کے حال و انجام کی طرف اشارہ

بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ﴿۹۹﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰى نَقُصُّهٗ

بِئْسَ	الرِّفْدُ	الْمَرْفُوْدُ ﴿۹۹﴾	ذٰلِكَ	مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰى	نَقُصُّهٗ
کیا ہی برا	انعام	(جو) انہیں دیا گیا	یہ	بستیوں کی خبروں میں سے (ہے)	ہم بیان کرتے ہیں اسے

کیا ہی برا انعام ہے جو انہیں ملا ○ یہ بستیوں کی خبریں ہیں جو ہم تمہیں

عَلَیْكَ مِنْهَا قَآىٕمٌ وَّ حَصِیْدٌ ﴿۱۰۰﴾ وَ مَا ظَلَمْنٰهُمْ وَ لٰكِنْ

عَلَیْكَ	مِنْهَا	قَآىٕمٌ	وَّ	حَصِیْدٌ ﴿۱۰۰﴾	وَ	مَا ظَلَمْنٰهُمْ [1]	وَ	لٰكِنْ
تم پر	ان میں سے	کوئی قائم (ہے)	اور	کوئی کاٹ دی گئی	اور	ہم نے ظلم نہ کیا ان پر	اور	لیکن

سناتے ہیں ان میں سے کوئی ابھی قائم ہے اور کوئی کاٹ دی گئی ○ اور ہم نے ان پر ظلم نہ کیا بلکہ

ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَمَاۤ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِیْ

ظَلَمُوْۤا	اَنْفُسَهُمْ	فَمَاۤ اَغْنَتْ	عَنْهُمْ	اٰلِهَتُهُمُ	الَّتِیْ
انہوں نے ظلم کیا	اپنی جانوں (پر)	تو کام نہ آئے	ان سے (کے)	ان کے معبود	جن کی

خود انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تو اللہ کے سوا جن معبودوں کی عبادت کرتے تھے

یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَؕ وَ

یَدْعُوْنَ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	مِنْ شَیْءٍ	لَّمَّا	جَآءَ	اَمْرُ رَبِّكَ	وَ
وہ عبادت کرتے تھے	اللہ کے سوا	کچھ	جب	آیا	تیرے رب کا حکم	اور

وہ ان کے کچھ کام نہ آئے جب تیرے رب کا حکم آیا اور

اللہ کی پکڑ کی شدت

مَا زَادُوْهُمْ غَیْرَ تَتْبِیْبٍ ﴿۱۰۱﴾ وَ كَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَاۤ

مَا زَادُوْهُمْ	غَیْرَ تَتْبِیْبٍ ﴿۱۰۱﴾	وَ	كَذٰلِكَ	اَخْذُ رَبِّكَ	اِذَاۤ
انہوں نے کچھ نہ بڑھایا ان کا	مگر نقصان	اور	اسی طرح (ہے)	تیرے رب کی پکڑ	جب

انہوں نے ان کے نقصان میں ہی اضافہ کیا ○ اور تیرے رب کی گرفت ایسی ہی ہوتی ہے جب

== انہیں دوزخ میں لا اتارے گا اور جہنم میں اپنی قوم کا پیشوا ہو گا، خلاصہ یہ ہے جس طرح دنیا میں فرعون کفر اور گمراہی میں اپنی قوم کا پیشوا تھا ایسے ہی جہنم میں بھی ان کا پیشوا اور امام ہو گا۔ [3]...اس کا معنی یہ ہے کہ دنیا و آخرت دونوں جگہ لعنت فرعونیوں کے ساتھ ملی ہوئی ہے اور وہ کبھی ان سے جدا نہ ہو گی۔

[1]...اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ ہم نے انہیں عذاب اور ہلاکت میں مبتلا کر کے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ کفر اور گناہوں کا ارتکاب کر کے انہوں نے خود اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ کسی قوم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب نازل ہو تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ظلم نہیں بلکہ عدل اور انصاف ہے۔ اس کی وجہ ==

عذاباتِ الٰہی عبرت کی نشانی اور قیامت کا حال

اَخَذَ الْقُرٰى وَ هِیَ ظَالِمَةٌؕ اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِیْمٌ

اَخَذَ	الْقُرٰى	وَ	هِیَ	ظَالِمَةٌ	اِنَّ	اَخْذَهٗۤ	اَلِیْمٌ
وہ پکڑتا ہے	بستیوں (کو)	اور (جبکہ)	وہ	ظالم (ہوں)	بیشک	اس کی پکڑ	بڑی دردناک

وہ بستیوں کو پکڑتا ہے جبکہ وہ بستی والے ظالم ہوں بیشک اس کی پکڑ بڑی شدید

شَدِیْدٌ (۱۰۲) اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّمَنْ خَافَ

شَدِیْدٌ (۱۰۲)	اِنَّ	فِیْ ذٰلِكَ	لَاٰیَةً	لِّمَنْ	خَافَ
انتہائی سخت (ہے)	بیشک	اس میں	ضرور نشانی (ہے)	(اس) کے لئے جو	ڈرے

دردناک ہے ○ بیشک اس میں اُس کیلئے نشانی ہے جو

عَذَابَ الْاٰخِرَةِؕ ذٰلِكَ یَوْمٌ مَّجْمُوْعٌۙ لَّهُ النَّاسُ

عَذَابَ الْاٰخِرَةِ	ذٰلِكَ	یَوْمٌ	مَّجْمُوْعٌ	لَّهُ	النَّاسُ
آخرت کے عذاب (سے)	یہ	(وہ) دن (ہے)	جمع کئے جائیں گے	اس کے لئے	لوگ

آخرت کے عذاب سے ڈرے۔ وہ ایسا دن ہے جس میں سب لوگ اکٹھے ہوں گے اور وہ دن ایسا ہے

وَ ذٰلِكَ یَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ (۱۰۳) وَ مَا نُؤَخِّرُهٗۤ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍؕ (۱۰۴)

وَ	ذٰلِكَ	یَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ (۱۰۳)	وَ	مَا نُؤَخِّرُهٗۤ (1)	اِلَّا	لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ (۱۰۴)
اور	یہ	حاضری کا دن (ہے)	اور	ہم پیچھے نہیں ہٹاتے اسے	مگر	ایک گنی ہوئی مدت کے لئے

جس میں ساری مخلوق موجود ہوگی ○ اور ہم اسے پیچھے نہیں ہٹاتے مگر ایک گنی ہوئی مدت کے لئے ○

بروزِ قیامت لوگوں کا حال

یَوْمَ یَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖۚ فَمِنْهُمْ

یَوْمَ	یَاْتِ	لَا تَكَلَّمُ (2)	نَفْسٌ	اِلَّا	بِاِذْنِهٖ	فَمِنْهُمْ
(جب وہ) دن	آئے گا	(تو) کلام نہ کرسکے گی	کوئی جان	مگر	اللہ کے حکم سے	تو ان میں سے

جب وہ دن آئے گا تو کوئی شخص اللہ کے حکم کے بغیر کلام نہ کر سکے گا تو ان میں کوئی

==یہ ہے کہ پہلے قوم کفر اور گناہوں میں مبتلا ہو کر اپنی جانوں پر ظلم کرتی ہے پھر ان برے اعمال کی وجہ سے اپنے اوپر اس عذاب کو لازم کرلیتی ہے۔

(1)..... یعنی ہم قیامت کے دن کو اس لئے مؤخر کر رہے ہیں تاکہ وہ مدت پوری ہو جائے جو ہم نے دنیا باقی رہنے کے لئے مقرر فرمائی ہے۔ (2)..... قیامت کا دن بہت طویل ہوگا اور اس میں مختلف حالات ہوں گے بعض حالات میں تو ہیبت کی شدت کی وجہ سے کسی کو اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر بات زبان پر لانے کی قدرت نہ ہوگی اور بعض حالات میں اجازت دی جائے گی کہ لوگ اجازت سے کلام کریں گے اور بعض حالات میں گھبراہٹ اور دہشت کم ہوگی تو اُس وقت==

بدبختوں کا اُخروی انجام

شَقِيٌّ وَّ سَعِيْدٌ ﴿۱۰۵﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا

شَقُوْا	الَّذِيْنَ	فَاَمَّا	سَعِيْدٌ ﴿۱۰۵﴾	وَّ	شَقِيٌّ
بدبخت ہوں گے	وہ لوگ جو	پس بہر حال	کوئی خوش نصیب	اور	کوئی بدبخت (ہوگا)

بدبخت ہوگا اور کوئی خوش نصیب ہوگا ○ تو جو بدبخت ہوں گے

فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّ شَهِيْقٌ ﴿۱۰۶﴾ لا

شَهِيْقٌ ﴿۱۰۶﴾	وَّ	زَفِيْرٌ	فِيْهَا	لَهُمْ	فَفِي النَّارِ
چلانا (ہوگا)	اور	گدھے کی طرح چیخنا	اس میں	ان کے لئے	تو (وہ) آگ میں (ہوں گے)

وہ تو دوزخ میں ہوں گے، وہ اس میں گدھے کی طرح چلائیں گے ○

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ

شَآءَ	مَا	اِلَّا	الْاَرْضُ	وَ	السَّمٰوٰتُ	مَا دَامَتِ (1)	فِيْهَا	خٰلِدِيْنَ
چاہے	جو	مگر	زمین	اور	آسمان	جب تک رہیں گے	اس میں	ہمیشہ رہنے والے

وہ اس میں تب تک رہیں گے جب تک آسمان و زمین رہیں گے مگر جو تمہارا رب

سعادت مندوں کا اُخروی صلہ

رَبُّكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴿۱۰۷﴾ وَ اَمَّا

اَمَّا	وَ	يُرِيْدُ ﴿۱۰۷﴾	لِّمَا	فَعَّالٌ	رَبَّكَ	اِنَّ	رَبُّكَ (2)
بہر حال	اور	وہ چاہتا ہے	(اس) کو جو	خوب کرنے والا (ہے)	تمہارا رب	بیشک	تمہارا رب

چاہے بیشک تمہارا رب جو چاہتا ہے وہی کرنے والا ہے ○ اور وہ جو

الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا

فِيْهَا	خٰلِدِيْنَ	فَفِي الْجَنَّةِ	سُعِدُوْا	الَّذِيْنَ
اس میں	ہمیشہ رہنے والے	تو (وہ) جنت میں (ہوں گے)	خوش نصیب ہوں گے	وہ لوگ جو

خوش نصیب ہوں گے وہ جنت میں ہوں گے۔ ہمیشہ اس میں رہیں گے

=لوگ اپنے معاملات میں جھگڑیں گے اور اپنے مقدمات پیش کریں گے۔

(1)... اس آیت میں کفار کے جہنم میں قیام کو زمین و آسمان کے قائم رہنے کی مدت پر معلق کیا گیا، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ "جس طرح زمین و آسمان کا قائم رہنا ہمیشہ کے لئے نہیں اسی طرح کفار بھی جہنم میں ہمیشہ نہ رہیں گے" کیونکہ قرآنِ مجید کی دیگر کئی آیات سے کفار و مشرکین کی مغفرت نہ ہونا اور ان کا ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جہنم میں رہنا ثابت ہے، اسی وجہ سے مفسرین نے اس آیت کی مختلف تاویلات بیان کی ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس آیت میں جنت=

مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ

مَا دَامَتِ	السَّمٰوٰتُ	وَ	الْاَرْضُ	اِلَّا	مَا	شَآءَ	رَبُّكَ[1]
جب تک رہیں گے	آسمان	اور	زمین	مگر	جو	چاہے	تمہارا رب

جب تک آسمان وزمین رہیں گے مگر جو تمہارا رب چاہے

عَطَآءً غَیْرَ مَجْذُوْذٍ ﴿۱۰۸﴾ فَلَا تَكُ فِیْ مِرْیَةٍ مِّمَّا

عَطَآءً	غَیْرَ مَجْذُوْذٍ ﴿۱۰۸﴾	فَلَا تَكُ	فِیْ مِرْیَةٍ	مِّمَّا
(یہ) بخشش (ہے)	نہ ختم ہونے والی	تو تم نہ ہونا	شک میں	(اس) سے جس کی

یہ ایسی بخشش ہے جو کبھی ختم نہ ہوگی ○ تو ان بتوں کی عبادت کرنے والوں کے بارے میں

یَعْبُدُ هٰۤؤُلَآءِ ؕ مَا یَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا یَعْبُدُ

یَعْبُدُ	هٰۤؤُلَآءِ	مَا یَعْبُدُوْنَ	اِلَّا	كَمَا	یَعْبُدُ
عبادت کرتے ہیں	یہ لوگ	وہ عبادت نہیں کرتے	مگر	جیسے	عبادت کرتے تھے

شک میں نہ پڑنا۔ یہ ویسے ہی عبادت کرتے ہیں جیسے پہلے

اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ وَ اِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِیْبَهُمْ

اٰبَآؤُهُمْ	مِّنْ قَبْلُ	وَ	اِنَّا	لَمُوَفُّوْهُمْ	نَصِیْبَهُمْ
ان کے باپ دادا	(اس) سے پہلے	اور	بیشک ہم	ضرور پورا دیں گے انہیں	ان کا حصہ

ان کے باپ دادا عبادت کیا کرتے تھے اور بیشک ہم انہیں ان کا پورا پورا حصہ دیں گے

غَیْرَ مَنْقُوْصٍ ﴿۱۰۹﴾ ع وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ

غَیْرَ مَنْقُوْصٍ ﴿۱۰۹﴾	وَ	لَقَدْ	اٰتَیْنَا	مُوْسَى	الْكِتٰبَ	فَاخْتُلِفَ
(جو) کم کیا ہوا نہ (ہوگا)	اور	ضرور بیشک	ہم نے دی	موسیٰ (کو)	کتاب	تو اختلاف کیا گیا

جس میں کوئی کمی نہیں ہوگی ○ اور بیشک ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تو اس میں

بُت پرستی کا سبب اور بُت پرستوں کا انجام

قوم کی مخالفت پر حضور صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو تسلی

ع ۹ ۱۴

=ودوزخ کے زمین و آسمان مراد ہیں اور یہ چونکہ ہمیشہ رہیں گے اس لیے جنت میں رہنے والے مسلمان اور دوزخ میں رہنے والے کافر بھی ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ 2 ...... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) قرآنِ پاک کی کئی آیات سے کفار کا جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رہنا ثابت ہوتا ہے اس لئے مفسرین نے اس استثناء کی مختلف توجیہات بیان کی ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ جہنم میں آگ کا عذاب بھی ہوگا اور زمہریر کا بھی جس میں بہت سخت ٹھنڈک ہوگی اور اس آیت سے مراد یہ ہے کہ کفار ہمیشہ کیلئے آگ کے عذاب میں رہیں گے لیکن جس وقت اللہ تعالیٰ چاہے گا انہیں آگ کے عذاب سے نکال کر ٹھنڈک کے عذاب میں ڈال دے گا۔ 1 ...... اس استثناء=

فِیْهِ ؕ وَ لَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ

فِیْهِ	وَ	لَوْلَا	كَلِمَةٌ	سَبَقَتْ	مِنْ رَّبِّكَ
اس میں	اور	اگر نہ ہوتی	ایک بات	گزر چکی	تیرے رب کی طرف سے

اختلاف کیا گیا اور اگر تمہارے رب کی ایک بات پہلے طے نہ ہو چکی ہوتی

لَقُضِیَ بَیْنَهُمْ ؕ وَ اِنَّهُمْ لَفِیْ شَكٍّ مِّنْهُ

لَقُضِیَ	بَیْنَهُمْ	وَ	اِنَّهُمْ	لَفِیْ شَكٍّ	مِّنْهُ
(تو) ضرور فیصلہ کر دیا جاتا	ان کے درمیان	اور	بیشک وہ	ضرور شک میں (ہیں)	اس کی طرف سے

تو ان کا فیصلہ کر دیا جاتا اور بیشک وہ لوگ اس کی طرف سے دھوکے میں ڈالنے والے

مُرِیْبٍ ﴿۱۱۰﴾ وَ اِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَیُوَفِّیَنَّهُمْ رَبُّكَ

مُرِیْبٍ ﴿۱۱۰﴾	وَ	اِنَّ	كُلًّا [1]	لَّمَّا لَیُوَفِّیَنَّهُمْ	رَبُّكَ
دھوکے میں ڈالنے والے	اور	بیشک	سب (کو)	ضرور پورا بدلہ دے گا انہیں	تمہارا رب

شک میں ہیں ○ اور بیشک ان سب کو تمہارا رب ان کے اعمال کا پورا پورا

اَعْمَالَهُمْ ؕ اِنَّهٗ بِمَا یَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ﴿۱۱۱﴾ فَاسْتَقِمْ كَمَاۤ

اَعْمَالَهُمْ	اِنَّهٗ	بِمَا	یَعْمَلُوْنَ	خَبِیْرٌ ﴿۱۱۱﴾	فَاسْتَقِمْ	كَمَاۤ
ان کے اعمال (کا)	بیشک وہ	(اس) سے جو	وہ کرتے ہیں	خبر دار (ہے)	تو تم ثابت قدم رہو	جیسے

بدلہ دے گا۔بیشک وہ ان کے تمام اعمال سے خبر دار ہے ○ تو تم ثابت قدم رہو جیسا

اُمِرْتَ وَ مَنْ تَابَ مَعَكَ وَ لَا تَطْغَوْا ؕ

اُمِرْتَ	وَ	مَنْ	تَابَ	مَعَكَ	وَ	لَا تَطْغَوْا
تمہیں حکم دیا گیا	اور	جس نے	رجوع کیا	تمہارے ساتھ	اور	(اے لوگو) سرکشی نہ کرو

تمہیں حکم دیا گیا ہے اور جو تمہارے ساتھ رجوع کرنے والا ہے اور اے لوگو! تم سرکشی نہ کرو

سب کو اعمال کا پورا بدلہ ملے گا

دین اور عبادت پر استقامت کا حکم

=میں وہ لوگ داخل ہیں جو اپنے گناہوں کی وجہ سے کچھ عرصہ جہنم میں رہیں گے پھر انہیں جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دیا جائے گا، کیونکہ امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جو جنت میں داخل ہو گا وہ اس سے کبھی نہیں نکلے گا۔یعنی اس استثناء سے مراد جہنم میں رہنے والا عرصہ ہے۔

[1]......یعنی تصدیق کرنے والے ہوں یا تکذیب کرنے والے، ان سب کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کے اعمال کی پوری پوری جزاء دے گا، تصدیق کرنے والوں کو ان کی تصدیق کی بنا پر جنت ملے گی اور انکار کرنے والوں کو ان کے انکار کی وجہ سے جہنم نصیب ہو گی۔

ظالموں کی طرف جھکنے کی ممانعت اور جھکنے کا انجام

اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿۱۱۲﴾ وَ لَا تَرْكَنُوْۤا

اِنَّهٗ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	بَصِیْرٌ ﴿۱۱۲﴾	وَ	لَا تَرْكَنُوْۤا[1]
بیشک وہ	(اس) کو جو	تم کرتے ہو	دیکھنے والا (ہے)	اور	نہ جھکو

بیشک وہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے ○ اور ظالموں کی طرف

اِلَى الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَ مَا

اِلَى الَّذِیْنَ	ظَلَمُوْا	فَتَمَسَّكُمُ	النَّارُ	وَ	مَا
ان لوگوں کی طرف جنہوں نے	ظلم کیا	(اگر ایسا کیا) تو چھوئے گی تمہیں	آگ	اور	نہیں

نہ جھکو ورنہ تمہیں آگ چھوئے گی اور اللہ کے سوا

نمازوں کی پابندی کا حکم اور نیک اعمال کی فضیلت

لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِیَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ وَ

لَكُمْ	مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ	مِنْ اَوْلِیَآءَ	ثُمَّ	لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۳﴾[2]	وَ
تمہارے لئے	اللہ کے سوا	کوئی حمایتی	پھر	تمہاری مدد نہیں کی جائے گی	اور

تمہارا کوئی حمایتی نہیں پھر تمہاری مدد نہیں کی جائے گی ○ اور

اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ

اَقِمِ	الصَّلٰوةَ	طَرَفَیِ النَّهَارِ	وَ	زُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ	اِنَّ	الْحَسَنٰتِ
قائم کرو	نماز	دن کے دونوں کناروں	اور	رات کے کچھ حصوں (میں)	بیشک	نیکیاں

دن کے دونوں کناروں اور رات کے کچھ حصے میں نماز قائم رکھو۔ بیشک نیکیاں

صبر کا حکم اور نیکیوں کا صلہ

یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِیْنَ ﴿۱۱۴﴾ ۚ وَ اصْبِرْ

یُذْهِبْنَ	السَّیِّاٰتِ	ذٰلِكَ	ذِكْرٰى	لِلذّٰكِرِیْنَ ﴿۱۱۴﴾	وَ	اصْبِرْ
لے جاتی ہیں	برائیوں (کو)	یہ	نصیحت (ہے)	نصیحت ماننے والوں کے لئے	اور	صبر کرو

برائیوں کو مٹادیتی ہیں، یہ نصیحت ماننے والوں کیلئے نصیحت ہے ○ اور صبر کرو

[1]...... ”رُکُون“ یعنی جھکنے کا معنی ہے قلبی میلان اور جب اس پر اتنی سخت وعید ہے تو کافروں کے ساتھ تعلقات کی اُن صورتوں میں کیا حال ہوگا جو قلبی میلان سے بڑھ کر ہیں۔ یاد رہے کہ خدا کے نافرمانوں یعنی کافروں، بے دینوں، گمراہوں اور ظالموں کے ساتھ بلاضرورت میل جول، رسم و راہ، قلبی میلان اور محبت، ان کی ہاں میں ہاں ملانا اور ان کی خوشامد میں رہنا علیٰ حسبِ الحال سب انتہائی سخت ممنوع ہے۔ [2]...... آیت میں بیان کی گئی وعید سے متعلق علامہ علی بن محمد خازن رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں ”یہ حال تو ان کا ہے جو ظالموں سے تعلقات اور میل جول رکھیں، ان کے اعمال سے راضی ہوں اور ان سے محبت رکھیں اور جو=

گزشتہ قوموں پر نزولِ عذاب کے اسباب

فَلَوْلَا كَانَ ﴿١١٥﴾ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ

فَاِنَّ	اللّٰهَ	لَا يُضِيْعُ	اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١١٥﴾	فَلَوْلَا	كَانَ
تو بیشک	اللہ	ضائع نہیں کرتا	نیکی کرنے والوں کا اجر	تو کیوں نہیں	ہوئے

کیونکہ اللہ نیکی کرنے والے کا اجر ضائع نہیں کرتا ○ تو تم سے پہلی گزری ہوئی

مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ

مِنَ الْقُرُوْنِ	مِنْ قَبْلِكُمْ	اُولُوْا بَقِيَّةٍ (1)	يَّنْهَوْنَ
گزری ہوئی قوموں میں سے	تم سے پہلے	فضیلت والے	وہ منع کرتے

قوموں میں سے کچھ ایسے فضیلت والے لوگ کیوں نہ ہوئے جو زمین میں

عَنِ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ

عَنِ الْفَسَادِ	فِي الْاَرْضِ	اِلَّا	قَلِيْلًا	مِّمَّنْ	اَنْجَيْنَا	مِنْهُمْ
فساد کرنے سے	زمین میں	مگر	تھوڑے	(ان) سے جنہیں	ہم نے نجات دی	ان میں سے

فساد کرنے سے منع کرتے البتہ ان میں تھوڑے سے ایسے تھے جنہیں ہم نے نجات دی

وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَاۤ اُتْرِفُوْا فِيْهِ

وَ	اتَّبَعَ	الَّذِيْنَ	ظَلَمُوْا	مَاۤ	اُتْرِفُوْا	فِيْهِ
اور	پیچھے پڑے رہے	وہ لوگ جنہوں نے	ظلم کیا	(اس کے) جو	انہیں عیش دیا گیا	اس میں

اور ظالم لوگ اسی عیش و عشرت کے پیچھے پڑے رہے جو انہیں دیا گیا

قوموں کی ہلاکت میں قانونِ الٰہی

وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿١١٦﴾ وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ

وَ	كَانُوْا	مُجْرِمِيْنَ ﴿١١٦﴾	وَ	مَا كَانَ	رَبُّكَ	لِيُهْلِكَ
اور	وہ تھے	جرم کرنے والے	اور	نہیں ہے	تمہارے رب (کی شان کہ)	وہ ہلاک کر دے

اور وہ مجرم تھے ○ اور تمہارا رب ایسا نہیں کہ بستیوں کو بلاوجہ ہلاک کر دے

═خود ظالم ہو تو اس کا حال ان سے کتنا بدتر ہو گا وہ خود ہی غور کر لے۔'' (خازن، ہود، تحت الآیۃ: ۱۱۳، ۲ / ۳۷۴)

1 ..... ''اُولُوْا بَقِيَّةٍ'' سے مراد علماءِ ربانی ہیں: مقصد یہ ہے کہ گزشتہ قوموں کی عام گمراہی کا باعث یہ ہوا کہ ان میں علماءِ ربانی نہ رہے، اگر وہ رہتے تو اس طرح گمراہی نہ پھیلتی۔ عام لوگ اس لئے مجرم تھے کہ بدکاریاں کرتے تھے اور علماء اس لئے مجرم تھے کہ انہیں منع نہ کرتے تھے۔ اس آیت سے دو باتیں واضح ہوئیں، ایک یہ کہ نیکی کی دعوت دینا اور گناہوں سے روکنا علماء کی ذمہ داری ہے، اگر وہ یہ فریضہ سر انجام نہ دیں گے تو وہ بھی مجرم اور مستحقِ عذاب ہوں گے۔ دوسری یہ کہ═

ہدایت و گمراہی سے متعلق قانونِ الٰہی

الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّ اَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَ لَوْ

لَوْ	وَ	مُصْلِحُوْنَ ﴿۱۱۷﴾	اَهْلُهَا	وَّ	بِظُلْمٍ	الْقُرٰى
اگر	اور	اصلاح والے (ہوں)	اس کے باشندے	اور (حالانکہ)	ظلم سے	بستیوں کو

حالانکہ ان کے رہنے والے اچھے لوگ ہوں ○ اور اگر

شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ لَا یَزَالُوْنَ

لَا یَزَالُوْنَ	وَّ	اُمَّةً وَّاحِدَةً	النَّاسَ	لَجَعَلَ	رَبُّكَ	شَآءَ
لوگ ہمیشہ رہیں گے	اور	ایک امت	لوگوں (کو)	(تو) ضرور بنا دیتا	تمہارا رب	چاہتا

تمہارا رب چاہتا تو سب آدمیوں کو ایک ہی امت بنا دیتا اور لوگ ہمیشہ

مُخْتَلِفِیْنَ ﴿۱۱۸﴾ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ ؕ وَ لِذٰلِكَ

لِذٰلِكَ	وَ	رَبُّكَ	رَّحِمَ	مَنْ	اِلَّا	مُخْتَلِفِیْنَ ﴿۱۱۸﴾ (1)
اسی کے لئے	اور	تمہارے رب (نے)	رحم کیا	جن پر	مگر	اختلاف کرتے

اختلاف میں رہیں گے ○ البتہ جن پر تمہارے رب نے رحم کیا اور اللہ نے

جہنم جنوں اور انسانوں سے بھری جائے گی

خَلَقَهُمْ ؕ وَ تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَـَٔنَّ

لَاَمْلَـَٔنَّ	كَلِمَةُ رَبِّكَ	تَمَّتْ	وَ	خَلَقَهُمْ
(کہ) بیشک میں ضرور بھر دوں گا	تیرے رب کی بات	پوری ہو چکی	اور	اس نے پیدا کیا انہیں

انہیں اسی کے لئے پیدا فرمایا ہے اور تمہارے رب کی بات پوری ہو چکی کہ بیشک میں ضرور

رسولوں کی خبریں سنانے کا ایک مقصد

جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَ كُلًّا نَّقُصُّ

نَّقُصُّ	كُلًّا	وَ	اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۱۹﴾	مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ	جَهَنَّمَ
ہم بیان کرتے ہیں	سب	اور	سب (سے)	جنوں اور انسانوں سے	جہنم (کو)

جہنم کو جنوں اور انسانوں سے ملا کر بھر دوں گا ○ اور رسولوں کی خبروں میں سے

=شروع سے اب تک یہی ہوتا آیا ہے کہ زیادہ تر مال و دولت والے ہی غفلت میں پڑتے ہیں، اس لئے عمومی طور پر مالدار لوگوں میں دینداروں کی کمی ہوتی ہے۔

(1)...... علامہ صاوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ اختلاف جس طرح پہلی امتوں میں موجود تھا اسی طرح اس امت میں بھی رہے گا تو ان میں سے کوئی مومن ہو گا کوئی کافر، کوئی نیک ہوگا اور کوئی گناہگار، اسی لئے حدیث میں ہے کہ یہودی 71 فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے اور عنقریب تم 73 فرقوں میں بٹ جاؤ گے، جن میں سے 72 فرقے جہنم میں جائیں گے اور ایک جنت میں جائے گا اور وہ ایک جنتی فرقہ اہلِ سنت و جماعت=

عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ

عَلَيْكَ	مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ	مَا نُثَبِّتُ بِهٖ	فُؤَادَكَ
تم پر (تمہارے سامنے)	رسولوں کی خبروں سے	جس سے ہم قوت دیں	تمہارے دل (کو)

ہم سب تمہیں سناتے ہیں جس سے تمہارے دل کو قوت دیں

وَجَآءَكَ فِیْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰی

وَ	جَآءَكَ	فِیْ هٰذِهٖ	الْحَقُّ (1)	وَ	مَوْعِظَةٌ (2)	وَّ	ذِكْرٰی (3)
اور	آیا تمہارے پاس	اس (سورت) میں	حق	اور	وعظ	اور	نصیحت

اور اس سورت میں تمہارے پاس حق آیا اور مسلمانوں کے لئے

لِلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَقُلْ لِّلَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا

لِلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۲۰﴾	وَ	قُلْ	لِّلَّذِیْنَ	لَا یُؤْمِنُوْنَ	اعْمَلُوْا
ایمان والوں کے لئے	اور	تم کہو	ان لوگوں سے جو	ایمان نہیں لاتے	تم عمل کرو

وعظ و نصیحت (آئی) ○ اور تم ایمان نہ لانے والوں سے فرماؤ: تم اپنی جگہ

کافروں کو فیصلہ کن جواب

عَلٰی مَكَانَتِكُمْ ؕ اِنَّا عٰمِلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ۙ وَانْتَظِرُوْا ۚ اِنَّا

عَلٰی مَكَانَتِكُمْ	اِنَّا	عٰمِلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾	وَ	انْتَظِرُوْا	اِنَّا
اپنی جگہ پر	بیشک ہم	(اپنا) عمل کرنے والے (ہیں)	اور	تم انتظار کرو	بیشک ہم (بھی)

کام کئے جاؤ، ہم اپنا کام کرتے ہیں ○ اور تم انتظار کرو، بیشک ہم بھی

مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَلِلّٰهِ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَیْهِ

مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾	وَ	لِلّٰهِ	غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	وَ	اِلَیْهِ
انتظار کرنے والے (ہیں)	اور	اللہ کے لیے (ہیں)	آسمانوں اور زمین کے غیب	اور	اسی کی طرف

منتظر ہیں ○ اور آسمانوں اور زمین کے غیب اللہ ہی کے لیے ہیں اور اسی کی طرف

اللہ کی عبادت اور اسی پر بھروسہ کرنے کی ہدایت

ہے۔(صاوی، ہود، تحت الآیۃ: ۱۱۸، ۳/ ۹۳۸)

1..... حق سے مراد توحید و رسالت اور قیامت کے وہ دلائل ہیں جنہیں اس سورت میں بیان کیا گیا۔ 2..... "مَوْعِظَةٌ" کا معنی ہے جس کے ذریعے نصیحت حاصل کی جائے، یہاں اس سے مراد سابقہ امتوں کی ہلاکت کا بیان ہے جس کا ذکر اس سورت میں ہوا۔ 3..... اس سے مراد یہ ہے کہ مسلمان سابقہ امتوں پر نازل ہونے والے عذاب کا سن کر اس سے عبرت حاصل کریں اور بارگاہِ الٰہی میں اپنے گناہوں سے توبہ کریں۔

يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ؕ

عَلَيْهِ	تَوَكَّلْ	وَ	فَاعْبُدْهُ	الْاَمْرُ كُلُّهٗ	يُرْجَعُ
اس پر	بھروسہ رکھو	اور	تو تم عبادت کرو اس کی	ہر کام	لوٹایا جاتا ہے

ہر کام لوٹایا جاتا ہے تو اس کی عبادت کرو اور اس پر بھروسہ رکھو

وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ ع

تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۳﴾	عَمَّا	بِغَافِلٍ	مَا رَبُّكَ	وَ
تم کام کرتے ہو	(اس) سے جو	غافل	تمہارا رب نہیں	اور

اور تمہارا رب تمہارے کاموں سے غافل نہیں ○

آیات: 111 — رکوع: 12

سُوْرَةُ يُوْسُف مَكِّيَّة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الرَّحِيْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

آیات قرآن کی شان — عربی زبان میں نزول قرآن کی ایک حکمت

الٓرٰ قف تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۱﴾ قف اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا

قُرْءٰنًا	اَنْزَلْنٰهُ	اِنَّآ	اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۱﴾ (1)	تِلْكَ	الٓرٰ
قرآن	ہم نے نازل کیا اسے	بیشک	روشن کتاب کی آیتیں (ہیں)	یہ	حروف مقطعات

الٓرٰ، یہ روشن کتاب کی آیتیں ہیں ○ بیشک ہم نے اس قرآن کو

(1) ...... کتابِ مبین کا ایک معنی ہے حق و باطل کو واضح کر دینے والی کتاب اور دوسرا معنی یہ ہے کہ اہل عرب پر اس کتاب کے معانی واضح ہیں کیونکہ یہ ان کی زبان میں نازل ہوئی ہے۔

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعہ کی تمہید

عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝۲ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ

عَرَبِيًّا	لَّعَلَّكُمْ	تَعْقِلُوْنَ ۝۲ [1]	نَحْنُ	نَقُصُّ	عَلَيْكَ
عربی	تاکہ تم	سمجھو	ہم	بیان کرتے ہیں	تم پر (تمہارے سامنے)

عربی نازل فرمایا تاکہ تم سمجھو ۝ ہم نے تمہاری طرف اس قرآن کی وحی بھیجی

اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖ

اَحْسَنَ الْقَصَصِ	بِمَآ	اَوْحَيْنَآ	اِلَيْكَ	هٰذَا	الْقُرْاٰنَ
سب سے اچھا واقعہ	(اس کے) ذریعے جو	ہم نے وحی کیا	تمہاری طرف	یہ	قرآن

اس کے ذریعے ہم تمہارے سامنے سب سے اچھا واقعہ بیان کرتے ہیں

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اپنے والد سے خواب بیان کرنا

وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝۳ اِذْ قَالَ يُوْسُفُ

وَاِنْ	كُنْتَ	مِنْ قَبْلِهٖ	لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝۳	اِذْ	قَالَ	يُوْسُفُ
اگرچہ	تم تھے	اس سے پہلے	ضرور بے خبروں میں سے	جب	کہا	یوسف (نے)

اگرچہ اس سے پہلے تم یقیناً اس سے بے خبر تھے ۝ یاد کرو جب یوسف نے اپنے باپ سے

لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ اِنِّیْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ

لِاَبِيْهِ	يٰۤاَبَتِ	اِنِّیْ	رَاَيْتُ	اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا	وَّ	الشَّمْسَ
اپنے باپ سے	اے میرے باپ	بیشک میں (نے)	دیکھا	گیارہ ستاروں	اور	سورج

کہا: اے میرے باپ! میں نے گیارہ ستاروں اور سورج

حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ہدایت

وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِیْ سٰجِدِيْنَ ۝۴ قَالَ يٰبُنَیَّ

وَ	الْقَمَرَ	رَاَيْتُهُمْ	لِیْ	سٰجِدِيْنَ ۝۴	قَالَ	يٰبُنَیَّ
اور	چاند (کو)	میں نے دیکھا انہیں	اپنے لئے	سجدہ کرتے ہوئے	کہا	اے میرے بیٹے

اور چاند کو دیکھا، میں نے انہیں اپنے لئے سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ۝ فرمایا: اے میرے بچے!

1... قرآنِ مجید کا مسلمانوں پر ایک حق یہ بھی ہے کہ وہ اسے سمجھیں اور اس میں غور و فکر کریں اور اسے سمجھنے کے لئے عربی زبان پر عبور ہونا ضروری ہے کیونکہ یہ کلام عربی زبان میں نازل ہوا ہے اس لئے جو لوگ عربی زبان سے ناواقف ہیں یا جنہیں عربی زبان پر عبور حاصل نہیں تو انہیں چاہئے کہ اہلِ حق کے مستند علماء کے تراجم اور ان کی تفاسیر کا مطالعہ فرمائیں تاکہ وہ قرآنِ مجید کو سمجھ سکیں۔ انہی تفسیر میں سے ایک آسان اور عام فہم انداز میں لکھی گئی راقمُ الحروف کی تفسیر "صراط الجنان فی تفسیر القرآن" بھی ہے جس کا مطالعہ عوام و خواص سبھی کے لئے بہت مفید ہے۔

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے خواب کی تعبیر

لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰۤى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا

لَا تَقْصُصْ [1]	رُءْيَاكَ	عَلٰۤى اِخْوَتِكَ	فَيَكِيْدُوْا
تم بیان نہ کرنا	اپنا خواب	اپنے بھائیوں پر (کے سامنے)	(اگر ایسا کیا) تو وہ چال چلیں گے

اپنا خواب اپنے بھائیوں کے سامنے بیان نہ کرنا ورنہ تمہارے خلاف

لَكَ كَيْدًا ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝۵ وَ

لَكَ	كَيْدًا	اِنَّ	الشَّيْطٰنَ	لِلْاِنْسَانِ	عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝۵	وَ
تمہارے لئے (خلاف)	کوئی چال	بیشک	شیطان	انسان کا	کھلا دشمن (ہے)	اور

کوئی سازش کریں گے۔ بیشک شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے ۝ اور

كَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَ

كَذٰلِكَ	يَجْتَبِيْكَ	رَبُّكَ	وَ	يُعَلِّمُكَ	مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ	وَ
اسی طرح	منتخب کرلے گا تجھے	تیرا رب	اور	سکھائے گا تجھے	باتوں کا انجام نکالنا	اور

اسی طرح تیرا رب تمہیں منتخب فرمالے گا اور تجھے باتوں کا انجام نکالنا سکھائے گا اور

يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰۤى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَاۤ اَتَمَّهَا

يُتِمُّ	نِعْمَتَهٗ [2]	عَلَيْكَ	وَ	عَلٰۤى اٰلِ يَعْقُوْبَ	كَمَاۤ	اَتَمَّهَا
پوری کرے گا	اپنی نعمت	تجھ پر	اور	یعقوب کے گھر والوں پر	جس طرح	اس نے پورا کیا اسے

تجھ پر اور یعقوب کے گھر والوں پر اپنا احسان مکمل فرمائے گا جس طرح اس نے پہلے

عَلٰۤى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ

عَلٰۤى اَبَوَيْكَ	مِنْ قَبْلُ	اِبْرٰهِيْمَ	وَ	اِسْحٰقَ	اِنَّ
تمہارے باپ دادا پر	پہلے	(یعنی) ابراہیم	اور	اسحٰق (پر)	بیشک

تمہارے باپ دادا ابراہیم اور اسحٰق پر اپنی نعمت مکمل فرمائی بیشک

[1] ... حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے بہت زیادہ محبت تھی، اس لئے ان کے ساتھ ان کے بھائی حسد کرتے تھے اور حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام چونکہ یہ بات جانتے تھے، اس لئے آپ نے حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بھائیوں کے سامنے خواب بیان کرنے سے منع کیا تاکہ وہ اس کی تعبیر سمجھ کر ان کے خلاف کوئی سازش نہ کریں۔ اس سے معلوم ہوا کہ انسان جب کوئی اچھا خواب دیکھے تو اس کے بارے میں صرف اس شخص کو خبر دے کہ جو اس سے محبت رکھتا ہو یا عقلمند ہو اور اس سے حسد نہ کرتا ہو اور اگر برا خواب دیکھے تو اسے کسی سے بیان نہ کرے۔ [2] ......اس آیت =

ع-

برادرانِ یوسف کی اظہارِ ناراضی اور باہمی مشاورت

بیانِ واقعہ کے دوران ایک تنبیہ

رَبَّكَ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ۟۶ ع لَقَدْ كَانَ فِیْ یُوْسُفَ وَ اِخْوَتِهٖۤ

رَبَّكَ	عَلِیْمٌ	حَكِیْمٌ ۟۶	لَقَدْ	كَانَ	فِیْ یُوْسُفَ وَ اِخْوَتِهٖ
تیرا رب	علم والا	حکمت والا (ہے)	ضرور بیشک	ہیں	یوسف اور اس کے بھائیوں (کے واقعے) میں

تیرا رب علم والا، حکمت والا ہے ○ بیشک یوسف اور اس کے بھائیوں (کے واقعے) میں

اٰیٰتٌ لِّلسَّآىٕلِیْنَ ۟۷ اِذْ قَالُوْا لَیُوْسُفُ وَ اَخُوْهُ

اٰیٰتٌ	لِّلسَّآىٕلِیْنَ ۟۷ (1)	اِذْ	قَالُوْا	لَیُوْسُفُ	وَ	اَخُوْهُ
نشانیاں	پوچھنے والوں کے لئے	جب	انہوں نے کہا	ضرور یوسف	اور	اس کا بھائی

پوچھنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں ○ یاد کرو جب بھائی بولے: بیشک یوسف اور اس کا سگا بھائی

اَحَبُّ اِلٰۤى اَبِیْنَا مِنَّا وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ ؕ اِنَّ

اَحَبُّ	اِلٰۤى اَبِیْنَا	مِنَّا	وَ	نَحْنُ	عُصْبَةٌ	اِنَّ
زیادہ محبوب (ہیں)	ہمارے باپ کے نزدیک	ہم سے	اور (حالانکہ)	ہم	ایک جماعت (ہیں)	بیشک

ہمارے باپ کو ہم سے زیادہ محبوب ہیں حالانکہ ہم ایک جماعت ہیں بیشک

اَبَانَا لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنِ ۟ۚ۸ اقْتُلُوْا یُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ

اَبَانَا	لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنِ ۟۸	اقْتُلُوْا	یُوْسُفَ	اَوِ اطْرَحُوْهُ
ہمارے باپ	ضرور کھلی وارفتگی (محبت) میں (ہیں)	مار ڈالو	یوسف (کو)	یا پھینک دو اسے

ہمارے والد کھلی محبت میں ڈوبے ہوئے ہیں ○ یوسف کو مار ڈالو یا کہیں زمین میں

اَرْضًا یَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِیْكُمْ وَ تَكُوْنُوْا

اَرْضًا	یَّخْلُ	لَكُمْ	وَجْهُ اَبِیْكُمْ (2)	وَ	تَكُوْنُوْا
(کہیں) زمین (میں)	(یوں) خالی ہو جائے گا	تمہارے لئے	تمہارے باپ کا چہرہ	اور	تم ہو جانا

پھینک آؤ تاکہ تمہارے باپ کا چہرہ تمہاری طرف ہی رہے اور اس کے بعد تم

═ میں مذکور لفظ "یَجْتَبِیْكَ" سے اگر "نبوت کے لئے منتخب فرمانا" مراد لیا جائے تو اس صورت میں نعمت پوری کرنے سے مراد دنیا اور آخرت کی سعادتیں عطا فرمانا ہے اور اگر "یَجْتَبِیْكَ" سے "بلند درجات تک پہنچانا" مراد لیا جائے تو اس صورت میں نعمت پوری کرنے سے مراد نبوت عطا فرمانا ہے۔

1 ...... ان سے وہ یہودی مراد ہیں جنہوں نے رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سے حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا حال اور حضرت یعقوب عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد کے کنعان سے سرزمینِ مصر کی طرف منتقل ہونے کا سبب دریافت کیا تھا۔ 2 ...... اس سے معلوم ہوا کہ حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَ═

مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِیْنَ ۝۹ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا

مِنْۢ بَعْدِهٖ	قَوْمًا صٰلِحِیْنَ ۝۹	قَالَ	قَآئِلٌ (1)	مِّنْهُمْ	لَا تَقْتُلُوْا
اس کے بعد	نیک لوگ	بولا	ایک کہنے والا	ان میں سے	تم قتل نہ کرو

پھر نیک ہو جانا ○ ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا: یوسف کو

یُوْسُفَ وَ اَلْقُوْهُ فِیْ غَیٰبَتِ الْجُبِّ یَلْتَقِطْهُ

یُوْسُفَ	وَ	اَلْقُوْهُ	فِیْ غَیٰبَتِ الْجُبِّ	یَلْتَقِطْهُ
یوسف (کو)	اور	ڈال دو اسے	کنویں کی تاریکی میں	اٹھالے گا اسے

قتل نہ کرو اور اسے کسی تاریک کنویں میں ڈال دو کہ کوئی مسافر اسے

برادرانِ یوسف کی اپنی منصوبہ بندی پر عمل کی ابتداء

بَعْضُ السَّیَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِیْنَ ۝۱۰ قَالُوْا یٰۤاَبَانَا

بَعْضُ السَّیَّارَةِ	اِنْ	كُنْتُمْ	فٰعِلِیْنَ ۝۱۰	قَالُوْا	یٰۤاَبَانَا
مسافروں میں سے کوئی	اگر	تم ہو	کرنے والے	انہوں نے کہا	اے ہمارے باپ

اٹھالے جائے گا۔ اگر تم کچھ کرنے والے ہو ○ بھائیوں نے کہا: اے ہمارے باپ!

مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى یُوْسُفَ وَ اِنَّا

مَا	لَكَ	لَا تَاْمَنَّا	عَلٰى یُوْسُفَ	وَ	اِنَّا
کیا ہوا	آپ کو	آپ اعتبار نہیں کرتے ہمارا	یوسف پر (کے بارے)	اور (حالانکہ)	بیشک ہم

آپ کو کیا ہوا کہ یوسف کے معاملے میں آپ ہمارا اعتبار نہیں کرتے حالانکہ ہم

لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ۝۱۱ اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا

لَهٗ	لَنٰصِحُوْنَ ۝۱۱	اَرْسِلْهُ	مَعَنَا	غَدًا
اس کی	یقیناً خیر خواہی کرنے والے (ہیں)	آپ بھیج دیں اسے	ہمارے ساتھ	کل

یقیناً اس کے خیر خواہ ہیں ○ آپ کل اسے ہمارے ساتھ بھیج دیجئے

═ السَّلَام کے بھائیوں کی یہ ساری حرکات صرف حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اپنی طرف مائل کرنے کیلئے تھیں، نفس کی خاطر نہ تھیں۔ اسی لئے انہیں بعد میں سچی توبہ نصیب ہوگئی۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی جائز بلکہ اعلیٰ ترین مقصد کے حصول کیلئے بھی ناجائز ذریعہ اختیار کرنے کی اجازت نہیں، جیسے یہاں حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بھائیوں کا مقصد والد کی محبت کا حصول تھا جو کہ منصبِ نبوت پر فائز بھی تھے لیکن انہوں نے اس کیلئے ناجائز ذریعہ اختیار کیا اور اس کی مذمت کی گئی۔

(1)...... یہ بات حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بھائیوں میں سے یہودا یارُوبیل نے کہی۔

یَّرْتَعْ وَ یَلْعَبْ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۱۲﴾

لَحٰفِظُوْنَ ﴿۱۲﴾	لَهٗ	اِنَّا	وَ	یَلْعَبْ	وَ	یَّرْتَعْ
ضرور حفاظت کرنے والے (ہیں)	اس کی	بیشک ہم	اور	کھیلے	اور	(تاکہ) وہ پھل کھائے

تاکہ وہ پھل کھائے اور کھیلے اور بیشک ہم اس کے محافظ ہیں ○

حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اندیشہ

قَالَ اِنِّیْ لَیَحْزُنُنِیْۤ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَ اَخَافُ

اَخَافُ	وَ	بِهٖ	اَنْ تَذْهَبُوْا	لَیَحْزُنُنِیْۤ	اِنِّیْ	قَالَ
میں ڈرتا ہوں	اور	اس کو	تمہارا لے جانا	ضرور غمزدہ کردے گا مجھے	بیشک میں	کہا

فرمایا: بیشک تمہارا اسے لے جانا مجھے غمگین کردے گا اور میں اس بات سے ڈرتا ہوں

برادرانِ یوسف کی یقین دہانی

اَنْ یَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَ اَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳﴾ قَالُوْا

قَالُوْا	غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳﴾ (1)	عَنْهُ	اَنْتُمْ	وَ	الذِّئْبُ	یَّاْكُلَهُ	اَنْ
انہوں نے کہا	بے خبر رہو	اس سے	تم	اور	بھیڑیا	کھالے اسے	(اس بات سے) کہ

کہ اسے بھیڑیا کھالے اور تم اس کی طرف سے بے خبر ہو جاؤ ○ انہوں نے کہا:

لَىٕنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّاۤ

اِنَّاۤ	عُصْبَةٌ	نَحْنُ	وَ	الذِّئْبُ	اَكَلَهُ	لَىٕنْ
(تو) بیشک ہم	جماعت (ہیں)	ہم	اور (حالانکہ)	بھیڑیا	کھاجائے اسے	ضرور اگر

اگر اسے بھیڑیا کھاجائے حالانکہ ہم ایک جماعت (موجود) ہوں جب تو ہم

بھائیوں کا اپنی تجویز پر عمل اور حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بشارت

اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَ

وَ	ذَهَبُوْا بِهٖ	فَلَمَّا	لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۱۴﴾	اِذًا
اور	وہ لے گئے اسے	پھر جب	ضرور نقصان اٹھانے والے (یعنی بے کار ہوں گے)	اس وقت

کسی کام کے نہ ہوئے ○ پھر جب وہ اسے لے گئے اور

1 ... حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بھائیوں کے ساتھ نہ بھیجنے کی دو وجوہات بیان فرمائیں، (1) تمہارا حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو لے جانا اور ان کا تمہارے ساتھ چلے جانا مجھے غمگین کردے گا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا کچھ دیر کے لئے بھی ان سے جدا ہونا گوارا نہ تھا۔ (2) مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ تم اپنے کھانے پینے اور کھیل کود میں مصروفیت کی وجہ سے حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف سے غافل ہو جاؤ گے اور کوئی بھیڑیا آکر انہیں کھاجائے گا۔ یہ وجہ آپ نے اس لئے بیان فرمائی تھی کہ =

بھائیوں کا حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے سامنے صفائی پیش کرنا

اَجْمَعُوْۤا اَنْ یَّجْعَلُوْهُ فِیْ غَیٰبَتِ الْجُبِّ ۚ وَ اَوْحَیْنَاۤ

اَجْمَعُوْۤا	اَنْ	یَّجْعَلُوْهُ	فِیْ غَیٰبَتِ الْجُبِّ	وَ	اَوْحَیْنَاۤ[1]
انہوں نے اتفاق کرلیا	کہ	وہ ڈال دیں اسے	کنویں کی تاریکی میں	اور	ہم نے وحی بھیجی

سب نے اتفاق کرلیا کہ اسے تاریک کنویں میں ڈال دیں اور ہم نے اسے

اِلَیْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَ هُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَ

اِلَیْهِ	لَتُنَبِّئَنَّهُمْ	بِاَمْرِهِمْ هٰذَا	وَ	هُمْ	لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵﴾	وَ
اس کی طرف	ضرور تم آگاہ کروگے انہیں	ان کے اس کام سے	اور	وہ	جانتے نہ ہوں گے	اور

وحی بھیجی کہ تم ضرور انہیں ان کی یہ حرکت یاد دلاؤ گے اور اس وقت وہ جانتے نہ ہوں گے ○ اور

جَآءُوْۤ اَبَاهُمْ عِشَآءً یَّبْكُوْنَ ﴿۱۶﴾ ط قَالُوْا

جَآءُوْۤ	اَبَاهُمْ	عِشَآءً	یَّبْكُوْنَ ﴿۱۶﴾	قَالُوْا
وہ آئے	اپنے باپ (کے پاس)	رات کے وقت	روتے ہوئے	انہوں نے کہا

رات کے وقت اپنے باپ کے پاس وہ روتے ہوئے آئے ○ کہنے لگے:

یٰۤاَبَانَاۤ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَ تَرَكْنَا

یٰۤاَبَانَاۤ	اِنَّا	ذَهَبْنَا	نَسْتَبِقُ	وَ	تَرَكْنَا
اے ہمارے باپ	بیشک ہم	(دور) چلے گئے	دوڑ کا مقابلہ کرتے ہوئے	اور	ہم نے چھوڑ دیا

اے ہمارے باپ! ہم دوڑ کا مقابلہ کرتے (دور) چلے گئے اور یوسف کو

یُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ وَ مَاۤ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ

یُوْسُفَ	عِنْدَ مَتَاعِنَا	فَاَكَلَهُ	الذِّئْبُ	وَ	مَاۤ اَنْتَ	بِمُؤْمِنٍ
یوسف (کو)	اپنے سامان کے پاس	تو کھا گیا اسے	بھیڑیا	اور	آپ نہیں	یقین کرنے والے

اپنے سامان کے پاس چھوڑ دیا تو اسے بھیڑیا کھا گیا اور آپ کسی طرح ہمارا یقین

=اس سرزمین میں بھیڑیے اور درندے بہت تھے۔

1 ... اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واسطے سے یا الہام کے ذریعے حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ آپ غمگین نہ ہوں، ایک دن ایسا آئے گا کہ تم ضرور انہیں ان کا یہ ظالمانہ کام یاد دلاؤ گے جو انہوں نے اِس وقت تمہارے ساتھ کیا اور وہ اُس وقت تمہیں نہ جانتے ہوں گے کہ تم یوسف ہو کیونکہ اس وقت آپ کی شان بلند ہوگی اور آپ سلطنت و حکومت کی مسند پر ہوں گے جس کی وجہ سے وہ آپ کو پہچان نہ سکیں گے۔

بھائیوں کی ایک تدبیر اور حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا طرزِ عمل

لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِیْنَ ﴿۱۷﴾ وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِیْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ؕ

لَّنَا	وَلَوْ	كُنَّا	صٰدِقِیْنَ ﴿۱۷﴾	وَ	جَآءُوْ	عَلٰى قَمِیْصِهٖ	بِدَمٍ كَذِبٍ (۱)
ہمارا	اگرچہ	ہم ہوں	سچے	اور	(لے) آئے	اس کے کرتے پر	جھوٹا خون (لگا کر)

نہ کریں گے اگرچہ ہم سچے ہوں ○ اور وہ اس کے کرتے پر ایک جھوٹا خون لگالائے۔

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ

قَالَ	بَلْ	سَوَّلَتْ	لَكُمْ	اَنْفُسُكُمْ	اَمْرًا	فَصَبْرٌ
(یعقوب نے) کہا	بلکہ	بنالی ہے	تمہارے لئے	تمہارے دلوں (نے)	ایک بات	تو صبر

یعقوب نے فرمایا: بلکہ تمہارے دلوں نے تمہارے لئے ایک بات گھڑ لی ہے تو صبر

جَمِیْلٌ ؕ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَ

جَمِیْلٌ	وَ	اللّٰهُ	الْمُسْتَعَانُ	عَلٰى	مَا	تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾	وَ
اچھا	اور	اللہ (ہی سے)	مدد چاہی جاتی (ہے)	(اس) پر	جو	تم بیان کررہے ہو	اور

اچھا اور تمہاری باتوں پر اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں ○ اور

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو کنویں سے نکالنے کا قدرتی انتظام

جَآءَتْ سَیَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ؕ قَالَ

جَآءَتْ	سَیَّارَةٌ	فَاَرْسَلُوْا	وَارِدَهُمْ	فَاَدْلٰى	دَلْوَهٗ	قَالَ
آیا	ایک قافلہ	تو انہوں نے بھیجا	اپنا پانی لانے والا	تو اس نے لٹکایا	اپنا ڈول	کہا

ایک قافلہ آیا تو انہوں نے اپنا پانی لانے والا آدمی بھیجا تو اس نے اپنا ڈول ڈالا۔ اس پانی لانے والے نے کہا:

یٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ ؕ وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ؕ وَ

یٰبُشْرٰى	هٰذَا	غُلٰمٌ	وَ	اَسَرُّوْهُ	بِضَاعَةً	وَ
ہائے خوشی	یہ	ایک لڑکا (ہے)	اور	انہوں نے چھپالیا اسے	سامان تجارت (قرار دے کر)	اور

کیسی خوشی کی بات ہے، یہ تو ایک لڑکا ہے۔ اور انہوں نے اسے سامانِ تجارت قرار دے کر چھپالیا اور

(1)... حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: انہوں نے بکری کے ایک بچے کو ذبح کرکے اس کا خون حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قمیص پر لگادیا تھا لیکن قمیص کو پھاڑنا بھول گئے۔ حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام وہ قمیص اپنے چہرۂ مبارک پر رکھ کر بہت روئے اور فرمایا: عجیب قسم کا ہوشیار بھیڑیا تھا جو میرے بیٹے کو تو کھا گیا اور قمیص کو پھاڑا تک نہیں۔ مزید فرمایا: حقیقت یہ نہیں ہے بلکہ تمہارے دلوں نے تمہارے لئے ایک بات گھڑ لی ہے تو میرا طریقہ عمدہ صبر ہے اور تمہاری باتوں پر اللہ تعالیٰ ہی سے مدد چاہتا ہوں۔

اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ شَرَوْهُ

شَرَوْهُ	وَ	يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾	بِمَا	عَلِيْمٌ	اللّٰهُ
(بھائیوں نے) بیچ دیا اسے	اور	وہ کر رہے تھے	(اس) کو جو	جاننے والا (ہے)	اللہ

اللہ جانتا ہے جو وہ کر رہے تھے ○ اور بھائیوں نے بہت کم قیمت

بِثَمَنٍۢ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَ كَانُوْا فِيْهِ

فِيْهِ	كَانُوْا	وَ	دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ	بِثَمَنٍۢ بَخْسٍ
اس (یوسف) میں	وہ تھے	اور	گنے ہوئے درہم	کھوٹے داموں کے بدلے

چند درہموں کے بدلے میں اسے بیچ ڈالا اور انہیں اس میں

مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ﴿۲۰﴾ ع وَ قَالَ الَّذِى اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ

مِنْ مِّصْرَ	اشْتَرٰىهُ (1)	الَّذِى	قَالَ	وَ	مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ﴿۲۰﴾
مصر (کے لوگوں میں) سے	خریدا اسے	جس نے	کہا	اور	بے رغبتی کرنے والوں سے

کچھ رغبت نہ تھی ○ اور مصر کے جس شخص نے انہیں خریدا

لِامْرَاَتِهٖۤ اَكْرِمِىْ مَثْوٰىهُ عَسٰۤى اَنْ يَّنْفَعَنَاۤ

يَّنْفَعَنَاۤ	اَنْ	عَسٰۤى	مَثْوٰىهُ	اَكْرِمِىْ	لِامْرَاَتِهٖۤ
وہ نفع دے ہمیں	کہ	قریب ہے	اس کی رہائش (کا)	اعزاز کے ساتھ اہتمام کرو	اپنی بیوی سے

اس نے اپنی بیوی سے کہا: انہیں عزت سے رکھو شاید ان سے ہمیں نفع پہنچے

اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ؕ وَ كَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِى الْاَرْضِ ۫ وَ

وَ	فِى الْاَرْضِ	لِيُوْسُفَ	مَكَّنَّا (3)	كَذٰلِكَ	وَ	وَلَدًا (2)	نَتَّخِذَهٗ	اَوْ
اور	زمین میں	یوسف کو	ہم نے ٹھکانہ دیا	اسی طرح	اور	بیٹا	ہم بنالیں اسے	یا

یا ہم انہیں بیٹا بنالیں اور اسی طرح ہم نے یوسف کو زمین میں ٹھکانہ دیا اور

بھائیوں کا حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو فروخت کرنا

مصری خریدار کی اپنی بیوی کو ہدایت

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر احسانِ الٰہی

ع ۲ / ۱۴

1 ...... مصر کے جس شخص نے حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو خریدا اسے لوگ عزیزِ مصر کہتے تھے اور اس کا نام قطفیر تھا۔

2 ...... قطفیر کی کوئی اولاد نہ تھی اس لئے اس نے اپنی بیوی سے یہ کہا کہ ہم اسے بیٹا بنالیں گے۔

3 ...... یعنی جس طرح ہم نے قتل سے محفوظ کر کے اور کنویں سے سلامتی کے ساتھ باہر لا کر حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر احسان فرمایا اسی طرح ہم نے انہیں مصر کی سرزمین میں ٹھکانہ دیا تاکہ ہم اسے مصر کے خزانوں پر تسلط عطا کریں اور خوابوں کی تعبیر نکالنا سکھائیں۔

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو علم و حکمت عطا ہونا

لِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ ؕ وَ اللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰۤى اَمْرِهٖ وَ

لِنُعَلِّمَهٗ	مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ	وَ	اللّٰهُ	غَالِبٌ	عَلٰۤى اَمْرِهٖ	وَ
تاکہ ہم سکھائیں اسے	باتوں کا انجام نکالنا	اور	اللہ	غالب (ہے)	اپنے کام پر	اور

تاکہ ہم اسے باتوں کا انجام سکھائیں اور اللہ اپنے کام پر غالب ہے

لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَ لَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ

لٰكِنَّ	اَكْثَرَ النَّاسِ	لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱﴾	وَ	لَمَّا	بَلَغَ	اَشُدَّهٗۤ
لیکن	اکثر لوگ	نہیں جانتے	اور	جب	وہ پہنچا	اپنی پوری قوت (بھرپور جوانی کو)

مگر اکثر آدمی نہیں جانتے ○ اور جب یوسف بھرپور جوانی کی عمر کو پہنچے

اٰتَیْنٰهُ حُكْمًا وَّ عِلْمًا ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِی

اٰتَیْنٰهُ	حُكْمًا(1)	وَّ	عِلْمًا	وَ	كَذٰلِكَ	نَجْزِی
(تو) ہم نے دی اسے	حکمت	اور	علم	اور	اسی طرح	ہم صلہ دیتے ہیں

تو ہم نے اسے حکمت اور علم عطا فرمایا اور ہم نیکوں کو ایسا ہی

عزیز مصر کی بیوی کی دعوتِ گناہ اور حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جواب

الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۲۲﴾ وَ رَاوَدَتْهُ الَّتِیْ هُوَ

الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۲۲﴾	وَ	رَاوَدَتْهُ(2)	الَّتِیْ	هُوَ
نیکی کرنے والوں (کو)	اور	پھسلانے کی کوشش کی اسے	اس (عورت) نے جو	وہ (یوسف)

صلہ دیتے ہیں ○ اور وہ جس عورت کے گھر میں تھے

فِیْ بَیْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَ غَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَ

فِیْ بَیْتِهَا	عَنْ نَّفْسِهٖ	وَ	غَلَّقَتِ	الْاَبْوَابَ	وَ
اس کے گھر میں (تھا)	اس کے نفس سے (کے خلاف)	اور	اس نے بند کر دیئے	دروازے	اور

اُس نے اُنہیں اُن کے نفس کے خلاف پھسلانے کی کوشش کی اور سب دروازے بند کر دیئے اور

1 ......یہاں حکم سے مراد نبوت اور علم سے مراد دین میں فقاہت ہے۔ بعض علماء نے فرمایا ہے کہ حکم سے درست بات اور علم سے خواب کی تعبیر مراد ہے اور بعض علماء نے فرمایا ہے کہ چیزوں کی حقیقتوں کو جاننا علم اور علم کے مطابق عمل کرنا حکمت ہے۔

2 ......اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی انتہائی پاکدامنی بیان فرمائی ہے۔اس کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج4، ص543 کا مطالعہ فرمائیں۔

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پاکدامنی کا بیان

قَالَتْ هَيْتَ لَكَ ؕ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ

قَالَتْ	هَيْتَ	لَكَ	قَالَ	مَعَاذَ اللّٰهِ	اِنَّهٗ
کہا	آؤ	(یہ) تم سے (ہی کہتی ہوں)	(یوسف نے) کہا	اللہ کی پناہ	بیشک وہ (یعنی عزیز)

کہنے لگی: آؤ، (یہ) تم ہی سے کہہ رہی ہوں۔ یوسف نے جواب دیا: (ایسے کام سے) اللہ کی پناہ۔ بیشک وہ

رَبِّيْۤ اَحْسَنَ مَثْوَايَ ؕ اِنَّهٗ

رَبِّيْۤ	اَحْسَنَ	مَثْوَايَ [1]	اِنَّهٗ
میری پرورش کرنے والا (ہے)	اس نے بہت اچھا اہتمام کیا	میری رہائش (کا)	بیشک

مجھے خریدنے والا شخص میری پرورش کرنے والا ہے، اس نے مجھے اچھی طرح رکھا ہے۔ بیشک

لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ

لَا يُفْلِحُ	الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۳﴾	وَ	لَقَدْ	هَمَّتْ	بِهٖ
فلاح نہیں پاتے	ظلم کرنے والے	اور	ضرور بیشک	عورت نے ارادہ کیا	اس (یوسف) کا

زیادتی کرنے والے فلاح نہیں پاتے ○ اور بیشک عورت نے یوسف کا ارادہ کیا

وَهَمَّ بِهَا لَوْلَاۤ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ

وَ	هَمَّ	بِهَا	لَوْلَاۤ	اَنْ	رَّاٰ	بُرْهَانَ رَبِّهٖ [2]
اور	وہ ارادہ کرلیتا	اس (عورت) کا	اگر نہ ہوتا	یہ کہ	اس نے دیکھ لی	اپنے رب کی دلیل

اور اگر وہ اپنے رب کی دلیل نہ دیکھ لیتا تو وہ بھی عورت کا ارادہ کرتا۔

كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ ؕ اِنَّهٗ

كَذٰلِكَ	لِنَصْرِفَ	عَنْهُ	السُّوْٓءَ	وَ	الْفَحْشَآءَ	اِنَّهٗ
اسی طرح (ہم نے کیا)	تاکہ ہم پھیر دیں	اس سے	برائی	اور	بے حیائی	بیشک وہ

ہم نے اسی طرح کیا تاکہ اس سے برائی اور بے حیائی کو پھیر دیں، بیشک وہ

1 ... اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نیکی کا بدلہ نیکی ہی ہونا چاہئے اور اپنے مربی کا احسان ماننا انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا طریقہ ہے۔

2 ...... یہاں ”اپنے رب کی دلیل“ سے مراد عصمتِ نبوت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاکیزہ نفوس کو برے اخلاق اور گندے افعال سے پاک پیدا کیا ہے اور پاکیزہ، مقدس اور شرافت والے اخلاق پر ان کی پیدائش فرمائی ہے، اس لئے وہ ہر ایسے کام سے باز رہتے ہیں جس کا کرنا منع ہو۔

شوہر کو دروازے پر پایا

مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۲۴﴾ وَ اسْتَبَقَا الْبَابَ وَ

مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۲۴﴾	وَ	اسْتَبَقَا	الْبَابَ	وَ
ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے (ہے)	اور	وہ دونوں دوڑے	دروازہ (کی طرف)	اور

ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے ہے ○ اور وہ دونوں دروازے کی طرف دوڑے اور

قَدَّتْ قَمِیْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّ اَلْفَیَا سَیِّدَهَا

قَدَّتْ	قَمِیْصَهٗ	مِنْ دُبُرٍ	وَّ	اَلْفَیَا	سَیِّدَهَا
عورت نے پھاڑ دیا	اس کا کرتا	پیچھے سے	اور	دونوں نے پایا	اس (عورت) کے شوہر (کو)

عورت نے ان کی قمیص کو پیچھے سے پھاڑ دیا اور دونوں نے دروازے کے پاس عورت کے

لَدَا الْبَابِ ؕ قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ

لَدَا الْبَابِ	قَالَتْ	مَا	جَزَآءُ	مَنْ	اَرَادَ
دروازے کے پاس	عورت نے کہا	کیا	سزا (ہے)	(اس شخص کی) جو	ارادہ کرے

شوہر کو پایا تو عورت کہنے لگی۔ اس شخص کی کیا سزا ہے جو تمہاری گھر والی کے ساتھ

بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّاۤ اَنْ یُّسْجَنَ اَوْ

بِاَهْلِكَ	سُوْٓءًا	اِلَّاۤ	اَنْ	یُّسْجَنَ	اَوْ
تیری گھر والی کے ساتھ	برائی (کا)	مگر	یہ کہ	اسے قید کر دیا جائے	یا

برائی کا ارادہ کرے؟ یہی کہ اسے قید کر دیا جائے یا

حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پاکدامنی کی گواہی

عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۲۵﴾ قَالَ هِیَ رَاوَدَتْنِیْ عَنْ نَّفْسِیْ

عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۲۵﴾	قَالَ	هِیَ	رَاوَدَتْنِیْ (1)	عَنْ نَّفْسِیْ
دردناک سزا (دی جائے)	(یوسف نے) کہا	وہ	اس نے پھسلانے کی کوشش کی مجھے	میرے نفس سے

دردناک سزا (دی جائے) ○ یوسف نے فرمایا: اسی نے میرے دل کو پھسلانے کی کوشش کی ہے

(1) ..... جب حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے دیکھا کہ زلیخا الٹا آپ پر الزام لگاتی ہے اور آپ کے لئے قید و سزا کی صورت پیدا کرتی ہے تو آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی براءت کا اظہار کیا اور حقیقتِ حال بیان کی۔ اس سے معلوم ہوا کہ بے قصور شخص اپنی براءت ظاہر کرنے کے لئے کسی کے سامنے دوسرے کا قصور بیان کر سکتا ہے۔

وَ شَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ

وَ	شَهِدَ(1)	شَاهِدٌ	مِّنْ اَهْلِهَا	اِنْ	كَانَ	قَمِيْصُهٗ
اور	گواہی دی	ایک گواہ (نے)	اس (عورت) کے گھر والوں میں سے	اگر	ہو	اس کا کرتا

اور عورت کے گھر والوں میں سے ایک گواہ نے گواہی دی کہ اگر ان کا کرتا

قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٢٦﴾ وَ اِنْ

قُدَّ	مِنْ قُبُلٍ	فَصَدَقَتْ	وَ	هُوَ	مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٢٦﴾	وَ	اِنْ
پھٹا ہوا	آگے سے	تو عورت سچی ہے	اور	وہ	غلط کہنے والوں میں سے (ہے)	اور	اگر

آگے سے پھٹا ہوا ہو پھر تو عورت سچی ہے اور یہ سچے نہیں ○ اور اگر

كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٢٧﴾

كَانَ	قَمِيْصُهٗ	قُدَّ	مِنْ دُبُرٍ	فَكَذَبَتْ	وَ	هُوَ	مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٢٧﴾
ہو	اس کا کرتا	پھٹا ہوا	پیچھے سے	تو عورت جھوٹی ہے	اور	وہ	سچوں میں سے (ہے)

ان کا کرتا پیچھے سے چاک ہوا ہے تو عورت جھوٹی ہے اور یہ سچے ہیں ○

عزیز مصر کے سامنے اصل صورت حال کا انکشاف

فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ

فَلَمَّا	رَاٰ	قَمِيْصَهٗ	قُدَّ	مِنْ دُبُرٍ	قَالَ	اِنَّهٗ(2)
پھر جب	(عزیز نے) دیکھا	اس کا کرتا	پھٹا ہوا	پیچھے سے	(تو) کہا	بیشک وہ

پھر جب عزیز نے اس کا کرتا پیچھے سے پھٹا ہوا دیکھا تو کہا: بیشک یہ

عزیز مصر کی اپنی بیوی کو ڈانٹ

مِنْ كَيْدِكُنَّ ۭ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ﴿٢٨﴾ يُوْسُفُ اَعْرِضْ

مِنْ كَيْدِكُنَّ	اِنَّ	كَيْدَكُنَّ	عَظِيْمٌ ﴿٢٨﴾	يُوْسُفُ	اَعْرِضْ
تم عورتوں کے مکر میں سے (ہے)	بیشک	تمہارا مکر	بہت بڑا (ہے)	(اے) یوسف	تم درگزر کرو

تم عورتوں کا مکر ہے۔ بیشک تمہارا مکر بہت بڑا ہے ○ اے یوسف! تم اس بات سے

(1)...... یہ گواہ ایک قول کے مطابق زلیخا کے گھر والوں میں سے ایک چار مہینے کا بچہ تھا۔ اس واقعے سے سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان بھی معلوم ہوئی کہ جب حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر تہمت لگی تو ان کی پاکیزگی کی گواہی بچے سے دلوائی گئی اگرچہ یہ بھی عظیم چیز ہے لیکن جب سیّد المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا پر تہمت لگی تو چونکہ وہ معاملہ سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عزت کا بھی تھا اس لئے حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی عفت و عصمت اور پاکیزگی کی گواہی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے خود دی۔ (2)...... اس سے زلیخا کی وہ بات مراد =

عَنْ هٰذَا ٚ وَ اسْتَغْفِرِیْ لِذَنْۢبِكِ ۚۖ اِنَّكِ كُنْتِ

عَنْ هٰذَا (1)	وَ	اسْتَغْفِرِیْ	لِذَنْۢبِكِ	اِنَّكِ	كُنْتِ
اس (بات) سے	اور	(اے عورت) معافی مانگ	اپنے گناہ کی	بیشک تو (ہی)	ہے

در گزر کرو اور اے عورت! تو اپنے گناہ کی معافی مانگ۔ بیشک تو ہی

مِنَ الْخٰطِـِٕیْنَ ﴿۲۹﴾ ۧ وَ قَالَ نِسْوَةٌ فِی الْمَدِیْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِیْزِ

مِنَ الْخٰطِـِٕیْنَ ﴿۲۹﴾	وَ	قَالَ	نِسْوَةٌ	فِی الْمَدِیْنَةِ	امْرَاَتُ الْعَزِیْزِ
خطاکاروں میں سے	اور	کہا	کچھ عورتوں (نے)	شہر میں	عزیز کی عورت

خطاکاروں میں سے ہے ○ اور شہر میں کچھ عورتوں نے کہا: عزیز کی بیوی

تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا

تُرَاوِدُ	فَتٰىهَا	عَنْ نَّفْسِهٖ	قَدْ	شَغَفَهَا
پھسلانے کی کوشش کرتی ہے	اپنے نوجوان (کو)	اس کے نفس سے	بیشک	(دل میں) سماگئی ہے اس کے

اپنے نوجوان کا دل لبھانے کی کوشش کرتی ہے، بیشک ان کی محبت اس کے دل میں

حُبًّا ؕ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۳۰﴾ فَلَمَّا

حُبًّا	اِنَّا	لَنَرٰىهَا	فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۳۰﴾	فَلَمَّا
(نوجوان کی) محبت	بیشک ہم	ضرور دیکھ رہے ہیں اسے	کھلی وارفتگی (محبت) میں	تو جب

سماگئی ہے، ہم تو اس عورت کو کھلی محبت میں گم دیکھ رہے ہیں ○ تو جب

سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَیْهِنَّ وَ اَعْتَدَتْ

سَمِعَتْ	بِمَكْرِهِنَّ	اَرْسَلَتْ	اِلَیْهِنَّ	وَ	اَعْتَدَتْ
اس عورت نے سنا	ان کی بات کو	(تو) پیغام بھیجا	ان کی طرف	اور	تیار کردیں

اس عورت نے ان کی بات سنی تو ان عورتوں کی طرف پیغام بھیجا اور ان کے لیے

عزیز مصر کی بیوی کے عشق کا چرچا

حسن یوسف دیکھ کر عورتوں کا ہاتھ کاٹ لینا

ع ۳ / ۱۴

== ہے جو اس نے کہی تھی کہ "اس شخص کی کیا سزا ہے جو تمہاری گھر والی کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے؟"

1 ...... جب عزیز مصر کے سامنے زلیخا کی خیانت اور حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی براءت ثابت ہوگئی تو اس نے پہلے حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف متوجہ ہو کر اس طرح معذرت کی "اے یوسف! تم اس بات سے در گزر کرو اور اس پر مغموم نہ ہو بیشک تم پاک ہو۔" پھر زلیخا کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا "اے عورت! تو اللہ تعالیٰ سے اپنے اس گناہ کی معافی مانگ جو تو نے حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر تہمت لگائی حالانکہ وہ اس سے بری ہیں۔ ==

لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا وَّقَالَتِ اخْرُجْ

لَهُنَّ	مُتَّكَاً	وَّ	اٰتَتْ	كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ	سِكِّيْنًا	وَّ	قَالَتِ	اخْرُجْ
ان کے لئے	مسندیں	اور	دی	ان میں سے ہر ایک کو	چھری	اور	کہا	نکل آ

تکیہ لگا کر بیٹھنے کی نشستیں تیار کر دیں اور ان میں سے ہر ایک کو ایک ایک چھری دیدی اور یوسف سے کہا:

عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ وَ

عَلَيْهِنَّ	فَلَمَّا	رَاَيْنَهٗ	اَكْبَرْنَهٗ	وَ
ان پر (کے سامنے)	تو جب	عورتوں نے دیکھا اسے	(تو) بڑائی بولنے لگیں اس کی	اور

ان کے سامنے نکل آیئے تو جب عورتوں نے یوسف کو دیکھا تو اس کی بڑائی پکار اُٹھیں اور

قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ

قَطَّعْنَ	اَيْدِيَهُنَّ	وَ	قُلْنَ	حَاشَ لِلّٰهِ	مَا	هٰذَا	بَشَرًا
انہوں نے کاٹ لئے	اپنے ہاتھ	اور	کہنے لگیں	اللہ کے لئے پاکی ہے	نہیں	یہ	کوئی انسان

اپنے ہاتھ کاٹ لئے اور پکار اُٹھیں سُبْحَانَ اللہ، یہ کوئی انسان نہیں ہے

اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ﴿۳۱﴾ قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ

اِنْ	هٰذَآ	اِلَّا	مَلَكٌ	كَرِيْمٌ ﴿۳۱﴾	قَالَتْ	فَذٰلِكُنَّ	الَّذِيْ
نہیں	یہ	مگر	کوئی فرشتہ	بڑی عزت والا	(زلیخا نے) کہا	تو یہ ہیں	وہ جو

یہ تو کوئی بڑی عزت والا فرشتہ ہے ○ زلیخا نے کہا: تو یہ ہیں وہ جن کے بارے میں

لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ ؕ وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ

لُمْتُنَّنِيْ	فِيْهِ	وَ	لَقَدْ	رَاوَدْتُّهٗ
تم طعنہ دیتی تھیں مجھے	اس کے بارے میں	اور	ضرور بیشک	میں نے پھسلانے کی کوشش کی اسے

تم مجھے طعنہ دیتی تھیں اور بیشک میں نے ان کا دل

زلیخا کی حضرت یوسف عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو دعوت

=نیز اپنے شوہر کے ساتھ خیانت کا ارادہ کرنے کی وجہ سے بیشک تو ہی خطا کاروں میں سے ہے۔"

عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ؕ وَ لَىٕنْ لَّمْ یَفْعَلْ

عَنْ نَّفْسِهٖ	فَاسْتَعْصَمَ	وَ	لَىٕنْ	لَّمْ یَفْعَلْ
اس کے نفس سے	تو انہوں نے خود کو بچالیا	اور	ضرور اگر	وہ نہ کریں گے

لبھانا چاہا تو اِنہوں نے اپنے آپ کو بچالیا اور بیشک اگر یہ وہ کام نہ کریں گے

مَاۤ اٰمُرُهٗ لَیُسْجَنَنَّ وَ لَیَكُوْنًا

مَاۤ	اٰمُرُهٗ	لَیُسْجَنَنَّ	وَ	لَیَكُوْنًا
(اسے) جو	میں کہتی ہوں ان سے	(تو) ضرور انہیں قید میں ڈالا جائے گا	اور	وہ ضرور ہوں گے

جو میں ان سے کہتی ہوں تو ضرور قید میں ڈالے جائیں گے اور ضرور

مِّنَ الصّٰغِرِیْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ

مِّنَ الصّٰغِرِیْنَ ﴿۳۲﴾	قَالَ	رَبِّ	السِّجْنُ	اَحَبُّ (1)
ذلت اٹھانے والوں میں سے	(یوسف نے) عرض کی	اے میرے رب	قید خانہ	زیادہ پسند ہے

ذلت اٹھانے والوں میں سے ہوں گے ○ یوسف نے عرض کی: اے میرے رب! مجھے اس کام کی بجائے

اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْۤ اِلَیْهِ ۚ وَ اِلَّا تَصْرِفْ عَنِّیْ

اِلَیَّ	مِمَّا	یَدْعُوْنَنِیْۤ	اِلَیْهِ	وَ	اِلَّا تَصْرِفْ	عَنِّیْ
مجھے	(اس) سے جو	وہ بلا رہی ہیں مجھے	اس کی طرف	اور	اگر تو نہ پھیرے گا	مجھ سے

قید خانہ پسند ہے جس کی طرف یہ مجھے بلا رہی ہیں اور اگر تو مجھ سے ان کا مکر و فریب

كَیْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَیْهِنَّ وَ اَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۳۳﴾

كَیْدَهُنَّ	اَصْبُ	اِلَیْهِنَّ	وَ	اَكُنْ	مِّنَ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۳۳﴾ (2)
ان کا مکر	(تو) میں مائل ہو جاؤں گا	ان کی طرف	اور	ہو جاؤں گا	نادانوں میں سے

نہ پھیرے گا تو میں ان کی طرف مائل ہو جاؤں گا اور میں نادانوں میں سے ہو جاؤں گا ○

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بارگاہِ الٰہی میں دعا

(1)...... حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے گناہ کرنے کی بجائے قید خانے میں جانے کو پسند کیا، اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے گناہ کے مقابلے میں مصیبت برداشت کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ (2)..... حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی اور گناہوں سے قطعی معصوم ہیں اس کے باوجود آپ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کس قدر عاجزی کا اظہار کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ کوئی مسلمان خود کو شیطان کے وار اور گناہوں سے محفوظ نہ سمجھے اور بارگاہِ الٰہی میں عاجزی و انکساری کے ساتھ گناہوں سے محفوظ رہنے کی دعا کرتا رہے۔

دعائے یوسف کی قبولیت

فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَیْدَهُنَّ ؕ

فَاسْتَجَابَ	لَهٗ	رَبُّهٗ	فَصَرَفَ	عَنْهُ	كَیْدَهُنَّ
تو دعا قبول کرلی	اس کی	اس کے رب (نے)	تو پھیر دیا	اس سے	ان (عورتوں) کا مکر

تو اس کے رب نے اس کی سن لی اور اس سے عورتوں کا مکر و فریب پھیر دیا،

حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قید خانے میں ڈالنے کا فیصلہ

اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۳۴﴾ ثُمَّ بَدَا لَهُمْ

اِنَّهٗ	هُوَ	السَّمِیْعُ	الْعَلِیْمُ ﴿۳۴﴾	ثُمَّ	بَدَا	لَهُمْ
بیشک	وہی	سننے والا	جاننے والا (ہے)	پھر	ظاہر ہوا (سمجھ آیا)	ان کے لئے (انہیں)

بیشک وہی سننے والا، جاننے والا ہے ۝ پھر سب نشانیاں دیکھنے کے باوجود بھی

مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰیٰتِ لَیَسْجُنُنَّهٗ

مِّنْۢ بَعْدِ	مَا	رَاَوُا	الْاٰیٰتِ	لَیَسْجُنُنَّهٗ
(اس کے) بعد	کہ	انہوں نے دیکھ لیں	سب نشانیاں	ضرور وہ قید خانے میں ڈال دیں اسے

انہیں یہی سمجھ آئی کہ وہ ضرور ایک مدت تک کیلئے اسے قید خانہ میں

قید خانے میں دو قیدیوں کا خواب بیان کرنا

حَتّٰی حِیْنٍ ﴿۳۵﴾ ع وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَیٰنِ ؕ

حَتّٰی حِیْنٍ ﴿۳۵﴾	وَ	دَخَلَ	مَعَهُ	السِّجْنَ	فَتَیٰنِ [1]
ایک مدت تک	اور	داخل ہوئے	اس کے ساتھ	قید خانہ (میں)	دو نوجوان

ڈال دیں ۝ اور یوسف کے ساتھ قید خانے میں دو جوان بھی داخل ہوئے۔

قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّیْۤ اَرٰىنِیْۤ اَعْصِرُ

قَالَ	اَحَدُهُمَآ	اِنِّیْۤ	اَرٰىنِیْۤ	اَعْصِرُ
کہا	ان میں سے ایک (نے)	بیشک میں (نے)	(خواب میں) دیکھا اپنے آپ (کو)	میں نچوڑ رہا ہوں

ان میں سے ایک نے کہا: میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں شراب

ع۳

[1] ……ان دو جوانوں میں سے ایک تو مصر کے شاہِ اعظم ریان بن ولید کے باورچی خانے کا انچارج تھا اور دوسرا اس کا ساقی۔ ان دونوں پر یہ الزام تھا کہ انہوں نے بادشاہ کو زہر دینا چاہا اور اس جرم میں دونوں قید کر دیئے گئے۔

خَمْرًا ۚ وَ قَالَ الْاٰخَرُ اِنِّیْۤ اَرٰىنِیْۤ

خَمْرًا	وَ	قَالَ	الْاٰخَرُ	اِنِّیْۤ	اَرٰىنِیْۤ
شراب	اور	کہا	دوسرے (نے)	بیشک میں (نے)	(خواب میں) دیکھا اپنے آپ (کو)

کشید کر رہا ہوں اور دوسرے نے کہا: میں نے خواب دیکھا کہ

اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِیْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّیْرُ مِنْهُ ؕ

اَحْمِلُ	فَوْقَ رَاْسِیْ	خُبْزًا	تَاْكُلُ	الطَّیْرُ	مِنْهُ
میں نے اٹھائی ہوئی ہیں	اپنے سر کے اوپر	کچھ روٹیاں	کھا رہے ہیں	پرندے	اس سے

میں اپنے سر پر کچھ روٹیاں اٹھائے ہوئے ہوں جن میں سے پرندے کھا رہے ہیں۔

نَبِّئْنَا بِتَاْوِیْلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۳۶﴾ قَالَ

نَبِّئْنَا	بِتَاْوِیْلِهٖ	اِنَّا	نَرٰىكَ	مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۳۶﴾	قَالَ
ہمیں آگاہ کرو	اس کی تعبیر سے	بیشک	ہم دیکھتے ہیں تجھے	نیکی کرنے والوں میں سے	فرمایا

(اے یوسف!) آپ ہمیں اس کی تعبیر بتائیے۔ بیشک ہم آپ کو نیک آدمی دیکھتے ہیں ○ فرمایا:

لَا یَاْتِیْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖۤ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا

لَا یَاْتِیْكُمَا	طَعَامٌ	تُرْزَقٰنِهٖۤ	اِلَّا	نَبَّاْتُكُمَا
نہیں آئے گا تمہارے پاس	کھانا	(جو) تمہیں دیا جاتا ہے وہ	مگر	میں آگاہ کر دوں گا تمہیں

تمہیں جو کھانا دیا جاتا ہے وہ تمہارے پاس نہیں آئے گا مگر یہ کہ

بِتَاْوِیْلِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّاْتِیَكُمَا ؕ ذٰلِكُمَا مِمَّا

بِتَاْوِیْلِهٖ	قَبْلَ	اَنْ	یَّاْتِیَكُمَا	ذٰلِكُمَا [1]	مِمَّا
اس کی تعبیر سے	(اس سے) پہلے	کہ	وہ آئے تمہارے پاس	یہ (ہے)	(اس علم میں) سے جو

اس کے آنے سے پہلے میں تمہیں اس خواب کی تعبیر بتادوں گا۔ یہ ان علموں میں سے ہے جو

حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اظہار

[1]...... حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بات سن کر ان دونوں قیدیوں نے کہا: یہ علم تو کاہنوں اور نجومیوں کے پاس ہوتا ہے، آپ کے پاس یہ علم کہاں سے آیا؟ حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: میں کاہن یا نجومی نہیں ہوں، جس کے بارے میں، میں تمہیں خبر دوں گا وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور یہ وہ علم ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے سکھایا ہے۔

عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ ؕ اِنِّیْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ

مِلَّةَ قَوْمٍ	تَرَكْتُ	اِنِّیْ	رَبِّیْ	عَلَّمَنِیْ
(ان) لوگوں کا دین	چھوڑے رکھا	بیشک میں (نے)	میرے رب (نے)	سکھایا مجھے

مجھے میرے رب نے سکھایا ہے۔ بیشک میں نے ان لوگوں کے دین کو نہ مانا

لَّا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَ

وَ	كٰفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾	هُمْ	بِالْاٰخِرَةِ	هُمْ	وَ	بِاللّٰهِ	لَّا یُؤْمِنُوْنَ
اور	انکار کرنے والے (ہیں)	وہی	آخرت کا	وہ	اور	اللہ پر	(جو) ایمان نہیں لاتے

جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور وہ آخرت کا انکار کرنے والے ہیں ○ اور

اتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ وَ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ ؕ

یَعْقُوْبَ	وَ	اِسْحٰقَ	وَ	اِبْرٰهِیْمَ	مِلَّةَ اٰبَآءِیْۤ	اتَّبَعْتُ [1]
یعقوب (کے دین کی)	اور	اسحاق	اور	ابراہیم	اپنے باپ دادا کے دین	میں نے پیروی کی

میں نے اپنے باپ دادا ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کے دین ہی کی پیروی کی۔

مَا كَانَ لَنَاۤ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ ذٰلِكَ

ذٰلِكَ	مِنْ شَیْءٍ	بِاللّٰهِ	نُّشْرِكَ	اَنْ	لَنَاۤ	مَا كَانَ
یہ	کسی چیز (کو)	اللہ کا	ہم شریک ٹھہرائیں	کہ	ہمارے لئے	نہیں ہے

ہمارے لئے ہرگز جائز نہیں کہ ہم کسی چیز کو اللہ کا شریک ٹھہرائیں، یہ

مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَیْنَا وَ عَلَى النَّاسِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

اَكْثَرَ النَّاسِ	لٰكِنَّ	وَ	عَلَى النَّاسِ	وَ	عَلَیْنَا	مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ
اکثر لوگ	لیکن	اور	لوگوں پر	اور	ہم پر	اللہ کے فضل میں سے (ہے)

ہم پر اور لوگوں پر اللہ کا ایک فضل ہے مگر اکثر لوگ

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جیل میں تبلیغِ دین فرمانا

[1] ..... حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے معجزے کا اظہار فرمانے کے بعد یہ بھی ظاہر فرمادیا کہ آپ خاندانِ نبوت سے ہیں اور آپ کے آباؤ اجداد انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں، جن کا بلند مرتبہ دنیا میں مشہور ہے۔ اِس سے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مقصد یہ تھا کہ سننے والے آپ کی دعوت قبول کریں اور آپ کی ہدایت مانیں۔

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دو غلاموں کو توحید

لَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۳۸﴾ یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ

مُّتَفَرِّقُوْنَ	ءَاَرْبَابٌ	السِّجْنِ	یٰصَاحِبَیِ	لَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۳۸﴾
جدا جدا	کیا بہت سے رب	قید خانے (کے)	اے میرے دونوں ساتھیو	شکر نہیں کرتے

شکر نہیں کرتے ○ اے میرے قید خانے کے دونوں ساتھیو! کیا جدا جدا رب

خَیْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۳۹﴾ مَا تَعْبُدُوْنَ

مَا تَعْبُدُوْنَ	الْقَهَّارُ ﴿۳۹﴾ (1)	اللّٰهُ الْوَاحِدُ	اَمِ	خَیْرٌ
تم عبادت نہیں کرتے	(جو) سب پر غالب (ہے)	ایک اللہ	یا	اچھے (ہیں)

اچھے ہیں یا ایک اللہ جو سب پر غالب ہے؟ ○ تم اس کے سوا صرف

مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اَسْمَآءً سَمَّیْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ

اٰبَآؤُكُمْ	وَ	اَنْتُمْ	سَمَّیْتُمُوْهَا	اَسْمَآءً	اِلَّاۤ	مِنْ دُوْنِهٖ
تمہارے باپ دادا (نے)	اور	تم	رکھ لیا ہے انہیں	چند ناموں (کی)	مگر	اس کے سوا

ایسے ناموں کی عبادت کرتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے تراش لیے ہیں،

مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِؕ

لِلّٰهِ	اِلَّا	اِنِ الْحُكْمُ	مِنْ سُلْطٰنٍ	بِهَا	اللّٰهُ	مَّاۤ اَنْزَلَ
اللہ کا	مگر	نہیں حکم	کوئی دلیل	ان کی	اللہ (نے)	نہیں نازل کی

اللہ نے ان کی کوئی دلیل نہیں اتاری۔ حکم تو صرف اللہ کا ہے۔

اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُؕ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ

الدِّیْنُ الْقَیِّمُ	ذٰلِكَ	اِیَّاهُ	اِلَّاۤ	اَلَّا تَعْبُدُوْۤا	اَمَرَ
سیدھا دین (ہے)	یہی	اسی کی	مگر	کہ تم عبادت نہ کرو	اس نے حکم دیا

اس نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو، یہ سیدھا دین ہے

(1) ...... حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے نرم الفاظ کے ساتھ ان دو افراد کو اسلام قبول کرنے کی طرف مائل کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ تبلیغ میں الفاظ نرم اور دلائل مضبوط استعمال کرنے چاہئیں۔

قیدیوں کے خواب کی تعبیر

وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۴۰﴾ یٰصَاحِبَیِ

وَ	لٰكِنَّ	اَكْثَرَ النَّاسِ	لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۴۰﴾	یٰصَاحِبَیِ
اور	لیکن	اکثر لوگ	نہیں جانتے	اے میرے دونوں ساتھیو

لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ○ اے قید خانے کے

السِّجْنِ اَمَّاۤ اَحَدُكُمَا فَیَسْقِیْ رَبَّهٗ

السِّجْنِ	اَمَّاۤ	اَحَدُكُمَا	فَیَسْقِیْ	رَبَّهٗ
قید خانے (کے)	بہر حال	تم میں سے ایک	تو وہ پلائے گا	اپنے مربی (یعنی بادشاہ کو)

دونوں ساتھیو! تم میں ایک تو اپنے بادشاہ کو شراب

خَمْرًا ۚ وَ اَمَّا الْاٰخَرُ فَیُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّیْرُ

خَمْرًا	وَ	اَمَّا	الْاٰخَرُ	فَیُصْلَبُ	فَتَاْكُلُ	الطَّیْرُ
شراب	اور	بہر حال	دوسرا	تو اسے سولی دی جائے گی	پھر کھالیں گے	پرندے

پلائے گا اور جہاں تک دوسرے کا تعلق ہے تو اسے سولی دی جائے گی پھر پرندے

مِنْ رَّاْسِهٖ ؕ قُضِیَ الْاَمْرُ الَّذِیْ فِیْهِ تَسْتَفْتِیٰنِ ﴿۴۱﴾ ؕ

مِنْ رَّاْسِهٖ	قُضِیَ [1]	الْاَمْرُ	الَّذِیْ فِیْهِ	تَسْتَفْتِیٰنِ ﴿۴۱﴾
اس کے سر سے	فیصلہ ہو چکا	(اس) کام (کا)	جس کے بارے میں	تم دونوں نے پوچھا تھا

اس کا سر کھالیں گے۔ اس کام کا فیصلہ ہو چکا ہے جس کے بارے میں تم نے پوچھا تھا ○

قید سے آزادی کی ایک تدبیر اور تقدیر الٰہی

وَ قَالَ لِلَّذِیْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا

وَ	قَالَ	لِلَّذِیْ	ظَنَّ	اَنَّهٗ	نَاجٍ	مِّنْهُمَا
اور	کہا	(اس) سے جسے	سمجھا	کہ وہ	بچ جانے والا (ہے)	ان دونوں میں سے

اور یوسف نے جس کے بارے میں گمان کیا کہ ان دونوں میں سے وہ بچ جائے گا اسے فرمایا:

[1]...... حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: تعبیر سن کر ان دونوں نے حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے کہا کہ خواب تو ہم نے کچھ بھی نہیں دیکھا ہم تو ہنسی کر رہے تھے۔ حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا کہ اس کام کا فیصلہ ہو چکا ہے جس کے بارے میں تم نے پوچھا تھا اور جو میں نے کہہ دیا یہ ضرور واقع ہو گا تم نے خواب دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو اب یہ خبر ٹل نہیں سکتی۔ (خازن، یوسف، تحت الآیۃ: ۴۱، ۳/ ۲۱)

اذْكُرْنِیْ عِنْدَ رَبِّكَ٘ فَاَنْسٰىهُ الشَّیْطٰنُ

اذْكُرْنِیْ	عِنْدَ رَبِّكَ	فَاَنْسٰىهُ	الشَّیْطٰنُ
تم ذکر کرنا میرا	اپنے مربی (بادشاہ) کے پاس	تو بھلا دیا اسے	شیطان (نے)

اپنے بادشاہ کے پاس میرا ذکر کرنا تو شیطان نے اسے اپنے بادشاہ کے سامنے

ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِی السِّجْنِ بِضْعَ سِنِیْنَ ﴿۴۲﴾ؑ وَ

ذِكْرَ رَبِّهٖ	فَلَبِثَ	فِی السِّجْنِ	بِضْعَ سِنِیْنَ ﴿۴۲﴾ (1)	وَ
اس کے مربی (بادشاہ) سے ذکر کرنا	تو (یوسف) ٹھہرا رہا	قید خانے میں	کئی سال	اور

یوسف کا ذکر کرنا بھلا دیا تو یوسف کئی برس اور جیل میں رہے ○ اور

قَالَ الْمَلِكُ اِنِّیْۤ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْكُلُهُنَّ

قَالَ	الْمَلِكُ	اِنِّیْۤ	اَرٰى	سَبْعَ بَقَرٰتٍ	سِمَانٍ	یَّاْكُلُهُنَّ
کہا	بادشاہ (نے)	بیشک میں (نے)	دیکھیں	سات گائیں	موٹی	کھا رہی ہیں انہیں

بادشاہ نے کہا: میں نے خواب میں سات موٹی گائیں دیکھیں جنہیں سات دبلی پتلی گائیں

سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّ اُخَرَ یٰبِسٰتٍؕ یٰۤاَیُّهَا

سَبْعٌ	عِجَافٌ	وَّ	سَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ	وَّ	اُخَرَ	یٰبِسٰتٍ	یٰۤاَیُّهَا
سات	پتلی گائیں	اور	سات سرسبز بالیاں (دیکھیں)	اور	دوسری	خشک (بالیاں)	اے

کھا رہی ہیں اور سات سرسبز بالیاں اور دوسری خشک بالیاں دیکھیں۔ اے

الْمَلَاُ اَفْتُوْنِیْ فِیْ رُءْیَایَ اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْیَا تَعْبُرُوْنَ ﴿۴۳﴾

الْمَلَاُ	اَفْتُوْنِیْ	فِیْ رُءْیَایَ	اِنْ	كُنْتُمْ لِلرُّءْیَا تَعْبُرُوْنَ ﴿۴۳﴾
درباریو	جواب دو مجھے	میرے خواب کے بارے میں	اگر	تم خواب کی تعبیر بتاتے ہو

درباریو! اگر تم خوابوں کی تعبیر جانتے ہو تو میرے خواب کے بارے میں مجھے جواب دو ○

(1)...... اکثر مفسرین کے نزدیک اس واقعہ کے بعد حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سات برس اور قید میں رہے اور پانچ برس پہلے رہ چکے تھے۔ یہ مدت گزرنے کے بعد جب اللہ تعالیٰ کو حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا قید سے نکالنا منظور ہوا تو مصر کے شاہِ اعظم ریان بن ولید نے ایک عجیب خواب دیکھا جس سے اس کو بہت پریشانی ہوئی اور اس نے ملک کے جادوگروں، کاہنوں اور تعبیر دینے والوں کو جمع کرکے ان سے اپنا خواب بیان کیا۔

درباریوں کا بادشاہ کو جواب

قَالُوْۤا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ وَ مَا نَحْنُ بِتَاْوِیْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِیْنَ ﴿۴۴﴾

قَالُوْۤا	اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ	وَ	مَا نَحْنُ	بِتَاْوِیْلِ الْاَحْلَامِ	بِعٰلِمِیْنَ ﴿۴۴﴾
انہوں نے کہا	(یہ) جھوٹے خواب (ہیں)	اور	ہم نہیں	خوابوں کی تعبیر کو	جاننے والے

انہوں نے کہا: یہ جھوٹے خواب ہیں اور ہم ایسے خوابوں کی تعبیر نہیں جانتے ○

شاہی ساقی کی درباریوں کے سامنے ایک پیشکش

وَ قَالَ الَّذِیْ نَجَا مِنْهُمَا وَ ادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا

وَ	قَالَ	الَّذِیْ	نَجَا[1]	مِنْهُمَا	وَ ادَّكَرَ	بَعْدَ اُمَّةٍ	اَنَا
اور	اس نے کہا	جو	بچا تھا	ان دونوں میں سے	اور اسے یاد آیا	ایک مدت کے بعد	میں

اور دو قیدیوں میں سے بچ جانے والے نے کہا اور اسے ایک مدت کے بعد یاد آیا: میں

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے خواب کی تعبیر بیان کرنے کی درخواست

اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِیْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ ﴿۴۵﴾ یُوْسُفُ اَیُّهَا الصِّدِّیْقُ

اُنَبِّئُكُمْ	بِتَاْوِیْلِهٖ	فَاَرْسِلُوْنِ ﴿۴۵﴾	یُوْسُفُ	اَیُّهَا	الصِّدِّیْقُ
آگاہ کروں گا تمہیں	اس کی تعبیر سے	پس تم بھیج دو مجھے	(اے) یوسف	اے	صدیق

تمہیں اس کی تعبیر بتاؤں گا، تم مجھے (یوسف کے پاس) بھیج دو ○ اے یوسف! اے صدیق!

اَفْتِنَا فِیْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّ

اَفْتِنَا	فِیْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ	یَّاْكُلُهُنَّ	سَبْعٌ	عِجَافٌ	وَّ
ہمیں جواب دو	سات موٹی گایوں کے بارے میں	کھا رہی ہیں انہیں	سات	پتلی گائیں	اور

ہمیں ان سات موٹی گایوں کے بارے میں تعبیر بتائیں جنہیں سات دبلی گائیں کھا رہی تھیں اور

سَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّ اُخَرَ یٰبِسٰتٍ ۙ لَّعَلِّیْۤ اَرْجِعُ

سَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ	وَّ	اُخَرَ	یٰبِسٰتٍ	لَّعَلِّیْۤ	اَرْجِعُ
سات سرسبز بالیوں	اور	دوسری	خشک (بالیوں کے بارے میں)	تاکہ میں	لوٹ کر جاؤں

سات سرسبز بالیوں اور دوسری خشک بالیوں کے بارے میں تاکہ میں لوگوں کی طرف

[1]......بچ جانے والے سے مراد شراب پلانے والا وہ شخص ہے جس نے اپنے ساتھی کچن کے انچارج کی ہلاکت کے بعد قید سے نجات پائی تھی اور اسے ایک مدت کے بعد یاد آیا تھا کہ حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس سے فرمایا تھا کہ اپنے آقا کے سامنے میرا ذکر کرنا۔

بادشاہ کے خواب کی تعبیر

اِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝۴۶ قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ

اِلَى النَّاسِ	لَعَلَّهُمْ	يَعْلَمُوْنَ ۝۴۶	قَالَ	تَزْرَعُوْنَ	سَبْعَ سِنِيْنَ
لوگوں کی طرف	تاکہ وہ	جان لیں	(یوسف نے) فرمایا	تم کھیتی باڑی کروگے	سات سال

لوٹ کر جاؤں تاکہ وہ جان لیں ○ یوسف نے فرمایا: تم سات سال تک لگاتار کھیتی باڑی کروگے

دَاَبًا ۚ فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِيْ سُنْۢبُلِهٖۤ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا

دَاَبًا	فَمَا	حَصَدْتُّمْ	فَذَرُوْهُ	فِيْ سُنْۢبُلِهٖ[1]	اِلَّا	قَلِيْلًا	مِّمَّا
لگاتار	توجو	تم کاٹ لو	تو چھوڑ دو اسے	اس کی بالی میں	مگر	تھوڑا	(اس غلے میں) سے جو

توتم جوکاٹ لو اسے اس کی بالی کے اندر ہی رہنے دو سوائے اس تھوڑے سے غلے کے جو

تَاْكُلُوْنَ ۝۴۷ ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَّاْكُلْنَ

تَاْكُلُوْنَ ۝۴۷	ثُمَّ	يَاْتِيْ	مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ	سَبْعٌ	شِدَادٌ	يَّاْكُلْنَ
تم کھاؤگے	پھر	آئیں گے	اس کے بعد	سات (سال)	سخت	وہ کھاجائیں گے

تم کھالو ○ پھر اس کے بعد سات برس سخت آئیں گے جو اس غلے کو

مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ۝۴۸

مَا	قَدَّمْتُمْ[2]	لَهُنَّ	اِلَّا	قَلِيْلًا	مِّمَّا	تُحْصِنُوْنَ ۝۴۸
وہ جو	تم نے پہلے جمع کیا ہوگا	ان کے لئے	مگر	تھوڑا	(اس میں) سے جو	تم محفوظ کرلوگے

کھاجائیں گے جو تم نے ان سالوں کے لیے پہلے جمع کرر کھا ہوگا مگر تھوڑا سا (بچ جائے گا) جو تم بچالوگے ○

ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيْهِ يُغَاثُ النَّاسُ

ثُمَّ	يَاْتِيْ	مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ	عَامٌ	فِيْهِ	يُغَاثُ	النَّاسُ
پھر	آئے گا	اس کے بعد	ایک سال	اس میں	بارش دی جائے گی	لوگوں (کو)

پھر ان سات سالوں کے بعد ایک سال ایسا آئے گا جس میں لوگوں کو بارش دی جائے گی

1 ...... حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کاشت کاری کا ایسا قاعدہ بیان فرمایا جو کامل کاشت کار کو ہی معلوم ہوتا ہے کہ بالی یا بھوسے میں گندم کی حفاظت ہے، اس سے معلوم ہوا کہ نبی دینی رازوں کے ساتھ ساتھ دنیاوی رازوں سے بھی خبردار ہوتے ہیں۔ 2 ...... حفاظتی تدابیر کے طور پر آئندہ کے لئے کچھ بچا کر رکھنا توکل کے خلاف نہیں بلکہ حکومت کرنے والوں کی ذمہ داری ہے کہ اناج اور دیگر ضروریات کے حوالے سے ملکی ذخائر کا جائزہ لیتے رہیں اور اس کے مطابق حکمتِ عملی ترتیب دیں بلکہ زرِ مبادلہ کے جو ذخائر جمع کرکے رکھے جاتے ہیں اُن کی اصل بھی اس آیت سے نکالی جاسکتی ہے۔ اسی طرح کسی شخص کا=

بادشاہ کی حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دعوت اور آپ کا جواب

وَ فِيْهِ يَعْصِرُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَ قَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖ ۚ

اِئْتُوْنِيْ بِهٖ	الْمَلِكُ	قَالَ	وَ	يَعْصِرُوْنَ ﴿۴۹﴾	فِيْهِ	وَ
تم لے کر آؤ میرے پاس اسے	بادشاہ (نے)	کہا	اور	وہ (رس) نچوڑیں گے	اس میں	اور

اور اس میں رس نچوڑیں گے ○ اور بادشاہ نے حکم دیا کہ انہیں میرے پاس لے آؤ

فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْــَٔلْهُ

فَسْــَٔلْهُ	اِلٰى رَبِّكَ	ارْجِعْ	قَالَ	الرَّسُوْلُ	جَآءَهُ	فَلَمَّا
پھر پوچھو اس سے	اپنے بادشاہ کی طرف	تم لوٹ جاؤ	فرمایا	قاصد	آیا ان کے پاس	تو جب

تو جب ان کے پاس قاصد آیا تو یوسف نے فرمایا: اپنے بادشاہ کی طرف لوٹ جاؤ پھر اس سے پوچھو

مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ؕ اِنَّ رَبِّيْ

رَبِّيْ	اِنَّ	اَيْدِيَهُنَّ	قَطَّعْنَ	الّٰتِيْ	بَالُ النِّسْوَةِ[1]	مَا
میرا رب	بیشک	اپنے ہاتھ	کاٹ لئے تھے	جنہوں نے	(ان) عورتوں کا حال	کیا ہے

کہ ان عورتوں کا کیا حال ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے۔ بیشک میرا رب

عورتوں سے واقعے کی تحقیق اور ان کا اعتراف حق

بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ ﴿۵۰﴾ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ

اِذْ	خَطْبُكُنَّ	مَا	قَالَ	عَلِيْمٌ ﴿۵۰﴾	بِكَيْدِهِنَّ
جب	تمہارا حال	(اے عورتو) کیا تھا	(بادشاہ نے) کہا	جاننے والا (ہے)	ان کے مکر کو

ان کے مکر کو جانتا ہے ○ بادشاہ نے کہا: اے عورتو! تمہارا کیا حال تھا جب

رَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ

حَاشَ لِلّٰهِ	قُلْنَ	عَنْ نَّفْسِهٖ	يُوْسُفَ	رَاوَدْتُّنَّ
اللہ کے لئے پاکی ہے	انہوں نے کہا	اس کے نفس سے	یوسف (کو)	تم نے پھسلانا چاہا

تم نے یوسف کا دل لبھانا چاہا۔ انہوں نے کہا: سُبْحَانَ اللہ!

═ان لوگوں کے لئے کچھ بچا کر رکھنا جن کا نان نفقہ اس کے ذمے ہے، یہ بھی توکل کے خلاف نہیں۔

[1]... حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے یہ اس لئے فرمایا تاکہ بادشاہ کے سامنے آپ کی براءت اور بے گناہی ظاہر ہو جائے اور اسے یہ معلوم ہو کہ یہ لمبی قید بلاوجہ ہوئی تاکہ آئندہ حاسدوں کو الزام لگانے کا موقع نہ ملے۔ اس سے معلوم ہوا کہ تہمت دور کرنے میں کوشش کرنا ضروری ہے۔

مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْـٰٔنَ

مَا عَلِمْنَا	عَلَيْهِ	مِنْ سُوْٓءٍ	قَالَتِ	امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ	الْـٰٔنَ
ہم نے نہیں پائی	اس پر (میں)	کوئی برائی	کہا	عزیز کی عورت (نے)	اب

ہم نے ان میں کوئی برائی نہیں پائی۔ عزیز کی عورت نے کہا: اب

حَصْحَصَ الْحَقُّ٘ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ

حَصْحَصَ	الْحَقُّ	اَنَا	رَاوَدْتُّهٗ [1]	عَنْ نَّفْسِهٖ
ظاہر ہوگیا	حق	میں (نے ہی)	پھسلانا چاہا اسے	اس کے نفس سے

اصل بات کھل گئی۔ میں نے ہی ان کا دل لبھانا چاہا تھا

وَ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۵۱﴾ ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ

وَ	اِنَّهٗ	لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۵۱﴾	ذٰلِكَ	لِيَعْلَمَ
اور	بیشک وہ	ضرور سچوں میں سے (ہے)	(یوسف نے کہا) یہ	(اس لئے کیا) تاکہ عزیز جان لے

اور بیشک وہ سچے ہیں ○ یوسف نے فرمایا: یہ میں نے اس لیے کیا تاکہ عزیز کو

اَنِّيْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَ اَنَّ

اَنِّيْ	لَمْ اَخُنْهُ [2]	بِالْغَيْبِ	وَ	اَنَّ
کہ میں (نے)	خیانت نہیں کی اس کی	غیر موجودگی میں	اور	بیشک

معلوم ہوجائے کہ میں نے اس کی عدمِ موجودگی میں کوئی خیانت نہیں کی اور

اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ ﴿۵۲﴾

اللّٰهَ	لَا يَهْدِيْ	كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ ﴿۵۲﴾
اللہ	راہ نہیں دیتا (چلنے نہیں دیتا)	خیانت کرنے والوں کے مکر (کو)

اللہ خیانت کرنے والوں کا مکر نہیں چلنے دیتا ○

عورتوں سے تحقیق کا مطالبہ کرنے کا مقصد

1 ...... حضرت زلیخا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهَا نے اپنے قصور کا اعتراف کر لیا اور قصور کا اقرار توبہ ہے۔ لہٰذا اب حضرت زلیخا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهَا کو برے لفظوں سے یاد کرنا حرام ہے کیونکہ وہ حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی صحابیہ بنیں اور عزیزِ مصر کی موت کے بعد ان کی قابلِ احترام بیوی بنی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے بھی ان کے قصوروں کا ذکر فرما کر ان پر غضب ظاہر نہ فرمایا کیونکہ وہ توبہ کر چکی تھیں اور توبہ کرنے والا گنہگار بالکل بے گناہ کی طرح ہوتا ہے۔

2 ... اخلاقی خیانت انتہائی مذموم وصف ہے اس سے ہر ایک کو بچنا چاہئے اور اخلاقی امانتداری ایک قابلِ تعریف وصف ہے جسے ہر ایک کو اختیار کرنا چاہئے۔

وَمَآ اُبَرِّئُ

13

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی عاجزی وانکساری

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ

وَ	مَآ اُبَرِّئُ[1]	نَفْسِیْ	اِنَّ	النَّفْسَ	لَاَمَّارَةٌۢ
اور	میں بے قصور نہیں بتاتا	اپنے نفس (کو)	بیشک	نفس	ضرور بہت حکم دینے والا (ہے)

اور میں اپنے نفس کو بے قصور نہیں بتاتا بیشک نفس تو برائی کا

بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ ؕ اِنَّ رَبِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۵۳﴾

بِالسُّوْٓءِ	اِلَّا	مَا	رَحِمَ	رَبِّیْ	اِنَّ	رَبِّیْ	غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ ﴿۵۳﴾
برائی کا	مگر	جس (پر)	رحم فرمائے	میرا رب	بیشک	میرا رب	بخشنے والا	مہربان (ہے)

بڑا حکم دینے والا ہے مگر جس پر میرا رب رحم کرے بیشک میرا رب بخشنے والا مہربان ہے ○

بادشاہ کی طرف سے حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تعظیم

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِیْ بِهٖۤ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِیْ ۚ

وَ	قَالَ	الْمَلِكُ	ائْتُوْنِیْ بِهٖۤ	اَسْتَخْلِصْهُ	لِنَفْسِیْ
اور	کہا	بادشاہ (نے)	تم لاؤ میرے پاس اسے	میں خاص کرلوں اسے	اپنی ذات کے لیے

اور بادشاہ نے کہا: انہیں میرے پاس لے آؤ تاکہ میں انہیں اپنے لیے منتخب کرلوں

فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الْیَوْمَ لَدَیْنَا مَكِیْنٌ

فَلَمَّا	كَلَّمَهٗ	قَالَ	اِنَّكَ	الْیَوْمَ	لَدَیْنَا	مَكِیْنٌ
پھر جب	بادشاہ نے بات کی اس سے	(تو) کہا	بیشک تو	آج	ہمارے یہاں	معزز

پھر جب بادشاہ نے یوسف سے بات کی تو کہا۔ بیشک آج آپ ہمارے یہاں معزز،

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بادشاہ کو ایک تجویز

اَمِیْنٌ ﴿۵۴﴾ قَالَ اجْعَلْنِیْ عَلٰى خَزَآىِٕنِ الْاَرْضِ ۚ اِنِّیْ

اَمِیْنٌ ﴿۵۴﴾	قَالَ	اجْعَلْنِیْ[2]	عَلٰى خَزَآىِٕنِ الْاَرْضِ	اِنِّیْ
قابلِ اعتماد، امانتدار (ہے)	(یوسف نے) کہا	مجھے مقرر کردو	زمین کے خزانوں پر	بیشک میں

امانتدار ہیں ○ یوسف نے فرمایا: مجھے زمین کے خزانوں پر مقرر کردو، بیشک میں

1 ...... حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے شاندار نیکیاں کرنے کے باوجود بارگاہِ الٰہی میں انتہائی عاجزی وانکساری کا اظہار کیا، اس سے معلوم ہوا کہ بندے کو چاہئے کہ وہ اپنے نیک اعمال پر نازاں ہونے کی بجائے اللہ تعالٰی کی طرف سے نیک اعمال کی توفیق ملنے پر اس کا شکر ادا کرے اور اس کی بارگاہ میں اپنی عاجزی و بے بسی کا اظہار کرے، اسی طرح گناہوں سے بچنے کو اپنا ہنر و کمال سمجھنے کی بجائے یہ سمجھنا چاہئے کہ اللہ تعالٰی نے اپنے فضل ورحمت سے اسے گناہ سے بچالیا ہے۔

2 ...... جب ایک ہی شخص اہلیت رکھتا ہو تو اللہ تعالٰی کے احکام نافذ کرنے کے لئے اسے امارت و حکومت طلب کرنا جائز بلکہ اسے تاکید ہے۔ حضرت یوسف=

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اقتدار

حَفِيْظٌ عَلِيْمٌ ﴿۵۵﴾ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ ۚ

حَفِيْظٌ	عَلِيْمٌ ﴿۵۵﴾ (1)	وَ	كَذٰلِكَ	مَكَّنَّا	لِيُوْسُفَ	فِي الْاَرْضِ
حفاظت کرنے والا	علم والا (ہوں)	اور	اسی طرح	ہم نے اقتدار دیا	یوسف کو	زمین میں

حفاظت والا، علم والا ہوں ○ اور ایسے ہی ہم نے یوسف کو زمین میں اقتدار عطا فرمایا،

نیک بندوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا معاملہ

يَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَآءُ ؕ نُصِيْبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَآءُ

يَتَبَوَّاُ	مِنْهَا	حَيْثُ	يَشَآءُ	نُصِيْبُ	بِرَحْمَتِنَا	مَنْ	نَّشَآءُ
وہ رہے	اس سے (میں)	جہاں	وہ چاہے	ہم پہنچا دیتے ہیں	اپنی رحمت	جسے	چاہتے ہیں

اس میں جہاں چاہے رہائش اختیار کرے، ہم جسے چاہتے ہیں اپنی رحمت پہنچا دیتے ہیں

وَلَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ

وَ	لَا نُضِيْعُ	اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۶﴾	وَ	لَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ	خَيْرٌ
اور	ہم ضائع نہیں کرتے	نیکی کرنے والوں کا اجر	اور	ضرور آخرت کا ثواب	بہتر (ہے)

اور ہم نیکوں کا اجر ضائع نہیں کرتے ○ اور بیشک آخرت کا ثواب ان کے لیے

ربع

بھائیوں کی حاضری اور حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا انہیں پہچان لینا

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۷﴾ ع وَجَآءَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ

لِلَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	كَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۷﴾ (2)	وَ	جَآءَ	اِخْوَةُ يُوْسُفَ
ان لوگوں کے لیے جو	ایمان لائے	اور	وہ پرہیزگار رہے	اور	آئے	یوسف کے بھائی

بہتر ہے جو ایمان لائے اور پرہیزگار رہے ○ اور یوسف کے بھائی آئے

فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۵۸﴾

فَدَخَلُوْا	عَلَيْهِ	فَعَرَفَهُمْ	وَ	هُمْ	لَهٗ	مُنْكِرُوْنَ ﴿۵۸﴾
تو وہ حاضر ہوئے	اس پر (کے پاس)	تو اس نے پہچان لیا انہیں	اور	وہ	اس کو	پہچان نہ سکے

تو ان کے پاس حاضر ہوئے پس یوسف نے تو انہیں پہچان لیا اور وہ بھائی ان سے انجان رہے ○

═عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا یہی حال تھا کہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام رسول تھے، لوگوں کی ضروریات سے واقف تھے، یہ جانتے تھے کہ شدید قحط ہونے والا ہے جس میں مخلوق کو راحت اور آسائش پہنچانے کی یہی صورت ہے کہ عنانِ حکومت کو آپ اپنے ہاتھ میں لیں اس لئے آپ نے امارت طلب فرمائی۔

(1)...... فخر اور تکبر کے لئے اپنی خوبیوں کو بیان کرنا ناجائز ہے لیکن دوسروں کو نفع پہنچانے یا مخلوق کے حقوق کی حفاظت کرنے کے لئے اگر اپنی خوبیوں کے اظہار کی ضرورت پیش آئے تو ممنوع نہیں، اسی لئے حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بادشاہ سے فرمایا کہ میں حفاظت و علم والا ہوں۔ (2)... اس سے═

حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بھائیوں کو بنیامین سے متعلق ہدایت

وَ لَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُوْنِیْ بِاَخٍ

وَ	لَمَّا	جَهَّزَهُمْ	بِجَهَازِهِمْ	قَالَ	ائْتُوْنِیْ بِاَخٍ
اور	جب	(یوسف نے) تیار کر دیا ان کے لئے	ان کا سامان	(تو) فرمایا	میرے پاس لے آؤ بھائی

اور جب یوسف نے ان کا سامان انہیں مہیا کر دیا تو فرمایا کہ اپنا سوتیلا بھائی

لَّكُمْ مِّنْ اَبِیْكُمْ ۚ اَلَا تَرَوْنَ اَنِّیْۤ اُوْفِی

لَّكُمْ	مِّنْ اَبِیْكُمْ	اَلَا تَرَوْنَ	اَنِّیْۤ	اُوْفِی
اپنا	(جو) تمہارے باپ سے (ہے، یعنی سوتیلا)	کیا تم دیکھ نہیں رہے	کہ میں	پورا دیتا ہوں

میرے پاس لے آؤ، کیا تم یہ بات نہیں دیکھتے کہ میں ناپ مکمل

الْكَیْلَ وَ اَنَا خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ﴿۵۹﴾ فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِیْ بِهٖ

الْكَیْلَ	وَ	اَنَا	خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ﴿۵۹﴾ [1]	فَاِنْ	لَّمْ تَاْتُوْنِیْ بِهٖ
ناپ	اور	میں	سب سے بہتر مہمان نواز (ہوں)	تو اگر	تم نہ لائے میرے پاس اسے

کرتا ہوں اور میں سب سے بہتر مہمان نواز ہوں ○ تو اگر تم اس بھائی کو میرے پاس نہیں لاؤ گے

بھائیوں کا حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جواب

فَلَا كَیْلَ لَكُمْ عِنْدِیْ وَ لَا تَقْرَبُوْنِ ﴿۶۰﴾ قَالُوْا

فَلَا	كَیْلَ	لَكُمْ	عِنْدِیْ	وَ	لَا تَقْرَبُوْنِ ﴿۶۰﴾	قَالُوْا
تو نہیں	کوئی ناپ	تمہارے لیے	میرے پاس	اور	تم میرے قریب نہ آنا	انہوں نے کہا

تو تمہارے لیے میرے پاس کوئی ماپ نہیں اور نہ تم میرے قریب پھٹکنا ○ انہوں نے کہا:

سَنُرَاوِدُ عَنْهُ اَبَاهُ وَ اِنَّا لَفٰعِلُوْنَ ﴿۶۱﴾

سَنُرَاوِدُ	عَنْهُ	اَبَاهُ	وَ	اِنَّا	لَفٰعِلُوْنَ ﴿۶۱﴾
عنقریب ہم مطالبہ کریں گے	اس کے متعلق	اس کے باپ (سے)	اور	بیشک ہم	ضرور کریں گے

ہم اس کے باپ سے اس کے متعلق ضرور مطالبہ کریں گے اور بیشک ہم ضرور یہ کریں گے ○

=معلوم ہوا کہ اُخروی اجر و ثواب حاصل کرنے کے لئے ایمان کے ساتھ ساتھ نیک اعمال ہونا بھی ضروری ہیں اس لئے فقط ایمان پر بھروسہ کر کے خود کو نیک اعمال سے بے نیاز جاننا درست نہیں۔

[1] ......پورا تولنا اور مہمان نوازی سنتِ انبیاء ہے اور مہمان نوازی شرعاً کبھی کبھی واجب اور کبھی سنت ہے۔ حدیث پاک میں ہے کہ مہمان اپنا رزق لے کر آتا ہے اور مہمان نوازی کرنے والوں کے گناہ لے جاتا ہے اور (مہمان نوازی کے سبب) اللہ تعالیٰ ان کے گناہ مٹا دیتا ہے۔ (جامع صغیر، ص۳۲۳، الحدیث: ۵۲۴۲)

حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا بھائیوں پر کرم و احسان

وَ قَالَ لِفِتْيٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِیْ رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ

وَ	قَالَ	لِفِتْيٰنِهِ	اجْعَلُوْا	بِضَاعَتَهُمْ (۱)	فِیْ رِحَالِهِمْ	لَعَلَّهُمْ
اور	(یوسف نے) کہا	اپنے غلاموں سے	رکھ دو	ان کی رقم	ان کی بوریوں میں	تاکہ وہ

اور یوسف نے اپنے غلاموں سے فرمایا: ان کی رقم (بھی) ان کی بوریوں میں واپس رکھ دو تاکہ

يَعْرِفُوْنَهَآ اِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓی اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۶۲﴾ فَلَمَّا

يَعْرِفُوْنَهَآ	اِذَا	انْقَلَبُوْٓا	اِلٰٓی اَهْلِهِمْ	لَعَلَّهُمْ	يَرْجِعُوْنَ ﴿۶۲﴾	فَلَمَّا
پہچان لیں اسے	جب	پلٹ کر جائیں	اپنے گھر والوں کی طرف	تاکہ وہ	لوٹ کر آئیں	پھر جب

جب یہ اپنے گھر واپس لوٹ کر جائیں تو اسے پہچان لیں تاکہ یہ واپس آئیں ○ پھر جب

بیٹوں کی حضرت یعقوب عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے گزارش اور ان کا جواب

رَجَعُوْٓا اِلٰٓی اَبِيْهِمْ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا

رَجَعُوْٓا	اِلٰٓی اَبِيْهِمْ	قَالُوْا	يٰٓاَبَانَا	مُنِعَ	مِنَّا
وہ لوٹ کر گئے	اپنے باپ کی طرف	(تو) انہوں نے کہا	اے ہمارے باپ	روک دیا گیا	ہم سے

وہ اپنے باپ کی طرف لوٹ کر گئے تو کہنے لگے: اے ہمارے باپ! ہم سے غلہ

الْكَيْلُ فَاَرْسِلْ مَعَنَآ اَخَانَا نَكْتَلْ

الْكَيْلُ	فَاَرْسِلْ	مَعَنَآ	اَخَانَا	نَكْتَلْ
ماپ (غلہ)	تو آپ بھیج دیں	ہمارے ساتھ	ہمارے بھائی (کو)	(تاکہ) ہم ماپ کر سکیں (یعنی غلہ لا سکیں)

روک دیا گیا ہے لہٰذا ہمارے بھائی کو ہمارے ساتھ بھیج دیجئے تاکہ ہم غلہ لا سکیں

وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۶۳﴾ قَالَ هَلْ

وَ	اِنَّا	لَهٗ	لَحٰفِظُوْنَ ﴿۶۳﴾	قَالَ	هَلْ
اور	بیشک ہم	اس کی	ضرور حفاظت کرنے والے (ہوں گے)	(یعقوب نے) فرمایا	کیا (یعنی نہیں)

اور ہم ضرور اس کی حفاظت کریں گے ○ یعقوب نے فرمایا: کیا

(1)..... حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے بھائیوں کی جانب سے دی جانے والی غلے کی رقم بھی سامان کے ساتھ ان کی بوریوں میں رکھوا دی تاکہ وہ قحط کے زمانے میں انہیں کام آئے، نیز یہ رقم پوشیدہ طور پر اُن کے پاس پہنچے تاکہ اُنہیں لینے میں شرم بھی نہ آئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جب رشتہ داروں کو کسی چیز کی حاجت اور ضرورت ہو تو اس میں ان کی مدد کرنی چاہئے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی رشتہ دار کی مالی یا کوئی اور مدد کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اس انداز میں اس تک رقم یا کوئی اور چیز پہنچائی جائے جس میں اسے لیتے ہوئے شرم بھی محسوس نہ ہو اور اس کی غیرت و خودداری پر بھی کوئی حرف نہ آئے۔

اٰمَنُكُمْ عَلَیْهِ اِلَّا كَمَاۤ اَمِنْتُكُمْ

اٰمَنُكُمْ	عَلَیْهِ	اِلَّا	كَمَاۤ	اَمِنْتُكُمْ
میں اعتبار کروں گا تمہارا	اس پر (کے بارے میں)	مگر	جیسا	میں نے اعتبار کیا تھا تمہارا

اس کے بارے میں تم پر ویسا ہی اعتبار کرلوں جیسا پہلے

عَلٰۤى اَخِیْهِ مِنْ قَبْلُؕ فَاللّٰهُ خَیْرٌ حٰفِظًا۪

عَلٰۤى اَخِیْهِ	مِنْ قَبْلُ	فَاللّٰهُ	خَیْرٌ	حٰفِظًا[1]
اس کے بھائی پر (کے بارے میں)	(اس) سے پہلے	تو اللہ	سب سے بہتر	حفاظت کرنے والا (ہے)

اس کے بھائی کے بارے میں کیا تھا تو اللہ سب سے بہتر حفاظت فرمانے والا ہے

وَّ هُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿۶۴﴾ وَ لَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ

وَّ	هُوَ	اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿۶۴﴾	وَ	لَمَّا	فَتَحُوْا	مَتَاعَهُمْ
اور	وہی	تمام مہربانوں سے زیادہ مہربان (ہے)	اور	جب	انہوں نے کھولا	اپنا سامان

اور وہ ہر مہربان سے بڑھ کر مہربان ہے ○ اور جب انہوں نے اپنا سامان کھولا

غلّے میں رقم دیکھ کر بیٹوں کا باپ سے مکالمہ

وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَیْهِمْؕ قَالُوْا

وَجَدُوْا	بِضَاعَتَهُمْ	رُدَّتْ	اِلَیْهِمْ	قَالُوْا
(تو) انہوں نے پائی	اپنی رقم	جو لوٹا دی گئی تھی	ان کی طرف	انہوں نے کہا

تو اپنی رقم کو بھی موجود پایا کہ انہیں وہ رقم بھی واپس کردی گئی ہے۔ کہنے لگے:

یٰۤاَبَانَا مَا نَبْغِیْؕ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَیْنَاۚ

یٰۤاَبَانَا	مَا	نَبْغِیْ	هٰذِهٖ	بِضَاعَتُنَا	رُدَّتْ	اِلَیْنَا
اے ہمارے باپ	(اب اور) کیا	ہم چاہیں	یہ	ہماری رقم	لوٹا دی گئی	ہماری طرف

اے ہمارے باپ! اب ہمیں اور کیا چاہیے۔ یہ ہماری رقم ہے جو ہمیں واپس کردی گئی ہے

[1]..... مخلوق کے مقابلے میں یقیناً اللہ تعالیٰ کی حفاظت ہی سب سے بہتر ہے، اس لئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنی جان، مال، اولاد اور دین و ایمان وغیرہ کی حفاظت سے متعلق ظاہری اسباب اختیار کرنے کے بعد حقیقی اعتماد اور بھروسہ اللہ تعالیٰ پر ہی کرے۔ جان و مال کی حفاظت کے ظاہری اسباب اختیار کرنا اللہ تعالیٰ کی حفاظت پر بھروسہ کرنے کے خلاف نہیں کیونکہ توکل نام ہی اسی چیز کا ہے کہ اسباب اختیار کر کے نتیجہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیا جائے، لہٰذا جن لوگوں نے اپنی جان و مال کی حفاظت کے لئے سیکیورٹی گارڈز رکھے یا دیگر اسباب اختیار کئے تو ان کے بارے میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی حفاظت پر بھروسہ نہیں۔

وَنَمِیْرُ اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ اَخَانَا وَ

وَ	نَمِیْرُ	اَهْلَنَا	وَ	نَحْفَظُ	اَخَانَا	وَ
اور	ہم غلہ لائیں گے	اپنے گھر والوں (کے لیے)	اور	ہم حفاظت کریں گے	اپنے بھائی (کی)	اور

اور ہم اپنے گھر کے لیے غلہ لائیں اور ہم اپنے بھائی کی حفاظت کریں گے اور

نَزْدَادُ كَیْلَ بَعِیْرٍ ؕ ذٰلِكَ كَیْلٌ یَّسِیْرٌ ﴿۶۵﴾ قَالَ

نَزْدَادُ	كَیْلَ بَعِیْرٍ	ذٰلِكَ	كَیْلٌ	یَّسِیْرٌ ﴿۶۵﴾	قَالَ
ہم زیادہ پائیں گے	ایک اونٹ کا بوجھ	یہ	بوجھ	بہت آسان (ہے)	(یعقوب نے) فرمایا

ایک اونٹ کا بوجھ اور زیادہ پائیں، یہ بہت آسان بوجھ ہے ○ یعقوب نے فرمایا:

لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا

لَنْ اُرْسِلَهٗ	مَعَكُمْ	حَتّٰى	تُؤْتُوْنِ	مَوْثِقًا
میں ہرگز نہیں بھیجوں گا اسے	تمہارے ساتھ	یہاں تک کہ	تم دیدو مجھے	پختہ عہد

میں ہرگز اسے تمہارے ساتھ نہ بھیجوں گا جب تک تم مجھے اللہ کا

مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِیْ بِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ یُّحَاطَ

مِّنَ اللّٰهِ	لَتَاْتُنَّنِیْ	بِهٖۤ	اِلَّاۤ	اَنْ	یُّحَاطَ
اللہ سے (کا)	(کہ) ضرور تم لے کر آؤ گے میرے پاس	اس کو	سوائے	یہ کہ	گردش آجائے

یہ عہد نہ دیدو کہ تم ضرور اسے (واپس) لے کر آؤ گے سوائے اس کے کہ تم (کسی بڑی مصیبت میں)

بِكُمْ ۚ فَلَمَّاۤ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا

بِكُمْ	فَلَمَّاۤ	اٰتَوْهُ	مَوْثِقَهُمْ	قَالَ	اللّٰهُ	عَلٰى مَا
تم پر	پھر جب	انہوں نے دیدیا اسے	اپنا پختہ عہد	(تو) کہا	اللہ	(اس) پر جو

گھر جاؤ پھر انہوں نے یعقوب کو عہد دیدیا تو یعقوب نے فرمایا: جو ہم کہہ رہے ہیں

حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے شرط اجازت

روانگی کے وقت حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نصیحت

نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ﴿٦٦﴾ وَ قَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ

مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ [1]	لَا تَدْخُلُوْا	يٰبَنِيَّ	قَالَ	وَ	وَكِيْلٌ ﴿٦٦﴾	نَقُوْلُ
ایک دروازے سے	تم داخل نہ ہونا	اے میرے بیٹو	فرمایا	اور	نگہبان (ہے)	ہم کہہ رہے ہیں

اس پر اللہ نگہبان ہے ○ اور فرمایا: اے میرے بیٹو! ایک دروازے سے نہ داخل ہونا

وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ وَ مَاۤ اُغْنِيْ عَنْكُمْ

عَنْكُمْ	مَاۤ اُغْنِيْ	وَ	مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ [2]	ادْخُلُوْا	وَّ
تم سے (تمہیں)	میں نہیں بچا سکتا	اور	جدا جدا دروازوں سے	داخل ہونا	اور

اور جدا جدا دروازوں سے جانا، میں تمہیں اللہ سے

مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ

تَوَكَّلْتُ	عَلَيْهِ	لِلّٰهِ	اِلَّا	اِنِ الْحُكْمُ	مِنْ شَيْءٍ	مِّنَ اللّٰهِ
میں نے بھروسہ کیا	اسی پر	اللہ کا	مگر	نہیں حکم	کچھ	اللہ (کی تقدیر) سے

بچا نہیں سکتا، حکم تو اللہ ہی کا چلتا ہے، میں نے اسی پر بھروسہ کیا

تقدیر و تدبیر

وَ عَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَ لَمَّا دَخَلُوْا

دَخَلُوْا	لَمَّا	وَ	الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿٦٧﴾	فَلْيَتَوَكَّلِ	عَلَيْهِ	وَ
وہ داخل ہوئے	جب	اور	بھروسہ کرنے والے	تو چاہیے کہ بھروسہ کریں	اسی پر	اور

اور بھروسہ کرنے والوں کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہیے ○ اور جب وہ وہیں سے

مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ؕ مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ

عَنْهُمْ	مَا كَانَ يُغْنِيْ	اَبُوْهُمْ	اَمَرَهُمْ	مِنْ حَيْثُ
ان سے (انہیں)	وہ نہیں بچا سکتا تھا	ان کے باپ (نے)	حکم دیا تھا انہیں	جہاں سے

داخل ہوئے جہاں سے ان کے باپ نے حکم دیا تھا، وہ انہیں اللہ سے

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ آفتوں اور مصیبتوں سے نجات حاصل کرنے کی تدبیر کرنا اور مناسب احتیاطیں اختیار کرنا انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا طریقہ ہے، سیّدُ المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آفتوں اور مصیبتوں سے بچنے کے لئے خود بھی مناسب تدبیریں فرمایا کرتے اور دوسروں کو بھی بتایا کرتے تھے۔

2 ...... حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بیٹوں کو جدا جدا دروازوں سے داخل ہونے کا حکم اس لئے دیا تا کہ وہ نظرِ بد سے محفوظ رہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ نظر سے بچنے کے لئے نعمت کے اظہار سے بچنا چاہئے۔ حدیث پاک میں بھی ہے کہ ”حاجتیں پوری کرنے پر نعمتوں کو چھپانے سے مدد چاہو کیونکہ ہر نعمت والے ==

مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍؕ اِلَّا حَاجَةً فِیْ نَفْسِ یَعْقُوْبَ

فِیْ نَفْسِ یَعْقُوْبَ	حَاجَةً	اِلَّا	مِنْ شَیْءٍ (1)	مِّنَ اللّٰهِ
یعقوب کے دل میں	ایک خواہش (تھی)	مگر	کچھ	اللہ (کی تقدیر) سے

کچھ بچا نہ سکتے تھے البتہ یعقوب کے دل میں ایک خواہش تھی

قَضٰىهَاؕ وَ اِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ

عَلَّمْنٰهُ	لِّمَا	لَذُوْ عِلْمٍ	اِنَّهٗ	وَ	قَضٰىهَا
ہم نے تعلیم دی تھی اسے	(اس) لئے کہ	ضرور علم والا (تھا)	بیشک وہ	اور	اس نے پورا کرلیا اسے

جو اس نے پوری کرلی اور بیشک وہ صاحب علم تھا کیونکہ ہم نے اسے تعلیم دی تھی

وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۶۸﴾ ع وَ لَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى یُوْسُفَ

عَلٰى یُوْسُفَ	دَخَلُوْا	لَمَّا	وَ	لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۶۸﴾	اَكْثَرَ النَّاسِ	لٰكِنَّ	وَ
یوسف پر (کے پاس)	وہ حاضر ہوئے	جب	اور	نہیں جانتے	اکثر لوگ	لیکن	اور

مگر اکثر لوگ نہیں جانتے ○ اور جب وہ سب بھائی یوسف کے پاس گئے

اٰوٰۤى اِلَیْهِ اَخَاهُ قَالَ اِنِّیْۤ اَنَا اَخُوْكَ

اَخُوْكَ	اَنَا	اِنِّیْۤ	قَالَ	اَخَاهُ	اِلَیْهِ	اٰوٰۤى
تمہارا بھائی (ہوں)	میں	بیشک میں	کہا	اپنے بھائی (کو)	اپنی طرف	(تو) اس نے جگہ دی

تو یوسف نے اپنے سگے بھائی کو اپنے پاس جگہ دی (اور) فرمایا: بیشک میں تیرا حقیقی بھائی ہوں

فَلَا تَبْتَىٕسْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۶۹﴾ فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ

جَهَّزَهُمْ	فَلَمَّا	كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۶۹﴾	بِمَا	فَلَا تَبْتَىٕسْ
(یوسف نے) تیار کردیا ان کے لیے	پھر جب	وہ کررہے ہیں	(اس) پر جو	تو تم غم نہ کرو

تو اس پر غمگین نہ ہونا جو یہ کررہے ہیں ○ پھر جب انہیں ان کا سامان

حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اپنے بھائی پر راز افشا کرنا اور تسلی

بھائی کو روکنے کی تدبیر

ع ۸/۱۱

=سے حسد کیا جاتا ہے۔ (شعب الایمان، ۵/۲۷۷، الحدیث: ۶۶۵۵)

(1)......اس آیت کا معنی یہ ہے کہ حضرت یعقوب عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بیٹوں کا مختلف دروازوں سے شہر میں داخل ہونا ان سے وہ چیز دور نہیں کرسکتا جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے مقدر فرمادی ہے، اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو دیکھا جائے تو ان کا ایک ہی دروازے سے داخل ہونا یا مختلف دروازوں سے داخل ہونا دونوں برابر ہیں، ان کا مختلف دروازوں سے جانا اگرچہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو نہیں ٹال سکتا لیکن بدنظری سے بچنے کی یہ تدبیر اختیار کرنا حضرت یعقوب عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام=

بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِيْ رَحْلِ اَخِيْهِ ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ

بِجَهَازِهِمْ	جَعَلَ	السِّقَايَةَ	فِيْ رَحْلِ اَخِيْهِ	ثُمَّ	اَذَّنَ	مُؤَذِّنٌ
ان کا سامان	(تو) رکھ دیا	پیالہ	اپنے بھائی کی بوری میں	پھر	پکارا	ایک پکارنے والا

مہیا کر دیا تو اپنے بھائی کی بوری میں پیالہ رکھ دیا پھر ایک منادی نے ندا کی:

اَيَّتُهَا الْعِيْرُ اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ ﴿۷۰﴾ قَالُوْا وَ اَقْبَلُوْا

اَيَّتُهَا	الْعِيْرُ	اِنَّكُمْ	لَسٰرِقُوْنَ ﴿۷۰﴾	قَالُوْا	وَ	اَقْبَلُوْا
اے	قافلے والو	بیشک تم	ضرور چور ہو	انہوں نے کہا	اور	وہ متوجہ ہوئے

اے قافلے والو! بیشک تم چور ہو ○ انہوں نے پکارنے والوں کی طرف متوجہ ہو کر

عَلَيْهِمْ مَّاذَا تَفْقِدُوْنَ ﴿۷۱﴾ قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ

عَلَيْهِمْ	مَّاذَا	تَفْقِدُوْنَ ﴿۷۱﴾	قَالُوْا	نَفْقِدُ	صُوَاعَ الْمَلِكِ
ان پر (کی طرف)	کیا چیز	تم گم پا رہے ہو	انہوں نے کہا	ہم گم پاتے ہیں	بادشاہ کا پیمانہ

کہا: کیا چیز تمہیں نہیں مل رہی؟ ○ ندا کرنے والوں نے کہا: ہمیں بادشاہ کا پیمانہ نہیں مل رہا

وَ لِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِيْرٍ وَّ اَنَا بِهٖ

وَ	لِمَنْ	جَآءَ بِهٖ	حِمْلُ بَعِيْرٍ	وَّ	اَنَا	بِهٖ
اور	(اس) کے لیے جو	لائے گا اسے	ایک اونٹ کا بوجھ (انعام ہے)	اور	میں	اس کا

اور جو اُسے لائے گا اس کے لیے ایک اونٹ کا بوجھ (انعام) ہے اور میں اس کا

زَعِيْمٌ ﴿۷۲﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا

زَعِيْمٌ ﴿۷۲﴾ (1)	قَالُوْا	تَاللّٰهِ	لَقَدْ	عَلِمْتُمْ	مَّا جِئْنَا
ضامن (ہوں)	انہوں نے کہا	اللہ کی قسم	ضرور بیشک	تم جانتے ہو	ہم نہیں آئے

ضامن ہوں ○ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! تمہیں خوب معلوم ہے کہ ہم زمین میں

=کے دل کی ایک تمنا تھی جو انہوں نے پوری کرلی۔

(1)......اس آیت سے ثابت ہوا کہ کفالت جائز ہے، حدیثِ پاک سے بھی اس کا جواز ثابت ہے، نیز اس کے جائز ہونے پر اجماع بھی منعقد ہے۔ شریعت کی اصطلاح میں کفالت کے معنی یہ ہیں کہ ایک شخص اپنے ذمہ کو دوسرے کے ذمہ کے ساتھ مطالبہ میں ضم کر دے یعنی مطالبہ ایک شخص کے ذمہ تھا اور دوسرے نے بھی مطالبہ اپنے ذمہ لے لیا۔ ہمیں بھی چاہیے کہ اگر کوئی مسلمان بھائی قرض یا کسی اور مصیبت میں گرفتار ہو تو ممکنہ بہتر صورت میں اس کی ضمانت دے کر=

لِنُفْسِدَ فِی الْاَرْضِ وَ مَا كُنَّا سٰرِقِیْنَ ﴿۷۳﴾ قَالُوْا فَمَا

لِنُفْسِدَ	فِی الْاَرْضِ	وَ	مَا كُنَّا	سٰرِقِیْنَ ﴿۷۳﴾	قَالُوْا	فَمَا
تاکہ فساد کریں	زمین میں	اور	ہم نہیں ہیں	چوری کرنے والے	انہوں نے کہا	تو کیا

فساد کرنے نہیں آئے اور نہ ہی ہم چور ہیں ○ اعلان کرنے والوں نے کہا: اگر

جَزَآؤُهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِیْنَ ﴿۷۴﴾ قَالُوْا جَزَآؤُهٗ مَنْ

جَزَآؤُهٗۤ	اِنْ	كُنْتُمْ	كٰذِبِیْنَ ﴿۷۴﴾	قَالُوْا	جَزَآؤُهٗ	مَنْ
(ہوگی) اس کی سزا	اگر	تم ہوئے	جھوٹے	انہوں نے کہا	اس کی سزا	جو

تم جھوٹے ہوئے تو اس کی سزا کیا ہوگی ؟ ○ انہوں نے کہا: اِس کی سزا یہ ہے کہ جس کے

وُّجِدَ فِیْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِی

وُّجِدَ	فِیْ رَحْلِهٖ	فَهُوَ	جَزَآؤُهٗ	كَذٰلِكَ	نَجْزِی(1)
وہ (پیالہ) پایا جائے	اس کے سامان میں	تو وہی	اس کا بدلہ (ہوگا)	اسی طرح	ہم سزا دیتے ہیں

سامان میں (وہ پیالہ) ملے وہی خود اس کا بدلہ ہوگا۔ ہمارے یہاں ظالموں کی

الظّٰلِمِیْنَ ﴿۷۵﴾ فَبَدَاَ بِاَوْعِیَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِیْهِ ثُمَّ

الظّٰلِمِیْنَ ﴿۷۵﴾	فَبَدَاَ	بِاَوْعِیَتِهِمْ	قَبْلَ وِعَآءِ اَخِیْهِ(2)	ثُمَّ
ظالموں (کو)	تو اس نے (تلاشی کی) ابتداء کی	ان کی بوریوں سے	اپنے بھائی کی بوری سے پہلے	پھر

یہی سزا ہے ○ تو حضرت یوسف نے اپنے بھائی کے سامان کی تلاشی لینے سے پہلے دوسروں کی تلاشی لینا شروع کی پھر

اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَآءِ اَخِیْهِ ؕ كَذٰلِكَ كِدْنَا لِیُوْسُفَ ؕ

اسْتَخْرَجَهَا	مِنْ وِّعَآءِ اَخِیْهِ	كَذٰلِكَ	كِدْنَا	لِیُوْسُفَ
اس نے نکال لیا وہ پیالہ	اپنے بھائی کی بوری سے	اسی طرح	ہم نے تدبیر بتائی	یوسف کو

اس پیالے کو اپنے بھائی کے سامان سے نکال لیا۔ ہم نے یوسف کو یہی تدبیر بتائی تھی۔

حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تدبیر کے ثمرات

=اس کی مصیبت دور کرنے کی کوشش کریں۔

1 ... حضرت یعقوب عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شریعت میں چونکہ چوری کی یہی سزا مقرر تھی اس لئے انہوں نے کہا کہ ہمارے یہاں ظالموں کی یہی سزا ہے۔

2 ...... حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بنیامین کو روکنے کا ایک حیلہ اختیار فرمایا اور یہ بالکل جائز حیلہ تھا کہ کسی پر ظلم نہ تھا بلکہ ان سب کو بہت فائدہ پہنچانا مقصود تھا جو آخر میں جا کر ظاہر ہوا۔ اس سے معلوم ہوا کہ شرعی حیلے درست ہیں۔

بھائیوں کی حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف چوری کی نسبت اور آپ کا طرزِ عمل

مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّاۤ اَنْ

مَا كَانَ لِيَاْخُذَ	اَخَاهُ	فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ	اِلَّاۤ	اَنْ
(اس کے لئے درست) نہ تھا کہ وہ لے لے	اپنے بھائی (کو)	بادشاہ کے قانون میں	مگر	یہ کہ

بادشاہی قانون میں اس کیلئے درست نہیں تھا کہ اپنے بھائی کو لے لے مگر یہ کہ

يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ

يَّشَآءَ	اللّٰهُ	نَرْفَعُ	دَرَجٰتٍ	مَّنْ	نَّشَآءُ	وَ	فَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ
چاہے	اللہ	ہم بلند کر دیتے ہیں	درجوں	جسے	چاہتے ہیں	اور	ہر علم والے کے اوپر

اللہ چاہے۔ ہم جسے چاہتے ہیں درجوں بلند کر دیتے ہیں اور ہر علم والے کے اوپر

عَلِيْمٌ ﴿۷۶﴾ قَالُوْۤا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ

عَلِيْمٌ ﴿۷۶﴾ [1]	قَالُوْۤا	اِنْ	يَّسْرِقْ	فَقَدْ	سَرَقَ [2]
ایک علم والا (ہے)	(بھائیوں نے) کہا	اگر	وہ چوری کرے	تو بیشک	چوری کر چکا ہے

ایک علم والا ہے ○ بھائیوں نے کہا: اگر اس نے چوری کی ہے تو بیشک اس سے پہلے

اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ وَ

اَخٌ لَّهٗ	مِنْ قَبْلُ	فَاَسَرَّهَا	يُوْسُفُ	فِيْ نَفْسِهٖ	وَ
اس کا بھائی	(اس) سے پہلے	تو چھپالیا اس (بات) کو	یوسف (نے)	اپنے دل میں	اور

اس کے بھائی نے بھی چوری کی تھی تو یوسف نے یہ بات اپنے دل میں چھپا رکھی اور

لَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ

لَمْ يُبْدِهَا	لَهُمْ	قَالَ	اَنْتُمْ	شَرٌّ	مَّكَانًا	وَ	اللّٰهُ
ظاہر نہیں کیا اسے	ان پر	(دل میں) کہا	تم	بہت برے (ہو)	درجے کے اعتبار سے	اور	اللہ

ان پر ظاہر نہ کی (اور دل میں) کہا تم انتہائی گھٹیا درجے کے آدمی ہو اور اللہ

1 ...... مخلوق میں ہر علم والے سے اوپر ایک علم والا ہے اور اس سلسلے کی انتہا تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ہے یعنی مخلوق میں سب سے زیادہ علم حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ہے اور آپ سے بے انتہا زیادہ خالق و مالک کا علم ہے۔ لہٰذا خود کو سب سے بڑا عالم نہ سمجھا جائے اور نہ کہا جائے۔

2 ...... جسے انہوں نے چوری قرار دے کر حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف منسوب کیا وہ واقعہ یہ تھا کہ حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے نانا کا ایک بت چپکے سے لے کر توڑ دیا اور اسے راستے میں پڑی نجاست کے اندر ڈال دیا۔ یہ حقیقت میں چوری نہ تھی بلکہ بت پرستی کا مٹانا تھا۔

بھائیوں کی بار گاہِ یوسف میں گزارش

اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ﴿٧٧﴾ قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ

اَعْلَمُ	بِمَا	تَصِفُوْنَ ﴿٧٧﴾	قَالُوْا [1]	يٰۤاَيُّهَا	الْعَزِيْزُ	اِنَّ
خوب جانتا ہے	(اس) کو جو	تم باتیں کر رہے ہو	انہوں نے کہا	اے	عزیز	بیشک

خوب جانتا ہے جو تم باتیں کر رہے ہو ○ انہوں نے کہا: اے عزیز! بیشک

لَهٗۤ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ

لَهٗۤ	اَبًا	شَيْخًا كَبِيْرًا	فَخُذْ	اَحَدَنَا	مَكَانَهٗ
اس کا	ایک باپ (ہے)	بہت بوڑھا	تو تم لے لو	ہم میں سے کسی ایک (کو)	اس کی جگہ

اس کے بہت بوڑھے والد ہیں تو آپ اس کی جگہ ہم میں سے کسی کو لے لیں،

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جواب

اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٧٨﴾ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ

اِنَّا	نَرٰىكَ	مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٧٨﴾	قَالَ	مَعَاذَ اللّٰهِ
بیشک	ہم دیکھ رہے ہیں تجھے	احسان کرنے والوں میں سے	(یوسف نے) کہا	اللہ کی پناہ

بیشک ہم آپ کو احسان کرنے والا دیکھ رہے ہیں ○ یوسف نے فرمایا: اللہ کی پناہ

اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا

اَنْ	نَّاْخُذَ	اِلَّا	مَنْ	وَّجَدْنَا	مَتَاعَنَا
(اس سے) کہ	ہم پکڑ لیں	(اس کے) علاوہ (کوئی اور)	جو	ہم نے پایا	اپنا سامان

کہ جس کے پاس ہم نے اپنا سامان پایا ہے اس کے علاوہ کسی اور کو

ناامید ہونے کے بعد بھائیوں کا باہمی مشورہ

عِنْدَهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ﴿٧٩﴾ ع فَلَمَّا اسْتَايْــٴَـسُوْا

عِنْدَهٗۤ	اِنَّاۤ	اِذًا	لَّظٰلِمُوْنَ ﴿٧٩﴾	فَلَمَّا	اسْتَايْــٴَـسُوْا
اس کے پاس	بیشک ہم	اس وقت	ضرور ظلم کرنے والے (ہوں گے)	پھر جب	وہ مایوس ہو گئے

پکڑیں۔ (ایسا کریں) جب تو ہم ظالم ہوں گے ○ پھر جب وہ بھائی اس سے مایوس ہو گئے

[1] ... حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شریعت میں اگرچہ چور کی سزا یہ تھی کہ اسے غلام بنالیا جائے لیکن فدیہ لے کر معاف کر دینا بھی جائز تھا، اس لئے بھائیوں نے کہا: اے عزیز! اس کے والد عمر میں بہت بڑے ہیں، وہ اس سے محبت رکھتے ہیں اور اسی سے ان کے دل کو تسلی ہوتی ہے۔ آپ ہم میں سے کسی ایک کو غلام بنا کر یا فدیہ ادا کرنے تک رہن کے طور پر رکھ لیں بیشک ہم آپ کو احسان کرنے والا دیکھ رہے ہیں کہ آپ نے ہمیں عزت دی، کثیر مال ہمیں عطا کیا، ہمارا مطلوب اچھی طرح پورا ہوا اور ہمارے غلے کی قیمت بھی ہمیں لوٹا دی۔

مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِیًّا ؕ قَالَ كَبِیْرُهُمْ

كَبِیْرُهُمْ[1]	قَالَ	نَجِیًّا	خَلَصُوْا	مِنْهُ
ان کے بڑے (بھائی نے)	کہا	سرگوشی کرنے (کے لئے)	(تو) وہ الگ ہوگئے	اس (بھائی) سے

تو ایک طرف جاکر سرگوشی میں مشورہ کرنے لگے۔ ان میں بڑا بھائی کہنے لگا:

اَلَمْ تَعْلَمُوْۤا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَیْكُمْ مَّوْثِقًا

مَّوْثِقًا	عَلَیْكُمْ	اَخَذَ	قَدْ	اَبَاكُمْ	اَنَّ	اَلَمْ تَعْلَمُوْۤا
پختہ عہد	تم پر (سے)	لیا تھا	تحقیق	تمہارے باپ (نے)	کہ	کیا تم نہیں جانتے

کیا تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے باپ نے تم سے اللہ کا

مِّنَ اللّٰهِ وَ مِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِیْ یُوْسُفَ ۚ

فِیْ یُوْسُفَ	مَا فَرَّطْتُّمْ	مِنْ قَبْلُ	وَ	مِّنَ اللّٰهِ
یوسف (کے حق) میں	تم نے کوتاہی کی	(اس) سے پہلے	اور	اللہ سے (کا)

عہد لیا تھا اور اس سے پہلے تم یوسف کے حق میں کوتاہی کرچکے ہو

فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى یَاْذَنَ لِیْۤ اَبِیْۤ

اَبِیْۤ	لِیْۤ	یَاْذَنَ	حَتّٰى	الْاَرْضَ	فَلَنْ اَبْرَحَ
میرا باپ	مجھے	اجازت دیدے	یہاں تک کہ	(مصر کی اس) زمین (سے)	تو میں ہرگز نہ ہٹوں گا

تو میں تو یہاں سے ہرگز نہ ہٹوں گا جب تک میرے والد مجھے اجازت نہ دیدیں

اَوْ یَحْكُمَ اللّٰهُ لِیْ ۚ وَ هُوَ خَیْرُ الْحٰكِمِیْنَ ﴿۸۰﴾

خَیْرُ الْحٰكِمِیْنَ ﴿۸۰﴾	هُوَ	وَ	لِیْ	اللّٰهُ	یَحْكُمَ	اَوْ
سب سے بہتر حکم دینے والا (ہے)	وہ	اور	میرے لئے	اللہ	(کوئی) حکم فرمادے	یا

یا اللہ مجھے کوئی حکم فرمادے اور وہ سب سے بہتر حکم دینے والا ہے ○

1...... جب بھائیوں کو حضرت بنیامین کے ملنے کی امید نہ رہی تو بڑے بھائی نے چھوٹے بھائیوں کو سمجھایا۔ عقلِ عام کا تقاضا بھی یہی ہے کہ بڑے کو چاہئے کہ وہ چھوٹوں کو سمجھائے خواہ وہ علم میں بڑا ہو، یا عمر میں، یا سمجھ داری میں، البتہ سمجھانے میں ایسا انداز اختیار نہ کیا جائے جس سے سامنے والے کی عزتِ نفس مجروح ہو اور وہ نصیحت قبول کرنے کی بجائے اپنی بات پر مزید پکا ہو جائے۔

اِرْجِعُوْۤا اِلٰۤى اَبِیْكُمْ فَقُوْلُوْا یٰۤاَبَانَاۤ اِنَّ ابْنَكَ

اِرْجِعُوْۤا	اِلٰۤى اَبِیْكُمْ	فَقُوْلُوْا	یٰۤاَبَانَاۤ	اِنَّ	ابْنَكَ
تم لوٹ کر جاؤ	اپنے باپ کی طرف	پھر عرض کرو	اے ہمارے باپ	بیشک	آپ کے بیٹے (نے)

تم اپنے باپ کے پاس لوٹ کر جاؤ پھر عرض کرو: اے ہمارے باپ! بیشک آپ کے بیٹے نے

سَرَقَ ۚ وَ مَا شَهِدْنَاۤ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَ مَا كُنَّا

سَرَقَ	وَ	مَا شَهِدْنَاۤ	اِلَّا	بِمَا	عَلِمْنَا	وَ	مَا كُنَّا
چوری کی	اور	ہم نے گواہی نہ دی	مگر	(اسی بات) کی جسے	ہم نے جانا	اور	ہم نہ تھے

چوری کی ہے اور ہم اتنی ہی بات کے گواہ ہیں جتنی ہمیں معلوم ہے اور ہم غیب کے

لِلْغَیْبِ حٰفِظِیْنَ ﴿۸۱﴾ وَ سْـَٔلِ الْقَرْیَةَ الَّتِیْ كُنَّا فِیْهَا وَ

لِلْغَیْبِ	حٰفِظِیْنَ ﴿۸۱﴾	وَسْـَٔلِ الْقَرْیَةَ	الَّتِیْ كُنَّا فِیْهَا	وَ
غیب کی	نگہبانی کرنے والے	اور پوچھ لیں (اس) بستی (والوں سے)	جس میں ہم تھے	اور

نگہبان نہ تھے ○ اور اس شہر والوں سے پوچھ لیجیے جس میں ہم تھے اور

الْعِیْرَ الَّتِیْۤ اَقْبَلْنَا فِیْهَا ؕ وَ اِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۸۲﴾ قَالَ

الْعِیْرَ	الَّتِیْۤ اَقْبَلْنَا فِیْهَا	وَ	اِنَّا	لَصٰدِقُوْنَ ﴿۸۲﴾ [1]	قَالَ
(اس) قافلہ (سے)	جس میں ہم واپس آئے	اور	بیشک ہم	ضرور سچے (ہیں)	(یعقوب نے) کہا

اس قافلہ سے (معلوم کرلیں) جس میں ہم واپس آئے ہیں اور بیشک ہم سچے ہیں ○ یعقوب نے فرمایا:

بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ ؕ عَسَى

بَلْ	سَوَّلَتْ [2]	لَكُمْ	اَنْفُسُكُمْ	اَمْرًا	فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ	عَسَى
بلکہ	بنادی ہے	تمہارے لئے	تمہارے نفسوں (نے)	ایک بات	تو عمدہ صبر (ہے)	قریب ہے

بلکہ تمہارے نفس نے تمہارے لئے کچھ حیلہ بنادیا ہے تو عمدہ صبر ہے۔ عنقریب

دو بیٹوں کی جدائی پر حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جواب اور کیفیت

1 ..... حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے یہ باتیں کہنے سے مقصود یہ تھا کہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے سامنے ان بھائیوں پر سے تہمت اچھی طرح زائل ہو جائے کیونکہ حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعے میں یہ تہمت کا سامنا کرچکے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اعتبار نہیں کھونا چاہئے کیونکہ جب بندہ اعتبار کھو دیتا ہے تو اسے قسمیں کھا کر اور منت سماجت کرکے اپنی بات کا یقین دلوانا پڑتا ہے۔ 2 ..... بیٹوں کی بات سن کر حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا کہ یہ بھی تمہارے نفسوں نے تمہارے لئے اس بات کو مزید کرکے گھڑ لیا ہے کہ تم بنیامین کی طرف چوری کی نسبت کررہے ہو۔

اللّٰهُ اَنْ یَّاْتِیَنِیْ بِهِمْ جَمِیْعًاؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ﴿۸۳﴾

اللّٰهُ	اَنْ	یَّاْتِیَنِیْ بِهِمْ جَمِیْعًا	اِنَّهٗ	هُوَ	الْعَلِیْمُ	الْحَكِیْمُ ﴿۸۳﴾
اللہ	کہ	لے آئے میرے پاس ان سب کو	بیشک وہ	وہی	علم والا	حکمت والا (ہے)

اللہ ان سب کو میرے پاس لے آئے گا بیشک وہی علم والا، حکمت والا ہے ○

وَ تَوَلّٰى عَنْهُمْ وَ قَالَ یٰۤاَسَفٰى عَلٰى یُوْسُفَ وَ

وَ	تَوَلّٰى	عَنْهُمْ	وَ	قَالَ	یٰۤاَسَفٰى [1]	عَلٰى یُوْسُفَ	وَ
اور	(یعقوب نے) منہ پھیرا	ان سے	اور	کہا	ہائے افسوس	یوسف (کی جدائی) پر	اور

اور یعقوب نے ان سے منہ پھیرا اور کہا: ہائے افسوس! یوسف کی جدائی پر اور

ابْیَضَّتْ عَیْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِیْمٌ ﴿۸۴﴾

ابْیَضَّتْ	عَیْنٰهُ	مِنَ الْحُزْنِ	فَهُوَ	كَظِیْمٌ ﴿۸۴﴾
سفید ہو گئیں	اس کی دونوں آنکھیں	غم سے	تو وہ	(اپنا) غم برداشت کرتے رہے

یعقوب کی آنکھیں غم سے سفید ہو گئیں تو وہ (اپنا) غم برداشت کرتے رہے ○

بیٹوں کی حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے عرض

قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ یُوْسُفَ حَتّٰى

قَالُوْا	تَاللّٰهِ	تَفْتَؤُا تَذْكُرُ	یُوْسُفَ	حَتّٰى
(بھائیوں نے) کہا	اللہ کی قسم	آپ ہمیشہ یاد کرتے رہیں گے	یوسف (کو)	یہاں تک کہ

بھائیوں نے کہا: اللہ کی قسم! آپ ہمیشہ یوسف کو یاد کرتے رہیں گے یہاں تک کہ

حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جواب

تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِیْنَ ﴿۸۵﴾ قَالَ

تَكُوْنَ	حَرَضًا	اَوْ	تَكُوْنَ	مِنَ الْهٰلِكِیْنَ ﴿۸۵﴾	قَالَ
ہو جائیں گے	موت کے قریب	یا	ہو جائیں گے	فوت ہونے والوں میں سے	(یعقوب نے) کہا

آپ مرنے کے قریب ہو جائیں گے یا فوت ہی ہو جائیں گے ○ یعقوب نے کہا:

1 ......اولاد کی آزمائش بڑی ہوتی ہے اور اس پر صبر کرنے کا اجر بھی بہت بڑا ہوتا ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: جب مسلمان کا بچہ مرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کرلی۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: ہاں۔ فرماتا ہے: تم نے اس کے دل کا پھل لے لیا۔ عرض کرتے ہیں: ہاں۔ فرماتا ہے: پھر میرے بندے نے کیا کہا۔ عرض کرتے ہیں: تیرا شکر ادا کیا اور اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ کہا۔ فرماتا ہے: میرے بندے کیلئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام "حمد کا مکان" رکھو۔ (ترمذی، ۲/۳۱۳، الحدیث: ۱۰۲۳)

اِنَّمَاۤ اَشْكُوْا بَثِّیْ وَ حُزْنِیْۤ اِلَى اللّٰهِ وَ

اِنَّمَاۤ	اَشْكُوْا	بَثِّیْ	وَ	حُزْنِیْۤ	اِلَى اللّٰهِ [1]	وَ
صرف	میں فریاد کرتا ہوں	اپنی پریشانی	اور	اپنے غم (کی)	اللہ کی طرف	اور

میں تو اپنی پریشانی اور غم کی فریاد اللہ ہی سے کرتا ہوں اور

اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾ یٰبَنِیَّ اذْهَبُوْا

اَعْلَمُ	مِنَ اللّٰهِ	مَا	لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾ [2]	یٰبَنِیَّ	اذْهَبُوْا
میں جانتا ہوں	اللہ کی طرف سے	وہ (بات) جو	تم نہیں جانتے	اے میرے بیٹو	جاؤ

میں اللہ کی طرف سے وہ بات جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ○ اے بیٹو! تم جاؤ

فَتَحَسَّسُوْا مِنْ یُّوْسُفَ وَ اَخِیْهِ وَ لَا تَایْــٴَـسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِؕ اِنَّهٗ

فَتَحَسَّسُوْا	مِنْ یُّوْسُفَ وَ اَخِیْهِ	وَ	لَا تَایْــٴَـسُوْا [3]	مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ	اِنَّهٗ
تو سراغ لگاؤ	یوسف اور اس کے بھائی (کا)	اور	ناامید نہ ہونا	اللہ کی رحمت سے	بیشک

اور یوسف اور اس کے بھائی کا سراغ لگاؤ اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، بیشک

لَا یَایْــٴَـسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۷﴾ فَلَمَّا دَخَلُوْا

لَا یَایْــٴَـسُ	مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ	اِلَّا	الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۷﴾	فَلَمَّا	دَخَلُوْا
ناامید نہیں ہوتے	اللہ کی رحمت سے	مگر	کافر لوگ	پھر جب	وہ حاضر ہوئے

اللہ کی رحمت سے کافر لوگ ہی ناامید ہوتے ہیں ○ پھر جب وہ یوسف کے پاس

عَلَیْهِ قَالُوْا یٰۤاَیُّهَا الْعَزِیْزُ مَسَّنَا وَ

عَلَیْهِ	قَالُوْا	یٰۤاَیُّهَا	الْعَزِیْزُ	مَسَّنَا	وَ
اس پر (یوسف کے پاس)	انہوں نے کہا	اے	عزیز	پہنچی ہے ہمیں	اور

پہنچے تو کہنے لگے: اے عزیز! ہمیں اور ہمارے گھر والوں کو

حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور بنیامین کو تلاش کرنے کی ہدایت

بارگاہِ یوسف میں بھائیوں کی دوبارہ حاضری

[1] ...... حضرت یعقوب عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اس فرمان سے معلوم ہوا کہ غم اور پریشانی میں اللہ تعالیٰ سے فریاد کرنا صبر کے خلاف نہیں، ہاں بے صبری کے کلمات منہ سے نکالنا یا لوگوں سے شکوے کرنا بے صبری ہے۔ [2] ...... اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جانتے تھے کہ حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام زندہ ہیں اور ان سے ملنے کی توقع ہے اور یہ بھی جانتے تھے کہ اُن کا خواب حق ہے اور ضرور واقع ہوگا۔ [3] ...... زندگی میں پے درپے آنے والی مصیبتوں، مشکلوں اور دشواریوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہئے کیونکہ حقیقی طور پر دنیا و آخرت کی تمام مشکلات کو دور کرنے والا=

اَهْلَنَا الضُّرُّ وَ جِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ

اَهْلَنَا	الضُّرُّ	وَ	جِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ	فَاَوْفِ
ہمارے گھر والوں (کو)	تکلیف، مصیبت	اور	ہم لے کر آئے ہیں حقیر سا سرمایہ	تو آپ پورا کر دیں

مصیبت پہنچی ہوئی ہے اور ہم حقیر سا سرمایہ لے کر آئے ہیں تو آپ ہمیں پورا

لَنَا الْكَيْلَ وَ تَصَدَّقْ عَلَيْنَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي

لَنَا	الْكَيْلَ	وَ	تَصَدَّقْ	عَلَيْنَا	اِنَّ	اللّٰهَ	يَجْزِي
ہمارے لئے	ناپ	اور	خیرات (بھی) کریں	ہم پر	بیشک	اللہ	صلہ دیتا ہے

ناپ دیدیجئے اور ہم پر کچھ خیرات بھی کیجئے، بیشک اللہ خیرات دینے والوں کو

الْمُتَصَدِّقِيْنَ ﴿۸۸﴾ قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ

الْمُتَصَدِّقِيْنَ ﴿۸۸﴾	قَالَ	هَلْ	عَلِمْتُمْ	مَّا	فَعَلْتُمْ
خیرات دینے والوں (کو)	(یوسف نے) کہا	کیا	تم جانتے ہو	جو	تم نے کیا

صلہ دیتا ہے ۝ یوسف نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے جو تم نے

بِيُوْسُفَ وَ اَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ﴿۸۹﴾ قَالُوْٓا ءَاِنَّكَ

بِيُوْسُفَ وَ اَخِيْهِ (۱)	اِذْ	اَنْتُمْ	جٰهِلُوْنَ ﴿۸۹﴾	قَالُوْٓا	ءَاِنَّكَ
یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ	جب	تم	نادان (تھے)	انہوں نے کہا	کیا بیشک تم

یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا تھا جب تم نادان تھے ۝ انہوں نے کہا: کیا واقعی

لَاَنْتَ يُوْسُفُ ؕ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَ هٰذَآ اَخِيْ ٘ قَدْ

لَاَنْتَ	يُوْسُفُ	قَالَ	اَنَا	يُوْسُفُ	وَ	هٰذَآ	اَخِيْ	قَدْ
ضرور تم	یوسف (ہو؟)	فرمایا	میں	یوسف (ہوں)	اور	یہ	میرا بھائی (ہے)	بیشک

آپ ہی یوسف ہیں؟ فرمایا: میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے۔ بیشک

═ اور تنگی کے بعد آسانیاں عطا کرنے والا اس کے سوا اور کوئی نہیں۔

(1)...... بھائیوں کا یہ حال سن کر حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر گریہ طاری ہو گیا اور مبارک آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور فرمایا کیا حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مارنا، کنوئیں میں گرانا، بیچنا، والد صاحب سے جدا کرنا اور اُن کے بعد اُن کے بھائی کو تنگ رکھنا، پریشان کرنا تمہیں یاد ہے اور یہ فرماتے ہوئے حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو تبسم آ گیا اور انہوں نے آپ کے گوہرِ دندان کا حسن دیکھ کر پہچانا کہ یہ تو جمالِ یوسفی کی شان ہے۔

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا افشائے راز

مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ؕ اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَ يَصْبِرْ

يَصْبِرْ(1)	وَ	يَّتَّقِ	مَنْ	اِنَّهٗ	عَلَيْنَا	اللّٰهُ	مَنَّ
صبر کرے	اور	پرہیز گاری کرے	جو	بیشک	ہمارے اوپر	اللہ (نے)	احسان فرمایا

اللہ نے ہم پر احسان کیا۔ بیشک جو پرہیز گاری اور صبر کرے

فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۰﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ

تَاللّٰهِ	قَالُوْا	اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۰﴾	لَا يُضِيْعُ	اللّٰهَ	فَاِنَّ
اللہ کی قسم	انہوں نے کہا	نیکی کرنے والوں کا اجر	ضائع نہیں کرتا	اللہ	تو بیشک

تو اللہ نیکوں کا اجر ضائع نہیں کرتا ○ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم!

لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَ اِنْ كُنَّا

كُنَّا	اِنْ	وَ	عَلَيْنَا	اللّٰهُ	اٰثَرَكَ	لَقَدْ
ہم تھے	بیشک	اور	ہمارے اوپر	اللہ (نے)	فضیلت دی آپ کو	ضرور بیشک

بیشک اللہ نے آپ کو ہم پر فضیلت دی اور بیشک ہم

لَخٰطِـِٕيْنَ ﴿۹۱﴾ قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ؕ يَغْفِرُ

يَغْفِرُ	الْيَوْمَ	عَلَيْكُمُ	لَا تَثْرِيْبَ(2)	قَالَ	لَخٰطِـِٕيْنَ ﴿۹۱﴾
معاف کرے	آج	تم پر	کوئی ملامت نہیں	(یوسف نے) کہا	ضرور خطا کرنے والے

خطا کار تھے ○ فرمایا: آج تم پر کوئی ملامت نہیں، اللہ

اللّٰهُ لَكُمْ ۫ وَ هُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۹۲﴾ اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا

اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا	اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۹۲﴾	هُوَ	وَ	لَكُمْ	اللّٰهُ
تم لے جاؤ میرا یہ کرتا	سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان (ہے)	وہ	اور	تمہیں	اللہ

تمہیں معاف کرے اور وہ سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہے ○ میرا یہ کرتا لے جاؤ

بھائیوں کا اعتراف حق

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا عفو و کرم

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مقدس قمیص کی برکت

1......اس سے معلوم ہوا کہ تقویٰ اور صبر بہت عظیم اعمال ہیں اور یہ اعمال کرنے والا اجر و ثواب سے محروم نہیں رہتا، اللہ تعالیٰ ہمیں بھی متقی اور صابر بنائے، آمین۔

2......جب بھائیوں نے اپنی خطا کا اعتراف کر لیا تو حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بھی انہیں معاف کر دیا اور درگزر سے کام لیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ عفو و درگزر سنت انبیاء ہے۔ ہمیں بھی چاہئے کہ عفو و درگزر کی عادت اپنائیں اور ایذا پہنچانے والوں کو رضائے الٰہی کے لئے معاف کر دیں خصوصاً جبکہ وہ اپنے کئے پر شرمندہ بھی ہوں۔ حدیثِ پاک میں ہے: رحم کیا کرو، تم پر بھی رحم کیا جائے گا اور معاف کرنا اختیار کرو، تمہیں بھی معاف کیا جائے گا۔ (شعب الایمان، ۵/ ۴۴۹، الحدیث: ۷۲۳۶)

خوشبوئے یوسف کی خبر اور حاضرین کا جواب

فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ وَ

وَ	بَصِيْرًا (1)	يَاْتِ	عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ	فَاَلْقُوْهُ
اور	دیکھنے والے	وہ ہو جائیں گے	میرے باپ کے منہ پر	تو ڈال دو اسے

اور اسے میرے باپ کے منہ پر ڈال دینا وہ دیکھنے والے ہو جائیں گے اور

اْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۹۳﴾ ع وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ قَالَ

قَالَ	الْعِيْرُ	فَصَلَتِ	لَمَّا	وَ	اْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۹۳﴾
(تو) کہا	قافلہ	(مصر سے) جدا ہوا	جب	اور	لے آؤ میرے پاس اپنے سب گھر والوں (کو)

اپنے سب گھر بھر کو میرے پاس لے آؤ ○ اور جب قافلہ وہاں سے جدا ہوا تو ان کے باپ نے

اَبُوْهُمْ اِنِّيْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ

اَنْ	لَآ	لَوْ	رِيْحَ يُوْسُفَ	لَاَجِدُ	اِنِّيْ	اَبُوْهُمْ
یہ کہ	نہ (ہوتا)	اگر	یوسف کی خوشبو	ضرور پاتا ہوں	بیشک میں	ان کے باپ (نے)

فرمادیا: بیشک میں یوسف کی خوشبو پا رہا ہوں۔ اگر

تُفَنِّدُوْنِ ﴿۹۴﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ ﴿۹۵﴾

لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ ﴿۹۵﴾ (2)	اِنَّكَ	تَاللّٰهِ	قَالُوْا	تُفَنِّدُوْنِ ﴿۹۴﴾
اپنی پرانی وارفتگی میں (ہیں)	بیشک آپ	اللہ کی قسم	(حاضرین نے) کہا	تم کم سمجھ کہو مجھے

تم مجھے کم سمجھ نہ کہو ○ حاضرین نے کہا: اللہ کی قسم! آپ اپنی اسی پرانی محبت میں گم ہیں ○

قمیصِ یوسف کی برکت سے حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بینائی کی واپسی

فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰهُ عَلٰى وَجْهِهٖ

عَلٰى وَجْهِهٖ	اَلْقٰهُ	الْبَشِيْرُ	اَنْ جَآءَ	فَلَمَّآ
اس (یعقوب) کے منہ پر	(تو) اس نے ڈال دیا وہ کرتا	خوشخبری سنانے والا	آیا	پھر جب

پھر جب خوشخبری سنانے والا آیا تو اس نے وہ کرتا یعقوب کے منہ پر ڈال دیا،

1..... اس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کے تبرکات اور ان کے مبارک جسموں سے چھوئی ہوئی چیزیں بیماریوں کی شفا، دافعِ بلا اور مشکل کشا ہوتی ہیں۔ قرآن و حدیث اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کی مبارک زندگی کا مطالعہ کریں تو ایسے واقعات بکثرت مل جائیں گے جن میں بزرگانِ دین کے مبارک جسموں سے مس ہونے والی چیزوں میں شفا کا بیان ہو۔ 2..... یہ بات انہوں نے اس لئے کہی کیونکہ وہ اس گمان میں تھے کہ اب حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کہاں زندہ ہوں گے ان کی تو وفات بھی ہو چکی ہو گی۔

فَارْتَدَّ بَصِیْرًا ۚ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ۚۙ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ

فَارْتَدَّ	بَصِیْرًا	قَالَ	اَلَمْ اَقُلْ	لَّكُمْ	اِنِّیْۤ	اَعْلَمُ
تو وہ ہو گئے	دیکھنے والے	(یعقوب نے) کہا	کیا میں نے نہ کہا تھا	تم سے	بیشک میں	جانتا ہوں

اسی وقت وہ دیکھنے والے ہو گئے۔ یعقوب نے فرمایا: میں نے تم سے نہ کہا تھا کہ میں اللہ کی طرف سے

مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾ قَالُوْا یٰۤاَبَانَا

مِنَ اللّٰهِ	مَا	لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾	قَالُوْا	یٰۤاَبَانَا
اللہ کی طرف سے	وہ (بات) جو	تم نہیں جانتے	انہوں نے کہا	اے ہمارے باپ

وہ بات جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ○ بیٹوں نے کہا: اے ہمارے باپ!

اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَاۤ اِنَّا كُنَّا خٰطِـِٕیْنَ ﴿۹۷﴾

اسْتَغْفِرْ [1]	لَنَا	ذُنُوْبَنَاۤ	اِنَّا	كُنَّا	خٰطِـِٕیْنَ ﴿۹۷﴾
مغفرت طلب کریں	ہمارے لئے	ہمارے گناہوں (کی)	بیشک	ہم تھے	خطا کرنے والے

ہمارے گناہوں کی معافی مانگئے، بیشک ہم خطا کار ہیں ○

قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّیْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ

قَالَ	سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ	لَكُمْ	رَبِّیْ	اِنَّهٗ	هُوَ
فرمایا	عنقریب میں مغفرت طلب کروں گا	تمہارے لئے	اپنے رب (سے)	بیشک	وہی

فرمایا: عنقریب میں تمہارے لئے اپنے رب سے مغفرت طلب کروں گا، بیشک وہی

الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ﴿۹۸﴾ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى یُوْسُفَ اٰوٰۤى

الْغَفُوْرُ	الرَّحِیْمُ ﴿۹۸﴾	فَلَمَّا	دَخَلُوْا [2]	عَلٰى یُوْسُفَ	اٰوٰۤى
بخشنے والا	مہربان (ہے)	پھر جب	وہ حاضر ہوئے	یوسف پر (کے پاس)	(تو) اس نے جگہ دی

بخشنے والا، مہربان ہے ○ پھر جب وہ سب یوسف کے پاس پہنچے تو اس نے

بیٹوں کی حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے استغفار کی درخواست اور آپ کا جواب

حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مصر آمد اور ان کا اعزاز و اکرام

[1]..... برادرانِ یوسف نے اپنے والد حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بارگاہ میں دعائے استغفار کی درخواست کی۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں سے دعا کروانی چاہئے اور والدین سے بھی اپنے لئے دعا کی درخواست کرنی چاہئے۔

[2]..... یہ داخل ہونا حدودِ مصر میں تھا اس کے بعد دوسری بار داخل ہونا خاص شہر میں ہے جس کا بیان اسی آیت کے اگلے حصے میں ہے۔

خوابِ یوسف کی تعبیر اور حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو سجدہ کیا جانا

اِلَیۡهِ اَبَوَیۡهِ وَ قَالَ ادۡخُلُوۡا مِصۡرَ اِنۡ شَآءَ

اِلَیۡهِ	اَبَوَیۡهِ	وَ	قَالَ	ادۡخُلُوۡا	مِصۡرَ	اِنۡ	شَآءَ
اپنی طرف (اپنے پاس)	اپنے ماں باپ (کو)	اور	کہا	داخل ہو جاؤ	مصر (میں)	اگر	چاہا

اپنے ماں باپ کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا: تم مصر میں داخل ہو جاؤ، اگر اللہ نے

اللّٰهُ اٰمِنِیۡنَ ﴿۹۹﴾ؕ وَ رَفَعَ اَبَوَیۡهِ عَلَی الۡعَرۡشِ

اللّٰهُ	اٰمِنِیۡنَ ﴿۹۹﴾	وَ	رَفَعَ	اَبَوَیۡهِ	عَلَی الۡعَرۡشِ
اللہ (نے)	امن والے ہو کر	اور	اس نے اونچا کیا (بٹھایا)	اپنے ماں باپ (کو)	تخت پر

چاہا (تو) امن وامان کے ساتھ ○ اور اس نے اپنے ماں باپ کو تخت پر بٹھایا

وَ خَرُّوۡا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَ قَالَ یٰۤاَبَتِ هٰذَا

وَ	خَرُّوۡا	لَهٗ	سُجَّدًا (1)	وَ	قَالَ	یٰۤاَبَتِ	هٰذَا
اور	وہ گر گئے	اس کے لیے	سجدہ (میں)	اور	(یوسف نے) کہا	اے میرے باپ	یہ

اور سب اس کے لیے سجدے میں گر گئے اور یوسف نے کہا: اے میرے باپ! یہ

تَاۡوِیۡلُ رُءۡیَایَ مِنۡ قَبۡلُ ۫ قَدۡ جَعَلَهَا رَبِّیۡ حَقًّا ؕ وَ

تَاۡوِیۡلُ رُءۡیَایَ	مِنۡ قَبۡلُ	قَدۡ	جَعَلَهَا	رَبِّیۡ	حَقًّا	وَ
میرے خواب کی تعبیر (ہے)	پہلے	بیشک	کر دیا اسے	میرے رب (نے)	سچا	اور

میرے پہلے خواب کی تعبیر ہے، بیشک اسے میرے رب نے سچا کر دیا اور

قَدۡ اَحۡسَنَ بِیۡۤ اِذۡ اَخۡرَجَنِیۡ مِنَ السِّجۡنِ وَ جَآءَ بِکُمۡ

قَدۡ	اَحۡسَنَ (2)	بِیۡۤ	اِذۡ	اَخۡرَجَنِیۡ	مِنَ السِّجۡنِ	وَ	جَآءَ بِکُمۡ
بیشک	اس نے احسان کیا	مجھ پر	کہ	اس نے نکالا مجھے	قید خانے سے	اور	لے آیا تمہیں

بیشک اس نے مجھ پر احسان کیا کہ مجھے قید سے نکالا اور آپ سب کو

1 ...... یہ سجدہ تعظیم اور عاجزی کے اظہار کے طور پر تھا اور اُن کی شریعت میں جائز تھا جیسے ہماری شریعت میں کسی عظمت والے کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا، مصافحہ کرنا اور دست بوسی کرنا جائز ہے۔ ہماری شریعت میں سجدۂ تعظیمی جائز نہیں ہے۔

2 ...... قید سے آزادی وغیرہ کو حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنا کمال نہیں بلکہ اللہ کا احسان قرار دیا، اس سے معلوم ہوا کہ نعمتیں ملنے کو اپنے کمال اور خوبی کی طرف منسوب نہیں کرنا چاہئے بلکہ اسے اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کی طرف منسوب کرنا چاہئے۔

مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ

مِّنَ الْبَدْوِ	مِنْۢ بَعْدِ	اَنْ	نَّزَغَ	الشَّيْطٰنُ[1]
گاؤں سے	(اس کے) بعد	کہ	فساد ڈلوایا، ناچاقی کروادی	شیطان (نے)

گاؤں سے لے آیا اس کے بعد کہ شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں

بَيْنِيْ وَ بَيْنَ اِخْوَتِيْ ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا

بَيْنِيْ وَ بَيْنَ اِخْوَتِيْ	اِنَّ	رَبِّيْ	لَطِيْفٌ	لِّمَا
میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان	بیشک	میرا رب	آسان کرنے والا (ہے)	جس (بات) کو

ناچاقی کروادی تھی۔ بیشک میرا رب جس بات کو چاہے

يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۰۰﴾ رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ

يَشَآءُ	اِنَّهٗ	هُوَ	الْعَلِيْمُ	الْحَكِيْمُ ﴿۱۰۰﴾	رَبِّ	قَدْ	اٰتَيْتَنِيْ
وہ چاہے	بیشک	وہی	علم والا	حکمت والا (ہے)	اے میرے رب	بیشک	تو نے عطا کی مجھے

آسان کردے، بیشک وہی علم والا، حکمت والا ہے ○ اے میرے رب! بیشک تو نے مجھے

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعا

مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۫

مِنَ الْمُلْكِ	وَ	عَلَّمْتَنِيْ	مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ	فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
ایک سلطنت	اور	سکھادیا مجھے	باتوں کا انجام نکالنا	(اے) آسمانوں اور زمین کو بنانے والے

ایک سلطنت دی اور مجھے خوابوں کی تعبیر نکالنا سکھادیا۔ اے آسمانوں اور زمین کے بنانے والے!

اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ

اَنْتَ	وَلِيّٖ	فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ	تَوَفَّنِيْ
تو (ہی)	میرا مددگار (ہے)	دنیا اور آخرت میں	تو موت عطا فرما مجھے

تو دنیا اور آخرت میں میرا مددگار ہے، مجھے اسلام کی حالت میں

[1]...... حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے اور بھائیوں کے درمیان ہونے والی ناچاقی کو شیطان کا فعل قرار دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ رشتہ داروں اور دیگر لوگوں میں لڑائیاں کروانا شیطان کا کام ہے، لہٰذا اس سے ہر مسلمان کو بچنا چاہئے۔ حدیثِ پاک میں ہے: اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم لوگوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ وہ ہے جو اِدھر اُدھر کی باتوں میں لگائی بجھائی کرکے مسلمان بھائیوں میں اختلاف اور پھوٹ ڈالتا ہے۔ (مسند امام احمد، ۶ / ۲۹۱، الحدیث: ۱۸۰۲۰)

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعات غیبی خبریں ہیں

کفار کے ایمان نہ لانے پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی

مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۰۱﴾ ذٰلِكَ

ذٰلِكَ	بِالصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۰۱﴾[2]	اَلْحِقْنِیْ	وَّ	مُسْلِمًا[1]
یہ	(اپنے) نیک بندوں کے ساتھ	ملادے مجھے	اور	مسلمان (ہونے کی حالت میں)

موت عطا فرما اور مجھے اپنے قرب کے لائق بندوں کے ساتھ شامل فرما ○ یہ

مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهِ اِلَیْكَ ۚ وَ مَا كُنْتَ لَدَیْهِمْ

لَدَیْهِمْ	مَا كُنْتَ	وَ	اِلَیْكَ	نُوْحِیْهِ	مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ[3]
ان کے پاس	تم نہ تھے	اور	تمہاری طرف	ہم وحی کرتے ہیں اسے	غیب کی خبروں میں سے (ہے)

کچھ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں اور تم ان کے پاس نہ تھے

اِذْ اَجْمَعُوْۤا اَمْرَهُمْ وَ هُمْ یَمْكُرُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَ

وَ	یَمْكُرُوْنَ ﴿۱۰۲﴾	هُمْ	وَ	اَمْرَهُمْ	اَجْمَعُوْۤا	اِذْ
اور	سازش کررہے تھے	وہ	اور	اپنے کام (کا)	انہوں نے پختہ ارادہ کرلیا	جب

جب انہوں نے پختہ ارادہ کرلیا تھا اور وہ سازش کررہے تھے ○ اور

مَاۤ اَكْثَرُ النَّاسِ وَ لَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَ

وَ	بِمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۰۳﴾	حَرَصْتَ	وَلَوْ	اَكْثَرُ النَّاسِ	مَاۤ
اور	ایمان لانے والے	تم کتنا ہی چاہو	اگرچہ	اکثر لوگ	نہیں (ہوں گے)

اکثر لوگ ایمان نہیں لائیں گے اگرچہ آپ کو کتنی ہی خواہش ہو ○ اور

مَا تَسْـَٔلُهُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ

ذِكْرٌ	اِلَّا	هُوَ	اِنْ	مِنْ اَجْرٍ	عَلَیْهِ	مَا تَسْـَٔلُهُمْ
نصیحت	مگر	وہ	نہیں	کوئی اجرت	اس (تبلیغ) پر	تم نہیں مانگتے ان سے

آپ اس (تبلیغ) پر ان سے کوئی اجرت نہیں مانگتے۔ یہ تو سارے جہان کے لئے

1...... حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی یہ دعا دراصل اُمت کی تعلیم کے لئے ہے کہ وہ حسنِ خاتمہ کی دعا مانگتے رہیں۔ 2...... حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اس دعا سے معلوم ہوا کہ صالحین کا قرب بڑی چیز ہے۔ صالحین سے متعلق حدیثِ پاک میں ہے "یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کا ہم نشین بد بخت نہیں ہوتا۔ (مسلم، ص۱۴۴۴، الحدیث: ۲۵(۲۶۸۹)) دوسری حدیثِ پاک میں ہے کہ اپنے مردوں کو صالحین کے درمیان دفن کرو کیونکہ میت کو برے پڑوسی سے اس طرح تکلیف ہوتی ہے جیسے زندہ آدمی کو برے پڑوسی سے تکلیف ہوتی ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، ۶/۳۹۰، الحدیث: ۹۰۴۲) 3...... اللہ تعالٰی نے قرآنِ مجید میں حضرت =

لِلْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۰۴﴾ ع وَ كَاَیِّنْ مِّنْ اٰیَةٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ

لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۰۴﴾	وَ	كَاَیِّنْ	مِّنْ اٰیَةٍ	فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ (1)
سب جہان (والوں) کے لئے	اور	کتنی ہی	نشانی	آسمانوں اور زمین میں

صرف نصیحت ہے ○ اور آسمانوں اور زمین میں کتنی نشانیاں ہیں

یَمُرُّوْنَ عَلَیْهَا وَ هُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ وَ

یَمُرُّوْنَ	عَلَیْهَا	وَ	هُمْ	عَنْهَا	مُعْرِضُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ (2)	وَ
لوگ گزر جاتے ہیں	ان پر	اور	وہ	ان سے	منہ پھیرے ہوئے (رہتے ہیں)	اور

جن کے پاس سے گزر جاتے ہیں اور ان سے بے خبر رہتے ہیں ○ اور

مَا یُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَ هُمْ مُّشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۶﴾

مَا یُؤْمِنُ (3)	اَكْثَرُهُمْ	بِاللّٰهِ	اِلَّا	وَ	هُمْ	مُّشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۶﴾
یقین نہیں کرتے	ان کے اکثر	اللہ پر	مگر	اور	وہ	شرک کرتے ہوئے

ان میں اکثر وہ ہیں جو اللہ پر یقین نہیں کرتے مگر شرک کرتے ہوئے ○

اَفَاَمِنُوْۤا اَنْ تَاْتِیَهُمْ غَاشِیَةٌ

اَفَاَمِنُوْۤا	اَنْ	تَاْتِیَهُمْ	غَاشِیَةٌ
تو کیا وہ بے خوف ہو گئے	(اس بات سے) کہ	آجائے ان پر	چھا جانے والی (مصیبت)

کیا وہ اس بات سے بے خوف ہیں کہ ان پر اللہ کے عذاب سے

مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِیَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّ هُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۱۰۷﴾

مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ	اَوْ	تَاْتِیَهُمُ	السَّاعَةُ	بَغْتَةً	وَّ	هُمْ	لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۱۰۷﴾
اللہ کے عذاب سے	یا	آجائے ان پر	قیامت	اچانک	اور	وہ	بے خبر ہوں

چھا جانے والی مصیبت آجائے یا ان پر اچانک قیامت آجائے اور انہیں خبر بھی نہ ہو ○

=یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا واقعہ بیان فرما کر اسے غیب کی خبروں میں سے ایک خبر شمار فرمایا، اس سے معلوم ہوا کہ قرآن علمِ غیب کا ایک ذریعہ ہے۔

1 ...... آسمانی نشانیوں سے مراد اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کی قوت و قدرت پر دلالت کرنے والی نشانیاں یعنی آسمان کا وجود، سورج، چاند اور ستارے ہیں اور زمینی نشانیوں سے ہلاک شدہ امتوں کے آثار اور کائنات میں موجود قدرتِ الٰہیہ کے دیگر مظاہر مراد ہیں۔ 2 ...... یہاں آسمانوں اور زمین میں موجود وحدانیتِ الٰہی کی نشانیوں میں غور و فکر نہ کرنے والوں کی مذمت کی گئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ مخلوقاتِ الٰہی میں غور و فکر کرنا بہت اہم ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی قدرت اور وحدانیت=

وقف النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضور صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور صحابہ کا راستہ

قُلْ هٰذِهٖ سَبِیْلِیْۤ اَدْعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ ۫ؔ عَلٰى بَصِیْرَةٍ اَنَا

قُلْ	هٰذِهٖ	سَبِیْلِیْۤ	اَدْعُوْۤا	اِلَى اللّٰهِ	عَلٰى بَصِیْرَةٍ	اَنَا
تم کہو	یہ	میرا راستہ (ہے)	میں بلاتا ہوں	اللہ کی طرف	کامل بصیرت پر (ہیں)	میں

تم فرماؤ یہ میرا راستہ ہے میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں۔ میں اور میری پیروی کرنے والے

وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ ؕ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَاۤ اَنَا

وَ	مَنِ	اتَّبَعَنِیْ	وَ	سُبْحٰنَ اللّٰهِ	وَ	مَاۤ	اَنَا
اور	جس نے	پیروی کی میری	اور	اللہ ہر عیب سے پاک (ہے)	اور	نہیں	میں

کامل بصیرت پر ہیں اور اللہ ہر عیب سے پاک ہے اور میں

بشر کو رسول بنانے پر اعتراض کا جواب

مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝۱۰۸ وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا

مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝۱۰۸	وَ	مَاۤ اَرْسَلْنَا	مِنْ قَبْلِكَ	اِلَّا	رِجَالًا [1]
مشرکوں میں سے	اور	ہم نے رسول بنا کر نہیں بھیجا	تم سے پہلے	مگر	مردوں (کو)

شرک کرنے والا نہیں ہوں ○ اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول بھیجے وہ سب شہروں کے رہنے والے

نُّوْحِیْۤ اِلَیْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ؕ اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا

نُّوْحِیْۤ	اِلَیْهِمْ	مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى	اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا
ہم وحی بھیجتے تھے	ان کی طرف	(وہ سب) شہروں کے رہنے والوں میں سے (تھے)	تو کیا وہ نہیں چلے

مرد ہی تھے جن کی طرف ہم وحی بھیجتے تھے تو کیا یہ لوگ

فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ

فِی الْاَرْضِ	فَیَنْظُرُوْا	كَیْفَ	كَانَ	عَاقِبَةُ	الَّذِیْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ
زمین میں	تو دیکھ لیتے	کیسا	ہوا	انجام	ان لوگوں کا جو	ان سے پہلے (تھے)

زمین پر نہیں چلے تاکہ دیکھ لیتے کہ ان سے پہلوں کا کیا انجام ہوا

=کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ 3 ...... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) جمہور مفسرین کے نزدیک یہ آیت مشرکین کے رد میں نازل ہوئی کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے خالق اور رازق ہونے کا اقرار کرنے کے باوجود بت پرستی کرکے غیروں کو عبادت میں اللہ تعالیٰ کا شریک کرتے تھے۔

1 ...... اہلِ مکہ نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو نبی کیوں نہ بنا کر بھیجا، اس آیت میں انہیں جواب دیا گیا کہ وہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے انسان ہونے پر حیران کیوں ہیں حالانکہ ان سے پہلے جتنے بھی اللہ تعالیٰ کے رسول تشریف لائے سب ان کی طرح انسان اور مرد ہی تھے، کسی فرشتے، جن، عورت=

وَ لَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ اتَّقَوْا ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۹﴾

وَ	لَدَارُ الْاٰخِرَةِ	خَیْرٌ	لِّلَّذِیْنَ	اتَّقَوْا	اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۹﴾
اور	بیشک آخرت کا گھر	بہتر (ہے)	ان لوگوں کے لیے جو	پرہیز گار ہوئے	تو کیا تم سمجھتے نہیں

اور بیشک آخرت کا گھر پرہیز گاروں کے لیے بہتر ہے۔ تو کیا تم سمجھتے نہیں؟○

عذاب سے متعلق انبیاء و رسل کی شان

حَتّٰۤى اِذَا اسْتَایْـَٔسَ الرُّسُلُ وَ ظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ

حَتّٰۤى	اِذَا	اسْتَایْـَٔسَ (۱)	الرُّسُلُ	وَ	ظَنُّوْۤا	اَنَّهُمْ
یہاں تک کہ	جب	(ظاہری اسباب سے) ناامید ہوگئے	رسول	اور	لوگوں نے سمجھا	کہ وہ

یہاں تک کہ جب رسولوں کو ظاہری اسباب کی امید نہ رہی اور لوگ سمجھے کہ

قَدْ كُذِبُوْا جَآءَهُمْ نَصْرُنَا ۙ فَنُجِّیَ مَنْ

قَدْ	كُذِبُوْا	جَآءَهُمْ	نَصْرُنَا	فَنُجِّیَ	مَنْ
تحقیق	ان سے جھوٹ کہا گیا (ہے)	(تو اس وقت) آگئی ان کے پاس	ہماری مدد	تو ہم نے بچالیا	جسے

ان سے جھوٹ کہا گیا ہے تو اس وقت ان کے پاس ہماری مدد آگئی تو جسے ہم نے چاہا

سابقہ اُمتوں کے واقعات نشانِ عبرت ہیں

نَّشَآءُ ؕ وَ لَا یُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۱۱۰﴾ لَقَدْ كَانَ

نَّشَآءُ	وَ	لَا یُرَدُّ	بَاْسُنَا	عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۱۱۰﴾	لَقَدْ	كَانَ
ہم نے چاہا	اور	پھیرا نہیں جاتا	ہمارا عذاب	جرم کرنے والی قوم سے	ضرور بیشک	ہے

اسے بچالیا گیا اور ہمارا عذاب مجرموں سے پھیرا نہیں جاتا○ بیشک

قرآن مجید کی عظمت و شان

فِیْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ؕ مَا كَانَ حَدِیْثًا

فِیْ قَصَصِهِمْ	عِبْرَةٌ	لِّاُولِی الْاَلْبَابِ	مَا كَانَ	حَدِیْثًا
ان کے قصوں میں	عبرت	عقل مندوں کے لئے	وہ (قرآن) نہیں ہے	(ایسی) بات (جسے)

ان رسولوں کی خبروں میں عقل مندوں کیلئے عبرت ہے۔ یہ (قرآن) کوئی ایسی بات نہیں

==اور دیہات میں رہنے والے کو نبوت کا منصب نہیں دیا گیا۔

(1)......یعنی لوگوں کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب میں تاخیر ہونے اور عیش و آسائش کے دیر تک رہنے پر مغرور نہ ہوجائیں کیونکہ پہلی اُمتوں کو بھی بہت مہلتیں دی جاچکی ہیں یہاں تک کہ جب اُن کے عذابوں میں بہت تاخیر ہوئی اور ظاہری اسباب کے اعتبار سے رسولوں کو اپنی قوموں پر دنیا میں عذاب آنے کی اُمید نہ رہی تو قوموں نے گمان کیا کہ انہیں جو عذاب کے وعدے دیئے گئے تھے وہ پورے ہونے والے نہیں، تو اس وقت اچانک انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام اور ان پر==

يُفۡتَرٰى وَلٰكِنۡ تَصۡدِيۡقَ الَّذِىۡ بَيۡنَ يَدَيۡهِ وَ

يُفۡتَرٰى [1]	وَ	لٰكِنۡ	تَصۡدِيۡقَ	الَّذِىۡ	بَيۡنَ يَدَيۡهِ	وَ
خود بنالیا جائے	اور	لیکن	تصدیق (کرنے والا)	(ان کتابوں کی) جو	اس سے پہلے (تھیں)	اور

جو خود بنالی جائے لیکن (یہ قرآن) ان کتابوں کی تصدیق کرنے والا ہے جو اس سے پہلے تھیں

تَفۡصِيۡلَ كُلِّ شَىۡءٍ وَّهُدًى وَّرَحۡمَةً لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۱۱﴾ ع

تَفۡصِيۡلَ كُلِّ شَىۡءٍ	وَّ	هُدًى	وَّ	رَحۡمَةً	لِّقَوۡمٍ	يُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۱۱﴾
ہر چیز کا مفصل بیان	اور	ہدایت	اور	رحمت	(ان) لوگوں کے لیے (جو)	ایمان رکھتے ہیں

اور یہ ہر چیز کا مفصل بیان اور مسلمانوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے ○

ع ۲

سُوۡرَةُ الرَّعۡدِ مَدَنِيَّةٌ

آیات: 43 | رکوع: 06

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

بِسۡمِ	اللّٰهِ	الرَّحۡمٰنِ	الرَّحِيۡمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

الٓمّٓرٰ ۚ تِلۡكَ اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ ؕ وَالَّذِىۡۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ

قرآن مجید کی حقانیت

الٓمّٓرٰ	تِلۡكَ	اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ	وَ	الَّذِىۡۤ	اُنۡزِلَ	اِلَيۡكَ
حروف مقطعات	یہ	کتاب کی آیتیں (ہیں)	اور	جو	نازل کیا گیا	تمہاری طرف

الٓمّٓرٰ، یہ کتاب کی آیتیں ہیں اور وہ جو تمہاری طرف

== ایمان لانے والوں کے لئے ہماری مدد آگئی اور ہم نے اپنے بندوں میں سے اطاعت کرنے والے ایمانداروں کو بچالیا اور مجرمین اس عذاب میں مبتلا ہوگئے۔

1 ..... یہاں سے قرآنِ پاک کی شان بیان کی گئی کہ قرآن کوئی ایسی بات نہیں کہ جسے کسی انسان نے اپنی طرف سے بنالیا ہو کیونکہ اس کا عاجز کر دینے والا ہونا اس کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے کو قطعی طور پر ثابت کرتا ہے البتہ یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی کتابوں توریت اور انجیل کی تصدیق کرنے والا ہے اور قرآن میں حلال، حرام، حدود و تعزیرات، واقعات، نصیحتوں اور مثالوں وغیرہ ہر چیز کا مفصل بیان ہے اور مسلمانوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے کیونکہ وہی اس ==

قدرتِ الٰہی پر دلالت کرنے والی آسمانی نشانیاں

مِنۡ رَّبِّكَ الۡحَقُّ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ۝۱ اَللّٰهُ

مِنۡ رَّبِّكَ	الۡحَقُّ	وَ	لٰـكِنَّ	اَكۡثَرَ النَّاسِ	لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ۝۱	اَللّٰهُ
تیرے رب کی جانب سے	(وہ) حق (ہے)	اور	لیکن	اکثر لوگ	ایمان نہیں لاتے	اللہ

تمہارے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے وہ حق ہے لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے ۝ اللہ

الَّذِىۡ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيۡرِ عَمَدٍ تَرَوۡنَهَا ثُمَّ

الَّذِىۡ	رَفَعَ	السَّمٰوٰتِ	بِغَيۡرِ عَمَدٍ (1)	تَرَوۡنَهَا	ثُمَّ
(وہی ہے) جس نے	بلند کیا	آسمانوں (کو)	ستونوں کے بغیر	جنہیں تم دیکھ سکو	پھر

وہی ہے جس نے آسمانوں کو ستونوں کے بغیر بلند کیا جنہیں تم دیکھ سکو پھر

اسۡتَوٰى عَلَى الۡعَرۡشِ وَسَخَّرَ الشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ ؕ كُلٌّ

اسۡتَوٰى	عَلَى الۡعَرۡشِ	وَ	سَخَّرَ	الشَّمۡسَ	وَ	الۡقَمَرَ	كُلٌّ
اس نے اِستواء فرمایا	عرش پر	اور	کام میں لگادیا	سورج	اور	چاند (کو)	ہر ایک

اس نے عرش پر اِستواء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے اور سورج اور چاند کو کام میں لگادیا۔ ہر ایک،

يَّجۡرِىۡ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ يُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ يُفَصِّلُ

يَّجۡرِىۡ	لِاَجَلٍ مُّسَمًّى	يُدَبِّرُ	الۡاَمۡرَ	يُفَصِّلُ
چلتا رہے گا	ایک مقررہ مدت تک	اللہ تدبیر فرماتا ہے	کام (کی)	وہ تفصیل سے بیان کرتا ہے

ایک مقرر کئے ہوئے وعدہ تک چلتا رہے گا، اللہ کام کی تدبیر فرماتا ہے، تفصیل سے

قدرتِ الٰہی پر دلالت کرنے والی زمینی نشانیاں

الۡاٰيٰتِ لَعَلَّكُمۡ بِلِقَآءِ رَبِّكُمۡ تُوۡقِنُوۡنَ ۝۲ وَهُوَ الَّذِىۡ مَدَّ

الۡاٰيٰتِ	لَعَلَّكُمۡ	بِلِقَآءِ رَبِّكُمۡ	تُوۡقِنُوۡنَ ۝۲	وَ	هُوَ	الَّذِىۡ	مَدَّ
نشانیاں	تاکہ تم	اپنے رب سے ملنے کا	یقین کرلو	اور	وہی (ہے)	جس نے	پھیلایا

نشانیاں بیان کرتا ہے تاکہ تم اپنے رب کی ملاقات کا یقین کرلو ۝ اور وہی ہے جس نے زمین کو

== سے نفع حاصل کرتے ہیں۔

1 ..... آسمانوں کو ستونوں کے بغیر بلند کرنے کے دو معنی ہوسکتے ہیں۔ (1) آسمانوں کو بغیر ستونوں کے بلند کیا جیسا کہ تم ان کو دیکھتے ہو یعنی حقیقت میں کوئی ستون ہی نہیں ہے۔ (2) یہ معنی بھی ہوسکتے ہیں کہ تمہارے دیکھنے میں آنے والے ستونوں کے بغیر بلند کیا، اس صورت میں آیت کے معنی یہ ہوں گے کہ ستون تو ہیں مگر تمہارے دیکھنے میں نہیں آتے۔ پہلا قول جمہور کا قول ہے۔

الۡاَرۡضَ وَجَعَلَ فِيۡهَا رَوَاسِىَ وَاَنۡهٰرًا ؕ وَمِنۡ كُلِّ الثَّمَرٰتِ

الۡاَرۡضَ	وَ	جَعَلَ	فِيۡهَا	رَوَاسِىَ	وَ	اَنۡهٰرًا	وَ	مِنۡ كُلِّ الثَّمَرٰتِ
زمین (کو)	اور	بنائے	اس میں	مضبوط پہاڑ	اور	نہریں	اور	ہر (قسم کے) پھلوں میں سے

پھیلایا اور اس میں پہاڑ اور نہریں بنائیں اور زمین میں ہر قسم کے پھل

جَعَلَ فِيۡهَا زَوۡجَيۡنِ اثۡنَيۡنِ يُغۡشِى الَّيۡلَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ

جَعَلَ	فِيۡهَا	زَوۡجَيۡنِ اثۡنَيۡنِ	يُغۡشِى	الَّيۡلَ	النَّهَارَ	اِنَّ
بنائے	اس میں	دو دو جوڑے (یعنی قسموں کے)	چھپالیتا ہے	رات (سے)	دن (کو)	بیشک

دو دو طرح کے بنائے، وہ رات سے دن کو چھپالیتا ہے، بیشک

فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّتَفَكَّرُوۡنَ ﴿۳﴾ وَفِى الۡاَرۡضِ

فِىۡ ذٰلِكَ	لَاٰيٰتٍ	لِّقَوۡمٍ	يَّتَفَكَّرُوۡنَ ﴿۳﴾ [1]	وَ	فِى الۡاَرۡضِ
اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کے لئے	جو غور و فکر کرتے ہیں	اور	زمین میں

اس میں غور و فکر کرنے والوں کیلئے نشانیاں ہیں ○ اور زمین کے

قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنۡ اَعۡنَابٍ وَّ

قِطَعٌ	مُّتَجٰوِرٰتٌ	وَّ	جَنّٰتٌ	مِّنۡ اَعۡنَابٍ	وَّ
مختلف ٹکڑے (ہیں)	ایک دوسرے کے قریب قریب	اور	باغات (ہیں)	انگوروں سے (کے)	اور

مختلف حصے ہیں جو ایک دوسرے کے قریب قریب ہیں اور انگوروں کے باغ ہیں اور

زَرۡعٌ وَّنَخِيۡلٌ صِنۡوَانٌ وَّغَيۡرُ صِنۡوَانٍ

زَرۡعٌ	وَّ	نَخِيۡلٌ	صِنۡوَانٌ	وَّ	غَيۡرُ صِنۡوَانٍ
کھیتی	اور	کھجور کے درخت	ایک جڑ سے اگے ہوئے	اور	الگ الگ جڑ سے اگے ہوئے

کھیتی اور کھجور کے درخت ہیں ایک جڑ سے اگے ہوئے اور الگ الگ اگے ہوئے،

[1]......اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ سارا جہان سمجھدار کے لئے معرفتِ الٰہی کا دفتر ہے، دوسرا یہ کہ فکر اور غور و خوض اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے۔ ایک ساعت کی فکر ہزار برس کے ذکر سے افضل ہے۔

يُسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ قف وَ نُفَضِّلُ بَعْضَهَا

يُسْقٰى	بِمَآءٍ وَّاحِدٍ (1)	وَ	نُفَضِّلُ	بَعْضَهَا
انہیں سیراب کیا جاتا ہے	ایک (ہی) پانی سے	اور	ہم بہتری عطا کرتے ہیں	ان کے بعض (کو)

سب کو ایک ہی پانی دیا جاتا ہے اور پھلوں میں ہم ایک کو دوسرے سے

عَلٰى بَعْضٍ فِى الْاُكُلِ ط اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ

عَلٰى بَعْضٍ	فِى الْاُكُلِ	اِنَّ	فِىْ ذٰلِكَ	لَاٰيٰتٍ	لِّقَوْمٍ
بعض پر	پھلوں میں	بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کے لیے

بہتر بناتے ہیں، بیشک اس میں عقل مندوں کے لیے

يَّعْقِلُوْنَ ۝۴ وَ اِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا

يَّعْقِلُوْنَ ۝۴	وَ	اِنْ	تَعْجَبْ	فَعَجَبٌ	قَوْلُهُمْ	ءَاِذَا
جو عقل رکھتے ہیں	اور	اگر	تم تعجب کرو	تو تعجب (کے لائق تو)	ان کا (یہ) کہنا (ہے)	کیا جب

نشانیاں ہیں ۝ اور اگر تم تعجب کرو تو تعجب والی چیز تو ان کا یہ کہنا ہے کہ کیا جب

كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِىْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ط اُولٰٓئِكَ

كُنَّا	تُرٰبًا	ءَاِنَّا	لَفِىْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ	اُولٰٓئِكَ
ہم ہو جائیں گے	مٹی	(تو) کیا ہم	(دوبارہ) ضرور نئی پیدائش میں (ہوں گے)	یہی

ہم مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہم پھر نئے سرے سے بنائے جائیں گے۔ یہی

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ ج وَ اُولٰٓئِكَ الْاَغْلٰلُ

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	بِرَبِّهِمْ	وَ	اُولٰٓئِكَ	الْاَغْلٰلُ
وہ لوگ ہیں جنہوں نے	انکار کیا	اپنے رب کا	اور	یہی لوگ	طوق (ہوں گے)

وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کا انکار کیا اور یہی ہیں جن کی گردنوں میں

(1)......اس آیت کی ابتدا میں فرمایا گیا کہ زمین کے مختلف حصے ہیں جو ایک دوسرے کے قریب قریب ہیں، اس کے بعد یہاں سے ایک منفرد انداز میں قدرت الٰہی کا بیان فرمایا گیا کہ ایک ہی پانی اور ایک ہی زمین سے قریب قریب ہونے کے باوجود اللہ عَزَّوَجَلَّ مختلف رنگ، خوشبو، ذائقے، سائز اور قسم کے پھل پیدا فرماتا ہے پھر ان میں سے ہر ایک میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قدرت کی نشانیاں ہیں کہ ایک ہی درخت پر اُگنے والا کوئی پھل چھوٹا، کوئی بڑا، کوئی میٹھا، کوئی کھٹا اور اس کے علاوہ کیا کیا باریکیاں ایک ایک دانے میں رکھی گئی ہیں وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی بہتر جانتا ہے۔

سابقہ قوموں کی تاریخ نشانِ عبرت ہے

فِيْۤ اَعْنَاقِهِمْۚ وَ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۵ وَ

فِيْۤ اَعْنَاقِهِمْ	وَ	اُولٰٓىٕكَ	اَصْحٰبُ النَّارِ	هُمْ	فِيْهَا	خٰلِدُوْنَ ۵	وَ
ان کی گردنوں میں	اور	یہی لوگ	دوزخ والے (ہیں)	وہی	اس میں	ہمیشہ رہنے والے	اور

طوق ہوں گے اور یہی جہنمی ہیں، اس میں ہمیشہ رہیں گے ○ اور

يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَ

يَسْتَعْجِلُوْنَكَ	بِالسَّيِّئَةِ	قَبْلَ الْحَسَنَةِ	وَ
وہ جلدی طلب کرتے ہیں تم سے	برائی (یعنی عذاب) کو	بھلائی (یعنی رحمت) سے پہلے	اور (حالانکہ)

رحمت سے پہلے تم سے عذاب کا جلدی مطالبہ کرتے ہیں حالانکہ

مغفرت اور عذابِ الٰہی

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُؕ وَ اِنَّ رَبَّكَ

قَدْ	خَلَتْ	مِنْ قَبْلِهِمُ	الْمَثُلٰتُ	وَ	اِنَّ	رَبَّكَ
بیشک	گزر چکی ہیں	ان سے پہلے	عبرتناک سزائیں	اور	بیشک	تمہارا رب

ان سے پہلے عبرتناک سزائیں گزر چکی ہیں اور بیشک تمہارا رب تو

لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلْمِهِمْۚ وَ اِنَّ رَبَّكَ

لَذُوْ مَغْفِرَةٍ	لِّلنَّاسِ	عَلٰى ظُلْمِهِمْ [1]	وَ	اِنَّ	رَبَّكَ
ضرور معافی دینے والا (ہے)	لوگوں کو	ان کے ظلم پر (کے باوجود)	اور	بیشک	تمہارا رب

لوگوں کے ظلم کے باوجود بھی انہیں ایک قسم کی معافی دینے والا ہے اور بیشک تمہارے رب کا

نشانی کا مطالبہ اور اس کا جواب

لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ ۶ وَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَاۤ

لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ ۶	وَ	يَقُوْلُ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	لَوْلَاۤ
ضرور سخت عذاب دینے والا (ہے)	اور	کہتے ہیں	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	کیوں نہیں

عذاب سخت ہے ○ اور کافر کہتے ہیں: ان پر

[1] ... اس سے معلوم ہوا کہ ہمارے ایک سے ایک بڑے گناہ کے باوجود اللہ تعالیٰ کی طرف سے فوری پکڑ نہ ہونا اور جلد سزا نہ ملنا اللہ تعالیٰ کا عفو و درگزر اور اس کی رحمت ہے اور اس کے نتیجے میں ہونا یہ چاہئے کہ بندہ اپنے گناہوں سے تائب ہو کر اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری والے کاموں میں مصروف ہو جائے اور اس کی رحمت دیکھ کر ہر گز غفلت کا شکار نہ ہو کیونکہ وہ رحیم و کریم ہے تو جبّار و قہّار بھی ہے، وہ عفو و درگزر کرنے والا ہے تو پکڑ و گرفت فرمانے والا بھی ہے، وہ گناہوں کو بخشنے والا ہے تو گناہوں پر سزا اور عذاب دینے والا بھی ہے، لیکن افسوس! ہمارا حال اس کے انتہائی برعکس نظر آرہا ہے۔

أُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّ

أُنْزِلَ	عَلَيْهِ	اٰيَةٌ(۱)	مِّنْ رَّبِّهٖ	اِنَّمَاۤ اَنْتَ	مُنْذِرٌ	وَّ
اتاری گئی	اس پر	کوئی نشانی	اس کے رب کی طرف سے	تم صرف	ڈر سنانے والے	اور

ان کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں اتری ؟(اے حبیب!)تم توڈر سنانے والے ہو اور

لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ﴿۷﴾ ع اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ

لِكُلِّ قَوْمٍ	هَادٍ ﴿۷﴾	اَللّٰهُ	يَعْلَمُ	مَا	تَحْمِلُ
ہر قوم کو	ہدایت دینے والے (ہو)	اللہ	جانتا ہے	(اسے) جو	(پیٹ میں) اٹھار کھا ہے

ہر قوم کے ہادی ہو ○ اللہ جانتا ہے جو ہر مادہ کے

كُلُّ اُنْثٰى وَ مَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَ مَا تَزْدَادُ ؕ وَ كُلُّ شَیْءٍ

كُلُّ اُنْثٰى	وَ	مَا	تَغِيْضُ	الْاَرْحَامُ	وَ	مَا	تَزْدَادُ	وَ	كُلُّ شَیْءٍ
ہر مادہ (نے)	اور	جو	کم ہوتے ہیں	پیٹ	اور	جو	زیادہ ہوتے ہیں	اور	ہر چیز

پیٹ میں ہے اور جو پیٹ کم اور زیادہ ہوتے ہیں اور ہر چیز

عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ﴿۸﴾ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ

عِنْدَهٗ	بِمِقْدَارٍ ﴿۸﴾	عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ	الْكَبِيْرُ
اس کے پاس	ایک اندازے سے (ہے)	(وہ) ہر غیب اور ظاہر کو جاننے والا	سب سے بڑا

اس کے پاس ایک اندازے سے ہے ○ وہ ہر غیب اور ظاہر کو جاننے والا، سب سے بڑا،

الْمُتَعَالِ ﴿۹﴾ سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَ مَنْ

الْمُتَعَالِ ﴿۹﴾	سَوَآءٌ	مِّنْكُمْ	مَّنْ	اَسَرَّ	الْقَوْلَ	وَ	مَنْ
بہت بلند (شان والا ہے)	برابر (ہے)	تم میں سے	جو	آہستہ کرے	بات	اور	جو

بلند شان والا ہے ○ برابر ہیں تم میں جو آہستہ بات کرے اور جو

(1)......کافروں کا یہ قول نہایت بے ایمانی کا قول تھا کیونکہ جتنی آیات نازل ہو چکی تھیں اور جتنے معجزات دکھائے جا چکے تھے سب کو انہوں نے کالعدم قرار دے دیا، یہ انتہا درجہ کی ناانصافی اور حق دشمنی ہے۔ جب دلائل قائم ہو چکیں اور ناقابلِ انکار شواہد پیش کر دیئے جائیں اور ایسے دلائل سے مدعا ثابت کر دیا جائے جس کے جواب سے مخالفین کے تمام اہلِ علم و ہنر عاجز اور حیران رہیں اور انہیں لب ہلانا، زبان کھولنا محال ہو جائے، تو انہیں دیکھ کر یہ کہہ دینا کہ کوئی نشانی کیوں نہیں اُترتی ؟ روزِ روشن میں دن کا انکار کر دینے سے بھی زیادہ بدتر اور باطل تر ہے اور حقیقت میں یہ حق کو پہچان کر اس سے عناد اور فرار ہے۔

جَهَرَ بِهٖ وَ مَنۡ هُوَ مُسۡتَخۡفٍۭ بِالَّيۡلِ وَ

جَهَرَ	بِهٖ	وَ	مَنۡ	هُوَ	مُسۡتَخۡفٍ	بِالَّيۡلِ	وَ
بلند آواز سے کرے	اس (بات) کو	اور	جو	وہ	چھپا ہوا (ہے)	رات میں	اور

بلند آواز سے کہے اور جو رات میں چھپا ہے اور

سَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ ﴿۱۰﴾ لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ

سَارِبٌ	بِالنَّهَارِ ﴿۱۰﴾	لَهٗ	مُعَقِّبٰتٌ
راستے پر چلنے والا	دن میں	آدمی کے لیے	بدل بدل کر آنے والے (فرشتے ہیں)

جو دن میں راستے پر چلتا ہے ○ آدمی کے لیے اس کے آگے

مِّنۡۢ بَيۡنِ يَدَيۡهِ وَ مِنۡ خَلۡفِهٖ يَحۡفَظُوۡنَهٗ مِنۡ اَمۡرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ

مِّنۡۢ بَيۡنِ يَدَيۡهِ	وَ	مِنۡ خَلۡفِهٖ	يَحۡفَظُوۡنَهٗ	مِنۡ اَمۡرِ اللّٰهِ	اِنَّ
اس کے آگے	اور	اس کے پیچھے	وہ حفاظت کرتے ہیں اس کی	اللہ کے حکم سے	بیشک

اور اس کے پیچھے بدل بدل کر باری باری آنے والے فرشتے ہیں جو اللہ کے حکم سے اس کی نگہبانی کرتے ہیں۔ بیشک

اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوۡمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوۡا مَا

اللّٰهَ	لَا يُغَيِّرُ (1)	مَا	بِقَوۡمٍ	حَتّٰى	يُغَيِّرُوۡا	مَا
اللہ	نہیں بدلتا	(اس حالت کو) جو	کسی قوم کے ساتھ (ہو)	یہاں تک کہ	وہ بدل دیں	(اسے) جو

اللہ کسی قوم سے اپنی نعمت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت

بِاَنۡفُسِهِمۡ ؕ وَ اِذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوۡمٍ سُوۡٓءًا

بِاَنۡفُسِهِمۡ	وَ	اِذَاۤ	اَرَادَ	اللّٰهُ	بِقَوۡمٍ	سُوۡٓءًا
ان کی ذاتوں کے ساتھ (ہے)	اور	جب	ارادہ فرماتا ہے	اللہ	کسی قوم کے ساتھ	برائی (کا)

نہ بدلیں اور جب اللہ کسی قوم کے ساتھ برائی کا ارادہ فرماتا ہے

(1) ... اللہ تعالیٰ کا دستور یہ ہے کہ اس نے لوگوں کو آزادی، سلامتی، استحکام، خوش حالی اور عافیت وغیرہ جو جو نعمتیں عطا فرمائی ہیں، ان نعمتوں کو وہ لوگوں سے تب تک سلب نہیں فرماتا جب تک وہ مسلسل اس کی نافرمانی کر کے خود کو ان نعمتوں کا نااہل ثابت نہیں کر دیتے۔ مسلمانوں کے ماضی بعید اور ماضی قریب کے حالات وواقعات میں اس دستورِ الٰہی کی بے شمار مثالیں موجود ہیں۔ ان سے عبرت حاصل کرنے کی شدید حاجت ہے۔

قدرتِ الٰہی کی آفاقی نشانیاں

فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ

فَلَا مَرَدَّ	لَهٗ	وَ	مَا	لَهُمْ	مِّنْ دُوْنِهٖ
تو کوئی پھیرنے والا نہیں	اس کو	اور	نہیں (ہے)	ان (لوگوں) کا	اس کے سوا

تو اسے کوئی پھیرنے والا نہیں اور اس کے سوا ان کا

مِنْ وَّالٍ ﴿۱۱﴾ هُوَ الَّذِیْ یُرِیْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّ

مِنْ وَّالٍ ﴿۱۱﴾	هُوَ	الَّذِیْ	یُرِیْكُمُ	الْبَرْقَ	خَوْفًا	وَّ
کوئی حمایتی	وہی (ہے)	جو	دکھاتا ہے تمہیں	بجلی	ڈرانے	اور

کوئی حمایتی نہیں ○ وہی ہے جو تمہیں بجلی دکھاتا ہے اس حال میں کہ تم ڈرتے ہو یا

طَمَعًا وَّ یُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ﴿۱۲﴾ ۚ وَ یُسَبِّحُ

طَمَعًا	وَّ	یُنْشِئُ	السَّحَابَ الثِّقَالَ ﴿۱۲﴾	وَ	یُسَبِّحُ
امید دلانے (کے لئے)	اور	پیدا کرتا ہے	بھاری بادل	اور	تسبیح بیان کرتا ہے

امید کرتے ہو اور وہ بھاری بادل پیدا فرماتا ہے ○ اور رعد

الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ مِنْ خِیْفَتِهٖ ۚ وَ

الرَّعْدُ [1]	بِحَمْدِهٖ	وَ	الْمَلٰٓىٕكَةُ	مِنْ خِیْفَتِهٖ	وَ
رعد (فرشتہ، یا) گرج	اس کی حمد کے ساتھ	اور	فرشتے	اس کے خوف سے (تسبیح کرتے ہیں)	اور

اس کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کرتا ہے اور اس کے خوف سے فرشتے بھی (تسبیح کرتے ہیں۔) اور

یُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَیُصِیْبُ بِهَا مَنْ یَّشَآءُ وَ

یُرْسِلُ	الصَّوَاعِقَ [2]	فَیُصِیْبُ	بِهَا	مَنْ	یَّشَآءُ	وَ
وہ بھیجتا ہے	کڑکتی بجلیاں	پھر ڈال دیتا ہے	ان کو	جس (پر)	وہ چاہتا ہے	اور (حالانکہ)

وہ کڑک بھیجتا ہے تو اسے جس پر چاہتا ہے ڈال دیتا ہے حالانکہ

1..... گرج یعنی بادل سے جو آواز پیدا ہوتی ہے اس کے تسبیح کرنے کے معنی یہ ہیں کہ اس آواز کا پیدا ہونا خالق، قادر، ہر نقص سے پاک ذات کے وجود کی دلیل ہے۔ بعض مفسرین کا قول یہ ہے کہ رَعد ایک فرشتہ کا نام ہے جو بادل پر مامور ہے، وہ اس کو چلاتا ہے اور بادل سے جو آواز سنی جاتی ہے وہ رَعد نامی فرشتے کی تسبیح ہے۔ 2...... ”صَاعِقَه“ اس شدید آواز کو کہتے ہیں جو آسمان وزمین کے درمیان سے اترتی ہے، پھر اس میں آگ پیدا ہو جاتی ہے یا عذاب یا موت اور وہ شدید آواز اپنی ذات میں ایک ہی چیز ہے اور یہ تینوں چیزیں اسی سے پیدا ہوتی ہیں۔

هُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ ۚ وَ هُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ﴿۱۳﴾ؕ

هُمْ	يُجَادِلُوْنَ	فِي اللّٰهِ	وَ	هُوَ	شَدِيْدُ الْمِحَالِ ﴿۱۳﴾
وہ	جھگڑ رہے ہوتے ہیں	اللہ کے بارے میں	اور	وہ	سخت پکڑنے والا (ہے)

وہ لوگ اللہ کے بارے میں جھگڑ رہے ہوتے ہیں اور وہ سخت پکڑنے والا ہے ○

بتوں کو پکارنا بیکار ہے

لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ؕ وَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ

لَهٗ	دَعْوَةُ الْحَقِّ [1]	وَ	الَّذِيْنَ	يَدْعُوْنَ	مِنْ دُوْنِهٖ
اسی کے لئے (ہے)	سچا پکارنا	اور	وہ (بت) جنہیں	کافر پکارتے ہیں	اس کے سوا

اسی کا پکارنا سچا ہے اور اُس کے سوا جن کو یہ (کافر) پکارتے ہیں

لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ

لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ	لَهُمْ	بِشَيْءٍ	اِلَّا	كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ	اِلَى الْمَآءِ
وہ جواب نہیں دے سکتے	ان کو	کچھ (بھی)	مگر	اپنی ہتھیلیاں پھیلانے والے کی طرح	پانی کی طرف

وہ ان کی کچھ بھی نہیں سنتے مگر اس کی طرح جو پانی کے سامنے اپنی ہتھیلیاں پھیلائے بیٹھا ہے

لِيَبْلُغَ فَاهُ وَ مَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ وَ مَا

لِيَبْلُغَ	فَاهُ	وَ	مَا	هُوَ	بِبَالِغِهٖ	وَ	مَا
تاکہ (پانی) پہنچ جائے	اس کے منہ (میں)	اور (حالانکہ)	نہیں	وہ	اس تک پہنچنے والا	اور	نہیں

کہ اس کے منہ میں پہنچ جائے حالانکہ وہ ہرگز اس تک نہ پہنچے گا اور کافروں کا پکارنا

آسمان وزمین میں موجود چیزوں کا اللہ کو سجدہ کرنا

دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۱۴﴾ وَ لِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ

دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ	اِلَّا	فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۱۴﴾ [2]	وَ	لِلّٰهِ	يَسْجُدُ [3]	مَنْ
کافروں کا پکارنا	مگر	گمراہی میں	اور	اللہ ہی کو	سجدہ کرتے ہیں	جو

گمراہی میں ہی ہے ○ اور جو آسمانوں اور زمین میں ہیں

1 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرنا اور ”لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه“ کی گواہی دینا حق ہے یا اس کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ دعا قبول کرتا ہے اور اُسی سے دُعا کرنا سزاوار ہے۔

2 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ کافروں کا اپنے بتوں کو پکارنا اور ان سے دعا کرنا بیکار ہے کیونکہ بت نہ تو ان کی پکار سن سکتے ہیں اور نہ ہی ان کی دعا قبول کرسکتے ہیں۔

3 ...... یہ آیت ان آیات میں سے ایک ہے جسے پڑھنے اور سننے سے سجدۂ تلاوت واجب ہو جاتا ہے۔

فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ طَوۡعًا وَّ کَرۡهًا وَّ ظِلٰلُهُمۡ

فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ	طَوۡعًا	وَّ	کَرۡهًا	وَّ	ظِلٰلُهُمۡ (1)
آسمانوں اور زمین میں (ہیں)	خوشی	اور	ناخوشی (سے)	اور	ان کے سائے (بھی)

سب خوشی سے، خواہ مجبور ہو کر اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں اور ان کے سائے

بِالۡغُدُوِّ وَ الۡاٰصَالِ ۩ ﴿۱۵﴾ السجدة قُلۡ مَنۡ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ قُلۡ

بِالۡغُدُوِّ وَ الۡاٰصَالِ ﴿۱۵﴾	قُلۡ	مَنۡ	رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ	قُلِ	اللّٰهُ	قُلۡ
ہر صبح اور شام	تم کہو	کون	آسمانوں اور زمین کا رب (ہے)	تم کہو	اللہ	تم کہو

ہر صبح و شام ۞ تم فرماؤ: آسمانوں اور زمین کا رب کون ہے؟ تم خود ہی فرمادو: ”اللہ“ تم فرماؤ:

اَفَاتَّخَذۡتُمۡ مِّنۡ دُوۡنِهٖۤ اَوۡلِیَآءَ لَا یَمۡلِکُوۡنَ لِاَنۡفُسِهِمۡ

اَفَاتَّخَذۡتُمۡ	مِّنۡ دُوۡنِهٖۤ	اَوۡلِیَآءَ	لَا یَمۡلِکُوۡنَ (2)	لِاَنۡفُسِهِمۡ
تو کیا تم نے بنا رکھے ہیں	اس کے سوا	حمایتی	وہ مالک نہیں ہیں	اپنی جانوں کے لئے

تو (اے لوگو) کیا تم نے اس کے سوا مددگار بنا رکھے ہیں جو اپنے لئے

نَفۡعًا وَّ لَا ضَرًّا ؕ قُلۡ هَلۡ یَسۡتَوِی الۡاَعۡمٰی وَ

نَفۡعًا	وَّ	لَا	ضَرًّا	قُلۡ	هَلۡ	یَسۡتَوِی	الۡاَعۡمٰی	وَ
کسی نفع	اور	نہ	کسی نقصان (کے)	تم کہو	کیا	برابر ہو جائے گا	اندھا	اور

نفع اور نقصان کے مالک نہیں ہیں۔ تم فرماؤ: کیا اندھا اور آنکھ والا

الۡبَصِیۡرُ ۬ۙ اَمۡ هَلۡ تَسۡتَوِی الظُّلُمٰتُ وَ النُّوۡرُ ۬ۚ اَمۡ

الۡبَصِیۡرُ	اَمۡ	هَلۡ	تَسۡتَوِی	الظُّلُمٰتُ	وَ	النُّوۡرُ (3)	اَمۡ
آنکھ والا	یا	کیا	برابر ہو جائیں گے	اندھیرے	اور	روشنی	یا (کیا)

برابر ہو جائیں گے؟ یا کیا اندھیرے اور روشنی برابر ہو جائیں گے؟ یا کیا

(1)..... سایوں کے سجدہ کرنے سے مراد یہ ہے کہ ان کے سائے اوّل تا آخر اللہ تعالیٰ کے حکم کے پابند ہیں جتنا وہ چاہتا ہے بڑھا دیتا ہے اور جتنا چاہتا ہے گھٹا دیتا ہے۔ (2)..... دنیا و آخرت میں جو کچھ کسی کے پاس ہے یا ہوگا وہ سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دینے سے ہے اور ہوگا۔ جیسے فرشتوں کی عظیم قوتیں، انبیاء عَلَیۡهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولیاء رَحۡمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیۡهِم کی عظیم طاقتیں، معجزات و کرامات اور یونہی دنیا میں لوگوں کی بادشاہتیں، ملکیتیں، حکومتیں وغیرہا سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دینے سے ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ارادے کے بغیر کوئی ایک ذرے کا بھی مالک و مختار نہیں بن سکتا۔ (3)..... اس آیت میں مومن اور کافر کو آنکھ والے اور اندھے =

السجدة ۲

ایمان و کفر کی ایک مثال

جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ

جَعَلُوْا	لِلّٰهِ	شُرَكَآءَ	خَلَقُوْا	كَخَلْقِهٖ
انہوں نے ٹھہرا لئے ہیں	اللہ کے لیے	شریک	انہوں نے پیدا کیا ہو	اللہ کی تخلیق کی طرح

انہوں نے اللہ کے لیے ایسے شریک ٹھہرا لئے ہیں جنہوں نے اللہ کی تخلیق کی طرح کچھ پیدا کیا ہو؟

فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ

فَتَشَابَهَ	الْخَلْقُ	عَلَيْهِمْ	قُلِ	اللّٰهُ	خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ	وَّ	هُوَ	الْوَاحِدُ
تو مشتبہ ہو گئی	تخلیق	ان پر	تم کہو	اللہ	ہر چیز کا خالق (ہے)	اور	وہ	اکیلا

تو ان کافروں کو پیدا کرنے کا معاملہ ایک جیسا لگا ہو۔ تم فرماؤ: اللہ ہر شے کا خالق ہے اور وہ اکیلا

الْقَهَّارُ ﴿۱۶﴾ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ

الْقَهَّارُ ﴿۱۶﴾	اَنْزَلَ[1]	مِنَ السَّمَآءِ	مَآءً	فَسَالَتْ	اَوْدِيَةٌۢ
سب پر غالب (ہے)	اس نے اتارا	آسمان سے	پانی	تو بہہ نکلے	نالے

سب پر غالب ہے ○ اس نے آسمان سے پانی اتارا تو نالے اپنی اپنی گنجائش کی بقدر

بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ؕ وَمِمَّا

بِقَدَرِهَا	فَاحْتَمَلَ	السَّيْلُ	زَبَدًا	رَّابِيًا	وَ	مِمَّا
اپنے اندازے کے ساتھ	تو اٹھا لائی	پانی کی رَو	جھاگ	ابھرے ہوئے	اور	(اس) سے جو

بہہ نکلے تو پانی کی رَو اُس پر ابھرے ہوئے جھاگ اٹھا لائی اور

يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ

يُوْقِدُوْنَ	عَلَيْهِ	فِي النَّارِ	ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ
وہ دہکاتے ہیں	اس پر	آگ میں (رکھ کر)	زیور یا کوئی سامان طلب کرنے (بنانے کے لئے)

زیور یا کوئی دوسرا سامان بنانے کیلئے جس پر وہ آگ دہکاتے ہیں اس سے بھی

=سے، ایمان اور کفر کو روشنی اور اندھیرے سے تشبیہ دی گئی ہے۔

1 .... اس آیت میں ایمان اور کفر کی ایک مثال بیان فرمائی گئی ہے۔ اس مثال کا خلاصہ یہ ہے کہ باطل اس جھاگ کی طرح ہوتا ہے جو ندیوں میں ان کی وسعت کے مطابق بہتے پانی کی سطح پر اور سونا، چاندی، تانبہ، پیتل وغیرہ پگھلی ہوئی معدنیات کی مائع سطح پر ظاہر ہوتی ہے جبکہ حق جھاگ کے علاوہ باقی بچ جانے والی اصل چیز کی طرح ہوتا ہے تو جس طرح بہتے پانی یا پگھلی ہوئی معدنیات کی سطح پر جھاگ ظاہر ہو کر جلدی زائل ہو جاتی ہے ایسے ہی باطل اگرچہ کتنا ہی ابھر جائے اور=

زَبَدٌ مِّثْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَ الْبَاطِلَ ؕ

زَبَدٌ مِّثْلُهٗ	كَذٰلِكَ	يَضْرِبُ	اللّٰهُ	الْحَقَّ	وَ	الْبَاطِلَ
اس کے جیسا جھاگ (اٹھتا ہے)	اسی طرح	مثال بیان فرماتا ہے	اللہ	حق	اور	باطل (کی)

ویسے ہی جھاگ اٹھتے ہیں۔ اللہ اسی طرح حق اور باطل کی مثال بیان کرتا ہے

فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً ۚ وَ اَمَّا مَا يَنْفَعُ

فَاَمَّا	الزَّبَدُ	فَيَذْهَبُ	جُفَآءً	وَ	اَمَّا	مَا	يَنْفَعُ
پس بہر حال	جھاگ	تو وہ دور ہو جاتا ہے	منتشر (ہو کر)	اور	بہر حال	وہ جو	نفع دیتا ہے

تو جھاگ تو ضائع ہو جاتا ہے اور وہ (پانی) جو لوگوں کو

النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ؕ ﴿۱۷﴾

النَّاسَ	فَيَمْكُثُ	فِي الْاَرْضِ	كَذٰلِكَ	يَضْرِبُ	اللّٰهُ	الْاَمْثَالَ ﴿۱۷﴾
لوگوں (کو)	تو وہ ٹھہر جاتا ہے	زمین میں	اسی طرح	بیان فرماتا ہے	اللہ	مثالیں

فائدہ دیتا ہے وہ زمین میں باقی رہتا ہے۔ اللہ یوں ہی مثالیں بیان فرماتا ہے ○

لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى ؕ وَ

لِلَّذِيْنَ	اسْتَجَابُوْا[1]	لِرَبِّهِمُ	الْحُسْنٰى	وَ
ان لوگوں کے لیے جنہوں نے	قبول کیا	اپنے رب کا (حکم)	بھلائی (ہے)	اور

جن لوگوں نے اپنے رب کا حکم مانا انہیں کے لیے بھلائی ہے اور

الَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا

الَّذِيْنَ	لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا	لَهٗ	لَوْ	اَنَّ	لَهُمْ	مَّا
وہ لوگ جنہوں نے	قبول نہیں کیا	اس کا (حکم)	اگر	بیشک	ان کی (ملک ہوتا)	جو کچھ

جنہوں نے اس کا حکم نہ مانا (ان کا حال یہ ہو گا کہ) اگر زمین میں جو کچھ ہے

وقف النبی علیہ السلام

=بعض حالتوں اور وقتوں میں جھاگ کی طرح حد سے اُونچا ہو جائے لیکن انجام کار مٹ جاتا ہے اور حق اصل چیز اور صاف جوہر کی طرح باقی و ثابت رہتا ہے۔

1... اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ایمان لائے تو انہیں کے لئے بھلائی یعنی جنت ہے اور جو لوگ اپنے کفر و شرک پر قائم رہے، ان کا حال یہ ہو گا کہ یہ اس قدر خوفناک اور تکلیف دہ حالت میں ہوں گے کہ ان کے پاس اس سے جان چھڑانے کیلئے اگر زمین میں جو کچھ ہے وہ سب اور اس جیسا اور اس کے ساتھ ہوتا تو قیامت کے دن جہنم کے عذاب سے اپنی جانوں کو=

فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّ مِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا

فِي الْاَرْضِ	جَمِيْعًا	وَّ	مِثْلَهٗ	مَعَهٗ	لَافْتَدَوْا
زمین میں (ہے)	سب	اور	اس کی مثل	اس کے ساتھ (مزید ہوتا)	ضرور وہ فدیہ دے دیتے

وہ سب اور اس جیسا اور اِس کے ساتھ ہوتا تو اپنی جان چھڑانے کو

بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ ۙ۬ وَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ

بِهٖ	اُولٰٓئِكَ	لَهُمْ	سُوْٓءُ الْحِسَابِ	وَ	مَاْوٰىهُمْ	جَهَنَّمُ	وَ
اس کے ساتھ	یہی لوگ	ان کے لئے	برا حساب (ہوگا)	اور	ان کا ٹھکانہ	جہنم (ہے)	اور

دے دیتے۔ ان کے لئے برا حساب ہوگا اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور

بِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۸﴾ ع اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ

بِئْسَ	الْمِهَادُ ﴿۱۸﴾	اَفَمَنْ	يَّعْلَمُ	اَنَّمَآ	اُنْزِلَ
(وہ) کیا ہی برا	بچھونا، ٹھکانہ (ہے)	تو کیا وہ شخص جو	جانتا ہے	کہ جو کچھ	نازل کیا گیا

وہ کیا ہی برا ٹھکانہ ہے ○ وہ آدمی جو یہ جانتا ہے کہ جو کچھ تمہاری طرف

اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ؕ

اِلَيْكَ	مِنْ رَّبِّكَ	الْحَقُّ	كَمَنْ	هُوَ	اَعْمٰى
تمہاری طرف	تمہارے رب کی جانب سے	(وہ) حق (ہے)	(کیا وہ ہے) اس جیسا جو	وہ	اندھا ہے

تمہارے رب کے پاس سے نازل کیا گیا ہے وہ حق ہے تو کیا وہ اس جیسا ہے جو اندھا ہے؟

اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۹﴾ ۙ الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ

اِنَّمَا	يَتَذَكَّرُ	اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۹﴾	الَّذِيْنَ (1)	يُوْفُوْنَ	بِعَهْدِ اللّٰهِ
صرف	نصیحت مانتے ہیں	عقل والے	وہ لوگ جو	پورا کرتے ہیں	اللہ کے عہد کو

صرف عقل والے ہی نصیحت مانتے ہیں ○ وہ جو اللہ کا عہد پورا کرتے ہیں

مومن اور کافر ایک جیسے نہیں

سعادت مندوں کے اچھے اعمال اور ان کے صلے کا بیان

۸ ع ۲ النصف

=بچانے کے لئے وہ فدیے کے طور پر دیدیتے لیکن ان کی جان پھر بھی نہ چھوٹتی۔

1 ......یہاں سے عقلمند لوگوں کے 9 اوصاف بیان کئے گئے ہیں، (1) اللہ تعالیٰ سے کیا ہوا عہد پورا کرتے ہیں۔ (2) جو معاہدہ کیا ہو اسے توڑتے نہیں۔ (3) رشتہ داری کے حقوق کی رعایت رکھتے ہیں اور رشتہ داری نہیں توڑتے۔ (4) اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔ (5) برے حساب سے خوفزدہ ہیں۔ (6) رضائے الٰہی کے لئے صبر کرتے ہیں۔ (7) نماز قائم رکھتے ہیں۔ (8) اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے رزق میں سے راہِ خدا میں پوشیدہ اور اعلانیہ خرچ کرتے ہیں۔ (9) برائی کو=

وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ۝۲۰ وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ

اَمَرَ	مَآ	يَصِلُوْنَ	الَّذِيْنَ	وَ	الْمِيْثَاقَ ۝۲۰	لَا يَنْقُضُوْنَ	وَ
حکم دیا	(اسے) جو	جوڑتے ہیں	وہ لوگ جو	اور	پختہ عہد (کو)	نہیں توڑتے	اور

اور معاہدے کو توڑتے نہیں ۝ اور وہ جو اسے جوڑتے ہیں جس کے جوڑنے کا

اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ

رَبَّهُمْ	يَخْشَوْنَ	وَ	يُّوْصَلَ [1]	اَنْ	بِهٖٓ	اللّٰهُ
اپنے رب (سے)	ڈرتے ہیں	اور	اسے جوڑا جائے	کہ	اس کا	اللہ (نے)

اللہ نے حکم دیا اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں

وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ۝۲۱ وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا

صَبَرُوا	الَّذِيْنَ	وَ	سُوْٓءَ الْحِسَابِ ۝۲۱	يَخَافُوْنَ	وَ
صبر کیا	وہ لوگ جنہوں نے	اور	برے حساب (سے)	خوفزدہ رہتے ہیں	اور

اور برے حساب سے خوفزدہ ہیں ۝ اور وہ جنہوں نے اپنے رب کی رضا کی طلب میں

ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا

اَنْفَقُوْا	وَ	الصَّلٰوةَ	اَقَامُوا	وَ	ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ
انہوں نے خرچ کیا	اور	نماز	قائم رکھی	اور	اپنے رب کی رضا چاہنے (کے لئے)

صبر کیا اور نماز قائم رکھی اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے

مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ

يَدْرَءُوْنَ	وَّ	عَلَانِيَةً	وَّ	سِرًّا	رَزَقْنٰهُمْ	مِمَّا
دور کرتے ہیں	اور	اعلانیہ	اور	پوشیدہ	ہم نے رزق دیا انہیں	(اس) میں سے جو

ہماری راہ میں پوشیدہ اور اعلانیہ خرچ کیا اور برائی کو

═ بھلائی کے ساتھ ٹالتے ہیں۔

1......ایک تفسیر کے مطابق یہاں جوڑنے سے مراد صلۂ رحمی کرنا ہے۔ صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: صلۂ رحم کے معنی رشتہ کو جوڑنا ہے یعنی رشتہ والوں کے ساتھ نیکی اور سلوک کرنا۔ ساری اُمت کا اس پر اتفاق ہے کہ صلۂ رحم واجب ہے اور قطعِ رحم حرام ہے۔ (بہار شریعت، ۳/۵۵۸)

2......اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تمام کتابوں اور اس کے کل رسولوں پر ایمان لاتے ہیں، بعض کو مان کر اور بعض سے منکر ہو کر ان میں تفریق نہیں ═

بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓىٕكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِۙ (۲۲)

بِالْحَسَنَةِ	السَّيِّئَةَ (1)	اُولٰٓىٕكَ	لَهُمْ	عُقْبَى الدَّارِ (۲۲)
بھلائی کے ذریعے	برائی (کو)	یہ لوگ	ان کے لئے	گھر (یعنی آخرت) کا اچھا انجام (ہے)

بھلائی کے ساتھ ٹالتے ہیں انہیں کے لئے آخرت کا اچھا انجام ہے ○

جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا وَ مَنْ صَلَحَ

جَنّٰتُ عَدْنٍ	یَّدْخُلُوْنَهَا	وَ	مَنْ	صَلَحَ
(وہ) ہمیشہ رہنے کے باغات (ہیں)	وہ لوگ داخل ہوں گے ان میں	اور	جو	نیک ہوں گے

وہ ہمیشہ رہنے کے باغات ہیں ان میں وہ لوگ داخل ہوں گے اور

مِنْ اٰبَآىٕهِمْ وَ اَزْوَاجِهِمْ وَ ذُرِّیّٰتِهِمْ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ

مِنْ اٰبَآىٕهِمْ	وَ	اَزْوَاجِهِمْ	وَ	ذُرِّیّٰتِهِمْ	وَ	الْمَلٰٓىٕكَةُ
ان کے باپ دادا میں سے	اور	ان کی بیویوں	اور	ان کی اولاد (میں سے)	اور	فرشتے

ان کے باپ دادا اور بیویوں اور اولاد میں سے جو لائق ہوں گے اور ہر دروازے سے

یَدْخُلُوْنَ عَلَیْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ (۲۳)ۚ سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ

یَدْخُلُوْنَ	عَلَیْهِمْ	مِّنْ كُلِّ بَابٍ (۲۳)	سَلٰمٌ	عَلَیْكُمْ
داخل ہوں گے	ان پر	ہر دروازے سے	(اور کہیں گے) سلامتی (ہو)	تم پر

فرشتے ان کے پاس یہ کہتے آئیں گے ○ تم پر سلامتی ہو

بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِؕ (۲۴) وَ

بِمَا	صَبَرْتُمْ	فَنِعْمَ	عُقْبَى الدَّارِ (۲۴)	وَ
(اس کے) بدلے کہ	تم نے صبر کیا	تو کیا ہی خوب (ہے)	گھر (یعنی آخرت) کا اچھا انجام	اور

کیونکہ تم نے صبر کیا تو آخرت کا اچھا انجام کیا ہی خوب ہے ○ اور

بدبختوں کے احوال اور ان کا انجام

== کرتے۔ یا یہ مراد ہے کہ رشتہ داری کے حقوق کی رعایت رکھتے ہیں اور رشتہ داری نہیں توڑتے۔

1 ......برائی کو بھلائی سے ٹالنے کی بہت سی مثالیں ہیں، جیسے بدکلامی کا جواب شیریں سختی سے دینا، محروم کرنے والے کو عطا کرنا، ظلم کرنے والے کو معاف کر دینا، تعلق توڑنے والے سے جوڑنا، گناہ ہو جائے تو توبہ کر لینا، ناجائز کام دیکھ کر اسے بدل دینا، جہل کے بدلے حلم اور ایذا کے بدلے صبر کرنا وغیرہ۔ یہ بہت پیارے اوصف ہیں جنہیں ہر مسلمان کو اختیار کرنا چاہئے۔

الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَ يَقْطَعُوْنَ

الَّذِيْنَ[1]	يَنْقُضُوْنَ	عَهْدَ اللّٰهِ	مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ	وَ	يَقْطَعُوْنَ
وہ لوگ جو	توڑ دیتے ہیں	اللہ کا عہد	اس کے پختہ ہونے کے بعد	اور	کاٹتے ہیں

وہ جو اللہ کا عہد اسے پختہ کرنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور جسے جوڑنے کا

مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَ يُفْسِدُوْنَ

مَآ	اَمَرَ	اللّٰهُ	بِهٖٓ	اَنْ	يُّوْصَلَ	وَ	يُفْسِدُوْنَ
(اسے) جو	حکم دیا	اللہ (نے)	اس کا	کہ	اسے جوڑا جائے	اور	وہ فساد کرتے ہیں

اللہ نے حکم فرمایا ہے اسے کاٹتے ہیں اور زمین میں

فِي الْاَرْضِ ۙ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَ لَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ۲۵

فِي الْاَرْضِ	اُولٰٓئِكَ	لَهُمُ	اللَّعْنَةُ	وَ	لَهُمْ	سُوْٓءُ الدَّارِ ۲۵
زمین میں	یہ لوگ	ان کے لئے	لعنت (ہی ہے)	اور	ان کے لئے	برا گھر (ہے)

فساد پھیلاتے ہیں ان کیلئے لعنت ہی ہے اور اُن کیلئے برا گھر ہے ○

رزق کی وسعت و تنگی کا بنیادی سبب اور وسعتِ رزق کا ایک نقصان

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يَقْدِرُ ؕ وَ

اَللّٰهُ	يَبْسُطُ	الرِّزْقَ	لِمَنْ	يَّشَآءُ	وَ	يَقْدِرُ[2]	وَ
اللہ	وسیع کر دیتا ہے	رزق	جس کے لئے	وہ چاہتا ہے	اور	تنگ کر دیتا ہے	اور

اللہ جس کیلئے چاہتا ہے رزق وسیع کر دیتا ہے اور تنگ کر دیتا ہے اور

فَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَ مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا

فَرِحُوْا	بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	وَ	مَا	الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا
وہ (کافر) خوش ہو گئے	دنیا کی زندگی پر	اور (حالانکہ)	نہیں	دنیا کی زندگی

کافر دنیا کی زندگی پر خوش ہو گئے حالانکہ دنیا کی زندگی

1 ...... یہاں سے کفار کے تین برے اوصاف بیان کئے گئے ہیں (1) اللہ تعالیٰ سے پختہ عہد کرنے کے بعد توڑ دینا۔ (2) رشتہ داری توڑنا۔ (3) زمین میں فساد کرنا۔

2 ...... بندوں کے رزق میں وسعت اور تنگی کی بہت سی حکمتیں ہیں اور ایک بہت بڑی حکمت بندوں کے ایمان کی حفاظت ہے جیسا کہ حدیثِ قدسی میں ہے: میرے بعض مومن بندے ایسے ہیں کہ جن کے ایمان کی بھلائی مالدار ہونے میں ہے، اگر میں انہیں مالدار نہ کروں تو وہ کفر میں مبتلا ہو جائیں گے اور میرے بعض مومن بندے ایسے ہیں کہ ان کے ایمان کی بھلائی مالدار نہ ہونے میں ہے، اگر میں انہیں مالدار کر دوں تو وہ کفر میں مبتلا ہو جائیں گے۔ (ابن عساکر، ۷ / ۹۶)

نشانی کے طلبگار کافروں کو جواب

فِی الۡاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴿۲۶﴾ وَ یَقُوۡلُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا

فِی الۡاٰخِرَةِ	اِلَّا	مَتَاعٌ ﴿۲۶﴾	وَ	یَقُوۡلُ	الَّذِیۡنَ	کَفَرُوۡا
آخرت (کے مقابلے) میں	مگر	تھوڑا سا سامان	اور	کہتے ہیں	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا

آخرت کے مقابلے میں ایک حقیر سی شے ہے ○ اور کافر کہتے ہیں:

لَوۡلَاۤ اُنۡزِلَ عَلَیۡهِ اٰیَةٌ مِّنۡ رَّبِّهٖ ؕ قُلۡ اِنَّ

لَوۡلَاۤ	اُنۡزِلَ	عَلَیۡهِ	اٰیَةٌ	مِّنۡ رَّبِّهٖ	قُلۡ	اِنَّ
کیوں نہیں	نازل کی جاتی	اس پر	کوئی نشانی	اس کے رب کی طرف سے	تم کہو	بیشک

ان پر ان کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں اتری؟ تم فرماؤ: بیشک

اللّٰهَ یُضِلُّ مَنۡ یَّشَآءُ وَ یَهۡدِیۡۤ اِلَیۡهِ مَنۡ

اللّٰهَ	یُضِلُّ	مَنۡ	یَّشَآءُ	وَ	یَهۡدِیۡۤ	اِلَیۡهِ	مَنۡ
اللہ	گمراہ کرتا ہے	جسے	وہ چاہتا ہے	اور	راہ دکھاتا ہے	اپنی طرف	(اسے) جس نے

اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور اسے اپنی راہ دکھاتا ہے جو

دلوں کے چین و سکون کا ذریعہ ذکر الٰہی

اَنَابَ ﴿۲۷﴾ اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ تَطۡمَئِنُّ قُلُوۡبُهُمۡ

اَنَابَ ﴿۲۷﴾	اَلَّذِیۡنَ	اٰمَنُوۡا	وَ	تَطۡمَئِنُّ	قُلُوۡبُهُمۡ
(اس کی طرف) رجوع کیا	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	اطمینان پاتے ہیں	ان کے دل

اس کی طرف رجوع کرتا ہے ○ (ان لوگوں کو ہدایت دیتا ہے) جو ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کی یاد سے

باعمل مسلمانوں کو خوشی اور اچھے انجام کی بشارت

بِذِکۡرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِکۡرِ اللّٰهِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ ﴿۲۸﴾ ؕ اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا

بِذِکۡرِ اللّٰهِ	اَلَا	بِذِکۡرِ اللّٰهِ	تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ ﴿۲۸﴾ (1)	اَلَّذِیۡنَ	اٰمَنُوۡا
اللہ کے ذکر سے	سن لو	اللہ کے ذکر ہی سے	دل اطمینان پاتے ہیں	وہ لوگ جو	ایمان لائے

چین پاتے ہیں، سن لو! اللہ کی یاد ہی سے دل چین پاتے ہیں ○ وہ لوگ جو ایمان لائے

(1) ... اللہ تعالیٰ کی رحمت و فضل اور اس کے احسان و کرم کو یاد کرکے بے قرار دلوں کو قرار اور اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ یونہی اللہ تعالیٰ کی یاد محبتِ الٰہی اور قربِ الٰہی کا عظیم ذریعہ ہے اور یہ چیزیں بھی دلوں کے قرار کا سبب ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اگر یہ بھی کہا جائے تو یقیناً درست ہوگا کہ ذکرِ الٰہی کی طبعی تاثیر بھی دلوں کا قرار ہے، اسی لئے پریشان حال آدمی جب پریشانی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو اس کے دل کو قرار آنا شروع ہوجاتا ہے، یونہی قرآن بھی ذکرُ اللہ ہے اور اس کے دلائل دلوں سے شکوک و شبہات دور کرکے چین دیتے ہیں۔ یونہی دعا بھی ذکرُ اللہ ہے اور اس سے بھی حاجتمندوں کو سکون ملتا ہے۔

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ﴿۲۹﴾

وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	طُوْبٰى [1]	لَهُمْ	وَ	حُسْنُ مَاٰبٍ ﴿۲۹﴾
اور	انہوں نے عمل کئے	نیک، اچھے	خوشی (ہے)	ان کے لئے	اور	بہترین ٹھکانہ، اچھا انجام

اور اچھے عمل کئے ان کیلئے خوشی اور اچھا انجام ہے ○

رحمٰن کے منکروں کو جواب

كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِيْٓ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ

كَذٰلِكَ	اَرْسَلْنٰكَ	فِيْٓ اُمَّةٍ	قَدْ	خَلَتْ	مِنْ قَبْلِهَآ	اُمَمٌ
اسی طرح	ہم نے بھیجا تمہیں	(اس) امت میں	بیشک	گزر گئیں	اس سے پہلے	کئی امتیں

اسی طرح ہم نے تمہیں اس امت میں بھیجا جس سے پہلے کئی امتیں گزر گئیں

لِّتَتْلُوَا۟ عَلَيْهِمُ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَهُمْ

لِّتَتْلُوَا۟	عَلَيْهِمُ	الَّذِيْٓ	اَوْحَيْنَآ	اِلَيْكَ	وَ	هُمْ
تاکہ تم تلاوت کرو	ان پر	(اس کی) جو	ہم نے وحی بھیجی	تمہاری طرف	اور (حالانکہ)	وہ

تاکہ تم انہیں پڑھ کر سناؤ جو ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی ہے حالانکہ وہ

يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ؕ قُلْ هُوَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ

يَكْفُرُوْنَ	بِالرَّحْمٰنِ [2]	قُلْ	هُوَ	رَبِّيْ	لَآ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ
انکار کررہے ہیں	رحمٰن کا	تم کہو	وہ	میرا رب (ہے)	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہی

رحمٰن کے منکر ہورہے ہیں۔ تم فرماؤ: وہ میرا رب ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں،

کفار کی ہٹ دھرمی اور مسلمانوں کو تسلی

عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ مَتَابِ ﴿۳۰﴾ وَلَوْ اَنَّ

عَلَيْهِ	تَوَكَّلْتُ	وَ	اِلَيْهِ	مَتَابِ ﴿۳۰﴾	وَ	لَوْ	اَنَّ
اسی پر	میں نے بھروسہ کیا	اور	اسی کی طرف	میرا رجوع (ہے)	اور	اگر	یہ کہ

میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور اسی کی طرف میرا رجوع ہے ○ اور اگر کوئی

1 ..... لفظ "طوبیٰ" کے بارے میں مفسرین کے مختلف اقوال ہیں، ان میں سے ایک قول یہ ہے کہ طوبیٰ سے مراد راحت و نعمت اور شادمانی و خوش حالی کی بشارت ہے۔

2 ..... یہ آیت صلح حدیبیہ میں نازل ہوئی جس کا مختصر واقعہ یہ ہے کہ سہیل بن عمرو جب صلح کے لئے آیا اور صلح نامہ لکھنے پر اتفاق ہوگیا تو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے فرمایا: لکھو، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کفار نے اس میں جھگڑا کیا اور کہا کہ آپ ہمارے دستور کے مطابق "بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ" لکھوایئے، اس کے متعلق آیت میں ارشاد ہوتا ہے کہ وہ رحمٰن کے منکر ہورہے ہیں۔

قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ

قُطِّعَتْ	اَوْ	الْجِبَالُ[1]	بِهِ	سُيِّرَتْ	قُرْاٰنًا
پھاڑی جاتی	یا	پہاڑ	اس (کی تلاوت) سے	چلائے جاتے	(ایسا) قرآن (آتا)

ایسا قرآن آتا جس سے پہاڑ ٹل جاتے یا زمین

بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ؕ بَلْ

بَلْ	الْمَوْتٰى	بِهِ	كُلِّمَ	اَوْ	الْاَرْضُ	بِهِ
بلکہ	مردوں (سے، تو بھی کافر نہ مانتے)	اس کے ذریعے	باتیں کی جاتیں	یا	زمین	اس سے

پھٹ جاتی یا مردوں سے باتیں کی جاتیں (جب بھی یہ کافر نہ مانتے) بلکہ

لِلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِیْعًا ؕ اَفَلَمْ یَایْــٴَسِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا

اٰمَنُوْۤا	الَّذِیْنَ	اَفَلَمْ یَایْــٴَسِ[2]	الْاَمْرُ جَمِیْعًا	لِلّٰهِ
ایمان لائے	وہ لوگ جو	تو کیا نا امید نہ ہوگئے	سب کام	اللہ ہی کے (اختیار میں ہیں)

سب کام اللہ ہی کے اختیار میں ہیں تو کیا مسلمان اس بات سے نا امید نہ ہوگئے

اَنْ لَّوْ یَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِیْعًا ؕ وَ

وَ	النَّاسَ جَمِیْعًا	لَهَدَى	اللّٰهُ	یَشَآءُ	لَّوْ	اَنْ
اور	تمام لوگوں (کو)	(تو) ضرور ہدایت دیدیتا	اللہ	چاہتا	اگر	(اس بات سے) کہ

کہ اگر اللہ چاہتا تو سب آدمیوں کو ہدایت دیدیتا اور

لَا یَزَالُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا تُصِیْبُهُمْ بِمَا

بِمَا	تُصِیْبُهُمْ	كَفَرُوْا	الَّذِیْنَ	لَا یَزَالُ
(اس کے) سبب جو	پہنچتی انہیں	کفر کیا	ان لوگوں کو جنہوں نے	ہمیشہ رہے گی

کافروں کو ان کے عمل کی وجہ سے ہمیشہ ہلا دینے والی مصیبت

1 ...... کفارِ قریش نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کہا تھا کہ اگر آپ یہ چاہیں کہ ہم آپ کی نبوت مانیں اور آپ کی پیروی کریں تو آپ قرآن شریف پڑھ کر اس کی تاثیر سے مکہ مکرمہ کے پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹا دیں، زمین پھاڑ کر چشمہ جاری کر دیں اور قصی بن کلاب وغیرہ ہمارے مرے ہوئے باپ دادا کو زندہ کر دیں۔ اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی اور بتا دیا گیا کہ یہ حیلے بہانے کرنے والے کسی حال میں بھی ایمان لانے والے نہیں۔ 2 ...... آیت کے اس حصے میں ان مسلمانوں کو جواب دیا گیا جنہوں نے کفار کے نئی نئی نشانیاں طلب کرنے پر یہ چاہا تھا کہ جو کافر بھی کوئی نشانی طلب کرے وہی اس کو دکھا دی جائے۔

صَنَعُوۡا قَارِعَةٌ اَوۡ تَحُلُّ قَرِيۡبًا مِّنۡ دَارِهِمۡ

صَنَعُوۡا	قَارِعَةٌ	اَوۡ	تَحُلُّ	قَرِيۡبًا	مِّنۡ دَارِهِمۡ (1)
انہوں نے کیا	سخت دھمک	یا	وہ اترے گی (یا) تم اترو گے	قریب	ان کے گھروں سے

پہنچتی رہے گی یا آپ ان کے گھروں کے نزدیک اتریں گے

حَتّٰى يَاۡتِىَ وَعۡدُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخۡلِفُ الۡمِيۡعَادَ ﴿۳۱﴾ؑ وَ

حَتّٰى	يَاۡتِىَ	وَعۡدُ اللّٰهِ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا يُخۡلِفُ	الۡمِيۡعَادَ ﴿۳۱﴾	وَ
یہاں تک کہ	آجائے	اللہ کا وعدہ	بیشک	اللہ	خلاف نہیں کرتا	وعدہ (کے)	اور

یہاں تک کہ اللہ کا وعدہ آجائے بیشک اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا ○ اور

کفار کے مذاق اڑانے پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی

لَقَدِ اسۡتُهۡزِئَ بِرُسُلٍ مِّنۡ قَبۡلِكَ فَاَمۡلَيۡتُ

لَقَدِ	اسۡتُهۡزِئَ	بِرُسُلٍ (2)	مِّنۡ قَبۡلِكَ	فَاَمۡلَيۡتُ
ضرور بیشک	مذاق اڑایا گیا	رسولوں کا	تم سے پہلے	تو میں نے مہلت دی

بیشک آپ سے پہلے رسولوں کا مذاق اڑایا گیا تو میں نے کافروں کو

لِلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا ثُمَّ اَخَذۡتُهُمۡ ۗ فَكَيۡفَ كَانَ عِقَابِ ﴿۳۲﴾

لِلَّذِيۡنَ	كَفَرُوۡا	ثُمَّ	اَخَذۡتُهُمۡ	فَكَيۡفَ	كَانَ	عِقَابِ ﴿۳۲﴾
ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا	پھر	میں نے پکڑ لیا انہیں	تو کیسا	تھا	میرا عذاب

ڈھیل دی پھر میں نے انہیں پکڑ لیا تو میرا عذاب کیسا تھا؟ ○

مشرکین کا رد اور انہیں زجر و توبیخ

اَفَمَنۡ هُوَ قَآئِمٌ عَلٰى كُلِّ نَفۡسٍۢ بِمَا

اَفَمَنۡ	هُوَ	قَآئِمٌ	عَلٰى كُلِّ نَفۡسٍ	بِمَا
تو کیا وہ (اللہ) جو	وہ	نگرانی رکھنے والا (ہے)	ہر شخص پر	(اس) کی جو

تو کیا وہ خدا جو ہر شخص پر اس کے اعمال کی

1 ..... یعنی اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آپ حدیبیہ کے دن ان کے گھروں کے نزدیک اپنے لشکر کے ساتھ اتریں گے یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے فتح و نصرت کا، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کا دین غالب ہونے کا اور مکۂ مکرمہ کی فتح کا وعدہ پورا ہو جائے۔ 2 ... اس آیت میں علماء و مبلغین کیلئے درس ہے کہ راہِ خدا میں تکالیف برداشت کرنا انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا طریقہ ہے اس لئے اگر انہیں راہِ خدا میں کسی تکلیف اور پریشانی کا سامنا ہو تو انہیں چاہئے کہ انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے حالات اور ان کی سیرت کو سامنے رکھتے ہوئے صبر و تحمل کا مظاہرہ کریں، اللہ تعالٰی نے چاہا تو ان کی تکالیف =

كَسَبَتْ ۚ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ قُلْ

كَسَبَتْ	وَ	جَعَلُوْا	لِلّٰهِ	شُرَكَآءَ	قُلْ
اس نے کام کیا (وہ بتوں جیسا ہے؟ ہرگز نہیں)	اور	انہوں نے ٹھہرالئے	اللہ کے	شریک	تم کہو

نگرانی رکھتا ہے (وہ بتوں جیسا ہے؟ ہرگز نہیں) اور وہ لوگ اللہ کے شریک ٹھہراتے ہیں۔ تم فرماؤ:

سَمُّوْهُمْ ؕ اَمْ تُنَبِّئُوْنَهٗ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِی الْاَرْضِ اَمْ

سَمُّوْهُمْ	اَمْ	تُنَبِّئُوْنَهٗ	بِمَا	لَا يَعْلَمُ[1]	فِی الْاَرْضِ	اَمْ
تم نام لو ان کے	یا (بلکہ)	تم خبر دیتے ہو اللہ کو	(اس) کی جسے	وہ نہیں جانتا	زمین میں	یا

تم ان کا نام تو لو (کہ وہ کون ہیں جو خدا کے شریک ہیں) بلکہ تم اللہ کو وہ بات بتاتے ہو جسے وہ زمین میں

بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ؕ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا

بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ	بَلْ	زُيِّنَ	لِلَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
ایک بے معنی بات (کے پیچھے پڑتے ہو)	بلکہ	خوشنما بنادیا گیا	ان لوگوں کے لئے جنہوں نے	کفر کیا

جانتا ہی نہیں ہے، یا یونہی ایک اوپری بات بلکہ کافروں کیلئے ان کا فریب

مَكْرُهُمْ وَ صُدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِ ؕ وَ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا

مَكْرُهُمْ	وَ	صُدُّوْا	عَنِ السَّبِيْلِ	وَ	مَنْ	يُّضْلِلِ	اللّٰهُ	فَمَا
ان کا فریب	اور	انہیں روک دیا گیا	راستے سے	اور	جسے	گمراہ کردے	اللہ	تو نہیں

خوشنما بنادیا گیا اور انہیں راستے سے روک دیا گیا اور جسے اللہ گمراہ کرے

لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿٣٣﴾ لَهُمْ عَذَابٌ فِی الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ

لَهٗ	مِنْ هَادٍ ﴿٣٣﴾	لَهُمْ	عَذَابٌ	فِی الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	وَ
اس کے لئے	کوئی ہدایت دینے والا	ان کے لئے	عذاب (ہے)	دنیا کی زندگی میں	اور

اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ○ ان کیلئے دنیا کی زندگی میں عذاب ہے اور

کفار کے لئے دنیا و آخرت کے عذاب کی وعید

=جلد دور ہو جائیں گی۔

[1] ... اس سے مراد یہ ہے کہ زمین میں اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک موجود نہیں، اگر اس کا کوئی شریک ہو سکتا تو اللہ تعالیٰ کو اس کا علم ضرور ہوتا کیونکہ اس کا علم ہر چیز کو محیط ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے علم میں نہ ہو وہ محض باطل ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ کے لئے شریک ہونا بھی باطل اور غلط ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کے علم کی نفی نہیں کی گئی بلکہ اللہ تعالیٰ کا شریک ہونے کی نفی کی گئی ہے۔

لَعَذَابُ الۡاٰخِرَةِ اَشَقُّ ۚ وَمَا لَهُمۡ مِّنَ اللّٰهِ مِنۡ وَّاقٍ ﴿۳۴﴾

لَعَذَابُ الۡاٰخِرَةِ	اَشَقُّ	وَ	مَا	لَهُمۡ	مِّنَ اللّٰهِ	مِنۡ وَّاقٍ ﴿۳۴﴾
ضرور آخرت کا عذاب	زیادہ سخت (ہے)	اور	نہیں	ان کے لئے	اللہ سے	کوئی بچانے والا

آخرت کا عذاب یقیناً زیادہ سخت ہے اور انہیں اللہ سے بچانے والا کوئی نہیں ○

مَثَلُ الۡجَنَّةِ الَّتِیۡ وُعِدَ الۡمُتَّقُوۡنَ ؕ تَجۡرِیۡ

مَثَلُ الۡجَنَّةِ	الَّتِیۡ	وُعِدَ	الۡمُتَّقُوۡنَ	تَجۡرِیۡ
(اس) جنت کا حال	جس کا	وعدہ کیا گیا	پرہیزگاروں (سے)	(یہ ہے کہ) بہتی ہیں

جس جنت کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا ہے اس کا حال یہ ہے کہ اس کے نیچے

مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ ؕ اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّظِلُّهَا ؕ تِلۡكَ

مِنۡ تَحۡتِهَا	الۡاَنۡهٰرُ	اُكُلُهَا	دَآئِمٌ	وَّ	ظِلُّهَا	تِلۡكَ
اس کے نیچے	نہریں	اس کا پھل	ہمیشہ رہنے والا	اور	اس کا سایہ (بھی)	یہ

نہریں جاری ہیں، اس کے پھل اور اس کا سایہ ہمیشہ رہنے والا ہے۔ یہ

عُقۡبَى الَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا ۖۗ وَّعُقۡبَى الۡكٰفِرِيۡنَ النَّارُ ﴿۳۵﴾ وَالَّذِيۡنَ

عُقۡبَى الَّذِيۡنَ	اتَّقَوۡا	وَّ	عُقۡبَى الۡكٰفِرِيۡنَ	النَّارُ ﴿۳۵﴾	وَ	الَّذِيۡنَ
ان لوگوں کا انجام ہے جو	پرہیزگار ہوئے	اور	کافروں کا انجام	آگ (ہے)	اور	وہ لوگ جو

پرہیزگاروں کا انجام ہے اور کافروں کا انجام آگ ہے ○ اور جنہیں

اٰتَيۡنٰهُمُ الۡكِتٰبَ يَفۡرَحُوۡنَ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ وَ

اٰتَيۡنٰهُمُ	الۡكِتٰبَ	يَفۡرَحُوۡنَ (1)	بِمَاۤ	اُنۡزِلَ	اِلَيۡكَ	وَ
ہم نے دی انہیں	کتاب	وہ خوش ہوتے ہیں	(اس) پر جو	نازل کیا گیا	تمہاری طرف	اور

ہم نے کتاب دی وہ اس پر خوش ہوتے جو آپ کی طرف نازل کیا گیا ہے اور

جنت کے تین اوصاف اور کفار کا انجام

اہلِ کتاب کے صالحین کی روش اور بعض مخالفین کی طرف اشارہ

2 ...... بعض مفسرین کے نزدیک اس آیت میں ”کتاب“ سے مراد قرآن پاک اور ”جنہیں کتاب دی گئی“ سے مراد صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ ہیں اور قرآن نازل ہونے پر خوش ہونے سے مراد یہ ہے کہ قرآن نازل ہونے سے مزید احکام نازل ہوتے ہیں جس کی وجہ سے انہیں خوشی ہوتی ہے۔ بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ ”کتاب“ سے مراد تورات اور انجیل ہے اور ”جنہیں کتاب دی گئی“ سے مراد وہ یہودی اور عیسائی ہیں جو اسلام سے مشرف ہوئے اور قرآنِ پاک نازل ہونے پر یہ اس لئے خوش ہوتے ہیں کہ یہ قرآنِ پاک پر ایمان لائے اور انہوں نے اس کی تصدیق کی۔

مِنَ الۡاَحۡزَابِ مَنۡ یُّنۡکِرُ بَعۡضَہٗ ؕ قُلۡ اِنَّمَآ

قُلۡ اِنَّمَآ	قُلۡ	بَعۡضَہٗ	یُّنۡکِرُ	مَنۡ	مِنَ الۡاَحۡزَابِ[1]
صرف	تم کہو	اس کے بعض حصے (کا)	انکار کرتا ہے	(کوئی وہ ہے) جو	(ان) گروہوں میں سے

ان گروہوں میں کچھ وہ ہیں جو اس قرآن کے بعض حصے کا انکار کرتے ہیں۔ تم فرماؤ:

اُمِرۡتُ اَنۡ اَعۡبُدَ اللّٰہَ وَ لَاۤ اُشۡرِکَ بِہٖ ؕ

بِہٖ	لَاۤ اُشۡرِکَ	وَ	اللّٰہَ	اَعۡبُدَ	اَنۡ	اُمِرۡتُ
اس کا	شریک نہ ٹھہراؤں	اور	اللہ (کی)	میں عبادت کروں	کہ	مجھے حکم دیا گیا

مجھے تو یہی حکم ہے کہ میں اللہ کی عبادت کروں اور اس کا شریک نہ ٹھہراؤں،

اِلَیۡہِ اَدۡعُوۡا وَ اِلَیۡہِ مَاٰبِ ﴿۳۶﴾ وَ کَذٰلِکَ

کَذٰلِکَ	وَ	مَاٰبِ ﴿۳۶﴾	اِلَیۡہِ	وَ	اَدۡعُوۡا	اِلَیۡہِ
اسی طرح	اور	مجھے لوٹنا (ہے)	اسی کی طرف	اور	میں بلاتا ہوں	اسی کی طرف

میں اسی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے پھرنا ہے ○ اور اسی طرح

اَنۡزَلۡنٰہُ حُکۡمًا عَرَبِیًّا ؕ وَ لَئِنِ اتَّبَعۡتَ

اتَّبَعۡتَ[2]	لَئِنِ	وَ	عَرَبِیًّا	حُکۡمًا	اَنۡزَلۡنٰہُ
تم نے پیروی کی	ضرور اگر	اور	عربی (زبان میں)	فیصلہ	ہم نے اتارا وہ قرآن

ہم نے اس قرآن کو عربی فیصلے کی صورت میں اتارا اور اے سننے والے! اگر تو ان کی خواہشوں پر

اَھۡوَآءَھُمۡ بَعۡدَ مَا جَآءَکَ مِنَ الۡعِلۡمِ ۙ مَا

مَا	مِنَ الۡعِلۡمِ	جَآءَکَ	مَا	بَعۡدَ	اَھۡوَآءَھُمۡ
نہیں (ہوگا)	علم سے	آچکا تیرے پاس	کہ	(اس کے) بعد	ان کی خواہشوں (کی)

چلے گا اس کے بعد کہ تیرے پاس علم آچکا تو

کفار کی خواہشوں پر چلنے والوں کو نصیحت

1 ...... بعض مفسرین کے نزدیک احزاب سے یہودیوں، عیسائیوں اور مشرکین کے وہ گروہ مراد ہیں جو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عداوت میں سرشار ہیں اور انہوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر چڑھائیاں کی ہیں۔ بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ احزاب سے ایمان لانے والوں کے علاوہ بقیہ یہودی، عیسائی اور وہ تمام مشرکین مراد ہیں جو قرآن کے بعض حصے کا انکار کرتے ہیں۔

2 ...... اس آیت میں بظاہر خطاب حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہے لیکن اس سے مراد آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امت ہے۔

ع٥

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کفار کے اعتراضات کا جواب

لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ ﴿۳۷﴾ ع وَلَقَدْ

لَكَ	مِنَ اللّٰهِ	مِنْ وَّلِيٍّ	وَّ	لَا	وَاقٍ ﴿۳۷﴾	وَ	لَقَدْ
تیرے لئے	اللہ سے (کے آگے)	کوئی حمایتی	اور	نہ	کوئی بچانے والا	اور	ضرور بیشک

اللہ کے آگے نہ تیرا کوئی حمایتی ہوگا اور نہ کوئی بچانے والا ○ اور بیشک

اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّ

اَرْسَلْنَا	رُسُلًا	مِّنْ قَبْلِكَ (1)	وَ	جَعَلْنَا	لَهُمْ	اَزْوَاجًا	وَّ
ہم نے بھیجے	رسول	تم سے پہلے	اور	ہم نے بنائیں	ان کے لیے	بیویاں	اور

ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے اور ان کے لیے بیویاں اور

ذُرِّيَّةً ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا

ذُرِّيَّةً	وَ	مَا كَانَ	لِرَسُوْلٍ	اَنْ	يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ	اِلَّا
بچے	اور	نہیں ہے	کسی رسول کا (کام)	کہ	وہ لے آئے کوئی نشانی	مگر

بچے بنائے اور کسی رسول کا کام نہیں کہ اللہ کی اجازت کے بغیر

محو و اثبات سے متعلق مشیتِ الٰہی

بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ﴿۳۸﴾ يَمْحُوا اللّٰهُ مَا

بِاِذْنِ اللّٰهِ	لِكُلِّ اَجَلٍ	كِتَابٌ ﴿۳۸﴾	يَمْحُوا	اللّٰهُ	مَا
اللہ کی اجازت سے	ہر وعدے کے لئے	ایک لکھی ہوئی (مدت ہے)	مٹادیتا ہے	اللہ	جو

کوئی نشانی لے آئے۔ ہر وعدے کیلئے ایک لکھی ہوئی (مدت) ہے ○ اللہ جو چاہتا ہے

نزولِ عذاب کی دو صورتیں اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذمہ داری

يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ۚۖ وَعِنْدَهٗۤ اُمُّ الْكِتٰبِ ﴿۳۹﴾ وَاِنْ مَّا

يَشَآءُ	وَ	يُثْبِتُ	وَ	عِنْدَهٗۤ	اُمُّ الْكِتٰبِ ﴿۳۹﴾ (2)	وَ	اِنْ مَّا
وہ چاہتا ہے	اور	برقرار رکھتا ہے	اور	اسی کے پاس (ہے)	اصل لکھا ہوا (یا) لوحِ محفوظ	اور	اگر

مٹادیتا ہے اور برقرار رکھتا ہے اور اصل لکھا ہوا اسی کے پاس ہے ○ اور (اے حبیب!) اگر

(1)......اس آیت میں کفار کی طرف سے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت پر کئے گئے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہیں۔ان کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج5، ص134 کا مطالعہ فرمائیں۔ (2)... ایک قول یہ ہے کہ آیت میں مذکور اُمُّ الْکِتَاب سے مراد اللہ تعالیٰ کا علم ہے جو کہ ازل سے ہی ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔دوسرا قول یہ ہے کہ اُمُّ الْکِتَاب سے لوحِ محفوظ مراد ہے جس میں تمام کائنات اور عالم میں ہونے والے جملہ حوادث و واقعات اور تمام اشیاء لکھی ہوئی ہیں اور اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔

دینِ اسلام کے رفتہ رفتہ عروج کی ایک نشانی

نُرِيَنَّكَ بَعۡضَ الَّذِىۡ نَعِدُهُمۡ اَوۡ

نُرِيَنَّكَ	بَعۡضَ	الَّذِىۡ	نَعِدُهُمۡ	اَوۡ
ہم دکھادیں تمہیں	(اس میں سے) کچھ	جو	ہم وعدہ کررہے ہیں ان سے	یا

ہم تمہیں کوئی وعدہ دکھادیں جو ہم ان سے کررہے ہیں یا

نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَيۡكَ

نَتَوَفَّيَنَّكَ	فَاِنَّمَا عَلَيۡكَ
(پہلے ہی) ہم وفات دیدیں تمہیں (تو ایسا ممکن ہے)	تو (بہر حال) تم پر صرف (لازم ہے)

ہم تمہیں پہلے ہی وفات دیدیں تو آپ پر تو بہر حال تبلیغ کرنا

الۡبَلٰغُ وَعَلَيۡنَا الۡحِسَابُ ﴿۴۰﴾ اَوَلَمۡ يَرَوۡا اَنَّا

الۡبَلٰغُ	وَ	عَلَيۡنَا	الۡحِسَابُ ﴿۴۰﴾	اَوَلَمۡ يَرَوۡا	اَنَّا
تبلیغ کرنا	اور	ہم پر (ہے)	حساب لینا	اور کیا انہوں نے نہ دیکھا	کہ

لازم ہے اور حساب لینا ہمارے ذمے ہے ○ کیا یہ کافر دیکھتے نہیں کہ

نَاۡتِى الۡاَرۡضَ نَنۡقُصُهَا مِنۡ اَطۡرَافِهَا ؕ وَاللّٰهُ يَحۡكُمُ

نَاۡتِى الۡاَرۡضَ نَنۡقُصُهَا	مِنۡ اَطۡرَافِهَا [1]	وَ	اللّٰهُ	يَحۡكُمُ
ہم (کافروں کی) زمین کم کرتے چلے آرہے ہیں	اس کی تمام طرفوں سے	اور	اللہ	حکم فرماتا ہے

ہم ہر طرف سے ان کی زمین کم کررہے ہیں اور اللہ حکم فرماتا ہے،

مشرکینِ مکہ کی فریب کاریوں پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی

لَا مُعَقِّبَ لِحُكۡمِهٖ ؕ وَهُوَ سَرِيۡعُ الۡحِسَابِ ﴿۴۱﴾ وَقَدۡ

لَا	مُعَقِّبَ	لِحُكۡمِهٖ	وَ	هُوَ	سَرِيۡعُ الۡحِسَابِ ﴿۴۱﴾	وَ	قَدۡ
نہیں	کوئی پیچھے کرنے والا	اس کے حکم کو	اور	وہ	جلد حساب لینے والا (ہے)	اور	بیشک

اس کے حکم کو کوئی پیچھے کرنے والا نہیں اور وہ بہت جلد حساب لے لیتا ہے ○ اور

[1]...... اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے منہ موڑنا دنیا میں بھی بربادی لاتا ہے اور نافرمانوں پر زمین اپنی وسعت کے باوجود تنگ ہوتی چلی جاتی ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ جب مسلمان اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری پر مضبوطی سے قائم ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں زمین میں غلبہ و اقتدار عطا فرمایا اور جب مسلمانوں نے اس سے منہ موڑا تو ان کی آبادیاں بھی ہر طرف کم ہونے لگ گئیں اور اسلامی سرزمین کی وسعت رفتہ رفتہ کم ہونے لگ گئی۔ افسوس! آج بھی مسلمان اسی روش پر چلتے اور اپنی سابقہ تاریخ سے عبرت پکڑنے کی بجائے اسے ہی دوبارہ دہراتے نظر آرہے ہیں۔

مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا ط

مَكَرَ	الَّذِيْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ (1)	فَلِلّٰهِ	الْمَكْرُ جَمِيْعًا
فریب کر چکے	وہ لوگ جو	ان سے پہلے (تھے)	تو اللہ ہی کی (ہے)	ساری خفیہ تدبیر

ان سے پہلے لوگ فریب کر چکے ہیں تو ساری خفیہ تدبیر کا مالک تو اللہ ہی ہے۔

يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ط وَسَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ

يَعْلَمُ	مَا	تَكْسِبُ	كُلُّ نَفْسٍ	وَ	سَيَعْلَمُ	الْكُفّٰرُ
وہ جانتا ہے	جو کچھ	کماتی ہے	ہر جان	اور	عنقریب جان لیں گے	کفار

وہ جانتا ہے جو کچھ کوئی جان عمل کمائے اور عنقریب کافر جان لیں گے

لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۴۲﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

لِمَنْ	عُقْبَى الدَّارِ ﴿۴۲﴾	وَ	يَقُوْلُ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
کس کے لئے (ہے)	گھر (یعنی آخرت) کا اچھا انجام	اور	کہتے ہیں	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا

کہ آخرت کا اچھا انجام کس کے لئے ہے؟ ○ اور کافر کہتے ہیں:

لَسْتَ مُرْسَلًا ط قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا

لَسْتَ	مُرْسَلًا	قُلْ	كَفٰى	بِاللّٰهِ	شَهِيْدًا
تم نہیں ہو	بھیجے ہوئے (یعنی رسول)	تم کہو	کافی ہے	اللہ	گواہ

تم رسول نہیں ہو۔ تم فرماؤ: میرے اور تمہارے درمیان

بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ لا وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ﴿۴۳﴾ ع

بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ	وَ	مَنْ عِنْدَهٗ	عِلْمُ الْكِتٰبِ ﴿۴۳﴾ (2)
میرے اور تمہارے درمیان	اور	(وہ بھی گواہ ہے) جس کے پاس	کتاب کا علم (ہے)

اللہ کافی گواہ ہے اور ہر وہ آدمی گواہ ہے جس کے پاس کتاب کا علم ہے ○

ع ۱۲

(1)..... اس آیت میں رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ مشرکینِ مکہ سے پہلے گزری ہوئی اُمتوں کے کفار اپنے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ مقابلہ کر چکے ہیں اور ان مقابلوں میں ہر طرح کی چالیں چلیں لیکن پھر بھی ناکام و نامراد ہوئے کیونکہ اصل تدبیر کا مالک تو اللہ تعالیٰ ہی ہے پھر اس کی مشیت کے بغیر کسی کی کیا چل سکتی ہے اور جب حقیقت یہ ہے تو مخلوق کا کیا اندیشہ۔

(2)..... اللہ تعالیٰ نے علماء کی گواہی اپنے ساتھ بیان فرمائی، اس سے معلوم ہوا کہ علم کی بڑی فضلیت و اہمیت ہے۔

آیات:52 — رکوع:07

سُوْرَةُ اِبْرٰهِیْم مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قرآن کے ذریعے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا لوگوں کو تاریکیوں سے نکالنا

الٓرٰ قف كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْكَ لِتُخْرِجَ

الٓرٰ	كِتٰبٌ	اَنْزَلْنٰهُ	اِلَیْكَ	لِتُخْرِجَ (1)
حروف مقطعات	(یہ) ایک کتاب (ہے)	ہم نے نازل کیا اسے	تمہاری طرف	تاکہ تم نکالو

الٓرٰ، یہ ایک کتاب ہے جو ہم نے تمہاری طرف نازل کی ہے تاکہ تم لوگوں کو

النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ﳔ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ

النَّاسَ	مِنَ الظُّلُمٰتِ	اِلَى النُّوْرِ (2)	بِاِذْنِ رَبِّهِمْ
لوگوں (کو)	اندھیروں سے	اجالے کی طرف	ان کے رب کے حکم سے

ان کے رب کے حکم سے اندھیروں سے اجالے کی طرف،

شانِ الٰہی اور کفار کے لئے وعید

اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ ۙ﴿۱﴾ اللّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ

اِلٰى صِرَاطِ	الْعَزِیْزِ	الْحَمِیْدِ ۝	اللّٰهِ	الَّذِیْ لَهٗ
(اس کے) راستے کی طرف (نکالو جو)	عزت والا	سب خوبیوں والا (ہے)	اللہ	وہ جس کا (ہے)

اس (اللہ) کے راستے کی طرف نکالو جو عزت والا، سب خوبیوں والا ہے ۝ اللہ جس کی ملکیت میں

1 ..... اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے لوگوں کو ظلمتِ کفر سے نکال کر ایمان کی روشنی میں داخل کرتے ہیں، کوئی شخص صرف قرآن سے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے واسطے کے بغیر ہدایت نہیں پا سکتا۔ نورِ ہدایت کا ذریعہ صرف حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ مبارکہ ہے۔ 2 ..... امام فخر الدین رازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں "ظُلُمٰات" کو جمع اور "نُوْر" کو واحد کے صیغہ سے ذکر فرمانے میں اس طرف اشارہ ہے کہ دینِ حق کی راہ ایک ہے اور کفر و گمراہی کے راستے کثیر ہیں۔(تفسیر کبیر، ابراھیم، تحت الآیۃ: ۱، ۷/ ۵۸)

مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ

لِّلْكٰفِرِيْنَ	وَيْلٌ	وَ	فِي الْاَرْضِ	مَا	وَ	فِي السَّمٰوٰتِ	مَا
کافروں کے لئے	خرابی، بربادی (ہے)	اور	زمین میں (ہے)	جو کچھ	اور	آسمانوں میں	جو کچھ

ہر وہ چیز ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور کافروں کیلئے

مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدِ ۙ۝۲ الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ

کفار کی تین بری صفات

عَلَى الْاٰخِرَةِ	الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا	يَسْتَحِبُّوْنَ	الَّذِيْنَ	مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدِ ۝۲
آخرت پر (کی بجائے)	دنیا کی زندگی (کو)	پسند کرتے ہیں	وہ لوگ جو	ایک سخت عذاب سے

ایک سخت عذاب کی خرابی ہے ○ جو آخرت کی بجائے دنیا کی زندگی کو پسند کرتے ہیں

وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ اُولٰٓئِكَ

اُولٰٓئِكَ	عِوَجًا[1]	يَبْغُوْنَهَا	وَ	عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	يَصُدُّوْنَ	وَ
یہ لوگ	ٹیڑھا پن	تلاش کرتے ہیں اس میں	اور	اللہ کی راہ سے	روکتے ہیں	اور

اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس میں ٹیڑھا پن تلاش کرتے ہیں وہ

فِيْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ ۝۳ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ

رسول کی ذمہ داری اور لوگوں کی ہدایت و گمراہی سے متعلق سنت الٰہی

بِلِسَانِ قَوْمِهٖ	اِلَّا	مِنْ رَّسُوْلٍ	مَآ اَرْسَلْنَا	وَ	فِيْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ ۝۳ [2]
اس کی قوم کی زبان کے ساتھ	مگر	کوئی رسول	ہم نے نہیں بھیجا	اور	دور کی گمراہی میں (ہیں)

دور کی گمراہی میں ہیں ○ اور ہم نے ہر رسول اس کی قوم کی زبان کے ساتھ ہی بھیجا

لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ؕ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَ

وَ	يَّشَآءُ	مَنْ	اللّٰهُ	فَيُضِلُّ	لَهُمْ	لِيُبَيِّنَ
اور	وہ چاہتا ہے	جسے	اللہ	پھر گمراہ کرتا ہے	ان کو	تاکہ وہ واضح طور پر بتادے

تاکہ وہ انہیں واضح کرکے بتادے، پھر اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور

1 ...دین میں ٹیڑھا پن تلاش کرنے کی دو صورتیں ہیں، ایک یہ کہ لوگوں کو سیدھا راستہ اختیار کرنے سے روک دینا۔ دوسری یہ کہ حق مذہب کے بارے میں لوگوں کے دلوں میں شکوک و شبہات ڈالنے کی اور جس قدر ہو سکے حیلوں وغیرہ کا سہارا لے کر حق مذہب میں برائیاں ظاہر کرنے کی کوشش کرنا۔ 2 ...اس سے معلوم ہوا کہ جو آخرت کی بجائے دنیا کی زندگی کو پسند کرتے ہیں وہ عملی طور پر گمراہ ہیں اور جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے اور دین سے روکتے ہیں وہ گمراہ کرنے والے ہیں۔ اس آیت سے ان لوگوں کو عبرت پکڑنی چاہئے جو علم کا لبادہ اوڑھ کر لوگوں کو مذہبِ حق سے دور کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں اور=

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دیئے جانے والے احکام

يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۴ وَ

يَهْدِيْ	مَنْ	يَّشَآءُ	وَ	هُوَ	الْعَزِيْزُ	الْحَكِيْمُ ۝۴	وَ
ہدایت دیتا ہے	جسے	وہ چاہتا ہے	اور	وہی	عزت والا، غلبے والا	حکمت والا (ہے)	اور

راہ دکھاتا ہے جسے چاہتا ہے اور وہی عزت والا، حکمت والا ہے ○ اور

لَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَاۤ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ

لَقَدْ	اَرْسَلْنَا	مُوْسٰى	بِاٰيٰتِنَاۤ	اَنْ	اَخْرِجْ (1)	قَوْمَكَ
ضرور بیشک	ہم نے بھیجا	موسیٰ (کو)	اپنی نشانیوں کے ساتھ	کہ	تم نکالو	اپنی قوم (کو)

بیشک ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر بھیجا کہ اپنی قوم کو

مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

مِنَ الظُّلُمٰتِ	اِلَى النُّوْرِ	وَ	ذَكِّرْهُمْ	بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ (2)	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ
اندھیروں سے	اجالے کی طرف	اور	یاد دلاؤ انہیں	اللہ کے دنوں کی	بیشک	اس میں

اندھیروں سے اجالے میں لاؤ اور انہیں اللہ کے دن یاد دلاؤ۔ بیشک اس میں

بنی اسرائیل کو احساناتِ الٰہیہ کی یاد دہانی

لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝۵ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى

لَاٰيٰتٍ	لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝۵	وَ	اِذْ	قَالَ	مُوْسٰى
ضرور نشانیاں (ہیں)	ہر بڑے صبر والے، شکر گزار کے لئے	اور	جب	کہا	موسیٰ (نے)

ہر بڑے صبر کرنے والے، شکر گزار کیلئے نشانیاں ہیں ○ اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے

لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ

لِقَوْمِهِ	اذْكُرُوْا	نِعْمَةَ اللّٰهِ	عَلَيْكُمْ	اِذْ	اَنْجٰىكُمْ
اپنی قوم سے	تم یاد کرو	اللہ کی نعمت، احسان	اپنے اوپر	جب	اس نے نجات دی تمہیں

فرمایا: اپنے اوپر اللہ کا احسان یاد کرو جب اس نے تمہیں فرعونیوں سے

═ دین میں نئے نئے مذہب نکال کر امت کی وحدت کا شیرازہ بکھیرنے کی سعی کر رہے ہیں۔

1 ...... اندھیروں سے نکالنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے لیکن یہاں آیت میں اس کی نسبت حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف کی گئی ہے۔ یہ نسبت مجازی ہے یعنی حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اس کا ذریعہ و وسیلہ ہیں اور اس سے معلوم ہوا کہ مخلوق کی طرف مجازی نسبت درست ہے اور اس میں کسی طرح بھی شرک کا کوئی پہلو نہیں ہے۔ 2 ...... اللہ تعالیٰ کے دنوں سے متعلق مفسرین کے مختلف اقوال ہیں، ان میں سے ایک قول یہ ہے کہ ان دنوں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتیں ═

مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ وَ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ

مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ	يَسُوْمُوْنَكُمْ	سُوْٓءَ الْعَذَابِ	وَ	يُذَبِّحُوْنَ	اَبْنَآءَكُمْ
فرعون والوں سے	وہ پہنچاتے تھے تمہیں	برا عذاب	اور	وہ ذبح کردیتے	تمہارے بیٹے

نجات دی جو تمہیں بری سزا دیتے تھے اور تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے

وَ يَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَ فِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ

وَ	يَسْتَحْيُوْنَ	نِسَآءَكُمْ	وَ	فِيْ ذٰلِكُمْ	بَلَآءٌ
اور	زندہ چھوڑ دیتے	تمہاری عورتیں (بچیاں)	اور	اس میں	آزمائش (تھی)

اور تمہاری بیٹیوں کو زندہ رکھتے تھے اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے

مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۟ ع وَ اِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ

مِّنْ رَّبِّكُمْ	عَظِيْمٌ ۶	وَ	اِذْ	تَاَذَّنَ	رَبُّكُمْ
تمہارے رب کی طرف سے	بڑی	اور	جب	اعلان فرمادیا	تمہارے رب (نے)

بڑی آزمائش تھی ○ اور یاد کرو جب تمہارے رب نے اعلان فرمادیا

لَىٕنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَ لَىٕنْ كَفَرْتُمْ

لَىٕنْ	شَكَرْتُمْ	لَاَزِيْدَنَّكُمْ (1)	وَ	لَىٕنْ	كَفَرْتُمْ
ضرور اگر	تم شکر ادا کرو گے	(تو) ضرور میں زیادہ دوں گا تمہیں	اور	ضرور اگر	تم ناشکری کرو گے

کہ اگر تم میرا شکر ادا کرو گے تو میں تمہیں اور زیادہ عطا کروں گا اور اگر تم ناشکری کرو گے

اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ۟ وَ قَالَ مُوْسٰۤى اِنْ تَكْفُرُوْۤا

اِنَّ	عَذَابِيْ	لَشَدِيْدٌ ۷	وَ	قَالَ	مُوْسٰى	اِنْ	تَكْفُرُوْۤا
(تو) بیشک	میرا عذاب	ضرور سخت (ہے)	اور	کہا	موسیٰ (نے)	اگر	تم ناشکری کرو

تو میرا عذاب سخت ہے ○ اور موسیٰ نے فرمایا: (اے لوگو!) اگر تم

شکر کا صلہ اور ناشکری کا انجام

اللہ تعالیٰ کی شان بے نیازی

==مراد ہیں۔ یہی قول زیادہ قوی ہے کہ اگلی آیت میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے عمل سے اسی کو واضح فرمایا ہے۔ اسی سے مسلمانوں کا حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت مبارکہ کا جشن منانا بھی ثابت ہوتا ہے کہ ''اَیّامُ اللّٰہ'' میں سب سے بڑی نعمت کا دن حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت کا دن ہے، لہٰذا اس کی یاد قائم کرنا بھی اس آیت کے حکم میں داخل ہے۔

1 ..... شکر کرنے سے نعمت زیادہ ہوتی ہے۔ شکر کی حقیقت یہ ہے کہ نعمت دینے والے کی نعمت کا اس کی تعظیم کے ساتھ اعتراف کرے اور نفس کو اس چیز کا==

سابقہ قوموں کے پاس رسولوں کی آمد اور قوموں کا کفر و انکار

اَنْتُمْ وَ مَنْ فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِیٌّ

اَنْتُمْ	وَ	مَنْ	فِی الْاَرْضِ	جَمِیْعًا	فَاِنَّ	اللّٰهَ	لَغَنِیٌّ
تم	اور	جو	زمین میں (ہیں)	سب	تو بیشک	اللّٰہ	ضرور بے پرواہ

اور زمین میں جتنے لوگ ہیں سب ناشکرے ہو جاؤ تو بیشک اللّٰہ بے پرواہ،

حَمِیْدٌ ۝۸ اَلَمْ یَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ

حَمِیْدٌ ۝۸	اَلَمْ یَاْتِكُمْ [1]	نَبَؤُا	الَّذِیْنَ	مِنْ قَبْلِكُمْ
خوبیوں والا (ہے)	کیا نہیں آئی تمہارے پاس	خبر	ان لوگوں کی جو	تم سے پہلے (تھے)

خوبیوں والا ہے ۝ کیا تمہارے پاس ان لوگوں کی خبریں نہ آئیں جو تم سے پہلے تھے

قَوْمِ نُوْحٍ وَّ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ۬ۛ وَ الَّذِیْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۛؕ

قَوْمِ نُوْحٍ	وَّ	عَادٍ	وَّ	ثَمُوْدَ	وَ	الَّذِیْنَ	مِنْۢ بَعْدِهِمْ [2]
(یعنی) نوح کی قوم	اور	عاد	اور	ثمود	اور	ان لوگوں کی جو	ان کے بعد (ہوئے)

(یعنی) نوح کی قوم اور عاد اور ثمود اور جو ان کے بعد ہوئے

لَا یَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ ؕ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ

لَا یَعْلَمُهُمْ	اِلَّا	اللّٰهُ	جَآءَتْهُمْ	رُسُلُهُمْ	بِالْبَیِّنٰتِ
نہیں جانتا انہیں	مگر	اللّٰہ	آئے ان کے پاس	ان کے رسول	روشن دلائل کے ساتھ

جنہیں اللّٰہ ہی جانتا ہے۔ ان کے پاس ان کے رسول روشن دلائل لے کر تشریف لائے

فَرَدُّوْۤا اَیْدِیَهُمْ فِیْۤ اَفْوَاهِهِمْ وَ قَالُوْۤا اِنَّا كَفَرْنَا

فَرَدُّوْۤا	اَیْدِیَهُمْ	فِیْۤ اَفْوَاهِهِمْ	وَ	قَالُوْۤا	اِنَّا	كَفَرْنَا
تو وہ لے گئے	اپنے ہاتھوں (کو)	اپنے مونہوں میں	اور	انہوں نے کہا	بیشک	ہم نے انکار کیا

تو وہ اپنے ہاتھ اپنے منہ کی طرف لے گئے اور کہنے لگے: ہم اس کے ساتھ کفر کرتے ہیں

== عادی بنائے۔ حضرت حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ جب کسی قوم کو نعمت عطا فرماتا ہے تو ان سے شکر ادا کرنے کا مطالبہ فرماتا ہے، جب وہ شکر کریں تو اللّٰہ تعالیٰ ان کی نعمت کو زیادہ کرنے پر قادر ہے اور جب وہ ناشکری کریں تو اللّٰہ تعالیٰ ان کو عذاب دینے پر قادر ہے اور وہ ان کی نعمت کو ان پر عذاب بنا دیتا ہے۔ (رسائل ابن ابی دنیا، ۱ / ۴۸۴، الحدیث: ۶۰)

[1] ...... اس آیت سے مقصود یہ ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سابقہ قوموں کی ہلاکت و بربادی کے واقعات سے اپنی اُمّت کو ڈرائیں تاکہ وہ عبرت ==

الثلثة

رسولوں کا اپنی قوم کو جواب

بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ وَ اِنَّا لَفِیْ شَكٍّ

بِمَاۤ	اُرْسِلْتُمْ	بِهٖ	وَ	اِنَّا	لَفِیْ شَكٍّ
(اس) کا جو	تمہیں بھیجا گیا	اس کے ساتھ	اور	بیشک ہم	ضرور شک میں (ہیں)

جس کے ساتھ تمہیں بھیجا گیا ہے اور بیشک جس راہ کی طرف تم ہمیں بلارہے ہو

مِّمَّا تَدْعُوْنَنَاۤ اِلَیْهِ مُرِیْبٍ ﴿۹﴾ قَالَتْ

مِّمَّا	تَدْعُوْنَنَاۤ	اِلَیْهِ	مُرِیْبٍ ﴿۹﴾	قَالَتْ
(اس) کی طرف سے جو	تم بلارہے ہو ہمیں	اس کی طرف	دھوکے میں ڈالنے والا	کہا

اس کی طرف سے ہم دھوکے میں ڈالنے والے شک میں ہیں ○ ان کے رسولوں نے

رُسُلُهُمْ اَفِی اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ

رُسُلُهُمْ	اَفِی اللّٰهِ	شَكٌّ	فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ
ان کے رسولوں (نے)	کیا اللہ کے بارے میں	شک (ہے)	(جو) آسمانوں اور زمین کا بنانے والا (ہے)

فرمایا: کیا اس اللہ کے بارے میں شک ہے جو آسمانوں اور زمین کا بنانے والا ہے۔

یَدْعُوْكُمْ لِیَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَ یُؤَخِّرَكُمْ

یَدْعُوْكُمْ	لِیَغْفِرَ	لَكُمْ	مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ	وَ	یُؤَخِّرَكُمْ
وہ بلاتا ہے تمہیں	تاکہ بخش دے	تمہارے لئے	تمہارے کچھ گناہ	اور	مؤخر کردے تم سے (عذاب)

وہ تمہیں بلاتا ہے تاکہ تمہارے گناہوں کو بخش دے اور ایک مقررہ مدت تک

رسولوں کی بشریت پر اعتراض اور معجزے کا مطالبہ

اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ قَالُوْۤا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ؕ تُرِیْدُوْنَ

اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى	قَالُوْۤا	اِنْ	اَنْتُمْ	اِلَّا	بَشَرٌ[1] مِّثْلُنَا	تُرِیْدُوْنَ
ایک مقررہ مدت تک	انہوں نے کہا	نہیں	تم	مگر	ہمارے جیسے آدمی	تم چاہتے ہو

تمہیں مہلت دے۔ انہوں نے کہا: تم تو ہمارے جیسے آدمی ہو، تم چاہتے ہو

=حاصل کریں۔ 2 ... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) قومِ نوح، عاد اور ثمود کے بعد کچھ اُمتیں ایسی گزری ہیں جن کی تعداد اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کیونکہ اس کا علم ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ ہمیں ان کے بارے میں اصلاً کوئی خبر نہیں پہنچی۔

1 ......یہاں سابقہ امتوں کے کفار کا طرزِ عمل بیان ہوا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسولوں کو اپنے جیسا بشر کہا کرتے تھے، قرآنِ مجید میں ہی دوسرے مقام پر کفارِ مکہ کا حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنے جیسا بشر کہنا بھی بیان کیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء و رسل عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اپنے جیسا بشر کہنا=

اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا

اَنْ	تَصُدُّوْنَا	عَمَّا	كَانَ يَعْبُدُ	اٰبَآؤُنَا
کہ	روک دو ہمیں	(ان) سے جن کی	عبادت کرتے تھے	ہمارے باپ دادا

کہ ہمیں ان سے روک دو جن کی ہمارے باپ دادا عبادت کرتے رہے ہیں

فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝١٠ قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ

فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝١٠ [1]	قَالَتْ	لَهُمْ	رُسُلُهُمْ	اِنْ	نَّحْنُ
تو تم لے کر آؤ ہمارے پاس کوئی واضح دلیل	کہا	ان سے	ان کے رسولوں (نے)	نہیں	ہم

تو تم کوئی واضح دلیل لے کر آؤ ۝ ان کے رسولوں نے ان سے فرمایا: ہم

اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ

اِلَّا	بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ	وَ	لٰكِنَّ	اللّٰهَ	يَمُنُّ	عَلٰى مَنْ	يَّشَآءُ
مگر	تمہارے جیسے انسان	اور	لیکن	اللہ	احسان فرماتا ہے	جس پر	وہ چاہتا ہے

تمہارے جیسے ہی انسان ہیں لیکن اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے

مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَمَا كَانَ لَنَآ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ

مِنْ عِبَادِهٖ	وَ	مَا كَانَ	لَنَآ	اَنْ	نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ
اپنے بندوں میں سے	اور	(کوئی حق) نہیں ہے	ہمارے لئے	کہ	ہم لے آئیں تمہارے پاس کوئی دلیل

احسان فرماتا ہے اور ہمیں کوئی حق نہیں کہ ہم اللہ کے حکم کے بغیر

اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝١١ وَ

اِلَّا	بِاِذْنِ اللّٰهِ	وَ	عَلَى اللّٰهِ	فَلْيَتَوَكَّلِ	الْمُؤْمِنُوْنَ ۝١١	وَ
مگر	اللہ کے حکم سے	اور	اللہ ہی پر	تو چاہیے کہ بھروسہ کریں	ایمان والے	اور

کوئی دلیل تمہارے پاس لے آئیں اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے ۝ اور

بشریت پر کیے جانے والے اعتراض اور معجزے کے مطالبے کا جواب

رسولوں کا توکل اور صبر

= کفار کی عادت وطریقہ ہے۔

1 ...... قوموں کا یہ کلام عناد اور سرکشی کی وجہ سے تھا اور باوجود یہ کہ انبیاء کرام عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نشانیاں لا چکے تھے، معجزات دکھا چکے تھے پھر بھی انہوں نے نئی دلیل مانگی اور پیش کئے ہوئے معجزات کو کالعدم قرار دیا۔

مَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَ قَدْ

قَدْ	وَ	عَلَى اللّٰهِ	اَلَّا نَتَوَكَّلَ	لَنَآ	مَا
بیشک	اور (حالانکہ)	اللہ پر	کہ ہم بھروسہ نہ کریں	ہمارے لئے (ہمیں)	کیا ہے

ہمیں کیا ہے کہ ہم اللہ پر بھروسہ نہ کریں حالانکہ

هَدٰىنَا سُبُلَنَا ؕ وَ لَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَآ

مَآ	عَلٰى	لَنَصْبِرَنَّ	وَ	سُبُلَنَا	هَدٰىنَا
جو	(اس) پر	ہم ضرور صبر کریں گے	اور	ہماری راہیں	اس نے دکھادیں ہمیں

اس نے تو ہمیں ہماری راہیں دکھائی ہیں اور تم جو ہمیں ستارہے ہو

اٰذَيْتُمُوْنَا ؕ وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۠﴿۱۲﴾ وَ قَالَ

قَالَ	وَ	الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۱۲﴾ (1)	فَلْيَتَوَكَّلِ	عَلَى اللّٰهِ	وَ	اٰذَيْتُمُوْنَا
کہا	اور	بھروسہ کرنے والے	تو چاہیے کہ بھروسہ کریں	اللہ ہی پر	اور	تم ستارہے ہو ہمیں

ہم ضرور اس پر صبر کریں گے اور بھروسہ کرنے والوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے ○ اور کافروں نے

کفار کی رسولوں کو دھمکی

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ

مِّنْ اَرْضِنَآ	لَنُخْرِجَنَّكُمْ	لِرُسُلِهِمْ	كَفَرُوْا	الَّذِيْنَ
اپنی زمین سے	ضرور ہم نکال دیں گے تمہیں	اپنے رسولوں سے	کفر کیا	ان لوگوں نے جنہوں نے

اپنے رسولوں سے کہا: ہم ضرور تمہیں اپنی سرزمین سے نکال دیں گے

اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ فَاَوْحٰۤى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ

رَبُّهُمْ	اِلَيْهِمْ	فَاَوْحٰۤى	فِيْ مِلَّتِنَا	لَتَعُوْدُنَّ	اَوْ
ان کے رب (نے)	ان کی طرف	تو وحی بھیجی	ہمارے دین میں	ضرور تم آجاؤ گے	یا

یا تم ہمارے دین میں آجاؤ تو ان رسولوں کی طرف ان کے رب نے وحی بھیجی

1 ...... اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا انتہائی باعثِ فضیلت عمل ہے۔ قرآنِ مجید میں توکل کرنے والے کو محبتِ الٰہی کی بشارت اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے کفایت کی ضمانت دی گئی ہے۔ اس سے متعلق امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: وہ مقام کتنا عظیم ہے جس پر فائز شخص کو اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل ہو اور اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کفایت کی ضمان بھی حاصل ہو، تو جس شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کفایت فرمائے، اس سے محبت کرے اور اس کی رعایت فرمائے اس نے بہت بڑی کامیابی حاصل کی کیونکہ جو محبوب ہوتا ہے اسے نہ تو عذاب ہوتا ہے، نہ دوری ہوتی ہے اور نہ ہی وہ پردے میں ہوتا ہے۔ (احیاء علوم الدین، ۴ / ۳۰۰)

لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ۙ﴿۱۳﴾ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ

لَنُهْلِكَنَّ	الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۳﴾	وَ	لَنُسْكِنَنَّكُمُ	الْاَرْضَ
ضرور ہم ہلاک کر دیں گے	ظالموں (کو)	اور	ضرور ہم بسائیں گے تمہیں	زمین (میں)

کہ ہم ضرور ظالموں کو ہلاک کر دیں گے ○ اور ضرور ہم ان کے بعد تمہیں زمین میں

مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ

مِنْۢ بَعْدِهِمْ	ذٰلِكَ	لِمَنْ	خَافَ	مَقَامِيْ	وَ	خَافَ
ان کے بعد	یہ	(اس) کے لئے جو	ڈرا	میرے حضور کھڑا ہونے (سے)	اور	خوفزدہ رہا

اِقتدار دیں گے۔ یہ اس کیلئے ہے جو میرے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اور میری وعید سے

وَعِيْدِ ﴿۱۴﴾ وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ

وَعِيْدِ ﴿۱۴﴾	وَ	اسْتَفْتَحُوْا [1]	وَ	خَابَ	كُلُّ جَبَّارٍ
میری وعید (سے)	اور	انہوں نے فتح مانگی، فیصلہ طلب کیا	اور	ناکام ہوگیا	ہر سرکش

خوفزدہ رہے ○ اور انہوں نے فیصلہ طلب کیا اور ہر سرکش ہٹ دھرم

حق و باطل میں فیصلے کی دعا اور سرکشوں کی ناکامی و عذاب

عَنِيْدٍ ﴿۱۵﴾ مِّنْ وَّرَآىِٕهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ ۙ﴿۱۶﴾

عَنِيْدٍ ﴿۱۵﴾	مِّنْ وَّرَآىِٕهٖ	جَهَنَّمُ	وَ	يُسْقٰى	مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ ﴿۱۶﴾
ہٹ دھرم	اس کے پیچھے (ہے)	جہنم	اور	اسے پلایا جائے گا	پیپ کے پانی سے

ناکام ہوگیا ○ جہنم اس کے پیچھے ہے اور اسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا ○

يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَ

يَّتَجَرَّعُهٗ	وَ	لَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ	وَ
بڑی مشکل سے گھونٹ گھونٹ لے گا اس کا	اور	نہیں لگے گا کہ وہ گلے سے نیچے اتار لے اسے	اور

بڑی مشکل سے اس کے تھوڑے تھوڑے گھونٹ لے گا اور ایسا لگے گا نہیں کہ اسے گلے سے اتار لے اور

[1]...... اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ جب انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اپنی قوموں کے ایمان قبول کر لینے کی امید نہ رہی تو انہوں نے اللہ تعالٰی سے اپنی قوموں کے خلاف مدد طلب کی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ان پر عذاب نازل کر دینے کی دعا کی۔ دوسرا معنی یہ ہے کافروں نے یہ گمان رکھتے ہوئے اپنے اور رسولوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے درمیان اللہ تعالٰی سے فیصلہ طلب کیا کہ وہ حق پر ہیں اور انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حق پر نہیں۔

يَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ؕ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ

يَاْتِيْهِ	الْمَوْتُ	مِنْ كُلِّ مَكَانٍ	وَّ	مَا	هُوَ	بِمَيِّتٍ	وَ	مِنْ وَّرَآئِهٖ
آئے گی اسے	موت	ہر جگہ سے	اور	نہیں	وہ	مرنے والا	اور	اس کے پیچھے

اسے ہر طرف سے موت آئے گی اور وہ مرے گا نہیں اور اس کے پیچھے

عَذَابٌ غَلِيْظٌ ﴿۱۷﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ

عَذَابٌ غَلِيْظٌ ﴿۱۷﴾	مَثَلُ الَّذِيْنَ (1)	كَفَرُوْا	بِرَبِّهِمْ
گاڑھا، سخت عذاب (ہوگا)	ان لوگوں کا حال جنہوں نے	انکار کیا	اپنے رب کا

ایک اور سخت عذاب ہوگا ○ اپنے رب کا انکار کرنے والوں کے اعمال

اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ ِۨاشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ؕ

اَعْمَالُهُمْ	كَرَمَادِ ِۨاشْتَدَّتْ	بِهِ	الرِّيْحُ	فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ
(ایسا ہے کہ) ان کے اعمال	راکھ کی طرح (ہیں) سخت چلی	اس پر	ہوا	آندھی کے دن میں

راکھ کی طرح ہوں گے جس پر آندھی کے دن میں تیز طوفان آجائے

لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰى شَيْءٍ ؕ ذٰلِكَ هُوَ

لَا يَقْدِرُوْنَ	مِمَّا	كَسَبُوْا	عَلٰى شَيْءٍ	ذٰلِكَ	هُوَ
وہ قادر نہ رہے	(اس میں) سے جو	انہوں نے کمایا	کسی چیز پر	یہی	وہ

تو وہ اپنی کمائیوں میں سے کسی شے پر بھی قادر نہ رہے۔ یہی

الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿۱۸﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ

الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿۱۸﴾	اَلَمْ تَرَ	اَنَّ	اللّٰهَ	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ
دور کی گمراہی (ہے)	کیا تو نے نہ دیکھا	بیشک	اللہ (نے)	بنائے	آسمان	اور

دور کی گمراہی ہے ○ کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے آسمان اور زمین

(1)......اس آیت میں کفار کے اعمال کی جو مثال بیان کی گئی اس کا خلاصہ یہ ہے کہ جس طرح تیز آندھی راکھ کو اڑا کر لے جاتی ہے اور اُس راکھ کے اجزاء اِس طرح منتشر ہو جاتے ہیں کہ ان کا کوئی اثر، نشان اور خبر باقی نہیں رہتی اسی طرح کافروں کے تمام اعمال کو ان کے کفر نے باطل کر دیا اور ان اعمال کو اس طرح ضائع کر دیا کہ ان کی کوئی خبر اور نشان باقی نہ رہا۔ اس سے معلوم ہوا کہ آخرت میں وہی نیک اعمال فائدہ دیں گے جو ایمان لانے کے بعد کئے گئے ہوں گے اور جو نیک اعمال حالتِ کفر میں کئے گئے ہوں گے اور نیک اعمال کرنے والا حالتِ کفر میں ہی مرا ہوگا تو اسے اِن نیک اعمال کا آخرت میں کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

الْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ وَ یَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ ۙ﴿۱۹﴾

الْاَرْضَ	بِالْحَقِّ	اِنْ	یَّشَاْ	یُذْهِبْكُمْ (1)	وَ	یَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ ﴿۱۹﴾
زمین	حق کے ساتھ	اگر	وہ چاہے	(تو) لے جائے تمہیں	اور	ایک نئی مخلوق لے آئے

حق کے ساتھ بنائے۔ وہ اگر چاہے تو اے لوگو! تمہیں لے جائے اور ایک نئی مخلوق لے آئے ○

وَّ مَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِیْزٍ ﴿۲۰﴾ وَ بَرَزُوْا

وَّ	مَا	ذٰلِكَ	عَلَى اللّٰهِ	بِعَزِیْزٍ ﴿۲۰﴾	وَ	بَرَزُوْا
اور	نہیں	یہ	اللہ پر	کچھ دشوار	اور	نکل کھڑے ہوں گے

اور یہ اللہ پر کچھ دشوار نہیں ○ اور سب اللہ کے حضور

لِلّٰهِ جَمِیْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِیْنَ

لِلّٰهِ	جَمِیْعًا	فَقَالَ	الضُّعَفٰٓؤُا	لِلَّذِیْنَ
اللہ (کی بارگاہ میں حاضری) کے لئے	سب	تو کہیں گے	کمزور لوگ	ان لوگوں سے جو

اعلانیہ حاضر ہوں گے تو جو کمزور تھے بڑے لوگوں سے

اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ

اسْتَكْبَرُوْۤا	اِنَّا	كُنَّا	لَكُمْ	تَبَعًا	فَهَلْ	اَنْتُمْ
بڑے بنے ہوئے تھے	بیشک	ہم تھے	تمہارے	تابع، پیروکار	تو کیا	تم

کہیں گے: ہم تمہارے تابع تھے تو کیا تم

مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ قَالُوْا لَوْ

مُّغْنُوْنَ	عَنَّا	مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ	مِنْ شَیْءٍ (2)	قَالُوْا	لَوْ
دور کرسکنے والے ہو	ہم سے	اللہ کے عذاب میں سے	کچھ	وہ کہیں گے	اگر

اللہ کے عذاب میں سے کچھ ہم سے دور کرسکتے ہو۔ وہ کہیں گے: اگر

بروزِ قیامت بارگاہِ الٰہی میں حاضری اور کفار کی باہمی بحث

1 ......یعنی جو آسمانوں اور زمینوں کو حق کے ساتھ پیدا کرنے پر قادر ہے وہ ایک قوم کو فنا کر دینے کے بعد نئی مخلوق پیدا کر دینے پر بدرجہ اولیٰ قادر ہے کیونکہ جو کسی سخت اور مشکل چیز کو پیدا کرنے پر قادر ہو وہ سہل اور آسان چیز پیدا کرنے پر بدرجہ اولیٰ قادر ہو گا اور یہ ظاہری سمجھانے کے اعتبار سے کلام ہے ورنہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے ابتدا واعادہ سب برابر ہے۔ 2 ......کمزور لوگوں کا یہ کلام توبیخ اور عناد کے طور پر ہو گا کہ دنیا میں تم نے ہمیں گمراہ کیا تھا اور راہِ حق سے روکا تھا اور بڑھ بڑھ کر باتیں کیا کرتے تھے، اب تمہارے وہ دعوے کہاں گئے، اب اس عذاب میں سے ذرا سا تو ٹال دو۔

هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ ؕ سَوَآءٌ عَلَيْنَآ

هَدٰىنَا	اللّٰهُ	لَهَدَيْنٰكُمْ	سَوَآءٌ	عَلَيْنَآ
ہدایت دیتا ہمیں	اللہ	(تو) ضرور ہم ہدایت دیدیتے تمہیں	برابر (ہے)	ہم پر

اللہ ہمیں ہدایت دیتا تو ہم تمہیں بھی ہدایت دیدیتے۔ (اب) ہم پر برابر ہے

اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا

اَجَزِعْنَآ	اَمْ	صَبَرْنَا	مَا	لَنَا
کیا (یعنی چاہے) ہم بے قراری کا اظہار کریں	یا	صبر کریں	نہیں (ہے)	ہمارے لئے

کہ بے قراری کا اظہار کریں یا صبر کریں۔ ہمارے لئے

مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿۲۱﴾ ع وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ

مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿۲۱﴾	وَ	قَالَ	الشَّيْطٰنُ (1)	لَمَّا	قُضِيَ	الْاَمْرُ
کوئی پناہ گاہ	اور	کہے گا	شیطان	جب	پورا ہوجائے گا	کام (فیصلہ)

کہیں کوئی پناہ گاہ نہیں ○ اور جب فیصلہ ہوجائے گا تو شیطان کہے گا:

اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ

اِنَّ	اللّٰهَ	وَعَدَكُمْ	وَعْدَ الْحَقِّ	وَ	وَعَدْتُّكُمْ
بیشک	اللہ (نے)	وعدہ کیا تھا تم سے	سچا وعدہ	اور	(جو) میں نے وعدہ کیا تھا تم سے

بیشک اللہ نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا اور میں نے جو تم سے وعدہ کیا تھا

فَاَخْلَفْتُكُمْ ؕ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ

فَاَخْلَفْتُكُمْ	وَ	مَا	كَانَ	لِيَ	عَلَيْكُمْ
تو میں نے خلاف کیا (جھوٹا وعدہ کیا) تم سے	اور	نہیں	تھی	میرے لئے (مجھے)	تم پر

وہ میں نے تم سے جھوٹا کیا اور مجھے تم پر کوئی زبردستی

شیطان کا اپنے پیروکاروں سے اعلانِ براءت

ع ۱۵

(1)......اس آیت میں شیطان کے حوالے سے جو کچھ بیان ہوا یہ مقامِ عبرت ہے کہ آج جس کے بہکاوے میں آکر لوگ گناہ پر گناہ کیے جارہے ہیں وہی قیامت کے دن لوگوں سے براءت کا اعلان کرکے انہیں ان کے دردناک حال پر چھوڑ دے گا۔ نیز اس آیت سے یہ بات بھی واضح ہوئی کہ شیطان لوگوں پر جبر نہیں کرتا، صرف دعوت دیتا ہے جبکہ لوگ اس کی پیروی کرتے ہیں۔

مِّنۡ سُلۡطٰنٍ اِلَّاۤ اَنۡ دَعَوۡتُكُمۡ فَاسۡتَجَبۡتُمۡ لِیۡ ۚ

مِّنۡ سُلۡطٰنٍ	اِلَّاۤ	اَنۡ	دَعَوۡتُكُمۡ	فَاسۡتَجَبۡتُمۡ	لِیۡ
کوئی زبردستی	مگر	یہ کہ	میں نے بلایا تمہیں	تو تم نے مان لی	میری (بات)

نہیں تھی مگر یہی کہ میں نے تمہیں بلایا تو تم نے میری مان لی

فَلَا تَلُوۡمُوۡنِیۡ وَ لُوۡمُوۡۤا اَنۡفُسَكُمۡ ؕ مَاۤ اَنَا بِمُصۡرِخِكُمۡ

فَلَا تَلُوۡمُوۡنِیۡ	وَ	لُوۡمُوۡۤا	اَنۡفُسَكُمۡ	مَاۤ	اَنَا	بِمُصۡرِخِكُمۡ
تو تم ملامت نہ کرو مجھے	اور	ملامت کرو	اپنی جانوں (کو)	نہیں	میں	فریاد کو پہنچ سکنے والا تمہاری

تو اب مجھے ملامت نہ کرو اور اپنے آپ کو ملامت کرو۔ نہ میں تمہاری فریاد کو پہنچ سکتا ہوں

وَ مَاۤ اَنۡتُمۡ بِمُصۡرِخِیَّ ؕ اِنِّیۡ كَفَرۡتُ بِمَاۤ

وَ	مَاۤ	اَنۡتُمۡ	بِمُصۡرِخِیَّ (1)	اِنِّیۡ	كَفَرۡتُ	بِمَاۤ
اور	نہ	تم	میری فریاد کو پہنچ سکنے والے (ہو)	بیشک میں	انکار کرتا ہوں	(اس) کا جو

اور نہ ہی تم میری فریاد کو پہنچنے والے ہو۔ وہ جو پہلے تم نے مجھے (اللہ کا) شریک بنایا تھا

اَشۡرَكۡتُمُوۡنِ مِنۡ قَبۡلُ ؕ اِنَّ الظّٰلِمِیۡنَ لَهُمۡ

اَشۡرَكۡتُمُوۡنِ	مِنۡ قَبۡلُ	اِنَّ	الظّٰلِمِیۡنَ	لَهُمۡ
تم نے (اللہ کا) شریک بنایا تھا مجھے	(اس) سے پہلے	بیشک	ظلم کرنے والے	ان کے لیے

تو میں اس شرک سے سخت بیزار ہوں۔ بیشک ظالموں کے لیے

عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۲۲﴾ وَ اُدۡخِلَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ

عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۲۲﴾	وَ	اُدۡخِلَ	الَّذِیۡنَ	اٰمَنُوۡا	وَ
دردناک عذاب (ہے)	اور	داخل کئے جائیں گے	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور

دردناک عذاب ہے ○ اور وہ جو ایمان لائے اور

با عمل مسلمانوں کے اُخروی حالات

(1)......اس سے معلوم ہوا کہ دنیا میں جو لوگ اللہ تعالی اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت و فرمانبرداری سے منہ موڑے ہوئے ہیں اور لعین شیطان کے بہکاوے میں آکر کفر و معصیت میں مبتلا ہو رہے ہیں اور شیطان کی انسان دشمنی روزِ روشن کی طرح واضح ہونے کے باوجود اس سے خیر خواہی کی احمقانہ امید رکھے ہوئے ہیں وہ بہت بڑے دھوکے کا شکار ہیں، انہیں چاہئے کہ اس آیت مبارکہ سے عبرت و نصیحت حاصل کریں اور اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے ہوئے اپنے انجام کے بارے میں غور و فکر کریں۔

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

الْاَنْهٰرُ	مِنْ تَحْتِهَا	تَجْرِیْ	جَنّٰتٍ	الصّٰلِحٰتِ	عَمِلُوا
نہریں	ان کے نیچے	بہتی ہیں	جنتوں (میں)	نیک، اچھے	انہوں نے عمل کیے

اچھے کام کئے وہ جنتوں میں داخل کیے جائیں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں،

خٰلِدِیْنَ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ؕ تَحِیَّتُهُمْ فِیْهَا

فِیْهَا	تَحِیَّتُهُمْ	بِاِذْنِ رَبِّهِمْ	فِیْهَا	خٰلِدِیْنَ
ان میں	(ملاقات کے وقت) ان کا دعائیہ کلمہ	اپنے رب کے حکم سے	ان میں	ہمیشہ رہنے والے

اپنے رب کے حکم سے ہمیشہ ان میں رہیں گے، وہاں اُن کی ملاقات کی دعا،

کلمہ ایمان کی مثال

سَلٰمٌ ﴿٢٣﴾ اَلَمْ تَرَ كَیْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَیِّبَةً

كَلِمَةً طَیِّبَةً	مَثَلًا [2]	اللّٰهُ	ضَرَبَ	كَیْفَ	اَلَمْ تَرَ	سَلٰمٌ ﴿٢٣﴾ [1]
پاکیزہ بات (کی)	مثال	اللہ (نے)	بیان فرمائی	کیسی	کیا تم نے نہ دیکھا	سلام (ہے)

سلام ہے O کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ نے کلمہ پاک کی کیسی مثال بیان فرمائی ہے

كَشَجَرَةٍ طَیِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِی السَّمَآءِ ۙ ﴿٢٤﴾

فِی السَّمَآءِ ﴿٢٤﴾	فَرْعُهَا	وَّ	ثَابِتٌ	اَصْلُهَا	كَشَجَرَةٍ طَیِّبَةٍ
آسمان میں (ہوں)	اس کی شاخیں	اور	قائم (ہو)	اس کی جڑ	جیسے ایک پاکیزہ درخت (ہو)

جیسے ایک پاکیزہ درخت ہو جس کی جڑ قائم ہو اور اس کی شاخیں آسمان میں ہوں O

مثالیں بیان کرنے کا مقصد

تُؤْتِیْۤ اُكُلَهَا كُلَّ حِیْنٍۭ بِاِذْنِ رَبِّهَا ؕ وَ یَضْرِبُ اللّٰهُ

اللّٰهُ	یَضْرِبُ	وَ	بِاِذْنِ رَبِّهَا	كُلَّ حِیْنٍ	اُكُلَهَا	تُؤْتِیْۤ
اللہ	بیان فرماتا ہے	اور	اپنے رب کے حکم سے	ہر وقت	اپنے پھل	وہ دیتا ہے

ہر وقت اپنے رب کے حکم سے پھل دیتا ہے اور اللہ لوگوں کے لیے

[1]...... جنت میں سلام کا معنی یہ ہے کہ وہ دنیا کی آفتوں، حسرتوں یا دنیا کی بیماریوں، دردوں، غموں اور پریشانیوں سے سلامت ہو گئے۔ [2]...... اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومنین کی ایک مثال بیان فرمائی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جس طرح کھجور کے درخت کی جڑیں زمین کی گہرائی میں موجود ہوتی اور اس کی شاخیں آسمان میں پھیلی ہوئی ہوتی ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہر وقت پھل دیتا ہے۔ ایسے ہی کلمۂ ایمان ہے کہ اس کی جڑ مومن کے دل کی زمین میں ثابت اور مضبوط ہوتی ہے اور اس کی شاخیں یعنی عمل آسمان میں پہنچتے ہیں اور اس کے ثمرات یعنی برکت و ثواب ہر وقت حاصل ہوتے ہیں۔

کفریہ کلام کی مثال

الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٥﴾ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ

الْاَمْثَالَ	لِلنَّاسِ	لَعَلَّهُمْ	يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٥﴾	وَ	مَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ [1]
مثالیں	لوگوں کے لیے	تاکہ وہ	نصیحت حاصل کریں	اور	گندی بات کی مثال

مثالیں بیان فرماتا ہے تاکہ وہ سمجھیں ○ اور گندی بات کی مثال

كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ ﹰاجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا

كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ ﹰاجْتُثَّتْ	مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ	مَا
(ایسی ہے) جیسے ایک گندہ درخت اسے کاٹ دیا گیا (ہو)	زمین کے اوپر سے	(اب) نہیں (ہے)

اس گندے درخت کی طرح ہے جو زمین کے اوپر سے کاٹ دیا گیا ہو تو اب

اہلِ ایمان کو عمرِ ایمان پر ثابت قدمی کی بشارت

لَهَا مِنْ قَرَارٍ ﴿٢٦﴾ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

لَهَا	مِنْ قَرَارٍ ﴿٢٦﴾	يُثَبِّتُ	اللّٰهُ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا
اس کے لئے (اسے)	کوئی قرار	ثابت رکھتا ہے	اللہ	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے

اسے کوئی قرار نہیں ○ اللہ ایمان والوں کو حق بات پر

بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَيُضِلُّ اللّٰهُ

بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ [2]	فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	وَ	فِي الْاٰخِرَةِ	وَ	يُضِلُّ	اللّٰهُ
حق بات پر	دنیا کی زندگی میں	اور	آخرت میں	اور	گمراہ کرتا ہے	اللہ

دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں ثابت رکھتا ہے اور اللہ ظالموں کو

کفار کے برے احوال اور انہیں وعید

الظّٰلِمِيْنَ ۙ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ﴿٢٧﴾ ع اَلَمْ تَرَ

الظّٰلِمِيْنَ	وَ	يَفْعَلُ	اللّٰهُ	مَا	يَشَآءُ ﴿٢٧﴾	اَلَمْ تَرَ
ظالموں (کو)	اور	کرتا ہے	اللہ	جو	وہ چاہتا ہے	کیا تم نے نہ دیکھا

گمراہ کرتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے ○ کیا تم نے انہیں نہ دیکھا

ع ۲

1 ...... اس آیت میں کافروں کی ایک مثال بیان کی گئی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ گندی بات یعنی کفریہ کلام کی مثال اندرائن جیسے کڑوے مزے اور ناگوار بو والے پھل کے درخت کی طرح ہے جو زمین کے اوپر سے کاٹ دیا گیا ہو تو اب اسے کوئی قرار نہیں کیونکہ اس کی جڑیں زمین میں ثابت و مستحکم نہیں اور نہ ہی اس کی شاخیں بلند ہوتی ہیں، یہی حال کفریہ کلام کا ہے کہ اس کی کوئی اصل ثابت نہیں اور وہ کوئی دلیل و حجت نہیں رکھتا جس سے اسے استحکام ملے اور نہ اس میں کوئی خیر و برکت ہے کہ وہ قبولیت کی بلندی پر پہنچ سکے۔ 2 ...... یہاں حق بات سے مراد کلمۂ ایمان ہے۔

اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّ اَحَلُّوْا

اِلَى الَّذِيْنَ	بَدَّلُوْا	نِعْمَتَ اللّٰهِ	كُفْرًا[1]	وَّ	اَحَلُّوْا
ان لوگوں کی طرف جنہوں نے	بدل دی	اللہ کی نعمت	ناشکری (سے)	اور	اتار ڈالا

جنہوں نے اللہ کی نعمت کو ناشکری سے بدل دیا اور اپنی قوم کو

قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ﴿۲۸﴾ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا وَ

قَوْمَهُمْ	دَارَ الْبَوَارِ ﴿۲۸﴾[2]	جَهَنَّمَ	يَصْلَوْنَهَا	وَ
اپنی قوم (کو)	تباہی کے گھر (میں)	(جو) جہنم (ہے)	وہ داخل ہوں گے اس میں	اور

تباہی کے گھر اتار ڈالا ○ جو دوزخ ہے اس میں داخل ہوں گے اور

بِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۲۹﴾ وَ جَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا

بِئْسَ	الْقَرَارُ ﴿۲۹﴾	وَ	جَعَلُوْا	لِلّٰهِ	اَنْدَادًا
(وہ) کیا ہی بری	ٹھہرنے کی جگہ (ہے)	اور	انہوں نے ٹھہرائے	اللہ کے لیے	برابر والے، شریک

وہ کیا ہی ٹھہرنے کی بری جگہ ہے ○ اور انہوں نے اللہ کے لیے برابر والے قرار دیئے

لِّيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ

لِّيُضِلُّوْا	عَنْ سَبِيْلِهٖ	قُلْ	تَمَتَّعُوْا	فَاِنَّ	مَصِيْرَكُمْ
تاکہ وہ (لوگوں کو) بھٹکا دیں	اس کی راہ سے	تم کہو	فائدہ اٹھالو	پھر بیشک	تمہارا لوٹنا

تاکہ اس کی راہ سے بھٹکا دیں، تم فرماؤ: فائدہ اٹھالو پھر بیشک تمہیں آگ کی طرف

اِلَى النَّارِ ﴿۳۰﴾ قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا

اِلَى النَّارِ ﴿۳۰﴾	قُلْ	لِّعِبَادِيَ[3]	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	يُقِيْمُوا
آگ کی طرف (ہے)	تم کہو	میرے بندوں سے	وہ لوگ جو	ایمان لائے	(کہ) وہ قائم رکھیں

لوٹنا ہے ○ میرے ان بندوں سے فرماؤ جو ایمان لائے کہ نماز قائم رکھیں

[1]...... بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ جن لوگوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت کو ناشکری سے بدل دیا ان سے مراد کفارِ مکہ ہیں اور وہ نعمت جس کی انہوں نے شکر گزاری نہ کی وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔ (بخاری، ۳ / ۱۱، الحدیث: ۳۹۷۷) [2]...... بر ا ساتھی بندے کو جہنم کی طرف کھینچ کر لے جاتا ہے اور اسے تباہی کے گھر میں اتار دیتا ہے، اس لئے ہر مخلص مسلمان کو چاہئے کہ وہ کافروں، منافقوں اور بدمذہبوں کی صحبت سے خود کو بچائے تاکہ اس کی طبیعت ان کے برے عقائد واعمال کی طرف مائل نہ ہو۔ [3]...... اس آیت میں اللہ تعالیٰ کے مومن بندوں کو نماز قائم رکھنے کا حکم دیا گیا ہے، اے کاش! خدا=

الصَّلٰوةَ وَ يُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً

عَلَانِيَةً	وَّ	سِرًّا	رَزَقْنٰهُمْ	مِمَّا	يُنْفِقُوْا	وَ	الصَّلٰوةَ
اعلانیہ	اور	پوشیدہ	ہم نے رزق دیا انہیں	(اس میں) سے جو	خرچ کریں	اور	نماز

اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے کچھ ہماری راہ میں پوشیدہ اور اعلانیہ خرچ کریں

مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَ لَا

لَا	وَ	فِيْهِ	بَيْعٌ	لَّا	يَوْمٌ	يَّاْتِيَ	اَنْ	مِّنْ قَبْلِ
نہ	اور	اس میں	کوئی تجارت	نہیں (ہوگی)	(وہ) دن	آجائے	کہ	(اس) سے پہلے

اس دن کے آنے سے پہلے جس میں نہ کوئی تجارت ہوگی اور نہ

خِلٰلٌ ﴿۳۱﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ اَنْزَلَ

اَنْزَلَ	وَ	الْاَرْضَ	وَ	السَّمٰوٰتِ	خَلَقَ	الَّذِيْ	اَللّٰهُ (2)	خِلٰلٌ ﴿۳۱﴾ (1)
اتارا	اور	زمین	اور	آسمان	بنائے	جس نے	اللہ (ہی ہے)	دوستی

دوستی ○ اللہ ہی ہے جس نے آسمان اور زمین بنائے اور آسمان سے

مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ

لَّكُمْ	رِزْقًا	مِنَ الثَّمَرٰتِ	بِهٖ	فَاَخْرَجَ	مَآءً	مِنَ السَّمَآءِ
تمہارے	کھانے (کے لئے)	کچھ پھل	اس کے ذریعے	تو نکالے	پانی	آسمان سے

پانی اتارا تو اس کے ذریعے تمہارے کھانے کیلئے کچھ پھل نکالے

وَ سَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَ

وَ	بِاَمْرِهٖ	فِي الْبَحْرِ	لِتَجْرِيَ	الْفُلْكَ	لَكُمُ	سَخَّرَ	وَ
اور	اس کے حکم سے	دریا میں	تاکہ وہ چلے	کشتیاں	تمہارے لئے	مسخر کردیں	اور

اور کشتیوں کو تمہارے قابو میں دیدیا تاکہ اس کے حکم سے دریا میں چلے اور

قدرتِ الٰہی کے 10 مظاہر

=کے بندے کہلانے والے اس پر غور کریں اور نماز قائم کریں۔ 1 ...... اس آیت میں قیامت کے دن نفسانی اور طبعی دوستی باقی رہنے کی نفی ہے اور ایمانی دوستی جو محبتِ الٰہی کے سبب سے ہو وہ باقی رہے گی۔ 2 ...... اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں اللہ تعالیٰ کے موجود ہونے اور اس کے علم و قدرت کے کمال پر دلالت کرنے والے یہ دس دلائل بیان ہوئے ہیں (1) آسمانوں کو پیدا کرنا۔ (2) زمین کو پیدا کرنا۔ (3) آسمان سے پانی اتار کر اس کے ذریعے لوگوں کے کھانے کیلئے کچھ پھل نکالنا۔ (4) کشتیوں کو لوگوں کے قابو میں دینا تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے دریا میں چلیں۔ (5) دریا لوگوں کے قابو میں دینا۔ (6،7) سورج اور چاند=

سَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ﴿۳۲﴾ وَ سَخَّرَ لَكُمُ

لَكُمُ	سَخَّرَ	وَ	الْاَنْهٰرَ ﴿۳۲﴾	لَكُمُ	سَخَّرَ
تمہارے لیے	کام میں لگادیا	اور	نہریں، ندیاں	تمہارے لئے	مسخر کردیں

دریا تمہارے قابو میں دیدیئے ○ اور تمہارے لیے

الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ دَآىٕبَيْنِ ۚ وَ سَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ

الَّيْلَ	لَكُمُ	سَخَّرَ	وَ	دَآىٕبَيْنِ	الْقَمَرَ	وَ	الشَّمْسَ
رات	تمہارے لیے	کام میں لگادیا	اور	(وہ) لگاتار چل رہے (ہیں)	چاند (کو)	اور	سورج

سورج اور چاند کو کام پر لگادیا جو برابر چل رہے ہیں اور تمہارے لیے رات اور دن کو

وَ النَّهَارَ ﴿۳۳﴾ وَ اٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ؕ وَ

وَ	سَاَلْتُمُوْهُ (1)	مِّنْ كُلِّ مَا	اٰتٰىكُمْ	وَ	النَّهَارَ ﴿۳۳﴾	وَ
اور	تم نے مانگی اس سے	ہر (اس چیز) میں سے جو	اس نے دیا تمہیں	اور	دن (کو)	اور

مسخر کردیا ○ اور اس نے تمہیں وہ بھی بہت کچھ دیدیا جو تم نے اس سے مانگا اور

اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ

لَظَلُوْمٌ	الْاِنْسَانَ	اِنَّ	لَا تُحْصُوْهَا	نِعْمَتَ اللّٰهِ	تَعُدُّوْا (2)	اِنْ
ضرور بڑا ظالم	انسان	بیشک	(تو) شمار نہ کرسکوگے انہیں	اللہ کی نعمتیں	تم گنو	اگر

اگر تم اللہ کی نعمتیں گنو تو انہیں شمار نہ کرسکوگے، بیشک انسان بڑا ظالم

كَفَّارٌ ﴿۳۴﴾ ع وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ

هٰذَا الْبَلَدَ	اجْعَلْ	رَبِّ	اِبْرٰهِيْمُ	قَالَ	اِذْ	وَ	كَفَّارٌ ﴿۳۴﴾
اس شہر (کو)	بنادے	اے میرے رب	ابراہیم (نے)	عرض کی	جب	اور	بڑا ناشکرا (ہے)

ناشکرا ہے ○ اور یاد کرو جب ابراہیم نے عرض کی: اے میرے رب! اس شہر کو امن والا

اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بے شمار ہیں

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا مکہ مکرمہ سے متعلق دعا

ع ۱۷ / ۵

=کو لوگوں کے لئے کام پر لگادینا جو برابر چل رہے ہیں۔(8،9) لوگوں کے لئے رات اور دن کو مسخر کردینا۔(10) لوگوں کو بہت کچھ ان کی منہ مانگی چیزیں دینا۔

1 ...... مفسرین نے آیت کے اس حصے کے مختلف معنی بیان فرمائے ہیں۔ ان میں سے تین یہ ہیں: (1) تم نے جو کچھ اللہ تعالیٰ سے مانگا اس میں سے کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنی مشیت اور حکمت کے مطابق عطا فرمادیا۔ (2) اللہ تعالیٰ نے انسان کو ہر وہ چیز عطا کر دی جس کی اسے حاجت اور ضرورت تھی، چاہے اس نے سوال کیا ہو یا نہ کیا ہو۔ (3) تمہیں ہر وہ چیز عطا کر دی جس کی تمہیں ضرورت تھی اور تم نے اس کیلئے زبانِ حال سے سوال کیا تھا۔ 2 ...... صرف پانی، آکسیجن، سورج، دل،=

مطیع و عاصی سے متعلق حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا کلام

اٰمِنًا وَّ اجْنُبْنِیْ وَ بَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ؕ﴿۳۵﴾

اٰمِنًا	وَّ	اجْنُبْنِیْ	وَ	بَنِیَّ	اَنْ نَّعْبُدَ	الْاَصْنَامَ ﴿۳۵﴾ (1)
امن و امان والا	اور	بچا کر رکھ مجھے	اور	میرے بیٹوں (کو)	کہ ہم عبادت کریں	بتوں (کی)

بنادے اور مجھے اور میرے بیٹوں کو بتوں کی عبادت کرنے سے بچائے رکھ ○

رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ

رَبِّ	اِنَّهُنَّ	اَضْلَلْنَ	كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ	فَمَنْ
اے میرے رب	بیشک وہ (بت)	انہوں نے گمراہ کردیے	بہت سے لوگ	تو جو

اے میرے رب! بیشک بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کردیا تو جو

تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ ۚ وَ مَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّكَ

تَبِعَنِیْ	فَاِنَّهٗ	مِنِّیْ	وَ	مَنْ	عَصَانِیْ	فَاِنَّكَ
میرے پیچھے چلا	تو بیشک وہ	مجھ سے (تعلق رکھتا ہے)	اور	جو	میری نافرمانی کرے	تو بیشک تو

میرے پیچھے چلے تو بیشک وہ میرا ہے اور جو میری نافرمانی کرے تو بیشک تو

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اپنی اولاد سے متعلق دعا

غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۳۶﴾ رَبَّنَاۤ اِنِّیْۤ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ

غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ ﴿۳۶﴾	رَبَّنَاۤ	اِنِّیْۤ	اَسْكَنْتُ	مِنْ ذُرِّیَّتِیْ
بخشنے والا	مہربان (ہے)	اے ہمارے رب	بیشک میں (نے)	بسادی، ٹھہرادی	اپنی کچھ اولاد

بخشنے والا مہربان ہے ○ اے ہمارے رب! میں نے اپنی کچھ اولاد کو

بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا

بِوَادٍ	غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ	عِنْدَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِ (2)	رَبَّنَا
ایک وادی میں	(جو) کھیتی والی نہیں	تیرے حرمت والے گھر کے پاس	اے ہمارے رب

تیرے عزت والے گھر کے پاس ایک ایسی وادی میں ٹھہرایا ہے جس میں کھیتی نہیں ہوتی۔ اے ہمارے رب!

═ جگر، گردے اور آنکھوں پر ہی غور کرلیں کہ ان میں اللہ تعالٰی نے جو جو نعمتیں رکھی ہیں وہ شمار ہوسکتی ہیں یا نہیں، بقیہ نعمتوں کا معاملہ تو اس سے کہیں آگے ہے۔

(1)...... انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بت پرستی اور تمام گناہوں سے معصوم ہیں حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا یہ دعا کرنا بارگاہِ الٰہی میں عاجزی اور محتاجی کے اظہار کے لئے ہے کہ باوجود یہ کہ تونے اپنے کرم سے معصوم کیا لیکن ہم تیرے فضل و رحمت کی طرف دستِ احتیاج دراز رکھتے ہیں۔ (2)...... اس آیت میں وادی سے مراد وہ جگہ ہے جہاں اب مکۂ مکرمہ ہے۔ ذریت سے حضرت اسمٰعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مراد ہیں اور حرمت والے گھر سے بیتُ اللہ مراد ہے جو ═

لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْـِٕدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْۤ

لِيُقِيْمُوا	الصَّلٰوةَ	فَاجْعَلْ	اَفْـِٕدَةً مِّنَ النَّاسِ	تَهْوِيْۤ
تاکہ وہ قائم رکھیں	نماز	تو تو بنادے	کچھ لوگوں کے دل	(ایسے کہ) وہ مائل ہوں

تاکہ وہ نماز قائم رکھیں تو تو لوگوں کے دل ان کی طرف مائل کردے

اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۷﴾

اِلَيْهِمْ	وَ	ارْزُقْهُمْ	مِّنَ الثَّمَرٰتِ	لَعَلَّهُمْ	يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۷﴾ [1]
ان کی طرف	اور	رزق دے انہیں	پھلوں سے	تاکہ وہ	شکر گزار ہوجائیں

اور انہیں پھلوں سے رزق عطا فرما تاکہ وہ شکر گزار ہوجائیں ○

علمِ الٰہی کے کمال کا اعتراف

رَبَّنَاۤ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ ؕ

رَبَّنَاۤ	اِنَّكَ	تَعْلَمُ	مَا	نُخْفِيْ	وَ	مَا	نُعْلِنُ
اے ہمارے رب	بیشک تو	جانتا ہے	جو	ہم چھپاتے ہیں	اور	جو	ظاہر کرتے ہیں

اے ہمارے رب! تو جانتا ہے جو ہم چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں

وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا

وَ	مَا يَخْفٰى	عَلَى اللّٰهِ	مِنْ شَيْءٍ	فِي الْاَرْضِ	وَ	لَا
اور	چھپی ہوئی نہیں ہے	اللہ پر	کوئی چیز	زمین میں	اور	نہ

اور اللہ پر زمین اور آسمان میں کوئی بھی شے

فرزند ملنے کی دعا قبول ہونے پر شکرِ الٰہی

فِي السَّمَآءِ ﴿۳۸﴾ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ

فِي السَّمَآءِ ﴿۳۸﴾	اَلْحَمْدُ	لِلّٰهِ	الَّذِيْ	وَهَبَ
آسمان میں	تمام تعریفیں	(اس) اللہ کے لئے (ہیں)	جس نے	عطا فرمائے

پوشیدہ نہیں ○ تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے

═طوفانِ نوح سے پہلے کعبہ مقدسہ کی جگہ تھا اور طوفان کے وقت آسمان پر اٹھا لیا گیا۔

1 ... حضرت ابراہیم عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا حضرت ہاجرہ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اور حضرت اسماعیل عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو سرزمین حرم میں چھوڑنے کا واقعہ آپ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے آگ میں ڈالے جانے کے بعد ہوا، آگ کے واقعہ میں آپ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے دعا نہ فرمائی تھی اور اس واقعہ میں دعا کی اور عاجزی کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ کی کارسازی پر اعتماد کرکے دعا نہ کرنا بھی توکل اور بہتر ہے لیکن مقامِ دعا اس سے بھی افضل ہے تو حضرت ابراہیم عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا اس═

لِيْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبِّيْ

لِيْ (1)	عَلَى الْكِبَرِ	اِسْمٰعِيْلَ	وَ	اِسْحٰقَ	اِنَّ	رَبِّيْ
مجھے	بڑھاپے پر (میں)	اسماعیل	اور	اسحاق	بیشک	میرا رب

مجھے بڑھاپے میں اسماعیل و اسحاق دیئے۔ بیشک میرا رب

لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۹﴾ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَ

لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۹﴾	رَبِّ	اجْعَلْنِيْ	مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ	وَ
ضرور دعا سننے والا (ہے)	اے میرے رب	بنا مجھے	نماز قائم رکھنے والا	اور

دعا سننے والا ہے ○ اے میرے رب! مجھے اور کچھ میری اولاد کو

مِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۖ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿۴۰﴾

مِنْ ذُرِّيَّتِيْ	رَبَّنَا	وَ	تَقَبَّلْ	دُعَآءِ ﴿۴۰﴾
میری اولاد میں سے (بھی)	اے ہمارے رب	اور	تو قبول فرما	میری دعا

نماز قائم کرنے والا رکھ، اے ہمارے رب اور میری دعا قبول فرما ○

رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَ لِوَالِدَيَّ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ

رَبَّنَا	اغْفِرْ	لِيْ	وَ	لِوَالِدَيَّ (2)	وَ	لِلْمُؤْمِنِيْنَ
اے ہمارے رب	بخش دے	مجھے	اور	میرے ماں باپ کو	اور	ایمان والوں کو

اے ہمارے رب! مجھے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو بخش دے

يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿۴۱﴾ ع وَ لَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا

يَوْمَ	يَقُوْمُ	الْحِسَابُ ﴿۴۱﴾ (3)	وَ	لَا تَحْسَبَنَّ	اللّٰهَ	غَافِلًا
(جس) دن	قائم ہوگا	حساب	اور	(اے مخاطب) تو ہرگز نہ سمجھنا	اللہ (کو)	بے خبر

جس دن حساب قائم ہوگا ○ اور (اے سننے والے!) ہرگز اللہ کو ان کاموں سے

اولاد کے حق میں نمازوں کی پابندی سے متعلق دعا کے لئے ابرائیمی

حضرت ابراہیم عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی حقیقی والدین کے لئے دعائے مغفرت

ظالموں کے لئے وعید

ع ۷ | ۱۸

==دوسرے واقعہ میں دعا فرمانا افضل کام کو اختیار کرنا ہے۔

1 ...... حضرت ابراہیم عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے ایک اور فرزند کی دعا کی تھی جو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی تو آپ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے اس کا شکر ادا کرتے ہوئے بارگاہِ الٰہی میں یہ کلمات عرض کئے۔ 2 ...... علماء فرماتے ہیں کہ اس آیت میں ماں باپ سے حضرت ابراہیم عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے حقیقی والدین مراد ہیں اور وہ دونوں مومن تھے اسی لئے حضرت ابراہیم عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے ان کے لئے دعا فرمائی۔ 3 ...... اس آیت سے دعا کے چند آداب معلوم ہوئے۔ (1) دعا اپنی==

عَمَّا يَعۡمَلُ الظّٰلِمُوۡنَ ۬ؕ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمۡ لِيَوۡمٍ

عَمَّا	يَعۡمَلُ	الظّٰلِمُوۡنَ (1)	اِنَّمَا	يُؤَخِّرُهُمۡ	لِيَوۡمٍ
(اس) سے جو	کام کررہے ہیں	ظالم	صرف	اللہ مہلت دے رہا ہے انہیں	(اس) دن کے لئے

بے خبر نہ سمجھنا جو ظالم کررہے ہیں۔ اللہ انہیں صرف ایک ایسے دن کیلئے ڈھیل دے رہا ہے

تَشۡخَصُ فِيۡهِ الۡاَبۡصَارُۙ ﴿۴۲﴾ مُهۡطِعِيۡنَ

تَشۡخَصُ	فِيۡهِ	الۡاَبۡصَارُ ﴿۴۲﴾	مُهۡطِعِيۡنَ
کھلی کی کھلی رہ جائیں گی	اس میں	آنکھیں	تیزی سے دوڑتے ہوئے (نکلیں گے)

جس میں آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی ○ لوگ بے تحاشا اپنے سروں کو اٹھائے ہوئے

مُقۡنِعِىۡ رُءُوۡسِهِمۡ لَا يَرۡتَدُّ اِلَيۡهِمۡ طَرۡفُهُمۡ‌ۚ وَ

مُقۡنِعِىۡ رُءُوۡسِهِمۡ	لَا يَرۡتَدُّ	اِلَيۡهِمۡ	طَرۡفُهُمۡ	وَ
اپنے سروں کو اٹھائے ہوئے	نہیں لوٹ رہی ہوگی	ان کی طرف	ان کی پلک	اور

دوڑتے جارہے ہوں گے، ان کی پلک بھی ان کی طرف نہیں لوٹ رہی ہوگی اور

اَفۡـِٕدَتُهُمۡ هَوَآءٌ ؕ ﴿۴۳﴾ وَاَنۡذِرِ النَّاسَ يَوۡمَ

اَفۡـِٕدَتُهُمۡ	هَوَآءٌ ﴿۴۳﴾ (2)	وَ	اَنۡذِرِ	النَّاسَ	يَوۡمَ
ان کے دل	خالی (ہوں گے)	اور	ڈراؤ	لوگوں (کو)	(اس) دن (سے)

ان کے دل خالی ہوں گے ○ اور لوگوں کو اس دن سے ڈراؤ

يَاۡتِيۡهِمُ الۡعَذَابُ فَيَقُوۡلُ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا

يَاۡتِيۡهِمُ	الۡعَذَابُ	فَيَقُوۡلُ	الَّذِيۡنَ	ظَلَمُوۡا
(جس میں) آئے گا ان پر	عذاب	تو کہیں گے	وہ لوگ جنہوں نے	ظلم کیا

جب ان پر عذاب آئے گا تو ظالم کہیں گے:

بروزِ قیامت ظالموں کی طرف سے مہلت کا مطالبہ اور انہیں جواب

== ذات سے شروع کرے۔ (2) ماں باپ کو دعا میں شامل رکھا کرے۔ (3) ہر مسلمان کے حق میں دعائے خیر کرے۔ (4) آخرت کی دعا ضرور مانگے صرف دنیا کی حاجات پر قناعت نہ کرے۔ 1 ..... اس آیت میں ہر مظلوم کے لئے تسلی اور ہر ظالم کے لئے وعید ہے، نیز اس آیت میں ایک مشہور مقولے کی تائید بھی ہے کہ خدا کے ہاں دیر ہے اندھیر نہیں۔ 2 ..... دلوں کے خالی ہونے سے مراد یہ ہے کہ حیرت کی شدت اور دہشت کے مارے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سے خالی ہوں گے یا یہ مراد ہے کہ دل اپنی جگہ پر قرار نہ پاسکیں گے۔

رَبَّنَاۤ اَخِّرْنَاۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِیْبٍۙ نُّجِبْ

رَبَّنَاۤ	اَخِّرْنَاۤ	اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِیْبٍ	نُّجِبْ
اے ہمارے رب	مہلت دیدے ہمیں	تھوڑی سی مدت تک	(تاکہ)ہم قبول کرلیں

اے ہمارے رب! تھوڑی دیر تک ہمیں مہلت دیدے تاکہ ہم تیری دعوت کو

دَعْوَتَكَ وَ نَتَّبِعِ الرُّسُلَؕ اَوَ لَمْ تَكُوْنُوْۤا اَقْسَمْتُمْ

دَعْوَتَكَ	وَ	نَتَّبِعِ	الرُّسُلَ	اَوَ لَمْ تَكُوْنُوْۤا اَقْسَمْتُمْ
تیری دعوت	اور	پیروی کریں	رسولوں (کی)	(انہیں جواب ملے گا)اور کیا تم نے قسم نہ کھائی تھی

قبول کرلیں اور رسولوں کی غلامی کرلیں۔(کہاجائے گا،اے کافرو!)توکیا تم پہلے قسم نہ کھاچکے تھے

مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍۙ ﴿۴۴﴾ وَّ

مِّنْ قَبْلُ	مَا	لَكُمْ	مِّنْ زَوَالٍ ﴿۴۴﴾	وَّ
(اس)سے پہلے	(کہ)نہیں(ہے)	تمہارے لئے	(دنیاسے)ہٹنا	اور

کہ تمہیں (تو دنیا سے) ہٹنا ہی نہیں ○ اور

سَكَنْتُمْ فِیْ مَسٰكِنِ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَ

سَكَنْتُمْ	فِیْ مَسٰكِنِ الَّذِیْنَ	ظَلَمُوْۤا	اَنْفُسَهُمْ	وَ
تم رہے	ان کے گھروں میں جنہوں نے	ظلم کیا	اپنی جانوں(پر)	اور

تم ان کے گھروں میں رہے جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا اور

تَبَیَّنَ لَكُمْ كَیْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَ ضَرَبْنَا

تَبَیَّنَ	لَكُمْ	كَیْفَ	فَعَلْنَا	بِهِمْ (1)	وَ	ضَرَبْنَا
خوب ظاہر ہوچکا تھا	تم پر	کیسا	ہم نے(سلوک)کیا	ان کے ساتھ	اور	ہم نے بیان کیں

تمہارے لئے بالکل واضح ہوگیا تھا کہ ہم نے ان کے ساتھ کیسا سلوک کیا اور ہم نے تمہارے لئے

(1) ... ان آیات میں مسلمانوں کے لئے بھی بڑی عبرت و نصیحت ہے اور انہیں بھی چاہئے کہ سابقہ عذاب یافتہ قوموں کے اعمال کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے اعمال کا جائزہ لیں اور ان کے دنیاوی انجام سے عبرت پکڑتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نافرمانی کرنے سے باز آجائیں، اگر دنیا میں انہوں نے نصیحت حاصل نہ کی اور اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نافرمانی سے باز نہ آئے تو مرنے کے بعد کوئی نصیحت انہیں فائدہ نہ دے گی۔

کفارِ مکہ کی ایک سازش کی طرف اشارہ

لَكُمُ الْاَمْثَالَ ﴿۴۵﴾ وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَ

لَكُمُ	الْاَمْثَالَ ﴿۴۵﴾	وَ	قَدْ	مَكَرُوْا	مَكْرَهُمْ[1]	وَ
تمہارے لئے	مثالیں	اور	بیشک	کافروں نے سازش کی	اپنی سازش	اور

مثالیں بیان کیں ○ اور بیشک انہوں نے اپنی سازش کی اور

عِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ ؕ وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ

عِنْدَ اللّٰهِ	مَكْرُهُمْ	وَ	اِنْ	كَانَ	مَكْرُهُمْ	لِتَزُوْلَ
اللہ ہی کے پاس (یعنی قابو میں تھی)	ان کی سازش	اور	نہیں	تھی	ان کی سازش	کہ ٹل جائیں

ان کی سازش اللہ کے قابو میں تھی اور ان کی سازش کوئی ایسی نہیں تھی کہ

اللہ وعدہ خلافی سے پاک ہے

مِنْهُ الْجِبَالُ ﴿۴۶﴾ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ

مِنْهُ	الْجِبَالُ ﴿۴۶﴾[2]	فَلَا تَحْسَبَنَّ	اللّٰهَ	مُخْلِفَ وَعْدِهٖ
اس سے	پہاڑ	تو تم ہرگز خیال نہ کرنا	اللہ (کو)	اپنے وعدے کے خلاف کرنے والا

اس سے پہاڑ ٹل جائیں ○ تو تم ہرگز خیال نہ کرنا کہ اللہ اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی

روزِ قیامت کے ہولناک احوال کی یاد دہانی

رُسُلَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿۴۷﴾ يَوْمَ

رُسُلَهٗ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَزِيْزٌ	ذُوانْتِقَامٍ ﴿۴۷﴾	يَوْمَ[3]
اپنے رسولوں (سے)	بیشک	اللہ	عزت والا، غلبے والا	بدلہ لینے والا (ہے)	(جس) دن

کرے گا۔ بیشک اللہ غالب بدلہ لینے والا ہے ○ یاد کرو جس دن

تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَ

تُبَدَّلُ[4]	الْاَرْضُ	غَيْرَ الْاَرْضِ	وَ	السَّمٰوٰتُ	وَ
بدل دی جائے گی	زمین	(اس) زمین کے علاوہ (سے)	اور	آسمان (بدل دیئے جائیں گے)	اور

زمین کو دوسری زمین سے اور آسمانوں کو بدل دیا جائے گا اور

(1)...... مفسرین کے ایک قول کے مطابق یہاں سازش سے مراد کفارِ مکہ کا حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شہید کرنے، یا قید کرنے، یا مکۂ مکرمہ سے نکال دینے کا ارادہ ہے۔ (2)...... اس آیت کا خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی آیات اور شریعتِ مصطفٰی کے احکام جو اپنی قوت و ثبات میں مضبوط پہاڑوں کی مانند ہیں اور محال ہے کہ کافروں کے مکر اور اُن کی حیلہ انگیزیوں سے وہ اپنی جگہ سے ٹل سکیں۔ (3)...... اس دن سے قیامت کا دن مراد ہے۔ (4)...... زمین و آسمان کی تبدیلی کے بارے میں مفسرین کے دو قول ہیں۔ ایک یہ کہ اُن کے اوصاف بدل دیئے جائیں گے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ آسمان و زمین کی ذات ہی بدل دی ==

کفار کے اُخروی عذاب اور ان کا مقصد

بَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۴۸﴾ وَ

بَرَزُوْا	لِلّٰهِ الْوَاحِدِ	الْقَهَّارِ ﴿۴۸﴾	وَ
نکل کھڑے ہوں گے	ایک اللہ (کی بارگاہ میں پیشی) کے لئے	(جو) سب پر غالب (ہے)	اور

تمام لوگ ایک اللہ کے حضور نکل کھڑے ہوں گے جو سب پر غالب ہے ○ اور

تَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَىٕذٍ مُّقَرَّنِيْنَ

تَرَى	الْمُجْرِمِيْنَ	يَوْمَىٕذٍ	مُّقَرَّنِيْنَ
تم دیکھو گے	مجرموں (کو)	اس دن	ایک دوسرے سے جڑے ہوئے، بندھے ہوئے

اس دن تم مجرموں کو بیڑیوں میں ایک دوسرے سے بندھا ہوا

فِي الْاَصْفَادِ ﴿۴۹﴾ سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّ تَغْشٰى

فِي الْاَصْفَادِ ﴿۴۹﴾	سَرَابِيْلُهُمْ	مِّنْ قَطِرَانٍ	وَّ	تَغْشٰى
زنجیروں، بیڑیوں میں	ان کے کرتے	تارکول سے (ہوں گے)	اور	ڈھانپ لے گی

دیکھو گے ○ ان کے کرتے تارکول کے ہوں گے اور ان کے چہروں کو

وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ﴿۵۰﴾ لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا

وُجُوْهَهُمُ	النَّارُ ﴿۵۰﴾	لِيَجْزِيَ [1]	اللّٰهُ	كُلَّ نَفْسٍ	مَّا
ان کے چہروں (کو)	آگ	تاکہ بدلہ دے	اللہ	ہر جان (کو)	(اس کا) جو

آگ ڈھانپ لے گی ○ تاکہ اللہ ہر جان کو اس کی کمائی کا

نزولِ قرآن کی چار حکمتیں

كَسَبَتْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۵۱﴾ هٰذَا بَلٰغٌ

كَسَبَتْ	اِنَّ	اللّٰهَ	سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۵۱﴾	هٰذَا	بَلٰغٌ [2]
اس نے کمایا	بیشک	اللہ	بہت جلد حساب کرنے والا (ہے)	یہ (قرآن)	تبلیغ (ہے)

بدلہ دے، بیشک اللہ بہت جلد حساب کرنے والا ہے ○ یہ لوگوں کیلئے

═ جائے گی۔ یہ دونوں قول اگرچہ بظاہر ایک دوسرے کے مخالف معلوم ہوتے ہیں مگر ان میں سے ہر ایک اپنی جگہ صحیح ہے وہ اس طرح کہ پہلی مرتبہ زمین وآسمان کی صفات تبدیل ہوں گی اور دوسری مرتبہ حساب کے بعد دوسری تبدیلی ہوگی جس میں زمین وآسمان کی ذاتیں ہی بدل جائیں گی۔

1 ...... یعنی اللہ تعالٰی کافروں کو یہ سزا اس لئے دے گا تاکہ وہ ہر مجرم شخص کو اس کے کئے ہوئے کفر اور گناہوں کا ایسا بدلہ دے جو اس کے جرم کے مطابق ہو۔

2 ...... اس آیت میں قرآنِ پاک کے نزول کی 4 حکمتیں بیان کی گئی ہیں۔ (1) اس قرآن شریف میں لوگوں کے لئے تبلیغ اور نصیحت ہے۔ (2) قرآن میں ═

لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْۤا اَنَّمَا

اَنَّمَا	لِيَعْلَمُوْۤا	وَ	بِهٖ	لِيُنْذَرُوْا	وَ	لِّلنَّاسِ
کہ	تاکہ وہ جان لیں	اور	اس کے ذریعے	تاکہ انہیں ڈرایا جائے	اور	لوگوں کے لیے

تبلیغ ہے اور اس لیے کہ انہیں اس کے ذریعے ڈرایا جائے اور تاکہ وہ جان لیں کہ

هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝۵۲ ع

اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝۵۲	لِيَذَّكَّرَ	وَّ	اِلٰهٌ وَّاحِدٌ	هُوَ
عقل والے	تاکہ نصیحت حاصل کریں	اور	ایک ہی معبود (ہے)	وہ

وہ ایک ہی معبود ہے اور تاکہ عقل والے نصیحت حاصل کریں ۝

ع ۱۱ / ۱۹

آیات:99 — رکوع:06

سُوْرَةُ الْحِجْرِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الرَّحِيْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

الٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝۱

اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝۱ (1)	تِلْكَ	الٓرٰ
کتاب اور روشن قرآن کی آیتیں (ہیں)	یہ	حروف مقطعات

الٓرٰ، یہ کتاب اور روشن قرآن کی آیتیں ہیں ۝

آیاتِ قرآن کی عظمت و شان

=موجود عبرت انگیز واقعات اور زجر و توبیخ کے ذریعے لوگوں کو ڈرایا جائے۔(3)لوگ اس کی آیات سے اللہ تعالٰی کی توحید کی دلیلیں پائیں۔(4)عقل والے اور سمجھدار لوگ اس قرآن کے ذریعے نصیحت حاصل کریں۔

1 ......اس آیت میں "تِلْكَ" سے اس سورت کی آیتوں کی طرف اشارہ ہے اور کتاب اور "قُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ" سے وہ کتاب مراد ہے جس کا اللہ تعالٰی نے اپنے حبیب صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سے وعدہ فرمایا ہے۔

رُبَمَا

14

قیامت کے دن کفار کی مسلمان ہونے کی آرزو

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ﴿٢﴾

رُبَمَا	يَوَدُّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	لَوْ	كَانُوْا	مُسْلِمِيْنَ ﴿٢﴾ [1]
بہت	آرزو کریں گے	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	کاش	وہ ہوتے	مسلمان

کافر بہت آرزوئیں کریں گے کہ کاش وہ مسلمان ہوتے ○

ہٹ دھرم کفار سے متعلق حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم کو ہدایت

ذَرْهُمْ يَاْكُلُوْا وَ يَتَمَتَّعُوْا وَ يُلْهِهِمُ

ذَرْهُمْ	يَاْكُلُوْا	وَ	يَتَمَتَّعُوْا	وَ	يُلْهِهِمُ
تم چھوڑ دو انہیں	وہ کھائیں	اور	فائدے اٹھائیں	اور	غافل کئے رکھے انہیں

تم چھوڑ دو انہیں کہ کھائیں اور مزے اڑائیں اور امید انہیں غفلت میں

قوموں سے عذابِ الٰہی مؤخر ہونے کا سبب

الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٣﴾ وَ مَاۤ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا

الْاَمَلُ [2]	فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٣﴾	وَ	مَاۤ اَهْلَكْنَا	مِنْ قَرْيَةٍ	اِلَّا
امید	تو عنقریب وہ جان لیں گے	اور	ہم نے ہلاک نہیں کی	کوئی بستی	مگر

ڈالے رکھے تو جلد وہ جان لیں گے ○ اور ہم نے جو بستی ہلاک کی

وَ لَهَا كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿٤﴾ مَا تَسْبِقُ

وَ	لَهَا	كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿٤﴾	مَا تَسْبِقُ
اور (اس حال میں کہ)	اس کے لئے	ایک معلوم (مدت) لکھی ہوئی (تھی)	آگے نہ بڑھے گا

اس کیلئے ایک مقرر مدت لکھی ہوئی ہے ○ کوئی گروہ

کفارِ مکہ کا حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف جنون کی نسبت کرنا

مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَ مَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ﴿٥﴾ وَ قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا

مِنْ اُمَّةٍ	اَجَلَهَا	وَ	مَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ﴿٥﴾	وَ	قَالُوْا	يٰۤاَيُّهَا
کوئی گروہ	اپنی مدت (سے)	اور	نہ وہ پیچھے ہٹیں گے	اور	(کافروں نے) کہا	اے

اپنی مدت سے نہ آگے بڑھے گا اور نہ پیچھے ہٹے گا ○ اور کافروں نے کہا: اے

[1]...... کفار کی یہ آرزوئیں نزع کے وقت عذاب دیکھ کر ہوں گی یا آخرت میں قیامت کے دن کی سختیاں، ہولناکیاں، اپنا دردناک انجام اور برا ٹھکانہ دیکھ کر ہوں گی یا جب گناہگار مسلمانوں کو جہنم سے نکالا جا رہا ہو گا تو اس وقت کفار یہ تمنا کریں گے کہ کاش وہ بھی مسلمان ہوتے۔

[2]...... لمبی امیدوں میں گرفتار ہونا اور لذاتِ دنیا کی طلب میں غرق ہو جانا ایماندار کی شان نہیں۔ لمبی امید کی حقیقت میں یہ دو چیزیں داخل ہیں: (1) دنیا کی حرص اور اس پر اوندھے منہ گر جانا۔ (2) دنیا سے محبت کرنا اور آخرت سے اعراض کرنا۔

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نبوت پر کفار کا اعتراض اور اس کا جواب

الَّذِیْ نُزِّلَ عَلَیْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌؕ(۶) لَوْ مَا

الَّذِیْ	نُزِّلَ	عَلَیْهِ	الذِّكْرُ	اِنَّكَ	لَمَجْنُوْنٌ (۶) [1]	لَوْ مَا
وہ شخص جو	نازل کیا گیا	اس پر	قرآن	بیشک تم	ضرور مجنون (ہو)	کیوں نہیں

وہ شخص جس پر قرآن نازل کیا گیا ہے! بیشک تم مجنون ہو ○ اگر تم

تَاْتِیْنَا بِالْمَلٰٓىٕكَةِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ(۷) مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓىٕكَةَ

تَاْتِیْنَا بِالْمَلٰٓىٕكَةِ	اِنْ	كُنْتَ	مِنَ الصّٰدِقِیْنَ (۷)	مَا نُنَزِّلُ	الْمَلٰٓىٕكَةَ
تم لاتے ہمارے پاس فرشتے	اگر	تم ہو	سچوں میں سے	ہم نہیں اتارتے	فرشتے

سچے ہو تو ہمارے پاس فرشتے کیوں نہیں لاتے ؟○ ہم فرشتوں کو

حفاظتِ قرآن کی ذمہ داری

اِلَّا بِالْحَقِّ وَ مَا كَانُوْۤا اِذًا مُّنْظَرِیْنَ(۸) اِنَّا

اِلَّا	بِالْحَقِّ	وَ	مَا كَانُوْۤا	اِذًا	مُّنْظَرِیْنَ (۸)	اِنَّا
مگر	حق کے ساتھ	اور (جب اتریں تو)	لوگ نہیں ہوتے	اس وقت	مہلت دیئے ہوئے	بیشک

حق فیصلے کے ساتھ ہی اتارتے ہیں اور جب وہ اترتے ہیں تو لوگوں کو مہلت نہیں دی جاتی ○ بیشک

نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ(۹)

نَحْنُ	نَزَّلْنَا	الذِّكْرَ	وَ	اِنَّا	لَهٗ	لَحٰفِظُوْنَ (۹) [2]
ہم (نے)	نازل کیا	قرآن	اور	بیشک ہم (ہی)	اس کی	ضرور حفاظت کرنے والے (ہیں)

ہم نے اس قرآن کو نازل کیا ہے اور بیشک ہم خود اس کی حفاظت کرنے والے ہیں ○

کفار کے جاہلانہ برتاؤ پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تسلی

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِیْ شِیَعِ الْاَوَّلِیْنَ(۱۰) وَ

وَ	لَقَدْ	اَرْسَلْنَا	مِنْ قَبْلِكَ	فِیْ شِیَعِ الْاَوَّلِیْنَ (۱۰)	وَ
اور	ضرور بیشک	ہم نے رسول بھیجے	تم سے پہلے	پہلے گروہوں، امتوں میں	اور

اور بیشک ہم نے تم سے پہلے گزشتہ امتوں میں رسول بھیجے ○ اور

(1)... مشرکینِ مکہ، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مذاق اڑاتے ہوئے آپ کی طرف جنون کی نسبت کرتے تھے، اس کی ایک وجہ یہ تھی کہ عموماً لوگ جب کسی سے ایسا کلام سنتے ہیں جو ان کی عقل میں نہ آئے تو وہ اس قائل کو مجنون سمجھتے ہیں، یہی حال مکہ کے مشرکین کا تھا۔ (2)... قرآنِ کریم کی یہ حفاظت کئی طرح سے ہے (1) قرآنِ کریم کو معجزہ کے طور پر نازل کیا کہ بشر کا کلام اس میں مل ہی نہ سکے۔ (2) اس کو معارضے اور مقابلے سے محفوظ کیا کہ کوئی اس کی مثل کلام بنانے پر قادر نہ ہو۔ (3) ساری مخلوق کو اسے معدوم کرنے سے عاجز کر دیا کہ کفار شدید عداوت کے باوجود اس مقدس کتاب کو معدوم کرنے سے عاجز ہیں۔

مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ⑪ كَذٰلِكَ

مَا يَاْتِيْهِمْ	مِّنْ رَّسُوْلٍ	اِلَّا	كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ⑪ (1)	كَذٰلِكَ
نہیں آیا ان کے پاس	کوئی رسول	مگر	وہ اس کا مذاق اڑاتے تھے	ایسے ہی

ان کے پاس جو بھی رسول آتا وہ اس کا مذاق اڑاتے تھے ○ ایسے ہی

نَسْلُكُهٗ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ⑫ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ

نَسْلُكُهٗ	فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ⑫ (2)	لَا يُؤْمِنُوْنَ	بِهٖ
ہم داخل کرتے ہیں اس (ہنسی) کو	مجرموں کے دلوں میں	وہ ایمان نہیں لاتے	اس پر

ہم اس ہنسی کو ان مجرموں کے دلوں میں ڈالتے ہیں ○ وہ اس پر ایمان نہیں لاتے

وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ ⑬ وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ

وَ	قَدْ	خَلَتْ	سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ ⑬	وَ	لَوْ	فَتَحْنَا	عَلَيْهِمْ
اور (حالانکہ)	بیشک	گزر چکا	پہلوں کا طریقہ	اور	اگر	ہم کھول دیتے	ان پر (کیلئے)

حالانکہ پہلے لوگوں کا طریقہ گزر چکا ہے ○ اور اگر ہم ان کے لیے آسمان میں

کفارِ مکہ کا انتہائی عناد اور ہٹ دھرمی

بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ ⑭ لَقَالُوْٓا

بَابًا	مِّنَ السَّمَآءِ	فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ ⑭	لَقَالُوْٓا
کوئی دروازہ	آسمان سے (میں)	پھر اس (دروازے) میں دن کے وقت چڑھ جاتے	(تو بھی) ضرور وہ کہتے

کوئی دروازہ کھول دیتے تا کہ دن کے وقت اس میں چڑھ جاتے ○ جب بھی وہ یہی کہتے

اِنَّمَا سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ⑮ ع وَ

اِنَّمَا	سُكِّرَتْ	اَبْصَارُنَا	بَلْ	نَحْنُ	قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ⑮	وَ
صرف	بند کر دی گئی ہیں	ہماری نگاہیں	بلکہ	ہم	جادو کا شکار لوگ (ہیں)	اور

کہ ہماری نگاہوں کو بند کر دیا گیا ہے بلکہ ہم ایسی قوم ہیں جن پر جادو کیا ہوا ہے ○ اور

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر دلالت کرنے والی آسمانی نشانیاں

ع ۱۵ ۱

(1)……ان آیات میں کفارِ مکہ کی جاہلانہ باتوں پر اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی دی ہے کہ "آپ سے پہلے سابقہ امتوں میں ہم نے رسول بھیجے اور کفار ان کا مذاق اڑاتے تھے۔ کفار کی یہ روش سابقہ زمانوں سے چلی آ رہی ہے، لہٰذا اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آپ بھی دیگر انبیاء ومرسلین عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرح اپنی قوم کی اذیتوں پر صبر فرمائیں۔ (2)……اس آیت کا معنی یہ ہے کہ جس طرح ہم نے سابقہ امتوں کے دلوں میں کفر، تکذیب اور استہزاء داخل کر دیا تھا ایسے ہی مکہ کے مشرکین کے دلوں میں بھی داخل کر دیا ہے۔

لَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّ زَيَّنّٰهَا

لَقَدْ	جَعَلْنَا	فِي السَّمَآءِ	بُرُوْجًا	وَّ	زَيَّنّٰهَا
ضرور بیشک	ہم نے بنائے	آسمان میں	بہت سے برج	اور	آراستہ کیا اسے

بیشک ہم نے آسمان میں بہت سے برج بنائے اور اسے دیکھنے والوں کے لیے

لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۱۶﴾ وَ حَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿۱۷﴾ اِلَّا مَنِ

لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۱۶﴾	وَ	حَفِظْنٰهَا	مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿۱۷﴾	اِلَّا	مَنِ
دیکھنے والوں کے لیے	اور	ہم نے حفاظت کی اس کی	ہر مردود شیطان سے	مگر	جو

آراستہ کیا ○ اور اسے ہم نے ہر شیطان مردود سے محفوظ رکھا ○ البتہ جو

اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸﴾ وَ الْاَرْضَ

اسْتَرَقَ	السَّمْعَ	فَاَتْبَعَهٗ	شِهَابٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸﴾ [1]	وَ	الْاَرْضَ
چوری چھپے چاہے	سننا	تو پیچھے پڑ جاتا ہے اس کے	ایک روشن شعلہ	اور	زمین

چوری چھپے سننے جائے تو اس کے پیچھے ایک روشن شعلہ پڑ جاتا ہے ○ اور ہم نے

مَدَدْنٰهَا وَ اَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَ اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا

مَدَدْنٰهَا	وَ	اَلْقَيْنَا	فِيْهَا	رَوَاسِيَ	وَ	اَنْۢبَتْنَا	فِيْهَا
ہم نے پھیلایا اسے	اور	ڈال دیئے	اس میں	(پہاڑوں کے) لنگر	اور	اگائی	اس میں

زمین کو پھیلایا اور ہم نے اس میں لنگر ڈال دیئے اور اس میں ہر چیز ایک

مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ ﴿۱۹﴾ وَ جَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا

مِنْ كُلِّ شَيْءٍ	مَّوْزُوْنٍ ﴿۱۹﴾ [2]	وَ	جَعَلْنَا	لَكُمْ	فِيْهَا
ہر چیز	اندازہ کی ہوئی	اور	ہم نے بنائے	تمہارے لیے	اس میں

معین اندازے سے اگائی ○ اور تمہارے لیے اس میں

مردود شیطان سے آسمان کی حفاظت

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر دلالت کرنے والی کچھ نشانیاں

مخلوق کے لیے معیشت کا انتظام

(1)..... شہاب اس ستارے کو کہتے ہیں جو شعلے کی طرح روشن ہوتا ہے اور فرشتے اس سے شیاطین کو مارتے ہیں۔

(2)..... اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین میں ہر چیز لوگوں کی ضروریات کے مطابق اندازے سے پیدا فرمائی کیونکہ اللہ تعالیٰ وہ مقدار جانتا ہے جس کی لوگوں کو ضرورت ہو اور وہ اس سے نفع حاصل کر سکتے ہوں۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ لفظ "مَوْزُوْنٍ" حسن اور تناسب سے کنایہ ہے اور آیت کا معنی یہ ہے کہ ہم نے زمین میں ہر چیز مناسب اگائی، عقلِ سلیم رکھنے والا ہر شخص اسے بہترین اور مصلحت کے مطابق سمجھتا ہے۔

خزانِ الٰہی اور نظامِ کائنات

مَعَايِشَ وَ مَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ ﴿٢٠﴾ وَ اِنْ

مَعَايِشَ (1)	وَ	مَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ	بِرٰزِقِيْنَ ﴿٢٠﴾ (2)	وَ	اِنْ
زندگی گزارنے کے سامان	اور	(وہ جاندار بنائے) جن کو تم نہیں ہو	رزق دینے والے	اور	نہیں

زندگی گزارنے کے سامان بنائے اور وہ جاندار بنائے جنہیں تم رزق نہیں دیتے ○ اور ہمارے پاس

مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآىٕنُهٗ وَ مَا نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا

مِّنْ شَیْءٍ (3)	اِلَّا	عِنْدَنَا	خَزَآىٕنُهٗ	وَ	مَا نُنَزِّلُهٗۤ	اِلَّا
کوئی چیز	مگر	ہمارے پاس	اس کے خزانے (ہیں)	اور	ہم نہیں اتارتے اسے	مگر

ہر چیز کے خزانے ہیں اور ہم اسے ایک معلوم اندازے سے ہی

بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٢١﴾ وَ اَرْسَلْنَا الرِّیٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا

بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٢١﴾	وَ	اَرْسَلْنَا	الرِّیٰحَ	لَوَاقِحَ	فَاَنْزَلْنَا
معلوم اندازے سے	اور	ہم نے بھیجیں	ہوائیں	بادلوں کو پانی سے بھر دینے والی	تو نازل کیا

اتارتے ہیں ○ اور ہم نے ہوائیں بھیجیں جو بادلوں کو پانی سے بھر دیتی ہیں تو ہم نے

قدرتِ الٰہی کے دلائل: بارش اور مخلوق کی زندگی و موت

مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَیْنٰكُمُوْهُ ۚ وَ مَاۤ اَنْتُمْ لَهٗ

مِنَ السَّمَآءِ	مَآءً	فَاَسْقَیْنٰكُمُوْهُ	وَ	مَاۤ	اَنْتُمْ	لَهٗ
آسمان سے	پانی	پھر ہم نے پینے کو دیا تمہیں وہ پانی	اور	نہیں	تم	اس کو

آسمان سے پانی اتارا پھر ہم نے وہ تمہیں پینے کو دیا اور تم اس کے

بِخٰزِنِیْنَ ﴿٢٢﴾ وَ اِنَّا لَنَحْنُ نُحْیٖ وَ نُمِیْتُ وَ

بِخٰزِنِیْنَ ﴿٢٢﴾	وَ	اِنَّا	لَنَحْنُ	نُحْیٖ	وَ	نُمِیْتُ	وَ
جمع کر کے رکھنے والے	اور	بیشک	ضرور ہم	زندہ کرتے ہیں	اور	موت دیتے ہیں	اور

خزانچی نہیں ہو ○ اور بیشک ہم ہی زندہ کرتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اور

(1)...زندگی گزارنے کے سامان سے کھانے، پینے اور پہننے کی وہ تمام چیزیں مراد ہیں جن کی دنیاوی زندگی پوری ہونے تک انسان کو ضرورت ہے۔ (2)... ”جنہیں تم رزق نہیں دیتے“ میں اہل و عیال، لونڈی غلام، خدمت گار، چوپائے اور حشراتُ الارض داخل ہیں، ان کے بارے میں لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ انہیں رزق دیتے ہیں، یہ لوگوں کی غلط فہمی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی اِنہیں اور اُنہیں سب کو رزق دیتا ہے لوگ صرف ذریعہ ہیں۔ (3)......اس آیت میں شے سے مراد ہر وہ چیز ہے جو ممکن ہو اور خزانے سے مراد قدرت و اختیار ہے۔ آیت کا خلاصۂ کلام یہ ہے کہ تمام ممکنات اللہ تعالیٰ کی قدرت کے تحت داخل اور اس کی=

اللہ تعالیٰ کا علم اور اس کی قدرت و حکمت

نَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَ لَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِیْنَ

نَحْنُ	الْوٰرِثُوْنَ ﴿۲۳﴾	وَ	لَقَدْ	عَلِمْنَا	الْمُسْتَقْدِمِیْنَ [1]
ہم (ہی)	وارث (ہیں)	اور	ضرور بیشک	ہم جانتے ہیں	آگے بڑھنے والوں (کو)

ہم ہی وارث ہیں ○ اور بیشک ہم تم میں سے آگے بڑھنے والوں کو بھی

مِنْكُمْ وَ لَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِیْنَ ﴿۲۴﴾ وَ اِنَّ رَبَّكَ

مِنْكُمْ	وَ	لَقَدْ	عَلِمْنَا	الْمُسْتَاْخِرِیْنَ ﴿۲۴﴾ [2]	وَ	اِنَّ	رَبَّكَ
تم میں سے	اور	ضرور بیشک	ہم جانتے ہیں	پیچھے رہنے والوں (کو)	اور	بیشک	تمہارا رب

جانتے ہیں اور بیشک ہم پیچھے رہنے والوں کو بھی جانتے ہیں ○ اور بیشک تمہارا رب

ع ۲ ۲

حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مٹی سے تخلیق

هُوَ یَحْشُرُهُمْ ؕ اِنَّهٗ حَكِیْمٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۵﴾ ع وَ لَقَدْ خَلَقْنَا

هُوَ	یَحْشُرُهُمْ	اِنَّهٗ	حَكِیْمٌ	عَلِیْمٌ ﴿۲۵﴾	وَ	لَقَدْ	خَلَقْنَا
وہی	اٹھائے گا انہیں	بیشک وہ	حکمت والا	علم والا (ہے)	اور	ضرور بیشک	ہم نے پیدا کیا

ہی انہیں اٹھائے گا بیشک وہی علم والا، حکمت والا ہے ○ اور بیشک ہم نے انسان کو

جن کی آگ سے تخلیق

الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۲۶﴾ ج وَ الْجَآنَّ

الْاِنْسَانَ	مِنْ صَلْصَالٍ	مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۲۶﴾	وَ	الْجَآنَّ
انسان (کو)	بجتی ہوئی خشک مٹی سے	(جو) ایک بدبودار سیاہ گارے کی (تھی)	اور	جن

خشک بجتی ہوئی مٹی سے بنایا جو ایسے سیاہ گارے کی تھی جس سے بُو آتی تھی ○ اور ہم نے

فرشتوں کو تخلیقِ آدم کی خبر اور انہیں سجدہ کرنے کا حکم

خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾ وَ اِذْ قَالَ

خَلَقْنٰهُ	مِنْ قَبْلُ	مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾	وَ	اِذْ	قَالَ
ہم نے پیدا کیا اسے	(اس) سے پہلے	بغیر دھویں والی آگ سے	اور	جب	کہا

اس سے پہلے جن کو بغیر دھویں والی آگ سے پیدا کیا ○ اور یاد کرو جب

=ملک ہیں، وہ انہیں جیسے چاہے عدم سے وجود میں لے آئے اور ممکنات میں سے جس چیز کو اللہ تعالیٰ وجود عطا فرماتا ہے اسے اپنی حکمت اور مشیت کے تقاضے کے مطابق معین مقدار کے ساتھ وجود عطا فرماتا ہے۔

1 ......ان سے مراد وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے پیدا فرما دیا ہے، یا اس سے مراد سابقہ امتیں ہیں۔ 2 ......ان سے وہ لوگ مراد ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ابھی پیدا نہیں فرمایا، یا ان سے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امت مراد ہے۔

رَبُّكَ لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ

رَبُّكَ	لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ	اِنِّیْ	خَالِقٌۢ	بَشَرًا	مِّنْ صَلْصَالٍ
تیرے رب (نے)	فرشتوں سے	بیشک میں	بنانے والا (ہوں)	آدمی	بجتی ہوئی خشک مٹی سے

تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں ایک آدمی کو بجتی ہوئی مٹی سے پیدا کرنے والا ہوں

مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۲۸﴾ فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَ نَفَخْتُ

مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۲۸﴾	فَاِذَا	سَوَّیْتُهٗ	وَ	نَفَخْتُ
(جو) ایک بدبودار سیاہ گارے کی (ہے)	توجب	میں درست کرلوں اسے	اور	پھونک دوں

جو مٹی بدبودار سیاہ گارے کی ہے ○ توجب میں اسے ٹھیک کرلوں اور میں اپنی طرف کی

فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ ﴿۲۹﴾

فِیْهِ	مِنْ رُّوْحِیْ	فَقَعُوْا	لَهٗ	سٰجِدِیْنَ ﴿۲۹﴾
اس میں	اپنی طرف کی ایک (خاص) روح	توتم گرجانا	اس کے لیے	سجدہ کرتے ہوئے

خاص معزز روح اس میں پھونک دوں تو اس کے لیے سجدے میں گر جانا ○

تمام فرشتوں کا سجدہ کرنا اور ابلیس کا سجدے سے انکار

فَسَجَدَ الْمَلٰٓىِٕكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿۳۰﴾ اِلَّاۤ اِبْلِیْسَ ؕ

فَسَجَدَ [1]	الْمَلٰٓىِٕكَةُ	كُلُّهُمْ	اَجْمَعُوْنَ ﴿۳۰﴾	اِلَّاۤ	اِبْلِیْسَ
تو سجدہ کیا	فرشتوں (نے)	ان کے تمام	سبھی	سوائے	ابلیس (کے)

توجتنے فرشتے تھے سب کے سب سجدے میں گر گئے ○ سوائے ابلیس کے،

سجدہ نہ کرنے پر ابلیس سے سوال اور اس کا جواب

اَبٰۤى اَنْ یَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِیْنَ ﴿۳۱﴾ قَالَ یٰۤاِبْلِیْسُ مَا لَكَ

اَبٰۤى	اَنْ یَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِیْنَ ﴿۳۱﴾	قَالَ	یٰۤاِبْلِیْسُ	مَا	لَكَ
اس نے انکار کردیا	سجدہ کرنے والوں کے ساتھ ہونے سے	فرمایا	اے ابلیس	کیا ہوا	تجھے

اس نے سجدہ والوں کے ساتھ ہونے سے انکار کردیا ○ اللہ نے فرمایا: اے ابلیس! تجھے کیا ہوا

[1] ...... فرشتوں کا یہ سجدہ تعظیمی تھا۔ سجدۂ تعظیمی پہلی شریعتوں میں جائز تھا ہماری شریعت میں جائز نہیں اور سجدۂ عبادت پہلی شریعتوں میں بھی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کے لئے جائز نہیں ہوا۔ حدیثِ پاک میں ہے: حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ وہ دوسرے شخص کو سجدہ کرے، اگر کسی کا دوسرے کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے عورت پر شوہر کا بڑا حق رکھا ہے۔ (ابن حبان، ۴/۱۸۳، الحدیث: ۴۱۵۰، الجزء السادس)

اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ﴿٣٢﴾ قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ

اَلَّا تَكُوْنَ	مَعَ السّٰجِدِيْنَ ﴿٣٢﴾	قَالَ	لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ	لِبَشَرٍ
کہ تو نہ ہوا	سجدہ کرنے والوں کے ساتھ	اس نے کہا	میں نہیں ہوں کہ سجدہ کروں	کسی انسان کو

کہ تو سجدہ کرنے والوں کے ساتھ نہ ہوا ○ اس نے کہا: میرے لائق نہیں کہ میں کسی انسان کو سجدہ کروں

خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿٣٣﴾ قَالَ

خَلَقْتَهٗ	مِنْ صَلْصَالٍ	مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿٣٣﴾ (1)	قَالَ
تو نے بنایا اسے	بجتی ہوئی خشک مٹی سے	(جو) ایک بدبودار سیاہ گارے سے (تھی)	فرمایا

جسے تو نے بجتی ہوئی مٹی سے بنایا جو سیاہ بدبودار گارے سے تھی ○ اللہ نے فرمایا:

فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ﴿٣٤﴾ وَّ اِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ

فَاخْرُجْ	مِنْهَا	فَاِنَّكَ	رَجِيْمٌ ﴿٣٤﴾	وَّ	اِنَّ	عَلَيْكَ	اللَّعْنَةَ
تو تو نکل جا	اس (جنت) سے	پس بیشک تو	مردود (ہے)	اور	بیشک	تجھ پر	لعنت (ہے)

تو جنت سے نکل جا کیونکہ تو مردود ہے ○ اور بیشک قیامت تک

اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿٣٥﴾ قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْۤ

اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿٣٥﴾	قَالَ	رَبِّ	فَاَنْظِرْنِيْۤ
بدلے کے دن (قیامت) تک	اس نے کہا	اے میرے رب	پس تو مہلت دیدے مجھے

تجھ پر لعنت ہے ○ اس نے کہا: اے میرے رب! تو مجھے اس دن تک مہلت دیدے جب

اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿٣٦﴾ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿٣٧﴾

اِلٰى يَوْمِ	يُبْعَثُوْنَ ﴿٣٦﴾ (2)	قَالَ	فَاِنَّكَ	مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿٣٧﴾
(اس) دن تک	(جب) لوگ اٹھائے جائیں	فرمایا	پس بیشک تو	مہلت دیئے ہوؤں میں سے (ہے)

لوگ اٹھائے جائیں ○ اللہ نے فرمایا: پس بیشک تو ان میں سے ہے جن کو معین وقت کے دن تک

ابلیس مردود کی جنت سے نکالا گیا اور اس پر قیامت تک لعنت

ابلیس کی طرف سے مہلت کا مطالبہ اور اسے مہلت ملنا

(1)...... اس کلام سے ابلیس کی مراد یہ تھی کہ وہ حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے افضل ہے کیونکہ حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اصل مٹی ہے اور ابلیس کی اصل آگ ہے اور اس کے خیال میں آگ مٹی سے افضل ہے۔ وہ خبیث یہ بات بھول گیا تھا کہ افضل تو وہی ہے جسے اللہ تعالیٰ فضیلت عطا کرے۔ (2)...... قیامت کے دن تک مہلت مانگنے سے شیطان کا مطلب یہ تھا کہ وہ کبھی نہ مرے کیونکہ قیامت کے بعد کوئی نہ مرے گا۔ اس کی اس دعا کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح قبول کیا کہ اس سے فرمایا: بیشک تو ان میں سے ہے جن کو اس معین وقت کے دن تک مہلت دی گئی ہے جس میں تمام مخلوق مر جائے گی اور وہ وقت پہلے نفخہ کا ہے۔

ابلیس کے عزائم

اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿۳۸﴾ قَالَ رَبِّ بِمَاۤ

اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿۳۸﴾	قَالَ	رَبِّ	بِمَاۤ
معلوم وقت کے دن تک	عرض کی	اے میرے رب	(اس بات کی) قسم کہ

مہلت دی گئی ہے ○○ [1] اس نے کہا: اے رب میرے! مجھے اس بات کی قسم کہ

اَغْوَيْتَنِيْ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَ

اَغْوَيْتَنِيْ	لَاُزَيِّنَنَّ	لَهُمْ	فِي الْاَرْضِ	وَ
تو نے گمراہ کیا مجھے	ضرور میں خوشنما بنادوں گا (نافرمانی)	ان کے لئے	زمین میں	اور

تو نے مجھے گمراہ کیا، میں ضرور زمین میں لوگوں کیلئے (نافرمانی) خوشنما بنادوں گا اور

لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۳۹﴾ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ

لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۳۹﴾	اِلَّا	عِبَادَكَ	مِنْهُمُ
ضرور میں گمراہ کردوں گا ان سب کو	سوائے	تیرے (ان) بندوں (کے جو)	ان میں سے

میں ضرور ان سب کو گمراہ کردوں گا ○ سوائے اُن کے جو اِن میں سے

ابلیس کو جواب اور اس کے پیروکاروں کو جہنم کی وعید

الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۴۰﴾ قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ ﴿۴۱﴾ اِنَّ

الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۴۰﴾ [2]	قَالَ	هٰذَا	صِرَاطٌ	عَلَيَّ	مُسْتَقِيْمٌ ﴿۴۱﴾ [3]	اِنَّ
چنے ہوئے (ہیں)	فرمایا	یہ	راستہ	میری طرف (آتا ہے)	سیدھا	بیشک

تیرے چنے ہوئے بندے ہیں ○ اللہ نے فرمایا: یہ میری طرف آنے والا سیدھا راستہ ہے ○ بیشک

عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ

عِبَادِيْ	لَيْسَ	لَكَ	عَلَيْهِمْ	سُلْطٰنٌ	اِلَّا	مَنِ	اتَّبَعَكَ
میرے بندے	نہیں ہے	تیرے لئے	ان پر	کچھ قابو	مگر	جو	پیچھے چلیں تیرے

میرے بندوں پر تیرا کچھ قابو نہیں سوائے ان گمراہوں کے

[1] ...یہاں دو گول دائرے اس لئے لگائے گئے ہیں کہ اس مقام پر دو آیات کا ترجمہ ایک ساتھ کیا گیا ہے۔ [2] ...یہاں تک ابلیس کا جو کلام مذکور ہوا اس کا مطلب یہ نہیں کہ ابلیس لوگوں کو جبری طور پہ یا زبردستی اپنا پیروکار بنالے گا بلکہ مراد یہ ہے کہ (اس کے بہکانے پر) لوگ خود اپنے اختیار سے اس کی پیروی کریں گے۔ [3] ...مفسرین نے اس آیت کے مختلف معنی بیان فرمائے ہیں۔ (1) یہ راستہ اپنے اوپر چلنے والے کو سیدھا چلاتا ہے یہاں تک کہ اس پر چل کر وہ جنت میں پہنچ جاتا ہے۔ (2) دلائل کے ساتھ لوگوں کی سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرنا ہمارے ذمے ہے۔ (3) اخلاص مجھ تک پہنچنے کا سیدھا راستہ ہے۔ ==

مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿۴۲﴾ وَ اِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۴۳﴾ۙ لَهَا

مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿۴۲﴾	وَ	اِنَّ	جَهَنَّمَ	لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۴۳﴾	لَهَا
گمراہوں میں سے	اور	بیشک	جہنم	ضرور ان سب کے وعدے کی جگہ (ہے)	اس کے

جو تیرے پیچھے چلیں ○ اور بیشک جہنم ان سب کا وعدہ ہے ○ اس کے

سَبْعَةُ اَبْوَابٍ ؕ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ﴿۴۴﴾ؑ اِنَّ

سَبْعَةُ اَبْوَابٍ	لِكُلِّ بَابٍ	مِّنْهُمْ	جُزْءٌ	مَّقْسُوْمٌ ﴿۴۴﴾	اِنَّ
سات دروازے (ہیں)	ہر دروازے کے لیے	ان میں سے	ایک حصہ	تقسیم کیا ہوا (ہے)	بیشک

سات دروازے ہیں، ہر دروازے کے لیے ان میں سے ایک ایک حصہ تقسیم کیا ہوا ہے ○ بیشک

اَلْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۴۵﴾ؕ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ

اَلْمُتَّقِيْنَ (1)	فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۴۵﴾	اُدْخُلُوْهَا	بِسَلٰمٍ
پرہیزگار لوگ	باغوں اور چشموں میں (ہوں گے)	تم داخل ہو جاؤ ان میں	سلامتی کے ساتھ

متقی لوگ باغوں اور چشموں میں ہوں گے ○ (حکم ہوگا) ان میں سلامتی کے ساتھ

اٰمِنِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَ نَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ

اٰمِنِيْنَ ﴿۴۶﴾	وَ	نَزَعْنَا	مَا	فِيْ صُدُوْرِهِمْ	مِّنْ غِلٍّ (2)
امن وامان والے (ہو کر)	اور	ہم کھینچ لیں گے	جو	ان کے سینوں میں (ہوگا)	کینہ

امن وامان سے داخل ہو جاؤ ○ اور ہم ان کے سینوں میں موجود کینہ کھینچ لیں گے،

اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿۴۷﴾ لَا يَمَسُّهُمْ

اِخْوَانًا	عَلٰى سُرُرٍ	مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿۴۷﴾	لَا يَمَسُّهُمْ
(وہ) آپس میں بھائی بھائی (ہوں گے)	تختوں پر	آمنے سامنے بیٹھے (ہوں گے)	نہ پہنچے گی انہیں

وہ آپس میں بھائی بھائی ہوں گے، وہ آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے ○ انہیں جنت میں

رکوع ٢ — ربع الحزب

=(4) چنے ہوئے بندوں کا ابلیس کے بہکاوے سے بچ جانا وہ راستہ ہے جو سیدھا اللہ تعالیٰ تک پہنچا دیتا ہے۔

1 ... ہر قسم کے گناہوں سے بچنے والوں اور ان گناہگار مسلمانوں کے لئے یہ فضیلت ابتداءً ثابت ہے جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحمت سے یا کسی کی شفاعت وغیرہ کے صدقے ابتدا ہی سے بخش دے، بقیہ گناہگار مسلمانوں کا معاملہ اللہ تعالیٰ کی مشیت پر موقوف ہے وہ چاہے تو انہیں ایک مدت تک عذاب میں مبتلا کر دے یا انہیں عذاب ہی نہ دے، یا چاہے تو شفاعت کے صدقے انہیں بھی معاف کر دے۔ 2 ...... یعنی دنیا میں اگر ان ڈرنے والوں میں سے کسی=

فِيۡهَا نَصَبٌ وَّ مَا هُمۡ مِّنۡهَا بِمُخۡرَجِيۡنَ ﴿۴۸﴾ نَبِّئۡ

فِيۡهَا	نَصَبٌ	وَّ	مَا	هُمۡ	مِّنۡهَا	بِمُخۡرَجِيۡنَ ﴿۴۸﴾	نَبِّئۡ
اس میں	کوئی تکلیف	اور	نہ	وہ	اس سے	نکالے جائیں گے	خبر دو

نہ کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ ہی وہ وہاں سے نکالے جائیں گے ○ میرے بندوں کو

عِبَادِيۡۤ اَنِّيۡۤ اَنَا الۡغَفُوۡرُ الرَّحِيۡمُ ﴿۴۹﴾ وَ اَنَّ

عِبَادِيۡۤ	اَنِّيۡۤ	اَنَا	الۡغَفُوۡرُ	الرَّحِيۡمُ ﴿۴۹﴾	وَ	اَنَّ
میرے بندوں (کو)	(کہ) بیشک میں	میں (ہی)	بخشنے والا	مہربان (ہوں)	اور	بیشک

خبر دو کہ بیشک میں ہی بخشنے والا مہربان ہوں ○ اور بیشک

عَذَابِيۡ هُوَ الۡعَذَابُ الۡاَلِيۡمُ ﴿۵۰﴾ وَ نَبِّئۡهُمۡ عَنۡ ضَيۡفِ اِبۡرٰهِيۡمَ ﴿۵۱﴾

عَذَابِيۡ	هُوَ	الۡعَذَابُ الۡاَلِيۡمُ ﴿۵۰﴾ (1)	وَ	نَبِّئۡهُمۡ	عَنۡ ضَيۡفِ اِبۡرٰهِيۡمَ ﴿۵۱﴾
میرا عذاب	وہی	دردناک عذاب (ہے)	اور	خبر دو انہیں	ابراہیم کے مہمانوں سے متعلق

میرا ہی عذاب دردناک عذاب ہے ○ اور انہیں ابراہیم کے مہمانوں کا احوال سناؤ ○

اِذۡ دَخَلُوۡا عَلَيۡهِ فَقَالُوۡا سَلٰمًا ؕ قَالَ اِنَّا

اِذۡ	دَخَلُوۡا	عَلَيۡهِ	فَقَالُوۡا	سَلٰمًا	قَالَ	اِنَّا
جب	وہ حاضر ہوئے	اس پر (کے پاس)	تو انہوں نے کہا	سلام	(ابراہیم نے) فرمایا	بیشک ہم

جب وہ اس کے پاس آئے تو کہنے لگے: "سلام" ابراہیم نے فرمایا: ہم

مِنۡكُمۡ وَجِلُوۡنَ ﴿۵۲﴾ قَالُوۡا لَا تَوۡجَلۡ اِنَّا نُبَشِّرُكَ

مِنۡكُمۡ	وَجِلُوۡنَ ﴿۵۲﴾ (2)	قَالُوۡا	لَا تَوۡجَلۡ	اِنَّا	نُبَشِّرُكَ
تم سے	ڈر رہے ہیں	انہوں نے کہا	آپ نہ ڈرو	بیشک	ہم بشارت دیتے ہیں آپ کو

تم سے ڈر رہے ہیں ○ انہوں نے عرض کیا: آپ نہ ڈریں، بیشک ہم آپ کو

اللہ تعالیٰ کی بخشش و رحمت اور عذاب کا بیان

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مہمان فرشتوں کا حال

مہمانوں کی طرف سے تسلی اور بیٹے کی بشارت اور اس کے بعد کی تفصیلی واقعہ

وقف لازم

=کے دل میں دوسرے کے بارے میں کچھ کینہ ہوگا تو جنت میں داخل ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ اسے ان کے دلوں سے نکال دے گا اور اُن کے نفوس کو بغض، حسد، عناد اور عداوت وغیرہ مذموم خصلتوں سے پاک کر دے گا۔

(1)......ان آیات سے معلوم ہوا کہ بندوں کو امید اور خوف کے درمیان رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت دیکھ کر گناہوں پر بے باک نہ ہوں اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے عذاب کی شدت دیکھ کر اس کی رحمت سے مایوس ہوں۔ (2)......حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مہمانوں سے خوف کھانے کی ایک وجہ=

بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ﴿۵۳﴾ قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِيْ عَلٰۤى اَنْ مَّسَّنِيَ

بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ﴿۵۳﴾ (1)	قَالَ	اَبَشَّرْتُمُوْنِيْ (2)	عَلٰۤى	اَنْ	مَّسَّنِيَ
ایک علم والے لڑکے کی	فرمایا	کیا تم بشارت دیتے ہو مجھے	پر (اس کے باوجود)	کہ	پہنچ چکا مجھے

ایک علم والے لڑکے کی بشارت دیتے ہیں ○ فرمایا: کیا تم مجھے بشارت دیتے ہو حالانکہ مجھے بڑھاپا

الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ ﴿۵۴﴾ قَالُوْا بَشَّرْنٰكَ

الْكِبَرُ	فَبِمَ	تُبَشِّرُوْنَ ﴿۵۴﴾	قَالُوْا	بَشَّرْنٰكَ
بڑھاپا	تو کس چیز کی	تم بشارت دے رہے ہو	انہوں نے کہا	ہم نے بشارت دی آپ کو

پہنچ چکا ہے تو کس چیز کی بشارت دے رہے ہو؟ ○ انہوں نے عرض کیا: ہم نے آپ کو

بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِيْنَ ﴿۵۵﴾ قَالَ وَ مَنْ يَّقْنَطُ

بِالْحَقِّ	فَلَا تَكُنْ	مِّنَ الْقٰنِطِيْنَ ﴿۵۵﴾ (3)	قَالَ	وَ	مَنْ	يَّقْنَطُ
حق کے ساتھ، سچی	تو آپ نہ ہوں	ناامیدوں میں سے	فرمایا	اور	کون	ناامید ہوتا ہے

سچی بشارت دی ہے، آپ ناامید نہ ہوں ○ ابراہیم نے کہا: گمراہوں کے سوا

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا فرشتوں سے سوال

مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖۤ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ ﴿۵۶﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا

مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖۤ	اِلَّا	الضَّآلُّوْنَ ﴿۵۶﴾	قَالَ	فَمَا	خَطْبُكُمْ	اَيُّهَا
اپنے رب کی رحمت سے	سوائے	گمراہوں (کے)	فرمایا	تو (ابھی) کیا (ہے)	تمہارا کام	اے

اپنے رب کی رحمت سے کون ناامید ہوتا ہے؟ ○ فرمایا: اے فرشتو! تو تمہارا (ابھی آنے کا) کام

فرشتوں کا جواب

الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۷﴾ قَالُوْۤا اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۵۸﴾ لا اِلَّاۤ

الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۷﴾	قَالُوْۤا	اِنَّاۤ	اُرْسِلْنَاۤ	اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۵۸﴾	اِلَّاۤ
بھیجے ہوئے (فرشتو!)	انہوں نے کہا	بیشک	ہم بھیجے گئے ہیں	ایک مجرم قوم کی طرف	سوائے

کیا ہے؟ ○ انہوں نے عرض کیا: ہم ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں ○ سوائے

= یہ تھی کہ وہ اجازت کے بغیر اور بے وقت آئے تھے اور دوسری وجہ یہ تھی کہ مہمانوں نے ان کا پیش کردہ بھنا ہوا بچھڑا کھانے سے انکار کر دیا تھا اور اس دور میں مہمان کا کھانے سے انکار کر دینا دشمنی کی علامت سمجھا جاتا تھا۔

1 ...... فرشتوں نے اللہ تعالٰی کے بتانے سے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو یہ غیبی خبر اور بشارت دی کہ ان کے ہاں بیٹا پیدا ہوگا اور وہ علم والا ہوگا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالٰی اپنے جس مقبول بندے کو چاہے غیب کا علم عطا فرماتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ عالم بیٹا اللہ تعالٰی کی بڑی نعمت ہے۔ 2 ...... حضرت =

فرشتوں کی حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ہاں آمد اور قوم پر عذاب کی خبر

اٰلَ لُوْطٍؕ اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِیْنَۙ(۵۹) اِلَّا امْرَاَتَهٗ

اِمْرَاَتَهٗ	اِلَّا	لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِیْنَ (۵۹)[1]	اِنَّا	اٰلَ لُوْطٍ
اس کی بیوی (کے)	سوائے	ضرور ہم بچالیں گے ان سب کو	بیشک	لوط کے گھر والوں (کے)

لوط کے گھر والوں کے (کہ) بیشک ان سب کو ہم بچالیں گے ○ سوائے اس کی بیوی کے،

قَدَّرْنَاۤۙ اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِیْنَ۠(۶۰) فَلَمَّا جَآءَ

جَآءَ	فَلَمَّا	لَمِنَ الْغٰبِرِیْنَ (۶۰)	اِنَّهَا	قَدَّرْنَاۤ
آئے	توجب	ضرور پیچھے رہ جانے والوں میں سے (ہے)	(کہ) بیشک وہ	ہم نے طے کرلیا ہے

ہم طے کرچکے ہیں کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہے ○ توجب

اٰلَ لُوْطِ ﹰالْمُرْسَلُوْنَۙ(۶۱) قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ(۶۲)

قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ (۶۲)	اِنَّكُمْ	قَالَ	الْمُرْسَلُوْنَ (۶۱)	اٰلَ لُوْطِ
اجنبی لوگ (ہو)	بیشک تم	اس نے فرمایا	بھیجے ہوئے (فرشتے)	لوط کے گھر والوں (کے پاس)

لوط کے گھر والوں کے پاس فرشتے آئے ○ تولوط نے فرمایا: تم اجنبی لوگ ہو ○

قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا فِیْهِ یَمْتَرُوْنَ(۶۳)

كَانُوْا فِیْهِ یَمْتَرُوْنَ (۶۳)	جِئْنٰكَ بِمَا	بَلْ	قَالُوْا
لوگ اس میں شک کرتے تھے	ہم لے کر آئے ہیں آپ کے پاس وہ (عذاب) جو	بلکہ	انہوں نے کہا

انہوں نے کہا: بلکہ ہم تو آپ کے پاس وہ (عذاب) لائے ہیں جس میں یہ لوگ شک کرتے تھے ○

فرشتوں کی حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو چند ہدایات

وَ اَتَیْنٰكَ بِالْحَقِّ وَ اِنَّا لَصٰدِقُوْنَ(۶۴) فَاَسْرِ

فَاَسْرِ	لَصٰدِقُوْنَ (۶۴)	اِنَّا	وَ	اَتَیْنٰكَ بِالْحَقِّ	وَ
تو آپ رات کو لے جاؤ	ضرور سچے (ہیں)	بیشک ہم	اور	ہم آئے ہیں آپ کے پاس حق کے ساتھ	اور

اور ہم آپ کے پاس حق کے ساتھ آئے ہیں اور ہم بیشک سچے ہیں ○ تو آپ رات کے

═ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا یہ کلام بطورِ تعجب تھا اور یہ تعجب اللہ تعالیٰ کی قدرت پر نہیں بلکہ عادت کے برخلاف کام ہونے پر تھا کہ عموماً بڑھاپے میں کسی کے ہاں اولاد نہیں ہوتی۔ 3......(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اس آیت سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہوچکے تھے کیونکہ جب کسی کام سے بچنے کی تاکید کرنی ہو تو اس وقت بھی اس انداز میں کلام کیا جاتا ہے۔

1......اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے بعض کام اس کے محبوب بندوں کی طرف منسوب کئے جاسکتے ہیں، جیسے عذاب سے بچالینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے، مگر═

حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف قومِ لوط پر عذاب کی وحی

بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّیْلِ وَ اتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ وَ لَا یَلْتَفِتْ

بِاَهْلِكَ	بِقِطْعٍ مِّنَ الَّیْلِ	وَ	اتَّبِعْ	اَدْبَارَهُمْ	وَ	لَا یَلْتَفِتْ
اپنے گھر والوں کو	رات کے کسی حصے میں	اور	آپ چلنا	ان کے پیچھے	اور	پیچھے مڑ کر نہ دیکھے

کسی حصے میں اپنے گھر والوں کو لے چلیں اور آپ خود ان کے پیچھے پیچھے چلیں اور تم لوگوں میں سے

مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّ امْضُوْا حَیْثُ تُؤْمَرُوْنَ ﴿٦٥﴾ وَ

مِنْكُمْ	اَحَدٌ	وَّ	امْضُوْا	حَیْثُ	تُؤْمَرُوْنَ ﴿٦٥﴾	وَ
تم میں سے	کوئی ایک	اور	سیدھے چلتے جانا	جہاں (کا)	تمہیں حکم دیا گیا ہے	اور

کوئی مڑ کر نہ دیکھے اور سیدھے چلتے رہو جہاں کا تمہیں حکم دیا جارہا ہے ○ اور

قَضَیْنَاۤ اِلَیْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰۤؤُلَآءِ

قَضَیْنَاۤ	اِلَیْهِ	ذٰلِكَ الْاَمْرَ	اَنَّ	دَابِرَ هٰۤؤُلَآءِ
ہم نے فیصلہ سنا دیا (وحی کر دی)	اس کی طرف	اس حکم (کی)	کہ	ان (کافروں) کی جڑ

ہم نے اسے اس حکم کا فیصلہ سنا دیا کہ صبح کے وقت

قوم کے آنے پر حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نصیحت اور قوم کا جواب

مَقْطُوْعٌ مُّصْبِحِیْنَ ﴿٦٦﴾ وَ جَآءَ اَهْلُ الْمَدِیْنَةِ یَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿٦٧﴾

مَقْطُوْعٌ	مُّصْبِحِیْنَ ﴿٦٦﴾	وَ	جَآءَ	اَهْلُ الْمَدِیْنَةِ	یَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿٦٧﴾ [1]
کٹ جائے گی	صبح ہوتے ہوئے	اور	آئے	شہر والے	خوشیاں مناتے ہوئے

ان کافروں کی جڑ کٹ جائے گی ○ اور شہر والے خوشی خوشی آئے ○

قَالَ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ ضَیْفِیْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ ﴿٦٨﴾ وَ اتَّقُوا

قَالَ	اِنَّ	هٰۤؤُلَآءِ	ضَیْفِیْ	فَلَا تَفْضَحُوْنِ ﴿٦٨﴾ [2]	وَ	اتَّقُوا
(لوط نے) فرمایا	بیشک	یہ	میرے مہمان (ہیں)	تو تم شرمندہ نہ کرو مجھے	اور	ڈرو

لوط نے فرمایا: یہ میرے مہمان ہیں تو تم مجھے شرمندہ نہ کرو ○ اور اللہ سے

=فرشتوں نے کہا "ان سب کو ہم بچالیں گے" لہٰذا مسلمان یہ کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ کے حکم سے عذاب سے بچائیں گے اور یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ یا رسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ہمیں دوزخ سے بچالیں۔

[1]...... حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کے لوگ شہرِ سدوم میں آباد تھے، انہوں نے جب حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے یہاں خوبصورت نوجوانوں کے آنے کی خبر سنی جو کہ فرشتے تھے تو یہ لوگ فاسد ارادے اور ناپاک نیت کے ساتھ خوشی خوشی آئے۔ [2]...... اس سے معلوم ہوا کہ مہمان کی عزت واحترام=

اللّٰهَ وَ لَا تُخْزُوْنِ ﴿۶۹﴾ قَالُوْۤا اَوَ لَمْ نَنْهَكَ

اَوَلَمْ نَنْهَكَ	قَالُوْۤا	لَا تُخْزُوْنِ ﴿۶۹﴾ (1)	وَ	اللّٰهَ
اور کیا ہم نے منع نہیں کیا تمہیں	انہوں نے کہا	رسوانہ کرو مجھے	اور	اللہ (سے)

ڈرو اور مجھے رسوانہ کرو ○ انہوں نے کہا: کیا ہم نے تمہیں دوسروں کے معاملے میں

قوم کو نصیحت

عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۷۰﴾ قَالَ هٰۤؤُلَآءِ بَنٰتِیْۤ

بَنٰتِیْۤ	هٰۤؤُلَآءِ	قَالَ	عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۷۰﴾
میری بیٹیاں (ہیں)	یہ (قوم کی عورتیں)	(لوط نے) فرمایا	دنیاجہان (کے معاملے میں دخل دینے) سے

دخل دینے سے منع نہ کیا تھا؟ ○ فرمایا: یہ قوم کی عورتیں میری بیٹیاں ہیں (تو ان سے نکاح کرلو)

جانِ حضور کی قسم کھا کر کفار کے حال کا بیان

اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِیْنَ ﴿۷۱﴾ لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ

اِنَّهُمْ	لَعَمْرُكَ	فٰعِلِیْنَ ﴿۷۱﴾	كُنْتُمْ	اِنْ
بیشک وہ	(اے حبیب) تمہاری جان کی قسم	کرنے والے	تم ہو	(تو ان سے نکاح کرلو) اگر

اگر تمہیں کرنا ہے ○ اے حبیب! تمہاری جان کی قسم! بیشک وہ کافر

قوم لوط پر عذاب الٰہی

لَفِیْ سَكْرَتِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ﴿۷۲﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّیْحَةُ مُشْرِقِیْنَ ﴿۷۳﴾ فَجَعَلْنَا

فَجَعَلْنَا	مُشْرِقِیْنَ ﴿۷۳﴾	الصَّیْحَةُ	فَاَخَذَتْهُمُ	یَعْمَهُوْنَ ﴿۷۲﴾	لَفِیْ سَكْرَتِهِمْ
تو ہم نے کردیا	سورج نکلتے ہوئے	چنگھاڑ (نے)	تو پکڑلیا انہیں	بھٹک رہے ہیں	ضرور اپنے نشہ میں

یقیناً اپنے نشہ میں بھٹک رہے ہیں ○ تو دن نکلتے ہی انہیں زوردار چیخ نے آپکڑا ○ تو ہم نے

عَالِیَهَا سَافِلَهَا وَ اَمْطَرْنَا عَلَیْهِمْ حِجَارَةً

حِجَارَةً	عَلَیْهِمْ	اَمْطَرْنَا	وَ	سَافِلَهَا	عَالِیَهَا
پتھر	ان (لوگوں) پر	ہم نے برسائے	اور	اس کے نیچے کا حصہ	اس (بستی) کے اوپر کا حصہ

اس بستی کا اوپر کا حصہ اس کے نیچے کا حصہ کردیا اور ان پر کنکر کے

=اور خاطر تواضع کرنا انبیاء عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سنت ہے اگرچہ مہمان کوئی اجنبی ہو۔

1 ....اس سے معلوم ہوا کہ جیسے مہمان کے احترام میں میزبان کی عزت ہوتی ہے ایسے ہی مہمان کی بے عزتی میزبان کی رسوائی کا باعث ہوتی ہے، اس لئے اگر کسی مسلمان پڑوسی یا رشتہ دار کے ہاں کوئی مہمان آیا ہو تو دوسرے مسلمان کو چاہئے کہ وہ بھی اس کے مہمان کا احترام کرے تاکہ اس کی عزت و وقار قائم رہے اور مہمان کی بے عزتی کرنے یا کوئی ایسا کام کرنے سے بچے جس سے مہمان اپنی بے عزتی محسوس کرے تاکہ یہ چیز میزبان کے لئے شرمندگی اور رسوائی کا باعث نہ بنے۔

مِّنْ سِجِّيْلٍؕ ﴿۷۴﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ ﴿۷۵﴾ وَ

مِّنْ سِجِّيْلٍ ﴿۷۴﴾	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ	لَاٰيٰتٍ	لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ ﴿۷۵﴾	وَ
کنکر سے (کے)	بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	عبرت حاصل کرنے والوں کے لیے	اور

پتھر برسائے ○ بیشک اس میں غور کر کے عبرت حاصل کرنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں ○ اور

اِنَّهَا لَبِسَبِيْلٍ مُّقِيْمٍ ﴿۷۶﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

اِنَّهَا	لَبِسَبِيْلٍ	مُّقِيْمٍ ﴿۷۶﴾	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ
بیشک وہ (بستیاں)	ضرور (اس) راستے پر (ہیں)	(جواب تک) قائم (ہے)	بیشک	اس میں

بیشک وہ بستیاں اس راستے پر ہیں جو اب تک قائم ہے ○ بیشک اس میں

لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَؕ ﴿۷۷﴾ وَ اِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ لَظٰلِمِيْنَۙ ﴿۷۸﴾

لَاٰيَةً	لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۷﴾ [1]	وَ	اِنْ	كَانَ	اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ [2]	لَظٰلِمِيْنَ ﴿۷۸﴾
ضرور نشانی (ہے)	ایمان والوں کے لئے	اور	بیشک	تھے	گھنے جنگل والے	ضرور ظالم

ایمان والوں کیلئے نشانیاں ہیں ○ اور بیشک کثیر درختوں والی جگہ کے رہنے والے ضرور ظالم تھے ○

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْۘ وَ اِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِيْنٍؕ ﴿۷۹﴾ وَ

فَانْتَقَمْنَا	مِنْهُمْ	وَ	اِنَّهُمَا	لَبِاِمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿۷۹﴾	وَ
تو ہم نے انتقام لیا	ان سے	اور	بیشک وہ دونوں (بستیاں)	ضرور صاف راستے پر (واقع ہیں)	اور

تو ہم نے ان سے انتقام لیا اور بیشک وہ دونوں بستیاں صاف راستے پر ہیں ○ اور

لَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَۙ ﴿۸۰﴾ وَ اٰتَيْنٰهُمْ

لَقَدْ	كَذَّبَ	اَصْحٰبُ الْحِجْرِ [3]	الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۸۰﴾	وَ	اٰتَيْنٰهُمْ
ضرور بیشک	جھٹلایا	حجر والوں (نے)	رسولوں (کو)	اور	ہم نے دیں ان (حجر والوں) کو

بیشک حجر والوں نے رسولوں کو جھٹلایا ○ اور ہم نے انہیں

1 ...ایمان اور دین، عقل اور فراست اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہیں کیونکہ ان سے تقویٰ اور طہارت نصیب ہوتی ہے۔ بے عقل، غافل اور کافر ایسے واقعات کو اتفاقی یا آسمانی تاثیرات سے مانتا ہے جیسا کہ آج بھی دیکھا جارہا ہے، لیکن عقلمند مومن ان کو مخلوق کی بدعملی کا نتیجہ جان کر دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا کرتا ہے۔ 2 ......ان سے حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم مراد ہے۔ ”اَیْکَۃ“ گھنے جنگل کو کہتے ہیں اور ان لوگوں کا شہر چونکہ سرسبز جنگلوں اور مرغزاروں کے درمیان تھا اس لئے انہیں گھنے جنگل والا فرمایا گیا۔ 3 ...... ”حِجْر“ مدینۂ منورہ اور شام کے درمیان ایک وادی ہے جس میں قومِ ثمود رہتے تھے۔

اٰیٰتِنَا فَكَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ ﴿۸۱﴾ وَ كَانُوْا یَنْحِتُوْنَ

اٰیٰتِنَا	فَكَانُوْا	عَنْهَا	مُعْرِضِیْنَ ﴿۸۱﴾	وَ	كَانُوْا یَنْحِتُوْنَ
اپنی نشانیاں	تو وہ رہے	ان سے	منہ پھیرے ہوئے	اور	وہ تراش تراش کر بناتے تھے

اپنی نشانیاں دیں تو وہ ان سے منہ پھیرے رہے ○ اور وہ بے خوف ہو کر پہاڑوں میں

مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا اٰمِنِیْنَ ﴿۸۲﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّیْحَةُ

مِنَ الْجِبَالِ	بُیُوْتًا	اٰمِنِیْنَ ﴿۸۲﴾	فَاَخَذَتْهُمُ	الصَّیْحَةُ
پہاڑوں سے	گھر	بے خوف ہو کر	تو پکڑ لیا انہیں	زوردار چیخ (نے)

تراش تراش کر گھر بناتے تھے ○ تو انہیں صبح ہوتے زوردار چیخ نے

مُصْبِحِیْنَ ﴿۸۳﴾ فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۸۴﴾

مُصْبِحِیْنَ ﴿۸۳﴾	فَمَاۤ اَغْنٰى	عَنْهُمْ	مَّا	كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۸۴﴾ [1]
صبح ہوتے ہوئے	تو کام نہ آیا	ان سے (کے)	جو	وہ کماتے تھے

پکڑ لیا ○ تو ان کی کمائی کچھ ان کے کام نہ آئی ○

وَ مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا

وَ	مَا خَلَقْنَا	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	وَ	مَا
اور	ہم نے پیدا نہیں کیا	آسمانوں	اور	زمین	اور	جو کچھ

اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے

بَیْنَهُمَاۤ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَ اِنَّ السَّاعَةَ

بَیْنَهُمَاۤ	اِلَّا	بِالْحَقِّ	وَ	اِنَّ	السَّاعَةَ
ان دونوں کے درمیان (ہے)	مگر	حق کے ساتھ	اور	بیشک	قیامت

سب حق کے ساتھ بنایا اور بیشک قیامت

کائنات کی تخلیق با مقصد اور قیامت کا وقوع یقینی ہے

1 ...... حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کی بستیوں کے آثار عرب کی سرزمین میں آج بھی موجود ہیں اور وہاں وہ جگہ "مدائنِ صالح" کے نام سے معروف ہے، آج بھی لوگ ان آثار کو دیکھنے جاتے ہیں۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب مقامِ حِجر کے پاس سے گزرے تو ارشاد فرمایا "ظالموں کے مکانات میں روتے ہوئے داخل ہونا، ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی وہ عذاب آجائے جو ان پر آیا تھا۔ پھر سواری پر بیٹھے ہوئے اپنے چہرۂ انور پر چادر ڈال لی۔ (بخاری، ۲/۴۳۲، الحدیث: ۳۳۸۰)

اللہ تعالیٰ کی شان خالقیت اور علم

لَاٰتِیَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِیْلَ ﴿۸۵﴾ اِنَّ رَبَّكَ

لَاٰتِیَةٌ	فَاصْفَحِ	الصَّفْحَ الْجَمِیْلَ ﴿۸۵﴾	اِنَّ	رَبَّكَ
ضرور آنے والی (ہے)	تو تم درگزر کرو	اچھی طرح درگزر کرنا	بیشک	تمہارا رب

آنے والی ہے تو تم اچھی طرح درگزر کرو ○ بیشک تمہارا رب ہی

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمتیں

هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِیْمُ ﴿۸۶﴾ وَلَقَدْ اٰتَیْنٰكَ سَبْعًا

هُوَ	الْخَلّٰقُ	الْعَلِیْمُ ﴿۸۶﴾	وَ	لَقَدْ	اٰتَیْنٰكَ	سَبْعًا[1]
وہی	بہت پیدا کرنے والا	جاننے والا (ہے)	اور	ضرور بیشک	ہم نے دیں تجھے	سات (آیتیں)

بہت پیدا کرنے والا، جاننے والا ہے ○ اور بیشک ہم نے تمہیں سات آیتیں دیں

مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ ﴿۸۷﴾ لَا تَمُدَّنَّ

مِّنَ الْمَثَانِیْ	وَ	الْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ ﴿۸۷﴾	لَا تَمُدَّنَّ[2]
بار بار دہرائی جانے والی	اور	عظمت والا قرآن (دیا)	تم نہ اٹھاؤ، نہ پھیلاؤ

جو بار بار دہرائی جاتی ہیں اور عظمت والا قرآن (دیا) ○ تم اپنی نگاہ

کفار کے مال کی طرف نظر نہ اٹھانے اور مومنین پر شفقت کی تاکید

عَیْنَیْكَ اِلٰی مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا

عَیْنَیْكَ	اِلٰی	مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ	اَزْوَاجًا
اپنی آنکھیں	(اس) کی طرف	جس کے ذریعے ہم نے فائدہ اٹھانے دیا	کئی جوڑوں، قسموں (کو)

اس مال و اسباب کی طرف نہ اٹھاؤ جس کے ذریعے ہم نے کافروں کی کئی قسموں کو

مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَیْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ

مِّنْهُمْ	وَ	لَا تَحْزَنْ	عَلَیْهِمْ	وَ	اخْفِضْ	جَنَاحَكَ
ان (کافروں) میں سے	اور	تم غم نہ کرو	ان پر	اور	جھکا کر رکھو	اپنے بازو (رحمت کے)

فائدہ اٹھانے دیا ہے اور ان کا کچھ غم نہ کھاؤ اور مسلمانوں کیلئے

1 ......سات آیتوں سے مراد سورۂ فاتحہ ہے اور سورۂ فاتحہ کو مثانی یعنی بار بار دہرائے جانے والی کہنے کی مختلف وجوہات ہیں (1) سورۂ فاتحہ نماز کی ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے۔ (2) یہ سورت دو مرتبہ نازل ہوئی، پہلی بار مکہ میں اور دوسری بار مدینہ میں، اس لئے اسے مثانی یعنی بار بار نازل ہونے والی فرمایا گیا۔

2 ......اس آیت میں بظاہر خطاب نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ہے لیکن حقیقت میں دنیا کے مال و متاع کی طرف نظر کرنے کی ممانعت امت کو ہے کیونکہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تو پہلے سے ہی اس بات سے محفوظ تھے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا کفار کو عذابِ الٰہی سے ڈرانا

لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٨﴾ وَ قُلْ اِنِّیْۤ اَنَا النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ ﴿٨٩﴾ ج

لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٨﴾	وَ	قُلْ	اِنِّیْۤ	اَنَا	النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ ﴿٨٩﴾
ایمان والوں کے لئے	اور	تم کہو	بیشک میں	میں (ہی)	صاف ڈر سنانے والا (ہوں)

اپنے بازو بچھادو ○ اور تم فرماؤ کہ میں ہی صاف ڈر سنانے والا ہوں ○

كَمَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ ﴿٩٠﴾ لا الَّذِيْنَ جَعَلُوا

كَمَاۤ	اَنْزَلْنَا	عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ ﴿٩٠﴾ (1)	الَّذِيْنَ	جَعَلُوا
جیسا	ہم نے اتارا	تقسیم کرنے والوں پر	وہ لوگ جنہوں نے	کر دیا

جیسا ہم نے تقسیم کرنے والوں پر اتارا ○ جنہوں نے کلامِ الٰہی کے

اعمال کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا

الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ ﴿٩١﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَسْــَٔلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٩٢﴾ لا

الْقُرْاٰنَ	عِضِيْنَ ﴿٩١﴾	فَوَرَبِّكَ	لَنَسْــَٔلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٩٢﴾
قرآن (کو)	ٹکڑے ٹکڑے	تو تمہارے رب کی قسم	ہم ضرور ان سب سے پوچھیں گے

ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے ○ تو تمہارے رب کی قسم ہم ضرور ان سب سے پوچھیں گے ○

اعلانیہ دعوتِ اسلام دینے کا حکم

عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٣﴾ الربع فَاصْدَعْ بِمَا

عَمَّا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٣﴾	فَاصْدَعْ	بِمَا
(اُس) کے بارے میں جو	وہ عمل کرتے تھے	تو تم اعلانیہ کہہ دو	(وہ بات) جس کا

اُس کے بارے میں جو وہ کرتے تھے ○ پس وہ بات اعلانیہ کہہ دو جس کا

کفار کے مقابلے میں کافی ہونے کا وعدۂ الٰہی

تُؤْمَرُ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٩٤﴾ اِنَّا كَفَيْنٰكَ

تُؤْمَرُ	وَ	اَعْرِضْ	عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٩٤﴾	اِنَّا	كَفَيْنٰكَ
تمہیں حکم دیا جارہا ہے	اور	منہ پھیر لو	مشرکوں سے	بیشک ہم	ہم کافی ہوں گے تجھے

آپ کو حکم دیا جارہا ہے اور مشرکوں سے منہ پھیر لو ○ بیشک ان ہنسنے والوں کے مقابلے میں

1 ......ان سے کون لوگ مراد ہیں؟ اس بارے میں مفسرین کے دو قول یہ ہیں: (1) ان سے یہودی اور عیسائی مراد ہیں، کیونکہ انہوں نے قرآنِ پاک کو دو حصوں میں تقسیم کردیا یعنی قرآنِ کریم کا جو حصہ اُن کی کتابوں کے موافق تھا وہ اس پر ایمان لائے اور باقی کے منکر ہوگئے۔ (2) ان سے کفارِ قریش مراد ہیں، ان میں سے بعض کفار قرآن کو جادو، بعض کہانت اور بعض افسانہ کہتے تھے، اس طرح انہوں نے قرآن کریم کے بارے میں اپنے اقوال تقسیم کر رکھے تھے۔

الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ﴿٩٥﴾ الَّذِيْنَ يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ

مَعَ اللّٰهِ	يَجْعَلُوْنَ	الَّذِيْنَ	الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ﴿٩٥﴾
اللہ کے ساتھ	ٹھہراتے ہیں	وہ لوگ جو	مذاق اڑانے والوں (کے مقابلے میں)

ہم تمہیں کافی ہوں گے ○ جو اللہ کے ساتھ دوسرا معبود

اِلٰهًا اٰخَرَ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٩٦﴾ وَ لَقَدْ نَعْلَمُ

نَعْلَمُ	لَقَدْ	وَ	فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٩٦﴾	اِلٰهًا اٰخَرَ
ہم جانتے ہیں	ضرور بیشک	اور	تو عنقریب وہ جان جائیں گے	دوسرا معبود

ٹھہراتے ہیں تو عنقریب جان جائیں گے ○ اور بیشک ہمیں معلوم ہے

اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ ﴿٩٧﴾

يَقُوْلُوْنَ ﴿٩٧﴾	بِمَا	صَدْرُكَ	يَضِيْقُ	اَنَّكَ
وہ (کافر) کہتے ہیں	(ان باتوں) سے جو	تمہارا سینہ، دل	تنگ ہوتا ہے	کہ تم

کہ ان کی باتوں سے آپ کا دل تنگ ہوتا ہے ○

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ كُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿٩٨﴾ وَ

وَ	مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿٩٨﴾ (1)	كُنْ	وَ	بِحَمْدِ رَبِّكَ	فَسَبِّحْ
اور	سجدہ کرنے والوں میں سے	ہو جاؤ	اور	اپنے رب کی حمد کے ساتھ	تو تم پاکی بیان کرو

تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی پاکی بیان کرو اور سجدہ کرنے والوں میں سے ہو جاؤ ○ اور

اعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ﴿٩٩﴾ ع

الْيَقِيْنُ ﴿٩٩﴾	يَاْتِيَكَ	حَتّٰى	رَبَّكَ	اعْبُدْ (2)
یقین (یعنی موت)	آجائے تمہیں	یہاں تک کہ	اپنے رب (کی)	عبادت کرتے رہو

اپنے رب کی عبادت کرتے رہو حتّٰی کہ تمہیں موت آجائے ○

کفار کے طنز و استہزاء پر غمزدہ ہونے والے کا علاج

ع ۶

1 ...... غمگین شخص کو چاہئے کہ وہ اپنے غم کو دور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس بیان کرنے اور اس کی عبادت کرنے میں مشغول ہو جائے، اس سے اِنْ شَاءَ اللہ اس کا غم دور ہو جائے گا۔ 2 ...... اس سے معلوم ہوا کہ بندہ خواہ کتنا ہی بڑا ولی بن جائے وہ عبادات سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔ جب سیّدُ المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو آخری دم تک عبادت کرنے کا حکم دیا گیا، تو ہم کیا چیز ہیں۔ اس سے ان لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہئے جو اپنے آپ کو بڑے بلند مقام و مرتبہ پر فائز سمجھ کر عبادات کے معاملے میں خود کو بے نیاز جانتے ہیں، انہیں غور کرنا چاہئے کہ وہ کہیں شیطان کے خفیہ اور خطرناک وار کا شکار تو نہیں ہو گئے۔

آیات:128 رکوع:16

سُوْرَۃُ النَّحل مَكِّيَّةٌ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الرَّحِیۡمِ	الرَّحۡمٰنِ	اللّٰہِ	بِسۡمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

عذاب کے طلبگاروں کو وعید اور شانِ الٰہی

اَتٰۤی اَمۡرُ اللّٰہِ فَلَا تَسۡتَعۡجِلُوۡہُ ؕ سُبۡحٰنَہٗ وَ تَعٰلٰی

تَعٰلٰی	وَ	سُبۡحٰنَہٗ	فَلَا تَسۡتَعۡجِلُوۡہُ	اَمۡرُ اللّٰہِ	اَتٰۤی
بلند وبالا ہے	اور	پاکی ہے اسے	تو تم جلدی طلب نہ کرو اس کو	اللہ کا حکم	(قریب) آگیا

اللہ کا حکم قریب آگیا تو تم اس کو جلدی طلب نہ کرو، (اللہ) ان کے شرک سے

وحی کے ساتھ فرشتوں کے نزول سے متعلق دو سوالِ الٰہی اور اس کا مقصد

عَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ ① یُنَزِّلُ الۡمَلٰٓئِکَۃَ بِالرُّوۡحِ

بِالرُّوۡحِ (2)	الۡمَلٰٓئِکَۃَ (1)	یُنَزِّلُ	یُشۡرِکُوۡنَ ①	عَمَّا
روح (یعنی وحی) کے ساتھ	فرشتوں (کو)	اللہ اتارتا ہے	کافر شریک ٹھہراتے ہیں	(اس) سے جسے

پاک اور بلند وبالا ہے ○ اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے

مِنۡ اَمۡرِہٖ عَلٰی مَنۡ یَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِہٖۤ اَنۡ اَنۡذِرُوۡۤا اَنَّہٗ

اَنَّہٗ	اَنۡذِرُوۡۤا	اَنۡ	مِنۡ عِبَادِہٖۤ	یَّشَآءُ	عَلٰی مَنۡ	مِنۡ اَمۡرِہٖ
کہ	تم ڈر سناؤ	کہ	اپنے بندوں میں سے	وہ چاہتا ہے	جس پر	اپنے حکم سے

اس پر فرشتوں کو اپنے حکم سے روح یعنی وحی کے ساتھ نازل فرماتا ہے کہ تم ڈر سناؤ کہ

(1) ... یہاں ملائکہ سے مراد حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں، ان کی تعظیم کے لئے جمع کا صیغہ "اَلْمَلٰٓئِکَۃَ" ذکر فرمایا گیا ہے۔

(2) ...... یہاں روح سے مراد وحی ہے۔ وحی کو روح اس لئے فرمایا گیا کہ جس طرح روح کے ذریعے جسم زندہ ہوتا ہے اور روح نہ ہو تو جسم مردہ ہو جاتا ہے اسی طرح وحی کے ذریعے دل زندہ ہوتا ہے اور اسی سے ابدی سعادت کا پتا چلتا ہے اور جو دل وحی سے دور ہو وہ مردہ ہو جاتا ہے۔

آسمان وزمین کی تخلیق بامقصد ہونے اور شانِ الٰہی کا بیان

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ۝٢ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ

لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّاۤ	اَنَا	فَاتَّقُوْنِ ۝٢	خَلَقَ [1]	السَّمٰوٰتِ	وَ
نہیں	کوئی معبود	سوائے	میرے	تو تم ڈرو مجھ سے	اس نے بنایا	آسمانوں	اور

میرے سوا کوئی معبود نہیں تو مجھ سے ڈرو ۝ اس نے آسمانوں اور

الْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝٣

الْاَرْضَ	بِالْحَقِّ	تَعٰلٰى	عَمَّا	يُشْرِكُوْنَ ۝٣
زمین (کو)	حق کے ساتھ	وہ بلند وبالا ہے	(اس) سے جسے	کافر شریک ٹھہراتے ہیں

زمین کو حق کے ساتھ بنایا۔ وہ ان کے شرک سے بلند وبالا ہے ۝

انسان کی پیدائش اور اس کی ناشکری کا ذکر

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ۝٤

خَلَقَ	الْاِنْسَانَ [2]	مِنْ نُّطْفَةٍ	فَاِذَا	هُوَ	خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ۝٤
اس نے پیدا کیا	انسان (کو)	منی سے	پھر جبھی	وہ	کھلم کھلا جھگڑنے والا (بن گیا)

اس نے انسان کو منی سے پیدا کیا پھر جبھی وہ کھلم کھلا جھگڑنے والا بن گیا ۝

مویشیوں اور دیگر جانوروں سے حاصل ہونے والے فوائد

وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا ۚ لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ

وَ	الْاَنْعَامَ	خَلَقَهَا	لَكُمْ	فِيْهَا	دِفْءٌ	وَّ	مَنَافِعُ
اور	چوپائے	اس نے پیدا کیا انہیں	تمہارے لیے	ان میں	گرم لباس	اور	بہت سے منافع (ہیں)

اور اس نے جانور پیدا کئے، ان میں تمہارے لیے گرم لباس اور بہت سے فائدے ہیں

وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝٥ وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ

وَ	مِنْهَا	تَاْكُلُوْنَ ۝٥	وَ	لَكُمْ	فِيْهَا	جَمَالٌ
اور	ان سے	تم (غذا بھی) کھاتے ہو	اور	تمہارے لئے	ان میں	زینت (ہے)

اور ان سے تم (غذا بھی) کھاتے ہو ۝ اور تمہارے لئے ان میں زینت ہے

1 ...... اس آیت سے اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت، وحدانیت اور اپنے معبود ہونے پر بطور دلیل ان چیزوں کا ذکر فرمایا ہے کہ جنہیں پیدا کرنے پر اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی قادر نہیں۔ 2 ...... اُبی بن خلف مرنے کے بعد زندہ ہونے کا انکار کرتا تھا، ایک مرتبہ کسی مردے کی گلی ہوئی ہڈی اٹھالایا اور حضور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سے کہنے لگا آپ کا یہ خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ہڈی کو زندگی دے گا! اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور نہایت نفیس جواب دیا گیا کہ ہڈی تو کچھ نہ کچھ عضو اور شکل رکھتی بھی ہے، اللہ تعالیٰ تو منی کے ایک چھوٹے سے بے حس وحرکت قطرے سے تجھ جیسا جھگڑالو انسان پیدا کر دیتا ہے، یہ دیکھ کر ==

حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ۝٦ وَ

حِيْنَ	تُرِيْحُوْنَ	وَ	حِيْنَ	تَسْرَحُوْنَ ۝٦	وَ
جب	شام کے وقت واپس لاتے ہو (انہیں)	اور	جب	(صبح کے وقت) چرنے کیلئے چھوڑتے ہو	اور

جب تم انہیں شام کو واپس لاتے ہو اور جب چرنے کیلئے چھوڑتے ہو ۝ اور

تَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا

تَحْمِلُ (1)	اَثْقَالَكُمْ	اِلٰى بَلَدٍ	لَّمْ تَكُوْنُوْا	بٰلِغِيْهِ	اِلَّا
وہ (جانور) اٹھاتا ہے	تمہارے بوجھ	(اس) شہر تک	تم نہیں ہو	اس تک پہنچنے والے	مگر

وہ جانور تمہارے بوجھ اٹھا کر ایسے شہر تک لے جاتے ہیں جہاں تم اپنی جان کو مشقت میں ڈالے بغیر

بِشِقِّ الْاَنْفُسِ ؕ اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝٧ۙ وَّالْخَيْلَ

بِشِقِّ الْاَنْفُسِ	اِنَّ	رَبَّكُمْ	لَرَءُوْفٌ	رَّحِيْمٌ ۝٧	وَّ	الْخَيْلَ
جانوں کی مشقت کے ساتھ	بیشک	تمہارا رب	ضرور نہایت مہربان	رحم والا (ہے)	اور	گھوڑے

نہیں پہنچ سکتے، بیشک تمہارا رب نہایت مہربان رحم والا ہے ۝ اور (اس نے) گھوڑے

وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً ؕ

وَ	الْبِغَالَ	وَ	الْحَمِيْرَ	لِتَرْكَبُوْهَا	وَ	زِيْنَةً
اور	خچر	اور	گدھے (پیدا کئے)	تاکہ تم سوار ہو ان پر	اور	زینت (کے لئے پیدا کئے)

اور خچر اور گدھے (پیدا کئے) تاکہ تم ان پر سوار ہو اور یہ تمہارے لئے زینت ہے

وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝٨ وَعَلَى اللّٰهِ

وَ	يَخْلُقُ	مَا	لَا تَعْلَمُوْنَ ۝٨ (2)	وَ	عَلَى اللّٰهِ
اور	وہ پیدا کرے گا	(ایسی چیزیں) جو	تم نہیں جانتے	اور	اللہ (کے ذمۂ کرم) پر (ہے)

اور (ابھی مزید) ایسی چیزیں پیدا کرے گا جو تم جانتے نہیں ۝ اور درمیان کا سیدھا راستہ (دکھانا)

سب لوگوں کو ہدایت نصیب نہ ہوگی

= بھی تو اس کی قدرت پر ایمان نہیں لاتا۔

1 ... اس آیت سے ثابت ہوا کہ جانوروں پر سواری کرنا اور ان پر سامان لادنا جائز ہے البتہ جتنی ان میں بوجھ برداشت کرنے کی قوت ہو اسی حساب سے ان پر سامان لادا جائے۔ 2 ...... اس میں وہ تمام چیزیں آگئیں جو آدمی کے فائدے، راحت و آرام اور آسائش کے کام آتی ہیں اور وہ اس وقت تک موجود نہیں ہوئی تھیں لیکن اللہ تعالیٰ کو ان کا آئندہ پیدا کرنا منظور تھا جیسے کہ بحری جہاز، ریل گاڑیاں، کاریں، بسیں، ہوائی جہاز اور اس طرح کی ہزاروں، لاکھوں سائنسی =

قدرتِ الٰہی کی نشانیاں: بارش کا پانی اور اس کے منافع

ع ١٠ / ٧

قَصۡدُ السَّبِيۡلِ وَمِنۡهَا جَآئِرٌ ؕ وَلَوۡ شَآءَ

قَصۡدُ السَّبِيۡلِ (1)	وَ	مِنۡهَا	جَآئِرٌ	وَ	لَوۡ	شَآءَ
درمیانہ راستہ (دکھانا)	اور	ان میں سے	ٹیڑھا (راستہ بھی ہے)	اور	اگر	وہ چاہتا

اللہ کے ذمۂ کرم پر ہی ہے اور ان راستوں میں سے کوئی ٹیڑھا راستہ بھی ہے اور اگر وہ چاہتا

لَهَدٰىكُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ۹ هُوَ الَّذِىۡۤ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً

لَهَدٰىكُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ۹ (2)	هُوَ	الَّذِىۡۤ	اَنۡزَلَ	مِنَ السَّمَآءِ	مَآءً
(تو) ضرور ہدایت دیدیتا تم سب کو	وہی (ہے)	جس نے	اتارا	آسمان سے	پانی

تو تم سب کو ہدایت دیدیتا ○ وہی ہے جس نے آسمان سے پانی اتارا،

لَّـكُمۡ مِّنۡهُ شَرَابٌ وَّمِنۡهُ شَجَرٌ فِيۡهِ

لَّـكُمۡ	مِّنۡهُ	شَرَابٌ	وَّ	مِنۡهُ	شَجَرٌ	فِيۡهِ
تمہارے لئے	اس سے	پینا (ہے)	اور	اسی سے	درخت (اگتے ہیں)	اس میں

اس سے تمہارا پینا ہے اور اسی سے درخت (اگتے) ہیں جن سے

تُسِيۡمُوۡنَ ۱۰ يُنۡۢبِتُ لَـكُمۡ بِهِ الزَّرۡعَ وَالزَّيۡتُوۡنَ وَ

تُسِيۡمُوۡنَ ۱۰	يُنۡۢبِتُ	لَـكُمۡ	بِهِ	الزَّرۡعَ	وَ	الزَّيۡتُوۡنَ	وَ
تم (جانور) چراتے ہو	وہ اگاتا ہے	تمہارے لیے	اس (پانی) سے	کھیتی	اور	زیتون	اور

تم (جانور) چراتے ہو ○ اس پانی سے وہ تمہارے لیے کھیتی اور زیتون اور

النَّخِيۡلَ وَالۡاَعۡنَابَ وَمِنۡ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً

النَّخِيۡلَ	وَ	الۡاَعۡنَابَ	وَ	مِنۡ كُلِّ الثَّمَرٰتِ	اِنَّ	فِىۡ ذٰلِكَ	لَاٰيَةً
کھجور	اور	انگور	اور	تمام پھلوں سے	بیشک	اس میں	ضرور نشانی (ہے)

کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل اگاتا ہے، بیشک اس میں

= ایجادات۔ اور ابھی آئندہ زمانے میں نہ جانے کیا کیا ایجاد ہو گا لیکن جو بھی ایجاد ہو گا وہ اس آیت میں داخل ہو گا۔

1 ...... اس کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول بھیج کر اور کتابیں نازل فرما کر سیدھے راستے کو بیان کرنا اپنے ذمۂ کرم پر لیا ہوا ہے، یہ اس کا فضل اور احسان ہے۔

2 ..... یعنی اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہتا تو تم سب کو سیدھے راستے تک پہنچا دیتا لیکن اس نے ایسا نہیں چاہا کیونکہ اللہ تعالیٰ ازل سے یہ بات جانتا ہے کہ کچھ لوگ ایسے ہیں جو جنت میں جانے کے قابل ہیں اور کچھ ایسے ہیں جو جہنم میں جانے کے لائق ہیں، لہٰذا سب کو ہدایت نصیب نہ ہو گی۔

قدرتِ الٰہی کی آفاقی نشانیاں

لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ⑪ وَ سَخَّرَ لَكُمُ الَّیْلَ وَ

لِّقَوْمٍ	یَّتَفَكَّرُوْنَ ⑪	وَ	سَخَّرَ	لَكُمُ	الَّیْلَ	وَ
(ان)لوگوں کے لئے	جو غور و فکر کرتے ہیں	اور	اس نے کام میں لگادیا	تمہارے لیے	رات	اور

غور و فکر کرنے والوں کیلئے نشانی ہے ○ اور اس نے تمہارے لیے رات اور

النَّهَارَ ۙ وَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ ؕ وَ النُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ؕ

النَّهَارَ	وَ	الشَّمْسَ	وَ	الْقَمَرَ	وَ	النُّجُوْمُ	مُسَخَّرٰتٌ	بِاَمْرِهٖ
دن	اور	سورج	اور	چاند(کو)	اور	ستارے	پابند(ہیں)	اسی کے حکم کے

دن اور سورج اور چاند کو کام میں لگادیا اور ستارے (بھی) اسی کے حکم کے پابند ہیں۔

زمین کی پیداوار میں قدرتِ الٰہی کی دلیل

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ⑫ ۙ وَ

اِنَّ	فِیْ ذٰلِكَ	لَاٰیٰتٍ	لِّقَوْمٍ	یَّعْقِلُوْنَ ⑫ (1)	وَ
بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں(ہیں)	(ان)لوگوں کے لئے	جو عقل رکھتے ہیں	اور

بیشک اس میں عقل مندوں کیلئے نشانیاں ہیں ○ اور

مَا ذَرَاَ لَكُمْ فِی الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ؕ

مَا	ذَرَاَ	لَكُمْ	فِی الْاَرْضِ	مُخْتَلِفًا	اَلْوَانُهٗ
(انہیں کام میں لگادیا)جو	اس نے پیدا کیا	تمہارے لیے	زمین میں	مختلف(ہیں)	ان کے رنگ

(اس نے تمہارے کام میں لگادیں) وہ مختلف رنگوں والی چیزیں جو اس نے تمہارے لیے زمین میں پیدا کیں۔

سمندر کی تسخیر اور اس کے فوائد و مقاصد

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّذَّكَّرُوْنَ ⑬ وَ هُوَ

اِنَّ	فِیْ ذٰلِكَ	لَاٰیَةً	لِّقَوْمٍ	یَّذَّكَّرُوْنَ ⑬	وَ	هُوَ
بیشک	اس میں	ضرور نشانی(ہے)	(ان)لوگوں کے لئے	جو نصیحت مانتے ہیں	اور	وہی(ہے)

بیشک اس میں نصیحت ماننے والوں کیلئے نشانی ہے ○ اور وہی ہے

(1).....اس آیت سے یہ تین چیزیں معلوم ہوئیں، (1) ہر ذرہ معرفتِ الٰہی کا خزانہ ہے، لیکن اس کیلئے صحیح عقل کی ضرورت ہے۔ (2) اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی عقل اچھی ہے جو اللہ تعالیٰ کو پہچانے جبکہ جو عقل اس کی معرفت تک نہ پہنچائے وہ بے عقلی ہے۔ (3) علمِ طب، ریاضی و فلکیات وغیرہ بہت عمدہ و اعلیٰ علوم ہیں کہ ان سے اللہ تعالیٰ کی معرفت میں مدد ملتی ہے۔

الَّذِیْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِیًّا وَّ

الَّذِیْ	سَخَّرَ	الْبَحْرَ(1)	لِتَاْكُلُوْا	مِنْهُ	لَحْمًا طَرِیًّا(2)	وَّ
جس نے	قابو میں دے دیا	دریا،سمندر	تاکہ تم کھاؤ	اس سے	تازہ گوشت	اور

جس نے سمندر تمہارے قابو میں دیدیئے تاکہ تم اس میں سے تازہ گوشت کھاؤ اور

تَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْیَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَ تَرَى الْفُلْكَ

تَسْتَخْرِجُوْا	مِنْهُ	حِلْیَةً(3)	تَلْبَسُوْنَهَا	وَ	تَرَى	الْفُلْكَ
تم نکالو	اس سے	زیور	تم پہنتے ہو اسے	اور	تم دیکھتے ہو	کشتیاں

تم اس میں سے زیور نکالو جسے تم پہنتے ہو اور تم اس میں کشتیوں کو دیکھتے ہو

مَوَاخِرَ فِیْهِ وَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ لَعَلَّكُمْ

مَوَاخِرَ	فِیْهِ	وَ	لِتَبْتَغُوْا	مِنْ فَضْلِهٖ	وَ	لَعَلَّكُمْ
(پانی کو) چیرتی ہوئی چلتی ہیں	اس میں	اور	تاکہ تم تلاش کرو	اس کے فضل سے	اور	تاکہ تم

کہ پانی کو چیرتی ہوئی چلتی ہیں اور اس لئے کہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم

تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَ اَلْقٰى فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ تَمِیْدَ

تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۴﴾	وَ	اَلْقٰى	فِی الْاَرْضِ	رَوَاسِیَ	اَنْ	تَمِیْدَ
شکر ادا کرو	اور	اس نے ڈالے	زمین میں	(پہاڑوں کے) لنگر	کہ	حرکت (نہ) کرتی رہے

شکر ادا کرو○ اور اس نے زمین میں لنگر ڈالے تاکہ زمین تمہیں لے کر

بِكُمْ وَ اَنْهٰرًا وَّ سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵﴾ۙ وَ

بِكُمْ	وَ	اَنْهٰرًا	وَّ	سُبُلًا	لَّعَلَّكُمْ	تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵﴾	وَ
تمہارے ساتھ	اور	نہریں	اور	راستے (بنائے)	تاکہ تم	راستہ پالو	اور

حرکت نہ کرتی رہے اور اس نے نہریں اور راستے بنائے تاکہ تم راستہ پالو○ اور

انسانوں کیلئے نعمتیں

(1)......سمندر کی تسخیر کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو سمندر سے نفع اٹھانے کی قدرت عطا کر دی ہے، وہ کشتیوں اور بحری جہازوں کے ذریعے اس میں سفر کر سکتے ہیں، غوطے لگا کر اس کی تہہ میں پہنچ سکتے ہیں اور اس میں سے شکار کر سکتے ہیں۔ (2)......اس سے مراد مچھلی ہے۔ سمندری جانوروں میں سے صرف مچھلی کا گوشت حلال ہے۔ (3)......زیور سے مراد گوہر و مرجان ہیں اور پہننے سے مراد عورتوں کا پہننا ہے کیونکہ زیور عورتوں کی زینت ہے اور چونکہ عورتوں کا زیوروں کے ذریعے سجنا سنورنا مردوں کی وجہ سے ہوتا ہے اس لئے گویا کہ یہ مردوں کی زینت اور لباس ہے۔

بتوں کے پجاریوں کو نصیحت

عَلٰمٰتٍ ؕ وَ بِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿١٦﴾ اَفَمَنْ يَّخْلُقُ

عَلٰمٰتٍ	وَ	بِالنَّجْمِ	هُمْ	يَهْتَدُوْنَ ﴿١٦﴾	اَفَمَنْ	يَّخْلُقُ
کئی نشانیاں (بنائیں)	اور	ستاروں سے	وہ	راستہ پالیتے ہیں	تو کیا جو	پیدا کرتا ہے

(راستوں کیلئے) کئی نشانیاں بنائیں اور لوگ ستاروں سے راستہ پالیتے ہیں ○ تو کیا جو پیدا کرنے والا ہے

اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بے شمار ہیں

كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿١٧﴾ وَ اِنْ تَعُدُّوْا

كَمَنْ	لَّا يَخْلُقُ	اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿١٧﴾	وَ	اِنْ	تَعُدُّوْا
(وہ اس) جیسا (ہو گا) جو	پیدا نہیں کر سکتا	تو کیا تم نصیحت نہیں مانتے	اور	اگر	تم گنو

وہ اس جیسا ہے جو کچھ بھی نہیں بنا سکتا؟ تو کیا تم نصیحت نہیں مانتے؟ ○ اور اگر تم اللہ کی نعمتیں

اللہ تعالیٰ ظاہر و باطن سے باخبر ہے

نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٨﴾ وَ

نِعْمَةَ اللّٰهِ	لَا تُحْصُوْهَا	اِنَّ	اللّٰهَ	لَغَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ﴿١٨﴾	وَ
اللہ کی نعمت	تم شمار نہیں کر سکو گے اسے	بیشک	اللہ	ضرور بخشنے والا	مہربان (ہے)	اور

گنو تو انہیں شمار نہیں کر سکو گے، بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ اور

بتوں کی حقیقت

اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَ مَا تُعْلِنُوْنَ ﴿١٩﴾ وَ الَّذِيْنَ

اللّٰهُ	يَعْلَمُ	مَا	تُسِرُّوْنَ	وَ	مَا	تُعْلِنُوْنَ ﴿١٩﴾ [1]	وَ	الَّذِيْنَ
اللہ	جانتا ہے	جو	تم چھپاتے ہو	اور	جو	تم ظاہر کرتے ہو	اور	وہ لوگ جو

اللہ جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو ○ اور اللہ کے سوا

يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّ هُمْ

يَدْعُوْنَ [2]	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	لَا يَخْلُقُوْنَ	شَيْئًا	وَّ	هُمْ
عبادت کرتے ہیں	اللہ کے سوا	وہ پیدا نہیں کرتے	کوئی چیز	اور (بلکہ)	وہ (خود)

جن کی یہ لوگ عبادت کرتے ہیں وہ تو کسی شے کو پیدا نہیں کرتے بلکہ وہ تو خود

1 ... اس آیت میں بیان ہوا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے تمام ظاہری و باطنی اعمال جانتا ہے، اس میں ہر اس شخص کے لئے بڑی عبرت و نصیحت ہے جو لوگوں سے چھپ کر برے اعمال کرتا ہے اور اپنا برا عمل لوگوں پر ظاہر ہونے سے ڈرتا ہے جبکہ وہ اس رب تعالیٰ سے نہیں ڈرتا جو اس کی تنہائیوں اور خلوتوں کے اعمال بھی جانتا ہے۔ 2 ... مستند مفسرین نے اپنی تفاسیر میں اس آیت میں مذکور لفظ "یَدْعُوْنَ" کا معنی "یَعْبُدُوْنَ" یعنی عبادت کرنا لکھا ہے اور قرآنِ پاک میں لفظ "دعا" عبادت کے معنی میں بکثرت استعمال ہوا ہے۔

يُخْلَقُوْنَ ﴿٢٠﴾ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۙ اَيَّانَ

يُخْلَقُوْنَ ﴿٢٠﴾	اَمْوَاتٌ (1)	غَيْرُ اَحْيَآءٍ	وَ	مَا يَشْعُرُوْنَ	اَيَّانَ
بنائے جاتے ہیں	بے جان (ہیں)	زندہ نہیں (ہیں)	اور	وہ خبر نہیں رکھتے	کب

بنائے جاتے ہیں ○ بے جان ہیں زندہ نہیں ہیں اور انہیں خبر نہیں کہ لوگ کب

آخرت کے منکروں کا حال

يُبْعَثُوْنَ ﴿٢١﴾ ع اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ

يُبْعَثُوْنَ ﴿٢١﴾	اِلٰهُكُمْ	اِلٰهٌ وَّاحِدٌ (2)	فَالَّذِيْنَ	لَا يُؤْمِنُوْنَ	بِالْاٰخِرَةِ
انہیں اٹھایا جائے گا	تمہارا معبود	ایک معبود (ہے)	تو وہ لوگ جو	ایمان نہیں لاتے	آخرت پر

اٹھائے جائیں گے ○ تمہارا معبود ایک معبود ہے تو وہ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے

تکبر کرنے والے اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں

قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٢٢﴾ لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ

قُلُوْبُهُمْ	مُّنْكِرَةٌ	وَّ	هُمْ	مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٢٢﴾	لَا جَرَمَ	اَنَّ	اللّٰهَ
ان کے دل	منکر (ہیں)	اور	وہ	تکبر کرنے والے (ہیں)	حقیقت یہ ہے	کہ	اللہ

ان کے دل منکر ہیں اور وہ متکبر ہیں ○ حقیقت یہ ہے کہ اللہ

يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ

يَعْلَمُ	مَا	يُسِرُّوْنَ	وَ	مَا	يُعْلِنُوْنَ	اِنَّهٗ	لَا يُحِبُّ
جانتا ہے	جو	وہ چھپاتے ہیں	اور	جو	ظاہر کرتے ہیں	بیشک وہ	پسند نہیں فرماتا

جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں، بیشک وہ مغروروں کو

قرآن مجید سے متعلق کفار کا طرزِ عمل

الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ﴿٢٣﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ مَّاذَا اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۙ

الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ﴿٢٣﴾	وَ	اِذَا	قِيْلَ	لَهُمْ	مَّاذَا	اَنْزَلَ	رَبُّكُمْ
تکبر کرنے والوں (کو)	اور	جب	کہا جائے	ان سے	کیا	نازل کیا	تمہارے رب (نے)

پسند نہیں فرماتا ○ اور جب ان سے کہا جائے: تمہارے رب نے کیا نازل فرمایا؟

ع ۲

(1)...... تمام مستند مفسرین نے اپنی تفاسیر میں لکھا ہے کہ ان سے مراد بت ہیں، کسی بھی مستند مفسر نے ان آیات کا مصداق انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولیاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم کو قرار نہیں دیا۔ (2)...... یہاں آیات میں نہایت نفیس ترتیب ہے کہ پہلے کثرت کے ساتھ دلائل کو بیان کیا گیا اور اب ان سب دلائل کا اہم ترین نتیجہ توحیدِ باری تعالیٰ کی صورت میں بیان فرمایا گیا اور دلائل و نتیجہ میں بھی کس قدر عمدہ کلام فرمایا گیا کہ کوئی منطق کی باریکیاں اور فلسفے کی موشگافیاں نہیں بلکہ انتہائی عام فہم انداز میں فطرتِ انسانی کے قریب ترین دلائل کو جمع کرتے ہوئے بات کو سمجھا دیا گیا۔ یہی وہ قرآنی اسلوب ہے جو دل و=

قَالُوْۤا اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۲۴﴾ لِیَحْمِلُوْۤا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً

كَامِلَةً	اَوْزَارَهُمْ	لِیَحْمِلُوْۤا	اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۲۴﴾	قَالُوْۤا
پورے	اپنے بوجھ	اس لئے کہ وہ اٹھائیں	(وہ) پہلے لوگوں کی داستانیں (ہیں)	(تو) کہتے ہیں

تو کہتے ہیں: پہلے لوگوں کی داستانیں ہیں ○ اس لئے کہ قیامت کے دن اپنے پورے بوجھ

یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ ۙ وَ مِنْ اَوْزَارِ الَّذِیْنَ یُضِلُّوْنَهُمْ بِغَیْرِ عِلْمٍ ؕ

بِغَیْرِ عِلْمٍ	الَّذِیْنَ یُضِلُّوْنَهُمْ	مِنْ اَوْزَارِ (1)	وَ	یَوْمَ الْقِیٰمَةِ
علم کے بغیر	ان لوگوں کے جنہیں وہ گمراہ کررہے ہیں	کچھ بوجھ	اور	قیامت کے دن

اور کچھ ان لوگوں کے گناہوں کے بوجھ اٹھائیں جنہیں اپنی جہالت سے گمراہ کررہے ہیں۔

اَلَا سَآءَ مَا یَزِرُوْنَ ﴿۲۵﴾ ؑ قَدْ مَكَرَ الَّذِیْنَ

الَّذِیْنَ	مَكَرَ (2)	قَدْ	یَزِرُوْنَ ﴿۲۵﴾	مَا	سَآءَ	اَلَا
ان لوگوں نے جو	فریب کیا	بیشک	وہ بوجھ اٹھاتے ہیں	جو	کیا ہی برا (ہے)	سن لو

سن لو! یہ کیا ہی برا بوجھ اٹھاتے ہیں ○ بیشک ان سے پہلے لوگوں نے

مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ بُنْیَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَیْهِمُ

عَلَیْهِمُ	فَخَرَّ	مِّنَ الْقَوَاعِدِ	بُنْیَانَهُمْ	اللّٰهُ	فَاَتَى	مِنْ قَبْلِهِمْ
ان پر	تو گر پڑی	بنیادوں سے	ان کی تعمیر (کو)	اللہ (نے)	تو لیا	ان سے پہلے (تھے)

مکر و فریب کیا تھا تو اللہ نے ان کی تعمیر کو بنیادوں سے اکھاڑ دیا اور اوپر سے ان پر

السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَ اَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَیْثُ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۲۶﴾

لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۲۶﴾	مِنْ حَیْثُ	الْعَذَابُ	اَتٰىهُمُ	وَ	مِنْ فَوْقِهِمْ	السَّقْفُ
انہیں خبر نہیں تھی	جہاں سے	عذاب	آیا ان پر	اور	ان کے اوپر سے	چھت

چھت گر پڑی اور ان پر وہاں سے عذاب آیا جہاں سے انہیں خبر بھی نہیں تھی ○

== دماغ کو تسخیر کردینے والا ہے۔

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ قوم کا امیر، سردار یا رہنما جو برا طریقہ ایجاد کرے اور لوگ اس کی پیروی کریں تو اسے برا طریقہ ایجاد کرنے کا گناہ بھی ہوگا اور جو لوگ اس برے طریقے پر عمل کریں گے ان کے گناہ کے برابر ایجاد کرنے والے کو بھی گناہ ہوگا۔ 2 ...... اس آیت میں ان لوگوں کی مثال بیان فرمائی گئی ہے جو اپنے انبیاء عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ مکر و فریب کرتے تھے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ پچھلی اُمتوں نے اپنے رسولوں عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ مکر ==

قیامت کے دن کفار و مشرکین کی رسوائی

ثُمَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یُخْزِیْهِمْ وَ یَقُوْلُ اَیْنَ شُرَكَآءِیَ

شُرَكَآءِیَ	اَیْنَ	یَقُوْلُ	وَ	یُخْزِیْهِمْ	یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	ثُمَّ
میرے شریک	کہاں (ہیں)	فرمائے گا	اور	وہ رسوا کرے گا انہیں	قیامت کے دن	پھر

پھر قیامت کے دن اللہ انہیں رسوا کرے گا اور فرمائے گا: کہاں ہیں میرے وہ شریک

الَّذِیْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ فِیْهِمْ ؕ قَالَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ

الْعِلْمَ (1)	اُوْتُوا	الَّذِیْنَ	قَالَ	فِیْهِمْ	كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ	الَّذِیْنَ
علم	دیا گیا	وہ لوگ جنہیں	کہیں گے	ان کے بارے میں	تم جھگڑتے تھے	وہ جو

جن کے بارے میں تم جھگڑتے تھے؟ علم والے کہیں گے:

موت کے وقت کفار کا حال

اِنَّ الْخِزْیَ الْیَوْمَ وَ السُّوْٓءَ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ ۟ۙ الَّذِیْنَ

الَّذِیْنَ	عَلَى الْكٰفِرِیْنَ ۲۷	السُّوْٓءَ	وَ	الْیَوْمَ	الْخِزْیَ	اِنَّ
وہ لوگ جو	کافروں پر (ہے)	برائی	اور	آج	ساری رسوائی	بیشک

بیشک آج ساری رسوائی اور برائی کافروں پر ہے ○ فرشتے ان کافروں کی جان

تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ ظَالِمِیْۤ اَنْفُسِهِمْ ۪ فَاَلْقَوُا

فَاَلْقَوُا	ظَالِمِیْۤ اَنْفُسِهِمْ	الْمَلٰٓىِٕكَةُ	تَتَوَفّٰىهُمُ
تو وہ پیش کریں گے	(اور وہ مرنے والے) اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے (ہیں)	فرشتے	جان نکالتے ہیں ان کی

اس حال میں نکالتے ہیں کہ وہ لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہوتے ہیں تو وہ صلح کی بات

السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ بَلٰۤى اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌۢ

عَلِیْمٌۢ	اللّٰهَ	اِنَّ	بَلٰۤى	مِنْ سُوْٓءٍ	مَا كُنَّا نَعْمَلُ	السَّلَمَ
خوب جانتا (ہے)	اللہ	بیشک	کیوں نہیں	کوئی برائی	(کہ) ہم نہیں کیا کرتے تھے	صلح

پیش کرتے ہیں کہ ہم تو کوئی برائی نہیں کیا کرتے تھے۔ (فرشتے کہتے ہیں:) ہاں کیوں نہیں، بیشک اللہ

= کرنے کے لئے کچھ منصوبے بنائے تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں خود اُنہیں کے منصوبوں میں ہلاک کر دیا اور اُن کا حال ایسا ہوا جیسے کسی قوم نے کوئی بلند عمارت بنائی پھر وہ عمارت ان پر گر پڑی اور وہ ہلاک ہو گئے، اسی طرح کفار اپنی مکاریوں سے خود برباد ہوئے۔

(1) ... حالتِ کفر میں مرنے والے یہ لوگ جب قیامت کے دن عذاب کا مشاہدہ کریں گے تو خوف کی شدت سے اپنے دنیاوی طرزِ عمل کے برخلاف اسلام کی حقانیت تسلیم کرتے ہوئے کہیں گے کہ ہم تو دنیا میں کوئی شرک نہیں کیا کرتے تھے، یوں وہ اپنے کفر و سرکشی سے مکر جائیں گے۔ انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَ =

متکبر کفار کا ابدی ٹھکانہ

قرآن مجید سے متعلق اہلِ ایمان کا طرزِ عمل اور نیک لوگوں کا صلہ

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾ فَادْخُلُوْۤا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ

بِمَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾	فَادْخُلُوْۤا	اَبْوَابَ جَهَنَّمَ	خٰلِدِیْنَ
(اس) کو جو	تم عمل کرتے تھے	تو تم داخل ہو جاؤ	جہنم کے دروازوں (میں)	ہمیشہ رہنے والے

تمہارے اعمال کو خوب جانتا ہے ○ تو اب جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ، ہمیشہ اس میں

فِیْهَا ؕ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِیْنَ ﴿۲۹﴾ وَ قِیْلَ لِلَّذِیْنَ

فِیْهَا	فَلَبِئْسَ	مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِیْنَ ﴿۲۹﴾	وَ	قِیْلَ	لِلَّذِیْنَ
اس میں	تو ضرور کتنا برا ہے	تکبر کرنے والوں کا ٹھکانہ	اور	کہا جائے	ان لوگوں سے جو

رہو گے تو تکبر کرنے والوں کا کیا ہی برا ٹھکانہ ہے ○ اور متقی لوگوں سے

اتَّقَوْا مَاذَاۤ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوْا خَیْرًا ؕ

اتَّقَوْا	مَاذَاۤ	اَنْزَلَ	رَبُّكُمْ	قَالُوْا	خَیْرًا[1]
پرہیز گار ہوئے	کیا	نازل کیا	تمہارے رب (نے)	(تو) وہ کہتے ہیں	بھلائی

کہا جائے کہ تمہارے رب نے کیا نازل فرمایا؟ تو کہتے ہیں: بھلائی نازل فرمائی۔

لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا حَسَنَةٌ ؕ وَ

لِلَّذِیْنَ	اَحْسَنُوْا	فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا	حَسَنَةٌ	وَ
ان لوگوں کے لیے جنہوں نے	نیکی کی، بھلائی کی	اس دنیا میں	بھلائی (ہے)	اور

جنہوں نے اس دنیا میں بھلائی کی، ان کے لیے بھلائی ہے اور

لَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَیْرٌ ؕ وَ لَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۳۰﴾ لا

لَدَارُ الْاٰخِرَةِ	خَیْرٌ	وَ	لَنِعْمَ	دَارُ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۳۰﴾
ضرور آخرت کا گھر	سب سے بہتر (ہے)	اور	ضرور کیا ہی اچھا ہے	پرہیز گاروں کا گھر

بیشک آخرت کا گھر سب سے بہتر ہے اور بیشک پرہیز گاروں کا گھر کیا ہی اچھا ہے ○

== السّلام اور علماء ان کا رد کرتے ہوئے کہیں گے ہاں کیوں نہیں، بیشک اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو خوب جانتا ہے وہ تمہیں ان کی سزا دے گا، لہٰذا تمہارے انکار کا کوئی فائدہ نہیں۔

1 ...... عرب کے قبائل حج کے دنوں میں رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حال کی تحقیق کے لئے مکۂ مکرمہ قاصد بھیجتے تھے، یہ قاصد جب مکۂ مکرمہ پہنچتے تو شہر کے داخلی راستوں پر انہیں کفار کے کارندے ملتے جو انہیں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بارے میں مختلف باتیں کر کے بہکاتے اور جب وہ ==

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

جَنّٰتُ عَدْنٍ	يَّدْخُلُوْنَهَا	تَجْرِيْ	مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ
ہمیشہ رہنے کے باغات (ہیں)	وہ داخل ہوں گے ان میں	بہتی ہیں	ان کے نیچے	نہریں

ہمیشہ رہنے کے باغات ہیں جن میں وہ داخل ہوں گے، ان کے نیچے نہریں جاری ہیں،

لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ ؕ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ

لَهُمْ	فِيْهَا	مَا	يَشَآءُوْنَ	كَذٰلِكَ	يَجْزِيْ	اللّٰهُ
ان کے لئے	ان (باغوں) میں	(وہ ہوگا) جو	وہ چاہیں گے	ایسا ہی	صلہ دیتا ہے	اللہ

ان کیلئے ان باغوں میں وہ تمام چیزیں ہیں جو وہ چاہیں گے۔ اللہ پرہیزگاروں کو ایسا ہی

الْمُتَّقِيْنَ ﴿٣١﴾ۙ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ

الْمُتَّقِيْنَ ﴿٣١﴾	الَّذِيْنَ	تَتَوَفّٰىهُمُ	الْمَلٰٓئِكَةُ	طَيِّبِيْنَ
پرہیزگاروں (کو)	وہ لوگ جو	جان نکالتے ہیں ان کی	فرشتے	پاکیزگی کی حالت میں

صلہ دیتا ہے ○ فرشتے ان کی جان پاکیزگی کی حالت میں نکالتے ہوئے

يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ۙ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا

يَقُوْلُوْنَ	سَلٰمٌ	عَلَيْكُمُ	ادْخُلُوا	الْجَنَّةَ	بِمَا
(فرشتے) کہتے ہیں	سلامتی (ہو)	تم پر	تم داخل ہو جاؤ	جنت (میں)	(اس کے) بدلے جو

کہتے ہیں: تم پر سلامتی ہو، تم اپنے اعمال کے بدلے میں جنت میں

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٣٢﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٣٢﴾ (1)	هَلْ	يَنْظُرُوْنَ	اِلَّآ	اَنْ	تَاْتِيَهُمُ
تم عمل کرتے تھے	کیا (یعنی نہیں)	وہ انتظار کر رہے	سوائے	(اس کا) کہ	آ جائیں ان کے پاس

داخل ہو جاؤ ○ یہ کافر اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ ان کے پاس

موت کے وقت پرہیزگاروں کے ساتھ فرشتوں کا طرزِ عمل

قوموں کی تاریخ سے سبق حاصل کرنے کی دعوت

==صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم سے ملتے تو وہ انہیں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حالات، کمالات اور قرآنِ کریم کے مضامین سے مطلع کرتے تھے۔ ان کا ذکر اس آیت میں فرمایا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اوصاف کو چھپانا کفار کا طریقہ جبکہ عظمت و شان بیان کرنا صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کا طریقہ ہے۔

(1)...... آخرت میں یا روح نکلتے وقت پرہیزگاروں سے کہا جائے گا کہ تم اپنے اعمال کے بدلے میں جنت میں داخل ہو جاؤ۔ نوٹ: اس آیت اور اس جیسی وہ==

الْمَلٰٓىٕكَةُ اَوْ یَاْتِیَ اَمْرُ رَبِّكَؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِیْنَ

الْمَلٰٓىٕكَةُ	اَوْ	یَاْتِیَ	اَمْرُ رَبِّكَ	كَذٰلِكَ	فَعَلَ	الَّذِیْنَ
فرشتے	یا	آجائے	تمہارے رب کا حکم (یعنی عذاب)	اسی طرح	کیا	ان لوگوں نے جو

فرشتے آجائیں یا تمہارے رب کا عذاب آجائے۔ ان سے پہلے لوگوں نے بھی

مِنْ قَبْلِهِمْؕ وَ مَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَ لٰكِنْ

مِنْ قَبْلِهِمْ	وَ	مَا ظَلَمَهُمُ	اللّٰهُ	وَ	لٰكِنْ
ان سے پہلے (تھے)	اور	ظلم نہیں کیا ان پر	اللہ (نے)	اور	لیکن

ایسے ہی کیا تھا اور اللہ نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا لیکن

كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ﴿۳۳﴾ فَاَصَابَهُمْ سَیِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَ

كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ﴿۳۳﴾	فَاَصَابَهُمْ	سَیِّاٰتُ	مَا	عَمِلُوْا[1]	وَ
وہ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے	تو پہنچی انہیں	(اس کی) برائیاں	جو	انہوں نے عمل کئے	اور

یہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے ○ تو ان کے اعمال کی برائیاں ان پر آپڑیں اور

حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۴﴾ؑ وَ قَالَ الَّذِیْنَ

حَاقَ	بِهِمْ	مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۴﴾	وَ	قَالَ	الَّذِیْنَ
گھیر لیا	ان کو	(اس عذاب نے) جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے	اور	کہنے لگے	وہ لوگ جنہوں نے

جس عذاب کا یہ مذاق اڑاتے تھے اس نے انہیں گھیر لیا ○ اور مشرک کہنے لگے:

اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَیْءٍ

اَشْرَكُوْا	لَوْ	شَآءَ[2]	اللّٰهُ	مَا عَبَدْنَا	مِنْ دُوْنِهٖ	مِنْ شَیْءٍ
شرک کیا	اگر	چاہتا	اللہ	(تو) ہم عبادت نہ کرتے	اس کے سوا	کسی چیز (کی)

اگر اللہ چاہتا تو ہم اور ہمارے باپ دادا اللہ کے سوا

مشیتِ الٰہی کو اپنے اعمال کی دلیل بنانے والوں کی مذمت

== تمام آیات جن میں اعمال کی وجہ سے جنت میں داخل ہونے کا ذکر ہے ان کا معنی یہ ہے کہ اخلاص کے ساتھ کئے ہوئے نیک اعمال کی وجہ سے بندہ اس وقت جنت میں جائے گا جب اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور فضل سے ان اعمال کو قبول فرمائے گا محض نیک عمل کر لینے سے کوئی جنت میں داخل نہ ہوگا کیونکہ جنت میں داخلے کا سببِ حقیقی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فضل ہے۔

1 ... یعنی انہوں نے اپنے خبیث اعمال کی سزا پائی اور جس عذاب کا یہ مذاق اڑاتے تھے وہ ان پر نازل ہو گیا۔ 2 ... اِس آیت میں اور اِس سے اگلی آیت میں ==

نَّحْنُ وَ لَاۤ اٰبَآؤُنَا وَ لَا حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ

نَّحْنُ	وَ	لَاۤ	اٰبَآؤُنَا	وَ	لَا	حَرَّمْنَا	مِنْ دُوْنِهٖ
ہم	اور	نہ	ہمارے باپ دادا	اور	نہ	ہم حرام قرار دیتے	اس کے (حکم کے) بغیر

کسی اور کی عبادت نہ کرتے اور نہ اس کے (حکم کے) بغیر ہم کسی چیز کو

مِنْ شَیْءٍؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْۚ فَهَلْ

مِنْ شَیْءٍ	كَذٰلِكَ	فَعَلَ	الَّذِیْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	فَهَلْ
کوئی چیز	اسی طرح	کیا	ان لوگوں نے جو	ان سے پہلے (تھے)	تو کیا (یعنی نہیں)

حرام قرار دیتے۔ ان سے پہلے لوگوں نے بھی ایسا ہی کیا تھا تو

عَلَى الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ﴿۳۵﴾ وَ لَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ كُلِّ اُمَّةٍ

عَلَى الرُّسُلِ	اِلَّا	الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ﴿۳۵﴾	وَ	لَقَدْ	بَعَثْنَا[1]	فِیْ كُلِّ اُمَّةٍ[2]
رسولوں پر	مگر	صاف پہنچادینا	اور	ضرور بیشک	ہم نے بھیجا	ہر امت میں

رسولوں پر تو صاف صاف تبلیغ کر دینا ہی لازم ہے ○ اور بیشک ہر امت میں ہم نے

رسولوں کی دعوت اور اُمتوں کا حال

رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ اجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَۚ

رَّسُوْلًا	اَنِ اعْبُدُوا	اللّٰهَ	وَ اجْتَنِبُوا	الطَّاغُوْتَ
ایک رسول	کہ (اے لوگو) تم عبادت کرو	اللہ (کی)	اور بچو	سرکش (شیطان سے)

ایک رسول بھیجا کہ (اے لوگو!) اللہ کی عبادت کرو اور شیطان سے بچو

فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَ مِنْهُمْ مَّنْ

فَمِنْهُمْ	مَّنْ	هَدٰى	اللّٰهُ	وَ	مِنْهُمْ	مَّنْ
تو ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جسے	ہدایت دی	اللہ (نے)	اور	ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جو

تو ان میں کسی کو اللہ نے ہدایت دیدی اور کسی پر

= کفار کی اس جہالت کو بھی بے نقاب کیا گیا ہے کہ مشیتِ الٰہی کو تو کفار اپنی حرکتوں کی دلیل بنا رہے ہیں لیکن حکمِ الٰہی کی ان کو کوئی پرواہ نہیں۔ ہمارے زمانے میں بعض مسلمان بھی اپنے برے افعال کی یہی دلیل دیتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ نہ چاہتا تو میں یہ گناہ، فلاں جرم اور وہ معصیت نہ کرتا، اگر میں نے ایسا کیا ہے تو اس میں میرا قصور ہی کیا ہے، یہ لوگ خود ہی غور کرلیں کہ ان کا طرزِ عمل کن سے مل رہا ہے؟

1 ...یعنی جس طرح ہم نے تم میں محمد مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بھیجا اسی طرح ہر اُمت میں ہم نے ایک رسول بھیجا اور ہر رسول کو حکم دیا کہ وہ اپنی =

سابقہ اُمتوں کی ہلاکت کے مقامات دیکھنے کی ہدایت

حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ؕ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ

حَقَّتْ	عَلَيْهِ	الضَّلٰلَةُ (1)	فَسِيْرُوْا	فِي الْاَرْضِ	فَانْظُرُوْا	كَيْفَ	كَانَ
ثابت ہوگئی	اس پر	گمراہی	تو چلو	زمین میں	پھر دیکھو	کیسا	ہوا

گمراہی ثابت ہوگئی تو تم زمین میں چل پھر کر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا

گمراہوں سے متعلق حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی

عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٣٦﴾ اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى هُدٰىهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ

عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٣٦﴾	اِنْ	تَحْرِصْ	عَلٰى هُدٰىهُمْ	فَاِنَّ	اللّٰهَ
جھٹلانے والوں کا انجام	اگر	تم حرص کرتے ہو	ان کی ہدایت پر	تو بیشک	اللہ

کیسا انجام ہوا؟ ○ اگر تم ان کی ہدایت کی حرص کرتے ہو تو بیشک اللہ

لَا يَهْدِيْ مَنْ يُّضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٣٧﴾ وَ

لَا يَهْدِيْ	مَنْ	يُّضِلُّ	وَ	مَا	لَهُمْ	مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٣٧﴾	وَ
ہدایت نہیں دیتا	جسے	وہ گمراہ کردے	اور	نہیں	ان کے لئے	کوئی مددگار	اور

اسے ہدایت نہیں دیتا جسے وہ گمراہ کرے اور ان کا کوئی مددگار نہیں ○ اور

منکرین کا انکارِ آخرت میں غلو اور انہیں جواب

اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ

اَقْسَمُوْا	بِاللّٰهِ	جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ	لَا يَبْعَثُ	اللّٰهُ	مَنْ
انہوں نے قسم کھائی	اللہ کی	اپنی قسم میں بڑی کوشش (سے)	نہیں اٹھائے گا	اللہ	(اسے) جو

انہوں نے بڑی کوشش کرکے اللہ کی قسم کھائی کہ اللہ کسی مرنے والے کو

يَّمُوْتُ ؕ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

يَّمُوْتُ	بَلٰى	وَعْدًا	عَلَيْهِ	حَقًّا	وَّ	لٰكِنَّ	اَكْثَرَ النَّاسِ
مرجاتا ہے	کیوں نہیں	(یہ) وعدہ (ہے)	اس (کے ذمہ) پر	سچا	اور	لیکن	اکثر لوگ

نہ اٹھائے گا۔ کیوں نہیں؟ یہ سچا وعدہ اس کے ذمہ پر ہے لیکن اکثر لوگ

= قوم سے فرمائیں کہ اے لوگو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرو اور شیطان کی پیروی کرنے سے بچو تو ان اُمتوں میں کسی کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دیدی تو وہ ایمان سے مشرف ہوئے اور کسی پر علمِ الٰہی میں گمراہی ثابت ہوگئی تو وہ اپنی ازلی شقاوت کی وجہ سے کفر پر مرے اور ایمان سے محروم رہے۔ (2)...... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) اس سے یہ مراد نہیں کہ ہر قبیلے یا ہر علاقے میں رسول بھیجا گیا بلکہ کسی جگہ رسول بھیجا گیا اور کسی جگہ اس کی رسالت کا پیغام پہنچا دیا گیا۔

(1)...... اِس آیت میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی بھی دی گئی ہے کہ کسی نبی سے سب لوگوں نے ہدایت حاصل نہ کی، لہٰذا اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ =

مرنے کے بعد اٹھائے جانے کی دو اہم وجوہات

قدرتِ الٰہی کا مؤثر بیان

ہجرت کرنے والوں کی دنیاوی اور اُخروی فضیلت

لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿٣٨﴾ۙ لِیُبَیِّنَ لَهُمُ الَّذِیْ یَخْتَلِفُوْنَ فِیْهِ وَ

لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿٣٨﴾	لِیُبَیِّنَ	لَهُمُ	الَّذِیْ یَخْتَلِفُوْنَ فِیْهِ	وَ
نہیں جانتے	تاکہ وہ صاف بتادے	ان کو	(وہ بات) جس میں وہ اختلاف کرتے تھے	اور

نہیں جانتے ○ تاکہ انہیں واضح کرکے وہ بات بتادے جس میں جھگڑتے تھے اور

لِیَعْلَمَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِیْنَ ﴿٣٩﴾ اِنَّمَا

لِیَعْلَمَ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْۤا	اَنَّهُمْ	كَانُوْا	كٰذِبِیْنَ ﴿٣٩﴾	اِنَّمَا
تاکہ جان لیں	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	کہ وہ	تھے	جھوٹے	صرف

تاکہ کافر جان لیں کہ وہ جھوٹے تھے ○ جب

قَوْلُنَا لِشَیْءٍ اِذَاۤ اَرَدْنٰهُ اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ

قَوْلُنَا	لِشَیْءٍ	اِذَاۤ	اَرَدْنٰهُ	اَنْ	نَّقُوْلَ	لَهٗ
ہمارا کہنا	کسی چیز کو	جب	ہم ارادہ کریں اس کا	(یہ ہوتا ہے) کہ	ہم کہیں	اس سے

ہم کوئی چیز چاہیں تو اسے ہمارا صرف یہی فرمانا ہوتا ہے کہ ہم اسے کہیں

كُنْ فَیَكُوْنُ ﴿٤٠﴾ؑ وَ الَّذِیْنَ هَاجَرُوْا فِی اللّٰهِ

كُنْ	فَیَكُوْنُ ﴿٤٠﴾ [1]	وَ	الَّذِیْنَ	هَاجَرُوْا [2]	فِی اللّٰهِ
ہو جا	تو وہ ہو جاتی ہے	اور	وہ لوگ جنہوں نے	ہجرت کی	اللہ (کی راہ) میں

"ہو جا" تو وہ فوراً ہو جاتی ہے ○ اور جنہوں نے اللہ کی راہ میں اپنے گھر بار چھوڑے

مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً ؕ وَ

مِنْۢ بَعْدِ	مَا	ظُلِمُوْا	لَنُبَوِّئَنَّهُمْ	فِی الدُّنْیَا	حَسَنَةً	وَ
(اس کے) بعد	کہ	ان پر ظلم کیا گیا	ضرور ہم جگہ دیں گے انہیں	دنیا میں	اچھی	اور

اس کے بعد کہ ان پر ظلم کیا گیا تو ہم ضرور انہیں دنیا میں اچھی جگہ دیں گے اور

═ تعالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم، اگر بعض بدبخت آپ پر ایمان نہیں لاتے تو آپ غمگین نہ ہوں۔

[1]......یعنی جب ہم کسی چیز کو وجود میں لانے کا ارادہ کریں تو اس سے صرف اتنا کہہ دیتے ہیں کہ ہو جا تو وہ اسی وقت وجود میں آجاتی ہے۔ مراد یہ ہے کہ ہر مقدور چیز کو وجود میں لانا اللہ تعالٰی کے لئے اتنا زیادہ آسان ہے تو مرنے کے بعد اٹھانا اس کے لئے کیا مشکل ہے۔ [2]......یہ آیت ان صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کے حق میں نازل ہوئی جن پر اہلِ مکہ نے بہت ظلم کئے اور انہیں دین کی خاطر وطن چھوڑنا ہی پڑا، بعض اُن میں سے حبشہ چلے گئے پھر وہاں سے ═

وقف لازم

مہاجر صحابہ کا صبر و توکل

لَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾ لا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا

لَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ	اَكْبَرُ	لَوْ	كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾	الَّذِيْنَ	صَبَرُوْا
ضرور آخرت کا ثواب	زیادہ بڑا (ہے)	اگر	وہ جانتے ہوتے	وہ لوگ جنہوں نے	صبر کیا

بیشک آخرت کا ثواب بہت بڑا ہے۔ کسی طرح لوگ جانتے ○ وہ جنہوں نے صبر کیا

بشر کو رسول بنانے پر اعتراض کا جواب

وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا

وَ	عَلٰى رَبِّهِمْ	يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۴۲﴾	وَ	مَاۤ اَرْسَلْنَا	مِنْ قَبْلِكَ	اِلَّا
اور	اپنے رب ہی پر	وہ بھروسہ کرتے ہیں	اور	ہم نے نہ بھیجے	تم سے پہلے	مگر

اور اپنے رب ہی پر بھروسہ کرتے ہیں ○ اور ہم نے تم سے پہلے مرد

رِجَالًا نُّوْحِيْۤ اِلَيْهِمْ فَسْــٴَـلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ

رِجَالًا[1]	نُّوْحِيْۤ	اِلَيْهِمْ	فَسْــٴَـلُوْۤا	اَهْلَ الذِّكْرِ[2]	اِنْ
مرد	ہم وحی کرتے تھے	ان کی طرف	تو (اے لوگو) پوچھو	علم والوں (سے)	اگر

ہی بھیجے جن کی طرف ہم وحی کرتے تھے اے لوگو! اگر تم نہیں جانتے

قرآن مجید نازل کئے جانے کے مقاصد

كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۳﴾ لا بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِؕ وَاَنْزَلْنَاۤ

كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۳﴾	بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ	وَ	اَنْزَلْنَاۤ
تم نہیں جانتے ہو	روشن دلیلوں اور کتابوں کے ساتھ (بھیجا)	اور	ہم نے نازل کیا

تو علم والوں سے پوچھو ○ (ہم نے) روشن دلیلوں اور کتابوں کے ساتھ (رسولوں کو بھیجا) اور اے حبیب!

اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ

اِلَيْكَ	الذِّكْرَ	لِتُبَيِّنَ	لِلنَّاسِ	مَا	نُزِّلَ	اِلَيْهِمْ
تمہاری طرف	قرآن	تاکہ تم بیان کردو	لوگوں سے	وہ جو	نازل کیا گیا	ان کی طرف

ہم نے تمہاری طرف یہ قرآن نازل فرمایا تاکہ تم لوگوں سے وہ بیان کردو جو اُن کی طرف نازل کیا گیا ہے

=مدینۂ طیبہ آئے اور بعض مدینہ شریف ہی کو ہجرت کر گئے ان کی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مدح فرمائی اور ان کے اجر کو بہت بڑا اجر قرار دیا۔

[1]... یہ آیت ان مشرکینِ مکہ کے جواب میں نازل ہوئی جنہوں نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت کا یہ دلیل دے کر انکار کیا کہ اللہ تعالیٰ کی شان ایسی نہیں کہ وہ کسی بشر کو رسول بنائے۔ اُنہیں بتایا گیا کہ سنتِ الٰہی اسی طرح جاری ہے، ہمیشہ اس نے انسانوں میں سے مردوں ہی کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔ [2]......اس آیت میں علم والوں سے مراد اہلِ کتاب ہیں، اللہ تعالیٰ نے کفارِ مکہ کو اہلِ کتاب سے دریافت کرنے کا حکم اس لئے دیا کہ کفارِ مکہ اس بات کو=

النصف

مجرموں کی عذابوں سے بے خوفی پر سرزنش

وَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۴﴾ اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ مَكَرُوا

وَ	لَعَلَّهُمْ	يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۴﴾ (1)	اَفَاَمِنَ	الَّذِيْنَ	مَكَرُوا
اور	تاکہ وہ	غور وفکر کریں	تو کیا بے خوف ہوگئے	وہ لوگ جنہوں نے	سازشیں کیں

اور تاکہ وہ غور وفکر کریں ○ تو کیا بری سازشیں کرنے والے اس بات سے

السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ

السَّيِّاٰتِ	اَنْ	يَّخْسِفَ	اللّٰهُ	بِهِمُ	الْاَرْضَ	اَوْ	يَاْتِيَهُمُ
بری	(اس سے) کہ	دھنسادے	اللہ	ان کو	زمین (میں)	یا	آجائے ان پر

بے خوف ہوگئے کہ اللہ انہیں زمین میں دھنسادے یا ان پر وہاں سے

الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۴۵﴾ اَوْ يَاْخُذَهُمْ فِيْ تَقَلُّبِهِمْ

الْعَذَابُ	مِنْ حَيْثُ	لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۴۵﴾	اَوْ	يَاْخُذَهُمْ	فِيْ تَقَلُّبِهِمْ
عذاب	جہاں سے	انہیں خبر نہ ہو	یا	وہ پکڑلے انہیں	ان کے چلنے پھرنے میں

عذاب آئے جہاں سے انہیں خبر بھی نہ ہو ○ یا انہیں چلتے پھرتے پکڑلے

فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۴۶﴾ اَوْ يَاْخُذَهُمْ عَلٰى تَخَوُّفٍ فَاِنَّ رَبَّكُمْ

فَمَا	هُمْ	بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۴۶﴾	اَوْ	يَاْخُذَهُمْ	عَلٰى تَخَوُّفٍ	فَاِنَّ	رَبَّكُمْ
تو نہیں	وہ	عاجز کرنے والے	یا	پکڑلے انہیں	خوفزدہ ہونے پر	تو بیشک	تمہارا رب

تو وہ اللہ کو عاجز نہیں کرسکتے ○ یا انہیں آہستہ آہستہ نقصان پہنچاتے ہوئے پکڑلے تو بیشک تمہارا رب

سایوں کے جھکنے اور عاجزی کرنے میں غور وفکر کی دعوت

لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۴۷﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ

لَرَءُوْفٌ	رَّحِيْمٌ ﴿۴۷﴾	اَوَلَمْ يَرَوْا	اِلٰى	مَا	خَلَقَ
ضرور بڑا مہربان	رحم فرمانے والا (ہے)	اور کیا انہوں نے نہیں دیکھا	(اس) کی طرف	جو	پیدا کی

نہایت مہربان رحمت والا ہے ○ اور کیا انہوں نے اس طرف نہ دیکھا کہ اللہ نے جو چیز بھی

═ تسلیم کرتے تھے۔ اس آیت کے الفاظ کے عموم سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جس مسئلے کا علم نہ ہو اس کے بارے میں علماء کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے، نیز یہی آیتِ کریمہ تقلید کے جواز بلکہ حکم پر بھی دلالت کرتی ہے۔

(1) ...اس سے معلوم ہوا کہ قرآنِ کریم میں غور وفکر کرنا اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے، اس لئے قاری سے عالم افضل ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ قرآن مجید کو سمجھ کر اور اس میں بیان کئے گئے احکام، عبرت انگیز واقعات، موت کے وقت کی آفات، گناہگاروں اور کافروں پر ہونے والے جہنم کے عذاب اور ═

اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ یَّتَفَیَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْیَمِیْنِ وَ الشَّمَآىٕلِ سُجَّدًا

اللّٰهُ	مِنْ شَیْءٍ	یَّتَفَیَّؤُا	ظِلٰلُهٗ	عَنِ الْیَمِیْنِ وَ الشَّمَآىٕلِ	سُجَّدًا
اللہ (نے)	کوئی چیز	جھکتے ہیں	اس کے سائے	دائیں اور بائیں سے	سجدہ (کرتے ہوئے)

پیدا فرمائی ہے اس کے سائے اللہ کو سجدہ کرتے ہوئے دائیں اور بائیں

لِّلّٰهِ وَ هُمْ دٰخِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَ لِلّٰهِ یَسْجُدُ مَا

لِّلّٰهِ	وَ	هُمْ	دٰخِرُوْنَ ﴿۴۸﴾	وَ	لِلّٰهِ [1]	یَسْجُدُ	مَا
اللہ کو	اور	وہ	عاجزی کر رہے ہیں	اور	اللہ ہی کو	سجدہ کرتے ہیں	جو

جھکتے ہیں اور وہ سائے عاجزی کر رہے ہیں ○ اور جو کچھ آسمانوں میں ہیں

فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ هُمْ

فِی السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِی الْاَرْضِ	مِنْ دَآبَّةٍ	وَّ	الْمَلٰٓىٕكَةُ	وَ	هُمْ
آسمانوں میں (ہیں)	اور	جو	زمین میں (ہیں)	جاندار	اور	فرشتے	اور	وہ (فرشتے)

اور جو زمین میں چلنے والا ہے اور فرشتے سب اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں اور فرشتے

لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۹﴾ یَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَ یَفْعَلُوْنَ

لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۹﴾	یَخَافُوْنَ	رَبَّهُمْ	مِّنْ فَوْقِهِمْ	وَ	یَفْعَلُوْنَ
تکبر نہیں کرتے	وہ خوف کرتے ہیں	اپنے رب (کے عذاب کا)	اپنے اوپر سے	اور	کرتے ہیں

غرور نہیں کرتے ○ وہ اپنے اوپر اپنے رب کا خوف کرتے ہیں اور وہی کرتے ہیں

مَا یُؤْمَرُوْنَ ﴿۵۰﴾ السجدۃ وَ قَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْۤا اِلٰهَیْنِ اثْنَیْنِ ۚ اِنَّمَا

مَا	یُؤْمَرُوْنَ ﴿۵۰﴾	وَ	قَالَ	اللّٰهُ	لَا تَتَّخِذُوْۤا	اِلٰهَیْنِ اثْنَیْنِ	اِنَّمَا
جو	انہیں حکم دیا جاتا ہے	اور	فرمایا	اللہ (نے)	نہ بناؤ، نہ ٹھہراؤ	دو معبود	صرف

جو انہیں حکم دیا جاتا ہے ○ اور اللہ نے فرمایا: دو معبود نہ ٹھہراؤ وہ تو

ہر چیز بارگاہِ الٰہی میں سجدہ ریز ہے

فرشتوں کے اوصاف

شرک کی ممانعت

ع ۶ ۱۲ السجدۃ ۳

=نیک مسلمانوں کو ملنے والے جنت کے انعامات وغیرہ میں غور و فکر کرتے ہوئے اس کی تلاوت کرے تاکہ اسے قرآن کریم کی برکتیں اچھی طرح حاصل ہوں اور اس کے دل پر اگر گناہوں کی سیاہی غالب آچکی ہو تو وہ بھی صاف ہو جائے۔

[1]...... سجدہ دو طرح کا ہوتا ہے۔(1) سجدۂ عبادت، جیسا کہ مسلمانوں کا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے سجدہ۔(2) سجدہ بہ معنی عاجزی، جیسا کہ سایہ وغیرہ کا سجدہ۔ ہر چیز کا سجدہ اس کی حیثیت کے مطابق ہے، مسلمانوں اور فرشتوں کا سجدہ، سجدۂ عبادت ہے اور ان کے ماسوا کا سجدہ، سجدہ بہ معنی عاجزی ہے۔ یہاں سجدہ سے مراد=

هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴿٥١﴾ وَلَهٗ مَا

هُوَ	اِلٰهٌ وَّاحِدٌ	فَاِيَّايَ	فَارْهَبُوْنِ ﴿٥١﴾	وَ	لَهٗ	مَا
وہ	ایک معبود (ہے)	تو مجھ ہی سے	پس ڈرو مجھ سے	اور	اسی کا (ہے)	جو کچھ

ایک ہی معبود ہے تو مجھ ہی سے ڈرو ○ اور جو کچھ

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا ؕ

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	وَ	لَهُ	الدِّيْنُ (1)	وَاصِبًا
آسمانوں اور زمین میں (ہے)	اور	اسی کے لئے (ہے)	فرمانبرداری	ہمیشہ، لازم

آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کا ہے اور فرمانبرداری (کا حق) ہمیشہ اسی کیلئے ہے۔

اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ﴿٥٢﴾ وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ

اَفَغَيْرَ اللّٰهِ	تَتَّقُوْنَ ﴿٥٢﴾ (2)	وَ	مَا	بِكُمْ	مِّنْ نِّعْمَةٍ
تو کیا اللہ کے غیر (سے)	تم ڈرو گے	اور	جو (ہے)	تمہارے پاس	کوئی نعمت

تو کیا تم اللہ کے سوا کسی اور سے ڈرو گے؟ ○ اور تمہارے پاس جو نعمت ہے

فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ

فَمِنَ اللّٰهِ	ثُمَّ	اِذَا	مَسَّكُمُ	الضُّرُّ	فَاِلَيْهِ
تو (وہ) اللہ کی طرف سے (ہے)	پھر	جب	پہنچتی ہے تمہیں	تکلیف	تو اسی کی طرف

سب اللہ کی طرف سے ہے پھر جب تمہیں تکلیف پہنچتی ہے تو تم

تَجْـَٔرُوْنَ ﴿٥٣﴾ ۚ ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ اِذَا فَرِيْقٌ

تَجْـَٔرُوْنَ ﴿٥٣﴾	ثُمَّ	اِذَا	كَشَفَ	الضُّرَّ	عَنْكُمْ	اِذَا	فَرِيْقٌ
تم فریاد کرتے ہو	پھر	جب	وہ دور کر دیتا ہے	تکلیف	تم سے	(تو) اسی وقت	ایک گروہ

اسی سے فریاد کرتے ہو ○ پھر جب وہ تم سے برائی ٹال دیتا ہے تو اس وقت تم میں ایک گروہ

حقیقی خوف صرف اللہ تعالیٰ کا ہونا چاہیے

ہر نعمت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے

مصیبت کے وقت اور عافیت ملنے پر لوگوں کا حال اور نصیحت

=عاجزی ہے اور اگر باقاعدہ سجدہ ہی مراد ہو تو بھی حق ہے کہ کسی چیز کی حقیقت ہمیں معلوم نہ ہونا ہمارے علم کی کمی کی دلیل ہے، اس بات کی نہیں کہ وہ چیز ہی نہیں ہو سکتی۔ **نوٹ:** یہ آیت آیاتِ سجدہ میں سے ہے، اس کے پڑھنے اور سننے والے پر سجدۂ تلاوت لازم ہو جائے گا۔

(1)...... فرمانبرداری کا حق ہمیشہ اللہ تعالیٰ کیلئے ہے اور اللہ تعالیٰ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت کرنا، والدین کی اطاعت کرنا اور اُولِی الْاَمْر کی اطاعت کرنا بھی درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی کی اطاعت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم دیا ہے۔ (2)...... اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری=

مِّنۡكُمۡ بِرَبِّهِمۡ يُشۡرِكُوۡنَ ﴿۵۴﴾ لِيَكۡفُرُوۡا بِمَاۤ

مِّنۡكُمۡ	بِرَبِّهِمۡ	يُشۡرِكُوۡنَ ﴿۵۴﴾	لِيَكۡفُرُوۡا [1]	بِمَاۤ
تم میں سے	اپنے رب کے ساتھ	شریک ٹھہرانے لگتے ہیں	تاکہ وہ ناشکری کریں	(ان نعمتوں) کی جو

اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے لگتا ہے ○ تاکہ وہ ہماری دی ہوئی نعمتوں کی

اٰتَيۡنٰهُمۡ‌ ؕ فَتَمَتَّعُوۡا ۚ فَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۵۵﴾ وَيَجۡعَلُوۡنَ

اٰتَيۡنٰهُمۡ	فَتَمَتَّعُوۡا	فَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۵۵﴾	وَ	يَجۡعَلُوۡنَ
ہم نے دیں انہیں	تو تم فائدہ اٹھالو	پھر عنقریب تم جان جاؤ گے	اور	(کافر) مقرر کرتے ہیں

ناشکری کریں تو کچھ فائدہ اٹھالو تو عنقریب تم جان جاؤ گے ○ اور (کافر) ہماری دی ہوئی

لِمَا لَا يَعۡلَمُوۡنَ نَصِيۡبًا مِّمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ‌ ؕ

لِمَا	لَا يَعۡلَمُوۡنَ	نَصِيۡبًا	مِّمَّا	رَزَقۡنٰهُمۡ
(اس) کے لئے جسے	وہ نہیں جانتے	ایک حصہ	(اس میں) سے جو	ہم نے رزق دیا انہیں

روزی میں سے انجانی چیزوں کیلئے حصہ مقرر کرتے ہیں۔

تَاللّٰهِ لَتُسۡـَٔـلُنَّ عَمَّا كُنۡتُمۡ تَفۡتَرُوۡنَ ﴿۵۶﴾ وَ

تَاللّٰهِ	لَتُسۡـَٔـلُنَّ	عَمَّا	كُنۡتُمۡ تَفۡتَرُوۡنَ ﴿۵۶﴾	وَ
اللہ کی قسم	(اے لوگو) ضرور تم سے پوچھا جائے گا	(اس) کے بارے جو	تم بہتان باندھتے تھے	اور

اللہ کی قسم! اے لوگو! تم سے اُس کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا جو تم جھوٹ باندھتے تھے ○ اور

يَجۡعَلُوۡنَ لِلّٰهِ الۡبَنٰتِ سُبۡحٰنَهٗ‌ ۙ وَلَهُمۡ

يَجۡعَلُوۡنَ	لِلّٰهِ	الۡبَنٰتِ	سُبۡحٰنَهٗ	وَ	لَهُمۡ
وہ قرار دیتے ہیں	اللہ کے لیے	بیٹیاں	پاکی ہے اسے	اور (جبکہ)	اپنے لیے

وہ اللہ کے لیے بیٹیاں قرار دیتے ہیں حالانکہ وہ پاک ہے اور اپنے لیے

بتوں کے لئے رزقِ الٰہی سے حصہ مقرر کرنے والوں کو تنبیہ

اللہ تعالیٰ کیلئے بیٹیاں قرار دینے والوں کا رد

=کے سلسلے میں دنیا کی نعمتیں، سہولتیں اور آسائشیں چھن جانے کا خوف نہیں رکھنا چاہئے بلکہ اس معاملے میں صرف اس رب تعالیٰ سے ڈرنا چاہئے جس کے دستِ قدرت میں سب نعمتیں ہیں اور جو تمام نعمتوں کا حقیقی مالک ہے۔

1 ......ان آیات میں ایسے لوگوں کی حالت کی وضاحت فرمائی گئی ہے جو تکالیف آنے پر تو بارگاہِ الٰہی میں گریہ وزاری کرتے اور نجات کی دعائیں مانگتے ہیں جبکہ تکالیف دور ہونے پر اللہ تعالیٰ کی ناشکری میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ فی زمانہ بھی اگر لوگوں کے حالات کا جائزہ لیا جائے تو شاید لاکھوں میں ایک انسان بھی=

مَّا يَشۡتَهُوۡنَ ﴿۵۷﴾ وَ اِذَا بُشِّرَ

مَّا	يَشۡتَهُوۡنَ ﴿۵۷﴾	وَ	اِذَا	بُشِّرَ
(وہ مانتے ہیں) جس کی	وہ خواہش رکھتے ہیں	اور	جب	خوشخبری دی جائے

وہ (مانتے ہیں) جو اپنا جی چاہتا ہے ○ اور جب ان میں کسی کو

اَحَدُهُمۡ بِالۡاُنۡثٰى ظَلَّ وَجۡهُهٗ مُسۡوَدًّا وَّهُوَ

اَحَدُهُمۡ	بِالۡاُنۡثٰى	ظَلَّ	وَجۡهُهٗ	مُسۡوَدًّا(1)	وَّ	هُوَ
ان میں سے کسی ایک (کو)	بیٹی کی	(تو) دن بھر رہتا ہے	اس کا منہ	کالا	اور	وہ

بیٹی ہونے کی خوشخبری دی جاتی ہے تو دن بھر اس کا منہ کالا رہتا ہے اور وہ

كَظِيۡمٌ ﴿۵۸﴾ يَتَوَارٰى مِنَ الۡقَوۡمِ مِنۡ سُوۡٓءِ

كَظِيۡمٌ ﴿۵۸﴾	يَتَوَارٰى	مِنَ الۡقَوۡمِ	مِنۡ سُوۡٓءِ
غصے سے بھرا ہوا (ہوتا ہے)	وہ چھپتا پھرتا ہے	لوگوں سے	(اس کی) برائی کی وجہ سے

غصے سے بھرا ہوتا ہے ○ اس بشارت کی برائی کے سبب لوگوں سے

مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ اَيُمۡسِكُهٗ عَلٰى هُوۡنٍ اَمۡ

مَا بُشِّرَ بِهٖ	اَيُمۡسِكُهٗ	عَلٰى هُوۡنٍ	اَمۡ
جس کی اسے خوشخبری دی گئی	(سوچتا ہے) کیا وہ روک لے اس (بیٹی) کو	ذلت پر	یا

چھپا پھرتا ہے۔ کیا اسے ذلت کے ساتھ رکھے گا یا

يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَحۡكُمُوۡنَ ﴿۵۹﴾ لِلَّذِيۡنَ

يَدُسُّهٗ(2)	فِى التُّرَابِ	اَلَا	سَآءَ	مَا	يَحۡكُمُوۡنَ ﴿۵۹﴾	لِلَّذِيۡنَ
دبا دے اسے	مٹی میں	خبردار	کتنا برا (ہے)	جو	وہ فیصلہ کرتے ہیں	ان لوگوں کے لئے جو

اسے مٹی میں دبا دے گا؟ خبردار! یہ کتنا برا فیصلہ کر رہے ہیں ○ جو آخرت پر

بیٹی پیدا ہونے پر غمزدہ ہونا مذموم ہے

منکرینِ آخرت کا حال اور شانِ الٰہی

=ایسا نظر نہ آئے جو بیماری، تکلیف اور پریشانی کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے دعائیں نہ مانگتا ہو، دوسروں کو دعاؤں کے لئے نہ کہتا ہو، یونہی ایسی حالت میں اپنے گناہوں اور نافرمانیوں سے توبہ اور تمام گناہوں سے کنارہ کش ہونے کے ارادے نہ کرتا ہو، لیکن مصائب ختم ہو جانے کے بعد اب اس کا جو حال ہوتا ہے وہ سب کے سامنے ہے۔

1 ......اس سے معلوم ہوا کہ لڑکی پیدا ہونے پر رنج کرنا کافروں کا طریقہ ہے۔ افسوس! فی زمانہ مسلمانوں میں بھی بیٹی پیدا ہونے پر غمزدہ ہو جانے، چہرے سے=

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ ۚ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى ؕ وَ

لَا يُؤْمِنُوْنَ	بِالْاٰخِرَةِ	مَثَلُ السَّوْءِ	وَ	لِلّٰهِ	الْمَثَلُ الْاَعْلٰى	وَ
ایمان نہیں لاتے	آخرت پر	بری حالت (ہے)	اور	اللہ کی	سب سے بلند شان (ہے)	اور

ایمان نہیں لاتے ان کیلئے بری حالت ہے اور اللہ کی سب سے بلند شان ہے اور

هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٦٠﴾ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ

هُوَ	الْعَزِيْزُ	الْحَكِيْمُ ﴿٦٠﴾	وَ	لَوْ	يُؤَاخِذُ [1]	اللّٰهُ	النَّاسَ
وہی	عزت والا، غلبے والا	حکمت والا (ہے)	اور	اگر	پکڑ لیتا	اللہ	لوگوں (کو)

وہی عزت والا، حکمت والا ہے ○ اور اگر اللہ لوگوں کو ان کے ظلم کی بنا پر

ظالموں کی گرفت سے متعلق دستورِ الٰہی

بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ

بِظُلْمِهِمْ	مَّا تَرَكَ	عَلَيْهَا	مِنْ دَآبَّةٍ	وَّ	لٰكِنْ
ان کے ظلم کے سبب	(تو) وہ نہ چھوڑتا	اس (زمین) پر	کوئی چلنے والا	اور	لیکن

پکڑ لیتا تو زمین پر کوئی چلنے والا نہ چھوڑتا لیکن

يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ

يُّؤَخِّرُهُمْ	اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى	فَاِذَا	جَآءَ	اَجَلُهُمْ
وہ مہلت دیتا ہے انہیں	ایک مقررہ مدت تک	تو جب	آجائے گی	ان کی مدت

وہ انہیں ایک مقررہ مدت تک مہلت دیتا ہے پھر جب ان کی مدت آجائے گی

مشرکین کی حماقت، جھوٹا دعویٰ اور ان کا انجام

لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿٦١﴾ وَيَجْعَلُوْنَ

لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ	سَاعَةً	وَّ	لَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿٦١﴾	وَ	يَجْعَلُوْنَ
(تو) وہ پیچھے نہ ہٹیں گے	ایک گھڑی	اور	نہ آگے بڑھیں گے	اور	وہ ٹھہراتے ہیں

تو وہ نہ ایک گھڑی پیچھے ہٹیں گے اور نہ ہی آگے بڑھیں گے ○ اور اللہ کے لیے

= خوشی کا اظہار نہ ہونے، صرف بیٹیاں پیدا ہونے کی وجہ سے ماؤں پر ظلم و ستم کرنے اور انہیں طلاقیں دے دینے تک کی وبا عام ہے۔ 2 ......(پچھلے صفحے کا حاشیہ) زمانۂ جاہلیت میں کفار مختلف وجوہات کی بنا پر مختلف طریقوں سے اپنی بیٹیوں کو قتل کر دیتے تھے، یہ اسلام ہی کا کارنامہ ہے جس نے دنیا میں سب سے پہلے عورت کو حقوق عطا فرمائے اور اسے عزت و وقار سے نوازا اس کے باوجود اگر کوئی اسلام کی تعلیمات کو عورتوں کے حقوق کے مخالف سمجھتا ہے تو اس کے لئے ہدایت کی دعا ہی کی جاسکتی ہے۔

1 ...اس سے پہلی آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے کفارِ مکہ کے بہت بڑے کفر اور برے اقوال کا بیان فرمایا جبکہ اس آیت میں یہ بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان کافروں =

سابقہ اُمتوں کے ساتھ شیطان کا سلوک اور ان کا انجام

لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُوْنَ وَ تَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ

الْكَذِبَ	اَلْسِنَتُهُمُ	تَصِفُ	وَ	يَكْرَهُوْنَ	مَا	لِلّٰهِ
جھوٹ	ان کی زبانیں	بولتی ہیں	اور	(اپنے لئے) ناپسند کرتے ہیں	وہ جو	اللہ کے لئے

وہ ٹھہراتے ہیں جو (خود) ناپسند کرتے ہیں اور ان کی زبانیں جھوٹ بولتی ہیں

اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى ؕ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ

النَّارَ	لَهُمُ	اَنَّ	لَا جَرَمَ	الْحُسْنٰى	لَهُمُ	اَنَّ
آگ (ہے)	ان کے لئے	کہ	حقیقت یہ ہے	بھلائی (ہے)	ان کے لیے	کہ

کہ ان کے لیے بھلائی ہے۔ حقیقت میں ان کے لئے آگ ہے

وَ اَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ﴿٦٢﴾ تَاللّٰهِ لَقَدْ

لَقَدْ	تَاللّٰهِ	مُّفْرَطُوْنَ ﴿٦٢﴾	اَنَّهُمْ	وَ
ضرور بیشک	اللہ کی قسم	(جہنمیوں کے) آگے آگے جانے والے ہوں گے	یہ کہ وہ	اور

اور یہ کہ وہ (جہنمیوں کے) آگے آگے جانے والے ہوں گے ○ اللہ کی قسم! ہم نے

اَرْسَلْنَاۤ اِلٰۤى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ

لَهُمُ	فَزَيَّنَ	مِّنْ قَبْلِكَ (1)	اِلٰۤى اُمَمٍ	اَرْسَلْنَاۤ
ان (امتوں) کے لئے	تو خوشنما بنادیا	تم سے پہلے	کئی امتوں کی طرف	ہم نے (رسول) بھیجے

تم سے پہلے کتنی امتوں کی طرف رسول بھیجے تو شیطان نے لوگوں کیلئے

الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَ لَهُمْ

لَهُمْ	وَ	الْيَوْمَ	وَلِيُّهُمُ	فَهُوَ	اَعْمَالَهُمْ	الشَّيْطٰنُ
ان کے لیے	اور	آج	ان کا ساتھی، دوست (ہے)	تو وہی	ان کے اعمال (کو)	شیطان (نے)

ان کے اعمال کو خوشنما بنادیا تو آج وہی ان کا ساتھی ہے اور ان کے لیے

=پر جلدی عذاب نازل نہ فرماکر انہیں ڈھیل دیتا ہے تاکہ اس کی رحمت اور اس کے فضل و کرم کا اظہار ہو۔

(1)..... اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی دی کہ صرف آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قوم نے ہی آپ کو نہیں جھٹلایا بلکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پہلے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بھی ان کی اُمتوں نے جھٹلایا تھا۔

قرآنِ مجید سے متعلق حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذمہ داری اور عظمتِ قرآن

عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۶۳﴾ وَمَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا

اِلَّا	الْكِتٰبَ	عَلَیْكَ	مَاۤ اَنْزَلْنَا	وَ	عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۶۳﴾
مگر	کتاب	تم پر	ہم نے نازل نہیں کی	اور	دردناک عذاب (ہے)

دردناک عذاب ہے ○ اور ہم نے تم پر یہ کتاب اس لئے نازل فرمائی ہے

لِتُبَیِّنَ لَهُمُ الَّذِی اخْتَلَفُوْا فِیْهِ ۙ وَهُدًی

هُدًی	وَ	الَّذِی اخْتَلَفُوْا فِیْهِ	لَهُمُ	لِتُبَیِّنَ (1)
(قرآن) ہدایت	اور	(وہ بات) جس میں انہوں نے اختلاف کیا	ان کے لئے	اس لئے کہ تم واضح کردو

تاکہ تم لوگوں کیلئے وہ بات واضح کردو جس میں انہیں اختلاف ہے اور یہ کتاب

قدرتِ الٰہی کی نشانی: خشک زمین کا سرسبز و شاداب ہونا

وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۶۴﴾ وَاللّٰهُ اَنْزَلَ

اَنْزَلَ	اللّٰهُ	وَ	یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۶۴﴾	لِّقَوْمٍ	رَحْمَةً	وَّ
اتارا	اللہ (نے)	اور	جو ایمان لاتے ہیں	(ان) لوگوں کے لیے	رحمت (ہے)	اور

ایمان والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے ○ اور اللہ نے آسمان سے

مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ

اِنَّ	بَعْدَ مَوْتِهَا	الْاَرْضَ	بِهٖ	فَاَحْیَا	مَآءً	مِنَ السَّمَآءِ
بیشک	اس کی موت کے بعد	زمین (کو)	اس کے ذریعے	تو زندہ کردیا	پانی	آسمان سے

پانی اتارا تو اس کے ذریعے زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کردیا۔ بیشک

مویشیوں کے دودھ میں غور و فکر کی دعوت

فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ ﴿۶۵﴾ ع وَاِنَّ لَكُمْ

لَكُمْ	اِنَّ	وَ	یَّسْمَعُوْنَ ﴿۶۵﴾	لِّقَوْمٍ	لَاٰیَةً	فِیْ ذٰلِكَ
تمہارے لیے	بیشک	اور	جو سنتے ہیں	(ان) لوگوں کے لئے	ضرور نشانی (ہے)	اس میں

اس میں سننے والوں کے لئے نشانی ہے ○ اور بیشک تمہارے لیے

(1)...... علامہ اسماعیل حقی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: عام لوگوں کے سامنے قرآنِ کریم کے احکام کو بیان کرنے اور خاص لوگوں کے سامنے قرآنِ مجید کے حقائق کو بیان کرنے کا منصب اصلاً حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ہے اور ان کی پیروی کرتے ہوئے زمانہ در زمانہ ان کے وارثوں کا ہے چنانچہ علماءِ ظاہر واضح بیان کے ساتھ لوگوں کے ان اختلافات کا تصفیہ کرتے ہیں جو ان کے ظاہر کے ساتھ متعلق ہیں اور علماءِ باطن صحیح کشف کے ساتھ لوگوں کے ان اختلافات کو دور کرتے ہیں جن کا تعلق ان کے باطن کے ساتھ ہے، ان میں سے ہر ایک کا مشرب ہے اور اسے تھامنے والا نامراد نہیں ہوتا۔ یہ دین کے ستون اور مسلمانوں ==

فِی الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ نُسْقِیْكُمْ مِّمَّا

فِی الْاَنْعَامِ	لَعِبْرَةً (1)	نُسْقِیْكُمْ	مِّمَّا
چوپایوں میں	ضرور غور و فکر کا مقام (ہے)	ہم پلاتے ہیں تمہیں	(اس چیز) سے جو

مویشیوں میں غور و فکر کی باتیں ہیں (وہ یہ کہ) ہم تمہیں ان کے پیٹوں سے

فِیْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَیْنِ فَرْثٍ وَّ دَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا

فِیْ بُطُوْنِهٖ	مِنْۢ بَیْنِ فَرْثٍ وَّ دَمٍ	لَّبَنًا خَالِصًا
ان کے پیٹوں میں (ہے)	خون اور گوبر کے درمیان سے	خالص دودھ (نکال کر)

گوبر اور خون کے درمیان سے خالص دودھ (نکال کر) پلاتے ہیں

سَآىٕغًا لِّلشّٰرِبِیْنَ ﴿۶۶﴾ وَ مِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِیْلِ وَ الْاَعْنَابِ

سَآىٕغًا	لِّلشّٰرِبِیْنَ ﴿۶۶﴾	وَ	مِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِیْلِ وَ الْاَعْنَابِ
گلے سے آسانی کے ساتھ اترنے والا	پینے والوں کے	اور	کھجور اور انگور کے پھلوں میں سے

جو پینے والے کے گلے سے آسانی سے اترنے والا ہے ○ اور کھجور اور انگور کے پھلوں میں سے

کھجور اور انگور میں قدرتِ الٰہی کی نشانی

تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّ رِزْقًا حَسَنًا ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً

تَتَّخِذُوْنَ	مِنْهُ	سَكَرًا	وَّ	رِزْقًا حَسَنًا	اِنَّ	فِیْ ذٰلِكَ	لَاٰیَةً
تم بناتے ہو	اس سے	نبیذ	اور	اچھا رزق	بیشک	اس میں	ضرور نشانی (ہے)

کوئی پھل وہ ہے کہ اس سے تم نبیذ اور اچھا رزق بناتے ہو بیشک اس میں عقل مند

لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَ اَوْحٰى رَبُّكَ

لِّقَوْمٍ	یَّعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾	وَ	اَوْحٰى	رَبُّكَ
(ان) لوگوں کے لئے	جو عقل رکھتے ہیں	اور	دل میں بات ڈالی	تمہارے رب (نے)

لوگوں کیلئے نشانی ہے ○ اور تمہارے رب نے شہد کی مکھی کے

مکھی سے نکلنے والا شہد قدرتِ الٰہی کی دلیل ہے

== کے سلطان ہیں۔ روح البیان، النحل، تحت الآیۃ: ۶۴، ۵/۴۷۔

(1)...... مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیے جانے سے متعلق کفار کا ایک شبہ یہ تھا کہ جب آدمی مر گیا اور اس کے جسم کے اجزاء منتشر ہو کر خاک میں مل گئے، وہ اجزاء کس طرح جمع کئے جائیں گے اور خاک کے ذروں سے اُنہیں کس طرح ممتاز کیا جائے گا؟ اِس آیت میں جو صاف دودھ کا بیان فرمایا گیا اس میں غور کرنے سے یہ شبہ بالکل ختم ہو جاتا ہے کہ قدرتِ الٰہی کی یہ شان روزانہ دیکھنے میں آتی ہے کہ وہ غذا کے مخلوط اجزاء میں سے خالص دودھ نکالتا ہے اور اس کے قرب و جوار ==

اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِیْ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا وَّ مِنَ الشَّجَرِ

اِلَى النَّحْلِ	اَنِ	اتَّخِذِیْ	مِنَ الْجِبَالِ	بُیُوْتًا	وَّ	مِنَ الشَّجَرِ
شہد کی مکھی کی طرف (کے)	کہ	تو بنا	پہاڑوں سے (میں)	گھر	اور	درخت سے (میں)

دل میں یہ بات ڈال دی کہ پہاڑوں میں اور درختوں میں

وَ مِمَّا یَعْرِشُوْنَ ﴿۶۸﴾ ثُمَّ كُلِیْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ

وَ	مِمَّا	یَعْرِشُوْنَ ﴿۶۸﴾	ثُمَّ	كُلِیْ	مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ
اور	(اس) سے (میں) جو	لوگ چھتیں بناتے ہیں	پھر	تو کھا	تمام پھلوں میں سے

اور چھتوں میں گھر بناؤ ○ پھر ہر قسم کے پھلوں میں سے کھاؤ

فَاسْلُكِیْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ؕ یَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا

فَاسْلُكِیْ	سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا	یَخْرُجُ	مِنْۢ بُطُوْنِهَا
تو چلتی رہ	اپنے رب کے (بنائے ہوئے) نرم و آسان راستوں (پر)	نکلتی ہے	ان کے پیٹوں سے

اور اپنے رب کے (بنائے ہوئے) نرم و آسان راستوں پر چلتی رہو۔ اس کے پیٹ سے

شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِیْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ

شَرَابٌ	مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ	فِیْهِ	شِفَآءٌ	لِّلنَّاسِ	اِنَّ
پینے کی چیز	اس کے رنگ مختلف (ہوتے ہیں)	اس میں	شفا (ہے)	لوگوں کے لئے	بیشک

ایک پینے کی رنگ برنگی چیز نکلتی ہے اس میں لوگوں کیلئے شفا ہے بیشک

انسانوں کے احوال میں قدرتِ الٰہی کے آثار

فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَ اللّٰهُ

فِیْ ذٰلِكَ	لَاٰیَةً	لِّقَوْمٍ	یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۶۹﴾ [1]	وَ	اللّٰهُ
اس میں	ضرور نشانی (ہے)	(ان) لوگوں کے لئے	جو غور و فکر کرتے ہیں	اور	اللہ (نے)

اس میں غور و فکر کرنے والوں کیلئے نشانی ہے ○ اور اللہ نے

=کی چیزوں کی آمیزش کا شائبہ بھی اس میں نہیں آتا، تو اُس حکیم برحق کی قدرت سے کیا بعید کہ انسانی جسم کے اجزاء کو منتشر ہونے کے بعد پھر جمع فرمادے۔

(1)......وہ رب تعالیٰ جو اپنی قدرتِ کاملہ سے ایک ادنیٰ کمزور سی مکھی کو یہ صفت عطا فرماتا ہے کہ وہ مختلف قسم کے پھولوں اور پھلوں سے ایسے ملائم اجزاء حاصل کرے جن سے نفیس شہد بنے جو نہایت خوشگوار ہو، طاہر و پاکیزہ ہو، فاسد ہونے اور سڑنے کی اس میں قابلیت نہ ہو تو جو قادر و حکیم ایک مکھی کو شہد کے مادے جمع کرنے کی قدرت دیتا ہے وہ اگر مرے ہوئے انسان کے منتشر اجزاء کو جمع کردے تو اس کی قدرت سے کیا بعید ہے، مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کو=

خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ ۙ وَ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ

يُّرَدُّ	مَّنْ	مِنْكُمْ	وَ	يَتَوَفّٰىكُمْ	ثُمَّ	خَلَقَكُمْ
پھیرا جاتا ہے	(کوئی وہ ہے) جو	تم میں سے	اور	وہ روح قبض کرے گا تمہاری	پھر	پیدا کیا تمہیں

تمہیں پیدا کیا پھر وہ تمہاری جان قبض کرے گا اور تم میں کوئی سب سے گھٹیا عمر

اِلٰۤى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَیْ لَا یَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَیْــٴًـا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ

عَلِیْمٌ	اللّٰهَ	اِنَّ	شَیْــٴًـا	بَعْدَ عِلْمٍ	لَا یَعْلَمَ	لِكَیْ	اِلٰۤى اَرْذَلِ الْعُمُرِ
علم والا	اللہ	بیشک	کچھ	جاننے کے بعد	وہ نہ جانے	تاکہ	سب سے ناکارہ عمر کی طرف

کی طرف پھیرا جاتا ہے تاکہ جاننے کے بعد کچھ نہ جانے۔ بیشک اللہ جاننے والا،

قَدِیْرٌ۠ ۧ وَ اللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِی الرِّزْقِ ۚ

فِی الرِّزْقِ	عَلٰى بَعْضٍ	بَعْضَكُمْ	فَضَّلَ [1]	اللّٰهُ	وَ	قَدِیْرٌ ۝
رزق میں	بعض پر	تمہارے بعض (کو)	برتری دی	اللہ (نے)	اور	قدرت والا (ہے)

بہت قدرت والا ہے ۝ اور اللہ نے تم میں سے ایک کو دوسرے پر رزق میں برتری دی ہے

فَمَا الَّذِیْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّیْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا

مَا	عَلٰى	بِرَآدِّیْ رِزْقِهِمْ	فُضِّلُوْا	الَّذِیْنَ	فَمَا
جن کے	(ان) پر	اپنے رزق کو لوٹانے والے	برتری دی گئی	وہ لوگ جنہیں	تو نہیں

تو جنہیں رزق کی برتری دی گئی ہے وہ اپنا رزق اپنے غلاموں، باندیوں پر

مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَهُمْ فِیْهِ سَوَآءٌ ؕ

سَوَآءٌ	فِیْهِ	فَهُمْ	اَیْمَانُهُمْ	مَلَكَتْ
برابر (نہ ہو جائیں)	اس (رزق) میں	تو (کہیں) وہ	ان کے دائیں ہاتھ	مالک ہوئے

نہیں لوٹاتے کہ کہیں وہ اس رزق میں برابر نہ ہو جائیں

رکوع ٥ / ١٥

رزقِ الٰہی کی تقسیم سے لوگوں کی فطرت کا بیان اور بت پرستی کا رد

= محال سمجھنے والے کس قدر عقل سے دور ہیں۔

1 ...... اس آیت میں بڑے نفیس اور دلنشین انداز میں بت پرستی کا رد کیا گیا ہے۔ آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تم میں سے ایک کو دوسرے پر رزق میں برتری دی ہے، تو تم میں کوئی غنی ہے کوئی فقیر، کوئی مالدار ہے کوئی نادار، کوئی مالک ہے اور کوئی مملوک، تو جنہیں رزق کی برتری دی گئی ہے تو وہ اپنے غلاموں اور باندیوں کو اپنا مال دے کر اپنے برابر نہیں کر لیتے اور جب تم اپنے غلاموں کو اپنا شریک بنانا گوارا نہیں کرتے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندوں اور اس کے =

بیوی، اولاد اور پاکیزہ رزق کی نعمت کا بیان اور بت پرستی کا رد

اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿٧١﴾ وَ اللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ

لَكُمْ	جَعَلَ	اللّٰهُ	وَ	يَجْحَدُوْنَ ﴿٧١﴾	اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ
تمہارے لیے	بنائیں	اللہ (نے)	اور	وہ مکرتے ہیں	تو کیا اللہ کی نعمت سے

تو کیا صرف اللہ کی نعمت سے مکرتے ہیں؟ ○ اور اللہ نے تمہارے لیے

مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ

مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ	لَكُمْ	جَعَلَ	وَّ	اَزْوَاجًا	مِّنْ اَنْفُسِكُمْ
تمہاری بیویوں سے	تمہارے لیے	پیدا کیے	اور	بیویاں	تمہاری جانوں (یعنی جنس) سے

تمہاری جنس سے عورتیں بنائیں اور تمہارے لیے تمہاری عورتوں سے

بَنِيْنَ وَ حَفَدَةً وَّ رَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ اَفَبِالْبَاطِلِ

اَفَبِالْبَاطِلِ	مِّنَ الطَّيِّبٰتِ	رَزَقَكُمْ	وَّ	حَفَدَةً	وَ	بَنِيْنَ
تو کیا باطل ہی پر	پاکیزہ چیزوں سے	رزق دیا تمہیں	اور	پوتے نواسے	اور	بیٹے

بیٹے اور پوتے نواسے پیدا کیے اور تمہیں ستھری چیزوں سے روزی دی تو کیا وہ باطل ہی پر

بت پرستوں کی ایک اور انداز میں تفہیم

يُؤْمِنُوْنَ وَ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ ﴿٧٢﴾ لا وَ يَعْبُدُوْنَ

يَعْبُدُوْنَ[2]	وَ	يَكْفُرُوْنَ ﴿٧٢﴾	هُمْ	بِنِعْمَتِ اللّٰهِ[1]	وَ	يُؤْمِنُوْنَ
وہ عبادت کرتے ہیں	اور	انکار کرتے ہیں	وہ	اللہ کی نعمت کا	اور	وہ یقین کرتے ہیں

یقین کرتے ہیں؟ اور اللہ کے فضل ہی کے منکر ہوتے ہیں؟ ○ اور اللہ کے سوا ایسوں کی

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا

رِزْقًا	لَهُمْ	لَا يَمْلِكُ	مَا	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
روزی دینے (کا)	ان کے لئے	اختیار نہیں رکھتا	(اس کی) جو	اللہ کے سوا

عبادت کرتے ہیں جو انہیں آسمان اور زمین سے

= مملوکوں کو اس کا شریک ٹھہرانا کس طرح گوارا کرتے ہو؟

1 ......علامہ احمد بن محمود نسفی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: آیت میں اللہ تعالیٰ کے فضل و نعمت سے مراد سیِّدُ المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ گرامی ہے یا اس سے وہ نعمتیں مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے حلال کیں۔ (مدارک، النحل، تحت الآیۃ: ۷۲، ص ۶۰۲)

2 ......اس سے پہلی آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنی وحدانیت پر دلالت کرنے والی مختلف چیزیں بیان فرمائیں اور اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بتوں کی عبادت کرنے والوں کا رد فرمایا ہے۔

ایک مثال کے ذریعے شرک کا رد

مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ شَیْــٴًـا وَّ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ﴿۷۳﴾ۚ فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ

مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	شَیْــٴًـا	وَّ	لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ﴿۷۳﴾	فَلَا تَضْرِبُوْا	لِلّٰهِ
آسمانوں اور زمین سے	کچھ	اور	نہ وہ طاقت رکھتے ہیں	تو تم نہ ٹھہراؤ	اللہ کے لیے

کچھ بھی روزی دینے کا اختیار نہیں رکھتے اور نہ وہ کچھ کر سکتے ہیں ○ تو تم اللہ کے لیے

الْاَمْثَالَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۴﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ

الْاَمْثَالَ	اِنَّ	اللّٰهَ	یَعْلَمُ	وَ	اَنْتُمْ	لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۴﴾	ضَرَبَ [1]	اللّٰهُ
مِثل، مانند	بیشک	اللہ	جانتا ہے	اور	تم	نہیں جانتے	بیان فرمائی	اللہ (نے)

مِثل نہ ٹھہراؤ، بیشک اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ○ اللہ نے ایک بندے کی

مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا یَقْدِرُ عَلٰی شَیْءٍ وَّ

مَثَلًا	عَبْدًا	مَّمْلُوْكًا	لَّا یَقْدِرُ	عَلٰی شَیْءٍ	وَّ
مثال	ایک بندے (کی)	(جو) کسی کی ملکیت میں ہے	وہ قادر نہیں	کسی چیز پر	اور

مثال بیان فرمائی جو خود کسی کی ملکیت میں ہے، وہ کسی شے پر قادر نہیں اور

مَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ یُنْفِقُ

مَنْ	رَّزَقْنٰهُ	مِنَّا	رِزْقًا حَسَنًا	فَهُوَ	یُنْفِقُ
(ایک وہ ہے) جو	ہم نے رزق دیا اسے	اپنی طرف سے	اچھا رزق	تو وہ	خرچ کرتا ہے

ایک وہ ہے جسے ہم نے اپنی طرف سے اچھی روزی عطا فرما رکھی ہے تو وہ اس میں سے

مِنْهُ سِرًّا وَّ جَهْرًا ؕ هَلْ یَسْتَوٗنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ

مِنْهُ	سِرًّا	وَّ	جَهْرًا	هَلْ	یَسْتَوٗنَ	اَلْحَمْدُ	لِلّٰهِ
اس میں سے	پوشیدہ	اور	اعلانیہ	کیا	وہ برابر ہو جائیں گے	تمام تعریفیں	اللہ کے لئے (ہیں)

پوشیدہ اور اعلانیہ خرچ کرتا ہے، کیا وہ سب برابر ہو جائیں گے؟ تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں

[1]...... اس آیت میں بیان کی گئی مثال کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک شخص ایسا ہے جو خود کسی کی ملکیت میں ہے اور وہ مالک نہ ہونے کی وجہ سے کسی چیز پر قادر نہیں، جبکہ دوسرا شخص ایسا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے اچھی روزی عطا فرما رکھی ہے اور وہ اس میں سے پوشیدہ اور اعلانیہ خرچ کرتا ہے، جیسے چاہتا ہے اس میں تصرف کرتا ہے۔ پہلا شخص عاجز، مملوک اور غلام ہے جبکہ دوسرا شخص آزاد، مالک اور صاحبِ مال ہے اور قدرت و اختیار بھی رکھتا ہے تو کیا یہ دونوں برابر ہو جائیں گے؟ ہرگز نہیں۔ تو جب غلام اور آزاد شخص برابر نہیں ہو سکتے حالانکہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں تو خالق، مالک اور قادر رب تعالیٰ کے ساتھ =

بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٥﴾ وَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا

بَلْ	اَكْثَرُهُمْ	لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٥﴾	وَ	ضَرَبَ(1)	اللّٰهُ	مَثَلًا
بلکہ	ان میں اکثر	جانتے نہیں	اور	بیان فرمائی	اللہ (نے)	مثال

بلکہ ان میں اکثر جانتے نہیں ○ اور اللہ نے دو مردوں کی مثال

رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَاۤ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَیْءٍ وَّ هُوَ كَلٌّ

رَّجُلَيْنِ	اَحَدُهُمَاۤ	اَبْكَمُ	لَا يَقْدِرُ	عَلٰى شَیْءٍ	وَّ	هُوَ	كَلٌّ
دو مردوں (کی)	ان میں سے ایک	گونگا (ہے)	وہ قادر نہیں	کسی چیز پر	اور	وہ	بوجھ (ہے)

بیان فرمائی، ان میں سے ایک گونگا ہے جو کسی شے پر قدرت نہیں رکھتا اور وہ اپنے آقا پر

عَلٰى مَوْلٰىهُ ۙ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ ؕ هَلْ يَسْتَوِیْ

عَلٰى مَوْلٰىهُ	اَيْنَمَا	يُوَجِّهْهُّ	لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ	هَلْ	يَسْتَوِیْ
اپنے آقا پر	جہاں کہیں	وہ بھیجتا ہے اسے	(تو) وہ کوئی خیر لے کر نہیں آتا	کیا	برابر ہو جائے گا

(صرف) بوجھ ہے، (اس کا آقا) اسے جدھر بھیجتا ہے وہ کوئی خیر لے کر نہیں آتا تو کیا وہ

هُوَ ۙ وَ مَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَ هُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٧٦﴾ ع وَ

هُوَ	وَ	مَنْ	يَّاْمُرُ	بِالْعَدْلِ	وَ	هُوَ	عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٧٦﴾	وَ
وہ	اور	وہ جو	حکم دیتا ہے	عدل کا	اور	وہ	سیدھے راستے پر (بھی ہے)	اور

اور دوسرا وہ جو عدل کا حکم کرتا ہے اور وہ سیدھے راستے پر بھی ہے کیا دونوں برابر ہیں؟ ○ اور

لِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ مَاۤ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا

لِلّٰهِ	غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ	مَاۤ	اَمْرُ السَّاعَةِ	اِلَّا
اللہ ہی کو (ہے)	آسمانوں اور زمین کی چھپی چیزوں کا علم	اور	نہیں	قیامت کا معاملہ	مگر

آسمانوں اور زمین کی چھپی چیزوں کا علم اللہ ہی کو ہے اور قیامت کا معاملہ صرف

=قدرت واختیار نہ رکھنے والے بت کیسے شریک ہو سکتے ہیں اور ان کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مثل قرار دینا کیسا بڑا ظلم اور جہل ہے۔

1 ......اس آیت میں بیان کی گئی مثال کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک شخص گونگا ہے اور کسی سے اپنی بات کہہ نہ سکنے اور دوسرے کی بات سمجھ نہ سکنے کی وجہ سے وہ کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتا اور اپنے آقا پر صرف بوجھ ہے، اس کا آقا اسے جہاں بھی کسی کام کے لئے بھیجتا ہے تو وہ اس کا کوئی کام کر کے نہیں آتا اور دوسرا وہ شخص ہے جس کے حواس سلامت ہیں، بھلائی اور دیانت داری کی وجہ سے بہت فائدہ مند ہے، لوگوں کو عدل کا حکم کرتا ہے اور اس کی سیرت بھی اچھی ہے،=

كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ

عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	اللّٰهَ	اِنَّ	اَقْرَبُ	هُوَ	اَوْ	كَلَمْحِ الْبَصَرِ
ہر چیز پر	اللہ	بیشک	(اس سے بھی) زیادہ قریب (ہے)	وہ	یا	آنکھ جھپکنے کی طرح

ایک پلک جھپکنے کی طرح ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ قریب ہے۔ بیشک اللہ ہر شے پر

قَدِیْرٌ ﴿۷۷﴾ وَ اللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ

مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ	اَخْرَجَكُمْ	اللّٰهُ	وَ	قَدِیْرٌ ﴿۷۷﴾
تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے	نکالا (پیدا کیا) تمہیں	اللہ (نے)	اور	قدرت والا (ہے)

قادر ہے ○ اور اللہ نے تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے اس حال میں پیدا کیا

لَا تَعْلَمُوْنَ شَیْــٴًـاۙ وَّ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ

الْاَبْصَارَ	وَ	السَّمْعَ	لَكُمُ	جَعَلَ	وَّ	شَیْــٴًـا	لَا تَعْلَمُوْنَ
آنکھیں	اور	کان	تمہارے لئے	اس نے بنائے	اور	کچھ	تم نہیں جانتے تھے

کہ تم کچھ نہ جانتے تھے اور اس نے تمہارے کان اور آنکھیں

وَ الْاَفْـٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۸﴾ اَلَمْ یَرَوْا اِلَى الطَّیْرِ

اِلَى الطَّیْرِ	اَلَمْ یَرَوْا	تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۸﴾	لَعَلَّكُمْ	الْاَفْـٕدَةَ	وَ
پرندوں کی طرف	کیا انہوں نے نہ دیکھا	شکر گزار بنو	تاکہ تم	دل	اور

اور دل بنائے تاکہ تم شکر گزار بنو ○ کیا انہوں نے پرندوں کی طرف نہ دیکھا

مُسَخَّرٰتٍ فِیْ جَوِّ السَّمَآءِ ؕ مَا یُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ؕ اِنَّ

اِنَّ	اللّٰهُ	اِلَّا	مَا یُمْسِكُهُنَّ	فِیْ جَوِّ السَّمَآءِ [1]	مُسَخَّرٰتٍ
بیشک	اللہ (کے)	سوائے	(کوئی) نہیں روکتا انہیں	آسمان کی فضا میں	(جو) حکم کے پابند (ہیں)

جو آسمان کی فضا میں (اللہ کے) حکم کے پابند ہیں۔ انہیں (وہاں) اللہ کے سوا کوئی نہیں روکتا۔ بیشک

اعضاء کی نعمت اور اس کا حق

پرندوں کی پرواز میں قدرتِ الٰہی کی نشانیاں

==تو کیا یہ دونوں برابر ہیں؟ ہرگز نہیں، اور جب یہ برابر نہیں تو پھر مومن اور کافر کیسے برابر ہو سکتے ہیں۔

1 ......اس آیت میں پرندوں کی پرواز کے ذریعے اللہ تعالٰی کی قدرت پر استدلال کیا گیا ہے اور اگر لوگ چاہیں تو فی زمانہ پرندوں سے کہیں بڑی اور ان سے انتہائی وزنی چیز ہوائی جہاز کے ذریعے بھی اللہ تعالٰی کی قدرت پر دلیل حاصل کر سکتے ہیں۔ اسے بنایا اگرچہ انسان نے ہے لیکن اس نے اللہ تعالٰی کی دی ہوئی عقل، سمجھ اور قدرت سے ہی بنایا ہے، از خود کوئی کہاں اس قابل تھا کہ ایسی چیز بنا سکے۔ یونہی اس کا پرواز کرنا بظاہر اگرچہ مشینی آلات کی وجہ سے ہے لیکن==

فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَ اللّٰهُ

فِیْ ذٰلِكَ	لَاٰیٰتٍ	لِّقَوْمٍ	یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۷۹﴾	وَ	اللّٰهُ
اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کے لئے	جو ایمان رکھتے ہیں	اور	اللہ (نے)

اس میں ایمان والوں کے لئے نشانیاں ہیں ○ اور اللہ نے

جَعَلَ لَكُمْ مِّنْۢ بُیُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّ جَعَلَ

جَعَلَ [1]	لَكُمْ	مِّنْۢ بُیُوْتِكُمْ	سَكَنًا	وَّ	جَعَلَ
بنایا	تمہارے لیے	تمہارے کچھ گھروں (کو)	سکون کی جگہ، رہائش	اور	اس نے بنائے

تمہارے گھروں کو تمہاری رہائش بنایا اور اس نے تمہارے لیے

لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُیُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا یَوْمَ ظَعْنِكُمْ

لَكُمْ	مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ	بُیُوْتًا	تَسْتَخِفُّوْنَهَا	یَوْمَ ظَعْنِكُمْ
تمہارے لئے	چوپایوں کی کھالوں سے	کچھ گھر	تم ہلکا پھلکا پاتے ہو انہیں	اپنے سفر کے دن

جانوروں کی کھالوں سے کچھ گھر بنائے جنہیں تم اپنے سفر کے دن

وَ یَوْمَ اِقَامَتِكُمْۙ وَ مِنْ اَصْوَافِهَا وَ اَوْبَارِهَا وَ اَشْعَارِهَاۤ

وَ	یَوْمَ اِقَامَتِكُمْ	وَ	مِنْ اَصْوَافِهَا	وَ	اَوْبَارِهَا	وَ	اَشْعَارِهَاۤ
اور	اپنے قیام کے دن	اور	ان کی اُونوں سے	اور	ان کے پشم	اور	ان کے بالوں (سے)

اور اپنے قیام کے دن بڑا ہلکا پھلکا پاتے ہو اور بھیڑوں کی اُون اور اونٹوں کی پشم اور بکریوں کے بالوں سے

اَثَاثًا وَّ مَتَاعًا اِلٰى حِیْنٍ ﴿۸۰﴾ وَ اللّٰهُ جَعَلَ

اَثَاثًا	وَّ	مَتَاعًا اِلٰى حِیْنٍ ﴿۸۰﴾	وَ	اللّٰهُ	جَعَلَ
گھریلو سامان	اور	ایک مدت تک نفع اٹھانے کی چیزیں (بنائیں)	اور	اللہ (نے)	بنائے

گھریلو سامان اور ایک مدت تک فائدہ اٹھانے کے اسباب بنائے ○ اور اللہ نے

= در حقیقت یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اسی کے اثر سے ہوا میں محوِ پرواز ہے کیونکہ ہوا کو پرواز کے قابل اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے کسی انسان نے نہیں بنایا۔

[1] ... اِس آیت میں بھی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے دلائل اور بندوں پر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ

لَكُمْ	مِّمَّا	خَلَقَ	ظِلٰلًا	وَّ	جَعَلَ	لَكُمْ
تمہارے لئے	(اس میں) سے جو	اس نے پیدا کیا	سائے	اور	بنائیں	تمہارے لیے

تمہیں اپنی بنائی ہوئی چیزوں سے سائے دیئے اور تمہارے لیے

مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ

مِّنَ الْجِبَالِ	اَكْنَانًا	وَّ	جَعَلَ	لَكُمْ	سَرَابِيْلَ
پہاڑوں سے (میں)	چھپنے کی جگہیں	اور	بنائے	تمہارے لیے	(کچھ) پہننے کے لباس

پہاڑوں میں چھپنے کی جگہیں بنائیں اور تمہارے لیے کچھ پہننے کے لباس بنائے

تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ

تَقِيْكُمُ	الْحَرَّ	وَ	سَرَابِيْلَ	تَقِيْكُمْ
جو بچاتے ہیں تمہیں	گرمی (سے)	اور	(کچھ) پہننے کے لباس	جو بچاتے ہیں تمہیں

جو تمہیں گرمی سے بچائیں اور کچھ لباس بنائے جو لڑائی کے وقت

بَاْسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ

بَاْسَكُمْ	كَذٰلِكَ	يُتِمُّ	نِعْمَتَهٗ	عَلَيْكُمْ	لَعَلَّكُمْ
تمہاری لڑائی (کے وقت)	اسی طرح	اللہ پوری کرتا ہے	اپنی نعمت	تم پر	تاکہ تم

تمہاری حفاظت کرتے ہیں۔ اللہ اسی طرح تم پر اپنی نعمت پوری کرتا ہے تاکہ تم

تُسْلِمُوْنَ ﴿۸۱﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۸۲﴾

تُسْلِمُوْنَ ﴿۸۱﴾	فَاِنْ	تَوَلَّوْا (1)	فَاِنَّمَا عَلَيْكَ	الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۸۲﴾
اسلام لے آؤ	پھر اگر	وہ منہ پھیریں	تو تم پر صرف	صاف پہنچا دینا (لازم ہے)

اسلام لے آؤ○ پھر اگر وہ منہ پھیریں تو اے حبیب! تم پر صرف صاف صاف تبلیغ کر دینا لازم ہے○

حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذمہ داری

(1)...... یعنی اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اگر کفارِ مکہ آپ پر ایمان لانے اور آپ کی تصدیق کرنے سے اعراض کریں اور اپنے کفر پر ہی جمے رہیں تو آپ غمزدہ نہ ہوں، آپ پر صرف صاف صاف تبلیغ کر دینا لازم ہے اور جب آپ نے ان تک اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا دیا تو آپ کا کام پورا ہو چکا اور اب نہ ماننے کا وبال اُن کی گردن پر ہے۔

اللہ تعالیٰ کی نعمت سے متعلق کفار کا حال

یَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ یُنْكِرُوْنَهَا وَ اَكْثَرُهُمُ

یَعْرِفُوْنَ	نِعْمَتَ اللّٰهِ	ثُمَّ	یُنْكِرُوْنَهَا (1)	وَ	اَكْثَرُهُمُ
وہ پہچانتے ہیں	اللہ کی نعمت (کو)	پھر	انکار کر دیتے ہیں اس کا	اور	ان میں اکثر

وہ اللہ کی نعمت کو پہچانتے ہیں پھر اس کا انکار کر دیتے ہیں اور ان میں اکثر

قیامت کے دن کفار کا حال اور انجام

الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨٣﴾ وَ یَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِیْدًا

الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨٣﴾	وَ	یَوْمَ	نَبْعَثُ	مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ	شَهِیْدًا
کافر (ہی ہیں)	اور	(جس) دن	ہم اٹھائیں گے	ہر امت سے	ایک گواہ

کافر ہی ہیں ○ اور یاد کرو جس دن ہم ہر امت سے ایک گواہ اٹھائیں گے

ثُمَّ لَا یُؤْذَنُ لِلَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ لَا هُمْ

ثُمَّ	لَا یُؤْذَنُ	لِلَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	وَ	لَا	هُمْ
پھر	اجازت نہیں دی جائے گی	ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا	اور	نہ	وہ (ان سے)

پھر کافروں کو اجازت نہیں دی جائے گی اور نہ ان سے

یُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَ اِذَا رَاَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوا

یُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿٨٤﴾	وَ	اِذَا	رَاَ	الَّذِیْنَ	ظَلَمُوا
رجوع کا مطالبہ ہوگا	اور	جب	دیکھیں گے	وہ لوگ جنہوں نے	ظلم کیا

رجوع کرنا، طلب کیا جائے گا ○ اور ظلم کرنے والے جب عذاب

مشرکین اور ان کے شریکوں کی باہمی بحث

الْعَذَابَ فَلَا یُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَ لَا هُمْ یُنْظَرُوْنَ ﴿٨٥﴾ وَ

الْعَذَابَ	فَلَا یُخَفَّفُ	عَنْهُمْ	وَ	لَا	هُمْ	یُنْظَرُوْنَ ﴿٨٥﴾	وَ
عذاب	تو ہلکا نہیں کیا جائے گا	ان سے	اور	نہ	وہ	مہلت دیئے جائیں گے	اور

دیکھیں گے تو ان سے نہ عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ ہی انہیں مہلت دی جائے گی ○ اور

(1)...... یعنی جو نعمتیں اس سورت میں ذکر کی گئیں کفار مکہ اُن سب کو پہچانتے ہیں اور جانتے ہیں کہ یہ سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہیں پھر بھی اس کا شکر بجا نہیں لاتے۔ مشہور مفسر سُدِّی کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمت سے سیِّدُ المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مراد ہیں۔ اس صورت میں آیت کے معنی یہ ہیں کہ وہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پہچانتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ آپ کا وجود اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے اور اس کے باوجود اس نعمت کا انکار کر دیتے ہیں یعنی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان نہیں لاتے اور ان میں اکثر کافر ہی ہیں۔

اِذَا رَاَ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا

اِذَا	رَاَ	الَّذِیْنَ	اَشْرَكُوْا	شُرَكَآءَهُمْ	قَالُوْا
جب	دیکھیں گے	وہ لوگ جنہوں نے	شرک کیا	اپنے شریکوں (کو)	(تو) کہیں گے

مشرک جب اپنے شریکوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے:

رَبَّنَا هٰۤؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا الَّذِیْنَ كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ ج

رَبَّنَا	هٰۤؤُلَآءِ	شُرَكَآؤُنَا	الَّذِیْنَ	كُنَّا نَدْعُوْا	مِنْ دُوْنِكَ
اے ہمارے رب	یہ	ہمارے شریک (ہیں)	جن کی	ہم عبادت کرتے تھے	تیرے سوا

اے ہمارے رب! یہ ہمارے وہ شریک ہیں جن کی ہم تیرے سوا

فَاَلْقَوْا اِلَیْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۸۶﴾ ج وَ

فَاَلْقَوْا	اِلَیْهِمُ	الْقَوْلَ	اِنَّكُمْ	لَكٰذِبُوْنَ ﴿۸۶﴾	وَ
تو وہ پھینک دیں گے	ان کی طرف	(اپنی) بات	(کہ) بیشک تم	ضرور جھوٹے (ہو)	اور

عبادت کیا کرتے تھے تو وہ ان کی طرف (اپنی) بات پھینک دیں گے کہ تم بیشک جھوٹے ہو ○ اور

اَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ یَوْمَىٕذِ ﹰالسَّلَمَ وَ ضَلَّ عَنْهُمْ

اَلْقَوْا	اِلَى اللّٰهِ	یَوْمَىٕذِ	السَّلَمَ [1]	وَ	ضَلَّ	عَنْهُمْ
وہ پیش کریں گے	اللہ کی طرف	اس دن	صلح	اور	گم ہو جائیں گی	ان سے

وہ مشرک اس دن اللہ کی طرف صلح کی پیشکش کریں گے اور ان کی خود ساختہ باتیں

مَّا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ﴿۸۷﴾ اَلَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا

مَّا	كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ﴿۸۷﴾	اَلَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	وَ	صَدُّوْا
وہ (باتیں) جو	وہ بناتے تھے	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اور	روکا

ان سے گم ہو جائیں گی ○ جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے

قیامت کے دن کفار کی طرف سے معذرت

دوسروں کو گمراہ کرنے والوں کا عذاب

1 ...... مشرکین دنیا میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری سے منہ موڑتے رہے جبکہ قیامت کے دن وہ اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار ہونا چاہیں گے لیکن یہ فرمانبرداری انہیں کوئی نفع نہ دے گی اور جب مشرکوں کے معبود انہیں جھوٹا قرار دے کر ان سے اپنی براءت کا اظہار کریں گے تو اس وقت مشرکین کی من گھڑت باتیں کہ یہ معبودان کے مددگار ہیں اور ان کی شفاعت کریں گے، بیکار اور باطل ہو جائیں گی۔

عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ زِدۡنٰهُمۡ عَذَابًا فَوۡقَ الۡعَذَابِ بِمَا

عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ	زِدۡنٰهُمۡ	عَذَابًا	فَوۡقَ الۡعَذَابِ	بِمَا
اللہ کی راہ سے	ہم زیادہ کردیں گے ان کا	عذاب	عذاب کے اوپر	(اس کے) بدلے جو

روکا ہم ان کے فساد کے بدلے میں عذاب پر عذاب کا

كَانُوۡا يُفۡسِدُوۡنَ ﴿۸۸﴾ وَيَوۡمَ نَبۡعَثُ فِىۡ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيۡدًا عَلَيۡهِمۡ

كَانُوۡا يُفۡسِدُوۡنَ ﴿۸۸﴾	وَ	يَوۡمَ	نَبۡعَثُ	فِىۡ كُلِّ اُمَّةٍ	شَهِيۡدًا [1]	عَلَيۡهِمۡ
وہ فساد کرتے تھے	اور	(جس) دن	ہم اٹھائیں گے	ہر امت میں	ایک گواہ	ان پر

اضافہ کردیں گے ○ اور جس دن ہم ہر امت میں انہیں میں سے ان پر ایک گواہ

مِّنۡ اَنۡفُسِهِمۡ وَجِئۡنَا بِكَ شَهِيۡدًا عَلٰى هٰٓؤُلَاۤءِ ؕ وَنَزَّلۡنَا

مِّنۡ اَنۡفُسِهِمۡ	وَ	جِئۡنَا بِكَ	شَهِيۡدًا	عَلٰى هٰٓؤُلَاۤءِ	وَ	نَزَّلۡنَا
ان کی جانوں میں سے	اور	لائیں گے تمہیں	گواہ (بنا کر)	ان سب پر	اور	ہم نے نازل کی

اٹھائیں گے اور اے حبیب! تمہیں ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے اور ہم نے

عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ تِبۡيَانًا لِّكُلِّ شَىۡءٍ وَّهُدًى وَّرَحۡمَةً وَّ

عَلَيۡكَ	الۡكِتٰبَ	تِبۡيَانًا	لِّكُلِّ شَىۡءٍ [2]	وَّ	هُدًى	وَّ	رَحۡمَةً	وَّ
تم پر	کتاب	(جو) روشن بیان (ہے)	ہر چیز کا	اور	ہدایت	اور	رحمت	اور

تم پر یہ قرآن اتارا جو ہر چیز کا روشن بیان ہے اور مسلمانوں کیلئے ہدایت اور رحمت اور

بُشۡرٰى لِلۡمُسۡلِمِيۡنَ ﴿۸۹﴾ ع اِنَّ اللّٰهَ يَاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ وَالۡاِحۡسَانِ

بُشۡرٰى	لِلۡمُسۡلِمِيۡنَ ﴿۸۹﴾	اِنَّ	اللّٰهَ	يَاۡمُرُ	بِالۡعَدۡلِ [3]	وَ	الۡاِحۡسَانِ
بشارت (ہے)	مسلمانوں کے لئے	بیشک	اللہ	حکم دیتا ہے	عدل کا	اور	نیکی، احسان

بشارت ہے ○ بیشک اللہ عدل اور احسان اور رشتے داروں کو دینے کا

قیامت کے دن دیگر انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی گواہی

قرآن مجید کے اوصاف اور قرآن میں ہر شے کا بیان

قرآنِ کریم کی عظیم الشان تعلیمات

ع ۱۲ / ۱۸

1 ...... یہاں گواہ سے مراد انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں، یہ قیامت کے دن اپنی اپنی امتوں کے متعلق گواہی دیں گے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام ان تک پہنچایا اور ان لوگوں کو ایمان قبول کرنے کی دعوت دی۔ 2 ...... اس سے معلوم ہوا کہ قرآنِ مجید وہ عظیمُ الشان کتاب ہے جو تمام علوم کی جامع ہے۔

3 ...... عدل اور انصاف کا عام فہم معنی یہ ہے کہ ہر حق دار کو اس کا حق دیا جائے اور کسی پر ظلم نہ کیا جائے، اسی طرح عقائد، عبادات اور معاملات میں افراط و تفریط سے بچ کر درمیانی راہ اختیار کرنا بھی عدل میں داخل ہے۔

عہد پورا کرنے کا حکم اور قسم توڑنے کی ممانعت

وَ اِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰى وَ یَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ وَ

وَ	الْمُنْكَرِ	وَ	عَنِ الْفَحْشَآءِ	یَنْهٰى	وَ	اِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰى[1]	وَ
اور	بری بات	اور	بے حیائی سے	وہ منع کرتا ہے	اور	رشتہ داروں کو دینے (کا)	اور

حکم فرماتا ہے اور بے حیائی اور ہر بری بات اور ظلم سے

الْبَغْیِ ۚ یَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۹۰﴾ وَ اَوْفُوْا

اَوْفُوْا	وَ	تَذَكَّرُوْنَ ﴿۹۰﴾	لَعَلَّكُمْ	یَعِظُكُمْ	الْبَغْیِ
پورا کرو	اور	نصیحت حاصل کرو	تاکہ تم	وہ نصیحت فرماتا ہے تمہیں	سرکشی، ظلم (سے)

منع فرماتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو ○ اور اللہ کا عہد

بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَ لَا تَنْقُضُوا الْاَیْمَانَ

الْاَیْمَانَ	لَا تَنْقُضُوا	وَ	عٰهَدْتُّمْ	اِذَا	بِعَهْدِ اللّٰهِ
قسموں (کو)	نہ توڑو	اور	تم عہد کرو	جب	اللہ کے عہد کو

پورا کرو جب تم کوئی عہد کرو اور قسموں کو مضبوط کرنے کے بعد

بَعْدَ تَوْكِیْدِهَا وَ قَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَیْكُمْ كَفِیْلًا ؕ

كَفِیْلًا	عَلَیْكُمْ	اللّٰهَ	جَعَلْتُمُ	قَدْ	وَ	بَعْدَ تَوْكِیْدِهَا[2]
ضامن	اپنے اوپر	اللہ (کو)	تم بنا چکے ہو	بیشک	اور (حالانکہ)	انہیں مضبوط کرنے کے بعد

نہ توڑو حالانکہ تم اللہ کو اپنے اوپر ضامن بنا چکے ہو۔

عہد توڑنے اور قسموں کو باہمی دھوکے فساد کا ذریعہ بنانے کی ممانعت

اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِیْ

كَالَّتِیْ	لَا تَكُوْنُوْا	وَ	تَفْعَلُوْنَ ﴿۹۱﴾	مَا	یَعْلَمُ	اللّٰهَ	اِنَّ
(اس عورت) کی طرح جس نے	تم نہ ہونا	اور	تم کرتے ہو	جو کچھ	جانتا ہے	اللہ	بیشک

بیشک اللہ تمہارے کام جانتا ہے ○ اور تم اس عورت کی طرح نہ ہونا

[1]...... رشتے دار قریب کے ہوں یا دور کے، اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے رزق میں سے انہیں کچھ دے کر ان کے ساتھ صلہ رحمی کرنا اور اگر اپنے پاس مال نہ ہو تو رشتہ داروں کے ساتھ محبت سے پیش آنا اور ان کے لئے دعائے خیر کرنا مستحب ہے۔ [2]...... قسموں کو مضبوط کرنے سے مراد یہ ہے کہ قسم کھاتے وقت اللہ تعالیٰ کے اسماء اور صفات زیادہ ذکر کئے جائیں اور قسم توڑنے کی ممانعت مضبوط کرنے کے ساتھ خاص نہیں بلکہ مطلقاً قسم توڑنا منع ہے۔ یا قسم مضبوط کرنے سے مراد یہ ہے کہ قصداً قسم کھائی جائے، اس صورت میں لغو قسم اس حکم سے خارج ہو جائے گی۔

نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ؕ تَتَّخِذُوْنَ

نَقَضَتْ	غَزْلَهَا	مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ	اَنْكَاثًا	تَتَّخِذُوْنَ
توڑ دیا	اپنا سوت	مضبوطی کے بعد	ٹکڑے ٹکڑے (کرکے)	(ایسا نہ ہو کہ) تم بنالو

جس نے اپنا سوت مضبوطی کے بعد ریزہ ریزہ کرکے توڑ دیا، (ایسا نہ ہو کہ) تم اپنی قسموں کو

اَیْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَیْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِیَ

اَیْمَانَكُمْ	دَخَلًۢا [1]	بَیْنَكُمْ	اَنْ	تَكُوْنَ	اُمَّةٌ	هِیَ
اپنی قسموں (کو)	دھوکے اور فساد (کا ذریعہ)	اپنے درمیان	کہ	ہے	ایک گروہ	وہ

اپنے درمیان دھوکے اور فساد کا ذریعہ بنالو کہ ایک گروہ

اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ ؕ اِنَّمَا یَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ؕ

اَرْبٰى	مِنْ اُمَّةٍ	اِنَّمَا	یَبْلُوْكُمُ	اللّٰهُ	بِهٖ
(مال وطاقت میں) زیادہ	(دوسرے) گروہ سے	صرف	آزماتا ہے تمہیں	اللہ	اس کے ذریعے

دوسرے گروہ سے زیادہ (طاقت ومال والا) ہے۔ اللہ تو اس کے ذریعے تمہیں صرف آزماتا ہے

عہد پورا کرنے کا حکم دینے کی حکمت

وَ لَیُبَیِّنَنَّ لَكُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ (۹۲)

وَ	لَیُبَیِّنَنَّ	لَكُمْ	یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	مَا كُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ (۹۲)
اور	ضرور وہ واضح کردے گا	تمہارے لئے	قیامت کے دن	(وہ بات) جس میں تم جھگڑتے تھے

اور وہ ضرور قیامت کے دن تمہارے لئے صاف ظاہر کردے گا جس بات میں تم جھگڑتے تھے ○

وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ لٰكِنْ

وَ	لَوْ	شَآءَ	اللّٰهُ	لَجَعَلَكُمْ	اُمَّةً وَّاحِدَةً	وَّ	لٰكِنْ
اور	اگر	چاہتا	اللہ	(تو) ضرور بنادیتا تمہیں	ایک امت	اور	لیکن

اور اگر اللہ چاہتا تو سب کو ایک ہی امت بنادیتا لیکن

تمام لوگوں کو ایک امت نہ بنانا مشیتِ الٰہی ہے

[1] ... لوگوں کا طریقہ یہ تھا کہ وہ ایک قوم سے معاہدہ کرتے اور جب دوسری قوم اُس سے زیادہ تعداد، مال یا قوت والی پاتے تو پہلوں سے جو معاہدے کئے تھے وہ توڑ دیتے اور اب دوسرے سے معاہدہ کرتے، اللہ تعالیٰ نے اس طرح کرنے سے منع فرمایا اور عہد پورا کرنے کا حکم دیا۔ اس چیز کے نظارے ہمارے معاشرے میں بھی عام نظر آتے ہیں کہ جب تک کوئی اپنے منصب اور مقام و مرتبے پر قائم ہے تب تک لوگ اس کی جی حضوری کرتے ہیں اور جب اسے معزول یا اس کا مرتبہ کم کردیا جائے تو لوگ اسے چھوڑ دیتے ہیں اور اس کے ساتھ ایسے ہو جاتے ہیں گویا اسے پہچانتے ہی نہ ہوں۔

قسموں کو باہمی دھوکے فساد کا ذریعہ بنانے کا نقصان

يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ

يُضِلُّ	مَنْ	يَّشَآءُ (1)	وَ	يَهْدِيْ	مَنْ	يَّشَآءُ	وَ
وہ گمراہ کرتا ہے	جسے	چاہتا ہے	اور	ہدایت دیتا ہے	جسے	چاہتا ہے	اور

اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور

لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ وَلَا تَتَّخِذُوْۤا

لَتُسْـَٔلُنَّ	عَمَّا	كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾	وَ	لَا تَتَّخِذُوْۤا
ضرور تم سے پوچھا جائے گا	(اس) کے بارے جو	تم عمل کرتے تھے	اور	نہ بناؤ

تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا ○ اور تم اپنی قسموں کو

اَيْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ

اَيْمَانَكُمْ	دَخَلًۢا (2)	بَيْنَكُمْ	فَتَزِلَّ	قَدَمٌۢ
اپنی قسموں (کو)	دھوکے اور فساد (کا ذریعہ)	اپنے درمیان	(اگر ایسا کیا) تو پھسل جائے گا	قدم

اپنے درمیان دھوکے اور فساد کا ذریعہ نہ بناؤ ورنہ قدم

بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَتَذُوْقُوا السُّوْٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ

بَعْدَ ثُبُوْتِهَا	وَ	تَذُوْقُوا	السُّوْٓءَ	بِمَا	صَدَدْتُّمْ
اپنے جم جانے کے بعد	اور	تم چکھو گے	برائی (سزا)	(اس کے) سبب جو	تم نے روکا

ثابت قدمی کے بعد پھسل جائیں گے اور تم اللہ کے راستے سے روکنے کی وجہ سے

عہدِ الٰہی توڑنے کے بدلے تھوڑا مال قیمت نہ لینے کی تاکید

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۹۴﴾ وَلَا تَشْتَرُوْا

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	وَ	لَكُمْ	عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۹۴﴾	وَ	لَا تَشْتَرُوْا
اللہ کی راہ سے	اور	تمہارے لئے	بہت بڑا عذاب (ہوگا)	اور	تم نہ خریدو، نہ لو

سزا کا مزہ چکھو گے اور تمہارے لئے بہت بڑا عذاب ہوگا ○ اور اللہ کے عہد کے بدلے

1 ... اللہ تعالیٰ کی اپنی مشیت اور حکمت ہے جس کے مطابق وہ فیصلے فرماتا ہے تو وہ اپنے عدل سے جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور اپنے فضل سے جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے، اس میں کسی دوسرے کو دخل کی ہمت ہے نہ اجازت، البتہ یہ یاد رہے کہ لوگ اس مشیت کو سامنے رکھ کر گناہوں پر جری نہ ہو جائیں کیونکہ قیامت کے دن لوگوں سے ان کے اعمال کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا لہٰذا مشیت کا معاملہ جدا ہے اور حکمِ الٰہی کا جدا۔ 2 ...... یہاں دوبارہ معاہدہ اور قسم توڑنے سے تاکیداً منع فرمانے میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ معاہدہ اور قسمیں پورا کرنے کا معاملہ انتہائی اہم ہے کیونکہ عہد کی خلاف ورزی میں دین اور ===

بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِیْلًاؕ اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ

بِعَهْدِ اللّٰهِ	ثَمَنًا قَلِیْلًا	اِنَّمَا	عِنْدَ اللّٰهِ	هُوَ
اللہ کے عہد کے بدلے	تھوڑی قیمت	بیشک جو	اللہ کے پاس (ہے)	وہ

تھوڑی سی قیمت نہ لو۔ بیشک جو اللہ کے پاس ہے وہ

خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۵﴾ مَا عِنْدَكُمْ

خَیْرٌ	لَّكُمْ	اِنْ	كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۵﴾	مَا	عِنْدَكُمْ
بہتر (ہے)	تمہارے لیے	اگر	تم جانتے ہو	جو	تمہارے پاس (ہے)

تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو ○ جو تمہارے پاس ہے

یَنْفَدُ وَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍؕ وَ

یَنْفَدُ [1]	وَ	مَا	عِنْدَ اللّٰهِ	بَاقٍ	وَ
وہ ختم ہو جائے گا	اور	جو	اللہ کے پاس (ہے)	(وہ) باقی رہنے والا (ہے)	اور

وہ ختم ہو جائے گا اور جو اللہ کے پاس ہے وہ باقی رہنے والا ہے اور

لَنَجْزِیَنَّ الَّذِیْنَ صَبَرُوْۤا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ

لَنَجْزِیَنَّ	الَّذِیْنَ	صَبَرُوْۤا	اَجْرَهُمْ	بِاَحْسَنِ
ضرور ہم دیں گے	ان لوگوں کو جنہوں نے	صبر کیا	ان کا اجر	بہترین کے بدلے

ہم صبر کرنے والوں کو ان کے بہترین کاموں کے بدلے میں

مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى

مَا	كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾	مَنْ	عَمِلَ	صَالِحًا	مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى
جو	وہ عمل کرتے تھے	جو	عمل کرے	نیک	مرد یا عورت میں سے

ان کا اجر ضرور دیں گے ○ جو مرد یا عورت نیک عمل کرے

دنیا و آخرت کا تقابل

صابرین کے لئے اجر

باعمل مسلمانوں کا اجر و ثواب

== دنیا دونوں کا نقصان ہے اور عہد پورا کرنے میں دنیا و آخرت دونوں کی بھلائی ہے۔

[1] ... لوگوں کے پاس جو دنیا کا سامان ہے یہ سب فنا اور ختم ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ کے پاس جو خزانۂ رحمت اور آخرت کا ثواب ہے وہ باقی رہنے والا ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ دنیا کے فنا اور زائل ہو جانے اور آخرت کے ہمیشہ باقی رہنے میں خوب غور و فکر کرے اور آخرت کو دنیا پر ترجیح دے اور دنیا کی فانی نعمتوں اور لذتوں سے بے رغبتی اختیار کرے۔

وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةًۚ وَ

وَ	هُوَ	مُؤْمِنٌ(1)	فَلَنُحْيِيَنَّهٗ	حَيٰوةً طَيِّبَةً(2)	وَ
اور	وہ	مسلمان (ہو)	تو ضرور ہم زندگی دیں گے اسے	پاکیزہ زندگی	اور

اور وہ مسلمان ہو تو ہم ضرور اسے پاکیزہ زندگی دیں گے اور

لَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۷﴾

لَنَجْزِيَنَّهُمْ	اَجْرَهُمْ	بِاَحْسَنِ	مَا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۷﴾
ضرور ہم دیں گے انہیں	ان کا اجر	بہترین کے بدلے	جو	وہ عمل کرتے تھے

ہم ضرور انہیں ان کے بہترین کاموں کے بدلے میں ان کا اجر دیں گے ○

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ

فَاِذَا	قَرَاْتَ	الْقُرْاٰنَ	فَاسْتَعِذْ(3)	بِاللّٰهِ
تو جب	تم پڑھنے لگو	قرآن	تو پناہ مانگو	اللہ کی

تو جب تم قرآن پڑھنے لگو تو شیطان مردود سے اللہ کی

تلاوت سے پہلے شیطان سے پناہ مانگو

مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿۹۸﴾ اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ

مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿۹۸﴾	اِنَّهٗ	لَيْسَ	لَهٗ	سُلْطٰنٌ
شیطان مردود سے	بیشک وہ	نہیں ہے	اس کا	کوئی قابو

پناہ مانگو ○ بیشک اسے ان لوگوں پر کوئی قابو نہیں

اہلِ توکل مومنوں پر شیطان کا زور نہیں چلتا

عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۹۹﴾

عَلَى الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَلٰى رَبِّهِمْ	يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۹۹﴾
ان لوگوں پر جو	ایمان لائے	اور	اپنے رب پر (ہی)	وہ بھروسہ کرتے ہیں

جو ایمان لائے اور وہ اپنے رب ہی پر بھروسہ کرتے ہیں ○

(1)... اس سے معلوم ہوا کہ نیک اعمال پر ثواب ملنے کے لئے مسلمان ہونا شرط ہے، کافر کے تمام نیک اعمال بیکار ہیں۔ (2)... مومن اگرچہ فقیر بھی ہو اُس کی زندگانی دولت مند کافر کے عیش سے بہتر اور پاکیزہ ہے کیونکہ مومن جانتا ہے کہ اس کی روزی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہے اور مومن کا دل حرص کی پریشانیوں سے محفوظ اور آرام میں رہتا ہے جبکہ کافر اللہ عَزَّوَجَلَّ پر نظر نہیں رکھتا، وہ حریص رہتا اور ہمیشہ رنج، مشقت اور تحصیلِ مال کی فکر میں پریشان رہتا ہے۔ (3)... قرآنِ کریم کی تلاوت شروع کرتے وقت اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھنا مستحب ہے۔

اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِیْنَ یَتَوَلَّوْنَهٗ وَ

اِنَّمَا	سُلْطٰنُهٗ	عَلَى الَّذِیْنَ	یَتَوَلَّوْنَهٗ[1]	وَ
صرف	اس کا قابو	ان لوگوں پر ہے جو	دوستی کرتے ہیں اس سے	اور

اس کا قابو تو انہیں پر ہے جو اس سے دوستی کرتے ہیں اور

الَّذِیْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَ اِذَا بَدَّلْنَاۤ

الَّذِیْنَ	هُمْ	بِهٖ	مُشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۰﴾	وَ	اِذَا	بَدَّلْنَاۤ[2]
جولوگ	وہ	اس (شیطان) کو	شریک ٹھہراتے ہیں	اور	جب	ہم بدل دیں

وہ جو اس کو شریک ٹھہراتے ہیں ○ اور جب ہم ایک آیت کی جگہ

اٰیَةً مَّكَانَ اٰیَةٍۙ وَّ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا

اٰیَةً	مَّكَانَ اٰیَةٍ	وَّ	اللّٰهُ	اَعْلَمُ	بِمَا
(دوسری) آیت	ایک آیت کی جگہ	اور	اللہ	خوب جانتا ہے	(اس) کو جو

دوسری آیت بدل دیں اور اللہ خوب جانتا ہے جو

یُنَزِّلُ قَالُوْۤا اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُفْتَرٍؕ بَلْ

یُنَزِّلُ	قَالُوْۤا	اِنَّمَاۤ اَنْتَ	مُفْتَرٍ	بَلْ
وہ اتارتا ہے	(تو کافر) کہتے ہیں	تم صرف	خود گھڑ لیتے ہو	بلکہ

وہ اتارتا ہے تو کافر کہتے ہیں: تم خود گھڑ لیتے ہو بلکہ

اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ

اَكْثَرُهُمْ	لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾	قُلْ	نَزَّلَهٗ	رُوْحُ الْقُدُسِ
ان میں اکثر	نہیں جانتے	تم کہو	نازل کیا ہے اسے	مقدس روح (یعنی جبریل نے)

ان میں اکثر جانتے نہیں ○ تم فرماؤ: اسے مقدس روح نے

آیتیں منسوخ ہونے پر کفار کا اعتراض اور انہیں جواب

[1] ...اس سے معلوم ہوا کہ شیطان کوئی زور زبردستی نہیں کرتا بلکہ جو خود ہی اس کی طرف مائل ہوتا ہے اور اسے دوست بناتا ہے وہی اس کا اثر قبول کرتا ہے۔

[2] ...مشرکینِ مکہ اپنی جہالت کی وجہ سے آیتیں منسوخ ہونے پر اعتراض کرتے تھے اور اس کی حکمتوں سے ناواقف ہونے کے باعث اس چیز کا مذاق اڑاتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جب ہم ایک آیت کی جگہ دوسری آیت بدل دیتے ہیں اور ایک حکم کو منسوخ کرکے دوسرا حکم دیتے ہیں تو اس میں کوئی نہ کوئی حکمت ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے جو وہ اتارتا ہے کہ اس میں کیا حکمت اور اس کے بندوں کے لئے اس میں کیا مصلحت ہے۔

مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ

مِنْ رَّبِّكَ	بِالْحَقِّ	لِيُثَبِّتَ	الَّذِيْنَ
تمہارے رب کی طرف سے	حق کے ساتھ	تاکہ وہ ثابت قدم کر دے	ان لوگوں کو جو

آپ کے رب کی طرف سے حق کے ساتھ نازل کیا ہے تاکہ وہ ایمان والوں کو

اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿١٠٢﴾

اٰمَنُوْا	وَ	هُدًى	وَّ	بُشْرٰى	لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿١٠٢﴾
ایمان لائے	اور	(یہ) ہدایت	اور	خوشخبری (ہے)	مسلمانوں کے لئے

ثابت قدم کر دے اور (یہ) مسلمانوں کیلئے ہدایت اور خوشخبری ہے ○

وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا

وَ	لَقَدْ	نَعْلَمُ	اَنَّهُمْ	يَقُوْلُوْنَ	اِنَّمَا
اور	ضرور بیشک	ہم جانتے ہیں	کہ وہ	(کافر) کہتے ہیں	صرف

اور بیشک ہم جانتے ہیں کہ وہ کافر کہتے ہیں: اس نبی کو

يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ؕ لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ

يُعَلِّمُهٗ	بَشَرٌ	لِسَانُ	الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ (1)
سکھاتا ہے اسے	ایک آدمی	(اُس کی) زبان	جس کی طرف وہ منسوب کرتے ہیں

ایک آدمی سکھاتا ہے، جس آدمی کی طرف یہ منسوب کرتے ہیں

اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٠٣﴾ اِنَّ

اَعْجَمِيٌّ	وَّ	هٰذَا	لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٠٣﴾	اِنَّ
عجمی (ہے)	اور	یہ (قرآن)	روشن عربی زبان (میں ہے)	بیشک

اس کی زبان عجمی ہے اور یہ قرآن روشن عربی زبان میں ہے ○ بیشک

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کفار کا ایک اعتراض اور اس کا جواب

ہدایت سے محروم لوگ اور ان کی سزا

(1) ... کفارِ مکہ قرآنِ مجید کے خلاف جو باتیں کرتے ان میں سے ایک یہ تھی کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایک عجمی غلام قرآن سکھاتا ہے، اس کے رد میں یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور ارشاد فرمایا گیا کہ ایسی باطل باتیں دنیا میں کون قبول کر سکتا ہے، جس غلام کی طرف کفار نسبت کرتے ہیں وہ تو عجمی ہے، ایسا کلام بنانا اس کے لئے تو کیا ممکن ہوتا، تمہارے فصحاء و بلغاء جن کی زبان دانی پر اہلِ عرب کو فخر و ناز ہے وہ سب کے سب حیران ہیں اور چند جملے قرآن کی مثل بنانا ان کے لئے محال اور اُن کی قدرت سے باہر ہے تو ایک عجمی کی طرف ایسی نسبت کس قدر باطل اور ڈھٹائی کا فعل ہے۔

اَلَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ۙ لَا یَهْدِیْهِمُ اللّٰهُ

اَلَّذِیْنَ	لَا یُؤْمِنُوْنَ	بِاٰیٰتِ اللّٰهِ	لَا یَهْدِیْهِمُ	اللّٰهُ
وہ لوگ جو	ایمان نہیں لاتے	اللہ کی آیتوں پر	راہ نہیں دکھاتا انہیں	اللہ

جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے اللہ انہیں راہ نہیں دکھاتا

بہتان باندھنا اور جھوٹ بولنا بے ایمانوں کا کام ہے

وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۰۴﴾ اِنَّمَا یَفْتَرِی الْكَذِبَ

وَ	لَهُمْ	عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۰۴﴾	اِنَّمَا	یَفْتَرِی	الْكَذِبَ [1]
اور	ان کے لئے	دردناک عذاب (ہے)	صرف	بہتان باندھتے ہیں	جھوٹ

اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ○ جھوٹا بہتان وہی باندھتے ہیں

اَلَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ۚ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ

اَلَّذِیْنَ	لَا یُؤْمِنُوْنَ	بِاٰیٰتِ اللّٰهِ	وَ	اُولٰٓىٕكَ	هُمُ
وہ لوگ جو	ایمان نہیں لاتے	اللہ کی آیتوں پر	اور	یہ لوگ	وہی

جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے اور وہی

مرتدوں کے لئے وعید اور مجبوری میں رخصت کا بیان

الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِیْمَانِهٖۤ

الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾	مَنْ	كَفَرَ	بِاللّٰهِ	مِنْۢ بَعْدِ اِیْمَانِهٖۤ
جھوٹے (ہیں)	جو	کفر کرے	اللہ کے ساتھ	اپنے ایمان کے بعد

جھوٹے ہیں ○ جو ایمان لانے کے بعد اللہ کے ساتھ کفر کرے

اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَ قَلْبُهٗ مُطْمَىٕنٌّۢ

اِلَّا	مَنْ	اُكْرِهَ [2]	وَ	قَلْبُهٗ	مُطْمَىٕنٌّۢ
سوائے	(اس کے) جسے	مجبور کردیا گیا	اور	اس کا دل	مطمئن (ہے)

سوائے اس آدمی کے جسے (کفر پر) مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر

1 ...... کافروں کی طرف سے قرآن پاک سے متعلق رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر جو اپنی طرف سے قرآن بنالینے کا بہتان لگایا گیا تھا، اس کا اس آیت میں رد کیا گیا ہے۔ 2 ...... حالتِ اکراہ میں اگر دل ایمان پر جما ہوا ہو تو کلمۂ کفر کا زبان پر جاری کرنا جائز ہے جب کہ آدمی کو کسی ظالم کی طرف سے اپنی جان یا کسی عضو کے تلف ہونے کا حقیقی خوف ہو۔ اور اس میں یہ بھی ضروری ہے کہ اگر کوئی دو معنٰی والی بات کہنے میں گزارا چل سکتا ہو جس سے کفار اپنی مراد لیں اور کہنے والا اس کی درست مراد لے تو ضروری ہے کہ ایسی دو معنٰی والی بات ہی کہے جبکہ اس طرح کہنا جانتا ہو۔

بِالۡاِیۡمَانِ وَلٰكِنۡ مَّنۡ شَرَحَ بِالۡكُفۡرِ صَدۡرًا

بِالۡاِیۡمَانِ	وَ	لٰكِنۡ	مَّنۡ	شَرَحَ	بِالۡكُفۡرِ	صَدۡرًا
ایمان پر	اور	لیکن	جو	کھول دے	کفر کے ساتھ	(اپنا) سینہ

جما ہوا ہو لیکن وہ جو دل کھول کر کافر ہوں

فَعَلَیۡهِمۡ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَلَهُمۡ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ ﴿۱۰۶﴾

فَعَلَیۡهِمۡ	غَضَبٌ	مِّنَ اللّٰهِ	وَ	لَهُمۡ	عَذَابٌ عَظِیۡمٌ ﴿۱۰۶﴾
تو ان پر	غضب (ہے)	اللہ کی طرف سے	اور	ان کے لئے	بڑا عذاب (ہے)

ان پر اللہ کا غضب ہے اور ان کیلئے بڑا عذاب ہے ○

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسۡتَحَبُّوا الۡحَیٰوةَ الدُّنۡیَا

ذٰلِكَ[1]	بِاَنَّهُمُ	اسۡتَحَبُّوا	الۡحَیٰوةَ الدُّنۡیَا
یہ	(اس) وجہ سے کہ وہ	انہوں نے پسند کرلی	دنیا کی زندگی

یہ عذاب اس لئے ہے کہ انہوں نے آخرت کی بجائے دنیا کی زندگی کو

عَلَى الۡاٰخِرَةِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا یَهۡدِی الۡقَوۡمَ الۡكٰفِرِیۡنَ ﴿۱۰۷﴾

عَلَى الۡاٰخِرَةِ	وَ	اَنَّ	اللّٰهَ	لَا یَهۡدِی	الۡقَوۡمَ الۡكٰفِرِیۡنَ ﴿۱۰۷﴾
آخرت پر	اور	(اس لئے) کہ	اللہ	ہدایت نہیں دیتا	کفر کرنے والے لوگوں (کو)

پسند کرلیا اور اس لئے کہ اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ○

اُولٰٓىِٕكَ الَّذِیۡنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ وَ

اُولٰٓىِٕكَ[2]	الَّذِیۡنَ	طَبَعَ	اللّٰهُ	عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ	وَ
یہی	وہ لوگ ہیں جو	مہر لگادی	اللہ (نے)	ان کے دلوں پر	اور

یہی وہ لوگ ہیں جن کے دل اور کان اور

دنیا کی محبت اور تکبر دل کا اندھا اور کان کو بہرا کر دیتا ہے

1 ...... یعنی جو لوگ دل کھول کر کافر ہوں ان کے لئے اللہ تعالٰی کے غضب اور بڑے عذاب کی وعید کا ایک سبب یہ ہے کہ انہوں نے آخرت کی بجائے دنیا کی زندگی کو پسند کر لیا اور دنیا کی محبت ان کے کفر کا سبب ہے۔ دوسرا سبب یہ ہے کہ اللہ تعالٰی ایسے کافروں کو ہدایت نہیں دیتا جو سمجھ بوجھ کے باوجود بھی کفر پر ڈٹے رہیں۔ 2 ...... یعنی یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں، کانوں اور آنکھوں پر اللہ تعالٰی نے مہر لگادی ہے، نہ وہ غور و فکر کرتے ہیں، نہ وعظ و نصیحت پر توجہ دیتے ہیں، نہ سیدھے اور ہدایت والے راستے کو دیکھتے ہیں اور یہی غفلت کی انتہا کو پہنچے ہوئے ہیں کہ اپنی عاقبت اور انجام کار کے بارے میں نہیں سوچتے۔

سَمْعِهِمْ وَ اَبْصَارِهِمْ ۚ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾

سَمْعِهِمْ	وَ	اَبْصَارِهِمْ	وَ	اُولٰٓىٕكَ	هُمُ	الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾
ان کے کان	اور	ان کی آنکھوں (پر)	اور	یہ لوگ	وہی	غافل (ہیں)

آنکھوں پر اللہ نے مہر لگا دی ہے اور یہی غافل ہیں ○

لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ ثُمَّ اِنَّ

لَا جَرَمَ	اَنَّهُمْ	فِی الْاٰخِرَةِ	هُمُ	الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ (1)	ثُمَّ	اِنَّ
حقیقت یہ ہے	کہ وہ	آخرت میں	وہی	برباد ہونے والے (ہیں)	پھر	بیشک

حقیقت میں یہ لوگ آخرت میں برباد ہونے والے ہیں ○ پھر بیشک

رَبَّكَ لِلَّذِیْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا

رَبَّكَ	لِلَّذِیْنَ	هَاجَرُوْا	مِنْۢ بَعْدِ	مَا	فُتِنُوْا
تمہارا رب	ان لوگوں کے لیے جنہوں نے	ہجرت کی	(اس کے) بعد	کہ	انہیں ستایا گیا

تمہارا رب ان لوگوں کے لیے جنہوں نے تکلیفیں دیئے جانے کے بعد اپنے گھر بار چھوڑے

ثُمَّ جٰهَدُوْا وَ صَبَرُوْۤا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ

ثُمَّ	جٰهَدُوْا	وَ	صَبَرُوْۤا	اِنَّ	رَبَّكَ	مِنْۢ بَعْدِهَا	لَغَفُوْرٌ
پھر	انہوں نے جہاد کیا	اور	صبر کیا	بیشک	تمہارا رب	اس کے بعد	ضرور بخشنے والا

پھر انہوں نے جہاد کیا اور صبر کیا بیشک تمہارا رب اس کے بعد ضرور بخشنے والا

رَّحِیْمٌ ﴿۱۱۰﴾ ع یَوْمَ تَاْتِیْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَ

رَّحِیْمٌ ﴿۱۱۰﴾	یَوْمَ	تَاْتِیْ	كُلُّ نَفْسٍ	تُجَادِلُ	عَنْ نَّفْسِهَا (2)	وَ
مہربان (ہے)	(جس) دن	آئے گی	ہر جان	جھگڑتی ہوئی	اپنی جان کی طرف سے	اور

مہربان ہے ○ یاد کرو جس دن ہر جان اپنی طرف سے جھگڑتی ہوئی آئے گی اور

مہاجر مجاہدین کیلئے بخشش اور رحمت کی بشارت

قیامت کے احوال کی یاددہانی

ع ١٤ / ٢٠

1 ...... یعنی حقیقت میں یہ لوگ آخرت میں برباد ہونے والے ہیں کہ ان کے لئے جہنم کا دائمی عذاب ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ سب سے بڑی بد نصیبی دل کی غفلت ہے۔

2 ...... یعنی قیامت کے دن ہر انسان اپنی ذات کے بارے میں جھگڑتا ہوا آئے گا، ہر ایک نفسی نفسی کہتا ہوگا اور سب کو اپنی اپنی پڑی ہوگی۔ جھگڑے سے مراد یہ ہے کہ ہر ایک اپنے دنیاوی عملوں کے بارے میں عذر بیان کرے گا۔

ناشکری کرنے والوں کا انجام

تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿١١١﴾

تُوَفّٰى	كُلُّ نَفْسٍ	مَّا	عَمِلَتْ	وَ	هُمْ	لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿١١١﴾
پورا دیا جائے گا	ہر جان (کو)	(اس کا بدلہ) جو	اس نے عمل کیا	اور	وہ	ان پر ظلم نہ ہوگا

ہر جان کو اس کا عمل پورا پورا دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہ ہوگا ○

وَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً

وَ	ضَرَبَ	اللّٰهُ	مَثَلًا	قَرْيَةً[1]	كَانَتْ	اٰمِنَةً
اور	بیان کی	اللہ (نے)	مثال	ایک بستی (کی)	وہ تھی	امن والی

اور اللہ نے ایک بستی کی مثال بیان فرمائی جو امن و اطمینان والی تھی

مُّطْمَىٕنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ

مُّطْمَىٕنَّةً	يَّاْتِيْهَا	رِزْقُهَا	رَغَدًا	مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ
اطمینان والی	آتا تھا اس کے پاس	اس کا رزق	کثرت (سے)	ہر جگہ سے

ہر طرف سے اس کے پاس اس کا رزق کثرت سے آتا تھا

فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ

فَكَفَرَتْ	بِاَنْعُمِ اللّٰهِ	فَاَذَاقَهَا	اللّٰهُ
تو اس (کے باشندوں) نے ناشکری کی	اللہ کی نعمتوں کی	تو چکھایا اس (کے باشندوں) کو	اللہ (نے)

تو وہاں کے رہنے والے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرنے لگے تو اللہ نے

لِبَاسَ الْجُوْعِ وَ الْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿١١٢﴾ وَ لَقَدْ

لِبَاسَ الْجُوْعِ وَ الْخَوْفِ	بِمَا	كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿١١٢﴾	وَ	لَقَدْ
بھوک اور خوف کے لباس (کا مزہ)	(اس کے) بدلے جو	وہ کام کرتے تھے	اور	ضرور بیشک

ان کے اعمال کے بدلے میں انہیں بھوک اور خوف کے لباس کا مزہ چکھایا ○ اور بیشک

[1] ... ممکن ہے کہ اس بستی سے مراد مکۂ مکرمہ ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے مراد مکۂ مکرمہ کے علاوہ کوئی اور بستی ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے سابقہ امتوں کی کوئی بستی مراد ہو جس کا حال اس آیت میں بیان کیا گیا ہو۔ اکثر مفسرین کے نزدیک اس بستی سے مراد مکۂ مکرمہ ہے۔

جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ

جَآءَهُمْ	رَسُوْلٌ	مِّنْهُمْ	فَكَذَّبُوْهُ	فَاَخَذَهُمُ	الْعَذَابُ
آیاان کے پاس	ایک رسول	ان میں سے	تو انہوں نے جھٹلایا اسے	تو پکڑ لیا انہیں	عذاب (نے)

ان کے پاس انہیں میں سے ایک رسول تشریف لایا تو انہوں نے اسے جھٹلایا تو انہیں عذاب نے پکڑ لیا

وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا

وَ	هُمْ	ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۱۳﴾	فَكُلُوْا (1)	مِمَّا	رَزَقَكُمُ	اللّٰهُ	حَلٰلًا
اور	وہ	ظالم (تھے)	تو تم کھاؤ	(اس میں) سے جو	رزق دیا تمہیں	اللہ (نے)	حلال

اور وہ زیادتی کرنے والے تھے ○ تو اللہ کا دیا ہوا حلال پاکیزہ رزق

طَيِّبًا ۪ وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ اِنَّمَا

طَيِّبًا	وَّ	اشْكُرُوْا	نِعْمَتَ اللّٰهِ	اِنْ	كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۱۴﴾	اِنَّمَا
پاکیزہ	اور	شکر ادا کرو	اللہ کی نعمت (کا)	اگر	تم اس کی عبادت کرتے ہو	صرف

کھاؤ اور اللہ کی نعمت کا شکر ادا کرو اگر تم اس کی عبادت کرتے ہو ○ تم پر

حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ

حَرَّمَ (2)	عَلَيْكُمُ	الْمَيْتَةَ	وَ	الدَّمَ	وَ	لَحْمَ الْخِنْزِيْرِ	وَ	مَآ
اس نے حرام کیا	تمہارے اوپر	مُردار	اور	خون	اور	خنزیر کا گوشت	اور	وہ جو

صرف مُردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ

اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ

اُهِلَّ	لِغَيْرِ اللّٰهِ	بِهٖ	فَمَنِ	اضْطُرَّ	غَيْرَ بَاغٍ
(ذبح کے وقت) پکارا جائے	اللہ کے غیر کا (نام)	اس پر	تو جو	مجبور ہو جائے	نہ خواہش رکھنے والا

جس کے ذبح کرتے وقت اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا گیا سب حرام کر دیا ہے پھر جو مجبور ہو اس حال میں کہ

پاکیزہ رزق کھانے اور نعمتِ الٰہی کا شکر ادا کرنے کا حکم

اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں اور شرعی مجبور کیلئے رخصت کا بیان

(1)......جمہور مفسرین کے نزدیک اس آیت میں مسلمانوں سے خطاب ہے، چنانچہ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے ایمان والو! تم لوٹ، غصب اور خبیث پیشوں سے حاصل کئے ہوئے جو حرام اور خبیث مال کھایا کرتے تھے ان کی بجائے حلال اور پاکیزہ رزق کھاؤ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت کا شکر ادا کرو اگر تم اس کی عبادت کرتے ہو۔ (2)......اس سے معلوم ہوا کہ دینِ اسلام انتہائی پاکیزہ دین ہے اور اس دین کو اللہ تعالیٰ نے ہر گندی اور خبیث چیز سے پاک فرمایا ہے اور اس دین میں مسلمانوں کو طہارت و پاکیزگی کی اعلیٰ تعلیمات دی گئی ہیں۔

وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۱۵﴾ وَلَا تَقُوْلُوْا

وَّ	لَا	عَادٍ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ ﴿۱۱۵﴾	وَ	لَا تَقُوْلُوْا
اور	نہ	حد سے بڑھنے والا (ہو)	تو بیشک	اللہ	بخشنے والا	مہربان (ہے)	اور	تم نہ کہو

نہ خواہش سے کھارہا ہو اور نہ حد سے بڑھ رہا ہو تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ اور تمہاری زبانیں

لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّ هٰذَا حَرَامٌ

لِمَا	تَصِفُ	اَلْسِنَتُكُمُ	الْكَذِبَ	هٰذَا	حَلٰلٌ	وَّ	هٰذَا	حَرَامٌ
(اس) وجہ سے کہ	بولتی ہیں	تمہاری زبانیں	جھوٹ	یہ	حلال	اور	یہ	حرام (ہے)

جھوٹ بولتی ہیں اس لئے نہ کہو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے

لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ

لِّتَفْتَرُوْا (1)	عَلَى اللّٰهِ	الْكَذِبَ	اِنَّ	الَّذِیْنَ	یَفْتَرُوْنَ	عَلَى اللّٰهِ
کہ تم بہتان باندھو	اللہ پر	جھوٹ	بیشک	وہ لوگ جو	بہتان باندھتے ہیں	اللہ پر

کہ تم اللہ پر جھوٹ باندھو۔ بیشک جو اللہ پر جھوٹ

الْكَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ؕ مَتَاعٌ قَلِیْلٌ ۪ وَّ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۱۷﴾

الْكَذِبَ	لَا یُفْلِحُوْنَ ﴿۱۱۶﴾	مَتَاعٌ قَلِیْلٌ	وَّ	لَهُمْ	عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۱۷﴾
جھوٹ	وہ کامیاب نہ ہوں گے	تھوڑا سا فائدہ اٹھانا (ہے)	اور	ان کے لیے	دردناک عذاب (ہے)

باندھتے ہیں وہ کامیاب نہ ہوں گے ○ تھوڑا سا فائدہ اٹھانا ہے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے ○

وَ عَلَى الَّذِیْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا

وَ	عَلَى الَّذِیْنَ	هَادُوْا	حَرَّمْنَا	مَا	قَصَصْنَا
اور	ان لوگوں پر جو	یہودی ہوئے	ہم نے حرام کیں	(وہ چیزیں) جو	ہم نے بیان کیں

اور ہم نے صرف یہودیوں پر وہ چیزیں حرام کی تھیں جو ہم نے پہلے

اپنی طرف سے کوئی چیز حلال یا حرام قرار دینے کی ممانعت

اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے والوں کا انجام

یہودیوں پر حرام کردہ چیزوں کی طرف اشارہ

1 ......زمانۂ جاہلیت کے لوگ اپنی طرف سے بعض چیزوں کو حلال اور بعض چیزوں کو حرام کرلیا کرتے اور اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کردیا کرتے تھے۔ یہاں اس کی ممانعت فرمائی گئی اور اسے اللہ تعالیٰ پر افترا فرمایا گیا اور افترا کرنے والوں کے بارے میں فرمایا گیا کہ وہ کامیاب نہ ہوں گے۔ آج کل بھی جو لوگ اپنی طرف سے حلال چیزوں کو حرام بتادیتے ہیں جیسے میلاد شریف کی شیرینی، فاتحہ، گیارہویں، عرس وغیرہ ایصالِ ثواب کی چیزیں جن کی حرمت شریعت میں وارد نہیں ہوئی انہیں اس آیت کے حکم سے ڈرنا چاہئے کہ ایسی چیزوں کی نسبت یہ کہہ دینا کہ یہ شرعاً حرام ہیں اللہ تعالیٰ پر افترا کرنا ہے۔

عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَ مَا ظَلَمْنٰهُمْ وَ لٰكِنْ

لٰكِنْ	وَ	مَا ظَلَمْنٰهُمْ	وَ	مِنْ قَبْلُ	عَلَيْكَ
لیکن	اور	ہم نے ظلم نہیں کیا ان پر	اور	(اس) سے پہلے	تم پر (تمہارے سامنے)

آپ کے سامنے بیان کی ہیں اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا لیکن

كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا

عَمِلُوا	لِلَّذِيْنَ	رَبَّكَ (1)	اِنَّ	ثُمَّ	كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۸﴾
عمل کرلیں	ان لوگوں کے لئے جو	تمہارا رب	بیشک	پھر	وہ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے

وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے ○ پھر بیشک تمہارا رب ان لوگوں کے لئے (غفور رحیم ہے) جو

السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَ اَصْلَحُوْۤا

اَصْلَحُوْۤا	وَ	مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ	تَابُوْا	ثُمَّ	بِجَهَالَةٍ	السُّوْٓءَ
(اپنی) اصلاح کرلیں	اور	اس کے بعد	وہ توبہ کریں	پھر	نادانی سے	برا

نادانی سے برائی کر بیٹھیں پھر اس کے بعد توبہ کریں اور اپنی اصلاح کرلیں

اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۹﴾ ۧ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ

اِبْرٰهِيْمَ	اِنَّ	رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۹﴾	لَغَفُوْرٌ	مِنْۢ بَعْدِهَا	رَبَّكَ	اِنَّ
ابراہیم	بیشک	مہربان (ہے)	ضرور بخشنے والا	اس کے بعد	تمہارا رب	(تو) بیشک

بیشک تمہارا رب اس کے بعد ضرور بخشنے والا مہربان ہے ○ بیشک ابراہیم

كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا ؕ وَ

وَ	حَنِيْفًا	لِّلّٰهِ	قَانِتًا	اُمَّةً	كَانَ
اور	ہر باطل سے جدا	اللّٰہ کی	فرمانبرداری کرنے والا	ایک پیشوا، تمام اچھی خصلتوں کا جامع	تھا

تمام اچھی خصلتوں کے مالک (یا) ایک پیشوا، اللّٰہ کے فرمانبردار اور ہر باطل سے جدا تھے اور

توبہ کرنے والوں کیلئے بشارت

حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے 9 اوصاف

ع ۱۵ / ۲۱

1 ......اس آیت میں اللّٰہ تعالیٰ نے کافروں کو اسلام میں داخل ہونے اور گناہگاروں کو گناہ چھوڑنے اور ان سے توبہ کرنے کی ترغیب دی ہے اور اس آیت سے مقصود اللّٰہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی رحمت و مغفرت کی وسعت کا بیان ہے، چنانچہ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جو لوگ نادانی سے کفر و معصیت کا ارتکاب کر بیٹھیں، پھر ان سے توبہ کرلیں اور آئندہ اپنی توبہ پر قائم رہ کر اپنے اعمال درست کریں تو اللّٰہ تعالیٰ ان پر رحم فرماتے ہوئے ان کی توبہ قبول فرمالے گا۔

لَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٢٠﴾ شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ ؕ اِجْتَبٰىهُ

لَمْ يَكُ	مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٢٠﴾	شَاكِرًا	لِّاَنْعُمِهٖ	اِجْتَبٰىهُ
نہیں تھا	مشرکوں میں سے	شکر کرنے والا	اس کی نعمتوں، احسانوں پر	اللہ نے چن لیا اسے

وہ مشرک نہ تھے ○ اس کے احسانات پر شکر کرنے والے، اللہ نے اسے چن لیا

وَهَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿١٢١﴾ وَاٰتَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ؕ

وَ	هَدٰىهُ	اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿١٢١﴾	وَ	اٰتَيْنٰهُ	فِي الدُّنْيَا	حَسَنَةً
اور	ہدایت دی اسے	سیدھے راستے کی طرف	اور	ہم نے دی اسے	دنیا میں	بھلائی

اور اسے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دی ○ اور ہم نے اسے دنیا میں بھلائی دی

وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٢٢﴾ ؕ ثُمَّ اَوْحَيْنَآ

وَ	اِنَّهٗ	فِي الْاٰخِرَةِ	لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٢٢﴾	ثُمَّ	اَوْحَيْنَآ
اور	بیشک وہ	آخرت میں	ضرور قرب والے بندوں میں سے (ہوگا)	پھر	ہم نے وحی بھیجی

اور بیشک وہ آخرت میں قرب والے بندوں میں سے ہوگا ○ پھر ہم نے آپ کی طرف

دینِ ابراہیمی کی پیروی کا حکم

اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَ

اِلَيْكَ	اَنِ	اتَّبِعْ[1]	مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ	حَنِيْفًا	وَ
تمہاری طرف	کہ	تم (بھی) پیروی کرو	ابراہیم کے دین (کی)	(جو) ہر باطل سے جدا (تھا)	اور

وحی بھیجی کہ (آپ بھی) دینِ ابراہیم کی پیروی کریں جو ہر باطل سے جدا تھے اور

ہفتے کے دن کی تعظیم سے متعلق یہودیوں کے عمل کا جواب

مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٢٣﴾ اِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِيْنَ

مَا كَانَ	مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٢٣﴾	اِنَّمَا	جُعِلَ	السَّبْتُ	عَلَى الَّذِيْنَ
نہیں تھا	مشرکوں میں سے	صرف	مقرر کیا گیا	ہفتہ	ان لوگوں پر جنہوں نے

وہ مشرک نہ تھے ○ ہفتہ صرف انہی لوگوں پر مقرر کیا گیا تھا جنہوں نے

[1]...... یہاں پیروی سے مراد عقائد اور اصولِ دین میں موافقت کرنا ہے۔ سیدُ المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس پیروی کا جو حکم دیا گیا، اس میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت و منزلت اور رفعتِ درجت کا اظہار ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دینِ ابراہیمی کی موافقت فرمانا حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لئے اُن کے تمام فضائل و کمالات میں سب سے اعلیٰ فضل و شرف ہے۔

اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؕ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ

اخْتَلَفُوْا (1)	فِيْهِ	وَ	اِنَّ	رَبَّكَ	لَيَحْكُمُ	بَيْنَهُمْ
اختلاف کیا	اس کے بارے میں	اور	بیشک	تمہارا رب	ضرور فیصلہ کردے گا	ان کے درمیان

اس دن کے بارے میں اختلاف کیا اور بیشک تمہارا رب قیامت کے دن

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۲۴﴾	اُدْعُ (2)	اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ
قیامت کے دن	جس میں وہ اختلاف کرتے تھے	تم بلاؤ	اپنے رب کے راستے کی طرف

ان کے درمیان اس بات کا فیصلہ کردے گا جس میں اختلاف کرتے تھے ○ اپنے رب کے راستے کی طرف

بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ جَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ

بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ	وَ	جَادِلْهُمْ	بِالَّتِيْ	هِيَ
حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ	اور	بحث کروان سے	(اس طریقے) سے جو	وہ

حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ بلاؤ اور ان سے اس طریقے سے بحث کرو

اَحْسَنُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ

اَحْسَنُ	اِنَّ	رَبَّكَ	هُوَ	اَعْلَمُ	بِمَنْ	ضَلَّ
سب سے اچھا (ہو)	بیشک	تمہارا رب	وہ	خوب جانتا ہے	(اس) کو جو	گمراہ ہوا

جو سب سے اچھا ہو، بیشک تمہارا رب اسے خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے

عَنْ سَبِيْلِهٖ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَ اِنْ عَاقَبْتُمْ

عَنْ سَبِيْلِهٖ	وَ	هُوَ	اَعْلَمُ	بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۲۵﴾	وَ	اِنْ	عَاقَبْتُمْ
اس کی راہ سے	اور	وہ	خوب جانتا ہے	ہدایت پانے والوں کو	اور	اگر	تم سزا دینے لگو

گمراہ ہوا اور وہ ہدایت پانے والوں کو بھی خوب جانتا ہے ○ اور اگر تم (کسی کو) سزا دینے لگو

تبلیغ کی دعوت کے آداب

جرم کی سزا دینے کا اصول

1 ......یہودیوں کے نزدیک ہفتے کے دن کی تعظیم کرنا حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شریعت میں تھا، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جمعہ کے دن کی تعظیم کی تو انہوں نے اعتراض کرنا شروع کر دیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کا رد فرمایا کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شریعت میں ہفتے کے دن کی تعظیم ہے ہی نہیں بلکہ ان کی شریعت میں جمعہ کے دن کی تعظیم تھی۔ 2 ......اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو لوگوں کو اسلام کی دعوت دینے کا حکم فرمایا اور اس کا طریقہ بھی بیان فرمایا جو تین آداب پر مشتمل ہے۔ (1) حکمت کے ساتھ۔ اس سے وہ مضبوط دلیل مراد ہے جو حق کو واضح اور شبہات کو زائل =

فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ؕ وَ لَىٕنْ صَبَرْتُمْ

صَبَرْتُمْ	لَىٕنْ	وَ	مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ(1)	بِمِثْلِ	فَعَاقِبُوْا
تم نے صبر کیا	ضرور اگر	اور	جس کے ساتھ تمہیں تکلیف پہنچائی گئی	(اس کی) مثل	تو سزا دو

تو ایسی ہی سزا دو جیسی تمہیں تکلیف پہنچائی گئی ہو اور اگر تم صبر کرو

لَهُوَ خَیْرٌ لِّلصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۲۶﴾ وَ اصْبِرْ وَ مَا

مَا	وَ	اصْبِرْ	وَ	لِّلصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۲۶﴾	خَیْرٌ	لَهُوَ
نہیں	اور	تم صبر کرو	اور	صبر کرنے والوں کے لئے	سب سے بہتر (ہے)	(تو) ضرور وہ

تو بیشک صبر والوں کیلئے صبر سب سے بہتر ہے ○ اور صبر کرو اور

صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَ لَا تَحْزَنْ عَلَیْهِمْ وَ

وَ	عَلَیْهِمْ	لَا تَحْزَنْ	وَ	بِاللّٰهِ	اِلَّا	صَبْرُكَ
اور	ان پر (کا)	تم غم نہ کرو	اور	اللہ (کی توفیق) سے	مگر	تمہارا صبر کرنا

تمہارا صبر اللہ ہی کی توفیق سے ہے اور ان کا غم نہ کھاؤ اور

لَا تَكُ فِیْ ضَیْقٍ مِّمَّا یَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ

اللّٰهَ	اِنَّ	یَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾	مِّمَّا	فِیْ ضَیْقٍ	لَا تَكُ
اللہ	بیشک	وہ سازشیں کرتے ہیں	(اس) سے جو	تنگی میں	نہ ہو

ان کی سازشوں سے دل تنگ نہ ہو ○ بے شک اللہ

مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّ الَّذِیْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ ع

مُّحْسِنُوْنَ ﴿۱۲۸﴾	هُمْ	الَّذِیْنَ	وَّ	اتَّقَوْا	مَعَ الَّذِیْنَ(2)
نیکی کرنے والے (ہیں)	وہ	جو لوگ	اور	ڈرتے ہیں	ان لوگوں کے ساتھ ہے جو

ان لوگوں کے ساتھ ہے جو ڈرتے ہیں اور وہ جو نیکیاں کرنے والے ہیں ○

حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو صبر کرنے اور غمزدہ نہ ہونے کی ہدایت

پرہیزگاروں اور نیک لوگوں کیلئے بشارت

رکوع ۲۲

= کردے۔(2) اچھی نصیحت کے ساتھ۔ اچھی نصیحت میں یہ چیز بھی داخل ہے کہ کسی کو کسی کام کے فوائد بتائے جائیں اور کسی کام کے نقصانات سے آگاہ کیا جائے، جسے ترغیب وترہیب کہتے ہیں۔(3) سب سے اچھے طریقے سے بحث کرنے کے ساتھ۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالٰی کی طرف اس کی آیات اور دلائل سے بلائیں۔

1 ......یعنی اگر تم کسی کو سزا دینے لگو تو وہ سزا جرم کے حساب سے ہو، اُس سے زیادہ نہ ہو اور اگر تم صبر کرو اور انتقام نہ لو تو یہ سب سے بہتر ہے۔ 2 ......یعنی اے انسان! اگر تو چاہتا ہے کہ میری مدد، میرا فضل اور میری رحمت تیرے شاملِ حال ہو تو تو ان لوگوں میں سے ہو جا جو مجھ سے ڈرتے ہیں اور نیکیاں کرنے والے ہیں۔

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ

15

آیات:111 — سُورۃ بنی اِسرآءِیل مکیۃ — رکوع:12

سُورۃ بنی اِسرآءِیل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ			
بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک معراج کا بیان

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَیْلًا

سُبْحٰنَ	الَّذِیْٓ	اَسْرٰى (1)	بِعَبْدِهٖ	لَیْلًا
پاک ہے	(وہ ذات) جس نے	سیر کرائی	اپنے بندے کو	رات کے کچھ حصے (میں)

پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے خاص بندے کو رات کے

مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ

مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا (2)	الَّذِیْ	بٰرَكْنَا	حَوْلَهٗ
مسجد حرام سے	مسجد اقصیٰ تک	وہ جو	ہم نے برکتیں رکھیں	اس کے ارد گرد

کچھ حصے میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر کرائی جس کے ارد گرد ہم نے برکتیں رکھی ہیں

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر انعامات الٰہی

لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ۝۱ وَ

لِنُرِیَهٗ	مِنْ اٰیٰتِنَا	اِنَّهٗ	هُوَ	السَّمِیْعُ	الْبَصِیْرُ ۝۱	وَ
تاکہ ہم دکھائیں اسے	اپنی نشانیوں میں سے	بیشک	وہی	سننے والا	دیکھنے والا (ہے)	اور

تاکہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں، بیشک وہی سننے والا، دیکھنے والا ہے ۝ اور

1 ...آیت کے اس حصے میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے معراج شریف کا تذکرہ ہے۔ یہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ایک جلیل معجزہ اور اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے اور اس سے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وہ کمالِ قرب ظاہر ہوتا ہے جو مخلوقِ الٰہی میں آپ کے سوا کسی کو میسر نہیں۔

2 ......حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مکۂ مکرمہ سے بیت المقدس تک رات کے چھوٹے سے حصہ میں تشریف لے جانا نصِ قرآنی سے ثابت ہے، اس کا منکر کافر ہے اور آسمانوں کی سیر اور منازلِ قرب میں پہنچنا احادیثِ صحیحہ معتمدہ مشہورہ سے ثابت ہے جو حدِّ تواتر کے قریب پہنچ گئی ہیں، اس کا منکر گمراہ ہے۔

اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَ جَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ

لِّبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ	هُدًى	جَعَلْنٰهُ	وَ	الْكِتٰبَ	مُوْسَى	اٰتَیْنَا
بنی اسرائیل کے لیے	ہدایت	بنادیا اسے	اور	کتاب	موسیٰ (کو)	ہم نے عطا کی

ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی اور اسے بنی اسرائیل کے لیے ہدایت بنادیا

اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِیْ وَكِیْلًا ۝۲ ذُرِّیَّةَ مَنْ حَمَلْنَا

حَمَلْنَا	مَنْ	ذُرِّیَّةَ	وَكِیْلًا ۝۲	مِنْ دُوْنِیْ	اَلَّا تَتَّخِذُوْا
ہم نے سوار کیا	جنہیں	(اے اُن کی) اولاد	کوئی کارساز	میرے سوا	کہ تم نہ بناؤ

کہ میرے سوا کسی کو کارساز نہ بناؤ ○ اے ان لوگوں کی اولاد جنہیں ہم نے

مَعَ نُوْحٍؕ اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا ۝۳ وَ قَضَیْنَاۤ

قَضَیْنَاۤ	وَ	عَبْدًا شَكُوْرًا ۝۳ [1]	كَانَ	اِنَّهٗ	مَعَ نُوْحٍ
ہم نے وحی بھیجی	اور	بڑا شکر گزار بندہ	تھا	بیشک وہ	نوح کے ساتھ

نوح کے ساتھ سوار کیا، وہ یقیناً بہت شکر گزار بندہ تھا ○ اور ہم نے

اِلٰى بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ فِی الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِی الْاَرْضِ مَرَّتَیْنِ وَ

وَ	مَرَّتَیْنِ	فِی الْاَرْضِ	لَتُفْسِدُنَّ	فِی الْكِتٰبِ	اِلٰى بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ
اور	دو مرتبہ	زمین میں	ضرور تم فساد کروگے	کتاب میں	بنی اسرائیل کی طرف

بنی اسرائیل کی طرف کتاب میں وحی بھیجی کہ ضرور تم زمین میں دو مرتبہ فساد کروگے اور

لَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِیْرًا ۝۴ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا

وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا [2]	جَآءَ	فَاِذَا	عُلُوًّا كَبِیْرًا ۝۴	لَتَعْلُنَّ
ان (دو) میں سے پہلی بار کا وعدہ	آیا	پھر جب	بڑا تکبر	ضرور تم تکبر کروگے

تم ضرور بڑا تکبر کروگے ○ پھر جب ان دو مرتبہ میں سے پہلی بار کا وعدہ آیا

حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے شکر کی یاد دہانی

بنی اسرائیل کے دو مرتبہ فساد کرنے کی خبر

پہلا فساد بنی اسرائیل کا انجام

1 ...... حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جب کوئی چیز کھاتے، پیتے یا لباس پہنتے تو اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے اور اس کا شکر بجالاتے تھے اس لئے انہیں بطورِ خاص شکر گزار بندہ فرمایا گیا۔ 2 ...... پہلے فساد کی صورت یہ بنی کہ بنی اسرائیل نے تورات کے احکام کی مخالفت کی اور گناہ کے کاموں اور حرام چیزوں کے مرتکب ہونے لگے حتی کہ انہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی حضرت شعیاء عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام یا حضرت ارمیاء عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو شہید کر دیا۔ یہ فساد کرنے پر اللہ تعالیٰ نے بہت طاقتور لشکر ان پر مسلط کر دیئے جنہوں نے بنی اسرائیل کے علماء کو قتل کیا، تورات کو جلایا، مسجدِ اقصیٰ کو ویران کیا اور ستر ہزار افراد کو گرفتار کر لیا۔

بَعَثۡنَا عَلَیۡكُمۡ عِبَادًا لَّنَاۤ اُولِیۡ بَاۡسٍ شَدِیۡدٍ فَجَاسُوۡا

فَجَاسُوۡا	اُولِیۡ بَاۡسٍ شَدِیۡدٍ	لَّنَاۤ	عِبَادًا	عَلَیۡكُمۡ	بَعَثۡنَا
تو وہ (تمہاری) تلاش میں گھس گئے	سخت لڑائی والے	اپنے	بندے	تم پر	(تو) ہم نے بھیجے

توہم نے تم پر اپنے بندے بھیجے جو سخت لڑائی والے تھے تو وہ شہروں کے اندر

خِلٰلَ الدِّیَارِ ؕ وَ كَانَ وَعۡدًا مَّفۡعُوۡلًا ۝۵ ثُمَّ رَدَدۡنَا لَكُمُ

لَكُمُ	رَدَدۡنَا[1]	ثُمَّ	مَّفۡعُوۡلًا ۝۵	وَعۡدًا	كَانَ	وَ	خِلٰلَ الدِّیَارِ
تمہارا	ہم نے اُلٹ دیا	پھر	پورا ہونے والا	ایک وعدہ	وہ تھا	اور	شہروں کے اندر

تمہاری تلاش کیلئے گھس گئے اور یہ ایک وعدہ تھا جسے پورا ہونا تھا ۝ پھر ہم نے تمہارا غلبہ

الۡكَرَّةَ عَلَیۡهِمۡ وَ اَمۡدَدۡنٰكُمۡ بِاَمۡوَالٍ وَّ بَنِیۡنَ وَ جَعَلۡنٰكُمۡ

جَعَلۡنٰكُمۡ	وَ	بِاَمۡوَالٍ وَّ بَنِیۡنَ	اَمۡدَدۡنٰكُمۡ	وَ	عَلَیۡهِمۡ	الۡكَرَّةَ
ہم نے کر دیا تمہیں	اور	مالوں اور بیٹوں کے ساتھ	مدد کی تمہاری	اور	ان پر	غلبہ

ان پر اُلٹ دیا اور مالوں اور بیٹوں کے ساتھ تمہاری مدد کی اور ہم نے

اَكۡثَرَ نَفِیۡرًا ۝۶ اِنۡ اَحۡسَنۡتُمۡ اَحۡسَنۡتُمۡ لِاَنۡفُسِكُمۡ ۟ وَ اِنۡ

اِنۡ	وَ	لِاَنۡفُسِكُمۡ	اَحۡسَنۡتُمۡ	اَحۡسَنۡتُمۡ	اِنۡ	نَفِیۡرًا ۝۶	اَكۡثَرَ
اگر	اور	اپنی جانوں کا	(تو) بھلا کرو گے	تم بھلائی کرو گے	اگر	جتھے (میں)	زیادہ

تمہاری تعداد بھی زیادہ کر دی ۝ اگر تم بھلائی کرو گے تو تم اپنے لئے ہی بہتر کرو گے اور اگر

اَسَاۡتُمۡ فَلَهَا ؕ فَاِذَا جَآءَ وَعۡدُ الۡاٰخِرَةِ لِیَسُوۡٓءٗا

لِیَسُوۡٓءٗا	وَعۡدُ الۡاٰخِرَةِ[2]	جَآءَ	فَاِذَا	فَلَهَا	اَسَاۡتُمۡ
تا کہ وہ بگاڑ دیں	دوسری بار کا وعدہ	آیا	پھر جب	تو اپنی (جان) کے لئے (ہوگا)	تم برا کرو گے

تم برا کرو گے تو تمہاری جانوں کیلئے ہی ہوگا۔ پھر جب دوسری بار کا وعدہ آیا تا کہ وہ

بربادی کے بعد بنی اسرائیل پر احسانِ الٰہی

بنی اسرائیل کو تنبیہ اور دوسرے فساد پر ان کا انجام

1 ...... یہاں بنی اسرائیل کی بربادی کے بعد دوبارہ سنبھلنے کی داستان بیان کی جارہی ہے کہ گناہوں اور نافرمانیوں کے نتیجے میں تباہ و برباد ہونے کے بعد جب تم نے توبہ کی اور تکبر و فساد سے باز آئے تو ہم نے تمہیں دولت دی اور تمہیں اتنی قوت و طاقت عطا فرمائی کہ تم دوبارہ مقابلہ کرنے کے قابل ہوئے چنانچہ تمہیں اُن لوگوں پر غلبہ عطا کر دیا گیا جو تم پر مسلط ہو چکے تھے۔ 2 ...... جب دوسری بار بنی اسرائیل کے فساد کرنے کا وقت آیا اور انہوں نے دوبارہ وہی پرانی حرکتیں کرنا شروع کر دیں تو اللہ تعالیٰ نے ان پر فارس اور روم والوں کو مسلط کر دیا جنہوں نے بیتُ المقدس کی مسجد کو ویران کر دیا اور بنی اسرائیل کے شہروں کو تباہ و برباد کر دیا۔

وُجُوْهَكُمْ وَ لِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ

دَخَلُوْهُ	كَمَا	الْمَسْجِدَ	لِيَدْخُلُوا	وَ	وُجُوْهَكُمْ
وہ داخل ہوئے اس میں	جیسے	مسجد (میں)	تاکہ داخل ہو جائیں	اور	تمہارے چہرے

تمہارے چہرے بگاڑ دیں اور تاکہ مسجد میں داخل ہو جائیں جیسے پہلی بار اس میں

اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ لِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِيْرًا ۝۷ عَسٰى

عَسٰى	تَتْبِيْرًا ۝ (1)	عَلَوْا	مَا	لِيُتَبِّرُوْا	وَّ	اَوَّلَ مَرَّةٍ
قریب ہے	تباہ وبرباد کرنا	وہ غلبہ پائیں	جس (چیز پر)	تاکہ تباہ وبرباد کر دیں	اور	پہلی بار

داخل ہوئے تھے اور جس چیز پر غلبہ پائیں اسے تباہ وبرباد کر دیں ۝ قریب ہے کہ

بنی اسرائیل کو دو مرتبہ تنبیہ

وقف لازم

رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ ۚ وَ اِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۘ وَ

وَ	عُدْنَا	عُدْتُّمْ	اِنْ	وَ	يَّرْحَمَكُمْ	اَنْ	رَبُّكُمْ
اور	(تو) ہم دوبارہ (سزا) دیں گے	تم لوٹے	اگر	اور	وہ رحم فرمائے تم پر	کہ	تمہارا رب

تمہارا رب تم پر رحم فرمائے اور اگر تم پھر دوبارہ (شرارت) کرو گے تو ہم دوبارہ (سزا) دیں گے اور

جَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا ۝۸ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ

يَهْدِيْ	هٰذَا الْقُرْاٰنَ	اِنَّ	حَصِيْرًا ۝۸	لِلْكٰفِرِيْنَ	جَهَنَّمَ	جَعَلْنَا
ہدایت دیتا ہے	یہ قرآن	بیشک	قید خانہ	کافروں کے لئے	جہنم (کو)	ہم نے بنادیا

ہم نے جہنم کو کافروں کیلئے قید خانہ بنادیا ہے ۝ بیشک یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے

قرآنِ مجید کی تین خوبیاں

لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَ يُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ

الْمُؤْمِنِيْنَ	يُبَشِّرُ	وَ	اَقْوَمُ	هِيَ	لِلَّتِيْ
(اُن) ایمان والوں (کو)	بشارت دیتا ہے	اور	سب سے سیدھا (ہے)	وہ	(اس راستے) کی جو

جو سب سے سیدھی ہے اور نیک اعمال کرنے والے مومنوں کو

(1) ...... بنی اسرائیل کے حالات کو سامنے رکھتے ہوئے اگر ہم اپنی تاریخ کو دیکھیں تو پہلی نظر میں ہی مسلمانوں کے عروج و زوال کا سبب واضح ہو جائے گا کہ مسلمان جب تک احکامِ قرآن اور اطاعتِ رسول پر عمل پیرا رہے تو دنیا بھر میں انہیں غلبہ، قوت اور اقتدار حاصل رہا اور جب سے انہوں نے قرآن و حدیث کی پیروی میں سستی کرنا شروع کی اور حرام و ناجائز افعال میں مبتلا ہوئے تب سے ان کی شوکت اور اقتدار زوال پذیر ہونا شروع ہو گئی، اگر اب بھی مسلمان نہ سنبھلے اور انہوں نے اپنی عملی حالت کو نہ سدھارا تو حالات اس سے بھی بدتر ہو جائیں گے۔

الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِیْرًاۙ(۹) وَّ

الَّذِیْنَ	یَعْمَلُوْنَ	الصّٰلِحٰتِ	اَنَّ	لَهُمْ	اَجْرًا كَبِیْرًا (۹)	وَّ
جو	عمل کرتے ہیں	اچھے، نیک	کہ	ان کے لیے	بڑا ثواب (ہے)	اور

خوشخبری دیتا ہے کہ ان کے لیے بہت بڑا ثواب ہے ○ اور

اَنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ

اَنَّ	الَّذِیْنَ	لَا یُؤْمِنُوْنَ	بِالْاٰخِرَةِ	اَعْتَدْنَا	لَهُمْ
یہ کہ	وہ لوگ جو	ایمان نہیں لاتے	آخرت پر	ہم نے تیار کر رکھا ہے	ان کے لیے

یہ کہ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ہم نے ان کے لیے دردناک عذاب

بددعا کرنے میں انسان کا حال

عَذَابًا اَلِیْمًا۠(۱۰) وَ یَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَیْرِؕ

عَذَابًا اَلِیْمًا (۱۰)	وَ	یَدْعُ	الْاِنْسَانُ	بِالشَّرِّ [1]	دُعَآءَهٗ	بِالْخَیْرِ
دردناک عذاب	اور	دعا کر دیتا ہے	آدمی	برائی کی	(جیسے) اس کا دعا کرنا	بھلائی کی

تیار کر رکھا ہے ○ اور (کبھی) آدمی برائی کی دعا کر بیٹھتا ہے جیسے وہ بھلائی کی دعا کرتا ہے

قدرتِ الٰہی کی دو عظیم نشانیاں

وَ كَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا(۱۱) وَ جَعَلْنَا الَّیْلَ وَ النَّهَارَ

وَ	كَانَ	الْاِنْسَانُ	عَجُوْلًا (۱۱) [2]	وَ	جَعَلْنَا	الَّیْلَ	وَ	النَّهَارَ
اور	ہے	آدمی	بڑا جلد باز	اور	ہم نے بنایا	رات	اور	دن (کو)

اور آدمی بڑا جلد باز ہے ○ اور ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں

اٰیَتَیْنِ فَمَحَوْنَاۤ اٰیَةَ الَّیْلِ وَ جَعَلْنَاۤ اٰیَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً

اٰیَتَیْنِ	فَمَحَوْنَاۤ	اٰیَةَ الَّیْلِ	وَ	جَعَلْنَاۤ	اٰیَةَ النَّهَارِ	مُبْصِرَةً
دو نشانیاں	تو ہم نے مٹا ہوا کیا	رات کی نشانی (کو)	اور	بنایا	دن کی نشانی (کو)	دیکھنے والی

بنایا پھر ہم نے رات کی نشانی کو مٹا ہوا کیا اور دن کی نشانی کو دیکھنے والی بنایا

ع-۱

1 ...... غصے میں اپنے یا کسی مسلمان کیلئے بددعا نہیں کرنی چاہئے اور ہمیشہ منہ سے اچھی بات نکالنی چاہئے کہ نہ معلوم کون سا وقت قبولیت کا ہو۔ ہمارے معاشرے میں عموماً مائیں بچوں کو طرح طرح کی بددعائیں دیتی رہتی ہیں، مثلاً تیرا بیڑا غرق ہو، تو تباہ ہو جائے، تو مر جائے، تجھے کیڑے پڑیں وغیرہ وغیرہ، اس طرح کے جملوں سے احتراز لازم ہے۔ 2 ... دینی اور دنیاوی بعض کاموں میں جلدی اچھی ہے اور بہت سے کام ایسے ہیں جن میں جلد بازی بری ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بعض اوقات عبادات ہی ضائع ہو جاتی ہیں اور کبھی دنیاوی معاملات میں بھی شدید نقصان ہو جاتا ہے، پھر ندامت اور پچھتاوے کے سوا کچھ باقی نہیں رہتا۔

لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِیْنَ وَ

وَ	عَدَدَ السِّنِیْنَ	لِتَعْلَمُوْا	وَ	مِّنْ رَّبِّكُمْ	فَضْلًا[2]	لِّتَبْتَغُوْا[1]
اور	سالوں کی گنتی	تاکہ تم جان لو	اور	اپنے رب سے (کا)	فضل	تاکہ تم تلاش کرو

تاکہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم سالوں کی گنتی اور

الْحِسَابَ ؕ وَ كُلَّ شَیْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِیْلًا ﴿۱۲﴾ وَ كُلَّ اِنْسَانٍ

كُلَّ اِنْسَانٍ	وَ	فَصَّلْنٰهُ تَفْصِیْلًا ﴿۱۲﴾	كُلَّ شَیْءٍ	وَ	الْحِسَابَ
ہر انسان	اور	ہم نے خوب جدا جدا تفصیل سے بیان کر دیا اسے	ہر چیز	اور	حساب

حساب جان لو اور ہم نے ہر چیز کو خوب جدا جدا تفصیل سے بیان کر دیا ○ اور ہر انسان کی

انسان کی قسمت ہر وقت اس کے ساتھ ہے

اَلْزَمْنٰهُ طٰٓىٕرَهٗ فِیْ عُنُقِهٖ ؕ وَ نُخْرِجُ لَهٗ

لَهٗ	نُخْرِجُ	وَ	فِیْ عُنُقِهٖ[3]	طٰٓىٕرَهٗ	اَلْزَمْنٰهُ
اس کے لئے	ہم نکالیں گے	اور	اس کی گردن میں	اس کی قسمت	ہم نے لازم کر دی اسے

قسمت ہم نے اس کے گلے میں لگا دی ہے اور ہم اس کیلئے

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ كِتٰبًا یَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ﴿۱۳﴾ اِقْرَاْ

اِقْرَاْ	مَنْشُوْرًا ﴿۱۳﴾	یَّلْقٰىهُ	كِتٰبًا	یَوْمَ الْقِیٰمَةِ
(فرمایا جائے گا) پڑھ	کھلا ہوا	وہ پائے گا اسے	ایک اعمال نامہ	قیامت کے دن

قیامت کے دن ایک نامۂ اعمال نکالیں گے جسے وہ کھلا ہوا پائے گا ○ (فرمایا جائے گا کہ) اپنا

بروزِ قیامت اعمال نامہ ملنے اور اسے پڑھنے کا منظر

كِتٰبَكَ ؕ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْیَوْمَ عَلَیْكَ حَسِیْبًا ﴿۱۴﴾ؕ مَنِ

مَنِ	حَسِیْبًا ﴿۱۴﴾	عَلَیْكَ	الْیَوْمَ	بِنَفْسِكَ	كَفٰى	كِتٰبَكَ
جس نے	حساب کرنے والا	تجھ پر	آج	تمہاری جان	کافی ہے	اپنا اعمال نامہ

نامۂ اعمال پڑھ، آج اپنے متعلق حساب کرنے کیلئے تو خود ہی کافی ہے ○ جس نے

انسان کو اپنی ہدایت اور نیک اعمال کا بدلہ ضرور ملے گا

1 ... اس سے معلوم ہوا کہ بیکار رہنا اور کمائی نہ کرنا بہت نامناسب ہے۔ اس سے ان لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہئے جو ہاتھ پاؤں اور دیگر جسمانی اعضاء سلامت ہونے اور کمائی کرنے پر قدرت رکھنے کے باوجود اپنوں یا پرایوں سے مانگ کر گزارہ کرتے ہیں۔ 2 ...... اس سے معلوم ہوا کہ رزق حقیقت میں اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، محض ہماری کمائی کا نتیجہ نہیں، اس لئے ہر ایک کو چاہئے کہ وہ اپنے ہنر و کمال پر ناز نہ کرے بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت پر نگاہ رکھے۔ 3 ...... یعنی جو کچھ کسی بھی آدمی کے لئے مقدر کیا گیا ہے، اچھا یا برا، نیک بختی یا بدبختی وہ اس کو اس طرح لازم ہے اور ہر وقت اس طرح اس کے ساتھ =

اهۡتَدٰى فَاِنَّمَا يَهۡتَدِىۡ لِنَفۡسِهٖ‌ ۚ وَمَنۡ ضَلَّ فَاِنَّمَا

اهۡتَدٰى	فَاِنَّمَا	يَهۡتَدِىۡ	لِنَفۡسِهٖ (1)	وَ	مَنۡ	ضَلَّ	فَاِنَّمَا
ہدایت پائی	تو صرف	وہ ہدایت پاتا ہے	اپنی جان کیلئے	اور	جو	گمراہ ہوا	تو صرف

ہدایت پائی اس نے اپنے فائدے کیلئے ہی ہدایت پائی اور جو گمراہ ہوا تو

يَضِلُّ عَلَيۡهَا‌ ؕ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ

يَضِلُّ	عَلَيۡهَا	وَ	لَا تَزِرُ	وَازِرَةٌ
وہ گمراہ ہوتا ہے	اپنی (جان) پر	اور	بوجھ نہیں اٹھائے گی	کوئی بوجھ اٹھانے والی (جان)

اپنے نقصان کو ہی گمراہ ہوا اور کوئی جان کسی دوسری جان کا

وِّزۡرَ اُخۡرٰى‌ ؕ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيۡنَ حَتّٰى نَبۡعَثَ رَسُوۡلًا ﴿۱۵﴾

وِّزۡرَ اُخۡرٰى	وَ	مَا كُنَّا	مُعَذِّبِيۡنَ	حَتّٰى	نَبۡعَثَ	رَسُوۡلًا ﴿۱۵﴾
دوسری کا بوجھ	اور	ہم نہیں ہیں	عذاب دینے والے	یہاں تک کہ	بھیج دیں	رسول

بوجھ نہیں اٹھائے گی اور ہم کسی کو عذاب دینے والے نہیں ہیں جب تک کوئی رسول نہ بھیج دیں ○

عذاب سے متعلق دستورِ الٰہی

وَاِذَاۤ اَرَدۡنَاۤ اَنۡ نُّهۡلِكَ قَرۡيَةً اَمَرۡنَا

وَ	اِذَاۤ	اَرَدۡنَاۤ	اَنۡ	نُّهۡلِكَ	قَرۡيَةً	اَمَرۡنَا
اور	جب	ہم ارادہ کرتے ہیں	(اس کا) کہ	ہلاک کردیں	کسی بستی (کو)	(تو) ہم احکام بھیجتے ہیں

اور جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں تو ہم اس کے خوشحال لوگوں کو

مُتۡرَفِيۡهَا فَفَسَقُوۡا فِيۡهَا فَحَقَّ

مُتۡرَفِيۡهَا	فَفَسَقُوۡا	فِيۡهَا	فَحَقَّ
اس کے خوشحال لوگوں (پر)	پھر وہ نافرمانی کرتے ہیں	اس (بستی) میں	پھر پوری ہوجاتی ہے

احکام بھیجتے ہیں پھر وہ اس بستی میں نافرمانی کرتے ہیں تو اس بستی پر

گزشتہ قوموں کی مرحلہ وار تباہی و بربادی

=رہے گی جیسے گلے کا ہار کہ آدمی جہاں جاتا ہے وہ ساتھ رہتا ہے، کبھی جدا نہیں ہوتا۔

(1)......اس آیت کا منشا یہ ہے کہ انسان کو اپنی ہدایت و نیک اعمال کا بدلہ ضرور ملے گا، یہ نہ ہوگا کہ نیکی تو یہ کرے اور جزا کسی اور کو دے دی جائے اور یہ خود محروم رہے، ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ اس کی نیکی سے دوسرے کو بھی فائدہ پہنچ جائے جیسے ایصالِ ثواب یا صدقہ جاریہ وغیرہ کی صورت میں ہوتا ہے۔ یونہی آدمی کے بہکنے کا گناہ اور وبال بھی اسی پر ہوگا۔ یہ نہیں ہوگا کہ ایک آدمی دوسروں کے گناہوں کا بوجھ اٹھائے۔ ہاں جہاں تک گناہ کی ترغیب دینے کا یا اس کے اسباب=

سابقہ قوموں کی ہلاکت کا اجمالی بیان اور عبرت

عَلَيۡهَا الۡقَوۡلُ فَدَمَّرۡنٰهَا تَدۡمِيۡرًا ﴿۱۶﴾ وَكَمۡ اَهۡلَكۡنَا

عَلَيۡهَا	الۡقَوۡلُ	فَدَمَّرۡنٰهَا	تَدۡمِيۡرًا ﴿۱۶﴾	وَ	كَمۡ	اَهۡلَكۡنَا
اس پر	بات	تو تباہ و برباد کر دیتے ہیں اسے	تباہ و برباد کرنا	اور	کتنی ہی	ہم نے ہلاک کر دیں

بات پوری ہو جاتی ہے تو ہم اسے تباہ و برباد کر دیتے ہیں ○ اور ہم نے

مِنَ الۡقُرُوۡنِ مِنۡۢ بَعۡدِ نُوۡحٍ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوۡبِ عِبَادِهٖ

مِنَ الۡقُرُوۡنِ	مِنۡۢ بَعۡدِ نُوۡحٍ (1)	وَ	كَفٰى	بِرَبِّكَ	بِذُنُوۡبِ عِبَادِهٖ
قوموں میں سے	نوح کے بعد	اور	کافی ہے	تمہارا رب	اپنے بندوں کے گناہوں سے

نوح کے بعد کتنی ہی قومیں ہلاک کر دیں اور تمہارا رب اپنے بندوں کے گناہوں کی کافی

دنیا اور آخرت کے طلبگاروں کا بیان

خَبِيۡرًاۢ بَصِيۡرًا ﴿۱۷﴾ مَنۡ كَانَ يُرِيۡدُ الۡعَاجِلَةَ عَجَّلۡنَا لَهٗ

خَبِيۡرًا	بَصِيۡرًا ﴿۱۷﴾	مَنۡ	كَانَ يُرِيۡدُ	الۡعَاجِلَةَ (2)	عَجَّلۡنَا	لَهٗ
خبردار	دیکھنے والا	جو	چاہتا ہے	جلدی والی (یعنی دنیا)	ہم جلد دیدیتے ہیں	اس کو

خبر رکھنے والا، دیکھنے والا ہے ○ جو جلدی والی (دنیا) چاہتا ہے تو ہم جسے چاہتے ہیں

فِيۡهَا مَا نَشَآءُ لِمَنۡ نُّرِيۡدُ ثُمَّ جَعَلۡنَا لَهٗ

فِيۡهَا	مَا	نَشَآءُ	لِمَنۡ	نُّرِيۡدُ	ثُمَّ	جَعَلۡنَا	لَهٗ
اس (دنیا) میں	جو	ہم چاہتے ہیں	جس کے لئے	چاہتے ہیں	پھر	ہم نے بنا رکھی ہے	اس کے لیے

اس کیلئے دنیا میں جو چاہتے ہیں جلد دیدیتے ہیں پھر ہم نے اس کے لیے

جَهَنَّمَ ۚ يَصۡلٰٮهَا مَذۡمُوۡمًا مَّدۡحُوۡرًا ﴿۱۸﴾ وَمَنۡ اَرَادَ الۡاٰخِرَةَ

جَهَنَّمَ	يَصۡلٰٮهَا	مَذۡمُوۡمًا	مَّدۡحُوۡرًا ﴿۱۸﴾	وَ	مَنۡ	اَرَادَ	الۡاٰخِرَةَ
جہنم	وہ داخل ہو گا اس میں	مذمت کیا ہوا	مردود کیا ہوا	اور	جو	چاہے	آخرت

جہنم بنا رکھی ہے جس میں وہ مذموم، مردود ہو کر داخل ہو گا ○ اور جو آخرت چاہتا ہے

=مہیا کرنے کا تعلق ہے تو اس کا گناہ بہر حال اپنی جگہ ملے گا۔

1 ......اس میں بطورِ خاص کفارِ مکہ اور عمومی طور پر ساری کائنات کے لوگوں کے لئے نصیحت ہے کہ اگر انہوں نے سابقہ امتوں کی طرح اللہ تعالیٰ کی نافرمانی والا راستہ اختیار کیا اور اسی پر قائم رہے تو اللہ تعالیٰ ان امتوں کی طرح انہیں بھی کہیں عذاب میں مبتلا نہ کر دے۔ 2 ......اس آیت کا خلاصۂ کلام یہ ہے کہ دنیا اتنی ہی ملے گی جتنی نصیب میں ہے خواہ اسے فکر سے حاصل کریں یا فراغت سے۔ لہٰذا بندے کو چاہئے کہ وہ اپنی دنیا بہتر بنانے کے لئے اپنی آخرت کو برباد نہ کرے،=

اللہ تعالیٰ کی عطا سب کو عام ہے

وَ سَعٰى لَهَا سَعْیَهَا وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓىٕكَ

وَ	سَعٰى	لَهَا	سَعْیَهَا	وَ	هُوَ	مُؤْمِنٌ	فَاُولٰٓىٕكَ
اور	کوشش کرے	اس کیلئے	اس کی سی کوشش	اور	وہ	ایمان والا (بھی ہو)	تو یہ لوگ

اور اس کیلئے ایسی کوشش کرتا ہے جیسی کرنی چاہیے اور وہ ایمان والا بھی ہو تو یہی وہ لوگ ہیں

كَانَ سَعْیُهُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۱۹﴾ كُلًّا نُّمِدُّ هٰۤؤُلَآءِ وَ هٰۤؤُلَآءِ

كَانَ	سَعْیُهُمْ	مَّشْكُوْرًا ﴿۱۹﴾ [1]	كُلًّا [2]	نُّمِدُّ	هٰۤؤُلَآءِ	وَ	هٰۤؤُلَآءِ
ہوگی	ان کی کوشش	مقبول	سب (کی)	ہم مدد کرتے ہیں	اِن کی	اور	اُن کی

جن کی کوشش کی قدر کی جائے گی ○ ہم آپ کے رب کی عطا سے اِن (دنیا کے طلبگاروں) اور اُن

دنیا کے مقابلے میں آخرت کو ترجیح دی جائے

مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَؕ وَ مَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ﴿۲۰﴾ اُنْظُرْ كَیْفَ

مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ	وَ	مَا كَانَ	عَطَآءُ رَبِّكَ	مَحْظُوْرًا ﴿۲۰﴾	اُنْظُرْ	كَیْفَ
تیرے رب کی عطا سے	اور	نہیں ہے	تیرے رب کی عطا	روکی ہوئی	تم دیکھو	کیسے

(آخرت کے طلبگاروں) سب کی مدد کرتے ہیں اور تمہارے رب کی عطا پر کوئی روک نہیں ○ دیکھو! ہم نے

فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍؕ وَ لَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ

فَضَّلْنَا	بَعْضَهُمْ	عَلٰى بَعْضٍ	وَ	لَلْاٰخِرَةُ	اَكْبَرُ
ہم نے بڑائی دی	ان کے بعض (کو)	بعض پر	اور	ضرور آخرت	سب سے بڑی (ہے)

ان میں ایک کو دوسرے پر کیسی بڑائی دی اور بیشک آخرت درجات کے اعتبار سے

اللہ تعالیٰ کا شریک بنانے کا انجام

دَرَجٰتٍ وَّ اَكْبَرُ تَفْضِیْلًا ﴿۲۱﴾ لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ

دَرَجٰتٍ	وَّ	اَكْبَرُ	تَفْضِیْلًا ﴿۲۱﴾	لَا تَجْعَلْ	مَعَ اللّٰهِ
درجات (میں)	اور	سب سے بڑی (ہے)	فضیلت (میں)	تو نہ ٹھہرا	اللہ کے ساتھ

سب سے بڑی ہے اور فضیلت میں سب سے بڑی ہے ○ اے سننے والے! اللہ کے ساتھ

==یونہی وہ کسی کی دنیا کی خاطر بھی اپنی آخرت تباہ نہ کرے۔

1 ......اس آیت سے معلوم ہوا کہ عمل کی مقبولیت کے لئے تین چیزیں درکار ہیں: (1) طالبِ آخرت ہونا یعنی نیت نیک۔ (2) سعی یعنی عمل کو باہتمام اس کے حقوق کے ساتھ ادا کرنا۔ (3) ایمان جو سب سے زیادہ ضروری ہے۔ 2 ......دنیا میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سب کو عطا فرما رہا ہے، سب کو روزی مل رہی ہے، دنیا میں سب اس سے فیض اُٹھاتے ہیں نیک ہوں یا بد البتہ انجام ہر ایک کا اس کے حسبِ حال ہوگا اور اگلی آیت میں فرمایا کہ دیکھو! ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر مال، عزت، شہرت، ==

ع ۲/۲

شرک کی ممانعت اور والدین سے متعلق عظیم الشان تعلیم

اِلٰـهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ﴿۲۲﴾ وَ قَضٰى

قَضٰى	وَ	مَّخْذُوْلًا ﴿۲۲﴾	مَذْمُوْمًا	فَتَقْعُدَ	اِلٰـهًا اٰخَرَ
حکم فرمایا	اور	بے یارومددگار	مذمت کیا ہوا	(اگر ایسا کیا) تو تو بیٹھا رہے گا	دوسرا معبود

دوسرا معبود نہ ٹھہرا، ورنہ تو مذموم، بے یارومددگار ہوکر بیٹھا رہے گا○ اور تمہارے رب نے

رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ وَ بِالْوَالِدَیْنِ

بِالْوَالِدَیْنِ	وَ	اِیَّاهُ	اِلَّاۤ	اَلَّا تَعْبُدُوْۤا	رَبُّكَ
ماں باپ کے ساتھ	اور	اسی کی	مگر	کہ تم عبادت نہ کرو	تمہارے رب (نے)

حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ

اِحْسَانًا ؕ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ

اَوْ	اَحَدُهُمَاۤ	الْكِبَرَ	عِنْدَكَ	یَبْلُغَنَّ	اِمَّا	اِحْسَانًا
یا	ان میں سے کوئی ایک	بڑھاپے (کو)	تیرے سامنے	وہ پہنچ جائیں	اگر	اچھا سلوک (کرو)

اچھا سلوک کرو۔ اگر تیرے سامنے ان میں سے کوئی ایک یا دونوں

كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا

لَّهُمَا	قُلْ	وَ	لَا تَنْهَرْهُمَا	وَّ	اُفٍّ	لَّهُمَاۤ	فَلَا تَقُلْ	كِلٰهُمَا
ان سے	تم کہنا	اور	نہ جھڑکنا انہیں	اور	اف	ان سے	تو تم نہ کہنا	دونوں

بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے اُف تک نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے

قَوْلًا كَرِیْمًا ﴿۲۳﴾ وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ

وَ	مِنَ الرَّحْمَةِ	جَنَاحَ الذُّلِّ	لَهُمَا	اخْفِضْ	وَ	قَوْلًا كَرِیْمًا ﴿۲۳﴾ (1)
اور	نرم دلی سے	عاجزی کا بازو	ان کے لیے	جھکا کر رکھ	اور	تعظیم کی بات

خوبصورت، نرم بات کہنا○ اور ان کے لیے نرم دلی سے عاجزی کا بازو جھکا کر رکھ اور

==کمال میں بڑائی دی ہے لیکن ان تمام چیزوں کے ساتھ یہ حقیقت ذہن نشین رکھنی چاہئے کہ درجات اور فضیلت کے اعتبار سے آخرت ہی سب سے بڑی چیز ہے۔

(1)...... اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا مطالعہ کرنے سے ہر ذی شعور انسان پر واضح ہو جائے گا کہ والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے اور ان کے حقوق کی رعایت کرنے کی جیسی عظیم تعلیم اسلام نے اپنے ماننے والوں کو دی ہے ویسی پوری دنیا میں پائے جانے والے دیگر مذاہب میں نظر نہیں آتی۔ فی زمانہ غیر مسلم ممالک میں بوڑھے والدین ایسی نازک ترین صورتِ حال کا شکار ہیں کہ ان کی جوان اولاد کسی طور پر بھی انہیں سنبھالنے اور ان کی خدمت کر کے ان کا سہارا بننے==

مسلمانوں کو ایک تنبیہ

رشتہ دار، مسکین اور مسافر کو اس کا حق دینے کا حکم اور اسراف کی ممانعت

فضول خرچی کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں

قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا ؕ﴿۲۴﴾

قُلْ	رَّبِّ [1]	ارْحَمْهُمَا	كَمَا	رَبَّیٰنِیْ	صَغِیْرًا ﴿۲۴﴾
عرض کر	اے میرے رب	تو رحم فرما ان دونوں پر	جیسے	انہوں نے پالا مجھے	بچپن (میں)

دعا کرکہ اے میرے رب! تو ان دونوں پر رحم فرما جیسا ان دونوں نے مجھے بچپن میں پالا ○

رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِیْ نُفُوْسِكُمْ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِیْنَ

رَبُّكُمْ	اَعْلَمُ	بِمَا	فِیْ نُفُوْسِكُمْ	اِنْ	تَكُوْنُوْا	صٰلِحِیْنَ
تمہارا رب	خوب جانتا ہے	(اس) کو جو	تمہارے دلوں میں (ہے)	اگر	تم ہوئے	نیک

تمہارا رب خوب جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے۔ اگر تم لائق ہوئے

فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِیْنَ غَفُوْرًا ﴿۲۵﴾ وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ

فَاِنَّهٗ	كَانَ	لِلْاَوَّابِیْنَ	غَفُوْرًا ﴿۲۵﴾	وَ	اٰتِ	ذَا الْقُرْبٰى	حَقَّهٗ
تو بیشک وہ	ہے	توبہ کرنے والوں کو	بخشنے والا	اور	دو	رشتہ دار (کو)	اس کا حق

تو بیشک وہ توبہ کرنے والوں کو بخشنے والا ہے ○ اور رشتہ داروں کو ان کا حق دو

وَالْمِسْكِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا ﴿۲۶﴾ اِنَّ

وَ	الْمِسْكِیْنَ	وَ	ابْنَ السَّبِیْلِ	وَ	لَا تُبَذِّرْ	تَبْذِیْرًا ﴿۲۶﴾ [2]	اِنَّ
اور	مسکین	اور	مسافر (کو)	اور	فضول خرچی نہ کرو	فضول خرچی کرنا	بیشک

اور مسکین اور مسافر کو (بھی دو) اور فضول خرچی نہ کرو ○ بیشک

الْمُبَذِّرِیْنَ كَانُوْۤا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ ؕ وَكَانَ الشَّیْطٰنُ لِرَبِّهٖ

الْمُبَذِّرِیْنَ	كَانُوْۤا	اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ [3]	وَ	كَانَ	الشَّیْطٰنُ	لِرَبِّهٖ
فضول خرچی کرنے والے	ہیں	شیطانوں کے بھائی	اور	ہے	شیطان	اپنے رب کا

فضول خرچی کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا

=کے لئے تیار نہیں ہوتی، اسی وجہ سے وہاں کی حکومتیں ایسی پناہ گاہیں بنانے پر مجبور ہیں جہاں بوڑھے اور بیمار والدین اپنی زندگی کے آخری ایام گزار سکیں۔

(1)...... والدین سے متعلق یہ دعا کو اپنے روزانہ کے معمولات میں داخل کرلینا چاہئے اور ان کی صحت و تندرستی، ایمان و عافیت کی سلامتی، بے حساب بخشش اور جنت میں داخلے کی دعا کرتے رہنا چاہئے۔ کافر والدین کے لئے ہدایت و ایمان کی دعا کرنی چاہئے کہ یہی اُن کے حق میں رحمت ہے۔ (2)...... غیرِ حق میں صرف کرنا اسراف ہے اور یہ بلا شبہ ممنوع اور ناجائز ہے۔ اس سے متعلق مزید تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج5، ص447 پر ملاحظہ فرمائیں۔ (3)...... فضول خرچی کرنے والوں کو=

محتاج سے اچھی بات کہنے کا حکم

كَفُوْرًا ﴿۲۷﴾ وَ اِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ

كَفُوْرًا ﴿۲۷﴾	وَ	اِمَّا	تُعْرِضَنَّ	عَنْهُمُ	ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ	مِّنْ رَّبِّكَ
بڑا ناشکرا	اور	اگر	تم منہ پھیرو	ان سے	رحمت کے انتظار (میں)	اپنے رب کی طرف سے

بڑا ناشکرا ہے ○ اور اگر تم اپنے رب کی رحمت کے انتظار میں جس کی تجھے امید ہے

خرچ کرنے میں اعتدال کی تاکید

تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّیْسُوْرًا ﴿۲۸﴾ وَ لَا تَجْعَلْ یَدَكَ

تَرْجُوْهَا	فَقُلْ	لَّهُمْ	قَوْلًا مَّیْسُوْرًا ﴿۲۸﴾ [1]	وَ	لَا تَجْعَلْ	یَدَكَ
جس کی تم امید رکھتے ہو	تو کہو	ان سے	آسان بات	اور	نہ رکھو	اپنے ہاتھ (کو)

ان سے منہ پھیرو تو ان سے آسان بات کہو ○ اور اپنا ہاتھ اپنی گردن سے

مَغْلُوْلَةً اِلٰی عُنُقِكَ وَ لَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ

مَغْلُوْلَةً [2]	اِلٰی عُنُقِكَ	وَ	لَا تَبْسُطْهَا	كُلَّ الْبَسْطِ	فَتَقْعُدَ
بندھا ہوا	اپنی گردن سے	اور	نہ پھیلاؤ اسے	پورا پھیلانا	(اگر ایسا کیا) تو بیٹھے رہو گے

بندھا ہوا نہ رکھو اور نہ پورا کھول دو کہ پھر ملامت میں،

رزق کی وسعت و تنگی سے متعلق دستور

مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ﴿۲۹﴾ اِنَّ رَبَّكَ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ

مَلُوْمًا	مَّحْسُوْرًا ﴿۲۹﴾	اِنَّ	رَبَّكَ	یَبْسُطُ	الرِّزْقَ	لِمَنْ
ملامت کئے ہوئے	حسرت زدہ	بیشک	تمہارا رب	کشادہ کردیتا ہے	رزق	جس کیلئے

حسرت میں بیٹھے رہ جاؤ ○ بیشک تمہارا رب جس کیلئے چاہتا ہے

یَّشَآءُ وَ یَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِیْرًا

یَّشَآءُ	وَ	یَقْدِرُ	اِنَّهٗ	كَانَ	بِعِبَادِهٖ	خَبِیْرًا
چاہتا ہے	اور	تنگ کردیتا ہے	بیشک وہ	ہے	اپنے بندوں کی	خوب خبر رکھنے والا

رزق کھول دیتا ہے اور تنگ کردیتا ہے بیشک وہ اپنے بندوں کی خوب خبر رکھنے والا،

== شیطانوں کا بھائی فرمایا گیا کیونکہ یہ ان کے راستے پر چلتے ہیں۔

1 ...یعنی اگر کسی وقت تمہارے پاس فوری دینے کو کچھ نہ ہو تو ان سے آسان بات کہو جیسے اُن کی خوش دلی کے لئے اُن سے وعدہ کرلو یا اُن کے حق میں دعا کردو۔ کسی بھی صورت مجبور رشتے دار، مسکین یا سائل کو جھڑکنا نہیں چاہئے اور مستحق کو جھڑکنا حرام ہے، البتہ جو غیرِ مستحق ہے اسے نہ دینے کا حکم ہے۔ 2 ...اس آیت میں خرچ کرنے میں اعتدال کو ملحوظ رکھنے کا فرمایا گیا ہے اور اسے ایک مثال سے سمجھایا گیا کہ نہ تو اس طرح ہاتھ روکو کہ بالکل خرچ ہی نہ کرو اور یہ معلوم==

بَصِیْرًا ﴿۳۰﴾ وَ لَا تَقْتُلُوْۤا اَوْلَادَكُمْ خَشْیَةَ اِمْلَاقٍؕ نَحْنُ

نَحْنُ	خَشْیَةَ اِمْلَاقٍ (1)	اَوْلَادَكُمْ	لَا تَقْتُلُوْۤا	وَ	بَصِیْرًا ﴿۳۰﴾
ہم	مفلسی، غربت کے ڈر (سے)	اپنی اولاد	تم قتل نہ کرو	اور	دیکھنے والا

دیکھنے والا ہے ○ اور غربت کے ڈر سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو، ہم

نَرْزُقُهُمْ وَ اِیَّاكُمْؕ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِیْرًا ﴿۳۱﴾ وَ

وَ	خِطْاً كَبِیْرًا ﴿۳۱﴾	كَانَ	قَتْلَهُمْ	اِنَّ	اِیَّاكُمْ	وَ	نَرْزُقُهُمْ
اور	بہت بڑا گناہ	ہے	انہیں قتل کرنا	بیشک	تمہیں	اور	رزق دیں گے انہیں

انہیں بھی رزق دیں گے اور تمہیں بھی، بیشک انہیں قتل کرنا کبیرہ گناہ ہے ○ اور

لَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةًؕ وَ سَآءَ سَبِیْلًا ﴿۳۲﴾ وَ

وَ	سَآءَ سَبِیْلًا ﴿۳۲﴾	وَ	فَاحِشَةً	كَانَ	اِنَّهٗ	الزِّنٰۤى (2)	لَا تَقْرَبُوا
اور	بہت ہی برا راستہ	اور	بے حیائی	ہے	بیشک وہ	زنا (کے)	قریب نہ جاؤ

بدکاری کے پاس نہ جاؤ بیشک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی برا راستہ ہے ○ اور

لَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّؕ وَ

وَ	بِالْحَقِّ	اِلَّا	اللّٰهُ	حَرَّمَ	الَّتِیْ	النَّفْسَ	لَا تَقْتُلُوا
اور	حق کے ساتھ	مگر	اللہ (نے)	حرمت رکھی	جس کی	کسی جان (کو)	قتل نہ کرو

جس جان کی اللہ نے حرمت رکھی ہے اسے ناحق قتل نہ کرو اور

مَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِیِّهٖ سُلْطٰنًا

سُلْطٰنًا	لِوَلِیِّهٖ	جَعَلْنَا	فَقَدْ	مَظْلُوْمًا	قُتِلَ	مَنْ
قابو	اس کے وارث کو	ہم نے دیا ہے	تو بیشک	مظلوم (ہو کر)	قتل کیا جائے	جو

جو مظلوم ہو کر مارا جائے تو ہم نے اس کے وارث کو قابو دیا ہے

اولاد کو غربت کے خوف سے قتل کرنے کی ممانعت

زنا کی ممانعت

ناحق قتل کرنے کی ممانعت

قصاص میں قتل کی اجازت اور اس کی حدود و قیود

==ہو گویا کہ ہاتھ گلے سے باندھ دیا گیا ہے اور دینے کے لئے ہل ہی نہیں سکتا، ایسا کرنا تو سببِ ملامت ہوتا ہے کہ بخیل کنجوس کو سب لوگ برا کہتے ہیں اور نہ ایسا ہاتھ کھولو کہ اپنی ضروریات کے لئے بھی کچھ باقی نہ رہے کہ اس صورت میں آدمی کو پریشان ہو کر بیٹھنا پڑتا ہے۔

1 ..... زمانۂ جاہلیت میں بہت سے اہلِ عرب اپنی چھوٹی بچیوں کو اس لئے زندہ دفن کر دیتے تھے کہ وہ اپنی غربت و مفلسی کی وجہ سے انہیں کہاں سے کھلائیں گے۔ اس آیت میں انہیں اس حرکت سے روکا گیا ہے اور یہ بھی اسلام کے زریں کارناموں میں سے ایک ہے کہ اس نے قتل و بربریت کی اس بدترین صورت کا بھی==

مالِ یتیم کی حفاظت اور عہد پورا کرنے کا حکم

فَلَا یُسْرِفْ فِّی الْقَتْلِؕ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا ﴿۳۳﴾ وَ لَا تَقْرَبُوْا

لَا تَقْرَبُوْا	وَ	مَنْصُوْرًا ﴿۳۳﴾ (1)	كَانَ	اِنَّهٗ	فِی الْقَتْلِ	فَلَا یُسْرِفْ
تم قریب نہ جاؤ	اور	مدد کیا ہوا	ہے	بیشک وہ	قتل (قصاص) میں	تو وہ حد سے نہ بڑھے

تو وہ وارث قتل کا بدلہ لینے میں حد سے نہ بڑھے۔ بیشک اس کی مدد ہونی ہے ○ اور یتیم کے مال کے

مَالَ الْیَتِیْمِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ حَتّٰی

حَتّٰی	اَحْسَنُ	هِیَ	بِالَّتِیْ	اِلَّا	مَالَ الْیَتِیْمِ (2)
یہاں تک کہ	سب سے اچھا (ہو)	وہ	(اس طریقے کے) ساتھ جو	مگر	یتیم کے مال (کے)

پاس نہ جاؤ مگر اسی طریقے سے جو سب سے اچھا ہے یہاں تک کہ

یَبْلُغَ اَشُدَّه۪ٗ وَ اَوْفُوْا بِالْعَهْدِۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ

كَانَ	الْعَهْدَ	اِنَّ	بِالْعَهْدِ	اَوْفُوْا	وَ	اَشُدَّهٗ	یَبْلُغَ
ہے	عہد	بیشک	عہد کو	پورا کرو	اور	اپنی جوانی، پکی عمر (کو)	وہ پہنچ جائے

وہ اپنی پکی عمر کو پہنچ جائے اور عہد پورا کرو بیشک عہد کے بارے میں

ناپ تول پورا کرنے کا حکم

مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۴﴾ وَ اَوْفُوا الْكَیْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَ زِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِیْمِؕ

بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِیْمِ	وَ زِنُوْا	كِلْتُمْ	اِذَا	الْكَیْلَ	اَوْفُوا	وَ	مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۴﴾
صحیح ترازو کے ساتھ	اور وزن کرو	تم ناپ کرو	جب	ناپ	پورا کرو	اور	پوچھی جانے والی چیز

سوال کیا جائے گا ○ اور جب ناپ کرو تو پورا ناپ کرو اور بالکل صحیح ترازو سے وزن کرو۔

جھوٹے الزام کی ممانعت

ذٰلِكَ خَیْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِیْلًا ﴿۳۵﴾ وَ لَا تَقْفُ مَا

مَا	لَا تَقْفُ	وَ	تَاْوِیْلًا ﴿۳۵﴾	اَحْسَنُ	وَّ	خَیْرٌ	ذٰلِكَ
(اس بات کے) جو	پیچھے نہ پڑ	اور	انجام (میں)	بہت اچھا	اور	بہتر (ہے)	یہ

یہ بہتر ہے اور انجام کے اعتبار سے اچھا ہے ○ اور اس بات کے پیچھے نہ پڑ

= قلع قمع کیا اور انسانی حقوق کے حوالے سے ایک مکروہ باب کو ختم کیا۔ 2 ...... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) اسلام بلکہ تمام آسمانی مذاہب میں زنا کو بدترین گناہ اور جرم قرار دیا گیا ہے۔ یہ پرلے درجے کی بے حیائی اور فتنہ و فساد کی جڑ ہے بلکہ اب تو ایڈز کے خوفناک مرض کی شکل میں اس کے دوسرے نقصانات بھی سامنے آرہے ہیں۔

1 ...... کتنے افسوس کی بات ہے کہ اسلام میں انسانی جان کی کس قدر حرمت بیان کی گئی ہے اور آج ہمارے معاشرے کا حال یہ ہے کہ جس کا دل کرتا ہے وہ بندوق اٹھاتا ہے اور جس کو دل کرتا ہے قتل کر دیتا ہے، کہیں سیاسی وجوہات سے، تو کہیں علاقائی اور صوبائی تعصب کی وجہ سے، یونہی کہیں زبان کے نام پر =

اترا تے ہوئے چلنے کی ممانعت

لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌؕ اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ

لَیْسَ	لَكَ	بِهٖ	عِلْمٌ[1]	اِنَّ	السَّمْعَ	وَ	الْبَصَرَ	وَ	الْفُؤَادَ
نہیں ہے	تجھے	اس کا	کوئی علم	بیشک	کان	اور	آنکھ	اور	دل

جس کا تجھے علم نہیں بیشک کان اور آنکھ اور دل

كُلُّ اُولٰٓىٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا(۳۶) وَ لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًاۚ

كُلُّ اُولٰٓىٕكَ	كَانَ	عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا(۳۶)	وَ	لَا تَمْشِ	فِی الْاَرْضِ	مَرَحًا[2]
ان میں ہر چیز	ہے	جس کے متعلق سوال ہو گا	اور	تو نہ چل	زمین میں	اتراتا ہوا

ان سب کے بارے میں سوال کیا جائے گا ○ اور زمین میں اتراتے ہوئے نہ چل

اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَ لَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ

اِنَّكَ	لَنْ تَخْرِقَ	الْاَرْضَ	وَ	لَنْ تَبْلُغَ	الْجِبَالَ
بیشک تو	ہرگز نہیں پھاڑ دے گا	زمین (کو)	اور	ہرگز نہیں پہنچ جائے گا	پہاڑوں (کو)

بیشک تو ہرگز نہ زمین کو پھاڑ دے گا اور نہ ہرگز بلندی میں پہاڑوں کو

برے کام اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں

طُوْلًا(۳۷) كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَیِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا(۳۸)

طُوْلًا(۳۷)	كُلُّ ذٰلِكَ	كَانَ	سَیِّئُهٗ	عِنْدَ رَبِّكَ	مَكْرُوْهًا(۳۸)
بلندی (میں)	یہ سب (کام)	ہے	اس میں سے برا کام	تیرے رب کے نزدیک	ناپسندیدہ

پہنچ جائے گا ○ ان تمام کاموں میں سے جو برے کام ہیں وہ تمہارے رب کے نزدیک ناپسندیدہ ہیں ○

احکام الٰہی کی حقیقت

ذٰلِكَ مِمَّاۤ اَوْحٰۤى اِلَیْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِؕ

ذٰلِكَ	مِمَّاۤ	اَوْحٰۤى	اِلَیْكَ	رَبُّكَ	مِنَ الْحِكْمَةِ
یہ	(اس میں) سے جو	وحی کی	تمہاری طرف	تمہارے رب (نے)	حکمت (والی باتوں) سے

یہ وحی کی اُن حکمت والی باتوں میں سے ہیں جو تمہارے رب نے تمہاری طرف بھیجی ہیں

= تو کہیں فرقہ بندی کے نام پر۔ ان میں سے کوئی بھی صورت جائز نہیں ہے۔ قتل کی اجازت صرف مخصوص صورتوں میں حاکمِ اسلام کو ہے اور کسی کو نہیں۔

2 ... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) یتیم کا کل یا بعض مال غصب کر لینا، اس میں خیانت کرنا، اس کے دینے میں بلاوجہ ٹال مٹول کرنا یہ سب حرام ہے۔

1 ...... یعنی جس چیز کو دیکھا نہ ہو اُس کے بارے میں یہ نہ کہو کہ میں نے دیکھا ہے اور جس بات کو سنا نہ ہو اس کے بارے میں یہ نہ کہو کہ میں نے سنا ہے اور کسی پر وہ الزام نہ لگاؤ جو تم نہ جانتے ہو۔ 2 ...... فخر و تکبر کی چال اور متکبرین کی سی بیٹھک وغیرہ سب ممنوع ہیں، ہمارے چلنے پھرنے میں تواضع، انکساری، وقار اور =

شرک کی ممانعت اور مشرک کا انجام

وَ لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِیْ جَهَنَّمَ

وَ	لَا تَجْعَلْ	مَعَ اللّٰهِ	اِلٰهًا اٰخَرَ	فَتُلْقٰى	فِیْ جَهَنَّمَ
اور	تو نہ ٹھہرا	اللہ کے ساتھ	دوسرا معبود	(اگر ایسا کیا) تو تجھے ڈال دیا جائے گا	جہنم میں

اور اے سننے والے! تو اللہ کے ساتھ دوسرا معبود نہ ٹھہرا، ورنہ تجھے ملامت زدہ، مردود کر کے

فرشتوں کو بیٹیاں بنانے کے دعویٰ کی تردید

مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿۳۹﴾ اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِیْنَ وَ

مَلُوْمًا	مَّدْحُوْرًا ﴿۳۹﴾	اَفَاَصْفٰىكُمْ	رَبُّكُمْ	بِالْبَنِیْنَ	وَ
ملامت کیا ہوا	ٹھکرایا ہوا	تو کیا چن لیا تمہیں	تمہارے رب (نے)	بیٹوں کے ساتھ	اور

جہنم میں ڈال دیا جائے گا ○ کیا تمہارے رب نے تمہارے لئے بیٹے چن لئے اور

اتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓىٕكَةِ اِنَاثًاؕ اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا عَظِیْمًا ﴿۴۰﴾ ع

اتَّخَذَ	مِنَ الْمَلٰٓىٕكَةِ	اِنَاثًا[1]	اِنَّكُمْ	لَتَقُوْلُوْنَ	قَوْلًا عَظِیْمًا ﴿۴۰﴾
(اپنے لیے) بنالیں	فرشتوں سے	بیٹیاں	بیشک تم	ضرور کہہ رہے ہو	بہت بڑی بات

اپنے لیے فرشتوں سے بیٹیاں بنالیں۔ بیشک تم بہت بڑی بات بول رہے ہو ○

قرآن میں مختلف انداز سے نصیحت کرنے کا مقصد

وَ لَقَدْ صَرَّفْنَا فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِیَذَّكَّرُوْاؕ وَ

وَ	لَقَدْ	صَرَّفْنَا	فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ	لِیَذَّكَّرُوْا[2]	وَ
اور	ضرور بیشک	ہم نے کئی طرح سے بیان کیا	اس قرآن میں	تاکہ وہ سمجھیں	اور

اور بیشک ہم نے اس قرآن میں طرح طرح سے بیان فرمایا تاکہ وہ سمجھیں اور

توحید کی ایک عام فہم دلیل اور شانِ الٰہی

مَا یَزِیْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ﴿۴۱﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗۤ اٰلِهَةٌ

مَا یَزِیْدُهُمْ	اِلَّا	نُفُوْرًا ﴿۴۱﴾	قُلْ	لَّوْ	كَانَ	مَعَهٗۤ	اٰلِهَةٌ
وہ نہیں بڑھاتا انہیں	مگر	دور بھاگنے میں	تم کہو	اگر	ہوتے	اس کے ساتھ	(دوسرے) معبود

یہ سمجھانا ان کے دور ہونے کو ہی بڑھا رہا ہے ○ تم فرماؤ: جیسا کافر کہہ رہے ہیں اس طرح اگر اللہ کے ساتھ

== آہستگی ہونی چاہئے، متکبر انہ اور اوباشوں، لفنگوں والی چال اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ناپسند ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اسلام ہمیں صرف عقائد و عبادات ہی کی تعلیم نہیں دیتا بلکہ ہماری معاشرت اور رہن سہن کے طریقے بھی ہمیں بتاتا ہے۔

1...... مشرکینِ عرب فرشتوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بیٹیاں کہتے تھے، ان کی تردید میں یہ آیت نازل ہوئی۔ 2..... یہاں قرآنِ پاک نے علمِ نفسیات کا ایک اصول سمجھا دیا کہ لوگوں سے ان کی ذہنی صلاحیتوں کے مطابق کلام کیا جائے کیونکہ بعض لوگ دلائل سے مانتے ہیں اور بعض ڈر سے اور کچھ مثالوں سے۔ یونہی ==

كَمَا يَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِى الْعَرْشِ سَبِيْلًا ﴿۴۲﴾

كَمَا	يَقُوْلُوْنَ	اِذًا	لَّابْتَغَوْا	اِلٰى ذِى الْعَرْشِ	سَبِيْلًا ﴿۴۲﴾ (1)
جیسے	(کافر) کہہ رہے ہیں	(تو) اس وقت	ضرور وہ تلاش کر لیتے	عرش والے کی طرف	کوئی راہ

اور معبود ہوتے جب تو وہ عرش کے مالک کی طرف کوئی راہ ڈھونڈ نکالتے ○

سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا ﴿۴۳﴾ تُسَبِّحُ

سُبْحٰنَهٗ	وَ	تَعٰلٰى	عَمَّا	يَقُوْلُوْنَ	عُلُوًّا كَبِيْرًا ﴿۴۳﴾	تُسَبِّحُ
پاکی ہے اسے	اور	بلند ہے	(اس) سے جو	وہ کہتے ہیں	بڑا بلند	پاکی بیان کرتے ہیں

وہ ظالموں کی بات سے پاک اور بہت ہی بلند و بالا ہے ○ ساتوں آسمان

لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ وَاِنْ

لَهُ	السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ	وَ	الْاَرْضُ	وَ	مَنْ	فِيْهِنَّ	وَ	اِنْ
اس کی	ساتوں آسمان	اور	زمین	اور	جو (مخلوق)	ان میں (ہے)	اور	نہیں

اور زمین اور جو مخلوق ان میں ہے سب اسی کی پاکی بیان کرتے ہیں اور کوئی بھی

مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ

مِّنْ شَیْءٍ	اِلَّا	يُسَبِّحُ	بِحَمْدِهٖ	وَ	لٰكِنْ	لَّا تَفْقَهُوْنَ
کوئی چیز	مگر	وہ پاکی بیان کرتی ہے	اس کی حمد کے ساتھ	اور	لیکن	تم سمجھتے نہیں

شے ایسی نہیں جو اس کی حمد بیان کرنے کے ساتھ اس کی پاکی بیان نہ کرتی ہو لیکن تم لوگ

تَسْبِيْحَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۴﴾ وَاِذَا قَرَاْتَ

تَسْبِيْحَهُمْ	اِنَّهٗ	كَانَ	حَلِيْمًا	غَفُوْرًا ﴿۴۴﴾	وَ	اِذَا	قَرَاْتَ
ان (چیزوں) کی تسبیح	بیشک وہ	ہے	حلم والا	بخشنے والا	اور	جب	تم نے پڑھا

ان چیزوں کی تسبیح کو سمجھتے نہیں۔ بیشک وہ حلم والا، بخشنے والا ہے ○ اور اے حبیب! جب تم نے

ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتی ہے

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت کے ایک واقعہ کی طرف اشارہ

= بعض اوقات ایک آدمی کی حالت ہی مختلف ہوتی رہتی ہے، کسی وقت اسے ڈرا کر سمجھانا مفید ہوتا ہے اور کسی وقت نرمی سے۔ تو قرآنِ پاک نے تمام لوگوں کو ان کے تمام احوال کی رعایت کرتے ہوئے سمجھایا ہے۔ (1)...... اس آیت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی توحید کی ایک قطعی مگر نہایت عام فہم دلیل بیان فرمائی ہے کہ بالفرض اگر دو خدا ہوتے تو ان میں ایک کا دوسرے سے ٹکراؤ لازمی طور پر ممکن ہوتا جیسے ان میں سے ایک ارادہ کرتا کہ زید حرکت کرے اور دوسرا ارادہ کرتا کہ وہ ساکن رہے۔ اب حرکت اور سکون دونوں چیزیں فی نفسہ ممکن تو ہیں، اسی طرح دو خداؤں کا حرکت اور سکون میں سے ہر ایک چیز کا ارادہ کرنا بھی =

الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَیْنَكَ وَ بَیْنَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ

لَا یُؤْمِنُوْنَ	بَیْنَكَ وَ بَیْنَ الَّذِیْنَ	جَعَلْنَا	الْقُرْاٰنَ
ایمان نہیں لاتے	تمہارے اور ان لوگوں کے درمیان جو	(تو) ہم نے کردیا	قرآن

قرآن پڑھا تو ہم نے تمہارے اور آخرت پر ایمان نہ لانے والوں کے درمیان

بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ﴿۴۵﴾ وَّ جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ

اَنْ	اَكِنَّةً	عَلٰى قُلُوْبِهِمْ	جَعَلْنَا[1]	وَّ	حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ﴿۴۵﴾	بِالْاٰخِرَةِ
کہ	غلاف	ان کے دلوں پر	ہم نے ڈال دیئے	اور	چھپا ہوا پردہ	آخرت پر

ایک چھپا ہوا پردہ کردیا ○ اور ہم نے ان کے دلوں پر غلاف ڈال دیئے ہیں تاکہ

قرآن سمجھنے سے ازلی کفار کی محرومی

یَّفْقَهُوْهُ وَ فِیْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَ اِذَا ذَكَرْتَ

ذَكَرْتَ	اِذَا	وَ	وَقْرًا	فِیْٓ اٰذَانِهِمْ	وَ	یَّفْقَهُوْهُ
تم ذکر کرو	جب	اور	بوجھ	ان کے کانوں میں (ڈال دیا)	اور	وہ (نہ) سمجھیں اس (قرآن) کو

اس قرآن کو نہ سمجھیں اور ان کے کانوں میں بوجھ ڈال دیا اور جب تم قرآن میں

رَبَّكَ فِی الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِهِمْ

عَلٰۤى اَدْبَارِهِمْ	وَلَّوْا	وَحْدَهٗ	فِی الْقُرْاٰنِ	رَبَّكَ
اپنی پیٹھوں پر	(تو) وہ پھر جاتے ہیں	اس کے ایک ہونے (کا)	قرآن میں	اپنے رب (کا)

اپنے اکیلے رب کا ذکر کرتے ہو تو وہ کافر نفرت کرتے ہوئے پیٹھ پھیر کر

نُفُوْرًا ﴿۴۶﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَسْتَمِعُوْنَ بِهٖۤ اِذْ

اِذْ	بِمَا یَسْتَمِعُوْنَ بِهٖ	اَعْلَمُ	نَحْنُ	نُفُوْرًا ﴿۴۶﴾
جب	(اس) کو جس (مقصد) کے لئے وہ سنتے ہیں	خوب جانتے ہیں	ہم	نفرت (کرتے ہوئے)

بھاگتے ہیں ○ ہم خوب جانتے ہیں کہ جب وہ آپ کی طرف کان لگا کر

کفارِ مکہ کے دو وفد اور ان کا حال

= ممکن ہے لیکن دونوں کے ارادے کے بعد ہوتا کیا؟ اگر ان کے ارادوں کے مطابق حرکت اور سکون دونوں چیزیں واقع ہوں تو دو متضاد چیزوں کا جمع ہونا لازم آئے گا اور اگر دونوں واقع نہ ہوں تو ان خداؤں کا عاجز ہونا لازم آئے گا اور اگر ایک واقع ہو دوسری نہ ہو تو دونوں میں سے ایک خدا کا عاجز ہونا لازم آئے گا اور جو عاجز ہے وہ خدا نہیں کیونکہ عاجز ہونا محتاجی اور نقص ہے اور واجب الوجود ہونے کے منافی ہے تو ثابت ہوا کہ دو خدا ہونا ہی محال ہے۔

[1]..... اس آیت کا خلاصۂ کلام یہ ہے کہ کفار کی ضد و انانیت کے باعث اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں جس سے وہ قرآنِ کریم کو =

مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے پر کفار کے اعتراض اور ان کے جواب

یَسْتَمِعُوْنَ اِلَیْكَ وَ اِذْ هُمْ نَجْوٰۤى

یَسْتَمِعُوْنَ	اِلَیْكَ	وَ	اِذْ	هُمْ	نَجْوٰۤى
وہ کان لگا کر سنتے ہیں	تمہاری طرف	اور	جب	وہ	آپس میں مشورہ کرتے (ہیں)

سنتے ہیں تو وہ اسے کیوں سنتے ہیں اور جب وہ آپس میں مشورہ کرتے ہیں

اِذْ یَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿۴۷﴾

اِذْ	یَقُوْلُ	الظّٰلِمُوْنَ	اِنْ	تَتَّبِعُوْنَ	اِلَّا	رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿۴۷﴾
جب	کہتے ہیں	ظالم	نہیں	تم پیروی کر رہے	مگر	ایک جادو کئے ہوئے مرد (کی)

جب ظالم کہتے ہیں: تم تو صرف ایک ایسے مرد کی پیروی کر رہے ہو جس پر جادو ہوا ہے ○

اُنْظُرْ كَیْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا

اُنْظُرْ	كَیْفَ	ضَرَبُوْا	لَكَ	الْاَمْثَالَ	فَضَلُّوْا[1]
تم دیکھو	کیسی	انہوں نے بیان کیں	تمہارے لئے	مثالیں	تو وہ گمراہ ہوئے

دیکھو! انہوں نے تمہارے لئے کیسی مثالیں بیان کی ہیں تو یہ گمراہ ہوئے

فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ سَبِیْلًا ﴿۴۸﴾ وَ قَالُوْۤا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا

فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ	سَبِیْلًا ﴿۴۸﴾	وَ	قَالُوْۤا	ءَاِذَا	كُنَّا	عِظَامًا
پس وہ طاقت نہیں رکھتے	راستہ (پانے کی)	اور	انہوں نے کہا	کیا جب	ہم ہو جائیں گے	ہڈیاں

پس یہ راستہ پانے کی طاقت نہیں رکھتے ○ اور انہوں نے کہا: کیا جب ہم ہڈیاں

وَّ رُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِیْدًا ﴿۴۹﴾ قُلْ كُوْنُوْا

وَّ	رُفَاتًا	ءَاِنَّا	لَمَبْعُوْثُوْنَ	خَلْقًا جَدِیْدًا ﴿۴۹﴾	قُلْ	كُوْنُوْا
اور	ریزہ ریزہ	کیا ہم	ضرور اٹھائے جائیں گے	نئی تخلیق (کے ساتھ)	تم کہو	تم ہو جاؤ

اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا واقعی ہمیں نئے سرے سے پیدا کر کے اٹھایا جائے گا؟ ○ تم فرماؤ کہ

= درست طور پر سمجھ نہیں سکتے اور ان کے کانوں میں بھی بوجھ ڈال دیئے جس کے باعث وہ قرآن شریف سنتے نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کی صحیح سمجھ ایمان اور تقویٰ سے حاصل ہوتی ہے، اس کے بغیر بسا اوقات ذہن الٹا کام کرتا ہے جیسا آجکل دیکھا جا رہا ہے۔

[1] ..... اس سے معلوم ہوا کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یا آپ کی کسی صفت کو کسی گھٹیا چیز کے ساتھ تشبیہ دینا کفر ہے، جیسے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے علم مبارک کو معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ کوئی جانوروں کے علم سے تشبیہ دے تو یقیناً ایسا شخص توہین کا مرتکب ہے۔

حِجَارَةً اَوْ حَدِیْدًا ۝۵۰ۙ اَوْ خَلْقًا مِّمَّا یَكْبُرُ

یَكْبُرُ	مِّمَّا	خَلْقًا	اَوْ	حَدِیْدًا ۝۵۰	اَوْ	حِجَارَةً
بڑی ہو	(اس میں) سے جو	کوئی (دوسری) مخلوق	یا	لوہا	یا	پتھر

پتھر بن جاؤ یا لوہا ○ یا اور کوئی مخلوق جو تمہارے خیال میں

فِیْ صُدُوْرِكُمْ ۚ فَسَیَقُوْلُوْنَ مَنْ یُّعِیْدُنَا ؕ

یُّعِیْدُنَا	مَنْ	فَسَیَقُوْلُوْنَ	فِیْ صُدُوْرِكُمْ
(زندگی کی طرف) لوٹائے گا ہمیں	کون	تو عنقریب وہ کہیں گے	تمہارے سینوں (خیالوں) میں

بہت بڑی ہے تو اب کہیں گے: ہمیں دوبارہ کون پیدا کرے گا؟

قُلِ الَّذِیْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ فَسَیُنْغِضُوْنَ اِلَیْكَ

اِلَیْكَ	فَسَیُنْغِضُوْنَ	اَوَّلَ مَرَّةٍ	فَطَرَكُمْ	الَّذِیْ	قُلِ
تمہاری طرف	تو اب وہ (تعجب سے) ہلائیں گے	پہلی بار	پیدا کیا تمہیں	(وہی) جس نے	تم کہو

تم فرماؤ: وہی جس نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تو اب آپ کی طرف تعجب سے

رُءُوْسَهُمْ وَ یَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ ؕ قُلْ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنَ

یَّكُوْنَ	اَنْ	عَسٰۤى	قُلْ	هُوَ	مَتٰى	یَقُوْلُوْنَ	وَ	رُءُوْسَهُمْ
وہ ہو	کہ	ہو سکتا ہے	تم کہو	وہ	کب (ہوگا)	کہیں گے	اور	اپنے سر

اپنے سر ہلا کر کہیں گے: یہ کب ہوگا؟ تم فرماؤ: ہو سکتا ہے کہ یہ

قَرِیْبًا ۝۵۱ یَوْمَ یَدْعُوْكُمْ فَتَسْتَجِیْبُوْنَ بِحَمْدِهٖ وَ

وَ	بِحَمْدِهٖ	فَتَسْتَجِیْبُوْنَ	یَدْعُوْكُمْ	یَوْمَ [1]	قَرِیْبًا ۝۵۱
اور	اس کی حمد کے ساتھ	تو تم جواب دوگے	وہ بلائے گا تمہیں	(جس) دن	قریب

نزدیک ہی ہو ○ جس دن وہ تمہیں بلائے گا تو تم اس کی حمد کرتے ہوئے جواب دوگے اور

1 ... یعنی جس دن اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں قبروں سے میدانِ قیامت کی طرف بلائے گا تو تم سب اپنے سروں سے خاک جھاڑتے چلے آؤ گے اور اس وقت سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ کہتے اور یہ اقرار کرتے ہوئے آؤ گے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی پیدا کرنے والا اور مرنے کے بعد اُٹھانے والا ہے اور قیامت کے کٹھن اوقات کی وجہ سے یا اس کے مقابلے میں تم سمجھو گے کہ دنیا میں یا قبروں میں تمہارا قیام بڑا مختصر تھا۔

کفار کی بد اخلاقی کا جواب اخلاق سے دینے کی ہدایت

تَظُنُّوۡنَ اِنۡ لَّبِثۡتُمۡ اِلَّا قَلِیۡلًا ﴿۵۲﴾ وَ قُلۡ لِّعِبَادِیۡ

لِّعِبَادِیۡ	قُلۡ	وَ	قَلِیۡلًا ﴿۵۲﴾	اِلَّا	لَّبِثۡتُمۡ	اِنۡ	تَظُنُّوۡنَ
میرے بندوں سے	تم کہہ دو	اور	تھوڑا (عرصہ)	مگر	تم ٹھہرے	نہیں	تم سمجھوگے

تم سمجھوگے کہ تم بہت تھوڑا عرصہ رہے ہو ○ اور اے حبیب! آپ میرے بندوں سے فرمادیں

شیطان کی انسان دشمنی

یَقُوۡلُوا الَّتِیۡ هِیَ اَحۡسَنُ ؕ اِنَّ الشَّیۡطٰنَ یَنۡزَغُ

یَنۡزَغُ	الشَّیۡطٰنَ	اِنَّ	اَحۡسَنُ	هِیَ	الَّتِیۡ	یَقُوۡلُوا(1)
فساد ڈال دیتا ہے	شیطان	بیشک	سب سے اچھی (ہو)	وہ	(ایسی بات) جو	(کہ) وہ کہیں

کہ وہ ایسی بات کہیں جو سب سے اچھی ہو۔ بیشک شیطان لوگوں کے درمیان

کفار سے متعلق مشیت الٰہی اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایک ہدایت

بَیۡنَهُمۡ ؕ اِنَّ الشَّیۡطٰنَ کَانَ لِلۡاِنۡسَانِ عَدُوًّا مُّبِیۡنًا ﴿۵۳﴾ رَبُّكُمۡ

رَبُّكُمۡ	عَدُوًّا مُّبِیۡنًا ﴿۵۳﴾	لِلۡاِنۡسَانِ	کَانَ	الشَّیۡطٰنَ	اِنَّ	بَیۡنَهُمۡ
تمہارا رب	کھلا دشمن	انسان کا	ہے	شیطان	بیشک	ان کے درمیان

فساد ڈال دیتا ہے۔ بیشک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے ○ تمہارا رب

اَعۡلَمُ بِكُمۡ ؕ اِنۡ یَّشَاۡ یَرۡحَمۡكُمۡ اَوۡ اِنۡ یَّشَاۡ

یَّشَاۡ	اِنۡ	اَوۡ	یَرۡحَمۡكُمۡ	یَّشَاۡ	اِنۡ	بِكُمۡ	اَعۡلَمُ
وہ چاہے	اگر	یا	(تو) رحم کرے تم پر	وہ چاہے	اگر	تم کو	خوب جانتا ہے

تمہیں خوب جانتا ہے، وہ اگر چاہے تو تم پر رحم کرے یا اگر چاہے

علم الٰہی کی شان اور انبیاء کی باہمی فضیلت کا بیان

یُعَذِّبۡكُمۡ ؕ وَ مَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ عَلَیۡهِمۡ وَكِیۡلًا ﴿۵۴﴾ وَ رَبُّكَ

رَبُّكَ	وَ	وَكِیۡلًا ﴿۵۴﴾	عَلَیۡهِمۡ	مَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ	وَ	یُعَذِّبۡكُمۡ
تمہارا رب	اور	نگہبان (بنا کر)	ان پر	ہم نے نہیں بھیجا تمہیں	اور	(تو) عذاب دے تمہیں

تو تمہیں عذاب دے اور ہم نے آپ کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا ○ اور تمہارا رب

(1)...... مشرکین مسلمانوں کے ساتھ بدکلامیاں کرتے اور انہیں ایذائیں دیتے تھے، انہوں نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس کی شکایت کی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی جس میں فرمایا گیا کہ کافروں سے وہ بات کیا کریں جو نرم ہو یا پاکیزہ ہو، ادب اور تہذیب کی ہو، ارشاد و ہدایت کی ہو حتی کہ کفار اگر بے ہودگی کریں تو ان کا جواب اُنہیں کے انداز میں نہ دیا جائے۔ انفرادی طور پر تو کفار کی بد اخلاقی کا جواب اخلاق سے دینا اب بھی سنت ہے۔ ہمیں حکم ہے کہ دلیل تو قوی دو مگر بے ہودہ بات منہ سے نہ نکالو۔ فی زمانہ اس حکم پر عمل کرنے کی سخت حاجت ہے کیونکہ ہمارے ہاں دلیل سے پہلے گولی اور گالی کا رجحان بڑھتا جا رہا ہے۔

اَعْلَمُ بِمَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ وَ لَقَدْ فَضَّلْنَا

اَعْلَمُ	بِمَنْ	فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ	لَقَدْ	فَضَّلْنَا
خوب جانتا ہے	(ان) کو جو	آسمانوں اور زمین میں (ہیں)	اور	ضرور بیشک	ہم نے فضیلت دی

خوب جانتا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور بیشک ہم نے نبیوں میں

بَعْضَ النَّبِیّٖنَ عَلٰى بَعْضٍ وَّ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿۵۵﴾ قُلِ

بَعْضَ النَّبِیّٖنَ	عَلٰى بَعْضٍ	وَّ	اٰتَیْنَا	دَاوٗدَ	زَبُوْرًا ﴿۵۵﴾	قُلِ
بعض نبیوں (کو)	بعض پر	اور	ہم نے عطا فرمائی	داؤد (کو)	زبور	تم کہو

ایک کو دوسرے پر فضیلت عطا فرمائی اور ہم نے داؤد کو زبور عطا فرمائی ○ تم فرماؤ:

زبور کس نبی کی

ادْعُوا الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا یَمْلِكُوْنَ

ادْعُوا	الَّذِیْنَ	زَعَمْتُمْ	مِّنْ دُوْنِهٖ	فَلَا یَمْلِكُوْنَ
پکارو	ان کو جنہیں	تم نے (معبود) گمان کیا	اس کے سوا	تو وہ اختیار نہیں رکھتے

پکارو انہیں جن کو تم اللہ کے سوا (معبود) سمجھتے ہو تو وہ تم سے تکلیف ہٹانے کا

كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَ لَا تَحْوِیْلًا ﴿۵۶﴾ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ

كَشْفَ الضُّرِّ	عَنْكُمْ	وَ	لَا	تَحْوِیْلًا ﴿۵۶﴾	اُولٰٓىٕكَ	الَّذِیْنَ
تکلیف ہٹانے (کا)	تم سے	اور	نہ	(اسے) پھیر دینے (کا)	یہ لوگ	جن (مقبول بندوں) کی

اختیار نہیں رکھتے اور نہ اسے پھیر دینے کا ○ وہ مقبول بندے

اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کے اوصاف

یَدْعُوْنَ یَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِیْلَةَ اَیُّهُمْ

یَدْعُوْنَ	یَبْتَغُوْنَ	اِلٰى رَبِّهِمُ	الْوَسِیْلَةَ[1]	اَیُّهُمْ
عبادت کرتے ہیں	وہ تلاش کرتے ہیں	اپنے رب کی طرف	وسیلہ	(کہ) ان میں کون

جن کی یہ کافر عبادت کرتے ہیں وہ خود اپنے رب کی طرف وسیلہ تلاش کرتے ہیں کہ ان میں کون

1 ...... کفار کے گروہوں میں سے کوئی بتوں کو پوجتا تھا اور کوئی فرشتوں کو، یونہی عیسائی حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو خدا یا خدا کا بیٹا کہتے تھے اور یہودیوں کا ایک گروہ حضرت عزیر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو، اس پر یہ آیت نازل ہوئی جس میں فرمایا گیا کہ جن مقربینِ بارگاہِ الٰہی کو یہ لوگ پوجتے ہیں وہ تو خود اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ تک رسائی کیلئے وسیلہ تلاش کرتے ہیں کہ ان میں کون زیادہ مقرب ہے تاکہ جو سب سے زیادہ مقرب ہو اس کو وسیلہ بنائیں تو کافر انہیں کس طرح معبود سمجھتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ مقرب بندوں کو بارگاہِ الٰہی میں وسیلہ بنانا جائز اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقبول بندوں کا طریقہ ہے اور جو وسیلے کو شرک کہے وہ اس=

اَقۡرَبُ وَ یَرۡجُوۡنَ رَحۡمَتَہٗ وَ یَخَافُوۡنَ

یَخَافُوۡنَ	وَ	رَحۡمَتَہٗ	یَرۡجُوۡنَ	وَ	اَقۡرَبُ
ڈرتے ہیں	اور	اس کی رحمت (کی)	وہ امید رکھتے ہیں	اور	زیادہ مقرب (ہے)

زیادہ مقرب ہے۔ وہ اللہ کی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور اس کے عذاب سے

قوموں کی ہلاکت و عذاب سے متعلق تقدیرِ الٰہی

عَذَابَہٗ ؕ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحۡذُوۡرًا ﴿۵۷﴾ وَ اِنۡ

اِنۡ	وَ	مَحۡذُوۡرًا ﴿۵۷﴾	كَانَ	عَذَابَ رَبِّكَ	اِنَّ	عَذَابَہٗ
نہیں	اور	ڈرنے کی چیز	ہے	تیرے رب کا عذاب	بیشک	اس کے عذاب (سے)

ڈرتے ہیں بیشک تمہارے رب کا عذاب ڈرنے کی چیز ہے ۝ اور

مِّنۡ قَرۡیَۃٍ اِلَّا نَحۡنُ مُہۡلِكُوۡهَا قَبۡلَ یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ اَوۡ

اَوۡ	قَبۡلَ یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ	مُہۡلِكُوۡهَا	نَحۡنُ	اِلَّا	مِّنۡ قَرۡیَۃٍ
یا	قیامت کے دن سے پہلے	ہلاک کرنے والے ہیں اسے	ہم	مگر	کوئی بستی

کوئی بستی نہیں مگر یہ کہ ہم اسے روزِ قیامت سے پہلے ختم کر دیں گے یا

مُعَذِّبُوۡهَا عَذَابًا شَدِیۡدًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِی الۡكِتٰبِ مَسۡطُوۡرًا ﴿۵۸﴾

مَسۡطُوۡرًا ﴿۵۸﴾	فِی الۡكِتٰبِ	ذٰلِكَ	كَانَ	عَذَابًا شَدِیۡدًا	مُعَذِّبُوۡهَا
لکھا ہوا	کتاب میں	یہ	ہے	سخت عذاب	عذاب دینے والے ہیں اسے

اسے سخت عذاب دیں گے۔ یہ کتاب میں لکھا ہوا ہے ۝

کفار کی مطلوبہ نشانیاں نہ بھیجنے کی حکمت

وَ مَا مَنَعَنَاۤ اَنۡ نُّرۡسِلَ بِالۡاٰیٰتِ اِلَّاۤ اَنۡ

اَنۡ	اِلَّاۤ	بِالۡاٰیٰتِ	نُّرۡسِلَ	اَنۡ	مَا مَنَعَنَاۤ [1]	وَ
(اس بات نے) کہ	مگر	نشانیوں کو	ہم بھیجیں	(اس سے) کہ	نہیں باز رکھا ہمیں	اور

اور ہمیں نشانیاں بھیجنے سے صرف اس چیز نے باز رکھا کہ

== آیت کے مطابق معاذَاللہ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بھی شرک کا مرتکب قرار دیتا ہے۔

1 ...... کفارِ مکہ نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کہا تھا کہ صفا پہاڑ کو سونا کر دیں اور پہاڑوں کو سر زمینِ مکہ سے ہٹا دیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو وحی کی کہ اگر آپ فرمائیں تو آپ کی اُمت کو مہلت دی جائے اور اگر آپ فرمائیں تو جو انہوں نے طلب کیا ہے وہ پورا کیا جائے لیکن اگر پھر بھی وہ ایمان نہ لائے تو اُن کو ہلاک کر کے نیست و نابود کر دیا جائے گا، اس لئے کہ ہماری سنت یہی ہے کہ جب کوئی قوم نشانی طلب کرے ایمان ==

نشانیوں کو جھٹلانے کی ایک مثال

كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ ؕ وَ اٰتَیْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ

كَذَّبَ	بِهَا	الْاَوَّلُوْنَ	وَ	اٰتَیْنَا	ثَمُوْدَ	النَّاقَةَ
جھٹلایا	ان (نشانیوں) کو	پہلے لوگوں (نے)	اور	ہم نے دی	ثمود (کو)	اونٹنی

ان نشانیوں کو پہلے لوگوں نے جھٹلایا اور ہم نے ثمود کو اونٹنی

مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَا ؕ وَ مَا نُرْسِلُ بِالْاٰیٰتِ اِلَّا

مُبْصِرَةً	فَظَلَمُوْا	بِهَا	وَ	مَا نُرْسِلُ	بِالْاٰیٰتِ	اِلَّا
آنکھیں کھولنے والی	تو انہوں نے ظلم کیا	اس پر	اور	ہم نہیں بھیجتے	نشانیوں کو	مگر

واضح نشانی دی تو انہوں نے اس پر ظلم کیا اور ہم نشانیاں ڈرانے کے لئے ہی

سب لوگ اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہیں

تَخْوِیْفًا ﴿۵۹﴾ وَ اِذْ قُلْنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ

تَخْوِیْفًا ﴿۵۹﴾	وَ	اِذْ	قُلْنَا	لَكَ	اِنَّ	رَبَّكَ	اَحَاطَ[1]
ڈرانے (کے لئے)	اور	جب	ہم نے فرمایا	تم سے	بیشک	تمہارے رب (نے)	گھیرا ہوا ہے

بھیجتے ہیں ○ اور جب ہم نے تم سے فرمایا: بیشک سب لوگ

لوگوں کیلئے آزمائش بنائی جانے والی دو چیزیں

بِالنَّاسِ ؕ وَ مَا جَعَلْنَا الرُّءْیَا الَّتِیْٓ اَرَیْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً

بِالنَّاسِ	وَ	مَا جَعَلْنَا[2]	الرُّءْیَا	الَّتِیْٓ	اَرَیْنٰكَ	اِلَّا	فِتْنَةً
لوگوں کو	اور	ہم نے نہیں بنایا	(اس) مشاہدہ (کو)	جو	ہم نے دکھایا تمہیں	مگر	آزمائش

تمہارے رب کے قابو میں ہیں اور ہم نے آپ کو جو مشاہدہ کرایا اسے

شبہات سے کفارِ قریش کا حال

لِّلنَّاسِ وَ الشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِی الْقُرْاٰنِ ؕ وَ

لِّلنَّاسِ	وَ	الشَّجَرَةَ	الْمَلْعُوْنَةَ	فِی الْقُرْاٰنِ	وَ
لوگوں کے لئے	اور	(اس) درخت (کو)	(جس پر) لعنت کی گئی	قرآن میں	اور

لوگوں کیلئے آزمائش بنادیا اور اس درخت کو بھی جس پر قرآن میں لعنت کی گئی ہے اور

== نہیں لاتی تو ہم اُسے ہلاک کر دیتے ہیں اور مہلت نہیں دیتے۔ ایسا ہی ہم نے پہلوں کے ساتھ کیا ہے۔ اسی بیان میں یہ آیت نازل ہوئی۔

1 ...... قرآن و حدیث میں جہاں بھی یہ مذکور ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ گھیرے ہوئے ہے یا احاطہ کئے ہوئے ہے تو اس سے مراد یہ ہوتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا علم اور قدرت سب کو گھیرے ہوئے ہے، وہاں جسمانی اعتبار سے گھیر نا مراد نہیں ہوتا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات جسمانی اعتبار سے گھیر نے اور گھرنے سے پاک ہے کہ وہ جسم سے پاک ہے۔ 2 ...... یہاں دکھانے سے مراد معراج کی رات کی وہ سیر ہے جس کی خبر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مکہ والوں کو دی، ==

حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو سجدہ کرنے کا حکم اور ابلیس کا حسد

نُخَوِّفُهُمْ ۙ فَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا طُغْيَانًا كَبِيْرًا ﴿٦٠﴾ ع وَ اِذْ

نُخَوِّفُهُمْ	فَمَا يَزِيْدُهُمْ	اِلَّا	طُغْيَانًا كَبِيْرًا ﴿٦٠﴾	وَ	اِذْ
ہم ڈراتے ہیں انہیں	تو وہ نہیں زیادہ کرتا انہیں	مگر	بڑی سرکشی (میں)	اور	جب

ہم انہیں ڈراتے ہیں تو یہ ڈرانا ان کی بڑی سرکشی میں اضافہ کر دیتا ہے ○ اور یاد کرو جب

قُلْنَا لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ

قُلْنَا [1]	لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ	اسْجُدُوْا	لِاٰدَمَ	فَسَجَدُوْٓا	اِلَّآ	اِبْلِيْسَ
ہم نے کہا	فرشتوں سے	تم سجدہ کرو	آدم کو	تو انہوں نے سجدہ کیا	سوائے	ابلیس (کے)

ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا۔

ابلیس کا عزم

قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًا ﴿٦١﴾ ج قَالَ اَرَءَيْتَكَ

قَالَ	ءَاَسْجُدُ	لِمَنْ	خَلَقْتَ	طِيْنًا ﴿٦١﴾	قَالَ	اَرَءَيْتَكَ
اس نے کہا	کیا میں سجدہ کروں	(اس) کو جسے	تو نے بنایا	مٹی (سے)	کہنے لگا	بھلا دیکھ تو

اس نے کہا: کیا میں اسے سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے بنایا؟ ○ کہنے لگا: بھلا دیکھ تو

هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ عَلَيَّ ۫ لَىِٕنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

هٰذَا	الَّذِيْ	كَرَّمْتَ	عَلَيَّ	لَىِٕنْ	اَخَّرْتَنِ	اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
یہ	جسے	تو نے معزز بنایا	مجھ پر	ضرور اگر	تو نے مہلت دی مجھے	قیامت کے دن تک

جسے تو نے میرے اوپر معزز بنایا، اگر تو نے مجھے قیامت تک مہلت دی

ابلیس کی جنت سے بے دخلی اور اس کے پیروکاروں کی سزا

لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٦٢﴾ قَالَ اذْهَبْ

لَاَحْتَنِكَنَّ	ذُرِّيَّتَهٗٓ	اِلَّا	قَلِيْلًا ﴿٦٢﴾	قَالَ	اذْهَبْ
(تو) ضرور میں پیس ڈالوں گا	اس کی اولاد (کو)	سوائے	تھوڑے (لوگوں کے)	فرمایا	تو چلا جا

تو ضرور میں تھوڑے سے لوگوں کے علاوہ اس کی اولاد کو پیس ڈالوں گا ○ اللہ نے فرمایا: چلا جا

=حضرت ابو بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سن کر اسے ماننے کی وجہ سے صدیق بن گئے اور کفارِ مکہ سن کر مزید انکار میں چلے گئے۔

[1] ..... یہاں سے ایک مرتبہ پھر حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا واقعہ بیان کیا جارہا ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ اس سے پہلی آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ان کی قوم اور ان کے اہلِ زمانہ کی طرف سے پہنچنے والی مشقتوں کا ذکر فرمایا جبکہ اس آیت سے یہ بیان فرمایا کہ سابقہ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ ان کے مخالفین کی ایسی ہی روش رہی ہے، ان میں سے حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دیکھ لیں کہ جو اللہ تعالیٰ کے سب سے=

فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ					
فَمَنْ	تَبِعَكَ	مِنْهُمْ	فَاِنَّ	جَهَنَّمَ	جَزَآؤُكُمْ
تو جو	پیروی کرے گا تیری	ان میں سے	تو بیشک	جہنم	تمہاری سزا
تو ان میں جو تیری پیروی کرے گا تو بیشک جہنم تم سب کی					

جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ﴿٦٣﴾ وَ اسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ					
جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ﴿٦٣﴾	وَ	اسْتَفْزِزْ (1)	مَنِ	اسْتَطَعْتَ	مِنْهُمْ
بھرپور سزا (ہے)	اور	پھسلادے	جسے	(پھسلانے کی) تو طاقت رکھتا ہے	ان میں سے
بھرپور سزا ہے ○ اور تو اپنی آواز کے ذریعے جسے پھسلا سکتا ہے					

بِصَوْتِكَ وَ اَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَ رَجِلِكَ				
بِصَوْتِكَ	وَ	اَجْلِبْ	عَلَيْهِمْ	بِخَيْلِكَ وَ رَجِلِكَ
اپنی آواز کے ذریعے	اور	چڑھائی کر دے	ان پر	اپنے سواروں اور پیادوں کے ذریعے
پھسلادے اور ان پر اپنے سواروں اور پیادوں کے ذریعے چڑھائی کر دے				

وَ شَارِكْهُمْ فِی الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِ وَ عِدْهُمْ ؕ وَ					
وَ	شَارِكْهُمْ	فِی الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِ (2)	وَ	عِدْهُمْ	وَ
اور	شریک ہوجا ان کا	مالوں اور اولاد میں	اور	وعدہ کرتا رہ ان سے	اور
اور مالوں اور اولاد میں تو ان کا شریک ہو جا اور ان سے وعدے کرتا رہ اور					

مَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿٦٤﴾ اِنَّ عِبَادِیْ لَيْسَ						
مَا يَعِدُهُمُ	الشَّيْطٰنُ	اِلَّا	غُرُوْرًا ﴿٦٤﴾	اِنَّ	عِبَادِیْ	لَيْسَ
نہیں وعدہ کرتا ان سے	شیطان	مگر	فریب (کا)	بیشک	میرے بندے	نہیں ہے
شیطان ان سے دھوکے ہی کے وعدے کرتا ہے ○ بیشک جو میرے بندے ہیں ان پر						

کفار کو گمراہ کرنے سے متعلق ابلیس کو دیا جانے والا اختیار

اللہ تعالٰی کے نیک بندوں پر ابلیس کو اختیار حاصل نہیں

=پہلے مقرب بندے ہیں، انہیں ابلیس کی طرف سے کیسی شدید مشقت کا سامنا ہوا۔

1 ..... شیطان کے پھسلانے کے بارے میں علماء نے فرمایا کہ اس کا پھسلانا وسوسے ڈالنا اور معصیت کی طرف بلانا ہے اور بعض علماء نے فرمایا کہ اس سے مراد گانے باجے اور لہو ولعب کی آوازیں ہیں۔ 2 ..... بعض مفسرین کے نزدیک مال و اولاد میں شریک ہونے سے مراد یہ ہے کہ جو گناہ مال میں ہو یا اولاد میں ہو، ابلیس اس میں شریک ہے، مثلاً سود اور مال حاصل کرنے کے دوسرے حرام طریقے اور یونہی فسق و ممنوعات میں خرچ کرنا، نیز زکوٰۃ نہ دینا یہ مالی امور ہیں=

معرفتِ الٰہی کا ایک ذریعہ

لَكَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌؕ-وَ كَفٰى بِرَبِّكَ وَكِیْلًا(۶۵) رَبُّكُمُ

لَكَ	عَلَیْهِمْ	سُلْطٰنٌ(1)	وَ	كَفٰى	بِرَبِّكَ	وَكِیْلًا(۶۵)	رَبُّكُمُ
تیرے لئے	ان پر	کچھ قابو	اور	کافی ہے	تمہارا رب	کارساز	تمہارا رب

تیرا کچھ قابو نہیں، اور تیرا رب کافی کارساز ہے ○ تمہارا رب

الَّذِیْ یُزْجِیْ لَكُمُ الْفُلْكَ فِی الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ

الَّذِیْ	یُزْجِیْ	لَكُمُ	الْفُلْكَ	فِی الْبَحْرِ	لِتَبْتَغُوْا
(وہ ہے) جو	جاری کرتا ہے	تمہارے لیے	کشتیاں	دریا میں	تاکہ تم تلاش کرو

وہ ہے کہ تمہارے لیے دریا میں کشتیاں جاری کرتا ہے تاکہ تم

فَضْلِهٖؕ-اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ رَحِیْمًا(۶۶) وَ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ

مِنْ فَضْلِهٖ	اِنَّهٗ	كَانَ	بِكُمْ	رَحِیْمًا(۶۶)	وَ	اِذَا	مَسَّكُمُ	الضُّرُّ
اس کا فضل	بیشک وہ	ہے	تم پر	مہربان	اور	جب	پہنچے تمہیں	تکلیف

اس کا فضل تلاش کرو، بیشک وہ تم پر مہربان ہے ○ اور جب تمہیں دریا میں

مصیبت و راحت کے وقت کفار کا حال

فِی الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّاۤ اِیَّاهُۚ-فَلَمَّا

فِی الْبَحْرِ	ضَلَّ	مَنْ	تَدْعُوْنَ	اِلَّاۤ	اِیَّاهُ	فَلَمَّا
دریا میں	(تو) گم ہو جاتے ہیں	جن کی	تم عبادت کرتے ہو	سوا	اس کے	پھر جب

مصیبت پہنچتی ہے تو اللہ کے سوا جن کی تم عبادت کرتے ہو وہ سب گم ہو جاتے ہیں پھر جب

نَجّٰىكُمْ اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْؕ-وَ كَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا(۶۷)

نَجّٰىكُمْ	اِلَى الْبَرِّ	اَعْرَضْتُمْ	وَ	كَانَ	الْاِنْسَانُ	كَفُوْرًا(۶۷)
وہ نجات دیتا ہے تمہیں	خشکی کی طرف	تم منہ پھیر لیتے ہو	اور	ہے	آدمی	بڑا ناشکرا

تمہیں خشکی کی طرف نجات دیتا ہے تو تم منہ پھیر لیتے ہو اور انسان بڑا ناشکرا ہے ○

=جن میں شیطان کی شرکت ہے جبکہ زنا اور ناجائز طریقے سے اولاد حاصل کرنا یہ اولاد میں شیطان کی شرکت ہے۔

1 ..... انہی آیات کی بنا پر انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بارے میں مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ وہ معصوم ہیں اور انہی کو سامنے رکھ کر علماء نے فرمایا ہے کہ اولیاءِ کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم بھی گناہوں سے محفوظ ہوتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خاص بندوں میں وہ بھی شامل ہیں۔

اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ یَّخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ

اَوْ	جَانِبَ الْبَرِّ[1]	بِكُمْ	یَّخْسِفَ	اَنْ	اَفَاَمِنْتُمْ
یا	خشکی کا کنارہ	تمہارے ساتھ	وہ دھنسا دے	(اس سے) کہ	تو کیا تم بے خوف ہوگئے

کیا تم اس بات سے بے خوف ہوگئے کہ اللہ تمہارے ساتھ خشکی کا کنارہ زمین میں دھنسا دے یا

یُرْسِلَ عَلَیْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ وَكِیْلًا ﴿۶۸﴾ اَمْ

اَمْ	وَكِیْلًا ﴿۶۸﴾	لَكُمْ	لَا تَجِدُوْا	ثُمَّ	حَاصِبًا	عَلَیْكُمْ	یُرْسِلَ
یا	کوئی حمایتی	اپنے لئے	تم نہ پاؤ	پھر	پتھر	تم پر	بھیج دے

تم پر پتھر بھیجے پھر تم اپنے لئے کوئی حمایتی نہ پاؤ ○ یا

اَمِنْتُمْ اَنْ یُّعِیْدَكُمْ فِیْهِ تَارَةً اُخْرٰى

تَارَةً اُخْرٰى	فِیْهِ	یُّعِیْدَكُمْ	اَنْ	اَمِنْتُمْ
دوسری مرتبہ	اس (دریا) میں	وہ لوٹا دے تمہیں	(اس سے) کہ	تم بے خوف ہوگئے

تم اس بات سے بے خوف ہوگئے کہ وہ تمہیں دوبارہ دریا میں لے جائے

فَیُرْسِلَ عَلَیْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّیْحِ فَیُغْرِقَكُمْ

فَیُغْرِقَكُمْ	قَاصِفًا مِّنَ الرِّیْحِ	عَلَیْكُمْ	فَیُرْسِلَ
تو وہ غرق کردے تمہیں	(جہاز) توڑنے والی آندھی	تمہارے اوپر	پھر بھیج دے

پھر تم پر جہاز توڑنے والی آندھی بھیج دے تو وہ تمہیں تمہارے کفر کے سبب

بِمَا كَفَرْتُمْ ۙ ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ عَلَیْنَا بِهٖ

بِهٖ	عَلَیْنَا	لَكُمْ	لَا تَجِدُوْا	ثُمَّ	كَفَرْتُمْ	بِمَا
اس (ہلاکت) پر	ہمارے خلاف	اپنے لئے	تم نہ پاؤ	پھر	تم نے کفر کیا	(اس کے) سبب کہ

غرق کردے پھر تم اپنے لئے کوئی ایسا نہ پاؤ جو اس پر ہم سے کوئی

1 ... آیت کا مقصد یہ ہے کہ خشکی وتری سب اللہ تعالیٰ کے تحتِ قدرت ہیں جیسا وہ سمندر میں غرق کرنے اور بچانے دونوں پر قادر ہے ایسا ہی خشکی میں بھی زمین کے اندر دھنسا دینے اور محفوظ رکھنے دونوں پر قادر ہے۔ خشکی ہو یا تری ہر جگہ بندہ اس کی رحمت کا محتاج ہے۔

انسانوں پر اللہ تعالیٰ کے احسانات

تَبِیْعًا ﴿۶۹﴾ وَ لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِیْۤ اٰدَمَ وَ

تَبِیْعًا ﴿۶۹﴾	وَ	لَقَدْ	كَرَّمْنَا (1)	بَنِیْۤ اٰدَمَ	وَ
مطالبہ کرنے والا، پیچھا کرنے والا	اور	ضرور بیشک	ہم نے عزت دی	آدم کی اولاد (کو)	اور

مطالبہ کرسکے ○ اور بیشک ہم نے اولادِ آدم کو عزت دی اور

حَمَلْنٰهُمْ فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ رَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ وَ

حَمَلْنٰهُمْ	فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ	وَ	رَزَقْنٰهُمْ	مِّنَ الطَّیِّبٰتِ	وَ
ہم نے سوار کیا انہیں	خشکی اور تری میں	اور	رزق دیا انہیں	پاکیزہ چیزوں سے	اور

انہیں خشکی اور تری میں سوار کیا اور ان کو ستھری چیزوں سے رزق دیا اور

فَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِیْلًا ﴿۷۰﴾ ع

فَضَّلْنٰهُمْ	عَلٰى كَثِیْرٍ	مِّمَّنْ	خَلَقْنَا	تَفْضِیْلًا ﴿۷۰﴾
برتری دی انہیں	بہت سی (مخلوق) پر	(ان میں) سے جنہیں	ہم نے پیدا کیا	بڑی برتری

انہیں اپنی بہت سی مخلوق پر بہت سی برتری دی ○

روزِ قیامت کی یاد دہانی

یَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْۚ فَمَنْ اُوْتِیَ

یَوْمَ	نَدْعُوْا	كُلَّ اُنَاسٍ	بِاِمَامِهِمْ (2)	فَمَنْ	اُوْتِیَ
(جس) دن	ہم بلائیں گے	سب لوگوں (کو)	ان کے امام کے ساتھ	تو جسے	دیا جائے گا

یاد کرو جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے تو جسے اس کا نامۂ اعمال

كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فَاُولٰٓىٕكَ یَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ وَ

كِتٰبَهٗ	بِیَمِیْنِهٖ	فَاُولٰٓىٕكَ	یَقْرَءُوْنَ	كِتٰبَهُمْ	وَ
اس کا اعمال نامہ	اس کے دائیں ہاتھ میں	تو یہ لوگ	پڑھیں گے	اپنا اعمال نامہ	اور

اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ لوگ اپنا نامۂ اعمال پڑھیں گے اور

(1)......اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل، علم، قوتِ گویائی، پاکیزہ صورت، معتدل قد و قامت عطا کئے، جانوروں سے لے کر جہازوں تک کی سواریاں عطا فرمائیں، انہیں دنیا و آخرت سنوارنے کی تدبیریں سکھائیں، تمام چیزوں پر غلبہ دیا، قوتِ تسخیر بخشی کہ آج انسان زمین اور اس سے نیچے یونہی ہواؤں بلکہ چاند تک کو تسخیر کرچکا اور مریخ تک کی معلومات حاصل کرچکا ہے، بحر و بر میں انسان نے اپنی فتوحات کے جھنڈے گاڑ دیئے ہیں۔ یہ چند ایک مثالیں ہیں ورنہ اس کے علاوہ لاکھوں چیزیں اولادِ آدم کو عطا فرما کر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے عزت دی ہے اور انسان کو بقیہ تمام مخلوقات سے افضل بنایا ہے۔ (2)...... بعض مفسرین کے =

دنیا میں گمراہی کا اُخروی نقصان

لَا یُظْلَمُوْنَ فَتِیْلًا ﴿۷۱﴾ وَ مَنْ كَانَ فِیْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰى

اَعْمٰى	فِیْ هٰذِهٖۤ	كَانَ	مَنْ	وَ	فَتِیْلًا ﴿۷۱﴾	لَا یُظْلَمُوْنَ
اندھا	اس (زندگی) میں	ہوگا	جو	اور	ایک دھاگے (کے برابر)	ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا

ان پر ایک دھاگے کے برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا ○ اور جو اس زندگی میں اندھا ہوگا

فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَ اَضَلُّ سَبِیْلًا ﴿۷۲﴾

سَبِیْلًا ﴿۷۲﴾	اَضَلُّ	وَ	اَعْمٰى	فِی الْاٰخِرَةِ	فَهُوَ
راستے (سے)	زیادہ بھٹکا ہوا (ہوگا)	اور (بلکہ)	اندھا (ہوگا)	آخرت میں (بھی)	تو وہ

وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا اور وہ زیادہ گمراہ ہوگا ○

کفار کا نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو باطل کی دعوت دینا

وَ اِنْ كَادُوْا لَیَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِیْۤ اَوْحَیْنَاۤ

اَوْحَیْنَاۤ	الَّذِیْۤ	عَنِ	كَادُوْا لَیَفْتِنُوْنَكَ [1]	اِنْ	وَ
ہم نے وحی بھیجی	جو	(اس) سے	قریب تھا کہ وہ ہٹا دیتے تمہیں	بیشک	اور

اور کفار تو چاہتے تھے کہ تمہیں اس وحی سے ہٹا دیں جو ہم نے تمہاری طرف

اِلَیْكَ لِتَفْتَرِیَ عَلَیْنَا غَیْرَهٗ ﳓ وَ اِذًا

اِذًا	وَ	غَیْرَهٗ	عَلَیْنَا	لِتَفْتَرِیَ	اِلَیْكَ
اس وقت	اور	اس (وحی) کے علاوہ (کسی بات کا)	ہم پر	تاکہ تم بہتان باندھو	تمہاری طرف

بھیجی ہے کہ تم ہمارے اوپر وحی سے ہٹ کر کوئی بات منسوب کر دو اور اس وقت

لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِیْلًا ﴿۷۳﴾ وَ لَوْ لَاۤ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ

ثَبَّتْنٰكَ	اَنْ	لَوْلَاۤ	وَ	خَلِیْلًا ﴿۷۳﴾	لَّاتَّخَذُوْكَ
ہم ثابت قدم رکھتے تمہیں	کہ	اگر نہ ہوتا	اور	گہرا دوست	ضرور وہ بنا لیتے تمہیں

وہ آپ کو گہرا دوست بنا لیں ○ اور اگر ہم تمہیں ثابت قدم نہ رکھتے

=نزدیک یہاں "امام" سے مراد وہ پیشوا ہے جس کی دعوت پر دنیا میں لوگ چلے خواہ اس نے حق کی دعوت دی ہو یا باطل کی۔ اس سے معلوم ہوا کہ دنیا میں صالحین کو ہی اپنا پیشوا بنانا چاہئے تاکہ قیامت میں انہی کے ساتھ حشر ہو۔

[1]...... قبیلہ ثقیف کا ایک وفد حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس آکر کہنے لگا کہ اگر آپ تین باتیں منظور کرلیں تو ہم آپ کی بیعت کرلیں گے، ان میں سے ایک بات ایسی تھی جس میں انہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنے کو کہا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور بتا دیا گیا کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی=

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے متعلق کفار کا ایک ناکام منصوبہ

رسول کے جانے کے بعد عذاب آجانا دستورِ الٰہی ہے

لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَیْهِمْ شَیْــٴًـا قَلِیْلًا ﴿۷۴﴾ اِذًا

اِذًا	شَیْــٴًـا قَلِیْلًا ﴿۷۴﴾ (۱)	اِلَیْهِمْ	كِدْتَّ تَرْكَنُ	لَقَدْ
(اگر ایسا ہوتا تو) اس وقت	کچھ تھوڑا	ان کی طرف	تم مائل ہو جاتے	(تو) ضرور بیشک

تو قریب تھا کہ تم ان کی طرف کچھ تھوڑا سا مائل ہو جاتے ○ اور اگر ایسا ہوتا

لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَیٰوةِ وَ ضِعْفَ الْمَمَاتِ

ضِعْفَ الْمَمَاتِ	وَ	ضِعْفَ الْحَیٰوةِ	لَّاَذَقْنٰكَ
موت کے بعد دگنی (سزا)	اور	دنیوی زندگی میں دگنی (سزا)	ضرور ہم چکھاتے تمہیں

تو ہم تمہیں دنیوی زندگی میں دگنی سزا اور موت کے بعد دگنی سزا کا مزہ چکھاتے

ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَیْنَا نَصِیْرًا ﴿۷۵﴾ وَ اِنْ

اِنْ	وَ	نَصِیْرًا ﴿۷۵﴾	عَلَیْنَا	لَكَ	لَا تَجِدُ	ثُمَّ
بیشک	اور	کوئی مددگار	ہم پر (ہمارے مقابل)	اپنے لئے	تم نہ پاتے	پھر

پھر تم ہمارے مقابل اپنا کوئی مددگار نہ پاتے ○ اور بیشک

كَادُوْا لَیَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ لِیُخْرِجُوْكَ مِنْهَا وَ

وَ	مِنْهَا	لِیُخْرِجُوْكَ	مِنَ الْاَرْضِ	كَادُوْا لَیَسْتَفِزُّوْنَكَ
اور	اس سے	تاکہ وہ نکال دیں تمہیں	(اس سر) زمین سے	قریب تھا کہ وہ پھسلا دیں تمہیں

قریب تھا کہ وہ تمہیں اس سرزمین سے پھسلا دیں تاکہ تمہیں اس سے نکال دیں اور

اِذًا لَّا یَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۷۶﴾ سُنَّةَ مَنْ

مَنْ	سُنَّةَ	قَلِیْلًا ﴿۷۶﴾	اِلَّا	خِلٰفَكَ	لَّا یَلْبَثُوْنَ	اِذًا
جو	(ان کا) طریقہ	تھوڑا (عرصہ)	مگر	تمہارے پیچھے	وہ نہ ٹھہرتے	(اگر ایسا ہوتا تو) اس وقت

اگر ایسا ہوتا تو وہ تمہارے پیچھے تھوڑی ہی مدت ٹھہرتے ○ جیسے ہمارے

==عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تربیت اور معاملات کی نگہبانی تو خود اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے تو کیسے ممکن ہے کہ آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف کوئی غلط بات منسوب کرسکیں۔

(1)......اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں کفار کی بات کا رد اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت و شان اور معصومیت کا بیان فرمایا گیا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاص رحمت ہر وقت اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شاملِ حال رہتی ہے چنانچہ فرمایا کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اگر ہم تمہیں معصوم بنا کر ثابت قدم نہ رکھتے تو قریب تھا کہ تم ان کی طرف کچھ تھوڑا سا مائل ہو جاتے لیکن ایسا نہ ہوا بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو ثابت قدم==

قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا وَ لَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا

قَدْ	اَرْسَلْنَا	قَبْلَكَ	مِنْ رُّسُلِنَا	وَ	لَا تَجِدُ	لِسُنَّتِنَا
تحقیق	ہم نے بھیجے	تم سے پہلے	اپنے رسولوں میں سے	اور	تم نہیں پاؤ گے	ہمارے قانون میں

ان رسولوں کا طریقہ رہا جنہیں ہم نے آپ سے پہلے بھیجا اور تم ہمارے قانون میں کوئی تبدیلی

تَحْوِیْلًا ﴿۷۷﴾ ع اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّیْلِ وَ

تَحْوِیْلًا ﴿۷۷﴾	اَقِمِ	الصَّلٰوةَ	لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ	اِلٰى غَسَقِ الَّیْلِ	وَ
کوئی تبدیلی	قائم کرو	نماز	سورج ڈھلنے سے	رات کے اندھیرے تک	اور

نہ پاؤ گے ○ نماز قائم رکھو سورج ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک اور

قُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ﴿۷۸﴾ وَ مِنَ الَّیْلِ

قُرْاٰنَ الْفَجْرِ (1)	اِنَّ	قُرْاٰنَ الْفَجْرِ	كَانَ	مَشْهُوْدًا ﴿۷۸﴾	وَ	مِنَ الَّیْلِ
صبح کا قرآن	بیشک	صبح کا قرآن	ہے	(کہ اس پر فرشتے) حاضر ہوتے ہیں	اور	رات کا کچھ حصہ

صبح کا قرآن، بیشک صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں ○ اور رات کے کچھ حصے میں

فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰۤى اَنْ

فَتَهَجَّدْ	بِهٖ	نَافِلَةً (2)	لَّكَ	عَسٰۤى	اَنْ
تو تہجد پڑھو	اس (حصے) میں	زیادہ ہے	(خاص) تمہارے لیے	قریب ہے	کہ

تہجد پڑھو یہ خاص تمہارے لیے زیادہ ہے۔ قریب ہے کہ

یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴿۷۹﴾ وَ قُلْ رَّبِّ

یَّبْعَثَكَ	رَبُّكَ	مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴿۷۹﴾ (3)	وَ	قُلْ	رَّبِّ
فائز فرمائے گا تمہیں	تمہارا رب	مقامِ محمود (پر)	اور	تم کہو	اے میرے رب

آپ کا رب آپ کو ایسے مقام پر فائز فرمائے گا کہ جہاں سب تمہاری حمد کریں ○ اور اے حبیب! یوں عرض کرو

نمازوں کی فرضیت اور اوقات کا بیان

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر تہجد کی فرضیت اور آپ کا مقام و مرتبہ

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ایک دعا کی تعلیم

=رکھا اور اگر بالفرض ایسا ہوتا کہ آپ ان کی طرف جھکتے تو ہم تمہیں دنیاوی زندگی میں دگنی سزا اور موت کے بعد دگنی سزا کا مزہ چکھاتے کیونکہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مرتبہ دوسروں سے بلند تر ہے اس لئے آپ سے پاکیزگی اور کردار میں عظمت کا تقاضا بھی دوسروں کی بنسبت زیادہ ہے۔

(1)..... اس سے نمازِ فجر مراد ہے اور اس کو قرآن اس لئے فرمایا گیا کہ قراءت ایک رُکن ہے اور عربی کا ایک عام قاعدہ ہے کہ ایک جز بول کر بعض اوقات پورا کل مراد ہوتا ہے جیسا کہ خود قرآنِ کریم میں ہی یہ قاعدہ کئی جگہ موجود ہے جیسے نماز کو رکوع و سجود سے بھی تعبیر کیا گیا ہے۔ (2)..... نمازِ تہجد حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ=

اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّ اجْعَلْ

اَدْخِلْنِیْ	مُدْخَلَ صِدْقٍ	وَّ	اَخْرِجْنِیْ	مُخْرَجَ صِدْقٍ[1]	وَّ	اجْعَلْ
داخل فرما مجھے	سچا داخل کرنا	اور	نکال مجھے	سچا نکالنا	اور	بنادے

کہ اے میرے رب مجھے پسندیدہ طریقے سے داخل فرما اور مجھے پسندیدہ طریقے سے نکال دے اور میرے لئے

حق کی آمد اور باطل کے مٹنے کا اعلان

لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا ﴿۸۰﴾ وَ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ

لِّیْ	مِنْ لَّدُنْكَ	سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا ﴿۸۰﴾	وَ	قُلْ	جَآءَ	الْحَقُّ	وَ
میرے لئے	اپنے پاس سے	مددگار غلبہ، قوت	اور	تم کہو	آیا	حق	اور

اپنی طرف سے مددگار قوت بنادے ○ اور تم فرماؤ کہ حق آیا اور

قرآن مجید کی عظمت وشان

زَهَقَ الْبَاطِلُ ؕ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ﴿۸۱﴾ وَ نُنَزِّلُ

زَهَقَ	الْبَاطِلُ	اِنَّ	الْبَاطِلَ	كَانَ	زَهُوْقًا ﴿۸۱﴾	وَ	نُنَزِّلُ
مٹ گیا	باطل	بیشک	باطل	تھا(ہی)	مٹنے والا	اور	ہم اتارتے ہیں

باطل مٹ گیا بیشک باطل کو مٹنا ہی تھا ○ اور ہم قرآن میں

مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۙ وَ

مِنَ الْقُرْاٰنِ	مَا	هُوَ	شِفَآءٌ[2]	وَّ	رَحْمَةٌ	لِّلْمُؤْمِنِیْنَ	وَ
قرآن سے (میں)	(وہ چیز) جو	وہ	شفا	اور	رحمت (ہے)	ایمان والوں کے لیے	اور

وہ چیز اتارتے ہیں جو ایمان والوں کے لیے شفا اور رحمت ہے اور

راحت و تکلیف میں کافر کا حال

لَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا ﴿۸۲﴾ وَ اِذَاۤ اَنْعَمْنَا

لَا یَزِیْدُ	الظّٰلِمِیْنَ	اِلَّا	خَسَارًا ﴿۸۲﴾	وَ	اِذَاۤ	اَنْعَمْنَا
وہ زیادہ نہیں کرتا	ظالموں (کو)	مگر	نقصان، خسارے (میں)	اور	جب	ہم احسان کرتے ہیں

اس سے ظالموں کو خسارہ ہی بڑھتا ہے ○ اور جب ہم انسان پر

═ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر فرض تھی، جمہور کا یہی قول ہے جبکہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمت کے لئے یہ نماز سنت ہے۔ 3 ......(پچھلے صفحے کا حاشیہ) مقامِ محمود مقامِ شفاعت ہے کہ اس میں اولین و آخرین حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حمد کریں گے۔

1 ...... مفسرین نے اس کے بہت سے مطالب و معانی بیان فرمائے ہیں، ان میں سے دو یہ ہیں: (1) میرا داخل ہونا اور نکلنا پسندیدہ طریقے سے کر دے، جہاں بھی میں داخل ہوں اور جہاں سے بھی میں باہر آؤں خواہ وہ کوئی مکان ہو یا کام۔ (2) مجھے قبر میں اپنی رضا اور طہارت کے ساتھ داخل کر اور قبر سے اٹھاتے وقت ═

عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَ اِذَا

عَلَى الْاِنْسَانِ	اَعْرَضَ	وَ	نَاٰ	بِجَانِبِهٖ	وَ	اِذَا
انسان پر	(تو)وہ منہ پھیر لیتا ہے	اور	دور ہٹ جاتا ہے	اپنی طرف پر، سمیت	اور	جب

احسان کرتے ہیں تو وہ منہ پھیر لیتا ہے اور اپنی طرف سے دور ہٹ جاتا ہے اور جب

مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَـُٔوْسًا ﴿۸۳﴾ قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ

مَسَّهُ	الشَّرُّ	كَانَ	يَـُٔوْسًا ﴿۸۳﴾ (1)	قُلْ	كُلٌّ	يَّعْمَلُ
پہنچتی ہے اسے	برائی	(تو)وہ ہو جاتا ہے	مایوس	تم کہو	سب	کام کرتے ہیں

اسے برائی پہنچتی ہے تو مایوس ہو جاتا ہے ○ تم فرماؤ: سب اپنے اپنے انداز پر

کافر کی کیفیت

عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ؕ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى

عَلٰى شَاكِلَتِهٖ	فَرَبُّكُمْ	اَعْلَمُ	بِمَنْ	هُوَ	اَهْدٰى
اپنے انداز پر	تو تمہارا رب	خوب جانتا ہے	(اس) کو جو	وہ	زیادہ ہدایت والا (ہے)

کام کرتے ہیں تو تمہارا رب اسے خوب جانتا ہے جو زیادہ ہدایت کے

سَبِيْلًا ﴿۸۴﴾ ع وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ؕ قُلِ الرُّوْحُ

سَبِيْلًا ﴿۸۴﴾ (2)	وَ	يَسْـَٔلُوْنَكَ	عَنِ الرُّوْحِ	قُلِ	الرُّوْحُ
راستے (کے اعتبار سے)	اور	وہ پوچھتے ہیں تم سے	روح کے متعلق	تم کہو	روح

راستے پر ہے ○ اور تم سے روح کے متعلق پوچھتے ہیں۔ تم فرماؤ: روح

روح کے بارے میں سوال کا جواب

ع ۹

مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا

مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ	وَ	مَآ اُوْتِيْتُمْ	مِّنَ الْعِلْمِ	اِلَّا
میرے رب کے حکم سے (ایک چیز ہے)	اور	(اے لوگو) تمہیں نہیں دیا گیا	علم سے	مگر

میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے اور (اے لوگو!) تمہیں بہت تھوڑا علم

=عزت وکرامت کے ساتھ باہر لا۔ 2 ...(پچھلے صفحے کا حاشیہ) قرآنِ کریم کی حقیقی شفا تو روحانی امراض سے ہے لیکن جسمانی امراض کی بھی اس میں شفا موجود ہے اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اقوال وافعال سے ثابت ہے۔

1 ......اِس سے معلوم ہوا کہ آرام وراحت کے وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کو بھول جانا اور صرف مصیبت میں لمبی دعائیں مانگنا اور اگر قبولیت میں دیر ہو تو مایوس ہو جانا کافر یا غافل کی علامت ہے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ ان تینوں عیبوں سے پاک وصاف رہیں۔ 2 ......اِس آیت کی روشنی میں ہر کوئی اپنے بارے میں غور کرے=

قَلِیْلًا ﴿۸۵﴾ وَ لَىٕنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِیْۤ اَوْحَیْنَاۤ

قَلِیْلًا ﴿۸۵﴾	وَ	لَىٕنْ	شِئْنَا	لَنَذْهَبَنَّ[1] بِالَّذِیْۤ	اَوْحَیْنَاۤ
بہت تھوڑا	اور	ضرور اگر	ہم چاہتے	(تو) ضرور لے جاتے (اسے) جو	ہم نے وحی کی

دیا گیا ہے ○ اور اگر ہم چاہتے تو ہم جو آپ کی طرف وحی بھیجتے ہیں

اِلَیْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهٖ عَلَیْنَا وَكِیْلًا ﴿۸۶﴾

اِلَیْكَ	ثُمَّ	لَا تَجِدُ	لَكَ	بِهٖ	عَلَیْنَا	وَكِیْلًا ﴿۸۶﴾
تمہاری طرف	پھر	تم نہ پاتے	اپنے لئے	اس پر	ہم پر (ہمارے حضور)	وکالت کرنے والا

اسے لے جاتے پھر تم اپنے لئے اس پر ہمارے حضور کوئی وکیل نہ پاتے ○

اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ عَلَیْكَ كَبِیْرًا ﴿۸۷﴾

اِلَّا	رَحْمَةً	مِّنْ رَّبِّكَ	اِنَّ	فَضْلَهٗ	كَانَ	عَلَیْكَ	كَبِیْرًا ﴿۸۷﴾
مگر	رحمت (ہے)	تمہارے رب سے (کی)	بیشک	اس کا فضل	ہے	تم پر	بڑا

مگر تمہارے رب کی رحمت ہی ہے۔ بیشک تمہارے اوپر اس کا بڑا فضل ہے ○

قُلْ لَّىٕنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَ الْجِنُّ عَلٰۤى اَنْ

قُلْ	لَّىٕنِ	اجْتَمَعَتِ	الْاِنْسُ	وَ	الْجِنُّ	عَلٰۤى	اَنْ
تم کہو	ضرور اگر	جمع ہو جائیں، متفق ہو جائیں	انسان	اور	جن	(اس) پر	کہ

تم فرماؤ: اگر آدمی اور جن سب اس بات پر متفق ہو جائیں کہ

یَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَ لَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ

یَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ	لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ	وَلَوْ	كَانَ	بَعْضُهُمْ
وہ لے آئیں اس قرآن کی مانند	(تو) وہ نہ لاسکیں گے اس کا مثل	اگرچہ	ہوں	ان کے بعض

اس قرآن کی مانند لے آئیں تو اس کا مثل نہ لاسکیں گے اگرچہ ان میں ایک دوسرے کا

== کہ اس کا تعلق کس گروہ سے ہے، پھر جو شخص اپنے نفس میں بھلائی، اطاعت اور شکر پائے تو وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بجالائے اور جو اپنے نفس میں شر، فسق، ناشکری اور مایوسی پائے تو وہ معاملہ ہاتھ سے نکلنے سے پہلے پہلے اپنی اصلاح کرلے۔

1 ......اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر ہم چاہتے تو اس قرآن کو سینوں اور صحیفوں سے محو فرمادیتے، پھر آپ کوئی وکیل نہ پاتے جو ہماری بارگاہ میں آپ کے لئے اس قرآن کو لوٹا دینے کی وکالت کرتا لیکن آپ کے رب کی رحمت ہی ہے کہ اس نے قیامت تک اسے باقی رکھا اور ہر طرح کی ==

قرآن مجید کے ذریعے اتمامِ حجت

لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ﴿۸۸﴾ وَ لَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ

لِبَعْضٍ	ظَهِيْرًا ⑪	وَ	لَقَدْ	صَرَّفْنَا	لِلنَّاسِ
بعض کے	مدد گار	اور	ضرور بیشک	ہم نے بار بار بیان کیا	لوگوں کے لیے

مدد گار ہو○ اور بیشک ہم نے لوگوں کے لیے

فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۫ فَاَبٰۤى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۸۹﴾

فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ	مِنْ كُلِّ مَثَلٍ	فَاَبٰۤى	اَكْثَرُ النَّاسِ	اِلَّا	كُفُوْرًا ⑲
اس قرآن میں	ہر (قسم کی) مثال سے	تو نہ مانا	اکثر لوگوں (نے)	مگر	ناشکری کرنا

اس قرآن میں ہر طرح کی مثال بار بار بیان کی ہے تو اکثر لوگوں نے ناشکری کرنے کے علاوہ نہ مانا○

تصدیقِ رسالت کیلئے کفار کے مطالبات اور انہیں جواب

وَ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ

وَ	قَالُوْا	لَنْ نُّؤْمِنَ (۱)	لَكَ	حَتّٰى	تَفْجُرَ
اور	انہوں نے کہا	ہم ہرگز یقین نہ کریں گے	تم پر	یہاں تک کہ	تم جاری کر دو

اور انہوں نے کہا: ہم تم پر ہرگز ایمان نہ لائیں گے یہاں تک کہ تم ہمارے لیے

لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْۢبُوْعًا ﴿۹۰﴾ۙ اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ

لَنَا	مِنَ الْاَرْضِ	يَنْۢبُوْعًا ⑨	اَوْ	تَكُوْنَ	لَكَ	جَنَّةٌ
ہمارے لیے	زمین سے	کوئی چشمہ	یا	ہو	تمہارے لیے	کوئی باغ

زمین سے کوئی چشمہ بہادو○ یا تمہارے لیے کھجوروں

مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّ عِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا ﴿۹۱﴾ۙ اَوْ

مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّ عِنَبٍ	فَتُفَجِّرَ	الْاَنْهٰرَ	خِلٰلَهَا	تَفْجِيْرًا ⑨	اَوْ
کھجوروں اور انگوروں سے	تو تم جاری کر دو	نہریں	اس کے درمیان	بہتی ہوئی	یا

اور انگوروں کا کوئی باغ ہو پھر تم ان کے درمیان خوب نہریں جاری کر دو○ یا

=کمی بیشی اور تبدیلی سے محفوظ فرما دیا۔ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، بیشک تمہارے اوپر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا بڑا فضل ہے جیسے اُس نے آپ پر قرآن کریم نازل فرمایا، آپ کو تمام بنی آدم کا سردار اور خاتمُ النّبیین کیا اور مقامِ محمود عطا فرمایا۔

(1)...... جب قرآنِ کریم کا اعجاز خوب ظاہر ہو چکا اور واضح معجزات نے حجت قائم کر دی اور کفار کے لئے عذر کی کوئی صورت باقی نہ رہی تو وہ لوگوں کو مغالطہ میں ڈالنے کے لئے طرح طرح کی نشانیاں طلب کرنے لگے، حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب ان کی ضد، عناد اور حق سے دشمنی کا حد سے گزرنا دیکھا تو=

تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَیْنَا كِسَفًا اَوْ

تُسْقِطَ	السَّمَآءَ	كَمَا	زَعَمْتَ	عَلَیْنَا	كِسَفًا	اَوْ
تم گرادو	آسمان	جیسا	تم نے گمان کیا(کہا)	ہمارے اوپر	ٹکڑے ٹکڑے(کرکے)	یا

تم ہم پر آسمان ٹکڑے ٹکڑے کرکے گرادو جیسا تم نے کہا ہے یا

تَاْتِیَ بِاللّٰهِ وَ الْمَلٰٓىٕكَةِ قَبِیْلًا ﴿٩٢﴾ اَوْ یَكُوْنَ لَكَ بَیْتٌ

تَاْتِیَ بِاللّٰهِ	وَ	الْمَلٰٓىٕكَةِ	قَبِیْلًا ﴿٩٢﴾	اَوْ	یَكُوْنَ	لَكَ	بَیْتٌ
تم لے آؤ اللہ	اور	فرشتوں(کو)	(ہمارے)سامنے	یا	ہو	تمہارے لئے	کوئی گھر

اللہ اور فرشتوں کو ہمارے سامنے لے آؤ ○ یا تمہارے لئے کوئی سونے کا

مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِی السَّمَآءِ ؕ وَ لَنْ نُّؤْمِنَ

مِّنْ زُخْرُفٍ	اَوْ	تَرْقٰى	فِی السَّمَآءِ	وَ	لَنْ نُّؤْمِنَ
سونے سے(کا)	یا	تم چڑھ جاؤ	آسمان میں	اور	ہم ہرگز یقین نہ کریں گے

گھر ہو یا تم آسمان پر چڑھ جاؤ اور ہم تمہارے چڑھ جانے پر بھی

لِرُقِیِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَیْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ؕ

لِرُقِیِّكَ	حَتّٰى	تُنَزِّلَ	عَلَیْنَا	كِتٰبًا	نَّقْرَؤُهٗ
تمہارے چڑھ جانے پر(بھی)	یہاں تک کہ	تم اتار دو	ہمارے اوپر	ایک کتاب	ہم پڑھیں اسے

ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک ہم پر ایک کتاب نہ اتارو جو ہم پڑھیں۔

قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿٩٣﴾ ع وَ

قُلْ (1)	سُبْحَانَ رَبِّیْ	هَلْ	كُنْتُ	اِلَّا	بَشَرًا	رَّسُوْلًا ﴿٩٣﴾	وَ
تم کہو	میرا رب پاک ہے	کیا(یعنی نہیں)	ہوں میں	مگر	ایک آدمی	(اللہ کا)بھیجا ہوا	اور

تم فرماؤ: میرا رب پاک ہے میں تو صرف اللہ کا بھیجا ہوا ایک آدمی ہوں ○ اور

انسانوں کیلئے انسان کو نبی بنانے کی وجہ

ع ١٠ ١٠

— آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اُن کی حالت پر رنج ہوا، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔

(1)...... کفار کے تمام مطالبات کے جواب میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایک ہی جواب دینے کا ارشاد فرمایا گیا کہ آپ ان سے کہہ دیں کہ میرا کام اللہ عَزَّوَجَلَّ کا پیغام پہنچا دینا ہے، وہ میں نے پہنچا دیا ہے اور جس قدر معجزات و آیات یقین واطمینان کے لئے درکار ہیں اُن سے بہت زیادہ میرا پروردگار عَزَّوَجَلَّ ظاہر فرما چکا لہٰذا حجت پوری ہو چکی ہے۔ اب یہ سمجھ لو کہ رسول کے انکار کرنے اور آیاتِ الٰہیہ سے مکرنے کا کیا انجام ہوتا ہے۔

مَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ یُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰٓى

مَا مَنَعَ	النَّاسَ	اَنْ	یُّؤْمِنُوْٓا	اِذْ	جَآءَهُمُ	الْهُدٰٓى
نہیں روکا	لوگوں (کو)	(اس سے) کہ	وہ ایمان لائیں	جب	آئی ان کے پاس	ہدایت

لوگوں کو ایمان لانے سے ان کے پاس ہدایت آجانے کے بعد اسی بات نے منع کررکھا ہے

اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿۹۴﴾

اِلَّآ	اَنْ	قَالُوْٓا	اَبَعَثَ	اللّٰهُ	بَشَرًا	رَّسُوْلًا ﴿۹۴﴾
مگر	(اس بات نے) کہ	انہوں نے کہا	کیا بھیجا	اللہ (نے)	ایک آدمی (کو)	رسول (بناکر)

کہ وہ کہتے ہیں: کیا اللہ نے ایک آدمی کو رسول بناکر بھیجا؟○

قُلْ لَّوْ كَانَ فِی الْاَرْضِ مَلٰٓىٕكَةٌ یَّمْشُوْنَ مُطْمَىٕنِّیْنَ لَنَزَّلْنَا

قُلْ (1)	لَّوْ	كَانَ	فِی الْاَرْضِ	مَلٰٓىٕكَةٌ	یَّمْشُوْنَ	مُطْمَىٕنِّیْنَ	لَنَزَّلْنَا
تم کہو	اگر	ہوتے	زمین میں	فرشتے	جو چلتے	اطمینان سے	(تو) ضرور ہم اتارتے

تم فرماؤ: اگر زمین میں فرشتے ہوتے جو اطمینان سے چلتے پھرتے تو ہم ان پر

عَلَیْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا ﴿۹۵﴾ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِیْدًۢا

عَلَیْهِمْ	مِّنَ السَّمَآءِ	مَلَكًا	رَّسُوْلًا ﴿۹۵﴾	قُلْ	كَفٰى	بِاللّٰهِ	شَهِیْدًۢا
ان پر	آسمان سے	کوئی فرشتہ	رسول (بناکر)	تم کہو	کافی ہے	اللہ	گواہ

آسمان سے کسی فرشتے کو ہی رسول بناکر بھیجتے○ تم فرماؤ: میرے اور تمہارے درمیان

بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِیْرًۢا بَصِیْرًا ﴿۹۶﴾ وَ

بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمْ	اِنَّهٗ	كَانَ	بِعِبَادِهٖ	خَبِیْرًۢا	بَصِیْرًا ﴿۹۶﴾	وَ
میرے اور تمہارے درمیان	بیشک وہ	ہے	اپنے بندوں کی	خبر رکھنے والا	دیکھنے والا	اور

اللہ کافی گواہ ہے، بیشک وہ اپنے بندوں کی خبر رکھنے والا، دیکھنے والا ہے○ اور

کفار کے اعتراض کا جواب

ہدایت و گمراہی سے متعلق سنتِ الٰہی اور کفار کی سزا

(1) ... کفار کے جواب میں مزید فرمایا گیا کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، تم ان سے فرمادو کہ اگر انسانوں کی بجائے زمین میں صرف فرشتے رہائش پذیر ہوتے جو یہاں چلتے پھرتے تو ہم ان پر آسمان سے کسی فرشتے کو ہی رسول بناکر بھیجتے لیکن جب زمین میں انسان بستے ہیں تو رسول بھی انسان ہی بنایا جاتا ہے۔ فرشتوں کیلئے فرشتہ ہی رسول بھیجا جاتا کیونکہ وہ اُن کی جنس سے ہوتا لیکن جب زمین میں آدمی بستے ہیں تو اُن کا ملائکہ میں سے رسول طلب کرنا نہایت ہی بے جا ہے۔

مَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِۚ-وَ مَنْ یُّضْلِلْ

مَنْ	یَّهْدِ	اللّٰهُ	فَهُوَ	الْمُهْتَدِ	وَ	مَنْ	یُّضْلِلْ
جسے	ہدایت دے	اللہ	تو وہی	ہدایت پانے والا (ہوتا ہے)	اور	جسے	وہ گمراہ کردے

جسے اللہ ہدایت دے تو وہی ہدایت پانے والا ہوتا ہے اور جنہیں وہ گمراہ کردے

فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِهٖؕ-وَ نَحْشُرُهُمْ

فَلَنْ تَجِدَ	لَهُمْ	اَوْلِیَآءَ	مِنْ دُوْنِهٖ	وَ	نَحْشُرُهُمْ
تو تم ہرگز نہ پاؤ گے	ان کے لئے	مددگار	اس کے سوا	اور	ہم اٹھائیں گے انہیں

تو تم ہرگز ان کیلئے اس کے سوا کسی کو مددگار نہ پاؤ گے اور ہم انہیں قیامت کے دن

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْیًا وَّ بُكْمًا وَّ صُمًّاؕ-مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُؕ

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	عَلٰى وُجُوْهِهِمْ[1]	عُمْیًا	وَّ	بُكْمًا	وَّ	صُمًّا	مَاْوٰىهُمْ	جَهَنَّمُ
قیامت کے دن	ان کے چہروں کے بل	اندھا	اور	گونگا	اور	بہرا	ان کا ٹھکانہ	جہنم (ہے)

ان کے منہ کے بل اٹھائیں گے اس حال میں کہ وہ اندھے اور گونگے اور بہرے ہوں گے۔ ان کا ٹھکانہ جہنم ہے

کفار کی سزا کے اسباب

كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِیْرًا(۹۷) ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ

كُلَّمَا	خَبَتْ	زِدْنٰهُمْ	سَعِیْرًا(۹۷)	ذٰلِكَ	جَزَآؤُهُمْ
جب کبھی	وہ بجھنے لگے گی	(تو) ہم زیادہ کردیں گے ان کے لئے	بھڑکانا	یہ	ان کی سزا (ہے)

جب کبھی بجھنے لگے گی تو ہم ان کے لئے اور بھڑکا دیں گے ○ یہ ان کی سزا ہے

بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا وَ قَالُوْۤا ءَاِذَا

بِاَنَّهُمْ	كَفَرُوْا	بِاٰیٰتِنَا	وَ	قَالُوْۤا	ءَاِذَا
(اس کے) سبب کہ وہ	انہوں نے انکار کیا	ہماری آیتوں کا	اور	کہا	کیا جب

اس سبب سے کہ انہوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا اور کہنے لگے: کیا جب

[1] …اس آیت میں بیان ہوا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کفار کو منہ کے بل اٹھائے گا، اس سے متعلق بخاری شریف میں ہے کہ ایک شخص نے عرض کی: یارسولَ اللہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، کافر کو اس کے چہرے کے بل کس طرح اٹھایا جائے گا؟ ارشاد فرمایا: وہ رب جس نے اسے دنیا میں دو قدموں پر چلایا کیا اس بات پر قادر نہیں کہ وہ قیامت کے دن اسے چہرے کے بل چلائے؟ (یعنی وہ اس بات پر ضرور قادر ہے۔) (بخاری، ۳/ ۲۵۲، الحدیث: ۴۷۶۰)

كُنَّا عِظَامًا وَّ رُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِیْدًا ﴿۹۸﴾

خَلْقًا جَدِیْدًا ﴿۹۸﴾	لَمَبْعُوْثُوْنَ	ءَاِنَّا	رُفَاتًا	وَّ	عِظَامًا	كُنَّا
نئی تخلیق (کے ساتھ)	ضرور اٹھائے جائیں گے	کیا ہم	ریزہ ریزہ	اور	ہڈیاں	ہم ہو جائیں گے

ہم ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا ہمیں نئے سرے سے پیدا کرکے اٹھایا جائے گا؟○

اَوَ لَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ

وَ	السَّمٰوٰتِ	خَلَقَ	الَّذِیْ	اللّٰهَ	اَنَّ	اَوَلَمْ یَرَوْا
اور	آسمانوں	پیدا کیا	جس نے	اللہ	کہ	اور کیا انہوں نے نہیں دیکھا

اور کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ وہ اللہ جس نے آسمان اور

الْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰۤى اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَ

وَ	مِثْلَهُمْ	یَّخْلُقَ	اَنْ	عَلٰۤى	قَادِرٌ	الْاَرْضَ
اور	ان (لوگوں) کی مثل	پیدا فرمادے	کہ	(اس) پر	(وہ) قادر (ہے)	زمین (کو)

زمین پیدا کئے ہیں وہ اس پر قادر ہے کہ ان لوگوں کی مثل اور پیدا کردے اور

جَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَیْبَ فِیْهِ ؕ فَاَبَى

فَاَبَى	فِیْهِ	رَیْبَ	لَّا	اَجَلًا	لَهُمْ	جَعَلَ
تو نہ مانے	اس میں	کوئی شک	نہیں	ایک مدت	ان کے لیے	اس نے مقرر کر رکھی ہے

اس نے ان کے لیے ایک مدت مقرر کر رکھی ہے جس میں کچھ شبہ نہیں تو ظالموں نے

الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۹۹﴾ قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ

تَمْلِكُوْنَ (1)	اَنْتُمْ	لَّوْ	قُلْ	كُفُوْرًا ﴿۹۹﴾	اِلَّا	الظّٰلِمُوْنَ
مالک ہوتے	تم	اگر	تم کہو	کفر کرنا، ناشکری کرنا	مگر	ظالم

کفر کے علاوہ کچھ ماننے سے انکار کر دیا○ تم فرماؤ: اگر تم لوگ

منکرین آخرت کو جواب

کفار کی بخیل کی عادت

(1)..... کفارِ مکہ نے مطالبہ کیا تھا کہ ان کے شہر میں نہریں اور چشمے جاری کر دیئے جائیں تا کہ ان کے مال زیادہ ہو جائیں اور ان کی معیشت بہتر ہو جائے۔ اس پر جواب دیا گیا کہ مال کی فراوانی پر حرص و لالچ اور بخل ختم ہو جانا چاہیے لیکن ان کا معاملہ یہ ہے کہ اگر بالفرض وہ اللہ تعالیٰ کے تمام خزانوں کے مالک ہو جائیں تو بھی ان کی حرص، لالچ اور بخل ختم نہ ہو گا اور یہ لوگ دوسروں کو نفع پہنچانے کا کوئی کام نہ کریں گے۔

خَزَآىِٕنَ رَحْمَةِ رَبِّیْۤ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ

لَّاَمْسَكْتُمْ	اِذًا	خَزَآىِٕنَ رَحْمَةِ رَبِّیْۤ
ضرور تم (انہیں) روک رکھتے	اس وقت	میرے رب کی رحمت کے خزانوں (کے)

میرے رب کی رحمت کے خزانوں کے مالک ہوتے تو خرچ ہو جانے کے ڈر سے

خَشْیَةَ الْاِنْفَاقِؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا۠ ﴿۱۰۰﴾ وَلَقَدْ

لَقَدْ	وَ	قَتُوْرًا ﴿۱۰۰﴾ (1)	الْاِنْسَانُ	كَانَ	وَ	خَشْیَةَ الْاِنْفَاقِ
ضرور بیشک	اور	بڑا کنجوس	آدمی	ہے	اور	خرچ ہو جانے کے ڈر (سے)

تم (انہیں) روک رکھتے اور آدمی بڑا کنجوس ہے ○ اور بیشک

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے معجزات اور فرعون کا کلام

اٰتَیْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ فَسْــٴَـلْ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِذْ

اِذْ	بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ	فَسْــٴَـلْ	تِسْعَ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ (2)	مُوْسٰى	اٰتَیْنَا
جب	بنی اسرائیل (سے)	تو پوچھو	نو روشن نشانیاں	موسیٰ (کو)	ہم نے عطا کیں

ہم نے موسیٰ کو نو روشن نشانیاں دیں تو بنی اسرائیل سے پوچھو، جب

جَآءَهُمْ فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ اِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰمُوْسٰى

یٰمُوْسٰى	لَاَظُنُّكَ	اِنِّیْ	فِرْعَوْنُ	لَهٗ	فَقَالَ	جَآءَهُمْ
اے موسیٰ	ضرور سمجھتا ہوں تجھے	بیشک میں	فرعون (نے)	اس سے	تو کہا	وہ آیا ان کے پاس

وہ موسیٰ ان کے پاس تشریف لائے تو فرعون نے ان سے کہا: اے موسیٰ! بیشک میں تو یہ خیال کرتا ہوں

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا فرعون کو جواب

مَسْحُوْرًا ﴿۱۰۱﴾ قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَاۤ اَنْزَلَ هٰۤؤُلَآءِ

هٰۤؤُلَآءِ	مَاۤ اَنْزَلَ	عَلِمْتَ	لَقَدْ	قَالَ	مَسْحُوْرًا ﴿۱۰۱﴾
ان (نشانیوں) کو	نہیں نازل کیا	تم جانتے ہو	ضرور بیشک	(موسیٰ نے) فرمایا	جادو کا شکار

کہ تم پر جادو کیا ہوا ہے ○ فرمایا: یقیناً تو جان چکا ہے کہ ان نشانیوں کو عبرتیں کر کے

(1)...... یہاں انسان کو اس کی اصل کے اعتبار سے بڑا کنجوس فرمایا گیا ہے کیونکہ انسان کو محتاج پیدا کیا گیا ہے اور محتاج لازمی طور پر وہ چیز پسند کرتا ہے جس سے محتاجی کا ضرر اس سے دور ہو جائے اور اس چیز کو اپنی ذات کے لئے روک لیتا ہے جبکہ اس کی سخاوت خارجی اسباب کی وجہ سے ہوتی ہے جیسے اسے اپنی تعریف پسند ہوتی ہے یا ثواب ملنے کی امید ہوتی ہے، تو اس سے ثابت ہوا کہ انسان اپنی اصل کے اعتبار سے بخیل ہے۔ (2)...... وہ نو نشانیاں یہ ہیں: (1) عصا، (2) ید بیضا، (3) بولنے میں دقت جو حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی زبان مبارک میں تھی پھر اللہ تعالیٰ نے اسے دور فرما دیا، (4) دریا کا پھٹنا اور اس میں رستے بننا، ==

فرعون کا ارادہ اور اس کا انجام

اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ بَصَآىٕرَۚ-وَ اِنِّیْ

اِنِّیْ	وَ	بَصَآىٕرَ	رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	اِلَّا
بیشک میں	اور	آنکھیں کھولنے والیاں	آسمانوں اور زمین کے رب (نے)	مگر

آسمانوں اور زمین کے رب ہی نے نازل فرمایا ہے اور اے فرعون! میں

لَاَظُنُّكَ یٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا(۱۰۲) فَاَرَادَ اَنْ

اَنْ	فَاَرَادَ (1)	مَثْبُوْرًا ۝	یٰفِرْعَوْنُ	لَاَظُنُّكَ
کہ	تو اس (فرعون) نے چاہا	ہلاک ہونے والا	اے فرعون	ضرور گمان کرتا ہوں تجھے

یہ گمان کرتا ہوں کہ تو ضرور ہلاک ہونے والا ہے ۝ تو فرعون نے چاہا کہ

یَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ وَ مَنْ

مَنْ	وَ	فَاَغْرَقْنٰهُ	مِّنَ الْاَرْضِ	یَّسْتَفِزَّهُمْ
جو	اور	تو ہم نے غرق کر دیا اسے	زمین سے	وہ نکال دے ان (بنی اسرائیل) کو

ان (بنی اسرائیل) کو زمین سے نکال دے تو ہم نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو

فرعون کی غرقابی کے بعد بنی اسرائیل پر انعامات الٰہی

مَّعَهٗ جَمِیْعًا(۱۰۳) وَّ قُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ

لِبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ	مِنْۢ بَعْدِهٖ	قُلْنَا	وَّ	جَمِیْعًا ۝	مَّعَهٗ
بنی اسرائیل سے	اس کے بعد	ہم نے فرمایا	اور	سب (کو)	اس کے ساتھ (تھے)

غرق کر دیا ۝ اور اس کے بعد ہم نے بنی اسرائیل سے فرمایا:

اسْكُنُوا الْاَرْضَ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ

وَعْدُ الْاٰخِرَةِ	جَآءَ	فَاِذَا	الْاَرْضَ	اسْكُنُوا
آخرت کا وعدہ	آئے گا	پھر جب	(اس) زمین (میں)	تم سکونت اختیار کرو

اس سرزمین میں سکونت اختیار کرو پھر جب آخرت کا وعدہ آئے گا

=(5) طوفان، (6) ٹڈی، (7) گھن، (8) مینڈک، (9) خون۔

1 ......یعنی فرعون نے چاہا کہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اور اُن کی قوم کو سرزمینِ مصر سے نکال دے لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرعون کو اس کے ساتھیوں سمیت غرق کر دیا اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اور ان کی قوم کو سلامتی عطا فرمائی۔

عظمتِ قرآن اور حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کی ذمہ داری

جِئۡنَا بِكُمۡ لَفِيۡفًا ؕ﴿۱۰۴﴾ وَبِالۡحَـقِّ اَنۡزَلۡنٰهُ وَ

وَ	اَنۡزَلۡنٰهُ	بِالۡحَقِّ	وَ	لَفِيۡفًا ﴿۱۰۴﴾	جِئۡنَا بِكُمۡ
اور	ہم نے اتارا اس (قرآن) کو	حق کے ساتھ (ہی)	اور	سمیٹ (کر)	ہم لے آئیں گے تمہیں

توہم تم سب کو جمع کر لائیں گے ○ اور ہم نے قرآن کو حق ہی کے ساتھ اتارا اور

بِالۡحَـقِّ نَزَلَ ؕ وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّ

وَّ	مُبَشِّرًا	اِلَّا	مَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ	وَ	نَزَلَ (1)	بِالۡحَقِّ
اور	خوشخبری دینے والا	مگر	ہم نے نہیں بھیجا تمہیں	اور	وہ اترا	حق کے ساتھ (ہی)

حق کے ساتھ ہی یہ اترا اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر خوشخبری دینے والا اور

قرآنِ مجید تھوڑا تھوڑا کرکے نازل کیے جانے کی حکمت

نَذِيۡرًا ﴿۱۰۵﴾ وَقُرۡاٰنًا فَرَقۡنٰهُ لِتَقۡرَاَهٗ

لِتَقۡرَاَهٗ	فَرَقۡنٰهُ	قُرۡاٰنًا	وَ	نَذِيۡرًا ﴿۱۰۵﴾
تاکہ تم پڑھو اسے	ہم نے جدا جدا کرکے نازل کیا اسے	قرآن (کو)	اور	ڈرسنانے والا

ڈرسنانے والا ○ اور قرآن کو ہم نے جدا جدا کرکے نازل کیا تاکہ تم اسے

اہلِ کتاب میں سے نیک لوگوں کا طرزِ عمل

عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكۡثٍ وَّنَزَّلۡنٰهُ تَنۡزِيۡلًا ﴿۱۰۶﴾ قُلۡ

قُلۡ	تَنۡزِيۡلًا ﴿۱۰۶﴾	نَزَّلۡنٰهُ	وَّ	عَلٰى مُكۡثٍ	عَلَى النَّاسِ
تم کہو	تھوڑا تھوڑا نازل کرنا	ہم نے نازل کیا اسے	اور	آہستگی پر (ٹھہر ٹھہر کر)	لوگوں پر

لوگوں پر ٹھہر ٹھہر کر پڑھو اور ہم نے اسے تھوڑا تھوڑا کرکے نازل کیا ○ تم فرماؤ:

اٰمِنُوۡا بِهٖۤ اَوۡ لَا تُؤۡمِنُوۡا ؕ اِنَّ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ

الۡعِلۡمَ	اُوۡتُوا	الَّذِيۡنَ	اِنَّ	لَا تُؤۡمِنُوۡا	اَوۡ	بِهٖۤ	اٰمِنُوۡا
علم	دیا گیا	وہ لوگ جنہیں	بیشک	ایمان نہ لاؤ	یا	اس (قرآن) پر	(اے لوگو) ایمان لاؤ

(اے لوگو!) تم اس قرآن پر ایمان لاؤ یا نہ لاؤ بیشک جن لوگوں کو اس سے پہلے

وقف لازم

(1)...... یعنی قرآن شیاطین کے خلط ملط سے محفوظ رہا اور اس میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہ ہو سکی۔ لہٰذا قرآن کا ایک ایک جملہ، کلمہ اور حرف برحق ہے۔ اس آیت شریفہ کا یہ جملہ "وَبِالۡحَقِّ اَنۡزَلۡنٰهُ وَبِالۡحَقِّ نَزَلَ" ہر ایک بیماری کے لئے عملِ مجرب ہے، مرض کی جگہ پر ہاتھ رکھ کر پڑھ کر دم کر دیا جائے تو باذنِ اللہ بیماری دور ہو جاتی ہے۔

مِنْ قَبْلِهٖۤ اِذَا یُتْلٰى عَلَیْهِمْ یَخِرُّوْنَ

یَخِرُّوْنَ	عَلَیْهِمْ	یُتْلٰى	اِذَا	مِنْ قَبْلِهٖۤ
(تو) وہ گر پڑتے ہیں	ان پر	(اس کی) تلاوت کی جاتی ہے	جب	اس سے پہلے

علم دیا گیا جب ان کے سامنے اس کی تلاوت کی جاتی ہے تو وہ ٹھوڑی کے بل

لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ۙ۱۰۷ وَّ یَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنْ كَانَ

كَانَ	اِنْ	سُبْحٰنَ رَبِّنَاۤ	یَقُوْلُوْنَ	وَّ	سُجَّدًا ۱۰۷	لِلْاَذْقَانِ
تھا	بیشک	ہمارا رب پاک ہے	کہتے ہیں	اور	سجدہ (میں)	ٹھوڑیوں پر (کے بل)

سجدہ میں گر پڑتے ہیں ○ اور کہتے ہیں ہمارا رب پاک ہے، بیشک

وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ۱۰۸ وَ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ

لِلْاَذْقَانِ	یَخِرُّوْنَ	وَ	لَمَفْعُوْلًا ۱۰۸	وَعْدُ رَبِّنَا
ٹھوڑیوں پر (کے بل)	وہ گرتے ہیں	اور	ضرور (پورا) ہونے والا	ہمارے رب کا وعدہ

ہمارے رب کا وعدہ پورا ہونے والا تھا ○ اور وہ روتے ہوئے ٹھوڑی کے بل

یَبْكُوْنَ وَ یَزِیْدُهُمْ خُشُوْعًا ۩ ۱۰۹ قُلِ

قُلِ	خُشُوْعًا ۱۰۹ (2)	یَزِیْدُهُمْ	وَ	یَبْكُوْنَ (1)
تم کہو	دل کا جھکنا	وہ (قرآن) بڑھا دیتا ہے ان کے	اور	روتے ہوئے

گرتے ہیں اور یہ قرآن ان کے دلوں کے جھکنے کو اور بڑھا دیتا ہے ○ تم فرماؤ:

ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَیًّا مَّا تَدْعُوْا

اَیًّا مَّا تَدْعُوْا (3)	الرَّحْمٰنَ	ادْعُوا	اَوِ	اللّٰهَ	ادْعُوا
جس طرح (بھی) تم پکارو	رحمٰن (کہہ کر)	پکارو	یا	اللہ (کہہ کر)	تم پکارو

اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر پکارو، تم جو کہہ کر پکارو

السجدة ۴

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا سجدہ اور ابوجہل کا اعتراض

(1)... قرآنِ کریم کی تلاوت کے وقت رونا مستحب ہے اور یونہی رونا اگر اللہ تعالیٰ کے خوف سے ہو تو اس کی بڑی فضیلت ہے، چنانچہ ترمذی و نسائی کی حدیث میں ہے: وہ شخص جہنم میں نہ جائے گا جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئے۔ (ترمذی، ۳/۲۳۶، الحدیث: ۱۶۳۹، نسائی، ص۵۰۵، الحدیث: ۳۱۰۵) (2)...... اس سے معلوم ہوا کہ قرآنِ کریم دل میں نرمی اور خشوع و خضوع پیدا کرتا ہے۔ نوٹ: یہ آیت ان آیات میں سے ہے جسے پڑھنے اور سننے والے پر سجدۂ تلاوت کرنا واجب ہے۔

(3)..... ایک رات حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے طویل سجدہ کیا اور اپنے سجدہ میں "یَا اللہ یَا رحمٰن" فرماتے رہے۔ ابوجہل نے سنا تو کہنے لگا کہ محمد (صَلَّی اللّٰہُ=

نمازمیں قراءت سے متعلق ایک ہدایت

فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰىۚ وَ لَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ

بِصَلَاتِكَ[1]	لَا تَجْهَرْ	وَ	الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى	فَلَهُ
اپنی نماز میں	تم آواز زیادہ بلند نہ کرو	اور	اچھے نام	تو اسی کے (ہیں)

سب اسی کے اچھے نام ہیں اور اپنی نماز میں نہ آواز زیادہ بلند کرو

وَ لَا تُخَافِتْ بِهَا وَ ابْتَغِ بَیْنَ ذٰلِكَ سَبِیْلًا ﴿۱۱۰﴾

سَبِیْلًا ﴿۱۱۰﴾	بَیْنَ ذٰلِكَ	ابْتَغِ	وَ	بِهَا	لَا تُخَافِتْ	وَ
راستہ	اس کے درمیان	تلاش کرو	اور	اس میں	نہ بالکل آہستہ کردو	اور

اور نہ اسے بالکل آہستہ کردو اور دونوں کے درمیان کا راستہ تلاش کرو○

اللہ تعالیٰ کی عظمت وشان

وَ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ

لَمْ یَتَّخِذْ	الَّذِیْ	لِلّٰهِ	الْحَمْدُ	قُلِ	وَ
اختیار نہیں فرمایا	جس نے	اللہ کے لئے (ہیں)	تمام تعریفیں	تم کہو	اور

اور تم کہو: سب خوبیاں اللہ کیلئے ہیں جس نے اپنے لیے

وَلَدًا وَّ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَ لَمْ یَكُنْ

لَمْ یَكُنْ	وَ	فِی الْمُلْكِ	شَرِیْكٌ	لَّهٗ	لَمْ یَكُنْ	وَّ	وَلَدًا
نہیں ہے	اور	بادشاہی میں	کوئی شریک	اس کا	نہیں ہے	اور	بچہ

بچہ اختیار نہ فرمایا اور بادشاہی میں اس کا کوئی شریک نہیں اور کمزوری کی وجہ سے

لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَ كَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا ﴿۱۱۱﴾ع

تَكْبِیْرًا ﴿۱۱۱﴾	كَبِّرْهُ	وَ	مِّنَ الذُّلِّ	وَلِیٌّ	لَّهٗ
بڑائی بولنا	تم بڑائی بولو اس کی	اور	کمزوری کی وجہ سے	کوئی مددگار	اس کا

اس کا کوئی مددگار نہیں اور اس کی اچھی طرح بڑائی بیان کرو○

ع ۱۲ | ۱۲

=تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ہمیں تو کئی معبودوں کے پوجنے سے منع کرتے ہیں اور خود دو کو پکارتے ہیں، اللہ کو اور رحمٰن کو (مَعَاذَاللہ)۔ اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ اللہ اور رحمٰن دو نام ایک ہی معبودِ برحق کے ہیں خواہ کسی نام سے پکارو۔

1...... حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: مکۂ مکرمہ میں جب حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے صحابہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو نماز پڑھایا کرتے تو تلاوتِ قرآن کرتے وقت اپنی آواز مبارک بلند فرمایا کرتے تھے، جب کافر سنتے تو گستاخانہ کلمات بکتے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل=

آیات: 110 — رکوع: 12

سُوْرَۃُ الْکَھْف مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قرآن مجید کے اوصاف اور مقاصد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَ

اَلْحَمْدُ	لِلّٰهِ	الَّذِیْۤ	اَنْزَلَ	عَلٰى عَبْدِهِ [1]	الْكِتٰبَ	وَ
تمام تعریفیں	اللہ کے لئے (ہیں)	جس نے	نازل کی	اپنے بندے پر	کتاب	اور

تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے اپنے بندے پر کتاب نازل فرمائی اور

لَمْ یَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۜ ﴿١﴾ قَیِّمًا لِّیُنْذِرَ بَاْسًا شَدِیْدًا

لَمْ یَجْعَلْ	لَّهٗ	عِوَجًا ﴿١﴾ [2]	قَیِّمًا	لِّیُنْذِرَ	بَاْسًا شَدِیْدًا
نہیں رکھی	اس میں	کوئی ٹیڑھ	سیدھی، معتدل (کتاب)	تاکہ وہ ڈرائے	سخت عذاب (سے)

اس میں کوئی ٹیڑھ نہیں رکھی ○ لوگوں کی مصلحتوں کو قائم رکھنے والی نہایت معتدل کتاب تاکہ

مِّنْ لَّدُنْهُ وَ یُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ

مِّنْ لَّدُنْهُ	وَ	یُبَشِّرَ	الْمُؤْمِنِیْنَ	الَّذِیْنَ	یَعْمَلُوْنَ
اللہ کی طرف سے	اور	بشارت دے	ایمان والوں (کو)	جو	عمل کرتے ہیں

اللہ کی طرف سے سخت عذاب سے ڈرائے اور اچھے اعمال کرنے والے مومنوں کو

= فرمائی۔ (بخاری، ۳/ ۲۴۳، الحدیث: ۴۷۲۲)

[1] ……اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنا بندہ فرمایا، اس سے معلوم ہوا کہ رسول کی شان اس میں ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کا بندہ کہا جائے نہ کہ اسے اللہ تعالیٰ کی اولاد کہنا شروع کر دیا جائے جیسے عیسائی حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو معاذ اللہ، اللہ تعالیٰ کا بیٹا کہتے ہیں۔ [2] ……یعنی قرآن میں نہ کوئی لفظی خرابی، نہ معنوی، نہ اس کی آیتوں میں آپس میں اختلاف ہے اور نہ تضاد۔

مشرکوں کی اندھی تقلید

الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ۙ﴿۲﴾ مَّاكِثِیْنَ فِیْهِ اَبَدًا ۙ﴿۳﴾

الصّٰلِحٰتِ	اَنَّ	لَهُمْ	اَجْرًا حَسَنًا ﴿۲﴾	مَّاكِثِیْنَ	فِیْهِ	اَبَدًا ﴿۳﴾
اچھے، نیک	کہ	ان کے لیے	اچھا ثواب (ہے)	رہنے والے	اس میں	ہمیشہ

خوشخبری دے کہ ان کے لیے اچھا ثواب ہے ○ جس میں ہمیشہ رہیں گے ○

وَّیُنْذِرَ الَّذِیْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۗ﴿۴﴾ مَا

وَّ	یُنْذِرَ	الَّذِیْنَ	قَالُوا	اتَّخَذَ	اللّٰهُ	وَلَدًا ﴿۴﴾	مَا
اور	وہ ڈرائے	ان لوگوں کو جو	کہتے ہیں	بنایا ہے	اللہ (نے)	کوئی بچہ	نہیں (ہے)

اور ان لوگوں کو ڈرائے جو کہتے ہیں کہ اللہ نے اپنا کوئی بچہ بنایا ہے ○ اس بارے میں

لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآىٕهِمْ ؕ كَبُرَتْ كَلِمَةً

لَهُمْ	بِهٖ	مِنْ عِلْمٍ (1)	وَّ	لَا	لِاٰبَآىٕهِمْ	كَبُرَتْ	كَلِمَةً
ان کو	اس کا	کچھ علم	اور	نہ	ان کے باپ دادا کو	وہ بہت بڑی ہے	بات

نہ تو وہ کچھ علم رکھتے ہیں اور نہ ان کے باپ دادا۔ کتنا بڑا بول ہے

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی

تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ؕ اِنْ یَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ﴿۵﴾ فَلَعَلَّكَ

تَخْرُجُ	مِنْ اَفْوَاهِهِمْ	اِنْ	یَّقُوْلُوْنَ	اِلَّا	كَذِبًا ﴿۵﴾	فَلَعَلَّكَ
(جو) نکلتی ہے	ان کے مونہوں سے	نہیں	وہ کہہ رہے	مگر	جھوٹ	تو شاید تم

جو ان کے منہ سے نکلتا ہے۔ وہ بالکل جھوٹ کہہ رہے ہیں ○ اگر وہ

بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ یُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِیْثِ

بَاخِعٌ (2)	نَّفْسَكَ	عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ	اِنْ	لَّمْ یُؤْمِنُوْا	بِهٰذَا الْحَدِیْثِ
ختم کر دو گے	اپنی جان	ان کے پیچھے	اگر	وہ ایمان نہ لائیں	اس بات پر

اس بات پر ایمان نہ لائیں تو ہو سکتا ہے کہ تم ان کے پیچھے غم کے مارے اپنی جان کو

(1)...... مراد یہ ہے کہ علم اس بات کا تقاضا ہی نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ اپنی کوئی اولاد بنائے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے لئے بچے کا ہونا فی نفسہٖ محال ہے اور انہوں نے یہ بات ان چیزوں میں غور و فکر کے بغیر محض جہالت کی وجہ سے کہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہو سکتی ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کے لئے محال ہیں۔ (2)... اس طرح کی آیات سے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جذبۂ تبلیغ، اُمت پر رحمت و شفقت کی انتہا اور رسالت کے حقوق کو انتہائی اعلیٰ طریقے سے ادا کرنے کا بھی پتہ چلتا ہے کہ وہ لوگ جن کا حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ طرزِ عمل حد سے زیادہ برا ہا ان کے ساتھ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا طرزِ عمل =

اَسَفًا ۝۶ اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِیْنَةً

اَسَفًا ۝۶	اِنَّا	جَعَلْنَا	مَا	عَلَى الْاَرْضِ	زِیْنَةً
غم، افسوس (کی وجہ سے)	بیشک	ہم نے بنایا	(ان چیزوں کو) جو	زمین پر (ہیں)	زینت

ختم کر دو ۝ بیشک ہم نے زمین پر موجود چیزوں کو زمین کیلئے زینت بنایا

لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَیُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۝۷ وَ

لَّهَا	لِنَبْلُوَهُمْ	اَیُّهُمْ	اَحْسَنُ	عَمَلًا ۝	وَ
اس (زمین) کے لئے	تاکہ ہم آزمائیں انہیں	ان میں کون	زیادہ اچھا (ہے)	عمل (میں)	اور

تاکہ ہم انہیں آزمائیں کہ ان میں عمل کے اعتبار سے کون اچھا ہے ۝ اور

اِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَیْهَا صَعِیْدًا جُرُزًا ۝۸ اَمْ

اِنَّا	لَجٰعِلُوْنَ	مَا	عَلَیْهَا	صَعِیْدًا جُرُزًا ۝۸ (1)	اَمْ
بیشک ہم	ضرور بنانے والے (ہیں)	(اسے) جو	اس (زمین) پر (ہے)	خشک مٹی (چٹیل میدان)	کیا

بیشک جو کچھ زمین پر ہے ہم اسے خشک میدان بنادیں گے ۝ کیا

حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَ الرَّقِیْمِ كَانُوْا مِنْ اٰیٰتِنَا

حَسِبْتَ	اَنَّ	اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَ الرَّقِیْمِ (2)	كَانُوْا	مِنْ اٰیٰتِنَا
تم نے سمجھا	کہ	پہاڑی غار اور جنگل کے کنارے والے	تھے	ہماری نشانیوں میں سے

تمہیں معلوم ہوا کہ پہاڑی غار اور جنگل کے کنارے والے وہ ہماری نشانیوں میں سے

عَجَبًا ۝۹ اِذْ اَوَى الْفِتْیَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَاۤ

عَجَبًا ۝۹	اِذْ	اَوَى	الْفِتْیَةُ	اِلَى الْكَهْفِ	فَقَالُوْا	رَبَّنَاۤ
ایک عجیب (نشانی)	جب	پناہ لی	نوجوانوں (نے)	غار کی طرف (میں)	پھر کہنے لگے	اے ہمارے رب

ایک عجیب نشانی تھے ۝ جب ان نوجوانوں نے ایک غار میں پناہ لی، پھر کہنے لگے: اے ہمارے رب!

دنیا کی زیب و زینت آزمائش ہے

دنیا فانی ہے

اصحابِ کہف کے واقعے کی ابتداء

حفاظتِ ایمان کیلئے اصحابِ کہف کی ہجرت اور دعا

== کیا ہے کہ ان کے ایمان نہ لانے کی وجہ سے اس قدر غمزدہ ہو رہے ہیں جس سے جان چلی جانے کا خطرہ ہے۔

1 ......اس آیت میں دنیا کی ناپائیداری اور قابلِ فنا ہونے کو بیان فرمایا ہے۔ دنیا کی محبت دور کرنے کا سب سے عمدہ طریقہ یہی ہے کہ اس کی فنائیت میں غور کیا جائے، آدمی جتنا اس میں غور کرتا جاتا ہے اتنی ہی دنیا کی محبت اس کے دل سے کم ہوتی جاتی ہے۔ 2 ......اصحابِ کہف کے متعلق قوی ترین قول یہ ہے کہ وہ سات حضرات تھے اگرچہ ان کے ناموں میں کسی قدر اختلاف ہے لیکن حضرت عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا کی روایت پر جو خازن میں ہے ان کے ==

اٰتِنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ رَحۡمَةً وَّ هَيِّئۡ لَنَا مِنۡ اَمۡرِنَا

مِنۡ اَمۡرِنَا	لَنَا	هَيِّئۡ	وَّ	رَحۡمَةً	مِنۡ لَّدُنۡكَ	اٰتِنَا
ہمارے کام سے (میں)	ہمارے لئے	مہیا فرما	اور	رحمت	اپنے پاس سے	ہمیں عطا فرما

ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما اور ہمارے لئے ہمارے معاملے میں ہدایت کے اسباب

رَشَدًا ﴿۱۰﴾ فَضَرَبۡنَا عَلٰۤى اٰذَانِهِمۡ فِى الۡكَهۡفِ سِنِيۡنَ عَدَدًا ﴿۱۱﴾ ثُمَّ

ثُمَّ	سِنِيۡنَ عَدَدًا ﴿۱۱﴾	فِى الۡكَهۡفِ	عَلٰۤى اٰذَانِهِمۡ (1)	فَضَرَبۡنَا	رَشَدًا ﴿۱۰﴾
پھر	گنتی کے کئی سال	غار میں	ان کے کانوں پر	تو ہم نے تھپکا	ہدایت کے اسباب

مہیا فرما ○ تو ہم نے اس غار میں ان کے کانوں پر گنتی کے کئی سال پردہ لگا رکھا ○ پھر

بَعَثۡنٰهُمۡ لِنَعۡلَمَ اَىُّ الۡحِزۡبَيۡنِ اَحۡصٰى لِمَا لَبِثُوۡۤا

لِمَا لَبِثُوۡۤا	اَحۡصٰى	اَىُّ الۡحِزۡبَيۡنِ	لِنَعۡلَمَ	بَعَثۡنٰهُمۡ
ان کے ٹھہرنے کی	زیادہ یاد رکھی	دو گروہوں میں سے کس نے	تاکہ دیکھیں	ہم نے اٹھایا، جگایا انہیں

ہم نے انہیں جگایا تاکہ دیکھیں کہ دو گروہوں میں سے کون ان کے ٹھہرنے کی مدت زیادہ درست

اَمَدًا ﴿۱۲﴾ ع نَحۡنُ نَقُصُّ عَلَيۡكَ نَبَاَهُمۡ بِالۡحَـقِّ ط

بِالۡحَـقِّ	نَبَاَهُمۡ (2)	عَلَيۡكَ	نَقُصُّ	نَحۡنُ	اَمَدًا ﴿۱۲﴾
حق کے ساتھ	ان کی خبر	تم پر (تمہارے سامنے)	ہم بیان کرتے ہیں	ہم	مدت

بتاتا ہے ○ ہم آپ کے سامنے ان کا ٹھیک ٹھیک حال بیان کرتے ہیں۔

اِنَّهُمۡ فِتۡيَةٌ اٰمَنُوۡا بِرَبِّهِمۡ وَزِدۡنٰهُمۡ

زِدۡنٰهُمۡ	وَ	بِرَبِّهِمۡ	اٰمَنُوۡا	فِتۡيَةٌ	اِنَّهُمۡ
ہم نے زیادہ کیا انہیں	اور	اپنے رب پر	جو ایمان لائے	کچھ جوان (تھے)	بیشک وہ

بیشک وہ کچھ جوان تھے جو اپنے رب پر ایمان لائے اور ہم نے ان کی ہدایت میں

==نام یہ ہیں۔ (1) مکسلمینا، (2) تملیخا، (3) مرطونس، (4) بینونس، (5) ساربینونس، (6) ذنوانس، (7) کشفیط طنونس اور اُن کے کتے کا نام قطمیر ہے۔ رقیم اس وادی کا نام ہے جس میں اصحابِ کہف ہیں۔

1 ......یعنی انہیں ایسی نیند سلا دیا کہ کوئی آواز بیدار نہ کرسکے۔ اصحابِ کہف بنی اسرائیل کے اولیاء ہیں۔ ان کا کھائے پیئے بغیر اتنی مدت زندہ رہنا کرامت ہے، اس سے معلوم ہوا کہ کراماتِ اولیاء برحق ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کرامت ولی سے سوتے میں بھی صادر ہوسکتی ہے۔ 2 ...اصحابِ کہف کے واقعے کی==

هُدًى ﴿۱۳﴾ وَّ رَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا

قَامُوْا	اِذْ	عَلٰى قُلُوْبِهِمْ	رَبَطْنَا	وَّ	هُدًى ﴿۱۳﴾
وہ کھڑے ہوئے	جب	ان کے دلوں پر	ہم نے گرہ لگادی	اور	ہدایت (میں)

اضافہ کردیا اور ہم نے ان کے دلوں کو قوت عطا فرمائی جب وہ کھڑے ہوگئے

فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَاۡ

لَنْ نَّدْعُوَاۡ	رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	رَبُّنَا	فَقَالُوْا[1]
ہم ہرگز عبادت نہیں کریں گے	آسمانوں اور زمین کا رب (ہے)	ہمارا رب (وہ ہے جو)	پھر انہوں نے کہا

تو کہنے لگے: ہمارا رب وہ ہے جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے، ہم اس کے سوا

مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَاۤ اِذًا

اِذًا	قُلْنَاۤ	لَّقَدْ	اِلٰهًا	مِنْ دُوْنِهٖۤ
اس وقت	ہم نے کہی	(اگر ایسا کیا تو) ضرور بیشک	کسی معبود (کی)	اس کے سوا

کسی معبود کی عبادت ہرگز نہیں کریں گے۔ اگر ہم ایسا کریں تو اس وقت ہم ضرور حد سے بڑھی ہوئی

شَطَطًا ﴿۱۴﴾ هٰۤؤُلَآءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً ؕ

اٰلِهَةً	مِنْ دُوْنِهٖۤ	اتَّخَذُوْا	قَوْمُنَا	هٰۤؤُلَآءِ	شَطَطًا ﴿۱۴﴾
معبود	اس کے سوا	انہوں نے بنالئے	ہماری قوم (ہے)	یہ	حد سے بڑھی ہوئی بات

بات کہنے والے ہوں گے ○ یہ ہماری قوم ہے انہوں نے اللہ کے سوا اور معبود بنا رکھے ہیں،

لَوْ لَا یَاْتُوْنَ عَلَیْهِمْ بِسُلْطٰنٍۭ بَیِّنٍ ؕ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ

مِمَّنِ	اَظْلَمُ	فَمَنْ	یَاْتُوْنَ عَلَیْهِمْ بِسُلْطٰنٍۭ بَیِّنٍ	لَوْ لَا
(اس) سے جو	زیادہ ظالم	تو کون	وہ لاتے ان پر کوئی روشن دلیل	کیوں نہیں

یہ ان پر کوئی روشن دلیل کیوں نہیں لاتے؟ تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو

═ تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج5، ص541 کا مطالعہ فرمائیں۔

1 ... اصحابِ کہف نے یہ بات دقیانوس بادشاہ کے سامنے اس وقت کی تھی جب اس نے انہیں اپنے دربار میں بلایا تھا۔

اِفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ﴿۱۵﴾ وَ اِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَ مَا

اِفْتَرٰى	عَلَى اللّٰهِ	كَذِبًا ﴿۱۵﴾	وَ	اِذِ	اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ [1]	وَ	مَا
بہتان باندھے	اللہ پر	جھوٹ	اور	جب	تم الگ ہو جاؤ ان سے	اور	جن کی

اللہ پر جھوٹ باندھے؟ ۝ اور (آپس میں کہا:) جب تم ان لوگوں سے اور

يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗۤا اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ

يَعْبُدُوْنَ	اِلَّا اللّٰهَ	فَاْوٗۤا	اِلَى الْكَهْفِ	يَنْشُرْ	لَكُمْ
وہ عبادت کرتے ہیں	اللہ کے سوا	تو پناہ لو	غار کی طرف	پھیلا دے گا	تمہارے لیے

اللہ کے سوا جن کو یہ پوجتے ہیں ان سے جدا ہو جاؤ تو غار میں پناہ لو، تمہارا رب تمہارے لیے

رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَ يُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ

رَبُّكُمْ	مِّنْ رَّحْمَتِهٖ	وَ	يُهَيِّئْ	لَكُمْ	مِّنْ اَمْرِكُمْ
تمہارا رب	اپنی رحمت	اور	مہیا کردے گا	تمہارے لئے	تمہارے کام سے (میں)

اپنی رحمت پھیلا دے گا اور تمہارے کام میں تمہارے لئے آسانی

مِّرْفَقًا ﴿۱۶﴾ وَ تَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ

مِّرْفَقًا ﴿۱۶﴾	وَ	تَرَى	الشَّمْسَ	اِذَا	طَلَعَتْ
آسانی کا سامان	اور	تم دیکھوگے	سورج (کو)	جب	وہ طلوع ہوتا ہے

مہیا کردے گا ۝ اور اے حبیب! تم سورج کو دیکھوگے کہ جب نکلتا ہے

تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَ اِذَا غَرَبَتْ

تَّزٰوَرُ	عَنْ كَهْفِهِمْ	ذَاتَ الْيَمِيْنِ [2]	وَ	اِذَا	غَرَبَتْ
(تو) مائل ہو کر نکل جاتا ہے	ان کی غار سے	دائیں طرف	اور	جب	وہ غروب ہوتا ہے

تو ان کے غار کے دائیں جانب مائل ہو کر نکل جاتا ہے اور جب غروب ہوتا ہے

1 ...... یہاں سے جو کلام ہے یہ ان اصحاب کہف کا آپس میں تھا۔ انہوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ اس کافر قوم میں نہ رہو بلکہ ان سے جدا ہو جاؤ اور جا کر کہیں کسی گوشہ میں چھپ جاؤ، جہاں ان کے فتنہ سے بچ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کیا کریں اور ہمیں امید ہے کہ اللہ تعالیٰ گوشۂ عافیت ضرور دے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ فتنوں کے زمانہ میں لوگوں سے علیحدگی اپنے ایمان کی حفاظت کا ذریعہ ہے۔

2 ...... یعنی ان پر سارا دن سایہ رہتا ہے اور طلوع سے غروب تک کسی وقت بھی دھوپ کی گرمی انہیں نہیں پہنچتی۔

تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَ هُمْ فِیْ فَجْوَةٍ

تَّقْرِضُهُمْ	ذَاتَ الشِّمَالِ	وَ	هُمْ	فِیْ فَجْوَةٍ
(تو) کترا کر نکل جاتا ہے ان سے	بائیں جانب	اور (حالانکہ)	وہ	کھلے حصے میں (ہوتے ہیں)

توان سے بائیں طرف کترا کر گزر جاتا ہے حالانکہ وہ اس غار کے کھلے حصے

مِّنْهُ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ ؕ مَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ

مِّنْهُ	ذٰلِكَ	مِنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ	مَنْ	یَّهْدِ	اللّٰهُ	فَهُوَ
اس (غار) سے (کے)	یہ	اللہ کی نشانیوں میں سے (ہے)	جسے	ہدایت دے	اللہ	تو وہی

میں ہیں۔ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے۔ جسے اللہ ہدایت دیتا ہے تو وہی

الْمُهْتَدِ ۚ وَ مَنْ یُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ

الْمُهْتَدِ	وَ	مَنْ	یُّضْلِلْ	فَلَنْ تَجِدَ	لَهٗ
ہدایت پانے والا (ہے)	اور	جسے	وہ گمراہ کردے	تو تم نہیں پاؤ گے	اس کے لئے

ہدایت پانے والا ہے اور جسے وہ گمراہ کرے تو تم ہرگز اس کیلئے

وَلِیًّا مُّرْشِدًا ﴿۱۷﴾ ع وَ تَحْسَبُهُمْ اَیْقَاظًا وَّ هُمْ

وَلِیًّا مُّرْشِدًا ﴿۱۷﴾	وَ	تَحْسَبُهُمْ	اَیْقَاظًا (۱)	وَّ	هُمْ
کوئی راہ دکھانے والا مددگار	اور	تم خیال کروگے انہیں	جاگتے ہوئے	اور (حالانکہ)	وہ

کوئی راہ دکھانے والا مددگار نہ پاؤ گے ○ اور تم انہیں جاگتے ہوئے خیال کروگے حالانکہ وہ

رُقُوْدٌ ۖۗ وَّ نُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْیَمِیْنِ وَ ذَاتَ الشِّمَالِ ۖۗ وَ

رُقُوْدٌ	وَّ	نُقَلِّبُهُمْ	ذَاتَ الْیَمِیْنِ	وَ	ذَاتَ الشِّمَالِ	وَ
سورہے (ہیں)	اور	ہم بدلتے رہتے ہیں انہیں	دائیں طرف	اور	بائیں طرف	اور

سورہے ہیں اور ہم ان کی دائیں اور بائیں کروٹ بدلتے رہتے ہیں اور

ع ۲ / ۱۵ / ۱۴

(1)......اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اگر تم انہیں دیکھو تو تم انہیں جاگتے ہوئے خیال کروگے کیونکہ ان کی آنکھیں کھلی ہیں حالانکہ وہ سورہے ہیں اور ہم سال میں ایک مرتبہ دس محرم شریف کو ان کی دائیں اور بائیں کروٹ بدلتے رہتے ہیں تاکہ ایک ہی طرح لیٹے رہنے سے ان کے بدن کو نقصان نہ پہنچے اور ان کا کتا غار کی چوکھٹ پر اپنی کلائیاں پھیلائے ہوئے ہے اور وہ بھی ان کے ساتھ کروٹ بدلتا ہے یعنی جب اصحاب کہف کروٹ بدلتے ہیں تو وہ بھی کروٹ بدلتا ہے۔

كَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِؕ لَوِ اطَّلَعْتَ

كَلْبُهُمْ (1)	بَاسِطٌ	ذِرَاعَيْهِ	بِالْوَصِيْدِ	لَوِ	اطَّلَعْتَ
ان کا کتا	پھیلائے ہوئے (ہے)	اپنی کلائیاں	غار کی چوکھٹ پر	اگر	تو جھانک کر دیکھ لے

ان کا کتا غار کی چوکھٹ پر اپنی کلائیاں پھیلائے ہوئے ہے۔ اے سننے والے! اگر تو انہیں جھانک کر

عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّ لَمُلِئْتَ مِنْهُمْ

عَلَيْهِمْ	لَوَلَّيْتَ	مِنْهُمْ	فِرَارًا (1)	وَ	لَمُلِئْتَ	مِنْهُمْ
ان پر (انہیں)	(تو) ضرور پھر جائے گا	ان سے	بھاگتے ہوئے	اور	ضرور تو بھر جائے گا	ان سے (کی)

دیکھ لے تو ان سے پیٹھ پھیر کر بھاگ جائے اور ان کی ہیبت سے

رُعْبًا ﴿۱۸﴾ وَ كَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَآءَلُوْا

رُعْبًا ﴿۱۸﴾	وَ	كَذٰلِكَ	بَعَثْنٰهُمْ	لِيَتَسَآءَلُوْا
ہیبت (میں)	اور	ایسا ہی	ہم نے اٹھایا، جگایا انہیں	تاکہ وہ ایک دوسرے سے (حالات) پوچھیں

بھر جائے ○ اور ویسا ہی ہم نے انہیں جگایا تاکہ آپس میں ایک دوسرے سے

بَيْنَهُمْؕ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْؕ قَالُوْا

بَيْنَهُمْ	قَالَ	قَآئِلٌ	مِّنْهُمْ	كَمْ	لَبِثْتُمْ	قَالُوْا
اپنے درمیان	کہا	ایک کہنے والے (نے)	ان میں سے	کتنی (دیر)	تم ٹھہرے	انہوں نے کہا

حالات پوچھیں۔ ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا: تم یہاں کتنی دیر رہے ہو؟ چند افراد نے کہا:

لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍؕ قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ

لَبِثْنَا	يَوْمًا	اَوْ	بَعْضَ يَوْمٍ	قَالُوْا	رَبُّكُمْ	اَعْلَمُ
ہم ٹھہرے	ایک دن	یا	دن کا کچھ حصہ	انہوں نے کہا	تمہارا رب	خوب جانتا ہے

کہ ہم ایک دن رہے ہیں یا ایک دن سے کچھ کم وقت۔ دوسروں نے کہا: تمہارا رب خوب جانتا ہے

اصحابِ کہف کی بیداری اور مدتِ قیام سے متعلق باہمی سوال و جواب

1 ...... علامہ قرطبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: جب نیک بندوں اور اولیاءِ کرام کی صحبت میں رہنے کی برکت سے ایک کتا اتنا بلند مقام پا گیا حتی کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر قرآنِ پاک میں فرمایا تو اس مسلمان کے بارے میں تیرا کیا گمان ہے جو اولیاء اور صالحین سے محبت کرنے والا اور ان کی صحبت سے فیضیاب ہونے والا ہے بلکہ اس آیت میں ان مسلمانوں کے لئے تسلی ہے جو کسی بلند مقام پر فائز نہیں۔ (قرطبی، الکھف، تحت الآیۃ: ۱۸، ۵/۲۶۹، الجزء العاشر) کہ وہ اپنی اس محبت و عقیدت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سرخ رُو ہوں گے۔ 2 ...... اللہ تعالیٰ نے ایسی ہیبت سے ان کی حفاظت فرمائی ہے کہ ان تک کوئی جا نہیں سکتا۔

بِمَا لَبِثْتُمْ ؕ فَابْعَثُوْۤا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖۤ

بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖۤ[1]	اَحَدَكُمْ	فَابْعَثُوْۤا	لَبِثْتُمْ	بِمَا
اپنی اس چاندی کے ساتھ	اپنے میں سے ایک (کو)	تو تم بھیجو	تم ٹھہرے	(اس) کو جتنا

جتنا تم ٹھہرے ہو تو اپنے میں سے ایک کو یہ چاندی دے کر

اِلَى الْمَدِیْنَةِ فَلْیَنْظُرْ اَیُّهَاۤ اَزْكٰى طَعَامًا

طَعَامًا	اَزْكٰى	اَیُّهَاۤ	فَلْیَنْظُرْ	اِلَى الْمَدِیْنَةِ
کھانا	زیادہ عمدہ (ہے)	کون سا	تو اسے چاہیے کہ دیکھے	شہر کی طرف

شہر کی طرف بھیجو تا کہ وہ دیکھے کہ وہاں کون سا کھانا زیادہ عمدہ ہے

فَلْیَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَ لْیَتَلَطَّفْ وَ

وَ	وَلْیَتَلَطَّفْ	مِّنْهُ	فَلْیَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ
اور	اور اسے چاہیے کہ نرمی سے کام لے	اسی میں سے	تو وہ لے آئے تمہارے پاس کوئی کھانا

پھر تمہارے پاس اسی میں سے کوئی کھانا لے آئے اور اسے چاہیے کہ نرمی سے کام لے اور

لَا یُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا ﴿۱۹﴾ اِنَّهُمْ اِنْ یَّظْهَرُوْا عَلَیْكُمْ

عَلَیْكُمْ	یَّظْهَرُوْا[2]	اِنْ	اِنَّهُمْ	اَحَدًا ﴿۱۹﴾	بِكُمْ	لَا یُشْعِرَنَّ
تم پر	آگاہ ہو گئے	اگر	بیشک وہ	کسی ایک (کو)	تم پر	ہرگز آگاہ نہ کرے

ہرگز کسی کو تمہاری اطلاع نہ دے ○ بیشک اگر انہوں نے تمہیں جان لیا

یَرْجُمُوْكُمْ اَوْ یُعِیْدُوْكُمْ فِیْ مِلَّتِهِمْ وَ

وَ	فِیْ مِلَّتِهِمْ	یُعِیْدُوْكُمْ	اَوْ	یَرْجُمُوْكُمْ
اور (اگر ایسا ہوا تو)	اپنے دین میں	پھیر لیں گے تمہیں	یا	(تو) پتھر ماریں گے تمہیں

تو تمہیں پتھر ماریں گے یا تمہیں اپنے دین میں پھیر لیں گے اور

نِصفُ القرآن باعتبار عدد الحروف بانٌ التاء بعد الیاء من المصف الاول و اللام الثانیۃ من النصف الاخیر ۱۲

[1] ......اصحابِ کہف اپنے ساتھ دقیانوسی سکے لے کر گئے تھے اور سوتے وقت انہیں اپنے سرہانے رکھ لیا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ مسافر کو خرچ ساتھ میں رکھنا طریقۂ توکل کے خلاف نہیں ہے، لہٰذا اسے چاہئے کہ اسباب اپنے ساتھ رکھے اور بھروسہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر رکھے۔

[2] ......اصحابِ کہف نے آپس میں کہا کہ اگر انہوں نے تمہیں جان لیا تو تمہیں پتھر ماریں گے اور بری طرح قتل کریں گے یا جبر و ستم سے تمہیں اپنے دین میں پھیر لیں گے اور اگر ایسا ہوا تو پھر تم کبھی بھی فلاح نہ پاؤ گے۔

اصحابِ کہف پر مطلع کیے جانے کی حکمت

لَنْ تُفْلِحُوْۤا اِذًا اَبَدًا ۝۲۰ وَ كَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَیْهِمْ

لَنْ تُفْلِحُوْۤا	اِذًا	اَبَدًا ۝۲۰	وَ	كَذٰلِكَ (1)	اَعْثَرْنَا	عَلَیْهِمْ
تم ہرگز فلاح نہ پاؤ گے	اس وقت	کبھی بھی	اور	اسی طرح	ہم نے مطلع کردیا	ان پر

اگر ایسا ہوا تو پھر تم کبھی بھی فلاح نہ پاؤ گے ○ اور اسی طرح ہم نے ان پر مطلع کردیا

لِیَعْلَمُوْۤا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ اَنَّ السَّاعَةَ لَا

لِیَعْلَمُوْۤا	اَنَّ	وَعْدَ اللّٰهِ	حَقٌّ	وَّ	اَنَّ	السَّاعَةَ	لَا
تاکہ لوگ جان لیں	کہ	اللہ کا وعدہ	سچا (ہے)	اور	یہ کہ	قیامت	نہیں

تاکہ لوگ جان لیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور یہ کہ قیامت میں

رَیْبَ فِیْهَا ۚۛ اِذْ یَتَنَازَعُوْنَ بَیْنَهُمْ اَمْرَهُمْ

رَیْبَ	فِیْهَا	اِذْ	یَتَنَازَعُوْنَ	بَیْنَهُمْ	اَمْرَهُمْ
کوئی شک، شبہ	اس میں	جب	وہ لوگ جھگڑنے لگے	اپنے درمیان	ان کے معاملے (میں)

کچھ شبہ نہیں، جب وہ لوگ ان کے معاملے میں باہم جھگڑنے لگے

اصحابِ کہف کی وفات کے بعد غار کے دہانے پر مسجد کی تعمیر

فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَیْهِمْ بُنْیَانًا ؕ رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ ؕ قَالَ

فَقَالُوا	ابْنُوْا	عَلَیْهِمْ	بُنْیَانًا	رَبُّهُمْ	اَعْلَمُ	بِهِمْ	قَالَ
تو کہنے لگے	بنادو	ان (کے غار) پر	کوئی عمارت	ان کا رب	خوب جانتا ہے	ان کو	کہا

تو کہنے لگے: ان کے غار پر کوئی عمارت بنادو، ان کا رب انہیں خوب جانتا ہے، جو لوگ

الَّذِیْنَ غَلَبُوْا عَلٰۤی اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَیْهِمْ

الَّذِیْنَ	غَلَبُوْا	عَلٰۤی اَمْرِهِمْ	لَنَتَّخِذَنَّ	عَلَیْهِمْ
ان لوگوں نے جو	غالب رہے	اپنے کام پر	ضرور ہم بنائیں گے	ان پر (کے قریب)

اپنے اس کام میں غالب رہے تھے انہوں نے کہا: ہم ضرور ان کے قریب ایک مسجد

1 ...... ارشاد فرمایا کہ جیسے ہم نے اصحابِ کہف کو جگایا تھا اسی طرح ہم نے لوگوں کو دقیانوس کے مرنے اور مدت گزر جانے کے بعد اصحابِ کہف کے بارے میں مطلع کردیا تاکہ تمام لوگ اور بالخصوص بیدروس بادشاہ کی قوم کے منکرینِ قیامت جان لیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا وعدہ سچا ہے اور یہ کہ قیامت میں کچھ شبہ نہیں۔ پھر اصحابِ کہف کی وفات کے بعد ان کے اردگرد عمارت بنانے میں لوگ باہم جھگڑنے لگے تو کہنے لگے: ان کے غار پر کوئی عمارت بنادو۔ ان کا رب عَزَّوَجَلَّ انہیں خوب جانتا ہے جو لوگ اپنے اس کام میں غالب رہے تھے یعنی بیدروس بادشاہ اور اس کے ساتھی، انہوں نے کہا: ہم ضرور ان کے قریب ایک مسجد بنائیں ==

اصحابِ کہف کی تعداد سے متعلق لوگوں کا اختلاف اور فضول سوالات کی ممانعت

مَّسْجِدًا ﴿۲۱﴾ سَیَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَ

وَ	كَلْبُهُمْ	رَّابِعُهُمْ	ثَلٰثَةٌ	سَیَقُوْلُوْنَ	مَّسْجِدًا ﴿۲۱﴾ (1)
اور	ان کا کتا (ہے)	(جبکہ) ان کا چوتھا	(وہ) تین (ہیں)	عنقریب لوگ کہیں گے	مسجد

بنائیں گے ○ اب لوگ کہیں گے کہ وہ تین ہیں (جبکہ) چوتھا ان کا کتا ہے اور

یَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًۢا بِالْغَیْبِ ۚ

رَجْمًۢا بِالْغَیْبِ	كَلْبُهُمْ	سَادِسُهُمْ	خَمْسَةٌ	یَقُوْلُوْنَ
بغیر دیکھے اندازے (ہیں)	ان کا کتا (ہے)	(اور) ان کا چھٹا	پانچ (ہیں)	(کچھ) کہیں گے

کچھ کہیں گے: وہ پانچ ہیں (اور) چھٹا ان کا کتا ہے (یہ سب) بغیر دیکھے اندازے ہیں

وَ یَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّ ثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ؕ قُلْ رَّبِّیْۤ

رَّبِّیْۤ	قُلْ	كَلْبُهُمْ	ثَامِنُهُمْ	وَّ	سَبْعَةٌ	یَقُوْلُوْنَ	وَ
میرا رب	تم کہو	ان کا کتا (ہے)	ان کا آٹھواں	اور	سات (ہیں)	(کچھ) کہیں گے	اور

اور کچھ کہیں گے: وہ سات ہیں اور آٹھواں ان کا کتا ہے۔ تم فرماؤ! میرا رب

اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا یَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِیْلٌ ۫ۙ فَلَا تُمَارِ

فَلَا تُمَارِ	قَلِیْلٌ	اِلَّا	مَّا یَعْلَمُهُمْ	بِعِدَّتِهِمْ	اَعْلَمُ
تو تم بحث نہ کرو	تھوڑے (لوگ)	مگر	نہیں جانتے انہیں	ان کی تعداد کو	خوب جانتا ہے

ان کی تعداد خوب جانتا ہے۔ انہیں بہت تھوڑے لوگ جانتے ہیں۔ تو ان کے بارے میں

فِیْهِمْ اِلَّا مِرَآءً ظَاهِرًا ۪ وَّ لَا تَسْتَفْتِ فِیْهِمْ

فِیْهِمْ	لَا تَسْتَفْتِ	وَّ	مِرَآءً ظَاهِرًا	اِلَّا	فِیْهِمْ
ان کے بارے میں	تم نہ پوچھو	اور	جتنی بحث ظاہر (ہوچکی)	مگر	ان کے بارے میں

بحث نہ کرو مگر اتنی ہی جتنی ظاہر ہوچکی ہے اور ان کے بارے میں ان میں سے کسی سے

=گے جس میں مسلمان نماز پڑھیں اور ان کے قرب سے برکت حاصل کریں۔

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کے مزارات کے قریب مسجدیں بنانا اہلِ ایمان کا قدیم طریقہ ہے اور قرآنِ کریم میں اس کا ذکر فرمانا اور اس کو منع نہ کرنا اس فعل کے درست ہونے کی قوی ترین دلیل ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ بزرگوں کے قرب میں برکت حاصل ہوتی ہے اسی لئے اہلُ اللہ کے مزارات پر لوگ حصولِ برکت کے لئے جایا کرتے ہیں۔

ع ۵-۳
۱۵

مسلمان اپنے ارادے میں اِنْ شَآءَ اللہ ضرور کہا کرے

مِّنْهُمْ اَحَدًا ﴿۲۲﴾ ع وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ

مِّنْهُمْ	اَحَدًا ﴿۲۲﴾	وَ	لَا تَقُوْلَنَّ (1)	لِشَایْءٍ	اِنِّیْ
ان میں سے	کسی ایک (سے)	اور	تم ہرگز نہ کہنا	کسی چیز کے متعلق	(کہ) بیشک میں

کچھ نہ پوچھو ○ اور ہرگز کسی چیز کے متعلق نہ کہنا کہ میں

فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ﴿۲۳﴾ لا اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ ز وَاذْكُرْ

فَاعِلٌ	ذٰلِكَ	غَدًا ﴿۲۳﴾	اِلَّاۤ	اَنْ	یَّشَآءَ	اللّٰهُ	وَ	اذْكُرْ
کرنے والا (ہوں)	یہ	کل	مگر	یہ کہ	چاہے	اللہ	اور	یاد کرلو

کل یہ کرنے والا ہوں ○ مگر یہ کہ اللہ چاہے اور جب

رَّبَّكَ اِذَا نَسِیْتَ وَقُلْ عَسٰۤی اَنْ یَّهْدِیَنِ رَبِّیْ

رَّبَّكَ	اِذَا	نَسِیْتَ (2)	وَ	قُلْ	عَسٰۤی	اَنْ	یَّهْدِیَنِ	رَبِّیْ
اپنے رب (کو)	جب	تم بھول جاؤ	اور	کہو	قریب ہے	کہ	دکھاوے مجھے	میرا رب

تم بھول جاؤ تو اپنے رب کو یاد کرلو اور یوں کہو کہ قریب ہے کہ میرا رب مجھے

اصحابِ کہف کے غار میں ٹھہرنے کی مدت

لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا ﴿۲۴﴾ وَلَبِثُوْا فِیْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِیْنَ وَ

لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا ﴿۲۴﴾	وَ	لَبِثُوْا	فِیْ كَهْفِهِمْ	ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِیْنَ	وَ
اس سے زیادہ قریب کوئی راستہ	اور	وہ ٹھہرے	اپنے غار میں	تین سو سال	اور

اس واقعے سے زیادہ قریب ہدایت کا کوئی راستہ دکھائے ○ اور وہ اپنے غار میں تین سو سال ٹھہرے اور

علمِ الٰہی کی شان اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا بیان

ازْدَادُوْا تِسْعًا ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا ج

ازْدَادُوْا	تِسْعًا ﴿۲۵﴾	قُلِ	اللّٰهُ	اَعْلَمُ	بِمَا	لَبِثُوْا
انہیں مزید ہوئے	نو (سال)	تم کہو	اللہ	خوب جانتا ہے	(اس) کو جتنا	وہ ٹھہرے

نو سال زیادہ ○ تم فرماؤ: اللہ خوب جانتا ہے وہ جتنا ٹھہرے۔

1 ......یہاں سے اسلامی تعلیمات کی ایک بنیادی چیز بیان فرمائی گئی ہے کہ مسلمان کو چاہئے کہ اپنے ارادے میں اِنْ شَآءَ اللہ ضرور کہا کرے، چنانچہ فرمایا گیا کہ اور ہرگز کسی چیز کے متعلق نہ کہنا کہ میں کل یہ کرنے والا ہوں مگر ساتھ ہی یہ کہا کرو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے تو میں کرلوں گا۔ مراد یہ ہے کہ جب کسی کام کا ارادہ ہو تو یہ کہنا چاہئے کہ اِنْ شَآءَ اللہ ایسا کروں گا۔ بغیر اِنْ شَآءَ اللہ کے نہ کہے۔ 2 ......اس آیت کے معنی سے متعلق تفسیروں میں کئی قول ہیں، ان میں سے دو یہ ہیں: (1) اگر اِنْ شَآءَ اللہ تعالیٰ کہنا یاد نہ رہے تو جب یاد آئے کہہ لو۔ (2) اگر کسی نماز کو بھول گئے تو یاد آتے ہی ادا کرلو۔

لَهٗ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ اَبْصِرْ بِهٖ وَ اَسْمِعْؕ

لَهٗ	غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	اَبْصِرْ بِهٖ	وَ	اَسْمِعْ
اسی کے لیے (ہیں)	آسمانوں اور زمین کے (سب) غیب	وہ کتنا دیکھنے والا	اور	کتنا سننے والا (ہے)

آسمانوں اور زمین کے سب غیب اسی کے لیے ہیں، وہ کتنا دیکھنے والا اور سننے والا ہے۔

مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِیٍّ٘ وَّ لَا یُشْرِكُ

مَا	لَهُمْ	مِّنْ دُوْنِهٖ	مِنْ وَّلِیٍّ	وَّ	لَا یُشْرِكُ
نہیں (ہے)	ان کے لئے	اس کے سوا	کوئی مددگار	اور	وہ شریک نہیں کرتا

ان کیلئے اس کے سوا کوئی مددگار نہیں اور وہ اپنے حکم میں

فِیْ حُكْمِهٖۤ اَحَدًا ۝۲۶ وَ اتْلُ مَاۤ اُوْحِیَ اِلَیْكَ

فِیْ حُكْمِهٖ	اَحَدًا ۝۲۶	وَ	اتْلُ[1]	مَاۤ	اُوْحِیَ	اِلَیْكَ
اپنے حکم میں	کسی ایک (کو)	اور	تلاوت کرو	(اس کی) جو	وحی بھیجی گئی ہے	تمہاری طرف

کسی کو شریک نہیں کرتا ○ اور اپنے رب کی کتاب سے

مِنْ كِتَابِ رَبِّكَؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ﲋ وَ لَنْ تَجِدَ

مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ	لَا	مُبَدِّلَ	لِكَلِمٰتِهٖ	وَ	لَنْ تَجِدَ
اپنے رب کی کتاب سے	نہیں	کوئی بدلنے والا	اس کی باتوں کو	اور	تم ہرگز نہ پاؤ گے

اس وحی کی تلاوت کرو جو آپ کی طرف بھیجی گئی ہے۔ اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں اور تم ہرگز

مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۝۲۷ وَ اصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ

مِنْ دُوْنِهٖ	مُلْتَحَدًا ۝۲۷	وَ	اصْبِرْ[2]	نَفْسَكَ	مَعَ الَّذِیْنَ
اس کے سوا	کوئی پناہ	اور	روک کر رکھو	اپنی جان	ان لوگوں کے ساتھ جو

اس کے سوا کوئی پناہ نہ پاؤ گے ○ اور اپنی جان کو ان لوگوں کے ساتھ مانوس رکھ جو

تلاوتِ قرآن کرتے رہنے کا حکم

نیک لوگوں اور ناداروں سے تعلق رکھنے اور قرب اختیار کرنے کا حکم

1 ...... اصحابِ کہف کا واقعہ مکمل ہونے کے بعد حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے رہنے کا حکم دیا۔ یہ حکم اگرچہ اصحابِ کہف کے واقعے کے اختتام کے طور پر ہے لیکن قرآنِ پاک کے عمومِ الفاظ کا اعتبار کرتے ہوئے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مطلقاً بھی قرآنِ پاک کی تلاوت کرنی چاہیے، سمجھ میں آئے یا نہ آئے۔ 2 ...... سردارانِ کفار کی ایک جماعت نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کیا کہ ہمیں غرباء اور شکستہ حالوں کے ساتھ بیٹھتے شرم آتی ہے۔ اگر آپ انہیں اپنی صحبت سے جدا کر دیں تو ہم اسلام لے آئیں اور ہمارے اسلام لانے سے خلقِ کثیر اسلام لے آئے گی۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ

یَدْعُوْنَ	رَبَّهُمْ	بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِیِّ	یُرِیْدُوْنَ	وَجْهَهٗ
پکارتے ہیں، عبادت کرتے ہیں	اپنے رب (کی)	صبح اور شام	وہ چاہتے ہیں	اس کی رضا

صبح وشام اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کی رضا چاہتے ہیں

وَ لَا تَعْدُ عَیْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِیْدُ زِیْنَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ وَ

وَ	لَا تَعْدُ[1]	عَیْنٰكَ	عَنْهُمْ	تُرِیْدُ	زِیْنَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا	وَ
اور	نہ پھریں	تمہاری آنکھیں	ان سے	چاہتے ہوئے	دنیوی زندگی کی زینت	اور

اور تیری آنکھیں دنیوی زندگی کی زینت چاہتے ہوئے انہیں چھوڑ کر اوروں پر نہ پڑیں اور

لَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَ اتَّبَعَ

لَا تُطِعْ	مَنْ	اَغْفَلْنَا	قَلْبَهٗ	عَنْ ذِكْرِنَا	وَ	اتَّبَعَ
بات نہ مان	(اس کی) جو	ہم نے غافل کردیا	اس کے دل (کو)	اپنی یاد سے	اور	وہ پیچھے چلا

اس کی بات نہ مان جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کردیا اور وہ اپنی خواہش کے

هَوٰىهُ وَ كَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ۲۸ وَ قُلِ الْحَقُّ

هَوٰىهُ	وَ	كَانَ	اَمْرُهٗ	فُرُطًا ۲۸	وَ	قُلِ	الْحَقُّ
اپنی خواہش (کے)	اور	ہے	اس کا کام	حد سے گزرا ہوا	اور	تم کہہ دو	حق

پیچھے چلا اور اس کا کام حد سے گزر گیا○ اور تم فرمادو کہ حق

مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ شَآءَ فَلْیُؤْمِنْ وَّ مَنْ شَآءَ

مِنْ رَّبِّكُمْ	فَمَنْ	شَآءَ	فَلْیُؤْمِنْ	وَّ	مَنْ	شَآءَ
تمہارے رب کی طرف سے (ہے)	تو جو	چاہے	تو وہ ایمان لائے	اور	جو	چاہے

تمہارے رب کی طرف سے ہے تو جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے

[1]...اس حکم میں قیامت تک کے مسلمانوں کو ہدایت ہے کہ غافلوں، متکبروں، ریاکاروں، دنیاداروں کی نہ مانا کریں اور ان کے مال ودولت پر نظریں نہ جمائیں بلکہ مخلص، صالح، غرباء ومساکین کے ساتھ تعلق رکھیں اور ان ہی کی اطاعت کیا کریں۔ دنیا کی محبت میں گرفتار مالداروں کی بات ماننا دین کو برباد کردیتا ہے۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں جو بات سمجھ آتی ہے وہ یہ ہے کہ مال اور مالدار فی نفسہ نہ برے ہیں اور نہ اچھے بلکہ مال کا غلط استعمال اور ایسے مالدار برے ہیں اور چونکہ مالدار عموماً نفس پرستی میں پڑ جاتے ہیں اسی لئے ان کی مذمت زیادہ بیان کی جاتی ہے۔

فَلْیَكْفُرْ ۙ اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِیْنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ

فَلْیَكْفُرْ	اِنَّاۤ	اَعْتَدْنَا	لِلظّٰلِمِیْنَ(1)	نَارًا	اَحَاطَ	بِهِمْ
تو وہ کفر کرے	بیشک	ہم نے تیار کر رکھی ہے	ظالموں کے لیے	آگ	گھیر لیں گی	ان کو

کفر کرے بیشک ہم نے ظالموں کے لیے وہ آگ تیار کر رکھی ہے جس کی دیواریں

سُرَادِقُهَا ؕ وَ اِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا

سُرَادِقُهَا	وَ	اِنْ	یَّسْتَغِیْثُوْا	یُغَاثُوْا
اس کی دیواریں	اور	اگر	وہ (پانی کی) فریاد کریں گے	(تو) ان کی فریاد پوری کی جائے گی

انہیں گھیر لیں گی اور اگر وہ پانی کے لیے فریاد کریں تو ان کی فریاد اس پانی سے

بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ یَشْوِی الْوُجُوْهَ ؕ

بِمَآءٍ	كَالْمُهْلِ	یَشْوِی	الْوُجُوْهَ
(اس) پانی کے ساتھ	(جو) پگھلائے ہوئے تانبے جیسا (ہوگا)	وہ بھون دے گا	(ان کے) چہرے

پوری کی جائے گی جو پگھلائے ہوئے تانبے کی طرح ہوگا جو اُن کے منہ کو بھون دے گا۔

بِئْسَ الشَّرَابُ ؕ وَ سَآءَتْ مُرْتَفَقًا ۝۲۹ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

بِئْسَ	الشَّرَابُ	وَ	سَآءَتْ	مُرْتَفَقًا ۝۲۹	اِنَّ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا
کیا ہی برا	پینا (ہے)	اور	کیا ہی بری	ٹھہرنے کی جگہ	بیشک	وہ لوگ جو	ایمان لائے

کیا ہی برا پینا اور دوزخ کیا ہی بری ٹھہرنے کی جگہ ہے ○ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور

اہلِ ایمان کو بشارت

وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِیْعُ اَجْرَ مَنْ

وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	اِنَّا	لَا نُضِیْعُ	اَجْرَ	مَنْ
اور	انہوں نے عمل کئے	اچھے، نیک	بیشک	ہم ضائع نہیں کرتے	(اس کا) ثواب	جو

نیک اعمال کئے ہم ان کا اجر ضائع نہیں کرتے جو

(1)..... اس آیت مبارکہ میں ہر اس مسلمان کے لئے بھی بڑی نصیحت ہے جو ظلم اور گناہ کرنے میں مصروف ہے، اسے اپنے گناہوں پر ندامت و شرمندگی کا اظہار کرتے ہوئے توبہ و استغفار کرنا اور نیک اعمال میں مصروف ہو جانا چاہئے ورنہ یاد رکھے کہ مرنے کے بعد کا سفر انتہائی طویل ہے، جہنم کی گرمی بڑی شدید ہے، اہلِ جہنم کا پانی پگھلے ہوئے تانبے کی طرح اور جہنمیوں کی پیپ ہے اور جہنم کی قید بہت سخت ہے۔

باعمل مسلمانوں کا اجر و ثواب

اَحۡسَنَ عَمَلًا ﴿۳۰﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمۡ جَنّٰتُ عَدۡنٍ تَجۡرِیۡ

تَجۡرِیۡ	جَنّٰتُ عَدۡنٍ	لَهُمۡ	اُولٰٓئِكَ	عَمَلًا ﴿۳۰﴾	اَحۡسَنَ
بہتی ہیں	ہمیشہ رہنے کے باغات (ہیں)	ان کے لیے	یہ لوگ	عمل (میں)	اچھا (ہو)

اچھے عمل کرنے والے ہوں ○ ان کے لیے ہمیشگی کے باغات ہیں ان کے نیچے

مِنۡ تَحۡتِهِمُ الۡاَنۡهٰرُ یُحَلَّوۡنَ فِیۡهَا مِنۡ اَسَاوِرَ

مِنۡ اَسَاوِرَ	فِیۡهَا	یُحَلَّوۡنَ	الۡاَنۡهٰرُ	مِنۡ تَحۡتِهِمُ
کنگن	ان (باغوں) میں	انہیں پہنائے جائیں گے	نہریں	ان کے نیچے

نہریں بہتی ہیں، انہیں ان باغوں میں سونے کے کنگن

مِنۡ ذَهَبٍ وَّیَلۡبَسُوۡنَ ثِیَابًا خُضۡرًا مِّنۡ سُنۡدُسٍ وَّاِسۡتَبۡرَقٍ

مِّنۡ سُنۡدُسٍ وَّاِسۡتَبۡرَقٍ [1]	ثِیَابًا خُضۡرًا	یَلۡبَسُوۡنَ	وَّ	مِنۡ ذَهَبٍ
باریک ریشم اور موٹے ریشم سے (کے)	سبز کپڑے	وہ پہنیں گے	اور	سونے سے (کے)

پہنائے جائیں گے اور وہ سبز رنگ کے باریک اور موٹے ریشم کے کپڑے پہنیں گے

مُّتَّكِـِٕیۡنَ فِیۡهَا عَلَی الۡاَرَآئِكِ ؕ نِعۡمَ الثَّوَابُ ؕ وَ

وَ	الثَّوَابُ	نِعۡمَ	عَلَی الۡاَرَآئِكِ	فِیۡهَا	مُّتَّكِـِٕیۡنَ
اور	ثواب	کیا ہی اچھا (ہے)	تختوں پر	ان میں	تکیے لگائے ہوئے (ہوں گے)

وہاں تختوں پر تکیے لگائے ہوئے ہوں گے۔ یہ کیا ہی اچھا ثواب ہے اور

ایک مالدار کافر اور غریب مومن کا حال

حَسُنَتۡ مُرۡتَفَقًا ﴿۳۱﴾ ع وَاضۡرِبۡ لَهُمۡ مَّثَلًا رَّجُلَیۡنِ جَعَلۡنَا

جَعَلۡنَا	رَّجُلَیۡنِ	مَّثَلًا	لَهُمۡ	اضۡرِبۡ [2]	وَ	مُرۡتَفَقًا ﴿۳۱﴾	حَسُنَتۡ
ہم نے بنائے	دو مردوں (کا)	حال	ان سے	بیان کرو	اور	آرام کی جگہ	وہ کیا ہی اچھی ہے

جنت کی کیا ہی اچھی آرام کی جگہ ہے ○ اور ان کے سامنے دو آدمیوں کا حال بیان کرو کہ ان میں سے

ع ۱٦

[1] ......ریشمی لباس اور سونے چاندی کے کنگن جنتی لباس ہیں، دنیا میں عورتوں کیلئے حلال اور مردوں کیلئے حرام ہیں۔ ریشم کے لباس سے متعلق مزید تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج5، ص564 کا مطالعہ فرمائیں۔

[2] ......اس پورے رکوع میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دو آدمیوں کا یعنی ایک مسلمان اور ایک کافر کا حال بیان کیا ہے اور کافر و مومن دونوں کو دعوتِ فکر دی ہے کہ اس واقعے میں غور کر کے اپنا اپنا انجام سمجھیں۔

لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَیْنِ مِنْ اَعْنَابٍ وَّ حَفَفْنٰهُمَا

لِاَحَدِهِمَا	جَنَّتَیْنِ	مِنْ اَعْنَابٍ	وَّ	حَفَفْنٰهُمَا
ان دونوں میں سے ایک کے لئے	دو باغ	انگوروں سے (کے)	اور	ہم نے ڈھانپ دیا انہیں

ایک آدمی کیلئے ہم نے انگوروں کے دو باغ بنائے اور ان دونوں باغوں کو

بِنَخْلٍ وَّ جَعَلْنَا بَیْنَهُمَا زَرْعًا ﴿۳۲﴾ كِلْتَا الْجَنَّتَیْنِ اٰتَتْ

بِنَخْلٍ	وَّ	جَعَلْنَا	بَیْنَهُمَا	زَرْعًا ﴿۳۲﴾ (1)	كِلْتَا	الْجَنَّتَیْنِ	اٰتَتْ
کھجوروں سے	اور	بنادی	ان کے درمیان	کھیتی	دونوں	باغوں (نے)	دیدیئے

کھجوروں سے ڈھانپ دیا اور ان کے درمیان میں کھیتی بھی بنادی ○ دونوں باغوں نے اپنے اپنے پھل

اُكُلَهَا وَ لَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَیْــٴًـا ۙ وَّ فَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا

اُكُلَهَا	وَ	لَمْ تَظْلِمْ	مِّنْهُ	شَیْــٴًـا	وَّ	فَجَّرْنَا	خِلٰلَهُمَا
اپنے پھل	اور	کمی نہ کی	اس سے	کچھ	اور	ہم نے جاری کردی	ان دونوں کے بیچ

دیدیئے اور اس میں کچھ کمی نہ کی اور دونوں کے بیچ میں ہم نے ایک نہر

نَهَرًا ﴿۳۳﴾ وَّ كَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَ هُوَ

نَهَرًا ﴿۳۳﴾	وَّ	كَانَ	لَهٗ	ثَمَرٌ (2)	فَقَالَ	لِصَاحِبِهٖ	وَ	هُوَ
ایک نہر	اور	تھے	اس کے پاس	پھل	تو اس نے کہا	اپنے ساتھی سے	اور	وہ

جاری کردی ○ اور اس آدمی کے پاس پھل تھے تو اس نے اپنے ساتھی سے کہا اور وہ

یُحَاوِرُهٗۤ اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّ اَعَزُّ

یُحَاوِرُهٗۤ (3)	اَنَا	اَكْثَرُ	مِنْكَ	مَالًا	وَّ	اَعَزُّ
فخریہ باتیں کرتا رہتا تھا اس سے	(کہ) میں	زیادہ ہوں	تجھ سے	مال (میں)	اور	زیادہ طاقتور ہوں

اس سے فخر و غرور کی باتیں کرتا رہتا تھا۔ (اس سے کہا) میں تجھ سے زیادہ مالدار ہوں اور افراد کے اعتبار سے

1 ...... آس پاس سبز باغ ہو اور بیچ میں ہرا بھرا کھیت ہو تو دیکھنے میں بہت ہی خوشنما معلوم ہوتا ہے اور اس سے مالک اپنی تمام ضروریات پوری کرلیتا ہے، کھیت سے غذا اور باغ سے پھل حاصل ہوتے ہیں۔

2 ...... یعنی اس باغ والے کافر آدمی کے پاس باغ کے علاوہ اور بھی بہت سامال و اسباب جیسے سونا، چاندی وغیرہ ہر قسم کا مال تھا۔

3 ...... اس سے معلوم ہوا کہ نعمتوں پر فخر و غرور کا اظہار کرنا اور مومن کو ذلیل جاننا کفار کا کام ہے۔

غریب مومن کا مالدار کافر کی فخریہ باتوں کا جواب

نَفَرًا ﴿۳۴﴾ وَ دَخَلَ جَنَّتَهٗ وَ هُوَ ظَالِمٌ

نَفَرًا ﴿۳۴﴾	وَ	دَخَلَ (1)	جَنَّتَهٗ	وَ	هُوَ	ظَالِمٌ
افراد (کے اعتبار سے)	اور	وہ داخل ہوا	اپنے باغ (میں)	اور (حالانکہ)	وہ	ظلم کرنے والا (تھا)

زیادہ طاقتور ہوں ○ اور وہ اپنے باغ میں گیا حالانکہ وہ اپنی جان پر

لِّنَفْسِهٖ ۚ قَالَ مَاۤ اَظُنُّ اَنْ تَبِیْدَ هٰذِهٖۤ اَبَدًا ﴿۳۵﴾ وَّ

لِّنَفْسِهٖ	قَالَ	مَاۤ اَظُنُّ	اَنْ	تَبِیْدَ	هٰذِهٖۤ	اَبَدًا ﴿۳۵﴾	وَّ
اپنی جان پر	اس نے کہا	میں گمان نہیں کرتا	کہ	فنا ہوگا	یہ (باغ)	کبھی	اور

ظلم کرنے والا تھا، کہنے لگا: میں گمان نہیں کرتا کہ یہ (باغ) کبھی فنا ہوگا ○ اور

مَاۤ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآىِٕمَةً ۙ وَّ لَىِٕنْ رُّدِدْتُّ

مَاۤ اَظُنُّ	السَّاعَةَ	قَآىِٕمَةً	وَّ	لَىِٕنْ	رُّدِدْتُّ
میں گمان نہیں کرتا	(کہ) قیامت	قائم ہونے والی (ہے)	اور	ضرور اگر	مجھے لوٹایا گیا

میں گمان نہیں کرتا کہ قیامت قائم ہونے والی ہے اور اگر مجھے میرے رب کی طرف

اِلٰی رَبِّیْ لَاَجِدَنَّ خَیْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ﴿۳۶﴾ قَالَ

اِلٰی رَبِّیْ	لَاَجِدَنَّ	خَیْرًا مِّنْهَا	مُنْقَلَبًا ﴿۳۶﴾ (2)	قَالَ
میرے رب کی طرف	(تو) ضرور میں پالوں گا	اس (باغ) سے بہتر	پلٹنے کی جگہ	کہا

لوٹایا بھی گیا تو میں ضرور اس باغ سے بہتر پلٹنے کی جگہ پالوں گا ○ اس کے ساتھی نے

لَهٗ صَاحِبُهٗ وَ هُوَ یُحَاوِرُهٗۤ اَكَفَرْتَ

لَهٗ	صَاحِبُهٗ	وَ	هُوَ	یُحَاوِرُهٗۤ	اَكَفَرْتَ
اس سے	اس کے ساتھی (نے)	اور	وہ	فخریہ باتوں کا جواب دے رہا تھا اسے	کیا تو نے کفر کیا

اس کی فخر و غرور کی باتوں کا جواب دیتے ہوئے کہا: کیا تو اس کے ساتھ

1 ...... یہاں سے اس کافر کی غافلانہ باتوں کی ابتداء ہوتی ہے چنانچہ وہ باغات کا مالک مسلمان کا ہاتھ پکڑ کر اس کو ساتھ لے کر باغ میں گیا، وہاں اسے فخریہ طور پر ہر طرف لے کر پھرا اور مسلمان کو ہر ہر چیز دکھائی اور پھر باغ کی زینت و زیبائش اور رونق و بہار دیکھ کر مغرور ہوگیا اور کہنے لگا: میں گمان نہیں کرتا کہ یہ باغ کبھی فنا ہوگا یعنی ساری عمر مجھے پھل دیتا رہے گا۔ 2 ...... اس سے معلوم ہوا کہ برے اعمال کر کے جنت کی آس لگانا کافروں کا شیوہ ہے، جو کاشت کر کے گندم کاٹنے کی امید نہیں رکھنی چاہیے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ دنیا میں مال ملنے کو اللہ تعالیٰ کی رضا کی علامت سمجھنا کفار کا کام ہے۔

غریب مومن کی مالدار کافر کو تفہیم و نصیحت

بِالَّذِیْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ

بِالَّذِیْ	خَلَقَكَ	مِنْ تُرَابٍ	ثُمَّ	مِنْ نُّطْفَةٍ	ثُمَّ
(اس کے) ساتھ جس نے	پیدا کیا تجھے	مٹی سے	پھر	منی سے	پھر

کفر کرتا ہے جس نے تجھے مٹی سے بنایا پھر نطفہ سے پھر

سَوّٰىكَ رَجُلًا ؕ﴿۳۷﴾ لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّیْ وَ

سَوّٰىكَ	رَجُلًا ﴿۳۷﴾	لٰكِنَّا۠	هُوَ	اللّٰهُ	رَبِّیْ	وَ
بالکل صحیح بنادیا تجھے	مرد	لیکن	(میں یہی کہتا ہوں) وہ	اللہ (ہی)	میرا رب (ہے)	اور

تجھے بالکل صحیح مرد بنادیا ○ لیکن (میں تو یہی کہتا ہوں کہ) وہ اللہ ہی میرا رب ہے اور

لَاۤ اُشْرِكُ بِرَبِّیْۤ اَحَدًا ﴿۳۸﴾ وَ لَوْ لَاۤ اِذْ دَخَلْتَ

لَاۤ اُشْرِكُ	بِرَبِّیْۤ	اَحَدًا ﴿۳۸﴾	وَ	لَوْ لَاۤ	اِذْ	دَخَلْتَ
میں شریک نہیں کرتا	اپنے رب کا	کسی ایک (کو)	اور	(ایسا) کیوں نہ ہوا	جب	تو داخل ہوا

میں کسی کو اپنے رب کا شریک نہیں کرتا ○ اور ایسا کیوں نہ ہوا کہ جب تو

جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ

جَنَّتَكَ	قُلْتَ [1]	مَا	شَآءَ	اللّٰهُ	لَا	قُوَّةَ	اِلَّا	بِاللّٰهِ
اپنے باغ (میں)	(تو) تو کہتا	جو	چاہا	اللہ (نے)	نہیں	کوئی قوت	مگر	اللہ کی مدد سے

اپنے باغ میں گیا تو کہتا: (یہ سب وہ ہے) جو اللہ نے چاہا، ساری قوت اللہ کی مدد سے ہی ہے۔

اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّ وَلَدًا ﴿۳۹﴾ ۚ فَعَسٰى رَبِّیْۤ

اِنْ	تَرَنِ اَنَا	اَقَلَّ	مِنْكَ	مَالًا	وَّ	وَلَدًا ﴿۳۹﴾	فَعَسٰى	رَبِّیْۤ
اگر	تو دیکھ رہا ہے مجھے	کم	اپنے سے	مال	اور	اولاد (میں)	تو قریب ہے	میرا رب

اگر تو مجھے اپنے مقابلے میں مال اور اولاد میں کم دیکھ رہا ہے ○ تو قریب ہے کہ میرا رب

[1]...... مسلمان نے اس کافر کو سمجھاتے ہوئے کہا کہ ایسا کیوں نہ ہوا کہ تو اس سارے باغ اور اسباب پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قدرت و نعمت کا معترف ہوتا اور اگر تو باغ دیکھ کر ماشاء اللہ کہتا اور اعتراف کرتا کہ یہ باغ اور اُس کے تمام محاصل و منافع اللہ تعالیٰ کی مشیت اور اس کے فضل و کرم سے ہیں اور سب کچھ اس کے اختیار میں ہے، چاہے اس کو آباد رکھے اور چاہے ویران کرے، ایسا کہتا تو یہ تیرے حق میں بہتر ہوتا۔ یہاں سے مسلمان اور کافر کا فرق واضح ہوا کہ کافر اپنے مال و دولت اور کامیابی کو اپنی کوششوں کا نتیجہ سمجھتا ہے جبکہ مسلمان اپنی ہر کامیابی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم کی طرف منسوب کرتا ہے۔

اَنْ یُّؤْتِیَنِ خَیْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَ یُرْسِلَ عَلَیْهَا

عَلَیْهَا	یُرْسِلَ	وَ	مِّنْ جَنَّتِكَ	خَیْرًا	یُّؤْتِیَنِ	اَنْ
(تیرے) اس (باغ) پر	بھیج دے	اور	تیرے باغ سے	بہتر	عطا فرمادے مجھے	کہ

مجھے تیرے باغ سے بہتر عطا فرمادے اور تیرے باغ پر

حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِیْدًا زَلَقًا ﴿۴۰﴾ اَوْ یُصْبِحَ مَآؤُهَا

مَآؤُهَا	یُصْبِحَ	اَوْ	صَعِیْدًا زَلَقًا ﴿۴۰﴾	فَتُصْبِحَ	مِّنَ السَّمَآءِ	حُسْبَانًا
اس کا پانی	ہوجائے	یا	چٹیل میدان	تو وہ ہو کر رہ جائے	آسمان سے	بجلیاں

آسمان سے بجلیاں گرادے تو وہ چٹیل میدان ہو کر رہ جائے ○ یا اس باغ کا پانی

غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِیْعَ لَهٗ طَلَبًا ﴿۴۱﴾ وَ اُحِیْطَ

اُحِیْطَ[1]	وَ	طَلَبًا ﴿۴۱﴾	لَهٗ	فَلَنْ تَسْتَطِیْعَ	غَوْرًا
گھیر لیا گیا	اور	تلاش کرنے (کی)	اس کو	پھر تو ہرگز طاقت نہ رکھے	دھنسا ہوا

زمین میں دھنس جائے پھر تو اسے ہرگز تلاش نہ کرسکے ○ اور اس کے پھل

بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ یُقَلِّبُ كَفَّیْهِ عَلٰى مَاۤ اَنْفَقَ

اَنْفَقَ	مَاۤ	عَلٰى	كَفَّیْهِ	یُقَلِّبُ	فَاَصْبَحَ	بِثَمَرِهٖ
اس نے خرچ کیا	جو	(اس) پر	اپنی ہتھیلیاں	پلٹتا ہوا (ملتا ہوا)	تو وہ رہ گیا	اس کے پھلوں کو

گھیر لیے گئے تو وہ ان اخراجات پر اپنے ہاتھ ملتا رہ گیا جو اس باغ میں

فِیْهَا وَ هِیَ خَاوِیَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَ یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ

یٰلَیْتَنِیْ	یَقُوْلُ	وَ	عَلٰى عُرُوْشِهَا	خَاوِیَةٌ	هِیَ	وَ	فِیْهَا
اے کاش	مالک کہہ رہا تھا	اور	اپنی چھتوں (چھپروں) پر	گرا ہوا تھا	وہ (باغ)	اور	اس (باغ) میں

خرچ کئے تھے اور وہ باغ اپنی چھتوں کے بل اوندھے منہ گرا ہوا تھا اور وہ مالک کہہ رہا ہے، اے کاش!

باغ کی تباہی اور مالدار کافر کی ندامت

[1] ......ارشاد فرمایا کہ اس کافر کے باغ پر عذاب آگیا اور باغ کے ساتھ ساتھ اس کے دیگر ہر طرح کے مال و اسباب پھل ہلاکت میں گھیر لئے گئے اور باغ بالکل ویران ہو گیا تو وہ حسرت کے ساتھ ان اخراجات پر اپنے ہاتھ ملتا رہ گیا جو اس نے باغ کی دیکھ بھال میں خرچ کئے تھے اور وہ باغ اپنی چھتوں کے بل اوندھے منہ گر گیا، پھر اس حال کو پہنچ کر اسے مومن کی نصیحت یاد آئی اور وہ سمجھا کہ یہ اُس کے کفر و سرکشی کا نتیجہ ہے اور اس وقت وہ کہنے لگا کہ اے کاش! میں نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہوتا۔

اللہ کا فر کی جنتی

لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّیْۤ اَحَدًا ﴿۴۲﴾ وَ لَمْ تَكُنْ لَّهٗ

لَمْ اُشْرِكْ	بِرَبِّیْۤ	اَحَدًا ﴿۴۲﴾	وَ	لَمْ تَكُنْ	لَّهٗ
میں نے شریک نہ کیا ہوتا	اپنے رب کے ساتھ	کسی ایک (کو)	اور	نہ تھی	اس کے پاس

میں نے اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہوتا ○ اور اس کے پاس کوئی جماعت

فِئَةٌ یَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ مَا كَانَ مُنْتَصِرًا ﴿۴۳﴾ؕ

فِئَةٌ	یَّنْصُرُوْنَهٗ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	وَ	مَا كَانَ	مُنْتَصِرًا ﴿۴۳﴾
کوئی جماعت	جو مدد کرتی اس کی	اللہ کے سامنے	اور	وہ نہیں تھا	بدلہ لینے کے قابل

نہ تھی جو اللہ کے سامنے اس کی مدد کرتی اور نہ ہی وہ خود بدلہ لینے کے قابل تھا ○

اللہ کافر اور غریب مومن کے واقعہ سے حاصل ہونے والا سبق

هُنَالِكَ الْوَلَایَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ؕ هُوَ خَیْرٌ ثَوَابًا

هُنَالِكَ (1)	الْوَلَایَةُ	لِلّٰهِ الْحَقِّ	هُوَ	خَیْرٌ	ثَوَابًا
یہیں (سے پتہ چلتا ہے کہ)	تمام اختیار	سچے اللہ کا (ہے)	وہی	سب سے بہتر	ثواب دینے والا

یہاں پتہ چلتا ہے کہ تمام اختیار سچے اللہ کا ہے، وہ سب سے بہتر ثواب دینے والا

وَّ خَیْرٌ عُقْبًا ﴿۴۴﴾ؑ وَ اضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا

وَّ	خَیْرٌ	عُقْبًا ﴿۴۴﴾	وَ	اضْرِبْ	لَهُمْ	مَّثَلَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا (2)
اور	سب سے بہتر	انجام عطا کرنے والا	اور	بیان کرو	ان سے	(کہ) دنیاوی زندگی کی مثال

اور سب سے اچھا انجام عطا فرمانے والا ہے ○ اور ان کے سامنے بیان کرو کہ دنیا کی زندگی کی مثال ایسی ہے

دنیاوی زندگی کے فنا ہونے کی ایک مثال

كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ

كَمَآءٍ	اَنْزَلْنٰهُ	مِنَ السَّمَآءِ	فَاخْتَلَطَ	بِهٖ
(اس) پانی کی طرح (ہے)	جسے ہم نے اتارا	آسمان سے	تو گھنا ہو کر نکلا	اس کے سبب

جیسے ایک پانی ہو جسے ہم نے آسمان سے اتارا تو اس کے سبب زمین کا سبزہ

ع ۱۷

1 ..... یہاں اس واقعے کا سبق بیان فرمایا گیا ہے کہ یہاں پتہ چلتا ہے اور ایسے حالات میں معلوم ہوتا ہے کہ تمام اختیارات اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دستِ قدرت میں ہیں۔ وہی چاہے تو پھلوں سے لدے ہوئے باغات عطا فرمادے اور وہ چاہے تو ایک لمحے میں سب کچھ تہس نہس کر دے۔

2 ..... اس آیت میں دنیاوی زندگی کے قابلِ فنا ہونے کو ایک مثال کے ذریعے سمجھایا گیا ہے، اس مثال کا خلاصہ یہ ہے کہ جس طرح سبزہ خوشنما ہونے کے بعد فنا ہو جاتا ہے اسی طرح دنیا کی یہ زندگی بھی ختم ہو جائے گی۔ اس سے معلوم ہوا کہ فانی دنیا پر شیدا ہونا عقل مند کا کام نہیں۔

مال و اولاد اور نیک اعمال کی حقیقت

نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِیْمًا تَذْرُوْهُ الرِّیٰحُؕ وَ كَانَ اللّٰهُ

نَبَاتُ الْاَرْضِ	فَاَصْبَحَ	هَشِیْمًا	تَذْرُوْهُ	الرِّیٰحُ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ
زمین کا سبزہ	پھر وہ ہو گیا	سوکھی گھاس	جسے اڑاتی ہیں	ہوائیں	اور	ہے	اللہ

گھنا ہو کر نکلا پھر وہ سوکھی گھاس بن گیا جسے ہوائیں اڑاتی پھرتی ہیں اور اللہ

عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ مُّقْتَدِرًا ﴿۴۵﴾ اَلْمَالُ وَ الْبَنُوْنَ زِیْنَةُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَاۚ وَ

عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	مُّقْتَدِرًا ﴿۴۵﴾	اَلْمَالُ	وَ	الْبَنُوْنَ	زِیْنَةُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا[1]	وَ
ہر چیز پر	قدرت رکھنے والا	مال	اور	بیٹے	دنیاوی زندگی کی رونق (ہیں)	اور

ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے ○ مال اور بیٹے دنیا کی زندگی کی رونق ہیں اور

الْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّ

الْبٰقِیٰتُ	الصّٰلِحٰتُ[2]	خَیْرٌ	عِنْدَ رَبِّكَ	ثَوَابًا	وَّ
باقی رہنے والی	اچھی باتیں	زیادہ بہتر (ہیں)	تیرے رب کے نزدیک	ثواب (میں)	اور

باقی رہنے والی اچھی باتیں تیرے رب کے نزدیک ثواب کے اعتبار سے زیادہ بہتر اور

قیامت قائم ہوتے وقت کے ہولناک مناظر

خَیْرٌ اَمَلًا ﴿۴۶﴾ وَ یَوْمَ نُسَیِّرُ الْجِبَالَ وَ

خَیْرٌ	اَمَلًا ﴿۴۶﴾	وَ	یَوْمَ[3]	نُسَیِّرُ	الْجِبَالَ	وَ
زیادہ اچھی (ہیں)	امید (کے اعتبار سے)	اور	(جس) دن	ہم چلائیں گے	پہاڑوں (کو)	اور

امید کے اعتبار سے زیادہ اچھی ہیں ○ اور یاد کرو جس دن ہم پہاڑوں کو چلائیں گے اور

تَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةًۙ وَّ حَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ

تَرَى	الْاَرْضَ	بَارِزَةً	وَّ	حَشَرْنٰهُمْ	فَلَمْ نُغَادِرْ
تم دیکھو گے	زمین (کو)	صاف کھلی ہوئی	اور	ہم اٹھائیں گے لوگوں کو	تو ہم نہیں چھوڑیں گے

تم زمین کو صاف کھلی ہوئی دیکھو گے (جس پر پہاڑ وغیرہ کچھ بھی نہ ہو گا) اور ہم لوگوں کو اٹھائیں گے تو ان میں سے

[1]......مال اور اولاد فی نفسہٖ تو اگرچہ دنیا ہیں لیکن یہی دو چیزیں آخرت کیلئے عظیم زادِ راہ بھی بن سکتی ہیں کیونکہ اگر مال کو راہِ خدا میں خرچ کیا اور خصوصاً کوئی صدقۂ جاریہ کا کام کیا تو یہی مال نجات کا ذریعہ بنے گا اور یونہی اگر اولاد کی اچھی تربیت کی اور نیکی کے راستے پر لگایا تو ان کی نیکیوں کا ثواب بھی ملے گا اور اس کے ساتھ اولاد کی دعائیں بھی ملتی رہیں گی۔ [2]......ان سے نیک اعمال مراد ہیں جن کے ثمرے انسان کے لئے باقی رہتے ہیں، جیسا کہ پنج گانہ نمازیں، تسبیح و تحمید اور جملہ عبادات۔ [3]... دنیا کی فنائیت اور اسبابِ دنیا کی حقیقت بیان کرنے کے بعد اب قیامت کی ہولناکی کا بیان کیا جا رہا ہے۔

قیامت قائم ہونے کے بعد کی منظر کشی

مِنْهُمْ اَحَدًاۚ(۴۷) وَ عُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّاؕ

مِنْهُمْ	اَحَدًا (۴۷)	وَ	عُرِضُوْا	عَلٰى رَبِّكَ	صَفًّا
ان میں سے	کسی ایک (کو)	اور	انہیں پیش کیا جائے گا	تیرے رب پر (کے حضور)	صف باندھے

کسی کو نہ چھوڑیں گے ○ اور سب تمہارے رب کی بارگاہ میں صفیں باندھے پیش کئے جائیں گے،

لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍۭ٘ بَلْ

لَقَدْ	جِئْتُمُوْنَا	كَمَا	خَلَقْنٰكُمْ	اَوَّلَ مَرَّةٍ	بَلْ
ضرور بیشک	تم آئے ہمارے پاس	جیسے	ہم نے پیدا کیا تمہیں	پہلی بار	بلکہ

بیشک تم ہمارے پاس ویسے ہی آئے جیسے ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا، بلکہ

نامۂ اعمال ملنے کے بعد مجرموں کا حال

زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا(۴۸) وَ

زَعَمْتُمْ	اَلَّنْ نَّجْعَلَ	لَكُمْ	مَّوْعِدًا (۴۸)	وَ
تم نے گمان کیا تھا	کہ ہم ہرگز نہیں رکھیں گے	تمہارے لیے	کوئی وعدے کا وقت	اور

تمہارا گمان تھا کہ ہم ہرگز تمہارے لیے کوئی وعدے کا وقت نہ رکھیں گے ○ اور

وُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِیْنَ مُشْفِقِیْنَ مِمَّا

وُضِعَ [1]	الْكِتٰبُ	فَتَرَى	الْمُجْرِمِیْنَ	مُشْفِقِیْنَ	مِمَّا
رکھا جائے گا	اعمال نامہ	تو تم دیکھو گے	مجرموں (کو)	ڈررہے ہوں گے	(اس) سے جو

نامہ اعمال رکھا جائے گا تو تم مجرموں کو دیکھو گے کہ اس میں جو (لکھا ہوا) ہو گا

فِیْهِ وَ یَقُوْلُوْنَ یٰوَیْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ

فِیْهِ	وَ	یَقُوْلُوْنَ	یٰوَیْلَتَنَا	مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ
اس میں (لکھا ہو گا)	اور	کہیں گے	ہائے ہماری خرابی	اس اعمال نامے کو کیا ہے

اس سے ڈر رہے ہوں گے اور کہیں گے: ہائے ہماری خرابی! اس نامہ اعمال کو کیا ہے کہ

[1] ... یہاں قیامت کا وہ اہم اور نازک ترین مرحلہ بیان کیا گیا ہے جہاں جنتی اور جہنمی ہونے کا اعلان ہوتا ہے کہ ہر بندے کا نامۂ اعمال اس کو دیا جائے گا، مومن کا دائیں ہاتھ میں اور کافر کا بائیں میں۔ اس وقت نامۂ اعمال کو دیکھ کر جو برے لوگوں کی حالت ہو گی وہ دہشت انگیز ہو گی کہ وہ نامۂ اعمال دیکھ کر ڈر رہے ہوں گے اور کہیں گے: ہائے ہماری خرابی! اس نامۂ اعمال کو کیا ہے کہ اس نے ہر چھوٹے اور بڑے گناہ کو گھیرا ہوا ہے، ایک ذرے کے برابر بھی کوئی گناہ ہو گا تو وہ نامۂ اعمال میں درج ہو گا اور لوگ اپنے تمام اعمال کو اپنے سامنے موجود پائیں گے۔

لَا یُغَادِرُ صَغِیْرَةً وَّ لَا كَبِیْرَةً اِلَّاۤ اَحْصٰىهَا ۚ وَ

لَا یُغَادِرُ	صَغِیْرَةً	وَّ	لَا	كَبِیْرَةً	اِلَّاۤ	اَحْصٰىهَا	وَ
اس نے نہیں چھوڑا	کوئی چھوٹا گناہ	اور	نہ	بڑا گناہ	مگر	گھیرا ہوا ہے اسے	اور

اس نے ہر چھوٹے اور بڑے گناہ کو گھیرا ہوا ہے اور

وَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ؕ وَ لَا یَظْلِمُ رَبُّكَ

وَجَدُوْا	مَا	عَمِلُوْا	حَاضِرًا[1]	وَ	لَا یَظْلِمُ	رَبُّكَ
وہ پائیں گے	جو	انہوں نے عمل کئے	(اپنے) سامنے موجود	اور	ظلم نہیں کرے گا	تیرا رب

لوگ اپنے تمام اعمال کو اپنے سامنے موجود پائیں گے اور تمہارا رب کسی پر

اَحَدًا ﴿۴۹﴾ ع وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا

اَحَدًا ﴿۴۹﴾	وَ	اِذْ	قُلْنَا[2]	لِلْمَلٰٓىٕكَةِ	اسْجُدُوْا	لِاٰدَمَ	فَسَجَدُوْۤا
کسی ایک (پر)	اور	جب	ہم نے کہا	فرشتوں سے	سجدہ کرو	آدم کو	تو انہوں نے سجدہ کیا

ظلم نہیں کرے گا ○ اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں سے فرمایا: آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا

اِلَّاۤ اِبْلِیْسَ ؕ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ؕ

اِلَّاۤ	اِبْلِیْسَ	كَانَ	مِنَ الْجِنِّ	فَفَسَقَ	عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ
سوائے	ابلیس (کے)	وہ تھا	جنوں میں سے	تو وہ نکل گیا	اپنے رب کے حکم سے

سوائے ابلیس کے، وہ جنوں میں سے تھا تو وہ اپنے رب کے حکم سے نکل گیا

اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَ ذُرِّیَّتَهٗۤ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِیْ وَ هُمْ

اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ	وَ	ذُرِّیَّتَهٗۤ	اَوْلِیَآءَ	مِنْ دُوْنِیْ	وَ	هُمْ
تو کیا تم بناتے ہو اسے	اور	اس کی اولاد (کو)	دوست	میرے سوا	اور (حالانکہ)	وہ

تو (اے لوگو!) کیا تم اسے اور اس کی اولاد کو میرے سوا دوست بناتے ہو حالانکہ وہ

شیطان کے ابتدائی کردار کا بیان اور اس کی پیروی سے بچنے کی تاکید

ع ۵ / ۱۸

1 ...اس آیتِ مبارکہ کو سامنے رکھتے ہوئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ خاص طور پر کبیرہ گناہوں سے بچے اور اس کے ساتھ ساتھ صغیرہ گناہوں سے بھی خود کو بچانے کی کوشش کرے کیونکہ قیامت کے دن صغیرہ اور کبیرہ ہر طرح کے گناہ نامۂ اعمال میں لکھے ہوئے ملیں گے اور اس دن ہر شخص اپنے اعمال کے درخت کا پھل پائے گا۔ 2 ......اس پورے رکوع میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے شیطان کے ابتدائی کردار کا بیان کیا اور لوگوں کو سمجھایا ہے کہ جس طرح وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرکے مردود ہوا، تم اس طرح نہ کرنا اور اس کی اطاعت و اتباع سے بچتے رہنا۔

اشیاء کے پیدا کرنے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات متفرد و یگانہ ہے

لَكُمْ عَدُوٌّ ؕ بِئْسَ لِلظّٰلِمِیْنَ بَدَلًا ﴿۵۰﴾ مَاۤ اَشْهَدْتُّهُمْ

لَكُمْ	عَدُوٌّ	بِئْسَ	لِلظّٰلِمِیْنَ	بَدَلًا ﴿۵۰﴾	مَاۤ اَشْهَدْتُّهُمْ
تمہارے	دشمن (ہیں)	کیا ہی برا (ہے)	ظالموں کے لئے	بدلہ	میں نے حاضر نہیں رکھا تھا انہیں

تمہارے دشمن ہیں، ظالموں کیلئے کیا ہی برا بدلہ ہے ○ نہ میں نے انہیں

خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ۪ وَمَا كُنْتُ

خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	وَ	لَا	خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ (1)	وَ	مَا كُنْتُ
آسمانوں اور زمین کو بناتے (وقت)	اور	نہ	ان کی ذاتوں کو بناتے (وقت)	اور	میں نہیں ہوں

آسمانوں اور زمین کو بناتے وقت حاضر رکھا تھا اور نہ خود ان کے بناتے وقت اور نہ میں

قیامت کے دن مشرکوں اور ان کے شریکوں کا حال

مُتَّخِذَ الْمُضِلِّیْنَ عَضُدًا ﴿۵۱﴾ وَیَوْمَ یَقُوْلُ نَادُوْا

مُتَّخِذَ	الْمُضِلِّیْنَ	عَضُدًا ﴿۵۱﴾	وَ	یَوْمَ	یَقُوْلُ	نَادُوْا
بنانے والا	گمراہوں (کو)	مددگار	اور	(جس) دن	اللہ فرمائے گا	پکارو

گمراہ کرنے والوں کو مددگار بنانے والا ہوں ○ اور یاد کرو جس دن اللہ فرمائے گا:

شُرَكَآءِیَ الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ

شُرَكَآءِیَ	الَّذِیْنَ	زَعَمْتُمْ	فَدَعَوْهُمْ
میرے شریکوں (کو)	جنہیں	تم نے (میرا شریک) گمان کیا	تو وہ پکاریں گے انہیں

میرے ان شریکوں کو پکارو جنہیں تم (میرا شریک) گمان کرتے تھے تو وہ انہیں پکاریں گے

فَلَمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَیْنَهُمْ مَّوْبِقًا ﴿۵۲﴾

فَلَمْ یَسْتَجِیْبُوْا	لَهُمْ	وَ	جَعَلْنَا	بَیْنَهُمْ	مَّوْبِقًا ﴿۵۲﴾ (2)
تو وہ جواب نہیں دیں گے	ان کو	اور	ہم بنادیں گے	ان کے درمیان	ایک ہلاکت کا میدان

تو وہ شریک انہیں جواب نہ دیں گے اور ہم ان کے درمیان ایک ہلاکت کا میدان بنادیں گے ○

(1)...... مراد یہ ہے کہ اشیاء کو پیدا کرنے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات متفرد و یگانہ ہے۔ نہ اس کا کوئی شریکِ عمل ہے، نہ کوئی مشیر کار، پھر اس کے سوا اور کسی کی عبادت کس طرح درست ہو سکتی ہے۔

(2)...... "مَوْبِق" دوزخ کا ایک طبقہ ہے یا اس سے مراد مطلق ہلاکت کی جگہ ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا کہ مَوْبِق جہنم کی ایک وادی کا نام ہے۔ (خازن، الکہف، تحت الآیۃ: ۵۲، ۳/۲۱۵، مدارک، الکہف، تحت الآیۃ: ۵۲، ص ۶۵۵، ملتقطاً)

جہنم کو دیکھ کر مجرموں کا حال

وَ رَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ

وَ	رَاَ	الْمُجْرِمُوْنَ	النَّارَ[1]	فَظَنُّوْۤا	اَنَّهُمْ
اور	دیکھیں گے	مجرم	(جہنم کی) آگ (کو)	تو یقین کرلیں گے	کہ وہ

اور مجرم دوزخ کو دیکھیں گے تو یقین کرلیں گے کہ وہ

مُّوَاقِعُوْهَا وَ لَمْ یَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ﴿۵۳﴾ ع

مُّوَاقِعُوْهَا	وَ	لَمْ یَجِدُوْا	عَنْهَا	مَصْرِفًا ﴿۵۳﴾
اس میں گرنے والے (ہیں)	اور	وہ نہیں پائیں گے	اس سے	پھرنے کی کوئی جگہ

اس میں گرنے والے ہیں اور اس سے پھرنے کی کوئی جگہ نہ پائیں گے ○

ع ۷ ۱۹

نصیحت قبول کرنے کی بجائے بحث کرنے کی انسانی عادت

وَ لَقَدْ صَرَّفْنَا فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ

وَ	لَقَدْ	صَرَّفْنَا	فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ	لِلنَّاسِ
اور	ضرور بیشک	ہم نے طرح طرح سے بیان کی	اس قرآن میں	لوگوں کے لیے

اور بیشک ہم نے لوگوں کے لیے اس قرآن میں ہر قسم کی مثال

مِنْ كُلِّ مَثَلٍؕ وَ كَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَیْءٍ

مِنْ كُلِّ مَثَلٍ	وَ	كَانَ	الْاِنْسَانُ	اَكْثَرَ شَیْءٍ
ہر (قسم کی) مثال	اور	ہے	آدمی	ہر چیز سے زیادہ

طرح طرح سے بیان فرمائی اور انسان ہر چیز سے بڑھ کر

کفار کے ایمان لانے میں ایک رکاوٹ

جَدَلًا ﴿۵۴﴾ وَ مَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ یُّؤْمِنُوْۤا اِذْ

جَدَلًا ﴿۵۴﴾[2]	وَ	مَا مَنَعَ	النَّاسَ	اَنْ	یُّؤْمِنُوْۤا	اِذْ
جھگڑنے (میں)	اور	نہیں روکا	لوگوں (کو)	(اس سے) کہ	وہ ایمان لائیں	جب

جھگڑالو ہے ○ اور جب لوگوں کے پاس ہدایت آگئی تو انہیں

1 ......یعنی جب مجرموں کو جہنم کی طرف چلایا جائے گا تو وہ جہنم کو دیکھ کر یقین کرلیں گے کہ اب وہ اس میں گرنے والے ہیں اور اس سے پھرنے کی کوئی جگہ نہ پائیں گے کیونکہ جہنم ہر طرف سے انہیں گھیر لے گی۔ 2 ......یہ آیت اگرچہ بطورِ خاص نضر بن حارث نامی کافر یا اُبی بن خلف کافر کے بارے میں نازل ہوئی لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس آیت میں تمام کفار داخل ہیں جو حق کو تسلیم کرنے کی بجائے آگے سے صرف بحث و مباحثہ ہی کرتے ہیں اور اس آیت کے عموم میں تمام لوگ ہی داخل ہیں کیونکہ یہ انسان کی عمومی عادت ہے کہ وہ فوراً بات کو تسلیم نہیں کرتا اگرچہ وہ حق بات ہی کیوں نہ ہو بلکہ بحث و مباحثہ کرتا ہے۔

رسولوں کا منصب اور کافروں کا طرزِ عمل

جَآءَهُمُ الْهُدٰى وَ یَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ

جَآءَهُمُ	الْهُدٰى	وَ	یَسْتَغْفِرُوْا	رَبَّهُمْ
آگئی ان کے پاس	ہدایت	اور	(اس سے کہ) وہ مغفرت مانگیں	اپنے رب (سے)

ایمان لانے اور اپنے رب سے مغفرت مانگنے سے کس چیز نے روکا

اِلَّاۤ اَنْ تَاْتِیَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِیْنَ اَوْ یَاْتِیَهُمُ

اِلَّاۤ	اَنْ	تَاْتِیَهُمْ	سُنَّةُ الْاَوَّلِیْنَ[1]	اَوْ	یَاْتِیَهُمُ
مگر	(اس بات نے) کہ	آجائے ان پر	پہلے لوگوں کا طریقہ	یا	آجائے ان پر

سوائے اس کے کہ ان پر بھی پہلے لوگوں کا طریقہ آجائے یا ان پر

الْعَذَابُ قُبُلًا ﴿۵۵﴾ وَ مَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِیْنَ اِلَّا

الْعَذَابُ	قُبُلًا ﴿۵۵﴾	وَ	مَا نُرْسِلُ	الْمُرْسَلِیْنَ	اِلَّا
عذاب	بہت سی قسموں (کا)	اور	ہم نہیں بھیجتے	رسولوں (کو)	مگر

بہت سی قسموں کا عذاب آجائے ○ اور ہم رسولوں کو خوشخبری دینے والے

مُبَشِّرِیْنَ وَ مُنْذِرِیْنَ ۚ وَ یُجَادِلُ الَّذِیْنَ

مُبَشِّرِیْنَ	وَ	مُنْذِرِیْنَ	وَ	یُجَادِلُ	الَّذِیْنَ
خوشخبری دینے والے	اور	ڈر سنانے والے (بناکر)	اور	جھگڑا کرتے ہیں	وہ لوگ جنہوں نے

اور ڈر کی خبریں سنانے والے بناکر ہی بھیجتے ہیں اور کافر باطل باتوں کے ذریعے

كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِیُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ

كَفَرُوْا	بِالْبَاطِلِ	لِیُدْحِضُوْا	بِهِ	الْحَقَّ
کفر کیا	باطل کے ساتھ	تاکہ وہ مٹادیں	اس کے ذریعے	حق (بات کو)

جھگڑا کرتے ہیں تاکہ اس کے ذریعے سے حق بات کو مٹادیں

[1]... یہ کلام اس انداز میں ہے جیسے کوئی شخص سمجھانے کے باوجود بار بار غلط حرکتیں کرتا رہے تو اسے کہا جاتا ہے کہ لگتا ہے کہ جناب کو صرف جوتوں کی ضرورت ہے۔ مراد یہ ہوتا ہے کہ اب تمہارا علاج یہی ہے۔ یہی بات کفار سے کہی گئی کہ ہدایت کی تعلیم آجانے کے بعد اب انہیں ایمان لانے اور استغفار کرنے سے صرف اسی بات نے روکا ہوا ہے کہ ان پر بھی پہلے لوگوں جیسا عذاب آئے۔

قرآنی نصیحتوں سے منہ پھیرنے والا بڑا ظالم ہے

وَ اتَّخَذُوْۤا اٰیٰتِیْ وَ مَاۤ اُنْذِرُوْا

وَ اتَّخَذُوْۤا	اٰیٰتِیْ	وَ	مَاۤ	اُنْذِرُوْا
اور انہوں نے بنالیا	میری آیتوں، نشانیوں (کو)	اور	جس (سے)	انہیں ڈرایا گیا

اور انہوں نے میری نشانیوں کو اور جس سے انہیں ڈرایا جاتا تھا اسے مذاق

هُزُوًا ﴿۵۶﴾ وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ

هُزُوًا ﴿۵۶﴾	وَ	مَنْ	اَظْلَمُ [1]	مِمَّنْ	ذُكِّرَ
مذاق	اور	کون	زیادہ ظالم (ہے)	(اس) سے جسے	نصیحت کی جائے

بنالیا○ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جسے اس کے رب کی آیتوں کے ذریعے

بِاٰیٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَ نَسِیَ

بِاٰیٰتِ رَبِّهٖ	فَاَعْرَضَ	عَنْهَا	وَ	نَسِیَ
اس کے رب کی آیتوں کے ذریعے	تو وہ منہ پھیر لے	ان سے	اور	بھول جائے

نصیحت کی جائے تو وہ ان سے منہ پھیر لے اور ان اعمال کو بھول جائے

کفر پر ڈٹے رہنے والوں کا انجام

مَا قَدَّمَتْ یَدٰهُ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

مَا	قَدَّمَتْ	یَدٰهُ	اِنَّا	جَعَلْنَا	عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
(ان اعمال کو) جو	آگے بھیجے	اس کے ہاتھوں (نے)	بیشک	ہم نے کر دیئے ہیں	ان کے دلوں پر

جو اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں۔ بیشک ہم نے ان کے دلوں پر

اَكِنَّةً اَنْ یَّفْقَهُوْهُ وَ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ

اَكِنَّةً	اَنْ	یَّفْقَهُوْهُ	وَ	فِیْۤ اٰذَانِهِمْ	وَقْرًا
غلاف	کہ	وہ (نہ) سمجھ سکیں اس (قرآن) کو	اور	ان کے کانوں میں	بوجھ (رکھ دیئے ہیں)

غلاف کر دیئے ہیں تاکہ قرآن کو نہ سمجھیں اور ان کے کانوں میں بوجھ رکھ دیئے ہیں

[1]......ارشاد فرمایا کہ اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جسے اس کے رب عَزَّوَجَلَّ کے کلام قرآنِ مجید کی آیتوں کے ذریعے نصیحت کی جائے تو وہ ان سے منہ پھیر لے اور ان آیات میں سوچ بچار اور غور و فکر نہ کرے اور کفر وغیرہ ان اعمال کے انجام کو بھول جائے جو اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں۔ بیشک ہم نے ان کے کفر کی وجہ سے ان کے دلوں پر غلاف کر دیئے ہیں تاکہ قرآن کو نہ سمجھیں اور ان کے کانوں میں بوجھ رکھ دیئے ہیں تاکہ وہ حق کو سن نہ سکیں اور اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، اگر آپ انہیں ہدایت کی طرف بلائیں تو جب بھی ہرگز کبھی ہدایت نہ پائیں گے کیونکہ ان کی قسمت میں ہی کفر کرنا لکھا ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مہلت کا بیان

وَ اِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ یَّهْتَدُوْۤا اِذًا

وَ	اِنْ	تَدْعُهُمْ	اِلَى الْهُدٰى	فَلَنْ یَّهْتَدُوْۤا(1)	اِذًا
اور	اگر	تم بلاؤ انہیں	ہدایت کی طرف	تو وہ ہرگز ہدایت نہ پائیں گے	اس وقت

اور اگر تم انہیں ہدایت کی طرف بلاؤ تو جب بھی ہرگز کبھی ہدایت

اَبَدًا ۝۵۷ وَ رَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ لَوْ یُؤَاخِذُهُمْ

اَبَدًا ۝۵۷	وَ	رَبُّكَ	الْغَفُوْرُ	ذُو الرَّحْمَةِ	لَوْ	یُؤَاخِذُهُمْ
کبھی بھی	اور	تمہارا رب	بخشنے والا	رحمت والا (ہے)	اگر	وہ پکڑ لیتا انہیں

نہ پائیں گے ۝ اور تمہارا رب بڑا بخشنے والا، رحمت والا ہے۔ اگر وہ لوگوں کو

بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ؕ

بِمَا	كَسَبُوْا	لَعَجَّلَ	لَهُمُ	الْعَذَابَ(2)
(اس کے) سبب جو	انہوں نے کمایا، اعمال کئے	(تو) ضرور جلد بھیج دیتا	ان پر	عذاب

ان کے اعمال کی بنا پر پکڑ لیتا تو جلد ان پر عذاب بھیج دیتا

بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ یَّجِدُوْا مِنْ

بَلْ	لَّهُمْ	مَّوْعِدٌ	لَّنْ یَّجِدُوْا
بلکہ	ان کے لیے	ایک وعدے کا وقت (ہے)	وہ ہرگز نہ پائیں گے

بلکہ ان کے لیے ایک وعدے کا وقت ہے جس کے سامنے

سابقہ قوموں کے انجام کا بیان

دُوْنِهٖ مَوْىِٕلًا ۝۵۸ وَ تِلْكَ الْقُرٰۤى اَهْلَكْنٰهُمْ

مِنْ دُوْنِهٖ	مَوْىِٕلًا ۝۵۸	وَ	تِلْكَ	الْقُرٰۤى	اَهْلَكْنٰهُمْ
اس کے سامنے	کوئی پناہ	اور	یہ	بستیاں	ہم نے ہلاک کر دیا ان (کے باشندوں) کو

کوئی پناہ نہ پائیں گے ۝ اور یہ بستیاں ہم نے تباہ کر دیں

1 ... اس سے معلوم ہوا کہ ہدایت کے اسباب اگرچہ مکمل طور پر جمع ہوں اس کے باوجود لوگ ان سے اس وقت تک ہدایت حاصل نہیں کر سکتے اور نہ ہی ایمان لا سکتے ہیں جب تک اللہ تعالیٰ کی عنایت شاملِ حال نہ ہو۔

2 ... دنیا میں اللہ تعالیٰ کی رحمت مومن اور کافر دونوں کو عام ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کی وجہ سے ان کا رزق منقطع کر کے ان کا مؤاخذہ نہیں فرماتا اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی رحمت مومن کے ساتھ اور دائمی عذاب کافر کے ساتھ خاص ہے۔

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا علم سیکھنے کے لئے سفر

لَمَّا ظَلَمُوْا وَ جَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا ﴿۵۹﴾ ع

مَّوْعِدًا ﴿۵۹﴾	لِمَهْلِكِهِمْ	جَعَلْنَا	وَ	ظَلَمُوْا	لَمَّا
وعدے کا وقت	ان کی ہلاکت کے لئے	ہم نے کر رکھا تھا	اور	انہوں نے ظلم کیا	جب

جب انہوں نے ظلم کیا اور ہم نے ان کی بربادی کیلئے ایک وعدہ کر رکھا تھا○

وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰىهُ لَآ اَبْرَحُ

لَآ اَبْرَحُ	لِفَتٰىهُ	مُوْسٰى (1)	قَالَ	اِذْ	وَ
میں نہ ٹھہروں گا	اپنے جوان (خادم) سے	موسیٰ (نے)	کہا	جب	اور

اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنے خادم سے فرمایا: میں مسلسل سفر میں رہوں گا

حَتّٰۤى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَیْنِ اَوْ اَمْضِیَ

اَمْضِیَ	اَوْ	مَجْمَعَ الْبَحْرَیْنِ	اَبْلُغَ	حَتّٰۤى
چلتا رہوں گا	یا	دو سمندروں کے ملنے کی جگہ	پہنچ جاؤں	یہاں تک کہ

جب تک دو سمندروں کے ملنے کی جگہ نہ پہنچ جاؤں یا مدتوں

مردہ مچھلی کا زندہ ہونا اور خادم کو یہ بات یاد نہ رہنا

حُقُبًا ﴿۶۰﴾ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَیْنِهِمَا نَسِیَا

نَسِیَا	مَجْمَعَ بَیْنِهِمَا	بَلَغَا	فَلَمَّا	حُقُبًا ﴿۶۰﴾
(تو) بھول گئے	ان (سمندروں) کے درمیان ملنے کی جگہ	وہ دونوں پہنچے	پھر جب	مدتوں

چلتا رہوں گا○ پھر جب وہ دونوں دو سمندروں کے ملنے کی جگہ پہنچے تو اپنی مچھلی

حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِیْلَهٗ فِی الْبَحْرِ سَرَبًا ﴿۶۱﴾

سَرَبًا ﴿۶۱﴾	فِی الْبَحْرِ	سَبِیْلَهٗ	فَاتَّخَذَ	حُوْتَهُمَا
سرنگ (کی طرح)	سمندر میں	اپنا راستہ	تو اس (مچھلی) نے بنالیا	اپنی مچھلی

بھول گئے اور اس مچھلی نے سمندر میں سرنگ کی طرح اپنا راستہ بنالیا○

1......اس رکوع سے حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا حضرت خضر عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس علم سیکھنے کے لئے جانے والا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ آیت میں ''موسیٰ'' سے مشہور پیغمبر اور جلیل القدر نبی حضرت موسیٰ بن عمران عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مراد ہیں، انہیں اللہ تعالیٰ نے تورات اور کثیر معجزات عطا فرمائے تھے۔ حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے خادم کا نام حضرت یوشع بن نون ہے۔ اس واقعے سے متعلق مزید تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج5، ص589 کا مطالعہ فرمائیں۔

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا خادم سے ناشتہ طلب فرمانا

فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا

فَلَمَّا	جَاوَزَا	قَالَ	لِفَتٰىهُ	اٰتِنَا
پھر جب	وہ (وہاں سے) گزر گئے	(تو) موسیٰ نے کہا	اپنے جوان (خادم) سے	دو ہمیں

پھر جب وہ وہاں سے گزر گئے تو موسیٰ نے اپنے خادم سے فرمایا: ہمارا صبح کا کھانا

غَدَآءَنَا٘ لَقَدْ لَقِیْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا

غَدَآءَنَا	لَقَدْ	لَقِیْنَا	مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا
ہمارا صبح کا کھانا	ضرور بیشک	ہمیں سامنا ہوا	اپنے اس سفر سے

لاؤ بیشک ہمیں اپنے اس سفر سے بڑی مشقت کا

مچھلی کا واقعہ بھول جانے پر خادم کی معذرت

نَصَبًا ﴿۶۲﴾ قَالَ اَرَءَیْتَ اِذْ اَوَیْنَآ

نَصَبًا ﴿۶۲﴾ (1)	قَالَ	اَرَءَیْتَ	اِذْ	اَوَیْنَآ
بڑی مشقت (کا)	اس نے عرض کی	بھلا دیکھئے	جب	ہم نے (آرام کیلئے) ٹھکانہ بنایا

سامنا ہوا ہے ○ خادم نے عرض کی: سنئے! جب ہم نے اس چٹان کے پاس (آرام کیلئے)

اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّیْ نَسِیْتُ الْحُوْتَ٘ وَ

اِلَى الصَّخْرَةِ	فَاِنِّیْ	نَسِیْتُ	الْحُوْتَ	وَ
چٹان کے پاس	تو بیشک میں	بھول گیا	مچھلی (کے بارے بتانا)	اور

ٹھکانہ بنایا تھا تو بیشک میں مچھلی (کے متعلق بتانا) بھول گیا تھا اور

مَآ اَنْسٰنِیْهُ اِلَّا الشَّیْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ ۚ

مَآ اَنْسٰنِیْهُ	اِلَّا	الشَّیْطٰنُ	اَنْ	اَذْكُرَهٗ
نہیں بھلایا مجھے اس کو	مگر	شیطان (نے)	کہ	میں ذکر کروں اس کا

مجھے شیطان ہی نے اس کا ذکر کرنا بھلا دیا

(1)...... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جب تک مَجْمَعُ الْبَحْرَیْن نہ پہنچے تھے تب تک انہیں تھکن اور بھوک کی شدت محسوس نہیں ہوئی اور جب وہ منزلِ مقصود سے آگے بڑھ گئے تو تھکن اور بھوک معلوم ہوئی، اس میں اللہ تعالیٰ کی حکمت یہ تھی کہ وہ مچھلی یاد کریں اور اس کی طلب میں منزلِ مقصود کی طرف واپس ہوں۔

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جواب اور واپسی

حضرت خضر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے ملاقات اور آپ کی شان

حضرت موسیٰ اور حضرت خضر عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے درمیان باہمی رفاقت کا معاہدہ

وَ اتَّخَذَ سَبِیْلَهٗ فِی الْبَحْرِ ﳓ عَجَبًا ﴿۶۳﴾

وَ	اتَّخَذَ	سَبِیْلَهٗ	فِی الْبَحْرِ	عَجَبًا ﴿۶۳﴾
اور	اس (مچھلی) نے بنایا	اپنا راستہ	سمندر میں	بڑا عجیب

اور (ہوا یہ ہے کہ) مچھلی نے سمندر میں اپنا راستہ بڑا عجیب بنایا۝

قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ﳓ فَارْتَدَّا

قَالَ	ذٰلِكَ	مَا	كُنَّا نَبْغِ	فَارْتَدَّا
موسیٰ نے فرمایا	یہی	(وہ ہے) جو	ہم چاہتے تھے	تو وہ دونوں واپس لوٹے

موسیٰ نے فرمایا: یہی تو ہم چاہتے تھے پھر وہ دونوں اپنے قدموں کے نشانات

عَلٰۤى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ﴿۶۴﴾ فَوَجَدَا عَبْدًا

عَلٰۤى اٰثَارِهِمَا	قَصَصًا ﴿۶۴﴾	فَوَجَدَا	عَبْدًا[1]
اپنے قدموں کے نشانات پر	پیروی کرتے ہوئے	تو انہوں نے پایا	ایک بندہ

دیکھتے واپس لوٹ گئے ۝ تو انہوں نے ہمارے بندوں میں سے

مِّنْ عِبَادِنَاۤ اٰتَیْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَ

مِّنْ عِبَادِنَاۤ	اٰتَیْنٰهُ	رَحْمَةً[2]	مِّنْ عِنْدِنَا	وَ
ہمارے بندوں میں سے	ہم نے عطا کی اسے	رحمت	اپنے پاس سے	اور

ایک بندہ پایا جسے ہم نے اپنے پاس سے خاص رحمت دی تھی اور

عَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ﴿۶۵﴾ قَالَ لَهٗ

عَلَّمْنٰهُ	مِنْ لَّدُنَّا	عِلْمًا ﴿۶۵﴾	قَالَ	لَهٗ
ہم نے سکھایا اسے	اپنے پاس سے	علم	کہا	اس سے

اسے اپنا علم لدنی عطا فرمایا ۝ اس سے موسیٰ نے

[1]...... یہ حضرت خضر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تھے۔ آپ کا نام بلیا بن ملکان اور کنیت ابو العباس ہے۔ بزرگانِ دین فرماتے ہیں: جو حضرت خضر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا نام ان کی ولدیت اور کنیت کے ساتھ (یعنی ابو العباس بلیا بن ملکان) یاد رکھے گا اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا خاتمہ ایمان پر ہو گا۔ (صاوی، الکھف، تحت الآیۃ: ۶۵، ۴/۱۲۰۷)

[2]...... اس رحمت سے نبوت مراد ہے یا ولایت یا علم یا لمبی زندگی۔ حضرت خضر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ولی تو بالیقین ہیں جبکہ آپ کی نبوت میں اختلاف ہے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: معتمد و مختار یہ ہے کہ وہ (یعنی حضرت خضر) نبی ہیں اور دنیا میں زندہ ہیں۔ (فتاوی رضویہ، ۲۸/۶۱۰)

مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰۤى اَنْ تُعَلِّمَنِ

مُوْسٰى	هَلْ	اَتَّبِعُكَ	عَلٰۤى	اَنْ	تُعَلِّمَنِ (1)
موسیٰ (نے)	کیا	میں پیروی کروں تمہاری	(اس شرط) پر	کہ	تم سکھادو مجھے

کہا: کیا اس شرط پر میں تمہارے ساتھ رہوں کہ تم مجھے وہ درست بات

مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ﴿۶۶﴾ قَالَ اِنَّكَ

مِمَّا	عُلِّمْتَ	رُشْدًا ﴿۶۶﴾	قَالَ	اِنَّكَ
(اس میں) سے جو	تمہیں سکھائی گئی ہے	نیک بات	کہا	بیشک تم

سکھادو جو تمہیں سکھائی گئی ہے ○ جواب دیا: آپ

لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا ﴿۶۷﴾ وَ كَیْفَ

لَنْ تَسْتَطِیْعَ	مَعِیَ	صَبْرًا ﴿۶۷﴾ (2)	وَ	كَیْفَ
ہرگز طاقت نہ رکھوگے	میرے ساتھ	صبر کرنے (کی)	اور	کس طرح

میرے ساتھ ہرگز نہ ٹھہر سکیں گے ○ اور آپ

تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ﴿۶۸﴾

تَصْبِرُ	عَلٰى	مَا	لَمْ تُحِطْ	بِهٖ	خُبْرًا ﴿۶۸﴾
تم صبر کروگے	(اس بات) پر	جو	تم نے احاطہ نہیں کیا	اس کا	علم (سے)

اس بات پر کس طرح صبر کریں گے جسے آپ کا علم محیط نہیں ○

قَالَ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّ

قَالَ	سَتَجِدُنِیْۤ	اِنْ	شَآءَ	اللّٰهُ	صَابِرًا	وَّ
موسیٰ نے کہا	عنقریب تم پاؤ گے مجھے	اگر	چاہا	اللہ (نے)	صبر کرنے والا	اور

موسیٰ نے کہا: اگر اللہ چاہے گا تو عنقریب آپ مجھے صبر کرنے والا پاؤ گے اور

1 ... اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو علم کی طلب میں رہنا چاہئے خواہ وہ کتنا ہی بڑا عالم ہو۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ جس سے علم سیکھے اس کے ساتھ عاجزی اور ادب سے پیش آئے۔

2 ... حضرت خضر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے یہ اس لئے فرمایا کہ وہ جانتے تھے کہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو کچھ ناپسندیدہ اور ممنوع کام دیکھنا پڑیں گے اور انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے ممکن ہی نہیں کہ وہ ممنوع کام دیکھ کر صبر کر سکیں۔

لَآ اَعۡصِیۡ لَکَ اَمۡرًا ﴿۶۹﴾ قَالَ فَاِنِ

لَآ اَعۡصِیۡ	لَکَ	اَمۡرًا ﴿۶۹﴾	قَالَ	فَاِنِ
میں خلاف ورزی نہیں کروں گا	تمہارے	کسی حکم (کی)	اس نے کہا	تو اگر

میں آپ کے کسی حکم کی خلاف ورزی نہ کروں گا○ کہا، تو اگر

اتَّبَعۡتَنِیۡ فَلَا تَسۡـَٔلۡنِیۡ عَنۡ شَیۡءٍ حَتّٰۤی

اتَّبَعۡتَنِیۡ (1)	فَلَا تَسۡـَٔلۡنِیۡ	عَنۡ شَیۡءٍ	حَتّٰۤی
تمہیں پیروی کرنی ہے میری	تو تم سوال نہ کرنا مجھ سے	کسی چیز کے بارے	یہاں تک کہ

آپ کو میرے ساتھ رہنا ہے تو مجھ سے کسی شے کے بارے میں سوال نہ کرنا جب تک

اُحۡدِثَ لَکَ مِنۡهُ ذِکۡرًا ﴿۷۰﴾ ع فَانۡطَلَقَا ٚ وقفۃ حَتّٰۤی اِذَا

اُحۡدِثَ	لَکَ	مِنۡهُ	ذِکۡرًا ﴿۷۰﴾	فَانۡطَلَقَا	حَتّٰۤی	اِذَا
میں خود کر دوں	تم سے	اس سے (کا)	ذکر	پھر وہ دونوں چلے	یہاں تک کہ	جب

میں خود آپ کے سامنے اس کا ذکر نہ کر دوں○ پھر وہ دونوں چلے یہاں تک کہ جب

رَکِبَا فِی السَّفِیۡنَةِ خَرَقَهَا ؕ قَالَ اَخَرَقۡتَهَا

رَکِبَا	فِی السَّفِیۡنَةِ	خَرَقَهَا	قَالَ	اَخَرَقۡتَهَا
وہ سوار ہوئے	کشتی میں	(تو) اس بندے نے چیر دیا اسے	موسیٰ نے کہا	کیا تم نے چیرا ہے اسے

کشتی میں سوار ہوئے تو اس نے کشتی کو چیر ڈالا۔ موسیٰ نے کہا: کیا تم نے اسے اس لیے چیر دیا

لِتُغۡرِقَ اَهۡلَهَا ۚ لَقَدۡ جِئۡتَ شَیۡـًٔا اِمۡرًا ﴿۷۱﴾ قَالَ

لِتُغۡرِقَ	اَهۡلَهَا	لَقَدۡ	جِئۡتَ	شَیۡـًٔا اِمۡرًا ﴿۷۱﴾	قَالَ
تاکہ تم غرق کر دو	اس کشتی والوں (کو)	ضرور بیشک	تم نے کیا	بہت برا کام	اس نے کہا

تاکہ کشتی والوں کو غرق کر دو، بیشک یہ تم نے بہت برا کام کیا○ کہا:

کشتی توڑنے پر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اعتراض

حضرت خضر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جواب

ع ۲۱ / ۹

1 ......یعنی حضرت خضر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا کہ اگر آپ کو میرے ساتھ رہنا ہے تو آپ میرے کسی ایسے عمل کے بارے میں مجھ سے سوال نہ کرنا جو آپ کی نظر میں ناپسندیدہ ہو جب تک میں خود آپ کے سامنے اس کا ذکر نہ کر دوں۔ اس سے معلوم ہوا کہ شاگرد اور مرید کے آداب میں سے ہے کہ وہ اپنے استاد اور پیر کے افعال پر تاحدِ رخصتِ شرع زبانِ اعتراض نہ کھولے اور منتظر رہے کہ وہ خود ہی اس کی حکمت ظاہر فرما دیں۔

اَلَمۡ اَقُلۡ اِنَّكَ لَنۡ تَسۡتَطِيۡعَ مَعِىَ صَبۡرًا ﴿۷۲﴾

اَلَمۡ اَقُلۡ	اِنَّكَ	لَنۡ تَسۡتَطِيۡعَ	مَعِىَ	صَبۡرًا ﴿۷۲﴾
کیامیں نے نہ کہا تھا	(کہ) بیشک تو	ہرگز طاقت نہیں رکھے گا	میرے ساتھ	صبر کرنے (کی)

کیا میں نہ کہتا تھا کہ آپ میرے ساتھ ہرگز نہ ٹھہر سکیں گے ○

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی معذرت

قَالَ لَا تُؤَاخِذۡنِىۡ بِمَا نَسِيۡتُ وَلَا تُرۡهِقۡنِىۡ

قَالَ	لَا تُؤَاخِذۡنِىۡ	بِمَا	نَسِيۡتُ	وَ	لَا تُرۡهِقۡنِىۡ
موسیٰ نے کہا	تم مواخذہ نہ کرو میرا	(اس) پر جو	میں بھول گیا	اور	نہ ڈالو مجھے

موسیٰ نے کہا: میری بھول پر میرا مواخذہ نہ کرو اور مجھے میرے کام کی طرف سے

ایک لڑکے کو قتل کرنے پر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اعتراض

مِنۡ اَمۡرِىۡ عُسۡرًا ﴿۷۳﴾ فَانۡطَلَقَا ٚ حَتّٰٓى اِذَا لَقِيَا

مِنۡ اَمۡرِىۡ	عُسۡرًا ﴿۷۳﴾	فَانۡطَلَقَا	حَتّٰٓى	اِذَا	لَقِيَا
میرے کام کی طرف سے	مشکل (میں)	پھر وہ دونوں چلے	یہاں تک کہ	جب	انہیں ملا

مشکل میں نہ ڈالو ○ پھر دونوں چلے یہاں تک کہ جب انہیں

غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ ۙ قَالَ اَقَتَلۡتَ نَفۡسًا زَكِيَّةًۢ

غُلٰمًا (1)	فَقَتَلَهٗ	قَالَ	اَقَتَلۡتَ	نَفۡسًا زَكِيَّةً
ایک لڑکا	تو اس بندے نے قتل کردیا اسے	موسیٰ نے کہا	کیا تو نے قتل کردیا	ایک پاکیزہ جان (کو)

ایک لڑکا ملا تو اس نے اسے قتل کردیا۔ موسیٰ نے کہا: کیا تم نے کسی جان کے بدلے کے بغیر

بِغَيۡرِ نَفۡسٍ ؕ لَقَدۡ جِئۡتَ شَيۡـئًـا نُّكۡرًا ﴿۷۴﴾

بِغَيۡرِ نَفۡسٍ	لَقَدۡ	جِئۡتَ	شَيۡـئًـا نُّكۡرًا ﴿۷۴﴾
کسی جان کے بدلے کے بغیر	ضرور بیشک	تم نے کیا	بہت ناپسندیدہ کام

ایک پاکیزہ جان کو قتل کردیا۔ بیشک تم نے بہت ناپسندیدہ کام کیا ہے ○

(1) ..... یعنی کشتی سے اتر کر وہ دونوں چلے اور ایک ایسے مقام پر گزرے جہاں لڑکے کھیل رہے تھے۔ وہاں انہیں ایک لڑکا ملا جو کافی خوبصورت تھا اور حدِ بلوغ کو نہ پہنچا تھا۔ حضرت خضر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اسے قتل کردیا۔ یہ دیکھ کر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے پھر نہ رہا گیا اور آپ نے فرمایا: کیا تم نے کسی جان کے بدلے کے بغیر ایک پاکیزہ جان جس کا کوئی گناہ ثابت نہ تھا کو قتل کردیا؟ بیشک تم نے بہت ناپسندیدہ کام کیا ہے۔

عنوانات

معرفۃ القرآن کی ایک اہم خصوصیت

قرآنِ پاک میں بعض اوقات ایک آیت میں مختلف چیزیں بیان ہوتی ہیں اور بعض اوقات دو تین آیات کے بعد نئی بات شروع ہو جاتی ہے، فہم قرآن یعنی قرآن سمجھنے میں آسانی کیلئے ہم نے ہر ایسی جگہ پر نیا عنوان لگا دیا ہے، جس کا فائدہ یہ ہے کہ اس نئے عنوان کو پڑھنے کے بعد وہاں سے شروع ہونے والی آیات کو بڑی آسانی سے سمجھا جا سکے گا کیونکہ پہلے سے معلوم ہو جائے گا کہ اب اس مضمون کی آیات آرہی ہیں۔

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net

چار مفید چیزوں پر مشتمل لفظی ترجمہ

لفظ بہ لفظ ترجمہ | مکمل بامحاورہ ترجمہ | مختصر حواشی | آیات کے عنوانات

مَعرِفَةُ القُرآن
عَلیٰ
کَنزُ العِرفان

جلد چہارم

پارہ 16 تا 20

المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

DAWAT-E-ISLAMI

چار مفید چیزوں پر مشتمل لفظی ترجمہ

لفظ بہ لفظ ترجمہ | مکمل بامحاورہ ترجمہ | مختصر حواشی | آیات کے عنوانات

معرفۃ القرآن علیٰ کنز العرفان

مترجم: شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی ابو الصالح محمد قاسم قادری مدظلہ العالی

نام کتاب	:	معرفۃ القرآن علیٰ کنز العرفان (جلد چہارم)
مترجم	:	شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی ابو الصالح محمد قاسم قادری مدظلہ العالی
پہلی بار	:	جمادی الاولی ۱۴۳۸ھ، فروری 2017ء
تعداد	:	3000 (تین ہزار)
ناشر	:	مکتبۃ المدینہ فیضان مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ، کراچی

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

شاخ		پتہ	فون
❁......باب المدینہ (کراچی)	:	شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی	021-34250168
❁......مرکز الاولیاء (لاہور)	:	داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ	042-37311679
❁......سردار آباد (فیصل آباد)	:	امین پور بازار	041-2632625
❁......کشمیر	:	چوک شہیداں، میر پور	058274-37212
❁......حیدر آباد	:	فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن	022-2620122
❁......مدینۃ الاولیاء (ملتان)	:	نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ	061-4511192
❁......اوکاڑہ	:	کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال	044-2550767
❁......راولپنڈی	:	فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ	051-5553765
❁......خان پور	:	دُرانی چوک، نہر کنارہ	068-5571686
❁......نواب شاہ	:	چکرا بازار، نزد MCB بینک	024-44362145
❁......سکھر	:	فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ	071-5619195
❁......گوجرانوالہ	:	فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ	055-4225653
❁......پشاور	:	فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور سٹریٹ، صدر	

E.mail: ilmia@dawateislami.net
www.dawateislami.net

”مَعْرِفَةُ الْقُرْاٰن عَلٰی کَنْزِالْعِرْفَان“ سے متعلق کچھ ضروری باتیں

مَعْرِفَةُ الْقُرْاٰن دورِ جدید کے تقاضوں کے عین مطابق قرآنِ مجید کا آسان اور منفرد لفظی ترجمہ ہے، یہاں اس سے متعلق چند فنی باتیں اور اس کی خصوصیات ملاحظہ ہوں،

1 قرآنِ مجید کا متن P.D.F فارمیٹ میں موجود مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ نسخے سے پیسٹ کیا گیا اور پیسٹنگ کے بعد دو مرتبہ اصل نسخے سے باریک بینی کے ساتھ تقابل کیا گیا ہے تاکہ حتَّی المقدور متن میں غلطی کا امکان نہ رہے۔ نیز ایک لائن میں اتنا متن پیسٹ کیا گیا ہے جتنے نیچے اجزاء مذکور ہیں اور لائن کے شروع اور آخر سے فاصلہ ختم کرنے کے لئے کمپیوٹر سافٹ ویئر کے ذریعے متنِ قرآن کے ٹیکسٹ کو مناسب حد تک پھیلا کر لائن کا شروع اور آخر برابر کیا گیا ہے۔

2 مختلف خانے بنا کر ان میں آیات کے اجزاء لکھے گئے اور ان کے رَسمُ الْخط کو حتَّی الامکان متنِ قرآن کے رَسمُ الْخط کے مطابق رکھنے کے لئے ”اَلْمُصْحَف“ فاؤنٹ استعمال کیا گیا ہے۔

3 قرآنِ مجید کا اصل رَسمُ الْخط برقرار رکھنے کے لئے اجزاء میں تقسیم کے دوران الفاظ کے ساتھ متصل حروف اور ضمائر وغیرہ کو جدا لکھنے کی بجائے ایک ساتھ لکھا ہے اور مختلف رنگوں کے ذریعے انہیں اور ان کا ترجمہ ممتاز کر دیا ہے، جیسے ”مِمَّا“ میں ”مِنْ“ اور ”مَا“ کو اور ”اَنْفُسَهُمْ“ میں ”اَنْفُسَ“ اور ”هُمْ“ کو الگ الگ لکھنے کی بجائے ایک ساتھ لکھا اور رنگوں کے ذریعے ان الفاظ اور ان کے ترجمے میں امتیاز کر دیا ہے۔

4 بعض مقامات پر معنیٰ سمجھنے میں آسانی کے پیشِ نظر غیر متصل حروف و الفاظ اور اضافت سے خالی الفاظ کو بھی ایک ہی خانے میں لکھا گیا اور رنگوں کے ذریعے ان کے معانی میں امتیاز کیا گیا ہے۔ جیسے ”فِی الْاَرْضِ“ کو ایک ہی خانے میں لکھا ہے۔

5 صیغہ خواہ منفی ہو جیسے ”لَمْ تُنْذِرْ“ اور ”لَا یَعْلَمُوْنَ“ اور ”لَنْ تَفْعَلُوْا“ یا دوسرا جیسے ”كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ“، مکمل صیغہ ایک ہی خانے میں لکھا ہے اسی طرح بعض مقامات پر پورا جملہ جیسے ”فَتَابَ عَلَیْهِ“ بھی ایک ہی خانے میں لکھا ہے تاکہ آیت کا اصل مرادی ترجمہ لکھنے میں آسانی رہے۔

6 ترجمے میں سلاست (روانی) کو برقرار رکھنے اور عربی الفاظ کے مفہوم کو مزید واضح کرنے کے لئے اضافت والے الفاظ جیسے ”كَلٰمَ اللّٰهِ“ کو ایک ہی خانے میں لکھا گیا اور رنگوں کے ذریعے ان کے ترجمے کی نشاندہی کر دی گئی ہے۔

7 حروف و الفاظ کا اصل وضع کے اعتبار سے جو ترجمہ بنتا ہے اسے لکھنے کا التزام کیا گیا اور ان کا مرادی اور مفہومی ترجمہ بریکٹ میں لکھ دیا ہے جیسے ”وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ“ میں مذکور ”و“ حالیہ ہے، اس کا ترجمہ یوں لکھا ہے ”اور

(حالانکہ)'' البتہ بعض مقامات پر لغوی ترجمہ لکھنے میں شرعی مسائل ہونے کی وجہ سے تاویلی ترجمہ لکھا ہے اور حتَّی الامکان حاشیہ لگا کر ایسے مقامات کی وضاحت کر دی ہے۔

8 جن حروفِ زائدہ کا باقاعدہ کوئی ترجمہ نہیں بنتا انہیں کوئی رنگ کئے بغیر اسی طرح برقرار رکھا ہے جیسے ''بِمُؤْمِنِيْنَ'' میں حرف ''ب'' اور ''مُؤْمِنِيْنَ'' کو ایک ہی رنگ میں لکھا ہے۔

9 لفظی ترجمے کے ساتھ ایک بامحاورہ ترجمے کا بھی اضافہ کیا گیا ہے اور یہ ترجمہ تفسیر ''صِرَاطُ الْجِنَانِ فِیْ تَفْسِیْرِ الْقُرْاٰن'' میں چھپا ہوا ''کَنْزُ الْعِرْفَان فِیْ تَرْجَمَۃِ الْقُرْاٰن'' لکھا گیا ہے۔

10 سمجھنے میں آسانی کے لئے موقع محل کی مناسبت سے بریکٹوں میں الفاظ کا اضافہ کیا گیا اور ان کا رنگ سیاہ رکھا گیا ہے۔ نیز اجزاء میں جہاں آیت ختم ہوئی یونہی بامحاورہ ترجمے میں جہاں ایک آیت کا ترجمہ ختم ہوا وہاں اختتامیہ نشان ○ بھی ڈال دیا ہے۔

11 قرآن پاک میں بعض اوقات ایک آیت میں مختلف چیزیں بیان ہوتی ہیں اور بعض اوقات دو تین آیات کے بعد نئی بات شروع ہو جاتی ہے، فہمِ قرآن یعنی قرآن سمجھنے میں آسانی کیلئے ہم نے ہر ایسی جگہ پر نیا عنوان لگا دیا ہے جس کا فائدہ یہ ہے کہ اس نئے عنوان کو پڑھنے کے بعد وہاں سے شروع ہونے والی آیات کو بڑی آسانی سے سمجھا جا سکے گا کیونکہ پہلے سے معلوم ہو جائے گا کہ اب اس مضمون کی آیات آ رہی ہیں۔

12 عنوانات صفحے کی سائیڈ میں لکھے ہیں اور جن آیات میں وہ عنوان بیان ہوا ہے انہیں اور ان کے بامحاورہ ترجمے کو مختلف رنگوں کے ذریعے ممتاز کیا ہے تاکہ قاری بآسانی سمجھ سکے کہ اس عنوان کا مضمون کہاں سے کہاں تک ہے، نیز موقع کی مناسبت سے تفسیر صراط الجنان اور دیگر معتبر تفاسیر سے مختصر اور جامع حواشی بھی لگائے گئے ہیں۔

13 حروف و الفاظ کے معنٰی متعین کرنے کے لئے چار رنگوں کا استعمال کیا گیا ہے، سبز، سرخ، نیلا اور جامنی۔ پہلے تین رنگ مختلف حروف و الفاظ کے لئے استعمال کئے گئے ہیں اور جامنی رنگ بطورِ خاص لفظی ترجمے میں آنے والے اضافی الفاظ کے لئے استعمال کیا گیا ہے تاکہ قاری آسانی کے ساتھ یہ سمجھ سکے کہ جامنی رنگ والے الفاظ کسی خاص لفظ کا ترجمہ نہیں ہیں۔ جیسے ''بِهٰذَا مَثَلًا'' اور اس کا ترجمہ ''اس مثال کے ساتھ''

اللہ تعالیٰ اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے میری، میرے اہلِ خانہ، رشتہ داروں، دوست احباب اور دیگر متعلقین کی نجات کا ذریعہ بنائے اور جن جن احباب نے اس کام کے سلسلے میں تعاون کیا ان کی کوششوں کو بھی قبول و منظور فرمائے اور سب کی بے حساب مغفرت فرمائے۔

اَبُوالصَّالِح مُحَمَّد قَاسِم قَادِری

قَالَ اَلَمْ

16

حضرت خضر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جواب

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی آخری گزارش

گرتی دیوار سیدھی کرنے کا واقعہ اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اعتراض

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ

مَعِیَ	لَنْ تَسْتَطِیْعَ	اِنَّكَ	لَّكَ	اَلَمْ اَقُلْ	قَالَ
میرے ساتھ	ہرگز طاقت نہ رکھے گا	(کہ) بیشک تو	تم سے	کیا میں نے نہ کہا تھا	کہا

کہا: میں نے آپ سے نہ کہا تھا کہ آپ ہرگز میرے ساتھ

صَبْرًا ﴿۷۵﴾ قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَیْءٍۭ بَعْدَهَا

بَعْدَهَا	عَنْ شَیْءٍ	سَاَلْتُكَ	اِنْ	قَالَ	صَبْرًا ﴿۷۵﴾
اس کے بعد	کسی چیز کے بارے	میں سوال کروں تم سے	اگر	(موسیٰ نے) کہا	صبر کرنے (کی)

نہ ٹھہرسکیں گے ○ موسیٰ نے کہا: اگر اس مرتبہ کے بعد میں آپ سے کسی شے کے بارے میں سوال کروں

فَلَا تُصٰحِبْنِیْ ۚ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّیْ عُذْرًا ﴿۷۶﴾ فَانْطَلَقَا وقفة

فَانْطَلَقَا	عُذْرًا ﴿۷۶﴾	مِنْ لَّدُنِّیْ	بَلَغْتَ	قَدْ	فَلَا تُصٰحِبْنِیْ
پھر وہ دونوں چلے	عذر (کو)	میری طرف سے	تم پہنچ چکے	بیشک	تو تم ساتھی نہ رکھنا مجھے

تو پھر مجھے ساتھی نہ رکھنا، بیشک میری طرف سے تمہارا عذر پورا ہو چکا ہے ○ پھر دونوں چلے

حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَیَاۤ اَهْلَ قَرْیَةِ ِۨاسْتَطْعَمَاۤ

اسْتَطْعَمَاۤ (1)	اَهْلَ قَرْیَةِ	اَتَیَاۤ	اِذَاۤ	حَتّٰۤى
(تو) انہوں نے کھانا مانگا	ایک بستی والوں (کے پاس)	آئے	جب	یہاں تک کہ

یہاں تک کہ جب ایک بستی والوں کے پاس آئے تو اس بستی کے باشندوں سے

اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ یُّضَیِّفُوْهُمَا

یُّضَیِّفُوْهُمَا	اَنْ	فَاَبَوْا	اَهْلَهَا
وہ مہمان نوازی کریں ان دونوں کی	(اس سے) کہ	تو انہوں نے انکار کر دیا	اس کے باشندوں (سے)

کھانا مانگا، انہوں نے ان دونوں کی مہمان نوازی کرنے سے انکار کر دیا

(1)......اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی علاقے میں کوئی اجنبی مسافر آئے تو اہلِ علاقہ کو چاہئے کہ اس کی مہمان نوازی کریں، نیز مسافر خود بھی مہمان نوازی کا مطالبہ کر سکتا ہے۔ حضرت مقدام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے، حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص کسی قوم کا مہمان بنے، پھر وہ اس کی مہمان نوازی نہ کریں تو اس کے لئے اپنی مہمان نوازی کی مقدار (کھانے وغیرہ) کا مطالبہ کرنا جائز ہے۔(معجم الکبیر، ۲۰، ۲۸۲، الحدیث: ۶۶۷)

فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ ؕ

فَوَجَدَا	فِيْهَا	جِدَارًا	يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ	فَاَقَامَهٗ
پھر دونوں نے پائی	اس میں	ایک دیوار	جو ٹوٹ کر گرنا ہی چاہتی تھی	تو اُس نے سیدھا کر دیا اسے

پھر دونوں نے اس گاؤں میں ایک دیوار پائی جو گرنا ہی چاہتی تھی تو اس نے اسے سیدھا کر دیا،

قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا ﴿۷۷﴾ قَالَ هٰذَا

قَالَ	لَوْ	شِئْتَ	لَتَّخَذْتَ	عَلَيْهِ	اَجْرًا ﴿۷۷﴾ [1]	قَالَ	هٰذَا
(موسیٰ نے) کہا	اگر	تم چاہتے	(تو) ضرور لے لیتے	اس پر	کچھ مزدوری	(خضر نے) کہا	یہ

موسیٰ نے کہا: اگر تم چاہتے تو اس پر کچھ مزدوری لے لیتے ۝ کہا: یہ

فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ ۚ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ

فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ	سَاُنَبِّئُكَ	بِتَاْوِيْلِ
میرے اور تمہارے درمیان جدائی (کا وقت ہے)	اب میں خبر دوں گا تمہیں	اصل مطلب کی

میری اور آپ کی جدائی کا وقت ہے۔ اب میں آپ کو ان باتوں کا اصل مطلب

مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿۷۸﴾ اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ

مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ	صَبْرًا ﴿۷۸﴾	اَمَّا	السَّفِيْنَةُ [2]	فَكَانَتْ
(ان باتوں کے) جن پر تم سے نہ ہو سکا	صبر	بہر حال	کشتی	تو وہ تھی

بتاؤں گا جن پر آپ صبر نہ کر سکے ۝ وہ جو کشتی تھی تو وہ

لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا

لِمَسٰكِيْنَ	يَعْمَلُوْنَ	فِي الْبَحْرِ	فَاَرَدْتُّ	اَنْ	اَعِيْبَهَا [3]
چند مسکین لوگوں کی	جو کام کرتے تھے	دریا میں	تو میں نے چاہا	کہ	عیب دار کردوں اسے

کچھ مسکین لوگوں کی تھی جو دریا میں کام کرتے تھے تو میں نے چاہا کہ اسے عیب دار کر دوں

حاشیہ: حضرت خضر عَلَيْهِ السَّلَام کا جدائی کا اعلان اور اپنے اعمال کی حکمتوں کا بیان

حاشیہ: کشتی توڑنے کی حکمت

1. اجرت عمل کی ہوتی ہے یا وقت کی، نیز ان کی اجرت کی باقاعدہ شرائط واحکام ہیں جن پر عمل کرنا ضروری ہے، ان کی تفصیل جاننے کے لئے بہار شریعت حصہ 14 سے ''اجارہ کا بیان'' مطالعہ کریں۔
2. کائنات میں اللہ تعالیٰ کی تکوینی حکمتوں کا مکمل ادراک ممکن نہیں، ہمارا عمل ان پر ایمان لانا اور ان کی تصدیق کرنا ہونا چاہئے۔
3. جب دو ایسے نقصانات کا سامنا ہو جن میں سے ایک بڑا اور ایک چھوٹا ہو تو بڑے نقصان سے بچنے کے لئے چھوٹے نقصان کو اختیار کیا جا سکتا ہے۔

لڑکے کو قتل کرنے کی حکمت

وَ كَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ یَّاْخُذُ كُلَّ سَفِیْنَةٍ غَصْبًا ﴿۷۹﴾ وَ

وَ	كَانَ	وَرَآءَهُمْ	مَّلِكٌ	یَّاْخُذُ	كُلَّ سَفِیْنَةٍ	غَصْبًا ﴿۷۹﴾	وَ
اور	تھا	ان کے آگے	ایک بادشاہ	جو پکڑ لیتا تھا	ہر (صحیح سلامت) کشتی	زبردستی	اور

اور ان کے آگے ایک بادشاہ تھا جو ہر صحیح سلامت کشتی کو زبردستی چھین لیتا تھا○ اور

اَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَیْنِ فَخَشِیْنَاۤ اَنْ

اَمَّا	الْغُلٰمُ	فَكَانَ	اَبَوٰهُ	مُؤْمِنَیْنِ	فَخَشِیْنَاۤ	اَنْ
بہر حال	(وہ) لڑکا	تو تھے	اس کے ماں باپ	ایمان والے	تو ہمیں خوف ہوا	کہ

وہ جو لڑکا تھا تو اس کے ماں باپ مسلمان تھے تو ہمیں ڈر ہوا کہ

یُّرْهِقَهُمَا طُغْیَانًا وَّ كُفْرًا ﴿۸۰﴾ فَاَرَدْنَاۤ اَنْ یُّبْدِلَهُمَا

یُّرْهِقَهُمَا	طُغْیَانًا	وَّ	كُفْرًا ﴿۸۰﴾	فَاَرَدْنَاۤ	اَنْ	یُّبْدِلَهُمَا[1]
وہ مبتلا کردے گا انہیں (بھی)	سرکشی	اور	کفر (میں)	تو ہم نے چاہا	کہ	بدلہ میں دے انہیں

وہ لڑکا انہیں بھی سرکشی اور کفر میں ڈال دے گا○ تو ہم نے چاہا کہ اُن کا رب اُنہیں

دیوار سیدھی کرنے کی حکمت

رَبُّهُمَا خَیْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّ اَقْرَبَ رُحْمًا ﴿۸۱﴾ وَ اَمَّا

رَبُّهُمَا	خَیْرًا	مِّنْهُ	زَكٰوةً	وَّ	اَقْرَبَ	رُحْمًا ﴿۸۱﴾	وَ	اَمَّا
ان کا رب	بہتر	اس سے	پاکیزہ	اور	زیادہ قریب	مہربانی (میں)	اور	بہر حال

پاکیزگی میں پہلے سے بہتر اور حسنِ سلوک اور رحمت و شفقت میں زیادہ مہربان عطا کردے○ اور بہر حال

الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَیْنِ یَتِیْمَیْنِ فِی الْمَدِیْنَةِ وَ كَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ

الْجِدَارُ	فَكَانَ	لِغُلٰمَیْنِ یَتِیْمَیْنِ[2]	فِی الْمَدِیْنَةِ	وَ	كَانَ	تَحْتَهٗ	كَنْزٌ[3]
(رہی) دیوار	تو وہ تھی	دو یتیم لڑکوں کی	شہر میں	اور	تھا	اس کے نیچے	خزانہ

دیوار (کا جہاں تک تعلق ہے) تو وہ شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی اور اس دیوار کے نیچے ان دونوں کا

1 ..... اولاد کی موت بعض اوقات خیر ہوتی ہے کہ والدین آزمائش سے بچ جاتے ہیں، یا بعد میں انہیں نیک و صالح اولاد ملتی ہے، یا وہ اولاد والدین کے لئے حصول جنت کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ 2 ..... یتیم اس نابالغ لڑکے یا لڑکی کو کہتے ہیں جس کا باپ فوت ہو جائے۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ "جس نے مسلمانوں کے کسی یتیم بچے کے کھانے پینے کی ذمہ داری لی، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے جنت میں داخل فرمائے گا مگر یہ کہ وہ ایسا گناہ کرے جس کی معافی نہ ہو۔ (ترمذی، ۳/۳۶۸، الحدیث: ۱۹۲۴)

3 ..... اولاد کے لئے مال چھوڑنا خلافِ توکل نہیں، بلکہ حدیثِ پاک کے مطابق اولاد کے لئے مال چھوڑنا انہیں فقیر و محتاج چھوڑنے سے بہتر ہے۔

لَّهُمَا وَ كَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ

لَّهُمَا	وَ	كَانَ	اَبُوْهُمَا	صَالِحًا[1]	فَاَرَادَ	رَبُّكَ	اَنْ
ان دونوں کا	اور	تھا	ان کا باپ	نیک آدمی	تو چاہا	تمہارے رب (نے)	کہ

خزانہ تھا اور ان کا باپ نیک آدمی تھا تو آپ کے رب نے چاہا کہ

يَّبْلُغَاۤ اَشُدَّهُمَا وَ يَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ۖۗ رَحْمَةً

يَّبْلُغَاۤ	اَشُدَّهُمَا	وَ	يَسْتَخْرِجَا	كَنْزَهُمَا	رَحْمَةً
وہ دونوں پہنچ جائیں	اپنی جوانی (کو)	اور	نکال لیں	اپنا خزانہ	رحمت

وہ دونوں اپنی جوانی کو پہنچیں اور اپنا خزانہ نکالیں (یہ سب) آپ کے

مِّنْ رَّبِّكَ ۚ وَ مَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ ؕ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ

مِّنْ رَّبِّكَ	وَ	مَا فَعَلْتُهٗ[2]	عَنْ اَمْرِيْ	ذٰلِكَ	تَاْوِيْلُ
آپ کے رب کی طرف سے	اور	میں نے نہیں کیا اسے	اپنے حکم سے	یہ	اصل مطلب (ہے)

رب کی رحمت سے ہے اور یہ سب کچھ میں نے اپنے حکم سے نہیں کیا۔ یہ ان باتوں کا اصل مطلب ہے

مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ؕ ۸۲ وَ يَسْــَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ؕ قُلْ

مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ	صَبْرًا ۸۲	وَ	يَسْــَٔلُوْنَكَ	عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ[3]	قُلْ
(اس کا) جس پر تم نہیں کرسکے	صبر	اور	سوال کرتے ہیں تم سے	ذوالقرنین کے متعلق	تم کہو

جس پر آپ صبر نہ کرسکے ○ اور آپ سے ذوالقرنین کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ تم فرماؤ:

سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ؕ ۸۳ اِنَّا

سَاَتْلُوْا	عَلَيْكُمْ	مِّنْهُ	ذِكْرًا ۸۳	اِنَّا
عنقریب میں پڑھ کر سناتا ہوں	تم پر (تمہارے سامنے)	اس سے (کا)	ذکر	بیشک

میں عنقریب تمہارے سامنے اس کا ذکر پڑھ کر سناتا ہوں ○ بیشک

ع ۱۲

حضرت ذوالقرنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بارے میں کفار کے سوال کا جواب

حضرت ذوالقرنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بادشاہت

1 ...... اولاد کو ماں باپ کے تقوے کا فائدہ دنیا میں بھی ملتا ہے اور آخرت میں بھی ملے گا۔

2 ...... حضرت خضر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے افعال کو بنیاد بنا کر فی زمانہ ظاہر شریعت کے خلاف کسی کو کچھ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

3 ...... حضرت ذوالقرنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ انتہائی عادل اور انصاف پسند بادشاہ تھے۔ حدیث پاک میں ہے کہ عادل حکمران کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنے (عرش کے) سائے میں جگہ عطا فرمائے گا جس دن اس کے (عرش کے) سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہو گا۔ (مسلم، ص۵۱۴، الحدیث: ۹۱(۱۰۳۱))

مَكَّنَّا لَهٗ فِی الْاَرْضِ وَ اٰتَیْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ سَبَبًا ﴿۸۴﴾

مَكَّنَّا	لَهٗ	فِی الْاَرْضِ	وَ	اٰتَیْنٰهُ	مِنْ كُلِّ شَیْءٍ	سَبَبًا ⑬
ہم نے اقتدار دیا	اس کو	زمین میں	اور	عطا کیا اسے	ہر چیز سے	ایک سامان

ہم نے اسے زمین میں اقتدار دیا اور اسے ہر چیز کا ایک سامان عطا فرمایا۔○

فَاَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۸۵﴾ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ

فَاَتْبَعَ	سَبَبًا ⑮	حَتّٰۤى	اِذَا	بَلَغَ	مَغْرِبَ الشَّمْسِ
تو وہ پیچھے چلا	ایک راستے (کے)	یہاں تک کہ	جب	پہنچا	سورج غروب ہونے کی جگہ

تو وہ ایک راستے کے پیچھے چلا○ یہاں تک کہ جب سورج کے غروب ہونے کی جگہ پہنچا

وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِیْ عَیْنٍ حَمِئَةٍ وَّ وَجَدَ عِنْدَهَا

وَجَدَهَا	تَغْرُبُ	فِیْ عَیْنٍ حَمِئَةٍ	وَّ	وَجَدَ	عِنْدَهَا
(تو) اس نے پایا اسے	غروب ہوتا ہوا	ایک سیاہ کیچڑ کے چشمے میں	اور	اس نے پائی	اس کے پاس

تو اسے ایک سیاہ کیچڑ کے چشمے میں ڈوبتا ہوا پایا اور اس چشمے کے پاس ہی

قَوْمًا ؕ۬ قُلْنَا یٰذَا الْقَرْنَیْنِ اِمَّاۤ اَنْ تُعَذِّبَ وَ اِمَّاۤ اَنْ

قَوْمًا	قُلْنَا	یٰذَا الْقَرْنَیْنِ	اِمَّاۤ	اَنْ	تُعَذِّبَ (1)	وَ	اِمَّاۤ	اَنْ
ایک قوم	ہم نے فرمایا	اے ذوالقرنین	یا	یہ کہ	تو سزا دے (انہیں)	اور	یا	یہ کہ

ایک قوم کو پایا تو ہم نے فرمایا: اے ذوالقرنین! یا تو تو انہیں سزا دے یا

تَتَّخِذَ فِیْهِمْ حُسْنًا ﴿۸۶﴾ قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ

تَتَّخِذَ	فِیْهِمْ	حُسْنًا ⑯	قَالَ	اَمَّا	مَنْ	ظَلَمَ
تو اختیار کر	ان کے بارے میں	بھلائی	اس نے کہا	بہر حال	جس نے	ظلم کیا

ان کے بارے میں بھلائی اختیار کرو○ کہا: بہر حال جس نے ظلم کیا

حضرت ذوالقرنین رضی اللہ تعالٰی عنہ کا مغرب کی طرف سفر

حضرت ذوالقرنین رضی اللہ تعالٰی عنہ کو ایک قوم پر اختیار ملنا

ظالموں سے متعلق حضرت ذوالقرنین رضی اللہ تعالٰی عنہ کا فیصلہ

(1)...... علماء نے مسلم حکمران کی متعدد ذمہ داریاں بیان کی ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں (1) دین کے مستقل اصولوں اور جس پر اسلاف امت کا اجماع ہے اس کے مطابق دین کا تحفظ کرنا۔ (2) لوگوں کے اختلافات اور جھگڑوں وغیرہ کا عدل و انصاف کے ساتھ تصفیہ کرنا۔ (3) لوگوں کے جان و مال کی چوروں اور لٹیروں سے حفاظت کرنا۔ (4) اسلامی سزاؤں کو نافذ کرنا۔ (5) دشمنوں سے مسلمانوں کی حفاظت کے لئے جنگی ساز و سامان اور آلات حرب وغیرہ کی تیاری کرنا۔ (6) حق داروں کی بیت المال سے مدد کرنا۔ (7) لوگوں کے احوال وغیرہ کی معلومات کرتے رہنا۔ (احکام السلطانیۃ للماوردی، ص۲۷-۲۸، الجزء الاول)

فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ

فَيُعَذِّبُهٗ	اِلٰى رَبِّهٖ	يُرَدُّ	ثُمَّ	فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ
تو وہ عذاب دے گا اسے	اپنے رب کی طرف	وہ لوٹایا جائے گا	پھر	تو عنقریب ہم سزا دیں گے اسے

تو عنقریب ہم اسے سزا دیں گے پھر وہ اپنے رب کی طرف لوٹایا جائے گا تو وہ اسے بہت برا

باعمل مسلمانوں سے متعلق حضرت ذوالقرنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا فیصلہ

عَذَابًا نُّكْرًا ﴿٨٧﴾ وَ اَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا

صَالِحًا	عَمِلَ	وَ	اٰمَنَ	مَنْ	اَمَّا	وَ	عَذَابًا نُّكْرًا ﴿٨٧﴾
اچھا، نیک	اس نے عمل کیا	اور	ایمان لایا	جو	بہرحال	اور	بہت برا عذاب

عذاب دے گا ○ اور بہرحال جو ایمان لایا اور اس نے نیک عمل کیا

فَلَهٗ جَزَآءَ ۨالْحُسْنٰى ۚ وَ سَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا

مِنْ اَمْرِنَا	لَهٗ	سَنَقُوْلُ	وَ	جَزَآءَ ۨالْحُسْنٰى	فَلَهٗ
اپنے کام سے	اس کو	عنقریب ہم کہیں گے	اور	بدلہ بھلائی (ہے)	تو اس کے لئے

تو اس کا بدلہ بھلائی ہے اور عنقریب ہم اس کو آسان کام

حضرت ذوالقرنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا مشرق کی طرف سفر اور ایک وحشی قوم کا سامنا

يُسْرًا ﴿٨٨﴾ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٨٩﴾ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ

بَلَغَ	اِذَا	حَتّٰۤى	سَبَبًا ﴿٨٩﴾	اَتْبَعَ	ثُمَّ	يُسْرًا ﴿٨٨﴾
پہنچا	جب	یہاں تک کہ	ایک راستے (کے)	وہ پیچھے چلا	پھر	آسان (کام)

کہیں گے ○ پھر وہ ایک راستے کے پیچھے چلا ○ یہاں تک کہ جب

مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ

لَّمْ نَجْعَلْ	عَلٰى قَوْمٍ [1]	تَطْلُعُ	وَجَدَهَا	مَطْلِعَ الشَّمْسِ
ہم نے نہیں بنائی	ایک قوم پر	طلوع ہوتا ہوا	(تو) اس نے پایا اسے	سورج طلوع ہونے کی جگہ

سورج طلوع ہونے کی جگہ پہنچا تو اسے ایک ایسی قوم پر طلوع ہوتا ہوا پایا جن کے لیے

1 ...... مفسرین فرماتے ہیں کہ یہ قوم اس جگہ پر تھی جہاں ان کے اور سورج کے درمیان کوئی چیز پہاڑ درخت وغیرہ حائل نہ تھی اور نہ وہاں زمین کی نرمی کی وجہ سے کوئی عمارت قائم ہو سکتی تھی اور وہاں کے لوگوں کا یہ حال تھا کہ طلوعِ آفتاب کے وقت زمین کے اندر بنائے ہوئے تہ خانوں میں گھس جاتے تھے اور زوال کے بعد نکل کر اپنا کام کاج کرتے تھے۔(خازن، الکہف، تحت الآیۃ: ۹۰، ۳/۲۲۴، روح البیان، الکہف، تحت الآیۃ: ۹۰، ۵/۲۹۴، ملتقطاً)

علم الٰہی کی شان

لَهُمۡ مِّنۡ دُوۡنِهَا سِتۡرًا ۙ﴿۹۰﴾ كَذٰلِكَ ؕ وَقَدۡ

لَهُمۡ	مِّنۡ دُوۡنِهَا	سِتۡرًا ﴿۹۰﴾ (1)	كَذٰلِكَ	وَ	قَدۡ
ان کے لیے	اس (سورج) کے مقابل	کوئی آڑ	(بات) اسی طرح (ہے)	اور	بیشک

ہم نے سورج سے کوئی آڑ نہیں رکھی تھی ○ بات اسی طرح ہے اور جو کچھ

حضرت ذوالقرنین رضی اللہ تعالٰی عنہ کا تیسرا سفر

اَحَطۡنَا بِمَا لَدَيۡهِ خُبۡرًا ﴿۹۱﴾ ثُمَّ اَتۡبَعَ

اَحَطۡنَا	بِمَا	لَدَيۡهِ	خُبۡرًا ﴿۹۱﴾	ثُمَّ	اَتۡبَعَ
ہم نے احاطہ کیا ہوا ہے	(اس) کا جو کچھ	اس کے پاس (تھا)	علم (سے)	پھر	وہ پیچھے چلا

اس کے پاس تھا سب کو ہمارا علم محیط ہے ○ پھر وہ ایک اور راستے کے

ایک قوم سے ملاقات

سَبَبًا ﴿۹۲﴾ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ بَيۡنَ السَّدَّيۡنِ وَجَدَ

سَبَبًا ﴿۹۲﴾	حَتّٰۤى	اِذَا	بَلَغَ	بَيۡنَ السَّدَّيۡنِ	وَجَدَ
ایک راستے (کے)	یہاں تک کہ	جب	پہنچا	دو پہاڑوں کے درمیان	اس نے پائی

پیچھے چلا ○ یہاں تک کہ جب دو پہاڑوں کے درمیان پہنچا تو اس نے

یاجوج ماجوج سے متعلق قوم کی درخواست

مِنۡ دُوۡنِهِمَا قَوۡمًا ۙ لَّا يَكَادُوۡنَ يَفۡقَهُوۡنَ قَوۡلًا ﴿۹۳﴾ قَالُوۡا يٰذَا الۡقَرۡنَيۡنِ

مِنۡ دُوۡنِهِمَا	قَوۡمًا	لَّا يَكَادُوۡنَ يَفۡقَهُوۡنَ	قَوۡلًا ﴿۹۳﴾	قَالُوۡا	يٰذَا الۡقَرۡنَيۡنِ
ان کے آگے	ایک قوم	وہ سمجھتے معلوم نہیں ہوتے تھے	کوئی بات	انہوں نے کہا	اے ذوالقرنین

ان پہاڑوں کے آگے ایک ایسی قوم کو پایا جو کوئی بات سمجھتے معلوم نہ ہوتے تھے ○ انہوں نے کہا، اے ذوالقرنین!

اِنَّ يَاۡجُوۡجَ وَمَاۡجُوۡجَ مُفۡسِدُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ فَهَلۡ

اِنَّ	يَاۡجُوۡجَ	وَ	مَاۡجُوۡجَ	مُفۡسِدُوۡنَ	فِى الۡاَرۡضِ (2)	فَهَلۡ
بیشک	یاجوج	اور	ماجوج	فساد مچانے والے لوگ (ہیں)	زمین میں	تو کیا

بیشک یاجوج اور ماجوج زمین میں فساد مچانے والے لوگ ہیں تو کیا

1 ..... مخلوقِ الٰہی میں بڑا تنوع ہے اور ان کے زندگی گزارنے کے طریقوں میں بھی بہت فرق ہے اور یہ سب قدرت اور حکمتِ خداوندی ہے۔

2 ..... فساد فی الارض میں ہر طرح کی ضلالت و گمراہی، شرک و کفر، خرافات و اوہام، قتل و غارت گری، فتنہ پروری و شر انگیزی اور حقوق اللہ و حقوق العباد کی پامالی شامل ہے اور دینِ اسلام نے فساد فی الارض کی تمام صورتوں سے روکا ہے اور زمین میں فساد پھیلانے والوں پر قرآن مجید میں لعنت کی گئی اور انہیں عذابِ جہنم کی وعید سنائی گئی ہے، لہٰذا فساد فی الارض کرنے والے اسلامی احکام پر عمل نہیں کر رہے بلکہ اس کے خلاف چل رہے ہیں۔

نَجۡعَلُ لَكَ خَرۡجًا عَلٰۤى اَنۡ تَجۡعَلَ بَيۡنَنَا وَبَيۡنَهُمۡ

نَجۡعَلُ	لَكَ	خَرۡجًا	عَلٰۤى	اَنۡ	تَجۡعَلَ	بَيۡنَنَا وَبَيۡنَهُمۡ
ہم مقرر کردیں	تمہارے لیے	کچھ مال	(اس) پر	کہ	تو بنادے	ہمارے اوران کے درمیان

ہم آپ کے لیے کچھ مال مقرر کردیں اس بات پر کہ آپ ہمارے اور ان کے درمیان

سَدًّا ﴿۹۴﴾ قَالَ مَا مَكَّنِّيۡ فِيۡهِ رَبِّيۡ خَيۡرٌ

سَدًّا ﴿۹۴﴾	قَالَ	مَا مَكَّنِّيۡ فِيۡهِ	رَبِّيۡ	خَيۡرٌ
ایک دیوار	اس نے کہا	جس چیز میں قابو دیا مجھے	میرے رب (نے)	(وہ) بہتر (ہے)

ایک دیوار بنادیں ○ ذوالقرنین نے کہا: جس چیز پر مجھے میرے رب نے قابو دیا ہے وہ بہتر ہے

فَاَعِيۡنُوۡنِيۡ بِقُوَّةٍ اَجۡعَلۡ بَيۡنَكُمۡ وَبَيۡنَهُمۡ رَدۡمًا ﴿۹۵﴾

فَاَعِيۡنُوۡنِيۡ (1)	بِقُوَّةٍ	اَجۡعَلۡ	بَيۡنَكُمۡ وَبَيۡنَهُمۡ	رَدۡمًا ﴿۹۵﴾
تو تم مدد کرو میری	قوت کے ساتھ	میں بنادوں گا	تمہارے اوران کے درمیان	مضبوط رکاوٹ

تو تم میری مدد قوت کے ساتھ کرو، میں تمہارے اور ان کے درمیان ایک مضبوط رکاوٹ بنادوں گا ○

اٰتُوۡنِيۡ زُبَرَ الۡحَدِيۡدِ ؕ حَتّٰۤى اِذَا سَاوٰى

اٰتُوۡنِيۡ	زُبَرَ الۡحَدِيۡدِ (2)	حَتّٰۤى	اِذَا	سَاوٰى
تم دو مجھے	لوہے کے ٹکڑے	یہاں تک کہ	جب	اس نے (دیوار) برابر کردی

میرے پاس لوہے کے ٹکڑے لاؤ یہاں تک کہ جب وہ دیوار

بَيۡنَ الصَّدَفَيۡنِ قَالَ انْفُخُوۡا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَعَلَهٗ

بَيۡنَ الصَّدَفَيۡنِ	قَالَ	انْفُخُوۡا	حَتّٰۤى	اِذَا	جَعَلَهٗ
دونوں پہاڑوں کے کناروں کے درمیان	کہا	(آگ) دھنکاؤ	یہاں تک کہ	جب	کردیا اسے

دونوں پہاڑوں کے کناروں کے درمیان برابر کردی تو ذوالقرنین نے کہا: آگ دھنکاؤ۔ یہاں تک کہ جب

حضرت ذوالقرنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا جواب

مضبوط دیوار کی تعمیر اور ایٹمی ٹیکنالوجی کی بنی

(1)...... حضرت ذوالقرنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے قوم سے مدد کرنے کا مطالبہ کیا، اس سے معلوم ہوا کہ غیر خدا سے مدد طلب کرنا شرک نہیں بلکہ جائز ہے۔

(2)...... مسلمانوں کو ٹیکنالوجی میں ترقی کرنی چاہئے کہ ان کی بنا پر ملک کی عوام بہت سے مسائل ومشکلات سے بچ جاتی ہے، نیز یہ معاشی خوشحالی اور دشمنوں سے حفاظت میں بھی بہت معاون ثابت ہوتی ہے۔

نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوْنِیْۤ اُفْرِغْ عَلَیْهِ قِطْرًا ﴿۹۶﴾ فَمَا اسْطَاعُوْۤا

نَارًا	قَالَ	اٰتُوْنِیْۤ	اُفْرِغْ	عَلَیْهِ	قِطْرًا ﴿۹۶﴾	فَمَا اسْطَاعُوْۤا
آگ	کہا	دو مجھے	میں انڈیل دوں	اس پر	پگھلایا ہوا تانبہ	تو (یاجوج ماجوج کو) طاقت نہ ہوئی

اُس لوہے کو آگ کر دیا تو کہا: مجھے دو تاکہ میں اس گرم لوہے پر پگھلایا ہوا تانبہ اُنڈیل دوں ○ تو یاجوج وماجوج

اَنْ یَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ

اَنْ	یَّظْهَرُوْهُ	وَ	مَا اسْتَطَاعُوْا	لَهٗ
(اس کی) کہ	وہ چڑھ سکیں اس (دیوار) پر	اور	انہیں طاقت نہ ہوئی	اس میں

اس پر نہ چڑھ سکے اور نہ اس میں سوراخ

دیوار توڑنے کا مخصوص وقت

نَقْبًا ﴿۹۷﴾ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّیْ ۚ فَاِذَا جَآءَ

نَقْبًا ﴿۹۷﴾	قَالَ	هٰذَا	رَحْمَةٌ	مِّنْ رَّبِّیْ	فَاِذَا	جَآءَ
سوراخ کرنے (کی)	(ذوالقرنین نے) کہا	یہ	رحمت (ہے)	میرے رب کی	پھر جب	آئے گا

کر سکے ○ ذوالقرنین نے کہا: یہ میرے رب کی رحمت ہے پھر جب

وَعْدُ رَبِّیْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّیْ حَقًّا ﴿۹۸﴾

وَعْدُ رَبِّیْ	جَعَلَهٗ	دَكَّآءَ	وَ	كَانَ	وَعْدُ رَبِّیْ	حَقًّا ﴿۹۸﴾
میرے رب کا وعدہ	وہ کر دے گا اسے	پاش پاش	اور	ہے	میرے رب کا وعدہ	سچا

میرے رب کا وعدہ آئے گا تو اسے پاش پاش کر دے گا اور میرے رب کا وعدہ سچا ہے ○

یاجوج ماجوج کا نکلنا اور صور میں پھونک مارا جانا

وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ یَوْمَىِٕذٍ یَّمُوْجُ فِیْ بَعْضٍ وَّ

وَ	تَرَكْنَا	بَعْضَهُمْ	یَوْمَىِٕذٍ	یَّمُوْجُ [1]	فِیْ بَعْضٍ	وَّ
اور	ہم چھوڑ دیں گے	ان کے بعض (کو)	اس دن	وہ ریلے (کی طرح) آئیں گے	بعض میں	اور

اور اس دن ہم انہیں چھوڑ دیں گے کہ ان کا ایک گروہ دوسرے پر سیلاب کی طرح آئے گا اور

[1] ..... احادیث میں قیامت کی بہت سی علامات بیان کی گئی ہیں ان میں سے دس بڑی علامات یہ ہیں (1) دھواں ظاہر ہونا (2) دجال کا ظاہر ہونا۔ (3) دابۃ الارض کا نکلنا۔ (4) سورج کا مغرب کی طرف سے طلوع ہونا (5) حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اترنا۔ (6) یاجوج ماجوج کا نکلنا (7 تا 9) تین آدمیوں کا زمین میں دھنس جانا، ایک مشرق میں، دوسرا مغرب میں، تیسرا جزیرۂ عرب میں۔ (10) وہ آگ جو یمن سے نکلے گی اور لوگوں کو ان کی قیامت گاہ کی طرف ہانک دے گی۔ (مسلم، ص۱۵۵۱، الحدیث ۳۹(۲۹۰۱)، ملخصاً)

نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ﴿٩٩﴾ وَّ عَرَضْنَا

نُفِخَ	فِی الصُّوْرِ	فَجَمَعْنٰهُمْ	جَمْعًا ﴿٩٩﴾	وَّ	عَرَضْنَا
پھونک ماری جائے گی	صور میں	تو ہم جمع کرلائیں گے ان کو	جمع کرنا	اور	ہم سامنے لائیں گے

صُور میں پھونک ماری جائے گی تو ہم سب کو جمع کرلائیں گے ○ اور ہم اس دن

جَهَنَّمَ یَوْمَىٕذٍ لِّلْكٰفِرِیْنَ عَرْضَا ﴿١٠٠﴾ الَّذِیْنَ كَانَتْ اَعْیُنُهُمْ

جَهَنَّمَ	یَوْمَىٕذٍ	لِّلْكٰفِرِیْنَ	عَرْضَا ﴿١٠٠﴾	الَّذِیْنَ	كَانَتْ	اَعْیُنُهُمْ
جہنم	اس دن	کافروں کے	سامنے لانا	وہ لوگ جو	تھیں	ان کی آنکھیں

جہنم کافروں کے سامنے لائیں گے ○ وہ جن کی آنکھیں

فِیْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِیْ وَ كَانُوْا لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ سَمْعًا ﴿١٠١﴾ ع اَفَحَسِبَ

فِیْ غِطَآءٍ	عَنْ ذِكْرِیْ	وَ	كَانُوْا لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ	سَمْعًا ﴿١٠١﴾	اَفَحَسِبَ
پردے میں	میری یاد سے	اور	وہ طاقت نہیں رکھتے تھے	(حق بات) سننے (کی)	تو کیا سمجھتے ہیں

میری یاد سے پردے میں تھیں اور حق بات سن نہ سکتے تھے ○ تو کیا کافر

الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَنْ یَّتَّخِذُوْا عِبَادِیْ مِنْ دُوْنِیْۤ

الَّذِیْنَ	كَفَرُوْۤا	اَنْ	یَّتَّخِذُوْا	عِبَادِیْ	مِنْ دُوْنِیْۤ
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	کہ	وہ بنالیں گے	میرے بندوں (کو)	میرے سوا

یہ سمجھتے ہیں کہ میرے بندوں کو میرے سوا حمایتی

اَوْلِیَآءَ ؕ اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِیْنَ نُزُلًا ﴿١٠٢﴾ قُلْ هَلْ

اَوْلِیَآءَ(1)	اِنَّاۤ	اَعْتَدْنَا	جَهَنَّمَ	لِلْكٰفِرِیْنَ	نُزُلًا ﴿١٠٢﴾	قُلْ	هَلْ
حمایتی	بیشک	ہم نے تیار کر رکھی ہے	جہنم	کافروں کی	مہمانی (کیلئے)	تم کہو	کیا

بنالیں گے بیشک ہم نے کافروں کی مہمانی کیلئے جہنم تیار کر رکھی ہے ○ تم فرماؤ: کیا

بروزِ قیامت جہنم کفار کے سامنے لائی جائے گی

کفار کی عملی حالت

کفار کو ایک تنبیہ

سب سے زیادہ ناقص عمل والوں کی نشاندہی

ع ١١/١٩ ٢

(1)...... یعنی کیا کافر یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں جیسے حضرت عیسیٰ، حضرت عزیر عَلَیْهِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کے سوا حمایتی بنالیں گے اور ان سے کچھ نفع پائیں گے؟ ان کا یہ گمان فاسد ہے، بلکہ وہ بندے انہیں اپنا دشمن سمجھتے اور ان سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ کافروں کا گمان فاسد ہونے کی وجہ صاف ظاہر ہے کہ انبیاء عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، اولیاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْهِم اور ملائکہ، ایمان والوں کے مددگار ہو کر ان کی شفاعت کریں گے نہ کہ کافروں کی۔

اعمالِ کفار کی بربادی اور ان کا وزن نہ ہونے کی خبر

نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ﴿١٠٣﴾ اَلَّذِيْنَ

نُنَبِّئُكُمْ	بِالْاَخْسَرِيْنَ	اَعْمَالًا ﴿١٠٣﴾	اَلَّذِيْنَ
ہم خبر دیں تمہیں	سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والوں کی	اعمال (کے اعتبار سے)	وہ لوگ جو

ہم تمہیں بتادیں کہ سب سے زیادہ ناقص عمل والے کون ہیں؟○ وہ لوگ

ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ

ضَلَّ	سَعْيُهُمْ	فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	وَ	هُمْ
گم ہوگئی، برباد ہوگئی	ان کی کوشش	دنیا کی زندگی میں	اور (حالانکہ)	وہ

جن کی ساری کوشش دنیا کی زندگی میں برباد ہوگئی حالانکہ وہ

يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ﴿١٠٤﴾ اُولٰٓئِكَ

يَحْسَبُوْنَ	اَنَّهُمْ	يُحْسِنُوْنَ [1]	صُنْعًا ﴿١٠٤﴾	اُولٰٓئِكَ
گمان کررہے ہیں	کہ وہ	اچھا کررہے ہیں	کام	یہی لوگ

یہ گمان کررہے ہیں کہ وہ اچھا کام کررہے ہیں ○ یہی وہ لوگ ہیں

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ	فَحَبِطَتْ
وہ ہیں جنہوں نے	انکار کیا	اپنے رب کی آیتوں اور اس سے ملنے کا	تو مٹ گئے، برباد ہوگئے

جنہوں نے اپنے رب کی آیات اور اس کی ملاقات کا انکار کیا تو ان کے سب اعمال

اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ﴿١٠٥﴾

اَعْمَالُهُمْ	فَلَا نُقِيْمُ	لَهُمْ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	وَزْنًا ﴿١٠٥﴾
ان کے اعمال	پس ہم قائم نہیں کریں گے	ان کے لیے	قیامت کے دن	کوئی وزن

برباد ہوگئے پس ہم ان کے لیے قیامت کے دن کوئی وزن قائم نہیں کریں گے ○

[1] صحیح وہ ہے جو قرآن و سنت کے مطابق ہے، اس کے علاوہ کوئی چیز بظاہر اگرچہ کتنی ہی صحیح نظر آرہی ہو اگر قرآن و حدیث کے خلاف ہے تو وہ بُری ہے، کفار کے ظاہری اچھے اعمال اور گمراہوں کی بدعتیں سب اسی میں داخل ہیں جیسے انبیاء و اولیاء کی شان گھٹانے کی کوشش کرنے والے سمجھتے ہیں کہ وہ توحید بیان کررہے ہیں، ایسے لوگ بھی اسی آیت میں داخل ہیں۔

کفار کی سزا اور جہنم کا سبب

ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَ اتَّخَذُوْۤا

ذٰلِكَ	جَزَآؤُهُمْ	جَهَنَّمُ	بِمَا	كَفَرُوْا	وَ	اتَّخَذُوْۤا
یہ	ان کا بدلہ (ہے)	جہنم	(اس کے) سبب کہ	انہوں نے کفر کیا	اور	بنالیا

یہ ان کا بدلہ ہے جہنم، کیونکہ انہوں نے کفر کیا اور میری آیتوں

باعمل مسلمانوں کا صلہ

اٰیٰتِیْ وَ رُسُلِیْ هُزُوًا ﴿۱۰۶﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ

اٰیٰتِیْ	وَ	رُسُلِیْ	هُزُوًا ﴿۱۰۶﴾	اِنَّ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ
میری آیتوں	اور	میرے رسولوں (کو)	ہنسی مذاق	بیشک	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور

اور میرے رسولوں کو ہنسی مذاق بنالیا○ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿۱۰۷﴾

عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	كَانَتْ	لَهُمْ	جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ[1]	نُزُلًا ﴿۱۰۷﴾
انہوں نے عمل کئے	اچھے، نیک	ہیں	ان کے لئے	فردوس کے باغات	مہمانی

اچھے اعمال کئے ان کی مہمانی کیلئے فردوس کے باغات ہیں○

کلماتِ الٰہی کی شان

خٰلِدِیْنَ فِیْهَا لَا یَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ﴿۱۰۸﴾ قُلْ لَّوْ

خٰلِدِیْنَ	فِیْهَا	لَا یَبْغُوْنَ	عَنْهَا	حِوَلًا ﴿۱۰۸﴾	قُلْ	لَّوْ
ہمیشہ رہنے والے	ان (باغوں) میں	وہ نہیں چاہیں گے	ان سے	(دوسری) جگہ بدلنا	تم کہو	اگر

وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے، ان سے کوئی دوسری جگہ بدلنا نہ چاہیں گے○ تم فرمادو: اگر

كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ

كَانَ	الْبَحْرُ	مِدَادًا	لِّكَلِمٰتِ[2] رَبِّیْ	لَنَفِدَ	الْبَحْرُ
ہو جاتا	سمندر	سیاہی	میرے رب کی باتوں کے لیے	(تو) ضرور ختم ہو جاتا	سمندر

سمندر میرے رب کی باتوں کے لیے سیاہی ہو جاتا تو ضرور سمندر ختم ہو جاتا

1 ..... جنتیں آٹھ ہیں جن کے نام یہ ہیں، دارُ الجلال، دارُ القرار، دارُ السلام، جنتِ عدن، جنتُ المأویٰ، جنتُ الخلد، جنتُ الفردوس، جنتُ النعیم۔ ان میں فردوس سب سے اعلیٰ جنت ہے اور اس کی دعا مانگنے کی ترغیب بھی دی گئی ہے، چنانچہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا "جب اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مانگو تو فردوس مانگو، کیونکہ وہ جنتوں میں سب کے درمیان اور سب سے بلند ہے اور اس پر رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا عرش ہے اور اسی سے جنت کی نہریں جاری ہوتی ہیں۔ (بخاری، ۲/۲۵۰، الحدیث: ۲۷۹۰) 2 ..... یہاں کلمات سے مراد اللہ تعالٰی کے علم و حکمت کے کلمات ہیں جن کی کوئی انتہاء نہیں۔

قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّیْ وَ لَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ

قَبْلَ	اَنْ	تَنْفَدَ	كَلِمٰتُ رَبِّیْ	وَلَوْ	جِئْنَا بِمِثْلِهٖ
(اس سے) پہلے	کہ	ختم ہوں	میرے رب کی باتیں	اگرچہ	ہم لے آتے اس کے جیسا (اور سمندر)

اور میرے رب کی باتیں ختم نہ ہوتیں، اگرچہ ہم اس کی مدد کیلئے اُسی سمندر جیسا

مَدَدًا ﴿١٠٩﴾ قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ یُوْحٰۤى

مَدَدًا ﴿١٠٩﴾	قُلْ	اِنَّمَاۤ اَنَا	بَشَرٌ [1]	مِّثْلُكُمْ	یُوْحٰۤى
مدد (کے لئے)	تم کہو	میں صرف	ایک بشر (ہوں)	تمہاری طرح	وحی کی جاتی ہے

اور لے آتے ○ تم فرماؤ: میں (ظاہراً) تمہاری طرح ایک بشر ہوں مجھے

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی منفرد بشریت

اِلَیَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ

اِلَیَّ	اَنَّمَاۤ	اِلٰهُكُمْ	اِلٰهٌ وَّاحِدٌ	فَمَنْ
میری طرف	(کہ) بیشک	تمہارا معبود	ایک معبود (ہے)	تو جو

وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے تو جو

كَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا

كَانَ یَرْجُوْا	لِقَآءَ رَبِّهٖ	فَلْیَعْمَلْ	عَمَلًا صَالِحًا
امید رکھتا ہو	اپنے رب سے ملاقات کی	تو اسے چاہیے کہ عمل کرے	نیک عمل

اپنے رب سے ملاقات کی امید رکھتا ہو اسے چاہیے کہ نیک کام کرے

ملاقاتِ الٰہی کا یقین رکھنے والوں کو نصیحت

وَّ لَا یُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا ﴿١١٠﴾ ع

وَّ	لَا یُشْرِكْ	بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ [2]	اَحَدًا ﴿١١٠﴾
اور	شریک نہ کرے	اپنے رب کی عبادت میں	کسی ایک (کو)

اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے ○

ع ۱۲ ۳

[1] ... حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نور بھی ہیں اور بشر بھی۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حقیقت نور ہے اور ظاہری صورت بشری ہے۔ [2] ... عبادت میں اخلاص ہونا یعنی اس عبادت سے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہونا بہت ضروری ہے، اس کے بغیر کوئی عبادت مقبول نہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے: اللہ تعالیٰ جب قیامت کے دن جس میں کوئی شک وشبہ نہیں، لوگوں کو جمع فرمائے گا تو ایک پکارنے والا پکارے گا: جس نے کسی ایسے عمل میں جو اس نے اللہ کے لئے کیا تھا، کسی کو شریک ٹھہرایا تو اسے اس کا ثواب اسی غیرِ خدا سے طلب کرنا چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ تمام شریکوں کے شرک سے بے نیاز ہے۔ (ترمذی، ۵ / ۱۰۵، الحدیث: ۳۱۶۵)

آیات:98 — رکوع:06

سُوْرَةُ مَرْيَمَ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الرَّحِيْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

حضرت زکریا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر رحمت الٰہی کا ذکر

حضرت زکریا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اولاد کے لئے دعا مانگنے کا انداز

كٓهٰيٰعٓصٓ ﴿١﴾ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ﴿٢﴾ اِذْ

اِذْ	زَكَرِيَّا ﴿٢﴾	عَبْدَهٗ	ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ [1]	كٓهٰيٰعٓصٓ ﴿١﴾
جب	زکریا (پر)	اپنے بندے	(یہ) تیرے رب کی رحمت کا ذکر (ہے)	حروف مقطعات

كٓهٰيٰعٓصٓ ○ یہ تیرے رب کی اپنے بندے زکریا پر رحمت کا ذکر ہے ○ جب

نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ﴿٣﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ

اِنِّيْ	رَبِّ	قَالَ	نِدَآءً خَفِيًّا ﴿٣﴾ [2]	رَبَّهٗ	نَادٰى
بیشک میں	اے میرے رب	عرض کی	آہستہ پکارنا	اپنے رب (کو)	اس نے پکارا

اس نے اپنے رب کو آہستہ سے پکارا ○ عرض کی: اے میرے رب! بیشک

وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّ

وَّ	شَيْبًا	الرَّاْسُ	اشْتَعَلَ	وَ	مِنِّيْ	الْعَظْمُ	وَهَنَ
اور	بڑھاپے (سے)	سر	بھڑک اٹھا ہے	اور	میری	ہڈی	کمزور ہوگئی

میری ہڈی کمزور ہوگئی اور سر نے بڑھاپے کا شعلہ چمکا دیا ہے (بوڑھا ہوگیا ہوں) اور

1 ...... اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مراد نیک اور صالح بیٹا عطا فرمانا ہے اور بیٹا عطا فرمانے کے تذکرے کو رحمتِ الٰہی کا تذکرہ فرمایا گیا ہے، اس سے معلوم ہوا کہ نیک اور صالح بیٹا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بڑی رحمت ہے خصوصاً جب کہ بڑھاپے میں عطا ہو۔

2 ...... بلند آواز سے دعا مانگنا جائز اور احادیث سے ثابت ہے البتہ آہستہ آواز میں دعا مانگنا اس پر فضیلت رکھتا ہے، جیسا کہ حدیث پاک میں ہے، نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا "آہستہ آواز میں دعا کرنا 70 بلند آواز کے ساتھ دعاؤں کے برابر ہے۔" (فردوس الاخبار، ۲/ ۲۱۴، الحدیث: ۳۰۴۲)

حضرت زکریا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی وارث کے لئے دعا

لَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآىٕكَ رَبِّ شَقِیًّا ۝۴ وَ اِنِّیْ خِفْتُ

لَمْ اَكُنْۢ	بِدُعَآىٕكَ	رَبِّ	شَقِیًّا ۝۴	وَ	اِنِّیْ	خِفْتُ (1)
میں نہیں رہا	تجھے پکارنے پر	اے میرے رب	محروم	اور	بیشک مجھے	ڈر ہے

اے میرے رب! میں تجھے پکار کر کبھی محروم نہیں رہا ۝ اور بیشک مجھے اپنے بعد

الْمَوَالِیَ مِنْ وَّرَآءِیْ وَ كَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا فَهَبْ لِیْ

الْمَوَالِیَ	مِنْ وَّرَآءِیْ	وَ	كَانَتِ	امْرَاَتِیْ	عَاقِرًا	فَهَبْ	لِیْ
اپنے رشتہ داروں کا	اپنے بعد	اور	ہے	میری بیوی	بانجھ	تو تو عطا کردے	مجھے

اپنے رشتے داروں کا ڈر ہے اور میری بیوی بانجھ ہے، تو مجھے اپنے پاس سے

مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّا ۝۵ یَّرِثُنِیْ وَ یَرِثُ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ ۖۗ وَ

مِنْ لَّدُنْكَ	وَلِیًّا ۝۵	یَّرِثُنِیْ (2)	وَ	یَرِثُ	مِنْ	اٰلِ یَعْقُوْبَ	وَ
اپنے پاس سے	کوئی وارث	وہ جانشین ہو میرا	اور	وارث ہو	سے	یعقوب کی اولاد (کا)	اور

کوئی ایسا وارث عطا فرمادے ۝ جو میرا جانشین ہو اور یعقوب کی اولاد کا وارث ہو اور

دعائے زکریا کی قبولیت اور حضرت یحییٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بشارت

اجْعَلْهُ رَبِّ رَضِیًّا ۝۶ یٰزَكَرِیَّاۤ اِنَّا نُبَشِّرُكَ

اجْعَلْهُ	رَبِّ	رَضِیًّا ۝۶	یٰزَكَرِیَّاۤ	اِنَّا	نُبَشِّرُكَ
بنادے اسے	اے میرے رب	پسندیدہ	اے زکریا	بیشک	ہم خوشخبری دیتے ہیں تجھے

اے میرے رب! اسے پسندیدہ بنادے ۝ اے زکریا! ہم تجھے ایک لڑکے کی

بِغُلٰمِ اسْمُهٗ یَحْیٰى ۙ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا ۝۷

بِغُلٰمِ	اسْمُهٗ	یَحْیٰى	لَمْ نَجْعَلْ	لَّهٗ	مِنْ قَبْلُ	سَمِیًّا ۝۷
ایک لڑکے کی	اس کا نام	یحییٰ (ہوگا)	ہم نے نہ بنایا	اس کا	(اس سے) پہلے	کوئی ہم نام، ہم صفت

خوشخبری دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہے، اس سے پہلے ہم نے اس نام کا کوئی دوسرا نہ بنایا ۝

1 ..... حضرت زکریا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اپنے چچازاد بھائیوں کے شریر ہونے کی وجہ سے یہ خوف تھا کہ کہیں میرے بعد یہ لوگ دین میں تبدیلی نہ کردیں اور صحیح طور پر دین کی خدمت نہ کریں، اس لئے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی پشت سے نیک بیٹے کی دعا مانگی تاکہ وہ ان کے بعد دین کو زندہ رکھے۔

2 ..... یہاں وراثت سے علم کی وراثت مراد ہے، مال کی وراثت مراد نہیں۔ حدیث پاک میں ہے: انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کسی کو دینار و درہم کا وارث نہ بنایا بلکہ انہوں نے صرف علم کا وارث بنایا تو جس نے علم اختیار کیا اس نے پورا حصہ لیا۔ (ترمذی، ۴/ ۳۱۲، الحدیث: ۲۶۹۱)

قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّ كَانَتِ

قَالَ	رَبِّ	اَنّٰى	يَكُوْنُ (1)	لِيْ	غُلٰمٌ	وَّ	كَانَتِ
عرض کی	اے میرے رب	کہاں سے	ہو گا	میرے لئے	لڑکا	اور (حالانکہ)	ہے

عرض کی: اے میرے رب! میرے لڑکا کہاں سے ہو گا حالانکہ

امْرَاَتِيْ عَاقِرًا وَّ قَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا ﴿۸﴾

امْرَاَتِيْ	عَاقِرًا	وَّ	قَدْ	بَلَغْتُ	مِنَ الْكِبَرِ	عِتِيًّا ﴿۸﴾
میری بیوی	بانجھ	اور	تحقیق	میں پہنچ چکا ہوں	بڑھاپے کی وجہ سے	سوکھ جانے کی حالت (کو)

میری بیوی بانجھ ہے اور میں بڑھاپے کی وجہ سے سوکھ جانے کی حالت کو پہنچ چکا ہوں ○

قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّ قَدْ

قَالَ	كَذٰلِكَ	قَالَ	رَبُّكَ	هُوَ	عَلَيَّ	هَيِّنٌ	وَّ	قَدْ
فرمایا	ایسا ہی ہے	فرمایا	تیرے رب (نے)	وہ	مجھ پر	بہت آسان (ہے)	اور	بیشک

فرمایا: ایسا ہی ہے۔ تیرے رب نے فرمایا ہے کہ یہ میرے اوپر بہت آسان ہے اور میں نے تو

خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَ لَمْ تَكُ شَيْـًٔا ﴿۹﴾ قَالَ

خَلَقْتُكَ	مِنْ قَبْلُ	وَ	لَمْ تَكُ	شَيْـًٔا ﴿۹﴾	قَالَ
میں نے پیدا کیا تجھے	(اس سے) پہلے	اور (حالانکہ)	تم نہ تھے	کوئی چیز	عرض کی

اس سے پہلے تجھے پیدا کیا حالانکہ تم کچھ بھی نہ تھے ○ عرض کی:

رَبِّ اجْعَلْ لِّيْۤ اٰيَةً ؕ قَالَ اٰيَتُكَ

رَبِّ	اجْعَلْ	لِّيْۤ	اٰيَةً	قَالَ	اٰيَتُكَ
اے میرے رب	بنادے، مقرر کردے	میرے لئے	کوئی نشانی	فرمایا	تیری نشانی

اے میرے رب! میرے لئے کوئی نشانی مقرر فرمادے۔ فرمایا: تیری نشانی یہ ہے کہ

فرزند عطا ہونے کے طریقے سے متعلق سوال اور اس کا جواب

حضرت زکریا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ایک درخواست اور اس کی قبولیت

1 ... حضرت زکریا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اس طرح عرض کرنے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قدرت پر کسی عدمِ یقین کا اظہار مقصود نہ ہے بلکہ اس کلام سے آپ کا مقصود یہ معلوم کرنا تھا کہ بیٹا کس طرح عطا کیا جائے گا، کیا ہمیں دوبارہ جوانی عطا کی جائے گی یا اسی عمر میں بیٹا عطا کیا جائے گا۔

حضرت زکریا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کو اشارہ کرکے نماز کی تاکید

اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ۝١٠ فَخَرَجَ

فَخَرَجَ	سَوِيًّا ۝١٠ (1)	ثَلٰثَ لَيَالٍ	النَّاسَ	اَلَّا تُكَلِّمَ
تو وہ نکلا	تندرست (ہوتے ہوئے)	تین رات (دن)	لوگوں (سے)	(یہ ہے) کہ تو کلام نہیں کرسکے گا

تم بالکل تندرست ہوتے ہوئے بھی تین رات دن لوگوں سے کلام نہ کرسکو گے ○ پس وہ اپنی قوم کی طرف

عَلٰى قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰۤى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا

سَبِّحُوْا	اَنْ	اِلَيْهِمْ	فَاَوْحٰۤى	مِنَ الْمِحْرَابِ	عَلٰى قَوْمِهٖ
تم تسبیح کرتے رہو	کہ	ان کی طرف	تو اس نے اشارہ کیا	مسجد سے	اپنی قوم پر (کی طرف)

مسجد سے باہر نکلے تو انہیں اشارہ سے کہا کہ صبح و شام

حضرت یحییٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ایک حکم اور آپ پر انعاماتِ الٰہی کا بیان

بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ۝١١ يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ؕ وَ

وَ	بِقُوَّةٍ	الْكِتٰبَ	خُذِ	يٰيَحْيٰى	عَشِيًّا ۝١١	وَّ	بُكْرَةً
اور	مضبوطی کے ساتھ	کتاب (کو)	تھام کر رکھو	اے یحییٰ	شام	اور	صبح

تسبیح کرتے رہو ○ اے یحییٰ! کتاب کو مضبوطی کے ساتھ تھامے رکھو اور

اٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ۝١٢ ۙ وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَ

وَ	مِّنْ لَّدُنَّا	حَنَانًا (2)	وَّ	صَبِيًّا ۝١٢	الْحُكْمَ	اٰتَيْنٰهُ
اور	اپنی طرف سے	نرم دلی (دی)	اور	بچپن (ہی میں)	حکمت	ہم نے عطا کردی اسے

ہم نے اسے بچپن ہی میں حکمت عطا فرمادی تھی ○ اور اپنی طرف سے نرم دلی اور

زَكٰوةً ؕ وَكَانَ تَقِيًّا ۝١٣ ۙ وَّبَرًّۢا بِوَالِدَيْهِ

بِوَالِدَيْهِ	بَرًّا	وَّ	تَقِيًّا ۝١٣	كَانَ	وَ	زَكٰوةً
اپنے ماں باپ سے	اچھا سلوک کرنے والا	اور	(اللہ سے) بہت ڈرنے والا	وہ تھا	اور	پاکیزگی

پاکیزگی دی اور وہ (اللہ سے) بہت زیادہ ڈرنے والا تھا ○ اور وہ اپنے ماں باپ سے اچھا سلوک کرنے والا تھا

(1)...... پہلے زمانہ میں خاموشی کا روزہ بھی ہوتا تھا، البتہ ہماری شریعت میں چپ رہنے کا روزہ منسوخ ہوگیا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صومِ وصال (یعنی سحری اور افطار کے بغیر مسلسل روزہ رکھنے) اور چپ کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ (مسند امام اعظم، ص ۱۹۲)

(2)...... حنان کا معنی ہے رحمت، دل کی نرمی، ہیبت اور وقار وغیرہ، یہاں اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر رحمت فرمائی یا یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دل میں رقت و رحمت پیدا فرمادی تاکہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام لوگوں پر مہربانی کریں۔

حضرت یحییٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر اللہ تعالیٰ کا سلام

وَ لَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ﴿۱۴﴾ وَ سَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ

يَوْمَ	عَلَيْهِ	سَلٰمٌ	وَ	عَصِيًّا ﴿۱۴﴾	جَبَّارًا	لَمْ يَكُنْ	وَ
(جس) دن	اس پر	سلامتی (ہے)	اور	نافرمان	تکبر کرنے والا	وہ نہیں تھا	اور

اور وہ متکبر، نافرمان نہیں تھا○ اور اس پر سلامتی ہے جس دن

وُلِدَ وَ يَوْمَ يَمُوْتُ وَ يَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ﴿۱۵﴾ؑ وَ

وَ	حَيًّا ﴿۱۵﴾	يُبْعَثُ	يَوْمَ	وَ	يَمُوْتُ	يَوْمَ	وَ	وُلِدَ [1]
اور	زندہ	اٹھایا جائے گا	(جس) دن	اور	وفات پائے گا	(جس) دن	اور	وہ پیدا ہوا

وہ پیدا ہوا اور جس دن وہ فوت ہو گا اور جس دن وہ زندہ اٹھایا جائے گا○ اور

رکوع ۵ — وقف لازم

حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے واقعہ کی یاد دہانی

اذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا

مِنْ اَهْلِهَا	انْتَبَذَتْ	اِذِ	مَرْيَمَ	فِي الْكِتٰبِ	اذْكُرْ
اپنے گھر والوں سے	وہ الگ ہوئی	جب	مریم (کو)	کتاب میں	یاد کرو

کتاب میں مریم کو یاد کرو جب وہ اپنے گھر والوں سے مشرق کی طرف

حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا پردہ کرنا اور حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بشری صورت میں آمد

مَكَانًا شَرْقِيًّا ﴿۱۶﴾ۙ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۫ۖ فَاَرْسَلْنَاۤ

فَاَرْسَلْنَا	حِجَابًا	مِنْ دُوْنِهِمْ	فَاتَّخَذَتْ	مَكَانًا شَرْقِيًّا ﴿۱۶﴾
تو ہم نے بھیجا	ایک پردہ	ان (لوگوں) کے سامنے	تو اس نے بنالیا	جانبِ مشرق ایک جگہ (میں)

ایک جگہ الگ ہوگئی○ تو ان (لوگوں) سے ادھر ایک پردہ کر لیا تو اس کی طرف ہم نے

اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ﴿۱۷﴾

بَشَرًا سَوِيًّا ﴿۱۷﴾ [3]	لَهَا	فَتَمَثَّلَ	رُوْحَنَا [2]	اِلَيْهَا
ایک تندرست آدمی (کی)	اس کے سامنے	تو اس نے صورت اختیار کی	اپنی خاص روح (جبرئیل)	اس کی طرف

اپنا روحانی (جبرئیل) بھیجا تو وہ اس کے سامنے ایک تندرست آدمی کی صورت بن گیا○

1...... اس سے معلوم ہوا کہ نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ولادت کے دن ان پر سلام بھیجنا اللہ تعالیٰ کی سنت ہے، اسی وجہ سے اہلسنت وجماعت بارہ ربیع الاول کے دن اللہ تعالیٰ کے حبیب اور تمام انبیاء کے سردار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت کا دن مناتے ہیں اور اس دن آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود وسلام کی کثرت کرتے ہیں۔ 2...... جمہور مفسرین کے نزدیک یہاں روح سے مراد حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں اور انہیں روح فرمانے کی ایک وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ دین ان کی لائی ہوئی وحی کے ذریعے زندہ ہوتا ہے اس لئے مجازاً انہیں روح فرمایا گیا ہے۔ 3...... فرشتوں کے اجسام نوری ہیں اور اللہ تعالیٰ

قَالَتْ اِنِّیْۤ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِیًّا ﴿۱۸﴾

قَالَتْ	اِنِّیْۤ	اَعُوْذُ	بِالرَّحْمٰنِ	مِنْكَ	اِنْ	كُنْتَ	تَقِیًّا ﴿۱۸﴾
(مریم نے) کہا	بیشک میں	پناہ مانگتی ہوں	رحمٰن کی	تجھ سے	اگر	تجھے ہے	اللہ کا ڈر

مریم بولی: میں تجھ سے رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں اگر تجھے خدا کا ڈر ہے ○

قَالَ اِنَّمَاۤ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ۖۗ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِیًّا ﴿۱۹﴾

قَالَ	اِنَّمَاۤ اَنَا	رَسُوْلُ رَبِّكِ	لِاَهَبَ (1)	لَكِ	غُلٰمًا زَكِیًّا ﴿۱۹﴾
اس نے کہا	میں تو صرف	تیرے رب کا بھیجا ہوا (ہوں)	تاکہ عطا کروں	تجھے	ایک پاکیزہ بیٹا

کہا: میں تو تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں تاکہ میں تجھے ایک پاکیزہ بیٹا عطا کروں ○

قَالَتْ اَنّٰى یَكُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّ لَمْ یَمْسَسْنِیْ

قَالَتْ	اَنّٰى	یَكُوْنُ	لِیْ	غُلٰمٌ	وَّ	لَمْ یَمْسَسْنِیْ (2)
(مریم نے) کہا	کہاں سے	ہو گا	میرے لئے	بیٹا	اور (حالانکہ)	چھوا تک نہیں مجھے

مریم نے کہا: میرے لڑکا کہاں سے ہو گا؟ حالانکہ مجھے تو کسی آدمی نے

بَشَرٌ وَّ لَمْ اَكُ بَغِیًّا ﴿۲۰﴾ قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ

بَشَرٌ	وَّ	لَمْ اَكُ	بَغِیًّا ﴿۲۰﴾	قَالَ	كَذٰلِكِ	قَالَ
کسی آدمی (نے)	اور	نہ میں ہوں	بدکار	(جبرئیل نے) کہا	ایسا ہی (ہے)	فرمایا

چھوا تک نہیں اور نہ ہی میں بدکار ہوں ○ جبرئیل نے کہا: ایسا ہی ہے۔ تیرے رب نے

رَبُّكِ هُوَ عَلَیَّ هَیِّنٌ ۚ وَ لِنَجْعَلَهٗۤ اٰیَةً

رَبُّكِ	هُوَ	عَلَیَّ	هَیِّنٌ	وَ	لِنَجْعَلَهٗۤ	اٰیَةً
تیرے رب (نے)	وہ	مجھ پر	بہت آسان (ہے)	اور	تاکہ ہم بنا دیں اسے	نشانی

فرمایا ہے کہ یہ میرے اوپر بہت آسان ہے اور تاکہ ہم اسے لوگوں کیلئے

حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا مثالی کردار

حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تشریف آوری کا مقصد

حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا استفسار اور حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جواب

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اللہ کی نشانی اور رحمت بنایا گیا

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) نے اُنہیں یہ طاقت دی ہے کہ جو شکل چاہیں بن جائیں، کبھی وہ انسان کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں اور کبھی دوسری شکل میں۔

1... اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے اللہ تعالیٰ کے بعض کاموں کو اپنی طرف منسوب کر سکتے ہیں، جیسے کسی کو بیٹا دینا در حقیقت اللہ تعالیٰ کا کام ہے لیکن حضرت جبرئیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا کہ میں تجھے ایک پاکیزہ بیٹا عطا کروں۔ ہمارے عرف میں لوگ بیٹے دینے کو اولیاء کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں پر بدگمانی نہیں کرنی چاہئے کہ مسلمانوں کے کلام کا ممکنہ حد تک اچھا مطلب لینا واجب ہے۔ 2...... پاکدامن عورت کی پہچان یہ ہے کہ

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے حمل اور متعلقہ واقعات

لِّلنَّاسِ وَ رَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَ كَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ﴿۲۱﴾

لِّلنَّاسِ	وَ	رَحْمَةً	مِّنَّا	وَ	كَانَ	اَمْرًا	مَّقْضِيًّا ﴿۲۱﴾
لوگوں کے لئے	اور	رحمت	اپنی طرف سے	اور	وہ ہے	کام	فیصلہ کیا ہوا

نشانی بنادیں اور اپنی طرف سے ایک رحمت (بنادیں) اور یہ ایسا کام ہے جس کا فیصلہ ہو چکا ہے ○

فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ﴿۲۲﴾ فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ

فَحَمَلَتْهُ (1)	فَانْتَبَذَتْ بِهٖ	مَكَانًا قَصِيًّا ﴿۲۲﴾	فَاَجَآءَهَا	الْمَخَاضُ
پھر پیٹ میں لیا اس (عیسیٰ) کو	تو لے کر چلی گئی اُسے	دور کی جگہ	پھر لے آیا اِسے	پیدائش کا درد

پھر مریم حاملہ ہوگئیں تو اسے لے کر ایک دور کی جگہ چلی گئیں ○ پھر بچے کی پیدائش کا درد

اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَ كُنْتُ

اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ	قَالَتْ	يٰلَيْتَنِيْ	مِتُّ	قَبْلَ هٰذَا	وَ	كُنْتُ
کھجور کے تنے کی طرف	اس نے کہا	اے کاش	میں مرگئی ہوتی	اس سے پہلے	اور	ہو جاتی

اسے ایک کھجور کے تنے کی طرف لے آیا تو اس نے کہا: اے کاش کہ میں اس سے پہلے مرگئی ہوتی اور میں

نَسْيًا مَّنْسِيًّا ﴿۲۳﴾ فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَاۤ اَلَّا تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ

نَسْيًا مَّنْسِيًّا ﴿۲۳﴾	فَنَادٰىهَا (2)	مِنْ تَحْتِهَاۤ	اَلَّا تَحْزَنِيْ	قَدْ	جَعَلَ
بھولی بسری	تو پکارا اسے	اس (درخت) کے نیچے سے	کہ تو غم نہ کر	بیشک	بنادی

کوئی بھولی بسری ہو جاتی ○ تو اسے اس کھجور کے درخت کے نیچے سے پکارا کہ غم نہ کھا بیشک تیرے رب نے

رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ﴿۲۴﴾ وَ هُزِّيْۤ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ

رَبُّكِ	تَحْتَكِ	سَرِيًّا ﴿۲۴﴾	وَ	هُزِّيْۤ	اِلَيْكِ	بِجِذْعِ النَّخْلَةِ
تیرے رب (نے)	تیرے نیچے	ایک نہر	اور	پکڑ کر ہلاؤ	اپنی طرف	کھجور کے تنے کو

تیرے نیچے ایک نہر بنادی ہے ○ اور کھجور کے تنے کو پکڑ کر اپنی طرف ہلاؤ،

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اس میں شرم و حیا ہو اور اس نے نکاح سے پہلے کسی مرد کے ساتھ کوئی تعلق قائم نہ کیا ہو۔

1 ... حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے حاملہ ہونے کی صورت یہ ہوئی کہ حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے دور سے ان پر پھونک ماری تو اسی وقت انہیں محسوس ہو گیا کہ حمل ٹھہر گیا ہے۔ 2 ...... جب حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے درد کی شدت سے مرنے کی تمنا کی تو اس وقت حضرت جبرئیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے وادی کے نیچے سے پکارا کہ غم نہ کرو، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے لیے آپ کے قریب ایک نہر بنادی ہے۔

بچہ دیکھ کر لوگوں کی حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو ملامت

تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ﴿٢٥﴾ فَكُلِىْ وَاشْرَبِىْ وَقَرِّىْ

تُسٰقِطْ	عَلَيْكِ	رُطَبًا جَنِيًّا ﴿٢٥﴾	فَكُلِىْ	وَ	اشْرَبِىْ	وَ	قَرِّىْ
وہ گرائے گا	تم پر	عمدہ تازہ کھجوریں	تو تو کھا	اور	پی	اور	ٹھنڈی رکھ

وہ تم پر عمدہ تازہ کھجوریں گرائے گا ○ تو کھا اور پی اور آنکھ

عَيْنًا ۚ فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِىْٓ اِنِّىْ

عَيْنًا	فَاِمَّا	تَرَيِنَّ	مِنَ الْبَشَرِ	اَحَدًا	فَقُوْلِىْٓ	اِنِّىْ
آنکھ	پھر اگر	تو دیکھے	آدمیوں میں سے	کوئی ایک	تو (اشارے سے) کہہ دینا	بیشک میں (نے)

ٹھنڈی رکھ پھر اگر تو کسی آدمی کو دیکھے تو (اشارے سے) کہہ دینا کہ میں نے

نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ﴿٢٦﴾ ۚ

نَذَرْتُ	لِلرَّحْمٰنِ	صَوْمًا[1]	فَلَنْ اُكَلِّمَ	الْيَوْمَ	اِنْسِيًّا ﴿٢٦﴾
نذر مانی ہے	رحمٰن کے لئے	روزے (کی)	تو میں ہرگز بات نہیں کروں گی	آج	کسی آدمی (سے)

آج رحمٰن کیلئے روزہ کی نذر مانی ہے تو آج ہرگز میں کسی آدمی سے بات نہیں کروں گی ○

فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ۭ قَالُوْا

فَاَتَتْ	بِهٖ	قَوْمَهَا	تَحْمِلُهٗ	قَالُوْا
پھر وہ آئی	اس (عیسٰی) کے ساتھ	اپنی قوم (کے پاس)	اسے اٹھائے ہوئے	(تو) لوگوں نے کہا

پھر عیسٰی کو اُٹھائے ہوئے اپنی قوم کے پاس آئیں تو لوگ کہنے لگے:

يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْـًٔا فَرِيًّا ﴿٢٧﴾ يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ

يٰمَرْيَمُ	لَقَدْ	جِئْتِ	شَيْـًٔا فَرِيًّا ﴿٢٧﴾	يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ[2]	مَا كَانَ	اَبُوْكِ
اے مریم	ضرور بیشک	تو لائی	بڑی عجیب چیز	اے ہارون کی بہن	نہیں تھا	تیرا باپ

اے مریم! بیشک تو بہت ہی عجیب وغریب چیز لائی ہے ○ اے ہارون کی بہن! نہ تو تیرا باپ

[1]...... دینِ اسلام میں صبح سے رات تک خاموش رہنے کا روزہ رکھنا منسوخ ہو جانے کی وجہ سے عبادت نہ رہا، لہٰذا اس کی منت ماننا بھی جائز نہیں، البتہ خاموشی کی اہمیت اپنی جگہ مسلم ہے۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو چپ رہا اس نے نجات پائی۔ (سنن ترمذی، ۴/۲۲۵، الحدیث: ۲۵۰۹)

[2]...... حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو ان کی قوم کے لوگوں نے ہارون کی بہن کہا، اس کی ایک وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک نہایت نیک و صالح شخص کا نام ہارون تھا اور اس کے تقوی اور پرہیز گاری سے تشبیہ دینے کے لیے آپ کو ہارون کی بہن کہا۔

حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا بچے کی طرف اشارہ اور لوگوں کا اعتراض

گود میں حضرت عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ارشادات

امْرَاَ سَوْءٍ وَّ مَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ﴿٢٨﴾ فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ

اِلَيْهِ	فَاَشَارَتْ	بَغِيًّا ﴿٢٨﴾	اُمُّكِ	مَا كَانَتْ	وَّ	امْرَاَ سَوْءٍ
اس (بچے) کی طرف	تو (مریم نے) اشارہ کیا	بدکار	تیری ماں	نہیں تھی	اور	برا آدمی

کوئی برا آدمی تھا اور نہ ہی تیری ماں بدکار تھی ○ اس پر مریم نے بچے کی طرف اشارہ کر دیا۔

قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ

فِي الْمَهْدِ	كَانَ	مَنْ	نُكَلِّمُ	كَيْفَ	قَالُوْا
گہوارے، ماں کی گود میں	ہے	(اس سے) جو	ہم کلام کریں	کیسے	انہوں نے کہا

وہ بولے: ہم اس سے کیسے بات کریں؟ جو ابھی ماں کی گود میں

صَبِيًّا ﴿٢٩﴾ قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰنِيَ الْكِتٰبَ

الْكِتٰبَ	اٰتٰنِيَ	عَبْدُ اللّٰهِ	اِنِّيْ	قَالَ	صَبِيًّا ﴿٢٩﴾
کتاب	اس نے دی ہے مجھے	اللہ کا بندہ (ہوں)	بیشک میں	(بچے نے) کہا	بچہ

بچہ ہے ○ بچے نے فرمایا: بیشک میں اللہ کا بندہ ہوں، اس نے مجھے کتاب دی ہے

وَ جَعَلَنِيْ نَبِيًّا ﴿٣٠﴾ وَّ جَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ وَ

وَ	كُنْتُ	اَيْنَ مَا	مُبٰرَكًا (1)	جَعَلَنِيْ	وَّ	نَبِيًّا ﴿٣٠﴾	جَعَلَنِيْ	وَ
اور	میں ہوں	جہاں کہیں	مبارک	اس نے بنایا مجھے	اور	نبی	بنایا ہے مجھے	اور

اور مجھے نبی بنایا ہے ○ اور اس نے مجھے مبارک بنایا ہے خواہ میں کہیں بھی ہوں اور

اَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ﴿٣١﴾ وَّ

وَّ	حَيًّا ﴿٣١﴾ (2)	مَا دُمْتُ	بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ	اَوْصٰنِيْ
اور	زندہ	جب تک میں رہوں	نماز اور زکوٰۃ کی	تاکید فرمائی مجھے

اس نے مجھے نماز اور زکوٰۃ کی تاکید فرمائی ہے جب تک میں زندہ رہوں ○ اور

(1)......انبیاء و صالحین بابرکت ہوتے ہیں اور ان سے نسبت رکھنے والی اشیاء بھی بابرکت ہو جاتی ہیں جن سے بہت سے فوائد حاصل ہوتے ہیں جیسے ان کی برکت سے مصائب و مشکلات دور ہوتی ہیں اور مریضوں کو شفا ملتی ہے۔ حضرت ام سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے موئے مبارک چاندی کی بوتل میں تھے۔ جب لوگ بیمار ہوتے تو وہ ان بالوں سے تبرک حاصل کرتے اور ان کی برکت سے شفا پاتے۔(عمدۃ القاری، ۱۵ / ۹۴، تحت الحدیث: ۵۸۹۶)

(2)......جب تک آدمی زندہ ہے تب تک وہ عبادات اور شرعی احکام کا پابند ہے الّا یہ کہ اسے کوئی ایسا شرعی عذر لاحق ہو جس سے شرعاً عبادات ساقط ہو جائے۔

بَرًّۢا بِوَالِدَتِیْ ۫ وَ لَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا

بَرًّا(1)	بِوَالِدَتِیْ	وَ	لَمْ یَجْعَلْنِیْ	جَبَّارًا(2)
(مجھے) اچھا سلوک کرنے والا (بنایا)	اپنی ماں سے	اور	نہیں بنایا مجھے	تکبر کرنے والا

(مجھے) اپنی ماں سے اچھا سلوک کرنے والا (بنایا) اور مجھے متکبر،

شَقِیًّا ﴿۳۲﴾ وَ السَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَ یَوْمَ

شَقِیًّا ﴿۳۲﴾	وَ	السَّلٰمُ	عَلَیَّ	یَوْمَ	وُلِدْتُّ	وَ	یَوْمَ
بدنصیب	اور	سلامتی (ہو)	مجھ پر	(جس) دن	میں پیدا ہوا	اور	(جس) دن

بدنصیب نہ بنایا ○ اور مجھ پر سلامتی ہو جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن

اَمُوْتُ وَ یَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا ﴿۳۳﴾ ذٰلِكَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ ۚ

اَمُوْتُ	وَ	یَوْمَ	اُبْعَثُ	حَیًّا ﴿۳۳﴾(3)	ذٰلِكَ	عِیْسَى	ابْنُ مَرْیَمَ
میں وفات پاؤں	اور	(جس) دن	اٹھایا جاؤں	زندہ	یہ (ہے)	عیسیٰ	مریم کا بیٹا

وفات پاؤں اور جس دن زندہ اٹھایا جاؤں ○ یہ ہے عیسیٰ مریم کا بیٹا۔

قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِیْ فِیْهِ یَمْتَرُوْنَ ﴿۳۴﴾ مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ یَّتَّخِذَ

قَوْلَ الْحَقِّ	الَّذِیْ فِیْهِ	یَمْتَرُوْنَ ﴿۳۴﴾(4)	مَا كَانَ	لِلّٰهِ	اَنْ	یَّتَّخِذَ
سچی بات	جس میں	وہ شک کررہے ہیں	(لائق) نہیں ہے	اللہ کے لئے	کہ	وہ بنائے

سچی بات جس میں یہ شک کررہے ہیں ○ اللہ کیلئے لائق نہیں کہ وہ کسی کو

مِنْ وَّلَدٍ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ اِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ

مِنْ وَّلَدٍ	سُبْحٰنَهٗ	اِذَا	قَضٰۤى	اَمْرًا	فَاِنَّمَا	یَقُوْلُ
(اپنا) کوئی بیٹا	پاکی ہے اسے	جب	وہ فیصلہ کرتا ہے	کسی کام (کا)	تو صرف	فرماتا ہے

اپنا بیٹا بنائے، وہ پاک ہے۔ جب وہ کسی کام کا فیصلہ فرماتا ہے تو اسے صرف

حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے متعلق حقیقی نظریہ اور قدرتِ الٰہی

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) جاہلوں کا یہ کہنا شیطانی وسوسہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرچکے ہیں لہٰذا اب ہم پر کوئی عبادت لازم نہیں رہی۔ 1 ...... والدین کی خدمت اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا انبیاء عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سنت اور حکمِ خداوندی ہے۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جسے یہ پسند ہو کہ اس کی عمر دراز اور اس کے رزق میں اضافہ کردیا جائے تو اسے چاہئے کہ اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک اور رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرے۔(مسند امام احمد، ۴/۴۵۸، الحدیث: ۱۳۴۰۰) 2 ...... تکبر اور سختی مومن کی صفت نہیں، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: مومن باوقار اور نرم خو ہوتا ہے۔(شعب الایمان،

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف سے عبادت الٰہی کی دعوت

لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۳۵﴾ وَ اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَ رَبُّكُمْ

لَهٗ	كُنْ	فَيَكُوْنُ ﴿۳۵﴾	وَ	اِنَّ	اللّٰهَ	رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ
اس سے	ہو جا	تو وہ فوراً ہو جاتا ہے	اور	بیشک	اللہ	میرا اور تمہارا رب (ہے)

یہ فرماتا ہے، ”ہو جا“ تو وہ فوراً ہو جاتا ہے ○ اور عیسیٰ نے کہا بیشک اللہ میرا اور تمہارا رب ہے

عیسائیوں کے اختلاف کی طرف اشارہ اور کفار کے لئے وعید

فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۳۶﴾ فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ

فَاعْبُدُوْهُ	هٰذَا	صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۳۶﴾	فَاخْتَلَفَ [1]	الْاَحْزَابُ
تو تم عبادت کرو اسی کی	یہ	سیدھا راستہ (ہے)	پھر اختلاف کیا	گروہوں (نے)

تو اس کی عبادت کرو۔ یہ سیدھا راستہ ہے ○ پھر گروہوں کا آپس میں

مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا

مِنْۢ بَيْنِهِمْ	فَوَيْلٌ	لِّلَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
اپنے درمیان (آپس میں)	تو خرابی (ہے)	ان لوگوں کے لئے جنہوں نے	کفر کیا

اختلاف ہو گیا تو کافروں کے لئے خرابی ہے

مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۳۷﴾ اَسْمِعْ بِهِمْ وَ اَبْصِرْ ۙ يَوْمَ

مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۳۷﴾	اَسْمِعْ بِهِمْ	وَ	اَبْصِرْ	يَوْمَ
ایک بڑے دن کی حاضری سے	کتنا سنتے ہوں گے	اور	کتنا دیکھتے ہوں گے	(جس) دن

ایک بڑے دن کی حاضری سے ○ اس دن کتنا سنتے اور دیکھتے ہوں گے جس دن

قیامت سے ڈرانے کا حکم اور کفار کی غفلت و انکار

يَاْتُوْنَنَا لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ الْيَوْمَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾ وَ

يَاْتُوْنَنَا	لٰكِنِ	الظّٰلِمُوْنَ	الْيَوْمَ	فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾	وَ
وہ حاضر ہوں گے ہمارے پاس	لیکن	ظالم	آج	کھلی گمراہی میں (ہیں)	اور

ہمارے پاس حاضر ہوں گے لیکن آج ظالم کھلی گمراہی میں ہیں ○ اور

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ۲۷۲/۱، الحدیث: ۸۱۲۷) 3 ... اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ولادت، زندگی، وفات، حشر ہر جگہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے امن میں رہتے ہیں۔ 4...... حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اللہ تعالیٰ کا بندہ ہونا حق بات ہے اور عیسائی اس کے حوالے سے شک میں مبتلا تھے کہ وہ خدا ہیں یا خدا کے بیٹے۔

(یہاں سے اس صفحے کا حاشیہ) 1...... حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بارے میں حقیقتِ حال واضح ہو جانے کے باوجود لوگوں کے نظریات میں اختلاف رونما ہوا، بعض کہنے لگے کہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بذاتِ خود اللہ ہے جو زمین پر اتر آیا تھا پھر آسمان پر چڑھ گیا۔ بعض کا کہنا یہ تھا کہ وہ خدا کا بیٹا ہے، جب تک چاہا اسے زمین پر

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

وقف لازم

اَنْذِرْهُمْ یَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِیَ الْاَمْرُ ۘ وَ هُمْ

اَنْذِرْهُمْ	یَوْمَ الْحَسْرَةِ (1)	اِذْ	قُضِیَ	الْاَمْرُ	وَ	هُمْ
ڈراؤ انہیں	پچھتاوے کے دن (سے)	جب	فیصلہ کردیا جائے گا	معاملے (کا)	اور	وہ

انہیں پچھتاوے کے دن سے ڈراؤ جب فیصلہ کردیا جائے گا اور وہ

عظمتِ الٰہی

فِیْ غَفْلَةٍ وَّ هُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝۳۹ اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ

فِیْ غَفْلَةٍ (2)	وَّ	هُمْ	لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝۳۹	اِنَّا	نَحْنُ	نَرِثُ
غفلت میں (ہیں)	اور	وہ	ایمان نہیں لاتے	بیشک	ہم	ہم وارث ہوں گے

غفلت میں ہیں اور نہیں مانتے ○ بیشک زمین اور جو کچھ اس پر ہے

حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا تذکرہ اور ان کی شان

ع ۲ / ۲۵ / ۵

الْاَرْضَ وَ مَنْ عَلَیْهَا وَ اِلَیْنَا یُرْجَعُوْنَ ۝۴۰ ع وَ

الْاَرْضَ	وَ	مَنْ	عَلَیْهَا	وَ	اِلَیْنَا	یُرْجَعُوْنَ ۝۴۰	وَ
زمین (کے)	اور	جو کچھ	اس پر (ہے)	اور	ہماری ہی طرف	انہیں لوٹایا جائے گا	اور

سب کے وارث ہم ہوں گے اور ہماری ہی طرف انہیں لوٹایا جائے گا ○ اور

اذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ اِبْرٰهِیْمَ ۬ؕ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّیْقًا نَّبِیًّا ۝۴۱ اِذْ

اذْكُرْ	فِی الْكِتٰبِ	اِبْرٰهِیْمَ	اِنَّهٗ	كَانَ	صِدِّیْقًا (3)	نَّبِیًّا ۝۴۱	اِذْ
یاد کرو	کتاب میں	ابراہیم (کو)	بیشک وہ	تھا	بہت سچا	نبی	جب

کتاب میں ابراہیم کو یاد کرو بیشک وہ بہت ہی سچے نبی تھے ○ جب

حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اپنے چچا کو تبلیغ

قَالَ لِاَبِیْهِ یٰۤاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا

قَالَ	لِاَبِیْهِ (4)	یٰۤاَبَتِ	لِمَ	تَعْبُدُ	مَا
اس نے کہا	اپنے (عرفی) باپ سے	اے میرے باپ	کیوں	تم عبادت کررہے ہو	(اس کی) جو

اپنے باپ سے فرمایا: اے میرے باپ! تم کیوں ایسے کی عبادت کررہے ہو جو

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) رکھا پھر اُٹھالیا اور بعض اس کے قائل تھے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں، مخلوق ہیں اور نبی ہیں۔ یہ مومن تھے۔

1 ..... قیامت کا دن ایسا ہے جس میں اکثر لوگ اپنی دنیاوی زندگی گزارنے کے انداز پر پچھتائیں گے اس لئے اسے "یوم الحسرۃ" یعنی حسرت کا دن کہتے ہیں۔ 2 ..... قیامت کا دن حسرت وندامت کا دن ہے اور اس دن کی تیاری سے غافل رہنا بہت بڑی نادانی ہے۔ 3 ..... صدیق کا ایک معنی ہے ہمیشہ سچ بولنے والا اور دوسرا معنی ہے کثرت سے تصدیق کرنے والا۔ 4 ..... یہاں "باپ" سے مراد حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا چچا آزر ہے اور چچا کو باپ کہنا وہاں کے

لَا يَسْمَعُ وَ لَا يُبْصِرُ وَ لَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْـًٔا ﴿۴۲﴾ يٰۤاَبَتِ

لَا يَسْمَعُ	وَ	لَا يُبْصِرُ	وَ	لَا يُغْنِيْ	عَنْكَ	شَيْـًٔا ﴿۴۲﴾	يٰۤاَبَتِ
نہ سنتا ہے	اور	نہ دیکھتا ہے	اور	نہ فائدہ پہنچا سکتا ہے	تجھے	کچھ	اے میرے باپ

نہ سنتا ہے اور نہ دیکھتا ہے اور نہ تجھے کوئی فائدہ پہنچا سکتا ہے○ اے میرے باپ!

اِنِّيْ قَدْ جَآءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ

اِنِّيْ	قَدْ	جَآءَنِيْ	مِنَ الْعِلْمِ[1]	مَا	لَمْ يَاْتِكَ
بیشک میں	تحقیق	آیا میرے پاس	علم سے	وہ جو	نہیں آیا تیرے پاس

بیشک میرے پاس وہ علم آیا جو تیرے پاس نہیں آیا

فَاتَّبِعْنِيْۤ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ﴿۴۳﴾ يٰۤاَبَتِ

فَاتَّبِعْنِيْۤ	اَهْدِكَ	صِرَاطًا سَوِيًّا ﴿۴۳﴾	يٰۤاَبَتِ
تو تو پیروی کر میری	میں رہنمائی کروں گا تیری	سیدھے راستے (کی طرف)	اے میرے باپ

تو تُو میری پیروی کر، میں تجھے سیدھی راہ دکھا دوں گا○ اے میرے باپ!

لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ﴿۴۴﴾

لَا تَعْبُدِ	الشَّيْطٰنَ	اِنَّ	الشَّيْطٰنَ	كَانَ	لِلرَّحْمٰنِ	عَصِيًّا ﴿۴۴﴾
تو عبادت نہ کر	شیطان (کی)	بیشک	شیطان	ہے	رحمٰن کا	بڑا نافرمان

شیطان کا بندہ نہ بن، بیشک شیطان رحمٰن کا بڑا نافرمان ہے○

يٰۤاَبَتِ اِنِّيْۤ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ

يٰۤاَبَتِ	اِنِّيْۤ	اَخَافُ	اَنْ	يَّمَسَّكَ	عَذَابٌ
اے میرے باپ	بیشک میں	ڈرتا ہوں	(اس سے) کہ	پہنچے تجھے	کوئی عذاب

اے میرے باپ! میں ڈرتا ہوں کہ تجھے رحمٰن کی طرف سے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) عرف و رواج اور معمول کے مطابق تھا۔ نیز اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اہلِ خانہ کو بھی تبلیغ کرنی چاہئے۔

[1]......اس سے معلوم ہوا کہ اتباع کے لائق اصل چیز علم ہے، باپ ہونا یا عمر میں بڑا ہونا نہیں لہٰذا اگر کوئی شخص عمر میں بڑا ہو اور اسے دین کا علم نہ ہو جبکہ اس کی اولاد یا قریبی عزیزوں میں سے کوئی عمر میں اگرچہ چھوٹا ہے لیکن وہ دین کا علم رکھتا ہو تو اس کی اتباع کرنی چاہئے۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ علم کے ذریعے کچھ لوگوں کو بلندی عطا کرتا ہے تو انہیں بھلائی کے کاموں میں قائد و سردار اور امام بنا دیتا ہے جن کے نقشِ قدم پر چلا جاتا

مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ﴿٤٥﴾ قَالَ اَرَاغِبٌ

مِّنَ الرَّحْمٰنِ	فَتَكُوْنَ	لِلشَّيْطٰنِ	وَلِيًّا ﴿٤٥﴾	قَالَ	اَرَاغِبٌ
رحمٰن کی طرف سے	تو تُو ہو جائے	شیطان کا	دوست	اس نے کہا	کیا منہ پھیرتے ہو

کوئی عذاب پہنچے تو تُو شیطان کا دوست ہو جائے ○ بولا: کیا تو میرے

اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِیْ یٰۤاِبْرٰهِیْمُ ۚ لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ

اَنْتَ	عَنْ اٰلِهَتِیْ	یٰۤاِبْرٰهِیْمُ	لَىِٕنْ	لَّمْ تَنْتَهِ	لَاَرْجُمَنَّكَ
تم	میرے معبودوں سے	اے ابراہیم	ضرور اگر	تو باز نہ آیا	(تو) ضرور میں پتھر ماروں گا تجھے

معبودوں سے منہ پھیرتا ہے؟ اے ابراہیم! بیشک اگر تو باز نہ آیا تو میں تجھے پتھر ماروں گا

وَاهْجُرْنِیْ مَلِیًّا ﴿٤٦﴾ قَالَ سَلٰمٌ عَلَیْكَ ۚ

وَ	اهْجُرْنِیْ	مَلِیًّا ﴿٤٦﴾	قَالَ	سَلٰمٌ عَلَیْكَ
اور	تو چھوڑ دے مجھے	لمبی مدت (تک)	(ابراہیم نے) فرمایا	(بس) تجھے سلام

اور تو عرصہ دراز کیلئے مجھے چھوڑ دے ○ فرمایا: بس تجھے سلام ہے۔

سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّیْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِیْ

سَاَسْتَغْفِرُ (1)	لَكَ	رَبِّیْ	اِنَّهٗ	كَانَ	بِیْ
عنقریب میں مغفرت مانگوں گا	تیرے لیے	اپنے رب (سے)	بیشک وہ	ہے	مجھ پر

عنقریب میں تیرے لیے اپنے رب سے معافی مانگوں گا بیشک وہ مجھ پر

حَفِیًّا ﴿٤٧﴾ وَاَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ

حَفِیًّا ﴿٤٧﴾	وَ	اَعْتَزِلُكُمْ	وَ	مَا	تَدْعُوْنَ
بڑا مہربان	اور	میں جدا ہوتا ہوں تم (لوگوں) سے	اور	جن کی	تم عبادت کرتے ہو

بڑا مہربان ہے ○ اور میں تم لوگوں سے اور اللہ کے سوا جن (بتوں) کی تم عبادت کرتے ہو

چچا کی طرف سے جواب

چچا کو الوداعی سلام اور استغفار کا وعدہ

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ارادۂ ہجرت

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اور ان کے افعال کی پیروی کی جاتی ہے۔(جامع بیان العلم وفضلہ، ص۷۷، الحدیث: ۲۴۰)

1...... حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اپنے چچا آزر سے یہ کہنا کہ ”عنقریب میں تیرے لئے اپنے رب سے معافی مانگوں گا“ اس وجہ سے تھا کہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اس کے ایمان لانے کی توقع تھی اور جب آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر یہ واضح ہو گیا کہ وہ ایمان نہیں لائے گا تو اس کے بعد آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام آزر سے بیزار ہو گئے اور پھر کبھی اس کے لئے مغفرت کی دعا نہ کی۔

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ اَدْعُوْا رَبِّیْ ﳲ عَسٰۤى اَلَّاۤ اَكُوْنَ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	وَ	اَدْعُوْا	رَبِّیْ	عَسٰۤى	اَلَّاۤ اَكُوْنَ
اللہ کے سوا	اور	میں عبادت کرتا ہوں	اپنے رب (کی)	قریب ہے	کہ میں نہ ہوں گا

ان سے جدا ہوتا ہوں اور میں اپنے رب کی عبادت کرتا ہوں۔ قریب ہے کہ میں

بِدُعَآءِ رَبِّیْ شَقِیًّا ﴿٤٨﴾ فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَ مَا

بِدُعَآءِ رَبِّیْ	شَقِیًّا ﴿٤٨﴾	فَلَمَّا	اعْتَزَلَهُمْ	وَ	مَا
اپنے رب کی عبادت کی وجہ سے	بدبخت	پھر جب	وہ جدا ہوگیا ان سے	اور	جن کی

اپنے رب کی عبادت کی وجہ سے بدبخت نہ ہوں گا ○ پھر جب ابراہیم لوگوں سے اور اللہ کے سوا

یَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ ؕ

یَعْبُدُوْنَ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	وَهَبْنَا	لَهٗۤ	اِسْحٰقَ	وَ	یَعْقُوْبَ
وہ عبادت کرتے تھے	اللہ کے سوا	(تو) ہم نے عطا کئے	اس کو	اسحاق	اور	یعقوب

جن (بتوں) کی وہ عبادت کرتے تھے ان سے جدا ہوگئے تو ہم نے اسے اسحاق اور (اس کے بعد) یعقوب عطا کئے

وَ كُلًّا جَعَلْنَا نَبِیًّا ﴿٤٩﴾ وَ وَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا

وَ	كُلًّا	جَعَلْنَا	نَبِیًّا ﴿٤٩﴾	وَ	وَهَبْنَا	لَهُمْ	مِّنْ رَّحْمَتِنَا
اور	(ان) سب (کو)	ہم نے بنایا	نبی	اور	ہم نے عطا کیا	ان کو	اپنی رحمت سے

اور ان سب کو ہم نے نبی بنایا ○ اور ہم نے انہیں اپنی رحمت عطا کی

وَ جَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِیًّا ﴿٥٠﴾ ع وَ اذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ

وَ	جَعَلْنَا	لَهُمْ	لِسَانَ صِدْقٍ عَلِیًّا ﴿٥٠﴾ (1)	وَ	اذْكُرْ	فِی الْكِتٰبِ
اور	ہم نے کردی	ان کے لئے	سچ کی بلند زبان (سچی بلند شہرت)	اور	یاد کرو	کتاب میں

اور ان کیلئے سچی بلند شہرت رکھی ○ اور کتاب میں

حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ہجرت اور ان پر انعامات الٰہی

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا تذکرہ اور ان کی عظمت و شان

ع ٢

(1) ... سچی شہرت سے مراد یہ ہے کہ ہر دین والے مسلمان ہوں خواہ یہودی یا عیسائی سب حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ثنا و تعریف کرتے ہیں اور مسلمانوں میں تو نمازوں کے اندر ان پر اور ان کی آل پر درود پڑھا جاتا ہے۔ دعائے خیر اور دیگر اچھی نیتوں سے شہرت کی طلب محمود ہے ورنہ مذموم۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: دو بھوکے بھیڑیئے بکریوں کے ریوڑ میں اتنا نقصان نہیں کرتے جتنا جاہ و مال کی محبت ایک مسلمان کے دین میں بگاڑ پیدا کرتی ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، ۷/ ۹۴، الحدیث: ۹۷۷۲)

مُوْسٰۤى ٚ اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّ كَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿۵۱﴾ وَ

مُوْسٰۤى	اِنَّهٗ	كَانَ	مُخْلَصًا	وَّ	كَانَ	رَسُوْلًا	نَّبِيًّا ﴿۵۱﴾	وَ
موسیٰ (کو)	بیشک وہ	تھا	چناہوا بندہ	اور	وہ تھا	رسول	نبی	اور

موسیٰ کو یاد کرو، بیشک وہ چناہوا بندہ تھا اور وہ نبی رسول تھا ۝ اور

نَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَ قَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ﴿۵۲﴾ وَ

نَادَيْنٰهُ	مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ	وَ	قَرَّبْنٰهُ	نَجِيًّا ﴿۵۲﴾	وَ
ہم نے پکارا اسے	طور کی دائیں جانب سے	اور	مقرب بنایا اسے	راز کہنے (کے لئے)	اور

ہم نے اسے طور کی دائیں جانب سے پکارا اور ہم نے اسے اپنا راز کہنے کیلئے مقرب بنایا ۝ اور

وَ هَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَاۤ اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا ﴿۵۳﴾ وَاذْكُرْ

وَهَبْنَا	لَهٗ	مِنْ رَّحْمَتِنَاۤ	اَخَاهُ	هٰرُوْنَ	نَبِيًّا ﴿۵۳﴾	وَ	اذْكُرْ
ہم نے عطا کیا	اس کو	اپنی رحمت سے	اس کا بھائی	ہارون	نبی	اور	یاد کرو

ہم نے اپنی رحمت سے اسے اس کا بھائی ہارون بھی دیا جو نبی تھا ۝ اور کتاب میں

فِى الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ٚ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَ كَانَ رَسُوْلًا

فِى الْكِتٰبِ	اِسْمٰعِيْلَ	اِنَّهٗ	كَانَ	صَادِقَ الْوَعْدِ[1]	وَ	كَانَ	رَسُوْلًا
کتاب میں	اسماعیل (کو)	بیشک وہ	تھا	وعدے کا سچا	اور	تھا	رسول

اسماعیل کو یاد کرو بیشک وہ وعدے کا سچا تھا اور غیب کی خبریں دینے والا

نَّبِيًّا ﴿۵۴﴾ ج وَ كَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ ص وَ كَانَ

نَّبِيًّا ﴿۵۴﴾	وَ	كَانَ يَاْمُرُ[2]	اَهْلَهٗ	بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ	وَ	كَانَ
نبی	اور	وہ حکم دیتا تھا	اپنے گھر والوں (کو)	نماز اور زکوٰۃ کا	اور	تھا

رسول تھا ۝ اور وہ اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتا تھا اور وہ اپنے رب کے ہاں

حضرت اسماعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا تذکرہ اور ان کی شان

[1] ..... تمام انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام وعدے کے سچے ہی ہوتے ہیں مگر حضرت اسماعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا خصوصی طور پر ذکر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اس وصف میں بہت زیادہ ممتاز تھے۔ وعدہ پورا کرنا سنتِ انبیاء ہے اور وعدہ خلافی منافق کی نشانی ہے، حدیثِ پاک میں ہے (منافق کی ایک نشانی یہ ہے کہ) جب وہ وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے۔ (بخاری، ۱/ ۲۴، الحدیث: ۳۳) [2] ..... گھر والوں کو نماز کا حکم دینا اللہ تعالیٰ کے انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سنت ہے، ہمیں بھی چاہئے کہ ہم اپنے گھر والوں کو نماز قائم کرنے کا حکم دیں اور اس کے علاوہ ان تمام کاموں کا بھی حکم دیں جو جہنم سے نجات ملنے کا سبب ہیں۔

حضرت ادریس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا تذکرہ اور ان کی عظمت و شان

انبیاء کی شان اور آیاتِ الٰہی سن کر ان کا حال

عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِیًّا ﴿۵۵﴾ وَ اذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ اِدْرِیْسَ٘ اِنَّهٗ كَانَ

كَانَ	اِنَّهٗ	اِدْرِیْسَ	فِی الْكِتٰبِ	اذْكُرْ	وَ	مَرْضِیًّا ﴿۵۵﴾	عِنْدَ رَبِّهٖ
تھا	بیشک وہ	ادریس (کو)	کتاب میں	یاد کرو	اور	بڑا پسندیدہ	اپنے رب کے ہاں

بڑا پسندیدہ بندہ تھا ○ اور کتاب میں ادریس کو یاد کرو بیشک وہ

صِدِّیْقًا نَّبِیًّا ﴿۵۶﴾ وَّ رَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِیًّا ﴿۵۷﴾ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ

الَّذِیْنَ	اُولٰٓىٕكَ	مَكَانًا عَلِیًّا ﴿۵۷﴾	رَفَعْنٰهُ (1)	وَّ	نَّبِیًّا ﴿۵۶﴾	صِدِّیْقًا
وہ لوگ ہیں جو	یہ (انبیاء)	ایک بلند مکان (پر)	ہم نے اٹھالیا اسے	اور	نبی	بہت سچا

بہت ہی سچا نبی تھا ○ اور ہم نے اسے ایک بلند مکان پر اٹھالیا ○ یہ وہ انبیاء ہیں

اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ مِنْ ذُرِّیَّةِ اٰدَمَ٭ وَ

وَ	مِنْ ذُرِّیَّةِ اٰدَمَ	مِّنَ النَّبِیّٖنَ	عَلَیْهِمْ	اللّٰهُ	اَنْعَمَ (2)
اور	آدم کی نسل سے	نبیوں میں سے	ان پر	اللہ (نے)	انعام، احسان کیا

جن پر اللہ نے احسان کیا، جو آدم کی اولاد میں سے ہیں اور

مِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ٘ وَّ مِنْ ذُرِّیَّةِ اِبْرٰهِیْمَ وَ اِسْرَآءِیْلَ٘

مِنْ ذُرِّیَّةِ اِبْرٰهِیْمَ وَ اِسْرَآءِیْلَ	وَّ	مَعَ نُوْحٍ	حَمَلْنَا	مِمَّنْ
ابراہیم اور یعقوب کی نسل سے	اور	نوح کے ساتھ	ہم نے سوار کیا	(ان کی نسل) سے جنہیں

ان لوگوں میں سے ہیں جنہیں ہم نے نوح کے ساتھ سوار کیا تھا اور ابراہیم اور یعقوب کی اولاد میں سے ہیں

وَ مِمَّنْ هَدَیْنَا وَ اجْتَبَیْنَا٘ اِذَا تُتْلٰى

تُتْلٰى	اِذَا	اجْتَبَیْنَا	وَ	هَدَیْنَا	مِمَّنْ	وَ
تلاوت کی جاتی ہیں	جب	چن لیا	اور	ہم نے ہدایت دی	(ان لوگوں میں) سے (ہیں) جنہیں	اور

اور ان لوگوں میں سے ہیں جنہیں ہم نے ہدایت دی اور چن لیا۔ جب ان کے سامنے

(1)...... حضرت ادریس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بلند مکان پر اٹھالینے سے مراد آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مرتبے کی بلندی ہے اور ایک قول یہ ہے کہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو آسمان پر اٹھا لیا گیا ہے اور زیادہ صحیح یہی قول ہے کہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو آسمان پر اٹھالیا گیا ہے۔

(2)...... انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر انعاماتِ الٰہیہ اور ان کی عظمت و شان بیان کرنا قرآن کا طریقہ اور بارگاہ الٰہی میں محبوب عمل ہے خواہ وہ محفلِ میلاد کی صورت میں ہو یا کسی اور انداز میں۔

السجدۃ ۵

عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ بُكِيًّا ۩ ﴿۵۸﴾

عَلَيْهِمْ	اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ	خَرُّوْا	سُجَّدًا	وَ	بُكِيًّا ﴿۵۸﴾ [1]
ان پر (کے سامنے)	رحمٰن کی آیتیں	وہ گر پڑتے ہیں	سجدہ کرتے ہوئے	اور	روتے ہوئے

رحمٰن کی آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو یہ سجدہ کرتے ہوئے اور روتے ہوئے گر پڑتے ہیں ○

بے نمازی اور نفسانی خواہشات کے شکاری کی سزا

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ

فَخَلَفَ	مِنْۢ بَعْدِهِمْ	خَلْفٌ	اَضَاعُوا	الصَّلٰوةَ [2]	وَ
تو پیچھے آئے	ان کے بعد	ناخلف، نالائق لوگ	انہوں نے ضائع کیں	نمازیں	اور

تو ان کے بعد وہ نالائق لوگ ان کی جگہ آئے جنہوں نے نمازوں کو ضائع کیا اور

توبہ کرنے والوں کا صلہ

اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿۵۹﴾ اِلَّا

اتَّبَعُوا	الشَّهَوٰتِ	فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ	غَيًّا ﴿۵۹﴾	اِلَّا
پیروی کی	خواہشات (کی)	تو عنقریب وہ ملیں گے	غی (سے)	سوائے

اپنی خواہشوں کی پیروی کی تو عنقریب وہ جہنم کی خوفناک وادی غی سے جا ملیں گے ○ مگر

مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ

مَنْ	تَابَ	وَ	اٰمَنَ	وَ	عَمِلَ	صَالِحًا	فَاُولٰٓئِكَ
(اس کے) جس نے	توبہ کرلی	اور	ایمان لے آیا	اور	عمل کیا	اچھا، نیک	تو یہ لوگ

جنہوں نے توبہ کی اور ایمان لائے اور نیک کام کئے تو یہ لوگ

يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَ لَا يُظْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ﴿۶۰﴾ جَنّٰتِ عَدْنِ

يَدْخُلُوْنَ	الْجَنَّةَ	وَ	لَا يُظْلَمُوْنَ	شَيْـًٔا ﴿۶۰﴾	جَنّٰتِ عَدْنِ [3]
داخل ہوں گے	جنت (میں)	اور	ان پر زیادتی نہیں کی جائے گی	کچھ	ہمیشہ رہنے کے باغات

جنت میں داخل ہوں گے اور ان پر کوئی زیادتی نہیں کی جائے گی ○ ہمیشہ رہنے کے ان باغوں میں (داخل ہوں گے)

1 ......کلام الٰہی سن کر رونا انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سنت ہے۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی آیات قرآنی سن کر رویا کرتے تھے۔

2 ......نماز نہ پڑھنا، بے وقت پڑھنا، ہمیشہ نہ پڑھنا اور ریاکاری سے پڑھنا وغیرہ نماز ضائع کرنے کی صورتیں ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ "جس نے ایک نماز ترک کی تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہو گا۔ (معجم الکبیر، ۱۱/۲۳۴، الحدیث: ۱۱۷۸۲)

3 ......جنتِ عدن زبرجد سے بنی ہوئی ہے، اس کا دروازہ زمرد اور یاقوت سے بنا ہوا ہے جس کے دو کواڑوں کے درمیان مشرق و مغرب جتنا فاصلہ ہے۔

الَّتِیْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَیْبِؕ اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ

الَّتِیْ	وَعَدَ	الرَّحْمٰنُ	عِبَادَهٗ	بِالْغَیْبِ	اِنَّهٗ	كَانَ	وَعْدُهٗ
جن کا	وعدہ کیا	رحمٰن (نے)	اپنے بندوں (سے)	غیب سے	بیشک	ہے	اس کا وعدہ

جن کا وعدہ رحمٰن نے اپنے بندوں سے ان کے دیکھے بغیر فرمایا ہے۔ بیشک اس کا وعدہ

مَاْتِیًّا ﴿٦١﴾ لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًاؕ وَ لَهُمْ

مَاْتِیًّا ﴿٦١﴾	لَا یَسْمَعُوْنَ	فِیْهَا	لَغْوًا[1]	اِلَّا	سَلٰمًا	وَ	لَهُمْ
آنے والا	وہ نہیں سنیں گے	ان (باغوں) میں	بیکار بات	مگر	سلام	اور	ان کے لئے

آنے والا ہے ○ وہ ان باغات میں کوئی بیکار بات نہ سنیں گے مگر سلام اور ان کیلئے

رِزْقُهُمْ فِیْهَا بُكْرَةً وَّ عَشِیًّا ﴿٦٢﴾ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِیْ

رِزْقُهُمْ	فِیْهَا	بُكْرَةً	وَّ	عَشِیًّا ﴿٦٢﴾	تِلْكَ	الْجَنَّةُ	الَّتِیْ
اُن کا رزق (ہے)	اِن میں	صبح	اور	شام	یہ	(وہ) باغ (ہے)	جس کا

اس میں صبح و شام ان کا رزق ہے ○ یہ وہ باغ ہے جس کا

نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِیًّا ﴿٦٣﴾ وَ

نُوْرِثُ	مِنْ عِبَادِنَا	مَنْ	كَانَ	تَقِیًّا ﴿٦٣﴾[2]	وَ
ہم وارث بنائیں گے	اپنے بندوں میں سے	(اسے) جو	ہو	پرہیز گار	اور

وارث ہم اپنے بندوں میں سے اسے کریں گے جو پرہیز گار ہو ○ اور

مَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَۚ لَهٗ مَا بَیْنَ اَیْدِیْنَا

مَا نَتَنَزَّلُ	اِلَّا	بِاَمْرِ رَبِّكَ	لَهٗ	مَا	بَیْنَ اَیْدِیْنَا
ہم (فرشتے) نہیں اترتے	مگر	تمہارے رب کے حکم سے	اسی کا (ہے)	جو کچھ	ہمارے آگے (ہے)

ہم فرشتے صرف آپ کے رب کے حکم سے ہی اترتے ہیں۔ سب اسی کا ہے جو ہمارے آگے ہے

جنت کے انعامات

جنت کے وارث پرہیز گار لوگ ہیں

فرشتوں کا نزول اللہ کے حکم کے تابع ہے

1 ...... اللہ تعالیٰ نے اپنی عظیم الشان نعمتوں کے گھر جنت کو فضول اور بیکار باتوں سے پاک فرمایا ہے، جن کی زندگی دنیا میں فضول سے پاک ہوگی وہ قیامت میں اِنْ شَآءَ اللہ اس گھر میں جائیں گے جو فضول سے پاک ہوگا یعنی جنت۔

2 ...... جنت متقی اور پرہیز گار مسلمان کو ملے گی اور گناہگار مسلمانوں کو بھی جو جنت ملے گی وہ ان کے گناہوں کی معافی یا سزا پا کر گناہوں کے خاتمے کے بعد ہی ملے گی یعنی جنت میں داخل ہوتے وقت وہ بھی گناہوں سے پاک ہو چکے ہوں گے۔

وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ

وَ	مَا	خَلْفَنَا	وَ	مَا	بَيْنَ ذٰلِكَ	وَ	مَا كَانَ	رَبُّكَ
اور	جو کچھ	ہمارے پیچھے	اور	جو	اس کے درمیان (ہے)	اور	نہیں ہے	تمہارا رب

اور جو کچھ ہمارے پیچھے اور جو اس کے درمیان ہے اور آپ کا رب

نَسِيًّا ﴿٦٤﴾ ۚ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا

نَسِيًّا ﴿٦٤﴾ (1)	رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	وَ	مَا	بَيْنَهُمَا
بھولنے والا	آسمانوں اور زمین کا رب	اور	(اس کا) جو	ان کے درمیان (ہے)

بھولنے والا نہیں ہے ○ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے سب کا رب (وہی ہے)

فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ۭ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ﴿٦٥﴾ ع

فَاعْبُدْهُ	وَ	اصْطَبِرْ (2)	لِعِبَادَتِهٖ	هَلْ	تَعْلَمُ	لَهٗ	سَمِيًّا ﴿٦٥﴾
تو تم عبادت کرو اسی کی	اور	ڈٹ جاؤ	اس کی عبادت پر	کیا	تم جانتے ہو	اس کا	کوئی ہم نام

تو اسی کی عبادت کرو اور اس کی عبادت پر ڈٹ جاؤ، کیا تم اللہ کا کوئی ہم نام جانتے ہو؟ ○

وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ

وَ	يَقُوْلُ	الْاِنْسَانُ (3)	ءَاِذَا مَا	مِتُّ	لَسَوْفَ اُخْرَجُ
اور	کہتا ہے	آدمی	کیا جب	میں مر جاؤں گا	(تو) ضرور عنقریب مجھے نکالا جائے گا

اور آدمی کہتا ہے: کیا جب میں مر جاؤں گا تو عنقریب مجھے زندہ کرکے

حَيًّا ﴿٦٦﴾ اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ

حَيًّا ﴿٦٦﴾	اَوَلَا يَذْكُرُ	الْاِنْسَانُ	اَنَّا	خَلَقْنٰهُ	مِنْ قَبْلُ
زندہ	اور کیا یاد نہیں کرتا	آدمی	کہ	ہم نے پیدا کیا اسے	(اس سے) پہلے

ضرور نکالا جائے گا؟ ○ اور کیا آدمی کو یاد نہیں کہ ہم نے اس سے پہلے اسے پیدا کیا

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو صبر و عبادت کی تاکید

مرنے کے بعد اٹھنے پر ایک کافر کا شبہ اور اسے جواب

ع ۱۵ / ۴

(1) ..... اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ وہ کچھ بھول جائے۔ اس سے ان لوگوں کو غور کرنے کی سخت ضرورت ہے جو مذاق میں کسی بوڑھے کے بارے میں یا کسی چیز کے بارے میں کہہ دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تو اسے بھول ہی گیا ہے۔ یہ کہنا صریح کفر ہے اور ایسا کہنے والا کافر ہے اور اس پر توبہ و تجدیدِ ایمان فرض ہے۔

(2) ..... صرف خوشی یا صرف غم میں عبادت کرنا کمال نہیں بلکہ خوشی و غم ہر حال میں ہمیشہ عبادت کرنی چاہئے۔ یہی حکم ہے اور یہی بارگاہِ خداعَزَّوَجَلَّ میں محبوب ہے۔

(3) ..... اس آیت میں انسان سے مراد وہ کفار ہیں جو موت کے بعد زندہ کئے جانے کے منکر تھے۔

قیامت کے دن کفار کا برا حال

وَ لَمْ يَكُ شَيْـًٔا ﴿٦٧﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَ

وَ	لَمْ يَكُ	شَيْـًٔا ﴿٦٧﴾	فَوَرَبِّكَ	لَنَحْشُرَنَّهُمْ	وَ
اور (حالانکہ)	وہ نہ تھا	کوئی چیز	تو تمہارے رب کی قسم	ضرور ہم جمع کرلیں گے انہیں	اور

حالانکہ وہ کوئی شے نہ تھا ○ تو تیرے رب کی قسم! ہم انہیں اور شیطانوں کو جمع کرلیں گے

الشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿٦٨﴾ ثُمَّ

الشَّيٰطِيْنَ	ثُمَّ	لَنُحْضِرَنَّهُمْ	حَوْلَ جَهَنَّمَ	جِثِيًّا ﴿٦٨﴾	ثُمَّ
شیطانوں (کو)	پھر	ضرور ہم حاضر کریں گے انہیں	جہنم کے آس پاس	گھٹنوں کے بل گرے ہوئے	پھر

پھر انہیں دوزخ کے آس پاس اس حال میں حاضر کریں گے کہ گھٹنوں کے بل گرے ہوئے ہوں گے ○ پھر

لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ

لَنَنْزِعَنَّ	مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ	اَيُّهُمْ	اَشَدُّ	عَلَى الرَّحْمٰنِ
ضرور ہم نکالیں گے	ہر گروہ سے	ان میں جو	سب سے زیادہ سخت	رحمٰن پر

ہم ہر گروہ سے اسے نکالیں گے جو ان میں رحمٰن پر سب سے زیادہ

عِتِيًّا ﴿٦٩﴾ ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ هُمْ اَوْلٰى

عِتِيًّا ﴿٦٩﴾ [1]	ثُمَّ	لَنَحْنُ	اَعْلَمُ	بِالَّذِيْنَ	هُمْ	اَوْلٰى
بے باک (ہوگا)	پھر	ضرور ہم	خوب جانتے ہیں	ان لوگوں کو جو	وہ	زیادہ لائق (ہیں)

بے باک ہوگا ○ پھر ہم انہیں خوب جانتے ہیں جو آگ میں جلنے کے

پل صراط کا بیان اور اس پر سے گزرنے والوں کا حال

بِهَا صِلِيًّا ﴿٧٠﴾ وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ

بِهَا	صِلِيًّا ﴿٧٠﴾	وَ	اِنْ	مِّنْكُمْ	اِلَّا	وَارِدُهَا [2]	كَانَ
اس (آگ) میں	جلنے (کے)	اور	نہیں	تم میں سے (کوئی)	مگر	اس (جہنم) پر گزرنے والا	وہ ہے

زیادہ لائق ہیں ○ اور تم میں سے ہر ایک دوزخ پر سے گزرنے والا ہے۔ یہ

1 ...... یہاں بے باک سے مراد یا تو کافر ہے یا مطلقاً اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والا، ان دونوں میں سے جو کفر و نافرمانی میں سب سے زیادہ سخت ہوگا اسے سب سے پہلے جہنم میں ڈالا جائے گا۔ 2 ...... صراط ایک پُل ہے جسے جہنم کی پشت پر نصب کیا جائے گا، یہ بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہوگا، جنت میں جانے کا یہی راستہ ہے، ہر ایک کو اس پر سے گزرنا ہوگا، اپنے اپنے اعمال کے مطابق لوگ مختلف رفتار سے یہ پل پار کریں گے۔ اس پل کے دونوں جانب بڑے بڑے آنکڑے لٹکے ہوئے ہوں گے، جس شخص کے بارے میں حکم ہوگا اُسے پکڑیں گے، بعض تو زخمی ہو کر نجات پا جائیں گے اور بعض کو جہنم میں گرا دیں گے۔

عَلٰی رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِیًّا ﴿٧١﴾ ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا

عَلٰی رَبِّكَ	حَتْمًا	مَّقْضِیًّا ﴿٧١﴾	ثُمَّ	نُنَجِّی	الَّذِیْنَ	اتَّقَوْا
تیرے رب پر	حتمی	فیصلہ کی ہوئی (بات)	پھر	ہم نجات دیں گے	ان لوگوں کو جو	ڈرے

تمہارے رب کے ذمہ پر حتمی فیصلہ کی ہوئی بات ہے ○ پھر ہم ڈرنے والوں کو بچالیں گے

آیات قرآنی سن کر کفار کا ایک اعتراض

وَّ نَذَرُ الظّٰلِمِیْنَ فِیْهَا جِثِیًّا ﴿٧٢﴾ وَ اِذَا

وَّ	نَذَرُ	الظّٰلِمِیْنَ (1)	فِیْهَا	جِثِیًّا ﴿٧٢﴾	وَ	اِذَا
اور	چھوڑ دیں گے	ظالموں (کو)	اس میں	گھٹنوں کے بل گرے ہوئے	اور	جب

اور ظالموں کو اس میں گھٹنوں کے بل گرے ہوئے چھوڑ دیں گے ○ اور جب

تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

تُتْلٰی	عَلَیْهِمْ	اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ	قَالَ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا
تلاوت کی جاتی ہے	ان پر	ہماری روشن آیتوں (کی)	(تو) کہتے ہیں	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا

ان کے سامنے ہماری روشن آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو کافر ایمان والوں سے

لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا ۙ اَیُّ الْفَرِیْقَیْنِ خَیْرٌ مَّقَامًا وَّ

لِلَّذِیْنَ	اٰمَنُوْۤا	اَیُّ الْفَرِیْقَیْنِ	خَیْرٌ (2)	مَّقَامًا	وَّ
ان لوگوں سے جو	ایمان لائے	دو گروہوں میں کون	زیادہ بہتر (ہے)	مکان (میں)	اور

کہتے ہیں: دونوں گروہوں میں کس کا مکان بہتر اور

کفار کو جواب

اَحْسَنُ نَدِیًّا ﴿٧٣﴾ وَ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ

اَحْسَنُ	نَدِیًّا ﴿٧٣﴾	وَ	كَمْ	اَهْلَكْنَا	قَبْلَهُمْ	مِّنْ قَرْنٍ	هُمْ
زیادہ اچھا	مجلس (میں)	اور	کتنی	ہم نے ہلاک کر دیں	ان سے پہلے	قومیں	وہ

مجلس اچھی ہے؟ ○ اور ہم نے ان سے پہلے کتنی قومیں ہلاک کر دیں جو

1 ...... پرہیزگاروں کو تو جہنم میں گرنے سے بچالیا جائے گا البتہ کفار کے ساتھ ساتھ بعض گنہگار مسلمان بھی پلِ صراط سے جہنم میں گر جائیں گے، انہیں تو گناہوں کی سزا کچھ نہ کچھ جھیلنے کے بعد جہنم سے نکال لیا جائے گا جبکہ کافر ہمیشہ جہنم میں ہی رہیں گے۔ نوٹ: پلِ صراط سے متعلق اہم معلومات حاصل کرنے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج6، ص 143 تا 150 کا مطالعہ فرمائیں۔ 2 ...... دنیا کے مال و دولت اور منصب پر فخر و تکبر کفار کا طریقہ ہے، یہ بہت مذموم عمل ہے، حدیثِ پاک میں ہے کہ "رئیس اور سردار تکبر کی وجہ سے بغیر حساب کے جہنم میں جائیں گے۔ (کنز العمال، ۸/۳۷، الجزء السادس عشر، الحدیث: ۴۴۰۲۳)

اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّ رِءْیًا ﴿۷۴﴾ قُلْ مَنْ كَانَ فِی الضَّلٰلَةِ

فِی الضَّلٰلَةِ	كَانَ	مَنْ	قُلْ	رِءْیًا ﴿۷۴﴾	وَّ	اَثَاثًا	اَحْسَنُ
گمراہی میں	ہو	جو	تم کہو	دکھائی دینے (میں)	اور	سازوسامان (میں)	زیادہ اچھے (تھے)

سازوسامان میں اور دکھائی دینے میں ان سے زیادہ اچھے تھے ○ تم فرماؤ: جو گمراہی میں ہو

فَلْیَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ حَتّٰۤی اِذَا رَاَوْا مَا

مَا	رَاَوْا	اِذَا	حَتّٰۤی	مَدًّا	الرَّحْمٰنُ	لَهُ	فَلْیَمْدُدْ
(وہ چیز) جس کا	وہ دیکھیں	جب	یہاں تک کہ	خوب ڈھیل	رحمٰن	اس کو	تو ڈھیل دیدے

تو اسے رحمٰن خوب ڈھیل دیدے یہاں تک کہ جب وہ اس چیز کو دیکھیں

یُوْعَدُوْنَ اِمَّا الْعَذَابَ وَ اِمَّا السَّاعَةَ ؕ فَسَیَعْلَمُوْنَ

فَسَیَعْلَمُوْنَ	السَّاعَةَ	اِمَّا	وَ	الْعَذَابَ	اِمَّا	یُوْعَدُوْنَ
تو عنقریب جان لیں گے	قیامت	یا	اور	عذاب	یا	ان سے وعدہ کیا جاتا ہے

جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے یا تو عذاب اور یا قیامت تو وہ جان لیں گے کہ

مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّ اَضْعَفُ جُنْدًا ﴿۷۵﴾ وَ

وَ	جُنْدًا ﴿۷۵﴾	اَضْعَفُ	وَّ	مَّكَانًا	شَرٌّ	هُوَ	مَنْ
اور	فوج (کے اعتبار سے)	زیادہ کمزور (ہے)	اور	درجہ، ٹھکانہ (میں)	زیادہ برا (ہے)	وہ	کون

کس کا درجہ برا اور کس کی فوج کمزور ہے؟ ○ اور

اہلِ ایمان کی ہدایت میں اضافی کی بشارت

یَزِیْدُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اهْتَدَوْا هُدًی ؕ وَ الْبٰقِیٰتُ

الْبٰقِیٰتُ (2)	وَ	هُدًی	اهْتَدَوْا	الَّذِیْنَ	اللّٰهُ	یَزِیْدُ
باقی رہنے والی	اور	ہدایت (میں)	ہدایت پائی	ان لوگوں کو جنہوں نے	اللہ	بڑھا دیتا ہے

ہدایت پانے والوں کی ہدایت کو اللہ اور زیادہ بڑھا دیتا ہے اور باقی رہنے والی

1 ......مال کی کثرت پر نازاں نہیں ہونا چاہئے، ایک تو اس لئے کہ مال ہمیشہ پاس نہیں رہے گا، دوسرا اس لئے کہ یہ تکبر اور ناراضیِ رب کا سبب ہے۔

2 ......ان سے نیک اعمال مراد ہیں جن کے ثمرے انسان کے لئے باقی رہتے ہیں، جیسا کہ پنج گانہ نمازیں اور تسبیح و تحمید اور جملہ عبادات۔ حدیث شریف میں ہے، سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے باقیات صالحات کی کثرت کا حکم فرمایا۔ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے عرض کیا، وہ کیا ہیں؟ فرمایا: اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھنا۔ (مسند امام احمد، ۴/۱۵۰، الحدیث: ۱۱۷۱۳)

ایک کافر کا دعویٰ، اس کا رد اور تنبیہ

الصّٰلِحٰتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّ خَیْرٌ

الصّٰلِحٰتُ	خَیْرٌ	عِنْدَ رَبِّكَ	ثَوَابًا	وَّ	خَیْرٌ
نیک باتیں	زیادہ بہتر (ہیں)	تیرے رب کے ہاں	ثواب (کے اعتبار سے)	اور	زیادہ بہتر (ہیں)

نیک باتیں تیرے رب کے ہاں ثواب کے اعتبار سے بہتر اور انجام کے اعتبار سے

مَّرَدًّا ﴿۷۶﴾ اَفَرَءَیْتَ الَّذِیْ كَفَرَ بِاٰیٰتِنَا وَ

مَّرَدًّا ﴿۷۶﴾	اَفَرَءَیْتَ	الَّذِیْ	كَفَرَ	بِاٰیٰتِنَا	وَ
انجام (کے لحاظ سے)	تو کیا تم نے دیکھا	(اس کو) جس نے	کفر کیا	ہماری آیتوں کے ساتھ	اور

زیادہ اچھی ہیں ○ تو کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے ہماری آیتوں کے ساتھ کفر کیا اور

قَالَ لَاُوْتَیَنَّ مَالًا وَّ وَلَدًا ﴿۷۷﴾ اَطَّلَعَ الْغَیْبَ

قَالَ	لَاُوْتَیَنَّ (1)	مَالًا	وَّ	وَلَدًا ﴿۷۷﴾	اَطَّلَعَ	الْغَیْبَ
کہتا ہے	ضرور مجھے دیا جائے گا	مال	اور	اولاد	(کیا) اسے اطلاع مل گئی	غیب (کی)

کہتا ہے، مجھے ضرور مال اور اولاد دیئے جائیں گے ○ کیا اسے غیب کی اطلاع مل گئی ہے

اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿۷۸﴾ كَلَّا سَنَكْتُبُ مَا

اَمِ	اتَّخَذَ	عِنْدَ الرَّحْمٰنِ	عَهْدًا ﴿۷۸﴾	كَلَّا	سَنَكْتُبُ	مَا
یا	اس نے رکھا ہے	رحمٰن کے پاس	کوئی عہد	ہرگز نہیں	عنقریب ہم لکھ رکھیں گے	جو

یا اس نے رحمٰن کے پاس کوئی عہد کر رکھا ہے؟ ○ ہرگز نہیں! اب ہم لکھ رکھیں گے جو

یَقُوْلُ وَ نَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ﴿۷۹﴾ وَّ

یَقُوْلُ	وَ	نَمُدُّ	لَهٗ	مِنَ الْعَذَابِ	مَدًّا ﴿۷۹﴾	وَّ
وہ کہتا ہے	اور	دراز کریں گے	اس کے لئے	عذاب	خوب دراز	اور

وہ کہتا ہے اور اسے خوب لمبا عذاب دیں گے ○ اور

(1)...... امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: جو شخص اللہ تعالیٰ کے ناپسندیدہ کاموں میں منہمک رہے، نہ اس پر نفس کی مذمت کرے اور نہ توبہ رجوع کا ارادہ رکھے تو ایسے شخص کا مغفرت کی امید رکھنا بیوقوفی ہے اور اس طرح کی امید اس شخص کی امید جیسی ہے جو نمکین زمین میں بیج بوئے اور پانی دے کر اور صفائی کر کے اس کی دیکھ بھال کرنے کا ارادہ نہ کرے۔ (احیاء علوم الدین، ۴/۱۷۶) البتہ ایمان کے سبب بخشے جانے کی امید بہر حال قابل قبول ہے۔ اس میں ان لوگوں کے لئے بڑی نصیحت ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی کرنے کے بعد یہ کہہ کر دل کو منا لیتے ہیں کہ اللہ معاف کرے گا۔ اللہ تعالیٰ انہیں عقلِ سلیم عطا فرمائے، آمین۔

بتوں سے متعلق کفار کا ایک باطل گمان اور اس کی تردید

نَرِثُهٗ مَا یَقُوْلُ وَ یَاْتِیْنَا فَرْدًا ﴿۸۰﴾ وَ

نَرِثُهٗ	مَا	یَقُوْلُ	وَ	یَاْتِیْنَا	فَرْدًا ﴿۸۰﴾ [1]	وَ
ہم وارث ہوں گے اس (چیز) کے	جو	وہ کہہ رہا ہے	اور	وہ آئے گا ہمارے پاس	اکیلا	اور

وہ جو چیزیں کہہ رہا ہے اس کے ہم وارث ہوں گے اور وہ ہمارے پاس تنہا آئے گا ○ اور

اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّیَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا ﴿۸۱﴾ كَلَّا ؕ

اتَّخَذُوْا	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	اٰلِهَةً	لِّیَكُوْنُوْا	لَهُمْ	عِزًّا ﴿۸۱﴾	كَلَّا
انہوں نے بنالئے	اللہ کے سوا	معبود	تاکہ وہ ہوں	ان کے لئے	سفارشی	ہرگز نہیں

انہوں نے اللہ کے سوا کئی اور معبود بنالئے تاکہ وہ ان کیلئے سفارشی بن جائیں ○ ہرگز نہیں!

سَیَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ وَ یَكُوْنُوْنَ عَلَیْهِمْ ضِدًّا ﴿۸۲﴾ ع

سَیَكْفُرُوْنَ	بِعِبَادَتِهِمْ	وَ	یَكُوْنُوْنَ	عَلَیْهِمْ	ضِدًّا ﴿۸۲﴾
عنقریب وہ انکار کردیں گے	ان کی عبادت کا	اور	ہوجائیں گے	ان پر (ان کے)	مخالف

عنقریب وہ (جھوٹے معبود) ان کی عبادت کا انکار کردیں گے اور وہ ان کے مخالف ہوجائیں گے ○

ع ۵

کفار کے ساتھ معاملے میں سنتِ الٰہی اور حضور صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو تسلی

اَلَمْ تَرَ اَنَّاۤ اَرْسَلْنَا الشَّیٰطِیْنَ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ تَؤُزُّهُمْ

اَلَمْ تَرَ	اَنَّاۤ	اَرْسَلْنَا	الشَّیٰطِیْنَ	عَلَى الْكٰفِرِیْنَ	تَؤُزُّهُمْ
کیا تو نے نہ دیکھا	کہ	ہم نے بھیجا	شیطانوں (کو)	کافروں پر	وہ ابھارتے ہیں انہیں

کیا تم نے نہ دیکھا کہ ہم نے کافروں پر شیطان بھیجے کہ وہ انہیں

اَزًّا ﴿۸۳﴾ فَلَا تَعْجَلْ عَلَیْهِمْ ؕ اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ﴿۸۴﴾ ج

اَزًّا ﴿۸۳﴾	فَلَا تَعْجَلْ	عَلَیْهِمْ	اِنَّمَا نَعُدُّ [2]	لَهُمْ	عَدًّا ﴿۸۴﴾
خوب ابھارنا	تو تم جلدی نہ کرو	ان پر	ہم صرف گن رہے ہیں	ان کے لئے	گنتی

خوب ابھارتے ہیں ○ تو تم ان پر جلدی نہ کرو، ہم تو ان کیلئے گنتی کررہے ہیں ○

[1] ......اس سے مراد یہ ہے کہ جب وہ ہماری بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اس کے ساتھ نہ مال ہوگا اور نہ اولاد بلکہ بالکل تنہا ہوگا۔ حضور صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن لوگ ننگے پاؤں ننگے بدن اور بے ختنہ اٹھائے جائیں گے۔ حضرت عائشہ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا نے عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم! کیا مرد اور عورتیں سب ایک دوسرے کو دیکھیں گے؟ ارشاد فرمایا: وہ حال اس سے سخت تر ہوگا کہ بعض بعض کی طرف نظر کریں۔ (بخاری، ۴/ ۲۵۳، الحدیث: ۶۵۲۷، مسلم، ص ۱۵۲۹، الحدیث: ۵۶(۲۸۵۹))

[2] ......اس سے جزا کے لئے اعمال کی گنتی کرنا مراد ہے یا فنا کے لئے سانسوں کی گنتی کرنا، یا دنوں، مہینوں اور برسوں کی وہ مدت

بروزِ قیامت پرہیزگاروں کا اکرام اور کفار کا حشر

شفاعت کرنے کے حق دار لوگ

اللہ تعالیٰ کی طرف اولاد کی نسبت کرنے والوں کا رد

وقف لازم

وقف لازم

يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ﴿۸۵﴾ وَّ

يَوْمَ (1)	نَحْشُرُ	الْمُتَّقِيْنَ	اِلَى الرَّحْمٰنِ	وَفْدًا ﴿۸۵﴾	وَّ
(جس) دن	ہم لے جائیں گے	پرہیزگاروں (کو)	رحمٰن کی طرف	مہمان (بناکر)	اور

یاد کرو جس دن ہم پرہیزگاروں کو رحمٰن کی طرف مہمان بناکر لے جائیں گے ○ اور

نَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿۸۶﴾ لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا

نَسُوْقُ	الْمُجْرِمِيْنَ	اِلٰى جَهَنَّمَ	وِرْدًا ﴿۸۶﴾	لَا يَمْلِكُوْنَ	الشَّفَاعَةَ	اِلَّا
ہانکیں گے	مجرموں (کو)	جہنم کی طرف	پیاسا	لوگ مالک نہیں	شفاعت (کے)	مگر

مجرموں کو جہنم کی طرف پیاسے ہانکیں گے ○ لوگ شفاعت کے مالک نہیں مگر

مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿۸۷﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ

مَنِ	اتَّخَذَ	عِنْدَ الرَّحْمٰنِ	عَهْدًا ﴿۸۷﴾	وَ	قَالُوا	اتَّخَذَ
(وہی) جس نے	لے رکھا ہے	رحمٰن کے پاس	کوئی عہد	اور	انہوں نے کہا	اختیار کی

وہی جس نے رحمٰن کے پاس عہد لے رکھا ہے ○ اور کافروں نے کہا: رحمٰن نے

الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ﴿۸۸﴾ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا اِدًّا ﴿۸۹﴾ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ

الرَّحْمٰنُ	وَلَدًا ﴿۸۸﴾ (2)	لَقَدْ	جِئْتُمْ	شَيْئًا اِدًّا ﴿۸۹﴾	تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ
رحمٰن (نے)	اولاد	ضرور بیشک	تم لائے	انتہائی ناپسندیدہ چیز	قریب ہے کہ پھٹ جائیں آسمان

اولاد اختیار کی ہے ○ بیشک تم انتہائی ناپسندیدہ بات لائے ہو ○ قریب ہے کہ اس سے آسمان

مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ﴿۹۰﴾

مِنْهُ	وَ	تَنْشَقُّ	الْاَرْضُ	وَ	تَخِرُّ	الْجِبَالُ	هَدًّا ﴿۹۰﴾
اس سے	اور	پھٹ جائے	زمین	اور	گر پڑیں	پہاڑ	ٹوٹ کر، کانپتے ہوئے

پھٹ پڑیں اور زمین بھی پھٹ جائے اور پہاڑ ٹوٹ کر گر پڑیں ○

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) گنتی کرنا مراد ہے جو ان کے عذاب کے واسطے مقرر ہے۔ (1)...... اس آیت میں پرہیزگاروں کے اعزاز و اکرام کا ذکر ہوا اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! پرہیزگاروں کو ان کے قدموں پر نہیں لایا جائے گا اور نہ ہی انہیں ہانک کر لایا جائے گا بلکہ انہیں جنت کی اونٹنیوں پر لایا جائے گا جن کی مثل مخلوق نے دیکھی ہی نہ ہو گی، ان کے کجاوے سونے کے ہوں گے اور ان کی مہاریں زبرجد کی ہوں گی۔ پرہیزگار ان پر بیٹھے رہیں گے یہاں تک کہ وہ جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے۔ (البعث لابن ابی داؤد، ص۵۲، الحدیث: ۵۱) (2)...... عقیدۂ تنزیہ کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات ہمیشہ ہمیشہ سے تمام کوتاہیوں، ہر قسم کے عیبوں (بقیہ اگلے صفحے پر)

اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ﴿۹۱﴾ وَمَا یَنْۢبَغِیْ لِلرَّحْمٰنِ

اَنْ	دَعَوْا	لِلرَّحْمٰنِ	وَلَدًا ﴿۹۱﴾	وَ	مَا یَنْۢبَغِیْ	لِلرَّحْمٰنِ
کہ	انہوں نے دعویٰ کیا	رحمٰن کے لیے	اولاد (کا)	اور (حالانکہ)	لائق نہیں ہے	رحمٰن کے

کہ انہوں نے رحمٰن کے لیے اولاد کا دعویٰ کیا○ حالانکہ رحمٰن کے لائق نہیں

اَنْ یَّتَّخِذَ وَلَدًا ﴿۹۲﴾ اِنْ كُلُّ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ اِلَّاۤ

اَنْ	یَّتَّخِذَ	وَلَدًا ﴿۹۲﴾	اِنْ	كُلُّ مَنْ	فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	اِلَّاۤ
کہ	وہ اختیار کرے	اولاد	نہیں	(وہ) سب جو	آسمانوں اور زمین میں (ہیں)	مگر

کہ اولاد اختیار کرے○ آسمانوں اور زمین میں جتنے ہیں سب

اٰتِی الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ﴿۹۳﴾ لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ

اٰتِی	الرَّحْمٰنِ	عَبْدًا ﴿۹۳﴾	لَقَدْ	اَحْصٰىهُمْ (1)
وہ حاضر ہوں گے	رحمٰن (کے حضور)	بندے (ہو کر)	ضرور بیشک	اس نے گھیر رکھا ہے انہیں

رحمٰن کے حضور بندے ہو کر حاضر ہوں گے○ بیشک اس نے انہیں گھیر رکھا ہے

قیامت کے دن حاضری کی نوعیت

وَ عَدَّهُمْ عَدًّا ﴿۹۴﴾ وَ كُلُّهُمْ اٰتِیْهِ

وَ	عَدَّهُمْ	عَدًّا ﴿۹۴﴾	وَ	كُلُّهُمْ	اٰتِیْهِ
اور	گن رکھا ہے انہیں	خوب گننا	اور	ان میں ہر ایک	آئے گا اس کے حضور

اور ان کو ایک ایک کر کے خوب گن رکھا ہے○ اور ان میں ہر ایک روزِ قیامت

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَرْدًا ﴿۹۵﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	فَرْدًا ﴿۹۵﴾	اِنَّ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا
قیامت کے دن	اکیلا	بیشک	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے

اس کے حضور تنہا آئے گا○ بیشک وہ جو ایمان لائے اور نیک اعمال

مقبول مومنین کی علامت

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اور برائیوں حتی کہ اس چیز سے بھی پاک ہیں جس میں نہ کوئی نقص و عیب ہے نہ کمال، یونہی وہ مثل، نظیر، شبیہ، کیفیت، مقدار، شکل، جسم، جہت، مکان، زمان، شریک اور اولاد سے بھی پاک ہے۔ (ماخوذ از فتاوی رضویہ، ۲۹/۳۴۱)

1 ... یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علم و قدرت نے سب کو گھیر رکھا ہے اور ہر ذی روح کے سانسوں کی، دنوں کی، تمام احوال کی اور جملہ معاملات کی تعداد اللہ عَزَّوَجَلَّ کے شمار میں ہے، اس پر کچھ مخفی نہیں سب اس کی تدبیر و قدرت کے تحت ہیں۔

الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ﴿٩٦﴾

الصّٰلِحٰتِ	سَيَجْعَلُ	لَهُمُ	الرَّحْمٰنُ	وُدًّا ﴿٩٦﴾ [1]
نیک	عنقریب کردے گا	ان کے لیے	رحمٰن	محبت

کئے عنقریب رحمٰن ان کے لیے محبت پیدا کردے گا ○

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زبان پر قرآن آسان کرنے کی حکمت

فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ

فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ	بِلِسَانِكَ	لِتُبَشِّرَ	بِهِ
توہم نے آسان کردیا اس (قرآن) کو صرف	تمہاری زبان میں	تاکہ تم خوشخبری دو	اس کے ذریعے

توہم نے یہ قرآن تمہاری زبان میں ہی آسان فرمادیا تاکہ تم اس کے ذریعے

الْمُتَّقِيْنَ وَ تُنْذِرَ بِهِ قَوْمًا لُّدًّا ﴿٩٧﴾ وَ كَمْ

الْمُتَّقِيْنَ	وَ	تُنْذِرَ	بِهِ	قَوْمًا لُّدًّا ﴿٩٧﴾	وَ	كَمْ
پرہیزگاروں (کو)	اور	ڈراؤ	اس کے ذریعے	جھگڑالو لوگوں (کو)	اور	کتنی

متقیوں کو خوشخبری دو اور جھگڑالو لوگوں کو اس کے ذریعے ڈر سناؤ ○ اور ہم نے

پچھلی قوموں کے انجام کی طرف اشارہ اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تسلی

اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ ؕ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ

اَهْلَكْنَا	قَبْلَهُمْ	مِّنْ قَرْنٍ	هَلْ	تُحِسُّ	مِنْهُمْ
ہم نے ہلاک کردیں	ان سے پہلے	قومیں	کیا	تم (موجود) پاتے ہو	ان میں سے

ان سے پہلے کتنی قومیں ہلاک کردیں۔ کیا اب تم ان میں کسی کو

مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ﴿٩٨﴾ ع

مِّنْ اَحَدٍ	اَوْ	تَسْمَعُ	لَهُمْ	رِكْزًا ﴿٩٨﴾
کسی ایک (کو)	یا	تم سنتے ہو	ان کی	ہلکی سی آواز

پاتے ہو یا ان کی معمولی سی آواز بھی سنتے ہو؟ ○

ع ٦ / ٦ — النصف

1 ...... حضور پرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ندا کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت رکھتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام آسمانی مخلوق میں ندا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت فرماتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو، چنانچہ آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں، پھر زمین والوں میں اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔ (بخاری، ۲/ ۳۸۲، الحدیث: ۳۲۰۹)

آیات:135 — رکوع:08

سُوْرَةُ طٰهٰ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الرَّحِيْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تسلی اور نزولِ قرآن کا ایک مقصد

طٰهٰ ۚ ① مَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰۤى ② ۙ اِلَّا

اِلَّا	لِتَشْقٰۤى ②	الْقُرْاٰنَ	عَلَيْكَ	مَاۤ اَنْزَلْنَا	طٰهٰ ①
مگر	تاکہ تم مشقت میں پڑ جاؤ	قرآن	تم پر	ہم نے نازل نہیں کیا	حروف مقطعات

طٰہٰ ○ اے حبیب! ہم نے تم پر یہ قرآن اس لیے نہیں نازل فرمایا کہ تم مشقت میں پڑ جاؤ ○ مگر

قرآن خالقِ کائنات کا کلام ہے

تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ③ ۙ تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ

خَلَقَ	مِّمَّنْ	تَنْزِيْلًا	يَّخْشٰى ③	لِّمَنْ	تَذْكِرَةً
بنائی	(اس) کی طرف سے جس نے	نازل کیا ہوا	ڈرتا ہے	(اس) کے لئے جو	(یہ) نصیحت (ہے)

یہ اس کے لئے نصیحت ہے جو ڈرتا ہے ○ اس کی طرف سے نازل کیا ہوا ہے جس نے

صفتِ الٰہی اور عرش پر استواء

الْاَرْضَ وَ السَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ④ ؕ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ⑤

اسْتَوٰى ⑤ [1]	عَلَى الْعَرْشِ	اَلرَّحْمٰنُ	السَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ④	وَ	الْاَرْضَ
اس نے اِستواء فرمایا	عرش پر	(وہ) بڑا مہربان (ہے)	اونچے آسمان	اور	زمین

زمین اور اونچے آسمان بنائے ○ وہ بڑا مہربان ہے، اس نے عرش پر اِستواء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے ○

1 ...... استواء کا لغوی معنیٰ تو ہے کہ کسی چیز کا کسی چیز سے بلند ہونا، کسی چیز کا کسی چیز پر بیٹھنا۔ یہاں آیت میں یہ "قہر و غلبہ" کے معنی میں ہے، یہ معنی زبانِ عرب سے ثابت و ظاہر ہے، عرش سب مخلوقات سے اوپر اور اونچا ہے اس لئے اس کے ذکر پر اکتفاء فرمایا اور مطلب یہ ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمام مخلوقات پر قاہر وغالب ہے۔ یا یہ "قصد و ارادہ" کے معنی میں ہے، یعنی پھر عرش کی طرف متوجہ ہوا یعنی اس کی آفرینش کا ارادہ فرمایا یعنی اس کی تخلیق شروع کی۔ مزید تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج03، ص339 کا مطالعہ فرمائیں۔

سارى كائنات كا مالك اللہ ہے

لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ وَ مَا

لَهٗ	مَا	فِی السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِی الْاَرْضِ	وَ	مَا
اسی کا (ہے)	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں	اور	جو کچھ

اسی کی ملک ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور جو کچھ

علمِ الٰہی کی وسعت

بَیْنَهُمَا وَ مَا تَحْتَ الثَّرٰی ۝٦ وَ اِنْ تَجْهَرْ

بَیْنَهُمَا	وَ	مَا	تَحْتَ الثَّرٰی ۝٦	وَ	اِنْ	تَجْهَرْ
ان دونوں کے درمیان	اور	جو کچھ	گیلی مٹی کے نیچے (ہے)	اور	اگر	تم بلند آواز سے کہو

ان کے درمیان ہے اور جو کچھ اس گیلی مٹی (زمین) کے نیچے ہے ۝ اور اگر تم بلند آواز سے

اللہ کی وحدانیت اور اسمائے حسنیٰ کا بیان

بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ یَعْلَمُ السِّرَّ وَ اَخْفٰی ۝٧ اَللّٰهُ

بِالْقَوْلِ	فَاِنَّهٗ	یَعْلَمُ	السِّرَّ	وَ	اَخْفٰی ۝٧	اَللّٰهُ
بات کو	تو بیشک وہ	جانتا ہے	آہستہ (آواز کو)	اور	(جو اس سے) زیادہ پوشیدہ (ہے)	اللہ

بولو تو بیشک وہ آہستہ آواز کو جانتا ہے اور اسے (بھی) جو اس سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے ۝ وہ اللہ ہے،

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعہ کی طرف اشارہ

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ۝٨ وَ هَلْ

لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	لَهُ	الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ۝٨ [1]	وَ	هَلْ
نہیں	کوئی معبود	مگر	وہی	اسی کے (ہیں)	سب سے اچھے نام	اور	کیا

اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ سب اچھے نام اسی کے ہیں ۝ اور کیا

آگ دیکھ کر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اپنی زوجہ کو تسلی

وقف لازم

اَتٰىكَ حَدِیْثُ مُوْسٰی ۝٩ اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ

اَتٰىكَ	حَدِیْثُ مُوْسٰی ۝٩	اِذْ	رَاٰ	نَارًا	فَقَالَ
آئی تمہارے پاس	موسیٰ کی بات، خبر	جب	اس نے دیکھی	ایک آگ	تو کہا

تمہارے پاس موسیٰ کی خبر آئی ۝ جب اس نے ایک آگ دیکھی تو اپنی اہلیہ سے

1 ..... اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ سے مراد وہ اچھے نام ہیں جو ذاتِ الٰہی پر دلالت کرتے ہیں۔ البتہ اللہ تعالیٰ پر اسی نام کا اطلاق جائز ہے جس کا ذکر قرآن و حدیث میں مذکور ہو یا اس کے اطلاق پر امت کا اجماع ہو جیسے اسم ''خدا''۔ احادیث میں اسماءُ الحسنیٰ کی بہت فضیلت بیان کی گئی ہے، چنانچہ ایک حدیثِ پاک میں ہے کہ ''بیشک اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں یعنی ایک کم سو، جس نے انہیں یاد کر لیا وہ جنت میں داخل ہوا۔ (بخاری، ۲ / ۲۲۹، الحدیث: ۲۷۳۶)

لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّیْۤ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْۤ

لِاَهْلِهِ	امْكُثُوْۤا	اِنِّیْۤ	اٰنَسْتُ	نَارًا	لَّعَلِّیْۤ
اپنی اہلیہ سے	تم ٹھہرو	بیشک میں (نے)	دیکھی ہے	آگ	شاید میں

فرمایا: ٹھہرو، بیشک میں نے ایک آگ دیکھی ہے شاید میں

اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ

اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ	اَوْ	اَجِدُ	عَلَى النَّارِ
لے آؤں تمہارے پاس اس میں سے کوئی چنگاری	یا	میں پاؤں	آگ پر (کے پاس)

تمہارے پاس اس میں سے کوئی چنگاری لے آؤں یا آگ کے پاس

هُدًى ﴿١٠﴾ فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا نُوْدِیَ یٰمُوْسٰى ﴿١١﴾ اِنِّیْۤ

هُدًى ﴿١٠﴾	فَلَمَّاۤ	اَتٰىهَا	نُوْدِیَ	یٰمُوْسٰى ﴿١١﴾	اِنِّیْۤ
کوئی راستہ بتانے والا	پھر جب	وہ آیا اس (آگ) کے پاس	(تو) ندا کی گئی	اے موسیٰ	بیشک میں

کوئی راستہ بتانے والا پاؤں ○ پھر وہ جب آگ کے پاس آئے تو ندا فرمائی گئی کہ اے موسیٰ ○ بیشک میں

اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْكَ ۚ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿١٢﴾

اَنَا	رَبُّكَ	فَاخْلَعْ (1)	نَعْلَیْكَ	اِنَّكَ	بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿١٢﴾
میں	تمہارا رب (ہوں)	تو تو اتار دے	اپنے جوتے	بیشک تو	پاک وادی طویٰ میں (ہے)

تیرا رب ہوں تو تو اپنے جوتے اتار دے بیشک تو پاک وادی طویٰ میں ہے ○

وَ اَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا یُوْحٰى ﴿١٣﴾ اِنَّنِیْۤ اَنَا

وَ	اَنَا	اخْتَرْتُكَ	فَاسْتَمِعْ	لِمَا	یُوْحٰى ﴿١٣﴾	اِنَّنِیْۤ	اَنَا
اور	میں (نے)	چن لیا تجھے	تو غور سے سن	(اس) کو جو	وحی کی جاتی ہے	بیشک میں	میں (ہی)

اور میں نے تجھے پسند کیا تو اب اسے غور سے سن جو وحی کی جاتی ہے ○ بیشک میں ہی

آگ کے پاس پہنچ کر غیبی ندا اور ایک ادب کی تعلیم

رسالت کے لئے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا انتخاب

عقیدۂ توحید کی تعلیم اور عبادت و نماز کا حکم

(1) ......پاک اور مقدس جگہ پر جوتے اتار کر حاضر ہونا چاہئے کہ یہ ادب کے زیادہ قریب ہے نیز مقدس جگہ کا ادب و احترام کرنا انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سنت ہے، اسی وجہ سے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولیاءِ عظام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم کے مزارات اور اس سرزمین کا ادب کیا جاتا ہے جہاں وہ آرام فرما ہیں۔

قیامت آنے کی خبر اور پوشیدہ رکھنے کی حکمت

قیامت سے متعلق امت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو تنبیہ

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے عصا کے متعلق سوال اور ان کا جواب

اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ ۙ وَ اَقِمِ

اللّٰهُ	لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّاۤ	اَنَا	فَاعْبُدْنِیْ	وَ	اَقِمِ
اللہ (ہوں)	نہیں	کوئی معبود	سوائے	میرے	تو تم عبادت کرو میری	اور	قائم رکھو

اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری عبادت کر اور میری یاد کے لیے

الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ ۝۱۴ اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ اَكَادُ اُخْفِیْهَا

الصَّلٰوةَ	لِذِكْرِیْ ۝۱۴	اِنَّ	السَّاعَةَ	اٰتِیَةٌ	اَكَادُ اُخْفِیْهَا (1)
نماز	میری یاد کے لیے	بیشک	قیامت	آنے والی (ہے)	قریب ہے کہ میں چھپاؤں اسے

نماز قائم رکھ ○ بیشک قیامت آنے والی ہے۔ قریب ہے کہ میں اسے چھپا رکھوں

لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا تَسْعٰى ۝۱۵ فَلَا یَصُدَّنَّكَ

لِتُجْزٰى	كُلُّ نَفْسٍ	بِمَا	تَسْعٰى ۝۱۵	فَلَا یَصُدَّنَّكَ
تاکہ بدلہ دیا جائے	ہر جان (کو)	(اس) کا جو	اس نے کوشش کی	تو ہرگز باز نہ رکھے تجھے

تاکہ ہر جان کو اس کی کوشش کا بدلہ دیا جائے ○ تو قیامت پر

عَنْهَا مَنْ لَّا یُؤْمِنُ بِهَا وَ اتَّبَعَ

عَنْهَا	مَنْ	لَّا یُؤْمِنُ	بِهَا	وَ	اتَّبَعَ
اس (کو ماننے) سے	وہ جو	ایمان نہیں لاتا	اس (قیامت) پر	اور	اس نے پیروی کی

ایمان نہ لانے والا اور اپنی خواہش کی پیروی کرنے والا

هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ۝۱۶ وَ مَا تِلْكَ بِیَمِیْنِكَ

هَوٰىهُ	فَتَرْدٰى ۝۱۶	وَ	مَا تِلْكَ (2)	بِیَمِیْنِكَ
اپنی خواہش (کی)	(اگر ایسا ہوا) تو تو ہلاک ہو جائے گا	اور	یہ کیا ہے	تیرے دائیں ہاتھ میں

ہرگز تجھے اس کے ماننے سے باز نہ رکھے ورنہ تو ہلاک ہو جائے گا ○ اور اے موسیٰ! یہ تمہارے دائیں ہاتھ میں

(1)...... قیامت آنے کا وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے چھپایا ہے، اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی بھی بندے کو اس کی اطلاع نہیں دی بلکہ دلائل سے یہ بات ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قیامت آنے کا وقت بھی بتا دیا ہے اور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قیامت کی نشانیاں بیان فرمانا اور اس کا متعین وقت امت کو نہ بتانا بھی حکمت کے پیشِ نظر ہے۔ (2)...... اس سوال کی حکمت یہ ہے کہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے عصا کو دیکھ لیں اور یہ بات قلب میں خوب راسخ ہو جائے کہ یہ عصا ہے تاکہ جس وقت وہ سانپ کی شکل میں ہو تو آپ کی خاطر مبارک پر

يٰمُوْسٰى ﴿١٧﴾ قَالَ هِيَ عَصَايَ ۚ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا

يٰمُوْسٰى ﴿١٧﴾	قَالَ	هِيَ	عَصَايَ	اَتَوَكَّؤُا	عَلَيْهَا
اے موسیٰ	عرض کی	وہ	میرا عصا (ہے)	میں ٹیک لگاتا ہوں	اس پر

کیا ہے؟○ عرض کی: یہ میرا عصا ہے میں اس پر تکیہ لگاتا ہوں

وَ اَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ وَ لِيَ فِيْهَا

وَ	اَهُشُّ	بِهَا	عَلٰى غَنَمِيْ	وَ	لِيَ	فِيْهَا
اور	(پتے) جھاڑتا ہوں	اس سے	اپنی بکریوں پر	اور	میرے لئے	اس میں

اور اس سے اپنی بکریوں پر پتے جھاڑتا ہوں اور میری اس میں

مَاٰرِبُ اُخْرٰى ﴿١٨﴾ قَالَ اَلْقِهَا يٰمُوْسٰى ﴿١٩﴾ فَاَلْقٰىهَا

عصا زمین پر ڈالنے کا حکم اور عصا کا سانپ بن جانا

مَاٰرِبُ اُخْرٰى ﴿١٨﴾	قَالَ	اَلْقِهَا	يٰمُوْسٰى ﴿١٩﴾	فَاَلْقٰىهَا
دوسری (بھی) کئی ضرورتیں (ہیں)	فرمایا	ڈال دو اسے	اے موسیٰ	تو موسیٰ نے (نیچے) ڈال دیا اسے

اور بھی کئی ضرورتیں ہیں○ فرمایا: اے موسیٰ اسے ڈال دو○ تو موسیٰ نے اسے (نیچے) ڈال دیا

فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى ﴿٢٠﴾ قَالَ خُذْهَا وَ لَا تَخَفْ ۫ وقفة

فَاِذَا	هِيَ	حَيَّةٌ (1)	تَسْعٰى ﴿٢٠﴾	قَالَ	خُذْهَا	وَ	لَا تَخَفْ
تو اچانک	وہ	سانپ (بن گیا)	جو دوڑ رہا تھا	فرمایا	پکڑ لو اسے	اور	نہ ڈرو

تو اچانک وہ سانپ بن گیا جو دوڑ رہا تھا○ (اللہ نے) فرمایا: اسے پکڑ لو اور ڈرو نہیں،

سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى ﴿٢١﴾ وَ اضْمُمْ يَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ

روشن ہاتھ کا معجزہ اور اس کی حکمت

سَنُعِيْدُهَا	سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى ﴿٢١﴾	وَ	اضْمُمْ	يَدَكَ	اِلٰى جَنَاحِكَ
عنقریب ہم لوٹا دیں گے اسے	اس کی پہلی حالت (پر)	اور	ملاؤ	اپنا ہاتھ	اپنے بازو کی طرف

ہم اسے دوبارہ اس کی پہلی حالت پر لوٹا دیں گے○ اور اپنے ہاتھ کو اپنے بازو سے ملاؤ،

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) کوئی پریشانی نہ ہو۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ سوال ہمیشہ پوچھنے والے کی لاعلمی کی بنا پر نہیں ہوتا بلکہ اس میں کچھ اور بھی حکمتیں ہوتی ہیں۔ لہٰذا کسی موقع پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا کسی سے کچھ پوچھنا حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بے خبر ہونے کی دلیل نہیں۔

1 ...... ہم کلامی کے وقت عصا کو سانپ اس لئے بنایا گیا تا کہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اس کا پہلے سے مشاہدہ کر لیں اور جب فرعون کے سامنے یہ عصا سانپ بنے تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اسے دیکھ کر خوفزدہ نہ ہوں۔

تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ اٰيَةً اُخْرٰى ﴿٢٢﴾ لِنُرِيَكَ

تَخْرُجْ	بَيْضَآءَ	مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ	اٰيَةً اُخْرٰى ﴿٢٢﴾	لِنُرِيَكَ
وہ نکلے گا	خوب سفید (ہوکر)	کسی مرض کے بغیر	دوسری نشانی	تاکہ ہم دکھائیں تجھے

بغیر کسی مرض کے خوب سفید ہو کر، ایک اور معجزہ بن کر نکلے گا ○ تاکہ ہم تجھے

مرض فرعون کی طرف جانے کا حکم

مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى ﴿٢٣﴾ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿٢٤﴾ قَالَ

مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى ﴿٢٣﴾	اِذْهَبْ	اِلٰى فِرْعَوْنَ [1]	اِنَّهٗ	طَغٰى ﴿٢٤﴾	قَالَ
اپنی بڑی بڑی نشانیوں سے	تم جاؤ	فرعون کی طرف	بیشک وہ	سرکش ہو گیا (ہے)	عرض کی

اپنی بڑی بڑی نشانیاں دکھائیں ○ فرعون کے پاس جاؤ، بیشک وہ سرکش ہو گیا ہے ○ موسیٰ نے عرض کی:

شرح صدر اور کام میں آسانی کیلئے دعائے موسیٰ

رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ﴿٢٥﴾ وَيَسِّرْ لِيْٓ

رَبِّ	اشْرَحْ	لِيْ	صَدْرِيْ ﴿٢٥﴾	وَ	يَسِّرْ	لِيْٓ
اے میرے رب	کھول دے	میرے لیے	میرا سینہ	اور	آسان کر دے	میرے لیے

اے میرے رب! میرے لیے میرا سینہ کھول دے ○ اور میرے لیے میرا کام

زبان کی لکنت ختم ہونے کیلئے دعا

اَمْرِيْ ﴿٢٦﴾ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ﴿٢٧﴾ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ﴿٢٨﴾

اَمْرِيْ ﴿٢٦﴾	وَ	احْلُلْ	عُقْدَةً	مِّنْ لِّسَانِيْ ﴿٢٧﴾	يَفْقَهُوْا	قَوْلِيْ ﴿٢٨﴾
میرا کام	اور	کھول دے	گرہ	میری زبان کی	(تاکہ) وہ سمجھیں	میری بات

آسان فرما دے ○ اور میری زبان کی گرہ کھول دے ○ تاکہ وہ میری بات سمجھیں ○

حضرت ہارون عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اپنا وزیر بنانے کے لئے دعا

وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ ﴿٢٩﴾ هٰرُوْنَ اَخِي ﴿٣٠﴾

وَ	اجْعَلْ	لِّيْ	وَزِيْرًا	مِّنْ اَهْلِيْ ﴿٢٩﴾ [2]	هٰرُوْنَ اَخِي ﴿٣٠﴾
اور	بنا دے	میرے لیے	ایک وزیر	میرے گھر والوں سے	میرے بھائی ہارون (کو)

اور میرے لیے میرے گھر والوں میں سے ایک وزیر کر دے ○ میرے بھائی ہارون کو ○

[1] ...... حقیقت میں تو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو فرعون اور اس کے تمام ماننے والوں کی طرف بھیجا گیا تھا البتہ فرعون کو خاص طور پر ذکر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اس نے خدا ہونے کا دعویٰ کیا تھا اور کفر میں حد سے گزر گیا تھا۔

[2] ...... اس سے معلوم ہوا کہ اپنے عزیز کو اپنا جانشین بنانا حرام نہیں۔ اصل مدار اہلیت پر ہے، اگر اولاد اہل ہے تو اسے جانشین بنانا درست ہے، اہل آدمی کا اولاد ہونا کوئی ایسا جرم نہیں کہ اسے جانشین نہ بنایا جا سکے، ہاں کسی خارجی وجہ سے یہ فعل نہ کیا جائے تو وہ جدا بات ہے۔ اس معاملے میں لوگوں کی آراء میں بہت افراط و تفریط پایا جاتا ہے، لہٰذا انہیں اعتدال کی راہ اختیار کرنی چاہئے۔

اشْدُدْ بِهٖۤ اَزْرِیْ ﴿۳۱﴾ وَ اَشْرِكْهُ فِیْۤ اَمْرِیْ ﴿۳۲﴾ كَیْ

اشْدُدْ	بِهٖۤ	اَزْرِیْ ﴿۳۱﴾ (1)	وَ	اَشْرِكْهُ	فِیْۤ اَمْرِیْ ﴿۳۲﴾	كَیْ
مضبوط کردے	اس کے ذریعے	میری کمر	اور	شریک کردے اسے	میرے کام میں	تاکہ

اس کے ذریعے میری کمر مضبوط فرما○ اور اسے میرے کام میں شریک کردے○ تاکہ

نُسَبِّحَكَ كَثِیْرًا ﴿۳۳﴾ وَّ نَذْكُرَكَ كَثِیْرًا ﴿۳۴﴾ اِنَّكَ كُنْتَ

نُسَبِّحَكَ	كَثِیْرًا ﴿۳۳﴾	وَّ	نَذْكُرَكَ	كَثِیْرًا ﴿۳۴﴾	اِنَّكَ	كُنْتَ
ہم پاکی بیان کریں تیری	کثرت سے	اور	ذکر کریں تیرا	کثرت سے	بیشک تو	ہے

ہم بکثرت تیری پاکی بیان کریں○ اور بکثرت تیرا ذکر کریں○ بیشک تو

بِنَا بَصِیْرًا ﴿۳۵﴾ قَالَ قَدْ اُوْتِیْتَ سُؤْلَكَ یٰمُوْسٰى ﴿۳۶﴾

بِنَا	بَصِیْرًا ﴿۳۵﴾	قَالَ	قَدْ	اُوْتِیْتَ (2)	سُؤْلَكَ	یٰمُوْسٰى ﴿۳۶﴾
ہمیں	دیکھنے والا	فرمایا	بیشک	تجھے دے دیا گیا	تیرا سوال	اے موسیٰ

ہمیں دیکھ رہا ہے○ اللہ نے فرمایا: اے موسیٰ! تیرا سوال تجھے عطا کردیا گیا○

وَ لَقَدْ مَنَنَّا عَلَیْكَ مَرَّةً اُخْرٰۤى ﴿۳۷﴾ اِذْ اَوْحَیْنَاۤ

وَ	لَقَدْ	مَنَنَّا	عَلَیْكَ	مَرَّةً اُخْرٰۤى ﴿۳۷﴾	اِذْ	اَوْحَیْنَاۤ (3)
اور	ضرور بیشک	ہم نے احسان کیا تھا	تجھ پر	ایک مرتبہ اور	جب	ہم نے الہام کیا

اور بیشک ہم نے تجھ پر ایک مرتبہ اور بھی احسان فرمایا تھا○ جب ہم نے

اِلٰۤى اُمِّكَ مَا یُوْحٰۤى ﴿۳۸﴾ اَنِ اقْذِفِیْهِ فِی التَّابُوْتِ

اِلٰۤى اُمِّكَ	مَا	یُوْحٰۤى ﴿۳۸﴾	اَنِ	اقْذِفِیْهِ	فِی التَّابُوْتِ
تمہاری ماں کی طرف	جو	الہام کیا جانا تھا	کہ	تو رکھ دے اس (بچے) کو	صندوق میں

تمہاری ماں کے دل میں وہ بات ڈال دی جو اس کے دل میں ڈالی جانی تھی○ کہ اس بچے کو صندوق میں رکھ کر

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی دعاؤں کی قبولیت

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو احسانِ الٰہی کی یاد دہانی

بچپن میں حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی حفاظت کا خدائی انتظام

1 ......اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور سے قوت اور مدد حاصل کرنا نہ توکل کے خلاف ہے اور نہ توحید کے منافی ہے۔

2 ......معلوم ہوا کہ بارگاہِ الٰہی میں حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا مقام اتنا بلند ہے کہ ان کی دعا سے ان کے بھائی حضرت ہارون عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو اللہ تعالیٰ نے نبوت جیسا عظیم منصب عطا فرما دیا۔ 3 ......وحی صرف انبیاء کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی طرف ہوتی ہے اور قرآنِ مجید میں جہاں بھی وحی کا لفظ غیرِ نبی کے لئے آیا ہے وہاں اس سے "الہام کرنا" مراد ہوتا ہے۔

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ان کی والدہ کی طرف لوٹانے کی خدائی تدبیر

وقف لازم

فَاقْذِفِیْهِ فِی الْیَمِّ فَلْیُلْقِهِ الْیَمُّ بِالسَّاحِلِ

بِالسَّاحِلِ	الْیَمُّ	فَلْیُلْقِهِ	فِی الْیَمِّ	فَاقْذِفِیْهِ
کنارے پر	دریا	پھر ڈال دے گا اسے	دریا میں	پھر ڈال دے اس (صندوق) کو

دریا میں ڈال دے پھر دریا اسے کنارے پر ڈال دے گا

یَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّیْ وَ عَدُوٌّ لَّهٗ ؕ وَ اَلْقَیْتُ عَلَیْكَ مَحَبَّةً

مَحَبَّةً (1)	عَلَیْكَ	اَلْقَیْتُ	وَ	عَدُوٌّ لَّهٗ	وَ	عَدُوٌّ لِّیْ	یَاْخُذْهُ
محبت	تجھ پر	میں نے ڈالی	اور	اس کا دشمن	اور	میرا دشمن	(تاکہ) اٹھالے اسے

تاکہ اسے وہ اٹھالے جو میرا دشمن ہے اور اس کا (بھی) دشمن ہے اور میں نے تم پر اپنی طرف سے

مِّنِّیْ ۚ۬ وَ لِتُصْنَعَ عَلٰى عَیْنِیْ ﴿۳۹﴾ اِذْ

اِذْ	عَلٰى عَیْنِیْ ﴿۳۹﴾	لِتُصْنَعَ (2)	وَ	مِّنِّیْ
جب	میری نگاہ کے سامنے	تاکہ تجھے تیار کیا جائے (پرورش کی جائے)	اور	اپنی طرف سے

محبت ڈالی اور تاکہ میری نگاہ کے سامنے تمہاری پرورش کی جائے ○ جب

تَمْشِیْۤ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ

مَنْ	عَلٰى	اَدُلُّكُمْ	هَلْ	فَتَقُوْلُ	اُخْتُكَ	تَمْشِیْۤ
جو	(اس) پر	میں رہنمائی کروں تمہاری	کیا	پھر وہ کہنے لگی	تیری بہن	چلتی جارہی تھی

تیری بہن چلتی جارہی تھی پھر وہ کہنے لگی: کیا میں تمہیں ایسی عورت کی طرف رہنمائی کروں جو

یَّكْفُلُهٗ ؕ فَرَجَعْنٰكَ اِلٰۤى اُمِّكَ كَیْ تَقَرَّ عَیْنُهَا

عَیْنُهَا	تَقَرَّ	كَیْ	اِلٰۤى اُمِّكَ	فَرَجَعْنٰكَ	یَّكْفُلُهٗ
اس کی آنکھ	ٹھنڈی ہو	تاکہ	تیری ماں کی طرف	تو ہم نے لوٹادیا تجھے	اپنے ذمے لے اس (بچے) کو

اس بچہ کی دیکھ بھال کرے تو ہم تجھے تیری ماں کے پاس پھیر لائے تاکہ اس کی آنکھ ٹھنڈی ہو

1 ...... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا حال یہ تھا کہ جو آپ کو دیکھتا اس کے دل میں آپ کی محبت پیدا ہو جاتی تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ مخلوق میں محبوب اور مقبول ہونا بھی بعض انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا معجزہ ہے۔ ہمارے حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیشہ مخلوق کے محبوب ہیں اور یہ محبوبیت بھی حضور انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا معجزہ ہے۔

2 ...... اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں کی پرورش کا انتظام بھی خود فرمادیتا ہے۔

قبطی کے قتل کا واقعہ اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے امتحانات

وَ لَا تَحْزَنَ ۬ؕ وَ قَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّیْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ

وَ	لَا تَحْزَنَ	وَ	قَتَلْتَ	نَفْسًا	فَنَجَّیْنٰكَ	مِنَ الْغَمِّ
اور	وہ غم نہ کرے	اور	تم نے قتل کر دیا	ایک آدمی (کو)	تو ہم نے نجات دی تجھے	غم سے

اور وہ غمگین نہ ہو اور تم نے ایک آدمی کو قتل کر دیا تو ہم نے تمہیں غم سے نجات دی

وَ فَتَنّٰكَ فُتُوْنًا ۬ؕ فَلَبِثْتَ سِنِیْنَ فِیْۤ اَهْلِ مَدْیَنَ ۬ۙ ثُمَّ جِئْتَ

وَ	فَتَنّٰكَ	فُتُوْنًا	فَلَبِثْتَ	سِنِیْنَ	فِیْۤ اَهْلِ مَدْیَنَ	ثُمَّ	جِئْتَ
اور	ہم نے آزمایا تجھے	خوب آزمانا	پھر تم رہے	کئی سال	مدین والوں میں	پھر	تم آئے

اور تمہیں اچھی طرح آزمایا پھر تم کئی برس مدین والوں میں رہے پھر اے موسیٰ!

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا خصوصی انتخاب

عَلٰى قَدَرٍ یّٰمُوْسٰى ﴿۴۰﴾ وَ اصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِیْ ۚ﴿۴۱﴾ اِذْهَبْ اَنْتَ

عَلٰى قَدَرٍ	یّٰمُوْسٰى ﴿۴۰﴾	وَ	اصْطَنَعْتُكَ (1)	لِنَفْسِیْ ﴿۴۱﴾	اِذْهَبْ	اَنْتَ
ایک معین وقت، وعدے پر	اے موسیٰ	اور	میں نے بنایا تجھے	اپنی ذات کے لئے	جاؤ	تم

تم ایک مقررہ وعدے پر حاضر ہوگئے ○ اور میں نے تجھے خاص اپنی ذات کیلئے بنایا ○ تم اور

سرکش فرعون کی طرف جانے کا حکم اور نرمی کی تاکید

وَ اَخُوْكَ بِاٰیٰتِیْ وَ لَا تَنِیَا فِیْ ذِكْرِیْ ۚ﴿۴۲﴾ اِذْهَبَاۤ

وَ	اَخُوْكَ	بِاٰیٰتِیْ	وَ	لَا تَنِیَا	فِیْ ذِكْرِیْ ﴿۴۲﴾	اِذْهَبَاۤ
اور	تمہارا بھائی	میری نشانیوں کے ساتھ	اور	دونوں سستی نہ کرنا	میری یاد میں	تم دونوں جاؤ

تمہارا بھائی دونوں میری نشانیاں لے کر جاؤ اور میری یاد میں سستی نہ کرنا ○ دونوں

اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۚۖ﴿۴۳﴾ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّیِّنًا لَّعَلَّهٗ

اِلٰى فِرْعَوْنَ	اِنَّهٗ	طَغٰى ﴿۴۳﴾	فَقُوْلَا	لَهٗ	قَوْلًا لَّیِّنًا (2)	لَّعَلَّهٗ
فرعون کی طرف	بیشک وہ	اس نے سرکشی کی (ہے)	تو تم کہنا	اس سے	نرم بات	شاید وہ

فرعون کی طرف جاؤ بیشک اس نے سرکشی کی ہے ○ تو تم اس سے نرم بات کہنا اس امید پر کہ شاید

(1)...... یہ آیت حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بارگاہِ الٰہی میں انتہائی عظمت کی دلیل ہے۔ (2)...... دین کی تبلیغ نرمی کے ساتھ کرنی چاہئے کیونکہ اس طریقے سے یہ امید زیادہ ہوتی ہے کہ سامنے والا نصیحت قبول کرلے۔ نیز یاد رہے کہ دین کی تبلیغ کے علاوہ دیگر دینی اور دنیوی معاملات میں بھی جہاں تک ممکن ہو نرمی سے ہی کام لینا چاہئے کہ جو فائدہ نرمی کرنے سے ہو سکتا ہے وہ سختی کرنے سے حاصل کرنا مشکل ہے۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بیشک جس چیز میں نرمی ہو تو وہ اسے مزین کر دیتی ہے اور جس چیز سے نرمی نکال لی جائے تو اسے عیب دار کر دیتی ہے۔ (مسلم، ص۱۳۹۸، الحدیث: (۲۵۹۴(۷۸)

حضرت موسیٰ و ہارون عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف سے ایک اندیشہ کا اظہار

يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ﴿۴۴﴾ قَالَا رَبَّنَاۤ اِنَّنَا

اِنَّنَا	رَبَّنَا	قَالَا	يَخْشٰى ﴿۴۴﴾	اَوْ	يَتَذَكَّرُ
بیشک ہم	اے ہمارے رب	انہوں نے عرض کی	ڈر جائے	یا	نصیحت قبول کرلے

وہ نصیحت قبول کرلے یا ڈر جائے ۝ دونوں نے عرض کیا: اے ہمارے رب! بیشک ہم

نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَاۤ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ﴿۴۵﴾

يَّطْغٰى ﴿۴۵﴾	اَنْ	اَوْ	عَلَيْنَاۤ	يَّفْرُطَ [1]	اَنْ	نَخَافُ
وہ سرکشی سے پیش آئے گا	یہ کہ	یا	ہم پر	وہ زیادتی کرے گا	(اس بات سے) کہ	ڈرتے ہیں

اس بات سے ڈرتے ہیں کہ وہ ہم پر زیادتی کرے گا یا سرکشی سے پیش آئے گا ۝

قَالَ لَا تَخَافَاۤ اِنَّنِيْ مَعَكُمَاۤ اَسْمَعُ وَاَرٰى ﴿۴۶﴾

اَرٰى ﴿۴۶﴾	وَ	اَسْمَعُ	مَعَكُمَاۤ	اِنَّنِيْ	لَا تَخَافَاۤ	قَالَ
دیکھ رہا ہوں	اور	سن رہا ہوں	تمہارے ساتھ (ہوں)	بیشک میں	تم ڈرو نہیں	فرمایا

اللہ نے فرمایا: تم ڈرو نہیں، بیشک میں تمہارے ساتھ ہوں میں سن رہا ہوں اور دیکھ بھی رہا ہوں ۝

فرعون کے پاس آمد اور بنی اسرائیل سے متعلق مطالبہ

فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَاۤ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ فَاَرْسِلْ

فَاَرْسِلْ	رَسُوْلَا رَبِّكَ	اِنَّا	فَقُوْلَاۤ	فَاْتِيٰهُ
تو تو بھیج دے	تیرے رب کے بھیجے ہوئے (ہیں)	بیشک ہم	تو کہو	پس تم جاؤ اس کے پاس

پس تم اس کے پاس جاؤ اور کہو کہ ہم تیرے رب کے بھیجے ہوئے ہیں تو بنی اسرائیل کو

مَعَنَا بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ۙ۬ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ؕ قَدْ

قَدْ	لَا تُعَذِّبْهُمْ	وَ	بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ	مَعَنَا
بیشک	تکلیف نہ دے انہیں	اور	بنی اسرائیل (کو)	ہمارے ساتھ

ہمارے ساتھ بھیج دے اور انہیں تکلیف نہ دے بیشک

1 ... موذی انسان اور موذی جانوروں سے خوف کرنا شانِ نبوت اور توکل کے خلاف نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی طبیعت اور فطرت میں یہ چیز رکھی ہے کہ وہ ضرر دینے والی اور نقصان پہنچانے والی چیزوں سے ڈرتے ہیں۔ اس فطری خوف سے بچنا بہت دشوار ہے اس لئے یہ مذموم بھی نہیں ہے البتہ اس خوف کی بنا پر کلمۂ حق کہنے سے باز نہیں رہنا چاہئے جیسے موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بہر حال فرعون کے دربار میں کلمۂ حق بلند کیا۔

جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ ؕ وَ السَّلٰمُ عَلٰى مَنِ

مَنِ	عَلٰى	السَّلٰمُ (۱)	وَ	مِّنْ رَّبِّكَ	جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ
جو	(اس) پر	سلامتی (ہو)	اور	تیرے رب کی طرف سے	ہم لائے ہیں تیرے پاس ایک نشانی

ہم تیرے رب کی طرف سے ایک نشانی لائے ہیں اور اس پر سلامتی ہو جو

اتَّبَعَ الْهُدٰى ﴿۴۷﴾ اِنَّا قَدْ اُوْحِيَ اِلَيْنَاۤ اَنَّ الْعَذَابَ

الْعَذَابَ	اَنَّ	اِلَيْنَاۤ	اُوْحِيَ	قَدْ	اِنَّا	الْهُدٰى ﴿۴۷﴾	اتَّبَعَ
عذاب	کہ	ہماری طرف	وحی کی جاتی ہے	تحقیق	بیشک	ہدایت (کی)	پیروی کرے

ہدایت کی پیروی کرے ○ بیشک ہماری طرف وحی ہوتی ہے کہ عذاب

عذاب الٰہی کے مستحق لوگوں کی طرف اشارہ

عَلٰى مَنْ كَذَّبَ وَ تَوَلّٰى ﴿۴۸﴾ قَالَ فَمَنْ

فَمَنْ	قَالَ	تَوَلّٰى ﴿۴۸﴾	وَ	كَذَّبَ	مَنْ	عَلٰى
تو کون (ہے)	فرعون نے کہا	منہ پھیرے	اور	جھٹلائے	جو	(اس) پر (ہے)

اس پر ہے جو جھٹلائے اور منہ پھیرے ○ فرعون بولا: اے موسیٰ!

فرعون کا رب سے متعلق سوال اور موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کا جواب

رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى ﴿۴۹﴾ قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْۤ اَعْطٰى

اَعْطٰى	الَّذِيْۤ	رَبُّنَا	قَالَ	يٰمُوْسٰى ﴿۴۹﴾	رَّبُّكُمَا
عطا کی	(وہ ہے) جس نے	ہمارا رب	(موسیٰ نے) فرمایا	اے موسیٰ	تم دونوں کا رب

تو تم دونوں کا رب کون ہے؟ ○ موسیٰ نے فرمایا: ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو

كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ﴿۵۰﴾ قَالَ فَمَا

فَمَا	قَالَ	هَدٰى ﴿۵۰﴾	ثُمَّ	خَلْقَهٗ	كُلَّ شَيْءٍ
تو کیا (ہے)	(فرعون نے) کہا	راہ دکھائی	پھر	اس کی خاص شکل و صورت	ہر چیز (کو)

اس کی خاص شکل و صورت دی پھر راہ دکھائی ○ فرعون بولا:

(1) ...ہمارے لئے حکم یہ ہے کہ ہم کفار کو سلام نہ کریں اور اگر وہ سلام کریں تو انہیں جواب دے سکتے ہیں البتہ جواب میں صرف عَلَیْکُمْ کہا جائے اور اگر کسی ایسی جگہ سے گزر نا ہو جہاں مسلمان اور کافر دونوں ہوں تو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہیں اور مسلمانوں پر سلام کا ارادہ کریں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یوں کہیں "اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی"۔

بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى ۝۵۱ قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ فِیْ كِتٰبٍ ۚ

فِیْ كِتٰبٍ (1)	عِنْدَ رَبِّیْ	عِلْمُهَا	قَالَ	بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى ۝۵۱
ایک کتاب میں	میرے رب کے پاس (ہے)	اس کا علم	فرمایا	پہلی قوموں کا حال

پہلی قوموں کا کیا حال ہے؟○ موسیٰ نے فرمایا: ان کا علم میرے رب کے پاس ایک کتاب میں ہے،

لَا یَضِلُّ رَبِّیْ وَ لَا یَنْسَى ۝۵۲ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ

لَكُمُ	جَعَلَ	الَّذِیْ	لَا یَنْسَى ۝۵۲	وَ	رَبِّیْ	لَا یَضِلُّ
تمہارے لیے	بنایا	وہ جس نے	نہ بھولتا ہے	اور	میرا رب	نہ بھٹکتا ہے

میرا رب نہ بھٹکتا ہے اور نہ بھولتا ہے○ وہ جس نے تمہارے لیے

الْاَرْضَ مَهْدًا وَّ سَلَكَ لَكُمْ فِیْهَا سُبُلًا وَّ اَنْزَلَ

اَنْزَلَ	وَّ	سُبُلًا	فِیْهَا	لَكُمْ	سَلَكَ	وَّ	مَهْدًا	الْاَرْضَ
نازل کیا	اور	راستے	اس میں	تمہارے لیے	آسان کردیئے	اور	بچھونا	زمین (کو)

زمین کو بچھونا بنایا اور تمہارے لیے اس میں راستے آسان کردیئے اور آسمان سے

مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؕ فَاَخْرَجْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ۝۵۳

مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ۝۵۳	اَزْوَاجًا	بِهٖۤ	فَاَخْرَجْنَا	مَآءً	مِنَ السَّمَآءِ
مختلف قسم کی نباتات کے	جوڑے	اس (پانی) سے	تو ہم نے نکالے	پانی	آسمان سے

پانی نازل فرمایا تو ہم نے اس سے مختلف قسم کی نباتات کے جوڑے نکالے○

كُلُوْا وَ ارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ

لَاٰیٰتٍ	فِیْ ذٰلِكَ	اِنَّ	اَنْعَامَكُمْ	ارْعَوْا	وَ	كُلُوْا (2)
ضرور نشانیاں (ہیں)	اس میں	بیشک	اپنے مویشیوں (کو)	چراؤ	اور	تم کھاؤ

تم کھاؤ اور اپنے مویشیوں کو چراؤ، بیشک اس میں عقل والوں کیلئے

اللہ تعالیٰ کے رب ہونے کے دلائل

(1) ..... حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرعون کو جو جواب دیا کہ ”اس کا علم لوحِ محفوظ میں ہے“ اس کی وجہ یہ نہ تھی کہ آپ کو گزشتہ قوموں کے حالات معلوم نہ تھے بلکہ وجہ یہ تھی کہ وہ آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو موضوع بدل کر تبلیغِ دین سے نہ پھیر سکے۔ یہ تبلیغِ دین کا ادب ہے کہ بات کو موضوع پر محدود رکھیں۔

(2) ..... اس آیت میں جو حکم دیا گیا ہے یہ اباحت اور اللہ تعالیٰ کی نعمت یاد دلانے کے لئے ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے یہ نباتات تمہارے لئے اس طور پر نکالی ہیں کہ انہیں کھانا اور اپنے جانوروں کو چَرانا تمہارے لئے مباح و جائز ہے۔

رکوع ۲

زمین سے پیدا کرنا، اسی میں لوٹانا اور اسی سے دوبارہ نکالنا

لِّاُولِی النُّهٰى ﴿۵۴﴾ ع مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَ فِیْهَا نُعِیْدُكُمْ

لِّاُولِی النُّهٰى ﴿۵۴﴾	مِنْهَا	خَلَقْنٰكُمْ (1)	وَ	فِیْهَا	نُعِیْدُكُمْ
عقل والوں کے لئے	اس (زمین) سے	ہم نے پیدا کیا تمہیں	اور	اسی میں	ہم لوٹائیں گے تمہیں

نشانیاں ہیں ○ ہم نے زمین ہی سے تمہیں بنایا اور اسی میں تمہیں پھر لوٹائیں گے

نشانیاں دیکھنے کے باوجود فرعون کا حال

وَ مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ﴿۵۵﴾ وَ لَقَدْ اَرَیْنٰهُ

وَ	مِنْهَا	نُخْرِجُكُمْ	تَارَةً اُخْرٰى ﴿۵۵﴾	وَ	لَقَدْ	اَرَیْنٰهُ
اور	اسی سے	ہم نکالیں گے تمہیں	دوسری بار	اور	ضرور بیشک	ہم نے دکھائیں اسے

اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے ○ اور بیشک ہم نے اس کو

فرعون کی ایک سیاسی چال

اٰیٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَ اَبٰى ﴿۵۶﴾ قَالَ اَجِئْتَنَا

اٰیٰتِنَا كُلَّهَا	فَكَذَّبَ	وَ	اَبٰى ﴿۵۶﴾	قَالَ	اَجِئْتَنَا
اپنی تمام نشانیاں	تو اس نے جھٹلایا	اور	نہ مانا	فرعون بولا	کیا تم آئے ہو ہمارے پاس

اپنی سب نشانیاں دکھائیں تو اس نے جھٹلایا اور نہ مانا ○ کہنے لگا: اے موسیٰ!

لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ یٰمُوْسٰى ﴿۵۷﴾

لِتُخْرِجَنَا (2)	مِنْ اَرْضِنَا	بِسِحْرِكَ (3)	یٰمُوْسٰى ﴿۵۷﴾
تاکہ نکال دو ہمیں	ہماری زمین سے	اپنے جادو کے ذریعے	اے موسیٰ

کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ ہمیں اپنے جادو کے ذریعے ہماری سر زمین سے نکال دو ○

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مقابلے کا چیلنج

فَلَنَاْتِیَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَكَ

فَلَنَاْتِیَنَّكَ بِسِحْرٍ	مِّثْلِهٖ	فَاجْعَلْ	بَیْنَنَا وَ بَیْنَكَ
تو ضرور ہم لائیں گے تمہارے پاس جادو	اسی کے جیسا	تو تم مقرر کرلو	ہمارے اور اپنے درمیان

تو ضرور ہم بھی تمہارے آگے ویسا ہی جادو لائیں گے تو ہمارے درمیان اور اپنے درمیان

(1) ... میت کی تدفین کے وقت یہ آیت پڑھی جائے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ تختے لگانے کے بعد جب مٹی ڈالی جائے تو سرہانے کی طرف دونوں ہاتھوں سے تین بار مٹی ڈالیں اور پہلی بار کہیں "مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ" دوسری بار کہیں "وَفِیْهَا نُعِیْدُكُمْ" اور تیسری بار کہیں "وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى"۔ (2) ... فرعون حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے معجزات دیکھ کر سمجھ تو گیا تھا کہ آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حق پر ہیں اور جادوگر نہیں ہیں لیکن اس نے اپنی سلطنت بچانے کے لئے یہ سیاسی چال چلی کہ لوگوں کو گمراہ کرنے کیلئے حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے معجزے کو جادو قرار دیدیا اور کہا کہ موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مقصد صرف

مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَ لَاۤ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ﴿۵۸﴾

مَوْعِدًا	لَّا نُخْلِفُهٗ	نَحْنُ	وَ	لَاۤ	اَنْتَ	مَكَانًا سُوًى ﴿۵۸﴾
ایک وعدہ	خلاف ورزی نہ کریں اس کی	ہم	اور	نہ	تم	(وہ) جگہ ہموار، برابر فاصلے (پر ہو)

ایک وعدہ مقرر کرلو جس کی خلاف ورزی نہ ہم کریں اور نہ تم۔ ایسی جگہ جو برابر فاصلے پر ہو ○

فرعون کے چیلنج کا فوری جواب

قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ وَ اَنْ يُّحْشَرَ النَّاسُ

قَالَ	مَوْعِدُكُمْ	يَوْمُ الزِّيْنَةِ (1)	وَ	اَنْ	يُّحْشَرَ	النَّاسُ
موسیٰ نے فرمایا	تمہارے وعدے کا وقت	زینت (میلے) کا دن (ہے)	اور	یہ کہ	جمع کرلئے جائیں	لوگ

موسیٰ نے فرمایا: تمہارے وعدے کا وقت میلے کا دن ہے اور یہ کہ لوگ دن چڑھے

مقابلے کے لیے فرعون کی تیاری

ضُحًى ﴿۵۹﴾ فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ﴿۶۰﴾ قَالَ

ضُحًى ﴿۵۹﴾	فَتَوَلّٰى	فِرْعَوْنُ	فَجَمَعَ	كَيْدَهٗ	ثُمَّ	اَتٰى ﴿۶۰﴾	قَالَ
دن چڑھے	تو منہ پھیر کر چلا گیا	فرعون	تو جمع کرنے لگا	اپنے مکروفریب	پھر	آیا	فرمایا

جمع کرلئے جائیں ○ تو فرعون منہ پھیر کر چلا گیا تو اپنے مکروفریب کو جمع کرنے لگا پھر آیا ○ ان سے

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی جادوگروں کو نصیحت

لَهُمْ مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا

لَهُمْ	مُّوْسٰى	وَيْلَكُمْ	لَا تَفْتَرُوْا	عَلَى اللّٰهِ	كَذِبًا
ان (جادوگروں) سے	موسیٰ (نے)	تمہاری خرابی ہو	تم نہ باندھو	اللہ پر	جھوٹ

موسیٰ نے فرمایا: تمہاری خرابی ہو، تم اللہ پر جھوٹ نہ باندھو

فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ وَ قَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ﴿۶۱﴾

فَيُسْحِتَكُمْ	بِعَذَابٍ	وَ	قَدْ	خَابَ	مَنِ	افْتَرٰى ﴿۶۱﴾
ورنہ وہ ہلاک کردے گا تمہیں	عذاب سے	اور	بیشک	ناکام ہوا وہ	جس نے	بہتان باندھا

ورنہ وہ تمہیں عذاب سے ہلاک کردے گا اور بیشک وہ ناکام ہوا جس نے جھوٹ باندھا ○

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہمیں ہماری زمین سے نکال کر خود اقتدار سنبھالنا ہے۔ 3 ...... جادو وہ علم ہے جس سے کسی شخص کو ایسی مہارت حاصل ہو جاتی ہے جس سے وہ ایسے عجیب و غریب افعال پر قادر ہو جاتا ہے جس کے اسباب پوشیدہ ہوتے ہیں۔ (ردالمحتار، ۱/۱۱۱)

(یہاں سے اس صفحے کا حاشیہ) 1 ...... شرعی ضرورت کے وقت مسلمان کو کفار کے میلے میں جانا جائز ہے اور شرعی ضرورت کے علاوہ تجارت یا کسی اور غرض سے جانے کا حکم یہ ہے کہ اگر وہ میلہ کفار کا مذہبی ہے جس میں جمع ہو کر اعلانِ کفر اور شرکیہ رسمیں ادا کریں تو تجارت کی غرض سے بھی جانا ناجائز و مکروہِ تحریمی ہے اور اگر وہ مجمع کفار کا مذہبی

جادوگروں کا اختلاف اور خفیہ مشورہ

فَتَنَازَعُوْۤا اَمْرَهُمْ بَیْنَهُمْ وَ اَسَرُّوا

اَسَرُّوا	وَ	بَیْنَهُمْ	اَمْرَهُمْ	فَتَنَازَعُوْۤا
انہوں نے چھپ کر کیا	اور	اپنے درمیان	اپنے معاملہ (میں)	تو وہ اختلاف کرنے لگے

تو وہ اپنے معاملہ میں باہم مختلف ہوگئے اور انہوں نے چھپ کر

النَّجْوٰى ﴿۶۲﴾ قَالُوْۤا اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ یُرِیْدٰنِ اَنْ

اَنْ	یُرِیْدٰنِ	لَسٰحِرٰنِ	هٰذٰنِ	اِنْ	قَالُوْۤا	النَّجْوٰى ﴿۶۲﴾
کہ	وہ چاہتے ہیں	ضرور جادوگر (ہیں)	یہ دونوں	بیشک	کہنے لگے	مشورہ

مشورہ کیا ○ کہنے لگے: بیشک یہ دونوں یقیناً جادوگر ہیں، یہ چاہتے ہیں کہ

یُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَ یَذْهَبَا بِطَرِیْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ﴿۶۳﴾

یَذْهَبَا بِطَرِیْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ﴿۶۳﴾	وَ	بِسِحْرِهِمَا	مِّنْ اَرْضِكُمْ	یُّخْرِجٰكُمْ
تمہارا بہت شرف والا دین لے جائیں	اور	اپنے جادو کے ذریعے	تمہاری زمین سے	نکال دیں تمہیں

تمہیں تمہاری سرزمین سے اپنے جادو کے زور سے نکال دیں اور تمہارا بہت شرف و بزرگی والا دین لے جائیں ○

فَاَجْمِعُوْا كَیْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ۚ وَ قَدْ اَفْلَحَ الْیَوْمَ

الْیَوْمَ	اَفْلَحَ	قَدْ	وَ	صَفًّا	ائْتُوْا	ثُمَّ	كَیْدَكُمْ	فَاَجْمِعُوْا
آج	وہ کامیاب ہوگا	بیشک	اور	صف (بنا کر)	آجاؤ	پھر	اپنا داؤ	تو تم جمع کرلو

تو تم اپنا داؤ جمع کرلو پھر صف باندھ کر آجاؤ اور بیشک آج وہی کامیاب ہوگا

جادوگروں کی ابتداء کرنے سے متعلق گفتگو

مَنِ اسْتَعْلٰى ﴿۶۴﴾ قَالُوْا یٰمُوْسٰۤى اِمَّاۤ اَنْ تُلْقِیَ وَ اِمَّاۤ

اِمَّاۤ	وَ	تُلْقِیَ (1)	اَنْ	اِمَّاۤ	یٰمُوْسٰۤى	قَالُوْا	اسْتَعْلٰى ﴿۶۴﴾	مَنِ
یا	اور	تم (عصا نیچے) ڈالو	یہ کہ	یا	اے موسیٰ	انہوں نے کہا	غالب رہا	جو

جو غالب آئے گا ○ انہوں نے کہا: اے موسیٰ! یا تم (عصا نیچے) ڈالو یا

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) نہیں بلکہ صرف لہو ولعب کا میلہ ہے تو محض تجارت کی غرض سے جانا فی نفسہ ناجائز و ممنوع نہیں جبکہ وہاں جانے سے کسی گناہ کا ارتکاب نہ کرنا پڑے۔ پھر بھی کراہت سے خالی نہیں کہ وہ لوگ ہر وقت معاذَ اللہ لعنت اترنے کا محل ہیں اس لئے اُن سے دوری ہی بہتر ہے۔

1 ...... جادوگروں نے ادب کی وجہ سے مقابلے کی ابتداء کرنا حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی رائے مبارک پر چھوڑا اور اس کی برکت سے آخر کار اللہ تعالیٰ نے انہیں ایمان کی دولت سے مشرف فرمادیا۔

جادوگروں کا کرتب

اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ﴿٦٥﴾ قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا

فَاِذَا	اَلْقُوْا (1)	بَلْ	قَالَ	اَلْقٰى ﴿٦٥﴾	مَنْ	اَوَّلَ	نَّكُوْنَ	اَنْ
تو اچانک	تم ڈالو	بلکہ	فرمایا	ڈالے	جو	پہلے	ہم ہوں	یہ کہ

ہم پہلے ڈالتے ہیں ○ موسیٰ نے فرمایا: بلکہ تمہی ڈالو تو اچانک

حِبَالُهُمْ وَ عِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا

اَنَّهَا	مِنْ سِحْرِهِمْ	اِلَيْهِ	يُخَيَّلُ	عِصِيُّهُمْ	وَ	حِبَالُهُمْ
کہ وہ	ان کے جادو سے	اس کی طرف (کو)	خیال ہوا	ان کی لاٹھیاں	اور	ان کی رسیاں

ان کی رسیاں اور لاٹھیاں ان کے جادو کے زور سے موسیٰ کے خیال میں یوں لگیں کہ

حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا خوفزدہ ہونا

حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو تسلی اور غلبہ کی بشارت

تَسْعٰى ﴿٦٦﴾ فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ﴿٦٧﴾ قُلْنَا لَا تَخَفْ

لَا تَخَفْ	قُلْنَا	مُّوْسٰى ﴿٦٧﴾	خِيْفَةً (2)	فِيْ نَفْسِهٖ	فَاَوْجَسَ	تَسْعٰى ﴿٦٦﴾
تم ڈرو نہیں	ہم نے فرمایا	موسیٰ (نے)	خوف	اپنے دل میں	تو محسوس کیا	دوڑ رہی ہیں

وہ دوڑ رہی ہیں ○ تو موسیٰ نے اپنے دل میں خوف محسوس کیا ○ تو ہم نے فرمایا: ڈرو نہیں

اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ﴿٦٨﴾ وَ اَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ

فِيْ يَمِيْنِكَ	مَا	اَلْقِ	وَ	الْاَعْلٰى ﴿٦٨﴾	اَنْتَ	اِنَّكَ
تمہارے دائیں ہاتھ میں (ہے)	(اسے) جو	تم ڈال دو	اور	غالب (ہو)	تم (ہی)	بیشک تم

بیشک تم ہی غالب ہو ○ اور تم بھی اسے ڈال دو جو تمہارے دائیں ہاتھ میں ہے

تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ؕ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ؕ

كَيْدُ سٰحِرٍ	صَنَعُوْا	اِنَّمَا	صَنَعُوْا	مَا	تَلْقَفْ
(وہ) جادوگر کا فریب (ہے)	انہوں نے بنایا	بیشک جو	انہوں نے بنائیں	(وہ چیزیں) جو	وہ نگل جائے گا

وہ ان کی بنائی ہوئی چیزوں کو نگل جائے گا۔ بیشک جو انہوں نے بنایا ہے وہ تو صرف جادوگروں کا مکروفریب ہے

1 ..... حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے جادوگروں سے یہ اس لئے فرمایا کہ اُن کے پاس جو کچھ جادو کے مکر و حیلے ہیں پہلے وہ سب ظاہر کرلیں اس کے بعد آپ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام اپنا معجزہ دکھائیں اور جب حق باطل کو مٹائے اور معجزہ جادو کو باطل کردے تو دیکھنے والوں کو بصیرت و عبرت حاصل ہو۔ 2 ..... ایک قول یہ ہے کہ حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو اپنی ذات کے حوالے سے نہیں بلکہ قوم کے بارے میں یہ خوف ہوا کہ کہیں کچھ لوگ معجزہ دیکھنے سے پہلے ہی اس نظر بندی کے گرویدہ نہ ہوجائیں اور معجزہ نہ دیکھیں اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ بشری تقاضے کے مطابق آپ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے دل میں خوف محسوس کیا۔

وَ لَا یُفْلِحُ السّٰحِرُ حَیْثُ اَتٰى ﴿۶۹﴾ فَاُلْقِیَ السَّحَرَةُ

وَ	لَا یُفْلِحُ	السّٰحِرُ	حَیْثُ	اَتٰى ﴿۶۹﴾	فَاُلْقِیَ	السَّحَرَةُ
اور	کامیاب نہیں ہوتا	جادوگر	جہاں (بھی)	آجائے	تو گرادیئے گئے	جادوگر

اور جادوگر کامیاب نہیں ہوتا جہاں بھی آجائے ○ تو سب جادوگر سجدے میں

سُجَّدًا قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَ مُوْسٰى ﴿۷۰﴾ قَالَ

سُجَّدًا	قَالُوْۤا	اٰمَنَّا[1]	بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَ مُوْسٰى ﴿۷۰﴾	قَالَ
سجدہ (میں)	وہ کہنے لگے	ہم ایمان لائے	موسیٰ اور ہارون کے رب پر	(فرعون نے) کہا

گرادیئے گئے، وہ کہنے لگے: ہم ہارون اور موسیٰ کے رب پر ایمان لائے ○ فرعون بولا:

اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ؕ اِنَّهٗ

اٰمَنْتُمْ	لَهٗ	قَبْلَ	اَنْ	اٰذَنَ	لَكُمْ	اِنَّهٗ
(کیا) تم ایمان لے آئے	اس پر	(اس سے) پہلے	کہ	میں اجازت دوں	تمہیں	بیشک وہ

کیا تم اس پر ایمان لائے اس سے پہلے کہ میں تمہیں اجازت دوں، بیشک وہ

لَكَبِیْرُكُمُ الَّذِیْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَاُقَطِّعَنَّ اَیْدِیَكُمْ

لَكَبِیْرُكُمُ[2]	الَّذِیْ	عَلَّمَكُمُ	السِّحْرَ	فَلَاُقَطِّعَنَّ	اَیْدِیَكُمْ
ضرور تمہارا بڑا (ہے)	جس نے	سکھایا تمہیں	جادو	تو ضرور میں کاٹ دوں گا	تمہارے ہاتھ

تمہارا بڑا ہے جس نے تم سب کو جادو سکھایا تو مجھے قسم ہے میں ضرور تمہارے ایک طرف کے ہاتھ

وَ اَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّ لَاُوصَلِّبَنَّكُمْ فِیْ جُذُوْعِ النَّخْلِ ز

وَ	اَرْجُلَكُمْ	مِّنْ خِلَافٍ	وَّ	لَاُوصَلِّبَنَّكُمْ	فِیْ جُذُوْعِ النَّخْلِ
اور	تمہارے پاؤں	مخالف طرف سے	اور	ضرور میں سولی دوں گا تمہیں	کھجور کے تنوں میں (پر)

اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹ دوں گا اور تمہیں کھجور کے تنوں پر پھانسی دیدوں گا

جادوگروں کا سجدہ اور اعلانِ ایمان

جادوگروں کو فرعون کی سخت دھمکی

(1) ..سبحانَ اللہ! کیا عجیب حال تھا کہ جن لوگوں نے ابھی کفر و انکار اور سرکشی کے لئے رسیاں اور لاٹھیاں ڈالی تھیں، ابھی معجزہ دیکھ کر انہوں نے شکر و سجود کے لئے اپنے سر جھکا دیئے اور اپنی گردنیں ڈال دیں۔ (2)...... جادوگروں کو ایمان لاتا دیکھ کر فرعون نے حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ان کا بڑا استاد قرار دیا اور جادوگروں کو دھمکی دی کہ میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹ کر تمہیں سولی چڑھا دوں گا۔ فرعون نے لوگوں کے سامنے جادوگروں کی شکست کو سازش کے انداز میں پیش کیا کہ موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ان جادوگروں کے بڑے ہیں اور سازش کے ذریعے جادوگر جان بوجھ کر ہارے

جادو گروں کا جرأت مندانہ جواب

وَ لَتَعْلَمُنَّ اَیُّنَاۤ اَشَدُّ عَذَابًا وَّ اَبْقٰى ﴿۷۱﴾

اَبْقٰى ﴿۷۱﴾	وَّ	عَذَابًا	اَشَدُّ	اَیُّنَاۤ (1)	لَتَعْلَمُنَّ	وَ
زیادہ باقی رہنے والا	اور	عذاب (دینے میں)	زیادہ سخت (ہے)	ہم میں کون	ضرور تم جان جاؤ گے	اور

اور ضرور تم جان جاؤ گے کہ ہم میں کس کا عذاب زیادہ شدید اور زیادہ باقی رہنے والا ہے ○

قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ

مِنَ الْبَیِّنٰتِ	جَآءَنَا	مَا	عَلٰى	لَنْ نُّؤْثِرَكَ	قَالُوْا
روشن دلیلوں سے	آیا ہمارے پاس	جو	(اس) پر	ہم ہرگز ترجیح نہ دیں گے تجھے	انہوں نے کہا

انہوں نے کہا: ہم ان روشن دلیلوں پر ہرگز تجھے ترجیح نہ دیں گے جو ہمارے پاس آئی ہیں۔

وَ الَّذِیْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَاۤ اَنْتَ قَاضٍؕ اِنَّمَا

اِنَّمَا	قَاضٍ (2)	اَنْتَ	مَاۤ	فَاقْضِ	فَطَرَنَا	وَالَّذِیْ
صرف	کرنے والا (ہے)	تو	جو	تو کرلے	ہمیں پیدا کیا	(اس کی) قسم جس نے

ہمیں اپنے پیدا کرنے والے کی قسم! تو تُو جو کرنے والا ہے کرلے۔ تو

تَقْضِیْ هٰذِهِ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَاؕ ﴿۷۲﴾ اِنَّاۤ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا

بِرَبِّنَا	اٰمَنَّا	اِنَّاۤ	هٰذِهِ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ﴿۷۲﴾	تَقْضِیْ
اپنے رب پر	ہم ایمان لائے	بیشک	اس دنیا کی زندگی (میں)	تو کرے گا

اس دنیا کی زندگی میں ہی تو کرے گا ○ بیشک ہم اپنے رب پر ایمان لائے

لِیَغْفِرَ لَنَا خَطٰیٰنَا وَ مَاۤ اَكْرَهْتَنَا عَلَیْهِ مِنَ السِّحْرِؕ

مِنَ السِّحْرِ	مَاۤ اَكْرَهْتَنَا عَلَیْهِ	وَ	خَطٰیٰنَا	لَنَا	لِیَغْفِرَ
جادو سے	وہ جس پر تو نے مجبور کیا ہمیں	اور	ہماری خطائیں	ہمارے لئے	تاکہ وہ بخش دے

تاکہ وہ ہماری خطائیں اور وہ جادو بخش دے جس پر تو نے ہمیں مجبور کیا تھا

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہیں تاکہ موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو غلبہ مل جائے۔ یہاں بھی فرعون نے سیاسی چال چل کر اپنی شکست کی ذلت سے بچنے کی کوشش کی ہے۔ 1 ...اس سے فرعون ملعون کی مراد یہ تھی کہ اس کا عذاب سخت تر ہے یا ربُّ العالمین کا عذاب زیادہ سخت ہے۔ 2 ...جادوگروں نے مومن ہو کر فرعون سے کہہ دیا کہ جو ہو سکے تو کرلے ہمیں اس کی پرواہ نہیں، اس سے معلوم ہوا کہ مومن کامل کے دل میں خصوصاً ایمان کے معاملے میں جرأت ہوتی ہے اور وہ ایمان لانے کی صورت میں مخلوق کی طرف سے اذیت پہنچنے کی پرواہ نہیں کرتا۔ اس سے یہ بھی واضح ہوا کہ قادیانی کا نبی ہونا تو بڑی دور کی بات وہ تو مومن بھی نہیں تھا کیونکہ وہ لوگوں سے اتنا ڈرتا تھا

وَ اللّٰهُ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى ﴿۷۳﴾ اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ

يَّاْتِ	مَنْ	اِنَّهٗ	اَبْقٰى ﴿۷۳﴾	وَّ	خَيْرٌ	اللّٰهُ	وَ
آئے گا	جو	بیشک	زیادہ باقی رہنے والا (ہے)	اور	بہتر	اللہ	اور

اور اللہ بہتر ہے اور سب سے زیادہ باقی رہنے والا ہے ○ بیشک جو اپنے رب کے حضور

رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ؕ لَا يَمُوْتُ

لَا يَمُوْتُ	جَهَنَّمَ	لَهٗ	فَاِنَّ	مُجْرِمًا	رَبَّهٗ
وہ مرے گا نہیں	جہنم (ہے)	اس کے لیے	تو بیشک	مجرم (ہو کر)	اپنے رب (کے حضور)

مجرم ہو کر آئے گا تو ضرور اس کے لیے جہنم ہے جس میں نہ

فِيْهَا وَ لَا يَحْيٰى ﴿۷۴﴾ وَ مَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ

قَدْ	مُؤْمِنًا	يَّاْتِهٖ	مَنْ	وَ	لَا يَحْيٰى ﴿۷۴﴾	وَ	فِيْهَا
تحقیق	ایمان والا (ہو کر)	آئے گا اس کے حضور	جو	اور	نہ زندہ رہے گا	اور	اس میں

مرے گا اور نہ (ہی چین سے) زندہ رہے گا ○ اور جو اس کے حضور ایمان والا ہو کر آئے گا کہ

عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓىِٕكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ﴿۷۵﴾ ۙ

الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ﴿۷۵﴾	لَهُمُ	فَاُولٰٓىِٕكَ	الصّٰلِحٰتِ (1)	عَمِلَ
بلند درجات (ہیں)	ان کے لئے	تو یہ لوگ	نیک	اس نے عمل کئے (ہوں)

اس نے نیک اعمال کئے ہوں تو ان کیلئے بلند درجات ہیں ○

جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ

فِيْهَا	خٰلِدِيْنَ	الْاَنْهٰرُ	مِنْ تَحْتِهَا	تَجْرِيْ	جَنّٰتُ عَدْنٍ
ان (باغوں) میں	ہمیشہ رہنے والے	نہریں	ان کے نیچے	بہتی ہیں	ہمیشہ رہنے کے باغات

ہمیشہ رہنے کے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں، ہمیشہ ان میں رہیں گے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کہ ان کے خوف کی وجہ سے حج ہی نہ کر سکا۔ حدیثِ پاک میں ہے: تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک اسے اللہ اور اس کا رسول سب سے زیادہ پیارے نہ ہوں یہاں تک کہ اسے آگ میں ڈال دیا جانا کفر کی طرف لوٹنے سے زیادہ پسند ہو۔ (مسند امام احمد، ۴/ ۴۱۲، الحدیث: ۱۴۱۵۰) 1 ... قرآنِ مجید میں اکثر مقامات پر ایمان اور نیک اعمال دونوں کا ساتھ ساتھ ذکر ہوا ہے، اس سے معلوم ہوا کہ صحیح عقائد اور نیک اعمال دونوں ہونا ضروری ہیں۔ جس کے عقیدے میں خرابی ہوئی اور اس کا ایمان پر خاتمہ نہ ہوا تو اسے ہمیشہ کے لئے جہنم کے دردناک عذاب میں مبتلا کر دیا جائے گا اور جس کا عقیدہ صحیح ہوا اور ایمان پر اس کا خاتمہ بھی ہوا

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بنی اسرائیل کے ساتھ ہجرت کا حکم اور تسلی

وَ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰى ﴿٧٦﴾ وَ لَقَدْ اَوْحَیْنَاۤ

اَوْحَیْنَاۤ	لَقَدْ	وَ	تَزَكّٰى ﴿٧٦﴾	مَنْ	جَزٰٓؤُا	ذٰلِكَ	وَ
ہم نے وحی کی	ضرور بیشک	اور	پاک ہوا	(اس کی) جو	جزا (ہے)	یہ	اور

اور یہ اس کی جزا ہے جو پاک ہوا ○ اور بیشک ہم نے موسیٰ کی طرف

اِلٰى مُوْسٰۤى ﳔ اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِیْ فَاضْرِبْ لَهُمْ

لَهُمْ	فَاضْرِبْ	بِعِبَادِیْ	اَسْرِ[1]	اَنْ	اِلٰى مُوْسٰۤى
ان کے لیے	پھر بنادو	میرے بندوں کو	راتوں رات لے چلو	کہ	موسیٰ کی طرف

وحی بھیجی کہ راتوں رات میرے بندوں کو لے چلو اور ان کے لیے

طَرِیْقًا فِی الْبَحْرِ یَبَسًا ۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّ لَا تَخْشٰى ﴿٧٧﴾

لَا تَخْشٰى ﴿٧٧﴾	وَّ	دَرَكًا	لَّا تَخٰفُ	طَرِیْقًا فِی الْبَحْرِ یَبَسًا
نہ تجھے خطرہ ہوگا (ڈوبنے کا)	اور	(فرعون کے) پانے (کا)	تجھے ڈر نہ ہوگا	دریا میں خشک راستہ

دریا میں خشک راستہ نکال دو۔ تجھے ڈر نہ ہوگا کہ فرعون پکڑ لے اور نہ تجھے خطرہ ہوگا ○

فرعون اور اس کی فوجوں کا تعاقب اور غرقابی

فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِیَهُمْ مِّنَ الْیَمِّ مَا

مَا	مِّنَ الْیَمِّ	فَغَشِیَهُمْ	بِجُنُوْدِهٖ	فِرْعَوْنُ	فَاَتْبَعَهُمْ
جیسا	دریا سے (نے)	تو ڈھانپ لیا انہیں	اپنے لشکر کے ساتھ	فرعون	تو پیچھے چل پڑا ان کے

تو فرعون اپنے لشکر کے ساتھ ان کے پیچھے چل پڑا تو انہیں دریا نے ڈھانپ لیا جیسا

فرعون گمراہ اور گمراہ گر تھا

غَشِیَهُمْ ﴿٧٨﴾ ط وَ اَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَ مَا هَدٰى ﴿٧٩﴾

مَا هَدٰى ﴿٧٩﴾ [2]	وَ	قَوْمَهٗ	فِرْعَوْنُ	اَضَلَّ	وَ	غَشِیَهُمْ ﴿٧٨﴾
راہ نہ دکھائی	اور	اپنی قوم (کو)	فرعون (نے)	گمراہ کیا	اور	ڈھانپ لیا انہیں

انہیں ڈھانپ لیا ○ اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کیا اور راہ نہ دکھائی ○

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) لیکن اس نے نیک اعمال نہ کئے اور بروزِ قیامت رحمتِ الٰہی شاملِ حال نہ ہوئی تو اسے بھی عذابِ جہنم کا سامنا کرنا پڑے گا۔ لہٰذا صحیح عقائد اور رضائے الٰہی کے لئے نیک اعمال دونوں اختیار کئے جائیں تاکہ جہنم کی سزا پائے بغیر جنت کی نعمتیں حاصل ہو سکیں۔

[1] ...دین کی حفاظت کے لئے ہجرت کرنا باعثِ فضیلت ہے، حدیثِ پاک میں ہے: جو شخص اپنی جان پر اور اپنے دین پر فتنہ کے اندیشے کی وجہ سے اپنے دین کی حفاظت کے لئے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو تو اسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں صدیق لکھا جاتا ہے اور جب وہ مرے گا تو شہید کی موت مرے گا۔ (مسند الفردوس، ۳/۵۳۰، الحدیث: ۵۱۵۶)

[2] ...قوم کے دینی اور دنیاوی نقصان یا

بنی اسرائیل کو احسانات الٰہی کی یاد دہانی اور تنبیہ

یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ قَدْ اَنْجَیْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَ وٰعَدْنٰكُمْ

یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ	قَدْ	اَنْجَیْنٰكُمْ	مِّنْ عَدُوِّكُمْ	وَ	وٰعَدْنٰكُمْ
اے بنی اسرائیل	بیشک	ہم نے نجات دی تمہیں	تمہارے دشمن سے	اور	وعدہ کیا تم سے

اے بنی اسرائیل! بیشک ہم نے تمہیں تمہارے دشمن سے نجات دی اور تمہارے ساتھ

جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَیْمَنَ وَ نَزَّلْنَا عَلَیْكُمُ الْمَنَّ وَ السَّلْوٰى ﴿۸۰﴾ كُلُوْا

جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَیْمَنَ	وَ	نَزَّلْنَا	عَلَیْكُمُ	الْمَنَّ	وَ	السَّلْوٰى ﴿۸۰﴾	كُلُوْا
طور کی دائیں جانب (کا)	اور	اتارا	تم پر	من	اور	سلویٰ	تم کھاؤ

کوہِ طور کی دائیں جانب کا وعدہ کیا اور تم پر من اور سلویٰ اتارا○ جو پاکیزہ رزق

مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَ لَا تَطْغَوْا فِیْهِ

مِنْ طَیِّبٰتِ	مَا	رَزَقْنٰكُمْ	وَ	لَا تَطْغَوْا	فِیْهِ
پاکیزہ چیزوں سے	جو	ہم نے رزق دیا تمہیں	اور	زیادتی نہ کرو	اس میں

ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے کھاؤ اور اس میں زیادتی نہ کرو

فَیَحِلَّ عَلَیْكُمْ غَضَبِیْ ۚ وَ مَنْ یَّحْلِلْ عَلَیْهِ غَضَبِیْ

فَیَحِلَّ	عَلَیْكُمْ	غَضَبِیْ	وَ	مَنْ یَّحْلِلْ عَلَیْهِ	غَضَبِیْ
کہ لازم ہو جائے، اتر آئے	تم پر	میرا غضب	اور	جس پر لازم ہو گیا، اتر آیا	میرا غضب

کہ تم پر میرا غضب اتر آئے اور جس پر میرا غضب اتر آیا

فَقَدْ هَوٰى ﴿۸۱﴾ وَ اِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ

فَقَدْ	هَوٰى ﴿۸۱﴾	وَ	اِنِّیْ	لَغَفَّارٌ	لِّمَنْ	تَابَ [1]
تو بیشک	وہ گر گیا	اور	بیشک میں	ضرور بہت بخشنے والا (ہوں)	(اس) کو جس نے	توبہ کی

تو بیشک وہ گر گیا○ اور بیشک میں اس آدمی کو بہت بخشنے والا ہوں جس نے توبہ کی

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) بھلائی میں قوم کے سربراہ اور حکمران کا انتہائی اہم کردار ہوتا ہے، اگر یہ سدھر جائے تو قوم دنیا میں بھی حقیقی کامیابی پا سکتی ہے اور آخرت میں بھی حقیقی فلاح سے سرفراز ہو سکتی ہے اور اگر یہ بگڑ جائے تو قوم دینی اور دنیاوی دونوں اعتبار سے بے پناہ نقصان اٹھاتی ہے۔ 1 ...... توبہ ایسی اہم ترین چیز ہے جس سے بندہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بخشش اور مغفرت کا پروانہ حاصل کر سکتا ہے۔ البتہ یہ بات یاد رہے کہ توبہ وہی مقبول اور فائدہ مند ہے جو سچی ہو اور سچی توبہ اپنے گناہ پر نادم و شرمسار ہو کر اسے چھوڑنے اور آئندہ وہ گناہ نہ کرنے کے پختہ ارادے کا نام ہے، محض زبان سے الفاظِ توبہ دہرا دینا کافی نہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

حصولِ تورات کے لیے جاتے وقت حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی جلدی اور اس کی وجہ

وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ﴿۸۲﴾ وَ مَاۤ

وَ	اٰمَنَ	وَ	عَمِلَ	صَالِحًا	ثُمَّ	اهْتَدٰى ﴿۸۲﴾	وَ	مَاۤ
اور	ایمان لایا	اور	عمل کیا	نیک	پھر	ہدایت پر رہا	اور	کس چیز نے

اور ایمان لایا اور نیک عمل کیا پھر ہدایت پر رہا○ اور اے موسیٰ!

اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ یٰمُوْسٰى ﴿۸۳﴾ قَالَ هُمْ اُولَآءِ

اَعْجَلَكَ	عَنْ قَوْمِكَ	یٰمُوْسٰى ﴿۸۳﴾	قَالَ	هُمْ	اُولَآءِ
جلدی میں مبتلا کر دیا تجھے	اپنی قوم سے	اے موسیٰ	عرض کی	وہ	یہ ہیں

تجھے اپنی قوم سے کس چیز نے جلدی میں مبتلا کر دیا؟○ عرض کی: وہ یہ

عَلٰۤى اَثَرِیْ وَ عَجِلْتُ اِلَیْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ﴿۸۴﴾

عَلٰۤى اَثَرِیْ	وَ	عَجِلْتُ	اِلَیْكَ	رَبِّ	لِتَرْضٰى ﴿۸۴﴾
میرے نشانِ قدم پر	اور	میں نے جلدی کی	تیری طرف	اے میرے رب	تاکہ تو راضی ہو جائے

میرے پیچھے ہیں اور اے میرے رب! میں نے تیری طرف اس لئے جلدی کی تاکہ تو راضی ہو جائے○

قوم کی آزمائش اور سامری کے فساد کی خبر

قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَ

قَالَ	فَاِنَّا	قَدْ	فَتَنَّا	قَوْمَكَ	مِنْۢ بَعْدِكَ	وَ
فرمایا	تو بیشک	تحقیق	ہم نے آزمائش میں ڈال دیا	تیری قوم (کو)	تیرے بعد	اور

فرمایا، تو ہم نے تیرے آنے کے بعد تیری قوم کو آزمائش میں ڈال دیا اور

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی واپسی اور قوم پر عتاب

اَضَلَّهُمُ السَّامِرِیُّ ﴿۸۵﴾ فَرَجَعَ مُوْسٰۤى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ

اَضَلَّهُمُ (1)	السَّامِرِیُّ ﴿۸۵﴾	فَرَجَعَ	مُوْسٰۤى	اِلٰى قَوْمِهٖ	غَضْبَانَ (2)
گمراہ کر دیا انہیں	سامری (نے)	تو واپس آیا	موسیٰ	اپنی قوم کی طرف	غضبناک (ہو کر)

سامری نے انہیں گمراہ کر دیا○ تو موسیٰ اپنی قوم کی طرف غضبناک ہو کر

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں اور گناہ پر قائم رہتے ہوئے اس سے توبہ کرنے والا اپنے رب سے مذاق کرنے والے کی طرح ہے۔ (شعب الایمان، ۵/ ۴۳۶، الحدیث: ۷۱۷۸)

1 ...... اس آیت میں گمراہ کرنے کی نسبت سامری کی طرف کی گئی کیونکہ وہ اس کا سبب اور باعث بنا تھا۔ اس سے ثابت ہوا کہ کسی چیز کو اس کے سبب کی طرف منسوب کرنا جائز ہے، اسی طرح یوں کہہ سکتے ہیں کہ ماں باپ نے پرورش کی، دینی پیشواؤں نے ہدایت کی، اولیاءِ کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم نے حاجت روائی فرمائی اور بزرگوں نے بلا دفع کی۔ 2 ...... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا یہ غضب اپنی ذات کے لئے نہیں بلکہ اللّٰہ تعالیٰ کے لئے تھا اور یہ ممنوع نہیں بلکہ جائز ہے۔ رسولُ اللّٰہ

قوم کی طرف سے معذرت

اَسِفًا ۚ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ

اَسِفًا	قَالَ	يٰقَوْمِ	اَلَمْ يَعِدْكُمْ	رَبُّكُمْ
افسوس (کرتے ہوئے)	فرمایا	اے میری قوم	کیا وعدہ نہیں کیا تھا تم سے	تمہارے رب (نے)

افسوس کرتے ہوئے لوٹے (اور) فرمایا: اے میری قوم! کیا تمہارے رب نے تم سے اچھا وعدہ

وَعْدًا حَسَنًا ۬ اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ يَّحِلَّ

وَعْدًا حَسَنًا	اَفَطَالَ	عَلَيْكُمُ	الْعَهْدُ	اَمْ	اَرَدْتُّمْ	اَنْ	يَّحِلَّ
اچھا وعدہ	تو کیا لمبی ہوگئی	تم پر	مدت	یا	تم نے چاہا	کہ	لازم ہوجائے، اتر آئے

نہ کیا تھا؟ کیا مدت تم پر لمبی ہوگئی تھی یا تم نے یہ چاہا کہ تم پر

عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِيْ ﴿٨٦﴾

عَلَيْكُمْ	غَضَبٌ	مِّنْ رَّبِّكُمْ	فَاَخْلَفْتُمْ	مَّوْعِدِيْ ﴿٨٦﴾ (1)
تم پر	غضب	تمہارے رب کی طرف سے	پس تم نے خلاف ورزی کی	میرے وعدے (کی)

تمہارے رب کا غضب اتر آئے؟ پس تم نے مجھ سے وعدہ خلافی کی ہے ○

قَالُوْا مَاۤ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَ لٰكِنَّا

قَالُوْا	مَاۤ اَخْلَفْنَا	مَوْعِدَكَ	بِمَلْكِنَا	وَ	لٰكِنَّا
انہوں نے کہا	ہم نے خلاف ورزی نہیں کی	آپ کے وعدے (کی)	اپنے اختیار سے	اور	لیکن

انہوں نے کہا: ہم نے اپنے اختیار سے آپ کے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کی لیکن

حُمِّلْنَاۤ اَوْزَارًا مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ

حُمِّلْنَاۤ	اَوْزَارًا	مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ	فَقَذَفْنٰهَا	فَكَذٰلِكَ
ہم سے اٹھوائے گئے	بوجھ	قوم کے زیورات کے	تو ہم نے ڈال دیا انہیں	پھر اسی طرح

قوم کے کچھ زیورات کے بوجھ ہم سے اٹھوائے گئے تھے تو ہم نے ان زیورات کو ڈال دیا پھر اسی طرح

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: (ایمان کی سب سے مضبوط رسی) اللہ کے لئے محبت کرنا اور اللہ کے لئے بغض رکھنا ہے۔ (شعب الایمان، ۷/۶۹، الحدیث: ۹۵۱۱)

1 ..... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اس طرزِ عمل میں یہ ہدایت موجود ہے کہ اگر ماتحتوں میں سے کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نافرمانی کرے تو اسے سمجھایا جائے۔ افسوس! فی زمانہ لوگوں کا حال یہ ہے کہ ان کے ماتحت کام کرنے والا اگر ان کے کسی حکم کی خلاف ورزی کرتا ہے تو یہ بسا اوقات اس پر موسلا دھار بارش کی طرح برس پڑتے ہیں لیکن اگر یہی لوگ ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہیں تو ان کے ماتھے پر شکن تک نہیں آتی۔ اللہ تعالیٰ

اَلْقَى السَّامِرِيُّ ﴿٨٧﴾ فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ

اَلْقَى	السَّامِرِيُّ ﴿٨٧﴾	فَاَخْرَجَ	لَهُمْ	عِجْلًا جَسَدًا	لَّهٗ
ڈال دیا	سامری (نے)	تو اس نے نکالا	ان کے لیے	بے جان بچھڑا	اس کی (آواز)

سامری نے ڈال دیا○ تو اس نے ان لوگوں کے لیے ایک بے جان بچھڑا نکال دیا جس کی

خُوَارٌ فَقَالُوْا هٰذَاۤ اِلٰهُكُمْ وَ اِلٰهُ مُوْسٰى

خُوَارٌ	فَقَالُوْا	هٰذَاۤ	اِلٰهُكُمْ	وَ	اِلٰهُ مُوْسٰى
گائے کی آواز (تھی)	تو لوگوں نے کہا	یہ	تمہارا معبود	اور	موسیٰ کا معبود (ہے)

گائے جیسی آواز تھی تو لوگ کہنے لگے: یہ تمہارا معبود ہے اور موسیٰ کا معبود ہے

فَنَسِيَ ﴿٨٨﴾ اَفَلَا يَرَوْنَ اَلَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا

فَنَسِيَ ﴿٨٨﴾	اَفَلَا يَرَوْنَ (1)	اَلَّا يَرْجِعُ	اِلَيْهِمْ	قَوْلًا
تو موسیٰ بھول گیا ہے	تو کیا وہ نہیں دیکھتے	بیشک وہ (بچھڑا) نہیں لوٹاتا	ان کی طرف	کسی بات کا جواب

اور موسیٰ بھول گئے ہیں○ تو کیا وہ نہیں دیکھتے کہ وہ بچھڑا انہیں کسی بات کا جواب نہیں دیتا

وَّ لَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّ لَا نَفْعًا ﴿٨٩﴾ وَ لَقَدْ

وَّ	لَا يَمْلِكُ	لَهُمْ	ضَرًّا	وَّ	لَا	نَفْعًا ﴿٨٩﴾	وَ	لَقَدْ
اور	وہ مالک نہیں	ان کے لئے	کسی نقصان	اور	نہ	کسی نفع (کا)	اور	ضرور بیشک

اور ان کیلئے نہ کسی نقصان کا مالک ہے اور نہ نفع کا○ اور بیشک

قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ

قَالَ	لَهُمْ	هٰرُوْنُ	مِنْ قَبْلُ	يٰقَوْمِ	اِنَّمَا فُتِنْتُمْ (2)
فرمایا	ان سے	ہارون (نے)	(اس سے) پہلے	اے میری قوم	تمہیں صرف آزمایا گیا ہے

ہارون نے ان سے پہلے ہی کہا تھا کہ اے میری قوم! تمہیں اس کے ذریعے صرف آزمایا

قوم کی بیوقوفی کی طرف اشارہ

فساد کے وقت حضرت ہارون عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نصیحت اور قوم کا جواب

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) انہیں ہدایت عطا فرمائے۔ حدیثِ پاک میں ہے: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنی ذات کے لئے کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا البتہ اگر کوئی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حرام کی ہوئی چیزوں کا مرتکب ہوتا تو ضرور اس سے مواخذہ فرماتے۔ (بخاری، ۲ / ۴۸۹، الحدیث: ۳۵۶۰) (1)...... روشن آیات اور معجزات دیکھنے کے بعد بصیرت کا اندھا پن اور عقل والوں کی عقل و فہم کا سلب ہو جانا بہت بڑی بد بختی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ فرمائے۔ (2)...... حضرت ہارون عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے قوم کو سب سے پہلے باطل چیز کے بارے میں تنبیہ فرمائی، پھر آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے انہیں اللہ تعالیٰ کو پہچاننے کی دعوت دی، پھر انہیں نبوت کو پہچاننے کی دعوت دی، اس

بِهٖ ۚ وَ اِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِیْ وَ اَطِیْعُوْۤا

بِهٖ	وَ	اِنَّ	رَبَّكُمُ	الرَّحْمٰنُ	فَاتَّبِعُوْنِیْ	وَ	اَطِیْعُوْۤا
اس کے ذریعے	اور	بیشک	تمہارا رب	رحمٰن (ہے)	تو تم پیروی کرو میری	اور	اطاعت کرو

جارہا ہے اور بیشک تمہارا رب رحمٰن ہے تو میری پیروی کرو اور میرے حکم کی

اَمْرِیْ ﴿۹۰﴾ قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَیْهِ عٰكِفِیْنَ حَتّٰى

اَمْرِیْ ﴿۹۰﴾	قَالُوْا	لَنْ نَّبْرَحَ	عَلَیْهِ	عٰكِفِیْنَ	حَتّٰى
میرے حکم (کی)	انہوں نے کہا	ہم رہیں گے	اس کی (پوجا) پر	جم کر بیٹھے	یہاں تک کہ

اطاعت کرو ○ بولے ہم تو اس پر جم کر بیٹھے رہیں گے جب تک

یَرْجِعَ اِلَیْنَا مُوْسٰى ﴿۹۱﴾ قَالَ یٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ

یَرْجِعَ	اِلَیْنَا	مُوْسٰى ﴿۹۱﴾	قَالَ	یٰهٰرُوْنُ	مَا	مَنَعَكَ
لوٹ کر آجائیں	ہماری طرف	موسیٰ	(موسیٰ نے) کہا	اے ہارون	کس چیز نے	منع کیا تجھے

ہمارے پاس موسیٰ لوٹ کر نہ آجائیں ○ موسیٰ نے فرمایا: اے ہارون! جب تم نے انہیں گمراہ ہوتے دیکھا تھا

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی حضرت ہارون عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے پوچھ گچھ

اِذْ رَاَیْتَهُمْ ضَلُّوْۤا ﴿۹۲﴾ اَلَّا تَتَّبِعَنِ ؕ اَفَعَصَیْتَ اَمْرِیْ ﴿۹۳﴾

اِذْ	رَاَیْتَهُمْ	ضَلُّوْۤا ﴿۹۲﴾	اَلَّا تَتَّبِعَنِ	اَفَعَصَیْتَ	اَمْرِیْ ﴿۹۳﴾
جب	تم نے دیکھا انہیں	گمراہ ہوتے	کہ تم پیچھے نہ آئے میرے	تو کیا تم نے نہ مانا	میرا حکم

تو تمہیں کس چیز نے میرے پیچھے آنے سے منع کیا تھا؟ کیا تم نے میرا حکم نہ مانا؟ ○○ (1)

قَالَ یَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْیَتِیْ وَ لَا بِرَاْسِیْ ۚ

قَالَ	یَبْنَؤُمَّ	لَا تَاْخُذْ	بِلِحْیَتِیْ	وَ	لَا	بِرَاْسِیْ (2)
(ہارون نے) کہا	اے میری ماں کے بیٹے	تم نہ پکڑو	میری داڑھی کو	اور	نہ	میرے سر کو

ہارون نے کہا: اے میری ماں کے بیٹے! میری داڑھی اور میرے سر کے بال نہ پکڑو

حضرت ہارون عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف سے معذرت

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کے بعد آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے انہیں شریعت کے احکام پر عمل کرنے کا حکم دیا۔ یہ وعظ و نصیحت کرنے کے معاملے میں انتہائی عمدہ ترتیب ہے اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرتِ مبارکہ میں وعظ و نصیحت کی اس ترتیب کا انتہائی اعلیٰ نمونہ موجود ہے۔

1 ...... یہاں دو گول دائرے اس لئے لگائے گئے ہیں کہ اس مقام پر دو آیات کا ترجمہ ایک ساتھ کیا گیا ہے۔

2 ...... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو یہ گمان ہوا کہ حضرت ہارون عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بنی اسرائیل کو بچھڑا پرستی سے روکنے میں کامل سختی نہیں کی، اس بنا پر آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے جوشِ غضب میں حضرت ہارون عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے سر اور داڑھی کے بالوں کو پکڑ کر

اِنِّیْ خَشِیْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَیْنَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ وَ

اِنِّیْ	خَشِیْتُ[1]	اَنْ	تَقُوْلَ	فَرَّقْتَ	بَیْنَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ	وَ
بیشک میں	ڈر رہا تھا	کہ	تم کہو گے	تم نے تفرقہ ڈال دیا	بنی اسرائیل کے درمیان	اور

بیشک مجھے ڈر تھا کہ تم کہو گے کہ (اے ہارون!) تم نے بنی اسرائیل میں تفرقہ ڈال دیا اور

لَمْ تَرْقُبْ قَوْلِیْ ﴿۹۴﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكَ یٰسَامِرِیُّ ﴿۹۵﴾

لَمْ تَرْقُبْ	قَوْلِیْ ﴿۹۴﴾	قَالَ	فَمَا خَطْبُكَ	یٰسَامِرِیُّ ﴿۹۵﴾
تم نے انتظار نہ کیا	میری بات (کا)	(موسیٰ نے) فرمایا	تو تیرا کیا حال (ہے)	اے سامری

تم نے میری بات کا انتظار نہ کیا○ موسیٰ نے فرمایا: اے سامری! تو تیرا کیا حال ہے؟○

قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ یَبْصُرُوْا بِهٖ فَقَبَضْتُ

قَالَ	بَصُرْتُ	بِمَا	لَمْ یَبْصُرُوْا	بِهٖ	فَقَبَضْتُ
اس نے کہا	میں نے دیکھا	(اس) کو جو	لوگوں نے نہیں دیکھا	اس کو	تو میں نے بھر لی

اس نے کہا: میں نے وہ دیکھا جو لوگوں نے نہ دیکھا تو میں نے فرشتے کے نشان سے

قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَ كَذٰلِكَ سَوَّلَتْ

قَبْضَةً	مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ[2]	فَنَبَذْتُهَا	وَ	كَذٰلِكَ	سَوَّلَتْ
ایک مٹھی	رسول (یعنی جبریل) کے نشان سے	پھر ڈال دیا اسے	اور	اسی طرح	اچھا کر دکھایا

ایک مٹھی بھر لی پھر اسے ڈال دیا اور میرے نفس نے مجھے یہی

لِیْ نَفْسِیْ ﴿۹۶﴾ قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِی الْحَیٰوةِ

لِیْ	نَفْسِیْ ﴿۹۶﴾	قَالَ	فَاذْهَبْ	فَاِنَّ	لَكَ	فِی الْحَیٰوةِ
میرے لئے	میرے نفس (نے)	(موسیٰ نے) فرمایا	تو تو چلا جا	پس بیشک	تیرے لئے	زندگی میں

اچھا کر کے دکھایا○ موسیٰ نے فرمایا: تو تو چلا جا پس بیشک زندگی میں تیرے لئے یہ سزا ہے

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سامری سے باز پرس اور اس کا جواب

سامری اور اس کے بچھڑے کا عبرتناک حشر

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اپنی طرف کھینچا تو حضرت ہارون عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے یہ کلام فرمایا۔ نوٹ: حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا یہ فعل حضرت ہارون عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی توہین کے طور پر ہرگز نہ تھا بلکہ شدتِ غضب میں ایسا ہوا اور یہ غضب چونکہ رضائے الٰہی کے لئے تھا اس لئے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اس فعل پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ 1...... حضرت ہارون عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے قوم کو خلاف شرع کام سے روکنے کی کوشش کی اور چند ہزار افراد کے علاوہ باقی لوگ اپنی حرکت پر ڈٹ گئے اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مخالفت پر اتر آئے، چنانچہ حالات کی نزاکت کے پیشِ نظر آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ان سے الگ ہو گئے اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام

(بقیہ اگلے صفحے پر)

اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ۪ وَ اِنَّ لَكَ مَوْعِدًا

اَنْ	تَقُوْلَ	لَا مِسَاسَ (1)	وَ	اِنَّ	لَكَ	مَوْعِدًا
یہ (سزا ہے) کہ	تو کہے گا	نہ چھونا	اور	بیشک	تیرے لیے	ایک وعدے کا وقت (ہے)

کہ تو کہے گا: ”نہ چھونا“ اور بیشک تیرے لیے ایک وعدہ کا وقت ہے

لَّنْ تُخْلَفَهٗۚ وَ انْظُرْ اِلٰۤى اِلٰهِكَ الَّذِیْ ظَلْتَ عَلَیْهِ

لَّنْ تُخْلَفَهٗ	وَ	انْظُرْ	اِلٰۤى اِلٰهِكَ	الَّذِیْ ظَلْتَ عَلَیْهِ
تجھ سے ہرگز خلاف ورزی نہ کی جائے گی اس کی	اور	تو دیکھ	اپنے معبود کی طرف	جس (کی پوجا) پر تو رہا

جس کی تجھ سے خلاف ورزی نہ کی جائے گی اور اپنے اس معبود کو دیکھ جس کے سامنے تو سارا دن

عَاكِفًاؕ لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِی الْیَمِّ نَسْفًا ﴿۹۷﴾

عَاكِفًا	لَنُحَرِّقَنَّهٗ	ثُمَّ	لَنَنْسِفَنَّهٗ	فِی الْیَمِّ	نَسْفًا ﴿۹۷﴾
جم کر بیٹھا	ضرور ہم جلائیں گے اسے	پھر	ضرور ہم بہادیں گے اسے	دریا میں	ریزہ ریزہ (کرکے)

ڈٹ کر بیٹھا رہا، قسم ہے: ہم ضرور اسے جلائیں گے پھر ریزہ ریزہ کرکے دریا میں بہائیں گے ○

اِنَّمَاۤ اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَؕ وَسِعَ

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا بنی اسرائیل سے خطاب

اِنَّمَاۤ اِلٰهُكُمُ	اللّٰهُ	الَّذِیْ	لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	وَسِعَ
تمہارا معبود صرف	اللہ (ہے)	وہ جو	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہ	اس نے احاطہ کیا ہوا ہے

تمہارا معبود تو وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا علم

كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ﴿۹۸﴾ كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَیْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ مَا

سابقہ امتوں کے واقعات بیان کرنے کی فوائد اور عظمتِ قرآن

كُلَّ شَیْءٍ	عِلْمًا ﴿۹۸﴾	كَذٰلِكَ	نَقُصُّ	عَلَیْكَ	مِنْ اَنْۢبَآءِ (2)	مَا
ہر چیز (کا)	علم (سے)	اسی طرح	ہم بیان کرتے ہیں	تم پر	خبروں میں سے	(اس کی) جو

ہر چیز کو محیط ہے ○ (اے حبیب!) ہم تمہارے سامنے اسی طرح پہلے گزری ہوئی

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کی واپسی تک خاموشی اختیار فرمائی یعنی قوم کو روکنے کی جتنی طاقت تھی وہ استعمال کرلی، اس سے زیادہ نہیں کیا اور اتنا ہی حکمِ الٰہی ہوتا ہے لہٰذا یہ عمل مداہنت ہرگز نہیں کیونکہ مداہنت یہ ہے کہ خلافِ شرع چیز دیکھ کر جتنی قدرت ہے اتنا بھی نہ روکا جائے۔

2 ...... جمہور مفسرین کے نزدیک یہاں رسول سے مراد حضرت جبریل عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں اور اثر سے مراد حضرت جبریل عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے سواری کے پاؤں کے نیچے کی مٹی ہے۔

(یہاں سے اس صفحے کا حاشیہ) 1 ...... حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اس فرمان کے بعد سامری کا حال یہ ہوا کہ وہ لوگوں کو چھونے سے منع کرتا تھا اور اگر اتفاقاً کوئی اس سے چھو جاتا تو وہ اور چھونے والا دونوں شدید بخار میں مبتلا ہو جاتے تھے۔ اس

قرآن سے منہ پھیرنے والوں کا انجام

قَدْ سَبَقَ ۚ وَ قَدْ اٰتَيْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا ﴿٩٩﴾ ۚۖ مَنْ

قَدْ	سَبَقَ	وَ	قَدْ	اٰتَيْنٰكَ	مِنْ لَّدُنَّا	ذِكْرًا ﴿٩٩﴾	مَنْ
تحقیق	پہلے گزر گیا	اور	بیشک	ہم نے عطا کیا تجھے	اپنے پاس سے	ایک ذکر	جو

خبریں بیان کرتے ہیں اور بیشک ہم نے تمہیں اپنے پاس سے ایک ذکر عطا فرمایا ○ جو

اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وِزْرًا ﴿١٠٠﴾ ۙ

اَعْرَضَ	عَنْهُ	فَاِنَّهٗ	يَحْمِلُ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	وِزْرًا ﴿١٠٠﴾
منہ پھیرے گا	اس سے	تو بیشک وہ	اٹھائے گا	قیامت کے دن	ایک بھاری بوجھ

اس سے منہ پھیرے گا تو بیشک وہ قیامت کے دن ایک بڑا بوجھ اٹھائے گا ○

خٰلِدِيْنَ فِيْهِ ؕ وَ سَآءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِمْلًا ﴿١٠١﴾ ۙ

خٰلِدِيْنَ	فِيْهِ	وَ	سَآءَ	لَهُمْ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	حِمْلًا ﴿١٠١﴾
ہمیشہ رہنے والے	اس میں	اور	بہت برا ہوگا	ان کیلئے	قیامت کے دن	بوجھ

وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے اور وہ قیامت کے دن ان کیلئے بہت برا بوجھ ہوگا ○

قیامت کی ہولناکیاں

يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ وَ نَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ

يَّوْمَ	يُنْفَخُ (1)	فِي الصُّوْرِ	وَ	نَحْشُرُ	الْمُجْرِمِيْنَ	يَوْمَئِذٍ
(جس) دن	پھونکا جائے گا	صور میں	اور	ہم اٹھائیں گے	مجرموں (کو)	اس دن

جس دن صُور میں پھونکا جائے گا اور ہم اس دن مجرموں کو اس حال میں اٹھائیں گے کہ

زُرْقًا ﴿١٠٢﴾ ۚۖ يَّتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ اِنْ

زُرْقًا ﴿١٠٢﴾	يَّتَخَافَتُوْنَ	بَيْنَهُمْ	اِنْ
نیلی آنکھوں والے	وہ آہستہ آہستہ باتیں کریں گے	اپنے درمیان (آپس میں)	نہیں

ان کی آنکھیں نیلی ہوں گی ○ وہ آپس میں آہستہ آہستہ باتیں کریں گے کہ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے زبانِ انبیاء کو ایسی قوت عطا فرمائی کہ جو بات ان کی زبان مبارک سے نکل جاتی وہ پوری ہو جاتی تھی۔ (2) ..... سابقہ قوموں کے واقعات غیب کی خبریں ہیں اور یہ خبریں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کو اللہ تعالیٰ نے بتائی ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کو غیب کا علم عطا فرمایا ہے۔

(یہاں سے اس صفحے کا حاشیہ) (1) ..... صور میں دو مرتبہ پھونک ماری جائے گی، پہلی بار جب حضرت اسرافیل عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام صور میں پھونک ماریں گے تو اس کی آواز سن کر تمام لوگ مر جائیں گے، آسمان، زمین، پہاڑ، یہاں تک کہ صور، حضرت اسرافیل عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور تمام فرشتے فنا ہو جائیں گے، اس وقت اللہ واحدِ حقیقی

لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ﴿١٠٣﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ اِذْ

لَّبِثْتُمْ	اِلَّا	عَشْرًا ﴿١٠٣﴾	نَحْنُ	اَعْلَمُ	بِمَا	يَقُوْلُوْنَ	اِذْ
تم رہے (دنیا میں)	مگر	دس (رات)	ہم	خوب جانتے ہیں	(اس) کو جو	وہ کہیں گے	جب

تم دنیا میں صرف دس رات رہے ہو ○ ہم خوب جانتے ہیں جو وہ کہیں گے جب

يَقُوْلُ اَمْثَلُهُمْ طَرِيْقَةً اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا يَوْمًا ﴿١٠٤﴾ع وَ

يَقُوْلُ	اَمْثَلُهُمْ	طَرِيْقَةً	اِنْ	لَّبِثْتُمْ	اِلَّا	يَوْمًا ﴿١٠٤﴾ (1)	وَ
کہے گا	ان میں سب سے بہتر	رائے (میں)	نہیں	تم رہے	مگر	ایک دن	اور

ان میں سب سے بہتر رائے والا کہے گا کہ تم صرف ایک ہی دن رہے تھے ○ اور

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا ﴿١٠٥﴾ لا

يَسْـَٔلُوْنَكَ	عَنِ الْجِبَالِ	فَقُلْ	يَنْسِفُهَا	رَبِّيْ	نَسْفًا ﴿١٠٥﴾
وہ پوچھتے ہیں تم سے	پہاڑوں کے بارے	تم کہو	اڑا دے گا انہیں	میرا رب	ریزہ ریزہ (کرکے)

آپ سے پہاڑوں کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ تم فرماؤ! انہیں میرا رب ریزہ ریزہ کرکے اڑا دے گا ○

فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ﴿١٠٦﴾ لا لَّا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا

فَيَذَرُهَا	قَاعًا	صَفْصَفًا ﴿١٠٦﴾	لَّا تَرٰى	فِيْهَا	عِوَجًا
تو (بنا) چھوڑے گا اس (زمین) کو	چٹیل میدان	ہموار	تو نہیں دیکھے گا	اس میں	ناہمواری

تو زمین کو ہموار چٹیل میدان بنا چھوڑے گا ○ تو اس میں کوئی ناہمواری دیکھے گا

وَّ لَآ اَمْتًا ﴿١٠٧﴾ ط يَوْمَئِذٍ يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا

وَّ	لَآ	اَمْتًا ﴿١٠٧﴾	يَوْمَئِذٍ	يَّتَّبِعُوْنَ	الدَّاعِيَ (2)	لَا
اور	نہ	اونچائی	اس دن	لوگ پیچھے چلیں گے	پکارنے والے (کے)	نہیں (ہوگا)

اور نہ اونچائی ○ اس دن پکارنے والے کے پیچھے چلیں گے، (لوگوں کی طرف سے)

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کے سوا کوئی نہ ہوگا، پھر جب اللہ تعالیٰ چاہے گا تب حضرت اسرافیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو زندہ فرمائے گا اور صور کو پیدا کرکے دوبارہ پھونکنے کا حکم دے گا، اب صور پھونکتے ہی تمام اوّلین و آخرین، فرشتے، اِنسان، جنات اور حیوانات موجود ہو جائیں گے۔ (1)......وقت ایک نفیس نقدی اور لطیف جوہر ہے، اسے کسی حقیر اور فانی چیز کو پانے کے لئے خرچ نہ کیا جائے بلکہ اس سے وہ چیز حاصل کرنے کی کوشش کی جائے جو انتہائی اعلیٰ اور ہمیشہ رہنے والی ہے، لہٰذا عقلمند کو چاہئے کہ وہ اپنے وقت کو صرف دنیاوی زندگی کو پُرسکون بنانے، اس کی لذتوں اور رنگینیوں سے لطف اندوز ہونے اور اس کے عیش و عشرت کے حصول میں صرف کرکے اسے ضائع

عِوَجَ لَهٗ ۚ وَ خَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ

عِوَجَ	لَهٗ	وَ	خَشَعَتِ	الْاَصْوَاتُ
(لوگوں کی طرف سے) اِدھر اُدھر ہونا	اس (داعی) کے لئے	اور	پست ہو جائیں گی	تمام آوازیں

اس داعی کے لئے اِدھر اُدھر ہونا نہ ہو گا اور سب آوازیں رحمٰن کے حضور پست ہو کر رہ جائیں گی

قیامت کے دن شفاعت کون کر سکے گا؟

لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا ﴿۱۰۸﴾ یَوْمَىٕذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا

لِلرَّحْمٰنِ	فَلَا تَسْمَعُ	اِلَّا	هَمْسًا ﴿۱۰۸﴾	یَوْمَىٕذٍ	لَّا تَنْفَعُ	الشَّفَاعَةُ (1)	اِلَّا
رحمٰن کے حضور	تو تو نہ سنے گا	مگر	ہلکی سی آواز	اس دن	نفع نہ دے گی	شفاعت	مگر

تو تو ہلکی سی آواز کے سوا کچھ نہ سنے گا ○ اس دن کسی کی شفاعت کام نہ دے گی سوائے

علمِ الٰہی کی شان

مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَ رَضِیَ لَهٗ قَوْلًا ﴿۱۰۹﴾ یَعْلَمُ مَا

مَنْ اَذِنَ لَهُ	الرَّحْمٰنُ	وَ	رَضِیَ	لَهٗ	قَوْلًا ﴿۱۰۹﴾	یَعْلَمُ	مَا
جس کو اجازت دیدی	رحمٰن (نے)	اور	پسند فرمائی	اس کی	بات	وہ جانتا ہے	جو کچھ

اس کے جسے رحمٰن نے اجازت دیدی ہو اور اس کی بات پسند فرمائی ہو ○ وہ جانتا ہے جو کچھ

بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ وَ لَا یُحِیْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا ﴿۱۱۰﴾

بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ	وَ	مَا	خَلْفَهُمْ	وَ	لَا یُحِیْطُوْنَ	بِهٖ	عِلْمًا ﴿۱۱۰﴾
ان کے آگے	اور	جو کچھ	ان کے پیچھے (ہے)	اور	لوگ احاطہ نہیں کرسکتے	اس کا	علم (سے)

ان لوگوں کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور لوگوں کا علم اسے نہیں گھیر سکتا ○

بروزِ قیامت لوگوں کا ایک حال اور مشرکوں کی نامرادی

وَ عَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ ؕ وَ قَدْ خَابَ

وَ	عَنَتِ	الْوُجُوْهُ	لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ	وَ	قَدْ	خَابَ
اور	جھک جائیں گے	چہرے	خود زندہ، قائم رکھنے والے کے حضور	اور	بیشک	وہ شخص ناکام رہا

اور تمام چہرے اُس کے حضور جھک جائیں گے جو خود زندہ، دوسروں کو قائم رکھنے والا ہے اور بیشک وہ شخص

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) نہ کرے بلکہ اپنی آخرت بہتر سے بہتر بنانے میں اپنا کامل وقت استعمال کرے۔ 2 ...... یہاں داعی سے مراد حضرت اسرافیل عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں۔

(یہاں سے اس صفحے کا حاشیہ) 1 ...... اس آیت میں شفاعت کا ثبوت موجود ہے، چنانچہ علامہ علی بن محمد خازن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْهِ فرماتے ہیں: یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ قیامت کے دن مومن کے علاوہ کسی اور کی شفاعت نہ ہو گی اور کہا گیا ہے کہ شفاعت کرنے والے کا درجہ بہت عظیم ہے اور یہ اسے ہی حاصل ہو گا جسے اللہ تعالیٰ اجازت عطا فرمائے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پسندیدہ ہو گا۔ (خازن، طٰہٰ، تحت الآیۃ: ۱۰۹، ۳ / ۲۶۴)

نیک اعمال کی قبولیت ایمان کے ساتھ مشروط ہے

قرآن میں وعید بیان کرنے کا مقصد

نزولِ قرآن کے وقت ایک عمل سے منع اور علم میں اضافے کی دعا مانگنے کی ہدایت

مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ﴿۱۱۱﴾ وَ مَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَ هُوَ

مَنْ	حَمَلَ	ظُلْمًا ﴿۱۱۱﴾	وَ	مَنْ	يَّعْمَلْ	مِنَ الصّٰلِحٰتِ	وَ	هُوَ
جس نے	بوجھ اٹھایا	ظلم (کا)	اور	جو	کرے	کچھ نیک اعمال	اور (جبکہ)	وہ

ناکام رہا جس نے ظلم کا بوجھ اٹھایا ○ اور جو کوئی اسلام کی حالت میں

مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّ لَا هَضْمًا ﴿۱۱۲﴾ وَ كَذٰلِكَ

مُؤْمِنٌ	فَلَا يَخٰفُ	ظُلْمًا	وَّ	لَا	هَضْمًا ﴿۱۱۲﴾	وَ	كَذٰلِكَ
ایمان والا (ہو)	تو اسے خوف نہ ہوگا	زیادتی (کا)	اور	نہ	کمی (کا)	اور	اسی طرح

کچھ نیک اعمال کرے تو اسے نہ زیادتی کا خوف ہوگا اور نہ کمی کا ○ اور یونہی

اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّ صَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ

اَنْزَلْنٰهُ	قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا	وَّ	صَرَّفْنَا	فِيْهِ	مِنَ الْوَعِيْدِ
ہم نے نازل کیا اسے	عربی قرآن	اور	مختلف انداز سے بیان کیں	اس میں	کچھ وعیدیں

ہم نے اسے عربی قرآن نازل فرمایا اور اس میں مختلف انداز سے عذاب کی وعیدیں بیان کیں

لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ﴿۱۱۳﴾

لَعَلَّهُمْ	يَتَّقُوْنَ	اَوْ	يُحْدِثُ	لَهُمْ	ذِكْرًا ﴿۱۱۳﴾
تاکہ وہ	لوگ ڈریں	یا	وہ (قرآن) پیدا کردے	ان کے (دلوں میں)	کچھ غور وفکر، نصیحت

تاکہ لوگ ڈریں یا قرآن ان کے دل میں کچھ غور وفکر پیدا کرے ○

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ وَ لَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ

فَتَعٰلَى	اللّٰهُ	الْمَلِكُ الْحَقُّ	وَ	لَا تَعْجَلْ [1]	بِالْقُرْاٰنِ	مِنْ قَبْلِ
تو بہت بلند ہے	اللہ	سچا بادشاہ	اور	تم جلدی نہ کرو	قرآن میں	(اس سے) پہلے

تو وہ اللہ بہت بلند ہے جو سچا بادشاہ ہے اور آپ کی طرف قرآن کی وحی کے ختم ہونے سے پہلے

[1]..... جب حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام قرآنِ کریم لے کر نازل ہوتے تھے تو سیدُ المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کے ساتھ ساتھ پڑھتے تھے اور جلدی کرتے تھے تاکہ خوب یاد ہو جائے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آپ یاد کرنے کی مشقت نہ اٹھائیں۔ پھر سورۂ قیامہ میں اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید کو جمع کرنے اور اسے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبانِ مبارک پر جاری کرنے کا خود ذمہ لے کر آپ کی اور زیادہ تسلی فرمادی۔

حضرت آدم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا شجرِ ممنوعہ کے پاس جانا قصداً نہیں تھا

حضرت آدم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ابلیس کا واقعہ

ع ١٥

اَنْ یُّقْضٰۤى اِلَیْكَ وَحْیُهٗ٘ وَ قُلْ رَّبِّ

رَّبِّ	قُلْ	وَ	وَحْیُهٗ	اِلَیْكَ	یُّقْضٰۤى	اَنْ
اے میرے رب	تم کہو	اور	اس کی وحی	تمہاری طرف	پوری کی جائے	کہ

قرآن میں جلدی نہ کرو اور عرض کرو: اے میرے رب!

زِدْنِیْ عِلْمًا ﴿۱۱۴﴾ وَ لَقَدْ عَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ

مِنْ قَبْلُ	اِلٰۤى اٰدَمَ	عَهِدْنَاۤ	لَقَدْ	وَ	عِلْمًا ﴿۱۱۴﴾	زِدْنِیْ (1)
(اس سے) پہلے	آدم سے	ہم نے عہد لیا	ضرور بیشک	اور	علم (میں)	زیادہ کردے مجھے

میرے علم میں اضافہ فرما ○ اور بیشک ہم نے آدم کو اس سے پہلے تاکیدی حکم دیا تھا

فَنَسِیَ وَ لَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ﴿۱۱۵﴾ ع وَ اِذْ قُلْنَا

قُلْنَا	اِذْ	وَ	عَزْمًا ﴿۱۱۵﴾ (2)	لَهٗ	لَمْ نَجِدْ	وَ	فَنَسِیَ
ہم نے فرمایا	جب	اور	مضبوط ارادہ	اس کا	ہم نے نہیں پایا	اور	تو وہ بھول گیا

تو وہ بھول گیا اور ہم نے اس کا کوئی مضبوط ارادہ نہ پایا تھا ○ اور جب ہم نے فرشتوں سے

لِلْمَلٰٓىٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِیْسَ ط

اِبْلِیْسَ	اِلَّاۤ	فَسَجَدُوْۤا	لِاٰدَمَ	اسْجُدُوْا	لِلْمَلٰٓىٕكَةِ
ابلیس (کے)	سوائے	تو انہوں نے سجدہ کیا	آدم کو	تم سجدہ کرو	فرشتوں سے

فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب سجدے میں گر گئے،

اَبٰى ﴿۱۱۶﴾ فَقُلْنَا یٰۤاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَ

وَ	لَّكَ	عَدُوٌّ	هٰذَا	اِنَّ	یٰۤاٰدَمُ	فَقُلْنَا	اَبٰى ﴿۱۱۶﴾
اور	تمہارا	دشمن (ہے)	یہ	بیشک	اے آدم	تو ہم نے فرمایا	اس نے انکار کر دیا

اس نے انکار کر دیا ○ تو ہم نے فرمایا، اے آدم! بیشک یہ تیرا اور

1 ...... حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم تمام مخلوق میں سب سے بڑے عالم ہیں اور آپ کا علم ہمیشہ ترقی میں ہے، اس کے باوجود انہیں زیادتیِ علم کی دعا مانگنے کا حکم دیا گیا، اس سے معلوم ہوا کہ علم سے کبھی سیر نہیں ہونا چاہئے بلکہ مزید علم کی طلب میں رہنا چاہئے اور علم کی حرص اچھی چیز ہے۔ 2 ...... یہ آیت حضرت آدم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی عصمت پر بڑی واضح دلیل ہے کہ انہوں نے جان بوجھ کر ممنوعہ درخت سے نہیں کھایا بلکہ اس کی وجہ اللہ تعالٰی کا حکم یاد نہ رہنا تھا اور جو کام سہواً ہو وہ گناہ نہیں ہوتا۔

لِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ﴿۱۱۷﴾

لِزَوْجِكَ	فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا	مِنَ الْجَنَّةِ	فَتَشْقٰى ﴿۱۱۷﴾
تمہاری بیوی کا	تو وہ ہرگز نہ نکال دے تم دونوں کو	جنت سے	(اگر ایسا ہوا) تو تم مشقت میں پڑ جاؤ گے

تیری بیوی کا دشمن ہے تو یہ ہرگز تم دونوں کو جنت سے نہ نکال دے ورنہ تو مشقت میں پڑ جائے گا ○

اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَ لَا تَعْرٰى ﴿۱۱۸﴾ وَ

اِنَّ	لَكَ	اَلَّا تَجُوْعَ (1)	فِيْهَا	وَ	لَا تَعْرٰى ﴿۱۱۸﴾	وَ
بیشک	تیرے لیے	(یہ ہے) کہ تو بھوکا نہ ہو گا	اس (جنت) میں	اور	نہ بے لباس ہو گا	اور

بیشک تیرے لیے جنت میں یہ ہے کہ نہ تو بھوکا ہو گا اور نہ ہی ننگا ہو گا ○ اور

اَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَ لَا تَضْحٰى ﴿۱۱۹﴾ فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ

اَنَّكَ	لَا تَظْمَؤُا	فِيْهَا	وَ	لَا تَضْحٰى ﴿۱۱۹﴾ (2)	فَوَسْوَسَ	اِلَيْهِ
بیشک تو	پیاسا نہ ہو گا	اس میں	اور	نہ تجھے دھوپ لگے گی	تو وسوسہ ڈالا	اس کی طرف

یہ کہ نہ کبھی تو اس میں پیاسا ہو گا اور نہ تجھے دھوپ لگے گی ○ تو شیطان نے اسے

الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰۤاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ

الشَّيْطٰنُ	قَالَ	يٰۤاٰدَمُ	هَلْ	اَدُلُّكَ	عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ
شیطان (نے)	کہنے لگا	اے آدم	کیا	میں رہنمائی کروں تمہاری	ہمیشہ رہنے کے درخت پر

وسوسہ ڈالا، کہنے لگا: اے آدم! کیا میں تمہیں ہمیشہ رہنے کے درخت

وَ مُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ﴿۱۲۰﴾ فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ

وَ	مُلْكٍ	لَّا يَبْلٰى ﴿۱۲۰﴾	فَاَكَلَا	مِنْهَا	فَبَدَتْ
اور	(ایسی) بادشاہی (پر)	(جو) فنا نہ ہو گی	تو ان دونوں نے کھالیا	اس (درخت) سے	تو ظاہر ہو گئے

اور ایسی بادشاہت کے متعلق بتادوں جو کبھی فنا نہ ہو گی ○ تو ان دونوں نے اس درخت میں سے کھالیا تو ان پر

1. اس سے معلوم ہوا کہ حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اسی مشہور جنت میں رکھے گئے تھے جو بعدِ قیامت نیکوں کو عطا ہو گی، وہ کوئی دنیاوی باغ نہ تھا کیونکہ دنیاوی باغ میں تو دھوپ بھی ہوتی ہے اور یہاں بھوک بھی لگتی ہے۔

2. جنتی نعمتوں کی بڑی اہمیت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی نعمتیں تیار کی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل پر ان کا کوئی خیال گزرا۔ (مسلم، ص۱۵۱۶، الحدیث: ۲(۲۸۲۴))

لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَ طَفِقَا یَخْصِفٰنِ عَلَیْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ٘ وَ

وَ	مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ	عَلَیْهِمَا	طَفِقَا یَخْصِفٰنِ	وَ	سَوْاٰتُهُمَا	لَهُمَا
اور	جنت کے پتوں سے	اپنے اوپر	وہ چپکانے لگ گئے	اور	ان کے شرم کے مقام	ان کے لئے

ان کی شرم کے مقام ظاہر ہو گئے اور وہ جنت کے پتے اپنے اوپر چپکانے لگے اور

عَصٰۤى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ﳚ (١٢١) ثُمَّ

ثُمَّ	فَغَوٰى (١٢١)	رَبَّهٗ	اٰدَمُ	عَصٰۤى (1)
پھر	تو اس نے (اپنے مقصد کی) راہ نہ پائی	اپنے رب (کے حکم میں)	آدم (سے)	لغزش واقع ہوئی

آدم سے اپنے رب کے حکم میں لغزش واقع ہوئی تو جو مقصد چاہا تھا وہ نہ پایا○ پھر

حضرت آدم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی توبہ کی قبولیت

اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَیْهِ وَ هَدٰى (١٢٢)

هَدٰى (١٢٢)	وَ	فَتَابَ عَلَیْهِ	رَبُّهٗ	اجْتَبٰهُ
(خاص قرب کا) راستہ دکھایا	اور	تو اپنی رحمت سے رجوع فرمایا اس پر	اس کے رب (نے)	چن لیا اسے

اس کے رب نے اسے چن لیا تو اس پر اپنی رحمت سے رجوع فرمایا اور خصوصی قرب کا راستہ دکھایا○

حضرت آدم و حوا کی جنت سے تشریف آوری اور انسانوں کو تنبیہ

قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِیْعًۢا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ

عَدُوٌّ	لِبَعْضٍ	بَعْضُكُمْ	جَمِیْعًا	مِنْهَا	اهْبِطَا	قَالَ
دشمن (ہیں)	بعض کے	تمہارے بعض	سب	اس (جنت) سے	نیچے اتر جاؤ	(اللہ نے) فرمایا

اللہ نے فرمایا: تم دونوں اکٹھے جنت سے اتر جاؤ، تمہارے بعض بعض کے دشمن ہوں گے

فَاِمَّا یَاْتِیَنَّكُمْ مِّنِّیْ هُدًى ﳔ فَمَنِ اتَّبَعَ

اتَّبَعَ	فَمَنِ	هُدًى	مِّنِّیْ	یَاْتِیَنَّكُمْ	فَاِمَّا
پیروی کرے گا	تو جو	ہدایت	میری طرف سے	آئے تمہارے پاس	پھر اگر

پھر (اے اولادِ آدم) اگر تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت آئے تو جو میری ہدایت کی

1 ...... اس آیت میں ظاہری اور صوری اعتبار سے حضرت آدم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف نافرمانی کی نسبت کی گئی ہے ورنہ جو فعل حضرت آدم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے ہوا وہ درحقیقت کوئی گناہ نہ تھا جیسا کہ اوپر بیان ہوا اور ظاہری و صوریِ اعتبار سے نافرمانی کی نسبت بھی اس لئے کی گئی ہے کہ حضرت آدم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بہر حال اس درخت سے کھایا تھا اگرچہ ان کا ارادہ نہ تھا۔ نوٹ: کسی دینی ضرورت جیسے تلاوتِ قرآن و حدیث کے بغیر حضرت آدم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف معصیت کی نسبت کرنا ناجائز ہے۔

یادِ الٰہی سے منہ پھیرنے کا نقصان

هُدَایَ فَلَا یَضِلُّ وَ لَا یَشْقٰى ﴿١٢٣﴾ وَ مَنْ اَعْرَضَ

هُدَایَ	فَلَا یَضِلُّ	وَ	لَا یَشْقٰى ﴿١٢٣﴾	وَ	مَنْ	اَعْرَضَ
میری ہدایت (کی)	تو نہ وہ گمراہ ہوگا	اور	نہ بدبخت ہوگا	اور	جس نے	منہ پھیرا

پیروی کرے گا تو وہ نہ گمراہ ہوگا اور نہ بدبخت ہوگا ○ اور جس نے

عَنْ ذِكْرِیْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِیْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ

عَنْ ذِكْرِیْ[1]	فَاِنَّ	لَهٗ	مَعِیْشَةً ضَنْكًا	وَّ	نَحْشُرُهٗ
میرے ذکر سے	تو بیشک	اس کے لیے	تنگ زندگی (ہے)	اور	ہم اٹھائیں گے اسے

میرے ذکر سے منہ پھیرا تو بیشک اس کے لیے تنگ زندگی ہے اور ہم اسے قیامت کے دن

قیامت کے دن اندھا اٹھنے والے کی عرض اور اسے جواب

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَعْمٰى ﴿١٢٤﴾ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِیْۤ اَعْمٰى

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	اَعْمٰى ﴿١٢٤﴾	قَالَ	رَبِّ	لِمَ	حَشَرْتَنِیْۤ	اَعْمٰى
قیامت کے دن	اندھا	وہ کہے گا	اے میرے رب	کیوں	تو نے اٹھایا مجھے	اندھا

اندھا اٹھائیں گے ○ وہ کہے گا: اے میرے رب! تو نے مجھے اندھا کیوں اٹھایا

وَ قَدْ كُنْتُ بَصِیْرًا ﴿١٢٥﴾ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ

وَ	قَدْ	كُنْتُ	بَصِیْرًا ﴿١٢٥﴾	قَالَ	كَذٰلِكَ	اَتَتْكَ
اور (حالانکہ)	بیشک	میں تھا	دیکھنے والا	اللہ فرمائے گا	اسی طرح	آئی تھیں تیرے پاس

حالانکہ میں تو دیکھنے والا تھا؟ ○ اللہ فرمائے گا: اسی طرح ہماری آیتیں

اٰیٰتُنَا فَنَسِیْتَهَا ۚ وَ كَذٰلِكَ الْیَوْمَ تُنْسٰى ﴿١٢٦﴾ وَ

اٰیٰتُنَا	فَنَسِیْتَهَا	وَ	كَذٰلِكَ	الْیَوْمَ	تُنْسٰى ﴿١٢٦﴾	وَ
ہماری آیتیں	تو تو نے بھلا دیا انہیں	اور	اسی طرح	آج	تجھے چھوڑ دیا جائے گا	اور

تیرے پاس آئی تھیں تو تو نے انہیں بھلا دیا اور آج اسی طرح تجھے چھوڑ دیا جائے گا ○ اور

[1]...... یہاں ذکر سے مراد قرآن مجید پر ایمان لانا ہے یا اس سے مراد وہ دلائل ہیں جنہیں اسلام کی حقانیت کے ثبوت کے طور پر نازل کیا گیا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ذکر سے سیِّدُ المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مقدس ذات مراد ہو کیونکہ ذکر آپ ہی سے حاصل ہوتا ہے۔

كَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَ لَمْ يُؤْمِنْۢ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ؕ

كَذٰلِكَ	نَجْزِيْ	مَنْ	اَسْرَفَ	وَ	لَمْ يُؤْمِنْۢ	بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ
ایساہی	ہم بدلہ دیتے ہیں	(اسے) جو	حد سے بڑھے	اور	ایمان نہ لائے	اپنے رب کی آیتوں پر

ہم اس شخص کو ایساہی بدلہ دیتے ہیں جو حد سے بڑھے اور اپنے رب کی آیتوں پر ایمان نہ لائے

وَ لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَ اَبْقٰى ﴿۱۲۷﴾

وَ	لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ	اَشَدُّ	وَ	اَبْقٰى ﴿۱۲۷﴾
اور	ضرور آخرت کا عذاب	سب سے شدید	اور	سب سے زیادہ باقی رہنے والا (ہے)

اور بیشک آخرت کا عذاب سب سے شدید اور سب سے زیادہ باقی رہنے والا ہے ○

کفارِ مکہ کی غفلت کا حال

اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ

اَفَلَمْ يَهْدِ (1)	لَهُمْ	كَمْ	اَهْلَكْنَا	قَبْلَهُمْ
تو کیا ہدایت نہ دی	ان کو	(اس بات نے کہ) کتنی	ہم نے ہلاک کردیں	ان سے پہلے

تو کیا انہیں اس بات نے ہدایت نہ دی کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی قومیں

مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

مِّنَ الْقُرُوْنِ	يَمْشُوْنَ	فِيْ مَسٰكِنِهِمْ	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ	لَاٰيٰتٍ
قوموں میں سے	یہ چلتے پھرتے ہیں	ان کی رہائش گاہوں میں	بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)

ہلاک کردیں جن کی رہائش کی جگہوں میں یہ چلتے پھرتے ہیں بیشک اس میں عقل والوں کیلئے

اس امت سے عذابِ عام مؤخر کئے جانے کی وجہ

لِّاُولِي النُّهٰى ﴿۱۲۸﴾ ع وَ لَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ

لِّاُولِي النُّهٰى ﴿۱۲۸﴾	وَ	لَوْلَا	كَلِمَةٌ (2)	سَبَقَتْ	مِنْ رَّبِّكَ
عقل والوں کے لئے	اور	اگر نہ ہوتی	ایک بات	پہلے گزر چکی	تیرے رب کی طرف سے

نشانیاں ہیں ○ اور اگر تمہارے رب کی طرف سے ایک بات پہلے (طے) نہ ہو چکی ہوتی

ع ۱۶/۱۳

(1)......دل کی سختی یہ ہے کہ انسان پر وعظ و نصیحت اثر نہ کرے اور وہ اپنے گزشتہ گناہوں پر نہ روئے اور آیاتِ الٰہیہ میں غور و فکر نہ کرے۔ قرآن مجید میں کئی مقامات پر سابقہ قوموں کے احوال اور ان کا عبرتناک انجام بیان ہوا ہے، نیز ان کے احوال و انجام میں غور و فکر کرکے عبرت و نصیحت حاصل کرنے کی دعوت بھی دی گئی ہے، لیکن افسوس! فی زمانہ دل کی سختی کا حال یہ ہے کہ لوگ قرآنِ مجید میں موجود یہ سب کچھ سننے کے باوجود بھی عبرت و نصیحت حاصل نہیں کرتے۔

(2)...... یہاں کلمہ سے مراد حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امت سے قیامت تک عذابِ عام مؤخر کئے جانے کی بات ہے۔

لَكَانَ لِزَامًا وَّ اَجَلٌ مُّسَمًّى ﴿۱۲۹﴾ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا

لَكَانَ	لِزَامًا	وَّ	اَجَلٌ مُّسَمًّى ﴿۱۲۹﴾	فَاصْبِرْ (1)	عَلٰى	مَا
(توعذاب) ضرور ہو جاتا	لازم	اور	ایک مقررہ مدت (نہ ہوتی)	تو تم صبر کرو	(اس) پر	جو

اور ایک مقررہ مدت نہ ہوتی تو ضرور عذاب انہیں لپٹ جاتا ○ تو ان کی باتوں پر

يَقُوْلُوْنَ وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ

يَقُوْلُوْنَ	وَ	سَبِّحْ (2)	بِحَمْدِ رَبِّكَ	قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ	وَ
وہ کہتے ہیں	اور	پاکی بیان کرتے رہو	اپنے رب کی حمد کے ساتھ	سورج طلوع ہونے سے پہلے	اور

صبر کرو اور سورج کے طلوع ہونے سے پہلے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے

قَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَ مِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَ

قَبْلَ غُرُوْبِهَا	وَ	مِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ	فَسَبِّحْ	وَ
اس کے غروب ہونے سے پہلے	اور	رات کی کچھ گھڑیوں (میں)	تو پاکی بیان کرو	اور

اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی پاکی بیان کرتے رہو اور رات کی کچھ گھڑیوں میں اور

اَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ﴿۱۳۰﴾ وَ لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ

اَطْرَافَ النَّهَارِ	لَعَلَّكَ	تَرْضٰى ﴿۱۳۰﴾	وَ	لَا تَمُدَّنَّ	عَيْنَيْكَ (3)
دن کے کناروں (پر)	تاکہ تم	راضی ہو جاؤ	اور	(اے مخاطب) تو نہ پھیلا	اپنی آنکھیں

دن کے کناروں پر (بھی اللہ کی) پاکی بیان کرو، اس امید پر کہ تم راضی ہو جاؤ ○ اور اے سننے والے!

اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ

اِلٰى	مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ	اَزْوَاجًا	مِّنْهُمْ
(اس) کی طرف	جس کے ساتھ ہم نے فائدہ اٹھانے دیا	مختلف گروہوں (کو)	ان میں سے

ہم نے مخلوق کے مختلف گروہوں کو دنیا کی زندگی کی جو تروتازگی فائدہ اٹھانے کیلئے دی ہے

صبر و نماز کی تلقین اور اوقاتِ نماز کی تعلیم

مالداروں کو تعجب کی نظر سے دیکھنے کی ممانعت اور جنتی نعمتوں کا حال

(1) صبر کا معنی ہے نفس کو اس چیز پر روکنا جس پر رکنے کا عقل اور شریعت تقاضا کر رہی ہو یا نفس کو اس چیز سے باز رکھنا جس سے رکنے کا عقل اور شریعت تقاضا کر رہی ہو۔ (2) اس آیت میں فرض نمازوں کا ثبوت موجود ہے کہ طلوعِ آفتاب سے پہلے پاکی بیان کرنے سے مراد نمازِ فجر ادا کرنا، غروبِ آفتاب سے پہلے پاکی بیان کرنے سے مراد ظہر و عصر کی نمازیں ادا کرنا اور رات کی کچھ گھڑیوں میں پاکی بیان کرنے سے مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھنا مراد ہے۔ (3) یہاں بظاہر خطاب حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ہے جبکہ مراد امت ہے۔ نیز معلوم ہوا کہ مسلمان کی اصل توجہ مالِ دنیا کی طرف نہیں بلکہ اخروی رزق کی طرف ہونی چاہیے۔

خود نماز پر ثابت قدم رہنے اور اہلِ خانہ کو نماز کا حکم دینے کی تاکید

زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ۬ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَ رِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ

زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	لِنَفْتِنَهُمْ	فِيْهِ	وَ	رِزْقُ رَبِّكَ	خَيْرٌ
دنیاوی زندگی کی تروتازگی	تاکہ ہم آزمائیں انہیں	اس میں	اور	تیرے رب کا رزق	سب سے اچھا

تاکہ ہم انہیں اس بارے میں آزمائیں تو اس کی طرف تو اپنی آنکھیں نہ پھیلا اور تیرے رب کا رزق سب سے اچھا

وَّ اَبْقٰى ﴿۱۳۱﴾ وَ اْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَ

وَّ	اَبْقٰى ﴿۱۳۱﴾	وَ اْمُرْ	اَهْلَكَ [1]	بِالصَّلٰوةِ	وَ
اور	سب سے زیادہ باقی رہنے والا (ہے)	اور حکم دو	اپنے گھر والوں (کو)	نماز کا	اور

اور سب سے زیادہ باقی رہنے والا ہے ○ اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دو اور

اصْطَبِرْ عَلَيْهَا ؕ لَا نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ؕ وَ

اصْطَبِرْ	عَلَيْهَا	لَا نَسْـَٔلُكَ	رِزْقًا	نَحْنُ	نَرْزُقُكَ	وَ
(خود) ڈٹے رہو	اس پر	ہم نہیں مانگتے تم سے	کوئی رزق	(بلکہ) ہم	رزق دیں گے تمہیں	اور

خود بھی نماز پر ڈٹے رہو۔ ہم تجھ سے کوئی رزق نہیں مانگتے (بلکہ) ہم تجھے روزی دیں گے اور

کفار کی طرف سے نشانی کا مطالبہ اور انہیں جواب

الْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ﴿۱۳۲﴾ وَ قَالُوْا لَوْ لَا

الْعَاقِبَةُ	لِلتَّقْوٰى ﴿۱۳۲﴾	وَ	قَالُوْا	لَوْ لَا
اچھا انجام	پرہیزگاری کے لیے (ہے)	اور	(کافروں نے) کہا	کیوں نہیں

اچھا انجام پرہیز گاری کے لیے ہے ○ اور کافروں نے کہا: یہ نبی

يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اَوَ لَمْ تَاْتِهِمْ بَيِّنَةُ

يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ	مِّنْ رَّبِّهٖ	اَوَ لَمْ تَاْتِهِمْ	بَيِّنَةُ
وہ لاتے ہمارے پاس کوئی نشانی	اپنے رب کی طرف سے	اور کیا نہیں آیا ان کے پاس	(اس کا) بیان

اپنے رب کے پاس سے کوئی نشانی کیوں نہیں لاتے ؟ اور کیا ان لوگوں کے پاس پہلی کتابوں میں

[1] ......حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ”جب یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی تو نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آٹھ ماہ تک حضرت علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے دروازے پر صبح کی نماز کے وقت تشریف لاتے رہے اور فرماتے ”اَلصَّلَاۃُ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ، اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا“ (ابن عساکر، ۴۲ / ۱۳۶) نوٹ: آیت میں موجود خطاب میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امت بھی داخل ہے اور ہر امتی کو بھی یہ حکم ہے کہ وہ اپنے گھر والوں کو نماز ادا کرنے کا حکم دے اور خود بھی نماز ادا کرنے پر ثابت قدم رہے۔

رسول بھیجنے سے پہلے عذاب نازل کرنے کی حکمت

مَا فِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿۱۳۳﴾ وَ لَوْ اَنَّاۤ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ

بِعَذَابٍ	اَهْلَكْنٰهُمْ	اَنَّاۤ	لَوْ	وَ	فِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿۱۳۳﴾	مَا
کسی عذاب سے	ہم ہلاک کر دیتے انہیں	بیشک	اگر	اور	پہلی کتابوں میں (مذکور تھا)	جو

مذکور بیان نہ آیا ○ اور اگر ہم انہیں رسول کے آنے سے پہلے

مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْ لَاۤ اَرْسَلْتَ

اَرْسَلْتَ	لَوْ لَاۤ	رَبَّنَا	لَقَالُوْا	مِّنْ قَبْلِهٖ
تو نے بھیجا	کیوں نہیں	اے ہمارے رب	(تو) ضرور وہ کہتے	اس (رسول) سے پہلے

کسی عذاب سے ہلاک کر دیتے تو ضرور کہتے: اے ہمارے رب! تو نے ہماری طرف

اِلَیْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰیٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ

اَنْ	مِنْ قَبْلِ	اٰیٰتِكَ	فَنَتَّبِعَ	رَسُوْلًا	اِلَیْنَا
کہ	(اس سے) پہلے	تیری آیتوں (کی)	تو ہم پیروی کرتے	کوئی رسول	ہماری طرف

کوئی رسول کیوں نہ بھیجا کہ ہم ذلیل و رسوا ہونے سے پہلے

مسلمانوں پر حوادثات کے منتظر کفار کو جواب

نَّذِلَّ وَ نَخْزٰى ﴿۱۳۴﴾ قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ۚ

فَتَرَبَّصُوْا	مُّتَرَبِّصٌ	كُلٌّ	قُلْ [1]	نَخْزٰى ﴿۱۳۴﴾	وَ	نَّذِلَّ
تو تم (بھی) انتظار کرو	انتظار کر رہا ہے	ہر ایک	تم کہو	رسوا ہوں	اور	ہم ذلیل ہوں

تیری آیتوں کی پیروی کرتے ؟○ تم فرماؤ: ہر کوئی انتظار کر رہا ہے تو تم بھی انتظار کرو

فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِیِّ وَ مَنِ اهْتَدٰى ﴿۱۳۵﴾ ع

اهْتَدٰى ﴿۱۳۵﴾	مَنِ	وَ	اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِیِّ	مَنْ	فَسَتَعْلَمُوْنَ
ہدایت پائی	کس نے	اور	سیدھے راستے والے	کون (تھے)	پس عنقریب تم جان لوگے

تو عنقریب تم جان لوگے کہ سیدھے راستے والے کون تھے اور کس نے ہدایت پائی ؟○

رکوع ١٧

[1]......شانِ نزول: مشرکین نے کہا تھا کہ ہم زمانے کے حوادِث اور انقلاب کا انتظار کر رہے ہیں کہ کب مسلمانوں پر آئیں اور ان کا قصہ تمام ہو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ تم مسلمانوں کی تباہی و بربادی کا انتظار کر رہے ہو اور مسلمان تمہاری سزا و عذاب کا انتظار کر رہے ہیں۔ عنقریب جب خدا کا حکم آئے گا اور قیامت قائم ہوگی تو تم جان لوگے کہ سیدھے راستے والے کون تھے اور کس نے ہدایت پائی؟ (خازن، طہ، تحت الآیۃ: ۱۳۵، ۳ / ۲۷۰)

اِقْتَرَبَ

17

آیات: 112 | رکوع: 07

سُوْرَةُ الْاَنْبِيَآءِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قربِ قیامت اور لوگوں کی حالت

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ۚ ①

اِقْتَرَبَ	لِلنَّاسِ	حِسَابُهُمْ	وَ	هُمْ	فِيْ غَفْلَةٍ (1)	مُّعْرِضُوْنَ ①
قریب آ گیا	لوگوں کے لیے	ان کا حساب	اور	وہ	غفلت میں	منہ پھیرے ہوئے ہیں

لوگوں کا حساب قریب آ گیا اور وہ غفلت میں منہ پھیرے ہوئے ہیں ○

نصیحت پر منکروں کا طرزِ عمل

مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ

مَا يَاْتِيْهِمْ	مِّنْ ذِكْرٍ	مِّنْ رَّبِّهِمْ	مُّحْدَثٍ	اِلَّا	اسْتَمَعُوْهُ
نہیں آتی ان کے پاس	کوئی نصیحت	ان کے رب کی طرف سے	نئی	مگر	وہ سنتے ہیں اسے

جب ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے کوئی نئی نصیحت آتی ہے تو اسے

کفارِ قریش کے خفیہ مشورے کی خبر

وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ ② لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاَسَرُّوا

وَ	هُمْ	يَلْعَبُوْنَ ②	لَاهِيَةً (2)	قُلُوْبُهُمْ	وَ	اَسَرُّوا
اور	وہ	کھیل میں لگے ہوتے ہیں	کھیل میں پڑے ہوئے ہیں	ان کے دل	اور	خفیہ طور پر کیا

کھیلتے ہوئے ہی سنتے ہیں ○ ان کے دل کھیل میں پڑے ہوئے ہیں اور ظالموں نے

(1) ..... یہاں اگرچہ کفار کی روش کو بیان کیا گیا ہے لیکن افسوس! فی زمانہ مسلمانوں میں بھی قیامت کے دن اپنے اعمال کے حساب سے غفلت بہت عام ہو چکی ہے اور آج انہیں بھی جب نصیحت کی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی گرفت و عذاب سے ڈرایا جاتا ہے تو یہ عبرت و نصیحت حاصل کرنے کی بجائے منہ پھیر کر گزر جاتے ہیں، حالانکہ مسلمان کی یہ شان نہیں کہ وہ ایسا طرزِ عمل اختیار کرے جو کافروں اور مشرکوں کا شیوہ ہو۔

(2) ..... اس آیت کی روشنی میں ہمیں بھی غور کرنے کی حاجت ہے کہ نصیحت آمیز آیات و روایات اور اقوال وغیرہ سنتے وقت ہمارا حال کیا ہوتا ہے۔

الَنَّجْوَى ۖ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ هَلْ هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ

النَّجْوَى[1]	الَّذِيْنَ	ظَلَمُوْا	هَلْ	هٰذَآ	اِلَّا	بَشَرٌ
مشورہ	ان لوگوں نے جنہوں نے	ظلم کیا	کیا (یعنی نہیں)	یہ (نبی)	مگر	ایک آدمی

آپس میں خفیہ مشورہ کیا کہ یہ (نبی) تمہارے جیسے ایک آدمی

مِّثْلُكُمْ ۚ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ۝۳

مِّثْلُكُمْ	اَفَتَاْتُوْنَ	السِّحْرَ	وَ	اَنْتُمْ	تُبْصِرُوْنَ ۝۳
تمہارے جیسا	تو کیا تم آتے ہو	جادو (کے پاس)	اور (حالانکہ)	تم	دیکھتے ہو

ہی تو ہیں تو کیا تم خود دیکھنے کے باوجود جادو کے پاس جاتے ہو؟ ○

علمِ الٰہی کی شان

قٰلَ رَبِّيْ يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۫ وَهُوَ السَّمِيْعُ

قٰلَ	رَبِّيْ	يَعْلَمُ	الْقَوْلَ	فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ	وَ	هُوَ	السَّمِيْعُ
(نبی نے) فرمایا	میرا رب	جانتا ہے	ہر بات	آسمان اور زمین میں	اور	وہی	سننے والا

نبی نے فرمایا: میرا رب آسمان اور زمین میں ہر بات کو جانتا ہے اور وہی سننے والا

کفار کے اعتراضات اور نشانی کا مطالبہ

الْعَلِيْمُ ۝۴ بَلْ قَالُوْۤا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍۭ بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ

الْعَلِيْمُ ۝۴	بَلْ	قَالُوْۤا	اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ[2]	بَلِ	افْتَرٰىهُ	بَلْ
جاننے والا (ہے)	بلکہ	(کافروں نے) کہا	جھوٹے خواب (ہیں)	بلکہ	اس نے گھڑ لیا ہے اسے	بلکہ

جاننے والا ہے ○ بلکہ (کافروں نے) کہا: جھوٹے خواب ہیں بلکہ خود اس (نبی) نے اپنی طرف سے بنالیا ہے بلکہ

هُوَ شَاعِرٌ ۚۖ فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَآ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ۝۵

هُوَ	شَاعِرٌ	فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ	كَمَآ	اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ۝۵
وہ	شاعر (ہے)	(اگر نبی ہے) تو لائے ہمارے پاس کوئی نشانی	جیسے	پہلے (رسولوں کو) بھیجا گیا

یہ شاعر ہیں (اگر نبی ہیں) تو ہمارے پاس کوئی نشانی لائیں جیسے پہلے رسولوں کو بھیجا گیا تھا ○

[1]..... کفار نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے متعلق آپس میں خفیہ مشورہ کیا اور اسے چھپانے میں بہت مبالغہ کیا جیسا کہ مشاورت کرنے والوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ دشمنوں سے اپنا راز چھپانے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں، لیکن اللہ تعالٰی نے ان کا راز فاش کر دیا اور بتا دیا کہ کافروں نے یوں کہا ہے کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تمہارے جیسے ایک آدمی ہی تو ہیں۔ [2]..... ”اَضْغَاث“ ”ضِغث“ کی جمع ہے، اس کا لغوی معنی ہے جھاڑو کا تنکا اور اصطلاح میں وسوسوں کو اضغاث کہہ دیتے ہیں۔ اَحْلَام ”حلم بمعنی خواب“ کی جمع ہے۔ یہاں کفار کے اس قول کی مراد یہ ہے کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جسے قرآن کہتے ہیں یہ دراصل

كفار کے ایمان نہ لانے پر حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم کو تسلی

مَاۤ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْیَةٍ اَهْلَكْنٰهَاۚ اَفَهُمْ یُؤْمِنُوْنَ ۝٦

مَاۤ اٰمَنَتْ	قَبْلَهُمْ	مِّنْ قَرْیَةٍ	اَهْلَكْنٰهَا	اَفَهُمْ	یُؤْمِنُوْنَ ۝٦
ایمان نہ لائی	ان سے پہلے	کوئی بستی	(تو) ہم نے ہلاک کر دیا اسے	تو کیا یہ	ایمان لے آئیں گے

ان سے پہلے جو بستی ایمان نہ لائی ہم نے اسے ہلاک کر دیا تو کیا یہ ایمان لے آئیں گے ؟ ۝

بشریت اور نبوت منافی نہیں

اہلِ علم کی طرف رجوع کا حکم

وَمَاۤ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْۤ اِلَیْهِمْ فَسْـَٔلُوْۤا

وَ	مَاۤ اَرْسَلْنَا	قَبْلَكَ	اِلَّا	رِجَالًا[1]	نُّوْحِیْۤ	اِلَیْهِمْ	فَسْـَٔلُوْۤا
اور	ہم نے نہیں بھیجے	تم سے پہلے	مگر	مرد	ہم وحی کرتے تھے	ان کی طرف	تو پوچھو

اور ہم نے تم سے پہلے مرد ہی بھیجے جن کی طرف ہم وحی کرتے تھے۔ تو اے لوگو!

انبیاء کے بشری اوصاف پر اعتراض کا جواب

اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝٧ وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا

اَهْلَ الذِّكْرِ[2]	اِنْ	كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝٧	وَ	مَا جَعَلْنٰهُمْ	جَسَدًا
علم والوں (سے)	اگر	تم نہیں جانتے ہو	اور	ہم نے نہیں بنایا انہیں	(ایسے) بدن

علم والوں سے پوچھو اگر تم نہیں جانتے ۝ اور ہم نے انہیں کوئی ایسے بدن نہ بنایا تھا

اہلِ ایمان اور منکرین سے متعلق وعدۂ الٰہی کی صداقت

لَّا یَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِیْنَ ۝٨ ثُمَّ صَدَقْنٰهُمُ

لَّا یَاْكُلُوْنَ[3]	الطَّعَامَ	وَ	مَا كَانُوْا	خٰلِدِیْنَ ۝٨	ثُمَّ	صَدَقْنٰهُمُ
(کہ) وہ نہ کھائیں	کھانا	اور	نہ وہ تھے	(دنیا میں) ہمیشہ رہنے والے	پھر	ہم نے سچا کر دکھایا انہیں

کہ وہ کھانا نہ کھائیں اور نہ وہ دنیا میں ہمیشہ رہنے والے تھے ۝ پھر ہم نے اپنا وعدہ

الْوَعْدَ فَاَنْجَیْنٰهُمْ وَمَنْ نَّشَآءُ وَاَهْلَكْنَا

الْوَعْدَ	فَاَنْجَیْنٰهُمْ	وَ	مَنْ	نَّشَآءُ	وَ	اَهْلَكْنَا
(اپنا) وعدہ	تو ہم نے نجات دی انہیں	اور	جسے	ہم نے چاہا	اور	ہم نے ہلاک کر دیا

انہیں سچا کر دکھایا تو ہم نے انہیں اور جن کو چاہا نجات دی اور حد سے بڑھنے والوں کو

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) جھوٹے خواب ہیں اللہ تعالٰی کی وحی نہیں۔ [1]...... اللہ تعالٰی نے جتنے انبیاء و رسول بھیجے وہ سب مرد ہی تھے، اس سے معلوم ہوا کہ حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهَا کی نبوت کا قول درست نہیں کیونکہ آپ عورت ہیں، مرد نہیں۔ [2]...... ناواقف کو اہلِ علم کی طرف رجوع کرنے کا حکم ہے کیونکہ ناواقف کے لئے اس کے علاوہ اور کوئی چارہ ہی نہیں کہ وہ واقف سے دریافت کرے۔ اپنی ضرورت کا مسئلہ سیکھنا فرض ہے اور یہ فرض عموماً علماء سے پوچھ کر ادا ہوتا ہے، نیز مجتہدین کی تقلید بھی اسی آیت پر عمل کی ایک صورت ہے۔ اس سے علماء کی فضیلت بھی واضح ہوئی۔ [3]...... قانون یہ ہے کہ انبیاء کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کھانے پینے سے (بقیہ اگلے صفحے پر)

قرآنِ مجید کا ایک عظیم فائدہ اور نتیجہ

گزشتہ قوموں کی تباہی کی طرف اشارہ اور ایک قوم کا عبرتناک انجام

الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۹﴾ لَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ

الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۹﴾	لَقَدْ	اَنْزَلْنَاۤ	اِلَيْكُمْ	كِتٰبًا	فِيْهِ
حد سے بڑھنے والوں (کو)	ضرور بیشک	ہم نے نازل کی	تمہاری طرف	ایک کتاب	اس میں

ہلاک کر دیا ○ بیشک ہم نے تمہاری طرف ایک کتاب نازل فرمائی جس میں

ذِكْرُكُمْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰﴾ ع وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ

ذِكْرُكُمْ [1]	اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰﴾	وَ	كَمْ	قَصَمْنَا	مِنْ قَرْيَةٍ
تمہارا چرچا، تمہاری نصیحت (ہے)	تو کیا تمہیں عقل نہیں	اور	کتنی ہی	ہم نے تباہ کر دیں	بستیاں

تمہارا چرچا ہے۔ تو کیا تمہیں عقل نہیں ؟ ○ اور کتنی ہی بستیاں ہم نے تباہ کر دیں جو

كَانَتْ ظَالِمَةً وَّاَنْشَاْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿۱۱﴾ فَلَمَّاۤ

كَانَتْ	ظَالِمَةً	وَّ	اَنْشَاْنَا	بَعْدَهَا	قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿۱۱﴾	فَلَمَّاۤ
وہ تھی	ظلم کرنے والی	اور	ہم نے پیدا کر دی	ان کے بعد	دوسری قوم	تو جب

ظلم کرنے والی تھیں اور ان کے بعد ہم نے دوسری قوم پیدا کر دی ○ تو جب

اَحَسُّوْا بَاْسَنَاۤ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ ﴿۱۲﴾ ؕ لَا تَرْكُضُوْا

اَحَسُّوْا	بَاْسَنَاۤ	اِذَا	هُمْ	مِّنْهَا	يَرْكُضُوْنَ ﴿۱۲﴾	لَا تَرْكُضُوْا
انہوں نے دیکھا، پایا	ہمارا عذاب	(تو) اچانک	وہ	اس سے	بھاگنے لگے	تم نہ بھاگو

انہوں نے ہمارا عذاب پایا تو اچانک وہ اس سے بھاگنے لگے ○ بھاگو نہیں

وَارْجِعُوْۤا اِلٰى مَاۤ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ وَمَسٰكِنِكُمْ

وَ	ارْجِعُوْۤا	اِلٰى	مَاۤ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ [2]	وَ	مَسٰكِنِكُمْ
اور	لوٹ آؤ	(اس) کی طرف	جس میں تمہیں آسائشیں دی گئیں	اور	اپنے مکانوں (کی طرف)

اور ان آسائشوں کی طرف لوٹ آؤ جو تمہیں دی گئی تھیں اور اپنے مکانوں کی طرف (لوٹ آؤ)

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) بے نیاز نہیں، بلکہ انہیں بھی کھانے پینے کی حاجت ہوتی ہے البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ وہ کچھ کھائے پئے بغیر کئی کئی دن گزار لیں جیسے حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے صومِ وصال یعنی کچھ کھائے پئے بغیر کئی کئی دن تک روزہ رکھنا ثابت ہے۔

1 ...... یہاں ذکر سے متعلق مفسرین کا ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد شہرت اور چرچا ہے اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے نصیحت مراد ہے۔ 2 ...... دنیا میں ملنے والی نعمتوں اور آسائشوں کی کثرت بندے کو اللہ تعالٰی کی اطاعت و فرمانبرداری، عبادت و ریاضت، موت، قبر و حشر اور حسابِ اعمال وغیرہ کی تیاری سے

(بقیہ اگلے صفحے پر)

لَعَلَّكُمْ تُسْـَٔلُوْنَ ﴿١٣﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَاۤ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿١٤﴾

لَعَلَّكُمْ	تُسْـَٔلُوْنَ ﴿١٣﴾	قَالُوْا	يٰوَيْلَنَاۤ (1)	اِنَّا	كُنَّا	ظٰلِمِيْنَ ﴿١٤﴾
شاید تم (سے)	سوال کیا جائے	انہوں نے کہا	ہائے ہماری بربادی	بیشک	ہم تھے	ظالم

شاید تم سے سوال کیا جائے ○ انہوں نے کہا: ہائے ہماری بربادی! بیشک ہم ظالم تھے ○

فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ﴿١٥﴾

فَمَا زَالَتْ	تِّلْكَ	دَعْوٰىهُمْ	حَتّٰى	جَعَلْنٰهُمْ	حَصِيْدًا	خٰمِدِيْنَ ﴿١٥﴾
تو رہی	یہی	ان کی پکار	یہاں تک کہ	ہم نے کر دیا انہیں	کٹے ہوئے	بجھے ہوئے

تو یہی ان کی چیخ وپکار رہی یہاں تک کہ ہم نے انہیں کٹے ہوئے، بجھے ہوئے کر دیا ○

زمین و آسمان وغیرہ کی تخلیق

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا

وَ	مَا خَلَقْنَا	السَّمَآءَ	وَ	الْاَرْضَ	وَ	مَا	بَيْنَهُمَا
اور	ہم نے نہیں پیدا کیا	آسمان	اور	زمین	اور	جو کچھ	ان دونوں کے درمیان (ہے)

اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے

اللہ بیوی اور اولاد سے پاک ہے

لٰعِبِيْنَ ﴿١٦﴾ لَوْ اَرَدْنَاۤ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ

لٰعِبِيْنَ ﴿١٦﴾	لَوْ	اَرَدْنَاۤ	اَنْ	نَّتَّخِذَ	لَهْوًا	لَّاتَّخَذْنٰهُ
کھیلتے ہوئے (یعنی فضول)	اگر	ہم چاہتے	کہ	اختیار کریں	کوئی کھیل	(تو) ضرور اختیار کر لیتے اسے

سب فضول پیدا انہیں کیا ○ اگر ہم کوئی کھیل ہی اختیار کرنا چاہتے تو اپنے پاس سے ہی

باطل کو مٹانے کا طریقۂ الٰہی اور کفار کے لئے وعید

مِنْ لَّدُنَّاۤ ۖ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿١٧﴾ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ

مِنْ لَّدُنَّاۤ	اِنْ	كُنَّا	فٰعِلِيْنَ ﴿١٧﴾	بَلْ	نَقْذِفُ	بِالْحَقِّ	عَلَى الْبَاطِلِ
اپنے پاس سے	اگر	ہم ہوتے	کرنے والے	بلکہ	ہم پھینکتے ہیں	حق کو	باطل پر

اختیار کر لیتے اگر ہمیں کرنا ہوتا ○ بلکہ ہم حق کو باطل پر پھینکتے ہیں

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) متعلق غفلت میں مبتلا کر دیتی ہے اور یہ غفلت دنیا و آخرت دونوں جگہ شدید نقصان دہ ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ کسی صورت غفلت کا شکار نہ ہو۔

1 ...... قیامت کا دن حسرت وندامت کا دن بھی ہے کہ اس دن لوگ اپنے بُرے اعمال پر ندامت وپشیمانی کا اظہار کریں گے لیکن یہاں حسرت وندامت کسی کام نہ آئے گی۔ لہٰذا عقلمندی کا تقاضا یہی ہے کہ دنیا کی زندگی میں ہی اپنے بُرے اعمال پر نادم وپشیمان ہو کر بارگاہِ الٰہی میں سچی توبہ کر لی جائے اور اپنے شب وروز اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت وفرمانبرداری میں گزارے جائیں تاکہ روزِ قیامت کی حسرت وندامت سے محفوظ رہ سکیں۔

فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ؕ وَ لَكُمُ الْوَيْلُ

فَيَدْمَغُهٗ	فَاِذَا	هُوَ	زَاهِقٌ	وَ	لَكُمُ	الْوَيْلُ
تو وہ دماغ توڑ دیتا ہے اس کا	تو جبھی	وہ	مٹنے والا (ہو جاتا ہے)	اور	تمہارے لئے	بربادی (ہے)

تو وہ اس کا دماغ توڑ دیتا ہے تو جبھی وہ مٹ کر رہ جاتا ہے اور تمہارے لئے بربادی ہے

مِمَّا تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ

مِمَّا	تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾	وَ	لَهٗ	مَنْ	فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ
(ان) کی وجہ سے جو	تم باتیں بناتے ہو	اور	اسی کے (ہیں)	جو	آسمانوں اور زمین میں (ہیں)

ان باتوں سے جو تم کرتے ہو ○ اور جو آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اسی کی ملک ہیں

وَ مَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَ

وَ	مَنْ	عِنْدَهٗ	لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ	عَنْ عِبَادَتِهٖ	وَ
اور	جو	اس کے پاس (ہیں)	وہ تکبر نہیں کرتے	اس کی عبادت سے	اور

اور جو اللہ کے پاس ہیں وہ اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے اور

لَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ ۚ يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمِ

لَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ [(1)]	يُسَبِّحُوْنَ [(2)]	الَّيْلَ	وَ	النَّهَارَ	لَا يَفْتُرُوْنَ ﴿۲۰﴾	اَمِ
نہ وہ تھکتے ہیں	پاکی بیان کرتے ہیں	رات	اور	دن	وہ سستی نہیں کرتے	کیا

نہ تھکتے ہیں ○ رات اور دن اس کی پاکی بیان کرتے ہیں، وہ سستی نہیں کرتے ○ کیا

اتَّخَذُوْۤا اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ﴿۲۱﴾ لَوْ كَانَ

اتَّخَذُوْۤا	اٰلِهَةً	مِّنَ الْاَرْضِ	هُمْ	يُنْشِرُوْنَ ﴿۲۱﴾	لَوْ	كَانَ
انہوں نے بنالئے ہیں	کچھ معبود	زمین میں سے	(کہ) وہ	مردے زندہ کرتے ہیں	اگر	ہوتا

انہوں نے زمین میں سے کچھ ایسے معبود بنالئے ہیں جو مردوں کو زندہ کرتے ہوں؟ ○ اگر

اللہ تعالیٰ کی شانِ الوہیت اور فرشتوں کا حال

زمین و آسمان کا رب ایک ہی ہے

(1) ..... فرشتوں کا یہ وصف ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے تھکتے نہیں، البتہ اگر ہم عبادت کرتے کرتے تھک جائیں تو ہمیں آرام کرنے کا حکم ہے۔

(2) ..... علامہ احمد صاوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں "فرشتوں کے بارے میں یہ خبر دینے سے مقصود مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت و عبادت کرنے پر ابھارنا اور کافروں کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت و عبادت ترک کرنے پر شرم دلانا ہے کیونکہ عبادت اور تسبیح کرنا قرب اور شرف رکھنے والے لوگوں کا وصف ہے اور اسے چھوڑ دینا (اللہ تعالیٰ کی رحمت سے) دور ہونے والے اور ذلیل لوگوں کا شیوہ ہے۔ (تفسیر صاوی، الانبیاء، تحت الآیۃ: ۲۰، ۴/ ۱۲۹۴)

فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ

لَفَسَدَتَا(1)	اللّٰهُ	اِلَّا	اٰلِهَةٌ	فِيْهِمَآ
تو ضرور وہ تباہ ہو جاتے	اللہ (کے)	سوائے	کوئی معبود	ان (آسمان و زمین) میں

آسمان وزمین میں اللہ کے سوا اور معبود ہوتے تو ضرور آسمان و زمین تباہ ہو جاتے

اللہ کسی کو جواب دہ نہیں

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿٢٢﴾ لَا يُسْـَٔلُ

لَا يُسْـَٔلُ	يَصِفُوْنَ ﴿٢٢﴾	عَمَّا	فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ
اس سے سوال نہیں کیا جاتا	وہ بیان کرتے ہیں	(ان) سے جو	تو عرش کے مالک اللہ کو پاکی ہے

تو لوگوں کی بنائی ہوئی باتوں سے اللہ پاک ہے جو عرش کا مالک ہے ○ اللہ سے

باطل دعویٰ پر مشرکین سے دلیل کا مطالبہ

عَمَّا يَفْعَلُ وَ هُمْ يُسْـَٔلُوْنَ ﴿٢٣﴾ اَمِ

اَمِ	يُسْـَٔلُوْنَ ﴿٢٣﴾	هُمْ	وَ	يَفْعَلُ	عَمَّا
کیا	ان سے سوال کیا جائے گا	وہ (یعنی لوگ)	اور	وہ کرتا ہے	(اس کام) کے متعلق جو

اس کام کے متعلق سوال نہیں کیا جاتا جو وہ کرتا ہے اور لوگوں سے سوال کیا جائے گا ○ کیا

اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا

هٰذَا	بُرْهَانَكُمْ	هَاتُوْا	قُلْ	اٰلِهَةً	مِنْ دُوْنِهٖۤ	اتَّخَذُوْا
یہ (قرآن)	اپنی دلیل	لاؤ	تم کہو	معبود	اس کے سوا	انہوں نے بنا رکھے ہیں

انہوں نے اللہ کے سوا اور معبود بنا رکھے ہیں؟ تم فرماؤ: تم اپنی دلیل لاؤ۔ یہ قرآن

ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَ ذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ ؕ

قَبْلِيْ	مَنْ	ذِكْرُ	وَ	مَّعِيَ	مَنْ	ذِكْرُ
مجھ سے پہلے (گزر گئے)	(ان کا) جو	تذکرہ (ہے)	اور	میرے ساتھ (ہیں)	(ان کا) جو	ذکر (ہے)

میرے ساتھ والوں کا ذکر ہے اور مجھ سے پہلوں کا تذکرہ ہے

(1)......اس آیت میں اللہ تعالیٰ کے واحد معبود ہونے کی ایک قطعی دلیل بیان کی گئی ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ کائنات میں اگر دو خدا ہوں تو جہان کی تباہی یقینی ہے کیونکہ اگر دو خدا فرض کئے جائیں تو وہ دونوں کسی شے پر متفق ہوں گے یا ان میں اختلاف ہوگا۔ اگر ایک چیز پر متفق ہوئے تو اس سے لازم آئے گا کہ ایک چیز دونوں کی قدرت میں ہو اور دونوں کی قدرت سے واقع ہو، یہ محال ہے۔ اور اگر ان میں اختلاف ہوا تو ایک چیز کے بارے میں دونوں کے ارادوں کی مختلف صورتیں ہوں گی، (1) دونوں کے ارادے ایک ساتھ واقع ہوں گے۔ اس صورت میں ایک ہی وقت میں وہ چیز موجود اور معدوم دونوں ہو جائے گی۔ (2) دونوں کے

وحی کا بنیادی مرکزی پیغام

بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَ

بَلْ	اَكْثَرُهُمْ	لَا يَعْلَمُوْنَ	الْحَقَّ	فَهُمْ	مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۴﴾	وَ
بلکہ	ان کے اکثر (لوگ)	نہیں جانتے	حق (کو)	تو وہ	منہ پھیرنے والے (ہیں)	اور

بلکہ اُن کے اکثر لوگ حق کو نہیں جانتے تو وہ منہ پھیرے ہوئے ہیں ○ اور

مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ

مَآ اَرْسَلْنَا	مِنْ قَبْلِكَ	مِنْ رَّسُوْلٍ	اِلَّا	نُوْحِيْٓ	اِلَيْهِ
ہم نے نہیں بھیجا	تم سے پہلے	کوئی رسول	مگر	ہم وحی کرتے رہے	اس کی طرف

ہم نے تم سے پہلے کوئی رسول نہ بھیجا مگر یہ کہ ہم اس کی طرف وحی فرماتے رہے

فرشتوں کی شان اور اطاعت الٰہی

اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ﴿۲۵﴾ وَ قَالُوا

اَنَّهٗ	لَآ	اِلٰهَ	اِلَّآ	اَنَا	فَاعْبُدُوْنِ ﴿۲۵﴾	وَ	قَالُوا
کہ	نہیں	کوئی معبود	سوائے	میرے	تو تم عبادت کرو میری	اور	(کافروں نے) کہا

کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری ہی عبادت کرو ○ اور کافروں نے کہا:

اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ ۙ

اتَّخَذَ	الرَّحْمٰنُ	وَلَدًا	سُبْحٰنَهٗ	بَلْ	عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۲۶﴾
بنالی ہے	رحمٰن (نے)	اولاد	پاکی ہے اسے	بلکہ	(فرشتے) عزت والے بندے (ہیں)

رحمٰن نے اولاد بنالی ہے۔ وہ پاک ہے، بلکہ (فرشتے) عزت والے بندے ہیں ○

لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۷﴾

لَا يَسْبِقُوْنَهٗ	بِالْقَوْلِ	وَ	هُمْ	بِاَمْرِهٖ	يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۷﴾
وہ سبقت نہیں کرتے اس سے	کسی بات میں	اور	وہ	اس کے حکم پر	عمل کرتے ہیں

وہ کسی بات میں اللہ سے سبقت نہیں کرتے اور وہ اس کے حکم پر عمل کرتے ہیں ○

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ارادے واقع نہ ہوں۔ اس صورت میں وہ چیز نہ موجود ہوگی نہ معدوم۔ (3) ایک کا ارادہ واقع ہو اور دوسرے کا واقع نہ ہو۔ یہ تمام صورتیں محال ہیں کیونکہ جس کی بات پوری نہ ہوگی وہ خدا نہیں ہو سکتا، تو ثابت ہوا کہ بہر صورت ایک سے زیادہ خدا ماننے میں نظامِ کائنات کی تباہی اور فساد لازم ہے اور کائنات کا نظام انتہائی مربوط و منظم انداز میں چلنا اس بات کی روشن دلیل ہے کہ خدا صرف ایک ہی ہے جو اس نظام کو چلا رہا ہے۔

فرشتے کس کی شفاعت کریں گے

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ وَ لَا يَشْفَعُوْنَ ۙ

يَعْلَمُ	مَا	بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ	وَ	مَا	خَلْفَهُمْ	وَ	لَا يَشْفَعُوْنَ
وہ جانتا ہے	جو کچھ	ان کے آگے	اور	جو کچھ	ان کے پیچھے (ہے)	اور	وہ شفاعت نہیں کرتے

وہ جانتا ہے جو ان کے آگے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اور وہ صرف اسی کی

خدائی کا دعویٰ کرنے والے کا انجام

اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَ هُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَ

اِلَّا	لِمَنِ	ارْتَضٰى	وَ	هُمْ	مِّنْ خَشْيَتِهٖ	مُشْفِقُوْنَ ﴿۲۸﴾	وَ
مگر	(اس) کی جسے	اللہ پسند فرمائے	اور	وہ	اس کے خوف سے	ڈر رہے ہیں	اور

شفاعت کرتے ہیں جسے اللہ پسند فرمائے اور وہ اس کے خوف سے ڈر رہے ہیں ○ اور

مَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْۤ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ

مَنْ	يَّقُلْ	مِنْهُمْ	اِنِّيْۤ	اِلٰهٌ	مِّنْ دُوْنِهٖ	فَذٰلِكَ
جو	کہے	ان میں سے	(کہ) بیشک میں	معبود (ہوں)	اس کے سوا	تو وہ

ان میں جو کوئی کہے کہ میں اللہ کے سوا معبود ہوں تو

قدرتِ خداوندی کے آسمانی اور زمینی دلائل

نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۹﴾ ع اَوَ لَمْ يَرَ

نَجْزِيْهِ	جَهَنَّمَ	كَذٰلِكَ	نَجْزِي	الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۹﴾	اَوَ لَمْ يَرَ
ہم سزا دیں گے اسے	جہنم (کی)	ایسی ہی	ہم سزا دیتے ہیں	ظالموں (کو)	اور کیا نہ دیکھا

اسے ہم جہنم کی سزا دیں گے۔ ہم ظالموں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں ○ کیا کافروں نے

ع ۱۹ ۲

الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْۤا	اَنَّ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	كَانَتَا	رَتْقًا [1]
ان لوگوں نے جنہوں نے	کفر کیا	کہ	آسمان	اور	زمین	دونوں تھے	ملے ہوئے

یہ خیال نہ کیا کہ آسمان اور زمین ملے ہوئے تھے

[1] … اس آیت میں فرمایا گیا کہ آسمان و زمین ملے ہوئے تھے، اس سے ایک مراد تو یہ ہے کہ ایک دوسرے سے ملا ہوا تھا ان میں فصل و جدائی پیدا کر کے انہیں کھولا گیا۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ آسمان اس طور پر بند تھا کہ اس سے بارش نہیں ہوتی تھی اور زمین اس طور پر بند تھی کہ اس سے نباتات پیدا نہیں ہوتی تھیں، تو آسمان کا کھولنا یہ ہے کہ اس سے بارش ہونے لگی اور زمین کا کھولنا یہ ہے کہ اس سے سبزہ پیدا ہونے لگا۔ نوٹ: اس آیت میں چونکہ متعین طور پر یہ مراد نہیں کہ آسمان و زمین حقیقی طور پر ملے ہوئے تھے، اس لیے بگ بینگ کی تھیوری کو قطعیت کے ساتھ اس آیت سے ثابت نہیں کرنا چاہئے۔ ہاں احتمال ضرور موجود ہے۔

فَفَتَقْنٰهُمَا ؕ وَ جَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ ؕ اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۰﴾

فَفَتَقْنٰهُمَا	وَ	جَعَلْنَا	مِنَ الْمَآءِ	كُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ [1]	اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۰﴾
توہم نے جدا کر دیا انہیں	اور	ہم نے بنائی	پانی سے	ہر جاندار چیز	تو کیا وہ ایمان نہیں لائیں گے

توہم نے انہیں کھول دیا اور ہم نے ہر جاندار چیز پانی سے بنائی تو کیا وہ ایمان نہیں لائیں گے؟○

وَ جَعَلْنَا فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ تَمِیْدَ

وَ	جَعَلْنَا	فِی الْاَرْضِ	رَوَاسِیَ	اَنْ	تَمِیْدَ
اور	ہم نے ڈال دیئے	زمین میں	مضبوط لنگر	کہ	(نہ) حرکت کرتی رہے

اور زمین میں ہم نے مضبوط لنگر ڈال دیئے تاکہ لوگوں کو لے کر

بِهِمْ وَ جَعَلْنَا فِیْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ یَهْتَدُوْنَ ﴿۳۱﴾

بِهِمْ	وَ	جَعَلْنَا	فِیْهَا	فِجَاجًا سُبُلًا	لَّعَلَّهُمْ	یَهْتَدُوْنَ ﴿۳۱﴾
ان (لوگوں) کے ساتھ	اور	ہم نے بنائے	اس میں	کشادہ راستے	تاکہ وہ	راستہ پالیں

حرکت نہ کرتی رہے اور ہم نے اس میں کشادہ راستے بنائے تاکہ وہ راستہ پالیں○

وَ جَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ۚۖ وَّ هُمْ عَنْ اٰیٰتِهَا

وَ	جَعَلْنَا	السَّمَآءَ	سَقْفًا مَّحْفُوْظًا [2]	وَّ	هُمْ	عَنْ اٰیٰتِهَا
اور	ہم نے بنایا	آسمان (کو)	ایک محفوظ چھت	اور	وہ (لوگ)	اس کی نشانیوں سے

اور ہم نے آسمان کو ایک محفوظ چھت بنایا اور وہ لوگ اس کی نشانیوں سے

مُعْرِضُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ الَّیْلَ وَ النَّهَارَ وَ

مُعْرِضُوْنَ ﴿۳۲﴾	وَ	هُوَ	الَّذِیْ	خَلَقَ	الَّیْلَ	وَ	النَّهَارَ	وَ
منہ پھیرنے والے (ہیں)	اور	وہی (ہے)	جس نے	پیدا کیا	رات	اور	دن	اور

منہ پھیرے ہوئے ہیں ○ اور وہی ہے جس نے رات اور دن اور

---

1 ..... ہر جاندار چیز کو پانی سے بنانے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پانی کو جانداروں کی حیات کا سبب بنایا ہے۔ یا یہ مراد ہے کہ ہر جاندار پانی سے پیدا کیا ہوا ہے۔

2 ..... ریاضی اور فلکیات کا علم اعلیٰ علوم میں سے ہے جبکہ انہیں اللہ تعالیٰ کی معرفت کا ذریعہ بنایا جائے۔ صوفیاء کرام رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِم فرماتے ہیں کہ ایک گھڑی کی فکر ہزار سال کے اس ذکر سے افضل ہے جو بغیر فکر کے ہو۔

وفاتِ رسول کے منتظر کفار کو تنبیہ

الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ فِیْ فَلَكٍ یَّسْبَحُوْنَ ۝۳۳ وَ مَا جَعَلْنَا

الشَّمْسَ	وَ	الْقَمَرَ	كُلٌّ	فِیْ فَلَكٍ	یَّسْبَحُوْنَ ۝۳۳	وَ	مَا جَعَلْنَا
سورج	اور	چاند (کو)	سب	ایک گھیرے میں	تیر رہے ہیں	اور	ہم نے نہیں بنایا

سورج اور چاند کو پیدا کیا۔ سب ایک گھیرے میں تیر رہے ہیں ○ اور ہم نے تم سے پہلے

لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ؕ اَفَاۡىٕنْ مِّتَّ

لِبَشَرٍ	مِّنْ قَبْلِكَ	الْخُلْدَ	اَفَاۡىٕنْ	مِّتَّ
کسی آدمی کے لیے	تم سے پہلے	(دنیا میں) ہمیشہ رہنا	تو کیا اگر	تم انتقال کر جاؤ

کسی آدمی کے لیے (دنیا میں) ہمیشہ رہنا نہ بنایا تو کیا اگر تم انتقال فرماؤ

موت اور آزمائش کا بیان

فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ۝۳۴ كُلُّ نَفْسٍ ذَآىٕقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَ

فَهُمُ	الْخٰلِدُوْنَ ۝۳۴	كُلُّ نَفْسٍ	ذَآىٕقَةُ الْمَوْتِ	وَ
تو وہ (یعنی دوسرے لوگ)	ہمیشہ رہنے والے (ہوں گے)	ہر جان	موت کو چکھنے والی (ہے)	اور

تو یہ دوسرے لوگ ہمیشہ رہیں گے ؟ ○ ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے اور

نَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَ الْخَیْرِ فِتْنَةً ؕ وَ اِلَیْنَا

نَبْلُوْكُمْ	بِالشَّرِّ وَ الْخَیْرِ	فِتْنَةً[1]	وَ	اِلَیْنَا
(اے لوگو) ہم آزماتے ہیں تمہیں	اچھائی اور برائی کے ذریعے	خوب آزمانا	اور	ہماری طرف

ہم برائی اور بھلائی کے ذریعے تمہیں خوب آزماتے ہیں اور ہماری ہی طرف

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے متعلق کفار کا حال

تُرْجَعُوْنَ ۝۳۵ وَ اِذَا رَاٰكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ

تُرْجَعُوْنَ ۝۳۵	وَ	اِذَا	رَاٰكَ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْۤا	اِنْ
تمہیں لوٹایا جائے گا	اور	جب	دیکھتے ہیں تجھے	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	نہیں

تم لوٹائے جاؤ گے ○ اور جب کافر آپ کو دیکھتے ہیں تو آپ کو

1 ... مصیبت اور نعمت دونوں کے ذریعے بندے کو آزمایا جاتا ہے کہ وہ مصیبت پر کتنا صبر اور نعمت پر کتنا شکر کرتا ہے۔ مومن کا طرزِ عمل کیا ہونا چاہیے، اس کے بارے میں رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا" مومن کے معاملے پر تعجب ہے کہ اس کا سارا معاملہ بھلائی پر مشتمل ہے اور یہ صرف اُسی مومن کے لئے ہے جسے خوشحالی حاصل ہوتی ہے تو شکر کرتا ہے اور یہ اس کے حق میں بہتر ہے اور اگر تنگدستی پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے تو یہ بھی اس کے حق میں بہتر ہے۔ (مسلم ، الحدیث: ۶۴(۲۹۹۹))

يَتَّخِذُوۡنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِىۡ يَذۡكُرُ

يَتَّخِذُوۡنَكَ	اِلَّا	هُزُوًا	اَهٰذَا	الَّذِىۡ	يَذۡكُرُ
وہ بناتے تجھے	مگر	ہنسی مذاق	کیا یہ (ہے)	وہ جو	(برے لفظوں سے) یاد کرتا ہے

صرف ہنسی مذاق بنالیتے ہیں۔ کیا یہ وہ آدمی ہے جو تمہارے خداؤں کو

اٰلِهَتَكُمۡ ۚ وَهُمۡ بِذِكۡرِ الرَّحۡمٰنِ هُمۡ كٰفِرُوۡنَ ﴿٣٦﴾

اٰلِهَتَكُمۡ	وَ	هُمۡ	بِذِكۡرِ الرَّحۡمٰنِ	هُمۡ	كٰفِرُوۡنَ ﴿٣٦﴾
تمہارے معبودوں (کو)	اور	وہ (کافر)	رحمٰن ہی کی یاد سے	وہ	انکار کرنے والے (ہیں)

برا کہتا ہے اور وہ (کافر) رحمٰن ہی کی یاد سے منکر ہیں ○

خُلِقَ الۡاِنۡسَانُ مِنۡ عَجَلٍ ؕ سَاُورِيۡكُمۡ اٰيٰتِىۡ

خُلِقَ	الۡاِنۡسَانُ	مِنۡ عَجَلٍ [1]	سَاُورِيۡكُمۡ	اٰيٰتِىۡ
بنایا گیا	آدمی	جلدی سے (جلد باز)	عنقریب میں دکھاؤں گا تمہیں	اپنی نشانیاں

آدمی جلد باز بنایا گیا۔ اب میں تمہیں اپنی نشانیاں دکھاؤں گا

نزولِ عذاب کی جلدی کرنے والوں کو جواب

فَلَا تَسۡتَعۡجِلُوۡنِ ﴿٣٧﴾ وَيَقُوۡلُوۡنَ مَتٰى هٰذَا الۡوَعۡدُ اِنۡ كُنۡتُمۡ

فَلَا تَسۡتَعۡجِلُوۡنِ ﴿٣٧﴾	وَ	يَقُوۡلُوۡنَ	مَتٰى	هٰذَا	الۡوَعۡدُ	اِنۡ	كُنۡتُمۡ
تو تم جلد نہ مانگو مجھ سے	اور	وہ کہتے ہیں	کب (پورا ہو گا)	یہ	وعدہ	اگر	تم ہو

تو مجھ سے جلدی نہ کرو ○ اور کہتے ہیں: اگر تم سچے ہو تو یہ وعدہ

صٰدِقِيۡنَ ﴿٣٨﴾ لَوۡ يَعۡلَمُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا حِيۡنَ لَا يَكُفُّوۡنَ

صٰدِقِيۡنَ ﴿٣٨﴾	لَوۡ	يَعۡلَمُ	الَّذِيۡنَ	كَفَرُوۡا	حِيۡنَ	لَا يَكُفُّوۡنَ
سچے	اگر	جان لیتے	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	جب	وہ نہیں روک سکیں گے

کب ہو گا؟ ○ اگر کافر اس وقت کو جان لیتے جب وہ اپنے چہروں سے

کفار کی جلد بازی اور نزولِ عذاب کے وقت کفار کا حال

[1]......اس کا معنی یہ ہے کہ انسان میں جلد بازی کی کثرت اور صبر کی کمی سے ظاہر ہوتا ہے کہ جلد بازی انسان کے خمیر میں ہے۔ یا یہ معنی ہے کہ جلد بازی کو انسان کی فطرت اور اخلاق میں پیدا کیا گیا ہے۔ جلد بازی ایک مذموم فعل ہے، اس سے بچنا چاہئے۔ حدیث پاک میں ہے کہ بردباری اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے۔ (ترمذی، ۳/۴۰۷، الحدیث: ۲۰۱۹) دوسری حدیث پاک میں ہے: جس نے توقف کیا تو اس نے (اپنا مقصد) پالیا یا قریب ہے کہ وہ (اسے) پالے اور جس نے جلدی کی تو اس نے خطا کی یا قریب ہے کہ وہ خطا کھا جائے۔ (معجم الکبیر، ۱۷/۳۱۰، الحدیث: ۸۵۸)

عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۳۹﴾

عَنْ وُّجُوْهِهِمُ	النَّارَ	وَ	لَا	عَنْ ظُهُوْرِهِمْ	وَ	لَا	هُمْ	يُنْصَرُوْنَ ﴿۳۹﴾
اپنے چہروں سے	آگ	اور	نہ	اپنی پیٹھوں سے	اور	نہ	وہ	ان کی مدد کی جائے گی

اور اپنی پیٹھوں سے آگ کو نہ روک سکیں گے اور نہ ان کی مدد کی جائے گی ○

بَلْ تَاْتِيْهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

بَلْ	تَاْتِيْهِمْ	بَغْتَةً	فَتَبْهَتُهُمْ	فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
بلکہ	وہ (قیامت) آپڑے گی ان پر	اچانک	تو حیران کردے گی انہیں	پھر وہ طاقت نہ رکھیں گے

بلکہ وہ (قیامت) ان پر اچانک آپڑے گی تو انہیں حیران کردے گی پھر نہ وہ اسے

رَدَّهَا وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۴۰﴾ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ

رَدَّهَا	وَ	لَا	هُمْ	يُنْظَرُوْنَ ﴿۴۰﴾	وَ	لَقَدِ	اسْتُهْزِئَ
اسے پھیرنے (کی)	اور	نہ	وہ	انہیں مہلت دی جائے گی	اور	ضرور بیشک	مذاق اڑایا گیا

رد کرسکیں گے اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی ○ اور بیشک تم سے اگلے رسولوں کا

بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ

بِرُسُلٍ	مِّنْ قَبْلِكَ[1]	فَحَاقَ	بِالَّذِيْنَ	سَخِرُوْا	مِنْهُمْ
رسولوں کا	تم سے پہلے	تو گھیر لیا	ان لوگوں کو جنہوں نے	مذاق اڑایا	ان میں سے

مذاق اڑایا گیا تو جس (عذاب) کا مذاق اڑاتے تھے اسی نے

مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۱﴾ ع قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ

مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۱﴾	قُلْ	مَنْ	يَّكْلَؤُكُمْ	بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ
(اس عذاب نے) جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے	تم کہو	کون	حفاظت کرے گا تمہاری	رات اور دن میں

ان کو گھیر لیا ○ تم فرماؤ: رات اور دن میں رحمٰن کے عذاب سے

کفار کے مذاق اڑانے پر حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کو تسلی

جلد باز کفر سے ایک سوال اور ان کا حال

ع ۳ / ۲

[1] اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کو تسلی دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اے حبیب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ، جس طرح آپ کی قوم نے آپ کا مذاق اڑایا اسی طرح ان سے پہلے کے کفار بھی اپنے انبیاء کرام عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا مذاق اڑایا کرتے تھے تو مذاق اڑانے والوں کا مذاق انہیں کو لے بیٹھا اور وہ اپنے مذاق اڑانے اور مسخرہ پن کرنے کے وبال و عذاب میں گرفتار ہوئے۔ لہٰذا آپ رنجیدہ نہ ہوں، آپ کے ساتھ اِستہزاء کرنے والوں کا بھی یہی انجام ہونا ہے۔

کفار کے خیالی معبودوں کا حال

مِنَ الرَّحْمٰنِؕ بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۲﴾ اَمْ لَهُمْ

مِنَ الرَّحْمٰنِ	بَلْ	هُمْ	عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ	مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۲﴾	اَمْ	لَهُمْ
رحمٰن (کے عذاب) سے	بلکہ	وہ	اپنے رب کے ذکر سے	منہ پھیرنے والے (ہیں)	کیا	ان کے

تمہاری کون حفاظت کرے گا؟ بلکہ وہ اپنے رب کے ذکر سے منہ پھیرے ہوئے ہیں ○ کیا ان کے

اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَاؕ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

اٰلِهَةٌ	تَمْنَعُهُمْ	مِّنْ	دُوْنِنَا	لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
کچھ معبود (ہیں)	(جو) بچالیں گے انہیں	سے	ہمارے (عذاب) سے (یا) ہمارے سوا	وہ طاقت نہیں رکھتے

کچھ خدا ہیں جو انہیں ہم سے بچالیں گے؟ وہ اپنی ہی جانوں کی مدد

کفار کے تکبر و اعراض کا اصل سبب اور غلبۂ اسلام کے آثار

نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ وَ لَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ ﴿۴۳﴾ بَلْ

نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ	وَ	لَا	هُمْ	مِّنَّا	يُصْحَبُوْنَ ﴿۴۳﴾	بَلْ
اپنی جانوں کی مدد کرنے (کی)	اور	نہ	وہ	ہماری طرف سے	ان کا ساتھ دیا جاتا ہے	بلکہ

نہیں کرسکتے اور نہ ہی ان کی ہماری طرف سے مدد و حفاظت کی جاتی ہے ○ بلکہ

مَتَّعْنَا هٰۤؤُلَآءِ وَ اٰبَآءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ

مَتَّعْنَا	هٰۤؤُلَآءِ	وَ	اٰبَآءَهُمْ	حَتّٰى	طَالَ (1)	عَلَيْهِمُ
ہم نے فائدہ اٹھانے دیا	انہیں	اور	ان کے باپ دادا (کو)	یہاں تک کہ	دراز ہوگئی	ان پر

ہم نے انہیں اور ان کے باپ دادا کو فائدہ اٹھانے دیا یہاں تک کہ زندگی ان پر

الْعُمُرُؕ اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا

الْعُمُرُ	اَفَلَا يَرَوْنَ	اَنَّا	نَاْتِي	الْاَرْضَ	نَنْقُصُهَا (2)
زندگی	تو کیا وہ دیکھتے نہیں	کہ	ہم آرہے ہیں	زمین (کے پاس)	اسے کم کرتے ہوئے

دراز ہوگئی تو کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے

(1)...... لمبی عمر، مال کی زیادتی اور نعمتوں کی کثرت عموماً غفلت اور اللہ تعالیٰ کے عذاب کا سبب بن جاتی ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ ایک شخص نے عرض کی: یا رسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، لوگوں میں سے بہترین آدمی کون ہے؟ ارشاد فرمایا: جس کی عمر لمبی اور عمل اچھے ہوں۔ عرض کی: لوگوں میں سے بدتر کون ہے؟ ارشاد فرمایا: جس کی عمر لمبی اور عمل برے ہوں۔ (ترمذی، ۴/۱۴۸، الحدیث: ۲۳۳۷)

(2)...... یہاں اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو کافروں کی سرزمین پر روز بروز تسلط عطا کر رہا ہے اور ایک شہر کے بعد دوسرا شہر فتح ہوتا چلا آرہا ہے، یوں حدودِ اسلام بڑھ رہی ہیں اور کفر کی سرزمین کم ہوتی جارہی ہے۔

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا منصبِ انذار اور انہیں تسلی

مِنْ اَطْرَافِهَا ۭ اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝۴۴ قُلْ اِنَّمَآ اُنْذِرُكُمْ

مِنْ اَطْرَافِهَا	اَفَهُمُ	الْغٰلِبُوْنَ ۝۴۴	قُلْ	اِنَّمَآ اُنْذِرُكُمْ (1)
اس کے کناروں سے	تو کیا وہ	غالب آنے والے (ہوں گے)	تم کہو	میں ڈراتا ہوں تمہیں صرف

گھٹاتے آرہے ہیں۔ تو کیا یہ غالب ہوں گے؟○ تم فرماؤ: میں تم کو صرف وحی کے ذریعے

عذابِ الٰہی کا ایک جھونکا بھی قابلِ برداشت نہیں

بِالْوَحْيِ ۡ ۖ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اِذَا مَا يُنْذَرُوْنَ ۝۴۵ وَ

بِالْوَحْيِ	وَ	لَا يَسْمَعُ	الصُّمُّ (2)	الدُّعَآءَ	اِذَا مَا	يُنْذَرُوْنَ ۝۴۵	وَ
وحی کے ذریعے	اور	نہیں سنتے	بہرے	پکار (کو)	جب	انہیں ڈرایا جائے	اور

ڈراتا ہوں اور بہرے پکار کو نہیں سنتے جب انہیں ڈرایا جائے ○ اور

لَئِنْ مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ

لَئِنْ	مَّسَّتْهُمْ	نَفْحَةٌ	مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ	لَيَقُوْلُنَّ
ضرور اگر	چھو جائے انہیں	ہوا	تیرے رب کے عذاب کی	(تو) ضرور وہ کہیں گے

اگر انہیں تمہارے رب کے عذاب کی ہوا چھو جائے تو ضرور کہیں گے:

بروزِ قیامت عدل و انصاف کا ظہور

يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝۴۶ وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ

يٰوَيْلَنَآ	اِنَّا	كُنَّا	ظٰلِمِيْنَ ۝۴۶	وَ	نَضَعُ	الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ (3)
ہائے ہماری خرابی	بیشک	ہم تھے	ظالم	اور	ہم رکھیں گے	عدل کے ترازو

ہائے ہماری خرابی! بیشک ہم ظالم تھے ○ اور ہم قیامت کے دن عدل کے ترازو

لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا ۭ وَاِنْ كَانَ

لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ	فَلَا تُظْلَمُ	نَفْسٌ	شَيْـًٔا	وَ	اِنْ	كَانَ
قیامت کے دن میں	تو ظلم نہیں کیا جائے گا	کسی جان (پر)	کچھ	اور	اگر	(کچھ) ہوگا

رکھیں گے تو کسی جان پر کچھ ظلم نہ ہوگا اور اگر کوئی چیز

1 ...... پیغمبر پر احکام سنا دینا لازم ہے، دل میں اتارنا لازم نہیں کہ یہ خدا کا کام ہے۔ 2 ...... جو وعظ سے نفع حاصل نہ کرے، وہ بہرا ہے یعنی دل کا بہرا ہے، اگرچہ بظاہر اس میں سننے کی قوت موجود ہو۔ 3 ...... کچھ اعمال ایسے ہیں جن کا میزان عمل میں وزن زیادہ ہوگا۔ اسی آیتِ مبارکہ کے تحت امام بخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے بخاری شریف کے آخر میں ایک حدیثِ پاک ذکر کی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: دو کلمے ایسے ہیں کہ رحمٰن کو پیارے ہیں، زبان پر ہلکے ہیں، میزان میں بھاری سُبْحَانَ اللہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللہِ الْعَظِیْمِ (صحیح بخاری، ۴/۶۰۰، الحدیث: ۷۵۶۳)

مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ؕ وَ كَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ﴿۴۷﴾

مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ	اَتَيْنَا بِهَا	وَ	كَفٰى	بِنَا	حٰسِبِيْنَ ﴿۴۷﴾
رائی کے دانہ کے برابر	(تو) ہم لے آئیں گے اسے	اور	کافی ہیں	ہم	حساب کرنے والے

رائی کے دانہ کے برابر بھی ہو گی تو ہم اسے لے آئیں گے اور ہم حساب کرنے کیلئے کافی ہیں ○

حضرت موسیٰ و ہارون علیہما الصلوٰۃ والسلام پر عطاءِ الٰہی

وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَ ضِيَآءً

وَ	لَقَدْ	اٰتَيْنَا	مُوْسٰى	وَ	هٰرُوْنَ	الْفُرْقَانَ	وَ	ضِيَآءً
اور	ضرور بیشک	ہم نے عطا کی	موسیٰ	اور	ہارون (کو)	فیصلہ کرنے والی (کتاب)	اور	روشنی

اور بیشک ہم نے موسیٰ اور ہارون کو فیصلہ دیا اور روشنی

متقین کے دو اوصاف

وَّ ذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۸﴾ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَ

وَّ	ذِكْرًا	لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۸﴾	الَّذِيْنَ	يَخْشَوْنَ (1)	رَبَّهُمْ	بِالْغَيْبِ	وَ
اور	نصیحت	پرہیز گاروں کے لئے	وہ لوگ جو	ڈرتے ہیں	اپنے رب (سے)	بغیر دیکھے	اور

اور پرہیز گاروں کیلئے نصیحت دی ○ وہ جو اپنے رب سے بغیر دیکھے ڈرتے ہیں اور

عظمتِ قرآن کا بیان اور منکرین قرآن کو تنبیہ

هُمْ مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَ هٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ ؕ

هُمْ	مِّنَ السَّاعَةِ	مُشْفِقُوْنَ ﴿۴۹﴾	وَ	هٰذَا	ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ	اَنْزَلْنٰهُ
وہ	قیامت سے	ڈرنے والے (ہیں)	اور	یہ	برکت والا ذکر	ہم نے نازل کیا اسے

وہ قیامت سے ڈرتے ہیں ○ اور یہ برکت والا ذکر ہے جسے ہم نے نازل فرمایا ہے

رشد و ہدایت میں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقام

رکوع ۴

اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع وَ لَقَدْ اٰتَيْنَاۤ اِبْرٰهِيْمَ

اَفَاَنْتُمْ	لَهٗ	مُنْكِرُوْنَ ﴿۵۰﴾	وَ	لَقَدْ	اٰتَيْنَاۤ	اِبْرٰهِيْمَ
تو کیا تم	اس کا	انکار کرنے والے (ہو)	اور	ضرور بیشک	ہم نے عطا کی	ابراہیم (کو)

تو کیا تم اس کے منکر ہو؟ ○ اور بیشک ہم نے ابراہیم کو

(1)...... ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اس کی گرفت سے ڈرتا رہے۔ حدیثِ قدسی میں ہے: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میری عزت و جلال اور مخلوق پر میری بلندی کی قسم! نہ تو میں اپنے بندے پر دو خوف جمع کروں گا اور نہ اس کے لیے دو امن جمع کروں گا، جو دنیا میں مجھ سے ڈرتا رہا اسے میں قیامت کے دن امن دوں گا اور جو دنیا میں مجھ سے بے خوف رہا اسے میں قیامت کے دن خوف میں مبتلا کر دوں گا۔ (ابن عساکر، ۵۴/۲۶۷)

حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا قوم اور چچا سے مناظرہ

رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَ كُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ﴿٥١﴾ اِذْ قَالَ

رُشْدَهٗ	مِنْ قَبْلُ	وَ	كُنَّا	بِهٖ	عٰلِمِيْنَ ﴿٥١﴾	اِذْ	قَالَ
اس کی سمجھداری	(اس سے) پہلے	اور	ہم تھے	اس کو	جاننے والے	جب	اس نے کہا

پہلے ہی اس کی سمجھداری دیدی تھی اور ہم اسے جانتے تھے ○ یاد کرو جب اس نے

لِاَبِيْهِ وَ قَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْۤ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ﴿٥٢﴾

لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ [1]	مَا	هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ	الَّتِيْۤ اَنْتُمْ لَهَا	عٰكِفُوْنَ ﴿٥٢﴾
اپنی قوم اور اپنے (عرفی) باپ سے	کیا (ہیں)	یہ مورتیاں، مجسمے	جن کے لئے تم	جم کر بیٹھے ہوئے (ہو)

اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا: یہ مجسمے کیا ہیں جن کے آگے تم جم کر بیٹھے ہوئے ہو ○

قَالُوْا وَجَدْنَاۤ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ ﴿٥٣﴾ قَالَ

قَالُوْا	وَجَدْنَاۤ	اٰبَآءَنَا [2]	لَهَا	عٰبِدِيْنَ ﴿٥٣﴾	قَالَ
انہوں نے کہا	ہم نے پایا	اپنے باپ دادا (کو)	ان کی	عبادت کرنے والے	فرمایا

انہوں نے کہا: ہم نے اپنے باپ دادا کو ان کی پوجا کرتے ہوئے پایا ○ فرمایا:

لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٥٤﴾ قَالُوْۤا

لَقَدْ	كُنْتُمْ	اَنْتُمْ	وَ	اٰبَآؤُكُمْ	فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٥٤﴾ [3]	قَالُوْۤا
ضرور بیشک	ہو	تم	اور	تمہارے باپ دادا	کھلی گمراہی میں	انہوں نے کہا

بے شک تم اور تمہارے باپ دادا سب کھلی گمراہی میں ہو ○ بولے:

اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ﴿٥٥﴾ قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ

اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ	اَمْ	اَنْتَ	مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ﴿٥٥﴾	قَالَ	بَلْ	رَّبُّكُمْ
کیا تم ہمارے پاس حق لائے ہو	یا	تم	کھیلنے والوں میں سے (ہو)	فرمایا	بلکہ	تمہارا رب

کیا تم ہمارے پاس حق لائے ہو یا یونہی کھیل رہے ہو؟ ○ فرمایا: بلکہ تمہارا رب

1 ...... یہاں باپ سے حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے حقیقی والد مراد نہیں بلکہ چچا آزر مراد ہے۔ 2 ...... باپ دادا جو کام شریعت کے خلاف کرتے رہے ہوں، اُن کاموں کو کرنا اور ان کے کرنے پر اپنے باپ دادا کے عمل کو دلیل بنانا کفار کا طریقہ ہے، مسلمانوں کو اس سے بچنا چاہئے۔ 3 ...... دینی معاملے میں کسی کی رعایت نہیں بلکہ حق بات بہر حال بیان کرنی چاہئے، قدرت کے باوجود حق کہنے سے خاموشی مداہنت ہے اور وہ حرام ہے ہاں کہاں حکمتِ عملی کا کیا تقاضا ہے، سختی یا نرمی تو یہ بات مبلغ کو معلوم ہونی چاہئے۔

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ الَّذِیْ فَطَرَهُنَّ ﳲ وَ اَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ

عَلٰى ذٰلِكُمْ	اَنَا	وَ	فَطَرَهُنَّ	الَّذِیْ	رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ [1]
اس پر	میں	اور	پیدا کیا انہیں	جس نے	(وہ ہے جو) آسمانوں اور زمین کا رب (ہے)

وہ ہے جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے جس نے انہیں پیدا کیا اور میں اس پر

مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ ﴿۵۶﴾ وَ تَاللّٰهِ لَاَكِیْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ

اَصْنَامَكُمْ	لَاَكِیْدَنَّ	تَاللّٰهِ	وَ	مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ ﴿۵۶﴾
تمہارے بتوں کی (یعنی ان کی بربادی کی)	ضرور میں تدبیر کروں گا	اللہ کی قسم	اور	گواہوں میں سے (ہوں)

گواہوں میں سے ہوں ○ اور مجھے اللہ کی قسم ہے! تم پیٹھ پھیر کر جاؤ گے

بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِیْنَ ﴿۵۷﴾ فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا

اِلَّا	جُذٰذًا	فَجَعَلَهُمْ	مُدْبِرِیْنَ ﴿۵۷﴾	تُوَلُّوْا	اَنْ	بَعْدَ
سوائے	ٹکڑے ٹکڑے	تو اس نے کر دیا انہیں	پیٹھ پھیرتے ہوئے	تم پھر جاؤ	کہ	(اس کے) بعد

تو اس کے بعد میں تمہارے بتوں کی بری حالت کر دوں گا ○ تو ابراہیم نے ان سب کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا سوائے

كَبِیْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَیْهِ یَرْجِعُوْنَ ﴿۵۸﴾ قَالُوْا مَنْ فَعَلَ

فَعَلَ	مَنْ	قَالُوْا	یَرْجِعُوْنَ ﴿۵۸﴾	اِلَیْهِ	لَعَلَّهُمْ	كَبِیْرًا لَّهُمْ
کیا	کس نے	کہنے لگے	رجوع کریں	اس کی طرف	شاید وہ	ان کے بڑے (بت کے)

ان کے بڑے بت کے کہ شاید وہ اس کی طرف رجوع کریں ○ کہنے لگے: کس نے ہمارے خداؤں کے ساتھ

هٰذَا بِاٰلِهَتِنَاۤ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۵۹﴾ قَالُوْا

قَالُوْا	لَمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۵۹﴾	اِنَّهٗ	بِاٰلِهَتِنَاۤ	هٰذَا
(کچھ) کہنے لگے	ضرور ظالموں میں سے (ہے)	بیشک وہ	ہمارے معبودوں کے ساتھ	یہ

یہ کام کیا ہے؟ بیشک وہ یقیناً ظالم ہے ○ کچھ کہنے لگے:

1 ..... حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کو چونکہ اپنے طریقے کا گمراہی ہونا بہت ہی بعید معلوم ہوتا تھا کیونکہ یہ طریقہ برسوں سے نسل در نسل چلا آرہا تھا اس لئے قوم نے کہا تھا کہ آپ سنجیدگی سے بات کر رہے ہیں یا مذاق سے؟ اس کے جواب میں حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا بیان کر کے ظاہر فرمادیا کہ آپ کھیل کے طور پر کلام نہیں کر رہے بلکہ حق کا اظہار فرما رہے ہیں۔

سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗٓ

لَهٗٓ	يُقَالُ	يَذْكُرُهُمْ	فَتًى	سَمِعْنَا
اس کو	کہا جاتا ہے	وہ (برے لفظوں سے) یاد کر رہا تھا انہیں	ایک نوجوان (کو)	ہم نے سنا ہے

ہم نے ایک جوان کو انہیں برا کہتے ہوئے سنا ہے جس کو ابراہیم

اِبْرٰهِيْمُ ﴿٦٠﴾ قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓى اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ

لَعَلَّهُمْ	عَلٰٓى اَعْيُنِ النَّاسِ	فَاْتُوْا بِهٖ	قَالُوْا	اِبْرٰهِيْمُ ﴿٦٠﴾
شاید وہ	لوگوں کی نگاہوں پر (یعنی سامنے)	تو لے کر آؤ اسے	کہنے لگے	ابراہیم

کہا جاتا ہے ○ کہنے لگے: تو اسے لوگوں کے سامنے لے آؤ شاید لوگ

يَشْهَدُوْنَ ﴿٦١﴾ قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا

بِاٰلِهَتِنَا	هٰذَا	فَعَلْتَ	ءَاَنْتَ	قَالُوْٓا	يَشْهَدُوْنَ ﴿٦١﴾
ہمارے معبودوں کے ساتھ	یہ	کیا	کیا تم (نے)	انہوں نے کہا	لوگ گواہی دیں

گواہی دیں ○ انہوں نے کہا: اے ابراہیم! کیا تم نے ہمارے معبودوں کے ساتھ

يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ﴿٦٢﴾ قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ ۖ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْــَٔلُوْهُمْ اِنْ

اِنْ	فَسْــَٔلُوْهُمْ	كَبِيْرُهُمْ هٰذَا [1]	فَعَلَهٗ	بَلْ	قَالَ	يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ﴿٦٢﴾
اگر	تو تم پوچھو ان سے	ان کے اس بڑے (نے)	کیا ہو گا اسے	بلکہ	فرمایا	اے ابراہیم

یہ کام کیا ہے؟ ○ ابراہیم نے فرمایا: بلکہ ان کے اس بڑے نے کیا ہو گا تو ان سے پوچھ لو اگر

كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ﴿٦٣﴾ فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ

اَنْتُمُ	اِنَّكُمْ	فَقَالُوْٓا	اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ	فَرَجَعُوْٓا	كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ﴿٦٣﴾
تم (خود ہی)	بیشک تم	تو کہنے لگے	اپنے دلوں کی طرف	تو وہ پلٹے	وہ بولتے ہوں

یہ بولتے ہوں ○ تو اپنے دلوں کی طرف پلٹے اور کہنے لگے: بیشک تم

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو عوام کے سامنے پیش کرنے کی رائے

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے استفسار اور آپ کا جواب

قوم کا اپنے دلوں میں اعتراف حقیقت

[1] حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا یہ فرمانا ظاہراً واقع کے خلاف لگتا ہے لیکن در حقیقت ایسا نہیں ہے، اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کفار کو بتوں کے عاجز و بے بس ہونے کی طرف توجہ دلانے کے لئے اس انداز میں کلام کیا کہ مجھ سے کیوں پوچھتے ہو، اپنے اسی بڑے بت سے پوچھو، اس کے کاندھے پر کلہاڑا ہے تو اسی نے ان کو توڑا ہو گا۔ یہ ایک قسم کا شرم دلانا اور سوچنے کی طرف مائل کرنا تھا۔

الظّٰلِمُوْنَ ﴿٦٤﴾ ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ ۚ لَقَدْ

الظّٰلِمُوْنَ ﴿٦٤﴾ (1)	ثُمَّ	نُكِسُوْا (2)	عَلٰى رُءُوْسِهِمْ	لَقَدْ
ظالم (ہو)	پھر	وہ اوندھے کردیئے گئے	اپنے سروں کے بل	(اور کہنے لگے) ضرور بیشک

خود ہی ظالم ہو ○ پھر وہ اپنے سروں کے بل اوندھے کردیئے گئے (اور کہنے لگے کہ)

عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ ﴿٦٥﴾ قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ

عَلِمْتَ	مَا	هٰٓؤُلَآءِ	يَنْطِقُوْنَ ﴿٦٥﴾	قَالَ	اَفَتَعْبُدُوْنَ
تم جانتے ہو	نہیں	یہ	بولتے	فرمایا	تو کیا تم عبادت کرتے ہو

تمہیں خوب معلوم ہے یہ بولتے نہیں ہیں ○ ابراہیم نے جواب دیا: تو کیا تم اللہ کے سوا

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْــًٔا وَّ لَا يَضُرُّكُمْ ﴿٦٦﴾ ؕ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	مَا	لَا يَنْفَعُكُمْ	شَيْــًٔا	وَّ	لَا يَضُرُّكُمْ ﴿٦٦﴾
اللہ کے سوا	(اس کی) جو	نفع نہیں دیتا تمہیں	کچھ	اور	نہ نقصان پہنچاتا ہے تمہیں

اس کی عبادت کرتے ہو جو نہ تمہیں نفع دیتا ہے اور نہ نقصان پہنچاتا ہے ○

اُفٍّ لَّكُمْ وَ لِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ

اُفٍّ	لَّكُمْ	وَ	لِمَا	تَعْبُدُوْنَ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
افسوس (ہے)	تم پر	اور	(ان) پر جن کی	تم عبادت کرتے ہو	اللہ کے سوا

تم پر اور اللہ کے سوا جن کی تم عبادت کرتے ہو ان پر افسوس ہے۔

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾ قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَ انْصُرُوْۤا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾	قَالُوْا	حَرِّقُوْهُ	وَ	انْصُرُوْۤا	اٰلِهَتَكُمْ	اِنْ
تو کیا تمہیں عقل نہیں	کہنے لگے	جلادو اسے	اور	مدد کرو	اپنے معبودوں (کی)	اگر

تو کیا تمہیں عقل نہیں ؟ ○ بولے: ان کو جلادو اور اپنے خداؤں کی مدد کرو اگر

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کو سرزنش

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جلانے کی تجویز

1 ...... جب حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے یہ واضح کردیا کہ بت عاجز و بے بس ہیں، یہ خود کو بچا نہیں سکتے تو دوسروں کو کیا بچائیں گے تب قوم نے دل میں سوچا کہ اتنے مجبور اور بے اختیار بتوں کی پوجا کرکے وہ اپنے آپ پر ظلم کررہے تھے مگر اتنا سوچ لینا ایمان کے لئے کافی نہیں، اس لئے وہ مشرک ہی رہے۔

2 ... یعنی کلمۂ حق کہنے کے بعد پھر ان کی بدبختی ان کے سروں پر سوار ہوئی اور وہ کفر کی طرف پلٹے اور باطل جھگڑا شروع کردیا اور حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے کہنے لگے: تمہیں خوب معلوم ہے یہ بولتے نہیں ہیں تو ہم ان سے کیسے پوچھیں۔

آگ کو حکم الٰہی

كُنۡتُمۡ فٰعِلِيۡنَ ﴿٦٨﴾ قُلۡنَا يٰنَارُ كُوۡنِىۡ بَرۡدًا وَّسَلٰمًا

كُنۡتُمۡ	فٰعِلِيۡنَ ﴿٦٨﴾	قُلۡنَا	يٰنَارُ	كُوۡنِىۡ	بَرۡدًا	وَّ	سَلٰمًا (1)
تم ہو	کرنے والے	ہم نے فرمایا	اے آگ	تو ہو جا	ٹھنڈی	اور	سلامتی والی

تم کچھ کرنے والے ہو○ ہم نے فرمایا: اے آگ! ابراہیم پر ٹھنڈی اور

قوم کی سازش کی ناکامی

عَلٰۤى اِبۡرٰهِيۡمَ ﴿٦٩﴾ وَاَرَادُوۡا بِهٖ كَيۡدًا

عَلٰۤى اِبۡرٰهِيۡمَ ﴿٦٩﴾	وَ	اَرَادُوۡا	بِهٖ	كَيۡدًا
ابراہیم پر	اور	انہوں نے ارادہ کیا	اس (ابراہیم) کے ساتھ	برا سلوک کرنے (کا)

سلامتی والی ہو جا○ اور انہوں نے ابراہیم کے ساتھ برا سلوک کرنا چاہا

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ہجرت

فَجَعَلۡنٰهُمُ الۡاَخۡسَرِيۡنَ ﴿٧٠﴾ وَنَجَّيۡنٰهُ وَلُوۡطًا

فَجَعَلۡنٰهُمُ	الۡاَخۡسَرِيۡنَ ﴿٧٠﴾	وَ	نَجَّيۡنٰهُ	وَ	لُوۡطًا
تو ہم نے بنا دیا انہیں	سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے	اور	ہم نے نجات دی اسے	اور	لوط (کو)

تو ہم نے انہیں سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے بنا دیا○ اور ہم نے اسے اور لوط کو

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو عطائے اولاد

اِلَى الۡاَرۡضِ الَّتِىۡ بٰرَكۡنَا فِيۡهَا لِلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿٧١﴾ وَوَهَبۡنَا

اِلَى الۡاَرۡضِ	الَّتِىۡ بٰرَكۡنَا فِيۡهَا	لِلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿٧١﴾	وَ	وَهَبۡنَا
(اس سر) زمین کی طرف	جس میں ہم نے برکت رکھی	جہان والوں کے لیے	اور	ہم نے عطا کیا

اس سرزمین کی طرف نجات عطا فرمائی جس میں ہم نے جہان والوں کے لیے برکت رکھی تھی○ اور ہم نے

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی اولاد پر انعامِ الٰہی

لَهٗۤ اِسۡحٰقَ ؕ وَيَعۡقُوۡبَ نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا جَعَلۡنَا

لَهٗۤ	اِسۡحٰقَ	وَ	يَعۡقُوۡبَ	نَافِلَةً	وَ	كُلًّا	جَعَلۡنَا
اس کو	اسحاق	اور	یعقوب	مزید	اور	سب (کو)	ہم نے بنایا

ابراہیم کو اسحاق عطا فرمایا اور مزید یعقوب (پوتا) اور ہم نے ان سب کو

1 ...... مؤثرِ حقیقی اللہ تعالٰی ہے اور اسباب کی تاثیر اللہ تعالٰی کی مشیت یعنی چاہنے کے تابع ہے۔ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے تو ہی کوئی شے اثر کر سکتی ہے، ورنہ نہیں۔ بہارِ شریعت میں ہے کہ اللہ تعالٰی نے اپنی حکمتِ بالغہ کے مطابق عالَمِ اسباب میں مسبّبات کو اسباب سے ربط فرما دیا ہے، آنکھ دیکھتی ہے، کان سنتا ہے، آگ جلاتی ہے، پانی پیاس بجھاتا ہے، وہ چاہے تو آنکھ سنے، کان دیکھے، پانی جلائے، آگ پیاس بجھائے، نہ چاہے تو لاکھ آنکھیں ہوں دن کو پہاڑ نہ سوجھے، کروڑ آگیں ہوں ایک تنکے پر داغ نہ آئے۔ (بہار شریعت، ۱/۲۶)

حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام پر انعاماتِ الٰہی

صٰلِحِيْنَ ﴿۷۲﴾ وَ جَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَ

صٰلِحِيْنَ ﴿۷۲﴾	وَ	جَعَلْنٰهُمْ	اَىِٕمَّةً	يَّهْدُوْنَ	بِاَمْرِنَا	وَ
خاص قرب والے	اور	ہم نے بنایا انہیں	امام	وہ رہنمائی کرتے ہیں	ہمارے حکم سے	اور

اپنے خاص قرب والے بنایا ○ اور ہم نے انہیں امام بنایا کہ ہمارے حکم سے رہنمائی کرتے ہیں اور

اَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَ اِقَامَ الصَّلٰوةِ وَ اِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ

اَوْحَيْنَآ	اِلَيْهِمْ	فِعْلَ الْخَيْرٰتِ	وَ	اِقَامَ الصَّلٰوةِ	وَ	اِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ
ہم نے وحی بھیجی	ان کی طرف	اچھے کام کرنے	اور	نماز قائم کرنے	اور	زکوٰۃ ادا کرنے (کی)

ہم نے ان کی طرف اچھے کام کرنے اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کی وحی بھیجی

وَ كَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ﴿۷۳﴾ۚۙ وَ لُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّ

وَ	كَانُوْا	لَنَا	عٰبِدِيْنَ ﴿۷۳﴾	وَ	لُوْطًا	اٰتَيْنٰهُ	حُكْمًا	وَّ
اور	وہ تھے	ہماری	عبادت کرنے والے	اور	لوط	ہم نے عطا کی اسے	حکومت	اور

اور وہ ہماری عبادت کرنے والے تھے ○ اور لوط کو ہم نے حکومت اور

عِلْمًا وَّ نَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓىِٕثَ ؕ اِنَّهُمْ

عِلْمًا	وَّ	نَجَّيْنٰهُ	مِنَ الْقَرْيَةِ	الَّتِيْ	كَانَتْ تَّعْمَلُ	الْخَبٰٓىِٕثَ [1]	اِنَّهُمْ
علم	اور	نجات دی اسے	(اس) بستی سے	جو	کام کرتی تھی	گندے	بیشک وہ

علم دیا اور اسے اس بستی سے نجات بخشی جو گندے کام کرتی تھی بیشک وہ

كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ﴿۷۴﴾ۙ وَ اَدْخَلْنٰهُ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ

كَانُوْا	قَوْمَ سَوْءٍ	فٰسِقِيْنَ ﴿۷۴﴾	وَ	اَدْخَلْنٰهُ	فِيْ رَحْمَتِنَا	اِنَّهٗ
تھے	برے لوگ	نافرمانی کرنے والے	اور	ہم نے داخل کیا اسے	اپنی رحمت میں	بیشک وہ

برے لوگ نافرمان تھے ○ اور ہم نے اسے اپنی رحمت میں داخل فرمایا، بیشک وہ

1 ...... قومِ لوط کا گندہ کام یہ تھا کہ وہ لڑکوں سے بدفعلی کیا کرتے تھے۔ یہ بدفعلی حرامِ قطعی ہے اور اس کا منکر کافر ہے۔ احادیث میں اس کی شدید مذمت بیان کی گئی ہے، یہاں تین روایات ملاحظہ ہوں (1) اس شخص پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو قومِ لوط والا عمل کرے۔ (سنن الکبریٰ للنسائی، ۴ / ۳۲۲، الحدیث: ۷۳۳۷) (2) اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر نظرِ رحمت نہیں فرماتا جو اپنی عورت کے پیچھے کے مقام میں آئے یعنی وطی کرے۔ (ابن ماجہ، ۲ / ۴۵۰، الحدیث: ۱۹۲۳) (3) بدفعلی کا مرتکب اگر توبہ کئے بغیر مر جائے تو قبر میں خنزیر کی شکل میں بدل دیا جاتا ہے۔ (کتاب الکبائر، ص ۶۳) اللہ تعالیٰ سب کو اس سے محفوظ فرمائے، آمین۔

حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر احسانِ الٰہی

مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۷۵﴾ ع وَ نُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ

مِنْ قَبْلُ	نَادٰى	اِذْ	نُوْحًا	وَ	مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۷۵﴾
(اس سے) پہلے	اس نے پکارا	جب	نوح (کو یاد کرو)	اور	خاص قرب والوں میں سے (تھا)

ہمارے خاص مقربین میں سے تھا ○ اور نوح کو (یاد کرو) جب اس سے پہلے اس نے ہمیں پکارا

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّیْنٰهُ وَ اَهْلَهٗ

اَهْلَهٗ	وَ	فَنَجَّیْنٰهُ	لَهٗ	فَاسْتَجَبْنَا
اس کے گھر والوں (کو)	اور	تو نجات دی اسے	اس کی	تو ہم نے دعا قبول کی

تو ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اسے اور اس کے گھر والوں کو

مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِیْمِ ﴿۷۶﴾ ج وَ نَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ

الَّذِیْنَ	مِنَ الْقَوْمِ	نَصَرْنٰهُ	وَ	مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِیْمِ ﴿۷۶﴾
جنہوں نے	(ان) لوگوں سے (کے مقابلے میں)	مدد کی اس کی	اور	بڑے غم سے

بڑے غم سے نجات دی ○ اور ہم نے ان لوگوں کے مقابلے میں اس کی مدد کی جنہوں نے

كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۷۷﴾

فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۷۷﴾	قَوْمَ سَوْءٍ	كَانُوْا	اِنَّهُمْ	بِاٰیٰتِنَا	كَذَّبُوْا
تو ہم نے غرق کر دیا ان سب کو	برے لوگ	تھے	بیشک وہ	ہماری آیتوں کو	جھٹلایا

ہماری آیتوں کی تکذیب کی، بیشک وہ برے لوگ تھے تو ہم نے ان سب کو غرق کر دیا ○

حضرت داؤد و سلیمان عَلَیْهِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ایک مقدمہ کی طرف اشارہ

وَ دَاوٗدَ وَ سُلَیْمٰنَ اِذْ یَحْكُمٰنِ فِی الْحَرْثِ اِذْ

اِذْ	فِی الْحَرْثِ	یَحْكُمٰنِ	اِذْ	سُلَیْمٰنَ	وَ	دَاوٗدَ [1]	وَ
جب	کھیتی کے بارے میں	وہ فیصلہ کر رہے تھے	جب	سلیمان (کو یاد کرو)	اور	داؤد	اور

اور داؤد اور سلیمان کو یاد کرو جب وہ دونوں کھیتی کے بارے میں فیصلہ کر رہے تھے جب

1 ......اس واقعے کا خلاصہ یہ ہے کہ رات کے وقت کسی کی بکریاں دوسرے کے کھیت میں چلی گئیں اور وہ کھیتی کھا گئیں۔ یہ مقدمہ حضرت داؤد عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے سامنے پیش ہوا تو بکریوں کی قیمت کھیتی کے نقصان کے برابر ہونے کی وجہ سے بکریاں کھیتی والے کو دینے کا حکم دیا اور حضرت سلیمان عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے یہ تجویز پیش کی کہ بکری والا کاشت کرے اور کھیتی والا بکریوں کے دودھ وغیرہ سے نفع اٹھائے اور جب کھیتی اس حالت کو پہنچ جائے جس میں بکریوں نے کھائی تھی تو کھیتی اس کے مالک کو اور بکریاں ان کے مالک کو دے دی جائیں۔ یہ تجویز حضرت داؤد عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے پسند فرمائی۔

حضرت داؤد عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر انعامِ الٰہی

نَفَشَتْ فِیْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ وَ كُنَّا لِحُكْمِهِمْ

لِحُكْمِهِمْ	كُنَّا	وَ	غَنَمُ الْقَوْمِ	فِیْهِ	نَفَشَتْ
ان کے فیصلے کا	ہم تھے	اور	کچھ لوگوں کی بکریاں	اس میں	رات کے وقت چھوٹ گئیں

رات کو اس میں کچھ لوگوں کی بکریاں چھوٹ گئیں اور ہم ان کے فیصلے کا

شٰهِدِیْنَ ﴿٧٨﴾ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَیْمٰنَ ۚ وَ كُلًّا اٰتَیْنَا

اٰتَیْنَا	كُلًّا	وَ	سُلَیْمٰنَ	فَفَهَّمْنٰهَا	شٰهِدِیْنَ ﴿٧٨﴾
ہم نے عطا کی	دونوں (کو)	اور	سلیمان (کو)	تو ہم نے سمجھا دیا وہ معاملہ	مشاہدہ کرنے والے

مشاہدہ کر رہے تھے ○ ہم نے وہ معاملہ سلیمان کو سمجھا دیا اور دونوں کو

حُكْمًا وَّ عِلْمًا ۫ وَّ سَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ یُسَبِّحْنَ

یُسَبِّحْنَ	الْجِبَالَ	مَعَ دَاوٗدَ	سَخَّرْنَا	وَّ	عِلْمًا[1]	وَّ	حُكْمًا
وہ تسبیح کرتے ہیں	پہاڑ	داؤد کے ساتھ	تابع بنادیئے	اور	علم	اور	حکومت

حکومت اور علم عطا کیا اور داؤد کے ساتھ پہاڑوں اور پرندوں کو تابع بنادیا کہ وہ پہاڑ

حضرت داؤد عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جنگی لباس بنانے کی تعلیم

وَ الطَّیْرَ ؕ وَ كُنَّا فٰعِلِیْنَ ﴿٧٩﴾ وَ عَلَّمْنٰهُ

عَلَّمْنٰهُ	وَ	فٰعِلِیْنَ ﴿٧٩﴾	كُنَّا	وَ	الطَّیْرَ[2]	وَ
ہم نے سکھادی اسے	اور	کرنے والے	(یہ سب) ہم تھے	اور	پرندے	اور

اور پرندے تسبیح کرتے اور یہ (سب) ہم ہی کرنے والے تھے ○ اور ہم نے

صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ

مِّنْۢ بَاْسِكُمْ	لِتُحْصِنَكُمْ	لَّكُمْ	صَنْعَةَ لَبُوْسٍ
تمہاری جنگ کی آنچ سے	تاکہ وہ بچائے تمہیں	تمہارے (فائدے) کے لئے	ایک لباس کی صنعت

تمہارے فائدے کیلئے اسے ایک خاص لباس کی صنعت سکھادی تاکہ تمہیں تمہاری جنگ کی آنچ سے بچائے

1 ...... یہاں حکم سے مراد حکومت یا نبوت ہے اور علم سے مراد اجتہاد و احکام کے طریقوں وغیرہ کا علم ہے۔ علم دین کی بے شمار دینی اور دنیاوی برکات ہیں، دنیا و آخرت میں عزت کا سبب ہے۔ خود بھی علمِ دین سیکھیں اور اپنی اولاد کو بھی سکھائیں۔

2 ...... اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مختلف معجزات عطا فرماتا ہے، جیسے اس نے حضرت داؤد عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو یہ معجزہ عطا فرمایا تھا کہ پہاڑ اور پرندے آپ کے تابع کر دیئے اور وہ آپ کے ساتھ تسبیح کرتے تھے۔

حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لیے ہوا اور جنوں کی تسخیر

فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَ لِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ

فَهَلْ	اَنْتُمْ	شٰكِرُوْنَ ﴿۱۰﴾	وَ	لِسُلَيْمٰنَ	الرِّيْحَ[1] عَاصِفَةً	تَجْرِيْ
تو کیا	تم	شکر کرنے والے (ہو)	اور	سلیمان کے لیے	تیز ہوا (کو تابع بنادیا)	وہ چلتی ہے

تو کیا تم شکر ادا کرو گے؟ ○ اور تیز ہوا کو سلیمان کے لیے تابع بنادیا جو اس کے حکم سے

بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَ كُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ

بِاَمْرِهٖۤ[2]	اِلَى الْاَرْضِ	الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا	وَ	كُنَّا	بِكُلِّ شَيْءٍ
اس کے حکم سے	(اس سر) زمین کی طرف	جس میں ہم نے برکت رکھی	اور	ہم ہیں	ہر چیز کو

اس سرزمین کی طرف چلتی تھی جس میں ہم نے برکت رکھی تھی اور ہم ہر چیز کو

عٰلِمِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَ مِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ

عٰلِمِيْنَ ﴿۱۱﴾	وَ	مِنَ الشَّيٰطِيْنِ	مَنْ	يَّغُوْصُوْنَ	لَهٗ
جاننے والے	اور	کچھ شیطانوں (کو سلیمان کے تابع کردیا)	جو	غوطے لگاتے ہیں	اس کے لیے

جاننے والے ہیں ○ اور کچھ جنات کو (سلیمان کے تابع کردیا) جو اس کے لیے غوطے لگاتے

وَ يَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَ كُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ﴿۸۲﴾

وَ	يَعْمَلُوْنَ	عَمَلًا	دُوْنَ ذٰلِكَ	وَ	كُنَّا	لَهُمْ	حٰفِظِيْنَ ﴿۱۲﴾
اور	کرتے ہیں	کام	اس کے علاوہ	اور	ہم تھے	ان کو	(سرکشی سے) روکنے والے

اور اس کے علاوہ دوسرے کام بھی کرتے اور ہم ان جنات کو روکے ہوئے تھے ○

حضرت ایوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعا اور اس کی قبولیت

وَ اَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ

وَ	اَيُّوْبَ	اِذْ	نَادٰى	رَبَّهٗۤ	اَنِّيْ	مَسَّنِيَ	الضُّرُّ
اور	ایوب (کو یاد کرو)	جب	اس نے پکارا	اپنے رب (کو)	بیشک میں	پہنچی مجھے	تکلیف

اور ایوب کو (یاد کرو) جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ بیشک مجھے تکلیف پہنچی ہے

[1]......ہوا حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے زیرِ تصرف اور ان کے حکم کے مطابق چلا کرتی تھی، اسی طرح جنات بھی زیرِ تصرف تھے اور وہ ان کے حکم سے دریا اور سمندر میں غوطے لگا کر جواہرات نکالتے، عجیب و غریب مصنوعات تیار کرتے، عمارتیں، محل، برتن، شیشے کی چیزیں، صابن وغیرہ بنایا کرتے تھے۔

[2]......انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بارگاہِ الٰہی سے بے شمار اختیارات عطا ہوتے ہیں اور وہ انہی اختیارات کی بدولت مختلف تصرفات فرماتے ہیں۔ نیز یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ یہ کہنا شرک نہیں کہ فلاں کے حکم سے یہ کام ہوتا ہے، جیسے یہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا کہ حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے حکم سے ہوا چلتی تھی۔

تین انبیاء کا تذکرہ اور ان پر انعامِ الٰہی

وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿۸۳﴾ۚۖ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ

لَهٗ	فَاسْتَجَبْنَا	اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿۸۳﴾	اَنْتَ	وَ
اس کی	تو ہم نے دعا قبول کرلی	سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا (ہے)	تو	اور

اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے ○ تو ہم نے اس کی دعا سن لی

فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّ اٰتَیْنٰهُ اَهْلَهٗ وَ

وَ	اَهْلَهٗ[1]	اٰتَیْنٰهُ	وَّ	مِنْ ضُرٍّ	بِهٖ	مَا	فَكَشَفْنَا
اور	اس کے گھر والے	عطا کئے اسے	اور	تکلیف	اس پر (تھی)	(اسے) جو	تو دور کردیا

توجو اس پر تکلیف تھی وہ ہم نے دور کردی اور ہم نے اپنی طرف سے رحمت فرما کر

مِّثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَ ذِكْرٰى

ذِكْرٰى	وَ	رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا	مَّعَهُمْ	مِّثْلَهُمْ
نصیحت (کی خاطر)	اور	اپنے پاس سے رحمت (فرما کر)	ان کے ساتھ	ان کے برابر

اور عبادت گزاروں کو نصیحت کی خاطر ایوب کو اس کے گھر والے اور ان کے ساتھ

لِلْعٰبِدِیْنَ ﴿۸۴﴾ وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِدْرِیْسَ وَ ذَا الْكِفْلِؕ كُلٌّ

كُلٌّ	ذَا الْكِفْلِ	وَ	اِدْرِیْسَ	وَ	اِسْمٰعِیْلَ	وَ	لِلْعٰبِدِیْنَ ﴿۸۴﴾
سب	ذوالکفل (کو یاد کرو)	اور	ادریس	اور	اسماعیل	اور	عبادت کرنے والوں کے لئے

اتنے ہی اور عطا کردیئے ○ اور اسماعیل اور ادریس اور ذوالکفل کو (یاد کرو) وہ سب

مِّنَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۸۵﴾ۚۖ وَ اَدْخَلْنٰهُمْ فِیْ رَحْمَتِنَاؕ اِنَّهُمْ

اِنَّهُمْ	فِیْ رَحْمَتِنَا	اَدْخَلْنٰهُمْ	وَ	مِّنَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۸۵﴾
بیشک وہ	اپنی رحمت میں	ہم نے داخل کیا انہیں	اور	صبر کرنے والوں میں سے (تھے)

صبر کرنے والے تھے ○ اور انہیں ہم نے اپنی رحمت میں داخل فرمایا، بیشک وہ

[1]...... حضرت ایوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر جان، مال اور اولاد ہر اعتبار سے آزمائشیں آئیں اور آپ نے صبر کیا جس پر آپ کو خصوصی انعامات ملے۔ صبر کی فضیلت پر ایک حدیثِ پاک ملاحظہ ہو، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا" مومن مرد اور مومنہ عورت کو اس کی جان، اولاد اور مال کے بارے میں آزمایا جاتا رہے گا یہاں تک کہ وہ اللہ تعالٰی سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس پر کوئی گناہ باقی نہ ہو گا۔(ترمذی، ۴/ ۱۷۹، الحدیث: ۲۴۰۷)

حضرت یونس عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے ایک عمل کی طرف اشارہ اور دعا کی قبولیت

مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَ ذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا

مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٦﴾	وَ	ذَاالنُّوْنِ	اِذْ	ذَّهَبَ	مُغَاضِبًا [1]
نیکوں میں سے (تھے)	اور	ذوالنون (کو یاد کرو)	جب	وہ چل پڑا	غضبناک ہو کر

ہمارے قربِ خاص کے لائق لوگوں میں سے ہیں ○ اور ذوالنون کو (یاد کرو) جب وہ غضبناک ہو کر چل پڑے

فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ

فَظَنَّ	اَنْ	لَّنْ نَّقْدِرَ [2]	عَلَيْهِ	فَنَادٰى	فِي الظُّلُمٰتِ
تو اس نے گمان کیا	کہ	ہم تنگی نہ کریں گے	اس پر	تو اس نے پکارا	اندھیروں میں

تو اس نے گمان کیا کہ ہم اس پر تنگی نہ کریں گے تو اس نے اندھیروں میں پکارا

اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ

اَنْ	لَّآ	اِلٰهَ	اِلَّآ	اَنْتَ	سُبْحٰنَكَ	اِنِّيْ	كُنْتُ
کہ	نہیں	کوئی معبود	سوائے	تیرے	پاکی ہے تجھے	بیشک میں	تھا

کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ہر عیب سے پاک ہے، بیشک مجھ سے

مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٧﴾ ۚ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَ نَجَّيْنٰهُ

مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٧﴾	فَاسْتَجَبْنَا	لَهٗ	وَ	نَجَّيْنٰهُ
(اپنے ساتھ) زیادتی کرنے والوں میں سے	تو ہم نے دعا قبول کر لی	اس کی	اور	نجات دی اسے

بے جا ہوا ○ تو ہم نے اس کی پکار سن لی اور اسے غم سے

حضرت زکریا عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی دعا اور اس کی قبولیت

مِنَ الْغَمِّ ؕ وَ كَذٰلِكَ نُـْۨجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٨﴾ وَ زَكَرِيَّآ اِذْ

مِنَ الْغَمِّ	وَ	كَذٰلِكَ	نُـْۨجِي	الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٨﴾	وَ	زَكَرِيَّآ	اِذْ
غم سے	اور	ایسے ہی	ہم نجات دیتے ہیں	ایمان والوں (کو)	اور	زکریا (کو یاد کرو)	جب

نجات بخشی اور ہم ایمان والوں کو ایسے ہی نجات دیتے ہیں ○ اور زکریا کو (یاد کرو) جب

1 ......اس واقعے کا خلاصہ یہ ہے کہ جب حضرت یونس عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی قوم کے لوگ آپ کی دعوت قبول کرنے اور نصیحت ماننے کی بجائے اپنے کفر پر ہی قائم رہے تو آپ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام غضبناک ہوئے اور حکمِ الٰہی کا انتظار کئے بغیر اپنی قوم کے علاقے سے تشریف لے گئے۔ اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں مچھلی کے پیٹ میں پہنچا دیا۔ بعد میں آپ نے عجز و انکساری کے ساتھ بارگاہِ الٰہی میں دعا کی تو انہیں مچھلی کے پیٹ سے رہائی مل گئی۔ 2 ......قدر کے مختلف معنی ہیں جیسے تنگی کرنا، قدر کرنا اور قادر ہونا۔ یہاں اس کا پہلا معنی مراد ہے یعنی ہم اس پر ہرگز تنگی نہ کریں گے۔

نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ

نَادٰى	رَبَّهٗ	رَبِّ	لَا تَذَرْنِیْ	فَرْدًا	وَّ	اَنْتَ
اس نے پکارا	اپنے رب (کو)	اے میرے رب	تو نہ چھوڑ مجھے	اکیلا	اور	تو (ہی)

اس نے اپنے رب کو پکارا، اے میرے رب! مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو

خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ﴿۸۹﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۫ وَ وَهَبْنَا لَهٗ یَحْیٰى

خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ﴿۸۹﴾	فَاسْتَجَبْنَا	لَهٗ	وَ	وَهَبْنَا	لَهٗ	یَحْیٰى
سب سے بہتر وارث (ہے)	تو ہم نے دعا قبول کرلی	اس کی	اور	عطا کیا	اس کو	یحییٰ

سب سے بہتر وارث ہے ○ تو ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اسے یحییٰ عطا فرمایا

وَ اَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا یُسٰرِعُوْنَ

وَ	اَصْلَحْنَا	لَهٗ	زَوْجَهٗ	اِنَّهُمْ	كَانُوْا یُسٰرِعُوْنَ [(1)]
اور	(اولاد کے) قابل بنادیا	اس کے لیے	اس کی بیوی (کو)	بیشک وہ	جلدی کرتے تھے

اور اس کے لیے اس کی بیوی کو قابل بنادیا۔ بیشک وہ نیکیوں میں

فِی الْخَیْرٰتِ وَ یَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّ رَهَبًا ؕ وَ كَانُوْا

فِی الْخَیْرٰتِ	وَ	یَدْعُوْنَنَا	رَغَبًا	وَّ	رَهَبًا	وَ	كَانُوْا
نیک کاموں میں	اور	پکارتے تھے ہمیں	بڑی رغبت	اور	بڑے ڈر (سے)	اور	وہ تھے

جلدی کرتے تھے اور ہمیں بڑی رغبت سے اور بڑے ڈر سے پکارتے تھے اور ہمارے حضور

لَنَا خٰشِعِیْنَ ﴿۹۰﴾ وَ الَّتِیْۤ اَحْصَنَتْ

لَنَا	خٰشِعِیْنَ ﴿۹۰﴾	وَ	الَّتِیْۤ	اَحْصَنَتْ [(2)]
ہمارے لئے (حضور)	دل سے جھکنے والے	اور	(اس عورت کو یاد کرو) جس نے	حفاظت کی

دل سے جھکنے والے تھے ○ اور اس عورت کو (یاد کرو) جس نے اپنی پارسائی کی

انبیاء عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا عملی کردار

حضرت مریم کی پاکدامنی اور قدرتِ الٰہی کی نشانی

(1) ... یہ انبیاء اور صلحاء کے اوصاف ہیں کہ وہ نیکیوں میں جلدی کرتے تھے، اللہ تعالیٰ کو بڑی رغبت اور بڑے ڈر سے پکارتے تھے اور اللہ تعالیٰ کے حضور دل سے جھکنے والے تھے۔ ہمیں بھی یہ اوصاف اپنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

(2) ... عورت کے لئے بہترین وصف یہ ہے کہ وہ پاک دامن رہے اور شرم و حیا اختیار کرے۔ پاک دامن عورت کے بارے میں نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا "عورت جب اپنی پانچ نمازیں پڑھے، اپنے ماہِ رمضان کا روزہ رکھے، اپنی پارسائی کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی اطاعت کرے تو جنت کے جس دروازہ سے چاہے داخل ہو جائے۔ (حلیۃ الاولیاء، ۶ / ۳۳۶، الحدیث: ۸۸۳۰)

سچا دین صرف اسلام ہے

دین میں تفریق کرنے والوں کو تنبیہ

نیک اعمال کی قبولیت صحیح عقائد پر موقوف ہے

فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَ جَعَلْنٰهَا

فَرْجَهَا	فَنَفَخْنَا	فِيْهَا	مِنْ رُّوْحِنَا	وَ	جَعَلْنٰهَا
اپنی پارسائی (کی)	تو ہم نے پھونکی	اس میں	اپنی خاص روح	اور	بنادیا اسے

حفاظت کی تو ہم نے اس میں اپنی خاص روح پھونکی اور اسے

وَ ابْنَهَاۤ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٩١﴾ اِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ

وَ	ابْنَهَاۤ	اٰيَةً	لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٩١﴾	اِنَّ	هٰذِهٖۤ	اُمَّتُكُمْ
اور	اس کے بیٹے (کو)	نشانی	سارے جہان والوں کے لئے	بیشک	یہ (اسلام)	تمہارا دین

اور اس کے بیٹے کو سارے جہان والوں کیلئے نشانی بنادیا ○ بیشک یہ (اسلام) تمہارا دین ہے،

اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّ اَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ﴿٩٢﴾ وَ

اُمَّةً وَّاحِدَةً	وَّ	اَنَا	رَبُّكُمْ	فَاعْبُدُوْنِ ﴿٩٢﴾	وَ
ایک ہی دین (ہے)	اور	میں	تمہارا رب (ہوں)	تو تم عبادت کرو میری	اور

ایک ہی دین ہے اور میں تمہارا رب ہوں تو تم میری عبادت کرو ○ اور

تَقَطَّعُوْۤا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ ؕ كُلٌّ اِلَيْنَا

تَقَطَّعُوْۤا (1)	اَمْرَهُمْ	بَيْنَهُمْ	كُلٌّ	اِلَيْنَا
لوگوں نے ٹکڑے ٹکڑے کردیا	اپنا کام (یعنی دین)	اپنے درمیان	سب	ہماری طرف

لوگوں نے اپنے دین کو آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کردیا۔ سب ہماری طرف

رٰجِعُوْنَ ﴿٩٣﴾ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا

رٰجِعُوْنَ ﴿٩٣﴾	فَمَنْ	يَّعْمَلْ	مِنَ الصّٰلِحٰتِ	وَ	هُوَ	مُؤْمِنٌ (2)	فَلَا
لوٹنے والے (ہیں)	تو جو	کرے	نیک اعمال سے	اور	وہ	مومن (ہو)	تو نہیں (ہوگی)

لوٹنے والے ہیں ○ تو جو نیک اعمال کرے اور وہ ایمان والا ہو تو

ع ١٨

(1) ....جو اصول اور عقائد تمام انبیاء عَلَيْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں مشترک ہیں جیسے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، انبیاء و رسل کی نبوت و رسالت، تقدیر، حشر و نشر اور قیامت وغیرہ انہیں دین کہتے ہیں اور تمام انبیاء عَلَيْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اسی دین کی تبلیغ کی ہے، پھر لوگوں نے ان سچے عقائد کو بگاڑ کر مختلف فرقے بنالئے۔ خدائی کا دعویٰ، شرک، مقرب بندوں کو خدا یا خدا کی اولاد کہنا، انبیاء و رسل کو جھٹلانا، قیامت کا انکار اور اسی طرح کے دیگر کفریات کو اپنا دین بنالیا۔ (2)......اعمال قبول ہونے کا دارو مدار ایمان پر ہے۔ اگر ایمان ہے تو عمل مقبول ہے اور اگر ایمان نہیں تو آخرت میں عمل کی کوئی جزا نہیں۔ نیز مومن کے عمل میں ایمان سے

ہلاکت کے بعد دنیا میں واپسی نہ ہوگی

كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ﴿۹۴﴾ وَحَرٰمٌ

كُفْرَانَ	لِسَعْيِهٖ	وَ	اِنَّا	لَهٗ	كٰتِبُوْنَ ﴿۹۴﴾	وَ	حَرٰمٌ
بے قدری	اس کی کوشش کی	اور	بیشک ہم	اس کو	لکھنے والے (ہیں)	اور	حرام (ہے)

اس کی کوشش کی بے قدری نہیں ہوگی اور ہم اسے لکھنے والے ہیں ○ اور جس بستی کو

یاجوج ماجوج کے خروج کی طرف اشارہ

عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَاۤ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۹۵﴾ حَتّٰۤى اِذَا

عَلٰى قَرْيَةٍ	اَهْلَكْنٰهَاۤ	اَنَّهُمْ	لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۹۵﴾	حَتّٰۤى	اِذَا
(اس) بستی پر	جسے ہم نے ہلاک کردیا	کہ وہ	لوٹ کر نہ آئیں	یہاں تک کہ	جب

ہم نے ہلاک کردیا اس پر حرام ہے کہ لوٹ کر نہ آئیں ○ یہاں تک کہ جب

فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ

فُتِحَتْ (1)	يَاْجُوْجُ	وَ	مَاْجُوْجُ	وَ	هُمْ	مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ
کھول دیا جائے گا	یاجوج	اور	ماجوج (کو)	اور	وہ	ہر بلندی سے

یاجوج اور ماجوج کو کھول دیا جائے گا اور وہ ہر بلندی سے

قیامت کی ہولناکی دیکھ کر کفار کا حال

يَّنْسِلُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ

يَّنْسِلُوْنَ ﴿۹۶﴾	وَ	اقْتَرَبَ	الْوَعْدُ الْحَقُّ	فَاِذَا	هِيَ	شَاخِصَةٌ
تیزی سے اترتے آئیں گے	اور	قریب آگیا	سچا وعدہ	تو اسی وقت	وہ	کھلی رہ جائیں گی

تیزی سے اترتے ہوئے آئیں گے ○ اور سچا وعدہ قریب آگیا تو جبھی اس وقت

اَبْصَارُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ غَفْلَةٍ

اَبْصَارُ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	يٰوَيْلَنَا	قَدْ	كُنَّا	فِيْ غَفْلَةٍ (2)
آنکھیں	ان لوگوں کی جنھوں نے	کفر کیا	ہائے ہماری خرابی	بیشک	ہم تھے	غفلت میں

کافروں کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی کہ ہائے ہماری خرابی! بیشک ہم اس سے غفلت میں تھے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ساتھ ساتھ دو اور چیزوں کا ہونا بھی ضروری ہے (1) نیک نیت۔ (2) عمل کو حکم کے مطابق ادا کرنا۔ 1 ...یاجوج ماجوج دو قبیلوں کے نام ہیں اور یہ یافث بن نوح کی اولاد سے فسادی گروہ ہیں۔ حضرت ذوالقرنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک دیوار تعمیر کرکے انہیں ان کے علاقے میں محدود کردیا تھا۔ جب قیامت آنے کا وقت قریب ہوگا تو یاجوج اور ماجوج کو روک کر رکھنے والی اس دیوار کو کھول دیا جائے گا۔ 2 ......اس آیت میں ان مسلمانوں کے لئے بھی بڑی عبرت و نصیحت ہے جو نافرمانی کا انجام معلوم ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت کرنے میں غفلت کا شکار ہیں۔

بت اور ان کے پجاری جہنم کا ایندھن ہیں

مِّنۡ هٰذَا بَلۡ كُنَّا ظٰلِمِيۡنَ ﴿۹۷﴾ اِنَّكُمۡ وَمَا تَعۡبُدُوۡنَ

مِّنۡ هٰذَا	بَلۡ	كُنَّا	ظٰلِمِيۡنَ ﴿۹۷﴾	اِنَّكُمۡ	وَ	مَا	تَعۡبُدُوۡنَ
اس سے	بلکہ	ہم تھے	ظلم کرنے والے	بیشک تم	اور	جن کی	تم عبادت کرتے ہو

بلکہ ہم ظالم تھے ○ بیشک تم اور جن کی تم اللہ کے سوا

بتوں کے معبود نہ ہونے پر ایک دلیل

مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ؕ اَنۡتُمۡ لَهَا وٰرِدُوۡنَ ﴿۹۸﴾ لَوۡ كَانَ هٰٓؤُلَآءِ

مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ	حَصَبُ جَهَنَّمَ	اَنۡتُمۡ	لَهَا	وٰرِدُوۡنَ ﴿۹۸﴾	لَوۡ	كَانَ	هٰٓؤُلَآءِ
اللہ کے سوا	جہنم کا ایندھن (ہیں)	تم	اس میں	جانے والے (ہو)	اگر	ہوتے	یہ (بت)

عبادت کرتے ہو سب جہنم کے ایندھن ہیں۔ تم اس میں جانے والے ہو ○ اگر یہ معبود

جہنم میں کفار کا دردناک حال

اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوۡهَا ؕ وَكُلٌّ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۹۹﴾ لَهُمۡ

اٰلِهَةً	مَّا وَرَدُوۡهَا	وَ	كُلٌّ	فِيۡهَا	خٰلِدُوۡنَ ﴿۹۹﴾	لَهُمۡ
معبود	(تو) وہ نہ جاتے اس (جہنم) میں	اور	سب	اس میں	ہمیشہ رہنے والے (ہیں)	ان کے لئے

ہوتے تو جہنم میں داخل نہ ہوتے اور ان سب کو ہمیشہ اس میں رہنا ہے ○ جہنم میں

ایمان والوں کے لئے بشارتیں

فِيۡهَا زَفِيۡرٌ وَّهُمۡ فِيۡهَا لَا يَسۡمَعُوۡنَ ﴿۱۰۰﴾ اِنَّ

فِيۡهَا	زَفِيۡرٌ	وَّ	هُمۡ	فِيۡهَا	لَا يَسۡمَعُوۡنَ ﴿۱۰۰﴾	اِنَّ
اس میں	گدھے کی طرح چیخنا (ہوگا)	اور	وہ	اس میں	(کچھ) نہ سنیں گے	بیشک

ان کی گدھے جیسی آوازیں ہوں گی اور وہ اس میں کچھ نہ سنیں گے ○ بیشک

الَّذِيۡنَ سَبَقَتۡ لَهُمۡ مِّنَّا الۡحُسۡنٰٓى ۙ اُولٰٓئِكَ

الَّذِيۡنَ	سَبَقَتۡ	لَهُمۡ	مِّنَّا	الۡحُسۡنٰٓى (1)	اُولٰٓئِكَ
وہ لوگ جو	پہلے ہو چکا	ان کے لیے	ہماری طرف سے	بھلائی (کا وعدہ)	یہ لوگ

جن کے لیے ہمارا بھلائی کا وعدہ پہلے سے ہو چکا ہے وہ

(1)......جب حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کفار کے سامنے اسی سورت کی آیت نمبر 8 پڑھی جس میں تھا کہ ”بیشک تم اور جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو سب جہنم کے ایندھن ہیں۔“ اس پر ایک کافر ابن زبعری نے کہا کہ یہودی تو حضرت عزیر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اور عیسائی حضرت عیسی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو پوجتے ہیں اور بنی ملیح فرشتوں کو پوجتے ہیں (مطلب یہ کہ پھر تو یہ بھی جہنم میں جائیں گے) اس پر اللہ تعالٰی نے اس آیت میں بیان فرمادیا کہ حضرت عزیر، حضرت عیسٰی عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور فرشتے، وہ ہیں جن کے لئے بھلائی کا وعدہ ہو چکا اور انہیں جہنم کے عذاب و تکلیف سے دور رکھا جائے گا۔

عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ﴿١٠١﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا ۚ وَ هُمْ

هُمْ	وَ	حَسِيْسَهَا	لَا يَسْمَعُوْنَ	مُبْعَدُوْنَ ﴿١٠١﴾	عَنْهَا
وہ (ہوں گے)	اور	اس کی ہلکی سی آواز	وہ نہ سنیں گے	دور رکھے جائیں گے	اس (جہنم) سے

جہنم سے دور رکھے جائیں گے ○ وہ اس کی ہلکی سی آواز بھی نہ سنیں گے اور وہ

فِيْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿١٠٢﴾ ۚ لَا يَحْزُنُهُمُ

لَا يَحْزُنُهُمُ	خٰلِدُوْنَ ﴿١٠٢﴾	اَنْفُسُهُمْ	اشْتَهَتْ	مَا	فِيْ
غمگین نہ کرے گی انہیں	ہمیشہ رہنے والے	ان کے دل	چاہیں گے	جو	(ان نعمتوں) میں

اپنی دل پسند نعمتوں میں ہمیشہ رہیں گے ○ انہیں سب سے بڑی گھبراہٹ

الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَ تَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ هٰذَا يَوْمُكُمُ

يَوْمُكُمُ	هٰذَا	الْمَلٰٓئِكَةُ	تَتَلَقّٰىهُمُ	وَ	الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ[1]
تمہارا دن (ہے)	یہ	فرشتے	استقبال کریں گے ان کا	اور	سب سے بڑی گھبراہٹ

غمگین نہ کرے گی اور فرشتے ان کا استقبال کریں گے کہ یہ تمہارا وہ دن ہے

الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿١٠٣﴾ يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ

السَّمَآءَ	نَطْوِي	يَوْمَ	كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿١٠٣﴾	الَّذِيْ
آسمان (کو)	ہم لپیٹ دیں گے	(جس) دن	تم سے وعدہ کیا جاتا تھا	جس کا

جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا ○ یاد کرو جس دن ہم آسمان کو لپیٹیں گے

كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ؕ كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ

اَوَّلَ خَلْقٍ	بَدَاْنَآ	كَمَا	كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ[2]
پہلی پیدائش	ہم نے شروع کی	جس طرح	جیسے سجل (نامی فرشتے) کا اعمال ناموں کو لپیٹنا

جیسے سجل فرشتہ نامۂ اعمال کو لپیٹتا ہے۔ ہم اسے دوبارہ اسی طرح لوٹا دیں گے

فنا ہونے کے بعد دوبارہ پیدائش

(1)......احادیث میں مزید ایسے خوش نصیبوں کا بھی ذکر ہے جو قیامت کے دن سب سے بڑی گھبراہٹ سے امن میں رہیں گے، ان میں سے پانچ یہ ہیں (1) شہید، (2) رضائے الٰہی کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے، (3) جس امام سے مقتدی خوش ہوں، (4) روزانہ اذان دینے والا، (5) اللہ تعالیٰ اور اپنے آقا کا حق ادا کرنے والا غلام۔

(2)......ایک قول یہ ہے کہ سجل سے مراد صحیفہ ہے اور ایک قول یہ ہے کہ سجل تیسرے آسمان پر موجود اس فرشتے کا نام ہے جس تک بندوں کی موت کے بعد ان کے اعمال نامے پہنچائے جاتے ہیں اور وہ فرشتہ ان اعمال ناموں کو لپیٹ دیتا ہے۔

زمین کے وارث نیک لوگ ہوں گے

نُّعِيْدُهٗ ؕ وَعْدًا عَلَيْنَا ؕ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝۱۰۴ وَ

نُّعِيْدُهٗ	وَعْدًا	عَلَيْنَا	اِنَّا	كُنَّا	فٰعِلِيْنَ ۝۱۰۴	وَ
(ایسے ہی) ہم لوٹا دیں گے اسے	ایک وعدہ (ہے)	ہمارے اوپر	بیشک	ہم ہیں	کرنے والے	اور

جس طرح ہم نے پہلے اسے بنایا تھا۔ یہ ہمارے اوپر ایک وعدہ ہے، بیشک ہم ضرور یہ کرنے والے ہیں ○ اور

لَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ

لَقَدْ	كَتَبْنَا	فِي الزَّبُوْرِ [1]	مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ	اَنَّ	الْاَرْضَ
ضرور بیشک	ہم نے لکھ دیا	زبور میں	نصیحت کے بعد	کہ	زمین

بیشک ہم نے نصیحت کے بعد زبور میں لکھ دیا کہ اس زمین کے

قرآن مجید کی ایک عظمت

يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ۝۱۰۵ اِنَّ فِيْ هٰذَا لَبَلٰغًا

يَرِثُهَا	عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ۝۱۰۵	اِنَّ	فِيْ هٰذَا	لَبَلٰغًا
وارث ہوں گے اس کے	میرے نیک بندے	بیشک	اس (قرآن) میں	ضرور کافی سامان (ہے)

وارث میرے نیک بندے ہوں گے ○ بیشک اس قرآن میں عبادت کرنے والوں

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شان رحمت

لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ۝۱۰۶ ؕ وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً

لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ۝۱۰۶	وَ	مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ	اِلَّا	رَحْمَةً [2]
عبادت کرنے والے لوگوں کے لئے	اور	ہم نے نہیں بھیجا تجھے	مگر	رحمت (بنا کر)

کیلئے کافی سامان ہے ○ اور ہم نے تمہیں تمام جہانوں کیلئے رحمت

کفار کو قبولِ اسلام کی دعوت دینے کی ہدایت

لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝۱۰۷ قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰۤى اِلَيَّ اَنَّمَاۤ

لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝۱۰۷	قُلْ	اِنَّمَا	يُوْحٰۤى	اِلَيَّ	اَنَّمَاۤ
تمام جہان والوں کے لئے	تم کہو	صرف (یہی)	وحی کی جاتی ہے	میری طرف	(کہ) صرف

بنا کر ہی بھیجا ○ تم فرماؤ: مجھے تو یہی وحی ہوتی ہے کہ

1 ......اس آیت میں زبور سے وہ تمام کتابیں مراد ہیں جو انبیاء کرام عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام پر نازل ہوئیں اور ذکر سے مراد لوحِ محفوظ ہے یا زبور سے وہ آسمانی کتاب مراد ہے جو حضرت داؤد عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام پر نازل ہوئی اور ذکر سے مراد تورات ہے۔ 2 ......سرکار دو عالم صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو تمام جہانوں کے لئے خواہ وہ عالَمِ ارواح ہوں یا عالَمِ اجسام، ذوی العقول ہوں یا غیر ذوی العقول سب کے لئے جامع رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے اور جو تمام عالموں کے لئے رحمت ہو تو ضرور وہ تمام جہانوں سے افضل ہے۔

قبولِ اسلام سے انکار پر اعلانِ جنگ کا حکم

اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۸﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا

اِلٰهُكُمْ	اِلٰهٌ وَّاحِدٌ	فَهَلْ	اَنْتُمْ	مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۸﴾	فَاِنْ	تَوَلَّوْا
تمہارا معبود	ایک معبود (ہے)	تو کیا	تم	اسلام لانے والے (ہو)	پھر اگر	وہ منہ پھیریں

تمہارا معبود صرف ایک معبود ہے تو کیا تم مسلمان ہوتے ہو؟ ○ پھر اگر وہ منہ پھیریں

عذاب و قیامت کے علم وقت کی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے نفی

فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ وَاِنْ اَدْرِيْٓ

فَقُلْ	اٰذَنْتُكُمْ	عَلٰى سَوَآءٍ	وَ	اِنْ	اَدْرِيْٓ [1]
تو تم کہہ دو	میں نے خبر دار کر دیا تمہیں	برابری (کی بنیاد) پر	اور	نہیں	میں جانتا

تو تم فرمادو: میں نے تمہیں برابری کی بنیاد پر خبر دار کر دیا ہے اور میں نہیں جانتا

علمِ الٰہی کی شان

اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ اِنَّهٗ يَعْلَمُ

اَقَرِيْبٌ	اَمْ	بَعِيْدٌ	مَّا	تُوْعَدُوْنَ ﴿۱۰۹﴾	اِنَّهٗ	يَعْلَمُ
کیا قریب (ہے)	یا	دور	وہ جو	تم سے وعدہ کیا جاتا ہے	بیشک وہ	جانتا ہے

کہ تمہیں جو وعدہ دیا جاتا ہے وہ قریب ہے یا دور ہے؟ ○ بیشک اللہ بلند آواز سے

عذاب میں تاخیر آزمائش اور مہلت ہو سکتی ہے

الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ وَاِنْ اَدْرِيْ

الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ	وَ	يَعْلَمُ	مَا	تَكْتُمُوْنَ ﴿۱۱۰﴾	وَ	اِنْ	اَدْرِيْ
بلند آواز سے کہی گئی بات	اور	وہ جانتا ہے	جو	تم چھپاتے ہو	اور	نہیں	میں جانتا

کہی گئی بات کو جانتا ہے اور وہ جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو ○ اور میں نہیں جانتا

لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۱۱۱﴾

لَعَلَّهٗ	فِتْنَةٌ	لَّكُمْ	وَ	مَتَاعٌ	اِلٰى حِيْنٍ ﴿۱۱۱﴾
شاید وہ	آزمائش (ہو)	تمہارے لئے	اور	فائدہ دینا (ہے)	ایک وقت تک

کہ شاید وہ تمہاری آزمائش ہو اور ایک وقت تک کیلئے فائدہ دینا ہے ○

[1]...... درایت ”اندازے اور قیاس سے جاننے“ کو کہتے ہیں، یہاں درایت کی ہی نفی کی گئی ہے اور معنی یہ ہے کہ ”اللہ تعالیٰ کے بتائے بغیر محض اپنی عقل اور قیاس سے نہیں جانتا۔“ مطلق علم کی نفی یہاں مراد نہیں ہو سکتی۔

منکرین سے متعلق فیصلے کی دعاء

قٰلَ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ وَ رَبُّنَا

قٰلَ	رَبِّ	احْكُمْ	بِالْحَقِّ	وَ	رَبُّنَا
(نبی نے) عرض کی	اے میرے رب	فیصلہ فرمادے	حق کے ساتھ	اور	ہمارا رب

نبی نے عرض کی: اے میرے رب! حق کے ساتھ فیصلہ فرمادے اور ہمارا رب

الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ ع

الرَّحْمٰنُ	الْمُسْتَعَانُ	عَلٰى	مَا	تَصِفُوْنَ ﴿۱۱۲﴾
رحمٰن (ہے)	(جس سے) مدد طلب کی جاتی ہے	(ان) کے خلاف	جو	تم باتیں بناتے ہو

رحمٰن ہی ہے جس سے ان باتوں کے خلاف مدد طلب کی جاتی ہے جو تم کرتے ہو ○

ربع/ النصف

آیات: 78 — رکوع: 10

سُوْرَةُ الْحَجِّ مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اللہ سے ڈرنے کا حکم اور قیامت کی ہولناکیاں

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِيْمٌ ﴿۱﴾

يٰۤاَيُّهَا	النَّاسُ	اتَّقُوْا [1]	رَبَّكُمْ	اِنَّ	زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ [2]	شَیْءٌ عَظِيْمٌ ﴿۱﴾
اے	لوگو	ڈرو	اپنے رب (سے)	بیشک	قیامت کا زلزلہ	بہت بڑی چیز (ہے)

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو، بیشک قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہے ○

1 ... تقویٰ اور خوف خدا ہی ایسی چیز ہے جس کی وجہ سے انسان اپنے اعمال واخلاق کی اصلاح کرتا ہے اور ان پر سب سے زیادہ ابھارنے والی چیز قیامت ہے کہ قیامت کی ہولناکیاں، اس کا حساب و کتاب اور اس کے احوال پیشِ نظر ہوں گے تو آدمی کسی دوسرے کی حق تلفی اور اس پر ظلم و ستم سے بچے گا۔ 2 ..... قیامت سے پہلے زمین میں انتہائی شدید اور ہولناک زلزلہ آئے گا، اس کی شدت سے زمین پر موجود ہر چیز ٹوٹ پھوٹ کر ریزہ ریزہ ہو جائے گی اور اس کی ہیبت و ہولناکی کا عالم یہ ہو گا کہ اگر کوئی دودھ پلانے والی ہو تو اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائے اور حمل والی ہو تو اس کا حمل ساقط ہو جائے اور لوگ ایسے نظر آئیں گے

يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ

يَوْمَ	تَرَوْنَهَا	تَذْهَلُ	كُلُّ مُرْضِعَةٍ	عَمَّآ
(جس) دن	تم دیکھو گے اسے	(تو یہ حال ہو گا کہ) بے خبر ہو جائے گی	ہر دودھ پلانے والی	(اس) سے جسے

جس دن تم اسے دیکھو گے (تو یہ حالت ہو گی کہ) ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے کو

اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى

اَرْضَعَتْ	وَ	تَضَعُ	كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ	حَمْلَهَا	وَ	تَرَى
اس نے دودھ پلایا	اور	ڈال دے گی	ہر حمل والی	اپنا حمل	اور	تم دیکھو گے

بھول جائے گی اور ہر حمل والی اپنا حمل ڈال دے گی اور تو لوگوں کو

النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى

النَّاسَ	سُكٰرٰى	وَ	مَا	هُمْ	بِسُكٰرٰى
لوگوں (کو)	نشہ کی حالت میں	اور (حالانکہ)	نہیں (ہوں گے)	وہ	نشے میں

دیکھے گا جیسے نشے میں ہیں حالانکہ وہ نشہ میں نہیں ہوں گے

وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ۝۲ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ

کج بحثی کرنے والوں کا حال

وَ	لٰكِنَّ	عَذَابَ اللّٰهِ	شَدِيْدٌ ۝۲	وَ	مِنَ النَّاسِ	مَنْ	يُّجَادِلُ
اور	لیکن	اللہ کا عذاب	بڑا سخت (ہے)	اور	لوگوں میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	جھگڑتا ہے

لیکن ہے یہ کہ اللہ کا عذاب بڑا شدید ہے ۝ اور کچھ لوگ وہ ہیں جو اللہ کے بارے میں

فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ۝۳ كُتِبَ

اتباعِ شیطان کا نقصان

فِي اللّٰهِ [1]	بِغَيْرِ عِلْمٍ	وَّ	يَتَّبِعُ	كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ۝۳	كُتِبَ
اللہ کے بارے میں	علم کے بغیر	اور	پیچھے چل پڑتا ہے	ہر سرکش شیطان (کے)	لکھ دیا گیا ہے

بغیر علم کے جھگڑتے ہیں اور ہر سرکش شیطان کے پیچھے چل پڑتے ہیں ۝ جس پر یہ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) گے جیسے نشے میں ہیں حالانکہ وہ نشہ میں نہیں ہوں گے۔

1 ...... اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات وصفات میں بغیر علم کے بحث کرنا حرام ہے۔ صرف ماہر علماءِ دین تحقیق کے لئے اس میں بحث کر سکتے ہیں اور اس میں بھی شرط یہ ہے کہ جھگڑا مقصود نہ ہو بلکہ صرف اعتراضات دور کرنا اور حق کی تحقیق کا قصد ہو۔ افسوس! فی زمانہ صورتِ حال انتہائی نازک ہے۔ عوامی بیٹھکوں، یونہی سوشل، پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں علمِ دین سے ناواقف لوگ دین وعقائد پر بحث کرتے اور اپنی عقل کے ترازو میں تول کر ان کے صحیح یا غلط ہونے کا فیصلہ کرتے ہیں، وہ سب اس آیت کا مصداق ہیں۔

تخلیقِ انسانی کے مراحل کا بیان اور وقوعِ قیامت پر استدلال

عَلَيۡهِ اَنَّهٗ مَنۡ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَ

عَلَيۡهِ	اَنَّهٗ	مَنۡ	تَوَلَّاهُ (1)	فَاَنَّهٗ	يُضِلُّهٗ	وَ
اس پر	کہ	جو	دوستی کرے گا اس سے	تو ضرور وہ	گمراہ کر دے گا اسے	اور

لکھ دیا گیا ہے کہ جو اس سے دوستی کرے گا تو وہ ضرور اسے گمراہ کر دے گا اور

يَهۡدِيۡهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيۡرِ ۝٤ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنۡ كُنۡتُمۡ فِىۡ رَيۡبٍ

يَهۡدِيۡهِ	اِلٰى عَذَابِ السَّعِيۡرِ ۝٤	يٰۤاَيُّهَا	النَّاسُ	اِنۡ	كُنۡتُمۡ	فِىۡ رَيۡبٍ
رہنمائی کرے گا اس کی	جہنم کے عذاب کی طرف	اے	لوگو	اگر	تم ہو	شک میں

اسے جہنم کے عذاب کی راہ بتائے گا ۝ اے لوگو! اگر تمہیں قیامت کے دن اُٹھنے کے بارے میں

مِّنَ الۡبَعۡثِ فَاِنَّا خَلَقۡنٰكُمۡ مِّنۡ تُرَابٍ ثُمَّ

مِّنَ الۡبَعۡثِ	فَاِنَّا	خَلَقۡنٰكُمۡ	مِّنۡ تُرَابٍ	ثُمَّ
مرنے کے بعد اُٹھنے سے	تو بیشک	ہم نے پیدا کیا تمہیں	مٹی سے	پھر

کچھ شک ہو تو (اس بات پر غور کرلو کہ) ہم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر

مِنۡ نُّطۡفَةٍ ثُمَّ مِنۡ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنۡ مُّضۡغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ

مِنۡ نُّطۡفَةٍ	ثُمَّ	مِنۡ عَلَقَةٍ	ثُمَّ	مِنۡ مُّضۡغَةٍ	مُّخَلَّقَةٍ
پانی کی ایک بوند سے	پھر	جمے ہوئے خون سے	پھر	گوشت کی بوٹی سے	پوری شکل والی

پانی کی ایک بوند سے پھر جمے ہوئے خون سے پھر گوشت کی بوٹی سے جس کی شکل بن چکی ہوتی ہے

وَّغَيۡرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمۡ ؕ وَنُقِرُّ

وَّ	غَيۡرِ مُخَلَّقَةٍ	لِّنُبَيِّنَ	لَكُمۡ	وَ	نُقِرُّ
اور	ادھوری شکل والی	تاکہ ہم ظاہر کریں (اپنی قدرت)	تمہارے لیے	اور	ہم ٹھہرائے رکھتے ہیں

اور ادھوری بھی ہوتی ہے تاکہ ہم تمہارے لیے اپنی قدرت کو ظاہر فرمائیں اور ہم

(1) ...... بدمذہبوں سے دوستی اور تعلق نہیں رکھنا چاہئے اور نہ ہی ان کے ساتھ رشتہ داری قائم کرنی چاہئے کیونکہ یہ خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور اپنی چکنی چپڑی باتوں، ظاہری عبادت و ریاضت اور دکھلاوے کی پرہیزگاری کے ذریعے دوسروں کو بھی گمراہ کر دیتے ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے ’’آخری زمانے میں دجال اور کذاب ظاہر ہوں گے، وہ تمہارے پاس ایسی باتیں لے کر آئیں گے جنہیں تم اور تمہارے باپ دادا نے نہ سنا ہوگا تو تم ان سے دور رہنا اور انہیں دور رکھنا، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔ (مسلم، ص۹، الحدیث: ۷(۷))

فِی الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ

فِی الْاَرْحَامِ	مَا	نَشَآءُ	اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی	ثُمَّ	نُخْرِجُكُمْ
ماؤں کے پیٹ میں	جسے	چاہتے ہیں	ایک مقررہ مدت تک	پھر	ہم نکالتے ہیں تمہیں

ماؤں کے پیٹ میں جسے چاہتے ہیں اسے ایک مقرر مدت تک ٹھہرائے رکھتے ہیں پھر تمہیں بچے کی صورت میں

طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْۤا اَشُدَّكُمْۚ وَ مِنْكُمْ

طِفْلًا	ثُمَّ	لِتَبْلُغُوْۤا	اَشُدَّكُمْ	وَ	مِنْكُمْ
بچے (کی صورت میں)	پھر (عمر دیتے ہیں)	تاکہ تم پہنچ جاؤ	اپنی جوانی (کو)	اور	تم میں سے

نکالتے ہیں پھر (عمر دیتے ہیں) تاکہ تم اپنی جوانی کو پہنچو اور تم میں کوئی

مَّنْ یُّتَوَفّٰی وَ مِنْكُمْ مَّنْ یُّرَدُّ

مَّنْ	یُّتَوَفّٰی	وَ	مِنْكُمْ	مَّنْ	یُّرَدُّ
(کوئی وہ ہے) جسے	(پہلے ہی) موت دے دی جاتی ہے	اور	تم میں سے	(کوئی وہ ہے) جسے	لوٹایا جاتا ہے

پہلے ہی مر جاتا ہے اور کوئی سب سے نکمی عمر

اِلٰۤی اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَیْلَا یَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَیْــٴًـاؕ

اِلٰۤی اَرْذَلِ الْعُمُرِ [1]	لِكَیْلَا یَعْلَمَ	مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ	شَیْــٴًـا
سب سے نکمی عمر کی طرف	تاکہ وہ نہ جانے	جاننے کے بعد	کچھ

کی طرف لوٹایا جاتا ہے تاکہ (بالآخر) جاننے کے بعد کچھ نہ جانے

وَ تَرَی الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْهَا الْمَآءَ

وَ	تَرَی	الْاَرْضَ	هَامِدَةً	فَاِذَاۤ	اَنْزَلْنَا	عَلَیْهَا	الْمَآءَ
اور	تو دیکھتا ہے	زمین (کو)	مرجھائی ہوئی، خشک	پھر جب	ہم اتارتے ہیں	اس پر	پانی

اور تو زمین کو مرجھایا ہوا دیکھتا ہے پھر جب ہم اس پر پانی اتارتے ہیں

1 ... نکمی عمر سے مراد انتہائی ضعیفی کی عمر ہے۔ اس میں بندے کا حال یہ ہوتا ہے کہ اس کی عقل اور حواس قائم نہیں رہتے اور بالآخر ایسا ہو جاتا ہے کہ اس کی نظر کمزور، عقل ناقص اور فہم کم ہو جاتا ہے اور جو باتیں اسے معلوم ہوتی ہیں وہ بھی بھول جاتا ہے۔ نوٹ: انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اس حالت سے محفوظ تھے۔ نیز اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے خاص اولیاءِ کرام کو بھی اس حال سے جدا رکھتا ہے اور ان کے علاوہ بھی کچھ لوگ ایسے ہیں جنہیں انتہائی ضعیفی کے عالم میں اس حال سے بچا لیا جاتا ہے۔

اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَاَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِيْجٍ ⑤

اهْتَزَّتْ	وَ	رَبَتْ	وَ	اَنْۢبَتَتْ	مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِيْجٍ ⑤
(تو) وہ حرکت کرتی (لہلہاتی) ہے	اور	بڑھتی ہے	اور	اگاتی ہے	ہر خوبصورت قسم (یعنی ہر قسم کے سبزے) سے

تو وہ (تر و تازہ ہو کر) لہلہاتی ہے اور بڑھتی ہے اور وہ ہر قسم کا خوبصورت سبزہ اگاتی ہے ○

عظمت و شانِ الٰہی

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّهٗ يُحْيِ الْمَوْتٰى

ذٰلِكَ	بِاَنَّ	اللّٰهَ	هُوَ	الْحَقُّ	وَ	اَنَّهٗ	يُحْيِ	الْمَوْتٰى
یہ	اس لیے کہ	اللہ	وہی	حق (ہے)	اور	یہ کہ وہ	زندہ کرے گا	مردوں (کو)

یہ اس لیے ہے کہ اللہ ہی حق ہے اور یہ کہ وہ مردوں کو زندہ کرے گا

قیامت آنے کی خبر

وَاَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ⑥ۙ وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ

وَ	اَنَّهٗ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيْرٌ ⑥	وَّ	اَنَّ	السَّاعَةَ	اٰتِيَةٌ
اور	یہ کہ وہ	ہر چیز پر	قدرت والا (ہے)	اور	یہ کہ	قیامت	آنے والی (ہے)

اور یہ کہ وہ ہر شے پر قادر ہے ○ اور یہ کہ قیامت آنے والی ہے

لَّا رَيْبَ فِيْهَا ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ⑦

لَّا	رَيْبَ	فِيْهَا	وَ	اَنَّ	اللّٰهَ	يَبْعَثُ	مَنْ	فِي الْقُبُوْرِ ⑦[1]
نہیں	کوئی شک	اس میں	اور	یہ کہ	اللہ	اٹھائے گا	(انہیں) جو	قبروں میں (ہیں)

اس میں کچھ شک نہیں اور یہ کہ اللہ انہیں اٹھائے گا جو قبروں میں ہیں ○

صفاتِ الٰہی کے بارے میں علم کے بغیر بحث کرنے والوں کا حال اور انجام

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ

وَ	مِنَ النَّاسِ	مَنْ	يُّجَادِلُ[2]	فِي اللّٰهِ	بِغَيْرِ عِلْمٍ	وَّ
اور	لوگوں میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	جھگڑتا ہے	اللہ کے بارے میں	علم کے بغیر	اور

اور کوئی آدمی وہ ہے جو اللہ کے بارے میں بغیر علم اور بغیر ہدایت

1 ...... یہاں قبر سے مراد عالمِ برزخ ہے جو موت اور حشر کے بیچ میں ہے، نہ کہ محض وہ گڑھا جو مردوں کا مدفن ہو، لہٰذا جلنے والے، ڈوبنے والے وغیرہ سب ہی قیامت کے دن اٹھائے جائیں گے۔

2 ...... ہمارے آج کے زمانے کا حال بھی کچھ ایسا ہی ہے کہ لوگوں کی ایک بڑی تعداد اپنی عقل سے جو چاہتی ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں کہتی ہے اور پھر اس پر اصرار کرتی ہے بلکہ دوسروں کو مجبور کرتی ہے کہ اُس کی بات مانیں اگرچہ اس کی بات عقل و نقل سے دور، قرآن و حدیث کے خلاف اور جہالت سے بھرپور ہو۔

لَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۙ﴿۸﴾ ثَانِيَ عِطْفِهٖ

لَا	هُدًى	وَّ	لَا	كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ﴿۸﴾	ثَانِيَ عِطْفِهٖ
(اس کے پاس) نہ	ہدایت (ہے)	اور	نہ	روشن کتاب	(حق سے) اپنی گردن موڑے ہوئے

اور بغیر کسی روشن کتاب کے جھگڑتا ہے ○ اس حال میں کہ وہ حق سے اپنی گردن موڑے ہوئے ہے

لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَهٗ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّنُذِيْقُهٗ

لِيُضِلَّ	عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	لَهٗ	فِي الدُّنْيَا	خِزْيٌ	وَّ	نُذِيْقُهٗ
تاکہ بھٹکادے	اللہ کی راہ سے	اس کے لیے	دنیا میں	رسوائی (ہے)	اور	ہم چکھائیں گے اسے

تاکہ اللہ کی راہ سے بھٹکادے، اس کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور قیامت کے دن ہم اسے

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۹﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۹﴾	ذٰلِكَ	بِمَا	قَدَّمَتْ	يَدٰكَ
قیامت کے دن	آگ کا عذاب	یہ	(اس کا) بدلہ جو	آگے بھیجا	تیرے ہاتھوں (نے)

آگ کا عذاب چکھائیں گے ○ یہ اس کا بدلہ ہے جو تیرے ہاتھوں نے آگے بھیجا

عذاب آپنے ہی برے اعمال کا بدلہ ہے

وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۱۰﴾ؑ وَمِنَ النَّاسِ

وَ	اَنَّ	اللّٰهَ	لَيْسَ	بِظَلَّامٍ	لِّلْعَبِيْدِ ﴿۱۰﴾	وَ	مِنَ النَّاسِ
اور	(اس لیے) کہ	اللہ	نہیں ہے	ظلم کرنے والا	بندوں پر	اور	لوگوں میں سے

اور (اس لیے) کہ اللہ بندوں پر ظلم نہیں کرتا ○ اور کوئی آدمی وہ ہے

ع ۸

مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ ۚ فَاِنْ اَصَابَهٗ

مَنْ	يَّعْبُدُ [1]	اللّٰهَ	عَلٰى حَرْفٍ	فَاِنْ	اَصَابَهٗ
(کوئی وہ ہے) جو	عبادت کرتا ہے	اللہ (کی)	ایک کنارے پر	پھر اگر	پہنچے اسے

جو اللہ کی عبادت ایک کنارے پر ہو کر کرتا ہے پھر اگر اسے کوئی بھلائی

مذبذب لوگوں کا کردار اور ان کا نقصان

1 ...... نعمتیں اور آسائشیں ملنے کی صورت میں اسلام اور عبادت پر قائم رہنا اور نقصان ہونے اور مصائب و آلام کا شکار ہونے پر اسلام و عبادت سے منہ موڑ لینا منافقوں کا طریقہ ہے۔ حضرت حسن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: جب تک لوگ عافیت میں ہیں تب تک وہ چھپے ہوئے ہیں اور جب ان پر کوئی مصیبت نازل ہوتی ہے تو ان کی حقیقت ظاہر ہو جاتی ہے چنانچہ جو مومن ہو تو اس کا ایمان اور جو منافق ہو تو اس کا نفاق سامنے آ جاتا ہے۔ (البیان والتبیین، ۳ / ۱۴۷) ہمیں بھی اپنی حالت پر غور کرنا چاہئے۔

خَيْرُ ۨاطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَ اِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ۨانْقَلَبَ

فِتْنَةُ ۨانْقَلَبَ	اَصَابَتْهُ	اِنْ	وَ	بِهٖ	خَيْرُ ۨاطْمَاَنَّ
آزمائش (تو) پلٹ جاتا ہے	پہنچے اسے	اگر	اور	اس پر	بھلائی (تو) مطمئن ہو جاتا ہے

پہنچے تو وہ اس پر مطمئن ہو جاتا ہے اور اگر اسے کوئی آزمائش آجائے تو منہ کے بل

عَلٰى وَجْهِهٖ ۚ خَسِرَ الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ

هُوَ	ذٰلِكَ	الْاٰخِرَةَ	وَ	الدُّنْيَا	خَسِرَ	عَلٰى وَجْهِهٖ
وہ	یہی	آخرت (میں)	اور	دنیا	اس نے نقصان اٹھایا	اپنے منہ کے بل

پلٹ جاتا ہے۔ ایسا آدمی دنیا اور آخرت دونوں میں نقصان اٹھاتا ہے۔ یہی

الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۱﴾ يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا

مَا	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	يَدْعُوْا	الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۱﴾
(اس کی) جو	اللہ کے سوا	وہ عبادت کرتا ہے	کھلا نقصان (ہے)

کھلا نقصان ہے ○ وہ اللہ کے سوا اس (بت) کی عبادت کرتا ہے جو

بتوں کو پوجنا گمراہی ہے

لَا يَضُرُّهٗ وَ مَا لَا يَنْفَعُهٗ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿۱۲﴾ ۚ

الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿۱۲﴾	هُوَ	ذٰلِكَ	لَا يَنْفَعُهٗ	مَا	وَ	لَا يَضُرُّهٗ
دور کی گمراہی (ہے)	وہ	یہی	نفع نہیں دیتا اسے	جو	اور	نقصان نہیں پہنچاتا اسے

نہ اسے نقصان پہنچائے اور نہ اسے نفع دے۔ یہی دور کی گمراہی ہے ○

يَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗۤ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ؕ لَبِئْسَ الْمَوْلٰى

الْمَوْلٰى	لَبِئْسَ	مِنْ نَّفْعِهٖ	اَقْرَبُ	لَمَنْ ضَرُّهٗۤ (1)	يَدْعُوْا
مولیٰ	ضرور وہ کیا ہی برا	اس کے نفع سے	زیادہ قریب ہے	(اسے) ضرور جس کا نقصان	وہ پوجتا ہے

وہ اسے پوجتے ہیں جس کا نقصان اس کے نفع سے زیادہ ہے بیشک وہ کیا ہی برا مولیٰ ہے

بتوں کی پوجا نقصان دہ ہے

(1)..... اس آیت میں نقصان سے مراد واقعی نقصان ہے، یعنی دنیا میں قتل اور آخرت میں دوزخ کا عذاب اور نفع سے مراد ان کا خیالی نفع یعنی بتوں کی شفاعت وغیرہ ہے اور معنی یہ ہے کہ کفر بتوں سے جس نفع کی امید رکھتے ہیں وہ تو بہت دور ہے کہ ناممکن ہے جبکہ ان کا حقیقی نقصان عنقریب ضرور دیکھ لیں گے۔

باعمل مومنین کے لئے بشارت

وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ ﴿۱۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ

وَ	لَبِئْسَ	الْعَشِيْرُ ﴿۱۳﴾	اِنَّ	اللّٰهَ	يُدْخِلُ	الَّذِيْنَ
اور	ضرور کیا ہی برا	ساتھی (ہے)	بیشک	اللہ	داخل کرے گا	ان لوگوں کو جو

اور بیشک کیا ہی برا ساتھی ہے ○ بیشک اللہ ایمان والوں اور

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوْا	الصّٰلِحٰتِ	جَنّٰتٍ [1]	تَجْرِيْ	مِنْ تَحْتِهَا
ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے	نیک	باغوں (میں)	بہتی ہیں	ان کے نیچے

نیک اعمال کرنے والوں کو ان باغوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیلئے مدد الٰہی کی بشارت

الْاَنْهٰرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿۱۴﴾ مَنْ كَانَ يَظُنُّ اَنْ

الْاَنْهٰرُ	اِنَّ	اللّٰهَ	يَفْعَلُ	مَا	يُرِيْدُ ﴿۱۴﴾	مَنْ	كَانَ يَظُنُّ	اَنْ
نہریں	بیشک	اللہ	کرتا ہے	جو	وہ چاہتا ہے	جو	خیال کرتا ہے	یہ کہ

رواں ہیں۔ بیشک اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے ○ جو یہ خیال کرتا ہے کہ

لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ

لَّنْ يَّنْصُرَهُ [2]	اللّٰهُ	فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ	فَلْيَمْدُدْ
ہرگز مدد نہیں کرے گا اس (نبی) کی	اللہ	دنیا اور آخرت میں	تو اسے چاہیے کہ دراز کرلے

اللہ دنیا اور آخرت میں اپنے نبی کی مدد نہیں فرمائے گا تو اسے چاہیے کہ

بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ

بِسَبَبٍ	اِلَى السَّمَآءِ	ثُمَّ	لْيَقْطَعْ	فَلْيَنْظُرْ	هَلْ
ایک رسی کو	آسمان (یعنی اوپر) کی طرف	پھر	(خود کو) پھانسی دے لے	پھر وہ دیکھے	کیا

اوپر کی طرف ایک رسی دراز کرلے پھر اپنے آپ کو پھانسی دیدے پھر دیکھے کہ کیا

[1]...... نیک اعمال کرنے والے مسلمان اللہ تعالیٰ کی رحمت سے جنت میں جائیں گے اور بہت سے مسلمان ایسے بھی ہوں گے جنہیں حساب کے بغیر ہی جنت میں داخل کر دیا جائے گا، جیسا کہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سے ستر ہزار لوگ حساب کے بغیر جنت میں جائیں گے اور یہ وہ لوگ ہوں گے جو چوری نہیں کرتے، بدشگونی نہیں کرتے اور اپنے رب پر ہی بھروسہ کرتے ہیں۔ (بخاری، ۴/۲۴۰، الحدیث: ۶۴۷۲)

[2]...... اس آیت کا خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی مدد ضرور فرمائے گا اور یہ مدد جاری رہے گی اگرچہ اس مدد پر جلنے والا شخص گلے میں رسی ڈال کر مر بھی جائے۔

نزولِ قرآن اور ہدایت کا ذکر

يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ ⑮ وَ كَذٰلِكَ

كَذٰلِكَ	وَ	يَغِيْظُ ⑮	مَا	كَيْدُهٗ	يُذْهِبَنَّ
اسی طرح	اور	(اسے) غصہ دلاتی ہے	(وہ چیز) جو	اس کا داؤ پیچ	لے جائے گا

اس کے داؤ پیچ نے وہ چیز مٹا دی جس پر اسے غصہ آتا ہے ○ اور اسی طرح

اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ

يَهْدِيْ	اللّٰهَ	اَنَّ	وَّ	اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ	اَنْزَلْنٰهُ
ہدایت دیتا ہے	اللہ	یہ کہ	اور	روشن آیتوں (کی صورت میں)	ہم نے نازل کیا اس (قرآن) کو

ہم نے اس قرآن کو روشن آیتوں کی صورت میں نازل فرمایا اور یہ کہ اللہ جسے چاہتا ہے

مسلمانوں اور کفار میں حقیقی فیصلہ قیامت کے دن ہوگا

مَنْ يُّرِيْدُ ⑯ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ الَّذِيْنَ هَادُوْا وَ

وَ	هَادُوْا	الَّذِيْنَ	وَ	اٰمَنُوْا	الَّذِيْنَ	اِنَّ	يُّرِيْدُ ⑯	مَنْ
اور	یہودی ہوئے	وہ لوگ جو	اور	ایمان لائے	وہ لوگ جو	بیشک	وہ چاہتا ہے	جسے

ہدایت دیتا ہے ○ بیشک مسلمان اور یہودی اور

الصّٰبِـِٕيْنَ وَ النَّصٰرٰى وَ الْمَجُوْسَ وَ

وَ	الْمَجُوْسَ	وَ	النَّصٰرٰى	وَ	الصّٰبِـِٕيْنَ
اور	آگ کی پوجا کرنے والے	اور	عیسائی	اور	ستاروں کی پوجا کرنے والے

ستاروں کی پوجا کرنے والے اور عیسائی اور آگ کی پوجا کرنے والے اور

الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْۤا ۖ اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	بَيْنَهُمْ	يَفْصِلُ[1]	اللّٰهَ	اِنَّ	اَشْرَكُوْا	الَّذِيْنَ
قیامت کے دن	ان کے درمیان	فیصلہ کردے گا	اللہ	بیشک	شریک ٹھہرایا	وہ لوگ جنہوں نے

مشرک بیشک اللہ ان سب میں قیامت کے دن فیصلہ کردے گا

1 ..... آج اگرچہ ہر شخص اپنے آپ کو حق اور ہدایت کا پیروکار کہتا ہے مگر اس کا عملی فیصلہ قیامت کے دن ہوگا جب اہلِ حق کو عزت واحترام کے ساتھ جنت میں بھیجا جائے گا اور اہلِ باطل کو ذلت وخواری کے ساتھ اوندھے منہ دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ البتہ یہاں یاد رہے کہ دینِ اسلام ہی حق ہے اور اسے ماننے والا حق پر ہے اور تمام انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا دین، اسلام ہی تھا لیکن اب دینِ اسلام سے وہ دین مراد ہے جو حضور پُرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لے کر آئے ہیں، لہٰذا اب آپ کے دین کے علاوہ اور کوئی دین اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں معتبر نہیں۔

کائنات کی ہر چیز اللہ کو سجدہ کرتی ہے

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ ﴿۱۷﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ

اَللّٰهَ	اَنَّ	اَلَمْ تَرَ	شَهِیْدٌ ﴿۱۷﴾	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	اللّٰهَ	اِنَّ
اللہ	کہ	کیا تم نے نہ دیکھا	گواہ (ہے)	ہر چیز پر	اللہ	بیشک

بیشک اللہ ہر چیز پر گواہ ہے ○ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جو

یَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِی الْاَرْضِ وَ

وَ	فِی الْاَرْضِ	مَنْ	وَ	فِی السَّمٰوٰتِ	مَنْ	لَهٗ	یَسْجُدُ[1]
اور	زمین میں (ہیں)	جو	اور	آسمانوں میں	جو	اس کو	سجدہ کرتے ہیں

آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں اور

الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ وَ النُّجُوْمُ وَ الْجِبَالُ وَ الشَّجَرُ وَ الدَّوَآبُّ

الدَّوَآبُّ	وَ	الشَّجَرُ	وَ	الْجِبَالُ	وَ	النُّجُوْمُ	وَ	الْقَمَرُ	وَ	الشَّمْسُ
چوپائے	اور	درخت	اور	پہاڑ	اور	ستارے	اور	چاند	اور	سورج

سورج اور چاند اور ستارے اور تمام پہاڑ اور درخت اور چوپائے

جسے اللہ ذلیل کردے وہ عزت نہیں پاسکتا

وَ كَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ ؕ وَ كَثِیْرٌ حَقَّ عَلَیْهِ الْعَذَابُ ؕ وَ

وَ	الْعَذَابُ	عَلَیْهِ	حَقَّ	كَثِیْرٌ	وَ	كَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ	وَ
اور	عذاب	ان پر	مقرر ہو چکا	بہت سے (وہ لوگ ہیں)	اور	بہت سے آدمی	اور

اور بہت سے آدمی یہ سب اللہ کو سجدہ کرتے ہیں اور بہت سے لوگ وہ (بھی) ہیں جن پر عذاب مقرر ہو چکا ہے اور

مَنْ یُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَفْعَلُ

یَفْعَلُ	اللّٰهَ	اِنَّ	مِنْ مُّكْرِمٍ[2]	لَهٗ	فَمَا	اللّٰهُ	یُّهِنِ	مَنْ
کرتا ہے	اللہ	بیشک	کوئی عزت دینے والا	اس کو	تو نہیں	اللہ	ذلیل کرے	جسے

جسے اللہ ذلیل کرے تو اسے کوئی عزت دینے والا نہیں، بیشک اللہ جو چاہتا ہے

1 .... بعض مفسرین کے نزدیک پہاڑوں اور درختوں وغیرہ کے سجدے سے مراد یہ ہے کہ جب ان پر سورج طلوع ہوتا اور ان سے زائل ہوتا ہے اس وقت ان کا سایہ مڑ جاتا ہے اور یہی ان کا سجدہ کرنا ہے اور سورج چاند ستاروں کا غروب ہونا ان کا سجدہ کرنا ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ یہاں سجدہ اس معنی میں ہے کہ وہ حکمِ الٰہی کے پابند ہیں۔ تیسرا قول یہ ہے کہ یہاں سجدہ کا حقیقی معنی مراد ہے اگرچہ ہمیں اس کی حقیقت معلوم نہیں۔ 2 .....یعنی جسے اللہ تعالیٰ اس کی شقاوت کے سبب ذلیل کرے تو اسے کوئی عزت دینے والا نہیں۔ یہ بات واضح ہے کہ کسی قوم یا کسی فرد کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ عزت و ناموری کو اپنی میراث سمجھ لیں اور اسی

دین و صفاتِ الٰہی کے بارے میں جھگڑنے والے کفار کا انجام

مَا يَشَآءُ ﴿١٨﴾ (السجدة) هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ

فِيْ رَبِّهِمْ	اخْتَصَمُوْا	خَصْمٰنِ	هٰذٰنِ	يَشَآءُ ﴿١٨﴾	مَا
اپنے رب کے بارے میں	وہ جھگڑے	جھگڑنے والے (فریق ہیں)	یہ دو	وہ چاہتا ہے	جو

کرتا ہے ○ یہ دو فریق ہیں جو اپنے رب کے بارے میں جھگڑتے ہیں

فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ

مِّنْ نَّارٍ	ثِيَابٌ	لَهُمْ	قُطِّعَتْ	كَفَرُوْا	فَالَّذِيْنَ
آگ کے	کپڑے	ان کے لیے	کاٹے گئے ہیں	کفر کیا	تو وہ لوگ جنہوں نے

تو کافروں کے لیے آگ کے کپڑے کاٹے گئے ہیں

يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ﴿١٩﴾ يُصْهَرُ بِهٖ مَا

مَا	بِهٖ	يُصْهَرُ	الْحَمِيْمُ ﴿١٩﴾	مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ	يُصَبُّ
جو کچھ	اس سے	جل جائے گا	کھولتا پانی	ان کے سروں کے اوپر سے	ڈالا جائے گا

اور ان کے سروں پر کھولتا پانی ڈالا جائے گا ○ جس سے جو کچھ ان کے

فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ ﴿٢٠﴾ وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ﴿٢١﴾

مِنْ حَدِيْدٍ ﴿٢١﴾	مَّقَامِعُ [2]	لَهُمْ	وَ	الْجُلُوْدُ ﴿٢٠﴾ [1]	وَ	فِيْ بُطُوْنِهِمْ
لوہے سے	گرز (ہیں)	ان کے لیے	اور	(ان کی) کھالیں	اور	ان کے پیٹوں میں (ہے)

پیٹوں میں ہے وہ سب اور ان کی کھالیں جل جائیں گی ○ اور ان کے لیے لوہے کے گرز ہیں ○

كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ

مِنْ غَمٍّ	مِنْهَا	يَّخْرُجُوْا	اَنْ	اَرَادُوْٓا	كُلَّمَآ
گھٹن کی وجہ سے	اس (آگ) سے	نکل جائیں	کہ	وہ چاہیں گے	جب کبھی

جب گھٹن کے سبب اس میں سے نکلنا چاہیں گے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) فریب میں مبتلا رہیں کہ وہ جیسے چاہے برے اعمال کر لیں، ساری زندگی عزت کے ساتھ ہی رہیں گے، ایسا نہیں ہے بلکہ جو اپنے آپ کو اس نعمتِ عظمیٰ کا اہل ثابت کر دیتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے عزت دیتا ہے اور جو مسلسل نافرمانیوں میں مبتلا رہتا ہے وہ ذلت کے گہرے گڑھے میں گرا دیا جاتا ہے۔ 1 ... جہنم میں کفار پر ڈالے جانے والے پانی کی کچھ کیفیت ان آیات میں بیان ہوئی اور حدیثِ پاک میں ہے "انتہائی گرم پانی ان جہنمیوں کے سر پر ڈالا جائے گا تو وہ سرایت کرتے کرتے ان کے پیٹ تک پہنچ جائے گا اور جو کچھ پیٹ میں ہو گا اسے کاٹ کر قدموں سے نکل جائے گا اور یہ صہر (یعنی گل جانا) ہے، پھر انہیں ویسا ہی کر دیا جائے گا (اور بار بار

باعمل مسلمانوں کے اچھے انجام کی تفصیل

ع ۹ ۱۲ ۲

اُعِيْدُوْا فِيْهَا ۚ وَ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۲۲﴾ اِنَّ

اُعِيْدُوْا	فِيْهَا	وَ	ذُوْقُوْا	عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۲۲﴾ (1)	اِنَّ
(تو پھر) انہیں لوٹا دیا جائے گا	اس میں	اور	(کہا جائے گا) چکھو	آگ کا عذاب	بیشک

تو پھر اسی میں لوٹا دیے جائیں گے اور انہیں کہا جائے گا کہ آگ کا عذاب چکھو○ بیشک

اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

اللّٰهَ	يُدْخِلُ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ
اللہ	داخل کرے گا	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے	نیک

اللہ ایمان والوں کو اور نیک اعمال کرنے والوں کو ان باغوں میں

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا

جَنّٰتٍ	تَجْرِيْ	مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	يُحَلَّوْنَ	فِيْهَا
باغوں (میں)	بہتی ہیں	ان کے نیچے	نہریں	انہیں پہنائے جائیں گے	ان (باغوں) میں

داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ انہیں ان باغوں میں

مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ لُؤْلُؤًا ۭ وَ لِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿۲۳﴾

مِنْ اَسَاوِرَ	مِنْ ذَهَبٍ	وَّ	لُؤْلُؤًا	وَ	لِبَاسُهُمْ	فِيْهَا	حَرِيْرٌ ﴿۲۳﴾
کنگن	سونے کے	اور	موتی	اور	ان کا لباس	ان (باغوں) میں	ریشم (ہوگا)

سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور جنتوں میں ان کا لباس ریشم ہوگا○

وَ هُدُوْۤا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ ۚۖ وَ هُدُوْۤا

وَ	هُدُوْۤا	اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ (2)	وَ	هُدُوْۤا
اور	انہیں ہدایت دی گئی	پاکیزہ بات کی طرف	اور	ان کی رہنمائی کی گئی

اور انہیں پاکیزہ بات کی ہدایت دی گئی اور انہیں

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ان کے ساتھ ایسا ہی کیا جائے گا۔(سنن ترمذی، ۴/ ۲۶۲، الحدیث: ۲۵۹۱) 2...... جہنمی گرز سے متعلق حدیثِ پاک میں ہے ”اگر وہ لوہے کا گرز زمین پر رکھا جائے پھر جن وانس سب جمع ہو جائیں تو اسے زمین سے نہ اٹھا سکیں گے۔(مسند امام احمد، ۴/ ۵۸، الحدیث: ۱۱۲۳۳)

(یہاں سے اس صفحے کا حاشیہ) 1...... جہنم کی پیدائش کا ایک مقصد یہ ہے کہ مخلوق کو اللہ تعالیٰ کے جلال اور اس کی کبریائی کا اندازہ ہو جائے اور لوگ اس سے ڈرتے رہیں اور اس کے خوف کی وجہ سے گناہوں سے باز رہیں۔ افسوس! آج لوگوں کے دل کی سختی کا یہ حال ہے کہ قرآن مجید میں جہنم کے انتہائی دردناک عذاب کے بارے میں پڑھنے کے باوجود ان سے ڈرتے نہیں اور بڑی دیدہ دلیری کے ساتھ گناہوں میں

(بقیہ اگلے صفحے پر)

کفار کے ایک خاص گروہ کے لیے وعید

اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِیْدِ ﴿۲۴﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ

اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِیْدِ ﴿۲۴﴾	اِنَّ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	وَ
تمام خوبیوں کے لائق (اللہ) کے راستے کی طرف	بیشک	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اور

تمام تعریفوں کے لائق (اللہ) کا راستہ دکھایا گیا ○ بیشک جنہوں نے کفر کیا اور

یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِیْ جَعَلْنٰهُ

یَصُدُّوْنَ	عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	وَ	الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	الَّذِیْ	جَعَلْنٰهُ
وہ روکتے ہیں	اللہ کے راستے سے	اور	مسجدِ حرام (سے)	وہ جو	ہم نے بنایا ہے اسے

وہ اللہ کے راستے اور مسجدِ حرام سے روکتے ہیں جسے ہم نے لوگوں کے لیے

لِلنَّاسِ سَوَآءَ ﹰالْعَاكِفُ فِیْهِ وَ الْبَادِ ؕ وَ

لِلنَّاسِ	سَوَآءَ ﹰالْعَاكِفُ	فِیْهِ	وَ	الْبَادِ	وَ
لوگوں کے لیے	برابر (حق رکھتا ہے) رہنے والا	اس میں	اور	دور سے آنے والا	اور

بنایا ہے، جس میں وہاں کے رہنے والوں اور دور سے آنے والوں کا حق برابر ہے اور جو

مَنْ یُّرِدْ فِیْهِ بِاِلْحَادٍۭ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ

مَنْ	یُّرِدْ	فِیْهِ	بِاِلْحَادٍ (1)	بِظُلْمٍ	نُّذِقْهُ	مِنْ
جو	ارادہ کرے	اس میں	کسی زیادتی کا	ظلم سے، ناحق	ہم چکھائیں گے اسے	سے

اس میں ناحق کسی زیادتی کا ارادہ کرے گا تو ہم اسے دردناک عذاب

بیتُ اللہ کو پاک رکھنے کا حکم

عَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۲۵﴾ ع وَ اِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِیْمَ مَكَانَ الْبَیْتِ

عَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۲۵﴾	وَ	اِذْ	بَوَّاْنَا	لِاِبْرٰهِیْمَ	مَكَانَ الْبَیْتِ
دردناک عذاب	اور	جب	ہم نے واضح طور پر بتادی	ابراہیم کو	(اس) گھر کی جگہ

چکھائیں گے ○ اور یاد کرو جب ہم نے ابراہیم کو اس گھر کا صحیح مقام بتادیا

ع۲-۳

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) مصروف ہیں۔ 2 ......پاکیزہ بات سے کیا مراد ہے اس سے متعلق مفسرین کے مختلف اقوال ہیں۔(1) اس سے کلمۂ توحید مراد ہے۔(2) اس سے قرآنِ مجید مراد ہے۔(3) اس سے مراد نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے منع کرنا ہے۔(4) اس سے تمام اذکار مراد ہیں۔

(اس صفحے کا حاشیہ) 1 ...اِلحاد کا لغوی معنی ہے میلان، اِنحراف اور حد سے تجاوز کرنا، جبکہ عرف میں اِلحاد حق سے باطل کی طرف انحراف کرنے والوں کے ساتھ خاص کر دیا گیا ہے، یعنی ان لوگوں پر اس لفظ کا استعمال ہوتا ہے جو دین کی درست راہ سے پھر جاتے ہیں۔(روح البیان، حم السجدۃ، تحت الآیۃ: ۴۰، ۲۶۸/۸) یہاں آیت میں اس

اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِیْ شَیْـٴًـا وَّ طَهِّرْ

طَهِّرْ (2)	وَّ	شَیْـٴًـا	بِیْ	لَّا تُشْرِكْ (1)	اَنْ
خوب صاف ستھرا رکھو	اور	کسی چیز (کو)	میرے ساتھ	تم شریک نہ ٹھہرانا	(اور حکم دیا) کہ

اور حکم دیا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور میرے گھر کو

بَیْتِیَ لِلطَّآىٕفِیْنَ وَ الْقَآىٕمِیْنَ وَ

وَ	الْقَآىٕمِیْنَ	وَ	لِلطَّآىٕفِیْنَ	بَیْتِیَ
اور	قیام کرنے والوں	اور	طواف کرنے والوں کے لئے	میرے گھر (کو)

طواف کرنے والوں اور قیام کرنے والوں اور

الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۲۶﴾ وَ اَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ

لوگوں میں حج کا اعلان کرنے کا حکم

بِالْحَجِّ	فِی النَّاسِ	اَذِّنْ	وَ	السُّجُوْدِ ﴿۲۶﴾	الرُّكَّعِ
حج کا	لوگوں میں	عام اعلان کردو	اور	سجدہ کرنے والوں (کے لئے)	رکوع کرنے والوں

رکوع سجدہ کرنے والوں کیلئے خوب صاف ستھرا رکھو ○ اور لوگوں میں حج کا عام اعلان کردو،

یَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّ عَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ ﴿۲۷﴾

مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ ﴿۲۷﴾	یَّاْتِیْنَ	عَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ	وَّ	رِجَالًا	یَاْتُوْكَ
ہر دُور کی راہ سے	(جو) آتی ہیں	ہر دبلی اونٹنی پر	اور	پیدل	وہ آئیں گے تمہارے پاس

وہ تمہارے پاس پیدل اور ہر دبلی اونٹنی پر (سوار ہو کر) آئیں گے جو ہر دور کی راہ سے آتی ہیں ○

لِّیَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَ یَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ

حج کے دینی و دنیوی فوائد

اسْمَ اللّٰهِ	یَذْكُرُوا	وَ	لَهُمْ	مَنَافِعَ	لِّیَشْهَدُوْا
اللہ کے نام (کو)	ذکر کریں، یاد کریں	اور	اپنے	فائدوں (پر)	تاکہ وہ حاضر ہو جائیں

تاکہ وہ اپنے فوائد پر حاضر ہو جائیں اور معلوم دنوں میں اللہ کے نام کو

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) سے مراد شرک و بت پرستی ہے۔ یا، اس سے ہر ممنوع قول اور فعل مراد ہے حتی کہ خادم کو گالی دینا بھی اس میں داخل ہے۔ 1 ...... انبیاء کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام ایک آن کے لئے بھی شرک نہیں کرتے، وہ شرک سے پاک ہیں اور گناہوں سے بھی معصوم ہیں اور اس آیت میں جو حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام سے فرمایا گیا کہ ”میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو“ اس سے یہ مراد نہیں کہ آپ معاذ اللہ شرک میں مبتلا تھے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے منع فرمایا بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا یا اس سے مراد یہ ہے کہ خانۂ کعبہ کی تعمیر میں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے ساتھ کوئی دوسری غرض

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

فِیْۤ اَیَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِیْمَةِ الْاَنْعَامِ

فِیْۤ اَیَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ (1)	عَلٰى مَا	رَزَقَهُمْ	مِّنْۢ بَهِیْمَةِ الْاَنْعَامِ
معلوم دنوں میں	(اس نعمت) پر جو (یا، ان جانوروں) پر جو	اس نے رزق دیا انہیں	چوپائے جانوروں سے

یاد کریں اس بات پر کہ اللہ نے انہیں بے زبان مویشیوں سے رزق دیا

حج کے آخری مراسم

فَكُلُوْا مِنْهَا وَ اَطْعِمُوا الْبَآىٕسَ الْفَقِیْرَ ﴿۲۸﴾ ثُمَّ لْیَقْضُوْا

فَكُلُوْا	مِنْهَا	وَ	اَطْعِمُوْا	الْبَآىٕسَ الْفَقِیْرَ ﴿۲۸﴾	ثُمَّ	لْیَقْضُوْا
تو تم کھاؤ	ان سے	اور	کھلاؤ	مصیبت زدہ محتاج (کو)	پھر	انہیں چاہیے کہ اتار دیں

تو تم ان سے کھاؤ اور مصیبت زدہ محتاج کو کھلاؤ ○ پھر انہیں چاہیے کہ اپنا میل کچیل

تَفَثَهُمْ وَ لْیُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَ لْیَطَّوَّفُوْا بِالْبَیْتِ الْعَتِیْقِ ﴿۲۹﴾

تَفَثَهُمْ	وَ	لْیُوْفُوْا	نُذُوْرَهُمْ	وَ	لْیَطَّوَّفُوْا	بِالْبَیْتِ الْعَتِیْقِ ﴿۲۹﴾
اپنا میل کچیل	اور	پوری کریں	اپنی منتیں	اور	طواف کریں	آزاد گھر کا

اتاریں اور اپنی منتیں پوری کریں اور اس آزاد گھر کا طواف کریں ○

حرماتِ الٰہیہ کی تعظیم کی ہدایت

ذٰلِكَ ۗ وَ مَنْ یُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَیْرٌ

ذٰلِكَ	وَ	مَنْ	یُّعَظِّمْ	حُرُمٰتِ اللّٰهِ (2)	فَهُوَ	خَیْرٌ
(حکمِ الٰہی) یہ (ہے)	اور	جو	تعظیم کرے	اللہ کی حرمت والی چیزوں (کی)	تو وہ	بہتر (ہے)

حکمِ الٰہی یہ ہے اور جو اللہ کی حرمت والی چیزوں کی تعظیم کرے تو وہ اس کیلئے

حلال چوپایوں کا اجمالی بیان

لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ وَ اُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ

لَّهٗ	عِنْدَ رَبِّهٖ	وَ	اُحِلَّتْ	لَكُمُ	الْاَنْعَامُ
اس کیلئے	اس کے رب کے نزدیک	اور	حلال کئے گئے	تمہارے لیے	بے زبان چوپائے

اس کے رب کے نزدیک بہتر ہے اور تمہارے لیے بے زبان چوپائے حلال کئے گئے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) نہ ملانا۔ 2 ... مسجدوں کو پاک صاف رکھنا چاہئے، حدیث پاک میں ہے: جس نے مسجد سے اذیت دینے والی چیز (جیسے مٹی، کنکر) نکالی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔ (ابن ماجہ، ۱/۴۱۹، الحدیث: ۷۵۷)

(یہاں سے اس صفحے کا حاشیہ) 1 ...... اللہ تعالیٰ کا نام یاد کرنے سے مراد یہ ہے کہ جانوروں کو ذبح کرتے وقت حاجی ان پر اللہ تعالیٰ کا نام لیں، یا یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حج کرنے والوں کو جو بے زبان مویشیوں سے رزق دیا اس نعمت پر وہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر کریں اور اس کی پاکی بیان کریں، نیز معلوم دنوں سے ذی الحجہ کے دس دن یا قربانی کے دن مراد ہیں۔ 2 ...... اللہ تعالیٰ کی حرمت والی چیزوں سے احکامِ الٰہی، یا مناسکِ حج یا وہ مقامات مراد ہیں جہاں

بتوں اور جھوٹی بات سے اجتناب کا حکم

اِلَّا مَا یُتْلٰی عَلَیْكُمْ فَاجْتَنِبُوا

فَاجْتَنِبُوا	عَلَیْكُمْ	یُتْلٰی (1)	مَا	اِلَّا
تو تم دور رہو	تم پر (تمہارے سامنے)	(حرام ہونا) پڑھا جاتا ہے	(ان کے) جن کا	سوائے

سوائے ان کے جن کا (حرام ہونا) تمہارے سامنے بیان کیا جاتا ہے۔ پس تم بتوں کی گندگی سے

شرکوں کی ایک مثال

الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَ اجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ﴿۳۰﴾ حُنَفَآءَ

حُنَفَآءَ	قَوْلَ الزُّوْرِ ﴿۳۰﴾	اجْتَنِبُوْا	وَ	الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ
ہر باطل سے جدا (ہو کر)	جھوٹی بات (سے)	اجتناب کرو	اور	بتوں کی گندگی (سے)

دور رہو اور جھوٹی بات سے اجتناب کرو ○ ایک اللہ کیلئے

لِلّٰهِ غَیْرَ مُشْرِكِیْنَ بِهٖ ؕ وَ مَنْ یُّشْرِكْ

یُشْرِكْ	مَنْ	وَ	بِهٖ	غَیْرَ مُشْرِكِیْنَ	لِلّٰهِ
شریک ٹھہرائے	جو	اور	اس کے ساتھ	شریک نہ ٹھہراتے ہوئے	ایک اللہ کے لئے

ہر باطل سے جدا ہو کر (اور) اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتے ہوئے (بتوں سے دور رہو) اور جو اللہ کے ساتھ

بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّیْرُ اَوْ

اَوْ	الطَّیْرُ	فَتَخْطَفُهُ	مِنَ السَّمَآءِ	خَرَّ	فَكَاَنَّمَا	بِاللّٰهِ
یا	پرندے	تو اچک لے جاتے ہیں اسے	آسمان سے	وہ گر پڑا	تو گویا کہ	اللہ کے ساتھ

شرک کرے وہ گویا آسمان سے گر پڑا تو اسے پرندے اچک لے جاتے ہیں یا

شعائر اللہ کی تعظیم دلوں کا تقویٰ ہے

تَهْوِیْ بِهِ الرِّیْحُ فِیْ مَكَانٍ سَحِیْقٍ ﴿۳۱﴾ ذٰلِكَ ۗ وَ مَنْ

مَنْ	وَ	ذٰلِكَ	فِیْ مَكَانٍ سَحِیْقٍ ﴿۳۱﴾ (2)	الرِّیْحُ	بِهٖ	تَهْوِیْ
جو	اور	(بات) یہی (ہے)	کسی دور کی جگہ میں	ہوا	اس کو	پھینک دیتی ہے

ہوا اسے کسی دور کی جگہ پھینک دیتی ہے ○ بات یونہی ہے اور جو

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) مناسکِ حج ادا کئے جاتے ہیں اور ان کی تعظیم یہ ہے کہ احکام پر عمل کیا جائے، مناسک حج کو تمام حقوق کے ساتھ مکمل ادا کیا جائے اور ان کے مقامات کے حقوق اور ان کی عزت و حرمت کی حفاظت کی جائے۔ 1...... جن جانوروں کو ذبح کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی طرف منسوب کیا جائے اور انہیں شرعی طریقے کے مطابق ذبح کیا جائے تو وہ بھی حلال ہیں اور قرآن و حدیث میں کہیں بھی ایسے جانوروں کا حرام ہونا بیان نہیں کیا گیا لہٰذا کسی شرعی دلیل کے بغیر انہیں حرام کہنا ہرگز درست نہیں۔ 2...... ایمان ایسی عظیم چیز ہے جسے اختیار کرنے والا عزت و عظمت کی بلندیوں کو چھو لیتا ہے اور ایمان کو ترک کرنے والا اور

يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ﴿۳۲﴾ لَكُمْ

يُّعَظِّمْ	شَعَآئِرَ اللّٰهِ (1)	فَاِنَّهَا	مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ﴿۳۲﴾ (2)	لَكُمْ
تعظیم کرے	اللہ کی نشانیوں (کی)	تو بیشک یہ	دلوں کی پرہیز گاری سے (ہے)	تمہارے لیے

اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیز گاری سے ہے ○ تمہارے لیے

فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَاۤ

فِيْهَا	مَنَافِعُ	اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى	ثُمَّ	مَحِلُّهَاۤ
ان (جانوروں) میں	فائدے (ہیں)	ایک مقررہ مدت تک	پھر	ان کے ذبح کرنے کی جگہ

ان جانوروں میں ایک مقررہ مدت تک بہت سے فائدے ہیں پھر ان کے ذبح کرنے کی جگہ

اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿۳۳﴾ ع وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا

اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿۳۳﴾	وَ	لِكُلِّ اُمَّةٍ	جَعَلْنَا	مَنْسَكًا	لِّيَذْكُرُوا
آزاد گھر کی طرف (ہے)	اور	ہر امت کے لیے	ہم نے مقرر فرمائی	ایک قربانی	تاکہ وہ ذکر کریں

آزاد گھر کے پاس ہے ○ اور ہر امت کے لیے ہم نے ایک قربانی مقرر فرمائی تاکہ وہ

اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ؕ

اسْمَ اللّٰهِ	عَلٰى مَا	رَزَقَهُمْ	مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ
اللہ کا نام	(اس نعمت) پر جو (یا، اُن جانوروں) پر جو	اس نے رزق دیا انہیں	چوپائے جانوروں سے

اس بات پر اللہ کا نام یاد کریں کہ اس نے انہیں بے زبان چوپایوں سے رزق دیا

فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗۤ اَسْلِمُوْا ؕ وَبَشِّرِ

فَاِلٰهُكُمْ	اِلٰهٌ وَّاحِدٌ	فَلَهٗۤ	اَسْلِمُوْا	وَ	بَشِّرِ
تو تمہارا معبود	ایک معبود (ہے)	تو اسی کے لئے	گردن جھکاؤ	اور	خوشخبری سنا دو

تو تمہارا معبود ایک معبود ہے تو اسی کے حضور گردن رکھو اور عاجزی کرنے والوں کیلئے

چوپایوں میں بہت سے فوائد ہیں

قربانی ایک قدیم طریقۂ عبادت ہے

معبود صرف ایک ہے

عاجزی والوں کے لیے بشارت اور ان کے اوصاف

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) دینِ اسلام کو چھوڑ کر کسی دوسرے دین کو اختیار کرلینے والا خود کو بدترین ہلاکت میں ڈال دیتا ہے۔ 1...... یہاں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے کیا مراد ہے، اس کے بارے میں مفسرین کے تین قول ہیں، (1) ان سے تمام عبادات مراد ہیں۔ ان کی تعظیم یہ ہے کہ ان کا التزام کیا جائے۔ (2) حج کے مناسک مراد ہیں۔ ان کی تعظیم یہ ہے کہ انہیں پورا کیا جائے اور تمام حقوق کے ساتھ ادا کیا جائے۔ (3) بَدَنہ یعنی وہ اونٹ اور گائے مراد ہیں جنہیں قربانی کے لئے حرم میں بھیجا جائے۔ ان کی تعظیم یہ ہے کہ فربہ، خوبصورت اور قیمتی لئے جائیں۔ 2... دل پرہیز گاری کا مرکز ہے اور جب دل میں تقویٰ و پرہیز گاری جم جائے گی تو اس کا اثر دیگر اعضاء میں خود ہی ←

الْمُخْبِتِیْنَ ﴿۳۴﴾ۙ الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ

الْمُخْبِتِیْنَ ﴿۳۴﴾ (1)	الَّذِیْنَ	اِذَا	ذُكِرَ	اللّٰهُ	وَجِلَتْ
عاجزی کرنے والوں (کو)	(یہ) وہ لوگ ہیں جو	جب	یاد کیا جاتا ہے	اللہ (کو)	(تو) ڈرنے لگتے ہیں

خوشخبری سنادو ○ وہ لوگ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر ہوتا ہے تو ان کے دل

قُلُوْبُهُمْ وَ الصّٰبِرِیْنَ عَلٰى مَاۤ اَصَابَهُمْ وَ

قُلُوْبُهُمْ	وَ	الصّٰبِرِیْنَ	عَلٰى	مَاۤ	اَصَابَهُمْ	وَ
ان کے دل	اور	صبر کرنے والے (ہیں)	(اس) پر	جو	مصیبت پہنچے انہیں	اور

ڈرنے لگتے ہیں اور انہیں جو مصیبت پہنچے اس پر صبر کرنے والے ہیں اور

الْمُقِیْمِی الصَّلٰوةِۙ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَ

الْمُقِیْمِی الصَّلٰوةِ	وَ	مِمَّا	رَزَقْنٰهُمْ	یُنْفِقُوْنَ ﴿۳۵﴾	وَ
نماز قائم رکھنے والے (ہیں)	اور	(اس میں) سے جو	ہم نے رزق دیا انہیں	وہ خرچ کرتے ہیں	اور

نماز قائم رکھنے والے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے خرچ کرتے ہیں ○ اور

قربانی کی عظمت اور گوشت کا مصرف

الْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآىٕرِ اللّٰهِ

الْبُدْنَ (2)	جَعَلْنٰهَا	لَكُمْ	مِّنْ شَعَآىٕرِ اللّٰهِ (3)
قربانی کے بڑے جانور	ہم نے بنایا انہیں	تمہارے لیے	اللہ کی نشانیوں میں سے

قربانی کے بڑی جسامت والے جانوروں کو ہم نے تمہارے لیے اللہ کی نشانیوں میں سے بنایا۔

لَكُمْ فِیْهَا خَیْرٌ ۖۗ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَیْهَا

لَكُمْ	فِیْهَا	خَیْرٌ	فَاذْكُرُوا	اسْمَ اللّٰهِ	عَلَیْهَا
تمہارے لیے	ان میں	بھلائی (ہے)	تو ذکر کرو	اللہ کا نام	ان پر

تمہارے لیے ان میں بھلائی ہے تو ان پر اللہ کا نام لو

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ظاہر ہو جائے گا، لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنے دل کی اصلاح کی طرف بھرپور توجہ دے کیونکہ اس کی اصلاح کے بغیر دیگر اعضاء کی اصلاح مشکل ترین ہے۔

1 ......اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے عاجزی کرنا بہت باعثِ فضیلت عمل ہے۔ حدیث پاک میں ہے: صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا، اللہ عَزَّوَجَلَّ بندے کے عفو ودرگزر کی وجہ سے اس کی عزت میں اضافہ فرما دیتا ہے اور جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے بلندی عطا فرماتا ہے۔ (صحیح مسلم، الحدیث: ۶۹(۲۵۸۸))

2 ... احناف کے نزدیک بدنہ کا اطلاق اونٹ اور گائے دونوں پر ہوتا ہے جبکہ امام شافعی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ کے نزدیک بدنہ کا اطلاق صرف

صَوَآفَّ ۚ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا

صَوَآفَّ	فَاِذَا	وَجَبَتْ	جُنُوْبُهَا	فَكُلُوْا
(جبکہ) ایک پاؤں بندھے تین پاؤں پر کھڑے (ہوں)	پھر جب	گر جائیں	ان کے پہلو	تو کھاؤ

اس حال میں کہ ان کا ایک پاؤں بندھا ہوا ہو (اور) تین پاؤں پر کھڑے ہوں پھر جب ان کے پہلو گر جائیں تو

مِنْهَا وَ اَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَ الْمُعْتَرَّ ؕ كَذٰلِكَ

مِنْهَا	وَ	اَطْعِمُوا	الْقَانِعَ	وَ	الْمُعْتَرَّ	كَذٰلِكَ
ان (کے گوشت) سے	اور	کھلاؤ	قناعت کرنے والے	اور	بھیک مانگنے والے (کو)	اسی طرح

ان (کے گوشت) سے خود کھاؤ اور قناعت کرنے والے اور بھیک مانگنے والے کو بھی کھلاؤ۔ اسی طرح

سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۳۶﴾ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ

سَخَّرْنٰهَا	لَكُمْ	لَعَلَّكُمْ	تَشْكُرُوْنَ ﴿۳۶﴾	لَنْ يَّنَالَ	اللّٰهَ
ہم نے قابو میں دے دیا انہیں	تمہارے	تاکہ تم	شکر ادا کرو	ہرگز نہیں پہنچتے	اللہ (کے ہاں)

ہم نے ان جانوروں کو تمہارے قابو میں دے دیا تاکہ تم شکر ادا کرو ۝ اللہ کے ہاں ہرگز نہ ان کے گوشت

لُحُوْمُهَا وَ لَا دِمَآؤُهَا وَ لٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى

لُحُوْمُهَا	وَ	لَا	دِمَآؤُهَا	وَ	لٰكِنْ	يَّنَالُهُ	التَّقْوٰى[1]
ان کے گوشت	اور	نہ	ان کے خون	اور	لیکن	پہنچتی ہے اس کے حضور	پرہیز گاری

پہنچتے ہیں اور نہ ان کے خون، البتہ تمہاری طرف سے پرہیز گاری اس کی بارگاہ تک

مِنْكُمْ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ

مِنْكُمْ	كَذٰلِكَ	سَخَّرَهَا	لَكُمْ	لِتُكَبِّرُوا	اللّٰهَ
تمہاری طرف سے	اسی طرح	اس نے قابو میں دیا انہیں	تمہارے	تاکہ تم بڑائی بیان کرو	اللہ (کی)

پہنچتی ہے۔ اسی طرح اس نے یہ جانور تمہارے قابو میں دیدیئے تاکہ تم اس بات پر اللہ کی بڑائی بیان کرو

قربانی میں اخلاص کی شرط

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اونٹ پر ہوتا ہے۔ 3 ...... اس سے معلوم ہوا کہ ان جانوروں کو مقدس مقام کی نسبت کی وجہ سے شعائر اللہ بنایا گیا، اس سے نسبت کی عظمت بھی معلوم ہوئی۔

(یہاں سے اس صفحے کا حاشیہ) 1 ...... ہر نیک عمل میں اخلاص ضروری ہے کیونکہ اس کے بغیر عمل محض ایک مشقت ہوگا اور ہر وہ عمل جس میں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی بجائے ریاکاری اور دکھلاوا مقصود ہو وہ بارگاہِ الٰہی میں مقبول نہ ہوگا۔ اخلاص یہ ہے کہ بندہ اپنی نیت اور عمل سے محض اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا ارادہ کرے، اور اس میں ریاکاری کا کوئی عمل دخل نہ ہو۔

عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ؕ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّ

عَلٰى	مَا	هَدٰىكُمْ	وَ	بَشِّرِ	الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۷﴾	اِنَّ
(اس بات) پر	کہ	اس نے ہدایت دی تمہیں	اور	خوشخبری سنادو	نیکی کرنے والوں (کو)	بیشک

کہ اس نے تمہیں ہدایت دی اور نیکی کرنے والوں کو خوشخبری دیدو○ بیشک

اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ

اللّٰهَ	يُدٰفِعُ (1)	عَنِ الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا يُحِبُّ
اللہ	(بلائیں) دور کرتا ہے	ان لوگوں سے جو	ایمان لائے	بیشک	اللہ	پسند نہیں کرتا

اللہ مسلمانوں سے بلائیں دور کرتا ہے۔ بیشک اللہ

كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۸﴾ ع اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ

كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۸﴾	اُذِنَ	لِلَّذِيْنَ	يُقٰتَلُوْنَ
ہر بڑے بددیانت ناشکرے (کو)	اجازت دیدی گئی	ان لوگوں کو جن سے	لڑائی کی جاتی ہے

ہر بڑے بددیانت، ناشکرے کو پسند نہیں فرماتا○ جن سے لڑائی کی جاتی ہے انہیں اجازت دیدی گئی ہے

بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ

بِاَنَّهُمْ	ظُلِمُوْا	وَ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَلٰى نَصْرِهِمْ
(اس) وجہ سے کہ وہ	ان پر ظلم کیا گیا	اور	بیشک	اللہ	ان کی مدد کرنے پر

کیونکہ ان پر ظلم کیا گیا ہے اور بیشک اللہ ان کی مدد کرنے پر

لَقَدِيْرُ ﴿۳۹﴾ ۙ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّاۤ

لَقَدِيْرُ ﴿۳۹﴾	الَّذِيْنَ	اُخْرِجُوْا	مِنْ دِيَارِهِمْ	بِغَيْرِ حَقٍّ	اِلَّاۤ
ضرور قادر (ہے)	وہ لوگ جنہیں	نکال دیا گیا	ان کے گھروں سے	ناحق	صرف

ضرور قادر ہے○ وہ جنہیں ان کے گھروں سے ناحق نکال دیا گیا صرف

اہل ایمان کے لئے بشارت اور اللہ تعالیٰ کے ناپسندیدہ لوگ

جہاد کی اجازت اور اس کا مقصد

ع ٥ / ١٢

مسلمانوں کی مظلومیت اور اجازتِ جہاد کی حکمت کا بیان

1 ...... نیک اعمال کی برکت سے یا محبوب بندوں کے طفیل اور بارہا محض اپنے کرم سے اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی مسلمانوں سے بلائیں ٹالتا ہے اور آخرت میں بھی ٹالے گا، جیسا کہ قرآنی آیات اور صحیح احادیث سے ثابت ہے۔

اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ؕ وَ لَوْ لَا دَفْعُ اللّٰهِ

اَنْ	يَّقُوْلُوْا	رَبُّنَا	اللّٰهُ	وَ	لَوْلَا	دَفْعُ اللّٰهِ[1]
(اس بات پر) کہ	وہ کہتے ہیں	ہمارا رب	اللہ (ہے)	اور	اگر نہ ہوتا	اللہ کا دور کرنا

اتنی بات پر کہ انہوں نے کہا: ہمارا رب اللہ ہے اور اگر اللہ آدمیوں میں

النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَ بِيَعٌ

النَّاسَ	بَعْضَهُمْ	بِبَعْضٍ	لَّهُدِّمَتْ	صَوَامِعُ	وَ	بِيَعٌ
لوگوں (کو)	ان کے بعض (کو)	بعض سے	(تو) ضرور گرادیا جاتا	عبادت گاہوں	اور	گرجوں

ایک کو دوسرے سے دفع نہ فرماتا تو ضرور عبادت گاہوں اور گرجوں

وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ؕ وَ

وَّ	صَلَوٰتٌ	وَّ	مَسٰجِدُ	يُذْكَرُ	فِيْهَا	اسْمُ اللّٰهِ	كَثِيْرًا	وَ
اور	کلیساؤں	اور	مسجدوں (کو)	ذکر کیا جاتا ہے	ان میں	اللہ کا نام	کثرت سے	اور

اور کلیساؤں اور مسجدوں کو گرادیا جاتا جن میں اللہ کا کثرت سے ذکر کیا جاتا ہے اور

لَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

لَيَنْصُرَنَّ	اللّٰهُ	مَنْ	يَّنْصُرُهٗ	اِنَّ	اللّٰهَ
بیشک ضرور مدد کرے گا	اللہ	(اس کی) جو	مدد کرے گا اس (کے دین) کی	بیشک	اللہ

بیشک اللہ اس کی ضرور مدد فرمائے گا جو اس کے دین کی مدد کرے گا، بیشک اللہ

لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۞ اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ

لَقَوِيٌّ	عَزِيْزٌ ۝٤٠	اَلَّذِيْنَ	اِنْ	مَّكَّنّٰهُمْ[2]	فِي الْاَرْضِ
ضرور قوت والا	عزت والا، غلبے والا (ہے)	وہ لوگ جو	اگر	ہم اقتدار دیں انہیں	زمین میں

ضرور قوت والا، غلبے والا ہے ○ وہ لوگ کہ اگر ہم انہیں زمین میں اقتدار دیں

دینِ الٰہی کے مددگاروں کو بشارت

حکمرانوں کی بنیادی ذمہ داریاں

1 ...... اس آیت سے معلوم ہوا کہ اگر گزشتہ زمانہ میں جہاد نہ ہوئے ہوتے تو نہ یہودیوں کے عبادت خانے محفوظ رہتے اور نہ عیسائیوں کے گرجے۔ ہر زمانے میں جہاد کی ایک برکت یہ ہوئی کہ لوگوں کی عبادت گاہیں محفوظ ہوگئیں۔

2 ...... حکمرانوں کی اہم ترین ذمہ داریوں میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ ایسی پاکیزہ سیرت کے حامل ہوں کہ نماز قائم رکھیں، زکوٰۃ ادا کریں اور لوگوں کو نیکی کے کاموں کا حکم دیں اور برے کاموں سے منع کریں۔ یعنی خود بھی نمازی پرہیزگار ہوں اور معاشرے میں بھی نیکی پھیلائیں۔

سابقہ قوموں کے احوال اور انجام کا بیان

اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ

وَ	بِالْمَعْرُوْفِ	اَمَرُوْا	وَ	الزَّكٰوةَ	اٰتَوُا	وَ	الصَّلٰوةَ	اَقَامُوا (1)
اور	بھلائی کا	حکم کریں	اور	زکوٰۃ	ادا کریں	اور	نماز	(تو) قائم رکھیں

تو نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں اور بھلائی کا حکم کریں اور

نَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَ لِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۴۱﴾ وَ

وَ	عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۴۱﴾	لِلّٰهِ	وَ	عَنِ الْمُنْكَرِ	نَهَوْا
اور	سب کاموں کا انجام	اللہ (ہی) کے لئے (کے قبضے میں ہے)	اور	برائی سے	منع کریں

برائی سے روکیں اور اللہ ہی کے قبضے میں سب کاموں کا انجام ہے ○ اور

اِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّ عَادٌ وَّ

وَّ	عَادٌ	وَّ	قَوْمُ نُوْحٍ	قَبْلَهُمْ	كَذَّبَتْ	فَقَدْ	يُّكَذِّبُوْكَ (2)	اِنْ
اور	عاد	اور	نوح کی قوم	ان سے پہلے	جھٹلایا	تو بیشک	وہ جھٹلاتے ہیں تجھے	اگر

اگر یہ تمہاری تکذیب کرتے ہیں تو بیشک ان سے پہلے نوح کی قوم اور عاد اور

ثَمُوْدُ ۙ﴿۴۲﴾ وَ قَوْمُ اِبْرٰهِيْمَ وَ قَوْمُ لُوْطٍ ۙ﴿۴۳﴾ وَّ اَصْحٰبُ مَدْيَنَ ۚ وَ

وَ	اَصْحٰبُ مَدْيَنَ	وَّ	قَوْمُ لُوْطٍ ﴿۴۳﴾	وَ	قَوْمُ اِبْرٰهِيْمَ	وَ	ثَمُوْدُ ﴿۴۲﴾
اور	مدین والوں (نے)	اور	لوط کی قوم (نے)	اور	ابراہیم کی قوم	اور	ثمود (نے)

ثمود تکذیب کرچکے ہیں ○ اور ابراہیم کی قوم اور لوط کی قوم ○ اور مدین والے اور

كُذِّبَ مُوْسٰى فَاَمْلَيْتُ لِلْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۚ فَكَيْفَ كَانَ

كَانَ	فَكَيْفَ	اَخَذْتُهُمْ	ثُمَّ	لِلْكٰفِرِيْنَ	فَاَمْلَيْتُ	مُوْسٰى	كُذِّبَ
ہوا	تو کیسا	پکڑلیا انہیں	پھر	کافروں کو	تو میں نے ڈھیل دی	موسیٰ (کو)	جھٹلایا گیا

موسیٰ کی تکذیب کی گئی تو میں نے کافروں کو ڈھیل دی پھر انہیں پکڑا تو میرا عذاب

1 ......اس آیت سے معلوم ہوا کہ حکمرانوں کی جہاں یہ ذمہ داری ہے کہ وہ نماز و زکوٰۃ کی پابندی کریں اور اپنی سیرت و کردار کو پاکیزہ رکھیں وہیں یہ ذمہ داری بھی ہے کہ نماز، زکوٰۃ اور احتساب کا شعبہ قائم کریں تاکہ عوام بھی ان کی پابندی کریں اور ان کی سیرت و کردار بھی پاکیزہ ہو۔

2 ...... کفار کے جھٹلانے سے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رنجیدہ ہوئے تو ان آیات میں پچھلی کافر قوموں کا اپنے اپنے رسولوں کے ساتھ طرزِ عمل بیان کرکے حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی دی گئی۔ اس سے مبلغین کو نصیحت لینی چاہئے کہ نیکی کی دعوت کا کام کسی حالت میں ترک نہ کریں۔

نَكِيْرِ ﴿٤٤﴾ فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَ هِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ

نَكِيْرِ ﴿٤٤﴾	فَكَاَيِّنْ	مِّنْ قَرْيَةٍ	اَهْلَكْنٰهَا	وَ	هِيَ	ظَالِمَةٌ	فَهِيَ
میرا عذاب	تو کتنی ہی	بستیاں	ہم نے ہلاک کر دیا انہیں	اور	وہ	ظالم (تھیں)	تو وہ

کیسا ہوا؟ ○ اور کتنی ہی بستیوں کو ہم نے ہلاک کر دیا اور وہ ظالم تھیں تو اب وہ

خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَ بِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّ

خَاوِيَةٌ	عَلٰى عُرُوْشِهَا	وَ	بِئْرٍ	مُّعَطَّلَةٍ	وَّ
گری پڑی ہیں	اپنی چھتوں کے بل	اور	(کتنے) کنویں	بیکار پڑے ہوئے	اور

اپنی چھتوں کے بل پر گری پڑی ہیں اور کتنے کنویں بیکار پڑے ہوئے اور

دل کا اندھا پن

قَصْرٍ مَّشِيْدٍ ﴿٤٥﴾ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ

قَصْرٍ مَّشِيْدٍ ﴿٤٥﴾	اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا[1]	فِي الْاَرْضِ	فَتَكُوْنَ	لَهُمْ
(کتنے) بلند و بالا مضبوط محل (برباد کر دیئے)	تو کیا وہ نہ چلے	زمین میں	تو ہوں	ان کے

کتنے بلند و بالا مضبوط محل (ہم نے برباد کر دیئے) ○ تو کیا یہ لوگ زمین میں نہ چلے کہ ان کے

قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ بِهَا اَوْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۚ فَاِنَّهَا

قُلُوْبٌ	يَّعْقِلُوْنَ	بِهَا	اَوْ	اٰذَانٌ	يَّسْمَعُوْنَ	بِهَا	فَاِنَّهَا
دل	وہ سمجھیں	ان سے	یا	کان	وہ سنیں	ان سے	پس بیشک

دل ہوں جن سے یہ سمجھیں یا کان ہوں جن سے سنیں پس بیشک

لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَ لٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ

لَا تَعْمَى	الْاَبْصَارُ	وَ	لٰكِنْ	تَعْمَى	الْقُلُوْبُ[2]	الَّتِيْ
اندھی نہیں ہوتی	آنکھیں	اور	لیکن	اندھے ہوتے ہیں	(وہ) دل	جو

آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ وہ دل اندھے ہوتے ہیں جو

1 .... نزولِ عذاب کے مقامات کو دیکھنا اور عذاب یافتہ قوموں کے بارے میں سننا عبرت اور نصیحت حاصل کرنے کے لئے بہت فائدہ مند ہے اور اس دیکھنے اور سننے سے فائدہ اسی صورت میں اٹھایا جا سکتا ہے جب دل سے غور و فکر کرتے ہوئے ان چیزوں کو دیکھا اور ان کے بارے میں سنا جائے۔

2 .... جس کا دل بصیرت یعنی سمجھ بوجھ سے اندھا ہو وہ تمام ظاہری اسباب ہونے کے باوجود دین کا راستہ پانے اور حق و ہدایت کی راہ چلنے سے محروم رہتا ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: اندھا وہ نہیں جو ظاہری آنکھوں سے محروم ہے بلکہ اندھا وہ ہے جو بصیرت سے محروم ہے۔ (نوادر الاصول، ١٥٧١، الحدیث: ٢٤٠)

کفار کے مطالبہِ عذاب کا جواب

فِي الصُّدُوْرِ ﴿٤٦﴾ وَ يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَ

فِي الصُّدُوْرِ ﴿٤٦﴾	وَ	يَسْتَعْجِلُوْنَكَ	بِالْعَذَابِ	وَ
سینوں میں (ہیں)	اور	وہ جلدی مانگتے ہیں تم سے	عذاب	اور

سینوں میں ہیں ○ اور یہ تم سے عذاب مانگنے میں جلدی کرتے ہیں اور

لَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ ؕ وَ اِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ

لَنْ يُّخْلِفَ	اللّٰهُ	وَعْدَهٗ	وَ	اِنَّ	يَوْمًا	عِنْدَ رَبِّكَ
ہرگز خلاف نہیں کرے گا	اللّٰہ	اپنے وعدے (کے)	اور	بیشک	ایک دن	تمہارے رب کے ہاں

اللّٰہ ہرگز اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرے گا اور بیشک تمہارے رب کے ہاں ایک دن ایسا ہے

كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ﴿٤٧﴾ وَ كَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ

كَاَلْفِ سَنَةٍ [1]	مِّمَّا	تَعُدُّوْنَ ﴿٤٧﴾	وَ	كَاَيِّنْ	مِّنْ قَرْيَةٍ
ہزار سال جیسا (ہے)	(ان سالوں میں) سے جو	تم گنتے ہو	اور	کتنی ہی	بستیاں

جو تم لوگوں کی گنتی کے ہزار سال کے برابر ہے ○ اور کتنی ہی بستیاں ہیں

اَمْلَيْتُ لَهَا وَ هِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا ۚ وَ

اَمْلَيْتُ	لَهَا	وَ	هِيَ	ظَالِمَةٌ [2]	ثُمَّ	اَخَذْتُهَا	وَ
میں نے ڈھیل دی	ان کو	اور (حالانکہ)	وہ	ظالم (تھیں)	پھر	میں نے پکڑ لیا انہیں	اور

جن کے ظالم ہونے کے باوجود میں نے انہیں ڈھیل دی پھر میں نے انہیں پکڑ لیا اور

ع ٢ / ١٣

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا منصب انذار اور مومنوں کا اجر

اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ﴿٤٨﴾ ع قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَاۤ اَنَا لَكُمْ

اِلَيَّ	الْمَصِيْرُ ﴿٤٨﴾	قُلْ	يٰۤاَيُّهَا	النَّاسُ	اِنَّمَاۤ اَنَا	لَكُمْ
میری ہی طرف	پلٹ کر آنا (ہے)	تم کہو	اے	لوگو	میں تو صرف	تمہیں

میری ہی طرف پلٹ کر آنا ہے ○ تم فرمادو! اے لوگو! میں تو صرف تمہارے لیے

[1] . اس آیت میں بیان ہوا ہے کہ قیامت کا دن لوگوں کی گنتی کے ایک ہزار سال کے برابر ہو گا اور سورۂ معارج کی آیت نمبر 4 میں یہ بیان ہوا ہے کہ قیامت کے دن کی مقدار پچاس ہزار سال ہے۔ ان میں مطابقت یہ ہے کہ قیامت کے دن کفار کو جن سختیوں اور ہولناکیوں کا سامنا ہو گا ان کی وجہ سے بعض کفار کو وہ دن ایک ہزار سال کے برابر لگے گا اور بعض کفار کو پچاس ہزار سال کے برابر لگے گا۔ [2]...... اللّٰہ تعالٰی ظالم شخص کو ڈھیل دیتا ہے اور فوری طور پر اس کی گرفت نہیں فرماتا، پھر اچانک اس کی پکڑ فرماتا ہے اور اس وقت اس کے پاس خود کو ملامت کرنے کے سوا کچھ باقی نہیں رہتا۔

شیطانوں کی فتنہ انگیزی کی طرف اشارہ

نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۴۹﴾ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۴۹﴾	فَالَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ
کھلم کھلا ڈر سنانے والا (ہوں)	تو وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے	نیک

کھلم کھلا ڈر سنانے والا ہوں ○ تو جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے

لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۵۰﴾ وَالَّذِيْنَ سَعَوْا

لَهُمْ	مَّغْفِرَةٌ	وَّ	رِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۵۰﴾	وَ	الَّذِيْنَ	سَعَوْا
ان کے لیے	بخشش	اور	عزت کی روزی (ہے)	اور	وہ لوگ جنہوں نے	کوشش کی

ان کے لیے بخشش اور عزت کی روزی ہے ○ اور وہ لوگ جو ہماری آیتوں میں

فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۵۱﴾

فِيْٓ اٰيٰتِنَا	مُعٰجِزِيْنَ	اُولٰٓئِكَ	اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۵۱﴾
ہماری آیتوں (کو جھٹلانے) میں	(کہ وہ) عاجز کرنے والے (ہیں)	یہ لوگ	جہنم والے (ہیں)

ہار جیت کے ارادے سے کوشش کرتے ہیں وہ جہنمی ہیں ○

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا

وَ	مَآ اَرْسَلْنَا	مِنْ قَبْلِكَ	مِنْ رَّسُوْلٍ	وَّ	لَا	نَبِيٍّ	اِلَّآ	اِذَا
اور	ہم نے نہیں بھیجا	تم سے پہلے	کوئی رسول	اور	نہ	نبی	مگر	جب

اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول اور نبی بھیجے (ہر ایک کو کبھی نہ کبھی یہ واقعہ پیش آیا کہ) جب

تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ ج

تَمَنّٰٓى	اَلْقَى	الشَّيْطٰنُ (1)	فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ
اس نے پڑھا	(تو لوگوں کے کانوں میں) ڈال دیا	شیطان (نے)	اس کے پڑھنے میں (اپنی طرف سے کچھ ملا کر)

اس نے (اللہ کا کلام) پڑھا تو شیطان نے ان کے پڑھنے میں

1 ...اس آیت میں بیان کئے گئے واقعہ کا خلاصہ یہ ہے کہ جب ”سورۂ نجم“ نازل ہوئی تو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مسجدِ حرام میں آیتوں کے درمیان وقفہ فرماتے ہوئے بہت آہستہ آہستہ اس کی تلاوت فرمائی تاکہ سننے والے غور بھی کر سکیں اور یاد کرنے والوں کو یاد کرنے میں مدد بھی ملے ، جب آپ نے آیت ”وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى“ پڑھ کر پہلے کی طرح وقفہ فرمایا تو شیطان نے لوگوں کے کان میں اس سے ملا کر دو کلمے ایسے کہہ دیئے جن سے بتوں کی تعریف نکلتی تھی۔ اس کے بارے میں معلوم ہونے پر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو رنج ہوا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی تسلی کے لئے یہ آیت نازل فرمائی۔ نوٹ: شیطان

فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ

شیطانوں کو فتنہ انگیزی کا موقع دیئے جانے کی دو حکمتیں

فَيَنْسَخُ	اللّٰهُ	مَا	يُلْقِي	الشَّيْطٰنُ	ثُمَّ	يُحْكِمُ	اللّٰهُ
تو مٹادیتا ہے	اللہ	(اسے) جو	ڈالتا ہے	شیطان	پھر	پکا کر دیتا ہے	اللہ

لوگوں پر کچھ اپنی طرف سے ملا دیا تو اللہ شیطان کے ڈالے ہوئے کو مٹادیتا ہے پھر اللہ اپنی آیتوں کو

اٰيٰتِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٥٢﴾ ۙ لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِي

اٰيٰتِهٖ	وَ	اللّٰهُ	عَلِيْمٌ	حَكِيْمٌ ﴿٥٢﴾	لِّيَجْعَلَ	مَا	يُلْقِي
اپنی آیتوں (کو)	اور	اللہ	علم والا	حکمت والا (ہے)	تاکہ وہ کردے	(اسے) جو	ڈالتا ہے

پکا کر دیتا ہے اور اللہ علم والا، حکمت والا ہے ○ تاکہ شیطان کے ڈالے ہوئے کو

الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ

الشَّيْطٰنُ	فِتْنَةً	لِّلَّذِيْنَ	فِيْ قُلُوْبِهِمْ	مَّرَضٌ	وَّ	الْقَاسِيَةِ
شیطان	آزمائش	ان لوگوں کے لئے جو	ان کے دلوں میں	بیماری (ہے)	اور	(وہ جو) سخت ہیں

ان لوگوں کیلئے فتنہ کردے جن کے دلوں میں بیماری ہے اور جن کے دل

قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ ﴿٥٣﴾ ۙ وَّلِيَعْلَمَ

قُلُوْبُهُمْ	وَ	اِنَّ	الظّٰلِمِيْنَ	لَفِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ ﴿٥٣﴾	وَّ	لِيَعْلَمَ (1)
ان کے دل	اور	بیشک	ظالم	ضرور دور کے جھگڑے میں (پڑے ہیں)	اور	تاکہ جان لیں

سخت ہیں اور بیشک ظالم لوگ دور کے جھگڑے میں پڑے ہوئے ہیں ○ اور تاکہ جنہیں علم دیا گیا ہے

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ

الَّذِيْنَ	اُوْتُوا	الْعِلْمَ	اَنَّهُ	الْحَقُّ	مِنْ رَّبِّكَ
وہ لوگ جنہیں	دیا گیا	علم	کہ وہ (قرآن)	حق (ہے)	تیرے رب کی طرف سے

وہ جان لیں کہ یہ (قرآن) تمہارے رب کے پاس سے حق ہے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کا حضور صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی زبان سے کلام کرنا یا اس کا اپنی آواز کو حضور صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی آواز جیسا کر لینا ممکن نہیں، کیونکہ اگر ایسا ممکن ہو تو پوری شریعت سے اعتماد اٹھ جائے گا۔

1 ...... یعنی شیطان کو اپنی طرف سے کلمات ملا کر کہہ دینے کی قدرت دینے کی ایک حکمت یہ ہے کہ اہلِ علم کو معلوم ہے کہ انبیاء کے ساتھ ایسا واقعہ ہوتا ہے تو نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ ایسا واقعہ پیش آنے سے ثابت ہو گیا ہے کہ آپ اللہ کے نبی ہیں اور قرآن اللہ کی طرف سے سچی کتاب ہے۔ یوں ایک معلوم شدہ حقیقت کے واقع ہو جانے سے ان کا ایمان مزید مضبوط ہو جاتا ہے۔

اہلِ ایمان کو ثابت قدمی کی بشارت

فَيُؤْمِنُوا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ

فَيُؤْمِنُوْا	بِهٖ	فَتُخْبِتَ	لَهٗ	قُلُوْبُهُمْ	وَ	اِنَّ	اللّٰهَ
تو وہ ایمان لے آئیں	اس پر	تو جھک جائیں	اس کے لئے	ان کے دل	اور	بیشک	اللہ

تو اس پر ایمان لائیں تو اس کیلئے ان کے دل جھک جائیں اور بیشک اللہ

قرآن کے معاملے میں کفار کے شک کا حال

لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۴﴾ وَ

لَهَادِ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا	اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۴﴾	وَ
ضرور ہدایت دینے والا (ہے)	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	سیدھے راستے کی طرف	اور

ایمان والوں کو سیدھی راہ کی طرف ہدایت دینے والا ہے ○ اور

لَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى

لَا يَزَالُ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	فِيْ مِرْيَةٍ[1]	مِّنْهُ	حَتّٰى
ہمیشہ رہیں گے	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	شک میں	اس (قرآن) سے	یہاں تک کہ

کافر اس سے ہمیشہ شک میں رہیں گے یہاں تک کہ

تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً اَوْ يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ﴿۵۵﴾

تَاْتِيَهُمُ	السَّاعَةُ	بَغْتَةً	اَوْ	يَاْتِيَهُمْ	عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ﴿۵۵﴾[2]
آجائے ان کے پاس	قیامت	اچانک	یا	آجائے ان پر	(ان کے لئے) بے برکت دن کا عذاب

ان پر اچانک قیامت آجائے یا ان پر ایسے دن کا عذاب آئے جس میں ان کیلئے کوئی خیر نہ ہو ○

قیامت کے دن عظمتِ الٰہی اور مومن و کافر کا انجام

اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ؕ

اَلْمُلْكُ[3]	يَوْمَئِذٍ	لِّلّٰهِ	يَحْكُمُ	بَيْنَهُمْ
بادشاہی	اس دن	اللہ ہی کے لئے (ہے)	وہ فیصلہ کردے گا	ان کے درمیان

اس دن بادشاہی اللہ ہی کے لئے ہے۔ وہ ان میں فیصلہ کردے گا

(1)...... ازلی کافر کے لئے کوئی دلیل مفید نہیں، وہ ہمیشہ شک میں گرفتار رہے گا۔ (2)...... موت کے وقت، یا قیامت میں یا اللہ تعالیٰ کا عذاب دیکھ کر کفار ایمان قبول کرلیتے ہیں مگر وہ ایمان اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک معتبر نہیں۔ (3)...... قیامت کے دن بادشاہی اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہے جس کا اصلاً کوئی شریک نہیں اور وہ بادشاہی اس طرح ہے کہ اس دن کوئی شخص سلطنت کا دعویٰ بھی نہ کرے گا اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی بادشاہ کا قانون نہ ہو گا ورنہ حقیقی بادشاہت تو آج بھی اسی کی ہی ہے۔

مہاجر و شہداء کی فضیلت

ع ٩ ١٤

فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٥٦﴾

فَالَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٥٦﴾
تو وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے	اچھے، نیک	نعمتوں کے باغات میں (ہوں گے)

تو ایمان والے اور اچھے کام کرنے والے نعمتوں کے باغات میں ہوں گے ○

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا

وَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	وَ	كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَا
اور	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اور	جھٹلایا	ہماری آیتوں کو

اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا

فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿٥٧﴾ ع وَالَّذِيْنَ

فَاُولٰٓئِكَ	لَهُمْ	عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿٥٧﴾	وَ	الَّذِيْنَ
تو یہ لوگ	ان کے لیے	رسوا کر دینے والا عذاب (ہے)	اور	وہ لوگ جنہوں نے

ان کے لیے رسوا کر دینے والا عذاب ہے ○ اور وہ جنہوں نے

هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا

هَاجَرُوْا (1)	فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	ثُمَّ	قُتِلُوْٓا	اَوْ	مَاتُوْا (2)
ہجرت کی	اللہ کی راہ میں	پھر	انہیں قتل کر دیا گیا	یا	وہ (طبعی موت) مر گئے

اللہ کی راہ میں اپنے گھر بار چھوڑے پھر قتل کر دیئے گئے یا خود مر گئے

لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ

لَيَرْزُقَنَّهُمُ	اللّٰهُ	رِزْقًا حَسَنًا	وَ	اِنَّ	اللّٰهَ
(تو) ضرور رزق دے گا انہیں	اللہ	اچھا رزق	اور	بیشک	اللہ

تو اللہ ضرور انہیں اچھی روزی دے گا اور بیشک اللہ

(1)...... بعض صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے عرض کی: ہمارے جو اصحاب شہید ہو گئے ہم جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کے بڑے درجے ہیں اور ہم جہادوں میں آپ کے ساتھ رہیں گے، لیکن اگر ہم آپ کے ساتھ رہے اور ہمیں شہادت کے بغیر موت آئی تو آخرت میں ہمارے لئے کیا ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (2)...... جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے کی نیت سے مجاہدین کے ساتھ نکلے، پھر اسے طبعی طور پر موت آجائے تو اسے اور شہید دونوں کو جنت میں اچھا رزق دیا جائے گا، البتہ شہید کا مرتبہ طبعی موت مرنے والے سے بڑا ہے۔

لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۵۸﴾ لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا

لَهُوَ	خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۵۸﴾	لَيُدْخِلَنَّهُمْ	مُّدْخَلًا
ضرور وہ	سب سے اچھا رزق دینے والا (ہے)	ضرور وہ داخل کرے گا انہیں	(ایسی) داخل کئے جانے کی جگہ

سب سے اچھا رزق دینے والا ہے ○ وہ ضرور انہیں ایسی جگہ داخل فرمائے گا

يَّرْضَوْنَهٗ ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿۵۹﴾

يَّرْضَوْنَهٗ	وَ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَعَلِيْمٌ	حَلِيْمٌ ﴿۵۹﴾
جسے وہ پسند کریں گے	اور	بیشک	اللّٰہ	ضرور علم والا	حلم والا (ہے)

جسے وہ پسند کریں گے اور بیشک اللّٰہ علم والا، حلم والا ہے ○

مظلوم کی امداد الٰہی

ذٰلِكَ ۚ وَ مَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ

ذٰلِكَ	وَ	مَنْ	عَاقَبَ [1]	بِمِثْلِ	مَا	عُوْقِبَ	بِهٖ
(بات) یہی (ہے)	اور	جو	سزا دے	(اس کی) مثل	جو	تکلیف پہنچائی گئی	اس کو

بات یونہی ہے اور جو کسی کو ویسی ہی سزا دے جیسی اسے تکلیف پہنچائی گئی تھی

ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ؕ

ثُمَّ	بُغِيَ	عَلَيْهِ	لَيَنْصُرَنَّهُ	اللّٰهُ
پھر (بھی)	زیادتی کی جائے	اس (سزا دینے والے) پر	(تو) بیشک ضرور مدد کرے گا اس کی	اللّٰہ

پھر (بھی) اس پر زیادتی کی جائے تو بیشک اللّٰہ اس کی مدد فرمائے گا،

وعدۂ نصرت کی تائید پر دلائل

اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ﴿۶۰﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ

اِنَّ	اللّٰهَ	لَعَفُوٌّ	غَفُوْرٌ ﴿۶۰﴾	ذٰلِكَ	بِاَنَّ
بیشک	اللّٰہ	ضرور معاف کرنے والا	بخشنے والا (ہے)	یہ (مدد)	(اس) لیے کہ

بیشک اللّٰہ معاف کرنے والا، بخشنے والا ہے ○ یہ اس لیے ہے کہ

[1] ...... جو شخص جتنا ظلم کرے اسے اتنی ہی سزا دینا عدل و انصاف ہے، لیکن ممکنہ صورت میں بدلہ لینے کی بجائے ظالم کو معاف کر دینا بہر حال بہتر اور افضل ہے کیونکہ معاف کرنے کا اجر و ثواب بہت زیادہ ہے۔ حدیث پاک میں ہے: جسے یہ پسند ہو کہ اُس کے لیے (جنت میں) کنگروں والا محل بنایا جائے اور اُس کے درجات بلند کیے جائیں تو اسے چاہیے کہ جو اُس پر ظلم کرے یہ اُسے معاف کرے اور جو اُسے محروم کرے یہ اُسے عطا کرے اور جو اُس سے قطع تعلق کرے یہ اُس سے ناطہ جوڑے۔ (مستدرک، ۳/۱۲، الحدیث: ۳۲۱۵)

اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَ يُوْلِجُ

اللّٰهَ	يُوْلِجُ	الَّيْلَ	فِي النَّهَارِ	وَ	يُوْلِجُ
اللہ	داخل کرتا ہے	رات (کو)	دن میں	اور	داخل کرتا ہے

اللہ رات کو دن کے حصے میں داخل کر دیتا ہے اور دن کو

النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَ اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿٦١﴾

النَّهَارَ	فِي الَّيْلِ (1)	وَ	اَنَّ	اللّٰهَ	سَمِيْعٌ	بَصِيْرٌ ﴿٦١﴾
دن (کو)	رات میں	اور	(اس لیے) کہ	اللہ	سننے والا	دیکھنے والا (ہے)

رات کے حصہ میں داخل کرتا ہے اور یہ اس لیے ہے کہ اللہ سننے والا، دیکھنے والا ہے ○

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَ اَنَّ مَا

ذٰلِكَ	بِاَنَّ	اللّٰهَ	هُوَ	الْحَقُّ	وَ	اَنَّ	مَا
یہ (مدد)	(اس) لیے کہ	اللہ	وہی	حق (ہے)	اور	یہ کہ	جس کی

یہ اس لیے ہے کہ اللہ ہی حق ہے اور اس کے سوا جس کی

يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَ اَنَّ

يَدْعُوْنَ	مِنْ دُوْنِهٖ	هُوَ	الْبَاطِلُ	وَ	اَنَّ
لوگ عبادت کرتے ہیں	اس کے سوا	وہی	باطل (ہے)	اور	(اس لیے) کہ

لوگ عبادت کرتے ہیں وہی باطل ہے اور اس لیے کہ

اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿٦٢﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ

اللّٰهَ	هُوَ	الْعَلِيُّ	الْكَبِيْرُ ﴿٦٢﴾	اَلَمْ تَرَ	اَنَّ
اللہ	وہی	بلندی والا	بڑائی والا (ہے)	کیا تم نے نہ دیکھا	کہ

اللہ ہی بلندی والا، بڑائی والا ہے ○ کیا تو نے نہ دیکھا کہ

قدرتِ الٰہی کے دلائل

(1)...... جیسے کبھی دن بڑے کبھی راتیں، ایسے ہی کبھی کفار کا غلبہ ہوتا ہے اور کبھی مومنوں کا تسلط۔ لہٰذا کافروں کا غلبہ دیکھ کر مسلمانوں کو دل تنگ نہیں ہونا چاہئے بلکہ اپنے اقوال، اعمال اور افعال کی اصلاح کرنے میں مشغول ہونا چاہئے تاکہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے صدقے مسلمانوں کو کفار پر غلبہ اور فتح و نصرت عطا فرمائے۔

اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً٘ فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ

اللّٰهَ	اَنْزَلَ	مِنَ السَّمَآءِ	مَآءً	فَتُصْبِحُ	الْاَرْضُ
اللہ (نے)	اتارا	آسمان سے	پانی	توہو جاتی ہے	زمین

اللہ نے آسمان سے پانی اتارا تو زمین سرسبز

مُخْضَرَّةً ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ۚ﴿۶۳﴾ لَهٗ مَا

مُخْضَرَّةً	اِنَّ	اللّٰهَ	لَطِيْفٌ	خَبِيْرٌ ﴿۶۳﴾	لَهٗ	مَا
سرسبز	بیشک	اللہ	بڑا مہربان	خبردار (ہے)	اسی کا (ہے)	جو کچھ

ہو جاتی ہے بیشک اللہ بڑا مہربان، خبردار ہے ○ جو کچھ آسمانوں میں ہے

فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ

فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِي الْاَرْضِ	وَ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَهُوَ
آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں (ہے)	اور	بیشک	اللہ	ضرور وہی

اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے اور بیشک اللہ ہی

الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۶۴﴾ ع اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ

الْغَنِيُّ	الْحَمِيْدُ ﴿۶۴﴾	اَلَمْ تَرَ	اَنَّ	اللّٰهَ	سَخَّرَ (1)
بے نیاز	تمام تعریفوں کا مستحق (ہے)	کیا تم نے نہ دیکھا	کہ	اللہ (نے)	قابو میں کر دیا

بے نیاز، تمام تعریفوں کا مستحق ہے ○ کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے

لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ

لَكُمْ	مَّا	فِي الْاَرْضِ	وَ	الْفُلْكَ	تَجْرِيْ	فِي الْبَحْرِ
تمہارے	جو کچھ	زمین میں (ہے)	اور	کشتی (کو)	(جو) چلتی ہے	دریا میں

تمہارے قابو میں کر دیا جو کچھ زمین میں ہے اور کشتی کو جو دریا میں اس کے حکم سے

ع ۸/۱۵

(1)... یہاں ان احسانات کا ذکر فرمایا جا رہا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر فرمائے ہیں، چنانچہ ارشاد فرمایا کہ جو کچھ زمین میں ہے اسے اللہ تعالیٰ نے تمہارے قابو میں کر دیا، جیسے پتھر جیسی سخت ترین، لوہے جیسی انتہائی وزنی اور آگ جیسی انتہائی گرم چیز کو تمہارے اختیار میں دے دیا اور جانوروں کو بھی تمہارے لئے مسخر کر دیا تاکہ تم ان کا گوشت کھا سکو، ان پر سامان وغیرہ لاد سکو، ان پر سواری کر سکو اور ان سے دیگر کام لے سکو۔ ان سب چیزوں کا عملی مشاہدہ ہم اپنی روزمرہ زندگی میں کرتے رہتے ہیں، چھوٹے چھوٹے بچے اونٹ جیسے قوی ہیکل اور گائے جیسے طاقتور جانور کو اس طرح لے کر جا رہے ہوتے ہیں جیسے وہ بچوں کا کوئی کھلونا ہو۔

بِاَمْرِهٖ ؕ وَ يُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ

بِاَمْرِهٖ	وَ	يُمْسِكُ	السَّمَآءَ	اَنْ	تَقَعَ
اس کے حکم سے	اور	وہ روکے ہوئے ہے	آسمان (کو)	(اس سے) کہ	وہ گر جائے

چلتی ہے اور وہ آسمان کو روکے ہوئے ہے کہ کہیں زمین پر

عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ

عَلَى الْاَرْضِ	اِلَّا	بِاِذْنِهٖ	اِنَّ	اللّٰهَ	بِالنَّاسِ
زمین پر	مگر	اس کے حکم سے	بیشک	اللہ	لوگوں پر

نہ گر پڑے مگر اس کے حکم سے۔ بیشک اللہ لوگوں پر

لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿٦٥﴾ وَ هُوَ الَّذِيْٓ اَحْيَاكُمْ ز

لَرَءُوْفٌ	رَّحِيْمٌ ﴿٦٥﴾	وَ	هُوَ	الَّذِيْٓ	اَحْيَاكُمْ
ضرور بڑا مہربان	رحم فرمانے والا (ہے)	اور	وہی (ہے)	جس نے	زندگی دی تمہیں

بڑی مہربانی فرمانے والا، رحم فرمانے والا ہے ○ اور وہی ہے جس نے تمہیں زندگی بخشی

ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ

ثُمَّ	يُمِيْتُكُمْ	ثُمَّ	يُحْيِيْكُمْ	اِنَّ	الْاِنْسَانَ
پھر	وہ موت دے گا تمہیں	پھر	زندہ کرے گا تمہیں	بیشک	آدمی

پھر وہ تمہیں موت دے گا پھر تمہیں زندہ کرے گا بیشک آدمی

لَكَفُوْرٌ ﴿٦٦﴾ لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ

لَكَفُوْرٌ ﴿٦٦﴾	لِكُلِّ اُمَّةٍ	جَعَلْنَا	مَنْسَكًا[1]	هُمْ
ضرور بڑا ناشکرا (ہے)	ہر امت کے لیے	ہم نے بنا دیا	عبادت کا طریقہ، ایک شریعت	وہ

بڑا ناشکرا ہے ○ ہر امت کے لیے ہم نے ایک شریعت بنا دی

1 ... حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے زمانۂ مبارکہ سے لے کر قرآنِ مجید کے نزول تک دین صرف ایک رہا یعنی اسلام البتہ شریعتیں بہت سی ہوئیں اور ہر ایک کے شرعی احکام مختلف ہوتے رہے جیسے حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شریعت میں پہلے پیدا ہونے والے بھائی کا بعد میں پیدا ہونے والی بہن سے اور بہن کا بھائی سے نکاح جائز تھا، حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شریعت میں مال کے چوتھائی حصے پر زکوٰۃ فرض تھی اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شریعت میں شراب حلال تھی۔

جھگڑنے والوں سے متعلق ایک ہدایت

نَاسِكُوْهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْاَمْرِ وَادْعُ

اُدْعُ	وَ	فِي الْاَمْرِ	فَلَا يُنَازِعُنَّكَ	نَاسِكُوْهُ
تم بلاؤ	اور	(اس) معاملہ میں	تو وہ ہرگز جھگڑا نہ کریں تم سے	عمل کرنے والے ہیں اس پر

جس پر انہیں عمل کرنا ہے تو ہرگز وہ تم سے اس معاملہ میں جھگڑا نہ کریں اور تم

اِلٰى رَبِّكَ ؕ اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٦٧﴾ وَاِنْ

اِنْ	وَ	لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٦٧﴾	اِنَّكَ	اِلٰى رَبِّكَ
اگر	اور	ضرور سیدھی راہ پر (ہو)	بیشک تم	اپنے رب کی طرف

اپنے رب کی طرف بلاؤ بیشک تم سیدھی راہ پر ہو ○ اور اگر

جٰدَلُوْكَ فَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿٦٨﴾

تَعْمَلُوْنَ ﴿٦٨﴾	بِمَا	اَعْلَمُ	اللّٰهُ	فَقُلِ	جٰدَلُوْكَ (1)
تم عمل کرتے ہو	(اس) کو جو	خوب جانتا ہے	اللہ	تو تم کہہ دو	وہ جھگڑیں تم سے

وہ تم سے جھگڑیں تو فرما دو کہ اللہ خوب جانتا ہے جو تم کر رہے ہو ○

حق و باطل کا حقیقی فیصلہ قیامت کے دن ہوگا

اَللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا

فِيْمَا	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	بَيْنَكُمْ	يَحْكُمُ	اَللّٰهُ
(اس بات) میں جو	قیامت کے دن	تمہارے درمیان	فیصلہ فرما دے گا	اللہ

اللہ تمہارے درمیان قیامت کے دن اس بات میں فیصلہ کر دے گا جس میں

علمِ الٰہی کی شان

كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٦٩﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ

يَعْلَمُ	اللّٰهَ	اَنَّ	اَلَمْ تَعْلَمْ	كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٦٩﴾
جانتا ہے	اللہ	کہ	کیا تجھے معلوم نہیں	تم اس میں اختلاف کرتے ہو

تم اختلاف کر رہے ہو ○ کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ جانتا ہے

(1) ... اس سے معلوم ہوا کہ ہر باتونی اور جھگڑالو سے مناظرہ نہ کرنا چاہئے۔ تفسیر قرطبی میں ہے کہ اس آیت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے بندوں کو بڑا عمدہ ادب سکھایا ہے کہ جو شخص محض تعصب اور جھگڑا کرنے کے شوق میں تم سے مناظرہ کرنا چاہے تو اسے کوئی جواب نہ دو اور نہ اس کے ساتھ مناظرہ کرو بلکہ اس کی تمام باتوں کے جواب میں صرف وہ بات کہہ دو جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو سکھائی ہے (یعنی ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمائے گا)۔ (قرطبی، الحج، تحت الآیۃ: ۶۹، ۲ / ۷۲، الجزء الثانی عشر)

مَا فِی السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ فِیْ كِتٰبٍ ؕ				
مَا	فِی السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ	اِنَّ	ذٰلِكَ	فِیْ كِتٰبٍ
جو کچھ	آسمان اور زمین میں (ہے)	بیشک	یہ (سب)	ایک کتاب میں (ہے)
جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے بیشک یہ سب ایک کتاب میں ہے				

اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرٌ ﴿۷۰﴾ وَ یَعْبُدُوْنَ					
اِنَّ	ذٰلِكَ	عَلَى اللّٰهِ	یَسِیْرٌ ﴿۷۰﴾	وَ	یَعْبُدُوْنَ
بیشک	یہ	اللہ پر	بہت آسان (ہے)	اور	(مشرک) عبادت کرتے ہیں
بیشک یہ اللہ پر بہت آسان ہے ○ اور (مشرک) اللہ کے سوا					

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا				
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	مَا	لَمْ یُنَزِّلْ	بِهٖ	سُلْطٰنًا
اللہ کے سوا	(اس کی) جو	نہیں اتاری	اس کی	کوئی دلیل
ان کی عبادت کرتے ہیں جن کی کوئی دلیل اللہ نے نہیں اتاری				

وَّ مَا لَیْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَ مَا							
وَّ	مَا	لَیْسَ	لَهُمْ	بِهٖ	عِلْمٌ	وَ	مَا
اور	(اس کی) جو	نہیں ہے	ان کو	اس کا	کوئی علم	اور	نہیں (ہے)
اور جن کا خود انہیں بھی کچھ علم نہیں اور							

لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ نَّصِیْرٍ ﴿۷۱﴾ وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِمْ					
لِلظّٰلِمِیْنَ [1]	مِنْ نَّصِیْرٍ ﴿۷۱﴾	وَ	اِذَا	تُتْلٰى	عَلَیْهِمْ
ظالموں کے لئے	کوئی مددگار	اور	جب	تلاوت کی جاتی ہیں	ان پر
ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ○ اور جب ان پر					

بتوں کے خدا ہونے پر کوئی دلیل نہیں

تلاوتِ قرآن پر کافروں کی حالت اور انہیں تنبیہ

[1] ... اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کسی اور کو شریک ٹھہرانا شدید ظلم ہے اور جو شرک کر کے اپنی جان پر ظلم کرتا ہے اس کا کوئی مددگار نہیں جو اسے اللہ تعالیٰ کے اُس عذاب سے بچاسکے۔ شرک کی تعریف یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی غیر کو واجبُ الوجود یا لائقِ عبادت سمجھا جائے۔

اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ؕ

الْمُنْكَرَ	كَفَرُوْا	فِيْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ (1)	تَعْرِفُ	اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ
ناپسندیدگی	کفر کیا	ان لوگوں کے چہروں میں جنہوں نے	(تو) تم پہچانوگے	ہماری روشن آیتیں

ہماری روشن آیتوں کی تلاوت کی جاتی ہے تو تم کافروں کے چہروں میں

يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ؕ

اٰيٰتِنَا	عَلَيْهِمْ	يَتْلُوْنَ	بِالَّذِيْنَ	يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ
ہماری آیتیں	ان پر (کے سامنے)	تلاوت کرتے ہیں	ان لوگوں کو جو	قریب ہے کہ وہ لپٹ جائیں

ناپسندیدگی کے آثار دیکھوگے۔ قریب ہے کہ انہیں لپٹ جائیں جو اُن کے سامنے ہماری آیتیں پڑھتے ہیں۔

قُلْ اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ اَلنَّارُ ؕ وَعَدَهَا

وَعَدَهَا	اَلنَّارُ	مِّنْ ذٰلِكُمْ	بِشَرٍّ	اَفَاُنَبِّئُكُمْ	قُلْ
وعدہ کیا ہے اس کا	(وہ) آگ (ہے)	اس سے	(زیادہ) بری	تو کیا میں بتادوں تمہیں	تم کہو

تم فرمادو: کیا میں تمہیں وہ چیز بتادوں جو تمہیں اِس سے زیادہ ناپسند ہے؟ وہ آگ ہے۔ اللہ نے

اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۟ ع يٰۤاَيُّهَا

يٰۤاَيُّهَا	الْمَصِيْرُ ۟	بِئْسَ	وَ	كَفَرُوْا	الَّذِيْنَ	اللّٰهُ
اے	پلٹنے کی جگہ	کیا ہی بری	اور	کفر کیا	ان لوگوں سے جنہوں نے	اللہ (نے)

کافروں سے اس کا وعدہ کیا ہے اور وہ کیا ہی بری پلٹنے کی جگہ ہے ○ اے

بتوں کی بے بسی کا بیان

النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ

الَّذِيْنَ	اِنَّ	لَهٗ	فَاسْتَمِعُوْا	مَثَلٌ	ضُرِبَ (2)	النَّاسُ
وہ جن کی	بیشک	اس کو	تو غور سے سنو	ایک مثال	بیان کی گئی ہے	لوگو

لوگو! ایک مثال بیان کی گئی ہے تو اسے کان لگا کر سنو، بیشک اللہ کے سوا

(1)...... یعنی کفار کے سامنے جب قرآنی آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو تمہیں ان کے چہروں میں ناپسندیدگی کے آثار واضح نظر آئیں گے جیسا کہ واضح ہے کہ چہرہ دل کا آئینہ ہے اور دل کی حالت چہرے سے ظاہر ہو جاتی ہے۔ اسی طرح حمدِ الٰہی اور نعت رسول کا معاملہ ہے کہ مومن کے چہرے پر خوشی اور کافر کے چہرے پر بگاڑ و اعتراض نظر آنے لگتا ہے۔ (2)...... یہاں ایک مثال کے ذریعے بتوں کا عجز اور بے بسی بیان کی گئی ہے، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ تمام بت جمع ہو کر بھی ایک مکھی تک پیدا نہیں کر سکتے اور اگر مکھی ان سے مشرکوں کا ان بتوں پر ملا ہوا شہد اور زعفران وغیرہ چھین کر لے جائے تو یہ اس سے چھڑا نہیں سکتے تو ایسے بے بسوں کو خدا بنانا

تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا

تَدْعُوْنَ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	لَنْ يَّخْلُقُوْا	ذُبَابًا
تم عبادت کرتے ہو	اللہ کے سوا	وہ ہرگز پیدا نہیں کرسکیں گے	ایک مکھی (بھی)

جن کی تم عبادت کرتے ہو وہ ہرگز ایک مکھی (بھی) پیدا نہیں کرسکیں گے

وَّلَوِاجْتَمَعُوْا لَهٗ ؕ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـًٔا

وَّلَوِاجْتَمَعُوْا	لَهٗ	وَ	اِنْ	يَّسْلُبْهُمُ	الذُّبَابُ	شَيْـًٔا
اگرچہ وہ جمع ہوجائیں	اس کے لئے	اور	اگر	چھین کرلے جائے ان سے	مکھی	کوئی چیز

اگرچہ سب اس کیلئے جمع ہوجائیں اور اگر مکھی ان سے کچھ چھین کرلے جائے

لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ؕ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ۝٧٣

لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ	مِنْهُ	ضَعُفَ	الطَّالِبُ	وَ	الْمَطْلُوْبُ ۝٧٣ (1)
(تو) وہ چھڑا نہیں سکیں گے اسے	اس سے	کتنا کمزور ہے	چاہنے والا	اور	(جسے) چاہا گیا

تو اس سے چھڑا نہ سکیں گے۔ کتنا کمزور ہے چاہنے والا اور وہ جسے چاہا گیا ○

مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ

مشرکوں نے اللہ تعالیٰ کی کما حقہ قدر نہیں کی

مَا قَدَرُوْا	اللّٰهَ	حَقَّ قَدْرِهٖ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَقَوِيٌّ
انہوں نے قدر نہ کی	اللہ (کی)	(جیسا) اس کی قدر کا حق (ہے)	بیشک	اللہ	ضرور قوت والا

انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا اس کی قدر کا حق ہے، بیشک اللہ قوت والا،

عَزِيْزٌ ۝٧٤ اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ؕ

انسانوں اور فرشتوں میں سے رسولوں کا چناؤ

عَزِيْزٌ ۝٧٤	اَللّٰهُ	يَصْطَفِيْ	مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ (2)	رُسُلًا	وَ	مِنَ النَّاسِ
عزت والا، غلبے والا (ہے)	اللہ	چن لیتا ہے	فرشتوں میں سے	رسول	اور	آدمیوں میں سے

غلبے والا ہے ○ اللہ فرشتوں میں سے اور آدمیوں میں سے رسول چن لیتا ہے،

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اور معبود ٹھہرانا کتنا عجیب اور عقل سے دور ہے۔ 1 .... یہاں "طالب" سے بت پرست اور "مطلوب" سے بت مراد ہے کیونکہ بت اور ان کے پجاری دونوں ہی بے بس ہیں۔ ایسی آیت کو انبیاء و اولیاء پر چسپاں کرنا خارجیوں کا طریقہ ہے کیونکہ معجزاتِ انبیاء اور کراماتِ اولیاء کی طاقت قرآن و حدیث سے ثابت ہے تو وہ بے بس نہیں بلکہ بااختیار ہوتے ہیں۔ 2 .... انسانوں کی ہدایت کیلئے ان میں سے ہی بعض کو منصبِ رسالت کے لئے چن لینا اللہ تعالیٰ کا قدیم طریقہ ہے لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری کے بعد بھی لوگوں کو رسالت کے عظیم منصب کے لئے چنتا رہے گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے

اللہ تعالیٰ کی عظمت و شان

اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝۷۵ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا

اِنَّ	اللّٰهَ	سَمِيْعٌۢ	بَصِيْرٌ ۝۷۵	يَعْلَمُ	مَا	بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ	وَ	مَا
بیشک	اللہ	سننے والا	دیکھنے والا (ہے)	وہ جانتا ہے	جو کچھ	ان کے آگے	اور	جو کچھ

بیشک اللہ سننے والا، دیکھنے والا ہے ○ وہ جانتا ہے جو ان کے آگے ہے اور جو

اہلِ ایمان کو متعدد عبادتوں کا حکم

خَلْفَهُمْ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝۷۶ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

خَلْفَهُمْ	وَ	اِلَى اللّٰهِ	تُرْجَعُ	الْاُمُوْرُ ۝۷۶	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ
ان کے پیچھے (ہے)	اور	اللہ ہی کی طرف	لوٹائے جاتے ہیں	سب کام	اے	وہ لوگو جو

ان کے پیچھے ہے اور سب کام اللہ ہی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں ○ اے ایمان والو!

اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا

اٰمَنُوا	ارْكَعُوْا[1]	وَ	اسْجُدُوْا	وَ	اعْبُدُوْا	رَبَّكُمْ	وَ	افْعَلُوا
ایمان لائے	رکوع کرو	اور	سجدہ کرو	اور	عبادت کرو	اپنے رب (کی)	اور	کرو

رکوع اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور اچھے کام

السجدۃ عند الامام الشافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی

الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۷۷ ۩ وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ

الْخَيْرَ	لَعَلَّكُمْ	تُفْلِحُوْنَ ۝۷۷	وَ	جَاهِدُوْا	فِي اللّٰهِ
اچھے کام	تاکہ تم	فلاح پاجاؤ	اور	جہاد کرو	اللہ (کی راہ) میں

کرو اس امید پر کہ تم فلاح پاجاؤ ○ اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو

حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ

حَقَّ جِهَادِهٖ	هُوَ	اجْتَبٰىكُمْ	وَ	مَا جَعَلَ
(جیسا) اس (کی راہ) میں جہاد کرنے کا حق (ہے)	وہ	اس نے منتخب فرمایا تمہیں	اور	نہیں رکھی

جیسا اس (کی راہ) میں جہاد کرنے کا حق ہے۔ اس نے تمہیں منتخب فرمایا اور تم پر

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) نبوت و رسالت کیلئے جنہیں چننا تھا چن لیا اور جنہیں چن لیا وہ دائمی نبی اور رسول ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر نبوت و رسالت کا منصب ختم فرما دیا ہے لہٰذا اب قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا "بیشک رسالت اور نبوت ختم ہو گئی، اب میرے بعد نہ کوئی رسول ہے نہ کوئی نبی۔ (ترمذی، ۴/۱۲۱، الحدیث: ۲۲۷۹) [1]......اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو چند احکام دیئے ہیں، (1) رکوع اور سجدہ کرو یعنی نماز پڑھو (2) صرف اپنے حقیقی رب اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ (3) نیک کام کرو۔ (4) یہ سب کام اس امید پر کرو کہ تمہیں آخرت میں فلاح و کامیابی نصیب ہو جائے۔

عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ؕ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ؕ هُوَ سَمّٰىكُمُ

عَلَيْكُمْ	فِي الدِّيْنِ	مِنْ حَرَجٍ (1)	مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ	هُوَ	سَمّٰىكُمُ (2)
تم پر	دین میں	کچھ تنگی	تمہارے باپ ابراہیم کا دین	وہ	اس نے نام رکھا ہے تمہارا

دین میں کچھ تنگی نہ رکھی جیسے تمہارے باپ ابراہیم کے دین (میں کوئی تنگی نہ تھی)۔ اس نے

الْمُسْلِمِيْنَ ۙ۬ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ

الْمُسْلِمِيْنَ	مِنْ قَبْلُ	وَ	فِيْ هٰذَا	لِيَكُوْنَ	الرَّسُوْلُ
مسلمان	(اس قرآن سے) پہلے	اور	اس (قرآن) میں	تاکہ ہو	رسول

پہلی کتابوں میں اور اس قرآن میں تمہارا نام مسلمان رکھا ہے تاکہ رسول

شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۖۚ فَاَقِيْمُوا

شَهِيْدًا	عَلَيْكُمْ	وَ	تَكُوْنُوْا	شُهَدَآءَ	عَلَى النَّاسِ	فَاَقِيْمُوا
نگہبان، گواہ	تم پر	اور	تم ہو جاؤ	گواہ	(دوسرے) لوگوں پر	تو قائم رکھو

تم پر نگہبان و گواہ ہو اور تم دوسرے لوگوں پر گواہ ہو جاؤ تو نماز

الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ؕ

الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتُوا	الزَّكٰوةَ	وَ	اعْتَصِمُوْا	بِاللّٰهِ
نماز	اور	ادا کرو	زکوٰۃ	اور	مضبوطی سے تھام لو	اللہ (کی رسی) کو

قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو،

هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۟۷۸ ع

هُوَ	مَوْلٰىكُمْ	فَنِعْمَ	الْمَوْلٰى	وَ	نِعْمَ	النَّصِيْرُ ۷۸
وہ	تمہارا دوست (ہے)	تو کیا ہی اچھا	دوست	اور	کیا ہی اچھا	مددگار (ہے)

وہ تمہارا دوست ہے تو کیا ہی اچھا دوست اور کیا ہی اچھا مددگار ہے ○

ع ۱۰ ۱۷

(1)...... اللہ تعالیٰ نے دین میں ہمارے اوپر کچھ تنگی نہیں رکھی بلکہ مواقعِ ضرورت پر ہمارے لئے سہولت کر دی ہے جیسا کہ سفر میں نماز قصر کرنے، روزہ نہ رکھنے کی اجازت دے دی اور پانی نہ پانے یا پانی کے نقصان پہنچانے کی حالت میں غسل و وضو کی جگہ تیمم کی اجازت دی۔ (2)...... اللہ تعالیٰ نے پہلی کتابوں اور قرآن مجید میں حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ایمان لانے والوں کا دینی نام مسلمان رکھا اور اس معزز نام کے ذریعے انہیں دوسری امتوں پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔ اگرچہ گزشتہ امتوں کے ایمان لانے والے بھی مسلمان تھے لیکن امت کے نام کے طور پر یہ لفظ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ایمان لانے والوں کو عطا کیا گیا ہے۔

قَدْ اَفْلَحَ

18

آیات: 118 — رکوع: 06

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْن مَكِّيَّةٌ

فلاح پانے والے مومنوں کی سات صفات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ			
الرَّحِيْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ﴿۱﴾ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ

فِيْ صَلَاتِهِمْ	هُمْ	الَّذِيْنَ	الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱﴾	اَفْلَحَ	قَدْ
اپنی نماز میں	وہ	وہ لوگ جو	ایمان والے	کامیاب ہوگئے	بیشک

بیشک ایمان والے کامیاب ہوگئے ○ جو اپنی نماز میں

خٰشِعُوْنَ ۙ﴿۲﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۙ﴿۳﴾

مُعْرِضُوْنَ ﴿۳﴾	عَنِ اللَّغْوِ (2)	هُمْ	الَّذِيْنَ	وَ	خٰشِعُوْنَ ﴿۲﴾ (1)
منہ پھیرنے والے (ہیں)	فضول بات سے	وہ	وہ لوگ جو	اور	خشوع و خضوع کرنے والے (ہیں)

خشوع و خضوع کرنے والے ہیں ○ اور وہ جو فضول بات سے منہ پھیرنے والے ہیں ○

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۙ﴿۴﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ

هُمْ	الَّذِيْنَ	وَ	فٰعِلُوْنَ ﴿۴﴾	لِلزَّكٰوةِ	هُمْ	الَّذِيْنَ	وَ
وہ	وہ لوگ جو	اور	کام کرنے والے (ہیں)	زکوٰۃ کا	وہ	وہ لوگ جو	اور

اور وہ جو زکوٰۃ دینے کا کام کرنے والے ہیں ○ اور وہ جو

(1)...... نماز میں ظاہری خشوع یہ ہے کہ نماز کے آداب کی مکمل رعایت کی جائے اور باطنی خشوع یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت پیشِ نظر ہو، دنیا سے توجہ ہٹی اور نماز میں دل لگا ہو۔ ایسی نماز کی فضیلت حدیث پاک میں یوں بیان ہوئی ہے کہ ”وہ نماز اس کے سابقہ گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے جب تک کہ وہ کوئی کبیرہ گناہ نہ کرے اور یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا (زندگی میں جب بھی خشوع و خضوع سے نماز ادا کرے گا تو یہ فضیلت ملے گی)۔ (مسلم، ص۱۴۲، الحدیث: ۷(۲۲۸)) (2)...... حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ یہاں لغو سے مراد شرک ہے۔ البتہ عمومی معنی کے اعتبار سے اس میں ہر وہ قول، فعل اور ناپسندیدہ یا مباح کام

لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ﴿۵﴾ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا

لِفُرُوْجِهِمْ	حٰفِظُوْنَ ﴿۵﴾ (1)	اِلَّا	عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ	اَوْ	مَا
اپنی شرمگاہوں کی	حفاظت کرنے والے (ہیں)	مگر	اپنی بیویوں پر	یا	(ان پر) جن کے

اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں ○ مگر اپنی بیویوں یا

مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ﴿۶﴾ فَمَنِ ابْتَغٰى

مَلَكَتْ	اَیْمَانُهُمْ	فَاِنَّهُمْ	غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ﴿۶﴾	فَمَنِ	ابْتَغٰى
مالک ہوئے	ان کے دائیں ہاتھ	تو بیشک وہ	ملامت کیے ہوئے نہیں	تو جو	چاہے

شرعی باندیوں پر جو ان کے ہاتھ کی مِلک ہیں پس بیشک ان پر کوئی ملامت نہیں ○ تو جو اِن کے سوا

وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ﴿۷﴾ وَالَّذِیْنَ هُمْ

وَرَآءَ ذٰلِكَ	فَاُولٰٓىٕكَ	هُمُ	الْعٰدُوْنَ ﴿۷﴾ (2)	وَ	الَّذِیْنَ	هُمْ
ان کے سوا	تو یہ لوگ	وہی	حد سے بڑھنے والے (ہیں)	اور	وہ لوگ جو	وہ

کچھ اور چاہے تو وہی حد سے بڑھنے والے ہیں ○ اور وہ جو

لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ﴿۸﴾ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ

لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ	رٰعُوْنَ ﴿۸﴾	وَ	الَّذِیْنَ	هُمْ	عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ
اپنی امانتوں اور اپنے وعدے کی	رعایت کرنے والے (ہیں)	اور	وہ لوگ جو	وہ	اپنی نمازوں پر

اپنی امانتوں اور اپنے وعدے کی رعایت کرنے والے ہیں ○ اور وہ جو اپنی نمازوں کی

یُحَافِظُوْنَ ﴿۹﴾ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ﴿۱۰﴾ الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ

یُحَافِظُوْنَ ﴿۹﴾	اُولٰٓىٕكَ	هُمُ	الْوٰرِثُوْنَ ﴿۱۰﴾	الَّذِیْنَ	یَرِثُوْنَ	الْفِرْدَوْسَ
محافظت کرتے ہیں	یہ لوگ	وہی	وارث (ہیں)	یہ لوگ	میراث پائیں گے	فردوس (کی)

حفاظت کرتے ہیں ○ یہی لوگ وارث ہیں ○ یہ فردوس کی میراث پائیں گے،

فردوس کی وراثت کے حقدار

وقف لازم

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) داخل ہے جس کا مسلمان کو دینی یا دُنیوی کوئی فائدہ نہ ہو۔ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ”آدمی کے اسلام کی اچھائی میں سے یہ ہے کہ وہ بے مقصد چیز چھوڑ دے۔ (ترمذی، ۴/۱۴۲، الحدیث: ۲۳۲۴) (1)...... بدکاری سے بچنا کامل ایمان والوں کا وصف ہے۔ رسول کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ”جو شخص میرے لئے اس چیز کا ضامن ہو جائے جو اس کے جبڑوں کے درمیان میں ہے یعنی زبان کا اور اس کا جو اس کے دونوں پاؤں کے درمیان میں ہے یعنی شرمگاہ کا، میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں۔ (بخاری، ۴/۲۴۰، الحدیث: ۶۴۷۴) (2)...... بیویوں اور شرعی باندیوں سے جائز طریقے کے ساتھ شہوت پوری

انسانی پیدائش کے مراحل کا بیان

هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ⑪ وَ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ

هُمْ	فِيْهَا	خٰلِدُوْنَ ⑪	وَ	لَقَدْ	خَلَقْنَا	الْاِنْسَانَ (1)
وہ	اس میں	ہمیشہ رہنے والے	اور	ضرور بیشک	ہم نے بنایا	انسان (کو)

وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ○ اور بیشک ہم نے انسان کو

مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۚ ⑫ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۠ ⑬ ثُمَّ

مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ⑫	ثُمَّ	جَعَلْنٰهُ (2)	نُطْفَةً	فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ⑬	ثُمَّ
چنی ہوئی مٹی سے	پھر	ہم نے بنایا اسے	پانی کی بوند	مضبوط ٹھہراؤ میں	پھر

چنی ہوئی مٹی سے بنایا ○ پھر اس کو ایک مضبوط ٹھہراؤ میں پانی کی بوند بنایا ○ پھر

خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً

خَلَقْنَا	النُّطْفَةَ	عَلَقَةً	فَخَلَقْنَا	الْعَلَقَةَ	مُضْغَةً
ہم نے بنادیا	پانی کی بوند (کو)	جما ہوا خون	پھر بنادیا	جمے ہوئے خون (کو)	گوشت کی بوٹی

ہم نے اس پانی کی بوند کو جما ہوا خون بنادیا پھر جمے ہوئے خون کو گوشت کی بوٹی بنادیا

فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۗ ثُمَّ

فَخَلَقْنَا	الْمُضْغَةَ	عِظٰمًا	فَكَسَوْنَا	الْعِظٰمَ	لَحْمًا	ثُمَّ
پھر بنادیا	گوشت کی بوٹی (کو)	ہڈیاں	پھر ہم نے پہنایا	ہڈیوں (کو)	گوشت	پھر

پھر گوشت کی بوٹی کو ہڈیاں بنادیا پھر ہم نے ان ہڈیوں کو گوشت پہنایا، پھر

موت اور قیامت کے دن اٹھنے کی خبر

اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ؕ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ؕ ⑭ ثُمَّ

اَنْشَاْنٰهُ	خَلْقًا اٰخَرَ	فَتَبٰرَكَ	اللّٰهُ	اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ⑭ (3)	ثُمَّ
بنادیا اسے	ایک دوسری صورت	تو بڑی برکت والا (ہے)	اللہ	سب سے بہتر بنانے والا	پھر

اسے ایک دوسری صورت بنادیا تو بڑی برکت والا ہے وہ اللہ جو سب سے بہتر بنانے والا ہے ○ پھر

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کرنے کے علاوہ شہوت پوری کرنے کی تمام صورتیں حرام ہیں۔ ❶ ...یہاں انسان سے مراد حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں۔ ❷ ....یہاں حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نسل مراد ہے اور یہ عربی بلاغت کی ایک صورت ہے کہ لفظ بول کر جو مراد ہے، اس کی طرف ضمیر لوٹاتے ہوئے بعض اوقات کوئی دوسرا فرد یا چیز کو مراد لیا جائے۔ ❸ ......اگر کوئی انصاف کی نظر سے اپنی تخلیق کے مراحل اور اپنے جسم کی بناوٹ میں غور و فکر کرے تو اسے یقین ہو جائے گا کہ ایسی حیرت انگیز تخلیق پر اللہ تعالی کے سوا اور کوئی قادر نہیں اور وہی اکیلا عبادت کے لائق ہے۔

اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ۟ؕ ثُمَّ اِنَّكُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ۟

تُبْعَثُوْنَ ۟	یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	اِنَّكُمْ	ثُمَّ	لَمَیِّتُوْنَ ۟	بَعْدَ ذٰلِكَ	اِنَّكُمْ
اٹھائے جاؤ گے	قیامت کے دن	بیشک تم	پھر	ضرور مرنے والے (ہو)	اس کے بعد	بیشک تم

اس کے بعد تم ضرور مرنے والے ہو ○ پھر تم سب قیامت کے دن اٹھائے جاؤ گے ○

وَ لَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآىِٕقَ ۖۗ وَ مَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ

عَنِ الْخَلْقِ	مَا كُنَّا	وَ	سَبْعَ طَرَآىِٕقَ (1)	فَوْقَكُمْ	خَلَقْنَا	لَقَدْ	وَ
مخلوق سے	ہم نہیں ہیں	اور	سات راستے	تمہارے اوپر	ہم نے بنائے	ضرور بیشک	اور

اور بیشک ہم نے تمہارے اوپر سات راستے بنائے اور ہم مخلوق سے

غٰفِلِیْنَ ۟ وَ اَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ

فَاَسْكَنّٰهُ (3)	بِقَدَرٍ (2)	مَآءً	مِنَ السَّمَآءِ	اَنْزَلْنَا	وَ	غٰفِلِیْنَ ۟
پھر ٹھہرایا اسے	ایک اندازے کے ساتھ	پانی	آسمان سے	ہم نے اتارا	اور	بے خبر

بے خبر نہیں ○ اور ہم نے آسمان سے ایک اندازے کے ساتھ پانی اتارا پھر اسے زمین میں

فِی الْاَرْضِ ۖۗ وَ اِنَّا عَلٰی ذَهَابٍۭ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ۟ۚ فَاَنْشَاْنَا

فَاَنْشَاْنَا	لَقٰدِرُوْنَ ۟	عَلٰی ذَهَابٍۭ بِهٖ	اِنَّا	وَ	فِی الْاَرْضِ
تو ہم نے پیدا کئے	ضرور قادر (ہیں)	اسے لے جانے پر	بیشک ہم	اور	زمین میں

ٹھہرایا اور بیشک ہم اسے لے جانے پر قادر ہیں ○ تو اس پانی سے

لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّ اَعْنَابٍ ۘ لَكُمْ فِیْهَا

فِیْهَا	لَكُمْ	مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّ اَعْنَابٍ	جَنّٰتٍ	بِهٖ	لَكُمْ
ان (باغوں) میں	تمہارے لئے	کھجوروں اور انگوروں کے	باغات	اس (پانی) سے	تمہارے لئے

ہم نے تمہارے لئے کھجوروں اور انگوروں کے باغات پیدا کئے۔ تمہارے لیے ان باغوں میں

آسمانوں کی تخلیق کا بیان

پانی کی نعمت اور قدرت الٰہی

کھجوروں اور انگوروں کے باغات اور ان کے منافع

وقف لازم

1 ......ان سے مراد سات آسمان ہیں اور انہیں فرشتوں کے چڑھنے اور اترنے کا راستہ ہونے کی وجہ سے ''راستے'' فرمایا گیا۔ 2 ......اندازے سے مراد یہ ہے کہ اتنا پانی اتارا جو لوگوں کی ضروریات اور حاجات کے لئے کافی ہو۔ 3 ......یعنی پانی نازل کرنے کے بعد یہ تدبیر فرمائی کہ اسے تالابوں وغیرہ میں ٹھہرا دیا تاکہ بارش نہ ہونے کے دنوں میں لوگ اس سے فائدہ اٹھا سکیں، یونہی یہ پانی زمین کی تہ میں جمع ہو جاتا ہے جو بعد میں استعمال ہوتا ہے۔

درخت زیتون کی تخلیق اور اس کے منافع

فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ شَجَرَةً

فَوَاكِهُ	كَثِيْرَةٌ	وَّ	مِنْهَا	تَاْكُلُوْنَ ﴿۱۹﴾	وَ	شَجَرَةً
پھل میوے (ہیں)	بہت سے	اور	ان میں سے	تم کھاتے ہو	اور	درخت (پیدا کیا)

بہت سے پھل میوے ہیں اور ان میں سے تم کھاتے ہو ۝ اور (ہم نے) درخت (پیدا کیا)

تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَ صِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ ﴿۲۰﴾

تَخْرُجُ	مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ	تَنْۢبُتُ	بِالدُّهْنِ وَ صِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ ﴿۲۰﴾ [1]
جو نکلتا ہے	طور سینا (پہاڑ) سے	اُگتا ہے	تیل اور کھانے والوں کے لیے سالن کے ساتھ

جو طور سینا پہاڑ سے نکلتا ہے، تیل اور کھانے والوں کے لیے سالن لے کر اُگتا ہے ۝

چوپایوں کے منافع سے قدرتِ الٰہی پر استدلال

وَ اِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ نُسْقِيْكُمْ

وَ	اِنَّ	لَكُمْ	فِي الْاَنْعَامِ	لَعِبْرَةً [2]	نُسْقِيْكُمْ
اور	بیشک	تمہارے لیے	چوپایوں میں	ضرور سمجھنے کا مقام (ہے)	ہم پلاتے ہیں تمہیں

اور بیشک تمہارے لیے چوپایوں میں سمجھنے کا مقام ہے، ہم تمہیں

مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهَا وَ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ

مِّمَّا	فِيْ بُطُوْنِهَا	وَ	لَكُمْ	فِيْهَا	مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ
(اس میں) سے جو	ان کے پیٹوں میں (ہے)	اور	تمہارے لیے	ان میں	بہت فائدے (ہیں)

اس میں سے پلاتے ہیں جو ان کے پیٹ میں ہے اور تمہارے لیے ان میں بہت فائدے ہیں

حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کو تبلیغ

ع ۲۲

وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَ عَلَيْهَا وَ عَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَ

وَّ	مِنْهَا	تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۱﴾	وَ	عَلَيْهَا	وَ	عَلَى الْفُلْكِ	تُحْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾	وَ
اور	انہی سے	تم کھاتے ہو	اور	ان پر	اور	کشتیوں پر	تمہیں سوار کیا جاتا ہے	اور

اور انہی سے تم کھاتے ہو ۝ اور ان پر اور کشتیوں پر تمہیں سوار کیا جاتا ہے ۝ اور

[1] ......زیتون میں یہ خوبی ہے کہ اس کے روغن سے تیل کے فوائد حاصل ہوتے ہیں اور یہ سالن کا بھی کام دیتا ہے کہ تنہا اس سے روٹی کھائی جاسکتی ہے۔ حدیث میں فرمایا گیا "برکت والے درخت زیتون کی مسواک بہت اچھی ہے کیونکہ یہ منہ کو خوشبودار کرتی اور اس کی بدبو زائل کرتی ہے، یہ میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مسواک ہے۔ (معجم الاوسط، ۱/۲۰۱، الحدیث: ۶۷۸) [2] ......چوپایوں کی ہیئت وجسامت اور ان کے فوائد ومنافع میں غور وفکر کرنا بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت وعظمت کی معرفت کا ایک ذریعہ ہے۔

کافر سرداروں کے حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام پر اعتراضات

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ یٰقَوْمِ

لَقَدْ	اَرْسَلْنَا	نُوْحًا	اِلٰى قَوْمِهٖ	فَقَالَ	یٰقَوْمِ
ضرور بیشک	ہم نے بھیجا	نوح (کو)	اس کی قوم کی طرف	تو اس نے کہا	اے میری قوم

بیشک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تو اس نے فرمایا: اے میری قوم!

اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ

اعْبُدُوا	اللّٰهَ	مَا	لَكُمْ	مِّنْ اِلٰهٍ	غَیْرُهٗ
تم عبادت کرو	اللہ (کی)	نہیں (ہے)	تمہارے لئے	کوئی معبود	اس کے سوا

اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں

اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ

اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۲۳﴾	فَقَالَ	الْمَلَؤُا	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	مِنْ قَوْمِهٖ
تو کیا تم ڈرتے نہیں	تو کہا	سرداروں (نے)	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اس کی قوم میں سے

تو کیا تم ڈرتے نہیں ○ تو اس کی قوم کے کافر سرداروں نے کہا:

مَا هٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ یُرِیْدُ اَنْ یَّتَفَضَّلَ عَلَیْكُمْ ؕ

مَا	هٰذَاۤ	اِلَّا	بَشَرٌ[1]	مِّثْلُكُمْ	یُرِیْدُ	اَنْ	یَّتَفَضَّلَ	عَلَیْكُمْ
نہیں	یہ	مگر	ایک آدمی	تمہارے جیسا	وہ چاہتا ہے	کہ	بڑا بن جائے	تم پر

یہ تو تمہارے جیسا ہی ایک آدمی ہے جو چاہتا ہے کہ تم پر بڑا بن جائے

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰٓىِٕكَةً ۖۚ مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا

وَ	لَوْ	شَآءَ	اللّٰهُ	لَاَنْزَلَ	مَلٰٓىِٕكَةً	مَّا سَمِعْنَا	بِهٰذَا
اور	اگر	چاہتا	اللہ	(تو) ضرور وہ اتارتا	فرشتے	ہم نے نہیں سنا	اس (بات) کو

اور اگر اللہ چاہتا تو وہ فرشتے اتارتا۔ ہم نے تو یہ

[1] ...یہ کفار کی عجیب حرکت تھی کہ انہوں نے رسولوں کے متعلق تو اتنا اونچا معیار بنایا کہ بشر و انسان کا رسول ہونا تسلیم نہ کیا لیکن خدا ماننے میں ایسی جہالت کا مظاہرہ کیا کہ پتھروں کو خدا مان لیا۔

فِیْۤ اٰبَآىِٕنَا الْاَوَّلِیْنَ ﴿۲۴﴾ۚ اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ

فِیْۤ اٰبَآىِٕنَا الْاَوَّلِیْنَ ﴿۲۴﴾ [1]	اِنْ	هُوَ	اِلَّا	رَجُلٌ	بِهٖ	جِنَّةٌ
اپنے پہلے باپ داداؤں میں	نہیں	وہ	مگر	ایک آدمی	اس پر	جنون (طاری ہے)

اپنے پہلے باپ داداؤں میں نہیں سنی ○ یہ تو صرف ایک ایسا مرد ہے جس پر جنون (طاری) ہے

فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِیْنٍ ﴿۲۵﴾ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِیْ

فَتَرَبَّصُوْا	بِهٖ	حَتّٰى حِیْنٍ ﴿۲۵﴾	قَالَ	رَبِّ	انْصُرْنِیْ
تو انتظار کرلو	اس کا	ایک مدت تک	(نوح نے) عرض کی	اے میرے رب	مدد فرما میری

تو ایک مدت تک اس کا انتظار کرلو ○ نوح نے عرض کی: اے میرے رب! میری مدد فرما

بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۲۶﴾ فَاَوْحَیْنَاۤ اِلَیْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ

بِمَا	كَذَّبُوْنِ ﴿۲۶﴾	فَاَوْحَیْنَاۤ	اِلَیْهِ	اَنِ	اصْنَعِ	الْفُلْكَ
(اس) لیے کہ	انہوں نے جھٹلایا مجھے	تو ہم نے وحی بھیجی	اس کی طرف	کہ	بنا	کشتی

کیونکہ انہوں نے مجھے جھٹلایا ہے ○ تو ہم نے اس کی طرف وحی بھیجی کہ ہماری نگاہ کے سامنے

بِاَعْیُنِنَا وَ وَحْیِنَا فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَ فَارَ

بِاَعْیُنِنَا [2]	وَ	وَحْیِنَا	فَاِذَا	جَآءَ	اَمْرُنَا	وَ	فَارَ
ہماری نگاہوں کے سامنے	اور	ہمارے حکم (سے)	پھر جب	آئے	ہمارا حکم	اور	ابل پڑے

اور ہمارے حکم سے کشتی بنا پھر جب ہمارا حکم آئے اور تنور

التَّنُّوْرُ ۙ فَاسْلُكْ فِیْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ وَ اَهْلَكَ

التَّنُّوْرُ	فَاسْلُكْ	فِیْهَا	مِنْ كُلٍّ زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ	وَ	اَهْلَكَ
تنور	تو داخل کرلو	اس (کشتی) میں	ہر جوڑے میں سے دو	اور	اپنے گھر والوں (کو)

ابل پڑے تو کشتی میں ہر جوڑے میں سے دو اور اپنے گھر والوں کو داخل کرلو

حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا

کشتی کی تیاری کا حکم اور دیگر ہدایات

1 ...... حکم خداوندی کے سامنے باپ دادا کے عمل کو دلیل بنانا اور اسی پر چلنا کفار کا طریقہ ہے۔ ہمارے معاشرے میں بھی کثیر لوگ ایسے طرزِ عمل کے شکار ہیں کہ شادی، غمی یا دیگر مواقع پر جب انہیں شریعت کا حکم بتا کر کسی غلط رسم سے روکا جائے تو وہ یہی کہتے کہ یہ رسم تو ہمارے باپ دادا کرتے رہے ہیں لہٰذا ہم تو اسی پر عمل کریں گے۔ یہ انداز مسلمان کے شایانِ شان نہیں۔ 2 ...... یہاں نگاہوں سے مراد نگرانی، حمایت اور حفاظت ہے یعنی فرمایا کہ اے نوح، ہماری نگرانی و حفاظت میں کشتی بنا۔ یہاں جسمانی آنکھیں مراد نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ ان سے پاک ہے۔

اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ ۚ وَلَا تُخَاطِبْنِیْ

اِلَّا	مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ(1)	الْقَوْلُ	مِنْهُمْ	وَ	لَا تُخَاطِبْنِیْ
سوائے	(اس کے) جس پر پہلے طے ہو چکی	بات	ان میں سے	اور	تم بات نہ کرنا مجھ سے

سوائے اِن میں سے اُن لوگوں کے جن پر بات پہلے طے ہو چکی ہے اور ان ظالموں کے معاملہ میں

فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاِذَا

فِی الَّذِیْنَ	ظَلَمُوْا	اِنَّهُمْ	مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۷﴾	فَاِذَا
ان لوگوں کے بارے میں جنہوں نے	ظلم کیا	بیشک وہ	غرق کئے جانے والے (ہیں)	پھر جب

مجھ سے بات نہ کرنا، یہ ضرور غرق کئے جانے والے ہیں ○ پھر جب

اسْتَوَیْتَ اَنْتَ وَ مَنْ مَّعَكَ عَلَی الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ

اسْتَوَیْتَ	اَنْتَ	وَ	مَنْ	مَّعَكَ	عَلَی الْفُلْكِ	فَقُلِ(2)	الْحَمْدُ
ٹھیک بیٹھ جاؤ	تم	اور	جو	تمہارے ساتھ (ہیں)	کشتی پر	تو کہنا	تمام تعریفیں

تم اور تمہارے ساتھ والے کشتی پر ٹھیک بیٹھ جاؤ تو تم کہنا تمام تعریفیں

لِلّٰهِ الَّذِیْ نَجّٰىنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۲۸﴾ وَ قُلْ

لِلّٰهِ	الَّذِیْ	نَجّٰىنَا	مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۲۸﴾	وَ	قُلْ
(اس) اللہ کے لئے	جس نے	نجات دی ہمیں	ظالم لوگوں سے	اور	عرض کرنا

اس اللہ کیلئے جس نے ہمیں ان ظالموں سے نجات دی ○ اور عرض کرنا:

رَّبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ﴿۲۹﴾

رَّبِّ	اَنْزِلْنِیْ	مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا	وَّ	اَنْتَ	خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ﴿۲۹﴾
اے میرے رب	اتار دے مجھے	برکت والی جگہ	اور	تو	سب سے بہتر اتارنے والا (ہے)

اے میرے رب! مجھے برکت والی جگہ اتار دے اور تو سب سے بہتر اتارنے والا ہے ○

1 ...... اس سے مراد حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا کنعان نامی ایک بیٹا اور ایک بیوی ہیں، کنعان منافق تھا اور بیوی کافرہ تھی۔

2 ...... نجات اہلِ ایمان اور حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام دونوں کو ملی جبکہ حمد کا حکم حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دیا گیا کیونکہ آپ قوم کے نبی اور امام تھے تو ان کا حمد و ثنا کرنا امت کی ترجمانی کے طور پر تھا۔ نیز بحیثیتِ نبی جب حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے حمد کرنی تھی تو امت نے آپ کی پیروی کرنی تھی۔

قومِ نوح کی ہلاکت نشانِ عبرت ہے

قومِ عاد کی طرف اشارہ

حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف اشارہ

کافر سرداروں کے شبہات

ع ۲ / ۲

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ وَّ اِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِیْنَ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ

اِنَّ	فِیْ ذٰلِكَ	لَاٰیٰتٍ	وَّ	اِنْ	كُنَّا	لَمُبْتَلِیْنَ ﴿۳۰﴾	ثُمَّ
بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	اور	بیشک	ہم تھے	ضرور آزمانے والے	پھر

بیشک اس میں ضرور نشانیاں ہیں اور بیشک ہم ضرور آزمانے والے تھے ۝ پھر

اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِیْنَ ﴿۳۱﴾ ج فَاَرْسَلْنَا فِیْهِمْ رَسُوْلًا

اَنْشَاْنَا	مِنْۢ بَعْدِهِمْ	قَرْنًا اٰخَرِیْنَ ﴿۳۱﴾ [1]	فَاَرْسَلْنَا	فِیْهِمْ	رَسُوْلًا
ہم نے پیدا کی	ان کے بعد	ایک دوسری قوم	تو ہم نے بھیجا	ان میں	ایک رسول

ان کے بعد ہم نے ایک دوسری قوم پیدا کی ۝ تو ہم نے ان میں ایک رسول انہیں میں سے

مِّنْهُمْ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ

مِّنْهُمْ	اَنِ	اعْبُدُوا	اللّٰهَ	مَا	لَكُمْ	مِّنْ اِلٰهٍ
ان میں سے	کہ	عبادت کرو	اللہ (کی)	نہیں (ہے)	تمہارے لئے	کوئی معبود

بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا

غَیْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۲﴾ ع وَ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ

غَیْرُهٗ	اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۲﴾	وَ	قَالَ	الْمَلَاُ [2]	مِنْ قَوْمِهِ
اس کے سوا	تو کیا تم ڈرتے نہیں	اور	کہا	سرداروں (نے)	اس کی قوم میں سے

کوئی معبود نہیں تو کیا تم ڈرتے نہیں؟ ۝ اور اس کی قوم کے وہ سردار بولے

الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ وَ

الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	وَ	كَذَّبُوْا	بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ	وَ
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اور	جھٹلایا	آخرت کی ملاقات کو	اور

جنہوں نے کفر کیا اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلایا اور

1 ...... اس قوم سے مراد حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم عاد ہے۔

2 ...... انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مخالفت زیادہ تر مالداروں اور سرداروں نے کی جبکہ غریب و مسکین لوگ ایمان کی طرف زیادہ راغب ہوئے۔ مال و منصب عموماً غفلت پیدا کرتے ہیں جبکہ ان سے دوری خدا کی طرف متوجہ کرتی ہے، اگرچہ فی نفسہٖ نہ مالدار ہونا برا ہے اور نہ ہی غریب ہونا کوئی فضیلت۔

اَتْرَفْنٰهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۙ مَا هٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ

اَتْرَفْنٰهُمْ	فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا	مَا	هٰذَاۤ	اِلَّا	بَشَرٌ(1)	مِّثْلُكُمْ
ہم نے خوشحالی دی انہیں	دنیا کی زندگی میں	(بولے) نہیں	یہ	مگر	ایک آدمی	تمہارے جیسا

ہم نے انہیں دنیا کی زندگی میں خوشحالی عطا فرمائی (بولے:) یہ تو تمہارے جیسا ہی ایک آدمی ہے،

یَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَ یَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ﴿۳۳﴾

یَاْكُلُ	مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ	وَ	یَشْرَبُ	مِمَّا	تَشْرَبُوْنَ ﴿۳۳﴾
کھاتا ہے	(اسی میں) سے جو تم کھاتے ہو	اور	پیتا ہے	(اسی میں) سے جو	تم پیتے ہو

جو تم کھاتے ہو اسی میں سے یہ کھاتا ہے اور جو تم پیتے ہو اسی میں سے یہ پیتا ہے ○

وَ لَىٕنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا

وَ	لَىٕنْ	اَطَعْتُمْ(2)	بَشَرًا مِّثْلَكُمْ	اِنَّكُمْ	اِذًا
اور	ضرور اگر	تم اطاعت کرو گے	اپنے جیسے ایک آدمی (کی)	بیشک تم	اس وقت

اور اگر تم کسی اپنے جیسے آدمی کی اطاعت کرو گے جب تو

کفار کا نبی کی اطاعت میں اپنی ناکامی سمجھنا

لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۳۴﴾ اَیَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَ

لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۳۴﴾	اَیَعِدُكُمْ	اَنَّكُمْ	اِذَا	مِتُّمْ	وَ
ضرور خسارہ پانے والے (ہوگے)	کیا وہ وعدہ دیتا ہے تمہیں	کہ تم	جب	مر جاؤ گے	اور

تم ضرور خسارہ پانے والے ہوگے ○ کیا تمہیں یہ وعدہ دیتا ہے کہ تم جب مر جاؤ گے اور

کفار کا مرنے کے بعد اٹھنے، قبر اور حشر کو عقل سے بعید سمجھنا

كُنْتُمْ تُرَابًا وَّ عِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ﴿۳۵﴾ هَیْهَاتَ

كُنْتُمْ	تُرَابًا	وَّ	عِظَامًا	اَنَّكُمْ	مُّخْرَجُوْنَ ﴿۳۵﴾	هَیْهَاتَ
ہو جاؤ گے	مٹی	اور	ہڈیاں	(اس کے بعد) بیشک تم	نکالے جاؤ گے	بہت دور ہے

مٹی اور ہڈیاں ہو جاؤ گے کہ (اس کے بعد پھر) تم نکالے جاؤ گے ○ جو وعدہ تم سے کیا جارہا ہے

1..... نبی کو اپنے جیسا بشر کہنا اور ان کے ظاہری کھانے پینے کو دیکھنا اور ان کے باطنی مقام اور نزولِ وحی کو نہ دیکھنا، ہمیشہ سے کفار کا کام رہا ہے۔

2..... نبی عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پیروی میں ناکامی جبکہ نافرمانی میں کامیابی سمجھنا کفار کا طریقہ ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ نبی عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اطاعت خسارے سے بچاتی اور دنیا و آخرت کی سعادتوں سے سرفراز کرتی ہے۔ افسوس! کچھ نام نہاد مسلمان بھی ایسے ہیں جو کفار کے اخلاق و کردار اور اعمال و افعال کی پیروی کو کامیابی اور خدا کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے طریقے پر چلنے کو تاریکی و دقیانوسیت اور ترقی کی راہ میں رکاوٹ سمجھتے ہیں۔

کافروں کا صرف دنیا کو سب کچھ سمجھنا

هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ﴿٣٦﴾ اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا

هَيْهَاتَ	لِمَا	تُوْعَدُوْنَ ﴿٣٦﴾ (1)	اِنْ	هِيَ	اِلَّا	حَيَاتُنَا الدُّنْيَا
بہت دور ہے	جس کا	تم سے وعدہ کیا جارہا ہے	نہیں	یہ	مگر	ہماری دنیاوی زندگی

وہ بہت دور ہے وہ بہت دور ہے ○ زندگی تو صرف ہماری دنیا کی زندگی ہے،

کافروں کا حضرت ہود عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام پر اعتراض

نَمُوْتُ وَ نَحْيَا وَ مَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿٣٧﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا

نَمُوْتُ	وَ	نَحْيَا	وَ	مَا	نَحْنُ	بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿٣٧﴾	اِنْ	هُوَ (2)	اِلَّا
ہم مرتے ہیں	اور	جیتے ہیں	اور	نہیں	ہم	اٹھائے جانے والے	نہیں	وہ	مگر

ہم مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور ہم اٹھائے جانے والے نہیں ہیں ○ یہ تو صرف

رَجُلُ ِۨافْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَّ مَا نَحْنُ لَهٗ

رَجُلُ ِۨافْتَرٰى	عَلَى اللّٰهِ	كَذِبًا	وَّ	مَا	نَحْنُ	لَهٗ
ایک آدمی اس نے بہتان باندھا ہے	اللہ پر	جھوٹ	اور	نہیں	ہم	اس کا

ایک ایسا مرد ہے جس نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے اور ہم اس کا

حضرت ہود عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی دعا اور انہیں جواب

بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿٣٨﴾ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا

بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿٣٨﴾	قَالَ	رَبِّ	انْصُرْنِيْ	بِمَا
یقین کرنے والے	(رسول نے) عرض کی	اے میرے رب	مدد فرما میری	(اس) وجہ سے کہ

یقین کرنے والے نہیں ہیں ○ عرض کی: اے میرے رب! میری مدد فرما

كَذَّبُوْنِ ﴿٣٩﴾ قَالَ عَمَّا قَلِيْلٍ لَّيُصْبِحُنَّ نٰدِمِيْنَ ﴿٤٠﴾

كَذَّبُوْنِ ﴿٣٩﴾	قَالَ	عَمَّا قَلِيْلٍ	لَّيُصْبِحُنَّ	نٰدِمِيْنَ ﴿٤٠﴾
انہوں نے جھٹلایا ہے مجھے	(اللہ نے) فرمایا	تھوڑی (دیر) میں	ضرور وہ ہو جائیں گے	پچھتانے والے

کیونکہ انہوں نے مجھے جھٹلایا ہے ○ اللہ نے فرمایا: تھوڑی دیر میں یہ پچھتانے والے ہو جائیں گے ○

1......خود کو عقلِ کُل سمجھنا اور حق بات کو کسی صورت تسلیم نہ کرنا بد عقلی، نادانی اور کفار کا طرزِ عمل ہے۔فی زمانہ ایسے لوگوں کی کمی نہیں جو اپنی سوچ کے علاوہ کسی چیز کو صحیح ماننے پر تیار نہیں، یہاں تک کہ صحابہ و تابعین و سلف صالحین پر بھی اعتراض کرنے سے نہیں ڈرتے جبکہ دینی عقائد و اعمال نیز دینی حلیے، علمائے دین اور عاملینِ دین پر اعتراض کرنا تو ایک فیشن بن چکا ہے، لیکن اتنا یاد رکھیں کہ مرنے کے بعد ایک دن خدا کو ان حرکتوں کا جواب دینا ہے۔ 2......کافر سرداروں نے حضرت ہود عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے بارے میں کہا کہ یہ ایک ایسا آدمی ہے جس نے خود کو اللہ تعالیٰ کا نبی بتا کر اور مرنے کے بعد زندہ ہونے کی خبر دے کر

قومِ ثمود کی ہلاکت

فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً ۚ فَبُعْدًا

فَاَخَذَتْهُمُ	الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ	فَجَعَلْنٰهُمْ	غُثَآءً	فَبُعْدًا
تو پکڑ لیا انہیں	سچی چنگھاڑ (نے)	تو ہم نے بنا دیا انہیں	سوکھی گھاس کوڑا	تو دوری ہو

تو سچی چنگھاڑ نے انہیں پکڑ لیا تو ہم نے انہیں سوکھی گھاس کوڑا بنا دیا تو ظالم لوگوں

مزید قوموں کی ہلاکت اور رسولوں کا اجمالی تذکرہ

لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۱﴾ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿۴۲﴾ؕ

لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۱﴾	ثُمَّ	اَنْشَاْنَا	مِنْۢ بَعْدِهِمْ	قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿۴۲﴾
ظالم لوگوں کے لئے	پھر	ہم نے پیدا کیں	ان کے بعد	دوسری قومیں

کیلئے دوری ہو ○ پھر ان کے بعد ہم نے دوسری بہت سی قومیں پیدا کیں ○

مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ﴿۴۳﴾ؕ ثُمَّ اَرْسَلْنَا

مَا تَسْبِقُ	مِنْ اُمَّةٍ	اَجَلَهَا	وَ	مَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ﴿۴۳﴾	ثُمَّ	اَرْسَلْنَا
پہلے نہیں جاتی	کوئی امت	اپنی مدت (سے)	اور	نہ وہ پیچھے رہتے ہیں	پھر	ہم نے بھیجے

کوئی امت اپنی مدت سے نہ پہلے جاتی ہے اور نہ وہ پیچھے رہتے ہیں ○ پھر ہم نے لگاتار

رُسُلَنَا تَتْرَا ؕ كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ

رُسُلَنَا	تَتْرَا	كُلَّمَا	جَآءَ	اُمَّةً	رَّسُوْلُهَا	كَذَّبُوْهُ [1]
اپنے رسول	لگاتار	جب کبھی	آیا	کسی امت (کے پاس)	اس کا رسول	انہوں نے جھٹلایا اسے

اپنے رسول بھیجے۔ جب کبھی کسی امت کے پاس اس کا رسول آیا تو انہوں نے اسے جھٹلایا

فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ ۚ فَبُعْدًا

فَاَتْبَعْنَا	بَعْضَهُمْ	بَعْضًا	وَّ	جَعَلْنٰهُمْ	اَحَادِيْثَ	فَبُعْدًا
تو ہم نے پیچھے کیا	ان کے بعض (کو)	بعض (کے)	اور	بنا ڈالا انہیں	داستانیں	تو دوری ہو

تو ہم نے ایک کو دوسرے سے ملا دیا اور انہیں داستانیں بنا ڈالا تو

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اللہ عَزَّوَجَلَّ پر جھوٹ باندھا ہے اور ہم اس کی بات کا یقین کرنے والے نہیں ہیں۔

1 ...... یہاں تنبیہ کی گئی ہے کہ پہلی قوموں نے نبیوں کو جھٹلایا تو انہیں ہلاک کرکے قصے کہانیاں بنا دیا گیا، محمد رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تکذیب کرکے تمہارا بھی کہیں یہی حال نہ ہو۔

لِّقَوْمٍ لَّا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۴﴾ ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى وَ اَخَاهُ

لِّقَوْمٍ	لَّا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۴﴾	ثُمَّ	اَرْسَلْنَا	مُوْسٰى	وَ	اَخَاهُ
(ان) لوگوں کیلئے	جو ایمان نہیں لاتے	پھر	ہم نے بھیجا	موسیٰ	اور	اس کے بھائی

ایمان نہ لانے والے دور ہوں ○ پھر ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی ہارون کو

هٰرُوْنَ ۙ بِاٰیٰتِنَا وَ سُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿۴۵﴾ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ مَلَا۠ىِٕهٖ

هٰرُوْنَ	بِاٰیٰتِنَا وَ سُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿۴۵﴾ (1)	اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ مَلَا۠ىِٕهٖ
ہارون (کو)	اپنی آیتوں اور روشن دلیل کے ساتھ	فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف

اپنی آیتوں اور روشن دلیل کے ساتھ بھیجا ○ فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف

فَاسْتَكْبَرُوْا وَ كَانُوْا قَوْمًا عَالِیْنَ ﴿۴۶﴾ ج فَقَالُوْۤا اَنُؤْمِنُ

فَاسْتَكْبَرُوْا	وَ	كَانُوْا	قَوْمًا عَالِیْنَ ﴿۴۶﴾	فَقَالُوْۤا	اَنُؤْمِنُ
تو انہوں نے تکبر کیا	اور	وہ تھے	غلبہ پائے ہوئے لوگ	تو انہوں نے کہا	کیا ہم ایمان لے آئیں

تو انہوں نے تکبر کیا اور وہ غلبہ پائے ہوئے لوگ تھے ○ تو کہنے لگے: کیا ہم اپنے جیسے

لِبَشَرَیْنِ مِثْلِنَا وَ قَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ﴿۴۷﴾ ج

لِبَشَرَیْنِ مِثْلِنَا	وَ	قَوْمُهُمَا	لَنَا	عٰبِدُوْنَ ﴿۴۷﴾
اپنے جیسے دو آدمیوں پر	اور (حالانکہ)	ان دونوں کی قوم	ہماری	اطاعت گزار، خدمتگار (ہے)

دو آدمیوں پر ایمان لے آئیں حالانکہ ان کی قوم ہماری اطاعت گزار ہے ○

فَكَذَّبُوْهُمَا فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِیْنَ ﴿۴۸﴾ وَ لَقَدْ

فَكَذَّبُوْهُمَا	فَكَانُوْا	مِنَ الْمُهْلَكِیْنَ ﴿۴۸﴾	وَ	لَقَدْ
تو انہوں نے جھٹلایا ان دونوں کو	تو ہو گئے	ہلاک کئے جانے والوں میں سے	اور	ضرور بیشک

تو انہوں نے ان دونوں کو جھٹلایا تو ہلاک کئے جانے والوں میں سے ہو گئے ○ اور بیشک

(1) ......یہاں آیات سے مراد معجزات اور روشن دلیل سے مراد عصا ہے، یہ بھی اگرچہ معجزات میں داخل ہے لیکن بہت منفرد ہونے کی وجہ سے اسے جدا ذکر کیا گیا ہے۔

اٰتَیْنَا مُوْسَی الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ یَهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَ جَعَلْنَا

اٰتَیْنَا	مُوْسَی	الْكِتٰبَ	لَعَلَّهُمْ	یَهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾	وَ	جَعَلْنَا
ہم نے عطا کی	موسیٰ (کو)	کتاب	تا کہ وہ (بنی اسرائیل)	ہدایت پا جائیں	اور	ہم نے بنا دیا

ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی تا کہ (بنی اسرائیل) ہدایت پا جائیں ○ اور ہم نے

ابْنَ مَرْیَمَ وَ اُمَّهٗۤ اٰیَةً وَّ اٰوَیْنٰهُمَاۤ اِلٰی رَبْوَةٍ

ابْنَ مَرْیَمَ	وَ	اُمَّهٗ	اٰیَةً[1]	وَّ	اٰوَیْنٰهُمَاۤ	اِلٰی رَبْوَةٍ
مریم کے بیٹے	اور	اس (بیٹے) کی ماں (کو)	نشانی	اور	ٹھکانہ دیا انہیں	ایک بلند زمین کی طرف

مریم اور اس کے بیٹے کو نشانی بنا دیا اور انہیں ایک بلند،

ذَاتِ قَرَارٍ وَّ مَعِیْنٍ ﴿۵۰﴾ ع یٰۤاَیُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا

ذَاتِ قَرَارٍ	وَّ	مَعِیْنٍ ﴿۵۰﴾	یٰۤاَیُّهَا	الرُّسُلُ	كُلُوْا
ٹھہرنے کے لائق	اور	آنکھوں کے سامنے بہتے پانی (والی)	اے	رسولو	کھاؤ

رہائش کے قابل اور آنکھوں کے سامنے بہتے پانی والی سرزمین میں ٹھکانہ دیا ○ اے رسولو! پاکیزہ چیزیں

مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَ اعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

مِنَ الطَّیِّبٰتِ	وَ	اعْمَلُوْا[2]	صَالِحًا	اِنِّیْ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ
پاکیزہ چیزوں سے	اور	عمل کرو	اچھا، نیک	بیشک میں	(اس) کو جو	تم عمل کرتے ہو

کھاؤ اور اچھا کام کرو، بیشک میں تمہارے کاموں کو

عَلِیْمٌ ﴿۵۱﴾ ؕ وَ اِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ اَنَا

عَلِیْمٌ ﴿۵۱﴾	وَ	اِنَّ	هٰذِهٖۤ	اُمَّتُكُمْ	اُمَّةً وَّاحِدَةً	وَّ	اَنَا
جاننے والا (ہوں)	اور	بیشک	یہ (اسلام)	تمہارا دین	ایک ہی دین (ہے)	اور	میں

جانتا ہوں ○ اور بیشک یہ تمہارا دین ایک ہی دین ہے اور میں

1 ...... حضرت مریم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نشانی ہونا اس طور پر ہے کہ انہیں کسی مرد نے نہ چھوا لیکن اس کے باوجود اللّٰہ تعالیٰ نے ان کے پیٹ میں حمل پیدا فرما دیا اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا نشانی ہونا اس طور پر ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ نے انہیں بغیر باپ کے پیدا فرمایا، جھولے میں انہیں کلام کرنے کی طاقت دی اور ان کے دست اقدس سے پیدائشی اندھوں اور کوڑھ کے مریضوں کو شفا دی اور مردوں کو زندہ فرمایا۔ 2 ..... انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جیسی بارگاہِ الٰہی کی مقرب ترین ہستیوں پر بھی عبادات فرض تھیں، لہٰذا کوئی شخص خواہ وہ کسی درجہ کا ہو عبادت سے مستغنی نہیں ہو سکتا۔

دین سے متعلق امتوں کا رویہ

رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ﴿٥٢﴾ فَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ

رَبُّكُمْ	فَاتَّقُوْنِ ﴿٥٢﴾	فَتَقَطَّعُوْٓا	اَمْرَهُمْ	بَيْنَهُمْ
تمہارا رب (ہوں)	تو تم ڈرو مجھ سے	تو انہوں نے کاٹ کر ٹکڑے کر دیا	اپنا امر (دین)	اپنے درمیان

تمہارا رب ہوں تو مجھ سے ڈرو○ تو ان کی امتوں نے اپنے دین کو آپس میں

زُبُرًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿٥٣﴾

زُبُرًا	كُلُّ حِزْبٍۭ	بِمَا	لَدَيْهِمْ	فَرِحُوْنَ ﴿٥٣﴾
ٹکڑے ٹکڑے	تمام گروہ	(اس) پر جو	ان کے پاس (ہے)	خوش ہیں

ٹکڑے ٹکڑے کر لیا، ہر گروہ اس پر خوش ہے جو اس کے پاس ہے○

حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کو تسلی

کفار پر نعمتوں کی بہتات رضائے الٰہی کی دلیل نہیں

فَذَرْهُمْ فِيْ غَمْرَتِهِمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿٥٤﴾ اَيَحْسَبُوْنَ

فَذَرْهُمْ	فِيْ غَمْرَتِهِمْ	حَتّٰى حِيْنٍ ﴿٥٤﴾	اَيَحْسَبُوْنَ
تو تم چھوڑ دو انہیں	ان کی جہالت (گمراہی) میں	ایک مدت تک	کیا وہ گمان کر رہے ہیں

تو تم انہیں ایک مدت تک ان کی گمراہی میں چھوڑ دو○ کیا یہ خیال کر رہے ہیں

اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّ بَنِيْنَ ﴿٥٥﴾ ۙ نُسَارِعُ

اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ	مِنْ مَّالٍ وَّ بَنِيْنَ ﴿٥٥﴾	نُسَارِعُ
کہ جس کے ساتھ ہم مدد کر رہے ہیں ان کی	(یعنی) مال اور بیٹوں سے	(تو) ہم جلدی کر رہے ہیں

کہ وہ جو ہم مال اور بیٹوں کے ساتھ ان کی مدد کر رہے ہیں○ تو یہ ہم ان کیلئے

کامل ایمان والوں کی 5 صفات

لَهُمْ فِي الْخَيْرٰتِ ؕ بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ﴿٥٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ

لَهُمْ	فِي الْخَيْرٰتِ	بَلْ	لَّا يَشْعُرُوْنَ ﴿٥٦﴾ (1)	اِنَّ	الَّذِيْنَ	هُمْ
ان کے لئے	بھلائیوں میں	بلکہ	انہیں خبر نہیں	بیشک	وہ لوگ جو	وہ

بھلائیوں میں جلدی کر رہے ہیں؟ بلکہ انہیں خبر نہیں○ بیشک وہ جو

1 ... کفار کے پاس مال اور اولاد کی کثرت اللہ تعالیٰ کے ان سے راضی ہونے کی دلیل نہیں بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں ڈھیل ہے۔ فی زمانہ کفار کی دنیوی علوم و فنون میں ترقی اور مال و دولت کی بہتات دیکھ بعض حضرات یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے جبھی تو وہ اس قدر ترقی یافتہ ہیں۔ یہ غلط فہمی ہے ورنہ تو فرعون و نمرود کو بھی عذاب سے پہلے خدا کا پسندیدہ بندہ مان لینا چاہئے کہ یہ سب کچھ تو ان کے پاس بھی تھا تو جب وہ دنیوی ترقی کے باوجود خدا کے دشمن ہی تھے، پسندیدہ بندے نہیں تو آج کے کفار اسی ترقی و خوشحالی سے خدا کے پسندیدہ کیوں بن گئے۔

مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَ الَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ

مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ	مُّشْفِقُوْنَ ﴿۵۷﴾	وَ	الَّذِيْنَ	هُمْ	بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ
اپنے رب کے خوف سے	ڈرنے والے (ہیں)	اور	وہ لوگ جو	وہ	اپنے رب کی آیتوں پر

اپنے رب کے ڈر سے خوفزدہ ہیں ○ اور وہ جو اپنے رب کی آیتوں پر

يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۸﴾ وَ الَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَ

يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۸﴾	وَ	الَّذِيْنَ	هُمْ	بِرَبِّهِمْ	لَا يُشْرِكُوْنَ ﴿۵۹﴾	وَ
ایمان لاتے ہیں	اور	وہ لوگ جو	وہ	اپنے رب کے ساتھ	(کسی کو) شریک نہیں کرتے	اور

ایمان لاتے ہیں ○ اور وہ جو اپنے رب کے ساتھ (کسی کو) شریک نہیں کرتے ○ اور

الَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَاۤ اٰتَوْا وَّ قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ

الَّذِيْنَ	يُؤْتُوْنَ	مَاۤ	اٰتَوْا	وَّ	قُلُوْبُهُمْ	وَجِلَةٌ(1)
وہ لوگ جو	دیتے ہیں	جو کچھ	انہوں نے دیا	اور (جبکہ)	ان کے دل	ڈر رہے ہیں

وہ جنہوں نے جو کچھ دیا وہ اس حال میں دیتے ہیں کہ ان کے دل اس بات سے ڈر رہے ہیں

اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ﴿۶۰﴾ اُولٰٓىِٕكَ يُسٰرِعُوْنَ

اَنَّهُمْ	اِلٰى رَبِّهِمْ	رٰجِعُوْنَ ﴿۶۰﴾	اُولٰٓىِٕكَ	يُسٰرِعُوْنَ
(اس سے) کہ وہ	اپنے رب کی طرف	لوٹنے والے (ہیں)	یہ لوگ	جلدی کرتے ہیں

کہ وہ اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں ○ یہ لوگ بھلائیوں میں

فِی الْخَيْرٰتِ وَ هُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَ لَا نُكَلِّفُ

فِی الْخَيْرٰتِ	وَ	هُمْ	لَهَا	سٰبِقُوْنَ ﴿۶۱﴾	وَ	لَا نُكَلِّفُ
بھلائیوں میں	اور	وہی	ان کے لیے	آگے بڑھنے والے (ہیں)	اور	ہم بوجھ نہیں رکھتے

جلدی کرتے ہیں اور یہی بھلائیوں کی طرف سبقت لے جانے والے ہیں ○ اور ہم کسی جان پر

ایمان والوں کو بشارت

1 ... پہلے زمانے کے لوگ شب و روز عبادت میں گزارتے اور پھر بھی ڈرتے تھے کہ کہیں ان کے عمل نامقبول نہ ہو جائیں لیکن آج کی صورتِ حال ایسی ہے جیسی ایک روایت میں بیان کی گئی ہے۔ ”لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں قرآنِ پاک ان کے دلوں میں ایسے پرانا ہو جائے گا جیسے بدن پر کپڑے پرانے ہو جاتے ہیں، ان کے تمام کام لالچ کی وجہ سے ہوں گے جس میں خوف نہیں ہو گا، اگر ان میں سے کوئی اچھا عمل کرے گا تو کہے گا یہ مقبول ہو گا اور اگر برائی کرے گا تو کہے گا میری بخشش ہو جائے گی۔ (احیاء علوم الدین، ۳/۴۷۴)

نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَ لَدَيْنَا كِتٰبٌ

نَفْسًا	اِلَّا	وُسْعَهَا[1]	وَ	لَدَيْنَا	كِتٰبٌ
کسی جان (پر)	مگر	اس کی طاقت (کے مطابق)	اور	ہمارے پاس	ایک کتاب (ہے)

اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں رکھتے اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے

يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۶۲﴾ بَلْ قُلُوْبُهُمْ

يَّنْطِقُ	بِالْحَقِّ	وَ	هُمْ	لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۶۲﴾	بَلْ	قُلُوْبُهُمْ
جو بیان کرتی ہے	حق	اور	وہ	ان پر ظلم نہ کیا جائے گا	بلکہ	ان (کافروں) کے دل

جو حق بیان کرتی ہے اور ان پر ظلم نہ ہو گا ○ بلکہ کافروں کے دل

فِيْ غَمْرَةٍ مِّنْ هٰذَا وَ لَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ

فِيْ غَمْرَةٍ	مِّنْ هٰذَا	وَ	لَهُمْ	اَعْمَالٌ	مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ
غفلت میں (ہیں)	اس (قرآن) سے	اور	ان کے	کام	ان (مسلمانوں کے اعمال) کے علاوہ (ہیں)

اس قرآن سے غفلت میں ہیں اور کافروں کے کام ان اعمال کے علاوہ ہیں

هُمْ لَهَا عٰمِلُوْنَ ﴿۶۳﴾ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ

هُمْ لَهَا	عٰمِلُوْنَ ﴿۶۳﴾	حَتّٰۤى	اِذَاۤ	اَخَذْنَا	مُتْرَفِيْهِمْ
جن کو وہ	کررہے (ہیں)	یہاں تک کہ	جب	ہم نے پکڑا	ان کے خوشحال لوگوں (کو)

جنہیں یہ کررہے ہیں ○ یہاں تک کہ جب ہم نے ان کے خوشحال لوگوں کو عذاب میں

بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ يَجْـَٔرُوْنَ ﴿۶۴﴾ لَا تَجْـَٔرُوا الْيَوْمَ قف اِنَّكُمْ

بِالْعَذَابِ[2]	اِذَا	هُمْ	يَجْـَٔرُوْنَ ﴿۶۴﴾	لَا تَجْـَٔرُوا	الْيَوْمَ	اِنَّكُمْ
عذاب میں	(تو) جبھی	وہ	فریاد کرنے لگے	تم فریاد نہ کرو	آج	بیشک تم

پکڑا تو جبھی وہ فریاد کرنے لگے ○ آج فریاد نہ کرو، بیشک

1 ..... یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل اور احسان ہے کہ وہ اپنے بندوں پر ان کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہمیں عبادات و معاملات کے متعلق وہی احکام دیئے گئے ہیں جن پر ہم عمل کرسکتے ہیں۔ اپنی سستی اور کوتاہی کو اس حیلے کا ذریعہ نہ بنایا جائے کہ دینی احکام پر عمل کرنا آج کے زمانے میں بڑا مشکل ہے۔ 2 ..... یہاں عذاب سے مراد بدر کے دن قتل کیا جانا ہے اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد فاقوں اور بھوک کی وہ مصیبت ہے جو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دعا سے ان پر مسلط کی گئی اور اس کی وجہ سے ان کی حالت یہاں تک پہنچ گئی تھی کہ وہ کتے اور مردار تک کھا گئے۔

مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۶۵﴾ قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ

مِّنَّا	لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۶۵﴾	قَدْ	كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى	عَلَيْكُمْ
ہماری طرف سے	تمہاری مدد نہیں کی جائے گی	بیشک	میری آیتیں پڑھی جاتی تھیں	تم پر

ہماری طرف سے تمہاری مدد نہیں کی جائے گی ○ بیشک میری آیات کی تمہارے سامنے تلاوت کی جاتی تھی

فَكُنْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ ﴿۶۶﴾ مُسْتَكْبِرِيْنَ ۖۗ بِهٖ

فَكُنْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ ﴿۶۶﴾	مُسْتَكْبِرِيْنَ	بِهٖ
تو تم اپنی ایڑیوں کے بل الٹے پلٹ جاتے تھے	تکبر کرتے	اس (خانہ کعبہ کی خدمت) پر

تو تم اپنی ایڑیوں کے بل الٹے پلٹتے تھے ○ خانہ کعبہ کی خدمت پر ڈینگیں مارتے،

سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ ﴿۶۷﴾ اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا

سٰمِرًا	تَهْجُرُوْنَ ﴿۶۷﴾	اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا
رات کو الٹی سیدھی باتیں کرتے	(حق کو) چھوڑتے ہوئے	تو کیا اُنہوں نے غور و فکر نہیں کیا

رات کو الٹی سیدھی باتیں ہانکتے، (حق کو) چھوڑتے ہوئے ○ کیا اُنہوں نے قرآن میں

الْقَوْلَ اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ يَاْتِ اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۶۸﴾

الْقَوْلَ	اَمْ	جَآءَهُمْ	مَّا	لَمْ يَاْتِ	اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۶۸﴾ [1]
بات (یعنی قرآن میں)	یا	آیا ان کے پاس	وہ جو	نہ آیا تھا	ان کے پہلے باپ دادا (کے پاس)

غور و فکر نہیں کیا؟ یا کیا اُن کے پاس وہ آیا جو اُن کے باپ دادا کے پاس نہ آیا تھا؟ ○

اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۶۹﴾ اَمْ

اَمْ	لَمْ يَعْرِفُوْا	رَسُوْلَهُمْ	فَهُمْ	لَهٗ	مُنْكِرُوْنَ ﴿۶۹﴾	اَمْ
یا	انہوں نے نہیں پہچانا	اپنے رسول (کو)	تو وہ	اس کا	انکار کرنے والے (ہیں)	یا

یا کیا اُنہوں نے اپنے رسول کو پہچانا نہیں ہے؟ تو وہ اس کا انکار کر رہے ہیں ○ یا

اتباعِ حق سے اعراض کرنے پر کفار کو زجر و ملامت

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف نسبتِ جنون کا رد

انکارِ رسالت میں کفار کی ہٹ دھرمی

[1]...... یعنی رسول کا تشریف لانا ایسی نرالی بات نہیں ہے جو کبھی پہلے زمانے میں ہوئی ہی نہ ہو جس کی بنا پر کفار یہ کہہ کر ایمان لانے سے انکار کر دیں کہ ہمیں خبر ہی نہ تھی کہ رسول بھی آیا کرتے ہیں۔ اگر کبھی پہلے کوئی رسول آیا ہوتا اور ہم نے اس کا تذکرہ سنا ہوتا تو ہم کیوں اس رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو نہ مانتے۔

يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلْ جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ وَ

يَقُوْلُوْنَ	بِهٖ	جِنَّةٌ	بَلْ	جَآءَهُمْ	بِالْحَقِّ	وَ
وہ کہتے ہیں	اس (رسول) پر	جنون (طاری ہے)	بلکہ	وہ آیا ان کے پاس	حق کے ساتھ	اور

وہ کہتے ہیں کہ اس رسول پر جنون طاری ہے بلکہ وہ تو ان کے پاس حق کے ساتھ تشریف لائے ہیں اور

اَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ۝۷۰ وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ

اَكْثَرُهُمْ	لِلْحَقِّ	كٰرِهُوْنَ ۝۷۰	وَ	لَوِ	اتَّبَعَ	الْحَقُّ
ان (کافروں) میں اکثر	حق کو	ناپسند کرنے والے (ہیں)	اور	اگر	پیروی کرتا	حق

ان کافروں میں اکثر حق کو ناپسند کرنے والے ہیں ○ اور اگر حق ان کی خواہشوں کی

اَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ

اَهْوَآءَهُمْ[1]	لَفَسَدَتِ	السَّمٰوٰتُ	وَ	الْاَرْضُ	وَ	مَنْ
ان کی خواہشات (کی)	(تو) ضرور تباہ ہو جاتے	آسمان	اور	زمین	اور	جو کوئی

پیروی کرتا تو ضرور آسمان اور زمین اور جو کوئی

فِيْهِنَّ ؕ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ

فِيْهِنَّ	بَلْ	اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ	فَهُمْ	عَنْ ذِكْرِهِمْ
ان میں (ہیں)	بلکہ	ہم لائے ان کے پاس ان کی نصیحت	تو وہ	اپنی نصیحت (ہی) سے

ان میں ہیں سب تباہ ہو جاتے بلکہ ہم تو ان کے پاس ان کی نصیحت لائے ہیں تو وہ اپنی نصیحت ہی سے

مُّعْرِضُوْنَ ۝۷۱ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ

مُّعْرِضُوْنَ ۝۷۱	اَمْ	تَسْـَٔلُهُمْ	خَرْجًا	فَخَرَاجُ رَبِّكَ
منہ پھیرے ہوئے (ہیں)	کیا	تم مانگتے ہو ان سے	کچھ اجرت	تو تمہارے رب کا اجر

منہ پھیرے ہوئے ہیں ○ کیا تم ان سے کچھ اجرت مانگتے ہو؟ تو تمہارے رب کا اجر

قرآن خواہشاتِ کفار کے تابع نہیں

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا کمال اخلاص

1 ...... یعنی اگر قرآنِ پاک میں کفر کی خواہشات و نظریات کے مطابق مضامین ہوتے جیسے ایک سے زیادہ خدا ہونا وغیرہ، تو کائنات کا نظام تباہ ہو کر رہ جاتا کیونکہ قرآنِ مجید سچی کتاب ہے اور اس میں جو چیز مذکور ہے وہ حقیقت بھی ہے، اب اگر قرآن میں دو خدا لکھے ہوتے تو حقیقت میں بھی دو ہوتے لیکن اگر ایسا ہوتا اور ہر خدا کا حکم دوسرے کے مختلف ہوتا تو اب اگر سب کے ارادے ایک ہی وقت میں پورے ہوتے تو ساری کائنات تباہ ہو جاتی۔ خلاصہ یہ کہ قرآن حق کے بیان اور نصیحت پر مشتمل ہے لہٰذا جو اس میں مذکور ہے اسی کو تسلیم کیا جائے۔

صراطِ مستقیم کے داعی

خَيْرٌ ۖ وَّهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۷۲﴾ وَاِنَّكَ

خَيْرٌ	وَّ	هُوَ	خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۷۲﴾	وَ	اِنَّكَ
سب سے بہتر (ہے)	اور	وہ	سب سے بہتر روزی دینے والا (ہے)	اور	بیشک تم

سب سے بہتر ہے اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے ○ اور بیشک تم

سیدھی راہ سے کنارہ کش لوگ

لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۷۳﴾ وَاِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

لَتَدْعُوْهُمْ	اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۷۳﴾	وَ	اِنَّ	الَّذِيْنَ	لَا يُؤْمِنُوْنَ
ضرور بلاتے ہو انہیں	سیدھے راستے کی طرف	اور	بیشک	وہ لوگ جو	ایمان نہیں لاتے

انہیں سیدھی راہ کی طرف بلاتے ہو ○ اور بیشک جو آخرت پر

مصیبت ٹلنے کے بعد کفار کا دوبارہ سرکشی

بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ ﴿۷۴﴾ وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَ

بِالْاٰخِرَةِ [1]	عَنِ الصِّرَاطِ	لَنٰكِبُوْنَ ﴿۷۴﴾	وَ	لَوْ	رَحِمْنٰهُمْ	وَ
آخرت پر	(سیدھی) راہ سے	ضرور کترائے ہوئے (ہیں)	اور	اگر	ہم رحم فرماتے ان پر	اور

ایمان نہیں لاتے وہ ضرور سیدھی راہ سے کترائے ہوئے ہیں ○ اور اگر ہم ان پر رحم فرماتے اور

كَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ

كَشَفْنَا	مَا	بِهِمْ	مِّنْ ضُرٍّ	لَّلَجُّوْا	فِيْ طُغْيَانِهِمْ
ٹال دیتے	جو	ان پر (پڑی تھی)	مصیبت	(تو) ضرور ڈھیٹ پن کرتے	اپنی سرکشی میں

جو مصیبت ان پر پڑی تھی وہ ٹال دیتے تو یہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے ہوئے

مصیبت کے موقع پر کفار کی اطاعتِ الٰہی سے روگردانی

يَعْمَهُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا

يَعْمَهُوْنَ ﴿۷۵﴾	وَ	لَقَدْ	اَخَذْنٰهُمْ	بِالْعَذَابِ	فَمَا اسْتَكَانُوْا
بھٹکتے ہوئے	اور	ضرور بیشک	ہم نے پکڑا انہیں	عذاب میں	تو نہ وہ جھکے

ضرور ڈھیٹ پن کرتے ○ اور بیشک ہم نے انہیں عذاب میں گرفتار کر دیا تو وہ نہ تب اپنے رب کے حضور

[1]..... آخرت پر ایمان اور قیامت کی ہولناکیوں کا خوف راہِ حق تلاش کرنے اور اس پر چلنے کا بہت مضبوط ذریعہ ہے۔ جس کے دل سے قیامت کا خوف نکل گیا اس کا سیدھے راستے پر چلنا ممکن نہیں۔ سلف صالحین قیامت سے بہت ڈرتے تھے، مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے سورۂ ''اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ'' کی تلاوت فرمائی (جس میں قیامت کی ہولناکیوں کا ذکر ہے) جب اس آیت ''وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ'' (اور جب نامۂ اعمال کھولے جائیں گے) پر پہنچے تو (غلبۂ خوف کی وجہ سے) بیہوش ہو کر گر پڑے۔ (احیاء علوم الدین، ۴/ ۲۲۶)

مبتلائے عذاب کفار کی ناامیدی

لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ ۝۷۶ حَتّٰۤى اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ

لِرَبِّهِمْ	وَ	مَا يَتَضَرَّعُوْنَ ۝۷۶	حَتّٰۤى	اِذَا	فَتَحْنَا	عَلَيْهِمْ
اپنے رب کے حضور	اور	نہ (اب) عاجزی کررہے ہیں	یہاں تک کہ	جب	ہم کھولتے ہیں	ان پر

جھکے اور نہ ہی (اب) عاجزی کررہے ہیں ○ یہاں تک کہ جب ہم اُن پر کسی سخت عذاب والا

اعضاء کی نعمتیں اور مخلوق کی ناشکری

بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ اِذَا هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ۝۷۷ وَهُوَ

بَابًا	ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ	اِذَا	هُمْ	فِيْهِ	مُبْلِسُوْنَ ۝۷۷	وَ	هُوَ
دروازہ	کسی سخت عذاب والا	(تو) اس وقت	وہ	اس میں	ناامید ہونے والے (ہیں)	اور	وہی (ہے)

دروازہ کھولتے ہیں تو اس وقت وہ اس میں ناامید پڑے ہوتے ہیں ○ اور وہی ہے

الَّذِيْۤ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا

الَّذِيْۤ	اَنْشَاَ	لَكُمُ	السَّمْعَ	وَ	الْاَبْصَارَ	وَ	الْاَفْـِٕدَةَ	قَلِيْلًا مَّا
جس نے	بنائے	تمہارے لیے	کان	اور	آنکھیں	اور	دل	بہت ہی کم

جس نے تمہارے لیے کان اور آنکھیں اور دل بنائے، تم بہت ہی کم

وقوعِ قیامت کی طرف اشارہ

تَشْكُرُوْنَ ۝۷۸ وَهُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ

تَشْكُرُوْنَ ۝۷۸ [(1)]	وَ	هُوَ	الَّذِيْ	ذَرَاَكُمْ	فِي الْاَرْضِ	وَ	اِلَيْهِ
تم شکر ادا کرتے ہو	اور	وہی (ہے)	جس نے	پھیلایا تمہیں	زمین میں	اور	اسی کی طرف

شکر ادا کرتے ہو ○ اور وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلایا اور اسی کی طرف

قدرتِ الٰہی کی نشانیاں

تُحْشَرُوْنَ ۝۷۹ وَهُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَ

تُحْشَرُوْنَ ۝۷۹	وَ	هُوَ	الَّذِيْ	يُحْيٖ	وَ	يُمِيْتُ	وَ
تمہیں اٹھایا جائے گا	اور	وہی (ہے)	جو	زندہ کرتا ہے	اور	موت دیتا ہے	اور

تمہیں اٹھایا جائے گا ○ اور وہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے،

(1)...... کانوں کی تخلیق کا ایک مقصد حق سن کر ہدایت پانا ہے اور آنکھوں کا ایک مقصد ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت پر دلالت کرنے والی نشانیوں کا مشاہدہ کیا جائے اور دلوں کی تخلیق کا ایک مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرتوں میں غور و فکر کیا جائے۔ اب جس نے ان نعمتوں کو ان کے مقصد میں استعمال نہ کیا تو اس نے ناشکری کی اور حقیقت یہی ہے کہ لوگ بہت کم شکر ادا کرتے ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے: جس نے صبح کے وقت یہ کہا ''اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ'' تو اس نے اپنے دن کا شکر ادا کر دیا اور جس نے شام کے وقت ایسا کہا تو اس نے اپنی رات کا شکر ادا کر دیا۔ (سنن ابو داؤد، ۴/ ۴۱۳، الحدیث: ۵۰۷۳)

انکارِ قیامت میں کفار کا حال

لَهُ اخْتِلَافُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۸۰ بَلْ قَالُوْا

قَالُوْا	بَلْ	اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۸۰	اخْتِلَافُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ	لَهُ
انہوں نے کہا	بلکہ	تو کیا تم سمجھتے نہیں	رات اور دن کا تبدیل ہونا	اسی کے لئے (ہے)

رات اور دن کا تبدیل ہونا اسی کے اختیار میں ہے۔ تو کیا تم سمجھتے نہیں ؟○ بلکہ انہوں نے وہی بات

مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ ۝۸۱ قَالُوْٓا ءَاِذَا مِتْنَا

مِتْنَا	ءَاِذَا	قَالُوْٓا	الْاَوَّلُوْنَ ۝۸۱	قَالَ	مَا	مِثْلَ
ہم مر جائیں گے	کیا جب	انہوں نے کہا تھا	پہلے لوگ	کہتے تھے	جو	(اس کے) جیسا

کہی جو پہلے والے کہتے تھے ○ انہوں نے کہا تھا: کیا جب ہم مر جائیں گے

وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝۸۲ لَقَدْ

لَقَدْ	لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝۸۲	ءَاِنَّا	عِظَامًا	وَّ	تُرَابًا	كُنَّا	وَ
ضرور بیشک	ضرور اٹھائے جائیں گے	(تو) کیا بیشک ہم	ہڈیاں	اور	مٹی	ہو جائیں گے	اور

اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا پھر ہم اٹھائے جائیں گے ؟○ بیشک

وُعِدْنَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا هٰذَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ

اِلَّآ	هٰذَآ	اِنْ	مِنْ قَبْلُ	هٰذَا	اٰبَآؤُنَا	وَ	نَحْنُ	وُعِدْنَا
مگر	یہ	نہیں	(اس سے) پہلے	یہ	ہمارے باپ دادا (کو)	اور	ہمیں	وعدہ دیا گیا

ہمیں اور ہم سے پہلے ہمارے باپ دادا کو یہ وعدہ دیا گیا، یہ تو صرف

کفار کا فکری تضاد اور حقیقت حال کا بیان

اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝۸۳ قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَآ اِنْ

اِنْ	فِيْهَآ	مَنْ	وَ	لِّمَنِ الْاَرْضُ	قُلْ	اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝۸۳ [1]
اگر	اس میں (ہے)	جو کچھ	اور	کس کی ہے زمین	تم کہو	پہلے لوگوں کی جھوٹی داستانیں

پہلے لوگوں کی جھوٹی داستانیں ہیں ○ تم فرماؤ: زمین اور جو کچھ اس میں ہے وہ سب کس کا ہے ؟ اگر

[1] ...... کفارِ مکہ گزشتہ قوموں میں انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بعثت اور پھر قوموں کے کفر و انکار پر عذابِ الٰہی سے ان کی ہلاکت کا حال اچھی طرح جانتے تھے۔ انہوں نے آباؤ اجداد کے انکار کو پیشِ نظر رکھا اور اس کی تو پیروی کی لیکن ان کے انجام کو نظر انداز کر دیا۔ وجہ یہ کہ جب انسان میں ضد پیدا ہو جائے تو پڑھا لکھا، سمجھدار اور تاریخ و حالات سے باخبر آدمی بھی حق ماننے اور عبرت و نصیحت حاصل کرنے سے آنکھیں بند کر لیتا اور اپنی تمام صلاحیتوں کو باطل کی طرف ہی لگا دیتا ہے۔

كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۴﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۵﴾

اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۵﴾	قُلْ	لِلّٰهِ	سَيَقُوْلُوْنَ	كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۴﴾
تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے	تم کہو	اللہ کا	اب وہ کہیں گے	تم جانتے ہو

تم جانتے ہو ○ اب کہیں گے کہ اللہ کا۔ تم فرماؤ: تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟ ○

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿۸۶﴾

رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿۸۶﴾	وَ	رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ	مَنْ	قُلْ
عرشِ عظیم کا مالک	اور	ساتوں آسمانوں کا مالک	کون (ہے)	تم کہو

تم فرماؤ: ساتوں آسمانوں کا مالک اور عرشِ عظیم کا مالک کون ہے؟ ○

سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۸۷﴾ قُلْ

قُلْ	اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۸۷﴾ [1]	قُلْ	لِلّٰهِ	سَيَقُوْلُوْنَ
تم کہو	تو کیا تم ڈرتے نہیں	تم کہو	(یہ سب) اللہ ہی کا (ہے)	اب وہ کہیں گے

اب کہیں گے: یہ سب اللہ ہی کا ہے۔ تم فرماؤ: تو کیا تم ڈرتے نہیں؟ ○ تم فرماؤ:

مَنْۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَ لَا يُجَارُ

لَا يُجَارُ	وَ	يُجِيْرُ	هُوَ	وَّ	مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ	مَنْۢ بِيَدِهٖ
پناہ نہیں دی جاسکتی	اور	پناہ دیتا ہے	وہ	اور	ہر چیز کی ملکیت، قبضہ	کس کے ہاتھ میں (ہے)

ہر چیز کی ملکیت کس کے ہاتھ میں ہے؟ اور وہ پناہ دیتا ہے اور اس کے خلاف

عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۸﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ

لِلّٰهِ	سَيَقُوْلُوْنَ	كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۸﴾	اِنْ	عَلَيْهِ
(یہ ملکیت) اللہ ہی کیلئے (ہے)	اب وہ کہیں گے	تم جانتے ہو (تو جواب دو)	اگر	اس کے خلاف

پناہ نہیں دی جاسکتی، اگر تمہیں علم ہے ○ اب کہیں گے: یہ (ملکیت) اللہ ہی کیلئے ہے۔

1 ...... یہاں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے دلائل میں غور وفکر کرنے کا پہلے اور اس کی نافرمانی سے بچنے کا بعد میں ذکر کیا گیا، اس میں حکمت یہ ہے کہ ان دلائل میں غور وفکر سے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہوگی اور معرفت خوفِ خدا تک لیجائے گی۔ معلوم ہوا کہ کائنات اور مخلوقات میں غور وفکر کرتے رہنا چاہئے تاکہ دل معرفتِ خداوندی سے لبریز ہوں اور اس سے خوفِ خدا پیدا ہو جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے ہمیں روکے۔

قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ﴿۸۹﴾ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَ اِنَّهُمْ

قُلْ	فَاَنّٰى	تُسْحَرُوْنَ ﴿۸۹﴾	بَلْ	اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ	وَ	اِنَّهُمْ
تم کہو	تو کیسے	جادو کے فریب میں پڑے ہو	بلکہ	ہم لائے ان کے پاس حق	اور	بیشک وہ

تم فرماؤ: تو کیسے جادو کے فریب میں پڑے ہو؟ بلکہ ہم ان کے پاس حق لائے اور وہ بیشک

لَكٰذِبُوْنَ ﴿۹۰﴾ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ

لَكٰذِبُوْنَ ﴿۹۰﴾	مَا اتَّخَذَ	اللّٰهُ	مِنْ وَّلَدٍ[1]	وَّ	مَا كَانَ
ضرور جھوٹے (ہیں)	نہ بنایا، اختیار نہ کیا	اللہ (نے)	(اپنا) کوئی بچہ	اور	نہیں ہے

جھوٹے ہیں اللہ نے کوئی بچہ اختیار نہ کیا اور نہ اس کے ساتھ

مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۭ بِمَا

مَعَهٗ	مِنْ اِلٰهٍ	اِذًا	لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۭ بِمَا
اس کے ساتھ	کوئی (دوسرا) معبود	(اگر ایسا ہوتا تو) اس وقت	ضرور لے جاتا ہر معبود جو

کوئی دوسرا معبود ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو ہر معبود

خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ

خَلَقَ	وَ	لَعَلَا	بَعْضُهُمْ	عَلٰى بَعْضٍ	سُبْحٰنَ اللّٰهِ
اس نے پیدا کیا	اور	ضرور بڑائی، غلبہ چاہتے	ان کے بعض	بعض پر	اللہ پاک ہے

اپنی مخلوق لے جاتا اور ضرور ان میں سے ایک دوسرے پر بڑائی و غلبہ چاہتا۔ اللہ ان باتوں سے

عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۹۱﴾ ۙ عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا

عَمَّا	يَصِفُوْنَ ﴿۹۱﴾	عٰلِمِ الْغَيْبِ[2] وَالشَّهَادَةِ	فَتَعٰلٰى	عَمَّا
(اس) سے جو	وہ بیان کرتے ہیں	ہر پوشیدہ اور ظاہر بات کو جاننے والا	تو وہ بلند ہے	(اس) سے جو

پاک ہے جو یہ بیان کرتے ہیں (وہ اللہ) ہر پوشیدہ اور ظاہر بات کا جاننے والا ہے تو وہ اس سے بلند ہے جو

اللہ تعالیٰ اولاد اور شریک سے پاک ہے

عظمت و شانِ الٰہی

1 ...... اللہ تعالیٰ اولاد سے پاک ہے کیونکہ اولاد اپنے والدین کی جنس سے ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ نوع اور جنس سے پاک ہے۔ یونہی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی دوسرا خدا نہیں ہے، اگر بالفرض کوئی دوسرا خدا ہوتا تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ ہر معبود اپنی مخلوق کو جدا کر لیتا اور اسے دوسرے کے اختیار میں نہ چھوڑتا اور ضرور ان میں سے ایک دوسرے پر غلبہ پانا چاہتا تو ایسی صورت میں کائنات کے نظام کی تباہی یقینی تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ دو خدا ہونا باطل ہے، خدا ایک ہی ہے اور ہر چیز اسی کے اختیار میں ہے۔ 2 ...... قرآن سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے غیب کا علم اپنے پیارے بندوں کو عطا فرمایا ہے لیکن اس کے باوجود خاص لفظ "عالمُ الغیب" اللہ تعالیٰ کی

ع ۵
۵ | ۱۵

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عاجزی اور اظہارِ بندگی

يُشْرِكُوْنَ ﴿۹۲﴾ قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا

يُشْرِكُوْنَ ﴿۹۲﴾	قُلْ	رَّبِّ	اِمَّا	تُرِيَنِّيْ	مَا
وہ شریک ٹھہراتے ہیں	تم عرض کرو	اے میرے رب	اگر	تو دکھادے مجھے	(وہ) جس کا

یہ شریک ٹھہراتے ہیں ○ تم عرض کرو: اے میرے رب! اگر تو مجھے وہ دکھادے جس کا

نزولِ عذاب پر قدرتِ الٰہی

يُوْعَدُوْنَ ﴿۹۳﴾ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۴﴾ وَ

يُوْعَدُوْنَ ﴿۹۳﴾	رَبِّ	فَلَا تَجْعَلْنِيْ	فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۴﴾ (1)	وَ
انہیں وعدہ دیا جاتا ہے	اے میرے رب	تو تو (شامل) نہ کرنا مجھے	ظالم لوگوں میں	اور

ان سے وعدہ کیا جاتا ہے ○ تو اے میرے رب! مجھے ان ظالموں میں (شامل) نہ کرنا ○ اور

اِنَّا عَلٰۤى اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ

اِنَّا	عَلٰۤى	اَنْ	نُّرِيَكَ	مَا	نَعِدُهُمْ
بیشک ہم	(اس) پر	کہ	دکھادیں تجھے	جس کا	ہم وعدہ دے رہے ہیں انہیں

بیشک ہم اس پر قادر ہیں کہ تمہیں وہ دکھادیں جس کا

برائی و بھلائی سے دور کرنے کی تعلیم

لَقٰدِرُوْنَ ﴿۹۵﴾ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ؕ

لَقٰدِرُوْنَ ﴿۹۵﴾	اِدْفَعْ (2)	بِالَّتِيْ	هِيَ	اَحْسَنُ	السَّيِّئَةَ
ضرور قادر (ہیں)	تم دور کرو	(اس کے) ذریعے جو	وہ	سب سے اچھی بھلائی (ہے)	برائی (کو)

ہم انہیں وعدہ دے رہے ہیں ○ سب سے اچھی بھلائی سے برائی کو دفع کرو۔

شیطان کے وسوسوں اور اس کی رسائی سے پناہ مانگنے کی دعا

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَ قُلْ رَّبِّ

نَحْنُ	اَعْلَمُ	بِمَا	يَصِفُوْنَ ﴿۹۶﴾	وَ	قُلْ	رَّبِّ
ہم	خوب جانتے ہیں	(اس) کو جو	وہ بیان کرتے ہیں	اور	تم عرض کرو	اے میرے رب

ہم خوب جانتے ہیں جو باتیں یہ کررہے ہیں ○ اور تم عرض کرو: اے میرے رب!

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) صفت خاصہ ہے، یہ کسی دوسرے کیلئے استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔ 1...... یقیناً اللہ تعالیٰ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کفار کا ساتھی نہ بنائے گا، اس کے باوجود آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اس طرح دعا فرمانا، عاجزی اور بندگی کے اظہار نیز امت کی تعلیم کیلئے ہے۔ 2...... مفسرین نے اس خوبصورت جملے کے بہت سے معنی بیان کئے ہیں، ان میں ایک یہ ہے کہ برا سلوک کرنے والوں کے ساتھ اچھا سلوک کرکے ان کی برائی کو دور کریں۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پاکیزہ سیرت میں اس کی بے شمار مثالیں موجود ہیں۔ اگر لوگ اس پر عمل کریں تو معاشرہ خوشگوار اور پر سکون ہو جائے۔ آیت کے دوسرے معانی یہ ہیں کہ شرک کو توحید (بقیہ اگلے صفحہ پر)

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ﴿۹۷﴾ وَ اَعُوْذُ بِكَ

اَعُوْذُ	بِكَ	مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ﴿۹۷﴾ (1)	وَ	اَعُوْذُ	بِكَ
میں پناہ مانگتا ہوں	تیری	شیطانوں کے وسوسوں سے	اور	میں پناہ مانگتا ہوں	تیری

میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں ○ اور اے میرے رب! میں تیری

موت کے وقت کافر کا سوال اور اس کا جواب

رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ﴿۹۸﴾ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ

رَبِّ	اَنْ	يَّحْضُرُوْنِ ﴿۹۸﴾	حَتّٰۤى	اِذَا	جَآءَ
اے میرے رب	(اس سے) کہ	وہ آئیں میرے پاس	یہاں تک کہ	جب	آتی ہے

پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ وہ شیطان میرے پاس آئیں ○ یہاں تک کہ جب ان میں کسی کو

اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ﴿۹۹﴾

اَحَدَهُمُ	الْمَوْتُ	قَالَ	رَبِّ	ارْجِعُوْنِ ﴿۹۹﴾
ان میں کسی ایک (کو)	موت	(تو) کہتا ہے	اے میرے رب	واپس لوٹادے مجھے

موت آتی ہے تو کہتا ہے کہ اے میرے رب! مجھے واپس لوٹادے ○

لَعَلِّيْۤ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ

لَعَلِّيْۤ	اَعْمَلُ	صَالِحًا (2)	فِيْمَا	تَرَكْتُ
شاید میں	عمل کرلوں	نیک	(اس دنیا) میں جسے	میں چھوڑ آیا ہوں

جس دنیا کو میں نے چھوڑ دیا ہے شاید اب میں اس میں کچھ نیک عمل کرلوں۔

کافر کے سوال کی حیثیت اور دنیا میں واپسی سے مانع

كَلَّا ؕ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا ؕ وَ مِنْ وَّرَآئِهِمْ

كَلَّا	اِنَّهَا	كَلِمَةٌ	هُوَ	قَآئِلُهَا	وَ	مِنْ وَّرَآئِهِمْ
ہرگز نہیں	بیشک وہ	ایک بات (ہے)	وہ	کہہ رہا ہے اسے	اور	ان کے آگے

ہرگز نہیں! یہ تو ایک بات ہے جو وہ کہہ رہا ہے اور ان کے آگے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) سے، کفر کو ایمان سے اور نافرمانی کو فرمانبرداری سے دور کرو۔ ❶ ... رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شیطان کے اثرات سے محفوظ ہیں حتی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قرین شیطان بھی مسلمان ہو گیا تھا جیسا کہ مسلم شریف میں ہے، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم میں سے ہر شخص کے ساتھ ایک شیطان مسلط کر دیا گیا ہے، صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے عرض کی: یا رسول اللہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ کے ساتھ بھی؟ ارشاد فرمایا: میرے ساتھ بھی لیکن اللہ تعالٰی نے اس کے مقابلے میں میری مدد فرمائی اور وہ مسلمان ہو گیا اور وہ مجھے خیر کے سوا کوئی بات نہیں کہتا۔ (مسلم، ص۱۵۱۲، الحدیث: ۶۹(۲۸۱۴))

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

بروزِ قیامت نسبی تعلقات کا اختتام اور نفسی نفسی کا عالم

بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ فَاِذَا

بَرْزَخٌ(1)	اِلٰى يَوْمِ	يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۰۰﴾	فَاِذَا
ایک رکاوٹ (ہے)	(اس) دن تک	(جس دن) وہ اٹھائے جائیں گے	تو جب

ایک رکاوٹ ہے اس دن تک جس دن وہ اٹھائے جائیں گے ○ تو جب

نُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ

نُفِخَ	فِى الصُّوْرِ	فَلَآ	اَنْسَابَ(2)	بَيْنَهُمْ
پھونک ماری جائے گی	صُور میں	تو نہ (رہیں گے)	رشتے	ان کے درمیان

صُور میں پھونک ماری جائے گی تو نہ ان کے درمیان رشتے رہیں گے

بھاری اور ہلکے پلڑے والوں کا حال

يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ فَمَنْ ثَقُلَتْ

يَوْمَئِذٍ	وَّ	لَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۱۰۱﴾	فَمَنْ	ثَقُلَتْ
اس دن	اور	نہ وہ ایک دوسرے سے پوچھیں گے	تو وہ شخص جو	بھاری ہوں گے

اور نہ ایک دوسرے کی بات پوچھیں گے ○ تو جن کے پلڑے

مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَمَنْ

مَوَازِيْنُهٗ	فَاُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۲﴾	وَ	مَنْ
اس کے پلڑے	تو یہ لوگ	وہی	کامیاب ہونے والے (ہوں گے)	اور	وہ شخص جو

بھاری ہوں گے تو وہی کامیاب ہونے والے ہوں گے ○ اور جن کے

خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا

خَفَّتْ	مَوَازِيْنُهٗ	فَاُولٰٓئِكَ	الَّذِيْنَ	خَسِرُوْٓا
ہلکے ہوں گے	اس کے پلڑے	تو یہ لوگ	وہ ہیں جنہوں نے	نقصان میں ڈالا

پلڑے ہلکے ہوں گے تو یہ وہی ہوں گے جنہوں نے اپنی جانوں کو

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا شیطان سے پناہ مانگنا حکمِ الٰہی پر عمل اور امت کی تعلیم کے لئے تھا۔ **2**..... کافر ایمان و عبادت اور اعمالِ صالحہ کیلئے دنیا میں لوٹنے کی دعا، تمنا اور فریاد کرے گا لیکن یہ بھی ثابت ہے کہ بے عمل مسلمان بھی نیک اعمال کے لئے دنیا میں لوٹائے جانے کا سوال کریں گے، لہٰذا اس پچھتاوے سے بچنے کیلئے آج زندگی کی مہلت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے نماز، عبادت، حقوق العباد، حسنِ اخلاق وغیرہا سب چیزوں کو اپنی زندگی میں شامل کر لینا چاہئے۔

(اس صفحے کا حاشیہ) **1**..... برزخ کا لفظی معنی ہے دو چیزوں کے درمیان کی حد، روک، حائل۔ اصطلاح میں موت سے حشر تک کے عالم کو برزخ کہتے ہیں۔ **2**..... قیامت میں نسب کے سبب نفع پہنچانا یا حاصل کرنا (بقیہ اگلے صفحہ پر)

عذابِ کفار کی کیفیت اور انہیں ذلت آمیز جواب

اَنْفُسَهُمْ فِیْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ

اَنْفُسَهُمْ	فِیْ جَهَنَّمَ	خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾	تَلْفَحُ	وُجُوْهَهُمُ
اپنی جانوں (کو)	(وہ) جہنم میں	ہمیشہ رہنے والے (ہوں گے)	جھلس دے گی	ان کے چہروں (کو)

نقصان میں ڈالا، (وہ) ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے ○ ان کے چہروں کو آگ

النَّارُ وَ هُمْ فِیْهَا كٰلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ اَلَمْ تَكُنْ اٰیٰتِیْ تُتْلٰى

النَّارُ	وَ	هُمْ	فِیْهَا	كٰلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ [1]	اَلَمْ تَكُنْ اٰیٰتِیْ تُتْلٰى
آگ	اور	وہ	اس میں	منہ چڑائے (ہوں گے)	کیا میری آیتیں نہیں پڑھی جاتی تھیں

جلا دے گی اور وہ اس میں منہ چڑائے ہوں گے ○ کیا تم پر میری آیتیں

جہنم میں کفار کا اقرار و فریاد

عَلَیْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ قَالُوْا رَبَّنَا

عَلَیْكُمْ	فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾	قَالُوْا	رَبَّنَا
تم پر	تو تم انہیں جھٹلاتے تھے	وہ کہیں گے	اے ہمارے رب

نہ پڑھی جاتی تھیں؟ تو تم انہیں جھٹلاتے تھے ○ وہ کہیں گے: اے ہمارے رب!

غَلَبَتْ عَلَیْنَا شِقْوَتُنَا وَ كُنَّا قَوْمًا ضَآلِّیْنَ ﴿۱۰۶﴾

غَلَبَتْ	عَلَیْنَا	شِقْوَتُنَا	وَ	كُنَّا	قَوْمًا ضَآلِّیْنَ ﴿۱۰۶﴾
غالب آئی	ہم پر	ہماری بدبختی	اور	ہم تھے	گمراہ لوگ

ہم پر ہماری بدبختی غالب آئی اور ہم گمراہ لوگ تھے ○

رَبَّنَاۤ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا

رَبَّنَاۤ	اَخْرِجْنَا	مِنْهَا	فَاِنْ	عُدْنَا
اے ہمارے رب	نکال دے ہمیں	اس (دوزخ) سے	پھر اگر	ہم لوٹیں (برے اعمال کی طرف)

اے ہمارے رب! ہمیں دوزخ سے نکال دے پھر اگر ہم ویسے ہی کریں

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) سب ختم ہو جائے گا، سوائے حضور پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نسب کے، کیونکہ یہ قیامت کے دن مومن سادات کو کام آئے گا، جیسا کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ”ان لوگوں کا کیا حال ہے جو یہ گمان کرتے ہیں کہ میری قرابت نفع نہ دے گی۔ ہر تعلق اور رشتہ قیامت میں منقطع ہو جائے گا مگر میرا رشتہ اور تعلق (منقطع نہ ہو گا) کیونکہ وہ دنیا و آخرت میں جڑا ہوا ہے۔ (مجمع الزوائد، ۸ / ۳۹۸، الحدیث: ۱۳۸۲۷)

[1] ....اس عذاب کی تفصیل حدیث پاک میں یہ بیان ہوئی کہ ”آگ انہیں بھون ڈالے گی اور اوپر کا ہونٹ سکڑ کر آدھے سر تک پہنچ جائے گا اور نیچے کا ہونٹ

فریادِ کفار کا جواب

فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ قَالَ اخْسَـُٔوْا فِیْهَا وَ

فَاِنَّا	ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۰۷﴾	قَالَ	اخْسَـُٔوْا	فِیْهَا	وَ
تو بیشک ہم	ظلم کرنے والے (ہوں گے)	(اللہ) فرمائے گا	دھتکارے پڑے رہو	اس (جہنم) میں	اور

تو بیشک ہم ظالم ہوں گے ○ اللہ فرمائے گا: دھتکارے ہوئے جہنم میں پڑے رہو اور

نیک بندوں کا مذاق اڑانے کا انجام

لَا تُكَلِّمُوْنِ ﴿۱۰۸﴾ اِنَّهٗ كَانَ فَرِیْقٌ مِّنْ عِبَادِیْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ

لَا تُكَلِّمُوْنِ ﴿۱۰۸﴾	اِنَّهٗ	كَانَ	فَرِیْقٌ	مِّنْ عِبَادِیْ	یَقُوْلُوْنَ	رَبَّنَاۤ
بات نہ کرو مجھ سے	بیشک	تھا	ایک گروہ	میرے بندوں سے	وہ کہتے تھے	اے ہمارے رب

مجھ سے بات نہ کرو ○ بیشک میرے بندوں کا ایک گروہ کہتا تھا: اے ہمارے رب!

اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَ ارْحَمْنَا وَ اَنْتَ

اٰمَنَّا	فَاغْفِرْ	لَنَا	وَ	ارْحَمْنَا	وَ	اَنْتَ
ہم ایمان لائے	تو تو بخش دے	ہمیں	اور	رحم فرما ہم پر	اور	تو

ہم ایمان لائے تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو

خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿۱۰۹﴾ۚۖ فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِیًّا حَتّٰۤى

خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿۱۰۹﴾	فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ	سِخْرِیًّا [1]	حَتّٰۤى
سب سے بہتر رحم کرنے والا (ہے)	تو تم نے بنالیا انہیں	مذاق	یہاں تک کہ

سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے ○ تو تم نے انہیں مذاق بنالیا یہاں تک کہ

نیک بندوں کے صبر کا صلہ

اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِیْ وَ كُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ اِنِّیْ

اَنْسَوْكُمْ	ذِكْرِیْ	وَ	كُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ﴿۱۱۰﴾	اِنِّیْ
انہوں نے بھلادی تمہیں	میری یاد	اور	تم ان سے ہنسا کرتے تھے	بیشک میں (نے)

ان لوگوں کا مذاق اڑانے نے تمہیں میری یاد بھلادی اور تم ان سے ہنسا کرتے تھے ○ بیشک

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) لٹک کر ناف کو چھونے لگے گا۔(ترمذی، ۵ / ۱۱۹، الحدیث: ۳۱۸۷) الامان والحفیظ

[1] ...یہاں کفار کو جہنم میں سختی سے ڈانٹنے کی ایک وجہ یہ بیان کی گئی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا یہ کہہ کر مذاق اڑایا اور ان پر ہنسا کرتے تھے کہ کیا یہ غرباء اور گھٹیا لوگ ہم پر فضیلت رکھتے ہیں اور ہمیں گمراہ سمجھتے ہیں۔ افسوس! فی زمانہ مسلمان کہلانے والوں کی ایک تعداد اسی تمسخر و استہزاء میں مبتلا ہے کہ دنیوی تعلیم یافتہ، اخبار نویس، مالدار اور دانشور کہلانے والے لوگ علماءِ کرام اور احکامِ شریعت کے مطابق زندگی گزارنے والے دیندار لوگوں کا مذاق اڑانے، ان پر ہنسنے اور

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْۤا ۙ اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآىِٕزُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

جَزَيْتُهُمُ	الْيَوْمَ	بِمَا	صَبَرُوْۤا	اَنَّهُمْ	هُمُ	الْفَآىِٕزُوْنَ ﴿۱۱۱﴾
بدلہ دیا انہیں	آج	(اس) کا جو	انہوں نے صبر کیا	بیشک وہ	وہی	کامیابی پانے والے (ہیں)

آج میں نے ان کے صبر کا انہیں یہ بدلہ دیا کہ وہی کامیاب ہیں ○

قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِی الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِیْنَ ﴿۱۱۲﴾ قَالُوْا

قٰلَ	كَمْ	لَبِثْتُمْ	فِی الْاَرْضِ	عَدَدَ سِنِیْنَ ﴿۱۱۲﴾	قَالُوْا
(اللہ) فرمائے گا	کتنا	تم ٹھہرے ہو	زمین میں	سالوں کی گنتی (کے اعتبار سے)	وہ کہیں گے

اللہ فرمائے گا: تم زمین میں سالوں کی گنتی کے اعتبار سے کتنا عرصہ ٹھہرے ہو؟ ○ وہ کہیں گے:

لَبِثْنَا یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ فَسْــٴَـلِ الْعَآدِّیْنَ ﴿۱۱۳﴾

لَبِثْنَا	یَوْمًا	اَوْ	بَعْضَ یَوْمٍ	فَسْــٴَـلِ	الْعَآدِّیْنَ ﴿۱۱۳﴾
ہم ٹھہرے ہیں	ایک دن	یا	ایک دن کا کچھ حصہ	تو تو دریافت فرما	گننے والوں (سے)

ہم ایک دن رہے یا ایک دن کا بھی کچھ حصہ ٹھہرے ہیں تو گننے والوں سے دریافت فرما ○

قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِیْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱۴﴾

قٰلَ	اِنْ	لَّبِثْتُمْ	اِلَّا	قَلِیْلًا	لَّوْ	اَنَّكُمْ	كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱۴﴾
(اللہ) فرمائے گا	نہیں	تم ٹھہرے	مگر	بہت تھوڑا	اگر	بیشک تم	تم جانتے ہوتے

فرمائے گا: تم بہت تھوڑا ہی ٹھہرے ہو، اگر تم جانتے ○

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَیْنَا

اَفَحَسِبْتُمْ	اَنَّمَا	خَلَقْنٰكُمْ	عَبَثًا [1]	وَّ	اَنَّكُمْ	اِلَیْنَا
تو کیا تم نے یہ سمجھا	کہ	ہم نے بنایا تمہیں	بیکار	اور	یہ کہ تم	ہماری طرف

تو کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بیکار بنایا اور تم ہماری طرف

دنیا میں رہنے کی مدت سے متعلق کفار سے مکالمہ

لوگوں کو بے مقصد پیدا نہیں کیا گیا

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) انہیں بدنام کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ ایسے افراد غور کرلیں کہ وہ کن کافروں کے طریقے پر چل رہے ہیں اور ان کا انجام کتنا دردناک ہوگا۔

1 ... اللہ تعالیٰ نے ہمیں بیکار نہیں بنایا کہ ہمیں آزاد چھوڑ دیا ہو اور نہ ہم پر امر و نہی وغیرہ کے احکام ہوں، نہ ہمیں مرنے کے بعد اُٹھایا جائے، نہ ہم سے اعمال کا حساب لیا جائے اور نہ ہمیں اعمال کی جزا دی جائے، ایسا نہیں ہے بلکہ ہماری پیدائش کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت و بندگی ہے اور زندگی و موت کی تخلیق ہمیں جانچنے کیلئے ہے کہ ہم میں کون اچھے عمل کرتا ہے۔ تخلیقِ جن و انس کے اس مقصد پر غور کرنا بہت ضروری ہے۔

عظمت و شانِ الٰہی

لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا

لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾	فَتَعٰلَى	اللّٰهُ	الْمَلِكُ الْحَقُّ	لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا
لوٹائے نہیں جاؤ گے	تو بہت بلندی والا ہے	اللہ	سچا بادشاہ	نہیں	کوئی معبود	مگر

لوٹائے نہیں جاؤ گے؟○ تو وہ اللہ بہت بلندی والا ہے جو سچا بادشاہ ہے، اس کے سوا

غیرُاللہ کے عبادت گزاروں کا انجام

هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ﴿۱۱۶﴾ وَ مَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ

هُوَ	رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ﴿۱۱۶﴾	وَ	مَنْ	يَّدْعُ	مَعَ اللّٰهِ
وہی	(وہ) عزت والے عرش کا مالک (ہے)	اور	جو	عبادت کرے	اللہ کے ساتھ

کوئی معبود نہیں، وہ عزت والے عرش کا مالک ہے○ اور جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی

اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ

اِلٰهًا اٰخَرَ	لَا	بُرْهَانَ	لَهٗ	بِهٖ	فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ
دوسرے معبود (کی)	نہیں	کوئی دلیل	اس کے پاس	اس کی	تو اس کا حساب صرف

عبادت کرے جس کی اس کے پاس کوئی دلیل نہیں تو اس کا حساب

مغفرت و رحمت کی دعا

عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَ قُلْ

عِنْدَ رَبِّهٖ (1)	اِنَّهٗ	لَا يُفْلِحُ	الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ (2)	وَ	قُلْ
اس کے رب کے پاس (ہے)	بیشک	فلاح نہیں پائیں گے	کفر کرنے والے	اور	تم کہو

اس کے رب کے پاس ہی ہے، بیشک کافر فلاح نہیں پائیں گے○ اور تم عرض کرو،

رَّبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ وَ اَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ ع

رَّبِّ	اغْفِرْ (3)	وَ	ارْحَمْ	وَ	اَنْتَ	خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۱۸﴾
اے میرے رب	بخش دے	اور	رحم فرما	اور	تو	سب سے بہتر رحم فرمانے والا (ہے)

اے میرے رب! بخش دے اور رحم فرما اور تو سب سے بہتر رحم فرمانے والا ہے○

ع ۶ ۲۶

(1) ...دنیاوی تکالیف اور قبر کا عذاب کفر کی کامل سزا نہیں ہے، کامل سزا قیامت کے دن جہنم میں شروع ہوگی۔ (2) ...آخرت میں فلاح و کامیابی پانے کے لئے ایمان سب سے زیادہ ضروری چیز ہے، اس کے بغیر کسی صورت اُخروی کامیابی نہ ملے گی۔ (3) .....نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو استغفار کا حکم اپنے درجات کی بلندی اور بارگاہِ خداوندی میں عاجزی کے اظہار کیلئے ہے نیز یہ استغفار امت کے گناہوں کیلئے بھی ہے اور امت کو استغفار کا طریقہ سکھانے کیلئے بھی۔ مذکورہ دعا بہت خوبصورت ہے، اسے یاد کرکے اپنے صبح و شام کے معمولات میں شامل کرنا چاہئے۔

آیات:64 — رکوع:09

سُوْرَةُ النُّوْر مَدَنِيَّة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الرَّحِيْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَ فَرَضْنٰهَا وَ اَنْزَلْنَا

اَنْزَلْنَا	وَ	فَرَضْنٰهَا	وَ	اَنْزَلْنٰهَا	سُوْرَةٌ
نازل کیں	اور	فرض کئے اس کے (احکام)	اور	ہم نے نازل کیا اسے	(یہ) ایک سورت (ہے)

یہ ایک سورت ہے جو ہم نے نازل فرمائی اور ہم نے اس کے احکام فرض کئے اور ہم نے اس میں

فِيْهَاۤ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ① اَلزَّانِيَةُ وَ

وَ	اَلزَّانِيَةُ[1]	تَذَكَّرُوْنَ ①	لَعَلَّكُمْ	اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ	فِيْهَاۤ
اور	زنا کرنے والی عورت	نصیحت حاصل کرو	تاکہ تم	روشن آیتیں	اس میں

روشن آیتیں نازل فرمائیں تاکہ تم نصیحت حاصل کرو ○ جو زنا کرنے والی عورت اور

الزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۪ وَّ

وَّ	مِائَةَ جَلْدَةٍ[2]	مِّنْهُمَا	كُلَّ وَاحِدٍ	فَاجْلِدُوْا	الزَّانِيْ
اور	سو کوڑے	ان دونوں میں سے	ہر ایک (کو)	تو تم کوڑے مارو	زنا کرنے والا مرد

زنا کرنے والا مرد ہو تو ان میں ہر ایک کو سو سو کوڑے لگاؤ اور

سورۂ نور کی اہمیت

غیر شادی شدہ زانی کی شرعی سزا

شرعی سزا کے نفاذ میں نرمی کی ممانعت

① ...... زنا حرام، غضبِ الٰہی کا سبب اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''جس بستی میں زنا اور سود ظاہر ہو جائے تو انہوں نے اپنے لئے اللہ تعالیٰ کے عذاب کو حلال کر لیا۔ (مستدرک، ۲ / ۳۳۹، الحدیث: ۲۳۰۸) آج کے معاشرے میں خود اس سے بچنا اور اولاد کی صحیح اسلامی دینی تربیت ضروری ہے تاکہ وہ بدکاری سے بچ سکیں۔ ② ...... غیر شادی شدہ زانی مرد و عورت کی سزا سو کوڑے ہے۔ حد سزا کی ایک قسم ہے جس کی مقدار شریعت کی جانب سے مقرر ہے کہ اُس میں کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔ نیز حد جاری کرنے کا اختیار حاکمِ اسلام کو یا اسے ہے جسے حاکمِ اسلام نے اس کام کے لئے مقرر کیا

لَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ

لَا تَاْخُذْكُمْ	بِهِمَا	رَاْفَةٌ (1)	فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ	اِنْ	كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ
نہ پکڑے (نہ آئے) تمہیں	ان دونوں پر	کوئی ترس	اللہ کے دین میں	اگر	تم ایمان رکھتے ہو

اگر تم اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو تو تمہیں اللہ کے دین میں

نفاذِ سزا سے متعلق مزید ہدایت

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ	وَلْيَشْهَدْ	عَذَابَهُمَا	طَآئِفَةٌ
اللہ اور آخرت کے دن پر	اور چاہیے کہ موجود ہو	ان کی سزا (کے وقت)	ایک گروہ

ان پر کوئی ترس نہ آئے اور چاہیے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کا

نکاح کے معاملے میں بدکاروں کا حال

مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۲ اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ

مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۲	اَلزَّانِيْ	لَا يَنْكِحُ	اِلَّا	زَانِيَةً	اَوْ
ایمان والوں میں سے	زنا کرنے والا مرد	نکاح نہیں کرے گا	مگر	بدکار عورت	یا

ایک گروہ موجود ہو ○ زنا کرنے والا مرد بدکار عورت یا مشرکہ سے ہی

مُشْرِكَةً ۫ وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ

مُشْرِكَةً	وَّ	الزَّانِيَةُ	لَا يَنْكِحُهَآ	اِلَّا	زَانٍ	اَوْ	مُشْرِكٌ
مشرکہ (سے)	اور	بدکار عورت	نکاح نہیں کرے گا اس سے	مگر	زانی	یا	مشرک

نکاح کرے گا اور بدکار عورت سے زانی یا مشرک ہی نکاح کرے گا

پاکدامن مرد وعورت پر تہمت زنا کی شرعی سزا

وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۳ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ

وَ	حُرِّمَ (2)	ذٰلِكَ	عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۳	وَ	الَّذِيْنَ	يَرْمُوْنَ
اور	حرام کیا گیا ہے	یہ (زانیوں سے نکاح)	ایمان والوں پر	اور	وہ لوگ جو	تہمت لگائیں

اور یہ ایمان والوں پر حرام ہے ○ اور جو پاکدامن عورتوں پر

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہے۔عام لوگ کسی پر حد جاری نہیں کرسکتے۔ (1)... نرمی، شفقت اور محبت بہت خوبصورت اسلامی اخلاق ہیں لیکن ہر اخلاق کے لئے حدود ہیں۔نرمی وشفقت کے نام پر اسلامی سزاؤں پر عمل درآمد کو روکنا حرام ہے۔ ایسی نرمی خدا سے جنگ کے مترادف ہے۔ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کی حدود کو قریب وبعید سب میں قائم کرو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حکم پورا کرنے میں ملامت کرنے والے کی ملامت تمہیں نہ روکے۔(ابن ماجہ، ۳/۲۱۸، الحدیث: ۲۵۴۰) اس آیت پر وہ لوگ غور کریں جو حدودِ الٰہی کو معاذ اللہ وحشیانہ سزائیں کہتے ہیں اور انہیں تبدیل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ (2)......ابتدائے اسلام میں

اَلْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ

اَلْمُحْصَنٰتِ [1]	ثُمَّ	لَمْ یَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ	فَاجْلِدُوْهُمْ
پاکدامن عورتوں (پر)	پھر	وہ نہ لائیں چار گواہ	تو کوڑے مارو انہیں

تہمت لگائیں پھر چار گواہ نہ لائیں تو انہیں اَسّی کوڑے

ثَمٰنِیْنَ جَلْدَةً وَّ لَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ

ثَمٰنِیْنَ جَلْدَةً	وَّ	لَا تَقْبَلُوْا	لَهُمْ	شَهَادَةً [2]	اَبَدًا	وَ	اُولٰٓىٕكَ	هُمُ
اَسّی کوڑے	اور	قبول نہ کرو	ان کی	گواہی	کبھی	اور	یہ لوگ	وہی

لگاؤ اور ان کی گواہی کبھی نہ مانو اور وہی

اَلْفٰسِقُوْنَ ۙ﴿۴﴾ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَ

اَلْفٰسِقُوْنَ ﴿۴﴾	اِلَّا	الَّذِیْنَ	تَابُوْا	مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ	وَ
فسق کرنے والے (ہیں)	مگر	وہ لوگ جو	توبہ کرلیں	اس کے بعد	اور

فاسق ہیں ○ مگر جو اس کے بعد توبہ کرلیں اور

اَصْلَحُوْا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۵﴾ وَ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ

اَصْلَحُوْا	فَاِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ ﴿۵﴾	وَ	الَّذِیْنَ	یَرْمُوْنَ
اپنی اصلاح کرلیں	تو بیشک	اللّٰہ	بخشنے والا	مہربان (ہے)	اور	وہ لوگ جو	تہمت لگائیں

اپنی اصلاح کرلیں تو بیشک اللّٰہ بخشنے والا مہربان ہے ○ اور وہ جو اپنی بیویوں پر

اَزْوَاجَهُمْ وَ لَمْ یَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّاۤ اَنْفُسُهُمْ

اَزْوَاجَهُمْ	وَ	لَمْ یَكُنْ	لَّهُمْ	شُهَدَآءُ	اِلَّاۤ	اَنْفُسُهُمْ
اپنی بیویوں (پر)	اور	نہ ہوں	ان کے پاس	گواہ	سوائے	اپنی ذاتوں (کے)

تہمت لگائیں اور ان کے پاس اپنی ذات کے علاوہ گواہ نہ ہوں

بہتان تراشوں کو توبہ قبول ہونے کی بشارت

بیویوں پر تہمتِ زنا سے متعلق شرعی احکام

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) زانیہ عورت سے نکاح کرنا حرام تھا بعد میں یہ حکم منسوخ کردیا گیا یا پھر آیت کا مطلب ہے کہ زنا مومنوں پر حرام رکھا گیا ہے۔ اس صورت میں یہ حکم منسوخ نہیں۔

1 ... یہاں پاکدامن عورتوں سے مراد وہ ہیں جو مسلمان، مکلف، آزاد اور زنا سے پاک ہوں۔ نیز یہاں صرف عورتوں کا ذکر مخصوص واقعہ کے سبب سے ہوا یا اس لئے کہ زیادہ تر عورتوں پر ہی تہمت لگائی جاتی ہے، وگرنہ پاک دامن مرد پر بھی زنا کی تہمت کی سزا یہی اسی کوڑے ہے۔

2 ...... زنا کی تہمت میں سزا یافتہ لوگوں کی گواہی کبھی مقبول نہیں ہوتی اگرچہ وہ سزا پانے کے بعد توبہ بھی کرلے ہاں اگر وہ سزا کے بعد سچی توبہ کرلے تو اب فاسق نہیں رہے گا۔

فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ

فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ[1]	اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍ	بِاللّٰهِ	اِنَّهٗ
تو ان میں سے ایک کی گواہی	چار گواہیاں (دینا ہے)	اللہ (کے نام) کے ساتھ	(کہ) بیشک وہ

تو ان میں سے ایسے کسی کی گواہی یہ ہے کہ اللہ کے نام کے ساتھ چار بار گواہی دے کہ بیشک وہ

لَمِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۝۶ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَیْهِ اِنْ

لَمِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۝۶	وَ	الْخَامِسَةُ	اَنَّ	لَعْنَتَ اللّٰهِ	عَلَیْهِ	اِنْ
ضرور سچوں میں سے (ہے)	اور	پانچویں (بار)	(یوں) کہ	اللہ کی لعنت (ہو)	اُس پر	اگر

سچا ہے ○ اور پانچویں گواہی یہ ہو کہ اُس پر اللہ کی لعنت ہو اگر

كَانَ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ۝۷ وَیَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ

كَانَ	مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ۝۷	وَ	یَدْرَؤُا	عَنْهَا	الْعَذَابَ	اَنْ
وہ ہو	جھوٹوں میں سے	اور	دور کردے گی	اس (عورت) سے	سزا	(یہ بات) کہ

وہ جھوٹوں میں سے ہو ○ اور عورت سے سزا کو یہ بات دور کرے گی کہ

تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ

تَشْهَدَ	اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍ	بِاللّٰهِ	اِنَّهٗ
وہ گواہی دے	چار گواہیاں	اللہ (کے نام) کے ساتھ	(کہ) بیشک وہ (مرد)

وہ اللہ کے نام کے ساتھ چار بار گواہی دے کہ بیشک مرد

لَمِنَ الْكٰذِبِیْنَ ۝۸ ۙ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَیْهَاۤ

لَمِنَ الْكٰذِبِیْنَ ۝۸	وَ	الْخَامِسَةَ	اَنَّ	غَضَبَ اللّٰهِ	عَلَیْهَاۤ
ضرور جھوٹوں میں سے (ہے)	اور	پانچویں (بار)	(یوں) کہ	اللہ کا غضب (ہو)	اس (عورت) پر

جھوٹوں میں سے ہے ○ اور پانچویں باریوں کہ عورت پر اللہ کا غضب ہو

1 ...... اس آیت سے بیویوں پر زنا کی تہمت لگانے کے احکام بیان فرمائے گئے ہیں، ان کی تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج6، ص588 پر ملاحظہ فرمائیں۔ فی زمانہ صرف شک کی بنیاد پر یا عورت کو بدنام کرنے یا شوہر کو عورت سے متنفر کرنے کے لئے اس پر غیر مردوں سے تعلقات کا الزام لگا کر اسے بدترین تشدد کا نشانہ بنایا جاتا اور کئی صورتوں میں غیرت کا نام لے کر قتل تک کر دیا جاتا ہے۔ عورت یا مرد اگر حقیقتاً بھی معاذ اللہ زنا کر بیٹھیں تو انہیں سزا دینا حکمران کا کام ہے۔ لوگوں کا خود سزا دینا یا قتل کر دینا حرام اور غیر اسلامی ہے۔

تہمت لگانے والوں کو ایک تنبیہ

اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۹﴾ وَ لَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ

عَلَیْكُمْ	فَضْلُ اللّٰهِ	لَوْ لَا	وَ	مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۹﴾	كَانَ	اِنْ
تم پر	اللہ کا فضل	اگر نہ ہوتا	اور	سچوں میں سے	وہ (مرد) ہو	اگر

اگر مرد سچوں میں سے ہو ○ اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی

ع

وَ رَحْمَتُهٗ وَ اَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِیْمٌ ﴿۱۰﴾

حَكِیْمٌ ﴿۱۰﴾	تَوَّابٌ	اللّٰهَ	اَنَّ	وَ	رَحْمَتُهٗ	وَ
حکمت والا (ہے)	بہت توبہ قبول فرمانے والا	اللہ	یہ کہ	اور	اس کی رحمت	اور

رحمت تم پر نہ ہوتی اور یہ کہ اللہ بہت توبہ قبول فرمانے والا، حکمت والا ہے (تو وہ تمہارے راز کھول دیتا) ○

واقعہ افک کی طرف اشارہ اور اس میں خیر کا پہلو

اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ؕ

مِّنْكُمْ	عُصْبَةٌ	جَآءُوْ بِالْاِفْكِ (1)	الَّذِیْنَ	اِنَّ
تم میں سے	(وہ) ایک جماعت (ہے)	لائے بڑا بہتان	وہ لوگ جو	بیشک

بیشک جو لوگ بڑا بہتان لائے ہیں وہ تم ہی میں سے ایک جماعت ہے۔

لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ؕ بَلْ هُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ ؕ

لَّكُمْ	خَیْرٌ	هُوَ	بَلْ	لَّكُمْ	شَرًّا	لَا تَحْسَبُوْهُ (2)
تمہارے لیے	بہتر (ہے)	وہ	بلکہ	اپنے لیے	برا	تم نہ سمجھو اس (بہتان) کو

تم اس بہتان کو اپنے لیے برا نہ سمجھو، بلکہ وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔

بانیٔ فتنہ کی طرف اشارہ

لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۚ وَ الَّذِیْ تَوَلّٰى

تَوَلّٰى (3)	الَّذِیْ	وَ	مِنَ الْاِثْمِ	مَّا اكْتَسَبَ	مِّنْهُمْ	لِكُلِّ امْرِئٍ
اٹھایا	جس نے	اور	گناہ سے	(وہ ہے) جو اس نے کمایا	ان میں سے	ہر شخص کیلئے

ان میں سے ہر شخص کیلئے وہ گناہ ہے جو اس نے کمایا اور ان میں سے وہ شخص

1 ......بڑے بہتان سے مراد اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا پر تہمت لگانا ہے۔ اس کی تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج6، ص590 پر ملاحظہ فرمائیں۔ 2 ......اس آیت میں بہتان سے بچنے والوں سے خطاب فرمایا گیا کہ تم اس بہتان کو اپنے لئے برا نہ سمجھو، بلکہ اس سے بچنا تمہارے لئے بہتر ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس پر جزا دے گا اور ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی شان اور ان کی براءت ظاہر فرمائے گا۔ 3 ......بہتان کا بڑا حصہ اٹھانے والے سے مراد عبد اللہ بن ابی بن سلول منافق ہے۔

واقعۂ افک کے موقع پر مسلمانوں کو ایک ادب کی تعلیم

كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ⑪ لَوْ لَاۤ

كِبْرَهٗ	مِنْهُمْ	لَهٗ	عَذَابٌ عَظِیْمٌ ⑪	لَوْ لَاۤ
اس (بہتان) کا بڑا حصہ	ان میں سے	اس کے لیے	بڑا عذاب (ہے)	(ایسا) کیوں نہ ہوا

جس نے اس بہتان کا سب سے بڑا حصہ اٹھایا اس کے لیے بڑا عذاب ہے ○ ایسا کیوں نہ ہوا

اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ

اِذْ	سَمِعْتُمُوْهُ	ظَنَّ (1)	الْمُؤْمِنُوْنَ	وَ	الْمُؤْمِنٰتُ
جب	تم نے سنا یہ بہتان	(تو) گمان کرتے	ایمان والے مرد	اور	ایمان والی عورتیں

کہ جب تم نے یہ بہتان سنا تو مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں

زنا کے ثبوت کے لئے چار گواہوں کا مطالبہ

بِاَنْفُسِهِمْ خَیْرًا ۙ وَّ قَالُوْا هٰذَاۤ اِفْكٌ مُّبِیْنٌ ⑫ لَوْ لَا

بِاَنْفُسِهِمْ	خَیْرًا	وَّ	قَالُوْا	هٰذَاۤ	اِفْكٌ مُّبِیْنٌ ⑫	لَوْ لَا
اپنی جانوں (دینی بھائیوں) پر	نیک (گمان)	اور	کہتے	یہ	کھلا بہتان (ہے)	کیوں نہیں

اپنے لوگوں پر نیک گمان کرتے اور کہتے: یہ کھلا بہتان ہے ○ اس پر

جَآءُوْ عَلَیْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَاِذْ لَمْ یَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓىٕكَ عِنْدَ اللّٰهِ

جَآءُوْ عَلَیْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ	فَاِذْ	لَمْ یَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ	فَاُولٰٓىٕكَ	عِنْدَ اللّٰهِ
وہ لائے اس پر چار گواہ	تو جب	وہ نہ لائے گواہ	تو یہ لوگ	اللہ کے نزدیک

چار گواہ کیوں نہ لائے تو جب وہ گواہ نہ لائے تو وہی اللہ کے نزدیک

بہتان لگانے والوں کو تنبیہ

هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ⑬ وَ لَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ

هُمُ	الْكٰذِبُوْنَ ⑬ (2)	وَ	لَوْ لَا	فَضْلُ اللّٰهِ	عَلَیْكُمْ	وَ	رَحْمَتُهٗ
وہی	جھوٹے (ہیں)	اور	اگر نہ ہوتا	اللہ کا فضل	تم پر	اور	اس کی رحمت

جھوٹے ہیں ○ اور اگر دنیا اور آخرت میں اللہ کا فضل اور اس کی رحمت

1 ..... بعض مسلمانوں کو اس معاملے میں بدگمانی ہوئی تھی لیکن حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہرگز نہ تھی بلکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یقینی طور پر حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی پاک دامنی معلوم تھی جیسا کہ بخاری میں ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قسم کھا کر فرمایا: میں اپنے اہلِ خانہ کے متعلق صرف خیر ہی جانتا ہوں۔(صحیح بخاری، ۳/۶۱، الحدیث: ۴۱۴۱) حدیث کے واضح فرمان کے باوجود جو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف بدگمانی کی نسبت کرے وہ جھوٹا، بہتان تراش اور بدباطن ہے۔ 2 ..... یہاں جھوٹے ہونے سے ظاہری اور باطنی طور پر جھوٹا ہونا مراد ہے اور اگر بالفرض

فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيْ مَاۤ اَفَضْتُمْ فِيْهِ

فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ	لَمَسَّكُمْ	فِيْ	مَاۤ اَفَضْتُمْ فِيْهِ
دنیا اور آخرت میں	(تو) ضرور پہنچتا تمہیں	(اس معاملے) میں	جس میں تم پڑ گئے تھے

تم پر نہ ہوتی تو جس معاملے میں تم پڑ گئے تھے اس پر تمہیں

عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۴﴾ اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَ

عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۴﴾	اِذْ	تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ (1)	وَ
بڑا عذاب	جب	تم ایک دوسرے سے سن کر اسے اپنی زبانوں پر لاتے تھے	اور

بڑا عذاب پہنچتا○ جب تم ایسی بات ایک دوسرے سے سن کر اپنی زبانوں پر لاتے تھے اور

اُمُّ المؤمنین پر لگائی جانے والی تہمت کی تحقیق

تَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّ

تَقُوْلُوْنَ	بِاَفْوَاهِكُمْ	مَّا	لَيْسَ	لَكُمْ	بِهٖ	عِلْمٌ	وَّ
کہتے تھے	اپنے مونہوں سے	(وہ بات) جو	نہیں ہے	تمہیں	اس کا	کوئی علم	اور

اپنے منہ سے وہ بات کہتے تھے جس کا تمہیں کوئی علم نہ تھا اور

تَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۖۗ وَّ هُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ ﴿۱۵﴾ وَ

تَحْسَبُوْنَهٗ	هَيِّنًا	وَّ	هُوَ	عِنْدَ اللّٰهِ	عَظِيْمٌ ﴿۱۵﴾	وَ
تم سمجھتے تھے اسے	سہل، معمولی	اور (حالانکہ)	وہ	اللہ کے نزدیک	بہت بڑا (تھا)	اور

تم اسے معمولی سمجھتے تھے حالانکہ وہ اللہ کے نزدیک بہت بڑا تھا○ اور

بہتان تراشوں کو درگزر کرنے کی ترغیب

لَوْلَاۤ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَاۤ اَنْ

لَوْلَاۤ	اِذْ	سَمِعْتُمُوْهُ	قُلْتُمْ	مَّا يَكُوْنُ	لَنَاۤ	اَنْ
(ایسا) کیوں نہ ہوا	جب	تم نے سنا اسے	(تو) تم کہہ دیتے	(جائز) نہیں ہے	ہمارے لئے	کہ

کیوں نہ ہوا کہ جب تم نے اسے سنا تھا تو تم کہہ دیتے کہ ہمارے لئے جائز نہیں کہ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) وہ اپنے بہتان پر گواہ لے بھی آتے تو ظاہراً جھوٹے نہ رہتے اگرچہ در حقیقت پھر بھی وہ اور ان کے سارے گواہ جھوٹے ہوتے۔

1 ...... بعض صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے گناہ اور معصیت صادر ہوئی مگر وہ اس پر قائم نہ ہوئے بلکہ انہیں توبہ کی توفیق ملی، لہٰذا یہ درست ہے کہ سارے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم عادل ہیں۔ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے تمام صحابہ سے جنت کا وعدہ فرمایا اور ان سب کو اپنی رضا کا مژدہ سنایا ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ فاسق سے راضی نہیں ہوتا اور نہ اس سے جنت کا وعدہ فرماتا ہے۔

مسلمانوں کو آئندہ بہتان تراشی سے بچنے کی تاکید

نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۗ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِیْمٌ ﴿١٦﴾

نَّتَكَلَّمَ	بِهٰذَا	سُبْحٰنَكَ	هٰذَا	بُهْتَانٌ عَظِیْمٌ ﴿١٦﴾
ہم کلام کریں	اس (بات) کے ساتھ	(اے اللہ) تو پاک ہے	یہ	بڑا بہتان (ہے)

یہ بات کہیں۔ (اے اللہ!) تو پاک ہے، یہ بڑا بہتان ہے ○

یَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖۤ اَبَدًا اِنْ

یَعِظُكُمُ	اللّٰهُ	اَنْ	تَعُوْدُوْا	لِمِثْلِهٖۤ	اَبَدًا	اِنْ
نصیحت فرماتا ہے تمہیں	اللہ	کہ	تم نہ لوٹنا	اس جیسی (بات) کی طرف	کبھی	اگر

اللہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ دوبارہ کبھی اس طرح کی بات کی طرف نہ لوٹنا اگر

كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿١٧﴾ۚ وَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰیٰتِ ؕ وَ

كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِیْنَ ﴿١٧﴾ (1)	وَ	یُبَیِّنُ	اللّٰهُ	لَكُمُ	الْاٰیٰتِ	وَ
تم ہو	ایمان والے	اور	صاف بیان فرماتا ہے	اللہ	تمہارے لیے	آیتیں	اور

تم ایمان والے ہو ○ اور اللہ تمہارے لیے آیتیں صاف بیان فرماتا ہے اور

اشاعتِ فاحشہ میں ملوث افراد کو وعیدِ عذاب

اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ﴿١٨﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ

اللّٰهُ	عَلِیْمٌ	حَكِیْمٌ ﴿١٨﴾	اِنَّ	الَّذِیْنَ	یُحِبُّوْنَ	اَنْ	تَشِیْعَ	الْفَاحِشَةُ (2)
اللہ	علم والا	حکمت والا (ہے)	بیشک	وہ لوگ جو	چاہتے ہیں	کہ	پھیلے	بے حیائی

اللہ علم والا، حکمت والا ہے ○ بیشک جو لوگ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں

فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۙ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ ؕ وَ

فِی الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	لَهُمْ	عَذَابٌ اَلِیْمٌ	فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ	وَ
ان لوگوں میں جو	ایمان لائے	ان کے لیے	دردناک عذاب (ہے)	دنیا اور آخرت میں	اور

بے حیائی کی بات پھیلے ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے اور

(1)..... اب جو حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا پر تہمت لگائے یا ان کی جناب میں تردد میں رہے وہ مومن نہیں کافر ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں "ام المومنین صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا قذف (یعنی ان پر تہمت لگانا) کفر خالص ہے۔ (فتاوی رضویہ، ۱۴/۲۴۵)

(2)..... اشاعت سے مراد تشہیر کرنا اور ظاہر کرنا ہے جبکہ فاحشہ سے وہ تمام اقوال اور افعال مراد ہیں جن کی قباحت بہت زیادہ ہے۔ بے حیائی پر مشتمل گانے، ڈرامے، فلمیں، کتابیں، میوزک، مخلوط پروگرام، ویب سائٹس، ٹی وی چینلز، یونہی میوزک و بے حیائی پر مشتمل مخلوط جلسے، جلوس کرنے کرانے والے سب اس آیت میں داخل ہیں۔ مزید تفصیل

اللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ لَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ

اللّٰهُ	يَعْلَمُ	وَ	اَنْتُمْ	لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾	وَ	لَوْلَا	فَضْلُ اللّٰهِ	عَلَيْكُمْ	وَ
اللہ	جانتا ہے	اور	تم	نہیں جانتے	اور	اگر نہ ہوتا	اللہ کا فضل	تم پر	اور

اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ○ اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت

رَحْمَتُهٗ وَ اَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۰﴾ ع

رَحْمَتُهٗ	وَ	اَنَّ	اللّٰهَ	رَءُوْفٌ	رَّحِيْمٌ ﴿۲۰﴾
اس کی رحمت	اور	یہ کہ	اللہ	بے حد مہربان	رحم فرمانے والا (ہے، تو اس عذاب کا مزہ چکھتے)

تم پر نہ ہوتی اور یہ کہ اللہ نہایت مہربان، رحم فرمانے والا ہے (تو اس عذاب کا مزہ چکھتے) ○

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ وَ مَنْ

يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تَتَّبِعُوْا	خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ	وَ	مَنْ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم پیروی نہ کرو	شیطان کے قدموں (کی)	اور	جو

اے ایمان والو! شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو اور جو

يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ؕ

يَّتَّبِعْ	خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ [1]	فَاِنَّهٗ	يَاْمُرُ	بِالْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ
پیروی کرتا ہے	شیطان کے قدموں (کی)	تو بیشک وہ	حکم دے گا	بے حیائی اور بری بات کا

شیطان کے قدموں کی پیروی کرتا ہے تو بیشک شیطان تو بے حیائی اور بُری بات ہی کا حکم دے گا

وَ لَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ

وَ	لَوْلَا	فَضْلُ اللّٰهِ	عَلَيْكُمْ	وَ	رَحْمَتُهٗ	مَا زَكٰى	مِنْكُمْ
اور	اگر نہ ہوتا	اللہ کا فضل	تم پر	اور	اس کی رحمت	(تو) پاک نہ ہوتا	تم میں سے

اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو تم میں سے کوئی شخص بھی

مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کا فضل و رحمت

اتباعِ شیطان سے بچنے کا حکم

گناہوں کی گندگی سے پاک کرنا اللہ تعالیٰ کا فضل ہے

النصف ع ۸

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) تفسیر صراط الجنان، ج6، ص602 کا مطالعہ فرمائیں۔

1 ...... شیطان کے قدموں سے مراد شیطان کے طریقے ہیں، ان میں وہ تمام طریقے داخل ہیں جن پر بے حیائی اور بری بات ہونے کا اطلاق ہوتا ہے، جیسے زنا کی تہمت لگانا، گالی دینا، جھوٹ بولنا اور لوگوں کے عیبوں کی شرعی ضرورت کے بغیر چھان بین کرنا وغیرہ۔ بے حیائی شیطان کو بہت پسند ہے، اسی لئے جہاں شیطان کے اثرات زیادہ ہوں وہیں بے حیائی بھی زیادہ ہوتی ہے۔

مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّ لٰكِنَّ اللّٰهَ یُزَكِّیْ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ

مِّنْ اَحَدٍ	اَبَدًا	وَّ	لٰكِنَّ	اللّٰهَ	یُزَكِّیْ	مَنْ	یَّشَآءُ	وَ	اللّٰهُ
کوئی ایک	کبھی	اور	لیکن	اللہ	پاک کردیتا ہے	جسے	وہ چاہتا ہے	اور	اللہ

کبھی پاکیزہ نہ ہوتا البتہ اللہ پاکیزہ فرمادیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور اللہ

سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۱﴾ وَ لَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَ

سَمِیْعٌ	عَلِیْمٌ ﴿۲۱﴾	وَ	لَا یَاْتَلِ [1]	اُولُوا الْفَضْلِ	مِنْكُمْ	وَ
سننے والا	جاننے والا (ہے)	اور	قسم نہ کھائیں	فضیلت والے	تم میں سے	اور

سننے والا، جاننے والا ہے ○ اور تم میں فضیلت والے اور (مالی) گنجائش والے

السَّعَةِ اَنْ یُّؤْتُوْۤا اُولِی الْقُرْبٰى وَ الْمَسٰكِیْنَ وَ

السَّعَةِ	اَنْ	یُّؤْتُوْۤا	اُولِی الْقُرْبٰى	وَ	الْمَسٰكِیْنَ	وَ
گنجائش (والے)	(اس کی) کہ	وہ (نہ) دیں گے	قرابت والوں	اور	مسکینوں	اور

یہ قسم نہ کھائیں کہ وہ رشتے داروں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں

الْمُهٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۪ۖ وَ لْیَعْفُوْا وَ لْیَصْفَحُوْا ؕ

الْمُهٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	وَ لْیَعْفُوْا	وَ لْیَصْفَحُوْا
اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں (کو)	اور انہیں چاہیے کہ معاف کردیں	اور درگزر کریں

ہجرت کرنے والوں کو (مال) نہ دیں گے اور انہیں چاہیے کہ معاف کردیں اور درگزر کریں،

اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ

اَلَا تُحِبُّوْنَ	اَنْ	یَّغْفِرَ	اللّٰهُ	لَكُمْ	وَ	اللّٰهُ	غَفُوْرٌ
کیا تم پسند نہیں کرتے	(اس بات کو) کہ	بخشش فرمادے	اللہ	تمہاری	اور	اللہ	بخشنے والا

کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہاری بخشش فرمادے اور اللہ بخشنے والا

مالداروں کو غریبوں کی معاونت جاری رکھنے اور عفو و درگزر کی تاکید

[1]...... حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنی خالہ کے بیٹے حضرت مسطح رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ مالی حُسنِ سلوک کیا کرتے تھے۔ جب انہوں نے حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا پر تہمت لگانے میں شرکت کی تو صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے قسم کھائی کہ مسطح کو آئندہ کوئی مالی مدد نہیں دیں گے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ جب حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ پڑھ کر سنائی تو صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: بے شک میری آرزو ہے کہ اللہ تعالٰی میری مغفرت کرے، چنانچہ آپ نے دوبارہ حضرت مسطح کی مدد کرنا شروع کردی۔ یہ صدیقیت کا اعلیٰ مرتبہ ہے۔

تہمت لگانے کی سزا

رَّحِیْمٌ ﴿۲۲﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ

رَّحِیْمٌ ﴿۲۲﴾	اِنَّ	الَّذِیْنَ	یَرْمُوْنَ	الْمُحْصَنٰتِ	الْغٰفِلٰتِ
مہربان (ہے)	بیشک	وہ لوگ جو	بہتان لگاتے ہیں	پاکدامن	انجان

مہربان ہے ۝ بیشک وہ جو انجان، پاکدامن، ایمان والی عورتوں پر

الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ ۪ وَ لَهُمْ

الْمُؤْمِنٰتِ	لُعِنُوْا	فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ	وَ	لَهُمْ
ایمان والی عورتوں (پر)	ان پر لعنت کردی گئی	دنیا اور آخرت میں	اور	ان کے لیے

بہتان لگاتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت ہے اور ان کے لیے

قیامت میں اعضا کی گواہی

عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۲۳﴾ یَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَیْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَ

عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۲۳﴾	یَّوْمَ	تَشْهَدُ	عَلَیْهِمْ	اَلْسِنَتُهُمْ	وَ
بڑا عذاب (ہے)	(جس) دن	گواہی دیں گی	ان کے خلاف	ان کی زبانیں	اور

بڑا عذاب ہے ۝ جس دن ان کے خلاف ان کی زبانیں اور

اَیْدِیْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾ یَوْمَىٕذٍ

اَیْدِیْهِمْ	وَ	اَرْجُلُهُمْ	بِمَا	كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾	یَوْمَىٕذٍ
ان کے ہاتھ	اور	ان کے پاؤں	(اس) کی جو	وہ عمل کرتے تھے	اس دن

ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں ان کے اعمال کی گواہی دیں گے ۝ اس دن

یُّوَفِّیْهِمُ اللّٰهُ دِیْنَهُمُ الْحَقَّ وَ یَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ

یُّوَفِّیْهِمُ	اللّٰهُ	دِیْنَهُمُ الْحَقَّ (1)	وَ	یَعْلَمُوْنَ	اَنَّ	اللّٰهَ	هُوَ
پورا دے گا انہیں	اللہ	ان کا سچا بدلہ	اور	وہ جان لیں گے	کہ	اللہ	وہی

اللہ انہیں ان کی پوری سچی سزا دے گا اور وہ جان لیں گے کہ اللہ ہی

1 ...... قرآنِ کریم میں کسی گناہ پر ایسی سختی، شدت اور تکرار و تاکید نہیں فرمائی گئی جیسی حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے اوپر بہتان باندھنے پر فرمائی گئی، اس سے رسول کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رفعتِ منزلت ظاہر ہوتی ہے اور آپ سے نسبت رکھنے والوں کا بھی مقام معلوم ہوا۔

گندگی اور پاکیزگی کا اپنی اپنی جنس کی طرف رجحان

الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ﴿٢٥﴾ اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَ الْخَبِيْثُوْنَ

الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ﴿٢٥﴾	اَلْخَبِيْثٰتُ	لِلْخَبِيْثِيْنَ	وَ	الْخَبِيْثُوْنَ
صریح حق (ہے)	گندی عورتیں	گندے مردوں کے لئے	اور	گندے مرد

صریح حق ہے۔ گندی عورتیں گندے مردوں کیلئے ہیں اور گندے مرد

لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ وَ الطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَ الطَّيِّبُوْنَ

لِلْخَبِيْثٰتِ	وَ	الطَّيِّبٰتُ	لِلطَّيِّبِيْنَ	وَ	الطَّيِّبُوْنَ
گندی عورتوں کے لئے (ہیں)	اور	پاکیزہ عورتیں	پاکیزہ مردوں کے لئے	اور	پاکیزہ مرد

گندی عورتوں کیلئے ہیں اور پاکیزہ عورتیں پاکیزہ مردوں کیلئے ہیں اور پاکیزہ مرد

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی براءت کا اعلان

لِلطَّيِّبٰتِ ۚ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ؕ

لِلطَّيِّبٰتِ	اُولٰٓئِكَ	مُبَرَّءُوْنَ	مِمَّا	يَقُوْلُوْنَ
پاکیزہ عورتوں کے لئے (ہیں)	یہ لوگ	پاک، بری ہیں	(ان باتوں) سے جو	لوگ کہہ رہے ہیں

پاکیزہ عورتوں کیلئے ہیں۔ وہ ان باتوں سے بری ہیں جو لوگ کہہ رہے ہیں۔

ع ٣ ٩

لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿٢٦﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

لَهُمْ	مَّغْفِرَةٌ	وَّ	رِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿٢٦﴾	يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا
ان کے لیے	بخشش	اور	عزت کی روزی (ہے)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے

ان (پاکیزہ لوگوں) کے لیے بخشش اور عزت کی روزی ہے۔ اے ایمان والو!

دوسروں کے گھروں میں جانے کے آداب اور احکام

لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَ

لَا تَدْخُلُوْا	بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ (١)	حَتّٰى	تَسْتَاْنِسُوْا	وَ
تم داخل نہ ہو	اپنے گھروں کے علاوہ گھروں (میں)	یہاں تک کہ	اجازت لے لو	اور

اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں داخل نہ ہو جب تک اجازت نہ لے لو اور

(1)...... یہاں متعدد آیات میں آدابِ زندگی سے متعلق ایک اہم ادب اور دوسروں کی سہولت کا خیال رکھنے کی تعلیم دی گئی ہے، ان کا خلاصہ یہ ہے کہ جب بھی کسی کے گھر میں جائیں تو سلام کرکے اجازت مانگیں، اگر داخلے کی اجازت مل جائے تو اندر داخل ہو جائیں۔ یونہی اگر گھر میں کوئی موجود نہ ہو تب بھی اندر داخل نہ ہوں اور اگر گھر میں موجود شخص ملاقات کرنے سے منع کردے تو واپس لوٹ جائیں۔ اجازت طلب کرنے میں اصرار نہ کریں۔ مزید تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج6، ص612 پر ملاحظہ فرمائیں۔

تُسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَهْلِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ

لَعَلَّكُمْ	لَّكُمْ	خَيْرٌ	ذٰلِكُمْ	عَلٰۤى اَهْلِهَا(1)	تُسَلِّمُوْا
تاکہ تم	تمہارے لیے	بہتر (ہے)	یہ (حکم)	ان میں رہنے والوں پر	سلام کرلو

ان میں رہنے والوں پر سلام نہ کرلو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے تاکہ تم

تَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٧﴾ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَاۤ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا

فَلَا تَدْخُلُوْهَا	اَحَدًا	فِيْهَاۤ	لَّمْ تَجِدُوْا	فَاِنْ	تَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٧﴾
تو تم داخل نہ ہو ان میں	کسی ایک (کو)	ان (گھروں) میں	تم نہ پاؤ	پھر اگر	نصیحت قبول کرو

نصیحت مان لو ○ پھر اگر تم ان گھروں میں کسی کو نہ پاؤ تو بھی ان میں داخل نہ ہونا

حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَ اِنْ قِيْلَ لَكُمُ

لَكُمُ	قِيْلَ	اِنْ	وَ	لَكُمْ	يُؤْذَنَ	حَتّٰى
تم سے	کہا جائے	اگر	اور	تمہیں	اجازت دیدی جائے	یہاں تک کہ

جب تک تمہیں اجازت نہ دیدی جائے اور اگر تمہیں کہا جائے

ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ

اللّٰهُ	وَ	لَكُمْ	اَزْكٰى	هُوَ	فَارْجِعُوْا	ارْجِعُوْا
اللہ	اور	تمہارے لیے	زیادہ پاکیزہ (ہے)	وہ	تو واپس لوٹ جاؤ	(کہ) واپس لوٹ جاؤ

"واپس لوٹ جاؤ" تو تم واپس لوٹ جاؤ، یہ تمہارے لیے زیادہ پاکیزہ ہے اور اللہ

بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿٢٨﴾ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ

اَنْ	جُنَاحٌ	عَلَيْكُمْ	لَيْسَ	عَلِيْمٌ ﴿٢٨﴾	تَعْمَلُوْنَ	بِمَا
(اس میں) کہ	کچھ گناہ	تم پر	نہیں ہے	خوب جاننے والا (ہے)	تم عمل کرتے ہو	(اس) کو جو

تمہارے کاموں کو خوب جاننے والا ہے ○ اس بارے میں تم پر کچھ گناہ نہیں کہ

(1)......جب بھی کسی کے گھر جائیں تو اجازت لینے میں یہ خیال رکھیں کہ دروازہ زور سے نہ بجائیں کیونکہ یہ بدتہذیبی ہے خصوصاً علماء اور بزرگوں کے دروازوں پر ایسا کرنا خلافِ ادب ہے۔ لہٰذا دروازہ بجانے، آواز دینے میں معتدل و مناسب انداز اپنائیں، شور کرکے دیگر محلے والوں کو پریشان نہ کریں یونہی بیل بجانے میں اس کا خیال رکھیں، بیل پر ہاتھ رکھ کر بھول نہ جائیں۔ تین مرتبہ تک کوشش کرلیں، جواب نہ ملے تو واپس چلے جائیں۔

تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِیْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ؕ وَ

تَدْخُلُوْا	بُیُوْتًا غَیْرَ مَسْكُوْنَةٍ[1]	فِیْهَا	مَتَاعٌ	لَّكُمْ	وَ
تم داخل ہو جاؤ	(ایسے) غیر رہائشی گھروں (میں)	جن میں	نفع اٹھانے (کا اختیار ہے)	تمہیں	اور

ان گھروں میں جاؤ جو خاص کسی کی رہائش نہیں جن میں تمہیں نفع اُٹھانے کا اختیار ہے اور

اللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۲۹﴾ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ

اللّٰهُ	یَعْلَمُ	مَا	تُبْدُوْنَ	وَ	مَا	تَكْتُمُوْنَ ﴿۲۹﴾	قُلْ	لِّلْمُؤْمِنِیْنَ
اللہ	جانتا ہے	جو	تم ظاہر کرتے ہو	اور	جو	تم چھپاتے ہو	تم کہو	ایمان والوں سے

اللہ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو ○ مسلمان مردوں کو

یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ یَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ

یَغُضُّوْا	مِنْ اَبْصَارِهِمْ[2]	وَ	یَحْفَظُوْا	فُرُوْجَهُمْ	ذٰلِكَ
وہ کچھ نیچی رکھیں	اپنی نگاہیں	اور	حفاظت کریں	اپنی شرمگاہوں (کی)	یہ

حکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہ

اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَ

اَزْكٰى	لَهُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	خَبِیْرٌۢ	بِمَا	یَصْنَعُوْنَ ﴿۳۰﴾	وَ
زیادہ پاکیزہ (ہے)	ان کے لیے	بیشک	اللہ	خبردار ہے	(اس) سے جو	وہ کام کرتے ہیں	اور

ان کے لیے زیادہ پاکیزہ ہے، بیشک اللہ ان کے کاموں سے خبردار ہے ○ اور

قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ یَحْفَظْنَ

قُلْ	لِّلْمُؤْمِنٰتِ	یَغْضُضْنَ	مِنْ اَبْصَارِهِنَّ	وَ	یَحْفَظْنَ
تم کہو	ایمان والیوں سے	وہ کچھ نیچی رکھیں	اپنی نگاہیں	اور	حفاظت کریں

مسلمان عورتوں کو حکم دو کہ وہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی

مسلمان مردوں کو نگاہیں نیچی رکھنے اور شرمگاہوں کی حفاظت کا حکم

عورتوں کے پردے سے متعلق احکام

[1]......اس سے مراد ہر وہ جگہ ہے جہاں شرعاً و عرفاً اجازت لے کر جانے کی حاجت نہیں جیسے مسافر خانے اور دوکانیں وغیرہ۔ [2]......اس آیت میں مسلمان مردوں کو اپنی نگاہیں کچھ جھکا کر رکھنے اور شرمگاہوں کی حفاظت کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو، میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں (1) جب تم میں سے کوئی بات کرے تو جھوٹ نہ بولے۔ (2) جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی نہ کرے (3) جب اسے امانت دی جائے تو خیانت نہ کرے۔ (4) تم اپنی نگاہیں جھکا کر رکھو۔ (5) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔ (6) اور اپنے ہاتھوں کو روک کر

فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا

فُرُوْجَهُنَّ	وَ	لَا يُبْدِيْنَ	زِيْنَتَهُنَّ [1]	اِلَّا	مَا	ظَهَرَ	مِنْهَا
اپنی شرمگاہوں (کی)	اور	ظاہر نہ کریں	اپنی زینت	مگر	جتنی	(خود ہی) ظاہر ہو	اس میں سے

حفاظت کریں اور اپنی زینت نہ دکھائیں مگر جتنا (بدن کا حصہ) خود ہی ظاہر ہے

وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۪ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا

وَلْيَضْرِبْنَ	بِخُمُرِهِنَّ	عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ [2]	وَ	لَا يُبْدِيْنَ	زِيْنَتَهُنَّ	اِلَّا
اور چاہئے کہ وہ ڈال کر رکھیں	اپنے دوپٹے	اپنے گریبانوں پر	اور	ظاہر نہ کریں	اپنی زینت	مگر

اور وہ اپنے دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رکھیں اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں مگر

لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآىِٕهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآىِٕهِنَّ اَوْ

لِبُعُوْلَتِهِنَّ	اَوْ	اٰبَآىِٕهِنَّ	اَوْ	اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ	اَوْ	اَبْنَآىِٕهِنَّ	اَوْ
اپنے شوہروں کیلئے	یا	اپنے باپ	یا	اپنے شوہروں کے باپ	یا	اپنے بیٹوں	یا

اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ یا شوہروں کے باپ یا اپنے بیٹوں یا

اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْۤ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْۤ اَخَوٰتِهِنَّ

اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ	اَوْ	اِخْوَانِهِنَّ	اَوْ	بَنِیْۤ اِخْوَانِهِنَّ	اَوْ	بَنِیْۤ اَخَوٰتِهِنَّ
اپنے شوہروں کے بیٹوں	یا	اپنے بھائیوں	یا	اپنے بھائیوں کے بیٹوں	یا	اپنی بہنوں کے بیٹوں

شوہروں کے بیٹوں یا اپنے بھائیوں یا اپنے بھتیجوں یا اپنے بھانجوں

اَوْ نِسَآىِٕهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُنَّ اَوِ

اَوْ	نِسَآىِٕهِنَّ	اَوْ	مَا	مَلَكَتْ	اَیْمَانُهُنَّ	اَوِ
یا	اپنی (مسلمان) عورتوں	یا	جن (عورتوں) کے	مالک ہوئے	ان کے دائیں ہاتھ	یا

یا اپنی (مسلمان) عورتوں یا اپنی کنیزوں پر جو ان کی ملکیت ہوں یا

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) رکھو (یعنی ظلم وغیرہ سے)۔ (معجم الاوسط، ۲/۶۷، الحدیث: ۲۵۳۹)

1 ...... مسلمان عورتوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے بدن کے ان اعضاء کو غیر مردوں کے سامنے ظاہر نہ کریں جہاں زینت کرتی ہیں جیسے سر، کان، گلا وغیرہ البتہ وہ اعضاء جو عام طور پر ظاہر ہوتے ہیں جیسے چہرہ، دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں، انہیں چھپانے میں مشقت ہونے کی وجہ سے ظاہر کرنے کی اجازت ہے لیکن فی زمانہ بے حیائی، بدنگاہی اور گندے خیالات کی کثرت کی وجہ سے چہرہ چھپانے کا بھی حکم ہے۔

2 ...... یعنی مسلمان عورتیں اپنے دوپٹوں کے ذریعے اپنے بالوں، گردن، پہنے ہوئے زیور اور سینے وغیرہ کو ڈھانپ کر رکھیں۔ بخاری شریف میں ہے کہ جب یہ

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

تمام مسلمانوں کو توبہ کی ہدایت

التّٰبِعِیْنَ غَیْرِ اُولِی الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِیْنَ

الَّذِیْنَ	الطِّفْلِ	اَوِ	مِنَ الرِّجَالِ [1]	غَیْرِ اُولِی الْاِرْبَةِ	التّٰبِعِیْنَ
جو	(ان) بچوں (کیلئے)	یا	مردوں میں سے	(جو) شہوت والے نہیں	(ان) نوکروں (کیلئے)

مردوں میں سے وہ نوکر جو شہوت والے نہ ہوں یا وہ بچے جنہیں

لَمْ یَظْهَرُوْا عَلٰی عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۪ وَ لَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ

بِاَرْجُلِهِنَّ	لَا یَضْرِبْنَ [2]	وَ	عَلٰی عَوْرٰتِ النِّسَآءِ	لَمْ یَظْهَرُوْا
اپنے پاؤں	وہ (زمین پر) زور سے نہ ماریں	اور	عورتوں کی شرم کی چیزوں پر	خبر نہیں رکھتے

عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں اور زمین پر اپنے پاؤں اس لئے زور سے نہ ماریں

لِیُعْلَمَ مَا یُخْفِیْنَ مِنْ زِیْنَتِهِنَّ ؕ وَ تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ

اِلَى اللّٰهِ	تُوْبُوْۤا	وَ	مِنْ زِیْنَتِهِنَّ	یُخْفِیْنَ	مَا	لِیُعْلَمَ
اللہ کی طرف	تم توبہ کرو	اور	اپنی زینت سے	انہوں نے چھپائی ہو	جو	تاکہ معلوم ہو جائے

کہ ان کی اس زینت کا پتہ چل جائے جو انہوں نے چھپائی ہوئی ہے اور اے مسلمانو! تم سب اللہ کی طرف

کنوارے مرد و عورت کا نکاح کرنے کی ہدایت اور برکت نکاح

جَمِیْعًا اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَ اَنْكِحُوا الْاَیَامٰى

الْاَیَامٰى	اَنْكِحُوا	وَ	تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۱﴾	لَعَلَّكُمْ	اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ	جَمِیْعًا
(ان کے جو) بے نکاح (ہوں)	نکاح کردو	اور	کامیاب ہو جاؤ	تاکہ تم	اے ایمان والو	سب

توبہ کرو اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ ○ اور تم میں سے جو بغیر نکاح کے ہوں

مِنْكُمْ وَ الصّٰلِحِیْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَ اِمَآىٕكُمْ ؕ اِنْ یَّكُوْنُوْا

یَّكُوْنُوْا	اِنْ	مِنْ عِبَادِكُمْ وَ اِمَآىٕكُمْ	الصّٰلِحِیْنَ	وَ	مِنْكُمْ
وہ ہوں گے	اگر	تمہارے غلاموں اور لونڈیوں میں سے	(جو) نیک لوگ (ہیں)	اور	تم میں سے

اور تمہارے غلاموں اور لونڈیوں میں سے جو نیک ہیں ان کے نکاح کردو۔ اگر وہ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) آیت نازل ہوئی تو صحابیات نے اپنی اونی چادروں کو پھاڑ کر اوڑھنیاں بنالیا تھا۔(بخاری، ۳ / ۲۹۰، الحدیث: ۴۷۵۸)

[1]...... مردوں میں سے وہ نوکر جو شہوت والے نہ ہوں مثلاً ایسے بوڑھے ہوں جنہیں اصلاً شہوت باقی نہ رہی ہو اور وہ نیک ہوں تو ان سے پردہ نہ کرنے کی اجازت ہے البتہ جو ایسے نہ ہوں خواہ وہ کتنے ہی با اعتماد اور بچپن سے نوکری کرتے آرہے ہوں ان سے بہر صورت پردہ کرنے کا حکم ہے۔ آج کل گھر کے نوکروں، ڈرائیوروں، مالیوں، دودھ بیچنے والوں سے عموماً پردہ نہیں کیا جاتا ہے یہ حرام ہے۔

[2]...... یعنی عورتیں چلنے پھرنے میں پاؤں اس قدر آہستہ رکھیں کہ اُن کے زیور کی جھنکار نہ سنی جائے۔ عورتیں بجنے والے جھانجھن نہ پہنیں۔

فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ

فُقَرَآءَ	يُغْنِهِمُ (1)	اللّٰهُ	مِنْ فَضْلِهٖ	وَ	اللّٰهُ	وَاسِعٌ
فقیر، تنگدست	(تو) مالدار کردے گا انہیں	اللہ	اپنے فضل سے	اور	اللہ	وسعت والا

فقیر ہوں گے تو اللہ انہیں اپنے فضل سے غنی کردے گا اور اللہ وسعت والا،

عَلِيْمٌ ۝۳۲ وَ لْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ

عَلِيْمٌ ۝۳۲	وَ لْيَسْتَعْفِفِ (2)	الَّذِيْنَ	لَا يَجِدُوْنَ
علم والا (ہے)	اور چاہئے کہ پاکدامنی اختیار کریں	وہ لوگ جو	نہیں پاتے

علم والا ہے ۝ اور جو لوگ نکاح کرنے کی طاقت نہیں پاتے

نکاح کی استطاعت نہ رکھنے والوں کو ہدایت

نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ

نِكَاحًا	حَتّٰى	يُغْنِيَهُمُ	اللّٰهُ	مِنْ فَضْلِهٖ	وَ
نکاح کرنے کی طاقت	یہاں تک کہ	غنی کردے انہیں	اللہ	اپنے فضل سے	اور

انہیں چاہیے کہ پاکدامنی اختیار کریں یہاں تک کہ اللہ انہیں اپنے فضل سے غنی کردے اور

غلاموں کو مکاتب بنانے سے متعلق ہدایات

الَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ

الَّذِيْنَ	يَبْتَغُوْنَ	الْكِتٰبَ	مِمَّا	مَلَكَتْ
وہ لوگ جو	چاہتے ہیں	مال کما کر دینے کی شرط پر آزادی	(ان میں) سے جن کے	مالک ہوئے

تمہارے غلام اور لونڈیوں میں سے جو مال کما کر دینے کی شرط پر آزادی کے

اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا ۖۗ وَّ

اَيْمَانُكُمْ	فَكَاتِبُوْهُمْ	اِنْ	عَلِمْتُمْ	فِيْهِمْ	خَيْرًا	وَّ
تمہارے دائیں ہاتھ	تو تم (یہ معاہدہ) لکھ دو انہیں	اگر	تم جانو	ان میں	کچھ بھلائی	اور

طلبگار ہوں تو تم انہیں (یہ معاہدہ) لکھ دو اگر تم ان میں کچھ بھلائی جانو اور

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس قوم کی دعا نہیں قبول فرماتا جن کی عورتیں جھانجھن پہنتی ہوں۔ اس سے سمجھ لینا چاہئے کہ جب زیور کی آواز دعا قبول نہ ہونے کا سبب ہے تو خاص عورت کی آواز اور اس کی بے پردگی کیسی اللہ تعالیٰ کے غضب کو لازم کرنے والی ہوگی۔ 1 ...اس غناء سے مراد قناعت یا کفایت ہے یا اس سے شوہر اور بیوی کے دو رزقوں کا جمع ہو جانا یا نکاح کی برکت سے فراخی حاصل ہونا مراد ہے۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا "تم عورتوں سے نکاح کرو کیونکہ وہ تمہارے پاس (اللہ تعالیٰ کی طرف سے رزق اور) مال لائیں گی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، ۳ / ۲۷۱، الحدیث: ۱۰) 2 ...... یعنی جو لوگ مہر اور اخراجات نہ ہونے کے

کنیزوں کو بدکاری پر مجبور کرنے کی ممانعت

اٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِیْۤ اٰتٰىكُمْ ؕ وَ لَا تُكْرِهُوْا فَتَیٰتِكُمْ

فَتَیٰتِكُمْ	لَا تُكْرِهُوْا[1]	وَ	اٰتٰىكُمْ	الَّذِیْۤ	مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ	اٰتُوْهُمْ
اپنی کنیزوں (کو)	تم مجبور نہ کرو	اور	اس نے دیا تمہیں	وہ جو	اللہ کے مال سے	دو انہیں

تم ان کی اللہ کے اس مال سے مدد کرو جو اس نے تمہیں دیا ہے اور تم دنیوی زندگی کا مال طلب کرنے کیلئے

عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا

لِّتَبْتَغُوْا	تَحَصُّنًا[2]	اَرَدْنَ	اِنْ	عَلَى الْبِغَآءِ
تاکہ تم چاہو، طلب کرو	بچنا	وہ (خود بھی) چاہیں	(خصوصاً) اگر	بدکاری پر

اپنی کنیزوں کو بدکاری پر مجبور نہ کرو (خصوصاً) اگر وہ

عَرَضَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ؕ وَ مَنْ یُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ

اللّٰهَ	فَاِنَّ	یُّكْرِهْهُّنَّ	مَنْ	وَ	عَرَضَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا
اللہ	تو بیشک	مجبور کرے گا انہیں	جو	اور	دنیوی زندگی کا کچھ مال

خود (بھی) بچنا چاہتی ہوں اور جو انہیں مجبور کرے گا تو بیشک اللہ

قرآن مجید کے تین اوصاف

مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝۳۳ وَ لَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ

اَنْزَلْنَاۤ	لَقَدْ	وَ	رَّحِیْمٌ ۝۳۳	غَفُوْرٌ	مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ
ہم نے نازل فرمائیں	ضرور بیشک	اور	مہربان (ہے)	بخشنے والا	ان کے مجبور کئے جانے کے بعد

ان کے مجبور کئے جانے کے بعد بہت بخشنے والا، مہربان ہے ○ اور بیشک ہم نے تمہاری طرف

اِلَیْكُمْ اٰیٰتٍ مُّبَیِّنٰتٍ وَّ مَثَلًا مِّنَ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ

مِنْ قَبْلِكُمْ	خَلَوْا	مِّنَ الَّذِیْنَ	مَثَلًا	وَّ	اٰیٰتٍ مُّبَیِّنٰتٍ	اِلَیْكُمْ
تم سے پہلے	گزر گئے	ان لوگوں کا جو	حال	اور	روشن آیتیں	تمہاری طرف

روشن آیتیں اور تم سے پہلے لوگوں کا حال

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) سبب نکاح نہ کر سکیں تو وہ بدکاری سے بہر حال بچیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے مالدار کر دے اور وہ مہر و نان نفقہ ادا کرنے کے قابل ہو جائیں۔

1 ...... عورت کے حق میں زنا پر مجبوری اس وقت ثابت ہوگی جب کوئی جان سے مار دینے یا جسم کا کوئی عضو ضائع کر دینے یا شدید مار مارنے کی دھمکی دے اور دھمکی دینے والے کو قدرت بھی ہو اور عورت کو غالب گمان ہو کہ وہ دھمکی پر عمل کر گزرے گا۔ اس سے کم میں مجبوری ثابت نہ ہوگی۔ کنیزوں کی طرح آزاد عورتوں کو بھی بدکاری پر مجبور کرنا حرام ہے، خواہ مال کی خاطر ہو یا کسی اور سبب سے۔ زنا پر مجبور کرنے والے سخت گناہگار اور عذابِ الٰہی کے حقدار ہیں۔ 2 ...... کنیزیں

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

اللہ تعالیٰ کے نور کی مثال

ع ٨ ، ١٠

وَ مَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِیْنَ ۝٣٤ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ

وَ	مَوْعِظَةً	لِّلْمُتَّقِیْنَ ۝٣٤	اَللّٰهُ	نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ [1]	مَثَلُ نُوْرِهٖ
اور	نصیحت	ڈر والوں کے لیے	اللہ	آسمانوں اور زمین کا نور (ہے)	اس کے نور کی مثال

اور ڈر والوں کے لیے نصیحت نازل فرمائی ○ اللہ آسمانوں اور زمینوں کو روشن کرنے والا ہے۔ اس کے نور کی مثال

كَمِشْكٰوةٍ فِیْهَا مِصْبَاحٌؕ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَةٍؕ اَلزُّجَاجَةُ

كَمِشْكٰوةٍ	فِیْهَا	مِصْبَاحٌ	اَلْمِصْبَاحُ	فِیْ زُجَاجَةٍ	اَلزُّجَاجَةُ
(ایسی ہے) جیسے ایک طاق	جس میں	چراغ (ہے)	(وہ) چراغ	ایک فانوس میں (ہے)	فانوس

ایسی ہے جیسے ایک طاق ہو جس میں چراغ ہے، وہ چراغ ایک فانوس میں ہے، وہ فانوس

كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّیٌّ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَیْتُوْنَةٍ

كَاَنَّهَا	كَوْكَبٌ دُرِّیٌّ	یُّوْقَدُ	مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَیْتُوْنَةٍ [2]
گویا کہ وہ	ایک موتی کی طرح چمکتا ہوا ستارہ (ہے)	جو روشن ہوتا ہے	برکت والے درخت زیتون سے

گویا ایک موتی کی طرح چمکتا ہوا ستارہ ہے جو زیتون کے برکت والے درخت سے روشن ہوتا ہے

لَّا شَرْقِیَّةٍ وَّ لَا غَرْبِیَّةٍۙ یَّكَادُ زَیْتُهَا یُضِیْٓءُ وَ لَوْ

لَّا	شَرْقِیَّةٍ	وَّ	لَا	غَرْبِیَّةٍ	یَّكَادُ زَیْتُهَا یُضِیْٓءُ	وَ لَوْ
(جو) نہ	مشرق والا (ہے)	اور	نہ	مغرب والا	قریب ہے کہ اس کا تیل بھڑک اٹھے	اگرچہ

جو نہ مشرق والا ہے اور نہ مغرب والا ہے۔ قریب ہے کہ اس کا تیل بھڑک اٹھے اگرچہ

لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌؕ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍؕ یَهْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُؕ

لَمْ تَمْسَسْهُ	نَارٌ	نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ	یَهْدِیْ	اللّٰهُ	لِنُوْرِهٖ	مَنْ	یَّشَآءُ
نہ چھوئے اسے	آگ	نور پر نور (ہے)	راہ دکھاتا ہے	اللہ	اپنے نور کی	جسے	وہ چاہتا ہے

اسے آگ نہ چھوئے۔ نور پر نور ہے، اللہ اپنے نور کی راہ دکھاتا ہے جسے چاہتا ہے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) پاکدامن رہنا چاہیں یا نہ چاہیں، کسی صورت بھی انہیں بدکاری پر مجبور نہیں کیا جا سکتا اور آیت میں کلام اس اعتبار سے ہے کہ جب عورتیں خود بھی پاکدامن رہنا چاہتی ہیں تو پھر تو تمہیں بطریق اَولیٰ انہیں بدکاری پر مجبور نہیں کرنا چاہیے۔ 1...... نور اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے اور یہاں معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمینوں کا ہادی ہے تو زمین و آسمان والے اس کے نور سے حق کی راہ پاتے ہیں یا یہ معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمینوں کو منور فرمانے والا ہے۔ بعض مفسرین نے اس نور سے قرآن مراد لیا ہے اور ایک تفسیر یہ ہے کہ اس نور سے مراد سیّدِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہیں۔ 2...... زیتون کا درخت انتہائی برکت والا

وَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ

وَ	يَضْرِبُ	اللّٰهُ	الْاَمْثَالَ	لِلنَّاسِ	وَ	اللّٰهُ	بِكُلِّ شَیْءٍ
اور	بیان فرماتا ہے	اللہ	مثالیں	لوگوں کیلئے	اور	اللہ	ہر چیز کو

اور اللہ لوگوں کیلئے مثالیں بیان فرماتا ہے اور اللہ ہر شے کو

عَلِیْمٌ ﴿۳۵﴾ فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ

عَلِیْمٌ ﴿۳۵﴾	فِیْ بُیُوْتٍ (1)	اَذِنَ	اللّٰهُ	اَنْ
خوب جاننے والا (ہے)	(ان) گھروں میں (ہے)	حکم دیا	اللہ (نے)	کہ

خوب جاننے والا ہے ○ ان گھروں میں ہے جن کی تعظیم کرنے

تُرْفَعَ وَ یُذْكَرَ فِیْهَا اسْمُهٗۙ یُسَبِّحُ

تُرْفَعَ	وَ	یُذْكَرَ	فِیْهَا	اسْمُهٗ	یُسَبِّحُ (2)
انہیں بلند کیا جائے، ان کی تعظیم کی جائے	اور	ذکر کیا جائے	ان میں	اس (اللہ) کا نام	تسبیح کرتے ہیں

اور ان میں اللہ کا نام ذکر کئے جانے کا اللہ نے حکم دیا ہے، ان میں صبح و شام

لَهٗ فِیْهَا بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ ﴿۳۶﴾ رِجَالٌۙ لَّا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَةٌ

لَهٗ	فِیْهَا	بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ ﴿۳۶﴾	رِجَالٌ (3)	لَّا تُلْهِیْهِمْ	تِجَارَةٌ
اس کی	ان (گھروں) میں	صبح اور شام	(وہ) مرد	غافل نہیں کرتی انہیں	کوئی تجارت

اللہ کی تسبیح بیان کرتے ہیں ○ وہ مرد جن کو تجارت

وَّ لَا بَیْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ اِیْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ

وَّ	لَا	بَیْعٌ	عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ	وَ	اِقَامِ الصَّلٰوةِ	وَ	اِیْتَآءِ الزَّكٰوةِ
اور	نہ	خرید و فروخت	اللہ کے ذکر سے	اور	نماز قائم کرنے	اور	زکوۃ دینے (سے)

اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر اور نماز قائم کرنے اور زکوۃ دینے سے غافل نہیں کرتی

بزرگانِ خدا کے چند ظاہری و باطنی اوصاف

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہے اور اس میں بہت سارے فوائد ہیں، حدیثِ پاک میں ہے ”زیتون کھاؤ اور اس کا تیل استعمال کرو یہ مبارک درخت ہے۔ (ترمذی، ۳ / ۳۳۷، الحدیث: ۱۸۵۹)

1 ...اُن گھروں سے مسجدیں مراد ہیں۔ 2 ... تسبیح سے مراد نمازیں ہیں، صبح کی تسبیح سے فجر اور شام سے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں مراد ہیں۔

3 ......نور سے ہدایت پانے اور مسجدوں میں صبح و شام تسبیح کرنے والے لوگوں کا یہ وصف ہے کہ انہیں کوئی تجارت اور خرید و فروخت نماز اور ذکرُ اللہ سے غافل نہیں کرتی۔ فی زمانہ کاروبار، نوکری، کھیل کود، ٹی وی، دوستوں وغیرہا کی وجہ سے نمازوں میں غفلت کا معاملہ بڑا نازک ہے۔ حدیث پاک میں ہے ”جس نے نماز کی

يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَ الْاَبْصَارُ ﴿۳۷﴾

يَخَافُوْنَ	يَوْمًا	تَتَقَلَّبُ [1]	فِيْهِ	الْقُلُوْبُ	وَ	الْاَبْصَارُ ﴿۳۷﴾
وہ ڈرتے ہیں	(اس) دن (سے)	الٹ جائیں گے	اس میں	دل	اور	آنکھیں

وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل اور آنکھیں الٹ جائیں گے ○

لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَ يَزِيْدَهُمْ

لِيَجْزِيَهُمُ	اللّٰهُ	اَحْسَنَ	مَا	عَمِلُوْا	وَ	يَزِيْدَهُمْ
تاکہ بدلہ دے انہیں	اللہ	سب سے بہتر	جو	انہوں نے کام کئے	اور	مزید عطا فرمائے انہیں

تاکہ اللہ انہیں ان کے بہتر کاموں کا بدلہ دے اور اپنے فضل سے انہیں

نیک کاموں میں مشغولیت کا مقصد

مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۸﴾ وَ

مِّنْ فَضْلِهٖ	وَ	اللّٰهُ	يَرْزُقُ	مَنْ	يَّشَآءُ	بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۸﴾	وَ
اپنے فضل سے	اور	اللہ	رزق دیتا ہے	جسے	وہ چاہتا ہے	حساب کے بغیر	اور

مزید عطا فرمائے اور اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق عطا فرماتا ہے ○ اور

کفار کے ظاہری اچھے اعمال کی مثال

الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۭ بِقِيْعَةٍ

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْۤا	اَعْمَالُهُمْ	كَسَرَابٍۭ بِقِيْعَةٍ
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	ان کے اعمال	کسی بیابان میں دھوپ میں چمکتی ریت جیسے (ہیں)

کافروں کے اعمال ایسے ہیں جیسے کسی بیابان میں دھوپ میں پانی کی طرح چمکنے والی ریت ہو،

يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَهٗ

يَّحْسَبُهُ	الظَّمْاٰنُ	مَآءً	حَتّٰۤى	اِذَا	جَآءَهٗ
گمان کرتا ہے اسے	پیاسا آدمی	پانی	یہاں تک کہ	جب	وہ آتا ہے اس کے پاس

پیاسا آدمی اسے پانی سمجھتا ہے یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس آتا ہے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) محافظت نہ کی وہ قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور اُبی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔(مسند امام احمد، ۲ /۵۷۴، الحدیث: ۶۵۸۷) علماء نے فرمایا ہے کہ جسے مال نے نماز سے غافل رکھا وہ قیامت کے دن قارون کے ساتھ، جسے حکمرانی نے غافل رکھا وہ فرعون کے ساتھ، جو وزارت کی وجہ سے غافل رہا وہ ہامان کے ساتھ اور جو تجارت کی وجہ سے غافل رہا وہ مکہ کے کافر اُبی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔(الزواجر، ۱/۲۸۸)

[1] ..... دلوں کے الٹ جانے کا معنی یہ ہے کہ دل اپنی جگہ سے نکل کر حلق میں آجائیں گے، پھر نہ واپس اپنی جگہ جاسکیں گے اور نہ حلق سے باہر نکل سکیں گے اور

لَمْ يَجِدْهُ شَيْـًٔا وَّ وَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ

لَمْ يَجِدْهُ	شَيْـًٔا (1)	وَّ	وَجَدَ	اللّٰهَ	عِنْدَهٗ	فَوَفّٰىهُ
(تو) نہیں پاتا اسے	کچھ (بھی)	اور	وہ پائے گا	اللہ (کو)	اپنے قریب	تو وہ پورا دے گا اسے

تو اسے کچھ بھی نہیں پاتا اور وہ اللہ کو اپنے قریب پائے گا تو اللہ اسے

کفار کے برے اعمال کی مثال

حِسَابَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿٣٩﴾ۙ اَوْ كَظُلُمٰتٍ

حِسَابَهٗ	وَ	اللّٰهُ	سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿٣٩﴾	اَوْ	كَظُلُمٰتٍ
اس کا حساب	اور	اللہ	جلد حساب کرلینے والا (ہے)	یا	جیسے تاریکیاں (ہوں)

اس کا پورا حساب دے گا اور اللہ جلد حساب کرلینے والا ہے ○ یا جیسے کسی گہرے سمندر میں

فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ

فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ	يَّغْشٰىهُ	مَوْجٌ	مِّنْ فَوْقِهٖ	مَوْجٌ
کسی گہرے سمندر میں	ڈھانپ لیا ہو اسے	ایک موج (نے)	اس کے اوپر سے	(دوسری) موج (ہو)

تاریکیاں ہوں جس کو اوپر سے ایک موج نے ڈھانپ لیا ہو، اس موج پر ایک اور موج ہو،

مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ؕ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ؕ اِذَاۤ

مِّنْ فَوْقِهٖ	سَحَابٌ	ظُلُمٰتٌ	بَعْضُهَا	فَوْقَ بَعْضٍ	اِذَاۤ
اس (موج) کے اوپر سے	بادل (ہوں)	اندھیرے (ہیں)	ان کے بعض	بعض کے اوپر (ہیں)	جب

(پھر) اس (دوسری) موج پر بادل ہوں۔ اندھیرے ہی اندھیرے ہیں ایک کے اوپر دوسرا اندھیرا ہے کہ جب

نورِ قرآن سے ہدایت توفیقِ الٰہی پر موقوف ہے

اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ؕ وَ مَنْ لَّمْ يَجْعَلِ

اَخْرَجَ	يَدَهٗ	لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا	وَ	مَنْ	لَّمْ يَجْعَلِ
کوئی نکالتا ہے	اپنا ہاتھ	(تو) وہ اسے دکھائی دیتا معلوم نہ ہو	اور	وہ شخص جو	نہ بنائے

کوئی اپنا ہاتھ نکالے تو اسے اپنا ہاتھ بھی دکھائی دیتا معلوم نہ ہو اور جس کیلئے اللہ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) آنکھیں الٹنے کا معنی یہ ہے کہ اس دن سرمگیں آنکھیں نیلی ہو جائیں گی۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہاں دلوں اور آنکھوں کا الٹنا بطور محاورہ استعمال ہوا ہو اور مراد یہ ہو کہ قیامت کی دہشت اور ہولناکی دیکھ کر دل انتہائی خوفزدہ اور مضطرب ہو جائیں گے اور آنکھیں اوپر چڑھ جائیں گی۔

1 ...... اس آیت میں بیان کی گئی مثال اگرچہ کفار کے ظاہری اچھے اعمال سے متعلق ہے لیکن مسلمان بھی اگر ریاکاری، یا شرائط کا لحاظ کئے بغیر نیک اعمال کرے گا تو اس کا حال بھی ایسا ہی ہو گا۔ اس لئے ریاکاری سے بھی بچیں اور دینی احکام بھی سیکھیں۔

ع٦

اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ۠﴿۴۰﴾ اَلَمْ تَرَ

اَلَمْ تَرَ	مِنْ نُّوْرٍ ﴿۴۰﴾ (1)	لَهٗ	فَمَا	نُوْرًا	لَهٗ	اللّٰهُ
کیا تم نے نہ دیکھا	کوئی نور	اس کے لیے	تو نہیں	نور	اس کے لئے	اللہ

نور نہ بنائے اس کے لیے کوئی نور نہیں ○ کیا تم نے نہ دیکھا

اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ

وَ	فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	مَنْ	لَهٗ	يُسَبِّحُ	اللّٰهَ	اَنَّ
اور	آسمانوں اور زمین میں (ہے)	جو کوئی	اس کی	تسبیح کرتا ہے	اللہ	کہ

کہ جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں وہ سب اور پرندے (اپنے) پَر پھیلائے ہوئے

الطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَ تَسْبِيْحَهٗ ؕ

تَسْبِيْحَهٗ (2)	وَ	صَلَاتَهٗ	عَلِمَ	قَدْ	كُلٌّ	صٰٓفّٰتٍ	الطَّيْرُ
اپنی تسبیح	اور	اپنی نماز	جان لی	تحقیق	سب (نے)	پَر پھیلائے ہوئے	پرندے

اللہ کی تسبیح کرتے ہیں سب کو اپنی نماز اور اپنی تسبیح معلوم ہے

وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَ لِلّٰهِ

لِلّٰهِ	وَ	يَفْعَلُوْنَ ﴿۴۱﴾	بِمَا	عَلِيْمٌ	اللّٰهُ	وَ
اللہ ہی کے لیے (ہے)	اور	وہ کام کرتے ہیں	(اس) کو جو	خوب جاننے والا (ہے)	اللہ	اور

اور اللہ ان کے کاموں کو خوب جاننے والا ہے ○ اور آسمانوں اور

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ اِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۴۲﴾ اَلَمْ تَرَ

اَلَمْ تَرَ	الْمَصِيْرُ ﴿۴۲﴾	اِلَى اللّٰهِ	وَ	مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ
کیا تم نے نہ دیکھا	لوٹنا (ہے)	اللہ ہی کی طرف	اور	آسمانوں اور زمین کی بادشاہت

زمین کی بادشاہت اللہ ہی کے لیے ہے اور اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے ○ کیا تم نے نہ دیکھا

کائنات کی ہر چیز مشغولِ تسبیح ہے

زمین و آسمان کا حقیقی بادشاہ اللہ ہے

آسمانوں میں قدرتِ الٰہی کے مظاہر

1 ......یعنی جسے اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید کے نور سے ہدایت دینا اور قرآنِ کریم پر ایمان لانے کی توفیق دینا نہ چاہے تو اسے اصلاً کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔

2 ......زمین و آسمان میں موجود چیزوں اور پرندوں میں سے ہر ایک اپنی نماز اور اپنی تسبیح جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے نماز و تسبیح کا جسے جو طریقہ سکھایا اسی کے مطابق وہ عمل کرتا ہے اگرچہ ہمیں وہ طریقہ دکھائی نہ دے یا سمجھ نہ آئے۔

اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ

اَنَّ	اللّٰهَ	يُزْجِيْ	سَحَابًا	ثُمَّ	يُؤَلِّفُ
کہ	اللہ	نرمی کے ساتھ چلاتا ہے	بادل (کو)	پھر	ملاپ کردیتا ہے

کہ اللہ نرمی کے ساتھ بادل کو چلاتا ہے پھر انہیں آپس میں

بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى

بَيْنَهٗ	ثُمَّ	يَجْعَلُهٗ	رُكَامًا	فَتَرَى
اس (بادل کے ٹکڑوں) کے درمیان	پھر	کردیتا ہے اسے	تہ در تہ	تو تو دیکھتا ہے

ملا دیتا ہے پھر انہیں تہ در تہ کردیتا ہے تو تم دیکھتے ہو

الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ

الْوَدْقَ	يَخْرُجُ	مِنْ خِلٰلِهٖ	وَ	يُنَزِّلُ	مِنَ السَّمَآءِ
بارش (کو)	وہ نکلتی ہے	اس کے درمیان سے	اور	وہ اتارتا ہے	آسمان سے

کہ اس کے درمیان میں سے بارش نکلتی ہے اور وہ آسمان میں موجود

مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْۢ بَرَدٍ فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ

مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا [1]	مِنْۢ بَرَدٍ	فَيُصِيْبُ	بِهٖ	مَنْ	يَّشَآءُ
اس میں (موجود برف کے) پہاڑوں سے	کچھ اولے	پھر ڈال دیتا ہے	ان کو	جس (پر)	وہ چاہتا ہے

برف کے پہاڑوں سے اولے اُتارتا ہے پھر جس پر چاہتا ہے اس پر انہیں ڈال دیتا ہے

وَيَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ ؕ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ؕ﴿۴۳﴾

وَ	يَصْرِفُهٗ	عَنْ مَّنْ	يَّشَآءُ	يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ﴿۴۳﴾
اور	پھیر دیتا ہے انہیں	جس سے	وہ چاہتا ہے	قریب ہے کہ اس کی بجلی کی چمک لے جائے آنکھیں

اور جس سے چاہتا ہے اس سے انہیں پھیر دیتا ہے قریب ہے کہ اس کی بجلی کی چمک آنکھیں لے جائے ○

1 ..... اس آیت کے بارے میں مفسرین کے دو قول ہیں، (1) آسمان میں اولوں کے پہاڑ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اسی طرح پیدا فرمایا ہے، پھر وہ ان پہاڑوں میں سے جتنے اولے چاہتا ہے نازل فرماتا ہے۔ (2) آسمان سے مراد حقیقی آسمان نہیں بلکہ وہ بادل ہے جو لوگوں کے سروں پر بلند ہے، اسے بلندی کی وجہ سے آسمان فرمایا گیا کیونکہ "سماء" اس چیز کو کہتے ہیں جو تجھ سے بلند ہے اور تیرے اوپر ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بادل سے اولے نازل فرماتا ہے، یہی بادل پہاڑ ہیں کہ بڑا ہونے کی وجہ سے پہاڑوں کے مشابہ ہیں اور جہاز میں سفر کرتے ہوئے یہ بادل پہاڑ کی طرح ہی دکھائی دیتے ہیں۔

دن اور رات کی تبدیلی میں قدرتِ الٰہی کی دلیل

يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً

لَعِبْرَةً	فِيْ ذٰلِكَ	اِنَّ	النَّهَارَ	وَ	الَّيْلَ	اللّٰهُ	يُقَلِّبُ
ضرور سمجھنے کا مقام (ہے)	اس میں	بیشک	دن (کو)	اور	رات	اللّٰه	تبدیل فرماتا ہے

اللّٰه رات اور دن کو تبدیل فرماتا ہے، بیشک اس میں آنکھ والوں کیلئے

جانداروں کی تخلیق اور احوال میں قدرتِ الٰہی کے دلائل

لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ۝۴۴ وَ اللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ۚ فَمِنْهُمْ

فَمِنْهُمْ	مِّنْ مَّآءٍ (1)	كُلَّ دَآبَّةٍ	خَلَقَ	اللّٰهُ	وَ	لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ۝۴۴
تو ان میں سے	پانی سے	ہر جاندار	بنایا	اللّٰه (نے)	اور	آنکھوں والوں کیلئے

سمجھنے کا مقام ہے ۝ اور اللّٰه نے زمین پر چلنے والا ہر جاندار پانی سے بنایا تو ان میں کوئی

مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ ۚ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ

يَّمْشِيْ	مَّنْ	مِنْهُمْ	وَ	عَلٰى بَطْنِهٖ	يَّمْشِيْ	مَّنْ
چلتا ہے	(کوئی وہ ہے) جو	ان میں سے	اور	اپنے پیٹ پر	چلتا ہے	(کوئی وہ ہے) جو

اپنے پیٹ کے بل چلتا ہے اور ان میں کوئی دو پاؤں پر

عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰۤى اَرْبَعٍ ؕ يَخْلُقُ

يَخْلُقُ	عَلٰۤى اَرْبَعٍ	يَّمْشِيْ	مَّنْ	مِنْهُمْ	وَ	عَلٰى رِجْلَيْنِ
پیدا فرماتا ہے	چار (پاؤں) پر	چلتا ہے	(کوئی وہ ہے) جو	ان میں سے	اور	دو پاؤں پر

چلتا ہے اور ان میں کوئی چار پاؤں پر چلتا ہے۔ اللّٰه جو چاہتا ہے

نزولِ قرآن اور عطائے ہدایت کا بیان

اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۴۵ لَقَدْ

لَقَدْ	قَدِيْرٌ ۝۴۵	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	اللّٰهَ	اِنَّ	يَشَآءُ	مَا	اللّٰهُ
ضرور بیشک	قادر (ہے)	ہر چیز پر	اللّٰه	بیشک	وہ چاہتا ہے	جو	اللّٰه

پیدا فرماتا ہے۔ بیشک اللّٰه ہر شے پر قادر ہے ۝ بیشک

(1)......اللّٰه تعالیٰ نے جانداروں کی تمام اجناس کو پانی کی جنس سے پیدا کیا اور پانی ان سب کی اصل ہے اور اپنی اصل میں متحد ہونے کے باوجود ان سب کا حال ایک دوسرے سے کس قدر مختلف ہے، یہ کائنات کو تخلیق فرمانے والے کے علم و حکمت اور اس کی قدرت کے کمال کی روشن دلیل ہے کہ اس نے پانی جیسی چیز سے ایسی عجیب مخلوق پیدا فرما دی۔

اطاعتِ رسول میں منافقوں کا حال

اَنْزَلْنَاۤ اٰیٰتٍ مُّبَیِّنٰتٍؕ وَ اللّٰهُ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ

اَنْزَلْنَاۤ	اٰیٰتٍ مُّبَیِّنٰتٍ	وَ	اللّٰهُ	یَهْدِیْ	مَنْ	یَّشَآءُ
ہم نے نازل فرمائیں	صاف بیان کرنے والی آیتیں	اور	اللہ	ہدایت دیتا ہے	جسے	وہ چاہتا ہے

ہم نے صاف بیان کرنے والی آیتیں نازل فرمائیں اور اللہ جسے چاہتا ہے

اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۴۶﴾ وَ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ بِالرَّسُوْلِ

اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۴۶﴾	وَ	یَقُوْلُوْنَ	اٰمَنَّا	بِاللّٰهِ	وَ	بِالرَّسُوْلِ
سیدھے راستے کی طرف	اور	(منافقین) کہتے ہیں	ہم ایمان لائے	اللہ پر	اور	رسول پر

سیدھی راہ کی طرف ہدایت دیتا ہے ○ اور (منافقین) کہتے ہیں: ہم اللہ اور رسول پر ایمان لائے

وَ اَطَعْنَا ثُمَّ یَتَوَلّٰى فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَؕ

وَ	اَطَعْنَا	ثُمَّ	یَتَوَلّٰى	فَرِیْقٌ	مِّنْهُمْ	مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ
اور	ہم نے اطاعت کی	پھر	پلٹ جاتا ہے	ایک گروہ	ان میں سے	اس کے بعد

اور ہم نے اطاعت کی پھر ان میں سے ایک گروہ اس کے بعد پھر جاتا ہے

حکمِ رسول سے متعلق منافقوں کا حال

وَ مَاۤ اُولٰٓىٕكَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۴۷﴾ وَ اِذَا دُعُوْۤا

وَ	مَاۤ	اُولٰٓىٕكَ	بِالْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۴۷﴾	وَ	اِذَا	دُعُوْۤا[1]
اور	نہیں	یہ لوگ	ایمان والے	اور	جب	انہیں بلایا جاتا ہے

اور (حقیقت میں) وہ مسلمان نہیں ہیں ○ اور جب انہیں اللہ

اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ لِیَحْكُمَ بَیْنَهُمْ اِذَا

اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ[2]	لِیَحْكُمَ	بَیْنَهُمْ	اِذَا
اللہ اور اس کے رسول کی طرف	تاکہ (رسول) فیصلہ کردے	ان کے درمیان	(تو) اسی وقت

اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ رسول ان کے درمیان فیصلہ فرمادے تو اسی وقت

1 ..... بشر نامی منافق کا زمین کے معاملے پر ایک یہودی سے جھگڑا تھا، یہودی نے مطالبہ کیا کہ ہمارے مقدمے کا فیصلہ رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کرایا جائے لیکن منافق نے کعب بن اشرف یہودی سے فیصلہ کرانے کا اصرار کیا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

2 ..... حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضری اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری ہے کیونکہ ان لوگوں کو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف بلایا گیا تھا، جسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اللہ و رسول کی طرف بلایا گیا۔

فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَ اِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ

فَرِيْقٌ	مِّنْهُمْ	مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۸﴾	وَ	اِنْ	يَّكُنْ	لَّهُمُ	الْحَقُّ
ایک گروہ	ان میں سے	منہ پھیر لیتا (ہے)	اور	اگر	ہو جائے	ان کے لئے	حق (فیصلہ)

ان میں سے ایک فریق منہ پھیرنے لگتا ہے ○ اور اگر فیصلہ ان کیلئے ہو جائے

يَاْتُوْٓا اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ ﴿۴۹﴾ اَفِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ

يَاْتُوْٓا	اِلَيْهِ	مُذْعِنِيْنَ ﴿۴۹﴾	اَفِيْ قُلُوْبِهِمْ	مَّرَضٌ
(تو) وہ آتے ہیں	اس کی طرف	جلدی کرتے ہوئے، مانتے ہوئے	کیا ان کے دلوں میں	بیماری (ہے)

تو اس کی طرف خوشی خوشی جلدی سے آتے ہیں ○ کیا ان کے دلوں میں بیماری ہے؟

منافقوں کے اعراض کی قباحت

اَمِ ارْتَابُوْٓا اَمْ يَخَافُوْنَ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ

اَمِ	ارْتَابُوْٓا	اَمْ	يَخَافُوْنَ	اَنْ	يَّحِيْفَ	اللّٰهُ	عَلَيْهِمْ
یا	وہ شک رکھتے ہیں	یا	ڈرتے ہیں	(اس بات سے) کہ	ظلم کرے گا	اللہ	ان پر

یا انہیں شک ہے؟ یا کیا وہ اس بات سے ڈرتے ہیں کہ اللہ اور اس کا رسول

وَ رَسُوْلُهٗ ؕ بَلْ اُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع اِنَّمَا

وَ	رَسُوْلُهٗ	بَلْ	اُولٰٓئِكَ	هُمُ	الظّٰلِمُوْنَ ﴿۵۰﴾	اِنَّمَا
اور	اس کا رسول	بلکہ	یہ لوگ	وہی	ظلم کرنے والے (ہیں)	صرف

ان پر ظلم کریں گے؟ بلکہ وہ خود ہی ظالم ہیں ○ مسلمانوں کی بات

الرکوع ۶ ۱۲

حکمِ رسول سے متعلق مسلمانوں کو ہدایت

كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ

كَانَ	قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ [1]	اِذَا	دُعُوْٓا	اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ
ہے	ایمان والوں کی بات	(کہ) جب	انہیں بلایا جائے	اللہ اور اس کے رسول کی طرف

تو یہی ہے کہ جب انہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے

[1] ...... منافقوں کا طرزِ عمل تو بتادیا کہ رسول اللہ صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں آنے سے کتراتے ہیں جبکہ اس آیت میں مومنوں کا اچھا طرزِ عمل بیان فرمایا کہ جب انہیں اللہ تعالیٰ، اس کے رسول صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اور ان کے احکام کی طرف بلایا جائے تو وہ عرض کرتے ہیں کہ ہم نے دعوت کو سنا اور اسے قبول کر کے اطاعت کی۔ یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔ حضور صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے حکم کے سامنے اپنی عقل کے گھوڑے نہ دوڑائے جائیں اور نہ ہی آپ صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے حکم کو قبول کرنے یا نہ کرنے کے معاملے میں صرف اپنی عقل کو معیار بنایا جائے بلکہ جس طرح

لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ط

لِيَحْكُمَ	بَيْنَهُمْ	اَنْ	يَّقُوْلُوْا	سَمِعْنَا	وَ	اَطَعْنَا
تاکہ (رسول) فیصلہ کردے	ان کے درمیان	یہ کہ	وہ عرض کریں	ہم نے سنا	اور	ہم نے مانا

تاکہ رسول ان کے درمیان فیصلہ فرمادے تو وہ عرض کریں کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی

اطاعتِ رسول اور خوفِ خدا کا فائدہ

وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٥١﴾ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ

وَ	اُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٥١﴾	وَ	مَنْ	يُّطِعِ	اللّٰهَ	وَ
اور	یہ لوگ	وہی	کامیاب ہونے والے (ہیں)	اور	جو	اطاعت کرے	اللہ	اور

اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں ○ اور جو اللہ اور اس کے رسول کی

رَسُوْلَهٗ وَ يَخْشَ اللّٰهَ وَ يَتَّقْهِ

رَسُوْلَهٗ	وَ	يَخْشَ	اللّٰهَ	وَ	يَتَّقْهِ
اس کے رسول (کی)	اور	ڈرے	اللہ (سے)	اور	بچے، ڈرے اس (کی نافرمانی) سے

اطاعت کرے اور اللہ سے ڈرے اور اس (کی نافرمانی) سے ڈرے

قول کو عمل سے سچا کر کے دکھانا چاہئے

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿٥٢﴾ وَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ

فَاُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْفَآئِزُوْنَ ﴿٥٢﴾	وَ	اَقْسَمُوْا	بِاللّٰهِ
تو یہ لوگ	وہی	کامیابی پانے والے (ہیں)	اور	انہوں نے قسم کھائی	اللہ کی

تو یہی لوگ کامیاب ہیں ○ اور انہوں نے پوری کوشش سے

جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ط

جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ	لَئِنْ	اَمَرْتَهُمْ	لَيَخْرُجُنَّ
اپنی قسموں میں پوری کوشش (سے)	ضرور اگر	آپ حکم دیں گے انہیں	(تو) ضرور وہ نکلیں گے

اللہ کی قسمیں کھائیں کہ اگر آپ انہیں حکم دو گے تو وہ ضرور نکلیں گے۔

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ایک مریض اپنے آپ کو ڈاکٹر کے سپرد کر دیتا ہے اور اس کی دی ہوئی دوائی کو چوں چرا کئے بغیر استعمال کرتا ہے اسی طرح بلکہ اس سے بڑھ کر خود کو حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حوالے کر دینا اور آپ کے ہر حکم کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دینا چاہئے کیونکہ ہماری عقلیں ناقص اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عقلِ مبارک وحی کے نور سے روشن اور کائنات کی کامل ترین عقل ہے۔ اگر اس پر عمل ہو گیا تو پھر دین و دنیا میں کامیابی نصیب ہو گی۔

قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا ۚ طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ

قُلْ	لَّا تُقْسِمُوْا	طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ (1)	اِنَّ	اللّٰهَ	خَبِیْرٌۢ
تم کہہ دو	تم قسمیں نہ کھاؤ	شریعت کے مطابق اطاعت (ہونی چاہیے)	بیشک	اللہ	خبردار ہے

تم فرماؤ: قسمیں نہ کھاؤ، شریعت کے مطابق اطاعت ہونی چاہیے، بیشک اللہ تمہارے اعمال سے

بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۳﴾ قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ

بِمَا	تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۳﴾	قُلْ	اَطِیْعُوْا	اللّٰهَ	وَ	اَطِیْعُوْا	الرَّسُوْلَ
(اس) سے جو	تم عمل کرتے ہو	تم کہو	اطاعت کرو	اللہ (کی)	اور	اطاعت کرو	رسول (کی)

خبردار ہے ○ تم فرماؤ: اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَیْهِ مَا حُمِّلَ

فَاِنْ	تَوَلَّوْا	فَاِنَّمَا عَلَیْهِ	مَا	حُمِّلَ
پھر اگر	تم منہ پھیرو	تو اس (رسول) پر صرف	(وہی لازم ہے) جس کا	اس پر بوجھ رکھا گیا

پھر اگر تم منہ پھیرو تو رسول کے ذمے وہی تبلیغ ہے جس کی ذمے داری کا بوجھ ان پر رکھا گیا ہے

وَ عَلَیْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ؕ وَ اِنْ تُطِیْعُوْهُ

وَ	عَلَیْكُمْ	مَّا	حُمِّلْتُمْ	وَ	اِنْ	تُطِیْعُوْهُ
اور	تم پر	(وہی لازم ہے) جس کا	تم پر بوجھ رکھا گیا	اور	اگر	تم اطاعت کروگے اس کی

اور تم پر وہ (اطاعت) لازم ہے جس کا بوجھ تم پر رکھا گیا ہے اور اگر تم رسول کی فرمانبرداری کروگے

تَهْتَدُوْا ؕ وَ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ﴿۵۴﴾ وَعَدَ

تَهْتَدُوْا (2)	وَ	مَا	عَلَى الرَّسُوْلِ	اِلَّا	الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ﴿۵۴﴾	وَعَدَ
(تو) ہدایت پاؤگے	اور	(لازم) نہیں	رسول پر	مگر	صاف صاف تبلیغ کردینا	وعدہ فرمایا

تو ہدایت پاؤگے اور رسول کے ذمے صرف صاف صاف تبلیغ کردینا لازم ہے ○ اللہ نے

اطاعتِ رسول کا فائدہ اور عدمِ اطاعت کا نقصان

مسلمانوں سے زمین میں خلافت کا وعدہ

(1)...... اپنے قول کو اپنے عمل سے سچا کرکے دکھانا چاہئے، صرف قسموں سے سچا کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔ بارگاہِ خداوندی میں عمل دیکھے جاتے ہیں نہ کہ محض زبانی دعوے۔ (2)...... حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت و فرمانبرداری ہدایت اور بارگاہِ الٰہی میں مقبولیت کا ذریعہ و معیار ہے۔ منقول ہے کہ حضرت امام احمد بن حنبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جب حمام میں لوگوں کے درمیان سترِ عورت کھولنے کے معاملے میں شرعی حکم کی رعایت کی (یعنی وہاں پردہ کرکے نہانے کا حکم ہے اور آپ نے اس پر عمل کیا) تو ان سے خواب میں کہا گیا: شرعی حکم کی رعایت کرنے کی وجہ سے اللہ تعالٰی نے آپ کو لوگوں کا امام بنا

اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

اللّٰهُ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	مِنْكُمْ	وَ	عَمِلُوْا	الصّٰلِحٰتِ
اللہ (نے)	ان لوگوں سے جو	ایمان لائے	تم میں سے	اور	انہوں نے عمل کئے	اچھے، نیک

تم میں سے ایمان والوں اور اچھے اعمال کرنے والوں سے وعدہ فرمایا ہے

لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ

لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ[1]	فِی الْاَرْضِ	كَمَا	اسْتَخْلَفَ	الَّذِیْنَ
(کہ) ضرور ضرور وہ خلافت دے گا انہیں	زمین میں	جیسی	اس نے خلافت دی	ان لوگوں کو جو

کہ ضرور ضرور انہیں زمین میں خلافت دے گا جیسی ان سے پہلوں کو

مِنْ قَبْلِهِمْ ۪ وَ لَیُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ

مِنْ قَبْلِهِمْ	وَ	لَیُمَكِّنَنَّ	لَهُمْ	دِیْنَهُمُ
ان سے پہلے (گزرے)	اور	ضرور ضرور جمادے گا	ان کے لیے	ان کا دین

خلافت دی ہے اور ضرور ضرور اِن کے لیے اِن کے اُس دین کو جمادے گا

الَّذِی ارْتَضٰى لَهُمْ وَ لَیُبَدِّلَنَّهُمْ

الَّذِی	ارْتَضٰى	لَهُمْ	وَ	لَیُبَدِّلَنَّهُمْ
وہ جو	اس نے پسند فرمایا	ان کے لیے	اور	ضرور ضرور بدل دے گا ان (کی حالت) کو

جو ان کے لیے پسند فرمایا ہے اور ضرور ضرور ان کے خوف کے بعد ان (کی حالت) کو امن سے

مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِكُوْنَ

مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ	اَمْنًا	یَعْبُدُوْنَنِیْ	لَا یُشْرِكُوْنَ
ان کے خوف کے بعد	امن (سے)	وہ عبادت کریں گے میری	شریک نہیں ٹھہرائیں گے

بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے، میرے ساتھ کسی کو

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) دیا ہے۔ (روح البیان، النور، تحت الآیۃ: ۵۴، ۶/ ۱۷۲-۱۷۳)

1 ..... نزولِ وحی سے لے کر دس سال تک حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے ساتھ مکہ میں قیام فرمایا اور کفار کی ایذاؤں پر صبر کیا، پھر مدینہ طیبہ ہجرت فرمائی اور انصار کے مکانات کو اپنی سکونت سے سرفراز کیا، مگر کفارِ قریش اس پر بھی باز نہ آئے، آئے دن ان کی طرف سے جنگ کے اعلان ہوتے اور طرح طرح کی دھمکیاں دی جاتیں۔ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم ہر وقت خطرہ میں رہتے اور ہتھیار ساتھ رکھتے۔ ایک روز ایک صحابی

بِیْ شَیْــٴًـاؕ وَ مَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ

هُمُ	فَاُولٰٓىٕكَ	بَعْدَ ذٰلِكَ	كَفَرَ	مَنْ	وَ	شَیْــٴًـا	بِیْ
وہی	تو یہ لوگ	اس کے بعد	ناشکری کرے	جو	اور	کسی چیز (کو)	میرے ساتھ

شریک نہ ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد ناشکری کرے تو وہی لوگ

الْفٰسِقُوْنَ ۝٥٥ وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ

وَ	الزَّكٰوةَ	اٰتُوا	وَ	الصَّلٰوةَ	اَقِیْمُوْا	وَ	الْفٰسِقُوْنَ ۝٥٥
اور	زکوٰۃ	ادا کرو	اور	نماز	قائم رکھو	اور	نافرمانی کرنے والے (ہیں)

نافرمان ہیں ○ اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور

اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝٥٦ لَا تَحْسَبَنَّ

لَا تَحْسَبَنَّ (1)	تُرْحَمُوْنَ ۝٥٦	لَعَلَّكُمْ	الرَّسُوْلَ	اَطِیْعُوا
تم ہرگز خیال نہ کرنا	رحم کیا جائے	تاکہ تم (پر)	رسول (کی)	اطاعت کرتے رہو

رسول کی فرمانبرداری کرتے رہو اس امید پر کہ تم پر رحم کیا جائے ○ ہرگز کافروں کو

الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِیْنَ فِی الْاَرْضِۚ وَ مَاْوٰىهُمُ

مَاْوٰىهُمُ	وَ	فِی الْاَرْضِ	مُعْجِزِیْنَ	كَفَرُوْا	الَّذِیْنَ
ان کا ٹھکانہ	اور	زمین میں	(ہمیں) عاجز کرنے والے	کفر کیا	ان لوگوں کو جنہوں نے

یہ خیال نہ کرو کہ وہ ہمیں زمین میں عاجز کرنے والے ہیں اور ان کا ٹھکانہ

النَّارُؕ وَ لَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ۝٥٧ۧ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ

الَّذِیْنَ	یٰۤاَیُّهَا	الْمَصِیْرُ ۝٥٧	لَبِئْسَ	وَ	النَّارُ
وہ لوگو جو	اے	پلٹنے کی جگہ (ہے)	بیشک وہ کیا ہی بری	اور	آگ (ہے)

آگ ہے اور بیشک وہ کیا ہی بُری لوٹنے کی جگہ ہے ○ اے ایمان

نماز، زکوٰۃ، اطاعتِ رسول کا حکم اور اس کا صلہ

کفار کا حال اور انجام

تین اوقات میں اجازت لے کر گھر میں داخل ہونے کا حکم

الرکوع ١٢

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ نے فرمایا کبھی ایسا بھی زمانہ آئے گا کہ ہمیں امن میسر ہو اور ہتھیاروں کے بوجھ سے ہم سبکدوش ہوں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

1 ......یعنی ان کافروں کا زمین میں امن سے رہنا اس وجہ سے نہیں کہ وہ رب کے قابو سے باہر ہیں بلکہ یہ رب تعالیٰ کی مہلت ہے لہٰذا ان کے بارے میں یہ خیال نہ کرو کہ یہ ہماری پکڑ سے بھاگ کر زمین میں ہمیں عاجز کر دیں گے، ان کا ٹھکانہ جہنم کی آگ ہے اور بیشک وہ کیا ہی بری لوٹنے کی جگہ ہے۔

اٰمَنُوْا لِیَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِیْنَ مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ

اٰمَنُوْا	لِیَسْتَاْذِنْكُمُ (1)	الَّذِیْنَ	مَلَكَتْ	اَیْمَانُكُمْ
ایمان لائے	چاہیے کہ اجازت لیں تم سے	وہ لوگ جن کے	مالک ہوئے	تمہارے دائیں ہاتھ

والو! تمہارے غلام اور تم میں سے جو بالغ عمر کو نہیں پہنچے،

وَ الَّذِیْنَ لَمْ یَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍؕ

وَ	الَّذِیْنَ	لَمْ یَبْلُغُوا	الْحُلُمَ	مِنْكُمْ	ثَلٰثَ مَرّٰتٍ
اور	وہ لوگ جو	نہیں پہنچے	جوانی کی عمر (کو)	تم میں سے	تین اوقات (میں)

انہیں چاہیے کہ تین اوقات میں، فجر کی نماز سے پہلے

مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَ حِیْنَ تَضَعُوْنَ ثِیَابَكُمْ

مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ	وَ	حِیْنَ	تَضَعُوْنَ	ثِیَابَكُمْ
نمازِ فجر سے پہلے	اور	جب	تم اُتار رکھتے ہو	اپنے کپڑے

اور دوپہر کے وقت جب تم اپنے کپڑے اُتار رکھتے ہو اور نمازِ عشاء کے بعد

مِّنَ الظَّهِیْرَةِ وَ مِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ﳜ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْؕ

مِّنَ الظَّهِیْرَةِ	وَ	مِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ	ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ
دوپہر کے وقت	اور	نمازِ عشاء کے بعد	(یہ) تین (اوقات) تمہارے لیے شرم (کے ہیں)

(گھر میں داخلے سے پہلے) تم سے اجازت لیں۔ یہ تین اوقات تمہاری شرم کے ہیں۔

لَیْسَ عَلَیْكُمْ وَ لَا عَلَیْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّؕ

لَیْسَ	عَلَیْكُمْ	وَ	لَا	عَلَیْهِمْ	جُنَاحٌ	بَعْدَهُنَّ
نہیں ہے	تم پر	اور	نہ	ان پر	کچھ گناہ	ان (تین اوقات) کے بعد

ان تین اوقات کے بعد تم پر اور ان پر کچھ گناہ نہیں۔

(1)......ایک انصاری غلام دوپہر کے وقت حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بلانے آیا اور اجازت لئے بغیر ویسے ہی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مکان میں چلا گیا، اس وقت حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بے تکلف اپنے دولت سرائے میں تشریف فرماتھے۔ غلام کے اچانک چلے آنے سے دل میں خیال پیدا ہوا کہ کاش غلاموں کو اجازت لے کر مکانوں میں داخل ہونے کا حکم ہوتا۔ اس پر یہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی جس میں غلاموں، باندیوں اور بلوغت کے قریب لڑکے، لڑکیوں کو فجر کی نماز سے پہلے، دوپہر کے وقت اور نمازِ عشاء کے بعد گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت لینے کا حکم دیا گیا۔

طَوّٰفُوْنَ عَلَیْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍؕ كَذٰلِكَ

كَذٰلِكَ	عَلٰى بَعْضٍ	بَعْضُكُمْ	عَلَیْكُمْ	طَوّٰفُوْنَ
اسی طرح	بعض کے ہاں (چکر لگاتے ہیں)	تمہارے بعض	تمہارے ہاں	(وہ) بار بار آنے والے (ہیں)

وہ تمہارے ہاں ایک دوسرے کے پاس بار بار آنے والے ہیں۔ اللہ تمہارے لئے

یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰیٰتِؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ

عَلِیْمٌ	اللّٰهُ	وَ	الْاٰیٰتِ	لَكُمْ	اللّٰهُ	یُبَیِّنُ
علم والا	اللہ	اور	آیتیں	تمہارے لئے	اللہ	بیان کرتا ہے

یونہی آیات بیان کرتا ہے اور اللہ علم والا،

حَكِیْمٌ ﴿۵۸﴾ وَ اِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ

الْحُلُمَ	مِنْكُمُ	الْاَطْفَالُ	بَلَغَ[1]	اِذَا	وَ	حَكِیْمٌ ﴿۵۸﴾
جوانی کی عمر (کو)	تم میں سے	لڑکے	پہنچ جائیں	جب	اور	حکمت والا (ہے)

حکمت والا ہے ○ اور جب تم میں سے لڑکے جوانی کی عمر کو پہنچ جائیں تو وہ بھی

فَلْیَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْؕ

مِنْ قَبْلِهِمْ	الَّذِیْنَ	اسْتَاْذَنَ	كَمَا	فَلْیَسْتَاْذِنُوْا
ان سے پہلے (بالغ ہوئے)	ان لوگوں نے جو	اجازت لی	جیسے	تو انہیں چاہئے کہ اجازت لیں

(گھر میں داخل ہونے سے پہلے) اسی طرح اجازت مانگیں جیسے ان سے پہلے (بالغ ہونے) والوں نے اجازت مانگی۔

كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰیٰتِهٖؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ

عَلِیْمٌ	اللّٰهُ	وَ	اٰیٰتِهٖ	لَكُمْ	اللّٰهُ	یُبَیِّنُ	كَذٰلِكَ
علم والا	اللہ	اور	اپنی آیتیں	تمہارے لئے	اللہ	بیان کرتا ہے	اسی طرح

اللہ تم سے اپنی آیتیں یونہی بیان فرماتا ہے اور اللہ علم والا،

بالغ ہونے پر لڑکوں کو بھی اجازت لے کر داخل ہونا ہوگا

[1]...... یعنی جب تمہارے یا قریبی رشتہ داروں کے چھوٹے لڑکے جوانی کی عمر کو پہنچ جائیں تو وہ بھی تمام اوقات میں گھر میں داخل ہونے سے پہلے اسی طرح اجازت مانگیں جیسے ان سے پہلے بڑے مردوں نے اجازت مانگی۔ گھر میں اجازت لے کر داخل ہونے کی ایک حکمت ملاحظہ ہو۔ ایک شخص نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے دریافت کیا: کیا میں اپنی ماں کے پاس جاؤں تو اس سے بھی اجازت لوں؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔ عرض کی: میں تو اس کے ساتھ اسی مکان میں رہتا ہی ہوں۔ ارشاد فرمایا: اجازت لے کر اس کے پاس جاؤ۔ عرض کی: میں اس کی خدمت کرتا ہوں (یعنی بار بار آنا جانا ہوتا ہے، پھر اجازت کی کیا ضرورت ہے؟) ارشاد

بوڑھی عورتوں کے پردے سے متعلق احکام

حَكِيْمٌ ﴿٥٩﴾ وَ الْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِيْ

حَكِيْمٌ ﴿٥٩﴾	وَ	الْقَوَاعِدُ [1]	مِنَ النِّسَآءِ	الّٰتِيْ
حکمت والا (ہے)	اور	(گھروں میں) بیٹھ رہنے والی	(ان بوڑھی) عورتوں میں سے	جو

حکمت والا ہے ○ اور گھروں میں بیٹھ رہنے والی وہ بوڑھی عورتیں جنہیں

لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ

لَا يَرْجُوْنَ	نِكَاحًا	فَلَيْسَ	عَلَيْهِنَّ	جُنَاحٌ	اَنْ	يَّضَعْنَ
آرزو نہیں رکھتیں	نکاح (کی)	تو نہیں ہے	ان پر	کچھ گناہ	(اس میں) کہ	اتار کر رکھ دیں

نکاح کی کوئی خواہش نہیں ان پر کچھ گناہ نہیں کہ اپنے اوپر کے کپڑے

ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِيْنَةٍ ؕ وَ اَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ

ثِيَابَهُنَّ	غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍ	بِزِيْنَةٍ	وَ	اَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ
اپنے (اوپر کے) کپڑے	(جبکہ) ظاہر نہ کرنے والی (ہوں)	زینت کو	اور	(اس سے بھی) اِن کا بچنا

اُتار رکھیں جبکہ زینت کو ظاہر نہ کر رہی ہوں اور اِن کا اس سے بھی بچنا

دوسروں کے ہاں کھانا کھانے سے متعلق احکام

خَيْرٌ لَّهُنَّ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٦٠﴾ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى

خَيْرٌ	لَّهُنَّ	وَ	اللّٰهُ	سَمِيْعٌ	عَلِيْمٌ ﴿٦٠﴾	لَيْسَ	عَلَى الْاَعْمٰى
بہتر (ہے)	ان کے لیے	اور	اللہ	سننے والا	جاننے والا (ہے)	نہیں ہے	اندھے پر

ان کے لیے سب سے بہتر ہے اور اللہ سننے والا، جاننے والا ہے ○ اندھے اور

حَرَجٌ وَّ لَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّ لَا عَلَى الْمَرِيْضِ

حَرَجٌ	وَّ	لَا	عَلَى الْاَعْرَجِ	حَرَجٌ	وَّ	لَا	عَلَى الْمَرِيْضِ
کوئی پابندی	اور	نہ	لنگڑے پر	کوئی پابندی	اور	نہ	مریض پر

لنگڑے اور بیمار پر کوئی پابندی نہیں

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) فرمایا ”اجازت لے کر جاؤ، کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ اسے برہنہ دیکھو؟ عرض کی نہیں، فرمایا: تو اجازت حاصل کرو۔ (موطا امام مالک، ۲/۴۴۶، الحدیث: ۱۸۴۷)

[1] ...ایسی بوڑھی عورتیں جن کی عمر زیادہ ہو چکی ہو، ان سے اولاد پیدا ہونے کی امید نہ رہی ہو، عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے انہیں نکاح کی کوئی خواہش نہ ہو اور ان کا اتنا حسن و جمال قائم نہ ہو جسے دیکھ کر مردوں کو شہوت آئے تو ایسی عورتیں اپنے اوپر کے کپڑے یعنی اضافی چادر وغیرہ اتار کر رکھ سکتی ہیں جبکہ وہ اپنی زینت کی جگہوں مثلاً بال، سینہ اور پنڈلی وغیرہ کو ظاہر نہ کریں اور ان بوڑھی عورتوں کا اس سے بھی بچنا اور اضافی چادر وغیرہ پہنے رہنا ان کے لیے سب سے بہتر ہے۔

حَرَجٌ وَّلَا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ اَوْ

حَرَجٌ	وَّ	لَا	عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ	اَنْ	تَاْكُلُوْا(1)	مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ	اَوْ
کوئی پابندی	اور	نہ	تمہاری ذاتوں پر	کہ	تم کھاؤ	اپنی (اولاد کے) گھروں سے	یا

اور تم پر بھی کوئی پابندی نہیں کہ تم کھاؤ اپنی اولاد کے گھروں سے یا

بُيُوْتِ اٰبَآئِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْ

بُيُوْتِ اٰبَآئِكُمْ	اَوْ	بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ	اَوْ	بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ	اَوْ
اپنے باپ دادا کے گھروں	یا	اپنی ماؤں کے گھروں	یا	اپنے بھائیوں کے گھروں	یا

اپنے باپ دادا کے گھروں یا اپنی ماں کے گھر سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں یا

بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ

بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ	اَوْ	بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ	اَوْ	بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ	اَوْ
اپنی بہنوں کے گھروں	یا	اپنے چچاؤں کے گھروں	یا	اپنی پھوپھیوں کے گھروں	یا

اپنی بہنوں کے گھروں سے یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے یا

بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا مَلَكْتُمْ

بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ	اَوْ	بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ	اَوْ	مَا	مَلَكْتُمْ
اپنے ماموؤں کے گھروں	یا	اپنی خالاؤں کے گھروں (سے)	یا	(اس گھر سے) جو	تم مالک ہوئے

اپنے ماموؤں کے گھروں سے یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے یا اس گھر سے جس کی چابیاں

مَّفَاتِحَهٗٓ اَوْ صَدِيْقِكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ

مَّفَاتِحَهٗٓ	اَوْ	صَدِيْقِكُمْ	لَيْسَ	عَلَيْكُمْ	جُنَاحٌ	اَنْ
اس کی چابیوں (کے)	یا	اپنے دوست (کے گھر سے)	نہیں ہے	تم پر	کوئی پابندی	کہ

تمہارے قبضہ میں ہیں یا اپنے دوست کے گھر سے۔ تم پر کوئی پابندی نہیں کہ

(1) ... اس آیت میں ایسے گیارہ افراد کے بارے میں بتایا گیا ہے جن کے گھر کھانا، کھانا جائز ہے خواہ وہ موجود ہوں یا نہ ہوں لیکن یہ اجازت اس صورت میں جب کہ وہ اس پر رضامند ہوں اور اگر قرائن سے ناگواری ظاہر ہو تو اگرچہ زبان سے اجازت دے بھی دیں تب بھی ان کا کھانا، کھانا ممنوع ہے اور فی زمانہ اس کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔

تَاْكُلُوْا جَمِیْعًا اَوْ اَشْتَاتًا ؕ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُیُوْتًا فَسَلِّمُوْا

فَسَلِّمُوْا	بُیُوْتًا	دَخَلْتُمْ	فَاِذَا	اَشْتَاتًا	اَوْ	جَمِیْعًا[1]	تَاْكُلُوْا
توسلام کرو	گھروں (میں)	تم داخل ہو	پھر جب	الگ الگ	یا	مل کر	تم کھاؤ

تم مل کر کھاؤ یا الگ الگ۔ پھر جب گھروں میں داخل ہو تو اپنے لوگوں کو

عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ تَحِیَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَیِّبَةً ؕ كَذٰلِكَ

كَذٰلِكَ	طَیِّبَةً	مُبٰرَكَةً	مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ	تَحِیَّةً	عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ
اسی طرح	پاکیزہ (کلمہ ہے)	مبارک	اللہ کے پاس سے	ملتے وقت کی اچھی دعا	اپنے لوگوں پر

سلام کرو، (یہ) ملتے وقت کی اچھی دعا ہے، اللہ کے پاس سے مبارک پاکیزہ (کلمہ ہے) اللہ یونہی

یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۱﴾ ع اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ	تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۱﴾	لَعَلَّكُمْ	الْاٰیٰتِ	لَكُمُ	اللّٰهُ	یُبَیِّنُ
ایمان والے صرف	سمجھو	تاکہ تم	آیتیں	تمہارے لئے	اللہ	بیان فرماتا ہے

اپنی آیات تمہارے لئے بیان فرماتا ہے تاکہ تم سمجھو ○ ایمان والے تو وہی ہیں

بارگاہِ رسالت کے آداب

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اِذَا كَانُوْا مَعَهٗ

مَعَهٗ	كَانُوْا	اِذَا	وَ	بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ	اٰمَنُوْا	الَّذِیْنَ
اس (رسول) کے ساتھ	وہ ہوں	جب	اور	اللہ اور اس کے رسول پر	ایمان رکھیں	وہ لوگ ہیں جو

جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھیں اور جب کسی ایسے کام پر رسول کے ساتھ ہوں جو انہیں

عَلٰۤى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ یَذْهَبُوْا حَتّٰى یَسْتَاْذِنُوْهُ ؕ اِنَّ

اِنَّ	یَسْتَاْذِنُوْهُ[2]	حَتّٰى	لَّمْ یَذْهَبُوْا	عَلٰۤى اَمْرٍ جَامِعٍ
بیشک	اجازت لے لیں اس سے	یہاں تک کہ	(تو) نہ جائیں	کسی جمع کرنے والے کام پر

(رسولُ اللہ کی بارگاہ میں) جمع کرنے والا ہو تو اس وقت تک نہ جائیں جب تک ان سے اجازت نہ لے لیں۔ بیشک

[1] مل کر یا الگ الگ دونوں طرح کھانا کھانے کی اجازت ہے، البتہ مل کر کھانا زیادہ بہتر ہے کہ اس میں برکت ہوتی ہے۔ حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا "مل کر کھاؤ اور الگ الگ نہ کھاؤ کیونکہ برکت جماعت کے ساتھ ہے۔" (ابن ماجہ، ۴ / ۲۱، الحدیث: ۳۲۸۷)

[2] حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مجلس پاک کا ادب یہ ہے کہ وہاں سے اجازت کے بغیر نہ جائیں، اسی لئے اب بھی روضۂ مطہرہ پر حاضری دینے والے رخصت ہوتے وقت الوداعی سلام عرض کرتے ہوئے اجازت طلب کرتے ہیں۔

الَّذِیْنَ یَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ

الَّذِیْنَ	یَسْتَاْذِنُوْنَكَ	اُولٰٓىٕكَ	الَّذِیْنَ	یُؤْمِنُوْنَ
وہ لوگ جو	اجازت مانگتے ہیں تم سے	یہی	وہ لوگ ہیں جو	ایمان لاتے ہیں

وہ جو آپ سے اجازت مانگتے ہیں وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر

بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ۚ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ

بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ	فَاِذَا	اسْتَاْذَنُوْكَ	لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ	فَاْذَنْ
اللہ اور اس کے رسول پر	پھر جب	وہ اجازت مانگیں تم سے	اپنے کسی کام کے لیے	تو اجازت دے دو

ایمان لاتے ہیں پھر (اے محبوب!) جب وہ اپنے کسی کام کے لیے آپ سے (جانے کی) اجازت مانگیں تو ان میں

لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ؕ اِنَّ

لِّمَنْ	شِئْتَ	مِنْهُمْ	وَ	اسْتَغْفِرْ (1)	لَهُمُ	اللّٰهَ	اِنَّ
(اس) کو جسے	تم چاہو	ان میں سے	اور	بخشش مانگو	ان کے لیے	اللہ (سے)	بیشک

جسے تم چاہو اجازت دے دو اور ان کے لیے اللہ سے معافی مانگو، بیشک

اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۶۲﴾ لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ

اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ ﴿۶۲﴾	لَا تَجْعَلُوْا	دُعَآءَ الرَّسُوْلِ (2)	بَیْنَكُمْ
اللہ	بخشنے والا	مہربان (ہے)	(اے لوگو) تم نہ بنالو	رسول کے پکارنے (کو)	اپنے درمیان

اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ (اے لوگو!) رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ بنالو

كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ قَدْ یَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ

كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ	بَعْضًا	قَدْ	یَعْلَمُ	اللّٰهُ	الَّذِیْنَ
(ایسا) جیسے تمہارے کسی کا پکارنا	کسی (کو)	بیشک	جانتا ہے	اللہ	ان لوگوں کو جو

جیسے تم میں سے کوئی دوسرے کو پکارتا ہے، بیشک اللہ ان لوگوں کو جانتا ہے جو

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پکارنے سے متعلق ایک ہدایت اور اس کی تفصیل

(1)..... حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت برحق ہے اور ہر مومن آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت کا محتاج ہے کیونکہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم جو اولیاء اللہ کے سردار ہیں ان کے متعلق شفاعت کا حکم دیا گیا تو اوروں کا کیا پوچھنا۔ (2)..... اس کا ایک معنی یہ ہے کہ اے لوگو! رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پکارنے کو ایسا معمولی نہ سمجھو جیسے تم میں سے کوئی دوسرے کو پکارتا ہے کیونکہ جسے رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پکاریں اس پر جواب دینا اور عمل کرنا واجب اور ادب سے حاضر ہونا لازم ہو جاتا ہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ اے لوگو! رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نام لے کر نہ پکارو بلکہ

يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ

يَتَسَلَّلُوْنَ	مِنْكُمْ	لِوَاذًا	فَلْيَحْذَرِ	الَّذِيْنَ
چپکے سے نکل جاتے ہیں	تم میں سے	کسی چیز کی آڑ لے کر	تو چاہئے کہ ڈریں	وہ لوگ جو

تم میں سے کسی چیز کی آڑ لے کر چپکے سے نکل جاتے ہیں تو رسول کے حکم کی مخالفت کرنے والے

يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ

يُخَالِفُوْنَ	عَنْ اَمْرِهٖۤ	اَنْ	تُصِيْبَهُمْ	فِتْنَةٌ	اَوْ	يُصِيْبَهُمْ
مخالفت کرتے ہیں	اس کے حکم کی	(اس سے) کہ	پہنچے انہیں	کوئی مصیبت	یا	پہنچے انہیں

اس بات سے ڈریں کہ انہیں کوئی مصیبت پہنچے یا انہیں

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٦٣﴾ اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٦٣﴾	اَلَاۤ	اِنَّ	لِلّٰهِ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
دردناک عذاب	سن لو	بیشک	اللہ ہی کا (ہے)	جو کچھ	آسمانوں اور زمین میں (ہے)

دردناک عذاب پہنچے ○ سُن لو! بیشک اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے،

قَدْ يَعْلَمُ مَاۤ اَنْتُمْ عَلَيْهِ ؕ وَيَوْمَ يُرْجَعُوْنَ اِلَيْهِ

قَدْ	يَعْلَمُ	مَاۤ اَنْتُمْ عَلَيْهِ	وَ	يَوْمَ	يُرْجَعُوْنَ	اِلَيْهِ
بیشک	وہ جانتا ہے	جس (حال) پر تم (ہو)	اور	(جس) دن	لوگ پھیرے جائیں گے	اس کی طرف

بیشک وہ جانتا ہے جس حال پر تم ہو اور اس دن کو (جانتا ہے) جس میں لوگ اس کی طرف پھیرے جائیں گے

فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٦٤﴾ ع

فَيُنَبِّئُهُمْ	بِمَا	عَمِلُوْا	وَ	اللّٰهُ	بِكُلِّ شَيْءٍ	عَلِيْمٌ ﴿٦٤﴾
تو وہ خبر دے گا انہیں	(اس) کی جو کچھ	انہوں نے کیا	اور	اللہ	ہر چیز کو	جاننے والا (ہے)

تو وہ انہیں بتادے گا جو کچھ انہوں نے کیا اور اللہ ہر شے کو جاننے والا ہے ○

عظمت و شانِ الٰہی کا بیان

ع ۹ / ۱۵

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) تعظیم، تکریم، توقیر، نرم آواز کے ساتھ اور عاجزی و انکساری سے انہیں اس طرح کے الفاظ کے ساتھ پکارو یَارَسُوْلَ اللّٰہ، یَانَبِیَّ اللّٰہ، یَاحَبِیْبَ اللّٰہ، یَااِمَامَ الْمُرْسَلِیْنَ، یَارَسُوْلَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، یَاخَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ۔ یہ حکم عام ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ظاہری حیاتِ طیبہ میں اور وصالِ ظاہری کے بعد بھی انہیں ایسے الفاظ کے ساتھ ندا کرنا جائز نہیں جن میں ادب و تعظیم نہ ہو۔

آیات:77 — سُوْرَۃُ الْفُرْقَان مَکِّیَّۃٌ — رکوع:06

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

نزولِ قرآن اور رسالت عامہ کا بیان

تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ

تَبٰرَكَ	الَّذِیْ	نَزَّلَ	الْفُرْقَانَ	عَلٰى عَبْدِهٖ	لِیَكُوْنَ
بڑی برکت والا ہے	وہ (اللہ) جس نے	نازل فرمایا	قرآن	اپنے بندے پر	تاکہ وہ ہو

وہ (اللہ) بڑی برکت والا ہے جس نے اپنے بندے پر قرآن نازل فرمایا تاکہ وہ

اللہ تعالیٰ کی پانچ صفات

لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرَا ۙ﴿۱﴾ الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ

لِلْعٰلَمِیْنَ (1)	نَذِیْرَا ﴿۱﴾	الَّذِیْ لَهٗ	مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ
تمام جہانوں کے لیے	ڈر سنانے والا	وہ جس کے لیے	آسمانوں اور زمین کی بادشاہت (ہے)	اور

تمام جہان والوں کو ڈر سنانے والا ہو ﴿۱﴾ وہ جس کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے اور

لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَ

لَمْ یَتَّخِذْ	وَلَدًا	وَّ	لَمْ یَكُنْ	لَّهٗ	شَرِیْكٌ	فِی الْمُلْكِ	وَ
اس نے اختیار نہ فرمایا	بچہ	اور	نہیں ہے	اس کا	کوئی شریک	سلطنت میں	اور

اس نے نہ اولاد اختیار فرمائی اور نہ اس کی سلطنت میں کوئی اس کا شریک ہے اور

(1) ..... آیت کے اس حصے میں یہ فرمایا کہ محمد رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رسالت عام ہے، ساری مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں، خواہ جن ہوں یا بشر، فرشتے ہوں یا دیگر مخلوقات، سب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے امتی ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز کو عالَم کہتے ہیں اور اس میں یہ سب داخل ہیں۔ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے خود ارشاد فرمایا "اُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ كَآفَّةً" یعنی میں تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ (مسلم، ص۲۱۱، الحدیث: ۵(۵۲۳))

کفار کے باطل معبودوں کا حال

خَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِیْرًا ۝۲ وَ اتَّخَذُوْا

خَلَقَ	كُلَّ شَیْءٍ	فَقَدَّرَهٗ	تَقْدِیْرًا ۝۲	وَ	اتَّخَذُوْا
اس نے پیدا فرمایا	ہر چیز کو	پھر اندازے پر رکھا اسے	مقرر کیا ہوا اندازہ	اور	انہوں نے بنالئے

اس نے ہر چیز کو پیدا فرمایا پھر اسے ٹھیک اندازے پر رکھا ۝ اور لوگوں نے

مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً لَّا یَخْلُقُوْنَ شَیْــٴًـا وَّ

مِنْ دُوْنِهٖۤ	اٰلِهَةً	لَّا یَخْلُقُوْنَ	شَیْــٴًـا	وَّ
اس کے سوا	معبود	وہ پیدا نہیں کرتے	کسی چیز (کو)	اور (بلکہ)

اس کے سوا بہت سے معبود بنالئے جو کسی شے کو پیدا نہیں کرتے بلکہ

هُمْ یُخْلَقُوْنَ وَ لَا یَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا

هُمْ	یُخْلَقُوْنَ	وَ	لَا یَمْلِكُوْنَ	لِاَنْفُسِهِمْ	ضَرًّا
وہ	انہیں بنایا جاتا ہے	اور	وہ مالک نہیں ہیں	اپنی جانوں کے لئے	کسی نقصان (کے)

خود انہیں بنایا جاتا ہے اور وہ اپنے لئے کسی نقصان اور نفع کے

وَّ لَا نَفْعًا وَّ لَا یَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّ لَا

وَّ	لَا	نَفْعًا (1)	وَّ	لَا یَمْلِكُوْنَ	مَوْتًا	وَّ	لَا
اور	نہ	نفع (کے)	اور	وہ اختیار نہیں رکھتے	موت (کا)	اور	نہ

مالک نہیں ہیں اور نہ وہ (کسی کی) موت اور زندگی کے

قرآنِ مجید پر کفارِ قریش کے اعتراضات

حَیٰوةً وَّ لَا نُشُوْرًا ۝۳ وَ قَالَ الَّذِیْنَ

حَیٰوةً	وَّ	لَا	نُشُوْرًا ۝۳	وَ	قَالَ	الَّذِیْنَ
زندگی (کا)	اور	نہ	مردوں کو دوبارہ زندہ کرنے (کا)	اور	بولے	وہ لوگ جنہوں نے

اور نہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرنے کا اختیار رکھتے ہیں ۝ اور کافروں نے

1 ..... مشہور اور معتبر تمام مفسرین نے نقصان دور نہ کرسکنے اور نفع نہ پہنچاسکنے کا وصف بتوں کے لئے ثابت کیا ہے کسی نے بھی اس سے اولیاء مراد نہیں لئے۔ فی زمانہ بعض لوگ اس آیت کو ولیوں پر منطبق کرتے ہیں جو غلط اور معانیِ قرآن میں تحریف کے مترادف ہے۔ بتوں کے بارے میں نازل ہونے والی آیتیں انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام یا اولیاءِ عظام رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِم پر چسپاں کرنا خارجیوں کا طریقہ ہے۔ مسلمان ولیوں کا احترام کرتے اور انہیں وسیلہ سمجھتے ہیں پوجتے ہرگز نہیں، وسیلہ ماننے اور پوجنے میں بڑا فرق ہے۔

معانقة ۱۰

كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اِفْكُ اِفْتَرٰىهُ

كَفَرُوْۤا (1)	اِنْ	هٰذَاۤ	اِلَّاۤ	اِفْكُ اِفْتَرٰىهُ
کفر کیا	نہیں	یہ (قرآن)	مگر	ایک بڑا جھوٹ اس نے خود بنالیا ہے اسے

کہا: یہ قرآن تو صرف ایک بڑا جھوٹ ہے جو انہوں نے خود بنالیا ہے

وَ اَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۚ فَقَدْ جَآءُوْ

وَ	اَعَانَهٗ	عَلَيْهِ	قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ	فَقَدْ	جَآءُوْ
اور	مدد کی ہے اس کی	اس پر	دوسرے لوگوں (نے بھی)	تو بیشک	وہ (کافر) آگئے ہیں

اور اس پر دوسرے لوگوں نے (بھی) ان کی مدد کی ہے تو بیشک وہ (کافر)

ظُلْمًا وَّزُوْرًا ۚ ﴿۴﴾ وَقَالُوْۤا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ

ظُلْمًا	وَّ	زُوْرًا ﴿۴﴾	وَ	قَالُوْۤا	اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ
ظلم	اور	جھوٹ (پر)	اور	انہوں نے کہا	(یہ قرآن) پہلے لوگوں کی کہانیاں (ہے)

ظلم اور جھوٹ پر آگئے ہیں ○ اور کافروں نے کہا: (یہ قرآن) پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں

اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً

اكْتَتَبَهَا (2)	فَهِيَ	تُمْلٰى	عَلَيْهِ	بُكْرَةً
اس (نبی) نے لکھوالیا ہے انہیں	تو وہی	پڑھی جاتی ہیں	اس پر	صبح

جو اس (نبی) نے کسی سے لکھوالی ہیں تو یہی ان پر صبح وشام

وَّاَصِيْلًا ﴿۵﴾ قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِيْ يَعْلَمُ السِّرَّ

وَّ	اَصِيْلًا ﴿۵﴾	قُلْ	اَنْزَلَهُ	الَّذِيْ	يَعْلَمُ	السِّرَّ
اور	شام	تم کہو	نازل کیا ہے اِسے	(اُس نے) جو	جانتا ہے	ہر پوشیدہ بات

پڑھی جاتی ہیں ○ تم فرماؤ: اُسے تو اس نے نازل فرمایا ہے جو آسمانوں اور زمین کی

(1)..... اس سے پہلی آیات میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا بیان ہوا اور اس کے بعد بت پرستوں کا رد کیا گیا اور اب یہاں سے قرآن مجید اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نبوت پر کفار کی طرف سے ہونے والے اعتراضات ذکر کرکے ان کا جواب دیا جا رہا ہے۔ (2)..... کفارِ مکہ کہتے تھے کہ قرآن رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے خود بنایا ہے اور اس پر دوسروں نے بھی ان کی مدد کی ہے اور یہ رستم واسفندیار کے قصوں کی طرح پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں جو کسی سے لکھوالی ہیں، فی زمانہ بھی کچھ لوگ اسی طرح کا اعتراض کرتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اگر واقعی ایسا ہے تو یہ لوگ بھی قرآن جیسا کلام بنا کر دکھا دیں،

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر کفار کے چند اعتراضات

فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۝۶ وَ

فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	اِنَّهٗ	كَانَ	غَفُوْرًا	رَّحِیْمًا ۝۶	وَ
آسمانوں اور زمین میں	بیشک وہ	ہے	بخشنے والا	مہربان	اور

ہر پوشیدہ بات جانتا ہے، بیشک وہ بخشنے والا مہربان ہے ۝ اور

قَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ یَاْكُلُ الطَّعَامَ وَ یَمْشِیْ

قَالُوْا	مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ	یَاْكُلُ	الطَّعَامَ	وَ	یَمْشِیْ
(کافروں نے) کہا	اس رسول کو کیا ہوا	وہ کھاتا ہے	کھانا	اور	چلتا ہے

کافروں نے کہا: اس رسول کو کیا ہوا؟ کہ یہ کھانا بھی کھاتا ہے اور بازاروں میں بھی

فِی الْاَسْوَاقِ ؕ لَوْ لَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مَلَكٌ فَیَكُوْنَ

فِی الْاَسْوَاقِ	لَوْ لَاۤ	اُنْزِلَ	اِلَیْهِ	مَلَكٌ	فَیَكُوْنَ
بازاروں میں	کیوں نہیں	اُتار دیا گیا	اس کی طرف	کوئی فرشتہ	تو وہ ہوتا

چلتا پھرتا ہے، اس کی طرف کوئی فرشتہ کیوں نہ اُتار دیا گیا جو

مَعَهٗ نَذِیْرًا ۝۷ اَوْ یُلْقٰۤى اِلَیْهِ كَنْزٌ اَوْ

مَعَهٗ	نَذِیْرًا ۝۷	اَوْ	یُلْقٰۤى	اِلَیْهِ	كَنْزٌ [1]	اَوْ
اس کے ساتھ	ڈرانے والا	یا	ڈال دیا جاتا	اس کی طرف	کوئی خزانہ	یا

اس کے ساتھ (لوگوں کو) ڈرانے والا ہوتا؟ ۝ یا اس کی طرف کوئی (غیبی) خزانہ ڈال دیا جاتا یا

تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ یَّاْكُلُ مِنْهَا ؕ وَ قَالَ الظّٰلِمُوْنَ

تَكُوْنُ	لَهٗ	جَنَّةٌ	یَّاْكُلُ	مِنْهَا	وَ	قَالَ	الظّٰلِمُوْنَ
ہوتا	اس کے لیے	کوئی باغ	وہ کھاتا	اس میں سے	اور	کہا	ظالموں (نے)

اس کا کوئی باغ ہوتا جس میں سے یہ کھاتا؟ اور ظالموں نے کہا:

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) خود ہی پتہ چل جائے گا کہ یہ مخلوق کا کلام ہے یا خالق کا؟

1 . ان سب باتوں سے کفار کا منشاء یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کھانے پینے سے بے نیاز کیوں نہ کر دیا، یا تو انہیں کھانا کھانے کی حاجت ہی نہ ہوتی، اگر تھی تو غیبی خزانے ان پر آجاتے جس سے انہیں کمانے کی ضرورت نہ ہوتی، یہ بھی انہوں نے ظاہر کے لحاظ سے کہا تھا، ورنہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قبضہ میں غیبی خزانے تھے، جیسا کہ خود فرمایا ''اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ'' مجھے زمینی خزانوں

اعتراض کرنے والوں کی حواس باختگی اور گمراہی

اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿۸﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ

اِنْ	تَتَّبِعُوْنَ	اِلَّا	رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿۸﴾	اُنْظُرْ	كَيْفَ
نہیں	تم پیروی کرتے	مگر	ایک جادو کے شکار مرد (کی)	تم دیکھو	کیسی

تم تو پیروی نہیں کرتے مگر ایک ایسے مرد کی جس پر جادو ہوا ○ اے حبیب! دیکھو

ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

ضَرَبُوْا	لَكَ	الْاَمْثَالَ	فَضَلُّوْا	فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
انہوں نے بیان کیں	تمہارے لئے	مثالیں	تو وہ گمراہ ہو گئے	تو طاقت نہیں رکھتے

تمہارے لئے کیسی مثالیں بیان کر رہے ہیں تو یہ گمراہ ہو گئے ہیں کہ اب انہیں کسی راہ کی

ع ۱۶ | ۹

مال زیادہ ہونے پر کفار کے اعتراض کا جواب

سَبِيْلًا ﴿۹﴾ ع تَبٰرَكَ الَّذِيْٓ اِنْ شَآءَ جَعَلَ

سَبِيْلًا ﴿۹﴾	تَبٰرَكَ	الَّذِيْٓ	اِنْ	شَآءَ	جَعَلَ
(سیدھے) راستے (کی)	بڑی برکت والا ہے	وہ (اللہ) جو	اگر	چاہے	(تو) بنا دے

طاقت نہیں ○ وہ (اللہ) بڑی برکت والا ہے جو اگر چاہے تو تمہارے لیے

لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

لَكَ	خَيْرًا	مِّنْ ذٰلِكَ	جَنّٰتٍ	تَجْرِيْ	مِنْ تَحْتِهَا
تمہارے لیے	بہتر	اس سے	(وہ) باغات	بہتی ہیں	ان کے نیچے

اس سے بہتر بنا دے، وہ باغات جن کے نیچے نہریں

کفار کے اعتراض کی وجہ اور منکرین قیامت کا عذاب

الْاَنْهٰرُ ۙ وَيَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا ﴿۱۰﴾ بَلْ كَذَّبُوْا

الْاَنْهٰرُ	وَ	يَجْعَلْ	لَّكَ	قُصُوْرًا ﴿۱۰﴾ (1)	بَلْ	كَذَّبُوْا
نہریں	اور	بنا دے	تمہارے لئے	بلند و بالا محلات	بلکہ	انہوں نے جھٹلایا

جاری ہوں اور تمہارے لئے بلند و بالا محلات بنا دے ○ بلکہ انہوں نے قیامت کو

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کی کنجیاں عطا فرما دی گئیں۔ (بخاری، ۱ / ۴۵۲، الحدیث: ۱۳۴۴) مگر چونکہ کفر کے سامنے ان چیزوں کا ظہور نہ تھا اس لئے کفار ایسی باتیں کہا کرتے تھے۔

1 .... حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ چاہتے تو بارگاہِ الٰہی سے دنیا کی بڑی سے بڑی نعمتیں اور آسائشیں لے سکتے تھے لیکن آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دنیا میں فقر کو ترجیح دی، جیسا کہ خود ارشاد فرمایا میرے رب نے مجھے یہ پیشکش کی کہ وہ میرے لئے مکہ کی زمین کو سونا بنا دے۔ میں نے عرض کی: یارب! نہیں، لیکن میں ایک دن سیر ہوا کروں اور ایک دن بھوکا رہوں تو جب بھوکا رہوں تو تیری طرف عاجزی کروں، تجھے یاد کروں اور جب سیر ہو جاؤں تو تیرا شکر

بِالسَّاعَةِ ۚ وَ اَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ

بِالسَّاعَةِ	وَ	اَعْتَدْنَا	لِمَنْ	كَذَّبَ	بِالسَّاعَةِ
قیامت کو	اور	ہم نے تیار کر رکھی ہے	(اس) کے لئے جو	جھٹلائے	قیامت کو

جھٹلایا ہے اور ہم نے قیامت کو جھٹلانے والوں کیلئے بھڑکتی ہوئی آگ

سَعِيْرًا ﴿۱۱﴾ ج اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا

سَعِيْرًا ﴿۱۱﴾	اِذَا	رَاَتْهُمْ	مِّنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ [1]	سَمِعُوْا
بھڑکتی آگ	جب	وہ (آگ) دیکھے گی انہیں	دُور کی جگہ سے	(تو) کافر سنیں گے

تیار کر رکھی ہے ○ جب وہ آگ انہیں دُور کی جگہ سے دیکھے گی تو کافر

کفار دور سے دیکھ کر جہنم کا جوش مارنا اور چنگھاڑنا

لَهَا تَغَيُّظًا وَّ زَفِيْرًا ﴿۱۲﴾ وَ اِذَا اُلْقُوْا

لَهَا	تَغَيُّظًا	وَّ	زَفِيْرًا ﴿۱۲﴾	وَ	اِذَا	اُلْقُوْا
اس کا	جوش مارنا	اور	چنگھاڑنا	اور	جب	انہیں ڈالا جائے گا

اس کا جوش مارنا اور چنگھاڑنا سُنیں گے ○ اور جب انہیں اس آگ کی

کفار کا جہنم میں موت مانگنا اور انہیں جواب

مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ

مِنْهَا	مَكَانًا ضَيِّقًا	مُّقَرَّنِيْنَ	دَعَوْا	هُنَالِكَ
اس (آگ) کی	کسی تنگ جگہ (میں)	(زنجیروں میں) جکڑے ہوئے	(تو) وہ مانگیں گے	وہاں

کسی تنگ جگہ میں زنجیروں میں جکڑ کر ڈالا جائے گا تو وہاں موت

ثُبُوْرًا ﴿۱۳﴾ ط لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّ ادْعُوْا

ثُبُوْرًا ﴿۱۳﴾	لَا تَدْعُوا	الْيَوْمَ	ثُبُوْرًا وَّاحِدًا	وَّ	ادْعُوْا
موت	(فرمایا جائے گا) تم نہ مانگو	آج	ایک موت	اور	مانگو

مانگیں گے ○ (فرمایا جائے گا) آج ایک موت نہ مانگو اور بہت سی

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اور تیری حمد کروں۔ (ترمذی، ۵، ۱۵۵، الحدیث: ۳۳۵۴)

[1] ......دور کی جگہ سے ایک برس یا سو برس کی راہ مراد ہے اور آگ کا دیکھنا کچھ بعید نہیں، اللہ تعالیٰ چاہے تو اس کو حیات، عقل اور دیکھنے کی صلاحیت عطا فرمادے۔ بعض مفسرین کے نزدیک اس سے جہنم میں مامور فرشتوں کا دیکھنا مراد ہے۔

جنت بہتر ہے یا عذابِ جہنم

ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ﴿۱۴﴾ قُلْ اَذٰلِكَ خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ

جَنَّةُ الْخُلْدِ	اَمْ	خَيْرٌ	اَذٰلِكَ	قُلْ	ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ﴿۱۴﴾
ہمیشہ رہنے کا باغ	یا	بہتر (ہے)	کیا یہ (عذاب)	تم کہو	بہت سی موتیں

موتیں مانگو ○ تم فرماؤ: کیا یہ (عذابِ جہنم) بہتر ہے یا وہ ہمیشہ رہنے کا باغ

الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً وَّ

وَّ	جَزَآءً	لَهُمْ	كَانَتْ	الْمُتَّقُوْنَ	وُعِدَ	الَّتِيْ
اور	بدلہ	ان کے لئے	وہ (باغ) ہے	ڈرنے والوں (کو)	وعدہ دیا گیا ہے	جس کا

جس کا ڈرنے والوں کو وعدہ دیا گیا ہے، وہ باغ ان کے لئے بدلہ اور

جنتیوں سے کئے گئے وعدے کا ذکر

مَصِيْرًا ﴿۱۵﴾ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ خٰلِدِيْنَ ؕ كَانَ

كَانَ	خٰلِدِيْنَ	يَشَآءُوْنَ	مَا	فِيْهَا	لَهُمْ	مَصِيْرًا ﴿۱۵﴾
یہ ہے	ہمیشہ رہنے والے	وہ چاہیں گے	(وہ ہے) جو	اس میں	ان کے لئے	لوٹنے کی جگہ

لوٹنے کی جگہ ہے ○ جنتیوں کیلئے جنت میں ہر وہ چیز ہو گی جو وہ چاہیں گے، وہاں ہمیشہ رہیں گے، یہ

باطل معبودوں کا اپنے پجاریوں کو جھٹلانا

عَلٰى رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْـُٔوْلًا ﴿۱۶﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ

يَحْشُرُهُمْ	يَوْمَ	وَ	وَعْدًا مَّسْـُٔوْلًا ﴿۱۶﴾ [1]	عَلٰى رَبِّكَ
وہ جمع فرمائے گا انہیں	(جس) دن	اور	مانگا ہوا وعدہ	تمہارے رب (کے ذمہ کرم) پر

تمہارے رب کے ذمہ کرم پر مانگا ہوا وعدہ ہے ○ اور جس دن وہ انہیں اور جن (بتوں) کی

وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ

ءَاَنْتُمْ	فَيَقُوْلُ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	يَعْبُدُوْنَ	مَا	وَ
کیا تم	تو وہ فرمائے گا (بتوں سے)	اللہ کے سوا	وہ عبادت کرتے ہیں	جن (بتوں) کی	اور

اللہ کے سوا عبادت کرتے ہیں ان کو جمع فرمائے گا تو (ان بتوں سے) فرمائے گا: کیا

[1]......مانگے ہوئے وعدے سے مراد یہ ہے کہ وہ وعدہ مانگنے کے لائق ہے یا اس سے مراد وہ وعدہ ہے جو مومنین نے دنیا میں یہ عرض کرکے مانگا ”رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ“ یعنی اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں آخرت میں (بھی) بھلائی عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔ یا یہ عرض کرکے مانگا ”رَبَّنَا وَ اٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ“ یعنی اے ہمارے رب! اور ہمیں وہ سب عطا فرما جس کا تو نے اپنے رسولوں کے ذریعے ہم سے وعدہ فرمایا ہے۔

اَضْلَلْتُمْ عِبَادِیْ هٰۤؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِیْلَ ﴿١٧﴾ؕ

اَضْلَلْتُمْ	عِبَادِیْ هٰۤؤُلَآءِ	اَمْ	هُمْ	ضَلُّوا	السَّبِیْلَ ﴿١٧﴾ (1)
تم نے گمراہ کیا	میرے ان بندوں (کو)	یا	وہ (خود)	بھٹک گئے تھے	راستے (سے)

میرے ان بندوں کو تم نے گمراہ کیا تھا یا یہ خود ہی راستے سے بھٹکے تھے؟ ○

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ یَنْۢبَغِیْ لَنَاۤ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ

قَالُوْا	سُبْحٰنَكَ	مَا كَانَ یَنْۢبَغِیْ	لَنَاۤ	اَنْ	نَّتَّخِذَ	مِنْ دُوْنِكَ
وہ عرض کریں گے	پاک ہے تجھے	جائز نہیں تھا	ہمارے لئے	کہ	ہم بنائیں	تیرے سوا

وہ عرض کریں گے: (اے اللہ!) تو پاک ہے، ہمارے لئے ہرگز جائز نہیں تھا کہ ہم تیرے سوا کسی اور کو

مِنْ اَوْلِیَآءَ وَ لٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَ اٰبَآءَهُمْ

مِنْ اَوْلِیَآءَ	وَ	لٰكِنْ	مَّتَّعْتَهُمْ	وَ	اٰبَآءَهُمْ
کوئی مددگار	اور	لیکن	تو نے فائدہ اٹھانے دیا انہیں	اور	ان کے باپ دادا (کو)

مددگار بنائیں لیکن تو نے انہیں اور ان کے باپ داداؤں کو فائدہ اُٹھانے دیا

حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَۚ وَ كَانُوْا قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿١٨﴾

حَتّٰى	نَسُوا	الذِّكْرَ	وَ	كَانُوْا	قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿١٨﴾
یہاں تک کہ	انہوں نے بھلادی	(تیری) یاد	اور	وہ تھے	ہلاک ہونے والے لوگ

یہاں تک کہ انہوں نے (تیری) یاد کو بھلادیا اور یہ لوگ ہلاک ہونے والے ہی تھے ○

فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَۙ فَمَا تَسْتَطِیْعُوْنَ

فَقَدْ	كَذَّبُوْكُمْ (2)	بِمَا	تَقُوْلُوْنَ	فَمَا تَسْتَطِیْعُوْنَ
تو بیشک	(جھوٹے معبودوں نے) جھٹلادیا تمہیں	(اس بات) میں جو	تم کہتے تھے	تو تم طاقت نہ رکھو گے

تو بیشک ان (جھوٹے معبودوں) نے تمہاری بات کو جھٹلادیا تو اب تم نہ عذاب پھیرنے کی

کفار کو ان کے معبودوں کے جھٹلانے اور ان کی مدد نہ ہوسکنے کی خبر

1 ......اللہ تعالیٰ حقیقتِ حال کا جاننے والا ہے اس سے کچھ بھی مخفی نہیں، یہ سوال مشرکین کو ذلیل کرنے کے لئے ہے تاکہ اُن کے معبود انہیں جھٹلائیں تو اُن کی حسرت و ذلت اور زیادہ ہو۔

2 ......جب کفار کے باطل معبود جواب دے لیں گے تو اللہ تعالیٰ مشرکوں سے فرمائے گا: اے مشرکو! تم نے اپنے معبودوں کو خدا کہا اور انہوں نے تمہیں جھوٹا قرار دیا اب یہ بت نہ تمہاری مدد کر سکیں گے، نہ ہم کریں گے اور نہ تم ایک دوسرے کی مدد کر سکو گے اور اب تمہیں جہنم کا بڑا عذاب چکھائیں گے۔

صَرْفًا وَّ لَا نَصْرًا ۚ وَ مَنْ یَّظْلِمْ

صَرْفًا	وَّ	لَا	نَصْرًا	وَ	مَنْ	یَّظْلِمْ
(عذاب) پھیرنے (کی)	اور	نہ	مدد کرنے (کی)	اور	(اے لوگو) جو	ظلم کرے گا

طاقت رکھوگے اور نہ اپنی مدد کر سکو گے اور تم میں جو

مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِیْرًا ﴿۱۹﴾ وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا

مِّنْكُمْ	نُذِقْهُ	عَذَابًا كَبِیْرًا ﴿۱۹﴾	وَ	مَاۤ اَرْسَلْنَا
تم میں سے	ہم چکھائیں گے اسے	بڑا عذاب	اور	ہم نے نہیں بھیجے

ظالم ہے ہم اسے بڑا عذاب چکھائیں گے ○ اور ہم نے تم سے پہلے

قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ اِلَّاۤ اِنَّهُمْ لَیَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ

قَبْلَكَ	مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ	اِلَّاۤ	اِنَّهُمْ	لَیَاْكُلُوْنَ	الطَّعَامَ
تم سے پہلے	رسولوں میں سے	مگر	بیشک وہ	ضرور کھاتے تھے	کھانا

جتنے رسول بھیجے سب یقیناً کھانا کھاتے تھے

وَ یَمْشُوْنَ فِی الْاَسْوَاقِ ؕ وَ جَعَلْنَا بَعْضَكُمْ

وَ	یَمْشُوْنَ	فِی الْاَسْوَاقِ	وَ	جَعَلْنَا	بَعْضَكُمْ
اور	چلتے تھے	بازاروں میں	اور	ہم نے بنایا	تمہارے بعض (کو)

اور بازاروں میں چلتے تھے اور ہم نے تمہیں ایک دوسرے کیلئے

لِبَعْضٍ فِتْنَةً ؕ اَتَصْبِرُوْنَ ۚ وَ كَانَ رَبُّكَ بَصِیْرًا ﴿۲۰﴾ ع

لِبَعْضٍ	فِتْنَةً[1]	اَتَصْبِرُوْنَ	وَ	كَانَ	رَبُّكَ	بَصِیْرًا ﴿۲۰﴾
بعض کے لئے	آزمائش	(اے لوگو) کیا تم صبر کروگے	اور	ہے	تمہارا رب	خوب دیکھنے والا

آزمائش بنایا اور (اے لوگو!) کیا تم صبر کروگے؟ اور (اے محبوب!) تمہارا رب خوب دیکھنے والا ہے ○

کفار کی بے بنیاد باتیں

لوگ ایک دوسرے کے لئے آزمائش ہیں

ع ۲ | ۱۷

[1]......لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعے جیسے امیروں کو غریبوں اور غریبوں کو امیروں کے ذریعے آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے، یہاں بطورِ خاص غریبوں کے حوالے سے یہ ہے کہ غربت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک آزمائش ہے، ایسے موقع پر صبر کا دامن مضبوطی سے پکڑنا چاہئے، یہاں ایک حدیثِ پاک ملاحظہ ہو جس پر عمل سے دل کو صبر و قرار نصیب ہوگا۔ چنانچہ ارشاد فرمایا ''اپنے سے کم حیثیت والے کی طرف دیکھو اور جو تم سے زیادہ حیثیت کا ہے اس کی طرف نہ دیکھو کیونکہ یہ عمل اس سے زیادہ قریب ہے کہ تم (اپنے اوپر) اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو حقیر نہ جانو۔ (مسلم، ص۱۵۸۴، الحدیث: ۹(۲۹۶۳))

وَقَالَ الَّذِيْنَ

19

کفارِ مکہ کے تکبر و سرکشی کا بیان اور اس کا جواب

وَقَالَ الَّذِیۡنَ لَا یَرۡجُوۡنَ لِقَآءَنَا لَوۡلَاۤ اُنۡزِلَ

اُنۡزِلَ	لَوۡلَآ	لِقَآءَنَا	لَا یَرۡجُوۡنَ	الَّذِیۡنَ	قَالَ	وَ
اتارے گئے	کیوں نہیں	ہم سے ملنے (کی)	امید نہیں رکھتے	ان لوگوں نے جو	کہا	اور

اور جو لوگ ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے انہوں نے کہا: ہم پر فرشتے

عَلَیۡنَا الۡمَلٰٓئِکَۃُ اَوۡ نَرٰی رَبَّنَا ؕ لَقَدِ

لَقَدِ	رَبَّنَا	نَرٰی	اَوۡ	الۡمَلٰٓئِکَۃُ	عَلَیۡنَا
ضرور بیشک	اپنے رب (کو)	(کیوں نہیں) ہم دیکھتے	یا	فرشتے	ہم پر

کیوں نہ اتارے گئے؟ یا ہم اپنے رب کو کیوں نہیں دیکھتے؟ بیشک

اسۡتَکۡبَرُوۡا فِیۡۤ اَنۡفُسِہِمۡ وَعَتَوۡ عُتُوًّا کَبِیۡرًا ﴿۲۱﴾

عُتُوًّا کَبِیۡرًا ﴿۲۱﴾ (1)	عَتَوۡ	وَ	فِیۡۤ اَنۡفُسِہِمۡ	اسۡتَکۡبَرُوۡا
بہت بڑی سرکشی	انہوں نے سرکشی کی	اور	اپنے دلوں میں	انہوں نے تکبر کیا

انہوں نے اپنے دلوں میں تکبر کیا ہے اور انہوں نے بہت بڑی سرکشی کی ہے ○

یَوۡمَ یَرَوۡنَ الۡمَلٰٓئِکَۃَ لَا بُشۡرٰی یَوۡمَئِذٍ

یَوۡمَئِذٍ	بُشۡرٰی	لَا	الۡمَلٰٓئِکَۃَ	یَرَوۡنَ	یَوۡمَ
اس دن	کوئی خوشخبری	(تو) نہ (ہو گی)	فرشتوں (کو)	لوگ دیکھیں گے	(جس) دن

یاد کرو جس دن لوگ فرشتوں کو دیکھیں گے تو اس دن مجرموں کے لئے

کفار کے اعمال قیامت میں برباد ہیں

لِّلۡمُجۡرِمِیۡنَ وَیَقُوۡلُوۡنَ حِجۡرًا مَّحۡجُوۡرًا ﴿۲۲﴾ وَ

وَ	حِجۡرًا مَّحۡجُوۡرًا ﴿۲۲﴾	یَقُوۡلُوۡنَ (3)	وَ	لِّلۡمُجۡرِمِیۡنَ (2)
اور	(یا اللہ! ہمارے درمیان) روکی ہوئی کوئی آڑ (کردے)	وہ کہیں گے	اور	مجرموں کے لئے

کوئی خوشخبری نہ ہوگی اور وہ کہیں گے: (یا اللہ! ہمارے درمیان) کوئی روکی ہوئی آڑ کردے ○ اور

1 ...... حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت کی سچائی کے لئے قرآنِ مجید کافی تھا، اس کے بعد بھی کافروں کا قبولِ ایمان کے لئے فرشتوں کے اترنے اور اللہ تعالیٰ کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے کا مطالبہ کرنا ان کا تکبر اور بڑی سرکشی تھا۔ 2 ...... مجرموں سے مراد کفار ہیں۔ مومنین کو قیامت کے دن جنت کی بشارت سنائی جائے گی۔ 3 ...... یہ بات موت کے وقت یا قیامت کے دن فرشتوں کو دیکھ کر کفار کہیں گے، اس کا معنی یہ ہے کہ کاش! ہمارے اور فرشتوں کے درمیان کوئی رکاوٹ یا حجاب ہوتا اور ہم فرشتوں کو نہ دیکھ سکتے۔ یا، یہ بات فرشتے کہیں گے، اس صورت میں معنی یہ ہوگا: اے کافرو! تمہارے لئے ان چیزوں سے رکاوٹ و

قَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ

فَجَعَلْنٰهُ	مِنْ عَمَلٍ	عَمِلُوْا	مَا	اِلٰى	قَدِمْنَآ
تو ہم بنادیں گے اسے	کوئی عمل	انہوں نے کیا	جو	(اس) کی طرف	ہم قصد کریں گے

انہوں نے جو کوئی عمل کیا ہوگا ہم اس کی طرف قصد کرکے باریک غبار کے بکھرے ہوئے ذروں

هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴿٢٣﴾ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ

يَوْمَئِذٍ	اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ	هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴿٢٣﴾ (١)
اس دن	جنت والے	روشندان کی دھوپ میں نظر آنے والے غبار کے بکھرے ہوئے ذروں (کی طرح)

کی طرح بنادیں گے جو روشندان کی دھوپ میں نظر آتے ہیں ○ جنت والے اس دن

خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّ اَحْسَنُ مَقِيْلًا ﴿٢٤﴾ وَ

وَ	مَقِيْلًا ﴿٢٤﴾	اَحْسَنُ	وَّ	مُّسْتَقَرًّا	خَيْرٌ
اور	آرام کی جگہ (کے اعتبار سے)	سب سے اچھے (ہوں گے)	اور	ٹھکانے (کے اعتبار سے)	بہتر (ہوں گے)

ٹھکانے کے اعتبار سے بہتر اور آرام کے اعتبار سے سب سے اچھے ہوں گے ○ اور

يَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَ نُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ

الْمَلٰٓئِكَةُ	نُزِّلَ	وَ	بِالْغَمَامِ	السَّمَآءُ	تَشَقَّقُ	يَوْمَ
فرشتے	اتارے جائیں گے	اور	بادلوں سمیت	آسمان	پھٹ جائے گا	(جس) دن

جس دن آسمان بادلوں سمیت پھٹ جائے گا اور فرشتے پوری طرح

تَنْزِيْلًا ﴿٢٥﴾ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ ِالْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ؕ وَ كَانَ يَوْمًا

يَوْمًا	كَانَ	وَ	لِلرَّحْمٰنِ	يَوْمَئِذِ ِالْحَقُّ	اَلْمُلْكُ	تَنْزِيْلًا ﴿٢٥﴾
(وہ) دن	ہوگا	اور	رحمٰن کی (ہوگی)	اس دن سچی	بادشاہی	(پوری طرح) اتارنا

اتارے جائیں گے ○ اس دن سچی بادشاہی رحمٰن کی ہوگی اور کافروں پر

روزِ قیامت جنتیوں پر انعامات

روزِ قیامت آسمان کا پھٹنا اور فرشتوں کا نزول

رحمٰن کی بادشاہی کا ظہورِ کامل اور کافروں پر سخت دن

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ممانعت کردی گئی ہے جن کی مومنوں کو بشارت دی جاتی ہے۔ (1)......اس سے مراد یہ ہے کہ بروزِ قیامت کفار کے ظاہری نیک اعمال کو باطل کر دیا جائے گا اور ان کا انہیں کوئی ثمرہ اور فائدہ نہ ملے گا کیونکہ قبولِ اعمال کے لئے ایمان شرط ہے اور وہ انہیں حاصل نہیں۔ یاد رکھیں کہ ایمان پر خاتمہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اس کے بغیر نیک اعمال کی قبولیت اور آخرت کی نجات کی کوئی صورت ہی نہیں ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: جسے یہ بات پسند ہو کہ اسے جہنم سے بچالیا اور جنت میں داخل کر دیا جائے تو ضرور اس کی موت اس حال میں آئے کہ وہ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو۔ (مسلم، ص۱۰۲۶، الحدیث: ۴۶(۱۸۴۴))

عَلَى الْكٰفِرِیْنَ عَسِیْرًا ﴿۲۶﴾ وَ یَوْمَ یَعَضُّ الظَّالِمُ

عَلَى الْكٰفِرِیْنَ	عَسِیْرًا ﴿۲۶﴾ (1)	وَ	یَوْمَ	یَعَضُّ	الظَّالِمُ
کافروں پر	بڑا سخت	اور	(جس) دن	دانتوں سے کاٹے گا	ظالم

وہ بڑا سخت دن ہوگا○ اور جس دن ظالم اپنے ہاتھ چبائے گا،

عَلٰى یَدَیْهِ یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِی اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِیْلًا ﴿۲۷﴾

عَلٰى یَدَیْهِ	یَقُوْلُ	یٰلَیْتَنِی	اتَّخَذْتُ	مَعَ الرَّسُوْلِ	سَبِیْلًا ﴿۲۷﴾
اپنے ہاتھوں پر	کہے گا	اے کاش	میں نے اختیار کیا ہوتا	رسول کے ساتھ	راستہ

کہے گا: اے کاش کہ میں نے رسول کے ساتھ راستہ اختیار کیا ہوتا○

یٰوَیْلَتٰى لَیْتَنِیْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِیْلًا ﴿۲۸﴾ لَقَدْ

یٰوَیْلَتٰى	لَیْتَنِیْ	لَمْ اَتَّخِذْ	فُلَانًا	خَلِیْلًا ﴿۲۸﴾ (2)	لَقَدْ
ہائے میری بربادی	اے کاش	میں نے نہ بنایا ہوتا	فلاں (کو)	دوست	ضرور بیشک

ہائے میری بربادی! اے کاش کہ میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا○ بیشک

اَضَلَّنِیْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِیْ ؕ وَ كَانَ

اَضَلَّنِیْ	عَنِ الذِّكْرِ	بَعْدَ	اِذْ	جَآءَنِیْ	وَ	كَانَ
اس نے بہکا دیا مجھے	ذکر سے	(اس کے) بعد	جب	وہ آیا میرے پاس	اور	ہے

اس نے میرے پاس نصیحت آجانے کے بعد مجھے اس سے بہکا دیا اور شیطان

الشَّیْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ﴿۲۹﴾ وَ قَالَ الرَّسُوْلُ

الشَّیْطٰنُ	لِلْاِنْسَانِ	خَذُوْلًا ﴿۲۹﴾	وَ	قَالَ	الرَّسُوْلُ
شیطان	انسان کو	مصیبت کے وقت بے مدد چھوڑ دینے والا	اور	عرض کی	رسول (نے)

انسان کو مصیبت کے وقت بے مدد چھوڑ دینے والا ہے○ اور رسول نے عرض کی:

1 ...کفار پر قیامت کا دن سخت ہوگا جبکہ فضلِ الٰہی سے مسلمانوں پر آسان ہوگا۔ حدیثِ پاک میں ہے ”اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! قیامت کا دن مسلمانوں پر آسان کیا جائے گا یہاں تک کہ وہ اُن کے لئے ایک فرض نماز سے ہلکا ہوگا جو دنیا میں پڑھی تھی۔(مسند امام احمد، ۴/ ۱۵۱، الحدیث: ۱۱۷۱۷)

2 ......کافروں، بد مذہبوں اور برے لوگوں کی صحبت اختیار کرنا، دوست بنانا اور ان سے محبت کرنا دنیا و آخرت میں انتہائی نقصان دہ ہے، اس سے ضرور بچنا چاہئے۔ حدیثِ پاک میں ہے: اچھے اور برے ہم نشین کی مثال ایسے ہے جیسے مشک اٹھانے والا اور بھٹی پھونکنے والا۔ مشک اٹھانے والا یا تو تجھے مشک کا عطیہ دے گا یا تو اس

حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تسلی

يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ﴿٣٠﴾ وَ

يٰرَبِّ	اِنَّ	قَوْمِي	اتَّخَذُوْا	هٰذَا الْقُرْاٰنَ	مَهْجُوْرًا ﴿٣٠﴾ [1]	وَ
اے میرے رب	بیشک	میری قوم	انہوں نے ٹھہرالیا	اس قرآن (کو)	چھوڑا ہوا	اور

اے میرے رب! میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑنے کے قابل بنالیا ہے ○ اور

كَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ؕ وَكَفٰى

كَذٰلِكَ	جَعَلْنَا	لِكُلِّ نَبِيٍّ	عَدُوًّا	مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ	وَ	كَفٰى
اسی طرح	ہم نے بنائے	ہر نبی کے لیے	دشمن	مجرموں میں سے	اور	کافی ہے

ہم نے اسی طرح ہر نبی کے لیے مجرم لوگوں کو دشمن بنادیا تھا اور ہدایت دینے

قرآن پاک کی قرآن نازل ہونے کی ایک حکمت

بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا ﴿٣١﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ

بِرَبِّكَ	هَادِيًا	وَّ	نَصِيْرًا ﴿٣١﴾	وَ	قَالَ	الَّذِيْنَ
تمہارا رب	راہنما	اور	مددگار (ہونے کے لحاظ سے)	اور	بولے	وہ لوگ جنہوں نے

اور مدد کرنے کے لیے تمہارا رب کافی ہے ○ اور کافروں نے

مع

كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚۛ

كَفَرُوْا	لَوْلَا	نُزِّلَ	عَلَيْهِ	الْقُرْاٰنُ	جُمْلَةً وَّاحِدَةً [2]
کفر کیا	کیوں نہیں	اتار دیا گیا	اس (رسول) پر	سارا قرآن	ایک مرتبہ

کہا: ان پر سارا قرآن ایک ہی مرتبہ کیوں نہیں اتار دیا گیا؟

كَذٰلِكَ ۚۛ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَ

كَذٰلِكَ	لِنُثَبِّتَ	بِهٖ	فُؤَادَكَ	وَ
اسی طرح (تھوڑا تھوڑا کرکے قرآن اتارا)	تاکہ ہم مضبوط کریں	اس کے ساتھ	تمہارا دل	اور

(ہم نے) یونہی (اس قرآن کو تھوڑا تھوڑا کرکے نازل کیا) تاکہ اس کے ساتھ ہم تمہارے دل کو مضبوط کریں اور

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) سے خرید لے گا یا تجھے خوشبو پہنچے گی اور بھٹی پھونکنے والا تیرے کپڑے جلا دے گا یا تجھے بری بو پہنچے گی۔ (بخاری، ۳/ ۵۶۷، الحدیث: ۵۵۳۴) 1 ..... چھوڑنے سے یہاں اصل مراد قرآن پر ایمان نہ لانا ہے، البتہ اس کے علاوہ بھی چھوڑنے کی کئی صورتیں ہیں۔ مسلمان کا حال ایسا نہیں ہونا چاہئے جس سے لگے کہ اس نے قرآن مجید کو چھوڑ رکھا ہے، بلکہ اسے چاہئے کہ روزانہ تلاوتِ قرآن کرے، آیات کو سمجھنے کی کوشش اور ان میں غور و تدبر کرے، نیز احکامات پر عمل کرے اور ممنوعہ کاموں سے باز رہے تاکہ وہ اعتقادی طور پر تو نہیں لیکن عملی طور پر قرآن کو چھوڑ رکھنے والوں میں شامل نہ ہو۔ 2 ..... کفار کا اعتراض تھا کہ تورات و انجیل کی طرح قرآنِ مجید

معترض کفار سے متعلق حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تسلی

گمراہوں کا حشر اور ان کا ٹھکانہ

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور قومِ فرعون کا اجمالی واقعہ

رَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ﴿٣٢﴾ وَ لَا يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا

اِلَّا	لَا يَاْتُوْنَكَ(2) بِمَثَلٍ	وَ	تَرْتِيْلًا ﴿٣٢﴾	رَتَّلْنٰهُ(1)
مگر	وہ نہیں لائیں گے تمہارے پاس کوئی مثال	اور	ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا	ہم نے پڑھا اسے

ہم نے اسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھا ○ اور وہ آپ کے پاس کوئی بھی مثال لے آئیں،

جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَ اَحْسَنَ تَفْسِيْرًا ﴿٣٣﴾ اَلَّذِيْنَ

اَلَّذِيْنَ	اَحْسَنَ تَفْسِيْرًا ﴿٣٣﴾	وَ	جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ
وہ لوگ جنہیں	(اس مثال سے) بہتر بیان	اور	ہم لے آئیں گے تمہارے پاس حق

ہم آپ کے پاس حق اور بہتر بیان لے آئیں گے ○ وہ جنہیں

يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ ۙ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ

شَرٌّ	اُولٰٓئِكَ	اِلٰى جَهَنَّمَ	عَلٰى وُجُوْهِهِمْ(3)	يُحْشَرُوْنَ
سب سے بدتر (ہیں)	یہ لوگ	جہنم کی طرف	ان کے چہروں کے بل	ہانکا جائے گا

ان کے چہروں کے بل جہنم کی طرف ہانکا جائے گا ان کا ٹھکانہ

مَّكَانًا وَّ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿٣٤﴾ ع وَ لَقَدْ

لَقَدْ	وَ	سَبِيْلًا ﴿٣٤﴾	اَضَلُّ	وَّ	مَّكَانًا
ضرور بیشک	اور	راستے (سے)	سب سے زیادہ بھٹکے ہوئے (ہیں)	اور	ٹھکانے (کے اعتبار سے)

سب سے بدتر اور وہ سب سے زیادہ گمراہ ہیں ○ اور بیشک

اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَ جَعَلْنَا مَعَهٗٓ اَخَاهُ

اَخَاهُ	مَعَهٗٓ	جَعَلْنَا	وَ	الْكِتٰبَ	مُوْسَى	اٰتَيْنَا
اس کے بھائی	اس کے ساتھ	ہم نے بنایا	اور	کتاب	موسیٰ (کو)	ہم نے عطا کی

ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی اور اس کے ساتھ اس کے بھائی

ع ۲۰ / ۱۴

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) بھی یکبارگی کیوں نازل نہیں ہوا، ان کا یہ اعتراض بالکل فضول اور مہمل تھا کیونکہ قرآنِ کریم کا عاجز کر دینے والا ہونا ہر حال میں یکساں ہے، چاہے وہ ایک ہی مرتبہ میں پورا نازل ہو یا تھوڑا تھوڑا کر کے نازل ہو۔ 1 ...... اس کا معنی ہے کہ ہم نے قرآنِ پاک کو حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زبان سے تھوڑا تھوڑا کر کے تیئیس برس کی مدت میں پڑھا۔ 2 ...... اس آیت کا خلاصۂ کلام یہ ہے کہ مشرکین دینِ اسلام کے خلاف یا حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نبوت پر جو بھی اعتراض قائم کریں گے ہم اس کا انتہائی نفیس جواب دیں گے۔ 3 ...... بروزِ قیامت کفار کو چہروں کے بل جہنم کی طرف چلایا جائے گا، حدیثِ پاک میں ہے: آدمی روزِ قیامت تین طریقے (بقیہ اگلے صفحہ پر)

قومِ نوح پر عذابِ الٰہی

هٰرُوْنَ وَزِيْرًا ﴿٣٥﴾ فَقُلْنَا اذْهَبَآ اِلَى الْقَوْمِ الَّذِيْنَ

الَّذِيْنَ	اِلَى الْقَوْمِ	اذْهَبَآ	فَقُلْنَا	وَزِيْرًا ﴿٣٥﴾ (1)	هٰرُوْنَ
جنہوں نے	(اس) قوم کی طرف	تم دونوں جاؤ	تو ہم نے فرمایا	وزیر	ہارون (کو)

ہارون کو وزیر بنایا○ تو ہم نے فرمایا: تم دونوں اس قوم کی طرف جاؤ جس نے

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيْرًا ﴿٣٦﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ

قَوْمَ نُوْحٍ	وَ	تَدْمِيْرًا ﴿٣٦﴾	فَدَمَّرْنٰهُمْ	بِاٰيٰتِنَا	كَذَّبُوْا
نوح کی قوم (کو)	اور	(مکمل طور پر) تباہ کرنا	تو ہم نے تباہ کر دیا انہیں	ہماری آیتوں کو	جھٹلایا

ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہے تو ہم نے انہیں مکمل طور پر تباہ کر دیا○ اور نوح کی قوم کو

لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ

جَعَلْنٰهُمْ	وَ	اَغْرَقْنٰهُمْ	الرُّسُلَ (2)	كَذَّبُوْا	لَّمَّا
بنا دیا انہیں	اور	(تو) ہم نے غرق کر دیا انہیں	رسولوں (کو)	انہوں نے جھٹلایا	جب

جب انہوں نے رسولوں کو جھٹلایا تو ہم نے انہیں غرق کر دیا اور انہیں

گزشتہ قوموں کی تباہی کی طرف اشارہ

لِلنَّاسِ اٰيَةً ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿٣٧﴾ وَّ

وَّ	عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿٣٧﴾	لِلظّٰلِمِيْنَ	اَعْتَدْنَا	وَ	اٰيَةً	لِلنَّاسِ
اور	دردناک عذاب	ظالموں کے لیے	ہم نے تیار کر رکھا ہے	اور	نشانی	لوگوں کے لیے

لوگوں کے لیے نشانی بنا دیا اور ہم نے ظالموں کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے○ اور

عَادًا وَّثَمُوْدَاۡ وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا ﴿٣٨﴾

قُرُوْنًا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا ﴿٣٨﴾	وَ	اَصْحٰبَ الرَّسِّ	وَ	ثَمُوْدَاۡ	وَّ	عَادًا
ان کے درمیان بہت سی قوموں (کو ہلاک کر دیا)	اور	کنویں والوں	اور	ثمود	اور	عاد

عاد اور ثمود اور کنویں والے اور ان کے درمیان کی بہت سی قومیں (ہم نے ہلاک کر دیں۔)○

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) پر اُٹھائے جائیں گے ایک گروہ سواریوں پر، ایک گروہ پیادہ پا اور ایک جماعت منہ کے بل گھسٹتی ہوئی۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، وہ منہ کے بل کیسے چلیں گے؟ ارشاد فرمایا ”جس نے انہیں پاؤں پر چلایا ہے وہ اس پر قادر ہے کہ انہیں منہ کے بل چلائے۔ (ترمذی، ۵ / ۹۲، الحدیث: ۳۱۵۳)

1 ...... اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے بعض انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعات اجمالی طور پر بیان فرما کر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تسلی دی ہے کہ آپ کفار کی مخالفت اور سازشوں پر غم نہ کریں کہ یہ مخالفتیں ہمیشہ سے انبیاء کو پیش آتی رہی ہیں۔

2 ...... یہاں رسولوں سے مراد حضرت نوح، حضرت ادریس اور حضرت شیث عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ (بقیہ اگلے صفحے پر)

عذابِ الٰہی کے آثار سے کفارِ مکہ کا عبرت نہ پکڑنا اور اس کا سبب

وَ كُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ٘ وَ كُلًّا تَبَّرْنَا

وَ	كُلًّا(1)	ضَرَبْنَا	لَهُ	الْاَمْثَالَ	وَ	كُلًّا	تَبَّرْنَا
اور	ہر (قوم)	ہم نے بیان کیں	اس کے لئے	مثالیں	اور	سب (کو)	ہم نے تباہ کردیا

اور ہم نے ہر قوم کیلئے مثالیں بیان فرمائیں اور ہم نے سب کو مکمل طور پر

تَتْبِيْرًا ﴿۳۹﴾ وَ لَقَدْ اَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِيْۤ اُمْطِرَتْ

تَتْبِيْرًا ﴿۳۹﴾	وَ	لَقَدْ	اَتَوْا	عَلَى الْقَرْيَةِ(2)	الَّتِيْۤ	اُمْطِرَتْ
(مکمل طور پر) تباہ کرنا	اور	ضرور بیشک	وہ ہو آئے ہیں	(اس) بستی پر	وہ جو	اس پر بارش کی گئی

تباہ کردیا ○ اور بیشک یہ اس بستی پر ہو آئے ہیں جس پر بری بارش

مَطَرَ السَّوْءِ ؕ اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ نُشُوْرًا ﴿۴۰﴾

مَطَرَ السَّوْءِ	اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرَوْنَهَا	بَلْ	كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ	نُشُوْرًا ﴿۴۰﴾
بری بارش	تو کیا وہ نہیں دیکھتے تھے اسے	بلکہ	وہ امید نہیں رکھتے تھے	مرنے کے بعد اٹھنے (کی)

کی گئی تو کیا یہ اس بستی کو نہیں دیکھتے تھے بلکہ یہ مرنے کے بعد اٹھنے کی امید نہیں رکھتے تھے ○

کفارِ مکہ کا حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مذاق اڑانا

وَ اِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ

وَ	اِذَا	رَاَوْكَ	اِنْ	يَّتَّخِذُوْنَكَ	اِلَّا	هُزُوًا
اور	جب	وہ دیکھتے ہیں تمہیں	(تو) نہیں	وہ بناتے تمہیں	مگر	ہنسی مذاق

اور جب آپ کو دیکھتے ہیں تو آپ کو ٹھٹھا مذاق بنالیتے ہیں

کفارِ مکہ کی ہٹ دھرمی اور انہیں تنبیہ

اَهٰذَا الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ﴿۴۱﴾ اِنْ

اَهٰذَا	الَّذِيْ	بَعَثَ	اللّٰهُ	رَسُوْلًا ﴿۴۱﴾	اِنْ
(اور کہتے ہیں) کیا یہ	(وہ شخص ہے) جسے	بھیجا	اللہ (نے)	رسول (بناکر)	بیشک

(اور کہتے ہیں کہ) کیا یہ وہ شخص ہے جسے اللہ نے رسول بناکر بھیجا ہے؟ ○ (اور کہتے ہیں کہ)

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) وَالسَّلَام ہیں، یا یہ مراد ہے کہ ایک رسول عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جھٹلانا تمام رسولوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جھٹلانا ہوتا ہے اور جب قوم نے حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جھٹلایا تو گویا تمام رسولوں کو جھٹلایا۔

1 ...... یعنی ہم نے ہر قوم کو سمجھانے کیلئے مثالیں بیان فرمائیں، ان پر حجتیں قائم کیں اور ان میں سے کسی کو پوری طرح سمجھائے اور ڈرسنائے بغیر ہلاک نہ کیا اور جب انہوں نے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جھٹلایا تو ہم نے سب کو مکمل طور پر تباہ کردیا۔

2 ...... اِس سے مراد "سدوم" نامی بستی ہے۔ یہ قومِ لوط کی پانچ بستیوں میں سب سے بڑی بستی تھی۔ اس قوم کی چار یا پانچ بستیاں ہلاک ہوئیں لیکن یہاں صرف ایک کا ذکر اس لئے ہے کہ کفارِ مکہ کا تجارتی سفروں

كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْلَاۤ اَنْ

كَادَ لَيُضِلُّنَا	عَنْ اٰلِهَتِنَا	لَوْلَاۤ	اَنْ
قریب تھا کہ وہ (رسول) بہکا دیتا ہمیں	ہمارے معبودوں سے	اگر نہ ہوتا	یہ کہ

قریب تھا کہ اگر ہم اپنے معبودوں پر ڈٹے نہ رہتے تو یہ (رسول)

صَبَرْنَا عَلَيْهَا ۭ وَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ حِيْنَ يَرَوْنَ

صَبَرْنَا(1)	عَلَيْهَا	وَ	سَوْفَ يَعْلَمُوْنَ(2)	حِيْنَ	يَرَوْنَ
ہم ڈٹے رہتے	ان (معبودوں) پر	اور	عنقریب وہ جان لیں گے	جب	دیکھیں گے

ہمیں ہمارے معبودوں سے بہکا دیتے اور (اللہ فرماتا ہے کہ) عنقریب یہ جان لیں گے جب عذاب

الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿٤٢﴾ اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ

الْعَذَابَ	مَنْ	اَضَلُّ	سَبِيْلًا ﴿٤٢﴾	اَرَءَيْتَ	مَنِ	اتَّخَذَ
عذاب	کون	زیادہ بھٹکا ہوا (تھا)	راستے (سے)	کیا تم نے دیکھا	(اس کو) جس نے	بنالیا

دیکھیں گے کہ کون گمراہ تھا؟○ کیا تم نے اس آدمی کو دیکھا جس نے

قبولِ ہدایت میں ایک رکاوٹ "نفسانی خواہشات کی پیروی"

اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ۭ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ﴿٤٣﴾ۙ اَمْ تَحْسَبُ

اِلٰهَهٗ	هَوٰىهُ(3)	اَفَاَنْتَ	تَكُوْنُ	عَلَيْهِ	وَكِيْلًا ﴿٤٣﴾	اَمْ	تَحْسَبُ
اپنا معبود	اپنی خواہش (کو)	تو کیا تم	تم ہو	اس پر	نگہبان	یا، کیا	تم سمجھتے ہو

اپنی خواہش کو اپنا معبود بنالیا ہے تو کیا تم اس پر نگہبان ہو؟○ یا کیا تم یہ سمجھتے ہو

چوپایوں سے بدتر لوگ

اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ ۭ اِنْ هُمْ اِلَّا

اَنَّ	اَكْثَرَهُمْ	يَسْمَعُوْنَ	اَوْ	يَعْقِلُوْنَ	اِنْ	هُمْ	اِلَّا
کہ	ان میں اکثر (لوگ)	سنتے ہیں	یا	وہ سمجھتے ہیں	نہیں	وہ	مگر

کہ ان میں اکثر لوگ سنتے یا سمجھتے ہیں؟ یہ تو صرف

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کے دوران اسی بستی سے گزر ہوتا تھا۔ 1 ... اس اقرار سے واضح ہوا کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعوت اور معجزات سے کفارِ مکہ پر دینِ اسلام کی حقانیت خوب واضح ہو چکی تھی لیکن وہ اپنی ہٹ دھرمی اور ضد کی وجہ سے ایمان قبول کرنے سے محروم رہے۔ 2 ... یہ کفار کی بات کا جواب ہے اور یہاں یہ بتایا گیا کہ بہکے ہوئے تم خود ہو، آخرت میں یہ تمہیں خود ہی معلوم ہو جائے گا اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف تم نے جو بہکانے کی نسبت کی ہے وہ محض بے جا ہے۔
3 ... مشرکینِ عرب کا دستور تھا کہ ان میں سے ہر ایک کسی پتھر کو پوجتا اور جب اُسے کوئی دوسرا پتھر زیادہ اچھا نظر آتا تو پہلے کو پھینک کر دوسرے کو پوجنے لگتا۔

ع ٢

قدرتِ الٰہی کے آثار پر غور کی ہدایت

كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿٤٤﴾ؑ اَلَمْ تَرَ

كَالْاَنْعَامِ	بَلْ	هُمْ	اَضَلُّ(1)	سَبِيْلًا ﴿٤٤﴾	اَلَمْ تَرَ
چوپایوں کی طرح	بلکہ	وہ	(ان سے) زیادہ بھٹکے ہوئے (ہیں)	راستے (سے)	کیا تم نے نہ دیکھا

جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی بدتر گمراہ ہیں ○ اے حبیب! کیا تم نے

اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَلَوْ شَآءَ

اِلٰى رَبِّكَ	كَيْفَ	مَدَّ	الظِّلَّ	وَ	لَوْ	شَآءَ
اپنے رب کی طرف	کیسا	اس نے دراز کیا	سائے (کو)	اور	اگر	وہ چاہتا

اپنے رب کو نہ دیکھا کہ اس نے سائے کو کیسا دراز کیا؟ اور اگر وہ چاہتا

لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ۚ ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا ﴿٤٥﴾ۙ ثُمَّ

لَجَعَلَهٗ	سَاكِنًا(2)	ثُمَّ	جَعَلْنَا	الشَّمْسَ	عَلَيْهِ	دَلِيْلًا ﴿٤٥﴾	ثُمَّ
(تو) ضرور بنا دیتا اسے	ٹھہرا ہوا	پھر	ہم نے بنایا	سورج (کو)	اس پر	دلیل	پھر

تو اسے ٹھہرا ہوا بنا دیتا پھر ہم نے سورج کو اس پر دلیل بنایا ○ پھر

رات اور دن میں قدرتِ الٰہی کی نشانیاں

قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا ﴿٤٦﴾ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ

قَبَضْنٰهُ	اِلَيْنَا	قَبْضًا يَّسِيْرًا ﴿٤٦﴾	وَ	هُوَ	الَّذِيْ	جَعَلَ
ہم نے سمیٹ لیا اسے	اپنی طرف	آہستہ آہستہ سمیٹنا	اور	وہی (ہے)	جس نے	بنایا

ہم نے آہستہ آہستہ اسے اپنی طرف سمیٹ لیا ○ اور وہی ہے جس نے رات کو

لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ

لَكُمُ	الَّيْلَ	لِبَاسًا	وَّ	النَّوْمَ	سُبَاتًا	وَّ	جَعَلَ	النَّهَارَ
تمہارے لیے	رات (کو)	پردہ	اور	نیند (کو)	آرام	اور	بنایا	دن (کو)

تمہارے لیے پردہ اور نیند کو آرام بنایا اور دن کو اٹھنے کے لیے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) یہاں اسی عمل کی طرف اشارہ کرکے بتایا گیا ہے کہ نفسانی خواہشات کا پیروکار شخص ہدایت قبول نہیں کر سکتا۔ 1 ...... کفار جانوروں سے بھی بدتر گمراہ اس لئے ہیں کہ جانور اپنے مالک کے فرمانبردار رہتے، احسان کرنے والے کو پہچانتے، تکلیف دینے والے سے گھبراتے، نفع مند چیز طلب کرتے، نقصان دہ چیز سے بچتے اور چراگاہوں کی راہیں جانتے ہیں جبکہ کفار نہ تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہیں اور نہ اس کے احسان کو پہچانتے، نہ شیطان جیسے دشمن کی ضرر رسانی کو سمجھتے، نہ ثواب جیسی عظیم نفع والی چیز طلب کرتے اور نہ عذاب جیسی سخت نقصان دہ چیز سے بچتے ہیں۔ 2 ... اللہ تعالیٰ نے سائے کو پھیلایا اور اگر وہ چاہتا تو اسے ساکن کر دیتا، اس

بارش میں قدرتِ الٰہی کی نشانیاں

نُشُوۡرًا ﴿۴۷﴾ وَ هُوَ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ الرِّیٰحَ بُشۡرًۢا

نُشُوۡرًا ﴿۴۷﴾	وَ	هُوَ	الَّذِیۡۤ	اَرۡسَلَ	الرِّیٰحَ	بُشۡرًۢا
اٹھنے (کے لیے)	اور	وہی (ہے)	جس نے	بھیجا	ہواؤں (کو)	خوشخبری دینے والی

بنایا○ اور وہی ہے جس نے اپنی رحمت سے پہلے ہواؤں کو بھیجا

بَیۡنَ یَدَیۡ رَحۡمَتِهٖ ۚ وَ اَنۡزَلۡنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوۡرًا ﴿۴۸﴾ۙ

بَیۡنَ یَدَیۡ رَحۡمَتِهٖ	وَ	اَنۡزَلۡنَا	مِنَ السَّمَآءِ	مَآءً	طَهُوۡرًا ﴿۴۸﴾
اپنی رحمت کے آگے، پہلے	اور	ہم نے اتارا	آسمان سے	پانی	پاک کرنے والا

جو خوشخبری دینے والی ہوتی ہیں اور ہم نے آسمان سے پاک کرنے والا پانی اتارا○

لِّنُحۡیِۦَ بِهٖ بَلۡدَةً مَّیۡتًا وَّ نُسۡقِیَهٗ مِمَّا

لِّنُحۡیِۦَ	بِهٖ	بَلۡدَةً مَّیۡتًا	وَّ	نُسۡقِیَهٗ	مِمَّا
تاکہ ہم زندہ کریں	اس کے ذریعے	کسی مردہ شہر (کو)	اور	ہم پلائیں وہ پانی	(اس مخلوق میں) سے جو

تاکہ ہم اس کے ذریعے کسی مردہ شہر کو زندہ کریں اور وہ پانی اپنی مخلوق میں سے

نعمتِ الٰہی اور انسان کی ناشکری

خَلَقۡنَاۤ اَنۡعَامًا وَّ اَنَاسِیَّ كَثِیۡرًا ﴿۴۹﴾ وَ لَقَدۡ

خَلَقۡنَاۤ	اَنۡعَامًا	وَّ	اَنَاسِیَّ كَثِیۡرًا ﴿۴۹﴾	وَ	لَقَدۡ
ہم نے پیدا کی	جانوروں	اور	بہت سے لوگوں (کو)	اور	ضرور بیشک

جانوروں اور بہت سے لوگوں کو پلائیں○ اور بیشک

صَرَّفۡنٰهُ بَیۡنَهُمۡ لِیَذَّكَّرُوۡا ۖ فَاَبٰۤی

صَرَّفۡنٰهُ (1)	بَیۡنَهُمۡ	لِیَذَّكَّرُوۡا	فَاَبٰۤی
ہم نے پھیرے رکھے اس (بارش) کے	ان کے درمیان	تاکہ وہ یاد رکھیں (ہمارا احسان)	تو نہ مانا

ہم نے لوگوں میں بارش کے پھیرے رکھے تاکہ وہ یاد رکھیں تو بہت سے لوگوں نے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) سے معلوم ہوا کہ اشیاء کی طبعی تاثیریں بھی اللہ تعالیٰ کی مشیت کے تابع ہیں، آگ کا جلانا، پانی کا پیاس بجھانا، ثقیل بدن کا سایہ بننا، سورج کا سایہ اٹھا دینا سب اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ہے، اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے تو یہ تاثیریں ختم ہو جائیں۔

1 ......لوگوں میں بارش کے پھیرے رکھنے سے مراد یہ ہے کہ کبھی کسی شہر میں بارش ہو کبھی کسی میں، کہیں زیادہ ہو اور کہیں کم اور اس سے مقصود یہ ہے کہ لوگ احسانِ الٰہی یاد رکھیں اور ہماری قدرت و نعمت میں غور کریں اور صرف اسبابِ ظاہری کی طرف منسوب کرنے کی بجائے بارش بلکہ دیگر ہر نعمت کو مسببِ حقیقی

حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کی رسالت عامہ اور جہادِ کبیر کا حکم

اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۵۰﴾ وَ لَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا

لَبَعَثْنَا	شِئْنَا	لَوْ	وَ	كُفُوْرًا ﴿۵۰﴾	اِلَّا	اَكْثَرُ النَّاسِ
(تو) ضرور بھیج دیتے	ہم چاہتے	اگر	اور	ناشکری کرنا	مگر	اکثر لوگوں (نے)

ناشکری کے سوا کچھ اور ماننے سے انکار کر دیا ○ اور اگر ہم چاہتے تو ہر بستی میں

فِیْ كُلِّ قَرْیَةٍ نَّذِیْرًا ﴿۵۱﴾ فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِیْنَ وَ جَاهِدْهُمْ

جَاهِدْهُمْ	وَ	الْكٰفِرِیْنَ	فَلَا تُطِعِ	نَّذِیْرًا ﴿۵۱﴾	فِیْ كُلِّ قَرْیَةٍ
جہاد کرو ان سے	اور	کافروں (کی)	تو تم بات نہ مانو	ایک ڈر سنانے والا	ہر بستی میں

ایک ڈر سنانے والا بھیج دیتے ○ تو آپ کافروں کی بات ہرگز نہ مانیں اور اس قرآن کے ذریعے

سمندروں میں قدرتِ الٰہی کی نشانیاں

بِهٖ جِهَادًا كَبِیْرًا ﴿۵۲﴾ وَ هُوَ الَّذِیْ مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ

الْبَحْرَیْنِ	مَرَجَ	الَّذِیْ	هُوَ	وَ	جِهَادًا كَبِیْرًا ﴿۵۲﴾ [1]	بِهٖ
دو سمندروں (کو)	ملا دیا	جس نے	وہی (ہے)	اور	بڑا جہاد	اس (قرآن) کے ذریعے

ان کے ساتھ بڑا جہاد کریں ○ اور وہی ہے جس نے دو سمندروں کو ملا دیا

هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّ هٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۚ وَ

وَ	اُجَاجٌ	مِلْحٌ	هٰذَا	وَّ	فُرَاتٌ	عَذْبٌ	هٰذَا
اور	بہت کھاری (ہے)	کھاری	یہ (ایک)	اور	نہایت شیریں	میٹھا	یہ (ایک)

(ان میں) یہ (ایک) میٹھا نہایت شیریں ہے اور یہ (ایک) کھاری نہایت تلخ ہے اور

قدرتِ الٰہی کے دو نشان تخلیقِ انسانی اور رشتے

جَعَلَ بَیْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۵۳﴾ وَ هُوَ

هُوَ	وَ	حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۵۳﴾	وَّ	بَرْزَخًا	بَیْنَهُمَا	جَعَلَ
وہی (ہے)	اور	روکی ہوئی ایک آڑ	اور	ایک پردہ	ان دونوں کے درمیان	اس نے بنا دیا

ان کے بیچ میں اس نے ایک پردہ اور روکی ہوئی آڑ بنا دی ○ اور وہی ہے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف منسوب کریں لیکن بہت سے لوگوں نے اس کے برعکس کرکے ناشکری کرنے کے سوا کچھ اور ماننے سے انکار کر دیا۔

[1] ... قرآن کے ذریعے جہادِ کبیر کا محمل یہ ہے کہ اس میں موجود وعظ و نصیحت اور زجر و توبیخ پر مشتمل آیات کی تلاوت اور سابقہ امتوں کے حالات اور قرآنی دلائل بیان کرکے بڑا جہاد کریں۔ اس طور پر پوری دنیا میں دین کی دعوت عام کرنا جہادِ کبیر ہے اور کوئی دوسرا جہاد کمیت و کیفیت کے اعتبار سے اس کے برابر نہیں ہو سکتا۔

الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّ صِهْرًا ؕ

الَّذِیْ	خَلَقَ	مِنَ الْمَآءِ	بَشَرًا	فَجَعَلَهٗ	نَسَبًا	وَّ	صِهْرًا
جس نے	پیدا کیا	پانی سے	آدمی	پھر بنایا اسے	نسب والا	اور	سسرال والا

جس نے آدمی کو پانی سے بنایا پھر اس کے (نسلی) رشتے اور سسرالی رشتے بنادیے

وَ كَانَ رَبُّكَ قَدِیْرًا ﴿۵۴﴾ وَ یَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

وَ	كَانَ	رَبُّكَ	قَدِیْرًا ﴿۵۴﴾	وَ	یَعْبُدُوْنَ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
اور	ہے	تمہارا رب	بڑی قدرت والا	اور	وہ (مشرک) عبادت کرتے ہیں	اللہ کے سوا

اور تمہارا رب بڑی قدرت والا ہے ○ اور (مشرک) اللہ کے سوا ایسوں کی عبادت کرتے ہیں

بتوں کی پوجا پر مشرکین کی مذمت

مَا لَا یَنْفَعُهُمْ وَ لَا یَضُرُّهُمْ ؕ وَ كَانَ الْكَافِرُ

مَا	لَا یَنْفَعُهُمْ	وَ	لَا یَضُرُّهُمْ	وَ	كَانَ	الْكَافِرُ
(اس کی) جو	نہ نفع دے سکے انہیں	اور	نہ نقصان پہنچاسکے انہیں	اور	ہے	کافر

جو نہ انہیں نفع دیں اور نہ نقصان پہنچائیں اور کافر

عَلٰی رَبِّهٖ ظَهِیْرًا ﴿۵۵﴾ وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا

عَلٰی رَبِّهٖ	ظَهِیْرًا ﴿۵۵﴾ (1)	وَ	مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ	اِلَّا
اپنے رب کے مقابلے میں	(شیطان کا) مددگار	اور	ہم نے نہ بھیجا تمہیں	مگر

اپنے رب کے مقابلے میں (شیطان کا) مددگار ہے ○ اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے منصب کا بیان

مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ﴿۵۶﴾ قُلْ مَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ

مُبَشِّرًا (2)	وَّ	نَذِیْرًا ﴿۵۶﴾	قُلْ	مَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ	عَلَیْهِ	مِنْ اَجْرٍ (3)
خوشخبری دینے والا	اور	ڈر سنانے والا (بناکر)	تم کہو	میں نہیں مانگتا تم سے	اس پر	کوئی اجرت

خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا ○ تم فرماؤ: میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بے لوث تبلیغ

(1) ... کافر کا اپنے حقیقی رب کی مخالفت اور بتوں کی پوجا پر کمربستہ ہونا رب کے مقابلے میں شیطان کی مدد کرنا ہے۔ (2) ..... خوش کرنے والی چیز کی طرف راغب ہونا اور ڈر والی چیز سے بچنا انسانی فطرت ہے، اسی راغب کرنے اور ڈرانے کا نام انذار و تبشیر ہے اور اسی معنیٰ کیلئے ترغیب و ترہیب کا لفظ بھی استعمال کرتے ہیں۔ یہ اسلامی تبلیغ اور انسانی فطرت کا ایک اہم پہلو ہے۔ مبلغین کو ترغیب اور ترہیب دونوں پر مشتمل بیان کرنا چاہئیں۔ (3) ... قرآنِ کریم اور فقہ کی تعلیم دینے، اذان کہنے، امامت کرنے، یونہی تبلیغ اور وعظ و نصیحت کا کام اجرت لے کر کرنا جائز ہے، البتہ اجرت کے بغیر یہ امور سر انجام دینا افضل ہے۔

توکل اور تسبیح و تحمید کا حکم

اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿٥٧﴾ وَتَوَكَّلْ

اِلَّا	مَنْ	شَآءَ	اَنْ	يَّتَّخِذَ	اِلٰى رَبِّهٖ	سَبِيْلًا ﴿٥٧﴾	وَ	تَوَكَّلْ
مگر	جو	چاہے	کہ	اختیار کرے	اپنے رب کی طرف	راستہ	اور	تم بھروسہ کرو

لیکن جو چاہے کہ اپنے رب کی طرف راستہ اختیار کرے ○ اور اس زندہ پر

عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ؕ وَ

عَلَى الْحَيِّ	الَّذِيْ	لَا يَمُوْتُ	وَ	سَبِّحْ	بِحَمْدِهٖ	وَ
(اس) زندہ پر	جو	(کبھی) نہ مرے گا	اور	پاکی بیان کرو	اس کی حمد کے ساتھ	اور

بھروسہ کرو جو کبھی نہ مرے گا اور اس کی حمد کرتے ہوئے اس کی پاکی بیان کرو اور

اللہ تعالیٰ کی چند صفات

مع ٨

كَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرَا ۚ ﴿٥٨﴾ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

كَفٰى بِهٖ	بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ	خَبِيْرَا ﴿٥٨﴾	الَّذِيْ	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ
وہی کافی ہے	اپنے بندوں کے گناہوں سے	خبردار	جس نے	بنایا	آسمانوں

اپنے بندوں کے گناہوں کی خبر رکھنے کے لئے وہی کافی ہے ○ جس نے آسمان اور زمین

وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ

وَ	الْاَرْضَ	وَ	مَا	بَيْنَهُمَا	فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ (1)	ثُمَّ
اور	زمین (کو)	اور	جو کچھ	ان کے درمیان (ہے)	چھ دن میں	پھر

اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دن میں بنائے پھر

اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ اَلرَّحْمٰنُ فَسْـَٔلْ

اسْتَوٰى (2)	عَلَى الْعَرْشِ	اَلرَّحْمٰنُ	فَسْـَٔلْ
اس نے (اپنی شان کے لائق) استواء فرمایا	عرش پر	(وہ) نہایت رحم فرمانے والا (ہے)	تو تو پوچھ

اس نے عرش پر استواء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے، وہ نہایت رحم فرمانے والا ہے تو کسی جاننے والے سے

1 ...... یہاں چھ دنوں سے مراد اتنے دنوں کا وقت یا اتنے ادوار ہیں، کیونکہ اس وقت رات، دن اور سورج تو تھے ہی نہیں۔ اتنے وقت میں پیدا کرنا مخلوق کو آہستگی اور اطمینان کی تعلیم دینے کے لئے ہے، ورنہ اللہ تعالیٰ ایک لمحہ میں سب کچھ پیدا کر دینے پر قادر ہے۔

2 ...... عرش پر استواء سے متعلق علماءِ کرام کے مختلف اقوال ہیں، زیادہ مضبوط اور سلامتی والا قول یہ ہے کہ ہم استواء پر ایمان رکھتے ہیں، اس کی کیفیت ہمیں معلوم نہیں، اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

کفار کا نورِ حق سے انکار اور نفرت میں اضافہ

بِهٖ خَبِيْرًا ﴿۵۹﴾ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا

اسْجُدُوْا (1)	لَهُمُ	قِيْلَ	اِذَا	وَ	خَبِيْرًا ﴿۵۹﴾	بِهٖ
تم سجدہ کرو	ان سے	کہا جائے	جب	اور	کسی جاننے والے (سے)	اس کے بارے میں

اس کی تعریف پوچھ ○ اور جب ان سے کہا جائے رحمٰن کو

لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَ مَا الرَّحْمٰنُ اَنَسْجُدُ لِمَا

لِمَا	اَنَسْجُدُ	الرَّحْمٰنُ	مَا	وَ	قَالُوْا	لِلرَّحْمٰنِ
(اسے) جس کا	کیا ہم سجدہ کرلیں	رحمٰن	کیا (ہے)	اور	(تو) وہ کہتے ہیں	رحمٰن کو

سجدہ کرو تو کہتے ہیں: اور رحمٰن کیا ہے؟ کیا ہم اسے سجدہ کرلیں جس کا

تَاْمُرُنَا وَ زَادَهُمْ نُفُوْرًا ﴿٦٠﴾ ۩ تَبٰرَكَ الَّذِيْ

السجدة ۵ ع ۲ | ۳

قدرتِ الٰہی کی آفاقی نشانیاں اور ان سے فائدہ اٹھانے والے لوگ

الَّذِيْ	تَبٰرَكَ	نُفُوْرًا ﴿٦٠﴾	زَادَهُمْ	وَ	تَاْمُرُنَا
وہ جس نے	بڑی برکت والا ہے	نفرت (میں)	(اس حکم نے) بڑھا دیا انہیں	اور	تم حکم دیتے ہو ہمیں

تم ہمیں کہہ دو اور اس حکم نے ان کی نفرت کو اور بڑھا دیا ○ بڑی برکت والا ہے وہ جس نے

جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّ جَعَلَ فِيْهَا سِرٰجًا وَّ قَمَرًا مُّنِيْرًا ﴿٦١﴾

قَمَرًا مُّنِيْرًا ﴿٦١﴾	وَّ	سِرٰجًا	فِيْهَا	جَعَلَ	وَّ	بُرُوْجًا (2)	فِي السَّمَآءِ	جَعَلَ
روشن کرنے والا چاند	اور	چراغ	اس میں	بنایا	اور	برج	آسمان میں	بنائے

آسمان میں برج بنائے اور ان میں چراغ اور روشن کرنے والا چاند بنایا ○

وَ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ خِلْفَةً

خِلْفَةً	النَّهَارَ	وَ	الَّيْلَ	جَعَلَ	الَّذِيْ	هُوَ	وَ
ایک دوسرے کے پیچھے آنے والا	دن (کو)	اور	رات	بنایا	جس نے	وہی (ہے)	اور

اور وہی ہے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے والا بنایا

(1)..... یہ آیت آیاتِ سجدہ میں سے ہے، اسے پڑھنے اور سننے والے پر سجدۂ تلاوت کرنا لازم ہو جاتا ہے۔

(2)..... حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ بروج سے سات سیارہ ستاروں کی منزلیں مراد ہیں اور ان برجوں کی تعداد بارہ ہے۔ (1) حَمَل۔ (2) ثَور۔ (3) جَوزاء۔ (4) سرطان۔ (5) اَسد۔ (6) سُنبلہ۔ (7) میزان۔ (8) عقرب۔ (9) قَوس۔ (10) جَدی۔ (11) دَلو۔ (12) حُوت۔ خازن، الفرقان، تحت الآیۃ: ۶۱، ۳ / ۳۷۸۔

لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ﴿۶۲﴾

لِّمَنْ	اَرَادَ	اَنْ	يَّذَّكَّرَ	اَوْ	اَرَادَ	شُكُوْرًا ﴿۶۲﴾
(یہ اس) کیلئے (نشانی ہے) جو	چاہے	کہ	نصیحت حاصل کرے	یا	(جو) چاہے	(اللہ کا) شکر ادا کرنا

(یہ) اس کیلئے (نشانی) ہے جو نصیحت حاصل کرنا چاہتا ہے یا جو (اللہ کا) شکر ادا کرنا چاہتا ہے ○

مقرب بندوں کے اوصاف

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّ

وَ	عِبَادُ الرَّحْمٰنِ	الَّذِيْنَ	يَمْشُوْنَ	عَلَى الْاَرْضِ	هَوْنًا[1]	وَّ
اور	رحمٰن کے بندے	وہ لوگ ہیں جو	چلتے ہیں	زمین پر	نرمی، آہستہ (سے)	اور

اور رحمٰن کے وہ بندے جو زمین پر آہستہ چلتے ہیں اور

بندگانِ رحمٰن کی شب زندگی کا حال

اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ﴿۶۳﴾ وَالَّذِيْنَ

اِذَا	خَاطَبَهُمُ	الْجٰهِلُوْنَ	قَالُوْا	سَلٰمًا ﴿۶۳﴾[2]	وَ	الَّذِيْنَ
جب	بات کرتے ہیں ان سے	جاہل لوگ	(تو) وہ کہتے ہیں	(بس) سلام	اور	وہ لوگ جو

جب جاہل ان سے بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں "بس سلام" ○ اور وہ جو

يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ﴿۶۴﴾ وَالَّذِيْنَ

يَبِيْتُوْنَ[3]	لِرَبِّهِمْ	سُجَّدًا	وَّ	قِيَامًا ﴿۶۴﴾	وَ	الَّذِيْنَ
رات گزارتے ہیں	اپنے رب کے لیے	سجدہ	اور	قیام (کرتے ہوئے)	اور	وہ لوگ جو

اپنے رب کے لیے سجدے اور قیام کی حالت میں رات گزارتے ہیں ○ اور وہ جو

يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا

يَقُوْلُوْنَ	رَبَّنَا	اصْرِفْ	عَنَّا	عَذَابَ جَهَنَّمَ	اِنَّ	عَذَابَهَا
کہتے ہیں	اے ہمارے رب	پھیر دے	ہم سے	جہنم کا عذاب	بیشک	اس کا عذاب

عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہم سے جہنم کا عذاب پھیر دے، بیشک اس کا عذاب

(1)...... اطمینان و وقار کے ساتھ اور عاجزانہ شان سے زمین پر آہستہ چلنا کامل ایمان والوں کا وصف ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے "تمہارے لئے سکون (سے چلنا) ضروری ہے کیونکہ دوڑنے میں کوئی نیکی نہیں ہے۔ (بخاری، ۱/۵۵۸، الحدیث: ۱۶۷۱) (2)...... اس سے مراد متارکت کا سلام ہے اور معنی یہ ہے کہ جاہلوں کے ساتھ جھگڑا کرنے سے اعراض کرتے ہیں۔ یا یہ معنی ہیں کہ ایسی بات کہتے ہیں جو درست ہو اور اس میں ایذا اور گناہ نہ ہو۔ (3)...... حدیثِ پاک میں ہے: تم رات میں قیام کرنا اختیار کرو کیونکہ یہ تم سے پہلے نیکوں کا طریقہ ہے اور تمہارے رب کی طرف قربت کا ذریعہ، گناہوں کو مٹانے والا اور آئندہ گناہوں سے بچانے والا ہے۔ (ترمذی، ۵/۳۲۳، الحدیث: ۳۵۶۰)

كَانَ غَرَامًا ﴿٦٥﴾ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا ﴿٦٦﴾

كَانَ	غَرَامًا ﴿٦٥﴾	اِنَّهَا	سَآءَتْ	مُسْتَقَرًّا	وَّ	مُقَامًا ﴿٦٦﴾
ہے	چمٹ جانے والا	بیشک وہ	بہت ہی بری	ٹھہرنے کی جگہ	اور	قیام کرنے کی جگہ (ہے)

گلے کا پھندا ہے ○ بیشک وہ بہت ہی بری ٹھہرنے اور قیام کرنے کی جگہ ہے ○

خرچ میں اعتدال

وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَ

وَ	الَّذِيْنَ	اِذَآ	اَنْفَقُوْا	لَمْ يُسْرِفُوْا (1)	وَ	لَمْ يَقْتُرُوْا	وَ
اور	وہ لوگ جو	جب	خرچ کرتے ہیں	(تو) وہ حد سے نہیں بڑھتے	اور	تنگی نہیں کرتے	اور

اور وہ لوگ کہ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ حد سے بڑھتے ہیں اور نہ تنگی کرتے ہیں اور

شرک اور دیگر گناہوں سے اجتناب

كَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ﴿٦٧﴾ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ

كَانَ	بَيْنَ ذٰلِكَ	قَوَامًا ﴿٦٧﴾	وَ	الَّذِيْنَ	لَا يَدْعُوْنَ
ہوتا ہے (ان کا خرچ)	ان (دونوں) کے درمیان	اعتدال (سے)	اور	وہ لوگ جو	عبادت نہیں کرتے

ان دونوں کے درمیان اعتدال سے رہتے ہیں ○ اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی

مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ

مَعَ اللّٰهِ	اِلٰهًا اٰخَرَ	وَ	لَا يَقْتُلُوْنَ	النَّفْسَ	الَّتِيْ
اللہ کے ساتھ	کسی دوسرے معبود (کی)	اور	قتل نہیں کرتے	(اس) جان (کو)	جسے

عبادت نہیں کرتے اور اس جان کو ناحق قتل نہیں کرتے جسے

شرک اور دیگر گناہوں کی سزا کا بیان

حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ

حَرَّمَ	اللّٰهُ	اِلَّا	بِالْحَقِّ	وَ	لَا يَزْنُوْنَ (2)	وَ	مَنْ	يَّفْعَلْ
حرام فرمایا	اللہ (نے)	مگر	حق کے ساتھ	اور	وہ بدکاری نہیں کرتے	اور	جو	کرے

اللہ نے حرام فرمایا ہے اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام

(1) جس جگہ خرچ کرنا ممنوع ہو وہاں خرچ کرنا اسراف ہے اور تنگی کرنے سے مراد یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کئے ہوئے حقوق ادا کرنے میں کمی کرے اور جس جگہ جتنا خرچ کرنے کا حکم ہے وہاں اتنا خرچ کرنا میانہ روی ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے، جس نے میانہ روی سے کام لیا وہ کبھی تنگدست نہ ہو گا۔ (معجم الکبیر، ۱۰ / ۱۰۸، الحدیث: ۱۰۱۱۸) (2)......غیرُ اللہ کی عبادت، ناحق قتل اور زنا بہت بڑے گناہ ہیں ۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں "میں نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے سوال کیا "کونسا گناہ سب میں بڑا ہے؟ ارشاد فرمایا "یہ کہ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ کسی کو شریک کرے،

سچی توبہ کے اثرات اور تائبین کو بشارت

ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ﴿٦٨﴾ يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ

ذٰلِكَ	يَلْقَ	اَثَامًا ﴿٦٨﴾	يُّضٰعَفْ	لَهُ	الْعَذَابُ
یہ (کام)	(تو) وہ جا ملے گا	(اس کی) سزا (سے)	بڑھا دیا جائے گا	اس کے لئے	عذاب

کرے گا وہ سزا پائے گا ○ اس کے لئے قیامت کے دن عذاب

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ﴿٦٩﴾ اِلَّا مَنْ تَابَ وَ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	وَ	يَخْلُدْ	فِيْهٖ	مُهَانًا ﴿٦٩﴾	اِلَّا	مَنْ	تَابَ	وَ
قیامت کے دن	اور	وہ ہمیشہ رہے گا	اس میں	ذلت (سے)	مگر	جس نے	توبہ کر لی	اور

بڑھا دیا جائے گا اور ہمیشہ اس میں ذلت سے رہے گا ○ مگر جو توبہ کرے اور

اٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ

اٰمَنَ	وَ	عَمِلَ	عَمَلًا صَالِحًا	فَاُولٰٓئِكَ	يُبَدِّلُ	اللّٰهُ
ایمان لایا	اور	اس نے عمل کیا	اچھا عمل	تو یہ لوگ	بدل دے گا	اللہ

ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو

سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٧٠﴾ وَمَنْ

سَيِّاٰتِهِمْ	حَسَنٰتٍ (1)	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	غَفُوْرًا	رَّحِيْمًا ﴿٧٠﴾	وَ	مَنْ
ان کی برائیاں	نیکیوں (سے)	اور	ہے	اللہ	بخشنے والا	مہربان	اور	جس نے

اللہ نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ اور جو

تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ

تَابَ	وَ	عَمِلَ	صَالِحًا	فَاِنَّهٗ	يَتُوْبُ	اِلَى اللّٰهِ
توبہ کی	اور	اس نے عمل کیا	اچھا	تو بیشک وہ	رجوع کرتا ہے	اللہ کی طرف

توبہ کرے اور اچھا کام کرے تو وہ اللہ کی طرف ایسا ہی رجوع کرتا ہے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) حالانکہ تجھے اُس نے پیدا کیا۔ عرض کی: پھر کونسا؟ ارشاد فرمایا ”یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس لئے قتل کر ڈالے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی۔ عرض کی: پھر کونسا؟ ارشاد فرمایا ”یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی عورت سے زنا کرے۔ (بخاری، ۴ / ۱۰۰، الحدیث: ۶۰۰۱)

(1)...... برائیوں کو نیکیوں سے بدلنے کا یہ مطلب نہیں کہ برے کام کو نیکی قرار دے دیا جائے گا بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ سچی توبہ کی برکت سے گناہوں کو مٹا کر ان کی جگہ نیک اعمال لکھ دیئے جائیں گے یا یہ مراد ہے کہ برائیوں کی جگہ نیک اعمال کی توفیق ملے گی جیسے ظلم کی جگہ رحم کی، بدکاری کی جگہ پارسائی کی۔

جھوٹی گواہی اور لغویات سے احتراز

نصیحت سننے میں بندگانِ رحمٰن کا حال

اپنے اور اہل و عیال سے متعلق دعا

مَتَابًا ﴿۷۱﴾ وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَاِذَا

مَتَابًا ﴿۷۱﴾ (1)	وَ	الَّذِيْنَ	لَا يَشْهَدُوْنَ	الزُّوْرَ (2)	وَ	اِذَا
(جیسا) رجوع کرنا (چاہیے تھا)	اور	وہ لوگ جو	گواہی نہیں دیتے	جھوٹی	اور	جب

جیسا کرنا چاہیے تھا ○ اور جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب

مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ﴿۷۲﴾ وَالَّذِيْنَ

مَرُّوْا	بِاللَّغْوِ	مَرُّوْا	كِرَامًا ﴿۷۲﴾	وَ	الَّذِيْنَ
گزرتے ہیں	بیہودہ چیز سے	(تو) گزر جاتے ہیں	(اپنی) عزت بچاتے ہوئے	اور	وہ لوگ جو

کسی بیہودہ بات کے پاس سے گزرتے ہیں تو اپنی عزت سنبھالتے ہوئے گزر جاتے ہیں ○ اور وہ لوگ کہ

اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا

اِذَا	ذُكِّرُوْا	بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ	لَمْ يَخِرُّوْا	عَلَيْهَا
جب	انہیں نصیحت کی جاتی ہے	ان کے رب کی آیتوں کے ساتھ	(تو) وہ نہیں گرتے	ان پر

جب انہیں ان کے رب کی آیتوں کے ساتھ نصیحت کی جاتی ہے تو ان پر

صُمًّا وَّعُمْيَانًا ﴿۷۳﴾ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ

صُمًّا	وَّ	عُمْيَانًا ﴿۷۳﴾	وَ	الَّذِيْنَ	يَقُوْلُوْنَ	رَبَّنَا	هَبْ
بہرے	اور	اندھے (ہو کر)	اور	وہ لوگ جو	عرض کرتے ہیں	اے ہمارے رب	عطا فرما

بہرے اور اندھے ہو کر نہیں گرتے ○ اور وہ جو عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہماری

لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا

لَنَا	مِنْ اَزْوَاجِنَا	وَ	ذُرِّيّٰتِنَا	قُرَّةَ اَعْيُنٍ (3)	وَ	اجْعَلْنَا
ہمیں	ہماری بیویوں سے	اور	ہماری اولاد (سے)	آنکھوں کی ٹھنڈک	اور	بنا ہمیں

بیویوں اور ہماری اولاد سے ہمیں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں

1 ....اللہ تعالیٰ کے خوف سے ترکِ گناہ، اظہارِ ندامت اور آئندہ وہ گناہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ کی معافی طلب کرنا حقیقی اور سچی توبہ ہے، ایسی توبہ ہی بارگاہِ الٰہی میں مقبول، پسندیدہ، مفید اور گناہوں کو مٹانے والی ہے۔ 2 ..... جھوٹی گواہی نہ دینا اور جھوٹ بولنے سے تعلق نہ رکھنا کامل ایمان والوں کا وصف ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے "جھوٹے گواہ کے قدم ہٹنے بھی نہ پائیں گے کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جہنم واجب کر دے گا۔ (ابن ماجہ، ۳/ ۱۲۳، الحدیث: ۲۳۷۳) 3 ..... نیک و پرہیزگار بیوی اور اولاد مومن کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور اس کے دل کی خوشی کا باعث ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے "اللہ تعالیٰ

بندگانِ رحمٰن کی جزا کا بیان

لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ﴿۷۴﴾ اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا

لِلْمُتَّقِيْنَ	اِمَامًا ﴿۷۴﴾ (1)	اُولٰٓئِكَ	يُجْزَوْنَ	الْغُرْفَةَ	بِمَا
پرہیز گاروں کا	پیشوا	یہ لوگ	انہیں دیا جائے گا	(جنت کا) بلند درجہ	(اس کے) سبب جو

پرہیز گاروں کا پیشوا بنا ○ انہیں ان کے صبر کے سبب جنت کا سب سے اونچا درجہ

صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ﴿۷۵﴾ۙ

صَبَرُوْا	وَ	يُلَقَّوْنَ	فِيْهَا	تَحِيَّةً	وَّ	سَلٰمًا ﴿۷۵﴾
انہوں نے صبر کیا	اور	ان کا استقبال کیا جائے گا	اس (درجے) میں	دعائے خیر	اور	سلام (کے ساتھ)

انعام میں دیا جائے گا اور اس بلند درجے میں دعائے خیر اور سلام کے ساتھ ان کا استقبال کیا جائے گا ○

منکرینِ توحید کو تنبیہ اور وعید

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿۷۶﴾ قُلْ

خٰلِدِيْنَ	فِيْهَا	حَسُنَتْ	مُسْتَقَرًّا	وَّ	مُقَامًا ﴿۷۶﴾	قُلْ
ہمیشہ رہنے والے	اس میں	کیا ہی اچھی	ٹھہرنے کی جگہ	اور	قیام کرنے کی جگہ (ہے)	تم کہو

ہمیشہ اس میں رہیں گے، کیا ہی اچھی ٹھہرنے اور قیام کرنے کی جگہ ہے ○ تم فرماؤ:

مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ ۚ

مَا يَعْبَؤُا	بِكُمْ	رَبِّيْ	لَوْلَا	دُعَآؤُكُمْ
کوئی قدر نہیں فرمائے گا	تمہاری	میرا رب	اگر نہ ہو	تمہاری عبادت (صرف اسی کے لئے)

میرا رب تمہاری کوئی قدر نہیں فرمائے گا اگر تم اس کی عبادت نہ کرو

فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ﴿۷۷﴾ؑ

فَقَدْ	كَذَّبْتُمْ	فَسَوْفَ يَكُوْنُ	لِزَامًا ﴿۷۷﴾
تو بیشک	تم نے جھٹلایا	تو عنقریب وہ (عذاب) رہے گا	ہمیشہ

تو تم نے تو جھٹلایا تو اب عذاب (تم پر) ہمیشہ رہے گا ○

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) سے ڈرنے کے بعد مومن کے لئے نیک بیوی سے بہتر کوئی چیز نہیں۔ اگر اسے حکم دیتا ہے تو وہ اطاعت کرتی ہے اور اگر اسے دیکھے تو خوش کر دے اور اس پر قسم کھا بیٹھے تو قسم سچی کر دے اور کہیں چلا جائے تو اپنے نفس اور شوہر کے مال میں بھلائی کرے (یعنی اس کی عزت میں خیانت نہ کرے اور اس کا مال ضائع نہ کرے)۔ (ابن ماجہ، ۲/۴۱۴، الحدیث: ۱۸۵۷)

(1)...... دینی پیشوائی اور سرداری کی رغبت اور اس کی طلب اگر اچھی نیت اور نیک مقصد کی بنا پر ہو تو یہ قابلِ تعریف ہے اور اگر حبِ دنیا اور حبِ جاہ کی وجہ سے ہو تو انتہائی مذموم ہے۔

رکوع: 11 | آیات: 227

سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

طٰسٓمّٓ ﴿١﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿٢﴾ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ

طٰسٓمّٓ ﴿١﴾	تِلْكَ	اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿٢﴾	لَعَلَّكَ	بَاخِعٌ
حروف مقطعات	یہ	ظاہر کرنے والی کتاب کی آیتیں (ہیں)	شاید تم	ختم کرنے والے (ہو)

طٰسٓمّٓ ○ یہ ظاہر کرنے والی کتاب کی آیتیں ہیں ○ (اے حبیب!) کہیں آپ اپنی جان کو

نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٣﴾ اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ

نَّفْسَكَ	اَلَّا يَكُوْنُوْا	مُؤْمِنِيْنَ ﴿٣﴾ (1)	اِنْ	نَّشَاْ	نُنَزِّلْ
اپنی جان (کو)	(اس غم میں) کہ وہ نہیں ہو رہے	ایمان والے	اگر	ہم چاہیں	(تو) اتار دیں

ختم نہ کر دو اس غم میں کہ یہ لوگ ایمان نہیں لاتے ○ اگر ہم چاہیں تو ان پر

عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ

عَلَيْهِمْ	مِّنَ السَّمَآءِ	اٰيَةً	فَظَلَّتْ	اَعْنَاقُهُمْ
ان پر	آسمان سے	کوئی نشانی	تو رہ جائیں	ان کی گردنیں (یعنی بڑے بڑے سردار)

آسمان سے کوئی نشانی اتاریں تو ان کے بڑے بڑے سردار اُس نشانی کے آگے

آیاتِ قرآن کی عظمت

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دل نوازی

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے غم کی تسکین و تمہید

1 ...... حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس بات کی شدید خواہش تھی کہ اہلِ مکہ ایمان لے آئیں، لیکن جب وہ ایمان نہ لائے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ان کی ایمان سے محرومی کی بنا پر قلبی طور پر بہت دکھ ہوا، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی جس میں نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی دی گئی ہے۔ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس طرزِ عمل سے آپ کی مخلوقِ خدا پر انتہائی شفقت کا بھی اظہار ہے۔

کفارِ مکہ کی سرکشی اور انہیں تنبیہ

لَهَا خٰضِعِيْنَ ۝۴ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ

لَهَا	خٰضِعِيْنَ ۝۴	وَ	مَا يَاْتِيْهِمْ	مِّنْ ذِكْرٍ	مِّنَ الرَّحْمٰنِ
اس کیلئے (کے آگے)	جھکے ہوئے	اور	نہیں آتی ان کے پاس	کوئی نصیحت	رحمٰن کی طرف سے

جھکے رہ جائیں ○ اور ان کے پاس رحمٰن کی طرف سے کوئی نئی نصیحت

مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ ۝۵ فَقَدْ كَذَّبُوْا

مُحْدَثٍ	اِلَّا	كَانُوْا	عَنْهُ	مُعْرِضِيْنَ ۝۵	فَقَدْ	كَذَّبُوْا
نئی	مگر	وہ ہوتے ہیں	اس سے	منہ پھیرنے والے	تو بیشک	انہوں نے جھٹلایا

نہیں آتی مگر وہ اس سے منہ پھیر لیتے ہیں ○ تو بیشک انہوں نے جھٹلایا

قدرتِ الٰہی کی زمینی نشانیوں کی طرف اشارہ

فَسَيَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۶ اَوَلَمْ يَرَوْا

فَسَيَاْتِيْهِمْ	اَنْۢبٰٓؤُا	مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۶ [1]	اَوَلَمْ يَرَوْا
تو عنقریب آئیں گی انہیں	(اس کی) خبریں	جس کا وہ مذاق اُڑاتے تھے	اور کیا انہوں نے نہ دیکھا

تو اب ان پر اس کی خبریں آئیں گی جس کا یہ مذاق اُڑاتے تھے ○ کیا انہوں نے

اِلَى الْاَرْضِ كَمْ اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ۝۷ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

اِلَى الْاَرْضِ	كَمْ	اَنْۢبَتْنَا	فِيْهَا	مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ۝۷	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ
زمین کی طرف	کتنے	ہم نے اگائے	اس میں	ہر (قسم کے) اچھے جوڑوں سے	بیشک	اس میں

زمین کی طرف نہ دیکھا کہ ہم نے اس میں کتنی قسموں کے اچھے جوڑے اگائے ○ بیشک اس میں

اوصافِ باری تعالیٰ

لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۸ وَاِنَّ رَبَّكَ

لَاٰيَةً	وَ	مَا كَانَ	اَكْثَرُهُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ ۝۸	وَ	اِنَّ	رَبَّكَ
ضرور نشانی (ہے)	اور	نہیں ہیں	ان کے اکثر	ایمان والے	اور	بیشک	تمہارا رب

ضرور نشانی ہے اور ان کے اکثر ایمان والے نہیں ○ اور بیشک تمہارا رب ہی

[1]......ان آیتوں میں کفارِ مکہ کی تین بری صفات بیان ہوئیں: (1) نصیحت سے منہ پھیرنا۔ (2) قرآن کو جھٹلانا۔ (3) عذابِ الٰہی کا مذاق اڑانا۔ ان میں ہر بعد والی صفت پہلی سے زیادہ قبیح اور اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا موجب ہے۔ گمراہی اور بدبختی میں آگے بڑھنے والے شخص کا ایسا ہی حال ہوتا ہے کہ پہلے وہ حق اور سچائی سے منہ موڑتا ہے، پھر صراحت کے ساتھ جھٹلاتا اور اس کا انکار کرتا ہے، پھر تکذیب و مخالفت میں مزید آگے بڑھتے ہوئے حق کا مذاق اڑانے پر تل جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس حال سے محفوظ رکھے۔ امین۔

ع٩ - ٥

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو حکم الٰہی

لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝٩ وَ اِذْ نَادٰى رَبُّكَ

لَهُوَ	الْعَزِيْزُ	الرَّحِيْمُ ۝٩	وَ	اِذْ	نَادٰى	رَبُّكَ
ضرور وہی	عزت والا	مہربان (ہے)	اور	(یاد کرو) جب	ندا فرمائی	تمہارے رب (نے)

یقیناً بہت عزت والا، مہربان ہے ۝ اور یاد کرو جب تمہارے رب نے موسیٰ کو

مُوْسٰۤى اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝١٠ قَوْمَ فِرْعَوْنَ ؕ اَلَا يَتَّقُوْنَ ۝١١

مُوْسٰۤى	اَنِ ائْتِ	الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝١٠	قَوْمَ فِرْعَوْنَ (1)	اَلَا يَتَّقُوْنَ ۝١١
موسیٰ (کو)	کہ جاؤ	ظالم لوگوں (کے پاس)	(جو) فرعون کی قوم (ہے)	کیا وہ نہیں ڈریں گے

ندا فرمائی کہ ظالم لوگوں کے پاس جاؤ ۝ جو فرعون کی قوم ہے، کیا وہ نہیں ڈریں گے؟ ۝

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بارگاہِ الٰہی میں معروضات

قَالَ رَبِّ اِنِّيْۤ اَخَافُ اَنْ

قَالَ	رَبِّ	اِنِّيْۤ	اَخَافُ (2)	اَنْ
(موسیٰ نے) عرض کی	اے میرے رب	بیشک میں	ڈرتا ہوں	(اس بات سے) کہ

عرض کی: اے میرے رب! میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ

يُّكَذِّبُوْنِ ۝١٢ وَ يَضِيْقُ صَدْرِيْ وَ لَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ

يُّكَذِّبُوْنِ ۝١٢	وَ	يَضِيْقُ	صَدْرِيْ	وَ	لَا يَنْطَلِقُ	لِسَانِيْ (3)
وہ جھٹلائیں گے مجھے	اور	تنگ ہوگا	میرا سینہ	اور	نہیں چلتی	میری زبان

وہ مجھے جھٹلائیں گے ۝ اور میرا سینہ تنگ ہوگا اور میری زبان نہیں چلتی

فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ ۝١٣ وَ لَهُمْ عَلَيَّ

فَاَرْسِلْ (4)	اِلٰى هٰرُوْنَ ۝١٣	وَ	لَهُمْ	عَلَيَّ
تو تو (جبرئیل کو) بھیج دے	ہارون کی طرف (اور اسے رسول بنادے)	اور	ان (فرعونیوں) کا	مجھ پر

تو تُو ہارون کو بھی رسول بنادے ۝ اور ان کا مجھ پر

(1)...... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بنی اسرائیل کی طرف بھی رسول بنا کر بھیجا گیا تھا مگر یہاں جو پیغام مذکور ہے وہ خاص فرعون کی قوم قبط کی طرف ہے تاکہ اُنہیں اُن کی بدکرداری پر زجر و توبیخ اور تنبیہ و نصیحت فرمائیں۔ (2)...... یہاں خوف سے مراد تبلیغِ نبوت میں رکاوٹ کھڑی ہونے کا خوف ہے۔ (3)...... بچپن میں فرعون کے گھر پر آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے آگ کا انگارہ منہ میں رکھ لیا تھا جس کی وجہ سے زبان مبارک متاثر ہوگئی اور لکنت پیدا ہوگئی تھی۔ (4)...... اس کا ترجمہ کنزالعرفان میں یہ کیا ہے کہ "تو تُو ہارون کو بھی رسول بنادے" اور لفظی ترجمہ یہ کیا ہے "تو تو (جبریل کو) بھیج دے ہارون کی طرف (اور اسے رسول بنادے)"۔

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو قتل اور چند ہدایات

ذَنْۢبٌ فَاَخَافُ اَنْ یَّقْتُلُوْنِ ﴿۱۴﴾ قَالَ كَلَّا ۚ

ذَنْۢبٌ (1)	فَاَخَافُ	اَنْ	یَّقْتُلُوْنِ ﴿۱۴﴾	قَالَ	كَلَّا
ایک الزام (ہے)	تو میں ڈرتا ہوں	کہ	وہ قتل کر دیں گے مجھے	(اللہ نے) فرمایا	ہرگز نہیں

ایک الزام ہے تو میں ڈرتا ہوں کہ کہیں وہ مجھے قتل نہ کر دیں ○ (اللہ نے) فرمایا: ہرگز نہیں،

فَاذْهَبَا بِاٰیٰتِنَاۤ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ﴿۱۵﴾

فَاذْهَبَا	بِاٰیٰتِنَاۤ	اِنَّا	مَعَكُمْ	مُّسْتَمِعُوْنَ ﴿۱۵﴾
تو تم دونوں جاؤ	ہماری آیتوں (یعنی معجزات) کے ساتھ	بیشک ہم	تمہارے ساتھ	خوب سننے والے (ہیں)

تم دونوں ہمارے معجزات لے کر جاؤ، ہم تمہارے ساتھ ہیں، خوب سننے والے ہیں ○

فَاْتِیَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَاۤ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶﴾ لا

فَاْتِیَا	فِرْعَوْنَ	فَقُوْلَاۤ	اِنَّا	رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶﴾
تو تم دونوں جاؤ	فرعون (کے پاس)	پھر (اس سے) کہو	بیشک ہم	تمام جہانوں کے رب کے رسول (ہیں)

تو فرعون کے پاس جاؤ پھر اس سے کہو: بیشک ہم دونوں اس کے رسول ہیں جو تمام جہانوں کا مالک ہے ○

فرعون کا بڑے احسان گنوانا

اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ﴿۱۷﴾ ط قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ

اَنْ	اَرْسِلْ	مَعَنَا	بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ﴿۱۷﴾	قَالَ	اَلَمْ نُرَبِّكَ
کہ	تو بھیج دے	ہمارے ساتھ	بنی اسرائیل (کو)	(فرعون نے) کہا	کیا ہم نے نہ پالا تجھے

کہ تو ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دے ○ (فرعون نے) کہا: کیا ہم نے تمہیں اپنے ہاں

فِیْنَا وَلِیْدًا وَّلَبِثْتَ فِیْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِیْنَ ﴿۱۸﴾ لا وَ

فِیْنَا	وَلِیْدًا	وَّ	لَبِثْتَ	فِیْنَا	مِنْ عُمُرِكَ	سِنِیْنَ ﴿۱۸﴾	وَ
اپنے (گھر) میں	بچپن (میں)	اور	تم رہے	ہم میں	اپنی عمر سے	کئی سال	اور

بچپن میں نہ پالا؟ اور تم نے ہمارے یہاں اپنی عمر کے کئی سال گزارے ○ اور

1 ......اس سے یہ مراد نہیں کہ معاذاللہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کوئی گناہ کیا تھا بلکہ مراد یہ ہے کہ فرعونیوں کا حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر الزام ہے کہ انہوں نے قبطی کو قتل کیا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اسے جان بوجھ کر قتل نہیں کیا تھا بلکہ تادیباً اسے مکّا مارا اور وہ قضاءِ الٰہی سے مر گیا تھا اور اس میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر کوئی الزام نہیں اور نہ ہی آپ کا یہ فعل کسی طرح گناہ کے زمرے میں آتا ہے کیونکہ قبطی ظلم کر رہا تھا اور ظالم کو موقع محل کے مناسب تدبیر اختیار کر کے ادب سکھانا اور مظلوم کو ظلم سے بچانا ایک مستحسن کام ہے۔

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جواب

فَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِیْ فَعَلْتَ وَ اَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿١٩﴾ قَالَ

فَعَلْتَ	فَعْلَتَكَ	الَّتِیْ	فَعَلْتَ	وَ	اَنْتَ	مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿١٩﴾	قَالَ
تم نے کیا	اپنا کام	وہ جو	تم نے کیا	اور	تم	ناشکروں میں سے (ہو)	(موسیٰ نے) فرمایا

تم نے اپنا وہ کام کیا جو تم نے کیا اور تم شکریہ ادا کرنے والوں میں سے نہیں ہو ○ موسیٰ نے فرمایا:

فَعَلْتُهَآ اِذًا وَّ اَنَا مِنَ الضَّآلِّیْنَ ﴿٢٠﴾ ط

فَعَلْتُهَآ	اِذًا	وَّ	اَنَا	مِنَ الضَّآلِّیْنَ ﴿٢٠﴾ (1)
میں نے کیا تھا وہ کام	اس وقت	اور (جبکہ)	میں	راہ کی خبر نہ رکھنے والوں میں سے (تھا)

میں نے وہ کام اس وقت کیا تھا جبکہ مجھے راہ کی خبر نہ تھی ○

فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِیْ رَبِّیْ

فَفَرَرْتُ	مِنْكُمْ	لَمَّا	خِفْتُكُمْ	فَوَهَبَ	لِیْ	رَبِّیْ
تو میں نکل گیا	تمہارے (پاس) سے	جب	میں ڈرا تم سے	تو عطا کی	مجھے	میرے رب (نے)

پھر جب میں نے تم لوگوں سے ڈر محسوس کیا تو میں تمہارے پاس سے نکل گیا تو میرے رب نے مجھے

فرعون کے احسان جتلانے کا جواب

حُكْمًا وَّ جَعَلَنِیْ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿٢١﴾ وَ تِلْكَ نِعْمَةٌ

حُكْمًا	وَّ	جَعَلَنِیْ	مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿٢١﴾	وَ	تِلْكَ	نِعْمَةٌ
حکمت	اور	کردیا مجھے	رسولوں میں سے	اور	یہ (پالنا)	(کون سی) نعمت (ہے جو)

حکمت عطا فرمائی اور مجھے رسولوں میں سے کردیا ○ اور یہ کون سی نعمت ہے

تَمُنُّهَا عَلَیَّ اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ﴿٢٢﴾ ط

تَمُنُّهَا (2)	عَلَیَّ	اَنْ	عَبَّدْتَّ	بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ﴿٢٢﴾
تو احسان جتا رہا ہے اس کا	مجھ پر	کہ	تو نے غلام بنا رکھا تھا	بنی اسرائیل (کو)

جس کا تو مجھ پر احسان جتا رہا ہے کہ تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنا کر رکھا ○

1 ...... فرعون نے پہلے اپنے احسانات گنوائے، پھر قبطی کے قتل کو حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ناشکری قرار دیا، اس کے جواب میں حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے فعل کی وضاحت فرمائی کہ میں نے جب قبطی کو گھونسہ مارا تو اس وقت مجھے معلوم نہ تھا کہ یہ اس سے مر جائے گا کیونکہ میرا مارنا تو اسے ظلم سے روکنے کیلئے تھا نہ کہ قتل کرنے کیلئے اور یہ کوئی ناشکری نہیں۔ 2 ...... فرعون نے جو احسان جتایا تھا اس کے جواب میں فرمایا کہ میری تربیت اور پرورش تیرا کوئی احسان نہیں کیونکہ تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنایا اور اُن کی اولادوں کو قتل کیا، تیرے اس ظلم کی وجہ سے میرے والدین میری پرورش نہ کرسکے، اس

فرعون کا ربُّ العالمین سے متعلق سوال
حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جواب

قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٣﴾ قَالَ

قَالَ	فِرْعَوْنُ	وَ	مَا	رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٣﴾	قَالَ
کہا	فرعون (نے)	اور	کیا چیز ہے	سارے جہانوں کا رب	(موسیٰ نے) فرمایا

فرعون نے کہا: اور سارے جہان کا رب کیا چیز ہے؟ ○ موسیٰ نے فرمایا:

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ اِنْ كُنْتُمْ

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (1)	وَ	مَا	بَيْنَهُمَا	اِنْ	كُنْتُمْ
(وہ) آسمانوں اور زمین کا رب (ہے)	اور	جو کچھ	ان کے درمیان (ہے)	اگر	تم ہو

آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے وہ سب کا رب ہے، اگر تم

فرعون کا درباریوں سے اظہارِ تعجب

مُّوْقِنِيْنَ ﴿٢٤﴾ قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗۤ

مُّوْقِنِيْنَ ﴿٢٤﴾	قَالَ	لِمَنْ	حَوْلَهٗۤ
یقین کرنے والے	(فرعون نے) کہا	(ان) سے جو	اس کے آس پاس (تھے)

یقین کرنے والے ہو ○ (فرعون نے) اپنے آس پاس والوں سے کہا:

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا حادث و فانی چیزوں سے استدلال

اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ﴿٢٥﴾ قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآىٕكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٢٦﴾

اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ﴿٢٥﴾	قَالَ	رَبُّكُمْ	وَ	رَبُّ اٰبَآىٕكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٢٦﴾
کیا تم غور سے نہیں سن رہے	(موسیٰ نے) فرمایا	(وہ) تمہارا رب	اور	تمہارے پہلے باپ دادا کا رب (ہے)

کیا تم غور سے نہیں سن رہے؟ ○ موسیٰ نے فرمایا: وہ تمہارا رب ہے اور تمہارے پہلے باپ داداؤں کا رب ہے ○

فرعون کی گستاخی

قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْۤ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ﴿٢٧﴾

قَالَ	اِنَّ	رَسُوْلَكُمُ	الَّذِيْۤ	اُرْسِلَ	اِلَيْكُمْ	لَمَجْنُوْنٌ ﴿٢٧﴾ (2)
(فرعون نے) کہا	بیشک	تمہارا رسول	جسے	بھیجا گیا ہے	تمہاری طرف	ضرور دیوانہ (ہے)

(فرعون نے) کہا: بیشک تمہارا یہ رسول جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے ضرور دیوانہ ہے ○

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) لئے یہ بات احسان جتانے کے قابل ہی نہیں۔

1 ..... بعض مفسرین کے نزدیک فرعون کا سوال چیز کی جنس کے بارے میں تھا اور اللہ تعالیٰ چونکہ جنس اور ماہیت سے پاک ہے اس لئے حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے اللہ تعالیٰ کے افعال اور اس کی قدرت کے وہ آثار ذکر فرمائے جن کی مثل لانے سے مخلوق عاجز ہے۔

2 ..... فرعون نے حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف جنون کی نسبت اس لئے کی کہ وہ اپنے سوا کسی معبود کے وجود کا قائل نہ تھا اور جو اس کے معبود

(بقیہ اگلے صفحے پر)

قدرتِ الٰہی کے آثار سے استدلال کی دعوت

قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَ مَا بَيْنَهُمَا ؕ اِنْ

اِنْ	بَيْنَهُمَا	مَا	وَ	رَبُّ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ	قَالَ
اگر	ان کے درمیان (ہے)	جو کچھ	اور	(وہ) مشرق اور مغرب کا رب (ہے)	(موسیٰ نے) فرمایا

موسیٰ نے فرمایا: وہ مشرق اور مغرب اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا رب ہے اگر

فرعون کی دھمکی اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جواب

كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٢٨﴾ قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا غَيْرِيْ

غَيْرِيْ	اِلٰهًا	اتَّخَذْتَ	لَئِنِ	قَالَ	كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٢٨﴾
میرے سوا	کوئی معبود	تم نے بنایا	ضرور اگر	(فرعون نے) کہا	تم عقل رکھتے ہو

تمہیں عقل ہو○ (فرعون نے) کہا: (اے موسیٰ!) اگر تم نے میرے سوا کسی اور کو معبود بنایا

لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ﴿٢٩﴾ قَالَ اَوَلَوْ

اَوَلَوْ	قَالَ	مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ﴿٢٩﴾ (1)	لَاَجْعَلَنَّكَ
کیا اگرچہ	(موسیٰ نے) فرمایا	قیدیوں میں سے	(تو) ضرور میں کر ڈالوں گا تجھے

تو میں ضرور تمہیں قید کر دوں گا○ موسیٰ نے فرمایا: کیا اگرچہ

فرعون کی طرف سے نشانی کا مطالبہ

جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٠﴾ ج قَالَ فَاْتِ بِهٖۤ اِنْ كُنْتَ

كُنْتَ	اِنْ	فَاْتِ بِهٖۤ	قَالَ	جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٠﴾
تم ہو	اگر	تو لے آوا سے	(فرعون نے) کہا	میں لے آؤں تمہارے پاس کوئی روشن چیز

میں تیرے پاس کوئی روشن چیز لے آؤں○ (فرعون نے) کہا: (اے موسیٰ!) اگر تم سچوں میں سے ہو

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اظہارِ معجزات

مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٣١﴾ فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ

هِيَ	فَاِذَا	عَصَاهُ	فَاَلْقٰى	مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٣١﴾
وہ (ہو گیا)	تو اچانک	اپنا عصا	تو (موسیٰ نے) ڈال دیا	سچوں میں سے

تو وہ نشانی لے آؤ○ تو موسیٰ نے اپنا عصا ڈال دیا تو اچانک وہ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہونے کا اعتقاد نہ رکھتا اسے وہ خارج از عقل کہتا تھا اور حقیقۃً اس طرح کی گفتگو آدمی کی زبان پر اس وقت آتی ہے جب وہ عاجز ہو چکا ہو۔

1 ...جب فرعون جواب دینے سے عاجز ہو گیا تو اس نے دھمکی دی کہ اے موسیٰ! عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، اگر تم نے میرے سوا کسی اور کو معبود بنایا تو میں ضرور تمہیں قید کر دوں گا۔ فرعون کی قید قتل سے بدتر تھی، اس کا جیل خانہ تنگ و تاریک اور گہرا گڑھا تھا، اس میں اکیلا ڈال دیتا، نہ وہاں کوئی آواز سنائی دیتی اور نہ کچھ نظر آتا تھا۔

ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ﴿۳۲﴾ وَّ نَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ

ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ﴿۳۲﴾	وَّ	نَزَعَ	يَدَهٗ	فَاِذَا	هِيَ	بَيْضَآءُ
بالکل واضح ایک بہت بڑا سانپ	اور	اس نے نکالا	اپنا ہاتھ	تو اچانک	وہ (ہو گیا)	روشن

بالکل واضح ایک بہت بڑا سانپ ہو گیا○ اور اپنا ہاتھ نکالا تو اچانک وہ دیکھنے والوں کی نگاہ میں

لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۳۳﴾ قَالَ لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗۤ اِنَّ هٰذَا

لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۳۳﴾	قَالَ	لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗۤ	اِنَّ	هٰذَا
دیکھنے والوں کے لئے	(فرعون نے) کہا	اپنے ارد گرد کے سرداروں سے	بیشک	یہ

جگمگانے لگا○ (فرعون نے) اپنے ارد گرد موجود سرداروں سے کہا: بیشک یہ

لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۳۴﴾ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ

لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۳۴﴾	يُّرِيْدُ	اَنْ	يُّخْرِجَكُمْ	مِّنْ اَرْضِكُمْ
ضرور بڑے علم والا جادوگر (ہے)	وہ چاہتا ہے	کہ	نکال دے تمہیں	تمہاری زمین سے

بڑے علم والا جادوگر ہے○ یہ چاہتا ہے کہ تمہیں اپنے جادو کے زور سے

بِسِحْرِهٖ ۖ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ قَالُوْۤا اَرْجِهْ

بِسِحْرِهٖ (۱)	فَمَاذَا	تَاْمُرُوْنَ ﴿۳۵﴾	قَالُوْۤا	اَرْجِهْ
اپنے جادو کے ذریعے	تو (اب) کیا	تم مشورہ دیتے ہو	انہوں نے کہا	تم مہلت دو اسے

تمہارے ملک سے نکال دے تو (اب) تم کیا مشورہ دیتے ہو؟○ انہوں نے کہا: اسے

وَ اَخَاهُ وَ ابْعَثْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿۳۶﴾

وَ	اَخَاهُ	وَ	ابْعَثْ	فِي الْمَدَآئِنِ	حٰشِرِيْنَ ﴿۳۶﴾
اور	اس کے بھائی (کو)	اور	بھیجو	شہروں میں	جمع کرنے والے

اور اس کے بھائی کو مہلت دو اور شہروں میں جمع کرنے والے بھیجو○

فرعون کی سیاسی چالبازی اور سرداروں سے مشورہ

سرداروں کا جواب

ع ۲

1 ...... حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے معجزات دیکھ کر فرعون ڈر گیا اور اہلِ دربار پر حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی حقانیت واضح ہو گئی تو اس نے اس تاثر کو زائل کرنے کے لئے حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو جادوگر کہہ کر یہ الزام لگا دیا کہ وہ اپنے جادو کے ذریعے تمہیں تمہاری سرزمین سے بے دخل کرنا چاہتے ہیں۔ یہ حقیقت میں وہی طریقہ ہے جسے ہم سیاسی چالبازی کہتے ہیں کہ جھوٹا پروپیگنڈا کر کے کسی کو بدنام اور غیر مقبول کرنے کی کوشش کی جائے تاکہ کوئی اس کی بات نہ سنے۔ ہمارے معاشرے میں اس کے مناظر عام ہیں۔ حدیث پاک میں ہے: جو شخص کسی مسلمان کو ذلیل کرنے کی غرض سے اس پر

فرعون کی حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے مقابلے کی تیاری

یَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِیْمٍ ﴿٣٧﴾ فَجُمِعَ السَّحَرَةُ

یَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِیْمٍ ﴿٣٧﴾	فَجُمِعَ	السَّحَرَةُ
وہ لے آئیں گے تمہارے پاس تمام بڑے علم والے جادوگر (کو)	تو جمع کرلیا گیا	جادوگروں (کو)

وہ تمہارے پاس ہر بڑے علم والے جادوگر کو لے آئیں گے ○ تو جادوگروں کو

لِمِیْقَاتِ یَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٣٨﴾ وَّ قِیْلَ لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ﴿٣٩﴾

لِمِیْقَاتِ یَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٣٨﴾	وَّ	قِیْلَ	لِلنَّاسِ	هَلْ	اَنْتُمْ	مُّجْتَمِعُوْنَ ﴿٣٩﴾
ایک مقرر دن کے وعدے پر	اور	کہا گیا	لوگوں سے	کیا	تم	جمع ہونے والے (ہو)

ایک مقرر دن کے وعدے پر جمع کرلیا گیا ○ اور لوگوں سے کہا گیا: کیا تم جمع ہوگے؟ ○

فرعون کی طرف سے جادوگروں کی حوصلہ افزائی

لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ اِنْ كَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِیْنَ ﴿٤٠﴾ فَلَمَّا

لَعَلَّنَا	نَتَّبِعُ[1]	السَّحَرَةَ	اِنْ	كَانُوْا	هُمُ	الْغٰلِبِیْنَ ﴿٤٠﴾	فَلَمَّا
شاید ہم	پیروی کریں	جادوگروں (کی)	اگر	وہ ہوں	وہی	غالب آنے والے	پھر جب

شاید ہم ان جادوگروں ہی کی پیروی کریں اگر یہ غالب ہوجائیں ○ پھر جب

جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا

جَآءَ	السَّحَرَةُ	قَالُوْا	لِفِرْعَوْنَ	اَئِنَّ	لَنَا	لَاَجْرًا
آئے	جادوگر	(تو) انہوں نے کہا	فرعون سے	کیا بیشک	ہمارے لئے	ضرور کوئی معاوضہ (ہے)

جادوگر آئے تو انہوں نے فرعون سے کہا: کیا ہمارے لئے کوئی معاوضہ بھی ہے

اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِیْنَ ﴿٤١﴾ قَالَ نَعَمْ وَ اِنَّكُمْ اِذًا

اِنْ	كُنَّا	نَحْنُ	الْغٰلِبِیْنَ ﴿٤١﴾	قَالَ	نَعَمْ	وَ	اِنَّكُمْ	اِذًا
اگر	ہوگئے	ہم	غالب آنے والے	(فرعون نے) کہا	ہاں	اور	بیشک تم	اس وقت

اگر ہم غالب ہوگئے ○ (فرعون نے) کہا: ہاں اور اس وقت تم

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) الزام عائد کرے تو اللہ تعالیٰ جہنم کے پل پر اسے روک لے گا یہاں تک کہ وہ اپنے کہنے کے مطابق عذاب پالے۔(ابو داود، ۴/ ۳۵۴، الحدیث: ۴۸۸۳)

[1] .... اس بات سے سرداروں کا مقصود واقعی جادوگروں کی پیروی کرنا نہ تھا بلکہ غرض یہ تھی کہ وہ کسی طرح لوگوں کو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پیروی کرنے سے روک لیں۔

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور جادوگروں میں مقابلے کی ابتداء

لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٤٢﴾ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰۤى اَلْقُوْا مَاۤ

لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٤٢﴾	قَالَ	لَهُمْ	مُّوْسٰۤى	اَلْقُوْا (1)	مَاۤ
ضرور قریبی لوگوں میں سے (ہو جاؤ گے)	فرمایا	ان (جادوگروں) سے	موسیٰ (نے)	تم ڈالو	جو

میرے نہایت قریبی لوگوں میں سے ہو جاؤ گے ○ موسیٰ نے ان سے فرمایا: تم ڈالو جو

اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿٤٣﴾ فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَ

اَنْتُمْ	مُّلْقُوْنَ ﴿٤٣﴾	فَاَلْقَوْا	حِبَالَهُمْ	وَ	عِصِيَّهُمْ	وَ
تم	ڈالنے والے ہو	تو انہوں نے (زمین پر) ڈال دیں	اپنی رسیاں	اور	اپنی لاٹھیاں	اور

تم ڈالنے والے ہو ○ تو انہوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں (زمین پر) ڈال دیں اور

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے عصا کا کمال

قَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿٤٤﴾ فَاَلْقٰى

قَالُوْا	بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ (2)	اِنَّا	لَنَحْنُ	الْغٰلِبُوْنَ ﴿٤٤﴾	فَاَلْقٰى
کہنے لگے	فرعون کی عزت کی قسم	بیشک	ضرور ہم (ہی)	غالب آنے والے (ہوں گے)	تو ڈالا

کہنے لگے: فرعون کی عزت کی قسم! بیشک ہم ہی غالب ہوں گے ○ تو موسیٰ نے

مُوْسٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِیَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿٤٥﴾ ج

مُوْسٰى	عَصَاهُ	فَاِذَا	هِیَ	تَلْقَفُ	مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿٤٥﴾
موسیٰ (نے)	اپنا عصا	تو جبھی	وہ	نگلنے لگا	ان کی شعبدہ بازیوں (کو)

اپنا عصا (زمین پر) ڈالا تو جبھی وہ ان کی جعلسازیوں کو نگلنے لگا ○

جادوگروں کا سجدہ اور اعلانِ ایمان

فَاُلْقِیَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿٤٦﴾ لا قَالُوْۤا اٰمَنَّا

فَاُلْقِیَ	السَّحَرَةُ	سٰجِدِيْنَ ﴿٤٦﴾	قَالُوْۤا	اٰمَنَّا
تو ڈال دیے گئے	جادوگر	سجدہ کرنے والے (سجدے میں)	انہوں نے کہا	ہم ایمان لائے

تو جادوگر سجدے میں گرا دیے گئے ○ انہوں نے کہا: ہم ایمان لائے

1 ...... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جادوگروں سے یہ فرمانا جادو کی اجازت دینے کے طور پر نہ تھا بلکہ اس لئے تھا کہ اُن کے پاس جادو کے جو مکر و حیلے ہیں پہلے وہ سب ظاہر کر لیں اس کے بعد آپ اپنا معجزہ دکھائیں اور جب حق باطل کو مٹائے اور معجزہ جادو کو باطل کر دے تو دیکھنے والوں کو بصیرت و عبرت حاصل ہو۔ 2 ...... جادوگروں نے فرعون کی عزت کی قسم اس لئے کھائی کہ انہیں اپنے غلبہ کا اطمینان تھا کیونکہ جادو کے اعمال میں سے جو انتہا کے عمل تھے یہ اُن کو کام میں لائے تھے اور انہیں کامل یقین تھا کہ اب کوئی جادو اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

فرعون کی جادوگروں کو دھمکی

بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۷﴾ رَبِّ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ﴿۴۸﴾ قَالَ اٰمَنْتُمْ

اٰمَنْتُمْ	قَالَ	رَبِّ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ﴿۴۸﴾	بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۷﴾
تم ایمان لے آئے	(فرعون نے) کہا	(جو) موسیٰ اور ہارون کا رب (ہے)	تمام جہانوں کے رب پر

اس پر جو سارے جہان کا رب ہے ○ جو موسیٰ اور ہارون کا رب ہے ○ فرعون نے کہا: کیا تم

لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ

لَكَبِيْرُكُمُ	اِنَّهٗ	لَكُمْ	اٰذَنَ	اَنْ	قَبْلَ	لَهٗ
ضرور تمہارا بڑا (ہے)	بیشک وہ (موسیٰ)	تمہیں	میں اجازت دوں	کہ	(اس سے) پہلے	اس پر

اس پر ایمان لے آئے اس سے پہلے کہ میں تمہیں اجازت دوں۔ بیشک یہ (موسیٰ) تمہارا بڑا ہے

الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۬ؕ

فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ	السِّحْرَ	عَلَّمَكُمُ	الَّذِيْ
تو ضرور جلد تم جان جاؤ گے	جادو	سکھایا تمہیں	جس نے

جس نے تمہیں جادو سکھایا تو جلد تم جان جاؤ گے

لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّ

وَّ	مِّنْ خِلَافٍ	اَرْجُلَكُمْ	وَ	اَيْدِيَكُمْ	لَاُقَطِّعَنَّ
اور	مخالف طرف سے	تمہارے پاؤں	اور	تمہارے ہاتھ	مجھے قسم ہے بیشک میں کاٹوں گا

تو مجھے قسم ہے میں ضرور ضرور تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹ دوں گا اور

جادوگروں کی ثابت قدمی اور ایمان افروز جواب

لَاُوصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۴۹﴾ ۚ قَالُوْا لَا ضَيْرَ ۫ اِنَّاۤ

اِنَّاۤ	لَا ضَيْرَ (2)	قَالُوْا	لَاُوصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۴۹﴾ (1)
بیشک ہم	کوئی نقصان نہیں	انہوں نے کہا	مجھے قسم ہے میں ضرور سولی دوں گا تم سب کو

تم سب کو پھانسی دوں گا ○ جادوگروں نے کہا: کچھ نقصان نہیں، بیشک ہم

(1) ...... اس گفتگو سے فرعون کا ایک مقصد یہ تھا کہ لوگ شبہ میں پڑ جائیں اور وہ یہ نہ سمجھیں کہ جادوگروں پر حق ظاہر ہو گیا اسی لئے وہ ایمان لے آئے اور دوسرا مقصد یہ تھا کہ عام مخلوق ڈر جائے اور لوگ جادوگروں کو دیکھ کر حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام پر ایمان نہ لائیں۔

(2) ...... جادوگروں نے فرعون کی دھمکی کی کوئی پرواہ نہ کی اور کلمۂ حق کہہ دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کو حق کا اظہار کرنا چاہئے اور ظالموں کے ظلم اور ان کی دھمکیوں کی پرواہ نہ کر کے کلمۂ حق سنا دینا چاہئے۔

اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿۵۰﴾ اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ

اِلٰى رَبِّنَا	مُنْقَلِبُوْنَ ﴿۵۰﴾	اِنَّا	نَطْمَعُ	اَنْ	يَّغْفِرَ
اپنے رب کی طرف	پلٹنے والے (ہیں)	بیشک ہم	لالچ کرتے ہیں	(اس کا) کہ	بخش دے

اپنے رب کی طرف پلٹنے والے ہیں ○ ہم اس بات کی لالچ کرتے ہیں کہ ہمارا رب

لَنَا رَبُّنَا خَطٰيٰنَآ اَنْ كُنَّآ اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۱﴾ وَ

لَنَا	رَبُّنَا	خَطٰيٰنَآ	اَنْ	كُنَّآ	اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۱﴾ [1]	وَ
ہمارے لئے	ہمارا رب	ہماری خطائیں	(اس بناپر) کہ	ہم ہیں	پہلے ایمان لانے والے	اور

ہماری خطائیں بخش دے اس بناپر کہ ہم سب سے پہلے ایمان لانے والے ہیں ○ اور

اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰۤى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْۤ اِنَّكُمْ

اَوْحَيْنَآ	اِلٰى مُوْسٰۤى	اَنْ	اَسْرِ	بِعِبَادِيْۤ	اِنَّكُمْ
ہم نے وحی بھیجی	موسیٰ کی طرف	کہ	راتوں رات لے چلو	میرے بندوں کو	بیشک تمہارا

ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ راتوں رات میرے بندوں کو لے چلو، بیشک تمہارا

مُّتَّبَعُوْنَ ﴿۵۲﴾ فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿۵۳﴾ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ

مُّتَّبَعُوْنَ ﴿۵۲﴾	فَاَرْسَلَ	فِرْعَوْنُ	فِي الْمَدَآئِنِ	حٰشِرِيْنَ ﴿۵۳﴾	اِنَّ	هٰۤؤُلَآءِ
پیچھا کیا جائے گا	تو بھیجے	فرعون (نے)	شہروں میں	جمع کرنے والے	بیشک	یہ لوگ

پیچھا کیا جائے گا ○ تو فرعون نے شہروں میں جمع کرنے والے بھیجے ○ (اور کہا:) یہ لوگ

لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَ اِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَ اِنَّا

لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ ﴿۵۴﴾ [2]	وَ	اِنَّهُمْ	لَنَا	لَغَآئِظُوْنَ ﴿۵۵﴾	وَ	اِنَّا
ضرور ایک تھوڑی سی جماعت (ہیں)	اور	بیشک وہ	ہمیں	ضرور غصہ دلانے والے (ہیں)	اور	بیشک ہم

ایک تھوڑی سی جماعت ہیں ○ اور بیشک یہ ہمیں غصہ دلانے والے ہیں ○ اور بیشک ہم

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ہجرت کا حکم

فرعون کا تعاقب کرنا

ع ٣ / ١٨ / ٧

1 …اس سے مراد یہ ہے کہ ہم فرعون کی رعایا میں سے یا اس مجمع کے حاضرین میں سے سب سے پہلے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ایمان لانے والے ہیں۔

2 …بنی اسرائیل کی تعداد اگرچہ لاکھوں میں تھی لیکن یہ بہت دبے ہوئے، کمزور اور غریب لوگ تھے، اس لئے فرعون نے انہیں حقیر سمجھتے ہوئے کہا کہ یہ لوگ تھوڑی سی جماعت ہیں۔

فرعونیوں کا نکالا جانا اور بنی اسرائیل کو وارث بنانا

لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ﴿٥٦﴾ فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿٥٧﴾

لَجَمِيْعٌ	حٰذِرُوْنَ ﴿٥٦﴾	فَاَخْرَجْنٰهُمْ	مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿٥٧﴾ (1)
ضرور سب	ہوشیار ہیں	تو ہم نے باہر نکالا ان (فرعون اور اس کی قوم) کو	باغوں اور چشموں (کی زمین) سے

سب ہوشیار ہیں ○ تو ہم نے انہیں (فرعون اور اس کی قوم کو) باغوں اور چشموں (کی زمین) سے باہر نکالا ○

وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿٥٨﴾ كَذٰلِكَ ؕ وَاَوْرَثْنٰهَا

وَّ	كُنُوْزٍ	وَّ	مَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿٥٨﴾	كَذٰلِكَ	وَ	اَوْرَثْنٰهَا
اور	خزانوں	اور	عزت والی جگہ (سے)	اسی طرح (کیا)	اور	ہم نے وارث بنا دیا ان کا

اور خزانوں اور عمدہ مکانوں سے ○ ہم نے ایسے ہی کیا اور بنی اسرائیل کو

بنی اسرائیل کی تشویش اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تسلی

بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ﴿٥٩﴾ فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ ﴿٦٠﴾ فَلَمَّا

بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ﴿٥٩﴾	فَاَتْبَعُوْهُمْ	مُّشْرِقِيْنَ ﴿٦٠﴾	فَلَمَّا
بنی اسرائیل (کو)	تو (فرعونیوں نے) پیچھا کیا ان کا	سورج نکلتے ہوئے	پھر جب

ان کا وارث بنا دیا ○ تو دن نکلنے کے وقت فرعونیوں نے ان کا تعاقب کیا ○ پھر جب

تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰۤى اِنَّا

تَرَآءَ	الْجَمْعٰنِ	قَالَ	اَصْحٰبُ مُوْسٰۤى	اِنَّا
ایک دوسرے کو دیکھا	دونوں گروہوں (نے)	(تو) کہا	موسیٰ کے ساتھیوں (نے)	بیشک ہم

دونوں گروہوں کا آمنا سامنا ہوا تو موسیٰ کے ساتھیوں نے کہا: بیشک

لَمُدْرَكُوْنَ ﴿٦١﴾ قَالَ كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ

لَمُدْرَكُوْنَ ﴿٦١﴾	قَالَ	كَلَّا	اِنَّ	مَعِيَ	رَبِّيْ
ضرور پالئے گئے (ہیں)	(موسیٰ نے) فرمایا	ہرگز نہیں	بیشک	میرے ساتھ	میرا رب (ہے)

ہمیں پالیا گیا ○ موسیٰ نے فرمایا: ہرگز نہیں، بیشک میرے ساتھ میرا رب ہے

(1)...... باغات سے مراد دریائے نیل کے دونوں کناروں پر اگے ہوئے درخت ہیں اور چشموں سے مراد دریائے نیل سے نکلنے والی نہریں ہیں۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور بنی اسرائیل کے مصر سے نکلنے کی اطلاع پا کر فرعون نے اپنا لشکر جمع کیا اور سورج نکلتے ہی اُن کے تعاقب میں نکل گیا۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھیوں نے فرعونی لشکر دیکھ کر پریشانی کا اظہار کیا تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے انہیں تسلی دی۔ پھر حکمِ الٰہی سے دریا پر عصا مارا تو اس میں بارہ راستے بن گئے، ان راستوں سے گزر کر بنی اسرائیل دریا پار کر گئے اور جب فرعون اور اس کا لشکر ان راستوں میں داخل ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اسے لشکر سمیت غرق کر دیا۔

نصرتِ الٰہی اور معجزۂ موسوی کا اظہار

سَيَهْدِيْنِ ﴿٦٢﴾ فَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ

بِّعَصَاكَ	اضْرِبْ	اَنِ	اِلٰى مُوْسٰٓى	فَاَوْحَيْنَآ	سَيَهْدِيْنِ ﴿٦٢﴾
اپنا عصا	مارو	کہ	موسیٰ کی طرف	تو ہم نے وحی بھیجی	وہ ابھی راستہ دکھادے گا مجھے

وہ ابھی مجھے راستہ دکھادے گا ○ تو ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ دریا پر

بنی اسرائیل کی نجات اور فرعونیوں کا انجام

الْبَحْرَ ؕ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ﴿٦٣﴾ ج وَ

وَ	كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ﴿٦٣﴾	كُلُّ فِرْقٍ	فَكَانَ	فَانْفَلَقَ	الْبَحْرَ
اور	بڑے پہاڑ جیسا	ہر حصہ، راستہ	تو ہو گیا	(جب عصا مارا) تو دریا پھٹ گیا	دریا (پر)

اپنا عصا مارو تو اچانک وہ دریا پھٹ گیا تو ہر راستہ بڑے پہاڑ جیسا ہو گیا ○ اور

اَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ ﴿٦٤﴾ ج وَ اَنْجَيْنَا مُوْسٰى وَ مَنْ

مَنْ	وَ	مُوْسٰى	اَنْجَيْنَا	وَ	الْاٰخَرِيْنَ ﴿٦٤﴾	ثَمَّ	اَزْلَفْنَا
جو	اور	موسیٰ (کو)	ہم نے بچالیا	اور	دوسروں (کو)	وہاں	ہم قریب لے آئے

وہاں ہم دوسروں کو قریب لے آئے ○ اور ہم نے موسیٰ اور اس کے

قدرتِ الٰہی کی نشانی اور فرعونیوں کا حال

مَّعَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ﴿٦٥﴾ ج ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿٦٦﴾ ط اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

فِيْ ذٰلِكَ	اِنَّ	الْاٰخَرِيْنَ ﴿٦٦﴾	اَغْرَقْنَا	ثُمَّ	اَجْمَعِيْنَ ﴿٦٥﴾	مَّعَهٗٓ
اس میں	بیشک	دوسروں (کو)	غرق کر دیا	پھر	سب (کو)	اس کے ساتھ (تھا)

سب ساتھ والوں کو بچالیا ○ پھر دوسروں کو غرق کر دیا ○ بیشک اس میں

عظمتِ باری تعالیٰ

لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٦٧﴾ وَ اِنَّ

اِنَّ	وَ	مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٦٧﴾ (1)	اَكْثَرُهُمْ	مَا كَانَ	وَ	لَاٰيَةً
بیشک	اور	ایمان والے	ان (فرعونیوں) میں اکثر	نہیں تھے	اور	ضرور نشانی (ہے)

ضرور نشانی ہے اور ان (فرعونیوں) میں اکثر مسلمان نہ تھے ○ اور بیشک

(1)...... فرعونیوں میں سے صرف تین حضرات ایمان لائے تھے۔ (۱) فرعون کی بیوی حضرت آسیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا۔ (2) حزقیل۔ انہیں آل فرعون کا مومن کہتے ہیں، یہ اپنا ایمان چھپائے رہتے تھے اور فرعون کے چچازاد تھے۔ (3) مریم۔ یہ ایک بوڑھی خاتون تھیں، انہوں نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے جنت کا وعدہ لے کر دریائے نیل میں حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قبرِ انور کا مَحَلِّ وقوع بتایا تھا۔

رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿٦٨﴾ وَ اتْلُ عَلَيْهِمْ

رَبَّكَ	لَهُوَ	الْعَزِيْزُ	الرَّحِيْمُ ﴿٦٨﴾	وَ	اتْلُ	عَلَيْهِمْ
تمہارا رب	ضرور وہی	عزت والا، غلبے والا	مہربان (ہے)	اور	پڑھو	ان پر (کے سامنے)

تمہارا رب وہی غالب، مہربان ہے ○ اور ان کے سامنے

نَبَاَ اِبْرٰهِيْمَ ﴿٦٩﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَ قَوْمِهٖ مَا

نَبَاَ اِبْرٰهِيْمَ ﴿٦٩﴾	اِذْ	قَالَ	لِاَبِيْهِ [1]	وَ	قَوْمِهٖ	مَا
ابراہیم کی خبر	جب	اس نے کہا	اپنے (عرفی) باپ سے	اور	اپنی قوم (سے)	کس کی

ابراہیم کی خبر پڑھو ○ جب اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا: تم کس کی

تَعْبُدُوْنَ ﴿٧٠﴾ قَالُوْا نَعْبُدُ اَصْنَامًا فَنَظَلُّ

تَعْبُدُوْنَ ﴿٧٠﴾ [2]	قَالُوْا	نَعْبُدُ	اَصْنَامًا	فَنَظَلُّ
تم عبادت کرتے ہو	انہوں نے کہا	ہم عبادت کرتے ہیں	بتوں (کی)	پھر ہم رہتے ہیں

عبادت کرتے ہو؟ ○ انہوں نے کہا: ہم بتوں کی عبادت کرتے ہیں پھر ان کے سامنے

لَهَا عٰكِفِيْنَ ﴿٧١﴾ قَالَ هَلْ يَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ

لَهَا	عٰكِفِيْنَ ﴿٧١﴾	قَالَ	هَلْ	يَسْمَعُوْنَكُمْ	اِذْ
ان کیلئے (کے سامنے)	جم کر بیٹھے ہوئے	(ابراہیم نے) فرمایا	کیا	وہ سنتے ہیں تمہاری	جب

جم کر بیٹھے رہتے ہیں ○ فرمایا: جب تم پکارتے ہو تو کیا

تَدْعُوْنَ ﴿٧٢﴾ اَوْ يَنْفَعُوْنَكُمْ اَوْ يَضُرُّوْنَ ﴿٧٣﴾ قَالُوْا بَلْ

تَدْعُوْنَ ﴿٧٢﴾	اَوْ	يَنْفَعُوْنَكُمْ	اَوْ	يَضُرُّوْنَ ﴿٧٣﴾	قَالُوْا	بَلْ
تم پکارتے ہو	یا	وہ نفع دیتے ہیں تمہیں	یا	نقصان پہنچاتے ہیں	انہوں نے کہا	بلکہ

وہ تمہاری سنتے ہیں؟ ○ یا تمہیں کوئی نفع یا نقصان دیتے ہیں؟ ○ انہوں نے کہا: بلکہ

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا پیغام اور قوم سے سوال و جواب

ع ٨ | وقف لازم

[1]...... یہاں باپ سے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے حقیقی والد نہیں بلکہ چچا آزر مراد ہے جو بتوں کا پجاری تھا۔

[2]...... قوم کی بت پرستی جاننے کے باوجود حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا یہ سوال فرمانے سے مقصود قوم پر اس چیز کو واضح کرنا تھا کہ جن چیزوں کو وہ لوگ پوجتے ہیں وہ کسی طرح بھی مستحقِ عبادت نہیں جو نہ سنتے ہیں اور نہ نفع و نقصان پہنچا سکتے ہیں۔

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کو دعوتِ غور و فکر

وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۴﴾ قَالَ اَفَرَءَيْتُمْ

وَجَدْنَآ	اٰبَآءَنَا	كَذٰلِكَ	يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۴﴾	قَالَ	اَفَرَءَيْتُمْ (1)
ہم نے پایا	اپنے باپ دادا (کو)	ایسا ہی	کرتے ہوئے	(ابراہیم نے) فرمایا	تو کیا تم نے دیکھا

ہم نے اپنے باپ دادا کو ایسا ہی کرتے پایا ہے ○ ابراہیم نے فرمایا: کیا تم نے ان (بتوں) کے بارے میں غور کیا

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا بتوں سے اعلانِ براءت

مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿۷۵﴾ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ ﴿۷۶﴾ فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ

مَّا	كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿۷۵﴾	اَنْتُمْ	وَ	اٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ ﴿۷۶﴾	فَاِنَّهُمْ	عَدُوٌّ
جن کی	تم عبادت کر رہے ہو	تم	اور	تمہارے پہلے باپ دادا	تو بیشک وہ	دشمن (ہیں)

جن کی تم اور تمہارے پہلے آباؤ اجداد عبادت کرتے رہے ہیں؟ ○○ بیشک وہ سب میرے[2]

حقیقی رب تعالیٰ کے اوصاف کا بیان

لِّيْٓ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۷﴾ الَّذِيْ خَلَقَنِيْ فَهُوَ يَهْدِيْنِ ﴿۷۸﴾

لِّيْٓ	اِلَّا	رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۷﴾	الَّذِيْ	خَلَقَنِيْ	فَهُوَ	يَهْدِيْنِ ﴿۷۸﴾
میرے	سوائے	تمام جہانوں کو پالنے والے کے	جس نے	پیدا کیا مجھے	تو وہ	ہدایت دیتا ہے مجھے

دشمن ہیں سوائے سارے جہانوں کے پالنے والے کے ○ جس نے مجھے پیدا کیا تو وہ مجھے ہدایت دیتا ہے ○

وَالَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ ﴿۷۹﴾ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ

وَ	الَّذِيْ هُوَ	يُطْعِمُنِيْ	وَ	يَسْقِيْنِ ﴿۷۹﴾	وَ	اِذَا	مَرِضْتُ	فَهُوَ
اور	وہ جو	کھلاتا ہے مجھے	اور	پلاتا ہے مجھے	اور	جب	میں بیمار ہوتا ہوں	تو وہی

اور وہ جو مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے ○ اور جب میں بیمار ہوں تو وہی

يَشْفِيْنِ ﴿۸۰﴾ وَالَّذِيْ يُمِيْتُنِيْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ ﴿۸۱﴾ وَالَّذِيْٓ

يَشْفِيْنِ ﴿۸۰﴾	وَ	الَّذِيْ	يُمِيْتُنِيْ	ثُمَّ	يُحْيِيْنِ ﴿۸۱﴾	وَ	الَّذِيْٓ
شفا دیتا ہے مجھے	اور	وہ جو	وفات دے گا مجھے	پھر	زندہ کرے گا مجھے	اور	وہ جس سے

مجھے شفا دیتا ہے ○ اور وہ جو مجھے وفات دے گا پھر مجھے زندہ کرے گا ○ اور وہ جس سے

(1)...... حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے قوم کو بتوں کی پوجا پر غور و فکر کرنے کی طرف توجہ دلائی اور ان پر واضح کیا کہ اگر وہ حقیقی طور پر غور کر لیں تو جان جائیں گے کہ بتوں کی عبادت کرنا پرانی گمراہی اور باطل کام ہے اور کوئی باطل کام پرانا ہو یا نیا، یونہی اس باطل کام کو کرنے والے تھوڑے ہوں یا زیادہ، اس سے اس کام کے باطل ہونے میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ فی زمانہ ہمارے معاشرے میں بھی غمی خوشی کی غیر شرعی رسموں کے جواز پر آباؤ اجداد کے عمل کو بطورِ دلیل پیش کیا جاتا ہے ایسے لوگوں کو بھی شرعی احکام سامنے رکھتے ہوئے اپنے طرزِ عمل پر غور کرنے کی حاجت ہے۔ (2)...... یہاں دو گول دائرے اس لئے لگائے گئے ہیں کہ

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعائیں

اَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لِيْ خَطِيْٓـَٔتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿٨٢﴾ؕ

يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿٨٢﴾	خَطِيْٓـَٔتِيْ	لِيْ	يَّغْفِرَ (1)	اَنْ	اَطْمَعُ
بدلے کے دن	میری خطائیں	میرے لئے	وہ بخش دے گا	کہ	میں امید رکھتا ہوں

مجھے امید ہے کہ قیامت کے دن میری خطائیں بخش دے گا ○

رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّ اَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٣﴾ۙ

بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٣﴾	اَلْحِقْنِيْ	وَّ	حُكْمًا	لِيْ	هَبْ	رَبِّ
نیک بندوں کے ساتھ	ملادے مجھے	اور	حکمت	مجھے	عطا کر	اے میرے رب

اے میرے رب! مجھے حکمت عطا کر اور مجھے ان سے ملادے جو تیرے خاص قرب کے لائق بندے ہیں ○

وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿٨٤﴾ۙ وَاجْعَلْنِيْ

اجْعَلْنِيْ	وَ	فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿٨٤﴾	لِسَانَ صِدْقٍ	لِّيْ	اجْعَلْ	وَ
کردے مجھے	اور	بعد والوں میں	سچ کی زبان (یعنی اچھی شہرت)	میرے لئے	رکھ دے	اور

اور بعد والوں میں میری اچھی شہرت رکھ دے ○ اور مجھے

مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ﴿٨٥﴾ۙ وَاغْفِرْ لِاَبِيْٓ اِنَّهٗ كَانَ

كَانَ	اِنَّهٗ	لِاَبِيْٓ (2)	اغْفِرْ	وَ	مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ﴿٨٥﴾
ہے	بیشک وہ	میرے (عرفی) باپ کو	بخش دے	اور	نعمتوں کے باغ کے وارثوں میں سے

ان میں سے کردے جو چین کے باغوں کے وارث ہیں ○ اور میرے باپ کو بخش دے بیشک وہ

قیامت میں کیا چیز نفع دے گی

مِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿٨٦﴾ۙ وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ ﴿٨٧﴾ۙ يَوْمَ

يَوْمَ	يُبْعَثُوْنَ ﴿٨٧﴾	يَوْمَ	لَا تُخْزِنِيْ (3)	وَ	مِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿٨٦﴾
(جس) دن	لوگ اٹھائے جائیں گے	(جس) دن	تو رسوانہ کرنا مجھے	اور	گمراہوں میں سے

گمراہوں میں سے ہے ○ اور مجھے اس دن رسوانہ کرنا جس دن سب اٹھائے جائیں گے ○ جس دن

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اس مقام پر دو آیات کا ترجمہ ایک ساتھ کیا گیا ہے۔ (1)...... انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام معصوم ہیں، اُن سے گناہ صادر نہیں ہوتے۔ اُن کا استغفار کرنا در اصل اپنے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزی و انکساری کا اظہار ہے اور اس میں امت کو یہ تعلیم دینا مقصود ہے کہ وہ یوں مغفرت طلب کیا کریں۔ (2)...... یہاں بھی باپ سے مراد حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا چچا آزر ہے نیز آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے یہ دعا اس لئے فرمائی تھی کہ چچا نے ایمان لانے کا وعدہ کیا تھا اور جب یہ ظاہر ہو گیا کہ وہ خدا کا دشمن ہے اور اس کا وعدہ جھوٹا تھا تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس سے بیزاری کا اعلان کر دیا۔ (3)...... حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اس دعا میں ←

احوالِ قیامت کا بیان

لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّ لَا بَنُوْنَ ﴿۸۸﴾ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ

لَا يَنْفَعُ	مَالٌ	وَّ	لَا	بَنُوْنَ ﴿۸۸﴾ (1)	اِلَّا	مَنْ	اَتَى	اللّٰهَ
نفع نہ دے گا	مال	اور	نہ	بیٹے	مگر	وہ جو	حاضر ہوگا	اللہ (کے حضور)

نہ مال کام آئے گا اور نہ بیٹے ○ مگر وہ جو اللہ کے حضور

بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿۸۹﴾ وَ اُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۹۰﴾ وَ

بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿۸۹﴾	وَ	اُزْلِفَتِ	الْجَنَّةُ	لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۹۰﴾	وَ
سلامت دل کے ساتھ	اور	قریب لائی جائے گی	جنت	پرہیزگاروں کے	اور

سلامت دل کے ساتھ حاضر ہوگا ○ اور جنت پرہیزگاروں کے قریب لائی جائے گی ○ اور

بُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِلْغٰوِيْنَ ﴿۹۱﴾ وَ قِيْلَ لَهُمْ اَيْنَمَا

بُرِّزَتِ	الْجَحِيْمُ	لِلْغٰوِيْنَ ﴿۹۱﴾	وَ	قِيْلَ	لَهُمْ	اَيْنَمَا
ظاہر کر دی جائے گی	دوزخ	گمراہوں کے لیے	اور	کہا جائے گا	ان سے	کہاں ہیں جن کی

دوزخ گمراہوں کے لیے ظاہر کر دی جائے گی ○ اور ان سے کہا جائے گا: وہ (بت) کہاں ہیں

كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿۹۲﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ

كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿۹۲﴾	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	هَلْ	يَنْصُرُوْنَكُمْ	اَوْ
تم عبادت کرتے تھے	اللہ کے سوا	کیا	وہ مدد کریں گے تمہاری	یا

جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے تھے؟ کیا وہ تمہاری مدد کریں گے یا

يَنْتَصِرُوْنَ ﴿۹۳﴾ فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَ الْغَاوٗنَ ﴿۹۴﴾ وَ

يَنْتَصِرُوْنَ ﴿۹۳﴾	فَكُبْكِبُوْا	فِيْهَا	هُمْ (2)	وَ	الْغَاوٗنَ ﴿۹۴﴾	وَ
وہ بدلہ لے سکتے ہیں	تو اوندھا کر دیا جائے گا	اس (جہنم) میں	انہیں (یعنی بتوں)	اور	گمراہوں (کو)	اور

کیا وہ بدلہ لے سکتے ہیں؟ ○○ تو انہیں[3] اور گمراہوں کو اور ابلیس کے سارے لشکروں کو

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) خوفِ خدا بھی ہے اور لوگوں کی تعلیم بھی تاکہ لوگ روزِ قیامت کی رسوائی سے بچنے کی کوشش کریں اور بارگاہِ الٰہی میں دعا بھی مانگیں۔ 1 ..... کافر و مشرک کا نیک کاموں میں خرچ کیا ہوا مال اور اس کی اولاد قیامت کے دن اس کے کام نہ آئیں گے البتہ مسلمان کا راہِ خدا میں خرچ کیا ہوا مال اور نیک اولاد بروزِ قیامت اس کے کام آئیں گے اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے مسلمان کو اس کے صدقات و خیرات کا ثواب عطا فرمائے گا۔ حدیثِ پاک میں ہے "جب آدمی مر جاتا ہے تو اس کے تین اعمال کے علاوہ باقی عمل منقطع ہو جاتے ہیں۔ (1) صدقۂ جاریہ۔ (2) وہ علم جس سے لوگ نفع اٹھائیں۔ (3) نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔ (مسلم،

جہنم میں گر کر اعتراف گمراہی کا جھگڑا

جُنُوْدُ اِبْلِیْسَ اَجْمَعُوْنَ ﴿٩٥﴾ قَالُوْا وَ هُمْ فِیْهَا

جُنُوْدُ اِبْلِیْسَ اَجْمَعُوْنَ ﴿٩٥﴾ (1)	قَالُوْا	وَ	هُمْ	فِیْهَا
ابلیس کے سارے لشکروں (کو)	وہ (گمراہ) کہیں گے	اور (جبکہ)	وہ	اس (جہنم) میں

جہنم میں اوندھے کر دیا جائے گا ○○ (2) وہ گمراہ کہیں گے اس حال میں کہ وہ اس میں

یَخْتَصِمُوْنَ ﴿٩٦﴾ تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿٩٧﴾ اِذْ

یَخْتَصِمُوْنَ ﴿٩٦﴾	تَاللّٰهِ	اِنْ	كُنَّا	لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿٩٧﴾	اِذْ
باہم جھگڑ رہے ہوں گے	اللہ کی قسم	بیشک	ہم تھے	ضرور کھلی گمراہی میں	جب

باہم جھگڑ رہے ہوں گے ○ خدا کی قسم، بیشک ہم کھلی گمراہی میں تھے ○ جب

نُسَوِّیْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿٩٨﴾ وَ مَاۤ اَضَلَّنَاۤ اِلَّا

نُسَوِّیْكُمْ	بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿٩٨﴾	وَ	مَاۤ اَضَلَّنَاۤ	اِلَّا
ہم برابر قرار دیتے تھے تمہیں	تمام جہانوں کے رب کے	اور	گمراہ نہ کیا ہمیں	مگر

ہم تمہیں تمام جہانوں کے پروردگار کے برابر قرار دیتے تھے ○ اور ہمیں مجرموں نے ہی

الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٩٩﴾ فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِیْنَ ﴿١٠٠﴾ وَ لَا

الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٩٩﴾ (3)	فَمَا	لَنَا	مِنْ شَافِعِیْنَ ﴿١٠٠﴾	وَ	لَا
مجرموں (نے)	تو نہیں	ہمارے لئے	کوئی سفارش کرنے والے	اور	نہ

گمراہ کیا ○ تو اب ہمارے لئے کوئی سفارشی نہیں ○ اور نہ ہی

صَدِیْقٍ حَمِیْمٍ ﴿١٠١﴾ فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ

صَدِیْقٍ حَمِیْمٍ ﴿١٠١﴾ (4)	فَلَوْ	اَنَّ	لَنَا	كَرَّةً	فَنَكُوْنَ
کوئی غم خوار دوست	تو اگر	یہ کہ	ہمارے لئے	ایک بار لوٹ کر جانا (ہوتا)	تو ہم ہو جاتے

کوئی غم خوار دوست ہے ○ تو اگر کسی طرح ہمارے لئے ایک مرتبہ لوٹ کر جانا ہوتا تو ہم

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ص ٨٨٦، الحدیث: ١٤(٦٣١)) 2 ...بت جہنم میں عذاب پانے کے لئے نہیں بلکہ اپنے پجاریوں کو عذاب دینے کے لئے ڈالے جائیں گے۔ 3 ...یہاں دو گول دائرے اس لئے لگائے گئے ہیں کہ اس مقام پر دو آیات کا ترجمہ ایک ساتھ کیا گیا ہے۔

(یہاں سے اِس صفحے کا حاشیہ) 1 ...ابلیس کے لشکروں سے مراد اس کی پیروی کرنے والے ہیں چاہے وہ جن ہوں یا انسان اور بعض مفسرین کے نزدیک اس سے ابلیس کی ذریت مراد ہے۔ 2 ...یہاں دو گول دائرے اس لئے لگائے گئے ہیں کہ اس مقام پر دو آیات کا ترجمہ ایک ساتھ کیا گیا ہے۔ 3 ...مجرموں سے مراد وہ ہیں جنہوں نے بت پرستی کی دعوت دی یا وہ پہلے لوگ مراد ہیں جن کی ان گمراہوں نے پیروی کی یا ان سے ابلیس اور

قوم ابراہیم کا واقعہ عبرت کی نشانی ہے

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٢﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۗ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ

اَكْثَرُهُمْ	مَا كَانَ	وَ	لَاٰيَةً	فِيْ ذٰلِكَ	اِنَّ	مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٢﴾
ان میں اکثر	نہ تھے	اور	ضرور نشانی (ہے)	اس میں	بیشک	ایمان والوں میں سے

مسلمان ہو جاتے ○ بیشک اس بیان میں ضرور نشانی ہے اور ان میں اکثر

مُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٣﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٠٤﴾ كَذَّبَتْ

كَذَّبَتْ	الرَّحِيْمُ ﴿١٠٤﴾	الْعَزِيْزُ	لَهُوَ	رَبَّكَ	اِنَّ	وَ	مُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٣﴾
جھٹلایا	مہربان (ہے)	عزت والا	ضرور وہی	تمہارا رب	بیشک	اور	ایمان والے

ایمان والے نہ تھے ○ اور بیشک تمہارا رب وہی عزت والا مہربان ہے ○ نوح کی قوم نے

حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کو تبلیغ

ع ۵ / ۱۲

قَوْمُ نُوْحِ ِۨالْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٠٥﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ

نُوْحٌ	اَخُوْهُمْ	لَهُمْ	قَالَ	اِذْ	قَوْمُ نُوْحِ ِۨالْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٠٥﴾
نوح (نے)	ان کے (قومی) بھائی	ان سے	کہا	جب	نوح کی قوم (نے) رسولوں (کو)

رسولوں کو جھٹلایا ○ جب ان سے ان کے ہم قوم نوح نے فرمایا:

اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٠٦﴾ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٠٧﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ

اللّٰهَ	فَاتَّقُوا	رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٠٧﴾	لَكُمْ	اِنِّيْ	اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٠٦﴾
اللہ (سے)	تو ڈرو	ایک امانتدار رسول (ہوں)	تمہارے لیے	بیشک میں	کیا تم ڈرتے نہیں

کیا تم ڈرتے نہیں ؟○ بیشک میں تمہارے لیے ایک امانتدار رسول ہوں ○ تو اللہ سے ڈرو

وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٠٨﴾ وَمَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ

اَجْرِيَ	اِنْ	مِنْ اَجْرٍ	عَلَيْهِ	مَا اَسْئَلُكُمْ	وَ	اَطِيْعُوْنِ ﴿١٠٨﴾	وَ
میرا اجر	نہیں	کوئی اجرت	اس (تبلیغ) پر	میں نہیں مانگتا تم سے	اور	اطاعت کرو میری	اور

اور میری اطاعت کرو ○ اور میں اس (تبلیغ) پر تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا۔ میرا اجر

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اس کی ذریت مراد ہے۔ 4 .... بروزِ قیامت کفار کا نہ تو کوئی سفارشی ہوگا اور نہ ہی کوئی غم خوار دوست جبکہ گناہگار مسلمانوں میں سے جس کے لئے اللہ تعالیٰ چاہے گا اس کے لئے شفاعت اور غم خواری کرنے والے دوست ہوں گے۔ حضرت حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں "ایماندار دوست بڑھاؤ کیونکہ وہ روز قیامت شفاعت کریں گے۔ (خازن، الشعراء، تحت الآیۃ: ۱۰۱، ۳/۳۹۱)

اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿١٠٩﴾ؕ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوْنِ ﴿١١٠﴾ؕ

اِلَّا	عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿١٠٩﴾	فَاتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ	اَطِیْعُوْنِ ﴿١١٠﴾
مگر	تمام جہانوں کے رب (کے ذمہ کرم) پر	تو ڈرو	اللّٰه (سے)	اور	اطاعت کرو میری

تو اسی پر ہے جو سارے جہان کا رب ہے ○ تو اللّٰه سے ڈرو اور میری اطاعت کرو ○

قوم کا متکبرانہ جواب

قَالُوْۤا اَنُؤْمِنُ لَكَ وَ اتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ ﴿١١١﴾ؕ

قَالُوْۤا	اَنُؤْمِنُ	لَكَ	وَ	اتَّبَعَكَ	الْاَرْذَلُوْنَ ﴿١١١﴾ (1)
(قوم نے) کہا	کیا ہم ایمان لے آئیں	تم پر	اور (حالانکہ)	پیری کی تیری	گھٹیا لوگوں (نے)

(قوم نے) کہا: کیا ہم تم پر ایمان لے آئیں حالانکہ تمہاری پیروی گھٹیا لوگوں نے کی ہے ○

حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا قوم کو جواب

قَالَ وَ مَا عِلْمِیْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿١١٢﴾ۚ اِنْ حِسَابُهُمْ

قَالَ	وَ	مَا	عِلْمِیْ	بِمَا	كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿١١٢﴾	اِنْ	حِسَابُهُمْ
(نوح نے) فرمایا	اور	نہیں	مجھے علم	(اس) کا جو	وہ کام کرتے تھے	نہیں	ان کا حساب

نوح نے فرمایا: مجھے ان کے کاموں کا علم نہیں ○ ان کا حساب تو

اِلَّا عَلٰی رَبِّیْ لَوْ تَشْعُرُوْنَ ﴿١١٣﴾ۚ وَ مَاۤ اَنَا

اِلَّا	عَلٰی رَبِّیْ	لَوْ	تَشْعُرُوْنَ ﴿١١٣﴾	وَ	مَاۤ	اَنَا
مگر	میرے رب (ہی کے ذمہ) پر	اگر	تم سمجھ رکھتے ہو	اور	نہیں	میں

میرے رب ہی (کے ذمہ) پر ہے اگر تمہیں شعور ہو ○ اور میں

قوم کی حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دھمکی

بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿١١٤﴾ۚ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿١١٥﴾ؕ قَالُوْا لَىٕنْ

بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿١١٤﴾ (2)	اِنْ	اَنَا	اِلَّا	نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿١١٥﴾	قَالُوْا	لَىٕنْ
ایمان والوں کو دور کرنے والا	نہیں	میں	مگر	صاف ڈر سنانے والا	(قوم نے) کہا	ضرور اگر

مسلمانوں کو دور کرنے والا نہیں ○ میں تو صرف صاف صاف ڈر سنانے والا ہوں ○ قوم نے کہا:

(1) .... کمینے اور گھٹیا لوگوں سے ان کی مراد غریب اور پیشہ ور لوگ تھے اور انہیں رذیل اور کمین کہنا کفار کا متکبرانہ فعل تھا ورنہ در حقیقت صنعت اور ردی پیشہ ایسی چیز نہیں جس سے آدمی دین میں ذلیل ہو جائے۔ نیز مومن کو گھٹیا کہنا جائز نہیں خواہ وہ کتنا ہی محتاج و نادار ہو یا وہ کسی بھی نسب کا ہو۔ (2) ..... کفار نے غریب مسلمانوں کو مجلس سے نکال دینے کا مطالبہ کیا جسے حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے تسلیم نہ کیا اور ان پر واضح کر دیا کہ میں تمہارے ایمان کے لالچ میں غریب مسلمانوں کو خود سے دور نہیں کروں گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ غریبوں فقیروں کے ساتھ بیٹھنا اور ان کی دلجوئی کرنا انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام

حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی دعا

لَمْ تَنْتَهِ يٰنُوْحُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ ﴿١١٦﴾ قَالَ

لَمْ تَنْتَهِ	يٰنُوْحُ	لَتَكُوْنَنَّ	مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ ﴿١١٦﴾	قَالَ
تم باز نہ آئے	اے نوح	(تو) ضرور ہو جاؤ گے	سنگسار کئے جانے والوں میں سے	(نوح نے) عرض کی

اے نوح! اگر تم باز نہ آئے تو ضرور تم سنگسار کئے جانے والوں میں سے ہو جاؤ گے ○ نوح نے عرض کی:

رَبِّ اِنَّ قَوْمِيْ كَذَّبُوْنِ ﴿١١٧﴾ فَافْتَحْ

رَبِّ	اِنَّ	قَوْمِيْ	كَذَّبُوْنِ ﴿١١٧﴾ (1)	فَافْتَحْ
اے میرے رب	بیشک	میری قوم	انہوں نے جھٹلایا مجھے	تو تو فیصلہ کر دے

اے میرے رب! بیشک میری قوم نے مجھے جھٹلایا ○ تو مجھ میں

بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَّ نَجِّنِيْ وَمَنْ مَّعِيَ

بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ	فَتْحًا	وَّ	نَجِّنِيْ	وَ	مَنْ	مَّعِيَ
میرے اور ان کے درمیان	(پورا) فیصلہ	اور	نجات دے مجھے	اور	جو	میرے ساتھ (ہیں)

اور ان میں پورا فیصلہ کر دے اور مجھے اور میرے ساتھ والے مسلمانوں کو

حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی مع اہلِ ایمان نجات اور کفار کی ہلاکت

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٨﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٨﴾	فَاَنْجَيْنٰهُ	وَ	مَنْ	مَّعَهٗ
ایمان والوں میں سے	تو ہم نے بچالیا اسے	اور	جو	اس کے ساتھ (تھا)

نجات دے ○ تو ہم نے اسے اور اس کے ساتھ والوں کو

قومِ نوح کا واقعہ عبرت کی نشانی ہے

فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿١١٩﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبٰقِيْنَ ﴿١٢٠﴾ اِنَّ

فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿١١٩﴾	ثُمَّ	اَغْرَقْنَا	بَعْدُ	الْبٰقِيْنَ ﴿١٢٠﴾	اِنَّ
بھری ہوئی کشتی میں	پھر	ہم نے غرق کر دیا	(اس کے) بعد	باقی لوگوں (کو)	بیشک

بھری ہوئی کشتی میں بچالیا ○ پھر اس کے بعد ہم نے باقی لوگوں کو غرق کر دیا ○ بیشک

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کی سنت ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے "(اگر تم مجھے ڈھونڈنا چاہو تو) مجھے اپنے کمزور اور غریب لوگوں میں تلاش کرو کیونکہ تمہیں کمزور اور غریب لوگوں کے سبب رزق دیا جاتا اور تمہاری مدد کی جاتی ہے۔" (ترمذی، ۳/۲۶۸، الحدیث: ۱۷۰۸)

(1)...... یہاں حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے قوم کی ہلاکت کی دعا کا سبب بیان فرمایا ہے کہ انہوں نے اللہ کے کلام کو جھٹلایا اور سچے رسول کی رسالت کو ماننے سے انکار کیا ہے۔

النصف

فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَ مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَ اِنَّ

فِيْ ذٰلِكَ	لَاٰيَةً	وَ	مَا كَانَ	اَكْثَرُهُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۱﴾	وَ	اِنَّ
اس میں	ضرور نشانی (ہے)	اور	نہ تھے	ان میں اکثر	ایمان والے	اور	بیشک

اس میں ضرور نشانی ہے اور ان میں اکثر مسلمان نہ تھے ○ اور بیشک

رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۲۲﴾ كَذَّبَتْ عَادُ ٰنِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۲۳﴾

رَبَّكَ	لَهُوَ	الْعَزِيْزُ	الرَّحِيْمُ ﴿۱۲۲﴾	كَذَّبَتْ	عَادُ ٰنِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ (1)
تمہارا رب	ضرور وہی	عزت والا، غلبے والا	مہربان (ہے)	جھٹلایا	عاد (نے) رسولوں (کو)

تمہارا رب ہی غلبے والا، مہربان ہے ○ عاد نے رسولوں کو جھٹلایا ○

اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ اِنِّيْ

اِذْ	قَالَ	لَهُمْ	اَخُوْهُمْ	هُوْدٌ	اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾	اِنِّيْ
جب	فرمایا	ان سے	ان کے (قومی) بھائی	ہود (نے)	کیا تم ڈرتے نہیں	بیشک میں

جب ان سے ان کے ہم قوم ہود نے فرمایا: کیا تم ڈرتے نہیں ○ بیشک میں

لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۲۵﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ ﴿۱۲۶﴾ وَ

لَكُمْ	رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۲۵﴾	فَاتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ	اَطِيْعُوْنِ ﴿۱۲۶﴾	وَ
تمہارے لئے	ایک امانتدار رسول (ہوں)	تو تم ڈرو	اللہ (سے)	اور	اطاعت کرو میری	اور

تمہارے لیے امانتدار رسول ہوں ○ تو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو ○ اور

مَا اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا

مَا اَسْـَٔلُكُمْ	عَلَيْهِ	مِنْ اَجْرٍ	اِنْ	اَجْرِيَ	اِلَّا
میں نہیں مانگتا تم سے	اس (تبلیغ) پر	کوئی اجرت	نہیں	میرا اجر	مگر

میں تم سے اس (تبلیغ) پر کچھ اجرت نہیں مانگتا، میرا اجر تو اسی پر ہے

وہ اوصاف باری تعالیٰ

حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کو تبلیغ

ع ۶ / ۱۰ / ۱۸

1 ...... عاد ایک شخص کا نام تھا، پھر اس کی اولاد سے ایک قبیلہ کا نام "عاد" پڑ گیا اور اسی قبیلے کی طرف حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مبعوث ہوئے۔

برے اعمال پر قوم کو تنبیہ، خوفِ خدا اور اپنی اطاعت کی تلقین

عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٢٧﴾ اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِيْعٍ اٰيَةً

عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٢٧﴾	اَتَبْنُوْنَ	بِكُلِّ رِيْعٍ	اٰيَةً
تمام جہانوں کے رب (کے ذمہ کرم) پر	کیا تم بناتے ہو	ہر بلند جگہ پر	ایک نشان

جو سارے جہان کا رب ہے ○ کیا تم ہر بلند جگہ پر ایک نشان بناتے ہو

تَعْبَثُوْنَ ﴿١٢٨﴾ وَتَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ﴿١٢٩﴾ وَ

تَعْبَثُوْنَ ﴿١٢٨﴾ (1)	وَ	تَتَّخِذُوْنَ	مَصَانِعَ	لَعَلَّكُمْ	تَخْلُدُوْنَ ﴿١٢٩﴾	وَ
(جہاں راہگیروں کا) مذاق اڑاتے ہو	اور	تم بناتے ہو	مضبوط محل	شاید تم	ہمیشہ رہوگے	اور

(راہگیروں کا) مذاق اڑاتے ہو ○ اور مضبوط محل بناتے ہو اس امید پر کہ تم ہمیشہ رہوگے ○ اور

اِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ ﴿١٣٠﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ

اِذَا	بَطَشْتُمْ	بَطَشْتُمْ	جَبَّارِيْنَ ﴿١٣٠﴾	فَاتَّقُوْا	اللّٰهَ	وَ
جب	تم پکڑتے ہو	(تو) پکڑتے ہو	بڑی بیدردی سے	تو ڈرو	اللہ (سے)	اور

جب کسی کو پکڑتے ہو تو بڑی بیدردی سے پکڑتے ہو ○ تو اللہ سے ڈرو اور

قوم کو انعاماتِ الٰہیہ کی یاددہانی اور عذابِ الٰہی سے ڈرانا

اَطِيْعُوْنِ ﴿١٣١﴾ وَاتَّقُوا الَّذِيْٓ اَمَدَّكُمْ بِمَا

اَطِيْعُوْنِ ﴿١٣١﴾	وَ	اتَّقُوْا	الَّذِيْٓ	اَمَدَّكُمْ	بِمَا
اطاعت کرو میری	اور	ڈرو	(اس سے) جس نے	مدد کی تمہاری	(ان چیزوں) سے جو

میری اطاعت کرو ○ اور اس سے ڈرو جس نے تمہاری ان چیزوں سے مدد کی جو

تَعْلَمُوْنَ ﴿١٣٢﴾ اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ ﴿١٣٣﴾ وَجَنّٰتٍ وَّ

تَعْلَمُوْنَ ﴿١٣٢﴾	اَمَدَّكُمْ	بِاَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ ﴿١٣٣﴾	وَ	جَنّٰتٍ	وَّ
تم جانتے ہو	اس نے مدد کی تمہاری	چوپایوں اور بیٹوں کے ساتھ	اور	باغوں	اور

تمہیں معلوم ہیں ○ اس نے جانوروں اور بیٹوں کے ساتھ تمہاری مدد کی ○ اور باغوں اور

1 ...... یہ لوگ سرِ راہ بلند عمارتیں بناتے، وہاں بیٹھ کر راہ چلنے والوں کو پریشان کرتے اور ان کا مذاق اڑاتے تھے۔ قومِ عاد کی اس روش کے نظارے ہمارے آج کے معاشرے میں بھی بکثرت دیکھے جارہے ہیں، جیسے چوراہوں یا گلیوں میں کھڑے ہو کر گزرنے والوں کو تنگ کرنا، کسی معذور شخص کو آتا دیکھ کر اس کا مذاق اڑانا، راہ چلتی خواتین پر آوازیں کسنا اور ان سے ٹکرانا، راستہ معلوم کرنے والے کو غلط راستہ بتادینا، راستے میں کوڑا کرکٹ پھینک دینا، گلیوں میں گندا پانی چھوڑ دینا، کھدائی کر کے کئی دنوں تک بلاوجہ چھوڑے رکھنا، راستوں میں غیر قانونی تعمیرات کرنا وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت عطا فرمائے۔

عُيُوْنٍ ﴿١٣٤﴾ اِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٣٥﴾

عُيُوْنٍ ﴿١٣٤﴾	اِنِّيْۤ	اَخَافُ	عَلَيْكُمْ	عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٣٥﴾
چشموں (سے)	بیشک میں	خوف کرتا ہوں	تم پر	ایک بڑے دن کے عذاب (کا)

چشموں سے ○ بیشک مجھے تم پر ایک بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے ○

قوم کا جواب

قَالُوْا سَوَآءٌ عَلَيْنَاۤ اَوَعَظْتَ اَمْ لَمْ تَكُنْ

قَالُوْا	سَوَآءٌ	عَلَيْنَاۤ (1)	اَوَعَظْتَ	اَمْ	لَمْ تَكُنْ
(قوم نے) کہا	برابر (ہے)	ہمارے اوپر	کیا تم نصیحت کرو	یا	تم نہ ہو

قوم نے کہا: ہمارے اوپر برابر ہے کہ آپ ہمیں نصیحت کریں یا آپ نصیحت کرنے والوں

مِّنَ الْوٰعِظِيْنَ ﴿١٣٦﴾ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٣٧﴾ وَ

مِّنَ الْوٰعِظِيْنَ ﴿١٣٦﴾	اِنْ	هٰذَاۤ	اِلَّا	خُلُقُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٣٧﴾	وَ
نصیحت کرنے والوں میں سے	نہیں	یہ	مگر	پہلے لوگوں کی عادت، گھڑی ہوئی باتیں	اور

میں سے نہ ہوں ○ وہ تو صرف پہلے لوگوں کی بنائی ہوئی جھوٹی باتیں ہیں ○ اور

قوم عاد کی ہلاکت

مَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿١٣٨﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَهْلَكْنٰهُمْ ؕ اِنَّ

مَا	نَحْنُ	بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿١٣٨﴾	فَكَذَّبُوْهُ	فَاَهْلَكْنٰهُمْ	اِنَّ
نہیں	ہم	عذاب دیئے جانے والے	تو انہوں نے جھٹلایا اسے	تو ہم نے ہلاک کر دیا انہیں	بیشک

ہمیں عذاب نہیں دیا جائے گا ○ تو انہوں نے اسے جھٹلایا تو ہم نے انہیں ہلاک کر دیا، بیشک

اللہ تعالیٰ کی عظمت و شان

فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٣٩﴾ وَاِنَّ

فِيْ ذٰلِكَ	لَاٰيَةً	وَ	مَا كَانَ	اَكْثَرُهُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٣٩﴾	وَ	اِنَّ
اس میں	ضرور نشانی (ہے)	اور	نہ تھے	ان میں اکثر	ایمان والے	اور	بیشک

اس میں ضرور نشانی ہے اور ان میں اکثر مسلمان نہ تھے ○ اور بیشک

1 ...... قوم عاد نے حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نصیحتوں کا جواب یہ دیا کہ ”آپ ہمیں نصیحت کریں یا نہ کریں، ہمارے لئے دونوں چیزیں برابر ہیں، ہم کسی طرح آپ کی نہ بات مانیں گے اور نہ دعوت دین قبول کریں گے۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ کافرانہ روش ہے۔ افسوس کہ فی زمانہ ہمارے معاشرے کی حالت ایسی ہو چکی ہے کہ اگر کسی کو سمجھایا جائے تو وہ ماننے کو تیار نہیں ہوتا اور اگر سمجھانے والا مرتبے میں کم ہو تو جسے سمجھایا جائے وہ اپنی بات پر اڑ جاتا ہے اور دوسرے کی بات ماننا اپنے لئے توہین سمجھتا ہے اور نصیحت کرنے کو اپنی عزت کا مسئلہ بنالیتا ہے۔

حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کو تبلیغ

رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٤٠﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ

ثَمُوْدُ	كَذَّبَتْ	الرَّحِيْمُ ﴿١٤٠﴾	الْعَزِيْزُ	لَهُوَ	رَبَّكَ
ثمود (نے)	جھٹلایا	مہربان (ہے)	عزت والا، غلبے والا	ضرور وہی	تمہارا رب

تمہارا رب ہی غلبے والا مہربان ہے ○ قوم ثمود نے رسولوں کو

الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٤١﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٤٢﴾

اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٤٢﴾	صٰلِحٌ	اَخُوْهُمْ	لَهُمْ	قَالَ	اِذْ	الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٤١﴾
کیا تم ڈرتے نہیں	صالح (نے)	ان کے (قومی) بھائی	ان سے	کہا	جب	رسولوں (کو)

جھٹلایا ○ جب ان سے ان کے ہم قوم صالح نے فرمایا: کیا تم ڈرتے نہیں؟ ○

اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٤٣﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ

وَ	اللّٰهَ	فَاتَّقُوْا	رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٤٣﴾ (1)	لَكُمْ	اِنِّيْ
اور	اللہ (سے)	تو ڈرو	ایک امانتدار رسول (ہوں)	تمہارے لیے	بیشک میں

بیشک میں تمہارے لیے امانتدار رسول ہوں ○ تو اللہ سے ڈرو اور

اَطِيْعُوْنِ ﴿١٤٤﴾ وَمَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ

اَجْرِيَ	اِنْ	مِنْ اَجْرٍ	عَلَيْهِ	مَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ	وَ	اَطِيْعُوْنِ ﴿١٤٤﴾
میرا اجر	نہیں	کوئی اجرت	اس (تبلیغ) پر	میں نہیں مانگتا تم سے	اور	اطاعت کرو میری

میری اطاعت کرو ○ اور میں تم سے اس پر کوئی اجرت نہیں مانگتا، میرا اجر تو

حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کو نصیحت

اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٤٥﴾ اَتُتْرَكُوْنَ فِيْ مَا

فِيْ مَا	اَتُتْرَكُوْنَ	عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٤٥﴾	اِلَّا
(ان نعمتوں) میں جو	کیا تمہیں چھوڑ دیا جائے گا	تمام جہانوں کے رب (کے ذمۂ کرم) پر	مگر

اسی پر ہے جو سارے جہان کا رب ہے ○ کیا تم یہاں (دنیا) کی نعمتوں میں امن و امان کی حالت میں

(1)...... حضراتِ انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام وحی، اسرارِ الٰہیہ اور لوگوں کی عزت، مال آبرو وغیرہ سب کے امین ہوتے ہیں۔ خیانت اور نبوت جمع نہیں ہو سکتیں۔ ہمارے حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اہلِ مکہ بچپن شریف سے محمد امین پکارتے تھے اور اعلانِ نبوت سے پہلے اور بعد میں بھی آپ کے پاس امانتیں رکھتے رہے اور اپنے فیصلے آپ سے کرواتے تھے۔ حدیثِ پاک میں ہے: جسے یہ پسند ہو کہ اللہ تعالٰی اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس سے محبت کریں تو اسے چاہئے کہ سچ بولے اور امانت ادا کرے اور اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے۔ (شعب الایمان، ۲/ ۸۱، الحدیث: ۱۵۵۹)

هٰهُنَآ اٰمِنِيْنَ ﴿۱۴۶﴾ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ﴿۱۴۷﴾ وَّ زُرُوْعٍ وَّ

هٰهُنَآ	اٰمِنِيْنَ ﴿۱۴۶﴾	فِيْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ﴿۱۴۷﴾	وَّ	زُرُوْعٍ	وَّ
یہاں (دنیا میں ہیں)	امن وامان والے (ہوتے ہوئے)	باغوں اور چشموں میں	اور	کھیتوں	اور

چھوڑ دیئے جاؤ گے؟ ○ باغوں اور چشموں میں ○ اور کھیتوں اور

نَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيْمٌ ﴿۱۴۸﴾ وَ تَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ

نَخْلٍ	طَلْعُهَا	هَضِيْمٌ ﴿۱۴۸﴾	وَ	تَنْحِتُوْنَ	مِنَ الْجِبَالِ
کھجوروں (میں)	جن کا شگوفہ	نرم ونازک (ہوتا ہے)	اور	تم تراشتے ہو	پہاڑوں میں سے

کھجوروں میں جن کا شگوفہ نرم ونازک ہوتا ہے ○ اور تم بڑی مہارت دکھاتے ہوئے

بُيُوْتًا فٰرِهِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ ﴿۱۵۰﴾ وَ

بُيُوْتًا	فٰرِهِيْنَ ﴿۱۴۹﴾	فَاتَّقُوْا	اللّٰهَ	وَ	اَطِيْعُوْنِ ﴿۱۵۰﴾	وَ
گھر	بڑی مہارت رکھتے ہوئے	تو ڈرو	اللہ (سے)	اور	اطاعت کرو میری	اور

پہاڑوں میں سے گھر تراشتے ہو ○ تو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو ○ اور

لَا تُطِيْعُوْٓا اَمْرَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۱۵۱﴾ الَّذِيْنَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَ

لَا تُطِيْعُوْٓا	اَمْرَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۱۵۱﴾ [1]	الَّذِيْنَ	يُفْسِدُوْنَ	فِي الْاَرْضِ	وَ
نہ مانو	حد سے بڑھنے والوں کا حکم	وہ لوگ جو	فساد پھیلاتے ہیں	زمین میں	اور

حد سے بڑھنے والوں کے کہنے پر نہ چلو ○ وہ جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں اور

لَا يُصْلِحُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿۱۵۳﴾ مَا

لَا يُصْلِحُوْنَ ﴿۱۵۲﴾	قَالُوْٓا	اِنَّمَآ اَنْتَ	مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿۱۵۳﴾	مَآ
اصلاح نہیں کرتے	(قوم نے) کہا	تم صرف	جادو کے شکار لوگوں میں سے (ہو)	نہیں

اصلاح نہیں کرتے ○ قوم نے کہا: تم ان میں سے ہو جن پر جادو ہوا ہے ○ تم تو

فسادیوں کی اطاعت کرنے کی ممانعت

قوم کا جواب

[1] ..... مُسْرِفِیْن سے مراد مشرکین ہیں یا ان سے مراد وہ نو شخص ہیں جنہوں نے اونٹنی کو قتل کیا تھا۔

اونٹنی سے متعلق قوم کو ہدایت اور تنبیہ

مَاۤ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۚۖ فَاْتِ بِاٰيَةٍ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ (154)

اَنْتَ	اِلَّا	بَشَرٌ	مِّثْلُنَا	فَاْتِ بِاٰيَةٍ	اِنْ	كُنْتَ	مِنَ الصّٰدِقِيْنَ (154)
تم	مگر	ایک آدمی	ہمارے جیسے	تو لے آؤ کوئی نشانی	اگر	تم ہو	سچوں میں سے

ہم جیسے ہی ایک آدمی ہو، اگر تم سچے ہو تو کوئی نشانی لاؤ ○

قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ

قَالَ	هٰذِهٖ	نَاقَةٌ (1)	لَّهَا	شِرْبٌ	وَّ	لَكُمْ
(صالح نے) فرمایا	یہ	اونٹنی (ہے)	(ایک دن) اس کیلئے	پینے کی باری	اور	تمہارے لئے

صالح نے فرمایا: یہ ایک اونٹنی ہے، ایک دن اس کے پینے کی باری ہے اور ایک معیّن دن

شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ (155) وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ

شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ (155)	وَ	لَا تَمَسُّوْهَا	بِسُوْٓءٍ	فَيَاْخُذَكُمْ
ایک معیّن دن کی پینے کی باری (ہے)	اور	تم نہ چھونا اسے	برائی کے ساتھ	(اگر ایسا کیا) تو پکڑ لے گا تمہیں

تمہارے پینے کی باری ہے ○ اور تم اس اونٹنی کو برائی کے ساتھ نہ چھونا ورنہ تمہیں بڑے دن کا

قوم کا اونٹنی کے پاؤں کی رگیں کاٹنا اور ان پر نزولِ عذاب

عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ (156) فَعَقَرُوْهَا فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِيْنَ (157)

عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ (156)	فَعَقَرُوْهَا (2)	فَاَصْبَحُوْا	نٰدِمِيْنَ (157)
بڑے دن کا عذاب	تو انہوں نے پاؤں کی رگیں کاٹ دیں اس کی	تو وہ رہ گئے	پچھتانے والے

عذاب پکڑ لے گا ○ تو انہوں نے اس کے پاؤں کی رگیں کاٹ دیں پھر صبح کو پچھتاتے رہ گئے ○

فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ

فَاَخَذَهُمُ	الْعَذَابُ	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ (3)	لَاٰيَةً	وَ	مَا كَانَ
تو پکڑ لیا انہیں	عذاب (نے)	بیشک	اس میں	ضرور نشانی (ہے)	اور	نہ تھے

تو انہیں عذاب نے پکڑ لیا، بیشک اس میں ضرور نشانی ہے اور ان کے اکثر لوگ

(1)...... یہ اونٹنی قوم کے معجزہ طلب کرنے پر، ان کی خواہش کے مطابق، حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعا سے پتھر سے نکلی تھی۔ اس کا سینہ ساٹھ گز کا تھا، جب اس کے پینے کا دن ہوتا تو وہ وہاں کا تمام پانی پی جاتی اور جب لوگوں کے پینے کا دن ہوتا تو اس دن نہ پیتی۔ (2)...... اونٹنی کے پاؤں کی رگیں کاٹنے والے شخص کا نام قدار تھا اور چونکہ دیگر لوگ اس کے فعل سے راضی تھے اس لئے رگیں کاٹنے کی نسبت سب کی طرف کی گئی اور یہ اپنی سرکشی پر توبہ کرتے ہوئے نادم نہیں ہوئے تھے بلکہ نزولِ عذاب کے خوف سے پچھتا رہے تھے یا عذاب کا معاینہ کرکے نادم ہوئے تھے اور ایسے وقت کی ندامت کا کوئی فائدہ نہیں۔ (3)...... یعنی قومِ ثمود

اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٥٨﴾ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ

اَكْثَرُهُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٥٨﴾	وَ	اِنَّ	رَبَّكَ	لَهُوَ	الْعَزِيْزُ
ان میں اکثر	ایمان والے	اور	بیشک	تمہارا رب	ضرور وہی	عزت والا، غلبے والا

مسلمان نہ تھے ○ اور بیشک تمہارا رب ہی غلبے والا،

الرَّحِيْمُ ﴿١٥٩﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ ِۨالْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٦٠﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ

الرَّحِيْمُ ﴿١٥٩﴾	كَذَّبَتْ	قَوْمُ لُوْطِ ِۨالْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٦٠﴾	اِذْ	قَالَ	لَهُمْ
مہربان (ہے)	جھٹلایا	لوط کی قوم (نے) رسولوں (کو)	جب	فرمایا	ان سے

مہربان ہے ○ لوط کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا ○ جب ان سے ان کے ہم قوم

اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٦١﴾ اِنِّيْ لَكُمْ

اَخُوْهُمْ	لُوْطٌ	اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٦١﴾	اِنِّيْ	لَكُمْ
ان کے (قومی) بھائی	لوط (نے)	کیا تم ڈرتے نہیں	بیشک میں	تمہارے لیے

لوط نے فرمایا: کیا تم نہیں ڈرتے؟ ○ بیشک میں تمہارے لیے

رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٦٢﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ ﴿١٦٣﴾ وَ

رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٦٢﴾	فَاتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ	اَطِيْعُوْنِ ﴿١٦٣﴾	وَ
ایک امانتدار رسول (ہوں)	تو ڈرو	اللہ (سے)	اور	اطاعت کرو میری	اور

امانتدار رسول ہوں ○ تو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو ○ اور

مَا اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا

مَا اَسْـَٔلُكُمْ	عَلَيْهِ	مِنْ اَجْرٍ	اِنْ	اَجْرِيَ	اِلَّا
میں نہیں مانگتا تم سے	اس (تبلیغ) پر	کوئی اجرت	نہیں	میرا اجر	مگر

میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا، میرا اجر تو صرف

حاشیہ: عظمت و شانِ الٰہی — حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کو نصیحت و تبلیغ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) پر آنے والے عذاب میں ضرور عبرت کی نشانی ہے کہ نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی صداقت پر نشانی ظاہر ہو جانے کے بعد بھی کفر پر قائم رہنا نزولِ عذاب کا سبب ہے۔

مردوں سے بدفعلی کرنے پر قوم کو سخت تنبیہ

عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶۴﴾ اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ

عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶۴﴾	اَتَاْتُوْنَ	الذُّكْرَانَ (1)
تمام جہانوں کے رب (کے ذمۂ کرم) پر	کیا تم (برا کام کرنے) آتے ہو	مردوں (کے پاس)

ربُّ العٰلمین کے ذمے ہے ○ کیا تم لوگوں میں سے مردوں سے

مِنَ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶۵﴾ وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ

مِنَ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶۵﴾	وَ	تَذَرُوْنَ	مَا	خَلَقَ	لَكُمْ	رَبُّكُمْ
جہان والوں میں سے	اور	چھوڑتے ہو	(انہیں) جو	بنائیں	تمہارے لیے	تمہارے رب نے

بدفعلی کرتے ہو ○ اور اپنی بیویوں کو چھوڑتے ہو جو تمہارے لیے تمہارے رب نے

قوم کی حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دھمکی اور آپ کا جواب

مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ ﴿۱۶۶﴾ قَالُوْا لَئِنْ

مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ	بَلْ	اَنْتُمْ	قَوْمٌ عٰدُوْنَ ﴿۱۶۶﴾	قَالُوْا	لَئِنْ
تمہاری بیویاں	بلکہ	تم	حد سے بڑھنے والے لوگ (ہو)	انہوں نے کہا	ضرور اگر

بنائی ہیں بلکہ تم لوگ حد سے بڑھنے والے ہو ○ انہوں نے کہا: اے لوط!

لَّمْ تَنْتَهِ یٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِیْنَ ﴿۱۶۷﴾ قَالَ

لَّمْ تَنْتَهِ	یٰلُوْطُ	لَتَكُوْنَنَّ	مِنَ الْمُخْرَجِیْنَ ﴿۱۶۷﴾	قَالَ
تم باز نہ آئے	اے لوط	(تو) ضرور ہو جاؤ گے	نکال دیئے جانے والوں میں سے	(لوط نے) فرمایا

اگر تم باز نہ آئے تو ضرور نکال دیئے جاؤ گے ○ لوط نے فرمایا:

حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعا اور اس کی قبولیت

اِنِّیْ لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِیْنَ ﴿۱۶۸﴾ رَبِّ نَجِّنِیْ

اِنِّیْ	لِعَمَلِكُمْ	مِّنَ الْقَالِیْنَ ﴿۱۶۸﴾	رَبِّ	نَجِّنِیْ
بیشک میں	تمہارے کام سے	شدید نفرت کرنے والوں میں سے (ہوں)	اے میرے رب	بچا کر رکھنا مجھے

میں تمہارے کام سے شدید نفرت کرنے والوں میں سے ہوں ○ اے میرے رب! مجھے اور

(1) ...اس آیت کا ایک معنی یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کیا مخلوق میں ایسے قبیح اور ذلیل فعل کے لئے تمہیں رہ گئے ہو، دنیا جہان کے اور لوگ بھی تو ہیں، انہیں دیکھ کر تمہیں شرمانا چاہئے۔ اور یہ معنی بھی ہو سکتا ہے کہ کثیر عورتیں موجود ہوتے ہوئے بھی تم مردوں کے ساتھ خبیث فعل کے مرتکب ہوتے ہو۔ مروی ہے کہ اس قوم کو یہ خبیث عمل شیطان نے سکھایا تھا۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ "اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس شخص کی طرف رحمت کی نظر نہیں فرمائے گا جو کسی مرد یا عورت کے پچھلے مقام میں وطی کرے۔ (ترمذی، ۲/ ۳۸۸، الحدیث: ۱۱۶۸)

وَ اَهْلِيْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٦٩﴾ فَنَجَّيْنٰهُ وَ

وَ	اَهْلِيْ	مِمَّا	يَعْمَلُوْنَ ﴿١٦٩﴾	فَنَجَّيْنٰهُ	وَ
اور	میرے گھر والوں (کو)	(اس کام) سے جو	وہ لوگ کرتے ہیں	تو ہم نے نجات دی اسے	اور

میرے گھر والوں کو ان کے اعمال سے محفوظ رکھ ○ تو ہم نے اسے

اَهْلَهٗۤ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٧٠﴾ اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ﴿١٧١﴾ ثُمَّ

اَهْلَهٗۤ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٧٠﴾	اِلَّا	عَجُوْزًا (1)	فِي الْغٰبِرِيْنَ ﴿١٧١﴾	ثُمَّ
اس کے سب گھر والوں (کو)	مگر	ایک بڑھیا	(جو) پیچھے رہ جانے والوں میں سے (تھی)	پھر

اور اس کے سب گھر والوں کو نجات بخشی ○ مگر ایک بڑھیا جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھی ○ پھر

دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿١٧٢﴾ وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ

دَمَّرْنَا	الْاٰخَرِيْنَ ﴿١٧٢﴾	وَ	اَمْطَرْنَا	عَلَيْهِمْ	مَّطَرًا (2)	فَسَآءَ
ہم نے ہلاک کر دیا	دوسروں (کو)	اور	ہم نے برسائی	ان پر	ایک بارش	تو کتنی بری (تھی)

ہم نے دوسروں کو ہلاک کر دیا ○ اور ہم نے ان پر ایک خاص بارش برسائی تو

مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿١٧٣﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ

مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿١٧٣﴾	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ	لَاٰيَةً	وَ	مَا كَانَ	اَكْثَرُهُمْ
ڈرائے جانے والوں کی بارش	بیشک	اس میں	ضرور نشانی (ہے)	اور	نہ تھے	ان میں اکثر

ڈرائے جانے والوں کی بارش کتنی بری تھی ○ بیشک اس میں ضرور نشانی ہے اور ان میں اکثر

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٧٤﴾ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٧٥﴾ ع

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٧٤﴾	وَ	اِنَّ	رَبَّكَ	لَهُوَ	الْعَزِيْزُ	الرَّحِيْمُ ﴿١٧٥﴾
ایمان والے	اور	بیشک	تمہارا رب	ضرور وہی	عزت والا، غلبے والا	مہربان (ہے)

مسلمان نہ تھے ○ اور بیشک تمہارا رب ہی غلبے والا، مہربان ہے ○

قوم لوط پر عذاب آیا

قوم لوط کی تباہی نشان عبرت ہے

عظمت وشان الٰہی

ع ١٢

(1) ...یہ بڑھیا حضرت لوط عَلَيْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بیوی تھی، یہ چونکہ اپنی قوم کے فعل پر راضی تھی اور جو گناہ پر راضی ہو وہ بھی گناہ کرنے والے کے حکم میں ہوتا ہے اسی لئے یہ بڑھیا بھی عذاب میں گرفتار ہوئی۔ (2) ...قومِ لوط پر پتھروں کی یا گندھک اور آگ کی خاص بارش برسائی گئی تھی۔

حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ایکہ قوم کو مخلصانہ تبلیغ

كَذَّبَ اَصْحٰبُ لْـَٔيْكَةِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٧٦﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ

كَذَّبَ	اَصْحٰبُ لْـَٔيْكَةِ	الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٧٦﴾	اِذْ	قَالَ	لَهُمْ	شُعَيْبٌ
جھٹلایا	اَیکہ (جنگل) والوں (نے)	رسولوں (کو)	جب	فرمایا	ان سے	شعیب (نے)

اَیکہ (جنگل) والوں نے رسولوں کو جھٹلایا ○ جب ان سے شعیب نے فرمایا:

اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٧٧﴾ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٧٨﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ

اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٧٧﴾	اِنِّيْ	لَكُمْ	رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٧٨﴾	فَاتَّقُوْا	اللّٰهَ	وَ
کیا تم ڈرتے نہیں	بیشک میں	تمہارے لیے	امانتدار رسول (ہوں)	تو ڈرو	اللہ (سے)	اور

کیا تم ڈرتے نہیں ؟ ○ بیشک میں تمہارے لیے امانتدار رسول ہوں ○ تو اللہ سے ڈرو اور

اَطِيْعُوْنِ ﴿١٧٩﴾ وَمَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ

اَطِيْعُوْنِ ﴿١٧٩﴾	وَ	مَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ	عَلَيْهِ	مِنْ اَجْرٍ (1)	اِنْ	اَجْرِيَ
اطاعت کرو میری	اور	میں نہیں مانگتا تم سے	اس (تبلیغ) پر	کوئی اجرت	نہیں	میرا اجر

میری اطاعت کرو ○ اور میں اس (تبلیغ) پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا، میرا اجر تو

ناپ تول پورا کرنے اور اس میں کمی نہ کرنے کی ہدایت

اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٨٠﴾ اَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُوْنُوْا

اِلَّا	عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٨٠﴾	اَوْفُوْا	الْكَيْلَ	وَ	لَا تَكُوْنُوْا
مگر	تمام جہانوں کے رب (کے ذمہ کرم) پر	(اے لوگو) پورا کرو	ناپ	اور	نہ ہو جاؤ

اسی پر ہے جو سارے جہان کا رب ہے ○ (اے لوگو!) ناپ پورا کرو اور ناپ تول کو

مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ ﴿١٨١﴾ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ﴿١٨٢﴾ وَلَا تَبْخَسُوا

مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ ﴿١٨١﴾ (2)	وَزِنُوْا	بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ﴿١٨٢﴾	وَ	لَا تَبْخَسُوْا
گھٹانے والوں میں سے	اور تولو	بالکل درست ترازو سے	اور	کم کرکے نہ دو

گھٹانے والوں میں سے نہ ہو جاؤ ○ اور بالکل درست ترازو سے تولو ○ اور لوگوں کو

(1) ... تمام انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اللہ تعالیٰ کے خوف اور اس کی اطاعت اور عبادت میں اخلاص کا حکم دیتے اور رسالت کی تبلیغ پر کوئی اجرت نہیں لیتے تھے، اس لئے سب نے ہی اجرت لینے کی نفی فرمائی۔ (2)..... ناپ تول میں کمی کرنا، لوگوں کو ان کی چیزیں کم کرکے دینا، رہزنی اور لوٹ مار نیز کھیتیاں برباد کرکے زمین میں فساد پھیلانا ان لوگوں کی عادت تھی اس لئے حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے انہیں ان کاموں سے منع فرمایا اور عذابِ الٰہی سے ڈرایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام صرف عبادات ہی سکھانے نہیں آتے بلکہ معاملات، اخلاقیات اور سیاسیات سب کی صحیح تعلیم بھی ان کے منصبِ نبوت میں داخل ہے۔

الـنَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿١٨٣﴾ۚ وَاتَّقُوا

النَّاسَ	اَشْيَآءَهُمْ	وَ	لَا تَعْثَوْا	فِي الْاَرْضِ	مُفْسِدِيْنَ ﴿١٨٣﴾	وَ	اتَّقُوا
لوگوں (کو)	ان کی چیزیں	اور	نہ پھرو	زمین میں	فساد پھیلاتے ہوئے	اور	ڈرو

ان کی چیزیں کم کر کے نہ دو اور زمین میں فساد پھیلاتے نہ پھرو ○ اور اس سے ڈرو

الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٨٤﴾ؕ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ

الَّذِيْ	خَلَقَكُمْ	وَ	الْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٨٤﴾	قَالُوْٓا	اِنَّمَآ اَنْتَ
(اس سے) جس نے	پیدا کیا تمہیں	اور	پہلی مخلوق (کو)	(قوم نے) کہا	تم صرف

جس نے تمہیں اور پہلی مخلوق کو پیدا کیا ○ قوم نے کہا: (اے شعیب!) تم تو

مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿١٨٥﴾ۙ وَمَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا

مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿١٨٥﴾	وَ	مَآ	اَنْتَ	اِلَّا	بَشَرٌ	مِّثْلُنَا (1)
جادو کے شکار لوگوں میں سے (ہو)	اور	نہیں	تم	مگر	ایک آدمی	ہمارے جیسے

ان میں سے ہو جن پر جادو ہوا ہے ○ تم تو ہمارے جیسے ایک آدمی ہی ہو

وَاِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿١٨٦﴾ۚ فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا

وَ	اِنْ	نَّظُنُّكَ	لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿١٨٦﴾	فَاَسْقِطْ	عَلَيْنَا	كِسَفًا
اور	بیشک	ہم سمجھتے ہیں تجھے	ضرور جھوٹوں میں سے	تو گرا دو	ہم پر	کوئی ٹکڑا

اور بیشک ہم تمہیں جھوٹوں میں سے سمجھتے ہیں ○ تو ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا

مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿١٨٧﴾ؕ قَالَ رَبِّيْٓ

مِّنَ السَّمَآءِ	اِنْ	كُنْتَ	مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿١٨٧﴾	قَالَ	رَبِّيْٓ (2)
آسمان سے (کا)	اگر	تم ہو	سچوں میں سے	(شعیب نے) فرمایا	میرا رب

گرا دو اگر تم سچے ہو ○ شعیب نے فرمایا: میرا رب

قوم کا گستاخانہ جواب

قوم کی طرف سے نزولِ عذاب کا مطالبہ اور حضرت شعیب کا جواب

1 ..... انبیاء عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو اپنے جیسا بشر کہہ کر ان کی تحقیر کرنا کافروں کا عمومی طریقہ رہا ہے۔

2 ..... حضرت شعیب عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے ان لوگوں کا جواب سن کر فرمایا: میرا رب عَزَّوَجَلَّ تمہارے اعمال کو اور جس عذاب کے تم مستحق ہو اسے خوب جانتا ہے، وہ اگر چاہے گا تو آسمان کا کوئی ٹکڑا تم پر گرا دے گا یا تم پر کوئی اور عذاب نازل کرنا اس کی مشیت میں ہو گا تو وہ تم پر عذاب نازل فرما دے گا۔

قومِ شعیب کا جھٹلانا اور ان پر عذاب آنا

اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٨٨﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ

فَاَخَذَهُمْ	فَكَذَّبُوْهُ	تَعْمَلُوْنَ ﴿١٨٨﴾	بِمَا	اَعْلَمُ
تو پکڑ لیا انہیں	تو انہوں نے جھٹلایا اسے	تم عمل کرتے ہو	(اس) کو جو	خوب جانتا ہے

تمہارے اعمال کو خوب جانتا ہے ○ تو انہوں نے اسے جھٹلایا تو انہیں شامیانے والے

قومِ شعیب کا واقعہ عبرت کی نشانی ہے

عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٨٩﴾ اِنَّ

اِنَّ	عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٨٩﴾	كَانَ	اِنَّهٗ	عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ (1)
بیشک	بڑے دن کا عذاب	تھا	بیشک وہ	شامیانے والے دن کے عذاب (نے)

دن کے عذاب نے پکڑ لیا بیشک وہ بڑے دن کا عذاب تھا ○ بیشک

اللہ تعالیٰ کی عظمت و شان

فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٩٠﴾ وَ

وَ	مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٩٠﴾	اَكْثَرُهُمْ	مَا كَانَ	وَ	لَاٰيَةً	فِيْ ذٰلِكَ
اور	ایمان والے	ان میں اکثر	نہ تھے	اور	ضرور نشانی (ہے)	اس میں

اس میں ضرور نشانی ہے اور ان کے اکثر لوگ مسلمان نہ تھے ○ اور

ع ١٠ / ١٦ / ١٤

قرآن مجید کا تعارف

اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٩١﴾ ع وَاِنَّهٗ

اِنَّهٗ	وَ	الرَّحِيْمُ ﴿١٩١﴾	الْعَزِيْزُ	لَهُوَ	رَبَّكَ	اِنَّ
بیشک وہ (قرآن)	اور	مہربان (ہے)	عزت والا، غلبے والا	ضرور وہی	تمہارا رب	بیشک

بیشک تمہارا رب ہی غلبے والا، مہربان ہے ○ اور بیشک یہ قرآن

لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٩٢﴾ ؕ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ﴿١٩٣﴾ لا عَلٰى قَلْبِكَ

عَلٰى قَلْبِكَ	الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ﴿١٩٣﴾ (2)	نَزَلَ بِهِ	لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٩٢﴾
تمہارے دل پر	روح الامین (نے)	اتارا ہے اسے	ضرور تمام جہانوں کے رب کا اتارا ہوا (ہے)

ربُّ العالمین کا اتارا ہوا ہے ○ اسے روحُ الامین لے کر نازل ہوئے ○ تمہارے دل پر

(1) . . اس عذاب کی صورت یہ ہوئی کہ انہیں شدید گرمی پہنچی، ہوا بند ہوئی اور سات دن گرمی کے عذاب میں گرفتار رہے۔ تہ خانوں میں جاتے وہاں اور زیادہ گرمی پاتے۔ اس کے بعد ایک بادل آیا سب اس کے نیچے آ کے جمع ہوگئے تو اس سے آگ برسی اور سب جل گئے۔ (2) . . . حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو "روح" اس لئے کہا گیا کہ جس طرح روح بدن کی زندگی کا سبب ہوتی ہے اسی طرح حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مکلف لوگوں کے دلوں کی زندگی کا سبب ہیں کیونکہ یہ وحی لے کر نازل ہوتے ہیں جس سے جہالت کے سبب مردہ دل علم و معرفت پا کر زندہ ہوتے ہیں اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو امین اس لئے

لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿١٩٤﴾ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ﴿١٩٥﴾ وَ اِنَّهٗ

اِنَّهٗ	وَ	بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ﴿١٩٥﴾	مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿١٩٤﴾	لِتَكُوْنَ
بیشک وہ (یعنی اس کا ذکر)	اور	روشن عربی زبان میں	ڈر سنانے والوں میں سے	تاکہ تم ہو جاؤ

تاکہ تم ڈر سنانے والوں میں سے ہو جاؤ ○ روشن عربی زبان میں ○ اور بیشک

لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٩٦﴾ اَوَ لَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً اَنْ

اَنْ	اٰيَةً	لَّهُمْ	اَوَلَمْ يَكُنْ	لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٩٦﴾
(یہ بات) کہ	نشانی	ان کے لیے	اور کیا نہ تھی	ضرور پہلی کتابوں میں (موجود) ہے

اس کا ذکر پہلی کتابوں میں موجود ہے ○ اور کیا یہ بات ان کے لیے نشانی نہ تھی کہ

يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿١٩٧﴾ وَ لَوْ نَزَّلْنٰهُ

نَزَّلْنٰهُ	لَوْ	وَ	عُلَمٰٓؤُا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿١٩٧﴾	يَّعْلَمَهٗ
ہم اتارتے اس (قرآن) کو	اگر	اور	بنی اسرائیل کے علماء	جانتے ہیں اس (نبی) کو

اس نبی کو بنی اسرائیل کے علماء جانتے ہیں ○ اور اگر ہم اسے

عَلٰى بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ ﴿١٩٨﴾ فَقَرَاَهٗ عَلَيْهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ

بِهٖ	مَّا كَانُوْا	عَلَيْهِمْ	فَقَرَاَهٗ	عَلٰى بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ ﴿١٩٨﴾
اس پر	(تب بھی) وہ نہ تھے	ان پر (کے سامنے)	پھر وہ پڑھتا اسے	غیر عربیوں میں سے کسی پر

کسی غیر عربی شخص پر اتارتے ○ پھر وہ ان کے سامنے قرآن کو پڑھتا جب بھی وہ اس پر

مُؤْمِنِيْنَ ﴿١٩٩﴾ كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٢٠٠﴾

فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٢٠٠﴾	سَلَكْنٰهُ	كَذٰلِكَ	مُؤْمِنِيْنَ ﴿١٩٩﴾ (1)
مجرموں کے دلوں میں	ہم نے داخل کر دیا اس (جھٹلانے) کو	اسی طرح	ایمان لانے والے

ایمان لانے والے نہ تھے ○ یونہی ہم نے مجرموں کے دلوں میں اس قرآن کے جھٹلانے کو داخل کر دیا ہے ○

نبی کریم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی صداقت کی ایک دلیل

انکارِ قرآن میں کفار کا حال

ازلی کفار کا حال

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کی امانت لے کر انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تک آپ ہی پہنچاتے تھے۔

1 ...... کفارِ مکہ کے کفر و انکار کا ایک بنیادی سبب ان کا عناد تھا اس لئے وہ کسی طرح بھی قرآنِ مجید کو ماننے پر تیار نہ تھے۔ عناد، قبولِ حق کی راہ میں بہت بڑی رکاوٹ ہے کیونکہ جس کے دل میں عناد بھرا ہوا سے کتنے ہی تسلی بخش جوابات دیدیں اور دلائل پیش کر دیں، وہ قبول نہیں کرے گا۔ دنیاوی زندگی میں بھی عناد کا رویہ نقصان دہ ہے۔

کفارِ مکہ کو وعید عذاب

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٢٠١﴾

لَا يُؤْمِنُوْنَ	بِهٖ	حَتّٰى	يَرَوُا	الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٢٠١﴾
وہ ایمان نہ لائیں گے	اس پر	یہاں تک کہ	وہ دیکھ لیں	دردناک عذاب

وہ اس پر ایمان نہ لائیں گے یہاں تک کہ دردناک عذاب دیکھ لیں ○

فَيَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٠٢﴾ فَيَقُوْلُوْا هَلْ

فَيَاْتِيَهُمْ	بَغْتَةً	وَّ	هُمْ	لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٠٢﴾	فَيَقُوْلُوْا	هَلْ
تو وہ (عذاب) آجائے گا ان پر	اچانک	اور	وہ	انہیں خبر نہ ہوگی	پھر وہ کہیں گے	کیا

تو وہ (عذاب) اچانک ان پر آجائے گا اور انہیں خبر (بھی) نہ ہوگی ○ پھر کہیں گے: کیا

نزولِ عذاب کی جلدی مچانے والوں کو تنبیہ

نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ﴿٢٠٣﴾ اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿٢٠٤﴾ اَفَرَءَيْتَ اِنْ

نَحْنُ	مُنْظَرُوْنَ ﴿٢٠٣﴾	اَفَبِعَذَابِنَا	يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿٢٠٤﴾	اَفَرَءَيْتَ	اِنْ
ہم	مہلت دیئے جائیں گے	تو کیا ہمارے عذاب کو	وہ جلدی مانگتے ہیں	بھلا دیکھو	اگر

ہمیں کچھ مہلت ملے گی؟○ تو کیا ہمارے عذاب کو جلدی مانگتے ہیں؟○ بھلا دیکھو تو کہ اگر

مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِيْنَ ﴿٢٠٥﴾ ثُمَّ جَآءَهُمْ مَّا

مَّتَّعْنٰهُمْ	سِنِيْنَ ﴿٢٠٥﴾	ثُمَّ	جَآءَهُمْ	مَّا
ہم فائدہ اٹھانے دیں انہیں	کچھ سال	پھر	آجائے ان پر	(وہ عذاب) جس کا

ہم کچھ سال انہیں فائدہ اٹھانے دیں ○ پھر ان پر وہ (عذاب) آجائے جس کا

كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿٢٠٦﴾ مَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يُمَتَّعُوْنَ ﴿٢٠٧﴾

كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿٢٠٦﴾	مَآ	اَغْنٰى	عَنْهُمْ	مَّا	كَانُوْا يُمَتَّعُوْنَ ﴿٢٠٧﴾ (1)
ان سے وعدہ کیا گیا تھا	(تو) کیا	کام آئے گا	ان سے (کے)	وہ جس سے	انہیں فائدہ اٹھانے دیا گیا تھا

ان سے وعدہ کیا گیا تھا ○ تو کیا وہ سامان ان کے کام آئے گا جس سے انہیں فائدہ اٹھانے (کا موقع) دیا گیا تھا ○

1 ...... یعنی دنیا کی طویل زندگی اور عیش و عشرت کی بہتات کفر سے نہ تو عذابِ الٰہی دور کر سکے گی اور نہ ہی اس کی شدت میں کوئی کمی کر سکے گی۔ ان آیات میں ان مسلمانوں کے لئے بھی عبرت ہے جو دنیا کی آسائشوں کے حصول میں مگن ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت، اس کی یاد اور اس کے ذکر سے غافل ہیں۔ انہیں بھی ڈر جانا چاہئے کہ کہیں یہ چیز ان کی آخرت تباہ نہ کر دے۔ حدیثِ پاک میں ہے "جو شخص اپنی دنیا سے محبت کرتا ہے وہ اپنی آخرت کو نقصان پہنچاتا ہے اور جو اپنی آخرت سے محبت کرتا ہے وہ اپنی دنیا کو نقصان پہنچاتا ہے لہٰذا فنا ہونے والی پر باقی رہنے والی کو ترجیح دو۔" (مسند امام احمد، ۷ / ۱۶۵، الحدیث: ۱۹۷۱۷)

وَمَاۤ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا لَهَا مُنْذِرُوْنَ ﴿۲۰۸﴾

مُنْذِرُوْنَ ﴿۲۰۸﴾	لَهَا	اِلَّا	مِنْ قَرْيَةٍ	مَاۤ اَهْلَكْنَا	وَ
ڈرسنانے والے (تھے)	اس کے لئے	مگر	کوئی بستی	ہم نے ہلاک نہیں کی	اور

اور ہم نے جو بستی بھی ہلاک کی اس کیلئے ڈرسنانے والے تھے ○

ذِكْرٰى ۛ وَمَا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۲۰۹﴾ وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ

مَا تَنَزَّلَتْ بِهِ	وَ	ظٰلِمِيْنَ ﴿۲۰۹﴾	مَا كُنَّا	وَ	ذِكْرٰى
لے کر نہیں اترے اسے	اور	ظلم کرنے والے	ہم نہ تھے	اور	نصیحت کرنے (کے لیے)

نصیحت کرنے کے لیے اور ہم ظالم نہ تھے ○ اور اس قرآن کو لے کر

الشَّيٰطِيْنُ ﴿۲۱۰﴾ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۲۱۱﴾

مَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۲۱۱﴾	وَ	لَهُمْ	مَا يَنْۢبَغِيْ	وَ	الشَّيٰطِيْنُ ﴿۲۱۰﴾
نہ وہ (اس کی) طاقت رکھتے تھے	اور	ان کو	(قرآن لانے کی) لیاقت نہ تھی	اور	شیاطین

شیطان نہ اترے ○ اور نہ ہی وہ اس قابل تھے اور نہ وہ (اس کی) طاقت رکھتے ہیں ○

اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ ﴿۲۱۲﴾ فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ

مَعَ اللّٰهِ	فَلَا تَدْعُ (2)	لَمَعْزُوْلُوْنَ ﴿۲۱۲﴾ (1)	عَنِ السَّمْعِ	اِنَّهُمْ
اللہ کے ساتھ	تو تم عبادت نہ کرنا	ضرور دور کردیئے گئے ہیں	سننے سے	بیشک وہ

وہ تو سننے کی جگہ سے دور کردیئے گئے ہیں ○ تو اللہ کے سوا کسی دوسرے معبود کی

اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ﴿۲۱۳﴾ وَاَنْذِرْ

اَنْذِرْ	وَ	مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ﴿۲۱۳﴾	فَتَكُوْنَ	اِلٰهًا اٰخَرَ
(اے حبیب) تم ڈراؤ	اور	عذاب والوں میں سے	(اگر ایسا کیا) تو تو ہو جائے گا	دوسرے معبود (کی)

عبادت نہ کرنا ورنہ تو عذاب والوں میں سے ہو جائے گا ○ اور اے محبوب!

نزولِ عذاب کا سبب اور اس کا مقصد

قرآن پر شیاطین کو دسترس نہیں

غیرُ اللہ کی عبادت پر نزولِ عذاب کی وعید

قریبی رشتہ داروں کو ڈر سنانے کا حکم

1 ......اس سے مراد یہ ہے کہ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف جو وحی ہوتی ہے، اسے اللہ تعالیٰ نے محفوظ کردیا ہے۔ جب تک کہ فرشتہ اسے نبی تک پہنچا نہ دے اس سے پہلے شیاطین اس کو نہیں سن سکتے۔

2 ......اس آیت میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے خطاب کے ذریعے آپ کی امت کو حکم دیا گیا کہ جب تم نے کافروں کا حال جان لیا تو تم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے معبود کی عبادت نہ کرنا ورنہ تم بھی عذاب پانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

اہلِ ایمان پر شفقت و رحمت کی تاکید

عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ﴿٢١٤﴾ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ

عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ﴿٢١٤﴾ (1)	وَ	اخْفِضْ	جَنَاحَكَ	لِمَنِ
اپنے قریبی رشتہ داروں (کو)	اور	جھکاؤ، بچھاؤ	اپنی (رحمت کا) بازو	(اس) کے لیے جس نے

اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ ○ اور اپنے پیروکار مسلمانوں کے لیے

نافرمانوں سے بیزاری کے اظہار کا حکم

اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢١٥﴾ فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ

اتَّبَعَكَ	مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢١٥﴾	فَاِنْ	عَصَوْكَ	فَقُلْ
پیروی کی تمہاری	ایمان والوں میں سے	پھر اگر	وہ نافرمانی کریں تمہاری	تو تم کہہ دو

اپنی رحمت کا بازو بچھاؤ ○ پھر اگر وہ تمہارا حکم نہ مانیں تو فرمادو

اللہ پر بھروسہ کرنے کی تعلیم اور شانِ الٰہی

اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٢١٦﴾ وَتَوَكَّلْ

اِنِّيْ	بَرِيْٓءٌ	مِّمَّا	تَعْمَلُوْنَ ﴿٢١٦﴾	وَ	تَوَكَّلْ (2)
بیشک میں	بری، بیزار (ہوں)	(اس) سے جو	تم عمل کرتے ہو	اور	تم بھروسہ کرو

میں تمہارے اعمال سے بیزار ہوں ○ اور اس پر بھروسہ کرو

عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿٢١٧﴾ الَّذِيْ يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿٢١٨﴾ وَ

عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿٢١٧﴾	الَّذِيْ	يَرٰىكَ	حِيْنَ	تَقُوْمُ ﴿٢١٨﴾	وَ
عزت والے، رحم فرمانے والے پر	جو	دیکھتا ہے تمہیں	جب	تم کھڑے ہوتے ہو	اور

جو عزت والا، رحم فرمانے والا ہے ○ جو تمہیں دیکھتا ہے جب تم کھڑے ہوتے ہو ○ اور

تَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ ﴿٢١٩﴾ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٢٢٠﴾

تَقَلُّبَكَ	فِي السّٰجِدِيْنَ ﴿٢١٩﴾	اِنَّهٗ	هُوَ	السَّمِيْعُ	الْعَلِيْمُ ﴿٢٢٠﴾
تمہارے دورہ کرنے (کو)	نمازیوں میں	بیشک وہ	وہی	سننے والا	جاننے والا (ہے)

نمازیوں میں تمہارے دورہ فرمانے کو (دیکھتا ہے۔) ○ بیشک وہی سننے والا جاننے والا ہے ○

1 ...ابتداء میں دینِ اسلام کی دعوت پوشیدہ طور پر جاری تھی، پھر اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حکم دیا کہ قریبی رشتہ داروں کو اسلام کی تبلیغ کریں۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قریبی رشتہ دار بنی ہاشم اور بنی مطلب ہیں۔ انہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اعلانیہ عذابِ الٰہی سے ڈرایا اور خدا کا خوف دلایا۔ 2 ......توکل کا معنی یہ ہے کہ آدمی اپنا کام اس کے سپرد کر دے جو اس کے کام کا حقیقی مالک اور اسے نفع و نقصان پہنچانے پر حقیقتاً قادر ہے اور وہ حقیقت میں صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

شیاطین کس پر اترتے ہیں؟

هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ﴿٢٢١﴾ تَنَزَّلُ

هَلْ	اُنَبِّئُكُمْ	عَلٰى مَنْ	تَنَزَّلُ	الشَّيٰطِيْنُ ﴿٢٢١﴾	تَنَزَّلُ
کیا	میں بتادوں تمہیں	کس پر	اترتے ہیں	شیاطین	وہ اترتے ہیں

کیا میں تمہیں بتادوں کہ شیطان کس پر اترتے ہیں؟ ○ شیطان

عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ﴿٢٢٢﴾ يُّلْقُوْنَ السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ

عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ﴿٢٢٢﴾	يُّلْقُوْنَ	السَّمْعَ	وَ	اَكْثَرُهُمْ
ہر بڑے بہتان باندھنے والے، گناہگار پر	وہ (ان پر) ڈالتے ہیں	(اپنی) سنی ہوئی باتیں	اور	ان میں اکثر

بڑے بہتان باندھنے والے، گناہگار پر اترتے ہیں ○ شیطان اپنی سنی ہوئی باتیں (ان پر) ڈالتے ہیں اور ان میں اکثر

شاعروں کا حال

كٰذِبُوْنَ ﴿٢٢٣﴾ وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ﴿٢٢٤﴾ اَلَمْ تَرَ

كٰذِبُوْنَ ﴿٢٢٣﴾	وَ	الشُّعَرَآءُ (1)	يَتَّبِعُهُمُ	الْغَاوٗنَ ﴿٢٢٤﴾	اَلَمْ تَرَ
جھوٹے (ہیں)	اور	شاعر	پیروی کرتے ہیں ان کی	گمراہ لوگ	کیا تم نے نہ دیکھا

جھوٹے ہیں ○ اور شاعروں کی پیروی تو گمراہ لوگ کرتے ہیں ○ کیا تم نے نہ دیکھا

اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ﴿٢٢٥﴾ وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ ﴿٢٢٦﴾

اَنَّهُمْ	فِيْ كُلِّ وَادٍ	يَّهِيْمُوْنَ ﴿٢٢٥﴾	وَ	اَنَّهُمْ	يَقُوْلُوْنَ	مَا	لَا يَفْعَلُوْنَ ﴿٢٢٦﴾
کہ وہ	ہر وادی میں	بھٹکتے پھرتے ہیں	اور	یہ کہ وہ	کہتے ہیں	جو	وہ نہیں کرتے

کہ شاعر ہر وادی میں بھٹکتے پھرتے ہیں ○ اور یہ کہ وہ ایسی بات کہتے ہیں جو کرتے نہیں ○

مسلمان شاعروں کے اچھے کلام مذموم نہیں

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا

اِلَّا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	وَ	ذَكَرُوا
مگر	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے	اچھے، نیک	اور	انہوں نے یاد کیا

مگر وہ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے اعمال کئے اور اللہ کو

1 ...... کفار کے کچھ شاعر رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خلاف شعر بناتے اور یہ کہتے تھے کہ جیسا محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کہتے ہیں ایسا ہم بھی کہہ لیتے ہیں اور اُن کی قوم کے گمراہ لوگ اُن سے ان اشعار کو نقل کرتے تھے۔ چنانچہ ان آیات میں ان لوگوں کی مذمت فرمائی گئی ہے اور اس سے واضح ہوا کہ شاعروں کا جھوٹے اور باطل اشعار لکھنا، انہیں پڑھنا، دوسروں کو سنانا اور انہیں معاشرے میں رائج کرنا گمراہ لوگوں کا کام ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: ''اگر تم میں سے کسی شخص کا پیٹ پیپ سے بھر جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ (مذموم) شعروں سے بھرا ہوا ہو۔ (بخاری، ۴/۱۴۲، الحدیث: ۶۱۵۴)

اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّ انْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا ؕ

اللّٰهَ	كَثِيْرًا	وَّ	انْتَصَرُوْا	مِنْۢ بَعْدِ	مَا	ظُلِمُوْا[1]
اللہ (کو)	کثرت (سے)	اور	بدلہ لیا	(اس کے) بعد	کہ	ان پر ظلم کیا گیا

کثرت سے یاد کیا اور مظلوم ہونے کے بعد بدلہ لیا

وَ سَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْۤا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ۟﴿۲۲۷﴾ ع

وَ	سَيَعْلَمُ	الَّذِيْنَ	ظَلَمُوْۤا	اَيَّ مُنْقَلَبٍ	يَّنْقَلِبُوْنَ ﴿۲۲۷﴾
اور	عنقریب جان لیں گے	وہ لوگ جنہوں نے	ظلم کیا	کس کروٹ (پر)	وہ پلٹا کھائیں گے

اور عنقریب ظالم جان لیں گے کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے ○

ع ۱۱ / ۳۶ / ۱۵

آیات: 93 | رکوع: 07

سُوْرَةُ النَّمْل مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اوصافِ قرآن

طٰسٓ قف تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَ كِتَابٍ مُّبِيْنٍ ۟ۙ﴿۱﴾ هُدًى وَّ بُشْرٰى

طٰسٓ	تِلْكَ	اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَ كِتَابٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱﴾	هُدًى	وَّ	بُشْرٰى
حروفِ مقطعات	یہ	قرآن اور روشن کتاب کی آیتیں (ہیں)	ہدایت	اور	خوشخبری

طٰسٓ، یہ قرآن اور روشن کتاب کی آیتیں ہیں ○ ایمان والوں کیلئے ہدایت

[1] ......اس آیت میں مسلمان شاعروں کا استثناء فرمایا گیا کیونکہ ان کے کلام میں کافر شاعروں کی طرح مذموم باتیں نہیں ہوتیں بلکہ وہ اشعار کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی حمد، حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نعت، دینِ اسلام کی تعریف، وعظ و نصیحت اور کفار کی بد گوئیوں کا جواب لکھتے ہیں اور اس پر اجر و ثواب پاتے ہیں۔ یاد رہے کہ اشعار فی نفسہٖ برے نہیں کیونکہ وہ ایک کلام ہے، اگر اشعار اچھے ہیں تو وہ اچھا کلام ہے اور برے اشعار ہیں تو وہ برا کلام ہے، جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: "شعر ایک کلام ہے، اچھے اشعار اچھے کلام کی طرح ہیں اور برے اشعار برے کلام کی طرح ہیں۔ (سنن الکبریٰ للبیہقی، ۵ / ۱۱۰، الحدیث: ۹۱۸۱)

کامل ایمان والوں کے تین اوصاف

لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢﴾ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ

لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢﴾	الَّذِيْنَ	يُقِيْمُوْنَ	الصَّلٰوةَ	وَ	يُؤْتُوْنَ	الزَّكٰوةَ	وَ	هُمْ
ایمان والوں کیلئے	وہ لوگ جو	قائم رکھتے ہیں	نماز	اور	دیتے ہیں	زکوٰۃ	اور	وہ

اور خوشخبری ہے ○ وہ جو نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہ

آخرت پر ایمان نہ لانے والوں کا حال و انجام

بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿٣﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ

بِالْاٰخِرَةِ	هُمْ	يُوْقِنُوْنَ ﴿٣﴾	اِنَّ	الَّذِيْنَ	لَا يُؤْمِنُوْنَ	بِالْاٰخِرَةِ
آخرت پر	وہ	یقین رکھتے ہیں	بیشک	وہ لوگ جو	ایمان نہیں لاتے	آخرت پر

آخرت پر یقین رکھتے ہیں ○ بیشک وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے

زَيَّنَّا لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿٤﴾ اُولٰٓىِٕكَ

زَيَّنَّا	لَهُمْ	اَعْمَالَهُمْ	فَهُمْ	يَعْمَهُوْنَ ﴿٤﴾	اُولٰٓىِٕكَ
ہم نے خوشنما بنادیئے ہیں	ان کے لیے	ان کے اعمال	تو وہ	بھٹک رہے ہیں	یہی

ہم نے ان کے برے اعمال ان کی نگاہ میں خوشنما بنادیئے ہیں تو وہ بھٹک رہے ہیں ○ یہی وہ لوگ ہیں

الَّذِيْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ

الَّذِيْنَ	لَهُمْ	سُوْٓءُ الْعَذَابِ	وَ	هُمْ	فِي الْاٰخِرَةِ	هُمُ
وہ لوگ ہیں جو	ان کے لیے	برا عذاب (ہے)	اور	وہ	آخرت میں	وہی

جن کے لیے برا عذاب ہے اور یہی آخرت میں

حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کو بارگاہِ الٰہی سے تعلیمِ قرآن

الْاَخْسَرُوْنَ ﴿٥﴾ وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ

الْاَخْسَرُوْنَ ﴿٥﴾	وَ	اِنَّكَ	لَتُلَقَّى (1)	الْقُرْاٰنَ
سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے (ہیں)	اور	بیشک تجھے	ضرور سکھایا جاتا ہے	قرآن

سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے ہیں ○ اور (اے محبوب!) بیشک آپ کو قرآن سکھایا جاتا ہے

(1) ..... اس آیت میں بیان ہوا کہ حضورِ اقدس صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کو علم و حکمت والے رب تعالیٰ کی طرف سے قرآن سکھایا جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت جبریل عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے استاد نہیں بلکہ آپ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے قرآن اللہ تعالیٰ سے سیکھا ہے جبکہ حضرت جبریل عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام خادم اور قاصد بن کر تشریف لاتے رہے۔ یہ بھی پتہ لگا کہ حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی طرح قرآن کوئی نہیں سمجھ سکتا کیوں کہ سب لوگ مخلوق سے قرآن سیکھتے ہیں اور حضور انور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے خالق سے سیکھا ہے۔

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اپنی زوجہ کو تسلی

کوہِ طور پر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ندائے الٰہی

مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ۝٦ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖۤ اِنِّيْۤ

اِنِّيْۤ	لِاَهْلِهٖۤ [1]	مُوْسٰى	قَالَ	اِذْ	مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ۝٦
بیشک میں	اپنی گھر والی سے	موسیٰ (نے)	کہا	جب	حکمت والے، علم والے کی طرف سے

حکمت والے، علم والے کی طرف سے ○ (یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی گھر والی سے کہا: میں نے

اٰنَسْتُ نَارًا ؕ سَاٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ

اَوْ	سَاٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ	نَارًا	اٰنَسْتُ
یا	عنقریب میں لاتا ہوں تمہارے پاس اس سے کوئی خبر	آگ	میں نے دیکھی ہے

ایک آگ دیکھی ہے (تو میں جاتا ہوں اور) عنقریب میں تمہارے پاس اس کی کوئی خبر لاتا ہوں یا

اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ۝٧ فَلَمَّا

فَلَمَّا	تَصْطَلُوْنَ ۝٧	لَعَلَّكُمْ	اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ
پھر جب	گرمی حاصل کرو	تاکہ تم	میں لاؤں گا تمہارے پاس کوئی چمکتی ہوئی چنگاری

کوئی چمکتی ہوئی چنگاری لاؤں گا تاکہ تم گرمی حاصل کرو ○ پھر جب

جَآءَهَا نُوْدِيَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ

فِي النَّارِ [2]	مَنْ	بُوْرِكَ	اَنْۢ	نُوْدِيَ	جَآءَهَا
آگ (کی جلوہ گاہ) میں (ہے)	(موسیٰ کو) جو	برکت دی گئی	کہ	(تو) ندا دی گئی	وہ آیا اس کے پاس

موسیٰ آگ کے پاس آئے تو (انہیں) ندا کی گئی کہ اُس (موسیٰ) کو جو اس آگ کی جلوہ گاہ میں ہے

وَ مَنْ حَوْلَهَا ؕ وَ سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٨

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٨	سُبْحٰنَ اللّٰهِ	وَ	حَوْلَهَا	مَنْ	وَ
(جو) تمام جہانوں کا رب (ہے)	اللہ پاک ہے	اور	اس (آگ) کے آس پاس (ہیں)	جو (فرشتے)	اور

اور جو اس (آگ) کے آس پاس (فرشتے) ہیں انہیں برکت دی گئی اور اللہ پاک ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے ○

[1]......اس واقعہ کا خلاصہ یہ ہے کہ مدین سے مصر کی طرف سفر کے دوران حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام راستہ بھول گئے اور رات آگئی، یہ سردیوں کا موسم تھا، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دور سے آگ کا شعلہ نظر آیا تو اپنی زوجہ کو وہیں ٹھہرا کر اس آگ کی طرف چل دیئے تاکہ وہاں سے راستے کی سمت معلوم ہو سکے یا سردی سے بچنے کے لئے آگ کا کوئی انگارہ لا سکیں۔ جب وہاں پہنچے تو انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا کی گئی جس کا ذکر اگلی آیت میں ہے۔ [2]......جو آگ میں ہے اس سے مراد حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں اور آگ میں ہونے سے فی نفسہٖ آگ میں ہونا نہیں بلکہ آگ کے قریب ہونا مراد ہے۔

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو عطاء معجزات

يٰمُوْسٰٓى اِنَّهٗٓ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۙ﴿۹﴾ وَ اَلْقِ

اَلْقِ	وَ	الْحَكِيْمُ ﴿۹﴾	الْعَزِيْزُ	اللّٰهُ	اَنَا	اِنَّهٗ	يٰمُوْسٰٓى
(زمین پر) ڈال دو	اور	حکمت والا	عزت والا	اللہ	میں (ہی ہوں)	بیشک	اے موسیٰ

اے موسیٰ! بات یہ ہے کہ میں ہی اللہ ہوں جو عزت والا حکمت والا ہے ○ اور اپنا عصا

عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى

وَّلّٰى	جَآنٌّ	كَاَنَّهَا	تَهْتَزُّ (۱)	رَاٰهَا	فَلَمَّا	عَصَاكَ
(تو موسیٰ) چل پڑا	سانپ (ہے)	گویا کہ وہ	لہراتے ہوئے	(موسیٰ نے) دیکھا اسے	توجب	اپنا عصا

(زمین پر) ڈال دو تو جب آپ نے اسے لہراتے ہوئے دیکھا کہ گویا سانپ ہے تو پیٹھ پھیر کر

مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ؕ يٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ ۫

لَا تَخَفْ	يٰمُوْسٰى	لَمْ يُعَقِّبْ	وَّ	مُدْبِرًا
تم ڈرو نہیں	(ہم نے فرمایا) اے موسیٰ	اس نے پیچھے مڑ کر نہ دیکھا	اور	پیٹھ پھیرتے ہوئے

چلے اور مڑ کر نہ دیکھا۔ (ہم نے فرمایا) اے موسیٰ! ڈرو نہیں،

اِنِّيْ لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۰﴾ ۖ اِلَّا مَنْ

مَنْ	اِلَّا	الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۰﴾	لَدَيَّ	لَا يَخَافُ	اِنِّيْ
جس شخص نے	البتہ	رسول	میری بارگاہ میں	نہیں ڈرتے	بیشک میں (وہ ہوں کہ)

بیشک میری بارگاہ میں رسول ڈرتے نہیں ○ لیکن جس شخص نے

ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًۢا بَعْدَ سُوْٓءٍ فَاِنِّيْ غَفُوْرٌ

غَفُوْرٌ	فَاِنِّيْ	بَعْدَ سُوْٓءٍ	حُسْنًا	بَدَّلَ	ثُمَّ	ظَلَمَ
بخشنے والا	تو بیشک میں	برائی کے بعد	نیکی (سے)	اس نے بدل دیا (اپنا عمل)	پھر	زیادتی کی

کوئی زیادتی کی پھر برائی کے بعد (اپنے عمل کو) نیکی سے بدل دیا تو بیشک میں بخشنے والا

1 ......جب حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے سانپ کو لہراتے ہوئے دیکھا تو خوف کی وجہ سے پیٹھ پھیر کر چلے اور مڑ کر نہ دیکھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! ڈرو نہیں، بیشک میری بارگاہ میں رسول ڈرتے نہیں، جب میں انہیں امن دوں تو پھر کسی چیز کا کیا اندیشہ ہے، لیکن جس شخص نے کوئی زیادتی کی اس کو ڈر ہو گا الّا یہ کہ وہ توبہ کرلے اور برائی کے بعد اپنے عمل کو نیکی سے بدل دے تو بیشک میں بخشنے والا مہربان ہوں، توبہ قبول فرماتا ہوں اور بخش دیتا ہوں۔

رَّحِیۡمٌ ﴿۱۱﴾ وَ اَدۡخِلۡ یَدَكَ فِیۡ جَیۡبِكَ تَخۡرُجۡ بَیۡضَآءَ

رَّحِیۡمٌ ﴿۱۱﴾	وَ	اَدۡخِلۡ	یَدَكَ	فِیۡ جَیۡبِكَ	تَخۡرُجۡ	بَیۡضَآءَ
مہربان (ہوں)	اور	داخل کرو	اپنا ہاتھ	اپنے گریبان میں	وہ نکلے گا	سفید، چمکتا ہوا

مہربان ہوں ○ اور اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈالو تو وہ بغیر کسی عیب کے

مِنۡ غَیۡرِ سُوۡٓءٍ ۟ فِیۡ تِسۡعِ اٰیٰتٍ اِلٰی فِرۡعَوۡنَ وَ قَوۡمِهٖ ؕ اِنَّهُمۡ

مِنۡ غَیۡرِ سُوۡٓءٍ	فِیۡ تِسۡعِ اٰیٰتٍ (1)	اِلٰی فِرۡعَوۡنَ وَ قَوۡمِهٖ	اِنَّهُمۡ
کسی عیب کے بغیر	(یہ) نو نشانیوں میں (شامل ہے)	فرعون اور اس کی قوم کی طرف	بیشک وہ (فرعونی)

سفید چمکتا ہوا نکلے گا، (یہ بھی) فرعون اور اس کی قوم کی طرف نو نشانیوں میں سے ہے، بیشک وہ (فرعونی)

كَانُوۡا قَوۡمًا فٰسِقِیۡنَ ﴿۱۲﴾ فَلَمَّا جَآءَتۡهُمۡ اٰیٰتُنَا مُبۡصِرَةً

كَانُوۡا	قَوۡمًا فٰسِقِیۡنَ ﴿۱۲﴾	فَلَمَّا	جَآءَتۡهُمۡ	اٰیٰتُنَا	مُبۡصِرَةً
تھے	نافرمان لوگ	پھر جب	آئیں ان کے پاس	ہماری نشانیاں	آنکھیں کھولنے والی

نافرمان لوگ تھے ○ پھر جب ان کے پاس آنکھیں کھولتی ہوئی ہماری نشانیاں آئیں

قَالُوۡا هٰذَا سِحۡرٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۱۳﴾ۚ وَ جَحَدُوۡا بِهَا وَ

قَالُوۡا	هٰذَا	سِحۡرٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۱۳﴾	وَ	جَحَدُوۡا	بِهَا	وَ
(تو) وہ کہنے لگے	یہ	کھلا جادو (ہے)	اور	انہوں نے انکار کیا	ان (نشانیوں) کا	اور (حالانکہ)

تو وہ کہنے لگے: یہ تو کھلا جادو ہے ○ اور انہوں نے ظلم اور تکبر کی وجہ سے

اسۡتَیۡقَنَتۡهَاۤ اَنۡفُسُهُمۡ ظُلۡمًا وَّ عُلُوًّا ؕ فَانۡظُرۡ كَیۡفَ

اسۡتَیۡقَنَتۡهَا	اَنۡفُسُهُمۡ	ظُلۡمًا	وَّ	عُلُوًّا	فَانۡظُرۡ	كَیۡفَ
یقین کر چکے تھے ان کا	ان کے دل	ظلم	اور	تکبر (کی وجہ سے انکار کیا)	تو دیکھو	کیسا

ان نشانیوں کا انکار کیا حالانکہ ان کے دل ان نشانیوں کا یقین کر چکے تھے تو دیکھو

فرعونیوں کا معجزات کو جادو قرار دینا

معجزات موسیٰ کے انکار کا اصل سبب

(1)...... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو یہ نو نشانیاں عطا کی گئی تھیں: (1) عصا۔ (2) ید بیضا۔ (3) بولنے میں دقت کا خاتمہ جو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زبان مبارک میں پہلے تھی۔ (4) دریا کا پھٹنا اور اس میں رستے بننا۔ (5) طوفان۔ (6) ٹڈی۔ (7) گھن۔ (8) مینڈک۔ (9) خون۔ (خازن، الاسراء، تحت الآیۃ: ۱۰۱، ۳/ ۱۹۴) ان میں سے اکثر نشانیوں کا مفصل بیان نویں پارے کے چھٹے رکوع میں گزر چکا ہے۔

حضرت داؤد و سلیمان عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو عطائے علم اور ان کی حمد الٰہی

كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۴﴾ ع وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَ سُلَيْمٰنَ

سُلَيْمٰنَ	وَ	دَاوٗدَ	اٰتَيْنَا	لَقَدْ	وَ	عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۴﴾	كَانَ
سلیمان (کو)	اور	داؤد	ہم نے عطا کیا	ضرور بیشک	اور	فساد کرنے والوں کا انجام	ہوا

فساد کرنے والوں کا انجام کیسا ہوا؟ ○ اور بیشک ہم نے داؤد اور سلیمان کو بڑا علم

عِلْمًا ۚ وَ قَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا

فَضَّلَنَا	الَّذِيْ	لِلّٰهِ	الْحَمْدُ	قَالَا	وَ	عِلْمًا
فضیلت دی ہمیں	جس نے	اللہ کے لئے	تمام تعریفیں	ان دونوں نے کہا	اور	علم

عطا فرمایا اور دونوں نے کہا: تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے ہمیں

حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر فضل الٰہی

عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵﴾ وَ وَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ

دَاوٗدَ	سُلَيْمٰنُ	وَرِثَ (1)	وَ	مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵﴾	عَلٰى كَثِيْرٍ
داؤد (کا)	سلیمان	جانشین بنا	اور	اپنے ایمان والے بندوں میں سے	بہت سے (لوگوں) پر

اپنے بہت سے ایمان والے بندوں پر فضیلت بخشی ○ اور سلیمان داؤد کے جانشین بنے

وَ قَالَ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَ اُوْتِيْنَا

اُوْتِيْنَا	وَ	مَنْطِقَ الطَّيْرِ	عُلِّمْنَا	النَّاسُ	يٰۤاَيُّهَا	قَالَ	وَ
ہمیں عطا کیا گیا	اور	پرندوں کی بولی	ہمیں سکھائی گئی ہے	لوگو	اے	فرمایا	اور

اور فرمایا: اے لوگو! ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی گئی ہے اور ہر چیز میں سے

حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لشکر

مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ؕ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۶﴾ وَ حُشِرَ

حُشِرَ	وَ	الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۶﴾	لَهُوَ	هٰذَا	اِنَّ	مِنْ كُلِّ شَيْءٍ
جمع کر دیئے گئے	اور	(اللہ کا) کھلا فضل (ہے)	ضرور وہ	یہی	بیشک	ہر چیز میں سے

ہم کو عطا ہوا، بیشک یہی (اللہ کا) کھلا فضل ہے ○ اور سلیمان کے لیے

(1)...... یہاں آیت میں وراثت سے نبوت، علم اور ملک میں جانشینی مراد ہے مال کی وراثت مراد نہیں۔ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کسی کو مال کا وارث نہیں بناتے جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: ”انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کسی کو دینار و درہم کا وارث نہ بنایا بلکہ انہوں نے صرف علم کا وارث بنایا تو جس نے علم اختیار کیا اس نے پورا حصہ لیا۔ (ترمذی، ۴/ ۳۱۲، الحدیث: ۲۶۹۱)۔ لہٰذا یہ آیت اس بات کی دلیل نہیں بن سکتی کہ نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مال کی وارث بنتی ہے۔

لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ وَ الطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۱۷﴾

يُوْزَعُوْنَ ﴿۱۷﴾	فَهُمْ	مِنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ وَ الطَّيْرِ	جُنُوْدُهٗ	لِسُلَيْمٰنَ
روکے جاتے تھے	تو وہ	جنوں اور انسانوں اور پرندوں میں سے	اس کے لشکر	سلیمان کے لیے

جنوں اور انسانوں اور پرندوں سے اس کے لشکر جمع کر دیئے گئے تو وہ روکے جاتے تھے ○

ملکہ کا دوسری چیونٹیوں کو حکم

حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ ۙ قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰۤاَيُّهَا

يّٰۤاَيُّهَا	نَمْلَةٌ	قَالَتْ	عَلٰى وَادِ النَّمْلِ	اَتَوْا	اِذَاۤ	حَتّٰۤى
اے	ایک چیونٹی (نے)	(تو) کہا	چیونٹیوں کی وادی پر	وہ آئے	جب	یہاں تک کہ

یہاں تک کہ جب وہ چیونٹیوں کی وادی پر آئے تو ایک چیونٹی نے کہا: اے

النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَ جُنُوْدُهٗ ۙ وَ

وَ	جُنُوْدُهٗ	وَ	سُلَيْمٰنُ	لَا يَحْطِمَنَّكُمْ	مَسٰكِنَكُمْ	ادْخُلُوْا	النَّمْلُ
اور	اس کے لشکر	اور	سلیمان	کچل نہ ڈالیں تمہیں	اپنے گھروں میں	داخل ہو جاؤ	چیونٹیو

چیونٹیو! اپنے گھروں میں داخل ہو جاؤ، کہیں سلیمان اور ان کے لشکر بے خبری میں

چیونٹی کی بات سن کر حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مسکراہٹ اور دعا

هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَ قَالَ

قَالَ	وَ	مِّنْ قَوْلِهَا[2]	ضَاحِكًا	فَتَبَسَّمَ[1]	لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۸﴾	هُمْ
عرض کی	اور	اس کی بات سے	ہنستے ہوئے	تو (سلیمان) مسکرایا	(اس سے) بے خبر ہوں	وہ

تمہیں کچل نہ ڈالیں ○ تو سلیمان اس کی بات پر مسکرا کر ہنس پڑے اور عرض کی:

رَبِّ اَوْزِعْنِيْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْۤ اَنْعَمْتَ

اَنْعَمْتَ	الَّتِيْۤ	نِعْمَتَكَ	اَشْكُرَ	اَنْ	اَوْزِعْنِيْۤ	رَبِّ
تو نے کیا	وہ جو	تیرے احسان (کا)	میں شکر ادا کروں	کہ	توفیق دے مجھے	اے میرے رب

اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیرے اس احسان کا شکر ادا کروں جو تو نے

1...... انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ہنسنا تبسم اور ضحک ہی ہوتا ہے وہ حضرات قہقہہ مار کر نہیں ہنستے۔ حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کبھی پورا ہنستے نہ دیکھا حتی کہ میں آپ کے تالو دیکھ لیتی۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صرف مسکرایا کرتے تھے۔ (بخاری، ۱۲۵/۴، الحدیث: ۲۰۹۲) ضحک یعنی اتنی آواز سے ہنسنا کہ دوسرے تک آواز نہ جائے، یہ بھی حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ثابت ہے البتہ قہقہہ ثابت نہیں ہے۔ 2...... منقول ہے کہ حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے تین میل دور ملکہ چیونٹی کی آواز سنی اور یہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا معجزہ ہے۔

عَلَيَّ وَ عَلٰى وَالِدَيَّ وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ

تَرْضٰىهُ	صَالِحًا	اَعْمَلَ	اَنْ	وَ	عَلٰى وَالِدَيَّ	وَ	عَلَيَّ
جس پر تو راضی ہو	نیک	میں عمل کروں	یہ کہ	اور	میرے ماں باپ پر	اور	مجھ پر

مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کیا اور (مجھے توفیق دے) کہ میں وہ نیک کام کروں جس پر تو راضی ہو

وَ اَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٩﴾ وَ

وَ	فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٩﴾	بِرَحْمَتِكَ	اَدْخِلْنِيْ	وَ
اور	اپنے نیک بندوں میں	اپنی رحمت سے	داخل کردے مجھے	اور

اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے ان بندوں میں شامل کر جو تیرے خاص قرب کے لائق ہیں ○ اور

تَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَاۤ اَرَى الْهُدْهُدَ ۖ

الْهُدْهُدَ	لَاۤ اَرَى	لِيَ	مَا	فَقَالَ	الطَّيْرَ	تَفَقَّدَ
ہُدہُد (کو)	میں نہیں دیکھ رہا	مجھے	کیا ہوا	تو فرمایا	پرندوں (کا)	(سلیمان نے) جائزہ لیا

سلیمان نے پرندوں کا جائزہ لیا تو فرمایا: مجھے کیا ہوا کہ میں ہُدہُد کو نہیں دیکھ رہا

اَمْ كَانَ مِنَ الْغَآىِٕبِيْنَ ﴿٢٠﴾ لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا اَوْ

اَوْ	عَذَابًا شَدِيْدًا [1]	لَاُعَذِّبَنَّهٗ	مِنَ الْغَآىِٕبِيْنَ ﴿٢٠﴾	كَانَ	اَمْ
یا	سخت سزا	میں ضرور ضرور سزا دوں گا اسے	غیر حاضروں میں سے	وہ ہے	یا

یا وہ واقعی غیر حاضروں میں سے ہے ○ میں ضرور ضرور اسے سخت سزا دوں گا یا

لَاَاذْبَحَنَّهٗۤ اَوْ لَيَاْتِيَنِّيْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢١﴾ فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيْدٍ

غَيْرَ بَعِيْدٍ	فَمَكَثَ	لَيَاْتِيَنِّيْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢١﴾	اَوْ	لَاَاذْبَحَنَّهٗۤ
تھوڑی دیر	تو (ہُدہُد) ٹھہرا	ضرور وہ لائے میرے پاس کوئی واضح دلیل	یا	ضرور میں ذبح کردوں گا اسے

اسے ذبح کردوں گا یا وہ کوئی واضح دلیل میرے پاس لائے ○ تو ہدہد کچھ زیادہ دیر نہ ٹھہرا

ہدہد کو غیر حاضر پا کر اسے سزا دینے کا ارادہ

ہدہد کی دربارِ سلیمانی میں حاضری اور ملکِ سبا کی خبر

1 ...... سخت سزا سے مراد پرندے کی مناسبت سخت سزا ہے۔ ہُدہُد کو مصلحت کے مطابق سزا دینا حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لئے حلال تھا اور جب پرندے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لئے مسخر کر دیئے گئے تھے تو تادیب و سیاست اس تسخیر کا تقاضا ہے کہ اس کے بغیر تسخیر مکمل نہیں ہوتی۔

فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ

فَقَالَ	اَحَطْتُّ	بِمَا	لَمْ تُحِطْ	بِهٖ
تو (آکر) عرض کی	میں نے احاطہ کیا (مطلع ہوا)	(اس چیز) کا جو	آپ نے احاطہ نہیں کیا (مطلع نہ ہوئے)	اس کا

اور آکر عرض کی: کہ میں وہ بات دیکھ کر آیا ہوں جو آپ نے نہ دیکھی

وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍۭ بِنَبَاٍ یَّقِیْنٍ ﴿۲۲﴾ اِنِّیْ وَجَدْتُّ

وَ	جِئْتُكَ	مِنْ سَبَاٍ	بِنَبَاٍ یَّقِیْنٍ ﴿۲۲﴾	اِنِّیْ	وَجَدْتُّ
اور	میں آیا ہوں آپ کے پاس	ملکِ سبا سے	یقینی خبر کے ساتھ	بیشک میں	میں نے پائی

اور میں ملکِ سبا سے آپ کے پاس ایک یقینی خبر لایا ہوں ○ میں نے ایک عورت

امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ وَ اُوْتِیَتْ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ وَّ لَهَا

امْرَاَةً (1)	تَمْلِكُهُمْ	وَ	اُوْتِیَتْ	مِنْ كُلِّ شَیْءٍ (2)	وَّ	لَهَا
ایک عورت	وہ بادشاہی کررہی ہے لوگوں پر	اور	اسے ملا ہے	ہر چیز میں سے	اور	اس کا

دیکھی جو لوگوں پر بادشاہی کررہی ہے اور اسے ہر چیز میں سے ملا ہے اور اس کا

عَرْشٌ عَظِیْمٌ ﴿۲۳﴾ وَجَدْتُّهَا وَ قَوْمَهَا یَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ

عَرْشٌ عَظِیْمٌ ﴿۲۳﴾ (3)	وَجَدْتُّهَا	وَ	قَوْمَهَا	یَسْجُدُوْنَ	لِلشَّمْسِ
ایک بہت بڑا تخت (ہے)	میں نے پایا اسے	اور	اس کی قوم (کو)	وہ سجدہ کرتے ہیں	سورج کو

ایک بہت بڑا تخت ہے ○ میں نے اسے اور اس کی قوم کو پایا کہ اللہ کو چھوڑ کر

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ زَیَّنَ لَهُمُ الشَّیْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	وَ	زَیَّنَ	لَهُمُ	الشَّیْطٰنُ	اَعْمَالَهُمْ	فَصَدَّهُمْ
اللہ کے سوا	اور	اچھے بنادیئے	ان کے لئے	شیطان (نے)	ان کے اعمال	تو روک دیا انہیں

سورج کو سجدہ کرتے ہیں اور شیطان نے ان کے اعمال ان کی نگاہ میں اچھے بنادیئے تو انہیں

1 ...... اس عورت کا نام بلقیس تھا اور یہ ملکِ سبا کی حکمران تھی۔

2 ...... ہر چیز ملنے سے مراد یہ ہے کہ اس عورت کو ہر اس چیز میں سے وافر حصہ ملا ہے جو بادشاہوں کے لئے شایان ہوتا ہے۔

3 ...... تختِ بلقیس کی لمبائی 80 گز، چوڑائی 40 گز اور اونچائی 30 گز تھی۔ نیز وہ سونے اور چاندی کا بنا ہوا اور اس میں جواہرات لگے ہوئے تھے۔

عَنِ السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿٢٤﴾ اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ

يُخْرِجُ	الَّذِيْ	لِلّٰهِ	اَلَّا يَسْجُدُوْا (1)	لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿٢٤﴾	فَهُمْ	عَنِ السَّبِيْلِ
نکالتا ہے	جو	اللہ کو	تاکہ وہ سجدہ نہ کریں	راہ نہیں پاتے	تو وہ	(سیدھی) راہ سے

سیدھی راہ سے روک دیا تو وہ سیدھا راستہ نہیں پاتے ○ (شیطان نے انہیں روک دیا) تاکہ وہ اس اللہ کو سجدہ نہ کریں

الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا

مَا	وَ	تُخْفُوْنَ	مَا	يَعْلَمُ	وَ	فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	الْخَبْءَ
جو کچھ	اور	تم چھپاتے ہو	جو کچھ	وہ جانتا ہے	اور	آسمانوں اور زمین میں	چھپی ہوئی چیزیں

جو آسمانوں اور زمین میں چھپی ہوئی چیزوں کو نکالتا ہے اور جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو

تُعْلِنُوْنَ ﴿٢٥﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿٢٦﴾ السجدة

رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿٢٦﴾	هُوَ	اِلَّا	اِلٰهَ	لَآ	اَللّٰهُ	تُعْلِنُوْنَ ﴿٢٥﴾
(وہ) عرشِ عظیم کا مالک (ہے)	وہ	مگر	کوئی معبود	نہیں	اللہ	تم ظاہر کرتے ہو

ظاہر کرتے ہو سب کو جانتا ہے ○ اللہ وہ ہے کہ اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں وہ عرشِ عظیم کا مالک ہے ○

قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٢٧﴾

مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٢٧﴾	كُنْتَ	اَمْ	اَصَدَقْتَ	سَنَنْظُرُ	قَالَ
جھوٹوں میں سے	تو ہے	یا	کیا تو نے سچ کہا	ابھی ہم دیکھتے ہیں	(سلیمان نے) فرمایا

سلیمان نے فرمایا: ہم ابھی دیکھتے ہیں کہ تو نے سچ کہا یا تو جھوٹوں میں سے ہے ○

اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ

فَانْظُرْ	عَنْهُمْ	تَوَلَّ	ثُمَّ	اِلَيْهِمْ	فَاَلْقِهْ	اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ هٰذَا
پھر دیکھو	ان سے	الگ ہٹ جاؤ	پھر	ان کی طرف	تو تم ڈال دو اسے	لے جاؤ میرا یہ فرمان

میرا یہ فرمان لے جاؤ اور اسے ان کی طرف ڈال دو پھر ان سے الگ ہٹ کر دیکھنا کہ

السجدة ٨

حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ملکۂ سبا کی طرف خط

(1) ...... یہ آیت اور اس کے بعد والی آیت پڑھنے اور سننے والے پر سجدۂ تلاوت کرنا واجب ہو جاتا ہے۔

ملکہ کا سرداروں کے سامنے خط پڑھنا

مَاذَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٢٨﴾ قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْۤ اُلْقِيَ

مَاذَا	يَرْجِعُوْنَ ﴿٢٨﴾	قَالَتْ	يٰۤاَيُّهَا	الْمَلَؤُا	اِنِّيْۤ	اُلْقِيَ
کیا	وہ جواب دیتے ہیں	(عورت نے) کہا	اے	سردارو	بیشک میں	ڈالا گیا ہے

وہ کیا جواب دیتے ہیں ○ عورت نے کہا: اے سردارو! بیشک میری طرف ایک عزت والا خط

اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ﴿٢٩﴾ اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَ اِنَّهٗ

اِلَيَّ	كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ﴿٢٩﴾ (1)	اِنَّهٗ	مِنْ سُلَيْمٰنَ	وَ	اِنَّهٗ
میری طرف	ایک عزت والا خط	بیشک وہ	سلیمان کی طرف سے (ہے)	اور	بیشک وہ

ڈالا گیا ہے ○ بیشک وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور بیشک وہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿٣٠﴾ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ

بِسْمِ اللّٰهِ (2)	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ ﴿٣٠﴾	اَلَّا تَعْلُوْا	عَلَيَّ
اللہ کے نام سے (ہے)	(جو) نہایت مہربان	رحم والا (ہے)	یہ کہ بلندی نہ چاہو	مجھ پر

اللہ کے نام سے ہے جو نہایت مہربان رحم والا ہے ○ یہ کہ میرے مقابلے میں بلندی نہ چاہو

ملکہ کا سرداروں سے مشورے کا مطالبہ

ع ۲ | ۱۷ | ۱۷

وَ اْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿٣١﴾ قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِيْ

وَاْتُوْنِيْ	مُسْلِمِيْنَ ﴿٣١﴾	قَالَتْ	يٰۤاَيُّهَا	الْمَلَؤُا	اَفْتُوْنِيْ
اور حاضر ہو جاؤ میرے پاس	فرمانبردار بنتے ہوئے	(عورت نے) کہا	اے	سردارو	رائے دو مجھے

اور میرے پاس فرمانبردار بنتے ہوئے حاضر ہو جاؤ ○ ملکہ نے کہا: اے سردارو! میرے اس معاملے میں

فِيْۤ اَمْرِيْ ۚ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰى

فِيْۤ اَمْرِيْ	مَا كُنْتُ	قَاطِعَةً	اَمْرًا	حَتّٰى
میرے معاملے میں	میں نہیں ہوں	قطعی فیصلہ کرنے والی	کسی معاملے (کا)	یہاں تک کہ

مجھے رائے دو میں کسی معاملے میں کوئی قطعی فیصلہ نہیں کرتی جب تک

1 ...بلقیس نے اس خط کو عزت والا اس لئے کہا کہ اس پر مہر لگی ہوئی تھی، اس سے اس نے جانا کہ مکتوب بھیجنے والا جلیل القدر بادشاہ ہے یا اس لئے عزت والا کہا کہ اس مکتوب کی ابتداء اللہ تعالیٰ کے نامِ پاک سے تھی۔

2 ...یہاں جو "بسم اللہ" لکھی ہوئی ہے یہ اس آیت کا ایک حصہ ہے اور جو "بسم اللہ" ہر سورت کے شروع میں لکھی ہے، وہ سورت کے شروع کی آیت نہیں بلکہ پورے قرآن کی ایک آیت ہے جسے ہر سورت کے شروع میں لکھ دیا گیا تاکہ دو سورتوں کے درمیان فاصلہ ہو جائے۔

سرداروں کی رائے اور ملکہ کا جواب

تَشْهَدُوْنِ ﴿۳۲﴾ قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّ اُولُوْا بَاْسٍ شَدِیْدٍ ۙ۬

تَشْهَدُوْنِ ﴿۳۲﴾	قَالُوْا	نَحْنُ	اُولُوْا قُوَّةٍ	وَّ	اُولُوْا بَاْسٍ شَدِیْدٍ (1)
تم موجود ہو میرے پاس	انہوں نے کہا	ہم	قوت والے	اور	بڑی سخت لڑائی والے (ہیں)

تم میرے پاس موجود نہ ہو ○ انہوں نے کہا: ہم قوت والے اور بڑی سخت لڑائی والے ہیں

وَّالْاَمْرُ اِلَیْكِ فَانْظُرِیْ مَاذَا تَاْمُرِیْنَ ﴿۳۳﴾ قَالَتْ اِنَّ

وَّ	الْاَمْرُ	اِلَیْكِ	فَانْظُرِیْ	مَاذَا	تَاْمُرِیْنَ ﴿۳۳﴾	قَالَتْ (2)	اِنَّ
اور	اختیار	تمہارے ہی پاس (ہے)	تو تم غور کرلو	کیا	تم حکم دیتی ہو	اس نے کہا	بیشک

اور اختیار تو تمہارے ہی پاس ہے تو تم غور کرلو کہ تم کیا حکم دیتی ہو؟ ○ اس نے کہا: بیشک

الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْیَةً اَفْسَدُوْهَا وَ جَعَلُوْۤا

الْمُلُوْكَ	اِذَا	دَخَلُوْا	قَرْیَةً	اَفْسَدُوْهَا	وَ	جَعَلُوْۤا
بادشاہ	جب	داخل ہوتے ہیں	کسی بستی (میں)	(تو) وہ تباہ کردیتے ہیں اسے	اور	کردیتے ہیں

بادشاہ جب کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اسے تباہ کردیتے ہیں اور اس کے عزت والوں کو

ملکہ کی طرف سے حضرت سلیمان کو تحائف کی روانگی

اَعِزَّةَ اَهْلِهَاۤ اَذِلَّةً ۚ وَ كَذٰلِكَ یَفْعَلُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَ اِنِّیْ

اَعِزَّةَ اَهْلِهَاۤ	اَذِلَّةً	وَ	كَذٰلِكَ	یَفْعَلُوْنَ ﴿۳۴﴾	وَ	اِنِّیْ
اس کے عزت والوں (کو)	ذلیل	اور	ایسا ہی	وہ کرتے ہیں	اور	بیشک میں

ذلیل کردیتے ہیں اور وہ ایسا ہی کرتے ہیں ○ اور میں

مُرْسِلَةٌ اِلَیْهِمْ بِهَدِیَّةٍ فَنٰظِرَةٌۢ بِمَ یَرْجِعُ

مُرْسِلَةٌ	اِلَیْهِمْ	بِهَدِیَّةٍ	فَنٰظِرَةٌۢ	بِمَ	یَرْجِعُ
بھیجنے والی ہوں	ان کی طرف	ایک تحفہ	پھر دیکھتی ہوں	کس (جواب) کے ساتھ	لوٹتے ہیں

ان کی طرف ایک تحفہ بھیجنے والی ہوں پھر دیکھوں گی کہ قاصد کیا جواب لے کر

(1)......اس سے سرداروں کی مراد یہ تھی کہ اگر تیری رائے جنگ کی ہو تو ہم لوگ اس کے لئے تیار ہیں کیونکہ ہم بہادر اور شجاع ہیں، قوت و توانائی والے ہیں، کثیر فوجیں رکھتے ہیں اور جنگ آزما ہیں۔ (2)......جب بلقیس نے دیکھا کہ یہ لوگ جنگ کی طرف مائل ہیں تو اس نے انہیں اُن کی رائے کی خطا پر آگاہ کیا اور جنگ کے نتائج سامنے رکھتے ہوئے کہا کہ ”جب بادشاہ کسی بستی میں اپنی قوت اور طاقت سے داخل ہوتے ہیں تو اسے تباہ کر دیتے ہیں اور اس کے عزت والوں کو قتل کرکے، قیدی بناکر اور ان کی توہین کرکے انہیں ذلیل کر دیتے ہیں یہی بادشاہوں کا طریقہ ہے۔

الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٣٥﴾ فَلَمَّا جَآءَ سُلَيْمٰنَ قَالَ

الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٣٥﴾	فَلَمَّا	جَآءَ(1)	سُلَيْمٰنَ	قَالَ
بھیجے ہوئے (قاصد)	پھر جب	(قاصد) آیا	سلیمان (کے پاس)	(تو سلیمان نے) فرمایا

لوٹتے ہیں؟ ○ پھر جب قاصد سلیمان کے پاس آیا تو سلیمان نے فرمایا:

اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ٘ فَمَآ اٰتٰىنِۦَ اللّٰهُ خَيْرٌ

اَتُمِدُّوْنَنِ	بِمَالٍ	فَمَآ	اٰتٰىنِۦَ اللّٰهُ	خَيْرٌ
کیا تم مدد کرتے ہو میری	مال کے ذریعے	تو جو کچھ	عطا کیا مجھے اللہ (نے)	(وہ) بہتر (ہے)

کیا تم مال کے ذریعے میری مدد کرتے ہو؟ تو اللہ نے جو کچھ مجھے عطا فرما رکھا ہے وہ اُس سے

مِّمَّآ اٰتٰىكُمْ ۚ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ ﴿٣٦﴾ اِرْجِعْ

مِّمَّآ	اٰتٰىكُمْ	بَلْ	اَنْتُمْ	بِهَدِيَّتِكُمْ	تَفْرَحُوْنَ ﴿٣٦﴾	اِرْجِعْ
(اس) سے جو	اس نے عطا کیا تمہیں	بلکہ	تم (ہی)	اپنے تحفے پر	خوش ہوتے ہو	تم لوٹ جاؤ

بہتر ہے جو اس نے تمہیں دیا ہے بلکہ تم ہی اپنے تحفہ پر خوش ہوتے ہو ○ ان لوگوں کی طرف

اِلَيْهِمْ فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ

اِلَيْهِمْ	فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ	لَّا	قِبَلَ	لَهُمْ
ان کی طرف	تو ہم ضرور لائیں گے ان پر لشکر	نہ (ہوگی)	مقابلے کی طاقت	ان کو

لوٹ جاؤ تو ضرور ہم ان پر ایسے لشکر لائیں گے جن کے مقابلے کی

بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَآ اَذِلَّةً وَّهُمْ

بِهَا	وَ	لَنُخْرِجَنَّهُمْ	مِّنْهَآ	اَذِلَّةً	وَّ	هُمْ
ان (لشکروں) سے	اور	ضرور ہم نکال دیں گے انہیں	اس (شہر سبا) سے	ذلیل (کرکے)	اور	وہ

انہیں طاقت نہ ہوگی اور ضرور ہم ان کو اس شہر سے ذلیل کرکے نکال دیں گے اور وہ

(1)..... جب بلقیس کا قاصد تحائف لے کر حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس آیا تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس سے فرمایا: ''کیا تم مال کے ذریعے میری مدد کرتے ہو؟ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ مجھے علم، نبوت اور بادشاہت کی صورت میں عطا فرما رکھا ہے وہ اس دنیاوی مال واسباب سے بہتر ہے جو اس نے تمہیں دیا ہے، تم فخر کرنے والے لوگ ہو، مالِ دنیا کی وجہ سے ایک دوسرے پر بڑائی جتاتے ہو اور ایک دوسرے کے تحفے پر خوش ہوتے ہو، مجھے نہ دنیا سے خوشی ہوتی ہے نہ اس کی حاجت، اللہ تعالیٰ نے مجھے اِتنا کثیر عطا فرمایا کہ اُتنا اوروں کو نہ دیا اور اس کے ساتھ ساتھ مجھے دین اور نبوت سے بھی مشرف کیا۔

تختِ بلقیس دربارِ سلیمان میں لانے کا واقعہ اور ولی کی کرامت

صٰغِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ قَالَ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ

صٰغِرُوْنَ ﴿۳۷﴾	قَالَ	يٰۤاَيُّهَا	الْمَلَؤُا	اَيُّكُمْ
رسوا ہوں گے	(سلیمان نے) فرمایا	اے	درباریو	تم میں کون

رسوا ہوں گے ○ سلیمان نے فرمایا: اے درباریو! تم میں کون ہے

يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِيْ

يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا (1)	قَبْلَ	اَنْ	يَّاْتُوْنِيْ
لے آئے گا میرے پاس اس (ملکہ) کا تخت	(اس سے) پہلے	کہ	وہ لوگ آئیں میرے پاس

جو ان کے میرے پاس فرمانبردار ہو کر آنے سے پہلے اس کا تخت

مُسْلِمِيْنَ ﴿۳۸﴾ قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا

مُسْلِمِيْنَ ﴿۳۸﴾	قَالَ	عِفْرِيْتٌ (2)	مِّنَ الْجِنِّ	اَنَا
فرمانبردار ہو کر	بولا	ایک بڑا سرکش، بڑا خبیث	جنوں میں سے	میں

میرے پاس لے آئے ○ ایک بڑا خبیث جن بولا کہ میں

اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَ

اٰتِيْكَ بِهٖ	قَبْلَ	اَنْ	تَقُوْمَ	مِنْ مَّقَامِكَ	وَ
میں لے آؤں گا تمہارے پاس اسے	(اس سے) پہلے	کہ	تم کھڑے ہو	اپنی جگہ سے	اور

وہ تخت آپ کی خدمت میں آپ کے اس مقام سے کھڑے ہونے سے پہلے حاضر کر دوں گا اور

اِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ ﴿۳۹﴾ قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ

اِنِّيْ	عَلَيْهِ	لَقَوِيٌّ	اَمِيْنٌ ﴿۳۹﴾	قَالَ	الَّذِيْ عِنْدَهٗ
بیشک میں	اس پر	ضرور قوت رکھنے والا	امانتدار (ہوں)	اس نے عرض کی	جس کے پاس

میں بیشک اس پر قوت رکھنے والا، امانتدار ہوں ○ اس نے عرض کی جس کے پاس

(1)...... بلقیس کا تخت منگوانے سے حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مقصود یہ تھا کہ تخت حاضر کر کے اسے اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اپنی نبوت پر دلالت کرنے والا معجزہ دکھا دیں۔ یا یہ مقصود تھا کہ بلقیس کے آنے سے پہلے اس تخت کی وضع بدل دیں اور اس سے اس کی عقل کا امتحان فرمائیں کہ وہ اپنا تخت پہچان سکتی ہے یا نہیں۔ (2)...... جن وہ چھپی ہوئی مخلوق ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آگ سے پیدا فرمایا ہے اور جنوں میں سے بہت بڑے، قوی ہیکل دیو اور بڑے خبیث جن کو عفریت کہتے ہیں۔

عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ

عِلْمٌ (1)	مِّنَ الْكِتٰبِ	اَنَا	اٰتِیْكَ بِهٖ	قَبْلَ	اَنْ
علم (تھا)	کتاب سے	میں	لے آؤں گا تمہارے پاس اسے	(اس سے) پہلے	کہ

کتاب کا علم تھا کہ میں اسے آپ کی بارگاہ میں آپ کے

یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهُ

یَّرْتَدَّ	اِلَیْكَ	طَرْفُكَ	فَلَمَّا	رَاٰهُ
لوٹ آئے	تمہاری طرف	تمہاری پلک	پھر جب	(سلیمان نے) دیکھا اسے

پلک جھپکنے سے پہلے لے آؤں گا (چنانچہ) پھر جب سلیمان نے اس تخت کو

مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ ۖ

مُسْتَقِرًّا	عِنْدَهٗ	قَالَ	هٰذَا	مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ
رکھا ہوا	اپنے پاس	(تو) فرمایا	یہ	میرے رب کے فضل سے (ہے)

اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا تو فرمایا: یہ میرے رب کے فضل سے ہے

لِیَبْلُوَنِیْۤ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ؕ وَ مَنْ

لِیَبْلُوَنِیْۤ	ءَاَشْكُرُ	اَمْ	اَكْفُرُ	وَ	مَنْ
تاکہ وہ آزمائے مجھے	کیا میں شکر کرتا ہوں	یا	ناشکری کرتا ہوں	اور	جس نے

تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری؟ اور جو

شَكَرَ فَاِنَّمَا یَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ كَفَرَ

شَكَرَ	فَاِنَّمَا	یَشْكُرُ	لِنَفْسِهٖ	وَ	مَنْ	كَفَرَ
شکر کیا	تو صرف	وہ شکر کرتا ہے	اپنی ذات کے لئے	اور	جس نے	ناشکری کی

شکر کرے تو وہ اپنی ذات کیلئے ہی شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے

1 ......راجح اور جمہور مفسرین کے مختار قول کے مطابق کتاب کا علم رکھنے والے سے مراد حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے وزیر حضرت آصف بن برخیا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کا اسمِ اعظم جانتے تھے۔ انہوں نے عرض کی کہ میں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بارگاہ میں اس تخت کو آپ کے پلک جھپکنے سے پہلے لے آؤں گا۔ چنانچہ اجازت ملنے پر حضرت آصف بن برخیا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے توجہ کی تو اسی وقت تخت حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے سامنے نمودار ہو گیا۔ یہ آیت مبارکہ اولیاءِ کرام سے کرامات ظاہر ہونے کی دلیل ہے۔

فَاِنَّ رَبِّیْ غَنِیٌّ كَرِیْمٌ ﴿۴۰﴾ قَالَ نَكِّرُوْا

فَاِنَّ	رَبِّیْ	غَنِیٌّ	كَرِیْمٌ ﴿۴۰﴾	قَالَ	نَكِّرُوْا
تو بیشک	میرا رب	بے پرواہ	کرم فرمانے والا (ہے)	(سلیمان نے) فرمایا	ناقابل پہچان کر دو

تو میرا رب بے پرواہ ہے، کرم فرمانے والا ہے ○ حضرت سلیمان نے حکم دیا: اس ملکہ کیلئے

لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ اَتَهْتَدِیْۤ اَمْ تَكُوْنُ

لَهَا	عَرْشَهَا	نَنْظُرْ	اَتَهْتَدِیْۤ	اَمْ	تَكُوْنُ
اس (ملکہ) کے لئے	اس کا تخت	(تاکہ) ہم دیکھیں	کیا وہ راہ پاتی ہے	یا	ہوتی ہے

اس کے تخت کو تبدیل کر دو تاکہ ہم دیکھیں کہ وہ راہ پاتی ہے یا

مِنَ الَّذِیْنَ لَا یَهْتَدُوْنَ ﴿۴۱﴾ فَلَمَّا جَآءَتْ قِیْلَ

مِنَ الَّذِیْنَ	لَا یَهْتَدُوْنَ ﴿۴۱﴾	فَلَمَّا	جَآءَتْ	قِیْلَ
ان لوگوں میں سے جو	راہ نہیں پاتے	پھر جب	وہ آئی	(تو) اس سے کہا گیا

راہ نہ پانے والوں میں سے ہوتی ہے ○ پھر جب وہ آئی تو اس سے کہا گیا:

اَهٰكَذَا عَرْشُكِ ؕ قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ ۚ وَ اُوْتِیْنَا الْعِلْمَ

اَهٰكَذَا	عَرْشُكِ	قَالَتْ	كَاَنَّهٗ	هُوَ	وَ	اُوْتِیْنَا	الْعِلْمَ
کیا ایسا ہی (ہے)	تیرا تخت	اس نے کہا	گویا کہ یہ	وہی (ہے)	اور	ہمیں دے دیا گیا	علم

کیا تیرا تخت ایسا ہی ہے؟ اس نے جواب دیا: گویا یہ وہی ہے اور ہم کو اس واقعہ سے پہلے

مِنْ قَبْلِهَا وَ كُنَّا مُسْلِمِیْنَ ﴿۴۲﴾ وَ صَدَّهَا

مِنْ قَبْلِهَا	وَ	كُنَّا	مُسْلِمِیْنَ ﴿۴۲﴾	وَ	صَدَّهَا (۱)
اس (واقعہ) سے پہلے	اور	ہم ہوئے	فرمانبرداری کرنے والے	اور	روک رکھا تھا اسے

خبر مل چکی اور ہم فرمانبردار ہوئے ○ اور اسے اُس چیز نے روک رکھا تھا

(۱) ... یعنی بلقیس کو اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کی وحدانیت کا اقرار کرنے سے یا قبولِ اسلام کی طرف سبقت کرنے سے سورج کی پوجا نے روک رکھا تھا۔ بلقیس کا تعلق اس قوم سے تھا جو سورج کی پجاری تھی اور وہ چونکہ انہیں میں پلی بڑھی تھی اس لئے اسے صرف سورج کی عبادت کرنا ہی آتا تھا۔

حاشیہ: تخت میں تبدیلی کے ذریعے ملکہ کی آزمائش | ملکہ کی فراست | ملکہ پہلے مسلمان ہو چکی تھی

ملکہ کی بارگاہِ سلیمان میں حاضری اور قبولِ اسلام

مَا كَانَتْ تَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهَا كَانَتْ

مَا	كَانَتْ تَّعْبُدُ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	اِنَّهَا	كَانَتْ
(اس چیز نے) جس کی	وہ عبادت کرتی تھی	اللہ کے سوا	بیشک وہ	تھی

جس کی وہ اللہ کے سوا عبادت کرتی تھی۔ بیشک وہ

مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿٤٣﴾ قِيْلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ ۚ فَلَمَّا رَاَتْهُ

مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿٤٣﴾	قِيْلَ	لَهَا	ادْخُلِي	الصَّرْحَ	فَلَمَّا	رَاَتْهُ
کافر قوم میں سے	کہا گیا	اس سے	داخل ہو جاؤ	صحن (میں)	توجب	اس نے دیکھا اسے

کافر قوم میں سے تھی ○ اس سے کہا گیا: صحن میں داخل ہو جاؤ تو جب اس نے اس صحن کو دیکھا

حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَّ كَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ

حَسِبَتْهُ	لُجَّةً (1)	وَّ	كَشَفَتْ	عَنْ سَاقَيْهَا	قَالَ	اِنَّهٗ
وہ سمجھی اسے	گہرا پانی	اور	اس نے (کپڑا) اٹھادیا	اپنی پنڈلیوں سے	(سلیمان نے) فرمایا	بیشک وہ

تو اسے گہرا پانی سمجھی اور اپنی پنڈلیوں سے (کپڑا) اٹھادیا، سلیمان نے فرمایا: یہ تو

صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ ۬ؕ قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ

صَرْحٌ	مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ	قَالَتْ	رَبِّ	اِنِّيْ
ایک ملائم صحن (ہے)	شیشوں سے جڑاؤ کیا ہوا	اس نے کہا	اے میرے رب	بیشک میں

شیشوں سے جڑاؤ کیا ہوا ایک ملائم صحن ہے۔ اس نے عرض کی: اے میرے رب! میں نے

ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَ اَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمٰنَ

ظَلَمْتُ	نَفْسِيْ	وَ	اَسْلَمْتُ	مَعَ سُلَيْمٰنَ
میں نے ظلم کیا	اپنی جان (پر)	اور	میں نے گردن رکھی	سلیمان کے ساتھ

اپنی جان پر ظلم کیا اور میں سلیمان کے ساتھ اس اللہ کے حضور گردن رکھتی ہوں

1 ...... اس آیت میں جو واقعہ بیان کیا گیا کہ شیشے سے بنے ہوئے صحن کو دیکھ کر ملکہ اسے گہرا پانی سمجھی، اس سے یہ سمجھانا بھی مقصود ہو سکتا ہے کہ اشیاء جیسے نظر آئیں حقیقت میں ویسے ہونا ضروری نہیں لہٰذا سورج کی پوجا کو ملکہ بلقیس جیسے درست سمجھتی آرہی تھی وہ حقیقت میں ویسی درست نہیں بلکہ مکمل طور پر خلافِ حقیقت اور خلافِ حق تھی۔

لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۴﴾ وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰى ثَمُوْدَ

لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۴﴾	وَ	لَقَدْ	اَرْسَلْنَاۤ	اِلٰى ثَمُوْدَ
تمام جہانوں کے رب اللہ کے حضور	اور	ضرور بیشک	ہم نے بھیجا	ثمود کی طرف

جو سارے جہان کا رب ہے ○ اور بیشک ہم نے ثمود کی طرف

اَخَاهُمْ صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ فَرِیْقٰنِ

اَخَاهُمْ	صٰلِحًا	اَنِ اعْبُدُوا	اللّٰهَ	فَاِذَا	هُمْ	فَرِیْقٰنِ
ان کے (قومی) بھائی	صالح (کو)	کہ تم عبادت کرو	اللہ (کی)	تو اسی وقت	وہ	دو گروہ (بن گئے)

ان کے ہم قوم صالح کو بھیجا کہ (اے لوگو!) اللہ کی عبادت کرو تو اسی وقت وہ جھگڑا کرتے ہوئے

یَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۵﴾ قَالَ یٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّیِّئَةِ

یَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۵﴾	قَالَ	یٰقَوْمِ	لِمَ	تَسْتَعْجِلُوْنَ	بِالسَّیِّئَةِ
جھگڑا کرتے ہوئے	(صالح نے) فرمایا	اے میری قوم	کیوں	تم جلدی مانگتے ہو	برائی (یعنی عذاب) کو

دو گروہ بن گئے ○ صالح نے فرمایا: اے میری قوم! بھلائی سے پہلے برائی کی جلدی

قَبْلَ الْحَسَنَةِ ۚ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۶﴾

قَبْلَ الْحَسَنَةِ	لَوْلَا	تَسْتَغْفِرُوْنَ	اللّٰهَ	لَعَلَّكُمْ	تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۶﴾
بھلائی سے پہلے	کیوں نہیں	تم بخشش مانگتے	اللہ (سے)	تاکہ تم	تم پر رحم کیا جائے

کیوں کرتے ہو؟ تم اللہ سے بخشش کیوں نہیں مانگتے؟ ہو سکتا ہے تم پر رحم کیا جائے ○

قَالُوا اطَّیَّرْنَا بِكَ وَ بِمَنْ مَّعَكَ ؕ

قَالُوا اطَّیَّرْنَا (1)	بِكَ	وَ	بِمَنْ	مَّعَكَ
انہوں نے کہا ہم نے برا شگون لیا	تم سے	اور	(ان) سے جو	تمہارے ساتھ (ہیں)

انہوں نے کہا: ہم نے تم سے اور تمہارے ساتھیوں سے برا شگون لیا۔

حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کو تبلیغ اور قوم کا حال

نزولِ عذاب کے مطالبے پر قوم کو نصیحت

قوم کا بدشگونی لینا اور حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نصیحت

ع ۳ | ۱۸

(1)...... حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جھٹلانے کی وجہ سے بارش رک گئی، یوں وہ لوگ قحط میں مبتلا ہو گئے اور بھوکے مرنے لگے۔ ان مصائب کو انہوں نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تشریف آوری کی طرف منسوب کیا اور اسے بدشگونی سمجھتے ہوئے کہا کہ (معاذ اللہ) ہم تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو منحوس سمجھتے ہیں۔

قَالَ طٰٓىٕرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ

قَالَ	طٰٓىٕرُكُمْ	عِنْدَ اللّٰهِ[1]	بَلْ	اَنْتُمْ	قَوْمٌ
(صالح نے) فرمایا	تمہاری بدشگونی	اللہ کے پاس (ہے)	بلکہ	تم	(ایسی) قوم (ہو کہ)

صالح نے فرمایا: تمہاری بدشگونی اللہ کے پاس ہے بلکہ تم ایک ایسی قوم ہو کہ

تُفْتَنُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَ كَانَ فِی الْمَدِیْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ یُّفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ

تُفْتَنُوْنَ ﴿۴۷﴾	وَ	كَانَ	فِی الْمَدِیْنَةِ	تِسْعَةُ رَهْطٍ	یُّفْسِدُوْنَ	فِی الْاَرْضِ
تمہیں آزمایا جارہا ہے	اور	تھے	شہر میں	نو شخص	وہ فساد کرتے تھے	زمین میں

تمہیں آزمایا جارہا ہے ○ اور شہر میں نو شخص تھے جو زمین میں فساد کرتے تھے

وَ لَا یُصْلِحُوْنَ ﴿۴۸﴾ قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ

وَ	لَا یُصْلِحُوْنَ ﴿۴۸﴾	قَالُوْا	تَقَاسَمُوْا	بِاللّٰهِ
اور	اصلاح نہیں کرتے تھے	انہوں نے کہا	آپس میں قسمیں کھاتے ہوئے	اللہ کی

اور اصلاح نہیں کرتے تھے ○ انہوں نے آپس میں اللہ کی قسمیں کھا کر کہا:

لَنُبَیِّتَنَّهٗ وَ اَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ

لَنُبَیِّتَنَّهٗ	وَ	اَهْلَهٗ	ثُمَّ	لَنَقُوْلَنَّ
ضرور ہم رات کو چھاپا ماریں گے اس (صالح) پر	اور	اس کے گھر والوں (پر)	پھر	ضرور ہم کہیں گے

ہم رات کے وقت ضرور صالح اور اس کے گھر والوں پر چھاپا ماریں گے پھر اس کے وارث سے

لِوَلِیِّهٖ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَ اِنَّا

لِوَلِیِّهٖ	مَا شَهِدْنَا	مَهْلِكَ اَهْلِهٖ	وَ	اِنَّا
اس کے وارث سے	ہم حاضر نہ تھے	اس کے گھر والوں کے قتل کے وقت	اور	بیشک ہم

کہیں گے کہ اس گھر والوں کے قتل کے وقت ہم حاضر نہ تھے اور بیشک ہم

9 فسادیوں کا ناپاک ارادہ

[1]......اس کا معنی یہ ہے کہ تمہیں جو بھلائی اور برائی پہنچتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہے اور وہ تمہاری تقدیر میں لکھی ہوئی ہے۔ یا یہ معنی ہے کہ تمہارے پاس جو بدشگونی آئی یہ تمہارے کفر کے سبب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہے۔ یاد رہے کہ بندے کو پہنچنے والی مصیبتیں اس کی تقدیر میں لکھی ہوئی ہیں اور کوئی مصیبت اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر نہیں آتی اور مصیبتیں آنے کا عمومی سبب بندے کے اپنے برے اعمال ہیں، جب ایسا ہے تو کسی چیز سے بدشگونی لینا اور اپنے اوپر آنے والی مصیبت کو اس کی نحوست جاننا درست نہیں حدیثِ پاک میں ہے: بدشگونی شرک (یعنی مشرکوں کا سا کام) ہے اور ہمارے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں، ←

فسادیوں کی سازش اور اللہ تعالیٰ کی خفیہ تدبیر

لَصٰدِقُوْنَ ﴿٤٩﴾ وَ مَكَرُوْا مَكْرًا وَّ مَكَرْنَا مَكْرًا

لَصٰدِقُوْنَ ﴿٤٩﴾	وَ	مَكَرُوْا (1)	مَكْرًا	وَّ	مَكَرْنَا	مَكْرًا
ضرور سچے (ہیں)	اور	انہوں نے سازش کی	سازش کرنا	اور	ہم نے خفیہ تدبیر فرمائی	خفیہ تدبیر کرنا

سچے ہیں ○ اور انہوں نے سازش کی اور ہم نے اپنی خفیہ تدبیر فرمائی

فسادیوں کی سازش کا انجام

وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٥٠﴾ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ ۙ اَنَّا

وَّ	هُمْ	لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٥٠﴾	فَانْظُرْ	كَيْفَ	كَانَ	عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ	اَنَّا
اور	وہ	بے خبر تھے	تو دیکھو	کیسا	ہوا	ان کی سازش کا انجام	بیشک ہم

اور وہ غافل رہے ○ تو دیکھو کہ ان کی سازش کا کیسا انجام ہوا؟ ہم نے

ہلاکت کے بعد قومِ صالح کے گھروں کا حال

دَمَّرْنٰهُمْ وَ قَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٥١﴾ فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ

دَمَّرْنٰهُمْ	وَ	قَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٥١﴾	فَتِلْكَ	بُيُوْتُهُمْ
ہم نے ہلاک کردیا انہیں	اور	ان کی ساری قوم (کو)	تو یہ	ان کے گھر

انہیں اور ان کی ساری قوم کو ہلاک کردیا ○ تو یہ ان کے گھر

خَاوِيَةًۢ بِمَا ظَلَمُوْا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

خَاوِيَةً	بِمَا	ظَلَمُوْا	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ
ویران، گرے پڑے (ہیں)	(اس کے) سبب جو	انہوں نے ظلم کیا	بیشک	اس میں

ان کے ظلم کے سبب ویران پڑے ہیں، بیشک اس میں

اہلِ ایمان کی نجات

لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿٥٢﴾ وَ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ

لَاٰيَةً	لِّقَوْمٍ	يَّعْلَمُوْنَ ﴿٥٢﴾	وَ	اَنْجَيْنَا	الَّذِيْنَ
ضرور نشانی (ہے)	(ان) لوگوں کے لئے	(جو) جانتے ہیں	اور	ہم نے بچالیا	ان لوگوں کو جو

جاننے والوں کیلئے (عبرت کی) نشانی ہے ○ اور ہم نے ان لوگوں کو بچالیا

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اللہ تعالیٰ اسے توکل کے ذریعے دور کر دیتا ہے۔ (ابو داؤد، ۴ / ۲۳، الحدیث: ۳۹۱۰)

1 ...... یعنی ان لوگوں نے حضرت صالح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کے گھر والوں پر شب خون مارنے کی سازش تیار کی اور ہم نے ان کی سازش کی سزا یہ دی کہ ان کے عذاب میں جلدی فرمائی اور وہ ہماری خفیہ تدبیر سے غافل رہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کا حافظ و ناصر ہے اور انہیں لوگوں کے خفیہ شر سے بچاتا ہے۔

حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا قوم کو بدفعلی پر تنبیہ کرنا

اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا یَتَّقُوْنَ ۵۳ وَ لُوْطًا اِذْ قَالَ

اٰمَنُوْا	وَ	كَانُوْا یَتَّقُوْنَ ۵۳	وَ	لُوْطًا	اِذْ	قَالَ
ایمان لائے	اور	وہ ڈرتے تھے	اور	لوط (کو یاد کرو)	جب	اس نے کہا

جو ایمان لائے اور ڈرتے تھے ○ اور لوط کو یاد کرو جب اس نے اپنی قوم سے

لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ وَ اَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ۵۴

لِقَوْمِهٖۤ	اَتَاْتُوْنَ	الْفَاحِشَةَ	وَ	اَنْتُمْ	تُبْصِرُوْنَ ۵۴ (1)
اپنی قوم سے	کیا تم کرتے ہو	بے حیائی کا کام	اور (حالانکہ)	تم	دیکھ رہے ہو

فرمایا: کیا تم بے حیائی کا کام کرتے ہو حالانکہ تم دیکھ رہے ہو ○

اَىٕنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ

اَىٕنَّكُمْ	لَتَاْتُوْنَ	الرِّجَالَ	شَهْوَةً	مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ
کیا بیشک تم	ضرور آتے ہو	مردوں (کے پاس)	شہوت (سے)	عورتوں کی بجائے

کیا تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے پاس شہوت سے جاتے ہو

قومِ لوط کا جاہلانہ جواب

بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ۵۵ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ

بَلْ	اَنْتُمْ	قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ۵۵ (2)	فَمَا كَانَ	جَوَابَ قَوْمِهٖۤ	اِلَّاۤ
بلکہ	تم	جاہل لوگ ہو	تو نہ تھا	اس کی قوم کا جواب	مگر

بلکہ تم جاہل لوگ ہو ○ تو اس کی قوم کا اس کے سوا کچھ جواب نہ تھا

اَنْ قَالُوْۤا اَخْرِجُوْۤا اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ قَرْیَتِكُمْ ۚ

اَنْ	قَالُوْۤا	اَخْرِجُوْۤا	اٰلَ لُوْطٍ	مِّنْ قَرْیَتِكُمْ
یہ کہ	انہوں نے کہا	نکال دو	لوط کے گھر والوں (کو)	اپنی بستی سے

کہ کہنے لگے کہ لوط کے گھر والوں کو اپنی بستی سے نکال دو،

(1)......اس قول کا معنی یہ ہے کہ کیا تم بدفعلی پر اتر آئے ہو حالانکہ تم اس فعل کی قباحت جانتے ہو۔ یا یہ معنی ہے کہ کیا تم بے حیائی پر اتر آئے ہو اور تم ایک دوسرے کے سامنے بے پردہ ہو کر اعلانیہ بدفعلی کا ارتکاب کرتے ہو۔ یا یہ معنی ہے کہ تم اپنے سے پہلے نافرمانی کرنے والوں کی تباہی اور اُن کے عذاب کے آثار دیکھتے ہو پھر بھی اس بدعملی میں مبتلا ہو۔ (2)......مردوں کے فطری تقاضے کی تسکین کے لئے عورتیں بنائی گئی ہیں اور ان سے شرعی احکام کے مطابق شہوت پوری کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ جبکہ ہم جنس پرستی، کھلے عام جانوروں کی طرح زناکاری فطرت سے بغاوت ہے، اس بغاوت کا نتیجہ کسی صاحبِ نظر سے پوشیدہ نہیں۔

إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ ﴿٥٦﴾ فَأَنجَيْنَاهُ وَ

وَ	فَاَنْجَیْنٰهُ	یَتَطَهَّرُوْنَ ﴿٥٦﴾ (1)	اُنَاسٌ	اِنَّهُمْ
اور	توہم نے نجات دی اس (لوط) کو	بڑے پاک صاف بنتے ہیں	لوگ	بیشک وہ

بیشک یہ ایسے لوگ ہیں جو بڑے پاک صاف بنتے ہیں ○ توہم نے اسے اور

أَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ قَدَّرْنَاهَا مِنَ الْغَابِرِينَ ﴿٥٧﴾

مِنَ الْغٰبِرِیْنَ ﴿٥٧﴾	قَدَّرْنٰهَا	امْرَاَتَهٗ	اِلَّا	اَهْلَهٗ
پیچھے رہ جانے والوں میں سے	ہم نے مقرر کردیا تھا اسے	اس کی بیوی	مگر	اس کے گھر والوں (کو)

اس کے گھر والوں کو نجات دی مگر اس کی عورت کو، ہم نے اسے پیچھے رہ جانے والوں میں سے مقرر کردیا تھا ○

وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِم مَّطَرًا ۖ فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنذَرِينَ ﴿٥٨﴾

مَطَرُ الْمُنْذَرِیْنَ ﴿٥٨﴾	فَسَآءَ	مَّطَرًا	عَلَیْهِمْ	اَمْطَرْنَا	وَ
ڈرائے جانے والوں کی بارش	تو کتنی بری (تھی)	بارش	ان پر	ہم نے برسائی	اور

اور ہم نے ان پر ایک بارش برسائی تو ڈرائے جانے والوں کی بارش کتنی بری تھی ○

قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ

عَلٰی عِبَادِهٖ	سَلٰمٌ	وَ	لِلّٰهِ	اَلْحَمْدُ	قُلِ
اس کے بندوں پر	سلام (ہو)	اور	اللہ کے لئے (ہیں)	تمام تعریفیں	تم کہو

تم کہو: تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور ان بندوں پر سلام ہو

الَّذِينَ اصْطَفَىٰ ۗ آللَّهُ خَيْرٌ أَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٥٩﴾

یُشْرِکُوْنَ ﴿٥٩﴾	اَمَّا	خَیْرٌ	آٰللّٰهُ	اصْطَفٰی	الَّذِیْنَ
وہ شریک ٹھہراتے ہیں	یا جنہیں	بہتر (ہے)	کیا اللہ	اس نے چن لیا	وہ لوگ جنہیں

جنہیں اللہ نے چن لیا ہے۔ کیا اللہ بہتر یا ان کے خودساختہ شریک؟ ○

قوم لوط پر پتھروں کی بارش کا عذاب آیا

ع ۴ ۱۹

حمد الٰہی اور منتخب بندوں پر سلام کا بیان

(1) ... قوم لوط کا یہ قول بدباطنی کی انتہا ہے کہ اپنی خبیث حرکتوں کو برا سمجھنے اور ان سے باز آنے کی بجائے حضرت لوط عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کے ساتھیوں کا مذاق اڑا رہے ہیں کہ یہ بڑے پاکباز بنتے پھرتے ہیں۔ ہمارا معاشرہ بھی ایسی کئی شناعتوں کا مرتکب ہوچکا ہے کہ یہاں فساق وفجار تو اپنے افعال پر فخر کرتے ہیں جبکہ مذہب، مذہبی لوگوں اور ان کے مذہبی افعال کا مذاق اڑایا جاتا ہے۔

اَمَّنْ خَلَقَ

20

آسمان وزمین کی تخلیق اور ان کی نعمتوں سے توحید پر استدلال

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ اَنْزَلَ لَكُمْ

اَمَّنْ (1)	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	وَ	اَنْزَلَ	لَكُمْ
یا وہ (بہتر ہے) جس نے	بنایا	آسمانوں	اور	زمین (کو)	اور	اتارا	تمہارے لیے

یا وہ بہتر ہے جس نے آسمان وزمین بنائے اور تمہارے لیے آسمان سے

مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآىِٕقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ

مِّنَ السَّمَآءِ	مَآءً	فَاَنْۢبَتْنَا	بِهٖ	حَدَآىِٕقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ	مَا كَانَ
آسمان سے	پانی	تو ہم نے اگائے	اس (پانی) سے	رونق والے باغات	(ممکن) نہ تھا

پانی اتارا تو ہم نے اس پانی سے بارونق باغ اگائے۔ تمہارے لئے

لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ

لَكُمْ	اَنْ	تُنْۢبِتُوْا	شَجَرَهَا	ءَاِلٰهٌ	مَّعَ اللّٰهِ
تمہارے لئے	کہ	تم اگا دیتے	ان (باغوں) کے درخت	کیا کوئی معبود (ہے)	اللہ کے ساتھ

ممکن نہ تھا کہ تم ان (باغوں) کے درخت اگا دیتے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ (ہرگز نہیں،)

زمین کی خصوصیات توحید کی دلیل ہیں

بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ؕ ۞٦٠ اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ

بَلْ	هُمْ	قَوْمٌ	يَّعْدِلُوْنَ ٦٠	اَمَّنْ	جَعَلَ	الْاَرْضَ
(ہرگز نہیں) بلکہ	وہ	لوگ	شریک ٹھہراتے ہیں	یا وہ (بہتر ہے) جس نے	بنایا	زمین (کو)

بلکہ وہ لوگ شریک ٹھہراتے ہیں ○ یا وہ بہتر ہے جس نے رہائش کیلئے

قَرَارًا وَّ جَعَلَ خِلٰلَهَاۤ اَنْهٰرًا وَّ جَعَلَ لَهَا رَوَاسِیَ

قَرَارًا	وَ	جَعَلَ	خِلٰلَهَاۤ	اَنْهٰرًا	وَ	جَعَلَ	لَهَا	رَوَاسِیَ
رہائش گاہ	اور	بنائیں	اس کے درمیان	نہریں	اور	بنائے	اس کے لئے	لنگر

زمین بنائی اور اس کے درمیان میں نہریں بنائیں اور اس کے لئے لنگر بنائے

1...... یہاں سے اللہ تعالیٰ کی قدرت و وحدانیت پر پہلے زمین و آسمان کی تخلیق، بارش اور باغات اگانے سے استدلال کیا گیا ہے، پھر زمین کو جائے قرار بنانے، اس میں نہریں رواں کرنے، مضبوط پہاڑ نصب کرنے اور دو دریاؤں کے درمیان آڑ پیدا کرنے کو خدا کی وحدانیت پر دلیل بنایا ہے، پھر مجبور ولاچار کی دعا قبول کرنے، بحر و بر میں مدد کرنے، مخلوق کی ابتداء و اعادہ اور زمین و آسمان سے روزی دینے کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی دلیل کے طور پر ذکر کر کے بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ شریک سے پاک اور منزہ ہے اور جو کوئی دوسرا خدا موجود ہونے کا دعویدار ہے اسے چاہئے کہ اپنی صداقت پر دلیل پیش کرے۔

وَ جَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ

وَ	جَعَلَ	بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ	حَاجِزًا	ءَاِلٰهٌ	مَّعَ اللّٰهِ
اور	رکھی	دوسمندروں کے درمیان	آڑ	کیا کوئی معبود (ہے)	اللہ کے ساتھ

اور دوسمندروں کے درمیان آڑ رکھی۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟

بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ ﴿٦١﴾ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا

بَلْ	اَكْثَرُهُمْ	لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٦١﴾	اَمَّنْ	يُّجِيْبُ	الْمُضْطَرَّ (1)	اِذَا
(ہرگز نہیں) بلکہ	ان میں اکثر	علم نہیں رکھتے	یا وہ (بہتر ہے) جو	فریاد سنتا ہے	مجبور (کی)	جب

بلکہ ان میں اکثر جاہل ہیں ○ یا وہ بہتر جو مجبور کی فریاد سنتا ہے جب

دَعَاهُ وَ يَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَ يَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ

دَعَاهُ	وَ	يَكْشِفُ	السُّوْٓءَ	وَ	يَجْعَلُكُمْ	خُلَفَآءَ الْاَرْضِ
وہ پکارے اسے	اور	ٹال دیتا ہے	برائی	اور	کرتا ہے تمہیں	زمین کے وارث

وہ اسے پکارے اور برائی ٹال دیتا ہے اور تمہیں زمین کا وارث کرتا ہے۔

ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ؕ ﴿٦٢﴾ اَمَّنْ

ءَاِلٰهٌ	مَّعَ اللّٰهِ	قَلِيْلًا مَّا	تَذَكَّرُوْنَ ﴿٦٢﴾	اَمَّنْ
کیا کوئی معبود (ہے)	اللہ کے ساتھ	بہت ہی کم	تم نصیحت حاصل کرتے ہو	یا وہ (بہتر ہے) جو

کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ تم بہت ہی کم نصیحت حاصل کرتے ہو ○ یا وہ بہتر ہے جو

يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ مَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ

يَّهْدِيْكُمْ	فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ	وَ	مَنْ	يُّرْسِلُ	الرِّيٰحَ
راہ دکھاتا ہے تمہیں	خشکی اور تری کے اندھیروں میں	اور	وہ جو	بھیجتا ہے	ہوائیں

تمہیں خشکی اور تری کے اندھیروں میں راہ دکھاتا ہے اور وہ جو ہوائیں بھیجتا ہے

مجبور ولاچار کی فریاد رسی اللہ ہی کرتا ہے

بحر و بر میں مشکلات سے اللہ ہی بچاتا ہے

1 ...... مجبور ولاچار کی دعا اللہ تعالٰی ہی سنتا ہے اور اس کی فریاد رسی بھی وہی فرماتا ہے۔ حدیثِ پاک میں مجبور ولاچار شخص کو دعا مانگنے کا ایک طریقہ سکھایا گیا ہے کہ اسے یوں دعا مانگنی چاہئے ''اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَاَصْلِحْ لِيْ شَاْنِيْ كُلَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ'' یعنی اے اللہ! میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں، تو مجھے آنکھ جھپکنے کی دیر بھی میرے نفس کے حوالے نہ کرنا اور میرے سارے کام درست فرمادے، تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ (مسند ابو داود طیالسی، ص۱۱۷، الجزء الثالث، الحدیث: ۸۶۹) یہ دعا مجبور ولاچار مسلمان کے علاوہ دیگر مسلمانوں کو بھی مانگنی چاہئے۔

بُشْرًۢا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِؕ تَعٰلَى

تَعٰلَى	مَّعَ اللّٰهِ	ءَاِلٰهٌ	بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ	بُشْرًۢا
بلند وبالا ہے	اللہ کے ساتھ	کیا کوئی معبود (ہے)	اس کی رحمت سے پہلے	خوشخبری دیتی ہوئیں

اس حال میں کہ وہ ہوائیں اللہ کی رحمت سے پہلے خوشخبری دے رہی ہوتی ہیں۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود

اللّٰهُ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿٦٣﴾ؕ اَمَّنْ یَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ

ثُمَّ	الْخَلْقَ	یَّبْدَؤُا	اَمَّنْ	یُشْرِكُوْنَ ﴿٦٣﴾	عَمَّا	اللّٰهُ
پھر	خلق (کی)	ابتداء کرتا ہے	یا وہ (بہتر ہے) جو	وہ شریک ٹھہراتے ہیں	(اس) سے جسے	اللہ

ہے؟ اللہ ان کے شرک سے بلند وبالا ہے ○ یا وہ بہتر ہے جو خلق کی ابتداء فرماتا ہے پھر

یُعِیْدُهٗ وَ مَنْ یَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِؕ

مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ	یَّرْزُقُكُمْ	مَنْ	وَ	یُعِیْدُهٗ
آسمان اور زمین سے	روزی دیتا ہے تمہیں	وہ جو	اور	وہ دوبارہ بنائے گا اسے

اسے دوبارہ بنائے گا اور وہ جو تمہیں آسمانوں اور زمین سے روزی دیتا ہے۔

ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

كُنْتُمْ	اِنْ	بُرْهَانَكُمْ	هَاتُوْا	قُلْ	مَّعَ اللّٰهِ	ءَاِلٰهٌ
تم ہو	اگر	اپنی دلیل	لاؤ	تم کہو	اللہ کے ساتھ	کیا کوئی معبود (ہے)

کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ تم فرماؤ: اپنی دلیل لاؤ اگر تم

صٰدِقِیْنَ ﴿٦٤﴾ قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا

اِلَّا	الْغَیْبَ (1)	فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	مَنْ	لَّا یَعْلَمُ	قُلْ	صٰدِقِیْنَ ﴿٦٤﴾
سوائے	غیب (کو)	آسمانوں اور زمین میں (ہے)	جو کوئی	نہیں جانتا	تم کہو	سچے

سچے ہو ○ تم فرماؤ: اللہ کے سوا آسمانوں اور زمین میں کوئی غیب نہیں جانتا

مخلوق کی ابتداء واعادہ اور روزی دینے سے توحید پر استدلال

ذاتی علم غیب اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے

(1) ... غیب کا علم اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے اور اس سے مراد ذاتی اور محیط یعنی ہر چیز کا علم ہے کہ وہی اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت اور اس سے مخصوص ہیں۔ عطائی علم کہ دوسرے کا دیا ہوا ہو اور علمِ غیر محیط کہ بعض اشیاء سے مطلع ہو اور بعض سے ناواقف ہو، یہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے اور ہم انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لئے جو علمِ غیب مانتے ہیں اس سے مراد وہ غیر محیط علم ہے جو اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا کیا ہے۔ یہ قطعاً حق اور قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔

اللّٰهُ ؕ وَ مَا يَشۡعُرُوۡنَ اَيَّانَ يُبۡعَثُوۡنَ ۝٦٥ بَلِ ادّٰرَكَ

ادّٰرَكَ	بَلِ	يُبۡعَثُوۡنَ ۝٦٥	اَيَّانَ	مَا يَشۡعُرُوۡنَ	وَ	اللّٰهُ
مکمل ہوگیا	بلکہ (یعنی کیا)	انہیں اٹھایا جائے گا	کب	لوگ نہیں جانتے	اور	اللہ (کے)

اور لوگ نہیں جانتے کہ انہیں کب اُٹھایا جائے گا؟ ○ کیا کافروں کا علم

عِلۡمُهُمۡ فِى الۡاٰخِرَةِ ۚ بَلۡ هُمۡ فِىۡ شَكٍّ مِّنۡهَا ۚ

مِّنۡهَا	فِىۡ شَكٍّ	هُمۡ	بَلۡ	فِى الۡاٰخِرَةِ	عِلۡمُهُمۡ
اس کی طرف سے	شک میں (ہیں)	وہ	(ایسا نہیں) بلکہ	آخرت کے بارے میں	ان (کافروں) کا علم

آخرت کے بارے میں مکمل ہو چکا ہے؟ بلکہ وہ اس کی طرف سے شک میں ہیں

بَلۡ هُمۡ مِّنۡهَا عَمُوۡنَ ۝٦٦ وَقَالَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا ءَاِذَا

ءَاِذَا	كَفَرُوۡۤا	الَّذِيۡنَ	قَالَ	وَ	عَمُوۡنَ ۝٦٦	مِّنۡهَا	هُمۡ	بَلۡ
کیا جب	کفر کیا	وہ لوگ جنہوں نے	بولے	اور	اندھے ہیں	اس سے	وہ	بلکہ

بلکہ وہ اس سے اندھے ہیں ○ اور کافروں نے کہا: کیا جب

كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَاۤ اَئِنَّا لَمُخۡرَجُوۡنَ ۝٦٧ لَقَدۡ

لَقَدۡ	لَمُخۡرَجُوۡنَ ۝٦٧	اَئِنَّا	اٰبَآؤُنَا	وَّ	تُرٰبًا	كُنَّا
ضرور بیشک	ضرور (پھر) نکالیں جائیں گے	کیا بیشک ہم	ہمارے باپ دادا	اور	مٹی	ہم ہو جائیں گے

ہم اور ہمارے باپ دادا مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہم پھر نکالے جائیں گے؟ ○ بیشک

وُعِدۡنَا هٰذَا نَحۡنُ وَاٰبَآؤُنَا مِنۡ قَبۡلُ ۙ اِنۡ هٰذَاۤ

هٰذَاۤ	اِنۡ	مِنۡ قَبۡلُ	اٰبَآؤُنَا	وَ	نَحۡنُ	هٰذَا	وُعِدۡنَا
یہ	نہیں	(اس سے) پہلے	ہمارے باپ داداؤں (کو)	اور	ہمیں	یہ	ہمیں وعدہ دیا گیا تھا

یہ وعدہ ہمیں اور ہم سے پہلے ہمارے باپ داداؤں کو دیا گیا تھا، یہ تو صرف

آخرت سے متعلق علم، افکار کا حال

دوبارہ زندہ کئے جانے پر کفار کا اعتراض

ع ٨ / ١

کفارِ مکہ کو تنبیہ اور حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو تسلی

اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٦٨﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ

كَانَ	كَيْفَ	فَانْظُرُوْا	فِي الْاَرْضِ	سِيْرُوْا	قُلْ	اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٦٨﴾	اِلَّآ
ہوا	کیسا	پھر دیکھو	زمین میں	تم چلو	تم کہو	پہلے لوگوں کی جھوٹی کہانیاں	مگر

پہلے لوگوں کی جھوٹی کہانیاں ہیں○ تم فرماؤ: زمین میں چل کر دیکھو، مجرموں کا انجام

عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٦٩﴾ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِيْ ضَيْقٍ

فِيْ ضَيْقٍ	لَا تَكُنْ	وَ	عَلَيْهِمْ	لَا تَحْزَنْ	وَ	عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٦٩﴾ (1)
(دل کی) تنگی میں	نہ ہو	اور	ان پر	(اے حبیب) تم غم نہ کرو	اور	مجرموں کا انجام

کیسا ہوا؟○ اور (اے حبیب!) تم ان پر غم نہ کرو اور ان کی سازشوں سے

کفار کا سوال اور انہیں جواب

مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ

اِنْ	هٰذَا الْوَعْدُ	مَتٰى	يَقُوْلُوْنَ	وَ	يَمْكُرُوْنَ ﴿٧٠﴾	مِّمَّا
اگر	یہ وعدہ	کب (پورا ہوگا)	(کافر) کہتے ہیں	اور	وہ سازشیں کرتے ہیں	(اس) سے جو

دل تنگ نہ ہو○ اور کافر کہتے ہیں: یہ وعدہ کب (پورا) ہوگا؟ اگر

كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٧١﴾ قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ

لَكُمْ	رَدِفَ	يَّكُوْنَ	اَنْ	عَسٰٓى	قُلْ	صٰدِقِيْنَ ﴿٧١﴾	كُنْتُمْ
تمہارے	پیچھے آلگا ہو	ہو	کہ	قریب ہے	تم کہو	سچے	تم ہو

تم سچے ہو (تو بتاؤ)○ تم فرماؤ: ہو سکتا ہے کہ جس (عذاب) کی تم جلدی مچارہے ہو

اللہ تعالٰی کی شان فضل اور لوگوں کی ناشکری

بَعْضُ الَّذِيْ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ

رَبَّكَ	اِنَّ	وَ	تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿٧٢﴾	الَّذِيْ	بَعْضُ
تیرا رب	بیشک	اور	تم جلدی مچارہے ہو	جس کی	(اس عذاب کا) کچھ حصہ

اس کا کچھ حصہ تمہارے پیچھے آلگا ہو○ اور بیشک تیرا رب

(1)......عذابِ الٰہی سے برباد شدہ قوموں کی اجڑی بستیاں لوگوں کے لئے عبرت کے نشان ہیں، لہٰذا ہر ایک کو چاہیے کہ وہ ان قوموں سے عبرت حاصل کرے اور وہاں کے رہنے والوں کے احوال اور ان کے دردناک انجام پر غور کرے اور ان سے عبرت پکڑتے ہوئے اللہ تعالٰی کی نافرمانی سے باز آئے اور اس کی اطاعت و فرمانبرداری میں مصروف ہو جائے۔

علمِ الٰہی کی شان

لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَ اِنَّ

لَذُوْ فَضْلٍ	عَلَى النَّاسِ	وَ	لٰكِنَّ	اَكْثَرَهُمْ	لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾	وَ	اِنَّ
ضرور فضل والا (ہے)	لوگوں پر	اور	لیکن	ان میں اکثر	شکر ادا نہیں کرتے	اور	بیشک

لوگوں پر فضل والا ہے لیکن ان میں اکثر لوگ شکر ادا نہیں کرتے ○ اور بیشک

لوحِ محفوظ کی عظمت

رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَ مَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۴﴾ وَ

رَبَّكَ(1)	لَيَعْلَمُ(2)	مَا	تُكِنُّ	صُدُوْرُهُمْ	وَ	مَا	يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۴﴾	وَ
تیرا رب	ضرور جانتا ہے	جو	چھپاتے ہیں	ان کے سینے	اور	جو	وہ ظاہر کرتے ہیں	اور

تمہارا رب یقیناً جانتا ہے جو ان کے سینے چھپائے ہوئے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں ○ اور

مَا مِنْ غَآىِٕبَةٍ فِى السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۷۵﴾ اِنَّ

مَا	مِنْ غَآىِٕبَةٍ	فِى السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ	اِلَّا	فِىْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۷۵﴾	اِنَّ
نہیں	کوئی چھپی ہوئی چیز	آسمان اور زمین میں	مگر	(وہ) ایک بتانے والی کتاب میں (ہے)	بیشک

آسمانوں اور زمین میں جتنے غیب ہیں سب ایک بتانے والی کتاب میں ہیں ○ بیشک

قرآن میں بنی اسرائیل کے اختلافی امور کی حقیقت کا بیان

هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ عَلٰى بَنِىْۤ اِسْرَآءِيْلَ اَكْثَرَ الَّذِىْ هُمْ فِيْهِ

هٰذَا الْقُرْاٰنَ	يَقُصُّ	عَلٰى بَنِىْۤ اِسْرَآءِيْلَ	اَكْثَرَ	الَّذِىْ هُمْ فِيْهِ
یہ قرآن	بیان فرماتا ہے	بنی اسرائیل پر	اکثر	(وہ باتیں) جس میں وہ

یہ قرآن بنی اسرائیل سے اکثر وہ باتیں ذکر فرماتا ہے جس میں

قرآن مومنین کے لیے ہدایت و رحمت ہے

يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۷۶﴾ وَ اِنَّهٗ لَهُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۷﴾

يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۷۶﴾	وَ	اِنَّهٗ	لَهُدًى	وَّ	رَحْمَةٌ	لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۷﴾
اختلاف کرتے ہیں	اور	بیشک وہ	ضرور ہدایت	اور	رحمت (ہے)	ایمان والوں کے لیے

وہ اختلاف کرتے ہیں ○ اور بیشک یہ مسلمانوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے ○

1...... اس آیت کا خلاصۂ کلام یہ ہے کہ کفار کا رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ پوشیدہ اور اعلانیہ عداوت رکھنا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مخالفت میں مکاریاں کرنا سب کچھ اللہ تعالٰی کو معلوم ہے، وہ انہیں اس کی سزا دے گا۔

2...... اللہ تعالٰی سے کچھ بھی چھپا ہوا نہیں ہے، وہ ظاہری و باطنی تمام افعال و احوال سے پوری طرح واقف ہے۔ لہٰذا سب کو چاہئے کہ وہ اعلانیہ اور پوشیدہ ہر طرح کے گناہوں سے باز آجائیں اور دل میں کسی کے بارے میں بغض، حسد، کینہ اور عداوت وغیرہ نہ رکھیں۔

یہودیوں کی مخالفت پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو تسلی

اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِىْ بَيْنَهُمْ بِحُكْمِهٖ ۚ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ

اِنَّ	رَبَّكَ	يَقْضِىْ	بَيْنَهُمْ	بِحُكْمِهٖ	وَ	هُوَ	الْعَزِيْزُ
بیشک	تیرا رب	فیصلہ فرمادے گا	ان کے درمیان	اپنے حکم سے	اور	وہی	عزت والا

بیشک تمہارا رب اپنے حکم سے ان کے درمیان فیصلہ فرمادے گا اور وہی عزت والا

ازلی کافر نصیحت سے فائدہ نہیں اٹھاتے

الْعَلِيْمُ ﴿۷۸﴾ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ ﴿۷۹﴾ اِنَّكَ

الْعَلِيْمُ ﴿۷۸﴾	فَتَوَكَّلْ	عَلَى اللّٰهِ	اِنَّكَ	عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ ﴿۷۹﴾	اِنَّكَ
علم والا (ہے)	تو تم بھروسہ کرو	اللہ پر	بیشک تم	روشن حق پر (ہو)	بیشک تم

علم والا ہے ○ تو تم اللہ پر بھروسہ کرو بیشک تم روشن حق پر ہو ○ بیشک تم

لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَ لَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا

لَا تُسْمِعُ	الْمَوْتٰى (1)	وَ	لَا تُسْمِعُ	الصُّمَّ (2)	الدُّعَآءَ	اِذَا	وَلَّوْا
نہیں سناسکتے	مُردوں (کو)	اور	تم نہیں سناسکتے	بہروں (کو)	پکار	جب	وہ پھریں

مُردوں کو نہیں سناسکتے اور نہ تم بہروں کو پکار سناسکتے ہو جب وہ پیٹھ دے کر

ازلی گمراہ کو کوئی ہدایت نہیں دے سکتا

مُدْبِرِيْنَ ﴿۸۰﴾ وَ مَاۤ اَنْتَ بِهٰدِى الْعُمْىِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ

مُدْبِرِيْنَ ﴿۸۰﴾	وَ	مَاۤ	اَنْتَ	بِهٰدِى الْعُمْىِ (3)	عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ	اِنْ
پیٹھ پھیرتے ہوئے	اور	نہیں	تم	اندھوں کو ہدایت دینے والے	ان کی گمراہی سے	نہیں

پھر رہے ہوں ○ اور تم اندھوں کو ان کی گمراہی سے (نکال کر) ہدایت دینے والے نہیں۔ تم تو

تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۱﴾

تُسْمِعُ	اِلَّا	مَنْ	يُّؤْمِنُ (4)	بِاٰيٰتِنَا	فَهُمْ	مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۱﴾
تم سناسکتے	مگر	(اسے) جو	ایمان لاتا ہے	ہماری آیتوں پر	تو وہ	فرمانبرداری کرنے والے (ہیں)

اسی کو سناسکتے ہو جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں تو وہ فرمانبردار ہیں ○

(1) ... یہاں مردوں سے کفار مراد ہیں اور ان سے بھی مطلقاً ہر کلام سننے کی نفی مراد نہیں بلکہ وعظ و نصیحت اور کلام ہدایت قبول کرنے کیلئے سننے کی نفی مراد ہے اور معنی یہ ہے کہ کافر مردہ دل ہیں کہ نصیحت سے کوئی فائدہ نہیں اٹھاتے۔ (2) ... یعنی کفار بہروں کی طرح ہیں تو جیسے بہرے کو پکارنا کوئی فائدہ نہیں دیتا اسی طرح ضدی کافروں کو حق کی دعوت دینا کوئی فائدہ نہیں دیتا۔ (3) ... اس کا معنی یہ ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ نے ہدایت سے اور اس کے دل کو ایمان سے اندھا کر دیا (کہ اس نے قبولِ حق کی استعداد ضائع کر دی) آپ اسے گمراہی سے نکال کر ہدایت نہیں دے سکتے۔ (4) ... یعنی آپ صرف انہی کو سنا سکتے ہیں جن کے پاس سمجھنے والے دل

قُربِ قیامت میں دابۃُ الارض کا نکلنا

وَ اِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَیْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً

دَآبَّةً(2)	لَهُمْ	اَخْرَجْنَا	عَلَیْهِمْ	الْقَوْلُ(1)	وَقَعَ	اِذَا	وَ
ایک جانور	ان کے لیے	(تو) ہم نکالیں گے	ان پر	بات	آپڑے گی	جب	اور

اور جب ان پر بات آپڑے گی تو ہم ان کے لیے زمین سے ایک جانور

مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ ۙ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا لَا یُوْقِنُوْنَ ﴿۸۲﴾ ع

كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا لَا یُوْقِنُوْنَ ﴿۸۲﴾	النَّاسَ	اَنَّ	تُكَلِّمُهُمْ	مِّنَ الْاَرْضِ
ہماری آیتوں پر یقین نہ کرتے تھے	لوگ	(اس لئے) کہ	وہ کلام کرے گا لوگوں سے	زمین سے

نکالیں گے جو لوگوں سے کلام کرے گا اس لیے کہ لوگ ہماری آیتوں پر یقین نہ کرتے تھے ○

روزِ حشر کفار گروہ در گروہ

وَ یَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ

مِّمَّنْ	فَوْجًا	مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ	نَحْشُرُ	یَوْمَ	وَ
(ان میں) سے جو	ایک گروہ	ہر امت میں سے	ہم اٹھائیں گے	(جس) دن	اور

اور اس دن کو یاد کرو جس دن ہم ہر امت میں سے ایک گروہ کو اٹھائیں گے جو

یُّكَذِّبُ بِاٰیٰتِنَا فَهُمْ یُوْزَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ حَتّٰۤى اِذَا

اِذَا	حَتّٰۤى	یُوْزَعُوْنَ ﴿۸۳﴾	فَهُمْ	بِاٰیٰتِنَا	یُّكَذِّبُ
جب	یہاں تک کہ	انہیں روکا جائے گا تاکہ بعد والے ان سے آملیں	تو وہ	ہماری آیتوں کو	جھٹلاتا ہے

ہماری آیتوں کو جھٹلاتا ہے تو ان کے پہلے لوگوں کو روکا جائے گا تاکہ ان کے بعد والے ان سے آملیں ○ یہاں تک کہ

جَآءُوْ قَالَ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰیٰتِیْ وَ

وَ	بِاٰیٰتِیْ	اَكَذَّبْتُمْ	قَالَ	جَآءُوْ
اور (حالانکہ)	میری آیتوں کو	کیا تم نے جھٹلایا تھا	(تو اللہ) فرمائے گا	(سب) حاضر ہو جائیں گے

جب سب حاضر ہو جائیں گے تو اللہ فرمائے گا: کیا تم نے میری آیتوں کو جھٹلایا تھا حالانکہ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہیں اور جو علمِ الٰہی میں سعادتِ ایمان سے سرفراز ہونے والے ہیں اور وہ مخلص مسلمان ہیں۔ 1 ......بات سے مراد وہ ہے جس کا کفار سے وعدہ کیا گیا۔ معنی یہ ہے کہ جب قیامت قائم ہو جائے گی اور عذاب لازم ہو جائے گا۔ 2 ......اس جانور کو "دَابَّةُ الْاَرْض" کہتے ہیں۔ اس کے بارے میں صرف اتنا جان لینا کافی ہے کہ یہ عجیب وغریب شکل کا جانور ہو گا۔ کوہِ صفا سے برآمد ہو کر تمام شہروں میں بہت جلد پھرے گا۔ فصاحت کے ساتھ کلام کرے گا۔ ہر شخص کی پیشانی پر ایک نشان لگائے گا، ایمانداروں کی پیشانی پر حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے عصا سے نورانی خط کھینچے گا اور کافر کی پیشانی پر حضرت سلیمان عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی

لَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّا ذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَ وَقَعَ

لَمْ تُحِيْطُوْا	بِهَا	عِلْمًا	اَمَّا ذَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٨٤﴾	وَ	وَقَعَ (1)
تم نے احاطہ نہ کیا	ان کا	علم (سے)	یا کیا	تم کام کرتے تھے	اور	واقع ہو چکی

تمہارا علم ان تک نہ پہنچا تھا یا تم کیا کام کرتے تھے ؟○ اور ان پر

الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿٨٥﴾

الْقَوْلُ	عَلَيْهِمْ	بِمَا	ظَلَمُوْا	فَهُمْ	لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿٨٥﴾
بات	ان پر	(اس کے) سبب جو	انہوں نے ظلم کیا	تو وہ	(اب کچھ) نہیں بولتے

ان کے ظلم کے سبب بات واقع ہو چکی تو وہ اب کچھ نہیں بولتے ○

رات دن کے منافع قدرتِ الٰہی کی نشانیاں ہیں

اَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّيْلَ لِيَسْكُنُوْا فِيْهِ وَ

اَلَمْ يَرَوْا	اَنَّا	جَعَلْنَا	الَّيْلَ	لِيَسْكُنُوْا	فِيْهِ	وَ
کیا انہوں نے نہ دیکھا	کہ ہم	ہم نے بنائی	رات	تاکہ وہ آرام کریں	اس میں	اور

کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ ہم نے رات بنائی تاکہ وہ اس میں آرام کریں اور

النَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ

النَّهَارَ	مُبْصِرًا	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ	لَاٰيٰتٍ	لِّقَوْمٍ
دن (کو بنایا)	آنکھیں کھولنے والا	بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کیلئے

دن کو آنکھیں کھولنے والا بنایا بیشک اس میں ان لوگوں کیلئے ضرور نشانیاں ہیں

صور پھونکے جانے کے بعد مخلوق کی گھبراہٹ

يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٨٦﴾ وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ

يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٨٦﴾ (2)	وَ	يَوْمَ	يُنْفَخُ	فِي الصُّوْرِ	فَفَزِعَ	مَنْ
(جو) ایمان رکھتے ہیں	اور	(جس) دن	پھونکا جائے گا	صور میں	تو گھبرا جائے گا	جو کوئی

جو ایمان رکھتے ہیں ○ اور جس دن صور میں پھونکا جائے گا تو جو

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) انگوٹھی سے سیاہ مہر لگائے گا۔

1 ..... یعنی ان کے شرک کے سبب ان پر عذاب ثابت ہو چکا تو وہ اب کچھ نہیں بولتے کیونکہ اُن کے لئے کوئی حجت اور کوئی گفتگو باقی نہیں ہے۔ اس آیت کا ایک معنی یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلانے کی وجہ سے اُن پر عذاب اس طرح چھا جائے گا کہ وہ کچھ بول نہ سکیں گے۔

2 ..... رات کو آرام اور دن کو کام کاج کے لئے بنانے میں اگرچہ تمام لوگوں کے لئے قدرتِ الٰہی کی نشانیاں ہیں لیکن چونکہ صرف ایمان والے ہی ان نشانیوں سے حقیقی فائدہ حاصل کرتے ہیں اس لئے بطورِ خاص یہاں انہی کا ذکر ہوا۔

فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَ كُلٌّ

فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	مَنْ	فِي الْاَرْضِ	اِلَّا	مَنْ	شَآءَ (1)	اللّٰهُ	وَ	كُلٌّ
آسمانوں میں	اور	جو کوئی	زمین میں (ہے)	مگر	جسے	چاہے	اللہ	اور	سب

آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں سب گھبرا جائیں گے مگر وہ جنہیں اللہ چاہے اور سب

اَتَوْهُ دٰخِرِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَ تَرَى الْجِبَالَ

اَتَوْهُ	دٰخِرِيْنَ ﴿۸۷﴾	وَ	تَرَى	الْجِبَالَ
حاضر ہوں گے اس کے حضور	عاجزی کرتے ہوئے	اور	تو دیکھے گا	پہاڑوں (کو)

اس کے حضور عاجزی کرتے حاضر ہوں گے ○ اور تُو پہاڑوں کو دیکھے گا

تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّ هِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ؕ

تَحْسَبُهَا	جَامِدَةً (2)	وَّ	هِيَ	تَمُرُّ	مَرَّ السَّحَابِ
خیال کرے گا انہیں	جمے ہوئے	اور (حالانکہ)	وہ	چل رہے ہوں گے	بادل کی چال

انہیں جمے ہوئے خیال کرے گا حالانکہ وہ بادل کے چلنے کی طرح چل رہے ہوں گے۔

صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ؕ اِنَّهٗ خَبِيْرٌۢ

صُنْعَ اللّٰهِ	الَّذِيْٓ	اَتْقَنَ	كُلَّ شَيْءٍ	اِنَّهٗ	خَبِيْرٌ
(یہ اس) اللہ کی کاریگری (ہے)	جس نے	مضبوط کیا	ہر چیز (کو)	بیشک وہ	خبردار (ہے)

یہ اس اللہ کی کاریگری ہے جس نے ہر چیز کو مضبوط کیا بیشک وہ تمہارے کاموں سے

بِمَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۸۸﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ

بِمَا	تَفْعَلُوْنَ ﴿۸۸﴾	مَنْ	جَآءَ بِالْحَسَنَةِ (3)	فَلَهٗ	خَيْرٌ	مِّنْهَا
(اس) سے جو	تم کام کرتے ہو	جو	لائے نیکی	تو اس کے لیے	بہتر (صلہ ہے)	اس سے

خبردار ہے ○ جو نیکی لائے اس کے لیے اس سے بہتر صلہ ہے

صور پھونکے جانے کے وقت پہاڑوں کا حال

نیک اعمال پر بشارت

1 ..... یعنی جنہیں اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ اس گھبراہٹ سے محفوظ رہیں گے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: "وہ لوگ شہداء ہیں، اس لئے کہ وہ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک زندہ ہیں، انہیں اس وقت گھبراہٹ نہ پہنچے گی۔ (خازن، النمل، تحت الآیۃ: ۸۷، ۳ / ۴۱۲) 2 ..... یعنی صور پھونکنے کے وقت پہاڑ اپنی بڑی جسامت کی وجہ سے دیکھنے میں تو اپنی جگہ ثابت اور قائم معلوم ہوں گے اور حقیقت میں وہ بادلوں کی طرح انتہائی تیز چلتے ہوں گے، یہاں تک کہ وہ پہاڑ زمین پر گر کر اس کے برابر ہو جائیں گے، پھر ریزہ ریزہ ہو کر بکھر جائیں گے۔ 3 ..... نیکی سے مراد کلمۂ توحید کی شہادت ہے یا، اس سے مراد عمل

مشرکین کا انجام

وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ ﴿۸۹﴾ وَمَنْ

وَ	هُمْ	مِّنْ فَزَعٍ (1)	يَّوْمَئِذٍ	اٰمِنُوْنَ ﴿۸۹﴾	وَ	مَنْ
اور	وہ	گھبراہٹ سے	اس دن	امن وچین والے (ہوں گے)	اور	جو

اور وہ اس دن کی گھبراہٹ سے امن وچین میں ہوں گے ○ اور جو

جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ ؕ هَلْ

جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ (2)	فَكُبَّتْ	وُجُوْهُهُمْ	فِي النَّارِ	هَلْ
لائے گا برائی	تو الٹے کر دیے جائیں گے	ان کے چہرے	آگ میں	کیا (یعنی نہیں)

برائی لائے گا تو ان کے چہرے آگ میں الٹے کر دیے جائیں گے۔ (اے لوگو!)

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیئے گئے چند احکامات

تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّمَآ

تُجْزَوْنَ	اِلَّا	مَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۰﴾	اِنَّمَآ
تمہیں بدلہ دیا جائے گا	مگر	(اسی کا) جو	تم عمل کرتے تھے	یہی

تمہیں تمہارے اعمال ہی کا بدلہ دیا جائے گا ○ مجھے تو یہی

اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِيْ

اُمِرْتُ	اَنْ	اَعْبُدَ	رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ	الَّذِيْ
مجھے حکم دیا گیا ہے	کہ	میں عبادت کروں	اس شہر (مکہ) کے رب (کی)	جس نے

حکم ہوا ہے کہ میں اس شہر (مکہ) کے رب کی عبادت کروں جس نے

حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَيْءٍ ۫ وَّاُمِرْتُ اَنْ

حَرَّمَهَا	وَ	لَهٗ	كُلُّ شَيْءٍ	وَّ	اُمِرْتُ	اَنْ
حرمت والا بنایا اسے	اور	اسی کے لیے (ہے)	ہر چیز	اور	مجھے حکم دیا گیا ہے	کہ

اسے حرمت والا بنایا ہے اور ہر شے اسی کی ملکیت ہے اور مجھے حکم ہوا ہے کہ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) میں اخلاص ہے کہ خدا کے حضور ایمان واخلاص کے ساتھ حاضر ہو گا اس کیلئے بھلائی ہے۔

1 ...... اس سے قیامت کے دن عذاب کے خوف کی وجہ سے ہونے والی گھبراہٹ مراد ہے اور یہ اس گھبراہٹ کے علاوہ ہے جس کا ذکر اوپر کی آیت میں ہوا۔

2 ...... یہاں برائی سے مراد شرک ہے اور آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جو شرک کے ساتھ آئیں گے وہ اوندھے منہ آگ میں ڈالے جائیں گے اور جہنم کے خازن اُن سے کہیں گے: تمہیں تمہارے شرک اور گناہوں ہی کا بدلہ دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نارِ جہنم سے محفوظ فرمائے۔

أَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٩١﴾ وَ اَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ

اَكُوْنَ	مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٩١﴾	وَ	اَنْ	اَتْلُوَا (1)	الْقُرْاٰنَ
میں رہوں	فرمانبرداروں میں سے	اور	یہ کہ	میں تلاوت کروں	قرآن (کی)

فرمانبرداروں میں سے رہوں ○ اور یہ کہ میں قرآن کی تلاوت کروں

فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَ

فَمَنِ	اهْتَدٰى	فَاِنَّمَا	يَهْتَدِيْ	لِنَفْسِهٖ	وَ
تو جس نے	ہدایت پائی	تو صرف	وہ ہدایت پاتا ہے	اپنی ذات کے لئے	اور

تو جس نے ہدایت پائی تو اس نے اپنی ذات کیلئے ہی ہدایت پائی اور

مَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿٩٢﴾ وَ قُلِ

مَنْ	ضَلَّ	فَقُلْ	اِنَّمَآ اَنَا	مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿٩٢﴾	وَ	قُلِ
جو	گمراہ ہوا	تو تم کہہ دو	میں تو صرف	ڈرانے والوں میں سے (ہوں)	اور	تم کہو

جو گمراہ ہو تو تم فرمادو کہ میں تو صرف ڈرانے والوں میں سے ہوں ○ اور تم فرماؤ:

الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا ؕ

الْحَمْدُ	لِلّٰهِ	سَيُرِيْكُمْ	اٰيٰتِهٖ (2)	فَتَعْرِفُوْنَهَا
سب خوبیاں	اللہ کے لیے (ہیں)	عنقریب وہ دکھائے گا تمہیں	اپنی نشانیاں	تو تم پہچان لوگے انہیں

سب خوبیاں اللہ کے لیے ہیں، عنقریب وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھائے گا تو تم انہیں پہچان لوگے

وَ مَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٣﴾ ع

وَ	مَا	رَبُّكَ	بِغَافِلٍ	عَمَّا	تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٣﴾
اور	نہیں	(اے حبیب) تمہارا رب	غافل	(اس) سے جو	(اے لوگو) تم عمل کرتے ہو

اور (اے حبیب!) تمہارا رب، (اے لوگو!) تمہارے اعمال سے غافل نہیں ہے ○

ع ۲

(1)...... تلاوتِ قرآن حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روز مرہ کے معمولات میں شامل تھی، سیرت کی کتابوں میں لکھا ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سونے سے پہلے قرآن مجید کی کچھ سورتیں ضرور تلاوت فرماتے، اسی طرح رات میں جب عبادت کے لئے بیدار ہوتے تو بھی تلاوتِ قرآن فرماتے اور رمضان شریف میں حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ قرآنِ مجید کا دور فرمایا کرتے تھے۔ (2)...... ان نشانیوں سے مراد چاند کا دو ٹکڑے ہونا وغیرہ معجزات اور وہ سزائیں ہیں جو کفار پر دنیا میں آئیں جیسا کہ بدر میں کفار کا قتل ہونا، قید ہونا اور فرشتوں کا انہیں مارنا۔

آیات:88 | رکوع:09

سُوْرَةُ الْقَصَص مَكِّيَّة

عظمتِ قرآن

حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام اور فرعون کا واقعہ

فرعون متکبر، ظالم اور فسادی تھا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

طٰسٓمّٓ ۝١ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝٢ نَتْلُوْا عَلَيْكَ

طٰسٓمّٓ ۝١	تِلْكَ	اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝٢ [1]	نَتْلُوْا	عَلَيْكَ
حروف مقطعات	یہ	روشن کتاب کی آیتیں (ہیں)	ہم پڑھتے ہیں	تم پر (تمہارے سامنے)

طٰسٓمّٓ ۝ یہ روشن کتاب کی آیتیں ہیں ۝ ہم تمہارے سامنے حق کے ساتھ

مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَ فِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝٣ اِنَّ

مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَ فِرْعَوْنَ	بِالْحَقِّ	لِقَوْمٍ	يُّؤْمِنُوْنَ ۝٣	اِنَّ
موسیٰ اور فرعون کی کچھ خبر	حق کے ساتھ	(ان) لوگوں کے لیے	(جو) ایمان رکھتے ہیں	بیشک

موسیٰ اور فرعون کی خبر پڑھتے ہیں ان لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں ۝ بیشک

فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْاَرْضِ وَ جَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا

فِرْعَوْنَ	عَلَا	فِي الْاَرْضِ	وَ	جَعَلَ	اَهْلَهَا	شِيَعًا [2]
فرعون	اس نے غلبہ پایا، تکبر کیا	زمین میں	اور	بنادیا	اس کے باشندوں (کو)	مختلف گروہ

فرعون نے زمین میں تکبر کیا تھا اور اس کے لوگوں کے مختلف گروہ بنادیئے تھے

1 ...... لوحِ محفوظ اور قرآنِ کریم دونوں کو کتابِ مبین کہا جاتا ہے، ان میں فرق یہ ہے کہ لوحِ محفوظ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خاص مقبول بندوں پر ہی ظاہر ہے جبکہ قرآن کریم ہر مومن کے لئے ظاہر ہے اگرچہ اس کے اسرار و رموز کی معرفت بھی خاص بندوں کے ساتھ خاص ہے۔

2 ...... فرعون نے اہلِ مصر کے مختلف گروہ بنادیئے اوران میں عداوت ڈال دی تاکہ وہ کسی ایک بات پر جمع نہ ہوسکیں اور اس کی حکمرانی قائم رہے۔ دیکھا جائے تو یہی طریقہ اب بھی دنیا میں رائج ہے کہ حکمران لوگوں کو مختلف مسائل میں الجھائے رکھتے ہیں تاکہ وہ ان سے نہ نکل پائیں اور ان کی حکمرانی قائم رہے۔

يَّسْتَضْعِفُ طَآىِٕفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَ

يَّسْتَضْعِفُ	طَآىِٕفَةً	مِّنْهُمْ	يُذَبِّحُ	اَبْنَآءَهُمْ [1]	وَ
کمزور کر رکھا تھا	ایک گروہ (بنی اسرائیل کو)	ان میں سے	وہ ذبح کرتا	ان کے بیٹوں (کو)	اور

ان میں ایک گروہ (بنی اسرائیل) کو کمزور کر رکھا تھا، ان کے بیٹوں کو ذبح کرتا اور

يَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۴﴾ وَ

يَسْتَحْيٖ	نِسَآءَهُمْ	اِنَّهٗ	كَانَ	مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۴﴾	وَ
زندہ رکھتا تھا	ان کی عورتوں، بچیوں (کو)	بیشک وہ	تھا	فساد کرنے والوں میں سے	اور

ان کی عورتوں کو زندہ رکھتا تھا، بیشک وہ فسادیوں میں سے تھا ○ اور

نُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِى الْاَرْضِ وَ

نُرِيْدُ	اَنْ	نَّمُنَّ	عَلَى الَّذِيْنَ	اسْتُضْعِفُوْا	فِى الْاَرْضِ	وَ
ہم چاہتے تھے	کہ	احسان کریں	ان لوگوں پر جنہیں	کمزور بنایا گیا تھا	زمین میں	اور

ہم چاہتے تھے کہ ان لوگوں پر احسان فرمائیں جنہیں زمین میں کمزور بنایا گیا تھا اور

نَجْعَلَهُمْ اَىِٕمَّةً وَّ نَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿۵﴾ وَ نُمَكِّنَ لَهُمْ

نَجْعَلَهُمْ	اَىِٕمَّةً	وَّ	نَجْعَلَهُمُ	الْوٰرِثِيْنَ ﴿۵﴾ [2]	وَ	نُمَكِّنَ	لَهُمْ
ہم بنائیں انہیں	پیشوا	اور	بنائیں انہیں	(ملک ومال کے) وارث	اور	ہم اقتدار دیں	ان کو

انہیں پیشوا بنائیں اور انہیں (ملک ومال کا) وارث بنائیں ○ اور انہیں زمین میں

فِى الْاَرْضِ وَ نُرِىَ فِرْعَوْنَ وَ هَامٰنَ وَ جُنُوْدَهُمَا

فِى الْاَرْضِ	وَ	نُرِىَ	فِرْعَوْنَ	وَ	هَامٰنَ	وَ	جُنُوْدَهُمَا
زمین میں	اور	دکھادیں	فرعون	اور	ہامان	اور	ان دونوں کے لشکروں (کو)

اقتدار دیں اور فرعون اور ہامان اور ان کے لشکروں کو وہی دکھادیں

بنی اسرائیل کو پیشوائی اور اقتدار دیے جانے کا ارادۂ الٰہی

1...... کاہنوں نے فرعون سے یہ کہہ دیا تھا کہ بنی اسرائیل میں ایک بچہ پیدا ہو گا جو تیری بادشاہت کے زوال کا باعث ہو گا، اس لئے وہ بیٹوں کو ذبح کر دیتا اور بیٹیوں کو چھوڑ دیتا تھا۔ یہ اس کی انتہائی حماقت تھی کیونکہ اگر وہ اپنے خیال میں کاہنوں کو سچا سمجھتا تھا تو یہ بات ہونی ہی تھی، لڑکوں کو قتل کر دینے سے کوئی نتیجہ نہ ملتا اور اگر وہ انہیں سچا نہیں جانتا تھا تو یہ اس کے نزدیک ایک لغویات تھی اور لغویت کالحاظ کر کے انسانوں کا قتل کرنا کسی طرح درست نہ تھا۔ 2...... یہاں وراثت سے مراد شرعی میراث نہیں کیونکہ مومن کافر کا وارث نہیں ہوتا بلکہ اس کے وسیع مفہوم میں سے ایک معنیٰ "موت کے بعد اس کی سلطنت کا وارث ہونا" مراد ہے۔

حفاظتِ موسیٰ کے لئے خدائی انتظام

مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ۝٦ وَ اَوْحَيْنَاۤ

اَوْحَيْنَاۤ	وَ	كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ۝٦ (1)	مَّا	مِنْهُمْ
ہم نے الہام کیا	اور	وہ ڈر رکھتے تھے	جس کا	ان (بنی اسرائیل) کی طرف سے

جس کا انہیں ان کی طرف سے خطرہ تھا ○ اور ہم نے موسیٰ کی ماں کو

اِلٰۤى اُمِّ مُوْسٰۤى اَنْ اَرْضِعِيْهِ ۚ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ

فَاَلْقِيْهِ	عَلَيْهِ	خِفْتِ	فَاِذَا	اَرْضِعِيْهِ	اَنْ	اِلٰۤى اُمِّ مُوْسٰۤى (2)
تو تو ڈال دے اسے	اس پر	تجھے خوف ہو	پھر جب	تو دودھ پلا اسے	کہ	موسیٰ کی ماں کی طرف

الہام فرمایا کہ اسے دودھ پلا پھر جب تجھے اس پر خوف ہو تو اسے دریا میں

فِى الْيَمِّ وَ لَا تَخَافِىْ وَ لَا تَحْزَنِىْ ۚ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ

اِلَيْكِ	رَآدُّوْهُ	اِنَّا	لَا تَحْزَنِىْ	وَ	لَا تَخَافِىْ	وَ	فِى الْيَمِّ
تیری طرف	پھیر لائیں گے اسے	بیشک ہم	غم نہ کر	اور	خوف نہ کر	اور	دریا میں

ڈال دے اور خوف نہ کر اور غم نہ کر، بیشک ہم اسے تیری طرف پھیر لائیں گے

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شاہی محل میں آمد اور تقدیر الٰہی

وَ جَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝٧ فَالْتَقَطَهٗۤ اٰلُ فِرْعَوْنَ

اٰلُ فِرْعَوْنَ	فَالْتَقَطَهٗ	مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝٧	جَاعِلُوْهُ	وَ
فرعون کے گھر والوں (نے)	تو اٹھالیا اسے	رسولوں میں سے	بنانے والے ہیں اسے	اور

اور اسے رسولوں میں سے بنائیں گے ○ تو اسے فرعون کے گھر والوں نے اٹھالیا

لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّ حَزَنًا ؕ اِنَّ فِرْعَوْنَ وَ هَامٰنَ وَ

وَ	هَامٰنَ	وَ	فِرْعَوْنَ	اِنَّ	حَزَنًا	وَّ	عَدُوًّا	لَهُمْ	لِيَكُوْنَ (3)
اور	ہامان	اور	فرعون	بیشک	غم	اور	دشمن	ان کے لئے	تاکہ وہ ہو

تاکہ وہ ان کیلئے دشمن اور غم بنے، بیشک فرعون اور ہامان اور

(1) ..... فرعون، ہامان اور ان کے لشکروں کو بنی اسرائیل کے ایک فرزند سے اپنی سلطنت کے زوال اور ہلاکت کا خطرہ تھا جس سے بچنے کی وہ بھرپور کوشش کر رہے تھے۔ (2) ..... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی والدہ کا نام یوحانذ ہے اور آپ لاوی بن یعقوب کی نسل سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں خواب یا فرشتے کے ذریعے یا ان کے دل میں یہ بات ڈال کر الہام فرمایا۔ (3) .. یہاں اس لفظ میں مذکور "لام" کو "لامِ عاقبت" کہتے ہیں اور آیت کا معنی یہ ہے کہ فرعون کے گھر والوں نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اٹھالیا اور اِس اٹھانے کا انجام و نتیجہ یہ نکلنا تھا کہ وہ ان کیلئے دشمن اور غم کا باعث بنے گا۔

فرعون سے آسیہ کی بیوی کا کلام

جُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خٰطِـِٕيْنَ ۝۸ وَ قَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ

اِمْرَاَتُ فِرْعَوْنَ[1]	قَالَتِ	وَ	خٰطِـِٕيْنَ ۝۸	كَانُوْا	جُنُوْدَهُمَا
فرعون کی بیوی (نے)	کہا	اور	خطا کرنے والے	وہ تھے	ان دونوں کے لشکر

ان کے لشکر خطاکار تھے ○ اور فرعون کی بیوی نے کہا:

قُرَّتُ عَيْنٍ لِّيْ وَ لَكَ ؕ لَا تَقْتُلُوْهُ ۖۗ عَسٰۤى اَنْ

اَنْ	عَسٰۤى	لَا تَقْتُلُوْهُ	قُرَّتُ عَيْنٍ لِّيْ وَ لَكَ
کہ	قریب ہے	تم قتل نہ کرو اسے	(یہ بچہ) میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک (ہے)

یہ بچہ میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، اسے قتل نہ کرو شاید

يَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّ هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝۹ وَ

وَ	لَا يَشْعُرُوْنَ ۝۹	هُمْ	وَّ	وَلَدًا	نَتَّخِذَهٗ	اَوْ	يَّنْفَعَنَاۤ
اور	خبر نہیں رکھتے تھے	وہ	اور	بیٹا	ہم بنالیں اسے	یا	وہ نفع دے ہمیں

یہ ہمیں نفع دے یا ہم اسے بیٹا بنالیں اور وہ بے خبر تھے ○ اور

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی والدہ کی بے قراری اور اللہ تعالیٰ کی

اَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًا ؕ اِنْ كَادَتْ

كَادَتْ	اِنْ	فٰرِغًا	فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى	اَصْبَحَ
قریب تھا	بیشک	(صبر سے) خالی	موسیٰ کی ماں کا دل	صبح کے وقت ہوگیا

صبح کے وقت موسیٰ کی ماں کا دل بے قرار ہوگیا، بیشک قریب تھا کہ

لَتُبْدِيْ بِهٖ لَوْ لَاۤ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا

عَلٰى قَلْبِهَا	رَّبَطْنَا	اَنْ	لَوْ لَاۤ	بِهٖ	لَتُبْدِيْ
اس کے دل پر	ہم ڈھارس بندھاتے	یہ کہ	اگر نہ ہوتا	اس کو	(کہ) ضرور وہ ظاہر کر دیتی

وہ اسے ظاہر کر دیتی اگر ہم اس کے دل کو مضبوط نہ کرتے

[1] .... فرعون کی بیوی آسیہ بہت نیک خاتون تھیں، انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نسل سے تھیں، غریبوں اور مسکینوں پر رحم و کرم کرتی تھیں۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ایمان لانے کی وجہ سے فرعون نے آپ پر بہت ظلم کیا، چار میخوں سے آپ کے ہاتھ پاؤں بند ھوا کر سینے پر بھاری چکی رکھوادی اور اسی حال میں انہیں سخت دھوپ میں ڈلوادیا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے جنت میں گھر بنانے اور فرعون کے مظالم سے نجات کی دعا کی جو قبول ہوئی اور اسی حال میں اللہ تعالیٰ نے ان کی روح قبض فرمالی۔

والدہ کی بیٹی کو تاکید

لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ⑩ وَ قَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّيْهِ

لِتَكُوْنَ	مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ⑩	وَ	قَالَتْ	لِاُخْتِهٖ	قُصِّيْهِ
تاکہ وہ رہے	یقین رکھنے والوں میں سے	اور	اس نے کہا	اس کی بہن سے	تو پیچھے چلی جا اس کے

کہ وہ (ہمارے وعدے پر) یقین رکھنے والوں میں سے رہے ○ اور اس کی ماں نے اس کی بہن سے کہا: اس کے پیچھے

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بہن کا فرعونیوں کو مشورہ

فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّ هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ⑪ وَ

فَبَصُرَتْ	بِهٖ	عَنْ جُنُبٍ	وَّ	هُمْ	لَا يَشْعُرُوْنَ ⑪	وَ
تو وہ دیکھتی رہی	اس کو	دور سے	اور	وہ (فرعونی)	خبر نہ رکھتے تھے	اور

چلی جا تو وہ بہن اسے دور سے دیکھتی رہی اور ان (فرعونیوں) کو خبر نہ تھی ○ اور

حَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ

حَرَّمْنَا	عَلَيْهِ	الْمَرَاضِعَ (1)	مِنْ قَبْلُ	فَقَالَتْ	هَلْ
ہم نے حرام کردی تھیں	اس (موسیٰ) پر	دائیاں	پہلے (ہی) سے	تو (موسیٰ کی بہن نے) کہا	کیا

ہم نے پہلے ہی سب دائیاں اس پر حرام کردی تھیں تو موسیٰ کی بہن نے کہا: کیا

اَدُلُّكُمْ عَلٰۤى اَهْلِ بَيْتٍ يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَ

اَدُلُّكُمْ	عَلٰۤى اَهْلِ بَيْتٍ	يَّكْفُلُوْنَهٗ	لَكُمْ	وَ
میں رہنمائی کروں تمہاری	(ایسے) گھر والوں پر	(جو) ذمہ داری لے لیں اس (بچہ) کی	تمہارے لئے	اور

میں تمہیں ایسے گھر والے بتادوں جو تمہارے اس بچہ کی ذمہ داری لے لیں اور

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی والدہ کے پاس واپسی اور اس کی حکمتیں

هُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ ⑫ فَرَدَدْنٰهُ اِلٰۤى اُمِّهٖ كَيْ

هُمْ	لَهٗ	نٰصِحُوْنَ ⑫	فَرَدَدْنٰهُ	اِلٰۤى اُمِّهٖ	كَيْ
وہ	اس کی	خیر خواہی کرنے والے (بھی ہوں)	تو ہم نے لوٹا دیا اسے	اس کی ماں کی طرف	تاکہ

وہ اس کے خیر خواہ بھی ہوں؟ ○ تو ہم نے اسے اس کی ماں کی طرف لوٹا دیا تاکہ

(1) .... اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو پہلے ہی منع کر دیا تھا کہ وہ اپنی والدہ کے علاوہ کسی اور کا دودھ نوش نہ فرمائیں۔ چنانچہ جس قدر دائیاں حاضر کی گئیں ان میں کسی کا دودھ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے نہ پیا، پھر آپ کی ہمشیرہ کے مشورے پر والدہ کو بلایا گیا تو ان کا دودھ نوش فرمالیا۔ فرعون نے بچہ انہیں دیا اور دودھ پلانے کی ذمہ داری لگا کر اپنے گھر لے جانے کی اجازت دی، چنانچہ آپ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اپنے مکان پر لے آئیں اور وعدۂ الٰہی پورا ہوتے دیکھ کر انہیں اطمینانِ کامل ہوگیا۔

تَقَرَّ عَيْنُهَا وَ لَا تَحْزَنَ وَ لِتَعْلَمَ اَنَّ

تَقَرَّ	عَيْنُهَا	وَ	لَا تَحْزَنَ	وَ	لِتَعْلَمَ	اَنَّ
ٹھنڈی ہو	اس (ماں) کی آنکھ	اور	وہ غم نہ کھائے	اور	تاکہ جان لے	کہ

ماں کی آنکھ ٹھنڈی ہو اور وہ غم نہ کھائے اور جان لے کہ

وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٣﴾ ع وَلَمَّا بَلَغَ

وَعْدَ اللّٰهِ	حَقٌّ	وَّ	لٰكِنَّ	اَكْثَرَهُمْ	لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٣﴾	وَ	لَمَّا	بَلَغَ
اللہ کا وعدہ	سچا (ہے)	اور	لیکن	ان میں اکثر	نہیں جانتے	اور	جب	(موسیٰ) پہنچا

اللہ کا وعدہ سچا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ○ اور جب موسیٰ

اَشُدَّهٗ وَ اسْتَوٰۤى اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّ عِلْمًا ؕ وَ

اَشُدَّهٗ	وَ	اسْتَوٰۤى	اٰتَيْنٰهُ	حُكْمًا (1)	وَّ	عِلْمًا (2)	وَ
اپنی جوانی (کو)	اور	(عمر میں) بھرپور ہو گیا	(تو) ہم نے عطا کی اسے	حکمت	اور	علم	اور

اپنی جوانی کو پہنچے اور بھرپور ہو گئے تو ہم نے اسے حکمت اور علم عطا فرمایا اور

كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٤﴾ وَ دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ

كَذٰلِكَ	نَجْزِى	الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٤﴾	وَ	دَخَلَ	الْمَدِيْنَةَ
اسی طرح	ہم صلہ دیتے ہیں	نیکی کرنے والوں (کو)	اور	(موسیٰ) داخل ہوا	شہر (میں)

ہم نیکوں کو ایسا ہی صلہ دیتے ہیں ○ اور (ایک دن موسیٰ) شہر والوں کی (دوپہر کی)

عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ

عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ (3)	مِّنْ اَهْلِهَا	فَوَجَدَ	فِيْهَا	رَجُلَيْنِ
بے خبری (یعنی نیند) کے وقت پر	اس (شہر) کے باشندوں کی	تو اس نے پایا	اس میں	دو مردوں (کو)

نیند کے وقت شہر میں داخل ہوئے تو اس میں دو مردوں کو

جوانی میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر انعاماتِ الٰہی

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور قبطی کے قتل کا واقعہ

1 ......یہاں حکم سے مراد نبوت نہیں کیونکہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو نبوت مدین سے مصر آتے ہوئے راستہ میں عطا ہوئی تھی۔ 2 ......یہاں علم سے مراد علمِ لدنی ہے جو استاد کے واسطے کے بغیر عطا ہوا تھا اور یہ علم آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو نبوت عطا کئے جانے سے پہلے دیا گیا تھا۔ 3 ...... شہر میں پوشیدہ طور پر داخل ہونے کا سبب یہ تھا کہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے حق کا بیان اور فرعون اور فرعونیوں کی گمراہی کا رد اور فرعونیوں کے دین کی ممانعت شروع کر دی تھی۔ بنی اسرائیل آپ کی بات سنتے اور پیروی کرتے تھے۔ جب اس بات کا چرچا ہوا تو فرعونیوں نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تلاش شروع کر دی، اس

يَقْتَتِلٰنِ ۗ هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَ هٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ

يَقْتَتِلٰنِ	هٰذَا	مِنْ شِيْعَتِهٖ	وَ	هٰذَا	مِنْ عَدُوِّهٖ
لڑتے ہوئے	یہ	اس (موسیٰ) کے گروہ سے	اور	یہ	اس کے دشمنوں میں سے (تھا)

لڑتے ہوئے پایا۔ ایک موسیٰ کے گروہ سے تھا اور دوسرا اس کے دشمنوں میں سے تھا

فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِیْ مِنْ شِیْعَتِهٖ عَلَى الَّذِیْ

فَاسْتَغَاثَهُ	الَّذِیْ	مِنْ شِیْعَتِهٖ	عَلَى	الَّذِیْ
تو اس نے مدد مانگی اس سے	جو	اس کے گروہ میں سے (تھا)	(اس) کے خلاف	جو

تو وہ جو موسیٰ کے گروہ میں سے تھا اس نے موسیٰ سے اس کے خلاف مدد مانگی جو

مِنْ عَدُوِّهٖ ۙ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَیْهِ ۗ قَالَ

مِنْ عَدُوِّهٖ	فَوَكَزَهٗ	مُوْسٰى	فَقَضٰى عَلَیْهِ	قَالَ
اس کے دشمنوں میں سے (تھا)	تو گھونسا مارا اس کو	موسیٰ (نے)	تو اس کا کام تمام کر دیا	(پھر) فرمایا

اس کے دشمنوں سے تھا تو موسیٰ نے اس کے گھونسا مارا تو اس کا کام تمام کر دیا۔ (پھر) فرمایا:

هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۱۵﴾ قَالَ

هٰذَا[1]	مِنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ	اِنَّهٗ	عَدُوٌّ	مُّضِلٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۱۵﴾	قَالَ
یہ	شیطان کے کام سے (ہے)	بیشک وہ	دشمن (ہے)	کھلا گمراہ کرنے والا	(موسیٰ نے) عرض کی

یہ شیطان کی طرف سے ہوا ہے۔ بیشک وہ کھلا گمراہ کرنے والا دشمن ہے ۝ موسیٰ نے عرض کی:

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بارگاہِ الٰہی میں عاجزی و انکساری

رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ

رَبِّ	اِنِّیْ	ظَلَمْتُ[2]	نَفْسِیْ	فَاغْفِرْ	لِیْ
اے میرے رب	بیشک میں	میں نے زیادتی کی	اپنی جان (پر)	تو تو بخش دے	مجھے

اے میرے رب! میں نے اپنی جان پر زیادتی کی تو تو مجھے بخش دے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) لئے آپ کسی بستی میں داخل ہوتے تو ایسے وقت داخل ہوتے جب وہاں کے لوگ غفلت میں ہوں۔

1 ...... یہ اشارہ قبطی کے اسرائیلی پر ظلم کی طرف ہے یعنی قبطی کا اسرائیلی پر ظلم کرنا جو اس کی ہلاکت کا باعث ہوا، یہ کام شیطان کی طرف سے ہوا ہے۔ یا، یہ اشارہ اس قتل کی طرف ہے جو حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے بلا ارادہ ہوا، یعنی قبطی کو قتل کرنے کا کام (بظاہر) شیطان کی طرف سے ہوا۔ 2 ...... انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام معصوم ہیں، ان سے گناہ نہیں ہوتے اور حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا قبطی کو مارنا در اصل ظلم دور کرنا اور مظلوم کی امداد کرنا تھا اور یہ

فَغَفَرَ لَهٗ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۶﴾ قَالَ

فَغَفَرَ	لَهٗ	اِنَّهٗ	هُوَ	الْغَفُوْرُ	الرَّحِيْمُ ﴿۱۶﴾	قَالَ
تو (اللہ نے) بخش دیا	اس کو	بیشک وہ	وہی	بخشنے والا	مہربان (ہے)	(موسیٰ نے) عرض کی

تو اللہ نے اسے بخش دیا بیشک وہی بخشنے والا مہربان ہے ○ عرض کی:

رَبِّ بِمَاۤ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِيْرًا

رَبِّ	بِمَاۤ	اَنْعَمْتَ	عَلَیَّ	فَلَنْ اَكُوْنَ	ظَهِيْرًا
اے میرے رب	(اس کی) قسم جو	تو نے احسان کیا	مجھ پر	تو میں ہرگز نہ ہوں گا	مددگار

اے میرے رب! تو نے میرے اوپر جو احسان کیا ہے اس کی قسم کہ اب ہرگز میں

لِّلْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۷﴾ فَاَصْبَحَ فِی الْمَدِيْنَةِ خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ

لِّلْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۷﴾ (1)	فَاَصْبَحَ	فِی الْمَدِيْنَةِ	خَآئِفًا	يَّتَرَقَّبُ
مجرموں کا	پھر (موسیٰ نے) صبح کی	شہر میں	ڈرتے ہوئے	انتظار کرتے ہوئے

مجرموں کا مددگار نہ ہوں گا ○ پھر موسیٰ نے شہر میں ڈرتے ہوئے، انتظار میں صبح کی

فَاِذَا الَّذِی اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ يَسْتَصْرِخُهٗ ؕ

فَاِذَا	الَّذِی	اسْتَنْصَرَهٗ	بِالْاَمْسِ	يَسْتَصْرِخُهٗ
تو اچانک (دیکھا کہ)	وہ جس نے	مدد مانگی تھی اس سے	کل	وہ فریاد کر رہا ہے اس سے

تو اچانک دیکھا کہ وہ جس نے کل ان سے مدد مانگی تھی فریاد کر رہا ہے

قَالَ لَهٗ مُوْسٰۤی اِنَّكَ لَغَوِیٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸﴾ فَلَمَّاۤ اَنْ اَرَادَ

قَالَ	لَهٗ	مُوْسٰۤی	اِنَّكَ	لَغَوِیٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸﴾ (2)	فَلَمَّاۤ	اَنْ	اَرَادَ
فرمایا	اس سے	موسیٰ (نے)	بیشک تو	ضرور کھلا گمراہ (ہے)	تو جب	کہ	(موسیٰ نے) چاہا

تو موسیٰ نے اس سے فرمایا بیشک تو ضرور کھلا گمراہ ہے ○ تو جب موسیٰ نے چاہا

اسرائیلی کا قبطی سے جھگڑا اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تنبیہ

اسرائیلی کی حماقت سے افشائے راز

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کسی دین میں بھی گناہ نہیں، پھر بھی اپنی طرف تقصیر کی نسبت کرنا اور عاجزی وانکساری کرتے ہوئے استغفار چاہنا، اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں کا دستور ہے۔

1 ... مجرموں کا مددگار نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ اب میں فرعون کے ساتھ نہ رہوں گا کیونکہ کسی کے ساتھ رہنا لوگوں کی نظر میں اس کی تائید کی صورت ہی سمجھی جاتی ہے۔ 2 ... کھلے گمراہ سے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مراد یہ تھی کہ تو روز لوگوں سے لڑتا ہے، اپنے آپ کو بھی مصیبت و پریشانی میں ڈالتا ہے اور اپنے مددگاروں کو بھی، تو کیوں ایسے مواقع سے نہیں بچتا اور کیوں احتیاط نہیں کرتا؟

اَنْ يَّبْطِشَ بِالَّذِىْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ قَالَ يٰمُوْسٰٓى

اَنْ	يَّبْطِشَ (1)	بِالَّذِىْ	هُوَ	عَدُوٌّ	لَّهُمَا	قَالَ	يٰمُوْسٰٓى
کہ	وہ پکڑ لیں	(اس قبطی) کو جو	وہ	دشمن (تھا)	ان دونوں کا	(تو) اس نے کہا	اے موسیٰ

کہ اس (قبطی) کو پکڑ لیں جو ان دونوں کا دشمن تھا تو وہ بولا: اے موسیٰ!

اَتُرِيْدُ اَنْ تَقْتُلَنِىْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْاَمْسِ ۖ اِنْ

اَتُرِيْدُ	اَنْ	تَقْتُلَنِىْ	كَمَا	قَتَلْتَ	نَفْسًا	بِالْاَمْسِ	اِنْ
کیا تم چاہتے ہو	کہ	قتل کر دو مجھے	جیسے	تم نے قتل کر دیا	ایک جان (کو)	کل	نہیں

کیا تم مجھے ویسا ہی قتل کرنا چاہتے ہو جیسا تم نے کل ایک شخص کو قتل کر دیا تم تو

تُرِيْدُ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِى الْاَرْضِ وَمَا تُرِيْدُ

تُرِيْدُ	اِلَّآ	اَنْ	تَكُوْنَ	جَبَّارًا	فِى الْاَرْضِ	وَ	مَا تُرِيْدُ
تم چاہتے	مگر	یہ کہ	بن جاؤ	زبردستی کرنے والے	زمین میں	اور	تم نہیں چاہتے

یہی چاہتے ہو کہ زمین میں زبردستی کرنے والے بن جاؤ اور تم اصلاح کرنے والوں میں سے

اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿۱۹﴾ وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ

اَنْ	تَكُوْنَ	مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿۱۹﴾	وَ	جَآءَ	رَجُلٌ	مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ
کہ	ہو جاؤ	اصلاح کرنے والوں میں سے	اور	آیا	ایک شخص	شہر کے آخری کنارے سے

نہیں ہونا چاہتے ○ اور شہر کے پرلے کنارے سے ایک (مومن) شخص

يَسْعٰى ۡ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنَّ الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ

يَسْعٰى	قَالَ	يٰمُوْسٰٓى	اِنَّ	الْمَلَاَ	يَاْتَمِرُوْنَ	بِكَ
دوڑتا ہوا	اس نے کہا	اے موسیٰ	بیشک	دربار والے	مشورہ کر رہے ہیں	آپ کے بارے میں

دوڑتا ہوا آیا، کہا: اے موسیٰ! بیشک دربار والے آپ کے بارے میں مشورہ کر رہے ہیں

مردِ مومن کی طرف سے فرعونیوں کے مشورے کی خبر

(1)..... جب حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے اور اسرائیلی کے مشترکہ دشمن کو پکڑنا چاہا تو اسرائیلی مرد غلطی سے یہ سمجھا کہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام خفا ہو کر مجھے پکڑنا چاہتے ہیں، یہ سمجھ کر وہ بولا: اے موسیٰ! عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، کیا تم مجھے ویسے ہی قتل کرنا چاہتے ہو جیسے کل تم نے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا، تم تو سرزمینِ مصر میں زبردستی کرنے والا بننا چاہتے ہو، اصلاح کرنے والا نہیں۔ فرعونی نے فرعون کو اطلاع دی کہ کل کے مقتول کے قاتل حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں۔ فرعون نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے قتل کا حکم دیا اور لوگ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تلاش میں نکل گئے۔

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی جانب مدین ہجرت

لِيَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّيْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿٢٠﴾

مِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿٢٠﴾	لَكَ	اِنِّيْ	فَاخْرُجْ	لِيَقْتُلُوْكَ
خیر خواہوں میں سے (ہوں)	آپ کے	بیشک میں	تو آپ نکل جائیں	کہ وہ قتل کردیں آپ کو

کہ آپ کو قتل کردیں تو آپ نکل جائیں۔ بیشک میں آپ کے خیر خواہوں میں سے ہوں ○

فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ قَالَ رَبِّ

رَبِّ	قَالَ	يَتَرَقَّبُ	خَآئِفًا	مِنْهَا	فَخَرَجَ (١)
اے میرے رب	اس نے عرض کی	انتظار کرتے ہوئے	ڈرتے ہوئے	اس (شہر) سے	پھر (موسیٰ) نکلا

پھر موسیٰ شہر سے ڈرتے ہوئے انتظار کرتے ہوئے نکلے۔ موسیٰ نے عرض کی: اے میرے رب!

نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٢١﴾ ع وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ

۵/۸ ع

قَالَ	تِلْقَآءَ مَدْيَنَ	تَوَجَّهَ	لَمَّا	وَ	مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٢١﴾	نَجِّنِيْ
(تو) کہا	مدین کی طرف	وہ متوجہ ہوا	جب	اور	ظالم لوگوں سے	نجات دیدے مجھے

مجھے ظالموں سے نجات دیدے ○ اور جب وہ مدین کی طرف متوجہ ہوئے تو کہا:

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مدین آمد اور بکریوں کو پانی پلانا

عَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يَّهْدِيَنِيْ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿٢٢﴾ وَلَمَّا وَرَدَ

وَرَدَ	لَمَّا	وَ	سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿٢٢﴾	يَّهْدِيَنِيْ	اَنْ	رَبِّيْٓ	عَسٰى
وہ آیا	جب	اور	سیدھا راستہ	وہ بتائے گا مجھے	کہ	میرا رب	قریب ہے

عنقریب میرا رب مجھے سیدھا راستہ بتائے گا ○ اور جب وہ

مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ ۠

يَسْقُوْنَ	مِّنَ النَّاسِ	اُمَّةً	عَلَيْهِ	وَجَدَ	مَآءَ مَدْيَنَ
وہ (جانوروں کو) پانی پلا رہے ہیں	لوگوں میں سے	ایک گروہ	اس پر	(تو) پایا	مدین کے پانی (پر)

مدین کے پانی پر تشریف لائے تو وہاں لوگوں کے ایک گروہ کو دیکھا کہ اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے ہیں

(1) صورتحال کا علم ہونے پر حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس شہر سے ہجرت کرنے کا ارادہ کرلیا اور یہاں سے مدین کی طرف رختِ سفر باندھا کیونکہ مدین ایسا علاقہ تھا جو فرعون کی مملکت سے باہر تھا اور اس کے علاوہ آباد بھی تھا اور قریب بھی تھا، اسی شہر میں حضرت شعیب عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام رہتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ خطرناک جگہ سے نکل جانا اور جان بچانے کی تدبیر کرنا انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سنت ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ اسباب پر عمل کرنا اور تدبیر اختیار کرنا خلافِ توکل نہیں۔

وَ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَیْنِ تَذُوْدٰنِ ۚ

تَذُوْدٰنِ	امْرَاَتَیْنِ (1)	مِنْ دُوْنِهِمُ	وَجَدَ	وَ
(جو اپنے جانور) روک رہی ہیں	دو عورتیں	ان کے دوسری طرف	اس نے پائیں	اور

اور ان کے دوسری طرف دو عورتوں کو دیکھا جو اپنے جانوروں کو روک رہی ہیں۔

قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ؕ قَالَتَا لَا نَسْقِیْ حَتّٰی

حَتّٰی	لَا نَسْقِیْ	قَالَتَا	مَا خَطْبُكُمَا	قَالَ
یہاں تک کہ	ہم پانی نہیں پلاتیں	وہ دونوں بولیں	تم دونوں کا کیا حال ہے	(موسیٰ نے) فرمایا

موسیٰ نے فرمایا: تم دونوں کا کیا حال ہے؟ وہ بولیں: ہم پانی نہیں پلاتیں جب تک

یُصْدِرَ الرِّعَآءُ ٜ وَ اَبُوْنَا شَیْخٌ كَبِیْرٌ ﴿۲۳﴾

شَیْخٌ كَبِیْرٌ ﴿۲۳﴾	اَبُوْنَا	وَ	الرِّعَآءُ	یُصْدِرَ
بڑے بوڑھے (ہیں)	ہمارے والد	اور	سب چرواہے	(اپنے جانور) واپس لے جائیں

سب چرواہے پلا کر پھیر نہ لے جائیں اور ہمارے باپ بہت بوڑھے ہیں ○

فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰۤى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ

فَقَالَ	اِلَى الظِّلِّ	تَوَلّٰۤى	ثُمَّ	لَهُمَا	فَسَقٰى
تو عرض کی	سایہ کی طرف	وہ پھر گیا	پھر	ان دونوں کے (جانوروں کو)	تو (موسیٰ نے) پانی پلا دیا

تو موسیٰ نے ان دونوں کے جانوروں کو پانی پلا دیا پھر سائے کی طرف پھرے اور عرض کی:

رَبِّ اِنِّیْ لِمَاۤ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ﴿۲۴﴾

فَقِیْرٌ ﴿۲۴﴾	مِنْ خَیْرٍ	اِلَیَّ	اَنْزَلْتَ	لِمَاۤ	اِنِّیْ	رَبِّ
محتاج (ہوں)	بھلائی	میری طرف	تو اتارے	(اس) کا جو	بیشک میں	اے میرے رب

اے میرے رب! میں اس خیر (کھانے) کی طرف محتاج ہوں جو تو میرے لیے اتارے ○

(1)...... اس واقعے کا خلاصہ یہ ہے کہ مدین پہنچنے کے بعد حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ایک کنویں پر تشریف لائے، یہاں لوگ جانوروں کو پانی پلا رہے تھے اور کنویں کی نچلی جانب کھڑی دو عورتیں اپنی بکریوں کو روکے کھڑی تھیں، حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ رش میں بکریوں کو پانی نہیں پلا سکتیں جبکہ ان کے والد بہت بوڑھے ہیں جو خود آ نہیں سکتے۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ان پر رحم آیا اور قریب موجود دوسرے کنویں سے پانی نکال کر بکریوں کو پلا دیا۔ پھر آپ ایک درخت کے سائے میں تشریف لائے اور بارگاہ الٰہی میں کھانے کے لئے دعا کی۔

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بارگاہِ شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضری

فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِیْ عَلَى اسْتِحْیَآءٍ٘ قَالَتْ

فَجَآءَتْهُ (1)	اِحْدٰىهُمَا	تَمْشِیْ	عَلَى اسْتِحْیَآءٍ	قَالَتْ
تو آئی موسیٰ کے پاس	ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک	چلتی ہوئی	شرم وحیا (کے طریقے) پر	اس نے کہا

تو ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک حضرت موسیٰ کے پاس شرم سے چلتی ہوئی آئی (اور) کہا:

اِنَّ اَبِیْ یَدْعُوْكَ لِیَجْزِیَكَ اَجْرَ مَا سَقَیْتَ

اِنَّ	اَبِیْ	یَدْعُوْكَ	لِیَجْزِیَكَ	اَجْرَ مَا	سَقَیْتَ
بیشک	میرے والد	بلارہے ہیں آپ کو	تاکہ وہ دیں آپ کو	(اس کی) مزدوری جو	آپ نے پانی پلایا

میرے والد آپ کو بلارہے ہیں تاکہ آپ کو اس کام کی مزدوری دیں جو آپ نے ہمارے جانوروں کو

لَنَاؕ فَلَمَّا جَآءَهٗ وَ قَصَّ عَلَیْهِ

لَنَا	فَلَمَّا	جَآءَهٗ	وَ	قَصَّ	عَلَیْهِ
ہماری وجہ سے	توجب	(موسیٰ) آیا اس (والد) کے پاس	اور	اس نے بیان کئے	اس پر (کے سامنے)

پانی پلایا ہے۔ تو جب موسیٰ اس (والد) کے پاس آئے اور اسے (اپنے) واقعات

دخترِ شعیب کی حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے متعلق عرض

الْقَصَصَۙ قَالَ لَا تَخَفْٙ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۲۵﴾ قَالَتْ

الْقَصَصَ	قَالَ	لَا تَخَفْ	نَجَوْتَ	مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۲۵﴾	قَالَتْ
(اپنے) واقعات	(تو) اس نے کہا	ڈرو نہیں	تم نجات پاچکے	ظالم لوگوں سے	بولی

سنائے تو اس نے کہا: ڈرو نہیں، آپ ظالموں سے نجات پاچکے ہو○ ان میں سے

اِحْدٰىهُمَا یٰۤاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ٘ اِنَّ خَیْرَ مَنِ

اِحْدٰىهُمَا	یٰۤاَبَتِ	اسْتَاْجِرْهُ	اِنَّ	خَیْرَ	مَنِ
ان دونوں میں سے ایک	اے میرے باپ	ملازم رکھ لو ان کو	بیشک	بہتر	جسے

ایک نے کہا: اے میرے باپ! ان کو ملازم رکھ لو بیشک آپ کا بہتر نوکر وہ ہوگا

1 ...... گھر واپس آنے کے بعد دونوں صاحبزادیوں نے اپنے والد سے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ایثار و احسان کا ذکر کیا تو انہوں نے ایک صاحبزادی سے فرمایا کہ جاؤ اور اس نیک مرد کو میرے پاس بلا لاؤ تاکہ اسے اس احسان کا بدلہ دیا جائے۔ چنانچہ وہ شرم و حیا سے چلتے ہوئے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس آئیں اور انہیں والدِ محترم کا پیغام پہنچایا۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ملاقات کے ارادے سے چلے اور دورانِ ملاقات ان سے اپنے تمام واقعات بیان کئے تو انہوں نے تسلی دی۔

حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف سے نکاح کی پیشکش

اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِیُّ الْاَمِیْنُ ﴿۲۶﴾ قَالَ اِنِّیْۤ اُرِیْدُ اَنْ

اسْتَاْجَرْتَ	الْقَوِیُّ	الْاَمِیْنُ ﴿۲۶﴾	قَالَ	اِنِّیْۤ	اُرِیْدُ	اَنْ
آپ ملازم رکھو	(وہ ہے جو) طاقتور	امانتدار (ہو)	اس نے کہا	بیشک میں	چاہتا ہوں	کہ

جو طاقتور اور امانتدار ہو ○ (انہوں نے) فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ

اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَیَّ هٰتَیْنِ عَلٰۤى اَنْ تَاْجُرَنِیْ

اُنْكِحَكَ[1]	اِحْدَى ابْنَتَیَّ هٰتَیْنِ	عَلٰۤى	اَنْ	تَاْجُرَنِیْ
نکاح کردوں تجھ سے	اپنی ان دو بیٹیوں میں سے ایک (کا)	(اس شرط) پر	کہ	تم ملازمت کرو میری

اپنی دونوں بیٹیوں میں سے ایک کے ساتھ اس مہر پر تمہارا نکاح کردوں کہ تم آٹھ سال تک

ثَمٰنِیَ حِجَجٍ ۚ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ۚ

ثَمٰنِیَ حِجَجٍ	فَاِنْ	اَتْمَمْتَ	عَشْرًا	فَمِنْ عِنْدِكَ
آٹھ سال (تک)	پھر اگر	تم پورے کردو	دس (سال)	تو (وہ اضافہ) تمہاری طرف سے (ہوگا)

میری ملازمت کرو پھر اگر تم دس سال پورے کردو تو وہ (اضافہ) تمہاری طرف سے ہوگا

وَمَاۤ اُرِیْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَیْكَ ؕ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ

وَ	مَاۤ اُرِیْدُ	اَنْ	اَشُقَّ	عَلَیْكَ	سَتَجِدُنِیْۤ	اِنْ	شَآءَ
اور	میں نہیں چاہتا	کہ	مشقت میں ڈالوں	تجھے	عنقریب تم پاؤ گے مجھے	اگر	چاہا

اور میں تمہیں مشقت میں ڈالنا نہیں چاہتا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عنقریب تم مجھے

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی جانب سے پیشکش کی منظوری

اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ ذٰلِكَ بَیْنِیْ وَ بَیْنَكَ ؕ

اللّٰهُ	مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۲۷﴾	قَالَ	ذٰلِكَ	بَیْنِیْ وَ بَیْنَكَ
اللہ (نے)	نیکوں میں سے	(موسیٰ نے) کہا	یہ (معاہدہ طے ہے)	میرے اور تمہارے درمیان

نیکوں میں سے پاؤ گے ○ موسیٰ نے جواب دیا: یہ میرے اور آپ کے درمیان (معاہدہ طے) ہے۔

[1]...... حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اپنی کسی ایک بیٹی سے نکاح کی پیشکش فرمائی، اس سے معلوم ہوا کہ اگرچہ سنت یہ ہے کہ پیغامِ نکاح لڑکے کی طرف سے ہو لیکن یہ بھی جائز ہے کہ لڑکی والوں کی طرف سے ہو۔ مزید یہ کہ لڑکی کے لئے مالدار لڑکا تلاش کرنے کی بجائے دیندار اور شریف لڑکا تلاش کیا جائے۔ جیسے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مسافر تھے، مالدار نہ تھے، مگر آپ کی دینداری اور شرافت ملاحظہ فرما کر حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی بیٹی کے نکاح کی پیشکش کر دی۔

اَیَّمَا الْاَجَلَیْنِ قَضَیْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَیَّ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰی

اَیَّمَا الْاَجَلَیْنِ	قَضَیْتُ	فَلَا	عُدْوَانَ	عَلَیَّ	وَ	اللّٰهُ	عَلٰی
دو مدتوں میں سے جسے	میں پورا کردوں	تو نہ (ہوگی)	کوئی زیادتی	مجھ پر	اور	اللہ	(اس) پر

میں ان دونوں میں سے جو بھی مدت پوری کردوں تو مجھ پر کوئی زیادتی نہیں ہوگی اور ہماری اس گفتگو پر

مَا نَقُوْلُ وَكِیْلٌ ﴿۲۸﴾ ع فَلَمَّا قَضٰی مُوْسَی الْاَجَلَ وَ

مَا	نَقُوْلُ	وَكِیْلٌ ﴿۲۸﴾	فَلَمَّا	قَضٰی	مُوْسَی	الْاَجَلَ (1)	وَ
جو	ہم کہہ رہے ہیں	نگہبان (ہے)	پھر جب	پوری کردی	موسیٰ (نے)	مدت	اور

اللہ نگہبان ہے ○ پھر جب موسیٰ نے اپنی مدت پوری کردی اور

سَارَ بِاَهْلِهٖۤ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا ۚ قَالَ

سَارَ بِاَهْلِهٖ	اٰنَسَ	مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ	نَارًا	قَالَ
وہ لے کر چلا اپنی بیوی (کو)	(تو) اس نے دیکھی	کوہِ طور کی طرف سے	ایک آگ	اس نے کہا

اپنی بیوی کو لے کر چلے تو کوہِ طور کی طرف ایک آگ دیکھی۔ آپ نے

لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّیْۤ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْۤ

لِاَهْلِهِ	امْكُثُوْۤا	اِنِّیْۤ	اٰنَسْتُ	نَارًا	لَّعَلِّیْۤ
اپنی گھر والی سے	تم ٹھہرو	بیشک میں	میں نے دیکھی ہے	ایک آگ	شاید میں

اپنی گھر والی سے فرمایا: تم ٹھہرو، بیشک میں نے ایک آگ دیکھی ہے شاید، میں

اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿۲۹﴾

اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ	اَوْ	جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ	لَعَلَّكُمْ	تَصْطَلُوْنَ ﴿۲۹﴾
لاؤں تمہارے پاس وہاں سے کچھ خبر	یا	آگ کی کوئی چنگاری (لاؤں)	تاکہ تم	گرمی حاصل کرو

وہاں سے کچھ خبر لاؤں یا تمہارے لیے کوئی آگ کی چنگاری لاؤں تاکہ تم گرمی حاصل کرو ○

ع ۷ ۲

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مصر کی طرف سفر اور جانبِ طور آگ کا مشاہدہ

(1)...... حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے دس سال ملازمت فرمائی اور جب مدت پوری ہوگئی تو حضرت شعیب عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے آپ کا نکاح اپنی بڑی صاحبزادی صفوراسے کر دیا، پھر آپ نے حضرت شعیب عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اجازت سے اپنی زوجہ کے ساتھ مصر کی طرف رختِ سفر باندھا۔

کوہِ طور پر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے کلامِ الٰہی

فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِیَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَیْمَنِ

مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَیْمَنِ	نُوْدِیَ	اَتٰىهَا	فَلَمَّآ
میدان کے دائیں کنارے سے	(تو) اسے ندا کی گئی	وہ آیا آگ کے پاس	پھر جب

پھر جب آگ کے پاس آئے تو برکت والی جگہ میں میدان کے دائیں کنارے سے

فِی الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ یّٰمُوْسٰۤی اِنِّیْۤ اَنَا اللّٰهُ

اللّٰهُ	اَنَا	اِنِّیْۤ	یّٰمُوْسٰۤی	اَنْ	مِنَ الشَّجَرَةِ	فِی الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ
اللہ (ہوں)	میں (ہی)	بیشک میں	اے موسیٰ	کہ	درخت سے	برکت والی جگہ میں

ایک درخت سے انہیں ندا کی گئی: اے موسیٰ! بیشک میں ہی اللہ ہوں،

عصائے موسیٰ کے سانپ بننے کا معجزہ اور ابتداءً اس کا مشاہدے کا اثر

رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۳۰﴾ وَ اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا

رَاٰهَا	فَلَمَّا	عَصَاكَ	اَلْقِ	اَنْ	وَ	رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۳۰﴾ [1]
اس نے دیکھا اسے	تو جب	اپنا عصا	تم ڈال دو	یہ کہ	اور	تمام جہانوں کا پالنے والا (ہوں)

سارے جہانوں کا پالنے والا ہوں ○ اور یہ کہ تم اپنا عصا ڈال دو تو جب اسے

تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّ لَمْ یُعَقِّبْ ؕ

لَمْ یُعَقِّبْ	وَّ	مُدْبِرًا	وَّلّٰى	جَآنٌّ	كَاَنَّهَا	تَهْتَزُّ
مڑ کر نہ دیکھا	اور	پیٹھ پھیرتے ہوئے	(تو) وہ چل پڑا	ایک سانپ (ہے)	گویا کہ وہ	لہراتا ہوا

لہراتا ہوا دیکھا گویا کہ سانپ ہے تو حضرت موسیٰ پیٹھ پھیر کر چلے اور مڑ کر نہ دیکھا۔

روشن ہاتھ کا معجزہ اور خوف کی دوری

یٰمُوْسٰۤی اَقْبِلْ وَ لَا تَخَفْ ۫ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِیْنَ ﴿۳۱﴾ اُسْلُكْ

اُسْلُكْ	مِنَ الْاٰمِنِیْنَ ﴿۳۱﴾	اِنَّكَ	لَا تَخَفْ	وَ	اَقْبِلْ	یٰمُوْسٰۤی
تم ڈالو	امن والوں میں سے (ہو)	بیشک تم	ڈرو نہیں	اور	سامنے آؤ	(ہم نے فرمایا) اے موسیٰ

(ہم نے فرمایا:) اے موسیٰ! سامنے آؤ اور نہ ڈرو، بیشک تم امن والوں میں سے ہو ○ اپنا ہاتھ

[1] منقول ہے کہ یہ کلام حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے صرف اپنے مبارک کانوں ہی سے نہیں بلکہ اپنے جسمِ اقدس کے ہر ہر جزو سے سنا اور جب آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے سرسبز درخت میں آگ دیکھی تو جان لیا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا یہ کسی کی قدرت نہیں اور بیشک جو کلام انہوں نے سنا ہے اس کا متکلم اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ پھر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دو معجزات عطا کئے گئے جن کی تفصیل اگلی آیات میں موجود ہے۔

يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ ز وَّاضْمُمْ

يَدَكَ	فِيْ جَيْبِكَ	تَخْرُجْ	بَيْضَآءَ	مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ	وَ	اضْمُمْ
اپنا ہاتھ	اپنے گریبان میں	وہ نکلے گا	سفید، چمکتا ہوا	کسی مرض کے بغیر	اور	تم ملالو

گریبان میں ڈالو تو وہ بغیر کسی مرض کے سفید چمکتا ہوا نکلے گا اور خوف دور کرنے کیلئے

اِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ

اِلَيْكَ	جَنَاحَكَ	مِنَ الرَّهْبِ(1)	فَذٰنِكَ	بُرْهَانٰنِ
اپنی طرف	اپنا ہاتھ	خوف (دور کرنے کی) غرض سے	تو یہ دونوں	دو بڑی دلیلیں (ہیں)

اپنا ہاتھ اپنے ساتھ ملالو تو تیرے رب کی طرف سے

مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ ط اِنَّهُمْ كَانُوْا

مِنْ رَّبِّكَ	اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ	اِنَّهُمْ	كَانُوْا
تمہارے رب کی جانب سے	فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف	بیشک وہ	وہ ہیں

فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف یہ دو بڑی دلیلیں ہیں، بیشک وہ

قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿٣٢﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ قَتَلْتُ

قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿٣٢﴾	قَالَ	رَبِّ	اِنِّيْ	قَتَلْتُ
نافرمانی کرنے والے لوگ	(موسیٰ نے) عرض کی	اے میرے رب	بیشک میں	میں نے قتل کر دیا تھا

نافرمان لوگ ہیں ○ موسیٰ نے عرض کی: اے میرے رب! میں نے ان میں سے ایک شخص کو

مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ﴿٣٣﴾ وَ

مِنْهُمْ	نَفْسًا	فَاَخَافُ	اَنْ	يَّقْتُلُوْنِ ﴿٣٣﴾	وَ
ان میں سے	ایک جان (کو)	تو میں ڈرتا ہوں	(اس سے) کہ	وہ قتل کر دیں گے مجھے	اور

قتل کر دیا تھا تو مجھے ڈر ہے کہ وہ مجھے قتل کر دیں گے ○ اور

پارہ 20 (اَمَّنْ خَلَقَ) میں حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی عرض

(1) .... اس خوف کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ ہاتھ کی چمک دیکھ کر حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے دل میں خوف پیدا ہوا۔ دوسرا قول یہ ہے کہ اس سے وہی خوف مراد ہے جو سانپ کو دیکھنے سے پیدا ہوا تھا، اسے آیت میں بیان کئے گئے طریقے سے دور کر دیا گیا۔

اَخِیْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّیْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ

اَخِیْ	هٰرُوْنُ(1)	هُوَ	اَفْصَحُ	مِنِّیْ	لِسَانًا	فَاَرْسِلْهُ
میرا بھائی	ہارون	وہ	زیادہ صاف ہے	مجھ سے	زبان (میں)	تو تو رسول بنا اسے

میرا بھائی ہارون اس کی زبان مجھ سے زیادہ صاف ہے تو اسے میری مدد کے لیے

مَعِیَ رِدْاً یُّصَدِّقُنِیْۤ٘ اِنِّیْۤ اَخَافُ اَنْ

مَعِیَ	رِدْاً(2)	یُّصَدِّقُنِیْۤ	اِنِّیْۤ	اَخَافُ	اَنْ
میرے ساتھ	مدد کرنے والا	وہ تصدیق کرے میری	بیشک میں	ڈرتا ہوں	(اس سے) کہ

رسول بنا تاکہ وہ میری تصدیق کرے، بیشک مجھے ڈر ہے کہ

یُّكَذِّبُوْنِ ﴿۳۴﴾ قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِیْكَ

یُّكَذِّبُوْنِ ﴿۳۴﴾	قَالَ	سَنَشُدُّ	عَضُدَكَ	بِاَخِیْكَ
وہ جھٹلائیں گے مجھے	(اللہ نے) فرمایا	عنقریب ہم قوت دیں گے	تیرے بازو (کو)	تیرے بھائی سے

وہ مجھے جھٹلائیں گے ○ اللہ نے فرمایا: عنقریب ہم تیرے بازو کو تیرے بھائی کے ذریعے قوت دیں گے اور

وَ نَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا یَصِلُوْنَ اِلَیْكُمَا ۚۛ

وَ	نَجْعَلُ	لَكُمَا	سُلْطٰنًا	فَلَا یَصِلُوْنَ	اِلَیْكُمَا
اور	کر دیں گے	تم دونوں کے لئے	غلبہ	تو وہ نہیں پہنچ سکیں گے	تم دونوں تک

تم دونوں کو غلبہ عطا فرمائیں گے تو وہ ہماری نشانیوں کے سبب

بِاٰیٰتِنَاۤ ۚۛ اَنْتُمَا وَ مَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ﴿۳۵﴾

بِاٰیٰتِنَاۤ	اَنْتُمَا	وَ	مَنِ	اتَّبَعَكُمَا	الْغٰلِبُوْنَ ﴿۳۵﴾
ہماری نشانیوں کے سبب	تم دونوں	اور	جس نے	پیروی کی تمہاری	(وہ) غالب آنے والے (ہیں)

تم دونوں کا کچھ نقصان نہ کرسکیں گے۔ تم دونوں اور تمہاری پیروی کرنے والے غالب آئیں گے ○

عرضِ موسیٰ کی قبولیت اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے تسلی

معانقة ١١

1 ... حضرت ہارون عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بڑے بھائی تھے اور بچپن میں فرعون کے ہاں انگارہ منہ میں رکھ لینے کی وجہ سے حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زبان شریف میں لکنت آگئی تھی اس لئے آپ نے فرمایا کہ میرے بھائی حضرت ہارون عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زبان مجھ سے زیادہ صاف ہے یعنی اس میں لکنت نہیں اور وہ صحیح صحیح بات کرتے ہیں۔

2 ... اس سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندوں کی مدد لینا انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سنت ہے، لہٰذا یہ شرک نہیں ہے۔

فرعونیوں کی معجزاتِ موسیٰ کی مخالفت

فَلَمَّا جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا

فَلَمَّا	جَآءَهُمْ	مُّوْسٰى	بِاٰيٰتِنَا بَيِّنٰتٍ	قَالُوْا	مَا
پھر جب	آیا ان کے پاس	موسیٰ	ہماری روشن نشانیوں کے ساتھ	(تو فرعونیوں نے) کہا	نہیں

پھر جب موسیٰ ان کے پاس ہماری روشن نشانیاں لے کر آئے تو (فرعونیوں نے) کہا: یہ تو

هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًى وَّمَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْۤ اٰبَآىِٕنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۶﴾

هٰذَآ	اِلَّا	سِحْرٌ مُّفْتَرًى (1)	وَّ	مَا سَمِعْنَا (2)	بِهٰذَا	فِيْۤ اٰبَآىِٕنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۶﴾
یہ	مگر	ایک بناوٹی جادو	اور	ہم نے نہیں سنا	اس (بات) کو	اپنے پہلے باپ داداؤں میں

صرف ایک بناوٹی جادو ہے اور ہم نے اپنے اگلے باپ داداؤں میں یہ (بات کبھی) نہیں سنی ○

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جواب

وَقَالَ مُوْسٰى رَبِّيْۤ اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى

وَ	قَالَ	مُوْسٰى	رَبِّيْۤ	اَعْلَمُ	بِمَنْ	جَآءَ بِالْهُدٰى
اور	فرمایا	موسیٰ (نے)	میرا رب	خوب جانتا ہے	(اس) کو جو	لایا ہدایت

اور موسیٰ نے فرمایا: میرا رب خوب جانتا ہے جو اس کے پاس سے

مِنْ عِنْدِهٖ وَمَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ

مِنْ عِنْدِهٖ	وَ	مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ	عَاقِبَةُ الدَّارِ	اِنَّهٗ	لَا يُفْلِحُ
اس کے پاس سے	اور	جس کے لیے ہوگا	(آخرت کے) گھر کا (اچھا) انجام	بیشک	کامیاب نہ ہوں گے

ہدایت لائے اور جس کے لیے آخرت کے گھر کا (اچھا) انجام ہوگا۔ بیشک ظالم

فرعون کا درباریوں سے کلام اور ہامان کو محل تعمیر کرنے کا حکم

الظّٰلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ

الظّٰلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾	وَ	قَالَ	فِرْعَوْنُ	يٰۤاَيُّهَا	الْمَلَاُ	مَا عَلِمْتُ	لَكُمْ
ظالم	اور	کہا	فرعون (نے)	اے	درباریو	میں نہیں جانتا	تمہارے لیے

کامیاب نہیں ہوں گے ○ اور فرعون نے کہا: اے درباریو! میں تمہارے لیے

(1)...... فرعونیوں نے معجزات کا انکار کر دیا اور انہیں بناوٹی جادو قرار دیا، اس سے ان کا مطلب یہ تھا کہ جس طرح جادو کی تمام اقسام باطل ہوتی ہیں اسی طرح معاذاللہ یہ معجزات بھی ہیں۔ (2)...... حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرعونیوں کے سامنے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت بیان کی، اس کے بارے میں انہوں نے کہا کہ ہم نے پہلے اپنے باپ دادا کے زمانے میں یہ نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں ہے۔ یا حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دعویٔ رسالت کے بارے میں فرعونیوں نے کہا کہ ہم نے اپنے پہلے باپ دادا کے زمانے میں یہ نہیں سنا کہ کسی کو اللہ تعالیٰ اپنا رسول بنا کر بھیجتا ہے۔

مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ ۚ فَاَوْقِدْ لِيْ يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيْنِ فَاجْعَلْ

مِّنْ اِلٰهٍ	غَيْرِيْ	فَاَوْقِدْ	لِيْ	يٰهَامٰنُ (1)	عَلَى الطِّيْنِ	فَاجْعَلْ
کوئی معبود	اپنے سوا	تو آگ جلا	میرے لیے	اے ہامان	گارے پر	پھر بنا

اپنے سوا کوئی خدا نہیں جانتا تو اے ہامان! میرے لیے گارے پر آگ جلا پھر میرے لئے

لِّيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَطَّلِعُ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى ۙ وَ

لِّيْ	صَرْحًا	لَّعَلِّيْٓ	اَطَّلِعُ	اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى	وَ
میرے لیے	ایک اونچا محل	شاید میں	جھانک کر دیکھ لوں	موسیٰ کے معبود کی طرف	اور

ایک اونچا محل بناؤ، شاید میں موسیٰ کے خدا کو جھانک لوں اور

اِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۳۸﴾ وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَ

اِنِّيْ	لَاَظُنُّهٗ	مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۳۸﴾	وَ	اسْتَكْبَرَ (2)	هُوَ	وَ
بیشک میں	میں ضرور سمجھتا ہوں اسے	جھوٹوں میں سے	اور	بڑا بننا چاہا	اس (فرعون)	اور

بیشک میں تو اسے جھوٹوں میں سے ہی سمجھتا ہوں ○ اور اس نے اور اس کے لشکریوں نے

فرعون اور اس کے لشکریوں کا ناحق تکبر

جُنُوْدُهٗ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ

جُنُوْدُهٗ	فِي الْاَرْضِ	بِغَيْرِ الْحَقِّ	وَ	ظَنُّوْٓا	اَنَّهُمْ
اس کے لشکریوں (نے)	زمین میں	حق کے بغیر، ناحق	اور	انہوں نے سمجھا	کہ وہ

زمین میں بے جا تکبر کیا اور وہ سمجھے کہ انہیں

اِلَيْنَا لَا يُرْجَعُوْنَ ﴿۳۹﴾ فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ

اِلَيْنَا	لَا يُرْجَعُوْنَ ﴿۳۹﴾	فَاَخَذْنٰهُ	وَ	جُنُوْدَهٗ
ہماری طرف	انہیں لوٹایا نہیں جائے گا	تو ہم نے پکڑ لیا اسے	اور	اس کے لشکروں (کو)

ہماری طرف پھرنا نہیں ○ تو ہم نے اسے اور اس کے لشکر کو پکڑ کر

فرعون اور فرعونیوں کے ناحق تکبر کا دنیاوی اور اخروی انجام

(1) ...فرعون نے یہ گمان کیا تھا کہ (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ کے لئے بھی مکان ہے اور وہ جسم ہے کہ اس تک پہنچنا اس کے لئے ممکن ہو گا، اس لئے اس نے ہامان کو عمارت بنانے کا حکم دیا اور اپنے ارادے کا اظہار کیا۔

(2) ...حدیثِ پاک میں ہے "تکبر حق کی مخالفت کرنے اور لوگوں کو حقیر جاننے کا نام ہے۔"(مسلم، ص۶۰، الحدیث: ۱۴۷(۹۱))

فَنَبَذْنٰهُمْ فِی الْیَمِّ ۚ فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۴۰﴾ وَ

فَنَبَذْنٰهُمْ	فِی الْیَمِّ	فَانْظُرْ	كَیْفَ	كَانَ	عَاقِبَةُ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۴۰﴾ (1)	وَ
پھر پھینک دیا انہیں	دریا میں	تو دیکھو	کیسا	ہوا	ظالموں کا انجام	اور

دریا میں پھینک دیا تو دیکھو ظالموں کا کیسا انجام ہوا؟ ○ اور

جَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً یَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ

جَعَلْنٰهُمْ	اَىِٕمَّةً	یَّدْعُوْنَ	اِلَى النَّارِ	وَ	یَوْمَ الْقِیٰمَةِ
ہم نے بنادیا انہیں	(گمراہوں کا) پیشوا	وہ بلاتے ہیں	آگ کی طرف	اور	قیامت کے دن

انہیں ہم نے پیشوا بنادیا کہ آگ کی طرف بلاتے ہیں اور قیامت کے دن

لَا یُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَ اَتْبَعْنٰهُمْ فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا لَعْنَةً ۚ وَ

لَا یُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾	وَ	اَتْبَعْنٰهُمْ (2)	فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا	لَعْنَةً	وَ
ان کی مدد نہیں کی جائے گی	اور	ہم نے پیچھے لگادی ان کے	اس دنیا میں	لعنت	اور

ان کی مدد نہیں کی جائے گی ○ اور اس دنیا میں ہم نے ان کے پیچھے لعنت لگادی اور

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِیْنَ ﴿۴۲﴾ ع وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا

ع ۱۴

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	هُمْ	مِّنَ الْمَقْبُوْحِیْنَ ﴿۴۲﴾	وَ	لَقَدْ	اٰتَیْنَا
قیامت کے دن	وہ	بری حالت والوں میں سے (ہوں گے)	اور	ضرور بیشک	ہم نے عطا کی

قیامت کے دن وہ قبیح (بری) حالت والوں میں سے ہوں گے ○ اور بیشک ہم نے موسیٰ کو

مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى

مُوْسَى	الْكِتٰبَ	مِنْۢ بَعْدِ	مَاۤ	اَهْلَكْنَا	الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى
موسیٰ (کو)	کتاب	(اس کے) بعد	کہ	ہم نے ہلاک کر دیا تھا	پہلی قوموں (کو)

کتاب عطا فرمائی اس کے بعد کہ ہم نے پہلی قوموں کو ہلاک فرمادیا تھا

1 ...... یہ وہ بنیادی مقصد ہے جس کیلئے یہ سارا واقعہ بیان کیا گیا کہ گزشتہ قوموں کے واقعات اور ان کے عروج و زوال سے عبرت حاصل کی جائے اور اپنی حالت کو سدھارا جائے۔ ہمیں بھی قرآنی واقعات کو عبرت کی نگاہ سے پڑھنا چاہیے۔

2 ...... اس کا معنی یہ ہے کہ دنیا میں فرعون اور اس کی قوم پر رسوائی اور رحمت سے دوری لازم کر دی۔

بَصَآىِٕرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً

رَحْمَةً	وَّ	هُدًى	وَ	لِلنَّاسِ	بَصَآىِٕرَ
رحمت (ہے)	اور	ہدایت	اور	لوگوں کیلئے	(اس کتاب میں) دل کی آنکھیں کھولنے والی باتیں (ہیں)

(موسیٰ کو وہ کتاب دی) جس میں لوگوں کے دلوں کی آنکھیں کھولنے والی باتیں اور ہدایت اور رحمت ہے

لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۳﴾ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ اِذْ قَضَيْنَاۤ

قَضَيْنَاۤ	اِذْ	بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ (2)	مَا كُنْتَ	وَ	يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۳﴾ (1)	لَّعَلَّهُمْ
ہم نے بھیجا	جب	(طور کی) مغربی جانب میں	تم نہ تھے	اور	نصیحت حاصل کریں	تاکہ وہ

تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں ○ اور تم اس وقت طور کی مغربی جانب میں نہ تھے جب ہم نے

اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَمَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَلٰكِنَّاۤ

لٰكِنَّاۤ	وَ	مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۴۴﴾	مَا كُنْتَ	وَ	الْاَمْرَ	اِلٰى مُوْسَى
لیکن (ہوا یہ کہ)	اور	(اس وقت) موجود لوگوں میں سے	تم نہ تھے	اور	حکم	موسیٰ کی طرف

موسیٰ کی طرف حکم بھیجا اور اس وقت تم موجود نہ تھے ○ لیکن (ہوا یہ) کہ

اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۚ وَمَا كُنْتَ

مَا كُنْتَ	وَ	الْعُمُرُ	عَلَيْهِمُ	فَتَطَاوَلَ	قُرُوْنًا	اَنْشَاْنَا
تم نہ تھے	اور	عمریں	ان پر	تو لمبی ہو گئیں	بہت سی قومیں	ہم نے پیدا کیں

ہم نے بہت سی قومیں پیدا کیں تو ان کی عمریں لمبی ہو گئیں اور نہ تم

ثَاوِيًا فِيْۤ اَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۙ وَلٰكِنَّا

لٰكِنَّا	وَ	اٰيٰتِنَا	عَلَيْهِمْ	تَتْلُوْا	فِيْۤ اَهْلِ مَدْيَنَ	ثَاوِيًا
لیکن	اور	ہماری آیتیں	ان پر	تلاوت کرتے ہوئے	اہلِ مدین میں	ٹھہرے ہوئے

اہلِ مدین میں ان پر ہماری آیتیں پڑھتے ہوئے مقیم تھے لیکن

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رسالت کا اثبات اور بعثت کا مقصد

1... یہاں نصیحت حاصل کرنے سے مراد یہ ہے کہ بنی اسرائیل فرعون سے نجات پانے کی نعمت کو یاد کریں اور تورات کے احکام پر عمل کریں۔

2... یہاں سے وہ انعام بیان کیا جا رہا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ان واقعات کی وحی فرمائی اور ان غیبی علوم کے ساتھ خاص فرمایا جو آپ نہیں جانتے تھے۔

كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۝۴۵ وَ مَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا

كُنَّا	مُرْسِلِيْنَ ۝۴۵	وَ	مَا كُنْتَ	بِجَانِبِ الطُّوْرِ	اِذْ	نَادَيْنَا
ہم ہیں	(تجھے) رسول بنانے والے	اور	تم نہ تھے	طور کے کنارے پر	جب	ہم نے ندا فرمائی

ہم رسول بھیجنے والے ہیں ○ اور نہ تم اس وقت طور کے کنارے پر تھے جب ہم نے (موسیٰ کو) ندا فرمائی،

وَ لٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ

وَ	لٰكِنْ	رَّحْمَةً (1)	مِّنْ رَّبِّكَ	لِتُنْذِرَ
اور	لیکن	رحمت (ہے)	تمہارے رب کی طرف سے	(کہ تمہیں رسول بنایا) تاکہ تم ڈرسناؤ

لیکن تمہارے رب کی طرف سے رحمت ہے تاکہ تم اس قوم کو

قَوْمًا مَّاۤ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝۴۶

قَوْمًا (2)	مَّاۤ اَتٰىهُمْ	مِّنْ نَّذِيْرٍ	مِّنْ قَبْلِكَ	لَعَلَّهُمْ	يَتَذَكَّرُوْنَ ۝۴۶
(اس) قوم (کو)	جن کے پاس نہیں آیا	کوئی ڈرسنانے والا	تم سے پہلے	تاکہ وہ	نصیحت حاصل کریں

ڈراؤ جس کے پاس تم سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا یہ امید کرتے ہوئے کہ وہ نصیحت حاصل کریں ○

وَ لَوْ لَاۤ اَنْ تُصِيْبَهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ

وَ	لَوْ لَاۤ	اَنْ	تُصِيْبَهُمْ	مُّصِيْبَةٌ	بِمَا	قَدَّمَتْ
اور	اگر نہ ہوتا	یہ کہ	پہنچتی انہیں	کوئی مصیبت	(اس کے) سبب جو	آگے بھیجا

اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ لوگوں کو ان کے ہاتھوں کے آگے بھیجے ہوئے اعمال کی وجہ سے

اَيْدِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَوْ لَاۤ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا

اَيْدِيْهِمْ	فَيَقُوْلُوْا	رَبَّنَا	لَوْ لَاۤ	اَرْسَلْتَ	اِلَيْنَا
ان کے ہاتھوں (نے)	تو وہ کہتے	اے ہمارے رب	کیوں نہیں	تو نے بھیجا	ہماری طرف

(جب جہنم کی) مصیبت پہنچتی تو وہ کہتے: اے ہمارے رب! تو نے ہماری طرف کوئی رسول

1 ..... اس کا معنی یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعات کے وقت آپ موجود نہیں تھے اور نہ وہ واقعات کسی کتاب سے آپ پر پڑھے گئے تھے، لیکن ہم نے آپ کو مبعوث فرمایا اور ان واقعات کی خبریں دیں یہ ہماری رحمت ہے تاکہ جن لوگوں کی طرف آپ کو رسول بنا کر بھیجا گیا ہے انہیں آپ عذابِ الٰہی سے ڈرائیں اور ان کے سامنے آپ کی نبوت پر دلیل قائم ہو۔

2 ..... اس قوم سے مراد اہلِ مکہ ہیں، ان کے پاس نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے پہلے کوئی رسول تشریف نہیں لائے۔

کفارِ مکہ کا یہودیوں سے سیکھا ہوا ایک اعتراض اور اس کا جواب

رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰیٰتِكَ وَ نَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۴۷﴾

رَسُوْلًا	فَنَتَّبِعَ	اٰیٰتِكَ	وَ	نَكُوْنَ	مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۴۷﴾
کوئی رسول	(اگر ایسا ہوتا) تو ہم پیروی کرتے	تیری آیتوں (کی)	اور	ہم ہو جاتے	ایمان والوں میں سے

کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیری آیتوں کی پیروی کرتے اور ایمان والوں میں سے ہو جاتے ○

فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا لَوْ لَاۤ

فَلَمَّا	جَآءَهُمُ	الْحَقُّ	مِنْ عِنْدِنَا	قَالُوْا	لَوْلَاۤ
پھر جب	آیا ان کے پاس	حق	ہماری طرف سے	(تو) انہوں نے کہا	کیوں نہیں

پھر جب ان کے پاس ہماری طرف سے حق آیا تو انہوں نے کہا: اس (نبی) کو

اُوْتِیَ مِثْلَ مَاۤ اُوْتِیَ مُوْسٰى ؕ اَوَ لَمْ یَكْفُرُوْا

اُوْتِیَ	مِثْلَ(1)	مَاۤ	اُوْتِیَ	مُوْسٰى	اَوَ لَمْ یَكْفُرُوْا
اسے دیا گیا	(اس کی) مثل	جو	دیا گیا	موسیٰ (کو)	اور کیا انہوں نے انکار نہیں کیا تھا

اس جیسا کیوں نہ دیدیا گیا جیسا موسیٰ کو دیا گیا تھا؟ کیا انہوں نے اس کا انکار نہیں کیا تھا

بِمَاۤ اُوْتِیَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ۚ قَالُوْا

بِمَاۤ	اُوْتِیَ	مُوْسٰى	مِنْ قَبْلُ	قَالُوْا
(اس) کا جو	دیا گیا	موسیٰ (کو)	پہلے	انہوں نے کہا

جو پہلے موسیٰ کو دیا گیا؟ انہوں نے کہا:

سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا ۫ وَقفه وَ قَالُوْۤا اِنَّا بِكُلٍّ

سِحْرٰنِ(2)	تَظٰهَرَا	وَ	قَالُوْۤا	اِنَّا	بِكُلٍّ
(یہ) دو جادو (ہیں)	انہوں نے ایک دوسرے کی مدد کی	اور	انہوں نے کہا	بیشک ہم	سب کا

یہ دو جادو ہیں جو ایک دوسرے کے مددگار ہیں اور انہوں نے کہا: بیشک ہم ان سب کا

(1)......یہودیوں نے کفارِ قریش کو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ایسے معجزات مانگنے کا کہا جیسے حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام لے کر آئے تھے۔ ان کے مطالبہ کرنے پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ کیا ان یہودیوں نے اس سے پہلے حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے معجزات کا انکار نہیں کیا تھا اور جب وہ خود منکر ہیں تو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ویسے معجزات کا سوال کرنے کا کیسے کہہ رہے ہیں۔ (2)......کفارِ قریش نے یہودی سرداروں سے معلوم کروایا کہ محمد مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بارے میں سابقہ کتابوں میں کوئی خبر ہے؟ انہوں نے ہاں میں جواب دیا تو کفارِ قریش کہنے لگے کہ

کفارِ قریش سے ایک مطالبہ

كٰفِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰى

كٰفِرُوْنَ ﴿۴۸﴾	قُلْ	فَاْتُوْا (1) بِكِتٰبٍ	مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ	هُوَ	اَهْدٰى
انکار کرنے والے (ہیں)	تم کہو	لے آؤ کوئی کتاب	اللہ کے پاس سے	وہ	زیادہ ہدایت والی (ہو)

انکار کرنے والے ہیں ○ تم فرماؤ: اگر تم سچے ہو تو اللہ کے پاس سے کوئی کتاب لے آؤ جو ان دونوں کتابوں سے

ہدایت کی پیروی نہ کرنے والا خواہشاتِ نفسانی کا پیروکار ہے

مِنْهُمَاۤ اَتَّبِعْهُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۴۹﴾ فَاِنْ

مِنْهُمَاۤ	اَتَّبِعْهُ	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِیْنَ ﴿۴۹﴾	فَاِنْ
ان دونوں سے	میں پیروی کرلوں گا اس کی	اگر	تم ہو	سچے	پھر اگر

زیادہ ہدایت والی ہو میں اس کی پیروی کرلوں گا ○ پھر اگر

لَّمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا یَتَّبِعُوْنَ

لَّمْ یَسْتَجِیْبُوْا	لَكَ	فَاعْلَمْ	اَنَّمَا	یَتَّبِعُوْنَ
وہ قبول نہ کریں	تمہاری (اس بات) کو	تو جان لو	(کہ) صرف	وہ پیچھے چل رہے ہیں

وہ یہ تمہاری بات قبول نہ کریں تو جان لو کہ بس وہ اپنی خواہشوں ہی کی

اَهْوَآءَهُمْ ؕ وَ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ

اَهْوَآءَهُمْ	وَ	مَنْ	اَضَلُّ	مِمَّنِ	اتَّبَعَ	هَوٰىهُ
اپنی خواہشوں (کے)	اور	کون	زیادہ گمراہ	(اس) سے جس نے	پیروی کی	اپنی خواہش (کی)

پیروی کر رہے ہیں اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون جو اللہ کی طرف سے ہدایت کے بغیر

بِغَیْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۵۰﴾ ع

بِغَیْرِ	هُدًى مِّنَ اللّٰهِ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا یَهْدِی	الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۵۰﴾
بغیر	اللہ کی طرف سے ہدایت (کے)	بیشک	اللہ	ہدایت نہیں دیتا	ظالم لوگوں (کو)

اپنی خواہش کی پیروی کرے۔ بیشک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا ○

ع ۸

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) تورات اور قرآن دونوں جادو اور ایک دوسرے کی مددگار ہیں۔

1 ...... یعنی اے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ مشرکوں سے فرما دیں کہ اگر تم تورات و قرآن کا انکار کرتے ہو اور انہیں جادو کہنے میں سچے ہو تو پھر اللہ تعالیٰ کے پاس سے ایسی کتاب لے آؤ جو ان دونوں سے زیادہ ہدایت دینے والی ہو۔ اگر وہ آپ کے چیلنج کو قبول نہ کریں اور ایسی کتاب نہ لا سکیں تو آپ جان لیں کہ یہ کفر کی جس سواری پر سوار ہیں اس کی ان کے پاس کوئی حجت نہیں ہے اور بس وہ اپنی خواہشوں ہی کی پیروی کر رہے ہیں حالانکہ اس سے بڑھ کر گمراہ کوئی نہیں جو خلافِ ہدایت اپنی خواہش کی پیروی کرے۔

وَ لَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۱﴾

يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۱﴾	لَعَلَّهُمْ	الْقَوْلَ	لَهُمُ	وَصَّلْنَا (1)	لَقَدْ	وَ
نصیحت مانیں	تاکہ وہ	قول (کلام)	ان کے لیے	ہم نے لگاتار بھیجا	ضرور بیشک	اور

اور بیشک ہم نے ان کے لیے کلام مسلسل بھیجا تاکہ وہ نصیحت مانیں ○

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ

بِهٖ	هُمْ	مِنْ قَبْلِهٖ	الْكِتٰبَ	اٰتَيْنٰهُمُ (2)	اَلَّذِيْنَ
اس پر	وہ	اس (قرآن) سے پہلے	کتاب	ہم نے عطا کی انہیں	وہ لوگ جو

جن لوگوں کو ہم نے اس (قرآن) سے پہلے کتاب دی وہ اس پر

يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوْۤا اٰمَنَّا

اٰمَنَّا	قَالُوْۤا	عَلَيْهِمْ	يُتْلٰى	اِذَا	وَ	يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾
ہم ایمان لائے	(تو) کہتے ہیں	ان پر	وہ (قرآن) پڑھا جاتا ہے	جب	اور	ایمان لاتے ہیں

ایمان لاتے ہیں ○ اور جب ان پر یہ قرآن پڑھا جاتا ہے تو کہتے ہیں: ہم اس پر

بِهٖۤ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَاۤ اِنَّا كُنَّا

كُنَّا	اِنَّا	مِنْ رَّبِّنَاۤ	الْحَقُّ	اِنَّهُ	بِهٖۤ
ہو چکے تھے	بیشک ہم	ہمارے رب کی طرف سے	حق (ہے)	بیشک وہ	اس پر

ایمان لائے، بیشک یہی ہمارے رب کے پاس سے حق ہے۔ ہم اس (قرآن) سے پہلے ہی

مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ ﴿۵۳﴾ اُولٰٓىِٕكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ

اَجْرَهُمْ	يُؤْتَوْنَ	اُولٰٓىِٕكَ	مُسْلِمِيْنَ ﴿۵۳﴾	مِنْ قَبْلِهٖ
ان کا اجر	انہیں دیا جائے گا	یہ لوگ	فرمانبرداری کرنے والے	اس (قرآن) سے پہلے

فرمانبردار ہو چکے تھے ○ ان کو ان کا اجر دُگنا

قرآن مجید بتدریج نازل کرنے کی ایک حکمت

صاحبین اہلِ کتاب کا ایمان لانا اور اس کی تحسین

مومنین اہلِ کتاب کو دگنے اجر کی بشارت

النصف

(1)......اس آیت میں قرآن مجید کو یکبارگی نازل نہ کرنے کی حکمت بیان ہوئی کہ ہم نے کفارِ قریش کے لیے اپنا کلام مسلسل بھیجا جس میں جنت کے وعدے، عذابِ جہنم کی وعید، سابقہ قوموں کے واقعات، عبرتوں اور نصیحتوں پر مشتمل آیات نازل ہوئیں تاکہ یہ لوگ بار بار سن کر نصیحت حاصل کریں اور ایمان لائیں، اگر ایک ہی بار پورا قرآن نازل کر دیا جاتا تو انہیں نصیحت حاصل کرنے کے اتنے مواقع میسر نہ ہوتے۔ (2)......یہ آیات حضرت عبد اللہ بن سلام اور ان کے ساتھیوں کے حق میں نازل ہوئیں اور ایک قول یہ ہے کہ یہ ان اہلِ کتاب کے حق میں نازل ہوئیں جو حبشہ سے آکر سیّدُ المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ایمان لائے۔

مومنین اہل کتاب کا کردار

مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ

مَّرَّتَيْنِ	بِمَا	صَبَرُوْا	وَ	يَدْرَءُوْنَ	بِالْحَسَنَةِ(1)
دو مرتبہ، دگنا	(اس کے) بدلے کہ	انہوں نے صبر کیا	اور	وہ دور کرتے ہیں	بھلائی سے

دیا جائے گا کیونکہ انہوں نے صبر کیا اور یہ برائی کو بھلائی سے

السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَاِذَا

السَّيِّئَةَ	وَ	مِمَّا	رَزَقْنٰهُمْ	يُنْفِقُوْنَ ﴿۵۴﴾	وَ	اِذَا
برائی (کو)	اور	(اس میں) سے جو	ہم نے رزق دیا انہیں	وہ خرچ کرتے ہیں	اور	جب

دور کرتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں ○ اور جب

سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَاۤ

سَمِعُوا	اللَّغْوَ	اَعْرَضُوْا	عَنْهُ	وَ	قَالُوْا	لَنَاۤ
وہ سنتے ہیں	بیہودہ بات	(تو) منہ پھیر لیتے ہیں	اس سے	اور	کہتے ہیں	ہمارے لیے

بیہودہ بات سنتے ہیں اس سے منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں: ہمارے لیے

اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۬ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۬

اَعْمَالُنَا	وَ	لَكُمْ	اَعْمَالُكُمْ	سَلٰمٌ	عَلَيْكُمْ
ہمارے اعمال (ہیں)	اور	تمہارے لیے	تمہارے اعمال (ہیں)	(بس دور سے) سلام	تم پر

ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے لیے تمہارے اعمال ہیں۔ بس تمہیں سلام،

ہدایت کی توفیق اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے

لَا نَبْتَغِی الْجٰهِلِيْنَ ﴿۵۵﴾ اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ مَنْ

لَا نَبْتَغِی	الْجٰهِلِيْنَ ﴿۵۵﴾	اِنَّكَ	لَا تَهْدِیْ(2)	مَنْ
ہم نہیں چاہتے	جاہلوں (کا ساتھ)	بیشک تم	(اپنی طرف سے) ہدایت نہیں دے سکتے	جسے

ہم جاہلوں کا ساتھ نہیں چاہتے ○ بیشک ایسا نہیں ہے کہ تم جسے چاہو اسے اپنی طرف سے

1 ...... برائی کو بھلائی سے دور کرنے سے مراد طاعت سے معصیت کو یا، حلم سے ایذاء کو یا، وحدانیتِ الٰہی کی گواہی دے کر شرک کو دور کرنا ہے۔ 2 ...... حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ہدایت دینے کی نفی سے مراد یہ ہے کہ آپ ذاتی طور پر کسی کو ہدایت نہیں دے سکتے یعنی اس کے دل میں ہدایت پیدا نہیں کر سکتے کیونکہ یہ صرف اللہ تعالیٰ کی شان ہے، ہاں اللہ تعالیٰ کے حکم و عطا سے آپ سیدھے راستے کی طرف بلاتے ہیں جیسا کہ سورۂ شوریٰ کی آیت 52 میں فرمایا کہ "اِنَّكَ لَتَهْدِیْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ" بیشک تم ضرور سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرتے ہو۔ البتہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کسی کے دل کو کفر

اطاعتِ رسول میں اپنا نقصان سمجھنے والوں کو جواب

اَحْبَبْتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَ هُوَ اَعْلَمُ

اَحْبَبْتَ (1)	وَ	لٰكِنَّ	اللّٰهَ	یَهْدِیْ	مَنْ	یَّشَآءُ	وَ	هُوَ	اَعْلَمُ
تم چاہو	اور	لیکن	اللہ	ہدایت دیدیتا ہے	جسے	وہ چاہتا ہے	اور	وہ	خوب جانتا ہے

ہدایت دیدو لیکن اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیدیتا ہے اور وہ ہدایت والوں کو

بِالْمُهْتَدِیْنَ ﴿۵۶﴾ وَ قَالُوْۤا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ

بِالْمُهْتَدِیْنَ ﴿۵۶﴾	وَ	قَالُوْۤا	اِنْ	نَّتَّبِعِ (2)	الْهُدٰى	مَعَكَ
ہدایت والوں کو	اور	(کافروں نے) کہا	اگر	ہم پیروی کریں	ہدایت (کی)	تمہارے ساتھ

خوب جانتا ہے ○ اور (کافر) کہتے ہیں: (اے محمد!) اگر ہم تمہارے ساتھ (مل کر) ہدایت کی پیروی کریں

نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا ؕ اَوَ لَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا

نُتَخَطَّفْ	مِنْ اَرْضِنَا	اَوَ لَمْ نُمَكِّنْ	لَّهُمْ	حَرَمًا اٰمِنًا
(تو) ہمیں اچک لیا جائے گا	ہماری زمین سے	اور کیا ہم نے ٹھکانہ نہ دیا	ان کو	امان والے حرم (میں)

تو ہمیں ہماری سرزمین سے اچک لیا جائے گا۔ کیا ہم نے انہیں امن وامان والی جگہ حرم میں ٹھکانہ نہ دیا

یُّجْبٰۤى اِلَیْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَیْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَ لٰكِنَّ

یُّجْبٰۤى	اِلَیْهِ	ثَمَرٰتُ كُلِّ شَیْءٍ	رِّزْقًا	مِّنْ لَّدُنَّا	وَ
لائے جاتے ہیں	اس کی طرف	ہر چیز کے پھل	(جو) رزق (ہے)	ہماری طرف سے	اور

جس کی طرف ہر چیز کے پھل لائے جاتے ہیں (جو) ہماری طرف کا رزق ہے

سابقہ قوموں کے انجام سے کفارِ قریش کو تنبیہ

اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْیَةٍۭ

لٰكِنَّ	اَكْثَرَهُمْ	لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾	وَ	كَمْ	اَهْلَكْنَا	مِنْ قَرْیَةٍ
لیکن	ان میں اکثر	جانتے نہیں	اور	کتنے	ہم نے ہلاک کردیئے	شہر

لیکن ان میں اکثر جانتے نہیں ○ اور کتنے شہر ہم نے ہلاک کردیئے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) سے ایمان کی طرف پلٹ سکتے ہیں، جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے تین بار شیبہ بن عثمان کے سینے پر ہاتھ مارا اور ہر بار یہ دعا کی کہ اے اللہ! شیبہ کو ہدایت عطا کر دے۔ تیسری مرتبہ میں جب ہاتھ اٹھایا تو شیبہ کی نظر میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے زیادہ اور کوئی محبوب نہ تھا (پھر آپ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے)۔(معجم الکبیر، ۷ / ۲۹۸، الحدیث: ۷۱۹۱) 1 ...... مفسرین کا اس بات پر اجماع ہے کہ یہ آیت ابو طالب کے بارے میں نازل ہوئی اور اس کا معنی یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ اپنے چچا کے ایمان نہ لانے کا غم نہ کریں، آپ اپنا تبلیغ کا فریضہ ادا کر چکے، ہدایت دینا اور دل میں ایمان کا

قوموں کی تباہی سے متعلق قانونِ الٰہی

بَطِرَتْ مَعِيْشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ

لَمْ تُسْكَنْ	مَسٰكِنُهُمْ	فَتِلْكَ	مَعِيْشَتَهَا	بَطِرَتْ
رہائش نہیں رکھی گئی	ان کے مکانات (ہیں)	تو یہ	اپنی خوشحالی، عیش (پر)	(جو) اترانے لگے تھے

جو اپنے عیش پر اترانے لگے تھے تو یہ ان کے مکانات ہیں جن میں ان کے بعد

مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِيْلًا ؕ وَ كُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ ۝۵۸ وَ مَا كَانَ

مَا كَانَ	وَ	الْوٰرِثِيْنَ ۝۵۸	نَحْنُ	كُنَّا	وَ	قَلِيْلًا	اِلَّا	مِّنْۢ بَعْدِهِمْ
نہیں ہے	اور	وارث	ہم (ہی)	ہیں	اور	بہت کم	مگر	ان کے بعد

بہت کم رہائش رکھی گئی اور ہم ہی وارث ہیں ○ اور تمہارا رب

رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْۤ اُمِّهَا

فِيْۤ اُمِّهَا	يَبْعَثَ	حَتّٰى	الْقُرٰى	مُهْلِكَ	رَبُّكَ
ان کے مرکزی شہر میں	بھیج دے	یہاں تک کہ	شہروں (کو)	ہلاک کرنے والا	تمہارا رب

شہروں کو ہلاک کرنے والا نہیں ہے جب تک ان کے مرکزی شہر میں

رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ وَ مَا كُنَّا مُهْلِكِي

مُهْلِكِي	مَا كُنَّا	وَ	اٰيٰتِنَا	عَلَيْهِمْ	يَّتْلُوْا	رَسُوْلًا
ہلاک کرنے والے	ہم نہیں ہیں	اور	ہماری آیتیں	ان پر	وہ پڑھے	رسول

رسول نہ بھیجے جو ان پر ہماری آیتیں پڑھے اور ہم شہروں کو ہلاک کرنے والے

دنیا و آخرت کی نعمتوں کا تقابل

الْقُرٰۤى اِلَّا وَ اَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ۝۵۹ وَ مَاۤ اُوْتِيْتُمْ

اُوْتِيْتُمْ	مَاۤ	وَ	ظٰلِمُوْنَ ۝۵۹ (1)	اَهْلُهَا	وَ	اِلَّا	الْقُرٰۤى
تمہیں دی گئی	جو	اور	ظالم (ہوں)	ان کے رہنے والے	اور (جبکہ)	مگر	شہروں (کو)

نہیں ہیں مگر (اسی وقت) جب ان کے رہنے والے ظالم ہوں ○ اور (اے لوگو!) جو کچھ چیز تمہیں دی گئی ہے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) نور پیدا کرنا آپ کا فعل نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے اور اسے خوب معلوم ہے کہ کسے یہ دولت دینی ہے اور کسے نہیں۔ 2 ... نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اطاعت سے امن نصیب ہوتا اور ان کی مخالفت سے ہلاکت ہوتی ہے، اس کے برعکس سمجھنا کہ اطاعت سے بدامنی ہوگی اور مخالفت سے امن ملے گا کفار کا طریقہ ہے۔ جیسا کہ آیت میں کفار نے ایسا ہی خدشہ پیش کیا ہے۔

(اس صفحے کا حاشیہ) 1 ... حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری سے پہلے کی وہ بستیاں جو اجڑی ہوئی اور ویران نظر آرہی ہیں اور فی زمانہ بھی ان میں سے کئی بستیوں کے آثار باقی ہیں، یہ بغیر کسی وجہ کے تباہ و برباد نہیں کی گئیں بلکہ ان میں بھی رسول عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام آئے

مِّنْ شَیْءٍ فَمَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ زِیْنَتُهَا ۚ وَ مَا

مَا	وَ	زِیْنَتُهَا	وَ	فَمَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا(1)	مِّنْ شَیْءٍ
جو (ثواب)	اور	اس کی زینت (ہے)	اور	تو (وہ) دنیوی زندگی کا سامان	کوئی چیز

تو وہ دنیوی زندگی کا سازوسامان اور اس کی زینت ہے اور جو (ثواب)

مومن اور کافر برابر نہیں

عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰی ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۟﴿۶۰﴾ ع اَفَمَنْ

اَفَمَنْ	اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۰﴾	اَبْقٰی	وَّ	خَیْرٌ	عِنْدَ اللّٰهِ
تو کیا وہ شخص جو	تو کیا تم سمجھتے نہیں	زیادہ باقی رہنے والا (ہے)	اور	(وہ) بہتر	اللہ کے پاس (ہے)

اللہ کے پاس ہے وہ بہتر اور زیادہ باقی رہنے والا ہے تو کیا تم سمجھتے نہیں؟○ تو وہ شخص جس سے

وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِیْهِ

لَاقِیْهِ	فَهُوَ	وَعْدًا حَسَنًا(2)	وَّعَدْنٰهُ
ملنے والا (بھی) ہے اس (وعدے) سے	پھر وہ	اچھا وعدہ	ہم نے وعدہ کیا اس سے

ہم نے اچھا وعدہ کیا ہوا ہے پھر وہ اس (وعدے) سے ملنے والا (بھی) ہے

كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ثُمَّ هُوَ

هُوَ	ثُمَّ	مَتَاعَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا	مَّتَّعْنٰهُ	كَمَنْ
وہ	پھر	دنیوی زندگی کا سازوسامان	ہم نے فائدہ اٹھانے کو دیا اسے	(وہ اس) شخص جیسا ہے جو

کیا وہ اس شخص جیسا ہے جسے ہم نے (صرف) دنیوی زندگی کا سازوسامان فائدہ اٹھانے کو دیا ہو پھر وہ

بروزِ قیامت کفار سے سوال اور کافر سرداروں کا اعلانِ براءت

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِیْنَ ﴿۶۱﴾ وَ یَوْمَ یُنَادِیْهِمْ

یُنَادِیْهِمْ	یَوْمَ	وَ	مِنَ الْمُحْضَرِیْنَ ﴿۶۱﴾	یَوْمَ الْقِیٰمَةِ
(اللہ) ندا کرے گا انہیں	(جس) دن	اور	گرفتار کرکے حاضر کئے جانے والوں میں سے (ہو)	قیامت کے دن

قیامت کے دن گرفتار کرکے حاضر کئے جانے والوں میں سے ہو○ اور یاد کرو جس دن (اللہ) انہیں ندا کرے گا

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) جنہوں نے ان کے باسیوں تک پیغامِ الٰہی پہنچایا اور انہیں وحدانیتِ الٰہی کو ماننے اور صرف عبادتِ الٰہی کرنے کی دعوت دی، لیکن جب انہوں نے رسولوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بات ماننے کی بجائے انہیں جھٹلایا اور اپنے کفر وشرک پر اڑے رہے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اس ظلم کی وجہ سے انہیں ہلاک اور ان کے شہروں، بستیوں کو تباہ وبرباد کردیا۔ (1)......یہاں بطورِ خاص کفارِ مکہ سے اور عمومی طور پر تمام لوگوں سے فرمایا گیا کہ اے لوگو! تمہیں جو کچھ دیا گیا ہے وہ دنیاوی زندگی کا سازوسامان اور اس کی زینت ہے جس کی بقا بہت تھوڑی اور آخر کار فنا ہونا ہے جبکہ جو ثواب اور اُخروی منافع اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں وہ بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والے ہیں

فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٦٢﴾ قَالَ

فَيَقُوْلُ	اَيْنَ	شُرَكَآءِيَ	الَّذِيْنَ	كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٦٢﴾	قَالَ
تو فرمائے گا	کہاں ہیں	میرے شریک	جنہیں	تم (میرا شریک) سمجھتے تھے	کہیں گے

تو فرمائے گا: کہاں ہیں میرے وہ شریک جنہیں تم سمجھتے تھے ○ وہ لوگ

الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ

الَّذِيْنَ	حَقَّ	عَلَيْهِمُ	الْقَوْلُ	رَبَّنَا	هٰٓؤُلَآءِ	الَّذِيْنَ
وہ لوگ جو	ثابت ہوچکا	ان پر	(دخولِ جہنم کا) قول	اے ہمارے رب	یہی ہیں	وہ لوگ جنہیں

جن پر قول ثابت ہوچکا ہے وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! یہی ہیں وہ جنہیں

اَغْوَيْنَا ۚ اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۚ تَبَرَّاْنَآ

اَغْوَيْنَا	اَغْوَيْنٰهُمْ	كَمَا	غَوَيْنَا (1)	تَبَرَّاْنَآ
ہم نے گمراہ کیا	ہم نے گمراہ کیا انہیں	جیسے	ہم گمراہ ہوئے	ہم (ان سے) بیزار ہو کر رجوع لائے

ہم نے گمراہ کیا۔ ہم نے انہیں ایسے ہی گمراہ کیا جیسے ہم خود گمراہ ہوئے تھے۔ ہم (ان سے) بیزار ہو کر

مشرکین اور ان کے معبودوں کا حال

اِلَيْكَ ۫ مَا كَانُوْٓا اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ ﴿٦٣﴾ وَقِيْلَ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ

اِلَيْكَ	مَا كَانُوْٓا اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ ﴿٦٣﴾	وَ	قِيْلَ (2)	ادْعُوْا	شُرَكَآءَكُمْ
تیری طرف	وہ ہماری عبادت نہ کرتے تھے	اور	فرمایا جائے گا	پکارو	اپنے شریکوں (کو)

تیری طرف رجوع لاتے ہیں، یہ ہماری عبادت نہ کرتے تھے ○ اور ان سے فرمایا جائے گا: اپنے شریکوں کو پکارو

فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَرَاَوُا الْعَذَابَ ۚ

فَدَعَوْهُمْ	فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا	لَهُمْ	وَ	رَاَوُا	الْعَذَابَ
تو وہ پکاریں گے انہیں	تو وہ جواب نہ دیں گے	ان کو	اور	وہ دیکھیں گے	عذاب

تو وہ اِنہیں پکاریں گے تو وہ اُنہیں جواب نہ دیں گے اور یہ عذاب دیکھیں گے۔

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کیونکہ جنت تمام پریشانیوں سے خالی اور کبھی ختم نہ ہونے والی ہے، تو کیا تمہیں یہ سمجھ نہیں کہ بہتر اور ہمیشہ رہنے والی نعمتوں کو فنا ہونے والی نعمتوں پر ترجیح دو۔ 2..... جسے اچھا وعدہ دیا گیا اس سے مومن اور دوسرے شخص سے کافر مراد ہے۔

(یہاں سے اِس صفحے کا حاشیہ) 1...اس سے ان کی مراد یہ ہوگی کہ جیسے ہم اپنے اختیار سے گمراہ ہوئے اسی طرح یہ بھی اپنے ہی اختیار سے گمراہ ہوئے کیونکہ ہم نے تو صرف انہیں بہکایا تھا گمراہی پر مجبور نہیں کیا تھا اس لئے ہماری اور ان کی گمراہی میں کوئی فرق نہیں۔ 2......یعنی بتوں کے پجاریوں سے فرمایا جائے گا: ان بتوں کو پکارو، جنہیں تم اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراتے تھے تاکہ وہ تمہیں عذابِ جہنم سے بچائیں۔

بروزِ قیامت مشرکین کی بدحواسی

لَوْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ ﴿۶۴﴾ وَ يَوْمَ يُنَادِيْهِمْ

لَوْ	اَنَّهُمْ	كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ ﴿۶۴﴾	وَ	يَوْمَ	يُنَادِيْهِمْ
کیا ہی اچھا ہوتا	کہ وہ	ہدایت حاصل کرلیتے	اور	(جس) دن	(اللہ) ندا فرمائے گا انہیں

کیا اچھا ہوتا اگر یہ ہدایت حاصل کرلیتے ○ اور جس دن (اللہ) انہیں ندا فرمائے گا

فَيَقُوْلُ مَاذَآ اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۶۵﴾ فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ

فَيَقُوْلُ	مَاذَآ	اَجَبْتُمُ	الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۶۵﴾	فَعَمِيَتْ	عَلَيْهِمُ
تو فرمائے گا	(اے لوگو) کیا	تم نے جواب دیا	رسولوں (کو)	تو اندھی (پوشیدہ) ہوجائیں گی	ان پر

تو فرمائے گا: (اے لوگو!) تم نے رسولوں کو کیا جواب دیا تھا؟ ○ تو اس دن ان پر خبریں

سچی توبہ کرنے والے کے لئے بشارت

الْاَنْۢبَآءُ يَوْمَىِٕذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۶۶﴾ فَاَمَّا مَنْ

الْاَنْۢبَآءُ (1)	يَوْمَىِٕذٍ	فَهُمْ	لَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۶۶﴾ (2)	فَاَمَّا	مَنْ
خبریں	اس دن	تو وہ	ایک دوسرے سے نہیں پوچھیں گے	تو بہرحال	وہ جس نے

اندھی ہوجائیں گی تو وہ ایک دوسرے سے نہیں پوچھیں گے ○ تو وہ جس نے

تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنَ

تَابَ (3)	وَ	اٰمَنَ	وَ	عَمِلَ	صَالِحًا	فَعَسٰۤى	اَنْ	يَّكُوْنَ
توبہ کی	اور	ایمان لایا	اور	اس نے عمل کیا	اچھا	تو قریب ہے	کہ	وہ ہوگا

توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھا کام کیا تو قریب ہے کہ وہ

عظمت و شانِ الٰہی

مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ ﴿۶۷﴾ وَ رَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَ

مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ ﴿۶۷﴾	وَ	رَبُّكَ	يَخْلُقُ	مَا	يَشَآءُ	وَ
کامیاب ہونے والوں میں سے	اور	تمہارا رب	پیدا فرماتا ہے	جو	وہ چاہتا ہے	اور

کامیاب ہونے والوں میں سے ہوگا ○ اور تمہارا رب پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے اور

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) چنانچہ وہ ان بتوں کو پکاریں گے لیکن وہ انہیں جواب نہ دیں گے۔ (1)... خبریں اندھی ہونے سے مراد یہ ہے کہ اس دن کفار کو کچھ یاد نہ رہے گا کہ انہوں نے رسولوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو کیا جواب دیا تھا اور انہیں کوئی عذر اور حجت نظر نہ آئے گی جسے بطورِ جواب پیش کرکے وہ نجات پا سکیں۔ (2)... ایک دوسرے سے نہ پوچھنے کی وجہ یہ ہوگی کہ وہ انتہائی دہشت کی وجہ سے ساکت رہ جائیں گے یا اس لئے نہ پوچھیں گے کہ جواب سے عاجز ہونے میں سب کے سب برابر ہیں خواہ وہ تابع ہوں یا متبوع، کافر ہوں یا کافر گر۔ (3)... اس آیت میں کفار کو دنیا میں ہی کفر و شرک سے توبہ کرنے، ایمان لانے اور نیک اعمال کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔

يَخْتَارُ ؕ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَ تَعٰلٰى

يَخْتَارُ (۱)	مَا كَانَ	لَهُمُ	الْخِيَرَةُ	سُبْحٰنَ اللّٰهِ	وَ	تَعٰلٰى
پسند فرماتا ہے	نہیں ہے	ان (مشرکوں) کے لئے	کچھ اختیار	اللہ پاک ہے	اور	بلند و بالا ہے

(جو چاہتا ہے) پسند کرتا ہے۔ ان (مشرکوں) کا کچھ اختیار نہیں۔ اللہ ان کے شرک سے

عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَ رَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ

علمِ الٰہی کی شان

عَمَّا	يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۸﴾	وَ	رَبُّكَ	يَعْلَمُ	مَا	تُكِنُّ
(اس) سے جو	وہ شرک کرتے ہیں	اور	تمہارا رب	جانتا ہے	جو	چھپائے ہوئے ہیں

پاک اور بلند و بالا ہے ○ اور تمہارا رب جانتا ہے جو ان کے سینے

صُدُوْرُهُمْ وَ مَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَ هُوَ اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ

شانِ الٰہی

صُدُوْرُهُمْ	وَ	مَا	يُعْلِنُوْنَ ﴿۶۹﴾	وَ	هُوَ	اللّٰهُ	لَاۤ	اِلٰهَ
ان کے سینے	اور	جو	وہ ظاہر کرتے ہیں	اور	وہی	اللہ (ہے)	نہیں	کوئی معبود

چھپائے ہوئے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں ○ اور وہی اللہ ہے جس کے سوا

اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْاُوْلٰى وَ الْاٰخِرَةِ ٘ وَ لَهُ الْحُكْمُ

اِلَّا	هُوَ	لَهُ	الْحَمْدُ	فِي الْاُوْلٰى وَ الْاٰخِرَةِ	وَ	لَهُ	الْحُكْمُ
مگر	وہی	اسی کے لئے (ہیں)	تمام تعریفیں	دنیا اور آخرت میں	اور	اسی کا	حکم (ہے)

کوئی معبود نہیں۔ دنیا اور آخرت میں اسی کیلئے تمام تعریفیں ہیں اور اسی کا حکم ہے

وَ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۷۰﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ

رات اور دن سے قدرت و وحدانیت پر استدلال

وَ	اِلَيْهِ	تُرْجَعُوْنَ ﴿۷۰﴾	قُلْ	اَرَءَيْتُمْ	اِنْ	جَعَلَ	اللّٰهُ	عَلَيْكُمُ
اور	اسی کی طرف	تمہیں لوٹایا جائے گا	تم کہو	بھلا دیکھو	اگر	بنا دے	اللہ	تم پر

اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے ○ تم فرماؤ: بھلا دیکھو کہ اگر اللہ تم پر قیامت تک

1 ......ولید بن مغیرہ نے کہا تھا اللہ تعالیٰ نے محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو نبوت کے لئے کیوں منتخب فرمایا ہے اور یہ قرآن مکہ اور طائف کے کسی بڑے شخص پر کیوں نہ اُتارا؟ اس وقت یہ آیت اتری اور فرمایا گیا کہ رسولوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا بھیجنا ان لوگوں کے اختیار سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی مرضی سے ہے۔ اپنی حکمت وہی جانتا ہے انہیں اُس کی مرضی میں دخل دینے کی کیا مجال ہے۔

اَلَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ

اَلَّيْلَ	سَرْمَدًا	اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ	مَنْ	اِلٰهٌ	غَيْرُ اللّٰهِ
رات	ہمیشہ (کے لئے)	قیامت کے دن تک	(تو) کون	معبود (ہے)	اللہ کے سوا

ہمیشہ رات ہی بنادے تو اللہ کے سوا کون دوسرا معبود ہے

يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ ؕ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ﴿۷۱﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ

يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ	اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ﴿۷۱﴾	قُلْ	اَرَءَيْتُمْ	اِنْ	جَعَلَ
جولائے گا تمہارے پاس روشنی	تو کیا تم سنتے نہیں	تم کہو	بھلا دیکھو	اگر	بنادے

جو تمہارے پاس روشنی لائے گا تو کیا تم سنتے نہیں ؟ ۝ تم فرماؤ: بھلا دیکھو کہ اگر

اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ

اللّٰهُ	عَلَيْكُمُ	النَّهَارَ	سَرْمَدًا	اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ	مَنْ	اِلٰهٌ
اللہ	تم پر	دن	ہمیشہ (کے لئے)	قیامت کے دن تک	(تو) کون	معبود (ہے)

اللہ تم پر قیامت تک ہمیشہ دن ہی بنادے تو اللہ کے سوا

غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَ

غَيْرُ اللّٰهِ	يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ	تَسْكُنُوْنَ	فِيْهِ	اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۷۲﴾	وَ
اللہ کے سوا	جو لے آئے تمہارے پاس رات	تم آرام کرو	اس میں	تو کیا تم دیکھتے نہیں	اور

اور کون معبود ہے جو تمہارے پاس رات لے آئے جس میں تم آرام کرو تو کیا تم دیکھتے نہیں ؟ ۝ اور

رات اور دن کی نعمت عطا کرنے کی حکمتیں

مِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا

مِنْ رَّحْمَتِهٖ (1)	جَعَلَ	لَكُمُ	الَّيْلَ	وَ	النَّهَارَ	لِتَسْكُنُوْا
اپنی رحمت سے	اس نے بنائے	تمہارے لیے	رات	اور	دن	تاکہ تم آرام کرو

اس نے اپنی رحمت سے تمہارے لیے رات اور دن بنائے کہ رات میں

(1) ... اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے تمہارے لئے رات اور دن بنائے تاکہ تم رات میں آرام کرو، اپنے بدنوں کو راحت پہنچاؤ اور دن بھر کی محنت و مشقت سے ہونے والی تھکن دور کرو اور دن میں روزی تلاش کرو جو کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور تم اپنی معاشی و کاروباری سرگرمیاں سرانجام دو اور تم پر یہ رحمت فرمانے کی حکمت یہ ہے کہ تم اس کی وجہ سے اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کا حق مانو، اس کی وحدانیت کا اقرار کرو اور صرف اسی کی عبادت کرکے اس کی نعمتوں کا شکر بجالاؤ۔

فِيۡهِ وَ لِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِهٖ وَ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۷۳﴾

تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾	لَعَلَّكُمْ	وَ	مِنْ فَضْلِهٖ	لِتَبْتَغُوْا	وَ	فِيْهِ
(اس کا) شکر ادا کرو	تاکہ تم	اور	اس کا فضل	تاکہ تم تلاش کرو (دن میں)	اور	اس (رات) میں

آرام کرو اور (دن میں) اس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم (اس کا) شکر ادا کرو ○

وَ يَوۡمَ يُنَادِيۡهِمۡ فَيَقُوۡلُ اَيۡنَ شُرَكَآءِىَ الَّذِيۡنَ

الَّذِيْنَ	شُرَكَآءِىَ	اَيْنَ	فَيَقُوْلُ	يُنَادِيْهِمْ	يَوْمَ	وَ
جنہیں	میرے شریک	کہاں ہیں	تو فرمائے گا	(اللہ) ندا کرے گا انہیں	(جس) دن	اور

اور یاد کرو جس دن (اللہ) انہیں ندا کرے گا تو فرمائے گا: کہاں ہیں میرے وہ شریک جنہیں

كُنۡتُمۡ تَزۡعُمُوۡنَ ﴿۷۴﴾ وَ نَزَعۡنَا مِنۡ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيۡدًا فَقُلۡنَا

فَقُلْنَا	شَهِيْدًا (1)	مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ	نَزَعْنَا	وَ	كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۷۴﴾
پھر فرمائیں گے	ایک گواہ	ہر گروہ میں سے	ہم نکال لیں گے	اور	تم (میرا شریک) سمجھتے تھے

تم (میرا شریک) سمجھتے تھے ○ اور ہم ہر امت میں سے ایک گواہ نکال لیں گے پھر فرمائیں گے:

هَاتُوۡا بُرۡهَانَكُمۡ فَعَلِمُوۡۤا اَنَّ الۡحَقَّ لِلّٰهِ وَ

وَ	لِلّٰهِ	الْحَقَّ	اَنَّ	فَعَلِمُوْۤا	بُرْهَانَكُمْ	هَاتُوْا
اور	اللہ ہی کے لئے (ہے)	حق	کہ	تو وہ جان لیں گے	اپنی دلیل	لاؤ

اپنی دلیل لاؤ تو وہ جان لیں گے کہ حق اللہ ہی کیلئے ہے اور

ضَلَّ عَنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا يَفۡتَرُوۡنَ ﴿۷۵﴾ ع اِنَّ قَارُوۡنَ كَانَ

كَانَ	قَارُوْنَ (2)	اِنَّ	كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۷۵﴾	مَّا	عَنْهُمْ	ضَلَّ
تھا	قارون	بیشک	وہ گھڑتے تھے	(وہ باتیں) جو	ان سے	گم ہو جائیں گی

ان سے ان کی بنائی ہوئی جھوٹی باتیں گم ہو جائیں گی ○ بیشک قارون موسیٰ کی

بروزِ قیامت مشرکین کو ڈانٹ ڈپٹ

بروزِ قیامت مشرکین پر ظہورِ حق

قارون کی سرکشی اور اس کے خزانوں کا بیان

ع ۱۵ ۱۰

(1)...... یہ گواہ اس امت کے رسول ہوں گے اور وہ اپنی اپنی اُمت پر اس بات کی گواہی دیں گے کہ انہوں نے ان لوگوں تک اللہ تعالیٰ کے پیغام پہنچائے اور انہیں نصیحتیں کیں۔ (2)... قارون حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے چچا یصہر کا بیٹا تھا، انتہائی خوب صورت اور حسین شکل والا ہونے کی وجہ سے لوگ اسے منور کہتے تھے۔ بنی اسرائیل میں تورات کا سب سے بہتر قاری تھا۔ ناداری کے زمانے میں نہایت عاجزی کرنے والا اور بااخلاق تھا، دولت ہاتھ آتے ہی اس کا حال تبدیل ہوا اور یہ بھی سامری کی طرح منافق ہو گیا۔ اس کے پاس اتنے خزانے تھے کہ ان کی چابیاں اُٹھانا ایک طاقتور جماعت پر بھاری پڑتا تھا۔

قارون کو نیک لوگوں کی نصیحتیں

مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ ۪ وَ اٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ

مِنْ الْكُنُوْزِ	اٰتَيْنٰهُ	وَ	عَلَيْهِمْ	فَبَغٰى	مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى
خزانوں سے	ہم نے عطا کیا اسے	اور	قوم پر	پھر اس (قارون) نے زیادتی کی	موسیٰ کی قوم سے

قوم سے تھا پھر اس نے قوم پر زیادتی کی اور ہم نے اس کو اتنے خزانے دیئے

مَاۤ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ اُولِي الْقُوَّةِ ۗ اِذْ قَالَ

قَالَ	اِذْ	بِالْعُصْبَةِ اُولِي الْقُوَّةِ	لَتَنُوْٓاُ	مَفَاتِحَهٗ	اِنَّ	مَاۤ
کہا	جب	ایک قوت والی جماعت پر	ضرور بھاری تھیں	اس کی چابیاں	بیشک	جو

جن کی کنجیاں (اُٹھانا) ایک طاقتور جماعت پر بھاری تھیں۔ جب اس سے

لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ۝٧٦

الْفَرِحِيْنَ ۝٧٦ (2)	لَا يُحِبُّ	اللّٰهَ	اِنَّ	لَا تَفْرَحْ	قَوْمُهٗ (1)	لَهٗ
اترانے والوں (کو)	پسند نہیں کرتا	اللّٰہ	بیشک	تم اتراؤ نہیں	اس کی قوم (نے)	اس سے

اس کی قوم نے کہا: اِتراؤ نہیں، بیشک اللّٰہ اِترانے والوں کو پسند نہیں کرتا ○

وَ ابْتَغِ فِيْمَاۤ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَ لَا تَنْسَ

لَا تَنْسَ	وَ	الدَّارَ الْاٰخِرَةَ	اللّٰهُ	اٰتٰىكَ	فِيْمَاۤ	ابْتَغِ	وَ
تو نہ بھول	اور	آخرت کا گھر	اللّٰہ (نے)	عطا کیا تجھے	(اس مال) میں جو	تو طلب کر	اور

اور جو مال تجھے اللّٰہ نے دیا ہے اس کے ذریعے آخرت کا گھر طلب کر اور دنیا سے

نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَ اَحْسِنْ كَمَاۤ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَ

وَ	اِلَيْكَ	اللّٰهُ	اَحْسَنَ	كَمَاۤ	اَحْسِنْ	وَ	مِنَ الدُّنْيَا	نَصِيْبَكَ
اور	تجھ پر	اللّٰہ (نے)	احسان کیا	جیسا	احسان کر	اور	دنیا سے	اپنا حصہ

اپنا حصہ نہ بھول اور احسان کر جیسا اللّٰہ نے تجھ پر احسان کیا اور

1 ...یہاں قوم سے مراد بنی اسرائیل کے مومن حضرات ہیں۔

2 ...فرحین کا حقیقی معنی ہے "خوش ہونے والے" یہاں اس سے مراد فخر و تکبر کے طور پر خوش ہونے والے ہیں۔ یاد رہے کہ شیخی کی خوشی یعنی اترانا حرام اور شکر کی خوشی عبادت ہے۔ جرم کرکے خوش ہونا حرام جبکہ عبادت کرکے خوش ہونا بہتر ہے۔ ناجائز طریقے سے خوشی منانا حرام ہے جیسے خوشی میں ناچ گانے کی محفل سجالینا جبکہ جائز طور سے خوشی منانا اچھا ہے جیسے خوشی میں صدقہ کرنا وغیرہ۔

قارون کا جواب اور اللہ تعالیٰ کی تنبیہ

لَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِی الْاَرْضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُفْسِدِیْنَ ﴿۷۷﴾

لَا تَبْغِ	الْفَسَادَ	فِی الْاَرْضِ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا یُحِبُّ	الْمُفْسِدِیْنَ ﴿۷۷﴾
طلب نہ کر	فساد	زمین میں	بیشک	اللہ	پسند نہیں کرتا	فساد کرنے والوں (کو)

زمین میں فساد نہ کر، بے شک اللہ فسادیوں کو پسند نہیں کرتا ○

قَالَ اِنَّمَاۤ اُوْتِیْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِیْ ؕ

قَالَ	اِنَّمَاۤ اُوْتِیْتُهٗ	عَلٰى عِلْمٍ (1)	عِنْدِیْ
(قارون نے) کہا	مجھے دیا گیا یہ (مال) صرف	ایک علم (کی بنا) پر	(جو) میرے پاس (ہے)

(قارون نے) کہا: یہ تو مجھے ایک علم کی بنا پر ملا ہے جو میرے پاس ہے

اَوَ لَمْ یَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ

اَوَ لَمْ یَعْلَمْ	اَنَّ	اللّٰهَ	قَدْ	اَهْلَكَ	مِنْ قَبْلِهٖ
اور کیا وہ نہیں جانتا	کہ	اللہ (نے)	تحقیق	ہلاک فرمادیں	اس سے پہلے

اور کیا اسے یہ نہیں معلوم کہ اللہ نے اس سے پہلے وہ قومیں

مِنَ الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَّ اَكْثَرُ

مِنَ الْقُرُوْنِ	مَنْ	هُوَ	اَشَدُّ	مِنْهُ	قُوَّةً	وَّ	اَكْثَرُ
قومیں	جو	وہ	زیادہ سخت (تھیں)	اس سے	قوت (میں)	اور	(اس سے) زیادہ (تھیں)

ہلاک فرمادیں جو زیادہ طاقتور اور زیادہ مال

جَمْعًا ؕ وَ لَا یُسْــٴَـلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۷۸﴾

جَمْعًا	وَ	لَا یُسْــٴَـلُ (2)	عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۷۸﴾
(مال) جمع کرنے (میں)	اور	پوچھا نہیں جاتا	مجرموں سے ان کے گناہوں کے بارے میں

جمع کرنے والی تھیں اور مجرموں سے ان کے گناہوں کی پوچھ گچھ نہیں کی جاتی ○

(1)......اس سے ایک قول کے مطابق علمِ کیمیا مراد ہے جو قارون نے حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام سے حاصل کیا جس کے ذریعے سے وہ ایک نرم دھات رانگ کو چاندی جبکہ تانبے کو سونا بنالیتا تھا۔ یا، اس سے تجارت، زراعت اور پیشوں کا علم مراد ہے۔ قارون کے ان جملوں میں خود پسندی کا عنصر بالکل واضح ہے۔ یہ انتہائی مذموم ہے، حدیثِ پاک میں ہے: خود پسندی ستر سال کے اعمال برباد کرکے رکھ دیتی ہے۔ (کنز العمال، ۲/۲۰۵، الجزء الثالث، الحدیث: ۷۶۶۲) (2)......اس سے مراد یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ مجرموں کو سزا دیتا ہے تو اسے ان کے گناہ دریافت کرنے کی حاجت نہیں کیونکہ وہ ان کا حال جانتا ہے۔ دوسری آیات میں جو پوچھنے

قارون کا جاہ و جلال دیکھ کر عوام کی تمنا

فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِیْ زِیْنَتِهٖؕ قَالَ الَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ

فَخَرَجَ	عَلٰى قَوْمِهٖ	فِیْ زِیْنَتِهٖ	قَالَ	الَّذِیْنَ	یُرِیْدُوْنَ
تو وہ (قارون) نکلا	اپنی قوم پر (کے سامنے)	اپنی زینت میں	(تو) کہنے لگے	وہ لوگ جو	چاہتے ہیں

تو وہ اپنی زینت میں اپنی قوم کے سامنے نکلا تو دنیاوی زندگی کے طلبگار

الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا یٰلَیْتَ لَنَا مِثْلَ مَاۤ اُوْتِیَ قَارُوْنُۙ

الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا[1]	یٰلَیْتَ	لَنَا	مِثْلَ	مَاۤ	اُوْتِیَ	قَارُوْنُ
دنیاوی زندگی	اے کاش	ہمارے لئے (بھی ہوتا)	(اس کی) مثل	جو	دیا گیا	قارون (کو)

کہنے لگے: اے کاش ہمیں بھی ایسا مل جاتا جیسا قارون کو ملا

علماء کی عوام کو تنبیہ و نصیحت

اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ (۷۹) وَ قَالَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ

اِنَّهٗ	لَذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ (۷۹)	وَ	قَالَ	الَّذِیْنَ	اُوْتُوا	الْعِلْمَ
بیشک وہ	ضرور بڑے نصیب والا (ہے)	اور	کہا	ان لوگوں نے جنہیں	دیا گیا	علم

بیشک یہ بڑے نصیب والا ہے ○ اور جنہیں علم دیا گیا تھا انہوں نے کہا:

وَیْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَیْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَ عَمِلَ

وَیْلَكُمْ	ثَوَابُ اللّٰهِ	خَیْرٌ	لِّمَنْ	اٰمَنَ	وَ	عَمِلَ
تمہاری خرابی ہو	اللہ کا ثواب	بہتر (ہے)	(اس) کے لیے جو	ایمان لایا	اور	اس نے عمل کیا

تمہاری خرابی ہو، اللہ کا ثواب بہتر ہے اس آدمی کے لیے جو ایمان لائے اور اچھے کام

قارون کا عبرتناک انجام

صَالِحًاۚ وَ لَا یُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ (۸۰) فَخَسَفْنَا بِهٖ

صَالِحًا	وَ	لَا یُلَقّٰىهَاۤ	اِلَّا	الصّٰبِرُوْنَ (۸۰)	فَخَسَفْنَا	بِهٖ
اچھا	اور	نہیں دیا جائے گا وہ ثواب	مگر	صبر کرنے والوں (کو)	تو ہم نے دھنسا دیا	اس کو

کرے اور یہ انہیں کو دیا جائے گا جو صبر کرنے والے ہیں ○ تو ہم نے اسے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کاذکر ہے وہ اس کے علاوہ اوقات میں ہوگا اور وہ معلومات کیلئے نہیں بلکہ ڈانٹ ڈپٹ کے لئے ہوگا۔

[1]...... یہاں دنیاوی زندگی کے طلبگاروں سے بنی اسرائیل کے عام مسلمان مراد ہیں، ان کا قارون جیسی شان و شوکت اور مال و دولت کی تمنا کرنا بشری تقاضے سے تھا اور یہ کفر یا گناہِ کبیرہ نہیں۔ دنیاوی نعمتوں میں غبطہ کرنا یعنی کسی کی دولت وغیرہ پر اس کے زوال کی خواہش کے بغیر رشک کرنا اور اس میں برابری کی تمنا کرنا بھی اس صورت میں منع ہے جبکہ دنیا یا مال کی محبت کے طور پر ہو، اگر ایسا نہیں تو یہ تمنا جائز ہے۔ البتہ حسد یعنی یہ تمنا کرنا کہ دوسرے سے نعمت زائل ہو کر

وَ بِدَارِهِ الۡاَرۡضَ ۟ قف فَمَا كَانَ لَهٗ مِنۡ فِئَةٍ یَّنۡصُرُوۡنَهٗ

وَ	بِدَارِهٖ	الۡاَرۡضَ[1]	فَمَا كَانَ	لَهٗ	مِنۡ فِئَةٍ	یَّنۡصُرُوۡنَهٗ
اور	اس کے گھر کو	زمین (میں)	تو نہ تھا	اس کے لیے	کوئی گروہ	جو مدد کرتا اس کی

اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا تو اس کے پاس کوئی جماعت نہ تھی جو اللہ کے مقابلے میں

مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ۗ وَ مَا كَانَ مِنَ الۡمُنۡتَصِرِیۡنَ ﴿۸۱﴾ وَ اَصۡبَحَ

مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ	وَ	مَا كَانَ	مِنَ الۡمُنۡتَصِرِیۡنَ ﴿۱۱﴾	وَ	اَصۡبَحَ
اللہ کے مقابلے میں	اور	نہ وہ (خود) ہوسکا	بدلہ لینے والوں، بچانے والوں سے	اور	صبح کے وقت ہو گئے

اس کی مدد کرتی اور نہ وہ خود (اپنی) مدد کرسکا ○ اور گزشتہ کل

الَّذِیۡنَ تَمَنَّوۡا مَكَانَهٗ بِالۡاَمۡسِ یَقُوۡلُوۡنَ

الَّذِیۡنَ	تَمَنَّوۡا	مَكَانَهٗ	بِالۡاَمۡسِ	یَقُوۡلُوۡنَ
وہ لوگ جنہوں نے	تمنا کی تھی	اس (قارون) کے مقام و مرتبے (کی)	گزشتہ کل	کہنے لگے

جو اس کے مقام و مرتبہ کی آرزو کرنے والے تھے وہ کہنے لگے:

وَیۡكَاَنَّ اللّٰهَ یَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ یَّشَآءُ

وَیۡكَاَنَّ	اللّٰهَ	یَبۡسُطُ	الرِّزۡقَ	لِمَنۡ	یَّشَآءُ
عجیب بات ہے کہ	اللہ	وسیع کرتا ہے	رزق	جس کیلئے	وہ چاہتا ہے

عجیب بات ہے کہ اللہ اپنے بندوں میں سے جس کیلئے چاہتا ہے

مِنۡ عِبَادِهٖ وَ یَقۡدِرُ ۚ لَوۡلَاۤ اَنۡ مَّنَّ اللّٰهُ

مِنۡ عِبَادِهٖ	وَ	یَقۡدِرُ	لَوۡلَاۤ	اَنۡ	مَّنَّ	اللّٰهُ
اپنے بندوں میں سے	اور	تنگ کردیتا ہے	اگر نہ ہوتا	یہ کہ	احسان فرمایا	اللہ (نے)

رزق وسیع کرتا ہے اور تنگ فرما دیتا ہے۔ اگر اللہ ہم پر احسان

قارون کا انجام دیکھ کر تمنا کرنے والوں کی ندامت

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اسے مل جائے، یہ حرام ہے۔

[1] ...... قارون اور اس کے خزانوں کو زمین میں دھنسائے جانے کا تفصیلی واقعہ تفسیر صراط الجنان، ج7، ص328 پر ملاحظہ فرمائیں۔

ع ٨

عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ؕ وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨٢﴾

عَلَيْنَا	لَخَسَفَ	بِنَا	وَيْكَاَنَّهٗ	لَا يُفْلِحُ	الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨٢﴾
ہم پر	(تو)ضرور وہ دھنسا دیتا	ہمیں(بھی)	عجیب بات ہے کہ	کامیاب نہیں ہوتے	کفر کرنے والے

نہ فرماتا تو ہمیں بھی دھنسا دیتا۔ بڑی عجیب بات ہے کہ کافر کامیاب نہیں ہوتے ○

جنت کے مستحق لوگ

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا

تِلْكَ	الدَّارُ الْاٰخِرَةُ (1)	نَجْعَلُهَا	لِلَّذِيْنَ	لَا يُرِيْدُوْنَ	عُلُوًّا
یہ	آخرت کا گھر	ہم بناتے ہیں اسے	ان لوگوں کے لیے جو	نہیں چاہتے	بڑائی

یہ آخرت کا گھر ہم ان لوگوں کے لیے بناتے ہیں جو زمین میں تکبر

نیکوں کے ساتھ فضل اور گناہگاروں کے ساتھ عدل کا معاملہ

فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿٨٣﴾ مَنْ

فِي الْاَرْضِ	وَ	لَا	فَسَادًا	وَ	الْعَاقِبَةُ	لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿٨٣﴾	مَنْ
زمین میں	اور	نہ	فساد	اور	اچھا انجام	پرہیزگاروں کیلئے(ہے)	جو

اور فساد نہیں چاہتے اور اچھا انجام پرہیزگاروں ہی کیلئے ہے ○ جو

جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ

جَآءَ بِالْحَسَنَةِ	فَلَهٗ	خَيْرٌ	مِّنْهَا	وَ	مَنْ	جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ
لایا نیکی	تو اس کے لیے	بہتر(بدلہ ہے)	اس سے	اور	جو	لایا برائی

نیکی لائے گا اس کے لیے اس سے بہتر بدلہ ہے اور جو برائی لائے

فَلَا يُجْزَى الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا

فَلَا يُجْزَى	الَّذِيْنَ	عَمِلُوا	السَّيِّاٰتِ	اِلَّا	مَا
تو بدلہ نہیں دیا جائے گا	ان لوگوں کو جنہوں نے	عمل کئے	برے	مگر	(اسی کا)جو

تو برا کام کرنے والوں کو اتنا ہی بدلہ دیا جائے گا جتنا

1 ....یعنی آخرت کا گھر جنت جس کی خبریں تم نے سنیں اور جس کے اوصاف تم تک پہنچے، اس کا مستحق ہم ان لوگوں کو بناتے ہیں جو زمین میں نہ تو ایمان قبول کرنے سے منہ پھیرتے ہوئے تکبر کرتے ہیں اور نہ مومنوں پر بڑائی چاہتے ہیں اور نہ ہی گناہ کر کے فساد چاہتے ہیں جبکہ آخرت کا اچھا انجام پرہیزگاروں ہی کیلئے ہے۔ تکبر اور فساد پھیلانا جنت سے محرومی کا سبب ہیں جبکہ عاجزی اختیار کرنا اور معاشرے میں امن و سکون پیدا کرنا جنت میں داخلے کا ذریعہ ہیں۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو مکہ واپس لے جانے کی بشارت

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٨٤﴾ اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٨٤﴾	اِنَّ	الَّذِيْ	فَرَضَ	عَلَيْكَ	الْقُرْاٰنَ
وہ عمل کرتے تھے	بیشک	وہ جس نے	فرض کیا	تم پر	قرآن

وہ کرتے تھے ○ بیشک جس نے آپ پر قرآن فرض کیا ہے

لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ ؕ قُلْ رَّبِّيْۤ اَعْلَمُ

لَرَآدُّكَ	اِلٰى مَعَادٍ[1]	قُلْ	رَّبِّيْۤ	اَعْلَمُ
ضرور واپس لے جائے گا تجھے	لوٹنے کی جگہ کی طرف	تم کہو	میرا رب	خوب جانتا ہے

وہ آپ کو لوٹنے کی جگہ ضرور واپس لے جائے گا۔ تم فرماؤ: میرا رب خوب جانتا ہے

ہدایت یافتہ اور گمراہ اللہ کو خوب معلوم ہیں

مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى وَمَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٨٥﴾

مَنْ	جَآءَ بِالْهُدٰى	وَ	مَنْ	هُوَ	فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٨٥﴾
(اسے) جو	لایا ہے ہدایت	اور	(اسے بھی) جو	وہ	کھلی گمراہی میں (ہے)

جو ہدایت لایا ہے اور اسے بھی جو کھلی گمراہی میں ہے ○

قرآن ملنے سے متعلق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی امید اور اہم تاکیدات

وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْۤا اَنْ يُّلْقٰۤى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ

وَ	مَا كُنْتَ تَرْجُوْۤا[2]	اَنْ	يُّلْقٰۤى	اِلَيْكَ	الْكِتٰبُ
اور	تم امید نہ رکھتے تھے	کہ	اتاری جائے گی	تمہاری طرف	کوئی کتاب

اور تم امید نہ رکھتے تھے کہ تمہاری طرف کوئی کتاب بھیجی جائے گی

اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا

اِلَّا	رَحْمَةً	مِّنْ رَّبِّكَ	فَلَا تَكُوْنَنَّ	ظَهِيْرًا
مگر	رحمت (ہے)	تمہارے رب کی طرف سے	تو تم ہرگز نہ ہونا	مددگار

لیکن تمہارے رب کی طرف سے رحمت ہے تو تم ہرگز کافروں کا

1 . لوٹنے کی جگہ سے مراد مکۂ مکرمہ ہے اور بعض مفسرین نے اس سے موت، قیامت اور جنت بھی مراد لی ہے۔

2 ......اس آیت کا معنی یہ ہے کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے علاوہ کسی اور سبب سے قرآنِ مجید ملنے کی امید نہ رکھتے تھے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ یہاں بظاہر خطاب حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اور مراد آپ کی امت ہو، اس صورت میں معنی یہ ہو گا کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی امت کو یہ توقع نہ تھی کہ انہیں یہ کتاب عطا کی جائے گی لیکن اللہ تعالیٰ نے ان پر رحم فرمایا اور ان کی طرف قرآنِ مجید جیسی عظیمُ الشان کتاب بھیجی۔

لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَ لَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ

لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۶﴾	وَ	لَا يَصُدُّنَّكَ (1)	عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ	بَعْدَ
کافروں کا	اور	وہ ہرگز نہ روکیں تجھے	اللہ کی آیتوں سے	(اس کے) بعد

مددگار نہ ہونا○ اور ہرگز وہ تمہیں اللہ کی آیتوں سے نہ روکیں اس کے بعد

اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَ ادْعُ اِلٰى رَبِّكَ وَ

اِذْ	اُنْزِلَتْ	اِلَيْكَ	وَ	ادْعُ	اِلٰى رَبِّكَ	وَ
جبکہ	وہ نازل کی جاچکی ہیں	تمہاری طرف	اور	تم بلاؤ	اپنے رب کی طرف	اور

کہ وہ تمہاری طرف نازل کی جاچکی ہیں اور اپنے رب کی طرف بلاؤ اور

لَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَ لَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ

لَا تَكُوْنَنَّ	مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۸۷﴾	وَ	لَا تَدْعُ (2)	مَعَ اللّٰهِ	اِلٰهًا اٰخَرَ
تم ہرگز نہ ہونا	مشرکوں میں سے	اور	عبادت نہ کرنا	اللہ کے ساتھ	دوسرے معبود (کی)

ہرگز شرک والوں میں سے نہ ہونا○ اور اللہ کے ساتھ دوسرے خدا کی عبادت نہ کر،

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۟ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا

لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	كُلُّ شَيْءٍ	هَالِكٌ	اِلَّا
نہیں	کوئی معبود	مگر	وہی	ہر چیز	فنا ہونے والی (ہے)	سوائے

اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کی ذات کے سوا ہر چیز

وَجْهَهٗ ؕ لَهُ الْحُكْمُ وَ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۸﴾

وَجْهَهٗ	لَهُ	الْحُكْمُ	وَ	اِلَيْهِ	تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۸﴾
اس کی ذات (کے)	اسی کا	حکم (ہے)	اور	اسی کی طرف	تمہیں لوٹایا جائے گا

فانی ہے، اسی کا حکم ہے اور اسی کی طرف تم پھیرے جاؤ گے○

وقف لازم

ع ۹ / ۱۲ — الثالثۃ

(1)...... یعنی اے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! جب اللہ تعالیٰ کی آیتیں تمہاری طرف نازل ہو چکی ہیں تو اس کے بعد ہرگز تم قرآن مجید کے معاملے میں کفار کی گمراہ کن باتوں کی طرف توجہ نہ کرنا اور انہیں ٹھکرا دینا اور تم مخلوق کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان لانے اور اس کی عبادت کرنے کی دعوت دو اور ہرگز شرک کرنے والوں کی مدد اور موافقت کر کے ان میں سے نہ ہونا۔ (2)...... یعنی اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ پہلے کی طرح اب بھی عبادت کرتے رہیں اور اسی پر قائم رہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی مستحقِ عبادت نہیں۔

آیات:69 — رکوع:07

سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

الٓمّٓ ۝۱ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْۤا اَنْ

الٓمّٓ ۝۱	اَحَسِبَ	النَّاسُ	اَنْ	يُّتْرَكُوْۤا	اَنْ
حروف مقطعات	کیا گمان کرلیا	لوگوں (نے)	یہ کہ	انہیں چھوڑ دیا جائے گا	(اتنی بات پر) کہ

الٓمّٓ ۝ کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ انہیں صرف اتنی بات پر چھوڑ دیا جائے گا کہ

يَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ۝۲ وَلَقَدْ

يَّقُوْلُوْۤا	اٰمَنَّا	وَ	هُمْ	لَا يُفْتَنُوْنَ ۝۲ (1)	وَ	لَقَدْ
وہ کہتے ہیں	ہم ایمان لائے	اور	وہ	انہیں آزمایا نہیں جائے گا	اور	ضرور بیشک

وہ کہتے ہیں ہم "ایمان لائے" اور انہیں آزمایا نہیں جائے گا؟ ۝ اور بیشک

فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ

فَتَنَّا	الَّذِيْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ (2)	فَلَيَعْلَمَنَّ	اللّٰهُ
ہم نے آزمایا	ان لوگوں کو جو	ان سے پہلے (تھے)	تو بیشک ضرور دیکھے گا	اللہ

ہم نے ان سے پہلے لوگوں کو آزمایا تو ضرور ضرور اللہ انہیں دیکھے گا

مسلمانوں کی آزمائش سے متعلق قانونِ الٰہی

پہلی امتوں کا امتحان لئے جانے کی خبر

(1)...... مسلمانوں کا ان کی ایمانی قوت کے مطابق امتحان لینا اور انہیں آزمائش میں مبتلا کرنا قانونِ الٰہی ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: آدمی کی آزمائش اس کے دین کے مطابق ہوتی ہے، اگر دین میں مضبوط ہو تو سخت آزمائش ہوتی ہے اور اگر دین میں کمزور ہو تو اس کے دین کے حساب سے آزمائش کی جاتی ہے۔ بندے کے ساتھ یہ آزمائشیں ہمیشہ رہتی ہیں یہاں تک کہ وہ زمین پر اس طرح چلتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔ (ترمذی، ۴/۱۷۹، الحدیث: ۲۴۰۶)

(2)...... تمام امتوں میں کئی حکمتوں اور مصلحتوں کے پیشِ نظر اہلِ ایمان کو آزمائشوں میں مبتلا کرنا اللہ تعالیٰ کا طریقہ رہا ہے، البتہ عافیت کی دعا ضرور کرنی چاہئے اور آزمائش آنے

برے اعمال کرنے والوں کو تنبیہ

الَّذِیۡنَ صَدَقُوۡا وَ لَیَعۡلَمَنَّ الۡکٰذِبِیۡنَ ﴿۳﴾ اَمۡ

الَّذِیۡنَ	صَدَقُوۡا	وَ	لَیَعۡلَمَنَّ	الۡکٰذِبِیۡنَ ﴿۳﴾	اَمۡ
ان لوگوں کو جنہوں نے	سچ بولا	اور	بیشک ضرور دیکھے گا	جھوٹوں (کو بھی)	یا (کیا)

جو سچے ہیں اور ضرور ضرور جھوٹوں کو (بھی) دیکھے گا ○ یا (کیا)

حَسِبَ الَّذِیۡنَ یَعۡمَلُوۡنَ السَّیِّاٰتِ اَنۡ یَّسۡبِقُوۡنَا ؕ

حَسِبَ	الَّذِیۡنَ	یَعۡمَلُوۡنَ	السَّیِّاٰتِ	اَنۡ	یَّسۡبِقُوۡنَا
گمان کرلیا	ان لوگوں نے جو	عمل کرتے ہیں	برے	یہ کہ	وہ آگے بڑھ جائیں گے ہم سے

بُرے اعمال کرنے والوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ہم سے کہیں نکل جائیں گے ؟

اُخروی تیاری سے متعلق تنبیہ

سَآءَ مَا یَحۡکُمُوۡنَ ﴿۴﴾ مَنۡ کَانَ یَرۡجُوۡا لِقَآءَ اللّٰہِ فَاِنَّ

سَآءَ	مَا	یَحۡکُمُوۡنَ ﴿۴﴾	مَنۡ	کَانَ یَرۡجُوۡا	لِقَآءَ اللّٰہِ (1)	فَاِنَّ
کتنا برا ہے	جو	وہ فیصلہ کرتے ہیں	جو	امید رکھتا ہو	اللّٰہ سے ملاقات (کی)	تو بیشک

وہ کیا ہی بُرا فیصلہ کرتے ہیں ○ جو اللّٰہ کی ملاقات کی امید رکھتا ہو تو بیشک

جہاد اور مجاہدے کا فائدہ بندے کو ہی ہوگا

اَجَلَ اللّٰہِ لَاٰتٍ ؕ وَ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۵﴾ وَ

اَجَلَ اللّٰہِ	لَاٰتٍ	وَ	ہُوَ	السَّمِیۡعُ	الۡعَلِیۡمُ ﴿۵﴾	وَ
اللّٰہ کا مقرر کیا ہوا وقت، وعدہ	ضرور آنے والا (ہے)	اور	وہی	سننے والا	جاننے والا (ہے)	اور

اللّٰہ کا مقرر کیا ہوا وعدہ ضرور آنے والا ہے اور وہی سننے والا، جاننے والا ہے ○ اور

مَنۡ جَاہَدَ فَاِنَّمَا یُجَاہِدُ لِنَفۡسِہٖ ؕ اِنَّ اللّٰہَ

مَنۡ	جَاہَدَ (2)	فَاِنَّمَا یُجَاہِدُ	لِنَفۡسِہٖ	اِنَّ	اللّٰہَ
جس نے	کوشش کی	تو وہ کوشش کرتا ہے صرف	اپنی ذات کے لئے	بیشک	اللّٰہ

جو کوشش کرے تو اپنے ہی فائدے کیلئے کوشش کرتا ہے، بیشک اللّٰہ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) پر صبر وہمت سے کام لینا چاہئے۔

1 ... اس کا معنی یہ ہے کہ جو شخص دوبارہ زندہ کئے جانے اور حساب لئے جانے سے ڈرتا اور بارگاہِ الٰہی سے ثواب ملنے کی امید رکھتا ہے تو وہ سن لے کہ اللّٰہ تعالیٰ نے ثواب اور عذاب کا جو وعدہ فرمایا ہے وہ ضرور پورا ہونے والا ہے، لہٰذا اسے چاہئے کہ اس کے لئے تیار رہے اور نیک اعمال کرنے میں جلدی کرے۔ 2 ..... یہاں ”جَاہَدَ“ سے مراد اللّٰہ تعالیٰ کے دشمنوں سے جنگ کرنا یا نفس و شیطان کی مخالفت کرکے یا اطاعتِ الٰہی پر صابر و قائم رہ کر حصولِ رضا کی کوشش کرنا ہے۔

باعمل مسلمانوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا معاملہ

لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝٦ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

لَغَنِيٌّ	عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝٦	وَ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ
ضرور بے پرواہ (ہے)	تمام جہانوں سے	اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور

سارے جہانوں سے بے پرواہ ہے ○ اور جو لوگ ایمان لائے اور

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَ

عَمِلُوْا	الصّٰلِحٰتِ	لَنُكَفِّرَنَّ	عَنْهُمْ	سَيِّاٰتِهِمْ	وَ
انہوں نے عمل کئے	نیک، اچھے	(تو) ضرور ہم مٹادیں گے	ان سے	ان کی برائیاں	اور

انہوں نے اچھے کام کئے تو ہم ضرور ان سے ان کی برائیاں مٹادیں گے اور

لَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝٧ وَ

لَنَجْزِيَنَّهُمْ	اَحْسَنَ	الَّذِيْ	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝٧	وَ
ضرور بدلہ دیں گے انہیں	سب سے اچھے (اعمال کا)	جو	وہ عمل کرتے تھے	اور

ضرور انہیں ان کے اچھے اعمال کا بدلہ دیں گے ○ اور

حقوق الٰہی کی حقوق والدین پر فوقیت کا بیان

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ؕ وَاِنْ

وَصَّيْنَا	الْاِنْسَانَ	بِوَالِدَيْهِ	حُسْنًا (1)	وَ	اِنْ
ہم نے تاکید کی	انسان (کو)	اپنے ماں باپ کے ساتھ	اچھا سلوک کرنے (کی)	اور	اگر

ہم نے (ہر) انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی تاکید کی اور (اے بندے!) اگر

جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ

جَاهَدٰكَ	لِتُشْرِكَ	بِيْ	مَا	لَيْسَ	لَكَ
وہ دونوں کوشش کریں تجھ پر	کہ تو شریک ٹھہرائے	میرے ساتھ	(اسے) جو	نہیں ہے	تجھے

وہ تجھ سے کوشش کریں کہ تو کسی کو میرا شریک ٹھہرائے جس کا تجھے

(1)......اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ والدین کے ساتھ نیک سلوک کیا جائے۔ اس میں والدین کا ادب اور اطاعت کرنا، ان کی نافرمانی سے بچنا، ہر وقت ان کی خدمت کے لئے تیار رہنا اور ان پر خرچ کرنے میں بقدرِ توفیق و استطاعت کمی نہ کرنا وغیرہ داخل ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے، سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تین مرتبہ فرمایا: اُس کی ناک خاک آلود ہو۔ کسی نے پوچھا: یا رسولَ اللہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، کون؟ ارشاد فرمایا: جس نے ماں باپ دونوں کو یا ان میں سے ایک کو بڑھاپے میں پایا اور جنت میں داخل نہ ہوا۔ (مسلم، ص۱۳۸۱، الحدیث: ۱۰(۲۵۵۱))

بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ؕ اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ

بِهٖ	عِلْمٌ (1)	فَلَا تُطِعْهُمَا	اِلَیَّ	مَرْجِعُكُمْ
اس کا	کوئی علم	تو تو بات نہ مان ان کی	میری ہی طرف	تمہارا پھرنا (ہے)

علم نہیں تو تُو ان کی بات نہ مان۔ میری ہی طرف تمہارا پھرنا ہے

فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

فَاُنَبِّئُكُمْ	بِمَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝	وَ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا
تو میں آگاہ کر دوں گا تمہیں	(اس) سے جو	تم عمل کرتے تھے	اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے

تو میں تمہیں تمہارے اعمال بتادوں گا ○ اور جو ایمان لائے

باعمل مسلمانوں کو بشارت

وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِی الصّٰلِحِیْنَ ۝ وَ

وَ	عَمِلُوْا	الصّٰلِحٰتِ	لَنُدْخِلَنَّهُمْ	فِی الصّٰلِحِیْنَ ۝	وَ
اور	انہوں نے عمل کئے	اچھے، نیک	(تو) ضرور ہم داخل کریں گے انہیں	نیک بندوں میں	اور

اور انہوں نے اچھے کام کئے تو ضرور ہم انہیں نیک بندوں میں داخل کریں گے ○ اور

منافقوں کا حال اور انہیں تنبیہ

مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَاۤ

مِنَ النَّاسِ	مَنْ	یَّقُوْلُ (2)	اٰمَنَّا	بِاللّٰهِ	فَاِذَاۤ
لوگوں میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	کہتا ہے	ہم ایمان لائے	اللہ پر	پھر جب

لوگوں میں کچھ وہ ہیں جو کہتے ہیں: ہم اللہ پر ایمان لائے پھر جب

اُوْذِیَ فِی اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ

اُوْذِیَ	فِی اللّٰهِ	جَعَلَ	فِتْنَةَ النَّاسِ
اسے تکلیف دی جاتی ہے	اللہ (کی راہ) میں	(تو) وہ ٹھہراتا ہے	لوگوں کے فتنے (کو)

اللہ (کی راہ) میں انہیں کوئی تکلیف دی جاتی ہے تو لوگوں کے فتنے کو

1 ......اس کا معنی یہ ہے کہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں ہے اس لئے صحیح علم اور درست تحقیق کی بنا پر تو کوئی بھی کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک مان ہی نہیں سکتا کیونکہ اس کا شریک ہونا محال ہے اور بغیر علم کسی کے کہنے سے اللہ تعالیٰ کا شریک ماننا تقلید کی باطل و قبیح صورت ہے اور ایسی تقلید سگے ماں باپ کی بھی نہیں کی جاسکتی۔ 2 ......اس آیت میں منافقوں کا حال بیان کیا گیا ہے کہ وہ زبان سے ایمان لانے کا دعویٰ کرتے ہیں اور جب راہِ خدا میں انہیں کوئی تکلیف پہنچے تو اسے عذابِ الٰہی کے برابر سمجھتے ہیں اور اگر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلمانوں کی فتح اور مال کی صورت میں کوئی مدد آجائے

كَعَذَابِ اللّٰهِ ؕ وَ لَىِٕنْ جَآءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ

مِّنْ رَّبِّكَ	نَصْرٌ	جَآءَ	لَىِٕنْ	وَ	كَعَذَابِ اللّٰهِ
تمہارے رب کی طرف سے	کوئی مدد	آجائے	ضرور اگر	اور	اللہ کے عذاب کے برابر

اللہ کے عذاب کے برابر سمجھتے ہیں اور اگر تمہارے رب کے پاس سے کوئی مدد آجائے

لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ؕ اَوَ لَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ

بِاَعْلَمَ	اللّٰهُ	اَوَ لَيْسَ	مَعَكُمْ	كُنَّا	اِنَّا	لَيَقُوْلُنَّ
خوب جانتا	اللہ	اور کیا نہیں ہے	تمہارے ساتھ	ہم تھے	یقینا	(تو) ضرور وہ کہیں گے

تو ضرور کہیں گے ہم یقیناً تمہارے ساتھ تھے۔ کیا اللہ اسے خوب نہیں جانتا

بِمَا فِيْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰﴾ وَ لَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ

اللّٰهُ	لَيَعْلَمَنَّ (1)	وَ	فِيْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰﴾	بِمَا
اللہ	ضرور ظاہر کردے گا	اور	تمام جہان والوں کے سینوں، دلوں میں (ہے)	(اس) کو جو

جو تمام جہان والوں کے دلوں میں ہے؟ ○ اور ضرور اللہ ایمان والوں کو

منافقوں اور مخلص مومنوں میں امتیاز کیے جانے کی خبر

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ لَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ﴿۱۱﴾ وَ قَالَ

قَالَ	وَ	الْمُنٰفِقِيْنَ ﴿۱۱﴾	لَيَعْلَمَنَّ	وَ	اٰمَنُوْا	الَّذِيْنَ
بولے	اور	منافقوں (کو)	ضرور وہ ظاہر کردے گا	اور	ایمان لائے	ان لوگوں کو جو

ظاہر کردے گا اور ضرور منافقوں کو ظاہر کردے گا ○ اور کافروں نے

کافروں کی مسلمانوں کو پیشکش اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے تردید

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا

سَبِيْلَنَا	اتَّبِعُوْا	اٰمَنُوْا	لِلَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	الَّذِيْنَ
ہمارے راستے (کی)	تم پیروی کرو	ایمان لائے	ان لوگوں سے جو	کفر کیا	وہ لوگ جنہوں نے

مسلمانوں سے کہا: ہماری راہ پر چلو

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) تو وہ لوگ ضرور کہیں گے: ہم یقیناً ایمان اور اسلام میں تمہارے ساتھ تھے اور تمہاری طرح دین پر ثابت و قائم تھے تو ہمیں بھی اس میں شریک کرو۔

1 ...... یعنی اللہ تعالیٰ ضرور ان لوگوں کو ظاہر کردے گا جو صدق اور اخلاص کے ساتھ ایمان لائے اور آزمائش کے وقت اپنے ایمان پر ثابت قدم رہے اور یونہی منافقوں کو بھی ظاہر کردے گا جنہوں نے مصیبت کی وجہ سے اسلام ترک کر دیا اور اللہ تعالیٰ دونوں فریقوں کو ان کے اعمال کی جزا دے گا۔ اس آیت میں ہمیں تنبیہ ہے کہ ہم دین کی راہ میں آنے والی مشقتوں پر صبر کریں اور ایمان کو کسی صورت ضائع نہ ہونے دیں۔

دوسروں کو گمراہ اور مبتلاء گناہ کرنے کا انجام

وَ لْنَحْمِلْ خَطٰیٰكُمْ ؕ وَ مَا هُمْ بِحٰمِلِیْنَ

وَلْنَحْمِلْ	خَطٰیٰكُمْ	وَ	مَا	هُمْ	بِحٰمِلِیْنَ
اور ہم اٹھالیں گے	تمہارے گناہ	اور (حالانکہ)	نہیں	وہ	اٹھانے والے

اور ہم تمہارے گناہ اٹھالیں گے حالانکہ وہ ان کے گناہوں میں سے

مِنْ خَطٰیٰهُمْ مِّنْ شَیْءٍ ؕ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ⑫ وَ لَیَحْمِلُنَّ

مِنْ خَطٰیٰهُمْ	مِّنْ شَیْءٍ	اِنَّهُمْ	لَكٰذِبُوْنَ ⑫	وَ	لَیَحْمِلُنَّ
ان کے گناہوں سے	کچھ	بیشک وہ	ضرور جھوٹے (ہیں)	اور	بیشک ضرور وہ اٹھائیں گے

کچھ بوجھ بھی نہ اٹھائیں گے، بیشک وہ جھوٹے ہیں ○ اور بیشک ضرور اپنے بوجھ

اَثْقَالَهُمْ وَ اَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ٞ وَ لَیُسْـَٔلُنَّ

اَثْقَالَهُمْ	وَ	اَثْقَالًا	مَّعَ اَثْقَالِهِمْ (1)	وَ	لَیُسْـَٔلُنَّ (2)
اپنے بوجھ	اور	(دوسرے لوگوں کے) بوجھ	اپنے بوجھوں کے ساتھ	اور	ضرور ان سے پوچھا جائے گا

اٹھائیں گے اور اپنے بوجھوں کے ساتھ اور بوجھ اٹھائیں گے اور ضرور ان سے

ع ۱۳/۱۲

حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی قوم کا اجمالی واقعہ

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ⑬ وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	عَمَّا	كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ⑬	وَ	لَقَدْ	اَرْسَلْنَا
قیامت کے دن	(اس) کے بارے میں جو	وہ بہتان باندھتے تھے	اور	ضرور بیشک	ہم نے بھیجا

قیامت کے دن ان کے بہتانوں کے بارے میں پوچھا جائے گا ○ اور بیشک ہم نے نوح کو

نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِیْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِیْنَ عَامًا ؕ

نُوْحًا	اِلٰى قَوْمِهٖ	فَلَبِثَ	فِیْهِمْ	اَلْفَ سَنَةٍ	اِلَّا	خَمْسِیْنَ عَامًا
نوح (کو)	اس کی قوم کی طرف	تو وہ رہا	ان میں	ایک ہزار سال	سوائے	پچاس سال (کے)

اس کی قوم کی طرف بھیجا تو وہ ان میں پچاس سال کم ایک ہزار سال رہے

(1)......جو خود گمراہ ہو اور دوسروں کو بھی گمراہی کی طرف بلاتا ہو تو اسے اپنی گمراہی کا گناہ بھی ملے گا اور جنہیں گمراہ کیا ان کی گمراہی کا گناہ بھی اور گمراہ ہونے والوں کے اپنے گناہ میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی۔ جو لوگ دوسروں کو غلط عقیدہ سکھاتے یا بُری راہ مثلاً شراب، بدکاری اور دیگر گناہوں پر لگاتے ہیں یونہی فلمیں ڈرامے بنانے اور گانے باجے کو فروغ دینے والے وہ سب اس وعید میں داخل ہیں۔ (2)......کافروں کے اعمال اور بہتان سب اللہ تعالیٰ جانتا ہے، اس کے باوجود کافروں سے جو سوال ہوگا وہ انہیں رُسوا کرنے اور مخلوق کے سامنے ان کے ساتھ انصاف ظاہر کرنے کیلئے ہوگا۔

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کو دعوت و نصیحت

فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَ هُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَاَنْجَیْنٰهُ وَ

فَاَخَذَهُمُ	الطُّوْفَانُ	وَ	هُمْ	ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾ (1)	فَاَنْجَیْنٰهُ	وَ
پھر پکڑ لیا انہیں	طوفان (نے)	اور	وہ	ظالم (تھے)	تو ہم نے نجات دی اس (نوح) کو	اور

پھر اس قوم کو طوفان نے پکڑ لیا اور وہ ظالم تھے ○ تو ہم نے نوح اور

اَصْحٰبَ السَّفِیْنَةِ وَ جَعَلْنٰهَاۤ اٰیَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۵﴾ وَ

اَصْحٰبَ السَّفِیْنَةِ	وَ	جَعَلْنٰهَاۤ	اٰیَةً	لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۵﴾	وَ
کشتی والوں (کو)	اور	بنادیا اس (کشتی) کو	نشانی	سارے جہانوں کے لیے	اور

کشتی والوں کو بچالیا اور اس کشتی کو سارے جہانوں کے لیے نشانی بنادیا ○ اور

اِبْرٰهِیْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ

اِبْرٰهِیْمَ	اِذْ	قَالَ	لِقَوْمِهِ	اعْبُدُوا	اللّٰهَ	وَ
ابراہیم (کو یاد کرو)	جب	اس نے کہا	اپنی قوم سے	تم عبادت کرو	اللہ (کی)	اور

ابراہیم کو (یاد کرو) جب اس نے اپنی قوم سے فرمایا: اللہ کی عبادت کرو اور

اتَّقُوْهُ ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶﴾

اتَّقُوْهُ	ذٰلِكُمْ	خَیْرٌ	لَّكُمْ	اِنْ	كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶﴾
ڈرو اس سے	یہ	بہتر (ہے)	تمہارے لئے	اگر	تم جانتے ہو

اس سے ڈرو، یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو ○ تم تو

اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّ تَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ؕ اِنَّ

اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	اَوْثَانًا	وَّ	تَخْلُقُوْنَ	اِفْكًا	اِنَّ
تم عبادت کرتے ہو صرف	اللہ کے سوا	بتوں (کی)	اور	تم گھڑتے ہو	جھوٹ	بیشک

اللہ کے سوا بتوں کو پوجتے ہو اور نرا جھوٹ گھڑتے ہو۔ بیشک

1 ......اس آیت سے اللہ تعالیٰ نے چند انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعات بیان فرمائے ہیں اور ان سے مقصود حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ان تکلیفوں اور اذیتوں پر تسلی دینا ہے جو کفارِ مکہ کی طرف سے آپ کو پہنچا کرتی تھیں۔

الَّذِیْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا یَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا

الَّذِیْنَ	تَعْبُدُوْنَ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	لَا یَمْلِكُوْنَ	لَكُمْ	رِزْقًا
وہ جن کی	تم عبادت کرتے ہو	اللہ کے سوا	وہ مالک نہیں	تمہارے لئے	روزی (کے)

جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو وہ تمہارے لئے روزی کے کچھ مالک نہیں

فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَ اعْبُدُوْهُ وَ اشْكُرُوْا لَهٗ ؕ

فَابْتَغُوْا	عِنْدَ اللّٰهِ	الرِّزْقَ	وَ	اعْبُدُوْهُ	وَ	اشْكُرُوْا	لَهٗ
تو تم تلاش کرو	اللہ کے پاس	رزق	اور	عبادت کرو اس کی	اور	شکر ادا کرو	اس کا

تو تم اللہ کے پاس رزق ڈھونڈو اور اس کی عبادت کرو اور اس کے شکر گزار بنو،

اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَ اِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ

اِلَیْهِ	تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾	وَ	اِنْ	تُكَذِّبُوْا	فَقَدْ	كَذَّبَ	اُمَمٌ
اسی کی طرف	تمہیں لوٹایا جائے گا	اور	اگر	تم جھٹلاؤ گے	تو بیشک	جھٹلا چکے	کئی گروہ

اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے ○ اور اگر تم جھٹلاؤ گے تو تم سے پہلے کتنے ہی گروہ

مِّنْ قَبْلِكُمْ ؕ وَ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ﴿۱۸﴾

مِّنْ قَبْلِكُمْ	وَ	مَا	عَلَى الرَّسُوْلِ	اِلَّا	الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ﴿۱۸﴾
تم سے پہلے	اور	(لازم) نہیں	رسول پر	مگر	صاف پہنچادینا

جھٹلا چکے ہیں اور رسول کے ذمہ تو صرف صاف پہنچادینا ہے ○

تخلیق کی ابتداء میں غور کرنے کی ہدایت

اَوَ لَمْ یَرَوْا كَیْفَ یُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ

اَوَ لَمْ یَرَوْا (1)	كَیْفَ	یُبْدِئُ	اللّٰهُ	الْخَلْقَ	ثُمَّ
اور کیا انہوں نے نہ دیکھا	کیسے	ابتداء کرتا ہے	اللہ	پیدا کرنے (کی)	پھر

اور کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ پیدا کرنے کی ابتداء کیسے کرتا ہے؟ پھر

1 ... ممکن ہے کہ اس آیت سے لے کر آیت نمبر 23 تک کا کلام حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کے بارے میں ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ واقعہ کے دوران ان آیات میں کفارِ مکہ کو نصیحت کی گئی اور عذابِ الٰہی سے ڈرایا گیا ہو۔ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ کیا ان کافروں نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ پیدا کرنے کی ابتداء کیسے کرتا ہے کہ پہلے انسان کو نطفہ بناتا، پھر جمے ہوئے خون کی صورت دیتا، پھر گوشت کا ٹکڑا بناتا اور درجہ بدرجہ اس کی تخلیق کو مکمل کرتا ہے، پھر وہ آخرت میں اسے دوبارہ بنائے گا بیشک پہلی بار پیدا کرنا اور مرنے کے بعد پھر دوبارہ بنانا اللہ تعالیٰ پر بہت آسان ہے۔

زمین میں سیر کرکے آثارِ قدرت پر غور کرنے کی ہدایت

يُعِيْدُهٗ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ⑲ قُلْ سِيْرُوْا

يُعِيْدُهٗ	اِنَّ	ذٰلِكَ	عَلَى اللّٰهِ	يَسِيْرٌ ⑲	قُلْ	سِيْرُوْا
وہ دوبارہ بنائے گا اسے	بیشک	یہ	اللہ پر	بہت آسان (ہے)	تم کہو	(اے لوگو) تم چلو

وہ اسے دوبارہ بنائے گا بیشک یہ اللہ پر بہت آسان ہے ○ تم فرماؤ: زمین میں

فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ

فِي الْاَرْضِ	فَانْظُرُوْا	كَيْفَ	بَدَاَ	الْخَلْقَ	ثُمَّ	اللّٰهُ	يُنْشِئُ
زمین میں	پھر دیکھو	کیسے	(اللہ نے) پہلے بنایا	مخلوق (کو)	پھر	اللہ	پیدا فرمائے گا

چل کر دیکھو کہ اللہ نے پہلے کیسے بنایا؟ پھر اللہ دوسری مرتبہ

عذاب و رحمت مشیتِ الٰہی پر موقوف ہے

النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ⑳ ۚ يُعَذِّبُ مَنْ

النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيْرٌ ⑳	يُعَذِّبُ	مَنْ
دوسری بار پیدا کرنا	بیشک	اللہ	ہر چیز پر	قدرت والا (ہے)	وہ عذاب دیتا ہے	جسے

پیدا فرمائے گا۔ بیشک اللہ ہر شے پر قادر ہے ○ وہ جسے چاہتا ہے

يَّشَآءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ㉑

يَّشَآءُ (1)	وَ	يَرْحَمُ	مَنْ	يَّشَآءُ	وَ	اِلَيْهِ	تُقْلَبُوْنَ ㉑
چاہتا ہے	اور	رحم فرماتا ہے	جس پر	چاہتا ہے	اور	اسی کی طرف	تمہیں پلٹایا جائے گا

عذاب دیتا ہے اور جس پر چاہتا ہے رحم فرماتا ہے اور تم اسی کی طرف پلٹائے جاؤ گے ○

قدرتِ الٰہی کی شان

وَمَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ؗ وَمَا

وَ	مَاۤ	اَنْتُمْ	بِمُعْجِزِيْنَ	فِي الْاَرْضِ (2)	وَ	لَا	فِي السَّمَآءِ	وَ	مَا
اور	نہیں	تم	(ہمیں) عاجز کرنے والے	زمین میں	اور	نہ	آسمان میں	اور	نہیں

اور نہ تم زمین میں (ہمیں) عاجز کرنے والے ہو اور نہ آسمان میں اور تمہارے لیے

1 ...... یعنی اللہ تعالیٰ اپنے عدل کی وجہ سے جسے چاہے عذاب دیتا ہے اور اپنے فضل کی بنا پر جسے چاہے بخش دیتا ہے اور اے لوگو! تم قیامت کے دن اسی کی طرف پلٹائے جاؤ گے تو وہ تمہیں تمہارے اعمال کے حساب سے سزا یا جزا جو چاہے دے گا۔

2 ...... اس کا ایک معنی یہ ہے کہ اے کافرو! نہ تم زمین میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کو عاجز کرنے والے ہو اور نہ آسمان میں، الغرض اس سے بچنے اور بھاگنے کی کہیں کوئی جگہ نہیں۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ نہ زمین والے اللہ تعالیٰ کے حکم اور قضا سے کہیں بھاگ سکتے ہیں اور نہ آسمان والے ایسا کر سکتے ہیں۔

لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّ لَا نَصِيْرٍ ﴿٢٢﴾ ع وَ

لَكُمْ	مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ	مِنْ وَّلِيٍّ	وَّ	لَا	نَصِيْرٍ ﴿٢٢﴾ (1)	وَ
تمہارے لیے	اللہ کے سوا	کوئی کام بنانے والا	اور	نہ	مددگار	اور

اللہ کے سوا نہ کوئی کام بنانے والا ہے اور نہ مددگار ○ اور

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَلِقَآئِهٖۤ اُولٰٓئِكَ يَئِسُوْا

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	بِاٰيٰتِ اللّٰهِ	وَ	لِقَآئِهٖ	اُولٰٓئِكَ	يَئِسُوْا
وہ لوگ جنہوں نے	انکار کیا	اللہ کی آیتوں کا	اور	اس سے ملنے (کا)	یہ لوگ	مایوس ہو گئے

وہ جنہوں نے اللہ کی آیتوں کا اور اس سے ملنے کا انکار کیا وہ ہی لوگ ہیں جو میری رحمت سے

مِنْ رَّحْمَتِيْ وَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٢٣﴾ فَمَا كَانَ

مِنْ رَّحْمَتِيْ	وَ	اُولٰٓئِكَ	لَهُمْ	عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٢٣﴾	فَمَا كَانَ
میری رحمت سے	اور	یہ لوگ	ان کے لیے	دردناک عذاب (ہے)	تو نہ تھا

مایوس ہیں اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے ○ تو ابراہیم کی

جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ

جَوَابَ قَوْمِهٖۤ (2)	اِلَّاۤ	اَنْ	قَالُوا	اقْتُلُوْهُ	اَوْ	حَرِّقُوْهُ
اس (ابراہیم) کی قوم کا جواب	مگر	یہ کہ	انہوں نے کہا	تم قتل کر دو اسے	یا	جلا دو اسے

قوم کا کوئی جواب نہ تھا مگر یہ کہ انہوں نے کہا: انہیں قتل کر دو یا جلا دو

فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ

فَاَنْجٰىهُ	اللّٰهُ	مِنَ النَّارِ	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ	لَاٰيٰتٍ	لِّقَوْمٍ
تو بچا لیا اسے	اللہ (نے)	آگ سے	بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کے لئے

تو اللہ نے انہیں آگ سے بچا لیا۔ بیشک اس میں ایمان والوں کے لئے

حاشیہ: کفار کی رحمتِ الٰہی سے مایوسی — قوم کا جواب اور حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا بچاؤ

(1)..... اس آیت اور اس جیسی دیگر آیتوں میں خطاب کفار سے ہوتا ہے کہ اے کافرو! تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے سوا نہ کوئی کام بنانے والا ہے اور نہ مددگار جو تمہیں عذابِ الٰہی سے بچا سکے یا ایسی آیات میں یہ مراد ہوتا ہے کہ اے لوگو! تمہارا کوئی ایسا حمایتی یا مددگار نہیں جو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں تمہاری حمایت و مدد کر سکے۔ انبیاء و اولیاء اہلِ ایمان کے مددگار ہیں جو اللہ تعالیٰ کی اجازت و عطا سے ان کی مدد و شفاعت فرماتے ہیں۔ (2)..... یہ بات انہوں نے آپس میں ایک دوسرے سے یا سرداروں نے اپنے پیروکاروں سے کہی، بہر حال کچھ کہنے والے اور کچھ اس پر راضی تھے اس لئے وہ سب کہنے والوں کے حکم میں ہیں۔

حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کو تنبیہ

يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَ قَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ

يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۴﴾	وَ	قَالَ	اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ	مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ	اَوْثَانًا
(جو) ایمان لاتے ہیں	اور	(ابراہیم نے) فرمایا	تم نے بنالیا صرف	اللہ کے سوا	بتوں (کو معبود)

ضرور نشانیاں ہیں ○ اور ابراہیم نے فرمایا: تم نے تو دنیاوی زندگی میں اپنی آپس کی دوستی کی وجہ سے

مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ

مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ	فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	ثُمَّ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	يَكْفُرُ
اپنے درمیان دوستی (کی وجہ سے)	دنیا کی زندگی میں	پھر	قیامت کے دن	انکار کردیں گے

اللہ کے سوا یہ بت (معبود) بنالئے ہیں پھر قیامت کے دن تم میں ایک دوسرے کا

بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّ يَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۫ وَّ مَاْوٰىكُمُ

بَعْضُكُمْ	بِبَعْضٍ	وَّ	يَلْعَنُ	بَعْضُكُمْ	بَعْضًا	وَّ	مَاْوٰىكُمُ
تمہارے بعض	بعض کا	اور	لعنت کریں گے	تمہارے بعض	بعض (پر)	اور	تمہارا ٹھکانہ

انکار کرے گا اور ایک دوسرے پر لعنت کرے گا اور تم سب کا ٹھکانہ

النَّارُ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۵﴾ فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ

النَّارُ	وَ	مَا	لَكُمْ	مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۵﴾	فَاٰمَنَ (1)	لَهٗ	لُوْطٌ
آگ (ہے)	اور	نہیں	تمہارے لئے	کوئی مددگار	تو تصدیق کی	اس کی	لوط (نے)

جہنم ہے اور تمہارا کوئی مددگار نہیں ○ تو ابراہیم کی تصدیق لوط نے کی

وقف لازم

حضرت لوط عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تصدیق اور ہجرت ابراہیمی

وَ قَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ

وَ	قَالَ	اِنِّيْ	مُهَاجِرٌ	اِلٰى رَبِّيْ (2)	اِنَّهٗ	هُوَ
اور	(ابراہیم نے) فرمایا	بیشک میں	ہجرت کرنے والا (ہوں)	اپنے رب کی طرف	بیشک وہ	وہی

اور ابراہیم نے فرمایا: میں اپنے رب کی (سرزمین شام کی) طرف ہجرت کرنے والا ہوں، بیشک وہی

1 ... حضرت لوط عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ایمان لانے سے رسالتِ ابراہیمی کی تصدیق مراد ہے اللہ تعالٰی کی وحدانیت پر ایمان لانا مراد نہیں کیونکہ اس پر انہیں پہلے ہی ایمان تھا کہ وہ اللہ تعالٰی کے نبی تھے اور نبی ہمیشہ سے ہی مومن ہوتے ہیں، کسی حال میں ان سے کفر کا تصور تک نہیں کیا جاسکتا۔

2 ..... اس سے مراد یہ ہے کہ میں اپنے رب کے حکم سے ہجرت کر رہا ہوں، یہ نہیں کہ خدا کے رہائشی شہر کی طرف ہجرت کر رہا ہوں کیونکہ اللہ تعالی جگہ سے پاک ہے، اس کے حق میں یہاں وہاں سب برابر ہے۔

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر انعاماتِ الٰہیہ

اَلْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿٢٦﴾ وَ وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ وَ

اَلْعَزِیْزُ	الْحَكِیْمُ ﴿٢٦﴾	وَ	وَهَبْنَا	لَهٗۤ	اِسْحٰقَ	وَ	یَعْقُوْبَ	وَ
عزت والا	حکمت والا (ہے)	اور	ہم نے عطا کیا	اس کو	اسحاق	اور	یعقوب	اور

عزت والا، حکمت والا ہے ○ اور ہم نے اسے اسحاق (بیٹا) اور یعقوب (پوتا) عطا فرمائے اور

جَعَلْنَا فِیْ ذُرِّیَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَ الْكِتٰبَ وَ اٰتَیْنٰهُ اَجْرَهٗ

جَعَلْنَا	فِیْ ذُرِّیَّتِهِ	النُّبُوَّةَ	وَ	الْكِتٰبَ	وَ	اٰتَیْنٰهُ	اَجْرَهٗ(1)
ہم نے رکھی	اس کی اولاد میں	نبوت	اور	کتاب	اور	ہم نے عطا کیا اسے	اس کا ثواب

ہم نے اس کی اولاد میں نبوت اور کتاب رکھی اور ہم نے دنیا میں اس کا ثواب

حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کو برے کاموں سے ممانعت اور قوم کا جواب

فِی الدُّنْیَا ۚ وَ اِنَّهٗ فِی الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿٢٧﴾ وَ لُوْطًا

فِی الدُّنْیَا	وَ	اِنَّهٗ	فِی الْاٰخِرَةِ	لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿٢٧﴾	وَ	لُوْطًا
دنیا میں	اور	بیشک وہ	آخرت میں	ضرور نیک بندوں میں سے (ہوگا)	اور	لوط (کو یاد کرو)

اسے عطا فرمایا اور بیشک وہ آخرت میں (بھی) ہمارے خاص قرب کے لائق بندوں میں ہوگا ○ اور لوط کو (یاد کرو)

اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ٘ مَا سَبَقَكُمْ

اِذْ	قَالَ	لِقَوْمِهٖۤ	اِنَّكُمْ	لَتَاْتُوْنَ	الْفَاحِشَةَ	مَا سَبَقَكُمْ
جب	اس نے کہا	اپنی قوم سے	بیشک تم	ضرور کرتے ہو	بے حیائی کا کام	تم سے پہلے نہیں کیا

جب اس نے اپنی قوم سے فرمایا: تم بیشک بے حیائی کا وہ کام کرتے ہو جو تم سے پہلے

بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ﴿٢٨﴾ اَىٕنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ

بِهَا	مِنْ اَحَدٍ	مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ﴿٢٨﴾	اَىٕنَّكُمْ	لَتَاْتُوْنَ
اس کو	کسی ایک (نے)	سارے جہان والوں میں سے	کیا بیشک تم	(بدفعلی کیلئے) ضرور آتے ہو

دنیا بھر میں کسی نے نہ کیا ○ کیا تم مردوں سے

(1) ...... حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دنیا میں جو ثواب عطا فرمایا گیا وہ یہ ہے کہ انہیں پاکیزہ اولاد عطا ہوئی، نبوت ان کی نسل میں رکھی گئی، کتابیں اُن انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو عطا ہوئیں جو ان کی اولاد میں ہیں، انہیں مخلوق میں محبوب و مقبول بنایا گیا کہ تمام ملّتوں اور ادیان والے ان سے محبت رکھتے اور ان کی طرف نسبت کو باعثِ فخر سمجھتے ہیں اور ان کے لئے دنیا کے اختتام تک درود پڑھا جانا مقرر کر دیا گیا، یہ تو وہ ہے جو انہیں دنیا میں عطا کیا گیا اور بیشک وہ آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ کے خاص قرب کے لائق بندوں میں ہوں گے جن کے درجے بہت بلند ہوں گے۔

الرِّجَالَ وَ تَقْطَعُوْنَ السَّبِیْلَ ﳔ وَ تَاْتُوْنَ

تَاْتُوْنَ	وَ	السَّبِیْلَ	تَقْطَعُوْنَ	وَ	الرِّجَالَ
آتے ہو (ارتکاب کرتے ہو)	اور	راستہ	کاٹتے ہو	اور	مردوں (کے پاس)

بدفعلی کرتے ہو اور راستہ کاٹتے ہو اور اپنی مجلسوں میں

فِیْ نَادِیْكُمُ الْمُنْكَرَ ؕ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا

قَالُوا	اَنْ	اِلَّاۤ	جَوَابَ قَوْمِهٖۤ	فَمَا كَانَ	الْمُنْكَرَ (1)	فِیْ نَادِیْكُمُ
انہوں نے کہا	یہ کہ	مگر	اس کی قوم کا جواب	تو نہ تھا	برے کام (کا)	اپنی مجلس میں

برے کام کو آتے ہو تو اس کی قوم کا کوئی جواب نہ تھا مگر یہ کہا:

ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۲۹﴾ قَالَ

قَالَ	مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۲۹﴾	كُنْتَ	اِنْ	ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ
(لوط نے) عرض کی	سچوں میں سے	تم ہو	اگر	تم لے آؤ ہمارے پاس اللہ کا عذاب

اگر تم سچے ہو تو ہم پر اللہ کا عذاب لے آؤ○ (لوط نے) عرض کی،

رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ ﴿۳۰﴾ ع وَ لَمَّا جَآءَتْ

جَآءَتْ	لَمَّا	وَ	عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ ﴿۳۰﴾	انْصُرْنِیْ	رَبِّ
آئے	جب	اور	فسادی لوگوں پر	تو مدد فرما میری	اے میرے رب

اے میرے رب! ان فسادی لوگوں کے مقابلے میں میری مدد فرما○ اور جب ہمارے فرشتے

رُسُلُنَاۤ اِبْرٰهِیْمَ بِالْبُشْرٰى ۙ قَالُوْۤا اِنَّا

اِنَّا	قَالُوْۤا	بِالْبُشْرٰى	اِبْرٰهِیْمَ	رُسُلُنَاۤ
بیشک ہم	(تو) انہوں نے کہا	خوشخبری کے ساتھ	ابراہیم (کے پاس)	ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے)

ابراہیم کے پاس خوشخبری لے کر آئے تو انہوں نے کہا: ہم

حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعا

عذاب کے فرشتوں کی حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس آمد

ع ۱۵/۸

1 ...... حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کے لوگ مسافروں کے ساتھ بھی بدفعلی کرتے تھے حتی کہ لوگوں نے اس طرف گزرنا موقوف کر دیا تھا، نیز یہ لوگ بدفعلی کے علاوہ ایسے ذلیل افعال اور حرکات کے عادی تھے جو عقلی اور عرفی دونوں طرح سے قبیح اور ممنوع تھے، جیسے گالی دینا، فحش بکنا، تالی اور سیٹی بجانا، ایک دوسرے کو کنکریاں مارنا، راستہ چلنے والوں پر کنکری وغیرہ پھینکنا، شراب پینا، مذاق اڑانا، گندی باتیں کرنا وغیرہ۔ حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس پر انہیں ملامت کی تو یہ مذاق اڑانے کے طور پر کہنے لگے: اگر تم سچے ہو کہ یہ افعال قبیح ہیں اور ان کے مرتکب پر عذاب نازل ہوگا تو ہم پر عذاب لے آؤ۔

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اظہارِ تشویش اور فرشتوں کا جواب

مُهْلِكُوْۤا اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ۚ اِنَّ اَهْلَهَا كَانُوْا

مُهْلِكُوْۤا	اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ	اِنَّ	اَهْلَهَا	كَانُوْا
ہلاک کرنے والے (ہیں)	اس شہر والوں (کو)	بیشک	اس کے رہنے والے	ہیں

ضرور اس شہر والوں کو ہلاک کرنے والے ہیں۔ بیشک اس شہر والے

ظٰلِمِيْنَ ۚۖ ﴿۳۱﴾ قَالَ اِنَّ فِيْهَا لُوْطًا ؕ قَالُوْا نَحْنُ

ظٰلِمِيْنَ ﴿۳۱﴾	قَالَ	اِنَّ	فِيْهَا	لُوْطًا	قَالُوْا	نَحْنُ
ظالم	(ابراہیم نے) فرمایا	بیشک	اس میں	لوط (بھی ہے)	(فرشتوں نے) کہا	ہم

ظالم ہیں ○ فرمایا: اس میں تو لوط (بھی) ہے۔ فرشتوں نے کہا: ہمیں

اَعْلَمُ بِمَنْ فِيْهَا ۫ لَنُنَجِّيَنَّهٗ وَ

اَعْلَمُ	بِمَنْ	فِيْهَا	لَنُنَجِّيَنَّهٗ (1)	وَ
خوب جانتے ہیں	(اس) کو جو کوئی	اس میں (ہے)	ضرور ہم نجات دیں گے اسے	اور

خوب معلوم ہے جو کوئی اس میں ہے، ضرور ہم اسے اور

فرشتوں کی حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس آمد اور انہیں تسلی

اَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۗ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَ

اَهْلَهٗۤ	اِلَّا	امْرَاَتَهٗ	كَانَتْ	مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۳۲﴾	وَ
اس کے گھر والوں (کو)	سوائے	اس کی بیوی (کے)	وہ ہے	پیچھے رہ جانے والوں میں سے	اور

اس کے گھر والوں کو نجات دیں گے سوائے اس کی بیوی کے کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہے ○ اور

لَمَّاۤ اَنْ جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِیْٓءَ

لَمَّاۤ اَنْ	جَآءَتْ	رُسُلُنَا	لُوْطًا	سِیْٓءَ
جب	آئے	ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے)	لوط (کے پاس)	(تو) وہ ناخوش ہوا، غمزدہ ہوا

جب ہمارے فرشتے لوط کے پاس آئے تو انہیں فرشتوں کا آنا

(1) .. یہاں فرشتوں نے نجات دینے کی نسبت اپنی طرف کی، اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے بعض کام اس کے خاص بندوں کی طرف منسوب کئے جاسکتے ہیں کیونکہ نجات دینا درحقیقت اللہ تعالیٰ کا کام ہے مگر فرشتے چونکہ درمیان میں وسیلہ تھے اس لئے انہوں نے کہا ہم نجات دیں گے، لہٰذا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ حضور پرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دوزخ سے نجات دیتے ہیں، جنت عطا فرماتے ہیں اور مصیبت کے وقت مشکل کشائی فرماتے ہیں۔

بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّ قَالُوْا لَا تَخَفْ

بِهِمْ	وَ	ضَاقَ	بِهِمْ	ذَرْعًا	وَّ	قَالُوْا	لَا تَخَفْ
ان کے سبب	اور	تنگ ہوا	ان کے سبب	(اس کا) دل	اور	(فرشتوں نے) کہا	آپ نہ ڈریں

برا لگا اور ان کے سبب دل تنگ ہوا اور فرشتوں نے کہا: آپ نہ ڈریں

وَلَا تَحْزَنْ قف اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَ اَهْلَكَ اِلَّا

وَ	لَا تَحْزَنْ	اِنَّا	مُنَجُّوْكَ (1)	وَ	اَهْلَكَ	اِلَّا
اور	نہ غمگین ہوں	بیشک ہم	بچانے والے ہیں آپ کو	اور	آپ کے گھر والوں (کو)	سوائے

اور نہ غمگین ہوں، بیشک ہم آپ کو اور آپ کے گھر والوں کو بچانے والے ہیں سوائے

امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۳۳ اِنَّا مُنْزِلُوْنَ

امْرَاَتَكَ	كَانَتْ	مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۳۳	اِنَّا	مُنْزِلُوْنَ
آپ کی بیوی (کے)	وہ ہے	پیچھے رہ جانے والوں میں سے	بیشک ہم	اتارنے والے (ہیں)

آپ کی بیوی کے کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہے ○ بیشک ہم اِس شہر والوں پر

عَلٰۤى اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۳۴

عَلٰۤى اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ	رِجْزًا	مِّنَ السَّمَآءِ	بِمَا	كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۳۴
اس شہر والوں پر	عذاب	آسمان سے	(اس کے) سبب کہ	وہ نافرمانی کرتے تھے

آسمان سے عذاب اتارنے والے ہیں کیونکہ یہ نافرمانی کرتے تھے ○

قومِ لوط کی تباہی عقلمندوں کے لئے نشانِ عبرت ہے

وَلَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَاۤ اٰيَةًۢ بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ

وَ	لَقَدْ	تَّرَكْنَا	مِنْهَاۤ	اٰيَةًۢ بَيِّنَةً (2)	لِّقَوْمٍ
اور	ضرور بیشک	ہم نے چھوڑ دی	اس (بستی) سے	روشن نشانی	(ان) لوگوں کے لئے

اور بیشک ہم نے عقل والوں کے لیے اس بستی میں روشن نشانی کو

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے مقرب بندے اللہ تعالیٰ کی عطا سے بندوں کو آنے والی مصیبتوں سے بچانے کی قدرت رکھتے ہیں اور بچاتے بھی ہیں۔ 2 ...... اس نشانی سے حضرت لوط عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کے ویران مکان یا اس قوم کا عجیب و غریب واقعہ مراد ہے، یا اس سے وہ پتھر مراد ہیں جو ان پر برسے تھے اور ان پتھروں پر ان لوگوں کے نام لکھے ہوئے تھے، یہ عرصہ دراز تک باقی رہے اور بعض روایتوں کے مطابق صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُم نے انہیں دیکھا تھا۔

حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی قوم کا اجمالی واقعہ

یَّعْقِلُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَ اِلٰی مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا ۙ فَقَالَ

یَّعْقِلُوْنَ ﴿۳۵﴾	وَ	اِلٰی مَدْیَنَ	اَخَاهُمْ	شُعَیْبًا	فَقَالَ
(جو) عقل رکھتے ہیں	اور	مدین کی طرف	ان کے (قومی) بھائی	شعیب (کو بھیجا)	تو اس نے کہا

باقی رکھا ○ مدین کی طرف ان کے ہم قوم شعیب کو بھیجا تو اس نے فرمایا،

یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ ارْجُوا الْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَ لَا تَعْثَوْا

یٰقَوْمِ	اعْبُدُوا	اللّٰهَ	وَ	ارْجُوا	الْیَوْمَ الْاٰخِرَ	وَ	لَا تَعْثَوْا
اے میری قوم	تم عبادت کرو	اللہ (کی)	اور	امید رکھو	آخرت کے دن (کی)	اور	نہ پھرو

اے میری قوم! اللہ کی بندگی کرو اور آخرت کے دن کی امید رکھو اور زمین میں

فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ﴿۳۶﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ

فِی الْاَرْضِ	مُفْسِدِیْنَ ﴿۳۶﴾	فَكَذَّبُوْهُ	فَاَخَذَتْهُمُ	الرَّجْفَةُ[1]
زمین میں	فساد پھیلاتے ہوئے	تو انہوں نے جھٹلایا اسے	تو پکڑ لیا انہیں	زلزلے (نے)

فساد پھیلاتے نہ پھرو ○ تو انہوں نے اسے جھٹلایا تو انہیں زلزلے نے آلیا

عاد و ثمود کی تباہی کی طرف اشارہ اور ان کی بربادی کا سبب

فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ ﴿۳۷﴾ وَ عَادًا وَّ

فَاَصْبَحُوْا	فِیْ دَارِهِمْ	جٰثِمِیْنَ ﴿۳۷﴾	وَ	عَادًا	وَّ
تو صبح کے وقت وہ رہ گئے	اپنے گھروں میں	گھٹنوں کے بل پڑے ہوئے	اور	(ہم نے ہلاک کیا) عاد	اور

تو صبح اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل پڑے رہ گئے ○ اور (ہم نے) عاد اور

ثَمُوْدَاۡ وَ قَدْ تَّبَیَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ ۫ وَ

ثَمُوْدَاۡ	وَ	قَدْ	تَّبَیَّنَ	لَكُمْ	مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ	وَ
ثمود (کو)	اور	بیشک	ظاہر ہو چکے	تمہارے لئے	ان کی رہائش کے مقامات	اور

ثمود کو (ہلاک کیا) اور ان کی رہائش کے مقامات تمہارے لئے ظاہر ہو چکے اور

[1]......اس آیت میں مذکور ہے کہ قومِ شعیب پر زلزلے کا عذاب آیا اور سورۂ ہود کی آیت 94 میں مذکور ہے کہ ان پر ہولناک چیخ کا عذاب آیا، دونوں میں تطبیق یہ ہے کہ پہلے ہولناک چیخ کی آواز آئی، پھر اس چیخ کے نتیجے میں زلزلہ پیدا ہوا جس سے گھر ان کے اوپر گر گئے اور صبح تک حال یہ ہو گیا کہ وہ اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل مردے بے جان پڑے ہوئے تھے۔

زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ

زَيَّنَ	لَهُمُ	الشَّيْطٰنُ	اَعْمَالَهُمْ	فَصَدَّهُمْ	عَنِ السَّبِيْلِ
خوبصورت بنادیئے	ان کے لئے	شیطان (نے)	ان کے اعمال	تو روکا انہیں	(اللہ کی) راہ سے

شیطان نے ان کے اعمال ان کیلئے خوبصورت بنادیئے اور انہیں (اللہ کے) راستے سے روکا

وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ﴿۳۸﴾ لا وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَ

وَ	كَانُوْا	مُسْتَبْصِرِيْنَ ﴿۳۸﴾	وَ	قَارُوْنَ [1]	وَ	فِرْعَوْنَ	وَ
اور (حالانکہ)	وہ تھے	سمجھدار	اور	(ہم نے ہلاک کیا) قارون	اور	فرعون	اور

حالانکہ وہ سمجھدار تھے ۝ اور (ہم نے) قارون اور فرعون اور

هَامٰنَ ۗ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ

هَامٰنَ	وَ	لَقَدْ	جَآءَهُمْ	مُّوْسٰى	بِالْبَيِّنٰتِ
ہامان (کو)	اور	ضرور بیشک	تشریف لایا ان کے پاس	موسیٰ	روشن نشانیوں کے ساتھ

ہامان کو (ہلاک کیا) اور بیشک ان کے پاس موسیٰ روشن نشانیاں لے کر آئے

فَاسْتَكْبَرُوْا فِى الْاَرْضِ وَمَا كَانُوْا سٰبِقِيْنَ ﴿۳۹﴾ ج فَكُلًّا

فَاسْتَكْبَرُوْا	فِى الْاَرْضِ	وَ	مَا كَانُوْا	سٰبِقِيْنَ ﴿۳۹﴾	فَكُلًّا
تو انہوں نے تکبر کیا	زمین میں	اور	وہ نہ تھے	(ہم سے) نکل کر جانے والے	تو ہر ایک (کو)

تو انہوں نے زمین میں تکبر کیا اور وہ ہم سے نکل کر جانے والے نہ تھے ۝ تو ان میں ہر ایک کو

اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ ج فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ج وَ

اَخَذْنَا	بِذَنْۢبِهٖ	فَمِنْهُمْ	مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ	حَاصِبًا	وَ
ہم نے پکڑا	اس کے گناہ کے سبب	تو ان میں سے	کسی پر ہم نے بھیجا	پتھراؤ	اور

ہم نے اس کے گناہ کی وجہ سے (ہی) پکڑا تو ان میں کسی پر ہم نے پتھراؤ بھیجا اور

تاریخ کے نمایاں متکبرین: فرعون، قارون اور ہامان

گزشتہ قوموں پر آنے والے مختلف عذابات اور ان کا سبب

[1] .... قارون صرف منکرِ زکوۃ تھا لیکن یہاں فرعون اور ہامان کے ساتھ اس کا ذکر کیا گیا جو سارے دینی امور یعنی توحید و نبوت وغیرہ کا انکار کرتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ضروریاتِ دین میں سے ایک چیز کا انکار کرنے والا، ویسا ہی کافر ہے جیسے ساری باتوں کا منکر کافر ہے۔ اسی وجہ سے حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے منکرینِ زکوۃ پر جہاد کا حکم دیا اور مسیلمہ کذاب کی قوم پر جہاد فرمایا کیونکہ وہ مسیلمہ کو نبی مان کر مرتد ہو گئے تھے۔

مِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ ۚ وَ مِنْهُمْ مَّنْ

مَّنْ	مِنْهُمْ	وَ	الصَّيْحَةُ	اَخَذَتْهُ	مَّنْ	مِنْهُمْ
(کوئی وہ ہے)جو	ان میں سے	اور	خوفناک آواز(نے)	پکڑ لیا اسے	(کوئی وہ ہے)جو	ان میں سے

ان میں کسی کو خوفناک آواز نے پکڑ لیا اور ان میں کسی کو

خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ ۚ وَ مِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ

اَغْرَقْنَا	مَّنْ	مِنْهُمْ	وَ	الْاَرْضَ	بِهِ	خَسَفْنَا
ہم نے ڈبو دیا	(کوئی وہ ہے) جسے	ان میں سے	اور	زمین (میں)	اس کو	ہم نے دھنسا دیا

زمین میں دھنسا دیا اور ان میں کسی کو ڈبو دیا

وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَ لٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۴۰﴾

كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۴۰﴾	لٰكِنْ	وَ	لِيَظْلِمَهُمْ (1)	اللّٰهُ	مَا كَانَ	وَ
وہ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے	لیکن	اور	وہ ظلم کرے ان پر	اللہ (کی شان کہ)	نہ تھی	اور

اور اللہ کی شان نہ تھی کہ ان پر ظلم کرے ہاں وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے ○

بتوں کے بے بس ہونے کی ایک مثال

مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ

اَوْلِيَآءَ (2)	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	اتَّخَذُوْا	الَّذِيْنَ	مَثَلُ
مددگار	اللہ کے سوا	بنا رکھے ہیں	ان لوگوں کی جنہوں نے	مثال

جنہوں نے اللہ کے سوا اور مددگار بنا رکھے ہیں ان کی مثال

كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ۚۖ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ؕ وَ اِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ

اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ	اِنَّ	وَ	بَيْتًا	اِتَّخَذَتْ	كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ
سب گھروں میں زیادہ کمزور	بیشک	اور	گھر	اس نے بنایا	مکڑی کی مثال کی طرح (ہے)

مکڑی کی طرح ہے، جس نے گھر بنایا اور بیشک سب گھروں میں کمزور گھر

1 ...... یعنی اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں کہ وہ ان لوگوں پر ظلم کرے کیونکہ وہ کسی کو گناہ کے بغیر عذاب میں گرفتار نہیں کرتا، ہاں وہ لوگ خود ہی نافرمانیوں میں مبتلا ہو کر اور کفر و سرکشی کو اختیار کر کے اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے اور اسی بنا پر وہ طرح طرح کے عذابوں سے ہلاک کر دیئے گئے۔ 2 ...... اس آیت میں بتوں کے عاجز و بے بس اور بے اختیار ہونے کو ایک مثال کے ذریعے واضح کیا گیا ہے کہ جیسے مکڑی کا جالا انتہائی کمزور ہوتا ہے اور یہ نہ اس سے گرمی دور کر سکتا ہے نہ سردی، نہ گرد و غبار اور بارش وغیرہ کسی چیز سے اس کی حفاظت کر سکتا ہے، ایسے ہی یہ بت ہیں کہ اپنے پجاریوں کو کوئی نفع یا نقصان پہنچانے کی قدرت

وقف لازم

لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝٤١ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا

لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ	لَوْ	كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝٤١	اِنَّ	اللّٰهَ	يَعْلَمُ	مَا
ضرور مکڑی کا گھر (ہوتا ہے)	کیا اچھا ہوتا اگر	وہ جانتے ہوتے	بیشک	اللّٰه	جانتا ہے	(اسے) جو

مکڑی کا گھر ہوتا ہے۔ کیا اچھا ہوتا اگر وہ جانتے ۝ بیشک اللّٰه جانتا ہے اس چیز کو جس کی

يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝٤٢

يَدْعُوْنَ	مِنْ دُوْنِهٖ	مِنْ شَيْءٍ	وَ	هُوَ	الْعَزِيْزُ	الْحَكِيْمُ ۝٤٢
وہ عبادت کرتے ہیں	اس کے سوا	(جس) چیز (کی)	اور	وہی	عزت والا	حکمت والا (ہے)

وہ اللّٰه کے سوا پوجا کرتے ہیں اور وہی عزت والا حکمت والا ہے ۝

وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا يَعْقِلُهَآ

وَ	تِلْكَ	الْاَمْثَالُ	نَضْرِبُهَا	لِلنَّاسِ	وَ	مَا يَعْقِلُهَآ
اور	یہ	مثالیں (ہیں)	ہم بیان کرتے ہیں انہیں	لوگوں کے لیے	اور	نہیں سمجھتے انہیں

اور یہ مثالیں ہیں جنہیں ہم لوگوں کے لیے بیان فرماتے ہیں اور انہیں علماء ہی

اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ۝٤٣ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

اِلَّا	الْعٰلِمُوْنَ ۝٤٣	خَلَقَ	اللّٰهُ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ
مگر	علم والے	پیدا کیا	اللّٰه (نے)	آسمانوں	اور	زمین (کو)

سمجھتے ہیں ۝ اللّٰه نے آسمان اور زمین حق

بِالْحَقِّ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝٤٤ ع

بِالْحَقِّ	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ	لَاٰيَةً	لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝٤٤ (1)
حق کے ساتھ	بیشک	اس میں	ضرور نشانی (ہے)	ایمان والوں کے لیے

بنائے، بیشک اس میں ایمان والوں کیلئے نشانی ہے ۝

(حاشیہ: تمثیل کا مقصد — مکڑی کا جالا؛ شرک کی بے ثباتی؛ مثالیں علماء ہی سمجھتے ہیں؛ آسمان و زمین کی تخلیق میں قدرت اور وحدانیت کی نشانیاں ہیں)

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) نہیں رکھتے اور نہ ہی دنیا و آخرت میں انہیں کوئی فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔

(1) ... آسمان و زمین کی پیدائش پر غور و فکر کر کے اللّٰه تعالیٰ کی معرفت صرف مومن ہی حاصل کرتے ہیں اس لئے یہاں انہیں کا ذکر ہوا کہ اس میں مومنوں کیلئے نشانی ہے ورنہ عمومی طور پر یہ سب کے لئے نشانی ہے۔

عنوانات

معرفۃ القرآن کی ایک اہم خصوصیت

قرآنِ پاک میں بعض اوقات ایک آیت میں مختلف چیزیں بیان ہوتی ہیں اور بعض اوقات دو تین آیات کے بعد نئی بات شروع ہو جاتی ہے، فہم قرآن یعنی قرآن سمجھنے میں آسانی کیلئے ہم نے ہر ایسی جگہ پر نیا عنوان لگا دیا ہے، جس کا فائدہ یہ ہے کہ اس نئے عنوان کو پڑھنے کے بعد وہاں سے شروع ہونے والی آیات کو بڑی آسانی سے سمجھا جا سکے گا کیونکہ پہلے سے معلوم ہو جائے گا کہ اب اس مضمون کی آیات آرہی ہیں۔

ISBN 978-969-631-742-5
0126207
MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net

چار مفید چیزوں پر مشتمل لفظی ترجمہ

لفظ بہ لفظ ترجمہ | مکمل بامحاورہ ترجمہ | مختصر حواشی | آیات کے عنوانات

مَعرِفَۃُ القُرآن
عَلٰی
کَنزُ العِرفَان

جلد پنجم

پارہ 21 .. تا .. 25

المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

DAWAT-E-ISLAMI

عنوانات

چار مفید چیزوں پر مشتمل لفظی ترجمہ

لفظ بہ لفظ ترجمہ | مکمل بامحاورہ ترجمہ | مختصر حواشی | آیات کے عنوانات

مَعرِفَۃُ القُرآن
عَلٰی
کَنزُ العِرفان

مترجم: شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی اَبُو الصَّالِح مُحَمَّد قَاسِم قَادِرِی مدظلہ العالی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	:	معرفۃ القرآن علیٰ کنز العرفان (جلد پنجم)
مترجم	:	شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی ابو الصالح محمد قاسم قادری مدظلہ العالی
پہلی بار	:	ذوالحجہ ۱۴۳۸ھ، ستمبر 2017ء
تعداد	:	5000 (پانچ ہزار)
ناشر	:	مکتبۃ المدینہ فیضان مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ، کراچی

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

شاخ		پتہ	فون
باب المدینہ (کراچی)	:	شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی	021-34250168
مرکز الاولیاء (لاہور)	:	داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ	042-37311679
سردار آباد (فیصل آباد)	:	امین پور بازار	041-2632625
کشمیر	:	چوک شہیداں، میرپور	058274-37212
حیدر آباد	:	فیضان مدینہ، آفندی ٹاؤن	022-2620122
مدینۃ الاولیاء (ملتان)	:	نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ	061-4511192
اوکاڑہ	:	کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال	044-2550767
راولپنڈی	:	فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ	051-5553765
خان پور	:	دُرانی چوک، نہر کنارہ	068-5571686
نواب شاہ	:	چکرا بازار، نزد MCB بینک	024-44362145
سکھر	:	فیضان مدینہ، بیراج روڈ	071-5619195
گوجرانوالہ	:	فیضان مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ	055-4225653
پشاور	:	فیضان مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور سٹریٹ، صدر	

E.mail: ilmia@dawateislami.net
www.dawateislami.net

”مَعْرِفَۃُ الْقُرْاٰن عَلٰی کَنْزِالْعِرْفَان“ سے متعلق کچھ ضروری باتیں

مَعْرِفَۃُ الْقُرْاٰن دورِ جدید کے تقاضوں کے عین مطابق قرآنِ مجید کا آسان اور منفرد لفظی ترجمہ ہے، یہاں اس سے متعلق چند فنی باتیں اور اس کی خصوصیات ملاحظہ ہوں،

1. قرآنِ مجید کا متن P.D.F فارمیٹ میں موجود مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ نسخے سے پیسٹ کیا گیا اور پیسٹنگ کے بعد دو مرتبہ اصل نسخے سے باریک بینی کے ساتھ تقابل کیا گیا ہے تا کہ حتَّی المقدور متن میں غلطی کا امکان نہ رہے۔ نیز ایک لائن میں اتنا متن پیسٹ کیا گیا ہے جتنے نیچے اجزاء مذکور ہیں اور لائن کے شروع اور آخر سے فاصلہ ختم کرنے کے لئے کمپیوٹر سافٹ ویئر کے ذریعے متنِ قرآن کے ٹیکسٹ کو مناسب حد تک پھیلا کر لائن کا شروع اور آخر برابر کیا گیا ہے۔

2. مختلف خانے بنا کر ان میں آیات کے اجزاء لکھے گئے اور ان کے رَسمُ الْخَط کو حتَّی الامکان متنِ قرآن کے رَسمُ الخَط کے مطابق رکھنے کے لئے ”اَلْمُصْحَف“ فاؤنٹ استعمال کیا گیا ہے۔

3. قرآنِ مجید کا اصل رَسمُ الْخَط برقرار رکھنے کے لئے اجزاء میں تقسیم کے دوران الفاظ کے ساتھ متصل حروف اور ضمائر وغیرہ کو جدا لکھنے کی بجائے ایک ساتھ لکھا ہے اور مختلف رنگوں کے ذریعے انہیں اور ان کا ترجمہ ممتاز کر دیا ہے، جیسے ”مِمَّا“ میں ”مِنْ“ اور ”مَا“ کو اور ”اَنْفُسَهُمْ“ میں ”اَنْفُسَ“ اور ”هُمْ“ کو الگ الگ لکھنے کی بجائے ایک ساتھ لکھا اور رنگوں کے ذریعے ان الفاظ اور ان کے ترجمے میں امتیاز کر دیا ہے۔

4. بعض مقامات پر معنیٰ سمجھنے میں آسانی کے پیشِ نظر غیر متصل حروف و الفاظ اور اضافت سے خالی الفاظ کو بھی ایک ہی خانے میں لکھا گیا اور رنگوں کے ذریعے ان کے معانی میں امتیاز کیا گیا ہے۔ جیسے ”فِی الْاَرْضِ“ کو ایک ہی خانے میں لکھا ہے۔

5. صیغہ خواہ منفی ہو جیسے ”لَمْ تُنْذِرْهُمْ“ اور ”لَا یَعْلَمُوْنَ“ اور ”لَنْ تَفْعَلُوْا“ یا دوسرا جیسے ”کُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ“ مکمل صیغہ ایک ہی خانے میں لکھا ہے اسی طرح بعض مقامات پر پورا جملہ جیسے ”فَتَابَ عَلَیْهِ“ بھی ایک ہی خانے میں لکھا ہے تا کہ آیت کا اصل مرادی ترجمہ لکھنے میں آسانی رہے۔

6. ترجمے میں سلاست (روانی) کو برقرار رکھنے اور عربی الفاظ کے مفہوم کو مزید واضح کرنے کے لئے اضافت والے الفاظ جیسے ”كَلِمَ اللّٰهِ“ کو ایک ہی خانے میں لکھا گیا اور رنگوں کے ذریعے ان کے ترجمے کی نشاندہی کر دی گئی ہے۔

7. حروف و الفاظ کا اصل وضع کے اعتبار سے جو ترجمہ بنتا ہے اسے لکھنے کا التزام کیا گیا اور ان کا مرادی اور مفہومی ترجمہ بریکٹ میں لکھ دیا ہے جیسے ”وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ“ میں مذکور ”وَ“ حالیہ ہے، اس کا ترجمہ یوں لکھا ہے ”اور

(حالانکہ)'' البتہ بعض مقامات پر لغوی ترجمہ لکھنے میں شرعی مسائل ہونے کی وجہ سے تاویلی ترجمہ لکھا ہے اور حتّی الامکان حاشیہ لگا کر ایسے مقامات کی وضاحت کر دی ہے۔

8 جن حروفِ زائدہ کا باقاعدہ کوئی ترجمہ نہیں بنتا انہیں کوئی رنگ کئے بغیر اسی طرح برقرار رکھا ہے جیسے ''بِمُؤْمِنِیْنَ'' میں حرف ''ب'' اور ''مُؤْمِنِیْنَ'' کو ایک ہی رنگ میں لکھا ہے۔

9 لفظی ترجمے کے ساتھ ایک بامحاورہ ترجمے کا بھی اضافہ کیا گیا ہے اور یہ ترجمہ تفسیر ''صِرَاطُ الْجِنَان فِیْ تَفْسِیْرِ الْقُرْاٰن'' میں چھپا ہوا ''کَنْزُ الْعِرْفَان فِیْ تَرْجَمَۃِ الْقُرْاٰن'' لکھا گیا ہے۔

10 سمجھنے میں آسانی کے لئے موقع محل کی مناسبت سے بریکٹوں میں الفاظ کا اضافہ کیا گیا اور ان کا رنگ سیاہ رکھا گیا ہے۔ نیز اجزاء میں جہاں آیت ختم ہوئی یونہی بامحاورہ ترجمے میں جہاں ایک آیت کا ترجمہ ختم ہوا وہاں اختتامیہ نشان ○ بھی ڈال دیا ہے۔

11 قرآن پاک میں بعض اوقات ایک آیت میں مختلف چیزیں بیان ہوتی ہیں اور بعض اوقات دو تین آیات کے بعد نئی بات شروع ہو جاتی ہے، فہمِ قرآن یعنی قرآن سمجھنے میں آسانی کیلئے ہم نے ہر ایسی جگہ پر نیا عنوان لگا دیا ہے جس کا فائدہ یہ ہے کہ اس نئے عنوان کو پڑھنے کے بعد وہاں سے شروع ہونے والی آیات کو بڑی آسانی سے سمجھا جاسکے گا کیونکہ پہلے سے معلوم ہو جائے گا کہ اب اس مضمون کی آیات آرہی ہیں۔

12 عنوانات صفحے کی سائیڈ میں لکھے ہیں اور جن آیات میں وہ عنوان بیان ہوا ہے انہیں اور ان کے بامحاورہ ترجمے کو مختلف رنگوں کے ذریعے ممتاز کیا ہے تاکہ قاری بآسانی سمجھ سکے کہ اس عنوان کا مضمون کہاں سے کہاں تک ہے، نیز موقع کی مناسبت سے تفسیر صراط الجنان اور دیگر معتبر تفاسیر سے مختصر اور جامع حواشی بھی لگائے گئے ہیں۔

13 حروف و الفاظ کے معنیٰ متعین کرنے کے لئے چار رنگوں کا استعمال کیا گیا ہے، سبز، سرخ، نیلا اور جامنی۔ پہلے تین رنگ مختلف حروف و الفاظ کے لئے استعمال کئے گئے ہیں اور جامنی رنگ بطورِ خاص لفظی ترجمے میں آنے والے اضافی الفاظ کے لئے استعمال کیا گیا ہے تاکہ قاری آسانی کے ساتھ یہ سمجھ سکے کہ جامنی رنگ والے الفاظ کسی خاص لفظ کا ترجمہ نہیں ہیں۔ جیسے ''بِهٰذَا مَثَلًا'' اور اس کا ترجمہ ''اس مثال کے ساتھ''

اللہ تعالیٰ اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے میری، میرے اہلِ خانہ، رشتہ داروں، دوست احباب اور دیگر متعلقین کی نجات کا ذریعہ بنائے اور جن جن احباب نے اس کام کے سلسلے میں تعاون کیا ان کی کوششوں کو بھی قبول و منظور فرمائے اور سب کی بے حساب مغفرت فرمائے۔

اَبُو الصَّالِح مُحَمَّد قَاسِم قَادِرِی

اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ

21

تلاوتِ قرآن، اہتمامِ نماز کی تاکید اور حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کو تسلی

اہلِ کتاب کے ساتھ مناظرے سے متعلق ہدایات

اُتْلُ مَاۤ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ اَقِمِ

اَقِمِ	وَ	مِنَ الْكِتٰبِ	اِلَیْكَ	اُوْحِیَ	مَاۤ	اُتْلُ
قائم کرو	اور	کتاب	تمہاری طرف	وحی کی گئی ہے	(اس کی) جو	تم تلاوت کرو

اس کتاب کی تلاوت کرو جو تمہاری طرف وحی کی گئی ہے اور نماز

الصَّلٰوةَؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِؕ وَ لَذِكْرُ اللّٰهِ

لَذِكْرُ اللّٰهِ	وَ	عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ	تَنْهٰى (1)	الصَّلٰوةَ	اِنَّ	الصَّلٰوةَ
بیشک اللہ کا ذکر	اور	بے حیائی اور بری بات سے	روکتی ہے	نماز	بیشک	نماز

قائم کرو، بیشک نماز بے حیائی اور بری بات سے روکتی ہے اور بیشک اللہ کا ذکر

اَكْبَرُؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَ لَا تُجَادِلُوْۤا

لَا تُجَادِلُوْۤا	وَ	تَصْنَعُوْنَ ﴿۴۵﴾	مَا	یَعْلَمُ	اللّٰهُ	وَ	اَكْبَرُ
(اے مسلمانو) تم بحث نہ کرو	اور	تم کرتے ہو	جو	جانتا ہے	اللہ	اور	سب سے بڑا (ہے)

سب سے بڑا ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو ○ اور اے مسلمانو!

اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ۗ اِلَّا

اِلَّا	اَحْسَنُ (2)	هِیَ	بِالَّتِیْ	اِلَّا	اَهْلَ الْكِتٰبِ
سوائے	سب سے بہتر (ہو)	وہ	(اس انداز) سے جو	مگر	اہلِ کتاب (سے)

اہلِ کتاب سے بحث نہ کرو مگر بہترین انداز پر سوائے

الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَ قُوْلُوْۤا اٰمَنَّا بِالَّذِیْۤ

بِالَّذِیْۤ	اٰمَنَّا	قُوْلُوْۤا	وَ	مِنْهُمْ	ظَلَمُوْا	الَّذِیْنَ
(اس) پر جو	ہم ایمان لائے	تم کہو	اور	ان میں سے	ظلم کیا	ان لوگوں کے جنہوں نے

ان میں سے ظالموں کے اور کہو: ہم اس پر ایمان لائے جو

(1) نماز کو پابندی سے اور ظاہری و باطنی آداب کے ساتھ ادا کرنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آخر کار نمازی تمام برائیوں کو ترک کر دیتا ہے۔

(2) اس کا معنی یہ ہے کہ اے مسلمانو! جب تمہاری اہلِ کتاب سے بحث ہو تو بہترین انداز سے بحث کرو البتہ ان میں سے جو زیادتی میں حد سے گزر گئے تو ان کے ساتھ سختی اختیار کرو۔ یاد رہے کہ عیسائیوں، یہودیوں اور دیگر کافروں کے ساتھ دینی امور میں بحث کرنا فنِ مناظرہ میں انتہائی مہارت رکھنے والے علماء کا کام ہے دیگر مسلمانوں کے لئے یہ ناجائز و حرام ہے۔

اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ وَ اِلٰهُنَا وَ اِلٰهُكُمْ

اِلٰهُنَا وَ اِلٰهُكُمْ	وَ	اِلَیْكُمْ (1)	اُنْزِلَ	وَ	اِلَیْنَا	اُنْزِلَ
ہمارا معبود اور تمہارا معبود	اور	تمہاری طرف	نازل کیا گیا	اور	ہماری طرف	نازل کیا گیا

ہماری طرف نازل کیا گیا اور جو تمہاری طرف نازل کیا گیا اور ہمارا اور تمہارا معبود

وَاحِدٌ وَّ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَ كَذٰلِكَ

كَذٰلِكَ	وَ	مُسْلِمُوْنَ ﴿۴۶﴾	لَهٗ	نَحْنُ	وَّ	وَاحِدٌ
اسی طرح	اور	فرمانبرداری کرنے والے (ہیں)	اس کی	ہم	اور	ایک (ہے)

ایک ہے اور ہم اس کے فرمانبردار ہیں ○ اور اے حبیب! یونہی

اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ ؕ فَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ

الْكِتٰبَ	اٰتَیْنٰهُمُ	فَالَّذِیْنَ	الْكِتٰبَ	اِلَیْكَ	اَنْزَلْنَاۤ
کتاب	ہم نے عطا کی انہیں	تو وہ لوگ جو	کتاب	تمہاری طرف	ہم نے نازل فرمائی

ہم نے تمہاری طرف کتاب نازل فرمائی تو وہ جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی

یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَ مِنْ هٰۤؤُلَآءِ مَنْ یُّؤْمِنُ

یُّؤْمِنُ	مَنْ	مِنْ هٰۤؤُلَآءِ	وَ	بِهٖ	یُؤْمِنُوْنَ
ایمان لاتا ہے	(کوئی وہ ہے) جو	ان (دوسروں) میں سے	اور	اس پر	وہ ایمان لاتے ہیں

وہ اس پر ایمان لاتے ہیں، اور کچھ ان دوسروں میں سے ہیں جو اس پر

بِهٖ ؕ وَ مَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَ

وَ	الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۷﴾	اِلَّا	بِاٰیٰتِنَاۤ	مَا یَجْحَدُ (2)	وَ	بِهٖ
اور	کفر کرنے والے	مگر	ہماری آیتوں کا	انکار نہیں کرتے	اور	اس پر

ایمان لاتے ہیں، اور کافر ہی ہماری آیتوں کا انکار کرتے ہیں ○ اور

قرآن پر ایمان لانے والے خوش نصیب لوگ

رسالتِ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور یہودیوں کا حال

(1) ... ہمارا ایمان قرآن کے علاوہ دیگر کتابوں پر بھی ہے لیکن احکامِ شریعت میں عمل صرف قرآن پر ہے نیز دیگر کتابوں پر جو ایمان ہے وہ ان پر ہے جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائیں اور موجودہ تحریف شدہ کتابوں پر یوں ایمان ہے کہ ان میں جو اللہ تعالیٰ کا کلام ہے ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں۔

(2) جُحُود اس انکار کو کہتے ہیں جو معرفت کے بعد ہو یعنی جان بوجھ کر مکر جانا۔ یہودیوں کا یہی حال تھا کہ وہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسالت اور قرآن کا حق ہونا پہچاننے کے باوجود انکار کرتے تھے۔

مَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّ لَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ

مَا كُنْتَ تَتْلُوْا	مِنْ قَبْلِهٖ	مِنْ كِتٰبٍ	وَّ	لَا تَخُطُّهٗ (1)	بِيَمِيْنِكَ
تم نہ پڑھتے تھے	اس سے پہلے	کوئی کتاب	اور	نہ لکھتے تھے اسے	اپنے دائیں ہاتھ سے

اس سے پہلے تم کوئی کتاب نہ پڑھتے تھے اور نہ ہی اپنے دائیں ہاتھ سے اسے لکھتے تھے،

اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۴۸﴾ بَلْ هُوَ

اِذًا	لَّارْتَابَ	الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۴۸﴾	بَلْ	هُوَ
(اگر ایسا ہوتا تو) اس وقت	ضرور شک کرتے	باطل والے	بلکہ	وہ (قرآن)

(اگر ایسا ہوتا) تو اس وقت باطل والے ضرور شک کرتے ○ بلکہ وہ

اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ وَ

اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ	فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ	اُوْتُوا	الْعِلْمَ (2)	وَ
روشن آیتیں، نشانیاں (ہیں)	ان لوگوں کے سینوں میں جنہیں	دیا گیا	علم	اور

ان لوگوں کے سینوں میں روشن نشانیاں ہیں جنہیں علم دیا گیا اور

مَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَاۤ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَ قَالُوْا لَوْ لَاۤ

مَا يَجْحَدُ	بِاٰيٰتِنَاۤ	اِلَّا	الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۹﴾	وَ	قَالُوْا	لَوْ لَاۤ
انکار نہیں کرتے	ہماری آیتوں کا	مگر	ظالم لوگ	اور	(کافروں نے) کہا	کیوں نہیں

ہماری آیتوں کا انکار صرف ظالم لوگ کرتے ہیں ○ اور کفار نے کہا: اس پر

اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ

اُنْزِلَ	عَلَيْهِ	اٰيٰتٌ	مِّنْ رَّبِّهٖ	قُلْ	اِنَّمَا الْاٰيٰتُ
اتاری گئیں	اس (نبی) پر	کچھ نشانیاں	اس کے رب کی طرف سے	تم کہو	نشانیاں صرف

اس کے رب کی طرف سے نشانیاں کیوں نہیں اتریں؟ تم فرماؤ: نشانیاں

عظمتِ قرآن

کفارِ مکہ کا ایک اعتراض اور اس کے جوابات

(1) ... قرآنِ مجید نازل ہونے سے پہلے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کسی کتاب کا مطالعہ نہ فرمایا تھا اور نہ ہی کبھی اپنے ہاتھ سے لکھا تھا اور اس میں حکمت یہ تھی کہ اگر نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پہلے سے اس کے عادی ہوتے تو لوگ کہتے کہ قرآن بھی اس نبی نے گزشتہ کتابوں کو سامنے رکھ کر لکھا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو شروع سے ہی اس سے محفوظ رکھا اور پھر بطورِ معجزہ کے عمر مبارک کے آخری ایام میں لکھنا پڑھنا سکھا دیا۔ (2) اس سے معلوم ہوا کہ علماء اور حفاظ کا درجہ بہت بڑا ہے کہ ان کے سینوں میں قرآن موجود ہے۔

عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ اِنَّمَاۤ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۰﴾ اَوَ لَمْ يَكْفِهِمْ

عِنْدَ اللّٰهِ	وَ	اِنَّمَاۤ اَنَا	نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۰﴾	اَوَ لَمْ يَكْفِهِمْ (۱)
اللہ کے پاس (ہیں)	اور	میں تو صرف	صاف ڈر سنانے والا (ہوں)	اور کیا کافی نہیں انہیں

تو اللہ ہی کے پاس ہیں اور میں تو یہی صاف ڈر سنانے والا ہوں ○ اور کیا انہیں یہ بات کافی نہیں

اَنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

اَنَّاۤ	اَنْزَلْنَا	عَلَيْكَ	الْكِتٰبَ	يُتْلٰى	عَلَيْهِمْ	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ
(یہ بات) کہ	ہم نے اتاری	تم پر	کتاب	جو پڑھی جاتی ہے	ان پر	بیشک	اس میں

کہ ہم نے تم پر کتاب اُتاری جو ان پر پڑھی جاتی ہے بیشک اس میں

لَرَحْمَةً وَّ ذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾ ع قُلْ كَفٰى

لَرَحْمَةً	وَّ	ذِكْرٰى	لِقَوْمٍ	يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾	قُلْ	كَفٰى
ضرور رحمت	اور	نصیحت (ہے)	(ان) لوگوں کے لیے	جو ایمان لاتے ہیں	تم کہو	کافی ہے

ایمان والوں کے لیے رحمت اور نصیحت ہے ○ تم فرماؤ: میرے

بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَ بَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ

بِاللّٰهِ	بَيْنِيْ وَ بَيْنَكُمْ	شَهِيْدًا	يَعْلَمُ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ
اللہ	میرے اور تمہارے درمیان	گواہ	وہ جانتا ہے	جو کچھ	آسمانوں اور زمین میں (ہے)

اور تمہارے درمیان اللہ کافی گواہ ہے، وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے

وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ اُولٰٓىِٕكَ

وَ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	بِالْبَاطِلِ	وَ	كَفَرُوْا	بِاللّٰهِ	اُولٰٓىِٕكَ
اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے	باطل پر	اور	انہوں نے انکار کیا	اللہ کا	یہ لوگ

اور باطل پر ایمان لانے والے اور اللہ کے منکر

(۱) اس آیت میں کفارِ مکہ کے اعتراض کا جواب دیا گیا ہے اور اس کا معنی یہ ہے کہ قرآنِ کریم معجزہ ہے، گزشتہ انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے معجزات سے زیادہ کامل اور حق کے طلبگار کو تمام نشانیوں سے بے نیاز کرنے والا ہے کیونکہ دیگر انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے معجزات تو قصہ بن کر رہ گئے ہیں مگر یہ قرآن ایسا جیتا جاگتا معجزہ ہے جو ہمیشہ دیکھا جاتا رہے گا، اس پر ایمان نہ لانا انتہائی بدنصیبی ہے۔

نزولِ عذاب کی جلدی مچانے والوں کو جواب

هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَ یَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِؕ-وَ لَوْ لَاۤ

هُمُ	الْخٰسِرُوْنَ ﴿۵۲﴾	وَ	یَسْتَعْجِلُوْنَكَ[1]	بِالْعَذَابِ	وَ	لَوْ لَاۤ
وہی	نقصان اٹھانے والے (ہیں)	اور	وہ جلدی مچاتے ہیں تم سے	عذاب کی	اور	اگر نہ ہوتی

ہی نقصان اٹھانے والے ہیں ○ اور تم سے عذاب کی جلدی مچاتے ہیں اور اگر

اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَآءَهُمُ الْعَذَابُؕ-وَ لَیَاْتِیَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّ

اَجَلٌ مُّسَمًّى	لَّجَآءَهُمُ	الْعَذَابُ	وَ	لَیَاْتِیَنَّهُمْ	بَغْتَةً	وَّ
ایک مقررہ مدت	(تو) ضرور آجاتا ان پر	عذاب	اور	ضرور وہ آئے گا ان پر	اچانک	اور

ایک مقررہ مدت نہ ہوتی تو ضرور ان پر عذاب آجاتا اور ضرور ان پر اچانک عذاب آئے گا اور

هُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۵۳﴾ یَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِؕ-وَ اِنَّ جَهَنَّمَ

هُمْ	لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۵۳﴾	یَسْتَعْجِلُوْنَكَ	بِالْعَذَابِ	وَ	اِنَّ	جَهَنَّمَ
وہ	بے خبر ہوں گے	وہ جلدی مچاتے ہیں تم سے	عذاب کی	اور	بیشک	جہنم

انہیں خبر بھی نہ ہوگی ○ تم سے عذاب کی جلدی مچاتے ہیں اور بیشک جہنم

لَمُحِیْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِیْنَ ﴿۵۴﴾ یَوْمَ یَغْشٰىهُمُ الْعَذَابُ

لَمُحِیْطَةٌۢ	بِالْكٰفِرِیْنَ ﴿۵۴﴾	یَوْمَ	یَغْشٰىهُمُ	الْعَذَابُ
ضرور گھیرنے والی (ہے)	کافروں کو	(جس) دن	ڈھانپ لے گا انہیں	عذاب

کافروں کو گھیرنے والی ہے ○ جس دن عذاب انہیں ان کے اوپر سے

مِنْ فَوْقِهِمْ وَ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَ یَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا

مِنْ فَوْقِهِمْ	وَ	مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ	وَ	یَقُوْلُ	ذُوْقُوْا	مَا
ان کے اوپر سے	اور	ان کے پاؤں کے نیچے سے	اور	(اللہ) فرمائے گا	تم چکھو	جو

اور ان کے پاؤں کے نیچے سے ڈھانپ لے گا اور (اللہ) فرمائے گا: اپنے اعمال کا

[1] نضر بن حارث نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کہا تھا کہ ہمارے اوپر آسمان سے پتھروں کی بارش کروا دو۔ اس کے جواب میں یہاں ارشاد ہوا کہ یہ کافر آپ سے جلد نزولِ عذاب کا مطالبہ کرتے ہیں، اگر اللہ تعالٰی کی طرف سے نزولِ عذاب کی ایک مدت معین نہ ہوتی تو ان کے مطالبہ کرتے ہی ضرور ان پر عذاب آجاتا لیکن چونکہ ان کیلئے ایک مدت مقرر ہے تو وہ مدت پوری ہوتے ہی ضرور ان پر اچانک عذاب آجائے گا اور انہیں اس کی خبر بھی نہ ہوگی۔

مظلوم مسلمانوں کو ہجرت کی ترغیب

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۵﴾ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۵﴾	يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا	اِنَّ	اَرْضِيْ	وَاسِعَةٌ[1]
تم عمل کرتے تھے	اے میرے وہ بندو جو	ایمان لائے	بیشک	میری زمین	وسعت والی (ہے)

مزہ چکھو ○ اے میرے مومن بندو! بیشک میری زمین وسیع ہے

موت اور باعمل لوگوں کو ملنے والے ثواب کا بیان

فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَآىِٕقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ اِلَيْنَا

فَاِيَّايَ	فَاعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾	كُلُّ نَفْسٍ	ذَآىِٕقَةُ الْمَوْتِ	ثُمَّ	اِلَيْنَا
تو میری ہی	تو تم عبادت کرو میری	ہر جان	موت کو چکھنے والی (ہے)	پھر	ہماری ہی طرف

تو میری ہی بندگی کرو ○ ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے پھر ہماری ہی طرف

باعمل مسلمانوں کی جزاء

تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۷﴾	وَ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ
تمہیں پھیرا جائے گا	اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کیے	نیک، اچھے

تم پھیرے جاؤ گے ○ اور بیشک جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے

لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

لَنُبَوِّئَنَّهُمْ	مِّنَ الْجَنَّةِ	غُرَفًا[2]	تَجْرِيْ	مِنْ تَحْتِهَا
ضرور ہم جگہ دیں گے انہیں	جنت سے (کے)	بالاخانوں (پر)	بہتی ہوں گی	ان (بالاخانوں) کے نیچے

ضرور ہم انہیں جنت کے بالاخانوں پر جگہ دیں گے جن کے نیچے نہریں

الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۵۸﴾

الْاَنْهٰرُ	خٰلِدِيْنَ	فِيْهَا	نِعْمَ	اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ[58]
نہریں	ہمیشہ رہنے والے	ان میں	کیا ہی اچھا	عمل کرنے والوں کا اجر (ہے)

بہتی ہوں گی ہمیشہ ان میں رہیں گے، عمل کرنے والوں کیلئے کیا ہی اچھا اجر ہے ○

(1) اس آیت سے مراد یہ ہے کہ جب مومن کو کسی سرزمین میں اپنے دین پر قائم رہنا اور عبادت کرنا دشوار ہو تو اسے چاہئے کہ ایسی سرزمین کی طرف ہجرت کرجائے جہاں آسانی سے عبادت کرسکے اور وہاں دین کی پابندی میں دشواریاں نہ ہوں۔ (2) حدیث پاک میں ہے "جنت میں ایسے بالاخانے ہیں جن کا اندرونی حصہ باہر سے اور بیرونی حصہ اندر سے نظر آتا ہے۔ ایک دیہاتی نے کھڑے ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم، یہ بالاخانے کس کے لئے ہیں؟ ارشاد فرمایا "یہ اس کے لئے ہیں جس نے اچھی گفتگو کی، کھانا کھلایا، ہمیشہ روزہ رکھا اور رات کے وقت جبکہ لوگ سو رہے ہوں، اللہ تعالٰی کے لئے

باعمل لوگوں کے دو وصف صبر اور توکل

رزق کے معاملے میں اللہ تعالیٰ پر توکل کی ترغیب

الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَ عَلٰى رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَ كَاَیِّنْ

الَّذِیْنَ	صَبَرُوْا	وَ	عَلٰى رَبِّهِمْ	یَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۵۹﴾	وَ	كَاَیِّنْ
وہ لوگ جنہوں نے	صبر کیا	اور	اپنے رب ہی پر	وہ بھروسہ کرتے ہیں	اور	کتنے ہی

وہ جنہوں نے صبر کیا اور اپنے رب ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں ○ اور زمین پر

مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۖ اَللّٰهُ یَرْزُقُهَا وَ

مِّنْ دَآبَّةٍ	لَّا تَحْمِلُ	رِزْقَهَا	اَللّٰهُ	یَرْزُقُهَا	وَ
زمین پر چلنے والے	وہ اٹھائے نہیں پھرتے (اپنے ساتھ)	اپنی روزی	(بلکہ) اللہ	روزی دیتا ہے انہیں	اور

کتنے ہی چلنے والے ہیں جو اپنی روزی ساتھ اٹھائے نہیں پھرتے (بلکہ) اللہ (ہی) انہیں اور

زمین و آسمان کے خالق سے متعلق سوال اور کفار کا جواب

اِیَّاكُمْ ۖ وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۶۰﴾ وَ لَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ

اِیَّاكُمْ	وَ	هُوَ	السَّمِیْعُ	الْعَلِیْمُ ﴿۶۰﴾	وَ	لَىِٕنْ	سَاَلْتَهُمْ	مَّنْ
تمہیں	اور	وہی	سننے والا	جاننے والا (ہے)	اور	ضرور اگر	تم پوچھو ان سے	کس نے

تمہیں روزی دیتا ہے اور وہی سننے والا، جاننے والا ہے ○ اور اگر تم ان سے پوچھو کہ

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ

خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	وَ	سَخَّرَ	الشَّمْسَ	وَ	الْقَمَرَ
بنایا	آسمانوں	اور	زمین (کو)	اور	(کس نے) کام میں لگایا	سورج	اور	چاند (کو)

آسمان اور زمین کس نے بنائے اور سورج اور چاند کو کس نے کام میں لگایا

رزق کی وسعت اور تنگی اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے

لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى یُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَللّٰهُ یَبْسُطُ

لَیَقُوْلُنَّ	اللّٰهُ	فَاَنّٰى	یُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۱﴾	اَللّٰهُ	یَبْسُطُ
(تو) ضرور وہ کہیں گے	اللہ (نے)	تو کہاں	وہ الٹے پھرے جاتے ہیں	اللہ	وسیع کر دیتا ہے

تو ضرور کہیں گے: "اللہ نے" تو کہاں الٹے پھرے جاتے ہیں؟ ○ اللہ اپنے بندوں میں

...نماز پڑھی۔ (ترمذی، ۴/۲۳۶، الحدیث: ۳۵۳۵) ❶ ...مکہ مکرمہ میں موجود اہلِ ایمان کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کرنے کا فرمایا تو ان میں سے بعض نے عرض کی: ہم مدینہ شریف کیسے چلے جائیں، نہ وہاں ہمارا گھر ہے نہ مال، وہاں ہمیں کون کھلائے اور پلائے گا؟ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کے معاملے میں خاص طور پر اپنے رزق کی فکر نہیں کرنی چاہئے بلکہ ساری مخلوق کو رزق سے نوازنے والے رب تعالیٰ پر بھروسہ رکھنا چاہئے۔ وہی حقیقی طور پر رزق دینے والا اور ہر جاندار اپنی مخلوق کو رزق دینے پر قدرت رکھتا ہے۔

الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَ یَقْدِرُ لَهٗؕ

الرِّزْقَ	لِمَنْ	یَّشَآءُ	مِنْ عِبَادِهٖ	وَ	یَقْدِرُ (۱)	لَهٗ
رزق	جس کے لیے	وہ چاہتا ہے	اپنے بندوں میں سے	اور	تنگ کردیتا ہے	اس کیلئے

جس کے لیے چاہتا ہے رزق وسیع کردیتا ہے اور تنگ کردیتا ہے جس کیلئے چاہے،

اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۶۲﴾ وَ لَىٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ

اِنَّ	اللّٰهَ	بِكُلِّ شَیْءٍ	عَلِیْمٌ ﴿۶۲﴾	وَ	لَىٕنْ	سَاَلْتَهُمْ	مَّنْ
بیشک	اللہ	ہر چیز کو	جاننے والا (ہے)	اور	ضرور اگر	تم پوچھو ان سے	کس نے

بیشک اللہ سب کچھ جاننے والا ہے ○ اور اگر تم ان سے پوچھو کہ کس نے

نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ

نَّزَّلَ	مِنَ السَّمَآءِ	مَآءً	فَاَحْیَا	بِهِ	الْاَرْضَ
اتارا	آسمان سے	پانی	پھر زندہ کیا	اس کے ذریعے	زمین (کو)

آسمان سے پانی اُتارا پھر اس کے ذریعے زمین کو مردہ ہونے کے بعد

مِنْۢ بَعْدِ مَوْتِهَا لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُؕ قُلِ الْحَمْدُ

مِنْۢ بَعْدِ مَوْتِهَا	لَیَقُوْلُنَّ	اللّٰهُ	قُلِ	الْحَمْدُ
اس کے مردہ ہونے کے بعد	(تو) ضرور وہ کہیں گے	اللہ (نے)	تم کہو	تمام تعریفیں

زندہ کیا؟ ضرور کہیں گے: اللہ نے۔ تم فرماؤ: سب تعریفیں

لِلّٰهِؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۶۳﴾ۧ وَ مَا هٰذِهِ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ

لِلّٰهِ	بَلْ	اَكْثَرُهُمْ	لَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۶۳﴾	وَ	مَا	هٰذِهِ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ
اللہ کے لئے (ہیں)	بلکہ	ان میں اکثر	وہ سمجھتے نہیں	اور	نہیں	یہ دنیا کی زندگی

اللہ کیلئے ہیں، بلکہ ان میں اکثر نہیں سمجھتے ○ اور یہ دنیا کی زندگی تو

دنیا اور آخرت کی حقیقت

ع ۱۴ / ۲

(۱) ...دنیا میں تمام انسانوں کو ایک جیسا رزق عطانہ فرمانے میں اللہ تعالیٰ کی بے شمار حکمتیں ہیں، ان میں سے ایک بہت بڑی حکمت بندوں کے ایمان کی حفاظت ہے، جیسا کہ حدیثِ قدسی میں ہے: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ میرے بعض مومن بندے ایسے ہیں کہ جن کے ایمان کی بھلائی مالدار ہونے میں ہے، اگر میں انہیں مالدار نہ کروں تو وہ کفر میں مبتلا ہو جائیں گے اور میرے بعض مومن بندے ایسے ہیں کہ ان کے ایمان کی بھلائی مالدار نہ ہونے میں ہے، اگر میں انہیں مالدار کردوں تو وہ کفر میں مبتلا ہو جائیں گے۔(ابن عساکر، ۔۔/۹۹)

مصیبت آنے اور نجات ملنے کے وقت کفار کا حال اور انہیں تنبیہ

اِلَّا لَهْوٌ وَّ لَعِبٌ ؕ وَ اِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِیَ الْحَیَوَانُ ۘ

اِلَّا	لَهْوٌ	وَّ	لَعِبٌ (1)	وَ	اِنَّ	الدَّارَ الْاٰخِرَةَ	لَهِیَ	الْحَیَوَانُ
مگر	کھیل	اور	تماشا	اور	بیشک	آخرت کا گھر	ضرور وہی	سچی زندگی (ہے)

صرف کھیل کود ہے اور بیشک آخرت کا گھر ضرور وہی سچی زندگی ہے۔

لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ﴿۶۴﴾ فَاِذَا رَكِبُوْا فِی الْفُلْكِ

لَوْ	كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ﴿۶۴﴾	فَاِذَا	رَكِبُوْا	فِی الْفُلْكِ
(کیا ہی اچھا تھا) اگر	وہ جانتے ہوتے	پھر جب	وہ سوار ہوتے ہیں	کشتی میں

کیا ہی اچھا تھا اگر وہ (یہ) جانتے ○ پھر جب لوگ کشتی میں سوار ہوتے ہیں

دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۚ۬ فَلَمَّا

دَعَوُا	اللّٰهَ	مُخْلِصِیْنَ	لَهُ	الدِّیْنَ	فَلَمَّا
(تو) پکارتے ہیں	اللہ (کو)	خالص کرتے ہوئے	اس کے لئے	دین	پھر جب

تو اللہ کو پکارتے ہیں اس حال میں کہ اسی کے لئے دین کو خالص کرتے ہیں پھر جب

نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ یُشْرِكُوْنَ ﴿۶۵﴾ لِیَكْفُرُوْا

نَجّٰىهُمْ	اِلَى الْبَرِّ	اِذَا	هُمْ	یُشْرِكُوْنَ ﴿۶۵﴾	لِیَكْفُرُوْا
وہ بچا لاتا ہے انہیں	خشکی کی طرف	جبھی	وہ	شرک کرنے لگتے ہیں	تاکہ وہ ناشکری کریں

وہ انہیں خشکی کی طرف بچا کر لاتا ہے تو اس وقت شرک کرنے لگتے ہیں ○ تاکہ ہماری دی ہوئی

بِمَاۤ اٰتَیْنٰهُمْ ۚۛ وَ لِیَتَمَتَّعُوْا ۥ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ﴿۶۶﴾

بِمَاۤ	اٰتَیْنٰهُمْ	وَ	لِیَتَمَتَّعُوْا	فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ﴿۶۶﴾
(اس) کی جو	ہم نے عطا کیا انہیں	اور	تاکہ وہ فائدہ اٹھالیں	تو عنقریب وہ جان لیں گے

نعمت کی ناشکری کریں اور تاکہ وہ فائدہ اٹھالیں تو عنقریب جان لیں گے ○

(1) دنیائی زندگی کھیل کود کی طرح عارضی اور جلد زائل ہونے والی ہے جبکہ اخروی زندگی پائیدار اور دائمی ہے اور حقیقی طور پر زندگانی کہلانے کے لائق بھی وہی ہے۔ عقلمند وہ ہے جو فانی دنیا کو آخرت کی ہمیشہ رہنے والی زندگی پر ترجیح نہ دے۔ حدیث پاک میں ہے "جو شخص اپنی دنیا سے محبت کرتا ہے وہ اپنی آخرت کو نقصان پہنچاتا ہے اور جو اپنی آخرت سے محبت کرتا ہے وہ اپنی دنیا کو نقصان پہنچاتا ہے، پس فنا ہونے والی پر باقی رہنے والی کو ترجیح دو۔ (مسند امام احمد، ۷/۱۶۴، الحدیث: ۱۹۷۱۷)

کفار کو حرم کے احسانات اور ان کی ناشکری

اَوَ لَمْ یَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّ

اَوَ لَمْ یَرَوْا	اَنَّا	جَعَلْنَا	حَرَمًا	اٰمِنًا	وَّ
اور کیا انہوں نے نہ دیکھا	کہ	ہم نے بنائی	حرمت والی زمین	امن و امان والی	اور

اور کیا انہوں نے یہ نہ دیکھا کہ ہم نے حرمت والی زمین، امن و امان والی بنائی اور

یُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ؕ اَفَبِالْبَاطِلِ یُؤْمِنُوْنَ وَ

یُتَخَطَّفُ	النَّاسُ	مِنْ حَوْلِهِمْ	اَفَبِالْبَاطِلِ	یُؤْمِنُوْنَ	وَ
اچک لیا جاتا ہے	لوگوں (کو)	ان کے آس پاس سے	تو کیا باطل پر	وہ یقین کرتے ہیں	اور

ان کے آس پاس والے لوگ اچک لیے جاتے ہیں۔ تو کیا وہ باطل پر یقین کرتے ہیں اور

بڑے ظالم کی نشاندہی اور کفار کا ٹھکانہ

بِنِعْمَةِ اللّٰهِ یَكْفُرُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی

بِنِعْمَةِ اللّٰهِ	یَكْفُرُوْنَ ﴿۶۷﴾	وَ	مَنْ	اَظْلَمُ	مِمَّنِ	افْتَرٰی
اللہ کی نعمت کی	ناشکری کرتے ہیں	اور	کون	زیادہ ظالم	(اس) سے جو	بہتان باندھے

اللہ کی نعمت کی ناشکری کرتے ہیں ○ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ؕ اَلَیْسَ

عَلَى اللّٰهِ	كَذِبًا (۱)	اَوْ	كَذَّبَ	بِالْحَقِّ	لَمَّا	جَآءَهٗ	اَلَیْسَ
اللہ پر	جھوٹ	یا	جھٹلائے	حق کو	جب	وہ آئے اس کے پاس	کیا نہیں ہے

جھوٹ باندھے یا حق کو جھٹلائے جب وہ اس کے پاس آئے؟ کیا کافروں کیلئے

راہِ خدا میں کوشش کرنے والوں کو بشارت

فِیْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِیْنَ ﴿۶۸﴾ وَ الَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا

فِیْ جَهَنَّمَ	مَثْوًى	لِّلْكٰفِرِیْنَ ﴿۶۸﴾	وَ	الَّذِیْنَ	جَاهَدُوْا	فِیْنَا
جہنم میں	ٹھکانہ	کافروں کیلئے	اور	وہ لوگ جنہوں نے	کوشش کی	ہماری (راہ) میں

جہنم میں ٹھکانہ نہیں؟ ○ اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی

(۱) اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے کی بہت سی صورتیں ہیں، جیسے کافر کا بت پرستی کرکے یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ نے اسی کا حکم دیا ہے۔ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنا اور کہنا کہ مجھے خدا نے نبی بنایا ہے۔ کتابُ اللہ میں اپنی طرف سے خلط ملط کر دینا اور کہہ دینا کہ یہ کلامِ الٰہی ہے۔ نبی کا انکار کرنا اور کہنا کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے نبی نہیں بنایا۔ جھوٹا مسئلہ بیان کرکے کہنا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، وغیرہ۔ ہر جھوٹ برا ہے لیکن اگر جھوٹ کی نسبت کسی بڑی ہستی کی طرف کی جائے تو بڑا گناہ ہے، لہٰذا جھوٹی حدیث گھڑ کر یہ کہہ دینا کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ہے، یہ بھی سخت جرم ہے۔

لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَاؕ-وَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ۠ (۶۹)

لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ (۶۹)	اللّٰهَ	اِنَّ	وَ	سُبُلَنَا	لَنَهْدِیَنَّهُمْ
ضرور نیکی کرنے والوں کے ساتھ (ہے)	اللہ	بیشک	اور	اپنے راستے	ضرور ہم دکھا دیں گے انہیں

ضرور ہم انہیں اپنے راستے دکھادیں گے اور بیشک اللہ نیکوں کے ساتھ ہے ○

آیات: 60 | رکوع: 06

سُوْرَةُ الرُّوْمِ مَكِّيَّة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الرَّحِیْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

رومیوں کے غلبے کی غیبی خبر

الٓمّٓ (۱) غُلِبَتِ الرُّوْمُ (۲) فِیْۤ اَدْنَى الْاَرْضِ وَ هُمْ

هُمْ	وَ	فِیْۤ اَدْنَى الْاَرْضِ	الرُّوْمُ (۲)	غُلِبَتِ	الٓمّٓ (۱)
وہ	اور	قریب کی زمین میں	رومی	مغلوب ہوگئے	الٓمّٓ

الٓمّٓ ○ رومی مغلوب ہوگئے ○ قریب کی زمین میں اور وہ

مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَیَغْلِبُوْنَ (۳) فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ۬ؕ لِلّٰهِ الْاَمْرُ

الْاَمْرُ	لِلّٰهِ	فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ	سَیَغْلِبُوْنَ (۳) [1]	مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ
حکم	اللہ ہی کا (ہے)	چند سالوں میں	عنقریب غالب آجائیں گے	اپنی مغلوبی، شکست کے بعد

اپنی شکست کے بعد عنقریب غالب آجائیں گے ○ چند سالوں میں۔ پہلے اور بعد

[1] اسلام کے ابتدائی زمانے میں ایران اور روم کے درمیان جنگ جاری تھی، اس میں ایرانی (جو مشرک تھے)، رومیوں پر غالب آگئے (جو عیسائی اہلِ کتاب تھے) تو کفارِ قریش بہت خوش ہوئے اور مسلمانوں سے کہا کہ جیسے ہمارے ایرانی بھائی تمہارے رومی بھائیوں پر غالب آئے ہیں ایسے ہم بھی جنگ میں تم پر غالب آجائیں گے۔ اس پر یہ آیات نازل ہوئیں اور ان میں آئندہ چند سالوں کے دوران رومیوں کے ایرانیوں پر غلبے کی غیبی خبر دی گئی۔ یہ خبر سات سال بعد پوری ہوئی اور رومی ایرانیوں پر غالب آگئے۔ یہ غیبی خبر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نبوت صحیح ہونے اور قرآنِ کریم کا کلامِ الٰہی ہونے کی روشن دلیل ہے۔

مِنۡ قَبۡلُ وَ مِنۡۢ بَعۡدُ ؕ وَ یَوۡمَئِذٍ یَّفۡرَحُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ۙ﴿۴﴾ بِنَصۡرِ اللّٰهِ ؕ

مِنۡ قَبۡلُ	وَ	مِنۡۢ بَعۡدُ	وَ	یَوۡمَئِذٍ	یَّفۡرَحُ	الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۴﴾	بِنَصۡرِ اللّٰهِ
پہلے	اور	بعد	اور	اس دن	خوش ہوں گے	ایمان والے	اللہ کی مدد سے

حکم اللہ ہی کا ہے اور اس دن ایمان والے خوش ہوں گے ○ اللہ کی مدد سے۔

یَنۡصُرُ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ هُوَ الۡعَزِیۡزُ الرَّحِیۡمُ ۙ﴿۵﴾ وَعۡدَ اللّٰهِ ؕ

یَنۡصُرُ	مَنۡ	یَّشَآءُ	وَ	هُوَ	الۡعَزِیۡزُ	الرَّحِیۡمُ ﴿۵﴾	وَعۡدَ اللّٰهِ
وہ مدد کرتا ہے	جس کی	چاہتا ہے	اور	وہی	عزت والا، غلبے والا	مہربان (ہے)	اللہ کا وعدہ

وہ جس کی چاہے مدد کرتا ہے اور وہی غالب، مہربان ہے ○ اللہ کا وعدہ ہے۔

لَا یُخۡلِفُ اللّٰهُ وَعۡدَهٗ وَ لٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۶﴾

لَا یُخۡلِفُ	اللّٰهُ	وَعۡدَهٗ	وَ لٰکِنَّ	اَکۡثَرَ النَّاسِ	لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۶﴾
خلاف نہیں کرتا	اللہ	اپنے وعدے (کے)	لیکن	اکثر لوگ	نہیں جانتے

اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں ○

یَعۡلَمُوۡنَ ظَاهِرًا مِّنَ الۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا ۚۖ وَ هُمۡ عَنِ الۡاٰخِرَةِ هُمۡ غٰفِلُوۡنَ ﴿۷﴾

یَعۡلَمُوۡنَ	ظَاهِرًا (۱)	مِّنَ الۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا	وَ	هُمۡ	عَنِ الۡاٰخِرَةِ	هُمۡ	غٰفِلُوۡنَ ﴿۷﴾
وہ جانتے ہیں	ظاہر (کو)	دنیا کی زندگی میں سے	اور	وہ	آخرت سے	وہ	غافل (ہیں)

آنکھوں کے سامنے کی دنیوی زندگی کو جانتے ہیں اور وہ آخرت سے بالکل غافل ہیں ○

اَوَ لَمۡ یَتَفَکَّرُوۡا فِیۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ ۟ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَ

اَوَ لَمۡ یَتَفَکَّرُوۡا	فِیۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ	مَا خَلَقَ	اللّٰهُ	السَّمٰوٰتِ	وَ
اور کیا انہوں نے غور و فکر نہیں کیا	اپنے دلوں میں	(کہ) پیدا نہیں کیا	اللہ (نے)	آسمانوں	اور

کیا انہوں نے اپنے دلوں میں غور و فکر نہیں کیا کہ اللہ نے آسمانوں اور

وعدہ خلافی اللہ تعالیٰ کی شان نہیں

کفار کا علمی اور عملی حال

تخلیق کائنات میں غور و فکر کی دعوت

(۱)..... اس آیت میں کفار کے علم کی حد بیان کی گئی کہ وہ لوگ بس اپنے معاشی معاملات کے بارے میں جانتے ہیں کہ کیسے کام کئے جائیں، کس طرح تجارت کی جائے اور کس وقت باغبانی اور کاشتکاری کی جائے اور کب کٹائی کی جائے، جبکہ وہ اپنی آخرت سے بالکل غافل ہیں، نہ اس میں کوئی غور و فکر کرتے ہیں اور نہ ہی آخرت کی تیاری رکھتے ہیں۔ کفار کے متعلق بیان کی گئی اس علمی اور عملی حالت کو سامنے رکھتے ہوئے فی زمانہ مسلمانوں کو بھی اپنی علمی اور عملی حالت پر غور کرنے اور اسے سدھارنے کی شدید حاجت ہے۔

اَلْاَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَ

اَلْاَرْضَ	وَ	مَا	بَيْنَهُمَآ	اِلَّا	بِالْحَقِّ وَ اَجَلٍ مُّسَمًّى	وَ
زمین (کو)	اور	جو کچھ	ان دونوں کے درمیان (ہے)	مگر	حق اور ایک مقررہ مدت کے ساتھ	اور

زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کو حق اور ایک مقررہ مدت کے ساتھ پیدا کیا اور

اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ﴿٨﴾

اِنَّ	كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ	بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ	لَكٰفِرُوْنَ ﴿٨﴾
بیشک	بہت سے لوگ	اپنے رب سے ملاقات کا	ضرور انکار کرنے والے (ہیں)

بیشک بہت سے لوگ اپنے رب سے ملنے کے منکر ہیں ○

اَوَ لَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ

اَوَ لَمْ يَسِيْرُوْا (١)	فِي الْاَرْضِ	فَيَنْظُرُوْا	كَيْفَ	كَانَ	عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ
اور کیا انہوں نے سفر نہ کیا	زمین میں	تو وہ دیکھتے	کیسا	ہوا	ان لوگوں کا انجام جو

اور کیا انہوں نے زمین میں سفر نہ کیا کہ دیکھتے کہ ان سے پہلے لوگوں کا

مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّ اَثَارُوا

مِنْ قَبْلِهِمْ	كَانُوْٓا	اَشَدَّ	مِنْهُمْ	قُوَّةً	وَّ	اَثَارُوا
ان سے پہلے (گزرے)	وہ تھے	زیادہ سخت	ان سے	قوت (میں)	اور	انہوں نے ہل چلائے

انجام کیسا ہوا؟ وہ ان سے زیادہ طاقتور تھے اور انہوں نے زمین میں

الْاَرْضَ وَ عَمَرُوْهَآ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَ

الْاَرْضَ	وَ	عَمَرُوْهَآ	اَكْثَرَ مِمَّا	عَمَرُوْهَا	وَ
زمین (میں)	اور	آباد کیا تھا	(اس) سے زیادہ جتنا	انہوں نے آباد کیا تھا	اور

ہل چلائے اور انہوں نے زمین کو اُس سے زیادہ آباد کیا جتنا اِنہوں نے آباد کیا ہے اور

(١) یعنی کیا کفارِ مکہ نے زمین میں سفر نہیں کیا تاکہ وہ دیکھ لیتے کہ ان سے پہلے جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا۔ وہ لوگ اہلِ مکہ سے زیادہ طاقتور تھے اور انہوں نے زمین میں ہل چلائے اور زمین کو اہلِ مکہ سے زیادہ آباد کیا، لیکن جب رسولوں کے روشن نشانیوں کے ساتھ تشریف لانے کے باوجود کافروں نے ان کا انکار کیا تو انجام یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہلاک کر دیا اور اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں کہ کسی کو جرم کے بغیر ہلاک کرے اور کسی پر ظلم کرے۔ ہاں لوگ رسولوں کی تکذیب کرکے خود کو عذاب کا مستحق بناتے تھے اور یوں خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔

پچھلی اقوام کے انجام میں غور و فکر کی ہدایت

جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِؕ فَمَا كَانَ اللّٰهُ

جَآءَتْهُمْ	رُسُلُهُمْ	بِالْبَیِّنٰتِ	فَمَا كَانَ	اللّٰهُ
آئے ان کے پاس	ان کے رسول	روشن نشانیوں کے ساتھ	تو نہ تھی	اللہ (کی شان کہ)

ان کے رسول اُن کے پاس روشن نشانیاں لائے تو اللہ کی یہ شان نہ تھی کہ

لِیَظْلِمَهُمْ وَ لٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَؕ ۝۹ ثُمَّ كَانَ

لِیَظْلِمَهُمْ	وَلٰكِنْ	كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ۝۹	ثُمَّ	كَانَ
وہ ظلم کرتا ان پر	لیکن	وہ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے	پھر	ہوا

ان پر ظلم کرتا ہاں وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے ○ پھر برائی کرنے والوں کا

گناہوں کا برے خاتمے کا سبب ہونا

عَاقِبَةَ الَّذِیْنَ اَسَآءُوا السُّوْٓاٰۤى اَنْ كَذَّبُوْا

عَاقِبَةَ الَّذِیْنَ	اَسَآءُوا	السُّوْٓاٰۤى (۱)	اَنْ	كَذَّبُوْا
ان لوگوں کا انجام جنہوں نے	برائی کی	سب سے برا	(اس لیے) کہ	انہوں نے جھٹلایا

انجام سب سے برا ہوا کیونکہ انہوں نے اللہ کی آیتوں کو

بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَ كَانُوْا بِهَا یَسْتَهْزِءُوْنَ۠ ۝۱۰ اَللّٰهُ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ

بِاٰیٰتِ اللّٰهِ	وَ	كَانُوْا بِهَا یَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۱۰	اَللّٰهُ	یَبْدَؤُا	الْخَلْقَ
اللہ کی آیتوں کو	اور	وہ ان (آیتوں) کا مذاق اڑاتے تھے	اللہ	ابتداء کرتا ہے	پیدائش (یا) مخلوق (کی)

جھٹلایا اور وہ ان آیتوں کا مذاق اڑاتے تھے ○ اللہ پہلے بناتا ہے

مخلوق کی ابتدا اور دوبارہ پیدائش

ثُمَّ یُعِیْدُهٗ ثُمَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝۱۱ وَ یَوْمَ

ثُمَّ	یُعِیْدُهٗ	ثُمَّ	اِلَیْهِ	تُرْجَعُوْنَ ۝۱۱	وَ	یَوْمَ
پھر	وہ لوٹائے گا اسے	پھر	اسی کی طرف	تمہیں پھیرا جائے گا	اور	(جس) دن

پھر وہ دوبارہ بنائے گا پھر اس کی طرف تم پھیرے جاؤ گے ○ اور جس دن

روزِ قیامت مجرموں کی حالت

(۱) اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ گناہوں کا ارتکاب کرتے رہنے والوں کا انجام یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگادی، حتی کہ برے اعمال کی وجہ سے وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلانے اور ان آیتوں کا مذاق اڑانے لگ گئے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے برے اعمال کئے (یعنی کفر کیا تو) ان کا انجام سب سے برا ہوا کہ دنیا میں انہیں (عذاب نازل کرکے) ہلاک کر دیا گیا اور آخرت میں ان کے لئے جہنم ہے، کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے رسولوں پر نازل ہونے والی آیتوں کو جھٹلایا اور وہ ان آیتوں کا مذاق اڑاتے تھے۔

بروزِ قیامت باطل معبودوں کا رویہ

تَقُوْمُ السَّاعَةُ یُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَ لَمْ یَكُنْ لَّهُمْ

تَقُوْمُ	السَّاعَةُ	یُبْلِسُ	الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۲﴾ (1)	وَ	لَمْ یَكُنْ	لَّهُمْ
قائم ہوگی	قیامت	مایوس ہو جائیں گے	جرم کرنے والے	اور	نہ ہوں گے	ان کے لیے

قیامت قائم ہوگی مجرم مایوس ہو جائیں گے ○ اور ان کے شریک

مِّنْ شُرَكَآىٕهِمْ شُفَعٰٓؤُا وَ كَانُوْا بِشُرَكَآىٕهِمْ

مِّنْ شُرَكَآىٕهِمْ	شُفَعٰٓؤُا (2)	وَ	كَانُوْا	بِشُرَكَآىٕهِمْ
ان کے شریکوں میں سے	سفارش کرنے والے	اور	وہ ہو جائیں گے	اپنے شریکوں کا

ان کے سفارشی نہ ہوں گے اور وہ اپنے شریکوں سے

بروزِ قیامت لوگوں میں جدائی

كٰفِرِیْنَ ﴿۱۳﴾ وَ یَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ یَوْمَىٕذٍ

كٰفِرِیْنَ ﴿۱۳﴾	وَ	یَوْمَ	تَقُوْمُ	السَّاعَةُ	یَوْمَىٕذٍ
انکار کرنے والے	اور	(جس) دن	قائم ہوگی	قیامت	اس دن

منکر ہو جائیں گے ○ اور جس دن قیامت قائم ہوگی اس دن

باعمل مسلمانوں کا باغاتِ جنت میں اعزاز و اکرام

یَّتَفَرَّقُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا

یَّتَفَرَّقُوْنَ ﴿۱۴﴾	فَاَمَّا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا
لوگ الگ الگ ہو جائیں گے	تو بہر حال	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے

لوگ الگ الگ ہو جائیں گے ○ تو وہ جو ایمان لائے اور انہوں نے

کفار کی عذاب میں حاضری

الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِیْ رَوْضَةٍ یُّحْبَرُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَ اَمَّا الَّذِیْنَ

الصّٰلِحٰتِ	فَهُمْ	فِیْ رَوْضَةٍ	یُّحْبَرُوْنَ ﴿۱۵﴾	وَ	اَمَّا	الَّذِیْنَ
اچھے، نیک	تو وہ	(جنت کے) باغ میں	خوش رکھے جائیں گے	اور	بہر حال	وہ لوگ جنہوں نے

اچھے کام کئے تو وہ (جنت کے) باغ میں خوش رکھے جائیں گے ○ اور جو کافر ہوئے

1 ...... یہاں مجرموں سے مراد مشرکین ہیں اور معنی یہ ہے کہ جس دن قیامت قائم ہوگی تو مشرکوں کو کسی نفع اور بھلائی کی امید باقی نہ رہے گی۔

2 ...... یعنی سفارش کی امید پر مشرکین جن بتوں کو پوجتے تھے وہ قیامت کے دن سفارش کرکے انہیں عذابِ الٰہی سے نہ بچائیں گے اور مشرکین اپنے معبودوں سے مایوس ہو کر ان کا انکار کریں گے اور ان سے بیزاری کا اظہار کریں گے۔

كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ لِقَآئِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ

فِي الْعَذَابِ	فَاُولٰٓئِكَ	بِاٰيٰتِنَا وَ لِقَآئِ الْاٰخِرَةِ	كَذَّبُوْا	وَ	كَفَرُوْا
عذاب میں	تو یہ لوگ	ہماری آیتوں اور آخرت کی ملاقات کو	جھٹلایا	اور	کفر کیا

اور انہوں نے ہماری آیتوں اور آخرت کے ملنے کو جھٹلایا تو وہ عذاب میں

مُحْضَرُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَ حِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ﴿۱۷﴾

تُصْبِحُوْنَ ﴿۱۷﴾	حِيْنَ	وَ	تُمْسُوْنَ	حِيْنَ	فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ [1]	مُحْضَرُوْنَ ﴿۱۶﴾
تم صبح کرو	جب	اور	تم شام کرو	جب	تو اللہ کی پاکی (بیان کرو)	حاضر کئے جائیں گے

حاضر کئے جائیں گے ○ تو اللہ کی پاکی بیان کرو جب شام کرو اور جب صبح کرو ○

وَ لَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ عَشِيًّا وَّ

وَّ	عَشِيًّا	وَ	فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	الْحَمْدُ	لَهُ	وَ
اور	(جب) دن کا کچھ حصہ باقی ہو	اور	آسمانوں اور زمین میں	تعریف (ہے)	اسی کیلئے	اور

اور اسی کیلئے تعریف ہے آسمانوں اور زمین میں اور اس وقت جب دن کا کچھ حصہ باقی ہو اور

حِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ يُخْرِجُ الْمَيِّتَ

الْمَيِّتَ	يُخْرِجُ	وَ	مِنَ الْمَيِّتِ	الْحَيَّ	يُخْرِجُ	تُظْهِرُوْنَ ﴿۱۸﴾	حِيْنَ
بے جان (کو)	نکالتا ہے	اور	بے جان سے	زندہ (کو)	وہ نکالتا ہے	تم دوپہر کرو	جب

جب تم دوپہر کرو ○ وہ زندہ کو بے جان سے نکالتا ہے اور بے جان کو زندہ سے

مِنَ الْحَيِّ وَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ وَ كَذٰلِكَ

كَذٰلِكَ	وَ	بَعْدَ مَوْتِهَا	الْاَرْضَ	يُحْيِ	وَ	مِنَ الْحَيِّ
اسی طرح	اور	اس کے مردہ ہونے کے بعد	زمین (کو)	زندہ کرتا ہے	اور	زندہ سے

نکالتا ہے اور زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد زندہ کرتا ہے اور یوں ہی

مختلف اوقات میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرنے کا حکم

مردوں کو دوبارہ زندہ کئے جانے کی دلیل

[1] اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنے سے مراد نماز ادا کرنا ہے یا اس سے مراد یہ ہے کہ ہر اس چیز سے اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرو جو اس کی شان کے لائق نہیں۔ حمد و تسبیح بہت پیاری عبادت ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ ”دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں، میزانِ عمل میں بھاری ہیں اور اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں۔ (وہ دو کلمے یہ ہیں) ”سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ“ (بخاری، ۴/۲۹۷، الحدیث: ۶۶۸۲)

انسان کی پیدائش سے قدرت و وحدانیت پر استدلال

تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ مِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ

مِنْ تُرَابٍ (1)	خَلَقَكُمْ	اَنْ	مِنْ اٰیٰتِهٖ	وَ	تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۹﴾
مٹی سے	اس نے پیدا کیا تمہیں	کہ	اس کی نشانیوں میں سے (ہے)	اور	تمہیں نکالا جائے گا

تم نکالے جاؤ گے ○ اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ اس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا

انسان کی ذات میں قدرتِ الٰہی کی نشانیاں

ثُمَّ اِذَاۤ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَ مِنْ اٰیٰتِهٖۤ

مِنْ اٰیٰتِهٖ	وَ	تَنْتَشِرُوْنَ ﴿۲۰﴾	بَشَرٌ	اَنْتُمْ	اِذَاۤ	ثُمَّ
اس کی نشانیوں میں سے (ہے)	اور	(دنیا میں) پھیلے ہوئے ہو	انسان (ہو)	تم	جبھی	پھر

پھر جبھی تم انسان ہو جو دنیا میں پھیلے ہوئے ہو ○ اور اس کی نشانیوں سے ہے

اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا

لِتَسْكُنُوْۤا (2)	اَزْوَاجًا	مِنْ اَنْفُسِكُمْ	لَكُمْ	خَلَقَ	اَنْ
تاکہ تم آرام پاؤ	جوڑے	تمہاری جانوں سے	تمہارے لئے	اس نے بنائے	کہ

کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے تاکہ تم ان کی طرف

اِلَیْهَا وَ جَعَلَ بَیْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّ رَحْمَةً ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ

فِیْ ذٰلِكَ	اِنَّ	رَحْمَةً	وَّ	مَّوَدَّةً	بَیْنَكُمْ	جَعَلَ	وَ	اِلَیْهَا
اس میں	بیشک	رحمت	اور	محبت	تمہارے درمیان	اس نے رکھی	اور	ان کی طرف

آرام پاؤ اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت رکھی۔ بے شک اس میں

کائنات کی تخلیق اور انسان کی لازمی صفات میں قدرتِ الٰہی کی نشانیاں

لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَ مِنْ اٰیٰتِهٖ

مِنْ اٰیٰتِهٖ	وَ	یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾	لِّقَوْمٍ	لَاٰیٰتٍ
اس کی نشانیوں میں سے (ہے)	اور	(جو) غور و فکر کرتے ہیں	(ان) لوگوں کیلئے	ضرور نشانیاں (ہیں)

غور و فکر کرنے والوں کیلئے نشانیاں ہیں ○ اور آسمانوں اور

(1) ... یہاں سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت و قدرت پر مختلف دلائل بیان کئے جارہے ہیں، اس آیت میں "تمہیں مٹی سے پیدا کیا" سے مراد یہ ہے کہ تمہاری اصل یعنی حضرت آدم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مٹی سے پیدا کیا اور چونکہ تمام انسانوں کی اصل آدم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں تو گویا ہر انسان کی بنیاد مٹی سے ہی ہوئی۔

(2) اللہ تعالیٰ نے مرد و عورت کے رشتے میں عورت کو شوہر کے سکون اور آرام کا ذریعہ بنایا۔ اگرچہ دونوں ہی ایک دوسرے سے سکون پاتے ہیں لیکن مردوں کو تسکین کیلئے عورت کی زیادہ حاجت ہوتی ہے۔

خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَ اَلْوَانِكُمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ

خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ	اخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَ اَلْوَانِكُمْ (۱)	اِنَّ	فِیْ ذٰلِكَ
آسمانوں اور زمین کی پیدائش	اور	تمہاری زبانوں اور رنگوں کا اختلاف	بیشک	اس میں

زمین کی پیدائش اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا اختلاف اس کی نشانیوں میں سے ہے، بے شک اس میں

لَاٰیٰتٍ لِّلْعٰلِمِیْنَ ﴿۲۲﴾ وَ مِنْ اٰیٰتِهٖ مَنَامُكُمْ

لَاٰیٰتٍ	لِّلْعٰلِمِیْنَ ﴿۲۲﴾	وَ	مِنْ اٰیٰتِهٖ	مَنَامُكُمْ (۲)
ضرور نشانیاں (ہیں)	علم والوں کے لئے	اور	اس کی نشانیوں میں سے (ہے)	تمہارا سونا

علم والوں کے لئے نشانیاں ہیں ۝ اور رات اور دن میں تمہارا سونا

بِالَّیْلِ وَ النَّهَارِ وَ ابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ

بِالَّیْلِ وَ النَّهَارِ	وَ	ابْتِغَآؤُكُمْ	مِّنْ فَضْلِهٖ	اِنَّ	فِیْ ذٰلِكَ	لَاٰیٰتٍ
دن اور رات میں	اور	تمہارا تلاش کرنا	اس کا فضل	بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)

اور اس کا فضل تلاش کرنا اس کی نشانیوں میں سے ہے، بے شک اس میں سننے والوں کے لئے

لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَ مِنْ اٰیٰتِهٖ یُرِیْكُمُ

لِّقَوْمٍ	یَّسْمَعُوْنَ ﴿۲۳﴾	وَ	مِنْ اٰیٰتِهٖ	یُرِیْكُمُ
(ان) لوگوں کے لئے	(جو) سنتے ہیں	اور	اس کی نشانیوں میں سے (ہے)	(کہ) وہ دکھاتا ہے تمہیں

نشانیاں ہیں ۝ اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمہیں ڈرانے

الْبَرْقَ خَوْفًا وَّ طَمَعًا وَّ یُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً

الْبَرْقَ	خَوْفًا	وَّ	طَمَعًا	وَّ	یُنَزِّلُ	مِنَ السَّمَآءِ	مَآءً
بجلی	ڈرانے	اور	(بارش کی) امید دلانے (کیلئے)	اور	وہ اتارتا ہے	آسمان سے	پانی

اور (بارش کی) امید دلانے کیلئے بجلی دکھاتا ہے اور آسمان سے پانی اتارتا ہے

انسان کے عادات و اوصاف میں قدرتِ الٰہی کی نشانیاں

کائنات کے عادات و اوصاف میں قدرتِ الٰہی کی نشانیاں

(1) ...خدا کی قدرت کی نشانی ہے کہ ایک آدم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد ہونے کے باوجود زبانیں مختلف ہیں کہ کوئی عربی بولتا ہے، کوئی فارسی اور کوئی ان کے علاوہ دوسری زبان بولتا ہے اور یونہی رنگوں میں اختلاف ہے کہ کوئی گورا ہے، کوئی کالا، کوئی گندمی۔ (2) ...رات میں عادت کے مطابق نیند آنا اور ضرورت کے وقت دن میں بھی سو جانا جس سے تھکن دور اور بدن کو راحت حاصل ہوتی ہے، یونہی دن میں سفر کرنا اور اپنی معیشت کے اسباب کو تلاش کرنا، نیز ہزاروں برس سے انسانوں کا یہ معمول اور ان کا یہ فطری نظام صرف اسی اللہ تعالیٰ کا پیدا کیا ہوا ہے جو یکتا معبود ہے اور اس کی قدرت کامل ہے۔

کائنات کے لازوال اوصاف میں قدرتِ الٰہی کی نشانیاں

فَیُحْیٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَاؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ

فِیْ ذٰلِكَ	اِنَّ	بَعْدَ مَوْتِهَا	الْاَرْضَ	بِهٖ	فَیُحْیٖ
اس میں	بیشک	اس کے مردہ ہونے کے بعد	زمین (کو)	اس کے ذریعے	تو زندہ کرتا ہے

تواس کے ذریعے زمین کواس کی موت کے بعد زندہ کرتا ہے۔ بیشک اس میں

لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَ مِنْ اٰیٰتِهٖۤ

مِنْ اٰیٰتِهٖ	وَ	یَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۴﴾	لِّقَوْمٍ	لَاٰیٰتٍ
اس کی نشانیوں میں سے (ہے)	اور	(جو) عقل رکھتے ہیں	(ان) لوگوں کے لئے	ضرور نشانیاں (ہیں)

عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں ○ اور اس کی نشانیوں سے ہے

اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَ الْاَرْضُ بِاَمْرِهٖؕ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ

دَعَاكُمْ (2)	اِذَا	ثُمَّ	بِاَمْرِهٖ	الْاَرْضُ	وَ	السَّمَآءُ	تَقُوْمَ (1)	اَنْ
وہ ندا فرمائے گا تمہیں	جب	پھر	اس کے حکم سے	زمین	اور	آسمان	قائم ہیں	کہ

کہ اس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں پھر جب تمہیں

اللہ تعالیٰ کی شانِ ملکیت

دَعْوَةً ۖۗ مِّنَ الْاَرْضِ اِذَاۤ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَ لَهٗ مَنْ

مَنْ	لَهٗ	وَ	تَخْرُجُوْنَ ﴿۲۵﴾	اَنْتُمْ	اِذَا	مِّنَ الْاَرْضِ	دَعْوَةً
جو کوئی	اسی کا (ہے)	اور	نکل پڑو گے	تم	جبھی	زمین سے	ایک ندا

زمین سے ایک ندا فرمائے گا جبھی تم نکل پڑو گے ○ اور اسی کی ملکیت میں ہیں جو کوئی

مُردوں کو دوبارہ زندہ کئے جانے پر قدرت کی عقلی دلیل اور شانِ الٰہی

فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَ هُوَ

هُوَ	وَ	قٰنِتُوْنَ ﴿۲۶﴾	لَّهٗ	كُلٌّ	فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ
وہی (ہے)	اور	فرمانبرداری کرنے والے (ہیں)	اس کی	سب	آسمانوں اور زمین میں (ہے)

آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اس کے زیرِ حکم ہیں ○ اور وہی ہے

(1) اس کا معنیٰ یہ ہے کہ قیامت آنے تک آسمان و زمین کا اسی ہیئت پر قائم رہنا اللہ تعالیٰ کے حکم اور ارادے سے ہے اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ انہیں قائم کرنے والا کوئی ایک ہے اور وہ اسباب سے بے نیاز ہے اور وہ صرف اللہ تعالیٰ ہے جس کے حکم سے یہ دونوں قائم ہیں۔

(2) ندا فرمانے اور قبروں سے زندہ ہو کر نکلنے کی صورت یہ ہو گی کہ حضرت اسرافیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام قبر والوں کو اُٹھانے کے لئے (دوسری بار) صور پھونکیں گے اور کہیں گے کہ اے قبر والو! کھڑے ہو جاؤ، تو اوّلین و آخرین میں سے کوئی ایسا نہ ہو گا جو نہ اُٹھے۔

الَّذِیْ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ وَ هُوَ اَهْوَنُ

الَّذِیْ	یَبْدَؤُا	الْخَلْقَ	ثُمَّ	یُعِیْدُهٗ	وَ	هُوَ	اَهْوَنُ
جو	ابتداء کرتا ہے	پیدائش (یا) مخلوق (کی)	پھر	لوٹائے گا اسے	اور	وہ	زیادہ آسان ہے

جو اول بناتا ہے پھر اسے دوبارہ بنائے گا اور (تمہاری عقلوں کے اعتبار سے) دوسری مرتبہ بنانا اللہ پر

عَلَیْهِ ؕ وَ لَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ

عَلَیْهِ	وَ	لَهُ	الْمَثَلُ الْاَعْلٰى	فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ	هُوَ
اس پر	اور	اسی کی	سب سے بلند شان (ہے)	آسمانوں اور زمین میں	اور	وہی

پہلی مرتبہ بنانے سے زیادہ آسان ہے اور آسمانوں اور زمین میں سب سے بلند شان اسی کی ہے اور وہی

الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۲۷﴾ ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ؕ

الْعَزِیْزُ	الْحَكِیْمُ ﴿۲۷﴾	ضَرَبَ	لَكُمْ	مَّثَلًا [1]	مِّنْ اَنْفُسِكُمْ
عزت والا	حکمت والا (ہے)	اس نے بیان فرمائی	تمہارے لئے	ایک مثال	تمہاری جانوں سے

عزت والا حکمت والا ہے O اللہ نے تمہارے لئے خود تمہارے اپنے حال سے ایک مثال بیان فرمائی ہے

هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَآءَ

هَلْ	لَّكُمْ	مِّنْ مَّا	مَلَكَتْ	اَیْمَانُكُمْ	مِّنْ شُرَكَآءَ
کیا	تمہارے لئے	(ان میں) سے جن کے	مالک ہوئے	تمہارے دائیں ہاتھ	کوئی شریک (ہیں)

(وہ یہ کہ) ہم نے تمہیں جو رزق دیا ہے کیا تمہارے غلاموں میں سے

فِیْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِیْهِ سَوَآءٌ

فِیْ	مَا	رَزَقْنٰكُمْ	فَاَنْتُمْ	فِیْهِ	سَوَآءٌ
(اس) میں	جو	ہم نے رزق دیا تمہیں	تو تم (سب)	اس (رزق) میں	برابر (کے حق دار ہو)

کوئی اس میں تمہارا اس طرح شریک ہے کہ تم اور وہ اس رزق میں برابر شریک ہو جاؤ۔

[1] یعنی اے مشرکو! تمہارے لئے اللہ تعالیٰ نے خود تمہارے اپنے حال سے ایک مثال بیان فرمائی ہے اور وہ یہ کہ ہم نے تمہیں جو مال و اسباب دیا، کیا تمہارے غلاموں میں سے کوئی اس میں تمہارا اس طرح شریک ہے کہ تم اور وہ اس مال و اسباب میں برابر کے شریک بن جاؤ؟ تم اس صورتِ حال سے بہت ڈرتے ہو۔ خلاصہ یہ ہے کہ جب تم کسی بھی صورت غلاموں کو اپنا شریک بنانا پسند نہیں کرتے حالانکہ وہ تمہاری طرح کے انسان اور مخلوق ہیں تو تم مخلوق کو اللہ تعالیٰ کا شریک کیسے قرار دیتے ہو؟ جبکہ وہ سب تو اللہ کے بندے اور مملوک ہیں۔

تَخَافُوْنَهُمْ كَخِيْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ

كَذٰلِكَ	اَنْفُسَكُمْ	كَخِيْفَتِكُمْ	تَخَافُوْنَهُمْ
اسی طرح	اپنی جانوں (اپنے لوگوں سے)	جیسے تمہارا ڈرنا	تم ڈرتے ہو ان (غلاموں کی شرکت) سے

تم ان غلاموں (کی شرکت) سے اسی طرح ڈرتے ہو جیسے تم آپس میں ایک دوسرے سے ڈرتے ہو۔ ہم

نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۸﴾ بَلِ

بَلِ	يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۸﴾ (۱)	لِقَوْمٍ	الْاٰيٰتِ	نُفَصِّلُ
بلکہ	(جو) عقل رکھتے ہیں	(ان) لوگوں کے لئے	نشانیاں	ہم تفصیل سے بیان کرتے ہیں

عقل والوں کے لئے اسی طرح مفصل نشانیاں بیان فرماتے ہیں ○ بلکہ

اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْۤا اَهْوَآءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ فَمَنْ

فَمَنْ	بِغَيْرِ عِلْمٍ	اَهْوَآءَهُمْ	ظَلَمُوْۤا	الَّذِيْنَ	اتَّبَعَ
تو کون	علم کے بغیر	اپنی خواہشات (کی)	ظلم کیا	ان لوگوں نے جنہوں نے	پیروی کی

ظالموں نے جہالت سے اپنی خواہشوں کی پیروی کی تو جس کو

يَّهْدِيْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَا لَهُمْ

لَهُمْ	مَا	وَ	اللّٰهُ	اَضَلَّ (۲)	مَنْ	يَّهْدِيْ
ان کے لیے	نہیں	اور	اللہ (نے)	گمراہ کر دیا	(اس کو) جسے	ہدایت دے سکتا ہے

اللہ نے گمراہ کیا ہو اسے کون ہدایت دے سکتا ہے؟ اور ان کا

مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ؕ

حَنِيْفًا	لِلدِّيْنِ	وَجْهَكَ	فَاَقِمْ	مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۹﴾
ہر باطل سے جدا (ہو کر)	دین (اللہ کی اطاعت) کیلئے	اپنا چہرہ	تو تم سیدھا رکھو	کوئی مددگار

کوئی مددگار نہیں ○ تو ہر باطل سے الگ ہو کر اپنا چہرہ اللہ کی اطاعت کیلئے سیدھا رکھو۔

خواہشات کے پیروکار کفار کا انجام

دینِ فطرت پر قائم رہنے کی ہدایت

(1) نشانیوں کا تفصیلی بیان عمومی طور پر تو سب کے لئے ہے البتہ عقل استعمال کرنے والوں کا بطورِ خاص اس لئے ذکر کیا گیا کہ یہی لوگ درحقیقت نشانیوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

(2) اللہ تعالیٰ کے گمراہ کرنے سے مراد یہ ہے کہ جو شرک و کفر اور گمراہی پر اصرار کرے اور اسی خصلت پر قائم رہے تو اس کی سزا میں اللہ تعالیٰ اس کے دل پر کفر و گمراہی کی مہر لگا دیتا ہے اور ایسے شخص کو کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔

فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا ؕ لَا تَبْدِیْلَ

فِطْرَتَ اللّٰهِ (1)	الَّتِیْ	فَطَرَ	النَّاسَ	عَلَیْهَا	لَا تَبْدِیْلَ
اللہ کی (پیدا کی ہوئی) فطرت (ہے)	وہ جو	اس نے پیدا کیا	لوگوں (کو)	اس پر	نہ تبدیلی کرنا

(یہ) اللہ کی پیدا کی ہوئی فطرت (ہے) جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا۔ اللہ کے بنائے ہوئے میں

لِخَلْقِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ ۙ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

لِخَلْقِ اللّٰهِ (2)	ذٰلِكَ	الدِّیْنُ الْقَیِّمُ	وَلٰكِنَّ	اَكْثَرَ النَّاسِ
اللہ کے بنائے ہوئے میں	یہ	سیدھا دین (ہے)	لیکن	اکثر لوگ

تبدیلی نہ کرنا۔ یہی سیدھا دین ہے مگر بہت سے لوگ

لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾ ۗۙ مُنِیْبِیْنَ اِلَیْهِ وَ اتَّقُوْهُ وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ

لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾	مُنِیْبِیْنَ	اِلَیْهِ	وَ	اتَّقُوْهُ	وَ	اَقِیْمُوا	الصَّلٰوةَ
نہیں جانتے	توبہ کرتے ہوئے	اس کی طرف	اور	ڈرو اس سے	اور	قائم رکھو	نماز

نہیں جانتے ○ اس کی طرف توبہ کرتے ہوئے اور اس سے ڈرو اور نماز قائم رکھو

مشرکوں میں سے نہ ہونے کا حکم

وَ لَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۳۱﴾ ۙ مِنَ الَّذِیْنَ

وَ	لَا تَكُوْنُوْا	مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۳۱﴾	مِنَ الَّذِیْنَ
اور	تم نہ ہونا	مشرکوں میں سے	ان لوگوں میں سے (نہ ہونا) جنہوں نے

اور مشرکوں میں سے نہ ہونا ○ ان لوگوں میں سے (نہ ہونا) جنہوں نے

فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ وَ كَانُوْا شِیَعًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا

فَرَّقُوْا	دِیْنَهُمْ	وَ	كَانُوْا	شِیَعًا	كُلُّ حِزْبٍ	بِمَا
ٹکڑے ٹکڑے کر دیا	اپنا دین	اور	وہ ہوگئے	گروہ گروہ	ہر گروہ	(اس) پر جو

اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور خود گروہ گروہ بن گئے۔ ہر گروہ اس پر

(1) ...فطرت سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو توحید اور دینِ اسلام قبول کرنے کی صلاحیت کے ساتھ پیدا کیا ہے اور فطری طور پر انسان نہ اس دین سے منہ موڑ سکتا ہے اور نہ ہی اس کا انکار کر سکتا ہے اور لوگوں میں سے جو گمراہ ہوگا وہ جنوں اور انسانوں کے شیاطین کے بہکانے سے گمراہ ہوگا۔ حدیث پاک میں ہے: "ہر بچہ فطرت پر پیدا کیا جاتا ہے، پھر اس بچے کے ماں باپ اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں۔ (بخاری، ۱/۴۵۷، الحدیث: ۱۳۵۸) (2)... اس کا ایک معنی یہ ہے کہ تم شرک کر کے اللہ تعالیٰ کے دین میں تبدیلی نہ کرو بلکہ اسی دین پر قائم رہو جس پر اس نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ

لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَ اِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ

ضُرٌّ	النَّاسَ	مَسَّ	اِذَا	وَ	فَرِحُوْنَ ﴿۳۲﴾	لَدَيْهِمْ
تکلیف	لوگوں (کو)	پہنچتی ہے	جب	اور	خوش ہو رہے ہیں	اس کے پاس (ہے)

خوش ہے جو اس کے پاس ہے ○ اور جب لوگوں کو تکلیف پہنچتی ہے

دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ

اَذَاقَهُمْ	اِذَآ	ثُمَّ	اِلَيْهِ	مُّنِيْبِيْنَ	رَبَّهُمْ	دَعَوْا
وہ چکھاتا ہے انہیں	جب	پھر	اس کی طرف	رجوع کرتے ہوئے	اپنے رب (کو)	(تو) وہ پکارتے ہیں

تو اپنے رب کو اس کی طرف رجوع کرتے ہوئے پکارتے ہیں پھر جب وہ انہیں اپنے پاس سے

مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ

بِرَبِّهِمْ	مِّنْهُمْ	فَرِيْقٌ	اِذَا	رَحْمَةً	مِّنْهُ
اپنے رب کے ساتھ	ان میں سے	ایک گروہ (کے لوگ)	اس وقت	رحمت	اپنی طرف سے

رحمت کا مزہ چکھاتا ہے تو اس وقت ان میں سے ایک گروہ اپنے رب کا

يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ؕ فَتَمَتَّعُوْا ٝ وقفۃ

فَتَمَتَّعُوْا	اٰتَيْنٰهُمْ	بِمَآ	لِيَكْفُرُوْا	يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾
تو تم فائدہ اٹھالو	ہم نے عطا کیا انہیں	(اس) کی جو	تاکہ وہ ناشکری کریں	شریک ٹھہرانے لگتے ہیں

شریک ٹھہرانے لگتا ہے ○ تاکہ ہمارے دیئے ہوئے کی ناشکری کریں تو فائدہ اٹھالو

فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾ اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ

يَتَكَلَّمُ	فَهُوَ	سُلْطٰنًا	عَلَيْهِمْ	اَنْزَلْنَا	اَمْ	فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾
بتا رہی ہے	تو وہ	کوئی دلیل	ان پر	ہم نے اتاری ہے	یا کیا	تو عنقریب تم جان جاؤ گے

تو عنقریب تم جان لوگے ○ یا کیا ہم نے ان پر کوئی دلیل اتاری ہے کہ وہ دلیل

نے جس کامل خلقت پر تمہیں پیدا فرمایا ہے تم اس میں تبدیلی نہ کرو۔ ❶ اس آیت میں مشرکوں کا حال بیان کیا گیا ہے کہ انہوں نے معبود کے بارے میں اختلاف کر کے اپنا دین ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور خود گروہ گروہ بن گئے، ان میں سے ہر گروہ اپنے مذہب پر خوش اور اپنے باطل کو حق گمان کرتا ہے۔ اسلامی فقہاء کے اختلاف سے اس آیت کا کوئی تعلق نہیں۔ حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی ہونا دین میں اختلاف نہیں بلکہ فروعی مسائل میں اختلاف ہے اور یہ اختلاف بھی نفسانیت کی وجہ سے نہیں بلکہ تحقیق کی بنا پر ہے، البتہ اس آیت میں گمراہ فرقے ضرور داخل ہیں خواہ وہ پرانے زمانے کے ہوں یا نئے زمانے کے۔

بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ ۝٣٥ وَ اِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ

بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ ۝٣٥ (1)	وَ	اِذَآ	اَذَقْنَا	النَّاسَ
انہیں اس (اللہ) کے شریک	اور	جب	ہم چکھاتے ہیں	لوگوں (کو)

انہیں ہمارے شریک بتارہی ہے ○ اور جب ہم لوگوں کو رحمت کا مزہ

رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا ۭ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا

رَحْمَةً	فَرِحُوْا	بِهَا	وَ	اِنْ	تُصِبْهُمْ	سَيِّئَةٌ	بِمَا
رحمت	(تو) وہ خوش ہو جاتے ہیں	اس پر	اور	اگر	پہنچے انہیں	کوئی برائی	(اس کے) سبب جو

دیتے ہیں تو اس پر خوش ہو جاتے ہیں اور اگر انہیں ان کے ہاتھوں کے آگے بھیجے ہوئے اعمال کی وجہ سے

قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ۝٣٦ اَوَلَمْ يَرَوْا

قَدَّمَتْ	اَيْدِيْهِمْ	اِذَا	هُمْ	يَقْنَطُوْنَ ۝٣٦ (2)	اَوَلَمْ يَرَوْا
آگے بھیجا	ان کے ہاتھوں (نے)	(تو) اس وقت	وہ	ناامید ہو جاتے ہیں	اور کیا انہوں نے نہ دیکھا

کوئی برائی پہنچے تو اس وقت وہ ناامید ہو جاتے ہیں ○ اور کیا انہوں نے نہ دیکھا

اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يَقْدِرُ ۭ

اَنَّ	اللّٰهَ	يَبْسُطُ	الرِّزْقَ	لِمَنْ	يَّشَآءُ	وَ	يَقْدِرُ
کہ	اللہ	وسیع کر دیتا ہے	رزق	جس کے لئے	وہ چاہتا ہے	اور	تنگ کر دیتا ہے

کہ اللہ رزق وسیع فرماتا ہے جس کے لئے چاہتا ہے اور تنگ فرمادیتا ہے،

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝٣٧ فَاٰتِ

اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ	لَاٰيٰتٍ	لِّقَوْمٍ	يُّؤْمِنُوْنَ ۝٣٧	فَاٰتِ
بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کیلئے	(جو) ایمان لاتے ہیں	تو تم دو

بیشک اس میں ایمان والوں کیلئے نشانیاں ہیں ○ تو رشتے دار کو

(1) ...یعنی کیا ہم نے مشرکوں پر کوئی حجت یا کوئی کتاب اتاری ہے کہ وہ انہیں ہمارے شریک بتاتی اور شرک کرنے کا حکم دیتی ہے، ایسا ہرگز نہیں ہے، ان کے پاس اپنے شرک کی نہ کوئی حجت ہے نہ کوئی سند بلکہ وہ کسی سند و دلیل کے بغیر ہی ایسا کر رہے ہیں۔

(2) ...اس آیت میں کافروں کا وصف بیان کیا گیا ہے کہ جب انہیں کوئی نعمت ملتی ہے تو وہ اس پر اتراتے ہیں اور جب کوئی مصیبت آتی ہے تو مایوس ہو جاتے ہیں۔ مومن کا حال اس کے برخلاف ہوتا ہے کہ اُسے نعمت ملے تو شکر گزاری کرتا اور سختی پہنچے تو رحمتِ الٰہی کا امیدوار رہتا ہے۔

ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَ الْمِسْكِیْنَ وَ ابْنَ السَّبِیْلِ ؕ ذٰلِكَ

ذَا الْقُرْبٰى	حَقَّهٗ	وَ	الْمِسْكِیْنَ	وَ	ابْنَ السَّبِیْلِ	ذٰلِكَ
قرابت والے، رشتہ دار (کو)	اس کا حق	اور	مسکین	اور	مسافر (کو)	یہ

اس کا حق دو اور مسکین اور مسافر کو بھی۔ یہ

خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ۫ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ

خَیْرٌ	لِّلَّذِیْنَ	یُرِیْدُوْنَ	وَجْهَ اللّٰهِ (1)	وَ	اُولٰٓىٕكَ	هُمُ
بہتر (ہے)	ان لوگوں کے لئے جو	چاہتے ہیں	اللہ کی رضا	اور	یہ لوگ	وہی

ان لوگوں کیلئے بہتر ہے جو اللہ کی رضا چاہتے ہیں اور وہی لوگ

الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَ مَاۤ اٰتَیْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّیَرْبُوَاۡ

الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۳۸﴾	وَ	مَاۤ	اٰتَیْتُمْ	مِّنْ رِّبًا (2)	لِّیَرْبُوَاۡ
کامیاب ہونے والے (ہیں)	اور	جو	تم (لوگوں کو) دو	سود	تاکہ وہ بڑھتا رہے

کامیاب ہونے والے ہیں ○ اور جو مال تم (لوگوں کو) دو تاکہ وہ لوگوں کے مالوں میں

بارگاہ الٰہی میں مقبول مال

فِیْۤ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا یَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَ مَاۤ اٰتَیْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ

فِیْۤ اَمْوَالِ النَّاسِ	فَلَا یَرْبُوْا	عِنْدَ اللّٰهِ	وَ	مَاۤ	اٰتَیْتُمْ	مِّنْ زَكٰوةٍ
لوگوں کے مالوں میں	تو وہ نہیں بڑھتا	اللہ کے نزدیک	اور	جو	تم دو	زکوٰۃ

بڑھتا رہے تو وہ اللہ کے نزدیک نہیں بڑھتا اور جو تم اللہ کی رضا چاہتے ہوئے

تُرِیْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ﴿۳۹﴾ اَللّٰهُ الَّذِیْ

تُرِیْدُوْنَ	وَجْهَ اللّٰهِ (3)	فَاُولٰٓىٕكَ	هُمُ	الْمُضْعِفُوْنَ ﴿۳۹﴾	اَللّٰهُ	الَّذِیْ
چاہتے ہوئے	اللہ کی رضا	تو یہ لوگ	وہی	(اپنے مال) بڑھانے والے (ہیں)	اللہ	جس نے

زکوٰۃ دیتے ہو تو وہی لوگ (اپنے مال) بڑھانے والے ہیں ○ اللہ ہی ہے جس نے

پیدا کرنے، روزی دینے، مارنے اور زندہ کرنے سے توحید پر استدلال

(1)…رشتہ داروں سے حسنِ سلوک اور صدقہ و خیرات محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہو تو ہی ان پر ثواب ملے گا، اگر نام و نمود یا محض دنیاوی مفاد یا رسمِ رشتہ داری نبھانے کیلئے ہو تو اس پر کوئی ثواب نہ ملے گا۔ (2)… اس سے مراد سود ہے یعنی تم قرض دے کر جو سود لیتے اور اپنے مالوں میں اضافہ کرتے ہو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اضافہ نہیں ہے۔ یا یہاں اس سے وہ تحفے مراد ہیں جو زیادہ ملنے کی نیت سے دیئے جاتے تھے۔ ان پر نہ ثواب ملے گا اور نہ ان میں برکت ہوگی کیونکہ یہ عمل خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لئے نہیں ہوا۔ (3)… زکوٰۃ و صدقات میں رضائے الٰہی کی نیت کا ذکر فرمایا گیا ہے کیونکہ ثواب اسی نیت کی صورت میں ملتا ہے۔

خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ ثُمَّ یُحْیِیْكُمْ ؕ هَلْ

هَلْ	یُحْیِیْكُمْ	ثُمَّ	یُمِیْتُكُمْ	ثُمَّ	رَزَقَكُمْ	ثُمَّ	خَلَقَكُمْ
کیا	زندہ کرے گا تمہیں	پھر	وہ موت دے گا تمہیں	پھر	روزی دی تمہیں	پھر	پیدا کیا تمہیں

تمہیں پیدا کیا پھر تمہیں روزی دی پھر تمہیں مارے گا پھر تمہیں زندہ کرے گا کیا

مِنْ شُرَكَآىٕكُمْ مَّنْ یَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَیْءٍ ؕ

مِّنْ شَیْءٍ	مِنْ ذٰلِكُمْ	یَّفْعَلُ	مَّنْ	مِنْ شُرَكَآىٕكُمْ
کچھ	ان (کاموں میں) سے	کر سکے	(کوئی ایسا ہے) جو	تمہارے شریکوں میں سے

تمہارے شریکوں میں بھی کوئی ایسا ہے جو ان کاموں میں سے کچھ کر سکے۔

سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۠ (۴۰) ع ظَهَرَ

ظَهَرَ	یُشْرِكُوْنَ (۴۰)	عَمَّا	تَعٰلٰى	وَ	سُبْحٰنَهٗ
ظاہر ہو گیا	وہ شریک ٹھہراتے ہیں	(ان) سے جو	وہ بلند و بالا ہے	اور	اسے پاکی (ہے)

اللہ ان کے شرک سے پاک اور بلند و بالا ہے ۝ خشکی اور تری میں

الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَیْدِی النَّاسِ

اَیْدِی النَّاسِ	كَسَبَتْ	بِمَا	فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ	الْفَسَادُ (۱)
لوگوں کے ہاتھوں (نے)	کمایا	(ان) کی وجہ سے جو	خشکی اور تری میں	فساد

فساد ظاہر ہو گیا ان برائیوں کی وجہ سے جو لوگوں کے ہاتھوں نے کمائیں

لِیُذِیْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِیْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ

لَعَلَّهُمْ	عَمِلُوْا	الَّذِیْ	بَعْضَ	لِیُذِیْقَهُمْ
تاکہ وہ	انہوں نے عمل کئے	جو	(اس کے) بعض (کا مزہ)	تاکہ اللہ چکھائے انہیں

تاکہ اللہ انہیں ان کے بعض کاموں کا مزہ چکھائے تاکہ وہ

معانقہ عند المتأخرین

ع ۷ / ۱۲

(۱) فساد سے مراد ہر وہ خرابی اور بگاڑ ہے جس سے انسانی معاشرہ میں امن و سکون تباہ ہو جائے جیسے نعمتوں کا زائل ہونا، آفات و مصائب آنا مثلاً بارشوں کا رک جانا، زمین میں پیداوار نہ ہونا، سمندری طوفانوں اور دریاؤں میں سیلاب آنا، فوائد کم اور نقصانات زیادہ ہونا، زلزلے آنا، آگ لگ جانا، ڈوب جانا، مال چھن جانا، قتل و غارت گری اور وحشت گردی عام ہونا وغیرہ۔ اس فساد کا بڑا سبب بندوں کے اپنے برے اعمال ہوتے ہیں اور بعض اوقات یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تنبیہ بھی ہوتی ہے۔ لہٰذا ہر ایک کو چاہئے کہ وہ برے اعمال سے بچے اور نیک اعمال کرے تاکہ برے اعمال کے سبب آنے والی آزمائشوں سے بچ سکے۔

عذاب یافتہ قوموں کے آثار دیکھنے کا حکم

يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۱﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ

يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۱﴾	قُلْ	سِيْرُوْا	فِي الْاَرْضِ	فَانْظُرُوْا	كَيْفَ	كَانَ
(نافرمانی سے) باز آجائیں	تم کہو	سفر کرو	زمین میں	تو دیکھو	کیسا	ہوا

باز آجائیں ۝ تم فرماؤ: زمین پر چل کر دیکھو کہ

دینِ مستقیم پر قائم رہنے کی ہدایت

عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلُ ؕ كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِيْنَ ﴿۴۲﴾ فَاَقِمْ

عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ	مِنْ قَبْلُ	كَانَ	اَكْثَرُهُمْ	مُّشْرِكِيْنَ ﴿۴۲﴾	فَاَقِمْ[1]
ان لوگوں کا انجام جو	(ان سے) پہلے (تھے)	تھے	ان میں اکثر	شرک کرنے والے	تو تم سیدھا کرو

ان سے پہلے لوگوں کا کیسا انجام ہوا؟ ان میں اکثر لوگ مشرک تھے ۝ تو اس دن

وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ

وَجْهَكَ	لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ	مِنْ قَبْلِ	اَنْ	يَّاْتِيَ	يَوْمٌ[2]	لَّا مَرَدَّ
اپنا چہرہ	دینِ مستقیم کے لئے	(اس) سے پہلے	کہ	آجائے	(وہ) دن	نہیں ٹلنا

کے آنے سے پہلے اپنا منہ دینِ مستقیم کیلئے سیدھا کرلو جس دن کو

اللہ تعالیٰ بندوں کے اعمال سے بے نیاز ہے

لَهٗ مِنَ اللّٰهِ يَوْمَىِٕذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ ﴿۴۳﴾ مَنْ كَفَرَ

لَهٗ	مِنَ اللّٰهِ	يَوْمَىِٕذٍ	يَّصَّدَّعُوْنَ ﴿۴۳﴾	مَنْ	كَفَرَ
اس کو	اللہ کی طرف سے	اس دن	لوگ الگ الگ ہوجائیں گے	جس نے	کفر کیا

اللہ کی طرف سے ٹلنا نہیں ہے۔ اس دن لوگ الگ الگ ہوجائیں گے ۝ جس نے کفر کیا

فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنْفُسِهِمْ

فَعَلَيْهِ	كُفْرُهٗ	وَ	مَنْ	عَمِلَ	صَالِحًا	فَلِاَنْفُسِهِمْ[3]
تو اسی پر (ہے)	اس کے کفر کا وبال	اور	جس نے	عمل کیا	اچھا، نیک	تو اپنی جانوں کیلئے

تو اس کے کفر کا وبال اسی پر ہے اور جو اچھا کام کریں وہ اپنے ہی کیلئے

1 ...اس کا معنی یہ ہے کہ دینِ اسلام پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہیں، یا یہ معنی ہے کہ دینِ اسلام کو پھیلانے میں مشغول رہیں اور کافروں کے ایمان نہ لانے پر غمزدہ نہ ہوں۔ 2 اس سے مراد قیامت کا دن ہے جسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ٹلنا نہیں ہے اور اس دن حساب کے بعد لوگ یوں الگ الگ ہوجائیں گے کہ جنتی جنت کی طرف اور دوزخی دوزخ کی طرف چلے جائیں گے۔

3 اس آیت کا خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اعمال سے بے نیاز ہے اور ہم اچھا یا برا جو عمل کریں گے اس کا فائدہ یا نقصان ہمیں ہی ہوگا۔

يَمْهَدُوْنَ ﴿۴۴﴾ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

وَ	اٰمَنُوْا	الَّذِيْنَ	لِيَجْزِيَ (1)	يَمْهَدُوْنَ ﴿۴۴﴾
اور	ایمان لائے	ان لوگوں کو جو	تاکہ (اللہ) جزا عطا فرمائے	وہ تیاری کررہے ہیں

تیاری کررہے ہیں ○ تاکہ اللہ ان لوگوں کو

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَ

وَ	الْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۵﴾	لَا يُحِبُّ	اِنَّهٗ	مِنْ فَضْلِهٖ	الصّٰلِحٰتِ	عَمِلُوا
اور	کافروں (کو)	پسند نہیں کرتا	بیشک وہ	اپنے فضل سے	نیک، اچھے	انہوں نے عمل کئے

اپنے فضل سے جزا عطا فرمائے جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے۔ بیشک وہ کافروں کو پسند نہیں کرتا ○ اور

مِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّ

وَّ	مُبَشِّرٰتٍ	الرِّيَاحَ	يُّرْسِلَ	اَنْ	مِنْ اٰيٰتِهٖۤ
اور	خوشخبری دیتی ہوئی	ہوائیں	وہ بھیجتا ہے	کہ	اس کی نشانیوں میں سے (ہے)

اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ وہ خوشخبری دیتی ہوئی ہوائیں بھیجتا ہے اور

لِيُذِيْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَ

وَ	بِاَمْرِهٖ	الْفُلْكُ	لِتَجْرِيَ	وَ	مِّنْ رَّحْمَتِهٖ	لِيُذِيْقَكُمْ
اور	اس کے حکم سے	کشتی	تاکہ چلے	اور	اپنی رحمت سے	تاکہ وہ چکھائے تمہیں

تاکہ تمہیں اپنی رحمت کا مزہ چکھائے اور تاکہ اس کے حکم سے کشتی چلے اور

لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَ لَقَدْ

لَقَدْ	وَ	تَشْكُرُوْنَ ﴿۴۶﴾ (3)	لَعَلَّكُمْ	وَ	مِنْ فَضْلِهٖ (2)	لِتَبْتَغُوْا
ضرور بیشک	اور	شکر ادا کرو	تاکہ تم	اور	اس کے فضل سے	تاکہ تم تلاش کرو

تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم شکرگزار ہو جاؤ ○ اور بیشک

(1) بندے کو اس کے نیک اعمال کا صلہ دینا اور نیک اعمال کے بدلے ثواب و جزا دینا اللہ تعالیٰ پر لازم نہیں، وہ نیک لوگوں کو جو بھی اجر عطا فرمائے گا وہ صرف اس کا فضل و کرم ہے۔

(2) فضل تلاش کرنے سے مراد رزق تلاش کرنا ہے۔

(3) یعنی اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کا تقاضا یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان لا کر اور نیک اعمال کر کے شکر گزار بندے بن جاؤ۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ

اَرْسَلْنَا	مِنْ قَبْلِكَ	رُسُلًا [1]	اِلٰى قَوْمِهِمْ	فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ
ہم نے بھیجے	تم سے پہلے	کئی رسول	ان کی قوموں کی طرف	تو وہ لائے ان کے پاس کھلی نشانیاں

ہم نے تم سے پہلے کتنے رسول ان کی قوم کی طرف بھیجے تو وہ ان کے پاس کھلی نشانیاں لائے

فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا ؕ وَ كَانَ حَقًّا

فَانْتَقَمْنَا	مِنَ الَّذِیْنَ	اَجْرَمُوْا	وَ	كَانَ	حَقًّا
پھر ہم نے انتقام لیا	ان لوگوں سے جنہوں نے	جرم کئے	اور	ہے	لازم

پھر ہم نے مجرموں سے انتقام لیا اور مسلمانوں کی مدد کرنا

عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۴۷﴾ اَللّٰهُ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیٰحَ

عَلَیْنَا	نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۴۷﴾	اَللّٰهُ	الَّذِیْ	یُرْسِلُ	الرِّیٰحَ
ہمارے (ذمۂ کرم) پر	ایمان والوں کی مدد کرنا	اللہ (ہی ہے)	جو	بھیجتا ہے	ہوائیں

ہمارے ذمۂ کرم پر ہے ○ اللہ ہی ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے

فَتُثِیْرُ سَحَابًا فَیَبْسُطُهٗ فِی السَّمَآءِ كَیْفَ یَشَآءُ وَ

فَتُثِیْرُ	سَحَابًا	فَیَبْسُطُهٗ	فِی السَّمَآءِ	كَیْفَ	یَشَآءُ	وَ
تو وہ ابھارتی (اٹھالاتی) ہیں	بادل (کو)	پھر اللہ پھیلا دیتا ہے اسے	آسمان میں	جیسا	وہ چاہتا ہے	اور

تو وہ ہوائیں بادل ابھارتی ہیں پھر اللہ اس بادل کو آسمان میں جیسا چاہتا ہے پھیلا دیتا ہے اور

یَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ یَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ

یَجْعَلُهٗ	كِسَفًا	فَتَرَى	الْوَدْقَ	یَخْرُجُ	مِنْ خِلٰلِهٖ
(کبھی) کر دیتا ہے اسے	ٹکڑے ٹکڑے	تو تو دیکھتا ہے	بارش (کو)	وہ نکلتی ہے	اس کے بیچ میں سے

(کبھی) اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے تو تو دیکھتا ہے کہ اس کے بیچ میں سے بارش نکلتی ہے

ترجمۂ کنز العرفان

[1] حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کفارِ مکہ کو دلائل و براہین کے ساتھ تبلیغ و نصیحت فرماتے اور وہ قبول نہیں کرتے تو اس پر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو غم ہوتا تھا، چنانچہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ کوئی نئی بات نہیں، رسولوں کی تکذیب کرنا ہمیشہ سے کفار کا طریقہ رہا ہے۔

فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۤ اِذَا

اِذَا	مِنْ عِبَادِهٖۤ	یَّشَآءُ	مَنْ	بِهٖ	اَصَابَ	فَاِذَآ
(تو) جبھی	اپنے بندوں میں سے	وہ چاہتا ہے	جسے	اُس (بارش) کو	وہ پہنچاتا ہے	پھر جب

پھر جب اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس تک وہ بارش پہنچاتا ہے تو جبھی

هُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ یُّنَزَّلَ عَلَیْهِمْ

عَلَیْهِمْ	مِنْ قَبْلِ اَنْ یُّنَزَّلَ	كَانُوْا	وَاِنْ	یَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۸﴾	هُمْ
اُن پر	(بارش کو) اتارے جانے سے پہلے	وہ ہوتے ہیں	اگرچہ	خوش ہو جاتے ہیں	وہ

وہ خوش ہو جاتے ہیں ○ اگرچہ اس بارش کے اتارے جانے سے پہلے

مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِیْنَ ﴿۴۹﴾ فَانْظُرْ اِلٰۤى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ

اِلٰۤى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ	فَانْظُرْ ❶	لَمُبْلِسِیْنَ ﴿۴۹﴾	مِّنْ قَبْلِهٖ
اللہ کی رحمت کے نشانات کی طرف	تو دیکھو	ضرور ناامید ہونے والے (ہوتے ہیں)	اس سے پہلے

وہ بڑے ناامید ہوتے ہیں ○ تو اللہ کی رحمت کے نشانات دیکھو

كَیْفَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ

ذٰلِكَ	اِنَّ	بَعْدَ مَوْتِهَا	الْاَرْضَ	یُحْیِ	كَیْفَ
وہ	بیشک	اس کے مردہ ہونے کے بعد	زمین (کو)	وہ زندہ کرتا ہے	کس طرح

کہ وہ کس طرح زمین کو مردہ ہونے کے بعد زندہ کرتا ہے بیشک وہ

لَمُحْیِ الْمَوْتٰى ۚ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۵۰﴾ وَ

وَ	قَدِیْرٌ ﴿۵۰﴾	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	هُوَ	وَ	الْمَوْتٰى	لَمُحْیِ
اور	قدرت والا (ہے)	ہر چیز پر	وہ	اور	مردوں (کو)	ضرور زندہ کرنے والا (ہے)

مردوں کو زندہ کرنے والا ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے ○ اور

رحمتِ الٰہی کے آثار کے مشاہدے کی ہدایت

مصیبت آنے پر لوگوں کی ناشکری

❶ یعنی اے لوگو! اللہ تعالیٰ کی رحمت یعنی بارش نازل ہونے پر مرتب ہونے والے نشانات دیکھو کہ بارش زمین کو سیراب کرتی ہے، پھر اس سے سبزہ نکلتا ہے، سبزے سے پھل پیدا ہوتے ہیں اور پھلوں میں غذائیت ہوتی ہے اور اس سے جانداروں کے جسمانی نظام کو مدد پہنچتی ہے اور یہ دیکھو کہ اللہ تعالیٰ یہ سبزے اور پھل پیدا کرکے کس طرح خشک زمین کو سرسبز و شاداب بنا دیتا ہے اور جس نے خشک زمین کو سرسبز کر دیا وہ بے شک مردوں کو زندہ کرے گا اور وہ ہر اس چیز پر قادر ہے جو اس کی قدرت کے تحت آنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

لَئِنْ اَرْسَلْنَا رِيْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا

مُصْفَرًّا	فَرَاَوْهُ	رِيْحًا	اَرْسَلْنَا	لَئِنْ
زرد	پھر وہ دیکھیں اس (کھیتی) کو	کوئی ہوا	ہم بھیجیں	ضرور اگر

اگر ہم کوئی ہوا بھیجیں جس سے وہ کھیتی کو زرد دیکھیں

لَّظَلُّوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ ﴿۵۱﴾ فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى

الْمَوْتٰى (1)	لَا تُسْمِعُ	فَاِنَّكَ	لَّظَلُّوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ ﴿۵۱﴾
مردوں (کو)	نہیں سنا سکتے	پس بیشک تم	(تو) ضرور اس کے بعد ناشکری کرنے لگیں گے

تو ضرور اس کے بعد ناشکری کرنے لگیں گے ○ پس بیشک تم مردوں کو نہیں سنا سکتے

وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا

وَلَّوْا	اِذَا	الدُّعَآءَ	الصُّمَّ	لَا تُسْمِعُ	وَ
وہ پھر جائیں	جب	پکار	بہروں (کو)	نہیں سنا سکتے	اور

اور نہ بہروں کو پکار سنا سکتے ہو جب وہ پیٹھ دے کر

مُدْبِرِيْنَ ﴿۵۲﴾ وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْيِ

الْعُمْيِ (2)	بِهٰدِ	اَنْتَ	مَآ	وَ	مُدْبِرِيْنَ ﴿۵۲﴾
اندھوں (کو)	سیدھا راستہ دکھا سکتے ہو	تم	نہ	اور	پیٹھ پھیرتے ہوئے

پھریں ○ اور نہ تم اندھوں کو ان کی گمراہی سے

عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ

يُّؤْمِنُ	مَنْ	اِلَّا	تُسْمِعُ	اِنْ	عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ
ایمان لاتا ہے	(اسے) جو	مگر	تم سنا سکتے	نہیں	ان کی گمراہی سے

سیدھا راستہ دکھا سکتے ہو تو تم اسی کو سنا سکتے ہو جو ہماری آیتوں پر

دل کے مردوں اور بہروں کی قبولِ نصیحت سے محرومی

دل کے اندھوں کی حصولِ ہدایت سے محرومی اور اہلِ ایمان کا حال

(1) یہاں مردوں سے مراد موت کا شکار ہونے والے لوگ نہیں بلکہ مردہ دل کفار مراد ہیں، انہیں مردوں سے تشبیہ اس لئے دی گئی ہے کہ جیسے بے جان جسم وعظ و نصیحت سے فائدہ حاصل نہیں کر سکتے، اسی طرح مردہ دل کفار بھی اس سے فائدہ حاصل نہیں کر سکتے۔ لہٰذا یہ آیت مردوں کے نہ سننے پر بطورِ دلیل پیش کرنا درست نہیں، بکثرت احادیث سے مردوں کا سننا اور اپنی قبروں پر زیارت کے لئے آنے والوں کو پہچاننا ثابت ہے۔

(2) یہاں بھی اندھوں سے دل کے اندھے مراد ہیں۔

۵ ع ۸ ۱۲

انسان کے مختلف احوال اور قدرتِ الٰہی

بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿٥٣﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ

الَّذِيْ	اَللّٰهُ	مُّسْلِمُوْنَ ﴿٥٣﴾	فَهُمْ	بِاٰيٰتِنَا (۱)
جس نے	اللہ (ہی ہے)	فرمانبرداری کرنے والے (ہیں)	پھر وہ	ہماری آیتوں پر

ایمان لاتے ہیں پھر وہ فرمانبردار ہیں ○ اللہ ہی ہے جس نے

خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً

قُوَّةً (۳)	مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ	جَعَلَ	ثُمَّ	مِّنْ ضُعْفٍ (۲)	خَلَقَكُمْ
قوت	کمزوری کے بعد	اس نے بنائی (تمہارے لیے)	پھر	کمزور	پیدا کیا تمہیں

تمہیں کمزور پیدا فرمایا پھر تمہیں کمزوری کے بعد قوت بخشی

ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّ شَيْبَةً ؕ

شَيْبَةً	وَّ	ضُعْفًا	مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ	جَعَلَ	ثُمَّ
بڑھاپا	اور	کمزوری	قوت کے بعد	اس نے بنایا (تمہارے لیے)	پھر

پھر قوت کے بعد کمزوری اور بڑھاپا دیا۔

يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ وَ هُوَ الْعَلِيْمُ الْقَدِيْرُ ﴿٥٤﴾

الْقَدِيْرُ ﴿٥٤﴾	الْعَلِيْمُ	هُوَ	وَ	يَشَآءُ	مَا	يَخْلُقُ
بڑی قدرت والا (ہے)	بڑے علم والا	وہی	اور	چاہتا ہے	جو	وہ پیدا کرتا ہے

وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، وہی علم والا، بڑی قدرت والا ہے ○

دنیا میں ٹھہرنے سے متعلق روزِ قیامت مجرموں کا قول

وَ يَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۙ

الْمُجْرِمُوْنَ	يُقْسِمُ	السَّاعَةُ	تَقُوْمُ	يَوْمَ	وَ
مجرم	(اس دن) قسم کھائیں گے	قیامت	قائم ہوگی	(جس) دن	اور

اور جس دن قیامت قائم ہوگی مجرم قسم کھائیں گے

1. اس آیت میں بیان ہوا ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ دل کے مردوں، بہروں اور اندھوں کو تو نہیں سنا سکتے البتہ آیاتِ الٰہیہ پر ایمان لانے والوں کو سنا سکتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ مومن دل کا زندہ ہے اور وہ سن سکتا ہے۔
2. اس سے انسان کی پیدائش اور بچپن کی حالت مراد ہے کیونکہ اس وقت اس کا جسم اور بدن کمزور ہوتا ہے۔
3. کمزوری کے بعد قوت دینے سے جوانی کی حالت مراد ہے۔

مَالَبِثُوْا غَيْرَ سَاعَةٍ ؕ كَذٰلِكَ كَانُوْا يُؤْفَكُوْنَ ﴿۵۵﴾

كَانُوْا يُؤْفَكُوْنَ ﴿۵۵﴾ [2]	كَذٰلِكَ	غَيْرَ سَاعَةٍ [1]	مَالَبِثُوْا
وہ پھیرے جاتے تھے	اسی طرح	ایک گھڑی کے سوا	(کہ دنیا یا قبر میں) وہ نہیں رہے

کہ وہ تو صرف ایک گھڑی ہی رہے ہیں۔ اسی طرح وہ اوندھے جاتے تھے ○

مجرموں کے قول کی تردید

وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِيْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ

لَبِثْتُمْ	لَقَدْ	الْاِيْمَانَ	وَ	الْعِلْمَ [3]	اُوْتُوا	الَّذِيْنَ	قَالَ	وَ
تم رہے ہو	ضرور بیشک	ایمان	اور	علم	دیا گیا	وہ لوگ جنہیں	کہیں گے	اور

اور جنہیں علم اور ایمان دیا گیا وہ کہیں گے: بیشک اللہ کے لکھے ہوئے میں

فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ ؗ فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ

يَوْمُ الْبَعْثِ	فَهٰذَا	اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ	فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ
مرنے کے بعد اٹھنے کا دن (ہے)	تو یہ	مرنے کے بعد اٹھنے کے دن تک	اللہ کے لکھے ہوئے میں

تم مرنے کے بعد اٹھنے کے دن تک رہے ہو تو یہ مرنے کے بعد اٹھنے کا دن ہے

بروزِ قیامت ظالموں کا معافی مانگنا بیکار ہے

وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ

الَّذِيْنَ	لَّا يَنْفَعُ	فَيَوْمَئِذٍ	كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۶﴾	لٰكِنَّكُمْ	وَ
ان لوگوں کو جنہوں نے	نفع نہ دے گا	تو اس دن	نہ جانتے تھے	لیکن تم	اور

لیکن تم نہ جانتے تھے ○ تو اس دن ظالموں کو

کفار کی ہٹ دھرمی اور اس کا انجام

ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَلَقَدْ

لَقَدْ	وَ	يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۵۷﴾	هُمْ	لَا	وَ	مَعْذِرَتُهُمْ	ظَلَمُوْا
ضرور بیشک	اور	رجوع کا مطالبہ کیا جائے گا	وہ (ان سے)	نہ	اور	ان کا معافی مانگنا	ظلم کیا

ان کا معافی مانگنا نفع نہ دے گا اور نہ ان سے رجوع کرنے کا مطالبہ کیا جائے گا ○ اور بیشک

[1] آخرت کو دیکھ کر مجرموں کو دنیا یا قبر میں رہنے کی مدت بہت تھوڑی معلوم ہوگی، اس لئے وہ اس مدت کو ایک گھڑی سے تعبیر کریں گے۔

[2] یعنی جیسے یہ لوگ اب قبر یا دنیا میں ٹھہرنے کی مدت کو قسم کھا کر ایک گھڑی بتا رہے ہیں ایسے ہی دنیا میں غلط اور باطل باتوں پر جمتے، حق سے پھرتے اور مرنے کے بعد اٹھائے جانے کا انکار کرتے تھے۔

[3] یہاں علم والوں سے انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام یا فرشتے مراد ہیں۔

ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَ لَئِنْ

ضَرَبْنَا	لِلنَّاسِ	فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ	مِنْ كُلِّ مَثَلٍ (۱)	وَ	لَئِنْ
ہم نے بیان کی	لوگوں کے لئے	اس قرآن میں	ہر (قسم کی) مثال	اور	ضرور اگر

ہم نے لوگوں کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کی مثال بیان فرمائی اور اگر

جِئْتَهُمْ بِاٰيَةٍ لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ

جِئْتَهُمْ بِاٰيَةٍ	لَّيَقُوْلَنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْۤا	اِنْ
تم لاؤ ان کے پاس کوئی نشانی	(تو) ضرور کہیں گے	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	نہیں

تم ان کے پاس کوئی نشانی لاؤ تو ضرور کافر کہیں گے تم تو

اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ﴿۵۸﴾ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ

اَنْتُمْ	اِلَّا	مُبْطِلُوْنَ ﴿۵۸﴾	كَذٰلِكَ	يَطْبَعُ	اللّٰهُ
تم	مگر	باطل والے	اسی طرح	مہر لگا دیتا ہے	اللہ

نہیں مگر باطل پر ○ اسی طرح اللہ جاہلوں کے دلوں پر مہر

عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۹﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ

عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ	لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۹﴾	فَاصْبِرْ	اِنَّ	وَعْدَ اللّٰهِ
ان لوگوں کے دلوں پر جو	علم نہیں رکھتے	تو تم صبر کرو	بیشک	اللہ کا وعدہ

لگا دیتا ہے ○ تو صبر کرو بیشک اللہ کا وعدہ

حَقٌّ وَّ لَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۶۰﴾ ع

حَقٌّ	وَّ	لَا يَسْتَخِفَّنَّكَ	الَّذِيْنَ	لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۶۰﴾
حق (ہے)	اور	طیش پر نہ ابھاریں تمہیں	وہ لوگ جو	یقین نہیں کرتے

سچا ہے اور یقین نہ کرنے والے تمہیں طیش پر نہ ابھاریں ○

ربع ۲

(۱) …یعنی ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لئے ہر طرح کی مثال بیان فرمادی جس کی انہیں دین و دنیا میں حاجت ہے اور اس میں غور و فکر کرنے والا ہدایت و نصیحت حاصل کر سکتا ہے اور مثالیں اس لئے بیان فرمائی گئیں کہ کافروں کو تنبیہ ہو اور انہیں عذاب سے ڈرانا اپنے کمال کو پہنچے، لیکن انہوں نے اپنی سیاہ باطنی اور سخت دلی کے باعث کچھ بھی فائدہ نہ اٹھایا بلکہ جب کوئی آیت قرآن آئی اس کو جھٹلا دیا اور اس کا انکار کر دیا۔

آیات: 34 — رکوع: 04

سُوْرَةُ لُقْمٰن مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

آیاتِ قرآن کی عظمت و شان

الٓمّٓ ﴿۱﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ هُدًى وَّ رَحْمَةً

الٓمّٓ ﴿۱﴾	تِلْكَ	اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾	هُدًى	وَّ	رَحْمَةً
الٓمّٓ	یہ	حکمت والی کتاب کی آیتیں (ہیں)	ہدایت	اور	رحمت (ہیں)

الٓمّٓ ○ یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں ○ نیکوں کیلئے

نیک لوگوں کی صفات اور ان کا صلہ

لِّلْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳﴾ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ

لِّلْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳﴾ (1)	الَّذِيْنَ	يُقِيْمُوْنَ	الصَّلٰوةَ (2)	وَ	يُؤْتُوْنَ	الزَّكٰوةَ	وَ
نیکوں کیلئے	وہ لوگ جو	قائم رکھتے ہیں	نماز	اور	ادا کرتے ہیں	زکوٰۃ	اور

ہدایت اور رحمت ہیں ○ وہ جو نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور

هُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿۴﴾ اُولٰٓىِٕكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ

هُمْ	بِالْاٰخِرَةِ	هُمْ	يُوْقِنُوْنَ ﴿۴﴾	اُولٰٓىِٕكَ	عَلٰى هُدًى	مِّنْ رَّبِّهِمْ (3)
وہ	آخرت پر	وہ	یقین رکھتے ہیں	یہ لوگ	ہدایت پر (ہیں)	اپنے رب کی طرف سے

آخرت پر یقین رکھتے ہیں ○ وہی اپنے رب کی ہدایت پر ہیں

(1) قرآنِ مجید اگرچہ تمام انسانوں کے لئے ہدایت و رحمت ہے البتہ یہاں نیک لوگوں کو خاص کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کی ہدایت و رحمت سے یہی لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ (2) نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا اور آخرت پر یقین رکھنا نیک لوگوں کے اوصاف ہیں، لہٰذا مبارک ہیں وہ بندے جو ان اوصاف کو اختیار کر کے حقیقی کامیابی پانے والوں میں شامل ہوتے ہیں۔ (3) ہدایت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے اور جب تک وہ کسی کو ہدایت نہ دے تب تک کوئی ہدایت نہیں پا سکتا، لہٰذا ہر ایک کو چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ہدایت طلب کرتا اور نیک اعمال کی توفیق مانگتا رہے۔

وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۵ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ

وَ	اُولٰٓىٕكَ	هُمُ	الْمُفْلِحُوْنَ ۝۵	وَ	مِنَ النَّاسِ	مَنْ
اور	یہ لوگ	وہی	کامیاب ہونے والے (ہیں)	اور	لوگوں میں سے	(کوئی وہ ہے) جو

اور وہی کامیاب ہونے والے ہیں ۝ اور کچھ لوگ

یَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ ۖۗ وَّ

یَّشْتَرِیْ(1)	لَهْوَ الْحَدِیْثِ(2)	لِیُضِلَّ	عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	بِغَیْرِ عِلْمٍ	وَّ
خریدتا ہے	کھیل کی باتیں	تاکہ وہ گمراہ کردے	اللّٰہ کی راہ سے	علم کے بغیر	اور

کھیل کی باتیں خریدتے ہیں تاکہ بغیر سمجھے اللّٰہ کی راہ سے بہکادیں اور

یَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓىٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ۝۶ وَ اِذَا

یَتَّخِذَهَا	هُزُوًا	اُولٰٓىٕكَ	لَهُمْ	عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ۝۶	وَ	اِذَا
بنالے اسے	ہنسی مذاق	یہ لوگ	ان کے لیے	ذلیل کرنے والا عذاب (ہے)	اور	جب

انہیں ہنسی مذاق بنالیں۔ ان کے لیے ذلت کا عذاب ہے ۝ اور جب

تُتْلٰى عَلَیْهِ اٰیٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ

تُتْلٰى	عَلَیْهِ	اٰیٰتُنَا	وَلّٰى	مُسْتَكْبِرًا	كَاَنْ
پڑھی جاتی ہیں	اس پر	ہماری آیتیں	(تو) وہ پھر جاتا ہے	تکبر کرتے ہوئے	گویا کہ

اس پر ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو تکبر کرتا ہوا پھر جاتا ہے جیسے

لَّمْ یَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِیْۤ اُذُنَیْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ

لَّمْ یَسْمَعْهَا	كَاَنَّ	فِیْۤ اُذُنَیْهِ	وَقْرًا	فَبَشِّرْهُ
اس نے نہیں سنا ان (آیات) کو	گویا کہ	اس کے کانوں میں	بوجھ (ہے)	تو خوشخبری دے دو اسے

اس نے ان (آیات) کو سنا ہی نہیں، گویا اس کے کانوں میں بوجھ ہے تو اسے دردناک عذاب کی

(1) یہ آیت نضر بن حارث کے بارے میں نازل ہوئی، یہ عجمی لوگوں کی قصے کہانیوں پر مشتمل کتابیں خریدتا اور قریش کو سنا کر کہا کرتا تھا کہ محمد (مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) تمہیں عاد اور ثمود کے واقعات سناتے ہیں اور میں تمہیں رستم، اسفندیار اور ایران کے شہنشاہوں کی کہانیاں سناتا ہوں۔ کچھ لوگ ان کہانیوں میں مشغول ہوگئے اور قرآنِ پاک سننے سے رہ گئے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (2) لہو یعنی کھیل ہر اس باطل کو کہتے ہیں جو آدمی کو نیکی سے اور کام کی باتوں سے غفلت میں ڈالے۔ اس میں بے مقصد و بے اصل اور جھوٹے قصے، کہانیاں، افسانے، جادو، ناجائز لطیفے اور گانا بجانا وغیرہ سب داخل ہے۔ اس قسم

باعمل مسلمانوں کا صلہ

بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۷﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

الصّٰلِحٰتِ	عَمِلُوْا	وَ	اٰمَنُوْا	الَّذِیْنَ	اِنَّ	بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۷﴾
اچھے، نیک	انہوں نے عمل کیے	اور	ایمان لائے	وہ لوگ جو	بیشک	دردناک عذاب کی

خوشخبری دے دو ○ بیشک جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے

لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِیْمِ ﴿۸﴾ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَ

وَ	حَقًّا	وَعْدَ اللّٰهِ	فِیْهَا	خٰلِدِیْنَ	جَنّٰتُ النَّعِیْمِ ﴿۸﴾	لَهُمْ
اور	سچا	اللّٰہ کا وعدہ (ہے)	ان میں	ہمیشہ رہنے والے	نعمتوں کے باغات (ہیں)	ان کے لیے

ان کے لیے نعمتوں کے باغات ہیں ○ ہمیشہ ان میں رہیں گے، (یہ) اللّٰہ کا سچا وعدہ ہے اور

قدرتِ الٰہی کی وسعتوں پر چار دلائل

هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۹﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ

بِغَیْرِ عَمَدٍ [1]	السَّمٰوٰتِ	خَلَقَ	الْحَكِیْمُ ﴿۹﴾	الْعَزِیْزُ	هُوَ
(ان) ستونوں کے بغیر	آسمانوں (کو)	اس نے بنایا	حکمت والا (ہے)	عزت والا	وہی

وہی عزت والا، حکمت والا ہے ○ اس نے آسمانوں کو ان ستونوں کے بغیر بنایا

تَرَوْنَهَا وَ اَلْقٰى فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ

اَنْ	رَوَاسِیَ	فِی الْاَرْضِ	اَلْقٰى	وَ	تَرَوْنَهَا
کہ	(پہاڑوں کے) لنگر	زمین میں	اس نے ڈال دیئے	اور	جنہیں تم دیکھ سکو

جو تمہیں نظر آئیں اور زمین میں لنگر ڈال دیئے تاکہ

تَمِیْدَ بِكُمْ وَ بَثَّ فِیْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ؕ وَ

وَ	مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ	فِیْهَا	بَثَّ	وَ	بِكُمْ	تَمِیْدَ
اور	ہر (قسم کے) جانور	اس میں	پھیلائے	اور	تمہارے ساتھ	حرکت (نہ) کرتی رہے

زمین تمہیں لے کر ہلتی نہ رہے اور اس میں ہر قسم کے جانور پھیلائے اور

...کے آلاتِ لھوولعب کو بیچنا، خریدنا دونوں ممنوع ہیں۔ حضرت عبد اللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ہر وہ بات جو اللّٰہ کے راستے سے غافل کرکے ممنوعہ کام کی طرف لے جائے وہ لہو الحدیث ہے اور گانا بھی اسی قسم سے ہے۔ (تفسیر ثعلبی، لقمان، تحت الآیۃ: ۶، ۷ / ۳۱۰)

[1] آسمانوں کو ستونوں کے بغیر بنانے کا ایک معنی یہ ہے کہ کوئی ستون ہے ہی نہیں اور تمہاری نظر خود اس چیز کا مشاہدہ کر رہی ہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ آسمانوں کے ستون تو ہیں لیکن وہ ایسے نہیں جنہیں تم دیکھ سکو اس لئے وہ گویا ایسا ہے جیسے ستونوں کے بغیر ہی بنا ہوا ہے۔

اَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا فِیْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِیْمٍ ۝۱۰

اَنْزَلْنَا	مِنَ السَّمَآءِ	مَآءً	فَاَنْۢبَتْنَا	فِیْهَا	مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِیْمٍ ۝۱۰
ہم نے اتارا	آسمان سے	پانی	تو اگایا	اس (زمین) میں	ہر نفیس (قسم کا) جوڑا

ہم نے آسمان سے پانی اتارا تو زمین میں ہر نفیس قسم کا جوڑا اگایا ۝

هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِیْنَ

هٰذَا	خَلْقُ اللّٰهِ	فَاَرُوْنِیْ	مَاذَا	خَلَقَ	الَّذِیْنَ
یہ	اللہ کا بنایا ہوا (ہے)	تو (اے مشرکو) دکھاؤ مجھے	کیا	پیدا کیا	انہوں نے جو

یہ تو اللہ کا بنایا ہوا ہے تو (اے مشرکو!) تم مجھے کوئی ایسی چیز دکھاؤ جو اللہ کے سوا

مِنْ دُوْنِهٖ ؕ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝۱۱ ع وَ لَقَدْ

مِنْ دُوْنِهٖ	بَلِ	الظّٰلِمُوْنَ	فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝۱۱	وَ	لَقَدْ
اس کے سوا (تمہارے معبودوں)	بلکہ	ظالم	کھلی گمراہی میں (ہیں)	اور	ضرور بیشک

اوروں نے بنائی ہو بلکہ ظالم کھلی گمراہی میں ہیں ۝ اور بیشک

اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ؕ وَ مَنْ یَّشْكُرْ

اٰتَیْنَا	لُقْمٰنَ (۱)	الْحِكْمَةَ	اَنِ	اشْكُرْ	لِلّٰهِ	وَ	مَنْ	یَّشْكُرْ
ہم نے عطا کی	لقمان (کو)	حکمت	کہ	شکر ادا کر	اللہ کا	اور	جو	شکر کرتا ہے

ہم نے لقمان کو حکمت عطا فرمائی کہ اللہ کا شکر ادا کر اور جو شکر ادا کرے

فَاِنَّمَا یَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ

فَاِنَّمَا	یَشْكُرُ	لِنَفْسِهٖ (۲)	وَ	مَنْ	كَفَرَ	فَاِنَّ	اللّٰهَ
تو صرف	وہ شکر کرتا ہے	اپنی ذات کے لیے	اور	جس نے	ناشکری کی	تو بیشک	اللہ

تو وہ اپنی ذات کیلئے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرے تو بیشک اللہ

مشرکین سے ایک سوال

حضرت لقمان کو عطا ہونے والی حکمت اور شکر کی ترغیب

شکر کا فائدہ اور اللہ تعالیٰ کی شان بے نیازی

رکوع ۱۰

(۱) حضرت لقمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے نبی ہونے میں اختلاف ہے، اکثر علماء اسی طرف ہیں کہ آپ حکیم تھے نبی نہ تھے۔ حکمت کا عام معنی عقل اور فہم وفراست ہے اور قرآن کریم میں اس کے علاوہ معانی میں بھی استعمال ہوا ہے جیسے علم، حلم وبردباری، نبوت اور رائے کی درستی۔ علماء نے اس کی بہت سی تعریفات بھی کی ہیں، ایک تعریف یہ ہے کہ حکمت وہ چیز ہے جسے اللہ تعالیٰ عقل میں رکھ دیتا ہے جس سے عقل ایسے روشن ہو جاتی ہے جیسے نگاہ روشن ہوتی ہے اور وہ کیمیا جانے والی چیز کو پالیتی ہے۔ اس کے حصول کا ایک عمدہ طریقہ علم پر عمل کرنا ہے۔ (۲) یعنی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر کرنے کا فائدہ اور ناشکری کا وبال بندے کو ہی ہوگا اللہ تعالیٰ

حضرت لقمان کی بیٹے کو شرک سے بچنے کی نصیحت

غَنِیٌّ حَمِیۡدٌ ﴿۱۲﴾ وَ اِذۡ قَالَ لُقۡمٰنُ لِابۡنِہٖ وَ

غَنِیٌّ	حَمِیۡدٌ ﴿۱۲﴾	وَ	اِذۡ	قَالَ	لُقۡمٰنُ	لِابۡنِہٖ	وَ
بے پرواہ	حمد کے لائق (ہے)	اور	(یاد کرو) جب	کہا	لقمان (نے)	اپنے بیٹے سے	اور

بے پرواہ ہے، حمد کے لائق ہے ○ اور یاد کرو جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے

ھُوَ یَعِظُہٗ یٰبُنَیَّ لَا تُشۡرِکۡ بِاللّٰہِ ؕ اِنَّ الشِّرۡکَ

ھُوَ	یَعِظُہٗ	یٰبُنَیَّ	لَا تُشۡرِکۡ	بِاللّٰہِ	اِنَّ	الشِّرۡکَ
وہ	نصیحت کرتا تھا اسے	اے میرے بیٹے	تم شریک نہ ٹھہرانا	اللہ کا	بیشک	شرک

فرمایا: اے میرے بیٹے! کسی کو اللہ کا شریک نہ کرنا، بیشک شرک

اللہ تعالیٰ اور والدین کا شکر ادا کرنے کی تاکید

لَظُلۡمٌ عَظِیۡمٌ ﴿۱۳﴾ وَ وَصَّیۡنَا الۡاِنۡسَانَ بِوَالِدَیۡہِ ۚ

لَظُلۡمٌ عَظِیۡمٌ ﴿۱۳﴾	وَ	وَصَّیۡنَا	الۡاِنۡسَانَ	بِوَالِدَیۡہِ
یقیناً بڑا ظلم (ہے)	اور	ہم نے تاکید فرمائی	آدمی (کو)	اس کے ماں باپ کے بارے میں

یقیناً بڑا ظلم ہے ○ اور ہم نے آدمی کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید فرمائی۔

حَمَلَتۡہُ اُمُّہٗ وَہۡنًا عَلٰی وَہۡنٍ وَّ

حَمَلَتۡہُ	اُمُّہٗ	وَہۡنًا عَلٰی وَہۡنٍ (۱)	وَّ
پیٹ میں اٹھائے رکھا اسے	اس کی ماں (نے)	کمزوری پر کمزوری (برداشت کرتے ہوئے)	اور

اس کی ماں نے کمزوری پر کمزوری برداشت کرتے ہوئے اسے پیٹ میں اٹھائے رکھا اور

فِصٰلُہٗ فِیۡ عَامَیۡنِ اَنِ اشۡکُرۡ لِیۡ وَ لِوَالِدَیۡکَ ؕ

فِصٰلُہٗ	فِیۡ عَامَیۡنِ	اَنِ	اشۡکُرۡ	لِیۡ	وَ	لِوَالِدَیۡکَ (۲)
اس کا دودھ چھڑانا	دو سال میں (ہے)	کہ	شکر ادا کرو	میرا	اور	اپنے ماں باپ کا

اس کا دودھ چھڑانے کی مدت دو سال میں ہے کہ میرا اور اپنے والدین کا شکر ادا کرو۔

ان کے شکر اور ناشکری سے بے پرواہ ہے۔ (۱) ماں اپنی اولاد کیلئے تین ایسی مشقتیں برداشت کرتی ہے جو یقیناً باپ نہیں کرتا، کمزوری پر کمزوری برداشت کرتے ہوئے بچے کو دورانِ حمل پیٹ میں اٹھائے رکھنا، بچہ جننا اور پھر دودھ پلانا۔ اسی لئے ماں کو باپ پر تین درجے فضیلت حاصل ہے، حدیثِ پاک میں ہے: ایک شخص نے عرض کی: میری اچھی خدمت کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ ارشاد فرمایا ”تمہاری ماں۔ عرض کی: پھر کون ہے؟ ارشاد فرمایا: تمہاری ماں۔ عرض کی: پھر کون ہے؟ ارشاد فرمایا ”تمہاری ماں۔ عرض کی: پھر کون ہے؟ ارشاد فرمایا ”تمہارا باپ۔ (صحیح بخاری، ۴/۹۳، الحدیث: ۵۹۷۱) (۲) اس سے معلوم ہوا کہ والدین کا مقام

النصف

اِلَیَّ الْمَصِیْرُ ﴿۱۴﴾ وَ اِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰۤى اَنْ

اِلَیَّ	الْمَصِیْرُ ﴿۱۴﴾	وَ	اِنْ	جَاهَدٰكَ	عَلٰۤى اَنْ
میری ہی طرف	لوٹنا (ہے)	اور	اگر	وہ دونوں کوشش کریں تجھ پر	(اس بات) پر کہ

میری ہی طرف لوٹنا ہے ○ اور اگر وہ دونوں تجھ پر کوشش کریں کہ

تُشْرِكَ بِیْ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌۙ

تُشْرِكَ	بِیْ	مَا	لَیْسَ	لَكَ	بِهٖ	عِلْمٌ ۙ[1]
تو شریک ٹھہرائے	میرے ساتھ	(اسے) جو	نہیں ہے	تجھے	اس کا	کوئی علم

تو کسی ایسی چیز کو میرا شریک ٹھہرائے جس کا تجھے علم نہیں

فَلَا تُطِعْهُمَا وَ صَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا٘ وَّ اتَّبِعْ

فَلَا تُطِعْهُمَا[2]	وَ	صَاحِبْهُمَا	فِی الدُّنْیَا	مَعْرُوْفًا	وَّ	اتَّبِعْ
تو تم بات نہ ماننا ان کی	اور	ساتھ دے ان کا	دنیا میں	اچھی طرح	اور	پیروی کر

تو ان کا کہنا نہ مان اور دنیا میں اچھی طرح ان کا ساتھ دے اور میری طرف

سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ ۚ ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ

سَبِیْلَ	مَنْ	اَنَابَ	اِلَیَّ	ثُمَّ	اِلَیَّ	مَرْجِعُكُمْ
(اس کے) راستے (کی)	جس نے	رجوع کیا	میری طرف	پھر	میری طرف	تمہارا لوٹنا (ہے)

رجوع کرنے والے آدمی کے راستے پر چل پھر میری ہی طرف تمہیں پھر کر آنا ہے

فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾ یٰبُنَیَّ اِنَّهَا

فَاُنَبِّئُكُمْ	بِمَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾	یٰبُنَیَّ	اِنَّهَا
تو میں بتادوں گا تمہیں	جو	تم عمل کرتے تھے	اے میرے بیٹے	بیشک وہ (برائی)

تو میں تمہیں بتادوں گا جو تم کرتے تھے ○ اے میرے بیٹے!

انتہائی بلند ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ساتھ بندے کے والدین کا ذکر فرمایا اور ایک ساتھ دونوں کا شکر ادا کرنے کا حکم دیا، اب اگر کوئی بدقسمت اپنے والدین کی خدمت نہ کرے اور انہیں تکلیفیں دے تو یہ اس کی بدنصیبی اور محرومی ہے۔ [1] اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا شریک محال ہے، ہو ہی نہیں سکتا، لہٰذا جو کوئی بھی کسی چیز کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانے کا کہے گا تو وہ بے علمی ہی سے کہے گا۔ [2] والدین کی خدمت اگرچہ عظیم چیز ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے کے معاملے میں ان کی بات نہیں مانی جائے گی بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کیا جائے گا اور اسی کی اطاعت کی جائے گی، لہٰذا اگر وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک

اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِیْ صَخْرَةٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ

فِی السَّمٰوٰتِ	اَوْ	فِیْ صَخْرَةٍ	فَتَكُنْ	مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ	تَكُ	اِنْ
آسمانوں میں	یا	پتھر کی چٹان میں	پھر وہ ہو	رائی کے دانے کے برابر	ہو	اگر

برائی اگر رائی کے دانے کے برابر ہو پھر وہ پتھر کی چٹان میں ہو یا آسمانوں میں

اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِهَا اللّٰهُؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ ﴿۱۶﴾

خَبِیْرٌ ﴿۱۶﴾	لَطِیْفٌ	اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهُ	یَاْتِ بِهَا (1)	فِی الْاَرْضِ	اَوْ
خبردار (ہے)	ہر باریکی کا جاننے والا	اللہ	بیشک	اللہ	لے آئے گا اسے	زمین میں	یا

یا زمین میں، اللہ اسے لے آئے گا بیشک اللہ ہر باریکی کا جاننے والا خبردار ہے ○

نماز، نیکی اور صبر سے متعلق نصیحت

یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَ اْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ انْهَ

وَانْهَ	بِالْمَعْرُوْفِ	وَاْمُرْ	الصَّلٰوةَ	اَقِمِ	یٰبُنَیَّ
اور منع کر	اچھی بات کا	اور حکم دے	نماز	قائم رکھ	اے میرے بیٹے

اے میرے بیٹے! نماز قائم رکھ اور اچھی بات کا حکم دے اور بری بات سے

عَنِ الْمُنْكَرِ وَ اصْبِرْ عَلٰى مَاۤ اَصَابَكَؕ اِنَّ ذٰلِكَ

ذٰلِكَ	اِنَّ	اَصَابَكَ	مَآ	عَلٰى	اصْبِرْ	وَ	عَنِ الْمُنْكَرِ
یہ	بیشک	مصیبت آئے تجھے	جو	(اس) پر	صبر کر	اور	بری بات سے

منع کر اور تجھے جو مصیبت آئے اس پر صبر کر، بیشک یہ

دوسروں کو حقیر جاننے اور اکڑ کر چلنے سے متعلق نصیحت

مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۷﴾ۚ وَ لَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَ

وَ	لِلنَّاسِ	خَدَّكَ	لَا تُصَعِّرْ (2)	وَ	مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۷﴾
اور	لوگوں سے (بات کرتے وقت)	اپنا رخسار	ٹیڑھا نہ کر	اور	ہمت والے کاموں میں سے (ہے)

ہمت والے کاموں میں سے ہے ○ اور لوگوں سے بات کرتے وقت اپنا رخسار ٹیڑھا نہ کر اور

اور تفر کرنے کا حکم دیں تو ان کا یہ حکم نہیں مانا جائے گا، اسی طرح اگر وہ کسی فرض و واجب مثلاً نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ کو چھوڑنے کا کہیں یا داڑھی منڈانے یا کسی گناہ کا کہیں تو ان کا حکم ماننے کی اجازت نہیں۔ (1) اس آیت میں ہم سب کیلئے عبرت ہے کہ ہمارا معمولی سے معمولی عمل بھی بروزِ قیامت بارگاہِ الٰہی میں پیش کیا جائے گا اور ہمیں اس کا حساب دینا ہوگا۔ (2) امیر و غریب کسی شخص کو حقیر نہیں جاننا چاہئے بلکہ ہر ایک کے ساتھ محبت سے پیش آنا اور اچھے انداز میں بات چیت کرنا چاہئے۔ غریبوں کو حقیر جان کر ان سے منہ موڑنا اور حقارت آمیز انداز میں گفتگو کرنا، اسی طرح امیروں کو نگاہِ حقارت سے دیکھنا سب تکبر

لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ

لَا یُحِبُّ	اللّٰهَ	اِنَّ	مَرَحًا (1)	فِی الْاَرْضِ	لَا تَمْشِ
پسند نہیں کرتا	اللہ	بیشک	اکڑتے ہوئے	زمین میں	نہ چل

زمین میں اکڑتے ہوئے نہ چل، بیشک اللہ کو ہر اکڑنے والا،

كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۚ ﴿۱۸﴾ وَ اقْصِدْ فِیْ مَشْیِكَ وَ اغْضُضْ

اغْضُضْ	وَ	فِیْ مَشْیِكَ	اقْصِدْ	وَ	كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ﴿۱۸﴾ (2)
پست رکھ	اور	اپنی چال میں	درمیانی صورت اختیار کر	اور	ہر اکڑنے والے تکبر کرنے والے (کو)

تکبر کرنے والا ناپسند ہے ○ اور اپنے چلنے میں درمیانی چال سے چل اور اپنی آواز

مِنْ صَوْتِكَ ؕ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ ﴿۱۹﴾ ۧ اَلَمْ تَرَوْا

اَلَمْ تَرَوْا	لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ ﴿۱۹﴾ (3)	اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ	اِنَّ	مِنْ صَوْتِكَ
کیا تم نے نہ دیکھا	ضرور گدھے کی آواز (ہے)	آوازوں میں سب سے بری	بیشک	اپنی آواز

کچھ پست رکھ، بیشک سب سے بری آواز گدھے کی آواز ہے ○ کیا تم نے نہ دیکھا

اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا

مَا	وَ	فِی السَّمٰوٰتِ	مَّا	لَكُمْ	سَخَّرَ	اللّٰهَ	اَنَّ
جو	اور	آسمانوں میں	(ان چیزوں کو) جو	تمہارے لیے	کام میں لگا رکھا ہے	اللہ (نے)	کہ

کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہیں سب کو

فِی الْاَرْضِ وَ اَسْبَغَ عَلَیْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّ بَاطِنَةً ؕ وَ

وَ	بَاطِنَةً	وَّ	ظَاهِرَةً	نِعَمَهٗ	عَلَیْكُمْ	اَسْبَغَ	وَ	فِی الْاَرْضِ
اور	باطنی	اور	ظاہری	اپنی نعمتیں	تم پر	اس نے پوری کردیں	اور	زمین میں (ہیں)

اللہ نے تمہارے لیے کام میں لگا رکھا ہے اور اس نے تم پر اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں پوری کردیں اور

درمیانی چال چلنے اور آواز پست رکھنے کی نصیحت

قدرت اور وحدانیت الٰہی پر دلالت کرنے والی نعمتیں

ع ۲ / ۸ / ۱۱

(1) ... اکڑ کر چلنا انتہائی مذموم ہے۔ حدیث پاک میں ہے "جو آدمی اپنے آپ کو بڑا سمجھتا اور اکڑ کر چلتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ سے اس طرح ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا۔ (مسند امام احمد، ۲/۴۷۰، الحدیث: ۱۰۰۲) (2) اندرونی عظمت پر اکڑنا فخر ہے جیسے علم، حسن، نسب وغیرہ اور بیرونی عظمت پر اکڑنا اختیال ہے جیسے مال، جائیداد، لشکر، نوکر چاکر وغیرہ۔ (3) ضرورت سے زیادہ آواز بلند کرکے اور چلا چلا کر گفتگو کرنا ایک ناپسندیدہ فعل ہے اور اس کی مذمت کے لئے اسے گدھے کی آواز سے تشبیہ دی ہے۔

بے علم بحث کرنے والوں کی اندھی تقلید

مِنَ النَّاسِ مَنْ یُّجَادِلُ فِی اللّٰہِ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّ

مِنَ النَّاسِ	مَنْ	یُّجَادِلُ	فِی اللّٰہِ [1]	بِغَیْرِ عِلْمٍ	وَّ
لوگوں میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	جھگڑتا ہے	اللہ کے بارے میں	علم کے بغیر	اور

کچھ لوگ اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں حالانکہ (انہیں) نہ علم ہے اور نہ

لَا ھُدًی وَّ لَا كِتٰبٍ مُّنِیْرٍ ﴿۲۰﴾ وَ اِذَا قِیْلَ

لَا	ھُدًی	وَّ	لَا	كِتٰبٍ مُّنِیْرٍ ﴿۲۰﴾	وَ	اِذَا	قِیْلَ
(اس کے پاس) نہ	ہدایت، عقل (ہے)	اور	نہ	کوئی روشن کتاب	اور	جب	کہا جائے

عقل اور نہ کوئی روشن کتاب ○ اور جب ان سے کہا جائے

لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰہُ قَالُوْا بَلْ

لَهُمُ	اتَّبِعُوْا	مَاۤ	اَنْزَلَ	اللّٰہُ	قَالُوْا	بَلْ
ان سے	تم پیروی کرو	(اس کی) جو	نازل کیا	اللہ (نے)	(تو) وہ کہتے ہیں	بلکہ

کہ اس کی پیروی کرو جو اللہ نے نازل فرمایا ہے تو کہتے ہیں: بلکہ

نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَ لَوْ كَانَ الشَّیْطٰنُ یَدْعُوْهُمْ

نَتَّبِعُ	مَا وَجَدْنَا عَلَیْهِ	اٰبَآءَنَا	اَوَ لَوْ	كَانَ الشَّیْطٰنُ یَدْعُوْهُمْ
ہم پیروی کریں گے	(اس کی) جس پر ہم نے پایا	اپنے باپ دادا (کو)	کیا اگرچہ	شیطان بلا رہا ہو انہیں

ہم تو اس کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا۔ کیا اگرچہ شیطان ان کو

مخلص اور نیک مومن کو بشارت

اِلٰی عَذَابِ السَّعِیْرِ ﴿۲۱﴾ وَ مَنْ یُّسْلِمْ وَجْهَهٗۤ اِلَی اللّٰہِ وَ

اِلٰی عَذَابِ السَّعِیْرِ ﴿۲۱﴾	وَ	مَنْ	یُّسْلِمْ	وَجْهَهٗۤ	اِلَی اللّٰہِ	وَ
عذاب دوزخ کی طرف	اور	جو	جھکا دے	اپنا منہ	اللہ کی طرف	اور

عذابِ دوزخ کی طرف بلا رہا ہو ○ تو جو اپنا منہ اللہ کی طرف جھکا دے اور

[1] یہ آیت ان کفار کی مذمت میں نازل ہوئی جو بے علم اور جاہل ہونے کے باوجود حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ذات و صفاتِ الٰہی کے متعلق جھگڑے کیا کرتے تھے۔ فی زمانہ میڈیا پر لوگوں نے سیاست و ریاست کے ہر مسئلے پر کلام کرنے کو اپنا حق سمجھنے کی طرح دین، اسلام، قرآن، ایمان، آخرت اور خدا کے بارے میں بھی بغیر علم و مطالعہ و سمجھ کے کلام کرلینے کو آسان سمجھ لیا ہے۔ یہ بہت خطرناک روش ہے۔ سیاست وغیرہ میں لوگ مختلف نکتہ ہائے نظر رکھ سکتے ہیں لیکن عقائد اور دین کا معاملہ ایسا نہیں ہے، وہاں متعین طور پر وہی عقیدہ رکھنا فرض ہے جو قرآن و حدیث میں آیا ہے اور جسے امتِ مسلمہ کی

هُوَ مُحۡسِنٌ فَقَدِ اسۡتَمۡسَكَ بِالۡعُرۡوَةِ الۡوُثۡقٰى ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ

اِلَى اللّٰهِ	وَ	بِالۡعُرۡوَةِ الۡوُثۡقٰى	اسۡتَمۡسَكَ	فَقَدِ	مُحۡسِنٌ (1)	هُوَ
اللہ ہی کی طرف (ہے)	اور	مضبوط سہارے کو	اس نے تھام لیا	تو بیشک	نیکی کرنے والا (ہو)	وہ

وہ نیک ہو تو بیشک اس نے مضبوط سہارا تھام لیا اور سب کاموں کا انجام

عَاقِبَةُ الۡاُمُوۡرِ ﴿۲۲﴾ وَ مَنۡ كَفَرَ فَلَا يَحۡزُنۡكَ كُفۡرُهٗ ؕ

كُفۡرُهٗ	فَلَا يَحۡزُنۡكَ	كَفَرَ	مَنۡ	وَ	عَاقِبَةُ الۡاُمُوۡرِ ﴿۲۲﴾
اس کا کفر	تو غمگین نہ کرے تجھے	کفر کیا	جس نے	اور	تمام کاموں کا انجام

اللہ ہی کی طرف ہے ○ اور جو کفر کرے تو اس کا کفر آپ کو غمگین نہ کرے۔

اِلَيۡنَا مَرۡجِعُهُمۡ فَنُنَبِّئُهُمۡ بِمَا عَمِلُوۡا ؕ

عَمِلُوۡا	بِمَا	فَنُنَبِّئُهُمۡ	مَرۡجِعُهُمۡ	اِلَيۡنَا
انہوں نے عمل کیے	جو	تو ہم بتادیں گے انہیں	انہیں پھرنا (ہے)	ہماری ہی طرف

انہیں ہماری ہی طرف پھرنا ہے تو ہم انہیں بتادیں گے جو انہوں نے کیا ہوگا

اِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌ ۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ﴿۲۳﴾ نُمَتِّعُهُمۡ قَلِيۡلًا

قَلِيۡلًا	نُمَتِّعُهُمۡ	بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ﴿۲۳﴾	عَلِيۡمٌ	اللّٰهَ	اِنَّ
کچھ	ہم فائدہ اٹھانے دیں گے انہیں	سینوں کی (بات) کو	جاننے والا (ہے)	اللہ	بیشک

بیشک اللہ دلوں کی بات جانتا ہے ○ ہم انہیں کچھ فائدہ اٹھانے دیں گے

ثُمَّ نَضۡطَرُّهُمۡ اِلٰى عَذَابٍ غَلِيۡظٍ ﴿۲۴﴾ وَ لَئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ

سَاَلۡتَهُمۡ	لَئِنۡ	وَ	اِلٰى عَذَابٍ غَلِيۡظٍ ﴿۲۴﴾	نَضۡطَرُّهُمۡ	ثُمَّ
تم پوچھو ان سے	البتہ اگر	اور	سخت عذاب کی طرف	مجبور کریں گے انہیں	پھر

پھر انہیں سخت عذاب کی طرف مجبور کریں گے ○ اور اگر تم ان سے پوچھو

کفار سے متعلق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی

خالقِ کائنات سے متعلق مشرکین کا اقرار

(بچھلے صفحے کا بقیہ) اکثریت نے اپنایا ہے۔

1 آخرت میں اچھی جزا پانے کے لئے صحیح ایمان اور نیک اعمال دونوں ضروری ہیں، لہٰذا جو ایمان والا نہیں اس کا کوئی بھی عمل صالح نہیں اور جو صحیح ایمان لانے کے بعد نیک عمل نہیں کررہا وہ خود کو خطرے پر پیش کررہا ہے کیونکہ برے اعمال اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا سبب ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی عظمت و شان

مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُؕ قُلِ

قُلِ	اللّٰهُ	لَیَقُوْلُنَّ	الْاَرْضَ	وَ	السَّمٰوٰتِ	خَلَقَ	مَنْ
تم کہو	اللہ (نے)	(تو) ضرور وہ کہیں گے	زمین (کو)	اور	آسمانوں	بنایا	کس نے

کہ آسمان اور زمین کس نے بنائے؟ تو ضرور کہیں گے: "اللہ نے" تم فرماؤ:

الْحَمْدُ لِلّٰهِؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾ لِلّٰهِ مَا

مَا	لِلّٰهِ	لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾	اَكْثَرُهُمْ	بَلْ	لِلّٰهِ	الْحَمْدُ
جو کچھ	اللہ ہی کا (ہے)	نہیں جانتے	ان میں اکثر	بلکہ	اللہ کیلئے (ہیں)	تمام تعریفیں

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں بلکہ ان میں اکثر جانتے نہیں ○ اللہ ہی کا ہے جو کچھ

ایک مثال کے ذریعے عظمتِ الٰہی کی وضاحت

فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ﴿۲۶﴾ وَ لَوْ

لَوْ	وَ	الْحَمِیْدُ ﴿۲۶﴾	الْغَنِیُّ	هُوَ	اللّٰهَ	اِنَّ	فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ
اگر	اور	تعریف کے لائق (ہے)	بے پرواہ	وہی	اللہ	بیشک	آسمانوں اور زمین میں (ہے)

آسمانوں اور زمین میں ہے بیشک اللہ ہی بے نیاز، تعریف کے لائق ہے ○ اور

اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّ الْبَحْرُ

الْبَحْرُ	وَّ	اَقْلَامٌ[1]	مِنْ شَجَرَةٍ	فِی الْاَرْضِ	مَا	اَنَّ
سمندر (ان کی سیاہی)	اور	(وہ بن جاتے) قلمیں	درخت	زمین میں (ہیں)	جتنے	یہ کہ

زمین میں جتنے درخت ہیں اگر وہ سب قلمیں بن جاتے اور سمندر (ان کی سیاہی، پھر)

یَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِؕ

كَلِمٰتُ اللّٰهِ	مَّا نَفِدَتْ	سَبْعَةُ اَبْحُرٍ	مِنْۢ بَعْدِهٖ	یَمُدُّهٗ
اللہ کی باتیں	(تو بھی) ختم نہ ہوتیں	سات سمندر	اس کے بعد	(پھر) مزید بڑھادیتے اس (پہلی سیاہی) کو

اس کے بعد اس (پہلی سیاہی) کو سات سمندر مزید بڑھادیتے تو بھی اللہ کی باتیں ختم نہ ہوتیں

[1] اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایک مثال کے ذریعے اپنی عظمت بیان فرمائی ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر ساری زمین میں موجود تمام درختوں کو قلمیں بنادیا جائے جو کھربوں سے بھی کھربوں گنا زیادہ ہوں گی اور لکھنے کے لئے سمندر بلکہ سات سمندروں کو سیاہی بنالیا جائے اور ان قلموں اور سیاہی کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی عظمت مثلاً علم، قدرت، صفات کو لکھا جانے تو سارے قلم اور سمندر ختم ہو جائیں لیکن عظمتِ الٰہی کے کلمات ختم نہ ہوں کیونکہ سمندر سات ہوں یا کروڑوں، جتنے بھی ہوں بہر حال وہ محدود ہیں اور ان کی کوئی نہ کوئی انتہاء ہے جبکہ عظمتِ الٰہی کی کوئی انتہاء نہیں، تو متناہی چیز غیر متناہی کا احاطہ کر ہی نہیں سکتی۔

بروزِ قیامت دوبارہ زندہ کرنے پر قدرتِ الٰہی کا بیان

اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿۲۷﴾ مَا خَلْقُكُمْ وَ لَا

اِنَّ	اللّٰهَ	عَزِیْزٌ	حَكِیْمٌ ﴿۲۷﴾	مَا	خَلْقُكُمْ	وَ	لَا
بیشک	اللہ	عزت والا	حکمت والا (ہے)	نہیں	تمہیں پیدا کرنا	اور	نہیں

بیشک اللہ عزت والا، حکمت والا ہے ○ تم سب کا پیدا کرنا اور

بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ ﴿۲۸﴾

بَعْثُكُمْ	اِلَّا	كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ (۱)	اِنَّ	اللّٰهَ	سَمِیْعٌ	بَصِیْرٌ ﴿۲۸﴾
تمہیں (قیامت میں) اٹھانا	مگر	ایک جان جیسا	بیشک	اللہ	سننے والا	جاننے والا (ہے)

قیامت میں اٹھانا ایسا ہی ہے جیسا ایک جان کا، بیشک اللہ سننے والا، دیکھنے والا ہے ○

وحدانیتِ باری تعالیٰ کے آفاقی دلائل کی طرف اشارہ

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَ

اَلَمْ تَرَ	اَنَّ	اللّٰهَ	یُوْلِجُ	الَّیْلَ	فِی النَّهَارِ	وَ
کیا تم نے نہ دیکھا	کہ	اللہ	داخل کر دیتا ہے	رات (کو)	دن میں	اور

اے سننے والے! کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ رات کو دن میں داخل کر دیتا ہے اور

یُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ٘

یُوْلِجُ	النَّهَارَ	فِی الَّیْلِ	وَ	سَخَّرَ	الشَّمْسَ	وَ	الْقَمَرَ
داخل کر دیتا ہے	دن (کو)	رات میں	اور	اس نے کام میں لگا دیا	سورج	اور	چاند (کو)

دن کو رات میں داخل کر دیتا ہے اور اس نے سورج اور چاند کو کام میں لگا دیا،

كُلٌّ یَّجْرِیْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّ اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

كُلٌّ	یَّجْرِیْ	اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى (۲)	وَّ	اَنَّ	اللّٰهَ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ
ہر ایک	چلتا ہے	ایک مقررہ مدت تک	اور	یہ کہ	اللہ	(اس) سے جو	تم عمل کرتے ہو

ہر ایک ایک مقررہ مدت تک چلتا ہے اور یہ کہ اللہ تمہارے کاموں سے

(1) اس آیت میں کفارِ مکہ سے فرمایا گیا کہ تم سب کو پیدا کرنا اور بروزِ قیامت دوبارہ زندہ کر کے اٹھانا اللہ تعالیٰ کیلئے ایک جان کو پیدا کرنے کے برابر ہے۔

(2) مقررہ مدت سے مراد قیامت کا دن ہے یا یہ مراد ہے کہ سورج اور چاند اپنے اپنے معین اوقات تک چلتے ہیں جیسے سورج سال کے آخر تک اور چاند مہینے کے آخر تک چلتا ہے۔

نظامِ کائنات کا تسلسل توحید کی دلیل ہے

خَبِیْرٌ ﴿۲۹﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَ اَنَّ مَا

خَبِیْرٌ ﴿۲۹﴾	ذٰلِكَ	بِاَنَّ	اللّٰهَ	هُوَ	الْحَقُّ	وَ	اَنَّ	مَا
خبردار (ہے)	یہ	(اس) لئے ہے کہ	اللہ	وہی	حق (ہے)	اور	یہ کہ	جن کی

خبردار ہے ○ یہ اس لیے ہے کہ اللہ ہی حق ہے اور اس کے سوا جن کو

یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِیُّ

یَدْعُوْنَ	مِنْ دُوْنِهٖ	الْبَاطِلُ (۱)	وَ	اَنَّ	اللّٰهَ	هُوَ	الْعَلِیُّ
وہ عبادت کرتے ہیں	اس کے سوا	(وہ سب) باطل (ہیں)	اور	یہ کہ	اللہ	وہی	بلندی والا

لوگ پوجتے ہیں وہ سب باطل ہیں اور یہ کہ اللہ ہی بلندی والا،

وحدانیتِ باری تعالیٰ کی ایک اور دلیل

الْكَبِیْرُ ﴿۳۰﴾ ع اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ

الْكَبِیْرُ ﴿۳۰﴾	اَلَمْ تَرَ	اَنَّ	الْفُلْكَ	تَجْرِیْ	فِی الْبَحْرِ	بِنِعْمَتِ اللّٰهِ
بڑائی والا (ہے)	کیا تم نے نہ دیکھا	کہ	کشتی	چلتی ہے	دریا میں	اللہ کے فضل سے

بڑائی والا ہے ○ کیا تو نے نہ دیکھا کہ دریا میں کشتی اللہ کے فضل سے چلتی ہے

لِیُرِیَكُمْ مِّنْ اٰیٰتِهٖ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ

لِیُرِیَكُمْ	مِّنْ اٰیٰتِهٖ	اِنَّ	فِیْ ذٰلِكَ	لَاٰیٰتٍ
تاکہ وہ دکھائے تمہیں	اپنی کچھ نشانیاں	بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)

تاکہ وہ تمہیں اپنی کچھ نشانیاں دکھائے بیشک اس میں ہر بڑے صبر کرنے والے،

سمندری طوفان میں مبتلا ہونے اور نجات پانے پر کفار کا حال

لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۱﴾ وَ اِذَا غَشِیَهُمْ مَّوْجٌ

لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۱﴾	وَ	اِذَا	غَشِیَهُمْ	مَّوْجٌ
ہر بڑے صبر کرنے والے بڑے شکر گزار کیلئے	اور	جب	چھا جاتی ہے انہیں	کوئی موج

بڑے شکر گزار کیلئے نشانیاں ہیں ○ اور جب پہاڑوں جیسی کوئی موج ان پر

(۱) اللہ تعالیٰ نے لفظ "مَا" ذکر فرمایا ہے اور یہ عربی زبان میں بے عقل چیزوں کے لئے آتا ہے تو آیت کا مطلب یہ ہوا کہ جن پتھروں اور درختوں وغیرہ بے جان چیزوں کو لوگ پوجتے ہیں وہ باطل ہیں لہٰذا بعض کفار اگرچہ انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو پوجتے ہیں تو ان کی پوجا باطل ہے مگر ان بزرگوں کو باطل نہیں کہا جا سکتا، وہ بالکل حق ہیں۔

كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۚ

كَالظُّلَلِ	دَعَوُا	اللّٰهَ (۱)	مُخْلِصِیْنَ	لَهُ	الدِّیْنَ
پہاڑوں جیسی	(تو) وہ پکارتے ہیں	اللہ (کو)	خالص کرتے ہوئے	اس کے لیے	دین

آپڑتی ہے تو اللہ ہی پر اعتقاد رکھتے ہوئے اسے پکارتے ہیں

فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ؕ

فَلَمَّا	نَجّٰىهُمْ	اِلَى الْبَرِّ	فَمِنْهُمْ	مُّقْتَصِدٌ
پھر جب	(اللہ) بچالاتا ہے انہیں	خشکی کی طرف	تو ان میں کوئی	اعتدال پر رہنے والا (ہوتا ہے)

پھر جب (اللہ) انہیں خشکی کی طرف بچالاتا ہے تو ان میں کوئی (ہی) اعتدال پر رہتا ہے

وَمَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۲﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ

وَ	مَا یَجْحَدُ	بِاٰیٰتِنَاۤ	اِلَّا	كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۲﴾	یٰۤاَیُّهَا	النَّاسُ
اور	انکار نہیں کرے گا	ہماری آیتوں کا	مگر	ہر بڑا بے وفا، ناشکرا	اے	لوگو

اور ہماری آیتوں کا انکار صرف ہر بڑا بے وفا، ناشکرا ہی کرے گا ○ اے لوگو!

اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا یَوْمًا لَّا یَجْزِیْ وَالِدٌ

اتَّقُوْا	رَبَّكُمْ	وَ	اخْشَوْا	یَوْمًا	لَّا یَجْزِیْ	وَالِدٌ
ڈرو	اپنے رب (سے)	اور	خوف کرو	(اس) دن (کا جس میں)	کام نہ آئے گا	کوئی والد

اپنے رب سے ڈرو اور اس دن کا خوف کرو جس میں کوئی باپ اپنی اولاد کے

عَنْ وَّلَدِهٖ ۫ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ

عَنْ وَّلَدِهٖ (۲)	وَ	لَا	مَوْلُوْدٌ	هُوَ	جَازٍ	عَنْ وَّالِدِهٖ
اپنی اولاد (کے)	اور	نہ	کوئی بچہ	وہ	کچھ نفع دینے والا (ہوگا)	اپنے والد (کو)

کام نہ آئے گا اور نہ کوئی بچہ اپنے باپ کو کچھ نفع دینے والا

اللہ تعالٰی اور قیامت سے ڈرنے کا حکم

(۱) ... صرف مصیبت میں اللہ تعالٰی کو یاد کرنا اور آرام میں بھول جانا کافروں کا عمل ہے۔ اس سے ہر مسلمان کو بچنا اور ہر حال میں اللہ تعالٰی کو یاد کرتے رہنا چاہئے۔

(۲) ... قیامت کے دن عقیدے کی درستی کے بغیر نہ باپ اپنی اولاد کو، نہ اولاد اپنے باپ کو بلکہ کوئی بھی کسی کو نفع نہ دے سکے گا، ہاں عقیدہ درست ہو تو نیک دوست، نیک والدین، نیک اولاد سب کی طرف سے فائدہ متوقع ہے۔

شَیْــٴًـاؕ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاٙ وَ

شَیْــٴًـا	اِنَّ	وَعْدَ اللّٰهِ	حَقٌّ	فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ	الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا	وَ
کچھ	بیشک	اللہ کا وعدہ	سچا (ہے)	تو ہرگز دھوکا نہ دے تمہیں	دنیا کی زندگی	اور

ہوگا۔ بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو دنیا کی زندگی ہرگز تمہیں دھوکا نہ دے اور

لَا یَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۳۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ

لَا یَغُرَّنَّكُمْ	بِاللّٰهِ	الْغَرُوْرُ ﴿۳۳﴾	اِنَّ	اللّٰهَ	عِنْدَهٗ (۱)
ہرگز دھوکے میں نہ ڈالے تمہیں	اللہ (کے علم) پر	بڑا دھوکا دینے والا	بیشک	اللہ	اسی کے پاس (ہے)

ہرگز بڑا دھوکا دینے والا تمہیں اللہ کے علم پر دھوکے میں نہ ڈالے ○ بیشک قیامت کا علم

عِلْمُ السَّاعَةِۚ وَ یُنَزِّلُ الْغَیْثَۚ وَ یَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِؕ

عِلْمُ السَّاعَةِ	وَ	یُنَزِّلُ	الْغَیْثَ	وَ	یَعْلَمُ	مَا	فِی الْاَرْحَامِ
قیامت کا علم	اور	وہ اتارتا ہے	بارش	اور	جانتا ہے	جو کچھ	ماؤں کے پیٹوں میں (ہے)

اللہ ہی کے پاس ہے اور وہ بارش اتارتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے

وَ مَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّا ذَا تَكْسِبُ غَدًاؕ وَ مَا تَدْرِیْ

وَ	مَا تَدْرِیْ	نَفْسٌ	مَّا ذَا	تَكْسِبُ	غَدًا	وَ	مَا تَدْرِیْ
اور	نہیں جانتی	کوئی جان	کیا	وہ کمائے گی	کل	اور	نہیں جانتی

اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کمائے گا اور کوئی شخص

نَفْسٌۢ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ﴿۳۴﴾ ع

نَفْسٌ	بِاَیِّ اَرْضٍ	تَمُوْتُ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَلِیْمٌ	خَبِیْرٌ ﴿۳۴﴾
کوئی جان	کس زمین میں	وہ مرے گی	بیشک	اللہ	علم والا	خبردار (ہے)

نہیں جانتا کہ وہ کس زمین میں مرے گا۔ بیشک اللہ علم والا، خبردار ہے ○

(۱) قیامت کا علم، بارش کا وقت، حمل میں کیا ہے، بندہ کل کیا کرے گا اور وہ کہاں مرے گا، ان پانچوں امور کے بارے میں ذاتی طور پر اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے، ہاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بطورِ معجزہ اور اولیاءِ عظام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم کو بطورِ کرامت ان امور کی خبریں عطا ہوتی ہیں اور یہ قرآن وحدیث سے ثابت ہے، لہٰذا اس آیت کے "معنی قطعاً یہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بتائے بغیر کوئی نہیں جانتا اور اس کے یہ معنی مراد لینا کہ اللہ تعالیٰ کے بتانے سے بھی کوئی نہیں جانتا، محض غلط اور بیسیوں احادیث و آیات و واقعاتِ بزرگانِ دین کے خلاف ہے۔

پارہ ۲۱ اُمورِ غیبیہ کا بیان

آیات:30 | رکوع:03

سُوْرَةُ السَّجْدَةِ مَكِّيَّة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

الٓمّٓ ۝۱ تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ لَا رَیْبَ فِیْهِ

الٓمّٓ ۝۱	تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ	لَا	رَیْبَ	فِیْهِ
الٓمّٓ	کتاب کا اتارنا	نہیں	کوئی شک	اس میں

الٓمّٓ ۝ کتاب کا اتارنا بیشک

مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝۲ اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ

مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝۲	اَمْ	یَقُوْلُوْنَ	افْتَرٰىهُ [1]
تمام جہانوں کے رب کی طرف سے	کیا	وہ کہتے ہیں	اس (نبی) نے خود بنایا ہے اس (قرآن) کو

پروردگارِ عالم کی طرف سے ہے ۝ کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ اِس نبی نے یہ قرآن خود بنالیا ہے؟

بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا

بَلْ	هُوَ	الْحَقُّ	مِنْ رَّبِّكَ	لِتُنْذِرَ	قَوْمًا
(ایسا ہرگز نہیں) بلکہ	وہی	حق (ہے)	تمہارے رب کی طرف سے	تاکہ تم ڈر سناؤ	(ان) لوگوں (کو)

بلکہ یہی تمہارے رب کی طرف سے حق ہے تاکہ تم ان لوگوں کو ڈر سناؤ

قرآنِ مجید بغیر کسی شک کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے

قرآن مجید کو اپنی طرف سے گھڑنے کا الزام اور قرآن کے نزول کا مقصد

[1] ... جب حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام قرآن پاک لے کر نازل ہوئے تو کفارِ قریش نے اس کا انکار کر دیا اور کہنے لگے کہ یہ کتاب محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے پاس سے بنائی ہے، اس پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ کیا مشرکین یہ کہتے ہیں کہ محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ قرآن خود بنالیا ہے؟ ایسا ہرگز نہیں، بلکہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، یہ قرآن تمہارے رب کی طرف سے حق ہے اور اس لئے نازل ہوا تاکہ جن لوگوں کے پاس آپ سے پہلے کوئی ڈر سنانے والا نہیں آیا آپ انہیں اس امید پر عذابِ الٰہی سے ڈرائیں کہ وہ گمراہی سے نجات پا جائیں۔

مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِیْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ یَهْتَدُوْنَ ③

مَّآ اَتٰىهُمْ ①	مِّنْ نَّذِیْرٍ	مِّنْ قَبْلِكَ	لَعَلَّهُمْ	یَهْتَدُوْنَ ③
نہیں آیا ان کے پاس	کوئی ڈر سنانے والا	تم سے پہلے	تاکہ وہ	ہدایت پائیں

جن کے پاس تم سے پہلے کوئی ڈر سنانے والا نہیں آیا اس امید پر (ڈراؤ) کہ وہ ہدایت پائیں ○

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ

اَللّٰهُ	الَّذِیْ	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	وَ
اللہ (وہی ہے)	جس نے	بنایا	آسمانوں	اور	زمین (کو)	اور

اللہ ہی ہے جس نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے بیچ میں ہے

مَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى

مَا	بَیْنَهُمَا	فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ	ثُمَّ	اسْتَوٰى
جو کچھ	ان دونوں کے درمیان (ہے)	چھ دن میں	پھر	اس نے (اپنی شان کے لائق) استواء فرمایا

سب کچھ چھ دن میں بنایا پھر عرش پر

عَلَى الْعَرْشِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِیٍّ وَّ لَا

عَلَى الْعَرْشِ	مَا	لَكُمْ	مِّنْ دُوْنِهٖ	مِنْ وَّلِیٍّ	وَّ	لَا
عرش پر	نہیں	تمہارے لیے	اس کے سوا	کوئی مددگار	اور	نہ

استواء فرمایا (جیسا اس کی شان کے لائق ہے) اس کے علاوہ تمہارا کوئی مددگار نہیں اور نہ

شَفِیْعٍ ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ④ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ

شَفِیْعٍ ②	اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ④	یُدَبِّرُ	الْاَمْرَ
کوئی سفارش کرنے والا	تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے	وہ تدبیر فرماتا ہے	ہر کام (کی)

کوئی سفارش کرنے والا ہے تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے ؟○ وہ آسمان سے زمین تک

اوصافِ باری تعالیٰ اور کفار کو تنبیہ

ہر کام کی تدبیر فرمانے اور بارگاہِ الٰہی میں اعمال کی پیشی کا بیان

① ان لوگوں سے مراد زمانۂ فترت کے لوگ ہیں۔ اہلِ عرب کے لئے اس زمانے کی مدت حضرت اسمٰعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے لے کر رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تک تھی اور دیگر لوگوں کے لئے وہ زمانہ حضرت عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد سے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بعثت تک تھا کہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی رسول نہیں آیا۔ ② یہاں کفار سے فرمایا گیا ہے کہ اگر تم ایمان نہ لاؤ گے تو تمہیں کوئی مددگار ملے گا نہ کوئی سفارشی، تو کیا تم اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی نصیحت قبول نہیں کرتے۔

اللہ تعالیٰ کی چند صفات

مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ یَعْرُجُ اِلَیْهِ فِیْ یَوْمٍ

مِنَ السَّمَآءِ	اِلَى الْاَرْضِ	ثُمَّ	یَعْرُجُ	اِلَیْهِ	فِیْ یَوْمٍ (1)
آسمان سے	زمین تک	پھر	(ہر کام) بلند ہوگا (لوٹے گا)	اسی کی طرف	(اس) دن میں

(ہر) کام کی تدبیر فرماتا ہے پھر (ہر کام) اُس دن میں اسی کی طرف رجوع کرے گا

كَانَ مِقْدَارُهٗۤ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۝٥ ذٰلِكَ

كَانَ	مِقْدَارُهٗۤ	اَلْفَ سَنَةٍ	مِّمَّا	تَعُدُّوْنَ ۝٥	ذٰلِكَ
ہے	اس کی مقدار	ایک ہزار سال	(اس) سے جو	تم گنتے ہو	یہ (ہے اللہ)

جس کی مقدار تمہاری گنتی سے ہزار سال ہے ○ یہ ہے (اللہ)

تخلیقِ انسان کی ابتداء اور مختلف مراحل کا بیان

عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ۝٦ الَّذِیْۤ اَحْسَنَ

عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ (2)	الْعَزِیْزُ	الرَّحِیْمُ ۝٦	الَّذِیْۤ	اَحْسَنَ
ہر پوشیدہ اور کھلی ہوئی بات کو جاننے والا	عزت والا	رحمت والا	جس نے	بہت اچھا بنایا

ہر پوشیدہ اور کھلی ہوئی بات کو جاننے والا، عزت والا، رحمت والا ○ وہ جس نے

كُلَّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ وَ بَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِیْنٍ ۝٧

كُلَّ شَیْءٍ	خَلَقَهٗ	وَ	بَدَاَ	خَلْقَ الْاِنْسَانِ	مِنْ طِیْنٍ ۝٧
ہر چیز (کو)	جسے اس نے پیدا کیا	اور	اس نے ابتدا کی	انسان کی پیدائش (کی)	مٹی سے

جو چیز بنائی خوب بنائی اور انسان کی پیدائش کی ابتداء مٹی سے فرمائی ○

ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ ۝٨ ثُمَّ

ثُمَّ	جَعَلَ	نَسْلَهٗ	مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ ۝٨	ثُمَّ
پھر	اس نے بنائی	اس (انسان) کی نسل	ایک بے قدر پانی کے خلاصہ (یعنی نطفہ) سے	پھر

پھر اس کی نسل ایک بے قدر پانی کے خلاصے سے بنائی ○ پھر

1 - اس سے مراد قیامت کا دن ہے، اس کی درازی سے متعلق قرآنِ مجید میں دو چیزیں بیان ہوئی ہیں: (1) یہ ایک ہزار سال کے برابر ہوگا۔ (2) پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا۔ ان میں تطبیق یہ ہے کہ بعض کافروں کے لئے اس دن کی درازی شدت کے اعتبار سے ہزار برس کے برابر ہوگی اور بعض کے لئے پچاس ہزار برس کے برابر ہوگی۔ 2 - "عالم الغیب" اللہ تعالیٰ کی صفت خاصہ ہے، مخلوق میں کسی کو بھی عالم الغیب کہنا جائز نہیں حتّٰی کہ حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی "عالم الغیب" نہیں کہہ سکتے اگرچہ اللہ تعالیٰ نے کائنات میں سب سے زیادہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو علمِ غیب عطا فرمایا ہے۔

قیامت سے متعلق منکرین کا ایک شبہ اور اس کا جواب

سَوّٰىهُ وَ نَفَخَ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَ جَعَلَ لَكُمُ

سَوّٰىهُ	وَ	نَفَخَ	فِیْهِ	مِنْ رُّوْحِهٖ	وَ	جَعَلَ	لَكُمُ
ٹھیک بنایا اسے	اور	پھونکی	اس میں	اپنی طرف کی روح	اور	بنائے	تمہارے لیے

اسے ٹھیک بنایا اور اس میں اپنی طرف کی روح پھونکی اور تمہارے کان

السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ الْاَفْـٕدَةَ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝۹

السَّمْعَ	وَ	الْاَبْصَارَ	وَ	الْاَفْـٕدَةَ	قَلِیْلًا مَّا	تَشْكُرُوْنَ ۝۹
کان	اور	آنکھیں	اور	دل	بہت تھوڑا	تم شکر ادا کرتے ہو

اور آنکھیں اور دل بنائے۔ تم بہت تھوڑا شکر ادا کرتے ہو ۝

وَ قَالُوْۤا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِی الْاَرْضِ ءَاِنَّا

وَ	قَالُوْۤا	ءَاِذَا	ضَلَلْنَا	فِی الْاَرْضِ	ءَاِنَّا
اور	(منکرینِ آخرت نے) کہا	کیا جب	ہم گم ہو جائیں گے	زمین میں	کیا بیشک ہم

اور انہوں نے کہا: کیا جب ہم مٹی میں گم ہو جائیں گے تو کیا

لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ؕ۬ بَلْ هُمْ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ۝۱۰

لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ	بَلْ	هُمْ	بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ	كٰفِرُوْنَ ۝۱۰
ضرور نئی پیدائش میں (ہوں گے)	بلکہ	وہ	اپنے رب کی ملاقات کا	انکار کرنے والے (ہیں)

پھر نئے سرے سے پیدا کئے جائیں گے؟ بلکہ وہ اپنے رب کی ملاقات کے منکر ہیں ۝

قُلْ یَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ

قُلْ	یَتَوَفّٰىكُمْ	مَّلَكُ الْمَوْتِ(1)	الَّذِیْ	وُكِّلَ	بِكُمْ	ثُمَّ
تم کہو	موت دیتا ہے تمہیں	موت کا فرشتہ	جو	مقرر کیا گیا ہے	تم پر	پھر

تم فرماؤ: تمہیں موت کا فرشتہ وفات دیتا ہے جو تم پر مقرر ہے پھر

(1)...اس فرشتہ کا نام حضرت عزرائیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے روحیں قبض کرنے پر مقرر ہیں، اپنے کام میں کچھ غفلت نہیں کرتے اور جس کی موت کا وقت آجائے بلا تاخیر اس کی روح قبض کر لیتے ہیں۔

ع ۱۱/۱۴

بروزِ قیامت کفار کا حق کا اعتراف اور دنیا میں واپسی کا مطالبہ

اِلٰی رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَ لَوْ تَرٰۤی اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ

اِلٰی رَبِّكُمْ	تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱﴾	وَ	لَوْ	تَرٰۤی	اِذِ	الْمُجْرِمُوْنَ
تمہارے رب کی طرف	تمہیں لوٹایا جائے گا	اور	اگر	تم دیکھتے	جب	مجرم

تم اپنے رب کی طرف واپس کئے جاؤ گے ○ اور کسی طرح تم دیکھتے جب مجرم

نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ رَبَّنَاۤ اَبْصَرْنَا وَ

نَاكِسُوْا	رُءُوْسِهِمْ	عِنْدَ رَبِّهِمْ	رَبَّنَاۤ	اَبْصَرْنَا	وَ
نیچے جھکائے ہوئے (ہوں گے)	اپنے سر	اپنے رب کے پاس	اے ہمارے رب	ہم نے دیکھا	اور

اپنے رب کے پاس اپنے سروں کو نیچے جھکائے ہوں گے (اور کہتے ہوں گے:) اے ہمارے رب! ہم نے دیکھا اور

سَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ﴿۱۲﴾

سَمِعْنَا	فَارْجِعْنَا	نَعْمَلْ	صَالِحًا	اِنَّا	مُوْقِنُوْنَ ﴿۱۲﴾ (۱)
ہم نے سنا	پس تو واپس بھیج دے ہمیں	ہم عمل کریں گے	نیک	بیشک ہم	یقین کرنے والے (ہیں)

سنا تو ہمیں واپس بھیج دے تاکہ نیک کام کریں، بیشک ہم یقین کرنے والے ہیں ○

لوگوں کی ہدایت سے متعلق اللہ تعالیٰ کا فیصلہ

وَ لَوْ شِئْنَا لَاٰتَیْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَ لٰكِنْ

وَ	لَوْ	شِئْنَا	لَاٰتَیْنَا	كُلَّ نَفْسٍ	هُدٰىهَا (۲)	وَ	لٰكِنْ
اور	اگر	ہم چاہتے	(تو) ضرور دیدیتے	ہر جان (کو)	اس کی ہدایت	اور	لیکن

اور اگر ہم چاہتے تو ہر جان کو اس کی ہدایت دیدیتے مگر

حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّیْ لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ

حَقَّ	الْقَوْلُ	مِنِّیْ	لَاَمْلَـَٔنَّ	جَهَنَّمَ	مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ
طے ہوچکی	بات	میری طرف سے	میں ضرور بھر دوں گا	جہنم	جنوں اور انسانوں سے

میری یہ بات طے ہوچکی ہے کہ میں ضرور جہنم کو جنوں اور انسانوں سب سے

(1) قیامت کے دن کفار اس بات کا اعتراف کریں گے کہ وہ دنیا میں کفر و باطل پر تھے، لیکن اس وقت یہ اعتراف انہیں کوئی فائدہ نہ دے گا کیونکہ وہ امورِ غیبیہ کا مشاہدہ کرچکے ہوں گے جبکہ ایمان وہ معتبر ہے جو بن دیکھے اور غیب پر ہو۔

(2) ... ارشاد فرمایا کہ اگر ہم چاہتے تو ہر جان کو ایمان کی ہدایت اور توفیق دیدیتے لیکن ہم نے ایسا نہ کیا، کیونکہ دنیا امتحان کا گھر ہے اور یہاں جس نے ہدایت یا گمراہی اختیار کرنی ہے اپنے اختیار سے کرنی ہے۔

عذاب کا دار ان کے اپنے اعمال کا بدلہ ہے

اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۳﴾ فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِیْتُمْ لِقَآءَ یَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ

اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۳﴾	فَذُوْقُوْا	بِمَا	نَسِیْتُمْ	لِقَآءَ یَوْمِكُمْ هٰذَا
سب (سے)	تو چکھو	(اس کا) بدلہ کہ	تم نے بھلا دیا	اپنے اس دن کی ملاقات (کو)

بھر دوں گا ○ تو اب چکھو اس بات کا بدلہ کہ تم نے اپنے اس دن کی حاضری کو بھلا دیا تھا،

اِنَّا نَسِیْنٰكُمْ وَ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا

اِنَّا	نَسِیْنٰكُمْ [1]	وَ	ذُوْقُوْا	عَذَابَ الْخُلْدِ	بِمَا
بیشک	ہم نے چھوڑ دیا تمہیں	اور	چکھو	ہمیشہ کا عذاب	(اس کے) بدلے جو

بیشک ہم نے تمہیں چھوڑ دیا اور اپنے اعمال کے بدلے میں ہمیشہ کے عذاب کا

قرآن پر ایمان لانے والوں کے اوصاف

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَا یُؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا الَّذِیْنَ اِذَا

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾	اِنَّمَا	یُؤْمِنُ	بِاٰیٰتِنَا	الَّذِیْنَ	اِذَا
تم عمل کرتے تھے	صرف	ایمان لاتے ہیں	ہماری آیتوں پر	وہ لوگ جو	جب

مزہ چکھو ○ ہماری آیتوں پر وہی لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب ان آیتوں کے ذریعے

ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ سَبَّحُوْا

ذُكِّرُوْا	بِهَا	خَرُّوْا	سُجَّدًا [2]	وَّ	سَبَّحُوْا
انہیں نصیحت کی جاتی ہے	ان (آیتوں) کے ذریعے	(تو) وہ گر جاتے ہیں	سجدہ (میں)	اور	پاکی بیان کرتے ہیں

ان آیتوں کے ذریعے انہیں نصیحت کی جاتی ہے تو وہ سجدہ میں گر جاتے ہیں اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے

بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ هُمْ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۱۵﴾ السجدة تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ

بِحَمْدِ رَبِّهِمْ	وَ	هُمْ	لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۱۵﴾	تَتَجَافٰى	جُنُوْبُهُمْ
اپنے رب کی حمد کے ساتھ	اور	وہ	تکبر نہیں کرتے	جدا رہتی ہیں	ان کی کروٹیں

اس کی پاکی بیان کرتے ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے ○ ان کی کروٹیں ان کی خوابگاہوں سے

1. اللہ تعالیٰ بھول سے پاک ہے، یہاں اس کا معنی یہ ہے کہ بیشک ہم نے تمہیں عذاب میں چھوڑ دیا، اب تمہاری طرف کوئی نظرِ رحمت نہ ہوگی۔
2. یہ آیت آیاتِ سجدہ میں سے ہے، اسے پڑھنے اور سننے والے پر "سجدۂ تلاوت" کرنا واجب ہے۔

عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ۡ وَّ

عَنِ الْمَضَاجِعِ(١)	يَدْعُوْنَ	رَبَّهُمْ	خَوْفًا	وَّ	طَمَعًا	وَّ
خوابگاہوں سے	وہ پکارتے ہیں	اپنے رب (کو)	ڈرتے ہوئے	اور	امید کرتے ہوئے	اور

جدا رہتی ہیں اور وہ ڈرتے اور امید کرتے اپنے رب کو پکارتے ہیں اور

مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿١٦﴾ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ

مِمَّا	رَزَقْنٰهُمْ	يُنْفِقُوْنَ ﴿١٦﴾	فَلَا تَعْلَمُ	نَفْسٌ	مَّآ
(اس میں) سے جو	ہم نے رزق دیا انہیں	وہ خرچ کرتے ہیں	تو نہیں جانتی	کوئی جان	جو

ہمارے دیئے ہوئے میں سے خیرات کرتے ہیں ۝ تو کسی جان کو معلوم نہیں

جنتی نعمتیں انسان کے تصور سے باہر ہیں

اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٧﴾

اُخْفِيَ(٢)	لَهُمْ	مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ	جَزَآءًۢ	بِمَا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٧﴾
چھپا رکھی گئی	ان کیلئے	آنکھوں کی ٹھنڈک	بدلہ	(اس) کا جو	وہ عمل کرتے تھے

وہ آنکھوں کی ٹھنڈک جو ان کے لیے ان کے اعمال کے بدلے میں چھپا رکھی ہے ۝

مومن اور فاسق برابر نہیں

اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ۗؕ لَا يَسْتَوٗنَ ﴿١٨﴾

اَفَمَنْ	كَانَ	مُؤْمِنًا	كَمَنْ	كَانَ	فَاسِقًا	لَا يَسْتَوٗنَ ﴿١٨﴾
تو کیا جو	ہے	ایمان والا	(وہ ہو جائے گا اس) جیسا جو	ہے	نافرمان	وہ برابر نہیں ہیں

تو کیا جو ایمان والا ہے وہ اس جیسا ہو جائے گا جو نافرمان ہے؟ یہ برابر نہیں ہیں ۝

وقف غفران

نیک مسلمانوں کا انعام

اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ

اَمَّا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوْا	الصّٰلِحٰتِ	فَلَهُمْ
بہرحال	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کیے	نیک، اچھے	تو ان کے لیے

بہرحال جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے تو ان کے لیے

① ایمان والے رات کے وقت نوافل پڑھنے کے لئے نرم و گداز بستروں کی راحت کو چھوڑ کر اٹھتے ہیں اور ذکر و عبادتِ الٰہی میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

② جنت کی نعمتیں آدمی کے تصور سے بڑھ کر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لئے نیک اعمال کے بدلے میں کیسی کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا رکھی ہے کسی جان کو اس کا تفصیلی علم نہیں۔ حدیث قدسی میں ہے "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل پر اس کا خطرہ گزرا۔" (بخاری، ٢/٣٩١، الحدیث: ٣٢٤٤)

جنتِ ماویٰ کا تعارف

جَنّٰتُ الْمَاْوٰى٘ نُزُلًۢا بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ اَمَّا

اَمَّا	وَ	كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾	بِمَا	نُزُلًا	جَنّٰتُ الْمَاْوٰى
بہر حال	اور	وہ عمل کرتے تھے	(اس کے) بدلے جو	مہمانی (کے طور پر)	رہنے کے باغات (ہیں)

ان کے اعمال کے بدلے میں مہمانی کے طور پر رہنے کے باغات ہیں ○ اور

الَّذِیْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ كُلَّمَاۤ اَرَادُوْۤا اَنْ

اَنْ	اَرَادُوْۤا	كُلَّمَاۤ	النَّارُ	فَمَاْوٰىهُمُ	فَسَقُوْا	الَّذِیْنَ
کہ	وہ ارادہ کریں گے	جب کبھی	آگ (ہے)	تو ان کا ٹھکانہ	نافرمانی کی	وہ لوگ جنہوں نے

وہ جو نافرمان ہوئے تو ان کا ٹھکانہ آگ ہے، جب کبھی اس میں سے

یَّخْرُجُوْا مِنْهَاۤ اُعِیْدُوْا فِیْهَا وَ قِیْلَ لَهُمْ

لَهُمْ	قِیْلَ	وَ	فِیْهَا	اُعِیْدُوْا	مِنْهَاۤ	یَّخْرُجُوْا
ان سے	کہا جائے گا	اور	اس میں	(تو) انہیں پھیر دیا جائے گا	اس (آگ) سے	نکل جائیں

نکلنا چاہیں گے تو پھر اسی میں پھیر دیئے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا:

کفار دو عذابوں میں مبتلا کئے جانے کی خبر

ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَ لَنُذِیْقَنَّهُمْ

لَنُذِیْقَنَّهُمْ	وَ	كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۰﴾	الَّذِیْ	عَذَابَ النَّارِ	ذُوْقُوْا
ضرور ہم چکھائیں گے انہیں	اور	تم اس کو جھٹلاتے تھے	وہ جو	آگ کا عذاب	چکھو

اس آگ کا عذاب چکھو جسے تم جھٹلاتے تھے ○ اور ضرور ہم انہیں بڑے عذاب سے پہلے

مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۲۱﴾

یَرْجِعُوْنَ ﴿۲۱﴾	لَعَلَّهُمْ	دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ (۱)	مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى
باز آجائیں گے	(جسے دیکھنے والا کہے) امید ہے کہ وہ لوگ	بڑے عذاب سے پہلے	قریب کا کچھ عذاب

قریب کا عذاب چکھائیں گے (جسے دیکھنے والا کہے) امید ہے کہ یہ لوگ باز آجائیں گے ○

(۱) ... بڑے عذاب سے مراد آخرت کا عذاب ہے اور قریب کے عذاب سے مراد دنیا کے مصائب، آفات اور بیماریاں ہیں جن میں بندوں کو اس لئے مبتلا کیا جاتا ہے تاکہ وہ توبہ کرلیں۔ کفارِ مکہ کے ساتھ بھی اسی طرح ہوا کہ وہ امراض و مصائب میں گرفتار ہوئے، سات برس قحط کی ایسی سخت مصیبت میں مبتلا رہے کہ ہڈیاں، مردار اور کتے تک کھاگئے اور غزوہ بدر میں قتل اور گرفتار بھی ہوئے۔

آیاتِ الٰہی سے اعراض کرنا بہت بڑا ظلم ہے

وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰیٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ

ثُمَّ	بِاٰیٰتِ رَبِّهٖ	ذُكِّرَ	مِمَّنْ	اَظْلَمُ	مَنْ	وَ
پھر	اس کے رب کی آیتوں کے ذریعے	نصیحت کی جائے	(اس) سے جسے	زیادہ ظالم	کون	اور

اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جسے اس کے رب کی آیتوں کے ذریعے نصیحت کی جائے پھر (بھی)

موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور تورات کا بیان

اَعْرَضَ عَنْهَا ؕ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِیْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَ لَقَدْ

اَعْرَضَ	عَنْهَا	اِنَّا	مِنَ الْمُجْرِمِیْنَ	مُنْتَقِمُوْنَ ﴿۲۲﴾	وَ	لَقَدْ
وہ منہ پھیر لے	ان سے	بیشک ہم	مجرموں سے	انتقام لینے والے (ہیں)	اور	ضرور بیشک

وہ ان سے منہ پھیر لے۔ بیشک ہم مجرموں سے انتقام لینے والے ہیں O اور بیشک

اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِیْ مِرْیَةٍ مِّنْ لِّقَآىٕهٖ وَ

اٰتَیْنَا	مُوْسَى	الْكِتٰبَ	فَلَا تَكُنْ	فِیْ مِرْیَةٍ	مِّنْ لِّقَآىٕهٖ[1]	وَ
ہم نے عطا کی	موسیٰ (کو)	کتاب	تو تم نہ	شک میں	اس کی ملاقات سے	اور

ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی تو تم اس کے ملنے میں شک نہ کرو اور

بنی اسرائیل کے ائمہ کا تذکرہ

جَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ﴿۲۳﴾ۚ وَ جَعَلْنَا مِنْهُمْ

جَعَلْنٰهُ	هُدًى	لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ﴿۲۳﴾	وَ	جَعَلْنَا	مِنْهُمْ
ہم نے بنایا اسے	ہدایت	بنی اسرائیل کے لیے	اور	ہم نے بنادیے	ان میں سے

ہم نے اسے بنی اسرائیل کے لیے ہدایت بنایا O اور جب بنی اسرائیل نے صبر کیا

اَىٕمَّةً یَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا ؕ۟ وَ

اَىٕمَّةً[2]	یَّهْدُوْنَ	بِاَمْرِنَا	لَمَّا	صَبَرُوْا	وَ
امام	وہ رہنمائی کرتے تھے	ہمارے حکم سے	جب	(بنی اسرائیل نے) صبر کیا	اور

تو ہم نے ان میں سے کچھ لوگوں کو امام بنادیا جو ہمارے حکم سے رہنمائی کرتے تھے اور

ع ۱۵

[1] اس کا معنی یہ ہے کہ آپ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو تورات ملنے میں شک نہ کرنا۔ یا یہ معنی ہے کہ شبِ معراج حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے آپ کی جو ملاقات ہوئی اس میں شک نہ کرنا۔ [2] صبر کا ثمر دلِی نوعیت کے اعتبار سے بعض اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ صبر کرنے والے کو امامت اور پیشوائی نصیب ہو جاتی ہے۔ بے صبر آدمی کبھی کامیاب لیڈر نہیں بن سکتا۔ حدیث پاک میں ہے "بندے کو صبر سے زیادہ کوئی بھلائی عطا نہیں کی گئی۔" (مستدرک، ۱۸۷/۳، الحدیث: ۳۶۰۵) لہٰذا آفت و مصیبت اور پریشانی میں مبتلا شخص کو چاہئے کہ اس پر صبر کرے اور رضائے الٰہی پر راضی رہے۔

بروزِ قیامت اختلافات کا فیصلہ کر دیا جائے گا

كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یُوْقِنُوْنَ ﴿۲۴﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ یَفْصِلُ بَیْنَهُمْ

كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یُوْقِنُوْنَ ﴿۲۴﴾	اِنَّ	رَبَّكَ	هُوَ	یَفْصِلُ [1]	بَیْنَهُمْ
وہ ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے	بیشک	تمہارا رب	وہ	فیصلہ کر دے گا	ان کے درمیان

وہ ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے ○ بیشک تمہارا رب قیامت کے دن ان میں

گزشتہ قوموں کی ہلاکت سے نصیحت حاصل نہ کرنے کی مذمت

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْمَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۲۵﴾ اَوَلَمْ یَهْدِ لَهُمْ

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	فِیْمَا	كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۲۵﴾	اَوَلَمْ یَهْدِ	لَهُمْ
قیامت کے دن	(اس) میں جو	وہ اس میں اختلاف کرتے تھے	اور کیا رہنمائی نہ کی	ان کی

اس بات کا فیصلہ کر دے گا جس میں وہ اختلاف کرتے تھے ○ اور کیا اس بات نے ان کی رہنمائی نہیں کی

كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ یَمْشُوْنَ

كَمْ	اَهْلَكْنَا	مِنْ قَبْلِهِمْ	مِّنَ الْقُرُوْنِ [2]	یَمْشُوْنَ
(اس بات نے کہ) کتنی ہی	ہم نے ہلاک کر دیں	ان سے پہلے	قومیں	یہ چل پھر رہے ہیں

کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی قومیں ہلاک کر دیں جن کے رہائشی مقامات میں

فِیْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ ؕ اَفَلَا یَسْمَعُوْنَ ﴿۲۶﴾

فِیْ مَسٰكِنِهِمْ	اِنَّ	فِیْ ذٰلِكَ	لَاٰیٰتٍ	اَفَلَا یَسْمَعُوْنَ ﴿۲۶﴾
ان کے رہائشی مقامات میں	بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	تو کیا وہ سنتے نہیں

یہ چلتے پھرتے ہیں۔ بیشک اس میں ضرور نشانیاں ہیں تو کیا یہ سنتے نہیں؟ ○

مردوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر قدرتِ الٰہی کی ایک دلیل

اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ

اَوَلَمْ یَرَوْا	اَنَّا	نَسُوْقُ	الْمَآءَ	اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ	فَنُخْرِجُ
اور کیا انہوں نے نہ دیکھا	کہ	ہم چلاتے ہیں	پانی	خشک زمین کی طرف	پھر نکالتے ہیں

اور کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم خشک زمین کی طرف پانی بھیجتے ہیں پھر اس سے

[1] یعنی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں اور ان کی اُمتوں میں یا مومنین اور مشرکین کے درمیان حق و باطل کا فیصلہ کر دے گا جس میں وہ اختلاف کرتے تھے اور حق و باطل والوں کو جدا جدا امتیاز کر دے گا۔ [2] اس آیت میں سابقہ امتوں کی تباہی کے آثار دیکھنے کے باوجود ہدایت حاصل نہ کرنے پر کفارِ مکہ کی مذمت کی گئی ہے۔ برباد شدہ لوگوں کی بستیاں نگاہِ عبرت سے دیکھنا بہت اچھا ہے، اسی طرح مقبول بندوں کے آثار یعنی مزارات کی زیارت بھی بہت عمدہ ہے۔ پہلے سے گناہوں کا خوف اور دوسرے سے نیکیوں کی محبت پیدا ہوتی ہے۔

بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَ اَنْفُسُهُمْ ؕ

اَنْفُسُهُمْ	وَ	اَنْعَامُهُمْ	مِنْهُ	تَاْكُلُ	زَرْعًا	بِهٖ
ان کی ذاتیں	اور	ان کے چوپائے	اس سے	کھاتے ہیں	کھیتی	اس سے

کھیتی نکالتے ہیں جس میں سے ان کے چوپائے اور وہ خود کھاتے ہیں

اَفَلَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَ يَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ

كُنْتُمْ	اِنْ	هٰذَا الْفَتْحُ (1)	مَتٰى	يَقُوْلُوْنَ	وَ	اَفَلَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۲۷﴾
تم ہو	اگر	یہ فیصلہ	کب (ہوگا)	وہ کہتے ہیں	اور	تو کیا وہ دیکھتے نہیں

تو کیا وہ دیکھتے نہیں؟ ○ اور وہ کہتے ہیں: یہ فیصلہ کب ہوگا؟ اگر تم

صٰدِقِيْنَ ﴿۲۸﴾ قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا

كَفَرُوْٓا	الَّذِيْنَ	لَا يَنْفَعُ	يَوْمَ الْفَتْحِ (2)	قُلْ	صٰدِقِيْنَ ﴿۲۸﴾
کفر کیا	ان لوگوں کو جنہوں نے	نفع نہیں دے گا	فیصلے کے دن	تم کہو	سچے

سچے ہو ○ تم فرماؤ: فیصلے کے دن کافروں کو ان کا ایمان لانا

اِيْمَانُهُمْ وَ لَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَعْرِضْ

فَاَعْرِضْ	يُنْظَرُوْنَ ﴿۲۹﴾	هُمْ	لَا	وَ	اِيْمَانُهُمْ
تو منہ پھیر لو	انہیں مہلت دی جائے گی	وہ	نہ	اور	ان کا ایمان لانا

نفع نہ دے گا اور نہ انہیں مہلت ملے گی ○ تو ان سے

عَنْهُمْ وَ انْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ﴿۳۰﴾ ع

مُّنْتَظِرُوْنَ ﴿۳۰﴾	اِنَّهُمْ	انْتَظِرْ	وَ	عَنْهُمْ
انتظار کرنے والے (ہیں)	بیشک وہ (بھی)	انتظار کرو	اور	ان سے

منہ پھیر لو اور انتظار کرو بیشک وہ بھی منتظر ہیں ○

(1) مسلمان کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اور مشرکین کے درمیان فیصلہ فرمائے گا اور فرمانبرداروں اور نافرمانوں کو ان کے عمل کے مطابق جزا دے گا۔ اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ ہم پر رحمت و کرم کرے گا اور کفار و مشرکین کو عذاب میں مبتلا کرے گا، اس پر کافر مذاق اڑانے کے طور پر کہتے تھے کہ یہ فیصلہ کب ہوگا؟ اس کا وقت کب آئے گا؟ اگر تم سچے ہو تو بتاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی طرف سے انہیں یہ جواب دیا کہ جب وہ دن آئے گا اس وقت کافروں کا ایمان لانا انہیں کوئی نفع نہ دے گا اور نہ ہی انہیں توبہ و معذرت کی مہلت ملے گی۔ (2) فیصلے کے دن سے مراد قیامت کا دن، یا غزوۂ بدر کا دن ہے۔

آیات:73 — رکوع:09

سُوْرَةُ الْاَحْزَاب مَدَنِيَّة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ			
بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اللہ سے ڈرتے رہنے اور کفار و منافقین کی اطاعت نہ کرنے کی تاکید

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ

يٰۤاَيُّهَا	النَّبِيُّ [1]	اتَّقِ	اللّٰهَ	وَ	لَا تُطِعِ [2]	الْكٰفِرِيْنَ
اے	نبی	ڈرتے رہنا	اللہ (سے)	اور	بات نہ ماننا	کافروں

اے نبی! اللہ سے ڈرتے رہنا اور کافروں اور منافقوں کی

وَالْمُنٰفِقِيْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۙ﴿۱﴾

وَ	الْمُنٰفِقِيْنَ	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	عَلِيْمًا	حَكِيْمًا ﴿۱﴾
اور	منافقوں (کی)	بیشک	اللہ	ہے	علم والا	حکمت والا

بات نہ سننا۔ بیشک اللہ علم والا، حکمت والا ہے ○

اتباعِ وحی کی تاکید

وَّاتَّبِعْ مَا يُوْحٰۤى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ

وَّ	اتَّبِعْ	مَا	يُوْحٰۤى	اِلَيْكَ	مِنْ رَّبِّكَ
اور	پیروی کرتے رہنا	(اس کی) جو	وحی کی جاتی ہے	تمہاری طرف	تمہارے رب کی جانب سے

اور اس کی پیروی کرتے رہنا جو تمہارے رب کی طرف سے تمہیں وحی کی جاتی ہے۔

(1) "نبی" حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے القاب میں سے ایک لقب بھی ہے اور یہاں اللہ تعالیٰ نے انہیں ان کے اصل نام کی بجائے لقب سے ندا فرمائی، اس سے مقصود حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عزت و وجاہت کو ظاہر کرنا ہے۔ (2) حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے خود بھی کافروں اور منافقوں کے طریقوں کی مخالفت کی اور اپنی امت کو بھی ان کی مخالفت کرنے کا حکم ارشاد فرمایا، لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ یہودیوں، عیسائیوں اور دیگر تمام کفار کے طریقوں کی مخالفت کرے اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم اور اکابر بزرگانِ دین کے طریقوں کی پیروی کرے۔

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ۟ۙ (۲)

اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	خَبِیْرًا ۲
بیشک	اللہ	ہے	(اس) سے جو	تم عمل کرتے ہو	خبردار

(اے لوگو!) بیشک اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے ۝

وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِیْلًا (۳)

وَّ	تَوَكَّلْ	عَلَى اللّٰهِ	وَ	كَفٰى	بِاللّٰهِ	وَكِیْلًا ۳
اور	بھروسہ رکھو	اللہ پر	اور	کافی ہے	اللہ	کام بنانے والا

اور اللہ پر بھروسہ رکھو اور اللہ کافی کام بنانے والا ہے ۝

اللہ پر توکل کرنے کا حکم

مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِهٖ ۚ

مَا جَعَلَ	اللّٰهُ	لِرَجُلٍ	مِّنْ قَلْبَیْنِ [1]	فِیْ جَوْفِهٖ
نہیں بنائے	اللہ (نے)	کسی آدمی کیلئے	دو دل	اس کے اندر میں

اللہ نے کسی آدمی کے اندر دو دل نہ بنائے

کسی انسان کے اندر دو دل نہیں رکھے گئے

وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـئِیْ تُظٰهِرُوْنَ

وَ	مَا جَعَلَ	اَزْوَاجَكُمُ	الّٰٓـئِیْ	تُظٰهِرُوْنَ [2]
اور	اس نے نہیں بنایا	تمہاری بیویوں (کو)	وہ جو	تم ظہار کرتے ہو

اور اس نے تمہاری ان بیویوں کو تمہاری حقیقی مائیں نہیں بنادیا

مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ اَدْعِیَآءَكُمْ

مِنْهُنَّ	اُمَّهٰتِكُمْ	وَ	مَا جَعَلَ	اَدْعِیَآءَكُمْ
ان سے	تمہاری مائیں	اور	نہیں بنایا	تمہارے منہ بولے بیٹوں (کو)

جنہیں تم ماں جیسی کہہ دو اور نہ اس نے تمہارے منہ بولے بیٹوں کو

ظہار اور منہ بولے بیٹے سے متعلق زمانۂ جاہلیت کی اصلاح

① اس سے مراد یہ ہے کہ ایک دل میں دو متضاد چیزیں جیسے ایمان اور کفر، ہدایت اور گمراہی وغیرہ جمع نہیں ہوتیں، اور اگر ظاہری دو دل مراد ہوں یعنی یہ کہ ایک انسان کے اندر دو ایک قسم کے دل نہیں ہوسکتے تو یہ بھی اپنی جگہ درست ہے کہ اگر کسی میں بالفرض یہ نظر آئے کہ اس میں دل کی شکل کے دو گوشت کے لوتھڑے ہیں تو ان میں ایک حقیقی دل ہوگا اور دوسرا محض ایک اضافی گوشت ہوگا یعنی اس آدمی کا نظامِ بدن صرف ایک حقیقی دل کے ساتھ وابستہ ہوگا۔

② ظہار کا معنی یہ ہے کہ شوہر کا اپنی بیوی یا اس کے کسی جزوِ شائع (جیسے نصف، چوتھائی یا تیسرے حصے کو) یا ایسے جز کو جو کل سے تعبیر کیا جاتا ہو، ایسی عورت

اَبْنَآءَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ؕ وَ

اَبْنَآءَكُمْ	ذٰلِكُمْ	قَوْلُكُمْ	بِاَفْوَاهِكُمْ	وَ
تمہارے (حقیقی) بیٹے	یہ	تمہارا کہنا (ہے)	اپنے مونہوں سے	اور

تمہارا حقیقی بیٹا بنایا، یہ تمہارے اپنے منہ کا کہنا ہے اور

اللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَ هُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ ۝۴

اللّٰهُ	يَقُوْلُ	الْحَقَّ	وَ	هُوَ	يَهْدِي	السَّبِيْلَ ۝۴
اللہ	فرماتا ہے	حق	اور	وہی	ہدایت دیتا ہے	راستے (کی)

اللہ حق فرماتا ہے اور وہی راہ دکھاتا ہے ۝

اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآىٕهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ

اُدْعُوْهُمْ	لِاٰبَآىٕهِمْ	هُوَ	اَقْسَطُ	عِنْدَ اللّٰهِ
تم پکارو انہیں	ان کے (حقیقی) باپوں (کے نام) سے	وہ (بات)	زیادہ انصاف والی (ہے)	اللہ کے نزدیک

انہیں ان کے حقیقی باپ ہی کا کہہ کر پکارو، یہ اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف کی بات ہے

منہ بولے بیٹوں کو ان کے حقیقی باپ کے نام سے پکارنے کا حکم

فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْۤا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ

فَاِنْ	لَّمْ تَعْلَمُوْۤا	اٰبَآءَهُمْ	فَاِخْوَانُكُمْ
پھر اگر	تم نہیں جانتے	ان کے باپوں (کو)	تو (وہ) تمہارے بھائی (ہیں)

پھر اگر تمہیں ان کے باپ کا علم نہ ہو تو وہ دین میں

فِي الدِّيْنِ وَ مَوَالِيْكُمْ ؕ وَ لَيْسَ عَلَيْكُمْ

فِي الدِّيْنِ	وَ	مَوَالِيْكُمْ	وَ	لَيْسَ	عَلَيْكُمْ
دین میں	اور	تمہارے دوست (ہیں)	اور	نہیں ہے	تمہارے اوپر

تمہارے بھائی اور تمہارے دوست ہیں اور تم پر اس میں

منہ بولے بیٹے کو قصداً اپنا بیٹا کہنا گناہ ہے

...سے تشبیہ دینا جو اس پر ہمیشہ کیلئے حرام ہو یا اس کے کسی ایسے عضو سے تشبیہ دینا جس کی طرف دیکھنا حرام ہو، مثلاً یوں کہا: تو مجھ پر میری ماں کی مثل ہے، یا تیرا سر یا تیری گردن یا تیرا نصف میری ماں کی پشت کی مثل ہے۔ نوٹ: ظہار کے احکام کی تفصیل جاننے کے لئے فقہی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

(1) آیت کے اس حصے میں اشارہ بیوی کو ماں کہہ دینے اور کسی کے بیٹے کو اپنا بیٹا کہہ دینے دونوں کی طرف ہے یا صرف کسی کے بیٹے کو اپنا بیٹا کہہ دینے کی طرف ہے کیونکہ سابقہ کلام سے مقصود یہی ہے، یعنی تمہارا کسی کو "اے میرے بیٹے" کہنا تمہارے اپنے منہ کا کہنا ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں۔

جُنَاحٌ فِیْمَاۤ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَ لٰكِنْ مَّا

جُنَاحٌ	فِیْمَاۤ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ	وَ	لٰكِنْ	مَّا
کوئی گناہ	(اس) میں جس کو تم نے غلطی سے کیا	اور	لیکن (اس میں گناہ ہے)	جس کا

کچھ گناہ نہیں جو لاعلمی میں غلطی ہوئی لیکن اس میں گناہ ہے جس کا

تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا

تَعَمَّدَتْ	قُلُوْبُكُمْ (۱)	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	غَفُوْرًا
ارادہ کیا	تمہارے دلوں (نے)	اور	ہے	اللہ	بخشنے والا

تمہارے دلوں نے ارادہ کیا اور اللہ بخشنے والا

رَّحِیْمًا ۝۵ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ

رَّحِیْمًا ۝۵	اَلنَّبِیُّ	اَوْلٰى	بِالْمُؤْمِنِیْنَ	مِنْ اَنْفُسِهِمْ
مہربان	(یہ) نبی	زیادہ حقدار، زیادہ مالک، زیادہ قریب (ہے)	ایمان والوں کا، سے	ان کی جانوں سے

مہربان ہے ۝ یہ نبی مسلمانوں کے ان کی جانوں سے زیادہ مالک ہیں

وَ اَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ وَ اُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ

وَ	اَزْوَاجُهٗ	اُمَّهٰتُهُمْ (۲)	وَ	اُولُوا الْاَرْحَامِ	بَعْضُهُمْ
اور	اس کی بیویاں	ان کی مائیں (ہیں)	اور	(نسبی) رشتے والے	ان کے بعض

اور ان کی بیویاں ان کی مائیں ہیں اور مومنوں اور مہاجروں سے زیادہ

اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُهٰجِرِیْنَ

اَوْلٰى بِبَعْضٍ	فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ	مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُهٰجِرِیْنَ
بعض سے زیادہ قریب (ہیں)	اللہ کی کتاب میں	ایمان والوں اور مہاجروں سے

اللہ کی کتاب میں رشتے دار ایک دوسرے سے زیادہ قریب ہیں

(۱) ... بچہ گود لینا جائز ہے لیکن یہ یاد رہے کہ گود لینے والا عام بول چال میں یا کاغذات وغیرہ میں اس بچے کے حقیقی باپ کے طور پر اپنا نام استعمال نہیں کر سکتا بلکہ سب جگہ اس بچے کے اصلی والد ہی کا نام استعمال کرنا ہوگا اور اگر کوشش کے باوجود اصلی باپ کا نام معلوم نہ ہو سکے تو بھی کسی جگہ حقیقی باپ کے طور پر اپنا نام استعمال نہیں کر سکتا، اس پر لازم ہے کہ سرپرست کے طور پر اپنا نام استعمال کرے۔ (۲) ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کا تعظیم و حرمت میں اور ان سے نکاح ہمیشہ کے لئے حرام ہونے میں وہی حکم ہے جو سگی ماں کا ہے جبکہ اس کے علاوہ دوسرے احکام جیسے وراثت اور پردہ وغیرہ میں ان کا وہی حکم ہے جو

غیر وارث کے ساتھ حسن سلوک کی گنجائش

اِلَّاۤ اَنْ تَفْعَلُوْۤا اِلٰۤى اَوْلِیٰٓئِكُمْ مَّعْرُوْفًاؕ

اِلَّاۤ	اَنْ	تَفْعَلُوْۤا	اِلٰۤى اَوْلِیٰٓئِكُمْ	مَّعْرُوْفًا (۱)
مگر	یہ کہ	تم کرو	اپنے دوستوں کی طرف	کوئی احسان

مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں پر احسان کرو۔

انبیاء سے عہد لیے جانے کا بیان

كَانَ ذٰلِكَ فِی الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝۶ وَ اِذْ اَخَذْنَا

كَانَ	ذٰلِكَ	فِی الْكِتٰبِ	مَسْطُوْرًا ۝۶	وَ	اِذْ	اَخَذْنَا
ہے	یہ	کتاب (یعنی لوحِ محفوظ) میں	لکھا ہوا	اور	جب	ہم نے لیا

یہ کتاب میں لکھا ہوا ہے ○ اور اے محبوب! یاد کرو جب ہم نے

مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَهُمْ وَ مِنْكَ وَ مِنْ نُّوْحٍ وَّ

مِنَ النَّبِیّٖنَ	مِیْثَاقَهُمْ	وَ	مِنْكَ	وَ	مِنْ نُّوْحٍ	وَّ
نبیوں سے	ان کا عہد	اور	تم سے	اور	نوح سے	اور

نبیوں سے اُن کا عہد لیا اور تم سے اور نوح اور

اِبْرٰهِیْمَ وَ مُوْسٰى وَ عِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَ ۪ وَ اَخَذْنَا

اِبْرٰهِیْمَ	وَ	مُوْسٰى	وَ	عِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَ	وَ	اَخَذْنَا
ابراہیم	اور	موسیٰ	اور	مریم کے بیٹے عیسیٰ (سے عہد لیا)	اور	ہم نے لیا

ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ بن مریم سے (عہد لیا) اور ہم نے

انبیاء سے عہد لینے کی حکمت

مِّنْهُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ۝۷ۙ لِّیَسْــٴَـلَ الصّٰدِقِیْنَ

مِّنْهُمْ	مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ۝۷	لِّیَسْــٴَـلَ	الصّٰدِقِیْنَ
ان (سب) سے	بڑا مضبوط عہد	تاکہ اللہ سوال کرے	سچوں (سے)

ان (سب) سے بڑا مضبوط عہد لیا ○ تاکہ اللہ سچوں سے ان کے سچ کا

...اجنبی عورتوں کا ہے یعنی ان سے پردہ بھی کیا جائے گا اور عام مسلمانوں کی وراثت میں وہ بطورِ ماں شریک نہ ہوں گی، نیز امہات المومنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کی بیٹیوں کو مومنین کی بہنیں اور ان کے بھائیوں اور بہنوں کو مومنین کے ماموں، خالہ نہ کہا جائے گا۔ (۱) ہجرت کے بعد مہاجرین و انصار دینی اخوت کے رشتے کی وجہ سے ایک دوسرے کے وارث ہوا کرتے تھے، پھر یہ آیت نازل ہوئی اور فرما دیا گیا کہ میراث حقیقی رشتہ داروں کا حق ہے اور انہی کو ملے گی، ایمان یا ہجرت کے رشتہ سے جو میراث ملتی تھی وہ اب نہیں ملے گی البتہ تم چھ مال کی وصیت کرکے دوستوں پر احسان کرسکتے ہو۔

عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِیْنَ

عَنْ صِدْقِهِمْ [1]	وَ	اَعَدَّ	لِلْكٰفِرِیْنَ
ان کے سچ کے بارے میں	اور	اس نے تیار کر رکھا ہے	کافروں کے لئے

سوال کرے اور اس نے کافروں کے لیے دردناک عذاب

عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿۸﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا

عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿۸﴾	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوا	اذْكُرُوْا [2]
دردناک عذاب	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	یاد کرو

تیار کر رکھا ہے ○ اے ایمان والو! اللہ کا احسان

نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا

نِعْمَةَ اللّٰهِ	عَلَیْكُمْ	اِذْ	جَآءَتْكُمْ	جُنُوْدٌ	فَاَرْسَلْنَا
اللہ کی نعمت، احسان	اپنے اوپر	جب	آئے تم پر	کچھ لشکر	تو ہم نے بھیجی

اپنے اوپر یاد کرو جب تم پر کچھ لشکر آئے تو ہم نے ان پر

عَلَیْهِمْ رِیْحًا وَّ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ؕ وَ كَانَ

عَلَیْهِمْ	رِیْحًا	وَّ	جُنُوْدًا	لَّمْ تَرَوْهَا	وَ	كَانَ
ان پر	آندھی	اور	(وہ) لشکر	جنہیں تم نے نہ دیکھا	اور	ہے

آندھی اور وہ لشکر بھیجے جو تمہیں نظر نہ آئے اور

اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرًا ﴿۹﴾ ۚ اِذْ جَآءُوْكُمْ

اللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	بَصِیْرًا ﴿۹﴾	اِذْ	جَآءُوْكُمْ
اللہ	(اس) کو جو	تم عمل کرتے ہو	دیکھنے والا	جب	کافر آئے تم پر

اللہ تمہارے کاموں کو دیکھ رہا ہے ○ جب کافر تم پر

غزوۂ احزاب میں احسانِ الٰہی کا بیان

لشکرِ کفار کی آمد اور بعض مسلمانوں پر صورتِ حال کا اثر

ع ۱۷

[1] سچوں سے مراد انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں اور ان سے سچ کا سوال کرنے سے مراد یہ ہے کہ جو انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا اور جس کی انہیں تبلیغ کی وہ دریافت فرمائے، یا اس کے یہ معنی ہیں کہ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ان کی امتوں نے جو جواب دیئے وہ دریافت فرمائے اور اس سوال سے مقصود کفار کو ذلیل و رسوا کرنا ہے۔ بعض مفسرین کے نزدیک سچوں سے مراد مومنین ہیں اور سچ کا سوال کرنے سے مراد ان کی تصدیق کے بارے میں سوال کرنا ہے۔ [2] یہاں سے غزوۂ احزاب کے احوال بیان کیے جا رہے ہیں جسے غزوۂ خندق بھی کہتے ہیں اور یہ واقعہ جنگِ احد کے ایک سال بعد پیش آیا۔

مِّنۡ فَوۡقِكُمۡ وَمِنۡ اَسۡفَلَ مِنۡكُمۡ وَاِذۡ زَاغَتِ

مِّنۡ فَوۡقِكُمۡ	وَ	مِنۡ اَسۡفَلَ مِنۡكُمۡ	وَ	اِذۡ	زَاغَتِ
تمہارے اوپر سے	اور	تمہارے نیچے سے	اور	جب	ٹھٹک کر رہ گئیں

تمہارے اوپر سے اور تمہارے نیچے سے آئے اور جب آنکھیں

الۡاَبۡصَارُ وَبَلَغَتِ الۡقُلُوۡبُ الۡحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوۡنَ

الۡاَبۡصَارُ	وَ	بَلَغَتِ	الۡقُلُوۡبُ	الۡحَنَاجِرَ	وَ	تَظُنُّوۡنَ
آنکھیں	اور	پہنچ گئے	دل	گلوں کے پاس	اور	تم گمان کرنے لگے

ٹھٹک کر رہ گئیں اور دل گلوں کے پاس آگئے اور تم اللہ پر

بِاللّٰهِ الظُّنُوۡنَا ۝۱۰ هُنَالِكَ ابۡتُلِیَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ وَزُلۡزِلُوۡا

بِاللّٰهِ	الظُّنُوۡنَا ۝۱۰	هُنَالِكَ (۱)	ابۡتُلِیَ	الۡمُؤۡمِنُوۡنَ	وَ	زُلۡزِلُوۡا
اللہ پر	طرح طرح کے گمان	وہیں	آزمایا گیا	ایمان والوں (کو)	اور	انہیں جھنجھوڑ دیا گیا

طرح طرح کے گمان کرنے لگے ۝ وہیں مسلمانوں کو آزمایا گیا اور انہیں خوب سختی سے

زِلۡزَالًا شَدِیۡدًا ۝۱۱ وَاِذۡ یَقُوۡلُ الۡمُنٰفِقُوۡنَ وَالَّذِیۡنَ

زِلۡزَالًا شَدِیۡدًا ۝۱۱	وَ	اِذۡ	یَقُوۡلُ	الۡمُنٰفِقُوۡنَ	وَ	الَّذِیۡنَ
بہت سخت جھنجھوڑنا	اور	جب	کہنے لگے	منافقین	اور	وہ لوگ جو

جھنجھوڑا گیا ۝ اور جب منافق اور جن کے دلوں میں مرض تھا

فِیۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوۡلُهٗۤ اِلَّا

فِیۡ قُلُوۡبِهِمۡ	مَّرَضٌ	مَا وَعَدَنَا	اللّٰهُ وَرَسُوۡلُهٗۤ	اِلَّا
ان کے دلوں میں	مرض (تھا)	نہیں وعدہ دیا ہم سے	اللہ اور اس کے رسول (نے)	مگر

وہ کہنے لگے: اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے دھوکے کا

اہلِ ایمان کی سخت آزمائش

منافقوں کا اللہ و رسول کے وعدے سے متعلق پروپیگنڈا

(۱) یعنی اسی دہشت ناک جگہ اور ہولناک حالات میں رعب اور محاصرے کے ذریعے مسلمانوں کے صبر و اخلاص کو آزمایا گیا اور اس جنگ میں ناداری، داخلی دشمنوں یعنی یہود مدینہ کا خطرہ، خارجی دشمنوں کی یلغار، اس کے علاوہ اپنی بے سروسامانی وغیرہ سب مسائل جمع ہوگئے تھے اور یہ ایسی چیزیں تھیں جن سے بہادر سے بہادر کے دل چھوٹ جاتے ہیں مگر سچے غلامانِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایسی آفات میں بھی اللہ تعالٰی کی دی ہوئی توفیق سے ثابت قدم رہے۔

منافقوں کی مسلمانوں کو دھوکہ دینے کی کوشش

غُرُوْرًا ⑫ وَ اِذْ قَالَتْ طَّآىٕفَةٌ مِّنْهُمْ

مِّنْهُمْ	طَّآىٕفَةٌ	قَالَتْ	اِذْ	وَ	غُرُوْرًا ⑫
ان میں سے	ایک گروہ (نے)	کہا	جب	اور	دھوکے (کا)

وعدہ کیا ○ اور جب ان میں سے ایک گروہ نے کہا:

منافقوں کا غزوۂ خندق سے فرار اختیار کرنے کی کوشش

یٰۤاَهْلَ یَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ وَ

وَ	فَارْجِعُوْا	لَكُمْ	مُقَامَ	لَا	یٰۤاَهْلَ یَثْرِبَ[1]
اور	تو تم لوٹ چلو	تمہارے لئے	ٹھہرنے کی جگہ	نہیں	اے یثرب والو

اے مدینہ والو! (یہاں) تمہارے ٹھہرنے کی جگہ نہیں، تو تم واپس چلو اور

یَسْتَاْذِنُ فَرِیْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِیَّ یَقُوْلُوْنَ اِنَّ

اِنَّ	یَقُوْلُوْنَ	النَّبِیَّ	مِّنْهُمُ	فَرِیْقٌ	یَسْتَاْذِنُ
(کہ) بیشک	(یہ) کہتے ہوئے	نبی (سے)	ان میں سے	ایک گروہ	اجازت مانگ رہا تھا

ان میں سے ایک گروہ نبی سے یہ کہتے ہوئے اجازت مانگ رہا تھا کہ بیشک

بُیُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۛؕ وَ مَا هِیَ بِعَوْرَةٍ ۚۛ اِنْ

اِنْ	بِعَوْرَةٍ	هِیَ	مَا	وَ	عَوْرَةٌ	بُیُوْتَنَا
نہیں	غیر محفوظ	وہ	نہیں (تھے)	اور (حالانکہ)	غیر محفوظ (ہیں)	ہمارے گھر

ہمارے گھر بے حفاظت ہیں حالانکہ وہ بے حفاظت نہ تھے۔ وہ تو

منافقوں کے عقیدے کی کمزوری

یُّرِیْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ⑬ وَ لَوْ دُخِلَتْ عَلَیْهِمْ

عَلَیْهِمْ	دُخِلَتْ	لَوْ	وَ	فِرَارًا ⑬	اِلَّا	یُّرِیْدُوْنَ
ان (کہنے والوں) پر	(فوجیں) داخل کر دی جاتیں	اگر	اور	فرار ہونا	مگر	وہ چاہتے تھے

صرف فرار ہونا چاہتے تھے ○ اور اگر ان پر مدینہ کی (مختلف) طرفوں سے

[1] منافقوں نے مدینہ طیبہ کو "یثرب" کہا اور انہیں کا قول قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ مدینہ طیبہ کو "یثرب" نہ کہیں کہ حدیث شریف میں اس کی ممانعت آئی ہے اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ بات پسند نہ تھی کہ مدینہ پاک کو یثرب کہا جائے کیونکہ یثرب کے معنی اچھے نہیں ہیں۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: مدینہ طیبہ کو یثرب کہنا ناجائز و ممنوع و گناہ ہے اور کہنے والا گنہگار۔ (فتاویٰ رضویہ، کتاب الحظر والاباحۃ، ۲۱/ ۱۱۶)

مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُىٕلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا

مِّنْ اَقْطَارِهَا	ثُمَّ	سُىٕلُوا	الْفِتْنَةَ	لَاٰتَوْهَا
اس (مدینہ) کے اطراف سے	پھر	ان سے طلب کیا جاتا	فتنہ	(تو) ضرور وہ دیدیتے اسے

فوجیں آجاتیں پھر ان سے فتنے کا مطالبہ کیا جاتا تو ضرور ان کا مطالبہ دیدیتے

وَ مَا تَلَبَّثُوْا بِهَاۤ اِلَّا یَسِیْرًا ﴿۱۴﴾ وَ لَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا

وَ	مَا تَلَبَّثُوْا	بِهَاۤ	اِلَّا	یَسِیْرًا ﴿۱۴﴾ (1)	وَ	لَقَدْ	كَانُوْا عَاهَدُوا
اور	دیر نہ کرتے	اس میں	مگر	تھوڑی سی	اور	ضرور بیشک	انہوں نے عہد کیا تھا

اور اس میں دیر نہ کرتے مگر تھوڑی سی ○ اور بیشک اس سے پہلے وہ اللہ سے

اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا یُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَؕ وَ كَانَ عَهْدُ اللّٰهِ

اللّٰهَ (2)	مِنْ قَبْلُ	لَا یُوَلُّوْنَ	الْاَدْبَارَ	وَ	كَانَ	عَهْدُ اللّٰهِ
اللہ (سے)	(اس) سے پہلے	(کہ) وہ نہ پھیریں گے	پیٹھیں	اور	ہے	اللہ کا عہد

عہد کرچکے تھے کہ پیٹھ نہ پھیریں گے اور اللہ کے وعدے کا

مَسْـٴُـوْلًا ﴿۱۵﴾ قُلْ لَّنْ یَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ

مَسْـٴُـوْلًا ﴿۱۵﴾	قُلْ	لَّنْ یَّنْفَعَكُمُ	الْفِرَارُ	اِنْ	فَرَرْتُمْ
پوچھا جانا	تم کہو	ہرگز نفع نہ دے گا تمہیں	فرار ہونا	اگر	تم فرار ہورہے ہو

پوچھا جائے گا ○ تم فرماؤ: اگر موت یا قتل سے بھاگ رہے ہو

مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَ اِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا

مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ	وَ	اِذًا	لَّا تُمَتَّعُوْنَ	اِلَّا
موت یا قتل سے	اور	اس وقت	تمہیں (دنیا سے) فائدہ اٹھانے نہیں دیا جائے گا	مگر

تو ہرگز تمہیں یہ بھاگنا نفع نہ دے گا اور اس وقت بھی تمہیں تھوڑی سی دنیا ہی

منافقوں کی بد عہدی اور ان کی مذمت

موت کے خوف سے فرض کی ادائیگی سے بھاگنا حماقت ہے

(1) جب بندہ یقین اور صبر کی کمی کا شکار ہو، بزدلی اور انسانوں کا خوف اس پر غالب ہو، ہر دینی چیز میں شک کرنے لگے اور کسی دینی حکم پر عمل کرنے کی صورت میں اگر اذیت پہنچنے کا صرف احتمال ہی ہو تو اس سے گھبرانے لگ جائے، تو اس وقت اس کا دل عقیدے کی کمزوری اور نفاق کے مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے، پھر اس کا حال یہ ہوتا ہے کہ اگر کسی ہلکی سی تکلیف سے ڈرا کر اس سے کفر و شرک کا مطالبہ کیا جائے تو وہ اسے پورا کرنے میں دیر نہیں لگاتا۔ افسوس! فی زمانہ اسی طرح کی صورتِ حال مسلمانوں میں بھی پائی جاتی ہے اور ان میں بھی عقیدے کی کمزوری کا مرض عام ہوتا نظر آرہا ہے۔ (2) منافقوں نے حضور رضی اللہ تعالٰی عنہ

اللہ کی طرف سے پہنچنے والی رحمت اور اذیت کو کوئی ٹال نہیں سکتا

قَلِيْلًا ﴿۱۶﴾ قُلْ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ

قَلِيْلًا ﴿۱۶﴾	قُلْ	مَنْ	ذَا	الَّذِيْ	يَعْصِمُكُمْ	مِّنَ اللّٰهِ	اِنْ
تھوڑا	تم کہو	کون (ہے)	وہ	جو	بچائے گا تمہیں	اللہ سے	اگر

فائدہ اٹھانے کو دی جائے گی ○ تم فرماؤ: وہ کون ہے جو تمہیں اللہ سے بچائے گا اگر

اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ؕ وَ

اَرَادَ	بِكُمْ	سُوْٓءًا	اَوْ	اَرَادَ	بِكُمْ	رَحْمَةً	وَ
وہ ارادہ کرے	تمہارے ساتھ	برائی (کا)	یا	ارادہ کرے	تم پر	رحم فرمانے (کا)	اور

وہ تمہارا برا چاہے یا تم پر رحم فرمانا چاہے اور

منافقوں کی ایک اور سازش کی طرف اشارہ

لَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۷﴾ قَدْ

لَا يَجِدُوْنَ	لَهُمْ	مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ	وَلِيًّا	وَّ	لَا	نَصِيْرًا ﴿۱۷﴾	قَدْ
وہ نہیں پائیں گے	اپنے لئے	اللہ کے سوا	کوئی حامی	اور	نہ	مددگار	بیشک

وہ اللہ کے سوا کوئی حامی نہ پائیں گے اور نہ ہی مددگار ○ بیشک

يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَالْقَآئِلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ

يَعْلَمُ	اللّٰهُ	الْمُعَوِّقِيْنَ (۱)	مِنْكُمْ	وَ	الْقَآئِلِيْنَ	لِاِخْوَانِهِمْ
جانتا ہے	اللہ	روکنے والوں (کو)	تم میں سے	اور	کہنے والوں (کو)	اپنے بھائیوں سے

اللہ تم میں سے ان لوگوں کو جانتا ہے جو دوسروں کو جہاد سے روکتے ہیں اور اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں:

دورانِ جنگ اور فتح کے بعد منافقوں کا حال

هَلُمَّ اِلَيْنَا ۚ وَلَا يَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۸﴾ اَشِحَّةً

هَلُمَّ	اِلَيْنَا	وَ	لَا يَاْتُوْنَ	الْبَاْسَ	اِلَّا	قَلِيْلًا ﴿۱۸﴾	اَشِحَّةً
آؤ	ہماری طرف	اور	وہ نہیں آتے	لڑائی (میں)	مگر	تھوڑے	بخل کرتے ہوئے

ہماری طرف چلے آؤ اور وہ لڑائی میں تھوڑے ہی آتے ہیں ○ تمہارے اوپر

(بقیہ حاشیہ) ۔۔۔ ذَالِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ عہد کیا جسے یہاں اللہ تعالیٰ کے ساتھ عہد کہا گیا، اس سے معلوم ہوا کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کسی چیز کا عہد کرنا گویا ربّ عَزَّوَجَلَّ سے عہد کرنا ہے کیونکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ربّ تعالیٰ کے نائب اعظم اور مختار مطلق ہیں، لہٰذا آپ سے کئے ہوئے عہد کو پورا کرنا لازم ہے۔

(۱) یہ آیت ان منافقوں کے بارے میں نازل ہوئی جنہیں پیغام بھیج کر یہودیوں نے ابوسفیان اور اس کے لشکر کے ہاتھوں ہلاکت سے ڈرایا اور انہیں اپنے پاس آنے کی دعوت دی۔ یہ خبر پا کر عبداللہ بن ابی منافق اور اس کے ساتھیوں نے مسلمانوں کو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ساتھ دینے سے روکنے کی

عَلَیْكُمْ ۚۖ فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَیْتَهُمْ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْكَ

اِلَیْكَ	یَنْظُرُوْنَ	رَاَیْتَهُمْ	الْخَوْفُ	جَآءَ	فَاِذَا	عَلَیْكُمْ
تمہاری طرف	وہ دیکھتے ہیں	(تو) تم دیکھو گے انہیں	ڈر (کا وقت)	آتا ہے	پھر جب	تمہارے اوپر

بخل کرتے ہوئے آتے ہیں پھر جب ڈر کا وقت آتا ہے تو تم انہیں دیکھو گے

تَدُوْرُ اَعْیُنُهُمْ كَالَّذِیْ یُغْشٰى عَلَیْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا

فَاِذَا	مِنَ الْمَوْتِ	كَالَّذِیْ یُغْشٰى عَلَیْهِ	اَعْیُنُهُمْ	تَدُوْرُ
پھر جب	موت	(اس) کی طرح جس پر چھائی ہو	ان کی آنکھیں	گھوم رہی ہوتی ہیں

کہ تمہاری طرف یوں نظر کرتے ہیں کہ ان کی آنکھیں گھوم رہی ہیں جیسے کسی پر موت چھائی ہو پھر جب

ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً

اَشِحَّةً	بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ	سَلَقُوْكُمْ	الْخَوْفُ	ذَهَبَ
حرص کرتے ہوئے	تیز زبانوں کے ساتھ	(تو) طعنے دینے لگتے ہیں تمہیں	ڈر (کا وقت)	نکل جاتا ہے

ڈر کا وقت نکل جاتا ہے تو مالِ غنیمت کی لالچ میں تیز زبانوں کے ساتھ تمہیں

نفی ایمان کے ساتھ کوئی عمل قبول نہیں ہوتا

عَلَى الْخَیْرِ ؕ اُولٰٓىٕكَ لَمْ یُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ

اللّٰهُ	فَاَحْبَطَ	لَمْ یُؤْمِنُوْا	اُولٰٓىٕكَ	عَلَى الْخَیْرِ [1]
اللہ (نے)	تو برباد کردیئے	ایمان نہیں لائے	یہ لوگ	بھلائی (یعنی مالِ غنیمت) پر

طعنے دینے لگتے ہیں۔ یہ لوگ ایمان لائے ہی نہیں ہیں تو اللہ نے

منافقوں کی بزدلی کا مزید بیان

اَعْمَالَهُمْ ؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرًا ⑲ یَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ

اَعْمَالَهُمْ	وَ	كَانَ	ذٰلِكَ	عَلَى اللّٰهِ	یَسِیْرًا ⑲	یَحْسَبُوْنَ	الْاَحْزَابَ
ان کے اعمال	اور	ہے	یہ	اللہ پر	بہت آسان	وہ سمجھ رہے ہیں	(کہ) لشکر

ان کے اعمال برباد کردیئے اور یہ اللہ پر بہت آسان ہے ○ وہ سمجھ رہے ہیں کہ لشکر

بہت کوشش کی لیکن وہ کامیاب نہ ہو سکے۔

1 ... اس آیت میں منافقوں کا جو حال بیان ہوا اس سے معلوم ہوا کہ وقت پر ساتھ نہ دینا اور زبان سے محبت کا دعویٰ کرنا منافقوں کا کام ہے جبکہ مومن کی شان یہ ہے کہ وہ ہر مشکل وقت میں اپنے مسلمان بھائی کا ساتھ دیتا ہے اور زبانی دعوے کرنے کی بجائے عملی مظاہرہ زیادہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بولنے کیلئے زبان ایک اور دیگر کام کرنے کیلئے اعضاء دو دو دیئے ہیں لہٰذا آدمی کو چاہئے کہ وہ کلام کم اور کام زیادہ کرے۔

لَمْ یَذْهَبُوْاۚ-وَ اِنْ یَّاْتِ الْاَحْزَابُ یَوَدُّوْا لَوْ

لَوْ	یَوَدُّوْا	الْاَحْزَابُ	یَّاْتِ	اِنْ	وَ	لَمْ یَذْهَبُوْا
کاش	(تو) وہ تمنا کریں گے	لشکر	(دوبارہ) آئیں	اگر	اور	(ابھی تک) نہیں گئے

ابھی نہ گئے اور اگر وہ لشکر دوبارہ آئیں تو ان کی خواہش ہوگی کہ کاش،

اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِی الْاَعْرَابِ یَسْاَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآىٕكُمْؕ

عَنْ اَنْۢبَآىٕكُمْ	یَسْاَلُوْنَ	فِی الْاَعْرَابِ	بَادُوْنَ	اَنَّهُمْ
تمہاری خبروں کے بارے میں	پوچھ لیتے	دیہاتیوں میں (ہوتے)	گاؤں میں رہنے والے	کہ وہ

وہ کسی گاؤں میں ہوتے (اور وہیں سے) تمہاری خبروں کے بارے میں پوچھ لیتے

وَ لَوْ كَانُوْا فِیْكُمْ مَّا قٰتَلُوْۤا اِلَّا قَلِیْلًا۠ (۲۰) لَقَدْ كَانَ

كَانَ	لَقَدْ	قَلِیْلًا (۲۰)	اِلَّا	مَّا قٰتَلُوْۤا	فِیْكُمْ	كَانُوْا	لَوْ	وَ
ہے	ضرور بیشک	تھوڑے	مگر	(تو) نہ لڑائی کرتے	تم میں	وہ ہوتے	اگر	اور

اور اگر وہ تم میں رہتے تو جب بھی تھوڑے ہی لڑتے ○ بیشک تمہارے لئے

لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ یَرْجُوا اللّٰهَ

اللّٰهَ	كَانَ یَرْجُوا	لِّمَنْ	اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (۱)	فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ	لَكُمْ
اللہ	امید رکھتا ہے	(اس) کے لئے جو	بہترین نمونہ	اللہ کے رسول میں	تمہارے لئے

اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ موجود ہے اس کے لیے جو اللہ اور

وَ الْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِیْرًاؕ (۲۱) وَ لَمَّا رَاَ

رَاَ	لَمَّا	وَ	كَثِیْرًا (۲۱)	اللّٰهَ	ذَكَرَ	وَ	الْیَوْمَ الْاٰخِرَ	وَ
دیکھے	جب	اور	بہت	اللہ (کو)	یاد کرتا ہے	اور	آخرت کے دن (کی)	اور

آخرت کے دن کی امید رکھتا ہے اور اللہ کو بہت یاد کرتا ہے ○ اور جب مسلمانوں نے

سیرتِ رسول ایک بہترین نمونہ ہے

کفار کے لشکر دیکھ کر مخلص مسلمانوں کا رویہ

(۱) ... عبادات، معاملات، اخلاقیات، سختیوں اور مشقتوں پر صبر کرنے میں اور نعمتوں پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے میں، الغرض زندگی کے ہر شعبہ میں اور ہر پہلو کے اعتبار سے تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مبارک زندگی اور سیرت میں ایک کامل نمونہ موجود ہے، لہٰذا ہر ایک کو اور بطورِ خاص مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اقوال میں، افعال میں، اخلاق میں اور اپنے دیگر احوال میں سیدُ المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مبارک سیرت پر عمل پیرا ہوں اور اپنی زندگی کے تمام معمولات میں سیدُ العالمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیروی کریں۔

الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا

وَعَدَنَا	مَا	هٰذَا	قَالُوْا	الْاَحْزَابَ	الْمُؤْمِنُوْنَ
وعدہ کیا ہم سے	وہ جس کا	یہ (ہے)	(تو) کہنے لگے	لشکر	ایمان والوں (نے)

لشکر دیکھے تو کہنے لگے: یہ وہ ہے جس کا ہمیں

اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ؗ وَ

وَ	اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ	صَدَقَ	وَ	اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
اور	اللہ اور اس کے رسول (نے)	سچ فرمایا	اور	اللہ اور اس کے رسول (نے)

اللہ اور اس کے رسول نے وعدہ دیا تھا اور اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا تھا اور

مَا زَادَهُمْ اِلَّاۤ اِیْمَانًا وَّتَسْلِیْمًا ؕ﴿۲۲﴾ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ

مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ	تَسْلِیْمًا ﴿۲۲﴾	وَّ	اِیْمَانًا	اِلَّاۤ	مَا زَادَهُمْ
ایمان والوں میں سے	راضی ہونے (میں)	اور	ایمان	مگر	اس نے زیادہ نہیں کیا انہیں

اس بات نے ان کے ایمان اور اللہ کی رضا پر راضی ہونے کو اور زیادہ کر دیا۔ مسلمانوں میں

رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیْهِ ۚ فَمِنْهُمْ

فَمِنْهُمْ	مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیْهِ	صَدَقُوْا (1)	رِجَالٌ
تو ان میں سے	(اس کو) جس پر انہوں نے اللہ سے عہد کیا	انہوں نے سچ کر دکھایا	کچھ مرد (ہیں)

کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے اس عہد کو سچا کر دکھایا جو انہوں نے اللہ سے کیا تھا تو ان میں کوئی

مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ ۖ

یَّنْتَظِرُ	مَّنْ	مِنْهُمْ	وَ	نَحْبَهٗ	قَضٰى	مَّنْ
انتظار کر رہا ہے	(کوئی وہ ہے) جو	ان میں سے	اور	اپنی منت	پوری کر چکا	(کوئی وہ ہے) جو

اپنی منت پوری کر چکا اور کوئی ابھی انتظار کر رہا ہے

عہد الٰہی کی عظمت کا تقاضا پورا کرنے والے

(1) حضرت عثمان غنی، حضرت طلحہ، حضرت سعید بن زید، حضرت حمزہ اور حضرت مصعب اور دیگر چند صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے نذر مانی تھی کہ وہ جب حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ جہاد میں شرکت کا موقع پائیں گے تو شہید ہونے تک ثابت قدم رہیں گے۔ ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِیْلًا ﴿۲۳﴾ لِّیَجْزِیَ اللّٰهُ الصّٰدِقِیْنَ بِصِدْقِهِمْ

بِصِدْقِهِمْ	الصّٰدِقِیْنَ	اللّٰهُ	لِّیَجْزِیَ	تَبْدِیْلًا ﴿۲۳﴾	مَا بَدَّلُوْا	وَ
ان کے سچ کا	سچوں (کو)	اللہ	تاکہ صلہ دے	کوئی تبدیلی	انہوں نے تبدیلی نہ کی	اور

اور وہ بالکل نہ بدلے ○ تاکہ اللہ سچوں کو ان کے سچ کا صلہ دے

وَیُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِیْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

اللّٰهَ	اِنَّ	یَتُوْبَ عَلَیْهِمْ	اَوْ	شَآءَ	اِنْ	الْمُنٰفِقِیْنَ	یُعَذِّبَ	وَ
اللہ	بیشک	توبہ کی توفیق دے انہیں	یا	وہ چاہے	اگر	منافقوں (کو)	عذاب دے	اور

اور منافقوں کو عذاب دے اگر چاہے یا انہیں توبہ کی توفیق دے۔ بیشک اللہ

كَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴿۲۴﴾ وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

كَفَرُوْا	الَّذِیْنَ	اللّٰهُ	رَدَّ	وَ	رَّحِیْمًا ﴿۲۴﴾	غَفُوْرًا	كَانَ
کفر کیا	ان لوگوں کو جنہوں نے	اللہ (نے)	لوٹا دیا	اور	مہربان	بخشنے والا	ہے

بخشنے والا مہربان ہے ○ اور اللہ نے کافروں کو ان کے دلوں کی جلن کے ساتھ

بِغَیْظِهِمْ لَمْ یَنَالُوْا خَیْرًا ؕ وَكَفَى اللّٰهُ

اللّٰهُ	كَفَى	وَ	خَیْرًا	لَمْ یَنَالُوْا	بِغَیْظِهِمْ
اللہ	کافی ہوگیا	اور	کوئی بھلائی	انہوں نے نہ پائی	ان کے دلوں کی جلن کے ساتھ

واپس لوٹا دیا، انہیں کچھ بھی بھلائی نہ ملی اور اللہ مسلمانوں کیلئے

الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِیًّا عَزِیْزًا ﴿۲۵﴾ وَاَنْزَلَ

اَنْزَلَ	وَ	عَزِیْزًا ﴿۲۵﴾	قَوِیًّا	اللّٰهُ	كَانَ	وَ	الْقِتَالَ	الْمُؤْمِنِیْنَ
(اللہ نے) اتارا	اور	عزت والا	قوت والا	اللہ	ہے	اور	لڑائی (میں)	ایمان والوں (کو)

لڑائی میں کافی ہوگیا اور اللہ قوت والا، عزت والا ہے ○ اور جن اہل کتاب نے

(1) اس آیت سے معلوم ہوا کہ اخلاص کے ساتھ ایمان لانے والے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو قربانیاں دیتے ہیں اور اس راہ میں آنے والی سختیوں، تکلیفوں اور مصیبتوں کو برداشت کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں ضائع نہیں فرماتا بلکہ اپنی شان کریمی سے اُن ایمان والوں کو دنیا میں بھی بہترین صلہ عطا فرماتا ہے اور آخرت میں بھی اعلیٰ ترین اجر و ثواب عطا فرمائے گا۔ (2) جو منافق دنیا میں اپنے نفاق سے سچی توبہ کرلیں گے ان پر اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحمت سے آخرت میں عذاب نہ فرمائے گا اور جو اپنے کفر و نفاق سے توبہ کئے بغیر مرگیا تو اسے آخرت میں عذاب ضرور ہوگا۔

بنو قریظہ کی سرزمین و اموال پر مسلمانوں کا قبضہ اور ایک بشارت

الَّذِیْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَیَاصِیْهِمْ وَ

وَ	مِنْ صَیَاصِیْهِمْ	مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ	ظَاهَرُوْهُمْ (1)	الَّذِیْنَ
اور	ان کے قلعوں سے	اہلِ کتاب میں سے	مدد کی اُن (مشرکوں) کی	ان لوگوں کو جنہوں نے

اُن (مشرکوں) کی مدد کی تھی (اللہ نے) انہیں ان کے قلعوں سے اتارا اور

قَذَفَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِیْقًا تَقْتُلُوْنَ وَ تَاْسِرُوْنَ

تَاْسِرُوْنَ	وَ	تَقْتُلُوْنَ	فَرِیْقًا	الرُّعْبَ	فِیْ قُلُوْبِهِمُ	قَذَفَ
قید کرتے ہو	اور	تم قتل کرتے ہو	ایک گروہ (کو)	رعب	ان کے دلوں میں	ڈال دیا

ان کے دلوں میں رُعب ڈال دیا، ان میں ایک گروہ کو تم قتل کرتے ہو اور ایک گروہ کو

فَرِیْقًا ﴿۲۶﴾ وَ اَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَ دِیَارَهُمْ وَ

وَ	دِیَارَهُمْ	وَ	اَرْضَهُمْ	اَوْرَثَكُمْ	وَ	فَرِیْقًا ﴿۲۶﴾
اور	ان کے مکانات	اور	ان کی زمین	(اللہ نے) وارث بنادیا تمہیں	اور	ایک گروہ (کو)

قید کرتے ہو ○ اور اللہ نے تمہیں ان کی زمین اور ان کے مکانات اور

اَمْوَالَهُمْ وَ اَرْضًا لَّمْ تَطَــٴُـوْهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ

اللّٰهُ	كَانَ	وَ	لَّمْ تَطَــٴُـوْهَا	اَرْضًا (2)	وَ	اَمْوَالَهُمْ
اللہ	ہے	اور	جس پر تم نے قدم نہیں رکھا	(اس) زمین (کا بھی)	اور	ان کے مالوں (کا)

ان کے مالوں کا وارث بنادیا اور اس زمین کا بھی جس پر تم نے ابھی قدم نہیں رکھا ہے اور اللہ

ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالٰی عنہن کو طلاق کا اختیار

عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرًا ﴿۲۷﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ

اِنْ	لِّاَزْوَاجِكَ	قُلْ	النَّبِیُّ	یٰۤاَیُّهَا	قَدِیْرًا ﴿۲۷﴾	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ
اگر	اپنی بیویوں سے	تم کہہ دو	نبی	اے	قدرت والا	ہر چیز پر

ہر چیز پر قادر ہے ○ اے نبی! اپنی بیویوں سے فرمادو: اگر

(1) اس آیت سے بنو قریظہ کے یہودیوں کے ساتھ ہونے والی جنگ کے حالات بیان کئے جارہے ہیں جنہوں نے رسولِ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کے مقابلے میں قریش اور غطفان وغیرہ کے لشکروں کی مدد کی تھی۔ اس سے متعلق مزید تفصیل جاننے کے لئے صراط الجنان، ج7، ص596 کا مطالعہ فرمائیں۔

(2) اس زمین کے بارے میں مفسرین کے مختلف اقوال ہیں (1) اس سے مراد خیبر کی زمین ہے جو غزوۂ بنو قریظہ کے بعد مسلمانوں کے قبضے میں آئی۔ (2) مکہ کی زمین مراد ہے۔ (3) روم و فارس کی زمین مراد ہے۔ (4) اس سے مراد ہر وہ زمین ہے جو قیامت تک فتح ہو کر مسلمانوں کے قبضہ میں آنے والی ہے۔

كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَ

كُنْتُنَّ تُرِدْنَ	الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا	وَ	زِيْنَتَهَا	فَتَعَالَيْنَ	اُمَتِّعْكُنَّ	وَ
تم چاہتی ہو	دنیا کی زندگی	اور	اس کی آرائش	تو آجاؤ	میں مال دوں تمہیں	اور

تم دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتی ہو تو آؤ تاکہ میں تمہیں مال دوں اور

اُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۲۸﴾ وَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ

اُسَرِّحْكُنَّ	سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۲۸﴾	وَ	اِنْ	كُنْتُنَّ تُرِدْنَ (۱)	اللّٰهَ	وَ	رَسُوْلَهٗ
چھوڑدوں تمہیں	اچھی طرح چھوڑنا	اور	اگر	تم چاہتی ہو	اللّٰه	اور	اس کے رسول

تمہیں اچھی طرح چھوڑ دوں ○ اور اگر تم اللّٰه اور اس کے رسول

وَ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ

وَ	الدَّارَ الْاٰخِرَةَ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	اَعَدَّ	لِلْمُحْسِنٰتِ
اور	آخرت کے گھر (کو)	تو بیشک	اللّٰه (نے)	تیار کر رکھا ہے	نیکی کرنے والیوں کے لیے

اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو بیشک اللّٰه نے تم میں سے نیکی کرنے والیوں کے لیے

مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ

مِنْكُنَّ	اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾	يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ	مَنْ	يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ (۲)
تم میں سے	بڑا اجر	اے نبی کی بیویو	جو	کرے تم میں سے حیا کے خلاف کھلی جرأت

بڑا اجر تیار کر رکھا ہے ○ اے نبی کی بیویو! جو تم میں حیا کے خلاف کوئی کھلی جرأت کرے

يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۳۰﴾

يُّضٰعَفْ	لَهَا	الْعَذَابُ	ضِعْفَيْنِ	وَ	كَانَ	ذٰلِكَ	عَلَى اللّٰهِ	يَسِيْرًا ﴿۳۰﴾
(تو) بڑھادیا جائے گا	اس کیلئے	عذاب	دُگنا	اور	ہے	یہ	اللّٰه پر	بہت آسان

تو اسے دوسروں کے مقابلے میں دُگنا عذاب دیا جائے گا اور یہ اللّٰه پر بہت آسان ہے ○

ازواجِ مطہرات رضی اللّٰہ تعالٰی عنہن کو تنبیہ

(1) حضور صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم کی ازواجِ مطہرات رضی اللّٰہ تعالٰی عنہن نے آپ سے دنیوی سامان طلب کئے اور نفقہ میں زیادتی کی درخواست کی، جبکہ یہاں تو دنیا سے بے رغبتی اپنے کمال پر تھی اور دنیا کا سامان اور اس کا جمع کرنا گوارا ہی نہ تھا، اس لئے ان کا یہ مطالبہ حضور صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم کے قلبِ اطہر پر گراں گزرا اور یہ آیت نازل ہوئی جس میں ازواجِ مطہرات رضی اللّٰہ تعالٰی عنہن کو اختیار دیا گیا۔ (2) یہاں آیت میں "حیا کے خلاف کھلی جرأت" سے زنا مراد نہیں بلکہ اس سے مراد شوہر کی اطاعت میں کوتاہی کرنا اور اس کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش نہ آنا ہے کیونکہ اللّٰہ تعالٰی انبیاءِ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بیویوں کو بدکاری سے پاک رکھتا ہے۔

وَمَنۡ يَّقۡنُتۡ

22

ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالٰی عنہن کو دگنے ثواب کی بشارت

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا

وَ	مَنْ	يَّقْنُتْ	مِنْكُنَّ	لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ	وَ	تَعْمَلْ	صَالِحًا
اور	جو	فرمانبردار رہے	تم میں سے	اللہ اور اس کے رسول کی	اور	عمل کرے	نیک، اچھا

اور جو تم میں اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبردار رہے اور اچھے

نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا

نُّؤْتِهَآ	اَجْرَهَا	مَرَّتَيْنِ	وَ	اَعْتَدْنَا	لَهَا
(تو) ہم دیں گے اسے	اس کا ثواب	دو مرتبہ (دگنا)	اور	ہم نے تیار کر رکھی ہے	اس کے لیے

عمل کرے تو ہم اسے دوسروں سے دگنا ثواب دیں گے اور ہم نے اس کے لیے

ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالٰی عنہن کا مقام اور گفتگو کرنے سے متعلق ایک خصوصی ہدایت

رِزْقًا كَرِيْمًا ﴿٣١﴾ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ

رِزْقًا كَرِيْمًا ﴿٣١﴾	يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ	لَسْتُنَّ	كَاَحَدٍ	مِّنَ النِّسَآءِ	اِنِ
عزت کی روزی	اے نبی کی بیویو	تم نہیں ہو	کسی ایک کی طرح	عورتوں میں سے	اگر

عزت کی روزی تیار کر رکھی ہے ۝ اے نبی کی بیویو! تم اور عورتوں جیسی نہیں ہو۔ اگر

اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ

اتَّقَيْتُنَّ	فَلَا تَخْضَعْنَ[1]	بِالْقَوْلِ	فَيَطْمَعَ	الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ
تم (اللہ سے) ڈرتی ہو	تو تم نرمی نہ کرو	بات کرنے میں	(اگر ایسا کیا) تو لالچ کرے گا	وہ جس کے دل میں

تم اللہ سے ڈرتی ہو تو بات کرنے میں ایسی نرمی نہ کرو کہ دل کا مریض آدمی

ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالٰی عنہن کو پردے اور عبادت سے متعلق چند احکام

مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿٣٢﴾ ج وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَ

مَرَضٌ	وَّ	قُلْنَ	قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿٣٢﴾	وَ	قَرْنَ	فِيْ بُيُوْتِكُنَّ[2]	وَ
بیماری (ہے)	اور	تم کہو	اچھی بات	اور	ٹھہری رہو	اپنے گھروں میں	اور

کچھ لالچ کرے اور تم اچھی بات کہو ۝ اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور

[1] ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالٰی عنہن امت کی مائیں ہیں اور کوئی شخص اپنی ماں کے بارے میں بری اور شہوانی سوچ رکھنے کا تصور تک نہیں کر سکتا، اس کے باوجود ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالٰی عنہن کو بات کرتے وقت نرم لہجہ اپنانے سے منع کیا گیا تاکہ منافق لوگ کوئی لالچ نہ کر سکیں اور جب ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالٰی عنہن کیلئے یہ حکم ہے تو بقیہ کیلئے یہ حکم کس قدر زیادہ ہوگا کیونکہ دوسروں کیلئے تو فتنوں کے مواقع بہت زیادہ ہیں۔ [2] اس آیت میں خطاب اگرچہ ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالٰی عنہن کو ہے لیکن اس حکم میں دیگر عورتیں بھی داخل ہیں۔

لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَ اَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتِيْنَ

لَا تَبَرَّجْنَ	تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى (1)	وَ	اَقِمْنَ	الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتِيْنَ
بے پردہ نہ رہو	(جیسے) پہلی جاہلیت کی بے پردگی	اور	قائم رکھو	نماز	اور	ادا کرو

بے پردہ نہ رہو جیسے پہلی جاہلیت کی بے پردگی اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو

الزَّكٰوةَ وَ اَطِعْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ

الزَّكٰوةَ (2)	وَ	اَطِعْنَ	اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ	اِنَّمَا	يُرِيْدُ	اللّٰهُ
زکوٰۃ	اور	اطاعت کرو	اللہ اور اس کے رسول (کی)	صرف	چاہتا ہے	اللہ

اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو۔ اے نبی کے گھر والو! اللہ تو یہی چاہتا ہے

لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ

لِيُذْهِبَ	عَنْكُمُ	الرِّجْسَ	اَهْلَ الْبَيْتِ (3)	وَ	يُطَهِّرَكُمْ
کہ وہ دور کردے	تم سے	ہر ناپاکی	(اے نبی کے) گھر والو	اور	پاک کردے تمہیں

کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کرکے خوب صاف ستھرا

تَطْهِيْرًا ۚ﴿۳۳﴾ وَ اذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ

تَطْهِيْرًا ﴿۳۳﴾	وَ	اذْكُرْنَ	مَا	يُتْلٰى	فِيْ بُيُوْتِكُنَّ
خوب پاک کرنا	اور	یاد کرو	(اسے) جو	پڑھی جاتی ہے	تمہارے گھروں میں

کردے اور اللہ کی آیات اور حکمت یاد کرو

مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَ الْحِكْمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ﴿۳۴﴾ؑ اِنَّ

مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَ الْحِكْمَةِ	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	لَطِيْفًا	خَبِيْرًا ﴿۳۴﴾	اِنَّ
اللہ کی آیتوں اور حکمت میں سے	بیشک	اللہ	ہے	ہر باریکی جاننے والا	خبردار	بیشک

جو تمہارے گھروں میں پڑھی جاتی ہیں۔ بیشک اللہ ہر باریکی کو جاننے والا، خبردار ہے بیشک

ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالٰی عنہن کو تقویٰ کی ترغیب

تلاوتِ قرآن اور احادیث بیان کرنے کا حکم

عورتوں اور مردوں کے دس اچھے اوصاف

ع ۷

(1) اس سے مراد اسلام سے پہلے کا زمانہ ہے جس میں عورتیں اتراتی ہوئی نکلتیں اور اپنی زینت اور محاسن کا اظہار کرتی تھیں تاکہ غیر مرد انہیں دیکھیں، لباس ایسے پہنتی تھیں جن سے جسم کے اعضاء اچھی طرح نہ ڈھکیں۔ (2) ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کو نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم دیا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ کسی کو یہ غلط فہمی نہیں ہونی چاہئے کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قرابت کے باعث اگر کوئی نماز اور زکوٰۃ کا تارک ہوگا تو اس سے کسی قسم کی پوچھ نہیں ہوگی۔ اس سے نماز، روزہ اور زکوٰۃ کے تارک ان لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہئے جو اچھوں کے ساتھ نسبت کو بہانہ بنا کر عمل سے دور رہتے

الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُسْلِمٰتِ وَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ وَ

الْمُسْلِمِيْنَ	وَ	الْمُسْلِمٰتِ	وَ	الْمُؤْمِنِيْنَ	وَ	الْمُؤْمِنٰتِ	وَ
مسلمان مرد	اور	مسلمان عورتیں	اور	ایمان والے	اور	ایمان والیاں	اور

مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں اور

الْقٰنِتِيْنَ وَ الْقٰنِتٰتِ وَ الصّٰدِقِيْنَ وَ

الْقٰنِتِيْنَ	وَ	الْقٰنِتٰتِ	وَ	الصّٰدِقِيْنَ	وَ
فرمانبرداری کرنے والے	اور	فرمانبرداری کرنے والیاں	اور	سچ بولنے والے	اور

فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور سچے مرد اور

الصّٰدِقٰتِ وَ الصّٰبِرِيْنَ وَ الصّٰبِرٰتِ وَ الْخٰشِعِيْنَ وَ

الصّٰدِقٰتِ	وَ	الصّٰبِرِيْنَ	وَ	الصّٰبِرٰتِ	وَ	الْخٰشِعِيْنَ	وَ
سچ بولنے والیاں	اور	صبر کرنے والے	اور	صبر کرنے والیاں	اور	عاجزی کرنے والے	اور

سچی عورتیں اور صبر کرنے والے اور صبر کرنے والیاں اور عاجزی کرنے والے اور

الْخٰشِعٰتِ وَ الْمُتَصَدِّقِيْنَ وَ الْمُتَصَدِّقٰتِ وَ الصَّآئِمِيْنَ

الْخٰشِعٰتِ	وَ	الْمُتَصَدِّقِيْنَ	وَ	الْمُتَصَدِّقٰتِ	وَ	الصَّآئِمِيْنَ
عاجزی کرنے والیاں	اور	خیرات کرنے والے	اور	خیرات کرنے والیاں	اور	روزہ رکھنے والے

عاجزی کرنے والیاں اور خیرات کرنے والے اور خیرات کرنے والیاں اور روزے رکھنے والے

وَ الصّٰٓئِمٰتِ وَ الْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَ

وَ	الصّٰٓئِمٰتِ	وَ	الْحٰفِظِيْنَ	فُرُوْجَهُمْ	وَ
اور	روزہ رکھنے والیاں	اور	حفاظت کرنے والے	اپنی شرمگاہوں (کی)	اور

اور روزے رکھنے والیاں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کرنے والے اور

(بقیہ صفحہ گزشتہ) ہیں۔ ③ اس آیت میں اہلِ بیت سے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ سب سے پہلے مراد ہیں کیونکہ آگے پیچھے سارا کلام ہی ان کے متعلق ہو رہا ہے۔ بقیہ نفوسِ قدسیہ یعنی حضرت فاطمہ زہرا، حضرت علی المرتضیٰ اور حسنین کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کا اہلِ بیت میں داخل ہونا بھی دلائل سے ثابت ہے۔

الْحٰفِظٰتِ وَ الذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّ الذّٰكِرٰتِ ۙ

الْحٰفِظٰتِ	وَ	الذّٰكِرِيْنَ	اللّٰهَ	كَثِيْرًا	وَّ	الذّٰكِرٰتِ
حفاظت کرنے والیاں	اور	یاد کرنے والے	اللہ (کو)	بہت	اور	یاد کرنے والیاں

حفاظت کرنے والیاں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۳۵﴾ وَ مَا كَانَ

اَعَدَّ	اللّٰهُ	لَهُمْ	مَّغْفِرَةً	وَّ	اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۳۵﴾	وَ	مَا كَانَ
تیار کر رکھا ہے	اللہ (نے)	ان کے لیے	بخشش	اور	بڑا ثواب	اور	نہیں ہے

ان سب کے لیے اللہ نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے ○ اور

لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ

لِمُؤْمِنٍ	وَّ	لَا	مُؤْمِنَةٍ	اِذَا	قَضَى	اللّٰهُ	وَ
کسی مومن مرد کے لئے	اور	نہ	مومنہ عورت (کے لئے)	جب	فیصلہ کردے	اللہ	اور

کسی مسلمان مرد اور عورت کیلئے یہ نہیں ہے کہ جب اللہ اور

رَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ

رَسُوْلُهٗۤ	اَمْرًا	اَنْ	يَّكُوْنَ	لَهُمُ	الْخِيَرَةُ	مِنْ اَمْرِهِمْ[1]
اس کا رسول	کسی کام (کا)	یہ کہ	رہے	ان کے لئے	کچھ اختیار	اپنے معاملے سے (کا)

اس کا رسول کسی بات کا فیصلہ فرمادیں تو انہیں اپنے معاملے کا کچھ اختیار باقی رہے

وَ مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ

وَ	مَنْ	يَّعْصِ	اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ	فَقَدْ	ضَلَّ
اور	جو	نافرمانی کرے	اللہ اور اس کے رسول (کی)	تو بیشک	وہ بھٹک گیا

اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم نہ مانے تو وہ بیشک صریح گمراہی میں

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے کسی فیصلے کی خلاف ورزی گوارا نہیں

[1] حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت زینب بنت جحش رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو حضرت زید بن حارثہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے نکاح کا پیغام دیا تو حضرت زینب اور ان کے بھائی نے بعض وجوہات کی بنا پر انکار کردیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ اس آیت سے تین باتیں معلوم ہوئیں، (1) آدمی پر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت ہر حکم میں واجب ہے۔ (2) حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حکم اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مقابلے میں کوئی اپنے نفس کا بھی خود مختار نہیں۔ (3) حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم اور مشورے میں فرق ہے، حکم پر سب کو سر جھکانا پڑے گا

ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ﴿٣٦﴾ وَ اِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ

ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ﴿٣٦﴾	وَ	اِذْ	تَقُوْلُ (1)	لِلَّذِيْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ
کھلی گمراہی (میں)	اور	جب	تم کہہ رہے تھے	(اس) سے جس پر انعام فرمایا اللہ (نے)

بھٹک گیا○ اور اے محبوب! یاد کرو جب تم اس سے فرمارہے تھے جس پر اللہ نے انعام فرمایا

وَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَ اتَّقِ

وَ	اَنْعَمْتَ (2)	عَلَيْهِ	اَمْسِكْ	عَلَيْكَ	زَوْجَكَ	وَ	اتَّقِ
اور	تو نے انعام کیا	اس پر	(کہ) روک کر رکھ	اپنے پاس	اپنی بیوی	اور	ڈر

اور جس پر آپ نے انعام فرمایا کہ اپنی بیوی اپنے پاس روک رکھ اور اللہ سے

اللّٰهَ وَ تُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ

اللّٰهَ	وَ	تُخْفِيْ	فِيْ نَفْسِكَ	مَا	اللّٰهُ	مُبْدِيْهِ
اللہ (سے)	اور	تم چھپا رہے تھے	اپنے دل میں	وہ (بات) جو	اللہ	ظاہر کرنے والا تھا اسے

ڈرو اور تم اپنے دل میں وہ بات چھپارہے تھے جس کو اللہ ظاہر کرنے والا تھا

وَ تَخْشَى النَّاسَ ۚ وَ اللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ؕ

وَ	تَخْشَى	النَّاسَ	وَ	اللّٰهُ	اَحَقُّ	اَنْ	تَخْشٰىهُ
اور	تمہیں اندیشہ تھا	لوگوں (کا)	اور (حالانکہ)	اللہ	زیادہ حقدار ہے	کہ	تم ڈرو اس سے

اور تمہیں لوگوں کا اندیشہ تھا اور اللہ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ تم اس سے ڈرو

فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ

فَلَمَّا	قَضٰى	زَيْدٌ (3)	مِّنْهَا	وَطَرًا	زَوَّجْنٰكَهَا	لِكَيْ
پھر جب	پوری کرلی	زید (نے)	اس سے	حاجت	(تو) ہم نے نکاح کر دیا تمہارا اس سے	تاکہ

پھر جب زید نے اس سے حاجت پوری کرلی تو ہم نے آپ کا اس کے ساتھ نکاح کر دیا تاکہ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اور مشورہ قبول کرنے یا نہ کرنے کا حق ہوگا۔

(1) اس آیت میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ حضرت زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے نکاح کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ (2) اس سے معلوم ہوا کہ یہ کہنا جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں یہ نعمت دی ہے۔ (3) حضرت زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو یہ شرف حاصل ہے کہ تمام صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم میں سے صرف ان کا نام صراحت کے ساتھ قرآن کریم میں مذکور ہے۔

لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْۤ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآىٕهِمْ اِذَا

لَا يَكُوْنَ	عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ	حَرَجٌ	فِيْۤ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآىٕهِمْ[1]	اِذَا
نہ ہو	ایمان والوں پر	کوئی حرج	ان کے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں (سے نکاح کرنے) میں	جب

مسلمانوں پر ان کے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں (سے نکاح کرنے) میں کچھ حرج نہ رہے جب

قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿۳۷﴾ مَا كَانَ

قَضَوْا	مِنْهُنَّ	وَطَرًا	وَ	كَانَ	اَمْرُ اللّٰهِ	مَفْعُوْلًا ﴿۳۷﴾	مَا كَانَ
وہ پوری کرلیں	ان سے	حاجت	اور	ہے	اللہ کا حکم	ہونے والا	نہیں ہے

ان سے اپنی حاجت پوری کرلیں اور اللہ کا حکم پورا ہو کر رہتا ہے ○ نبی پر

عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ؕ

عَلَى النَّبِيِّ[2]	مِنْ حَرَجٍ	فِيْمَا	فَرَضَ	اللّٰهُ	لَهٗ
نبی پر	کوئی حرج	(اس) میں جو	مقرر کیا	اللہ (نے)	اس کے لیے

اس بات میں کوئی حرج نہیں جو اللہ نے اس کے لیے مقرر فرمائی۔

سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ

سُنَّةَ اللّٰهِ	فِي الَّذِيْنَ	خَلَوْا	مِنْ قَبْلُ	وَ	كَانَ	اَمْرُ اللّٰهِ
اللہ کا دستور (رہا ہے)	ان لوگوں میں جو	گزر چکے	پہلے	اور	ہے	اللہ کا کام

اللہ کا دستور چلا آرہا ہے ان میں جو پہلے گزر چکے، اور اللہ کا ہر کام

قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ۙ﴿۳۸﴾ الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ

قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ﴿۳۸﴾	الَّذِيْنَ	يُبَلِّغُوْنَ	رِسٰلٰتِ اللّٰهِ	وَ	يَخْشَوْنَهٗ
مقرر کی ہوئی تقدیر	وہ لوگ جو	پہنچاتے ہیں	اللہ کے پیغامات	اور	ڈرتے ہیں اس سے

مقرر کی ہوئی تقدیر ہے ○ وہ جو اللہ کے پیغامات پہنچاتے ہیں اور اس سے ڈرتے ہیں

حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح سے متعلق حکمت الٰہی

انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی صفات

[1] رسول کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حضرت زینب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے نکاح فرمانے کی ایک حکمت معاشرے میں رائج اس بری رسم کا خاتمہ کرنا تھا کہ منہ بولے بیٹے کی بیوی سے نکاح کرنا حرام ہے۔ [2] اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے تمام امت کو یہ بتادیا کہ اس نے پچھلے انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرح اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر بھی نکاح کے معاملے میں وسعت فرمائی اور انہیں کثیر عورتوں کے ساتھ نکاح کرنے کی اجازت عطا فرمائی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کثیر خواتین سے شادیاں فرمانا اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی خاص اجازت سے تھا اور آپ کا یہ

وَ لَا یَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ

بِاللّٰهِ	كَفٰى	وَ	اللّٰهَ	اِلَّا	اَحَدًا	لَا یَخْشَوْنَ	وَ
اللہ	کافی ہے	اور	اللہ (کے)	سوائے	کسی ایک (کا)	خوف نہیں کرتے	اور

اور اللہ کے سوا کسی کا خوف نہیں کرتے اور اللہ کافی

حَسِیْبًا ﴿۳۹﴾ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ

لٰكِنْ	وَ	مِّنْ رِّجَالِكُمْ (1)	اَبَاۤ اَحَدٍ	مُحَمَّدٌ	مَا كَانَ	حَسِیْبًا ﴿۳۹﴾
لیکن	اور	تمہارے مردوں میں سے	کسی ایک کا (بھی) باپ	محمد	نہیں ہے	حساب لینے والا

حساب لینے والا ہے ○ محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن

رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ

بِكُلِّ شَیْءٍ	اللّٰهُ	كَانَ	وَ	خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ (2)	وَ	رَّسُوْلَ اللّٰهِ
ہر چیز کو	اللہ	ہے	اور	تمام نبیوں میں آخری (نبی)	اور	اللہ کا رسول (ہے)

اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے آخر میں تشریف لانے والے ہیں اور اللہ سب کچھ

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رسالت اور ختمِ نبوت کا بیان

عَلِیْمًا ﴿۴۰﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًا ﴿۴۱﴾ وَّ

وَّ	ذِكْرًا كَثِیْرًا ﴿۴۱﴾	اللّٰهَ	اذْكُرُوا	اٰمَنُوا	الَّذِیْنَ	یٰۤاَیُّهَا	عَلِیْمًا ﴿۴۰﴾
اور	بہت زیادہ یاد کرنا	اللہ (کو)	یاد کرو	ایمان لائے	وہ لوگو جو	اے	جاننے والا

جاننے والا ہے ○ اے ایمان والو! اللہ کو بہت زیادہ یاد کرو ○ اور

مسلمانوں کو بکثرت ذکرِ الٰہی اور صبح و شام تسبیح کرنے کی تاکید

سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا ﴿۴۲﴾ هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْكُمْ

عَلَیْكُمْ	یُصَلِّیْ	الَّذِیْ	هُوَ	اَصِیْلًا ﴿۴۲﴾	وَّ	بُكْرَةً	سَبِّحُوْهُ
تم پر	رحمت بھیجتا ہے	جو	وہی (ہے)	شام	اور	صبح	پاکی بیان کرو اس کی

صبح و شام اس کی پاکی بیان کرو ○ وہی (اللہ) ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے

امتِ مصطفٰی کی فضیلت و شرف

(بقیہ صفحہ ...) عمل انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دستور کے عین مطابق تھا۔

(1) اس آیت میں مذکر اولاد کی نفی نہیں بلکہ "رِجَال" یعنی بڑی عمر کے مردوں میں سے کسی کے باپ ہونے کی نفی ہے۔ حضرت قاسم، طیب، طاہر اور ابراہیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حقیقی فرزند تھے مگر وہ اس عمر کو نہ پہنچے کہ انہیں رجال یعنی مرد کہا جائے کیونکہ وہ بچپن میں ہی وفات پاگئے تھے۔ (2) حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا آخری نبی ہونا قطعی ہے اور یہ بات قرآن و حدیث و اجماعِ امت سے ثابت ہے۔ لہٰذا جو

وَ مَلٰٓىٕكَتُهٗ لِیُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِؕ

وَ	مَلٰٓىٕكَتُهٗ	لِیُخْرِجَكُمْ	مِّنَ الظُّلُمٰتِ	اِلَى النُّوْرِ
اور	اس کے فرشتے (دعا کرتے ہیں)	تاکہ وہ نکالے تمہیں	اندھیروں سے	اجالے کی طرف

اور اس کے فرشتے تمہارے لئے دعا کرتے ہیں تاکہ وہ تمہیں اندھیروں سے اجالے کی طرف نکالے

وَ كَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا ﴿۴۳﴾ تَحِیَّتُهُمْ یَوْمَ

وَ	كَانَ	بِالْمُؤْمِنِیْنَ	رَحِیْمًا ﴿۴۳﴾	تَحِیَّتُهُمْ	یَوْمَ
اور	وہ ہے	ایمان والوں پر	مہربان	ان کا ملاقات کے وقت ابتدائی کلام	(جس) دن

اور وہ مسلمانوں پر مہربان ہے ○ جس دن وہ اللہ سے ملاقات کریں گے

یَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚۖ وَ اَعَدَّ لَهُمْ

یَلْقَوْنَهٗ	سَلٰمٌ	وَ	اَعَدَّ	لَهُمْ
وہ ملاقات کریں گے اس سے	سلام (ہوگا)	اور	اس نے تیار کر رکھا ہے	ان کے لیے

اس وقت ان کے لیے ملتے وقت کا ابتدائی کلام سلام ہوگا اور اللہ نے ان کے لیے عزت کا ثواب

اللہ سے ملاقات کے وقت ابتدائی کلام سلام ہوگا

اَجْرًا كَرِیْمًا ﴿۴۴﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ

اَجْرًا كَرِیْمًا ﴿۴۴﴾	یٰۤاَیُّهَا	النَّبِیُّ	اِنَّاۤ	اَرْسَلْنٰكَ	شَاهِدًا[1]	وَّ
عزت والا ثواب	اے	نبی	بیشک	ہم نے بھیجا تجھے	گواہ، حاضر و ناظر	اور

تیار کر رکھا ہے ○ اے نبی! بیشک ہم نے تمہیں گواہ اور

مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ﴿۴۵﴾ وَّ دَاعِیًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ

مُبَشِّرًا	وَّ	نَذِیْرًا ﴿۴۵﴾	وَّ	دَاعِیًا	اِلَى اللّٰهِ	بِاِذْنِهٖ
خوشخبری دینے والا	اور	ڈر سنانے والا	اور	بلانے والا	اللہ کی طرف	اس کے حکم سے

خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا ○ اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والا

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے قرآنی شان اور عظمت و شان

(بقیہ گذشتہ صفحہ) حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نبوت کے بعد کسی اور کو نبوت ملنا ممکن جانے وہ ختمِ نبوت کا منکر، کافر اور اسلام سے خارج ہے۔

[1] شاہد کا ایک معنی ہے حاضر و ناظر یعنی مشاہدہ فرمانے والا اور ایک معنی ہے گواہ۔ اہلسنت کا یہ عقیدہ ہے کہ سیّدُ المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کی عطا سے حاضر و ناظر ہیں اور یہ عقیدہ آیات، احادیث اور بزرگانِ دین کے اقوال سے ثابت ہے۔ حاضر کے لغوی معنی ہیں سامنے موجود ہونا یعنی غائب نہ ہونا اور ناظر کے کئی معنی ہیں جیسے دیکھنے والا، آنکھ کا تل، نظر وغیرہ اور عالَم میں حاضر و ناظر کے شرعی معنی یہ ہیں کہ قدسی قوت والا ایک ہی جگہ رہ کر تمام عالَم کو

مسلمانوں کو بڑے فضل کی بشارت

وَّ سِرَاجًا مُّنِیْرًا ﴿۴۶﴾ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ

وَ	سِرَاجًا مُّنِیْرًا ﴿۴۶﴾	وَ	بَشِّرِ	الْمُؤْمِنِیْنَ	بِاَنَّ
اور	چمکا دینے والا چراغ، سورج (بنا کر بھیجا)	اور	خوشخبری دو	ایمان والوں (کو)	کہ

اور چمکا دینے والا آفتاب بنا کر بھیجا ○ اور ایمان والوں کو خوشخبری دیدو کہ

کفار و منافقین کی ایذا سے درگزر کرنے اور توکل کرنے کا حکم

لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِیْرًا ﴿۴۷﴾ وَ لَا تُطِعِ الْكٰفِرِیْنَ وَ

لَهُمْ	مِّنَ اللّٰهِ	فَضْلًا كَبِیْرًا ﴿۴۷﴾	وَ	لَا تُطِعِ	الْكٰفِرِیْنَ	وَ
ان کے لیے	اللہ کی طرف سے	بڑا فضل (ہے)	اور	تم بات نہ مانو	کافروں	اور

ان کے لیے اللہ کا بڑا فضل ہے ○ اور کافروں اور

الْمُنٰفِقِیْنَ وَ دَعْ اَذٰىهُمْ وَ تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَ

الْمُنٰفِقِیْنَ	وَ	دَعْ	اَذٰىهُمْ	وَ	تَوَكَّلْ	عَلَى اللّٰهِ[1]	وَ
منافقوں (کی)	اور	چھوڑ دو (درگزر کرو)	ان کی ایذا (پر)	اور	بھروسہ رکھو	اللہ پر	اور

منافقوں کی بات نہ مانو اور ان کی ایذا پر درگزر کرو اور اللہ پر بھروسہ رکھو اور

ازدواجی تعلق قائم کرنے سے پہلے دی جانے والی طلاق کا شرعی حکم

كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِیْلًا ﴿۴۸﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَكَحْتُمُ

كَفٰى	بِاللّٰهِ	وَكِیْلًا ﴿۴۸﴾	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْۤا	اِذَا	نَكَحْتُمُ
کافی ہے	اللہ	کام بنانے والا	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	جب	تم نکاح کرو

اللہ کافی کام بنانے والا ہے ○ اے ایمان والو! جب تم مسلمان عورتوں سے

الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا

الْمُؤْمِنٰتِ	ثُمَّ	طَلَّقْتُمُوْهُنَّ	مِنْ قَبْلِ	اَنْ	تَمَسُّوْهُنَّ	فَمَا
ایمان والیوں (سے)	پھر	تم طلاق دیدو انہیں	(اس) سے پہلے	کہ	تم چھوؤ انہیں	تو نہیں

نکاح کرو پھر انہیں بغیر ہاتھ لگائے طلاق دیدو تو ان پر

(بقیہ تفسیر) اپنے ہاتھ کی ہتھیلی کی طرح دیکھے اور دور و قریب کی آوازیں سنے یا ایک آن میں تمام عالم کی سیر کرے اور سینکڑوں میل دور حاجت مندوں کی حاجت روائی کرے۔ یہ رفتار خواہ روحانی ہو یا جسم مثالی کے ساتھ ہو یا اسی جسم سے ہو جو قبر میں مدفون ہے یا کسی جگہ موجود ہے۔

1 ۔ اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا عظیم کام ہے لہٰذا بندے کو چاہئے کہ وہ اسباب اختیار کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ پر توکل کرے اور اسی پر بھروسہ رکھے۔

لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَ سَرِّحُوْهُنَّ

لَكُمْ	عَلَيْهِنَّ	مِنْ عِدَّةٍ (1)	تَعْتَدُّوْنَهَا	فَمَتِّعُوْهُنَّ (2)	وَ	سَرِّحُوْهُنَّ
تمہاری وجہ سے	ان پر	کوئی عدت	جسے تم شمار کرو	تو فائدہ پہنچاؤ انہیں	اور	چھوڑ دو انہیں

تمہاری وجہ سے کوئی عدت نہیں جسے تم شمار کرو تو انہیں فائدہ پہنچاؤ اور انہیں اچھے طریقے سے

سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۴۹﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ

سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۴۹﴾ (3)	يٰۤاَيُّهَا	النَّبِيُّ	اِنَّاۤ	اَحْلَلْنَا	لَكَ	اَزْوَاجَكَ
اچھی طرح چھوڑنا	اے	نبی	بیشک	ہم نے حلال کیں	تمہارے لیے	تمہاری بیویاں

چھوڑو ○ اے نبی! ہم نے تمہارے لیے تمہاری وہ بیویاں حلال فرمائیں

الّٰتِیْۤ اٰتَیْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَ مَا مَلَكَتْ یَمِیْنُكَ مِمَّاۤ

الّٰتِیْۤ	اٰتَیْتَ	اُجُوْرَهُنَّ	وَ	مَا	مَلَكَتْ	یَمِیْنُكَ	مِمَّاۤ
جنہیں	تم دو	ان کے مہر	اور	جن کا	مالک ہوا	تمہارا دایاں ہاتھ	(ان میں) سے جو

جنہیں تم مہر دو اور تمہاری مملوکہ کنیزیں جو

اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَیْكَ وَ بَنٰتِ عَمِّكَ وَ بَنٰتِ عَمّٰتِكَ

اَفَآءَ	اللّٰهُ	عَلَیْكَ	وَ	بَنٰتِ عَمِّكَ	وَ	بَنٰتِ عَمّٰتِكَ
غنیمت میں دیں	اللہ (نے)	تجھے	اور	تمہارے چچا کی بیٹیاں	اور	تمہاری پھوپھیوں کی بیٹیاں

اللہ نے تمہیں مالِ غنیمت میں دیں اور تمہارے چچا کی بیٹیاں اور تمہاری پھوپھیوں کی بیٹیاں

وَ بَنٰتِ خَالِكَ وَ بَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِیْ هَاجَرْنَ مَعَكَ٘

وَ	بَنٰتِ خَالِكَ	وَ	بَنٰتِ خٰلٰتِكَ	الّٰتِیْ	هَاجَرْنَ	مَعَكَ
اور	تمہارے ماموؤں کی بیٹیاں	اور	تمہاری خالاؤں کی بیٹیاں	جنہوں نے	ہجرت کی	تمہارے ساتھ

اور تمہارے ماموؤں کی بیٹیاں اور تمہاری خالاؤں کی بیٹیاں جنہوں نے تمہارے ساتھ ہجرت کی

نکاح سے متعلق حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیت

(1) اگر عورت کو ازدواجی تعلق قائم کرنے سے پہلے طلاق دی تو اس پر عدت واجب نہیں، البتہ خلوت صحیحہ قربت کے حکم میں ہے، لہٰذا اگر خلوتِ صحیحہ کے بعد طلاق واقع ہوئی تو عدت واجب ہوگی اگرچہ ازدواجی تعلق قائم نہ ہوا ہو۔ (2) فائدہ پہنچانے سے مراد یہ ہے کہ اگر عورت کا مہر مقرر ہو چکا تھا تو خلوت سے پہلے طلاق دینے سے شوہر پر نصف مہر واجب ہوگا اور اگر مہر مقرر نہیں ہوا تھا تو ایک جوڑا دینا واجب ہے جس میں تین کپڑے ہوتے ہیں۔

(3) اچھی طرح چھوڑنا یہ ہے کہ ان کے حقوق ادا کر دیئے جائیں اور ان کو کوئی ضرر نہ دیا جائے اور انہیں روکا نہ جائے کیونکہ ان پر عدت نہیں ہے۔

وَ امْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِیِّ اِنْ اَرَادَ

اَرَادَ	اِنْ	لِلنَّبِیِّ	نَفْسَهَا	وَّهَبَتْ	اِنْ	امْرَاَةً مُّؤْمِنَةً	وَ
ارادہ کرے	اگر	نبی کے لئے	اپنی جان	وہ ہبہ کردے	اگر	ایمان والی عورت	اور

اور ایمان والی عورت (تمہارے لئے حلال کی) اگر وہ اپنی جان نبی کی نذر کرے، اگر نبی

النَّبِیُّ اَنْ یَّسْتَنْكِحَهَا ۗ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ؕ

مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ	لَّكَ	خَالِصَةً[1]	یَّسْتَنْكِحَهَا	اَنْ	النَّبِیُّ
(دیگر) ایمان والوں کے سوا	تمہارے لیے (ہے)	(یہ) خاص	نکاح کرلے اس سے	کہ	نبی

اسے نکاح میں لانا چاہے۔ یہ خاص تمہارے لیے ہے، دیگر مسلمانوں کیلئے نہیں۔

قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَیْهِمْ فِیْۤ اَزْوَاجِهِمْ وَ مَا

مَا	وَ	فِیْۤ اَزْوَاجِهِمْ	عَلَیْهِمْ	فَرَضْنَا	مَا	عَلِمْنَا	قَدْ
جن کے	اور	ان کی بیویوں میں	ان (مسلمانوں) پر	ہم نے مقرر کیا	جو	ہمیں معلوم ہے	بیشک

ہمیں معلوم ہے جو ہم نے مسلمانوں پر ان کی بیویوں اور ان کی

مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ لِكَیْلَا یَكُوْنَ عَلَیْكَ حَرَجٌ ؕ وَ كَانَ

كَانَ	وَ	حَرَجٌ	عَلَیْكَ	لِكَیْلَا یَكُوْنَ	اَیْمَانُهُمْ	مَلَكَتْ
ہے	اور	کوئی تنگی	تجھ پر	(تمہاری یہ خصوصیت اس لئے) تاکہ نہ ہو	ان کے دائیں ہاتھ	مالک ہوئے

مملوکہ کنیزوں میں مقرر کیا ہے۔ (یہ خصوصیت اس لئے) تاکہ تم پر کوئی تنگی نہ ہو اور

اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۝۵۰ تُرْجِیْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَ

وَ	مِنْهُنَّ	تَشَآءُ	مَنْ	تُرْجِیْ[2]	رَّحِیْمًا ۝۵۰	غَفُوْرًا	اللّٰهُ
اور	ان (بیویوں) میں سے	تم چاہو	جسے	تم پیچھے ہٹاؤ	مہربان	بخشنے والا	اللہ

اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ ان میں سے جسے چاہو پیچھے ہٹاؤ اور

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیلئے نکاح کی خصوصی رعایت کی حکمت

حقوقِ زوجیت سے متعلق حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیلئے خصوصی اختیار

(1) یعنی مہر کے بغیر نکاح کرنا خاص آپ کے لئے جائز ہے اُمت کے لئے نہیں۔ امت پر بہر حال مہر واجب ہے خواہ وہ مہر معین نہ کریں یا جان بوجھ کر مہر کی نفی کردیں۔

(2) اس سے پہلی آیت میں ان عورتوں کا بیان ہوا جن سے نکاح کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے حلال فرمایا اور اس آیت میں ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کے ساتھ سلوک کے حوالے سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیئے گئے خصوصی اختیار بیان کئے جارہے ہیں۔

تُـْٔوِىْٓ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ ؕ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ

تُـْٔوِىْٓ	اِلَيْكَ	مَنْ	تَشَآءُ (١)	وَ	مَنِ	ابْتَغَيْتَ	مِمَّنْ
جگہ دو	اپنی طرف	جسے	تم چاہو	اور	جسے	تم چاہو (قریب کرلو)	(ان میں) سے جسے

ان میں سے جسے چاہو اپنے پاس جگہ دو اور جنہیں تم نے علیحدہ کردیا تھا ان میں سے جسے

عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ

عَزَلْتَ	فَلَا	جُنَاحَ	عَلَيْكَ	ذٰلِكَ	اَدْنٰۤى	اَنْ
تم نے علیحدہ کردیا	تو نہیں	کوئی گناہ	تجھ پر	یہ	زیادہ قریب (ہے)	(اس سے) کہ

تمہارا جی چاہے (اپنے قریب کرلو) تو اس میں بھی تم پر کچھ گناہ نہیں۔ یہ اس بات کے زیادہ نزدیک ہے کہ

تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَاۤ اٰتَيْتَهُنَّ

تَقَرَّ	اَعْيُنُهُنَّ	وَ	لَا يَحْزَنَّ	وَ	يَرْضَيْنَ	بِمَاۤ	اٰتَيْتَهُنَّ
ٹھنڈی ہوں	ان کی آنکھیں	اور	وہ غم نہ کریں	اور	راضی رہیں	(اس) پر جو	تم دو انہیں

ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ غم نہ کریں اور تم انہیں جو کچھ عطا فرماؤ اس پر وہ سب کی سب

كُلُّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِىْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ

كُلُّهُنَّ	وَ	اللّٰهُ	يَعْلَمُ	مَا	فِىْ قُلُوْبِكُمْ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ
وہ سب (تمام کی تمام)	اور	اللہ	جانتا ہے	جو	تمہارے دلوں میں (ہے)	اور	ہے	اللہ

راضی رہیں اور (اے لوگو!) اللہ جانتا ہے جو تم سب کے دلوں میں ہے اور اللہ

عَلِيْمًا حَلِيْمًا ﴿٥١﴾ لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ وَلَاۤ اَنْ

عَلِيْمًا	حَلِيْمًا ﴿٥١﴾	لَا يَحِلُّ	لَكَ	النِّسَآءُ	مِنْۢ بَعْدُ	وَ	لَاۤ	اَنْ
علم والا	حلم والا	حلال نہیں	تمہارے لئے	(مزید) عورتیں	(ان کے) بعد	اور	نہ	یہ کہ

علم والا، حلم والا ہے ○ ان کے بعد (مزید) عورتیں تمہارے لئے حلال نہیں اور نہ یہ کہ

نکاح کے متعلق حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کیلئے خاص حکم کا بیان

(1) ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ میں عدل کرنے یا نہ کرنے سے متعلق خصوصی اختیار ملنے کے باوجود حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مبارک عمل یہ تھا کہ آپ تمام ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کے ساتھ عدل فرماتے اور ان کی باریاں برابر رکھتے تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اس عمل مبارک میں بعد والے لوگوں کے لئے بڑی نصیحت ہے کہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اختیار ملنے کے باوجود اپنی ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ میں عدل فرمایا تو جن لوگوں کو یہ اختیار حاصل نہیں بلکہ ان پر عدل کرنا ہی لازم ہے تو انہیں کس درجہ عدل کرنے کی ضرورت ہے۔

تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا

تَبَدَّلَ	بِهِنَّ	مِنْ اَزْوَاجٍ	وَّلَوْ	اَعْجَبَكَ	حُسْنُهُنَّ	اِلَّا
تم بدل لو	ان کے بدلے	(دوسری) بیویاں	اگرچہ	پسند آئے تمہیں	ان کا حسن	سوائے

ان کی جگہ اور بیویاں بدل لو اگرچہ تمہیں ان کا حسن پسند آئے مگر

مَامَلَكَتْ يَمِيْنُكَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيْبًا ﴿۵۲﴾ ع

مَا	مَلَكَتْ	يَمِيْنُكَ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	رَّقِيْبًا ﴿۵۲﴾
(ان کے) جن کا	مالک ہوا	تمہارا دایاں ہاتھ	اور	ہے	اللہ	ہر چیز پر	نگہبان

تمہاری کنیزیں جو تمہاری ملکیت میں ہوں اور اللہ ہر چیز پر نگہبان ہے ○

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّاۤ اَنْ

يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تَدْخُلُوْا	بُيُوْتَ النَّبِيِّ (1)	اِلَّاۤ	اَنْ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم داخل نہ ہو	نبی کے گھروں (میں)	مگر	یہ کہ

اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں نہ حاضر ہو جب تک

يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ ۙ وَ

يُّؤْذَنَ (2)	لَكُمْ	اِلٰى طَعَامٍ	غَيْرَ نٰظِرِيْنَ	اِنٰىهُ	وَ
اجازت دی جائے	تمہیں	کھانے (وغیرہ) کی طرف	نہ (یوں کہ) تم انتظار کرتے رہو	اس کے پکنے (کا)	اور

اجازت نہ ہو جیسے کھانے کیلئے بلایا جائے۔ یوں نہیں کہ خود ہی اس کے پکنے کا انتظار کرتے رہو۔

لٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا

لٰكِنْ	اِذَا	دُعِيْتُمْ	فَادْخُلُوْا	فَاِذَا	طَعِمْتُمْ	فَانْتَشِرُوْا
لیکن	جب	تمہیں بلایا جائے	تو داخل ہو جاؤ	پھر جب	کھانا کھالو	تو اٹھ کر چلے جاؤ

ہاں جب تمہیں بلایا جائے تو داخل ہو جاؤ پھر جب کھانا کھالو تو چلے جاؤ

حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کے گھروں میں جانے سے متعلق آداب

(1) اس آیت میں اللہ تعالٰی نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری کے آداب خود بیان فرمائے، اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں جو مقام حضور پرنور صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کو حاصل ہے وہ مخلوق میں سے کسی اور کو حاصل نہیں۔ (2) اجازت ملنے پر گھر میں جانے کے حکم سے معلوم ہوا کہ عورتوں پر پردہ لازم ہے اور غیر مردوں کو کسی گھر میں اجازت کے بغیر داخل ہونا جائز نہیں۔ یاد رہے کہ یہ آیت اگرچہ خاص حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالٰی عنھن کے حق میں نازل ہوئی ہے لیکن اس کا حکم تمام مسلمان عورتوں کے لئے عام ہے۔

وَلَا مُسْتَاْنِسِیْنَ لِحَدِیْثٍؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ یُؤْذِی النَّبِیَّ

النَّبِیَّ	كَانَ یُؤْذِی	ذٰلِكُمْ	اِنَّ	لِحَدِیْثٍ	مُسْتَاْنِسِیْنَ	لَا	وَ
نبی (کو)	تکلیف دیتا ہے	یہ (عمل)	بیشک	باتوں سے	دل بہلاتے رہو	نہ	اور

اور یہ نہ ہو کہ باتوں سے دل بہلاتے ہوئے بیٹھے رہو۔ بیشک یہ بات نبی کو ایذا دیتی تھی

فَیَسْتَحْیٖ مِنْكُمْ٘ وَ اللّٰهُ لَا یَسْتَحْیٖ مِنَ الْحَقِّؕ وَ اِذَا

اِذَا	وَ	مِنَ الْحَقِّ	لَا یَسْتَحْیٖ	اللّٰهُ	وَ	مِنْكُمْ	فَیَسْتَحْیٖ
جب	اور	حق (بیان کرنے) سے	شرماتا نہیں	اللہ	اور	تم سے	پس وہ شرماتے ہیں

تو وہ تمہارا لحاظ فرماتے تھے اور اللہ حق فرمانے میں شرماتا نہیں اور جب

سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْــٴَـلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍؕ ذٰلِكُمْ

ذٰلِكُمْ	مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ (1)	فَسْــٴَـلُوْهُنَّ	مَتَاعًا	سَاَلْتُمُوْهُنَّ
یہ	پردے کے پیچھے سے	تو مانگو ان سے	کوئی سامان	تم مانگو ان (ازواجِ مطہرات) سے

تم نبی کی بیویوں سے کوئی سامان مانگو تو پردے کے باہر سے مانگو۔ تمہارے

اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَ قُلُوْبِهِنَّؕ وَ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ

اَنْ	لَكُمْ	مَا كَانَ	وَ	لِقُلُوْبِكُمْ وَ قُلُوْبِهِنَّ	اَطْهَرُ
کہ	تمہارے لئے	(ہرگز جائز) نہیں ہے	اور	تمہارے اور ان کے دلوں کے لئے	زیادہ پاکیزہ ہے

دلوں اور ان کے دلوں کیلئے یہ زیادہ پاکیزگی کی بات ہے اور تمہارے لئے ہرگز جائز نہیں کہ

تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ لَاۤ اَنْ تَنْكِحُوْۤا اَزْوَاجَهٗ

اَزْوَاجَهٗ	تَنْكِحُوْۤا	اَنْ	لَاۤ	وَ	رَسُوْلَ اللّٰهِ	تُؤْذُوْا
اس کی بیویوں (سے)	تم نکاح کرو	یہ کہ	نہ	اور	اللہ کے رسول (کو)	تم ایذا دو

رسولُ اللہ کو ایذا دو اور نہ یہ جائز ہے کہ ان کے بعد کبھی ان کی بیویوں سے

(1) ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ امت کی مائیں ہیں اور ان کے بارے میں کوئی شخص اپنے دل میں برا خیال لانے کا تصور تک نہیں کر سکتا، اس کے باوجود مسلمانوں کو یہ حکم دیا گیا کہ ان سے کوئی چیز مانگنی ہے تو پردے کے پیچھے سے مانگو تا کہ کسی کے دل میں کوئی شیطانی خیال پیدا نہ ہو۔ جب امت کی ماؤں کے بارے میں یہ حکم ہے تو عام عورتوں کے بارے میں کیا حکم ہو گا؟ عام عورتوں کو پردہ کرنے اور اجنبی مردوں کو ان سے پردہ کرنے کی حاجت زیادہ ہے کیونکہ لوگوں کی نظر میں ان کی وہ حیثیت اور مقام نہیں جو ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کا ہے، اس لئے یہاں دل میں شیطانی وسوسے آنے اور بیہودہ

مِنۢ بَعْدِهٖۤ اَبَدًا ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ۝۵۳ اِنْ

مِنۢ بَعْدِهٖۤ	اَبَدًا	اِنَّ	ذٰلِكُمْ	كَانَ	عِنْدَ اللّٰهِ	عَظِيْمًا ۝۵۳	اِنْ
اس کے بعد	کبھی	بیشک	یہ (بات)	ہے	اللہ کے نزدیک	بہت بڑی	اگر

نکاح کرو۔ بیشک یہ اللہ کے نزدیک بڑی سخت بات ہے ۝ اگر

تُبْدُوْا شَيْـًٔا اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝۵۴

تُبْدُوْا	شَيْـًٔا	اَوْ	تُخْفُوْهُ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	بِكُلِّ شَيْءٍ	عَلِيْمًا ۝۵۴
تم ظاہر کرو	کوئی چیز	یا	چھپاؤ اسے	تو بیشک	اللہ	ہے	ہر چیز کو	جاننے والا

تم کوئی بات ظاہر کرو یا چھپاؤ تو بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے ۝

لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْۤ اٰبَآىِٕهِنَّ وَ لَاۤ اَبْنَآىِٕهِنَّ

لَا	جُنَاحَ	عَلَيْهِنَّ	فِيْۤ اٰبَآىِٕهِنَّ [1]	وَ	لَاۤ	اَبْنَآىِٕهِنَّ
نہیں	کوئی حرج	ان (عورتوں) پر	ان کے باپوں (سے پردہ نہ کرنے) میں	اور	نہ	ان کے بیٹوں

عورتوں پر ان کے باپوں اور بیٹوں

وَ لَاۤ اِخْوَانِهِنَّ وَ لَاۤ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ وَ لَاۤ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ

وَ	لَاۤ	اِخْوَانِهِنَّ	وَ	لَاۤ	اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ	وَ	لَاۤ	اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ
اور	نہ	ان کے بھائیوں	اور	نہ	ان کے بھائیوں کے بیٹوں	اور	نہ	ان کی بہنوں کے بیٹوں

اور بھائیوں اور بھتیجوں اور بھانجوں

وَ لَا نِسَآىِٕهِنَّ وَ لَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ۚ

وَ	لَا	نِسَآىِٕهِنَّ	وَ	لَا	مَا	مَلَكَتْ	اَيْمَانُهُنَّ
اور	نہ	ان کی (ہم مذہب) عورتوں	اور	نہ	(ان کنیزوں سے) جن کے	مالک ہوئے	ان کے دائیں ہاتھ

اور اپنے دین کی عورتوں اور اپنی کنیزوں کے بارے میں (پردہ نہ کرنے میں) کوئی مضائقہ نہیں

(بقیہ حاشیہ) خیالات پیدا ہونے کا امکان زیادہ ہے۔

[1] ..... جب پردہ کرنے کا حکم نازل ہوا تو عورتوں کے باپ، بیٹوں اور قریب کے رشتہ داروں نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں عرض کی: یا رسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کیا ہم اپنی ماؤں اور بیٹیوں کے ساتھ پردے کے باہر سے گفتگو کریں؟ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں ان لوگوں کا بیان کر دیا گیا جن سے پردہ نہیں ہے۔ نوٹ: یہاں آیت میں چچا اور ماموں کا صراحت کے ساتھ ذکر نہیں کیا گیا کیونکہ وہ والدین کے حکم میں ہیں۔

وَ اتَّقِیْنَ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ

وَ	اتَّقِیْنَ	اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ
اور	تم ڈرتی رہو	اللہ (سے)	بیشک	اللہ	ہے	ہر چیز پر

اور اللہ سے ڈرتی رہو۔ بیشک اللہ ہر چیز پر

شَهِیْدًا ﴿۵۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّهَا

شَهِیْدًا ﴿۵۵﴾	اِنَّ	اللّٰهَ[1]	وَ	مَلٰٓىٕكَتَهٗ	یُصَلُّوْنَ	عَلَى النَّبِیِّ	یٰۤاَیُّهَا
نگہبان	بیشک	اللہ	اور	اس کے فرشتے	درود بھیجتے ہیں	نبی پر	اے

نگہبان ہے ○ بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ﴿۵۶﴾ اِنَّ

الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	صَلُّوْا	عَلَیْهِ	وَ	سَلِّمُوْا	تَسْلِیْمًا ﴿۵۶﴾	اِنَّ
وہ لوگو جو	ایمان لائے	درود بھیجو	اس (نبی) پر	اور	سلام بھیجو	خوب سلام	بیشک

ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو ○ بیشک

الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ

الَّذِیْنَ	یُؤْذُوْنَ[2]	اللّٰهَ	وَ	رَسُوْلَهٗ	لَعَنَهُمُ	اللّٰهُ
وہ لوگ جو	ایذا دیتے ہیں	اللہ	اور	اس کے رسول (کو)	لعنت فرمادی ان پر	اللہ (نے)

جو اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں

فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا ﴿۵۷﴾ وَ

فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ	وَ	اَعَدَّ	لَهُمْ	عَذَابًا مُّهِیْنًا ﴿۵۷﴾	وَ
دنیا اور آخرت میں	اور	تیار کر رکھا ہے	ان کے لیے	رسوا کر دینے والا عذاب	اور

اللہ نے لعنت فرمادی ہے اور اللہ نے ان کے لیے رسوا کر دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے ○ اور

اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کا حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود اور مسلمانوں کو درود و سلام کا حکم

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایذا دینے والوں کا انجام

مسلمانوں کو ناحق ایذا دینا گناہ ہے

1 ...یہ آیتِ مبارکہ سیدُ المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صریح نعت ہے، جس میں بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر رحمت نازل فرماتا ہے اور فرشتے بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حق میں دعائے رحمت کرتے ہیں اور اے مسلمانو! تم بھی ان پر درود و سلام بھیجو یعنی رحمت و سلامتی کی دعائیں کرو۔ 2 اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ کوئی اسے ایذا دے سکے یا اسے کسی سے ایذا پہنچے، اس لئے یہاں اللہ تعالیٰ کو ایذا دینے سے مراد اس کے حکم کی مخالفت کرنا اور گناہوں کا ارتکاب کرنا ہے یا یہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر صرف تعظیم کے طور پر ہے جبکہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ اور اس کے

مسلمان عورتوں کو پردے کا حکم اور اس کا فائدہ

الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ

الَّذِيْنَ	يُؤْذُوْنَ (1)	الْمُؤْمِنِيْنَ	وَ	الْمُؤْمِنٰتِ	بِغَيْرِ
وہ لوگ جو	ایذا دیتے ہیں	ایمان والوں	اور	ایمان والیوں (کو)	(اس کے) بغیر

جو ایمان والے مردوں اور عورتوں کو بغیر کچھ کئے

مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۵۸﴾ يٰۤاَيُّهَا

مَا اكْتَسَبُوْا	فَقَدِ	احْتَمَلُوْا	بُهْتَانًا	وَّ	اِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۵۸﴾	يٰۤاَيُّهَا
کہ انہوں نے (کچھ غلط کام) کیا	تو بیشک	انہوں نے اٹھایا	بہتان	اور	کھلا گناہ	اے

ستاتے ہیں تو انہوں نے بہتان اور کھلے گناہ کا بوجھ اٹھالیا ہے ○ اے

النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ

النَّبِيُّ	قُلْ	لِّاَزْوَاجِكَ	وَ	بَنٰتِكَ	وَ	نِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ
نبی	تم کہہ دو	اپنی بیویوں سے	اور	اپنی بیٹیوں	اور	ایمان والوں کی عورتوں (سے)

نبی! اپنی بیویوں اور اپنی صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرمادو

يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ

يُدْنِيْنَ	عَلَيْهِنَّ	مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ	ذٰلِكَ	اَدْنٰۤى	اَنْ
وہ ڈال کر رکھیں	اپنے اوپر	اپنی چادروں سے (کچھ حصہ)	یہ	زیادہ قریب (ہے)	(اس سے) کہ

کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے اوپر ڈالے رکھیں، یہ اس سے زیادہ نزدیک ہے کہ

يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۵۹﴾

يُّعْرَفْنَ	فَلَا يُؤْذَيْنَ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	غَفُوْرًا	رَّحِيْمًا ﴿۵۹﴾
وہ پہچانی جائیں	تو انہیں ستایا نہ جائے	اور	ہے	اللہ	بخشنے والا	مہربان

وہ پہچانی جائیں تو انہیں ستایا نہ جائے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○

(پچھلے صفحے کا بقیہ) رسول کو ایذا دینے سے مراد خاص رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایذا دینا ہے۔

(1) علامہ اسماعیل حقی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: یہاں ایمان والوں کو اذیت دینے کا ذکر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اذیت دینے کے ساتھ ہوا جیسا کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اذیت دینے کا ذکر اللہ تعالیٰ کو اذیت دینے کے ساتھ ہوا، اس سے معلوم ہوا کہ ایمان والوں کو اذیت دینا گویا کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اذیت دینا ہے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اذیت دینا گویا کہ اللہ تعالیٰ کو اذیت دینا ہے تو جس طرح اللہ تعالیٰ

لَىٕنْ لَّمْ یَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ

لَىٕنْ	لَّمْ یَنْتَهِ	الْمُنٰفِقُوْنَ	وَ	الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ
ضرور اگر	باز نہیں آئے	منافقین	اور	وہ لوگ جن کے دلوں میں

منافق اور وہ کہ جن کے دلوں میں مرض ہے اور وہ لوگ

مَّرَضٌ وَّ الْمُرْجِفُوْنَ فِی الْمَدِیْنَةِ لَنُغْرِیَنَّكَ

مَّرَضٌ	وَّ	الْمُرْجِفُوْنَ (١)	فِی الْمَدِیْنَةِ	لَنُغْرِیَنَّكَ
بیماری (ہے)	اور	جھوٹی خبریں پھیلانے والے	مدینہ میں	(تو) ہم ضرور اکسائیں گے تجھے

جو مدینے میں جھوٹی خبریں پھیلانے والے ہیں اگر باز نہ آئے تو ضرور ہم تمہیں ان کے خلاف

بِهِمْ ثُمَّ لَا یُجَاوِرُوْنَكَ فِیْهَاۤ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۶۰﴾ۛ

بِهِمْ	ثُمَّ	لَا یُجَاوِرُوْنَكَ	فِیْهَاۤ	اِلَّا	قَلِیْلًا ﴿۶۰﴾
ان پر	پھر	وہ پاس نہ رہیں گے تمہارے	اس (شہر) میں	مگر	تھوڑے (دن)

اکسائیں گے پھر وہ مدینہ میں تمہارے پاس نہ رہیں گے مگر تھوڑے دن ○

مَّلْعُوْنِیْنَ ۛۚ اَیْنَمَا ثُقِفُوْۤا اُخِذُوْا وَ

مَّلْعُوْنِیْنَ	اَیْنَمَا	ثُقِفُوْۤا	اُخِذُوْا	وَ
(وہ) اللہ کی رحمت سے دور کئے ہوئے لوگ (ہیں)	جہاں کہیں	وہ پائے جائیں	انہیں پکڑ لیا جائے	اور

اللہ کی رحمت سے دور کئے ہوئے لوگ ہیں، جہاں کہیں پائے جائیں انہیں پکڑ لیا جائے اور

قُتِّلُوْا تَقْتِیْلًا ﴿۶۱﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ فِی الَّذِیْنَ خَلَوْا

قُتِّلُوْا	تَقْتِیْلًا ﴿۶۱﴾	سُنَّةَ اللّٰهِ	فِی الَّذِیْنَ	خَلَوْا
قتل کر دیا جائے	خوب قتل کرنا	اللہ کا طریقہ	ان لوگوں کے بارے میں جو	گزر گئے

گن گن کر انہیں قتل کر دیا جائے ○ اللہ کا دستور چلا آتا ہے ان لوگوں میں جو پہلے

منافقوں کو اپنی حرکتوں سے باز نہ آنے پر سخت تنبیہ

معانقة ۱۲

کفار و منافقین سے متعلق دستورِ الٰہی

(بقیہ تفسیر) اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اذیت دینے والا دنیا اور آخرت میں لعنت کا مستحق ہے اسی طرح ایمان والوں کو اذیت دینے والا بھی دونوں جہاں میں لعنت و رسوائی کا حقدار ہے۔ (روح البیان، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۵۸، ۷/ ۲۳۹)

(١) غلط خبریں پھیلا کر مسلمانوں کی حوصلہ شکنی کرنے والے دل کے منافقوں کی حالت کو آج کے دور میں آسانی سے سمجھنا ہو تو چند دن اخبار پڑھ کر دیکھ لیں کہ مغرب کے غلام لکھاری، مسلمانوں کو اپنے مغربی آقاؤں سے ڈرانے کیلئے ان کی طاقت، ترقی، تہذیب کو کیسے بڑھا چڑھا کر اور مسلمانوں کی طاقت، تہذیب

قیامت ضرور آئے گی اگرچہ اس کا وقت معلوم نہیں

مِنْ قَبْلُ ۚ وَ لَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِیْلًا ﴿۶۲﴾ یَسْـَٔلُكَ

یَسْـَٔلُكَ	تَبْدِیْلًا ﴿۶۲﴾	لِسُنَّةِ اللّٰهِ	لَنْ تَجِدَ	وَ	مِنْ قَبْلُ
سوال کرتے ہیں تم سے	کوئی تبدیلی	اللہ کے دستور میں	تم ہرگز نہیں پاؤ گے	اور	پہلے

گزر گئے اور تم اللہ کے دستور کیلئے ہرگز کوئی تبدیلی نہ پاؤ گے ○ لوگ تم سے

النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ مَا

مَا	وَ	عِنْدَ اللّٰهِ[1]	عِلْمُهَا	اِنَّمَا	قُلْ	عَنِ السَّاعَةِ	النَّاسُ
کیا	اور	اللہ کے پاس (ہے)	اس کا علم	صرف	تم کہو	قیامت کے متعلق	لوگ

قیامت کے متعلق سوال کرتے ہیں، تم فرماؤ: اس کا علم تو اللہ ہی کے پاس ہے اور تم

کافروں کا انجام

یُدْرِیْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِیْبًا ﴿۶۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ

لَعَنَ	اللّٰهَ	اِنَّ	قَرِیْبًا ﴿۶۳﴾	تَكُوْنُ	السَّاعَةَ	لَعَلَّ	یُدْرِیْكَ
لعنت فرمائی	اللہ (نے)	بیشک	قریب	ہو	قیامت	شاید	جانو تم

کیا جانو شاید قیامت قریب ہی ہو ○ بیشک اللہ نے کافروں پر

الْكٰفِرِیْنَ وَ اَعَدَّ لَهُمْ سَعِیْرًا ﴿۶۴﴾ۙ خٰلِدِیْنَ

خٰلِدِیْنَ	سَعِیْرًا ﴿۶۴﴾	لَهُمْ	اَعَدَّ	وَ	الْكٰفِرِیْنَ
ہمیشہ رہنے والے	بھڑکتی آگ	ان کے لیے	اس نے تیار کر رکھی ہے	اور	کافروں (پر)

لعنت فرمائی اور ان کے لیے بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے ○ اس میں

عذابِ جہنم کی کیفیت اور کافروں کی حسرت

فِیْهَاۤ اَبَدًا ۚ لَا یَجِدُوْنَ وَلِیًّا وَّ لَا نَصِیْرًا ﴿۶۵﴾ۚ یَوْمَ

یَوْمَ	نَصِیْرًا ﴿۶۵﴾	لَا	وَّ	وَلِیًّا	لَا یَجِدُوْنَ	اَبَدًا	فِیْهَاۤ
(جس) دن	کوئی مددگار	نہ	اور	کوئی حمایتی	وہ نہیں پائیں گے	ہمیشہ	اس میں

ہمیشہ رہیں گے (اس میں) نہ کوئی حمایتی پائیں گے اور نہ مددگار ○ جس دن

(بقیہ صفحہ کا حاشیہ) اور ماضی وحال کو کس طرح تاریک بنا کر پیش کرتے ہیں۔

1 علامہ احمد صاوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ فرمانے کا حکم اس وقت دیا گیا جب ان سے قیامت کے بارے میں سوال ہوا تھا اور نہ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جب دنیا سے تشریف لے گئے اس وقت تک اللہ تعالٰی نے آپ کو تمام غیبوں کا علم عطا فرما دیا تھا اور ان میں سے ایک قیامت کا علم ہے لیکن انہیں یہ علم چھپانے کا حکم دیا گیا تھا (اس لئے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے امت کو قیامت کا معین وقت

تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِی النَّارِ یَقُوْلُوْنَ یٰلَیْتَنَاۤ اَطَعْنَا

تُقَلَّبُ	وُجُوْهُهُمْ (1)	فِی النَّارِ	یَقُوْلُوْنَ	یٰلَیْتَنَاۤ	اَطَعْنَا
بار بار الٹے جائیں گے	ان کے چہرے	آگ میں	وہ کہیں گے	اے کاش	ہم نے حکم مانا ہوتا

ان کے چہرے آگ میں بار بار الٹے جائیں گے تو کہتے ہوں گے: ہائے! اے کاش! ہم نے

اللّٰهَ وَ اَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ﴿۶۶﴾ وَ قَالُوْا رَبَّنَاۤ

اللّٰهَ	وَ	اَطَعْنَا	الرَّسُوْلَا ﴿۶۶﴾	وَ	قَالُوْا	رَبَّنَاۤ
اللہ (کا)	اور	ہم نے حکم مانا ہوتا	رسول (کا)	اور	وہ کہیں گے	اے ہمارے رب

اللہ کا حکم مانا ہوتا اور رسول کا حکم مانا ہوتا ○ اور کہیں گے: اے ہمارے رب!

اِنَّاۤ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَ كُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا

اِنَّاۤ	اَطَعْنَا	سَادَتَنَا	وَ	كُبَرَآءَنَا	فَاَضَلُّوْنَا
بیشک	ہم نے بات مانی	اپنے سرداروں	اور	اپنے بڑوں (کی)	تو انہوں نے بھٹکا دیا ہمیں

ہم اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کے کہنے پر چلے تو انہوں نے ہمیں راہ سے

السَّبِیْلَا ﴿۶۷﴾ رَبَّنَاۤ اٰتِهِمْ ضِعْفَیْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَ الْعَنْهُمْ

السَّبِیْلَا ﴿۶۷﴾	رَبَّنَاۤ	اٰتِهِمْ	ضِعْفَیْنِ	مِنَ الْعَذَابِ	وَ الْعَنْهُمْ
راستے (سے)	اے ہمارے رب	دے انہیں	دگنا	عذاب	اور لعنت کر ان پر

بھٹکا دیا ○ اے ہمارے رب! انہیں دُگنا عذاب دے اور ان پر

لَعْنًا كَبِیْرًا ﴿۶۸﴾ع یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ

لَعْنًا كَبِیْرًا ﴿۶۸﴾	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تَكُوْنُوْا (2)	كَالَّذِیْنَ
بڑی لعنت	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم نہ ہونا	ان لوگوں جیسے جنہوں نے

بڑی لعنت کر ○ اے ایمان والو! ان لوگوں جیسے نہ ہونا جنہوں نے

جہنمی کافروں کی طرف سے اپنے گمراہ سرداروں اور بڑوں کے لئے دعائے لعنت

مسلمانوں کو بنی اسرائیل کے طرزِ عمل سے بچنے کی نصیحت

ع ۵

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) نہیں بتایا۔) (صاوی، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۶۳، ۵/ ۱۶۵۸)

(1) جہنم میں کافروں کے پورے جسم پر عذاب ہو گا اور یہاں آیت میں چہرے کو خاص کرنے کی وجہ یہ ہے کہ چہرہ انسان کے جسم کا سب سے مکرم اور معظم عضو ہوتا ہے اور جب ان کا چہرہ آگ میں بار بار الٹ رہا ہو گا تو یہ ان کے لئے بہت زیادہ ذلت اور رسوائی کا باعث ہو گا۔ (2) سورت کی ابتداء سے لے کر یہاں تک منافقین کی انواع و اقسام کی ایذاؤں کا ذکر تھا اور اب یہاں سے بنی اسرائیل کے طرزِ عمل کی طرف اشارہ کر کے مسلمانوں کو اس سے بچنے کی تنبیہ کی جارہی ہے۔

اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ؕ وَ

اٰذَوْا (1)	مُوْسٰى	فَبَرَّاَهُ	اللّٰهُ	مِمَّا	قَالُوْا	وَ
ستایا	موسیٰ (کو)	تو بری ہونا ظاہر کر دیا اس کا	اللہ (نے)	(اس) سے جو	انہوں نے کہا	اور

موسیٰ کو ستایا تو اللہ نے موسیٰ کا اس شے سے بری ہونا دکھا دیا جو انہوں نے کہا تھا اور

كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ﴿٦٩﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ

كَانَ	عِنْدَ اللّٰهِ	وَجِيْهًا ﴿٦٩﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	اتَّقُوا	اللّٰهَ
وہ تھا	اللہ کے ہاں	بڑی وجاہت والا	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	ڈرو	اللہ (سے)

موسیٰ اللہ کے ہاں بڑی وجاہت والا ہے ○ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو

وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿٧٠﴾ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ

وَ	قُوْلُوْا	قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿٧٠﴾ (2)	يُّصْلِحْ	لَكُمْ	اَعْمَالَكُمْ
اور	کہا کرو	سیدھی بات	(اللہ) سنوار دے گا	تمہارے لیے	تمہارے اعمال

اور سیدھی بات کہا کرو ○ اللہ تمہارے اعمال تمہارے لیے سنوار دے گا

وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ

وَ	يَغْفِرْ	لَكُمْ	ذُنُوْبَكُمْ	وَ	مَنْ	يُّطِعِ
اور	بخش دے گا	تمہارے لیے	تمہارے گناہ	اور	جو	فرمانبرداری کرے

اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور جو اللہ اور اس کے رسول کی

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿٧١﴾ اِنَّا عَرَضْنَا

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	فَقَدْ	فَازَ	فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿٧١﴾	اِنَّا	عَرَضْنَا
اللہ اور اس کے رسول (کی)	تو بیشک	اس نے کامیابی پائی	بڑی کامیابی	بیشک	ہم نے پیش کی

فرمانبرداری کرے اس نے بڑی کامیابی پائی ○ بیشک ہم نے آسمانوں

اللہ سے ڈرنے اور حق بات کہنے کا حکم اور اس پر عمل کا ثمرہ

انسان امانتِ الٰہی کا امین ہے

(1) یہ ضروری نہیں کہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے کوئی ایسا کام سرزد ہوا ہو جس سے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اذیت پہنچی تھی اور اس پر انہیں یہاں آیت میں تنبیہ کی گئی، بلکہ عین ممکن ہے کہ آئندہ ایسے کام سے بچانے کے لئے پیش بندی کے طور پر انہیں تنبیہ کی گئی ہو۔

(2) اس سے معلوم ہوا کہ زبان ٹھیک رکھنا، جھوٹ، غیبت، چغلی اور گالی گلوچ سے اسے بچانا بڑا اہم ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے بعد زبان سنبھالنے کا خصوصیت سے ذکر کیا ہے ورنہ اس کا ذکر بھی ضمنی طور پر تقویٰ میں آچکا تھا۔

الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ

الْاَمَانَةَ[1]	عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ	فَاَبَیْنَ	اَنْ
امانت	آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر	تو انہوں نے انکار کیا	(اس سے) کہ

اور زمین اور پہاڑوں پر امانت پیش فرمائی تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے

یَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ

یَّحْمِلْنَهَا	وَ	اَشْفَقْنَ	مِنْهَا	وَ	حَمَلَهَا	الْاِنْسَانُ	اِنَّهٗ	كَانَ
وہ اٹھائیں اسے	اور	ڈر گئے	اس سے	اور	اٹھالیا اسے	انسان (نے)	بیشک وہ	ہے

انکار کیا اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اس امانت کو اٹھالیا بیشک وہ

ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۟ۙ لِّیُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِیْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ

ظَلُوْمًا	جَهُوْلًا ۟	لِّیُعَذِّبَ	اللّٰهُ	الْمُنٰفِقِیْنَ	وَ	الْمُنٰفِقٰتِ
بہت زیادتی کرنے والا	بڑا نادان	تاکہ عذاب دے	اللہ	منافق مردوں	اور	منافقہ عورتوں

زیادتی کرنے والا، بڑا نادان ہے ○ تاکہ اللہ منافق مردوں اور منافق عورتوں

انسان پر امانت پیش کرنے کی حکمت

وَالْمُشْرِكِیْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَیَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ

وَ	الْمُشْرِكِیْنَ	وَ	الْمُشْرِكٰتِ	وَ	یَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ
اور	مشرک مردوں	اور	مشرکہ عورتوں (کو)	اور	اللہ توبہ قبول فرمائے ایمان والوں

اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے اور اللہ مسلمان مردوں

وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۟ع

وَ	الْمُؤْمِنٰتِ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	غَفُوْرًا	رَّحِیْمًا ۟
اور	ایمان والیوں (کی)	اور	ہے	اللہ	بخشنے والا	مہربان

اور مسلمان عورتوں کی توبہ قبول فرمائے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○

[1] اس آیت میں امانت سے کیا مراد ہے، اس کے بارے میں مفسرین کے مختلف اقوال ہیں، ان میں سے 2 قول یہ ہیں۔(1) امانت سے مراد طاعت و فرائض ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پیش کیا، انہیں کو آسمانوں، زمینوں اور پہاڑوں پر پیش کیا تھا کہ اگر وہ انہیں ادا کریں گے تو ثواب دیئے جائیں گے اور نہ ادا کریں گے تو عذاب کئے جائیں گے۔(2) امانت سے مراد نمازیں ادا کرنا، زکوۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا، خانہ کعبہ کا حج کرنا، سچ بولنا، ناپ تول میں اور لوگوں کی امانتوں میں عدل کرنا ہے۔

آیات: 54 — رکوع: 06

سُوْرَةُ سَبَا مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا

اَلْحَمْدُ	لِلّٰهِ	الَّذِیْ	لَهٗ	مَا	فِی السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا
تمام تعریفیں	اللہ کیلئے (ہیں)	وہ جو	اس کیلئے (ہے)	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ

تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس کی ملکیت میں ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے

فِی الْاَرْضِ وَ لَهُ الْحَمْدُ فِی الْاٰخِرَةِ ؕ وَ هُوَ الْحَكِیْمُ الْخَبِیْرُ ﴿۱﴾

فِی الْاَرْضِ	وَ	لَهُ	الْحَمْدُ	فِی الْاٰخِرَةِ (1)	وَ	هُوَ	الْحَكِیْمُ	الْخَبِیْرُ ﴿۱﴾
زمین میں (ہے)	اور	اسی کی	تعریف (ہے)	آخرت میں	اور	وہی	حکمت والا	خبردار (ہے)

اور آخرت میں اسی کی تعریف ہے اور وہی حکمت والا، خبردار ہے ○

یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَ مَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَ

یَعْلَمُ	مَا	یَلِجُ	فِی الْاَرْضِ (2)	وَ	مَا	یَخْرُجُ	مِنْهَا	وَ
وہ جانتا ہے	جو کچھ	داخل ہوتا ہے	زمین میں	اور	جو کچھ	نکلتا ہے	اس سے	اور

وہ جانتا ہے جو کچھ زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو زمین سے نکلتا ہے اور

تمام تعریفوں کا حقیقی مستحق صرف اللہ ہے

اللہ تعالیٰ کے علم، رحمت اور مغفرت کا بیان

1. یعنی جیسے دنیا میں حمد کا مستحق اللہ تعالیٰ ہے ویسے ہی آخرت میں بھی حمد کا مستحق وہی ہے کیونکہ دونوں جہان اسی کی نعمتوں سے بھرے ہوئے ہیں۔
2. "جو کچھ زمین کے اندر داخل ہوتا ہے" سے مراد بارش کا پانی، مردے اور دفینے وغیرہ ہیں، "جو زمین سے نکلتا ہے" سے مراد سبزہ، درخت، چشمے، کانیں اور حشر کے وقت مردے وغیرہ ہیں۔

مَا يَلِجُ ... مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَ مَا يَعْرُجُ فِيْهَا ؕ وَ هُوَ

مَا	يَنْزِلُ	مِنَ السَّمَآءِ[1]	وَ	مَا	يَعْرُجُ	فِيْهَا	وَ	هُوَ
جو کچھ	اترتا ہے	آسمان سے	اور	جو	چڑھتا ہے	اس میں	اور	وہی

جو کچھ آسمان سے اترتا ہے اور جو اس میں چڑھتا ہے اور وہی

الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ ﴿۲﴾ وَ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

الرَّحِيْمُ	الْغَفُوْرُ ﴿۲﴾	وَ	قَالَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
رحم فرمانے والا، مہربان	بخشنے والا (ہے)	اور	بولے	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا

مہربان بخشنے والا ہے ○ اور کافروں نے کہا:

لَا تَاْتِيْنَا السَّاعَةُ ؕ قُلْ بَلٰى وَ رَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ ۙ

لَا تَاْتِيْنَا	السَّاعَةُ	قُلْ	بَلٰى	وَ رَبِّيْ	لَتَاْتِيَنَّكُمْ
نہ آئے گی ہم پر	قیامت	تم کہو	کیوں نہیں	میرے رب کی قسم	وہ ضرور آئے گی تم پر

ہم پر قیامت نہ آئے گی۔ تم فرماؤ: کیوں نہیں، میرے رب کی قسم جو غیب جاننے والا ہے

عٰلِمِ الْغَيْبِ ۚ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَ لَا

عٰلِمِ الْغَيْبِ	لَا يَعْزُبُ[2]	عَنْهُ	مِثْقَالُ ذَرَّةٍ	فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	لَا
غیب جاننے والا	پوشیدہ نہیں	اس سے	ذرہ برابر (کوئی چیز)	آسمانوں میں	اور	نہ

بیشک وہ (قیامت) تم پر ضرور آئے گی۔ آسمانوں میں اور زمین میں

فِي الْاَرْضِ وَ لَاۤ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَ لَاۤ اَكْبَرُ اِلَّا

فِي الْاَرْضِ	وَ	لَاۤ	اَصْغَرُ	مِنْ ذٰلِكَ	وَ	لَاۤ	اَكْبَرُ	اِلَّا
زمین میں	اور	نہیں	چھوٹی	اس (ذرے) سے	اور	نہ	بڑی	مگر

ذرہ برابر بھی کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں ہے اور ذرہ سے بھی کوئی چھوٹی اور بڑی چیز نہیں ہے مگر

❶ ”جو کچھ آسمان کی طرف سے اترتا ہے“ سے مراد بارش، برف، اولے، طرح طرح کی برکتیں اور فرشتے ہیں ”جو آسمانوں میں چڑھتا ہے۔“ سے مراد فرشتے، دعائیں اور بندوں کے عمل ہیں۔ ❷ منکرینِ قیامت کا ایک اعتراض یہ تھا کہ انسانوں کے اجزا بکھرنے کے بعد اس طرح کیسے جمع ہوسکیں گے کہ کسی کے بدن کا کوئی جز دوسرے کے بدن میں نہ پہنچنے پائے۔ یہاں اس اعتراض کا انتہائی نفیس طریقے سے جواب دیا گیا کہ تم نے مخلوق کی پراگندگی کو دیکھا ہے جبکہ خالق کی قدرت وعلم کا اندازہ نہ کیا کہ وہ ہر بدن کے ہر ذرے کو جانتا ہے۔

قیامت کا مقصد

فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍۙ ۝۳ لِّیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ

وَ	اٰمَنُوْا	الَّذِیْنَ	لِّیَجْزِیَ	فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ۝۳ [1]
اور	ایمان لائے	ان لوگوں کو جو	تاکہ اللہ صلہ دے	(وہ) ایک صاف بیان کرنے والی کتاب میں (ہے)

وہ ایک صاف بیان کرنے والی کتاب میں ہے ۝ تاکہ اللہ ایمان لانے والوں اور

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِؕ اُولٰٓىٕكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِیْمٌ ۝۴

رِزْقٌ كَرِیْمٌ ۝۴	وَّ	مَّغْفِرَةٌ	لَهُمْ	اُولٰٓىٕكَ	الصّٰلِحٰتِ	عَمِلُوا
عزت کی روزی (ہے)	اور	بخشش	ان کے لیے	یہ لوگ	نیک، اچھے	انہوں نے عمل کیے

اچھے اعمال کرنے والوں کو بدلہ دے، ان کے لیے بخشش اور عزت کی روزی ہے ۝

آیاتِ الٰہی جھٹلانے والوں کا انجام

وَ الَّذِیْنَ سَعَوْ فِیْۤ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیْنَ اُولٰٓىٕكَ

اُولٰٓىٕكَ	مُعٰجِزِیْنَ	فِیْۤ اٰیٰتِنَا	سَعَوْ [2]	الَّذِیْنَ	وَ
یہ لوگ	(ہم سے) مقابلہ کرتے ہوئے	ہماری آیتوں (کو جھٹلانے) میں	کوشش کی	وہ لوگ جنہوں نے	اور

اور جنہوں نے ہم سے مقابلہ کرتے ہوئے ہماری آیتوں (کو جھٹلانے) میں کوشش کی

قرآن سے متعلق اہلِ ایمان کا عقیدہ

لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِیْمٌ ۝۵ وَ یَرَى الَّذِیْنَ

الَّذِیْنَ	یَرَى	وَ	اَلِیْمٌ ۝۵	مِّنْ رِّجْزٍ	عَذَابٌ	لَهُمْ
وہ لوگ جنہیں	سمجھتے ہیں	اور	دردناک	سخت عذاب میں سے	عذاب (ہے)	ان کے لئے

ان کے لئے سخت عذاب میں سے دردناک عذاب ہے ۝ اور جنہیں علم دیا گیا ہے

اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ

هُوَ	مِنْ رَّبِّكَ	اِلَیْكَ	اُنْزِلَ	الَّذِیْۤ	الْعِلْمَ	اُوْتُوا
وہی	تمہارے رب کی طرف سے	تمہاری جانب	نازل کیا گیا	جو	علم	دیا گیا

وہ سمجھتے ہیں کہ جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے وہی

1 ..... اس کتاب سے مراد لوحِ محفوظ ہے۔

2 ..... اللہ تعالیٰ کی آیتوں میں کوشش دو طرح کی ہے۔ ایک اچھی اور دوسری بری۔ قرآنِ پاک کی آیات کو سمجھنے یا سمجھانے کی کوشش، ان سے مسائل و اسرار نکالنے کی کوشش اچھی اور عبادت ہے، لیکن انہیں غلط ثابت کرنے، ان میں باہمی ٹکراؤ دکھانے اور انہیں جھٹلانے کی کوشش بری اور کفر ہے۔ یہاں آیت میں یہ دوسری کوشش مراد ہے۔

الْحَقَّ ۙ وَ يَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝٦ وَ قَالَ

الْحَقَّ	وَ	يَهْدِيْۤ	اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝٦	وَ	قَالَ
حق (ہے)	اور	وہ رہنمائی کرتا ہے	عزت والے، حمد کے مستحق کے راستے کی طرف	اور	بولے

حق ہے اور وہ عزت والے، حمد کے مستحق (اللہ) کے راستے کی طرف رہنمائی کرتا ہے ○ اور کافر

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	هَلْ	نَدُلُّكُمْ	عَلٰى رَجُلٍ	يُّنَبِّئُكُمْ
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	کیا	ہم رہنمائی کریں تمہاری	ایک مرد پر	وہ بتادے تمہیں

بولے: کیا ہم تمہیں ایسا مرد بتادیں جو تمہیں خبر دے

اِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۙ اِنَّكُمْ لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝٧ ۚ

اِذَا	مُزِّقْتُمْ	كُلَّ مُمَزَّقٍ	اِنَّكُمْ	لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝٧
جب	تم ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے	بالکل ریزہ ریزہ	(تو پھر) بیشک تم	ضرور نئی پیدائش میں (ہوگے)

کہ جب تم بالکل ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے تو پھر تم دوبارہ نئی پیدائش میں ہوگے ○

اَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلِ

اَفْتَرٰى[1]	عَلَى اللّٰهِ	كَذِبًا	اَمْ	بِهٖ	جِنَّةٌ	بَلِ
(کیا) اس (نبی) نے بہتان باندھا	اللہ پر	جھوٹ	یا	اس کو	جنون کا مرض (ہے)	بلکہ

کیا اس (نبی) نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے یا اسے پاگل پن کا مرض ہے؟ بلکہ

الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَ الضَّلٰلِ الْبَعِيْدِ ۝٨

الَّذِيْنَ	لَا يُؤْمِنُوْنَ	بِالْاٰخِرَةِ	فِي الْعَذَابِ وَ الضَّلٰلِ الْبَعِيْدِ ۝٨
وہ لوگ جو	ایمان نہیں لاتے	آخرت پر	(وہ) عذاب اور دور کی گمراہی میں (ہیں)

وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے وہ عذاب اور دور کی گمراہی میں ہیں ○

[1] اس آیت میں ایک احتمال یہ ہے کہ یہ کفار کی گفتگو کا بقیہ حصہ ہے اور ایک احتمال یہ ہے کہ جو کفار گفتگو سن رہے تھے، انہوں نے کہا کہ کیا اس نبی نے اللہ تعالیٰ کی طرف یہ بات منسوب کر کے اس پر جھوٹ باندھا ہے یا اسے جنون کا مرض ہے جو وہ ایسی عجیب و غریب باتیں کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا رد کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ان دونوں باتوں سے پاک اور بری ہیں البتہ قیامت و حساب کے منکر کفار عذاب اور دور کی گمراہی میں ہیں۔

قارون کا خسف زمین

اَفَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ

اَفَلَمْ يَرَوْا (1)	اِلٰى	مَا	بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ	وَ	مَا	خَلْفَهُمْ
تو کیا انہوں نے نہ دیکھا	(اس) کی طرف	جو	ان کے آگے	اور	جو	ان کے پیچھے (ہے)

تو کیا انہوں نے نہ دیکھا جو آسمان اور زمین

مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِؕ اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ

مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ	اِنْ	نَّشَاْ	نَخْسِفْ	بِهِمُ	الْاَرْضَ	اَوْ	نُسْقِطْ
آسمان اور زمین سے	اگر	ہم چاہیں	(تو) دھنسادیں	ان کو	زمین (میں)	یا	گرادیں

ان کے آگے اور پیچھے ہے۔ اگر ہم چاہیں تو انہیں زمین میں دھنسادیں یا ان پر

عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً

عَلَيْهِمْ	كِسَفًا	مِّنَ السَّمَآءِ	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ	لَاٰيَةً
ان کے اوپر	ایک ٹکڑا	آسمان سے	بیشک	اس میں	ضرور نشانی (ہے)

آسمان کا ٹکڑا گرادیں بیشک اس میں ہر رجوع لانے والے بندے

حضرت داؤد علیہ السلام کا ذکر اور فضائل

لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ﴿٩﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا

لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ﴿٩﴾	وَ	لَقَدْ	اٰتَيْنَا	دَاوٗدَ	مِنَّا
ہر رجوع لانے والے بندے کے لیے	اور	ضرور بیشک	ہم نے دیا	داؤد (کو)	اپنی طرف سے

کے لیے نشانی ہے ○ اور بیشک ہم نے داؤد کو اپنی طرف سے

فَضْلًاؕ يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَۚ وَ

فَضْلًا	يٰجِبَالُ	اَوِّبِيْ	مَعَهٗ	وَ	الطَّيْرَ	وَ
بڑا فضل	اے پہاڑو	(اللہ کی طرف) رجوع کرو	اس کے ساتھ	اور	(اے) پرندو	اور

بڑا فضل دیا۔ اے پہاڑو اور پرندو! اس کے ساتھ (اللہ کی طرف) رجوع کرو اور

(1) کفار کا رد کرنے کے بعد ارشاد فرمایا کہ کیا وہ اندھے ہیں کہ انہوں نے آسمان وزمین کی طرف نظر ہی نہیں ڈالی اور اپنے آگے پیچھے دیکھا ہی نہیں جو انہیں معلوم ہو جاتا کہ وہ ہر طرف سے اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہیں۔ اگر ہم چاہیں تو ان کی تکذیب وانکار کی سزا میں قارون کی طرح انہیں زمین میں دھنسادیں یا ان پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرادیں۔ بیشک زمین و آسمان کی طرف نظر کرنے اور ان میں غور وفکر کرنے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف رجوع لانے والے ہر بندے کے لئے نشانی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ مردوں کو دوبارہ زندہ کرنے، منکر کو عذاب دینے اور ہر ممکن چیز پر قادر ہے۔

حضرت داود علیہ الصلوۃ والسلام کو زرہ سازی اور اہلِ خانہ کو نیک اعمال کی ہدایت

اَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ﴿١٠﴾ اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّ قَدِّرْ

اَلَنَّا	لَهُ	الْحَدِيْدَ ﴿١٠﴾	اَنِ	اعْمَلْ[1]	سٰبِغٰتٍ	وَّ	قَدِّرْ
ہم نے نرم کردیا	اس کے لیے	لوہا	کہ	بناؤ	کشادہ زرہیں	اور	اندازے کالحاظ رکھو

ہم نے اس کے لیے لوہا نرم کردیا ○ کہ کشادہ زِرہیں بناؤ اور بنانے میں

فِي السَّرْدِ وَ اعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

فِي السَّرْدِ	وَ	اعْمَلُوْا	صَالِحًا	اِنِّيْ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ
بنانے میں	اور	عمل کرو	نیک	بیشک میں	(اس) کو جو	تم عمل کررہے ہو

اندازے کالحاظ رکھو اور تم سب نیکی کرو بیشک میں تمہارے کام

حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام کے فضائل و معجزات

بَصِيْرٌ ﴿١١﴾ وَ لِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ

بَصِيْرٌ ﴿١١﴾	وَ	لِسُلَيْمٰنَ	الرِّيْحَ	غُدُوُّهَا	شَهْرٌ
دیکھنے والا (ہوں)	اور	سلیمان کے (قابو میں دیدی)	ہوا	اس کا صبح کا چلنا	ایک مہینہ (کی راہ)

دیکھ رہا ہوں ○ اور ہوا کو سلیمان کے قابو میں دیدیا، اس کا صبح کا چلنا ایک مہینہ کی راہ

وَّ رَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ وَ اَسَلْنَا لَهُ

وَّ	رَوَاحُهَا	شَهْرٌ	وَ	اَسَلْنَا	لَهُ
اور	اس کا شام کا چلنا	ایک مہینہ (کی راہ)	اور	ہم نے بہادیا	اس کے لیے

اور شام کا چلنا ایک مہینے کی راہ (کے برابر) ہوتا تھا اور ہم نے اس کے لیے

عَيْنَ الْقِطْرِ ؕ وَ مِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ

عَيْنَ الْقِطْرِ	وَ	مِنَ الْجِنِّ	مَنْ	يَّعْمَلُ	بَيْنَ يَدَيْهِ
پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ	اور	کچھ جن (قابو میں دیدیے)	جو	کام کرتے تھے	اس کے آگے

پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ بہادیا اور کچھ جن (قابو میں دیدیے) جو اس کے آگے

[1] حضرت داود علیہ الصلوۃ والسلام اپنے ہاتھ سے زرہیں بنا کر بیچا کرتے تھے، اس سے معلوم ہوا کہ صاحبِ فضیلت کی شخصیت کا ذریعۂ معاش کے لئے کوئی صنعت اور فن سیکھنا جائز ہے، اِس سے اُس کے مرتبے میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ عمومی طور پر ہر شخص کو چاہئے کہ وہ اپنے ہاتھ کی محنت سے کمائے اور اس سے خود بھی کھائے اور دوسروں کو بھی کھلائے۔ حدیثِ پاک میں ہے: کسی نے ہرگز اس سے بہتر کھانا نہیں کھایا جو وہ اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھائے اور بے شک اللہ تعالٰی کے نبی حضرت داود علیہ الصلوۃ والسلام اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھایا کرتے تھے۔ (بخاری، ۲/۱۱، الحدیث: ۲۰۷۲)

جنات کا مسخر ہونا اور آلِ داؤد کو شکر کی تاکید

بِاِذْنِ رَبِّهٖ ؕ وَ مَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا

بِاِذْنِ رَبِّهٖ	وَ	مَنْ	يَّزِغْ	مِنْهُمْ	عَنْ اَمْرِنَا
اس کے رب کے حکم سے	اور	جو	پھرے	ان میں سے	ہمارے حکم سے

اس کے رب کے حکم سے کام کرتے تھے اور ان میں سے جو بھی ہمارے حکم سے پھرے

نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ ⑫ يَعْمَلُوْنَ لَهٗ

نُذِقْهُ	مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ ⑫	يَعْمَلُوْنَ	لَهٗ
ہم چکھائیں گے اسے	بھڑکتی آگ کا عذاب	وہ (جنات) بناتے تھے	اس (سلیمان) کے لیے

ہم اسے بھڑکتی آگ کا عذاب چکھائیں گے ○ وہ جنات سلیمان کے لیے

مَا يَشَآءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ وَ تَمَاثِيْلَ وَ جِفَانٍ كَالْجَوَابِ

مَا	يَشَآءُ	مِنْ مَّحَارِيْبَ	وَ	تَمَاثِيْلَ (1)	وَ	جِفَانٍ كَالْجَوَابِ
(ہر وہ چیز) جو	وہ چاہتا تھا	اونچے اونچے محل	اور	تصویریں	اور	بڑے بڑے حوضوں کے برابر پیالے

ہر وہ چیز بناتے تھے جو وہ چاہتا تھا، اونچے اونچے محل اور تصویریں اور بڑے بڑے حوضوں کے برابر پیالے

وَ قُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ ؕ اِعْمَلُوْۤا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ؕ وَ قَلِيْلٌ

وَ	قُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ	اِعْمَلُوْۤا	اٰلَ دَاوٗدَ	شُكْرًا	وَ	قَلِيْلٌ
اور	ایک جگہ جمی ہوئی دیگیں	عمل کرو	(اے) داؤد کی آل	شکر کرنے (کیلئے)	اور	کم (ہیں)

اور ایک ہی جگہ جمی ہوئی دیگیں۔ اے داؤد کی آل! شکر کرو اور میرے بندوں میں

حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی وفات اور جنات پر کشفِ حقیقت

مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ⑬ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ

مِّنْ عِبَادِيَ	الشَّكُوْرُ ⑬	فَلَمَّا	قَضَيْنَا	عَلَيْهِ	الْمَوْتَ (2)
میرے بندوں میں سے	شکر کرنے والے	پھر جب	ہم نے حکم بھیجا	اس (سلیمان) پر	موت (کا)

شکر والے کم ہیں ○ پھر جب ہم نے سلیمان پر موت کا حکم بھیجا

(1) حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شریعت میں تصویر بنانا حرام نہ تھا، ہماری شریعت میں جاندار کی تصویر بنانا حرام ہے۔

(2) حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں دعا کی تھی کہ ان کی وفات کا حال جنات پر ظاہر نہ ہو، تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ جن غیب نہیں جانتے، چنانچہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی وفات کے پورے ایک سال بعد تک جنات اس پر مطلع نہ ہوئے یہاں تک کہ حکمِ الٰہی سے دیمک نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا عصا کھالیا اور اس کے سہارے قائم آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جسمِ مبارک زمین پر تشریف لے آیا۔ اس وقت جنات کو وفاتِ سلیمان کا علم ہوا۔

مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖۤ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ

مَا دَلَّهُمْ	عَلٰى مَوْتِهٖۤ	اِلَّا	دَآبَّةُ الْاَرْضِ	تَاْكُلُ
(تو) نہ راہنمائی کی ان (جنوں) کی	اس کی موت پر	مگر	زمین کے جانور (دیمک نے)	وہ کھاتی رہی

توجنوں کواس کی موت زمین کی دیمک نے ہی بتائی جو اس کا عصا

مِنْسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَیَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ

مِنْسَاَتَهٗ	فَلَمَّا	خَرَّ	تَبَیَّنَتِ	الْجِنُّ	اَنْ	لَّوْ
اس کا عصا	پھر جب	(سلیمان) زمین پر آرہا	(تو یہ حقیقت) واضح ہوگئی	جنوں (پر)	کہ	اگر

کھارہی تھی پھر جب سلیمان زمین پر آرہا تو جنوں پر یہ حقیقت کھل گئی کہ اگر

كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ الْغَیْبَ مَا لَبِثُوْا فِی الْعَذَابِ الْمُهِیْنِ ﳒ لَقَدْ كَانَ

كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ	الْغَیْبَ[1]	مَا لَبِثُوْا	فِی الْعَذَابِ الْمُهِیْنِ ﳒ	لَقَدْ	كَانَ
وہ جانتے ہوتے	غیب	(تو) نہ رہتے	ذلیل کردینے والے عذاب میں	ضرور بیشک	تھی

وہ غیب جانتے ہوتے تو اس ذلت وخواری کے عذاب میں نہ رہتے ○ بیشک

لِسَبَاٍ فِیْ مَسْكَنِهِمْ اٰیَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنْ یَّمِیْنٍ وَّ شِمَالٍ ۬ؕ كُلُوْا

لِسَبَاٍ[2]	فِیْ مَسْكَنِهِمْ	اٰیَةٌ	جَنَّتٰنِ	عَنْ یَّمِیْنٍ وَّ شِمَالٍ	كُلُوْا
(قوم) سبا کے لیے	ان کی آبادی میں	نشانی	دو باغ (تھے)	دائیں طرف اور بائیں طرف سے	کھاؤ

قومِ سبا کے لیے ان کی آبادی میں نشانی تھی، دو باغ تھے ایک دائیں طرف اور دوسرا بائیں طرف۔ اپنے رب کا رزق

مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَ اشْكُرُوْا لَهٗ ؕ بَلْدَةٌ طَیِّبَةٌ وَّ رَبٌّ غَفُوْرٌ ﳓ

مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ	وَ	اشْكُرُوْا	لَهٗ	بَلْدَةٌ طَیِّبَةٌ	وَّ	رَبٌّ غَفُوْرٌ ﳓ
اپنے رب کے رزق میں سے	اور	شکر ادا کرو	اس کا	پاکیزہ شہر (ہے)	اور	بخشنے والا رب

کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرو۔ پاکیزہ شہر ہے اور بخشنے والا رب ○

قومِ سبا کی خوشحالی اور ناشکری کا انجام

1. جنات غیب کا علم نہیں رکھتے، ان سے غیب کی بات دریافت کرنا حرام ہے اور آئندہ کی بات پوچھنا عقلاً حماقت، شرعاً حرام اور ان کی غیب دانی کا اعتقاد ہو تو کفر ہے۔
2. سبا عرب کے علاقے یمن کی حدود میں واقع ایک قبیلے کا نام ہے اور یہ قبیلہ اپنے دادا سبا بن یَشْجُب بن یعرب بن قحطان کے نام سے مشہور ہے۔ ان لوگوں کو اللہ تعالٰی نے کثیر نعمتوں سے نوازا لیکن یہ اللہ تعالٰی کی نافرمانی کرنے لگ گئے تو اس نے انہیں سیلاب کے ذریعے ہلاک کر دیا۔

قومِ سبا کی حکم سے روگردانی اور ان کا انجام

فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنٰهُمْ

فَاَعْرَضُوْا	فَاَرْسَلْنَا	عَلَيْهِمْ	سَيْلَ الْعَرِمِ (1)	وَ	بَدَّلْنٰهُمْ
تو انہوں نے منہ پھیرا	تو ہم نے بھیجا	ان پر	زور کا سیلاب	اور	ہم نے بدل دیئے انہیں

تو انہوں نے منہ پھیرا تو ہم نے ان پر زور کا سیلاب بھیجا اور ان کے باغوں کے عوض

بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّاَثْلٍ وَّشَيْءٍ

بِجَنَّتَيْهِمْ	جَنَّتَيْنِ	ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ	وَّ	اَثْلٍ	وَّ	شَيْءٍ
ان کے دو باغوں کے بدلے	دو باغ	کڑوے پھل والے	اور	جھاؤ (والے)	اور	کچھ

دو باغ انہیں بدل دیئے جو کڑوے پھل والے اور جھاؤ والے اور کچھ

ناشکری کا نتیجہ

مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ﴿١٦﴾ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا ۭ

مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ﴿١٦﴾	ذٰلِكَ	جَزَيْنٰهُمْ	بِمَا	كَفَرُوْا (2)
تھوڑی سی بیریوں (والے)	یہ	ہم نے بدلہ دیا انہیں	(اس کے) سبب جو	انہوں نے ناشکری کی

تھوڑی سی بیریوں والے تھے ○ ہم نے انہیں ان کی ناشکری کی وجہ سے یہ بدلہ دیا

قومِ سبا کو دی گئی نعمتوں کی تفصیل

وَهَلْ نُجٰزِيْٓ اِلَّا الْكَفُوْرَ ﴿١٧﴾ وَجَعَلْنَا

وَ	هَلْ	نُجٰزِيْٓ	اِلَّا	الْكَفُوْرَ ﴿١٧﴾	وَ	جَعَلْنَا
اور	کیا (یعنی نہیں)	ہم سزا دیتے	مگر	بڑے ناشکرے (کو)	اور	ہم نے بنا دیں

اور ہم اسی کو سزا دیتے ہیں جو ناشکرا ہو ○ اور ہم نے

بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَّ

بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى	الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا	قُرًى ظَاهِرَةً	وَّ
ان کے اور (اُن) شہروں کے درمیان	جن میں ہم نے برکت رکھی	نمایاں بستیاں	اور

اِن (سباوالوں) اور اُن شہروں کے درمیان بہت سی نمایاں بستیاں بنا دیں جن میں ہم نے برکت رکھی تھی اور

(1) انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جھٹلانے اور نعمتوں کی ناشکری کے سبب اللہ تعالیٰ نے سبا والوں پر عظیم سیلاب بھیجا جس سے ان کے باغ اور اموال سب ڈوب گئے، مکانات ریت میں دفن ہو گئے اور وہ اس طرح تباہ ہوئے کہ ان کی تباہی عرب کے لئے مثال بن گئی۔ اور ان کے خوبصورت باغوں کو ایسے دو باغوں میں بدل دیا جو کڑوے اور انتہائی بد مزہ پھل والے تھے اور ان میں جھاؤ اور کچھ تھوڑی سی بیریاں تھیں جیسی ویرانوں میں اُگ آتی ہیں۔ (2) سبا والوں کے حالات و انجام سے معلوم ہوا کہ نعمتوں کی ناشکری ان کے زوال اور مصائب و آلام میں مبتلا ہونے کا سبب بن جاتی ہے، لہٰذا اس سے بچنا چاہئے۔

قَدَّرْنَا فِيْهَا السَّيْرَ ۭ سِيْرُوْا فِيْهَا لَيَالِيَ وَاَيَّامًا

قَدَّرْنَا	فِيْهَا	السَّيْرَ	سِيْرُوْا	فِيْهَا	لَيَالِيَ	وَ	اَيَّامًا
ایک اندازے پر رکھا	ان میں	سفر (کو)	(اور فرمایا) چلو	ان میں	راتوں	اور	دنوں (کو)

ان بستیوں میں سفر کو ایک اندازے پر رکھا (اور انہیں فرمایا:) ان میں راتوں اور دنوں کو

اٰمِنِيْنَ ۝١٨ فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ بَيْنَ اَسْفَارِنَا

اٰمِنِيْنَ ۝١٨	فَقَالُوْا	رَبَّنَا	بٰعِدْ	بَيْنَ اَسْفَارِنَا
بے خوف ہو کر	تو انہوں نے کہا	اے ہمارے رب	دوری ڈال دے	ہمارے سفروں کے درمیان

امن وامان سے چلو ○ تو انہوں نے کہا: اے ہمارے رب! ہمارے سفروں میں دوری ڈال دے

وَظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ وَمَزَّقْنٰهُمْ

وَ	ظَلَمُوْٓا	اَنْفُسَهُمْ	فَجَعَلْنٰهُمْ	اَحَادِيْثَ	وَ	مَزَّقْنٰهُمْ
اور	انہوں نے ظلم کیا	اپنی جانوں (پر)	تو ہم نے بنا دیا انہیں	قصے کہانیاں	اور	جدا کر دیا انہیں

اور انہوں نے خود اپنا ہی نقصان کیا تو ہم نے انہیں قصے کہانیاں بنا دیا اور انہیں بالکل

كُلَّ مُمَزَّقٍ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝١٩

كُلَّ مُمَزَّقٍ (1)	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ	لَاٰيٰتٍ	لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝١٩
بالکل جدا جدا	بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	ہر بڑے صبر والے، بڑے شکر والے کے لئے

جدا جدا کر دیا۔ بیشک اس میں ہر بڑے صبر والے، ہر بڑے شکر والے کے لئے ضرور نشانیاں ہیں ○

وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ

وَ	لَقَدْ	صَدَّقَ	عَلَيْهِمْ	اِبْلِيْسُ	ظَنَّهٗ (2)	فَاتَّبَعُوْهُ
اور	ضرور بیشک	سچ کر دکھایا	ان پر	ابلیس (نے)	اپنا گمان	تو انہوں نے پیروی کی اس کی

اور بیشک ابلیس نے ان پر اپنا گمان سچ کر دکھایا تو وہ لوگ شیطان کے پیروکار بن گئے

(1) ...امن و عافیت اور سکون وراحت اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمتیں ہیں اور جسے یہ نعمتیں حاصل ہوں اسے ان پر تکبر و غرور کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے اور ان نعمتوں کے مقابلے میں بے امنی اور مشقت کی تمنا اور دعا نہیں کرنی چاہئے۔ (2)... شیطان یہ گمان رکھتا تھا کہ وہ بنی آدم کو شہوت و حرص اور غضب کے ذریعے گمراہ کر دے گا۔ اس نے یہ گمان اہلِ سبا پر بلکہ تمام کافروں پر سچا کر دکھایا کہ وہ اس کے پیروکار ہو گئے اور اس کی اطاعت کرنے لگے۔ حقیقی عقلمندی یہ ہے کہ شیطان کے چیلنج اور گمان کو جاننے کے بعد اس کے مکر و فریب سے ہوشیار رہا جائے۔

شیطان کو اختیارات دینے کی حکمت

اِلَّا فَرِیْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۲۰﴾ وَ مَا كَانَ لَهٗ عَلَیْهِمْ

اِلَّا	فَرِیْقًا	مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۲۰﴾	وَ	مَا كَانَ	لَهٗ	عَلَیْهِمْ
سوائے	ایک گروہ (کے)	ایمان والوں میں سے	اور	نہیں تھا	اس (شیطان) کا	ان پر

سوائے مومنوں کے ایک گروہ کے ○ اور شیطان کا ان پر

مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ یُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ

مِّنْ سُلْطٰنٍ [1]	اِلَّا	لِنَعْلَمَ	مَنْ	یُّؤْمِنُ	بِالْاٰخِرَةِ	مِمَّنْ
کچھ قابو	مگر	اس لیے کہ ہم (جدا) دکھا دیں	(اسے) جو	ایمان لاتا ہے	آخرت پر	(اس) سے جو

کچھ قابو نہ تھا مگر اس لیے کہ ہم دکھا دیں کہ کون آخرت پر ایمان لاتا اور کون

كفار مکہ کے عقیدے کی برائی کا بیان

هُوَ مِنْهَا فِیْ شَكٍّ ؕ وَ رَبُّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ ﴿۲۱﴾ ع قُلِ

هُوَ	مِنْهَا	فِیْ شَكٍّ	وَ	رَبُّكَ	عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ	حَفِیْظٌ ﴿۲۱﴾	قُلِ
وہ	آخرت سے (متعلق)	شک میں (ہے)	اور	تمہارا رب	ہر چیز پر	نگہبان (ہے)	تم کہو

اس کے بارے میں شک میں ہے اور تیرا رب ہر چیز پر نگہبان ہے ○ تم فرماؤ:

ادْعُوا الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا یَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ

ادْعُوا	الَّذِیْنَ	زَعَمْتُمْ	مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ	لَا یَمْلِكُوْنَ [2]	مِثْقَالَ ذَرَّةٍ
پکارو	ان کو جنہیں	تم (معبود) سمجھتے ہو	اللہ کے سوا	وہ مالک نہیں ہیں	ذرہ برابر (کسی چیز کے)

انہیں پکارو جنہیں اللہ کے سوا تم (معبود) سمجھتے ہو، وہ آسمانوں میں اور زمین میں

فِی السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِی الْاَرْضِ وَ مَا لَهُمْ فِیْهِمَا مِنْ شِرْكٍ

فِی السَّمٰوٰتِ	وَ	لَا	فِی الْاَرْضِ	وَ	مَا	لَهُمْ	فِیْهِمَا	مِنْ شِرْكٍ
آسمانوں میں	اور	نہ	زمین میں	اور	نہ (ہے)	ان کا	ان دونوں میں	کچھ حصہ

ذرہ برابر کسی چیز کے مالک نہیں ہیں اور نہ ان کا ان دونوں میں کچھ حصہ ہے

1. شیطان لوگوں کو زبردستی راہِ حق سے نہیں روک سکتا بلکہ صرف اس سے بہکا اور پھسلا سکتا ہے اور شیطان کو یہ اختیار ملنا بھی کائناتی نظام کا حصہ ہے کہ حق کی دعوت دینے والوں کے مقابلے میں باطل کی طرف بلانے والے بھی موجود ہوں تاکہ امتحان کامل طور پر متحقق ہو اور لوگوں کی پوری آزمائش ہو کہ انہوں نے اپنے اختیار سے کس کو منتخب کیا۔ 2. یعنی بت آسمانوں اور زمین میں ذرہ برابر کسی نفع اور نقصان کے مالک نہیں ہیں۔ اس آیت کا اللہ تعالٰی کے انبیاء عَلَیْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام اور اولیاء رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِم کے ساتھ کوئی تعلق نہیں کیونکہ یہ اللہ تعالٰی کی عطا سے مخلوق کو نفع پہنچانے اور ان سے نقصان دور کرنے کی طاقت

اہلِ شفاعت کا بیان

وَمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِیْرٍ ﴿۲۲﴾ وَلَا تَنْفَعُ

وَ	مَا	لَهٗ	مِنْهُمْ	مِّنْ ظَهِیْرٍ ﴿۲۲﴾	وَ	لَا تَنْفَعُ
اور	نہ (ہے)	اس (اللہ) کا	ان میں سے	کوئی مددگار	اور	فائدہ نہیں دیتی

اور نہ ان میں سے کوئی اللہ کا مددگار ہے ○ اور اللہ کے پاس

الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ؕ حَتّٰۤى اِذَا

الشَّفَاعَةُ[1]	عِنْدَهٗ	اِلَّا	لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ	حَتّٰى	اِذَا
شفاعت	اس کے پاس	مگر	(اس کی) جس کے لیے اس نے اجازت دی	یہاں تک کہ	جب

شفاعت کام نہیں دیتی مگر (اس کی) جس کے لیے وہ اجازت دیدے یہاں تک کہ جب

فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ

فُزِّعَ	عَنْ قُلُوْبِهِمْ	قَالُوْا	مَاذَا	قَالَ
گھبراہٹ دور کردی جاتی ہے	ان کے دلوں سے	(تو) وہ کہتے ہیں	کیا	فرمایا

ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور فرمادی جاتی ہے تو وہ ایک دوسرے سے کہتے ہیں: تمہارے رب نے

رَبُّكُمْ ؕ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْكَبِیْرُ ﴿۲۳﴾

رَبُّكُمْ	قَالُوْا	الْحَقَّ	وَ	هُوَ	الْعَلِیُّ	الْكَبِیْرُ ﴿۲۳﴾
تمہارے رب (نے)	(تو) وہ کہتے ہیں	حق (فرمایا ہے)	اور	وہی	بلندی والا	بڑائی والا (ہے)

کیا فرمایا ہے؟ تو وہ کہتے ہیں: حق فرمایا ہے اور وہی بلندی والا، بڑائی والا ہے ○

رازقِ حقیقی اللہ ہی ہے

قُلْ مَنْ یَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّاۤ

قُلْ	مَنْ	یَرْزُقُكُمْ	مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	قُلِ	اللّٰهُ	وَ	اِنَّاۤ
تم کہو	کون	روزی دیتا ہے تمہیں	آسمانوں اور زمین سے	تم کہو	اللہ	اور	بیشک ہم

تم فرماؤ: کون ہے جو تمہیں آسمانوں اور زمین سے روزی دیتا ہے؟ تم خود ہی فرماؤ: ''اللہ'' اور بیشک ہم

(بقیہ پچھلے صفحے کا حاشیہ) رکھتے ہیں جیسے حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور آصف بن برخیا کی نفع رسانی مذکور ہے۔

[1] کفار یہ کہتے تھے کہ بت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کریں گے۔ اس کے جواب میں فرمایا گیا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے پاس صرف اسی کی شفاعت کام دے گی جس کو اللہ تعالیٰ شفاعت کرنے کی اجازت دے گا۔

ہر شخص سے اس کے اپنے عمل کا سوال ہوگا

اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢٤﴾ قُلْ

اَوْ	اِيَّاكُمْ	لَعَلٰى هُدًى	اَوْ	فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢٤﴾ [1]	قُلْ [2]
یا	تم	(کوئی ایک) ضرور ہدایت پر (ہے)	یا	کھلی گمراہی میں (ہے)	تم کہو

یا تم (کوئی ایک) ضرور ہدایت پر ہے یا کھلی گمراہی میں ○ تم فرماؤ:

لَّا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّاۤ اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْـَٔلُ

لَّا تُسْـَٔلُوْنَ	عَمَّاۤ	اَجْرَمْنَا	وَ	لَا نُسْـَٔلُ
تم سے سوال نہیں کیا جائے گا	(اس) کے متعلق جو	ہم نے جرم کیا	اور	ہم سے سوال نہ ہوگا

ہم نے تمہارے گمان میں اگر کوئی جرم کیا تو اس کے متعلق تم سے سوال نہیں کیا جائے گا اور نہ ہم سے

کفار مکہ پر اتمام حجت

عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٥﴾ قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ

عَمَّا	تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٥﴾	قُلْ	يَجْمَعُ	بَيْنَنَا	رَبُّنَا	ثُمَّ
(اس) کے بارے میں جو	تم عمل کرتے ہو	تم کہو	جمع کر دے گا	ہمارے درمیان	ہمارا رب	پھر

تمہارے اعمال کے بارے میں سوال ہوگا ○ تم فرماؤ: ہمارا رب ہم سب کو جمع کرے گا پھر

يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ؕ وَهُوَ الْفَتَّاحُ

يَفْتَحُ	بَيْنَنَا	بِالْحَقِّ	وَ	هُوَ	الْفَتَّاحُ
وہ فیصلہ کر دے گا	ہمارے درمیان	حق کے ساتھ	اور	وہی	بہترین فیصلہ کرنے والا

ہم میں سچا فیصلہ فرمادے گا اور وہی بہترین فیصلہ کرنے والا،

بت ہرگز اللہ تعالیٰ کے شریک نہیں

الْعَلِيْمُ ﴿٢٦﴾ قُلْ اَرُوْنِيَ الَّذِيْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ

الْعَلِيْمُ ﴿٢٦﴾	قُلْ	اَرُوْنِيَ	الَّذِيْنَ	اَلْحَقْتُمْ	بِهٖ
خوب جاننے والا (ہے)	تم کہو	دکھاؤ مجھے	وہ جنہیں	تم نے ملا رکھا ہے	اس (اللہ) کے ساتھ

سب کچھ جاننے والا ہے ○ تم فرماؤ: مجھے دکھاؤ تو (اپنے) وہ (معبود) جنہیں تم نے اللہ کے ساتھ شریک بنا کر

(1) ... یہ ظاہر و یقینی اور قطعی بات ہے کہ جو شخص صرف اللہ تعالیٰ کو روزی دینے والا، بارش برسانے والا، سبزہ اگانے والا جانتے ہوئے بھی ان بتوں کو پوجے جو ذرہ بھر کسی چیز کے مالک نہیں وہ یقیناً کھلی گمراہی میں ہے۔ (2) یعنی اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ ان مشرکین سے فرمادیں کہ ہم نے تمہارے گمان میں اگر کوئی جرم کیا تو اس کے بارے میں تم سے سوال نہیں کیا جائے گا اور نہ ہم سے تمہارے اعمال کے بارے میں پوچھا جائے گا بلکہ ہر شخص سے اس کے اپنے عمل کا سوال ہوگا اور ہر ایک اپنے عمل کی جزا پائے گا لہٰذا تم اپنی فکر اور اصلاح کی کوشش کرو۔

شُرَكَآءَ كَلَّا ؕ بَلۡ هُوَ اللّٰهُ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۲۷﴾ وَ

وَ	الۡحَكِيۡمُ ﴿۲۷﴾	الۡعَزِيۡزُ	اللّٰهُ	هُوَ	بَلۡ	كَلَّا	شُرَكَآءَ
اور	حکمت والا (ہے)	عزت والا	اللّٰہ (ہی)	وہ	بلکہ	ہرگز نہیں	شریک

ملا رکھا ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ وہ اللّٰہ ہی عزت والا، حکمت والا ہے ○ اور

مَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيۡرًا وَّنَذِيۡرًا وَّ

وَّ	نَذِيۡرًا	وَّ	بَشِيۡرًا	كَآفَّةً[1] لِّلنَّاسِ	اِلَّا	مَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ
اور	ڈر سنانے والا (بنا کر)	اور	خوشخبری دینے والا	تمام لوگوں کیلئے	مگر	ہم نے نہ بھیجا تمہیں

اے محبوب! ہم نے آپ کو تمام لوگوں کیلئے خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے

لٰكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۸﴾ وَيَقُوۡلُوۡنَ مَتٰى هٰذَا الۡوَعۡدُ

هٰذَا الۡوَعۡدُ	مَتٰى	يَقُوۡلُوۡنَ	وَ	لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۸﴾	اَكۡثَرَ النَّاسِ	لٰكِنَّ
یہ وعدہ	کب (آئے گا)	وہ کہتے ہیں	اور	نہیں جانتے	اکثر لوگ	لیکن

لیکن بہت لوگ نہیں جانتے ○ اور کہتے ہیں یہ وعدہ کب آئے گا

اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۲۹﴾ قُلۡ لَّكُمۡ مِّيۡعَادُ يَوۡمٍ

مِّيۡعَادُ يَوۡمٍ[2]	لَّكُمۡ	قُلۡ	صٰدِقِيۡنَ ﴿۲۹﴾	كُنۡتُمۡ	اِنۡ
ایک دن کا وعدہ (ہے)	تمہارے لیے	تم کہو	سچے	تم ہو	اگر

اگر تم سچے ہو ○ تم فرماؤ: تمہارے لیے ایک ایسے دن کا وعدہ ہے

لَّا تَسۡتَاۡخِرُوۡنَ عَنۡهُ سَاعَةً وَّلَا تَسۡتَقۡدِمُوۡنَ ﴿۳۰﴾ ع وَقَالَ

قَالَ	وَ	لَا تَسۡتَقۡدِمُوۡنَ ﴿۳۰﴾	وَّ	سَاعَةً	عَنۡهُ	لَّا تَسۡتَاۡخِرُوۡنَ
بولے	اور	نہ آگے بڑھ سکو گے	اور	ایک گھڑی	اس سے	تم پیچھے نہ ہٹ سکو گے

جس سے تم نہ ایک گھڑی پیچھے ہٹ سکو گے اور نہ آگے بڑھ سکو گے ○ اور کافروں نے

حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کی رسالت عامہ ہے اور کافروں نے — تمام انسان اس کے احاطہ میں ہیں

قیامت سے متعلق مشرکین کا مطالبہ اور اس کا جواب

کفار کا اعمال کا انکار — النصف

[1] حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کی رسالت عامہ ہے، تمام انسان اس کے احاطہ میں ہیں، گورے ہوں یا کالے، عربی ہوں یا عجمی، پہلے ہوں یا بعد والے، سب کے لئے آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم رسول ہیں اور وہ سب آپ کے اُمتی ہیں۔ یہ مرتبہ صرف آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کو ہی عطا ہوا ہے۔

[2] یہاں اس سے مراد مرکر دوبارہ اُٹھنے کا، یا موت کے حاضر ہونے کا وقت ہے۔ بعض مفسرین نے اس سے بدر کا دن بھی مراد لیا ہے۔

بروزِ قیامت غریب کفار کا اپنے سرداروں سے مکالمہ

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَ لَا

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	لَنْ نُّؤْمِنَ	بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ (1)	وَ	لَا
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے	اس قرآن پر	اور	نہ

کہا: ہم ہرگز اس قرآن پر اور اس سے پہلی کتابوں پر

بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ وَ لَوْ تَرٰۤى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ

بِالَّذِيْ	بَيْنَ يَدَيْهِ	وَ	لَوْ	تَرٰۤى (2)	اِذِ	الظّٰلِمُوْنَ
(ان کتابوں) پر جو	اس سے پہلے (آئیں)	اور	اگر	تم دیکھ لیتے	جب	ظالم

ایمان نہیں لائیں گے اور (خوفناک منظر دیکھتے) اگر تم دیکھ لیتے جب ظالم

مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚۖ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ

مَوْقُوْفُوْنَ	عِنْدَ رَبِّهِمْ	يَرْجِعُ	بَعْضُهُمْ
کھڑے کئے جائیں گے	اپنے رب کے پاس (توخوفناک منظر دیکھتے)	لوٹا دیں گے	ان کے بعض

اپنے رب کے پاس کھڑے کئے جائیں گے ان میں ایک دوسرے پر

اِلٰى بَعْضِ الْقَوْلَ ۚ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ

اِلٰى بَعْضٍ	الْقَوْلَ	يَقُوْلُ	الَّذِيْنَ	اسْتُضْعِفُوْا	لِلَّذِيْنَ
بعض کی طرف	بات	کہیں گے	وہ لوگ جنہیں	دبا کر رکھا گیا تھا	ان لوگوں سے جو

بات لوٹادے گا تو وہ جو دبے ہوئے تھے وہ بڑے بننے والوں سے

اسْتَكْبَرُوْا لَوْ لَاۤ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالَ

اسْتَكْبَرُوْا	لَوْلَاۤ	اَنْتُمْ	لَكُنَّا	مُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۱﴾	قَالَ
بڑے بنے	اگر نہ ہوتے	تم	(تو) ضرور ہم ہوتے	ایمان والے	کہیں گے

کہیں گے: اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور ایمان والے ہوتے ○ بڑے بننے والے

(1) کفارِ مکہ نے اہلِ کتاب سے نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم ان کے اوصاف اپنی کتابوں میں لکھے ہوئے پاتے ہیں۔ اس پر کفارِ مکہ کہنے لگے کہ ہم پھر بھی اس قرآن پر اور نہ ہی اس سے پہلی کتابوں یعنی تورات اور انجیل وغیرہ پر ایمان لائیں گے۔ اس سے کفارِ مکہ کی جہالت، تعصب اور ہٹ دھرمی ظاہر ہو رہی ہے۔ (2) یہاں سے وہ مکالمہ بیان کیا جا رہا ہے جو حشر کے دن متکبر و مالدار کافروں اور پس ماندہ کافروں کے درمیان ہوگا۔

اَلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْۤا اَنَحْنُ

اَنَحْنُ	اسْتُضْعِفُوْۤا	لِلَّذِيْنَ	اسْتَكْبَرُوْا	اَلَّذِيْنَ
کیا ہم	دبا کر رکھا گیا تھا	ان لوگوں سے جنہیں	بڑے بنے	وہ لوگ جو

دبے ہوئے لوگوں سے کہیں گے: کیا ہم نے

صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ

كُنْتُمْ	بَلْ	جَآءَكُمْ	اِذْ	بَعْدَ	عَنِ الْهُدٰى	صَدَدْنٰكُمْ
تم تھے	بلکہ	وہ آئی تھی تمہارے پاس	جب	(اس کے) بعد	ہدایت سے	ہم نے روکا تھا تمہیں

تمہیں ہدایت سے روکا تھا جبکہ وہ تمہارے پاس آئی تھی بلکہ تم خود ہی

مُّجْرِمِيْنَ ﴿٣٢﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ

لِلَّذِيْنَ	اسْتُضْعِفُوْا	الَّذِيْنَ	قَالَ	وَ	مُّجْرِمِيْنَ ﴿٣٢﴾
ان لوگوں سے جو	دبا کر رکھا گیا تھا	وہ لوگ جنہیں	کہیں گے	اور	مجرم

مجرم تھے ○ اور دبے ہوئے لوگ، بڑا بننے والوں سے

اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِذْ

اِذْ	مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ	بَلْ	اسْتَكْبَرُوْا
جب	(تمہارے) رات اور دن کے فریب (نے ہمیں روکا)	(تم نہیں) بلکہ	بڑے بنے

کہیں گے بلکہ (تمہارے) رات اور دن کے فریب (نے ہمیں ہدایت سے روکا) جب

تَاْمُرُوْنَنَاۤ اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗۤ اَنْدَادًا ؕ

اَنْدَادًا	لَهٗ	نَجْعَلَ	وَ	بِاللّٰهِ	نَّكْفُرَ	اَنْ	تَاْمُرُوْنَنَاۤ [1]
برابر والے	اس کیلئے	ہم ٹھہرائیں	اور	اللہ کا	ہم انکار کریں	کہ	تم حکم دیتے تھے ہمیں

تم ہمیں حکم دیتے تھے کہ ہم اللہ کا انکار کریں اور اس کیلئے برابر والے ٹھہرائیں

[1] اس آیت میں کفار کے لئے تنبیہ ہے کہ دنیا میں ایک دوسرے کی پیروی کرنے والے آخرت میں ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے۔

بروزِ قیامت کفار کی ندامت اور عذاب کی کیفیت

وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ؕ وَجَعَلْنَا

وَ	اَسَرُّوا	النَّدَامَةَ	لَمَّا	رَاَوُا	الْعَذَابَ	وَ	جَعَلْنَا
اور	وہ چھپانے لگیں گے	ندامت	جب	دیکھیں گے	عذاب	اور	ہم ڈالیں گے

اور وہ جب عذاب دیکھیں گے تو دل ہی دل میں پچھتانے لگیں گے اور ہم

الْاَغْلٰلَ فِیْۤ اَعْنَاقِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؕ هَلْ یُجْزَوْنَ

الْاَغْلٰلَ	فِیْۤ اَعْنَاقِ الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	هَلْ	یُجْزَوْنَ
طوق	ان لوگوں کی گردنوں میں جنہوں نے	کفر کیا	کیا (یعنی نہیں)	انہیں بدلہ دیا جائے گا

کافروں کے گلے میں طوق ڈالیں گے۔ انہیں ان کے اعمال ہی کا

انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ کفار کا دستور

اِلَّا مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝٣٣ وَمَاۤ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّذِیْرٍ

اِلَّا	مَا	كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝٣٣	وَ	مَاۤ اَرْسَلْنَا	فِیْ قَرْیَةٍ	مِّنْ نَّذِیْرٍ
مگر	(اس کا) جو	وہ عمل کرتے تھے	اور	ہم نے نہیں بھیجا	کسی شہر میں	کوئی ڈر سنانے والا

بدلہ دیا جائے گا ○ اور ہم نے (جب کبھی) کسی شہر میں کوئی ڈر سنانے والا بھیجا

اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَاۤ اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ

اِلَّا	قَالَ	مُتْرَفُوْهَاۤ [1]	اِنَّا	بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ
مگر	کہا	اس (شہر) کے خوشحال لوگوں (نے)	بیشک ہم	(اس) کا جس کے ساتھ تمہیں بھیجا گیا

تو وہاں کے خوشحال لوگوں نے یہی کہا کہ تم جس (ہدایت) کے ساتھ بھیجے گئے ہو

مالدار کفار کا باطل گمان اور اس کی تردید

كٰفِرُوْنَ ۝٣٤ وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۙ

كٰفِرُوْنَ ۝٣٤	وَ	قَالُوْا	نَحْنُ	اَكْثَرُ	اَمْوَالًا	وَّ	اَوْلَادًا
انکار کرنے والے (ہیں)	اور	انہوں نے کہا	ہم	زیادہ ہیں	مالوں	اور	اولاد (میں)

ہم اس کے منکر ہیں ○ اور انہوں نے کہا: ہم مال اور اولاد میں بڑھ کر ہیں

[1] اس آیت میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تسکینِ خاطر فرمائی گئی کہ آپ ان کفار کی تکذیب و انکار سے رنجیدہ نہ ہوں کیونکہ کفار کا انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ یہی دستور رہا ہے اور مالدار لوگ اسی طرح اپنے مال اور اولاد کے غرور میں انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تکذیب کرتے رہے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اکثر مالدار ہی انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مخالفت کرتے اور غریب لوگ ان کی پیروی کرتے ہیں۔ یہ قانون قیامت تک رہے گا کہ اکثر سردار اور مالدار گناہوں میں پیش پیش جبکہ غریب لوگ نیکیوں میں آگے آگے ہوں گے۔ فی زمانہ بھی اس کی مثالیں دیکھی جارہی ہیں۔

وَّ مَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ ﴿۳۵﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ

وَّ	مَا	نَحْنُ	بِمُعَذَّبِیْنَ ﴿۳۵﴾	قُلْ	اِنَّ	رَبِّیْ	یَبْسُطُ
اور	نہیں	ہم	(وہ جنہیں) عذاب دیا جائے گا	تم کہو	بیشک	میرا رب	وسیع کرتا ہے

اور ہمیں عذاب نہیں دیا جائے گا ○ تم فرماؤ: بیشک میرا رب جس کے لیے چاہتا ہے

الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یَقْدِرُ وَ لٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ

الرِّزْقَ	لِمَنْ	یَّشَآءُ	وَ	یَقْدِرُ	وَ	لٰکِنَّ	اَکْثَرَ النَّاسِ
رزق	جس کے لیے	وہ چاہتا ہے	اور	تنگ کر دیتا ہے	اور	لیکن	اکثر لوگ

رزق وسیع کرتا ہے اور تنگ فرماتا ہے لیکن بہت لوگ

لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾ ع وَ مَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِیْ

لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾	وَ	مَاۤ	اَمْوَالُكُمْ	وَ	لَاۤ	اَوْلَادُكُمْ	بِالَّتِیْ
نہیں جانتے	اور	نہیں	تمہارے مال	اور	نہ	تمہاری اولاد	(ایسے) جو

نہیں جانتے ○ اور تمہارے مال اور تمہاری اولاد اس قابل نہیں کہ

تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰۤى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَ عَمِلَ

تُقَرِّبُكُمْ[1]	عِنْدَنَا	زُلْفٰۤى	اِلَّا	مَنْ	اٰمَنَ	وَ	عَمِلَ
قریب کر دیں تمہیں	ہمارے نزدیک	قریب کرنا	مگر	جو	ایمان لایا	اور	اس نے عمل کیا

تمہیں ہمارے قریب کر دیں مگر وہ جو ایمان لایا اور اس نے نیک عمل

صَالِحًا فَاُولٰٓىٕكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا

صَالِحًا	فَاُولٰٓىٕكَ	لَهُمْ	جَزَآءُ الضِّعْفِ	بِمَا
نیک (وہ ہمارے قریب ہے)	تو یہ لوگ	ان کے لیے	دُگنی جزا (ہے)	(اس کے) بدلے جو

کیا (وہ ہمارے قریب ہے) ان لوگوں کے لیے ان کے اعمال کے بدلے میں

نیک مومن کا مال اور اولاد قرب الٰہی کا ذریعہ ہے

ع ۴ ۱۰

[1] کفارِ مکہ نے اپنے مال اور اولاد پر فخر کیا اور یہ سمجھا کہ مال و اولاد کی کثرت انہیں اللہ تعالیٰ کا مقرب بنا دے گی، اس پر ان کا رد کیا گیا کہ محض مال اور اولاد کی کثرت قربِ الٰہی کا سبب نہیں، بلکہ صرف مومن کا راہِ خدا میں خرچ کیا ہوا مال اور اس مومن کی اولاد قربِ الٰہی کا ذریعہ ہے جو انہیں نیک علم سکھائے، دین کی تعلیم دے اور صالح و متقی بنائے۔ افسوس! فی زمانہ مسلمانوں میں بھی مال و اولاد کی وجہ سے فخر و تکبر کرنے، غریب اور بے اولاد لوگوں کو حقیر سمجھنے، اولاد اور مال کی کثرت کو قربِ الٰہی کا ذریعہ تصور کرنے، اپنی اولاد کو علمِ دین اور تقویٰ و پرہیزگاری سکھانے کی بجائے دنیاوی علوم و فنون کی تعلیم پر توجہ دینے کی وبا عام ہے۔

آیاتِ الٰہی جھٹلانے والوں کے لئے وعید

عَمِلُوْا وَ هُمْ فِی الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَ الَّذِیْنَ

عَمِلُوْا	وَ	هُمْ	فِی الْغُرُفٰتِ	اٰمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾	وَ	الَّذِیْنَ
انہوں نے عمل کیے	اور	وہ	(جنت کے) بالاخانوں میں	امن والے (ہوں گے)	اور	وہ لوگ جو

کئی گنا جزا ہے اور وہ (جنت کے) بالاخانوں میں امن وچین سے ہوں گے ○ اور وہ جو

یَسْعَوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیْنَ اُولٰٓىٕكَ فِی الْعَذَابِ

یَسْعَوْنَ	فِیْۤ اٰیٰتِنَا	مُعٰجِزِیْنَ	اُولٰٓىٕكَ	فِی الْعَذَابِ
کوشش کرتے ہیں	ہماری آیتوں (کو جھٹلانے) میں	(ہم سے) مقابلہ کرتے ہوئے	یہ لوگ	عذاب میں

ہم سے مقابلہ کرتے ہوئے ہماری آیتوں (کو جھٹلانے) میں کوشش کرتے ہیں وہ عذاب میں

رزق کی وسعت و تنگی مشیتِ الٰہی پر موقوف ہے

مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ

مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۸﴾	قُلْ	اِنَّ	رَبِّیْ	یَبْسُطُ	الرِّزْقَ
حاضر کیے جائیں گے	تم کہو	بیشک	میرا رب	وسیع کرتا ہے	رزق

حاضر کئے جائیں گے ○ تم فرماؤ: بیشک میرا رب اپنے بندوں میں جس کے لیے چاہے

لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَ یَقْدِرُ لَهٗ ؕ

لِمَنْ	یَّشَآءُ	مِنْ عِبَادِهٖ	وَ	یَقْدِرُ	لَهٗ
جس کے لیے	وہ چاہتا ہے	اپنے بندوں میں سے	اور	تنگ کردیتا ہے	اس کے لیے

رزق وسیع فرماتا ہے اور جس کے لیے چاہے تنگ کردیتا ہے

راہِ خدا میں خرچ کرنے کی ترغیب

وَ مَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ یُخْلِفُهٗ ۚ

وَ	مَاۤ	اَنْفَقْتُمْ (1)	مِّنْ شَیْءٍ	فَهُوَ	یُخْلِفُهٗ (2)
اور	جو	تم (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو	کوئی چیز	تو وہ	اس کے بدلے میں اور دے گا

اور جو چیز تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو وہ اس کے بدلے میں اور دے گا

(1) راہ خدا میں مال خرچ کرنے والے کو اس کے بدلے اور ملے گا۔ حدیث پاک میں ہے "صدقہ سے مال کم نہیں ہوتا۔ معاف کرنے سے عزت بڑھتی ہے اور عاجزی کرنے سے مرتبے بلند ہوتے ہیں۔ (مسلم، ص-۱۳۹۰، الحدیث: ٦۹(۲۵۸۸))، لہٰذا ہر مسلمان اپنا کچھ نہ کچھ مال راہ خدا میں خرچ کرتا رہے۔

(2) ..... یہ بدل اگر دنیا میں دیا گیا تو اس کی صورت یہ ہوگی کہ مزید مال مل جائے گا یا قناعت کی دولت نصیب ہوگی اور اگر آخرت میں دیا گیا تو یہ ثواب کی صورت میں ہوگا اور اللہ کی رحمت سے یہ بھی ہوسکتا ہے کہ دنیا و آخرت دونوں جگہ بدل مل جائے۔

فرشتوں کا کفار کی عبادت سے لاتعلقی کا اعلان

وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿٣٩﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا

يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا	يَوْمَ	وَ	خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿٣٩﴾	هُوَ	وَ
(اللہ) اٹھائے گا ان سب کو	(جس) دن	اور	سب سے بہتر رزق دینے والا (ہے)	وہی	اور

اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے ○ اور (یاد کرو) جس دن (اللہ) ان سب کو اٹھائے گا

ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿٤٠﴾

كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿٤٠﴾	اِيَّاكُمْ	اَهٰٓؤُلَآءِ	لِلْمَلٰٓئِكَةِ	يَقُوْلُ	ثُمَّ
عبادت کرتے تھے	تمہاری	کیا یہ لوگ	فرشتوں سے	وہ فرمائے گا	پھر

پھر فرشتوں سے فرمائے گا: کیا یہ تمہیں ہی پوجتے تھے؟ ○

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ

مِنْ دُوْنِهِمْ	وَلِيُّنَا	اَنْتَ	سُبْحٰنَكَ	قَالُوْا
ان کی بجائے	ہمارا دوست (ہے)	تو (ہی)	تو پاک ہے	وہ عرض کریں گے

وہ عرض کریں گے: تو پاک ہے۔ وہ نہیں (بلکہ) تو ہمارا دوست ہے

بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ

بِهِمْ	اَكْثَرُهُمْ	الْجِنَّ[1]	كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ	بَلْ
ان (جنوں) پر	ان میں اکثر	جنوں (کی)	وہ عبادت کرتے تھے	(ہماری نہیں) بلکہ

(وہ ہماری نہیں) بلکہ جنوں کی عبادت کرتے تھے ان میں اکثر انہیں پر

کفار کی شفاعت سے محرومی اور عذاب

مُّؤْمِنُوْنَ ﴿٤١﴾ فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّ

وَّ	نَّفْعًا	لِبَعْضٍ	بَعْضُكُمْ	لَا يَمْلِكُ[2]	فَالْيَوْمَ	مُّؤْمِنُوْنَ ﴿٤١﴾
اور	کسی نفع	بعض کیلئے	تمہارے بعض	مالک نہیں ہیں	تو آج	یقین رکھنے والے (تھے)

یقین رکھتے تھے ○ تو آج تم میں کوئی دوسرے کیلئے کسی نفع اور نقصان کا

(1) کفار فرشتوں کی عبادت کرتے تھے اور اسے فرشتوں نے جنوں کی عبادت کرنا کہا۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ جنات نے کفار کے سامنے فرشتوں کی عبادت کو خوبصورت بنا کر پیش کیا اور کافروں نے جنات کی اطاعت کرتے ہوئے فرشتوں کی عبادت کی، تو یہ بظاہر اگرچہ فرشتوں کی عبادت کرنا ہے لیکن در حقیقت جنوں کی عبادت کرنا ہے۔ (2) اس سے مراد یہ ہے کہ کفار و مشرکین جن کی پوجا کرتے تھے وہ قیامت کے دن انہیں نہ کوئی نفع دے سکیں گے اور نہ ہی ان سے نقصان دور کر سکیں گے۔

حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم اور قرآن پر کفار کے اعتراضات

لَا ضَرًّا ؕ وَ نَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا

لَا	ضَرًّا	وَ	نَقُوْلُ	لِلَّذِیْنَ	ظَلَمُوْا	ذُوْقُوْا
نہ	نقصان (کے)	اور	ہم فرمائیں گے	ان لوگوں سے جنہوں نے	ظلم کیا	چکھو

مالک نہیں ہے اور ہم ظالموں سے فرمائیں گے:

عَذَابَ النَّارِ الَّتِیْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِمْ

عَذَابَ النَّارِ	الَّتِیْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۴۲﴾	وَ	اِذَا	تُتْلٰى	عَلَیْهِمْ
آگ کا عذاب	وہ جس کو تم جھٹلاتے تھے	اور	جب	پڑھی جاتی ہیں	ان پر

اس آگ کا عذاب چکھو جسے تم جھٹلاتے تھے ○ اور جب ان پر ہماری روشن آیتیں

اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَاۤ اِلَّا رَجُلٌ یُّرِیْدُ اَنْ

اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ	قَالُوْا[1]	مَا	هٰذَاۤ	اِلَّا	رَجُلٌ	یُّرِیْدُ	اَنْ
ہماری روشن آیتیں	(تو) وہ کہتے ہیں	نہیں	یہ	مگر	ایک آدمی	وہ چاہتا ہے	کہ

پڑھی جائیں تو وہ کہتے ہیں یہ صرف ایک مرد ہے جو تمہیں

یَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ یَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ ۚ وَ قَالُوْا مَا

یَّصُدَّكُمْ	عَمَّا	كَانَ یَعْبُدُ	اٰبَآؤُكُمْ	وَ	قَالُوْا	مَا
روک دے تمہیں	(ان) سے جن کی	عبادت کرتے تھے	تمہارے باپ دادا	اور	وہ کہتے ہیں	نہیں

تمہارے باپ دادا کے معبودوں سے روکنا چاہتا ہے اور وہ کہتے ہیں:

هٰذَاۤ اِلَّاۤ اِفْكٌ مُّفْتَرًى ؕ وَ قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ

هٰذَاۤ	اِلَّاۤ	اِفْكٌ مُّفْتَرًى	وَ	قَالَ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	لِلْحَقِّ
یہ (قرآن)	مگر	ایک گھڑا ہوا بہتان	اور	بولے	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	حق کے بارے میں

یہ (قرآن) تو ایک گھڑا ہوا بہتان ہے۔ اور کافروں نے حق کو کہا

[1] اس آیت میں کفارِ مکہ کا طرزِ عمل بیان ہوا کہ جب ان کے سامنے توحید کی حقیقت اور شرک کے بطلان پر دلالت کرنے والی روشن آیتیں پڑھی جائیں تو وہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ صرف ایک مرد ہے جو تمہیں تمہارے باپ دادا کے معبودوں یعنی بتوں سے روکنا چاہتا ہے اور قرآن ایک گھڑا ہوا کلام ہے، اللہ تعالٰی کی طرف اس کی نسبت جھوٹی ہے۔

لَمَّا جَآءَهُمْ ۚ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٤٣﴾ وَمَاۤ اٰتَيْنٰهُمْ

لَمَّا	جَآءَهُمْ	اِنْ	هٰذَاۤ	اِلَّا	سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٤٣﴾	وَ	مَاۤ اٰتَيْنٰهُمْ (1)
جب	وہ آیا ان کے پاس	نہیں	یہ	مگر	ایک کھلا جادو	اور	ہم نے نہیں دیں انہیں

جب وہ ان کے پاس آیا یہ تو صرف ایک کھلا جادو ہے ○ اور ہم نے انہیں

مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ

مِّنْ كُتُبٍ	يَّدْرُسُوْنَهَا	وَ	مَاۤ اَرْسَلْنَاۤ	اِلَيْهِمْ	قَبْلَكَ
کچھ کتابیں	جنہیں وہ پڑھتے ہوں	اور	ہم نے نہیں بھیجا	ان کی طرف	تم سے پہلے

کتابیں نہ دیں جنہیں وہ پڑھتے ہوں اور نہ تم سے پہلے ان کے پاس

مِنْ نَّذِيْرٍ ﴿٤٤﴾ وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ وَ

مِنْ نَّذِيْرٍ ﴿٤٤﴾	وَ	كَذَّبَ (2)	الَّذِيْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	وَ
کوئی ڈر سنانے والا	اور	جھٹلایا	ان لوگوں نے جو	ان سے پہلے (تھے)	اور

کوئی ڈر سنانے والا بھیجا ○ اور ان سے پہلے لوگوں نے بھی جھٹلایا اور

مَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَاۤ اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا

مَا بَلَغُوْا	مِعْشَارَ	مَاۤ	اٰتَيْنٰهُمْ	فَكَذَّبُوْا
وہ نہیں پہنچے	(اس مال کے) دسویں حصے (کو)	جو	ہم نے دیا ان (پہلے لوگوں) کو	پھر انہوں نے جھٹلایا

یہ لوگ تو اس (مال و دولت) کے دسویں حصے کو بھی نہیں پہنچے جو ہم نے ان (پہلے لوگوں) کو دیا تھا پھر

رُسُلِيْ ۫ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿٤٥﴾ قُلْ اِنَّمَاۤ اَعِظُكُمْ

رُسُلِيْ	فَكَيْفَ	كَانَ	نَكِيْرِ ﴿٤٥﴾	قُلْ	اِنَّمَاۤ اَعِظُكُمْ
میرے رسولوں (کو)	تو کیسا	ہوا	میرا انکار کرنا	تم کہو	میں صرف نصیحت کرتا ہوں تمہیں

انہوں نے میرے رسولوں کو جھٹلایا تو میرا انکار کرنا کیسا ہوا؟ ○ تم فرماؤ: میں تمہیں ایک نصیحت

کفار کے اعتراض بے بنیاد ہیں

کفارِ قریش کو تنبیہ

کفار کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس میں غور کرنے کی نصیحت

ع ۹ | ۵

(1) یعنی اے حبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، آپ سے پہلے مشرکینِ عرب کے پاس نہ کوئی کتاب آئی جس میں شرک صحیح ہونے پر کوئی دلیل ہو اور نہ ان کے پاس کوئی رسول آیا جس کی طرف یہ لوگ اپنے دین کو منسوب کرسکیں تو یہ جس خیال پر ہیں وہ بے دلیل اور صرف ان کے نفس کا فریب ہے۔ (2) یعنی پچھلی امتوں کے کفار طاقت و قوت، اولاد کی کثرت، مال و دولت کی بہتات اور لمبی عمروں میں کفارِ قریش سے دس گنا زیادہ تھے۔ جب انہوں نے میرے رسولوں کو جھٹلایا تو میں نے اپنے عذاب سے انہیں ہلاک کر دیا اور اس وقت ان کی طاقت و قوت اور مال و دولت کوئی چیز بھی ان کے کام نہ آئی تو اِن کفارِ قریش کی کیا حقیقت

بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَ فُرَادٰى ثُمَّ

بِوَاحِدَةٍ(۱)	اَنْ	تَقُوْمُوْا	لِلّٰهِ	مَثْنٰى	وَ	فُرَادٰى	ثُمَّ
ایک	کہ	تم کھڑے رہو	اللہ کے لیے	دو دو (ہو کر)	اور	اکیلے اکیلے	پھر

کرتا ہوں کہ تم اللہ کے لیے کھڑے رہو دو دو ہو کر اور اکیلے اکیلے پھر

تَتَفَكَّرُوْا ۫ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ؕ اِنْ هُوَ

تَتَفَكَّرُوْا	مَا	بِصَاحِبِكُمْ	مِّنْ جِنَّةٍ	اِنْ	هُوَ
تم غور و فکر کرو	(تو جان جاؤ گے کہ) نہیں (ہے)	تمہارے صاحب میں	کوئی جنون	نہیں	وہ

تم غور و فکر کرو (تو تم جان جاؤ گے) کہ تمہارے ان صاحب میں جنون کی کوئی بات نہیں۔ وہ تو تمہیں

اِلَّا نَذِیْرٌ لَّكُمْ بَیْنَ یَدَیْ عَذَابٍ شَدِیْدٍ ﴿۴۶﴾ قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ

اِلَّا	نَذِیْرٌ	لَّكُمْ	بَیْنَ یَدَیْ عَذَابٍ شَدِیْدٍ ﴿۴۶﴾	قُلْ	مَا	سَاَلْتُكُمْ
مگر	ڈر سنانے والا	تمہیں	ایک سخت عذاب سے پہلے	تم کہو	جو	میں نے مانگا ہو تم سے

ایک سخت عذاب سے پہلے صرف ڈرانے والے ہیں ○ تم فرماؤ: میں نے تم سے اس (تبلیغ) پر

مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ؕ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۚ وَ

مِّنْ اَجْرٍ	فَهُوَ	لَكُمْ	اِنْ	اَجْرِیَ	اِلَّا	عَلَى اللّٰهِ	وَ
کوئی معاوضہ	تو وہ	تمہارے لیے (ہے)	نہیں	میرا اجر	مگر	اللہ (کے ذمۂ کرم) پر	اور

کوئی معاوضہ مانگا ہو تو وہ تمہارے لئے۔ میرا اجر تو اللہ ہی پر ہے اور

هُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ ﴿۴۷﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَقْذِفُ بِالْحَقِّ ۚ

هُوَ	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	شَهِیْدٌ ﴿۴۷﴾	قُلْ	اِنَّ	رَبِّیْ	یَقْذِفُ	بِالْحَقِّ
وہی	ہر چیز پر	گواہ (ہے)	تم کہو	بیشک	میرا رب	القاء فرماتا ہے	حق کا

وہ ہر چیز پر گواہ ہے ○ تم فرماؤ: بیشک تمام پوشیدہ چیزوں کا جاننے والا

تبلیغ میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اخلاص

وحی اللہ تعالٰی کی طرف سے ہوتی ہے

ہے؟ انہیں ڈر جانا چاہئے کہ کہیں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو جھٹلانے کے سبب ان پر بھی ویسا ہی عذاب نازل نہ ہو جائے۔ (1) یعنی اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ فرما دیں کہ اے لوگو! میں تمہیں ایک نصیحت کرتا ہوں جس پر اگر تم نے عمل کیا تو حق تم پر واضح ہو جائے گا۔ تم طرفداری اور تعصب سے خالی ہو کر دو دو کھڑے ہو جاؤ تاکہ باہم مشورہ کر سکو یا اکیلے اکیلے کھڑے ہو جاؤ تاکہ مجمع اور اژدہام سے طبیعت میں وحشت پیدا نہ ہو۔ پھر سوچو اور انصاف کے ساتھ غور کرو کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف جنون کی نسبت کرنے میں سچائی کا کچھ شائبہ بھی ہے؟ کیا تمہیں ان جیسا عقلمند، ذہین، صائب الرائے

حق آ گیا اور باطل مٹ گیا

عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿٤٨﴾ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ مَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ

عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿٤٨﴾	قُلْ	جَآءَ	الْحَقُّ (1)	وَ	مَا يُبْدِئُ	الْبَاطِلُ
تمام پوشیدہ چیزوں کو خوب جاننے والا	تم کہو	آگیا	حق	اور	ابتدا نہ رہے	باطل (کی)

میرا رب حق القاء فرماتا ہے ○ تم فرماؤ: حق آگیا اور باطل کی نہ ابتدا رہے

گمراہی کا نقصان اور ہدایت کا فائدہ

وَ مَا يُعِيْدُ ﴿٤٩﴾ قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰى نَفْسِیْ ۚ

وَ	مَا يُعِيْدُ ﴿٤٩﴾	قُلْ	اِنْ	ضَلَلْتُ (2)	فَاِنَّمَآ	اَضِلُّ	عَلٰى نَفْسِیْ
اور	نہ وہ لوٹ کر آئے	تم کہو	اگر	میں بھٹک جاؤں	تو صرف	بھٹکوں گا	اپنی جان کے خلاف

اور نہ لوٹ کر آئے ○ تم فرماؤ: اگر میں بھٹک جاؤں تو اپنی جان کے خلاف ہی بھٹکوں گا

وَ اِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوْحِیْۤ اِلَیَّ رَبِّیْ ؕ

وَ	اِنِ	اهْتَدَيْتُ	فَبِمَا	يُوْحِیْۤ	اِلَیَّ	رَبِّیْ
اور	اگر	میں نے ہدایت پائی	تو (اس کے) سبب جو	وحی بھیجتا ہے	میری طرف	میرا رب

اور اگر میں نے ہدایت پائی ہے تو اس وحی کے سبب جو میرا رب میری طرف بھیجتا ہے۔

بوقتِ عذاب کفار کی گھبراہٹ اور ان کا ایمان لانا قبول نہیں

اِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ ﴿٥٠﴾ وَ لَوْ تَرٰۤى اِذْ فَزِعُوْا

اِنَّهٗ	سَمِيْعٌ	قَرِيْبٌ ﴿٥٠﴾	وَ	لَوْ	تَرٰۤى	اِذْ	فَزِعُوْا
بیشک وہ	سننے والا	نزدیک (ہے)	اور	کسی طرح	تم دیکھتے	جب	وہ گھبرائے ہوئے ہوں گے

بیشک وہ سننے والا نزدیک ہے ○ اور کسی طرح تم دیکھتے جب وہ گھبرائے ہوئے ہوں گے

فَلَا فَوْتَ وَ اُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿٥١﴾ وَّ

فَلَا	فَوْتَ	وَ	اُخِذُوْا	مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿٥١﴾	وَّ
پھر نہ (ہوگا ممکن)	بچ کر نکلنا	اور	انہیں پکڑ لیا جائے گا	ایک قریب کی جگہ سے	اور

پھر بچ کر نکلنا ممکن نہ ہوگا اور ایک قریب کی جگہ سے انہیں پکڑ لیا جائے گا ○ اور

(بقیہ تفسیر) سچا اور پاک نفس کوئی نظر آیا ہے؟ جب تمہارا ضمیر مان لے کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ان اوصاف میں یکتا ہیں تو تم یقین جانو کہ ان میں جنون کی کوئی بات نہیں، وہ تو اللہ تعالٰی کے نبی اور تمہیں اخروی عذاب سے پہلے صرف ڈرانے والے ہیں۔ (1) حق سے مراد دینِ اسلام اور باطل سے مراد کفر و شرک ہے اور باطل کی ابتدا نہ رہنے اور لوٹ کر نہ آنے سے مراد یہ ہے کہ دینِ اسلام آنے سے پہلے کبھی کبھی باطل کے حق ہونے کا شبہ ہو جایا کرتا تھا، اب باطل اس صفت کی حیثیت سے بالکل نیست و نابود ہو گیا یعنی اس کا باطل ہونا خوب ظاہر ہو گیا، اب اس کے حق ہونے کا کبھی شبہ نہ ہو سکے گا اور یہ قیامت تک یونہی ظاہر رہے گا۔

قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِهٖ ۚ وَ اَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ

قَالُوْۤا	اٰمَنَّا	بِهٖ	وَ	اَنّٰى	لَهُمُ	التَّنَاوُشُ
وہ کہیں گے	ہم ایمان لائے	اس پر	اور	کیسے (ہوگا)	ان کے لیے	(ایمان) حاصل کرلینا

کہیں گے ہم اس پر ایمان لائے اور اب ان کیلئے دور کی جگہ سے

مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ ۚ﴿۵۲﴾ وَّ قَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ وَ

مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ ﴿۵۲﴾ (1)	وَّ	قَدْ	كَفَرُوْا	بِهٖ	مِنْ قَبْلُ	وَ
دور کی جگہ سے	اور (حالانکہ)	بیشک	انہوں نے انکار کیا	اس کا	پہلے	اور

(ایمان) پالینا کیسے ہوگا؟○ حالانکہ وہ پہلے اس کا انکار کرچکے اور

يَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ ﴿۵۳﴾ وَ حِيْلَ

يَقْذِفُوْنَ (2)	بِالْغَيْبِ	مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ ﴿۵۳﴾	وَ	حِيْلَ
وہ پھینکتے تھے	بغیر دیکھے	دور کی جگہ سے	اور	رکاوٹ ڈال دی گئی

بغیر دیکھے ہی دور کی جگہ سے پھینکتے تھے○ اور ان کے درمیان

بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ

بَيْنَهُمْ	وَ	بَيْنَ	مَا	يَشْتَهُوْنَ (1)	كَمَا	فُعِلَ
ان کے درمیان	اور	(اس کے) درمیان	جو	وہ چاہتے ہیں	جیسے	کیا گیا تھا

اور ان کی چاہت کے درمیان رکاوٹ ڈال دی گئی جیسے ان کے

بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِیْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ﴿۵۴﴾ ع

بِاَشْيَاعِهِمْ	مِّنْ قَبْلُ	اِنَّهُمْ	كَانُوْا	فِیْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ﴿۵۴﴾
ان کے جیسے لوگوں کے ساتھ	(اس سے) پہلے	بیشک وہ	تھے	دھوکا دینے والے شک میں

پہلے گروہوں کے ساتھ کیا گیا تھا بیشک وہ دھوکا ڈالنے والے شک میں تھے○

❷ تمام انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام معصوم ہوتے ہیں، ضلالت و معصیت کا ان سے صدور نہیں ہوتا۔ یہاں آیت میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جو فرضی طور پر اپنے نفس کی طرف ضلالت کی نسبت فرمائی تو یہ لوگوں کو اس حقیقت کی خبر دینے کیلئے ہے کہ ضلالت کے پیدا ہونے کی جگہ انسان کا نفس ہے جبکہ ہدایت نفس کا کارنامہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت و توفیق سے حاصل ہوتی ہے۔ ❶ دور کی جگہ سے مراد دنیا سے دور یعنی آخرت ہے اور آخرت میں ایمان لانا ممکن نہیں۔ ❷ یعنی کفار غور و فکر کئے اور حق جانے بغیر ہی ایسی باتیں کہہ گزرتے جو سچائی اور حقیقت حال سے بہت دور ہوتی تھیں جیسے انہوں

آیات: 45 — رکوع: 05

سُوْرَةُ فَاطِرٍ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

حمدِ الٰہی اور فرشتوں کے پروں کا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا

اَلْحَمْدُ	لِلّٰهِ	فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ	رُسُلًا
تمام تعریفیں	اللہ کیلئے (ہیں)	(جو) آسمانوں اور زمین کو بنانے والا (ہے)	فرشتوں کو بنانے والا (ہے)	رسول

تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو آسمانوں اور زمین کا بنانے والا ہے، فرشتوں کو رسول بنانے والا ہے

اُولِیْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ ؕ یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ مَا

اُولِیْٓ اَجْنِحَةٍ	مَّثْنٰى	وَ	ثُلٰثَ	وَ	رُبٰعَ (1)	یَزِیْدُ (2)	فِی الْخَلْقِ	مَا
(جو) پروں والے (ہیں)	دو دو	اور	تین تین	اور	چار چار	وہ بڑھادیتا ہے	پیدائش میں	جو

جن کے دو دو تین تین چار چار پر ہیں، پیدائش میں جو چاہتا ہے

رحمتِ الٰہی کو کھولنے اور روکنے سے مخلوق کے عجز کا بیان

یَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ① مَا یَفْتَحِ اللّٰهُ

یَشَآءُ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	قَدِیْرٌ ①	مَا	یَفْتَحِ	اللّٰهُ
وہ چاہتا ہے	بیشک	اللہ	ہر چیز پر	قدرت والا (ہے)	جو	کھول دے	اللہ

بڑھادیتا ہے بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے ○ اللہ لوگوں کے لیے جو رحمت

نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بارے میں کہا تھا کہ وہ شاعر ہیں، جادوگر ہیں، کاہن ہیں حالانکہ انہوں نے کبھی حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے شعر، جادو اور کہانت کا صادر ہونا نہ دیکھا تھا۔ ③ کفار کی چاہت سے مراد توبہ اور ایمان قبول کرنے کی چاہت ہے۔ ① فرشتوں کے پروں کی تعداد کا بیان اس طور پر نہیں کہ ان کے صرف اتنے ہی پر ہیں، اس سے زیادہ نہیں ہوسکتے۔ بعض فرشتے ایسے ہیں کہ جن کے بہت زیادہ پر ہیں، جیسے صحیح مسلم میں ہے کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے چھ سو پر ملاحظہ فرمائے۔ (مسلم، ص۱۰۷، الحدیث: ۲۸۰ (۱۷۴)) ② اللہ تعالٰی کی شان یہ ہے کہ وہ تخلیق میں

لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا يُمْسِكْ ۙ

لِلنَّاسِ	مِنْ رَّحْمَةٍ	فَلَا	مُمْسِكَ	لَهَا	وَ	مَا	يُمْسِكْ
لوگوں کے لیے	رحمت	تو نہیں	کوئی روکنے والا	اس کو	اور	جو کچھ	وہ روک دے

کھول دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو کچھ روک دے

فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ

فَلَا	مُرْسِلَ	لَهٗ	مِنْۢ بَعْدِهٖ	وَ	هُوَ	الْعَزِيْزُ
تو نہیں	کوئی چھوڑنے والا	اس کو	اس کے بعد	اور	وہی	عزت والا، غلبے والا

تو اس کے روکنے کے بعد اسے کوئی چھوڑنے والا نہیں اور وہی غالب،

الْحَكِيْمُ ۝٢ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ؕ هَلْ

الْحَكِيْمُ ۝٢	يٰۤاَيُّهَا	النَّاسُ	اذْكُرُوْا	نِعْمَتَ اللّٰهِ	عَلَيْكُمْ	هَلْ
حکمت والا (ہے)	اے	لوگو	یاد کرو	اللہ کا احسان	اپنے اوپر	کیا

حکمت والا ہے ۝ اے لوگو! اپنے اوپر اللہ کا احسان یاد کرو۔ کیا

مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ لَاۤ

مِنْ خَالِقٍ	غَيْرُ اللّٰهِ	يَرْزُقُكُمْ	مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ(1)	لَاۤ
کوئی خالق (ہے)	اللہ کے سوا	جو روزی دیتا ہے تمہیں	آسمان اور زمین سے	نہیں

اللہ کے سوا اور بھی کوئی خالق ہے جو آسمان اور زمین سے تمہیں روزی دیتا ہے؟ اس کے سوا

اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۖ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝٣ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ

اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	فَاَنّٰى	تُؤْفَكُوْنَ ۝٣	وَ	اِنْ	يُّكَذِّبُوْكَ(2)
کوئی معبود	مگر	وہی	تو کہاں	تم الٹے پھرے جاتے ہو	اور	اگر	وہ جھٹلاتے ہیں تمہیں

کوئی معبود نہیں، تو تم کہاں الٹے پھرے جاتے ہو؟ ۝ اور اگر یہ تمہیں جھٹلاتے ہیں

حقیقی خالق سے متعلق سوال اور اس کا جواب

کفار کے جھٹلانے پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو تسلی

[illegible] اپنی مشیت اور حکمت کے مطابق جس طرح چاہتا ہے اضافہ فرما دیتا ہے۔ یہ آیت تخلیق میں ہر طرح کے اضافے کو شامل ہے چاہے وہ ان چیزوں میں ہو جنہیں ظاہری طور پر حسین شمار کیا جاتا ہے یا ان چیزوں میں ہو جنہیں بظاہر اچھا نہیں سمجھا جاتا۔ (1) آسمانوں سے رزق دینے سے مراد بارش نازل فرمانا ہے اور زمین سے رزق دینے سے مراد زمین سے اناج، غلہ اور پھل وغیرہ پیدا کرنا ہے۔ (2) اس آیت میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو تسلی دی گئی ہے کہ کفار کا جھٹلانا، طعن و تشنیع کرنا اور دل آزار باتیں کہنا کوئی نئی بات نہیں، پہلے رسولوں کے ساتھ بھی اسی طرح ہوا، لہٰذا آپ اس پر غم نہ کریں اور جیسے پہلے رسولوں نے

فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ

تُرْجَعُ	اِلَى اللّٰهِ	وَ	مِّنْ قَبْلِكَ	رُسُلٌ	كُذِّبَتْ	فَقَدْ
لوٹائے جاتے ہیں	اللہ ہی کی طرف	اور	تم سے پہلے	رسولوں (کو)	جھٹلایا گیا	تو بیشک

تو بیشک تم سے پہلے کتنے ہی رسول جھٹلائے گئے اور سب کام اللہ ہی کی طرف

الْاُمُوْرُ ۝۴ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ

فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ	حَقٌّ	وَعْدَ اللّٰهِ	اِنَّ	النَّاسُ	يٰۤاَيُّهَا	الْاُمُوْرُ ۝۴
تو ہرگز دھوکا نہ دے تمہیں	سچا (ہے)	اللہ کا وعدہ	بیشک	لوگو	اے	سب کام

پھیرے جاتے ہیں ○ اے لوگو! بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو ہرگز دنیا کی زندگی

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ٝ وَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝۵ اِنَّ

اِنَّ	الْغَرُوْرُ ۝۵ [1]	بِاللّٰهِ	لَا يَغُرَّنَّكُمْ	وَ	الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا
بیشک	بڑا فریبی	اللہ کے بارے میں	ہرگز فریب نہ دے تمہیں	اور	دنیا کی زندگی

تمہیں دھوکا نہ دے اور ہرگز بڑا فریبی تمہیں اللہ کے بارے میں فریب نہ دے ○ بیشک

الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ؕ اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ

حِزْبَهٗ	اِنَّمَا يَدْعُوْا	عَدُوًّا	فَاتَّخِذُوْهُ	عَدُوٌّ	لَكُمْ	الشَّيْطٰنَ
اپنے گروہ (کو)	وہ صرف بلاتا ہے	دشمن	تو تم سمجھو اسے	دشمن (ہے)	تمہارا	شیطان

شیطان تمہارا دشمن ہے تو تم بھی اسے دشمن سمجھو، وہ تو اپنے گروہ کو اسی لیے بلاتا ہے

لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝۶ ؕ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ

لَهُمْ	كَفَرُوْا	اَلَّذِيْنَ	مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝۶	لِيَكُوْنُوْا
ان کے لیے	کفر کیا	وہ لوگ جنہوں نے	دوزخ والوں میں سے	تاکہ وہ ہو جائیں

تاکہ وہ بھی دوزخیوں میں سے ہو جائیں ○ کافروں کے لیے

دنیاوی زندگی سے دھوکا نہ کھانے کا حکم

انسان کے دشمن شیطان سے متعلق اہم ہدایت

کفار کے لئے وعید اور اہل ایمان کے لئے بشارت

(بقیہ صفحہ …) صبر کیا ویسے آپ بھی صبر فرمائیں۔ [1] بڑے فریبی سے مراد شیطان ہے اور آیت کا معنی یہ ہے کہ گناہوں پر اصرار کے باوجود شیطان تمہارے دلوں میں اللہ تعالیٰ کے عفو و کرم کے بارے میں یہ وسوسہ ڈال کر تمہیں ہرگز فریب نہ دے کہ تم جو چاہو عمل کرو، اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہے وہ تمہارے تمام گناہوں کو بخش دے گا۔ بے شک گناہگار کی مغفرت ہو جانا ممکن ہے لیکن مغفرت کی امید پر گناہ کرنا ایسے ہے جیسے علاج کی امید پر زہر کھانا یا اچھا ڈاکٹر ملنے کی امید پر اپنی ہڈیاں تڑوا لینا۔ فی زمانہ مسلمانوں کو اس پر غور کرنے اور اپنی عملی حالت سدھارنے کی شدید حاجت ہے۔

عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۬ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

عَذَابٌ شَدِيْدٌ	وَ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ
سخت عذاب (ہے)	اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کیے	نیک، اچھے

سخت عذاب ہے اور ایمان لانے والوں اور اچھے کام کرنے والوں

لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝۷ ع اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ

لَهُمْ	مَّغْفِرَةٌ	وَّ	اَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝۷	اَفَمَنْ زُيِّنَ [1] لَهٗ
ان کے لیے	بخشش	اور	بڑا ثواب (ہے)	تو کیا جس کیلئے خوبصورت بنادیا گیا

کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے ۝ تو کیا وہ شخص جس کیلئے اس کا برا عمل

سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ؕ فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ

سُوْٓءُ عَمَلِهٖ	فَرَاٰهُ	حَسَنًا	فَاِنَّ	اللّٰهَ	يُضِلُّ	مَنْ
اس کا برا عمل	تو وہ دیکھتا ہے اسے	اچھا	تو بیشک	اللہ	گمراہ کرتا ہے	جسے

خوبصورت بنادیا گیا تو وہ اسے اچھا (ہی) سمجھتا ہے (کیا وہ ہدایت یافتہ آدمی جیسا ہوسکتا ہے؟) تو بیشک اللہ گمراہ کرتا ہے

يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۖؗ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ

يَّشَآءُ	وَ	يَهْدِيْ	مَنْ	يَّشَآءُ	فَلَا تَذْهَبْ	نَفْسُكَ	عَلَيْهِمْ
وہ چاہتا ہے	اور	ہدایت دیتا ہے	جسے	وہ چاہتا ہے	تو نہ چلی جائے	تمہاری جان	ان پر

جسے چاہتا ہے اور راہ دکھاتا ہے جسے چاہتا ہے، تو حسرتوں کی وجہ سے ان پر

حَسَرٰتٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝۸ وَ

حَسَرٰتٍ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَلِيْمٌ	بِمَا	يَصْنَعُوْنَ ۝۸	وَ
حسرتوں (کی وجہ سے)	بیشک	اللہ	خوب جاننے والا (ہے)	(اس) کو جو	وہ کرتے ہیں	اور

تمہاری جان نہ چلی جائے۔ بیشک اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں ۝ اور

گمراہ اور ہدایت یافتہ میں فرق

کفار سے متعلق مزید تسلی

بنجر زمین کی سرسبزی کے دوبارہ زندہ کئے جانے پر استدلال

[1] یعنی جس شخص کے لئے اس کا برا عمل خوبصورت بنادیا گیا اور وہ اسے اچھا ہی سمجھتا ہے، کیا وہ ہدایت یافتہ آدمی جیسا ہوسکتا ہے؟ ہرگز نہیں، برے کام کو اچھا سمجھنے والا تو اس بدکار سے بدرجہا بدتر ہے جو اپنے خراب عمل کو برا تو جانتا ہو اور حق کو حق اور باطل کو باطل تو سمجھتا ہو۔ جیسے آج بھی انبیاء و اولیاء کی بے ادبی کو توحید کے نام پر اور صحابہ کی گستاخی کو محبتِ اہلِ بیت کے نام پر پیش کیا جاتا ہے بلکہ عام بے گناہ لوگوں کے قتل کو نیکی کا کام سمجھ کر کیا جاتا ہے۔

اَللّٰهُ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ الرِّیٰحَ فَتُثِیْرُ سَحَابًا

سَحَابًا	فَتُثِیْرُ	الرِّیٰحَ	اَرْسَلَ	الَّذِیْۤ	اَللّٰهُ
بادل (کو)	تو وہ ابھارتی (اٹھالاتی) ہیں	ہواؤں (کو)	بھیجا	جس نے	اللہ (ہی ہے)

اللہ ہی ہے جس نے ہوائیں بھیجیں تو وہ ہوائیں بادل کو ابھارتی ہیں

فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّیِّتٍ فَاَحْیَیْنَا بِهِ الْاَرْضَ

الْاَرْضَ	بِهِ	فَاَحْیَیْنَا	اِلٰى بَلَدٍ مَّیِّتٍ	فَسُقْنٰهُ
زمین (کو)	اس کے سبب	تو ہم زندہ کرتے ہیں	کسی مردہ شہر کی طرف	پھر ہم رواں کرتے ہیں اسے

پھر ہم اسے کسی مردہ شہر کی طرف رواں کرتے ہیں تو اس کے سبب ہم زمین کو

بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ۝۹ مَنْ كَانَ یُرِیْدُ الْعِزَّةَ

الْعِزَّةَ	كَانَ یُرِیْدُ	مَنْ	النُّشُوْرُ ۝۹	كَذٰلِكَ	بَعْدَ مَوْتِهَا
عزت	چاہتا ہو	جو	حشر میں اٹھنا (ہے)	اسی طرح	اس کی موت کے بعد

اس کی موت کے بعد زندہ فرماتے ہیں۔ یونہی حشر میں اٹھنا ہے ۝ جو عزت کا طلب گار ہو

تمام عزتوں کا مالک اللہ ہے

فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِیْعًا ؕ اِلَیْهِ یَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّیِّبُ وَ

وَ	الْكَلِمُ الطَّیِّبُ[1]	یَصْعَدُ	اِلَیْهِ	الْعِزَّةُ جَمِیْعًا	فَلِلّٰهِ
اور	پاکیزہ کلام	بلند ہوتا ہے	اسی کی طرف	ساری عزت	تو اللہ ہی کے لیے (ہے)

تو ساری عزت اللہ ہی کے پاس ہے۔ پاکیزہ کلام اسی کی طرف بلند ہوتا ہے اور

پاکیزہ کلام اور نیک عمل کی رفعت وبلندی

الْعَمَلُ الصَّالِحُ یَرْفَعُهٗ ؕ وَ الَّذِیْنَ یَمْكُرُوْنَ السَّیِّاٰتِ

السَّیِّاٰتِ	یَمْكُرُوْنَ[3]	الَّذِیْنَ	وَ	یَرْفَعُهٗ	الْعَمَلُ الصَّالِحُ[2]
برے	مکر وفریب کرتے ہیں	وہ لوگ جو	اور	وہ بلند کرتا ہے اسے	نیک عمل

نیک عمل کو وہ بلند کرتا ہے اور وہ لوگ جو برے مکر وفریب کرتے ہیں

مکر کرنے والوں کو وعید

1. پاکیزہ کلام سے مراد کلمۂ توحید، تسبیح و تحمید اور تکبیر وغیرہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف بلند ہونے سے مراد ان کلمات کا بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہونا ہے۔
2. نیک کام سے مراد وہ عمل اور عبادت ہے جو اخلاص سے ہو اور آیت کے اس حصے کے مختلف معنی بیان کئے گئے ہیں (1) کلمۂ طیبہ عمل کو بلند کرتا ہے کیونکہ توحید اور ایمان کے بغیر عمل مقبول نہیں۔ (2) نیک عمل کو اللہ تعالیٰ رفعتِ قبول عطا فرماتا ہے۔ (3) نیک عمل، عمل کرنے والے کا مرتبہ بلند کرتے ہیں تو جو عزت چاہے اس پر لازم ہے کہ نیک عمل کرے۔
3. مکر کرنے والوں سے مراد قریش کے وہ لوگ ہیں جنہوں نے دارالندوہ میں جمع ہو کر نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

اللہ تعالیٰ کی قدرت، کمال علم اور نفاذ ارادہ کا بیان

لَهُمۡ عَذَابٌ شَدِیۡدٌ ؕ وَ مَكۡرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ یَبُوۡرُ ﴿۱۰﴾ وَ اللّٰهُ

لَهُمۡ	عَذَابٌ شَدِیۡدٌ	وَ	مَكۡرُ اُولٰٓئِكَ	هُوَ	یَبُوۡرُ ﴿۱۰﴾	وَ	اللّٰهُ
ان کے لیے	سخت عذاب (ہے)	اور	ان کا مکر و فریب	وہ	برباد ہوگا	اور	اللہ (نے)

ان کے لیے سخت عذاب ہے اور ان کا مکر و فریب برباد ہوگا ○ اور اللہ نے

خَلَقَكُمۡ مِّنۡ تُرَابٍ ثُمَّ مِنۡ نُّطۡفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمۡ اَزۡوَاجًا ؕ وَ

خَلَقَكُمۡ	مِّنۡ تُرَابٍ	ثُمَّ	مِنۡ نُّطۡفَةٍ	ثُمَّ	جَعَلَكُمۡ	اَزۡوَاجًا	وَ
بنایا تمہیں	مٹی سے	پھر	پانی کی بوند سے	پھر	کیا تمہیں	جوڑے جوڑے	اور

تمہیں مٹی سے بنایا پھر پانی کی بوند سے پھر تمہیں جوڑے جوڑے کیا اور

مَا تَحۡمِلُ مِنۡ اُنۡثٰی وَ لَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلۡمِهٖ ؕ وَ

مَا تَحۡمِلُ	مِنۡ اُنۡثٰی	وَ	لَا تَضَعُ	اِلَّا	بِعِلۡمِهٖ	وَ
حاملہ نہیں ہوتی	کوئی مادہ	اور	وہ بچہ نہیں جنتی	مگر	اس کے علم سے	اور

کوئی مادہ اللہ کے علم کے بغیر نہ حاملہ ہوتی ہے اور نہ ہی بچہ جنتی ہے اور

مَا یُعَمَّرُ مِنۡ مُّعَمَّرٍ وَّ لَا یُنۡقَصُ مِنۡ عُمُرِهٖۤ اِلَّا

مَا یُعَمَّرُ	مِنۡ مُّعَمَّرٍ	وَّ	لَا یُنۡقَصُ	مِنۡ عُمُرِهٖۤ	اِلَّا
عمر نہیں دی جاتی	کسی بڑی عمر والے (کو)	اور	کم نہیں رکھا جاتا	اس کی عمر سے	مگر

جس بڑی عمر والے کو عمر دی جائے یا جس کسی کی عمر کم رکھی جائے یہ سب

معذوروں میں قدرت الٰہی کی جلوہ سامانیاں

فِیۡ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَی اللّٰهِ یَسِیۡرٌ ﴿۱۱﴾ وَ

فِیۡ كِتٰبٍ	اِنَّ	ذٰلِكَ[1]	عَلَی اللّٰهِ	یَسِیۡرٌ ﴿۱۱﴾	وَ
(یہ سب) ایک کتاب میں (ہے)	بیشک	یہ	اللہ پر	بہت آسان (ہے)	اور

ایک کتاب میں ہے بیشک یہ اللہ پر بہت آسان ہے ○ اور

(بقیہ حاشیہ) عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قید کرنے، قتل کرنے اور جلاوطن کرنے کے مشورے کیے تھے۔

1. اس اسمِ اشارہ کی تفسیر میں ایک احتمال یہ ہے کہ مٹی سے انسان کو بنانا اللہ تعالیٰ پر بہت آسان ہے۔ دوسرا احتمال یہ ہے کہ مادہ کے حاملہ ہونے اور بچہ جننے کے حالات سے خبردار ہونا اللہ تعالیٰ پر بہت آسان ہے۔ تیسرا احتمال یہ ہے کہ کسی کو زیادہ یا کم عمر دینا اللہ تعالیٰ پر بہت آسان ہے اور حقیقتاً ساری ہی چیزیں اللہ تعالیٰ کیلئے آسان ہیں۔

مَا يَسۡتَوِى الۡبَحۡرٰنِ ۖ هٰذَا عَذۡبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ شَرَابُهٗ

مَا يَسۡتَوِى	الۡبَحۡرٰنِ	هٰذَا	عَذۡبٌ	فُرَاتٌ	سَآئِغٌ	شَرَابُهٗ
برابر نہیں	دونوں سمندر	یہ (ایک)	میٹھا	خوب میٹھا (ہے)	خوشگوار (ہے)	اس کا پانی

دونوں سمندر برابر نہیں، یہ میٹھا ہے خوب میٹھا ہے اس کا پانی خوشگوار ہے

وَهٰذَا مِلۡحٌ اُجَاجٌ ؕ وَمِنۡ كُلٍّ تَاۡكُلُوۡنَ لَحۡمًا طَرِيًّا وَّ

وَ	هٰذَا	مِلۡحٌ	اُجَاجٌ	وَ	مِنۡ كُلٍّ	تَاۡكُلُوۡنَ	لَحۡمًا طَرِيًّا	وَّ
اور	یہ (دوسرا)	نمکین	بہت کڑوا (ہے)	اور	ہر ایک سے	تم کھاتے ہو	تازہ گوشت	اور

اور یہ (دوسرا) نمکین بہت کڑوا ہے اور ہر ایک سے تم تازہ گوشت کھاتے ہو اور

تَسۡتَخۡرِجُوۡنَ حِلۡيَةً تَلۡبَسُوۡنَهَا ۚ وَتَرَى الۡفُلۡكَ فِيۡهِ

تَسۡتَخۡرِجُوۡنَ	حِلۡيَةً	تَلۡبَسُوۡنَهَا[1]	وَ	تَرَى	الۡفُلۡكَ	فِيۡهِ
نکالتے ہو	زیور	جسے تم پہنتے ہو	اور	تو دیکھے گا	کشتیوں (کو)	اس میں

وہ زیور نکالتے ہو جسے تم پہنتے ہو اور تو کشتیوں کو اس میں

مَوَاخِرَ لِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِهٖ وَلَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ۝۱۲

مَوَاخِرَ	لِتَبۡتَغُوۡا	مِنۡ فَضۡلِهٖ	وَ	لَعَلَّكُمۡ	تَشۡكُرُوۡنَ ۝۱۲
(پانی) چیرتے ہوئے	تاکہ تم تلاش کرو	اس کا فضل	اور	تاکہ تم	شکر ادا کرو

پانی کو چیرتے ہوئے دیکھے گا تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم شکر ادا کرو○

يُوۡلِجُ الَّيۡلَ فِى النَّهَارِ وَيُوۡلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيۡلِ ۙ وَ

يُوۡلِجُ	الَّيۡلَ	فِى النَّهَارِ	وَ	يُوۡلِجُ	النَّهَارَ	فِى الَّيۡلِ	وَ
وہ داخل کردیتا ہے	رات (کو)	دن میں	اور	داخل کردیتا ہے	دن (کو)	رات میں	اور

وہ رات کو دن میں داخل کردیتا ہے اور دن کو رات میں داخل کردیتا ہے اور

---

[1] زیور اگرچہ عورتیں پہنتی ہیں لیکن چونکہ مردوں کے لئے پہنتی ہیں اس لئے اس کے نفع کی نسبت دونوں کی طرف ہے۔ شرعی مسئلہ یہ ہے کہ مرد کو موتی وغیرہ پہننا جائز ہے جبکہ عورتوں سے مشابہت نہ ہو اور سونا چاندی پہننا مردوں کیلئے مطلقاً حرام ہے، البتہ ساڑھے چار ماشے سے کم وزن کی ایک نگینے والی چاندی کی انگوٹھی مرد پہن سکتا ہے۔

بتوں کی دنیا وآخرت میں بے بسی

سَخَّرَ الشَّمۡسَ وَ الۡقَمَرَ ۫ۖ كُلٌّ یَّجۡرِیۡ لِاَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ

سَخَّرَ	الشَّمۡسَ	وَ	الۡقَمَرَ	كُلٌّ	یَّجۡرِیۡ	لِاَجَلٍ مُّسَمًّی
اس نے کام میں لگادیا	سورج	اور	چاند (کو)	ہر ایک	چلتا ہے	ایک مقررہ میعاد تک

سورج اور چاند کو اس نے کام میں لگادیا۔ ہر ایک مقررہ میعاد تک چلتا ہے

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمۡ لَهُ الۡمُلۡكُ ؕ وَ الَّذِیۡنَ تَدۡعُوۡنَ

ذٰلِكُمُ	اللّٰهُ	رَبُّكُمۡ	لَهُ	الۡمُلۡكُ	وَ	الَّذِیۡنَ	تَدۡعُوۡنَ
یہ	اللہ	تمہارا رب (ہے)	اسی کی	بادشاہی (ہے)	اور	وہ جنہیں	تم پوجتے ہو

یہی اللہ تمہارا رب ہے، اسی کی بادشاہی ہے اور اس کے سوا جنہیں

مِنۡ دُوۡنِهٖ مَا یَمۡلِكُوۡنَ مِنۡ قِطۡمِیۡرٍ ؕ﴿۱۳﴾ اِنۡ تَدۡعُوۡهُمۡ لَا یَسۡمَعُوۡا

مِنۡ دُوۡنِهٖ	مَا یَمۡلِكُوۡنَ	مِنۡ قِطۡمِیۡرٍ ﴿۱۳﴾	اِنۡ	تَدۡعُوۡهُمۡ [1]	لَا یَسۡمَعُوۡا
اس کے سوا	وہ مالک نہیں ہیں	کھجور کے چھلکے (کے بھی)	اگر	تم دعا کرو ان سے	(تو) وہ نہیں سنیں گے

تم پوجتے ہو وہ کھجور کے چھلکے کے (بھی) مالک نہیں ہیں ○ اگر تم ان سے دعا کرو تو وہ تمہاری دعا

دُعَآءَكُمۡ ۚ وَ لَوۡ سَمِعُوۡا مَا اسۡتَجَابُوۡا لَكُمۡ ؕ وَ

دُعَآءَكُمۡ	وَ	لَوۡ	سَمِعُوۡا	مَا اسۡتَجَابُوۡا	لَكُمۡ	وَ
تمہاری دعا	اور	اگر (بالفرض)	وہ سن لیں	(تو) دعا قبول نہیں کرسکتے	تمہاری	اور

نہیں سنیں گے اور اگر بالفرض سن بھی لیں تو تمہاری دعا قبول نہیں کرسکتے اور

یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ یَكۡفُرُوۡنَ بِشِرۡكِكُمۡ ؕ وَ لَا یُنَبِّئُكَ

یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ	یَكۡفُرُوۡنَ	بِشِرۡكِكُمۡ	وَ	لَا یُنَبِّئُكَ
قیامت کے دن	وہ انکار کردیں گے	تمہارے شرک کا	اور	نہیں بتائے گا تجھے

قیامت کے دن وہ تمہارے شرک سے انکار کردیں گے اور باخبر (خدا) کی طرح

[1] کفار بتوں کا قرب حاصل کرنے، ان کی طرف دیکھنے اور ان کے سامنے اپنی حاجات پیش کرنے کو عزت کا ذریعہ سمجھتے تھے۔ یہاں اس کا رد کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ جن بتوں کی تم عبادت کرتے ہو اگر تم ان سے دعا کرو تو وہ تمہاری دعا سن نہیں سکتے کیونکہ وہ بے جان جمادات ہیں اور اگر بالفرض سن بھی لیں تو وہ تمہاری حاجت پوری نہیں کرسکتے کیونکہ انہیں قدرت و اختیار حاصل ہی نہیں اور قیامت کے دن وہ بت تمہارے شرک سے انکار کردیں گے اور اے بندے! دنیا و آخرت کے احوال اور بت پرستی کے انجام کی جیسی خبر اللہ تعالیٰ دیتا ہے اور کوئی نہیں دے سکتا۔

لوگوں کی محتاجی اور اللہ تعالیٰ کی بے نیازی کا بیان

مِثْلُ خَبِیْرٍ ﴿۱۴﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَ اللّٰهُ

مِثْلُ خَبِیْرٍ ﴿۱۴﴾	یٰۤاَیُّهَا	النَّاسُ (1)	اَنْتُمُ	الْفُقَرَآءُ	اِلَى اللّٰهِ	وَ	اللّٰهُ
باخبر (خدا) کی طرح	اے	لوگو	تم	محتاج (ہو)	اللہ کی طرف	اور	اللہ

تجھے کوئی نہ بتائے گا ○ اے لوگو! تم سب اللہ کے محتاج ہو اور اللہ

هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ﴿۱۵﴾ اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ وَ

هُوَ	الْغَنِیُّ	الْحَمِیْدُ ﴿۱۵﴾	اِنْ	یَّشَاْ	یُذْهِبْكُمْ	وَ
وہی	بے نیاز	تمام خوبیوں والا (ہے)	اگر	وہ چاہے	(تو) لے جائے تمہیں	اور

ہی بے نیاز، تمام خوبیوں والا ہے ○ اگر وہ چاہے تو تمہیں لے جائے اور

یَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ ﴿۱۶﴾ ۚ وَ مَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِیْزٍ ﴿۱۷﴾ وَ

یَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ ﴿۱۶﴾	وَ	مَا	ذٰلِكَ	عَلَى اللّٰهِ	بِعَزِیْزٍ ﴿۱۷﴾	وَ
لے آئے نئی مخلوق	اور	نہیں	یہ	اللہ پر	کچھ دشوار	اور

نئی مخلوق لے آئے ○ اور یہ اللہ پر کچھ دشوار نہیں ○ اور

روزِ قیامت ہر شخص اپنا بوجھ خود اٹھائے گا

لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ وَ اِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ

لَا تَزِرُ	وَازِرَةٌ	وِّزْرَ اُخْرٰى (2)	وَ	اِنْ	تَدْعُ (3)	مُثْقَلَةٌ
بوجھ نہیں اٹھائے گی	کوئی بوجھ اٹھانے والی	دوسری کا بوجھ	اور	اگر	بلائے گی	کوئی بوجھ والی

کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی اور اگر کوئی بوجھ والی جان

اِلٰى حِمْلِهَا لَا یُحْمَلْ مِنْهُ شَیْءٌ وَّ لَوْ كَانَ

اِلٰى حِمْلِهَا	لَا یُحْمَلْ	مِنْهُ	شَیْءٌ	وَّ لَوْ	كَانَ
اپنے بوجھ کی طرف	(تو) نہیں اٹھایا جائے گا	اس (کے بوجھ) سے	کچھ	اگرچہ	وہ ہو

اپنے بوجھ کی طرف کسی کو بلائے گی تو اس کے بوجھ میں سے کچھ بھی نہیں اٹھایا جائے گا اگرچہ

(1) تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کی محتاج ہے اور چونکہ انسان ہی مالداری کا دعویٰ کرتے اور اسے اپنی طرف منسوب کرتے ہیں، اس لئے یہاں بطورِ خاص انسانوں کا ذکر کیا گیا۔ (2) اس کا معنی یہ ہے کہ قیامت کے دن ہر ایک جان پر اسی کے گناہوں کا بوجھ ہوگا جو اس نے کئے ہیں اور کوئی جان کسی دوسرے کے عوض نہ پکڑی جائے گی البتہ گمراہ گروں کے بہکانے سے جو لوگ گمراہ ہوئے ان کی تمام گمراہیوں کا بوجھ ان گمراہوں پر بھی ہوگا اور ان گمراہ کرنے والوں پر بھی۔ (3) اس کا معنی یہ ہے کہ قیامت کے دن اگر کوئی گناہ گار شخص کسی دوسرے شخص کو بلائے گا تاکہ وہ اس کے گناہوں کا کچھ بوجھ اپنے سر لے لے تو دوسرا شخص ایسا ہرگز

خشیتِ الٰہی اور پاکیزگی والے لوگ

ذَا قُرْبٰى ؕ اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ

ذَا قُرْبٰى	اِنَّمَا تُنْذِرُ	الَّذِيْنَ	يَخْشَوْنَ	رَبَّهُمْ	بِالْغَيْبِ
قرابت والا	تم صرف ڈراتے ہو	ان لوگوں کو جو	ڈرتے ہیں	اپنے رب (سے)	بغیر دیکھے

قریبی رشتہ دار ہو۔ (اے نبی!) تم انہی لوگوں کو ڈراتے ہو جو بغیر دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں

وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا

وَ	اَقَامُوا	الصَّلٰوةَ	وَ	مَنْ	تَزَكّٰى	فَاِنَّمَا
اور	قائم رکھتے ہیں	نماز	اور	جس نے	پاکیزگی اختیار کی	تو صرف

اور نماز قائم رکھتے ہیں اور جس نے پاکیزگی اختیار کی تو بیشک

يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿١٨﴾ وَ

يَتَزَكّٰى	لِنَفْسِهٖ	وَ	اِلَى اللّٰهِ	الْمَصِيْرُ ﴿١٨﴾	وَ
وہ پاکیزگی اختیار کرتا ہے	اپنی ذات کے لئے	اور	اللہ ہی کی طرف	پھرنا (ہے)	اور

اس نے اپنی ذات کے لئے ہی پاکیزگی اختیار کی اور اللہ ہی کی طرف پھرنا ہے ○ اور

مومن اور کافر میں عدمِ مساوات کی مثالیں

مَا يَسْتَوِى الْاَعْمٰى وَ الْبَصِيْرُ ﴿١٩﴾ ۙ وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ ﴿٢٠﴾ ۙ

مَا يَسْتَوِى	الْاَعْمٰى (1)	وَ	الْبَصِيْرُ ﴿١٩﴾	وَ	لَا	الظُّلُمٰتُ (2)	وَ	لَا	النُّوْرُ ﴿٢٠﴾
برابر نہیں ہے	اندھا	اور	دیکھنے والا	اور	نہ	اندھیرے	اور	نہ	اجالا

اندھا اور دیکھنے والا برابر نہیں ○ اور نہ اندھیرے اور اجالا ○

وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ ﴿٢١﴾ ۚ وَمَا يَسْتَوِى الْاَحْيَآءُ وَلَا

وَ	لَا	الظِّلُّ (3)	وَ	لَا	الْحَرُوْرُ ﴿٢١﴾	وَ	مَا يَسْتَوِى	الْاَحْيَآءُ	وَ	لَا
اور	نہ	سایہ	اور	نہ	تیز دھوپ	اور	برابر نہیں ہیں	زندے	اور	نہ

اور نہ سایہ اور تیز دھوپ ○ اور زندہ اور

نہ کرے گا اگرچہ وہ بلانے والے کا قریبی رشتہ دار جیسے بیٹا یا باپ ہو۔ (1) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومن اور کافر کا فرق بیان فرمایا کہ جیسے اندھا اور دیکھنے والا برابر نہیں اسی طرح مومن اور کافر برابر نہیں ہیں۔ (2) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے کافر اور مومن کے اوصاف میں فرق بیان فرمایا کہ جیسے اندھیرے اور اجالا برابر نہیں ایسے ہی کفر و ایمان بھی برابر نہیں ہیں۔ (3) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن کافر اور مومن کے مکان میں فرق بیان فرمایا کہ مومن کا مکان جنت ایسے ہے جیسے سایہ اور کافر کا مکان جہنم ایسے ہے جیسے تیز دھوپ، اور یہ دونوں برابر نہیں۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ سایہ سے مراد حق اور

اہل کفار کی قبول نصیحت سے دوری

الْاَمْوَاتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ

الْاَمْوَاتُ (1)	اِنَّ	اللّٰهَ	يُسْمِعُ (2)	مَنْ	يَّشَآءُ	وَ	مَآ	اَنْتَ	بِمُسْمِعٍ
مردے	بیشک	اللہ	سناتا ہے	جسے	وہ چاہتا ہے	اور	نہیں	تم	سنانے والے

مردے برابر نہیں۔ بیشک اللہ سناتا ہے جسے چاہتا ہے اور تم انہیں سنانے والے نہیں

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا منصب انذار و تبشیر

مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ﴿٢٢﴾ اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِيْرٌ ﴿٢٣﴾ اِنَّآ

مَّنْ	فِي الْقُبُوْرِ ﴿٢٢﴾ (3)	اِنْ	اَنْتَ	اِلَّا	نَذِيْرٌ ﴿٢٣﴾	اِنَّآ
(انہیں) جو	قبروں میں (پڑے ہیں)	نہیں	تم	مگر	ڈر سنانے والے	بیشک

جو قبروں میں پڑے ہیں ○ تم تو یہی ڈر سنانے والے ہو ○ اے محبوب! بیشک

اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ؕ وَاِنْ

اَرْسَلْنٰكَ	بِالْحَقِّ	بَشِيْرًا	وَّ	نَذِيْرًا	وَ	اِنْ
ہم نے بھیجا تمہیں	حق کے ساتھ	خوشخبری دینے والا	اور	ڈر سنانے والا	اور	نہیں

ہم نے تمہیں حق کے ساتھ خوشخبری دیتے ہوئے اور ڈراتے ہوئے بھیجا اور

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو تسلی

مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ﴿٢٤﴾ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ

مِّنْ اُمَّةٍ	اِلَّا	خَلَا	فِيْهَا	نَذِيْرٌ ﴿٢٤﴾ (4)	وَ	اِنْ	يُّكَذِّبُوْكَ
کوئی امت	مگر	گزر چکا ہے	اس میں	ڈر سنانے والا	اور	اگر	وہ جھٹلاتے ہیں تجھے

کوئی امت ایسی نہیں جس میں کوئی ڈرانے والا نہ گزرا ہو ○ اور اگر یہ تمہیں جھٹلائیں

فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ

فَقَدْ	كَذَّبَ	الَّذِيْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	جَآءَتْهُمْ	رُسُلُهُمْ
تو بیشک	جھٹلا چکے ہیں	وہ لوگ جو	ان سے پہلے (تھے)	آئے ان کے پاس	ان کے رسول

تو ان سے پہلے لوگ بھی جھٹلا چکے ہیں ان کے پاس ان کے رسول

[illegible] تیز دھوپ سے مراد باطل ہے۔ (1) زندوں سے مراد مومنین یا علماء ہیں اور مردوں سے کفار یا جاہل لوگ مراد ہیں اور یہ دونوں برابر نہیں۔ (2) "بیشک اللہ سناتا ہے جسے چاہتا ہے" سے مراد یہ ہے کہ جس کی ہدایت منظور ہو اسے اللہ تعالیٰ ایمان کی توفیق عطا فرماتا ہے۔ (3) آیت کے اس حصے میں کفار کو قبر والوں سے تشبیہ دی گئی اور سننے سے مراد وہ سننا ہے جس پر ہدایت کا نفع مرتب ہو۔ خلاصہ یہ ہے کہ جس طرح مردے سنی ہوئی بات سے نفع نہیں اٹھا سکتے اور نصیحت قبول نہیں کر سکتے، اسی طرح بدانجام کفار بھی ہدایت و نصیحت سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ (4) ہر امت میں کوئی نہ کوئی ڈرانے والا گزرا ہے خواہ وہ نبی ہو یا عالم دین

قدرتِ الٰہی کی نشانیاں

بِالۡبَیِّنٰتِ وَ بِالزُّبُرِ وَ بِالۡکِتٰبِ الۡمُنِیۡرِ ﴿۲۵﴾ ثُمَّ

بِالۡبَیِّنٰتِ	وَ	بِالزُّبُرِ	وَ	بِالۡکِتٰبِ الۡمُنِیۡرِ ﴿۲۵﴾ [1]	ثُمَّ
روشن دلیلوں کے ساتھ	اور	صحیفوں کے ساتھ	اور	روشن کر دینے والی کتاب کے ساتھ	پھر

روشن دلیلیں اور صحیفے اور روشن کر دینے والی کتابیں لے کر آئے ○ پھر

اَخَذۡتُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا فَکَیۡفَ کَانَ نَکِیۡرِ ﴿۲۶﴾ ع اَلَمۡ تَرَ

اَخَذۡتُ	الَّذِیۡنَ	کَفَرُوۡا	فَکَیۡفَ	کَانَ	نَکِیۡرِ ﴿۲۶﴾	اَلَمۡ تَرَ
میں نے پکڑا	ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا	تو کیسا	ہوا	میرا انکار	کیا تم نے نہ دیکھا

میں نے کافروں کی گرفت کی تو میرا انکار کیسا ہوا؟ ○ کیا تو نے نہ دیکھا

اَنَّ اللّٰہَ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخۡرَجۡنَا بِہٖ

اَنَّ	اللّٰہَ	اَنۡزَلَ	مِنَ السَّمَآءِ	مَآءً	فَاَخۡرَجۡنَا	بِہٖ
کہ	اللہ (نے)	اتارا	آسمان سے	پانی	تو ہم نے نکالے	اس کے ذریعے

کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا تو ہم نے اس سے مختلف رنگوں والے

ثَمَرٰتٍ مُّخۡتَلِفًا اَلۡوَانُہَا ؕ وَ مِنَ الۡجِبَالِ جُدَدٌۢ بِیۡضٌ

ثَمَرٰتٍ	مُّخۡتَلِفًا	اَلۡوَانُہَا	وَ	مِنَ الۡجِبَالِ	جُدَدٌ	بِیۡضٌ
پھل	مختلف (ہیں)	ان کے رنگ	اور	پہاڑوں سے (میں)	راستے (ہیں)	سفید رنگ (والے)

پھل نکالے اور پہاڑوں میں سفید اور سرخ رنگ والے راستے ہیں،

وَّ حُمۡرٌ مُّخۡتَلِفٌ اَلۡوَانُہَا وَ غَرَابِیۡبُ سُوۡدٌ ﴿۲۷﴾ وَ

وَّ	حُمۡرٌ	مُّخۡتَلِفٌ	اَلۡوَانُہَا	وَ	غَرَابِیۡبُ	سُوۡدٌ ﴿۲۷﴾	وَ
اور	سرخ رنگ (والے)	مختلف (ہیں)	ان کے رنگ	اور	کچھ (پہاڑ) کالے	بہت ہی کالے (ہیں)	اور

ان کے مختلف رنگ ہیں اور کچھ (پہاڑ) کالے بہت ہی کالے ہیں ○ اور

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) جو نبی کی طرف سے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو اللہ تعالیٰ کا خوف دلائے۔

[1] اللہ تعالیٰ نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ اگر کفارِ مکہ آپ کو جھٹلانے پر ہی قائم ہیں تو آپ ان کی اور ان کے جھٹلانے کی پروانہ کریں، ان سے پہلی امتوں کے لوگ بھی اپنے رسولوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جھٹلا چکے ہیں حالانکہ وہ ان کے پاس اپنے دعویٰ کی صداقت اور نبوت پر دلالت کرنے والے روشن معجزات، صحیفے اور حق کو روشن کر دینے والی کتابیں تورات، انجیل اور زبور لے کر آئے تھے۔

مِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ؕ

مِنَ	النَّاسِ	وَ	الدَّوَآبِّ	وَ	الْاَنْعَامِ	مُخْتَلِفٌ	اَلْوَانُهٗ	كَذٰلِكَ
سے	آدمیوں	اور	جانوروں	اور	چوپایوں (کے)	مختلف (ہیں)	اس کے رنگ	اسی طرح

اسی طرح آدمیوں اور جانوروں اور چوپایوں کے مختلف رنگ ہیں۔

اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ

اِنَّمَا	يَخْشَى	اللّٰهَ	مِنْ عِبَادِهِ	الْعُلَمٰٓؤُا [1]	اِنَّ	اللّٰهَ	عَزِيْزٌ
صرف	ڈرتے ہیں	اللہ (سے)	اس کے بندوں میں سے	علم والے	بیشک	اللہ	عزت والا

اللہ سے اس کے بندوں میں سے وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں بیشک اللہ عزت والا،

اللہ سے ڈرنا اہلِ علم کی شان ہے

غَفُوْرٌ ﴿۲۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا

غَفُوْرٌ ﴿۲۸﴾	اِنَّ	الَّذِيْنَ	يَتْلُوْنَ	كِتٰبَ اللّٰهِ	وَ	اَقَامُوا
بخشنے والا (ہے)	بیشک	وہ لوگ جو	تلاوت کرتے ہیں	اللہ کی کتاب (کی)	اور	قائم رکھتے ہیں

بخشنے والا ہے ○ بیشک وہ لوگ جو اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز

الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ

الصَّلٰوةَ	وَ	اَنْفَقُوْا	مِمَّا	رَزَقْنٰهُمْ	سِرًّا	وَّ
نماز	اور	خرچ کرتے ہیں	(اس میں) سے جو	ہم نے رزق دیا انہیں	پوشیدہ	اور

قائم رکھتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے پوشیدہ اور اعلانیہ کچھ ہماری راہ میں

عَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ﴿۲۹﴾ لِيُوَفِّيَهُمْ

عَلَانِيَةً	يَّرْجُوْنَ	تِجَارَةً	لَّنْ تَبُوْرَ ﴿۲۹﴾	لِيُوَفِّيَهُمْ
اعلانیہ	وہ امید رکھتے ہیں	(ایسی) تجارت (کی)	(جو) ہرگز تباہ نہ ہوگی	تاکہ (اللہ) بھرپور دے انہیں

خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کے امید وار ہیں جو ہرگز تباہ نہیں ہوگی ○ تاکہ اللہ انہیں

نیک اعمال کرنے والوں کو پورا ثواب ملنے کی بشارت

[1] علم والوں سے مراد وہ ہیں جو دین کا علم رکھتے ہوں اور ان کے عقائد و اعمال درست ہوں اور یہاں ان کی شان یہ بیان ہوئی کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔ لہٰذا علماء کو چاہئے کہ وہ عام لوگوں کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈریں اور دوسروں کو اس کی رغبت بھی دلائیں۔ حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں "صحیح معنوں میں فقیہ وہ شخص ہے جو لوگوں کو رحمتِ الٰہی سے مایوس نہ کرے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر انہیں جری نہ کرے، اللہ تعالیٰ کے عذاب سے انہیں بے خوف نہ کردے اور قرآن کے بغیر کوئی چیز اسے اپنی طرف راغب نہ کرسکے۔ (قرطبی، فاطر، تحت الآیۃ: ۲۸، ۷/۲۵۰، الجزء الرابع عشر)

اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ

اُجُوْرَهُمْ	وَ	يَزِيْدَهُمْ	مِّنْ فَضْلِهٖ	اِنَّهٗ	غَفُوْرٌ
ان کے ثواب	اور	زیادہ عطا کرے انہیں	اپنے فضل سے	بیشک وہ	بخشنے والا

ان کے ثواب بھرپور دے اور اپنے فضل سے اور زیادہ عطا کرے بیشک وہ بخشنے والا،

شَكُوْرٌ ﴿٣٠﴾ وَالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ

شَكُوْرٌ ﴿٣٠﴾	وَ	الَّذِيْٓ	اَوْحَيْنَآ	اِلَيْكَ	مِنَ الْكِتٰبِ [1]	هُوَ
قدر فرمانے والا (ہے)	اور	وہ جو	ہم نے وحی بھیجی	تمہاری طرف	کتاب سے	وہی

قدر فرمانے والا ہے ○ اور وہ کتاب جو ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی ہے وہی

عظمتِ قرآن کا بیان

الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

الْحَقُّ	مُصَدِّقًا	لِّمَا	بَيْنَ يَدَيْهِ	اِنَّ	اللّٰهَ
حق (ہے)	تصدیق کرنے والی	(ان کتابوں) کی جو	اس سے پہلے (موجود تھیں)	بیشک	اللہ

حق ہے، اپنے سے پہلے موجود کتابوں کی تصدیق فرماتی ہوئی، بیشک اللہ

بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ﴿٣١﴾ ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ

بِعِبَادِهٖ	لَخَبِيْرٌ	بَصِيْرٌ ﴿٣١﴾	ثُمَّ	اَوْرَثْنَا	الْكِتٰبَ
اپنے بندوں سے	ضرور خبردار	دیکھنے والا (ہے)	پھر	ہم نے وارث کیا	کتاب (کا)

اپنے بندوں سے خبردار، دیکھنے والا ہے ○ پھر ہم نے کتاب کا وارث

امتِ مصطفیٰ کے تین گروہ

الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ

الَّذِيْنَ	اصْطَفَيْنَا	مِنْ عِبَادِنَا [2]	فَمِنْهُمْ	ظَالِمٌ
ان لوگوں کو جنہیں	ہم نے چن لیا	اپنے بندوں میں سے	تو ان میں سے	کوئی ظلم کرنے والا (ہے)

اپنے چنے ہوئے بندوں کو کیا تو ان میں کوئی اپنی جان پر

[1] اس کتاب سے مراد قرآن مجید ہے اور اس کی شان یہ ہے کہ اس میں جھوٹ اور شک کا کوئی شائبہ تک نہیں اور یہ اپنے سے پہلے نازل ہونے والی کتابوں کی عقائد، اصول اور احکام میں تصدیق فرماتی ہے۔ [2] حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: چنے ہوئے بندوں سے مراد حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی امت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں تمام امتوں پر فضیلت دی اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی غلامی و نیاز مندی کی کرامت و شرافت سے مشرف فرمایا۔ (خازن، فاطر، تحت الآیۃ: ۳۲، ۳/۵۳۵)

لِّنَفْسِهٖۚ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌۚ وَمِنْهُمْ

لِّنَفْسِهٖ	وَ	مِنْهُمْ	مُّقْتَصِدٌ	وَ	مِنْهُمْ
اپنی جان پر	اور	ان میں سے	کوئی درمیانہ راستہ اختیار کرنے والا	اور	ان میں سے

ظلم کرنے والا ہے اور ان میں کوئی درمیانہ راستہ اختیار کرنے والا ہے اور ان میں کوئی وہ ہے جو

سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُؕ ﴿٣٢﴾

سَابِقٌ (1)	بِالْخَيْرٰتِ	بِاِذْنِ اللّٰهِ	ذٰلِكَ	هُوَ	الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿٣٢﴾
کوئی سبقت لے جانے والا (ہے)	بھلائیوں میں	اللہ کے حکم سے	یہی	وہ	بڑا فضل (ہے)

اللہ کے حکم سے بھلائیوں میں سبقت لے جانے والا ہے۔ یہی بڑا فضل ہے ○

مسلمانوں کا اُخروی مسکن

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا

جَنّٰتُ عَدْنٍ	يَّدْخُلُوْنَهَا	يُحَلَّوْنَ	فِيْهَا
(ان کیلئے) بسنے کے باغات (ہیں)	وہ داخل ہوں گے ان میں	انہیں پہنائے جائیں گے	ان (باغوں) میں

(ان کیلئے) بسنے کے باغات ہیں جن میں وہ داخل ہوں گے، انہیں ان باغوں میں

جنتیوں کی حمد و ثنا کے الفاظ

مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًاۚ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿٣٣﴾ وَ

مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ	وَّ	لُؤْلُؤًا	وَ	لِبَاسُهُمْ	فِيْهَا	حَرِيْرٌ ﴿٣٣﴾	وَ
سونے کے کنگن	اور	موتی	اور	ان کا لباس	ان میں	ریشم (کا ہوگا)	اور

سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور وہاں ان کا لباس ریشمی ہوگا ○ اور

قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْۤ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَؕ اِنَّ

قَالُوْا	الْحَمْدُ	لِلّٰهِ	الَّذِيْۤ	اَذْهَبَ	عَنَّا	الْحَزَنَ	اِنَّ
وہ کہیں گے	تمام تعریفیں	اللہ کیلئے	جس نے	دور کر دیا	ہم سے	غم	بیشک

وہ کہیں گے سب خوبیاں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے ہم سے غم دور کر دیا، بیشک

(1) آیت کے اس حصے میں اُمتِ محمدیہ کے تین مدارج اور مراتب بیان کئے گئے ہیں (1) ان میں کوئی اپنی جان پر ظلم کرنے والا ہے۔ (2) کوئی درمیانہ راستہ اختیار کرنے والا ہے۔ (3) کوئی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے بھلائیوں میں سبقت لے جانے والا ہے۔ ان تینوں کے مصداق سے متعلق مفسرین کے کثیر اقوال ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا کہ سبقت لے جانے والے عہدِ رسالت کے وہ مخلص حضرات ہیں جن کے لئے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جنت (اور رزق) کی بشارت دی۔ (اور) درمیانہ راستہ اختیار کرنے والے وہ اصحاب ہیں جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے طریقہ پر عمل کرتے رہے اور

رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُ ۣ ﴿۳۴﴾ لَّا الَّذِيْٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ

رَبَّنَا	لَغَفُوْرٌ	شَكُوْرٌ ﴿۳۴﴾	الَّذِيْٓ	اَحَلَّنَا	دَارَ الْمُقَامَةِ
ہمارا رب	ضرور بخشنے والا	قدر فرمانے والا (ہے)	وہ جس نے	اتارا ہمیں	ہمیشہ ٹھہرنے کے گھر (میں)

ہمارا رب بخشنے والا، قدر فرمانے والا ہے ○ وہ جس نے ہمیں اپنے فضل سے

مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوْبٌ ﴿۳۵﴾

مِنْ فَضْلِهٖ (۱)	لَا يَمَسُّنَا	فِيْهَا	نَصَبٌ	وَّ	لَا يَمَسُّنَا	فِيْهَا	لُغُوْبٌ ﴿۳۵﴾
اپنے فضل سے	نہ پہنچے گی ہمیں	اس میں	کوئی تکلیف	اور	نہ چھوئے گی ہمیں	اس میں	کوئی تھکاوٹ

ہمیشہ ٹھہرنے کے گھر میں اتارا، ہمیں اس میں نہ کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ ہمیں اس میں کوئی تھکاوٹ چھوئے گی ○

کفار کی عبرتناک اُخروی سزا کا بیان

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا يُقْضٰى

وَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	لَهُمْ	نَارُ جَهَنَّمَ	لَا يُقْضٰى
اور	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	ان کے لیے	جہنم کی آگ (ہے)	نہ (موت کا) فیصلہ کیا جائے گا

اور جنہوں نے کفر کیا ان کے لیے جہنم کی آگ ہے، نہ ان پر

عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ۭ كَذٰلِكَ

عَلَيْهِمْ	فَيَمُوْتُوْا	وَ	لَا يُخَفَّفُ	عَنْهُمْ	مِّنْ عَذَابِهَا	كَذٰلِكَ
ان پر	تو (کہ) وہ مر جائیں	اور	نہ ہلکا کیا جائے گا	ان سے	اس (جہنم) کا عذاب	ایسی ہی

قضا آئے کہ وہ مر جائیں اور نہ ان سے جہنم کا عذاب کچھ ہلکا کیا جائے گا، ہم

جہنم میں کفار کی فریاد اور انہیں جواب

نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ ﴿۳۶﴾ ۚ وَهُمْ يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا ۚ

نَجْزِيْ	كُلَّ كَفُوْرٍ ﴿۳۶﴾	وَ	هُمْ	يَصْطَرِخُوْنَ	فِيْهَا
ہم سزا دیتے ہیں	ہر بڑے ناشکرے (کو)	اور	وہ	چیختے چلاتے ہوں گے	اس میں

ہر بڑے ناشکرے کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں ○ اور وہ اس میں چیختے چلاتے ہوں گے،

(بقیہ گزشتہ صفحہ) اپنی جان پر ظلم کرنے والے ہم تم جیسے لوگ ہیں۔(المطالب العالیۃ، ۲۶۳/۸، الحدیث: ۳۷۰۰) حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا اپنے آپ کو تیسرے طبقے میں شمار فرمانا عاجزی و انکساری کے طور پر ہے۔ (۱) جنت میں داخلہ محض اعمال کی وجہ سے نہ ہوگا بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوگا جبکہ اعمال اللہ تعالیٰ کا فضل حاصل ہونے کا ذریعہ اور جنت میں درجات کی بلندی کا سبب ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے "تم میں سے کسی کو اس کا عمل نجات نہیں دلائے گا۔ لوگ عرض گزار ہوئے "کیا آپ کو بھی نہیں؟ ارشاد فرمایا "مجھے بھی نہیں، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے۔(بخاری، ۴/ ۱۳، الحدیث: ۵۶۷۳)

رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِیْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ

كُنَّا نَعْمَلُ	غَيْرَ الَّذِیْ	صَالِحًا	نَعْمَلْ	اَخْرِجْنَا	رَبَّنَآ
ہم کام کرتے تھے	(اس کے) برخلاف جو	اچھا	(تاکہ) ہم کام کریں	نکال دے ہمیں	اے ہمارے رب

اے ہمارے رب! ہمیں نکال دے تاکہ ہم اچھا کام کریں اس کے برخلاف جو ہم پہلے کرتے تھے

اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا یَتَذَكَّرُ فِیْهِ مَنْ تَذَكَّرَ

تَذَكَّرَ	مَنْ	مَّا یَتَذَكَّرُ فِیْهِ	اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ
نصیحت حاصل کرنا چاہتا	جو	جس میں نصیحت حاصل کرلیتا	(جواب ملے گا) اور کیا ہم نے عمر نہ دی تھی تمہیں

(جواب ملے گا) اور کیا ہم نے تمہیں وہ عمر نہ دی تھی جس میں سمجھنے والا سمجھ لیتا

وَجَآءَكُمُ النَّذِیْرُ ؕ فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ نَّصِیْرٍ ۳۷ ع

مِنْ نَّصِیْرٍ ۳۷	لِلظّٰلِمِیْنَ	فَمَا	فَذُوْقُوْا	النَّذِیْرُ	جَآءَكُمُ	وَ
کوئی مددگار	ظالموں کیلئے	پس نہیں (ہے)	تو چکھو	ڈر سنانے والا	آیا تھا تمہارے پاس	اور

اور تمہارے پاس ڈر سنانے والا تشریف لایا تھا تو اب مزہ چکھو، پس ظالموں کیلئے کوئی مددگار نہیں ○

ع ١٦ ١١

علمِ الٰہی کی شان

اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَیْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ

عَلِیْمٌ	اِنَّهٗ	عٰلِمُ غَیْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	اللّٰهَ	اِنَّ
جاننے والا (ہے)	بیشک وہ	آسمانوں اور زمین کی ہر چھپی بات جاننے والا (ہے)	اللہ	بیشک

بیشک اللہ آسمانوں اور زمین کی ہر چھپی بات کو جاننے والا ہے، بیشک وہ دلوں کی بات

کفر پر کفر کا وبال اور کفر کا نقصان

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۳۸ هُوَ الَّذِیْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓىِٕفَ فِی الْاَرْضِ ؕ

فِی الْاَرْضِ	خَلٰٓىِٕفَ	جَعَلَكُمْ	الَّذِیْ	هُوَ	بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۳۸
زمین میں	(پہلے لوگوں کا) جانشین	بنایا تمہیں	جس نے	وہی (ہے)	سینوں والی (بات) کو

جانتا ہے ○ وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں (پہلے لوگوں کا) جانشین کیا

فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ؕ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ

فَمَنْ	كَفَرَ	فَعَلَيْهِ	كُفْرُهٗ	وَ	لَا يَزِيْدُ	الْكٰفِرِيْنَ
تو جس نے	کفر کیا	تو اسی پر (ہے)	اس کے کفر کا وبال	اور	زیادہ نہیں کرتا	کافروں (کو)

توجو کفر کرے تو اس کے کفر کا وبال اسی پر ہے اور کافروں کے حق میں ان کا کفران کے رب کے پاس

كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا ۚ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ

كُفْرُهُمْ	عِنْدَ رَبِّهِمْ	اِلَّا	مَقْتًا	وَ	لَا يَزِيْدُ	الْكٰفِرِيْنَ
ان کا کفر	ان کے رب کے پاس	مگر	غضب (میں)	اور	زیادہ نہیں کرتا	کافروں (کو)

غضب ہی کو بڑھاتا ہے اور کافروں کے حق میں ان کا کفران کے نقصان میں ہی

كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا ﴿۳۹﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ

كُفْرُهُمْ	اِلَّا	خَسَارًا ﴿۳۹﴾	قُلْ	اَرَءَيْتُمْ [1]	شُرَكَآءَكُمُ	الَّذِيْنَ	تَدْعُوْنَ
ان کا کفر	مگر	نقصان (میں)	تم کہو	بھلا بتاؤ	اپنے شریک	وہ جنہیں	تم پوجتے ہو

اضافہ کرتا ہے ○ تم فرماؤ: بھلا اپنے وہ شریک تو بتلاؤ جنہیں تم اللہ کے سوا

اللہ تعالیٰ کا شریک ہونے کی تردید

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	اَرُوْنِيْ	مَاذَا	خَلَقُوْا	مِنَ الْاَرْضِ	اَمْ	لَهُمْ
اللہ کے سوا	دکھاؤ مجھے	کیا	انہوں نے بنایا	زمین میں سے	یا	ان کی

پوجتے ہو، مجھے دکھاؤ کہ انہوں نے زمین میں سے کونسا حصہ بنایا ہے یا آسمانوں میں

شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ

شِرْكٌ	فِي السَّمٰوٰتِ	اَمْ	اٰتَيْنٰهُمْ	كِتٰبًا	فَهُمْ
کوئی شرکت (ہے)	آسمانوں میں	یا	ہم نے دی ہے انہیں	کوئی کتاب	تو وہ

ان کی کوئی شرکت ہے یا ہم نے انہیں کوئی کتاب دی ہے کہ وہ

[1] یعنی اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ مشرکین سے فرمادیں کہ جن بتوں کو تم اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراتے اور اللہ تعالیٰ کی بجائے ان کی پوجا کرتے ہو، مجھے دکھاؤ کہ انہوں نے زمین کا کون سا حصہ بنایا ہے یا آسمانوں کو بنانے میں ان کی کوئی شرکت ہے جس کی وجہ سے وہ معبود ہونے میں اللہ تعالیٰ کے شریک ہوگئے، یا اللہ تعالیٰ نے ان مشرکین پر آسمان سے کوئی کتاب نازل کی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے شریک کا بیان ہوا اور مشرکین اس کی روشن دلیلوں پر عمل پیرا ہیں؟ ان میں سے کوئی بھی بات نہیں، بلکہ ظالموں کا حال یہ ہے کہ وہ اپنے پیروکاروں کو دھوکا دیتے اور بتوں کی طرف سے انہیں باطل امیدیں دلاتے

عَلٰى بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا

عَلٰى بَيِّنَتٍ مِّنْهُ	بَلْ	اِنْ	يَّعِدُ	الظّٰلِمُوْنَ	بَعْضُهُمْ	بَعْضًا
اس کی روشن دلیل پر (ہیں)	بلکہ	نہیں	وعدہ کرتے	ظالم	ان کے بعض	بعض (کو)

اس کی روشن دلیلوں پر ہیں؟ بلکہ ظالم آپس میں ایک دوسرے کو دھوکے، فریب کا ہی

اِلَّا غُرُوْرًا ۝٤٠ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

اِلَّا	غُرُوْرًا ۝٤٠	اِنَّ	اللّٰهَ	يُمْسِكُ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ
مگر	دھوکے (کا)	بیشک	اللہ	روکے ہوئے ہے	آسمانوں	اور	زمین (کو)

وعدہ دیتے ہیں ۝ بیشک اللہ آسمانوں اور زمین کو روکے ہوئے ہے

اَنْ تَزُوْلَا ۚ۬ وَلَئِنْ زَالَتَاۤ اِنْ اَمْسَكَهُمَا

اَنْ	تَزُوْلَا	وَ	لَئِنْ	زَالَتَاۤ	اِنْ	اَمْسَكَهُمَا
کہ	وہ دونوں حرکت کریں	اور	قسم ہے اگر	وہ دونوں ہٹ جائیں	(تو) نہیں	روک سکے گا انہیں

کہ حرکت نہ کریں اور قسم ہے کہ اگر وہ ہٹ جائیں تو اللہ کے سوا

مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۝٤١ وَاَقْسَمُوْا

مِنْ اَحَدٍ	مِّنْۢ بَعْدِهٖ	اِنَّهٗ	كَانَ	حَلِيْمًا	غَفُوْرًا ۝٤١	وَ	اَقْسَمُوْا [1]
کوئی ایک	اس کے سوا	بیشک وہ	ہے	حلم والا	بخشنے والا	اور	انہوں نے قسم کھائی تھی

انہیں کوئی نہ روک سکے گا۔ بیشک وہ حلم والا، بخشنے والا ہے ۝ اور انہوں نے

بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ

بِاللّٰهِ	جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ	لَئِنْ	جَآءَهُمْ	نَذِيْرٌ
اللہ کی	اپنی قسموں میں خوب کوشش (سے)	ضرور اگر	آیا ان کے پاس	کوئی ڈر سنانے والا

اپنی قسموں میں حد بھر کی کوشش کرکے اللہ کی قسم کھائی کہ اگر ان کے پاس کوئی ڈر سنانے والا آیا

آسمانوں اور زمین کا تھماؤ اور اللہ تعالیٰ کی شان حلم

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بعثت سے پہلے اور بعد میں کفار قریش کا حال

(پچھلے صفحے کا بقیہ) ہیں کہ بت ان کی شفاعت کریں گے۔ [1] حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بعثت سے پہلے قریش نے یہودیوں اور عیسائیوں کے اپنے رسولوں کو نہ ماننے اور ان کو جھٹلانے کے بارے میں کہا تھا کہ ''اللہ تعالیٰ اُن پر لعنت کرے کہ اُن کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول آئے اور انہوں نے انہیں جھٹلایا اور نہ مانا، خدا کی قسم! اگر ہمارے پاس کوئی رسول آئے تو ہم اُن سے زیادہ راہِ راست پر ہوں گے اور اس رسول کو ماننے میں ان کے بہتر گروہ پر سبقت لے جائیں گے۔ لیکن جب ان کے پاس حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رونق افروزی اور جلوہ آرائی ہوئی تو حق و ہدایت سے ان کی نفرت اور دوری میں ہی اضافہ ہوا۔

لَيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ

لَيَكُوْنُنَّ	اَهْدٰى	مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ	فَلَمَّا	جَآءَهُمْ
(تو) ضرور وہ ہوں گے	زیادہ ہدایت والے	تمام امتوں میں (ہر) ایک سے	پھر جب	آیا ان کے پاس

تو وہ ضرور تمام امتوں میں سے (ہر) ایک امت سے بڑھ کر ہدایت پر ہوں گے (لیکن) پھر جب ان کے پاس

نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرَا ۙ ﴿٤٢﴾ اسْتِكْبَارًا

نَذِيْرٌ	مَا زَادَهُمْ	اِلَّا	نُفُوْرَا ۙ ﴿٤٢﴾	اسْتِكْبَارًا[1]
ڈر سنانے والا	(تو) اس نے زیادہ نہ کیا انہیں	مگر	نفرت (میں)	بڑائی چاہنے (کی وجہ سے)

ڈر سنانے والا تشریف لایا تو اس نے ان کی نفرت میں ہی اضافہ کیا○ زمین میں

فِي الْاَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ؕ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا

فِي الْاَرْضِ	وَ	مَكْرَ السَّيِّئِ[2]	وَ	لَا يَحِيْقُ	الْمَكْرُ السَّيِّئُ	اِلَّا
زمین میں	اور	برا مکر و فریب (کرنے کی وجہ سے)	اور	نہیں گھیرتا، نہیں پڑتا	برا مکر و فریب	مگر

بڑائی چاہنے اور برا مکر و فریب کرنے کی وجہ سے (وہ ایمان نہ لائے) اور برا مکر و فریب اپنے چلنے والے ہی پر

بِاَهْلِهٖ ؕ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ ۚ

بِاَهْلِهٖ[3]	فَهَلْ	يَنْظُرُوْنَ	اِلَّا	سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ
اپنے چلنے والے کو	تو کیا (یعنی نہیں)	وہ انتظار کر رہے ہیں	مگر	پہلے لوگوں کے دستور (کا)

پڑتا ہے، تو وہ پہلے لوگوں کے دستور ہی کا انتظار کر رہے ہیں

فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ

فَلَنْ تَجِدَ	لِسُنَّتِ اللّٰهِ	تَبْدِيْلًا	وَ	لَنْ تَجِدَ	لِسُنَّتِ اللّٰهِ
تو تم ہرگز نہ پاؤ گے	اللہ کے دستور کیلئے	کوئی تبدیلی	اور	ہرگز نہ پاؤ گے	اللہ کے دستور کیلئے

تو تم ہرگز اللہ کے دستور کیلئے تبدیلی نہیں پاؤ گے اور ہرگز اللہ کے قانون کیلئے

کفارِ قریش کے ایمان نہ لانے کا سبب اور انجامِ تکبر

(1) تکبر و غرور ایسی بری بیماری ہے کہ اس کی وجہ سے انسان نبی کی پیروی سے محروم رہتا ہے جبکہ بارگاہِ انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں عاجزی اور انکساری ایمان کا ذریعہ ہے۔ کفارِ مکہ کے کفر کی وجہ یہی ہوئی کہ انہوں نے خود کو نبی سے بڑھ کر جانا۔ (2) برے مکر و فریب سے مراد شرک اور کفر ہے، یا اس سے مراد رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ مکر و فریب کرنا ہے۔ (3) یعنی بری سازش کا انجام اکثر برا ہی ہوتا ہے۔ اس میں ان لوگوں کے لئے نصیحت ہے جو ایک دوسرے کے خلاف سازشیں کرتے اور سازشی لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے "سازش کرنے والے اور دھوکا دینے والے

گزشتہ قوموں کے انجام سے عبرت حاصل کرنی چاہئے

تَحْوِيْلًا ﴿٤٣﴾ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ

تَحْوِيْلًا ﴿٤٣﴾	اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا	فِي الْاَرْضِ	فَيَنْظُرُوْا	كَيْفَ	كَانَ
ٹالنا	اور کیا انہوں نے سفر نہ کیا	زمین میں	تو وہ دیکھ لیتے	کیسا	ہوا

ٹالنانہ پاؤ گے ○ اور کیا انہوں نے زمین میں سفر نہ کیا کہ دیکھتے ان سے اگلوں کا

عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوْۤا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ط وَ

عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	وَ	كَانُوْۤا	اَشَدَّ	مِنْهُمْ	قُوَّةً	وَ
ان لوگوں کا انجام جو	ان سے پہلے (تھے)	اور	وہ تھے	زیادہ سخت	ان سے	قوت (میں)	اور

کیسا انجام ہوا اور وہ ان سے زیادہ طاقتور تھے اور

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا

مَا كَانَ	اللّٰهُ	لِيُعْجِزَهٗ	مِنْ شَيْءٍ	فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	لَا
نہیں ہے	اللہ (کی شان کہ)	عاجز کرسکے اسے	کوئی چیز	آسمانوں میں	اور	نہ

اللہ کی یہ شان نہیں کہ آسمانوں اور زمین میں کوئی شے اسے

گناہوں پر گرفت سے متعلق سنتِ الٰہی

فِي الْاَرْضِ ط اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ﴿٤٤﴾ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ

فِي الْاَرْضِ	اِنَّهٗ	كَانَ	عَلِيْمًا	قَدِيْرًا ﴿٤٤﴾	وَ	لَوْ	يُؤَاخِذُ (1)	اللّٰهُ
زمین میں	بیشک وہ	ہے	علم والا	قدرت والا	اور	اگر	پکڑتا	اللہ

عاجز کرسکے۔ بیشک وہ علم والا، قدرت والا ہے ○ اور اگر اللہ لوگوں کو

النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا

النَّاسَ	بِمَا	كَسَبُوْا	مَا تَرَكَ	عَلٰى ظَهْرِهَا
لوگوں (کو)	(اس کے) سبب جو	انہوں نے کمایا	(تو) وہ نہ چھوڑتا	اس (زمین) کی پشت پر

ان کے اعمال کے سبب پکڑتا تو زمین کی پیٹھ پر کوئی چلنے والا

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) جہنم میں ہیں۔ (مسند الفردوس، ۳/۲۱۷، الحدیث: ۴۶۵۸)

(1) یعنی اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو ان کے گناہوں کی وجہ سے پکڑتا تو زمین کی پیٹھ پر کوئی چلنے والا نہ چھوڑتا لیکن وہ مقرر مدت یعنی قیامت کے دن تک انہیں ڈھیل دیتا ہے پھر جب ان کے عذاب کی مقرر مدت آئے گی تو یاد رکھو کہ بیشک اللہ تعالیٰ اپنے تمام بندوں کو دیکھ رہا ہے، وہ انہیں اُن کے اعمال کی جزا دے گا اور جو لوگ عذاب کے مستحق ہیں انہیں عذاب دے گا اور جو لائقِ کرم ہیں ان پر رحم و کرم فرمائے گا۔

مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا

مِنْ دَآبَّةٍ	وَ	لٰكِنْ	يُّؤَخِّرُهُمْ	اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى	فَاِذَا
کوئی چلنے والا	اور	لیکن	وہ ڈھیل دیتا ہے انہیں	ایک مقررہ مدت تک	پھر جب

نہ چھوڑتا لیکن وہ ایک مقرر میعاد تک انہیں ڈھیل دیتا ہے پھر جب

جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ﴿۴۵﴾ ع

جَآءَ	اَجَلُهُمْ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	بِعِبَادِهٖ	بَصِيْرًا ﴿۴۵﴾
آجائے گی	ان کی مدت	تو بیشک	اللہ	ہے	اپنے بندوں کو	دیکھنے والا

ان کی مقررہ مدت آئے گی تو بیشک اللہ اپنے تمام بندوں کو دیکھ رہا ہے ○

آیات: 83 — رکوع: 05

سُوْرَةُ يٰسٓ مَكِّيَّة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

رسالت اور صراطِ مستقیم پر ہونے کا بیان — حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی

يٰسٓ ۚ ﴿۱﴾ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۙ ﴿۲﴾ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۙ ﴿۳﴾

يٰسٓ ﴿۱﴾ (1)	وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾	اِنَّكَ	لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳﴾
یٰسٓ	حکمت والے قرآن کی قسم	بیشک تم	ضرور رسولوں میں سے (ہو)

یٰسٓ ○ حکمت والے قرآن کی قسم ○ بیشک تم رسولوں میں سے ہو ○

(1) یہ حروفِ مقطعات میں سے ایک حرف ہے، اس کی مراد اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ نیز کسی کا نام "یٰسٓ" اور "طٰہٰ" رکھنا منع ہے کہ بعض علماء کے نزدیک یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے ایسے نام ہیں جن کے معنی معلوم نہیں، کیا عجب کہ ان کے وہ معنی ہوں جو غیر خدا پر صادق نہ آسکیں، اور بعض علماء کے نزدیک یہ حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے ایسے نام ہیں جن کے معنی معلوم نہیں، ہو سکتا ہے ان کا وہ معنی ہو جو حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے لئے خاص ہو۔ اس لئے یہ نام رکھنے سے بچنا ضروری ہے اور جن حضرات کا نام "یسین" ہے وہ خود کو "غلام یسین" لکھیں اور بتائیں اور دوسرے اسے "غلام یسین" کہہ کر بلائیں۔

نزولِ قرآن کا ایک اہم مقصد

عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝۴ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۝۵ لِتُنْذِرَ

عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝۴	تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۝۵	لِتُنْذِرَ
سیدھی راہ پر (ہو)	عزت والے مہربان کا اتارا ہوا	تاکہ تم ڈراؤ

سیدھی راہ پر ہو ○ عزت والے مہربان کا اتارا ہوا ○ تاکہ تم اس قوم کو

قَوْمًا مَّاۤ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ۝۶

قَوْمًا[1]	مَّاۤ اُنْذِرَ	اٰبَآؤُهُمْ[2]	فَهُمْ	غٰفِلُوْنَ ۝۶
(اس) قوم (کو)	نہیں ڈرایا گیا	ان کے باپ دادا (کو)	تو وہ	غفلت میں پڑے ہوئے (ہیں)

ڈراؤ جس کے باپ دادا کو نہ ڈرایا گیا تو وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں ○

ازلی کفار کی ایمان سے محرومی

لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰۤى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ

لَقَدْ	حَقَّ	الْقَوْلُ	عَلٰۤى اَكْثَرِهِمْ	فَهُمْ
ضرور بیشک	ثابت ہو چکی	بات	ان میں اکثر پر	تو وہ

بیشک ان میں اکثر پر بات ثابت ہو چکی ہے تو وہ

لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۷ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْۤ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا

لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۷	اِنَّا	جَعَلْنَا	فِيْۤ اَعْنَاقِهِمْ	اَغْلٰلًا
ایمان نہ لائیں گے	بیشک	ہم نے ڈال دیئے	ان کی گردنوں میں	طوق

ایمان نہ لائیں گے ○ ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال دیئے ہیں

فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ۝۸ وَ

فَهِيَ	اِلَى الْاَذْقَانِ	فَهُمْ	مُّقْمَحُوْنَ ۝۸	وَ
تو وہ	ٹھوڑیوں تک (ہیں)	تو وہ	اوپر کو منہ اٹھائے ہوئے (ہیں)	اور

تو وہ ٹھوڑیوں تک ہیں تو وہ اوپر کو منہ اٹھائے ہوئے ہیں ○ اور

1 یہاں آیت میں بطورِ خاص کفارِ قریش کو عذابِ الٰہی سے ڈرانے کا فرمایا گیا اور عمومی طور پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اہلِ عرب، اہلِ کتاب وغیرہ سبھی کو عذابِ الٰہی سے ڈرانے والے ہیں کیونکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تمام لوگوں کے لئے رسول ہیں۔ 2 قومِ قریش میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے پہلے کوئی رسول تشریف نہیں لائے اور عرب میں حضرت اسماعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد سے لے کر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تک کوئی رسول تشریف نہیں لائے جبکہ اہلِ کتاب کے پاس حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد سے لے کر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تک کوئی رسول تشریف نہیں لائے۔

جَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّ مِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا

جَعَلْنَا(1)	مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ	سَدًّا	وَّ	مِنْ خَلْفِهِمْ	سَدًّا
ہم نے بنادی	ان کے آگے	ایک دیوار	اور	ان کے پیچھے	ایک دیوار

ہم نے ان کے آگے دیوار بنادی اور ان کے پیچھے (بھی) ایک دیوار (بنادی)

فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۹﴾ وَ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ

فَاَغْشَيْنٰهُمْ	فَهُمْ	لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۹﴾	وَ	سَوَآءٌ	عَلَيْهِمْ
پھر اوپر سے ڈھانک دیا انہیں	تو وہ	دیکھ نہیں سکتے	اور	برابر (ہے)	ان پر

پھر انہیں اوپر سے (بھی) ڈھانک دیا تو انہیں کچھ دکھائی نہیں دیتا ○ اور تمہارا انہیں ڈرانا

ازلی کفار کو ڈرانا اور نہ ڈرانا برابر ہے

ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰﴾

ءَاَنْذَرْتَهُمْ	اَمْ	لَمْ تُنْذِرْهُمْ	لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰﴾
کیا آپ ڈرائیں انہیں	یا	نہ ڈرائیں انہیں	وہ ایمان نہیں لائیں گے

اور نہ ڈرانا ان پر برابر ہے وہ ایمان نہیں لائیں گے ○

نصیحت قبول کرنے والے کے اوصاف اور اسے بشارت

اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ

اِنَّمَا تُنْذِرُ	مَنِ	اتَّبَعَ	الذِّكْرَ	وَ	خَشِيَ	الرَّحْمٰنَ
تم صرف ڈراتے ہو	(اس کو) جو	پیروی کرے	نصیحت (کی)	اور	ڈرے	رحمٰن (سے)

تم تو صرف اسے ڈراتے ہو جو نصیحت کی پیروی کرے اور رحمٰن سے بغیر دیکھے

مُردوں کو زندہ کیے جانے اور لوگوں کے اعمال لکھے جانے کی خبر

بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّ اَجْرٍ كَرِيْمٍ ﴿۱۱﴾ اِنَّا نَحْنُ

بِالْغَيْبِ	فَبَشِّرْهُ	بِمَغْفِرَةٍ وَّ اَجْرٍ كَرِيْمٍ ﴿۱۱﴾	اِنَّا	نَحْنُ
بغیر دیکھے	تو تم بشارت دو اسے	بخشش اور عزت کے ثواب کی	بیشک	ہم

ڈرے تو اسے بخشش اور عزت کے ثواب کی بشارت دو ○ بیشک ہم

(1) یعنی جیسے کسی شخص کے دونوں طرف دیواریں ہوں اور ہر طرف سے راستہ بند کر دیا گیا ہو تو وہ کسی طرح منزلِ مقصود تک نہیں پہنچ سکتا، یہی حال ان کفار کا ہے کہ ان پر ہر طرف سے ایمان کی راہ بند ہے، ان کے سامنے دنیا کے غرور کی دیوار ہے اور ان کے پیچھے آخرت کو جھٹلانے کی اور وہ جہالت کے قید خانہ میں قید ہیں جس کی وجہ سے آیات اور دلائل میں غور و فکر کرنا انہیں میسر نہیں ہے۔ ازلی کفار پر ہدایت اور ایمان کی راہ بند کر کے ان پر جبر نہیں کیا گیا بلکہ ان کے کفر پر اصرار، تکبر، عناد اور سرکشی کو مستقل اختیار کرنے کی سزا کے طور پر ان کے لئے ایمان کا راستہ بند کر دیا گیا ہے۔

نُحْيِ الْمَوْتٰى وَ نَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَ

نُحْيِ	الْمَوْتٰى	وَ	نَكْتُبُ	مَا	قَدَّمُوْا	وَ
زندہ کریں گے	مُردوں (کو)	اور	ہم لکھ رہے ہیں	وہ جو	انہوں نے آگے بھیجا	اور

مُردوں کو زندہ کریں گے اور ہم لکھ رہے ہیں جو (عمل) انہوں نے آگے بھیجا اور

اٰثَارَهُمْ ؕ وَ كُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ

اٰثَارَهُمْ[1]	وَ	كُلَّ شَیْءٍ	اَحْصَیْنٰهُ
ان کے پیچھے چھوڑے ہوئے نشانات (کو)	اور	ہر چیز	ہم نے شمار کر رکھا ہے اسے

ان کے پیچھے چھوڑے ہوئے نشانات کو اور ایک ظاہر کر دینے والی کتاب میں ہر چیز

فِیْۤ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ ﴿۱۲﴾ ع وَ اضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْیَةِ ۘ اِذْ

فِیْۤ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ ﴿۱۲﴾	وَ	اضْرِبْ[2]	لَهُمْ	مَّثَلًا	اَصْحٰبَ الْقَرْیَةِ	اِذْ
ایک ظاہر کر دینے والی کتاب میں	اور	بیان کرو	ان سے	مثال	شہر والوں (کی)	جب

ہم نے شمار کر رکھی ہے ○ اور ان سے شہر والوں کی مثال بیان کرو جب

جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۳﴾ ج اِذْ اَرْسَلْنَاۤ اِلَیْهِمُ اثْنَیْنِ

جَآءَهَا	الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۳﴾	اِذْ	اَرْسَلْنَاۤ	اِلَیْهِمُ	اثْنَیْنِ
آئے ان کے پاس	رسول	جب	ہم نے رسول بھیجے	ان کی طرف	دو

ان کے پاس رسول آئے ○ جب ہم نے ان کی طرف دو رسول بھیجے

فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْۤا اِنَّاۤ

فَكَذَّبُوْهُمَا	فَعَزَّزْنَا	بِثَالِثٍ	فَقَالُوْۤا	اِنَّاۤ
پھر انہوں نے جھٹلایا انہیں	تو ہم نے مدد کی	تیسرے کے ذریعے	تو انہوں نے کہا	بیشک ہم

پھر انہوں نے ان کو جھٹلایا تو ہم نے تیسرے کے ذریعے مدد کی تو ان سب نے کہا کہ بیشک

وقف غفران

وقف لازم ع ۱ ۱۸

شہر والوں کی طرف رسولوں کی بعثت

[1] یعنی ہم وہ نشانیاں اور طریقے لکھ رہے ہیں جو لوگ اپنے پیچھے چھوڑ گئے۔ یہ طریقے اچھے بھی ہوسکتے ہیں اور برے بھی، دونوں کا حکم جدا جدا ہے لہٰذا لوگ جو نیک طریقے نکالتے ہیں انہیں اچھی بدعت کہتے ہیں اور یہ طریقے نکالنے والوں اور اس پر عمل کرنے والوں دونوں کو ثواب ملتا ہے اور جو برے طریقے نکالتے ہیں ان کو بری بدعت کہتے ہیں، یہ طریقے نکالنے والے اور عمل کرنے والے دونوں گناہ گار ہوتے ہیں۔

[2] ....اس آیت سے بیان کئے گئے واقعہ کی تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج8، ص236 پر ملاحظہ فرمائیں۔

اہلِ شہر کا رسولوں پر اعتراض

اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ قَالُوْا مَاۤ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ

اِلَيْكُمْ	مُّرْسَلُوْنَ ﴿۱۴﴾	قَالُوْا	مَاۤ	اَنْتُمْ	اِلَّا	بَشَرٌ مِّثْلُنَا [1]
تمہاری طرف	بھیجے گئے ہیں	(لوگوں نے) کہا	نہیں	تم	مگر	ہمارے جیسے آدمی

ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں ۝ لوگوں نے کہا: تم تو ہمارے جیسے آدمی ہو

وَمَاۤ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَیْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ﴿۱۵﴾

وَ	مَاۤ اَنْزَلَ	الرَّحْمٰنُ	مِنْ شَیْءٍ	اِنْ	اَنْتُمْ	اِلَّا	تَكْذِبُوْنَ ﴿۱۵﴾
اور	نہیں اتاری	رحمٰن نے	کوئی چیز	نہیں	تم	مگر	جھوٹ بول رہے ہو

اور رحمٰن نے کوئی چیز نہیں اتاری، تم صرف جھوٹ بول رہے ہو ۝

رسولوں کا جواب

قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّاۤ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَ

قَالُوْا	رَبُّنَا	يَعْلَمُ	اِنَّاۤ	اِلَيْكُمْ	لَمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۶﴾	وَ
(رسولوں نے) کہا	ہمارا رب	جانتا ہے	بیشک ہم	تمہاری طرف	ضرور بھیجے گئے (ہیں)	اور

رسولوں نے کہا: ہمارا رب جانتا ہے کہ بیشک ضرور ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں ۝ اور

اہلِ شہر کا رسولوں پر مزید اعتراض اور دھمکی

مَا عَلَيْنَاۤ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۷﴾ قَالُوْۤا اِنَّا تَطَيَّرْنَا

مَا	عَلَيْنَاۤ	اِلَّا	الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۷﴾	قَالُوْۤا	اِنَّا	تَطَيَّرْنَا [2]
نہیں	ہم پر	مگر	صاف صاف تبلیغ کر دینا	(لوگوں نے) کہا	بیشک	ہم منحوس سمجھتے ہیں

ہمارے ذمہ صرف صاف صاف تبلیغ کر دینا ہی ہے ۝ لوگوں نے کہا: ہم تمہیں منحوس

بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَ لَيَمَسَّنَّكُمْ

بِكُمْ	لَئِنْ	لَّمْ تَنْتَهُوْا	لَنَرْجُمَنَّكُمْ	وَ	لَيَمَسَّنَّكُمْ
تمہیں	ضرور اگر	تم باز نہ آئے	(تو) ضرور ہم سنگسار کریں گے تمہیں	اور	ضرور پہنچے گی تمہیں

سمجھتے ہیں۔ بیشک اگر تم باز نہ آئے تو ضرور ہم تمہیں سنگسار کریں گے اور ضرور تمہیں ہماری طرف سے

1 اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اپنے جیسا بشر کہنا ہمیشہ سے کفار کا طریقہ رہا ہے۔ 2 اللہ تعالیٰ کے نیک اور مقرب بندوں کو منحوس سمجھنا اور انہیں تکلیف پہنچانے کی دھمکیاں دینا کافروں کا طریقہ ہے۔ نیز لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ جس چیز کی طرف ان کے دل مائل ہوں اور ان کی طبیعت اسے قبول کرے تو وہ اس چیز کو اپنے حق میں بابرکت سمجھتے ہیں اور جس چیز سے نفرت کرتے اور اسے ناپسند کرتے ہوں تو اسے اپنے حق میں منحوس سمجھتے ہیں، اسی لئے اگر انہیں کوئی مصیبت پہنچ جائے تو کہتے ہیں کہ یہ فلاں کی نحوست ہے اور اس کی وجہ سے ہمارا یہ نقصان ہو گیا، آپس میں لڑائی جھگڑا شروع ہو گیا،

مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۸﴾ قَالُوْا طَآىِٕرُكُمْ مَّعَكُمْ ؕ

مَّعَكُمْ	طَآىِٕرُكُمْ	قَالُوْا	عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۸﴾	مِّنَّا
تمہارے ساتھ (ہے)	تمہاری نحوست	(رسولوں نے) فرمایا	دردناک سزا	ہماری طرف سے

دردناک سزا پہنچے گی ○ رسولوں نے فرمایا: تمہاری نحوست تو تمہارے ساتھ ہے۔

اَىِٕنْ ذُكِّرْتُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۱۹﴾

قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۱۹﴾	اَنْتُمْ	بَلْ	ذُكِّرْتُمْ	اَىِٕنْ
حد سے بڑھنے والے لوگ (ہو)	تم	بلکہ	تمہیں نصیحت کی جائے	کیا اگر

کیا اگر تمہیں نصیحت کی جائے (تو تم اسے بدشگونی کہتے اور انکار کرتے ہو) بلکہ تم حد سے بڑھنے والے لوگ ہو ○

وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى

يَّسْعٰى	رَجُلٌ	مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ	جَآءَ	وَ
دوڑتا ہوا	ایک مرد	شہر کے دور والے کنارے سے	آیا	اور

اور شہر کے دور کے کنارے سے ایک مرد دوڑتا ہوا آیا،

قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۰﴾ اتَّبِعُوْا

اتَّبِعُوْا	الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۰﴾	اتَّبِعُوا	يٰقَوْمِ	قَالَ
پیروی کرو	رسولوں (کی)	پیروی کرو	اے میری قوم	اس نے کہا

اس نے کہا: اے میری قوم! ان رسولوں کی پیروی کرو ○ ایسوں کی پیروی کرو

مَنْ لَّا يَسْــَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۱﴾

مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۱﴾	هُمْ	وَّ	اَجْرًا	لَا يَسْــَٔلُكُمْ	مَنْ
ہدایت یافتہ (ہیں)	وہ	اور	کوئی معاوضہ	نہیں مانگتا تم سے	(اس کی) جو

جو تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتے اور وہ ہدایت یافتہ ہیں ○

[illegible] رشتہ ٹوٹ گیا، اگرچہ ان سب کی حقیقی وجہ کچھ اور ہو۔ یاد رہے کہ شرعی طور پر نہ کوئی شخص منحوس ہے، نہ کوئی جگہ، وقت یا چیز منحوس ہے، اسلام میں اس کا کوئی تصور نہیں، یہ محض وہمی خیالات ہوتے ہیں۔ ہاں گناہ اور کفر نحوست ہیں۔

وَمَالِیَ

23

مردِ مومن کا قوم سے نصیحت آمیز کلام

وَ مَالِیَ لَاۤ اَعْبُدُ الَّذِیْ فَطَرَنِیْ وَ

وَ	مَا	لِیَ (1)	لَاۤ اَعْبُدُ	الَّذِیْ	فَطَرَنِیْ	وَ
اور	کیا(ہے)	میرے لیے	(کہ)میں عبادت نہ کروں	(اس کی)جس نے	پیدا کیا مجھے	اور

اور مجھے کیا ہے کہ میں اس کی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور

اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۲۲ ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً اِنْ

اِلَیْهِ	تُرْجَعُوْنَ ۲۲	ءَاَتَّخِذُ	مِنْ دُوْنِهٖ	اٰلِهَةً	اِنْ
اسی کی طرف	تمہیں لوٹایا جائے گا	کیا میں بنالوں	اس(اللہ)کے سوا	معبود	اگر

اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے ○ کیا میں اللہ کے سوا اور معبود بنالوں کہ اگر

یُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّیْ شَفَاعَتُهُمْ شَیْــٴًـا وَّ

یُّرِدْنِ	الرَّحْمٰنُ	بِضُرٍّ	لَّا تُغْنِ	عَنِّیْ	شَفَاعَتُهُمْ (2)	شَیْــٴًـا	وَّ
(پہنچانا)چاہے مجھے	رحمٰن	کوئی نقصان	(تو)نفع نہ دے گی	مجھے	ان کی سفارش	کچھ	اور

رحمٰن مجھے کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو اِن کی سفارش مجھے کوئی نفع نہ دے اور

مردِ مومن کا اعلانیہ ایمان

لَا یُنْقِذُوْنِ ۲۳ اِنِّیْۤ اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۲۴ اِنِّیْۤ اٰمَنْتُ

لَا یُنْقِذُوْنِ ۲۳	اِنِّیْۤ	اِذًا	لَّفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۲۴	اِنِّیْۤ	اٰمَنْتُ
نہ وہ بچا سکیں گے مجھے	بیشک میں	اس وقت	ضرور کھلی گمراہی میں (ہوں گا)	بیشک میں	ایمان لایا

نہ وہ مجھے بچاسکیں گے ○ بیشک جب تو میں کھلی گمراہی میں ہوں گا ○ بیشک میں تمہارے رب(اللہ) پر

مردِ مومن کا اعزاز اور اس کی آرزو

بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ۲۵ قِیْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ

بِرَبِّكُمْ	فَاسْمَعُوْنِ ۲۵	قِیْلَ	ادْخُلِ	الْجَنَّةَ
تمہارے رب(اللہ)پر	تو تم سنو میری	(اس سے)فرمایا گیا	تو داخل ہو جا	جنت(میں)

ایمان لایا تو تم میری سنو ○ (اس سے)فرمایا گیا کہ تو جنت میں داخل ہو جا،

1. قوم کے اعتراض کرنے پر مردِ مومن نے کہا: میں اس مالکِ حقیقی کی عبادت کیوں نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور جس کی طرف لوٹ کر سب کو جانا ہے۔ مردِ مومن کے حکیمانہ جواب سے ظاہر ہوا کہ وعظ و نصیحت میں ایسا انداز ہو جس سے سامنے والا غور و فکر پر مجبور ہو جائے، نہ کہ مخالفت پر اتر آئے۔
2. کفار کے جھوٹے معبودبت وغیرہ کسی کی شفاعت نہ کرسکیں گے جبکہ اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے جنہیں اذنِ شفاعت مل چکا ہے وہ ضرور شفاعت کریں گے۔

قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ ﴿٢٦﴾ بِمَا غَفَرَ لِيْ

لِيْ	غَفَرَ	بِمَا	يَعْلَمُوْنَ ﴿٢٦﴾	قَوْمِيْ	يٰلَيْتَ	قَالَ[1]
میری	مغفرت کی	(اس) کو جو	جان لیتی	میری قوم	اے کاش	اس نے کہا

اس نے کہا: اے کاش کہ میری قوم جان لیتی ○ جیسی میرے رب نے

رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿٢٧﴾ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى قَوْمِهٖ

عَلٰى قَوْمِهٖ	مَآ اَنْزَلْنَا	وَ	مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿٢٧﴾	جَعَلَنِيْ	وَ	رَبِّيْ
اس کی قوم پر	ہم نے نہ اتارا	اور	عزت والوں میں سے	کیا مجھے	اور	میرے رب (نے)

میری مغفرت کی اور مجھے عزت والوں میں شامل کیا ○ اور ہم نے اس کے بعد اس کی قوم پر

مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ ﴿٢٨﴾ اِنْ

اِنْ	مُنْزِلِيْنَ ﴿٢٨﴾	مَا كُنَّا	وَ	مِّنَ السَّمَآءِ	مِنْ جُنْدٍ	مِنْۢ بَعْدِهٖ
نہیں	(کوئی لشکر) اتارنے والے	نہ ہم تھے	اور	آسمان سے	کوئی لشکر	اس کے بعد

آسمان سے کوئی لشکر نہ اتارا اور نہ ہم (وہاں کوئی لشکر) اتارنے والے تھے ○ وہ صرف

كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ﴿٢٩﴾ يٰحَسْرَةً

يٰحَسْرَةً[2]	خٰمِدُوْنَ ﴿٢٩﴾	هُمْ	فَاِذَا	صَيْحَةً وَّاحِدَةً	اِلَّا	كَانَتْ
(کہا گیا) ہائے افسوس	بجھ کر رہ گئے	وہ	تو جبھی	ایک چیخ	مگر	تھی وہ (سزا)

ایک چیخ تھی تو جبھی وہ بجھ کر رہ گئے ○ (اور کہا گیا کہ) ہائے افسوس

عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٣٠﴾

كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٣٠﴾	اِلَّا	مِّنْ رَّسُوْلٍ	مَا يَاْتِيْهِمْ	عَلَى الْعِبَادِ
تو وہ اس سے ٹھٹھا مذاق کرتے ہیں	مگر	کوئی رسول	(کہ) نہیں آتا ان کے پاس	(ان) بندوں پر

ان بندوں پر کہ ان کے پاس کوئی رسول آتا ہے تو اس سے ٹھٹھا مذاق ہی کرتے ہیں ○

وقف غفران

[1] مردِ مومن کی شہادت کے بعد عزت و آرام کے طور پر فرمایا گیا: تو جنت میں داخل ہو جا۔ جب وہ جنت میں داخل ہوا تو وہاں کی نعمتیں دیکھ کر یہ تمنا کی: اے کاش! قوم کو معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور میری بہت عزت افزائی فرمائی ہے۔ اس میں ہر مومن اور خصوصاً مبلغ کیلئے نصیحت ہے کہ وہ لوگوں کی دشمنی اور مخالفت کی طرف توجہ نہ کرے بلکہ ہر حال میں ان کا خیر خواہ اور ان کی اصلاح کی دعا کرتا رہے۔ [2] ...یہ فرشتوں نے کہا، یا مومنین نے کہا اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ کلام اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہو، اس صورت میں یہاں حسرت سے اس کا حقیقی معنی مراد نہیں ہو گا کیونکہ حسرت شانِ الٰہی کے لائق نہیں۔

کفارِ مکہ کو تنبیہ

اَلَمْ یَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ

اَلَمْ یَرَوْا (1)	كَمْ	اَهْلَكْنَا	قَبْلَهُمْ	مِّنَ الْقُرُوْنِ	اَنَّهُمْ
کیا انہوں نے نہ دیکھا	کتنی	ہم نے ہلاک کردیں	ان سے پہلے	بستیاں (قومیں)	کہ وہ

کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی قومیں ہلاک کردیں کہ وہ

تمام اُمتیں بارگاہِ الٰہی میں پیش ہوں گی

اِلَیْهِمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَ اِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِیْعٌ لَّدَیْنَا

اِلَیْهِمْ	لَا یَرْجِعُوْنَ ﴿۳۱﴾	وَ	اِنْ	كُلٌّ (2)	لَّمَّا	جَمِیْعٌ	لَّدَیْنَا
ان کی طرف	پلٹ کر نہیں آئیں گے	اور	نہیں	سب	مگر	تمام	ہمارے حضور

اب ان کی طرف پلٹنے والے نہیں ○ اور جتنے بھی ہیں سب کے سب ہمارے حضور

بنجر زمین کو سرسبز کرنے سے دوبارہ زندہ کرنے پر استدلال

مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَ اٰیَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَیْتَةُ اَحْیَیْنٰهَا وَ

مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۲﴾	وَ	اٰیَةٌ	لَّهُمُ	الْاَرْضُ الْمَیْتَةُ	اَحْیَیْنٰهَا	وَ
حاضر کیے جائیں گے	اور	ایک نشانی	ان کے لیے	مردہ زمین (ہے)	ہم نے زندہ کیا اسے	اور

حاضر کئے جائیں گے ○ اور ان کے لیے ایک نشانی مردہ زمین ہے ہم نے اسے زندہ کیا اور

دلائلِ قدرت کا بیان اور تقاضائے شکر

اَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ یَاْكُلُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَ جَعَلْنَا فِیْهَا

اَخْرَجْنَا	مِنْهَا	حَبًّا	فَمِنْهُ	یَاْكُلُوْنَ ﴿۳۳﴾	وَ	جَعَلْنَا	فِیْهَا
نکالا	اس سے	اناج	تو اس میں سے	وہ کھاتے ہیں	اور	ہم نے بنائے	اس میں

اس سے اناج نکالا تو اس میں سے وہ کھاتے ہیں ○ اور ہم نے اس میں

جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّ اَعْنَابٍ وَّ فَجَّرْنَا فِیْهَا مِنَ الْعُیُوْنِ ﴿۳۴﴾ لِیَاْكُلُوْا

جَنّٰتٍ	مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّ اَعْنَابٍ	وَّ	فَجَّرْنَا	فِیْهَا	مِنَ الْعُیُوْنِ ﴿۳۴﴾	لِیَاْكُلُوْا
باغات	کھجوروں اور انگور کے	اور	ہم نے بہائے	اس میں	کچھ چشمے	تاکہ لوگ کھائیں

کھجوروں اور انگوروں کے باغ بنائے اور ہم نے اس میں کچھ چشمے بہائے ○ تاکہ لوگ اس کے پھلوں میں سے

(1) ارشاد فرمایا کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تکذیب کرنے والے کفارِ مکہ نے نہ دیکھا کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی قومیں ہلاک کردیں اور اب وہ دنیا کی طرف لوٹ کر آنے والے نہیں، تو کیا یہ لوگ ان کے حال سے عبرت حاصل نہیں کرتے۔

(2) یعنی تمام اُمتیں قیامت کے دن دوبارہ زندہ کئے جانے کے بعد حساب اور جزاء کے لئے ہماری بارگاہ میں حاضر کی جائیں گی اور ہم انہیں ان کے اچھے برے تمام اعمال کی جزاء دیں گے۔

مِنْ ثَمَرِهٖۙ وَ مَا عَمِلَتْهُ اَیْدِیْهِمْؕ اَفَلَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۳۵﴾

اَفَلَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۳۵﴾	اَیْدِیْهِمْ	مَا عَمِلَتْهُ	وَ	مِنْ ثَمَرِهٖ
تو کیا وہ شکر ادا نہیں کریں گے	ان کے ہاتھوں (نے)	نہیں بنایا اسے	اور	اس کے پھل میں سے

کھائیں اور یہ ان کے ہاتھوں نے نہیں بنائے تو کیا وہ شکر ادا نہیں کریں گے ؟○

سُبْحٰنَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ

الْاَرْضُ	تُنْۢبِتُ	مِمَّا	الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا	خَلَقَ	الَّذِیْ	سُبْحٰنَ
زمین	اگاتی ہے	(ان چیزوں میں) سے جو	سب جوڑے	بنائے	وہ جس نے	پاک ہے

پاک ہے وہ جس نے سب جوڑے بنائے، زمین کی اگائی ہوئی چیزوں سے

وَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ مِمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَ اٰیَةٌ لَّهُمُ

لَّهُمُ	اٰیَةٌ	وَ	لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾	مِمَّا	وَ	مِنْ اَنْفُسِهِمْ	وَ
ان کے لیے	ایک نشانی	اور	وہ نہیں جانتے	(اس میں) سے جسے	اور	ان کی ذاتوں سے	اور

اور لوگوں سے اور ان چیزوں سے جنہیں وہ جانتے بھی نہیں ہیں○ اور ان کے لیے ایک نشانی

الَّیْلُ ۚۖ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾ۙ وَ

وَ	مُّظْلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾	هُمْ	فَاِذَا	النَّهَارَ	مِنْهُ	نَسْلَخُ	الَّیْلُ
اور	اندھیروں میں رہ جاتے ہیں	وہ	تو جبھی	دن (کو)	اس سے	ہم کھینچ لیتے ہیں	رات (ہے)

رات ہے ہم اس پر سے دن کو کھینچ لیتے ہیں تو جبھی وہ اندھیروں میں رہ جاتے ہیں○ اور

الشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَاؕ ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ﴿۳۸﴾ؕ

تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ﴿۳۸﴾	ذٰلِكَ	لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا [1]	تَجْرِیْ	الشَّمْسُ
زبردست، علم والے کا مقرر کیا ہوا (ہے)	یہ	اپنے ٹھہرنے کی جگہ، وقت تک	چلتا رہے گا	سورج

سورج اپنے ٹھہرنے کے وقت تک چلتا رہے گا، یہ زبردست، علم والے کا مقرر کیا ہوا ہے○

[1] اس کا ایک معنی یہ ہے کہ جس وقت تک سورج کے چلنے کی انتہا مقرر فرمائی گئی ہے اس وقت تک وہ چلتا ہی رہے گا اور وہ انتہائی وقت قیامت کا دن ہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ سورج اپنی منزلوں میں چلتا ہے اور جب سب سے دور والے مغرب میں پہنچتا ہے تو پھر نیا دورہ شروع ہو جاتا ہے اور وہ مقام اس کا مُستقر ہے۔

وَ الْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ

عَادَ	حَتّٰى	مَنَازِلَ [1]	قَدَّرْنٰهُ	الْقَمَرَ	وَ
وہ ہو جاتا ہے	یہاں تک کہ	منزلیں	ہم نے مقرر کیں اس کیلئے	چاند	اور

اور چاند کے لیے ہم نے منزلیں مقرر کیں یہاں تک کہ وہ

كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ﴿٣٩﴾ لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَاۤ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ

الْقَمَرَ	تُدْرِكَ	اَنْ	لَهَا	يَنْۢبَغِيْ	الشَّمْسُ	لَا	كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ﴿٣٩﴾
چاند (کو)	وہ پکڑ لے	کہ	اس کیلئے	لائق ہے	سورج	نہیں	کھجور کی پرانی شاخ جیسا

کھجور کی پرانی شاخ جیسا ہو جاتا ہے ○ سورج کو لائق نہیں کہ چاند کو پکڑ لے

وَ لَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ وَ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ

فِيْ فَلَكٍ	كُلٌّ	وَ	سَابِقُ النَّهَارِ	الَّيْلُ	لَا	وَ
ایک دائرے میں	ہر ایک	اور	دن پر سبقت لے جانے والی (ہے)	رات	نہ	اور

اور نہ رات دن پر سبقت لے جانے والی ہے اور ہر ایک ایک دائرے میں

يَّسْبَحُوْنَ ﴿٤٠﴾ وَ اٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا

حَمَلْنَا	اَنَّا	لَّهُمْ	اٰيَةٌ	وَ	يَّسْبَحُوْنَ ﴿٤٠﴾
ہم نے سوار کیا	(یہ ہے) کہ	ان کے لیے	ایک نشانی	اور	تیر رہا ہے

تیر رہا ہے ○ اور ان کے لیے ایک نشانی یہ ہے کہ ہم نے ان کی نسلوں کو

قدرت الٰہی کی بحری نشانی

ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿٤١﴾ وَ خَلَقْنَا لَهُمْ

لَهُمْ	خَلَقْنَا	وَ	فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿٤١﴾	ذُرِّيَّتَهُمْ
ان کے لیے	ہم نے بنا دیں	اور	بھری ہوئی کشتی میں	ان کی نسلوں (کو)

بھری ہوئی کشتی میں سوار کیا ○ اور ہم نے ان کے لیے

[1] چاند کی اٹھائیس منزلیں ہیں، یہ ہر رات ایک منزل میں ہوتا ہے، اپنے طلوع ہونے کی تاریخ سے لے کر اٹھائیسویں تاریخ تک تمام منزلیں طے کر لیتا ہے، اگر مہینہ تیس کا ہو تو دو راتیں اور انتیس کا ہو تو ایک رات چھپتا ہے، آخری منزل میں پہنچ کر کھجور کی پرانی شاخ جیسا ہو جاتا ہے جو سوکھ کر پتلی، کمان کی طرح خم دار اور زرد ہو گئی ہو۔

مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا یَرْكَبُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَ اِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ

نُغْرِقْهُمْ [1]	نَّشَاْ	اِنْ	وَ	یَرْكَبُوْنَ ﴿۴۲﴾	مَا	مِّنْ مِّثْلِهٖ
(تو) ڈبودیں انہیں	ہم چاہیں	اگر	اور	وہ سوار ہوتے ہیں	جن پر	اس کے جیسی (کشتیاں)

ویسی ہی کشتیاں بنادیں جن پر سوار ہوتے ہیں ○ اور اگر ہم چاہیں تو انہیں ڈبو دیں

فَلَا صَرِیْخَ لَهُمْ وَ لَا هُمْ یُنْقَذُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِلَّا رَحْمَةً

رَحْمَةً	اِلَّا	یُنْقَذُوْنَ ﴿۴۳﴾	هُمْ	لَا	وَ	لَهُمْ	صَرِیْخَ	فَلَا
رحمت (ہو)	مگر	انہیں بچایا جائے	وہ	نہ	اور	ان کی	کوئی فریاد کو پہنچنے والا	تونہ (ہو)

تو نہ کوئی ان کی فریاد کو پہنچنے والا ہو اور نہ انہیں بچایا جائے ○ مگر ہماری طرف سے

مِّنَّا وَ مَتَاعًا اِلٰى حِیْنٍ ﴿۴۴﴾ وَ اِذَا قِیْلَ

قِیْلَ	اِذَا	وَ	اِلٰى حِیْنٍ ﴿۴۴﴾	مَتَاعًا	وَ	مِّنَّا
کہا جاتا ہے	جب	اور	ایک وقت تک	فائدہ اٹھانے (کی مہلت ہو)	اور	ہماری طرف سے

رحمت اور ایک وقت تک فائدہ اٹھانے (کی مہلت ہو) ○ اور جب ان سے فرمایا جاتا ہے،

لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَیْنَ اَیْدِیْكُمْ وَ مَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ

لَعَلَّكُمْ	خَلْفَكُمْ	مَا	وَ	بَیْنَ اَیْدِیْكُمْ	مَا	اتَّقُوْا	لَهُمُ
تاکہ تم	تمہارے پیچھے (ہے)	جو	اور	تمہارے سامنے	(اس سے) جو	(کہ) ڈرو	ان سے

ڈرو اس سے جو تمہارے سامنے ہے اور جو تمہارے پیچھے آنے والا ہے اس امید پر کہ

تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَ مَا تَاْتِیْهِمْ مِّنْ اٰیَةٍ مِّنْ اٰیٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا

اِلَّا	مِّنْ اٰیٰتِ رَبِّهِمْ	مِّنْ اٰیَةٍ	مَا تَاْتِیْهِمْ	وَ	تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۵﴾
مگر	ان کے رب کی نشانیوں میں سے	کوئی نشانی	نہیں آتی ان کے پاس	اور	تم پر رحم کیا جائے

تم پر رحم کیا جائے ○ اور جب کبھی ان کے رب کی نشانیوں سے کوئی نشانی ان کے پاس آتی ہے تو وہ

سمندر میں ڈوبنے سے بچنا اللہ کے فضل سے ہے

عذابِ الٰہی سے ڈرانے والی آیات سے کفار کی روگردانی

[1] یعنی اگر ہم چاہیں تو کشتیوں میں موجود لوگوں کو ڈبو دیں اور اس وقت ان ڈوبنے والوں کی فریاد کو پہنچ کر ان کی مدد کرنے والا کوئی نہ ہوگا اور نہ ہی خدا نے حکم کے بعد لوگوں کو ڈوب کر مرنے سے بچایا جاسکتا ہے۔ سوائے اس صورت کے کہ ہم ان پر رحم فرمائیں، اور ان لوگوں کی دنیا سے فائدہ اٹھانے کی مہلت ابھی باقی ہو۔ اس میں نصیحت ہے کہ اپنی حفاظت کے مادی اسباب و ذرائع پر غرور نہیں کرنا چاہئے بلکہ اسباب اختیار کرکے اللہ تعالیٰ کی رحمت و کرم پر بھروسہ کرنا چاہئے۔ نیز عیش و آرام کی حالت میں عذابِ الٰہی سے غافل اور بے خوف نہیں ہونا چاہئے۔

راہِ خدا میں خرچ کرنے کا کہنے پر کفار کا جواب

كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا

كَانُوْا	عَنْهَا	مُعْرِضِيْنَ ﴿۴۶﴾	وَ	اِذَا	قِيْلَ	لَهُمْ	اَنْفِقُوْا
وہ ہوتے ہیں	اس (نشانی) سے	منہ پھیرنے والے	اور	جب	کہا جاتا ہے	ان سے	تم خرچ کرو

اس سے منہ پھیر لیتے ہیں ○ اور جب ان سے فرمایا جائے کہ اللہ کے دیئے میں سے

مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

مِمَّا	رَزَقَكُمُ	اللّٰهُ	قَالَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
(اس میں) سے جو	رزق دیا تمہیں	اللہ (نے)	(تو) کہتے ہیں	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا

کچھ اس کی راہ میں خرچ کرو تو کافر مسلمانوں کو

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ

لِلَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا	اَنُطْعِمُ	مَنْ	لَّوْ	يَشَآءُ	اللّٰهُ
ان لوگوں سے جو	ایمان لائے	کیا ہم کھلائیں	(اس کو) جسے	اگر	چاہتا	اللہ

کہتے ہیں کہ کیا ہم اسے کھلائیں جسے اللہ چاہتا

عذابِ الٰہی سے متعلق کفارِ مکہ کا مطالبہ اور انہیں جواب

اَطْعَمَهٗۤ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۷﴾ وَ يَقُوْلُوْنَ مَتٰى

اَطْعَمَهٗۤ [1]	اِنْ	اَنْتُمْ	اِلَّا	فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۷﴾	وَ	يَقُوْلُوْنَ	مَتٰى
(تو) کھلا دیتا اسے	نہیں	تم	مگر	کھلی گمراہی میں	اور	وہ کہتے ہیں	کب (پورا ہوگا)

تو کھلا دیتا تم تو کھلی گمراہی میں ہی ہو ○ اور کہتے ہیں: یہ وعدہ

هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۸﴾ مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً

هٰذَا الْوَعْدُ	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ ﴿۴۸﴾	مَا يَنْظُرُوْنَ	اِلَّا	صَيْحَةً وَّاحِدَةً
یہ وعدہ	اگر	تم ہو	سچے	وہ انتظار نہیں کر رہے	مگر	ایک چیخ (کا)

کب آئے گا؟ اگر تم سچے ہو (تو بتاؤ) ○ وہ صرف ایک چیخ کا انتظار کر رہے ہیں

[1] مسلمانوں نے انسانی ہمدردی کی بنا پر کفارِ قریش سے کہا کہ تم نے اپنے مال کا جو حصہ اللہ تعالیٰ کیلئے نکالا ہے اسے مسکینوں پر خرچ کرو۔ اس پر انہوں نے کہا کہ کیا ہم ان کو کھلائیں جنہیں اللہ تعالیٰ کھلانا چاہتا تو کھلا دیتا۔ جب اللہ تعالیٰ کو ہی ان کا محتاج رہنا منظور ہے تو انہیں کھانے کو دینا اس کی مشیت کے خلاف ہوگا۔ یہ بخیل لوگوں کا حیلہ ہے جو کہ باطل ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بعض لوگوں کو امیر اور بعض کو فقیر بنایا ہے تاکہ مالدار لوگ فقیروں پر مال خرچ کرکے حکمِ الٰہی بجالائیں اور فقیر اپنے فقر و فاقہ پر صبر کریں۔ یہ اس کی اپنی مخلوق میں حکمت و مشیت ہے، کسی کو اس پر اعتراض کا کوئی حق نہیں۔

تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ یَخِصِّمُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ

تَاْخُذُهُمْ	وَ	هُمْ	یَخِصِّمُوْنَ ﴿۴۹﴾ [1]	فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ
وہ پکڑلے گی انہیں	اور (جبکہ)	وہ	جھگڑ رہے ہوں گے	تو وہ طاقت نہ رکھیں گے

جو انہیں اس حالت میں پکڑ لے گی جب وہ دنیا کے جھگڑے میں پھنسے ہوئے ہوں گے ○ تو نہ وہ

تَوْصِیَةً وَّلَاۤ اِلٰۤى اَهْلِهِمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَ

تَوْصِیَةً	وَّ	لَاۤ	اِلٰۤى اَهْلِهِمْ	یَرْجِعُوْنَ ﴿۵۰﴾ [2]	وَ
وصیت کرنے (کی)	اور	نہ	اپنے گھر والوں کی طرف	وہ پلٹ کر جاسکیں گے	اور

وصیت کرسکیں گے اور نہ ہی اپنے گھر والوں کی طرف پلٹ کر جاسکیں گے ○ اور

نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ

نُفِخَ	فِی الصُّوْرِ	فَاِذَا	هُمْ	مِّنَ الْاَجْدَاثِ	اِلٰى رَبِّهِمْ
پھونک ماری جائے گی	صور میں	تو اسی وقت	وہ	قبروں سے	اپنے رب کی طرف

صور میں پھونک ماری جائے گی تو اسی وقت وہ قبروں سے اپنے رب کی طرف

یَنْسِلُوْنَ ﴿۵۱﴾ قَالُوْا یٰوَیْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا

یَنْسِلُوْنَ ﴿۵۱﴾	قَالُوْا	یٰوَیْلَنَا	مَنْۢ	بَعَثَنَا	مِنْ مَّرْقَدِنَا
دوڑتے چلے جائیں گے	وہ کہیں گے	ہائے ہماری خرابی	کس نے	اٹھادیا ہمیں	ہماری نیند سے

دوڑتے چلے جائیں گے ○ کہیں گے: ہائے ہماری خرابی! کس نے ہمیں ہماری نیند سے جگادیا؟

هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۲﴾ اِنْ

هٰذَا	مَا	وَعَدَ	الرَّحْمٰنُ	وَ	صَدَقَ	الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۲﴾	اِنْ
یہ (ہے وہ)	جس کا	وعدہ کیا تھا	رحمٰن (نے)	اور	سچ فرمایا تھا	رسولوں (نے)	نہیں

یہ وہ ہے جس کا رحمٰن نے وعدہ کیا تھا اور رسولوں نے سچ فرمایا تھا ○ وہ تو

1. اس کا معنی یہ ہے کہ لوگ اپنے دنیاوی معمولات میں مشغول ہوں گے اور قیامت ان پر اچانک آجائے گی۔
2. کفارِ مکہ نے قیامت کے بارے میں سوال کیا تو انہیں اس کا وقت نہیں بتایا گیا کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت کے خلاف ہے۔ لہٰذا لوگ قیامت کے وقت اور تاریخ کی تحقیق میں وقت صرف کرنے کی بجائے قیامت کی تیاری کریں اور اپنی مختصر زندگی میں وہ کام کریں جن سے انہیں قیامت کے دن کامیابی نصیب ہو۔

كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا

لَّدَيْنَا	جَمِيْعٌ	هُمْ	فَاِذَا	صَيْحَةً وَّاحِدَةً	اِلَّا	كَانَتْ
ہمارے حضور	سب	وہ	تو اسی وقت	ایک چیخ	مگر	وہ (پھونک) ہوگی

صرف ایک چیخ ہوگی تو اسی وقت وہ سب کے سب ہمارے حضور

مُحْضَرُوْنَ ۝۵۳ فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْــًٔا وَّ

وَّ	شَيْــًٔا	نَفْسٌ	لَا تُظْلَمُ[1]	فَالْيَوْمَ	مُحْضَرُوْنَ ۝۵۳
اور	کچھ	کسی جان (پر)	ظلم نہیں کیا جائے گا	تو آج	حاضر کردیئے جائیں گے

حاضر کردیئے جائیں گے ○ تو آج کسی جان پر کچھ ظلم نہ ہوگا اور

روزِ قیامت کسی پر ظلم نہ ہوگا

لَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۵۴ اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ

اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ	اِنَّ	كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۵۴	مَا	اِلَّا	لَا تُجْزَوْنَ
جنت والے	بیشک	تم عمل کرتے تھے	(اس کا) جو	مگر	تمہیں بدلہ نہیں دیا جائے گا

تمہیں تمہارے اعمال ہی کا بدلہ دیا جائے گا ○ بیشک جنت والے

اہلِ جنت کے مختلف احوال کا بیان

الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ۝۵۵ هُمْ وَ اَزْوَاجُهُمْ

اَزْوَاجُهُمْ[2]	وَ	هُمْ	فٰكِهُوْنَ ۝۵۵	فِيْ شُغُلٍ	الْيَوْمَ
ان کی بیویاں	اور	وہ	لطف اندوز ہورہے (ہوں گے)	بہلانے والے کاموں میں	آج

آج دل بہلانے والے کاموں میں لطف اندوز (ہورہے) ہوں گے ○ وہ اور ان کی بیویاں

فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِــُٔوْنَ ۝۵۶ لَهُمْ فِيْهَا

فِيْهَا	لَهُمْ	مُتَّكِــُٔوْنَ ۝۵۶	عَلَى الْاَرَآئِكِ	فِيْ ظِلٰلٍ
اس (جنت) میں	ان کے لیے	تکیہ لگائے ہوئے (ہوں گے)	تختوں پر	سایوں میں

تختوں پر تکیہ لگائے سایوں میں ہوں گے ○ ان کے لیے جنت میں

[1] ...یعنی قیامت کے دن کسی جان پر اس کے ثواب میں کمی کر کے یا اس کے عذاب میں اضافہ کر کے کچھ ظلم نہ ہوگا۔

[2] ...ان بیویوں میں دنیا کی مومنہ منکوحہ بیویاں بھی داخل ہیں اور حوریں بھی۔اس سے معلوم ہوا کہ حوریں لونڈیوں کی حیثیت سے نہ ہوں گی بلکہ بیوی کی حیثیت سے ہوں گی۔

فَاكِهَةٌ وَّ لَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ﴿۵۷﴾ سَلٰمٌ قف قَوْلًا

فَاكِهَةٌ	وَّ	لَهُمْ	مَّا	يَدَّعُوْنَ ﴿۵۷﴾ [1]	سَلٰمٌ	قَوْلًا
پھل میوہ (ہوگا)	اور	ان کے لیے (ہوگی)	(ہر وہ چیز) جو	وہ مانگیں گے	سلام (ہوگا)	فرمایا ہوا

پھل میوہ ہوگا اور ان کے لیے ہر وہ چیز ہوگی جو وہ مانگیں گے ○ مہربان رب کی طرف سے

مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿۵۸﴾ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۹﴾

مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿۵۸﴾	وَ	امْتَازُوا [2]	الْيَوْمَ	اَيُّهَا	الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۹﴾
مہربان رب کی طرف سے	اور	(کہا جائے گا) الگ الگ ہو جاؤ	آج	اے	مجرمو

فرمایا ہوا اسلام ہوگا ○ اور (کہا جائے گا) اے مجرمو! آج الگ الگ ہو جاؤ ○

اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ج

اَلَمْ اَعْهَدْ	اِلَيْكُمْ	يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ	اَنْ	لَّا تَعْبُدُوا	الشَّيْطٰنَ
کیا میں نے عہد نہ لیا تھا	تم سے	اے آدم کی اولاد	کہ	تم عبادت نہ کرنا	شیطان (کی)

اے اولادِ آدم! کیا میں نے تم سے عہد نہ لیا تھا کہ شیطان کی عبادت نہ کرنا

اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۶۰﴾ لا وَّ اَنِ اعْبُدُوْنِيْ ط هٰذَا

اِنَّهٗ	لَكُمْ	عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۶۰﴾	وَّ	اَنِ	اعْبُدُوْنِيْ	هٰذَا
بیشک وہ	تمہارا	کھلا دشمن (ہے)	اور	یہ کہ	تم عبادت کرنا میری	یہ

بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے ○ اور میری عبادت کرنا، یہ

صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۱﴾ وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ط

صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۱﴾	وَ	لَقَدْ	اَضَلَّ	مِنْكُمْ	جِبِلًّا كَثِيْرًا
سیدھی راہ (ہے)	اور	ضرور بیشک	اس نے گمراہ کردیا	تم میں سے	بہت سی مخلوق (کو)

سیدھی راہ ہے ○ اور بیشک اس نے تم میں سے بہت سی مخلوق کو گمراہ کر دیا

وقف غفران

[1] جنت میں اہلِ جنت کو ہر وہ چیز ملے گی جو وہ مانگیں گے اور جنت میں چونکہ نفسِ امارہ فنا کر دیا جائے گا اس لئے کوئی جنتی بری اور گندی چیز کی خواہش نہ کرے گا۔ [2] اس کی ایک تفسیر یہ ہے کہ جس وقت مومن جنت کی طرف روانہ کئے جائیں گے، اس وقت کفار سے کہا جائے گا کہ الگ ہٹ جاؤ اور مومنین سے علیحدہ ہو جاؤ۔ دوسری یہ ہے کہ کفار کو یہ حکم ہوگا کہ الگ الگ جہنم میں اپنے اپنے مقام پر چلے جاؤ۔ تیسری یہ ہے کہ قیامت کے دن مجرموں کو ایک دوسرے سے الگ الگ کر دیا جائے گا جیسے یہودیوں، عیسائیوں، مجوسیوں، ستارہ پرستوں اور ہندوؤں کو جو کہ الگ الگ فرقے ہیں ایک دوسرے سے جدا کر دیا جائے گا۔

دخولِ جہنم کے وقت مجرموں سے کلام

اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۲﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۶۳﴾

كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۶۳﴾	الَّتِیْ	جَهَنَّمُ	هٰذِهٖ	اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۲﴾
تمہیں ڈرایا جاتا تھا	جس سے	جہنم	یہ (ہے)	تو کیا تم سمجھتے نہ تھے

تو کیا تم سمجھتے نہ تھے ○ یہ ہے وہ جہنم جس سے تمہیں ڈرایا جاتا تھا ○

بروزِ قیامت اعضاء سے کفار کی گواہی

اِصْلَوْهَا الْیَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۶۴﴾ اَلْیَوْمَ

اَلْیَوْمَ	كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۶۴﴾	بِمَا	الْیَوْمَ	اِصْلَوْهَا
آج	تم کفر کرتے تھے	(اس کے) سبب کہ	آج	داخل ہو جاؤ اس میں

اپنے کفر کے سبب آج اس میں داخل ہو جاؤ ○ آج

نَخْتِمُ عَلٰۤى اَفْوَاهِهِمْ وَ تُكَلِّمُنَاۤ اَیْدِیْهِمْ وَ

وَ	اَیْدِیْهِمْ	تُكَلِّمُنَاۤ	وَ	عَلٰۤى اَفْوَاهِهِمْ	نَخْتِمُ [1]
اور	ان کے ہاتھ	کلام کریں گے ہم سے	اور	ان کے مونہوں پر	ہم مہر لگا دیں گے

ہم ان کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے کلام کریں گے اور

دنیا میں بھی سزا دینے پر اللہ تعالیٰ قادر ہے

تَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَ لَوْ نَشَآءُ

نَشَآءُ	لَوْ	وَ	كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۶۵﴾	بِمَا	اَرْجُلُهُمْ	تَشْهَدُ
ہم چاہتے	اگر	اور	وہ کماتے (عمل کرتے) تھے	(اس) کی جو	ان کے پاؤں	گواہی دیں گے

ان کے پاؤں ان کے اعمال کی گواہی دیں گے ○ اور اگر ہم چاہتے

لَطَمَسْنَا عَلٰۤى اَعْیُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى

فَاَنّٰى	الصِّرَاطَ	فَاسْتَبَقُوْا	عَلٰۤى اَعْیُنِهِمْ	لَطَمَسْنَا [2]
تو کہاں سے	راستے (کی طرف)	پھر وہ جلدی سے جاتے	ان کی آنکھیں	(تو) ضرور مٹا دیتے

تو ان کی آنکھیں مٹا دیتے تو وہ جلدی سے راستے کی طرف جاتے تو کہاں سے

[1] ... ابتداء میں کفار کلام کریں گے اور اپنے کفر و تکذیب کا انکار کر دیں گے، اللہ تعالیٰ ان کے مونہوں پر مہر لگا دے گا تاکہ وہ بول نہ سکیں، پھر ان کے دیگر اعضاء بول اٹھیں گے اور جو کچھ ان سے صادر ہوا ہے سب بیان کر دیں گے، اس کے بعد ان کے مونہوں پر لگی مہر توڑ دی جائے گی۔ [2] ... یعنی عذابِ جہنم تو آخرت میں ہو گا لیکن اگر ہم چاہتے تو دنیا میں بھی ان کے کفر کی سزا کے طور پر ان کی آنکھیں مٹا کر انہیں اندھا کر دیتے، پھر انہیں راستہ بھی نظر نہ آتا لیکن ہم نے ایسا نہ کیا اور اپنے فضل و کرم سے آنکھ کی نعمت ان کے پاس باقی رکھی، تو اب ان پر حق یہ ہے کہ وہ شکر گزاری کریں اور کفر نہ کریں۔

يُبْصِرُوْنَ ﴿٦٦﴾ وَ لَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ

يُبْصِرُوْنَ ﴿٦٦﴾	وَ	لَوْ	نَشَآءُ	لَمَسَخْنٰهُمْ	عَلٰى مَكَانَتِهِمْ
وہ (راستہ) دیکھتے	اور	اگر	ہم چاہتے	(تو) ضرور صورتیں بدل دیتے ان کی	ان کی جگہ پر (ہی)

دکھائی دیتا؟○ اور اگر ہم چاہتے تو ان کی جگہ پر ہی ان کی صورتیں بدل دیتے

فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَ مَنْ نُّعَمِّرْهُ

فَمَا اسْتَطَاعُوْا	مُضِيًّا	وَّ	لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٦٧﴾	وَ	مَنْ نُّعَمِّرْهُ
تو وہ طاقت نہ رکھتے	آگے بڑھنے (کی)	اور	نہ وہ پیچھے لوٹتے	اور	جسے ہم لمبی عمر دیتے ہیں

تو نہ وہ آگے بڑھ سکتے اور نہ پیچھے لوٹتے○ اور جسے ہم لمبی عمر دیتے ہیں

ع ۴ ۲

نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ؕ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٦٨﴾ وَ مَا عَلَّمْنٰهُ

نُنَكِّسْهُ	فِي الْخَلْقِ	اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٦٨﴾	وَ	مَا عَلَّمْنٰهُ
(تو) الٹا پھیر دیتے ہیں اسے	خلقت و بناوٹ میں	تو کیا وہ سمجھتے نہیں	اور	ہم نے نہ سکھایا اس (نبی) کو

تو خلقت و بناوٹ میں ہم اسے الٹا پھیر دیتے ہیں، تو کیا وہ سمجھتے نہیں؟○ اور ہم نے نبی کو

حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے شاعر ہونے کی نفی

الشِّعْرَ وَ مَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّ

الشِّعْرَ [1]	وَ	مَا يَنْۢبَغِيْ	لَهٗ	اِنْ	هُوَ	اِلَّا	ذِكْرٌ	وَّ
شعر کہنا	اور	نہ (شان کے) لائق ہے	اس کی	نہیں	وہ	مگر	نصیحت	اور

شعر کہنا نہ سکھایا اور نہ وہ ان کی شان کے لائق ہے وہ تو نہیں مگر نصیحت اور

قرآن پاک کے نزول کے دو مقصد

قُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿٦٩﴾ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّ يَحِقَّ الْقَوْلُ

قُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿٦٩﴾	لِّيُنْذِرَ [2]	مَنْ	كَانَ	حَيًّا	وَّ	يَحِقَّ	الْقَوْلُ
روشن قرآن	تاکہ وہ ڈرائے	(اسے) جو	ہو	زندہ	اور	ثابت ہو جائے	بات

روشن قرآن○ تاکہ وہ ہر ایسے شخص کو ڈرائے جو زندہ ہو اور کافروں پر

1 کفارِ قریش حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کو شاعر اور قرآن مجید کو شعر کہتے تھے اور اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ جیسے اشعار جھوٹ اور مبالغہ آرائیوں پر مشتمل ہوتے ہیں ایسے ہی (معاذ اللہ) قرآن مجید جھوٹا کلام ہے۔ یہاں اس کا رد کیا گیا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کو اس باطل گوئی کا ملکہ ہی نہیں دیا اور یہ کتاب اشعار یعنی جھوٹی باتوں پر مشتمل نہیں۔ 2 ڈرانے والے سے حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم یا قرآن مجید مراد ہے، اور زندہ سے مراد وہ شخص ہے جو اللہ تعالٰی کے علم میں ایمان لانے والا ہے، اس کا ایمان ایسے ہے جیسے بدن کے لئے زندگی کیونکہ ایمان ابدی زندگی حاصل ہونے کا سبب ہے۔

چوپایوں کی تخلیق اور ان کے منافع سے توحید پر استدلال

عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۰﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ

عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۰﴾	اَوَلَمْ يَرَوْا	اَنَّا	خَلَقْنَا	لَهُمْ
کافروں پر	اور کیا انہوں نے نہ دیکھا	کہ	ہم نے پیدا کیے	ان کے لیے

بات ثابت ہو جائے ○ اور کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ ہم نے اپنے ہاتھ کے بنائے ہوئے

مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ﴿۷۱﴾

مِمَّا	عَمِلَتْ	اَيْدِيْنَآ(1)	اَنْعَامًا	فَهُمْ	لَهَا	مٰلِكُوْنَ ﴿۷۱﴾
(اس میں) سے جو	بنائے	ہمارے ہاتھوں (نے)	چوپائے	تو وہ	ان کے	مالک (ہیں)

چوپائے ان کے لیے پیدا کیے تو یہ ان کے مالک ہیں ○

وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَ

وَ	ذَلَّلْنٰهَا	لَهُمْ	فَمِنْهَا	رَكُوْبُهُمْ	وَ
اور	ہم نے تابع کر دیا ان (چوپایوں) کو	ان کے لیے	تو ان میں سے (کچھ)	ان کی سواریاں (ہیں)	اور

اور ہم نے ان چوپایوں کو ان کے لیے تابع کر دیا تو ان چوپایوں سے کچھ ان کی سواریاں ہیں اور

مِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ

مِنْهَا	يَاْكُلُوْنَ ﴿۷۲﴾	وَ	لَهُمْ	فِيْهَا	مَنَافِعُ
ان میں سے (کچھ کا گوشت)	وہ کھاتے ہیں	اور	ان کے لیے	ان (چوپایوں) میں	منافع

کچھ سے وہ کھاتے ہیں ○ اور لوگوں کے لیے ان چوپایوں میں کئی طرح کے منافع

گمراہی میں کفار مکہ کی انتہاء

وَمَشَارِبُ ؕ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

وَ	مَشَارِبُ	اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾(2)	وَ	اتَّخَذُوْا	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
اور	پینے کی چیزیں (ہیں)	تو کیا وہ شکر ادا نہیں کریں گے	اور	انہوں نے بنالیے	اللہ کے سوا

اور پینے کی چیزیں ہیں تو کیا وہ لوگ شکر ادا نہیں کریں گے ○ اور انہوں نے اللہ کے سوا اور معبود

(1)...... آیت میں ہاتھ کا لفظ بطورِ محاورہ کے ہے اور مراد قدرت ہے ورنہ اللہ تعالیٰ جسم اور جسمانی ہاتھوں سے پاک ہے۔

(2)...... انعاماتِ الٰہیہ کا حق یہ ہے کہ لوگ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور نعمتوں پر شکر کی ادائیگی کا طریقہ یہ ہے کہ وحدانیتِ الٰہی کا اقرار کیا جائے، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے، صرف اسی کی عبادت کی جائے، اس کی اور اس کے رسولوں کی اطاعت کی جائے، ان کی نافرمانی سے بچا جائے اور نعمتوں کو ان کے جائز مصرف میں استعمال کیا جائے اور ناجائز و گناہ میں استعمال نہ کریں۔

اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ یُنْصَرُوْنَ ﴿۷۴﴾ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ نَصْرَهُمْ

نَصْرَهُمْ[1]	لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ	یُنْصَرُوْنَ ﴿۷۴﴾	لَعَلَّهُمْ	اٰلِهَةً[1]
ان کی مدد کرنے (کی)	وہ (معبود) طاقت نہیں رکھتے	ان کی مدد کی جائے	شاید وہ	معبود

بنالئے کہ شاید ان کی مدد ہو جائے ○ وہ معبود اِن کی مدد نہیں کرسکتے

وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَا یَحْزُنْكَ

فَلَا یَحْزُنْكَ	جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿۷۵﴾	لَهُمْ	هُمْ	وَ
تو غمگین نہ کرے تجھے	حاضر کیے ہوئے لشکر (بنے ہیں)	ان (معبودوں) کیلئے	وہ (لوگ)	اور

اور وہ لوگ خود ان معبودوں کیلئے حاضر خدمت لشکر بنے ہوئے ہیں ○ تو ان کی بات تمہیں

قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ وَ مَا یُعْلِنُوْنَ ﴿۷۶﴾

یُعْلِنُوْنَ ﴿۷۶﴾	مَا	وَ	یُسِرُّوْنَ	مَا	نَعْلَمُ	اِنَّا	قَوْلُهُمْ
ظاہر کرتے ہیں	جو	اور	وہ چھپاتے ہیں	جو	ہم جانتے ہیں	بیشک	ان کی بات

غمگین نہ کرے بیشک ہم جانتے ہیں جو وہ چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں ○

اَوَلَمْ یَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ

مِنْ نُّطْفَةٍ	خَلَقْنٰهُ	اَنَّا	الْاِنْسَانُ	اَوَلَمْ یَرَ
ایک بوند سے	ہم نے پیدا کیا اسے	کہ	آدمی (نے)	اور کیا نہ دیکھا

اور کیا آدمی نے نہ دیکھا کہ ہم نے اسے ایک بوند سے بنایا

فَاِذَا هُوَ خَصِیْمٌ مُّبِیْنٌ ﴿۷۷﴾ وَ ضَرَبَ لَنَا

لَنَا	ضَرَبَ	وَ	خَصِیْمٌ مُّبِیْنٌ ﴿۷۷﴾	هُوَ	فَاِذَا
ہمارے لیے	اس نے بیان کی	اور	کھلم کھلا جھگڑا کرنے والا (ہے)	وہ	پھر تب ہی

پھر تب ہی وہ کھلم کھلا جھگڑا کرنے والا ہے ○ اور ہمارے لیے مثال

(1) یعنی کفارِ مکہ پر تو یہ لازم تھا کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرکے اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے لیکن انہوں نے عاجز و بے بس بتوں کو پوجنا شروع کر دیا اور ان سے مدد کی توقع رکھنے لگ گئے کہ شاید یہ مصیبت کے وقت کام آئیں اور عذاب سے بچائیں حالانکہ ایسا ہونا ممکن نہیں۔

(2) یعنی مشرکین کے معبود ان کی مدد اور ان سے عذاب دور نہیں کرسکتے کیونکہ وہ جماد، بے جان، بے قدرت اور بے شعور ہیں اور اُلٹا معاملہ یہ ہے کہ یہ بت پرست خود اپنے معبودوں کی حفاظت کیلئے ان کے لشکر بنے ہوئے اور بتوں کی خدمت کیلئے موجود رہتے ہیں۔

حاشیہ: تجارت اور ان کے کاروبار... | تفسیر... | وقف لازم | مرنے کے بعد اٹھنے کے معاملے میں...

مَثَلًا وَّ نَسِيَ خَلْقَهٗؕ قَالَ مَنْ یُّحْیِ الْعِظَامَ

مَثَلًا	وَّ	نَسِيَ	خَلْقَهٗ	قَالَ	مَنْ	یُّحْیِ	الْعِظَامَ
مثال	اور	بھول گیا	اپنی پیدائش (کو)	اس نے کہا	کون	زندہ کرے گا	ہڈیوں (کو)

دیتا ہے اور اپنی پیدائش کو بھول گیا۔ کہنے لگا: ایسا کون ہے جو ہڈیوں کو زندہ کردے

وَ هِيَ رَمِیْمٌ ﴿۷۸﴾ قُلْ یُحْیِیْهَا الَّذِیْۤ اَنْشَاَهَاۤ

وَ	هِيَ	رَمِیْمٌ ﴿۷۸﴾	قُلْ	یُحْیِیْهَا	الَّذِیْۤ	اَنْشَاَهَاۤ
اور (جبکہ)	وہ	بالکل گلی ہوئی (ہوں)	تم کہو	زندہ کرے گا انہیں	وہ جس نے	بنایا انہیں

جبکہ وہ بالکل گلی ہوئی ہوں ○ تم فرماؤ: ان ہڈیوں کو وہ زندہ کرے گا جس نے پہلی بار

اَوَّلَ مَرَّةٍؕ وَ هُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِیْمُ ﴿۷۹﴾ لا الَّذِیْ

اَوَّلَ مَرَّةٍ	وَ	هُوَ	بِكُلِّ خَلْقٍ	عَلِیْمٌ ﴿۷۹﴾	الَّذِیْ
پہلی بار	اور	وہ	ہر پیدائش کو	جاننے والا (ہے)	جس نے

انہیں بنایا اور وہ ہر پیدائش کو جاننے والا ہے ○ جس نے

قدرتِ الٰہی کا شاہکار درخت

جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَاۤ اَنْتُمْ

جَعَلَ	لَكُمْ	مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ (۱)	نَارًا	فَاِذَاۤ	اَنْتُمْ
پیدا کی	تمہارے لیے	سرسبز درخت سے	آگ	تو جبھی	تم

تمہارے لیے سبز درخت سے آگ پیدا کی تو جبھی تم

مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ﴿۸۰﴾ اَوَ لَیْسَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

مِّنْهُ	تُوْقِدُوْنَ ﴿۸۰﴾	اَوَ لَیْسَ	الَّذِیْ	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ
اس سے	آگ جلالیتے ہو	اور کیا نہیں ہے	وہ جس نے	پیدا کیا	آسمانوں

اس سے آگ جلاتے ہو ○ اور کیا جس نے آسمان اور

مردوں کو زندہ کرنا قدرتِ الٰہی کی ایک دلیل

(۱) عرب کے جنگلوں میں دو درخت پائے جاتے تھے ایک کا نام مرخ ہے دوسرے کا عفار، ان کی خاصیت یہ ہے کہ جب ان کی سبز شاخیں ایک دوسرے پر رگڑی جائیں تو پانی سے تر ہونے کے باوجود ان سے آگ نکلتی ہے۔ اس میں قدرت کی عجیب و غریب نشانی ہے کہ آگ اور پانی دونوں ایک دوسرے کی ضد، دونوں ایک ہی جگہ یعنی لکڑی میں موجود ہیں لیکن نہ پانی آگ کو بجھا رہا ہے اور نہ آگ لکڑی کو جلا رہی ہے۔ جس قادرِ مطلق کی یہ حکمت ہے وہ اگر ایک بدن پر موت کے بعد زندگی وارد کرے تو اس کی قدرت سے کیا عجیب اور اس کو ناممکن کہنا آثارِ قدرت دیکھ کر جاہلانہ اور سرکشی والا انکار کرنا ہے۔

وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤى اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ؕ

مِثْلَهُمْ	یَّخْلُقَ	اَنْ	عَلٰۤى	بِقٰدِرٍ (1)	الْاَرْضَ	وَ
ان کے جیسے	وہ پیدا کردے	کہ	(اس چیز) پر	قادر	زمین (کو)	اور

زمین بنائے وہ اس بات پر قادر نہیں کہ ان جیسے اور پیدا کردے؟

بَلٰى ۗ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِیْمُ ﴿۸۱﴾ اِنَّمَاۤ اَمْرُهٗۤ

اِنَّمَاۤ اَمْرُهٗۤ	الْعَلِیْمُ ﴿۸۱﴾	الْخَلّٰقُ	هُوَ	وَ	بَلٰى
اس کا کام تو یہی ہے	سب کچھ جاننے والا (ہے)	بڑا پیدا کرنے والا	وہی	اور	کیوں نہیں

کیوں نہیں! اور وہی بڑا پیدا کرنے والا، سب کچھ جاننے والا ہے ۝ اس کا کام تو یہی ہے کہ

اِذَاۤ اَرَادَ شَیْــٴًـا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ

لَهٗ	یَّقُوْلَ	اَنْ	شَیْــٴًـا	اَرَادَ	اِذَاۤ
اس سے	وہ فرماتا ہے	(تو یہ ہوتا ہے) کہ	کسی چیز (کا)	وہ ارادہ کرتا ہے	(یہی ہے کہ) جب

جب کسی چیز کا ارادہ فرماتا ہے تو اس سے فرماتا ہے،

كُنْ فَیَكُوْنُ ﴿۸۲﴾ فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِهٖ

الَّذِیْ بِیَدِهٖ	فَسُبْحٰنَ	فَیَكُوْنُ ﴿۸۲﴾ (2)	كُنْ
وہ جس کے ہاتھ میں	تو پاک ہے	تو وہ ہو جاتا ہے	ہو جا

"ہو جا" تو وہ ہو جاتی ہے ۝ تو پاک ہے وہ جس کے ہاتھ میں

مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ ع

تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾	اِلَیْهِ	وَّ	مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ
تمہیں لوٹایا جائے گا	اسی کی طرف	اور	ہر چیز کا قبضہ (ہے)

ہر چیز کا قبضہ ہے اور اسی کی طرف تم پھیرے جاؤ گے ۝

وقف غفران | عمرو بن عثمان | انبیاء کرام علیہم السلام کے نبیوں کی شان | ع ۵

(1) یعنی جس رب تعالیٰ نے آسمان اور زمین جیسی عظیم مخلوق بنادی کیا وہ اس بات پر قادر نہیں کہ آخرت میں زمین و آسمان سے بہت چھوٹی مخلوق یعنی انسان دوبارہ بنادے؟ کیوں نہیں! بیشک وہ اس پر قادر ہے اور عقل بھی یہی فیصلہ کرتی ہے کہ آسمان و زمین جیسی عظیم مخلوق پیدا کرنے پر قدرت رکھنے والا انسانوں کو دوبارہ پیدا کرنے پر یقیناً قدرت رکھتا ہے۔ (2) یعنی مخلوقات کا وجود اس کے حکم کے تابع ہے اور جب خدا کسی چیز کو وجود میں آنے کا حکم فرماتا ہے تو اسے لوگوں کی طرح مختلف اشیاء کی حاجت نہیں ہوتی بلکہ خدا کے حکم پر ہر چیز وجود میں آجاتی ہے۔

آیات: 182 — رکوع: 05

سُوْرَةُ الصّٰفّٰت مَكِّيَّة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

(حاشیہ: گروہوں کی قسم اور شان قرآن کا ذکر اور توحید کا بیان)

وَ الصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۙ﴿۱﴾ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۙ﴿۲﴾

وَ الصّٰٓفّٰتِ[1]	صَفًّا ①	فَالزّٰجِرٰتِ[2]	زَجْرًا ②
صف باندھنے والوں کی قسم	صف باندھنا	پھر جھڑکنے والوں (کی)	جھڑکنا

ان کی قسم جو باقاعدہ صفیں باندھے ہوئے ہیں ○ پھر ان کی قسم جو جھڑک کر چلانے والے ہیں ○

فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۙ﴿۳﴾ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ؕ﴿۴﴾

فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ③	اِنَّ	اِلٰهَكُمْ	لَوَاحِدٌ ④
پھر قرآن کی تلاوت کرنے والوں (کی قسم)	بیشک	تمہارا معبود	ضرور ایک (ہے)

پھر قرآن کی تلاوت کرنے والوں کی قسم ○ بیشک تمہارا معبود ضرور ایک ہے ○

(حاشیہ: ربوبیت الٰہی کا بیان)

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا وَ رَبُّ الْمَشَارِقِ ؕ﴿۵﴾

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ	مَا	بَيْنَهُمَا	وَ	رَبُّ الْمَشَارِقِ ⑤
آسمانوں اور زمین کا رب	اور	جو کچھ	ان کے درمیان (ہے)	اور	مشرقوں کا مالک (ہے)

آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا رب ہے اور مشرقوں کا مالک ہے ○

[1] صف باندھنے والوں سے مراد وہ فرشتے ہیں جو نمازیوں کی طرح صف بستہ ہو کر حکم الٰہی کے منتظر رہتے ہیں۔ یا، علماء وصالحین کے گروہ مراد ہیں جو نمازوں میں صفیں باندھ کر عبادت میں مصروف رہتے ہیں۔ یا، غازیوں کے گروہ مراد ہیں جو راہِ خدا میں صفیں باندھ کر دشمنانِ حق کے ساتھ مقابلہ کرتے ہیں۔

[2] جھڑک کر چلانے والوں سے مراد بادل پر مقرر فرشتے ہیں جو اسے حکم دے کر چلاتے ہیں، یا وہ علماء مراد ہیں جو وعظ و نصیحت سے لوگوں کو موقع محل اور موضوع کی مناسبت سے بعض اوقات سخت الفاظ کے ساتھ راہِ دین پر چلاتے ہیں۔ یا وہ غازی مراد ہیں جو گھوڑوں کو ڈپٹ کر جہاد میں چلاتے ہیں۔

ستاروں سے آسمان کو سجانے کے دو فوائد کا بیان

اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِزِیْنَةِ ِۨالْكَوَاكِبِ ۙ﴿۶﴾ وَ حِفْظًا

اِنَّا	زَیَّنَّا	السَّمَآءَ الدُّنْیَا	بِزِیْنَةِ الْكَوَاكِبِ ﴿۶﴾ (1)	وَ	حِفْظًا
بیشک	ہم نے آراستہ کیا	نیچے کے آسمان (کو)	ستاروں کے سنگھار سے	اور	حفاظت (کیلئے)

بیشک ہم نے نیچے کے آسمان کو ستاروں کے سنگھار سے آراستہ کیا ﴿۶﴾ اور ہر سرکش

شیاطین آسمانی فرشتوں کی گفتگو نہیں سن سکتے

مِّنْ كُلِّ شَیْطٰنٍ مَّارِدٍ ﴿۷﴾ ۚ لَا یَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَ یُقْذَفُوْنَ

مِّنْ كُلِّ شَیْطٰنٍ مَّارِدٍ ﴿۷﴾	لَا یَسَّمَّعُوْنَ (2)	اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى	وَ	یُقْذَفُوْنَ
ہر سرکش شیطان سے	وہ کان نہیں لگا سکتے	عالم بالا کی طرف	اور	انہیں مارا جاتا ہے

شیطان سے حفاظت کیلئے ﴿۷﴾ وہ شیاطین عالم بالا کی طرف کان نہیں لگا سکتے اور انہیں ہر جانب سے

مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ﴿۸﴾ ۖ دُحُوْرًا وَّ لَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۙ﴿۹﴾ اِلَّا

مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ﴿۸﴾	دُحُوْرًا	وَّ	لَهُمْ	عَذَابٌ وَّاصِبٌ ﴿۹﴾	اِلَّا
ہر جانب سے	(انہیں) بھگانے (کیلئے)	اور	ان کے لیے	ہمیشہ کا عذاب (ہے)	مگر

مارا جاتا ہے ﴿۸﴾ (انہیں) بھگانے کیلئے اور ان کے لیے ہمیشہ کا عذاب ہے ﴿۹﴾ مگر

مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿۱۰﴾

مَنْ	خَطِفَ	الْخَطْفَةَ	فَاَتْبَعَهٗ	شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿۱۰﴾
جو	(کبھی کوئی بات) اُچک کر لے چلے	اچکنا	تو پیچھے لگ جاتا ہے اس کے	روشن انگارا

جو ایک آدھ بار (کوئی بات) اُچک کر لے چلے تو روشن انگارا اس کے پیچھے لگ جاتا ہے ﴿۱۰﴾

کفار مکہ سے ایک استفسار

فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ

فَاسْتَفْتِهِمْ	اَ	هُمْ	اَشَدُّ	خَلْقًا	اَمْ	مَّنْ	خَلَقْنَا
تو پوچھو ان سے	کیا	وہ	زیادہ مضبوط (ہیں)	پیدائش (میں)	یا	وہ جسے	ہم نے پیدا کیا

تو ان سے پوچھو، کیا اِن لوگوں کی پیدائش زیادہ مضبوط ہے یا ہماری (دوسری) مخلوق کی۔

(1) آسمانِ دنیا کو ستاروں سے سجانے کے بہت سے مقاصد ہیں جن میں دو یہ ہیں: (1) زینت کے لئے۔ نور اور روشنی آنکھوں کو بھاتی ہے اور جب آسمان پر روشنیوں کا یہ جال نظر آتا ہے تو بہت حسین و جمیل لگتا ہے اور آسمان پر ستارے کسی چادر پر بکھرے ہوئے رنگ برنگ موتیوں جیسے لگتے ہیں۔ (2) آسمان کو چوری چھپے فرشتوں کی باتیں سننے والے سرکش شیطانوں سے محفوظ کرنے کے لئے۔ (2) شیاطین آسمان کے قریب جاتے اور بعض اوقات فرشتوں کا کلام سن کر کاہنوں کو خبر دیتے اور کاہن اس بناپر غیب کی باتیں جاننے کا دعویٰ کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے شہاب کے ذریعے شیطانوں کو آسمان تک پہنچنے سے روک دیا۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا حال اور کفارِ مکہ کی روش

اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِیْنٍ لَّازِبٍ ﴿۱۱﴾ بَلْ عَجِبْتَ وَ یَسْخَرُوْنَ ﴿۱۲﴾

اِنَّا	خَلَقْنٰهُمْ	مِنْ طِیْنٍ لَّازِبٍ ﴿۱۱﴾	بَلْ	عَجِبْتَ[1]	وَ	یَسْخَرُوْنَ ﴿۱۲﴾
بیشک	ہم نے بنایا انہیں	چپکنے والی مٹی سے	بلکہ	تم نے تعجب کیا	اور	وہ مذاق اڑاتے ہیں

بیشک ہم نے انہیں چپکنے والی مٹی سے بنایا○ بلکہ تم نے تعجب کیا اور وہ مذاق اڑاتے ہیں○

وَ اِذَا ذُكِّرُوْا لَا یَذْكُرُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَ اِذَا رَاَوْا اٰیَةً

وَ	اِذَا	ذُكِّرُوْا	لَا یَذْكُرُوْنَ ﴿۱۳﴾	وَ	اِذَا	رَاَوْا	اٰیَةً
اور	جب	انہیں سمجھایا جائے	(تو) وہ سمجھتے نہیں	اور	جب	وہ دیکھتے ہیں	کوئی نشانی

اور جب انہیں سمجھایا جائے تو سمجھتے نہیں○ اور جب کوئی نشانی دیکھتے ہیں

مرنے کے بعد اٹھنے سے متعلق کفارِ مکہ کا سوال اور انہیں جواب

یَّسْتَسْخِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَ قَالُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۵﴾ ءَاِذَا

یَّسْتَسْخِرُوْنَ ﴿۱۴﴾	وَ	قَالُوْۤا	اِنْ	هٰذَاۤ	اِلَّا	سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۵﴾	ءَاِذَا
(تو) خوب مذاق اڑاتے ہیں	اور	کہتے ہیں	نہیں	یہ	مگر	کھلا جادو	کیا جب

تو ٹھٹھا کرتے ہیں○ اور کہتے ہیں یہ تو کھلا جادو ہی ہے○ کیا جب

مِتْنَا وَ كُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۱۶﴾

مِتْنَا	وَ	كُنَّا	تُرَابًا	وَّ	عِظَامًا	ءَاِنَّا	لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۱۶﴾
ہم مر جائیں گے	اور	ہو جائیں گے	مٹی	اور	ہڈیاں	کیا بیشک ہم	ضرور اٹھائے جائیں گے

ہم مر کر مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہم ضرور اٹھائے جائیں گے؟○

اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿۱۷﴾ قُلْ نَعَمْ وَ اَنْتُمْ دٰخِرُوْنَ ﴿۱۸﴾

اَوَ	اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿۱۷﴾	قُلْ	نَعَمْ	وَ	اَنْتُمْ	دٰخِرُوْنَ ﴿۱۸﴾
اور کیا	ہمارے پہلے باپ دادا (بھی)	تم کہو	ہاں	اور	(اس وقت) تم	ذلیل و رسوا ہوگے

اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی؟○ تم فرماؤ: ہاں اور اس وقت تم ذلیل و رسوا ہوگے○

[1] یعنی اے حبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم، آپ نے کفارِ مکہ کے انکار پر تعجب کیا کہ آپ کی رسالت اور مرنے کے بعد اٹھنے پر دلالت کرنے والی واضح نشانیاں اور دلائل ہونے کے باوجود وہ کس طرح انکار کرتے ہیں لیکن وہ کفار آپ کا اور آپ کے تعجب کرنے کا یا لوگوں کے مرنے کے بعد قیامت میں دوبارہ اٹھنے کا مذاق اڑاتے ہیں، اور جب انہیں کسی چیز کے ذریعے سمجھایا جائے تو سمجھتے نہیں۔ اور جب چاند کے ٹکڑے ہونا وغیرہ کوئی نشانی و معجزہ دیکھتے ہیں تو مذاق کرتے اور کہتے ہیں یہ تو کھلا جادو ہی ہے۔

فَاِنَّمَا هِیَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ یَنْظُرُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ قَالُوْا

فَاِنَّمَا هِیَ	زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ	فَاِذَا	هُمْ	یَنْظُرُوْنَ ﴿۱۹﴾	وَ	قَالُوْا
تو وہ تو صرف	ایک جھڑک (ہی ہوگی)	تو جبھی	وہ	دیکھنے لگیں گے	اور	کہیں گے

تو وہ تو ایک جھڑک ہی ہوگی تو جبھی وہ دیکھنے لگیں گے ○ اور کہیں گے:

یٰوَیْلَنَا هٰذَا یَوْمُ الدِّیْنِ ﴿۲۰﴾ هٰذَا یَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِیْ

یٰوَیْلَنَا	هٰذَا	یَوْمُ الدِّیْنِ ﴿۲۰﴾	هٰذَا	یَوْمُ الْفَصْلِ	الَّذِیْ
ہائے ہماری خرابی	یہ	انصاف، بدلے کا دن (ہے)	یہ	فیصلے کا دن (ہے)	وہ جو

ہائے ہماری خرابی! یہ بدلے کا دن ہے ○ یہ وہ فیصلے کا دن ہے جسے

كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۱﴾ اُحْشُرُوا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا وَ

كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۱﴾	اُحْشُرُوْا	الَّذِیْنَ	ظَلَمُوْا[1]	وَ
تم اس کو جھٹلاتے تھے	(حکم ہوگا کہ) اکٹھا کر دو	ان لوگوں کو جنہوں نے	ظلم کیا	اور

تم جھٹلاتے تھے ○ ظالموں اور ان کے ساتھیوں کو

اَزْوَاجَهُمْ وَ مَا كَانُوْا یَعْبُدُوْنَ ﴿۲۲﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

اَزْوَاجَهُمْ	وَ	مَا	كَانُوْا یَعْبُدُوْنَ ﴿۲۲﴾	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
ان کے جوڑوں، ساتھیوں (کو)	اور	جن کی	وہ پوجا کرتے تھے	اللہ کے سوا

اور جن کی یہ اللہ کے سوا پوجا کرتے تھے ان سب کو اکٹھا کر دو ○

فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِیْمِ ﴿۲۳﴾ وَ قِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْـُٔوْلُوْنَ ﴿۲۴﴾

فَاهْدُوْهُمْ	اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِیْمِ ﴿۲۳﴾	وَ قِفُوْهُمْ	اِنَّهُمْ	مَّسْـُٔوْلُوْنَ ﴿۲۴﴾[2]
پھر رہنمائی کرو ان کی	دوزخ کے راستے کی طرف	اور ٹھہراؤ انہیں	بیشک وہ	(ان سے) پوچھا جائے گا

پھر ان سب کو دوزخ کا راستہ دکھاؤ ○ اور انہیں ٹھہراؤ، بیشک ان سے پوچھ گچھ کی جائے گی ○

[1] یہاں ظالموں سے مراد کافر ہیں اور ان کے ساتھیوں سے مراد ان کے دنیاوی ہم نشین شیطان یا ان کی جنس کے دوسرے افراد ہیں۔

[2] بروزِ قیامت کفار کے علاوہ بھی ہر ایک سے اس کے اقوال اور افعال کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی۔ حدیثِ پاک میں ہے "قیامت کے دن بندہ اپنی جگہ سے اس وقت تک ہل نہ سکے گا جب تک اس سے چار باتیں نہ پوچھ لی جائیں۔ (1) اس کی عمر کہ کس کام میں گزری۔ (2) اس کا علم کہ اس پر کیا عمل کیا۔ (3) اس کا مال کہ کہاں سے کمایا کہاں خرچ کیا۔ (4) اس کا جسم کہ اس کو کس کام میں لایا۔ (ترمذی، ۴/۱۸۸، الحدیث: ۲۴۲۵)

جہنم کے خازنوں کی کفار کو ڈانٹ ڈپٹ

بروزِ قیامت کفار کی ذلت

بروزِ قیامت کفار کا باہمی مکالمہ

مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ﴿۲۵﴾ بَلْ هُمُ الْيَوْمَ

مَا	لَكُمْ	لَا تَنَاصَرُوْنَ ﴿۲۵﴾ (1)	بَلْ	هُمُ	الْيَوْمَ
(کہا جائے گا) کیا ہوا	تمہیں	تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے	بلکہ	وہ	آج

(کہا جائے گا:) تمہیں کیا ہوا؟ تم ایک دوسرے کی مدد کیوں نہیں کرتے؟ ○ بلکہ وہ آج

مُسْتَسْلِمُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَ اَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ

مُسْتَسْلِمُوْنَ ﴿۲۶﴾	وَ	اَقْبَلَ	بَعْضُهُمْ	عَلٰى بَعْضٍ
گردن جھکائے ہوئے (ہوں گے)	اور	متوجہ ہوں گے	ان کے بعض	بعض پر

گردن جھکائے ہوئے ہوں گے ○ اور ان میں ایک دوسرے کی طرف آپس میں

يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۷﴾ قَالُوْٓا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ﴿۲۸﴾

يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۷﴾	قَالُوْٓا	اِنَّكُمْ	كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا	عَنِ الْيَمِيْنِ ﴿۲۸﴾
آپس میں سوال کرتے ہوئے	(پیروکار) کہیں گے	بیشک تم	آتے تھے ہمارے پاس	طاقت و قوت سے

سوال کرتے ہوئے متوجہ ہوگا ○ پیروکار کہیں گے: تم ہمارے پاس طاقت و قوت سے آتے تھے ○

قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۹﴾ وَ مَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ

قَالُوْا	بَلْ	لَّمْ تَكُوْنُوْا	مُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۹﴾	وَ	مَا كَانَ	لَنَا	عَلَيْكُمْ
(سردار) کہیں گے	بلکہ	تم نہ تھے	ایمان والے	اور	نہ تھا	ہمارے لیے	تمہارے اوپر

سردار کہیں گے: بلکہ تم خود ہی ایمان والے نہیں تھے ○ اور ہمارا تم پر کچھ قابو

مِّنْ سُلْطٰنٍ ۚ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ ﴿۳۰﴾ فَحَقَّ عَلَيْنَا

مِّنْ سُلْطٰنٍ	بَلْ	كُنْتُمْ	قَوْمًا طٰغِيْنَ ﴿۳۰﴾	فَحَقَّ	عَلَيْنَا
کچھ قابو	بلکہ	تم تھے	سرکشی کرنے والے لوگ	تو ثابت ہوگئی	ہمارے اوپر

نہ تھا بلکہ تم سرکش لوگ تھے ○ تو ہم پر ہمارے رب کی بات

(1) جہنم کے خازن ڈانٹتے ہوئے مشرکین سے کہیں گے کہ آج تمہیں کیا ہوا، تم ایک دوسرے کی مدد کیوں نہیں کرتے حالانکہ دنیا میں تم ایک دوسرے کی مدد کرنے پر بہت گھمنڈ رکھتے تھے۔ بروزِ قیامت مشرکین تو ایک دوسرے کی مدد نہ کرسکیں گے جبکہ انبیاء، اولیاء اور نیک لوگ اللہ تعالیٰ کے اذن سے اہلِ ایمان کی شفاعت فرما کر ان کی مدد فرمائیں گے البتہ ان کی شفاعت کی امید پر اطاعتِ الٰہی چھوڑ دینا، عذابِ الٰہی سے بے خوف ہو جانا اور گناہوں میں مبتلا رہنا کسی صورت درست نہیں ہے۔

قَوْلُ رَبِّنَآ ۖ اِنَّا لَذَآىِٕقُوْنَ ﴿۳۱﴾ فَاَغْوَیْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا

كُنَّا	اِنَّا	فَاَغْوَیْنٰكُمْ	لَذَآىِٕقُوْنَ ﴿۳۱﴾	اِنَّا	قَوْلُ رَبِّنَآ
ہم تھے	بیشک	تو ہم نے گمراہ کیا تمہیں	ضرور چکھنے والے (ہیں)	بیشک ہم	ہمارے رب کی بات

ثابت ہوگئی (کہ) ہم ضرور مزہ چکھیں گے ○ تو ہم نے تمہیں گمراہ کیا، بیشک ہم خود

غٰوِیْنَ ﴿۳۲﴾ فَاِنَّهُمْ یَوْمَىِٕذٍ فِی الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ

كَذٰلِكَ	اِنَّا	مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾ (1)	فِی الْعَذَابِ	یَوْمَىِٕذٍ	فَاِنَّهُمْ	غٰوِیْنَ ﴿۳۲﴾
ایسا ہی	بیشک ہم	شریک (ہوں گے)	عذاب میں	اس دن	تو بیشک وہ (سب)	گمراہ

گمراہ تھے ○ تو اس دن وہ سب کے سب عذاب میں شریک ہیں ○ مجرموں کے ساتھ

نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِیْنَ ﴿۳۴﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْۤا اِذَا قِیْلَ لَهُمْ لَاۤ

لَاۤ	لَهُمْ	قِیْلَ	اِذَا	كَانُوْۤا	اِنَّهُمْ	بِالْمُجْرِمِیْنَ ﴿۳۴﴾	نَفْعَلُ
نہیں	ان سے	کہا جاتا	(کہ) جب	(ایسے لوگ) تھے	بیشک وہ	مجرموں کے ساتھ	ہم کرتے ہیں

ہم ایسا ہی کرتے ہیں ○ بیشک جب ان سے کہا جاتا تھا کہ اللہ کے سوا

اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۙ یَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَ یَقُوْلُوْنَ اَىِٕنَّا

اَىِٕنَّا	یَقُوْلُوْنَ	وَ	یَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۳۵﴾	اللّٰهُ	اِلَّا	اِلٰهَ
کیا بیشک ہم	کہتے تھے	اور	(تو) وہ تکبر کرتے تھے	اللہ	مگر	کوئی معبود

کوئی معبود نہیں تو وہ تکبر کرتے تھے ○ اور کہتے تھے کیا ہم

لَتَارِكُوْۤا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ﴿۳۶﴾ ؕ بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ

جَآءَ بِالْحَقِّ (2)	بَلْ	لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ﴿۳۶﴾	اٰلِهَتِنَا	لَتَارِكُوْۤا
وہ لایا ہے حق	بلکہ	ایک دیوانے شاعر کی وجہ سے	اپنے معبودوں (کو)	ضرور چھوڑنے والے (ہوں)

ایک دیوانے شاعر کی وجہ سے اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں ○ بلکہ وہ تو حق لائے ہیں

کفار عذاب میں شریک ہوں گے۔ دونوں گمراہ اور گمراہ گر

کفار کے عذاب کی حالت کا بیان

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی شان

(1) گمراہ اور گمراہ کرنے والے چونکہ دنیا میں گمراہی میں شریک تھے اس لئے یہ آخرت میں عذاب میں بھی شریک ہوں گے اگرچہ ان کے عذاب کی کیفیت میں فرق ہوگا۔

(2) کفار نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو دیوانہ اور شاعر کہا تو ان کی بات کا رد کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ نبی دیوانے اور شاعر نہیں بلکہ وہ تو حق لائے ہیں اور انہوں نے دین اور توحید کے عقیدے میں اور نفی شرک میں اپنے سے پہلے رسولوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تصدیق فرمائی ہے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو شاعر اور مجنون کہنے والوں کے لیے وعید

وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّكُمْ لَذَآىِٕقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ﴿۳۸﴾ ج

وَ	صَدَّقَ	الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳۷﴾	اِنَّكُمْ	لَذَآىِٕقُوا	الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ﴿۳۸﴾
اور	اس نے تصدیق کی ہے	رسولوں (کی)	بیشک تم	ضرور چکھنے والے ہو	دردناک عذاب

اور انہوں نے رسولوں کی تصدیق فرمائی ہے ○ بیشک تم ضرور دردناک عذاب چکھنے والے ہو ○

عذاب سے مستثنیٰ لوگ

وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۹﴾ لا اِلَّا

وَ	مَا تُجْزَوْنَ	اِلَّا	مَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۹﴾	اِلَّا
اور	تمہیں بدلہ نہیں دیا جائے گا	مگر	(اس کا) جو	تم عمل کرتے تھے	مگر

تو تمہیں تمہارے اعمال ہی کا بدلہ دیا جائے گا ○ مگر

مخلص مومنوں کے ثواب کی کیفیت

عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۴۰﴾ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۴۱﴾ لا فَوَاكِهُ ج وَهُمْ

عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۴۰﴾ [1]	اُولٰٓىِٕكَ	لَهُمْ	رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۴۱﴾ [2]	فَوَاكِهُ	وَ	هُمْ
اللہ کے چنے ہوئے بندے	یہ لوگ	ان کے لیے	معلوم رزق (ہے)	پھل میوے (ہیں)	اور	وہ

جو اللہ کے چنے ہوئے بندے ہیں ○ ان کے لیے وہ روزی ہے جو معلوم ہے ○ پھل میوے ہیں اور

مخلص مومنوں کو ملنے والی جنتی شراب کے اوصاف

مُّكْرَمُوْنَ ﴿۴۲﴾ لا فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۴۳﴾ لا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿۴۴﴾ يُطَافُ

مُّكْرَمُوْنَ ﴿۴۲﴾	فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۴۳﴾	عَلٰى سُرُرٍ	مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿۴۴﴾	يُطَافُ
انہیں عزت دی جائے گی	چین کے باغوں میں	تختوں پر	آمنے سامنے (ہوں گے)	دور چلایا جائے گا

وہ معزز ہوں گے ○ چین کے باغوں میں ○ تختوں پر آمنے سامنے ہوں گے ○ خالص شراب کے جام کے

عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿۴۵﴾ لا بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿۴۶﴾ ج لَا

عَلَيْهِمْ	بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿۴۵﴾	بَيْضَآءَ	لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿۴۶﴾	لَا
ان پر	بہتی شراب کے جام کا	(وہ) سفید رنگ (کی)	پینے والوں کے لیے لذت بخش (ہوگی)	نہ

ان پر دور ہوں گے ○ سفید رنگ کی شراب ہوگی، پینے والوں کے لیے لذت بخش ہوگی ○ نہ

[1] چنے ہوئے بندوں سے مراد ایمان اور اخلاص والے بندے ہیں، یہ دردناک عذاب نہیں چکھیں گے اور ان کے حساب میں سوال و کلام نہ ہوگا بلکہ اگر ان سے کوئی خطا سرزد ہوئی ہوگی تو اس سے درگزر کر دیا جائے گا اور انہیں ایک نیکی کا بدلہ دس سے لے کر سات سو گنا یا اس سے جتنا زیادہ اللہ تعالیٰ چاہے دیا جائے گا۔

[2] اس سے مراد جنت کی وہ روزی ہے جو قرآن کے ذریعے معلوم ہو چکی ہے یا وہ روزی مراد ہے جو اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔

مخلص مومنوں کو ملنے والی جنتی حوروں کے اوصاف

فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَعِنْدَهُمْ

فِيْهَا	غَوْلٌ	وَّ	لَا	هُمْ	عَنْهَا	يُنْزَفُوْنَ ﴿۴۷﴾ (1)	وَ	عِنْدَهُمْ
اس میں	عقل کی خرابی (ہوگی)	اور	نہ	وہ	اس سے	نشے میں لائے جائیں گے	اور	ان کے پاس

اس میں عقل کی خرابی ہوگی اور نہ وہ اس سے نشے میں لائے جائیں گے ○ اور ان کے پاس

قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ﴿۴۸﴾ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۴۹﴾

قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ (2)	عِيْنٌ ﴿۴۸﴾	كَاَنَّهُنَّ	بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۴۹﴾
نگاہیں نیچی رکھنے والی	بڑی آنکھوں والی (بیویاں ہوں گی)	گویا کہ وہ	پوشیدہ رکھے ہوئے انڈے (ہیں)

نگاہیں نیچی رکھنے والی، بڑی آنکھوں والی (بیویاں) ہوں گی ○ گویا وہ پوشیدہ رکھے ہوئے انڈے ہیں ○

اہل جنت کی باہمی گفتگو

فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۵۰﴾ قَالَ

فَاَقْبَلَ	بَعْضُهُمْ	عَلٰى بَعْضٍ	يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۵۰﴾	قَالَ
پھر متوجہ ہوں گے	ان (جنتیوں) کے بعض	بعض پر	آپس میں سوال کرتے ہوئے	کہے گا

پھر جنتی آپس میں سوال کرتے ہوئے ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوں گے ○ ان میں سے

قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّيْ كَانَ لِيْ قَرِيْنٌ ﴿۵۱﴾ يَّقُوْلُ

قَآئِلٌ	مِّنْهُمْ	اِنِّيْ	كَانَ	لِيْ	قَرِيْنٌ ﴿۵۱﴾	يَّقُوْلُ
ایک کہنے والا	ان میں سے	بیشک میں	(دنیا میں) تھا	میرا	ایک ساتھی	(مجھ سے) کہا کرتا تھا

ایک کہنے والا کہے گا: بیشک میرا ایک ساتھی تھا ○ (مجھ سے) کہا کرتا تھا:

اَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ﴿۵۲﴾ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا

اَئِنَّكَ	لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ﴿۵۲﴾	ءَاِذَا	مِتْنَا	وَ	كُنَّا
کیا بیشک تم	ضرور تصدیق کرنے والوں میں سے (ہو)	کیا جب	ہم مر جائیں گے	اور	ہو جائیں گے

کیا تم تصدیق کرنے والوں میں سے ہو؟ ○ کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی

(1) جنتی شراب میں خمار نہیں ہے جس سے عقل میں خلل آئے اور اس سے جنتی نشے میں نہ آئیں گے، جبکہ دنیا کی شراب میں یہ اوصاف نہیں، اس سے پیٹ اور سر میں درد ہوتا، پیشاب میں بھی تکلیف ہو جاتی، طبیعت متلانے لگتی، قے آتی، سر چکراتا ہے اور عقل ٹھکانے نہیں رہتی۔

(2) جنتی حوریں شوہروں کے سوا دوسری طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھیں گی کہ ان کے نزدیک ان کا شوہر ہی صاحبِ حسن اور پیارا ہے۔ بڑی اور خوبصورت آنکھوں والی ہوں گی۔ گرد و غبار سے پاک اور اس قدر صاف شفاف اور سفید ہوں گی گویا کہ وہ چھپا کر رکھے ہوئے انڈے ہیں۔

تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِیْنُوْنَ ﴿۵۳﴾ قَالَ هَلْ اَنْتُمْ

تُرَابًا	وَّ	عِظَامًا	ءَاِنَّا	لَمَدِیْنُوْنَ ﴿۵۳﴾	قَالَ	هَلْ	اَنْتُمْ
مٹی	اور	ہڈیاں	(تو) کیا بیشک ہمیں	ضرور جزا و سزا دی جائے گی	(جنتی) کہے گا	کیا	تم

اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہمیں جزا و سزا دی جائے گی؟ جنتی کہے گا: کیا تم

مُّطَّلِعُوْنَ ﴿۵۴﴾ فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِیْ سَوَآءِ الْجَحِیْمِ ﴿۵۵﴾

مُّطَّلِعُوْنَ ﴿۵۴﴾	فَاطَّلَعَ	فَرَاٰهُ	فِیْ سَوَآءِ الْجَحِیْمِ ﴿۵۵﴾
جھانک کر دیکھنے والے (ہو)	تو وہ جھانکے گا	تو دیکھے گا اس (ساتھی) کو	بھڑکتی آگ کے درمیان میں

جھانک کر دیکھو گے؟ تو وہ جھانکے گا تو اس ساتھی کو بھڑکتی آگ کے درمیان میں دیکھے گا

قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِیْنِ ﴿۵۶﴾ وَلَوْلَا

قَالَ	تَاللّٰهِ	اِنْ	كِدْتَّ	لَتُرْدِیْنِ ﴿۵۶﴾	وَ	لَوْلَا
(جنتی) کہے گا	اللہ کی قسم	بیشک	قریب تھا	ضرور تو ہلاک کر دیتا مجھے	اور	اگر نہ ہوتا

وہ جنتی کہے گا: خدا کی قسم، قریب تھا کہ تو ضرور مجھے ہلاک کر دیتا اور اگر میرے رب کا احسان

نِعْمَةُ رَبِّیْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِیْنَ ﴿۵۷﴾ اَفَمَا نَحْنُ

نِعْمَةُ رَبِّیْ	لَكُنْتُ	مِنَ الْمُحْضَرِیْنَ ﴿۵۷﴾	اَفَمَا	نَحْنُ
میرے رب کا احسان	(تو) ضرور میں ہوتا	پکڑ کر حاضر کیے جانے والوں میں سے	تو کیا نہیں	ہم

نہ ہوتا تو ضرور میں بھی پکڑ کر حاضر کیا جاتا تو کیا ہم

ذبحِ موت کے بعد اہلِ جنت کا فرشتوں سے استفسار

بِمَیِّتِیْنَ ﴿۵۸﴾ اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰی وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ ﴿۵۹﴾ اِنَّ

بِمَیِّتِیْنَ ﴿۵۸﴾ [1]	اِلَّا	مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰی	وَ	مَا	نَحْنُ	بِمُعَذَّبِیْنَ ﴿۵۹﴾	اِنَّ
مرنے والے	سوائے	ہماری پہلی موت (کے)	اور	نہیں	ہم	عذاب دیے جانے والے	بیشک

مریں گے نہیں؟ سوائے ہماری پہلی موت کے اور ہمیں عذاب نہیں دیا جائے گا بیشک

بڑی کامیابی جنت میں داخلہ ہے

[1] جب موت ذبح کر دی جائے گی تو اہلِ جنت فرشتوں سے کہیں گے: کیا ہم دنیا میں ہو جانے والی پہلی موت کے بعد اب دوبارہ مریں گے نہیں؟ اور ہمیں عذاب نہیں دیا جائے گا؟ فرشتے کہیں گے: نہیں یعنی اب تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی۔ اس پر جنتی کہیں گے کہ بیشک یہ بڑی کامیابی ہے جو ہمیں نصیب ہوئی۔ اہلِ جنت کا یہ دریافت کرنا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے لذت حاصل کرنے اور اس لئے ہوگا تاکہ وہ دائمی حیات کی نعمت اور عذاب سے مامون ہونے کے احسان پر اللہ تعالیٰ کی نعمت کو یاد کریں اور اس ذکر سے انہیں سرور حاصل ہو۔

اُخروی کامیابی کے لیے اعمال کرنے کی ترغیب

هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۶۰ لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ۝۶۱

هٰذَا	لَهُوَ	الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۶۰	لِمِثْلِ هٰذَا	فَلْيَعْمَلِ	الْعٰمِلُوْنَ ۝۶۱ [1]
یہ	ضرور وہ	بڑی کامیابی (ہے)	اس جیسی کے لیے	تو چاہیے کہ عمل کریں	عمل کرنے والے

یہی بڑی کامیابی ہے ○ ایسی ہی کامیابی کے لیے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے ○

جنتی مہمان نوازی اور جہنمی کھانے زقوم کا تقابل — درختِ زقوم کافروں کے لئے آزمائش ہے — درختِ زقوم کا تعارف

اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ۝۶۲ اِنَّا جَعَلْنٰهَا

اَذٰلِكَ	خَيْرٌ	نُّزُلًا	اَمْ	شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ۝۶۲	اِنَّا	جَعَلْنٰهَا
کیا یہ	بہتر (ہے)	مہمان نوازی	یا	زقوم کا درخت	بیشک	ہم نے بنایا اس (درخت) کو

تو یہ مہمان نوازی بہتر ہے یا زقوم کا درخت؟ ○ بیشک ہم نے اس درخت کو

فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ۝۶۳ اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْۤ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ۝۶۴

فِتْنَةً [2]	لِّلظّٰلِمِيْنَ ۝۶۳	اِنَّهَا	شَجَرَةٌ	تَخْرُجُ	فِيْۤ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ۝۶۴
آزمائش	ظالموں کیلئے	بیشک وہ	ایک درخت (ہے)	نکلتا ہے	جہنم کی جڑ میں سے

ظالموں کے لئے آزمائش بنادیا ہے ○ بیشک وہ ایک درخت ہے جو جہنم کی جڑ میں سے نکلتا ہے ○

جہنم میں کفار کے کھانے اور مشروب کا بیان

طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ۝۶۵ فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ

طَلْعُهَا	كَاَنَّهٗ	رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ۝۶۵	فَاِنَّهُمْ	لَاٰكِلُوْنَ
اس کا شگوفہ	(ایسے ہے) گویا کہ وہ	شیطانوں کے سر (ہوں)	پھر بیشک وہ	ضرور کھانے والے (ہوں گے)

اس کا شگوفہ ایسے ہے جیسے شیطانوں کے سر ہوں ○ پھر بیشک وہ اس میں سے

مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۝۶۶ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا

مِنْهَا	فَمَالِـُٔوْنَ	مِنْهَا	الْبُطُوْنَ ۝۶۶	ثُمَّ	اِنَّ	لَهُمْ	عَلَيْهَا
اس میں سے	پھر بھرنے والے (ہوں گے)	اس سے	پیٹوں (کو)	پھر	بیشک	ان کے لیے	اس پر

کھائیں گے پھر اس سے پیٹ بھریں گے ○ پھر بیشک ان کے لیے اس پر

1. اصل اور حقیقی کامیابی عذاب جہنم سے بچ جانا اور جنت میں داخل کیا جانا ہے، لہٰذا اسی کامیابی کو حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔
2. جب کفار نے جہنمی درخت کے بارے میں سنا تو وہ اعتراض و انکار کے فتنے میں پڑ گئے اور قرآن اور نبوت پر طعن کرنے لگے کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ آگ میں درخت ہو حالانکہ آگ تو درختوں کو جلا ڈالتی ہے۔ یہ لوگ اپنی جہالت کی وجہ سے جانتے نہیں کہ جو رب تعالیٰ آگ میں زندگی گزارنے اور اس سے لذت حاصل کرنے والا حیوان پیدا کرنے پر قدرت رکھتا ہے تو وہ آگ میں درخت پیدا کرنے اور اسے جلنے سے محفوظ رکھنے پر بھی قادر ہے۔

جہنم میں کفار کے لوٹنے کی جگہ

لَشَوْبًا مِّنْ حَمِیْمٍ ﴿۶۷﴾ ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاۡاِلَى الْجَحِیْمِ ﴿۶۸﴾

لَشَوْبًا مِّنْ حَمِیْمٍ ﴿۶۷﴾	ثُمَّ	اِنَّ	مَرْجِعَهُمْ	لَاۡاِلَى الْجَحِیْمِ ﴿۶۸﴾
ضرور کھولتے پانی کی ملاوٹ (ہوگی)	پھر	بیشک	ان کا لوٹنا	ضرور بھڑکتی آگ کی طرف (ہوگا)

کھولتے پانی کی ملاوٹ ہے○ پھر بیشک ان کا لوٹنا ضرور بھڑکتی آگ کی طرف ہے○

کفار کے عذاب کا مستحق ہونے کی وجہ

اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّیْنَ ﴿۶۹﴾ فَهُمْ عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ

اِنَّهُمْ	اَلْفَوْا	اٰبَآءَهُمْ	ضَآلِّیْنَ ﴿۶۹﴾	فَهُمْ	عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ [1]
بیشک وہ	انہوں نے پایا	اپنے باپ دادا (کو)	گمراہ	تو وہ	ان کے قدموں کے نشانات پر

بیشک انہوں نے اپنے باپ دادا کو گمراہ پایا○ تو وہ انہیں کے نشانِ قدم پر

سابقہ گمراہوں کے انجام کی طرف اشارہ اور عذاب سے مستثنیٰ لوگ

یُهْرَعُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَ لَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۷۱﴾ وَ

یُهْرَعُوْنَ ﴿۷۰﴾	وَ	لَقَدْ	ضَلَّ	قَبْلَهُمْ	اَكْثَرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۷۱﴾	وَ
دوڑائے جارہے ہیں	اور	ضرور بیشک	گمراہ ہوئے	ان سے پہلے	بہت سے اگلے لوگ	اور

دوڑائے جارہے ہیں○ اور بیشک ان سے پہلے بہت سے اگلے لوگ گمراہ ہوئے○ اور

لَقَدْ اَرْسَلْنَا فِیْهِمْ مُّنْذِرِیْنَ ﴿۷۲﴾ فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ

لَقَدْ	اَرْسَلْنَا	فِیْهِمْ	مُّنْذِرِیْنَ ﴿۷۲﴾	فَانْظُرْ	كَیْفَ	كَانَ
ضرور بیشک	ہم نے بھیجے	ان میں	ڈر سنانے والے	تو دیکھو	کیسا	ہوا

بیشک ہم نے ان میں ڈر سنانے والے بھیجے○ تو دیکھو ڈرائے جانے والوں کا

حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعا اور ان پر کرمِ الٰہی

عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِیْنَ ﴿۷۳﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۷۴﴾ وَ لَقَدْ نَادٰىنَا

عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِیْنَ ﴿۷۳﴾	اِلَّا	عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۷۴﴾	وَ	لَقَدْ	نَادٰىنَا
ڈرائے جانے والوں کا انجام	مگر	اللہ کے چنے ہوئے بندے	اور	ضرور بیشک	پکارا ہمیں

کیسا انجام ہوا؟○ مگر اللہ کے چنے ہوئے بندے○ اور بیشک نوح نے

[1] یہاں کفار کے عذاب کا مستحق ہونے کی وجہ بیان فرمائی گئی کہ اپنے باپ دادا کو گمراہ پانے کے باوجود وہ انہیں کے نشانِ قدم پر دوڑے جارہے ہیں اور گمراہی میں ان کی پیروی کرتے ہیں جبکہ حق کے واضح دلائل سے آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ گمراہوں کی پیروی ہلاکت میں مبتلا ہونے کا سبب ہے، اس سے وہ لوگ نصیحت حاصل کریں جن کے پاس غیر شرعی رسم و رواج پر یہی دلیل ہوتی ہے کہ یہ ان کے باپ دادا کا طریقہ ہے۔

نُوۡحٌ فَلَنِعۡمَ الۡمُجِيۡبُوۡنَ ﴿۷۵﴾ وَ نَجَّيۡنٰهُ وَ

وَ	نَجَّيۡنٰهُ	وَ	الۡمُجِيۡبُوۡنَ ﴿۷۵﴾	فَلَنِعۡمَ	نُوۡحٌ
اور	ہم نے نجات دی اسے	اور	(ہم) جواب دینے والے (ہیں)	تو ضرور کیا ہی اچھے	نوح (نے)

ہمیں پکارا تو ہم کیا ہی اچھے جواب دینے والے ہیں ○ اور ہم نے اسے اور اس کے

اَهۡلَهٗ مِنَ الۡكَرۡبِ الۡعَظِيۡمِ ﴿۷۶﴾ وَ جَعَلۡنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ

هُمُ	ذُرِّيَّتَهٗ	جَعَلۡنَا	وَ	مِنَ الۡكَرۡبِ الۡعَظِيۡمِ ﴿۷۶﴾	اَهۡلَهٗ
وہ	اس کی اولاد (کو)	ہم نے بنادیا	اور	بڑی تکلیف سے	اس کے گھر والوں (کو)

گھر والوں کو بڑی تکلیف سے نجات دی ○ اور ہم نے اسی کی اولاد

الۡبٰقِيۡنَ ﴿۷۷﴾ وَ تَرَكۡنَا عَلَيۡهِ فِى الۡاٰخِرِيۡنَ ﴿۷۸﴾ سَلٰمٌ

سَلٰمٌ	فِى الۡاٰخِرِيۡنَ ﴿۷۸﴾	عَلَيۡهِ	تَرَكۡنَا	وَ	الۡبٰقِيۡنَ ﴿۷۷﴾ (۱)
سلام (ہو)	بعد والوں میں	اس پر (کیلئے)	ہم نے باقی رکھی (تعریف)	اور	باقی رہنے والے

باقی رکھی ○ اور ہم نے بعد والوں میں اس کی تعریف باقی رکھی ○ تمام جہان والوں میں

عَلٰى نُوۡحٍ فِى الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۷۹﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجۡزِى الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۸۰﴾ اِنَّهٗ

اِنَّهٗ	الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۸۰﴾	نَجۡزِى	كَذٰلِكَ	اِنَّا	فِى الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۷۹﴾	عَلٰى نُوۡحٍ
بیشک وہ	نیکوں (کو)	صلہ دیتے ہیں	ایسا ہی	بیشک ہم	تمام جہان والوں میں	نوح پر

نوح پر سلام ہو ○ بیشک ہم نیکوں کو ایسا ہی صلہ دیتے ہیں ○ بیشک وہ

مِنۡ عِبَادِنَا الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۸۱﴾ ثُمَّ اَغۡرَقۡنَا الۡاٰخَرِيۡنَ ﴿۸۲﴾ وَ اِنَّ

اِنَّ	وَ	الۡاٰخَرِيۡنَ ﴿۸۲﴾	اَغۡرَقۡنَا	ثُمَّ	مِنۡ عِبَادِنَا الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۸۱﴾
بیشک	اور	دوسروں (کو)	ہم نے ڈبودیا	پھر	ہمارے کامل ایمان والے بندوں میں سے (ہے)

ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل ایمان والے بندوں میں سے ہے ○ پھر ہم نے دوسروں کو ڈبودیا ○ اور بیشک

حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کا انجام اور ان کی نسل سے دنیا کا آباد ہونا

حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد میں انسانی نسل کا جاری ہونا

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی عظمت و شان

(۱) حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے کشتی سے اترنے کے بعد آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد اور ان کی بیویوں کے علاوہ جتنے مرد و عورت تھے سبھی آگے کوئی نسل چلائے بغیر فوت ہوگئے۔ حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد کو اللہ تعالیٰ نے باقی رکھا اور ان سے دنیا کی نسلیں چلیں تو اب دنیا میں جتنے انسان ہیں سب حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نسل سے ہیں۔ (۲) یعنی بعد والے انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی امتوں میں حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ذکرِ جمیل باقی رکھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ وفات کے بعد دنیا میں ذکرِ خیر رہنا اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔

مِنْ شِیْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِیْمَ ﴿۸۳﴾ اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ

مِنْ شِیْعَتِهٖ	لَاِبْرٰهِیْمَ ﴿۸۳﴾	اِذْ	جَآءَ	رَبَّهٗ
اسی (نوح) کے گروہ سے	ضرور ابراہیم (ہے)	جب	وہ حاضر ہوا	اپنے رب (کے پاس)

اسی (نوح) کے گروہ سے ابراہیم ہے ○ جبکہ اپنے رب کے پاس

بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ﴿۸۴﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ وَ قَوْمِهٖ مَاذَا

بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ﴿۸۴﴾ [1]	اِذْ	قَالَ	لِاَبِیْهِ وَقَوْمِهٖ [2]	مَاذَا
سلامت دل کے ساتھ	جب	اس نے کہا	اپنے (عرفی) باپ اور اپنی قوم سے	کیا

سلامت دل لے کر حاضر ہوا ○ جب اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا تم

تَعْبُدُوْنَ ﴿۸۵﴾ اَىِٕفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِیْدُوْنَ ﴿۸۶﴾ فَمَا ظَنُّكُمْ

تَعْبُدُوْنَ ﴿۸۵﴾	اَىِٕفْكًا	اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ	تُرِیْدُوْنَ ﴿۸۶﴾	فَمَا	ظَنُّكُمْ
تم پوجتے ہو	کیا بہتان باندھ (کر)	اللہ کے سوا معبود	تم چاہتے ہو	تو کیا	تمہارا گمان (ہے)

کیا پوجتے ہو؟ ○ کیا بہتان باندھ کر اللہ کے سوا اور معبود چاہتے ہو؟ ○ تو تمہارا رب العالمین پر

بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۸۷﴾ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِی النُّجُوْمِ ﴿۸۸﴾ فَقَالَ اِنِّیْ

بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۸۷﴾	فَنَظَرَ	نَظْرَةً	فِی النُّجُوْمِ ﴿۸۸﴾	فَقَالَ	اِنِّیْ
تمام جہانوں کے رب پر	پھر اس نے نگاہ ڈالی	ایک نگاہ	ستاروں میں	تو کہا	بیشک میں

کیا گمان ہے؟ ○ پھر اس نے ستاروں کو ایک نگاہ دیکھا ○ تو کہا: میں

سَقِیْمٌ ﴿۸۹﴾ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِیْنَ ﴿۹۰﴾ فَرَاغَ

سَقِیْمٌ ﴿۸۹﴾	فَتَوَلَّوْا [3]	عَنْهُ	مُدْبِرِیْنَ ﴿۹۰﴾	فَرَاغَ
بیمار ہونے والا (ہوں)	تو وہ لوگ پھر گئے	اس سے	پیٹھ پھیرتے ہوئے	پھر وہ چھپ کر چلا

بیمار ہونے والا ہوں ○ تو قوم کے لوگ اس سے پیٹھ پھیر کر چلے گئے ○ پھر آپ

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی چچا اور قوم کو تبلیغ

ستارے دیکھ کر اپنی بیماری کی خبر دینا

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بت شکنی

[1] ...اس آیت کا معنی یہ ہے کہ جب حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور عبادت کی دعوت دی تو ہمیشہ کی طرح اس وقت ان کے دل میں اللہ تعالیٰ کے لئے اخلاص تھا اور انہوں نے دنیا کی ہر چیز سے اپنے دل کو فارغ کیا ہوا تھا۔ [2] یہاں باپ سے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے حقیقی والد نہیں بلکہ چچا آزر مراد ہے۔ [3] ستاروں کو دیکھ کر بیماری کی خبر دینے پر قوم کے لوگ اپنی عید گاہ کی طرف پھر گئے اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اس لئے ساتھ لے کر نہ گئے تاکہ ان کے اعتقاد کے مطابق بیماری اڑ کر انہیں نہ لگ جائے۔

اِلٰۤى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٩١﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ﴿٩٢﴾

لَا تَنْطِقُوْنَ ﴿٩٢﴾	لَكُمْ	مَا	اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٩١﴾	فَقَالَ	اِلٰۤى اٰلِهَتِهِمْ (1)
تم بولتے نہیں	تمہیں	کیا ہوا	کیا تم کھاتے نہیں	تو کہا	ان کے خداؤں کی طرف

ان کے خداؤں کی طرف چھپ کر چلے پھر فرمایا: کیا تم کھاتے نہیں؟○ تمہیں کیا ہوا کہ تم بولتے نہیں؟○

فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًۢا بِالْيَمِيْنِ ﴿٩٣﴾ فَاَقْبَلُوْۤا اِلَيْهِ

اِلَيْهِ	فَاَقْبَلُوْۤا	بِالْيَمِيْنِ ﴿٩٣﴾	ضَرْبًا	فَرَاغَ عَلَيْهِمْ (2)
اس کی طرف	تو کافر آئے	دائیں ہاتھ سے	مارنے	تو لوگوں سے نظر بچا کر لگ گیا انہیں

تو لوگوں سے نظر بچا کر دائیں ہاتھ سے انہیں مارنے لگے○ تو کافر اس کی طرف

يَزِفُّوْنَ ﴿٩٤﴾ قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ﴿٩٥﴾ وَ

وَ	تَنْحِتُوْنَ ﴿٩٥﴾	مَا	اَتَعْبُدُوْنَ	قَالَ	يَزِفُّوْنَ ﴿٩٤﴾
اور	تم خود تراشتے ہو	(ان کی) جنہیں	کیا تم عبادت کرتے ہو	اس نے کہا	جلدی کرتے ہوئے

جلدی کرتے ہوئے آئے○ فرمایا: کیا تم ان کی عبادت کرتے ہو جنہیں خود تراشتے ہو؟○ اور

اللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٦﴾ قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ

لَهٗ	ابْنُوْا	قَالُوا	تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٦﴾	مَا	وَ	خَلَقَكُمْ	اللّٰهُ
اس کے لیے	بناؤ	انہوں نے کہا	تم عمل کرتے ہو	جو	اور	پیدا کیا تمہیں	اللہ (نے)

اللہ نے تمہیں اور تمہارے اعمال کو پیدا کیا○ قوم نے کہا: اس کے لیے

بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِي الْجَحِيْمِ ﴿٩٧﴾ فَاَرَادُوْا بِهٖ

بِهٖ	فَاَرَادُوْا	فِي الْجَحِيْمِ ﴿٩٧﴾	فَاَلْقُوْهُ	بُنْيَانًا
اس کے ساتھ	تو انہوں نے ارادہ کیا	بھڑکتی آگ میں	پھر ڈال دو اسے	ایک عمارت

ایک عمارت بناؤ پھر اسے بھڑکتی آگ میں ڈال دو○ تو انہوں نے اس کے ساتھ

قوم کا آنا اور حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ان کو نصیحت

قوم کا حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو آگ میں ڈالنے کا فیصلہ

قوم کا ناکام و ذلیل ہونا

(1) ان بتوں کی تعداد کافی زیادہ تھی اور یہ پتھر، لکڑی، سونے، چاندی، تانبے، لوہے اور سیسے کے بنے ہوئے تھے، سب سے بڑا بت سونے کا بنا ہوا تھا اور اس پر جواہرات لگے ہوئے تھے۔ (2) حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بتوں سے سوالات ان سے اظہارِ بغض اور ان بتوں کی تذلیل و تحقیر کے لئے تھے۔ پھر جب بتوں نے آپ کے سوالات کا بالکل کوئی جواب نہ دیا تو حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے لوگوں کی عدم موجودگی میں دائیں ہاتھ میں کلہاڑا اٹھا کر بتوں پر وار شروع کر دیئے یہاں تک کہ مار مار کر انہیں پارہ پارہ کر دیا۔

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ارادۂ ہجرت

كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿۹۸﴾ وَقَالَ اِنِّيْ

كَيْدًا (1)	فَجَعَلْنٰهُمُ	الْاَسْفَلِيْنَ ﴿۹۸﴾	وَ	قَالَ	اِنِّيْ
فریب کرنے (کا)	تو ہم نے کر دیا انہیں	نیچے	اور	(ابراہیم نے) کہا	بیشک میں

فریب کرنا چاہا تو ہم نے انہیں نیچا کر دیا ○ اور ابراہیم نے کہا: بیشک میں

نیک اولاد سے متعلق دعا کے آداب اور اس کی اہمیت

ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ﴿۹۹﴾ رَبِّ هَبْ لِيْ

ذَاهِبٌ	اِلٰى رَبِّيْ (2)	سَيَهْدِيْنِ ﴿۹۹﴾	رَبِّ	هَبْ	لِيْ
جانے والا (ہوں)	اپنے رب کی طرف	اب وہ راہ دکھائے گا مجھے	اے میرے رب	عطا فرما	مجھے

اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں، اب وہ مجھے راہ دکھائے گا ○ اے میرے رب! مجھے

حضرت اسماعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ذبح کا واقعہ

مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰۰﴾ فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ فَلَمَّا بَلَغَ

مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰۰﴾ (3)	فَبَشَّرْنٰهُ	بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ (4)	فَلَمَّا	بَلَغَ
نیکوں میں سے (بیٹا)	تو ہم نے خوشخبری سنائی اسے	ایک بردبار لڑکے کی	پھر جب	وہ (بیٹا) پہنچ گیا

نیک اولاد عطا فرما ○ تو ہم نے اسے ایک بردبار لڑکے کی خوشخبری سنائی ○ پھر جب وہ اس کے ساتھ

مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ

مَعَهُ	السَّعْيَ	قَالَ	يٰبُنَيَّ	اِنِّيْٓ
اس کے ساتھ	چلنے، کوشش کرنے (کے قابل عمر کو)	(تو ابراہیم نے) کہا	اے میرے بیٹے	بیشک میں (نے)

کوشش کرنے کے قابل عمر کو پہنچ گیا تو ابراہیم نے کہا: اے میرے بیٹے! میں نے

اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ؕ

اَرٰى	فِي الْمَنَامِ	اَنِّيْٓ	اَذْبَحُكَ	فَانْظُرْ	مَاذَا	تَرٰى
دیکھا	خواب میں	کہ میں	ذبح کر رہا ہوں تجھے	پس تو دیکھ	کیا	تیری رائے ہے

خواب میں دیکھا کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ اب تو دیکھ کہ تیری کیا رائے ہے؟

(1) یہاں فریب سے مراد کفار کا حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو آگ میں ڈالنے کا ارادہ کرنا ہے۔ (2) یعنی میں اس مقام کفر سے ہجرت کرکے اس علاقے میں جانے والا ہوں جہاں جانے کا میرا رب عَزَّوَجَلَّ حکم دے۔ (3) نیک اولاد اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے، اس لئے جب بھی اللہ تعالیٰ سے اولاد کی دعا مانگی جائے تو نیک و صالح اولاد کی دعا مانگنی چاہئے۔ (4) دعا مانگنے پر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو یہ بشارت دی گئی کہ ان کے ہاں بیٹے کی ولادت ہوگی اور وہ عقلمند اور بردبار ہوگا۔ بیٹے کی ولادت سے پہلے اس کی خبر دے دینا علم غیب بلکہ ان پانچ علوم میں سے ہے جن کا علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہونا بطور خاص قرآن میں

قَالَ يٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ٘ سَتَجِدُنِيْۤ

قَالَ	يٰۤاَبَتِ	افْعَلْ	مَا	تُؤْمَرُ	سَتَجِدُنِيْۤ
اس نے کہا	اے میرے باپ	آپ کریں	جس کا	آپ کو حکم دیا جاتا ہے	عنقریب آپ پائیں گے مجھے

بیٹے نے کہا: اے میرے باپ! آپ وہی کریں جس کا آپ کو حکم دیا جارہا ہے۔ اِنْ شَآءَ الله

اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿١٠٢﴾ فَلَمَّاۤ اَسْلَمَا

اِنْ	شَآءَ	اللّٰهُ	مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿١٠٢﴾	فَلَمَّا	اَسْلَمَا
اگر	چاہا	اللہ (نے)	صبر کرنے والوں میں سے	پھر جب	ان دونوں نے گردن جھکادی (ہمارے حکم پر)

عنقریب آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے ○ تو جب ان دونوں نے (ہمارے حکم پر) گردن جھکادی

وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ﴿١٠٣﴾ج وَنَادَيْنٰهُ اَنْ

وَ	تَلَّهٗ	لِلْجَبِيْنِ ﴿١٠٣﴾ (1)	وَ	نَادَيْنٰهُ	اَنْ
اور	(باپ نے) لٹادیا اس (بیٹے) کو	پیشانی کے بل (اس وقت کا حال نہ پوچھ)	اور	ہم نے ندا فرمائی اسے	کہ

اور باپ نے بیٹے کو پیشانی کے بل لٹایا (اس وقت کا حال نہ پوچھ) ○ اور ہم نے اسے ندا فرمائی کہ

يّٰۤاِبْرٰهِيْمُ ﴿١٠٤﴾لا قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ج اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي

يّٰۤاِبْرٰهِيْمُ ﴿١٠٤﴾	قَدْ	صَدَّقْتَ	الرُّءْيَا	اِنَّا	كَذٰلِكَ	نَجْزِي
اے ابراہیم	بیشک	تو نے سچ کر دکھایا	خواب	بیشک ہم	ایسا ہی	صلہ دیتے ہیں

اے ابراہیم! ○ بیشک تو نے خواب سچ کر دکھایا ہم نیکی کرنے والوں کو

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٠٥﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ﴿١٠٦﴾ وَ

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٠٥﴾	اِنَّ	هٰذَا	لَهُوَ	الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ﴿١٠٦﴾ (2)	وَ
نیکی کرنے والوں (کو)	بیشک	یہ	ضرور وہ	کھلی آزمائش (تھی)	اور

ایسا ہی صلہ دیتے ہیں ○ بیشک یہ ضرور کھلی آزمائش تھی ○ اور

(بقیہ حاشیہ) مذکور ہوا ہے۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے مقبول بندوں کو ان علومِ خمسہ کی خبر عطا کر دیتا ہے۔

1. حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اس واقعہ کی تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج ۸، ص 333 پر ملاحظہ فرمائیں۔
2. حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے جان، مال اور وطن کی قربانیاں پہلے ہی پیش فرمادی تھیں اور اب اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنے اس فرزند کو بھی قربانی کے لئے پیش کر دیا جسے اپنی آخری عمر میں بہت دعاؤں کے بعد پایا، جو گھر کا اجالا، گود کا پالا اور آنکھوں کا نور تھا اور یہ یقیناً بہت کٹھن امتحان تھا۔

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی عظمت اور ان پر انعاماتِ الٰہی کا بیان

فَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۰۷﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ

عَلَيْهِ	تَرَكْنَا	وَ	بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۰۷﴾ (1)	فَدَيْنٰهُ
اس پر (کیلئے)	ہم نے باقی رکھی (تعریف)	اور	ایک بڑا ذبیحہ	ہم نے فدیہ میں دیدیا اس (اسماعیل) کے

ہم نے اسماعیل کے فدیے میں ایک بڑا ذبیحہ دیدیا ○ اور ہم نے بعد والوں میں

فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ سَلٰمٌ عَلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ ﴿۱۰۹﴾ كَذٰلِكَ نَجْزِي

نَجْزِي	كَذٰلِكَ	عَلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ ﴿۱۰۹﴾	سَلٰمٌ	فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾
ہم صلہ دیتے ہیں	ایسا ہی	ابراہیم پر	سلام (ہو)	بعد والوں میں

اس کی تعریف باقی رکھی ○ ابراہیم پر سلام ہو ○ ہم نیکی کرنے والوں کو

حضرت اسحاق عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بشارت اور ان کے فضائل

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۱۰﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۱﴾ وَ

وَ	مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۱﴾	اِنَّهٗ	الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۱۰﴾
اور	ہمارے کامل ایمان والے بندوں میں سے (ہے)	بیشک وہ	نیکی کرنے والوں (کو)

ایسا ہی صلہ دیتے ہیں ○ بیشک وہ ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل ایمان والے بندوں میں سے ہیں ○ اور

حضرت ابراہیم و اسحاق عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر نزولِ برکت اور اولادِ ابراہیمی کے دو گروہ

بَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَبٰرَكْنَا

بٰرَكْنَا (2)	وَ	نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۱۲﴾	بِاِسْحٰقَ	بَشَّرْنٰهُ
ہم نے برکت اتاری	اور	(جو) نیکوں میں سے ایک نبی (ہے)	اسحاق کی	ہم نے خوشخبری دی اسے

ہم نے اسے اسحاق کی خوشخبری دی جو اللہ کے خاص قرب کے لائق بندوں میں سے ایک نبی ہے ○ اور ہم نے

عَلَيْهِ وَعَلٰۤى اِسْحٰقَ ؕ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّ

وَّ	مُحْسِنٌ	مِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا	وَ	عَلٰۤى اِسْحٰقَ	وَ	عَلَيْهِ
اور	کوئی اچھا کام کرنے والا (ہے)	ان دونوں کی اولاد میں سے	اور	اسحاق پر	اور	اس پر

اس پر اور اسحاق پر برکت اتاری اور ان کی اولاد میں کوئی اچھا کام کرنے والا ہے اور

(1) علامہ بیضاوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اس ذبیحہ کی شان بہت بلند ہونے کی وجہ سے اسے بڑا فرمایا گیا کیونکہ یہ اس نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا فدیہ بنا جن کی نسل سے سید المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہیں۔ (بیضاوی، الصافات، تحت الآیۃ: ۱۰۷، ۵/۲۲)

(2) یعنی ہم نے حضرت ابراہیم اور حضرت اسحاق عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر دینی اور دنیاوی ہر طرح کی برکت اتاری اور ظاہری برکت یہ ہے کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد میں کثرت کی، ان میں حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے لے کر حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تک بہت سے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مبعوث کیے۔

ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِیْنٌ ﴿۱۱۳﴾ وَ لَقَدْ مَنَنَّا

ظَالِمٌ (1)	لِّنَفْسِهٖ	مُبِیْنٌ ﴿۱۱۳﴾	وَ	لَقَدْ	مَنَنَّا
کوئی ظلم کرنے والا (ہے)	اپنی جان پر	کھلا	اور	ضرور بیشک	ہم نے احسان فرمایا

کوئی اپنی جان پر صریح ظلم کرنے والا ہے ○ اور بیشک ہم نے

عَلٰى مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ وَ نَجَّیْنٰهُمَا وَ قَوْمَهُمَا

عَلٰى مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ﴿۱۱۴﴾	وَ	نَجَّیْنٰهُمَا	وَ	قَوْمَهُمَا
موسیٰ اور ہارون پر	اور	ہم نے نجات دی ان دونوں کو	اور	ان کی قوم (کو)

موسیٰ اور ہارون پر احسان فرمایا ○ اور انہیں اور ان کی قوم کو

مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِیْمِ ﴿۱۱۵﴾ وَ نَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِیْنَ ﴿۱۱۶﴾ وَ

مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِیْمِ ﴿۱۱۵﴾	وَ	نَصَرْنٰهُمْ	فَكَانُوْا	هُمُ	الْغٰلِبِیْنَ ﴿۱۱۶﴾	وَ
بہت بڑی سختی سے	اور	ہم نے مدد کی ان کی	تو ہوئے	وہی	غالب آنے والے	اور

بہت بڑی سختی سے نجات بخشی ○ اور ہم نے ان کی مدد فرمائی تو وہی غالب ہوئے ○ اور

اٰتَیْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِیْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَ هَدَیْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ﴿۱۱۸﴾ وَ

اٰتَیْنٰهُمَا	الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِیْنَ ﴿۱۱۷﴾ (2)	وَ	هَدَیْنٰهُمَا	الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ﴿۱۱۸﴾	وَ
ہم نے عطا کی ان دونوں کو	روشن کتاب	اور	دکھایا انہیں	سیدھا راستہ	اور

ہم نے ان دونوں کو روشن کتاب عطا فرمائی ○ اور انہیں سیدھی راہ دکھائی ○ اور

تَرَكْنَا عَلَیْهِمَا فِی الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۱۹﴾ سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ﴿۱۲۰﴾

تَرَكْنَا	عَلَیْهِمَا	فِی الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۱۹﴾ (3)	سَلٰمٌ	عَلٰى مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ﴿۱۲۰﴾
ہم نے چھوڑی (باقی رکھی تعریف)	ان پر (کیلئے)	بعد والوں میں	سلام (ہو)	موسیٰ اور ہارون پر

پچھلوں میں ان کی تعریف باقی رکھی ○ موسیٰ اور ہارون پر سلام ہو ○

حضرت موسیٰ و ہارون عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر اللہ تعالیٰ کے احسانات

حضرت موسیٰ و ہارون عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی عظمت و شان

(1) یعنی ان دونوں کی اولاد میں سے کوئی ایمان لا کر اچھا کام کرنے والا اور کوئی کفر کر کے اپنی جان پر صریح ظلم کرنے والا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ کسی باپ کے بکثرت فضائل والا ہونے سے اولاد کا بھی ویسا ہی ہونا لازم نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی شانیں ہیں کہ کبھی نیک سے نیک پیدا کرتا ہے کبھی بد سے بد اور کبھی بد سے نیک، تاکہ نہ اولاد کا بد ہونا آباء کے لئے عیب ہو اور نہ آباء کی بدی اولاد کے لئے باعثِ عار ہو۔ (2) روشن کتاب سے مراد تورات شریف ہے۔ یہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بلا واسطہ اور حضرت ہارون عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واسطے سے عطا ہوئی۔ (3) بعد میں

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۲۱﴾ اِنَّهُمَا

اِنَّهُمَا	الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۲۱﴾	نَجْزِی	كَذٰلِكَ	اِنَّا
بیشک وہ دونوں	نیکی کرنے والوں (کو)	صلہ دیتے ہیں	ایسا ہی	بیشک ہم

بیشک نیکی کرنے والوں کو ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں ○ بیشک وہ دونوں

مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَ اِنَّ اِلْیَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۲۳﴾ؕ

لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۲۳﴾	اِلْیَاسَ [1]	اِنَّ	وَ	مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۲۲﴾
ضرور رسولوں میں سے (ہے)	الیاس	بیشک	اور	ہمارے کامل ایمان والے بندوں میں سے (ہیں)

ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل ایمان والے بندوں میں سے ہیں ○ اور بیشک الیاس ضرور رسولوں میں سے ہے ○

اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّ

وَّ	بَعْلًا [2]	اَتَدْعُوْنَ	اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾	لِقَوْمِهٖۤ	قَالَ	اِذْ
اور	بعل (بت کی)	کیا تم پوجا کرتے ہو	کیا تم ڈرتے نہیں	اپنی قوم سے	اس نے فرمایا	جب

جب اس نے اپنی قوم سے فرمایا: کیا تم ڈرتے نہیں؟ ○ کیا تم بعل (بت) کی پوجا کرتے ہو اور

تَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخٰلِقِیْنَ ﴿۱۲۵﴾ۙ اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَ

وَ	رَبَّكُمْ	اللّٰهَ	اَحْسَنَ الْخٰلِقِیْنَ ﴿۱۲۵﴾	تَذَرُوْنَ
اور	(جو) تمہارا رب	(یعنی) اللہ (کو چھوڑتے ہو)	بہترین خالق (کو)	چھوڑتے ہو

بہترین خالق کو چھوڑتے ہو؟ ○ اللہ جو تمہارا رب اور

رَبَّ اٰبَآىٕكُمُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۲۶﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ۙ

لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾	فَاِنَّهُمْ	فَكَذَّبُوْهُ	رَبَّ اٰبَآىٕكُمُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۲۶﴾
ضرور پیش کیے جائیں گے	تو بیشک وہ	پھر انہوں نے جھٹلایا اسے	تمہارے پہلے باپ دادا کا رب (ہے)

تمہارے اگلے باپ دادا کا رب ہے ○ پھر انہوں نے اسے جھٹلایا تو وہ ضرور پیش کئے جائیں گے ○

... آنے والوں سے مراد حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی امت ہے اور اچھے ذکر سے ان کی تعریف و توصیف اور ثناءِ جمیل مراد ہے۔

1 حضرت الیاس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حضرت ہارون عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد میں سے ہیں اور آپ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بہت عرصہ بعد بَعْلَبَک اور ان کے اطراف کے لوگوں کی طرف مبعوث ہوئے۔ آپ ان چار انبیاء میں سے ایک ہیں جو ابھی تک زندہ ہیں۔ قربِ قیامت میں وفات پائیں گے اور بعض بزرگوں کی ان سے ملاقات بھی ہوئی ہے۔ 2 ”بَعْل“ ان لوگوں کے بت کا نام تھا جس کی وہ پوجا کرتے تھے، یہ 20 گز لمبا اور سونے کا بنا ہوا تھا۔

حضرت الیاس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی عظمت وشان

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَ تَرَكْنَا عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۲۹﴾ۙ

اِلَّا	عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۱۲۸﴾	وَ	تَرَكْنَا	عَلَیْهِ	فِی الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۲۹﴾
مگر	اللہ کے چُنے ہوئے بندے	اور	ہم نے چھوڑی (باقی رکھی تعریف)	اس پر (کیلئے)	بعد والوں میں

مگر اللہ کے چُنے ہوئے بندے ○ اور ہم نے بعد والوں میں اس کی تعریف باقی رکھی ○

سَلٰمٌ عَلٰۤى اِلْ یَاسِیْنَ ﴿۱۳۰﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۳۱﴾

سَلٰمٌ	عَلٰۤى اِلْ یَاسِیْنَ [1] ﴿۱۳۰﴾	اِنَّا	كَذٰلِكَ	نَجْزِی	الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۳۱﴾
سلام (ہو)	الیاس پر	بیشک ہم	ایسا ہی	صلہ دیتے ہیں	نیکی کرنے والوں (کو)

الیاس پر سلام ہو ○ بیشک ہم نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی صلہ دیتے ہیں ○

حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی قوم کا واقعہ

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۳۲﴾ وَ اِنَّ لُوْطًا

اِنَّهٗ	مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۳۲﴾	وَ	اِنَّ	لُوْطًا
بیشک وہ	ہمارے کامل ایمان والے بندوں میں سے (ہے)	اور	بیشک	لوط

بیشک وہ ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل ایمان والے بندوں میں سے ہے ○ اور بیشک لوط

لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۳۳﴾ؕ اِذْ نَجَّیْنٰهُ وَ اَهْلَهٗۤ اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۳۴﴾ۙ اِلَّا

لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۳۳﴾	اِذْ	نَجَّیْنٰهُ	وَ	اَهْلَهٗۤ اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۳۴﴾	اِلَّا
ضرور رسولوں میں سے (ہے)	جب	ہم نے نجات دی اسے	اور	اس کے سب گھر والوں (کو)	مگر

ضرور رسولوں میں سے ہے ○ جب ہم نے اسے اور اس کے سب گھر والوں کو نجات بخشی ○ مگر

قومِ لوط کی اُلٹی بستیوں سے عبرت حاصل کرنے کی ترغیب

عَجُوْزًا فِی الْغٰبِرِیْنَ ﴿۱۳۵﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِیْنَ ﴿۱۳۶﴾ وَ

عَجُوْزًا [2]	فِی الْغٰبِرِیْنَ ﴿۱۳۵﴾	ثُمَّ	دَمَّرْنَا	الْاٰخَرِیْنَ ﴿۱۳۶﴾	وَ
ایک بڑھیا	پیچھے رہ جانے والوں میں (ہوگئی)	پھر	ہم نے ہلاک کردیا	دوسروں (کو)	اور (اے لوگو)

ایک بڑھیا پیچھے رہ جانے والوں میں ہوگئی ○ پھر دوسروں کو ہم نے ہلاک فرمادیا ○ اور (اے لوگو!) بیشک تم

[1] اِلْ یاسین بھی الیاس کی ایک لغت ہے۔ جیسے سینا اور سِینِیْن دونوں "طور سینا" ہی کے نام ہیں، ایسے ہی الیاس اور اِلْ یاسین ایک ہی ذات کے نام ہیں۔

[2] ...یہ بڑھیا حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بیوی "واہلہ" تھی جو کافرہ اور خائنہ تھی۔

اِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَیْهِمْ مُّصْبِحِیْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَ بِالَّیْلِؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾

اِنَّكُمْ	لَتَمُرُّوْنَ	عَلَیْهِمْ	مُّصْبِحِیْنَ ﴿۱۳۷﴾	وَ	بِالَّیْلِ	اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾
بیشک تم	ضرور گزرتے ہو	ان (کی بستیوں) پر	صبح کے وقت	اور	رات میں	تو کیا تم سمجھتے نہیں

صبح کے وقت ان کے پاس سے گزرتے ہو ○ اور رات کے وقت (بھی ان بستیوں سے گزرتے ہو)۔ تو کیا تم سمجھتے نہیں؟ ○

وَ اِنَّ یُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۳۹﴾ اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۱۴۰﴾

وَ	اِنَّ	یُوْنُسَ [1]	لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۳۹﴾	اِذْ	اَبَقَ [2]	اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۱۴۰﴾
اور	بیشک	یونس	ضرور رسولوں میں سے (ہے)	جب	وہ نکل گیا	بھری کشتی کی طرف

اور بیشک یونس ضرور رسولوں میں سے ہے ○ جب وہ بھری کشتی کی طرف نکل گیا ○

فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِیْنَ ﴿۱۴۱﴾ فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ

فَسَاهَمَ	فَكَانَ	مِنَ الْمُدْحَضِیْنَ ﴿۱۴۱﴾	فَالْتَقَمَهُ	الْحُوْتُ
تو (کشتی والے نے) قرعہ ڈالا	تو وہ (یونس) ہوگیا	دھکیلے جانے والوں میں سے	پھر نگل لیا اسے	مچھلی (نے)

تو کشتی والے نے قرعہ ڈالا تو یونس دھکیلے جانے والوں میں سے ہوگئے ○ پھر انہیں مچھلی نے نگل لیا

وَ هُوَ مُلِیْمٌ ﴿۱۴۲﴾ فَلَوْلَاۤ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِیْنَ ﴿۱۴۳﴾

وَ	هُوَ	مُلِیْمٌ ﴿۱۴۲﴾	فَلَوْلَاۤ	اَنَّهٗ	كَانَ	مِنَ الْمُسَبِّحِیْنَ ﴿۱۴۳﴾ [3]
اور	وہ	(خود کو) ملامت کرنے والا (تھا)	تو اگر نہ	کہ وہ	ہوتا	تسبیح کرنے والوں میں سے

اور وہ اپنے آپ کو ملامت کررہے تھے ○ تو اگر وہ تسبیح کرنے والا نہ ہوتا ○

لَلَبِثَ فِیْ بَطْنِهٖۤ اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴۴﴾

لَلَبِثَ	فِیْ بَطْنِهٖ	اِلٰى یَوْمِ	یُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴۴﴾
(تو) ضرور رہتا	اس (مچھلی) کے پیٹ میں	(اس) دن تک	(جس دن) لوگ اٹھائے جائیں گے

تو ضرور اس دن تک اس مچھلی کے پیٹ میں رہتا جس دن لوگ اٹھائے جائیں گے ○

حضرت یونس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور مچھلی کا واقعہ

1. حضرت یونس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد میں سے ہیں۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا لقب ذوالنون اور صاحِبُ الْحُوت ہے، آپ بستی نینوی کے نبی تھے جو موصل کے علاقہ میں دجلہ کے کنارے پر واقع تھی۔ 2. اس واقعہ کی تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج8، ص345 پر ملاحظہ فرمائیں۔ 3. حدیث پاک میں ہے: مچھلی کے پیٹ میں حضرت یونس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے یہ دعا مانگی "لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ" اور جو مسلمان اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے گا تو اس کی دعا قبول کی جائے گی۔ (ابن عساکر، ۲۵/۴۰۹)

حضرت یونس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بعثت اور قوم کا ایمان لانا

فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِیْمٌ ﴿۱۴۵﴾ وَاَنْۢبَتْنَا عَلَیْهِ

فَنَبَذْنٰهُ	بِالْعَرَآءِ	وَ	هُوَ	سَقِیْمٌ ﴿۱۴۵﴾	وَ	اَنْۢبَتْنَا	عَلَیْهِ
پھر ہم نے ڈال دیا اسے	میدان میں	اور	وہ	بیمار (تھا)	اور	ہم نے اگا دیا	اس پر

پھر ہم نے اسے میدان میں ڈال دیا اور وہ بیمار تھا ○ اور ہم نے اس پر کدو کا

شَجَرَةً مِّنْ یَّقْطِیْنٍ ﴿۱۴۶﴾ وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ یَزِیْدُوْنَ ﴿۱۴۷﴾

شَجَرَةً مِّنْ یَّقْطِیْنٍ ﴿۱۴۶﴾ [1]	وَ	اَرْسَلْنٰهُ	اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ	اَوْ	یَزِیْدُوْنَ ﴿۱۴۷﴾
کدو کا پیڑ	اور	ہم نے بھیجا اسے	ایک لاکھ کی طرف	یا (بلکہ)	وہ (اس سے) زیادہ ہوں گے

پیڑ اگا دیا ○ اور ہم نے اسے ایک لاکھ بلکہ زیادہ آدمیوں کی طرف بھیجا ○

اللہ تعالیٰ کے لئے بیٹیاں قرار دینے والوں کا رد

فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِیْنٍ ﴿۱۴۸﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ

فَاٰمَنُوْا	فَمَتَّعْنٰهُمْ	اِلٰى حِیْنٍ ﴿۱۴۸﴾	فَاسْتَفْتِهِمْ
تو وہ ایمان لے آئے	تو ہم نے فائدہ اٹھانے دیا انہیں	ایک مدت تک	تو تم پوچھو ان (کفارِ مکہ) سے

تو وہ ایمان لے آئے تو ہم نے انہیں ایک وقت تک فائدہ اٹھانے دیا ○ تو ان سے پوچھو،

اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ ﴿۱۴۹﴾ اَمْ خَلَقْنَا

اَلِرَبِّكَ	الْبَنَاتُ	وَ	لَهُمُ	الْبَنُوْنَ ﴿۱۴۹﴾	اَمْ	خَلَقْنَا
کیا تمہارے رب کے لیے	بیٹیاں	اور	ان کیلئے	بیٹے (ہیں)	یا	ہم نے پیدا کیا

کیا تمہارے رب کے لیے بیٹیاں ہیں اور ان کیلئے بیٹے ہیں؟ ○ یا ہم نے

الْمَلٰٓىِٕكَةَ اِنَاثًا وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ اَلَاۤ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ

الْمَلٰٓىِٕكَةَ	اِنَاثًا [2]	وَ	هُمْ	شٰهِدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾	اَلَاۤ	اِنَّهُمْ	مِّنْ اِفْكِهِمْ
فرشتوں (کو)	عورتیں	اور	وہ	(اس وقت) حاضر تھے	خبردار	بیشک وہ	اپنے بہتان سے

ملائکہ کو عورتیں پیدا کیا اور وہ موجود تھے ○ خبردار! بیشک وہ اپنے بہتان سے

1 ..... کدو کی بیل ہوتی ہے جو زمین پر پھیلتی ہے مگر حضرت یونس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا معجزہ تھا کہ یہ کدو کا درخت قد والے درختوں کی طرح شاخ رکھتا تھا اور اس کے بڑے بڑے پتوں کے سائے میں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام آرام کرتے تھے۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کدو شریف پسند فرماتے تھے۔ (ابن ماجہ، ۴/۷۲، الحدیث: ۳۳۰۴)

2 کفار فرشتوں کو بغیر کسی دلیل کے عورتیں سمجھتے تھے، حالانکہ یہ تو تب ثابت ہوتا جب انہوں نے فرشتوں کو پیدا ہوتے ہوئے خود دیکھا ہوا اور کفار چونکہ فرشتوں کی پیدائش کے وقت وہاں موجود نہیں تھے لہٰذا ان کی بات درست نہیں۔

لَیَقُوْلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَدَ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۵۲﴾

لَیَقُوْلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾	وَلَدَ	اللّٰهُ	وَ	اِنَّهُمْ	لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۵۲﴾
ضرور کہتے ہیں	اولاد کو جنم دیا	اللہ (نے)	اور	بیشک وہ	ضرور جھوٹے (ہیں)

یہ بات کہتے ہیں ○ کہ اللہ کی اولاد ہے اور بیشک وہ ضرور جھوٹے ہیں ○

اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِیْنَ ﴿۱۵۳﴾ مَا لَكُمْ ۫ كَیْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۱۵۴﴾

اَصْطَفَى	الْبَنَاتِ	عَلَى الْبَنِیْنَ ﴿۱۵۳﴾	مَا	لَكُمْ	كَیْفَ	تَحْكُمُوْنَ ﴿۱۵۴﴾
کیا اس نے پسند کر لیں	بیٹیاں	بیٹوں پر (کے مقابلے میں)	کیا ہے	تمہیں	کیسا	تم حکم لگاتے ہو

کیا اللہ نے بیٹے چھوڑ کر بیٹیاں پسند کیں ○ تمہیں کیا ہے؟ تم کیسا حکم لگاتے ہو؟ ○

اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۵﴾ اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۵۶﴾ فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ

اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۵﴾	اَمْ	لَكُمْ	سُلْطٰنٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۵۶﴾	فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ	اِنْ
تو کیا تم دھیان نہیں کرتے	یا	تمہارے لیے	کوئی کھلی دلیل (ہے)	تو لاؤ اپنی کتاب	اگر

تو کیا تم دھیان نہیں کرتے ؟ ○ یا تمہارے لیے کوئی کھلی دلیل ہے ؟ ○ تو اپنی کتاب لاؤ اگر

كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۱۵۷﴾ وَجَعَلُوْا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا ؕ وَ

كُنْتُمْ	صٰدِقِیْنَ ﴿۱۵۷﴾	وَ	جَعَلُوْا	بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْجِنَّةِ	نَسَبًا [1]	وَ
تم ہو	سچے	اور	انہوں نے ٹھہرایا	اس (اللہ) کے اور جنوں کے درمیان	نسبی رشتہ	اور

تم سچے ہو ○ اور انہوں نے اللہ اور جنوں کے درمیان نسب کا رشتہ ٹھہرایا اور

لَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ سُبْحٰنَ اللّٰهِ

لَقَدْ	عَلِمَتِ	الْجِنَّةُ	اِنَّهُمْ	لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾	سُبْحٰنَ اللّٰهِ
ضرور بیشک	جانتے ہیں	جن	بیشک وہ	ضرور حاضر کئے جائیں گے	اللہ پاک ہے

بیشک جنوں کو معلوم ہے کہ ان کی پیشی کی جائے گی ○ اللہ اس سے پاک ہے

اللہ تعالیٰ اور جنوں کے درمیان نسبی رشتہ ٹھہرانے والوں کا رد

[1] بعض مشرکین کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے جنات میں شادی کی جس سے فرشتے پیدا ہوئے۔ (معاذ اللہ) اس آیت میں ان کا رد کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ مشرکین اللہ تعالیٰ اور جنوں کے درمیان نسب کا رشتہ ٹھہرا کر کیسے عظیم کفر کے مرتکب ہوئے اور بیشک جنوں کو معلوم ہے کہ یہ بے ہودہ باتیں کہنے والے ضرور جہنم میں پھینکے جائیں گے۔

عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿١٥٩﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿١٦٠﴾ فَاِنَّكُمْ وَمَا

عَمَّا	يَصِفُوْنَ ﴿١٥٩﴾	اِلَّا	عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿١٦٠﴾	فَاِنَّكُمْ	وَ	مَا
(اس) سے جو	وہ بتاتے ہیں	مگر	اللہ کے چُنے ہوئے بندے	تو بیشک تم	اور	جنہیں

جو یہ بتاتے ہیں ○ مگر اللہ کے چُنے ہوئے بندے ○ تو تم اور جنہیں

تَعْبُدُوْنَ ﴿١٦١﴾ مَاۤ اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ ﴿١٦٢﴾ اِلَّا مَنْ

تَعْبُدُوْنَ ﴿١٦١﴾	مَاۤ	اَنْتُمْ	عَلَيْهِ	بِفٰتِنِيْنَ ﴿١٦٢﴾	اِلَّا	مَنْ
(اللہ کے سوا) تم پوجتے ہو	نہیں	تم	اس (اللہ) کے خلاف	(کسی کو) فتنہ میں ڈالنے والے	مگر	(اسے) جو

تم (اللہ کے سوا) پوجتے ہو ○ تم اس کے خلاف (کسی کو) فتنے میں ڈالنے والے نہیں ○ مگر اسے جو

هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ ﴿١٦٣﴾ وَمَا مِنَّاۤ اِلَّا لَهٗ

هُوَ	صَالِ الْجَحِيْمِ ﴿١٦٣﴾	وَ	مَا	مِنَّاۤ	اِلَّا	لَهٗ
وہ	بھڑکتی آگ میں داخل ہونے والا (ہے)	اور	(فرشتے کہتے ہیں) نہیں	ہم میں کوئی	مگر	اس کیلئے

بھڑکتی آگ میں داخل ہونے والا ہے ○ اور (فرشتے کہتے ہیں) ہم میں ہر ایک کیلئے

مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿١٦٤﴾ وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ﴿١٦٥﴾ وَاِنَّا

مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿١٦٤﴾ (1)	وَّ	اِنَّا	لَنَحْنُ	الصَّآفُّوْنَ ﴿١٦٥﴾	وَ	اِنَّا
ایک جگہ مقرر (ہے)	اور	بیشک	ضرور ہم	(حکم کے انتظار میں) صف باندھے ہوئے (ہیں)	اور	بیشک

ایک جگہ مقرر ہے ○ اور بیشک ہم (حکم کے انتظار میں) صف باندھے ہوئے ہیں ○ اور بیشک

لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ﴿١٦٦﴾ وَاِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ ﴿١٦٧﴾ لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا

لَنَحْنُ	الْمُسَبِّحُوْنَ ﴿١٦٦﴾	وَ	اِنْ	كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ ﴿١٦٧﴾	لَوْ	اَنَّ	عِنْدَنَا
ضرور ہم	تسبیح کرنے والے (ہیں)	اور	بیشک	(کافر) ضرور کہتے تھے	اگر	یہ کہ	ہمارے پاس

ہم (اس کی) تسبیح کرنے والے ہیں ○ اور بیشک کافر کہتے تھے ○ اگر ہمارے پاس

کفار کا فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہنا

فرشتوں کا اقرار

نزولِ قرآن سے پہلے کفار کا دعویٰ

(1) حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے عرض کی: یا رسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، ہم فرشتوں کے ہر گروہ کیلئے ایک جگہ مقرر ہے جس میں وہ اپنے رب تعالٰی کی عبادت کرتا ہے۔ حدیث پاک میں ہے: میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے، میں وہ باتیں سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔ آسمان چرچرایا اور اس کا چرچرانا حق ہے، اس میں چار انگل جگہ بھی ایسی نہیں جہاں فرشتے اپنی پیشانی رکھے اللہ تعالٰی کے لئے سجدے میں نہ ہوں۔ (ترمذی، ۴/۱۴۰، الحدیث: ۲۳۱۹)

بندگانِ خدا کو مدد و غلبہ کی بشارت

ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۶۸﴾ لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۱۶۹﴾

ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۶۸﴾ [1]	لَكُنَّا	عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۱۶۹﴾
پہلے لوگوں کی کوئی نصیحت (ہوتی)	(تو) ضرور ہم ہوتے	اللہ کے چنے ہوئے بندے

اگلوں کی کوئی نصیحت ہوتی ○ تو ضرور ہم اللہ کے چنے ہوئے بندے ہوتے ○

فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ وَ لَقَدْ

فَكَفَرُوْا	بِهٖ	فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۷۰﴾	وَ	لَقَدْ
(جب نصیحت آئی) تو انہوں نے انکار کیا	اس کا	تو عنقریب انہیں معلوم ہو جائے گا	اور	ضرور بیشک

تو اس کے منکر ہوئے تو عنقریب انہیں پتہ چل جائے گا ○ اور بیشک

سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۷۱﴾ اِنَّهُمْ

سَبَقَتْ	كَلِمَتُنَا	لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۷۱﴾	اِنَّهُمْ
گزر چکا	ہمارا کلام	ہمارے بھیجے ہوئے بندوں کے لیے	(کہ) بیشک وہ

ہمارے بھیجے ہوئے بندوں کے لیے ہمارا کلام گزر چکا ہے ○ کہ بیشک

لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ﴿۱۷۲﴾ وَ اِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ

لَهُمُ	الْمَنْصُوْرُوْنَ ﴿۱۷۲﴾	وَ	اِنَّ	جُنْدَنَا	لَهُمُ
انہی کی	مدد کی جائے گی	اور	بیشک	ہمارا لشکر	ضرور وہی

انہی کی مدد کی جائے گی ○ اور بیشک ہمارا لشکر ہی

کفار سے متعلق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو ہدایت

الْغٰلِبُوْنَ ﴿۱۷۳﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِیْنٍ ﴿۱۷۴﴾ وَّ

الْغٰلِبُوْنَ ﴿۱۷۳﴾	فَتَوَلَّ	عَنْهُمْ	حَتّٰى حِیْنٍ ﴿۱۷۴﴾	وَّ
غالب آنے والے (ہیں)	تو تم منہ پھیر لو	ان (کفارِ مکہ) سے	ایک وقت تک	اور

غالب ہو گا ○ تو ایک وقت تک تم ان سے منہ پھیر لو ○ اور

1 کفارِ مکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے کہتے تھے کہ اگر ہمیں بھی تورات اور انجیل کی طرح کوئی کتاب ملتی تو ضرور ہم اللہ تعالیٰ کے چنے ہوئے بندے ہوتے، اس کی اطاعت کرتے اور اخلاص کے ساتھ عبادتِ الٰہی بجالاتے اور جیسے پہلے لوگوں نے جھٹلایا اور مخالفت کی ویسے ہم نہ جھٹلاتے اور نہ مخالفت کرتے لیکن پھر جب سب سے افضل واشرف اور بے مثل کتاب انہیں ملی یعنی قرآن مجید نازل ہوا تو یہی لوگ اس کے منکر ہو گئے، پس عنقریب یہ اپنے کفر کا انجام جان لیں گے۔

عذاب کا مذاق اڑانے والے کفار کو تنبیہ

اَبۡصِرۡهُمۡ فَسَوۡفَ یُبۡصِرُوۡنَ ﴿۱۷۵﴾ اَفَبِعَذَابِنَا یَسۡتَعۡجِلُوۡنَ ﴿۱۷۶﴾

اَبۡصِرۡهُمۡ	فَسَوۡفَ یُبۡصِرُوۡنَ ﴿۱۷۵﴾	اَفَبِعَذَابِنَا	یَسۡتَعۡجِلُوۡنَ ﴿۱۷۶﴾
دیکھتے رہو انہیں	تو عنقریب وہ (بھی) دیکھ لیں گے	تو کیا ہمارا عذاب	وہ جلدی مانگ رہے ہیں

انہیں دیکھتے رہو تو عنقریب وہ بھی دیکھ لیں گے ○ تو کیا ہمارے عذاب کی جلدی کرتے ہیں؟ ○

فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمۡ فَسَآءَ صَبَاحُ الۡمُنۡذَرِیۡنَ ﴿۱۷۷﴾

فَاِذَا	نَزَلَ	بِسَاحَتِهِمۡ	فَسَآءَ	صَبَاحُ الۡمُنۡذَرِیۡنَ ﴿۱۷۷﴾
پھر جب	(عذاب) اترے گا	ان کے صحن میں	تو کیا ہی بری (ہوگی)	ڈرائے جانے والوں کی صبح

پھر جب ان کے صحن میں عذاب اترے گا تو ڈرائے جانے والوں کی کیا ہی بری صبح ہوگی ○

کفار کے متعلق مزید ہدایت

وَتَوَلَّ عَنۡهُمۡ حَتّٰی حِیۡنٍ ﴿۱۷۸﴾ لا وَّاَبۡصِرۡ فَسَوۡفَ یُبۡصِرُوۡنَ ﴿۱۷۹﴾

وَ	تَوَلَّ [1]	عَنۡهُمۡ	حَتّٰی حِیۡنٍ ﴿۱۷۸﴾	وَّ	اَبۡصِرۡ	فَسَوۡفَ یُبۡصِرُوۡنَ ﴿۱۷۹﴾
اور	تم منہ پھیر لو	ان سے	ایک وقت تک	اور	تم دیکھتے رہو	تو عنقریب وہ (بھی) دیکھیں گے

اور ایک وقت تک ان سے منہ پھیر لو ○ اور انہیں دیکھتے رہو تو عنقریب وہ بھی دیکھیں گے ○

اللہ تعالیٰ کی پاکی، رسولوں پر سلامتی اور حمدِ الٰہی کا بیان

سُبۡحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الۡعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوۡنَ ﴿۱۸۰﴾ ج وَسَلٰمٌ

سُبۡحٰنَ رَبِّكَ	رَبِّ الۡعِزَّةِ	عَمَّا	یَصِفُوۡنَ ﴿۱۸۰﴾	وَ	سَلٰمٌ
تمہارا رب پاک (ہے)	عزت والا رب	(ان باتوں) سے جو	وہ بیان کرتے ہیں	اور	سلام (ہو)

تمہارا رب عزت والا ان تمام باتوں سے پاک ہے جو وہ بیان کرتے ہیں ○ اور رسولوں پر

عَلَی الۡمُرۡسَلِیۡنَ ﴿۱۸۱﴾ ج وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۸۲﴾ ع

عَلَی الۡمُرۡسَلِیۡنَ ﴿۱۸۱﴾	وَ	الۡحَمۡدُ	لِلّٰهِ	رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۸۲﴾ [2]
رسولوں پر	اور	تمام تعریفیں	اللہ کیلئے (ہیں)	(جو) تمام جہانوں کا پالنے والا (ہے)

سلام ہو ○ اور تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے ○

[1] یہاں دوبارہ یہ کلام عذاب کی وعید کو تاکید کے ساتھ بیان کرنے کے لئے کیا گیا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آیت نمبر 174 اور 175 میں کفار کے دنیوی احوال کے بارے میں کلام فرمایا گیا اور اب یہاں سے ان کے اُخروی احوال کے بارے میں کلام فرمایا جارہا ہے۔ اس صورت میں آیات میں تکرار نہیں ہے۔

[2] سورۂ صافات کی ان آخری 3 آیات کی بہت فضیلت ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے "جس نے ہر نماز کے بعد تین مرتبہ کہا "سُبۡحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الۡعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوۡنَ ﴿۱۸۰﴾ وَسَلٰمٌ عَلَی الۡمُرۡسَلِیۡنَ ﴿۱۸۱﴾ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۸۲﴾" تو اس نے اپنا اجر کا پیمانہ بھر لیا۔ (معجم الکبیر، ۵/۲۱۱، الحدیث: ۵۱۲۴)

آیات: 88 — رکوع: 05

سُوْرَةُ صٓ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قرآن کی قسم ارشاد فرما کر کفار کے تکبر و مخالفت کا بیان

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّكْرِ ۝۱ بَلِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

صٓ	وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّكْرِ ۝۱	بَلِ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا
صٓ	نصیحت والے قرآن کی قسم	بلکہ	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا

صٓ، نصیحت والے قرآن کی قسم ۝ بلکہ کافر

گزشتہ اُمتوں کی ہلاکت کی طرف اشارہ

فِیْ عِزَّةٍ وَّ شِقَاقٍ ۝۲ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ

فِیْ عِزَّةٍ وَّ شِقَاقٍ ۝۲	كَمْ	اَهْلَكْنَا [1]	مِنْ قَبْلِهِمْ	مِّنْ قَرْنٍ
تکبر اور مخالفت میں (پڑے ہوئے ہیں)	کتنی	ہم نے ہلاک کردیں	ان سے پہلے	قومیں

تکبر اور مخالفت میں پڑے ہوئے ہیں ۝ ہم نے ان سے پہلے کتنی قومیں ہلاک کردیں

کفارِ مکہ کے تعجب اور مغالطے کا بیان

فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ ۝۳ وَعَجِبُوْۤا اَنْ

فَنَادَوْا	وَّ	لَاتَ	حِیْنَ مَنَاصٍ ۝۳	وَ	عَجِبُوْۤا	اَنْ
تو وہ پکارنے لگے	اور (حالانکہ)	نہ (تھا)	بھاگنے کا وقت	اور	انہوں نے تعجب کیا	(اس پر) کہ

تو وہ پکارنے لگے حالانکہ بھاگنے کا وقت نہ تھا ۝ اور انہیں اس بات پر تعجب ہوا کہ

[1] اس سے پہلی آیت میں کفارِ مکہ کے تکبر اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مخالفت کا ذکر ہوا اور یہاں فرمایا گیا ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، اسی تکبر اور انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مخالفت کے باعث ہم نے آپ کی قوم سے پہلے کتنی اُمتیں ہلاک کردیں اور جب ان پر عذاب نازل ہونے کا وقت آیا تو انہوں نے فریاد کی اور توبہ واستغفار کرنے لگے تاکہ اس عذاب سے نجات پا جائیں حالانکہ وہ بھاگنے اور عذاب سے نجات پانے کا وقت نہ تھا اور اس وقت ان کی فریاد بیکار تھی کیونکہ وہ وقت مایوس ہو جانے کا تھا، لیکن کفارِ مکہ نے اُن کے حال سے عبرت حاصل نہ کی۔

جَآءَهُمۡ مُّنۡذِرٌ مِّنۡهُمۡ ۫ وَ قَالَ الۡكٰفِرُوۡنَ هٰذَا سٰحِرٌ

جَآءَهُمۡ	مُّنۡذِرٌ	مِّنۡهُمۡ	وَ	قَالَ	الۡكٰفِرُوۡنَ	هٰذَا	سٰحِرٌ
آیاان کے پاس	ایک ڈر سنانے والا	ان میں سے	اور	کہا	کافروں (نے)	یہ	جادوگر (ہے)

ان کے پاس انہیں میں سے ایک ڈر سنانے والا (رسول) تشریف لایا اور کافروں نے کہا: یہ جادوگر ہے،

كَذَّابٌ ۝۴ اَجَعَلَ الۡاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚۖ اِنَّ هٰذَا

كَذَّابٌ ۝۴	اَجَعَلَ	الۡاٰلِهَةَ	اِلٰهًا وَّاحِدًا (۱)	اِنَّ	هٰذَا
بڑا جھوٹا (ہے)	کیا اس نے کردیا	بہت سے خداؤں (کو)	ایک خدا	بیشک	یہ

بڑا جھوٹا ہے ۝ کیا اس نے بہت سارے خداؤں کو ایک خدا کردیا؟ بیشک یہ

لَشَیۡءٌ عُجَابٌ ۝۵ وَ انۡطَلَقَ الۡمَلَاُ مِنۡهُمۡ اَنِ

لَشَیۡءٌ عُجَابٌ ۝۵	وَ	انۡطَلَقَ	الۡمَلَاُ	مِنۡهُمۡ	اَنِ
ضرور بڑی عجیب چیز (ہے)	اور	چل پڑے	سردار	ان میں سے	(یہ کہتے ہوئے) کہ

ضرور بڑی عجیب بات ہے ۝ اور ان میں سے جو سردار تھے وہ (یہ کہتے ہوئے) چل پڑے کہ

امۡشُوۡا وَ اصۡبِرُوۡا عَلٰۤی اٰلِهَتِكُمۡ ۚۖ اِنَّ هٰذَا لَشَیۡءٌ

امۡشُوۡا	وَ	اصۡبِرُوۡا	عَلٰۤی اٰلِهَتِكُمۡ	اِنَّ	هٰذَا	لَشَیۡءٌ
(اے لوگو) تم (بھی) چلو	اور	ڈٹے رہو	اپنے معبودوں پر	بیشک	یہ (بات)	ضرور (ایسی) چیز (ہے)

(اے لوگو!) تم بھی چلے جاؤ اور اپنے معبودوں پر ڈٹے رہو بیشک اس بات میں

یُّرَادُ ۝۶ۚ مَا سَمِعۡنَا بِهٰذَا فِی الۡمِلَّةِ الۡاٰخِرَةِ ۚۖ اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّا

یُّرَادُ ۝۶	مَا سَمِعۡنَا	بِهٰذَا	فِی الۡمِلَّةِ الۡاٰخِرَةِ	اِنۡ	هٰذَاۤ	اِلَّا
جو (مقصود) مراد ہے	ہم نے نہیں سنا	اس کو	پچھلے دین میں	نہیں	یہ	مگر

اس کی کوئی غرض ہے ۝ ہم نے یہ بات پچھلے دین میں بھی نہیں سنی۔ یہ صرف

(۱) ابو طالب کے سامنے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کفارِ مکہ سے فرمایا کہ کیا تم ایک کلمہ قبول کرسکتے ہو جس سے عرب و عجم کے مالک و فرمانروا ہو جاؤ۔ ابوجہل نے کہا: ایک کیا، ہم ایسے دس کلمے قبول کرسکتے ہیں۔ ارشاد فرمایا" کہو" لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" اس پر وہ لوگ اٹھ گئے اور کہنے لگے کہ کیا انہوں نے بہت سے خداؤں کا ایک خدا کردیا، اتنی بہت سی مخلوق کے لئے ایک خدا کیسے کافی ہو سکتا ہے، بیشک یہ ضرور بڑی عجیب بات ہے کیونکہ یہ ہمارے آباؤ اجداد کے متفقہ نظریے کے خلاف ہے۔

نبوت پر کفار کے اعتراضات اور ان کی وعید

اخْتِلَاقٌ ۝۷ ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَيْنِنَا ؕ بَلْ هُمْ

اخْتِلَاقٌ ۝۷	ءَاُنْزِلَ	عَلَيْهِ	الذِّكْرُ	مِنْۢ بَيْنِنَا	بَلْ	هُمْ
ایک گھڑی ہوئی بات	کیا اتارا گیا	ان پر	قرآن	ہمارے درمیان	بلکہ	وہ

خود بنائی ہوئی جھوٹی بات ہے ۝ کیا ہمارے درمیان ان پر قرآن اتارا گیا؟ بلکہ وہ

فِيْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِيْ ۚ بَلْ لَّمَّا يَذُوْقُوْا عَذَابِ ؕ ۝۸ اَمْ

فِيْ شَكٍّ	مِّنْ ذِكْرِيْ	بَلْ	لَّمَّا يَذُوْقُوْا	عَذَابِ ۝۸	اَمْ
شک میں (ہیں)	میری کتاب سے متعلق	بلکہ	انہوں نے ابھی تک نہیں چکھا	میرا عذاب	یا

میری کتاب کے بارے شک میں ہیں بلکہ ابھی انہوں نے میرا عذاب نہیں چکھا ۝ کیا

عِنْدَهُمْ خَزَآىِٕنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ ۝۹ ۚ

عِنْدَهُمْ	خَزَآىِٕنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ [1]	الْعَزِيْزِ	الْوَهَّابِ ۝۹
ان کے پاس	تمہارے رب کی رحمت کے خزانے (ہیں)	(جو) عزت والا	بہت عطا فرمانے والا (ہے)

ان کے پاس تمہارے عزت والے، بہت عطا فرمانے والے رب کی رحمت کے خزانے ہیں؟ ۝

اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا قف

اَمْ	لَهُمْ	مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ	مَا	بَيْنَهُمَا
یا	ان کے لیے (ہے)	آسمانوں اور زمین کی سلطنت	اور	جو کچھ	ان کے درمیان (ہے)

یا کیا ان کے لیے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کی سلطنت ہے؟

کفار مکہ کی شکست کی خبر

فَلْيَرْتَقُوْا فِي الْاَسْبَابِ ۝۱۰ جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ

فَلْيَرْتَقُوْا	فِي الْاَسْبَابِ ۝۱۰	جُنْدٌ مَّا	هُنَالِكَ
تو انہیں چاہیے کہ اوپر چڑھ جائیں	رسیوں میں (لٹک کر)	(یہ کفارِ مکہ کا گروہ) ایک معمولی سا لشکر (ہے)	(جسے) یہاں

پھر تو انہیں چاہیے کہ رسیوں کے ذریعے چڑھ جائیں ۝ یہ لشکروں میں سے ایک ذلیل لشکر ہے

[1] نبوت اللہ تعالیٰ کا خاص عطیہ ہے، وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے اس سعادت سے مشرف فرما دے، البتہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تشریف آوری کے بعد اب کسی کو نبوت نہیں مل سکتی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر نبوت کا سلسلہ ختم فرما دیا ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: عنقریب میری امت میں تیس کذاب ہوں گے، ان میں سے ہر ایک کا یہ دعویٰ ہو گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں سب سے آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ (سنن ابوداؤد، ۴/۱۳۲، الحدیث: ۴۲۵۲)

مَهْزُوْمٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ ﴿۱۱﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ

مَهْزُوْمٌ	مِّنَ الْاَحْزَابِ ﴿۱۱﴾	كَذَّبَتْ (1)	قَبْلَهُمْ	قَوْمُ نُوْحٍ	وَّ	عَادٌ
شکست دیدی جائے گی	لشکروں میں سے	جھٹلایا	ان سے پہلے	نوح کی قوم	اور	عاد

جسے یہاں شکست دیدی جائے گی ○ نوح کی قوم اور عاد اور میخوں والا فرعون

وَّفِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ ﴿۱۲﴾ وَثَمُوْدُ وَقَوْمُ لُوْطٍ وَّاَصْحٰبُ لْئَيْكَةِ

وَّ	فِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ ﴿۱۲﴾ (2)	وَ	ثَمُوْدُ	وَ	قَوْمُ لُوْطٍ	وَّ	اَصْحٰبُ لْئَيْكَةِ
اور	میخوں والے فرعون (نے)	اور	ثمود	اور	لوط کی قوم	اور	اَیکہ (نامی جنگل) والوں (نے)

ان سے پہلے جھٹلا چکے ہیں ○ اور ثمود اور لوط کی قوم اور اَیکہ (نامی جنگل) والے۔

اُولٰٓئِكَ الْاَحْزَابُ ﴿۱۳﴾ اِنْ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ

اُولٰٓئِكَ	الْاَحْزَابُ ﴿۱۳﴾	اِنْ	كُلٌّ	اِلَّا	كَذَّبَ	الرُّسُلَ
یہی	گروہ (ہیں)	نہیں	ہر ایک (گروہ)	مگر	اس نے جھٹلایا	رسولوں (کو)

یہی گروہ ہیں ○ ان میں کوئی ایسا نہیں جس نے رسولوں کو نہ جھٹلایا ہو

فَحَقَّ عِقَابِ ﴿۱۴﴾ وَمَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مَّا

فَحَقَّ	عِقَابِ ﴿۱۴﴾	وَ	مَا يَنْظُرُ	هٰٓؤُلَآءِ (3)	اِلَّا	صَيْحَةً وَّاحِدَةً	مَّا
تو لازم ہو گیا	میرا عذاب	اور	انتظار نہیں کر رہے	یہ لوگ	مگر	ایک چیخ (کا)	نہیں

تو میرا عذاب لازم ہو گیا ○ اور یہ ایک چیخ کا ہی انتظار کر رہے ہیں جسے

لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ﴿۱۵﴾ وَقَالُوْا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا

لَهَا	مِنْ فَوَاقٍ ﴿۱۵﴾	وَ	قَالُوْا	رَبَّنَا	عَجِّلْ	لَّنَا
اس کو	کوئی پھیرنے والا	اور	انہوں نے کہا	اے ہمارے رب	جلد دیدے	ہمیں

کوئی پھیرنے والا نہیں ○ اور انہوں نے کہا: اے ہمارے رب! ہمارا حصہ

(1)... یہاں سے اللہ تعالیٰ نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی قلبی تسکین کیلئے پچھلے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی قوموں کا ذکر فرمایا ہے۔

(2)... فرعون کو میخوں والا اس لئے فرمایا گیا کہ یہ جب کسی پر غصہ کرتا تو اُسے لٹا کر اس کے ہاتھ پاؤں کھینچ کر چاروں طرف کھونٹوں میں بندھوا دیتا، پھر اس کو پٹواتا اور اس پر طرح طرح کی سختیاں کرتا تھا۔ (3)... یعنی سابقہ ہلاک شدہ اُمتوں کی طرح کفر و تکذیب میں مبتلا کفارِ قریش قیامت کے پہلے نفخہ کی چیخ کا ہی انتظار کر رہے ہیں جو ان کے عذاب کی مقررہ مدت ہے اور وہ چیخ ایسی ہے جسے کوئی پھیر نہیں سکتا۔

حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو صبر کی تاکید اور حضرت داؤد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ذکرِ خیر

قِطَّنَا قَبْلَ یَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۱۶﴾ اِصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَاذْكُرْ

اذْكُرْ (1)	وَ	يَقُوْلُوْنَ	مَا	عَلٰى	اِصْبِرْ	قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۱۶﴾	قِطَّنَا
یاد کرو	اور	وہ کہتے ہیں	جو	(اس) پر	تم صبر کرو	حساب کے دن سے پہلے	ہمارا حصہ

ہمیں حساب کے دن سے پہلے جلد دیدے ○ تم ان کی باتوں پر صبر کرو اور

عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَیْدِۚ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۱۷﴾ اِنَّا

اِنَّا	اَوَّابٌ ﴿۱۷﴾	اِنَّهٗ	ذَا الْاَيْدِ	دَاوٗدَ	عَبْدَنَا
بیشک	بڑا رجوع کرنے والا (تھا)	بیشک وہ	نعمتوں والے (کو)	داؤد	ہمارے بندے

ہمارے نعمتوں والے بندے داؤد کو یاد کرو بیشک وہ بڑا رجوع کرنے والا ہے ○ بیشک

حضرت داؤد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لئے پہاڑوں اور پرندوں کی تسخیر

سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ یُسَبِّحْنَ بِالْعَشِیِّ وَالْاِشْرَاقِ ﴿۱۸﴾ۙ

الْاِشْرَاقِ ﴿۱۸﴾	وَ	بِالْعَشِيِّ	يُسَبِّحْنَ	مَعَهٗ	الْجِبَالَ	سَخَّرْنَا
سورج چمکتے وقت	اور	شام کو	(کہ) وہ تسبیح کریں	اس کے ساتھ	پہاڑوں (کو)	ہم نے تابع کردیا

ہم نے اس کے ساتھ پہاڑوں کو تابع کردیا کہ وہ شام اور سورج کے چمکتے وقت تسبیح کریں ○

حضرت داؤد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر انعاماتِ الٰہیہ

وَالطَّیْرَ مَحْشُوْرَةً ؕ كُلٌّ لَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۱۹﴾ وَشَدَدْنَا

شَدَدْنَا	وَ	اَوَّابٌ ﴿۱۹﴾	لَهٗ	كُلٌّ (2)	الطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً	وَ
ہم نے مضبوط کیا	اور	فرمانبردار (تھے)	اس کے	سب	جمع کیے ہوئے پرندے	اور

اور جمع کئے ہوئے پرندے، سب اس کے فرمانبردار تھے ○ اور ہم نے اس کی

مُلْكَهٗ وَاٰتَیْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ﴿۲۰﴾

فَصْلَ الْخِطَابِ ﴿۲۰﴾	وَ	الْحِكْمَةَ (3)	اٰتَيْنٰهُ	وَ	مُلْكَهٗ
حق و باطل میں فرق کردینے والا علم	اور	حکمت	عطا کی اسے	اور	اس کی سلطنت (کو)

سلطنت کو مضبوط کیا اور اسے حکمت اور حق و باطل میں فرق کردینے والا علم عطا فرمایا ○

(1) ایک برگزیدہ نبی کو یاد کرنے کا حکم دینے کا مقصد یہ ہے کہ رحمتِ الٰہی پر دل مضبوط ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح اپنے مقبول و محبوب بندوں کو اپنے فضل و کرم سے نوازتا ہے۔ (2) یعنی پہاڑ اور پرندے سبھی آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے فرمانبردار تھے۔ مروی ہے کہ جب حضرت داؤد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تسبیح کرتے تو پہاڑ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ تسبیح کرتے اور پرندے بھی آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس جمع ہو کر تسبیح کرتے تھے۔

(3) حکمت سے نبوت یا عدل کرنا مراد ہے اور قولِ فیصل سے قضا کا علم مراد ہے جو حق و باطل میں فرق و تمیز کردے۔

وقفِ لازم

دو دعویداروں کے ذریعے حضرت داؤد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی آزمائش کا ذکر

وَهَلْ اَتٰىكَ نَبَؤُا الْخَصْمِ ۘ اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ﴿۲۱﴾ۙ

وَ	هَلْ	اَتٰىكَ	نَبَؤُا الْخَصْمِ	اِذْ	تَسَوَّرُوا (۱)	الْمِحْرَابَ ﴿۲۱﴾
اور	کیا	آئی تمہارے پاس	دعویداروں کی خبر	جب	وہ دیوار کود کر آئے	مسجد (میں)

اور کیا تمہارے پاس ان دعویداروں کی خبر آئی جب وہ دیوار کود کر مسجد میں آئے ○

اِذْ دَخَلُوْا عَلٰى دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوْا

اِذْ	دَخَلُوْا	عَلٰى دَاوٗدَ	فَفَزِعَ (۲)	مِنْهُمْ	قَالُوْا
جب	وہ داخل ہوئے	داؤد پر	تو وہ گھبرا گیا	ان سے	انہوں نے عرض کی

جب وہ داؤد پر داخل ہوئے تو وہ ان سے گھبرا گیا۔ انہوں نے عرض کی:

لَا تَخَفْ ۚ خَصْمٰنِ بَغٰى بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ

لَا تَخَفْ	خَصْمٰنِ	بَغٰى	بَعْضُنَا	عَلٰى بَعْضٍ
ڈریئے نہیں	(ہم) دو فریق (ہیں)	زیادتی کی ہے	ہم میں سے ایک (نے)	دوسرے پر

ڈریئے نہیں ہم دو فریق ہیں، ہم میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے

فَاحْكُمْ بَیْنَنَا بِالْحَقِّ وَ لَا تُشْطِطْ وَ

فَاحْكُمْ	بَیْنَنَا	بِالْحَقِّ	وَ	لَا تُشْطِطْ	وَ
تو آپ فیصلہ فرمادیں	ہمارے درمیان	حق کے ساتھ	اور	حق کے خلاف (فیصلہ) نہ کیجئے گا	اور

تو ہم میں حق کے ساتھ فیصلہ فرمادیجئے اور حق کے خلاف نہ کیجئے گا اور

اهْدِنَاۤ اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ ﴿۲۲﴾ اِنَّ هٰذَاۤ اَخِیْ ۫ لَهٗ

اهْدِنَاۤ	اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ ﴿۲۲﴾	اِنَّ	هٰذَاۤ	اَخِیْ	لَهٗ
رہنمائی کریں ہماری	سیدھے راستے کی طرف	بیشک	یہ	میرا بھائی (ہے)	اس کی

ہمیں سیدھی راہ بتادیں ○ بیشک یہ میرا بھائی ہے اس کے پاس

❶ ... مشہور قول کے مطابق یہ آنے والے فرشتے تھے جو حضرت داؤد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی آزمائش کے لئے آئے تھے۔

❷ دیوار کود کر آنے والوں کو دیکھ کر حضرت داؤد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا گھبرانا فطری اور طبعی تھا کیونکہ کسی شخص کا عادت کے برخلاف بے وقت اور پہرہ توڑ کر اس طرح آنا عام طور پر بری نیت سے ہی ہوتا ہے اور طبعی خوف و گھبراہٹ نبوت کے منافی نہیں ہوتا۔

تِسۡعٌ وَّتِسۡعُوۡنَ نَعۡجَةً وَّلِیَ نَعۡجَةٌ وَّاحِدَةٌ ۟ فَقَالَ اَكۡفِلۡنِیۡهَا

اَكۡفِلۡنِیۡهَا	فَقَالَ	نَعۡجَةٌ وَّاحِدَةٌ	لِیَ	وَّ	تِسۡعٌ وَّتِسۡعُوۡنَ نَعۡجَةً (1)
اسے میرے حوالے کردو	تو اس نے کہا	ایک دُنبی (ہے)	میرے لیے	اور	ننانوے دُنبیاں (ہیں)

ننانوے دُنبیاں ہیں اور میرے پاس ایک دُنبی ہے۔اب یہ کہتا ہے کہ وہ بھی میرے حوالے کردو

وَعَزَّنِیۡ فِی الۡخِطَابِ ﴿۲۳﴾ قَالَ لَقَدۡ

لَقَدۡ	قَالَ	فِی الۡخِطَابِ ﴿۲۳﴾	عَزَّنِیۡ	وَ
ضرور بیشک	(داؤد نے) فرمایا	(اس) بات میں	اس نے زور ڈالا ہے مجھ پر	اور

اور اس نے اس بات میں مجھ پر زور ڈالا ہے ○ داؤد نے فرمایا: بیشک

ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعۡجَتِكَ اِلٰی نِعَاجِهٖ ؕ وَاِنَّ

اِنَّ	وَ	اِلٰی نِعَاجِهٖ	بِسُؤَالِ نَعۡجَتِكَ	ظَلَمَكَ
بیشک	اور	اپنی دنبیوں کے ساتھ	تیری دنبی (ملانے کا) سوال کرکے	اس نے زیادتی کی تجھ پر

تیری دنبی کو اپنی دنبیوں کے ساتھ ملانے کا سوال کرکے اس نے تجھ پر زیادتی کی ہے اور بیشک

كَثِیۡرًا مِّنَ الۡخُلَطَآءِ لَیَبۡغِیۡ بَعۡضُهُمۡ عَلٰی بَعۡضٍ اِلَّا

اِلَّا	عَلٰی بَعۡضٍ	بَعۡضُهُمۡ	لَیَبۡغِیۡ	مِّنَ الۡخُلَطَآءِ	كَثِیۡرًا
مگر	بعض پر	ان کے بعض	ضرور زیادتی کرتے ہیں	شریک	بہت سے

اکثر شریک ایک دوسرے پر زیادتی کرتے ہیں مگر

الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِیۡلٌ مَّا هُمۡ ؕ

هُمۡ	قَلِیۡلٌ مَّا	وَ	الصّٰلِحٰتِ	عَمِلُوا	وَ	اٰمَنُوۡا	الَّذِیۡنَ
وہ	بہت تھوڑے (ہیں)	اور	اچھے، نیک	انہوں نے عمل کیے	اور	ایمان لائے	وہ لوگ جو

ایمان والے اور اچھے کام کرنے والے اور وہ بہت تھوڑے ہیں۔

(1) اس واقعہ کی تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج8، ص382 پر ملاحظہ فرمائیں۔

وَ ظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ

وَ	ظَنَّ	دَاوٗدُ	اَنَّمَا فَتَنّٰهُ	فَاسْتَغْفَرَ	رَبَّهٗ
اور	سمجھ گیا	داؤد	(کہ) ہم نے صرف آزمایا ہے اسے	تو اس نے معافی مانگی	اپنے رب (سے)

اور داؤد سمجھ گئے کہ ہم نے تو صرف اسے آزمایا تھا تو اس نے اپنے رب سے معافی مانگی

وَ خَرَّ رَاكِعًا وَّ اَنَابَ ﴿۲۴﴾ السجدة فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ؕ

وَ	خَرَّ	رَاكِعًا[1]	وَّ	اَنَابَ ﴿۲۴﴾	فَغَفَرْنَا[2]	لَهٗ	ذٰلِكَ
اور	گر پڑا	سجدہ کرتے ہوئے	اور	رجوع کیا	تو ہم نے معاف فرمادیا	اس کو	وہ

اور سجدے میں گر پڑا اور رجوع کیا ○ تو ہم نے اسے یہ معاف فرمادیا

حضرت داؤد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی معافی کی قبولیت اور ان کی عظمت کا بیان

وَ اِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَ حُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۲۵﴾ یٰدَاوٗدُ

وَ	اِنَّ	لَهٗ	عِنْدَنَا	لَزُلْفٰى	وَ	حُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۲۵﴾	یٰدَاوٗدُ
اور	بیشک	اس کے لیے	ہماری بارگاہ (میں)	ضرور قرب	اور	اچھا ٹھکانہ (ہے)	اے داؤد

اور بیشک اس کے لیے ہماری بارگاہ میں ضرور قرب اور اچھا ٹھکانہ ہے ○ اے داؤد!

اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ

اِنَّا	جَعَلْنٰكَ	خَلِیْفَةً	فِی الْاَرْضِ	فَاحْكُمْ	بَیْنَ النَّاسِ	بِالْحَقِّ
بیشک	ہم نے کیا تجھے	نائب	زمین میں	تو تو فیصلہ کر	لوگوں کے درمیان	حق کے ساتھ

بیشک ہم نے تجھے زمین میں (اپنا) نائب کیا تو لوگوں میں حق کے مطابق فیصلہ کر

حضرت داؤد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو عطائے خلافت اور لوگوں کے درمیان فیصلے سے متعلق احکام

وَ لَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَیُضِلَّكَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ

وَ	لَا تَتَّبِعِ	الْهَوٰى	فَیُضِلَّكَ	عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	اِنَّ
اور	پیچھے نہ چلنا	نفس کی خواہش (کے)	(اگر ایسا کیا) تو وہ بہکادے گی تجھے	اللہ کے راستے سے	بیشک

اور نفس کی خواہش کے پیچھے نہ چلنا ورنہ وہ تجھے اللہ کی راہ سے بہکادے گی بیشک

[1] یہ آیت ان آیات میں سے ہے جن کے پڑھنے اور سننے والوں پر سجدۂ تلاوت کرنا واجب ہو جاتا ہے۔ [2] اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مقام و مرتبہ انتہائی بلند ہے، اسی لئے اگر ان سے کوئی خلافِ شان کام واقع ہو تو اللہ تعالیٰ ان کی تربیت فرمادیتا ہے اور یہ بھی بارگاہِ الٰہی میں انتہا درجے کی عاجزی وانکساری کرتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے مقبول بندوں کا معاملہ ہے، عام لوگوں کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ ان کے خلافِ شان کاموں اور ان کاموں پر کئے گئے عجز و انکسار کو بنیاد بنا کر ان کے خلاف زبان طعن دراز کریں اور ان کی عصمت پر اعتراضات کرنا شروع کر دیں۔ یہ ایمان کے لئے زہر قاتل

الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا نَسُوْا

اَلَّذِیْنَ	یَضِلُّوْنَ	عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	لَهُمْ	عَذَابٌ شَدِیْدٌ	بِمَا	نَسُوْا
وہ لوگ جو	بہکتے ہیں	اللہ کی راہ سے	ان کے لیے	سخت عذاب (ہے)	(اس) لیے کہ	انہوں نے بھلادیا

وہ جو اللہ کی راہ سے بہکتے ہیں ان کے لیے سخت عذاب ہے اس بناپر کہ انہوں نے

يَوْمَ الْحِسَابِ ﴿۲۶﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا

یَوْمَ الْحِسَابِ ﴿۲۶﴾	وَ	مَا خَلَقْنَا	السَّمَآءَ	وَ	الْاَرْضَ	وَ	مَا
حساب کے دن (کو)	اور	ہم نے پیدا نہیں کیا	آسمان	اور	زمین	اور	جو کچھ

حساب کے دن کو بھلادیا ہے ○ اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے

بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ؕ ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ

بَیْنَهُمَا	بَاطِلًا	ذٰلِكَ	ظَنُّ	الَّذِیْنَ
ان دونوں کے درمیان (ہے)	بیکار	یہ (بیکار پیدا کرنے کا خیال)	گمان (ہے)	ان لوگوں کا جنہوں نے

بیکار پیدا نہیں کیا۔ یہ (بیکار پیدا کرنے کا خیال)

كَفَرُوْا ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ﴿۲۷﴾ اَمْ

كَفَرُوْا	فَوَیْلٌ	لِّلَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	مِنَ النَّارِ ﴿۲۷﴾	اَمْ
کفر کیا	تو خرابی (ہے)	ان لوگوں کیلئے جنہوں نے	کفر کیا	آگ سے	کیا

کافروں کا گمان ہے تو کافروں کیلئے آگ سے خرابی ہے ○ کیا

نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

نَجْعَلُ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوْا	الصّٰلِحٰتِ
ہم کردیں گے	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کیے	اچھے، نیک

ہم ایمان لانے والوں اور اچھے اعمال کرنے والوں کو

کائنات کو بیکار پیدا نہیں کیا گیا

اہلِ ایمان اور کفار، پرہیزگار اور نافرمان ایک جیسے نہیں

سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔

كَالْمُفْسِدِیْنَ فِی الْاَرْضِ٘-اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِیْنَ

كَالْمُفْسِدِیْنَ	فِی الْاَرْضِ	اَمْ	نَجْعَلُ	الْمُتَّقِیْنَ
فساد پھیلانے والوں کی طرح	زمین میں	یا	ہم کر دیں گے	پرہیزگاروں (کو)

زمین میں فساد پھیلانے والوں کی طرح کر دیں گے؟ یا ہم پرہیزگاروں کو

كَالْفُجَّارِ ﴿۲۸﴾ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْكَ مُبٰرَكٌ

نزولِ قرآن کے دو مقاصد

كَالْفُجَّارِ ﴿۲۸﴾	كِتٰبٌ	اَنْزَلْنٰهُ	اِلَیْكَ	مُبٰرَكٌ
نافرمانوں جیسا	(یہ قرآن) ایک کتاب (ہے)	ہم نے نازل کیا اسے	تمہاری طرف	برکت والی

نافرمانوں جیسا کر دیں گے؟○ (یہ قرآن) ایک برکت والی کتاب ہے جو ہم نے تمہاری طرف نازل کی ہے

لِّیَدَّبَّرُوْۤا اٰیٰتِهٖ وَ لِیَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۲۹﴾

لِّیَدَّبَّرُوْۤا (۱)	اٰیٰتِهٖ	وَ	لِیَتَذَكَّرَ	اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۲۹﴾ (۲)
تاکہ لوگ غور و فکر کریں	اس کی آیتوں (میں)	اور	تاکہ نصیحت حاصل کریں	عقل والے

تاکہ لوگ اس کی آیتوں میں غور و فکر کریں اور عقلمند نصیحت حاصل کریں○

وَ وَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَیْمٰنَؕ-نِعْمَ الْعَبْدُؕ-اِنَّهٗۤ

حضرت داؤد علیہ السلام کو عطا فرزند اور ان کے اوصاف کا بیان

وَ	وَهَبْنَا	لِدَاوٗدَ	سُلَیْمٰنَ	نِعْمَ	الْعَبْدُ	اِنَّهٗ
اور	ہم نے عطا کیا	داؤد کو	سلیمان	(وہ) کیا ہی اچھا	بندہ (ہے)	بیشک وہ

اور ہم نے داؤد کو سلیمان عطا فرمایا، وہ کیا اچھا بندہ ہے بیشک وہ

اَوَّابٌ ﴿۳۰﴾ اِذْ عُرِضَ عَلَیْهِ بِالْعَشِیِّ

بارگاہِ سلیمان میں پیش کئے جانے والے گھوڑوں کے اوصاف

اَوَّابٌ ﴿۳۰﴾	اِذْ	عُرِضَ	عَلَیْهِ	بِالْعَشِیِّ
بہت رجوع کرنے والا (ہے)	جب	پیش کیے گئے	اس پر (کے سامنے)	شام کے وقت

بہت رجوع کرنے والا ہے○ جب اس کے سامنے شام کے وقت ایسے گھوڑے پیش کئے گئے جو

(۱) فقط عربی عبارت کو پڑھ لینا نزولِ قرآن کے مقصد کو پورا کرنے کیلئے کافی نہیں، اس کے ساتھ ساتھ آیات کا معنی اور مطلب سمجھنے کی کوشش بھی کرنی چاہئے تاکہ ان میں غور و فکر کرنا، عبرت انگیز باتوں سے نصیحت حاصل کرنا اور احکامات پر عمل کرنا ممکن ہو۔ (۲) آیاتِ قرآنی سے نصیحت تو ہر ایک حاصل کر سکتا ہے لیکن ان سے دینی احکام نکالنا ہر ایک کا کام نہیں بلکہ صرف اعلیٰ درجے کی دینی عقل رکھنے والے یعنی ماہر علماء اور خاص طور مجتہدین اس منصب کے اہل ہیں، عوام کو چاہئے کہ قرآن و حدیث سے خود مسائل نکالنے کی بجائے علماء سے مسائل سیکھیں تاکہ غلطیوں سے بچ سکیں۔

گھوڑوں سے محبت کا سبب اور ان کے بارے میں حکم

الصّٰفِنٰتُ الْجِیَادُ ﴿۳۱﴾ فَقَالَ اِنِّیْۤ

اِنِّیْۤ	فَقَالَ	الْجِیَادُ ﴿۳۱﴾	الصّٰفِنٰتُ
بیشک میں	تو اس نے کہا	بہت تیز دوڑنے والے	تین پاؤں پر کھڑے چوتھے سم کا کنارہ زمین پر لگائے ہوئے گھوڑے

تین پاؤں پر کھڑے (اور) چوتھے سم کا کنارہ زمین پر لگائے ہوئے تھے، بہت تیز دوڑنے والے تھے○ تو سلیمان نے

اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَیْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّیْ ۚ

عَنْ ذِكْرِ رَبِّیْ	حُبَّ الْخَیْرِ	اَحْبَبْتُ
اپنے رب کی یاد کی وجہ سے	بھلائی (یعنی ان گھوڑوں) کی محبت	مجھے پسند آئی ہے

کہا: مجھے اپنے رب کی یاد کیلئے ان گھوڑوں کی محبت پسند آئی ہے (پھر انہیں چلانے کا حکم دیا)

حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ﴿۳۲﴾ قف رُدُّوْهَا عَلَیَّ ؕ

عَلَیَّ	رُدُّوْهَا	بِالْحِجَابِ ﴿۳۲﴾	تَوَارَتْ	حَتّٰى
مجھ پر	(پھر حکم دیا کہ) ان کو واپس لاؤ انہیں	پردے میں	وہ چھپ گئے	(پھر انہیں چلانے کا حکم دیا) یہاں تک کہ

یہاں تک کہ وہ نگاہ سے پردے میں چھپ گئے○ (پھر حکم دیا کہ) انہیں میرے پاس واپس لاؤ

ایک بے جان بدن کے ذریعے حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی آزمائش

فَطَفِقَ مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ﴿۳۳﴾ وَ لَقَدْ فَتَنَّا

فَتَنَّا	لَقَدْ	وَ	بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ﴿۳۳﴾	مَسْحًا [1]	فَطَفِقَ
ہم نے آزمایا	ضرور بیشک	اور	پنڈلیوں اور گردنوں پر	ہاتھ پھیرنا	تو اس نے شروع کیا

تو ان کی پنڈلیوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے لگا○ اور بیشک ہم نے

سُلَیْمٰنَ وَ اَلْقَیْنَا عَلٰى كُرْسِیِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ﴿۳۴﴾

اَنَابَ ﴿۳۴﴾	ثُمَّ	جَسَدًا [2]	عَلٰى كُرْسِیِّهٖ	اَلْقَیْنَا	وَ	سُلَیْمٰنَ
اس نے رجوع کیا	پھر	ایک بے جان بدن	اس کے تخت پر	ہم نے ڈال دیا	اور	سلیمان (کو)

سلیمان کو آزمایا اور اس کے تخت پر ایک بے جان بدن ڈال دیا پھر اس نے رجوع کیا○

[1] جب گھوڑے واپس پہنچے تو حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ان کی پنڈلیوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے لگے۔ اس ہاتھ پھیرنے سے گھوڑوں کی عزت و شرف کا اظہار مقصود تھا کہ وہ دشمن کے مقابلے میں بہتر مددگار ہیں۔ امورِ سلطنت کی خود نگرانی فرمائی تاکہ تمام حکام مستعد رہیں۔ نیز آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام گھوڑوں کے احوال اور ان کے امراض و عیوب کے اعلیٰ ماہر تھے، ان پر ہاتھ پھیر کر ان کی حالت کا امتحان فرمایا۔ [2] اس آیت میں نہ تو آزمائش کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ کیا تھی اور نہ ہی بے جان جسم کے بارے میں بتایا گیا کہ اس کا مصداق کون ہے۔

حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعا

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَ هَبْ لِیْ مُلْكًا

قَالَ	رَبِّ	اغْفِرْ [1]	لِیْ	وَ	هَبْ	لِیْ	مُلْكًا
عرض کی	اے میرے رب	بخش دے	مجھے	اور	عطا فرما	مجھے	(ایسی) سلطنت

عرض کی: اے میرے رب! مجھے بخش دے اور مجھے ایسی سلطنت عطا فرما

لَّا یَنْۢبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِیْۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿۳۵﴾

لَّا یَنْۢبَغِیْ	لِاَحَدٍ	مِّنْۢ بَعْدِیْ	اِنَّكَ	اَنْتَ	الْوَهَّابُ ﴿۳۵﴾
جو لائق نہ ہو	کسی ایک کے لیے	میرے بعد	بیشک تو	تو (ہی)	بہت عطا کرنے والا (ہے)

جو میرے بعد کسی کو لائق نہ ہو بیشک تو ہی بہت عطا فرمانے والا ہے ○

حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لئے ہوا اور جنوں کی تسخیر

فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّیْحَ تَجْرِیْ بِاَمْرِهٖ رُخَآءً حَیْثُ

فَسَخَّرْنَا	لَهٗ	الرِّیْحَ	تَجْرِیْ	بِاَمْرِهٖ	رُخَآءً	حَیْثُ
تو ہم نے قابو میں کردی	اس کے	ہوا	وہ چلتی	اس کے حکم سے	نرم نرم	جہاں

تو ہم نے ہوا سلیمان کے قابو میں کردی کہ اس کے حکم سے نرم نرم چلتی جہاں

اَصَابَ ﴿۳۶﴾ۙ وَ الشَّیٰطِیْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّ غَوَّاصٍ ﴿۳۷﴾ۙ وَّ اٰخَرِیْنَ

اَصَابَ ﴿۳۶﴾	وَ	الشَّیٰطِیْنَ	كُلَّ بَنَّآءٍ	وَّ	غَوَّاصٍ ﴿۳۷﴾	وَّ	اٰخَرِیْنَ
وہ پہنچنا چاہتا	اور	جنوں (کو)	ہر معمار	اور	غوطہ خور	اور	دوسرے

وہ پہنچنا چاہتے ○ اور ہر معمار اور غوطہ خور جن کو ○ اور دوسرے

عطا کرنے اور تقسیم کرنے سے متعلق حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اختیار

مُقَرَّنِیْنَ فِی الْاَصْفَادِ ﴿۳۸﴾ هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ

مُقَرَّنِیْنَ فِی الْاَصْفَادِ ﴿۳۸﴾	هٰذَا	عَطَآؤُنَا	فَامْنُنْ	اَوْ	اَمْسِكْ [2]
بیڑیوں میں جکڑے ہوئے (جنوں کو تابع کردیا)	یہ	ہماری عطا (ہے)	تو تم احسان کرو	یا	روک رکھو

بیڑیوں میں جکڑے ہوئے (جنوں کو سلیمان کے تابع کردیا) ○ یہ ہماری عطا ہے تو تم احسان کردیا روک رکھو

[1] ... مستحب کاموں کے نہ کرسکنے پر بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزی اور انکساری کا اظہار کرکے اس پر مغفرت طلب کرنا انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور صالحین کا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک ادب ہے تاکہ ان کے مقام و مرتبہ میں ترقی ہو۔ [2] ... اس آیت میں حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دینے اور نہ دینے کا اختیار دیا گیا کہ جیسی مرضی ہو ویسے کریں۔ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اللہ تعالیٰ دیتا ہے اور وہ حضرات اس کے حکم سے مخلوق میں تقسیم فرماتے ہیں اور اس میں انہیں دینے اور نہ دینے کا مطلقاً اختیار ہوتا ہے۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی ارشاد فرمایا ہے "اللہ تعالیٰ

حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لئے اُخروی نعمتیں

بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۳۹﴾ وَ اِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَ

بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۳۹﴾	وَ	اِنَّ	لَهٗ	عِنْدَنَا	لَزُلْفٰى	وَ
(تم پر) کوئی حساب نہیں	اور	بیشک	اس کے لیے	ہماری بارگاہ میں	ضرور قرب	اور

(تم پر) کوئی حساب نہیں ○ اور بیشک اس کے لیے ہماری بارگاہ میں ضرور قرب اور

حضرت ایوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ذکر اور ان کی دعا

حُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۴۰﴾ وَ اذْكُرْ عَبْدَنَاۤ اَیُّوْبَ ۘ اِذْ نَادٰى

حُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۴۰﴾	وَ	اذْكُرْ	عَبْدَنَاۤ	اَیُّوْبَ	اِذْ	نَادٰى
اچھا ٹھکانہ (ہے)	اور	یاد کرو	ہمارے بندے	ایوب (کو)	جب	اس نے پکارا

اچھا ٹھکانہ ہے ○ اور ہمارے بندے ایوب کو یاد کرو جب اس نے

رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الشَّیْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّ عَذَابٍ ﴿۴۱﴾ ط

رَبَّهٗۤ	اَنِّیْ مَسَّنِیَ	الشَّیْطٰنُ	بِنُصْبٍ	وَّ	عَذَابٍ ﴿۴۱﴾ [1]
اپنے رب (کو)	کہ پہنچائی ہے مجھے	شیطان (نے)	تکلیف	اور	ایذا

اپنے رب کو پکارا کہ مجھے شیطان نے تکلیف اور ایذا پہنچائی ہے ○

دعائے ایوب کی قبولیت

اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّ

اُرْكُضْ	بِرِجْلِكَ	هٰذَا	مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ	وَّ
(ہم نے فرمایا) مارو	اپنے پاؤں کو (زمین پر)	یہ	نہانے کیلئے پانی کا ٹھنڈا چشمہ (ہے)	اور

(ہم نے فرمایا:) زمین پر اپنا پاؤں مارو۔ یہ نہانے اور پینے کیلئے پانی کا

اہل خانہ سے متعلق حضرت ایوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر رحمت الٰہی

شَرَابٌ ﴿۴۲﴾ وَ وَهَبْنَا لَهٗۤ اَهْلَهٗ وَ مِثْلَهُمْ

شَرَابٌ ﴿۴۲﴾	وَ	وَهَبْنَا	لَهٗۤ	اَهْلَهٗ	وَ	مِثْلَهُمْ
پینے (کیلئے)	اور	ہم نے عطا کر دیئے	اس کو	اس کے گھر والے	اور	ان کی مثل

ٹھنڈا چشمہ ہے ○ اور ہم نے اپنی رحمت کرنے اور

(بقیہ صفحہ سابقہ) دیتا ہے اور میں تقسیم فرماتا ہوں۔ (بخاری، ۱/۴۲، الحدیث: ۷۱)

[1] تکلیف اور ایذا سے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بیماری اور اس کے شدائد یا بیماری کے دوران شیطان کی طرف سے ڈالے جانے والے وسوسے مراد ہیں جو کہ ناکام ہی ثابت ہوئے۔

مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَ ذِكْرٰى

مَّعَهُمْ	رَحْمَةً مِّنَّا	وَ	ذِكْرٰى
ان کے ساتھ	اپنی طرف سے رحمت کرنے (کے لیے)	اور	نصیحت کرنے (کے لیے)

عقلمندوں کی نصیحت کے لئے اسے اس کے گھر والے اور

لِاُولِی الْاَلْبَابِ ﴿۴۳﴾ وَ خُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَ

لِاُولِی الْاَلْبَابِ ﴿۴۳﴾ (۱)	وَ	خُذْ	بِيَدِكَ	ضِغْثًا (۲)	فَاضْرِبْ	بِّهٖ	وَ
عقل والوں کو	اور	(فرمایا) پکڑو	اپنے ہاتھ میں	ایک جھاڑو	پھر مارو	اس سے	اور

ان کے برابر اور عطا فرمادیئے ○ اور (فرمایا) اپنے ہاتھ میں ایک جھاڑو لے کر اس سے مار دو اور

لَا تَحْنَثْ ؕ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗۤ

لَا تَحْنَثْ	اِنَّا	وَجَدْنٰهُ	صَابِرًا	نِعْمَ	الْعَبْدُ	اِنَّهٗ
قسم نہ توڑو	بیشک	ہم نے پایا اسے	صبر کرنے والا	(وہ) کیا ہی اچھا	بندہ (ہے)	بیشک وہ

قسم نہ توڑو۔ بے شک ہم نے اسے صبر کرنے والا پایا۔ وہ کیا ہی اچھا بندہ ہے بیشک وہ

اَوَّابٌ ﴿۴۴﴾ وَ اذْكُرْ عِبٰدَنَاۤ اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْحٰقَ وَ

اَوَّابٌ ﴿۴۴﴾	وَ	اذْكُرْ	عِبٰدَنَا	اِبْرٰهِيْمَ	وَ	اِسْحٰقَ	وَ
بہت رجوع کرنے والا (ہے)	اور	یاد کرو	ہمارے بندوں	ابراہیم	اور	اسحاق	اور

بہت رجوع لانے والا ہے ○ اور ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحاق اور

يَعْقُوْبَ اُولِی الْاَيْدِیْ وَ الْاَبْصَارِ ﴿۴۵﴾ اِنَّاۤ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ

يَعْقُوْبَ	اُولِی الْاَيْدِیْ وَ الْاَبْصَارِ ﴿۴۵﴾	اِنَّا	اَخْلَصْنٰهُمْ	بِخَالِصَةٍ
یعقوب (کو)	(جو) قوت اور سمجھ رکھنے والے (تھے)	بیشک	ہم نے چن لیا انہیں	ایک کھری بات سے

یعقوب کو یاد کرو جو قوت والے اور سمجھ رکھنے والے تھے ○ بیشک ہم نے انہیں ایک کھری بات سے چن لیا

قسم سے متعلق حضرت ایوب عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو حکم اور ان کے اوصاف

چند انبیاء عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ذکر اور ان کی عظمت کا بیان

(1) حضرت ایوب عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے آزمائش میں صبر کیا اور آزمائش ختم ہونے پر شکر ادا کیا، اس میں عقلمندوں کے لئے نصیحت ہے کہ وہ مصیبت آنے پر واویلا کرنے کی بجائے صبر کریں اور مصیبت سے خلاصی پانے کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کریں۔

(2) ...بیماری کے زمانہ میں حضرت ایوب عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کسی سبب کی بنا پر زوجہ کو سو کوڑے مارنے کی قسم کھائی۔ جب صحت یاب ہوئے تو حکمِ الٰہی ہوا کہ انہیں جھاڑو مار دیں اور اپنی قسم نہ توڑیں، چنانچہ آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے سو تیلیوں والا ایک جھاڑو لے کر اپنی زوجہ کو ایک ہی بار مار دیا۔

ذِكْرَى الدَّارِ ﴿۴۶﴾ وَ اِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ﴿۴۷﴾ؕ

لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ﴿۴۷﴾	عِنْدَنَا	اِنَّهُمْ	وَ	ذِكْرَى الدَّارِ ﴿۴۶﴾
ضرور چُنے ہوئے پسندیدہ بندوں میں سے (ہیں)	ہمارے نزدیک	بیشک وہ	اور	(وہ اخروی) گھر کی یاد (ہے)

وہ اس (آخرت کے) گھر کی یاد ہے ○ اور بیشک وہ ہمارے نزدیک بہترین چُنے ہوئے بندوں میں سے ہیں ○

وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَ الْيَسَعَ وَ ذَا الْكِفْلِؕ وَ كُلٌّ

كُلٌّ	وَ	ذَا الْكِفْلِ	وَ	الْيَسَعَ[1]	وَ	اِسْمٰعِيْلَ	اذْكُرْ	وَ
سب	اور	ذوالکفل (کو)	اور	یسع	اور	اسماعیل	یاد کرو	اور

اور اسماعیل اور یسع اور ذوالکفل کو یاد کرو اور سب

مِّنَ الْاَخْيَارِ ﴿۴۸﴾ؕ هٰذَا ذِكْرٌؕ وَ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ

لِلْمُتَّقِيْنَ	اِنَّ	وَ	ذِكْرٌ	هٰذَا	مِّنَ الْاَخْيَارِ ﴿۴۸﴾
پرہیزگاروں کیلئے	بیشک	اور	نصیحت (ہے)	یہ	بہترین بندوں میں سے (ہیں)

بہترین لوگ ہیں ○ یہ نصیحت ہے اور بیشک پرہیزگاروں کیلئے

پرہیزگاروں کے لئے اچھے ٹھکانے کی بشارت

لَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۴۹﴾ۙ جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ﴿۵۰﴾ۚ

الْاَبْوَابُ ﴿۵۰﴾	لَّهُمُ	مُّفَتَّحَةً	جَنّٰتِ عَدْنٍ	لَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۴۹﴾
(اُن کے) سب دروازے	ان کے لیے	کھلے ہوئے (ہیں)	بسنے کے باغات (ہیں)	ضرور اچھا ٹھکانہ (ہے)

اچھا ٹھکانہ ہے ○ بسنے کے باغات ہیں جن کے سب دروازے ان کے لیے کھلے ہوئے ہیں ○

جنتیوں کا بیان

مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّ

وَّ	بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ	فِيْهَا	يَدْعُوْنَ	فِيْهَا	مُتَّكِـِٕيْنَ
اور	بہت سے پھل میوے	ان (باغوں) میں	مانگیں گے	ان میں	تکیہ لگائے ہوئے (ہوں گے)

ان میں تکیہ لگائے ہوں گے۔ ان باغوں میں وہ بہت سے پھل میوے اور پینے کی چیزیں

[1] حضرت یسع عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بنی اسرائیل کے انبیاء میں سے ہیں، انہیں حضرت الیاس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بنی اسرائیل پر اپنا خلیفہ مقرر کیا، بعد میں انہیں نبوت سے سرفراز کیا گیا۔ حضرت ذوالکفل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نبوت میں اختلاف ہے اور صحیح یہ ہے کہ وہ نبی ہیں۔

شَرَابٍ ﴿۵۱﴾ وَ عِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ﴿۵۲﴾ هٰذَا

شَرَابٍ ﴿۵۱﴾	وَ	عِنْدَهُمْ	قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ	اَتْرَابٌ ﴿۵۲﴾	هٰذَا
پینے کی چیزیں	اور	ان کے پاس	نگاہیں نیچی رکھنے والی	ہم عمر (بیویاں ہوں گی)	یہ (وہ ہے)

مانگیں گے ○ اور ان کے پاس ایسی بیویاں ہوں گی جو شوہر کے سوا کسی اور کی طرف آنکھ نہیں اٹھاتیں، جو ہم عمر ہوں

مَا تُوْعَدُوْنَ لِیَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۵۳﴾ اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا

مَا	تُوْعَدُوْنَ	لِیَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۵۳﴾	اِنَّ	هٰذَا	لَرِزْقُنَا
جس کا	تم سے وعدہ کیا جاتا ہے	حساب کے دن کیلئے	بیشک	یہ	ضرور ہمارا رزق (ہے)

گی ○ یہ وہ ہے جس کا تمہیں حساب کے دن کیلئے وعدہ کیا جاتا ہے ○ بیشک یہ ہمارا رزق ہے،

مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ﴿۵۴﴾ هٰذَا ؕ وَ اِنَّ

مَا	لَهٗ	مِنْ نَّفَادٍ ﴿۵۴﴾	هٰذَا	وَ	اِنَّ
نہیں (ہے)	اس کیلئے	ختم ہونا	(نیکوں کیلئے تو) یہ (ہے)	اور	بیشک

اس کیلئے کبھی ختم ہونا نہیں ہے ○ (نیکوں کیلئے تو) یہ (ہے) اور بیشک

لِلطّٰغِیْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ﴿۵۵﴾ جَهَنَّمَ ۚ یَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ

لِلطّٰغِیْنَ	لَشَرَّ مَاٰبٍ ﴿۵۵﴾	جَهَنَّمَ	یَصْلَوْنَهَا	فَبِئْسَ
سرکشی کرنے والوں کیلئے	ضرور برا ٹھکانہ (ہے)	جہنم (ہے)	وہ داخل ہوں گے اس میں	تو کیا ہی برا

سرکشی کرنے والوں کیلئے برا ٹھکانہ ہے ○ جہنم ہے جس میں داخل ہوں گے تو وہ کیا ہی برا

الْمِهَادُ ﴿۵۶﴾ هٰذَا ۙ فَلْیَذُوْقُوْهُ حَمِیْمٌ وَّ غَسَّاقٌ ﴿۵۷﴾ ۙ وَّ

الْمِهَادُ ﴿۵۶﴾	هٰذَا	فَلْیَذُوْقُوْهُ	حَمِیْمٌ	وَّ	غَسَّاقٌ ﴿۵۷﴾ [1]	وَّ
بچھونا (ہے)	یہ (ہے)	تو وہ (جہنمی) چکھیں اسے	کھولتا پانی	اور	پیپ	اور

بچھونا ہے ○ یہ کھولتا پانی اور پیپ ہے تو جہنمی اسے چکھیں ○ اور

[1] ..... جہنمیوں کی پیپ سے متعلق حدیثِ پاک میں ہے: اگر غساق یعنی جہنمیوں کی پیپ کا ایک ڈول دنیا میں بہا دیا جائے تو پوری دنیا والے بدبودار ہو جائیں۔ (ترمذی، ۴/۲۶۳، الحدیث: ۲۵۹۳)

جہنم میں کفار کی باہمی نااتفاقی

وَّ اٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖۤ اَزْوَاجٌ ؕ۝۵۸ هٰذَا فَوْجٌ

اٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖۤ	اَزْوَاجٌ ۝۵۸	هٰذَا	فَوْجٌ
اس کے جیسے دوسرے	مختلف اقسام (کے عذاب ہوں گے)	(ان سے کہا جائے گا) یہ	ایک فوج (ہے)

اسی طرح کے دوسرے مختلف اقسام کے عذاب ہوں گے ۝ یہ ایک اور فوج ہے

مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۚ لَا مَرْحَبًۢا بِهِمْ ؕ اِنَّهُمْ

مُّقْتَحِمٌ (۱)	مَّعَكُمْ	لَا	مَرْحَبًۢا	بِهِمْ	اِنَّهُمْ
دھنسی جارہی ہے	تمہارے ساتھ	نہیں	کوئی خوش آمدید	ان کو	بیشک یہ

جو تمہارے ساتھ دھنسی جارہی ہے، انہیں کوئی خوش آمدید نہیں، بیشک یہ

صَالُوا النَّارِ ۝۵۹ قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ ۫ لَا مَرْحَبًۢا بِكُمْ ؕ

صَالُوا النَّارِ ۝۵۹	قَالُوْا	بَلْ	اَنْتُمْ	لَا	مَرْحَبًۢا	بِكُمْ
آگ میں داخل ہورہے ہیں	(پیروکار) کہیں گے	بلکہ	تم	نہیں	کوئی خوش آمدید	تم کو

آگ میں داخل ہورہے ہیں ۝ (پیروکار) کہیں گے بلکہ تمہیں کوئی خوش آمدید نہیں۔

جہنم میں پیروکاروں کی سرداروں کے خلاف بددعا

اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا ۚ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ۝۶۰ قَالُوْا

اَنْتُمْ	قَدَّمْتُمُوْهُ	لَنَا	فَبِئْسَ	الْقَرَارُ ۝۶۰	قَالُوْا
تم (ہی)	آگے لائے ہو یہ مصیبت	ہمارے	تو کیا ہی برا	ٹھکانہ (ہے)	(پھر پیروکار) کہیں گے

تم ہی یہ مصیبت ہمارے آگے لائے ہو تو کیا ہی برا ٹھکانہ ہے ۝ (پھر پیروکار) کہیں گے:

رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا

رَبَّنَا	مَنْ	قَدَّمَ	لَنَا	هٰذَا	فَزِدْهُ	عَذَابًا ضِعْفًا
اے ہمارے رب	جو	آگے لایا	ہمارے	یہ (مصیبت)	تو تو بڑھادے	دگنا عذاب

اے ہمارے رب! جو یہ مصیبت ہمارے آگے لایا اسے آگ میں

(۱)... جب سردارانِ کفار جہنم میں داخل ہوں گے اور ان کے پیچھے پیچھے ان کے پیروکار بھی جارہے ہوں گے تو خازنِ جہنم ان سرداروں سے کہیں گے "یہ تمہارے پیروکاروں کی فوج ہے جو تمہارے ساتھ جہنم میں دھنسی جارہی ہے۔ کافر سردار بددعا دیتے ہوئے کہیں گے: ان پیروکاروں کو راحت و آرام اور مسرت و سکون نصیب نہ ہو، بیشک ہماری طرح یہ بھی آگ میں داخل ہورہے ہیں۔ پیروکار انہیں بددعا دیتے کہیں گے: بلکہ تمہیں راحت و آرام اور مسرت و سکون نصیب نہ ہو۔ تم ہی یہ عذاب ہمارے آگے لائے ہو کیونکہ تم نے پہلے کفر اختیار کیا اور پھر ہمیں بھی اس راہ پر چلایا تو جہنم بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔

فِي النَّارِ ﴿٦١﴾ وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا

فِي النَّارِ ﴿٦١﴾	وَ	قَالُوْا	مَا	لَنَا	لَا نَرٰى (1)	رِجَالًا
آگ میں	اور	کہیں گے	کیا ہوا	ہمیں	ہم نہیں دیکھتے	(ان) مردوں (کو)

دُگنا عذاب بڑھا ○ اور کہیں گے: ہمیں کیا ہوا کہ ہم ان مردوں کو نہیں دیکھ رہے

كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ﴿٦٢﴾ اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ

كُنَّا نَعُدُّهُمْ	مِّنَ الْاَشْرَارِ ﴿٦٢﴾	اَتَّخَذْنٰهُمْ	سِخْرِيًّا	اَمْ	زَاغَتْ
ہم شمار کرتے تھے انہیں	بُروں میں سے	کیا ہم نے بنا لیا تھا انہیں	ہنسی مذاق	یا	بہک گئیں

جنہیں ہم برا شمار کرتے تھے ○ کیا ہم نے انہیں (ایسے ہی) ہنسی بنا لیا تھا یا آنکھیں ان کی طرف سے

عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ﴿٦٣﴾ اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ﴿٦٤﴾ ع

عَنْهُمُ	الْاَبْصَارُ ﴿٦٣﴾	اِنَّ	ذٰلِكَ	لَحَقٌّ	تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ﴿٦٤﴾
ان کی طرف سے	(ہماری) آنکھیں	بیشک	یہ	ضرور حق (ہے)	دوزخیوں کا باہم جھگڑنا

پھر گئی تھیں؟ ○ بیشک یہ دوزخیوں کا باہم جھگڑنا ضرور حق ہے ○

ع ٢٤ / ١٤

قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا مُنْذِرٌ ۖ وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ

قُلْ	اِنَّمَاۤ اَنَا	مُنْذِرٌ	وَّ	مَا	مِنْ اِلٰهٍ	اِلَّا	اللّٰهُ الْوَاحِدُ
تم کہو	میں تو صرف	ڈر سنانے والا (ہوں)	اور	نہیں	کوئی معبود	مگر	ایک اللہ

تم فرماؤ: میں صرف ڈر سنانے والا ہوں اور کوئی معبود نہیں مگر ایک اللہ

الْقَهَّارُ ﴿٦٥﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ

الْقَهَّارُ ﴿٦٥﴾ (2)	رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	وَ	مَا	بَيْنَهُمَا	الْعَزِيْزُ
(جو) سب پر غالب (ہے)	آسمانوں اور زمین کا مالک	اور	جو کچھ	ان دونوں کے درمیان (ہے)	عزت والا

جو سب پر غالب ہے ○ وہ آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا مالک ہے، عزت والا،

جہنم میں غریب مسلمانوں کو نہ دیکھ کر کفار کا کلام

جہنمیوں کا آپس میں جھگڑا برحق ہے

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے منصب اور وحدانیتِ الٰہی کا بیان

اللہ تعالیٰ کی شان والی آیات اور اوصاف

(1) جہنم میں غریب مسلمانوں کو نہ دیکھ کر کفار کے سردار کہیں گے: ہمیں وہ غریب مسلمان نظر کیوں نہیں آرہے جنہیں ہم دنیا میں برے لوگوں میں شمار کرتے اور انہیں اپنے دین کا مخالف ہونے کی وجہ سے شریر کہتے اور غریب ہونے کی وجہ سے حقیر سمجھتے تھے؟ پھر کہیں گے کہ کیا ہم نے انہیں مذاق نہ بنالیا تھا جبکہ حقیقت میں وہ ایسے نہ تھے اور وہ دوزخ میں آئے ہی نہیں ہیں، نیز ہمارا اُن کا مذاق اڑانا باطل اور غلط تھا یا ہماری آنکھیں ان کی طرف سے پھر گئی تھیں اس لئے وہ ہمیں نظر نہ آئے۔ (2) جو کوئی "یَا قَهَّارُ" روزانہ ایک ہزار بار پڑھ لیا کرے تو اس کے دل سے مخلوق کا خوف دور ہو جائے گا۔

عظمتِ قرآن اور کفار کی غفلت

الْغَفَّارُ ﴿۶۶﴾ قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِیْمٌ ﴿۶۷﴾ اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ﴿۶۸﴾

مُعْرِضُوْنَ ﴿۶۸﴾	عَنْهُ	اَنْتُمْ	نَبَؤٌا عَظِیْمٌ ﴿۶۷﴾	هُوَ (1)	قُلْ	الْغَفَّارُ ﴿۶۶﴾
منہ پھیرے ہوئے (ہو)	اس سے	تم	ایک عظیم خبر (ہے)	وہ	تم کہو	بڑا بخشنے والا (ہے)

بڑا بخشنے والا ہے ○ تم فرماؤ وہ ایک عظیم خبر ہے ○ تم اس سے منہ پھیرے ہوئے ہو ○

عالم بالا کے فرشتوں کی بحث جاننا نبی کی
حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا منصب

مَا كَانَ لِیَ مِنْ عِلْمٍۭ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰۤى اِذْ یَخْتَصِمُوْنَ ﴿۶۹﴾ اِنْ یُّوْحٰۤى

یُوْحٰۤى	اِنْ	یَخْتَصِمُوْنَ ﴿۶۹﴾ (3)	اِذْ	بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰى	مِنْ عِلْمٍ (2)	لِیَ	مَا كَانَ
وحی کی جاتی	نہیں	وہ بحث کر رہے تھے	جب	عالم بالا کا	کوئی علم	مجھے	نہ تھا

مجھے عالم بالا کی کوئی خبر نہیں تھی جب وہ بحث کر رہے تھے ○ مجھے تو یہی وحی ہوتی ہے

حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تخلیق اور ابلیس کے سجدہ نہ کرنے کا واقعہ

اِلَیَّ اِلَّاۤ اَنَّمَاۤ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۷۰﴾ اِذْ قَالَ

قَالَ (4)	اِذْ	نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۷۰﴾	اَنَا	اَنَّمَاۤ	اِلَّاۤ	اِلَیَّ
فرمایا	جب	کھلا ڈر سنانے والا (ہوں)	میں	یہ کہ	مگر	میری طرف

کہ میں تو کھلا ڈر سنانے والا ہی ہوں ○ جب تمہارے رب نے

رَبُّكَ لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِیْنٍ ﴿۷۱﴾

مِنْ طِیْنٍ ﴿۷۱﴾	بَشَرًا	خَالِقٌ	اِنِّیْ	لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ	رَبُّكَ
مٹی سے	انسان	بنانے والا (ہوں)	بیشک میں	فرشتوں سے	تمہارے رب (نے)

فرشتوں سے فرمایا کہ میں مٹی سے انسان بنانے والا ہوں ○

فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَ نَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ

مِنْ رُّوْحِیْ	فِیْهِ	نَفَخْتُ	وَ	سَوَّیْتُهٗ	فَاِذَا
اپنی (خاص) روح	اس میں	پھونک دوں	اور	میں ٹھیک بنالوں اسے	پھر جب

پھر جب میں اسے ٹھیک بنالوں اور اس میں اپنی خاص روح پھونکوں

1 یعنی قرآنِ پاک اور جو کچھ اس میں توحید، نبوت، قیامت، حشر اور جنت و دوزخ وغیرہ کے بارے میں بیان کیا گیا یہ عظیم الشان خبر ہے۔ 2 یہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی نبوت صحیح ہونے کی ایک دلیل ہے گویا کہ یوں ارشاد فرمایا: اگر میں نبی نہ ہوتا تو عالم بالا میں فرشتوں کا حضرت آدم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے باب میں سوال وجواب کرنا مجھے معلوم ہی نہ ہوتا، اس کی خبر دینا میری نبوت اور میرے پاس وحی آنے کی دلیل ہے۔ 3 بحث کرنے والوں سے مراد وہ فرشتے ہیں جو حضرت آدم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تخلیق کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے۔ یا وہ فرشتے مراد ہیں جو اس چیز میں بحث کر رہے تھے کہ

فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ ﴿۷۲﴾ فَسَجَدَ الْمَلٰٓىٕكَةُ كُلُّهُمْ

فَقَعُوْا	لَهٗ	سٰجِدِیْنَ ﴿۷۲﴾	فَسَجَدَ	الْمَلٰٓىٕكَةُ	كُلُّهُمْ
تو تم گر جانا	اس کے لیے	سجدہ کرتے ہوئے	تو سجدہ کیا	فرشتوں (نے)	ان کے تمام

تو تم اس کے لیے سجدے میں پڑ جانا ○ تو تمام فرشتوں نے اکٹھے

اَجْمَعُوْنَ ﴿۷۳﴾ اِلَّاۤ اِبْلِیْسَ ؕ اِسْتَكْبَرَ وَ كَانَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۷۴﴾

اَجْمَعُوْنَ ﴿۷۳﴾	اِلَّاۤ	اِبْلِیْسَ	اِسْتَكْبَرَ	وَ	كَانَ	مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۷۴﴾
سبھی	سوائے	ابلیس (کے)	اس نے تکبر کیا	اور	وہ ہو گیا	کافروں میں سے

سجدہ کیا ○ سوائے ابلیس کے۔ اس نے تکبر کیا اور وہ کافروں میں سے ہو گیا ○

قَالَ یٰۤاِبْلِیْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا

قَالَ	یٰۤاِبْلِیْسُ	مَا	مَنَعَكَ	اَنْ	تَسْجُدَ	لِمَا
(اللہ نے) فرمایا	اے ابلیس	کس چیز نے	روکا تجھے	کہ	تو سجدہ کرے	(اس) کو جسے

(اللہ نے) فرمایا: اے ابلیس! تجھے کس چیز نے روکا کہ تو اسے سجدہ کرے جسے

خَلَقْتُ بِیَدَیَّ ؕ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِیْنَ ﴿۷۵﴾

خَلَقْتُ	بِیَدَیَّ	اَسْتَكْبَرْتَ	اَمْ	كُنْتَ	مِنَ الْعَالِیْنَ ﴿۷۵﴾
میں نے بنایا	اپنے ہاتھوں سے	کیا تو نے تکبر کیا	یا	تو تھا (ہی)	اوپر والوں (متکبروں) میں سے

میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا؟ کیا تو نے تکبر کیا ہے یا تو تھا ہی متکبروں میں سے؟ ○

قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ ؕ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ

قَالَ	اَنَا	خَیْرٌ	مِّنْهُ	خَلَقْتَنِیْ	مِنْ نَّارٍ	وَّ	خَلَقْتَهٗ
اس نے کہا	میں	بہتر (ہوں)	اس سے	تو نے بنایا مجھے	آگ سے	اور	بنایا اسے

اس نے کہا: میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے

کون سے کام گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں۔ ❶ کفارِ مکہ چونکہ حسد اور تکبر کی بنا پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے جھگڑتے تھے، اس لئے یہاں ایک بار پھر حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تخلیق اور ابلیس کے سجدہ نہ کرنے کا واقعہ بیان فرمایا گیا تاکہ وہ عبرت حاصل کریں اور اپنے حسد و تکبر سے باز آ جائیں۔ اس واقعہ کی تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج8، ص420 پر ملاحظہ فرمائیں۔

ابلیس کی جنت سے بے دخلی اور اس کا دنیاوی انجام

مِنْ طِیْنٍ ﴿۷۶﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِیْمٌ ﴿۷۷﴾

مِنْ طِیْنٍ ﴿۷۶﴾	قَالَ	فَاخْرُجْ	مِنْهَا	فَاِنَّكَ	رَجِیْمٌ ﴿۷۷﴾
مٹی سے	(اللہ نے) فرمایا	پس تو نکل جا	اس (جنت) سے	تو بیشک تو	دھتکارا ہوا (ہے)

پیدا کیا○ اللہ نے فرمایا: تو جنت سے نکل جا کہ بیشک تو دھتکارا ہوا ہے○

ابلیس کی طرف سے مہلت کا مطالبہ اور اسے خاص وقت تک مہلت ملنا

وَّ اِنَّ عَلَیْكَ لَعْنَتِیْۤ اِلٰى یَوْمِ الدِّیْنِ ﴿۷۸﴾ قَالَ

وَّ	اِنَّ	عَلَیْكَ	لَعْنَتِیْۤ	اِلٰى یَوْمِ الدِّیْنِ ﴿۷۸﴾	قَالَ
اور	بیشک	تجھ پر	میری لعنت (ہے)	بدلے کے دن (قیامت) تک	اس نے کہا

اور بیشک قیامت تک تجھ پر میری لعنت ہے○ اس نے کہا:

رَبِّ فَاَنْظِرْنِیْۤ اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ﴿۷۹﴾

رَبِّ	فَاَنْظِرْنِیْۤ	اِلٰى یَوْمِ	یُبْعَثُوْنَ ﴿۷۹﴾ (1)
اے میرے رب	(اگر ایسا ہے) تو تو مہلت دے مجھے	(اس) دن تک	(جس دن) لوگ اٹھائے جائیں گے

اے میرے رب! (اگر ایسا ہی ہے) تو مجھے لوگوں کے اٹھائے جانے کے دن تک مہلت دے○

قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ﴿۸۰﴾ اِلٰى یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿۸۱﴾

قَالَ	فَاِنَّكَ	مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ﴿۸۰﴾	اِلٰى یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿۸۱﴾ (2)
(اللہ نے) فرمایا	پس بیشک تو	مہلت والوں میں سے (ہے)	معین وقت کے دن تک

اللہ نے فرمایا: پس بیشک تو مہلت والوں میں سے ہے○ معین وقت کے دن تک○

لوگوں کو گمراہ کرنے سے متعلق ابلیس کا عزم

قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۸۲﴾ اِلَّا عِبَادَكَ

قَالَ	فَبِعِزَّتِكَ	لَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۸۲﴾	اِلَّا	عِبَادَكَ
اس نے کہا	تو تیری عزت کی قسم	ضرور میں گمراہ کر دوں گا ان سب کو	مگر	تیرے بندے

اس نے کہا: تیری عزت کی قسم ضرور میں ان سب کو گمراہ کر دوں گا○ مگر جو ان میں

(1) اس سے ابلیس کی مراد یہ تھی کہ وہ انسانوں کو گمراہ کرنے کے لئے فراغت پائے اور ان سے اپنا بغض خوب نکالے اور موت سے بالکل بچ جائے کیونکہ اٹھنے کے بعد موت نہیں۔

(2) یہاں معین وقت سے قیامت کے پہلے نفخہ تک کا وقت مراد ہے کہ جسے مخلوق کی فنا کے لئے معین فرمایا گیا ہے۔

مِنْهُمُ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۸۳﴾ قَالَ فَالْحَقُّ ؗ وَ الْحَقَّ اَقُوْلُ ﴿۸۴﴾ ۚ

اَقُوْلُ ﴿۸۴﴾	وَ الْحَقَّ	فَالْحَقُّ	قَالَ	الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۸۳﴾	مِنْهُمُ
میں فرماتا ہوں	اور حق حق (ہی)	تو حق حق (یہ ہے)	(اللہ نے) فرمایا	چنے ہوئے	ان میں سے

تیرے چنے ہوئے بندے ہیں ○ اللہ نے فرمایا: تو حق (میری طرف سے ہی ہوتا ہے) اور میں حق ہی فرماتا ہوں ○

لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَ مِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ

مِنْهُمْ	تَبِعَكَ	مِمَّنْ	وَ	مِنْكَ	جَهَنَّمَ	لَاَمْلَـَٔنَّ
ان میں سے	پیروی کرے گا تیری	(ان) سے جو	اور	تجھ سے	جہنم	ضرور میں بھر دوں گا

بیشک میں ضرور جہنم بھر دوں گا تجھ سے اور ان سب سے جو تیری پیروی کرنے والے

اَجْمَعِیْنَ ﴿۸۵﴾ قُلْ مَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّ

وَّ	مِنْ اَجْرٍ	عَلَیْهِ	مَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ	قُلْ	اَجْمَعِیْنَ ﴿۸۵﴾
اور	کوئی اجرت	اس پر	میں نہیں مانگتا تم سے	تم کہو	سب (سے)

ہیں ○ تم فرماؤ: میں اِس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا اور

مَاۤ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِیْنَ ﴿۸۶﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ

ذِكْرٌ	اِلَّا	هُوَ	اِنْ	مِنَ الْمُتَكَلِّفِیْنَ ﴿۸۶﴾ (۱)	اَنَا	مَاۤ
نصیحت	مگر	وہ (قرآن)	نہیں	جھوٹ گھڑنے والوں میں سے	میں	نہیں

میں جھوٹ گھڑنے والوں میں سے نہیں ہوں ○ یہ تو سارے جہان والوں کیلئے

لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۸۷﴾ وَ لَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِیْنٍ ﴿۸۸﴾ ۧ

بَعْدَ حِیْنٍ ﴿۸۸﴾ (۲)	نَبَاَهٗ	لَتَعْلَمُنَّ	وَ	لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۸۷﴾
ایک وقت کے بعد	اس کی خبر	ضرور تم جان لوگے	اور	سارے جہانوں کیلئے

نصیحت ہی ہے ○ اور ضرور ایک وقت کے بعد تم اس کی خبر جان لوگے ○

(1) یعنی میں اپنی طرف سے نبوت کا دعویٰ کرکے اور اپنے پاس سے قرآن بنا کر جھوٹ گھڑنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ عالم کو اگر کوئی مسئلہ معلوم نہ ہو تو وہ خاموشی اختیار کرے اور خود گھڑ کر نہ بتائے کہ یہ بھی تکلف میں داخل ہے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے ایک خطبے میں فرمایا "جو آدمی کسی چیز کا علم رکھتا ہو تو اسے چاہئے کہ وہ لوگوں کو سکھائے اور وہ بات کہنے سے بچے جس کا علم نہ رکھتا ہو ورنہ وہ دین سے نکل جائے گا اور تکلف کرنے والوں میں سے ہوگا۔ (سنن دارمی، ۱/ ۷۷، الحدیث: ۱۷۴)
(2) اس سے موت کے بعد کا وقت یا قیامت کا دن آجانے کے بعد کا وقت مراد ہے۔

آیات: 75 — رکوع: 08

سُوْرَةُ الزُّمَر مَكِّيَّة

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

تَنۡزِیۡلُ الۡکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَکِیۡمِ ① اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنَاۤ

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ	مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ①	اِنَّآ	اَنْزَلْنَآ
کتاب کا نازل کرنا	عزت والے حکمت والے اللہ کی طرف سے (ہے)	بیشک	ہم نے اتاری

کتاب کا نازل فرمانا اس اللہ کی طرف سے ہے جو عزت والا، حکمت والا ہے ○ بیشک ہم نے تمہاری طرف

قرآن عزت و حکمت والے رب کا کلام ہے

اخلاص کے ساتھ عبادت اسی کی ہو

اِلَیۡکَ الۡکِتٰبَ بِالۡحَقِّ فَاعۡبُدِ اللّٰہَ مُخۡلِصًا

اِلَيْكَ	الْكِتٰبَ	بِالْحَقِّ	فَاعْبُدِ	اللّٰهَ	مُخْلِصًا(١)
تمہاری طرف	کتاب	حق کے ساتھ	تو تم عبادت کرو	اللہ (کی)	خالص کرتے ہوئے

یہ کتاب حق کے ساتھ اتاری تو اللہ کی عبادت کرو اسی کے

لَّہُ الدِّیۡنَ ② اَلَا لِلّٰہِ الدِّیۡنُ الۡخَالِصُ ؕ وَ

لَهُ	الدِّيْنَ ②	اَلَا	لِلّٰهِ	الدِّيْنُ الْخَالِصُ	وَ
اس کے لیے	دین، عبادت	سن لو	اللہ ہی کیلئے (ہے)	خالص دین، عبادت	اور

بندے بن کر ○ سن لو! خالص عبادت اللہ ہی کیلئے ہے اور

قبول کی جانے والی عبادت کا معیار اخلاص ہے

① اللہ تعالیٰ کی عبادت اخلاص کے ساتھ کرنی چاہئے کہ اس میں نہ شرک کا کوئی شائبہ ہو اور نہ ہی اس میں ریاکاری کا کوئی عمل دخل ہو۔ حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ اسی عمل کو قبول فرماتا ہے جو خالص اس کے لئے کیا گیا ہو اور اس کے ذریعے اس کی رضا چاہی گئی ہو۔ (سنن نسائی، ص۵۱۰، الحدیث: ۳۱۳۷)

وقف لازم

اَلَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِیَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ

اَلَّذِیْنَ	اتَّخَذُوْا	مِنْ دُوْنِهٖۤ	اَوْلِیَآءَ	مَا نَعْبُدُهُمْ
وہ لوگ جنہوں نے	بنا رکھے ہیں	اس کے سوا	مدد گار	(وہ کہتے ہیں) ہم عبادت نہیں کرتے ان کی

وہ جنہوں نے اس کے سوا اور مدد گار بنا رکھے ہیں (وہ کہتے ہیں:) ہم تو ان بتوں کی صرف

اِلَّا لِیُقَرِّبُوْنَاۤ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰىؕ اِنَّ اللّٰهَ

اِلَّا	لِیُقَرِّبُوْنَاۤ	اِلَى اللّٰهِ	زُلْفٰى ❶	اِنَّ	اللّٰهَ
مگر	(اس لئے) کہ وہ قریب کر دیں ہمیں	اللہ کی طرف	زیادہ قریب	بیشک	اللہ

اس لئے عبادت کرتے ہیں تاکہ یہ ہمیں اللہ کے زیادہ نزدیک کر دیں۔ اللہ

یَحْكُمُ بَیْنَهُمْ فِیْ مَا هُمْ فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ۬ؕ اِنَّ

یَحْكُمُ	بَیْنَهُمْ	فِیْ مَا	هُمْ	فِیْهِ	یَخْتَلِفُوْنَ	اِنَّ
فیصلہ کر دے گا	ان کے درمیان	(اس بات) میں جو	وہ	اس میں	اختلاف کر رہے ہیں	بیشک

ان کے درمیان اس بات میں فیصلہ کر دے گا جس میں یہ اختلاف کر رہے ہیں بیشک

اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ③ لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ

اللّٰهَ	لَا یَهْدِیْ	مَنْ	هُوَ	كٰذِبٌ	كَفَّارٌ ③	لَوْ	اَرَادَ	اللّٰهُ
اللہ	ہدایت نہیں دیتا	(اسے) جو	وہ	جھوٹا	بڑا ناشکرا (ہو)	اگر	ارادہ کرتا	اللہ

اللہ اسے ہدایت نہیں دیتا جو جھوٹا، بڑا ناشکرا ہو ○ اگر اللہ اپنے لیے

اللہ تعالیٰ اولاد سے پاک ہے

اَنْ یَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰى مِمَّا یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ۙ

اَنْ	یَّتَّخِذَ	وَلَدًا	لَّاصْطَفٰى	مِمَّا	یَخْلُقُ	مَا	یَشَآءُ
کہ	وہ بنائے	اولاد	(تو) ضرور چن لیتا	(اس میں) سے جو	وہ پیدا کرتا ہے	جسے	وہ چاہتا

اولاد بنانے کا ارادہ فرماتا تو اپنی مخلوق میں سے جسے چاہتا چن لیتا

❶ ...کسی کو اللہ تعالیٰ سے قرب حاصل ہونے کا وسیلہ سمجھنا شرک نہیں کیونکہ بارگاہِ الٰہی تک پہنچنے کے لئے وسیلہ تلاش کرنے کا قرآن پاک میں حکم دیا گیا ہے، البتہ جسے وسیلہ سمجھا جائے اسے معبود جاننا اور اس کی پوجا کرنا ضرور شرک ہے۔ وسیلہ سے متعلق اہلِ حق کا عقیدہ و نظریہ شرک ہرگز نہیں، کیونکہ وہ انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولیاءِ عظام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْهِم کو معبود نہیں مانتے اور نہ ہی ان کی عبادت کرتے ہیں بلکہ معبود صرف اللہ تعالیٰ کو مانتے ہیں اور صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں جبکہ انہیں صرف اللہ تعالیٰ کا مقبول بندہ مان کر اس کی بارگاہ تک پہنچنے کا ذریعہ اور وسیلہ سمجھتے ہیں۔

سُبۡحٰنَهٗ ؕ هُوَ اللّٰهُ الۡوَاحِدُ الۡقَهَّارُ ﴿۴﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ

سُبۡحٰنَهٗ	هُوَ	اللّٰهُ الۡوَاحِدُ	الۡقَهَّارُ ﴿۴﴾	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ
اسے پاکی ہے	وہی	ایک اللہ	سب پر غالب (ہے)	اس نے بنایا	آسمانوں	اور

وہ پاک ہے۔ وہی ایک اللہ سب پر غالب ہے ○ اس نے آسمان اور زمین

الۡاَرۡضَ بِالۡحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيۡلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ

الۡاَرۡضَ	بِالۡحَقِّ	يُكَوِّرُ	الَّيۡلَ	عَلَى النَّهَارِ	وَ	يُكَوِّرُ	النَّهَارَ
زمین (کو)	حق کے ساتھ	وہ لپیٹتا ہے	رات (کو)	دن پر	اور	لپیٹتا ہے	دن (کو)

حق کے ساتھ بنائے، وہ رات کو دن پر لپیٹتا ہے اور دن کو رات پر

عَلَى الَّيۡلِ وَسَخَّرَ الشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجۡرِيۡ

عَلَى الَّيۡلِ [1]	وَ	سَخَّرَ	الشَّمۡسَ	وَ	الۡقَمَرَ	كُلٌّ	يَّجۡرِيۡ
رات پر	اور	اس نے کام میں لگایا	سورج	اور	چاند (کو)	ہر ایک	چلتا رہے گا

لپیٹتا ہے اور اس نے سورج اور چاند کو کام میں لگایا ہر ایک، ایک مقررہ مدت تک

لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اَلَا هُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡغَفَّارُ ﴿۵﴾ خَلَقَكُمۡ

لِاَجَلٍ مُّسَمًّى	اَلَا	هُوَ	الۡعَزِيۡزُ	الۡغَفَّارُ ﴿۵﴾	خَلَقَكُمۡ
ایک مقررہ مدت تک	سن لو	وہی	عزت والا	بخشنے والا (ہے)	اس نے پیدا کیا تمہیں

چلتا رہے گا۔ سن لو! وہی عزت والا، بخشنے والا ہے ○ اس نے تمہیں

مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنۡهَا زَوۡجَهَا وَاَنۡزَلَ لَكُمۡ

مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَةٍ [2]	ثُمَّ	جَعَلَ	مِنۡهَا	زَوۡجَهَا	وَ	اَنۡزَلَ	لَكُمۡ
ایک جان سے	پھر	بنایا	اسی سے	اس کا جوڑا	اور	اتارے (پیدا کیے)	تمہارے لیے

ایک جان سے پیدا کیا پھر اسی سے اس کا جوڑا بنایا اور تمہارے لیے چوپایوں میں سے

(1) اس سے مراد یہ ہے کہ کبھی دن کا وقت کم کر کے رات کو بڑھاتا ہے اور کبھی رات کا وقت کم کر کے دن کو زیادہ کرتا ہے، یوں رات اور دن میں سے کم ہونے والا کم ہوتے ہوتے کئی گھنٹے کم ہو جاتا ہے اور بڑھنے والا بڑھتے بڑھتے کئی گھنٹے بڑھ جاتا ہے۔

(2) ایک جان سے مراد حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں اور جوڑے سے مراد حضرت حوا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہیں۔

مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِیَةَ اَزْوَاجٍؕ یَخْلُقُكُمْ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ

مِّنَ الْاَنْعَامِ	ثَمٰنِیَةَ اَزْوَاجٍ	یَخْلُقُكُمْ	فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ
چوپایوں میں سے	آٹھ جوڑے	وہ پیدا کرتا ہے تمہیں	تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں

آٹھ جوڑے بنائے، تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹ میں تین اندھیروں میں

خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِیْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ

خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ	فِیْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ	ذٰلِكُمُ	اللّٰهُ	رَبُّكُمْ
ایک تخلیق کے بعد (دوسری) تخلیق (ہوتی ہے)	تین اندھیروں میں	یہ	اللہ	تمہارا رب (ہے)

پیدا کرتا ہے، ایک حالت کی تخلیق کے بعد دوسری حالت کی تخلیق ہوتی ہے۔ یہ اللہ تمہارا رب ہے،

لَهُ الْمُلْكُؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝۶ اِنْ

لَهُ	الْمُلْكُ	لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	فَاَنّٰى	تُصْرَفُوْنَ ۝۶	اِنْ
اسی کی	بادشاہی (ہے)	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہی	تو کہاں	تم پھیرے جاتے ہو	اگر

اسی کی بادشاہی ہے، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ تو تم کہاں پھیرے جاتے ہو؟ ۝ اگر

تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنْكُمْ۫ وَ لَا یَرْضٰى لِعِبَادِهِ

تَكْفُرُوْا	فَاِنَّ	اللّٰهَ	غَنِیٌّ	عَنْكُمْ	وَ	لَا یَرْضٰى	لِعِبَادِهِ
تم ناشکری کرو	تو بیشک	اللہ	بے نیاز (ہے)	تم سے	اور	وہ پسند نہیں کرتا	اپنے بندوں کی

تم ناشکری کرو تو بیشک اللہ تم سے بے نیاز ہے اور وہ اپنے بندوں کی ناشکری کو

الْكُفْرَۚ وَ اِنْ تَشْكُرُوْا یَرْضَهُ لَكُمْؕ وَ لَا تَزِرُ

الْكُفْرَ	وَ	اِنْ	تَشْكُرُوْا	یَرْضَهُ[1]	لَكُمْ	وَ	لَا تَزِرُ
ناشکری	اور	اگر	تم شکر کرو	(تو) وہ پسند فرماتا ہے اسے	تمہارے لیے	اور	بوجھ نہیں اٹھائے گی

پسند نہیں کرتا اور اگر تم شکر کرو تو اسے تمہارے لیے پسند فرماتا ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان

اللہ تعالیٰ کی شانِ بے نیازی کا بیان

آخرت کے متعلق ایک اصول

❶ ...بندوں کے کفر، ناشکری، ایمان اور شکر گزاری سے اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔ ان سے اسے کوئی نفع یا نقصان نہیں ہوتا لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے کفر اور ناشکری کو پسند نہیں کرتا جبکہ ان کے ایمان اور شکر گزاری کو پسند فرماتا ہے۔

وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰىؕ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ

وَازِرَةٌ	وِّزْرَ اُخْرٰى(1)	ثُمَّ	اِلٰى رَبِّكُمْ	مَّرْجِعُكُمْ
کوئی بوجھ اٹھانے والی جان	دوسری کا بوجھ	پھر	تمہارے رب کی طرف	تمہارا پھرنا (ہے)

دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گی پھر تمہیں اپنے رب ہی کی طرف پھرنا ہے

فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ

فَیُنَبِّئُكُمْ	بِمَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ	اِنَّهٗ	عَلِیْمٌ
تو وہ بتادے گا تمہیں	جو	تم عمل کرتے تھے	بیشک وہ	جاننے والا (ہے)

تو وہ تمہیں بتادے گا جو تم کرتے تھے بیشک وہ دلوں کی بات

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ وَ اِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝	وَ	اِذَا	مَسَّ	الْاِنْسَانَ	ضُرٌّ	دَعَا(2)
سینوں والی (بات) کو	اور	جب	پہنچتی ہے	آدمی (کو)	کوئی تکلیف	(تو) وہ پکارتا ہے

جانتا ہے ۝ اور جب آدمی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے رب کو

رَبَّهٗ مُنِیْبًا اِلَیْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً

رَبَّهٗ	مُنِیْبًا	اِلَیْهِ	ثُمَّ	اِذَا	خَوَّلَهٗ	نِعْمَةً
اپنے رب (کو)	رجوع کرتے ہوئے	اس کی طرف	پھر	جب	(اللہ) دیدے اسے	کوئی نعمت

اس کی طرف رجوع کرتے ہوئے پکارتا ہے پھر جب اللہ اسے اپنے پاس سے کوئی نعمت

مِّنْهُ نَسِیَ مَا كَانَ یَدْعُوْۤا اِلَیْهِ مِنْ قَبْلُ وَ

مِّنْهُ	نَسِیَ	مَا كَانَ یَدْعُوْۤا اِلَیْهِ	مِنْ قَبْلُ	وَ
اپنی طرف سے	(تو) وہ (آدمی) بھول جاتا ہے	(اس تکلیف کو) جس کی طرف وہ پکار رہا تھا	پہلے	اور

دیدے تو وہ اس تکلیف کو بھول جاتا ہے جس کی طرف وہ پہلے پکار رہا تھا اور

مصیبت و راحت میں کافر کا حال اور اسے تنبیہ

1 اس سے مراد یہ ہے کہ کوئی شخص دوسرے کے گناہ کی وجہ سے نہیں پکڑا جائے گا۔ البتہ گمراہ کرنے والوں پر ان کا اپنا بوجھ بھی ہوگا اور ان کا بھی جنہیں انہوں نے بہکایا ہوگا۔ 2 کفار مصیبت کے وقت اللہ تعالیٰ کو پکارتے اور راحت میں بھول جاتے ہیں۔ مسلمانوں کو اس سے بچنا چاہئے اور مصیبت و راحت ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنا اور اس سے دعا کرتے رہنا چاہئے، حدیث پاک میں ہے "جسے یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ سختیوں اور مصائب میں اس کی دعا قبول فرمائے تو اسے چاہئے کہ وہ راحت و آسائش کے دنوں میں اللہ تعالیٰ سے بکثرت دعا کرے۔" (ترمذی، ۵/۲۴۸، الحدیث: ۳۳۹۳)

عبادت گزار اور نافرمان، علم والے اور بے علم برابر نہیں

جَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعْ

جَعَلَ	لِلّٰهِ	اَنْدَادًا	لِّیُضِلَّ	عَنْ سَبِیْلِهٖ	قُلْ	تَمَتَّعْ
بنانے لگتا ہے	اللہ کیلئے	شریک	تاکہ وہ بہکادے	اس کے راستے سے	تم کہو	تو فائدہ اٹھالے

اللہ کے لئے شریک بنانے لگتا ہے تاکہ اس کے راستے سے بہکادے۔ تم فرماؤ: تھوڑے دن

بِكُفْرِكَ قَلِیْلًا ۖۗ اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ﴿۸﴾ اَمَّنْ هُوَ

بِكُفْرِكَ	قَلِیْلًا	اِنَّكَ	مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ﴿۸﴾	اَمَّنْ	هُوَ
اپنے کفر سے	تھوڑے (دن)	بیشک تو	آگ والوں میں سے (ہے)	یا جو شخص	وہ

اپنے کفر کے ساتھ فائدہ اٹھالے بیشک تو دوزخیوں میں سے ہے ○ کیا وہ شخص جو

قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّیْلِ سَاجِدًا وَّ قَآىِٕمًا یَّحْذَرُ

قَانِتٌ	اٰنَآءَ الَّیْلِ	سَاجِدًا	وَّ	قَآىِٕمًا	یَّحْذَرُ
فرمانبرداری کرنے والا (ہے)	رات کی گھڑیوں (میں)	سجدہ کرتے ہوئے	اور	قیام کرتے ہوئے	ڈرتا ہے

سجدے اور قیام کی حالت میں رات کے اوقات فرمانبرداری میں گزارتا ہے، آخرت سے

الْاٰخِرَةَ وَ یَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلْ هَلْ یَسْتَوِی

الْاٰخِرَةَ	وَ	یَرْجُوْا	رَحْمَةَ رَبِّهٖ (۱)	قُلْ	هَلْ	یَسْتَوِی
آخرت (سے)	اور	امید (بھی) رکھتا ہے	اپنے رب کی رحمت (کی)	تم کہو	کیا	برابر ہیں

ڈرتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہے (کیا وہ نافرمانوں جیسا ہو جائے گا؟) تم فرماؤ: کیا علم والے

الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا یَتَذَكَّرُ

الَّذِیْنَ	یَعْلَمُوْنَ	وَ	الَّذِیْنَ	لَا یَعْلَمُوْنَ (۲)	اِنَّمَا یَتَذَكَّرُ
وہ لوگ جو	علم رکھتے ہیں	اور	وہ لوگ جو	علم نہیں رکھتے	نصیحت صرف مانتے ہیں

اور بے علم برابر ہیں؟ عقل والے ہی

(1) مومن کے لئے لازم ہے کہ وہ امید اور خوف کے درمیان ہو، اپنے عمل کی تقصیر پر نظر کرکے عذابِ الٰہی سے ڈرتا رہے اور رحمتِ الٰہی کا امیدوار رہے۔ دنیا میں بالکل بے خوف ہونا یا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مطلقاً مایوس ہونا یہ دونوں حالتیں کفار کی ہیں۔ (2) اس سے معلوم ہوا کہ علم اور علماء کرام کی بہت فضیلت ہے، حدیثِ پاک میں ہے "عالم کی فضیلت عبادت گزار پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تمہارے ادنیٰ پر ہے، پھر ارشاد فرمایا "اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتے، آسمانوں اور زمین کی مخلوق حتّٰی کہ چیونٹیاں اپنے سوراخوں میں اور مچھلیاں لوگوں کو علم سکھانے والے پر درود بھیجتے ہیں۔ (ترمذی، ۴/۳۱۴، الحدیث: ۲۶۹۴)

اہلِ ایمان کو تقویٰ و پرہیزگاری اور عبادت و ریاضت کی ترغیب دینے کا حکم

اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۹﴾ قُلْ یٰعِبَادِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا

اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۹﴾	قُلْ	یٰعِبَادِ الَّذِیْنَ	اٰمَنُوا
عقل والے	تم کہو	اے میرے وہ بندو جو	ایمان لائے

نصیحت مانتے ہیں ○ تم فرماؤ: اے میرے مومن بندو!

اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ؕ لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا

اتَّقُوْا	رَبَّكُمْ	لِلَّذِیْنَ	اَحْسَنُوْا	فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا
ڈرو	اپنے رب (سے)	ان لوگوں کے لیے جنہوں نے	بھلائی کی	اس دنیا میں

اپنے رب سے ڈرو۔ جنہوں نے بھلائی کی، ان کے لیے اِس دنیا میں

حَسَنَةٌ ؕ وَ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ؕ اِنَّمَا یُوَفَّی

حَسَنَةٌ	وَ	اَرْضُ اللّٰهِ	وَاسِعَةٌ	اِنَّمَا	یُوَفَّی
بھلائی (ہے)	اور	اللہ کی زمین	وسیع (ہے)	صرف	بھرپور دیا جائے گا

بھلائی ہے اور اللہ کی زمین وسیع ہے۔ صبر کرنے والوں ہی کو

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کو دیئے گئے احکامات

الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۱۰﴾ قُلْ

الصّٰبِرُوْنَ	اَجْرَهُمْ	بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۱۰﴾ (1)	قُلْ
صبر کرنے والوں (کو)	ان کا ثواب	حساب کے بغیر	تم کہو

ان کا ثواب بے حساب بھرپور دیا جائے گا ○ تم فرماؤ:

اِنِّیْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ

اِنِّیْٓ اُمِرْتُ	اَنْ	اَعْبُدَ	اللّٰهَ	مُخْلِصًا	لَّهُ
بیشک مجھے حکم دیا گیا ہے	کہ	میں عبادت کروں	اللہ (کی)	خالص کرتے ہوئے	اسی کیلئے

مجھے حکم ہے کہ میں اللہ کی عبادت کروں اسی کیلئے دین کو

(1) صبر کرنے والے بڑے خوش نصیب ہیں کیونکہ قیامت کے دن انہیں بے حساب اجر و ثواب دیا جائے گا۔ حدیثِ پاک میں ہے ”مصیبت اور بلا میں مبتلا رہنے والے (قیامت کے دن) حاضر کئے جائیں گے، نہ ان کے لئے میزان قائم کی جائے گی اور نہ ان کے لئے (اعمال ناموں کے) دفتر کھولے جائیں گے، ان پر اجر و ثواب کی (بے حساب) بارش ہوگی یہاں تک کہ دنیا میں عافیت کی زندگی بسر کرنے والے انہیں دیکھ کر آرزو کریں گے کہ ”کاش! (وہ اہلِ مصیبت میں سے ہوتے اور) ان کے جسم قینچیوں سے کاٹے گئے ہوتے (تاکہ آج یہ صبر کا اجر پاتے)۔“ (معجم الکبیر، ۱۲/۱۴۱، الحدیث: ۱۲۸۲۹)

الدِّیْنَ ⑪ وَ اُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِیْنَ ⑫

اَوَّلَ الْمُسْلِمِیْنَ ⑫ [1]	اَكُوْنَ	لِاَنْ	اُمِرْتُ	وَ	الدِّیْنَ ⑪
سب سے پہلا مسلمان	میں ہو جاؤں	کہ	مجھے حکم دیا گیا ہے	اور	دین

خالص کرتے ہوئے ○ اور مجھے حکم ہے کہ میں سب سے پہلا مسلمان بنوں ○

حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کو خوفِ خدا

قُلْ اِنِّیْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ

رَبِّیْ	عَصَیْتُ	اِنْ	اِنِّیْۤ اَخَافُ	قُلْ
اپنے رب (کی)	میں نے نافرمانی کی	اگر	بیشک میں ڈرتا ہوں	تم کہو

تم فرماؤ: بالفرض اگر مجھ سے نافرمانی ہو جائے تو مجھے اپنے رب سے

کفار پر اظہارِ غضب اور حقیقی نقصان اٹھانے والے لوگ

عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ⑬ قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ

اَعْبُدُ	اللّٰهَ	قُلِ	عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ⑬
میں عبادت کرتا ہوں	اللہ (ہی کی)	تم کہو	ایک بڑے دن کے عذاب (سے ڈرتا ہوں)

ایک بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے ○ تم فرماؤ: میں اللہ ہی کی عبادت کرتا ہوں

مُخْلِصًا لَّهٗ دِیْنِیْ ⑭ فَاعْبُدُوْا مَا

مَا	فَاعْبُدُوْا [2]	دِیْنِیْ ⑭	لَّهٗ	مُخْلِصًا
جس کی	تو تم عبادت کرو	اپنا دین	اس کے لیے	خالص کرتے ہوئے

خالص اس کا بندہ ہو کر ○ تو تم اس کے سوا جس کی

شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ؕ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ

الْخٰسِرِیْنَ	اِنَّ	قُلْ	مِّنْ دُوْنِهٖ	شِئْتُمْ
نقصان اٹھانے والے	بیشک	(اے نبی) تم کہو	اس کے سوا	تم چاہتے ہو (عبادت کرنا)

عبادت کرنا چاہتے ہو، کرلو۔ (اے نبی) تم فرماؤ: بلاشبہ نقصان اٹھانے والے

[1] اللہ تعالٰی نے پہلے اخلاص کا حکم دیا جو دل کا عمل ہے پھر اطاعت یعنی اعمالِ جوارح کا حکم دیا اور چونکہ شرعی احکام رسول سے حاصل ہوتے ہیں، وہی ان احکام کو پہنچانے والے ہیں تو وہ ان کے شروع کرنے میں سب سے مقدم اور اوّل ہوئے۔ اللہ تعالٰی نے حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کو یہ حکم دے کر لوگوں کو تنبیہ کی ہے کہ دوسروں پر اس کی پابندی انتہائی ضروری ہے اور دوسروں کی ترغیب کے لئے حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کو یہ حکم دیا گیا ہے۔

[2] یہ جو فرمایا گیا "تم اللہ تعالٰی کے سوا جس کی چاہو عبادت کرو" اس میں شرک کی اجازت نہیں بلکہ انتہائی غضب کا اظہار ہے۔

عذابِ کفار کی ایک صورت

اَلَّذِیْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَ اَهْلِیْهِمْ

اَلَّذِیْنَ	خَسِرُوْۤا	اَنْفُسَهُمْ	وَ	اَهْلِیْهِمْ
وہ لوگ ہیں جنہوں نے	خسارے میں ڈالا	اپنی جانوں	اور	اپنے گھر والوں (کو)

وہی ہیں جنہوں نے اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو قیامت کے دن

یَوْمَ الْقِیٰمَةِؕ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ ﴿۱۵﴾

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	اَلَا	ذٰلِكَ	هُوَ	الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ ﴿۱۵﴾
قیامت کے دن	سن لو	یہی	وہ	کھلا نقصان (ہے)

خسارے میں ڈالا۔ سن لو! یہی کھلا نقصان ہے ○

لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَ مِنْ تَحْتِهِمْ

لَهُمْ	مِّنْ فَوْقِهِمْ	ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ	وَ	مِنْ تَحْتِهِمْ
ان کیلئے	ان کے اوپر	آگ کے سائبان (پہاڑ ہوں گے)	اور	ان کے نیچے

ان کیلئے ان کے اوپر سے آگ کے پہاڑ ہوں گے اور ان کے نیچے

خوفِ خدا کا حکم

ظُلَلٌؕ ذٰلِكَ یُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗؕ

ظُلَلٌ (۱)	ذٰلِكَ	یُخَوِّفُ	اللّٰهُ	بِهٖ	عِبَادَهٗ
سائبان (پہاڑ ہوں گے)	یہ (عذاب)	ڈراتا ہے	اللہ	اس سے	اپنے بندوں (کو)

پہاڑ ہوں گے۔ اللہ اپنے بندوں کو اسی سے ڈراتا ہے،

دنیا و آخرت میں خوشخبری کے مستحق لوگ

یٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ﴿۱۶﴾ وَ الَّذِیْنَ اجْتَنَبُوا

یٰعِبَادِ	فَاتَّقُوْنِ ﴿۱۶﴾	وَ	الَّذِیْنَ	اجْتَنَبُوا
اے میرے بندو	تو تم ڈرو مجھ سے	اور	وہ لوگ جنہوں نے	اجتناب کیا

اے میرے بندو! تو تم مجھ سے ڈرو ○ اور جنہوں نے بتوں کی پوجا سے

(۱) اوپر نیچے آگ کے پہاڑ ہونے کا معنی یہ ہے کہ ہر طرف سے آگ انہیں گھیرے ہوئے ہوگی۔ حضرت سوید بن غفلہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں "جب اللہ تعالیٰ اس بات کا ارادہ فرمائے گا کہ جہنمی اپنے ماسواسب کو بھول جائیں تو ان میں سے ہر شخص کیلئے اس کے قد برابر آگ کا ایک صندوق بنایا جائے گا پھر اس پر آگ کے تالوں میں سے ایک تالا لگا دیا جائے گا، پھر اس شخص کی ہر رگ میں آگ کی کیلیں لگا دی جائیں گی، پھر اس صندوق کو آگ کے دوسرے صندوق میں رکھ کر آگ کا تالا لگا دیا جائے گا، پھر ان دونوں کے درمیان آگ جلائی جائے گی تو اب ہر کافر یہ سمجھے گا کہ اس کے سوا اب کوئی آگ میں نہ رہا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، ۸/۹۱، الحدیث: ۱۰)

الطَّاغُوْتَ اَنْ یَّعْبُدُوْهَا وَ اَنَابُوْۤا اِلَى اللّٰهِ

اِلَى اللّٰهِ	اَنَابُوْۤا	وَ	یَّعْبُدُوْهَا	اَنْ	الطَّاغُوْتَ
اللہ کی طرف	انہوں نے رجوع کیا	اور	وہ پوجا کریں ان کی	کہ	بتوں (سے)

اجتناب کیا اور اللہ کی طرف رجوع کیا

لَهُمُ الْبُشْرٰىۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ﴿۱۷﴾ الَّذِیْنَ

الَّذِیْنَ	عِبَادِ ﴿۱۷﴾	فَبَشِّرْ	الْبُشْرٰى	لَهُمُ
وہ لوگ جو	میرے بندوں (کو)	تو خوشخبری سنادو	خوشخبری (ہے)	ان کے لیے

انہیں کے لیے خوشخبری ہے تو میرے بندوں کو خوشخبری سنادو ○ جو

یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗؕ

اَحْسَنَهٗ (۱)	فَیَتَّبِعُوْنَ	الْقَوْلَ	یَسْتَمِعُوْنَ
اس کی بہتر (بات کی)	پھر وہ پیروی کرتے ہیں	بات	کان لگا کر سنتے ہیں

کان لگا کر بات سنتے ہیں پھر اس کی بہتر بات کی پیروی کرتے ہیں۔

اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمْ

هُمْ	اُولٰٓىٕكَ	وَ	اللّٰهُ	هَدٰىهُمُ	الَّذِیْنَ	اُولٰٓىٕكَ
وہی	یہ لوگ	اور	اللہ (نے)	ہدایت دی انہیں	وہ ہیں جو	یہ لوگ

یہ ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت دی اور یہی

اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۸﴾ اَفَمَنْ حَقَّ عَلَیْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِؕ

كَلِمَةُ الْعَذَابِ	عَلَیْهِ	حَقَّ	اَفَمَنْ	اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۸﴾
عذاب کی بات (وہ نجات والوں کے برابر ہو جائے گا)	اس پر	ثابت ہو چکی	تو کیا وہ شخص جو	عقل والے (ہیں)

عقلمند ہیں ○ تو کیا وہ جس پر عذاب کی بات ثابت ہو چکی ہے (وہ نجات والوں کے برابر ہو جائے گا؟ ہرگز نہیں۔)

عذاب کے مستحق نجات والوں کے برابر نہیں

(۱) قرآن و حدیث میں مسلمانوں کو دیئے گئے احکام میں ثواب کے اعتبار سے فرق ہے، یوں بعض اعمال بعض سے بہتر ہیں، جیسے تنگدست مقروض کو آسانی آنے تک مہلت دینا یا قرض معاف کر دینا دونوں بہتر ہیں لیکن قرض معاف کر دینا مہلت دینے سے زیادہ بہتر ہے۔ اسی طرح جیسے کسی نے تکلیف پہنچائی ہو کسی اسے سزا دینا یا صبر کرنا دونوں جائز ہیں لیکن صبر کرنا سزا دینے سے زیادہ بہتر ہے۔ جو لوگ جائز احکام پر عمل کرتے ہیں وہ ملامت کے مستحق نہیں اور جو ثواب کے کام کرتے ہیں وہ قابلِ تعریف ہیں لیکن جو زیادہ بہتر اعمال بجالاتے ہیں وہ زیادہ ثواب کے مستحق اور زیادہ قابلِ تعریف ہیں۔

ازلی بدبخت کو عذاب سے کوئی نہیں بچا سکتا
پرہیزگاروں کے لئے ایک اخروی انعام

اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِی النَّارِ ﴿۱۹﴾ لٰكِنِ الَّذِیْنَ

اَلَّذِیْنَ	لٰكِنِ	فِی النَّارِ ﴿۱۹﴾	مَنْ	تُنْقِذُ [1]	اَفَاَنْتَ
وہ لوگ جو	لیکن	آگ میں (ہے)	(اسے) جو	بچالوگے	تو کیا تم

تو کیا تم اسے جو آگ کا مستحق ہے بچالو گے؟ لیکن اپنے رب سے

اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا

مِّنْ فَوْقِهَا	غُرَفٌ	لَهُمْ	رَبَّهُمْ	اتَّقَوْا
ان کے اوپر	بالاخانے (ہیں)	ان کیلئے	اپنے رب (سے)	ڈرے

ڈرنے والوں کیلئے بلند محلات ہیں جن کے اوپر (مزید) بلند محلات

غُرَفٌ مَّبْنِیَّةٌ ۙ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۬ؕ

الْاَنْهٰرُ	مِنْ تَحْتِهَا	تَجْرِیْ	مَّبْنِیَّةٌ	غُرَفٌ
نہریں	ان کے نیچے	بہتی ہیں	بنے ہوئے (ہیں)	(مزید) بالاخانے

بنے ہوئے ہیں۔ ان کے نیچے نہریں بہتی ہیں،

بارش کے احوال عقل والوں کے لئے باعث نصیحت ہیں

وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا یُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِیْعَادَ ﴿۲۰﴾ اَلَمْ تَرَ

اَلَمْ تَرَ	الْمِیْعَادَ ﴿۲۰﴾	اللّٰهُ	لَا یُخْلِفُ	وَعْدَ اللّٰهِ
کیا تم نے نہ دیکھا	(اپنے) وعدے (کے)	اللہ	خلاف نہیں کرتا	(یہ) اللہ کا وعدہ (ہے)

یہ اللہ کا وعدہ ہے۔ اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا کیا تو نے نہ دیکھا

اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ

فَسَلَكَهٗ	مَآءً	مِنَ السَّمَآءِ	اَنْزَلَ	اللّٰهَ	اَنَّ
پھر داخل کیا اسے	پانی	آسمان سے	اتارا	اللہ (نے)	کہ

کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا پھر اسے زمین میں موجود

[1] اس آیت کا معنی یہ ہے کہ جو ازلی بدبخت ہے اور جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے کہ وہ اپنے خبیث اعمال کی وجہ سے جہنم میں جانے کا حقدار ہے تو کیا آپ اسے ہدایت دے کر جہنم سے بچالیں گے، ہر گز نہیں۔ کیونکہ نجات تو نبی کے ماننے والوں کے لئے ہے نہ کہ نہ ماننے والوں کے لئے۔

يَنَابِيعَ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا

يَنَابِيعَ فِي الْأَرْضِ	ثُمَّ	يُخْرِجُ	بِهٖ	زَرْعًا
زمین میں (موجود) چشموں (میں)	پھر	وہ نکالتا ہے	اس سے	کھیتی

چشموں میں داخل کیا پھر اس سے مختلف رنگوں کی کھیتی

مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا

مُّخْتَلِفًا	اَلْوَانُهٗ	ثُمَّ	يَهِيجُ	فَتَرٰىهُ	مُصْفَرًّا
مختلف (ہوتے ہیں)	اس کے رنگ	پھر	وہ خشک ہو جاتی ہے	تو تو دیکھتا ہے اسے	پیلی پڑی ہوئی

نکالتا ہے پھر وہ کھیتی خشک ہو جاتی ہے تو تو دیکھتا ہے کہ وہ پیلی پڑ جاتی ہے

ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا ؕ اِنَّ فِي ذٰلِكَ لَذِكْرٰى

ثُمَّ	يَجْعَلُهٗ	حُطَامًا	اِنَّ	فِي ذٰلِكَ	لَذِكْرٰى
پھر	وہ کر دیتا ہے اسے	ٹکڑے ٹکڑے	بیشک	اس میں	ضرور نصیحت (ہے)

پھر اللہ اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے، بیشک اس میں عقل مندوں کیلئے

لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۲۱﴾ ع اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ

لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۲۱﴾ (1)	اَفَمَنْ (2)	شَرَحَ	اللّٰهُ	صَدْرَهٗ
عقل والوں کیلئے	تو کیا وہ شخص جو	کھول دیا	اللہ (نے)	اس کا سینہ

نصیحت ہے ۝ تو کیا وہ جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لیے

نصیحت وہی لیتے ہیں جو عقل والے ہیں

لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ فَوَيْلٌ

لِلْاِسْلَامِ	فَهُوَ	عَلٰى نُوْرٍ	مِّنْ رَّبِّهٖ	فَوَيْلٌ
اسلام کے لیے	تو وہ	نور پر (ہے)	اپنے رب کی طرف سے (کیا وہ سنگدل جیسا ہو جائے گا)	تو خرابی ہے

کھول دیا تو وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے (اس جیسا ہو جائے گا جو سنگدل ہے) تو خرابی ہے

ذکرِ الٰہی کی طرف سے سخت دل لوگوں کا حال

ع ۱۲/۲

(1)... جس نے نباتات میں ان احوال کا مشاہدہ کیا وہ جان جائے گا کہ حیوان اور انسان کا حال بھی اسی طرح ہے کہ اگرچہ اس کی عمر لمبی ہو لیکن ایک دن ایسا آئے گا کہ اس کا رنگ پیلا پڑ جائے گا اور اس کے اعضاء و اجزاء ٹوٹنے لگیں گے اور بالآخر اس کا انجام موت ہے، لہٰذا جب وہ نباتات کے احوال کا مشاہدہ کرکے اپنی ذات اور زندگی میں غور کرے گا تو اس سے اس کے دل میں دنیا اور اس کی رنگینیوں سے نفرت پیدا ہو گی۔ (2)... یعنی جس شخص کا سینہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لیے کھول دیا اور اسے حق قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی تو وہ اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے یقین و ہدایت پر ہے، کیا وہ اس جیسا ہو جائے گا جس کے

لِّلْقٰسِیَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِؕ اُولٰٓىٕكَ

لِّلْقٰسِیَةِ قُلُوْبُهُمْ	مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ [1]	اُولٰٓىٕكَ
(ان) کیلئے جن کے دل سخت ہوگئے	اللہ کے ذکر کی طرف سے	یہ لوگ

ان کیلئے جن کے دل اللہ کے ذکر کی طرف سے سخت ہوگئے ہیں۔ وہ

فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۲﴾ اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ

فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۲﴾	اَللّٰهُ	نَزَّلَ	اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ
کھلی گمراہی میں (ہیں)	اللہ (نے)	اتاری	سب سے اچھی بات

کھلی گمراہی میں ہیں ○ اللہ نے سب سے اچھی کتاب اتاری

كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ ۖۗ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ

كِتٰبًا	مُّتَشَابِهًا	مَّثَانِیَ [2]	تَقْشَعِرُّ	مِنْهُ
(یعنی) ایک کتاب	(جو ساری) ایک جیسی (ہے)	بار بار دہرائی جاتی (ہے)	کھڑے ہو جاتے ہیں	اس سے

کہ ساری ایک جیسی ہے، بار بار دہرائی جاتی ہے۔ اس سے ان لوگوں کے بدن پر

جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْۚ ثُمَّ تَلِیْنُ

جُلُوْدُ	الَّذِیْنَ	یَخْشَوْنَ	رَبَّهُمْ	ثُمَّ	تَلِیْنُ
کھالوں (کے بال)	ان لوگوں کے جو	ڈرتے ہیں	اپنے رب (سے)	پھر	نرم پڑ جاتی ہیں

بال کھڑے ہوتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں پھر ان کی کھالیں

جُلُوْدُهُمْ وَ قُلُوْبُهُمْ اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِؕ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ

جُلُوْدُهُمْ	وَ	قُلُوْبُهُمْ	اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ	ذٰلِكَ	هُدَى اللّٰهِ
ان کی کھالیں	اور	ان کے دل (نرم پڑ جاتے ہیں)	اللہ کی یاد کی طرف	یہ	اللہ کی ہدایت (ہے)

اور دل اللہ کی یاد کی طرف نرم پڑ جاتے ہیں۔ یہ اللہ کی ہدایت ہے

[illegible]: دل پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی تو وہ ہدایت قبول نہیں کرتا۔ ہرگز نہیں۔

[1] یعنی ان کے لئے خرابی ہے جن کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے یا اس کی آیات کی تلاوت کی جائے تو وہ پہلے سے زیادہ سکڑ جائیں اور ان کے دلوں کی سختی زیادہ ہو جائے۔ حدیث پاک میں ہے "اللہ تعالیٰ کے ذکر کے سوا زیادہ گفتگو نہ کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ زیادہ گفتگو دل کی سختی ہے، اور لوگوں میں اللہ تعالیٰ سے زیادہ دور وہ ہوتا ہے جس کا دل سخت ہو۔ (ترمذی، ۴/۱۸۴، الحدیث: ۲۴۱۹) [2] اس کا ایک معنی یہ ہے کہ یہ دو طرح کے بیان والی ہے کہ

يَهْدِىْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ

اللّٰهُ	يُّضْلِلِ (1)	مَنْ	وَ	يَّشَآءُ	مَنْ	بِهٖ	يَهْدِىْ
اللہ	گمراہ کردے	جسے	اور	چاہتا ہے	جسے	اس کے ذریعے	وہ ہدایت دیتا ہے

وہ جسے چاہتا ہے اس کے ذریعے ہدایت دیتا ہے اور جسے اللہ گمراہ کرے

فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۲۳﴾ اَفَمَنْ يَّتَّقِىْ بِوَجْهِهٖ

بِوَجْهِهٖ	يَّتَّقِىْ (2)	اَفَمَنْ	مِنْ هَادٍ ﴿۲۳﴾	لَهٗ	فَمَا
اپنے چہرے کے ذریعے	بچنے کی کوشش کرے گا	تو کیا وہ جو	کوئی راہ دکھانے والا	اس کو	تو نہیں

اسے کوئی راہ دکھانے والا نہیں ○ تو کیا وہ جو قیامت کے دن اپنے چہرے کے ذریعے

سُوْٓءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَ قِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ

لِلظّٰلِمِيْنَ	قِيْلَ	وَ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	سُوْٓءَ الْعَذَابِ
ظالموں سے	کہا جائے گا	اور	قیامت کے دن (وہ نجات پانے والوں جیسا ہو جائے گا)	برے عذاب (سے)

برے عذاب کو روکنے کی کوشش کرے گا (وہ نجات پانے والوں کی طرح ہو سکتا ہے؟) اور ظالموں سے فرمایا جائے گا:

ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۲۴﴾ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

مِنْ قَبْلِهِمْ	الَّذِيْنَ	كَذَّبَ	كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۲۴﴾	مَا	ذُوْقُوْا
ان سے پہلے (گزرے)	ان لوگوں نے جو	جھٹلایا	تم کماتے (عمل کرتے) تھے	(اس کا مزہ) جو	چکھو

اپنے کمائے ہوئے اعمال کا مزہ چکھو ○ ان سے پہلے لوگوں نے جھٹلایا

فَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۵﴾ فَاَذَاقَهُمُ

فَاَذَاقَهُمُ	لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۵﴾	مِنْ حَيْثُ	الْعَذَابُ	فَاَتٰىهُمُ
تو چکھایا انہیں	انہیں خبر نہ تھی	جہاں سے	عذاب	تو آیا ان کے پاس

تو ان کے پاس وہاں سے عذاب آیا جہاں سے انہیں خبر نہ تھی ○ اور اللہ نے انہیں

عذاب کا شکار عذاب سے نجات پانے والے کی طرح نہیں

گزشتہ قوموں کے حال اور ان کے دنیاوی و اُخروی انجام کا بیان

بقیہ حاشیہ: اس میں وعدے کے ساتھ وعید، امر کے ساتھ نہی اور اخبار کے ساتھ احکام ہیں۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ یہ کتاب بار بار پڑھی جانے والی ہے۔

(1)..... اس سے مراد یہ ہے کہ جس شخص کی بد عملیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس میں گمراہی پیدا فرمادے تو اسے کوئی راہ دکھانے والا نہیں۔ (2)..... اس شخص سے مراد یا تو وہ ہے جس کا دل اللہ تعالیٰ نے ذکر کی طرف سے سخت ہو گیا، یا اس سے مراد وہ کافر ہے جس کے ہاتھ گردن کے ساتھ ملا کر باندھ دیئے جائیں گے اور اس کی گردن میں گندھک کا ایک جلتا ہوا پہاڑ پڑا ہو گا جو اس کے چہرے کو بھون ڈالتا ہو گا، اس طرح اسے اوندھا کر کے آتشِ جہنم میں گرایا جائے گا۔

اللّٰهُ الۡخِزۡیَ فِی الۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا ۚ وَ لَعَذَابُ الۡاٰخِرَةِ اَکۡبَرُ ۘ

اللّٰهُ	الۡخِزۡیَ	فِی الۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا	وَ	لَعَذَابُ الۡاٰخِرَةِ	اَکۡبَرُ
اللہ (نے)	رسوائی (کا مزہ)	دنیا کی زندگی میں	اور	ضرور آخرت کا عذاب	سب سے بڑا (ہے)

دنیا کی زندگی میں رسوائی کا مزہ چکھایا اور بیشک آخرت کا عذاب سب سے بڑا ہے۔

لَوۡ کَانُوۡا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۶﴾ وَ لَقَدۡ ضَرَبۡنَا لِلنَّاسِ

لَوۡ	کَانُوۡا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۶﴾	وَ	لَقَدۡ	ضَرَبۡنَا	لِلنَّاسِ
اگر	وہ جانتے ہوتے	اور	ضرور بیشک	ہم نے بیان کی	لوگوں کے لیے

کیا اچھا ہوتا اگر وہ جان لیتے ○ اور بیشک ہم نے لوگوں کے لیے

قرآن میں مثالیں بیان فرمانے کی حکمت

فِیۡ هٰذَا الۡقُرۡاٰنِ مِنۡ کُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمۡ

فِیۡ هٰذَا الۡقُرۡاٰنِ	مِنۡ کُلِّ مَثَلٍ [1]	لَّعَلَّهُمۡ
اس قرآن میں	ہر (قسم کی) مثال	تاکہ وہ

اس قرآن میں ہر قسم کی مثال بیان فرمائی تاکہ وہ

عظمتِ قرآن اور اس کے نزول کا ایک مقصد

یَتَذَکَّرُوۡنَ ﴿۲۷﴾ ۚ قُرۡاٰنًا عَرَبِیًّا غَیۡرَ ذِیۡ عِوَجٍ

یَتَذَکَّرُوۡنَ ﴿۲۷﴾	قُرۡاٰنًا عَرَبِیًّا	غَیۡرَ ذِیۡ عِوَجٍ
نصیحت حاصل کرلیں	عربی زبان کا قرآن	(جو) ٹیڑھے پن والا نہیں

نصیحت حاصل کرلیں ○ عربی زبان کا قرآن جس میں کوئی ٹیڑھا پن نہیں

مومن و کافر میں فرق کی ایک مثال

لَّعَلَّهُمۡ یَتَّقُوۡنَ ﴿۲۸﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا

لَّعَلَّهُمۡ	یَتَّقُوۡنَ ﴿۲۸﴾	ضَرَبَ	اللّٰهُ	مَثَلًا
تاکہ وہ	وہ ڈریں	بیان کی	اللہ (نے)	ایک مثال

تاکہ وہ ڈریں ○ اللہ نے ایک غلام آدمی کی مثال بیان فرمائی

[1] اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے لئے اس قرآن میں وہ تمام مثالیں بیان فرمائی ہیں جن کی اپنے دین کے معاملے میں غور کرنے والے کو ضرورت ہے تاکہ وہ انہیں پڑھ اور سن کر نصیحت قبول کریں۔ نیز قرآنِ کریم میں دلائل، مثالیں، بشارت، ڈرانا، عشقِ الٰہی اور نعتِ مصطفیٰ سب ہی مذکور ہیں کیونکہ قرآنِ پاک ساری دنیا کے لئے آیا ہے اور ہر جگہ اور علاقے کے لوگوں کی طبیعتیں مختلف ہیں۔ ان میں سے کوئی دلائل سے مانتا ہے۔ کوئی خوف سے۔ کوئی لالچ سے۔ کوئی عشق و محبت سے، اس لئے قرآنِ پاک میں سب کی ضرورتوں کی تکمیل ہے۔

رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ وَرَجُلًا

رَجُلًا	وَ	شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ	فِيْهِ	رَّجُلًا
ایک آدمی (ایسا ہو)	اور	کئی بد اخلاق (آقا) شریک (ہوں)	اس میں	ایک (غلام) آدمی (کی)

جس میں کئی بد اخلاق آقا شریک ہوں اور ایک ایسا غلام مرد ہو

سَلَمًا لِّرَجُلٍ ؕ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ؕ

مَثَلًا	يَسْتَوِيٰنِ	هَلْ	لِّرَجُلٍ	سَلَمًا
صورتِ حال (کے اعتبار سے)	وہ دونوں برابر (ہیں)	کیا	ایک مرد کا (غلام ہو)	(جو) خالص

جو خالص ایک ہی کا غلام ہو۔ کیا دونوں کا حال ایک جیسا ہے؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۹﴾

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۹﴾	اَكْثَرُهُمْ	بَلْ	لِلّٰهِ	اَلْحَمْدُ
نہیں جانتے	ان میں اکثر	بلکہ	اللہ کیلئے (ہیں)	تمام تعریفیں

سب خوبیاں اللہ کیلئے ہیں بلکہ ان میں اکثر نہیں جانتے ○

وفات حضور کے منتظر کفار کا رد

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ

ثُمَّ	مَّيِّتُوْنَ ﴿۳۰﴾ [1]	اِنَّهُمْ	وَّ	مَيِّتٌ	اِنَّكَ
پھر	مرنے والے (ہیں)	بیشک وہ (کفار بھی)	اور	انتقال کرنے والے (ہو)	(اے حبیب) بیشک تم

(اے حبیب!) بیشک تمہیں انتقال فرمانا ہے اور ان کو بھی مرنا ہے ○ پھر

روزِ قیامت لوگوں کے جھگڑنے کا ذکر

اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ﴿۳۱﴾ ع

تَخْتَصِمُوْنَ ﴿۳۱﴾ [2]	عِنْدَ رَبِّكُمْ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	اِنَّكُمْ
تم جھگڑو گے	اپنے رب کے پاس	قیامت کے دن	(اے لوگو) بیشک تم

(اے لوگو!) تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے ○

(1) ... اس آیت میں ان کفار کا رد ہے جو حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وٰالہٖ وسلم کی وفات کا انتظار کیا کرتے تھے، انہیں فرمایا گیا کہ خود مرنے والے ہو کر دوسرے کی موت کا انتظار کرنا حماقت ہے۔ انبیاءِ کرام علیہم الصلٰوۃ والسلام کی موت ایک آن کے لئے ہوتی ہے پھر انہیں حیات عطا فرمائی جاتی ہے۔ حدیث پاک میں ہے "بے شک اللہ تعالٰی نے انبیاءِ کرام علیہم الصلٰوۃ والسلام کے جسموں کو کھانا زمین پر حرام فرما دیا ہے، پس اللہ تعالٰی کا نبی زندہ ہے، اسے رزق دیا جاتا ہے۔" (ابن ماجہ، ۲۹۱/۲، الحدیث: ۱۶۳۷) (2) لوگ بہت سے معاملات میں جھگڑا کریں گے جن میں سے ایک یہ ہے کہ دنیاوی حقوق سے متعلق جھگڑا کریں گے۔

فَمَنْ اَظْلَمُ

24

اللہ پر جھوٹ باندھنے اور حق جھٹلانے والے کی مذمت

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ

فَمَنْ	اَظْلَمُ	مِمَّنْ	كَذَبَ	عَلَى اللّٰهِ[1]	وَ	كَذَّبَ	بِالصِّدْقِ
تو کون	زیادہ ظالم (ہے)	(اس) سے جس نے	جھوٹ باندھا	اللہ پر	اور	جھٹلایا	سچ، حق کو

تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے اور حق کو جھٹلائے

پرہیزگار لوگ

اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿٣٢﴾ وَالَّذِيْ

اِذْ	جَآءَهٗ	اَلَيْسَ	فِيْ جَهَنَّمَ	مَثْوًى	لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿٣٢﴾	وَ	الَّذِيْ
جب	وہ آگیا اس کے پاس	کیا نہیں ہے	جہنم میں	ٹھکانہ	کافروں کیلئے	اور	وہ جو

جب وہ اس کے پاس آئے؟ کیا کافروں کا ٹھکانہ جہنم میں نہیں؟ ○ اور وہ جو

جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿٣٣﴾

جَآءَ	بِالصِّدْقِ[2]	وَ	صَدَّقَ	بِهٖۤ	اُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْمُتَّقُوْنَ ﴿٣٣﴾
آیا	سچ کے ساتھ	اور	(جس نے) تصدیق کی	اس کی	یہ لوگ	وہی	پرہیزگار (ہیں)

یہ سچ لے کر تشریف لائے اور وہ جس نے ان کی تصدیق کی یہی پرہیزگار ہیں ○

پرہیزگاروں کے لیے بشارت

لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٣٤﴾

لَهُمْ	مَّا	يَشَآءُوْنَ	عِنْدَ رَبِّهِمْ	ذٰلِكَ	جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٣٤﴾
ان کے لئے (ہے)	جو کچھ	وہ چاہیں گے	ان کے رب کے پاس	یہ	نیکی کرنے والوں کا صلہ (ہے)

ان کیلئے ان کے رب کے پاس ہر وہ چیز ہے جو یہ چاہیں گے۔ یہ نیک بندوں کا صلہ ہے ○

پرہیزگاروں کو نیک کاموں کی جزا دینے کی حکمت

لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ

لِيُكَفِّرَ	اللّٰهُ	عَنْهُمْ	اَسْوَاَ	الَّذِيْ	عَمِلُوْا	وَ	يَجْزِيَهُمْ
تاکہ مٹادے	اللہ	ان سے	برا کام	جو	انہوں نے کیا	اور	صلہ دے انہیں

تاکہ اللہ ان سے ان کے برے کام مٹادے جو انہوں نے کیے اور انہیں

1 ...... اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے کی ایک صورت اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا اور اس کی اولاد قرار دینا ہے، یا حرام کو حلال یا حلال کو حرام کہنا بھی اس میں داخل ہے نیز یونہی اللہ تعالیٰ کی طرف ایسا قول یا فعل منسوب کرنا بھی اسی میں داخل ہے جو کہیں ثابت نہ ہو۔ نیز نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف بھی اپنی طرف سے کچھ منسوب کرنا حرام ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: جو مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھے تو اسے چاہئے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔ (بخاری، ۱/۴۳۷، الحدیث: ۱۲۹۱)

2 ...... سچ سے مراد اللہ تعالیٰ کی وحدانیت یا قرآنِ مجید ہے، اسے لے کر تشریف لانے والے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یا جبریل امین ہیں

حضورصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے کفایتِ الٰہی کا بیان

اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِیْ كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿٣٥﴾ اَلَیْسَ اللّٰهُ

اَجْرَهُمْ	بِاَحْسَنِ	الَّذِیْ	كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿٣٥﴾	اَلَیْسَ	اللّٰهُ
ان کا ثواب	(اس) اچھے کام پر	جو	وہ کیا کرتے تھے	کیا نہیں ہے	اللہ

ان کا اجر دے ان اچھے کاموں پر جو وہ کرتے تھے ○ کیا اللہ

کفار مکہ کا اعتقاد، طرزِ عمل

ہدایت سے محروم گمراہ شخص

بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ وَ یُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَ مَنْ

بِكَافٍ	عَبْدَهٗ [1]	وَ	یُخَوِّفُوْنَكَ	بِالَّذِیْنَ	مِنْ دُوْنِهٖ	وَ	مَنْ
کافی	اپنے بندے (کو)	اور	وہ ڈراتے ہیں تجھے	ان سے جو	اس کے سوا (ہیں)	اور	جسے

اپنے بندے کو کافی نہیں؟ اور وہ تمہیں اللہ کے سوا دوسروں سے ڈراتے ہیں اور جسے

گمراہی سے محفوظ ہدایت یافتہ شخص اور شانِ الٰہی

یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿٣٦﴾ ۚ وَ مَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ

یُّضْلِلِ [2]	اللّٰهُ	فَمَا	لَهٗ	مِنْ هَادٍ ﴿٣٦﴾	وَ	مَنْ	یَّهْدِ	اللّٰهُ
گمراہ کردے	اللہ	تو نہیں	اس کے لئے	کوئی ہدایت دینے والا	اور	جسے	ہدایت دے	اللہ

اللہ گمراہ کرے اس کیلئے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ○ اور جسے اللہ ہدایت دے

فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ اَلَیْسَ اللّٰهُ بِعَزِیْزٍ

فَمَا	لَهٗ	مِنْ مُّضِلٍّ	اَلَیْسَ	اللّٰهُ	بِعَزِیْزٍ
تو نہیں	اس کو	کوئی بہکانے والا	کیا نہیں ہے	اللہ	غلبے والا، عزت والا

اسے کوئی بہکانے والا نہیں۔ کیا اللہ سب پر غالب،

اللہ تعالیٰ کے خالق ہونے کا اقرار اور کفار پر حُجّت

ذِی انْتِقَامٍ ﴿٣٧﴾ وَ لَىٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ

ذِی انْتِقَامٍ ﴿٣٧﴾	وَ	لَىٕنْ	سَاَلْتَهُمْ	مَّنْ	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ
بدلہ لینے والا	اور	ضرور اگر	تم پوچھو ان سے	کس نے	بنایا	آسمانوں	اور

بدلہ لینے والا نہیں؟ ○ اور اگر تم ان سے پوچھو: آسمان اور زمین

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اور تصدیق کرنے والے سے حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ یا تمام مومنین مراد ہیں۔

[1] ...... یہاں "بندے" سے مراد حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں اور آیت سے مراد یہ ہے کہ یقیناً جس طرح اللہ تعالیٰ آپ سے پہلے رسولوں کو کافی تھا اسی طرح آپ کو بھی کافی ہے۔ [2] ...... یعنی جس کی بد عملیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس میں گمراہی پیدا فرمادے تو اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور جسے اللہ تعالیٰ ہدایت یعنی ایمان کا نور دے تو اسے کوئی بہکانے والا نہیں۔

الْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ

الْاَرْضَ	لَيَقُوْلُنَّ	اللّٰهُ	قُلْ	اَفَرَءَيْتُمْ	مَّا	تَدْعُوْنَ
زمین (کو)	(تو) ضرور وہ کہیں گے	اللہ (نے)	تم کہو	بھلا بتاؤ	جنہیں	تم پوجتے ہو

کس نے بنائے ؟ تو ضرور کہیں گے: ''اللہ نے ''تم فرماؤ: بھلا بتاؤ کہ جنہیں تم اللہ کے سوا

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	اِنْ	اَرَادَنِيَ	اللّٰهُ	بِضُرٍّ	هَلْ	هُنَّ
اللہ کے سوا	اگر	چاہے مجھے	اللہ	کوئی تکلیف (پہنچانا)	(تو) کیا	وہ

پوجتے ہو اگر اللہ مجھے کوئی تکلیف پہنچانا چاہے تو کیا وہ

كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖۤ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ

كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖۤ	اَوْ	اَرَادَنِيْ	بِرَحْمَةٍ	هَلْ	هُنَّ
اس کی (بھیجی ہوئی) تکلیف ٹالنے والے (ہوسکتے ہیں)	یا	وہ چاہے مجھ پر	مہربانی کرنا	کیا	وہ

اس کی بھیجی ہوئی تکلیف کو ٹال دیں گے یا اگر اللہ مجھ پر مہربانی فرمانا چاہے تو کیا وہ

مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ؕ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ

مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ	قُلْ	حَسْبِيَ	اللّٰهُ	عَلَيْهِ	يَتَوَكَّلُ[1]
اس کی مہربانی روکنے والے (ہوسکتے ہیں)	تم کہو	مجھے کافی ہے	اللہ	اسی پر	بھروسہ کرتے ہیں

اس کی مہربانی کو روک سکتے ہیں ؟ تم فرماؤ: مجھے اللہ کافی ہے۔ توکل کرنے والے

کفارِ مکہ سے فیصلہ کن کلام

الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝۳۸ قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ

الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝۳۸	قُلْ	يٰقَوْمِ	اعْمَلُوْا	عَلٰى مَكَانَتِكُمْ	اِنِّيْ
توکل کرنے والے	تم کہو	اے میری قوم	تم کام کرتے رہو	اپنی جگہ پر	بیشک میں (بھی)

اسی پر بھروسہ کرتے ہیں ○ تم فرماؤ: اے میری قوم! تم اپنی جگہ پر کام کیے جاؤ، میں

1 . توکل کا مفہوم یہ ہے کہ اپنا کام کسی کے سپرد کرکے اس پر اعتماد کرنا، اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حقیقی کارساز ہونے کا یقین رکھتے ہوئے اپنے کام اس کے سپرد کر دینا۔ حدیثِ پاک میں ہے: جو اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسہ کرے تو ہر مشکل میں اللہ تعالیٰ اسے کافی ہوگا اور اسے وہاں سے رزق دے گا جہاں اس کا گمان بھی نہ ہو اور جو دنیا پر بھروسہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا کے سپرد فرما دیتا ہے۔ (معجم الاوسط، ۲/۳۰۲، الحدیث: ۳۳۵۹)

عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ لا مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ

عَامِلٌ	فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾	مَنْ يَّاْتِيْهِ	عَذَابٌ
(اپنا) کام کرنے والا (ہوں)	تو عنقریب تم جان لوگے	کس پر آتا ہے	(وہ) عذاب

اپنا کام کرتا ہوں تو عنقریب تم جان لوگے ○ کس پر آتا ہے وہ عذاب

يُّخْزِيْهِ وَ يَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۴۰﴾ اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا

يُّخْزِيْهِ	وَ	يَحِلُّ	عَلَيْهِ	عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۴۰﴾	اِنَّاۤ	اَنْزَلْنَا
جو رسوا کردے اسے	اور	اترتا ہے	کس پر	ہمیشہ رہنے والا عذاب	بیشک	ہم نے اتاری

جو اسے رسوا کردے اور کس پر ہمیشہ کا عذاب اترتا ہے؟ ○ بیشک ہم نے حق کے ساتھ

عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى

عَلَيْكَ	الْكِتٰبَ	لِلنَّاسِ	بِالْحَقِّ	فَمَنِ	اهْتَدٰى
تم پر	کتاب	لوگوں (کی ہدایت) کیلئے	حق کے ساتھ	تو جس نے	ہدایت پائی

تم پر یہ کتاب لوگوں کی ہدایت کیلئے اتاری تو جس نے ہدایت پائی

فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَ

فَلِنَفْسِهٖ	وَ	مَنْ	ضَلَّ	فَاِنَّمَا	يَضِلُّ	عَلَيْهَا	وَ
تو اپنی ذات کیلئے (پائی)	اور	جو	گمراہ ہوا	تو صرف	وہ گمراہ ہوتا ہے	اپنی جان کے خلاف	اور

تو اپنی ذات کیلئے ہی (پائی) اور جو گمراہ ہوا تو اپنی جان کے خلاف ہی گمراہ ہوا اور

مَاۤ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۴۱﴾ ع اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا

مَاۤ	اَنْتَ	عَلَيْهِمْ	بِوَكِيْلٍ ﴿۴۱﴾ (1)	اَللّٰهُ	يَتَوَفَّى	الْاَنْفُسَ	حِيْنَ مَوْتِهَا
نہیں	تم	ان پر	کوئی ذمہ دار	اللہ	وفات دیتا ہے	جانوں (کو)	ان کی موت کے وقت

تم ان پر کوئی ذمہ دار نہیں ہو ○ اللہ جانوں کو ان کی موت کے وقت وفات دیتا ہے

ہدایت کا نفع اور اس کی گمراہی کا نقصان بندے کو ہی ہوگا

حقیقی طور پر موت اللہ تعالیٰ دیتا ہے

اَلۡ

(1) اس آیت میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تسلی دی گئی ہے کہ ہم نے لوگوں کے فائدے اور ان کی ہدایت کیلئے یہ کامل اور عظیم کتاب آپ پر نازل فرمائی ہے، لہٰذا جو ہدایت حاصل کرے تو اس راہ یابی کا نفع وہی پائے گا اور جو گمراہ ہوا تو اس کی گمراہی کا نقصان اور وبال اسی پر پڑے گا۔ آپ کی یہ ذمہ داری نہیں کہ چاروناچار انہیں ایمان قبول کرنے پر مجبور کریں بلکہ ایمان قبول کرنا یا نہ کرنا ان مشرکین کے ذمے ہے، آپ سے اُن کی کوتاہیوں کا مؤاخذہ نہ ہوگا۔

وَ الَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِهَا ۚ فَیُمْسِكُ الَّتِیْ قَضٰى عَلَیْهَا

وَ	الَّتِیْ	لَمْ تَمُتْ	فِیْ مَنَامِهَا(1)	فَیُمْسِكُ	الَّتِیْ قَضٰى عَلَیْهَا
اور	جو	نہ مرے	(اسے) اس کی نیند میں	پھر وہ روک لیتا ہے	(اسے) جس پر حکم فرما دیتا ہے

اور جو نہ مریں انہیں ان کی نیند کی حالت میں پھر جس پر موت کا حکم فرما دیتا ہے اسے

الْمَوْتَ وَ یُرْسِلُ الْاُخْرٰۤى اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ

الْمَوْتَ	وَ	یُرْسِلُ	الْاُخْرٰۤى	اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى	اِنَّ	فِیْ ذٰلِكَ
موت (کا)	اور	چھوڑ دیتا ہے	دوسری (جان کو)	ایک مقررہ مدت تک	بیشک	اس میں

روک لیتا ہے اور دوسرے کو ایک مقررہ مدت تک چھوڑ دیتا ہے۔ بیشک اس میں

باطل معبودوں کے شفیع ہونے کا رد

لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾ اَمِ اتَّخَذُوْا

لَاٰیٰتٍ	لِّقَوْمٍ	یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾	اَمِ	اتَّخَذُوْا
ضرور نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کیلئے	جو غور و فکر کرتے ہیں	کیا	انہوں نے بنا رکھے ہیں

ضرور سوچنے والوں کیلئے نشانیاں ہیں ○ کیا انہوں نے

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ ؕ قُلْ اَوَ لَوْ كَانُوْا لَا یَمْلِكُوْنَ شَیْــٴًـا وَّ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	شُفَعَآءَ	قُلْ	اَوَ لَوْ	كَانُوْا لَا یَمْلِكُوْنَ	شَیْــٴًـا	وَّ
اللہ کے مقابل	کچھ سفارشی	تم کہو	کیا اگرچہ	وہ مالک نہ ہوں	کسی چیز (کے)	اور

اللہ کے مقابلے میں کچھ سفارشی بنا رکھے ہیں؟ تم فرماؤ: کیا اگرچہ وہ کسی چیز کے مالک نہ ہوں اور

اللہ تعالیٰ کی شانِ مالکیت

لَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۴۳﴾ قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِیْعًا ؕ لَهٗ

لَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۴۳﴾	قُلْ	لِّلّٰهِ	الشَّفَاعَةُ جَمِیْعًا(2)	لَهٗ
سمجھ نہ رکھتے ہوں	تم کہو	اللہ ہی کی (ملکیت ہے)	سب شفاعت	اسی کیلئے (ہے)

نہ کچھ سمجھ رکھتے ہوں ○ تم فرماؤ: تمام شفاعتوں کا مالک اللہ ہی ہے۔ اسی کے لیے

(1)...... نیند بھی ایک قسم کی موت ہے لہٰذا ہمیں چاہئے کہ سوتے وقت اور نیند سے بیدار ہوتے وقت احادیث میں بیان کی گئی دعائیں پڑھ لیا کریں۔ ایک حدیثِ پاک میں ہے، جب حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رات کے وقت اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو اپنی ہتھیلی رخسار کے نیچے رکھ لیتے، پھر کہتے "اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیَا" اور جب بیدار ہوتے تو یہ فرماتے "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ" (بخاری، ۴/۱۹۲، الحدیث: ۶۳۱۴)

(2)...... تمام شفاعتوں کا مالک اللہ تعالیٰ ہے اور کوئی شخص تب تک کسی کی شفاعت کرنے کی طاقت نہیں رکھتا جب تک اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اذن نہ ملے۔

منکرینِ آخرت کی اللہ کے ذکر سے بیزاری

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ ثُمَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَ اِذَا ذُكِرَ

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	ثُمَّ	اِلَیْهِ	تُرْجَعُوْنَ ﴿۴۴﴾	وَ	اِذَا	ذُكِرَ
آسمانوں اور زمین کی بادشاہی	پھر	اسی کی طرف	تمہیں لوٹایا جائے گا	اور	جب	ذکر کیا جاتا ہے

آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے پھر تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے ○ اور جب ایک اللہ کا

اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَ

اللّٰهُ وَحْدَهُ	اشْمَاَزَّتْ	قُلُوْبُ الَّذِیْنَ	لَا یُؤْمِنُوْنَ	بِالْاٰخِرَةِ	وَ
ایک اللہ (کا)	(تو) متنفر ہو جاتے ہیں	ان لوگوں کے دل جو	ایمان نہیں لاتے	آخرت پر	اور

ذکر کیا جاتا ہے تو آخرت پر ایمان نہ لانے والوں کے دل متنفر ہو جاتے ہیں اور

اِذَا ذُكِرَ الَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِذَا هُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۵﴾

اِذَا	ذُكِرَ	الَّذِیْنَ	مِنْ دُوْنِهٖۤ	اِذَا	هُمْ	یَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۵﴾ [1]
جب	ذکر کیا جاتا ہے	ان کا جو	اس (اللہ) کے سوا (ہیں)	(تو) جبھی	وہ	خوش ہو جاتے ہیں

جب اللہ کے سوا اوروں کا ذکر ہوتا ہے تو اس وقت وہ خوش ہو جاتے ہیں ○

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو ایک عظیم دعا کی تعلیم

قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ

قُلِ	اللّٰهُمَّ [2]	فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	عٰلِمَ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ
تم عرض کرو	اے اللہ	آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے	ہر پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والے

تم عرض کرو: اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! ہر پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے!

اَنْتَ تَحْكُمُ بَیْنَ عِبَادِكَ فِیْ مَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۶﴾

اَنْتَ	تَحْكُمُ	بَیْنَ عِبَادِكَ	فِیْ مَا	كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۶﴾
تو	فیصلہ کرے گا	اپنے بندوں کے درمیان	(اس) میں جو	وہ اس میں اختلاف رکھتے تھے

تو اپنے بندوں میں اس چیز کا فیصلہ فرمائے گا جس میں وہ اختلاف رکھتے تھے ○

1 ...... اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے ذکر سے متنفر ہونا اور بتوں کے ذکر سے خوش ہونا کفار کی جہالت و حماقت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ذکر تو سب سے بڑی سعادت، تمام بھلائیوں کی بنیاد اور دلوں کی ٹھنڈک ہے جبکہ بے جان اور خسیس بتوں کے ذکر میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔

2 ...... حضرت سعید بن مسیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے منقول ہے کہ یہ آیت پڑھ کر جو دعا مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔ (مدارک، الزمر، تحت الآیۃ: ۴۶، ص۱۰۴۱) لہٰذا جب بھی کوئی دعا مانگیں تو اس سے پہلے یہ آیت پڑھ لیں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعا قبول ہو گی۔

مشرکین کا قیامت میں انجام

وَ لَوْ اَنَّ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا

جَمِیْعًا	فِی الْاَرْضِ	مَا	ظَلَمُوْا	لِلَّذِیْنَ	اَنَّ	لَوْ	وَ
سب	زمین میں (ہے)	جو کچھ	ظلم کیا	ان لوگوں کیلئے جنہوں نے	یہ کہ (ہوتا)	اگر	اور

اور اگر جو کچھ زمین میں ہے وہ سب اور اس کے ساتھ

وَّ مِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ

مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ	بِهٖ	لَافْتَدَوْا	مَعَهٗ	مِثْلَهٗ	وَّ
برے عذاب سے	اس کو	(تو) ضرور چھٹکارے کے عوض دیدیتے	اس کے ساتھ	اس کی مثل	اور

اس جیسا اور بھی ظالموں کی ملک میں ہوتا تو قیامت کے دن بڑے عذاب سے چھٹکارے کے عوض

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ وَ بَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا

مَا	مِّنَ اللّٰهِ	لَهُمْ	بَدَا	وَ	یَوْمَ الْقِیٰمَةِ
(وہ) جس کا	اللہ کی طرف سے	ان کیلئے	ظاہر ہوگا	اور	قیامت کے دن

وہ سب کا سب دیدیتے اور ان کیلئے اللہ کی طرف سے وہ ظاہر ہوگا جس کا

لَمْ یَكُوْنُوْا یَحْتَسِبُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَ بَدَا لَهُمْ سَیِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا

كَسَبُوْا	مَا	سَیِّاٰتُ	لَهُمْ	بَدَا (2)	وَ	لَمْ یَكُوْنُوْا یَحْتَسِبُوْنَ ﴿۴۷﴾ (1)
انہوں نے کمایا	جو	(اس کی) برائیاں	ان پر	ظاہر ہوجائیں گی	اور	وہ گمان (بھی) نہ رکھتے تھے

انہوں نے سوچا بھی نہیں تھا ○ اور ان پر ان کے کمائے ہوئے برے اعمال کھل گئے

تکلیف و راحت میں مشرکین کا حال

وَ حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۸﴾ فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ

الْاِنْسَانَ	مَسَّ	فَاِذَا	مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۸﴾	بِهِمْ	حَاقَ	وَ
آدمی (کو)	پہنچتی ہے	پھر جب	(وہ عذاب) جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے	ان کو	گھیر لے گا	اور

اور ان پر وہی آپڑا جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے ○ پھر جب آدمی کو کوئی تکلیف

1 ...اس کا معنی یہ ہے کہ مشرکین کے لئے ایسے ایسے شدید عذاب ظاہر ہوں گے جن کا انہیں خیال بھی نہ تھا۔ یا یہ معنی ہے کہ مشرکین گمان کرتے ہوں گے کہ اُن کے پاس نیکیاں ہیں لیکن جب نامۂ اعمال کھلیں گے تو بدیاں ظاہر ہوں گی۔

2 ...یعنی مشرکین پر ان کے دنیا میں کئے ہوئے برے اعمال کے آثار ظاہر ہو جائیں گے اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے خبر دینے پر وہ جس عذاب کا مذاق اڑایا کرتے تھے وہ نازل ہو جائے گا اور مشرکین کو گھیر لے گا۔

ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا

مِّنَّا	نِعْمَةً	خَوَّلْنٰهُ	اِذَا	ثُمَّ	دَعَانَا	ضُرٌّ
اپنے پاس سے	کوئی نعمت	دیتے ہیں اسے	جب	پھر	(تو) وہ پکارتا ہے ہمیں	کوئی تکلیف

پہنچتی ہے تو ہمیں پکارتا ہے پھر جب اسے ہم اپنے پاس سے کوئی نعمت عطا فرمائیں

قَالَ اِنَّمَاۤ اُوْتِیْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ ؕ بَلْ هِیَ فِتْنَةٌ وَّ لٰكِنَّ

لٰكِنَّ	وَّ	فِتْنَةٌ[1]	هِیَ	بَلْ	عَلٰى عِلْمٍ	اِنَّمَاۤ اُوْتِیْتُهٗ	قَالَ
لیکن	اور	ایک آزمائش (ہے)	وہ	بلکہ	ایک علم (کی بنا) پر	مجھے دیا گیا وہ صرف	(تو) کہتا ہے

تو کہتا ہے یہ تو مجھے ایک علم کی بدولت ملی ہے بلکہ وہ تو ایک آزمائش ہے مگر

اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۴۹﴾ قَدْ قَالَهَا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

مِنْ قَبْلِهِمْ[2]	الَّذِیْنَ	قَالَهَا	قَدْ	لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۴۹﴾	اَكْثَرَهُمْ
ان سے پہلے (گزرے)	ان لوگوں نے جو	کہی تھی ایسی بات	بیشک	نہیں جانتے	ان میں اکثر

ان میں اکثر لوگ جانتے نہیں ○ ان سے پہلوں نے بھی ایسے ہی بات کہی تھی

فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۵۰﴾ فَاَصَابَهُمْ سَیِّاٰتُ مَا

مَا	سَیِّاٰتُ	فَاَصَابَهُمْ	كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۵۰﴾	مَّا	عَنْهُمْ	فَمَاۤ اَغْنٰى
جو	(اس کی) برائیاں	تو پہنچیں انہیں	وہ کماتے تھے	جو	ان کے	تو کام نہ آیا

تو ان کی کمائیاں ان کے کچھ کام نہ آئیں ○ تو اُن کے کمائے ہوئے اعمال کی برائیاں

كَسَبُوْا ؕ وَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰۤؤُلَآءِ سَیُصِیْبُهُمْ

سَیُصِیْبُهُمْ	مِنْ هٰۤؤُلَآءِ	ظَلَمُوْا	الَّذِیْنَ	وَ	كَسَبُوْا
عنقریب پہنچیں گی انہیں	ان میں سے	ظلم کیا	وہ لوگ جنہوں نے	اور	انہوں نے کمایا

اُنہیں پہنچیں اور اِن میں (بھی) جو ظالم ہیں عنقریب ان پر

گزشتہ اُمتوں کے حالات و انجام کی طرف اشارات اور کفار کو تنبیہ

[1] دنیا کی سب نعمتیں عارضی اور فانی ہیں اور دنیا میں نعمتیں دے کر بندوں کو آزمایا بھی جاتا ہے، اس لئے دنیاوی نعمتوں پر تکبر وغرور کرنے اور ان پر مطمئن ہونے کی بجائے آخرت میں ملنے والی دائمی نعمتوں کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ [2] ....پہلوں سے مراد قارون اور اس کی قوم ہے۔ قارون نے کہا تھا "یہ (خزانہ) تو مجھے ایک علم کی بنا پر ملا ہے جو میرے پاس ہے" اور قارون کی قوم چونکہ اس کی اس بے ہودہ گوئی پر راضی رہی تھی اس لئے وہ بھی کہنے والوں میں شمار ہوئی۔ نیز ممکن ہے کہ قارون کے علاوہ سابقہ امتوں میں سے اور لوگوں نے بھی ایسا کہا ہو۔

رزق کی وسعت و تنگی کا اختیار صرف اللہ کے پاس ہے

سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ؕ وَ مَا هُمْ بِمُعْجِزِیْنَ ﴿۵۱﴾ اَوَ لَمْ یَعْلَمُوْۤا

سَيِّاٰتُ	مَا	كَسَبُوْا	وَ	مَا	هُمْ	بِمُعْجِزِیْنَ ﴿۵۱﴾	اَوَ لَمْ یَعْلَمُوْۤا
(اس کی) برائیاں	جو	انہوں نے کمایا	اور	نہیں	وہ	عاجز کرنے والے	اور کیا وہ نہیں جانتے

ان کے کمائے ہوئے اعمال کی برائیاں آپڑیں گی اور وہ اللہ کو بے بس نہیں کرسکتے ○ کیا انہیں معلوم نہیں

اَنَّ اللّٰهَ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یَقْدِرُ ؕ اِنَّ

اَنَّ	اللّٰهَ	یَبْسُطُ	الرِّزْقَ	لِمَنْ	یَّشَآءُ	وَ	یَقْدِرُ	اِنَّ
کہ	اللہ	کشادہ کرتا ہے	رزق	جس کیلئے	وہ چاہتا ہے	اور	تنگ کردیتا	بیشک

کہ اللہ روزی کشادہ کرتا ہے جس کے لیے چاہتا ہے اور تنگ (بھی) فرماتا ہے۔ بیشک

گناہگاروں کو رحمتِ الٰہی سے مایوس نہ ہونے کی تاکید

فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ ع قُلْ یٰعِبَادِیَ

فِیْ ذٰلِكَ	لَاٰیٰتٍ	لِّقَوْمٍ	یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾	قُلْ	یٰعِبَادِیَ
اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کیلئے	جو ایمان لاتے ہیں	تم کہو	اے میرے (وہ) بندو

اس میں ایمان والوں کے لیے ضرور نشانیاں ہیں ○ تم فرماؤ: اے میرے وہ بندو

الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

الَّذِیْنَ	اَسْرَفُوْا	عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ	لَا تَقْنَطُوْا	مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ[1]	اِنَّ	اللّٰهَ
جنہوں نے	زیادتی کی	اپنی جانوں پر	تم مایوس نہ ہونا	اللہ کی رحمت سے	بیشک	اللہ

جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی! اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا، بیشک اللہ

اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع اور اس کی فرمانبرداری کرنے کا حکم

یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ﴿۵۳﴾ وَ اَنِیْبُوْۤا

یَغْفِرُ	الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا	اِنَّهٗ	هُوَ	الْغَفُوْرُ	الرَّحِیْمُ ﴿۵۳﴾	وَ	اَنِیْبُوْۤا[2]
بخش دیتا ہے	تمام گناہوں (کو)	بیشک وہ	وہی	بخشنے والا	مہربان (ہے)	اور	رجوع کرو

سب گناہ بخش دیتا ہے، بیشک وہی بخشنے والا مہربان ہے ○ اور اپنے رب کی طرف

1 ... کسی بھی گناہگار بندے کو اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہئے، کیونکہ اس کی رحمت بے انتہا وسیع ہے اور موت کے وقت غرغرہ کی حالت کو پہنچنے سے پہلے تک اس کی بارگاہ میں توبہ کی قبولیت کا دروازہ کھلا ہوا ہے، اس سے پہلے پہلے کی جانے والی سچی توبہ کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحمت سے قبول فرما کر سب گناہ بخش دے گا۔ اس آیت میں اگرچہ توبہ و مغفرت کے متعلق رحمتِ الٰہی سے مایوسی کی ممانعت ہے لیکن عمومی طور پر ہر حوالے سے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوسی اور ناامیدی ممنوع ہے۔ 2 ...... فقط رحمتِ الٰہی پر بھروسہ کرکے گناہوں میں مصروف رہنا درست نہیں بلکہ بارگاہِ الٰہی میں گناہوں سے سچی توبہ مطلوب ←

اِلٰى رَبِّكُمْ وَ اَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَكُمُ

یَّاْتِیَكُمُ	اَنْ	مِنْ قَبْلِ	لَهٗ	اَسْلِمُوْا	وَ	اِلٰى رَبِّكُمْ
آئے تم پر	کہ	(اس سے) پہلے	اس کے حضور	گردن رکھو	اور	اپنے رب کی طرف

رجوع کرو اور اس وقت سے پہلے اس کے حضور گردن رکھو کہ تم پر

الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَ اتَّبِعُوْۤا اَحْسَنَ مَاۤ

مَاۤ	اَحْسَنَ	اتَّبِعُوْۤا	وَ	لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۵۴﴾	ثُمَّ	الْعَذَابُ
جو	(اس) بہترین (کی)	پیروی کرو	اور	تمہاری مدد نہ کی جائے	پھر	عذاب

عذاب آئے پھر تمہاری مدد نہ کی جائے ○ اور تمہارے رب کی طرف سے جو

اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَكُمُ

یَّاْتِیَكُمُ	اَنْ	مِّنْ قَبْلِ	مِّنْ رَّبِّكُمْ	اِلَیْكُمْ	اُنْزِلَ
آجائے تم پر	کہ	(اس سے) پہلے	تمہارے رب کی جانب سے	تمہاری طرف	اتارا گیا

بہترین چیز تمہاری طرف نازل کی گئی ہے اس کی اس وقت سے پہلے پیروی اختیار کرلو کہ تم پر

الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۵۵﴾ اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ

نَفْسٌ	تَقُوْلَ	اَنْ	لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۵۵﴾	اَنْتُمْ	وَّ	بَغْتَةً	الْعَذَابُ
کوئی جان	کہے	(پھر ایسا نہ ہو) کہ	تمہیں خبر (بھی) نہ ہو	تم	اور	اچانک	عذاب

اچانک عذاب آجائے اور تمہیں خبر (بھی) نہ ہو ○ (پھر ایسا نہ ہو) کہ کوئی جان یہ کہے کہ

یٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِیْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَ اِنْ كُنْتُ

كُنْتُ	اِنْ	وَ	فِیْ جَنْۢبِ اللّٰهِ	فَرَّطْتُّ	مَا	عَلٰى	یٰحَسْرَتٰى (1)
میں تھا	بیشک	اور	اللہ کے بارے میں	میں نے کوتاہی کی	جو	(اس) پر	ہائے افسوس

ہائے افسوس ان کوتاہیوں پر جو میں نے اللہ کے بارے میں کیں اور بیشک میں

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہے اور جو توبہ کرنا چھوڑ دے گا تو اس کے لئے بڑی وعید ہے۔ 1 ...... علامہ ابنِ رجب حنبلی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: انسان ہمیشہ زندگی سے امید وابستہ رکھتا ہے، اس کی یہ امید دنیا میں ختم نہیں ہوتی اور نہ ہی وہ اپنے نفس کو دنیا کی لذتوں، شہوتوں اور گناہوں وغیرہ سے دور کرتا ہے اور شیطان اسے آخری عمر میں توبہ کی امید دلاتا رہتا ہے، پھر جب اسے موت کا یقین اور زندگی سے مایوس ہو جاتا ہے تو اس وقت وہ دنیا کی شہوتوں کے نشہ سے باہر آتا ہے، تب اسے اپنی کوتاہیوں پر حسرت وندامت ہوتی ہے اور وہ توبہ ونیک اعمال کے لیے دنیا کی طرف لوٹ جانے کا مطالبہ کرتا ہے لیکن اب اسے کوئی جواب نہیں دیا جاتا اور اسی حسرت وندامت

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ﴿۵۶﴾ اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِیْ

لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ﴿۵۶﴾	اَوْ	تَقُوْلَ	لَوْ	اَنَّ	اللّٰهَ	هَدٰىنِیْ
ضرور مذاق اڑانے والوں میں سے	یا	کہے	اگر	یہ کہ	اللہ	ہدایت دیتا مجھے

مذاق اڑانے والوں میں سے تھا○ یا کہے: اگر اللہ مجھے ہدایت دیتا

لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۵۷﴾ اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ

لَكُنْتُ	مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۵۷﴾	اَوْ	تَقُوْلَ	حِيْنَ	تَرَى	الْعَذَابَ	لَوْ
(تو)ضرور میں (بھی) ہوتا	پرہیز گاروں میں سے	یا	وہ کہے	جب	دیکھے	عذاب	اگر

تو میں بھی پرہیز گاروں میں سے ہوتا○ یا جب عذاب دیکھے تو کہے: اگر

اَنَّ لِیْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾ بَلٰى

حسرتوں کا جواب

اَنَّ	لِیْ	كَرَّةً	فَاَكُوْنَ	مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾	بَلٰى [1]
یہ کہ	میرے لیے	ایک مرتبہ لوٹنا (ہوتا)	تو میں ہو جاتا	نیکیاں کرنے والوں میں سے	کیوں نہیں

مجھے ایک مرتبہ لوٹنا (نصیب) ہوتا تو میں نیکیاں کرنے والوں میں سے ہو جاتا○ ہاں کیوں نہیں!

قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِیْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَ

قَدْ	جَآءَتْكَ	اٰيٰتِیْ	فَكَذَّبْتَ	بِهَا	وَ	اسْتَكْبَرْتَ	وَ
بیشک	آئیں تمہارے پاس	میری آیتیں	تو تُو نے جھٹلایا	ان کو	اور	تکبر کیا	اور

بیشک تیرے پاس میری آیتیں آئیں تو تُو نے انہیں جھٹلایا اور تکبر کیا اور

كُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۹﴾ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ

روزِ قیامت اللہ پر جھوٹ باندھنے والوں کا انجام

كُنْتَ	مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۹﴾	وَ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	تَرَى	الَّذِيْنَ
تو ہو گیا	انکار کرنے والوں میں سے	اور	قیامت کے دن	تم دیکھو گے	ان لوگوں کو جنہوں نے

تو انکار کرنے والوں میں سے ہو گیا○ اور قیامت کے دن تم اللہ پر جھوٹ باندھنے والوں کو

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کے ساتھ موت کی سختیاں اسے اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اپنے بندوں کو اس حسرت سے خبر دار کر دیا ہے، اب انہیں چاہئے کہ توبہ اور نیک اعمال کرتے رہیں تا کہ موت آنے سے پہلے یہ اس کے لیے تیار ہوں۔(لطائف المعارف، ص ۴۷۰ ملخصاً) [1] ...... یعنی ہاں کیوں نہیں! تیرے پاس قرآن پاک پہنچا اور حق و باطل کی راہیں تم پر واضح کر دی گئیں اور تجھے حق وہدایت اختیار کرنے کی قدرت بھی دی گئی، اس کے باوجود تو نے حق کو چھوڑا اور اسے قبول کرنے سے تکبر کیا، گمراہی اختیار کی اور جو حکم دیا گیا اس کی ضد و مخالفت کی، تو اب تیرا یہ کہنا غلط ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے راہ دکھاتا تو میں ڈرنے والوں میں سے ہوتا اور تیرے تمام عذر جھوٹے ہیں۔

كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ؕ اَلَیْسَ فِیْ جَهَنَّمَ مَثْوًى

كَذَبُوْا	عَلَى اللّٰهِ	وُجُوْهُهُمْ	مُّسْوَدَّةٌ	اَلَیْسَ	فِیْ جَهَنَّمَ	مَثْوًى
جھوٹ باندھا	اللہ پر	ان کے چہرے	سیاہ (ہوں گے)	کیا نہیں ہے	جہنم میں	ٹھکانہ

دیکھو گے کہ ان کے منہ کالے ہوں گے۔ کیا متکبروں کا ٹھکانہ جہنم میں

لِّلْمُتَكَبِّرِیْنَ ﴿٦٠﴾ وَ یُنَجِّی اللّٰهُ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا

لِّلْمُتَكَبِّرِیْنَ ﴿٦٠﴾	وَ	یُنَجِّی	اللّٰهُ	الَّذِیْنَ	اتَّقَوْا[1]
تکبر کرنے والوں کا	اور	(جہنم سے) بچائے گا	اللہ	ان لوگوں کو جو	پرہیز گار رہوئے

نہیں ہے ؟○ اور اللہ پرہیز گاروں کو ان کی نجات کی جگہ کے ذریعے

پرہیزگاروں کے لیے بشارت

بِمَفَازَتِهِمْ ۫ لَا یَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿٦١﴾

بِمَفَازَتِهِمْ	لَا یَمَسُّهُمُ	السُّوْٓءُ	وَ	لَا	هُمْ	یَحْزَنُوْنَ ﴿٦١﴾
ان کی نجات کی جگہ (جنت) کے ذریعے	نہ چھوئے گا انہیں	عذاب	اور	نہ	وہ	غمگین ہوں گے

بچائے گا۔ نہ انہیں عذاب چھوئے گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے ○

اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ ۫ وَّ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ وَّكِیْلٌ ﴿٦٢﴾ لَهٗ

اَللّٰهُ	خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ	وَّ	هُوَ	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	وَّكِیْلٌ ﴿٦٢﴾	لَهٗ
اللہ	ہر چیز کا پیدا کرنے والا (ہے)	اور	وہی	ہر چیز پر	نگہبان (ہے)	اسی کے لیے (ہیں)

اللہ ہر چیز کا خالق ہے اور وہ ہر چیز پر نگہبان ہے ○ آسمانوں

اللہ ہر چیز کا خالق و نگہبان ہے

زمین و آسمان کی کنجیوں کا مالک اللہ ہے

مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓىٕكَ

مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ[2]	وَ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	بِاٰیٰتِ اللّٰهِ	اُولٰٓىٕكَ
آسمانوں اور زمین کی کنجیاں	اور	وہ لوگ جنہوں نے	انکار کیا	اللہ کی آیتوں کا	یہ لوگ

اور زمین کی کنجیاں اسی کی ملکیت میں ہیں اور جنہوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا وہی

آیاتِ الٰہی کے منکروں کا انجام

(1)...... دنیا میں پرہیز گاری اختیار کرنا یعنی کفر و شرک اور گناہوں سے بچنا بروزِ قیامت عذابِ جہنم سے نجات پانے کا بہت بڑا سبب ہے۔ لہٰذا ہر کافر کو چاہئے کہ ایمان لائے اور ہر مومن کو چاہئے کہ وہ گناہوں سے بچے اور نیک اعمال کرے تاکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کا فضل و رحمت شاملِ حال ہو، عذابِ جہنم سے نجات ملے اور جنت میں داخلہ نصیب ہو۔ (2)...... یعنی رحمت، رزق اور بارش وغیرہ کے خزانوں کی کنجیاں اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہیں، وہی اُن کا مالک ہے۔ احادیث سے ثابت ہے کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو بھی دی گئی ہیں، جیسا کہ بخاری شریف میں ہے: مجھے زمین کے خزانوں

غیرُاللہ کی عبادت کا حکم دینے والوں کو جواب

هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٦٣﴾ ع قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ

هُمُ	الْخٰسِرُوْنَ ﴿٦٣﴾	قُلْ	اَفَغَيْرَ اللّٰهِ	تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ
وہی	نقصان اٹھانے والے (ہیں)	تم کہو	تو کیا اللہ کے سوا	تم حکم دیتے ہو مجھے

نقصان اٹھانے والے ہیں ○ تم فرماؤ: اے جاہلو! کیا تم مجھے اس بات کا حکم دیتے ہو کہ

شرک کرنے والے کو بربادیِ اعمال کی وعید

اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ﴿٦٤﴾ وَلَقَدْ اُوْحِيَ

اَعْبُدُ	اَيُّهَا	الْجٰهِلُوْنَ ﴿٦٤﴾ (1)	وَ	لَقَدْ	اُوْحِيَ
(کہ کسی اور کی) میں عبادت کروں	اے	جاہلو	اور	ضرور بیشک	وحی کی گئی ہے

میں اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت کروں؟ ○ اور بیشک تمہاری طرف

اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ

اِلَيْكَ	وَ	اِلَى الَّذِيْنَ	مِنْ قَبْلِكَ	لَئِنْ
تمہاری طرف	اور	ان (نبیوں) کی طرف جو	تم سے پہلے (آئے)	(کہ اے سننے والے) ضرور اگر

اور تم سے اگلوں کی طرف یہ وحی کی گئی ہے کہ (اے ہر سننے والے مخاطب!) اگر

اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ

اَشْرَكْتَ (2)	لَيَحْبَطَنَّ	عَمَلُكَ	وَ	لَتَكُوْنَنَّ
تو نے شرک کیا	(تو) ضرور برباد ہو جائے گا	تیرا عمل	اور	ضرور تو ہو جائے گا

تو نے شرک کیا تو ضرور تیرا ہر عمل برباد ہو جائے گا اور ضرور تو

اللہ کی بندگی اور شکر گزاری کا حکم

مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٦٥﴾ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿٦٦﴾

مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٦٥﴾	بَلِ	اللّٰهَ	فَاعْبُدْ	وَ	كُنْ	مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿٦٦﴾
خسارہ پانے والوں میں سے	بلکہ	اللہ (ہی کی)	تو تو عبادت کر	اور	ہو جا	شکر کرنے والوں میں سے

خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائے گا ○ بلکہ اللہ ہی کی بندگی کر اور شکر گزاروں میں سے ہو جا ○

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کی کنجیاں عطا فرمادی گئی ہیں۔ (بخاری، ۱/۴۵۲، الحدیث: ۱۳۴۴)

1 ...... حقیقی معبود انتہائی عظیم اوصاف سے متصف ہے، جبکہ بتوں کا تعلق جمادات سے ہے اور وہ کوئی نفع یا نقصان نہیں پہنچا سکتے اور جو شخص عظیم اوصاف سے موصوف معبود کی عبادت سے منہ پھیر کر اِن بے جان جسموں کی عبادت میں مشغول ہو تو وہ بہت بڑا جاہل ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے علمبردار کو بھی اس جھوٹی عبادت کی طرف بلانا اس سے بڑی جہالت ہے اس لئے یہاں انہیں جاہل فرمایا گیا۔ 2 ......اس آیت میں خطاب اگرچہ حضور صَلَّی

مشرکین کی ناقدری اور روزِ قیامت عظمت و جلالِ الٰہی

وَ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَ

وَ	مَا قَدَرُوا	اللّٰهَ	حَقَّ قَدْرِهٖ	وَ
اور	انہوں نے قدر نہ کی	اللہ (کی)	(جیسا) اس کی قدر کرنے کا حق (ہے)	اور

اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا اس کی قدر کرنے کا حق تھا اور

الْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَ السَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌۢ

الْاَرْضُ جَمِیْعًا	قَبْضَتُهٗ	یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	وَ	السَّمٰوٰتُ	مَطْوِیّٰتٌۢ
ساری زمین	اس کے قبضے (میں ہوگی)	قیامت کے دن	اور	آسمان	لپیٹے ہوئے ہوں گے

قیامت کے دن ساری زمین اس کے قبضے میں ہوگی اور اس کی قدرت سے تمام آسمان

بِیَمِیْنِهٖ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَ

بِیَمِیْنِهٖ	سُبْحٰنَهٗ	وَ	تَعٰلٰى	عَمَّا	یُشْرِكُوْنَ ﴿۶۷﴾	وَ
اس کی قدرت سے	پاکی ہے اسے	اور	وہ بلند ہے	(اس) سے جو	وہ شرک کرتے ہیں	اور

لپیٹے ہوئے ہوں گے اور وہ ان کے شرک سے پاک اور بلند ہے ○ اور

پہلی اور دوسری بار صور پھونکے جانے پر مخلوق کا حال

نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ

نُفِخَ	فِی الصُّوْرِ [1]	فَصَعِقَ	مَنْ	فِی السَّمٰوٰتِ	وَ	مَنْ
پھونک ماری جائے گی	صور میں	تو بیہوش ہوجائیں گے	جو	آسمانوں میں	اور	جو

صور میں پھونک ماری جائے گی تو جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے

فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ ثُمَّ نُفِخَ فِیْهِ اُخْرٰى

فِی الْاَرْضِ	اِلَّا	مَنْ	شَآءَ	اللّٰهُ	ثُمَّ	نُفِخَ [2]	فِیْهِ	اُخْرٰى
زمین میں (ہیں)	مگر	جسے	چاہے	اللہ	پھر	پھونک ماری جائے گی	اس میں	دوسری بار

زمین میں ہیں سب بیہوش ہوجائیں گے مگر جسے اللہ چاہے پھر اس میں دوسری بار پھونک ماری جائے گی

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہے لیکن مراد سننے والے ہیں۔ یا یہاں ایک ناممکن چیز کو ناممکن چیز پر موقوف کیا گیا ہے یعنی اگر بالفرض تم نے اللہ تعالیٰ کا شریک کیا تو ضرور تمہارا ہر عمل برباد ہوجائے گا اور ضرور تم خسارہ پانے والوں میں سے ہوجاؤ گے۔

1 ... آیت کے اس حصے میں پہلی بار صور پھونکنے کا بیان ہے۔ اس سے طاری ہونے والی بے ہوشی کا اثر یہ ہوگا کہ فرشتے اور زمین پر موجود زندہ لوگ جنہیں ابھی تک موت نہ آئی ہوگی، وہ مرجائیں گے۔ 2 ... یہاں دوسری بار صور پھونکے جانے کا بیان ہے جس سے مردے زندہ کئے جائیں گے۔

روزِ قیامت کے احوال اور علمِ الٰہی

فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ﴿٦٨﴾ وَ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ

فَاِذَا	هُمْ	قِيَامٌ	يَّنْظُرُوْنَ ﴿٦٨﴾ [1]	وَ	اَشْرَقَتِ	الْاَرْضُ
توجبھی	وہ	کھڑے ہو (جائیں گے)	دیکھتے ہوئے	اور	جگمگا اٹھے گی	زمین

تواسی وقت وہ دیکھتے ہوئے کھڑے ہو جائیں گے ○ اور زمین اپنے رب کے نور سے

بِنُوْرِ رَبِّهَا وَ وُضِعَ الْكِتٰبُ وَ جِایْٓءَ بِالنَّبِیّٖنَ وَ

بِنُوْرِ رَبِّهَا [2]	وَ	وُضِعَ	الْكِتٰبُ [3]	وَ	جِایْٓءَ بِالنَّبِیّٖنَ	وَ
اپنے رب کے نور سے	اور	رکھی جائے گی	کتاب	اور	لائے جائیں گے انبیاء	اور

جگمگا اٹھے گی اور کتاب رکھی جائے گی اور انبیاء اور گواہی دینے والے

الشُّهَدَآءِ وَ قُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَ هُمْ

الشُّهَدَآءِ	وَ	قُضِیَ	بَیْنَهُمْ	بِالْحَقِّ	وَ	هُمْ
گواہی دینے والے	اور	فیصلہ کر دیا جائے گا	ان کے درمیان	حق کے ساتھ	اور	وہ

لائے جائیں گے اور لوگوں میں سچا فیصلہ فرما دیا جائے گا اور ان پر

لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿٦٩﴾ وَ وُفِّیَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ

لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿٦٩﴾	وَ	وُفِّیَتْ	كُلُّ نَفْسٍ	مَّا	عَمِلَتْ
ان پر ظلم نہ کیا جائے گا	اور	(بدلہ) بھر پور دیا جائے گا	ہر جان (کو)	(اس کا) جو	اس نے عمل کیا

ظلم نہ ہو گا ○ اور ہر جان کو اس کے اعمال کا بھر پور بدلہ دیا جائے گا

قیامت میں کفار کو جہنم میں داخلے کا حال

وَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا یَفْعَلُوْنَ ﴿٧٠﴾ ع وَ سِیْقَ

وَ	هُوَ	اَعْلَمُ	بِمَا	یَفْعَلُوْنَ ﴿٧٠﴾ [4]	وَ	سِیْقَ
اور	وہ (اللہ)	خوب جانتا ہے	(اس) کو جو	لوگ کرتے ہیں	اور	ہانکا جائے گا

اور وہ (اللہ) خوب جانتا ہے جو لوگ کرتے ہیں ○ اور کافروں کو

(1)...دیکھتے ہوئے کھڑے ہونے سے یاتو یہ مراد ہے کہ وہ حیرت میں آکر مبہوت شخص کی طرح ہر طرف نگاہیں اُٹھا اُٹھا کر دیکھیں گے، یا یہ معنی ہیں کہ وہ یہ دیکھتے ہوں گے کہ اب انہیں کیا معاملہ پیش آئے گا۔ (2)... حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: یہ چاند، سورج کا نور نہ ہو گا بلکہ یہ اور ہی نور ہو گا جسے اللہ تعالیٰ پیدا فرمائے گا اور اس سے زمین روشن ہو جائے گی۔ (جمل، ۶/۴۵۱) (3)...اِس کتاب سے مراد یا تو لوحِ محفوظ ہے کہ جس میں قیامت تک ہونے والے دنیا کے تمام احوال اپنی مکمل تفصیلات کے ساتھ لکھے ہوئے ہیں۔ یا، اس سے ہر شخص کا اعمال نامہ مراد ہے جو اس کے ہاتھ میں ہو گا۔ (4)... اللہ تعالیٰ لوگوں

الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا

اِذَا	حَتّٰۤى	زُمَرًا	اِلٰى جَهَنَّمَ	كَفَرُوۡۤا	الَّذِيۡنَ
جب	یہاں تک کہ	گروہ در گروہ	جہنم کی طرف	کفر کیا	ان لوگوں کو جنہوں نے

گروہ در گروہ جہنم کی طرف ہانکا جائے گا یہاں تک کہ جب

جَآءُوۡهَا فُتِحَتۡ اَبۡوَابُهَا وَقَالَ لَهُمۡ

لَهُمۡ	قَالَ	وَ	اَبۡوَابُهَا	فُتِحَتۡ	جَآءُوۡهَا
ان سے	کہیں گے	اور	اس کے دروازے	(تو) کھولے جائیں گے	وہ آئیں گے اس کے پاس

وہ وہاں پہنچیں گے تو جہنم کے دروازے کھولے جائیں گے اور اس کے داروغہ

خَزَنَتُهَاۤ اَلَمۡ يَاۡتِكُمۡ رُسُلٌ مِّنۡكُمۡ يَتۡلُوۡنَ عَلَيۡكُمۡ

عَلَيۡكُمۡ	يَتۡلُوۡنَ	مِّنۡكُمۡ	رُسُلٌ	اَلَمۡ يَاۡتِكُمۡ	خَزَنَتُهَاۤ
تم پر	وہ پڑھتے تھے	تم میں سے	رسول	کیا نہیں آئے تھے تمہارے پاس	اس کے داروغہ

ان سے کہیں گے: کیا تمہارے پاس تمہیں میں سے وہ رسول نہ آئے تھے جو تم پر تمہارے رب کی آیتیں

اٰيٰتِ رَبِّكُمۡ وَيُنۡذِرُوۡنَكُمۡ لِقَآءَ يَوۡمِكُمۡ هٰذَا ؕ قَالُوۡا

قَالُوۡا	لِقَآءَ يَوۡمِكُمۡ هٰذَا	يُنۡذِرُوۡنَكُمۡ	وَ	اٰيٰتِ رَبِّكُمۡ
وہ کہیں گے	تمہارے اس دن کی ملاقات (سے)	ڈراتے تھے تمہیں	اور	تمہارے رب کی آیتیں

پڑھتے تھے اور تمہیں تمہارے اِس دن کی ملاقات سے ڈراتے تھے؟ وہ کہیں گے:

بَلٰى وَلٰكِنۡ حَقَّتۡ كَلِمَةُ الۡعَذَابِ عَلَى الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿٧١﴾ قِيۡلَ

قِيۡلَ	عَلَى الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿٧١﴾	كَلِمَةُ الۡعَذَابِ [1]	حَقَّتۡ	لٰكِنۡ	وَ	بَلٰى
کہا جائے گا	کافروں پر	عذاب کی بات	ثابت ہوگئی	لیکن	اور	کیوں نہیں

کیوں نہیں مگر عذاب کا قول کافروں پر ثابت ہوگیا○ کہا جائے گا:

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کے اعمال کو خوب جانتا ہے، اس سے کچھ مخفی نہیں اور نہ اسے گواہ اور لکھنے والے کی حاجت ہے، یہ گواہی اور لکھنا سب لوگوں پر حجت تمام کرنے کے لئے ہوں گے۔

[1]...... عذاب کی بات سے مراد اللہ تعالیٰ کا وہ فیصلہ ہے جو اس نے ابلیس کے چیلنج کے جواب میں سنا دیا تھا کہ ”لَاَمۡلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنۡكَ وَمِمَّنۡ تَبِعَكَ مِنۡهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ“ بیشک میں ضرور جہنم بھر دوں گا تجھ سے اور سب سے جو تیری پیروی کرنے والے ہیں۔ (سورۂ ص: ٨٥)

پرہیزگاروں کے جنت میں داخلے کا حال

ادْخُلُوْۤا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ۚ فَبِئْسَ

ادْخُلُوْۤا	اَبْوَابَ جَهَنَّمَ	خٰلِدِیْنَ	فِیْهَا	فَبِئْسَ
داخل ہو جاؤ	جہنم کے دروازوں (میں)	ہمیشہ رہنے والے	اس میں	تو کیا ہی برا

جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ، اس میں ہمیشہ رہنا ہے، تو متکبروں کا

مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِیْنَ ﴿۷۲﴾ وَ سِیْقَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ

مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِیْنَ ﴿۷۲﴾	وَ	سِیْقَ	الَّذِیْنَ	اتَّقَوْا	رَبَّهُمْ
متکبروں کا ٹھکانہ (ہے)	اور	چلایا جائے گا	ان لوگوں کو جو	ڈرے	اپنے رب (سے)

کیا ہی برا ٹھکانہ ہے ○ اور اپنے رب سے ڈرنے والوں کو گروہ در گروہ

اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْهَا وَ

اِلَى الْجَنَّةِ	زُمَرًا (1)	حَتّٰۤى	اِذَا	جَآءُوْهَا	وَ
جنت کی طرف	گروہ در گروہ	یہاں تک کہ	جب	وہ آئیں گے اس کے پاس	اور

جنت کی طرف چلایا جائے گا یہاں تک کہ جب وہ وہاں پہنچیں گے اور

فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَ قَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ

فُتِحَتْ	اَبْوَابُهَا	وَ	قَالَ	لَهُمْ	خَزَنَتُهَا	سَلٰمٌ
کھولے جائیں گے	اس کے دروازے	اور	کہیں گے	ان سے	اس کے داروغہ	سلام (ہو)

اس کے دروازے کھلے ہوئے ہوں گے اور اس کے داروغے ان سے کہیں گے: تم پر

ثواب ملنے پر پرہیزگاروں کی حمدِ الٰہی

عَلَیْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِیْنَ ﴿۷۳﴾ وَ قَالُوا الْحَمْدُ

عَلَیْكُمْ	طِبْتُمْ	فَادْخُلُوْهَا	خٰلِدِیْنَ ﴿۷۳﴾ (2)	وَ	قَالُوا	الْحَمْدُ
تم پر	تم پاکیزہ رہے	تو داخل ہو جاؤ اس میں	ہمیشہ رہنے والے	اور	وہ کہیں گے	تمام تعریفیں

سلام ہو، تم پاکیزہ رہے تو ہمیشہ رہنے کو جنت میں جاؤ ○ اور وہ کہیں گے: سب خوبیاں

(1) ......اللہ سے ڈرنے والوں کو گروہ در گروہ جنت کی طرف چلایا جائے گا۔ حدیثِ پاک میں ہے: جنت میں جو پہلا گروہ داخل ہو گا اس کی صورت چودھویں رات کے چاند کی طرح ہو گی اور جو گروہ اس کے بعد جائے گا اس کی صورت آسمان میں جگمگاتے ستارے کی طرح ہو گی۔ (مسلم، ص۱۵۱۹، الحدیث: ۱۴(۲۸۳۴)) (2) ......حدیثِ پاک میں ہے: (جنت میں) ایک پکارنے والا پکارے گا: تمہارے لیے یہ ہے کہ تندرست رہو گے کبھی بیمار نہ ہو گے اور تمہارے لیے یہ ہے کہ زندہ رہو گے کبھی نہ مرو گے اور تمہارے لیے یہ ہے کہ جوان رہو گے کبھی بوڑھے نہ ہو گے اور تمہارے لیے یہ ہے کہ خوش رہو گے کبھی غمگین نہ ہو گے۔ (مسلم، ص۱۵۲۱، الحدیث: ۲۲(۲۸۳۷))

لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَ اَوْرَثَنَا الْاَرْضَ

لِلّٰهِ	الَّذِیْ	صَدَقَنَا	وَعْدَهٗ	وَ	اَوْرَثَنَا	الْاَرْضَ [1]
اللہ کے لئے (ہیں)	جس نے	سچا کر دیا ہم سے	اپنا وعدہ	اور	وارث کیا ہمیں	(اس) زمین (کا)

اس اللہ کیلئے ہیں جس نے اپنا وعدہ ہم سے سچا کیا اور ہمیں اس زمین کا وارث کیا،

نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ۝٧٤ وَ

نَتَبَوَّاُ	مِنَ الْجَنَّةِ	حَیْثُ	نَشَآءُ	فَنِعْمَ	اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ۝٧٤	وَ
ہم رہیں گے	جنت سے (میں)	جہاں	چاہیں	تو کیا ہی اچھا (ہے)	عمل کرنے والوں کا ثواب	اور

ہم جنت میں جہاں چاہیں رہیں گے تو کیا ہی اچھا اجر ہے عمل کرنے والوں کا○ اور

تَرَى الْمَلٰٓىِٕكَةَ حَآفِّیْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ یُسَبِّحُوْنَ

تَرَى	الْمَلٰٓىِٕكَةَ [2]	حَآفِّیْنَ	مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ	یُسَبِّحُوْنَ
تم دیکھو گے	فرشتوں (کو)	گھیرا کیے ہوئے	عرش کی ہر طرف سے	پاکی بیان کر رہے ہیں

تم فرشتوں کو دیکھو گے کہ ہر طرف سے عرش کو گھیرے ہوئے اپنے رب کی تعریف کے ساتھ

بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَ قُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْحَقِّ

بِحَمْدِ رَبِّهِمْ	وَ	قُضِیَ	بَیْنَهُمْ	بِالْحَقِّ
اپنے رب کی تعریف کے ساتھ	اور	فیصلہ کر دیا جائے گا	لوگوں کے درمیان	حق کے ساتھ

اس کی پاکی بیان کر رہے ہیں اور لوگوں میں سچا فیصلہ فرما دیا جائے گا

وَ قِیْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝٧٥ ع

وَ	قِیْلَ	الْحَمْدُ	لِلّٰهِ	رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝٧٥
اور	کہا جائے گا	تمام تعریفیں	اللہ کے لئے (ہیں)	(جو) تمام جہانوں کا پالنے والا (ہے)

اور کہا جائے گا: تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے○

رکوع ٨ ع ٥

[1] ...اس زمین سے جنت کی زمین مراد ہے، نیز جو شخص کسی چیز کا وارث ہو وہ اس میں بلا روک ٹوک تصرف کرتا ہے اور متقی لوگ بھی جنت میں بلا روک ٹوک تصرف کریں گے تو گویا کہ وہ جنت کے وارث ہیں۔

[2] ...فرشتوں کی بہت سی اقسام ہیں جیسے گرد عرش رہنے والے فرشتے، حاملین عرش اور نظام کائنات چلانے پر مامور فرشتے وغیرہ اور ہر قسم کے فرشتوں سے متعلق الگ الگ ذمہ داریاں ہیں، جیسے عرش کے گرد تسبیح و تحمید کرنا، عرش اٹھانا، پانی برسانا، ہوا چلانا، روزی پہنچانا وغیرہ۔

آیات: 85 — رکوع: 09

سُوْرَةُ الْمُؤْمِن مَكِّيَّة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قرآن کی عظمت و شان

حٰمٓ ۚ ۞ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ

حٰمٓ ۞	تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ	مِنَ اللّٰهِ	الْعَزِيْزِ
حٰمٓ	کتاب کا نازل فرمانا	(اس) اللہ کی طرف سے (ہے)	(جو) عزت والا

حٰمٓ ۞ کتاب کا نازل فرمانا اللہ کی طرف سے ہے جو عزت والا،

اللہ تعالیٰ کی مبارک صفات

الْعَلِيْمِ ۙ ۞ غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَ قَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ۙ

الْعَلِيْمِ ۞	غَافِرِ الذَّنْۢبِ [1]	وَ	قَابِلِ التَّوْبِ [2]	شَدِيْدِ الْعِقَابِ [3]
علم والا (ہے)	گناہ بخشنے والا	اور	توبہ قبول کرنے والا	سخت عذاب دینے والا

علم والا ہے ۞ گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا، سخت عذاب دینے والا،

ذِي الطَّوْلِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۞

ذِي الطَّوْلِ	لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	اِلَيْهِ	الْمَصِيْرُ ۞ [4]
بڑے انعام والا (ہے)	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہی	اسی کی طرف	پھرنا (ہے)

بڑے انعام والا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی کی طرف پھرنا ہے ۞

1 ...... سچی توبہ کرنے والے سے بخشش کا وعدہ ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا، نیز اپنے فضل و کرم سے توبہ کے بغیر بھی وہ جس مسلمان کو چاہے بخش دے۔ 2 ...... سچی توبہ کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے قبول فرمالیتا ہے اگرچہ بندے نے موت سے چند لمحے پہلے ہی کیوں نہ توبہ کی ہو۔ 3 ...... اللہ تعالیٰ کافروں کو ان کے کفر کی وجہ سے جہنم میں سخت عذاب دے گا، اور بعض گناہگار مسلمان بھی گناہوں کی بنا پر عذابِ جہنم پائیں گے۔ 4 ...... بروزِ قیامت دوبارہ زندہ ہونے کے بعد سبھی نے اپنے اعمال کا حساب دینے اور ان کی جزا پانے کیلئے بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہونا ہے خواہ وہ خوشی سے جائے یا اسے جبری طور پر لے جایا جائے۔

آیاتِ الٰہی میں جھگڑنے والے لوگ

سابقہ اُمتوں کا انبیاءِ کرام سے سلوک اور انجام

مَا يُجَادِلُ فِيۡۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا فَلَا يَغۡرُرۡكَ

مَا يُجَادِلُ	فِيۡۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ [1]	اِلَّا	الَّذِيۡنَ	كَفَرُوۡا	فَلَا يَغۡرُرۡكَ
جھگڑا نہیں کرتے	اللہ کی آیتوں میں	مگر	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	تو دھوکا نہ دے تجھے

اللہ کی آیتوں میں کافر ہی جھگڑا کرتے ہیں تو اے سننے والے! ان کا شہروں میں چلنا پھرنا

تَقَلُّبُهُمۡ فِى الۡبِلَادِ ۝٤ كَذَّبَتۡ قَبۡلَهُمۡ قَوۡمُ نُوۡحٍ وَّ

تَقَلُّبُهُمۡ	فِى الۡبِلَادِ ۝٤	كَذَّبَتۡ	قَبۡلَهُمۡ	قَوۡمُ نُوۡحٍ	وَّ
ان کا چلنا پھرنا	شہروں میں	جھٹلایا	ان سے پہلے	نوح کی قوم	اور

تجھے دھوکا نہ دے ۝ ان سے پہلے نوح کی قوم اور ان کے بعد کے

الۡاَحۡزَابُ مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ ۖ وَهَمَّتۡ كُلُّ اُمَّةٍۢ بِرَسُوۡلِهِمۡ لِيَاۡخُذُوۡهُ

الۡاَحۡزَابُ مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ	وَ	هَمَّتۡ	كُلُّ اُمَّةٍۢ	بِرَسُوۡلِهِمۡ	لِيَاۡخُذُوۡهُ
ان کے بعد کے گروہوں (نے)	اور	ارادہ کیا	ہر امت (نے)	اپنے رسول کے ساتھ	کہ پکڑ لیں اسے

گروہوں نے جھٹلایا اور ہر امت نے یہ ارادہ کیا کہ اپنے رسول کو پکڑ لیں

وَجٰدَلُوۡا بِالۡبَاطِلِ لِيُدۡحِضُوۡا بِهِ الۡحَقَّ

وَ	جٰدَلُوۡا	بِالۡبَاطِلِ	لِيُدۡحِضُوۡا	بِهِ	الۡحَقَّ
اور	وہ جھگڑتے رہے	باطل کے ذریعے	تاکہ وہ مٹادیں	اس سے	حق (کو)

اور باطل کے ذریعے جھگڑتے رہے تاکہ اس سے حق کو مٹادیں

حالتِ کفر میں مرنے والا قطعی جہنمی ہے

فَاَخَذۡتُهُمۡ ۗ فَكَيۡفَ كَانَ عِقَابِ ۝٥ وَكَذٰلِكَ حَقَّتۡ

فَاَخَذۡتُهُمۡ	فَكَيۡفَ	كَانَ	عِقَابِ ۝٥	وَ	كَذٰلِكَ	حَقَّتۡ
تو میں نے پکڑ لیا انہیں	تو کیسا	ہوا	میرا عذاب	اور	اسی طرح	ثابت ہو چکی

تو میں نے انہیں پکڑ لیا تو میرا عذاب کیسا ہوا؟ ۝ اور یونہی تمہارے رب کی بات

[1] ...... قرآنِ مجید کی آیات کے بارے میں جھگڑا کرنے کی مختلف صورتیں ہیں، بعض کفر، بعض کفر کے قریب اور حرام ہیں، مثلاً قرآنِ پاک کو جادو، شعر، کہانت اور سابقہ لوگوں کی داستان کہنا، یہ کفر ہے۔ قرآنِ عظیم کو اپنی رائے کے مطابق بنانے میں جھگڑنا کہ ہر ایک اپنی رائے اور ایجاد کردہ مذہب کے مطابق اس کا ترجمہ یا تفسیر کرے۔ یہ کفر بھی ہو سکتا ہے اور ضلالت و گمراہی بھی۔ اسی طرح علم کے بغیر قرآن کا مطلب بیان کرنا حرام اور اپنے بیان کردہ مطلب کے درست ہونے پر اصرار مزید حرام ہے۔ ممتاز مفسرین اور مجتہدین نے مشکل مقامات کو حل کرنے اور پیچیدہ مسائل کو واضح کرنے کے لئے جو علمی اور اصولی بحثیں

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وقف لازم

فرشتوں کی تسبیح اور اہلِ ایمان کے لیے دعائیں

كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿٦﴾

كَلِمَتُ رَبِّكَ	عَلَى الَّذِيْنَ	كَفَرُوْۤا[1]	اَنَّهُمْ	اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿٦﴾
تمہارے رب کی بات	ان لوگوں پر جنہوں نے	کفر کیا	کہ وہ	آگ والے (ہیں)

کافروں پر ثابت ہو چکی ہے کہ وہ دوزخی ہیں ○

اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَ مَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ

اَلَّذِيْنَ	يَحْمِلُوْنَ	الْعَرْشَ	وَ	مَنْ	حَوْلَهٗ	يُسَبِّحُوْنَ
وہ (فرشتے) جو	اٹھاتے ہیں	عرش	اور	جو	اس کے ارد گرد (موجود ہیں)	وہ پاکی بیان کرتے ہیں

عرش اٹھانے والے اور اس کے ارد گرد موجود (فرشتے) اپنے رب کی تعریف کے ساتھ

بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَ يَسْتَغْفِرُوْنَ

بِحَمْدِ رَبِّهِمْ	وَ	يُؤْمِنُوْنَ	بِهٖ	وَ	يَسْتَغْفِرُوْنَ[2]
اپنے رب کی تعریف کے ساتھ	اور	ایمان رکھتے ہیں	اس پر	اور	بخشش مانگتے ہیں

اس کی پاکی بیان کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور مسلمانوں کی

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّ

لِلَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	رَبَّنَا	وَسِعْتَ	كُلَّ شَيْءٍ	رَّحْمَةً	وَّ
ان لوگوں کیلئے جو	ایمان لائے	اے ہمارے رب	تو نے گھیرا ہوا ہے	ہر چیز (کو)	رحمت	اور

بخشش مانگتے ہیں۔ اے ہمارے رب! تیری رحمت اور علم ہر شے سے

عِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَ اتَّبَعُوْا

عِلْمًا	فَاغْفِرْ	لِلَّذِيْنَ	تَابُوْا	وَ	اتَّبَعُوْا
علم (سے)	تو تو بخش دے	ان لوگوں کو جنہوں نے	توبہ کی	اور	پیروی کی

وسیع ہے تو انہیں بخش دے جو توبہ کریں اور تیرے راستے کی

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کی ہیں، ان کا اس جھگڑے سے کوئی تعلق نہیں یونہی مفسرین اور مجتہدین کا اختلاف، جھگڑا نہیں بلکہ تحقیق ہے۔

1 یہاں کافروں سے مراد وہ لوگ ہیں جن کی موت کفر پر ہو گی، یہ کافر ہمیشہ کے لئے جہنم میں رہیں گے۔

2 ...فرشتوں کی شفاعت برحق ہے کہ وہ مومنوں کے لئے آج بھی دعائے مغفرت کر رہے ہیں۔ نیز مسلمانوں کے لئے غائبانہ اور کسی غرض کے بغیر دعا کرنا فرشتوں کی سنت اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ ہے، اس پر عمل کی کوشش کرنی چاہئے۔

سَبِیْلَكَ وَ قِهِمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ ۝۷ رَبَّنَا وَ

سَبِیْلَكَ	وَ قِهِمْ	عَذَابَ الْجَحِیْمِ ۝۷	رَبَّنَا	وَ
تیرے راستے (کی)	اور تو بچالے انہیں	دوزخ کے عذاب (سے)	اے ہمارے رب	اور

پیروی کریں اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچالے ○ اے ہمارے رب! اور

اَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِۨالَّتِیْ وَعَدْتَّهُمْ وَ مَنْ

اَدْخِلْهُمْ	جَنّٰتِ عَدْنِ ِۨ	الَّتِیْ	وَعَدْتَّهُمْ	وَ	مَنْ
داخل کردے انہیں	ہمیشہ رہنے کے باغوں (میں)	جن کا	تو نے وعدہ فرمایا ان سے	اور	(انہیں) جو

انہیں اور ان کے باپ دادا اور ان کی بیویوں اور ان کی اولاد میں سے جو نیک ہوں

صَلَحَ مِنْ اٰبَآىِٕهِمْ وَ اَزْوَاجِهِمْ وَ ذُرِّیّٰتِهِمْ ؕ اِنَّكَ

صَلَحَ	مِنْ اٰبَآىِٕهِمْ	وَ	اَزْوَاجِهِمْ	وَ	ذُرِّیّٰتِهِمْ [1]	اِنَّكَ
نیک ہوئے	ان کے باپ دادا میں سے	اور	ان کی بیویوں	اور	ان کی اولاد (میں سے)	بیشک تو

ان کو ہمیشہ رہنے کے ان باغوں میں داخل فرما جن کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے، بیشک

اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝۸ۙ وَ قِهِمُ السَّیِّاٰتِ ؕ وَ مَنْ

اَنْتَ	الْعَزِیْزُ	الْحَكِیْمُ ۝۸	وَ قِهِمُ	السَّیِّاٰتِ	وَ	مَنْ
تو (ہی)	عزت والا	حکمت والا (ہے)	اور بچالے انہیں	گناہوں کی شامت (سے)	اور	جسے

تو ہی عزت والا، حکمت والا ہے ○ اور انہیں گناہوں کی شامت سے بچالے اور جسے

تَقِ السَّیِّاٰتِ یَوْمَىِٕذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ؕ وَ ذٰلِكَ

تَقِ	السَّیِّاٰتِ	یَوْمَىِٕذٍ	فَقَدْ	رَحِمْتَهٗ	وَ	ذٰلِكَ
تو نے بچالیا	گناہوں کی شامت (سے)	اس دن	تو بیشک	تو نے رحم فرمایا اس پر	اور	یہی

تو نے اس دن گناہوں کی شامت سے بچالیا تو بیشک تو نے اس پر رحم فرمایا اور یہی

[1] ...سچی توبہ کرنے والے شخص کی برکت اس کے والدین اور بیوی بچوں کو بھی پہنچتی ہے۔ حضرت سعید بن جبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ جب مومن جنت میں داخل ہوگا تو پوچھے گا میرا باپ کہاں ہے؟ میری ماں کہاں ہے؟ میرے بچے کہاں ہیں؟ میری بیوی کہاں ہے؟ اسے بتایا جائے گا کہ انہوں نے تیری طرح نیک اعمال نہیں کیے، اس لئے وہ یہاں موجود نہیں تو وہ جنتی جواب میں کہے گا: میں اپنے لئے اور ان کے لئے نیک اعمال کیا کرتا تھا۔ پھر کہا جائے گا کہ اُن لوگوں کو بھی جنت میں داخل کر دو۔ (بغوی، غافر، تحت الآیۃ: ۸، ۴/۸۲)

برو زِ قیامت کفار سے رب تعالیٰ کی ناراضی

هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝٩ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنَادَوْنَ

هُوَ	الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝٩ [1]	اِنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	يُنَادَوْنَ
وہ	بڑی کامیابی (ہے)	بیشک	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	انہیں ندا کی جائے گی

بڑی کامیابی ہے ۝ بیشک کافروں کو ندا دی جائے گی

لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اِذْ

لَمَقْتُ اللّٰهِ [2]	اَكْبَرُ	مِنْ مَّقْتِكُمْ	اَنْفُسَكُمْ	اِذْ
یقیناً اللہ کی ناراضی	زیادہ بڑی (ہے)	تمہاری ناراضی سے	تمہاری جانوں (پر)	(کیونکہ) جب

کہ یقیناً اللہ کی تم سے ناراضی اس سے بڑھ کر ہے جو (آج) تمہیں اپنی جانوں سے ہے کیونکہ جب

کفار کی بارگاہِ الٰہی میں عرض

تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِيْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ ۝١٠ قَالُوْا رَبَّنَآ

تُدْعَوْنَ	اِلَى الْاِيْمَانِ	فَتَكْفُرُوْنَ ۝١٠	قَالُوْا	رَبَّنَآ
تمہیں بلایا جاتا تھا	ایمان کی طرف	تو تم کفر کرتے تھے	وہ کہیں گے	اے ہمارے رب

تمہیں ایمان کی طرف بلایا جاتا تھا تو تم کفر کرتے تھے ۝ وہ کہیں گے: اے ہمارے رب!

اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَ اَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا

اَمَتَّنَا	اثْنَتَيْنِ	وَ	اَحْيَيْتَنَا	اثْنَتَيْنِ [3]	فَاعْتَرَفْنَا
تو نے موت دی ہمیں	دومرتبہ	اور	زندہ کیا ہمیں	دومرتبہ	تو (اب) ہم نے اقرار کرلیا

تو نے ہمیں دومرتبہ موت دی اور دومرتبہ زندہ کیا تو اب ہم نے اپنے گناہوں کا

کفار کے عذابِ جہنم میں رہنے کا سبب

بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝١١ ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗٓ اِذَا

بِذُنُوْبِنَا	فَهَلْ	اِلٰى خُرُوْجٍ	مِّنْ سَبِيْلٍ ۝١١	ذٰلِكُمْ	بِاَنَّهٗ	اِذَا
اپنے گناہوں کا	تو کیا	نکلنے کی طرف	کوئی راستہ (ہے)	یہ	(اس) وجہ سے ہے کہ	جب

اقرار کرلیا ہے تو کیا نکلنے کا کوئی راستہ ہے؟ ۝ یہ اس وجہ سے ہے کہ جب

[1] ..... حقیقی اور اصل کامیابی یہ ہے کہ قیامت کے دن بندے کے گناہ معاف کردیئے جائیں اور اسے عذابِ جہنم سے بچالیا جائے۔

[2] ..... یہاں اللہ تعالیٰ کی ناراضی سے مراد وہ ناراضی ہے جو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کافروں پر فرمائے گا۔

[3] ..... دومرتبہ موت اور دومرتبہ زندگی دیئے جانے سے مراد یہ ہے کہ پہلے کفار بے جان نطفہ تھے، اس موت کے بعد انہیں جان دے کر زندہ کیا، پھر عمر پوری ہو جانے پر انہیں موت دی، پھر اعمال کا حساب دینے اور ان کی جزا پانے کے لئے زندہ کیا۔

دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ ۚ وَاِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ

بِهٖ	يُّشْرَكْ	اِنْ	وَ	كَفَرْتُمْ	اللّٰهُ وَحْدَهٗ	دُعِيَ
اس کے ساتھ	شرک کیا جاتا	اگر	اور	(تو) تم کفر کرتے تھے	ایک اللہ (کو)	پکارا جاتا تھا

ایک اللہ کو پکارا جاتا تھا تو تم کفر کرتے تھے اور اگر اس کے ساتھ شرک کیا جاتا

تُؤْمِنُوْا ؕ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ ﴿١٢﴾ هُوَ

هُوَ	الْكَبِيْرِ ﴿١٢﴾	الْعَلِيِّ	لِلّٰهِ	فَالْحُكْمُ	تُؤْمِنُوْا
وہی (ہے)	بڑائی والا (ہے)	(جو) بلندی والا	(اس) اللہ کا (ہے)	تو حکم	(تو) تم مان لیتے تھے

تو تم مان لیتے تھے تو ہر حکم اس اللہ کا ہے جو بلندی والا، بڑائی والا ہے ○ وہی ہے

الَّذِيْ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ وَيُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ

مِّنَ السَّمَآءِ	لَكُمْ	يُنَزِّلُ	وَ	اٰيٰتِهٖ	يُرِيْكُمْ	الَّذِيْ
آسمان سے	تمہارے لیے	اتارتا ہے	اور	اپنی نشانیاں	دکھاتا ہے تمہیں	جو

جو تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے اور تمہارے لیے آسمان سے

رِزْقًا ؕ وَمَا يَتَذَكَّرُ اِلَّا مَنْ يُّنِيْبُ ﴿١٣﴾ فَادْعُوا اللّٰهَ

اللّٰهَ	فَادْعُوا	يُّنِيْبُ ﴿١٣﴾ (1)	مَنْ	اِلَّا	مَا يَتَذَكَّرُ	وَ	رِزْقًا
اللہ (کی)	تو تم عبادت کرو	رجوع کرے	وہ جو	مگر	نصیحت نہیں مانتا	اور	روزی

روزی اتارتا ہے اور نصیحت نہیں مانتا مگر وہی جو رجوع کرے ○ تو اللہ کی بندگی کرو،

مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿١٤﴾ رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ

رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ	الْكٰفِرُوْنَ ﴿١٤﴾	كَرِهَ	وَلَوْ	الدِّيْنَ	لَهُ	مُخْلِصِيْنَ (2)
درجات بلند کرنے والا	کافر	برا مانیں	اگرچہ	دین (عبادت)	اس کیلئے	خالص کرتے ہوئے

خالص اسی کے بندے بن کر، اگرچہ کافروں کو ناپسند ہو ○ (اللہ) بلند درجات دینے والا،

توحید باری تعالیٰ کی نشانیاں اور ان سے نصیحت لینے والا شخص

اخلاص کے ساتھ عبادت الٰہی کرتے رہنے کا حکم

عظمت و جلال والی صفات باری تعالیٰ

1 ......روزی تو سب کے لئے ہے مگر ہدایت سب کے لئے نہیں۔ افسوس کہ ہمیں اپنی روزی کی تو بہت فکر ہے لیکن ہدایت کی کوئی فکر نہیں۔

2 ......جو بھی نیک عمل کیا جائے اس میں ریاکاری اور لوگوں کو دکھانا مقصود نہ ہو بلکہ وہ خالص رضائے الٰہی کے لئے کیا جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور وہ ریا، دکھلاوے وغیرہ سے پاک عمل ہی کو قبول فرماتا ہے۔ نیز اس آیت میں صلح کلیت کا ذہن رکھنے والوں کے لئے نصیحت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرنے میں خدا کے نافرمانوں کی ناپسندیدگی کی کوئی پرواہ نہیں کی جائے گی۔

قیامت کے چند احوال

ذُو الْعَرْشِ ۚ يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ

ذُو الْعَرْشِ	يُلْقِي	الرُّوْحَ	مِنْ اَمْرِهٖ	عَلٰى مَنْ	يَّشَآءُ
عرش والا (ہے)	وہ ڈالتا ہے	(ایمان کی) جان (وحی)	اپنے حکم سے	جس پر	وہ چاہتا ہے

عرش کا مالک ہے۔ وہ اپنے حکم سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے ایمان کی جان

مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ﴿۱۵﴾ يَوْمَ هُمْ

مِنْ عِبَادِهٖ	لِيُنْذِرَ	يَوْمَ التَّلَاقِ ﴿۱۵﴾ (1)	يَوْمَ	هُمْ
اپنے بندوں میں سے	تاکہ وہ ڈرائے	ملنے کے دن (سے)	(جس) دن	وہ (ہوں گے)

وحی ڈالتا ہے تاکہ وہ ملنے کے دن سے ڈرائے ○ جس دن وہ

بٰرِزُوْنَ ۚ لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ۭ لِمَنِ

بٰرِزُوْنَ	لَا يَخْفٰى (2)	عَلَى اللّٰهِ	مِنْهُمْ	شَيْءٌ	لِمَنِ
ظاہر ہوجانے والے	پوشیدہ نہیں ہوگی	اللہ پر	ان (کے حال میں) سے	کوئی چیز	کس کے لئے (ہے)

بالکل ظاہر ہوجائیں گے۔ ان کے حال میں سے کوئی چیز اللہ پر پوشیدہ نہیں ہوگی۔ آج

الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۭ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۱۶﴾ اَلْيَوْمَ تُجْزٰى

الْمُلْكُ	الْيَوْمَ	لِلّٰهِ الْوَاحِدِ	الْقَهَّارِ ﴿۱۶﴾	اَلْيَوْمَ	تُجْزٰى
بادشاہی	آج	ایک اللہ کی	(جو) سب پر غالب (ہے)	آج	بدلہ دیا جائے گا

کس کی بادشاہی ہے؟ ایک اللہ کی جو سب پر غالب ہے ○ آج ہر جان کو

كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ ۭ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

كُلُّ نَفْسٍ	بِمَا	كَسَبَتْ	لَا	ظُلْمَ	الْيَوْمَ	اِنَّ	اللّٰهَ
ہر جان (کو)	(اس) کا جو	اس نے کمایا	نہیں (ہوگی)	زیادتی	آج	بیشک	اللہ

اس کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔ آج کسی پر زیادتی نہیں ہوگی، بیشک اللہ

1 ۔۔ قیامت کا دن وہ ہے جس میں آسمان و زمین والے اور اوّلین و آخرین ملیں گے، نیز روحیں جسموں سے اور ہر عمل کرنے والا اپنے عمل سے ملے گا، اس مناسبت سے روزِ قیامت کو "یوم التلاق" یعنی ملنے کا دن کہتے ہیں۔ 2 ...... دنیا میں ہوسکتا ہے کہ کچھ کفار یہ خیال کیا کرتے تھے کہ جب ہم کسی آڑ میں چھپ جائیں تو اللہ تعالیٰ ہمیں نہیں دیکھتا اور اس پر ہمارے اعمال پوشیدہ رہتے ہیں لیکن قیامت کے دن وہ یہ خیال بھی نہ کرسکیں گے کیونکہ اس دن لوگوں کے لئے کوئی پردہ اور آڑ کی چیز نہ ہوگی جس کے ذریعے سے وہ اپنے خیال میں بھی اپنا حال چھپا سکیں، اس دن انہیں بھی یقین ہوجائے گا کہ اللہ تعالیٰ سے کوئی بات ڈھکی چھپی نہیں ہے۔

کفار کو قیامت کے ہولناک دن سے ڈرانے کا حکم

سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿١٧﴾ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ

سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿١٧﴾	وَ	اَنْذِرْهُمْ	يَوْمَ الْاٰزِفَةِ	اِذِ	الْقُلُوْبُ
جلد حساب لینے والا (ہے)	اور	ڈراؤ انہیں	قریب آنے والی آفت کے دن (سے)	جب	دل

جلد حساب لینے والا ہے ○ اور انہیں قریب آنے والی آفت کے دن سے ڈراؤ، جب دل

لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ۬ؕ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ

لَدَى الْحَنَاجِرِ	كٰظِمِيْنَ	مَا	لِلظّٰلِمِيْنَ(1)	مِنْ حَمِيْمٍ
گلوں کے پاس (آجائیں گے)	غم سے بھرے ہوئے (ہوں گے)	نہ (ہوگا)	ظالموں کا	کوئی دوست

گلوں کے پاس آجائیں گے اس حال میں کہ غم میں بھرے ہوں گے۔ ظالموں کا نہ کوئی دوست ہوگا

اللہ تعالیٰ کی شانِ علم

وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ﴿١٨﴾ؕ يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا

وَّ	لَا	شَفِيْعٍ	يُّطَاعُ ﴿١٨﴾	يَعْلَمُ	خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ(2)	وَ	مَا
اور	نہ	سفارشی	جس کی بات مانی جائے	وہ جانتا ہے	آنکھوں کی خیانت (کو)	اور	جو (بات)

اور نہ کوئی سفارشی جس کا کہا مانا جائے ○ اللہ آنکھوں کی خیانت کو جانتا ہے اور اسے بھی جو

اللہ تعالیٰ کی شان اور بتوں کا حال

تُخْفِي الصُّدُوْرُ ﴿١٩﴾ وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ

تُخْفِي	الصُّدُوْرُ ﴿١٩﴾	وَ	اللّٰهُ	يَقْضِيْ	بِالْحَقِّ	وَ	الَّذِيْنَ
چھپاتے ہیں	سینے	اور	اللہ	فیصلہ فرماتا ہے	حق کے ساتھ	اور	وہ لوگ جو

سینے چھپاتے ہیں ○ اور اللہ سچا فیصلہ فرماتا ہے، اور اس کے سوا

يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ

يَدْعُوْنَ	مِنْ دُوْنِهٖ	لَا يَقْضُوْنَ	بِشَيْءٍ	اِنَّ	اللّٰهَ	هُوَ
عبادت کرتے ہیں	اس کے سوا (جس کی)	وہ فیصلہ نہیں کرتے	کسی چیز کا	بیشک	اللہ	وہی

جن کو وہ پوجتے ہیں وہ کسی چیز کا فیصلہ نہیں کرتے بیشک اللہ ہی

1 ...... یہاں ظالموں سے کفار مراد ہیں، گناہگار مسلمان اس آیت میں بیان کی گئی وعید میں داخل نہیں، ان کے لئے بروزِ قیامت دوست اور شفاعت کرنے والے ہوں گے اور ان کی شفاعت قبول بھی کی جائے گی۔ 2 ...... آنکھوں کی خیانت سے مراد چوری چھپے نامحرم عورت کو دیکھنا اور ممنوعات پر نظر ڈالنا ہے اور سینوں میں چھپی چیز سے مراد عورت کے حسن و جمال کے بارے میں سوچنا ہے، یہ سب چیزیں اگرچہ دوسرے لوگوں کو معلوم نہ ہوں لیکن انہیں اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔

گزشتہ قوموں کے احوال کا بیان اور کفارِ مکہ کو تنبیہ

ع ۷

السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿٢٠﴾ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ

كَانَ	كَيْفَ	فَيَنْظُرُوْا	فِي الْاَرْضِ	اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا	الْبَصِيْرُ ﴿٢٠﴾	السَّمِيْعُ
ہوا	کیسا	تو وہ دیکھتے	زمین میں	اور کیا انہوں نے سفر نہیں کیا	دیکھنے والا (ہے)	سننے والا

سننے والا، دیکھنے والا ہے ○ تو کیا انہوں نے زمین میں سفر نہ کیا تو دیکھتے کہ

عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّ

وَّ	قُوَّةً	مِنْهُمْ	اَشَدَّ	هُمْ	كَانُوْا	مِنْ قَبْلِهِمْ	كَانُوْا	عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ
اور	قوت	ان سے	زیادہ	وہ	تھے	ان سے پہلے	تھے	ان لوگوں کا انجام جو

ان سے پہلے لوگوں کا کیسا انجام ہوا؟ وہ پہلے لوگ قوت اور زمین میں چھوڑی ہوئی

اٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ

بِذُنُوْبِهِمْ (2)	اللّٰهُ	فَاَخَذَهُمُ	اٰثَارًا (1) فِي الْاَرْضِ
ان کے گناہوں کے سبب	اللہ (نے)	تو پکڑ لیا انہیں	زمین میں چھوڑی ہوئی نشانیوں (کے اعتبار سے)

نشانیوں کے اعتبار سے ان سے بڑھ کر تھے تو اللہ نے انہیں ان کے گناہوں کے سبب پکڑ لیا

وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿٢١﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

بِاَنَّهُمْ	ذٰلِكَ	مِنْ وَّاقٍ ﴿٢١﴾	مِّنَ اللّٰهِ	لَهُمْ	مَا كَانَ	وَ
(اس) لیے ہوئی کہ وہ	یہ (گرفت)	کوئی بچانے والا	اللہ سے	ان کے لئے	نہیں تھا	اور

اور ان کیلئے اللہ سے کوئی بچانے والا نہ تھا ○ یہ گرفت اس لیے ہوئی کہ

كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ

فَاَخَذَهُمُ	فَكَفَرُوْا	بِالْبَيِّنٰتِ	رُسُلُهُمْ	كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ
تو پکڑ لیا انہیں	پھر (بھی) انہوں نے کفر کیا	روشن نشانیوں کے ساتھ	ان کے رسول	آتے تھے ان کے پاس

ان کے پاس ان کے رسول واضح نشانیاں لے کر آئے پھر (بھی) انہوں نے کفر کیا تو اللہ نے انہیں

1 ...... چھوڑی ہوئی نشانیوں سے مراد قلعے، محل، نہریں، حوض اور بڑی بڑی عمارتیں وغیرہ ہیں۔

2 ...... گناہوں کے سبب پچھلی قوموں کا جو انجام ہوا اس میں مسلمانوں کے لئے بھی بڑی عبرت و نصیحت ہے، انہیں بھی خود کو گناہوں سے دور رکھنے اور نیک اعمال کرنے کی خوب کوشش کرنی چاہئے۔

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی فرعون، ہامان اور قارون کی طرف بعثت

فرعون کا بنی اسرائیل کے بیٹوں کو قتل کرنے اور عورتوں کو زندہ چھوڑنے کا حکم

اللّٰهُ ۚ اِنَّهٗ قَوِیٌّ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿٢٢﴾ وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا

اَرْسَلْنَا	لَقَدْ	وَ	شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿٢٢﴾	قَوِیٌّ	اِنَّهٗ	اللّٰهُ
ہم نے بھیجا	ضرور بیشک	اور	سخت عذاب دینے والا (ہے)	قوت والا	بیشک وہ	اللہ (نے)

پکڑ لیا، بیشک اللہ قوت والا، سخت عذاب دینے والا ہے ○ اور بیشک ہم نے موسیٰ کو

مُوْسٰی بِاٰیٰتِنَا وَ سُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿٢٣﴾ اِلٰی فِرْعَوْنَ وَ هَامٰنَ وَ قَارُوْنَ

اِلٰی فِرْعَوْنَ وَ هَامٰنَ وَ قَارُوْنَ	بِاٰیٰتِنَا وَ سُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿٢٣﴾	مُوْسٰی
فرعون اور ہامان اور قارون کی طرف	اپنی نشانیوں اور روشن دلیل کے ساتھ	موسیٰ (کو)

اپنی نشانیوں اور روشن دلیل کے ساتھ بھیجا ○ فرعون اور ہامان اور قارون کی طرف

فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ﴿٢٤﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ

جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ	فَلَمَّا	كَذَّابٌ ﴿٢٤﴾ (1)	سٰحِرٌ	فَقَالُوْا
وہ لایا ان کے پاس حق	پھر جب	بڑا جھوٹا (ہے)	(یہ تو) جادوگر	تو انہوں نے کہا

تو وہ بولے جادوگر ہے، بڑا جھوٹا ہے ○ پھر جب وہ ان کے پاس ہماری طرف سے

مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْۤا اَبْنَآءَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

اٰمَنُوْا	اَبْنَآءَ الَّذِیْنَ	اقْتُلُوْۤا	قَالُوا	مِنْ عِنْدِنَا
ایمان لائے	ان لوگوں کے بیٹے جو	قتل کردو	(تو) انہوں نے کہا	ہمارے پاس سے

حق لایا تو انہوں نے کہا: اس کے ساتھ ایمان لانے والوں کے بیٹوں کو

مَعَهٗ وَ اسْتَحْیُوْا نِسَآءَهُمْ ؕ وَ مَا كَیْدُ الْكٰفِرِیْنَ اِلَّا

اِلَّا	كَیْدُ الْكٰفِرِیْنَ (2)	مَا	وَ	نِسَآءَهُمْ	اسْتَحْیُوْا	وَ	مَعَهٗ
مگر	کافروں کا مکروفریب	نہیں (ہے)	اور	ان کی عورتیں، بچیاں	زندہ رکھو	اور	اس کے ساتھ

قتل کردو اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھو اور کافروں کا مکروفریب تو

1 ...... فرعون اور ہامان تو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جادوگر اور جھوٹا کہتے تھے جبکہ قارون کی طرف یہ کہنے کی نسبت آخری امر کے اعتبار سے ہے۔ یعنی قارون شروع میں تو ایمان لایا جبکہ آخر میں منافق ہو گیا تو یہ بھی گویا کہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جھوٹا کہنے میں فرعون اور ہامان کے ساتھ شریک ہو گیا۔

2 ...... فرعون اور اس کی قوم نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے غلبے کا خطرہ محسوس کر کے اس سے بچنے کی یہ تدبیر کی کہ اہلِ ایمان کے بیٹوں کو قتل اور عورتوں کو زندہ رکھنے کا حکم جاری کر دیا لیکن یہ تدبیر کچھ بھی کارآمد ثابت نہ ہوئی۔

فرعون کی دھمکیاں

فِیْ ضَلٰلٍ ﴿۲۵﴾ وَ قَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِیْۤ اَقْتُلْ مُوْسٰى

فِیْ ضَلٰلٍ ﴿۲۵﴾	وَ	قَالَ	فِرْعَوْنُ	ذَرُوْنِیْۤ	اَقْتُلْ[1]	مُوْسٰى
گمراہی میں	اور	کہا	فرعون (نے)	چھوڑدو مجھے	(تاکہ) میں قتل کردوں	موسیٰ (کو)

گمراہی میں ہی ہے ○ اور فرعون نے کہا: مجھے چھوڑدو تاکہ میں موسیٰ کو قتل کردوں

وَ لْیَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّیْۤ اَخَافُ اَنْ یُّبَدِّلَ

وَلْیَدْعُ	رَبَّهٗ	اِنِّیْۤ	اَخَافُ	اَنْ	یُّبَدِّلَ
اور چاہئے کہ وہ پکارے	اپنے رب (کو)	بیشک میں	ڈرتا ہوں	(اس سے) کہ	وہ بدل دے گا

اور وہ اپنے رب کو بلالے۔ بیشک مجھے ڈر ہے کہ وہ تمہارا دین

فرعون کو جواب

دِیْنَكُمْ اَوْ اَنْ یُّظْهِرَ فِی الْاَرْضِ الْفَسَادَ ﴿۲۶﴾ وَ قَالَ

دِیْنَكُمْ	اَوْ	اَنْ	یُّظْهِرَ	فِی الْاَرْضِ	الْفَسَادَ ﴿۲۶﴾	وَ	قَالَ
تمہارا دین	یا	یہ کہ	وہ ظاہر کرے گا	زمین میں	فساد	اور	فرمایا

بدل دے گا یا زمین میں فساد ظاہر کرے گا ○ اور موسیٰ نے

مُوْسٰۤى اِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ وَ رَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ

مُوْسٰۤى	اِنِّیْ	عُذْتُ[2]	بِرَبِّیْ وَ رَبِّكُمْ	مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ
موسیٰ (نے)	بیشک میں	پناہ لیتا ہوں	اپنے اور تمہارے رب کی	ہر متکبر سے

کہا: میں تمہارے اور اپنے رب کی پناہ لیتا ہوں ہر اس متکبر سے

آل فرعون کے مومن کی نصیحت اور فرعون کا جواب

ع ۸

لَّا یُؤْمِنُ بِیَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۲۷﴾ وَ قَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ۖ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ

لَّا یُؤْمِنُ	بِیَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۲۷﴾	وَ	قَالَ	رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ	مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ
جو یقین نہیں رکھتا	حساب کے دن پر	اور	کہا	ایک مسلمان مرد (نے)	فرعون والوں میں سے

جو حساب کے دن پر یقین نہیں رکھتا ○ اور فرعون والوں میں سے ایک مسلمان مرد نے کہا

[1] ...فرعون کا یہ کہنا صرف دھمکی ہی تھی کیونکہ اسے خود حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے برحق نبی ہونے کا یقین تھا اور وہ جانتا تھا کہ آپ کے معجزات جادو نہیں ہیں، اگر وہ آپ کو برحق نبی نہ سمجھتا تو قتل کرنے میں ہرگز دیر نہ کرتا کیونکہ وہ بڑا خونخوار، سفاک اور ظالم تھا، چھوٹی سی بات پر ہزارہا خون کرڈالتا تھا۔

[2] ...حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرعون کی سختیوں کے جواب میں اپنی طرف سے کوئی تکبر والا کلمہ نہ فرمایا بلکہ اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہی اور اس پر بھروسہ کیا، یہی خداشناسوں کا طریقہ ہے اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ہر ایک بلا سے محفوظ رکھا۔

يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗۤ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ

يَكْتُمُ	اِيْمَانَهٗۤ[1]	اَتَقْتُلُوْنَ	رَجُلًا	اَنْ	يَّقُوْلَ
وہ چھپاتا تھا	اپنے ایمان (کو)	کیا تم قتل کرنے لگے ہو	ایک مرد (کو)	(اس بنا پر) کہ	وہ کہتا ہے

جو اپنے ایمان کو چھپاتا تھا: کیا تم ایک مرد کو اس بنا پر قتل کرنا چاہ رہے ہو کہ وہ کہتا ہے

رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ؕ

رَبِّيَ	اللّٰهُ	وَ	قَدْ	جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ	مِنْ رَّبِّكُمْ
میرا رب	اللہ (ہے)	اور	بیشک	وہ لایا ہے تمہارے پاس روشن نشانیاں	تمہارے رب کی طرف سے

کہ میرا رب اللہ ہے اور بیشک وہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے روشن نشانیاں لے کر آیا ہے

وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ يَّكُ

وَ	اِنْ	يَّكُ	كَاذِبًا	فَعَلَيْهِ	كَذِبُهٗ	وَ	اِنْ	يَّكُ
اور	اگر	وہ ہے	غلط کہنے والا	تو اسی پر (ہے)	اس کی غلط بیانی کا وبال	اور	اگر	وہ ہے

اور اگر بالفرض وہ غلط کہتے ہیں تو ان کی غلط گوئی کا وبال ان ہی پر ہے اور اگر وہ

صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ؕ اِنَّ

صَادِقًا	يُّصِبْكُمْ	بَعْضُ	الَّذِيْ	يَعِدُكُمْ	اِنَّ
سچا	(تو) پہنچ جائے گا تمہیں	(اس عذاب کا) کچھ حصہ	جس کی	وہ وعید سنا رہا ہے تمہیں	بیشک

سچے ہیں تو جس عذاب کی وہ تمہیں وعید سنا رہے ہیں اس کا کچھ حصہ تمہیں پہنچ جائے گا۔ بیشک

اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ﴿٢٨﴾ يٰقَوْمِ

اللّٰهَ	لَا يَهْدِيْ	مَنْ	هُوَ	مُسْرِفٌ	كَذَّابٌ ﴿٢٨﴾	يٰقَوْمِ
اللہ	ہدایت نہیں دیتا	(اس کو) جو	وہ	حد سے بڑھنے والا	بڑا جھوٹا (ہو)	اے میری قوم

اللہ اسے ہدایت نہیں دیتا جو حد سے بڑھنے والا، بڑا جھوٹا ہو ○ اے میری قوم!

[1]...... یہ مومن فرعون کا چچازاد بھائی تھا اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ایمان لا چکا تھا اور اپنے ایمان کو فرعون اور اس کی قوم سے چھپا کر رکھتا تھا کیونکہ اسے اپنی جان کا خطرہ تھا اور یہی وہ شخص تھا جس نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ نجات حاصل کی تھی۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ وہ شخص اسرائیلی تھا وہ اپنے ایمان کو فرعون اور آلِ فرعون سے مخفی رکھتا تھا۔

لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۫ فَمَنْ

فَمَنْ	فِي الْاَرْضِ	ظٰهِرِيْنَ	الْيَوْمَ	الْمُلْكُ	لَكُمُ
تو کون	زمین میں	غلبہ رکھتے ہوئے	آج	بادشاہی (ہے)	تمہارے لئے

زمین میں غلبہ رکھتے ہوئے آج بادشاہی تمہاری ہے تو

يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ؕ قَالَ فِرْعَوْنُ

فِرْعَوْنُ	قَالَ	جَآءَنَا	اِنْ	مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ	يَّنْصُرُنَا
فرعون (نے)	کہا	وہ آگیا ہم پر	اگر	اللہ کے عذاب سے (بچاکر)	مدد کرے گا ہماری

اللہ کے عذاب سے ہمیں کون بچالے گا اگر ہم پر آئے۔ فرعون بولا

مَاۤ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَاۤ اَرٰى وَمَاۤ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا

اِلَّا	مَاۤ اَهْدِيْكُمْ	وَ	اَرٰى	مَاۤ	اِلَّا	مَاۤ اُرِيْكُمْ
مگر	میں نہیں بتاتا تمہیں	اور	میں سمجھتا ہوں	وہ جو	مگر	میں نہیں سمجھاتا تمہیں

میں تو تمہیں وہی سمجھاتا ہوں جو میں خود سمجھتا ہوں اور میں تمہیں وہی بتاتا ہوں

سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿٢٩﴾ وَقَالَ الَّذِيْۤ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّيْۤ

اِنِّيْۤ	يٰقَوْمِ	اٰمَنَ	الَّذِيْۤ	قَالَ	وَ	سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿٢٩﴾
بیشک میں	اے میری قوم	ایمان لایا	اس نے جو	کہا	اور	بھلائی کا راستہ

جو بھلائی کی راہ ہے ○ اور وہ ایمان والا بولا اے میری قوم! مجھے

مردِ مومن کا عذابِ دنیا سے ڈرانا

اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ﴿٣٠﴾ۙ مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ

وَّ	مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ	مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ﴿٣٠﴾	عَلَيْكُمْ	اَخَافُ
اور	جیسے نوح کی قوم کا طریقہ	(گزشتہ) گروہوں کے دن جیسے (دن کا)	تم پر	خوف کرتا ہوں

تم پر (گزشتہ) گروہوں کے دن جیسا خوف ہے ○ جیسا نوح کی قوم اور

عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ وَ الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ وَ مَا اللّٰهُ

عَادٍ	وَّ	ثَمُوْدَ	وَ	الَّذِيْنَ	مِنْۢ بَعْدِهِمْ	وَ	مَا	اللّٰهُ
عاد	اور	ثمود	اور	ان لوگوں (کا طریقہ گزرا ہے) جو	ان کے بعد (آئے)	اور	نہیں	اللہ

عاد اور ثمود اور ان کے بعد والوں کا طریقہ گزرا ہے اور اللہ بندوں پر

يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ۝٣١ وَ يٰقَوْمِ اِنِّيْۤ اَخَافُ

يُرِيْدُ	ظُلْمًا (1)	لِّلْعِبَادِ ۝٣١	وَ	يٰقَوْمِ	اِنِّيْۤ	اَخَافُ
ارادہ فرماتا	ظلم (کا)	بندوں کے لئے	اور	اے میری قوم	بیشک میں	خوف کرتا ہوں

ظلم نہیں چاہتا ○ اور اے میری قوم! میں تم پر پکارے جانے کے دن کا

عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ۝٣٢ يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا

عَلَيْكُمْ	يَوْمَ التَّنَادِ ۝٣٢ (2)	يَوْمَ	تُوَلُّوْنَ	مُدْبِرِيْنَ	مَا
تم پر	پکارے جانے کے دن (کا)	(جس) دن	تم لوٹو گے	پیٹھ پھیرتے ہوئے	نہیں (ہے)

خوف کرتا ہوں ○ جس دن تم پیٹھ دے کر بھاگو گے۔ اللہ سے

لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا

لَكُمْ	مِّنَ اللّٰهِ	مِنْ عَاصِمٍ	وَ	مَنْ	يُّضْلِلِ	اللّٰهُ	فَمَا
تمہارے لیے	اللہ سے	کوئی بچانے والا	اور	جسے	گمراہ کردے	اللہ	تو نہیں (ہے)

تمہیں کوئی بچانے والا نہیں ہے اور جسے اللہ گمراہ کرے اسے

لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝٣٣ وَ لَقَدْ جَآءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ

لَهٗ	مِنْ هَادٍ ۝٣٣	وَ	لَقَدْ	جَآءَكُمْ (3)	يُوْسُفُ	مِنْ قَبْلُ
اس کو	کوئی راہ دکھانے والا	اور	ضرور بیشک	آیا تمہارے پاس	یوسف	(اس سے) پہلے

کوئی راہ دکھانے والا نہیں ○ اور بیشک اس سے پہلے تمہارے پاس یوسف روشن نشانیاں لے کر

روز محشر کا عذاب، آخرت سے ڈرانا

فرعونیوں کے آباؤ اجداد کی گمراہی

(1)...... اللہ تعالیٰ بندوں پر ظلم نہیں فرماتا، جنہیں وہ عذاب دیتا ہے وہ اس کا عدل ہے اور جنہیں وہ ثواب عطا فرماتا ہے وہ اس کا فضل ہے۔ (2)...... قیامت کے دن کو یَوْمُ التَّنَاد یعنی ''پکار کا دن'' اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس روز طرح طرح کی پکاریں مچی ہوں گی، جیسے ندا کی جائے گی کہ فلاں سعادت مند ہوا اب کبھی بدبخت نہ ہو گا اور فلاں بدبخت ہو گیا اب کبھی سعادت مند نہ ہو گا وغیرہ۔ (3)...... یہاں خطاب اگرچہ فرعون اور اس کی قوم سے ہے لیکن مراد ان کے آباؤ اجداد ہیں کیونکہ حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ان کے پاس نہیں بلکہ ان کے آباؤ اجداد کے پاس رسول بن کر تشریف لائے تھے۔

بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ ؕ حَتّٰۤى

بِالْبَيِّنٰتِ	فَمَا زِلْتُمْ	فِيْ شَكٍّ	مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ	حَتّٰۤى
روشن نشانیوں کے ساتھ	توتم رہے	شک میں	(اس) سے جسے وہ لایا تمہارے پاس	یہاں تک کہ

آئے تو تم ان کے لائے ہوئے پر شک ہی میں رہے یہاں تک کہ

اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ؕ

اِذَا	هَلَكَ	قُلْتُمْ	لَنْ يَّبْعَثَ	اللّٰهُ	مِنْۢ بَعْدِهٖ	رَسُوْلًا
جب	اس کا انتقال ہوا	(تو) تم نے کہا	ہرگز نہیں بھیجے گا	اللہ	اس کے بعد	کوئی رسول

جب انہوں نے انتقال فرمایا تو تم نے کہا: اب اللہ ہرگز کوئی رسول نہ بھیجے گا،

كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُۨ ﴿۳۴﴾ۚۖ

كَذٰلِكَ	يُضِلُّ	اللّٰهُ	مَنْ	هُوَ	مُسْرِفٌ	مُّرْتَابُۨ ﴿۳۴﴾
یونہی	گمراہ کرتا ہے	اللہ	(اس کو) جو	وہ	حد سے بڑھنے والا	شک کرنے والا (ہو)

اللہ یونہی اسے گمراہ کرتا ہے جو حد سے بڑھنے والا شک کرنے والا ہو ○

باطل دلیل سے حق کا مقابلہ کرنے والے کا حال

الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ؕ

الَّذِيْنَ	يُجَادِلُوْنَ [1]	فِيْۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ	بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ	اَتٰىهُمْ
وہ لوگ جو	جھگڑا کرتے ہیں	اللہ کی آیتوں میں	کسی دلیل کے بغیر	جو آئی ہو ان کے پاس

وہ جو اللہ کی آیتوں میں بغیر کسی ایسی دلیل کے جھگڑا کرتے ہیں جو انہیں ملی ہو،

كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَ عِنْدَ الَّذِيْنَ

كَبُرَ	مَقْتًا	عِنْدَ اللّٰهِ	وَ	عِنْدَ الَّذِيْنَ
(یہ بات) بہت بڑی (ہے)	بیزاری (کے لحاظ سے)	اللہ کے نزدیک	اور	ان لوگوں کے نزدیک جو

یہ بات اللہ کے نزدیک اور ایمان لانے والوں کے نزدیک کس قدر

1. یعنی حد سے بڑھنے والے اور شک کرنے والے وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلا کر اور ان پر اعتراضات کر کے جھگڑا کرتے ہیں اور ان کا یہ جھگڑا کسی ایسی دلیل کے ساتھ نہیں ہوتا جو انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملی ہو بلکہ محض آباؤ اجداد کی اندھی تقلید اور جاہلانہ شبہات کی بنا پر ہوتا ہے اور یہ جھگڑا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور ایمان لانے والوں کے نزدیک انتہائی سخت بیزاری کی بات ہے اور جس طرح ان جھگڑا کرنے والوں کے دلوں پر مہر لگا دی اسی طرح اللہ تعالیٰ ہر متکبر سرکش کے دل پر مہر لگا دیتا ہے کہ اس میں ہدایت قبول کرنے کا کوئی محل باقی نہیں رہتا۔

ہامان کو محل بنانے کا حکم اور فرعون کا مقصد

اٰمَنُوْا ؕ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ۝۳۵ وَ قَالَ

اٰمَنُوْا	كَذٰلِكَ	يَطْبَعُ	اللّٰهُ	عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ۝۳۵ [1]	وَ	قَالَ
ایمان لائے	اسی طرح	مہر لگا دیتا ہے	اللہ	ہر متکبر سرکش کے دل پر	اور	کہا

سخت بیزاری کی ہے۔ اللہ ہر متکبر سرکش کے دل پر اسی طرح مہر لگا دیتا ہے ○ اور فرعون نے

فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْۤ اَبْلُغُ

فِرْعَوْنُ	يٰهَامٰنُ	ابْنِ	لِيْ	صَرْحًا [2]	لَّعَلِّيْۤ	اَبْلُغُ
فرعون (نے)	اے ہامان	تو بنا	میرے لئے	اونچا محل	شاید میں	پہنچ جاؤں

کہا: اے ہامان! میرے لیے اونچا محل بنا شاید میں راستوں تک

الْاَسْبَابَ ۝۳۶ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰۤى اِلٰهِ مُوْسٰى وَ

الْاَسْبَابَ ۝۳۶	اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ	فَاَطَّلِعَ	اِلٰۤى اِلٰهِ مُوْسٰى	وَ
راستوں (تک)	آسمانوں کے راستوں (تک)	تو میں جھانک کر دیکھوں	موسیٰ کے خدا کی طرف	اور

پہنچ جاؤں ○ آسمان کے راستوں تک تو موسیٰ کے خدا کو جھانک کر دیکھوں اور

اِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ؕ وَ كَذٰلِكَ زُيِّنَ

اِنِّيْ	لَاَظُنُّهٗ	كَاذِبًا	وَ	كَذٰلِكَ	زُيِّنَ
بیشک میں	ضرور گمان کرتا ہوں اسے	جھوٹا	اور	اسی طرح	خوبصورت بنا دیا گیا

بیشک میرے گمان میں تو وہ جھوٹا ہے اور یونہی فرعون کی نگاہ میں اس کا برا کام

لِفِرْعَوْنَ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَ صُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ؕ وَ مَا

لِفِرْعَوْنَ	سُوْٓءُ عَمَلِهٖ	وَ	صُدَّ	عَنِ السَّبِيْلِ	وَ	مَا
فرعون کے لئے	اس کا برا عمل	اور	اسے روک دیا گیا	راستے سے	اور	نہیں (تھا)

خوبصورت بنا دیا گیا اور وہ راستے سے روکا گیا اور

[1]...... تکبر اور سرکشی دل پر مہر لگا دیئے جانے کے دو بڑے اسباب ہیں اور مہر لگانے سے مقصود یہ ہے کہ متکبر و سرکش کے دل میں موجود گمراہی، نفاق اور کفر نکل نہ سکے اور ہدایت، اخلاص اور ایمان اس میں داخل نہ ہو سکے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک بہت بڑی سزا ہے، لہٰذا ہر عقلمند کو چاہئے کہ وہ ان اسباب کو اختیار کرے جو اس کا سینہ کھلنے کا باعث بنیں اور ان اسباب سے بچتا رہے جو دل پر مہر لگا دیئے جانے کا سبب بن جائیں۔

[2]...... ہامان کو محل بنانے کا حکم دینے والے واقعہ کی تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج۸، ص۵۶۰ پر ملاحظہ فرمائیں۔

کَیۡدُ فِرۡعَوۡنَ اِلَّا فِیۡ تَبَابٍ ﴿۳۷﴾ وَ قَالَ الَّذِیۡۤ اٰمَنَ یٰقَوۡمِ

یٰقَوۡمِ	اٰمَنَ	الَّذِیۡۤ	قَالَ	وَ	فِیۡ تَبَابٍ ﴿۳۷﴾	اِلَّا	کَیۡدُ فِرۡعَوۡنَ
اے میری قوم	ایمان لایا	اس نے جو	کہا	اور	ہلاکت میں	مگر	فرعون کا مکر و فریب

فرعون کا داؤ ہلاکت میں ہی تھا○ اور ایمان والے نے کہا: اے میری قوم!

اتَّبِعُوۡنِ اَهۡدِکُمۡ سَبِیۡلَ الرَّشَادِ ﴿۳۸﴾ یٰقَوۡمِ اِنَّمَا هٰذِهِ

هٰذِهِ	اِنَّمَا	یٰقَوۡمِ	سَبِیۡلَ الرَّشَادِ ﴿۳۸﴾ (1)	اَهۡدِکُمۡ	اتَّبِعُوۡنِ
یہ	صرف	اے میری قوم	بھلائی کا راستہ	میں بتاؤں تمہیں	تم پیروی کرو میری

میرے پیچھے چلو میں تمہیں بھلائی کی راہ بتاؤں○ اے میری قوم! یہ

الۡحَیٰوۃُ الدُّنۡیَا مَتَاعٌ ۫ وَّ اِنَّ الۡاٰخِرَۃَ هِیَ دَارُ الۡقَرَارِ ﴿۳۹﴾

دَارُ الۡقَرَارِ ﴿۳۹﴾	هِیَ	الۡاٰخِرَۃَ	اِنَّ	وَّ	مَتَاعٌ	الۡحَیٰوۃُ الدُّنۡیَا
ہمیشہ رہنے کا گھر (ہے)	وہ	آخرت	بیشک	اور	تھوڑا سا سامان (ہے)	دنیا کی زندگی

دنیا کی زندگی تو تھوڑا سا سامان ہی ہے اور بیشک آخرت ہمیشہ رہنے کا گھر ہے○

مَنۡ عَمِلَ سَیِّئَۃً فَلَا یُجۡزٰۤی اِلَّا مِثۡلَهَا ۚ وَ مَنۡ

مَنۡ	وَ	مِثۡلَهَا	اِلَّا	فَلَا یُجۡزٰۤی	سَیِّئَۃً	عَمِلَ	مَنۡ
جس نے	اور	اس کی مثل	مگر	تو اسے بدلہ نہیں دیا جائے گا	برا	عمل کیا	جس نے

جو برا کام کرے تو اسے بدلہ نہ ملے گا مگر اتنا ہی اور جو

عَمِلَ صَالِحًا مِّنۡ ذَکَرٍ اَوۡ اُنۡثٰی وَ هُوَ مُؤۡمِنٌ

مُؤۡمِنٌ (2)	هُوَ	وَ	اُنۡثٰی	اَوۡ	مِّنۡ ذَکَرٍ	صَالِحًا	عَمِلَ
ایمان والا (ہو)	وہ	اور (جبکہ)	عورت	یا	(خواہ وہ) مرد (ہو)	اچھا	عمل کیا

اچھا کام کرے مرد ہو خواہ عورت اور وہ ہو مسلمان

مردِ مومن کی قوم کو دوبارہ نصیحت

قوم کے سامنے دنیا و آخرت کی حقیقت کا بیان

قوم کے سامنے اچھے اور برے اعمال کے انجام کا بیان

ع ۴

1 ...... اس میں اشارہ ہے کہ ہدایت انبیاء عَلَیۡهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولیاءِ عظام کی پیروی میں رکھی گئی ہے اور جس طرح نبی عَلَیۡهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے امتی کو ہدایت کا راستہ دکھاتے ہیں اسی طرح نبی عَلَیۡهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے تابع رہتے ہوئے اولیاء و صالحین بھی ہدایت کا راستہ دکھاتے ہیں۔

2 ...... ایمان اور نیک اعمال دونوں ضروری ہیں کیونکہ ایمان کے بغیر کسی صورت جنت میں داخلہ ممکن نہیں اور رضائے الٰہی کیلئے نیک اعمال نہ کئے تو اسے بروزِ قیامت اللہ تعالٰی کے فضل و رحمت اور نیک بندوں کی شفاعت سے محرومی اور مخصوص عرصہ تک عذابِ جہنم کا سامنا ہو سکتا ہے۔

فَاُولٰٓىِٕكَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ یُرْزَقُوْنَ فِیْهَا بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۴۰﴾

بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۴۰﴾	فِیْهَا	یُرْزَقُوْنَ	الْجَنَّةَ	یَدْخُلُوْنَ	فَاُولٰٓىِٕكَ
حساب کے بغیر	اس میں	انہیں رزق دیا جائے گا	جنت (میں)	داخل ہوں گے	تو یہ لوگ

تو وہ جنت میں داخل کیے جائیں گے وہاں بے حساب رزق پائیں گے ○

وَ یٰقَوْمِ مَا لِیْۤ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَ تَدْعُوْنَنِیْۤ

تَدْعُوْنَنِیْۤ	وَ	اِلَى النَّجٰوةِ	اَدْعُوْكُمْ	لِیْۤ	مَا	یٰقَوْمِ (1)	وَ
تم بلاتے ہو مجھے	اور	نجات کی طرف	میں بلاتا ہوں تمہیں	مجھے	کیا ہوا	اے میری قوم	اور

اور اے میری قوم مجھے کیا ہوا کہ میں تمہیں نجات کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے دوزخ کی طرف

اِلَى النَّارِ ﴿۴۱﴾ؕ تَدْعُوْنَنِیْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَ اُشْرِكَ

اُشْرِكَ	وَ	بِاللّٰهِ	لِاَكْفُرَ	تَدْعُوْنَنِیْ	اِلَى النَّارِ ﴿۴۱﴾
شریک ٹھہراؤں	اور	اللہ کا	تاکہ میں انکار کروں	تم بلاتے ہو مجھے	آگ کی طرف

بلا رہے ہو ○ تم مجھے اس طرف بلاتے ہو کہ میں اللہ کا انکار کروں اور ایسے کو

بِهٖ مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ٘ وَّ اَنَا اَدْعُوْكُمْ

اَدْعُوْكُمْ	اَنَا	وَّ	عِلْمٌ	بِهٖ	لِیْ	لَیْسَ	مَا	بِهٖ
بلاتا ہوں تمہیں	میں	اور	کوئی علم	اس کا	مجھے	نہیں ہے	(اس کو) جو	اس کے ساتھ

اس کا شریک کروں جو میرے علم میں نہیں، اور میں تمہیں عزت والے

اِلَى الْعَزِیْزِ الْغَفَّارِ ﴿۴۲﴾ لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِیْۤ اِلَیْهِ

اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِیْۤ اِلَیْهِ	لَا جَرَمَ	اِلَى الْعَزِیْزِ الْغَفَّارِ ﴿۴۲﴾
کہ جس (بت) کی طرف تم بلا رہے ہو مجھے	ثابت ہوا	عزت والے بہت بخشنے والے کی طرف

بہت بخشنے والے کی طرف بلاتا ہوں ○ آپ ہی ثابت ہوا کہ جس کی طرف تم مجھے بلا رہے ہو

مردِ مؤمن کی قوم سے آخری گفتگو کا بیان

النصف

1 ......جب مردِ مومن نے یہ محسوس کیا کہ لوگ میری باتوں پر تعجب کر رہے اور میری بات ماننے کی بجائے مجھے اپنے باطل دین کی طرف بلانا چاہتے ہیں تو اس نے قوم کو ملامت کی کہ تم کیسے عجیب لوگ ہو، میں تمہیں ایمان اور طاعت کی تلقین کر کے جنت کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے کفر و شرک کی دعوت دے کر جہنم کی طرف بلا رہے ہو۔

قوم کی دھمکی پر مردِ مومن کا جواب

مردِ مومن کا بچاؤ اور فرعونیوں پر عذاب

لَیْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِی الدُّنْیَا وَ لَا فِی الْاٰخِرَةِ وَ اَنَّ

لَیْسَ	لَهٗ	دَعْوَةٌ	فِی الدُّنْیَا	وَ	لَا	فِی الْاٰخِرَةِ	وَ	اَنَّ
(کہیں کام کا) نہیں ہے	اس کو	بلانا	دنیا میں	اور	نہ	آخرت میں	اور	یہ کہ

اس کو بلانا کہیں کام کا نہیں، دنیا میں، نہ آخرت میں اور یہ کہ

مَرَدَّنَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَ اَنَّ الْمُسْرِفِیْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿۴۳﴾

مَرَدَّنَاۤ	اِلَى اللّٰهِ	وَ	اَنَّ	الْمُسْرِفِیْنَ	هُمْ	اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿۴۳﴾
ہمارا لوٹنا	اللہ کی طرف (ہے)	اور	یہ کہ	حد سے بڑھنے والے	وہی	آگ والے (ہیں)

ہمارا پھرنا اللہ کی طرف ہے اور یہ کہ حد سے گزرنے والے ہی دوزخی ہیں ○

فَسَتَذْكُرُوْنَ مَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ ؕ وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْۤ

فَسَتَذْكُرُوْنَ	مَاۤ	اَقُوْلُ	لَكُمْ	وَ	اُفَوِّضُ (1)	اَمْرِیْۤ
توعنقریب تم یاد کروگے	(اسے) جو	میں کہہ رہا ہوں	تم سے	اور	میں سپرد کرتا ہوں	اپنا کام

تو جلد ہی تم وہ یاد کروگے جو میں تم سے کہہ رہا ہوں، اور میں اپنے کام اللہ کو

اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۴۴﴾ فَوَقٰىهُ اللّٰهُ

اِلَى اللّٰهِ	اِنَّ	اللّٰهَ	بَصِیْرٌۢ	بِالْعِبَادِ ﴿۴۴﴾	فَوَقٰىهُ (2)	اللّٰهُ
اللہ کی طرف	بیشک	اللہ	دیکھنے والا (ہے)	بندوں کو	تو بچالیا اسے	اللہ (نے)

سونپتا ہوں، بیشک اللہ بندوں کو دیکھتا ہے ○ تو اللہ نے اسے ان کے مکر کی

سَیِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَ حَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ

سَیِّاٰتِ	مَا	مَكَرُوْا	وَ	حَاقَ	بِاٰلِ فِرْعَوْنَ
(اس کی) برائیوں (سے)	جو	انہوں نے مکر کیا	اور	گھیر لیا	فرعون والوں کو

برائیوں سے بچالیا اور فرعونیوں کو برے عذاب نے

(1) ...... تفویض کا معنی یہ ہے کہ اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا جائے اور تفویض یہ بھی ہے کہ دوسروں کے معاملات کے انجام اور عاقبت کو اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیا جائے، لہٰذا برا کام کرنے والے کو حتّی الوسع برائی سے روکنے کی کوشش کی جائے، اس کے باوجود اگر وہ برائی سے باز نہ آئے تو اسے یہ نہ کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ تجھے نہ بخشے گا بلکہ اس کے اعمال کے انجام کو اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیا جائے، اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ کیا کرے گا وہ خود ہی جانتا ہے۔

(2) ...... جو شخص اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیتا اور اس پر بھروسہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے کفایت فرماتا اور دشمنوں کے مکر و فریب سے بچالیتا ہے۔

فرعونیوں پر برزخ اور آخرت میں عذاب

سُوْٓءُ الْعَذَابِ ﴿٤٥﴾ ۚ اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّ عَشِيًّا ۚ وَ

سُوْٓءُ الْعَذَابِ ﴿٤٥﴾	اَلنَّارُ	يُعْرَضُوْنَ	عَلَيْهَا	غُدُوًّا	وَّ	عَشِيًّا	وَ
برے عذاب (نے)	آگ	وہ پیش کئے جاتے ہیں	اس پر	صبح	اور	شام	اور

آگھیرا ○ آگ جس پر صبح وشام پیش کیے جاتے ہیں اور

يَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۫ قف اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿٤٦﴾

يَوْمَ	تَقُوْمُ	السَّاعَةُ	اَدْخِلُوْٓا	اٰلَ فِرْعَوْنَ	اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿٤٦﴾ (1)
(جس) دن	قائم ہوگی	قیامت	(حکم ہوگا) داخل کرو	فرعون والوں (کو)	سخت تر عذاب (میں)

جس دن قیامت قائم ہوگی، (حکم ہوگا) فرعون والوں کو سخت تر عذاب میں داخل کرو ○

جہنم میں کافر سرداروں اور کمزور کافروں کا جھگڑا

وَ اِذْ يَتَحَآجُّوْنَ فِي النَّارِ فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ

وَ	اِذْ	يَتَحَآجُّوْنَ	فِي النَّارِ	فَيَقُوْلُ	الضُّعَفٰٓؤُا	لِلَّذِيْنَ
اور	جب	وہ باہم جھگڑیں گے	آگ میں	تو کہیں گے	کمزور لوگ	ان لوگوں سے جنہوں نے

اور جب وہ آگ میں باہم جھگڑیں گے تو کمزور ان سے کہیں گے جو (دنیا میں)

اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا

اسْتَكْبَرُوْٓا	اِنَّا	كُنَّا	لَكُمْ	تَبَعًا	فَهَلْ	اَنْتُمْ	مُّغْنُوْنَ	عَنَّا
تکبر کیا تھا	بیشک	ہم تھے	تمہارے	تابع	تو کیا	تم	کم کروگے	ہم سے

بڑے بنتے تھے: ہم تمہارے تابع تھے تو کیا تم ہم سے آگ کا کوئی حصہ

نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ﴿٤٧﴾ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ

نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ﴿٤٧﴾	قَالَ	الَّذِيْنَ	اسْتَكْبَرُوْٓا	اِنَّا	كُلٌّ
آگ کا کوئی حصہ	کہیں گے	وہ لوگ جنہوں نے	تکبر کیا تھا	بیشک ہم	سب

کم کروگے؟ ○ وہ بڑے بننے والے کہیں گے: ہم سب

(1) ...یہاں پہلے صبح وشام فرعونیوں کو آگ پر پیش کئے جانے کا ذکر ہوا اور اس کے بعد قیامت کے دن سخت تر عذاب میں داخل کئے جانے کا بیان ہوا، اس سے معلوم ہوا کہ قیامت سے پہلے بھی انہیں آگ پر پیش کر کے عذاب دیا جارہا ہے اور یہی قبر کا عذاب ہے۔ کثیر احادیث سے بھی قبر کا عذاب برحق ہونا ثابت ہے، ایک حدیثِ پاک میں ہے: ہر مرنے والے پر اس کا مقام صبح وشام پیش کیا جاتا ہے، جنتی پر جنت کا اور دوزخی پر دوزخ کا اور اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانہ ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تجھے اس کی طرف اٹھائے۔ (صحیح بخاری، ۱/۴۶۸، الحدیث: ۱۳۷۹)

كمزور كفار كی داروغۂ جہنم سے درخواست اور ان كا جواب

فِيْهَآ ۙ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ﴿٤٨﴾ وَقَالَ

قَالَ(1)	وَ	بَيْنَ الْعِبَادِ ﴿٤٨﴾	حَكَمَ	قَدْ	اللّٰهَ	اِنَّ	فِيْهَآ
کہیں گے	اور	بندوں کے درمیان	وہ فیصلہ فرما چکا	تحقیق	اللہ	بیشک	اس (آگ) میں (ہیں)

آگ میں ہیں بیشک اللہ بندوں میں فیصلہ فرما چکا ○ اور جو

الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ

رَبَّكُمْ	ادْعُوْا	لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ	فِي النَّارِ	الَّذِيْنَ
اپنے رب (سے)	تم دعا کر دو	جہنم کے داروغوں سے	آگ میں (ہیں)	وہ لوگ جو

آگ میں ہیں وہ جہنم کے داروغوں سے کہیں گے، آپ اپنے رب سے دعا کریں

يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ﴿٤٩﴾ قَالُوْٓا اَوَ

اَوَ	قَالُوْٓا	يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ﴿٤٩﴾	عَنَّا	يُخَفِّفْ
اور کیا	(داروغہ فرشتے) کہیں گے	ایک دن کچھ عذاب (یا) عذاب کا ایک دن	ہم سے	وہ ہلکا کر دے

کہ وہ ہم پر ایک دن کچھ عذاب (یا) عذاب کا ایک دن ہلکا کر دے ○ داروغہ فرشتے کہیں گے، کیا

لَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؕ قَالُوْا بَلٰى ؕ

بَلٰى	قَالُوْا	بِالْبَيِّنٰتِ	رُسُلُكُمْ	لَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ
کیوں نہیں	وہ کہیں گے	روشن نشانیوں کے ساتھ	تمہارے رسول	نہیں آتے تھے تمہارے پاس

تمہارے پاس تمہارے رسول نشانیاں نہ لاتے تھے؟ کافر کہیں گے، کیوں نہیں،

رسولوں اور اہلِ ایمان کو دنیا و آخرت میں مدد کی بشارت

ع٥ | ١٠

قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿٥٠﴾ ع اِنَّا

اِنَّا	فِيْ ضَلٰلٍ ﴿٥٠﴾	اِلَّا	دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ	مَا	وَ	فَادْعُوْا	قَالُوْا
بیشک ہم	گمراہی میں	مگر	کافروں کی دعا	نہیں	اور	تو تم دعا کرو	(فرشتے) کہیں گے

فرشتے کہیں گے، تو تم ہی دعا کرو اور کافروں کی دعا نہیں مگر بھٹکتے پھرنے کو ○ بیشک

1 ...... سرداروں سے مایوس ہونے کے بعد کمزور لوگ جہنم پر مامور فرشتوں سے کہیں گے: آپ ہی اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے دعا کریں کہ دنیا کے ایک دن کی مقدار تک ہمارے عذاب میں تخفیف رہے۔ فرشتے جواب دیں گے: کیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کے رسول نشانیاں نہ لاتے تھے اور کیا انہوں نے واضح معجزات پیش نہ کئے تھے؟ کفار کے تسلیم کرنے پر فرشتے جواب دیں گے: ہم کافروں کے حق میں دعا نہیں کریں گے، لہٰذا تم خود ہی اپنے رب سے دعا کر کے دیکھ لو کہ وہ تم پر ایک دن کیلئے عذاب ہلکا کر دے لیکن بہر حال تمہارا دعا کرنا بھی بیکار ہی جائے گا کیونکہ وہ قبول نہیں ہو گی۔

لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

لَنَنْصُرُ	رُسُلَنَا	وَ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
ضرور ہم مدد کریں گے	اپنے رسولوں (کی)	اور	ان لوگوں کی جو	ایمان لائے	دنیا کی زندگی میں

ضرور ہم اپنے رسولوں اور ایمان والوں کی دنیا کی زندگی میں مدد کریں گے

وَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ﴿٥١﴾ لا يَوْمَ لَا يَنْفَعُ

وَ	يَوْمَ	يَقُوْمُ	الْاَشْهَادُ ﴿٥١﴾	يَوْمَ	لَا يَنْفَعُ
اور	(جس) دن	کھڑے ہوں گے	گواہ	(جس) دن	فائدہ نہ دے گی

اور اس دن بھی جس دن گواہ کھڑے ہوں گے ○ جس دن ظالموں کو

روزِ قیامت ظالموں کا حال

الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَ لَهُمْ

الظّٰلِمِيْنَ	مَعْذِرَتُهُمْ	وَ	لَهُمُ	اللَّعْنَةُ	وَ	لَهُمْ
ظالموں (کو)	ان کی معذرت	اور	ان کے لیے	لعنت (ہے)	اور	ان کے لیے

ان کی معذرت کچھ فائدہ نہ دے گی اور ان کے لیے لعنت ہے اور ان کے لیے

سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿٥٢﴾ وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَ

سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿٥٢﴾	وَ	لَقَدْ	اٰتَيْنَا	مُوْسَى	الْهُدٰى [1]	وَ
بُرا گھر (ہے)	اور	ضرور بیشک	ہم نے عطا کی	موسیٰ (کو)	رہنمائی	اور

بُرا گھر ہے ○ اور بیشک ہم نے موسیٰ کو رہنمائی عطا فرمائی اور

بنی اسرائیل کو وارثِ تورات بنائے جانے کا بیان

اَوْرَثْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ ﴿٥٣﴾ لا هُدًى وَّ ذِكْرٰى

اَوْرَثْنَا	بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ	الْكِتٰبَ ﴿٥٣﴾ [2]	هُدًى	وَّ	ذِكْرٰى
ہم نے وارث کیا	بنی اسرائیل (کو)	کتاب (کا)	ہدایت	اور	نصیحت (کیلئے)

بنی اسرائیل کو کتاب کا وارث کیا ○ عقلمندوں کی ہدایت اور

تورات کے اوصاف

1 ..... یہاں رہنمائی سے مراد تورات اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دیئے جانے والے معجزات ہیں جو ان کی قوم کے لئے رہنمائی اور ہدایت حاصل کرنے کا ذریعہ تھے، نیز اس سے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو عطا کئے جانے والے وہ کثیر علوم بھی مراد ہو سکتے ہیں جو دنیا اور آخرت میں نفع مند ہیں۔

2 ..... اس کتاب سے مراد تورات ہے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کو صبر، استغفار اور تسبیح کی تاکید

لِاُولِی الْاَلْبَابِ ﴿۵۴﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ

لِاُولِی الْاَلْبَابِ ﴿۵۴﴾ (1)	فَاصْبِرْ	اِنَّ	وَعْدَ اللّٰهِ	حَقٌّ	وَّ
عقلمندوں کی	تو تم صبر کرو	بیشک	اللہ کا وعدہ	سچا (ہے)	اور

نصیحت کیلئے ○ تو تم صبر کرو، بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے اور

اسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ

اسْتَغْفِرْ (2)	لِذَنْۢبِكَ	وَ	سَبِّحْ	بِحَمْدِ رَبِّكَ
معافی طلب کرو	اپنوں کے گناہوں کی	اور	پاکی بیان کرو	اپنے رب کی تعریف کے ساتھ

اپنوں کے گناہوں کی معافی چاہو اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے

آیاتِ الٰہی میں بے دلیل جھگڑنے والوں کا حال

بِالْعَشِیِّ وَ الْاِبْكَارِ ﴿۵۵﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِ اللّٰهِ بِغَیْرِ سُلْطٰنٍ

بِالْعَشِیِّ وَ الْاِبْكَارِ ﴿۵۵﴾	اِنَّ	الَّذِیْنَ	یُجَادِلُوْنَ (3)	فِیْۤ اٰیٰتِ اللّٰهِ	بِغَیْرِ سُلْطٰنٍ
صبح اور شام	بیشک	وہ لوگ جو	جھگڑا کرتے ہیں	اللہ کی آیتوں میں	کسی دلیل کے بغیر

صبح اور شام اس کی پاکی بولو ○ بیشک وہ جو اللہ کی آیتوں میں کسی ایسی دلیل کے بغیر جھگڑا کرتے ہیں

اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِیْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ

اَتٰىهُمْ	اِنْ	فِیْ صُدُوْرِهِمْ	اِلَّا	كِبْرٌ	مَّا	هُمْ
جو آئی ہو ان کے پاس	نہیں	ان کے سینوں میں	مگر	ایک بڑائی (کی ہوس)	نہیں	وہ

جو انہیں ملی ہو، ان کے دلوں میں نہیں مگر ایک بڑائی کی ہوس جس تک یہ

بِبَالِغِیْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ﴿۵۶﴾

بِبَالِغِیْهِ	فَاسْتَعِذْ	بِاللّٰهِ	اِنَّهٗ	هُوَ	السَّمِیْعُ	الْبَصِیْرُ ﴿۵۶﴾
اس تک پہنچنے والے	تو تم پناہ مانگو	اللہ کی	بیشک وہ	وہی	سننے والا	دیکھنے والا (ہے)

پہنچ نہیں پائیں گے تو تم اللہ کی پناہ مانگو بیشک وہی سنتا دیکھتا ہے ○

1 ...... کتاب کی ہدایت و نصیحت سے عقلمند ہی فائدہ اٹھاتے ہیں اس لئے یہاں بطورِ خاص انہیں کا ذکر ہوا۔ 2 ...... آیت کے اس حصے میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ہی خطاب ہونا متعین نہیں بلکہ اس کا احتمال ہے۔ اس صورت میں اس کا معنی ہو گا کہ اے حبیب! آپ اپنوں کے گناہوں کی معافی چاہیں۔ نیز یہ بھی احتمال ہے کہ اس آیت میں خطاب ہر سامع سے ہو۔ اس صورت میں معنی یہ ہو گا کہ اے سننے والے! اپنے گناہ کی معافی مانگ۔ 3 ...... یہاں جھگڑا کرنے والوں سے مراد کفارِ قریش ہیں، یہ بڑائی کی ہوس رکھتے تھے اور اسی ہوس کی وجہ سے آیاتِ الٰہی کا انکار اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تکذیب و مخالفت کرتے

لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَ لٰكِنَّ

لٰكِنَّ	وَ	مِنْ خَلْقِ النَّاسِ	اَكْبَرُ	لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ
لیکن	اور	لوگوں کی پیدائش سے	بہت بڑی (ہے)	بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش

بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش آدمیوں کی پیدائش سے بہت بڑی ہے لیکن

اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَ مَا يَسْتَوِی الْاَعْمٰى وَ الْبَصِيْرُ ۙ۬ وَ

وَ	الْبَصِيْرُ	وَ	الْاَعْمٰى	مَا يَسْتَوِی	وَ	لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾	اَكْثَرَ النَّاسِ[1]
اور	آنکھ والا	اور	اندھا	برابر نہیں	اور	نہیں جانتے	اکثر لوگ

بہت لوگ نہیں جانتے ○ اور اندھا اور دیکھنے والا برابر نہیں اور

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ لَا الْمُسِیْٓءُ ؕ

الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوْا	الصّٰلِحٰتِ	وَ	لَا	الْمُسِیْٓءُ
وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے	اچھے، نیک	اور	نہ	برائی کرنے والا (برابر ہے)

نہ وہ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے اور بدکار (برابر ہیں)۔

قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾ اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ

رَيْبَ	لَّا	لَاٰتِيَةٌ	السَّاعَةَ	اِنَّ	تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾	قَلِيْلًا مَّا
کوئی شک	نہیں	ضرور آنے والی (ہے)	قیامت	بیشک	تم نصیحت مانتے ہو	بہت ہی کم

تم بہت کم نصیحت مانتے ہو ○ بیشک قیامت ضرور آنے والی ہے اس میں

فِيْهَا وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَ قَالَ رَبُّكُمُ

رَبُّكُمُ	قَالَ	وَ	لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۹﴾	اَكْثَرَ النَّاسِ	لٰكِنَّ	وَ	فِيْهَا
تمہارے رب (نے)	فرمایا	اور	ایمان نہیں لاتے	اکثر لوگ	لیکن	اور	اس میں

کچھ شک نہیں لیکن بہت لوگ ایمان نہیں لاتے ○ اور تمہارے رب نے فرمایا

دوبارہ زندہ کئے جانے کی عقلی دلیل

جاہل اور عالم، نیک مومن اور بدکار برابر نہیں

قیامت کا آنا یقینی ہے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) تھے، ان کے بارے میں فرما دیا گیا کہ یہ لوگ جس چیز کی ہوس رکھتے ہیں اسے نہ پاسکیں گے اور انہیں بڑائی میسر نہ آئے گی، بلکہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مخالفت اور انکار، ان لوگوں کے حق میں ذلت اور رسوائی کا سبب ہو گا۔

[1]...... اکثر لوگوں سے مراد کفار ہیں اور ان کی طرف سے دوبارہ زندہ کئے جانے کے انکار کا سبب ان کی بے علمی ہے کہ وہ یہ تو مانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آسمان و زمین کی پیدائش پر قادر ہے لیکن اس سے یہ نہیں سمجھتے کہ ایسی قادر ذات لوگوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔

اُدْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَكْبِرُوْنَ

اُدْعُوْنِیْۤ (1)	اَسْتَجِبْ	لَكُمْ	اِنَّ	الَّذِیْنَ	یَسْتَكْبِرُوْنَ
تم دعا کرو مجھ سے	میں قبول کروں گا	تمہارے لئے	بیشک	وہ لوگ جو	تکبر کرتے ہیں

مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا بیشک وہ جو میری عبادت سے

عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِیْنَ ﴿۶۰﴾ ع اَللّٰهُ

عَنْ عِبَادَتِیْ (2)	سَیَدْخُلُوْنَ	جَهَنَّمَ	دٰخِرِیْنَ ﴿۶۰﴾	اَللّٰهُ
میری عبادت سے	عنقریب وہ داخل ہوں گے	جہنم (میں)	ذلیل ہوتے ہوئے	اللہ (ہی ہے)

تکبر کرتے ہیں عنقریب ذلیل ہوکر جہنم میں جائیں گے ○ اللہ ہی ہے

الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ لِتَسْكُنُوْا فِیْهِ وَ

الَّذِیْ	جَعَلَ	لَكُمُ	الَّیْلَ	لِتَسْكُنُوْا	فِیْهِ	وَ
جس نے	بنائی	تمہارے لیے	رات	تاکہ تم سکون حاصل کرو	اس میں	اور

جس نے تمہارے لیے رات بنائی کہ اس میں آرام پاؤ اور

النَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَ

النَّهَارَ	مُبْصِرًا	اِنَّ	اللّٰهَ	لَذُوْ فَضْلٍ	عَلَى النَّاسِ	وَ
دن (بنایا)	آنکھیں کھولنے والا	بیشک	اللہ	ضرور فضل والا (ہے)	لوگوں پر	اور

دن بنایا آنکھیں کھولتا، بیشک اللہ لوگوں پر فضل والا ہے

لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۶۱﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ ۘ

لٰكِنَّ	اَكْثَرَ النَّاسِ	لَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۶۱﴾	ذٰلِكُمُ	اللّٰهُ	رَبُّكُمْ	خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ
لیکن	اکثر لوگ	شکر ادا نہیں کرتے	یہ (ہے)	اللہ	تمہارا رب	ہر چیز کا بنانے والا

لیکن بہت آدمی شکر نہیں کرتے ○ وہی اللہ ہے تمہارا رب، ہر شے کا خالق،

حاشیہ: اللہ تعالیٰ کے موجود ہونے پر ایک دلیل — لوگوں پر فضلِ الٰہی اور ان کی ناشکری — حقیقی معبود اللہ تعالیٰ ہی ہے

ع ۱۰ — وقف لازم

(1) دعا مانگنے کی بہت فضیلت ہے، حدیثِ پاک میں ہے: دعا ان مصیبتوں میں نفع دیتی ہے جو نازل ہوگئیں اور جو ابھی نازل نہیں ہوئیں ان میں بھی فائدہ دیتی ہے، تو اے لوگو! تم پر لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔ (مستدرک، ۲/۱۶۳، الحدیث: ۱۸۵۸) (2) ..... ایک قول یہ ہے کہ یہاں عبادت سے مراد "دعا کرنا" ہے۔ جن آیات واحادیث میں ترکِ دعا پر جہنم میں داخلے یا غضبِ الٰہی وغیرہ کی وعیدیں آئی ہیں، ان میں وہ لوگ مراد ہیں جو مطلقاً دعا کو فضول سمجھ کر ترک کر دیتے ہیں یعنی کچھ بھی ہو جائے، ہم نے دعا نہیں کرنی، یا معاذ اللہ خود کو بارگاہِ الٰہی سے بے نیاز سمجھ کر دعا ترک کر دیتے ہیں، یہ صورت صریح کفر اور اللہ تعالیٰ کے

آیاتِ الٰہی کے منکرین کا حال

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۫ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿٦٢﴾ كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ

لَآ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	فَاَنّٰى	تُؤْفَكُوْنَ ﴿٦٢﴾	كَذٰلِكَ (1)	يُؤْفَكُ
نہیں	کوئی معبود	مگر	وہی	تو کہاں	تم اوندھے جاتے ہو	اسی طرح	اوندھے ہوتے ہیں

اس کے سوا کوئی معبود نہیں، تو کہاں اوندھے جاتے ہو ○ یونہی اوندھے ہوتے ہیں

اللہ تعالیٰ کے معبود ہونے پر چند دلائل

الَّذِيْنَ كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿٦٣﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ

الَّذِيْنَ	كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿٦٣﴾	اَللّٰهُ	الَّذِيْ	جَعَلَ	لَكُمُ
وہ لوگ جو	اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں	اللہ (ہی ہے)	جس نے	بنایا	تمہارے لیے

وہ جو اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں ○ اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لیے

الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ

الْاَرْضَ	قَرَارًا	وَّ	السَّمَآءَ	بِنَآءً	وَّ	صَوَّرَكُمْ
زمین (کو)	ٹھہرنے کی جگہ	اور	آسمان (کو)	چھت	اور	اس نے صورتیں بنائیں تمہاری

زمین کو ٹھہرنے کی جگہ بنایا اور آسمان کو چھت اور تمہاری صورتیں بنائیں

فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ

فَاَحْسَنَ	صُوَرَكُمْ (2)	وَ	رَزَقَكُمْ	مِّنَ الطَّيِّبٰتِ	ذٰلِكُمُ	اللّٰهُ
تو اچھا بنایا	تمہاری صورتوں (کو)	اور	روزی دی تمہیں	پاکیزہ چیزوں سے	یہ (ہے)	اللہ

تو تمہاری صورتیں اچھی بنائیں اور تمہیں پاکیزہ چیزیں روزی دیں۔ یہ ہے اللہ

شانِ الٰہی اور اخلاص کے ساتھ عبادتِ الٰہی کا حکم

رَبُّكُمْ ۚۖ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٤﴾ هُوَ الْحَيُّ لَآ

رَبُّكُمْ	فَتَبٰرَكَ	اللّٰهُ	رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٤﴾	هُوَ	الْحَيُّ (3)	لَآ
تمہارا رب	تو بڑی برکت والا (ہے)	اللہ	(جو) تمام جہانوں کا رب (ہے)	وہی	زندہ (ہے)	نہیں

تمہارا رب۔ تو وہ اللہ بڑی برکت والا ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے ○ وہی زندہ ہے اس کے سوا

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) دائمی غضب کا باعث ہے۔ (1)...... یعنی جس طرح کفارِ قریش حق سے پھر گئے اسی طرح وہ لوگ اوندھے ہوتے اور حق سے پھر جاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور قدرت پر دلالت کرنے والی نشانیوں اور رسول کے معجزات کا انکار کرتے ہیں اور ان میں غور و فکر کرکے حق کو طلب نہیں کرتے۔ (2)...... انسان کی صورت تمام مخلوق میں سب سے اچھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے سیدھے قد والا، خوبصورت اور متناسب اعضاء والا بنایا، نیز اس میں عقل، تدبر اور فہم و فراست بھی رکھی ہے۔ (3)...... ذاتی طور پر اللہ تعالیٰ ہی زندہ ہے، اسے موت آنا اور اس کا فنا ہو جانا محال ہے۔

بت پرستی کی دعوت دینے والوں کو جواب

اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَؕ

اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	فَادْعُوْهُ	مُخْلِصِيْنَ	لَهُ	الدِّيْنَ
کوئی معبود	مگر	وہی	تو تم عبادت کرو اسی کی	خالص کرتے ہوئے	اس کے لئے	دین (عبادت)

کوئی معبود نہیں تو اس کی عبادت کرو، خالص اسی کے بندے ہو کر،

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٥﴾ قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ

اَلْحَمْدُ	لِلّٰهِ	رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٥﴾	قُلْ	اِنِّيْ	نُهِيْتُ (1)
تمام تعریفیں	اللہ کے لئے (ہیں)	(جو) تمام جہانوں کا رب (ہے)	تم کہو	بیشک مجھے	منع کیا گیا ہے

تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو سارے جہانوں کا رب ہے ○ تم فرماؤ، مجھے منع کیا گیا ہے

اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا

اَنْ	اَعْبُدَ	الَّذِيْنَ	تَدْعُوْنَ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	لَمَّا
(اس سے) کہ	میں عبادت کروں	ان کی جنہیں	تم پوجتے ہو	اللہ کے سوا	جبکہ

کہ ان کی عبادت کروں جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو جبکہ

جَآءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ مِنْ رَّبِّيْ٘ وَ اُمِرْتُ اَنْ

جَآءَنِيَ	الْبَيِّنٰتُ	مِنْ رَّبِّيْ	وَ	اُمِرْتُ	اَنْ
آچکی ہیں میرے پاس	روشن دلیلیں	میرے رب کی طرف سے	اور	مجھے حکم دیا گیا ہے	کہ

میرے پاس میرے رب کی طرف سے روشن دلیلیں آئی ہیں اور مجھے حکم ہے کہ

انسانی زندگی کے مختلف مراحل اور ان کی حکمتیں

اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٦﴾ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ

اُسْلِمَ	لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٦﴾	هُوَ	الَّذِيْ	خَلَقَكُمْ	مِّنْ تُرَابٍ (2)
میں گردن جھکادوں	تمام جہانوں کے رب کے حضور	وہی (ہے)	جس نے	بنایا تمہیں	مٹی سے

رب العالمین کے حضور گردن رکھوں ○ وہی ہے جس نے تمہیں مٹی سے بنایا

(1)...... کفارِ مکہ نے جہالت اور گمراہی کی بنا پر اپنے باطل دین کی طرف حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو دعوت دی اور بت پرستی کی درخواست کی تھی، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا: اے حبیب! آپ ان کافروں سے فرمادیں کہ مجھے بتوں کی پوجا کرنے سے منع کیا گیا ہے اور بیشک میرے پاس میرے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے اس کی وحدانیت پر دلالت کرنے والی روشن دلیلیں آچکی ہیں اور مجھے حکم ہوا ہے کہ میں ربُّ العالمین کے حضور گردن جھکا کر رکھوں اور اخلاص کے ساتھ اسی کے دین پر قائم رہوں۔ (2)...... اس سے مراد یہ ہے کہ تمہاری اصل اور تمہارے جدِّ اعلیٰ حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مٹی سے بنایا۔

ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا

طِفْلًا	يُخْرِجُكُمْ	ثُمَّ	مِنْ عَلَقَةٍ	ثُمَّ	مِنْ نُّطْفَةٍ	ثُمَّ
بچہ (کی صورت میں)	وہ نکالتا ہے تمہیں	پھر	جمے ہوئے خون سے	پھر	پانی کی بوند سے	پھر

پھر پانی کی بوند سے پھر خون کی پھٹک سے پھر تمہیں بچے کی صورت میں نکالتا ہے

ثُمَّ لِتَبْلُغُوْۤا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا ۚ وَمِنْكُمْ

مِنْكُمْ	وَ	شُيُوْخًا	لِتَكُوْنُوْا	ثُمَّ	اَشُدَّكُمْ	لِتَبْلُغُوْۤا	ثُمَّ
تم میں سے	اور	بوڑھے	تاکہ تم ہو جاؤ	پھر	اپنی جوانی (کو)	تاکہ تم پہنچو	پھر (باقی رکھتا ہے)

پھر (تمہیں باقی رکھتا ہے) تاکہ اپنی جوانی کو پہنچو پھر اس لیے کہ بوڑھے ہو اور تم میں

مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوْۤا

لِتَبْلُغُوْۤا	وَ	مِنْ قَبْلُ	يُّتَوَفّٰى	مَّنْ
تاکہ تم پہنچو	اور	پہلے (ہی)	وفات دے دی جاتی ہے	(کوئی وہ ہے) جسے

کوئی پہلے ہی اٹھالیا جاتا ہے اور اس لیے کہ تم ایک مقررہ وعدہ تک

اَجَلًا مُّسَمًّى وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾ هُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَ

وَ	يُحْيٖ[1]	الَّذِيْ	هُوَ	تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾	لَعَلَّكُمْ	وَّ	اَجَلًا مُّسَمًّى
اور	زندہ کرتا ہے	جو	وہی (ہے)	سمجھو	تاکہ تم	اور	مقررہ مدت (تک)

پہنچو اور اس لیے کہ سمجھو ○ وہی ہے کہ زندگی دیتا ہے اور

يُمِيْتُ ۚ فَاِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ

كُنْ	لَهٗ	يَقُوْلُ	فَاِنَّمَا	اَمْرًا	قَضٰۤى	فَاِذَا	يُمِيْتُ
ہو جا	اس سے	فرماتا ہے	تو صرف	کسی کام (کا)	فیصلہ فرماتا ہے	پھر جب	مارتا ہے

مارتا ہے پھر جب کسی کام کا فیصلہ فرماتا ہے تو اس سے یہی کہتا ہے کہ ہو جا

قدرتِ شانِ الٰہی کے مظاہر

[1] ......یعنی اللہ وہی ہے جس کی یہ شان ہے کہ وہی حقیقی طور پر مردوں کو زندہ کرتا اور زندوں کو موت دیتا ہے اور اس کی قدرت کے کمال کا یہ حال ہے کہ اسے کسی چیز کو وجود عطا کرنے میں نہ کوئی تکلیف اٹھانی پڑتی ہے، نہ کسی مشقت کا سامنا ہوتا ہے اور نہ ہی کسی سامان کی حاجت ہوتی ہے بلکہ اشیاء کا وجود اس کے ارادہ کا تابع ہے کہ جیسے ہی اس نے کسی چیز کا ارادہ فرمایا وہ چیز حکمِ الٰہی کے مطابق وجود میں آ جاتی ہے۔

آیاتِ الٰہی میں جھگڑنے والوں پر اظہارِ تعجب

کتاب اور رسولوں کو جھٹلانے والوں کو تنبیہ اور ان کا انجام

فَيَكُوْنُ ﴿۶۸﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ

فَيَكُوْنُ ﴿۶۸﴾	اَلَمْ تَرَ	اِلَى الَّذِيْنَ	يُجَادِلُوْنَ[1]	فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ
تو وہ ہو جاتا ہے	کیا تم نے نہ دیکھا	ان لوگوں کی طرف جو	جھگڑتے ہیں	اللہ کی آیتوں میں

جبھی وہ ہو جاتا ہے ○ کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جو اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں

اَنّٰى يُصْرَفُوْنَ ﴿۶۹﴾ ۚۖ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَ

اَنّٰى	يُصْرَفُوْنَ ﴿۶۹﴾	الَّذِيْنَ	كَذَّبُوْا	بِالْكِتٰبِ	وَ
کہاں	وہ پھیرے جاتے ہیں	وہ لوگ جنہوں نے	جھٹلایا	کتاب کو	اور

کہاں وہ پھیرے جاتے ہیں ○ وہ جنہوں نے کتاب کو اور اسے

بِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ۛ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۰﴾ ۙ اِذِ

بِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ[2]	رُسُلَنَا	فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۰﴾	اِذِ
(اس) کو جس کے ساتھ ہم نے بھیجا	اپنے رسولوں (کو)	تو عنقریب وہ جان جائیں گے	جب

جھٹلایا جو ہم نے اپنے رسولوں کے ساتھ بھیجا، تو وہ عنقریب جان جائیں گے ○ جب

الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ ؕ يُسْحَبُوْنَ ﴿۷۱﴾ ۙ فِي الْحَمِيْمِ ۙ

الْاَغْلٰلُ	فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ	وَ	السَّلٰسِلُ	يُسْحَبُوْنَ ﴿۷۱﴾	فِي الْحَمِيْمِ
طوق (ہوں گے)	ان کی گردنوں میں	اور	زنجیریں	انہیں گھسیٹا جائے گا	کھولتے پانی میں

ان کی گردنوں میں طوق اور زنجیریں ہوں گی، وہ گھسیٹے جائیں گے ○ کھولتے پانی میں،

ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ ﴿۷۲﴾ ۚ ثُمَّ قِيْلَ لَهُمْ اَيْنَ مَا

ثُمَّ	فِي النَّارِ	يُسْجَرُوْنَ ﴿۷۲﴾	ثُمَّ	قِيْلَ	لَهُمْ	اَيْنَ	مَا
پھر	آگ میں	انہیں دہکایا جائے گا	پھر	کہا جائے گا	ان سے	کہاں ہیں	وہ جنہیں

پھر آگ میں دہکائے جائیں گے ○ پھر ان سے فرمایا جائے گا کہاں گئے وہ جنہیں

1 ....اس سورت میں 4 مقامات پر آیاتِ قرآنی میں جھگڑا کرنے والوں کا ذکر ہوا، اس کی ایک وجہ تو یہ ہو سکتی ہے کہ ہر مقام پر جھگڑا کرنے والے مختلف لوگوں کا ذکر ہو اور ایک وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ جن آیات میں جھگڑا کیا گیا وہ مختلف ہوں اور ایک وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ اس معاملے کی اہمیت کی وجہ سے تاکید کے طور پر چار بار ذکر کیا گیا ہو۔ 2 ....رسولوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ جو چیز بھیجی گئی، اس سے مراد یا تو وہ کتابیں ہیں جو پہلے رسول لائے یا وہ حق عقائد ہیں جو تمام انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے پہنچائے جیسے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور موت کے بعد دوبارہ زندہ کیا جانا وغیرہ۔

رکوع ۸ ‏۷

معانقۃ ۱۳

كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ۝۷۳ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ

كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ۝۷۳	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	قَالُوْا	ضَلُّوْا	عَنَّا	بَلْ
تم شریک بناتے تھے	اللہ کے مقابل	کہیں گے	وہ گم ہوگئے	ہم سے	بلکہ

تم شریک بناتے تھے ○ اللہ کے مقابل، کہیں گے وہ تو ہم سے گم گئے بلکہ

لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ قَبْلُ شَيْــٴًـا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ ۝۷۴

لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا	مِنْ قَبْلُ	شَيْــٴًـا	كَذٰلِكَ	يُضِلُّ	اللّٰهُ	الْكٰفِرِيْنَ ۝۷۴
ہم نہیں پوجتے تھے	پہلے	کچھ	اسی طرح	گمراہ کرتا ہے	اللہ	کافروں (کو)

ہم پہلے کچھ پوجتے ہی نہ تھے اللہ یونہی گمراہ کرتا ہے کافروں کو ○

ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَ بِمَا

ذٰلِكُمْ	بِمَا	كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ	فِی الْاَرْضِ	بِغَيْرِ الْحَقِّ [1]	وَ	بِمَا
یہ	(اس کا) بدلہ جو	تم خوش ہوتے تھے	زمین میں	باطل پر	اور	(اس کا) بدلہ جو

یہ اس کا بدلہ ہے جو تم زمین میں باطل پر خوش ہوتے تھے اور اس کا بدلہ ہے جو

كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ۝۷۵ ۚ اُدْخُلُوْۤا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ

كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ۝۷۵	اُدْخُلُوْۤا	اَبْوَابَ جَهَنَّمَ [2]	خٰلِدِيْنَ	فِيْهَا
تم اتراتے تھے	تم داخل ہو جاؤ	جہنم کے دروازوں (میں)	ہمیشہ رہنے والے	اس میں

تم اِتراتے تھے ○ جاؤ جہنم کے دروازوں میں، اس میں ہمیشہ رہنا ہے،

فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝۷۶ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ

فَبِئْسَ	مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝۷۶	فَاصْبِرْ	اِنَّ	وَعْدَ اللّٰهِ	حَقٌّ
تو کیا ہی برا ہے	تکبر کرنے والوں کا ٹھکانہ	تو تم صبر کرو	بیشک	اللہ کا وعدہ	سچا (ہے)

تو مغروروں کا کیا ہی برا ٹھکانہ ہے ○ تو تم صبر کرو بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے،

حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کو صبر کا حکم

1 ...... باطل پر خوش ہونے سے مراد شرک، بت پرستی، دیگر گناہوں اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کا انکار کرنے پر خوش ہونا ہے۔

2 ...... جہنم کے سات طبقے ہیں اور ہر طبقے کا ایک دروازہ ہے، ہر کافر کے لئے اس کے کفر کے حساب سے جہنم کا ایک طبقہ معین ہے اور وہ اس دروازے سے جہنم میں داخل ہو گا۔

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تسلی کے لئے گزشتہ رسولوں کا تذکرہ

فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ

فَاِمَّا	نُرِيَنَّكَ	بَعْضَ	الَّذِيْ	نَعِدُهُمْ	اَوْ
تو اگر	ہم دکھادیں تمہیں	(اس کا) کچھ حصہ	جس کا	ہم وعدہ کررہے ہیں ان سے	یا

تو اگر ہم تمہیں اس (عذاب) کا کچھ حصہ دکھادیں جس کی ہم انہیں وعید سنا رہے ہیں یا

نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿٧٧﴾ وَلَقَدْ

نَتَوَفَّيَنَّكَ	فَاِلَيْنَا	يُرْجَعُوْنَ ﴿٧٧﴾	وَ	لَقَدْ
(پہلے ہی) وفات دے دیں تجھے	تو (بہرحال) ہماری ہی طرف	انہیں لوٹایا جائے گا	اور	ضرور بیشک

تمہیں (پہلے ہی) وفات دیں بہرحال انہیں ہماری ہی طرف پھرنا ہے ○ اور بیشک

اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا

اَرْسَلْنَا	رُسُلًا	مِّنْ قَبْلِكَ	مِنْهُمْ	مَّنْ	قَصَصْنَا[1]
ہم نے بھیجے	کئی رسول	تم سے پہلے	ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جس کا	ہم نے حال بیان کیا

ہم نے تم سے پہلے کتنے رسول بھیجے کہ جن میں کسی کے احوال تم سے

عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ؕ

عَلَيْكَ	وَ	مِنْهُمْ	مَّنْ	لَّمْ نَقْصُصْ	عَلَيْكَ
تمہارے سامنے	اور	ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جس کا	ہم نے حال بیان نہیں کیا	تمہارے سامنے

بیان فرمائے اور کسی کے احوال تم سے نہ بیان فرمائے

وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ

وَ	مَا كَانَ	لِرَسُوْلٍ[2]	اَنْ	يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ	اِلَّا	بِاِذْنِ اللّٰهِ
اور	(ممکن) نہیں ہے	کسی رسول کیلئے	کہ	وہ لے آئے کوئی نشانی	مگر	اللہ کی اجازت سے

اور کسی رسول کیلئے ممکن نہیں کہ اللہ کے اِذن کے بغیر کوئی نشانی لے آئے

1 ...... حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بعثت سے پہلے اللہ تعالیٰ نے بہت سے رسول مختلف امتوں کی طرف بھیجے اور ان میں سے کسی کے احوال آپ سے اس قرآن میں صراحت کے ساتھ بیان فرمائے اور کسی کے احوال اس طرح بیان نہ فرمائے۔ اس تذکرہ سے مقصود حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی دینا ہے کہ جس طرح کے واقعات قوم کی طرف سے آپ کو پیش آرہے ہیں پہلے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ بھی یہی حالات گزر چکے ہیں اور جیسے انہوں نے صبر کیا اسی طرح آپ بھی صبر فرمائیں۔ 2 ...... کفار مختلف معجزات دکھانے کا مطالبہ کرتے تھے، اس پر تسلی دیتے ہوئے فرمایا گیا کہ کفار کے من مانے معجزے

فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِیَ بِالْحَقِّ وَ خَسِرَ

فَاِذَا	جَآءَ	اَمْرُ اللّٰهِ	قُضِیَ	بِالْحَقِّ	وَ	خَسِرَ
توجب	آئے گا	اللہ کا حکم	(تو) فیصلہ کر دیا جائے گا	حق کے ساتھ	اور	نقصان اٹھائیں گے

پھر جب اللہ کا حکم آئے گا تو سچا فیصلہ فرما دیا جائے گا اور باطل والوں کو

هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝۷۸ ع اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ

هُنَالِكَ	الْمُبْطِلُوْنَ ۝۷۸	اَللّٰهُ	الَّذِیْ	جَعَلَ	لَكُمُ	الْاَنْعَامَ
وہاں	باطل والے	اللہ (ہی ہے)	جس نے	بنائے	تمہارے لئے	چوپائے

وہاں خسارہ ہوگا۝ اللہ ہے جس نے تمہارے لیے چوپائے بنائے

لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَ مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝۷۹ وَ

لِتَرْكَبُوْا	مِنْهَا	وَ	مِنْهَا	تَاْكُلُوْنَ ۝۷۹	وَ
تاکہ تم سواری کرو	ان میں سے (کسی پر)	اور	ان میں سے (کسی کا گوشت)	تم کھاؤ	اور

کہ کسی پر تم سواری کرو اور کسی کا گوشت کھاؤ۝ اور

لَكُمْ فِیْهَا مَنَافِعُ وَ لِتَبْلُغُوْا عَلَیْهَا

لَكُمْ	فِیْهَا	مَنَافِعُ	وَ	لِتَبْلُغُوْا	عَلَیْهَا
تمہارے لئے	ان میں	کئی فائدے (ہیں)	اور	تاکہ تم پہنچو	ان پر (سوار ہو کر)

تمہارے لیے ان میں کتنے ہی فائدے ہیں اور اس لیے کہ تم ان کی پیٹھ پر

حَاجَةً فِیْ صُدُوْرِكُمْ وَ عَلَیْهَا وَ عَلَى الْفُلْكِ

حَاجَةً فِیْ صُدُوْرِكُمْ	وَ	عَلَیْهَا	وَ	عَلَى الْفُلْكِ
اپنے سینوں میں (چھپی) حاجت، مراد (کو)	اور	ان پر	اور	کشتیوں پر

اپنے دل کی مرادوں کو پہنچو اور ان پر اور کشتیوں پر

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کا ظاہر نہ ہونا ایسی چیز نہیں جس کی وجہ سے نبوت پر اعتراض کیا جا سکے کیونکہ کسی رسول کیلئے یہ ممکن نہیں کہ وہ اذنِ الٰہی کے بغیر کوئی معجزہ لے آئے۔ لہٰذا اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، کافروں کے مطالبے کے مطابق آپ کا معجزات نہ دکھانا قابلِ اعتراض نہیں۔

تُحْمَلُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ ۖ فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ

تُحْمَلُوْنَ ﴿۸۰﴾	وَ	يُرِيْكُمْ	اٰيٰتِهٖ	فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ
تمہیں سوار کیا جاتا ہے	اور	وہ دکھاتا ہے تمہیں	اپنی نشانیاں	تو اللہ کی کون سی نشانیوں (کا)

سوار ہوتے ہو○ اور وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے تو تم اللہ کی کون سی نشانی کا

تُنْكِرُوْنَ ﴿۸۱﴾ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ

تُنْكِرُوْنَ ﴿۸۱﴾	اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا [1]	فِي الْاَرْضِ	فَيَنْظُرُوْا	كَيْفَ	كَانَ
تم انکار کرو گے	تو کیا انہوں نے سفر نہ کیا	زمین میں	تو وہ دیکھتے	کیسا	ہوا

انکار کرو گے○ کیا انہوں نے زمین میں سفر نہ کیا تو دیکھتے کہ ان سے اگلوں کا

عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَ

عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	كَانُوْۤا	اَكْثَرَ	مِنْهُمْ	وَ
ان لوگوں کا انجام جو	ان سے پہلے (گزرے)	وہ تھے	تعداد میں زیادہ	ان سے	اور

کیسا انجام ہوا، وہ ان سے تعداد میں زیادہ اور

اَشَدَّ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ

اَشَدَّ	قُوَّةً	وَّ	اٰثَارًا فِي الْاَرْضِ	فَمَاۤ	اَغْنٰى	عَنْهُمْ
زیادہ مضبوط (تھے)	قوت	اور	زمین میں نشانیوں (کے اعتبار سے)	تو کیا	کام آیا	ان کے

قوت اور زمین میں نشانیوں کے اعتبار سے زیادہ قوی تھے تو ان کے کیا کام آیا

مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ

مَّا	كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸۲﴾	فَلَمَّا	جَآءَتْهُمْ	رُسُلُهُمْ
جو	وہ کماتے تھے	پھر جب	آئے ان کے پاس	ان کے رسول

جو انہوں نے کمایا؟○ تو جب ان کے پاس ان کے رسول

[1] ...... یعنی جب کفارِ مکہ سفر کرتے ہوئے مکہ سے شام یا یمن کی طرف جاتے ہیں تو وہ پچھلی اُمتوں مثلاً عاد اور ثمود کی بربادی کے آثار اور کھنڈرات وغیرہ دیکھتے ہیں تو کیا وہ ان سے عبرت حاصل نہیں کرتے، وہ سابقہ لوگ ان کفارِ قریش سے تعداد میں زیادہ، جسمانی قوت اور بلند و بالا عمارتوں کے اعتبار سے زیادہ مضبوط تھے، لیکن جب کفر و شرک اور رسولوں کی تکذیب کی وجہ سے ان پر عذاب آیا تو ان کی تعداد، طاقت اور مال میں سے کوئی چیز انہیں عذابِ الٰہی سے نہ بچا سکی۔

بِالْبَيِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَ

بِالْبَيِّنٰتِ	فَرِحُوْا	بِمَا	عِنْدَهُمْ	مِّنَ الْعِلْمِ [1]	وَ
روشن نشانیوں کے ساتھ	(تو) وہ خوش رہے	(اس) پر جو	ان کے پاس (تھا)	(دنیا کے) علم سے	اور

روشن دلیلیں لائے، تو وہ اسی پر خوش رہے جو ان کے پاس (دنیا کا) علم تھا اور

حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۸۳﴾ فَلَمَّا رَاَوْا

حَاقَ	بِهِمْ	مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۸۳﴾	فَلَمَّا	رَاَوْا
اتر آیا	ان پر	(وہ عذاب) جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے	پھر جب	انہوں نے دیکھا

انہیں پر الٹ پڑا جس کی ہنسی بناتے تھے ○ پھر جب انہوں نے

بَاْسَنَا قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَ كَفَرْنَا

بَاْسَنَا	قَالُوْۤا	اٰمَنَّا	بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ	وَ	كَفَرْنَا
ہمارا عذاب	(تو) کہنے لگے	ہم ایمان لائے	ایک اللہ پر	اور	منکر ہوئے

ہمارا عذاب دیکھا تو بولے، ہم ایک اللہ پر ایمان لائے اور جن چیزوں کو

بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ﴿۸۴﴾ فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ

بِمَا كُنَّا بِهٖ	مُشْرِكِيْنَ ﴿۸۴﴾	فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ	اِيْمَانُهُمْ
(اس) کے جس کو ہم تھے	شریک بناتے	تو کوئی نفع نہ دیا انہیں	ان کے ایمان (نے)

ہم اللہ کا شریک بناتے تھے ان کے منکر ہوئے ○ تو ان کے ایمان نے انہیں کام نہ دیا

لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ؕ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ

لَمَّا	رَاَوْا	بَاْسَنَا	سُنَّتَ اللّٰهِ	الَّتِيْ	قَدْ	خَلَتْ
جب	انہوں نے دیکھ لیا	ہمارا عذاب	اللہ کا دستور	جو	بیشک	گزر چکا

جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا، اللہ کا دستور جو اس کے بندوں میں

[1] ...... یہاں کافروں کے علم سے مراد ان کے دنیوی علوم ہیں جیسے پیشوں، صنعتوں، ستارہ شناسی وغیرہ کا علم، یا اس سے مراد ان کے فاسد عقائد اور باطل شبہات ہیں، جیسے وہ کہتے تھے کہ ہمیں دوبارہ زندہ نہیں کیا جائے گا، قیامت قائم نہیں ہوگی وغیرہ۔ یہ در حقیقت علم نہیں بلکہ جہالت ہے اور اس پر علم کا اطلاق اس معنی میں ہے کہ کافر اسے اپنے گمان میں علم سمجھتے ہیں لیکن حقیقت میں ایسا نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ دنیوی علوم کے مقابلے میں دینی علوم کو کمتر خیال کرنا اور دین کی بجائے دنیا کا علم حاصل ہونے پر نازاں ہونا اور اسے اپنے لئے کافی سمجھنا کفار کا پسندیدہ لیکن بارگاہِ الٰہی میں ناپسندیدہ طریقہ ہے۔

ع ١٧

فِيْ عِبَادِهٖ ۚ وَ خَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨٥﴾ ع

فِيْ عِبَادِهٖ	وَ	خَسِرَ	هُنَالِكَ	الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨٥﴾
اس کے بندوں میں	اور	نقصان اٹھایا	وہاں	کافروں (نے)

گزر چکا اور وہاں کافر گھاٹے میں رہے ○

آیات: 54 — رکوع: 06

سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَة مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اوصافِ قرآن اور کفارِ مکہ کی اکثریت کا طرزِ عمل

حٰمٓ ﴿١﴾ ۚ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿٢﴾ ۚ كِتٰبٌ

حٰمٓ ﴿١﴾	تَنْزِيْلٌ	مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿٢﴾	كِتٰبٌ (1)
حٰمٓ	نازل کیا ہوا (ہے)	بہت مہربان نہایت رحم فرمانے والے کی طرف سے	(یہ) ایک کتاب (ہے)

حٰمٓ ○ (یہ قرآن) بہت مہربان، نہایت رحم فرمانے والے کی طرف سے نازل کیا ہوا ہے ○ یہ عربی قرآن

فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿٣﴾ لا

فُصِّلَتْ	اٰيٰتُهٗ (2)	قُرْاٰنًا (3) عَرَبِيًّا	لِّقَوْمٍ	يَّعْلَمُوْنَ ﴿٣﴾ (4)
تفصیل سے بیان کی گئیں	اس کی آیتیں	عربی قرآن	(ان) لوگوں کیلئے	جو علم رکھتے ہیں

ایک کتاب ہے جس کی آیتیں جاننے والوں کیلئے تفصیل سے بیان کی گئیں ہیں ○

(1)...کتاب اسے کہتے ہیں جو کئی مضامین کی جامع ہو اور قرآنِ کریم چونکہ اولین و آخرین کے علوم کا جامع ہے اس لئے اسے کتاب فرمایا گیا۔ (2)...یعنی قرآنِ پاک کی آیتیں مختلف اقسام کی ہیں جن میں احکام، مثالوں، وعظ و نصیحت، وعدہ اور وعید وغیرہ کو جدا جدا اور تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ (3)...یہ کلام دنیا میں سب سے زیادہ پڑھا جاتا ہے اور اس کی آیتیں باہم مربوط اور ملی ہوئی ہیں اس وجہ سے اسے "قرآن" فرمایا گیا۔ (4)...یعنی قرآنِ مجید کا عربی میں ہونا ان لوگوں کے لئے ہے جن کی زبان عربی ہے تاکہ وہ اس کے معانی کو سمجھ سکیں۔ اہلِ عرب کا بطورِ خاص اس لئے ذکر کیا گیا کہ وہ ہم زبان ہونے کی وجہ سے اس کے معانی کو

بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۚ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ

بَشِيْرًا	وَّ	نَذِيْرًا	فَاَعْرَضَ	اَكْثَرُهُمْ	فَهُمْ
خوشخبری دینے والا	اور	ڈر سنانے والا	تو منہ پھیر لیا	ان میں سے اکثر (لوگوں نے)	تو وہ

خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا تو ان میں سے اکثر نے منہ پھیر لیا تو وہ

لَا يَسْمَعُوْنَ ۝٤ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ

لَا يَسْمَعُوْنَ ۝٤	وَ	قَالُوْا	قُلُوْبُنَا	فِيْٓ اَكِنَّةٍ
سنتے نہیں ہیں	اور	انہوں نے کہا	ہمارے دل	پردوں میں (ہیں)

سنتے ہی نہیں ہیں ۝ اور انہوں نے کہا: ہمارے دل اُس بات سے پردوں میں ہیں

مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّ

مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ	وَ	فِيْٓ اٰذَانِنَا	وَقْرٌ[1]	وَّ
(اس بات) سے جس کی طرف تم بلاتے ہو ہمیں	اور	ہمارے کانوں میں	بوجھ (ہے)	اور

جس کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو اور ہمارے کانوں میں بوجھ ہے اور

مِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا

مِنْۢ بَيْنِنَا	وَ	بَيْنِكَ	حِجَابٌ	فَاعْمَلْ	اِنَّنَا
ہمارے درمیان	اور	تمہارے درمیان	ایک پردہ (ہے)	تو تم (اپنا) کام کرو	بیشک ہم

ہمارے اور تمہارے درمیان ایک پردہ ہے تو تم اپنا کام کرو ہم

عٰمِلُوْنَ ۝٥ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

عٰمِلُوْنَ ۝٥	قُلْ	اِنَّمَآ اَنَا	بَشَرٌ[2]	مِّثْلُكُمْ
(اپنا) کام کرنے والے (ہیں)	تم کہو	میں تو صرف	ایک انسان (ہوں)	تمہارے جیسا

اپنا کام کررہے ہیں ۝ تم فرماؤ: میں تمہارے جیسا ایک انسان ہی ہوں،

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کسی واسطے کے بغیر سمجھ سکتے ہیں جبکہ دیگر زبانوں سے تعلق رکھنے والوں کو معانی قرآن سمجھنے کے لئے واسطے کی حاجت ہے۔

1 ... اس سے مشرکوں کی مراد یہ تھی کہ آپ ہم سے ایمان اور توحید کو قبول کرنے کی توقع نہ رکھئے، ہم کسی طرح ماننے والے نہیں اور نہ ماننے میں ہم اس شخص کی طرح ہیں جو نہ سمجھتا ہو، نہ سنتا ہو۔ 2 ... حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمان تواضع کے طور پر ہے اور جو کلمات تواضع کے لئے کہے جائیں وہ تواضع کرنے والے کا منصب بلند ہونے کی دلیل ہوتے ہیں، چھوٹوں کا ان کلمات کو اس کی شان میں کہنا یا اس سے برابری ڈھونڈنا ترکِ ادب اور گستاخی ہوتا ہے۔

يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ

يُوْحٰٓى	اِلَيَّ	اَنَّمَآ	اِلٰهُكُمْ	اِلٰهٌ وَّاحِدٌ
وحی بھیجی جاتی ہے	میری طرف	یہ کہ	(اے لوگو) تمہارا معبود	ایک معبود (ہے)

میری طرف یہ وحی بھیجی جاتی ہے کہ (اے لوگو!) تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے

فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ؕ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۙ﴿۶﴾

فَاسْتَقِيْمُوْٓا	اِلَيْهِ	وَ	اسْتَغْفِرُوْهُ	وَ	وَيْلٌ	لِّلْمُشْرِكِيْنَ ﴿۶﴾
تو تم سیدھے رہو	اس کی طرف	اور	معافی مانگو اس سے	اور	خرابی (ہے)	مشرکوں کیلئے

تو اس کی طرف سیدھے رہو اور اس سے معافی مانگو اور مشرکوں کیلئے خرابی ہے ○

الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۷﴾

الَّذِيْنَ	لَا يُؤْتُوْنَ	الزَّكٰوةَ[1]	وَ	هُمْ	بِالْاٰخِرَةِ	هُمْ	كٰفِرُوْنَ ﴿۷﴾
وہ لوگ جو	نہیں دیتے	زکوٰۃ	اور	وہ	آخرت کا	وہ	انکار کرنے والے (ہیں)

وہ جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور وہ آخرت کے منکر ہیں ○

مشرکوں کے دو جرم، زکوٰۃ نہ دینا اور انکارِ آخرت

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ

اِنَّ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	لَهُمْ	اَجْرٌ
بیشک	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے	اچھے، نیک	ان کیلئے	ثواب (ہے)

بیشک ایمان لانے والوں اور اچھے اعمال کرنے والوں کیلئے

باعمل مسلمانوں کے لیے بے انتہا ثواب کی بشارت

غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۸﴾ ع قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ

غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۸﴾	قُلْ	اَئِنَّكُمْ	لَتَكْفُرُوْنَ	بِالَّذِيْ	خَلَقَ
بے انتہا	تم کہو	کیا بیشک تم	ضرور کفر کرتے ہو	(اس اللہ) کے ساتھ جس نے	بنائی

بے انتہا ثواب ہے ○ تم فرماؤ: کیا تم اس (اللہ) کے ساتھ کفر کرتے ہو جس نے

مشرکوں کی تفہیم

ع ۱۵

[1] ...... بعض مفسرین کے نزدیک یہاں زکوٰۃ کا حقیقی معنی مراد نہیں بلکہ اس سے توحید کا معتقد ہونا اور ”لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللہ“ کہنا مراد ہے۔ اس صورت میں آیت کے معنی یہ ہوں گے کہ مشرکین وہ لوگ ہیں جو توحید کا اقرار کرکے اپنے نفسوں کو شرک سے باز نہیں رکھتے۔ بعض مفسرین کے نزدیک یہاں زکوٰۃ نہ دینے سے مراد یہ ہے کہ مشرکین زکوٰۃ کے فرض ہونے پر ایمان نہیں لاتے اور اس کا اقرار نہیں کرتے۔ بعض مفسرین کے نزدیک اس سے تزکیۂ نفس مراد ہے یعنی مشرکین وہ لوگ ہیں جو اپنے اعمال کا تزکیہ نہیں کرتے اور ایمان لا کر انہیں شرک کی نجاست سے پاک نہیں کرتے۔

الْاَرْضَ فِیْ یَوْمَیْنِ وَ تَجْعَلُوْنَ لَهٗۤ اَنْدَادًا ؕ ذٰلِكَ

الْاَرْضَ	فِیْ یَوْمَیْنِ (1)	وَ	تَجْعَلُوْنَ	لَهٗۤ	اَنْدَادًا	ذٰلِكَ
زمین	دو دن میں	اور	تم ٹھہراتے ہو	اس کیلئے	شریک	وہ (ہے)

دو دن میں زمین بنائی اور تم اس کیلئے شریک ٹھہراتے ہو۔ وہ

رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۟ۚ وَ جَعَلَ فِیْهَا رَوَاسِیَ مِنْ فَوْقِهَا

رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۟	وَ	جَعَلَ	فِیْهَا	رَوَاسِیَ	مِنْ فَوْقِهَا
سارے جہانوں کا رب	اور	اس نے رکھ دیئے	اس (زمین) میں	پہاڑ	اس کے اوپر سے

سارے جہانوں کا رب ہے ۝ اور اس نے زمین میں اس کے اوپر سے پہاڑ رکھ دیئے

وَ بٰرَكَ فِیْهَا وَ قَدَّرَ فِیْهَاۤ اَقْوَاتَهَا

وَ	بٰرَكَ	فِیْهَا	وَ	قَدَّرَ	فِیْهَاۤ	اَقْوَاتَهَا
اور	برکت رکھی	اس میں	اور	مقرر کیں	اس میں	اس کی (بسنے والی مخلوق کی) روزیاں

اور اس میں برکت رکھی اور اس میں بسنے والوں کی روزیاں مقرر کیں

فِیْۤ اَرْبَعَةِ اَیَّامٍ ؕ سَوَآءً لِّلسَّآىٕلِیْنَ ۟ ثُمَّ اسْتَوٰۤى

فِیْۤ اَرْبَعَةِ اَیَّامٍ (2)	سَوَآءً	لِّلسَّآىٕلِیْنَ ۟	ثُمَّ	اسْتَوٰۤى
(یہ سب) چار دنوں میں (ہوا)	(یہ) درست (جواب ہے)	سوال کرنے والوں کیلئے	پھر	اس نے قصد فرمایا

(یہ سب) چار دنوں میں (ہوا۔) سوال کرنے والوں کے لئے درست جواب ہے ۝ پھر اس نے آسمان کی طرف

اِلَى السَّمَآءِ وَ هِیَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَ لِلْاَرْضِ

اِلَى السَّمَآءِ (3)	وَ	هِیَ	دُخَانٌ (4)	فَقَالَ	لَهَا	وَ	لِلْاَرْضِ
آسمان کی طرف	اور	وہ (آسمان)	دھواں (تھا)	تو اللہ نے فرمایا	اس سے	اور	زمین سے

قصد فرمایا اور آسمان دھواں تھا تو اللہ نے اس سے اور زمین سے فرمایا

آسمان و زمین کی تخلیق میں قدرتِ الٰہی کے آثار

1 ...... زمین کو دو دن میں پیدا فرمانا حکمت کے پیشِ نظر ہے ورنہ اللہ تعالیٰ ایک لمحے سے بھی کم میں پوری زمین بنا دینے پر قادر ہے۔ 2 ...... ان چار دنوں میں وہ دو دن شامل ہیں جن میں زمین کو پیدا کیا گیا یعنی دو دن میں زمین کی پیدائش ہوئی اور دو دن میں پہاڑ وغیرہ دیگر چیزیں پیدا کی گئیں، یوں یہ مکمل چار دن ہوئے۔
3 ...... نفسِ زمین اور اس کے مادے کو آسمان سے پہلے بنایا گیا، پھر آسمان کی تخلیق ہوئی، اس کے بعد زمین کو پھیلایا اور ہموار کیا گیا، لہٰذا یہ آیت سورۂ نازعات کی آیت کے مخالف نہیں جس میں زمین کو آسمان کے بعد بنانے کا ذکر ہے۔ 4 ...... یہ دھواں پانی کا بخار تھا، اسی سے آسمانوں کو پیدا کیا گیا۔

آسمانوں کی تخلیق کی مزید تفصیل

اِئْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ؕ قَالَتَاۤ اَتَيْنَا

اِئْتِيَا(1)	طَوْعًا	اَوْ	كَرْهًا	قَالَتَاۤ	اَتَيْنَا
تم دونوں حاضر ہو جاؤ	خوشی (سے)	یا	ناخوشی (سے)	دونوں نے عرض کی	ہم حاضر ہوئے

کہ دونوں خوشی یا ناخوشی سے آجاؤ۔ دونوں نے عرض کی: ہم خوشی کے ساتھ

طَآئِعِيْنَ ⑪ فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ وَ اَوْحٰى

طَآئِعِيْنَ ⑪	فَقَضٰىهُنَّ	سَبْعَ سَمٰوَاتٍ	فِيْ يَوْمَيْنِ	وَ	اَوْحٰى
خوش ہوتے ہوئے	تو اس نے بنادیا انہیں	سات آسمان	دو دنوں میں	اور	بھیج دیئے

حاضر ہوئے ○ تو اللہ نے انہیں دو دن میں سات آسمان بنادیا اور ہر آسمان میں

فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا ؕ وَ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ ۖۗ وَ

فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ	اَمْرَهَا(2)	وَ	زَيَّنَّا	السَّمَآءَ الدُّنْيَا	بِمَصَابِيْحَ	وَ
ہر آسمان میں	اس کے کام کے احکام	اور	ہم نے آراستہ کیا	دنیا کے آسمان (کو)	چراغوں سے	اور

اس کے کام کے احکام بھیج دیئے اور ہم نے سب سے نیچے والے آسمان کو چراغوں سے آراستہ کیا اور

کفار کو گزشتہ قوموں کے عذاب سے ڈرانا

حِفْظًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ⑫ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ

حِفْظًا	ذٰلِكَ	تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ⑫	فَاِنْ	اَعْرَضُوْا	فَقُلْ
حفاظت (کیلئے)	یہ	غالب، علم والے کا مقرر کیا ہوا (ہے)	پھر اگر	وہ منہ پھیریں	تو تم کہہ دو

حفاظت کے لیے۔ یہ اس کا مقرر کیا ہوا ہے جو غالب، علم والا ہے ○ پھر اگر وہ منہ پھیریں تو تم فرماؤ

اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ⑬ؕ اِذْ جَآءَتْهُمُ

اَنْذَرْتُكُمْ	صٰعِقَةً	مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ⑬	اِذْ	جَآءَتْهُمُ
میں ڈراتا ہوں تمہیں	ایک کڑک (سے)	عاد اور ثمود کی کڑک جیسی	جب	آئے ان کے پاس

کہ میں تمہیں ایک ایسی کڑک سے ڈراتا ہوں جیسی کڑک عاد اور ثمود پر آئی تھی ○ جب ان کے آگے

(1)۔۔۔۔اس آیت کی تفسیر میں حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے آسمان سے ارشاد فرمایا کہ تم اپنے سورج، چاند اور ستاروں کو طلوع کر دو اور اپنی ہواؤں اور بادلوں کو جاری کر دو اور زمین سے ارشاد فرمایا کہ تم اپنی نہروں کو رواں کر دو اور اپنے درختوں اور پھلوں کو نکال دو اور یہ کام خوشی سے کرو یا ناخوشی سے (تمہیں بہر حال ایسا کرنا ہے) آسمان اور زمین نے عرض کی: ہم خوشی سے ایسا کرتے ہیں۔(تفسیر قرطبی، فصلت، تحت الآیۃ: ۱۱، ۲۴۹/۸، الجزء الخامس عشر)

(2)۔۔۔۔یعنی اللہ تعالیٰ نے ہر آسمان میں وہاں کے رہنے والوں کو طاعت و عبادت کے احکام بھیج دیئے۔

الرُّسُلُ مِنۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَ مِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ

الرُّسُلُ	مِنۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ	وَ	مِنْ خَلْفِهِمْ	اَلَّا تَعْبُدُوْٓا	اِلَّا	اللّٰهَ
رسول	ان کے آگے	اور	ان کے پیچھے	(اور کہا) کہ تم عبادت نہ کرو	مگر	اللہ (کی)

اور ان کے پیچھے رسول ان کے پاس آئے (اور کہا) کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو

قَالُوْا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓىِٕكَةً فَاِنَّا

قَالُوْا	لَوْ	شَآءَ	رَبُّنَا	لَاَنْزَلَ	مَلٰٓىِٕكَةً	فَاِنَّا
انہوں نے کہا	اگر	چاہتا	ہمارا رب	(تو) ضرور اتارتا	فرشتوں (کو)	تو بیشک ہم

تو انہوں نے کہا: اگر ہمارا رب چاہتا تو فرشتوں کو اتارتا تو

بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا عَادٌ

بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ	كٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾	فَاَمَّا	عَادٌ
(اس) کا جس کے ساتھ تمہیں بھیجا گیا	انکار کرنے والے (ہیں)	پس بہر حال	عاد

جس کے ساتھ تمہیں بھیجا گیا ہے ہم اس کا انکار کرنے والے ہیں ○ تو وہ جو عاد تھے

فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَ قَالُوْا مَنْ اَشَدُّ

فَاسْتَكْبَرُوْا[1]	فِي الْاَرْضِ	بِغَيْرِ الْحَقِّ	وَ	قَالُوْا	مَنْ	اَشَدُّ
تو انہوں نے تکبر کیا	زمین میں	حق کے بغیر، ناحق	اور	انہوں نے کہا	کون	زیادہ سخت (ہے)

انہوں نے زمین میں ناحق تکبر کیا اور انہوں نے کہا: ہم سے زیادہ طاقتور

مِنَّا قُوَّةً ؕ اَوَ لَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَهُمْ

مِنَّا	قُوَّةً	اَوَ لَمْ يَرَوْا	اَنَّ	اللّٰهَ	الَّذِيْ	خَلَقَهُمْ
ہم سے	قوت (میں)	اور کیا انہوں نے نہ دیکھا	کہ	اللہ	جس نے	پیدا کیا انہیں

کون ہے ؟ اور کیا انہوں نے اس بات کو نہ دیکھا کہ وہ اللہ جس نے انہیں پیدا کیا ہے

قومِ عاد کا غرور اور ان کا انجام

[1] ...... قومِ عاد کا تکبر یہ تھا کہ وہ اپنی طاقت اور شان و شوکت پر غرور کرتے اور دوسروں کو اپنے مقابلے میں کچھ نہ سمجھتے تھے اور خود کو بڑا سمجھتے ہوئے انہوں نے حکمِ الٰہی کی بجا آوری اور رسولوں کے لائے ہوئے دین کی پیروی سے انکار کر دیا۔

هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۱۵﴾ فَاَرْسَلْنَا

هُوَ	اَشَدُّ	مِنْهُمْ	قُوَّةً	وَ	كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۱۵﴾	فَاَرْسَلْنَا
وہ	زیادہ سخت (ہے)	ان سے	قوت (میں)	اور	وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے	تو ہم نے بھیجی

وہ ان سے زیادہ قوت والا ہے اور وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے ○ تو ہم نے

عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْۤ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ

عَلَيْهِمْ	رِيْحًا صَرْصَرًا	فِيْۤ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ (1)	لِّنُذِيْقَهُمْ	عَذَابَ الْخِزْيِ
ان پر	ایک تیز آندھی	(ان کے) منحوس دنوں میں	تاکہ ہم چکھائیں انہیں	رسوائی کا عذاب

ان پر (ان کے) منحوس دنوں میں ایک تیز آندھی بھیجی تاکہ دنیا کی زندگی میں ہم انہیں

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَ لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى وَ هُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۶﴾

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	وَ	لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ	اَخْزٰى	وَ	هُمْ	لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۶﴾
دنیا کی زندگی میں	اور	ضرور آخرت کا عذاب	زیادہ رسوا کن (ہے)	اور	وہ	ان کی مدد نہ کی جائے گی

رسوائی کا عذاب چکھائیں اور بیشک آخرت کا عذاب زیادہ رسوا کن ہے اور ان کی مدد نہ ہو گی ○

قومِ ثمود کا طرزِ عمل اور ان کا انجام

وَ اَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى

وَ	اَمَّا	ثَمُوْدُ	فَهَدَيْنٰهُمْ	فَاسْتَحَبُّوا	الْعَمٰى	عَلَى الْهُدٰى
اور	بہرحال	ثمود	تو ہم نے رہنمائی کی ان کی	تو انہوں نے پسند کیا	اندھے (ہونے کو)	ہدایت پر

اور وہ جو ثمود تھے تو ہم نے ان کی رہنمائی کی تو انہوں نے ہدایت کی بجائے اندھے پن کو پسند کیا

قومِ ثمود کے متقی مومنوں کی نجات

فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۷﴾ ج وَ نَجَّيْنَا

فَاَخَذَتْهُمْ	صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ (2)	بِمَا	كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۷﴾	وَ	نَجَّيْنَا
تو پکڑ لیا انہیں	ذلت کے عذاب کی کڑک (نے)	(اس کے) سبب جو	وہ کام کرتے تھے	اور	ہم نے بچالیا

تو ان کے اعمال کے سبب انہیں ذلت کے عذاب کی کڑک نے آلیا ○ اور ہم نے

(1) ...... کوئی دن یا مہینہ حقیقی طور پر منحوس نہیں البتہ جس وقت، دن یا مہینے میں گناہگاروں پر عذابِ الٰہی نازل ہو تو وہ عذاب کے اعتبار سے گناہگار کے حق میں منحوس ہے یا گناہ، گناہگار کے حق میں نحوست ہے۔

(2) ...... قومِ ثمود پر آنے والے عذاب کی تین کیفیات قرآنِ مجید میں بیان ہوئی ہیں (1) انہیں زلزلے نے پکڑ لیا۔ (2) انہیں چنگھاڑ نے پکڑ لیا (3) انہیں ذلت کے عذاب کی کڑک نے آلیا۔ یہ تینوں کیفیات وقوع پذیر ہوئیں، لہٰذا قومِ ثمود کی ہلاکت کو ان میں کسی کی طرف بھی منسوب کیا جا سکتا ہے۔

بروزِ قیامت اعضاء کفار کی ان کے خلاف گواہی

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا یَتَّقُوْنَ۠ ﴿۱۸﴾ وَ یَوْمَ یُحْشَرُ

یُحْشَرُ	یَوْمَ [1]	وَ	كَانُوْا یَتَّقُوْنَ ﴿۱۸﴾	وَ	اٰمَنُوْا	الَّذِیْنَ
ہانکے جائیں گے	(جس) دن	اور	وہ ڈرتے تھے	اور	ایمان لائے	ان لوگوں کو جو

انہیں بچالیا جو ایمان لائے اور ڈرتے تھے ○ اور جس دن

اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ یُوْزَعُوْنَ ﴿۱۹﴾

یُوْزَعُوْنَ ﴿۱۹﴾	فَهُمْ	اِلَى النَّارِ	اَعْدَآءُ اللّٰهِ
ان کے پہلوں کو روکا جائے گا حتّٰی کہ بعد والے ان سے آملیں	تو وہ	آگ کی طرف	اللہ کے دشمن

اللہ کے دشمن آگ کی طرف ہانکے جائیں گے تو ان کے پہلوں کو روکا جائے گا حتّٰی کہ بعد والے ان سے آملیں ○

حَتّٰۤى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَیْهِمْ

عَلَیْهِمْ	شَهِدَ	جَآءُوْهَا	اِذَا مَا	حَتّٰۤى
ان کے خلاف	(تو) گواہی دیں گے	وہ (سب) آجائیں گے اس (آگ) کے پاس	جب	یہاں تک کہ

یہاں تک کہ جب وہ (سب) آگ کے پاس آجائیں گے تو

سَمْعُهُمْ وَ اَبْصَارُهُمْ وَ جُلُوْدُهُمْ بِمَا

بِمَا	جُلُوْدُهُمْ	وَ	اَبْصَارُهُمْ	وَ	سَمْعُهُمْ
(اس) کی جو	ان کی کھالیں	اور	ان کی آنکھیں	اور	ان کے کان

ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کی کھالیں سب ان کے خلاف

کفار کا اپنے بدن کی کھالوں سے کلام

كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَ قَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ

شَهِدْتُّمْ	لِمَ	لِجُلُوْدِهِمْ	قَالُوْا	وَ	كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۲۰﴾
تم نے گواہی دی	کیوں	اپنی کھالوں سے	وہ کہیں گے	اور	وہ عمل کرتے تھے

ان کے اعمال کی گواہی دیں گے ○ اور وہ اپنی کھالوں سے کہیں گے: تم نے ہمارے خلاف کیوں

[1] ......یعنی قیامت کے دن پہلے اور بعد والے تمام کافروں کو انتہائی ذلت کے ساتھ ہانک کر جہنم کی طرف لے جایا جائے گا، پھر دوزخ کے کنارے پہنچ جانے والوں کو روک دیا جائے گا تاکہ پیچھے رہ جانے والے ان کفار کے پاس آجائیں، اور جب سب کافر اکٹھے ہو جائیں گے تو ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کی کھالیں سب اللہ تعالیٰ کے حکم سے بول اٹھیں گے اور انہوں نے ان اعضاء سے دنیا میں جو جو عمل کئے ہوں گے وہ سب بتادیں گے۔

عَلَيْنَا ؕ قَالُوْۤا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِیْۤ

الَّذِیْۤ	اللّٰهُ	اَنْطَقَنَا	قَالُوْۤا	عَلَيْنَا
جس نے	(اس) اللہ (نے)	بولنے کی قوت دی ہمیں	وہ کہیں گے	ہمارے خلاف

گواہی دی؟ وہ کہیں گی: ہمیں اس اللہ نے بولنے کی قوت بخشی جس نے

اَنْطَقَ كُلَّ شَیْءٍ وَّ هُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ اِلَيْهِ

اِلَيْهِ	وَّ	اَوَّلَ مَرَّةٍ	خَلَقَكُمْ	هُوَ	وَّ	كُلَّ شَیْءٍ [1]	اَنْطَقَ
اسی کی طرف	اور	پہلی بار	اس نے پیدا کیا تمہیں	وہ	اور	ہر چیز (کو)	بولنے کی طاقت دی

ہر چیز کو بولنے کی طاقت دی ہے اور اس نے تمہیں پہلی مرتبہ بنایا اور اسی کی طرف

تُرْجَعُوْنَ ﴿٢١﴾ وَ مَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ

عَلَيْكُمْ	يَّشْهَدَ	اَنْ	مَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ	وَ	تُرْجَعُوْنَ ﴿٢١﴾
تمہارے خلاف	گواہی دیں	(اس بات سے) کہ	تم چھپ نہیں سکتے تھے	اور	تمہیں لوٹایا جائے گا

تم لوٹائے جاؤ گے ○ اور تم اس بات سے نہیں چھپ سکتے تھے کہ تمہارے خلاف

سَمْعُكُمْ وَ لَاۤ اَبْصَارُكُمْ وَ لَا جُلُوْدُكُمْ وَ لٰكِنْ

لٰكِنْ	وَ	جُلُوْدُكُمْ	لَا	وَ	اَبْصَارُكُمْ	لَاۤ	وَ	سَمْعُكُمْ
لیکن	اور	تمہاری کھالیں	نہ	اور	تمہاری آنکھیں	نہ	اور	تمہارے کان

تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں گواہی دیں لیکن

ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا

مِّمَّا	كَثِيْرًا	لَا يَعْلَمُ	اللّٰهَ	اَنَّ	ظَنَنْتُمْ
(اس میں) سے جو	بہت سے (کام)	نہیں جانتا	اللہ	کہ	تم نے گمان کر رکھا تھا

تم تو یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ اللہ تمہارے بہت سے کام

روزِ قیامت کفار کی سرزنش

[1] ......جو لوگ یہ سوچتے ہیں کہ قیامت کے دن اعضاء کیسے بولیں گے، اس میں ان کے لئے بھی جواب ہے کہ اعضاء کو بولنے کی طاقت وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ دے گا جس نے سب کو بولنے کی طاقت دی، تو جو زبان جیسے ایک چھوٹے سے عضو کو بولنے کی طاقت دے سکتا ہے وہ دیگر اعضاء کو بھی بولنے کی طاقت دے سکتا ہے۔

تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٢﴾ وَ ذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِیْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ

تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٢﴾	وَ	ذٰلِكُمْ	ظَنُّكُمُ	الَّذِیْ	ظَنَنْتُمْ	بِرَبِّكُمْ [1]
تم کرتے تھے	اور	یہ	تمہارا گمان (تھا)	وہ جو	تم نے گمان کیا	اپنے رب پر

نہیں جانتا○ اور یہ تمہارا وہ گمان تھا جو تم نے اپنے رب پر کیا

اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿٢٣﴾ فَاِنْ یَّصْبِرُوْا

اَرْدٰىكُمْ	فَاَصْبَحْتُمْ	مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿٢٣﴾	فَاِنْ	یَّصْبِرُوْا
اس (گمان) نے ہلاک کر دیا تمہیں	تو تم ہو گئے	نقصان اٹھانے والوں میں سے	پھر اگر	وہ صبر کریں

اسی گمان نے تمہیں ہلاک کر دیا تو اب نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گئے○ پھر اگر وہ (آگ پر) صبر کریں

روزِ قیامت کفار کے لئے کوئی چھٹکارا نہ ہوگا

فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَ اِنْ یَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا

فَالنَّارُ	مَثْوًى	لَّهُمْ	وَ	اِنْ	یَّسْتَعْتِبُوْا	فَمَا
تو آگ	ٹھکانہ (ہے)	ان کا	اور	اگر	وہ راضی کرنا چاہیں گے (اللہ کو)	تو نہیں

تو آگ ان کا ٹھکانہ ہے اور اگر وہ اللہ کو راضی کرنا چاہیں گے تو

هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِیْنَ ﴿٢٤﴾ وَ قَیَّضْنَا لَهُمْ

هُمْ	مِّنَ الْمُعْتَبِیْنَ ﴿٢٤﴾	وَ	قَیَّضْنَا	لَهُمْ
وہ (ہوں گے)	(اللہ کی) رضا پائے ہوؤں میں سے	اور	ہم نے مقرر کر دیئے	ان (کافروں) کیلئے

وہ ان میں سے نہیں ہوں گے جن سے اللہ راضی ہے○ اور ہم نے کافروں کیلئے کچھ ساتھی

کفار کے ساتھ شیطان ساتھیوں کا تقرر اور ان کا عمل

قُرَنَآءَ فَزَیَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ مَا

قُرَنَآءَ	فَزَیَّنُوْا	لَهُمْ	مَّا	بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ	وَ	مَا
کچھ ساتھی	تو انہوں نے خوبصورت بنا دیا	ان (کافروں) کیلئے	(اسے) جو	ان کے آگے	اور	جو

مقرر کر دیئے تو ان ساتھیوں نے کافروں کی نظر میں ان کے اگلے اور ان کے

[1]... اللہ تعالیٰ کے بارے میں برا گمان رکھنا کافروں کا طریقہ ہے اور برا گمان رکھنے والا ہلاک ہونے والوں اور نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گا۔ برے گمان کی ایک مثال یہ ہے کہ سچی توبہ کر کے بندہ یہ گمان کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف نہیں فرمائے گا اور اچھے گمان کی ایک مثال یہ ہے کہ سچی توبہ کے بعد بندہ یہ گمان کرے کہ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمالے گا اور اس کے گناہ بخش دے گا۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اچھا گمان رکھنا ضروری ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ بندہ عذابِ الٰہی سے ہی بے خوف ہو جائے بلکہ مطلب یہ ہے کہ بندہ نہ تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بالکل مایوس ہو جائے اور نہ ہی اس کے عذاب

خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْۤ اُمَمٍ

خَلْفَهُمْ	وَ	حَقَّ	عَلَيْهِمُ	الْقَوْلُ	فِيْۤ اُمَمٍ
ان کے پیچھے (ہے)	اور	ثابت ہوگئی	ان پر	(عذاب کی) بات	(جو پوری ہو چکی ان) گروہوں میں

پچھلے (اعمال) کو خوبصورت بنا دیا اور ان پر بات ثابت ہو چکی ہے (یہ) جنوں اور انسانوں کے

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۚ اِنَّهُمْ

قَدْ	خَلَتْ	مِنْ قَبْلِهِمْ	مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ	اِنَّهُمْ
تحقیق	جو گزر چکے	ان سے پہلے	جنوں اور انسانوں کے	بیشک وہ

ان گروہوں میں (شامل) ہیں جو ان سے پہلے گزر رہے ہیں۔ بیشک وہ

كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿٢٥﴾ ع وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

كَانُوْا	خٰسِرِيْنَ ﴿٢٥﴾	وَ	قَالَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
تھے	نقصان اٹھانے والے	اور	بولے	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا

نقصان اٹھانے والے تھے ○ اور کافروں نے کہا:

لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ

لَا تَسْمَعُوْا	لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ	وَالْغَوْا[1]	فِيْهِ	لَعَلَّكُمْ
تم نہ سنو	اس قرآن کو	اور فضول شور و غل مچاؤ	اس میں	تاکہ تم

اس قرآن کو نہ سنو اور اس میں فضول شور و غل مچاؤ تاکہ تم

تَغْلِبُوْنَ ﴿٢٦﴾ فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

تَغْلِبُوْنَ ﴿٢٦﴾	فَلَنُذِيْقَنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
غالب آجاؤ	تو بیشک ضرور ہم چکھائیں گے	ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا

غالب آجاؤ ○ تو بیشک ضرور ہم کافروں کو سخت عذاب

تلاوتِ قرآن کے وقت کفارِ مکہ کا طرزِ عمل

کفارِ مکہ کے لیے وعید

ع ١٧ / ٢

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اور سزا سے بے خوف ہو جائے بلکہ وہ امید اور خوف کے درمیان رہے کہ یہی سلامتی کا راستہ ہے۔

[1] ...... تلاوتِ قرآن کے وقت کفار قریش شور مچانا شروع کر دیتے، سیٹیاں بجاتے اور طرح طرح سے آوازیں بلند کرتے تھے۔ اس کا مقصد صرف یہ تھا کہ لوگ قرآن پاک کی تلاوت نہ سن سکیں کیونکہ وہ اس بات سے خوفزدہ تھے کہ اگر انہوں نے دل جمعی سے قرآن سن لیا تو ایمان لے آئیں گے۔

عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّ لَنَجْزِيَنَّهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ

الَّذِيْ	اَسْوَاَ	لَنَجْزِيَنَّهُمْ	وَّ	عَذَابًا شَدِيْدًا
جو	بُرے کام (کا)	ضرور ہم بدلہ دیں گے انہیں	اور	سخت عذاب

چکھائیں گے اور بیشک ہم انہیں ان کے بُرے اعمال کا

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٧﴾ ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ ۚ

النَّارُ	جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ (1)	ذٰلِكَ	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٧﴾
آگ (ہے)	اللہ کے دشمنوں کا بدلہ	یہ	وہ کرتے تھے

بدلہ دیں گے ○ یہ اللہ کے دشمنوں کا بدلہ آگ ہے۔

لَهُمْ فِيْهَا دَارُ الْخُلْدِ ؕ جَزَآءًۢ بِمَا

بِمَا	جَزَآءً	دَارُ الْخُلْدِ (2)	فِيْهَا	لَهُمْ
(اس) کا جو	بدلہ	ہمیشہ رہنے کا گھر (ہے)	اس میں	ان کیلئے

ان کیلئے اس میں ہمیشہ رہنے کا گھر ہے (یہ) اس بات کی سزا ہے کہ

كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿٢٨﴾ وَ قَالَ الَّذِيْنَ

الَّذِيْنَ	قَالَ	وَ	كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿٢٨﴾
وہ لوگ جنہوں نے	کہیں گے	اور	وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے

وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے ○ اور کافر (جہنم میں جاکر)

جہنم میں کفار کی ایک عرض

كَفَرُوْا رَبَّنَاۤ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا

اَضَلّٰنَا	الَّذَيْنِ	اَرِنَا	رَبَّنَاۤ	كَفَرُوْا
گمراہ کیا ہمیں	وہ جنہوں نے	دکھادے ہمیں	اے ہمارے رب	کفر کیا

کہیں گے: اے ہمارے رب! ہمیں جنوں اور انسانوں کے وہ دونوں (گروہ) دکھا

(1) جن کافروں نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تلاوتِ قرآن کی آواز کو روکنا چاہا انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنا دشمن قرار دیا، اس سے معلوم ہوا کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور قرآن کا دشمن اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے۔

(2) جہنم میں کافروں کو ہمیشہ کے لئے عذاب دیا جائے گا اور جو گناہگار مسلمان داخلِ جہنم ہوں گے، ان کا اس میں قیام عارضی ہو گا بعد میں انہیں جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔

مِنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا

مِنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ	نَجْعَلْهُمَا	تَحْتَ اَقْدَامِنَا
جنوں اور انسانوں میں سے	تاکہ ہم (روند) ڈالیں انہیں	اپنے قدموں کے نیچے

جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا تاکہ (آج) ہم انہیں اپنے پاؤں کے نیچے (روند) ڈالیں

لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿٢٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا

لِيَكُوْنَا	مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿٢٩﴾	اِنَّ	الَّذِيْنَ	قَالُوْا	رَبُّنَا
تاکہ وہ ہو جائیں (جہنم میں)	سب سے نیچے والوں میں سے	بیشک	وہ لوگ جنہوں نے	کہا	ہمارا رب

تاکہ وہ (جہنم میں) سب سے نیچے والوں میں سے ہو جائیں ○ بیشک جنہوں نے کہا: ہمارا رب

اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا

اللّٰهُ	ثُمَّ	اسْتَقَامُوْا[1]	تَتَنَزَّلُ	عَلَيْهِمُ	الْمَلٰٓئِكَةُ[2]	اَلَّا تَخَافُوْا
اللہ (ہے)	پھر	وہ ثابت قدم رہے (اس پر)	اترتے ہیں	ان پر	فرشتے	(اور کہتے ہیں) کہ تم نہ ڈرو

اللہ ہے پھر (اس پر) ثابت قدم رہے ان پر فرشتے اترتے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ تم نہ ڈرو

وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿٣٠﴾ نَحْنُ

وَ	لَا تَحْزَنُوْا	وَ	اَبْشِرُوْا	بِالْجَنَّةِ	الَّتِيْ	كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿٣٠﴾	نَحْنُ
اور	نہ غم کرو	اور	خوش ہو جاؤ	(اس) جنت پر	جس کا	تم سے وعدہ کیا جاتا تھا	ہم

اور نہ غم کرو اور اس جنت پر خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا ○ ہم

اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا

اَوْلِيٰٓؤُكُمْ	فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	وَ	فِي الْاٰخِرَةِ	وَ	لَكُمْ	فِيْهَا
تمہارے دوست (ہیں)	دنیا کی زندگی میں	اور	آخرت میں	اور	تمہارے لیے	اس (جنت) میں

دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں تمہارے دوست ہیں اور تمہارے لیے جنت میں

ایمان پر ثابت قدم رہنے والوں کو فرشتوں کی طرف سے بشارتیں

1. توحید پر استقامت یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے اقرار اور اخلاص کے ساتھ نیک اعمال کرنے پر ثابت قدم رہے۔
2. ایک قول یہ ہے کہ موت کے وقت فرشتے اترتے ہیں اور مومن کو آخرت میں پیش آنے والے احوال یا ایمان سلب ہونے کا خوف اور اہل و عیال کے چھوٹنے کا یا گناہوں کا غم نہ کرنے کا کہتے اور اسے جنت کی بشارت دیتے ہیں اور ایک قول یہ ہے کہ قبروں سے اٹھتے وقت مومنوں کو فرشتے یہ بشارت دیں گے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ مومن کو تین بار بشارت دی جاتی ہے ایک موت کے وقت، دوسری قبر میں اور تیسری قبروں سے اٹھنے کے وقت۔

مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَ لَكُمْ فِيْهَا مَا

مَا	تَشْتَهِيْٓ	اَنْفُسُكُمْ	وَ	لَكُمْ	فِيْهَا	مَا
(ہر وہ چیز ہے) جو	چاہیں گے	تمہارے دل	اور	تمہارے لئے	اس میں	(ہر وہ چیز ہے) جو

ہر وہ چیز ہے جو تمہارا جی چاہے اور تمہارے لئے اس میں ہر وہ چیز ہے جو

تَدَّعُوْنَ ﴿٣١﴾ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ﴿٣٢﴾ وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا

تَدَّعُوْنَ ﴿٣١﴾	نُزُلًا	مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ﴿٣٢﴾	وَ	مَنْ	اَحْسَنُ	قَوْلًا
تم مانگو گے	مہمانی (ہے)	بخشنے والے، مہربان کی طرف سے	اور	کون	زیادہ اچھا	بات (میں)

تم طلب کرو ○ بخشنے والے، مہربان کی طرف سے مہمانی ہے ○ اور اس سے زیادہ کس کی بات اچھی

مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ

مِّمَّنْ	دَعَآ[1]	اِلَى اللّٰهِ	وَ	عَمِلَ	صَالِحًا[2]	وَّ	قَالَ	اِنَّنِيْ
(اس) سے جو	بلائے	اللہ کی طرف	اور	عمل کرے	اچھا، نیک	اور	کہے	بیشک میں

جو اللہ کی طرف بلائے اور نیکی کرے اور کہے کہ بیشک میں

مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٣٣﴾ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ

مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٣٣﴾[3]	وَ	لَا تَسْتَوِي	الْحَسَنَةُ	وَ	لَا	السَّيِّئَةُ
مسلمانوں میں سے (ہوں)	اور	برابر نہیں ہوسکتی	نیکی	اور	نہ	برائی

مسلمان ہوں ○ اور اچھائی اور برائی برابر نہیں ہوسکتی۔

اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ

اِدْفَعْ	بِالَّتِيْ	هِيَ	اَحْسَنُ	فَاِذَا	الَّذِيْ
تم دور کردو (برائی کو)	(اس) کے ساتھ جو	وہ	سب سے بہتر (ہے)	تو جبھی	وہ جو

برائی کو بھلائی کے ساتھ دور کردو تو تمہارے اور جس شخص کے درمیان

دینِ حق کی دعوت دینا سب سے اچھی بات ہے

نیکی اور گناہ برابر نہیں

برائی کو اچھائی سے دور کرنا

[1]...... دعوت دینے والے سے مراد حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔ یا، اس سے نبی کی دعوت قبول کرنے اور دوسروں کو نیکی کی دعوت دینے والا مومن مراد ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا کہ میرے نزدیک یہ آیت مؤذنوں کے حق میں نازل ہوئی۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ جو کوئی کسی طریقے پر بھی اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دے، وہ اس آیت میں داخل ہے۔ [2]...... ہر مبلغ کو چاہئے کہ وہ خود بھی اطاعت گزار اور احکامِ الٰہی پر عمل کرنے والا ہو۔ بے عمل مبلغ اللہ تعالیٰ کی سخت ناراضی کا مستحق ہوسکتا ہے۔ [3]...... یہ کہنا فقط زبان سے نہ ہو بلکہ دل سے دینِ اسلام کا اعتقاد رکھتے ہوئے کہے کہ بیشک میں مسلمان

برائی کو بھلائی سے ٹالنے کی عظیم دولت کے حقدار لوگ

بَيْنَكَ وَ بَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ﴿٣٤﴾ وَ

بَيْنَكَ وَ بَيْنَهٗ	عَدَاوَةٌ	كَاَنَّهٗ	وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ﴿٣٤﴾ [1]	وَ
تمہارے اور اس کے درمیان	دشمنی (ہوگی)	(ایسا ہو جائے گا) کہ جیسے وہ	گہرا دوست (ہے)	اور

دشمنی ہوگی وہ اس وقت ایسا ہو جائے گا کہ جیسے وہ گہرا دوست ہے ○ اور

مَا يُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَ مَا يُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا

مَا يُلَقّٰىهَاۤ	اِلَّا	الَّذِيْنَ	صَبَرُوْا	وَ	مَا يُلَقّٰىهَاۤ	اِلَّا
نہیں دی جاتی یہ عادت	مگر	ان لوگوں کو جنہوں نے	صبر کیا	اور	نہیں دی جاتی وہ	مگر

یہ دولت صبر کرنے والوں کو ہی ملتی ہے اور یہ دولت بڑے نصیب والے

وسوسۂ شیطان کے وقت پناہِ الٰہی مانگنے کا حکم

ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿٣٥﴾ وَ اِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ

ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿٣٥﴾ [2]	وَ	اِمَّا	يَنْزَغَنَّكَ	مِنَ الشَّيْطٰنِ	نَزْغٌ
بڑے نصیب والے (کو)	اور	اگر	وسوسہ آئے تجھے	شیطان کی طرف سے	کوئی وسوسہ

کو ہی ملتی ہے ○ اور اگر تجھے شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ آئے

قدرتِ الٰہی کی آسمانی نشانیاں اور سورج و چاند کو سجدے کی ممانعت

فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٣٦﴾ وَ

فَاسْتَعِذْ	بِاللّٰهِ	اِنَّهٗ	هُوَ	السَّمِيْعُ	الْعَلِيْمُ ﴿٣٦﴾	وَ
تو تو پناہ مانگ	اللہ کی	بیشک وہ	وہی	سننے والا	جاننے والا (ہے)	اور

تو اللہ کی پناہ مانگو۔ بیشک وہی سننے والا، جاننے والا ہے ○ اور

مِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَ النَّهَارُ وَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ ؕ

مِنْ اٰيٰتِهِ	الَّيْلُ	وَ	النَّهَارُ	وَ	الشَّمْسُ	وَ	الْقَمَرُ
اس کی نشانیوں میں سے (ہیں)	رات	اور	دن	اور	سورج	اور	چاند

رات اور دن اور سورج اور چاند سب اس کی نشانیوں میں سے ہیں۔

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہوں، کیونکہ سچا کہنا یہی ہے۔ [1]...... برائی کو بھلائی سے ٹال دینا جیسے کسی کی طرف سے تکلیف پہنچے تو اس پر صبر کرنا، کوئی جہالت اور بیوقوفی کا برتاؤ کرے تو اس پر حلم و بردباری کا مظاہرہ کرنا اور بدسلوکی ہونے پر عفو و درگزر سے کام لینا دینِ اسلام کی انتہائی اعلیٰ، جامع اور شاہکار اخلاقی تعلیم ہے اور اس کا نتیجہ بہت شاندار ہے کہ دشمن دشمنی چھوڑ کر دوستوں کی طرح محبت کرنے لگیں گے۔ [2]...... اچھے اخلاق والا ہونا اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ ہر ایک کو چاہئے کہ وہ اچھے اخلاق اپنانے کی کوشش کرے۔ حدیثِ پاک میں ہے: مومنوں میں زیادہ کامل ایمان والا وہ ہے جو اخلاق کے اعتبار سے ان میں سب سے اچھا ہے۔ (ابوداؤد، ۴/۲۹۰، الحدیث: ۴۶۸۲)

لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَ لَا لِلْقَمَرِ وَ اسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ

لَا تَسْجُدُوْا	لِلشَّمْسِ	وَ	لَا	لِلْقَمَرِ	وَ	اسْجُدُوْا	لِلّٰهِ	الَّذِيْ
تم سجدہ نہ کرو	سورج کو	اور	نہ	چاند کو	اور	سجدہ کرو	(اس) اللہ کو	جس نے

نہ سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو اور اس اللہ کو سجدہ کرو جس نے

خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿٣٧﴾ فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ

خَلَقَهُنَّ	اِنْ	كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿٣٧﴾	فَاِنِ	اسْتَكْبَرُوْا (1)	فَالَّذِيْنَ
پیدا کیا انہیں	اگر	اس کی عبادت کرتے ہو	تو اگر	وہ تکبر کریں	تو وہ (فرشتے) جو

انہیں پیدا کیا اگر تم اس کی عبادت کرتے ہو○ تو اگر یہ تکبر کریں تو جو

عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَ النَّهَارِ

عِنْدَ رَبِّكَ	يُسَبِّحُوْنَ (2)	لَهٗ	بِالَّيْلِ وَ النَّهَارِ
تمہارے رب کے پاس (ہیں)	وہ پاکی بیان کرتے ہیں	اس کی	رات اور دن میں

تمہارے رب کے پاس ہیں وہ رات اور دن اس کی پاکی بیان کرتے رہتے ہیں

وَ هُمْ لَا يَسْـَٔمُوْنَ ﴿٣٨﴾ السجدة وَ مِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنَّكَ

وَ	هُمْ	لَا يَسْـَٔمُوْنَ ﴿٣٨﴾	وَ	مِنْ اٰيٰتِهٖۤ	اَنَّكَ
اور	وہ	اکتاتے نہیں	اور	اس کی نشانیوں میں سے (ہے)	کہ تو

اور وہ اکتاتے نہیں○ اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تو

تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَاۤ اَنْزَلْنَا

تَرَى	الْاَرْضَ	خَاشِعَةً (3)	فَاِذَاۤ	اَنْزَلْنَا
دیکھتا ہے	زمین (کو)	بے قدر پڑی ہوئی	پھر جب	ہم اتارتے ہیں

زمین کو بے قدر پڑی ہوئی دیکھتا ہے پھر جب ہم اس پر پانی

کفار کا حال اور فرشتوں کا وصف

بنجر زمین کی سرسبزی سے مردوں کو دوبارہ زندہ کرنے کی قدرت پر استدلال

السجدة ۱۱

1 یعنی اگر وحدانیتِ الٰہی کے عظیم دلائل دیکھ لینے کے باوجود بھی کفار غرور و تکبر کریں تو پھر بھی اللہ تعالیٰ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور اِن کفار کے سورج اور چاند کی عبادت کرنے سے یہ نہیں ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور حمد و ثنا کرنے والے ختم ہو جائیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ فرشتے دن رات اس کی پاکی بیان کرنے میں مصروف ہیں اور وہ پاکی بیان کرنے سے تھکتے بھی نہیں، لہٰذا اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس کرنا لوگوں کیلئے باعثِ شرف ہے، نہ کہ خدا کو اس کا کوئی فائدہ ہے۔ 2...... یہ آیتِ سجدہ ہے، اسے پڑھنے اور سننے والے پر سجدۂ تلاوت کرنا واجب ہے۔ 3...... اس سے مراد زمین کا خشک اور بنجر ہونا ہے۔

عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَ رَبَتْ ؕ اِنَّ الَّذِیْۤ

عَلَيْهَا	الْمَآءَ	اهْتَزَّتْ	وَ	رَبَتْ	اِنَّ	الَّذِیْۤ
اس پر	پانی	(تو)وہ لہلہانے لگتی ہے	اور	بڑھ جاتی ہے	بیشک	وہ جس نے

اتارتے ہیں تو لہلہانے لگتی ہے اور بڑھ جاتی ہے۔ بیشک جس نے

اَحْیَاهَا لَمُحْیِ الْمَوْتٰی ؕ اِنَّهٗ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ

اَحْیَاهَا	لَمُحْیِ	الْمَوْتٰی	اِنَّهٗ	عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ
زندہ کیا اس کو	ضرور زندہ کرنے والا (ہے)	مردوں (کو)	بیشک وہ	ہر چیز پر

اس کو زندہ کیا وہ ضرور مردوں کو زندہ کرنے والا ہے۔ بیشک وہ ہر شے پر

قَدِیْرٌ ﴿۳۹﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِنَا

قَدِیْرٌ ﴿۳۹﴾	اِنَّ	الَّذِیْنَ	یُلْحِدُوْنَ[1]	فِیْۤ اٰیٰتِنَا
قدرت والا (ہے)	بیشک	وہ لوگ جو	سیدھی راہ سے ہٹتے ہیں	ہماری آیتوں میں

قدرت رکھتا ہے ○ بیشک جو لوگ ہماری آیتوں میں سیدھی راہ سے ہٹتے ہیں

لَا یَخْفَوْنَ عَلَیْنَا ؕ اَفَمَنْ یُّلْقٰی فِی النَّارِ خَیْرٌ اَمْ مَّنْ

لَا یَخْفَوْنَ	عَلَیْنَا	اَفَمَنْ	یُّلْقٰی	فِی النَّارِ	خَیْرٌ	اَمْ	مَّنْ
وہ پوشیدہ نہیں ہیں	ہم پر	تو کیا وہ جو	ڈالا جائے گا	آگ میں	(وہ) بہتر (ہے)	یا	جو

وہ ہم پر پوشیدہ نہیں ہیں تو کیا جسے آگ میں ڈالا جائے گا وہ بہتر ہے یا وہ جو

یَّاْتِیْۤ اٰمِنًا یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا

یَّاْتِیْۤ	اٰمِنًا	یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ	اِعْمَلُوْا	مَا	شِئْتُمْ	اِنَّهٗ	بِمَا
آئے گا	بے خوف ہو کر	قیامت کے دن	تم عمل کرو	جو	تم چاہو	بیشک وہ	(اس) کو جو

قیامت میں امان سے آئے گا۔ تم جو چاہو کرتے رہو، بیشک اللہ

[1]..... الحاد کا معنی ہے کسی جانب مائل ہونا، انحراف کرنا۔ عرف میں حق سے باطل کی طرف انحراف کرنے کو الحاد کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی آیتوں میں الحاد کی مختلف صورتیں ہیں، جیسے ان پر اعتراض کرنا، انہیں جھٹلانا، انہیں جھوٹ، جادو اور شعر کہنا، آیات کو سن کر شور و غل کرنا، ان کے معانی کو باطل معانی پر محمول کرنا وغیرہ۔ اس آیت میں ان لوگوں کے لئے بڑی عبرت ہے جو قرآنِ مجید کی آیات کے اپنی مرضی کے مطابق معنی بیان کرتے ہیں اور قرآنِ پاک کے صحیح اور حقیقی معنی اور مفہوم سے ہٹ کر اپنی مرضی کی تاویلیں کرتے رہتے ہیں۔

آیاتِ الٰہی میں الحاد کرنے والوں کو تنبیہ

عظمتِ قرآن

تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٤٠﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا

تَعْمَلُوْنَ	بَصِيْرٌ ﴿٤٠﴾	اِنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	بِالذِّكْرِ	لَمَّا
تم عمل کرتے ہو	دیکھنے والا (ہے)	بیشک	وہ لوگ جنہوں نے	انکار کیا	ذکر کا	جب

تمہارے کام دیکھ رہا ہے ○ بیشک جنہوں نے ذکر کا انکار کیا جب

جَآءَهُمْ ۚ وَ اِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ﴿٤١﴾ لَّا يَاْتِيْهِ

جَآءَهُمْ	وَ	اِنَّهٗ	لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ﴿٤١﴾ (1)	لَّا يَاْتِيْهِ
وہ آیا ان کے پاس (ان کیلئے خرابی ہے)	اور	بیشک وہ	ضرور عزت والی کتاب (ہے)	نہیں آسکتا اس کے پاس

وہ ان کے پاس آیا (ان کیلئے خرابی ہے) اور بیشک وہ عزت والی کتاب ہے ○ باطل اس کے سامنے

الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ لَا مِنْ خَلْفِهٖ ؕ تَنْزِيْلٌ

الْبَاطِلُ (2)	مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ	وَ	لَا	مِنْ خَلْفِهٖ	تَنْزِيْلٌ
باطل	اس کے آگے سے	اور	نہ	اس کے پیچھے سے	(وہ قرآن) نازل کیا ہوا (ہے)

اور اس کے پیچھے (کسی طرف) سے بھی اس کے پاس نہیں آسکتا۔ (وہ قرآن) اس کی طرف سے

کفار کی جاہلانہ حرکتوں پر حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کو تسلی

مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ﴿٤٢﴾ مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ

مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ﴿٤٢﴾	مَا يُقَالُ	لَكَ	اِلَّا	مَا	قَدْ	قِيْلَ
حکمت والے، تعریف کے لائق کی طرف سے	نہیں کہا جاتا	تم سے	مگر	وہ جو	بیشک	کہا گیا

نازل کیا ہوا ہے جو حکمت والا، تعریف کے لائق ہے ○ (اے حبیب!) آپ کو وہی بات کہی جاتی ہے

لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّ ذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٤٣﴾

لِلرُّسُلِ	مِنْ قَبْلِكَ	اِنَّ	رَبَّكَ	لَذُوْ مَغْفِرَةٍ	وَّ	ذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٤٣﴾
رسولوں سے	تم سے پہلے	بیشک	تمہارا رب	ضرور بخشش والا	اور	دردناک عذاب والا (ہے)

جو تم سے پہلے رسولوں سے کہی گئی تھی۔ بیشک تمہارا رب بخشش والا اور دردناک عذاب والا ہے ○

(1)...... عزیز کے دو معنی ہیں، (1) غالب اور قاہر، (2) جس کی نظیر نہ پائی جاسکتی ہو۔ قرآنِ مجید اپنے دلائل کی قوت سے ہر ایک پر غالب ہے اور بے مثل بھی ہے کیونکہ ساری مخلوق مل کر بھی اس کی ایک سورت جیسی کوئی سورت نہیں بنا سکتی۔ (2)...... قرآن مجید باطل کی رسائی سے دور ہے، کسی طرح اور کسی جہت سے بھی باطل اس تک راہ نہیں پاسکتا، یہ فرق، تبدیلی اور کمی و زیادتی سے محفوظ ہے، شیطان اس میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں رکھتا، جس چیز کے حق ہونے کا قرآنِ مجید حکم فرمادے اسے کوئی باطل نہیں کر سکتا اور جس کے باطل ہونے کا یہ حکم فرمادے اسے کوئی حق نہیں بنا سکتا۔

قرآن پر کفار کے اعتراض کا جواب اور شانِ قرآن

وَ لَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِیًّا لَّقَالُوْا لَوْ لَا فُصِّلَتْ

وَ	لَوْ	جَعَلْنٰهُ[1]	قُرْاٰنًا اَعْجَمِیًّا	لَّقَالُوْا	لَوْ لَا	فُصِّلَتْ
اور	اگر	ہم کردیتے اسے	عجمی زبان کا قرآن	(تو) ضرور وہ (کافر) کہتے	کیوں نہیں	واضح کی گئیں

اور اگر ہم اسے عربی کے علاوہ کسی اور زبان کا قرآن کر دیتے تو کفار ضرور کہتے: اس کی آیتیں

اٰیٰتُهٗ ؕ ءَ اَعْجَمِیٌّ وَّ عَرَبِیٌّ ؕ قُلْ هُوَ لِلَّذِیْنَ

اٰیٰتُهٗ	ءَاَعْجَمِیٌّ	وَّ	عَرَبِیٌّ	قُلْ	هُوَ	لِلَّذِیْنَ
اس کی آیتیں	کیا (کتاب) عجمی	اور	(نبی) عربی (ہے)	تم کہو	وہ	ان لوگوں کے لئے جو

کیوں نہ واضح کی گئیں؟ کیا کتاب عجمی ہے اور نبی عربی ہے؟ تم فرماؤ: وہ ایمان والوں

قرء حفص بتسهیل الهمزة الثانیة ۱۲

اٰمَنُوْا هُدًی وَّ شِفَآءٌ ؕ وَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ

اٰمَنُوْا	هُدًی	وَّ	شِفَآءٌ[2]	وَ	الَّذِیْنَ	لَا یُؤْمِنُوْنَ	فِیْۤ اٰذَانِهِمْ
ایمان لائے	ہدایت	اور	شفاء (ہے)	اور	وہ لوگ جو	ایمان نہیں لاتے	ان کے کانوں میں

کے لیے ہدایت اور شفا ہے اور وہ جو ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں میں

وَقْرٌ وَّ هُوَ عَلَیْهِمْ عَمًی ؕ اُولٰٓىٕكَ یُنَادَوْنَ

وَقْرٌ[3]	وَّ	هُوَ	عَلَیْهِمْ	عَمًی	اُولٰٓىٕكَ	یُنَادَوْنَ
بوجھ (ہے)	اور	وہ	ان پر	اندھاپن (ہے)	یہ لوگ	(گویا) انہیں پکارا جارہا ہے

بوجھ ہے اور وہ ان پر اندھاپن ہے۔ گویا انہیں دور کی جگہ سے

ع۱۹ ۵

قرآن کریم میں اختلاف کرنے والوں کے لئے تنبیہ

مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِیْدٍ ﴿٤٤﴾ وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی

مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِیْدٍ ﴿٤٤﴾	وَ	لَقَدْ	اٰتَیْنَا	مُوْسَی
دور کی جگہ سے	اور	ضرور بیشک	ہم نے عطا کی	موسیٰ (کو)

پکارا جارہا ہے ○ اور بیشک ہم نے موسیٰ کو کتاب

[1].....اس آیت میں کفار کے اس اعتراض ”قرآن عجمی زبان میں کیوں نازل نہیں ہوا“ کا جواب دیا گیا ہے، جس کا حاصل یہ ہے کہ قرآنِ پاک عجمی زبان میں ہوتا تو کافر اعتراض کرتے جبکہ اب عربی میں آیا ہے تو بھی اعتراض کررہے ہیں تو حقیقت یہ ہے کہ ان کا یہ اعتراض نہ ماننے کا ایک بہانہ ہے کیونکہ حق کے طلبگار شخص کی شان کے لائق نہیں کہ وہ ایسے اعتراض کرے۔ [2]..... قرآن قلبی امراض جیسے جہالت اور شک وغیرہ سے شفا دیتا ہے اور جسمانی امراض کے لئے بھی اس کا پڑھ کر دم کرنا بہت مفید ہے۔ [3]..... اس سے مراد یہ ہے کہ یہ کفار قرآنِ پاک کو اس کے حق کے مطابق سننے کی نعمت سے محروم ہیں اور ”ان پر اندھاپن

الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَ لَوْلَا كَلِمَةٌ

الْكِتٰبَ	فَاخْتُلِفَ	فِيْهِ	وَ	لَوْلَا	كَلِمَةٌ
کتاب	تو اختلاف کیا گیا	اس میں	اور	اگر نہ ہوتی	بات

عطا فرمائی تو اس میں اختلاف کیا گیا اور اگر تمہارے رب کی طرف سے

سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ

سَبَقَتْ	مِنْ رَّبِّكَ	لَقُضِيَ	بَيْنَهُمْ
پہلے گزر چکی	تمہارے رب کی طرف سے	(تو) ضرور فیصلہ کر دیا جاتا	ان کے درمیان

بات پہلے نہ گزر چکی ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا

وَ اِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۴۵﴾ مَنْ

وَ	اِنَّهُمْ	لَفِيْ شَكٍّ	مِّنْهُ	مُرِيْبٍ ﴿۴۵﴾	مَنْ
اور	بیشک وہ	ضرور شک میں (ہیں)	اس (قرآن) کی طرف سے	دھوکا ڈالنے والے	جس نے

اور بیشک وہ ضرور قرآن کی طرف سے ایک دھوکا ڈالنے والے شک میں ہیں ○ جو

عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَ مَنْ اَسَآءَ

عَمِلَ	صَالِحًا	فَلِنَفْسِهٖ	وَ	مَنْ	اَسَآءَ
عمل کیا	اچھا، نیک	تو اپنی ذات کے لئے (کیا)	اور	جس نے	برا کام کیا

نیکی کرتا ہے وہ اپنی ذات کیلئے ہی کرتا ہے اور جو برائی کرتا ہے

فَعَلَيْهَا ؕ وَ مَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۴۶﴾

فَعَلَيْهَا[1]	وَ	مَا	رَبُّكَ	بِظَلَّامٍ[2]	لِّلْعَبِيْدِ ﴿۴۶﴾
تو اپنی ذات پر (کے خلاف کیا)	اور	نہیں	تمہارا رب	ذرا سا بھی ظلم کرنے والا	بندوں پر

تو اپنے خلاف ہی کرتا ہے اور تمہارا رب بندوں پر ظلم نہیں کرتا ○

اچھے برے عمل کا فائدہ و نقصان بندے کو ہی ہوگا

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہے" سے مراد یہ ہے کہ وہ شکوک وشبہات کی ظلمتوں میں گرفتار ہیں۔ 1 ...... اللہ تعالیٰ بندوں کے اچھے برے اعمال سے بے نیاز ہے، اچھے عمل کا فائدہ اور برے عمل کا نقصان بندے کو ہی ہوگا۔ 2 ...... اللہ تعالیٰ بندوں پر ذرہ بھر بھی ظلم نہیں کرتا اور ان کے ساتھ وہی معاملہ فرماتا ہے جس کے وہ حق دار ہیں یا ان پر فضل فرماتا ہے۔ حدیثِ قدسی میں ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اے میرے بندو! بیشک میں نے اپنی ذات پر ظلم حرام کر لیا ہے اور تمہارے درمیان بھی آپس میں ظلم کو حرام کر دیا، لہٰذا تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ (مسلم، ص۱۳۹۳، الحدیث: ۵۵(۲۵۷۷))

اِلَیۡہِ یُرَدُّ

25

قیامت سے متعلق سوال کا جواب اور علمِ الٰہی کی شان

اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ؕ وَ مَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ

اِلَيْهِ	يُرَدُّ	عِلْمُ السَّاعَةِ (1)	وَ	مَا تَخْرُجُ	مِنْ ثَمَرٰتٍ
اس (اللہ) کی طرف	لوٹایا جاتا ہے	قیامت کا علم	اور	نہیں نکلتا	کوئی پھل

قیامت کے علم کا حوالہ اللہ ہی کی طرف لوٹایا جاتا ہے اور کوئی پھل اپنے غلاف سے

مِّنْ اَكْمَامِهَا وَ مَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَ لَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ

مِّنْ اَكْمَامِهَا	وَ	مَا تَحْمِلُ	مِنْ اُنْثٰى	وَ	لَا تَضَعُ	اِلَّا	بِعِلْمِهٖ
اپنے غلاف سے	اور	حاملہ نہیں ہوتی	کوئی مادہ	اور	نہ وہ بچہ جنتی ہے	مگر	اس کے علم سے

نہیں نکلتا اور نہ کوئی مادہ حاملہ ہوتی ہے اور نہ وہ بچہ جنتی ہے مگر اس کے علم سے

روزِ قیامت مشرکین کا شرکا سے اعلانِ براءت

وَ يَوْمَ يُنَادِيْهِمْ اَيْنَ شُرَكَآءِيْ ۙ قَالُوْۤا اٰذَنّٰكَ ۙ

وَ	يَوْمَ	يُنَادِيْهِمْ	اَيْنَ	شُرَكَآءِيْ	قَالُوْۤا	اٰذَنّٰكَ
اور	(جس) دن	وہ ندا فرمائے گا انہیں	کہاں ہیں	میرے شریک	(تو) وہ کہیں گے	ہم بتا چکے تجھے

اور جس دن وہ انہیں ندا فرمائے گا: میرے شریک کہاں ہیں؟ تو کہیں گے: ہم تجھ سے کہہ چکے ہیں کہ

روزِ قیامت مشرکین کی ناکامی

مَا مِنَّا مِنْ شَهِيْدٍ ﴿٤٧﴾ وَ ضَلَّ عَنْهُمْ مَّا

مَا	مِنَّا	مِنْ شَهِيْدٍ ﴿٤٧﴾	وَ	ضَلَّ (2)	عَنْهُمْ	مَّا
نہیں (ہے)	ہم میں سے	کوئی گواہی دینے والا	اور	غائب ہوگئے	ان سے	جن کی

ہم میں کوئی گواہ نہیں ○ اور جن کو وہ پہلے پوجتے تھے

كَانُوْا يَدْعُوْنَ مِنْ قَبْلُ وَ ظَنُّوْا مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ﴿٤٨﴾

كَانُوْا يَدْعُوْنَ	مِنْ قَبْلُ	وَ	ظَنُّوْا	مَا	لَهُمْ	مِّنْ مَّحِيْصٍ ﴿٤٨﴾
وہ پوجا کرتے تھے	پہلے	اور	وہ سمجھ گئے	(کہ) نہیں (ہے)	ان کیلئے	بھاگنے کی کوئی جگہ

وہ ان سے غائب ہوگئے اور وہ سمجھ گئے کہ ان کے لئے کہیں بھاگنے کی جگہ نہیں ○

(1) یعنی جب کسی سے قیامت کا وقت پوچھا جائے تو وہ صرف یہی جواب دے کہ اس کا وقت اللہ تعالٰی ہی جانتا ہے۔ مخلوق میں سے کوئی بھی اللہ تعالٰی کے بتائے بغیر قیامت کا وقت نہیں جان سکتا اور دلائل سے ثابت ہے کہ اللہ تعالٰی نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو قیامت قائم ہونے کا وقت بتادیا تھا، البتہ بتایا اس لئے نہیں کہ یہ اللہ تعالٰی کے رازوں میں سے ایک راز ہے۔ (2) مشرکین کے معبود اگرچہ میدانِ حشر میں موجود ہوں گے لیکن مشرکوں کی سفارش اور مدد نہیں کریں گے تو ان کا وہاں موجود ہونا ایسے ہوگا جیسے یہ وہاں سے غائب ہیں۔

بھلائی مانگنے اور برائی پہنچنے پر کافر کا حال

لَا یَسۡـَٔمُ الۡاِنۡسَانُ مِنۡ دُعَآءِ الۡخَیۡرِ ۫ وَ اِنۡ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَیَـُٔوۡسٌ

لَا یَسۡـَٔمُ	الۡاِنۡسَانُ [1]	مِنۡ دُعَآءِ الۡخَیۡرِ	وَ	اِنۡ	مَّسَّهُ	الشَّرُّ	فَیَـُٔوۡسٌ
اُکتاتا نہیں	آدمی	بھلائی مانگنے سے	اور	اگر	پہنچے اسے	کوئی برائی	تو بہت ناامید

آدمی بھلائی مانگنے سے نہیں اُکتاتا اور اگر اسے کوئی برائی پہنچے تو بہت ناامید،

قَنُوۡطٌ ﴿۴۹﴾ وَ لَئِنۡ اَذَقۡنٰهُ رَحۡمَةً مِّنَّا

قَنُوۡطٌ ﴿۴۹﴾	وَ	لَئِنۡ	اَذَقۡنٰهُ	رَحۡمَةً	مِّنَّا
بڑا مایوس (ہو جاتا ہے)	اور	ضرور اگر	ہم چکھائیں اسے	رحمت (کا مزہ)	اپنی طرف سے

بڑا مایوس ہو جاتا ہے ○ اور اگر ہم اسے اس تکلیف کے بعد جو اسے پہنچی تھی

مِنۡۢ بَعۡدِ ضَرَّآءَ مَسَّتۡهُ لَیَقُوۡلَنَّ هٰذَا لِیۡ ۙ وَ

مِنۡۢ بَعۡدِ ضَرَّآءَ	مَسَّتۡهُ	لَیَقُوۡلَنَّ	هٰذَا	لِیۡ	وَ
(اس) تکلیف کے بعد	جو پہنچی تھی اسے	(تو) ضرور وہ کہے گا	یہ	میرے لئے (ہے)	اور

اپنی رحمت کا مزہ چکھائیں تو ضرور کہے گا: یہ تو میرا حق ہے اور

مَاۤ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّ لَئِنۡ رُّجِعۡتُ

مَاۤ اَظُنُّ	السَّاعَةَ	قَآئِمَةً	وَّ	لَئِنۡ	رُّجِعۡتُ
میں گمان نہیں کرتا	قیامت (کو)	قائم ہونے والی	اور	ضرور اگر	مجھے لوٹایا گیا

میرے گمان میں قیامت قائم نہ ہوگی اور اگر میں اپنے رب کی طرف

اِلٰی رَبِّیۡۤ اِنَّ لِیۡ عِنۡدَهٗ لَلۡحُسۡنٰی ۚ

اِلٰی رَبِّیۡۤ	اِنَّ	لِیۡ	عِنۡدَهٗ	لَلۡحُسۡنٰی
میرے رب کی طرف	(تو) بیشک	میرے لیے	اس کے پاس (بھی)	ضرور بھلائی (ہی ہے)

لوٹایا بھی گیا تو ضرور میرے لیے اس کے پاس بھی بھلائی ہی ہے

[1] یہاں انسان سے مراد حقیقتاً تو کافر انسان ہے اور عمومی انسانی رویہ بھی یہی ہے کہ آدمی ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے مال اور تندرستی مانگتا رہتا ہے لیکن اگر اسے کوئی مصیبت اور معاش کی تنگی پہنچے تو اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت سے بہت ناامید اور مایوس ہو جاتا ہے۔ مومن کی یہ شان نہیں کہ وہ مصائب کی بنا پر رحمتِ الٰہی سے مایوس ہو جائے۔ حدیثِ پاک میں ہے "جو گناہگار آدمی رحمتِ الٰہی کی امید رکھتا ہے وہ اس بندے سے زیادہ رحمتِ الٰہی کے قریب ہوتا ہے جو بڑا عبادت گزار ہونے کے باوجود رحمتِ الٰہی سے مایوس ہوتا ہے اور اطاعت گزار ہونے کے باوجود یہ امید نہیں رکھتا کہ اسے اللہ تعالیٰ کی رحمت ملے گی۔ (مسند الفردوس، ۳/۱۵۹، الحدیث: ۴۴۲۷)

فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِمَا عَمِلُوْا ۫ وَ

فَلَنُنَبِّئَنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	بِمَا	عَمِلُوْا	وَ
تو ضرور ہم بتا دیں گے	ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا	جو	انہوں نے عمل کئے	اور

توضرور ہم کافروں کو ان کے اعمال کی خبر دیں گے اور

لَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ۝۵۰ وَ اِذَاۤ اَنْعَمْنَا

لَنُذِيْقَنَّهُمْ	مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ۝۵۰	وَ	اِذَاۤ	اَنْعَمْنَا
ضرور ہم چکھائیں گے انہیں	سخت عذاب سے	اور	جب	ہم احسان کرتے ہیں

ضرور ضرور انہیں سخت عذاب چکھائیں گے ۝ اور جب ہم آدمی پر

نعمت ملنے اور تکلیف پہنچنے پر کافر کا کردار

عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَ نَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَ اِذَا

عَلَى الْاِنْسَانِ	اَعْرَضَ	وَ	نَاٰ	بِجَانِبِهٖ	وَ	اِذَا
آدمی پر	(تو) وہ منہ پھیر لیتا ہے	اور	دور ہٹ جاتا ہے	اپنی طرف	اور	جب

احسان کرتے ہیں تو منہ پھیر لیتا ہے اور اپنی طرف دور ہٹ جاتا ہے اور جب

منکرینِ قرآن سے ایک سوال

مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ ۝۵۱ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ

مَسَّهُ	الشَّرُّ	فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ ۝۵۱ (1)	قُلْ	اَرَءَيْتُمْ	اِنْ
پہنچتی ہے اسے	تکلیف	تو (لمبی) چوڑی دعا والا (بن جاتا ہے)	تم کہو	بھلا دیکھو	اگر

اسے تکلیف پہنچتی ہے تو (لمبی) چوڑی دعا (مانگنے) والا بن جاتا ہے ۝ تم فرماؤ: بھلا دیکھو کہ اگر

كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ اَضَلُّ

كَانَ	مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ	ثُمَّ	كَفَرْتُمْ	بِهٖ	مَنْ	اَضَلُّ
وہ (قرآن) ہو	اللہ کے پاس سے	پھر	تم نے انکار کر دیا	اس کا	(تو) کون	زیادہ گمراہ (ہے)

یہ قرآن اللہ کے پاس سے ہو پھر تم اس کے منکر بنو تو اس سے بڑھ کر گمراہ کون

(1) راحت کے دنوں میں اللہ تعالیٰ کو بھول جانا اور صرف مصیبت کے دنوں میں دعا کرنا کفار کا طریقہ ہے۔ یہ طرزِ عمل اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں کیونکہ یہاں دعا مانگنے پر نہیں بلکہ راحت میں دعا نہ مانگنے پر عتاب کیا گیا ہے۔ نیز یہ عمل مصائب و آلام کے وقت مانگی جانے والی دعاؤں کے قبول نہ ہونے کا سبب بھی بن سکتا ہے، جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے "جسے یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ سختیوں اور مصیبتوں میں اس کی دعا قبول فرمائے تو اسے چاہئے کہ وہ صحت اور کشادگی کی حالت میں کثرت سے دعا کیا کرے۔(ترمذی، ۵/۲۴۸، الحدیث: ۳۳۹۳) لہٰذا مسلمانوں کو چاہئے کہ مصیبت و راحت ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگا کریں۔

مِمَّنْ هُوَ فِیْ شِقَاقٍۭ بَعِیْدٍ ﴿۵۲﴾ سَنُرِیْهِمْ اٰیٰتِنَا

اٰیٰتِنَا	سَنُرِیْهِمْ	فِیْ شِقَاقٍۭ بَعِیْدٍ ﴿۵۲﴾	هُوَ	مِمَّنْ
اپنی نشانیاں	عنقریب ہم دکھائیں گے انہیں	دور کی ضد و مخالفت میں (ہے)	وہ	(اس) سے جو

جو دور کی ضد و مخالفت میں ہے؟ ○ ابھی ہم انہیں آسمان وزمین کی وسعتوں میں

فِی الْاٰفَاقِ وَ فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى یَتَبَیَّنَ

یَتَبَیَّنَ	حَتّٰى	فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ (2)	وَ	فِی الْاٰفَاقِ (1)
واضح ہو جائے گا	یہاں تک کہ	ان کی ذاتوں میں	اور	آسمان وزمین کی وسعتوں میں

اور خود ان کی ذاتوں میں اپنی نشانیاں دکھائیں گے یہاں تک کہ ان کیلئے

لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّؕ اَوَ لَمْ یَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ

اَنَّهٗ	بِرَبِّكَ	اَوَ لَمْ یَكْفِ	الْحَقُّ	اَنَّهُ	لَهُمْ
کہ وہ	تمہارا رب	اور کیا کافی نہیں	حق (ہے)	کہ وہی	ان کے لئے

بالکل واضح ہو جائے گا کہ بیشک وہ ہی حق ہے اور کیا تمہارے رب کا ہر چیز پر

عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ ﴿۵۳﴾ اَلَاۤ اِنَّهُمْ فِیْ مِرْیَةٍ

فِیْ مِرْیَةٍ	اِنَّهُمْ	اَلَاۤ	شَهِیْدٌ ﴿۵۳﴾	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ
شک میں (ہیں)	بیشک وہ (کافر)	سن لو	گواہ (ہے)	ہر چیز پر

گواہ ہونا کافی نہیں؟ ○ سن لو! بیشک یہ کافر اپنے رب سے ملنے کے متعلق

مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّهِمْؕ اَلَاۤ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ ﴿۵۴﴾

مُّحِیْطٌ ﴿۵۴﴾ (3)	بِكُلِّ شَیْءٍ	اِنَّهٗ	اَلَاۤ	مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّهِمْ
گھیرے ہوئے (ہے)	ہر چیز کو	بیشک وہ	خبر دار	اپنے رب سے ملنے کے متعلق

شک میں ہیں۔ خبر دار! وہ ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے ○

(1) آفاقی نشانیوں سے مراد سورج، چاند، ستارے وغیرہا ہیں، یہ سب اللہ تعالیٰ کی قدرت وحکمت پر دلالت کرتے ہیں۔ یا، ان سے مراد گزشتہ اُمتوں کی اُجڑی بستیاں ہیں جن سے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جھٹلانے والوں کا حال معلوم ہوتا ہے۔ (2) لوگوں کی ذاتوں میں نشانیوں سے مراد یہ ہے کہ ان کی ہستیوں میں اللہ تعالیٰ کی صنعت وحکمت کے بے شمار عجائبات موجود ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کی قدرت خوب ظاہر ہے۔ یا یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بدر میں کفار کو مغلوب کیا اور ان پر قہر نازل کرکے خود ان کے اپنے احوال میں اپنی نشانیوں کا مشاہدہ کرا دیا۔ (3) اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے علم اور قدرت

آیات:53 — رکوع:05

سُوۡرَۃُ الشُّوۡرٰی مَکِّیَّۃٌ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ			
بِسۡمِ	اللّٰهِ	الرَّحۡمٰنِ	الرَّحِیۡمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			

حٰمٓ ﴿١﴾ عٓسٓقٓ ﴿٢﴾ كَذٰلِكَ یُوۡحِیۡۤ اِلَیۡكَ وَ					
حٰمٓ ﴿١﴾	عٓسٓقٓ ﴿٢﴾	كَذٰلِكَ	یُوۡحِیۡۤ	اِلَیۡكَ	وَ
حٰمٓ	عٓسٓقٓ	یونہی	وحی فرماتا ہے	تمہاری طرف	اور
حٰمٓ ○ عٓسٓقٓ ○ عزت و حکمت والا اللہ تمہاری طرف اور تم سے پہلے لوگوں					

اِلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِكَ ۙ اللّٰهُ الۡعَزِیۡزُ الۡحَكِیۡمُ ﴿٣﴾ لَهٗ مَا						
اِلَی الَّذِیۡنَ	مِنۡ قَبۡلِكَ [1]	اللّٰهُ	الۡعَزِیۡزُ	الۡحَكِیۡمُ ﴿٣﴾	لَهٗ	مَا
ان لوگوں کی طرف جو	تم سے پہلے (تھے)	اللہ	عزت والا	حکمت والا	اسی کا (ہے)	جو کچھ
کی طرف یونہی وحی فرماتا ہے ○ اسی کا ہے جو کچھ						

فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ وَهُوَ الۡعَلِیُّ الۡعَظِیۡمُ ﴿٤﴾							
فِی السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِی الۡاَرۡضِ	وَ	هُوَ	الۡعَلِیُّ	الۡعَظِیۡمُ ﴿٤﴾ [2]
آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں (ہے)	اور	وہی	بلندی والا	عظمت والا (ہے)
آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، اور وہی بلندی والا، عظمت والا ہے ○							

انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی طرف وحی میں کمالات اور صفات باری تعالیٰ

...ساتھ ہے ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے اور کوئی چیز اس کے علم کے احاطے سے باہر نہیں۔ ❶ ...اس آیت مبارکہ میں یہ اشارہ ہے کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بعد کوئی نبی نہیں بن سکتا کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو یہاں اس کا اس طرح ذکر ہوتا کہ "یوں ہی ہم آئندہ نبیوں کی طرف بھی وحی کریں گے" اور جب یہ مذکور نہیں تو ثابت ہوا کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بعد کوئی نبی نہیں بن سکتا۔ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام چونکہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے پہلے کے نبی ہیں لہٰذا قربِ قیامت میں ان کا تشریف لانا اس آیت کے خلاف نہیں۔ ❷ حقیقی عظمت صرف اللہ تعالیٰ کی ہے اور اس کے محبوب بندوں

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ یُسَبِّحُوْنَ

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرْنَ	مِنْ فَوْقِهِنَّ	وَ	الْمَلٰٓىٕكَةُ	یُسَبِّحُوْنَ
قریب ہے کہ پھٹ جائیں آسمان	اپنے اوپر سے	اور	فرشتے	تسبیح کرتے ہیں

قریب ہے کہ آسمان اپنے اوپر سے پھٹ جائیں اور فرشتے اپنے رب کی حمد کے ساتھ

بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ یَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِی الْاَرْضِؕ اَلَاۤ اِنَّ

بِحَمْدِ رَبِّهِمْ	وَ	یَسْتَغْفِرُوْنَ (۱)	لِمَنْ	فِی الْاَرْضِ (۲)	اَلَاۤ	اِنَّ
اپنے رب کی حمد کے ساتھ	اور	بخشش مانگتے ہیں	(ان) کیلئے جو	زمین میں (ہیں)	سن لو	بیشک

تسبیح کرتے ہیں اور زمین والوں کے لیے معافی مانگتے ہیں۔ سن لو! بیشک

اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۝۵ وَ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ

اللّٰهَ	هُوَ	الْغَفُوْرُ	الرَّحِیْمُ ۝۵	وَ	الَّذِیْنَ	اتَّخَذُوْا	مِنْ دُوْنِهٖۤ
اللہ	وہی	بخشنے والا	مہربان (ہے)	اور	وہ لوگ جنہوں نے	بنا رکھے ہیں	اس کے سوا

اللہ ہی بخشنے والا مہربان ہے ○ اور جنہوں نے اللہ کے سوا (بتوں کو) مددگار

اَوْلِیَآءَ اللّٰهُ حَفِیْظٌ عَلَیْهِمْ ﳲ وَ مَاۤ اَنْتَ عَلَیْهِمْ بِوَكِیْلٍ ۝۶

اَوْلِیَآءَ	اللّٰهُ	حَفِیْظٌ	عَلَیْهِمْ	وَ	مَاۤ	اَنْتَ	عَلَیْهِمْ	بِوَكِیْلٍ ۝۶
مددگار	اللہ	نگران (ہے)	ان پر	اور	نہیں	تم	ان (کے کاموں) پر	ذمہ دار

بنا رکھا ہے اللہ ان پر نگران ہے اور تم ان کے کاموں پر ذمہ دار نہیں ○

وَ كَذٰلِكَ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لِّتُنْذِرَ

وَ	كَذٰلِكَ	اَوْحَیْنَاۤ	اِلَیْكَ	قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا	لِّتُنْذِرَ
اور	یونہی	ہم نے وحی بھیجی	تمہاری طرف	عربی قرآن (کی)	تاکہ تم ڈراؤ

اور یونہی ہم نے تمہاری طرف عربی قرآن کی وحی بھیجی تاکہ تم

❶ ... کو جو عظمت حاصل ہے یہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے ہے۔ ❶ فرشتوں کی شفاعت برحق ہے، انہیں اذنِ شفاعت مل چکا ہے اور آج بھی وہ مسلمانوں کی شفاعت کر رہے ہیں، جب فرشتے شفاعت کر رہے ہیں تو پھر حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت میں کیسے شک ہو سکتا ہے۔ ❷ یہاں زمین والوں سے مراد اہلِ ایمان ہیں، ان کے لئے معافی مانگنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ کافر اس لائق نہیں ہیں کہ فرشتے ان کے لئے استغفار کریں، البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ وہ کافروں کے لئے یہ دعا کریں کہ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! انہیں ایمان کی توفیق دے کر ان کی مغفرت فرما۔

اُمَّ الْقُرٰى وَ مَنْ حَوْلَهَا وَ تُنْذِرَ

اُمَّ الْقُرٰى	وَ	مَنْ	حَوْلَهَا	وَ	تُنْذِرَ
مرکزی شہر (مکہ والوں کو)	اور	(انہیں) جو	اس کے ارد گرد (رہتے ہیں)	اور	تم ڈراؤ

مرکزی شہر اور اس کے ارد گرد رہنے والوں کو ڈر سناؤ اور تم

یَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَیْبَ فِیْهِ ؕ فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّةِ وَ

یَوْمَ الْجَمْعِ[1]	لَا	رَیْبَ	فِیْهِ	فَرِیْقٌ	فِی الْجَنَّةِ	وَ
جمع ہونے کے دن (سے)	نہیں	کوئی شک	اس میں	ایک گروہ	جنت میں	اور

جمع ہونے کے دن سے ڈراؤ جس میں کچھ شک نہیں۔ ایک گروہ جنت میں ہے اور

فَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ ۝۷ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً

فَرِیْقٌ	فِی السَّعِیْرِ ۝۷	وَ	لَوْ	شَآءَ	اللّٰهُ	لَجَعَلَهُمْ	اُمَّةً وَّاحِدَةً
ایک گروہ	جہنم میں (ہے)	اور	اگر	چاہتا	اللہ	(تو) ضرور بنا دیتا انہیں	ایک امت

ایک گروہ دوزخ میں ○ اور اگر اللہ چاہتا تو ان سب کو ایک امت بنا دیتا

تمام لوگوں کو ایک امت نہ بنائے جانے کی وجہ اور کفار کے لئے وعید

وَّ لٰكِنْ یُّدْخِلُ مَنْ یَّشَآءُ فِیْ رَحْمَتِهٖ ؕ وَ الظّٰلِمُوْنَ

وَّ	لٰكِنْ	یُّدْخِلُ	مَنْ	یَّشَآءُ	فِیْ رَحْمَتِهٖ	وَ	الظّٰلِمُوْنَ[2]
اور	لیکن	(اللہ) داخل کرتا ہے	جسے	وہ چاہتا ہے	اپنی رحمت میں	اور	ظالم لوگ

لیکن اللہ اپنی رحمت میں داخل فرماتا ہے جسے چاہتا ہے اور ظالموں

حقیقی مددگار کا بیان

مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِیٍّ وَّ لَا نَصِیْرٍ ۝۸ اَمِ اتَّخَذُوْا

مَا	لَهُمْ	مِّنْ وَّلِیٍّ	وَّ	لَا	نَصِیْرٍ ۝۸	اَمِ	اتَّخَذُوْا
نہیں (ہے)	ان کیلئے	کوئی دوست	اور	نہ	مددگار	کیا	انہوں نے ٹھہرا لئے ہیں

کیلئے نہ کوئی دوست ہے اور نہ مددگار ○ کیا کافروں نے

[1] قیامت کے دن میں اللہ تعالیٰ تمام زمین و آسمان والوں کو جمع فرمائے گا نیز اس دن روحوں اور جسموں کو، ہر عمل کرنے والے اور اس کے عمل کو، ظالم اور مظلوم کو جمع کیا جائے گا اس لئے قیامت کے دن کو جمع کا دن فرمایا گیا۔ [2] یہاں ظالموں سے مراد کفار ہیں، ان کے لئے کوئی دوست اور مددگار نہ ہو گا البتہ کفر کے علاوہ دیگر گناہوں میں مشغول ہو کر اپنی جانوں پر ظلم کرنے والوں کیلئے مددگار ہوں گے جو ان سے عذاب دور کریں گے، جیسا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "میری شفاعت میری امت میں سے کبیرہ گناہ کرنے والوں کیلئے ہے۔" (ترمذی، ۱۹۸/۴، الحدیث: ۲۴۴۳)

مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِیَآءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِیُّ وَ هُوَ یُحْیِ

یُحْیِ	هُوَ	وَ	الْوَلِیُّ	هُوَ	فَاللّٰهُ	اَوْلِیَآءَ (1)	مِنْ دُوْنِهٖۤ
زندہ کرے گا	وہ	اور	مددگار (ہے)	وہی	تو اللہ	مددگار	اس (اللہ) کے سوا

اللہ کے سوا مددگار ٹھہرا لیے ہیں تو اللہ ہی مددگار ہے اور وہ مُردوں کو

الْمَوْتٰى٘ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۠(۹) وَ مَا اخْتَلَفْتُمْ فِیْهِ مِنْ شَیْءٍ

مَا اخْتَلَفْتُمْ فِیْهِ مِنْ شَیْءٍ (2)	وَ	قَدِیْرٌ (۹)	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	هُوَ	وَ	الْمَوْتٰى
جس چیز میں تم اختلاف کرو	اور	قادر (ہے)	ہر چیز پر	وہ	اور	مُردوں (کو)

زندہ کرے گا اور وہ ہر شے پر قادر ہے ○ (اور اے لوگو!) تم جس بات میں اختلاف کرو

فَحُكْمُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّیْ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ ۖ

تَوَكَّلْتُ	عَلَیْهِ	رَبِّیْ	اللّٰهُ	ذٰلِكُمُ	اِلَى اللّٰهِ	فَحُكْمُهٗۤ
میں نے بھروسہ کیا	اسی پر	میرا رب (ہے)	اللہ	یہ	اللہ کے سپرد (ہے)	تو اس کا فیصلہ

تو اس کا فیصلہ اللہ کے سپرد ہے۔ یہ اللہ میرا رب ہے، میں نے اسی پر

وَ اِلَیْهِ اُنِیْبُ (۱۰) فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ جَعَلَ

جَعَلَ	فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	اُنِیْبُ (۱۰)	اِلَیْهِ	وَ
اس نے بنائے	آسمانوں اور زمین کا بنانے والا	میں رجوع کرتا ہوں	اسی کی طرف	اور

بھروسہ کیا اور میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں ○ وہ آسمانوں اور زمین کا بنانے والا ہے، اس نے

لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّ مِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ۚ

اَزْوَاجًا	مِنَ الْاَنْعَامِ	وَ	اَزْوَاجًا	مِّنْ اَنْفُسِكُمْ	لَكُمْ
جوڑے	چوپایوں سے	اور	جوڑے	تمہاری ذاتوں میں سے	تمہارے لیے

تمہارے لیے تم میں سے جوڑے بنائے اور چوپایوں سے جوڑے بنائے۔

حاشیہ: اللہ تعالیٰ کی عظمت اور وحدانیت کے دلائل۔ حقیقی کارساز اللہ تعالیٰ ہے اور مُردوں کو زندہ کرنے والا ہے۔ ع ۲

1. یہاں مددگاروں سے مراد کفار کے بت ہیں جنہیں وہ اللہ تعالیٰ کے سوا اپنا مددگار اور کارساز سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی ایسا نہیں ہے جو حقیقی طور پر مددگار ہو اور مقبولانِ بارگاہ کی مدد بھی درحقیقت اللہ تعالیٰ کی ہی مدد ہے کیونکہ وہ اسی کی دی ہوئی توفیق اور طاقت سے مدد کرتے ہیں۔

2. یہاں کفار کے ساتھ اختلافات سے متعلق مسلمانوں کو ہدایت دی گئی ہے کہ جس دینی بات میں ان سے اختلاف ہو تو انہیں یہ کہہ دیا جائے کہ اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے، وہ قیامت کے دن تمہارے درمیان فیصلہ فرمادے گا۔

يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ؕ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ ۚ وَ هُوَ السَّمِیْعُ

السَّمِیْعُ	هُوَ	وَ	شَیْءٌ	كَمِثْلِهٖ	لَيْسَ	فِيْهِ	يَذْرَؤُكُمْ
سننے والا	وہی	اور	کوئی چیز	اس کے جیسی	نہیں ہے	اس (جوڑے) سے	وہ نسل پھیلاتا ہے تمہاری

اس (جوڑے) سے تمہاری نسل پھیلاتا ہے، اس جیسا کوئی نہیں اور وہی سننے والا،

الْبَصِیْرُ ﴿۱۱﴾ لَهٗ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ یَبْسُطُ الرِّزْقَ

الرِّزْقَ	یَبْسُطُ	مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	لَهٗ	الْبَصِیْرُ ﴿۱۱﴾
روزی	وہ وسیع کرتا ہے	آسمانوں اور زمین کی چابیاں	اس کے لیے (ہیں)	دیکھنے والا (ہے)

دیکھنے والا ہے ○ آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اسی کی مِلک ہیں، وہ جس کے لیے چاہتا ہے

لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۱۲﴾

عَلِیْمٌ ﴿۱۲﴾	بِكُلِّ شَیْءٍ	اِنَّهٗ	یَقْدِرُ	وَ	یَّشَآءُ	لِمَنْ
خوب جاننے والا (ہے)	ہر چیز کو	بیشک وہ	تنگ کر دیتا ہے	اور	چاہتا ہے	جس کے لیے

روزی وسیع کرتا ہے اور تنگ فرماتا ہے۔ بیشک وہ سب کچھ خوب جاننے والا ہے ○

شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّیْنِ مَا وَصّٰی بِهٖ نُوْحًا

نُوْحًا	مَا وَصّٰی بِهٖ	مِّنَ الدِّیْنِ (۱)	لَكُمْ	شَرَعَ
نوح (کو)	(وہ راستہ) جس کی اس نے تاکید فرمائی	دین میں سے	تمہارے لیے	اس نے مقرر کیا

اس نے تمہارے لیے دین کا وہی راستہ مقرر فرمایا ہے جس کی اس نے نوح کو تاکید فرمائی

تمام انبیاء کا اصل دین ایک ہی ہے

وَ الَّذِیْۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ وَ مَا وَصَّیْنَا بِهٖۤ اِبْرٰهِیْمَ

اِبْرٰهِیْمَ	مَا وَصَّیْنَا بِهٖ	وَ	اِلَیْكَ	اَوْحَیْنَاۤ	الَّذِیْ	وَ
ابراہیم	جس کی ہم نے تاکید فرمائی	اور	تمہاری طرف	ہم نے وحی بھیجی	جس کی	اور

اور جس کی ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی اور جس کی ہم نے ابراہیم اور موسیٰ

(۱) دین کا لغوی معنی ہے اطاعت اور اصطلاحی اعتبار سے دین ان اصول اور عقائد کا نام ہے جو تمام انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں مشترک رہے، جیسے اللہ تعالیٰ کے وجود، اس کی وحدانیت اور صفات پر ایمان لانا، تمام نبیوں، رسولوں، آسمانی کتابوں، فرشتوں، تقدیر، قیامت اور حشر و نشر پر ایمان لانا وغیرہ۔ تمام نبیوں اور رسولوں کا اصل دین ایک ہی تھا البتہ ان کی شریعتیں مختلف رہیں، جیسے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شریعت میں مالِ غنیمت حلال نہ تھا اور مسجد کے علاوہ کہیں نماز جائز نہ تھی جبکہ حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شریعت میں مالِ غنیمت حلال ہے اور تمام روئے زمین پر نماز جائز ہے۔

وَ مُوۡسٰی وَ عِیۡسٰۤی اَنۡ اَقِیۡمُوا الدِّیۡنَ وَ لَا تَتَفَرَّقُوۡا فِیۡهِ ؕ

وَ	مُوۡسٰی	وَ	عِیۡسٰۤی	اَنۡ	اَقِیۡمُوا	الدِّیۡنَ	وَ	لَا تَتَفَرَّقُوۡا	فِیۡهِ
اور	موسیٰ	اور	عیسیٰ (کو)	کہ	قائم رکھو	دین (کو)	اور	پھوٹ نہ ڈالو	اس میں

اور عیسیٰ کو تاکید فرمائی کہ دین کو قائم رکھو اور اس میں پھوٹ نہ ڈالو۔

کَبُرَ عَلَی الۡمُشۡرِکِیۡنَ مَا تَدۡعُوۡهُمۡ اِلَیۡهِ ؕ اَللّٰهُ یَجۡتَبِیۡۤ

کَبُرَ	عَلَی الۡمُشۡرِکِیۡنَ	مَا تَدۡعُوۡهُمۡ اِلَیۡهِ	اَللّٰهُ	یَجۡتَبِیۡ
بہت بھاری پڑا	مشرکوں پر	(وہ دین) جس کی طرف تم بلاتے ہو انہیں	اللہ	چن لیتا ہے

مشرکوں پر یہ دین بہت بھاری ہے جس کی طرف تم انہیں بلاتے ہو اور اللہ اپنی طرف

اِلَیۡهِ مَنۡ یَّشَآءُ وَ یَهۡدِیۡۤ اِلَیۡهِ مَنۡ

اِلَیۡهِ	مَنۡ	یَّشَآءُ	وَ	یَهۡدِیۡ	اِلَیۡهِ	مَنۡ
اپنی طرف	جسے	وہ چاہتا ہے	اور	ہدایت دیتا ہے	اپنی طرف	(اسے) جو

چن لیتا ہے جسے چاہتا ہے اور جو رجوع کرتا ہے اسے

یُّنِیۡبُ ﴿۱۳﴾ وَ مَا تَفَرَّقُوۡۤا اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا

یُّنِیۡبُ ﴿۱۳﴾	وَ	مَا تَفَرَّقُوۡۤا (1)	اِلَّا	مِنۡۢ بَعۡدِ	مَا
(اس کی طرف) رجوع کرتا ہے	اور	انہوں نے پھوٹ نہ ڈالی	مگر	(اس کے) بعد	کہ

اپنی طرف ہدایت دیتا ہے ○ اور انہوں نے پھوٹ نہ ڈالی مگر

جَآءَهُمُ الۡعِلۡمُ بَغۡیًۢا بَیۡنَهُمۡ ؕ وَ لَوۡ لَا کَلِمَةٌ

جَآءَهُمُ	الۡعِلۡمُ	بَغۡیًۢا	بَیۡنَهُمۡ	وَ	لَوۡ لَا	کَلِمَةٌ
آپہنچا ان کے پاس	علم	حسد (کی وجہ سے)	اپنے درمیان	اور	اگر نہ ہوتی	ایک بات

اپنے پاس علم آجانے کے بعد اپنے باہمی حسد کی وجہ سے اور اگر تمہارے رب کی طرف سے

دعوتِ توحید پر مشرکین کا بگڑنا کفار کا بیان
اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنے قرب کیلئے چن لیتا ہے

فرقہ بندی اہلِ کتاب کی علامت

(1)...یعنی اہلِ کتاب نے اپنے انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد جو دین میں اختلاف ڈالا کہ کسی نے توحید اختیار کی اور کوئی کافر ہو گیا، وہ اس سے پہلے جان چکے تھے کہ اس طرح اختلاف کرنا اور فرقہ فرقہ ہو جانا گمراہی ہے لیکن اس کے باوجود انہوں نے آپس کے حسد کی وجہ سے، ریاست و ناحق کی حکومت کے شوق میں اور نفسانی حمیت کے ابھارنے پر یہ سب کچھ کیا۔ اس آیت کا ایک معنی یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اہلِ کتاب کو جب حضور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی بعثت کی خبر ملی تو اس وقت انہوں نے آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے حسد کی وجہ سے آپس میں پھوٹ ڈالی۔

قرآن سے متعلق اہلِ کتاب کا حال

کفار سے متعلق حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کو چند ہدایات

سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِیَ

لَقُضِیَ	اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى	مِنْ رَّبِّكَ	سَبَقَتْ
(تو) ضرور فیصلہ کردیا جاتا	ایک مقررہ مدت تک	تمہارے رب کی طرف سے	گزر چکی

ایک مقررہ مدت تک کی بات نہ گزر چکی ہوتی تو ان کے درمیان

بَیْنَهُمْ ؕ وَ اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ

مِنْۢ بَعْدِهِمْ	الْكِتٰبَ	اُوْرِثُوْا	الَّذِیْنَ	اِنَّ	وَ	بَیْنَهُمْ
ان کے بعد	کتاب (کا)	وارث کیا گیا	وہ لوگ جنہیں	بیشک	اور	ان کے درمیان

فیصلہ ہوچکا ہوتا اور بیشک وہ لوگ جو ان کے بعد کتاب کے وارث بنائے گئے

لَفِیْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِیْبٍ ﴿۱۴﴾ فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ

فَادْعُ	فَلِذٰلِكَ	مُرِیْبٍ ﴿۱۴﴾	مِّنْهُ	لَفِیْ شَكٍّ
تو تم بلاؤ	تو اسی لیے	دھوکا ڈالنے والے	اس (قرآن) سے متعلق	(وہ) ضرور شک میں (ہیں)

وہ اس (قرآن) کے متعلق ایک دھوکا ڈالنے والے شک میں ہیں ○ تو اسی لیے بلاؤ

وَ اسْتَقِمْ كَمَاۤ اُمِرْتَ ۚ وَ لَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۚ وَ

وَ	اَهْوَآءَهُمْ[1]	لَا تَتَّبِعْ	وَ	اُمِرْتَ	كَمَاۤ	وَ اسْتَقِمْ
اور	ان کی خواہشات (کے)	پیچھے نہ چلو	اور	تمہیں حکم دیا گیا ہے	جیسا	اور ثابت قدم رہو

اور ثابت قدم رہو جیسا تمہیں حکم دیا گیا ہے اور ان کی خواہشوں کے پیچھے نہ چلو اور

قُلْ اٰمَنْتُ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ وَ

وَ	مِنْ كِتٰبٍ	اللّٰهُ	اَنْزَلَ	بِمَا	اٰمَنْتُ	قُلْ
اور	کتاب	اللہ (نے)	اتاری	(اس) پر جو	میں ایمان لایا	تم کہو

کہو کہ میں اس کتاب پر ایمان لایا جو اللہ نے اتاری ہے اور

[1] مشرکین کی خواہش تھی کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ان کے بتوں کی تعظیم کریں یا کم از کم انہیں برا نہ کہیں اور یہود و نصاریٰ کی خواہش یہ تھی کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ان کے قبلہ کی پیروی کریں اور تورات و انجیل کے احکام کو منسوخ نہ کریں۔ یہاں ان کی باطل خواہشات پر عمل پیرا نہ ہونے کی تاکید کی گئی ہے۔ نفسانی خواہشات عموماً احکامِ خداوندی کے برخلاف ہی ہوتی ہیں اس لئے ان کے بارے میں بہت ہوشیار رہنے کی حاجت ہوتی ہے۔ حدیث پاک میں ہے: دین کی آفت نفسانی خواہشوں پر عمل کرنا ہے۔ (مسند شہاب، ۱/۷۹، الحدیث: ۷۵)

اُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَیْنَكُمْ ؕ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَ رَبُّكُمْ ؕ

اُمِرْتُ	لِاَعْدِلَ (1)	بَیْنَكُمْ	اَللّٰهُ	رَبُّنَا وَ رَبُّكُمْ
مجھے حکم دیا گیا ہے	کہ میں انصاف کروں	تمہارے درمیان	اللہ	ہمارا اور تمہارا رب (ہے)

مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان انصاف کروں۔ اللہ ہمارا اور تمہارا سب کا رب ہے۔

لَنَاۤ اَعْمَالُنَا وَ لَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ؕ لَا

لَنَاۤ	اَعْمَالُنَا	وَ	لَكُمْ	اَعْمَالُكُمْ	لَا
ہمارے لیے	ہمارے اعمال (ہیں)	اور	تمہارے لیے	تمہارے اعمال (ہیں)	نہیں

ہمارے لیے ہمارا عمل ہے اور تمہارے لیے تمہارا عمل ہے۔ ہمارے

حُجَّةَ بَیْنَنَا وَ بَیْنَكُمْ ؕ اَللّٰهُ یَجْمَعُ بَیْنَنَا ۚ وَ

حُجَّةَ	بَیْنَنَا وَ بَیْنَكُمْ	اَللّٰهُ	یَجْمَعُ	بَیْنَنَا	وَ
کوئی جھگڑا	ہمارے اور تمہارے درمیان	اللہ	جمع کرے گا	ہمارے درمیان (یعنی ہم سب کو)	اور

اور تمہارے درمیان کوئی جھگڑا نہیں۔ اللہ ہم سب کو جمع کرے گا اور

اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ ؕ ﴿۱۵﴾ وَ الَّذِیْنَ یُحَآجُّوْنَ فِی اللّٰهِ

اِلَیْهِ	الْمَصِیْرُ ﴿۱۵﴾	وَ	الَّذِیْنَ	یُحَآجُّوْنَ (1)	فِی اللّٰهِ
اسی کی طرف	پھرنا (ہے)	اور	وہ لوگ جو	جھگڑتے ہیں	اللہ (کے دین) کے بارے میں

اسی کی طرف پھرنا ہے ○ اور وہ لوگ جو اللہ کے (دین کے) بارے میں جھگڑتے ہیں

دینِ الٰہی میں جھگڑنے والوں کے لئے وعید

مِنْۢ بَعْدِ مَا اسْتُجِیْبَ لَهٗ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ

مِنْۢ بَعْدِ	مَا	اسْتُجِیْبَ	لَهٗ	حُجَّتُهُمْ	دَاحِضَةٌ
(اس کے) بعد	کہ	قبول کیا جاچکا	اس (دین) کو	ان (جھگڑنے والوں) کی دلیل	باطل، بے بنیاد (ہے)

اس کے بعد کہ اس (دین) کو قبول کیا جاچکا ہے، ان جھگڑنے والوں کی دلیل ان کے رب کے نزدیک

(1) حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کا عدل و انصاف انتہائی اعلیٰ درجے کا تھا اور بڑے بڑے دشمن بھی اس کا اعتراف کرتے تھے۔ حضرت ربیع بن خثیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ کا بیان ہے کہ مکہ والوں کا اس بات پر اتفاق تھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اعلیٰ درجے کے امین اور عادل ہیں اسی لئے اعلانِ نبوت سے پہلے اہلِ مکہ اپنے مقدمات اور جھگڑوں کا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سے فیصلہ کرایا کرتے اور آپ کے تمام فیصلوں کو انتہائی احترام کے ساتھ بلاچون وچرا تسلیم کر لیتے اور کہا کرتے تھے کہ یہ امین کا فیصلہ ہے۔ (شفا شریف، الجزء الاول، ص ۱۳۲، ملتقطاً) (2) ان جھگڑنے والوں سے مراد یہودی ہیں۔

عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ عَلَیْهِمْ غَضَبٌ وَّ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ﴿۱۶﴾

عِنْدَ رَبِّهِمْ	وَ	عَلَیْهِمْ	غَضَبٌ	وَّ	لَهُمْ	عَذَابٌ شَدِیْدٌ ﴿۱۶﴾
ان کے رب کے نزدیک	اور	ان پر	غضب (ہے)	اور	ان کے لیے	سخت عذاب (ہے)

بے بنیاد ہے اور ان پر غضب ہے اور ان کے لیے سخت عذاب ہے ○

معرفتِ الٰہی کے دو مظاہر اور قربِ قیامت کی طرف اشارہ

اَللّٰهُ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَ الْمِیْزَانَؕ وَ

اَللّٰهُ	الَّذِیْۤ	اَنْزَلَ	الْكِتٰبَ	بِالْحَقِّ	وَ	الْمِیْزَانَ [1]	وَ
اللہ (ہی ہے)	جس نے	اتارا	کتاب (کو)	حق کے ساتھ	اور	میزان (کو اتارا)	اور

اللہ وہی ہے جس نے حق کے ساتھ کتاب کو اتارا اور میزان کو اور

قیامت سے کفار کی بے پروائی اور اہلِ ایمان کا خوف

مَا یُدْرِیْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِیْبٌ ﴿۱۷﴾ یَسْتَعْجِلُ بِهَا

مَا یُدْرِیْكَ [2]	لَعَلَّ	السَّاعَةَ	قَرِیْبٌ ﴿۱۷﴾	یَسْتَعْجِلُ	بِهَا
تم کیا جانو	شاید	قیامت	قریب (ہی ہو)	جلدی مچا رہے ہیں	اس (قیامت) کی

تم کیا جانو شاید قیامت قریب ہی ہو ○ قیامت کی جلدی مچا رہے ہیں

الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِهَاۚ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ

الَّذِیْنَ	لَا یُؤْمِنُوْنَ	بِهَا	وَ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	مُشْفِقُوْنَ
وہ لوگ جو	ایمان نہیں رکھتے	اس پر	اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے	(وہ) ڈر رہے ہیں

وہ جو اس پر ایمان نہیں رکھتے اور جو ایمان والے ہیں وہ اس سے

قیامت میں شک کرنے والوں کی گمراہی کا بیان

مِنْهَاۙ وَ یَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّؕ اَلَاۤ اِنَّ الَّذِیْنَ

مِنْهَا	وَ	یَعْلَمُوْنَ	اَنَّهَا	الْحَقُّ	اَلَاۤ	اِنَّ	الَّذِیْنَ
اس سے	اور	وہ جانتے ہیں	کہ وہ (قیامت)	حق (ہے)	سن لو	بیشک	وہ لوگ جو

ڈر رہے ہیں اور جانتے ہیں کہ بیشک وہ حق ہے۔ سن لو! بیشک قیامت کے بارے میں

[1] یہاں میزان سے مراد وہ آلہ ہے جس کے ذریعے اشیاء کا وزن کیا جاتا ہے، یا اس سے مراد عدل ہے اور عدل کو میزان اس لئے کہتے ہیں کہ یہ انصاف اور برابری کا آلہ ہے۔ یا یہاں میزان سے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ گرامی مراد ہے کیونکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حق و باطل کو جانچنے کا معیار ہیں۔ [2] یہاں درایت کی نفی ہے اور درایت اندازے اور قیاس سے جاننے کو کہتے ہیں۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو جو وقتِ قیامت کا علم ہے یہ اندازے اور قیاس سے نہیں ہوا بلکہ اللہ تعالیٰ کے بتانے سے اس کا علم ہوا ہے۔

چار اوصافِ باری تعالیٰ

يُمَارُوْنَ فِي السَّاعَةِ لَفِيْ ضَلٰلٍۭ بَعِيْدٍ ﴿۱۸﴾ اَللّٰهُ لَطِيْفٌ

لَطِيْفٌ	اَللّٰهُ	لَفِيْ ضَلٰلٍۭ بَعِيْدٍ ﴿۱۸﴾	فِي السَّاعَةِ	يُمَارُوْنَ
لطف و کرم فرمانے والا (ہے)	اللہ	ضرور دور کی گمراہی میں (ہیں)	قیامت میں	شک کرتے ہیں

شک کرنے والے ضرور دور کی گمراہی میں ہیں ○ اللہ اپنے بندوں پر

بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿۱۹﴾ ع

الْعَزِيْزُ ﴿۱۹﴾	الْقَوِيُّ	هُوَ	وَ	يَّشَآءُ	مَنْ	يَرْزُقُ	بِعِبَادِهٖ
عزت والا (ہے)	قوت والا	وہی	اور	چاہتا ہے	جسے	وہ روزی دیتا ہے	اپنے بندوں پر

لطف فرمانے والا ہے، جسے چاہتا ہے روزی دیتا ہے اور وہی قوت والا، عزت والا ہے ○

دنیا اور آخرت کے لیے اعمال کرنے والوں کے لئے دستور

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَ

وَ	فِيْ حَرْثِهٖ [1]	لَهٗ	نَزِدْ	حَرْثَ الْاٰخِرَةِ	كَانَ يُرِيْدُ	مَنْ
اور	اس کی کھیتی میں	اس کے لیے	(تو) ہم اضافہ کردیتے ہیں	آخرت کی کھیتی	چاہتا ہے	جو

جو آخرت کی کھیتی چاہتا ہے تو ہم اس کے لیے اس کی کھیتی میں اضافہ کردیتے ہیں اور

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا

مَا	وَ	مِنْهَا	نُؤْتِهٖ	حَرْثَ الدُّنْيَا	كَانَ يُرِيْدُ	مَنْ
نہیں (ہے)	اور	اس میں سے (کچھ)	(تو) ہم دیتے ہیں اسے	دنیا کی کھیتی	چاہتا ہے	جو

جو دنیا کی کھیتی چاہتا ہے تو ہم اسے اس میں سے کچھ دیدیتے ہیں اور آخرت میں

مشرکوں کے دین کا اظہار تعجب اور ان کے لئے وعید

لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ﴿۲۰﴾ اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا

شُرَكٰٓؤُا	لَهُمْ	اَمْ	مِنْ نَّصِيْبٍ ﴿۲۰﴾	فِي الْاٰخِرَةِ	لَهٗ
کچھ ساتھی (ہیں)	ان کے لیے	بلکہ	کچھ حصہ	آخرت میں	اس کا

اس کا کچھ حصہ نہیں ○ بلکہ کافروں کے کچھ ساتھی ہیں

[1] رضائے الٰہی کے لئے نیک اعمال کرنے والے کو اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی نوازتا ہے اور آخرت میں بھی نوازے گا اور صرف دنیا کی عزت، شہرت اور دولت کے لئے نیک اعمال کرنے والے کو دنیا میں نصیب کے مطابق ہی ملے گا اور آخرت میں اسے نیک اعمال کے ثواب سے محروم کردیا جائے گا۔ حدیث پاک میں ہے: جس نے اپنی تمام فکروں کو صرف ایک فکر بنادیا اور وہ آخرت کی فکر ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کی دنیا کی فکر کے لئے کافی ہے اور جس کی فکریں دنیا کے احوال میں مشغول رہیں تو اللہ تعالیٰ کو اس کی پرواہ نہیں ہوگی کہ وہ کس وادی میں ہلاک ہو رہا ہے۔ (ابن ماجہ، ۴/۴۲۵، الحدیث: ۴۱۰۶)

روزِ قیامت کفار کے برے اور باعمل مسلمانوں کے اچھے حال کا بیان

شَرَعُوۡا لَهُمۡ مِّنَ الدِّیۡنِ مَا لَمۡ یَاۡذَنۡۢ بِهِ اللّٰهُؕ وَ

شَرَعُوۡا	لَهُمۡ	مِّنَ الدِّیۡنِ	مَا لَمۡ یَاۡذَنۡۢ بِهِ (1)	اللّٰهُ	وَ
انہوں نے راستہ مقرر کردیا	ان کے لیے	دین سے	جس کی اجازت نہیں دی	اللہ (نے)	اور

جنہوں نے ان کے لیے دین کا وہ راستہ مقرر کردیا ہے جس کی اللہ نے اجازت نہیں دی اور

لَوۡ لَا كَلِمَةُ الۡفَصۡلِ لَقُضِیَ بَیۡنَهُمۡؕ وَ اِنَّ

لَوۡ لَا	كَلِمَةُ الۡفَصۡلِ (2)	لَقُضِیَ	بَیۡنَهُمۡ	وَ	اِنَّ
اگر نہ ہوتی	فیصلہ کن بات	(تو) ضرور فیصلہ کردیا جاتا	ان کے درمیان	اور	بیشک

اگر فیصلہ کرنے کی بات (طے) نہ ہوتی تو (یہیں) ان میں فیصلہ کردیا جاتا اور بیشک

الظّٰلِمِیۡنَ لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۲۱﴾ تَرَی الظّٰلِمِیۡنَ

الظّٰلِمِیۡنَ (3)	لَهُمۡ	عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۲۱﴾	تَرَی	الظّٰلِمِیۡنَ
ظلم کرنے والے	ان کے لیے	دردناک عذاب (ہے)	تم دیکھو گے	ظالموں (کو)

ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے ۝ تم ظالموں کو دیکھو گے

مُشۡفِقِیۡنَ مِمَّا كَسَبُوۡا وَ هُوَ وَاقِعٌۢ

مُشۡفِقِیۡنَ	مِمَّا	كَسَبُوۡا	وَ	هُوَ	وَاقِعٌۢ
(کہ) ڈر رہے ہوں گے	(اس کے وبال) سے جو	انہوں نے کمایا	اور	وہ (اعمال کا وبال)	پڑ کر رہے گا

کہ اپنے کمائے ہوئے اعمال سے ڈر رہے ہوں گے اور ان کی کمائیاں ان پر

بِهِمۡؕ وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

بِهِمۡ	وَ	الَّذِیۡنَ	اٰمَنُوۡا	وَ	عَمِلُوۡا	الصّٰلِحٰتِ
ان پر	اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کیے	اچھے، نیک

پڑ کر رہیں گی اور ایمان لانے والے اور اچھے اعمال کرنے والے

(1) یہاں کفار کی گمراہی اور بدبختی کی بنیادی وجہ بتائی گئی ہے کہ کافروں کے کچھ ساتھی ہیں، شیاطین وغیرہ جنہوں نے کفریہ دینوں میں سے وہ دین ان کے لئے پیش کیا جو شرک اور انکار قیامت پر مشتمل ہے اور انہوں نے اسی دین کو قبول کرلیا حالانکہ یہ دین اللہ تعالیٰ کے دین کے خلاف ہے۔

(2) فیصلے کی بات سے مراد عذاب مؤخر کئے جانے اور قیامت کے دن سزا ملنے کا فیصلہ ہے۔

(3) یہاں ظالموں سے مراد کافر ہیں۔

فِیْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِۚ-لَهُمْ مَّا یَشَآءُوْنَ

یَشَآءُوْنَ	مَّا	لَهُمْ	فِیْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ
وہ چاہیں گے	جو	ان کے لیے (ہو گا)	جنتوں کے پھولوں سے بھرے ہوئے باغات میں (ہوں گے)

جنتوں کے پھولوں سے بھرے ہوئے باغات میں ہوں گے۔ ان کے لیے ان کے رب کے پاس

عِنْدَ رَبِّهِمْؕ-ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِیْرُ ﴿۲۲﴾ ذٰلِكَ الَّذِیْ

الَّذِیْ	ذٰلِكَ	الْفَضْلُ الْكَبِیْرُ ﴿۲۲﴾	هُوَ	ذٰلِكَ	عِنْدَ رَبِّهِمْ
وہ جس کی	یہی (ہے)	بڑا فضل (ہے)	وہ	یہی	ان کے رب کے پاس

وہ تمام چیزیں ہوں گی جو وہ چاہیں گے، یہی بڑا فضل ہے ○ یہی ہے وہ جس کی

یُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا

عَمِلُوا	وَ	اٰمَنُوْا	الَّذِیْنَ	عِبَادَهٗ	اللّٰهُ	یُبَشِّرُ
انہوں نے عمل کیے	اور	ایمان لائے	جو	اپنے (ان) بندوں (کو)	اللہ	خوشخبری دیتا ہے

اللہ اپنے ایمان والے اور اچھے اعمال کرنے والے بندوں کو

الصّٰلِحٰتِؕ-قُلْ لَّاۤ اَسْــٴَـلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا

اِلَّا	اَجْرًا	عَلَیْهِ	لَاۤ اَسْــٴَـلُكُمْ	قُلْ	الصّٰلِحٰتِ
مگر	کوئی اجرت	اس (تبلیغ) پر	میں نہیں مانگتا تم سے	تم کہو	اچھے، نیک

خوشخبری دیتا ہے۔ تم فرماؤ: میں اس پر تم سے کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتا مگر

الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰىؕ-وَ مَنْ یَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ

لَهٗ	نَّزِدْ	حَسَنَةً	یَّقْتَرِفْ	مَنْ	وَ	الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰى [1]
اس کے لیے	ہم بڑھا دیں گے	نیک کام	کرے	جو	اور	قرابت میں (کی) محبت

قرابت کی محبت اور جو نیک کام کرے ہم اس کے لیے اس میں

باعمل مسلمانوں کے لیے خوشخبری

کفارِ قریش سے رشتہ داری کا لحاظ کرنے کا مطالبہ

نیکی کا صلہ اور شانِ الٰہی

[1] حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا تعلق قبیلہ قریش سے تھا اور کفارِ مکہ بھی اپنی مختلف شاخوں کے اعتبار سے قریش سے تعلق رکھتے تھے، یہاں انہیں ظلم و ستم سے باز رکھنے کے لئے یہ کہا گیا ہے کہ اگر تم ایمان قبول نہیں بھی کرتے تو کم از کم رشتے داری کا لحاظ کرتے ہوئے ایذا رسانی سے تو باز رہو اور تبلیغِ حق کی راہ میں رکاوٹ نہ بنو۔

کفارِ مکہ کا بہتان اور حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم کو تسلی

گناہگاروں کو توبہ کی ترغیب

فِیْهَا حُسْنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿۲۳﴾ اَمْ یَقُوْلُوْنَ

فِیْهَا	حُسْنًا	اِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	شَكُوْرٌ ﴿۲۳﴾	اَمْ	یَقُوْلُوْنَ
اس میں	خوبی	بیشک	اللہ	بخشنے والا	قدر فرمانے والا (ہے)	بلکہ	وہ (کافر) کہتے ہیں

اور خوبی بڑھادیں گے، بیشک اللہ بخشنے والا، قدر فرمانے والا ہے O بلکہ یہ کافر کہتے ہیں:

افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا ۚ فَاِنْ یَّشَاِ اللّٰهُ یَخْتِمْ

افْتَرٰی	عَلَی اللّٰهِ	كَذِبًا	فَاِنْ	یَّشَاِ	اللّٰهُ	یَخْتِمْ (۱)
اس نے بہتان باندھا ہے	اللہ پر	جھوٹ	تو اگر	چاہے	اللہ	(تو صبر کی) مہر لگادے

اس نے اللہ پر جھوٹ گھڑ لیا ہے اور اگر اللہ چاہے تو تمہارے دل پر

عَلٰی قَلْبِكَ ؕ وَ یَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَ یُحِقُّ الْحَقَّ

عَلٰی قَلْبِكَ	وَ	یَمْحُ	اللّٰهُ	الْبَاطِلَ	وَ	یُحِقُّ	الْحَقَّ
تمہارے دل پر	اور	مٹاتا ہے	اللہ	باطل (کو)	اور	ثابت فرماتا ہے	حق (کو)

(صبر کی) مہر لگادے اور اللہ باطل کو مٹاتا ہے اور اپنی باتوں کے ذریعے حق کو

بِكَلِمٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۴﴾ وَ هُوَ

بِكَلِمٰتِهٖ	اِنَّهٗ	عَلِیْمٌ	بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۴﴾	وَ	هُوَ
اپنی باتوں کے ذریعے	بیشک وہ	جاننے والا (ہے)	سینوں کی (باتوں) کو	اور	وہی (ہے)

ثابت فرماتا ہے۔ بیشک وہ دلوں کی باتیں جانتا ہے O اور وہی ہے

الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَ یَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ

الَّذِیْ	یَقْبَلُ	التَّوْبَةَ	عَنْ عِبَادِهٖ	وَ	یَعْفُوْا	عَنِ السَّیِّاٰتِ
جو	قبول فرماتا ہے	توبہ	اپنے بندوں سے	اور	درگزر فرماتا ہے	گناہوں سے

جو اپنے بندوں سے توبہ قبول فرماتا ہے اور گناہوں سے درگزر فرماتا ہے

(۱) کفار نے حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم پر اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنے کا الزام لگایا جس سے آپ کو اذیت پہنچی، اس پر ارشاد ہوا کہ اے حبیب! اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو آپ کے دل پر صبر کی مہر لگا کر اسے قرار عطا فرمادے۔ آیت کے اس حصے کا یہ معنی بھی ہو سکتا ہے کہ اگر بالفرض آپ جھوٹی بات گھڑ کر اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتے تو اللہ تعالیٰ ضرور آپ کے دل پر مہر لگا دیتا جس سے قرآن آپ کے سینے سے سلب ہو جاتا اور جب اللہ تعالیٰ نے ایسی مہر نہیں لگائی تو معلوم ہوا کہ آپ نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ نہیں باندھا اور کفار کا یہ دعویٰ بدترین جھوٹ ہے۔

وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٢٥﴾ وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

وَ	يَعْلَمُ	مَا	تَفْعَلُوْنَ ﴿٢٥﴾	وَ	يَسْتَجِيْبُ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا
اور	جانتا ہے	جو	تم کرتے ہو	اور	دعا قبول فرماتا ہے	ان لوگوں کی جو	ایمان لائے

اور جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو ○ اور ایمان والوں اور اچھے اعمال کرنے والوں کی

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ

وَ	عَمِلُوْا	الصّٰلِحٰتِ (1)	وَ	يَزِيْدُهُمْ	مِّنْ فَضْلِهٖ	وَ
اور	انہوں نے عمل کیے	اچھے، نیک	اور	زیادہ دیتا ہے انہیں	اپنے فضل سے	اور

دعا قبول فرماتا ہے اور انہیں اپنے فضل سے زیادہ عطا فرماتا ہے اور

الْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿٢٦﴾ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ

الْكٰفِرُوْنَ	لَهُمْ	عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿٢٦﴾	وَ	لَوْ	بَسَطَ	اللّٰهُ	الرِّزْقَ
کفر کرنے والے	ان کے لیے	سخت عذاب (ہے)	اور	اگر	وسیع کردیتا	اللہ	رزق

کافروں کے لیے سخت عذاب ہے ○ اور اگر اللہ اپنے سب بندوں کے لئے

لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ

لِعِبَادِهٖ	لَبَغَوْا	فِي الْاَرْضِ	وَ	لٰكِنْ	يُّنَزِّلُ
اپنے بندوں کے لیے	(تو) ضرور وہ فساد پھیلاتے	زمین میں	اور	لیکن	وہ اتارتا ہے

رزق وسیع کردیتا تو ضرور وہ زمین میں فساد پھیلاتے لیکن اللہ اندازہ سے

بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ﴿٢٧﴾

بِقَدَرٍ	مَّا	يَشَآءُ	اِنَّهٗ	بِعِبَادِهٖ	خَبِيْرٌ	بَصِيْرٌ ﴿٢٧﴾
اندازہ سے	جتنا	وہ چاہتا ہے	بیشک وہ	اپنے بندوں سے	خبر دار (ہے)	(انہیں) دیکھنے والا (ہے)

جتنا چاہتا ہے اتارتا ہے، بیشک وہ اپنے بندوں سے خبر دار (ہے، انہیں) دیکھ رہا ہے ○

(1) بارگاہِ الٰہی میں نیک اعمال کرنے والے مسلمانوں کی دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں اس لئے یہاں بطورِ خاص انہی کی دعا قبول کئے جانے کا ذکر ہوا۔ اچھے اعمال دعا کی قبولیت میں بہت معاون جبکہ برے اعمال قبولیتِ دعا کی راہ میں بہت بڑی رکاوٹ ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے "ایک شخص طویل سفر کرے، اس کے بال اُلجھے اور کپڑے گرد میں اَٹے ہوئے ہوں، وہ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف پھیلائے اور اے میرے رب! اے میرے رب! کہے اور اس کا کھانا حرام سے اور پینا حرام سے اور پہننا حرام سے اور پرورش پائی حرام سے، تو اس کی دعا کہاں قبول ہوگی۔ (مسلم، ص٥٠٦، الحدیث: ٦٥(١٠١٥))

لوگوں کی ناامیدی کے بعد بارش نازل کرنے کا بیان

وَهُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا

قَنَطُوْا	مَا	مِنْۢ بَعْدِ	الْغَیْثَ	یُنَزِّلُ	الَّذِیْ	هُوَ	وَ
لوگ ناامید ہوچکے	کہ	(اس کے) بعد	بارش	اتارتا ہے	جو	وہی (ہے)	اور

اور وہی ہے جو لوگوں کے ناامید ہونے کے بعد بارش اتارتا ہے

قدرتِ الٰہی کے نمونے

وَیَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ؕ وَهُوَ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ ۝۲۸ وَ

وَ	الْحَمِیْدُ ۝۲۸	الْوَلِیُّ	هُوَ	وَ	رَحْمَتَهٗ	یَنْشُرُ	وَ
اور	تعریف کے لائق (ہے)	دوست، کام بنانے والا	وہی	اور	اپنی رحمت	وہ پھیلاتا ہے	اور

اور اپنی رحمت پھیلاتا ہے اور وہی کام بنانے والا، تعریف کے لائق ہے ○ اور

مِنْ اٰیٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ

بَثَّ	مَا	وَ	خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	مِنْ اٰیٰتِهٖ
اس نے پھیلائے	جو	اور	آسمانوں اور زمین کی پیدائش	اس کی نشانیوں میں سے (ہے)

آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور ان میں جو جاندار اس نے پھیلائے ہیں

فِیْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ؕ وَهُوَ عَلٰی جَمْعِهِمْ اِذَا یَشَآءُ قَدِیْرٌ ۝۲۹

قَدِیْرٌ ۝۲۹	یَشَآءُ	اِذَا	عَلٰی جَمْعِهِمْ	هُوَ	وَ	مِنْ دَآبَّةٍ	فِیْهِمَا
قادر (ہے)	وہ چاہے	جب	انہیں اکٹھا کرنے پر	وہ	اور	جاندار	ان دونوں میں

سب اس کی نشانیوں میں سے ہیں اور وہ ان سب کو اکٹھا کرنے پر جب چاہے قادر ہے ○

گناہ مصائب و آلام کا سبب ہیں

وَمَاۤ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ

كَسَبَتْ	فَبِمَا	مِّنْ مُّصِیْبَةٍ	اَصَابَكُمْ [1]	مَاۤ	وَ
کمایا	تو (وہ اس کے) سبب سے جو	کوئی مصیبت	پہنچی تمہیں	جو	اور

اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ تمہارے ہاتھوں کے کمائے ہوئے اعمال

[1] ...اس آیت میں گناہگار مکلف مومنین سے خطاب ہے اور مراد یہ ہے کہ دنیا میں جو تکلیفیں اور مصیبتیں مومنین کو پہنچتی ہیں اکثر ان کا سبب ان کے گناہ ہوتے ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے: بندے کو جو چھوٹی یا بڑی مصیبت پہنچتی ہے وہ کسی گناہ کی وجہ سے پہنچتی ہے اور جو گناہ اللہ تعالیٰ معاف فرمادیتا ہے وہ اس سے بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ (ترمذی، ۵/۱۹۹، الحدیث: ۳۲۶۳) دوسری حدیثِ پاک میں ہے "نیک کاموں سے عمر بڑھتی ہے، دعا تقدیر کو ٹال دیتی ہے اور بیشک آدمی اپنے کسی گناہ کی وجہ سے رزق سے محروم کردیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ، ۴/۳۶۹، الحدیث: ۴۰۲۲) لہٰذا مصائب سے بچنے کے لئے گناہوں سے بھی بچنا ہوگا۔

اَيْدِيْكُمْ وَ يَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ﴿٣٠﴾ وَ مَاۤ اَنْتُمْ

اَيْدِيْكُمْ	وَ	يَعْفُوْا	عَنْ كَثِيْرٍ ﴿٣٠﴾	وَ	مَاۤ	اَنْتُمْ
تمہارے ہاتھوں (نے)	اور	وہ معاف فرمادیتا ہے	بہت سے (گناہ)	اور	نہیں	تم

کی وجہ سے ہے اور بہت کچھ تو وہ معاف فرمادیتا ہے ○ اور تم

بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۚۖ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ

بِمُعْجِزِيْنَ [1]	فِي الْاَرْضِ	وَ	مَا	لَكُمْ	مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ	مِنْ وَّلِيٍّ
عاجز کرنے والے	زمین میں	اور	نہیں (ہے)	تمہارے لیے	اللہ کے مقابل	کوئی دوست

زمین میں (اللہ کو) بے بس نہیں کرسکتے اور نہ اللہ کے مقابلے میں تمہارا کوئی دوست ہے

وَّ لَا نَصِيْرٍ ﴿٣١﴾ وَ مِنْ اٰيٰتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ

وَّ	لَا	نَصِيْرٍ ﴿٣١﴾ [2]	وَ	مِنْ اٰيٰتِهِ	الْجَوَارِ	فِي الْبَحْرِ
اور	نہ	مددگار	اور	اس کی نشانیوں میں سے (ہیں)	چلنے والی (کشتیاں)	سمندر میں

اور نہ مددگار ○ اور سمندر میں چلنے والی پہاڑوں جیسی کشتیاں

كَالْاَعْلَامِ ﴿٣٢﴾ اِنْ يَّشَاْ يُسْكِنِ الرِّيْحَ فَيَظْلَلْنَ

كَالْاَعْلَامِ ﴿٣٢﴾	اِنْ	يَّشَاْ	يُسْكِنِ	الرِّيْحَ	فَيَظْلَلْنَ
پہاڑوں جیسی	اگر	وہ چاہے	(تو) روک دے	ہوا (کو)	تو کشتیاں رہ جائیں

اس کی نشانیوں میں سے ہیں ○ اگر وہ چاہے تو ہوا کو روک دے تو کشتیاں

رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

رَوَاكِدَ	عَلٰى ظَهْرِهٖ	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ	لَاٰيٰتٍ
ٹھہری ہوئی	اس (سمندر) کی پشت پر	بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)

سمندر کی پشت پر ٹھہری رہ جائیں، بیشک اس میں ضرور ہر بڑے صبر کرنے والے،

مرضیِ الٰہی کے خلاف مصیبت سے بچانے والا کوئی مددگار نہیں

سمندر میں پہاڑوں کی مانند کشتیاں قدرتِ الٰہی کا مظہر ہیں

[1] یعنی اللہ تعالیٰ نے جو مصیبتیں تمہارے نصیب میں لکھ دی ہیں تم ان سے نہ کہیں بھاگ سکتے ہو اور نہ ہی بچ سکتے ہو۔ [2] یعنی اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں تمہارا کوئی ایسا دوست اور مددگار نہیں جو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف تمہیں مصیبت اور تکلیف سے بچا سکے۔ اس آیت میں دعائیں داخل نہیں کیونکہ دعا اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف کبھی کچھ نہیں کرتی بلکہ اس کی مرضی کے موافق کرتی ہے، یونہی اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ بندوں کا معاملہ ہے کہ ان کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ تقدیر بدل دیتا اور بلائیں ٹال دیتا ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: تقدیر کو دعا ہی بدل سکتی ہے اور نیکی ہی سے عمر بڑھتی ہے۔ (ترمذی، ۴/۵۴، الحدیث: ۲۱۴۶)

لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوۡرٍ ﴿۳۳﴾ اَوۡ یُوۡبِقۡهُنَّ بِمَا

لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوۡرٍ ﴿۳۳﴾ [1]	اَوۡ	یُوۡبِقۡهُنَّ	بِمَا
ہر بڑے صبر کرنے والے شکر کرنے والے کے لئے	یا	وہ تباہ کردے انہیں	(اس کے) سبب جو

شکر کرنے والے کیلئے نشانیاں ہیں ○ یا (اگر اللہ چاہے تو) ان کشتیوں کو

كَسَبُوۡا وَ یَعۡفُ عَنۡ كَثِیۡرٍ ﴿۳۴﴾ وَّ یَعۡلَمَ الَّذِیۡنَ

كَسَبُوۡا	وَ	یَعۡفُ	عَنۡ كَثِیۡرٍ ﴿۳۴﴾	وَّ	یَعۡلَمَ	الَّذِیۡنَ
انہوں نے کمایا	اور	درگزر فرمادے	بہت سے (گناہوں سے)	اور	جان جائیں	وہ لوگ جو

لوگوں کے گناہوں کے سبب تباہ کردے اور بہت سے گناہوں سے درگزر فرمادے ○ اور ہماری آیتوں میں

یُجَادِلُوۡنَ فِیۡۤ اٰیٰتِنَا ؕ مَا لَهُمۡ مِّنۡ مَّحِیۡصٍ ﴿۳۵﴾

یُجَادِلُوۡنَ	فِیۡۤ اٰیٰتِنَا	مَا	لَهُمۡ	مِّنۡ مَّحِیۡصٍ ﴿۳۵﴾
جھگڑتے ہیں	ہماری آیتوں میں	نہیں (ہے)	ان کے لئے	بھاگنے کی کوئی جگہ

جھگڑنے والے جان جائیں کہ ان کیلئے بھاگنے کی کوئی جگہ نہیں ○

فَمَاۤ اُوۡتِیۡتُمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ فَمَتَاعُ الۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا ۚ وَ مَا عِنۡدَ اللّٰهِ

فَمَاۤ اُوۡتِیۡتُمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ	فَمَتَاعُ الۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا	وَ	مَا	عِنۡدَ اللّٰهِ
تو تمہیں جو چیز دی گئی	تو (وہ) دنیوی زندگی کا سازوسامان (ہے)	اور	جو	اللہ کے پاس (ہے)

تو (اے لوگو!) تمہیں جو کچھ دیا گیا ہے وہ دنیوی زندگی کا سازوسامان ہے اور وہ جو اللہ کے پاس ہے

خَیۡرٌ وَّ اَبۡقٰی لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَلٰی رَبِّهِمۡ

خَیۡرٌ	وَّ	اَبۡقٰی	لِلَّذِیۡنَ	اٰمَنُوۡا	وَ	عَلٰی رَبِّهِمۡ
(وہ) بہتر	اور	زیادہ باقی رہنے والا (ہے)	ان لوگوں کے لئے جو	ایمان لائے	اور	اپنے رب پر

وہ ایمان والوں اور اپنے رب پر بھروسہ کرنے والوں کیلئے بہتر اور

قرآن میں جھگڑنے والوں کو اپنی نامرادی کا علم

دنیاوی نعمتوں سے اُخروی اجر و ثواب ہی بہتر ہے

[1] یہاں صابر شاکر سے مخلص مومن مراد ہے جو تنگی و تکلیف میں صبر اور راحت و عیش میں شکر کرتا ہے اور مقصد یہ ہے کہ معرفتِ الٰہی کے دلائل سے کسی طرح غافل نہ ہونا مومن بندے پر لازم ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: مومن کے معاملے پر تعجب ہے کہ اس کا سارا معاملہ بھلائی پر مشتمل ہے اور یہ صرف اسی مومن کے لئے ہے جسے خوشحالی حاصل ہوتی ہے تو شکر کرتا ہے تو اس کے حق میں یہی بہتر ہے اور اگر تنگدستی پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے تو یہ بھی اس کے حق میں بہتر ہے۔ (مسلم، ص۱۵۹۸، الحدیث: ۶۴(۲۹۹۹))

اُخروی اجر و ثواب کے حقدار لوگ

یَتَوَکَّلُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَ الَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ کَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَ

یَتَوَکَّلُوْنَ ﴿۳۶﴾ (1)	وَ	الَّذِیْنَ	یَجْتَنِبُوْنَ	کَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ	وَ
وہ بھروسہ کرتے ہیں	اور	ان لوگوں (کیلئے) جو	اجتناب کرتے ہیں	بڑے بڑے گناہوں	اور

زیادہ باقی رہنے والا ہے ○ اور (ان کیلئے) جو بڑے بڑے گناہوں اور

الْفَوَاحِشَ وَ اِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ یَغْفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَ

الْفَوَاحِشَ	وَ	اِذَا مَا	غَضِبُوْا	هُمْ	یَغْفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾	وَ
بے حیائی کے کاموں (سے)	اور	جب	انہیں غصہ آئے	(تو) وہ	وہ معاف کر دیتے ہیں	اور

بے حیائی کے کاموں سے اجتناب کرتے ہیں اور جب انہیں غصہ آئے تو معاف کر دیتے ہیں ○ اور

الَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۪ وَ اَمْرُهُمْ

الَّذِیْنَ	اسْتَجَابُوْا	لِرَبِّهِمْ	وَ	اَقَامُوا	الصَّلٰوةَ	وَ	اَمْرُهُمْ
وہ لوگ جنہوں نے	حکم مانا	اپنے رب کا	اور	قائم رکھی	نماز	اور	ان کا کام

(ان کے لئے) جنہوں نے اپنے رب کا حکم مانا اور نماز قائم رکھی اور ان کا کام

شُوْرٰی بَیْنَهُمْ ۪ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ﴿۳۸﴾

شُوْرٰی بَیْنَهُمْ	وَ	مِمَّا	رَزَقْنٰهُمْ	یُنْفِقُوْنَ ﴿۳۸﴾
ان کے باہمی مشورے (سے ہوتا ہے)	اور	(اس میں) سے جو	ہم نے رزق دیا انہیں	وہ خرچ کرتے ہیں

ان کے باہمی مشورے سے (ہوتا) ہے اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے کچھ خرچ کرتے ہیں ○

ظلم کے برابر بدلہ لینا جائز ہے اور معاف کر دینا افضل ہے

وَ الَّذِیْنَ اِذَاۤ اَصَابَهُمُ الْبَغْیُ هُمْ یَنْتَصِرُوْنَ ﴿۳۹﴾ وَ

وَ	الَّذِیْنَ	اِذَاۤ	اَصَابَهُمُ	الْبَغْیُ	هُمْ	یَنْتَصِرُوْنَ ﴿۳۹﴾	وَ
اور	وہ لوگ جو	جب	پہنچے انہیں	بغاوت، زیادتی	(تو) وہ	بدلہ لیتے ہیں	اور

اور (ان کے لئے) جنہیں جب کوئی زیادتی پہنچے تو وہ (انصاف کے ساتھ) بدلہ لیتے ہیں ○ اور

(1) جن مسلمانوں کو اُخروی اجر و ثواب کی بشارت دی گئی ہے، یہاں ان کے چند اوصاف بیان کئے گئے ہیں (1) وہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔(2) کبیرہ گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے اجتناب کرتے ہیں۔(3) جب انہیں غصہ آئے تو معاف کر دیتے ہیں۔(4) انہوں نے اپنے رب کا حکم مانا۔(5) نماز قائم رکھی۔(6) ان کا کام ان کے باہمی مشورے سے ہوتا ہے۔(7) اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے رزق میں سے کچھ اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔(8) ظلم سے انصاف کے ساتھ بدلہ لیتے ہیں اور بدلہ لینے میں حد سے تجاوز نہیں کرتے۔

جَزٰٓؤُا سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَ اَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ

جَزٰٓؤُا سَیِّئَةٍ	سَیِّئَةٌ مِّثْلُهَا [1]	فَمَنْ	عَفَا [2]	وَ	اَصْلَحَ	فَاَجْرُهٗ
برائی کا بدلہ	اسی کے برابر برائی (ہے)	تو جس نے	معاف کردیا	اور	اصلاح کی	تو اس کا اجر

برائی کا بدلہ اس کے برابر برائی ہے تو جس نے معاف کیا اور کام سنوارا تو اس کا اجر

عَلَی اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۴۰﴾ وَ لَمَنِ انْتَصَرَ

عَلَی اللّٰهِ	اِنَّهٗ	لَا یُحِبُّ	الظّٰلِمِیْنَ ﴿۴۰﴾	وَ	لَمَنِ	انْتَصَرَ
اللہ پر (ہے)	بیشک وہ	پسند نہیں کرتا	ظالموں (کو)	اور	بیشک جس نے	بدلہ لیا

اللہ پر ہے، بیشک وہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا ○ اور بے شک جس نے اپنے اوپر ہونے والے

بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَیْهِمْ مِّنْ سَبِیْلٍ ﴿۴۱﴾ ؕ

بَعْدَ ظُلْمِهٖ	فَاُولٰٓئِكَ	مَا	عَلَیْهِمْ	مِّنْ سَبِیْلٍ ﴿۴۱﴾ [3]
اپنے (اوپر) ظلم (ہونے) کے بعد	تو یہ لوگ	نہیں (ہے)	ان پر	(گرفت کرنے کا) کوئی راستہ

ظلم کا بدلہ لیا ان کی پکڑ کی کوئی راہ نہیں ○

بدلہ لینے کی صورت میں مظلوم پر کوئی گرفت نہیں

اِنَّمَا السَّبِیْلُ عَلَی الَّذِیْنَ یَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَ

اِنَّمَا السَّبِیْلُ	عَلَی الَّذِیْنَ	یَظْلِمُوْنَ	النَّاسَ	وَ
(گرفت کا) راستہ صرف	ان لوگوں پر ہے جو	ظلم کرتے ہیں	لوگوں (پر)	اور

گرفت صرف ان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور

یَبْغُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ

یَبْغُوْنَ	فِی الْاَرْضِ	بِغَیْرِ الْحَقِّ	اُولٰٓئِكَ	لَهُمْ
سرکشی پھیلاتے ہیں	زمین میں	حق کے بغیر، ناحق	یہ لوگ	ان کے لیے

زمین میں ناحق سرکشی پھیلاتے ہیں، ان کے لیے

ظالم اور فسادی قابلِ گرفت ہیں

[1] اس کا معنی یہ ہے کہ بدلہ جرم کے برابر ہونا چاہئے اور اس میں زیادتی نہ ہو۔ برائی سے صورۃً مشابہ ہونے کی وجہ سے مجازی طور پر بدلے کو برائی کہا جاتا ہے کیونکہ جسے وہ بدلہ دیا جائے اسے برا معلوم ہوتا ہے۔ [2] ظالم سے اس کے ظلم کے مطابق بدلہ لینا جائز ہے لیکن بدلہ لینے پر قدرت کے باوجود معاف کر دینا بہت بہتر اور باعثِ فضیلت ہے۔ [3] مظلوم کا ظالم سے بدلہ لینا ظلم نہیں اور نہ ہی اس پر سزا ہے، لیکن جن ظلموں کی سزا دینے کا اختیار صرف حاکمِ اسلام کے پاس ہے ان کی سزا کوئی اور از خود نہیں دے سکتا۔

ظلم پر صبر اور معاف کرنے کی فضیلت

عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۴۲﴾ وَ لَمَنْ صَبَرَ وَ غَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ

عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۴۲﴾	وَ	لَمَنْ	صَبَرَ [1]	وَ	غَفَرَ	اِنَّ	ذٰلِكَ
دردناک عذاب (ہے)	اور	بیشک جس نے	صبر کیا	اور	معاف کردیا	(تو) بیشک	یہ

دردناک عذاب ہے ۝ اور بیشک جس نے صبر کیا اور معاف کردیا تو یہ

لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۴۳﴾ ع وَ مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ

لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۴۳﴾	وَ	مَنْ	یُّضْلِلِ [2]	اللّٰهُ	فَمَا	لَهٗ
ضرور ہمت والے کاموں میں سے (ہے)	اور	جسے	گمراہ کرے	اللہ	تو نہیں	اس کیلئے

ضرور ہمت والے کاموں میں سے ہے ۝ اور جسے اللہ گمراہ کرے تو اس کے بعد

مِنْ وَّلِیٍّ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَ تَرَى الظّٰلِمِیْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ

مِنْ وَّلِیٍّ	مِّنْۢ بَعْدِهٖ	وَ	تَرَى	الظّٰلِمِیْنَ	لَمَّا	رَاَوُا	الْعَذَابَ
کوئی مددگار	اس کے بعد	اور	تم دیکھو گے	ظالموں (کو)	جب	وہ دیکھیں گے	عذاب

اس کیلئے کوئی مددگار نہیں اور تم ظالموں کو دیکھو گے کہ جب وہ عذاب دیکھیں گے

یَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِیْلٍ ﴿۴۴﴾ ج وَ تَرٰىهُمْ

یَقُوْلُوْنَ	هَلْ	اِلٰى مَرَدٍّ	مِّنْ سَبِیْلٍ ﴿۴۴﴾	وَ	تَرٰىهُمْ
(تو) کہیں گے	کیا	واپس جانے کی طرف	کوئی راستہ (ہے)	اور	تم دیکھو گے انہیں

تو کہیں گے: کیا واپس جانے کا کوئی راستہ ہے؟ ۝ اور تم انہیں دیکھو گے

یُعْرَضُوْنَ عَلَیْهَا خٰشِعِیْنَ مِنَ الذُّلِّ یَنْظُرُوْنَ

یُعْرَضُوْنَ	عَلَیْهَا	خٰشِعِیْنَ مِنَ الذُّلِّ	یَنْظُرُوْنَ
انہیں پیش کیا جائے گا	اس (آگ) پر	ذلت سے جھکے ہوئے	دیکھ رہے ہوں گے

کہ انہیں اس حال میں آگ پر پیش کیا جائے گا کہ ذلت کے مارے جھکے ہوئے ہوں گے، چھپی نگاہوں سے

[1] یعنی جس نے اپنے مجرم کے ظلم اور ایذا پر صبر کیا اور اپنے ذاتی معاملات میں بدلہ لینے کی بجائے اسے معاف کردیا تو یہ ضرور ہمت والے کاموں میں سے ہے کہ اس میں نفس سے مقابلہ ہے کیونکہ اپنے مجرم سے بدلہ لینے کا نفس تقاضا کرتا ہے لہٰذا اسے مغلوب کرنا بہادری ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: مظلوم جب ظلم پر صبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت بڑھا دیتا ہے۔ (ترمذی، [illegible]، الحدیث: [illegible])

[2] یعنی جس کی بدعملیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس میں گمراہی پیدا کردے تو اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں اس کیلئے کوئی مددگار نہیں جو اسے عذاب سے بچا سکے۔

کفار کا حال دیکھ کر اہلِ ایمان کا کلام

مِنْ طَرْفٍ خَفِیٍّ ؕ وَ قَالَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ

مِنْ طَرْفٍ خَفِیٍّ	وَ	قَالَ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْۤا	اِنَّ	الْخٰسِرِیْنَ
چھپی نگاہ سے	اور	کہیں گے	وہ لوگ جو	ایمان لائے	بیشک	نقصان پانے والے

دیکھ رہے ہوں گے اور ایمان والے کہیں گے: بیشک نقصان والے

الَّذِیْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَ اَهْلِیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ

الَّذِیْنَ	خَسِرُوْۤا	اَنْفُسَهُمْ (1)	وَ	اَهْلِیْهِمْ	یَوْمَ الْقِیٰمَةِ
وہ لوگ ہیں جنہوں نے	نقصان میں ڈالا	اپنی جانوں	اور	اپنے گھر والوں (کو)	قیامت کے دن

وہی ہیں جنہوں نے اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو قیامت کے دن نقصان میں ڈالا۔

روزِ قیامت کفار کا مددگار ہونے کی نفی اور ہدایت سے محروم شخص

اَلَاۤ اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ فِیْ عَذَابٍ مُّقِیْمٍ ﴿۴۵﴾ وَ مَا كَانَ لَهُمْ

اَلَاۤ	اِنَّ	الظّٰلِمِیْنَ	فِیْ عَذَابٍ مُّقِیْمٍ ﴿۴۵﴾	وَ	مَا كَانَ	لَهُمْ
سن لو	بیشک	ظالم	ہمیشہ کے عذاب میں (رہنے والے ہیں)	اور	نہ ہوں گے	ان کیلئے

خبردار! بیشک ظالم ہمیشہ کے عذاب میں ہیں ○ اور ان کیلئے

مِّنْ اَوْلِیَآءَ یَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ

مِّنْ اَوْلِیَآءَ	یَنْصُرُوْنَهُمْ	مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ	وَ	مَنْ	یُّضْلِلِ	اللّٰهُ
کوئی دوست	جو مدد کریں ان کی	اللہ کے مقابل	اور	جسے	گمراہ کرے	اللہ

دوست نہ ہوں گے جو اللہ کے مقابلے میں ان کی مدد کریں اور جسے اللہ گمراہ کرے

موت آنے سے پہلے پہلے اطاعتِ الٰہی کر لینے کی تاکید

فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِیْلٍ ﴿۴۶﴾ؕ اِسْتَجِیْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ

فَمَا	لَهٗ	مِنْ سَبِیْلٍ ﴿۴۶﴾ (2)	اِسْتَجِیْبُوْا	لِرَبِّكُمْ	مِّنْ قَبْلِ	اَنْ
تو نہیں	اس کیلئے	(ہدایت کا) کوئی راستہ	(اے لوگو) حکم مان لو	اپنے رب کا	(اس سے) پہلے	کہ

اس کے لئے کوئی راستہ نہیں ○ اس دن کے آنے سے پہلے اپنے رب کا حکم مان لو

(1)…… اپنی جانوں کا خسارہ کفر اختیار کرکے جہنم کے دائمی عذاب میں گرفتار ہونا ہے اور گھر والوں سے مراد اگر دنیا کی اہلِ خانہ ہوں تو ان کا خسارہ یہ ہے کہ اگر گھر والے جہنم میں ہیں تو ان سے فائدہ اٹھانا ممکن نہیں اور اگر جنت میں ہیں تو بھی وہ انہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے، اور اگر گھر والوں سے مراد جنت کی وہ حوریں ہیں جو ایمان لانے کی صورت میں ان کے لئے نامزد تھیں تو ان کا خسارہ ان حوروں سے محروم ہونا ہے۔ (2)…… یعنی جسے اللہ تعالیٰ دنیا میں حق کے راستے سے بھٹکا دے تو اس کے لئے ایسا کوئی راستہ نہیں جو اسے دنیا میں حق تک اور آخرت میں جنت تک پہنچا سکے، کیونکہ کسی کو ہدایت دے دینا یا اس میں گمراہی پیدا کر دینا

يَاۡتِيَ يَوۡمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ مَا لَكُمۡ

يَّاۡتِيَ	يَوۡمٌ (1)	لَّا مَرَدَّ	لَهٗ	مِنَ اللّٰهِ	مَا	لَكُمۡ
آجائے	(وہ) دن	نہیں ٹلنا	اس کو	اللہ کی طرف سے	نہ (ہوگی)	تمہارے لئے

جو اللہ کی طرف سے ٹلنے والا نہیں۔ اس دن تمہارے لئے

مِّنۡ مَّلۡجَاٍ يَّوۡمَئِذٍ وَّمَا لَكُمۡ مِّنۡ نَّكِيۡرٍ ﴿۴۷﴾ فَاِنۡ اَعۡرَضُوۡا

مِّنۡ مَّلۡجَاٍ	يَّوۡمَئِذٍ	وَّ	مَا	لَكُمۡ	مِّنۡ نَّكِيۡرٍ ﴿۴۷﴾	فَاِنۡ	اَعۡرَضُوۡا
کوئی پناہ	اس دن	اور	نہ (ہوگا ممکن)	تمہارے لئے	انکار کرنا	تو اگر	وہ منہ پھیریں

کوئی پناہ نہ ہوگی اور نہ تمہارے لئے انکار کرنا ممکن ہوگا ○ تو اگر وہ منہ پھیریں

فَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ عَلَيۡهِمۡ حَفِيۡظًا ؕ اِنۡ عَلَيۡكَ اِلَّا الۡبَلٰغُ ؕ وَ

فَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ	عَلَيۡهِمۡ	حَفِيۡظًا	اِنۡ	عَلَيۡكَ	اِلَّا	الۡبَلٰغُ (2)	وَ
تو ہم نے نہیں بھیجا تمہیں	ان پر	نگران (بناکر)	(لازم) نہیں	تم پر	مگر	(حکم) پہنچا دینا	اور

تو ہم نے تمہیں ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا تم پر صرف تبلیغ کی ذمے داری ہے اور

اِنَّاۤ اِذَاۤ اَذَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ مِنَّا رَحۡمَةً فَرِحَ

اِنَّاۤ	اِذَاۤ	اَذَقۡنَا	الۡاِنۡسَانَ	مِنَّا	رَحۡمَةً	فَرِحَ
بیشک	جب	ہم چکھاتے ہیں	آدمی (کو)	اپنی طرف سے	کسی رحمت (کا مزہ)	(تو) وہ خوش ہو جاتا ہے

جب ہم آدمی کو اپنی طرف سے کسی رحمت کا مزہ دیتے ہیں تو وہ اس پر

بِهَا ۚ وَاِنۡ تُصِبۡهُمۡ سَيِّئَةٌ ۢ بِمَا قَدَّمَتۡ اَيۡدِيۡهِمۡ

بِهَا	وَ	اِنۡ	تُصِبۡهُمۡ	سَيِّئَةٌ	بِمَا	قَدَّمَتۡ	اَيۡدِيۡهِمۡ
اس پر	اور	اگر	پہنچے انہیں	کوئی برائی	(اس کے) سبب جو	آگے بھیجا	ان کے ہاتھوں (نے)

خوش ہو جاتا ہے اور اگر انہیں ان کے ہاتھوں کے آگے بھیجے ہوئے اعمال کی وجہ سے کوئی برائی پہنچے

راحت و تکلیف کا سبب اعمال

اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کے اختیار میں نہیں۔ (1) اس دن سے موت یا قیامت کا دن مراد ہے۔ (2) اس آیت میں حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تسلی دی گئی ہے کہ مسلسل دینِ اسلام کی دعوت دینے کے باوجود اگر مشرکین ایمان لانے سے اعراض کر رہے ہیں تو آپ انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیں، آپ پر صرف رسالت کی تبلیغ کی ذمے داری ہے جسے آپ نے ادا کر دیا ہے۔ اس میں مبلغین کے لئے بھی نصیحت ہے کہ ان کا کام تبلیغ کرنا ہے، کسی کو نیک راستے پر لا کر ہی چھوڑنا ان کا کام نہیں، لہٰذا اخلاص کے ساتھ تبلیغ دین کا عمل جاری رکھیں اور اگر کوئی نیکی کی دعوت قبول نہ کرے تو اس سے دلبرداشتہ نہ ہوں۔

کائنات کا حقیقی مالک اللہ ہے

فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ﴿۴۸﴾ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ

فَاِنَّ	الْاِنْسَانَ	كَفُوْرٌ ﴿۴۸﴾	لِلّٰهِ	مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ
تو بیشک	انسان	بڑا ناشکرا (ہو جاتا ہے)	اللہ ہی کیلئے (ہے)	آسمانوں اور زمین کی سلطنت

تو انسان بڑا ناشکرا ہے ○ آسمانوں اور زمین کی سلطنت اللہ ہی کے لیے ہے۔

بیٹے اور بیٹیاں دینے یا نہ دینے کا اختیار اللہ تعالیٰ کے پاس ہے

یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ؕ یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ اِنَاثًا وَّ یَهَبُ

یَخْلُقُ	مَا	یَشَآءُ	یَهَبُ	لِمَنْ	یَّشَآءُ	اِنَاثًا	وَّ	یَهَبُ
وہ پیدا کرتا ہے	جو	چاہتا ہے	وہ دیتا ہے	جس کو	چاہتا ہے	بیٹیاں	اور	دیتا ہے

وہ جو چاہے پیدا کرے۔ جسے چاہے بیٹیاں عطا فرمائے اور

لِمَنْ یَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ﴿۴۹﴾ اَوْ یُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّ اِنَاثًا ۚ وَ

لِمَنْ	یَّشَآءُ	الذُّكُوْرَ ﴿۴۹﴾	اَوْ	یُزَوِّجُهُمْ	ذُكْرَانًا	وَّ	اِنَاثًا	وَ
جس کو	چاہتا ہے	بیٹے	یا	ملادے انہیں	بیٹے	اور	بیٹیاں	اور

جسے چاہے بیٹے دے ○ یا انہیں بیٹے اور بیٹیاں دونوں ملادے اور

انبیاء کی طرف وحی کرنے کی 3 صورتیں

یَجْعَلُ مَنْ یَّشَآءُ عَقِیْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌ قَدِیْرٌ ﴿۵۰﴾ وَ

یَجْعَلُ	مَنْ	یَّشَآءُ	عَقِیْمًا[1]	اِنَّهٗ	عَلِیْمٌ	قَدِیْرٌ ﴿۵۰﴾	وَ
کردے	جسے	وہ چاہے	بانجھ	بیشک وہ	علم والا	قدرت والا (ہے)	اور

جسے چاہے بانجھ کردے، بیشک وہ علم والا، قدرت والا ہے ○ اور

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْیًا اَوْ

مَا كَانَ	لِبَشَرٍ	اَنْ	یُّكَلِّمَهُ	اللّٰهُ	اِلَّا	وَحْیًا	اَوْ
(ممکن) نہیں ہے	کسی آدمی کیلئے	کہ	کلام فرمائے اس سے	اللہ	مگر	وحی (کے طور پر)	یا

کسی آدمی کیلئے ممکن نہیں کہ اللہ اس سے کلام فرمائے مگر وحی کے طور پر یا

[1]... ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے بندوں میں اولاد کی نعمت تقسیم کرنے کی مختلف صورتیں بیان فرمائی ہیں، چنانچہ فرمایا کہ وہ جسے چاہے صرف بیٹے دے، جسے چاہے صرف بیٹیاں دے، جسے چاہے بیٹے اور بیٹیاں دونوں عطا کردے اور جسے چاہے اولاد سے محروم رکھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ کسی کو بیٹا یا بیٹی دینے یا نہ دینے کی قدرت و اختیار صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، کسی عورت کے اختیار میں نہیں کہ وہ اپنے ہاں بیٹا یا بیٹی جو چاہے پیدا کرلے۔ اس حقیقت سے صرف نظر کرکے بیٹی پیدا ہونے یا اولاد نہ ہونے پر عورت کو مشقِ ستم بنانا ظلم و ناانصافی اور کفار کا طریقہ ہے، مسلمانوں کو اس سے بچنا چاہیے۔

مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ یُرْسِلَ رَسُوْلًا فَیُوْحِیَ بِاِذْنِهٖ

بِاِذْنِهٖ	فَیُوْحِیَ[1]	رَسُوْلًا	یُرْسِلَ	اَوْ	مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ
اس کے حکم سے	تو وہ وحی پہنچائے	کوئی فرشتہ	اللہ بھیجے	یا	(وہ آدمی عظمت کے) پردے کے پیچھے (ہو)

(یوں کہ وہ آدمی عظمت کے) پردے کے پیچھے ہو یا (یہ کہ) اللہ کوئی فرشتہ بھیجے تو وہ فرشتہ اس کے حکم سے

مَا یَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِیٌّ حَكِیْمٌ ﴿۵۱﴾ وَ كَذٰلِكَ اَوْحَیْنَاۤ

اَوْحَیْنَاۤ	كَذٰلِكَ	وَ	حَكِیْمٌ ﴿۵۱﴾	عَلِیٌّ	اِنَّهٗ	یَشَآءُ	مَا
ہم نے وحی بھیجی	اسی طرح	اور	حکمت والا (ہے)	بلندی والا	بیشک وہ	اللہ چاہے	جو

وحی پہنچائے جو اللہ چاہے۔ بیشک وہ بلندی والا، حکمت والا ہے ○ اور یونہی ہم نے تمہاری طرف

اِلَیْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِیْ مَا الْكِتٰبُ وَ لَا

لَا	وَ	الْكِتٰبُ	مَا	مَا كُنْتَ تَدْرِیْ	مِّنْ اَمْرِنَا	رُوْحًا	اِلَیْكَ
نہ	اور	کتاب	کیا ہے	تم نہیں جانتے تھے	اپنے حکم سے	روح (یعنی قرآن کی)	تمہاری طرف

اپنے حکم سے روح (قرآن) کی وحی بھیجی۔ اس سے پہلے نہ تم کتاب کو جانتے تھے نہ

الْاِیْمَانُ وَ لٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِیْ

نَّهْدِیْ	نُوْرًا	جَعَلْنٰهُ	لٰكِنْ	وَ	الْاِیْمَانُ
ہم راہ دکھاتے ہیں	نور	ہم نے کیا اس (قرآن) کو	لیکن	اور	ایمان (یعنی احکامِ شرع کی تفصیل)

شریعت کے احکام کی تفصیل کو۔ لیکن ہم نے قرآن کو نور کیا جس سے ہم اپنے بندوں میں سے

بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ وَ اِنَّكَ لَتَهْدِیْۤ

لَتَهْدِیْۤ	اِنَّكَ	وَ	مِنْ عِبَادِنَا	نَّشَآءُ	مَنْ	بِهٖ
ضرور رہنمائی کرتے ہو	بیشک تم	اور	اپنے بندوں میں سے	چاہتے ہیں	جسے	اس کے ذریعے

جسے چاہتے ہیں راہ دکھاتے ہیں اور بیشک تم ضرور سیدھے راستے کی طرف

نزولِ قرآن سے پہلے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے علم کا حال

قرآن سے ہدایت حاصل کرنے کا ثبوت

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہدایت دینے والے ہیں

[1] اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وحی کرنے اور ان سے کلام کرنے کی صورتیں بیان فرمائی ہیں۔ (۱) وحی کے طور پر۔ یعنی اللہ تعالیٰ کسی واسطہ کے بغیر نبی کے دل میں القا فرما کر اور بیداری میں یا خواب میں الہام کر کے کلام فرمائے۔ (2) وہ آدمی عظمت کے پردے کے پیچھے ہو۔ یعنی رسول پس پردہ اللہ تعالیٰ کا کلام سنے۔ یہاں پردے سے مراد سننے والے کا دنیا میں دیدار نہ کر سکنا ہے۔ (۳) اللہ تعالیٰ کوئی فرشتہ بھیجے تو وہ فرشتہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے وحی پہنچائے جو اللہ تعالیٰ چاہے۔

صراطِ مستقیم کی پہچان

اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍۙ۝۵۲ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا

اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝۵۲ [1]	صِرَاطِ اللّٰهِ	الَّذِیْ لَهٗ	مَا
سیدھے راستے کی طرف	(اس) اللہ کے راستے (کی طرف)	جس کیلئے (ہے)	جو کچھ

رہنمائی کرتے ہو ۝ اس اللہ کے راستے کی طرف (کہ) جو کچھ

فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِؕ اَلَاۤ اِلَى اللّٰهِ تَصِیْرُ الْاُمُوْرُ۠۝۵۳

فِی السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِی الْاَرْضِ	اَلَاۤ	اِلَى اللّٰهِ	تَصِیْرُ	الْاُمُوْرُ ۝۵۳
آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں (ہے)	سن لو	اللہ ہی کی طرف	پھرتے ہیں	سب کام

آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں سب اسی کا ہے۔ سن لو! سب کام اللہ ہی کی طرف پھرتے ہیں ۝

آیات: 89 — رکوع: 07

سُوْرَةُ الزُّخْرُف مَكِّيَّة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

عربی میں قرآن نازل کرنے کی ایک حکمت

حٰمٓۚ۝۱ وَ الْكِتٰبِ الْمُبِیْنِۙ۝۲ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّكُمْ

حٰمٓ ۝۱	وَ الْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ ۝۲	اِنَّا	جَعَلْنٰهُ	قُرْءٰنًا عَرَبِیًّا [2]	لَعَلَّكُمْ
حٰمٓ	روشن کتاب کی قسم	بیشک	ہم نے بنایا اسے	عربی قرآن	تاکہ تم

حٰمٓ ۝ روشن کتاب کی قسم ۝ ہم نے اسے عربی قرآن اتارا تاکہ تم

1. اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے اذن سے حضور پرنور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلَّم ہدایت دیتے ہیں۔
2. اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو عربی زبان میں نازل فرمایا تاکہ اہلِ عرب اس کے معانی واحکام کو سمجھ سکیں۔ قرآن کریم کے علاوہ اور کوئی آسمانی کتاب عربی زبان میں نازل نہیں ہوئی اور قرآن چونکہ سب سے اشرف واعلیٰ کلام ہے تو اس کی زبان عربی بھی تمام زبانوں سے اشرف واعلیٰ ہے۔

قرآن کی عظمت و رفعت

تَعۡقِلُوۡنَ ۝۳ؕ وَ اِنَّهٗ فِیۡۤ اُمِّ الۡكِتٰبِ لَدَیۡنَا لَعَلِیٌّ

تَعۡقِلُوۡنَ ۝۳	وَ	اِنَّهٗ	فِیۡۤ اُمِّ الۡكِتٰبِ [1]	لَدَیۡنَا	لَعَلِیٌّ
سمجھو	اور	بیشک وہ	اصل کتاب میں	ہمارے پاس	ضرور بلندی والا

سمجھو ○ اور بیشک وہ ہمارے پاس اصل کتاب میں یقیناً بلندی والا،

کفارِ مکہ کی سرکشی کے باوجود نزولِ قرآن کا سلسلہ

حَكِیۡمٌ ۝۴ؕ اَفَنَضۡرِبُ عَنۡكُمُ الذِّكۡرَ صَفۡحًا اَنۡ

حَكِیۡمٌ ۝۴	اَفَنَضۡرِبُ	عَنۡكُمُ	الذِّكۡرَ [2]	صَفۡحًا	اَنۡ
حکمت والا (ہے)	تو کیا ہم پھیر دیں، روک دیں	تم سے	قرآن	پھیرنا، روکنا	(اس لئے) کہ

حکمت والا ہے ○ تو کیا ہم تم سے قرآن کا نزول اس لئے روک دیں کہ

کفار کے مذاق اڑانے پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو تسلی

كُنۡتُمۡ قَوۡمًا مُّسۡرِفِیۡنَ ۝۵ وَ كَمۡ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ نَّبِیٍّ فِی الۡاَوَّلِیۡنَ ۝۶ وَ

كُنۡتُمۡ	قَوۡمًا مُّسۡرِفِیۡنَ ۝۵	وَ	كَمۡ	اَرۡسَلۡنَا	مِنۡ نَّبِیٍّ	فِی الۡاَوَّلِیۡنَ ۝۶	وَ
تم ہو	حد سے بڑھنے والے لوگ	اور	کتنے ہی	ہم نے بھیجے	نبی	پہلے لوگوں میں	اور

تم لوگ حد سے بڑھنے والے ہو؟ ○ اور ہم نے کتنے ہی نبی پہلے لوگوں میں بھیجے ○ اور

مَا یَاۡتِیۡهِمۡ مِّنۡ نَّبِیٍّ اِلَّا كَانُوۡا بِهٖ یَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ۝۷ فَاَهۡلَكۡنَاۤ

مَا یَاۡتِیۡهِمۡ	مِّنۡ نَّبِیٍّ	اِلَّا	كَانُوۡا بِهٖ یَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ۝۷	فَاَهۡلَكۡنَاۤ
نہیں آیا ان کے پاس	کوئی نبی	مگر	وہ اس کا مذاق اڑاتے تھے	تو ہم نے ہلاک کردیا

ان کے پاس جو نبی آیا وہ اس کا مذاق ہی اڑاتے تھے ○ تو ہم نے ان سے زیادہ

زمین و آسمان کے خالق کے متعلق کفار سے سوال اور ان کا جواب

اَشَدَّ مِنۡهُمۡ بَطۡشًا وَّ مَضٰی مَثَلُ الۡاَوَّلِیۡنَ ۝۸ وَ لَئِنۡ

اَشَدَّ مِنۡهُمۡ بَطۡشًا	وَّ	مَضٰی	مَثَلُ الۡاَوَّلِیۡنَ ۝۸	وَ	لَئِنۡ
(جو) قوت (میں) ان سے زیادہ سخت (تھے)	اور	گزر چکا	پہلے لوگوں کا حال	اور	ضرور اگر

قوت والوں کو ہلاک کردیا اور پہلے لوگوں کا حال گزر چکا ہے ○ اور اگر

1 ... یہاں اصل کتاب سے مراد لوحِ محفوظ ہے۔ 2 ... اس آیت کا معنی یہ ہے کہ اے کفارِ مکہ! تمہارے کفر میں حد سے بڑھنے کی وجہ سے کیا ہم تمہیں بیکار چھوڑ دیں اور تمہاری طرف سے وحی قرآن کا رخ پھیر دیں اور تمہیں حکم اور ممانعت کچھ نہ کریں، (یہ تمہاری بھول ہے) ہم ایسا نہیں کریں گے۔ حضرت قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُ نے فرمایا: خدا کی قسم! اگر اس وقت یہ قرآنِ پاک اٹھالیا جاتا جب اس اُمت کے پہلے لوگوں نے اس سے اعراض کیا تھا، تو وہ سب ہلاک ہو جاتے لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت و کرم سے اس قرآن کا نزول جاری رکھا۔ (خازن، الزخرف، تحت الآیۃ: ۵، ۴/۱۰۱)

ذاتِ الٰہی پر دلالت کرنے والی معرفتِ الٰہیہ کا بیان

سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ لَیَقُوْلُنَّ

سَاَلْتَهُمْ	مَّنْ	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	لَیَقُوْلُنَّ
تم پوچھو ان سے	کس نے	بنایا	آسمانوں	اور	زمین (کو)	(تو) ضرور وہ کہیں گے

تم ان سے پوچھو کہ آسمان اور زمین کس نے بنائے ؟ تو ضرور کہیں گے :

خَلَقَهُنَّ الْعَزِیْزُ الْعَلِیْمُ ﴿۹﴾ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا

خَلَقَهُنَّ	الْعَزِیْزُ	الْعَلِیْمُ ﴿۹﴾	الَّذِیْ	جَعَلَ	لَكُمُ	الْاَرْضَ	مَهْدًا [1]
بنایا انہیں	عزت والے	علم والے (نے)	جس نے	بنایا	تمہارے لیے	زمین (کو)	بچھونا

انہیں عزت والے ، علم والے نے بنایا ○ جس نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا کیا

وَّ جَعَلَ لَكُمْ فِیْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰﴾ وَ الَّذِیْ

وَّ	جَعَلَ	لَكُمْ	فِیْهَا	سُبُلًا	لَّعَلَّكُمْ	تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰﴾	وَ	الَّذِیْ
اور	بنائے	تمہارے لیے	اس میں	راستے	تاکہ تم	راہ پاؤ	اور	جس نے

اور تمہارے لیے اس میں راستے بنائے تاکہ تم راہ پاؤ ○ اور وہ جس نے

نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ ۚ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ

نَزَّلَ	مِنَ السَّمَآءِ	مَآءًۢ	بِقَدَرٍ [2]	فَاَنْشَرْنَا	بِهٖ
اتارا	آسمان سے	پانی	ایک اندازے سے	تو ہم نے زندہ کردیا	اس سے

ایک اندازے سے آسمان سے پانی اتارا تو ہم نے اس سے ایک مردہ شہر کو

بَلْدَةً مَّیْتًا ۚ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا

بَلْدَةً مَّیْتًا	كَذٰلِكَ	تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۱﴾	وَ	الَّذِیْ	خَلَقَ	الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا [3]
ایک مردہ شہر (کو)	یونہی	تمہیں نکالا جائے گا	اور	جس نے	پیدا کیے	سب جوڑے

زندہ فرمادیا۔ یونہی تم نکالے جاؤ گے ○ اور جس نے تمام جوڑوں کو پیدا کیا

[1] ...زمین پھیلاؤ اور ٹھہرے ہوئے ہونے میں بستر کی طرح ہے ، نیز زمین کو ہموار اور ساکن بنانا اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے ، اگر وہ چاہتا تو اسے متحرک بنادیتا لیکن اس صورت میں کوئی چیز اس پر نہ ٹھہرتی اور زمین سے نفع اٹھانا ممکن نہ رہتا۔ [2] اندازے سے مراد یہ ہے کہ وہ پانی نہ اتنا کم ہے جس سے لوگوں کی حاجتیں پوری نہ ہوں اور نہ اتنا زیادہ ہے جس سے حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کی طرح لوگ ہلاک ہو جائیں بلکہ لوگوں کے حاجت و ضرورت کے عین مطابق ہے۔ [3] تمام جوڑے پیدا کرنے سے مراد یہ ہے کہ مخلوق کی تمام اقسام کے جوڑے بنائے ، یا یہ مراد ہے کہ تمام انواع کے جوڑے بنائے جیسے

وَ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَ الْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ ﴿۱۲﴾ لا

تَرْكَبُوْنَ ﴿۱۲﴾	مَا	مِّنَ الْفُلْكِ وَ الْاَنْعَامِ	لَكُمْ	جَعَلَ	وَ
تم سوار ہوتے ہو	جن (پر)	کشتیاں اور چوپائے	تمہارے لیے	بنائیں	اور

اور تمہارے لیے کشتیوں اور چوپایوں کی سواریاں بنائیں ○

لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا

اِذَا	نِعْمَةَ رَبِّكُمْ	تَذْكُرُوْا (۱)	ثُمَّ	عَلٰى ظُهُوْرِهٖ	لِتَسْتَوٗا
جب	اپنے رب کی نعمت	تم یاد کرو	پھر	ان کی پیٹھوں پر	تاکہ تم سیدھے ہو کر بیٹھو

تاکہ تم ان کی پیٹھوں پر سیدھے ہو کر بیٹھو پھر جب اس پر سیدھے ہو کر بیٹھ جاؤ

اسْتَوَیْتُمْ عَلَیْهِ وَ تَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا

سَخَّرَ لَنَا	الَّذِیْ	سُبْحٰنَ	تَقُوْلُوْا	وَ	عَلَیْهِ	اسْتَوَیْتُمْ
ہمارے قابو میں کر دی	وہ جس نے	پاک ہے	کہو	اور	ان پر	سیدھے ہو کر بیٹھ جاؤ

تو اپنے رب کا احسان یاد کرو اور یوں کہو: پاک ہے وہ جس نے اس سواری کو

هٰذَا وَ مَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ﴿۱۳﴾ لا وَ اِنَّاۤ

اِنَّاۤ	وَ	مُقْرِنِیْنَ ﴿۱۳﴾	لَهٗ	مَا كُنَّا	وَ	هٰذَا
بیشک ہم	اور	قابو کرنے کی طاقت رکھنے والے	اس کو	ہم نہ تھے	اور	یہ (سواری)

ہمارے قابو میں کر دیا اور ہم اسے قابو کرنے کی طاقت نہ رکھتے تھے ○ اور بیشک ہم

اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَ جَعَلُوْا لَهٗ

لَهٗ	جَعَلُوْا	وَ	لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ (۲)	اِلٰى رَبِّنَا
اس (اللہ) کے لیے	انہوں نے ٹھہرایا	اور	ضرور پلٹنے والے (ہیں)	اپنے رب کی طرف

اپنے رب کی طرف ہی پلٹنے والے ہیں ○ اور کافروں نے اللہ کے لیے

سواری کی نعمت کا تذکرہ اور سواری پر سوار ہونے کی دعا

اللہ تعالیٰ کے لیے اولاد ٹھہرانے والوں کا رد

...: میٹھا اور نمکین، سفید اور سیاہ، مذکر اور مؤنث وغیرہ۔ (1) نعمت یاد کرنے کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت و بزرگی کا اعتراف کرتے ہوئے اپنے دل میں نعمت کا ذکر کرو اور زبان سے اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو۔ (2) سواری پر سوار ہوتے وقت یہ آیات مبارکہ پڑھنا سنت مبارکہ ہے۔ حدیث پاک میں ہے: حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جب سفر میں تشریف لے جاتے تو اپنی اونٹنی پر سوار ہوتے وقت پہلے تین بار اَللہُ اَکْبَر پڑھتے، پھر یہ آیات پڑھتے "سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ"۔ (مسلم، ص۷۰۰، الحدیث: ۴۲۵(۱۳۴۲))

مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۵﴾ اَمِ اتَّخَذَ

مِنْ عِبَادِهٖ	جُزْءًا[1]	اِنَّ	الْاِنْسَانَ	لَكَفُوْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۵﴾	اَمِ	اتَّخَذَ
اس کے بندوں میں سے	ٹکڑا (اولاد)	بیشک	آدمی	ضرور کھلا ناشکرا (ہے)	کیا	اس نے بنالیں

اس کے بندوں میں سے ٹکڑا (اولاد) قرار دیا۔ بیشک آدمی کھلا ناشکرا ہے ○ کیا اس نے اپنے لیے

مِمَّا یَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّ اَصْفٰىكُمْ بِالْبَنِیْنَ ﴿۱۶﴾

مِمَّا	یَخْلُقُ	بَنٰتٍ	وَّ	اَصْفٰىكُمْ	بِالْبَنِیْنَ ﴿۱۶﴾
(ان میں) سے جنہیں	وہ پیدا کرتا ہے	(اپنے لیے) بیٹیاں	اور	خاص کیا تمہیں	بیٹوں کے ساتھ

اپنی مخلوق میں سے بیٹیاں لیں اور تمہیں بیٹوں کے ساتھ خاص کیا؟ ○

بیٹی کی پیدائش پر کفار کا حال

وَ اِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ

وَ	اِذَا	بُشِّرَ	اَحَدُهُمْ	بِمَا	ضَرَبَ
اور	جب	خوشخبری سنائی جاتی ہے	ان میں کسی ایک (کو)	(اس کی) جس کے ساتھ	اس نے بیان کیا

اور جب ان میں کسی کو اس چیز کی خوشخبری سنائی جائے جس کے ساتھ اس نے

لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّ هُوَ

لِلرَّحْمٰنِ	مَثَلًا	ظَلَّ	وَجْهُهٗ	مُسْوَدًّا	وَّ	هُوَ
رحمٰن کے لیے	وصف	(تو) دن بھر رہتا ہے	اس کا چہرہ	کالا	اور	وہ

رحمٰن کو متصف کیا ہے تو دن بھر اس کا منہ کالا رہتا ہے اور وہ

عورتوں میں پائی جانے والی دو عمومی کمزوریاں

كَظِیْمٌ ﴿۱۷﴾ اَوَ مَنْ یُّنَشَّؤُا فِی الْحِلْیَةِ وَ هُوَ فِی الْخِصَامِ

كَظِیْمٌ ﴿۱۷﴾	اَوَ مَنْ	یُّنَشَّؤُا	فِی الْحِلْیَةِ	وَ	هُوَ	فِی الْخِصَامِ
غم و غصے میں بھرا (رہتا ہے)	اور کیا وہ جس کی	پرورش کی جاتی ہے	زیور میں	اور	وہ	بحث میں

غم و غصے میں بھرا رہتا ہے ○ اور کیا وہ جس کی زیور میں پرورش کی جاتی ہے اور وہ بحث میں

[1] کفار کا فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں کہنا انہیں اللہ تعالیٰ کا جز قرار دینا ہے کیونکہ اولاد صاحبِ اولاد کا جز ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف اولاد کی نسبت کرنا کفر ہے اور کفر سب سے بڑی ناشکری ہے۔

فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں قرار دینا

غَیْرُ مُبِیْنٍ ﴿۱۸﴾ وَ جَعَلُوا الْمَلٰٓىٕكَةَ الَّذِیْنَ هُمْ

غَیْرُ مُبِیْنٍ ﴿۱۸﴾	وَ	جَعَلُوْا	الْمَلٰٓىٕكَةَ	الَّذِیْنَ	هُمْ
صاف (بات کرنے والی) نہیں (ہوتی)	اور	انہوں نے ٹھہرایا	فرشتوں (کو)	جو	وہ

صاف بات کرنے والی بھی نہیں ہوتی ○ اور انہوں نے فرشتوں کو عورتیں ٹھہرایا جو کہ

عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ؕ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ؕ سَتُكْتَبُ

عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ	اِنَاثًا	اَشَهِدُوْا	خَلْقَهُمْ	سَتُكْتَبُ
رحمٰن کے بندے (ہیں)	عورتیں	کیا وہ موجود تھے	ان کے بناتے وقت	اب لکھی جائے گی

رحمٰن کے بندے ہیں۔ کیا یہ کفار ان کے بناتے وقت موجود تھے؟ اب ان کی گواہی

شَهَادَتُهُمْ وَ یُسْــٴَـلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ قَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ

شَهَادَتُهُمْ (1)	وَ	یُسْــٴَـلُوْنَ ﴿۱۹﴾	وَ	قَالُوْا	لَوْ	شَآءَ (2)	الرَّحْمٰنُ
ان کی گواہی	اور	ان سے پوچھا جائے گا	اور	انہوں نے کہا	اگر	چاہتا	رحمٰن

لکھ لی جائے گی اور ان سے جواب طلب ہوگا ○ اور انہوں نے کہا: اگر رحمٰن چاہتا

فرشتوں کی پوجا پر مشرکین کی غلط دلیل کا رد

مَا عَبَدْنٰهُمْ ؕ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۗ اِنْ

مَا عَبَدْنٰهُمْ	مَا	لَهُمْ	بِذٰلِكَ	مِنْ عِلْمٍ	اِنْ
(تو) ہم عبادت نہ کرتے ان (فرشتوں) کی	(در حقیقت) نہیں (ہے)	انہیں	اس کا	کچھ علم	نہیں

تو ہم ان (فرشتوں) کی عبادت نہ کرتے۔ انہیں در حقیقت اس کا کچھ علم ہی نہیں۔

هُمْ اِلَّا یَخْرُصُوْنَ ﴿۲۰﴾ؕ اَمْ اٰتَیْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ

هُمْ	اِلَّا	یَخْرُصُوْنَ ﴿۲۰﴾	اَمْ	اٰتَیْنٰهُمْ	كِتٰبًا	مِّنْ قَبْلِهٖ	فَهُمْ
وہ	مگر	جھوٹ بول رہے ہیں	یا کیا	ہم نے دی انہیں	کوئی کتاب	اس سے پہلے	تو وہ

وہ صرف جھوٹ بول رہے ہیں ○ یا کیا اس سے پہلے ہم نے انہیں کوئی کتاب دی ہے جسے

(1) فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں قرار دینے پر کفار سے ان کا ذریعۂ علم پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: ہم نے اپنے باپ دادا سے سنا ہے اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ وہ سچے تھے۔ اس گواہی کے متعلق فرمایا گیا کہ یہ لکھ لی جائے گی اور آخرت میں کفار سے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ (2) کفار نے کہا ”اگر رحمٰن چاہتا تو ہم ان (فرشتوں) کی عبادت نہ کرتے“ اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ ہم جو فرشتوں کی عبادت کر رہے ہیں اس سے اللہ تعالیٰ راضی ہے، اگر وہ راضی نہ ہوتا تو ہمیں ایسا کرنے نہ دیتا بلکہ زبردستی روک دیتا، جب نہیں روکا تو ثابت ہوا کہ وہ اس سے راضی ہے۔ اس پر ان کا رد کیا گیا کہ انہیں رضائے الٰہی کا کچھ علم نہیں اور

دین کے معاملے میں کفارِ قریش کی اندھی تقلید

بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ﴿۲۱﴾ بَلْ قَالُوْۤا اِنَّا وَجَدْنَاۤ

بِهٖ	مُسْتَمْسِكُوْنَ ﴿۲۱﴾	بَلْ	قَالُوْۤا	اِنَّا	وَجَدْنَاۤ
اس کو	مضبوطی سے تھامے ہوئے (ہیں)	بلکہ	انہوں نے کہا	بیشک	ہم نے پایا

وہ مضبوطی سے تھامے ہوئے ہیں؟ ○ بلکہ انہوں نے کہا: ہم نے اپنے باپ دادا کو

اٰبَآءَنَا عَلٰۤى اُمَّةٍ وَّ اِنَّا عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۲﴾

اٰبَآءَنَا	عَلٰۤى اُمَّةٍ	وَّ	اِنَّا	عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ	مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۲﴾
اپنے باپ دادا (کو)	ایک دین پر	اور	بیشک ہم	ان کے نقشِ قدم پر	راہ پانے والے (ہیں)

ایک دین پر پایا اور ہم ان کے نقشِ قدم پر ہی راہ پانے والے ہیں ○

کفارِ قریش اور گزشتہ کفار کے طریقہ میں مماثلت

وَ كَذٰلِكَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّذِیْرٍ اِلَّا قَالَ

وَ	كَذٰلِكَ	مَاۤ اَرْسَلْنَا	مِنْ قَبْلِكَ	فِیْ قَرْیَةٍ	مِّنْ نَّذِیْرٍ	اِلَّا	قَالَ
اور	اسی طرح	ہم نے نہیں بھیجا	تم سے پہلے	کسی بستی میں	کوئی ڈر سنانے والا	مگر	کہا

اور ایسے ہی ہم نے تم سے پہلے جب کسی شہر میں کوئی ڈر سنانے والا بھیجا تو وہاں کے

مُتْرَفُوْهَاۤ ۙ اِنَّا وَجَدْنَاۤ اٰبَآءَنَا عَلٰۤى اُمَّةٍ وَّ

مُتْرَفُوْهَا	اِنَّا	وَجَدْنَاۤ	اٰبَآءَنَا	عَلٰۤى اُمَّةٍ	وَّ
اس کے مالداروں (نے)	بیشک	ہم نے پایا	اپنے باپ دادا (کو)	ایک دین پر	اور

خوشحال لوگوں نے یہی کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک دین پر پایا اور

اِنَّا عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ﴿۲۳﴾ قٰلَ اَوَ لَوْ

اِنَّا	عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ	مُّقْتَدُوْنَ ﴿۲۳﴾	قٰلَ	اَوَ لَوْ
بیشک ہم	ان کے نقشِ قدم پر	پیروی کرنے والے (ہیں)	(نبی نے) کہا	کیا اگرچہ

ہم ان کے نقشِ قدم کی ہی پیروی کرنے والے ہیں ○ نبی نے فرمایا: کیا اگرچہ

(بقیہ حاشیہ) یہ جھوٹ بول رہے ہیں۔ کفار کا یہ استدلال یوں بھی غلط و باطل ہے کہ کسی کام کو کرنے کی قدرت دینا اس سے راضی ہونے کی دلیل نہیں بن سکتا نیز اس سے یہ لازم آتا ہے کہ دنیا میں ہونے والے تمام جرموں سے اللہ تعالیٰ راضی ہے اور یہ یقیناً شانِ الٰہی سے بعید ہے۔

① شریعت کے مقابلے میں باپ داداؤں کے رسم و رواج کی پابندی کرنا جرم ہے جیسے آج کل بعض مسلمان شادی بیاہ یا مرگ کے موقع پر ناجائز رسومات صرف اپنے پرانے باپ داداؤں کی پیروی میں مضبوط پکڑے ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت اور عقلِ سلیم عطا فرمائے، اٰمین۔

جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ ؕ

اٰبَآءَكُمْ	مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ	جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى
اپنے باپ دادا (کو)	(اس) سے جس پر تم نے پایا	میں لے آؤں تمہارے پاس بہتر (دین)

میں تمہارے پاس اس سے بہتر دین لے آؤں جس پر تم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔

قَالُوْۤا اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۲۴﴾

كٰفِرُوْنَ ﴿۲۴﴾ (1)	بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ	اِنَّا	قَالُوْۤا
انکار کرنے والے (ہیں)	(اس) کا جس کے ساتھ تمہیں بھیجا گیا	بیشک ہم	انہوں نے کہا

انہوں نے کہا: جس کے ساتھ تمہیں بھیجا گیا ہے ہم اس کا انکار کرنے والے ہیں ○

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۲۵﴾ ع وَ اِذْ

اِذْ	وَ	عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۲۵﴾	كَانَ	كَیْفَ	فَانْظُرْ	مِنْهُمْ	فَانْتَقَمْنَا
جب	اور	جھٹلانے والوں کا انجام	ہوا	کیسا	تو دیکھو	ان سے	تو ہم نے بدلہ لیا

تو ہم نے ان سے بدلہ لیا تو دیکھو جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا؟ ○ اور جب

قَالَ اِبْرٰهِیْمُ لِاَبِیْهِ وَ قَوْمِهٖۤ اِنَّنِیْ بَرَآءٌ مِّمَّا

مِّمَّا	بَرَآءٌ	اِنَّنِیْ	لِاَبِیْهِ وَ قَوْمِهٖۤ (2)	اِبْرٰهِیْمُ	قَالَ
(ان) سے جن کی	بیزار (ہوں)	بیشک میں	اپنے (عرفی) باپ اور اپنی قوم سے	ابراہیم (نے)	کہا

ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا: میں تمہارے معبودوں سے

تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۶﴾ اِلَّا الَّذِیْ فَطَرَنِیْ فَاِنَّهٗ سَیَهْدِیْنِ ﴿۲۷﴾ وَ

وَ	سَیَهْدِیْنِ ﴿۲۷﴾	فَاِنَّهٗ	فَطَرَنِیْ	الَّذِیْ	اِلَّا	تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۶﴾
اور	عنقریب راستہ دکھائے گا مجھے	تو بیشک وہ	پیدا کیا مجھے	وہ جس نے	مگر	تم عبادت کرتے ہو

بیزار ہوں ○ مگر وہ جس نے مجھے پیدا کیا تو ضرور وہ جلد مجھے راستہ دکھائے گا ○ اور

باطل معبودوں سے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اعلانِ براءت

(1) ... ان آیات میں خوش حال اور مالدار کفار کا جو طرزِ عمل بیان ہوا، اس سے معلوم ہوا کہ مال و دولت کی کثرت، دنیا کی رنگینیوں اور عیش و نشاط کے سبب انسان اپنی آخرت کے معاملے میں غفلت کا شکار ہو جاتا ہے اور اس کی نگاہوں میں اللہ تعالٰی کے نیک بندوں کی وقعت اور ان کی بات کی اہمیت بہت کم ہو جاتی ہے۔

(2) ... یہاں باپ سے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے حقیقی والد مراد نہیں بلکہ چچا آزر مراد ہے۔

جَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِیۡ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمۡ يَرۡجِعُوۡنَ ﴿۲۸﴾

جَعَلَهَا	كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً (۱)	فِیۡ عَقِبِهٖ	لَعَلَّهُمۡ	يَرۡجِعُوۡنَ ﴿۲۸﴾
(ابراہیم نے) بنا دیا اس (کلمۂ توحید) کو	باقی رہنے والا کلمہ	اپنی نسل میں	تاکہ وہ	لوٹ آئیں

ابراہیم نے اس کلمہ کو اپنی نسل میں باقی رہنے والا کلمہ بنادیا تاکہ وہ رجوع کریں ○

کفارِ قریش پر انعامِ اِلٰہی اور ان کا قرآن کے ساتھ رویہ

بَلۡ مَتَّعۡتُ هٰۤؤُلَآءِ وَ اٰبَآءَهُمۡ حَتّٰى

بَلۡ	مَتَّعۡتُ	هٰۤؤُلَآءِ	وَ	اٰبَآءَهُمۡ	حَتّٰى
بلکہ	میں نے دنیاوی فائدے دیئے	ان (کفارِ مکہ) کو	اور	ان کے باپ دادا (کو)	یہاں تک کہ

بلکہ میں نے انہیں اور ان کے باپ دادا کو دنیا کے فائدے دیئے یہاں تک کہ

جَآءَهُمُ الۡحَقُّ وَ رَسُوۡلٌ مُّبِيۡنٌ ﴿۲۹﴾ وَ لَمَّا جَآءَهُمُ

جَآءَهُمُ	الۡحَقُّ	وَ	رَسُوۡلٌ مُّبِيۡنٌ ﴿۲۹﴾	وَ	لَمَّا	جَآءَهُمُ
تشریف لایا ان کے پاس	حق	اور	صاف بتانے والا رسول	اور	جب	آیا ان کے پاس

ان کے پاس حق اور صاف بتانے والا رسول تشریف لایا ○ اور جب ان کے پاس

کفارِ مکہ کا حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم پر اعتراض اور اُنہیں جواب

الۡحَقُّ قَالُوۡا هٰذَا سِحۡرٌ وَّ اِنَّا بِهٖ كٰفِرُوۡنَ ﴿۳۰﴾ وَ

الۡحَقُّ	قَالُوۡا	هٰذَا	سِحۡرٌ	وَّ	اِنَّا	بِهٖ	كٰفِرُوۡنَ ﴿۳۰﴾	وَ
حق	(تو) کہنے لگے	یہ	جادو (ہے)	اور	بیشک ہم	اس کا	انکار کرنے والے (ہیں)	اور

حق آیا تو کہنے لگے: یہ جادو ہے اور بیشک ہم اس کے منکر ہیں ○ اور

قَالُوۡا لَوۡ لَا نُزِّلَ هٰذَا الۡقُرۡاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الۡقَرۡيَتَيۡنِ عَظِيۡمٍ ﴿۳۱﴾

قَالُوۡا	لَوۡ لَا	نُزِّلَ	هٰذَا الۡقُرۡاٰنُ	عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الۡقَرۡيَتَيۡنِ عَظِيۡمٍ ﴿۳۱﴾ (۲)
وہ کہنے لگے	کیوں نہیں	اتارا گیا	یہ قرآن	(ان) دو شہروں کے کسی بڑے آدمی پر

کہنے لگے: ان دو شہروں کے کسی بڑے آدمی پر یہ قرآن کیوں نہ اتارا گیا؟ ○

(۱) کلمۂ توحید کو باقی رہنے والا کلمہ بنانے سے مراد یہ ہے کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد میں قیامت تک ایسے لوگ ضرور رہیں گے جو توحید پر قائم اور توحید کی دعوت دینے والے ہوں اور اسے باقی رہنے والا کلمہ اس لئے بنایا تاکہ ان کی نسل میں سے جو شرک کرے وہ توحید کی دعوت دینے والے کی بات سن کر شرک سے باز آجائے اور اس توحید کے کلمہ کی طرف لوٹ آئے اور دینِ حق قبول کرلے۔

(۲) دو شہروں سے مراد مکہ اور طائف ہیں اور بڑے آدمی سے مراد مکۂ مکرمہ میں ولید بن مغیرہ اور طائف میں عروہ بن مسعود ثقفی ہے۔

أَهُمْ يَقْسِمُونَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ۚ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُم

بَيْنَهُم	نَحْنُ قَسَمْنَا	رَحْمَتَ رَبِّكَ[1]	يَقْسِمُونَ	أَهُمْ
ان کے درمیان	ہم نے تقسیم کی	تمہارے رب کی رحمت	تقسیم کرتے ہیں	کیا وہ

کیا تمہارے رب کی رحمت وہ بانٹتے ہیں؟ دنیا کی زندگی میں ان کے درمیان

مَّعِيشَتَهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ

فَوْقَ بَعْضٍ	بَعْضَهُمْ	رَفَعْنَا	وَ	فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا	مَّعِيشَتَهُمْ
بعض کے اوپر	ان کے بعض (کو)	ہم نے بلند کیا	اور	دنیا کی زندگی میں	ان کی روزی

ان کی روزی (بھی) ہم نے ہی تقسیم کی ہے اور ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر کئی درجے

دَرَجَاتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُم بَعْضًا سُخْرِيًّا ۗ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ

رَحْمَتُ رَبِّكَ[2]	وَ	سُخْرِيًّا	بَعْضًا	بَعْضُهُم	لِّيَتَّخِذَ	دَرَجَاتٍ
تمہارے رب کی رحمت	اور	(اپنا) خادم	بعض (کو)	ان کے بعض	تاکہ بنائیں	کئی درجے

بلند کیا ہے تاکہ ان میں ایک دوسرے کو اپنا خادم بنائے اور تمہارے رب کی رحمت

خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ﴿٣٢﴾ وَلَوْلَا أَن يَكُونَ

يَكُونَ	أَن	لَوْلَا	وَ	يَجْمَعُونَ ﴿٣٢﴾	مِّمَّا	خَيْرٌ
ہو جائیں گے	(یہ بات) کہ	اگر نہ ہوتی	اور	وہ جمع کر رہے ہیں	(اس) سے جو	بہتر (ہے)

اس سے بہتر ہے جو وہ جمع کر رہے ہیں ○ اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ سب لوگ

النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَن يَكْفُرُ بِالرَّحْمَٰنِ

بِالرَّحْمَٰنِ	يَكْفُرُ	لِمَن	لَّجَعَلْنَا	أُمَّةً وَاحِدَةً[3]	النَّاسُ
رحمٰن کا	انکار کرتا ہے	(اس) کیلئے جو	(تو) ضرور ہم بناتے	(کافروں کی) ایک جماعت	تمام لوگ

(کافروں کی) ایک جماعت ہو جائیں گے تو ہم ضرور رحمٰن کے منکروں کے لیے

(1) یہاں رب کی رحمت سے مراد نبوت ہے۔ نبوت عطا فرمانے کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور اس نے اپنے اختیار سے نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو آخری نبی بنادیا ہے اور اس کا قرآن میں اعلان بھی فرمادیا لہٰذا اب کوئی دوسرا شخص نبی نہیں بن سکتا۔ (2) یہاں رب کی رحمت سے مراد جنت ہے اور یہ یقیناً کفار کے جمع کردہ مال و دولت سے انتہائی بہتر ہے۔ (3) ان آیات کا معنی یہ ہے کہ اگر اس بات کا لحاظ نہ ہوتا کہ کفار کا مال و دولت اور عیش و عشرت دیکھ کر سب لوگ کفر کی طرف رغبت کریں گے اور کفر میں فضیلت سمجھ کر سبھی کفر کو اختیار کرلیں گے تو اللہ تعالیٰ ضرور کافروں کے گھر اور

لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّ مَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ﴿٣٣﴾ۙ وَ

لِبُيُوْتِهِمْ	سُقُفًا	مِّنْ فِضَّةٍ	وَّ	مَعَارِجَ	عَلَيْهَا	يَظْهَرُوْنَ ﴿٣٣﴾	وَ
ان کے گھروں کی	چھتیں	چاندی کی	اور	سیڑھیاں	جن پر	وہ چڑھتے	اور

ان کے گھروں کی چھتیں اور سیڑھیاں چاندی کی بنادیتے جن پر وہ چڑھتے ○ اور

لِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّ سُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔوْنَ ﴿٣٤﴾ۙ وَ

لِبُيُوْتِهِمْ	اَبْوَابًا	وَّ	سُرُرًا	عَلَيْهَا	يَتَّكِـُٔوْنَ ﴿٣٤﴾	وَ
ان کے گھروں کے لیے	(چاندی کے) دروازے	اور	تخت (بنادیتے)	جن پر	وہ تکیہ لگاتے	اور

ان کے گھروں کے لیے (چاندی کے) دروازے اور تخت بنادیتے جن پر وہ تکیہ لگاتے ○ اور

زُخْرُفًا ؕ وَ اِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ

زُخْرُفًا	وَ	اِنْ	كُلُّ ذٰلِكَ	لَمَّا	مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
(یہ چیزیں ان کیلئے) سونا (بھی بنادیتے)	اور	نہیں	یہ سب	مگر	دنیوی زندگی کا سامان

(یہ چیزیں ان کیلئے) سونا (بھی بنادیتے) اور یہ جو کچھ ہے سب دنیاوی زندگی ہی کا سامان ہے

وَ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿٣٥﴾ؑ وَ مَنْ

وَ	الْاٰخِرَةُ	عِنْدَ رَبِّكَ	لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿٣٥﴾	وَ	مَنْ
اور	آخرت	تمہارے رب کے پاس	پرہیزگاروں کے لیے (ہے)	اور	جو

اور آخرت تمہارے رب کے پاس پرہیزگاروں کے لیے ہے ○ اور جو

يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا

يَّعْشُ	عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ (1)	نُقَيِّضْ	لَهٗ	شَيْطٰنًا
آنکھیں بند کرلے، منہ پھیرے	رحمٰن کے ذکر سے	(تو) ہم مقرر کردیتے ہیں	اس پر	ایک شیطان

رحمٰن کے ذکر سے منہ پھیرے تو ہم اس پر ایک شیطان مقرر کردیتے ہیں

ذکرِ الٰہی سے منہ پھیرنے والے پر شیطان مسلط کر دیا جاتا

ان کے گھروں کا سازوسامان سونے اور چاندی کا بنادیتا۔ ان آیات کی صداقت فی زمانہ کھلی آنکھوں سے دیکھی جاسکتی ہے کہ کفار کے مال ومتاع اور عیش وعشرت سے متاثر ہو کر کچھ مسلمان اپنا دین چھوڑ چکے ہیں اور کچھ اسلام سے ناراض دکھائی دے رہے ہیں۔

(1) یہاں رحمٰن کے ذکر سے مراد قرآنِ کریم ہے اور اس سے اندھا ہونا یہ ہے کہ بندہ نہ تو قرآن کی ہدایتوں کو دیکھے اور نہ ہی ان سے فائدہ اٹھائے۔ یا، رحمٰن کے ذکر سے اللہ تعالیٰ کی یاد مراد ہے اور اس سے اندھا ہونا یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ اور عذاب سے بے خوف ہو جائے۔

شیطانوں اور ذکرِ الٰہی سے منہ پھیرنے والوں کا حال

فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ﴿٣٦﴾ وَ اِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَ

وَ	عَنِ السَّبِيْلِ	لَيَصُدُّوْنَهُمْ	اِنَّهُمْ	وَ	قَرِيْنٌ ﴿٣٦﴾ [1]	لَهٗ	فَهُوَ
اور	راستے سے	ضرور روکتے ہیں انہیں	بیشک وہ (شیاطین)	اور	ساتھی (رہتا ہے)	اس کا	تو وہ

تو وہ اس کا ساتھی رہتا ہے ○ اور بیشک وہ شیاطین ان کو راستے سے روکتے ہیں اور

روزِ قیامت ذکرِ الٰہی سے منہ پھیرنے والے کافر کی آرزو

يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿٣٧﴾ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَنَا

جَآءَنَا	اِذَا	حَتّٰى	مُّهْتَدُوْنَ ﴿٣٧﴾	اَنَّهُمْ	يَحْسَبُوْنَ
(وہ کافر) آئے گا ہمارے پاس	جب	یہاں تک کہ	ہدایت یافتہ (ہیں)	کہ وہ	وہ (یہ) سمجھتے رہتے ہیں

وہ یہ سمجھتے رہتے ہیں کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں ○ یہاں تک کہ جب وہ کافر ہمارے پاس آئے گا

قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ

بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ	بَيْنِيْ وَ بَيْنَكَ	يٰلَيْتَ	قَالَ
مشرق و مغرب کی دوری (ہوتی)	تیرے اور میرے درمیان	اے کاش	(تو اپنے ساتھی شیطان سے) کہے گا

تو (اپنے ساتھی شیطان سے) کہے گا: اے کاش! میرے اور تیرے درمیان مشرق و مغرب کے برابر دوری ہو جائے

روزِ قیامت کفار کی حسرت کا بیان

فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ﴿٣٨﴾ وَ لَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ

اِذْ	الْيَوْمَ	لَنْ يَّنْفَعَكُمْ	وَ	الْقَرِيْنُ ﴿٣٨﴾	فَبِئْسَ
کیونکہ	آج	(حسرت و ندامت کرنا) ہرگز نفع نہ دے گا تمہیں	اور	ساتھی (ہے)	تو (تو) کیا ہی برا

تو (تو) کتنا ہی برا ساتھی ہے ○ اور آج ہرگز تمہیں یہ چیز نفع نہیں دے گی کہ

کفار کی ہدایت سے محرومی پر حضور صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کو تسلی

ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿٣٩﴾ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ

الصُّمَّ [2]	تُسْمِعُ	اَفَاَنْتَ	مُشْتَرِكُوْنَ ﴿٣٩﴾	فِي الْعَذَابِ	اَنَّكُمْ	ظَّلَمْتُمْ
بہروں (کو)	سناؤ گے	تو کیا تم	شریک (ہو)	عذاب میں	بیشک تم (سب)	تم نے ظلم کیا

تم سب عذاب میں شریک ہو جبکہ تم نے ظلم کیا ○ تو کیا تم بہروں کو سناؤ گے

1 برا ساتھی اللہ تعالٰی کا عذاب ہے اور اچھا ساتھی نصیب ہونا اللہ تعالٰی کی رحمت ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے "اچھے اور برے ہم نشین کی مثال ایسے ہے جیسے مشک اٹھانے والا اور بھٹی پھونکنے والا۔ ان میں سے جو مشک اٹھائے ہوئے ہے (اس کے ساتھ رہنے کا فائدہ یہ ہے کہ) وہ تجھے اس میں سے دے گا یا تو اس سے خریدے گا یا تجھے مشک کی خوشبو پہنچے گی اور جو بھٹی پھونکنے والا ہے (اس کے ساتھ رہنے کا نقصان یہ ہے کہ) وہ تیرے کپڑے جلا دے گا یا تجھے بری بو پہنچے گی۔ (بخاری، ۳/۵۶۷، الحدیث: ۵۵۳۴)

2 یہاں بہرے سے مراد ول کا بہرا اور اندھوں سے مراد ول کا اندھا ہے اور کھلی گمراہی میں ہونے والے سے مراد وہ کافر ہے جس کے نصیب میں ایمان نہیں۔ دل

کفار کے لیے دنیا و آخرت کے عذاب کی وعید کے ذریعے حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم کو تسلی

اَوْ تَهْدِی الْعُمْیَ وَ مَنْ كَانَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿٤٠﴾ فَاِمَّا

اَوْ	تَهْدِی	الْعُمْیَ	وَ	مَنْ	كَانَ	فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿٤٠﴾	فَاِمَّا
یا	راہ دکھاؤ گے	اندھوں (کو)	اور	(انہیں) جو	ہیں	کھلی گمراہی میں	تو اگر

یا اندھوں کو راہ دکھاؤ گے اور انہیں جو کھلی گمراہی میں ہیں؟○ تو اگر

نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ﴿٤١﴾ اَوْ نُرِیَنَّكَ

نَذْهَبَنَّ بِكَ	فَاِنَّا	مِنْهُمْ	مُّنْتَقِمُوْنَ ﴿٤١﴾	اَوْ	نُرِیَنَّكَ
ہم لے جائیں تمہیں	تو بیشک ہم	ان سے	بدلہ لینے والے (ہیں)	یا	ہم دکھا دیں تمہیں

ہم تمہیں لے جائیں تو ان سے ہم ضرور بدلہ لیں گے ○ یا ہم تمہیں دکھا دیں

الَّذِیْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَیْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ﴿٤٢﴾

الَّذِیْ	وَعَدْنٰهُمْ	فَاِنَّا	عَلَیْهِمْ	مُّقْتَدِرُوْنَ ﴿٤٢﴾
وہ جس کا	ہم نے وعدہ دیا ان سے	تو بیشک ہم	ان پر	بڑی قدرت رکھنے والے (ہیں)

جس کا انہیں ہم نے وعدہ دیا ہے تو ہم ان پر بڑی قدرت والے ہیں ○

قرآنِ کریم کو مضبوطی سے تھامے رکھنے کی تاکید

فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِیْۤ اُوْحِیَ اِلَیْكَۚ اِنَّكَ

فَاسْتَمْسِكْ	بِالَّذِیْۤ	اُوْحِیَ	اِلَیْكَ	اِنَّكَ
تو تم مضبوطی سے تھامے رکھو	(اس) کو جو	وحی کی گئی ہے	تمہاری طرف	بیشک تم

تو اسے مضبوطی سے تھامے رکھو جو تمہاری طرف وحی کی گئی ہے بیشک تم

قرآنِ کریم عظمت و ناموری کا سبب ہے

عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿٤٣﴾ وَ اِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ

عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿٤٣﴾	وَ	اِنَّهٗ	لَذِكْرٌ (١)	لَّكَ
سیدھی راہ پر (ہو)	اور	بیشک وہ (قرآن)	ضرور شرف و بزرگی (ہے)	تمہارے لئے

سیدھی راہ پر ہو ○ اور (اے حبیب!) بیشک یہ قرآن تمہارے اور

کے بہرے کو حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم اس لئے نہیں سنا سکتے کہ وہ قرآن سن کر اسے قبول کرنے والے کان نہیں رکھتا، دل کے اندھے کو ہدایت کی راہ اس لئے نہیں دکھا سکتے کہ وہ حق بات دیکھنے والی آنکھ ہی سے محروم ہے اور جو کھلی گمراہی میں ہے اسے سنا اور دکھا نہیں سکتے کیونکہ وہ کفر پر قائم رہنے کے انجام میں ایمان سے محروم کر دیا گیا ہے۔ اس میں کفار کے ایمان نہ لانے پر حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے تسلی ہے۔ (1) قرآنِ کریم بطورِ خاص حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے اور عمومی طور پر پوری امت کے لئے عظمت و شرافت کا ذریعہ ہے۔ قرآن کے ذریعے عظمت و شرافت حاصل ہونے کی صورت یہ ہے کہ اس کے احکامات و

وَلِقَوۡمِكَ ۚ وَسَوۡفَ تُسۡـَٔلُوۡنَ ﴿۴۴﴾ وَسۡـَٔلۡ مَنۡ

مَنۡ	وَسۡـَٔلۡ	سَوۡفَ تُسۡـَٔلُوۡنَ ﴿۴۴﴾ (1)	وَ	لِقَوۡمِكَ	وَ
(ان سے) جنہیں	اور پوچھ	(اے لوگو) عنقریب تم سے پوچھا جائے گا	اور	تمہاری قوم کے لئے	اور

تمہاری قوم کیلئے شرف وبزرگی ہے اور (اے لوگو!) عنقریب تم سے پوچھا جائے گا○ اور جو ہم نے

اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِكَ مِنۡ رُّسُلِنَاۤ اَجَعَلۡنَا مِنۡ دُوۡنِ الرَّحۡمٰنِ

مِنۡ دُوۡنِ الرَّحۡمٰنِ	اَجَعَلۡنَا	مِنۡ رُّسُلِنَاۤ (2)	مِنۡ قَبۡلِكَ	اَرۡسَلۡنَا
رحمٰن کے سوا	کیا ہم نے بنائے ہیں	ہمارے رسولوں سے	تم سے پہلے	ہم نے بھیجا

تم سے پہلے اپنے رسول بھیجے ان سے پوچھو کہ کیا ہم نے رحمٰن کے سوا

اٰلِهَةً يُّعۡبَدُوۡنَ ﴿۴۵﴾ ع وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا مُوۡسٰى

مُوۡسٰى	اَرۡسَلۡنَا	لَقَدۡ	وَ	يُّعۡبَدُوۡنَ ﴿۴۵﴾	اٰلِهَةً
موسیٰ (کو)	ہم نے بھیجا	ضرور بیشک	اور	جن کی عبادت کی جائے	کچھ معبود

کچھ اور معبود مقرر کئے ہیں جن کی عبادت کی جائے○ اور بیشک ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ

بِاٰيٰتِنَاۤ اِلٰى فِرۡعَوۡنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ اِنِّىۡ

اِنِّىۡ	فَقَالَ	اِلٰى فِرۡعَوۡنَ وَمَلَا۟ئِهٖ	بِاٰيٰتِنَاۤ
بیشک میں	تو اس نے کہا	فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف	اپنی نشانیوں کے ساتھ

فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا تو موسیٰ نے فرمایا: بیشک میں

رَسُوۡلُ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۴۶﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمۡ بِاٰيٰتِنَاۤ اِذَا هُمۡ

هُمۡ	اِذَا	جَآءَهُمۡ بِاٰيٰتِنَاۤ	فَلَمَّا	رَسُوۡلُ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۴۶﴾
وہ	(تو) جبھی	وہ لایا ان کے پاس ہماری نشانیاں	پھر جب	تمام جہانوں کے رب کا رسول (ہوں)

اس کا رسول ہوں جو سارے جہان کا مالک ہے○ پھر جب وہ ان کے پاس ہماری نشانیاں لایا تو جبھی وہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا واقعہ

تعلیمات پر عمل کیا جائے۔ دورِ اول کے مسلمانوں کی دنیا بھر میں عظمت وشرافت قرآن وسنت پر عمل کرنے کی ہی برکت سے تھی اور آج کے مسلمانوں کی ذلت و پستی کی بہت بڑی وجہ قرآن پر عمل چھوڑ دینا ہے۔ (1) یہ سوال قرآن مجید کے بارے میں ہو گا کہ تم نے اس کا کیا حق ادا کیا، اس نعمت کا کتنا شکر ادا کیا، اس کی کتنی تعظیم کی اور اس کے احکامات وتعلیمات پر کتنا عمل کیا۔ ان سوالات کو سامنے رکھتے ہوئے ہر مسلمان کو اپنی حالت پر غور کرنا چاہئے۔ (2) یہاں رسولوں سے مراد ان کے ادیان اور ملتیں ہیں اور آیت کا معنی یہ ہے کہ رسولوں کے ادیان اور ان کی ملتوں میں تلاش کرو کہ کیا کسی بھی رسول کے دین میں بت پرستی روا رکھی گئی ہے۔ یا،

نشانیوں کی کیفیت اور فرعونیوں پر مصائب

مِّنْهَا یَضْحَكُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَ مَا نُرِیْهِمْ مِّنْ اٰیَةٍ اِلَّا هِیَ اَكْبَرُ

مِّنْهَا	یَضْحَكُوْنَ ﴿۴۷﴾	وَ	مَا نُرِیْهِمْ	مِّنْ اٰیَةٍ	اِلَّا	هِیَ	اَكْبَرُ ①
ان سے (پر)	ہنسنے لگے	اور	ہم نہیں دکھاتے انہیں	کوئی نشانی	مگر	وہ	بڑی (ہوتی)

ان پر ہنسنے لگے ○ اور ہم انہیں جو نشانی دکھاتے وہ اپنی مثل (پہلی نشانی) سے

مِنْ اُخْتِهَا ۡ وَ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۴۸﴾

مِنْ اُخْتِهَا	وَ	اَخَذْنٰهُمْ	بِالْعَذَابِ	لَعَلَّهُمْ	یَرْجِعُوْنَ ﴿۴۸﴾
اپنی مثل (پہلی نشانی) سے	اور	ہم نے پکڑا انہیں	عذاب (مصیبت) میں	تاکہ وہ	باز آجائیں

بڑی ہی ہوتی اور ہم نے انہیں مصیبت میں گرفتار کیا تاکہ وہ باز آجائیں ○

فرعونیوں کی حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے دعا کی درخواست اور ایمان لانے کا عہد

وَ قَالُوْا یٰۤاَیُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ

وَ	قَالُوْا	یٰۤاَیُّهَ السّٰحِرُ ②	ادْعُ	لَنَا	رَبَّكَ
اور	انہوں نے کہا	اے جادو کے علم والے	تو دعا کر	ہمارے لیے	اپنے رب (سے)

اور انہوں نے کہا: اے جادو کے علم والے! ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کر،

بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾

بِمَا	عَهِدَ ③	عِنْدَكَ	اِنَّنَا	لَمُهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾
(اس کے) سبب جو	اس نے عہد کیا	تیرے ہاں (تم سے)	بیشک ہم	ضرور ہدایت والے (ہوجائیں گے)

اُس عہد کے سبب جو اس نے تم سے کیا ہے۔ بیشک ہم ہدایت پر آجائیں گے ○

مصیبت ٹلنے پر فرعونیوں کی عہد شکنی
فرعون کی طرف سے اپنی بڑائی کا دعویٰ

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِذَا هُمْ یَنْكُثُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَ

فَلَمَّا	كَشَفْنَا	عَنْهُمُ	الْعَذَابَ	اِذَا	هُمْ	یَنْكُثُوْنَ ﴿۵۰﴾	وَ
پھر جب	ہم نے دور کردیا	ان سے	عذاب (مصیبت)	(تو) اسی وقت	وہ	عہد توڑ دیتے	اور

پھر جب ہم نے ان سے وہ مصیبت ٹال دی تو اسی وقت انہوں نے عہد توڑ دیا ○ اور

...رسولوں سے مراد اہلِ کتاب میں سے ایمان لانے والے ہیں، اس صورت میں آیت کا معنی یہ ہے کہ اہلِ کتاب میں سے جو ایمان لائے ان سے پوچھو کہ کیا کسی رسول نے غیرُ اللّٰہ کی عبادت کی اجازت دی تھی۔ ① یعنی ہر ایک نشانی اپنی خصوصیت میں دوسری سے بڑھ چڑھ کر اور ایک سے ایک اعلیٰ تھی۔ ② یہ کلمہ فرعونیوں کے عرف اور محاورہ میں بہت تعظیم و تکریم کا تھا، وہ لوگ عالم، ماہر، حاذق، اور کامل کو جادوگر کہا کرتے تھے کیونکہ ان کی نظر میں جادو کی بہت عظمت تھی۔ ③ عہد یہ تھا کہ اللّٰہ تعالیٰ حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعا قبول فرمائے گا، ایمان لانے والوں اور ہدایت قبول کرنے والوں پر سے عذاب اٹھا لے گا۔

وَنَادٰى فِرْعَوْنُ فِیْ قَوْمِهٖ قَالَ یٰقَوْمِ اَلَیْسَ لِیْ

نَادٰى	فِرْعَوْنُ	فِیْ قَوْمِهٖ [1]	قَالَ	یٰقَوْمِ	اَلَیْسَ	لِیْ
پکارا	فرعون (نے)	اپنی قوم میں	کہا	اے میری قوم	کیا نہیں ہے	میرے لئے

فرعون نے اپنی قوم میں اعلان کر کے کہا: اے میری قوم! کیا مصر کی بادشاہت

مُلْكُ مِصْرَ وَ هٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِیْ ۚ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۱﴾

مُلْكُ مِصْرَ	وَ	هٰذِهِ	الْاَنْهٰرُ	تَجْرِیْ	مِنْ تَحْتِیْ	اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۱﴾
مصر کی بادشاہت	اور	یہ	نہریں	جو بہتی ہیں	میرے نیچے	تو کیا تم دیکھتے نہیں

میری نہیں ہے اور یہ نہریں جو میرے نیچے بہتی ہیں؟ تو کیا تم دیکھتے نہیں؟ ○

اَمْ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ مَهِیْنٌ ۙ۬ وَّ

اَمْ	اَنَا	خَیْرٌ	مِّنْ هٰذَا	الَّذِیْ	هُوَ	مَهِیْنٌ [2]	وَّ
یا	میں	بہتر (ہوں)	اس سے	جو	وہ	معمولی سا آدمی (ہے)	اور

یا میں اس سے بہتر ہوں جو معمولی سا آدمی ہے اور

لَا یَكَادُ یُبِیْنُ ﴿۵۲﴾ فَلَوْ لَاۤ اُلْقِیَ عَلَیْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ

لَا یَكَادُ یُبِیْنُ ﴿۵۲﴾	فَلَوْ لَاۤ	اُلْقِیَ	عَلَیْهِ	اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ [3]
صاف طریقے سے بات کرتا معلوم نہیں ہوتا	تو کیوں نہیں	ڈالے گئے	اس پر	سونے کے کنگن

صاف طریقے سے باتیں کرتا معلوم نہیں ہوتا ○ (اگر یہ رسول ہے) تو اس پر سونے کے کنگن کیوں نہ ڈالے گئے؟

اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ مُقْتَرِنِیْنَ ﴿۵۳﴾ فَاسْتَخَفَّ

اَوْ	جَآءَ	مَعَهُ	الْمَلٰٓىِٕكَةُ	مُقْتَرِنِیْنَ ﴿۵۳﴾	فَاسْتَخَفَّ
یا	آتے	اس کے ساتھ	فرشتے	قطار بنائے ہوئے	تو (فرعون نے) بیوقوف بنایا

یا اس کے ساتھ قطار بنا کر فرشتے آتے؟ ○ تو فرعون نے

فرعون کا اپنی قوم کو بیوقوف بنانا

[1] اس سے پہلی آیات میں فرعون کا حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ ہونے والا معاملہ بیان کیا گیا اور یہاں سے وہ معاملہ بیان کیا جا رہا ہے جو فرعون نے اپنی قوم کے ساتھ کیا۔ ان آیات کا خلاصۂ کلام یہ ہے کہ فرعون نے قوم کے سامنے اپنے مال و متاع کی کثرت اور عیش و عشرت کی فراوانی کا تذکرہ کر کے اپنی فضیلت پر استدلال کیا اور اس سے مقصود یہ تھا جب میں افضل ہوں تو حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مقابلے میں حق پر بھی میں ہی ہوں۔ [2] اپنے آپ کو نبی سے اعلیٰ کہنا یا نبی کو ذلت آمیز کے الفاظ سے یاد کرنا فرعونی کفر ہے۔ [3] فرعون کے زمانے میں جس کسی کو سردار بنایا جاتا تو اسے سونے کے کنگن اور سونے

فرعونیوں کا انجام

قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝٥٤ فَلَمَّاۤ

فَلَمَّا	قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝٥٤	كَانُوْا	اِنَّهُمْ	فَاَطَاعُوْهُ	قَوْمَهٗ
پھر جب	نافرمان لوگ	تھے	بیشک وہ	تو وہ کہنے پر چلے اس کے	اپنی قوم (کو)

اپنی قوم کو بیوقوف بنالیا تو وہ اس کے کہنے پر چل پڑے بیشک وہ نافرمان لوگ تھے ○ پھر جب

اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝٥٥ۙ

فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝٥٥	مِنْهُمْ	انْتَقَمْنَا	اٰسَفُوْنَا
تو ہم نے غرق کردیا ان سب کو	ان سے	(تو) ہم نے بدلہ لیا	انہوں نے ناراض کیا ہمیں

انہوں نے ہمیں ناراض کیا تو ہم نے ان سے بدلہ لیا تو ہم نے ان سب کو غرق کردیا ○

فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّ مَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ ۝٥٦ؑ وَ لَمَّا ضُرِبَ

سرداران قریش کی ایک قبیح حرکت

ضُرِبَ	لَمَّا	وَ	مَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ ۝٥٦	وَّ	سَلَفًا	فَجَعَلْنٰهُمْ
بیان کی جائے	جب	اور	بعد والوں کے لئے مثال	اور	اگلی داستان	تو ہم نے بنادیا انہیں

تو ہم نے انہیں اگلی داستان کردیا اور بعد والوں کیلئے مثال بنادیا ○ اور جب ابن مریم کی

ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ ۝٥٧ وَ قَالُوْۤا

قَالُوْۤا	وَ	يَصِدُّوْنَ ۝٥٧	مِنْهُ	قَوْمُكَ	اِذَا	مَثَلًا[1]	ابْنُ مَرْيَمَ
کہتے ہیں	اور	ہنسنے لگتے ہیں	اس سے	تمہاری قوم کے لوگ	(تو) جبھی	مثال	مریم کے بیٹے (کی)

مثال بیان کی جاتی ہے تو جبھی تمہاری قوم اس سے ہنسنے لگتی ہے ○ اور کہتے ہیں:

ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اَمْ هُوَ ؕ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا

اِلَّا	لَكَ	مَا ضَرَبُوْهُ	هُوَ[2]	اَمْ	خَيْرٌ	ءَاٰلِهَتُنَا
مگر	تم سے	انہوں نے بیان نہیں کی یہ مثال	وہ (عیسیٰ)	یا	بہتر (ہیں)	کیا ہمارے معبود

کیا ہمارے معبود بہتر ہیں یا وہ (عیسیٰ؟) انہوں نے یہ مثال تم سے صرف

کا طوق پہنایا جاتا تھا۔ اسی کے پیشِ نظر فرعون نے یہ بات کہی کہ ان پر سونے کے کنگن کیوں نہیں ڈالے گئے۔ (1) عبداللہ بن زبعری نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ آپ پر یہ آیت نازل ہوئی ہے "اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ" یعنی اے مشرکو! تم اور اللہ تعالیٰ کے سوا جن چیزوں کو تم پوجتے ہو سب جہنم کا ایندھن ہیں۔" بیشک سورج، چاند، فرشتوں، حضرت عزیر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی عبادت کی گئی ہے، پھر تو یہ سب بھی ہمارے معبودوں کے ساتھ (معاذ اللہ) جہنم میں ہوں گے۔ اس کی بات سن کر کفارِ قریش ہنسنے لگے۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (2) اس بات

حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی عظمت و شان کا بیان

جَدَلًاؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ﴿۵۸﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ

عَبْدٌ	اِلَّا	هُوَ	اِنْ	قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ﴿۵۸﴾	هُمْ	بَلْ	جَدَلًا
ایک بندہ	مگر	وہ (عیسیٰ)	نہیں	جھگڑا کرنے والے لوگ (ہیں)	وہ	بلکہ	جھگڑنے (کیلئے)

جھگڑا کرنے کیلئے بیان کی ہے، بلکہ وہ جھگڑنے والے لوگ ہیں ○ عیسیٰ تو نہیں ہے مگر ایک بندہ

اللہ تعالیٰ کی شان سب سے بڑی

اَنْعَمْنَا عَلَیْهِ وَ جَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ﴿۵۹﴾ؕ وَ

وَ	لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ﴿۵۹﴾	مَثَلًا (3)	جَعَلْنٰهُ	وَ	عَلَیْهِ	اَنْعَمْنَا (2)
اور	بنی اسرائیل کے لیے	ایک عجیب نمونہ	بنایا اسے	اور	اس پر	ہم نے احسان کیا

جس پر ہم نے احسان فرمایا ہے اور ہم نے اسے بنی اسرائیل کے لیے ایک عجیب نمونہ بنایا ○ اور

لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰٓىٕكَةً فِی الْاَرْضِ

فِی الْاَرْضِ	مَّلٰٓىٕكَةً	مِنْكُمْ	لَجَعَلْنَا	نَشَآءُ	لَوْ
زمین میں	فرشتے	تم سے (تمہارے بدلے)	(تو) ضرور بنا دیتے	ہم چاہتے	اگر

اگر ہم چاہتے تو زمین میں تمہارے بدلے فرشتے

قیامت میں شک کرنے کی ممانعت اور اطاعتِ رسول کا حکم

یَخْلُفُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَ اِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ

لِّلسَّاعَةِ	لَعِلْمٌ (4)	اِنَّهٗ	وَ	یَخْلُفُوْنَ ﴿۶۰﴾
قیامت کی	ضرور ایک خبر (ہے)	بیشک وہ (عیسیٰ)	اور	وہ (تمہارے) پیچھے آباد رہتے

بسا دیتے ○ اور بیشک عیسیٰ ضرور قیامت کی ایک خبر ہے

فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَ اتَّبِعُوْنِؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ﴿۶۱﴾

صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ﴿۶۱﴾	هٰذَا	اتَّبِعُوْنِ	وَ	بِهَا	فَلَا تَمْتَرُنَّ
سیدھا راستہ (ہے)	یہ	پیروی کرو میری	اور	اس (قیامت) میں	تو ہرگز تم شک نہ کرو

تو ہرگز قیامت میں شک نہ کرنا اور میری پیروی کرنا۔ یہ سیدھا راستہ ہے ○

...سے کفار کا مطلب یہ تھا کہ آپ کے نزدیک حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بہتر ہیں تو اگر (معاذ اللہ) وہ جہنم میں ہوئے تو ہمارے معبود یعنی بت بھی جہنم میں چلے جائیں ہمیں کچھ پروا نہیں۔ 1 اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بندہ فرمایا، اس میں ان عیسائیوں کا رد ہے جو آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو خدا یا خدا کا بیٹا مانتے ہیں۔ 2 اس احسان سے مراد نبوت عطا کرنا ہے، اس میں ان یہودیوں کا رد ہے جو حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نبوت کے منکر ہیں۔ 3 عجیب نمونہ بنانے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو باپ کے بغیر پیدا فرما کر بنی اسرائیل کے لئے اپنی قدرت کا عجیب شاہکار بنایا۔ 4 یعنی

شیطان سے متعلق ایک تنبیہ

وَ لَا یَصُدَّنَّكُمُ الشَّیْطٰنُ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۶۲﴾ وَ لَمَّا جَآءَ

وَ	لَا یَصُدَّنَّكُمُ [1]	الشَّیْطٰنُ	اِنَّهٗ	لَكُمْ	عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۶۲﴾ [2]	وَ	لَمَّا	جَآءَ
اور	ہرگز نہ روکے تمہیں	شیطان	بیشک وہ	تمہارا	کھلا دشمن (ہے)	اور	جب	آیا

اور ہرگز شیطان تمہیں نہ روکے بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے ○ اور جب

حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تشریف آوری اور مقصدِ بعثت کا بیان

عِیْسٰی بِالْبَیِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَ

عِیْسٰی	بِالْبَیِّنٰتِ	قَالَ	قَدْ	جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ [3]	وَ
عیسیٰ	روشن نشانیوں کے ساتھ	(تو) اس نے کہا	بیشک	میں لے کر آیا ہوں تمہارے پاس حکمت	اور

عیسیٰ روشن نشانیاں لایا تو اس نے فرمایا: میں تمہارے پاس حکمت لے کر آیا ہوں اور

لِاُبَیِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِیْ تَخْتَلِفُوْنَ فِیْهِ ۚ فَاتَّقُوا

لِاُبَیِّنَ	لَكُمْ	بَعْضَ	الَّذِیْ تَخْتَلِفُوْنَ فِیْهِ	فَاتَّقُوا
(اس لئے آیا ہوں) تاکہ بیان کردوں	تم سے	بعض	(وہ باتیں) جن میں تم اختلاف رکھتے ہو	تو ڈرو

میں اس لئے (آیا ہوں) تاکہ میں تم سے بعض وہ باتیں بیان کردوں جن میں تم اختلاف رکھتے ہو تو اللہ سے

حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعوتِ توحید

اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوْنِ ﴿۶۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّیْ وَ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ

اللّٰهَ	وَ	اَطِیْعُوْنِ ﴿۶۳﴾	اِنَّ	اللّٰهَ	هُوَ	رَبِّیْ وَ رَبُّكُمْ	فَاعْبُدُوْهُ
اللہ (سے)	اور	تم مانو میرا	بیشک	اللہ	وہی	میرا اور تمہارا رب (ہے)	تو تم عبادت کرو اسی کی

ڈرو اور میرا حکم مانو ○ بیشک اللہ میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے تو اس کی عبادت کرو،

عیسائیوں کا باہمی اختلاف اور کافروں کے لیے وعید

هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ﴿۶۴﴾ فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَیْنِهِمْ ۚ فَوَیْلٌ

هٰذَا	صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ﴿۶۴﴾	فَاخْتَلَفَ	الْاَحْزَابُ	مِنْۢ بَیْنِهِمْ	فَوَیْلٌ
یہ	سیدھا راستہ (ہے)	پھر مختلف ہوگئے	گروہ	اپنے درمیان	تو خرابی (ہے)

یہ سیدھا راستہ ہے ○ پھر وہ گروہ آپس میں مختلف ہوگئے تو ظالموں کیلئے

حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا آسمان سے دوبارہ زمین پر تشریف لانا قیامت کی ایک علامت ہے۔ آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا یہ آنا حضور صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی امت کا نبی بن کر نہیں بلکہ امتی ہونے کی حیثیت سے ہوگا۔ 1 ...اس کا معنی یہ ہے کہ ہرگز شیطان تمہیں شریعت کی پیروی کرنے سے یا قیامت کا یقین رکھنے سے یا اللہ تعالیٰ کے دین پر قائم رہنے سے نہ روک دے۔ 2 ...شیطان کی عداوت و دشمنی کی پہچان کروانے سے مقصود یہ ہے کہ لوگ شیطان کے دشمن ہونے پر ایمان لائیں اور اس کے شر سے بچنے کی کوشش کریں۔ 3 ...یہاں حکمت سے مراد نبوت اور انجیل کے احکام ہیں۔

لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ یَوْمٍ اَلِیْمٍ ﴿۶۵﴾ هَلْ یَنْظُرُوْنَ

لِلَّذِیْنَ	ظَلَمُوْا	مِنْ عَذَابِ یَوْمٍ اَلِیْمٍ ﴿۶۵﴾	هَلْ	یَنْظُرُوْنَ
ان لوگوں کیلئے جنہوں نے	ظلم کیا	ایک دردناک دن کے عذاب کی	کیا (یعنی نہیں)	وہ انتظار کررہے

ایک دردناک دن کے عذاب کی خرابی ہے ○ وہ قیامت ہی کا

اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِیَهُمْ بَغْتَةً وَّ هُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۶۶﴾

اِلَّا	السَّاعَةَ	اَنْ	تَاْتِیَهُمْ	بَغْتَةً	وَّ	هُمْ	لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۶۶﴾
مگر	قیامت (کا)	کہ	وہ آجائے ان پر	اچانک	اور	وہ	انہیں خبر (بھی) نہ ہو

انتظار کررہے ہیں کہ ان پر اچانک آجائے اور انہیں خبر بھی نہ ہو ○

اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَىٕذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا

اَلْاَخِلَّآءُ	یَوْمَىٕذٍۭ	بَعْضُهُمْ	لِبَعْضٍ	عَدُوٌّ (1)	اِلَّا
گہرے دوست	اس دن	ان کے بعض	بعض کے	دشمن (ہوجائیں گے)	سوائے

اس دن گہرے دوست ایک دوسرے کے دشمن ہوجائیں گے سوائے

الْمُتَّقِیْنَ ﴿۶۷﴾ۤ یٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَیْكُمُ الْیَوْمَ وَ لَاۤ اَنْتُمْ

الْمُتَّقِیْنَ ﴿۶۷﴾	یٰعِبَادِ	لَا	خَوْفٌ	عَلَیْكُمُ	الْیَوْمَ	وَ	لَاۤ	اَنْتُمْ
پرہیزگاروں (کے)	اے میرے بندو	نہیں	کوئی خوف	تم پر	آج	اور	نہ	تم

پرہیزگاروں کے ○ (ان سے فرمایا جائے گا) اے میرے بندو! آج نہ تم پر خوف ہے اور نہ تم

تَحْزَنُوْنَ ﴿۶۸﴾ۚ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاٰیٰتِنَا وَ كَانُوْا مُسْلِمِیْنَ ﴿۶۹﴾ۚ

تَحْزَنُوْنَ ﴿۶۸﴾	اَلَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	بِاٰیٰتِنَا	وَ	كَانُوْا	مُسْلِمِیْنَ ﴿۶۹﴾
غمگین ہوگے	وہ لوگ جو	ایمان لائے	ہماری آیتوں پر	اور	وہ تھے	فرمانبردار

غمگین ہوگے ○ وہ جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور وہ فرمانبردار تھے ○

1 ...... دنیا میں جو دوستی کفر اور معصیت کی بنا پر تھی وہ قیامت کے دن دشمنی میں بدل جائے گی جبکہ دینی دوستی اور وہ محبت جو اللہ تعالیٰ کے لئے تھی دشمنی میں تبدیل نہ ہوگی بلکہ باقی رہے گی اور اہلِ ایمان کے کام آئے گی۔ حدیثِ پاک میں ہے: ایک شخص نے عرض کی، یارسول اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ، قیامت کب ہوگی؟ ارشاد فرمایا: تو نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ عرض کی، اس کے لیے میں نے کوئی تیاری نہیں کی، صرف یہ ہے کہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سے محبت رکھتا ہوں۔ ارشاد فرمایا "تو ان کے ساتھ ہے جن سے تجھے محبت ہے۔" حضرت انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُ کہتے ہیں کہ اسلام

اہلِ جنت کے لیے جنتی نعمتیں

اُدۡخُلُوا الۡجَنَّةَ اَنۡتُمۡ وَ اَزۡوَاجُکُمۡ تُحۡبَرُوۡنَ ﴿۷۰﴾

تُحۡبَرُوۡنَ ﴿۷۰﴾	اَزۡوَاجُکُمۡ	وَ	اَنۡتُمۡ	الۡجَنَّةَ	اُدۡخُلُوۡا
تمہیں خوش کیا جائے گا	تمہاری بیویاں	اور	تم	جنت (میں)	داخل ہو جاؤ

تم اور تمہاری بیویاں جنت میں داخل ہو جائیں اور تمہیں خوش کیا جائے گا ○

یُطَافُ عَلَیۡهِمۡ بِصِحَافٍ مِّنۡ ذَهَبٍ وَّ اَکۡوَابٍ ۚ وَ فِیۡهَا

فِیۡهَا	وَ	بِصِحَافٍ مِّنۡ ذَهَبٍ وَّ اَکۡوَابٍ	عَلَیۡهِمۡ	یُطَافُ
اس (جنت) میں (ہوں گی)	اور	سونے کی تھالیوں اور جاموں کے	ان پر	دور چلائے جائیں گے

ان پر سونے کی تھالیوں اور جاموں کے دور ہوں گے اور جنت میں

مَا تَشۡتَهِیۡهِ الۡاَنۡفُسُ وَ تَلَذُّ الۡاَعۡیُنُ ۚ وَ

وَ	الۡاَعۡیُنُ	تَلَذُّ	وَ	الۡاَنۡفُسُ	مَا تَشۡتَهِیۡهِ
اور	آنکھیں	(ان سے) لذت پائیں گی	اور	دل	(وہ تمام چیزیں) جن کی خواہش کریں گے

وہ تمام چیزیں ہوں گی جن کی ان کے دل خواہش کریں گے اور جن سے آنکھوں کو لذت ملے گی اور

جنت کا وارث بننے کا ظاہری سبب

اَنۡتُمۡ فِیۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۷۱﴾ وَ تِلۡکَ الۡجَنَّةُ الَّتِیۡۤ اُوۡرِثۡتُمُوۡهَا

الَّتِیۡۤ اُوۡرِثۡتُمُوۡهَا [1]	الۡجَنَّةُ	تِلۡکَ	وَ	خٰلِدُوۡنَ ﴿۷۱﴾	فِیۡهَا	اَنۡتُمۡ
جس کا تمہیں وارث بنایا گیا	جنت (ہے)	یہ	اور	ہمیشہ رہنے والے (ہوگے)	اس میں	تم

تم اس میں ہمیشہ رہو گے ○ اور یہی وہ جنت ہے جس کا تمہارے اعمال کے صدقے

جنتی پھلوں کا بیان

بِمَا کُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۷۲﴾ لَکُمۡ فِیۡهَا فَاکِهَةٌ کَثِیۡرَةٌ

فَاکِهَةٌ کَثِیۡرَةٌ	فِیۡهَا	لَکُمۡ	کُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۷۲﴾ [2]	بِمَا
بہت سے پھل (ہیں)	اس میں	تمہارے لیے	تم عمل کرتے تھے	(اس) کی وجہ سے جو

تمہیں وارث بنایا گیا ہے ○ تمہارے لیے اس میں کثرت سے پھل ہیں

... کے بعد مسلمانوں کو جنتی اس کلمہ سے خوشی ہوئی، ایسی خوشی میں نے کبھی نہیں دیکھی۔ (بخاری، الحدیث: ۴۶۸۸) (1) جنت کا وارث بنائے جانے سے متعلق حدیثِ پاک میں ہے: تم میں سے ہر شخص کا ایک گھر جنت میں اور ایک گھر جہنم میں ہے، کافر جہنم میں مومن کے گھر کا وارث بن جاتا ہے اور مومن جنت میں کافر کے گھر کا وارث بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا یہی معنی ہے۔ (ابن ابی حاتم: الزخرف، تحت الآیۃ: ۷۲، ۱۰/۳۲۸۶) (2) جنت میں داخلہ اللہ تعالیٰ کی رحمت و فضل سے ہو گا اور یہ فضل و رحمت نصیب ہونے کا بنیادی ذریعہ نیک اعمال ہیں، یونہی جنت میں درجات کی تقسیم بھی نیک اعمال کے مطابق ہو گی۔

مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۳﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِیْنَ فِیْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿۷۴﴾

مِنْهَا	تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۳﴾	اِنَّ	الْمُجْرِمِیْنَ (1)	فِیْ عَذَابِ جَهَنَّمَ	خٰلِدُوْنَ ﴿۷۴﴾
ان میں سے	تم کھاتے رہو گے	بیشک	مجرم	جہنم کے عذاب میں	ہمیشہ رہنے والے (ہیں)

جن میں سے تم کھاتے رہو گے ○ بیشک مجرم جہنم کے عذاب میں ہمیشہ رہنے والے ہیں ○

لَا یُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَ هُمْ فِیْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَ

لَا یُفَتَّرُ	عَنْهُمْ	وَ	هُمْ	فِیْهِ	مُبْلِسُوْنَ ﴿۷۵﴾	وَ
وہ (عذاب) ہلکا نہ کیا جائے گا	ان سے	اور	وہ	اس میں	مایوس پڑے رہیں گے	اور

وہ کبھی ان سے ہلکا نہ کیا جائے گا اور وہ اس میں مایوس پڑے رہیں گے ○ اور

مَا ظَلَمْنٰهُمْ وَ لٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۷۶﴾ وَ نَادَوْا

مَا ظَلَمْنٰهُمْ	وَ	لٰكِنْ	كَانُوْا	هُمُ	الظّٰلِمِیْنَ ﴿۷۶﴾	وَ	نَادَوْا
ہم نے ظلم نہیں کیا ان پر	اور	لیکن	تھے	وہ (خود ہی)	ظلم کرنے والے	اور	وہ پکاریں گے

ہم نے ان پر کچھ ظلم نہ کیا، ہاں وہ خود ہی ظالم تھے ○ اور وہ پکاریں گے:

یٰمٰلِكُ لِیَقْضِ عَلَیْنَا رَبُّكَ ؕ قَالَ اِنَّكُمْ

یٰمٰلِكُ	لِیَقْضِ	عَلَیْنَا	رَبُّكَ	قَالَ	اِنَّكُمْ
اے مالک	چاہئے کہ تمام کر دے	ہم پر (ہمارا کام)	تمہارا رب	(مالک) کہے گا	بیشک تم

اے مالک! تیرا رب ہمارا کام تمام کر دے۔ وہ داروغہ فرمائے گا: تمہیں

مّٰكِثُوْنَ ﴿۷۷﴾ لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ

مّٰكِثُوْنَ ﴿۷۷﴾	لَقَدْ	جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ	وَ	لٰكِنَّ	اَكْثَرَكُمْ	لِلْحَقِّ
ٹھہرے رہو گے	ضرور بیشک	ہم لائے تمہارے پاس حق	اور	لیکن	تم میں اکثر	حق کو

تو ٹھہرنا ہے ○ بیشک ہم تمہارے پاس حق لائے مگر تم میں اکثر حق کو

(1) یہاں مجرموں سے مراد کفار ہیں۔ قرآنِ مجید میں کفار کے لئے بیان کی گئی سزاؤں میں مسلمانوں کے لئے بھی عبرت اور نصیحت ہے کیونکہ اس بات میں اگرچہ کوئی شک نہیں کہ ہم فی الوقت مسلمان ہیں، لیکن کسی کے پاس اس کی ضمانت نہیں ہے کہ وہ مرتے دم تک مسلمان ہی رہے گا کیونکہ جس طرح بے شمار کفار خوش قسمتی سے مسلمان ہو جاتے ہیں اسی طرح بہت سے بدنصیب مسلمانوں کا بھی ایمان سے پھر جانا ثابت اور ممکن ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کو بھی ان عذابات سے ڈرنا اور اپنے ایمان کی سلامتی کے لئے فکر مند ہونا چاہئے۔

کفارِ قریش کو عذاب کی دھمکی

كٰرِهُوۡنَ ﴿۷۸﴾ اَمۡ اَبۡرَمُوۡۤا اَمۡرًا فَاِنَّا

فَاِنَّا	اَمۡرًا	اَبۡرَمُوۡۤا	اَمۡ	كٰرِهُوۡنَ ﴿۷۸﴾ [1]
تو بیشک ہم (بھی)	کوئی کام	انہوں نے پکا کر لیا ہے	کیا	ناپسند کرنے والے (تھے)

ناپسند کرنے والے تھے ○ کیا انہوں نے کام پکا کر لیا ہے؟ تو ہم بھی

کفارِ قریش کے ایک گمان کی تردید

مُبۡرِمُوۡنَ ﴿۷۹﴾ اَمۡ یَحۡسَبُوۡنَ اَنَّا لَا نَسۡمَعُ سِرَّهُمۡ وَ

وَ	سِرَّهُمۡ	لَا نَسۡمَعُ	اَنَّا	یَحۡسَبُوۡنَ	اَمۡ	مُبۡرِمُوۡنَ ﴿۷۹﴾
اور	ان کی آہستہ بات	نہیں سنتے	کہ ہم	وہ سمجھتے ہیں	کیا	(اپنا کام) پکا کرنے والے (ہیں)

(اپنا کام) پکا کرنے والے ہیں ○ کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ان کی آہستہ بات اور ان کی

اللہ تعالیٰ کے لیے اولاد قرار دینے والوں سے فیصلہ کُن کلام

نَجۡوٰىهُمۡ ؕ بَلٰى وَ رُسُلُنَا لَدَیۡهِمۡ یَكۡتُبُوۡنَ ﴿۸۰﴾ قُلۡ

قُلۡ	یَكۡتُبُوۡنَ ﴿۸۰﴾	لَدَیۡهِمۡ	رُسُلُنَا	وَ	بَلٰى [2]	نَجۡوٰىهُمۡ
تم کہو	لکھ رہے ہیں	ان کے پاس	ہمارے فرشتے	اور	کیوں نہیں	ان کی خفیہ مشاورت

خفیہ مشاورت نہیں سنتے؟ ہاں، کیوں نہیں؟ اور ہمارے فرشتے ان کے پاس لکھ رہے ہیں ○ تم فرماؤ: (ایک ناممکن بات

اِنۡ كَانَ لِلرَّحۡمٰنِ وَلَدٌ ٭ۖ فَاَنَا اَوَّلُ الۡعٰبِدِیۡنَ ﴿۸۱﴾

اَوَّلُ الۡعٰبِدِیۡنَ ﴿۸۱﴾	فَاَنَا	وَلَدٌ	لِلرَّحۡمٰنِ	كَانَ	اِنۡ
سب سے پہلے عبادت کرنے والا (ہوتا)	تو میں (اس کی)	کوئی بیٹا	رحمٰن کا	(بالفرض) ہوتا	اگر

کو فرض کر کے کہتا ہوں کہ) اگر رحمٰن کے کوئی بیٹا ہوتا تو سب سے پہلے میں (اس کی) عبادت کرنے والا ہوتا ○

کفار کی شرکیہ باتوں سے اللہ تعالیٰ کے پاک ہونے کا بیان

سُبۡحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ رَبِّ الۡعَرۡشِ عَمَّا یَصِفُوۡنَ ﴿۸۲﴾

یَصِفُوۡنَ ﴿۸۲﴾	عَمَّا	رَبِّ الۡعَرۡشِ	رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ	سُبۡحٰنَ
وہ (کافر) بیان کرتے ہیں	(ان باتوں) سے جو	عرش کا مالک	آسمانوں اور زمین کا رب	پاک ہے

آسمانوں اور زمین کا رب، عرش کا مالک ان باتوں سے پاک ہے جو کافر بیان کرتے ہیں ○

[1] دینی چیزوں سے کراہت اور ناگواری کا اظہار کرنا کفار کا کام ہے۔ اس سے ان لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہئے جو مسلمان کہلانے کے باوجود اسلامی شعائر کو ناپسند کرتے، اسلامی احکامات پر عمل کرنے والے کو بری نظر سے دیکھتے، اس کا مذاق اڑاتے اور اسلامی احکام پر عمل کرنے سے روکنے کی کوشش کرتے ہیں۔

[2] لوگوں کے خوف سے تنہائی میں گناہ کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہئے کیونکہ لوگ اگرچہ خبردار نہیں لیکن رب تعالیٰ سے ان کا کوئی حال چھپا ہوا نہیں ہے۔ حضرت یحییٰ بن معاذ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں "جس نے لوگوں سے تو اپنے گناہوں کو چھپایا اور اس ذات کے سامنے ظاہر کیا جس سے کوئی خفیہ چیز

کفار سے متعلق ایک ہدایت

فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَ يَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا

يُلٰقُوْا	حَتّٰى	يَلْعَبُوْا	وَ	يَخُوْضُوْا	فَذَرْهُمْ
جالیں، پائیں	یہاں تک کہ	کھیلیں	اور	(کہ) وہ بیہودہ باتیں کریں	تو تم چھوڑ دو انہیں

تو تم انہیں چھوڑ دو کہ بیہودہ باتیں کریں اور کھیلیں یہاں تک کہ اپنے اس دن کو پائیں

زمین و آسمان والوں کا معبود صرف اللہ ہے

يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿٨٣﴾ وَ هُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ

فِي السَّمَآءِ	الَّذِيْ	هُوَ	وَ	يُوْعَدُوْنَ ﴿٨٣﴾	الَّذِيْ	يَوْمَهُمُ
آسمان میں (رہنے والوں کا)	جو	وہی (ہے)	اور	ان سے وعدہ کیا جارہا ہے	جس کا	اپنے دن (کو)

جس کا ان سے وعدہ کیا جارہا ہے ○ اور وہی آسمان والوں کا

اِلٰهٌ وَّ فِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ ؕ وَ هُوَ الْحَكِيْمُ

الْحَكِيْمُ	هُوَ	وَ	اِلٰهٌ	فِي الْاَرْضِ	وَّ	اِلٰهٌ
حکمت والا	وہی	اور	معبود (ہے)	زمین میں (رہنے والوں کا)	اور	معبود (ہے)

معبود ہے اور زمین والوں کا معبود ہے اور وہی حکمت والا،

اللہ تعالیٰ کی عظمت و شان

الْعَلِيْمُ ﴿٨٤﴾ وَ تَبٰرَكَ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	لَهٗ	الَّذِيْ	تَبٰرَكَ	وَ	الْعَلِيْمُ ﴿٨٤﴾
آسمانوں اور زمین کی بادشاہی	ان کے لیے (ہے)	وہ جو	بڑی برکت والا ہے	اور	علم والا (ہے)

علم والا ہے ○ اور وہ (اللہ) بڑی برکت والا ہے جس کے لیے آسمانوں اور زمین کی اور

وَ مَا بَيْنَهُمَا ۚ وَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَ

وَ	عِلْمُ السَّاعَةِ	عِنْدَهٗ	وَ	بَيْنَهُمَا	مَا	وَ
اور	قیامت کا علم	اسی کے پاس (ہے)	اور	ان دونوں کے درمیان (ہے)	جو کچھ	اور

جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کی بادشاہی ہے اور قیامت کا علم اسی کے پاس ہے اور

(بقیہ حاشیہ) پوشیدہ نہیں تو اس نے اپنے نزدیک اس ذات کو دیکھنے والوں میں سب سے ہلکا سمجھا اور یہ منافقت کی نشانی ہے۔ (مدارک، الزخرف، تحت الآیۃ: ٨٠، ص ١١٠٩)

کفار کے باطل معبود شفاعت کا اختیار نہیں رکھتے

اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۵﴾ وَ لَا یَمْلِكُ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ

اِلَیْهِ	تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۵﴾	وَ	لَا یَمْلِكُ [1]	الَّذِیْنَ	یَدْعُوْنَ
اسی کی طرف	تمہیں لوٹایا جائے گا	اور	اختیار نہیں رکھتے	وہ جنہیں	(کفار) پوجتے ہیں

تمہیں اسی کی طرف پھرنا ہے ○ اور کفار جن کو اللہ کے سوا

مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَ

مِنْ دُوْنِهِ	الشَّفَاعَةَ	اِلَّا	مَنْ	شَهِدَ	بِالْحَقِّ	وَ
اس (اللہ) کے سوا	شفاعت (کا)	مگر (وہ شفاعت کرے گا)	جس نے	گواہی دی	حق کی	اور

پوجتے ہیں وہ شفاعت کا اختیار نہیں رکھتے۔ ہاں (شفاعت کا اختیار انہیں ہے) جو حق کی گواہی دیں اور

مشرکین کے حال پر اظہارِ تعجب

هُمْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَ لَىٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ

هُمْ	یَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾	وَ	لَىٕنْ	سَاَلْتَهُمْ	مَّنْ	خَلَقَهُمْ
وہ	علم رکھتے ہوں	اور	ضرور اگر	تم پوچھو ان سے	کس نے	پیدا کیا انہیں

علم رکھیں ○ اور اگر تم ان سے پوچھو: انہیں کس نے پیدا کیا؟

کلامِ حبیب کی قسم

لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى یُؤْفَكُوْنَ ﴿۸۷﴾ وَ قِیْلِهٖ

لَیَقُوْلُنَّ	اللّٰهُ	فَاَنّٰى	یُؤْفَكُوْنَ ﴿۸۷﴾	وَ قِیْلِهٖ [2]
(تو) ضرور وہ کہیں گے	اللہ (نے)	تو کہاں	وہ اوندھے جاتے ہیں	اس (رسول) کے کہنے کی قسم

تو ضرور کہیں گے: "اللہ نے" تو کہاں اوندھے جاتے ہیں؟ ○ رسول کے اس کہنے کی قسم کہ

کفار سے متعلق مزید ہدایت

یٰرَبِّ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾ فَاصْفَحْ

یٰرَبِّ	اِنَّ	هٰۤؤُلَآءِ	قَوْمٌ	لَّا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾	فَاصْفَحْ
اے میرے رب	بیشک	یہ	لوگ	ایمان نہیں لاتے	تو تم درگزر کرو

اے میرے رب! یہ لوگ ایمان نہیں لاتے ○ تو ان سے

(1) اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کی بجائے کفار جن بتوں کی عبادت کرتے ہیں وہ بارگاہِ الٰہی میں کسی کی شفاعت کرنے کا اختیار نہیں رکھتے، ہاں جو لوگ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی دیں اور دل سے اس بات کا علم رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا رب ہے، ایسے مقبول بندے ایمانداروں کی شفاعت کریں گے۔

(2) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے قولِ مبارک کی قسم یاد فرمائی، اس میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے اکرام کا اظہار ہے۔

عَنْهُمْ	وَ	قُلْ	سَلٰمٌ	فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ﴿۸۹﴾
ان سے	اور	کہو	(بس) سلام (ہے)	تو عنقریب وہ جان جائیں گے

عَنْهُمْ وَ قُلْ سَلٰمٌ ؕ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ﴿۸۹﴾ ع

درگزر کرو اور فرماؤ: بس سلام ہے تو عنقریب جان جائیں گے ○

آیات: 59 | رکوع: 03

سُوْرَةُ الدُّخَان مَكِّيَّة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

حٰمٓ ﴿۱﴾ وَ الْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ ﴿۲﴾ اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ

حٰمٓ ﴿۱﴾	وَ الْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ ﴿۲﴾	اِنَّاۤ	اَنْزَلْنٰهُ	فِیْ لَیْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ (۱)
حٰمٓ	روشن کتاب کی قسم	بیشک	ہم نے اسے اتارا	برکت والی رات میں

حٰمٓ ○ اس روشن کتاب کی قسم ○ بیشک ہم نے اسے برکت والی رات میں اتارا،

قرآن اترنے سے رات کا عظیم الشان ہونا

اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِیْنَ ﴿۳﴾ فِیْهَا یُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِیْمٍ ﴿۴﴾

اِنَّا	كُنَّا	مُنْذِرِیْنَ ﴿۳﴾	فِیْهَا	یُفْرَقُ (۲)	كُلُّ اَمْرٍ حَكِیْمٍ ﴿۴﴾
بیشک	ہم ہیں	ڈر سنانے والے	اس (رات) میں	بانٹ دیا جاتا ہے	ہر حکمت والا کام

بیشک ہم ڈر سنانے والے ہیں ○ اس رات میں ہر حکمت والا کام بانٹ دیا جاتا ہے ○

مبارک رات میں ہر حکمت والے امور کی تقسیم

(1) … اکثر مفسرین کے نزدیک برکت والی رات سے شبِ قدر مراد ہے اور بعض مفسرین اس سے شبِ براءت مراد لیتے ہیں۔ (2) بعض احادیث میں بیان ہوا ہے کہ 15 شعبان کی رات لوگوں کے امور کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے۔ ان احادیث اور اس آیت میں مطابقت یہ ہے کہ فیصلہ 15 شعبان کی رات ہوتا ہے اور شبِ قدر میں وہ فیصلہ ان فرشتوں کے حوالے کر دیا جاتا ہے جنہوں نے اس فیصلے کے مطابق عمل کرنا ہوتا ہے۔

تقسیمِ امور کی اہمیت اور شانِ الٰہی، رحمت و اوصافِ الٰہی کا بیان

کفارِ قریش کو نصیحت

اَمۡرًا مِّنۡ عِنۡدِنَا ؕ اِنَّا كُنَّا مُرۡسِلِيۡنَ ۝۵ رَحۡمَةً مِّنۡ رَّبِّكَ ؕ

مِّنۡ رَّبِّكَ	رَحۡمَةً	مُرۡسِلِيۡنَ ۝۵	كُنَّا	اِنَّا	اَمۡرًا مِّنۡ عِنۡدِنَا
تمہارے رب کی طرف سے	رحمت (ہے)	بھیجنے والے	ہم ہیں	بیشک	ہمارے پاس کے حکم (سے)

ہمارے پاس کے حکم سے، بیشک ہم ہی بھیجنے والے ہیں ○ تمہارے رب کی طرف سے رحمت ہے،

اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ۝۶ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا

مَا	وَ	رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ	الۡعَلِيۡمُ ۝۶	السَّمِيۡعُ	هُوَ	اِنَّهٗ
جو کچھ	اور	آسمانوں اور زمین کا رب	جاننے والا (ہے)	سننے والا	وہی	بیشک وہ

بیشک وہی سننے والا، جاننے والا ہے ○ وہ جو رب ہے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ

بَيۡنَهُمَا ۘ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّوۡقِنِيۡنَ ۝۷ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

هُوَ	اِلَّا	اِلٰهَ	لَاۤ	مُّوۡقِنِيۡنَ ۝۷	كُنۡتُمۡ	اِنۡ	بَيۡنَهُمَا
وہی	مگر	کوئی معبود	نہیں	یقین رکھنے والے	تم ہو	اگر	ان دونوں کے درمیان (ہے)

ان کے درمیان ہے سب کا، اگر تم یقین رکھنے والے ہو ○ اس کے سوا کوئی معبود نہیں،

کفارِ قریش کے لیے وعید اور اس کی شہادت کا بیان

انکارِ قرآن کی اصل وجہ

يُحۡىٖ وَيُمِيۡتُ ؕ رَبُّكُمۡ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الۡاَوَّلِيۡنَ ۝۸

رَبُّ اٰبَآئِكُمُ الۡاَوَّلِيۡنَ ۝۸	وَ	رَبُّكُمۡ	يُمِيۡتُ	وَ	يُحۡىٖ
تمہارے پہلے باپ دادا کا رب (ہے)	اور	(وہ) تمہارا رب	موت دیتا ہے	اور	وہ زندگی دیتا ہے

وہ زندگی دیتا ہے اور موت دیتا ہے، وہ تمہارا رب اور تمہارے اگلے باپ دادا کا رب ہے ○

بَلۡ هُمۡ فِىۡ شَكٍّ يَّلۡعَبُوۡنَ ۝۹ فَارۡتَقِبۡ يَوۡمَ

يَوۡمَ	فَارۡتَقِبۡ	يَّلۡعَبُوۡنَ ۝۹ [1]	فِىۡ شَكٍّ	هُمۡ	بَلۡ
(اس) دن (کا)	تو تم انتظار کرو	کھیل رہے ہیں	شک میں (پڑے)	وہ	بلکہ

بلکہ وہ کافر شک میں پڑے کھیل رہے ہیں ○ تو تم اس دن کے منتظر رہو

[1] یعنی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے جو دلائل ذکر کئے گئے ان کا تقاضا تو یہ تھا کہ کفار اس کی وحدانیت کو مان لیتے لیکن یہ پھر بھی نہیں مانتے بلکہ وہ اس کی طرف سے شک میں پڑے اور دنیا کے کھیل کود میں مصروف ہیں اور انہیں اپنی آخرت کی کوئی فکر ہی نہیں۔

تَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ ﴿۱۰﴾ یَّغْشَی النَّاسَ ؕ هٰذَا

تَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ ﴿۱۰﴾ (1)	یَّغْشَی	النَّاسَ	هٰذَا
(جس دن) لائے گا آسمان ایک ظاہر دھواں	وہ ڈھانپ لے گا	لوگوں (کو)	یہ

جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا ○ جو لوگوں کو ڈھانپ لے گا۔ یہ

عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۱﴾ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ

عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۱﴾	رَبَّنَا	اكْشِفْ	عَنَّا	الْعَذَابَ
ایک دردناک عذاب (ہے)	(اس دن کہیں گے) اے ہمارے رب	دور کردے	ہم سے	عذاب

ایک دردناک عذاب ہے ○ (اس دن کہیں گے) اے ہمارے رب! ہم سے عذاب دور کردے،

مشاہدۂ مصیبت کے بعد کفار کی دعا اور ایمان لانے کا عہد

اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲﴾ اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَ قَدْ

اِنَّا	مُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲﴾	اَنّٰى	لَهُمُ	الذِّكْرٰى (2)	وَ	قَدْ
بیشک ہم	ایمان لانے والے (ہیں)	کہاں (ہوگا)	ان کیلئے	نصیحت ماننا	اور (حالانکہ)	بیشک

ہم ایمان لاتے ہیں ○ ان کیلئے نصیحت ماننا کہاں ہوگا؟ حالانکہ

کفارِ قریش کے عہدِ ایمان کی تردید

جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۳﴾ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَ قَالُوْا

جَآءَهُمْ	رَسُوْلٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۳﴾	ثُمَّ	تَوَلَّوْا	عَنْهُ	وَ	قَالُوْا
آیا ان کے پاس	صاف بیان کرنے والا رسول	پھر	انہوں نے منہ پھیر لیا	اس سے	اور	کہنے لگے

ان کے پاس صاف بیان فرمانے والا رسول تشریف لاچکا ○ پھر وہ اس سے منہ پھیر گئے اور کہنے لگے:

مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ﴿۱۴﴾ اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِیْلًا

مُعَلَّمٌ	مَّجْنُوْنٌ ﴿۱۴﴾	اِنَّا	كَاشِفُوا الْعَذَابِ	قَلِیْلًا
(یہ تو) سکھایا ہوا	ایک دیوانہ (ہے)	بیشک ہم	عذاب دور کرنے والے (ہیں)	تھوڑا (عرصہ)

یہ تو سکھایا ہوا ایک دیوانہ ہے ○ ہم کچھ دنوں کیلئے عذاب دور کرنے والے ہیں۔

کفارِ قریش کی مدتِ عذاب

وقف لازم

(1) اس دھوئیں سے مراد بھوک کی شدت سے آنکھوں کے سامنے چھاجانے والا اندھیرا ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ جب کفار نے مسلسل سرکشی کی تو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کے خلاف دعا فرمائی جس سے وہ قحط میں مبتلا ہوئے اور بھوک کی شدت سے حال یہ ہوا کہ جب وہ آسمان کی طرف دیکھتے تو انہیں دھواں ہی دھواں معلوم ہوتا تھا۔ یا اس سے مراد وہ دھواں مراد ہے جو علاماتِ قیامت میں سے ہے۔ (2) قحط سالی سے تنگ آکر ابوسفیان نے بارگاہِ رسالت میں ایمان لانے کی شرط پر دعا کی درخواست کی تو فرمایا گیا کہ اگر ان سے عذاب دور کردیا جائے تو بھی یہ کہاں ایمان لائیں گے کیونکہ یہ اس سے

روزِ قیامت کی گرفت کی یاد دہانی

اِنَّكُمْ عَآىِٕدُوْنَ ﴿۱۵﴾ یَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى ۚ اِنَّا

اِنَّكُمْ	عَآىِٕدُوْنَ ﴿۱۵﴾ (۱)	یَوْمَ (۲)	نَبْطِشُ	الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى	اِنَّا
بیشک تم	(پھر) لوٹنے والے (ہو)	(جس) دن	ہم پکڑیں گے	سب سے بڑی پکڑ	بیشک ہم

بیشک تم پھر لوٹنے والے ہو ○ اس دن کو یاد کرو جب ہم سب سے بڑی پکڑ پکڑیں گے۔ بیشک ہم

کفارِ قریش اور قومِ فرعون کے حالات میں مشابہت کی طرف اشارہ

مُنْتَقِمُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَ لَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَ

مُنْتَقِمُوْنَ ﴿۱۶﴾	وَ	لَقَدْ	فَتَنَّا	قَبْلَهُمْ	قَوْمَ فِرْعَوْنَ	وَ
بدلہ لینے والے (ہیں)	اور	ضرور بیشک	ہم نے آزمایا	ان سے پہلے	فرعون کی قوم (کو)	اور

بدلہ لینے والے ہیں ○ اور بیشک ہم نے ان سے پہلے فرعون کی قوم کو جانچا اور

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا بنی اسرائیل کی واپسی کا مطالبہ

جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ كَرِیْمٌ ﴿۱۷﴾ اَنْ اَدُّوْۤا اِلَیَّ عِبَادَ اللّٰهِ ؕ

جَآءَهُمْ	رَسُوْلٌ كَرِیْمٌ ﴿۱۷﴾	اَنْ	اَدُّوْۤا اِلَیَّ	عِبَادَ اللّٰهِ
آیا ان کے پاس	ایک معزز رسول	(اور کہا) کہ	میرے حوالے کر دو	اللہ کے بندوں (کو)

ان کے پاس ایک معزز رسول تشریف لایا ○ (اور کہا) کہ اللہ کے بندوں کو میرے حوالے کر دو۔

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی فرعون کو نصیحت

اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ﴿۱۸﴾ وَّ اَنْ لَّا تَعْلُوْا

اِنِّیْ	لَكُمْ	رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ﴿۱۸﴾	وَّ	اَنْ	لَّا تَعْلُوْا
بیشک میں	تمہارے لیے	امانت دار رسول (ہوں)	اور	یہ کہ	تم سرکشی نہ کرو

بیشک میں تمہارے لیے امانت والا رسول ہوں ○ اور یہ کہ اللہ کے مقابلے میں

فرعون کی دھمکی پر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جواب

عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنِّیْۤ اٰتِیْكُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿۱۹﴾ وَ اِنِّیْ عُذْتُ

عَلَى اللّٰهِ	اِنِّیْۤ	اٰتِیْكُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿۱۹﴾	وَ	اِنِّیْ	عُذْتُ
اللہ کے مقابلے میں	بیشک میں	لاتا ہوں تمہارے پاس روشن دلیل	اور	بیشک میں (نے)	پناہ لی

سرکشی نہ کرو۔ بیشک میں تمہارے پاس روشن دلیل لاتا ہوں ○ اور میں نے اس بات سے

... بڑی بڑی وہ علامات دیکھ چکے ہیں جن سے نصیحت حاصل کر کے ایمان قبول کر سکتے تھے، اس کے باوجود انہوں نے ایمان قبول نہیں کیا۔

(1) اس خبر سے مقصود یہ تنبیہ کرنا ہے کہ وہ لوگ اپنا عہد پورا نہیں کریں گے کیونکہ وہ مصیبت کی وجہ سے عاجز ہو جانے پر تو بارگاہِ الٰہی میں گڑگڑاتے ہیں اور مصیبت دور ہونے پر اپنے کفر اور آباء و اجداد کی اندھی پیروی کی طرف پلٹ جاتے ہیں۔ چنانچہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صدقے ان کی مصیبت دور ہو جانے کے بعد ایسا ہی ہوا کہ وہ لوگ ایمان نہ لائے اور اپنے شرک و کفر پر ہی قائم رہے۔ (2) اس دن سے قیامت یا غزوۂ بدر کا دن مراد ہے۔

بِرَبِّیْ وَ رَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ﴿۲۰﴾ وَ اِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِیْ

بِرَبِّیْ وَ رَبِّكُمْ	اَنْ	تَرْجُمُوْنِ ﴿۲۰﴾	وَ	اِنْ	لَّمْ تُؤْمِنُوْا	لِیْ
اپنے اور تمہارے رب کی	(اس سے) کہ	تم سنگسار کرو مجھے	اور	اگر	تم یقین نہ کرو	مجھ پر

اپنے رب اور تمہارے رب کی پناہ لی کہ تم مجھے سنگسار کرو ○ اور اگر تم مجھ پر یقین نہ کرو

فَاعْتَزِلُوْنِ ﴿۲۱﴾ فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنَّ هٰۤؤُلَآءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۲۲﴾

فَاعْتَزِلُوْنِ ﴿۲۱﴾	فَدَعَا	رَبَّهٗۤ	اَنَّ	هٰۤؤُلَآءِ	قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۲۲﴾
تو الگ ہو جاؤ مجھ سے	تو اس نے دعا کی	اپنے رب (سے)	کہ	یہ	مجرم لوگ (ہیں)

تو مجھ سے الگ ہو جاؤ ○ تو اس نے اپنے رب سے دعا کی کہ یہ مجرم لوگ ہیں ○

فَاَسْرِ بِعِبَادِیْ لَیْلًا اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَ

فَاَسْرِ	بِعِبَادِیْ	لَیْلًا	اِنَّكُمْ	مُّتَّبَعُوْنَ ﴿۲۳﴾	وَ
تو (ہم نے فرمایا کہ) لے چلو	میرے بندوں کو	رات (میں)	بیشک تم	پیچھا کئے جاؤ گے	اور

تو (ہم نے فرمایا کہ) میرے بندوں کو راتوں رات لے کر نکل جاؤ، ضرور تمہارا پیچھا کیا جائے گا ○ اور

اتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ؕ اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۴﴾ كَمْ

اتْرُكِ	الْبَحْرَ	رَهْوًا[1]	اِنَّهُمْ	جُنْدٌ	مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۴﴾	كَمْ
چھوڑ دو	دریا (کو)	رکا ہوا، جگہ جگہ سے کھلا ہوا	بیشک وہ	لشکر	غرق کر دیا جائے گا	کتنے

دریا کو جگہ جگہ سے کھلا ہوا چھوڑ دو بیشک وہ لشکر غرق کر دیا جائے گا ○ وہ کتنے

تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ﴿۲۵﴾ وَّ زُرُوْعٍ وَّ مَقَامٍ كَرِیْمٍ ﴿۲۶﴾ وَّ

تَرَكُوْا	مِنْ جَنّٰتٍ	وَّ	عُیُوْنٍ ﴿۲۵﴾	وَّ	زُرُوْعٍ	وَّ	مَقَامٍ كَرِیْمٍ ﴿۲۶﴾	وَّ
وہ چھوڑ گئے	باغات	اور	چشمے	اور	کھیت	اور	عمدہ مکانات	اور

باغ اور چشمے چھوڑ گئے ○ اور کھیت اور عمدہ مکانات ○ اور

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بارگاہِ الٰہی میں دعا

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بارگاہِ الٰہی سے ہدایات

فرعونیوں کے چھوڑے ہوئے سازوسامان کی طرف اشارہ

[1] ...دریا پار کرنے کے بعد حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے چاہا کہ عصا مار کر دریا کو دوبارہ ملا دیں تاکہ فرعون اور اس کا لشکر اس میں سے گزر نہ سکے تو آپ کو حکم ہوا کہ دریا کو جگہ جگہ سے گزرنے کیلئے کھلا ہوا چھوڑ دو تاکہ فرعونی ان راستوں سے دریا میں داخل ہو جائیں، بیشک وہ لشکر غرق کر دیا جائے گا۔ اس سے واضح ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو فرعونیوں کی موت کے وقت، جگہ اور کیفیت سے مطلع فرما دیا تھا اور یہ سب چیزیں ان پانچ علوم میں سے ہیں جن کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے۔ ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے مقبول بندوں کو علومِ خمسہ سے بھی نوازتا ہے۔

فرعونیوں کے مال کا بنی اسرائیل کو وارث بنانا

نَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ﴿٢٧﴾ كَذٰلِكَ قف وَ اَوْرَثْنٰهَا

نَعْمَةٍ	كَانُوْا	فِيْهَا	فٰكِهِيْنَ ﴿٢٧﴾	كَذٰلِكَ	وَ	اَوْرَثْنٰهَا
نعمتیں	وہ تھے	ان میں	عیش کرنے والے	(ہم نے) یونہی (کیا)	اور	ہم نے وارث بنادیا ان کا

نعمتیں جن میں وہ عیش کرنے والے تھے ○ ہم نے یونہی کیا اور ان چیزوں کا

فرعونیوں کی ہلاکت پر آسمان و زمین نہ روئے

قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿٢٨﴾ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا

قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿٢٨﴾ [1]	فَمَا بَكَتْ	عَلَيْهِمُ	السَّمَآءُ	وَ	الْاَرْضُ	وَ	مَا كَانُوْا
دوسری قوم (کو)	تو نہ روئے	ان پر	آسمان	اور	زمین	اور	وہ نہ ہوئے

دوسری قوم کو وارث بنادیا ○ تو ان پر آسمان اور زمین نہ روئے اور انہیں

بنی اسرائیل کو رسوا کن عذاب سے نجات دینا

مُنْظَرِيْنَ ﴿٢٩﴾ ع وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ

مُنْظَرِيْنَ ﴿٢٩﴾	وَ	لَقَدْ	نَجَّيْنَا	بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ
مہلت دیئے ہوئے	اور	ضرور بیشک	ہم نے نجات دی	بنی اسرائیل (کو)

مہلت نہ دی گئی ○ اور بیشک ہم نے بنی اسرائیل کو رسوا کن عذاب سے

مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿٣٠﴾ لا مِنْ فِرْعَوْنَ ط اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا

مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿٣٠﴾ [2]	مِنْ فِرْعَوْنَ	اِنَّهٗ	كَانَ	عَالِيًا
رسوا کن عذاب سے	فرعون سے	بیشک وہ	تھا	تکبر کرنے والا

نجات بخشی ○ فرعون سے، بیشک وہ متکبر،

بنی اسرائیل کا اپنے زمانے پر انتخاب

مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿٣١﴾ وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰى عِلْمٍ

مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿٣١﴾	وَ	لَقَدِ	اخْتَرْنٰهُمْ	عَلٰى عِلْمٍ
حد سے بڑھنے والوں میں سے	اور	ضرور بیشک	ہم نے چن لیا ان (بنی اسرائیل) کو	(اپنے) علم (کی بنا) پر

حد سے بڑھنے والوں میں سے تھا ○ اور بیشک ہم نے انہیں جانتے ہوئے

1. فرعون اور اس کی قوم کی ہلاکت کے بعد مصر میں خود بنی اسرائیل آباد ہوئے تھے۔ کفار کی چھوڑی ہوئی بستیوں اور ان کے مکانات میں رہنا منع نہیں، ہاں جہاں عذابِ الٰہی آیا ہو وہاں رہنا منع ہے اور چونکہ فرعون کی قوم پر مصر میں عذاب نہ آیا بلکہ انہیں وہاں سے نکال کر دریا میں غرق کیا گیا، اس لئے بنی اسرائیل کا مصر میں رہنا درست ہوا۔
2. یہاں رسوا کن عذاب سے مراد غلامی، مشقت سے بھرپور خدمتیں، محنتیں اور اولاد کو قتل کیا جانا ہے۔

بنی اسرائیل کو واضح انعام پر مشتمل نشانیاں عطا کرنا

عَلَى الْعٰلَمِیْنَ ﴿٣٢﴾ وَ اٰتَیْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰیٰتِ مَا فِیْهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِیْنٌ ﴿٣٣﴾

عَلَى الْعٰلَمِیْنَ ﴿٣٢﴾ [1]	وَ	اٰتَیْنٰهُمْ	مِّنَ الْاٰیٰتِ	مَا فِیْهِ	بَلٰٓؤٌا مُّبِیْنٌ ﴿٣٣﴾
(اس) زمانے والوں پر	اور	ہم نے عطا کیا انہیں	نشانیوں میں سے	وہ جن میں	واضح انعام (تھا)

اس زمانے والوں پر چن لیا○ اور ہم نے انہیں وہ نشانیاں عطا فرمائیں جن میں واضح انعام تھا○

قیامت سے متعلق کفارِ مکہ کا دعویٰ اور مطالبہ

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَیَقُوْلُوْنَ ﴿٣٤﴾ اِنْ هِیَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰى وَ

اِنَّ	هٰٓؤُلَآءِ	لَیَقُوْلُوْنَ ﴿٣٤﴾	اِنْ	هِیَ	اِلَّا	مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰى	وَ
بیشک	یہ (کفارِ مکہ)	ضرور کہتے ہیں	نہیں	یہ (موت)	مگر	ہماری پہلی موت	اور

بیشک یہ (کفارِ مکہ) ضرور کہتے ہیں○ بیشک موت تو صرف ہماری پہلی موت ہی ہے اور

مَا نَحْنُ بِمُنْشَرِیْنَ ﴿٣٥﴾ فَاْتُوْا بِاٰبَآىِٕنَاۤ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿٣٦﴾

مَا	نَحْنُ	بِمُنْشَرِیْنَ ﴿٣٥﴾	فَاْتُوْا بِاٰبَآىِٕنَاۤ [2]	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِیْنَ ﴿٣٦﴾
نہیں	ہم	اٹھائے جائیں گے	تو لے آؤ ہمارے باپ دادا (کو)	اگر	تم ہو	سچے

ہم اٹھائے نہ جائیں گے○ اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو لے آؤ○

کفارِ مکہ کے مطالبہ کا جواب

اَهُمْ خَیْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ ۙ وَّ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ

اَهُمْ	خَیْرٌ	اَمْ	قَوْمُ تُبَّعٍ [3]	وَّ	الَّذِیْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ
کیا وہ	بہتر (ہیں)	یا	تبع کی قوم	اور	وہ لوگ جو	ان سے پہلے (گزرے)

کیا وہ بہتر ہیں یا تبع (نامی بادشاہ) کی قوم اور ان سے پہلے والے لوگ؟

کائنات کی تخلیق بیکار نہیں بلکہ با مقصد ہے

اَهْلَكْنٰهُمْ ٘ اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِیْنَ ﴿٣٧﴾ وَ مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ

اَهْلَكْنٰهُمْ	اِنَّهُمْ	كَانُوْا	مُجْرِمِیْنَ ﴿٣٧﴾	وَ	مَا خَلَقْنَا	السَّمٰوٰتِ
ہم نے ہلاک کر دیا انہیں	بیشک وہ	تھے	مجرم لوگ	اور	ہم نے نہیں بنایا	آسمانوں

ہم نے انہیں ہلاک کر دیا بیشک وہ مجرم لوگ تھے○ اور ہم نے آسمان اور زمین

(1) بنی اسرائیل کا افضل ہونا اپنے زمانے کے اعتبار سے ہے، لہٰذا اس آیت سے بنی اسرائیل کا حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی امت سے افضل ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ (2) کفارِ مکہ نے یہ سوال کیا تھا کہ اگر موت کے بعد کسی کا زندہ ہونا ممکن ہو تو قُصَی بن کلاب کو زندہ کر دو۔ یہ ان کی جاہلانہ بات تھی کیونکہ جس کام کے لئے وقت معین ہو اس کا اس وقت سے پہلے وجود میں نہ آنا اس کے ناممکن ہونے کی دلیل نہیں ہوتا اور نہ اس کا انکار صحیح ہوتا ہے۔ (3) اس آیت میں جس تبع کا ذکر ہے یہ تبع حمیری تھے، یہ خود مومن اور یمن کے بادشاہ تھے لیکن ان کی قوم کافر تھی۔ اسی تبع نے مدینہ منورہ بسایا اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَیْنَهُمَا لٰعِبِیْنَ ﴿۳۸﴾

وَ	الْاَرْضَ	وَ	مَا	بَیْنَهُمَا	لٰعِبِیْنَ ﴿۳۸﴾
اور	زمین (کو)	اور	جو کچھ	ان دونوں کے درمیان (ہے)	کھیلتے ہوئے

اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کو کھیل کے طور پر نہیں بنایا ○

مَا خَلَقْنٰهُمَاۤ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾

مَا خَلَقْنٰهُمَاۤ	اِلَّا	بِالْحَقِّ	وَ	لٰكِنَّ	اَكْثَرَهُمْ	لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾
ہم نے نہیں بنایا ان دونوں کو	مگر	حق کے ساتھ	اور	لیکن	ان میں اکثر	نہیں جانتے

ہم نے انہیں حق کے ساتھ ہی بنایا لیکن ان میں سے اکثر لوگ جانتے نہیں ○

اِنَّ یَوْمَ الْفَصْلِ مِیْقَاتُهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۴۰﴾ یَوْمَ لَا یُغْنِیْ مَوْلًى

اِنَّ	یَوْمَ الْفَصْلِ	مِیْقَاتُهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۴۰﴾	یَوْمَ	لَا یُغْنِیْ [1]	مَوْلًى
بیشک	فیصلے کا دن	ان سب کا مقرر کیا ہوا وقت (ہے)	(جس) دن	کام نہ آئے گا	کوئی دوست

بیشک فیصلے کا دن ان سب کا مقرر کیا ہوا وقت ہے ○ جس دن کوئی دوست

عَنْ مَّوْلًى شَیْــٴًـا وَّ لَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ

عَنْ مَّوْلًى	شَیْــٴًـا	وَّ	لَا	هُمْ	یُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾	اِلَّا	مَنْ	رَّحِمَ
کسی دوست کے	کچھ	اور	نہ	وہ	ان کی مدد کی جائے گی	مگر	جس (پر)	مہربانی کرے

کسی دوست کے کچھ کام نہ آئے گا اور نہ ان کی مدد کی جائے گی ○ مگر جس پر اللہ

اللّٰهُؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ﴿۴۲﴾ اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ﴿۴۳﴾

اللّٰهُ	اِنَّهٗ	هُوَ	الْعَزِیْزُ	الرَّحِیْمُ ﴿۴۲﴾	اِنَّ	شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ﴿۴۳﴾ [2]
اللہ	بیشک وہ	وہی	عزت والا	مہربان (ہے)	بیشک	زقوم کا درخت

مہربانی فرمائے، بیشک وہی عزت والا، مہربان ہے ○ بیشک زقوم کا درخت ○

روزِ قیامت کا حال

روزِ قیامت اہلِ ایمان کے علاوہ کوئی کسی کے کام نہ آئے گا

کفار کی جہنمی غذا زقوم کی کیفیت

...وسلّم کو غائبانہ خط لکھ کر لوگوں کے سپرد کیا تھا کہ جب حضور صلّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلّم جلوہ گر ہوں تو میرا یہ خط پیش کر دیا جائے۔

[1] ...قیامت کے دن کفار کو نہ تو ان کا کوئی دوست کام آئے گا اور نہ ہی ان کی کوئی مدد کی جائے گی البتہ ایمان والے اللہ تعالٰی کی اجازت سے ایک دوسرے کی شفاعت کریں گے اور ان کی مدد بھی کی جائے گی۔ [2] جہنم میں ایک کانٹے دار اور انتہائی کڑوا درخت ہے جس کا نام زقوم ہے، یہ کافر کی خوراک ہے اور اس کی کیفیت یہ ہے کہ گلے ہوئے تانبے کی طرح کفار کے پیٹوں میں ایسے جوش مارے گا جیسے کھولتا ہوا پانی جوش مارتا ہے۔ حدیث پاک میں ہے: اگر زقوم

معانقة ١٣

طَعَامُ الۡاَثِيۡمِ ﴿٤٤﴾ كَالۡمُهۡلِ ۚۛ يَغۡلِىۡ فِى الۡبُطُوۡنِ ﴿٤٥﴾

فِى الۡبُطُوۡنِ ﴿٤٥﴾	يَغۡلِىۡ	كَالۡمُهۡلِ	طَعَامُ الۡاَثِيۡمِ ﴿٤٤﴾
پیٹوں میں	جوش مارتا ہوگا	گلے ہوئے تانبے کی طرح	گناہگار کی خوراک (ہے)

گناہگار کی خوراک ہے ○ گلے ہوئے تانبے کی طرح پیٹوں میں جوش مارتا ہوگا ○

كَغَلۡىِ الۡحَمِيۡمِ ﴿٤٦﴾ خُذُوۡهُ فَاعۡتِلُوۡهُ اِلٰى سَوَآءِ الۡجَحِيۡمِ ﴿٤٧﴾

اِلٰى سَوَآءِ الۡجَحِيۡمِ ﴿٤٧﴾	فَاعۡتِلُوۡهُ	خُذُوۡهُ	كَغَلۡىِ الۡحَمِيۡمِ ﴿٤٦﴾
بھڑکتی آگ کے درمیان کی طرف	پھر گھسیٹ کر لے جاؤ	پکڑو اسے	کھولتے پانی کے جوش مارنے کی طرح

جیساکھولتا ہوا پانی جوش مارتا ہے ○ اسے پکڑو پھر سختی کے ساتھ اسے بھڑکتی آگ کے درمیان کی طرف گھسیٹتے لے جاؤ ○

ثُمَّ صُبُّوۡا فَوۡقَ رَاۡسِهٖ مِنۡ عَذَابِ الۡحَمِيۡمِ ﴿٤٨﴾ ذُقۡ ۚۙ اِنَّكَ اَنۡتَ

اَنۡتَ	اِنَّكَ	ذُقۡ	مِنۡ عَذَابِ الۡحَمِيۡمِ ﴿٤٨﴾	فَوۡقَ رَاۡسِهٖ	صُبُّوۡا	ثُمَّ
تو	بیشک تو	چکھ	کھولتے پانی کا عذاب	اس کے سر کے اوپر	ڈالو	پھر

پھر اس کے سر کے اوپر کھولتے پانی کا عذاب ڈالو ○ چکھ۔ تو تو

عذاب کے وقت کافر کو ذلت آمیز باتیں

الۡعَزِيۡزُ الۡكَرِيۡمُ ﴿٤٩﴾ اِنَّ هٰذَا مَا كُنۡتُمۡ بِهٖ تَمۡتَرُوۡنَ ﴿٥٠﴾ اِنَّ الۡمُتَّقِيۡنَ

الۡمُتَّقِيۡنَ	اِنَّ	مَا كُنۡتُمۡ بِهٖ تَمۡتَرُوۡنَ ﴿٥٠﴾	هٰذَا	اِنَّ	الۡكَرِيۡمُ ﴿٤٩﴾	الۡعَزِيۡزُ [1]
ڈر والے	بیشک	وہ جس میں تم شک کرتے تھے	یہ (ہے)	بیشک	کرم والا (ہے)	بڑا عزت والا

بڑا عزت والا، کرم والا ہے ○ بیشک یہ وہ ہے جس میں تم شک کرتے تھے ○ بیشک ڈر والے

پرہیزگاروں کیلئے جنتی انعامات

فِىۡ مَقَامٍ اَمِيۡنٍ ﴿٥١﴾ فِىۡ جَنّٰتٍ وَّعُيُوۡنٍ ﴿٥٢﴾ يَّلۡبَسُوۡنَ مِنۡ سُنۡدُسٍ وَّاِسۡتَبۡرَقٍ

مِنۡ سُنۡدُسٍ وَّاِسۡتَبۡرَقٍ	يَّلۡبَسُوۡنَ	فِىۡ جَنّٰتٍ وَّعُيُوۡنٍ ﴿٥٢﴾	فِىۡ مَقَامٍ اَمِيۡنٍ ﴿٥١﴾ [2]
باریک ریشم اور موٹے ریشم کے	وہ لباس پہنیں گے	باغوں اور چشموں میں	امن والی جگہ میں (ہوں گے)

امن والی جگہ میں ہوں گے ○ باغوں اور چشموں میں ○ باریک اور موٹے ریشم کے لباس پہنیں گے،

کا ایک قطرہ دنیا میں ٹپکا دیا جائے تو دنیا والوں کی زندگانی خراب ہو جائے تو اس شخص کا کیا حال ہوگا جس کا کھانا ہی یہ ہوگا۔ (ترمذی، ۴/ ۲۶۳، الحدیث: ۲۵۹۴)

1. مفسرین فرماتے ہیں: ابوجہل نے حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم سے کہا: مکہ کے ان دو پہاڑوں کے درمیان مجھ سے زیادہ عزت والا اور کرم والا کوئی نہیں، تو خدا کی قسم! آپ اور آپ کا رب میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اس کے لئے وعید کے طور پر یہ آیت نازل ہوئی اور اسے عذاب کے وقت یہ طعنہ دیا جائے گا۔
2. یعنی پرہیزگار لوگ آخرت میں ایسی جگہ میں ہوں گے جہاں رہنے والا آفات و بلیات، عذاب اور تکلیف دہ چیزوں سے محفوظ و مامون رہے گا۔

مُّتَقٰبِلِیْنَ ﴿٥٣﴾ كَذٰلِكَ۫ وَ زَوَّجْنٰهُمْ

مُّتَقٰبِلِیْنَ ﴿٥٣﴾	كَذٰلِكَ	وَ	زَوَّجْنٰهُمْ
ایک دوسرے کے آمنے سامنے (ہوں گے)	اسی طرح (ہوگا)	اور	ہم نے نکاح کردیا ان کا

ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہوں گے ○ یونہی ہوگا اور نہایت سیاہ اور روشن بڑی آنکھوں والی عورتوں سے

بِحُوْرٍ عِیْنٍ ﴿٥٤﴾ یَدْعُوْنَ فِیْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ

بِحُوْرٍ عِیْنٍ ﴿٥٤﴾	یَدْعُوْنَ	فِیْهَا	بِكُلِّ فَاكِهَةٍ
نہایت سیاہ اور روشن بڑی آنکھوں والی عورتوں سے	وہ مانگیں گے	اس میں	ہر (قسم کا) میوہ

ہم نے ان کا نکاح کردیا ○ وہ جنت میں بے خوف ہو کر ہر قسم کا پھل میوہ

اٰمِنِیْنَ ﴿٥٥﴾ لَا یَذُوْقُوْنَ فِیْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى

اٰمِنِیْنَ ﴿٥٥﴾	لَا یَذُوْقُوْنَ	فِیْهَا	الْمَوْتَ	اِلَّا	الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى (1)
بے خوف ہو کر	وہ نہیں چکھیں گے	اس میں	موت	سوائے	پہلی موت (کے)

مانگیں گے ○ اس میں پہلی موت کے سوا پھر موت کا ذائقہ نہ چکھیں گے

وَ وَقٰىهُمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ ﴿٥٦﴾ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ؕ ذٰلِكَ

وَ وَقٰىهُمْ	عَذَابَ الْجَحِیْمِ ﴿٥٦﴾	فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ	ذٰلِكَ
اور (اللہ نے) بچالیا انہیں	آگ کے عذاب (سے)	تمہارے رب کے فضل (سے)	یہی

اور اللہ نے انہیں آگ کے عذاب سے بچالیا ○ تمہارے رب کے فضل سے، یہی

هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿٥٧﴾ فَاِنَّمَا یَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ

هُوَ	الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿٥٧﴾	فَاِنَّمَا یَسَّرْنٰهُ (2)	بِلِسَانِكَ
وہ	بڑی کامیابی (ہے)	تو ہم نے آسان کردیا اس (قرآن) کو صرف	تمہاری زبان میں

بڑی کامیابی ہے ○ تو ہم نے اس قرآن کو تمہاری زبان میں آسان کردیا

قرآن کے آسان ہونے کا ایک پہلو

(1) اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں انہیں ایک مرتبہ جو موت آچکی، بس آچکی، اب جنت میں کوئی موت نہیں آئے گی۔ حدیث پاک میں ہے: جب جنتی جنت اور جہنمی جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو چتکبرے مینڈھے کی صورت میں موت کو لایا جائے گا، پھر جنتیوں اور جہنمیوں کو اس کی پہچان کروا کر اسے ذبح کرنے کا حکم دیا جائے گا، پھر کہا جائے گا! اے جنتیو! ہمیشگی ہے اور کوئی موت نہیں۔ اے جہنمیو! ہمیشگی ہے اور کوئی موت نہیں۔ (بخاری، ۳/۲۷۱، الحدیث: ۴۷۳۰) (2) اس کا معنی یہ ہے کہ ہم نے قرآن کریم کو آپ کی زبان عربی میں نازل کیا ہے تاکہ اہل مکہ اس قرآن کو آسانی سے سمجھ سکیں اور اس کے احکامات و تعلیمات پر عمل کریں۔

لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾ فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ﴿۵۹﴾

مُّرْتَقِبُوْنَ ﴿۵۹﴾	اِنَّهُمْ	فَارْتَقِبْ	يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾	لَعَلَّهُمْ
انتظار کرنے والے (ہیں)	بیشک وہ (بھی)	تو تم انتظار کرو	نصیحت حاصل کریں	تاکہ وہ

تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں ○ تو تم انتظار کرو، بیشک وہ بھی انتظار کررہے ہیں ○

آیات: 37 — رکوع: 04

سُوْرَةُ الْجَاثِيَة مکیۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الرَّحِيْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ اِنَّ

اِنَّ	مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾	تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ	حٰمٓ ﴿۱﴾
بیشک	عزت والے حکمت والے اللہ کی طرف سے (ہے)	کتاب کا اتارنا	حٰمٓ

حٰمٓ ○ کتاب کا اتارنا اس اللہ کی طرف سے ہے جو عزت والا، حکمت والا ہے ○ بیشک

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳﴾ وَفِيْ خَلْقِكُمْ

فِيْ خَلْقِكُمْ	وَ	لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳﴾ [1]	لَاٰيٰتٍ	فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
تمہاری پیدائش میں	اور	ایمان والوں کے لیے	ضرور نشانیاں (ہیں)	آسمانوں اور زمین میں

ایمان والوں کے لیے آسمانوں اور زمین میں نشانیاں ہیں ○ اور تمہاری پیدائش میں

[1] ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی قدرت و وحدانیت پر دلالت کرنے والی مختلف نشانیاں بیان فرما کر ایک جگہ فرمایا گیا کہ "ایمان والوں کے لئے نشانیاں ہیں، دوسری جگہ فرمایا گیا "یقین کرنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں" تیسری جگہ فرمایا گیا "عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں" اس میں اسلوب کے تنوع کے علاوہ اس طرف بھی اشارہ ہو سکتا ہے کہ ان نشانیوں سے کامل فائدہ وہی اٹھا سکتے ہیں جو ایمان لائیں اور یہ ان لوگوں کے لئے بھی فائدہ مند ہو سکتی ہیں جو فی الحال اگرچہ ایمان نہ لائیں لیکن ان کے دل اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا یقین کر لیں، یہ یقین کسی دن ان کے ایمان کا سبب بن سکتا ہے۔ یونہی وہ لوگ بھی ان نشانیوں سے

وَ مَا یَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰیٰتٌ لِّقَوْمٍ

لِّقَوْمٍ	اٰیٰتٌ	مِنْ دَآبَّةٍ	یَبُثُّ	مَا	وَ
(ان) لوگوں کے لیے	(ان میں) نشانیاں (ہیں)	جانور	(زمین میں) وہ پھیلاتا ہے	جو	اور

اور جو جانور وہ (زمین میں) پھیلاتا ہے ان میں یقین کرنے والوں کے لیے

یُّوْقِنُوْنَ ﴿٤﴾ وَ اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَ النَّهَارِ وَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ

اللّٰهُ	اَنْزَلَ	مَاۤ	وَ	اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَ النَّهَارِ	وَ	یُّوْقِنُوْنَ ﴿٤﴾
اللہ (نے)	اتارا	(اس میں) جو	اور	رات اور دن کی تبدیلیوں (میں)	اور	جو یقین رکھتے ہیں

نشانیاں ہیں ○ اور رات اور دن کی تبدیلیوں میں اور اس میں جو اللہ نے

مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا

بَعْدَ مَوْتِهَا	الْاَرْضَ	بِهِ	فَاَحْیَا	مِنْ رِّزْقٍ	مِنَ السَّمَآءِ
اس کی موت کے بعد	زمین (کو)	اس سے	تو زندہ کیا	رزق (کا سبب پانی)	آسمان سے

آسمان سے رزق کا سبب بارش اتاری تو اس سے زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کیا

وَ تَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ اٰیٰتٌ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ﴿٥﴾

یَّعْقِلُوْنَ ﴿٥﴾	لِّقَوْمٍ	اٰیٰتٌ	تَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ	وَ
جو عقل رکھتے ہیں	(ان) لوگوں کے لئے	نشانیاں (ہیں)	ہواؤں کی گردش (میں)	اور

اور ہواؤں کی گردش میں عقل مندوں کے لئے نشانیاں ہیں ○

تِلْكَ اٰیٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَیْكَ بِالْحَقِّ ۚ

بِالْحَقِّ	عَلَیْكَ	نَتْلُوْهَا	اٰیٰتُ اللّٰهِ	تِلْكَ
حق کے ساتھ	تم پر	ہم پڑھتے ہیں انہیں	اللہ کی آیتیں (ہیں)	یہ

یہ اللہ کی آیتیں ہیں جو ہم تم پر حق کے ساتھ پڑھتے ہیں

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو تسلی اور کفار کو ملامت

(خلاصۂ مطلب:) فائدہ حاصل کر سکتے ہیں جو نہ توفی الحال مومن ہوں اور نہ یقین کرنے والے لیکن عقلِ سلیم رکھتے ہوں اور بصیرت کے ساتھ ان نشانیوں میں غور کریں۔ عقل وبصیرت کے ساتھ غور سے ایک دن ایمان ویقین پیدا ہو ہی جائے گا۔

① سائنس اور ریاضی کا علم اگر اللہ تعالیٰ کی قدرت کے دلائل جاننے کی پیاس اور اچھی نیت سے سیکھا جائے تو یہ سیکھنا عبادت اور باعثِ ثواب کام ہے۔

کافر کے برے اوصاف اور اس کے لیے وعید کا بیان

فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۭ بَعْدَ اللّٰهِ وَ اٰیٰتِهٖ یُؤْمِنُوْنَ ۝۶ وَیْلٌ

فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ [1]	بَعْدَ اللّٰهِ وَ اٰیٰتِهٖ	یُؤْمِنُوْنَ ۝۶	وَیْلٌ
تو کون سی بات پر	اللہ اور اس کی آیتوں کے بعد	وہ ایمان لائیں گے	خرابی (ہے)

پھر لوگ اللہ اور اس کی آیتوں کو چھوڑ کر کون سی بات پر ایمان لائیں گے؟○ ہر

لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِیْمٍ ۝۷ یَّسْمَعُ اٰیٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى

لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِیْمٍ ۝۷	یَّسْمَعُ	اٰیٰتِ اللّٰهِ	تُتْلٰى
ہر بڑے بہتان باندھنے والے، گناہگار کے لئے	(جو) سنتا ہے	اللہ کی آیتیں	(کہ) پڑھی جاتی ہیں

بڑے بہتان باندھنے والے، گناہگار کے لئے خرابی ہے○ (جو) اللہ کی آیتوں کو سنتا ہے کہ اس کے سامنے

عَلَیْهِ ثُمَّ یُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ یَسْمَعْهَا

عَلَیْهِ	ثُمَّ	یُصِرُّ	مُسْتَكْبِرًا	كَاَنْ	لَّمْ یَسْمَعْهَا
اس پر (کے سامنے)	پھر	وہ (کفر پر) قائم رہتا ہے	تکبر کرتے ہوئے	گویا کہ	اس نے نہیں سنا انہیں

پڑھی جاتی ہیں پھر تکبر کرتے ہوئے ضد پر ڈٹ جاتا ہے گویا اس نے ان آیتوں کو سنا ہی نہیں

فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝۸ وَ اِذَا عَلِمَ مِنْ اٰیٰتِنَا

فَبَشِّرْهُ	بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝۸	وَ	اِذَا	عَلِمَ	مِنْ اٰیٰتِنَا
تو تم خوشخبری سناؤ اسے	دردناک عذاب کی	اور	جب	اسے پتا چلتا ہے	ہماری آیتوں میں سے

تو ایسے کو دردناک عذاب کی خوشخبری سناؤ○ اور جب اسے ہماری آیتوں میں سے

شَیْــٴًـا اتَّخَذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓىٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ۝۹

شَیْــٴًـا اتَّخَذَهَا	هُزُوًا	اُولٰٓىٕكَ	لَهُمْ	عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ۝۹
کسی کا (تو) وہ بنالیتا ہے اسے	ہنسی	یہ لوگ	ان کیلئے	ذلیل کر دینے والا عذاب (ہے)

کسی کا علم ہوتا ہے تو اسے ہنسی بنالیتا ہے، ان کیلئے ذلیل کر دینے والا عذاب ہے○

[1] یہاں "حدیث" سے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا فرمان مراد نہیں بلکہ کفار کی اپنی باتیں مراد ہیں نہ کہ معاذاللہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی احادیث مراد لی جائیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی تو اطاعت کا حکم دیا گیا ہے، نیز یہ ویسے بھی جہالت ہوگی کہ حدیث کا لفظ جو یہاں اپنے لغوی معنیٰ "بات" کے اعتبار سے بیان ہوا ہے اسے فنِ حدیث کی اصطلاح پر منطبق کر دیا جائے۔

مِنْ وَّرَآىِٕهِمْ جَهَنَّمُۚ وَ لَا یُغْنِیْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَیْــٴًـا وَّ

وَ	شَیْــٴًـا	كَسَبُوْا	مَّا	عَنْهُمْ	لَا یُغْنِیْ	وَ	جَهَنَّمُ	مِنْ وَّرَآىِٕهِمْ
اور	کچھ	انہوں نے کمایا	جو (مال)	انہیں	کام نہ دے گا	اور	جہنم (ہے)	ان کے پیچھے

ان کے پیچھے جہنم ہے اور ان کا کمایا ہوا مال انہیں کچھ کام نہ دے گا اور

لَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِیَآءَۚ وَ لَهُمْ

لَهُمْ	وَ	اَوْلِیَآءَ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	اتَّخَذُوْا	مَا	لَا
ان کیلئے	اور	مددگار	اللہ کے سوا	انہوں نے بنا رکھا ہے	وہ جنہیں	نہ

نہ وہ جنہیں اللہ کے سوا انہوں نے مددگار بنا رکھا ہے اور ان کے لیے

عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۰﴾ هٰذَا هُدًىۚ وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

كَفَرُوْا	الَّذِیْنَ	وَ	هُدًى (۱)	هٰذَا	عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۰﴾
انکار کیا	وہ لوگ جنہوں نے	اور	عظیم ہدایت (ہے)	یہ	بڑا عذاب (ہے)

بڑا عذاب ہے ۝ یہ عظیم ہدایت ہے اور جنہوں نے اپنے رب کی آیتوں کو

بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِیْمٌ ﴿۱۱﴾ ع

اَلِیْمٌ ﴿۱۱﴾	مِّنْ رِّجْزٍ	عَذَابٌ	لَهُمْ	بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ
دردناک	سخت تر عذاب میں سے	عذاب (ہے)	ان کے لیے	اپنے رب کی آیتوں کا

نہ مانا ان کے لیے سخت تر عذاب میں سے دردناک عذاب ہے ۝

اَللّٰهُ الَّذِیْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِیَ الْفُلْكُ فِیْهِ

فِیْهِ	الْفُلْكُ	لِتَجْرِیَ	الْبَحْرَ	لَكُمُ	سَخَّرَ	الَّذِیْ	اَللّٰهُ
اس میں	کشتیاں	تاکہ چلیں	دریا (کو)	تمہارے	تابع کردیا	جس نے	اللہ (وہی ہے)

اللہ وہی ہے جس نے دریا کو تمہارے تابع کردیا تاکہ اس کے حکم سے اس میں

عظمتِ قرآن کا بیان اور منکرینِ قرآن کے لیے وعید

قدرت و وحدانیتِ الٰہی کے دلائل

(۱)…… قرآنِ کریم ہدایت میں کمال کو پہنچا ہوا ہے تو گویا یہ عظیم ہدایت ہے البتہ یہ انہی کے لئے ہدایت ہے جو قرآن کو مانتے ہیں، انکار کرنے والوں کے لئے قرآن ہدایت نہیں۔

بِاَمۡرِهٖ وَ لِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِهٖ وَ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۱۲﴾ وَ

بِاَمۡرِهٖ	وَ	لِتَبۡتَغُوۡا	مِنۡ فَضۡلِهٖ (۱)	وَ	لَعَلَّكُمۡ	تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۱۲﴾	وَ
اس کے حکم سے	اور	تاکہ تم تلاش کرو	اس کا فضل	اور	تاکہ تم	شکر گزار بن جاؤ	اور

کشتیاں چلیں اور تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ○ اور

سَخَّرَ لَكُمۡ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ جَمِیۡعًا

سَخَّرَ	لَكُمۡ	مَّا	فِی السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِی الۡاَرۡضِ	جَمِیۡعًا
اس نے کام میں لگا دیا	تمہارے	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں (ہے)	سب

جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب کا سب اپنی طرف سے تمہارے کام میں

مِّنۡهُ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّتَفَكَّرُوۡنَ ﴿۱۳﴾

مِّنۡهُ	اِنَّ	فِیۡ ذٰلِكَ	لَاٰیٰتٍ	لِّقَوۡمٍ	یَّتَفَكَّرُوۡنَ ﴿۱۳﴾
اپنی طرف سے	بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کے لئے	جو غور و فکر کرتے ہیں

لگا دیا، بیشک اس میں سوچنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں○

کافروں کی ایذاؤں پر درگزر کرنے کا حکم

قُلۡ لِّلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا یَغۡفِرُوۡا لِلَّذِیۡنَ لَا یَرۡجُوۡنَ

قُلۡ	لِّلَّذِیۡنَ	اٰمَنُوۡا	یَغۡفِرُوۡا	لِلَّذِیۡنَ	لَا یَرۡجُوۡنَ
تم کہو	ان لوگوں سے جو	ایمان لائے	(کہ) وہ درگزر کریں	ان لوگوں سے جو	امید نہیں رکھتے

تم ایمان والوں سے فرماؤ کہ ان لوگوں سے درگزر کریں جو اللہ کے دنوں کی

اَیَّامَ اللّٰهِ لِیَجۡزِیَ قَوۡمًۢا بِمَا كَانُوۡا یَكۡسِبُوۡنَ ﴿۱۴﴾

اَیَّامَ اللّٰهِ (۲)	لِیَجۡزِیَ	قَوۡمًۢا	بِمَا	كَانُوۡا یَكۡسِبُوۡنَ ﴿۱۴﴾
اللہ کے دنوں (کی)	تاکہ (اللہ) بدلہ دے	ایک قوم (کو)	(اس) کا جو	وہ کماتے تھے

امید نہیں رکھتے تاکہ اللہ ایک قوم کو ان کی کمائی کا بدلہ دے○

(۱) فضل تلاش کرنے سے کسبِ معاش کے لئے جد و جہد کرنا مراد ہوتا ہے، یہاں اس سے دریائی سفر کے ذریعے تجارت کرنا اور سمندر میں پیدا کی گئی نفع بخش چیزوں کو تلاش کرکے ان سے نفع حاصل کرنا بھی مراد ہو سکتا ہے۔ جدید تحقیقات سے یہ واضح ہو چکا ہے کہ سمندر میں اس قدر معدنیات ہیں کہ اتنی خشک زمین میں بھی نہیں ہیں، انفرادی اور ملکی سطح پر انہیں تلاش کرکے ان سے بیش بہا فوائد حاصل بھی کئے جاتے ہیں۔ (۲) یہاں اللہ تعالیٰ کے دنوں سے مراد وہ دن ہیں جو اس نے ایمان والوں کی مدد کیلئے مقرر فرمائے ہیں، یا ان دنوں سے وہ واقعات مراد ہیں جن میں وہ اپنے دشمنوں کی پکڑ فرماتا ہے اور ان دنوں کی امید

نیک اعمال کا فائدہ اور برے اعمال کا نقصان بندے کو ہوگا

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ اَسَآءَ

مَنْ	عَمِلَ	صَالِحًا	فَلِنَفْسِهٖ (1)	وَ	مَنْ	اَسَآءَ
جس نے	عمل کیا	نیک	تو اپنی ذات کیلئے (کیا)	اور	جس نے	برا کام کیا

جو نیک کام کرے تو اپنی ذات کیلئے (ہی کرتا ہے) اور جو برائی کرے

بنی اسرائیل پر احساناتِ الٰہیہ

فَعَلَيْهَا ۫ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَ لَقَدْ

فَعَلَيْهَا	ثُمَّ	اِلٰى رَبِّكُمْ	تُرْجَعُوْنَ ۝	وَ	لَقَدْ
تو (وہ) اسی پر (ہے)	پھر	تمہارے رب کی طرف	تمہیں لوٹایا جائے گا	اور	ضرور بیشک

تو وہ اسی پر ہے پھر تم اپنے رب کی طرف ہی لوٹائے جاؤ گے ۝ اور بیشک

اٰتَيْنَا بَنِیْۤ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ وَ الْحُكْمَ وَ النُّبُوَّةَ وَ

اٰتَيْنَا	بَنِیْۤ اِسْرَآءِيْلَ	الْكِتٰبَ	وَ	الْحُكْمَ	وَ	النُّبُوَّةَ	وَ
ہم نے عطا کی	بنی اسرائیل (کو)	کتاب	اور	حکومت	اور	نبوت	اور

ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب اور حکومت اور نبوت عطا فرمائی اور

رَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَ فَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۚ﴿۱۶﴾ وَ

رَزَقْنٰهُمْ	مِّنَ الطَّيِّبٰتِ	وَ	فَضَّلْنٰهُمْ	عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ (2)	وَ
ہم نے رزق دیا انہیں	پاکیزہ چیزوں سے	اور	فضیلت دی انہیں	(ان کے) زمانے والوں پر	اور

ہم نے انہیں ستھری روزیاں دیں اور انہیں ان کے زمانے والوں پر فضیلت بخشی ۝ اور

بنی اسرائیل کی ناقدری اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ...

اٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْۤا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ

اٰتَيْنٰهُمْ	بَيِّنٰتٍ	مِّنَ الْاَمْرِ	فَمَا اخْتَلَفُوْۤا	اِلَّا	مِنْۢ بَعْدِ
ہم نے عطا کیں انہیں	روشن دلیلیں	(اس) کام کی	تو انہوں نے اختلاف نہ کیا	مگر	(اس کے) بعد

ہم نے انہیں اس کام کی روشن دلیلیں دیں تو انہوں نے اپنے پاس علم آجانے کے بعد ہی

...ندر کھنے والوں سے مراد کفار ہیں۔ (1) اللہ تعالیٰ کو کسی کے نیک عمل سے نہ کوئی فائدہ پہنچتا ہے اور نہ کسی کے برے عمل سے کوئی نقصان ہوتا ہے، وہ نفع و نقصان سے پاک ہے، بندوں کے اخلاص کے ساتھ کئے گئے نیک اعمال کا فائدہ انہیں ہی ہوگا کہ وہی اس کا ثواب پائیں گے اور برے اعمال کا نقصان بھی انہیں ہی ہوگا کہ وہی ان پر عذاب پائیں گے۔ لہٰذا نیک آدمی کو چاہئے کہ وہ مزید نیک اعمال کرے اور برے آدمی کو چاہئے کہ وہ ان سے سچی توبہ کرکے نیک اعمال شروع کردے۔ (2) بنی اسرائیل کو یہ فضیلت ان کے اپنے زمانے میں حاصل تھی، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی امت پر انہیں فضیلت حاصل نہیں۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو شریعت پر قائم رہنے کا حکم

مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ۙ بَغْیًۢا بَیْنَهُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ

مَا	جَآءَهُمُ	الْعِلْمُ	بَغْیًا [1]	بَیْنَهُمْ	اِنَّ	رَبَّكَ
کہ	آ گیا ان کے پاس	علم	حسد (کی وجہ سے)	اپنے درمیان	بیشک	تمہارا رب

آپس کے حسد کی وجہ سے اختلاف کیا تھا۔ بیشک تمہارا رب

یَقْضِیْ بَیْنَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْمَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ۝۱۷ ثُمَّ

یَقْضِیْ	بَیْنَهُمْ	یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	فِیْمَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ۝۱۷	ثُمَّ
فیصلہ کردے گا	ان کے درمیان	قیامت کے دن	(اس بات) میں جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں	پھر

قیامت کے دن ان کے درمیان اس بات کا فیصلہ کردے گا جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں ۝ پھر

جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِیْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَ

جَعَلْنٰكَ	عَلٰى شَرِیْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ	فَاتَّبِعْهَا	وَ
کر دیا ہم نے تمہیں	امر (یعنی دین) کے عمدہ راستے پر	تو تم پیروی کرو اسی کی	اور

ہم نے آپ کو اس معاملہ (یعنی دین) کے عمدہ راستے پر رکھا تو تم اسی راستے پر چلو اور

لَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝۱۸ اِنَّهُمْ لَنْ یُّغْنُوْا عَنْكَ

لَا تَتَّبِعْ	اَهْوَآءَ الَّذِیْنَ	لَا یَعْلَمُوْنَ ۝۱۸	اِنَّهُمْ	لَنْ یُّغْنُوْا	عَنْكَ
پیروی نہ کرنا	ان لوگوں کی خواہشات کی جو	علم نہیں رکھتے	بیشک وہ	ہرگز کام نہ دیں گے	تجھے

نادانوں کی خواہشوں کے پیچھے نہ چلنا ۝ بیشک وہ اللہ کے مقابلے میں تمہیں

مِنَ اللّٰهِ شَیْـًٔا ؕ وَ اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ۚ

مِنَ اللّٰهِ	شَیْـًٔا	وَ	اِنَّ	الظّٰلِمِیْنَ	بَعْضُهُمْ	اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ
اللہ سے (کے مقابلے میں)	کچھ	اور	بیشک	ظالم لوگ	ان کے بعض	بعض کے دوست (ہیں)

کچھ کام نہ دیں گے اور بیشک ظالم ایک دوسرے کے دوست ہیں

[1]... بنی اسرائیل کے علماء تورات میں بیان کی گئی علامات کی روشنی میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رسالت کو بخوبی پہچانتے تھے، اس کے باوجود انہوں نے اختلاف کیا اور اس کا بنیادی سبب منصب و ریاست ختم ہو جانے کے اندیشے کی بنا پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے حسد کرنا تھا۔ علماء میں حسد پیدا ہو جائے تو ان کا علم اختلافات ختم کرنے کی بجائے انہیں مزید بڑھا دیتا ہے۔ لہٰذا انہیں چاہئے کہ حسد جیسی خطرناک بیماری سے خود کو بچا کر رکھیں تاکہ ان میں باہمی اختلاف و انتشار نہ ہو اور ان کی وحدت برقرار رہے۔ فی زمانہ اس کی ضرورت اور بھی زیادہ ہے۔

آیاتِ قرآن کی شان

وَ اللّٰهُ وَلِیُّ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۹﴾ هٰذَا بَصَآىٕرُ

وَ	اللّٰهُ	وَلِیُّ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۹﴾	هٰذَا	بَصَآىٕرُ
اور	اللہ	پرہیزگاروں کا دوست (ہے)	یہ (قرآن)	آنکھیں کھول دینے والی نشانیاں

اور اللہ پرہیزگاروں کا دوست ہے ○ یہ قرآن لوگوں کیلئے آنکھیں کھول دینے والی

لِلنَّاسِ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ ﴿۲۰﴾

لِلنَّاسِ	وَ	هُدًى	وَّ	رَحْمَةٌ	لِّقَوْمٍ	یُّوْقِنُوْنَ ﴿۲۰﴾
لوگوں کیلئے	اور	ہدایت	اور	رحمت (ہے)	(ان) لوگوں کے لیے	جو یقین رکھتے ہیں

نشانیاں اور یقین رکھنے والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے ○

کافر اور بدعمل مومن کے ساتھ یکساں معاملہ نہ ہوگا

اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ اجْتَرَحُوا السَّیِّاٰتِ اَنْ

اَمْ	حَسِبَ	الَّذِیْنَ	اجْتَرَحُوا	السَّیِّاٰتِ	اَنْ
کیا	سمجھ لیا	ان لوگوں نے جنہوں نے	ارتکاب کیا	گناہوں (کا)	یہ کہ

کیا جن لوگوں نے برائیوں کا ارتکاب کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ

نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ

نَّجْعَلَهُمْ	كَالَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ
ہم کردیں گے انہیں	ان لوگوں جیسا جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے	اچھے، نیک

ہم انہیں ان جیسا کردیں گے جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے

سَوَآءً مَّحْیَاهُمْ وَ مَمَاتُهُمْ ؕ سَآءَ مَا

سَوَآءً	مَّحْیَاهُمْ	وَ	مَمَاتُهُمْ (1)	سَآءَ	مَا
(کیا) برابر (ہوگی)	ان کی زندگی	اور	ان کی موت	کیا ہی برا ہے	جو

(کیا) ان کی زندگی اور موت برابر ہوگی؟ وہ کیا ہی برا

(1) .. مومن اور کافر کی زندگی اور موت ایک جیسی نہیں بلکہ ان میں بہت فرق ہے، مومن زندگی میں نیکیوں پر قائم رہتا اور کافر گناہوں میں سرگرم ہوتا ہے، مومن کو موت کے وقت بشارت دی جاتی اور اس پر رحم و کرم کیا جاتا ہے جبکہ کافر موت کے وقت مایوس اور نادم ہوتا ہے۔ اس سے انہیں نصیحت حاصل کرنی چاہئے جو اپنی صورت، سیرت اور زندگی کافروں کی طرح بنائے ہوئے اور دوسروں کو اس کی دعوت دینے میں مصروف ہیں، حالانکہ کسی مسلمان کی یہ شان نہیں کہ وہ صورت اور سیرت میں کفار کی طرح بنے بلکہ مسلمان کی شان تو یہ ہے کہ صورت اور سیرت میں کفار سے ممتاز رہے۔

آسمان و زمین کی تخلیق بامقصد ہے

ع ۲ / ۱۸

يَحْكُمُوْنَ ﴿۲۱﴾ ع وَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ

الْاَرْضَ	وَ	السَّمٰوٰتِ	اللّٰهُ	خَلَقَ	وَ	يَحْكُمُوْنَ ﴿۲۱﴾
زمین (کو)	اور	آسمانوں	اللہ (نے)	بنایا	اور	وہ حکم لگاتے ہیں

حکم لگاتے ہیں ○ اور اللہ نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ

بِالْحَقِّ وَ لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ

كَسَبَتْ	بِمَا	كُلُّ نَفْسٍ	لِتُجْزٰى	وَ	بِالْحَقِّ (۱)
اس نے کمایا	(اس) کا جو	ہر جان (کو)	تاکہ بدلہ دیا جائے	اور	حق کے ساتھ

بنایا اور تاکہ ہر جان کو اس کی کمائی کا بدلہ دیا جائے

خواہشِ نفس کے پجاری

وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾ اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ

اِلٰهَهٗ	اتَّخَذَ	مَنِ	اَفَرَءَيْتَ	لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾ (۲)	هُمْ	وَ
اپنا معبود	بنالیا	جس نے	بھلا دیکھو تو	ان پر ظلم نہ کیا جائے گا	وہ	اور

اور ان پر ظلم نہیں ہوگا ○ بھلا دیکھو تو وہ جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا

هَوٰىهُ وَ اَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّ خَتَمَ

خَتَمَ	وَّ	عَلٰى عِلْمٍ	اللّٰهُ	اَضَلَّهُ	وَ	هَوٰىهُ
مہر لگادی	اور	علم کے باوجود	اللہ (نے)	گمراہ کردیا اسے	اور	اپنی خواہش (کو)

بنالیا اور اللہ نے اسے علم کے باوجود گمراہ کردیا اور اس کے کان

عَلٰى سَمْعِهٖ وَ قَلْبِهٖ وَ جَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ط

غِشٰوَةً	عَلٰى بَصَرِهٖ	جَعَلَ	وَ	عَلٰى سَمْعِهٖ وَ قَلْبِهٖ
پردہ	اس کی آنکھ پر	ڈال دیا	اور	اس کے کان اور دل پر

اور دل پر مہر لگادی اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا

(۱) حق کے ساتھ بنانے سے مراد یہ ہے کہ آسمان و زمین کو بے فائدہ نہیں بلکہ بامقصد بنایا گیا ہے تاکہ یہ تخلیق اللہ تعالیٰ کی قدرت و وحدانیت کی ایک روشن دلیل بنے۔ (۲) بروزِ قیامت بندوں کے ثواب میں کمی اور عذاب میں زیادتی کرکے ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا بلکہ ہر ایک کے ساتھ عدل و انصاف کا معاملہ ہوگا البتہ قیامت کے دن بعض مجرموں کو معافی دے دینا اور اطاعت گزاروں کو ان کے عمل سے زیادہ ثواب عطا فرما دینا اللہ تعالیٰ کا رحم و کرم ہوگا، جبکہ بعض لوگوں کے اعمال ضبط ہو جانا ان کے اپنے قصور کی وجہ سے ہوگا نہ کہ یہ ان پر اللہ تعالیٰ کا ظلم ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ ظلم کرنے سے پاک ہے۔

منکرینِ قیامت کا ایک قول اور اس کا جواب

فَمَنْ یَّهْدِیْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٣﴾

اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٣﴾	مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ	یَّهْدِیْهِ	فَمَنْ
تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے	اللہ کے بعد	راہ دکھائے گا اسے	تو کون

تو اللہ کے بعد اسے کون راہ دکھائے گا؟ تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟ ○

وَ قَالُوْا مَا هِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا نَمُوْتُ

نَمُوْتُ	حَیَاتُنَا الدُّنْیَا	اِلَّا	هِیَ	مَا	قَالُوْا	وَ
ہم مرتے ہیں	ہماری دنیاوی زندگی	مگر	یہ (زندگی)	نہیں	انہوں نے کہا	اور

اور انہوں نے کہا: زندگی تو صرف ہماری دنیاوی زندگی ہی ہے، ہم مرتے ہیں

وَ نَحْیَا وَ مَا یُهْلِكُنَاۤ اِلَّا الدَّهْرُۚ وَ مَا لَهُمْ

لَهُمْ	مَا	وَ	الدَّهْرُ[1]	اِلَّا	مَا یُهْلِكُنَاۤ	وَ	نَحْیَا	وَ
انہیں	نہیں (ہے)	اور	زمانہ	مگر	ہلاک نہیں کرتا ہمیں	اور	جیتے ہیں	اور

اور جیتے ہیں اور ہمیں زمانہ ہی ہلاک کرتا ہے اور انہیں

قرآنی دلائل کے مقابلے میں منکرینِ قیامت کی واحد عقلی دلیل اور اس کا جواب

بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍۚ اِنْ هُمْ اِلَّا یَظُنُّوْنَ ﴿٢٤﴾ وَ اِذَا

اِذَا	وَ	یَظُنُّوْنَ ﴿٢٤﴾	اِلَّا	هُمْ	اِنْ	مِنْ عِلْمٍ	بِذٰلِكَ
جب	اور	گمان کرتے ہیں	مگر	وہ	نہیں	کچھ علم	اس کا

اس کا کچھ علم نہیں، وہ صرف گمان دوڑاتے ہیں ○ اور جب

تُتْلٰى عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ

حُجَّتَهُمْ	مَّا كَانَ	اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ	عَلَیْهِمْ	تُتْلٰى
ان کی (جوابی) دلیل	(تو) نہیں ہوتی	ہماری روشن آیتیں	ان پر	پڑھی جاتی ہیں

ان پر ہماری روشن آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو ان کی (جوابی) دلیل

[1] ... مشرکین مرنے کے معاملے میں زمانے کو ہی مؤثر مانتے تھے جبکہ ملک الموت عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے روحیں قبض کیے جانے کا انکار کرتے اور ہر مصیبت کو دہر اور زمانے کی طرف منسوب کرتے تھے۔ آج کل کے دہریوں کا بھی یہی حال ہے، وہ دہر یعنی زمانے کی طرف ہی سب کچھ منسوب کرتے ہیں اور خدا کا انکار کرتے ہیں، اگرچہ انہیں آج تک اس بات کی کوئی دلیل نہیں ملی کہ اگر کوئی خالق نہیں ہے تو مخلوق کیسے وجود میں آگئی؟ یہ لوگ قیامت تک دنیا کے وجود میں آنے کی کوئی توجیہ نہیں کرسکتے جب تک کہ خالقِ حقیقی کے وجود کو تسلیم نہیں کریں گے۔ مسئلہ: مصائب و آلام کو زمانے کی طرف

اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآىِٕنَاۤ اِنْ كُنْتُمْ

كُنْتُمْ	اِنْ	ائْتُوْا بِاٰبَآىِٕنَاۤ	قَالُوا	اَنْ	اِلَّاۤ
تم ہو	اگر	تم لے آؤ ہمارے باپ دادا (کو)	وہ کہتے ہیں	یہ کہ	مگر

صرف یہ ہوتی ہے کہ کہتے ہیں: اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو

صٰدِقِیْنَ ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُ یُحْیِیْكُمْ ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ

یُمِیْتُكُمْ	ثُمَّ	یُحْیِیْكُمْ	اللّٰهُ	قُلِ	صٰدِقِیْنَ ﴿۲۵﴾
وہ مارے گا تمہیں	پھر	زندگی دیتا ہے تمہیں	اللہ	تم کہو	سچے

لے آؤ ○ تم فرماؤ: اللہ تمہیں زندگی دیتا ہے پھر وہ تمہیں مارے گا

ثُمَّ یَجْمَعُكُمْ اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَا رَیْبَ

رَیْبَ	لَا	اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ	یَجْمَعُكُمْ	ثُمَّ
کوئی شک	نہیں	قیامت کے دن کی طرف	اکٹھا کرے گا تمہیں	پھر

پھر تم سب کو قیامت کے دن اکٹھا کرے گا جس میں کوئی شک

فِیْهِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ ع وَ لِلّٰهِ

لِلّٰهِ	وَ	لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾	اَكْثَرَ النَّاسِ	لٰكِنَّ	وَ	فِیْهِ
اللہ ہی کیلئے (ہے)	اور	نہیں جانتے	اکثر لوگ	لیکن	اور	اس میں

نہیں، لیکن بہت آدمی نہیں جانتے ○ اور آسمانوں

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ یَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ

السَّاعَةُ	تَقُوْمُ	یَوْمَ	وَ	مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ
قیامت	قائم ہوگی	(جس) دن	اور	آسمانوں اور زمین کی سلطنت

اور زمین کی سلطنت اللہ ہی کے لیے ہے اور جس دن قیامت قائم ہوگی

روزِ قیامت اہلِ باطل خسارے میں ہوں گے

ع ۵ / ۴ / ۱۹

منسوب کرنا اور ناگوار مصیبتیں آنے پر زمانے کو برا کہنا ممنوع ہے، حدیث قدسی میں ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے "آدم کی اولاد زمانے کو گالیاں دیتی ہے جبکہ زمانہ (کا خالق) میں ہوں، رات اور دن میرے قبضے میں ہیں۔ (بخاری، ۴/۱۵۰، الحدیث: ۶۱۸۱)

روزِ قیامت لوگوں کا حال اور نامۂ اعمال

یَوْمَىٕذٍ یَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَ تَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ

یَوْمَىٕذٍ	یَّخْسَرُ	الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۲۷﴾	وَ	تَرٰى	كُلَّ اُمَّةٍ
اس دن	خسارہ پائیں گے	باطل والے	اور	تم دیکھو گے	ہر گروہ (کو)

اس دن باطل والے خسارہ پائیں گے ○ اور تم ہر گروہ کو زانو کے بل گرے ہوئے

جَاثِیَةً ﳗ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰۤى اِلٰى كِتٰبِهَا ؕ اَلْیَوْمَ

جَاثِیَةً[1]	كُلُّ اُمَّةٍ	تُدْعٰۤى	اِلٰى كِتٰبِهَا	اَلْیَوْمَ
زانو کے بل گرے ہوئے	ہر گروہ	بلایا جائے گا	اپنے نامۂ اعمال کی طرف	(اور کہا جائے گا کہ) آج

دیکھو گے، ہر گروہ اپنے نامۂ اعمال کی طرف بلایا جائے گا (اور کہا جائے گا کہ) آج

تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾ هٰذَا كِتٰبُنَا

تُجْزَوْنَ	مَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾	هٰذَا	كِتٰبُنَا[2]
تمہیں بدلہ دیا جائے گا	(اس کا) جو	تم عمل کرتے تھے	یہ	ہمارا لکھا ہوا (ہے)

تمہیں تمہارے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا ○ یہ ہمارا لکھا ہوا ہے

یَنْطِقُ عَلَیْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا

یَنْطِقُ	عَلَیْكُمْ	بِالْحَقِّ	اِنَّا	كُنَّا نَسْتَنْسِخُ	مَا
جو بولتا ہے	تم پر	حق	بیشک	ہم لکھتے رہے تھے	جو

جو تم پر حق بولتا ہے، بیشک ہم لکھتے رہے تھے جو

با عمل مسلمانوں کا اچھا انجام

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۹﴾	فَاَمَّا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا
تم عمل کرتے تھے	تو بہر حال	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے

تم کیا کرتے تھے ○ تو وہ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام

[1] قیامت کے دن لوگ خوف زدہ ہوں گے اور اپنے اعمال کے بارے میں سوالات کئے جانے اور حساب لئے جانے کی وجہ سے بے چین ہوں گے اس لئے زانو کے بل گرے ہوئے ہوں گے۔ [2] اس سے مراد اعمال نامہ ہے جسے لکھنے کا اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا۔ فرشتوں کا لکھنا چونکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھا تو یہ گویا کہ اللہ تعالیٰ ہی کا لکھا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بندوں کے بعض کام اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کئے جا سکتے ہیں۔

الصّٰلِحٰتِ فَیُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِیْ رَحْمَتِهٖؕ ذٰلِكَ

الصّٰلِحٰتِ	فَیُدْخِلُهُمْ	رَبُّهُمْ	فِیْ رَحْمَتِهٖ	ذٰلِكَ
اچھے، نیک	تو داخل کرے گا انہیں	ان کا رب	اپنی رحمت میں	یہی

کئے ان کا رب انہیں اپنی رحمت میں داخل فرمائے گا۔ یہی

هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِیْنُ (۳۰) وَ اَمَّا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا قف

هُوَ	الْفَوْزُ الْمُبِیْنُ (۳۰)[1]	وَ	اَمَّا	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا
وہ	کھلی کامیابی (ہے)	اور	بہر حال	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا (ان سے فرمایا جائے گا)

کھلی کامیابی ہے ○ اور جو کافر ہوئے (ان سے فرمایا جائے گا)

اَفَلَمْ تَكُنْ اٰیٰتِیْ تُتْلٰى عَلَیْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَ كُنْتُمْ

اَفَلَمْ تَكُنْ[2]	اٰیٰتِیْ	تُتْلٰى	عَلَیْكُمْ	فَاسْتَكْبَرْتُمْ	وَ	كُنْتُمْ
تو کیا نہ تھیں	میری آیتیں	پڑھی جاتی	تم پر	تو تم تکبر کرتے	اور	تم تھے

کیا تمہارے سامنے میری آیتیں نہ پڑھی جاتی تھیں تو تم تکبر کرتے تھے اور تم

قَوْمًا مُّجْرِمِیْنَ (۳۱) وَ اِذَا قِیْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ السَّاعَةُ

قَوْمًا مُّجْرِمِیْنَ (۳۱)	وَ	اِذَا	قِیْلَ	اِنَّ	وَعْدَ اللّٰهِ	حَقٌّ	وَّ	السَّاعَةُ
مجرم لوگ	اور	جب	کہا جاتا	بیشک	اللہ کا وعدہ	سچا (ہے)	اور	قیامت

مجرم لوگ تھے ○ اور جب کہا جاتا کہ بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت

لَا رَیْبَ فِیْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِیْ مَا السَّاعَةُۙ اِنْ

لَا	رَیْبَ	فِیْهَا	قُلْتُمْ	مَّا نَدْرِیْ	مَا	السَّاعَةُ	اِنْ
نہیں	کوئی شک	اس میں	(تو) تم کہتے	ہم نہیں جانتے	کیا چیز (ہے)	قیامت	نہیں

میں کوئی شک نہیں تو تم کہتے تھے: ہم نہیں جانتے، قیامت کیا چیز ہے؟ ہمیں تو

روزِ قیامت کفار کے بُرے افعال و اقوال کا بیان

[1] قیامت کے دن جہنم سے نجات اور جنت میں داخلہ نصیب ہو جانا ہی حقیقی طور پر بڑی کامیابی ہے، لہٰذا ہر شخص کو چاہئے کہ وہ دنیا کی ناپائیدار کامیابی حاصل کرنے کے مقابلے میں آخرت کی ہمیشہ رہنے والی کامیابی حاصل کرنے کی زیادہ کوشش کرے۔

[2] اس آیت میں ان کفار کا ذکر ہے جن تک نبی کی تعلیم پہنچی اور انہوں نے قبول نہ کی لیکن وہ لوگ جو فترت کے زمانہ میں گزر گئے اگر وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو ماننے والے تھے تو نجات پائیں گے، اگر توحید کے اعتراف سے دور تھے تو ان کے بارے میں ائمہ اہلِ سنت کا اختلاف ہے۔

کفار کے برے اعمال کے نتائج کا ظہور

نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّ مَا نَحْنُ بِمُسْتَیْقِنِیْنَ ۳۲ وَ بَدَا

نَّظُنُّ	اِلَّا	ظَنًّا	وَّ	مَا	نَحْنُ	بِمُسْتَیْقِنِیْنَ ۳۲ [1]	وَ	بَدَا [2]
ہم گمان کرتے	مگر	کچھ گمان	اور	نہیں	ہم	یقین رکھنے والے	اور	کھل جائیں گی

یونہی کچھ گمان سا ہوتا ہے اور ہمیں یقین نہیں ہے ○ اور ان کیلئے

لَهُمْ سَیِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَ حَاقَ بِهِمْ

لَهُمْ	سَیِّاٰتُ	مَا	عَمِلُوْا	وَ	حَاقَ	بِهِمْ
ان پر	(اس کی) برائیاں	جو	انہوں نے عمل کئے	اور	گھیر لے گا	ان کو

ان کے اعمال کی برائیاں کھل جائیں گی اور انہیں وہی عذاب گھیر لے گا

روزِ قیامت کفار کو ان کے انجام اور اس کے سبب سے آگاہ کیا جانا

مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ۳۳ وَ قِیْلَ الْیَوْمَ نَنْسٰىكُمْ

مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ۳۳	وَ	قِیْلَ	الْیَوْمَ	نَنْسٰىكُمْ
(وہ عذاب) جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے	اور	فرمایا جائے گا	آج	ہم چھوڑ دیں گے تمہیں

جس کی وہ ہنسی اڑاتے تھے ○ اور فرمایا جائے گا: آج ہم تمہیں چھوڑ دیں گے

كَمَا نَسِیْتُمْ لِقَآءَ یَوْمِكُمْ هٰذَا وَ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَ

كَمَا	نَسِیْتُمْ	لِقَآءَ یَوْمِكُمْ هٰذَا	وَ	مَاْوٰىكُمُ	النَّارُ	وَ
جیسے	تم نے بھلا دیا تھا	اپنے اس دن کی ملاقات (کو)	اور	تمہارا ٹھکانہ	آگ (ہے)	اور

جیسے تم نے اپنے اس دن کے ملنے کو بھلایا ہوا تھا اور تمہارا ٹھکانہ آگ ہے اور

مَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ۳۴ ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ

مَا	لَكُمْ	مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ۳۴	ذٰلِكُمْ	بِاَنَّكُمُ	اتَّخَذْتُمْ
نہیں (ہے)	تمہارے لئے	مدد کرنے والوں میں سے	یہ	(اس) لیے کہ تم	تم نے بنایا

تمہارا کوئی مددگار نہیں ○ یہ اس لیے ہے کہ تم نے اللہ کی آیتوں کا

1. عقائد کے معاملے میں بے یقینی کی کیفیت تباہ کن ہوتی ہے، اس سے بچنا اور اپنے عقائد پر پختہ یقین ہونا بہت ضروری ہے۔
2. اعمال کی برائیاں کھلنے سے مراد یہ ہے کہ آخرت میں کفار کے سامنے ان کے دنیا کے برے اعمال انتہائی بری شکلوں میں ظاہر ہوں گے۔

اٰیٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّ غَرَّتْكُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۚ

اٰیٰتِ اللّٰهِ	هُزُوًا	وَّ	غَرَّتْكُمُ	الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا
اللہ کی آیتوں (کو)	ہنسی مذاق	اور	فریب دیا تمہیں	دنیا کی زندگی (نے)

ٹھٹھا مذاق بنایا اور دنیا کی زندگی نے تمہیں فریب دیا

فَالْیَوْمَ لَا یُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَ لَا هُمْ

فَالْیَوْمَ	لَا یُخْرَجُوْنَ	مِنْهَا	وَ	لَا	هُمْ
تو آج	انہیں نہ نکالا جائے گا	اس (آگ) سے	اور	نہ	وہ (ان سے)

تو آج نہ وہ آگ سے نکالے جائیں اور نہ ان سے

یُسْتَعْتَبُوْنَ ۳۵ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ

یُسْتَعْتَبُوْنَ ۳۵	فَلِلّٰهِ	الْحَمْدُ	رَبِّ السَّمٰوٰتِ	وَ
(اللہ کو) راضی کرنے کا مطالبہ کیا جائے گا	تو اللہ ہی کیلئے (ہیں)	تمام خوبیاں	(جو) آسمانوں کا رب	اور

اللہ کو راضی کرنے کا مطالبہ ہوگا ○ تو اللہ ہی کے لئے سب خوبیاں ہیں جو آسمانوں کا رب اور

حمد کرنا صرف اللہ کا حق ہے

رَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۳۶ وَ لَهُ الْكِبْرِیَآءُ

رَبِّ الْاَرْضِ	رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۳۶	وَ	لَهُ	الْكِبْرِیَآءُ [1]
زمین کا رب	سارے جہانوں کا رب (ہے)	اور	اسی کے لئے	بڑائی (ہے)

زمین کا رب، سارے جہان کا رب ہے ○ اور آسمانوں اور زمین میں

فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ۪ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۳۷ ع

فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ	هُوَ	الْعَزِیْزُ	الْحَكِیْمُ ۳۷
آسمانوں اور زمین میں	اور	وہی	عزت والا	حکمت والا (ہے)

اسی کے لئے بڑائی ہے اور وہی عزت والا، حکمت والا ہے ○

ع ۲۰ / ۱۱

[1] ... آسمانوں اور زمین میں بڑائی سے مراد یہ ہے کہ آسمانوں اور زمین میں اس کی عظمت، قدرت، سلطنت اور بڑائی کے آثار ظاہر ہیں تو اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرو۔ حدیث پاک میں ہے: چار کلمے اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہیں "سُبْحَانَ اللّٰه" اور "اَلْحَمْدُ لِلّٰه" اور "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه" اور "اَللّٰهُ اَكْبَر" (مسلم، ص۱۱۸۱، الحدیث: ۱۲(۲۱۳۷))

چار مفید چیزوں پر مشتمل لفظی ترجمہ

لفظ بہ لفظ ترجمہ | مکمل بامحاورہ ترجمہ | مختصر حواشی | آیات کے عنوانات

معرفۃ القرآن علیٰ کنز العرفان

جلد ششم

پارہ 26 تا 30

پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

عنوانات

چار مفید چیزوں پر مشتمل لفظی ترجمہ

لفظ بہ لفظ ترجمہ | مکمل بامحاورہ ترجمہ | مختصر حواشی | آیات کے عنوانات

معرفۃ القرآن علیٰ کنز العرفان

مترجم: شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی ابو الصالح محمد قاسم قادری مدظلہ العالی

نام کتاب : مَعْرِفَۃُ الْقُرْاٰن عَلٰی کَنْزِ الْعِرْفَان (جلد ششم)

مترجم : شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی ابُوالصّالِح محمّد قاسِم قادِری مدظلہ العالی

پہلی بار : ذوالقعدہ ۱۴۳۹ھ، جولائی 2018ء

تعداد : 5000(پانچ ہزار)

ناشر : مکتبۃ المدینہ فیضان مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ، کراچی

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

01	کراچی: فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی باب المدینہ کراچی	021-34250168
02	لاہور: داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ	042-37311679
03	سردارآباد: (فیصل آباد) امین پور بازار	041-2632625
04	میرپور کشمیر: فیضانِ مدینہ چوک شہیداں میرپور	05827-437212
05	حیدرآباد: فیضانِ مدینہ آفندی ٹاؤن	022-2620123
06	ملتان: نزد پیپل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ	061-4511192
07	راولپنڈی: فضل داد پلازہ کمیٹی چوک اقبال روڈ	051-5553765
08	نواب شاہ: چکرا بازار نزد MCB بینک	0244-4362145
09	سکھر: فیضانِ مدینہ مدینہ مارکیٹ بیراج روڈ	0310-3471026
10	گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ شیخوپورہ موڑ	055-4225653
11	گجرات: مکتبۃ المدینہ میلاد (فوارہ چوک)	053-3021911

E.mail: ilmia@dawateislami.net
www.dawateislami.net

”مَعْرِفَةُ الْقُرْاٰن عَلٰی کَنْزِ الْعِرْفَان“ سے متعلق کچھ ضروری باتیں

مَعْرِفَةُ الْقُرْاٰن دورِ جدید کے تقاضوں کے عین مطابق قرآنِ مجید کا آسان اور منفرد لفظی ترجمہ ہے، یہاں اس سے متعلق چند فنی باتیں اور اس کی خصوصیات ملاحظہ ہوں،

1. قرآنِ مجید کا متن P.D.F فارمیٹ میں موجود مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ نسخے سے پیسٹ کیا گیا اور پیسٹنگ کے بعد دو مرتبہ اصل نسخے سے باریک بینی کے ساتھ تقابل کیا گیا ہے تاکہ حتَّی المقدور متن میں غلطی کا امکان نہ رہے۔ نیز ایک لائن میں اتنا متن پیسٹ کیا گیا ہے جتنے نیچے اجزاء مذکور ہیں اور لائن کے شروع اور آخر سے فاصلہ ختم کرنے کے لئے کمپیوٹر سافٹ ویئر کے ذریعے متنِ قرآن کے ٹیکسٹ کو مناسب حد تک پھیلا کر لائن کا شروع اور آخر برابر کیا گیا ہے۔
2. مختلف خانے بنا کر ان میں آیات کے اجزاء لکھے گئے اور ان کے رَسمُ الْخط کو حتَّی الامکان متنِ قرآن کے رَسمُ الْخط کے مطابق رکھنے کے لئے ”اَلْمُصْحَف“ فاؤنٹ استعمال کیا گیا ہے۔
3. قرآنِ مجید کا اصل رَسمُ الْخط برقرار رکھنے کے لئے اجزاء میں تقسیم کے دوران الفاظ کے ساتھ متصل حروف اور ضمائر وغیرہ کو جدا لکھنے کی بجائے ایک ساتھ لکھا ہے اور مختلف رنگوں کے ذریعے انہیں اور ان کا ترجمہ ممتاز کر دیا ہے، جیسے ”مِمَّا“ میں ”مِنْ“ اور ”مَا“ کو اور ”اَنْفُسَهُمْ“ میں ”اَنْفُس“ اور ”هُمْ“ کو الگ الگ لکھنے کی بجائے ایک ساتھ لکھا اور رنگوں کے ذریعے ان الفاظ اور ان کے ترجمے میں امتیاز کر دیا ہے۔
4. بعض مقامات پر معنیٰ سمجھنے میں آسانی کے پیشِ نظر غیر متصل حروف و الفاظ اور اضافت سے خالی الفاظ کو بھی ایک ہی خانے میں لکھا گیا اور رنگوں کے ذریعے ان کے معانی میں امتیاز کیا گیا ہے۔ جیسے ”فِی الْاَرْضِ“ کو ایک ہی خانے میں لکھا ہے۔
5. صیغہ خواہ منفی ہو جیسے ”لَمْ تُنْذِرْ“ اور ”لَا يَعْلَمُوْنَ“ اور ”لَنْ تَفْعَلُوْا“ یا دوسرا جیسے ”كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ“ مکمل صیغہ ایک ہی خانے میں لکھا ہے اسی طرح بعض مقامات پر پورا جملہ جیسے ”فَتَابَ عَلَيْهِ“ بھی ایک ہی خانے میں لکھا ہے تاکہ آیت کا اصل مرادی ترجمہ لکھنے میں آسانی رہے۔
6. ترجمے میں سلاست (روانی) کو برقرار رکھنے اور عربی الفاظ کے مفہوم کو مزید واضح کرنے کے لئے اضافت والے الفاظ جیسے ”كَلٰمَ اللهِ“ کو ایک ہی خانے میں لکھا گیا اور رنگوں کے ذریعے ان کے ترجمے کی نشاندہی کر دی گئی ہے۔
7. حروف و الفاظ کا اصل وضع کے اعتبار سے جو ترجمہ بنتا ہے اسے لکھنے کا التزام کیا گیا اور ان کا مرادی اور مفہومی ترجمہ بریکٹ میں لکھ دیا ہے جیسے ”وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ“ میں مذکور ”وَ“ حالیہ ہے، اس کا ترجمہ یوں لکھا ہے ”اور

(حالانکہ)'' البتہ بعض مقامات پر لغوی ترجمہ لکھنے میں شرعی مسائل ہونے کی وجہ سے تاویلی ترجمہ لکھا ہے اور حتَّی الامکان حاشیہ لگا کر ایسے مقامات کی وضاحت کر دی ہے۔

8 جن حروفِ زائدہ کا باقاعدہ کوئی ترجمہ نہیں بنتا انہیں کوئی رنگ کئے بغیر اسی طرح برقرار رکھا ہے جیسے ''بِمُؤْمِنِیْنَ'' میں حرف ''ب'' اور ''مُؤْمِنِیْنَ'' کو ایک ہی رنگ میں لکھا ہے۔

9 لفظی ترجمے کے ساتھ ایک بامحاورہ ترجمے کا بھی اضافہ کیا گیا ہے اور یہ ترجمہ تفسیر ''صِرَاطُ الْجِنَان فِیْ تَفْسِیْرِ الْقُرْاٰن'' میں چھپا ہوا ''کَنْزُ الْعِرْفَان فِیْ تَرْجَمَۃِ الْقُرْاٰن'' لکھا گیا ہے۔

10 سمجھنے میں آسانی کے لئے موقع محل کی مناسبت سے بریکٹوں میں الفاظ کا اضافہ کیا گیا اور ان کا رنگ سیاہ رکھا گیا ہے۔ نیز اجزاء میں جہاں آیت ختم ہوئی یونہی بامحاورہ ترجمے میں جہاں ایک آیت کا ترجمہ ختم ہوا وہاں اختتامیہ نشان ○ بھی ڈال دیا ہے۔

11 قرآن پاک میں بعض اوقات ایک آیت میں مختلف چیزیں بیان ہوتی ہیں اور بعض اوقات دو تین آیات کے بعد نئی بات شروع ہو جاتی ہے، فہمِ قرآن یعنی قرآن سمجھنے میں آسانی کیلئے ہم نے ہر ایسی جگہ پر نیا عنوان لگا دیا ہے جس کا فائدہ یہ ہے کہ اس نئے عنوان کو پڑھنے کے بعد وہاں سے شروع ہونے والی آیات کو بڑی آسانی سے سمجھا جاسکے گا کیونکہ پہلے سے معلوم ہو جائے گا کہ اب اس مضمون کی آیات آرہی ہیں۔

12 عنوانات صفحے کی سائیڈ میں لکھے ہیں اور جن آیات میں وہ عنوان بیان ہوا ہے انہیں اور ان کے بامحاورہ ترجمے کو مختلف رنگوں کے ذریعے ممتاز کیا ہے تاکہ قاری بآسانی سمجھ سکے کہ اس عنوان کا مضمون کہاں سے کہاں تک ہے، نیز موقع کی مناسبت سے تفسیر صراط الجنان اور دیگر معتبر تفاسیر سے مختصر اور جامع حواشی بھی لگائے گئے ہیں۔

13 حروف و الفاظ کے معنیٰ متعین کرنے کے لئے چار رنگوں کا استعمال کیا گیا ہے، سبز، سرخ، نیلا اور جامنی۔ پہلے تین رنگ مختلف حروف و الفاظ کے لئے استعمال کئے گئے ہیں اور جامنی رنگ بطورِ خاص لفظی ترجمے میں آنے والے اضافی الفاظ کے لئے استعمال کیا گیا ہے تاکہ قاری آسانی کے ساتھ یہ سمجھ سکے کہ جامنی رنگ والے الفاظ کسی خاص لفظ کا ترجمہ نہیں ہیں۔ جیسے ''بِهٰذَا مَثَلًا'' اور اس کا ترجمہ ''اس مثال کے ساتھ''

اللہ تعالیٰ اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے میری، میرے اہلِ خانہ، رشتہ داروں، دوست احباب اور دیگر متعلقین کی نجات کا ذریعہ بنائے اور جن جن احباب نے اس کام کے سلسلے میں تعاون کیا ان کی کوششوں کو بھی قبول و منظور فرمائے اور سب کی بے حساب مغفرت فرمائے۔

اَبُوالصَّالِح مُحَمَّد قَاسِم قَادِری

حٰمٓ

26

آیات:35 | رکوع: 04

سُوْرَةُ الْاَحْقَاف مَكِّيَّةٌ

عظمت ِقرآن کا بیان

کائنات کی تخلیق با مقصد اور معین مدت تک ہونے اور کفار کے اعراض کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الرَّحِیْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

حٰمٓ ۚ ① تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ ②

مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ ②	تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ	حٰمٓ ①
عزت والے حکمت والے اللہ کی طرف سے (ہے)	کتاب کا نازل فرمانا	حٰمٓ

حٰمٓ ○ کتاب کا نازل فرمانا اللہ کی طرف سے ہے جو عزت والا، حکمت والا ہے ○

مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَیْنَهُمَاۤ اِلَّا

اِلَّا	بَیْنَهُمَاۤ	مَا	وَ	الْاَرْضَ	وَ	السَّمٰوٰتِ	مَا خَلَقْنَا
مگر	ان دونوں کے درمیان (ہے)	جو کچھ	اور	زمین (کو)	اور	آسمانوں	ہم نے نہ بنایا

ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب حق کے ساتھ ہی

بِالْحَقِّ وَ اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا عَمَّاۤ

عَمَّاۤ (3)	كَفَرُوْا	الَّذِیْنَ	وَ	اَجَلٍ مُّسَمًّى (2)	وَ	بِالْحَقِّ (1)
جس چیز سے	کفر کیا	وہ لوگ جنہوں نے	اور	ایک مقررہ مدت (تک کے لئے)	اور	حق کے ساتھ

اور ایک مقررہ مدت تک (کیلئے) بنایا اور کافر اس چیز سے

1. ...آسمان وزمین اور ان کے درمیان موجود تمام چیزوں کو حق کے ساتھ پیدا فرمانے سے مراد یہ ہے کہ انہیں صحیح مقصد اور اعلیٰ درجے کی حکمت کے ساتھ پیدا کیا گیا ہے۔
2. ...یہاں مقررہ مدت سے مراد قیامت کا دن ہے جس کے آجانے پر آسمان وزمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب فنا ہو جائیں گے۔
3. ...اس چیز سے مراد عذاب، یا قیامت کے دن کی وحشت ہے، یا اس سے قرآنِ پاک مراد ہے جو قیامت اور اس کے حساب کا خوف دلاتا ہے۔

بت پرستی کے جواز پر عقلی اور نقلی دلیل پیش کرنے کا مطالبہ

اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ③ قُلْ اَرَءَیْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ

تَدْعُوْنَ	مَّا	اَرَءَیْتُمْ	قُلْ	مُعْرِضُوْنَ ③	اُنْذِرُوْا
تم عبادت کرتے ہو	جن کی	بھلا بتاؤ	تم کہو	منہ پھیرنے والے (ہیں)	انہیں ڈرایا گیا

منہ پھیرے ہیں جس سے انہیں ڈرایا گیا ہے○ تم فرماؤ: بھلا بتاؤ تو کہ اللہ کے سوا جن کی

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ

لَهُمْ	اَمْ	مِنَ الْاَرْضِ	خَلَقُوْا	مَاذَا	اَرُوْنِیْ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
ان کا	یا	زمین میں سے	انہوں نے بنایا	کیا	دکھاؤ مجھے	اللہ کے سوا

تم عبادت کرتے ہو، مجھے دکھاؤ کہ انہوں نے زمین کا کون سا ذرہ بنایا ہے یا آسمانوں میں

شِرْكٌ فِی السَّمٰوٰتِ ؕ اِیْتُوْنِیْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَاۤ اَوْ اَثٰرَةٍ

اَثٰرَةٍ	اَوْ	مِّنْ قَبْلِ هٰذَاۤ [1]	اِیْتُوْنِیْ بِكِتٰبٍ	فِی السَّمٰوٰتِ	شِرْكٌ
بچا کھچا	یا	اس سے پہلے (کی)	تم لاؤ میرے پاس کوئی کتاب	آسمانوں میں	کوئی حصہ (ہے)

ان کا کوئی حصہ ہے؟ میرے پاس اس سے پہلے کی کوئی کتاب یا کچھ بچا کھچا علم ہی

بت پرستوں کی گمراہی اور بتوں کی بے بسی کا بیان

مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ④ وَ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ

مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ	وَ	صٰدِقِیْنَ ④	كُنْتُمْ	اِنْ	مِّنْ عِلْمٍ
(اس) سے زیادہ گمراہ کون جو	اور	سچے	تم ہو	اگر	کچھ علم (ہی لے آؤ)

لے آؤ اگر تم سچے ہو○ اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون جو

یَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا یَسْتَجِیْبُ لَهٗۤ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ

اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ	لَهٗۤ	لَّا یَسْتَجِیْبُ [2]	مَنْ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	یَّدْعُوْا
قیامت کے دن تک	اس کی	فریاد نہ سنے گا	(اس بت کی) جو	اللہ کی بجائے	عبادت کرتا ہے

اللہ کی بجائے ان بتوں کی عبادت کرے جو قیامت تک اس کی نہ سنیں گے

1 ......اس سے مراد یہ ہے کہ قرآن مجید توحید کی حقانیت اور شرک کے باطل ہونے کو بیان فرماتا ہے اور یہی بات تمام آسمانی کتابوں میں بھی موجود ہے: لہٰذا اگر تمہارے پاس بت پرستی کے درست ہونے کی کوئی نقلی دلیل موجود ہو تو اس قرآن سے پہلے کی کوئی آسمانی کتاب پیش کرو جس میں شرک کی اجازت دی گئی ہو اور اگر تم کتاب نہیں لاسکتے تو پہلے لوگوں سے منقول ہوتا ہوا کوئی مستند مضمون ہی لے آؤ جس میں بت پرستی کی اجازت کا ذکر ہو۔

2 ......بت بے جان ہونے کی وجہ سے نہ سن سکتے ہیں نہ سمجھ سکتے ہیں تو جو ان کی پوجا کرے اس سے زیادہ گمراہ کوئی نہیں۔

روزِ قیامت بتوں کی اپنے پجاریوں سے دشمنی اور انکارِ عبادت

وَ هُمْ عَنْ دُعَآىٕهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝۵ وَ اِذَا حُشِرَ النَّاسُ

النَّاسُ	حُشِرَ	اِذَا	وَ	غٰفِلُوْنَ ۝۵	عَنْ دُعَآىٕهِمْ	هُمْ	وَ
لوگوں (کو)	اکٹھا کیا جائے گا	جب	اور	بے خبر (ہیں)	ان کی پوجا سے	وہ	اور

اور وہ ان کی پوجا سے بے خبر ہیں ۝ اور جب لوگوں کا حشر ہوگا

كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّ كَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِیْنَ ۝۶

كٰفِرِیْنَ ۝۶	بِعِبَادَتِهِمْ	كَانُوْا	وَّ	اَعْدَآءً	لَهُمْ	كَانُوْا
انکار کرنے والے	ان کی عبادت کا	ہو جائیں گے	اور	دشمن	ان کے	(تو وہ بت) ہوں گے

تو وہ بت ان کے دشمن ہوں گے اور ان کی عبادت سے منکر ہو جائیں گے ۝

کفار کا قرآنِ کریم پر کھلا جادو ہونے کا الزام

وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ قَالَ الَّذِیْنَ

الَّذِیْنَ	قَالَ	اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ	عَلَیْهِمْ	تُتْلٰى	اِذَا	وَ
وہ لوگ جنہوں نے	(تو) کہتے ہیں	ہماری روشن آیتیں	ان پر	پڑھی جاتی ہیں	جب	اور

اور جب ان کے سامنے ہماری روشن آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کافر

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر قرآن گھڑنے کا الزام اور اس کا جواب

كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ۝۷ؕ اَمْ یَقُوْلُوْنَ

یَقُوْلُوْنَ	اَمْ	سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ۝۷ (1)	هٰذَا	جَآءَهُمْ	لَمَّا	لِلْحَقِّ	كَفَرُوْا
وہ کہتے ہیں	بلکہ	کھلا جادو (ہے)	یہ	وہ آیا ان کے پاس	جب	حق کے بارے میں	کفر کیا

اپنے پاس آئے ہوئے حق کے بارے میں کہتے ہیں: یہ کھلا جادو ہے ۝ بلکہ وہ یہ کہتے ہیں

افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ اِنِ افْتَرَیْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ

فَلَا تَمْلِكُوْنَ	افْتَرَیْتُهٗ	اِنِ	قُلْ	افْتَرٰىهُ (2)
تو تم مالک نہیں ہو	میں نے خود ہی بنایا ہوگا اسے	اگر	تم کہو	اس (نبی) نے خود ہی بنالیا ہے اس (قرآن) کو

کہ اس (نبی) نے خود ہی قرآن بنالیا ہے۔ تم فرماؤ: اگر میں نے اسے خود ہی بنایا ہوگا تو تم اللہ کے سامنے

1 ...... قرآنِ کریم کے بارے میں کفار کہتے تھے کہ یہ کھلا جادو ہے۔ ان کی یہ بات باطل تھی جس کی ایک واضح دلیل یہ ہے کہ جادو کی مثل لانا ممکن ہے اور قرآن مجید کی مثل کلام لانا ممکن ہی نہیں، لہٰذا قرآن جادو ہرگز نہیں ہے۔ 2 ...... اس آیت مبارکہ میں موجودہ دور کے ان تمام لوگوں کے لئے بھی جواب موجود ہے جو قرآن پاک کو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تصنیف قرار دیتے ہیں۔ اگر بالفرض حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خود سے قرآن بنا کر اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر دیتے تو عذابِ الٰہی میں مبتلا ہو جاتے اور جب عذاب نہیں ہوا تو یہ اس بات کی روشن دلیل ہے کہ قرآن کلامِ الٰہی ہی ہے۔

لِیْ مِنَ اللّٰهِ شَیْــٴًـا ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِیْضُوْنَ فِیْهِ ؕ

لِیْ	مِنَ اللّٰهِ	شَیْــٴًـا	هُوَ	اَعْلَمُ	بِمَا تُفِیْضُوْنَ فِیْهِ
میرے لئے	اللہ سے (کے سامنے)	کسی چیز (کے)	وہ	خوب جانتا ہے	(ان باتوں) کو جن میں تم مشغول ہو

میرے لئے کسی چیز کے مالک نہیں ہو۔ وہ خوب جانتا ہے جن باتوں میں تم مشغول ہو

كَفٰى بِهٖ شَهِیْدًۢا بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمْ ؕ وَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ⑧

كَفٰى	بِهٖ	شَهِیْدًا	بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمْ	وَ	هُوَ	الْغَفُوْرُ	الرَّحِیْمُ ⑧
کافی ہے	وہ (اللہ)	گواہ	میرے اور تمہارے درمیان	اور	وہی	بخشنے والا	مہربان (ہے)

اور میرے اور تمہارے درمیان وہ کافی گواہ ہے اور وہی بخشنے والا مہربان ہے ○

منکرینِ رسالت کو نصیحت اور علمِ ذاتی کی نفی

قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَ مَاۤ اَدْرِیْ مَا

قُلْ	مَا كُنْتُ	بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ[1]	وَ	مَاۤ اَدْرِیْ[2]	مَا
تم کہو	میں نہیں ہوں	رسولوں میں سے کوئی انوکھا (رسول)	اور	میں (از خود) نہیں جانتا	(کہ) کیا

تم فرماؤ: میں کوئی انوکھا رسول نہیں ہوں اور میں نہیں جانتا کہ

یُفْعَلُ بِیْ وَ لَا بِكُمْ ؕ اِنْ اَتَّبِـعُ اِلَّا مَا

یُفْعَلُ	بِیْ	وَ	لَا	بِكُمْ	اِنْ	اَتَّبِعُ	اِلَّا	مَا
کیا جائے گا	میرے ساتھ	اور	نہ	تمہارے ساتھ	نہیں	میں پیروی کرتا	مگر	(اس کی) جو

میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا ہوگا؟ میں تو اسی کا تابع ہوں جو

منکرینِ قرآن کو تنبیہ

یُوْحٰۤى اِلَیَّ وَ مَاۤ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ⑨ قُلْ

یُوْحٰۤى	اِلَیَّ	وَ	مَاۤ	اَنَا	اِلَّا	نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ⑨	قُلْ
وحی کی جاتی ہے	میری طرف	اور	نہیں	میں	مگر	صاف ڈر سنانے والا	تم کہو

مجھے وحی ہوتی ہے اور میں تو صرف صاف ڈر سنانے والا ہوں ○ تم فرماؤ:

1 ...... حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نت نئے اعتراضات کرنا کفارِ مکہ کا معمول تھا، ان کے جواب میں یہ فرمایا گیا کہ میں کوئی انوکھا رسول نہیں ہوں بلکہ مجھ سے پہلے بھی رسول آچکے ہیں، وہ بھی میری طرح انسان تھے اور کھاتے پیتے بھی تھے۔ 2 ...... اس نفی کی علماء کرام نے مختلف توجیہات بیان کی ہیں، ان میں سے دو یہ ہیں (1) حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمان اللہ تعالیٰ کے یہ بات بتانے سے پہلے کا ہے کہ قیامت میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا معاملہ کیسا عظیم ہوگا۔ (2) یہاں ذاتی طور پر جاننے کی نفی ہے یعنی خود جان لینے کی اور یہ نفی دائمی اور ابدی ہے، لیکن اس سے اللہ تعالیٰ کے بتانے سے ہر چیز

اَرَءَیْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَ كَفَرْتُمْ بِهٖ وَ شَهِدَ

اَرَءَیْتُمْ	اِنْ	كَانَ	مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ	وَ	كَفَرْتُمْ	بِهٖ	وَ	شَهِدَ
بھلا دیکھو	اگر	وہ (قرآن) ہو	اللہ کے پاس سے	اور	تم نے انکار کیا	اس کا	اور	گواہی دی

بھلا دیکھو اگر وہ قرآن اللہ کے پاس سے ہو اور تم اس کا انکار کرو اور بنی اسرائیل کا

شَاهِدٌ مِّنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَ اسْتَكْبَرْتُمْؕ

شَاهِدٌ[1]	مِّنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ	عَلٰى مِثْلِهٖ	فَاٰمَنَ	وَ	اسْتَكْبَرْتُمْ
ایک گواہ (نے)	بنی اسرائیل میں سے	اس (قرآن) پر	تو وہ ایمان لایا	اور	تم نے تکبر کیا

ایک گواہ اس پر گواہی دے چکا ہے تو وہ ایمان لایا اور تم نے تکبر کیا۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ۠ ﴿۱۰﴾ وَ قَالَ الَّذِیْنَ

اِنَّ	اللّٰهَ	لَا یَهْدِی	الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۰﴾	وَ	قَالَ	الَّذِیْنَ
بیشک	اللہ	ہدایت نہیں دیتا	ظالم لوگوں (کو)	اور	بولے	وہ لوگ جنہوں نے

بیشک اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا ○ اور کافروں نے

کفار کا مسلمانوں سے متکبرانہ کلام اور قرآن پر اعتراض

ع ۱

كَفَرُوْا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَیْرًا

كَفَرُوْا	لِلَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا[2]	لَوْ	كَانَ	خَیْرًا
کفر کیا	ان لوگوں کے متعلق جو	ایمان لائے	اگر	(اسلام میں) ہوتی	کوئی بھلائی

مسلمانوں کے متعلق کہا: اگر اس (اسلام) میں کچھ بھلائی ہو

مَّا سَبَقُوْنَاۤ اِلَیْهِؕ وَ اِذْ لَمْ یَهْتَدُوْا بِهٖ

مَّا سَبَقُوْنَاۤ	اِلَیْهِ	وَ	اِذْ	لَمْ یَهْتَدُوْا	بِهٖ
(تو مسلمان) سبقت نہ لے جاتے ہم سے	اس کی طرف	اور	جب	انہیں ہدایت نہ ملی	اس (قرآن) سے

تو یہ مسلمان اس کی طرف ہم سے سبقت نہ لے جاتے اور جب ان کہنے والوں کو اس قرآن سے ہدایت نہ ملی

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کے جاننے کی نفی نہیں ہوتی۔ مزید تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج۹، ص۲۴۹ تا ۲۵۴ پر ملاحظہ فرمائیں۔

1 ...... جمہور مفسرین کے نزدیک اس آیت میں بنی اسرائیل کے گواہ سے مراد حضرت عبد اللہ بن سلام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔

2 ...... کفار نے یہ جملہ غریب صحابہ جیسے حضرت عمار، حضرت صُہیب اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم وغیرہ کے متعلق کہا کہ اگر قرآن اور دینِ اسلام میں کچھ بھلائی ہوتی تو یہ غریب مسلمان اسلام قبول کرنے میں ہم سے سبقت نہ لے جاتے۔

قرآن کریم اور تورات کی عظمت و شان

فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَاۤ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ⑪ وَ مِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰۤى اِمَامًا

فَسَيَقُوْلُوْنَ	هٰذَاۤ	اِفْكٌ قَدِيْمٌ ⑪	وَ	مِنْ قَبْلِهٖ	كِتٰبُ مُوْسٰۤى (1)	اِمَامًا
تو اب وہ کہیں گے	یہ	ایک پرانا بہتان (ہے)	اور	اس سے پہلے	موسیٰ کی کتاب	پیشوا

تو اب کہیں گے کہ یہ ایک پرانا گھڑا ہوا جھوٹ ہے ○ اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب پیشوا

وَّ رَحْمَةً ؕ وَ هٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا

وَّ	رَحْمَةً	وَ	هٰذَا	كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ	لِّسَانًا عَرَبِيًّا
اور	رحمت (تھی)	اور	یہ (قرآن)	تصدیق کرنے والی ایک کتاب (ہے)	عربی زبان (میں)

اور رحمت تھی اور یہ (قرآن) عربی زبان میں ہوتے ہوئے تصدیق کرنے والی ایک کتاب ہے

توحید و رسالت پر ثابت قدم رہنے والوں کی شان

لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖۗ وَ بُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ⑫ ج اِنَّ

لِّيُنْذِرَ	الَّذِيْنَ	ظَلَمُوْا	وَ	بُشْرٰى	لِلْمُحْسِنِيْنَ ⑫	اِنَّ
تاکہ وہ ڈرائے	ان لوگوں کو جنہوں نے	ظلم کیا	اور	بشارت (ہو)	نیکوں کے لئے	بیشک

تاکہ ظالموں کو ڈرائے اور نیکوں کیلئے بشارت ہو ○ بیشک

الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ

الَّذِيْنَ	قَالُوْا	رَبُّنَا (2)	اللّٰهُ	ثُمَّ	اسْتَقَامُوْا	فَلَا	خَوْفٌ
وہ لوگ جنہوں نے	کہا	ہمارا رب	اللہ (ہے)	پھر	وہ ثابت قدم رہے	تو نہیں	کوئی خوف

جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر ثابت قدم رہے تو نہ ان پر

عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ⑬ ج اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ

عَلَيْهِمْ	وَ	لَا	هُمْ	يَحْزَنُوْنَ ⑬	اُولٰٓىِٕكَ	اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ	خٰلِدِيْنَ
ان پر	اور	نہ	وہ	غمگین ہوں گے	یہ لوگ	جنت والے (ہیں)	ہمیشہ رہنے والے

خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے ○ وہ جنت والے ہیں، ہمیشہ اس میں

(1)...... اس کتاب سے مراد تورات ہے، اس کے پیشوا ہونے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دین اور اس کی شریعت میں تورات کی پیروی کی جاتی تھی اور تورات کا رحمت ہونا ان لوگوں کے لئے تھا جو اس پر ایمان لائے اور انہوں نے اس کے احکام پر عمل کیا۔

(2)...... "ہمارا رب اللہ ہے" کے اقرار سے مراد اللہ تعالیٰ پر مکمل اور صحیح ایمان ہے اور صحیح ایمان میں رسالت پر ایمان بھی داخل ہے اور اس پر استقامت سے مراد یہ ہے کہ مرتے دم تک ایمان پر قائم رہا جائے۔

والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کی تاکید اور اولاد کے لیے ماں کی قربانیاں

فِيْهَا ۚ جَزَآءً ۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٤﴾ وَ وَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ

فِيْهَا	جَزَآءً	بِمَا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٤﴾ (1)	وَ	وَصَّيْنَا (2)	الْاِنْسَانَ
اس میں	بدلہ	(اس) کا جو	وہ عمل کرتے تھے	اور	ہم نے حکم دیا	آدمی (کو)

رہیں گے، انہیں ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا ○ اور ہم نے آدمی کو حکم دیا کہ

بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ؕ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا

بِوَالِدَيْهِ	اِحْسٰنًا	حَمَلَتْهُ	اُمُّهٗ (3)	كُرْهًا
اس کے ماں باپ کے ساتھ	بھلائی کرنے (کا)	پیٹ میں اٹھائے رکھا اسے	اس کی ماں (نے)	مشقت (سے)

اپنے ماں باپ سے بھلائی کرے، اس کی ماں نے اسے پیٹ میں مشقت سے رکھا اور

حمل اور دودھ چھڑانے کی مدت کا بیان

وَّ وَضَعَتْهُ كُرْهًا ؕ وَ حَمْلُهٗ وَ فِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؕ

وَّ وَضَعَتْهُ	كُرْهًا	وَ	حَمْلُهٗ	وَ	فِصٰلُهٗ	ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا
اور جنا اسے	مشقت (سے)	اور	اس کے حمل	اور	اس کے دودھ چھڑانے (کی مدت)	تیس مہینے (ہے)

مشقت سے اس کو جنا اور اس کے حمل اور اس کے دودھ چھڑانے کی مدت تیس مہینے ہے

والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والے بیٹے کا وصف

حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَ بَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ

حَتّٰۤى	اِذَا	بَلَغَ	اَشُدَّهٗ	وَ	بَلَغَ	اَرْبَعِيْنَ سَنَةً
یہاں تک کہ	جب	وہ پہنچا	اپنی کامل قوت (کو)	اور	پہنچ گیا	چالیس سال (کی عمر کو)

یہاں تک کہ جب وہ اپنی کامل قوت کی عمر کو پہنچا اور چالیس سال کا ہو گیا

قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِیْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ

قَالَ	رَبِّ	اَوْزِعْنِیْۤ	اَنْ	اَشْكُرَ	نِعْمَتَكَ
(تو) اس نے عرض کی	اے میرے رب	توفیق دے مجھے	کہ	میں شکر ادا کروں	تیری نعمت (کا)

تو اس نے عرض کی: اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیری نعمت کا شکر ادا کروں

(1) ...نیک اعمال جنت کے حصول کا ظاہری سبب ہیں جبکہ ان کا حقیقی سبب اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، لہٰذا جن آیات میں اعمال کے بدلے جنت ملنے کا ذکر ہے ان میں ظاہری سبب کا بیان ہے اور جن میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جنت ملنے کا ذکر ہے ان میں حقیقی سبب کا بیان ہے۔ (2)...... یہاں لفظ "وصیت" کا معنی ہے تاکیدی حکم اور احسان کا معنی ہے حسنِ سلوک کرنا۔ والدین کے ساتھ حسنِ سلوک میں ان کی خدمت واطاعت کرنا اور ان کی عزت و تکریم کرنا دونوں داخل ہیں۔ (3) اللہ تعالیٰ نے پہلے ماں باپ دونوں کے ساتھ حسنِ سلوک کی تاکید فرمائی، پھر ماں کا بطورِ خاص جدا گانہ ذکر کیا اور اس کی ان سختیوں اور تکلیفوں کو

الَّتِیْۤ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَ عَلٰى وَالِدَیَّ وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا

الَّتِیْۤ	اَنْعَمْتَ	عَلَیَّ	وَ	عَلٰى وَالِدَیَّ	وَ	اَنْ	اَعْمَلَ	صَالِحًا
وہ جو	تو نے نعمت فرمائی	مجھ پر	اور	میرے ماں باپ پر	اور	یہ کہ	میں عمل کروں	نیک

جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر فرمائی ہے اور میں وہ نیک کام کروں

تَرْضٰىهُ وَ اَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ۚۛ اِنِّیْ

تَرْضٰىهُ(1)	وَ	اَصْلِحْ	لِیْ	فِیْ ذُرِّیَّتِیْ(2)	اِنِّیْ
تو راضی ہو جائے اس سے	اور	نیکی رکھ دے	میرے لیے	میری اولاد میں	بیشک میں

جس سے تو راضی ہو جائے اور میرے لیے میری اولاد میں نیکی رکھ، میں نے

تُبْتُ اِلَیْكَ وَ اِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓىٕكَ

تُبْتُ	اِلَیْكَ	وَ	اِنِّیْ	مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۱۵﴾	اُولٰٓىٕكَ
میں نے رجوع کیا	تیری طرف	اور	بیشک میں	مسلمانوں میں سے (ہوں)	یہ لوگ

تیری طرف رجوع کیا اور میں مسلمانوں میں سے ہوں ○ یہی وہ لوگ ہیں

الَّذِیْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَ

الَّذِیْنَ	نَتَقَبَّلُ	عَنْهُمْ	اَحْسَنَ	مَا	عَمِلُوْا	وَ
وہ لوگ ہیں جو	ہم قبول کریں گے	ان سے	(وہ) اچھا کام	جو	انہوں نے کیا	اور

جن کے اچھے اعمال ہم قبول فرمائیں گے اور

نَتَجَاوَزُ عَنْ سَیِّاٰتِهِمْ فِیْۤ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ؕ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِیْ

نَتَجَاوَزُ	عَنْ سَیِّاٰتِهِمْ	فِیْۤ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ	وَعْدَ الصِّدْقِ	الَّذِیْ
ہم درگزر کریں گے	ان کی خطاؤں سے	(یہ) جنت والوں میں (ہوں گے)	سچا وعدہ	جو

ان کی خطاؤں سے درگزر فرمائیں گے، یہ لوگ جنت والوں میں سے ہوں گے۔ یہ سچا وعدہ ہے جو

اعمال کی قبولیت اور خطاؤں سے درگزر کا وعدہ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) بیان فرمایا جو اسے حمل وولادت اور دو سال تک اپنے دودھ پلانے میں پیش آئیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اولاد پر ماں کا حق باپ سے زیادہ ہے۔

1 ... نعمت پر شکر اور اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے والے نیک اعمال کی توفیق بارگاہِ الٰہی سے ہی ملتی ہے، اس لئے ہمیں بھی اس توفیق کی دعا مانگتے رہنا چاہئے۔

2 ... نیک اولاد اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے، لہٰذا والدین کو اولاد کے نیک و پرہیزگار ہونے کی دعا اور انہیں نیک بنانے کی عملی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔

كَانُوۡا يُوۡعَدُوۡنَ ﴿١٦﴾ وَالَّذِىۡ قَالَ لِوَالِدَيۡهِ اُفٍّ لَّكُمَاۤ

لَّكُمَاۤ	اُفٍّ	لِوَالِدَيۡهِ	قَالَ[1]	الَّذِىۡ	وَ	كَانُوۡا يُوۡعَدُوۡنَ ﴿١٦﴾
تم دونوں کیلئے	اُف	اپنے ماں باپ سے	کہا	جس نے	اور	ان سے وعدہ کیا جاتا تھا

ان سے کیا جاتا تھا○ اور وہ جس نے اپنے ماں باپ سے کہا: تمہارے لئے اُف (تم سے دل بیزار ہو گیا ہے)

اَتَعِدٰنِنِىۡۤ اَنۡ اُخۡرَجَ وَقَدۡ خَلَتِ الۡقُرُوۡنُ

الۡقُرُوۡنُ	خَلَتِ	قَدۡ	وَ	اُخۡرَجَ	اَنۡ	اَتَعِدٰنِنِىۡۤ
کئی زمانے	گزر چکے	تحقیق	اور (حالانکہ)	میں نکالا جاؤں گا	کہ	کیا تم ڈراتے ہو مجھے

کیا مجھے ڈراتے ہو کہ میں نکالا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے

مِنۡ قَبۡلِىۡ ۚ وَهُمَا يَسۡتَغِيۡثٰنِ اللّٰهَ وَيۡلَكَ اٰمِنۡ ۖ

اٰمِنۡ	وَيۡلَكَ	اللّٰهَ	يَسۡتَغِيۡثٰنِ	هُمَا	وَ	مِنۡ قَبۡلِىۡ
ایمان لے آ	(اور بیٹے سے کہتے ہیں) تیری خرابی ہو	اللہ (سے)	فریاد کرتے ہیں	وہ دونوں	اور	مجھ سے پہلے

کئی زمانے گزر چکے ہیں اور وہ دونوں اللہ سے فریاد کرتے ہیں، (اور بیٹے سے کہتے ہیں) تیری خرابی ہو، ایمان لے آ،

اِنَّ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚۖ فَيَقُوۡلُ مَا هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِيۡرُ الۡاَوَّلِيۡنَ ﴿١٧﴾

اَسَاطِيۡرُ الۡاَوَّلِيۡنَ ﴿١٧﴾	اِلَّاۤ	هٰذَاۤ	مَا	فَيَقُوۡلُ	حَقٌّ	وَعۡدَ اللّٰهِ	اِنَّ
پہلے لوگوں کی کہانیاں	مگر	یہ	نہیں	تو وہ کہتا ہے	سچا (ہے)	اللہ کا وعدہ	بیشک

بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو وہ کہتا ہے یہ تو پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں○

اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ حَقَّ عَلَيۡهِمُ الۡقَوۡلُ فِىۡۤ اُمَمٍ قَدۡ

قَدۡ	فِىۡۤ اُمَمٍ	الۡقَوۡلُ	عَلَيۡهِمُ	حَقَّ	الَّذِيۡنَ	اُولٰٓئِكَ
تحقیق	(یہ ان) گروہوں میں (شامل ہیں)	بات	ان پر	ثابت ہو گئی	وہ ہیں جو	یہ لوگ

یہ وہ لوگ ہیں جن پر بات ثابت ہو چکی ہے (یہ) جنوں اور انسانوں کے

کافر بیٹے کا رویہ اور مومن والدین کا حال

منکرینِ آخرت کا انجام

[1] ......سابقہ آیات میں والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والے بیٹے کا وصف بیان ہوا اور اس آیت میں اس بیٹے کا ذکر کیا گیا جو انتہائی سرکش اور والدین کا اس قدر نافرمان تھا کہ جب انہوں نے اسے دینِ حق کی دعوت دی، قیامت اور حشر و نشر کو تسلیم کرنے کا کہا تو اس نے انکار کر دیا اور تکبر کیا، والدین نے بارگاہِ الٰہی میں فریاد کی اور بیٹے کو سمجھایا تو وہ انہیں جھٹلاتے ہوئے کہنے لگا کہ جسے تم اللہ تعالیٰ کا وعدہ کہہ رہے ہو اس کی کوئی حقیقت نہیں بلکہ یہ تو پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں جنہیں کتابوں میں لکھ دیا گیا ہے۔

خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا

خَلَتْ	مِنْ قَبْلِهِمْ	مِّنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ	اِنَّهُمْ	كَانُوْا
جو گزر گئے	ان سے پہلے	جنوں اور انسانوں میں سے	بیشک وہ	تھے

ان گروہوں میں (شامل) ہیں جو ان سے پہلے گزرے ہیں، بیشک وہ

خٰسِرِيْنَ ﴿١٨﴾ وَ لِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ

خٰسِرِيْنَ ﴿١٨﴾	وَ	لِكُلٍّ	دَرَجٰتٌ	مِّمَّا	عَمِلُوْا
نقصان اٹھانے والے	اور	سب کے لیے	درجات (ہیں)	(اس کی) وجہ سے جو	انہوں نے عمل کیے

نقصان اٹھانے والے تھے ○ اور سب کے لیے ان کے اعمال کے سبب درجات ہیں

روزِ قیامت سب کو ان کے اعمال کے مطابق درجات ملیں گے

وَ لِيُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿١٩﴾ وَ

وَ	لِيُوَفِّيَهُمْ	اَعْمَالَهُمْ	وَ	هُمْ	لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿١٩﴾	وَ
اور	تاکہ (اللہ) پورا دے انہیں	ان کے اعمال (کا بدلہ)	اور	وہ	ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا	اور

اور تاکہ اللہ انہیں ان کے اعمال کا پورا بدلہ دے اور ان پر ظلم نہیں ہوگا ○ اور

جہنم پر پیشی کے وقت کفار کو ملامت

يَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ اَذْهَبْتُمْ

يَوْمَ	يُعْرَضُ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	عَلَى النَّارِ	اَذْهَبْتُمْ
(جس) دن	پیش کیے جائیں گے	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	آگ پر	تم لے چکے

جس دن کافر آگ پر پیش کیے جائیں گے (تو کہا جائے گا) تم اپنے حصے کی

طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَ اسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ فَالْيَوْمَ

طَيِّبٰتِكُمْ (١)	فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا	وَ	اسْتَمْتَعْتُمْ	بِهَا	فَالْيَوْمَ
اپنی پاک چیزیں	اپنی دنیا کی زندگی میں	اور	تم نے فائدہ اٹھالیا	ان سے	تو آج

پاک چیزیں اپنی دنیا ہی کی زندگی میں فنا کرچکے اور ان سے فائدہ اٹھاچکے تو آج

(1)......اس آیت میں دنیاوی لذتوں اور عیش و عشرت میں منہمک رہنے پر کفار کی مذمت فرمائی گئی ہے۔ مسلمانوں کو بھی دنیا کی لذتوں اور عیش و عشرت میں منہمک ہونے سے بچنا چاہیے۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم اور امت کے دیگر نیک لوگ دنیا کے عیش و عشرت اور اس کی لذتوں سے کنارہ کش رہتے اور زہد و قناعت والی زندگی گزارنے کو ترجیح دیتے تھے تاکہ آخرت میں ان کا ثواب زیادہ ہو۔ یاد رہے کہ دنیا کی لذیذ اور پسندیدہ حلال چیزوں سے فائدہ اٹھانا مباح ہے اور اچھی نیت کے ساتھ باعثِ ثواب بھی ہے البتہ افضل و اولیٰ یہی ہے کہ دنیا کی حلال لذتوں میں بھی پڑجانے سے احتراز کیا جائے۔

تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِي الْاَرْضِ

تُجْزَوْنَ	عَذَابَ الْهُوْنِ	بِمَا	كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ	فِي الْاَرْضِ
تمہیں بدلہ دیا جائے گا	ذلت کا عذاب	(اس کے) سبب کہ	تم تکبر کرتے تھے	زمین میں

تمہیں ذلت کے عذاب کا بدلہ دیا جائے گا کیونکہ تم زمین میں ناحق

بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ﴿٢٠﴾ ع وَاذْكُرْ

بِغَيْرِ الْحَقِّ	وَ	بِمَا	كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ﴿٢٠﴾	وَ	اذْكُرْ
حق کے بغیر، ناحق	اور	(اس) لئے کہ	تم نافرمانی کرتے تھے	اور	یاد کرو

تکبر کرتے تھے اور اس لئے کہ تم نافرمانی کرتے تھے ○ اور عاد کے

حضرت ہود عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی سرزمین احقاف میں اپنی قوم کو تبلیغ و نصیحت

اَخَا عَادٍ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ وَقَدْ

اَخَا عَادٍ[1]	اِذْ	اَنْذَرَ	قَوْمَهٗ	بِالْاَحْقَافِ[2]	وَ	قَدْ
عاد کے (قومی) بھائی (کو)	جب	اس نے ڈرایا	اپنی قوم (کو)	احقاف (کی سرزمین) میں	اور	بیشک

ہم قوم کو یاد کرو جب اس نے اپنی قوم کو سرزمین احقاف میں ڈرایا اور بیشک

خَلَتِ النُّذُرُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖۤ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا

خَلَتِ	النُّذُرُ	مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ	وَ	مِنْ خَلْفِهٖ	اَلَّا تَعْبُدُوْۤا	اِلَّا
گزر چکے	ڈر سنانے والے	اس سے پہلے	اور	اس کے بعد	کہ تم عبادت نہ کرو	مگر

اس سے پہلے اور اس کے بعد کئی ڈر سنانے والے گزر چکے کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت

قوم کی طرف سے جواب اور عذاب کا مطالبہ

اللّٰهَ اِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿٢١﴾ قَالُوْۤا

اللّٰهَ	اِنِّيْۤ	اَخَافُ	عَلَيْكُمْ	عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿٢١﴾	قَالُوْۤا
اللہ (کی)	بیشک میں	خوف کرتا ہوں	تم پر	بڑے دن کے عذاب (کا)	انہوں نے کہا

نہ کرو، بیشک مجھے تم پر ایک بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے ○ انہوں نے کہا:

(1) ...... یہاں عاد کے بھائی سے مراد عاد کی قوم اور قبیلہ کا فرد ہے اور وہ حضرت ہود عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام ہیں۔ آپ کا پورا نام عبداللہ بن رباح بن الخلود بن عاد ہے۔

(2) ...... قومِ عاد کی ریگستانی بستیوں کا نام احقاف ہے۔ یہ جگہ عمان اور عدن کے درمیان سمندر کا ساحل ہے اور ایک قول یہ ہے کہ یمن میں حضر موت کے پاس ایک وادی ہے۔

اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا

اَجِئْتَنَا	لِتَاْفِكَنَا	عَنْ اٰلِهَتِنَا	فَاْتِنَا بِمَا
کیا تم آئے ہو ہمارے پاس	تاکہ پھیر دو ہمیں	ہمارے معبودوں سے	تو لے آؤ ہمارے پاس جس کی

کیا تم اس لیے آئے ہو کہ ہمیں ہمارے معبودوں سے پھیر دو، اگر تم سچے ہو

تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٢٢﴾ قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ

تَعِدُنَآ	اِنْ	كُنْتَ	مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٢٢﴾	قَالَ	اِنَّمَا الْعِلْمُ
تم وعیدیں سناتے ہو ہمیں	اگر	تم ہو	سچوں میں سے	اس نے کہا	(اس کا) علم صرف

تو ہم پر لے آؤ جس کی تم ہمیں وعیدیں سناتے ہو ○ فرمایا: علم تو اللہ ہی کے

عِنْدَ اللّٰهِ ۖ وَ اُبَلِّغُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَ

عِنْدَ اللّٰهِ	وَ	اُبَلِّغُكُمْ	مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖ	وَ
اللہ ہی کے پاس (ہے)	اور	میں تبلیغ کرتا ہوں تمہیں	(اس کی) جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا	اور

پاس ہے اور میں تمہیں اسی چیز کی تبلیغ کرتا ہوں جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا ہے

لٰكِنِّيْۤ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿٢٣﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ

لٰكِنِّيْۤ	اَرٰىكُمْ	قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿٢٣﴾ [1]	فَلَمَّا	رَاَوْهُ [2]
لیکن میں	سمجھتا ہوں تمہیں	جاہل لوگ	پھر جب	انہوں نے دیکھا اسے (یعنی عذاب کو)

لیکن میں تمہیں ایک جاہل قوم سمجھتا ہوں ○ پھر جب

عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ ۙ قَالُوْا هٰذَا

عَارِضًا	مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ	قَالُوْا	هٰذَا
(بادل کی صورت میں) پھیلا ہوا	ان کی وادیوں کی طرف آتا ہوا	(تو) کہنے لگے	یہ

انہوں نے اسے (یعنی عذاب کو) بادل کی صورت میں پھیلا ہوا اپنی وادیوں کی طرف آتا ہوا دیکھا تو

مطالبۂ عذاب پر حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اعراض

بادل کی شکل میں عذابِ الٰہی کا ظہور اور قومِ عاد کا حشر

(1)..... قومِ عاد کی جہالت یہ تھی کہ وہ حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے عذاب نازل کرنے کا مطالبہ کر رہے تھے حالانکہ یہ ان کے دائرۂ اختیار میں تھا ہی نہیں اور یہ بھی ان کی جہالت تھی کہ ایک طرف توحید کا انکار کر رہے تھے اور دوسری طرف اپنے ہی منہ سے مصیبت و بلا مانگ رہے تھے۔ (2)..... کفر و شرک پر اصرار و سرکشی کے سبب قومِ عاد کے علاقوں میں بارش رک گئی تھی، ایک دن انہوں نے آسمان کے کناروں میں پھیلا ہوا ایک بادل اپنی وادیوں کی طرف آتے ہوئے دیکھا تو خوش ہو کر کہنے لگے: یہ ہمیں بارش دینے والا بادل ہے۔ حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: یہ برسنے والا بادل نہیں بلکہ وہ عذاب ہے جس کی تم جلدی

عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ؕ بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ؕ

عَارِضٌ	مُّمْطِرُنَا	بَلْ	هُوَ	مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ
بادل (ہے)	ہمیں بارش دینے والا	(نہیں) بلکہ	(یہ) وہ (ہے)	جس کی تم نے جلدی مچائی تھی

کہنے لگے: یہ ہمیں بارش دینے والا بادل ہے۔ (کہا گیا کہ، نہیں) بلکہ یہ تو وہ ہے جس کی تم نے جلدی مچائی تھی،

رِیْحٌ فِیْهَا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۲۴﴾ تُدَمِّرُ كُلَّ شَیْءٍ

رِیْحٌ	فِیْهَا	عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۲۴﴾	تُدَمِّرُ[1]	كُلَّ شَیْءٍ
(یہ) ایک آندھی (ہے)	اس میں	دردناک عذاب (ہے)	وہ تباہ کردیتی ہے	ہر چیز (کو)

یہ ایک آندھی ہے جس میں دردناک عذاب ہے ○ یہ اپنے رب کے حکم سے

بِاَمْرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا یُرٰۤى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ؕ

بِاَمْرِ رَبِّهَا	فَاَصْبَحُوْا	لَا یُرٰۤى	اِلَّا	مَسٰكِنُهُمْ
اپنے رب کے حکم سے	تو وہ صبح کے وقت ہوگئے	(ایسے کہ) دکھائی نہ دیتے تھے	مگر	ان کے (ویران) مکانات

ہر چیز کو تباہ کر دیتی ہے تو صبح کو ان کی ایسی حالت تھی کہ ان کے خالی مکان ہی نظر آرہے تھے۔

كَذٰلِكَ نَجْزِی الْقَوْمَ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۲۵﴾ وَ لَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ

كَذٰلِكَ	نَجْزِیْ	الْقَوْمَ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۲۵﴾	وَ	لَقَدْ	مَكَّنّٰهُمْ
ایسی ہی	ہم سزا دیتے ہیں	مجرم لوگوں (کو)	اور	ضرور بیشک	ہم نے قدرت دی تھی ان کو

ہم مجرموں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں ○ اور بیشک ہم نے ان کو ان چیزوں میں قدرت دی تھی

قومِ عاد کا حال، انجام اور کفارِ مکہ کو تنبیہ

فِیْمَاۤ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِیْهِ وَ جَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّ اَبْصَارًا

فِیْمَاۤ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِیْهِ	وَ	جَعَلْنَا	لَهُمْ	سَمْعًا	وَّ	اَبْصَارًا
(ان چیزوں) میں جن میں نہیں قدرت دی تمہیں	اور	ہم نے بنائے	ان کیلئے	کان	اور	آنکھیں

جن میں (اے اہلِ مکہ) تمہیں قدرت نہیں دی اور ان کے لیے کان اور آنکھیں اور دل

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) مچارہے تھے، اس بادل میں ایک آندھی ہے جس میں دردناک عذاب ہے۔ چنانچہ بادل کے آتے ہی قومِ عاد پر آندھی کا عذاب آیا جس نے ان کے مردوں، عورتوں، چھوٹوں، بڑوں سب کو ہلاک اور مکانات کو ویران کر دیا۔

1 ...... قومِ عاد پر آنے والی آندھی نے ان کے مردوں، عورتوں، چھوٹوں، بڑوں سب کو ہلاک کر دیا۔ ان کے اموال آسمان و زمین کے درمیان اڑتے پھرتے تھے، ان کی چیزیں پارہ پارہ ہوگئیں اور صبح کے وقت ان کے خالی مکان ہی نظر آرہے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے عذاب سے محفوظ رکھے۔ آندھی سے متعلق حدیثِ پاک میں ہے: آندھی اللہ تعالیٰ کی رحمت کے آثار سے ہے، یہ رحمت بھی لاتی ہے اور

وَّ اَفۡـِٕدَةً ۫ۖ فَمَاۤ اَغۡنٰی عَنۡهُمۡ سَمۡعُهُمۡ وَلَاۤ اَبۡصَارُهُمۡ وَلَاۤ

وَّ	اَفۡـِٕدَةً	فَمَاۤ اَغۡنٰی	عَنۡهُمۡ	سَمۡعُهُمۡ	وَ	لَاۤ	اَبۡصَارُهُمۡ	وَ	لَاۤ
اور	دل	تو کام نہ آئے	ان کے	ان کے کان	اور	نہ	ان کی آنکھیں	اور	نہ

بنائے تو ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کے دل ان کے

اَفۡـِٕدَتُهُمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ اِذۡ کَانُوۡا یَجۡحَدُوۡنَ ۙ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِمۡ

اَفۡـِٕدَتُهُمۡ	مِّنۡ شَیۡءٍ	اِذۡ	کَانُوۡا یَجۡحَدُوۡنَ	بِاٰیٰتِ اللّٰهِ	وَ	حَاقَ	بِهِمۡ
ان کے دل	کچھ	جبکہ	وہ انکار کرتے تھے	اللہ کی آیتوں کا	اور	اتر آیا	ان پر

کچھ کام نہ آئے جبکہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے تھے اور انہیں اس عذاب نے گھیر لیا

مَّا کَانُوۡا بِهٖ یَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿۲۶﴾ ع وَلَقَدۡ اَهۡلَکۡنَا مَا

مَّا کَانُوۡا بِهٖ یَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿۲۶﴾ (1)	وَ	لَقَدۡ	اَهۡلَکۡنَا	مَا
(وہ عذاب) جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے	اور	ضرور بیشک	ہم نے ہلاک کر دیں	جو

جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے ○ اور (اے اہلِ مکہ!) بیشک ہم نے تمہارے آس پاس کی بستیوں کو

حَوۡلَکُمۡ مِّنَ الۡقُرٰی وَصَرَّفۡنَا الۡاٰیٰتِ لَعَلَّهُمۡ یَرۡجِعُوۡنَ ﴿۲۷﴾

حَوۡلَکُمۡ	مِّنَ الۡقُرٰی	وَ	صَرَّفۡنَا	الۡاٰیٰتِ	لَعَلَّهُمۡ	یَرۡجِعُوۡنَ ﴿۲۷﴾
تمہارے اردگرد (تھیں)	بستیاں	اور	ہم بار بار لائے	نشانیاں	تاکہ وہ	باز آئیں

ہلاک کر دیا اور بار بار نشانیاں لائے تاکہ وہ باز آجائیں ○

فَلَوۡلَا نَصَرَهُمُ الَّذِیۡنَ اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ

فَلَوۡلَا	نَصَرَهُمۡ	الَّذِیۡنَ	اتَّخَذُوۡا	مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ
تو کیوں نہیں	مدد کی ان کی	انہوں نے جن کو	انہوں نے بنا رکھا تھا	اللہ کے سوا

تو جن بتوں کو قرب حاصل کرنے کیلئے اللہ کے سوا معبود بنا رکھا تھا

سابقہ اُمتوں کی ہلاکت سے عبرت کی طرف اشارہ اور کفار کو تنبیہ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) عذاب بھی لاتی ہے، تم آندھی کو برا نہ کہو اور اللہ تعالیٰ سے اس کی خیر کا سوال کرو اور اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔(ابو داؤد، ۴/۴۲۱، الحدیث: ۵۰۹۷)

1 ......اس پوری آیت سے مقصود اہلِ مکہ کو یہ بتانا ہے کہ قومِ عاد ان سے زیادہ طاقت و قوت اور اقتدار والی اور ان سے زیادہ مالدار تھی، اس کے باوجود ان کی قوت و طاقت اور مال و دولت انہیں عذابِ الٰہی سے نہ بچا سکے اور تم تو ان کے ہم پلہ بھی نہیں، پھر تم عذابِ الٰہی سے کیسے بچ سکتے ہو۔

قُرْبَانًا اٰلِهَةًؕ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْۚ وَ ذٰلِكَ اِفْكُهُمْ

قُرْبَانًا (1)	اٰلِهَةً	بَلْ	ضَلُّوْا	عَنْهُمْ	وَ	ذٰلِكَ	اِفْكُهُمْ
قرب حاصل کرنے (کیلئے)	معبود	بلکہ	وہ گم ہوگئے	ان سے	اور	یہ	ان کا بہتان (تھا)

انہوں نے ان کافروں کی مدد کیوں نہیں کی بلکہ وہ ان سے گم گئے اور یہ ان کا بہتان تھا

وَ مَا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَ اِذْ صَرَفْنَاۤ اِلَیْكَ نَفَرًا

وَ	مَا	كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ﴿۲۸﴾	وَ	اِذْ	صَرَفْنَاۤ	اِلَیْكَ	نَفَرًا (2)
اور	جو	وہ گھڑتے تھے	اور	جب	ہم نے پھیر دی	تمہاری طرف	ایک جماعت

اور جو وہ گھڑتے رہتے تھے ○ اور (اے حبیب! یاد کرو) جب ہم نے تمہاری طرف جنوں کی ایک جماعت

مِّنَ الْجِنِّ یَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ

مِّنَ الْجِنِّ (3)	یَسْتَمِعُوْنَ	الْقُرْاٰنَ	فَلَمَّا	حَضَرُوْهُ
جنوں میں سے	وہ غور سے سنتے تھے	قرآن	پھر جب	وہ حاضر ہوئے اس (نبی) کے پاس

پھیری جو کان لگا کر قرآن سنتی تھی پھر جب وہ نبی کی بارگاہ میں حاضر ہوئے

قَالُوْۤا اَنْصِتُوْاۚ فَلَمَّا قُضِیَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ

قَالُوْۤا	اَنْصِتُوْا	فَلَمَّا	قُضِیَ	وَلَّوْا	اِلٰى قَوْمِهِمْ
(تو آپس میں) کہنے لگے	خاموش رہو	پھر جب	(تلاوت) ختم ہوگئی	(تو) وہ پلٹ گئے	اپنی قوم کی طرف

تو کہنے لگے: خاموش رہو (اور سنو) پھر جب تلاوت ختم ہوگئی تو وہ اپنی قوم کی طرف

مُّنْذِرِیْنَ ﴿۲۹﴾ قَالُوْا یٰقَوْمَنَاۤ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا

مُّنْذِرِیْنَ ﴿۲۹﴾	قَالُوْا	یٰقَوْمَنَاۤ	اِنَّا	سَمِعْنَا	كِتٰبًا
ڈراتے ہوئے	کہنے لگے	اے ہماری قوم	بیشک	ہم نے سنی ہے	ایک کتاب

ڈراتے ہوئے پلٹ گئے ○ کہنے لگے: اے ہماری قوم! ہم نے ایک کتاب سنی ہے

جنوں کے ایمان لانے کا واقعہ

(1) ...بتوں کو اپنا شفیع، مددگار اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہونے کا ذریعہ سمجھنا کفر ہے جبکہ اس کے محبوب بندوں کو اس کی عطا سے مددگار اور شفیع ماننا اور انہیں قربِ الٰہی حاصل ہونے کا ذریعہ سمجھنا عین ایمان ہے، اس عظیم فرق کو پسِ پشت ڈال کر یہ آیت اللہ تعالیٰ کے کسی نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ولی پر چسپاں کرنا اور اسے ان کے عطائے الٰہی سے مددگار اور شفیع نہ ہونے کی دلیل بنانا غلط ہے۔ (2)... مشہور قول کے مطابق "نفر" کا اطلاق تین سے لے کر دس تک افراد پر ہوتا ہے اور جنوں کی جو جماعت حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں بھیجی گئی وہ 7 یا 9 جنات پر مشتمل تھی۔ (3)... محقق علماء کا اس بات پر اتفاق

اُنۡزِلَ مِنۡۢ بَعۡدِ مُوۡسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا

اُنۡزِلَ	مِنۡۢ بَعۡدِ مُوۡسٰى (1)	مُصَدِّقًا	لِّمَا
(جو) نازل کی گئی ہے	موسیٰ کے بعد	تصدیق کرنے والی	(ان کتابوں) کی جو

جو موسیٰ کے بعد نازل کی گئی ہے وہ پہلی کتابوں کی

بَيۡنَ يَدَيۡهِ يَهۡدِىۡۤ اِلَى الۡحَـقِّ وَاِلٰى طَرِيۡقٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ﴿۳۰﴾

بَيۡنَ يَدَيۡهِ	يَهۡدِىۡۤ	اِلَى الۡحَـقِّ	وَ	اِلٰى طَرِيۡقٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ﴿۳۰﴾
اس سے پہلے (اتاری گئیں)	رہنمائی کرتی ہے	حق کی طرف	اور	سیدھے راستے کی طرف

تصدیق فرماتی ہے، حق اور سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرتی ہے○

يٰقَوۡمَنَاۤ اَجِيۡبُوۡا دَاعِىَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوۡا بِهٖ

يٰقَوۡمَنَاۤ	اَجِيۡبُوۡا	دَاعِىَ اللّٰهِ	وَ	اٰمِنُوۡا	بِهٖ
اے ہماری قوم	تم بات مانو	اللہ کے بلانے والے (کی)	اور	ایمان لے آؤ	اس پر

اے ہماری قوم! اللہ کے منادی کی بات مانو اور اس پر ایمان لاؤ

يَغۡفِرۡ لَـكُمۡ مِّنۡ ذُنُوۡبِكُمۡ وَيُجِرۡكُمۡ مِّنۡ عَذَابٍ اَلِيۡمٍ ﴿۳۱﴾

يَغۡفِرۡ	لَـكُمۡ	مِّنۡ ذُنُوۡبِكُمۡ (2)	وَ	يُجِرۡكُمۡ	مِّنۡ عَذَابٍ اَلِيۡمٍ ﴿۳۱﴾
(اللہ) بخش دے گا	تمہارے لئے	تمہارے گناہوں سے	اور	بچالے گا تمہیں	دردناک عذاب سے

وہ تمہارے گناہوں میں سے بخش دے گا اور تمہیں دردناک عذاب سے بچالے گا○

وَمَنۡ لَّا يُجِبۡ دَاعِىَ اللّٰهِ فَلَيۡسَ بِمُعۡجِزٍ

وَ	مَنۡ	لَّا يُجِبۡ	دَاعِىَ اللّٰهِ	فَلَيۡسَ	بِمُعۡجِزٍ
اور	جو	بات نہ مانے	اللہ کے بلانے والے (کی)	تو وہ نہیں ہے	عاجز کرنے والا

اور جو اللہ کے بلانے والے کی بات نہ مانے تو وہ زمین میں قابو سے نکل کر

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہے کہ جن سب کے سب مکلف ہیں۔ (1)...قرآنِ کریم حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد نازل کیا گیا تھا اور جنوں نے آپ کی بجائے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا نام لیا، اس کی ایک توجیہ یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ جنات یہودی تھے اس لئے انہوں نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ذکر کیا، حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا نام نہ لیا۔ (2)...ایمان لانے سے جو گناہ بخشے جائیں گے ان سے مراد وہ گناہ ہیں جن کا تعلق حقوق اللہ سے ہے اور جو لوگوں کا مال وغیرہ چھینا ہو تو وہ محض ایمان قبول کرنے سے معاف نہیں ہو گا بلکہ اس کی تلافی ضروری ہے۔

فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءُ ؕ اُولٰٓىِٕكَ

فِي الْاَرْضِ	وَ	لَيْسَ	لَهٗ	مِنْ دُوْنِهٖ	اَوْلِيَآءُ	اُولٰٓىِٕكَ
زمین میں	اور	نہیں ہے	اس کے لیے	اس (اللہ) کے سامنے	کوئی مدد گار	وہ

جانے والا نہیں ہے اور اللہ کے سامنے اس کا کوئی مدد گار نہیں ہے۔ وہ

فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٢﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٢﴾	اَوَلَمْ يَرَوْا	اَنَّ	اللّٰهَ	الَّذِيْ	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ
کھلی گمراہی میں (ہیں)	اور کیا انہوں نے نہ دیکھا	کہ	اللہ	جس نے	بنایا	آسمانوں

کھلی گمراہی میں ہیں ○ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ وہ اللہ جس نے آسمان

وَالْاَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰۤى اَنْ

وَ	الْاَرْضَ	وَ	لَمْ يَعْيَ	بِخَلْقِهِنَّ	بِقٰدِرٍ (1)	عَلٰۤى	اَنْ
اور	زمین (کو)	اور	وہ نہ تھکا	ان کے بنانے سے	قادر (ہے)	(اس) پر	کہ

اور زمین بنائے اور ان کے بنانے میں نہ تھکا، وہ اس بات پر قادر ہے کہ

يُّحْیِۦَ الْمَوْتٰى ؕ بَلٰۤى اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٣٣﴾ وَيَوْمَ

يُّحْیِۦَ الْمَوْتٰى	بَلٰۤى	اِنَّهٗ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيْرٌ ﴿٣٣﴾	وَ	يَوْمَ
وہ زندہ کر دے مردوں (کو)	کیوں نہیں	بیشک وہ	ہر چیز پر	قادر (ہے)	اور	(جس) دن

مردوں کو زندہ کرے؟ کیوں نہیں، بیشک وہ ہر شے پر قادر ہے ○ اور جس دن

يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ

يُعْرَضُ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	عَلَى النَّارِ	اَلَيْسَ	هٰذَا	بِالْحَقِّ
پیش کیا جائے گا	ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا	آگ پر	کیا نہیں ہے	یہ	حق

کافر آگ پر پیش کیے جائیں گے (تو کہا جائے گا) کیا یہ حق نہیں؟

مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیے جانے کے منکرین کا رد

نارِ جہنم پر پیش کے وقت عذاب کی حقانیت کا اقرار

(1)......اس آیت کا خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کرنے پر قدرت رکھتا ہے، جس کی ایک دلیل یہ ہے کہ اس نے کسی سابقہ مثال کے بغیر ابتداء سے آسمان اور زمین جیسی عظیم اور بڑی مخلوق بنادی اور انہیں بنانے میں وہ تھکا نہیں اور جو اللہ تعالیٰ آسمان و زمین بنا سکتا ہے وہ مردوں کو زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے، اور روح کا جسم کے ساتھ تعلق قائم ہونے کو دیکھا جائے تو یہ بھی ممکن ہے کیونکہ اگر یہ ممکن نہ ہوتا تو پہلی بار بھی قائم نہ ہوتا اور جب یہ ممکن ہے اور اللہ تعالیٰ تمام ممکنات پر قادر ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ وہ دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔

قَالُوْا بَلٰى وَ رَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ

قَالُوْا	بَلٰى	وَرَبِّنَا	قَالَ	فَذُوْقُوا	الْعَذَابَ
وہ کہیں گے	کیوں نہیں	ہمارے رب کی قسم	(اللہ) فرمائے گا	تو چکھو	عذاب

کہیں گے: کیوں نہیں، ہمارے رب کی قسم، اللہ فرمائے گا: تو اپنے کفر کے بدلے

بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٣٤﴾ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ

بِمَا	كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٣٤﴾	فَاصْبِرْ[1]	كَمَا	صَبَرَ	اُولُوا الْعَزْمِ[2]
(اس کے) بدلے جو	تم کفر کرتے تھے	تو تم صبر کرو	جیسے	صبر کیا	عزم و ہمت والوں (نے)

عذاب چکھو ○ تو (اے حبیب!) تم صبر کرو جیسے ہمت والے رسولوں نے

مِنَ الرُّسُلِ وَ لَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ؕ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ

مِنَ الرُّسُلِ	وَ	لَا تَسْتَعْجِلْ	لَّهُمْ	كَاَنَّهُمْ	يَوْمَ	يَرَوْنَ
رسولوں میں سے	اور	جلدی نہ کرو	ان (کافروں) کیلئے	گویا کہ وہ	(جس) دن	دیکھیں گے

صبر کیا اور ان کافروں کے لیے جلدی نہ کرو۔ جس دن وہ دیکھیں گے

مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوْۤا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ؕ

مَا	يُوْعَدُوْنَ	لَمْ يَلْبَثُوْۤا	اِلَّا	سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ
(وہ) جس کی	انہیں وعید سنائی جاتی ہے	(تو سمجھیں گے کہ) نہ ٹھہرے تھے	مگر	دن کی ایک گھڑی

اسے جس کی وعید انہیں سنائی جاتی ہے (تو سمجھیں گے کہ) گویا وہ دنیا میں دن کی صرف ایک گھڑی بھر ٹھہرے تھے۔

بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٣٥﴾

بَلٰغٌ	فَهَلْ	يُهْلَكُ	اِلَّا	الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٣٥﴾
(یہ) ایک تبلیغ (ہے)	تو کیا (یعنی نہیں)	ہلاک کیا جاتا	مگر	نافرمان لوگوں (کو)

یہ ایک تبلیغ ہے تو نافرمان لوگ ہی ہلاک کئے جاتے ہیں ○

کفار کی ایذاؤں پر حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو صبر کرنے کی نصیحت

الرُّبع ٣ ع

[1] حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ راہِ حق میں آنے والی تمام تر تکالیف پر بے مثال صبر کا مظاہرہ فرمایا اور اس وصف میں آپ کا مقام تمام انبیاء و مرسلین عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے بلند تھا۔ [2] یوں تو تمام انبیاء و مرسلین عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام عزم و ہمت اور صبر والے تھے البتہ ان کی مقدس جماعت میں پانچ رسول ایسے تھے جن کا راہِ حق میں صبر و مجاہدہ دیگر سے زیادہ تھا اس لئے انہیں بطورِ خاص "اولوا العزم رسول" کہا جاتا ہے، اور وہ یہ ہیں (1) حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔ (2) حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام۔ (3) حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام۔ (4) حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام۔ (5) حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام۔

آیات:38 — رکوع: 04

سُوْرَۃُ مُحَمَّدٍ مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللّٰہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

کفر کرنے اور راہِ خدا سے روکنے والوں کے لیے وعید

اَلَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ

اَلَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	وَ	صَدُّوْا	عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	اَضَلَّ [1]
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اور	روکا	اللّٰہ کی راہ سے	(اللّٰہ نے) برباد کردیئے

جنہوں نے کفر کیا اور اللّٰہ کی راہ سے روکا، اللّٰہ نے ان کے اعمال

باعمل مومنوں کے لیے بشارت

اَعْمَالَهُمْ ۝۱ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ

اَعْمَالَهُمْ ۝۱	وَ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	وَ
ان کے اعمال	اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے	اچھے، نیک	اور

برباد کردیئے ۝ اور جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے اور

اٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ هُوَ الْحَقُّ

اٰمَنُوْا	بِمَا	نُزِّلَ [2]	عَلٰى مُحَمَّدٍ [3]	وَّ	هُوَ	الْحَقُّ
وہ ایمان لائے	(اس) پر جو	اتارا گیا	محمد پر	اور	وہی	حق (ہے)

اس پر ایمان لائے جو محمد پر اتارا گیا اور وہی ان کے رب کے پاس سے

1 ...حالتِ کفر میں کئے گئے نیک اعمال کا آخرت میں کوئی ثواب نہ ملے گا کیونکہ ایمان کے بغیر کوئی نیکی قبول نہیں اور حالتِ ایمان میں کیے گئے نیک اعمال بھی کفر کرنے کی صورت میں ضائع ہو جاتے ہیں، لہٰذا آخرت میں نیک اعمال کا ثواب پانے کے لیے صحیح ایمان لا کر نیک اعمال کرنا اور ایمان پر ثابت قدم رہنا دونوں بہت ضروری ہیں۔ 2 ... قرآن مجید پر ایمان لانے کو جداگانہ ذکر کرنے سے معلوم ہوا کہ اس کی شان انتہائی بلند ہے اور جن پر یہ قرآن نازل ہوا ہے ان کی شان بھی بہت عظیم ہے۔ 3 ... ایمان کے لئے ان تمام چیزوں کو ماننا ضروری ہے جو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللّٰہ تعالیٰ کی طرف سے لائے ہیں،

مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَ اَصْلَحَ

مِنْ رَّبِّهِمْ	كَفَّرَ	عَنْهُمْ	سَيِّاٰتِهِمْ	وَ	اَصْلَحَ
ان کے رب کی طرف سے	(تو اللہ نے) مٹادیں	ان سے	ان کی خطائیں	اور	اصلاح کردی

حق ہے تو اللہ نے ان کی برائیاں مٹادیں اور ان کی حالتوں کی

بَالَهُمْ ۝۲ ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ

بَالَهُمْ ۝۲	ذٰلِكَ	بِاَنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	اتَّبَعُوا	الْبَاطِلَ[1]
ان کے حال (کی)	یہ	(اس) لیے کہ	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	انہوں نے پیروی کی	باطل (کی)

اصلاح فرمائی ۝ یہ اس لیے کہ کافر باطل کے پیروکار ہوئے

وَ اَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ

وَ	اَنَّ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	اتَّبَعُوا	الْحَقَّ[2]
اور	(اس لیے) کہ	وہ لوگ جو	ایمان لائے	انہوں نے پیروی کی	حق (کی)

اور ایمان والوں نے حق کی پیروی کی

مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ

مِنْ رَّبِّهِمْ	كَذٰلِكَ	يَضْرِبُ	اللّٰهُ	لِلنَّاسِ
(جو) ان کے رب کی طرف سے (ہے)	اسی طرح	بیان فرماتا ہے	اللہ	لوگوں کیلئے

جو ان کے رب کی طرف سے ہے۔ اللہ ان کے حالات لوگوں سے

اَمْثَالَهُمْ ۝۳ فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اَمْثَالَهُمْ ۝۳	فَاِذَا	لَقِيْتُمُ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
ان کے حالات	تو جب	تمہارا سامنا ہو	ان لوگوں سے جنہوں نے	کفر کیا

یونہی بیان فرماتا ہے ۝ تو جب کافروں سے تمہارا سامنا ہو

ایمان اور کفر کی پیروی کرنے والوں کا انجام

دورانِ جنگ کفار سے متعلق حکم

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اگر کسی نے ان میں سے ایک کا بھی انکار کیا تو وہ کافر ہو جائے گا۔ 1 ...... یہاں باطل سے مراد شیطان، یا نفسِ اَمّارہ، یا بُرے سردار ہیں۔ 2 ...... یہاں حق سے مراد اللہ تعالیٰ کی کتاب اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنت ہے۔ اُمت کا اجماع اور مجتہد علماء کا قیاس چونکہ سنت کے ساتھ لاحق ہے اس لئے یہ بھی حق میں داخل ہے۔ یا حق سے مراد حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں کیونکہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ہر قول اور فعل شریف برحق ہے اور حق آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ایسے وابستہ ہے جیسے نور سورج سے، یا خوشبو پھول سے وابستہ ہے۔

فَضَرْبَ الرِّقَابِ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۙ

اَلْوَثَاقَ	فَشُدُّوْا	اَثْخَنْتُمُوْهُمْ (1)	اِذَآ	حَتّٰۤى	فَضَرْبَ الرِّقَابِ
باندھنا	تو مضبوط کرلو	تم خوب قتل کرلو انہیں	جب	یہاں تک کہ	تو گردنیں مارنا (ہے)

تو گردنیں مارو یہاں تک کہ جب تم انہیں خوب قتل کرلو تو (قیدیوں کو) مضبوطی سے باندھ دو

فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَ اِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ

تَضَعَ	حَتّٰى	فِدَآءً	اِمَّا	وَ	بَعْدُ	مَنًّۢا	فَاِمَّا
رکھ دے	یہاں تک کہ	فدیہ لینا	یا	اور	(اس کے) بعد	احسان کرنا (ہے)	پھر یا

پھر اس کے بعد چاہے احسان کرکے چھوڑ دو یا فدیہ لے لو، یہاں تک کہ لڑائی

الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ۛۚ ذٰلِكَ ۛؕ وَ لَوْ یَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ

مِنْهُمْ	لَانْتَصَرَ	اللّٰهُ	یَشَآءُ	لَوْ	وَ	ذٰلِكَ	اَوْزَارَهَا (2)	الْحَرْبُ
ان سے	(تو) ضرور بدلہ لے لیتا	اللّٰہ	چاہتا	اگر	اور	(حکم) یہ (ہے)	اپنے بوجھ	جنگ

اپنے بوجھ رکھ دے۔ (حکم) یہی ہے اور اگر اللّٰہ چاہتا تو آپ ہی اُن سے بدلہ لے لیتا

وَ لٰكِنْ لِّیَبْلُوَاۡ بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ؕ وَ الَّذِیْنَ

الَّذِیْنَ	وَ	بِبَعْضٍ	بَعْضَكُمْ	لِّیَبْلُوَاۡ (3)	وَلٰكِنْ
وہ لوگ جنہیں	اور	بعض سے	تمہارے بعض (کو)	(تمہیں قتال کا حکم دیا) تاکہ وہ جانچے	لیکن

مگر (تمہیں قتال کا حکم دیا) تاکہ تم میں سے ایک کو دوسرے کے ذریعے جانچے اور جو

قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَلَنْ یُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝۴

اَعْمَالَهُمْ ۝۴	فَلَنْ یُّضِلَّ	فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	قُتِلُوْا
ان کے اعمال	تو (اللّٰہ) ہرگز ضائع نہیں فرمائے گا	اللّٰہ کی راہ میں	قتل کردیا گیا

اللّٰہ کی راہ میں مارے گئے اللّٰہ ہرگز ان کے عمل ضائع نہیں فرمائے گا○

جہاد کا حکم دینے کی حکمت اور شہیدوں کے فضائل

مع ١٣

(1) ....دورانِ جنگ کفار کو کثرت سے قتل کرنے کی حد یہ ہے کہ کافروں کا زور ٹوٹ جائے اور مسلمانوں پر غالب آنے کا امکان نہ رہے۔ (2) ....یعنی قتل اور قید کرنے کا حکم اس وقت تک ہے کہ لڑائی کرنے والے کافر اپنا اسلحہ رکھ دیں اور جنگ یوں ختم ہوجائے کہ مشرکین مسلمانوں کی اطاعت قبول کرلیں یا اسلام لائیں۔ (3) .... یہاں اللّٰہ تعالیٰ کے جانچنے سے یہ ہرگز مراد نہیں کہ اللّٰہ تعالیٰ کو پہلے معلوم نہ تھا اور اس جانچ کے ذریعے اسے معلوم ہوا، بلکہ مراد یہ ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ ایسا معاملہ فرماتا ہے جیسا امتحان لینے اور آزمانے والا کرتا ہے تاکہ فرشتوں اور جن وانس کے سامنے معاملہ ظاہر ہوجائے اور اس آدمی

دینِ الٰہی کے مددگاروں کو بشارت

سَیَهْدِیْهِمْ وَ یُصْلِحُ بَالَهُمْ ۝۵ۚ وَ یُدْخِلُهُمُ

سَیَهْدِیْهِمْ	وَ	یُصْلِحُ	بَالَهُمْ ۝۵	وَ	یُدْخِلُهُمُ
عنقریب (اللہ) راستہ دکھائے گا انہیں	اور	اصلاح کردے گا	ان کے حال (کی)	اور	داخل کرے گا انہیں

عنقریب اللہ انہیں راستہ دکھائے گا اور ان کے حال کی اصلاح فرمائے گا ○ اور انہیں جنت میں

الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ۝٦ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ

الْجَنَّةَ	عَرَّفَهَا	لَهُمْ ۝٦	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْۤا	اِنْ
جنت (میں)	(اللہ نے) پہچان کرادی تھی اس کی	ان کو	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	اگر

داخل فرمائے گا، اللہ نے انہیں اس کی پہچان کروادی تھی ○ اے ایمان والو! اگر

تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْكُمْ وَ یُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝۷

تَنْصُرُوا[1]	اللّٰهَ	یَنْصُرْكُمْ	وَ	یُثَبِّتْ	اَقْدَامَكُمْ ۝۷
تم مدد کروگے	اللہ (کے دین کی)	(تو) وہ مدد کرے گا تمہاری	اور	جمادے گا	تمہارے قدموں (کو)

تم اللہ کے دین کی مدد کروگے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدمی عطا فرمائے گا ○

کفار کی بربادی اور اس کا سبب

وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَ اَضَلَّ

وَ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	فَتَعْسًا	لَّهُمْ	وَ	اَضَلَّ
اور	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	تو تباہی و بربادی (ہے)	ان کے لئے	اور	(اللہ نے) برباد کردیا

اور جنہوں نے کفر کیا تو ان کیلئے تباہی و بربادی ہے اور اللہ نے

اَعْمَالَهُمْ ۝۸ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَاۤ اَنْزَلَ

اَعْمَالَهُمْ ۝۸	ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ	كَرِهُوْا	مَاۤ	اَنْزَلَ
ان کے اعمال (کو)	یہ	(اس) وجہ سے کہ وہ	انہوں نے ناپسند کیا	(اسے) جو	نازل کیا

ان کے اعمال برباد کردیئے ○ یہ (سزا) اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے اللہ کے نازل کئے ہوئے کو

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) پر بھی حجت قائم ہوجائے۔ [1]......اللہ تعالیٰ غنی اور بے نیاز ہے ،اسے اپنے دین کی ترویج و اشاعت اور غلبہ کے لئے بندوں کی مدد کی کوئی حاجت نہیں، یہاں جو بندوں کو دینِ الٰہی کی مدد کرنے کا فرمایا گیا یہ دراصل ان کے اپنے ہی فائدے کے لئے ہے کہ اس صورت میں انہیں اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل ہوگی اور اس کی طرف سے انہیں ثابت قدمی نصیب ہوگی۔ نیز اس آیت سے ثابت ہوا کہ بندگانِ خدا کی مدد لینا شرک نہیں، کیونکہ جب بندوں کی مدد سے غنی اور بے نیاز رب تعالیٰ نے بندوں کو اپنے دین کی مدد کرنے کا فرمایا ہے تو عام بندے کا کسی سے مدد طلب کرنا کیوں شرک ہوگا؟

گزشتہ امتوں کے انجام کا بیان اور کفارِ مکہ کو تنبیہ

اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝٩ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ

فِي الْاَرْضِ	اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا	اَعْمَالَهُمْ ۝٩	فَاَحْبَطَ	اللّٰهُ
زمین میں	تو کیا انہوں نے سفر نہیں کیا	ان کے اعمال (کو)	تو (اللہ نے) ضائع کر دیا	اللہ (نے)

ناپسند کیا تو اللہ نے ان کے اعمال ضائع کر دیئے ۝ تو کیا انہوں نے زمین میں سفر نہ کیا

فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ دَمَّرَ اللّٰهُ

اللّٰهُ	دَمَّرَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ	كَانَ	كَيْفَ	فَيَنْظُرُوْا
اللہ (نے)	تباہی ڈال دی	ان سے پہلے (گزرے)	ان لوگوں کا انجام جو	ہوا	کیسا	تو وہ دیکھتے

تو دیکھتے کہ ان سے پہلے لوگوں کا کیسا انجام ہوا؟ اللہ نے ان پر

مسلمانوں کی مدد اور کفار پر قہر کا سبب

عَلَيْهِمْ وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ۝١٠ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ

اللّٰهَ	بِاَنَّ	ذٰلِكَ	اَمْثَالُهَا ۝١٠	لِلْكٰفِرِيْنَ	وَ	عَلَيْهِمْ
اللہ	(اس) وجہ سے کہ	یہ	اس کے جیسی (سزائیں ہیں)	(ان) کافروں کے لیے	اور	ان پر

تباہی ڈالی اور ان کافروں کے لیے بھی پہلوں کے انجام جیسی بہت سی سزائیں ہیں ۝ یہ اس لیے کہ اللہ

مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى

مَوْلٰى (1)	لَا	الْكٰفِرِيْنَ	اَنَّ	وَ	اٰمَنُوْا	مَوْلَى الَّذِيْنَ
کوئی مددگار	نہیں	کافر	(اس لیے) کہ	اور	ایمان لائے	ان لوگوں کا مددگار ہے جو

مسلمانوں کا مددگار ہے اور کافروں کا کوئی مددگار

اہلِ ایمان اور کفار کا اُخروی حال

لَهُمْ ۝١١ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

عَمِلُوا	وَ	اٰمَنُوْا	الَّذِيْنَ	يُدْخِلُ	اللّٰهَ	اِنَّ	لَهُمْ ۝١١
انہوں نے عمل کیے	اور	ایمان لائے	ان لوگوں کو جو	داخل کرے گا	اللہ	بیشک	ان کا

نہیں ۝ بیشک اللہ ایمان لانے والوں اور اچھے اعمال

ع ٥

(1)......اس سے مراد یہ ہے کہ کافروں کا کوئی ایسا مددگار نہیں جو ان سے عذابِ الٰہی دور کر سکے حتی کہ ان کے خود ساختہ معبود بھی ان کی کوئی مدد نہیں کر سکتے کیونکہ وہ تو خود بے جان، بے بس اور مجبور و لاچار ہیں کسی اور کی مدد کیا کریں گے۔

الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُؕ وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

الصّٰلِحٰتِ	جَنّٰتٍ	تَجْرِیْ	مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	وَ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا
اچھے، نیک	باغوں (میں)	بہتی ہیں	ان کے نیچے	نہریں	اور	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا

کرنے والوں کو ان باغوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہیں اور کافر

یَتَمَتَّعُوْنَ وَ یَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَ النَّارُ مَثْوًى

یَتَمَتَّعُوْنَ (1)	وَ	یَاْكُلُوْنَ	كَمَا	تَاْكُلُ	الْاَنْعَامُ (2)	وَ	النَّارُ	مَثْوًى
وہ فائدہ اٹھارہے ہیں	اور	کھاتے ہیں	جیسے	کھاتے ہیں	جانور	اور	آگ	ٹھکانہ (ہے)

فائدہ اٹھارہے ہیں اور ایسے کھاتے ہیں جیسے جانور کھاتے ہیں اور آگ ان کا

لَّهُمْ ﴿۱۲﴾ وَ كَاَیِّنْ مِّنْ قَرْیَةٍ هِیَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْیَتِكَ

لَّهُمْ ﴿۱۲﴾	وَ	كَاَیِّنْ	مِّنْ قَرْیَةٍ	هِیَ	اَشَدُّ قُوَّةً	مِّنْ قَرْیَتِكَ
ان کا	اور	کتنے ہی	شہر	وہ	قوت میں زیادہ سخت (تھے)	تمہارے شہر سے

ٹھکانہ ہے ○ اور کتنے ہی ایسے شہر ہیں جو تمہارے اِس شہر سے زیادہ قوت والے تھے

الَّتِیْۤ اَخْرَجَتْكَۚ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ

الَّتِیْۤ	اَخْرَجَتْكَ	اَهْلَكْنٰهُمْ	فَلَا	نَاصِرَ
جس نے	نکال دیا تمہیں	ہم نے ہلاک کر دیا انہیں	تو نہیں	کوئی مددگار

جس نے تمہیں باہر نکال دیا، ہم نے انہیں ہلاک کر دیا تو ان کیلئے

لَهُمْ ﴿۱۳﴾ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ

لَهُمْ ﴿۱۳﴾	اَفَمَنْ	كَانَ	عَلٰى بَیِّنَةٍ	مِّنْ رَّبِّهٖ
ان کے لئے	تو کیا جو شخص	ہو	روشن دلیل پر	اپنے رب کی طرف سے

کوئی مددگار نہیں ○ تو جو شخص اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہو

ہجرت کے موقع پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تسلی

مومن و کافر میں فرق کا بیان

1 کافر بھی دنیا سے فائدہ اٹھارہے اور مسلمان بھی لیکن ان دونوں کے فائدہ اٹھانے میں بہت فرق ہے کیونکہ کافر کے پیشِ نظر صرف دنیاوی عیش و عشرت کا سامان جمع کرنا، پیٹ بھرنا، شہوت پوری کرنا، اور اپنی نسل بڑھانا ہوتا ہے، آخرت کی جانب بالکل توجہ نہیں ہوتی جبکہ کامل مسلمان دنیا کی جس چیز سے بھی فائدہ اٹھاتا ہے تو اس کے پیشِ نظر اطاعتِ الٰہی، اطاعتِ رسول اور اپنی آخرت کو بہتر بنانا ہوتا ہے۔ 2 ...جانوروں کو یہ تمیز نہیں ہوتی کہ کہاں سے اور کیا کھانا ہے، اس لئے انہیں جہاں سے جو مل جائے اسے کھانا شروع کر دیتے ہیں، اسی طرح کھاتے وقت جانور اس چیز سے غافل ہوتے ہیں کہ اس کے بعد انہیں ذبح کر دیا

كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَ اتَّبَعُوْۤا اَهْوَآءَهُمْ ﴿۱۴﴾

اَهْوَآءَهُمْ ﴿۱۴﴾	اتَّبَعُوْۤا	وَ	سُوْٓءُ عَمَلِهٖ	كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ
اپنی خواہشوں (کے)	وہ پیچھے چلے	اور	اس کا برا عمل	(وہ اس) جیسا (ہوگا) جس کے لئے آراستہ کر دیا

کیا وہ اُس جیسا ہوگا جس کے برے عمل اس کیلئے خوبصورت بنادیئے گئے اور وہ اپنی خواہشوں کے پیچھے چلے ○

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ فِیْهَاۤ اَنْهٰرٌ

اَنْهٰرٌ	فِیْهَاۤ	الْمُتَّقُوْنَ	وُعِدَ	الَّتِیْ	مَثَلُ الْجَنَّةِ
نہریں (ہیں)	(یہ ہے کہ) اس میں	پرہیزگاروں (سے)	وعدہ کیا گیا ہے	جس کا	جنت کا حال

اس جنت کا حال جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا ہے یہ ہے کہ اس میں

مِّنْ مَّآءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ ۚ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَ

وَ	طَعْمُهٗ	لَّمْ یَتَغَیَّرْ	مِّنْ لَّبَنٍ	اَنْهٰرٌ	وَ	مِّنْ مَّآءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ
اور	اس کا مزہ	نہیں بدلتا	دودھ کی	نہریں	اور	خراب نہ ہونے والے پانی کی

خراب نہ ہونے والے پانی کی نہریں ہیں اور ایسے دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزہ نہ بدلے اور

اَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ ۚ۬ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ؕ

مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى	اَنْهٰرٌ	وَ	لِّلشّٰرِبِیْنَ	لَّذَّةٍ	مِّنْ خَمْرٍ (1)	اَنْهٰرٌ
صاف کئے گئے شہد کی	نہریں	اور	پینے والوں کیلئے	لذت (ہے)	شراب کی	نہریں

ایسی شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کیلئے سراسر لذت ہے اور صاف شفاف شہد کی نہریں ہیں

وَ لَهُمْ فِیْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَ مَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ؕ

مِّنْ رَّبِّهِمْ	مَغْفِرَةٌ	وَ	مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ	فِیْهَا	لَهُمْ	وَ
ان کے رب کی طرف سے	مغفرت (ہے)	اور	ہر (قسم کے) پھل (ہیں)	اس میں	ان کیلئے	اور

اور ان کے لیے اس میں ہر قسم کے پھل اور ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہے۔

جنت کے اوصاف اور جنتی و جہنمی میں فرق کا بیان

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) جائے گا۔ یہی حال کفار کا ہے کہ وہ حلال و حرام کی تمیز کئے بغیر کھاتے رہتے ہیں، غفلت کے ساتھ دنیا طلب کرنے اور اس کے عیش و عشرت سے فائدہ اٹھانے میں مشغول ہیں اور آنے والی مصیبتوں کا خیال بھی نہیں کرتے حالانکہ جہنم کی آگ ان کا ٹھکانہ ہے۔

(1) ...دنیا کی شراب خراب ذائقے اور میل کچیل والی ہوتی ہے، اس میں خراب چیزوں کی آمیزش ہوتی اور سڑ کر بنتی ہے، اس کے پینے سے عقل زائل ہوتی، سر چکراتا، خمار آتا اور دردِ سر پیدا ہوتا ہے جبکہ جنت کی شراب ان سب عیوب سے پاک، انتہائی لذیذ، فرحت بخش اور خوش گوار ہے۔

منافقوں کے ایک گروہ کا طرزِ عمل اور اس کا نتیجہ

كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوْا

كَمَنْ (1)	هُوَ	خَالِدٌ	فِي النَّارِ	وَ	سُقُوْا
(کیا یہ جنتی) اس شخص جیسا (ہوگا) جو	وہ	ہمیشہ رہنے والا (ہے)	آگ میں	اور	انہیں پلایا جائے گا

کیا (یہ جنتی) اس کے برابر ہو سکتا ہے جو ہمیشہ آگ میں رہنے والا ہے اور انہیں کھولتا پانی

مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ﴿۱۵﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ

مَآءً حَمِيْمًا	فَقَطَّعَ	اَمْعَآءَهُمْ ﴿۱۵﴾	وَ	مِنْهُمْ	مَّنْ
کھولتا پانی	تو وہ ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا	ان کی آنتوں (کے)	اور	ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جو

پلایا جائے گا تو وہ ان کی آنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا؟ ○ اور لوگوں میں سے کچھ وہ ہیں جو

يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ حَتّٰٓى اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ

يَّسْتَمِعُ	اِلَيْكَ	حَتّٰٓى	اِذَا	خَرَجُوْا	مِنْ عِنْدِكَ
کان لگا کر سنتا ہے	تمہاری طرف	یہاں تک کہ	جب	وہ نکل کر جاتے ہیں	تمہارے پاس سے

تمہاری طرف کان لگا کر سنتے ہیں یہاں تک کہ جب تمہارے پاس سے نکل کر جاتے ہیں

قَالُوْا لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا ۫

قَالُوْا	لِلَّذِيْنَ	اُوْتُوا	الْعِلْمَ	مَاذَا	قَالَ	اٰنِفًا
(تو) کہتے ہیں	ان لوگوں سے جنہیں	دیا گیا	علم	کیا	اس (نبی) نے کہا	ابھی

تو علم والوں سے کہتے ہیں: ابھی انہوں نے کیا کہا؟

اُولٰٓىِٕكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْٓا

اُولٰٓىِٕكَ	الَّذِيْنَ	طَبَعَ	اللّٰهُ	عَلٰى قُلُوْبِهِمْ	وَ	اتَّبَعُوْٓا
یہ لوگ	وہ ہیں جو	مہر لگا دی	اللہ (نے)	ان کے دلوں پر	اور	انہوں نے پیروی کی

یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگا دی اور وہ اپنی خواہشوں کے

(1)...... اس آیت کا خلاصۂ کلام یہ ہے کہ آخرت میں کفار اور مومنین کا حال ایک جیسا نہیں بلکہ بہت مختلف ہوگا، مومنین جنت کے باغات، محلات اور عیش و آرام میں ہوں گے جبکہ کافر نارِ جہنم میں جل رہے ہوں گے۔ مومنین کے پینے کے لئے انواع و اقسام کے لذیذ ترین مشروبات ہوں گے جبکہ کافروں کے لئے ایسا کھولتا ہوا پانی ہوگا جو ان کی آنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔

ہدایت کا صلہ

اَهْوَآءَهُمْ ﴿۱٦﴾ وَ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى

اَهْوَآءَهُمْ ﴿۱٦﴾	وَ	الَّذِيْنَ	اهْتَدَوْا	زَادَهُمْ	هُدًى
اپنی خواہشوں (کی)	اور	وہ لوگ جنہوں نے	ہدایت پائی	(اللہ نے) زیادہ کردیا انہیں	ہدایت (میں)

تابع ہوگئے ۞ اور جنہوں نے ہدایت پائی تو اللہ نے ان کی ہدایت اور زیادہ فرمادی

کفار کے لیے نصیحت سے فائدہ اٹھانے کا موقع

وَّ اٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ﴿۱٧﴾ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ

وَّ	اٰتٰىهُمْ	تَقْوٰىهُمْ ﴿۱٧﴾	فَهَلْ	يَنْظُرُوْنَ	اِلَّا	السَّاعَةَ
اور	عطا کی انہیں	ان کی پرہیزگاری	تو کیا (یعنی نہیں)	وہ انتظار کررہے ہیں	مگر	قیامت (کا)

اور انہیں ان کی پرہیزگاری عطا فرمائی ۞ تو وہ قیامت ہی کا انتظار کررہے ہیں

اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى

اَنْ	تَاْتِيَهُمْ	بَغْتَةً	فَقَدْ	جَآءَ	اَشْرَاطُهَا	فَاَنّٰى
کہ	وہ آجائے ان پر	اچانک	تو بیشک	آچکی ہیں	اس کی (کئی) علامتیں	تو کہاں (مفید ہوگا)

کہ ان پر اچانک آجائے تو بیشک اس کی (کئی) علامتیں تو آہی چکی ہیں پھر جب

توحید کا بیان اور استغفار کا حکم

لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ﴿۱٨﴾ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ

لَهُمْ	اِذَا	جَآءَتْهُمْ	ذِكْرٰىهُمْ ﴿۱٨﴾	فَاعْلَمْ (1)	اَنَّهٗ	لَآ
ان کیلئے	جب	وہ آجائے گی ان پر	ان کا نصیحت ماننا	تو جان لو	کہ	نہیں

قیامت آجائے گی تو ان کا نصیحت ماننا انہیں کہاں مفید ہوگا؟ ۞ تو جان لو کہ اللہ کے سوا

اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَ

اِلٰهَ	اِلَّا	اللّٰهُ	وَ	اسْتَغْفِرْ	لِذَنْۢبِكَ (2)	وَ
کوئی معبود	مگر	اللہ	اور	مغفرت طلب کرو	اپنے (خاص غلاموں) کے گناہوں کی	اور

کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اے حبیب! اپنے خاص غلاموں اور

(1) ...یہاں جاننے سے پہلی بار جاننا نہیں بلکہ یہ مراد ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے بارے میں جو علم اور یقین رکھتے ہیں اس پر قائم رہیں۔ (2) ...یہاں آیت میں اگر خطاب حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہو تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوگا کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کوئی گناہ ہوا تھا جس کی معافی مانگنے کا فرمایا گیا کیونکہ آپ یقینی طور پر گناہوں سے معصوم ہیں بلکہ یہ اس لئے فرمایا گیا ہے کہ استغفار کے معاملے میں اُمت آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی کرے یا یہاں بظاہر خطاب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہے اور مراد آپ کے اہلِ بیت اور خاص غلام ہیں اور آیت کا معنی یہ ہے کہ آپ اپنے

لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَ

لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ	وَ	اللّٰهُ	يَعْلَمُ	مُتَقَلَّبَكُمْ	وَ
مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں (کے گناہوں) کی	اور	اللّٰه	جانتا ہے	تمہارا چلنا پھرنا	اور

عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو اور (اے لوگو!) اللّٰه دن کے وقت تمہارے پھرنے اور

مَثْوٰىكُمْ ۧ ﴿۱۹﴾ وَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ لَا نُزِّلَتْ

مَثْوٰىكُمْ ﴿۱۹﴾	وَ	يَقُوْلُ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا (1)	لَوْ لَا	نُزِّلَتْ
تمہارا (آرام کا) ٹھکانہ	اور	کہتے ہیں	وہ لوگ جو	ایمان لائے	کیوں نہیں	اتاری گئی

رات کو تمہارے آرام کرنے کو جانتا ہے ○ اور مسلمان کہتے ہیں: کوئی سورت

سُوْرَةٌ ۚ فَاِذَاۤ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّ ذُكِرَ فِيْهَا

سُوْرَةٌ	فَاِذَاۤ	اُنْزِلَتْ	سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ	وَّ	ذُكِرَ	فِيْهَا
کوئی سورت	پھر جب	اتاری جاتی ہے	کوئی واضح سورت	اور	ذکر کیا جاتا ہے	اس میں

کیوں نہیں اتاری گئی؟ پھر جب کوئی واضح سورت اتاری جاتی ہے اور اس میں جہاد کا حکم

الْقِتَالُ ۙ رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ

الْقِتَالُ	رَاَيْتَ	الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ	مَّرَضٌ	يَّنْظُرُوْنَ
جہاد (کا)	(تو) تم دیکھو گے	ان لوگوں کو جن کے دلوں میں	بیماری (ہے)	وہ دیکھتے ہیں

دیا جاتا ہے تو تم ان لوگوں کو دیکھو گے جن کے دلوں میں بیماری ہے کہ تمہاری طرف

اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ؕ فَاَوْلٰى لَهُمْ ۚ ﴿۲۰﴾

اِلَيْكَ	نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ	مِنَ الْمَوْتِ	فَاَوْلٰى	لَهُمْ ﴿۲۰﴾
تمہاری طرف	(جیسے اس کا) دیکھنا جس پر چھائی ہوئی ہو	موت	تو بہتر تھا	ان کے لیے

ایسے دیکھتے ہیں جیسے وہ دیکھتا ہے جس پر موت چھائی ہوئی ہو تو ان کے لئے بہتر تھا ○

حکمِ جہاد پر مشتمل سورت اترنے پر منافقوں کا حال

ع ۶ | ۲

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اہلِ بیت اور خاص غلاموں کے گناہوں کی مغفرت طلب فرمائیں۔

1 ..... ایمان والے راہِ خدا میں جہاد کے بے پناہ شوق کی بنا پر کہتے تھے کہ ایسی سورت کیوں نہیں اترتی جس میں جہاد کا حکم ہو تاکہ ہم جہاد کریں، یہی بات منافق بھی کہہ دیا کرتے تھے، پھر جب کوئی واضح، قطعی حکمِ جہاد والی سورت نازل ہو جاتی تو منافقین خوف اور بزدلی کا مظاہرہ کرتے اور حکمِ الٰہی پر عمل کرنے سے جی چراتے تھے۔ اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی جس میں منافقوں کا حال بیان کر کے انہیں نصیحت کی گئی ہے۔

اللہ پر ایمان کا تقاضا

طَاعَةٌ وَّ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ۚ فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ ۚ فَلَوْ صَدَقُوا

صَدَقُوا	فَلَوْ	الْاَمْرُ	عَزَمَ	فَاِذَا	قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ	وَّ	طَاعَةٌ
وہ سچے رہتے	تو اگر	(جہاد کا) حکم	قطعی ہو گیا	پھر جب	اچھی بات کہنا	اور	فرمانبرداری کرنا

فرمانبرداری کرنا اور اچھی بات کہنا، پھر جب (جہاد کا) حکم قطعی ہو گیا تو اگر اللہ سے

اسلامی جہاد کو سبب فساد سمجھنے والوں کو جواب

اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ﴿٢١﴾ فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ

اِنْ	عَسَيْتُمْ	فَهَلْ	لَّهُمْ ﴿٢١﴾	خَيْرًا	لَكَانَ	اللّٰهَ
اگر	تم قریب ہو	تو کیا	ان کیلئے	بہتر	(تو) ضرور وہ ہوتا	اللہ (سے)

سچے رہتے تو یہ ان کیلئے بہتر ہوتا ۝ تو کیا تم اس بات کے قریب ہو کہ اگر

تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَ تُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ﴿٢٢﴾

اَرْحَامَكُمْ ﴿٢٢﴾	تُقَطِّعُوْٓا	وَ	فِي الْاَرْضِ	تُفْسِدُوْا (1)	اَنْ	تَوَلَّيْتُمْ
اپنے رشتے	کاٹ دو	اور	زمین میں	تم فساد پھیلاؤ	کہ	تم حکومت حاصل کر لو

تمہیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے رشتے کاٹ دو ۝

منافقین پر لعنت الٰہی اور اس کا اثر

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَ اَعْمٰٓى

اَعْمٰٓى	وَ	فَاَصَمَّهُمْ	اللّٰهُ	لَعَنَهُمُ	الَّذِيْنَ	اُولٰٓئِكَ
اندھی کر دیں	اور	تو بہرا کر دیا انہیں	اللہ (نے)	لعنت کی ان پر	وہ ہیں جو	یہ لوگ

یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی تو اللہ نے انہیں بہرا کر دیا اور ان کی آنکھیں

منافق قرآن میں تدبر نہیں کر سکتے

اَبْصَارَهُمْ ﴿٢٣﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ

عَلٰى قُلُوْبٍ	اَمْ	الْقُرْاٰنَ	اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ	اَبْصَارَهُمْ ﴿٢٣﴾
دلوں پر	یا، بلکہ	قرآن (میں)	تو کیا وہ غور و فکر نہیں کرتے	ان کی آنکھیں

اندھی کر دیں ۝ تو کیا وہ قرآن میں غور و فکر نہیں کرتے؟ بلکہ دلوں پر

(1)......جب منافقوں کو مشرکوں کے خلاف جہاد کرنے کا حکم دیا گیا تو یہ کہنے لگے کہ ہم مشرکوں کے خلاف جہاد کیسے کریں کیونکہ انسانوں کو قتل کرنا زمین میں فساد پھیلانا ہے، نیز عرب والے ہمارے رشتہ دار ہیں تو ان سے جنگ کر کے انہیں قتل کرنا رشتے داری کو توڑ دینا ہے اور یہ کوئی اچھے کام نہیں ہیں۔ ان کے رد میں یہ آیت نازل ہوئی۔ فی زمانہ بھی اسلام کے دشمن اسلامی جہاد پر اسی طرح کے اعتراضات کرتے ہیں، ان کے اعتراضات اسلام دشمنی کے سوا کچھ نہیں۔

اَقْفَالُهَا ﴿۲۴﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا

اَقْفَالُهَا ﴿۲۴﴾ (1)	اِنَّ	الَّذِیْنَ (2)	ارْتَدُّوْا	عَلٰۤى اَدْبَارِهِمْ	مِّنْۢ بَعْدِ	مَا
ان کے تالے (لگے ہیں)	بیشک	وہ لوگ جو	پلٹ گئے	اپنی پیٹھوں پر	(اس کے) بعد	کہ

ان کے تالے لگے ہوئے ہیں ○ بیشک وہ لوگ جو اپنے پیچھے پلٹ گئے اس کے بعد کہ

تَبَیَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّیْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ؕ وَ اَمْلٰى

تَبَیَّنَ	لَهُمُ	الْهُدَى	الشَّیْطٰنُ	سَوَّلَ (3)	لَهُمْ	وَ	اَمْلٰى
واضح ہوچکی تھی	ان کیلئے	ہدایت	شیطان	اس نے دھوکا دیا	ان کو	اور	امید دلائی

ان کیلئے ہدایت بالکل واضح ہوچکی تھی شیطان نے انہیں فریب دیا اور انہیں

لَهُمْ ﴿۲۵﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِیْنَ كَرِهُوْا

لَهُمْ ﴿۲۵﴾	ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ	قَالُوْا	لِلَّذِیْنَ	كَرِهُوْا
ان کو	یہ	(اس) لیے کہ وہ	انہوں نے کہا	ان لوگوں سے جنہوں نے	ناپسند کیا

(لمبی لمبی) امیدیں دلائیں ○ یہ اس لیے ہے کہ انہوں نے اللہ کے نازل کردہ کو

مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِیْعُكُمْ فِیْ بَعْضِ الْاَمْرِ ۚۖ وَ

مَا	نَزَّلَ	اللّٰهُ	سَنُطِیْعُكُمْ	فِیْ بَعْضِ الْاَمْرِ	وَ
(اسے) جو	نازل کیا	اللہ (نے)	عنقریب ہم اطاعت کریں گے تمہاری	کسی کام میں	اور

ناپسند کرنے والوں سے کہا: کسی کام میں ہم تمہاری اطاعت کریں گے اور

اللّٰهُ یَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ ﴿۲۶﴾ فَكَیْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ

اللّٰهُ	یَعْلَمُ	اِسْرَارَهُمْ ﴿۲۶﴾	فَكَیْفَ	اِذَا	تَوَفَّتْهُمُ	الْمَلٰٓىِٕكَةُ
اللہ	جانتا ہے	ان کی چھپی باتیں	تو کیسا (ہوگا)	جب	روح قبض کریں گے ان کی	فرشتے

اللہ ان کی چھپی ہوئی باتوں کو جانتا ہے ○ تو ان کا کیسا حال ہوگا جب فرشتے ان کے منہ

ایمان سے کفر کی طرف پلٹنے والے شیطان کے دھوکہ میں ہیں

منافقوں کے ایمان سے کفر کی طرف پلٹ جانے کا سبب

موت کے وقت منافقوں کا عبرتناک حال اور اس کا سبب

1 ...... دل پر قفل لگ جانے سے مراد دل کا سخت اور بے حس ہوجانا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دل کسی صورت نصیحت قبول نہیں کرتا۔

2 ...... اس آیت میں اہلِ کتاب کے ان کفار کا حال بیان کیا گیا ہے جنہوں نے حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کو پہچانا، آپ کی نعت وصفت اپنی کتاب میں دیکھی، پھر جاننے پہچاننے کے باوجود کفر اختیار کیا اور ایک قول یہ ہے کہ ان لوگوں سے مراد منافق ہیں جو ایمان لاکر کفر کی طرف پھر گئے۔

3 ...... شیطان کا فریب یہ تھا کہ اس نے برے اعمال کو ان کی نظر میں ایسا مزین کردیا کہ وہ انہیں اچھا سمجھنے لگے۔

يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَ اَدْبَارَهُمْ ﴿٢٧﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ

يَضْرِبُوْنَ	وُجُوْهَهُمْ	وَ	اَدْبَارَهُمْ ﴿٢٧﴾	ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمُ
ضربیں مارتے ہوئے	ان کے چہروں	اور	ان کی پیٹھوں (پر)	یہ	(اس) لیے کہ وہ

اور ان کی پیٹھوں پر ضربیں مارتے ہوئے ان کی روح قبض کریں گے ○ یہ اس لیے ہے کہ

اتَّبَعُوْا مَاۤ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَ كَرِهُوْا

اتَّبَعُوْا	مَاۤ	اَسْخَطَ (1)	اللّٰهَ	وَ	كَرِهُوْا
انہوں نے پیروی کی	(اس بات کی) جس نے	ناراض کردیا	اللہ (کو)	اور	انہوں نے پسند نہ کیا

انہوں نے اللہ کو ناراض کرنے والی بات کی پیروی کی اور انہوں نے اللہ کی خوشنودی کو

رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ﴿٢٨﴾ؑ اَمْ حَسِبَ

رِضْوَانَهٗ (2)	فَاَحْبَطَ	اَعْمَالَهُمْ ﴿٢٨﴾	اَمْ	حَسِبَ
اس کی خوشنودی (کو)	تو اس نے ضائع کردیئے	ان کے اعمال	کیا	گمان کرلیا

پسند نہ کیا تو اس نے ان کے اعمال ضائع کردیئے ○ کیا جن کے دلوں میں

الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَنْ لَّنْ يُّخْرِجَ

الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ	مَّرَضٌ	اَنْ	لَّنْ يُّخْرِجَ
ان لوگوں نے جن کے دلوں میں	بیماری (ہے)	کہ	ہرگز ظاہر نہ کرے گا

بیماری ہے وہ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اللہ ان کے چھپے ہوئے بغض و کینے کو

اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ ﴿٢٩﴾ وَ لَوْ نَشَآءُ لَاَرَيْنٰكَهُمْ

اللّٰهُ	اَضْغَانَهُمْ ﴿٢٩﴾	وَ	لَوْ	نَشَآءُ	لَاَرَيْنٰكَهُمْ
اللہ	ان کے بغض و کینے	اور	اگر	ہم چاہتے	(تو) ضرور دکھادیتے تمہیں وہ منافقین

ظاہر نہ فرمائے گا ○ اور اگر ہم چاہتے تو تمہیں وہ منافقین دکھادیتے

منافقوں کا گھمنڈ اور ان کی پہچان کروانے سے متعلق مشیت الٰہی

ع ٧ ، ٣

1 ...اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والی بات سے مراد لوگوں کو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ جہاد میں جانے سے روکنا اور کافروں کی مدد کرنا ہے۔ یا، وہ بات تورات کے ان مضامین کو چھپانا ہے جن میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکر ہے۔

2 ......یہاں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی سے مراد ایمان وطاعت، مسلمانوں کی مدد اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ جہاد میں حاضر ہونا ہے۔

فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ؕ وَ لَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ ؕ

فَلَعَرَفْتَهُمْ	بِسِيْمٰهُمْ	وَ	لَتَعْرِفَنَّهُمْ	فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ (1)
تو ضرور تم پہچان لیتے انہیں	ان کی نشانی سے	اور	ضرور تم پہچان لوگے انہیں	گفتگو کے انداز میں

تو تم انہیں ان کی صورت سے پہچان لیتے اور ضرور تم انہیں گفتگو کے انداز میں پہچان لوگے

وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ ﴿٣٠﴾ وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى

وَ	اللّٰهُ	يَعْلَمُ	اَعْمَالَكُمْ ﴿٣٠﴾	وَ	لَنَبْلُوَنَّكُمْ	حَتّٰى
اور	اللہ	جانتا ہے	تمہارے اعمال	اور	ضرور ہم آزمائیں گے تمہیں	یہاں تک کہ

اور اللہ تمہارے اعمال جانتا ہے ○ اور ضرور ہم تمہیں آزمائیں گے یہاں تک کہ

نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَ الصّٰبِرِيْنَ ۙ وَ نَبْلُوَاۡ

نَعْلَمَ (2)	الْمُجٰهِدِيْنَ	مِنْكُمْ	وَ	الصّٰبِرِيْنَ	وَ	نَبْلُوَاۡ
دیکھ لیں	جہاد کرنے والوں (کو)	تم میں سے	اور	صبر کرنے والوں (کو)	اور	ہم آزمالیں

ہم تم میں سے جہاد کرنے والوں اور صبر کرنے والوں کو دیکھ لیں اور تمہاری خبریں

اَخْبَارَكُمْ ﴿٣١﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا

اَخْبَارَكُمْ ﴿٣١﴾	اِنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	وَ	صَدُّوْا
تمہاری خبریں	بیشک	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اور	انہوں نے روکا

آزمالیں ○ بیشک جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ شَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	وَ	شَآقُّوا	الرَّسُوْلَ	مِنْ بَعْدِ
اللہ کی راہ سے	اور	مخالفت کی	رسول (کی)	(اس کے) بعد

روکا اور رسول کی مخالفت کی اس کے بعد کہ

مسلمانوں کی حکمِ جہاد کے ذریعے آزمائش

منافقین اور کفار کو تنبیہ

1 ...... حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم منافقوں کو ان کی صورت، باتوں اور اندازِ کلام سے پہچان لیا کرتے تھے اور یہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا کیے جانے والے کثیر علوم میں سے علم کی ایک قسم ہے۔

2 ...... اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیشہ سے ہی ہر شخص کے اعمال و افعال کا علم رکھتا ہے اور یہاں علم سے مراد ظہور ہے یعنی جو چیز پہلے سے ہی اللہ تعالیٰ کے علم میں تھی وہ دوسروں کے سامنے ظاہر ہو جائے۔

مَا تَبَیَّنَ لَهُمُ الْهُدٰىۙ لَنْ یَّضُرُّوا اللّٰهَ

مَا	تَبَیَّنَ	لَهُمُ	الْهُدٰى	لَنْ یَّضُرُّوا	اللّٰهَ
کہ	ظاہر ہوچکی تھی	ان کے لئے	ہدایت	وہ ہرگز نقصان نہ پہنچاسکیں گے	اللہ (کو)

ان کیلئے ہدایت بالکل ظاہر ہوچکی تھی وہ ہرگز اللہ کو کچھ نقصان

اطاعتِ رسول کا حکم اور اعمال باطل کرنے کی ممانعت

شَیْــٴًـاؕ وَ سَیُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ﴿۳۲﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ

شَیْــٴًـا	وَ	سَیُحْبِطُ	اَعْمَالَهُمْ ﴿۳۲﴾	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ
کچھ	اور	عنقریب وہ برباد کردے گا	ان کے اعمال	اے	وہ لوگو جو

نہیں پہنچاسکیں گے اور بہت جلد اللہ ان کے اعمال برباد کردے گا○ اے ایمان

اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ لَا تُبْطِلُوْۤا

اٰمَنُوْۤا	اَطِیْعُوا	اللّٰهَ	وَ	اَطِیْعُوا	الرَّسُوْلَ	وَ	لَا تُبْطِلُوْۤا(1)
ایمان لائے	تم حکم مانو	اللہ (کا)	اور	حکم مانو	رسول (کا)	اور	باطل نہ کرو

والو! اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور اپنے اعمال

کفر پر مرنے والے کی مغفرت سے محرومی

اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۳﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ

اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۳﴾	اِنَّ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	وَ	صَدُّوْا	عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	ثُمَّ
اپنے اعمال	بیشک	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اور	انہوں نے روکا	اللہ کی راہ سے	پھر

باطل نہ کرو○ بیشک جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا پھر

مَاتُوْا وَ هُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ﴿۳۴﴾

مَاتُوْا	وَ	هُمْ	كُفَّارٌ	فَلَنْ یَّغْفِرَ(2)	اللّٰهُ	لَهُمْ ﴿۳۴﴾
وہ مرگئے	اور	وہ	کافر (تھے)	تو ہرگز مغفرت نہ فرمائے گا	اللہ	ان کی

کافر ہی مرگئے تو اللہ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا○

1 ...... عمل کو باطل کرنا ممنوع ہے، لہٰذا ان تمام افعال سے بچنا ضروری ہے جن کی وجہ سے اعمال باطل ہوجاتے ہیں جیسے کفر و شرک کرنا، مسلمان ہونے کے بعد دینِ اسلام چھوڑ دینا، منافقت اختیار کرنا، رضائے الٰہی کی بجائے کسی اور غرض سے عمل کرنا اور نیک عمل شروع کرکے اسے قصداً فاسد کردینا وغیرہ۔

2 ...... اُخروی نجات کے لئے ایمان پر خاتمہ ضروری ہے اور جس کی موت حالتِ کفر میں ہوئی اس کی کسی صورت مغفرت نہ ہوگی۔ ہمارے بزرگانِ دین لمحہ لمحہ نیک اعمال میں گزارنے کے باوجود ایمان پر خاتمے کے لئے بہت فکر مند رہتے تھے، ہمیں بھی ایمان پر خاتمے کی فکر کرنی چاہئے۔

کفار کے مقابلے میں بزدلی دکھانے کی ممانعت

فَلَا تَهِنُوْا وَ تَدْعُوْۤا اِلَى السَّلْمِ ۖۗ وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۖۗ وَ اللّٰهُ

اللّٰهُ	وَ	الْاَعْلَوْنَ	اَنْتُمُ	وَ	اِلَى السَّلْمِ	تَدْعُوْۤا	وَ	فَلَا تَهِنُوْا(1)
اللہ	اور	غالب ہوگے	تم	اور	صلح کی طرف	(نہ) بلاؤ	اور	تو تم سستی نہ کرو

تو تم سستی نہ کرو اور خود صلح کی طرف دعوت نہ دو اور تم ہی غالب ہوگے اور اللہ

دنیا کی ناپائیداری کا بیان اور ایمان وتقویٰ کی فضیلت

مَعَكُمْ وَ لَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ۳۵ اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا

اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا	اَعْمَالَكُمْ ۳۵	لَنْ يَّتِرَكُمْ	وَ	مَعَكُمْ
دنیا کی زندگی صرف	تمہارے اعمال (میں)	وہ ہرگز نقصان نہ دے گا تمہیں	اور	تمہارے ساتھ (ہے)

تمہارے ساتھ ہے اور وہ ہرگز تمہارے اعمال میں تمہیں نقصان نہ دے گا ○ دنیا کی زندگی تو یہی

لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ ؕ وَ اِنْ تُؤْمِنُوْا وَ تَتَّقُوْا

تَتَّقُوْا	وَ	تُؤْمِنُوْا	اِنْ	وَ	لَهْوٌ	وَّ	لَعِبٌ
پرہیزگاری کرو	اور	تم ایمان لاؤ	اگر	اور	تماشا (ہے)	اور	کھیل

کھیل کود ہے اور اگر تم ایمان لاؤ اور پرہیزگاری کرو

يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَ لَا يَسْـَٔلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ ۳۶

اَمْوَالَكُمْ ۳۶	لَا يَسْـَٔلْكُمْ(2)	وَ	اُجُوْرَكُمْ	يُؤْتِكُمْ
تمہارے مال	نہیں مانگے گا تم سے	اور	تمہارے ثواب	(تو) وہ دے گا تمہیں

تو وہ تمہیں تمہارے ثواب عطا فرمائے گا اور کچھ تم سے تمہارے مال نہ مانگے گا ○

بندوں کی آزمائش میں کرمِ الٰہی

اِنْ يَّسْـَٔلْكُمُوْهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا وَ

وَ	تَبْخَلُوْا	فَيُحْفِكُمْ	يَسْـَٔلْكُمُوْهَا	اِنْ
اور	(تو) تم بخل کروگے	پھر وہ زیادہ طلب کرے تم سے	اللہ طلب کرے تم سے وہ مال	اگر

اگر اللہ تم سے تمہارے مال طلب کرے اور زیادہ طلب کرے تو تم بخل کروگے اور

1 ......اس آیت میں بطورِ خاص صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے خطاب ہے اور عمومی طور پر تمام مسلمانوں کے لئے بھی یہی احکام ہیں کہ وہ دشمنانِ اسلام سے مقابلہ کرنے میں سستی نہ کریں اور نہ ہی کمزوری دکھائیں اور انہیں خود صلح کی دعوت نہ دیں کہ اس میں ذلت کا پہلو ہے۔ 2 ......اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تم سے تمہارے تمام اموال طلب نہیں کرے گا، یا یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ تم سے اپنی حاجت وضرورت کے لئے مال طلب نہیں کرے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ غنی اور بے نیاز ہے۔ زکوٰۃ وصدقات وغیرہ میں جو مال خرچ کرنے کا حکم دیا گیا اس میں بھی بندوں ہی کا فائدہ ہے کہ وہ اس پر ثواب پائیں گے۔

راہِ خدا میں خرچ کرنے میں بخل کرنے والوں کی مذمت اور انہیں تنبیہ

يُخْرِجْ اَضْغَانَكُمْ ﴿٣٧﴾ هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ

تُدْعَوْنَ	هٰۤؤُلَآءِ	هٰۤاَنْتُمْ	اَضْغَانَكُمْ ﴿٣٧﴾	يُخْرِجْ
تمہیں بلایا جاتا ہے	یہ لوگ	ہاں ہاں تم ہو	تمہارے دلوں کے کھوٹ	وہ (بخل) ظاہر کردے گا

وہ بخل تمہارے دلوں کے کھوٹ کو ظاہر کردے گا ○ ہاں ہاں یہ تم ہو جو بلائے جاتے ہو

لِتُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ یَّبْخَلُ ۚ وَ مَنْ

مَنْ	وَ	یَّبْخَلُ[1]	مَّنْ	فَمِنْكُمْ	فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	لِتُنْفِقُوْا
جو	اور	بخل کرتا ہے	(کوئی وہ ہے) جو	تو تم میں سے	اللہ کی راہ میں	تاکہ تم خرچ کرو

تاکہ تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو تو تم میں کوئی بخل کرتا ہے اور جو

یَّبْخَلْ فَاِنَّمَا یَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ الْغَنِیُّ

الْغَنِیُّ	اللّٰهُ	وَ	عَنْ نَّفْسِهٖ	فَاِنَّمَا یَبْخَلُ	یَّبْخَلْ
بے نیاز (ہے)	اللہ	اور	اپنی جان سے	تو وہ بخل کرتا ہے صرف	بخل کرتا ہے

بخل کرے وہ اپنی ہی جان سے بخل کرتا ہے اور اللہ بے نیاز ہے

وَ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ وَ اِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ

یَسْتَبْدِلْ	تَتَوَلَّوْا[2]	اِنْ	وَ	الْفُقَرَآءُ	اَنْتُمُ	وَ
(تو اللہ) بدل دے گا	تم منہ پھیروگے	اگر	اور	محتاج (ہو)	تم (سب)	اور

اور تم سب محتاج ہو اور اگر تم منہ پھیروگے تو وہ تمہارے سوا

قَوْمًا غَیْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا یَكُوْنُوْۤا اَمْثَالَكُمْ ﴿٣٨﴾

اَمْثَالَكُمْ ﴿٣٨﴾	لَا یَكُوْنُوْۤا	ثُمَّ	غَیْرَكُمْ	قَوْمًا
تم جیسے	وہ نہ ہوں گے	پھر	تمہارے سوا	(دوسرے) لوگ

اور لوگ بدل دے گا پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے ○

[1]...... بخل کے لغوی معنی ہیں ''کنجوسی'' اور اصطلاح میں جہاں خرچ کرنا شرعاً، عادتاً یا مروتاً لازم ہو وہاں خرچ نہ کرنا بخل کہلاتا ہے۔ بخل کے بہت سے دینی اور دنیاوی نقصانات ہیں جن کا سامنا بخل کرنے والے کو ہی کرنا پڑتا ہے، جیسے بخل کرنے والا کامل مومن نہیں بن سکتا اور مال خرچ کرنے کا ثواب نہیں پاسکتا یونہی بخل آدمی کی بدترخامی اور ملامت و رسوائی کا ذریعہ ہے، خونریزی اور فساد کی جڑ اور ہلاکت و بربادی کا سبب ہے۔ [2]...... اس آیت میں خطاب اگر صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے ہے تو یہ تبدیلی بالفعل واقع نہیں ہوئی کیونکہ بعد والوں میں سے کوئی بھی صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے افضل نہیں ہے اور شرط کے لیے

آیات: 29 | رکوع: 04

سُوْرَةُ الْفَتْحِ مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ﴿١﴾ لِّيَغْفِرَ لَكَ

اِنَّا	فَتَحْنَا	لَكَ	فَتْحًا مُّبِيْنًا ﴿١﴾ (1)	لِّيَغْفِرَ	لَكَ
بیشک	ہم نے فیصلہ فرمادیا	تمہارے لیے	روشن فتح (کا)	تاکہ بخش دے	تمہارے سبب

بیشک ہم نے تمہارے لیے روشن فتح کا فیصلہ فرمادیا ○ تاکہ اللہ تمہارے صدقے

اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ

اللّٰهُ	مَا	تَقَدَّمَ	مِنْ ذَنْۢبِكَ (2)	وَ	مَا	تَاَخَّرَ	وَ	يُتِمَّ
اللہ	جو	پہلے ہوئے	تمہارے اپنوں کے گناہ	اور	جو	پیچھے ہوں گے	اور	پوری کردے

تمہارے اپنوں کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دے اور اپنا انعام

نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿٢﴾ وَّيَنْصُرَكَ

نِعْمَتَهٗ	عَلَيْكَ	وَ	يَهْدِيَكَ	صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿٢﴾	وَّ	يَنْصُرَكَ
اپنی نعمت	تم پر	اور	دکھادے تمہیں	سیدھا راستہ	اور	مدد کرے تمہاری

تم پر تمام کردے اور تمہیں سیدھی راہ دکھادے ○ اور اللہ تمہاری

روشن فتح کا فیصلہ فرمانے کی بشارت اور گناہ بخشش

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ضروری نہیں کہ اس کا وقوع بھی ہو اور اگر یہ خطاب منافقین سے ہے تو یہ تبدیلی بالفعل واقع ہوئی اور بعد میں ایسے لوگ آئے جو منافقین جیسے بالکل نہ تھے۔

1 ...اکثر مفسرین کے نزدیک روشن فتح سے صلح حدیبیہ مراد ہے جبکہ بعض مطلق اسلامی فتوحات مراد لیتے ہیں جیسے مکہ، خیبر، حنین، طائف، فارس و روم وغیرہ کی فتوحات۔ یہ فتوحات چونکہ یقینی تھیں اس لئے انہیں ماضی کے صیغہ سے بیان کیا گیا۔

2 یہاں ذَنب کی نسبت بظاہر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف ہے اور مراد آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اپنوں کے اگلے اور پچھلے گناہ ہیں۔

اللّٰهُ نَصْرًا عَزِیْزًا ﴿۳﴾ هُوَ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ

السَّكِیْنَةَ (۱)	اَنْزَلَ	الَّذِیْۤ	هُوَ	نَصْرًا عَزِیْزًا ﴿۳﴾	اللّٰهُ
اطمینان	اتارا	جس نے	وہی (ہے)	زبردست مدد	اللہ

زبردست مدد فرمائے ○ وہی ہے جس نے ایمان والوں کے دلوں میں

فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ لِیَزْدَادُوْۤا اِیْمَانًا مَّعَ اِیْمَانِهِمْؕ وَ

وَ	اِیْمَانًا مَّعَ اِیْمَانِهِمْ	لِیَزْدَادُوْۤا	فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ
اور	اپنے یقین کے ساتھ یقین (میں)	تاکہ وہ زیادہ ہوجائیں	ایمان والوں کے دلوں میں

اطمینان اتارا تاکہ ان کے یقین پر یقین میں اضافہ ہو اور

لِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَكِیْمًاۙ ﴿۴﴾

حَكِیْمًا ﴿۴﴾	عَلِیْمًا	اللّٰهُ	كَانَ	وَ	جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	لِلّٰهِ
حکمت والا	علم والا	اللہ	ہے	اور	آسمانوں اور زمین کے تمام لشکر	اللہ ہی کی (ملکیت ہیں)

آسمانوں اور زمین کے تمام لشکر اللہ ہی کی ملک ہیں اور اللہ علم والا، حکمت والا ہے ○

لِّیُدْخِلَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ

تَجْرِیْ	جَنّٰتٍ	الْمُؤْمِنٰتِ	وَ	الْمُؤْمِنِیْنَ	لِّیُدْخِلَ
بہتی ہیں	باغوں (میں)	ایمان والی عورتوں (کو)	اور	ایمان والے مردوں	تاکہ وہ داخل کردے

تاکہ وہ ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو ان باغوں میں داخل فرمادے جن کے نیچے

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا وَ یُكَفِّرَ عَنْهُمْ

عَنْهُمْ	یُكَفِّرَ	وَ	فِیْهَا	خٰلِدِیْنَ	الْاَنْهٰرُ	مِنْ تَحْتِهَا
ان سے	(تاکہ اللہ) مٹادے	اور	ان میں	ہمیشہ رہنے والے	نہریں	ان کے نیچے

نہریں بہتی ہیں، ہمیشہ ان میں رہیں گے اور تاکہ اللہ ان کی برائیاں

(۱)......اس سے پہلی آیت میں مدد فرمانے کا ذکر ہوا اور اس آیت میں مدد کی صورت بیان کی جارہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہی صلح اور امن کے ذریعے ایمان والوں کے دلوں میں اطمینان اتارا تاکہ ان کے یقین میں مزید اضافہ ہو جائے اور عقیدہ راسخ ہونے کے باوجود نفس کو اطمینان حاصل ہو اور یہ وہ چیز ہے جس کے ذریعے جنگ وغیرہ کے دوران ثابت قدمی نصیب ہوتی ہے۔

سَیِّاٰتِهِمْؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِیْمًاۙ(۵) وَّ

سَیِّاٰتِهِمْ	وَ	كَانَ	ذٰلِكَ	عِنْدَ اللّٰهِ	فَوْزًا عَظِیْمًا (۵)	وَّ
ان کی برائیاں	اور	ہے	یہ	اللہ کے یہاں	بڑی کامیابی	اور

ان سے مٹادے، اور یہ اللہ کے یہاں بڑی کامیابی ہے ○ اور

یُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِیْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتِ وَ الْمُشْرِكِیْنَ وَ

یُعَذِّبَ	الْمُنٰفِقِیْنَ	وَ	الْمُنٰفِقٰتِ	وَ	الْمُشْرِكِیْنَ	وَ
(تاکہ) وہ عذاب دے	منافق مردوں	اور	منافق عورتوں	اور	مشرک مردوں	اور

تاکہ وہ منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور

الْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّیْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِؕ عَلَیْهِمْ

الْمُشْرِكٰتِ	الظَّآنِّیْنَ	بِاللّٰهِ	ظَنَّ السَّوْءِ [1]	عَلَیْهِمْ
مشرک عورتوں (کو)	(جو) گمان کرنے والے (ہیں)	اللہ پر	برا گمان	انہی پر (ہے)

مشرک عورتوں کو عذاب دے جو اللہ پر برا گمان کرتے ہیں بری گردش

دَآىٕرَةُ السَّوْءِۚ وَ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ وَ لَعَنَهُمْ وَ اَعَدَّ

دَآىٕرَةُ السَّوْءِ [2]	وَ	غَضِبَ	اللّٰهُ	عَلَیْهِمْ	وَ	لَعَنَهُمْ	وَ	اَعَدَّ
بری گردش	اور	غضب فرمایا	اللہ (نے)	ان پر	اور	لعنت کی ان پر	اور	تیار کی

انہیں پر ہے اور اللہ نے اُن پر غضب فرمایا اور ان پر لعنت کی اور ان کے لیے

لَهُمْ جَهَنَّمَؕ وَ سَآءَتْ مَصِیْرًا(۶) وَ لِلّٰهِ

لَهُمْ	جَهَنَّمَ	وَ	سَآءَتْ	مَصِیْرًا (۶)	وَ	لِلّٰهِ
ان کے لئے	جہنم	اور	وہ کیا ہی برا	ٹھکانہ (ہے)	اور	اللہ ہی کی (ملکیت ہیں)

جہنم تیار فرمائی اور وہ کیا ہی برا ٹھکانہ ہے ○ اور آسمانوں

عظمت و شانِ الٰہی

1 ......منافقوں کا اللہ تعالیٰ پر برا گمان یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اہلِ ایمان کی مدد نہ فرمائے گا اور انہیں مکہ سے مدینہ کی طرف سلامتی کے ساتھ نہیں لوٹائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے بارے میں بدگمانیوں کا شکار ہونا منافقوں کا طرزِ عمل اور حرام فعل ہے، مسلمانوں کو ایسے خیالات سے بچتے ہوئے ہر حال میں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ اور اس سے حسنِ ظن رکھنا چاہیے۔

2 ......اس سے مراد یہ ہے کہ ان کے برے گمان کا وبال عذاب اور ہلاکت کی صورت میں انہی پر پڑے گا۔

جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا حَكِیْمًا ۝۷

حَكِیْمًا ۝۷	عَزِیْزًا	اللّٰهُ	كَانَ	وَ	جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ
حکمت والا	عزت والا	اللہ	ہے	اور	آسمانوں اور زمین کے سب لشکر

اور زمین کے سب لشکر اللہ ہی کی ملکیت میں ہیں اور اللہ عزت والا، حکمت والا ہے ۝

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مقام و مرتبہ

اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ۝۸

نَذِیْرًا ۝۸	وَّ	مُبَشِّرًا	وَّ	شَاهِدًا[1]	اَرْسَلْنٰكَ	اِنَّاۤ
ڈر سنانے والا (بناکر)	اور	خوشخبری دینے والا	اور	گواہ	ہم نے بھیجا تمہیں	بیشک

بیشک ہم نے تمہیں گواہ اور خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ۝

بعثت کے تین مقاصد

لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ

وَ	تُعَزِّرُوْهُ	وَ	بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ	لِّتُؤْمِنُوْا
اور	تعظیم کرو اس (رسول) کی	اور	اللہ اور اس کے رسول پر	تاکہ (اے لوگو) تم ایمان لاؤ

تاکہ (اے لوگو!) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر

بیعت رضوان کرنے والوں کی فضیلت اور ذمہ داری

تُوَقِّرُوْهُؕ وَ تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا ۝۹ اِنَّ

اِنَّ	اَصِیْلًا ۝۹	وَّ	بُكْرَةً	تُسَبِّحُوْهُ	وَ	تُوَقِّرُوْهُ[2]
بیشک	شام	اور	صبح	تم پاکی بیان کرو اس (اللہ) کی	اور	توقیر کرو اس کی

کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بیان کرو ۝ بیشک

الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَؕ یَدُ اللّٰهِ

یَدُ اللّٰهِ	اللّٰهَ	اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ	یُبَایِعُوْنَكَ	الَّذِیْنَ
اللہ کا ہاتھ	اللہ (کی)	وہ بیعت کرتے ہیں صرف	بیعت کرتے ہیں تمہاری	وہ لوگ جو

جو لوگ تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں، ان کے ہاتھوں پر

1 ...اللہ تعالٰی نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شاہد و گواہ بنایا ہے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بروزِ قیامت اپنی امت کے اعمال و احوال اور انبیاء کی تبلیغ کی گواہی دیں گے۔ نیز شاہد کا ایک معنی مشاہدہ کرنے والا بھی ہے۔ اللہ تعالٰی نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ مرتبہ بھی عطا فرمایا ہے کہ اُمت کے تمام اعمال و احوال کا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مشاہدہ فرماتے ہیں، جیسا کہ خود فرمایا: بیشک اللہ تعالٰی نے میرے سامنے دنیا اٹھادی تو میں اسے اور جو اس میں قیامت تک ہونے والا ہے ایسے دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی اس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔ (کنز العمال، ۶/۱۸۹، الجزء الحادی عشر، الحدیث: ۳۱۹۶۸) 2 ...اکثر مفسرین کے

فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا یَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ

فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ	فَمَنْ	نَّكَثَ	فَاِنَّمَا یَنْكُثُ	عَلٰى نَفْسِهٖ
ان کے ہاتھوں پر (ہے)	تو جس نے	عہد توڑا	تو وہ عہد توڑتا ہے صرف	اپنی جان کے خلاف

اللہ کا ہاتھ ہے تو جس نے عہد توڑا تو وہ اپنی جان کے خلاف ہی عہد توڑتا ہے

وَ مَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَیْهُ اللّٰهَ فَسَیُؤْتِیْهِ

وَ	مَنْ	اَوْفٰى	بِمَا عٰهَدَ عَلَیْهُ	اللّٰهَ	فَسَیُؤْتِیْهِ
اور	جس نے	پورا کیا	(اس) کو جس پر اس نے عہد کیا	اللہ (سے)	تو عنقریب اللہ دے گا اسے

اور جس نے اللہ سے کئے ہوئے اپنے عہد کو پورا کیا تو بہت جلد اللہ اسے

اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۱۰﴾ ع سَیَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ

اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۱۰﴾	سَیَقُوْلُ [1]	لَكَ	الْمُخَلَّفُوْنَ	مِنَ الْاَعْرَابِ
عظیم ثواب	اب کہیں گے	تم سے	پیچھے رہ جانے والے	دیہاتیوں میں سے

عظیم ثواب دے گا ○ پیچھے رہ جانے والے دیہاتی اب تم سے کہیں گے کہ

شَغَلَتْنَاۤ اَمْوَالُنَا وَ اَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ

شَغَلَتْنَاۤ	اَمْوَالُنَا	وَ	اَهْلُوْنَا	فَاسْتَغْفِرْ
مشغول رکھا ہمیں	ہمارے مالوں	اور	ہمارے گھر والوں (نے)	تو آپ مغفرت کی دعا کر دیں

ہمیں ہمارے مال اور ہمارے گھر والوں نے مشغول رکھا تو اب آپ ہمارے لئے

لَنَا ۚ یَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَیْسَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلْ

لَنَا	یَقُوْلُوْنَ	بِاَلْسِنَتِهِمْ	مَّا	لَیْسَ	فِیْ قُلُوْبِهِمْ	قُلْ
ہمارے لئے	وہ کہتے ہیں	اپنی زبانوں سے	(وہ بات) جو	نہیں ہے	ان کے دلوں میں	تم کہو

مغفرت کی دعا کر دیں، وہ اپنی زبانوں سے وہ بات کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہے۔ تم فرماؤ

منافقوں سے متعلق غیبی خبر اور اس کا ظہور

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) نزدیک اس آیت میں تعظیم و توقیر کا حکم حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے ہے۔

[1] ......جب حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حدیبیہ کے سال عمرہ کی نیت سے مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ فرمایا تو قریبی گاؤں والے اور دیہاتی آپ کے ساتھ نہ گئے اور کام کا بہانہ بنا کر وہیں رہ گئے اور حقیقت میں ان کا گمان یہ تھا کہ قریش بہت طاقتور ہیں، مسلمان ان سے بچ کر واپس نہ آئیں گے۔ اللہ تعالٰی کے فضل و کرم سے معاملہ ان کے گمان کے بالکل برخلاف ہوا اور اس آیت میں ان لوگوں کی معذرت سے متعلق غیبی خبر دی گئی جو ہو بہو پوری ہوئی۔

فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْــًٔا اِنْ اَرَادَ

فَمَنْ	يَّمْلِكُ(1)	لَكُمْ	مِّنَ اللّٰهِ	شَيْــًٔا	اِنْ	اَرَادَ
تو کون	اختیار رکھتا ہے	تمہارے لئے	اللّٰہ سے (کے مقابلہ میں)	کسی چیز (کا)	اگر	وہ ارادہ کرے

اگر اللّٰہ تمہیں نقصان پہنچانا چاہے یا وہ تمہاری بھلائی کا

بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ؕ بَلْ كَانَ

بِكُمْ	ضَرًّا	اَوْ	اَرَادَ	بِكُمْ	نَفْعًا	بَلْ	كَانَ
تمہارے ساتھ	نقصان (کا)	یا	وہ ارادہ کرے	تمہارے ساتھ	بھلائی (کا)	بلکہ	ہے

ارادہ فرمائے تو اللّٰہ کے مقابلے میں کون تمہارے لئے کسی چیز کا اختیار رکھتا ہے؟ بلکہ اللّٰہ

اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝۱۱ بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ

اللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	خَبِيْرًا ۝۱۱	بَلْ	ظَنَنْتُمْ	اَنْ
اللّٰہ	(اس) سے جو	تم عمل کرتے ہو	خبردار	بلکہ	تم نے گمان کرلیا	یہ کہ

تمہارے کاموں سے خبردار ہے ○ بلکہ تم تو یہ سمجھے ہوئے تھے کہ

لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰۤى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّ

لَّنْ يَّنْقَلِبَ	الرَّسُوْلُ	وَ	الْمُؤْمِنُوْنَ(2)	اِلٰۤى اَهْلِيْهِمْ	اَبَدًا	وَّ
ہرگز واپس نہ آئیں گے	رسول	اور	ایمان والے	اپنے گھر والوں کی طرف	کبھی	اور

رسول اور مسلمان ہرگز کبھی اپنے گھر والوں کی طرف واپس نہ آئیں گے اور

زُيِّنَ ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَ ظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ۚۖ وَ

زُيِّنَ	ذٰلِكَ	فِيْ قُلُوْبِكُمْ	وَ	ظَنَنْتُمْ	ظَنَّ السَّوْءِ	وَ
خوبصورت بنادیا گیا	یہ (گمان)	تمہارے دلوں میں	اور	تم نے گمان کیا	برا گمان	اور

یہ بات تمہارے دلوں میں بڑی خوبصورت بنادی گئی تھی اور تم نے (یہ) بہت برا گمان کیا تھا اور

1 ...کسی کو ضرر اور نفع پہنچانے کا حقیقی اختیار اللّٰہ تعالیٰ کے پاس ہے، جسے وہ ضرر پہنچانا چاہے اسے کوئی اس کے ضرر سے نہیں بچا سکتا اور جسے وہ نفع پہنچانا چاہے تو اسے کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتا، لہٰذا اللّٰہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت کے معاملے میں ان کے حکم کو پیشِ نظر رکھنا چاہئے دنیا کے نفع و نقصان کا خوف نہیں کرنا چاہئے۔ 2 عمرہ کے اس سفر میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ جانے والے تمام حضرات کو اللّٰہ تعالیٰ نے ”مومنون“ فرمایا، گویا ان صحابہ کا ایمان خدائی گواہی سے ثابت ہے۔

توحید و رسالت پر ایمان نہ لانے والے کے لئے جہنم

كُنْتُمْ قَوْمًۢا بُوْرًا ⑫ وَ مَنْ لَّمْ یُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ

كُنْتُمْ	قَوْمًۢا بُوْرًا ⑫	وَ	مَنْ	لَّمْ یُؤْمِنْۢ	بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ
تم تھے	ہلاک ہونے والے لوگ	اور	جو	ایمان نہ لایا	اللہ اور اس کے رسول پر

تم ہلاک ہونے والے لوگ تھے ○ اور جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے

اللہ تعالیٰ کی شانِ ملکیت اور مغفرت و عذاب سے متعلق مشیتِ الٰہی

فَاِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِیْنَ سَعِیْرًا ⑬ وَ لِلّٰهِ

فَاِنَّاۤ	اَعْتَدْنَا	لِلْكٰفِرِیْنَ	سَعِیْرًا ⑬	وَ	لِلّٰهِ
تو بیشک	ہم نے تیار کر رکھی ہے	کافروں کے لیے	بھڑکتی آگ	اور	اللہ ہی کے لیے (ہے)

تو بیشک ہم نے کافروں کے لیے بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے ○ اور آسمانوں

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یُعَذِّبُ

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	یَغْفِرُ	لِمَنْ	یَّشَآءُ	وَ	یُعَذِّبُ
آسمانوں اور زمین کی سلطنت	وہ بخش دیتا ہے	(اس) کو جسے	وہ چاہتا ہے	اور	عذاب دیتا ہے

اور زمین کی سلطنت اللہ ہی کے لیے ہے، جس کی چاہے مغفرت فرمائے اور جسے چاہے

مَنْ یَّشَآءُؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ⑭ سَیَقُوْلُ

مَنْ	یَّشَآءُ[1]	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	غَفُوْرًا	رَّحِیْمًا ⑭[2]	سَیَقُوْلُ
جسے	وہ چاہتا ہے	اور	ہے	اللہ	بخشنے والا	مہربان	اب کہیں گے

عذاب دے اور اللہ بخشنے والا، مہربان ہے ○ جب

غزوۂ خیبر کے لئے روانگی کے وقت منافقوں کے بارے میں غیبی خبر

الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا

الْمُخَلَّفُوْنَ	اِذَا	انْطَلَقْتُمْ	اِلٰى مَغَانِمَ	لِتَاْخُذُوْهَا	ذَرُوْنَا
پیچھے رہ جانے والے	جب	تم چلو گے	غنیمتوں کی طرف	تاکہ تم حاصل کرو انہیں	چھوڑ دو ہمیں

تم غنیمتیں حاصل کرنے کیلئے ان کی طرف چلو گے تو پیچھے رہ جانے والے کہیں گے: ہمیں بھی

1...... گناہگار مسلمان کی مغفرت فرما دینا اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اسے عذاب دینا اس کا عدل ہے، اس پر اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتا۔

2...... اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے غضب پر حاوی اور عذاب کے مقابلے میں مغفرت زیادہ ہے لیکن اس کی وجہ سے نیک اعمال چھوڑ دینا اور نافرمانیوں میں مبتلا ہو جانا بہت بڑی نادانی ہے۔ نیز توحید و رسالت پر صحیح طریقے سے ایمان لانا اور ایمان کے تقاضوں کے مطابق عمل کرنا اللہ تعالیٰ کی مغفرت حاصل ہونے کے بنیادی اور اصولی ذرائع ہیں، انہیں اختیار کرنے کے بعد اس کے فضل کی امید رکھنی اور اس کے عدل سے ڈرنا چاہئے۔

نَتَّبِعۡكُمۡ ۚ يُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ يُّبَدِّلُوۡا كَلٰمَ اللّٰهِ ؕ قُلۡ

قُلۡ	كَلٰمَ اللّٰهِ (1)	يُّبَدِّلُوۡا	اَنۡ	يُرِيۡدُوۡنَ	نَتَّبِعۡكُمۡ
تم کہو	اللہ کا کلام	بدل دیں	کہ	وہ چاہتے ہیں	(تاکہ) ہم پیچھے آئیں تمہارے

اپنے پیچھے آنے دو۔ وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کا کلام بدل دیں۔ تم فرماؤ:

لَّنۡ تَتَّبِعُوۡنَا كَذٰلِكُمۡ قَالَ اللّٰهُ مِنۡ قَبۡلُ ۚ فَسَيَقُوۡلُوۡنَ

فَسَيَقُوۡلُوۡنَ	مِنۡ قَبۡلُ	اللّٰهُ	قَالَ	كَذٰلِكُمۡ	لَّنۡ تَتَّبِعُوۡنَا
تو اب وہ کہیں گے	پہلے سے	اللہ (نے)	فرمادیا	اسی طرح	تم ہرگز پیچھے نہ آؤ ہمارے

ہرگز ہمارے پیچھے نہ آؤ۔ اللہ نے پہلے سے اسی طرح فرمادیا ہے، تو اب کہیں گے:

بَلۡ تَحۡسُدُوۡنَنَا ؕ بَلۡ كَانُوۡا لَا يَفۡقَهُوۡنَ اِلَّا قَلِيۡلًا ﴿۱۵﴾ قُلۡ

قُلۡ	قَلِيۡلًا ﴿۱۵﴾	اِلَّا	كَانُوۡا لَا يَفۡقَهُوۡنَ	بَلۡ	تَحۡسُدُوۡنَنَا	بَلۡ
تم کہو	تھوڑی (بات)	مگر	وہ (منافق) نہ سمجھتے تھے	بلکہ	تم حسد کرتے ہو ہم سے	بلکہ

بلکہ تم ہم سے حسد کرتے ہو بلکہ وہ منافق بہت تھوڑی بات سمجھتے ہیں ○ پیچھے رہ جانے والے

لِّلۡمُخَلَّفِيۡنَ مِنَ الۡاَعۡرَابِ سَتُدۡعَوۡنَ اِلٰى قَوۡمٍ اُولِىۡ بَاۡسٍ شَدِيۡدٍ

اِلٰى قَوۡمٍ اُولِىۡ بَاۡسٍ شَدِيۡدٍ (2)	سَتُدۡعَوۡنَ	مِنَ الۡاَعۡرَابِ	لِّلۡمُخَلَّفِيۡنَ
ایک سخت لڑائی والی قوم کی طرف	عنقریب تمہیں بلایا جائے گا	دیہاتیوں میں سے	پیچھے رہ جانے والوں سے

دیہاتیوں سے فرماؤ: عنقریب تمہیں ایک سخت لڑائی والی قوم کی طرف بلایا جائے گا

تُقَاتِلُوۡنَهُمۡ اَوۡ يُسۡلِمُوۡنَ ۚ فَاِنۡ تُطِيۡعُوۡا يُؤۡتِكُمُ

يُؤۡتِكُمُ	تُطِيۡعُوۡا	فَاِنۡ	يُسۡلِمُوۡنَ	اَوۡ	تُقَاتِلُوۡنَهُمۡ
(تو) دے گا تمہیں	تم فرمانبرداری کروگے	پھر اگر	وہ مسلمان ہوجائیں گے	یا	تم لڑوگے ان سے

تم ان سے لڑوگے یا وہ مسلمان ہوجائیں گے پھر اگر تم فرمانبرداری کروگے تو اللہ تمہیں

منافقوں کی آزمائش کے لیے ایک کسوٹی

(1) ...یہاں اللہ تعالیٰ کے کلام کو بدلنے کا محمل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ وحی فرمائی تھی کہ خیبر کا مالِ غنیمت حدیبیہ میں حاضر ہونے والوں کے لئے ہے، تو منافق خیبر کا مالِ غنیمت حاصل کرکے اللہ تعالیٰ کے اس کلام کو بدلنا چاہتے ہیں۔

(2) ...سخت لڑائی والی قوم سے یمامہ کے رہائشی بنو حنیفہ مراد ہیں جو مسیلمہ کذاب کی قوم کے لوگ ہیں اور ان سے جنگ کرنے کے لئے حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے لوگوں کو دعوت دی یا ان سے مراد فارس اور روم کے لوگ ہیں جن سے جنگ کرنے کیلئے حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے دعوت دی۔

اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًاۚ وَ اِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّیْتُمْ مِّنْ قَبْلُ

مِّنْ قَبْلُ	تَوَلَّیْتُمْ	كَمَا	تَتَوَلَّوْا	اِنْ	وَ	اَجْرًا حَسَنًا	اللّٰهُ
(اس سے) پہلے	تم نے منہ پھیرا	جیسے	تم منہ پھیروگے	اگر	اور	اچھا ثواب	اللہ

اچھا ثواب دے گا اور اگر پھر وگے جیسے تم اس سے پہلے پھر گئے تھے

معذوروں کے لئے جہاد سے رخصت

یُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿۱۶﴾ لَیْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّ لَا

لَا	وَّ	حَرَجٌ(1)	عَلَى الْاَعْمٰى	لَیْسَ	عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿۱۶﴾	یُعَذِّبْكُمْ
نہ	اور	کوئی تنگی	اندھے پر	نہیں ہے	دردناک عذاب	(تو اللہ) عذاب دے گا تمہیں

تو وہ تمہیں دردناک عذاب دے گا۔ اندھے پر کوئی تنگی نہیں اور نہ

اطاعتِ رسول کی فضیلت اور نافرمانی کی وعید

عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّ لَا عَلَى الْمَرِیْضِ حَرَجٌؕ وَ مَنْ یُّطِعِ

یُّطِعِ	مَنْ	وَ	حَرَجٌ	عَلَى الْمَرِیْضِ	لَا	وَّ	حَرَجٌ	عَلَى الْاَعْرَجِ
حکم مانے	جو	اور	کوئی حرج	بیمار پر	نہ	اور	کوئی مضائقہ	لنگڑے پر

لنگڑے پر کوئی مضائقہ اور نہ بیمار پر کوئی حرج ہے اور جو اللہ اور اس کے رسول کا

اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ یُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا

مِنْ تَحْتِهَا	تَجْرِیْ	جَنّٰتٍ	یُدْخِلْهُ	اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ
ان کے نیچے	بہتی ہیں	باغوں (میں)	(تو اللہ) داخل کرے گا اسے	اللہ اور اس کے رسول (کا)

حکم مانے تو اللہ اسے باغوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں

الْاَنْهٰرُۚ وَ مَنْ یَّتَوَلَّ یُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿۱۷﴾ع

عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿۱۷﴾	یُعَذِّبْهُ	یَّتَوَلَّ	مَنْ	وَ	الْاَنْهٰرُ
دردناک عذاب	(تو اللہ) عذاب دے گا اسے	منہ پھیرے	جو	اور	نہریں

بہتی ہیں اور جو پھرے اللہ اسے دردناک عذاب دے گا۔

النصف ع ۲

(1)......جب اس سے پہلی آیت نازل ہوئی تو اپاہج اور معذور لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، اس وقت ہمارا کیا حال ہوگا؟ اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور فرمایا گیا: جہاد سے رہ جانے کی صورت میں نہ اندھے پر کوئی تنگی ہے اور نہ لنگڑے پر کوئی مضائقہ اور نہ بیمار پر کوئی حرج ہے کہ یہ عذر ظاہر ہیں اور ان کے لئے جہاد میں حاضر نہ ہونا جائز ہے کیونکہ یہ لوگ دشمن پر حملہ کرنے اور اس کے حملہ سے بچنے اور بھاگنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ اس حکم میں بوڑھے، ضعیف اور وہ بیمار بھی داخل ہیں جنہیں چلنا، پھرنا دشوار ہے۔

بیعتِ رضوان میں شریک صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کے فضائل

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ

لَقَدْ	رَضِيَ	اللّٰهُ	عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ	اِذْ	يُبَايِعُوْنَكَ[1]
ضرور بیشک	راضی ہوا	اللہ	ایمان والوں سے	جب	وہ بیعت کرتے تھے تمہاری

بیشک اللہ ایمان والوں سے راضی ہوا جب وہ درخت کے نیچے

تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ

تَحْتَ الشَّجَرَةِ	فَعَلِمَ	مَا	فِيْ قُلُوْبِهِمْ	فَاَنْزَلَ	السَّكِيْنَةَ
درخت کے نیچے	تو اللہ جانتا تھا	جو	ان کے دلوں میں (ہے)	تو اس نے اتارا	اطمینان

تمہاری بیعت کررہے تھے تو اللہ کو وہ معلوم تھا جو ان کے دلوں میں تھا تو اس نے ان پر

عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۱۸﴾ وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا

عَلَيْهِمْ	وَ	اَثَابَهُمْ	فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۱۸﴾[2]	وَّ	مَغَانِمَ كَثِيْرَةً	يَّاْخُذُوْنَهَا
ان پر	اور	انعام دیا انہیں	نزدیک آنے والی فتح (کا)	اور	بہت سی غنیمتیں	وہ لیں گے انہیں

اطمینان اتارا اور انہیں جلد آنے والی فتح کا انعام دیا○ اور بہت سی غنیمتیں جنہیں وہ لیں گے

صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم سے غنیمتوں کا وعدۂ الٰہی

وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۹﴾ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً

وَ	كَانَ	اللّٰهُ	عَزِيْزًا	حَكِيْمًا ﴿۱۹﴾	وَعَدَكُمُ	اللّٰهُ	مَغَانِمَ كَثِيْرَةً
اور	ہے	اللہ	عزت والا	حکمت والا	وعدہ کیا ہے تم سے	اللہ (نے)	بہت سی غنیمتوں (کا)

اور اللہ عزت والا، حکمت والا ہے○ اور اللہ نے تم سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ کیا ہے

تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ

تَاْخُذُوْنَهَا	فَعَجَّلَ	لَكُمْ	هٰذِهٖ	وَ	كَفَّ	اَيْدِيَ النَّاسِ
تم لوگے انہیں	تو اس نے جلد عطا فرمادی	تمہیں	یہ	اور	روک دیئے	لوگوں کے ہاتھ

جو تم حاصل کروگے تو تمہیں یہ جلد عطا فرمادی اور لوگوں کے ہاتھ تم سے

1 ...... اس بیعت سے مراد بیعتِ رضوان ہے جو حدیبیہ کے مقام پر ہوئی۔ بیعتِ رضوان میں شرکت کرنے والوں کو کسی تخصیص کے بغیر مومن فرمایا گیا اور رضائے الٰہی کی بشارت دی گئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ بیعتِ رضوان میں شریک تمام حضرات مخلص مومن تھے اور ان سب سے اللہ تعالٰی خاص طور پر راضی ہوچکا ہے۔

2 ...... جلد آنے والی فتح سے خیبر کی فتح مراد ہے جو کہ حدیبیہ سے واپسی کے چھ ماہ بعد حاصل ہوئی۔

عَنْكُمْ ۚ وَ لِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَ يَهْدِيَكُمْ

عَنْكُمْ (1)	وَ	لِتَكُوْنَ	اٰيَةً	لِّلْمُؤْمِنِيْنَ	وَ	يَهْدِيَكُمْ
تم سے	اور	تاکہ وہ (غنیمت) ہو	نشانی	ایمان والوں کے لیے	اور	اللہ دکھائے تمہیں

روک دیئے اور تاکہ ایمان والوں کے لیے نشانی ہو اور تاکہ وہ تمہیں

صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۲۰﴾ وَّ اُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ

صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۲۰﴾	وَّ	اُخْرٰى (2)	لَمْ تَقْدِرُوْا	عَلَيْهَا	قَدْ
سیدھا راستہ	اور	دوسری (غنیمتوں کا بھی وعدہ کیا)	تم قادر نہ تھے	ان پر	بیشک

سیدھا راستہ دکھائے ○ اور دوسری غنیمتوں کا (بھی وعدہ فرمایا ہے) جن پر تمہیں قدرت نہیں،

اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرًا ﴿۲۱﴾ وَ

اَحَاطَ	اللّٰهُ	بِهَا	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	قَدِيْرًا ﴿۲۱﴾	وَ
گھیر رکھا ہے	اللہ (نے)	ان کو	اور	ہے	اللہ	ہر چیز پر	قدرت والا	اور

انہیں اللہ نے گھیر رکھا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے ○ اور

لَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ

لَوْ	قٰتَلَكُمُ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	لَوَلَّوُا	الْاَدْبَارَ	ثُمَّ
اگر	لڑیں گے تم سے	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	(تو) ضرور وہ پھیر جائیں گے	پیٹھیں	پھر

اگر کافر تم سے لڑیں گے تو ضرور تمہارے مقابلہ سے پیٹھ پھیر دیں گے پھر

لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّ لَا نَصِيْرًا ﴿۲۲﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِیْ قَدْ

لَا يَجِدُوْنَ	وَلِيًّا	وَّ	لَا	نَصِيْرًا ﴿۲۲﴾	سُنَّةَ اللّٰهِ	الَّتِیْ	قَدْ
وہ نہ پائیں گے	کوئی حمایتی	اور	نہ	مددگار	اللہ کا دستور (ہے)	جو	تحقیق

وہ کوئی حمایتی اور مددگار نہ پائیں گے ○ اللہ کا دستور ہے جو

جنگ کی صورت میں کفار کی یقینی شکست کی خبر

اہلِ ایمان کی مدد اور کفار کو ذلیل کرنا قدیم دستورِ الٰہی ہے

(1)......لوگوں کے ہاتھ روکنے سے مراد یہ ہے کہ خیبر والوں کے ہاتھ مسلمانوں سے روک دیئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا تو وہ افرادی اور حربی قوت زیادہ ہونے کے باوجود مسلمانوں پر فتح حاصل نہ کر سکے۔ یا، یہ مراد ہے کہ مسلمانوں کے اہل و عیال سے لوگوں کے ہاتھ روک دیئے کہ وہ خوفزدہ ہو کر انہیں نقصان نہ پہنچا سکے۔ (2) اس سے فارس اور روم کی فتح مراد ہے، اہلِ عرب ان سے جنگ کرنے پر قادر نہ تھے، قبولِ اسلام کے بعد اللہ تعالیٰ نے انہیں اہلِ فارس اور روم سے جنگ کرنے کی قدرت عطا فرما دی۔ یا، اس سے مکہ کی فتح مراد ہے۔

حدیبیہ میں فضلِ ربانی

خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۚۖ وَ لَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾ وَ

خَلَتْ	مِنْ قَبْلُ	وَ	لَنْ تَجِدَ	لِسُنَّةِ اللّٰهِ	تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾	وَ
چلا آرہا ہے	پہلے سے	اور	تم ہر گز نہ پاؤ گے	اللہ کے دستور کیلئے	تبدیلی	اور

پہلے لوگوں میں گزر چکا ہے اور تم ہرگز اللہ کے دستور میں تبدیلی نہ پاؤ گے ○ اور

هُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ

هُوَ	الَّذِيْ	كَفَّ	اَيْدِيَهُمْ	عَنْكُمْ	وَ	اَيْدِيَكُمْ	عَنْهُمْ
وہی (ہے)	جس نے	روک دیئے	ان کے ہاتھ	تم سے	اور	تمہارے ہاتھ	ان سے

وہی ہے جس نے وادیٔ مکہ میں کافروں کے ہاتھ تم سے روک دیئے اور تمہارے ہاتھ

بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ

بِبَطْنِ مَكَّةَ [1]	مِنْۢ بَعْدِ	اَنْ	اَظْفَرَكُمْ	عَلَيْهِمْ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ
وادیٔ مکہ میں	(اس کے) بعد	کہ	اس نے قابو دے دیا تمہیں	ان پر	اور	ہے	اللہ

ان سے روک دیئے حالانکہ اللہ نے تمہیں ان پر قابو دے دیا تھا اور اللہ

حدیبیہ میں کفارِ مکہ سے جنگ کی اجازت نہ دینے کی حکمت

بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ﴿۲۴﴾ هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ

بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	بَصِيْرًا ﴿۲۴﴾	هُمُ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	وَ
(اس) کو جو	تم عمل کرتے ہو	دیکھنے والا	وہ	وہ لوگ ہیں جنہوں نے	کفر کیا	اور

تمہارے کام دیکھتا ہے ○ وہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور

صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ الْهَدْيَ مَعْكُوْفًا اَنْ

صَدُّوْكُمْ	عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	وَ	الْهَدْيَ	مَعْكُوْفًا	اَنْ
روکا تمہیں	مسجد حرام سے	اور	قربانی کے جانور (کو روکا)	(وہ) رکا ہوا (تھا)	(اس سے) کہ

تمہیں مسجد حرام سے روکا اور قربانی کے جانوروں کو (روکا) اس حال میں کہ

[1]......اہلِ مکہ میں سے 80 ہتھیار بند جوان جبلِ تنعیم سے مسلمانوں پر حملہ کرنے کے ارادہ سے اُترے، مسلمانوں نے انہیں گرفتار کرکے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر کر دیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں معاف فرمایا اور چھوڑ دیا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ بعض مفسرین کے نزدیک یہ معاملہ فتح مکہ کے دن ہوا اور اسی سے امام اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے یہ ثابت فرمایا ہے کہ مکہ مکرمہ صلح سے نہیں بلکہ قوت سے فتح ہوا تھا اور بعض مفسرین کے نزدیک صلح حدیبیہ کے موقع پر ایسا ہوا۔

يَبْلُغَ مَحِلَّهٗ ؕ وَ لَوْ لَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَ

يَبْلُغَ	مَحِلَّهٗ	وَ	لَوْ لَا	رِجَالٌ	مُّؤْمِنُوْنَ	وَ
پہنچ جائے	اپنی قربانی کی جگہ	اور	اگر نہ ہوتے	کچھ مرد	ایمان والے	اور

وہ اپنی قربانی کی جگہ پہنچنے سے رُکے ہوئے تھے اور اگر (مکہ میں) کچھ مسلمان مرد اور

نِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَـُٔوْهُمْ

نِسَآءٌ	مُّؤْمِنٰتٌ (1)	لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ	اَنْ	تَطَـُٔوْهُمْ
کچھ عورتیں	ایمان والیاں	تم نہیں جانتے انہیں	کہ	تم روند ڈالو گے انہیں

مسلمان عورتیں نہ ہوتے جن کی تمہیں خبر نہیں (اور یہ بات نہ ہوتی) کہ تم انہیں روند ڈالو گے

فَتُصِیْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَیْرِ عِلْمٍ ۚ

فَتُصِیْبَكُمْ	مِّنْهُمْ	مَّعَرَّةٌۢ	بِغَیْرِ عِلْمٍ
پھر پہنچے گی تمہیں	ان کی طرف سے	کوئی ناپسندیدہ بات	لاعلمی میں (تو تمہیں کفارِ مکہ سے جہاد کی اجازت دیدیتے)

پھر تمہیں ان کی طرف سے لاعلمی میں کوئی ناپسندیدہ بات پہنچے گی (تو ہم تمہیں کفارِ مکہ سے

لِیُدْخِلَ اللّٰهُ فِیْ رَحْمَتِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ۚ لَوْ

لِیُدْخِلَ	اللّٰهُ	فِیْ رَحْمَتِهٖ	مَنْ	یَّشَآءُ	لَوْ
(ان کا بچاؤ اس لیے ہے) کہ داخل کرتا ہے	اللہ	اپنی رحمت میں	جسے	وہ چاہتا ہے	اگر

جہاد کی اجازت دیدیتے۔ ان کا یہ بچاؤ) اس لیے ہے کہ اللہ اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے جسے چاہتا ہے۔ اگر

تَزَیَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ

تَزَیَّلُوْا	لَعَذَّبْنَا	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا مِنْهُمْ
وہ (مسلمان) ہٹ جاتے (وہاں سے)	(تو) ضرور ہم عذاب دیتے	ان لوگوں کو جنہوں نے	ان میں سے کفر کیا

مسلمان (وہاں سے) ہٹ جاتے تو ہم ضرور ان میں سے کافروں کو

(1)......ان سے مراد وہ مسلمان مرد اور عورتیں ہیں جو کمزور ہونے کی وجہ سے مدینہ نہیں جا سکے تھے اور مکہ کے وسط میں رہتے تھے۔ ان کی وجہ سے مسلمانوں کو جنگ کی اجازت نہ دی گئی۔ نیک مسلمانوں کی وجہ سے کفار سے عذاب ٹلا رہا، اس سے معلوم ہوا کہ نیک بندوں کے طفیل بدکاروں سے عذاب ٹل جاتا ہے، نیز یہ معاملہ صرف دنیا میں ہی نہیں بلکہ گناہگار مسلمانوں کو قبر میں بھی نیکوں کے قرب کی برکتیں نصیب ہوتی ہیں اور آخرت میں بھی نصیب ہوں گی۔

کفارِ مکہ کی ہٹ دھرمی اور مسلمانوں پر فضلِ الٰہی کا بیان

عَذَابًا اَلِيْمًا ۝۲۵ اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

عَذَابًا اَلِيْمًا ۝۲۵	اِذْ	جَعَلَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
دردناک عذاب	جب	رکھی	ان لوگوں نے جنہوں نے	کفر کیا

دردناک عذاب دیتے ۝ (اے حبیب! یاد کریں) جب کافروں نے اپنے دلوں میں

فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ

فِيْ قُلُوْبِهِمُ	الْحَمِيَّةَ[1]	حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ	فَاَنْزَلَ
اپنے دلوں میں	ہٹ دھرمی	جاہلیت کی ہٹ دھرمی (جیسی)	تو اتارا

زمانہ جاہلیت کی ہٹ دھرمی جیسی ضد رکھی تو اللہ نے

اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

اللّٰهُ	سَكِيْنَتَهٗ	عَلٰى رَسُوْلِهٖ	وَ	عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ
اللہ (نے)	اپنا اطمینان	اپنے رسول پر	اور	ایمان والوں پر

اپنا اطمینان اپنے رسول اور ایمان والوں پر اتارا

وَ اَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَ كَانُوْۤا اَحَقَّ

وَ	اَلْزَمَهُمْ	كَلِمَةَ التَّقْوٰى[2]	وَ	كَانُوْۤا	اَحَقَّ
اور	لازم کردیا ان پر	پرہیز گاری کا کلمہ	اور	وہ (مسلمان) تھے	زیادہ حق دار

اور پرہیز گاری کا کلمہ ان پر لازم فرمادیا اور مسلمان اس کلمہ کے

بِهَا وَ اَهْلَهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝۲۶ ع

بِهَا	وَ	اَهْلَهَا	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	بِكُلِّ شَيْءٍ	عَلِيْمًا ۝۲۶
اس (کلمہ) کے	اور	اس کے اہل (تھے)	اور	ہے	اللہ	ہر چیز کو	جاننے والا

زیادہ حق دار اور اس کے اہل تھے اور اللہ سب کچھ جاننے والا ہے ۝

ع ۳

1 ...... کفارِ مکہ کی ضد یہ تھی کہ انہوں نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو مکہ میں داخلے اور طوافِ کعبہ سے روکا۔

2 ...... پرہیز گاری کے کلمے سے مراد "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" ہے اور اسے "تقویٰ" کی طرف اس لئے منسوب کیا گیا کہ یہ تقویٰ و پرہیز گاری حاصل ہونے کا سبب ہے۔ پرہیز گاری کا کلمہ لازم کردینے سے معلوم ہوا کہ ایمان اور اخلاص حدیبیہ میں شریک ہونے والوں سے جدا ہو ہی نہیں سکتا۔ اس میں ان سب کے حسنِ خاتمہ کی یقینی خبر ہے کہ ان صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے دنیا میں، وفات کے وقت، قبر میں اور حشر میں تقویٰ جدا نہ ہوسکے گا۔

(حاشیہ: خوابِ رسول کی صداقت)

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْیَا بِالْحَقِّ ۚ

لَقَدْ	صَدَقَ	اللّٰهُ	رَسُوْلَهُ	الرُّءْیَا بِالْحَقِّ (۱)
ضرور بیشک	سچ کر دکھایا	اللہ (نے)	اپنے رسول (کا)	سچا خواب

بیشک اللہ نے اپنے رسول کا سچا خواب سچ کر دیا۔

لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِیْنَ ۙ

لَتَدْخُلُنَّ	الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ	اِنْ	شَآءَ	اللّٰهُ	اٰمِنِیْنَ
ضرور تم داخل ہوگے	مسجد حرام (میں)	اگر	چاہا	اللہ (نے)	امن والے (ہوکر)

اگر اللہ چاہے تو تم ضرور مسجد حرام میں امن وامان سے داخل ہوگے،

مُحَلِّقِیْنَ رُءُوْسَكُمْ وَ مُقَصِّرِیْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ؕ

مُحَلِّقِیْنَ	رُءُوْسَكُمْ	وَ	مُقَصِّرِیْنَ	لَا تَخَافُوْنَ
منڈاتے ہوئے	اپنے سروں (کو)	اور	بال ترشواتے ہوئے	تمہیں ڈر نہ ہوگا (کسی کا)

کچھ اپنے سروں کے بال منڈاتے ہوئے اور کچھ بال ترشواتے ہوئے، تمہیں کسی کا ڈر نہیں ہوگا۔

فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ

فَعَلِمَ	مَا	لَمْ تَعْلَمُوْا	فَجَعَلَ	مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ
تو اسے معلوم ہے	جو	تمہیں معلوم نہیں	تو اس نے رکھی ہے	اس (مکہ میں داخلہ) سے پہلے

تو اللہ کو وہ معلوم ہے جو تمہیں معلوم نہیں تو اس نے مکے میں داخلے سے پہلے

فَتْحًا قَرِیْبًا ﴿۲۷﴾ هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ

(حاشیہ: حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کی بعثت کا ایک اہم مقصد غلبۂ اسلام)

فَتْحًا قَرِیْبًا ﴿۲۷﴾	هُوَ	الَّذِیْۤ	اَرْسَلَ	رَسُوْلَهٗ
ایک نزدیک آنے والی فتح	وہی (اللہ ہے)	جس نے	بھیجا	اپنے رسول (کو)

ایک نزدیک آنے والی فتح رکھی ہے ○ وہی (اللہ) ہے جس نے اپنے رسول کو

1 ... حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حدیبیہ کا قصد فرمانے سے پہلے مدینہ طیبہ میں خواب دیکھا کہ آپ اپنے اصحاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کے ساتھ مکہ میں امن سے داخل ہوئے اور اصحاب میں سے بعض نے سر کے بال منڈائے اور بعض نے ترشوائے۔ یہ خواب آپ نے بیان فرمایا تو انہیں خوشی ہوئی اور انہوں نے خیال کیا کہ اسی سال وہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوں گے۔ جب مسلمان حدیبیہ سے صلح کے بعد واپس ہوئے تو منافقین نے مذاق اڑایا، طعنے دیئے اور کہا: اس خواب کا کیا ہوا؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اس خواب کے مضمون کی تصدیق فرمائی گئی کہ ضرور ایسا ہوگا، چنانچہ اگلے سال ایسا ہی ہوا۔

صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے اوصاف اور ان کی ایک مثال کا بیان

بِالْهُدٰى وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ

بِالْهُدٰى وَ دِیْنِ الْحَقِّ	لِیُظْهِرَهٗ	عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ	وَ	كَفٰى	بِاللّٰهِ
ہدایت اور سچے دین کے ساتھ	تاکہ وہ غالب کردے اسے	تمام دینوں پر	اور	کافی ہے	اللہ

ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے سب دینوں پر غالب کردے اور اللہ کافی

شَهِیْدًاؕ ﴿۲۸﴾ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِؕ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ

شَهِیْدًا ﴿۲۸﴾	مُحَمَّدٌ	رَّسُوْلُ اللّٰهِ	وَ	الَّذِیْنَ	مَعَهٗ (1)	اَشِدَّآءُ
گواہ	محمد	اللہ کے رسول (ہیں)	اور	وہ لوگ جو	اس کے ساتھ (ہیں)	سخت (ہیں)

گواہ ہے ○ محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر

عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا

عَلَى الْكُفَّارِ	رُحَمَآءُ	بَیْنَهُمْ	تَرٰىهُمْ	رُكَّعًا
کافروں پر	نرم دل (ہیں)	اپنے درمیان	تو دیکھے گا انہیں	رکوع کرنے والے

سخت، آپس میں نرم دل ہیں۔ تُو انہیں رکوع کرتے ہوئے،

سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا٘

سُجَّدًا	یَّبْتَغُوْنَ	فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ	وَ	رِضْوَانًا
سجدہ کرنے والے	وہ چاہتے ہیں	اللہ کا فضل	اور	رضا

سجدے کرتے ہوئے دیکھے گا، اللہ کا فضل و رضا چاہتے ہیں،

سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ

سِیْمَاهُمْ	فِیْ وُجُوْهِهِمْ	مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ	ذٰلِكَ	مَثَلُهُمْ
ان کی علامت	ان کے چہروں میں (ہے)	سجدوں کے نشان سے	یہ	ان کی صفت

ان کی علامت ان کے چہروں میں سجدوں کے نشان سے ہے۔ یہ ان کی صفت

(1) ..... اس آیت میں صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے متعدد اوصاف اور ان کی عظمت و شان بیان کی گئی ہے، (1) وہ کافروں پر سخت ہیں۔ (2) آپس میں نرم دل اور ایک دوسرے پر مہربان ہیں۔ (3) کثرت سے اور پابندی کے ساتھ نمازیں پڑھتے ہیں۔ (4) وہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رضا چاہتے ہیں۔ (5) ان کی عبادت کی علامت ان کے چہروں میں سجدوں کے اثر سے ظاہر ہے۔ (6) ان کے اوصاف تورات و انجیل میں بھی مذکور ہیں۔ (7) ان کے لئے مغفرت اور اجرِ عظیم کی بشارت ہے۔

فِی التَّوْرٰىةِ ۚۖۛ وَمَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ ۚ۫ كَزَرْعٍ

فِی التَّوْرٰىةِ	وَ	مَثَلُهُمْ	فِی الْاِنْجِیْلِ	كَزَرْعٍ
تورات میں (مذکور ہے)	اور	ان کی صفت	انجیل میں (مذکور ہے)	جیسے ایک کھیتی (ہو)

تورات میں (مذکور) ہے اور ان کی صفت انجیل میں (مذکور) ہے۔ (ان کی صفت ایسے ہے) جیسے ایک کھیتی ہو

اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى

اَخْرَجَ	شَطْـَٔهٗ	فَاٰزَرَهٗ	فَاسْتَغْلَظَ	فَاسْتَوٰى
اس نے نکالی	اپنی باریک سی کونپل	پھر طاقت دی اسے	پھر وہ موٹی ہوگئی	پھر سیدھی کھڑی ہوگئی

جس نے اپنی باریک سی کونپل نکالی پھر اسے طاقت دی پھر وہ موٹی ہوگئی پھر اپنے تنے پر سیدھی کھڑی

عَلٰى سُوْقِهٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ

عَلٰى سُوْقِهٖ	یُعْجِبُ	الزُّرَّاعَ	لِیَغِیْظَ	بِهِمُ	الْكُفَّارَ [1]
اپنے تنے پر	وہ اچھی لگتی ہے	کسانوں (کو)	تاکہ دل جلائے	ان (مسلمانوں) سے	کافروں (کے)

ہوگئی، کسانوں کو اچھی لگتی ہے (اللہ نے مسلمانوں کی یہ شان اس لئے بڑھائی) تاکہ ان سے کافروں کے دل جلائے۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

وَعَدَ	اللّٰهُ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا
وعدہ فرمایا	اللہ (نے)	ان لوگوں سے جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کیے

اللہ نے ان میں سے ایمان والوں اور اچھے کام

الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا ۠ ﴿۲۹﴾

الصّٰلِحٰتِ	مِنْهُمْ	مَّغْفِرَةً	وَّ	اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۲۹﴾ [2]
اچھے، نیک	ان میں سے	بخشش	اور	بڑے ثواب (کا)

کرنے والوں سے بخشش اور بڑے ثواب کا وعدہ فرمایا ہے ○

رکوع ١٢

1 ...بارگاہِ الٰہی میں صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کا مقام بہت بلند ہے، ان کی عظمتیں اور اوصاف خود ربِ کائنات نے بیان فرمائے اور اس سے کافروں کے دل جلائے۔ عظمتِ صحابہ بیان کرنا اللہ تعالیٰ کی سنت ہے اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے جلنا کفار کا طریقہ ہے۔

2 ......تمام صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم صاحبِ ایمان اور نیک اعمال کرنے والے ہیں اس لئے مغفرت واجر عظیم کا یہ وعدہ سبھی صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے ہے۔

آیات:18 — رکوع:02

سُوْرَةُ الْحُجُرٰت مدنيّة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ			
بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			

آدابِ بارگاہِ نبوی حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے آگے بڑھنے کی ممانعت

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اتَّقُوا						
یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تُقَدِّمُوْا (1)	بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ (2)	وَ	اتَّقُوا
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم آگے نہ بڑھو	اللہ اور اس کے رسول کے آگے	اور	ڈرو
اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے						

بارگاہِ رسالت میں آواز بلند کرنے کی ممانعت اور اس پر وعید

اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝۱ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا							
اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ	سَمِیْعٌ	عَلِیْمٌ ۝۱	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا
اللہ (سے)	بیشک	اللہ	سننے والا	جاننے والا (ہے)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے
ڈرو بیشک اللہ سننے والا، جاننے والا ہے ۝ اے ایمان والو!							

لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ					
لَا تَرْفَعُوْۤا	اَصْوَاتَكُمْ (3)	فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ	وَ	لَا تَجْهَرُوْا	لَهٗ
تم بلند نہ کرو	اپنی آوازیں	نبی کی آواز پر	اور	بلند آواز سے نہ کہو	ان کے (حضور)
اپنی آوازیں نبی کی آواز پر اونچی نہ کرو اور ان کے حضور زیادہ بلند آواز سے					

(1)... بعض لوگ رمضان سے ایک دن پہلے ہی روزہ رکھنا شروع کر دیتے تھے، ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی اور حکم دیا گیا کہ روزہ رکھنے میں اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے آگے نہ بڑھو۔ اس آیت کا شانِ نزول اگرچہ خاص ہے لیکن آگے بڑھنے کی ممانعت عام ہے یعنی کسی بات میں، کسی کام میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے آگے ہونا منع ہے، ہاں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خادم کی حیثیت سے یا کسی ضرورت کی بنا پر آپ سے اجازت لے کر آگے بڑھنا اس ممانعت میں داخل نہیں۔ (2)... اللہ تعالیٰ سے آگے بڑھنا ناممکن ہے اور یہاں اللہ تعالیٰ سے آگے بڑھنے کی ممانعت سے مقصود یہ بتانا ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ

بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ

بِالْقَوْلِ	كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ	لِبَعْضٍ	اَنْ	تَحْبَطَ
بات	جیسے تمہارے بعض کا بلند آواز سے بات کرنا	بعض سے	کہ	برباد (نہ) ہو جائیں

کوئی بات نہ کہو جیسے ایک دوسرے کے سامنے بلند آواز سے بات کرتے ہو کہ کہیں تمہارے اعمال

اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝۲ اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ

اَعْمَالُكُمْ	وَ	اَنْتُمْ	لَا تَشْعُرُوْنَ ۝۲	اِنَّ	الَّذِيْنَ	يَغُضُّوْنَ
تمہارے اعمال	اور	تم	تمہیں خبر نہ ہو	بیشک	وہ لوگ جو	نیچی رکھتے ہیں

برباد نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو ○ بیشک جو لوگ اللہ کے رسول کے پاس

اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ

اَصْوَاتَهُمْ	عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ	اُولٰٓئِكَ	الَّذِيْنَ	امْتَحَنَ	اللّٰهُ
اپنی آوازیں	اللہ کے رسول کے پاس	یہ لوگ	وہ ہیں جو	پرکھ لیا ہے	اللہ (نے)

اپنی آوازیں نیچی رکھتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے

قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝۳ اِنَّ

قُلُوْبَهُمْ	لِلتَّقْوٰى [1]	لَهُمْ	مَّغْفِرَةٌ	وَّ	اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝۳	اِنَّ
ان کے دلوں (کو)	پرہیز گاری کیلئے	ان کیلئے	بخشش	اور	بڑا ثواب (ہے)	بیشک

پرہیز گاری کے لیے پرکھ لیا ہے، ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے ○ بیشک

الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝۴ وَ

الَّذِيْنَ	يُنَادُوْنَكَ [2]	مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ	اَكْثَرُهُمْ	لَا يَعْقِلُوْنَ ۝۴	وَ
وہ لوگ جو	پکارتے ہیں تمہیں	حجروں کے باہر سے	ان میں اکثر	عقل نہیں رکھتے	اور

جو لوگ آپ کو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں ○ اور

بارگاہِ رسالت میں آواز پست رکھنے والوں کی تعریف

حجروں کے باہر سے پکارنے والوں کو ادب کی تلقین

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے آگے بڑھنا گویا اللہ تعالیٰ سے آگے بڑھنا ہے۔ 3 بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں ایسی آواز بلند کرنا منع ہے جو آپ کی تعظیم وتوقیر کے برخلاف اور بے ادبی کے زمرے میں داخل ہے اور اگر اس سے بے ادبی اور توہین کی نیت ہو تو یہ کفر ہے۔

(یہاں سے اس صفحے کا حاشیہ) 1 جن کے دلوں میں رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کامل تعظیم ہے وہ دل اللہ تعالیٰ کی طرف سے تقویٰ کے لئے منتخب کئے ہوئے ہیں۔ 2 بنو تمیم کے چند لوگ دوپہر کے وقت حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں پہنچے، اس وقت آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آرام فرمارہے تھے، ان لوگوں نے حجروں کے باہر سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

لَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ

لَوْ	اَنَّهُمْ	صَبَرُوْا	حَتّٰى	تَخْرُجَ	اِلَيْهِمْ	لَكَانَ
اگر	بیشک وہ	صبر کرتے	یہاں تک کہ	تم نکل آتے	ان کی طرف	(تو) ضرور وہ ہوتا

اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ تم ان کے پاس خود تشریف لے آتے تو یہ

خَيْرًا لَّهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا

خَيْرًا	لَّهُمْ	وَ	اللّٰهُ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ۝	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا
بہتر	ان کے لئے	اور	اللہ	بخشنے والا	مہربان (ہے)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے

ان کے لیے بہتر تھا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۝ اے ایمان والو!

اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْۤا اَنْ

اِنْ	جَآءَكُمْ	فَاسِقٌۢ	بِنَبَاٍ	فَتَبَيَّنُوْۤا [1]	اَنْ
اگر	آئے تمہارے پاس	کوئی فاسق	کسی خبر کے ساتھ	تو تم تحقیق کرلو	کہ

اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کرلو کہ

تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ

تُصِيْبُوْا	قَوْمًۢا	بِجَهَالَةٍ	فَتُصْبِحُوْا	عَلٰى مَا	فَعَلْتُمْ
تم تکلیف (نہ) پہنچادو	کسی قوم (کو)	لاعلمی کی وجہ سے	پھر تم ہوجاؤ	(اس) پر جو	تم نے کیا

کہیں کسی قوم کو انجانے میں تکلیف نہ دے بیٹھو پھر اپنے کئے پر

نٰدِمِيْنَ ۝ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ لَوْ

نٰدِمِيْنَ ۝	وَ	اعْلَمُوْۤا	اَنَّ	فِيْكُمْ	رَسُوْلَ اللّٰهِ	لَوْ
پچھتانے والے	اور	جان لو	کہ	تم میں	اللہ کا رسول (تشریف فرما ہے)	اگر

شرمندہ ہونا پڑے ۝ اور جان لو کہ تم میں اللہ کے رسول تشریف فرما ہیں، اگر

خبر قبول کرنے سے پہلے تحقیق کرنے کی تاکید اور اس کی حکمت

اطاعتِ نبوی کا حکم اور صحابہ پر انعامِ الٰہی

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پکارنا شروع کردیا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم باہر تشریف لے آئے، ان لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں اس طرح پکارنا جہالت و بے عقلی ہے۔ (1) اگر کوئی فاسق کسی شخص یا قوم کی شکایت کرے تو صرف اس کی بات پر اعتماد نہ کیا جائے بلکہ تحقیق کرلی جائے کہ وہ صحیح ہے یا نہیں کیونکہ جو فسق سے نہیں بچا وہ جھوٹ سے بھی نہ بچے گا۔ اس اصول پر عمل کریں تو آج بھی ہمارا معاشرہ امن کا گہوارہ بن سکتا ہے کیونکہ ہمارے ہاں لڑائی جھگڑے اور فسادات کی ایک وجہ یہ ہے کہ بغیر تصدیق کئے سنی سنائی بات پر غضبناک ہو کر ردِ عمل دکھا دیتے ہیں اور

يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ

يُطِيْعُكُمْ (1)	فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ	لَعَنِتُّمْ	وَ	لٰكِنَّ	اللّٰهَ
وہ بات مانیں تمہاری	بہت سے معاملات میں	(تو) ضرور تم مشقت میں پڑ جاؤ گے	اور	لیکن	اللہ

بہت سے معاملات میں وہ تمہاری بات مانیں تو تم ضرور مشقت میں پڑ جاؤ گے لیکن اللہ نے

حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَ

حَبَّبَ	اِلَيْكُمُ	الْاِيْمَانَ	وَ	زَيَّنَهٗ	فِيْ قُلُوْبِكُمْ	وَ
اس نے محبوب بنادیا	تمہیں	ایمان	اور	آراستہ کر دیا اسے	تمہارے دلوں میں	اور

تمہیں ایمان محبوب بنادیا ہے اور اسے تمہارے دلوں میں آراستہ کر دیا اور

كَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ

كَرَّهَ	اِلَيْكُمُ (2)	الْكُفْرَ	وَ	الْفُسُوْقَ	وَ	الْعِصْيَانَ (3)	اُولٰٓئِكَ	هُمُ
ناگوار کر دیا	تمہیں	کفر	اور	حکم عدولی	اور	نافرمانی	یہ لوگ	وہی

کفر اور حکم عدولی اور نافرمانی تمہیں ناگوار کر دی، ایسے ہی لوگ

الرّٰشِدُوْنَ ۙ﴿۷﴾ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ

الرّٰشِدُوْنَ ﴿۷﴾	فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ	وَ	نِعْمَةً	وَ	اللّٰهُ	عَلِيْمٌ
رشد و ہدایت والے (ہیں)	اللہ کے فضل	اور	احسان (سے)	اور	اللہ	علم والا

رشد و ہدایت والے ہیں ○ اللہ کا فضل اور احسان ہے اور اللہ علم والا،

حَكِيْمٌ ﴿۸﴾ وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا

حَكِيْمٌ ﴿۸﴾	وَ	اِنْ	طَآئِفَتٰنِ	مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ (4)	اقْتَتَلُوْا	فَاَصْلِحُوْا
حکمت والا (ہے)	اور	اگر	دو گروہ	ایمان والوں میں سے	آپس میں لڑیں	تو تم صلح کرادو

حکمت والا ہے ○ اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو تم ان میں

مسلمانوں میں صلح کروانے سے متعلق ہدایات

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) پھر ساری زندگی پریشان رہتے ہیں، بیوی کو طلاق دینے میں بھی یہ وجہ کثرت سے پائی جاتی ہے۔ 1 ...یعنی اگر رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی ہر خبر پر بلا تحقیق عمل کر لیں تو تم سب مشقت میں پڑ جاؤ۔ 2 ...نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فیضانِ صحبت سے تربیت یافتہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کفر و فسق اور گناہ سے دلی بیزار ہیں، ان کے دلوں میں ایمان، تقویٰ اور رشد و ہدایت ایسی رچ گئی ہے جیسے گلاب کے پھول میں رنگ و بو۔ 3 ...گناہ نہ کرنا بھی کمال ہے لیکن گناہ سے دل میں نفرت پیدا ہو جانا بڑا کمال ہے کیونکہ یہ نفرت گناہوں سے مستقل طور پر بچا لیتی ہے۔ 4 ...جنگ و جدال گناہ ہے، مگر یہاں دونوں

بَیْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا

بَیْنَهُمَا (1)	فَاِنْ	بَغَتْ	اِحْدٰىهُمَا	عَلَى الْاُخْرٰى	فَقَاتِلُوا (2)
ان دونوں کے درمیان	پھر اگر	زیادتی کرے	ان دو میں سے ایک	دوسرے پر	تو تم لڑو

صلح کرادو پھر اگر ان میں سے ایک دوسرے پر زیادتی کرے تو اس زیادتی کرنے والے سے

الَّتِیْ تَبْغِیْ حَتّٰى تَفِیْٓءَ اِلٰۤى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ

الَّتِیْ	تَبْغِیْ	حَتّٰى	تَفِیْٓءَ	اِلٰۤى اَمْرِ اللّٰهِ	فَاِنْ
اس سے جو	زیادتی کرے	یہاں تک کہ	وہ پلٹ آئے	اللہ کے حکم کی طرف	پھر اگر

لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے پھر اگر

فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَ اَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ

فَآءَتْ	فَاَصْلِحُوْا	بَیْنَهُمَا	بِالْعَدْلِ	وَ	اَقْسِطُوْا	اِنَّ
وہ پلٹ آیا	تو صلح کرادو	ان دونوں کے درمیان	انصاف کے ساتھ	اور	عدل کرو	بیشک

وہ پلٹ آئے تو انصاف کے ساتھ ان میں صلح کروادو اور عدل کرو، بیشک

اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ ﴿۹﴾ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ

اللّٰهَ	یُحِبُّ	الْمُقْسِطِیْنَ ﴿۹﴾	اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ	اِخْوَةٌ
اللہ	محبت فرماتا ہے	عدل کرنے والوں (سے)	صرف مسلمان	(آپس میں) بھائی بھائی (ہیں)

اللہ عدل کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے ○ صرف مسلمان بھائی بھائی ہیں

مسلمان بھائی بھائی ہیں

فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْكُمْ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۰﴾ ع

فَاَصْلِحُوْا	بَیْنَ اَخَوَیْكُمْ	وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	لَعَلَّكُمْ	تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۰﴾
تو تم صلح کرادو	اپنے دو بھائیوں کے درمیان	اور	ڈرو	اللہ (سے)	تاکہ تم	تم پر رحم کیا جائے

تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرادو اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم پر رحمت ہو ○

ع ۱۳ الٰمنزلۃ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) فریقوں کو مومن فرمایا گیا، اس سے ثابت ہوا کہ کبیرہ گناہ سے مسلمان کافر نہیں ہوتا۔ 1 ... مسلمانوں میں صلح کرانا حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنت اور اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے، البتہ ان میں وہی صلح کروانا جائز ہے جو شریعت کے دائرے میں ہو جبکہ ایسی صلح جو حرام کو حلال اور حلال کو حرام کردے وہ جائز نہیں ہے۔ 2 ... مظلوم کی حمایت اور فریادرسی کرنے کی بہت فضیلت ہے، حدیثِ پاک میں ہے: جو کسی مظلوم کی فریادرسی کرے، اللہ تعالیٰ اس کیلئے 73 مغفرتیں لکھے گا، ان میں سے ایک سے اس کے تمام کاموں کی درستی ہو جائے گی اور 72 سے قیامت کے دن اس کے درجے بلند ہوں گے۔ (شعب الایمان، ۶/۱۲۰، الحدیث: ۷۶۷۰)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ

يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا يَسْخَرْ (1)	قَوْمٌ	مِّنْ قَوْمٍ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	نہ ہنسے	(مردوں کا) کوئی گروہ	(دوسرے) گروہ سے (پر)

اے ایمان والو! مرد دوسرے مردوں پر نہ ہنسیں،

عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ

عَسٰۤى	اَنْ	يَّكُوْنُوْا	خَيْرًا	مِّنْهُمْ	وَ	لَا	نِسَآءٌ
ہو سکتا ہے	کہ	وہ ہوں	بہتر	ان (ہنسنے والوں) سے	اور	نہ	عورتیں

ہو سکتا ہے کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں

مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَ

مِّنْ نِّسَآءٍ	عَسٰۤى	اَنْ	يَّكُنَّ	خَيْرًا	مِّنْهُنَّ	وَ
(دوسری) عورتوں سے (پر ہنسیں)	ہو سکتا ہے	کہ	وہ ہوں	بہتر	ان (ہنسنے والیوں) سے	اور

دوسری عورتوں پر ہنسیں، ہو سکتا ہے کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں اور

لَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ

لَا تَلْمِزُوْۤا	اَنْفُسَكُمْ (2)	وَ	لَا تَنَابَزُوْا	بِالْاَلْقَابِ (3)	بِئْسَ
نہ عیب لگاؤ	اپنی جانوں (کو)	اور	ایک دوسرے کو نہ بلاؤ	(برے) ناموں کے ساتھ	کیا ہی برا

آپس میں کسی کو طعنہ نہ دو اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو، مسلمان ہونے کے بعد

الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَ مَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ

الِاسْمُ	الْفُسُوْقُ	بَعْدَ الْاِيْمَانِ	وَ	مَنْ	لَّمْ يَتُبْ	فَاُولٰٓئِكَ	هُمُ
نام (ہے)	فاسق کہلانا	ایمان کے بعد	اور	جو	توبہ نہ کرے	تو یہ لوگ	وہی

فاسق کہلانا کیا ہی برا نام ہے اور جو توبہ نہ کریں تو وہی

(1)... اہانت اور تحقیر کیلئے زبان یا اشارات، یا کسی اور طریقے سے مسلمان کا مذاق اڑانا حرام و گناہ ہے، البتہ گناہ سے پاک ایسا مذاق جو خوش کر دے، جسے خوش طبعی اور خوش مزاجی کہتے ہیں، جائز ہے، بلکہ کبھی کبھی خوش طبعی کرنا سنت بھی ہے۔ (2)... اپنی جانوں کو عیب لگانے سے مراد ایک دوسرے کو عیب لگانا ہے کیونکہ مومن ایک جان کی طرح ہیں جب کسی دوسرے مومن پر عیب لگایا جائے تو گویا اپنے پر ہی عیب لگایا جائے گا۔ (3)... ایک دوسرے کے برے نام رکھنے سے مراد یہ ہے کہ اگر کسی آدمی نے کسی برائی سے توبہ کرلی ہو تو اسے توبہ کے بعد اس برائی سے عار دلائی جائے۔ بعض علماء کے نزدیک برے نام رکھنے سے مراد

بدگمانی، عیب تلاش کرنے اور غیبت کرنے کی ممانعت

الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۱﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ٘

الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۱﴾	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوا	اجْتَنِبُوْا(1)	كَثِیْرًا	مِّنَ الظَّنِّ
ظالم (ہیں)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم بچو	بہت زیادہ	گمان کرنے سے

ظالم ہیں ○ اے ایمان والو! بہت زیادہ گمان کرنے سے بچو

اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّ لَا تَجَسَّسُوْا وَ لَا یَغْتَبْ

اِنَّ	بَعْضَ الظَّنِّ	اِثْمٌ	وَّ	لَا تَجَسَّسُوْا	وَ	لَا یَغْتَبْ
بیشک	کوئی گمان	گناہ (ہے)	اور	(پوشیدہ باتوں کی) جستجو نہ کرو	اور	غیبت نہ کریں

بیشک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے اور (پوشیدہ باتوں کی) جستجو نہ کرو اور ایک دوسرے کی

بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا

بَّعْضُكُمْ	بَعْضًا	اَیُحِبُّ	اَحَدُكُمْ	اَنْ	یَّاْكُلَ	لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا
تمہارے بعض	بعض (کی)	کیا پسند کرے گا	تم میں کوئی	کہ	وہ کھائے	اپنے مردہ بھائی کا گوشت

غیبت نہ کرو کیا تم میں کوئی پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے

فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ

فَكَرِهْتُمُوْهُ	وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ	تَوَّابٌ
تو تم ناپسند کروگے اسے	اور	ڈرو	اللہ (سے)	بیشک	اللہ	بہت توبہ قبول کرنے والا

تو یہ تمہیں ناپسند ہوگا اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا،

انسانوں کی قوموں قبیلوں میں تقسیم کی حکمت

رَّحِیْمٌ ﴿۱۲﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ

رَّحِیْمٌ ﴿۱۲﴾	یٰۤاَیُّهَا	النَّاسُ	اِنَّا	خَلَقْنٰكُمْ	مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى	وَ
مہربان (ہے)	اے	لوگو	بیشک	ہم نے پیدا کیا تمہیں	ایک مرد اور ایک عورت سے	اور

مہربان ہے ○ اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کسی مسلمان کو کتا، یا گدھا، یا سور وغیرہ کہنا ہے۔ 1 ..اس آیت میں مسلمانوں کو تین احکام دیے گئے ہیں (1) بہت زیادہ گمان نہ کریں کیونکہ بعض گمان محض گناہ ہیں لہٰذا احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ گمان کی کثرت سے بچا جائے۔(2) مسلمانوں کے پوشیدہ عیب تلاش نہ کریں اور نہ ہی انہیں بیان کریں۔(3) ایک دوسرے کی غیبت نہ کریں۔ غیبت کے معنی یہ ہیں کہ کسی شخص کے پوشیدہ عیب کو جسے وہ دوسروں کے سامنے ظاہر ہونا پسند نہ کرتا ہو اس کی برائی کرنے کے طور پر بلا کسی مقصدِ صحیح کے ذکر کرنا اور اگر اس میں وہ بات ہی نہ ہو تو یہ غیبت نہیں بلکہ بہتان ہے۔

عزت و فضیلت کا حقیقی معیار

جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآىٕلَ لِتَعَارَفُوْاؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ

جَعَلْنٰكُمْ	شُعُوْبًا	وَّ	قَبَآىٕلَ	لِتَعَارَفُوْا	اِنَّ	اَكْرَمَكُمْ
بنایا تمہیں	قومیں	اور	قبیلے	تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو	بیشک	تم میں زیادہ عزت والا

تمہیں قومیں اور قبیلے بنایا تاکہ تم آپس میں پہچان رکھو، بیشک اللہ کے یہاں

عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ﴿۱۳﴾

عِنْدَ اللّٰهِ	اَتْقٰىكُمْ(1)	اِنَّ	اللّٰهَ	عَلِیْمٌ	خَبِیْرٌ ﴿۱۳﴾
اللہ کے نزدیک	(وہ ہے جو) تم میں زیادہ پرہیزگار (ہے)	بیشک	اللہ	جاننے والا	خبردار (ہے)

تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے بیشک اللہ جاننے والا خبردار ہے ○

دیہاتیوں کے دعویٰ ایمان کی نفی اور انہیں نصیحت

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّاؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَ لٰكِنْ

قَالَتِ	الْاَعْرَابُ	اٰمَنَّا	قُلْ	لَّمْ تُؤْمِنُوْا	وَ	لٰكِنْ
کہا	دیہاتیوں (نے)	ہم ایمان لائے	تم کہو	تم ایمان نہیں لائے	اور	لیکن

دیہاتیوں نے کہا: ہم ایمان لے آئے، تم فرماؤ: تم ایمان تو نہیں لائے ہاں

قُوْلُوْۤا اَسْلَمْنَا وَ لَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِكُمْؕ

قُوْلُوْۤا	اَسْلَمْنَا(2)	وَ	لَمَّا یَدْخُلِ	الْاِیْمَانُ	فِیْ قُلُوْبِكُمْ
تم کہو	ہم فرمانبردار ہوئے	اور	ابھی داخل نہیں ہوا	ایمان	تمہارے دلوں میں

یوں کہو کہ ہم فرمانبردار ہوئے اور ابھی ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا

وَ اِنْ تُطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَا یَلِتْكُمْ

وَ	اِنْ	تُطِیْعُوا	اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ	لَا یَلِتْكُمْ
اور	اگر	تم فرمانبرداری کروگے	اللہ اور اس کے رسول (کی)	(تو) وہ کمی نہ کرے گا تمہیں

اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کروگے تو تمہارے اعمال سے

1 ...... بارگاہِ الٰہی میں عزت و فضیلت کا مدار نسب نہیں بلکہ پرہیزگاری ہے لہٰذا چاہئے کہ بندہ نسب پر فخر کرنے سے بچے اور تقویٰ و پرہیزگاری اختیار کرے تاکہ بارگاہِ الٰہی میں اسے عزت و فضیلت نصیب ہو۔

2 ...... یہاں اسلام کے لغوی معنی یعنی "اطاعت و فرمانبرداری" مراد ہیں، شرعی معنی مراد نہیں، شرعی معنی میں اسلام اور ایمان ایک ہیں، ان میں کوئی فرق نہیں۔

سچے مومنوں کے اوصاف

مِّنۡ اَعۡمَالِكُمۡ شَيۡــًٔـا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۱۴﴾

مِّنۡ اَعۡمَالِكُمۡ	شَيۡــًٔـا	اِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوۡرٌ	رَّحِيۡمٌ ﴿۱۴﴾
تمہارے اعمال میں سے	کچھ	بیشک	اللہ	بخشنے والا	مہربان (ہے)

کچھ کمی نہیں کرے گا بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○

اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ

اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ	الَّذِيۡنَ	اٰمَنُوۡا	بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ
ایمان والے صرف	وہ لوگ ہیں جو	ایمان لائے	اللہ اور اس کے رسول پر

ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے

ثُمَّ لَمۡ يَرۡتَابُوۡا وَجٰهَدُوۡا بِاَمۡوَالِهِمۡ وَاَنۡفُسِهِمۡ

ثُمَّ	لَمۡ يَرۡتَابُوۡا	وَ	جٰهَدُوۡا	بِاَمۡوَالِهِمۡ وَاَنۡفُسِهِمۡ
پھر	انہوں نے شک نہ کیا	اور	جہاد کیا	اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ

پھر انہوں نے شک نہ کیا اور اپنی جان اور مال سے

اخلاص کے مدعی منافقوں کو تنبیہ

فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوۡنَ ﴿۱۵﴾ قُلۡ اَتُعَلِّمُوۡنَ

فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ	اُولٰٓئِكَ	هُمُ	الصّٰدِقُوۡنَ ﴿۱۵﴾	قُلۡ	اَتُعَلِّمُوۡنَ
اللہ کی راہ میں	یہ لوگ	وہی	سچے (ہیں)	تم کہو	کیا تم بتاتے ہو

اللہ کی راہ میں جہاد کیا وہی سچے ہیں ○ تم فرماؤ: کیا تم اللہ کو

اللّٰهَ بِدِيۡنِكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ

اللّٰهَ	بِدِيۡنِكُمۡ (۱)	وَ	اللّٰهُ	يَعۡلَمُ	مَا	فِى السَّمٰوٰتِ
اللہ (کو)	اپنا دین	اور (حالانکہ)	اللہ	جانتا ہے	جو کچھ	آسمانوں میں

اپنا دین بتاتے ہو حالانکہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں

(1)......جب اس سے پہلے کی دونوں آیتیں نازل ہوئیں تو عرب کے دیہاتیوں نے قسمیں کھا کر کہا کہ ہم مخلص مومن ہیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا: اے حبیب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم، تم ان سے فرمادو: کیا تم اللہ تعالیٰ کو اپنے دین کا بتاتے ہو حالانکہ جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں موجود ہے اسے اللہ تعالیٰ جانتا ہے، اس سے کچھ بھی پوشیدہ نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ کی شان یہ ہے کہ وہ سب کچھ جانتا ہے، مومن کا ایمان بھی اسے معلوم ہے اور منافق کا نفاق بھی اس کے علم میں ہے، تمہارے بتانے اور خبر دینے کی حاجت نہیں۔

وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۱۶﴾ یَمُنُّوْنَ

وَ	مَا	فِی الْاَرْضِ	وَ	اللّٰهُ	بِكُلِّ شَیْءٍ	عَلِیْمٌ ﴿۱۶﴾	یَمُنُّوْنَ
اور	جو کچھ	زمین میں (ہے)	اور	اللہ	ہر چیز کو	جاننے والا (ہے)	وہ احسان جتاتے ہیں

اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے ○ اے محبوب! وہ تم پر

عَلَیْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ؕ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَیَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ

عَلَیْكَ	اَنْ	اَسْلَمُوْا	قُلْ	لَّا تَمُنُّوْا [1]	عَلَیَّ	اِسْلَامَكُمْ	بَلِ
تم پر	کہ	وہ مسلمان ہوگئے	تم کہو	تم احسان نہ رکھو	مجھ پر	اپنے اسلام (کا)	بلکہ

احسان جتاتے ہیں کہ وہ مسلمان ہوگئے۔ تم فرماؤ: اپنے اسلام کا احسان مجھ پر نہ رکھو بلکہ

اللّٰهُ یَمُنُّ عَلَیْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِیْمَانِ

اللّٰهُ	یَمُنُّ	عَلَیْكُمْ	اَنْ	هَدٰىكُمْ	لِلْاِیْمَانِ
اللہ	احسان رکھتا ہے	تم پر	کہ	اس نے ہدایت دی تمہیں	ایمان کی

اللہ تم پر احسان رکھتا ہے کہ اس نے تمہیں اسلام کی ہدایت دی

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۱۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ

اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِیْنَ ﴿۱۷﴾	اِنَّ	اللّٰهَ	یَعْلَمُ
اگر	تم ہو	سچے	بیشک	اللہ	جانتا ہے

اگر تم سچے ہو ○ بیشک اللہ آسمانوں

غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ اللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾ ع

غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ	اللّٰهُ	بَصِیْرٌ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾ [2]
آسمانوں اور زمین کے غیب	اور	اللہ	دیکھنے والا (ہے)	(اس) کو جو	تم عمل کرتے ہو

اور زمین کے سب غیب جانتا ہے اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے ○

[1] ...... فرمایا کہ اے لوگو! حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم پر اپنے اسلام لانے کا احسان نہ جتاؤ کیونکہ یہ تمہارا کوئی احسان نہیں بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا تم پر احسان ہے کہ تمہیں اپنے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے ذریعے دنیا و آخرت کی نعمتوں سے بہرہ ور فرماتا ہے۔

[2] ...... اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کے سب غیب جانتا ہے تو اس سے منافقوں کے دلی حالات کیسے چھپ سکتے ہیں، لہٰذا منافقوں کا اظہارِ ایمان بیکار ہے۔ مسلمانوں کا اپنے ایمان کا اظہار کرنا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے احسان کا اعتراف کرنا ہوتا ہے۔

آیات:45 — رکوع:03

سُوْرَۃُ قٓ مَکِّیَّۃٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ			
بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قٓ ۚ وَ الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ ﴿۱﴾ بَلْ عَجِبُوْۤا اَنْ

قٓ	وَ الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ ﴿۱﴾ [1]	بَلْ	عَجِبُوْۤا	اَنْ
قٓ	عزت والے قرآن کی قسم	بلکہ	انہوں نے تعجب کیا	(اس بات پر) کہ

قٓ، عزت والے قرآن کی قسم ○ بلکہ انہیں اس بات پر تعجب ہوا کہ

جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا

جَآءَهُمْ	مُّنْذِرٌ	مِّنْهُمْ	فَقَالَ	الْكٰفِرُوْنَ	هٰذَا
آیا ان کے پاس	ایک ڈر سنانے والا	انہیں میں سے	تو کہا	کافروں (نے)	یہ (نبی کا آنا)

ان کے پاس انہی میں سے ایک ڈر سنانے والا تشریف لایا تو کافر کہنے لگے: یہ تو

شَیْءٌ عَجِیْبٌ ﴿۲﴾ ءَاِذَا مِتْنَا وَ كُنَّا تُرَابًا ۚ

شَیْءٌ عَجِیْبٌ ﴿۲﴾	ءَاِذَا	مِتْنَا	وَ	كُنَّا	تُرَابًا
عجیب چیز (ہے)	کیا جب	ہم مر جائیں گے	اور	ہو جائیں گے	مٹی (تو پھر زندہ کئے جائیں گے)

عجیب بات ہے ○ کیا جب ہم مر جائیں اور مٹی ہو جائیں گے (تو اس کے بعد پھر زندہ کئے جائیں گے)

کفارِ مکہ کا حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی رسالت پر تعجب

دوبارہ زندہ کیے جانے پر کفارِ مکہ کا تعجب

[1] ...... قرآنِ کریم دنیا میں بھی عزت والا ہے کہ تمام کلاموں پر فائق ہے اور آخرت میں بھی عزت والا ہے کہ یہ اپنے ماننے والے کی شفاعت فرمائے گا اور اس کی شفاعت قبول بھی کی جائے گی۔

ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ﴿٣﴾ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ

ذٰلِكَ	رَجْعٌۢ	بَعِيْدٌ ﴿٣﴾	قَدْ	عَلِمْنَا	مَا	تَنْقُصُ	الْاَرْضُ [1]	مِنْهُمْ
یہ	پلٹنا	دور (ہے)	بیشک	ہم جانتے ہیں	جو کچھ	کم کردیتی ہے	زمین	ان سے

یہ پلٹنا دور ہے ○ ہم جانتے ہیں جو کچھ زمین ان سے گھٹاتی ہے

وَ عِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ﴿٤﴾ بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا

وَ	عِنْدَنَا	كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ﴿٤﴾ [2]	بَلْ	كَذَّبُوْا	بِالْحَقِّ [3]	لَمَّا
اور	ہمارے پاس	یادرکھنے والی ایک کتاب (ہے)	بلکہ	انہوں نے جھٹلایا	حق کو	جب

اور ہمارے پاس ایک یاد رکھنے والی کتاب ہے ○ بلکہ انہوں نے حق کو جھٹلایا جب

جَآءَهُمْ فَهُمْ فِيْۤ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ﴿٥﴾ اَفَلَمْ يَنْظُرُوْۤا

جَآءَهُمْ	فَهُمْ	فِيْۤ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ﴿٥﴾ [4]	اَفَلَمْ يَنْظُرُوْۤا
وہ آیا ان کے پاس	تو وہ	ایک مضطرب کام (بات) میں (ہیں)	تو کیا انہوں نے نہ دیکھا

وہ ان کے پاس آیا تو وہ ایک ایسی بات میں ہیں جسے قرار نہیں ○ تو کیا انہوں نے

اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَ زَيَّنّٰهَا وَ مَا

اِلَى السَّمَآءِ	فَوْقَهُمْ	كَيْفَ	بَنَيْنٰهَا	وَ	زَيَّنّٰهَا	وَ	مَا
آسمان کی طرف	اپنے اوپر	کیسے	ہم نے بنایا اسے	اور	آراستہ کیا اسے	اور	نہیں (ہے)

اپنے اوپر آسمان کو نہ دیکھا ہم نے اسے کیسے بنایا اور سجایا اور

لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ﴿٦﴾ وَ الْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَ اَلْقَيْنَا فِيْهَا

لَهَا	مِنْ فُرُوْجٍ ﴿٦﴾	وَ	الْاَرْضَ	مَدَدْنٰهَا	وَ	اَلْقَيْنَا	فِيْهَا
اس میں	کوئی شگاف	اور	زمین	ہم نے پھیلایا اسے	اور	ڈالے	اس میں

اس میں کہیں کوئی شگاف نہیں ○ اور زمین کو ہم نے پھیلایا اور اس میں مضبوط پہاڑ

1 ......زمین کے انسان کو کم کرنے سے مراد اس کا جسمانی حصے جیسے گوشت خون اور ہڈیاں وغیرہ کھانا ہے۔

2 ......اس کتاب سے لوحِ محفوظ مراد ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے جاننے کے لئے نہیں بلکہ خاص بندوں کو علم دینے کے لئے ہے۔

3 ......حق سے مراد نبوت یا قرآنِ مجید ہے۔ 4 ......وہ بات یہ ہے کہ کفار کبھی حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شاعر، کبھی جادوگر اور کبھی کاہن کہتے ہیں، اسی طرح قرآن پاک کو کبھی شعر، کبھی جادو اور کبھی کہانت کہتے ہیں، کسی ایک بات پر قائم نہیں رہتے۔

رَوَاسِیَ وَ اَنْۢبَتْنَا فِیْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِیْجٍ ۝٧ تَبْصِرَةً وَّ

رَوَاسِیَ	وَ	اَنْۢبَتْنَا	فِیْهَا	مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِیْجٍ ۝٧	تَبْصِرَةً[1]	وَّ
مضبوط پہاڑ	اور	ہم نے اگایا	اس میں	ہر بارونق جوڑا	بصیرت	اور

ڈالے اور اس میں ہر بارونق جوڑا اگایا ۝ ہر رجوع کرنے والے

ذِكْرٰی لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِیْبٍ ۝٨ وَ نَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا

ذِكْرٰی	لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِیْبٍ ۝٨	وَ	نَزَّلْنَا	مِنَ السَّمَآءِ	مَآءً مُّبٰرَكًا
نصیحت (کیلئے)	ہر رجوع کرنے والے بندے کیلئے	اور	ہم نے اتارا	آسمان سے	برکت والا پانی

بندے کیلئے بصیرت اور نصیحت کیلئے ۝ اور ہم نے آسمان سے برکت والا پانی اتارا

فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّ حَبَّ الْحَصِیْدِ ۝٩ وَ النَّخْلَ

فَاَنْۢبَتْنَا	بِهٖ	جَنّٰتٍ	وَّ	حَبَّ الْحَصِیْدِ ۝٩	وَ	النَّخْلَ
تو ہم نے اگائے	اس سے	باغات	اور	کاٹا جانے والا اناج	اور	کھجور کے درخت (اگائے)

تو اس سے باغات اور کاٹا جانے والا اناج اُگایا ۝ اور کھجور کے

بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِیْدٌ ۝١٠ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ

بٰسِقٰتٍ	لَّهَا	طَلْعٌ	نَّضِیْدٌ ۝١٠	رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ
لمبے	ان کے	گچھے	اوپر نیچے تہہ لگے ہوئے (ہیں)	بندوں کی روزی (کیلئے)

لمبے درخت (اگائے) جن کے گچھے اوپر نیچے تہہ لگے ہوئے ہیں ۝ بندوں کی روزی کے لیے

وَ اَحْیَیْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّیْتًا ؕ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ۝١١ كَذَّبَتْ

وَ	اَحْیَیْنَا	بِهٖ	بَلْدَةً مَّیْتًا	كَذٰلِكَ	الْخُرُوْجُ ۝١١	كَذَّبَتْ
اور	ہم نے زندہ کیا	اس (پانی) سے	مردہ شہر (کو)	اسی طرح	نکلنا (ہوگا)	جھٹلایا

اور ہم نے اس سے مردہ شہر کو زندہ کیا۔ یونہی (قبروں سے تمہارا) نکلنا ہوگا ۝ ان (کفارِ مکہ) سے پہلے

دلائلِ قدرت سے فائدہ اٹھانے والا شخص

قدرتِ الٰہی کی ایک اور دلیل

سابقہ امتوں کے حال اور انجام کی طرف اشارہ

1 ......یعنی آسمان وزمین اور ان سے متعلق بیان کی گئی تمام چیزیں ہر اس بندے کے لئے بصیرت اور نصیحت حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی انوکھی چیزوں اور خلقت کے عجائبات میں غور وفکر کرکے اس کی طرف رجوع کرنے والا ہو۔

قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّ اَصْحٰبُ الرَّسِّ وَ ثَمُوْدُ ﴿۱۲﴾ لا

قَبْلَهُمْ	قَوْمُ نُوْحٍ	وَّ	اَصْحٰبُ الرَّسِّ	وَ	ثَمُوْدُ ﴿۱۲﴾
ان (کفارِ مکہ) سے پہلے	نوح کی قوم	اور	رس (نامی کنویں) والوں	اور	ثمود (نے)

نوح کی قوم اور رس (نامی کنویں) والوں نے اور ثمود نے جھٹلایا ○

وَ عَادٌ وَّ فِرْعَوْنُ وَ اِخْوَانُ لُوْطٍ ﴿۱۳﴾ لا وَّ

وَ	عَادٌ	وَّ	فِرْعَوْنُ	وَ	اِخْوَانُ لُوْطٍ ﴿۱۳﴾	وَّ
اور	عاد	اور	فرعون	اور	لوط کے (قومی) بھائیوں (نے)	اور

اور عاد اور فرعون نے اور لوط کے ہم قوم لوگوں نے ○ اور

اَصْحٰبُ الْاَیْكَةِ وَ قَوْمُ تُبَّعٍ ط كُلٌّ كَذَّبَ

اَصْحٰبُ الْاَیْكَةِ	وَ	قَوْمُ تُبَّعٍ	كُلٌّ	كَذَّبَ
ایکہ (نامی جنگل) والوں	اور	تبع کی قوم (نے)	سب (نے)	جھٹلایا

جنگل والوں اور تبع کی قوم نے، ان سب نے رسولوں کو

الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِیْدِ ﴿۱۴﴾ اَفَعَیِیْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ط

الرُّسُلَ	فَحَقَّ	وَعِیْدِ ﴿۱۴﴾	اَفَعَیِیْنَا	بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ
رسولوں (کو)	تو ثابت ہوگئی	میری وعید	تو کیا ہم تھک گئے	پہلی بار پیدا کرنے سے

جھٹلایا تو میرے عذاب کا وعدہ ثابت ہوگیا ○ تو کیا ہم پہلی بار بنانے کی وجہ سے تھک گئے؟

بَلْ هُمْ فِیْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ﴿۱۵﴾ ع وَ لَقَدْ

بَلْ	هُمْ	فِیْ لَبْسٍ (۱)	مِّنْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ﴿۱۵﴾	وَ	لَقَدْ
بلکہ	وہ	شبہ میں (ہیں)	نئی پیدائش سے متعلق	اور	ضرور بیشک

بلکہ وہ نئی پیدائش کے متعلق شبہے میں ہیں ○ اور بیشک

دوبارہ زندہ کرنے [illegible]

قدرت اور علم الٰہی کا کمال

ع ۱۵/۱۵

(1)...... کفارِ مکہ اللہ تعالیٰ کو خالق ماننے کے باوجود اس بات کو محال اور بعید سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مخلوق کو دوبارہ پیدا فرمائے گا۔ یہ ان کی کمال جہالت تھی کیونکہ ایجاد کے مقابلے میں دوبارہ بنانا ظاہری اعتبار سے زیادہ آسان ہے اگرچہ اللہ تعالیٰ کے لئے دونوں برابر ہیں اور یہ لوگ ایجاد پر تو قدرت مان رہے ہیں اور اس سے زیادہ آسان پر قدرت کا انکار کر رہے ہیں۔

خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَ نَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚۖ وَ

وَ	نَفْسُهٗ	مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ	نَعْلَمُ	وَ	الْاِنْسَانَ	خَلَقْنَا
اور	اس کا نفس	جس کے ساتھ وسوسہ ڈالتا ہے	ہم جانتے ہیں	اور	آدمی (کو)	ہم نے پیدا کیا

ہم نے آدمی کو پیدا کیا اور ہم جانتے ہیں جو وسوسہ اس کا نفس ڈالتا ہے اور

نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ﴿۱۶﴾ اِذْ

اِذْ	مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ﴿۱۶﴾	اِلَيْهِ	اَقْرَبُ[1]	نَحْنُ
جب	دل کی رگ سے	اس کے	زیادہ قریب (ہیں)	ہم

ہم دل کی رگ سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں ○ جب

يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَ عَنِ الشِّمَالِ

عَنِ الشِّمَالِ	وَ	عَنِ الْيَمِيْنِ	الْمُتَلَقِّيٰنِ[2]	يَتَلَقَّى
(دوسرا) بائیں طرف سے	اور	(ایک) دائیں طرف سے	دو لینے والے (فرشتے)	لیتے ہیں

اس سے لینے والے دو فرشتے لیتے ہیں، ایک دائیں جانب اور دوسرا بائیں جانب

قَعِيْدٌ ﴿۱۷﴾ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ

لَدَيْهِ	اِلَّا	مِنْ قَوْلٍ	مَا يَلْفِظُ	قَعِيْدٌ ﴿۱۷﴾
اس کے پاس	مگر	کوئی بات	وہ زبان سے نہیں نکالتا	بیٹھا ہوا (ہے)

بیٹھا ہوا ہے ○ وہ زبان سے کوئی بات نہیں نکالتا مگر یہ کہ

رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ﴿۱۸﴾ وَ جَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ

سَكْرَةُ الْمَوْتِ[3]	جَآءَتْ	وَ	عَتِيْدٌ ﴿۱۸﴾	رَقِيْبٌ
موت کی سختی	آگئی	اور	تیار بیٹھا ہوتا (ہے)	ایک محافظ (فرشتہ)

ایک محافظ فرشتہ اس کے پاس تیار بیٹھا ہوتا ہے ○ اور موت کی سختی حق کے ساتھ

لوگوں کے اعمال و اقوال لکھنے کا انتظام

موت کی سختی آنے کا بیان

1... یہاں علم اور قدرت کے اعتبار سے قریب ہونا مراد ہے حسی طور پر قرب مراد نہیں۔ 2... اللہ تعالیٰ فرشتوں کے لکھنے سے بے نیاز ہے کیونکہ اس سے کچھ بھی چھپا نہیں، وہ نفس کے وسوسے تک جانتا ہے البتہ فرشتوں کا لکھنا اس حکمت سے ہے کہ قیامت کے دن ہر شخص کے اعمال نامے اس کے ہاتھ میں دے دیئے جائیں۔ 3... موت سے فرار ممکن نہیں بلکہ یہ بہر صورت آکر ہی رہے گی اور موت سے غافل رہنا، نزع کی حالت میں طاری ہونے والی سختیوں کی فکر نہ کرنا اور موت کے بعد برزخ اور حشر کی زندگی کے لئے کوئی تیاری نہ کرنا انتہائی نادانی ہے۔

وقوعِ قیامت کا ذکر

بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِیْدُ ﴿۱۹﴾ وَ نُفِخَ

نُفِخَ	وَ	مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِیْدُ ﴿۱۹﴾	ذٰلِكَ	بِالْحَقِّ (1)
پھونک ماری جائے گی	اور	(وہ ہے) جس سے تو بھاگتا تھا	یہ	حق کے ساتھ

آگئی، یہ وہ ہے جس سے تو بھاگتا تھا ○ اور صُور میں

روزِ قیامت پیشی کے وقت کا حال اور نتیجہ

فِی الصُّوْرِ ؕ ذٰلِكَ یَوْمُ الْوَعِیْدِ ﴿۲۰﴾ وَ جَآءَتْ

جَآءَتْ	وَ	یَوْمُ الْوَعِیْدِ ﴿۲۰﴾	ذٰلِكَ	فِی الصُّوْرِ
آئے گی	اور	وعید کا دن (ہے)	یہ	صور میں

پھونک ماری جائے گی، یہ عذاب کی وعید کا دن ہے ○ اور ہر جان

كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآىِٕقٌ وَّ شَهِیْدٌ ﴿۲۱﴾ لَقَدْ

لَقَدْ	شَهِیْدٌ ﴿۲۱﴾ (2)	وَّ	سَآىِٕقٌ	مَّعَهَا	كُلُّ نَفْسٍ
ضرور بیشک	ایک گواہ (ہوگا)	اور	ایک ہانکنے والا	(اس طرح کہ) اس کے ساتھ	ہر جان

یوں حاضر ہوگی کہ اس کے ساتھ ایک ہانکنے والا اور ایک گواہ ہوگا ○ بیشک

كُنْتَ فِیْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ

عَنْكَ	فَكَشَفْنَا	مِّنْ هٰذَا	فِیْ غَفْلَةٍ	كُنْتَ
تجھ سے	تو ہم نے اٹھا دیا	اس سے	غفلت میں	تو تھا

تو اس سے غفلت میں تھا تو ہم نے تجھ سے تیرا پردہ

کافر سے اس کے ساتھی فرشتے کا کلام

غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ ﴿۲۲﴾ وَ قَالَ

قَالَ	وَ	حَدِیْدٌ ﴿۲۲﴾	الْیَوْمَ	فَبَصَرُكَ	غِطَآءَكَ
کہے گا	اور	تیز (ہے)	آج	تو تیری نگاہ	تیرا پردہ

اٹھا دیا تو آج تیری نگاہ تیز ہے ○ اور اس کا ساتھی فرشتہ

1 ...... حق سے مراد حقیقی طور پر موت آنا ہے یا اس سے مراد آخرت کا معاملہ ہے جس کا انسان خود معائنہ کرتا ہے، یا اس سے مراد انجام کار سعادت اور شقاوت ہے۔

2 ...... ہانکنے والا فرشتہ ہوگا اور گواہ یا تو خود اس کا اپنا نفس ہوگا، یا اپنے بدن کے اعضاء ہاتھ پاؤں وغیرہ ہوں گے، یا گواہ بھی فرشتہ ہی ہوگا۔

فرشتوں کو حکمِ الٰہی اور جہنم کے مستحق لوگوں کا بیان

قَرِیْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَیَّ عَتِیْدٌ ﴿۲۳﴾ اَلْقِیَا

قَرِیْنُهٗ	هٰذَا	مَا	لَدَیَّ	عَتِیْدٌ ﴿۲۳﴾	اَلْقِیَا
اس کا ساتھی (فرشتہ)	یہ (ہے)	جو	میرے پاس	تیار موجود (ہے)	(حکم ہوگا) تم دونوں ڈال دو

کہے گا: یہ ہے جو میرے پاس تیار موجود ہے○ (حکم ہوگا) تم دونوں

فِیْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِیْدٍ ﴿۲۴﴾ مَّنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ مُعْتَدٍ

فِیْ جَهَنَّمَ	كُلَّ كَفَّارٍ عَنِیْدٍ ﴿۲۴﴾	مَّنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ	مُعْتَدٍ
جہنم میں	ہر بڑے ناشکرے، ہٹ دھرم (کو)	(جو) بھلائی سے بہت روکنے والا	حد سے بڑھنے والا

ہر بڑے ناشکرے ہٹ دھرم کو جہنم میں ڈال دو○ جو بھلائی سے بہت روکنے والا، حد سے بڑھنے والا،

مُّرِیْبِ ﴿۲۵﴾ الَّذِیْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِیٰهُ

مُّرِیْبِ ﴿۲۵﴾ (1)	الَّذِیْ	جَعَلَ	مَعَ اللّٰهِ	اِلٰهًا اٰخَرَ	فَاَلْقِیٰهُ
شک کرنے والا (ہے)	جس نے	ٹھہرالیا	اللہ کے ساتھ	دوسرا معبود	تو تم دونوں ڈال دو اسے

شک کرنے والا ہے○ جس نے اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ٹھہرایا تم دونوں اسے

گمراہ کرنے کے الزام پر شیطان کا جواب

فِی الْعَذَابِ الشَّدِیْدِ ﴿۲۶﴾ قَالَ قَرِیْنُهٗ رَبَّنَا

فِی الْعَذَابِ الشَّدِیْدِ ﴿۲۶﴾	قَالَ	قَرِیْنُهٗ (2)	رَبَّنَا
سخت عذاب میں	کہے گا	اس کا ساتھی (شیطان)	اے ہمارے رب

سخت عذاب میں ڈال دو○ اس کا ساتھی شیطان کہے گا: اے ہمارے رب!

روزِ قیامت بارگاہِ الٰہی میں کفار و شیاطین کا جھگڑا بے سود ہے

مَاۤ اَطْغَیْتُهٗ وَ لٰكِنْ كَانَ فِیْ ضَلٰلٍۭ بَعِیْدٍ ﴿۲۷﴾ قَالَ

مَاۤ اَطْغَیْتُهٗ	وَ	لٰكِنْ	كَانَ	فِیْ ضَلٰلٍۭ بَعِیْدٍ ﴿۲۷﴾	قَالَ
میں نے سرکش نہیں بنایا اسے	اور	لیکن	وہ (خود ہی) تھا	دور کی گمراہی میں	(اللہ) فرمائے گا

میں نے اسے سرکش نہیں بنایا تھا، ہاں یہ خود ہی دور کی گمراہی میں تھا○ اللہ فرمائے گا:

1 ...... ناشکری، ہٹ دھرمی، بھلائی سے روکنا، حد سے بڑھنا اور دین میں شک کرنا دخولِ جہنم کے اسباب ہیں، ان سے سب مسلمانوں کو بچنا چاہئے۔

2 ...... قیامت کے دن جب کافر کو جہنم میں ڈالنے کا حکم دیا جائے گا تو اس وقت وہ کہے گا: اے ہمارے رب! مجھے اس شیطان نے ورغلایا اور کبھی بھی راہِ راست پر چلنے نہ دیا، اس لئے میں بے قصور ہوں۔ اس پر وہ شیطان جو دنیا میں اس پر مسلط تھا، کہے گا: اے ہمارے رب! میں نے اسے کبھی بھی سرکشی پر مجبور نہیں کیا تھا بلکہ میں تو اسے فقط مشورہ دیتا اور یہ اس پر عمل کرتا رہا اور گمراہی کی عمیق وادیوں میں جا گرا، لہٰذا میں اس سے بری ہوں۔

لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَیَّ وَ قَدْ قَدَّمْتُ اِلَیْكُمْ بِالْوَعِیْدِ ﴿۲۸﴾

لَا تَخْتَصِمُوْا	لَدَیَّ	وَ	قَدْ	قَدَّمْتُ	اِلَیْكُمْ	بِالْوَعِیْدِ ﴿۲۸﴾
تم نہ جھگڑو	میرے پاس	اور	بیشک	پہلے بھیج چکا تھا	تمہاری طرف	وعید

میرے پاس نہ جھگڑو، میں پہلے ہی تمہاری طرف عذاب کی وعید بھیج چکا تھا○

مَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ وَ مَاۤ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ ﴿۲۹﴾ ع

مَا یُبَدَّلُ	الْقَوْلُ	لَدَیَّ	وَ	مَاۤ	اَنَا	بِظَلَّامٍ	لِّلْعَبِیْدِ ﴿۲۹﴾
تبدیل نہیں کی جاتی	بات	میرے ہاں	اور	نہیں	میں	ظلم کرنے والا	بندوں پر

میرے ہاں بات بدلتی نہیں اور نہ میں بندوں پر ظلم کرنے والا ہوں○

یَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَ تَقُوْلُ هَلْ

یَوْمَ	نَقُوْلُ	لِجَهَنَّمَ	هَلِ	امْتَلَاْتِ	وَ	تَقُوْلُ	هَلْ
(جس) دن	ہم فرمائیں گے	جہنم سے	کیا	تو بھر گئی	اور	وہ عرض کرے گی	کیا

جس دن ہم جہنم سے فرمائیں گے: کیا تو بھر گئی؟ وہ عرض کرے گی: کیا

روزِ قیامت جہنم سے سوال اور اس کا جواب

مِنْ مَّزِیْدٍ ﴿۳۰﴾ وَ اُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِیْنَ غَیْرَ بَعِیْدٍ ﴿۳۱﴾

مِنْ مَّزِیْدٍ ﴿۳۰﴾	وَ	اُزْلِفَتِ	الْجَنَّةُ	لِلْمُتَّقِیْنَ	غَیْرَ بَعِیْدٍ ﴿۳۱﴾
کچھ زیادہ (ہے)	اور	قریب لائی جائے گی	جنت	پرہیزگاروں کے	(ان سے) دور نہ (ہوگی)

کچھ اور زیادہ ہے؟○ اور جنت پرہیزگاروں کے قریب لائی جائے گی، ان سے دور نہ ہوگی○

هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِیْظٍ ﴿۳۲﴾ ج

هٰذَا	مَا	تُوْعَدُوْنَ	لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِیْظٍ ﴿۳۲﴾ [1]
یہ (ہے)	(وہ جنت) جس کا	تم سے وعدہ کیا جاتا رہا	ہر رجوع کرنے والے، حفاظت کرنے والے کے لیے

(کہا جائے گا:) یہ ہے وہ (جنت) جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا رہا، ہر رجوع کرنے والے، حفاظت کرنے والے کے لیے○

روزِ قیامت پرہیزگاروں کی عزت افزائی

[1] ..... "رجوع کرنے والے" سے مراد وہ شخص ہے جو معصیت و نافرمانی کو چھوڑ کر اطاعت اختیار کرے۔ یا، وہ شخص ہے جو گناہ کرے پھر توبہ کرے، پھر اس سے گناہ صادر ہو پھر توبہ کرے۔ "حفاظت کرنے والے" سے مراد وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم کا لحاظ رکھے۔ یا، وہ شخص ہے جو اپنے آپ کو گناہوں سے محفوظ رکھے اور اُن سے استغفار کرے۔ یا، وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کی امانتوں اور اس کے حقوق کی حفاظت کرے۔

جنت کے مستحق لوگ اور ان کا عزت کے ساتھ جنت میں داخلہ

مَنْ خَشِیَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَیْبِ وَ جَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِیْبِۣ ﴿۳۳﴾ۙ

مَنْ	خَشِیَ (1)	الرَّحْمٰنَ	بِالْغَیْبِ	وَ	جَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِیْبِۣ ﴿۳۳﴾
جو	ڈرا	رحمٰن (سے)	دیکھے بغیر	اور	آیا رجوع کرنے والے دل کے ساتھ

جو رحمٰن سے بن دیکھے ڈرا اور رجوع کرنے والے دل کے ساتھ آیا ○

ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍؕ ذٰلِكَ یَوْمُ الْخُلُوْدِ ﴿۳۴﴾

ادْخُلُوْهَا	بِسَلٰمٍ	ذٰلِكَ	یَوْمُ الْخُلُوْدِ ﴿۳۴﴾
(فرمایا جائے گا) تم داخل ہو جاؤ اس (جنت) میں	سلامتی کے ساتھ	یہ	ہمیشہ رہنے کا دن (ہے)

(ان سے فرمایا جائے گا) سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ، یہ ہمیشہ رہنے کا دن ہے ○

اہلِ جنت پر انعامِ الٰہی

لَهُمْ مَّا یَشَآءُوْنَ فِیْهَا وَ لَدَیْنَا

لَهُمْ	مَّا	یَشَآءُوْنَ	فِیْهَا	وَ	لَدَیْنَا
ان کے لیے (ہوں گی)	(وہ تمام چیزیں) جو	وہ چاہیں گے	اس (جنت) میں	اور	ہمارے پاس

ان کے لیے جنت میں وہ تمام چیزیں ہوں گی جو وہ چاہیں گے اور ہمارے پاس

سابقہ اُمتوں کی ہلاکت کی طرف اشارہ

مَزِیْدٌ ﴿۳۵﴾ وَ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ

مَزِیْدٌ ﴿۳۵﴾ (2)	وَ	كَمْ	اَهْلَكْنَا	قَبْلَهُمْ	مِّنْ قَرْنٍ	هُمْ
(اس سے بھی) زیادہ (ہے)	اور	کتنی	ہم نے ہلاک کر دیں	ان سے پہلے	قومیں	وہ

اس سے بھی زیادہ ہے ○ اور ان سے پہلے ہم نے کتنی قوموں کو ہلاک فرما دیا، وہ

اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِی الْبِلَادِؕ هَلْ

اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا	فَنَقَّبُوْا	فِی الْبِلَادِ	هَلْ
گرفت میں ان سے زیادہ سخت (تھے)	تو وہ جگہ جگہ پھرے	شہروں میں	(تاکہ دیکھیں) کیا

گرفت میں ان سے زیادہ سخت تھیں تو انہوں نے شہروں میں کوشش کی کہ کیا

1 یعنی جو شخص عذابِ الٰہی کو دیکھے بغیر اس سے ڈرتا، اطاعتِ الٰہی کرتا اور ایسے دل کے ساتھ آتا ہے جو اخلاص مند، اطاعت گزار اور صحیح العقیدہ ہو، ایسے لوگوں سے قیامت کے دن فرمایا جائے گا: بے خوف و خطر، امن اور اطمینان کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ، نہ تمہیں عذاب ہو گا اور نہ تمہاری نعمتیں زائل ہوں گی، یہ جنت میں ہمیشہ رہنے کا دن ہے اور اب نہ فنا ہے نہ موت۔

2 ......یہاں زیادہ سے مراد اللہ تعالٰی کا دیدار اور اس کی تجلّی ہے جس سے وہ لوگ ہر جمعہ کو دارِ کرامت میں نوازے جائیں گے۔

عبرت انگیز واقعات سے نصیحت حاصل کرنے والے لوگ

مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿٣٦﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ

مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿٣٦﴾	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ	لَذِكْرٰى	لِمَنْ كَانَ لَهٗ	قَلْبٌ [1]
کوئی بھاگنے کی جگہ (ہے)	بیشک	اس میں	ضرور نصیحت (ہے)	(اس) کیلئے جس کا ہے	دل

کوئی بھاگنے کی جگہ ہے ○ بیشک اس میں نصیحت ہے اس کے لیے جو دِل رکھتا ہو

6 دن میں تخلیق کائنات

اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ ﴿٣٧﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا

اَوْ	اَلْقَى	السَّمْعَ	وَ	هُوَ	شَهِيْدٌ ﴿٣٧﴾	وَ	لَقَدْ	خَلَقْنَا
یا	دھرے (لگائے)	کان	اور	وہ	(دل سے) حاضر ہو	اور	ضرور بیشک	ہم نے بنایا

یا کان لگائے اور وہ متوجہ ہو ○ اور بیشک ہم نے آسمانوں

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۖ وَّ

السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	وَ	مَا	بَيْنَهُمَا	فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ	وَّ
آسمانوں	اور	زمین (کو)	اور	جو کچھ	ان دونوں کے درمیان (ہے)	چھ دن میں	اور

اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دن میں بنایا اور

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو صبر اور تسبیح کی تلقین

مَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ﴿٣٨﴾ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَ

مَا مَسَّنَا	مِنْ لُّغُوْبٍ ﴿٣٨﴾ [2]	فَاصْبِرْ	عَلٰى	مَا	يَقُوْلُوْنَ	وَ
نہیں چھوئی ہمیں	کوئی تھکن	تو تم صبر کرو	(اس) پر	جو	وہ کہتے ہیں	اور

ہمیں کوئی تھکاوٹ نہ ہوئی ○ تو ان کی باتوں پر صبر کرو اور

سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ﴿٣٩﴾ ج

سَبِّحْ	بِحَمْدِ رَبِّكَ	قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ	وَ	قَبْلَ الْغُرُوْبِ ﴿٣٩﴾
پاکی بیان کرو	اپنے رب کی تعریف کے ساتھ	سورج طلوع ہونے سے پہلے	اور	غروب ہونے سے پہلے

سورج طلوع ہونے سے پہلے اور غروب ہونے سے پہلے اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بیان کرو ○

1 ...... وعظ و نصیحت اور عبرت سے وہی فائدہ اٹھا سکتا ہے جس کے پاس عبرت پکڑنے والا دل ہو، غور سے سننے والے کان ہوں اور وہ دل سے حاضر رہ کر وعظ و نصیحت سنے۔ 2 ...... اللہ تعالیٰ تھکنے سے پاک ہے اور وہ اس پر قادر ہے کہ ایک آن میں سارا عالم بنادے لیکن وہ چونکہ ہر چیز کو حکمت کے تقاضے کے مطابق ہستی عطا فرماتا ہے اس لئے اس نے کائنات کو چھ دن میں تخلیق فرمایا۔ نیز اس میں بندوں کے لئے تعلیم بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ قادر ہو کر جلدی نہیں کرتا تو تم مجبور ہونے کے باوجود کیوں جلد بازی کرتے ہو۔

وَ مِنَ الَّیْلِ فَسَبِّحْهُ وَ اَدْبَارَ السُّجُوْدِ ﴿۴۰﴾ وَ

وَ	مِنَ الَّیْلِ	فَسَبِّحْهُ	وَ	اَدْبَارَ السُّجُوْدِ ﴿۴۰﴾	وَ
اور	رات کے کچھ حصے (میں)	تو تم تسبیح کرو اس کی	اور	نمازوں کے بعد	اور

اور رات کے کچھ حصے میں اس کی تسبیح کرو اور نمازوں کے بعد ○ اور

اسْتَمِعْ یَوْمَ یُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِیْبٍ ﴿۴۱﴾ یَوْمَ

اسْتَمِعْ	یَوْمَ	یُنَادِ	الْمُنَادِ	مِنْ مَّكَانٍ قَرِیْبٍ ﴿۴۱﴾ (1)	یَوْمَ
کان لگا کر سنو	(جس) دن	پکارے گا	ایک پکارنے والا	قریب کی جگہ سے	(جس) دن

کان لگا کر سنو جس دن ایک قریب کی جگہ سے پکارنے والا پکارے گا ○ جس دن

زندگی اور موت دینا اللہ کے اختیار میں ہے

یَّسْمَعُوْنَ الصَّیْحَةَ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ یَوْمُ الْخُرُوْجِ ﴿۴۲﴾ اِنَّا

یَسْمَعُوْنَ	الصَّیْحَةَ (2)	بِالْحَقِّ	ذٰلِكَ	یَوْمُ الْخُرُوْجِ ﴿۴۲﴾	اِنَّا
لوگ سنیں گے	ایک چیخ	حق کے ساتھ	یہ	(قبروں سے) باہر آنے کا دن (ہوگا)	بیشک

لوگ حق کے ساتھ ایک چیخ سنیں گے، یہ (قبروں سے) باہر آنے کا دن ہوگا ○ بیشک

روزِ قیامت قبروں سے نکلنے کی منظر کشی

نَحْنُ نُحْیٖ وَ نُمِیْتُ وَ اِلَیْنَا الْمَصِیْرُ ﴿۴۳﴾ یَوْمَ

نَحْنُ	نُحْیٖ	وَ	نُمِیْتُ	وَ	اِلَیْنَا	الْمَصِیْرُ ﴿۴۳﴾	یَوْمَ
ہم	زندگی دیتے ہیں	اور	موت دیتے ہیں	اور	ہماری ہی طرف	پھرنا (ہے)	(جس) دن

ہم زندگی دیتے ہیں اور ہم موت دیتے ہیں اور ہماری طرف ہی پھرنا ہے ○ جس دن

تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ؕ ذٰلِكَ حَشْرٌ

تَشَقَّقُ	الْاَرْضُ	عَنْهُمْ	سِرَاعًا	ذٰلِكَ	حَشْرٌ
پھٹ جائے گی	زمین	ان سے	(تو وہ) جلدی کرتے ہوئے (نکلیں گے)	یہ	حشر (جمع کرنا)

زمین ان پر سے پھٹ جائے گی تو وہ جلدی کرتے ہوئے نکلیں گے، یہ حشر

(1)...... قریب کی جگہ سے بیت المقدس کا صخرہ مراد ہے۔ پکارنے والے سے مراد حضرت اسرافیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں اور آپ کی ندا یہ ہوگی: اے گلی ہوئی ہڈیو! بکھرے ہوئے جوڑو! ریزہ ریزہ شدہ گوشتو! پراگندہ بالو! اللہ تعالیٰ تمہیں فیصلہ کے لئے جمع ہونے کا حکم دیتا ہے۔

(2)...... اس چیخ سے مراد دوسرا نفخہ ہے۔

عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ﴿٤٤﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَمَاۤ اَنْتَ

عَلَيْنَا	يَسِيْرٌ ﴿٤٤﴾	نَحْنُ	اَعْلَمُ	بِمَا	يَقُوْلُوْنَ (1)	وَ	مَاۤ	اَنْتَ
ہم پر	آسان ہے	ہم	خوب جانتے ہیں	(اس) کو جو	وہ کہتے ہیں	اور	نہیں	تم

ہم پر آسان ہے ○ ہم خوب جان رہے ہیں جو وہ کہہ رہے ہیں اور تم

عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ ۫ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ﴿٤٥﴾ ع

عَلَيْهِمْ	بِجَبَّارٍ	فَذَكِّرْ	بِالْقُرْاٰنِ	مَنْ	يَّخَافُ	وَعِيْدِ ﴿٤٥﴾
ان پر	جبر کرنے والے	تو تم نصیحت کرو	قرآن سے	(اسے) جو	ڈرتا ہے	میری دھمکی (سے)

ان پر جبر کرنے والے نہیں ہو تو اس شخص کو قرآن سے نصیحت کرو جو میری دھمکی سے ڈرے ○

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو تسلی اور ان کا فروں کو دھمکی

ع ۱۶ / ۱۷ ۳

آیات: 60 | رکوع: 03

سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ﴿١﴾ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ﴿٢﴾ فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ﴿٣﴾

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ﴿١﴾	فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ﴿٢﴾	فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ﴿٣﴾
بکھیر کر اڑا دینے والیوں کی قسم	پھر بوجھ اٹھانے والیوں (کی)	پھر آسانی سے چلنے والیوں (کی)

بکھیر کر اڑا دینے والیوں کی قسم ○ پھر بوجھ اٹھانے والیوں کی ○ پھر آسانی سے چلنے والیوں کی ○

وقوعِ قیامت پر ہواؤں، بادلوں، کشتیوں اور فرشتوں کی قسم

1 ...... یعنی اے پیارے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، کفارِ قریش کا آپ کو جھٹلانا، قیامت کا انکار کرنا، ہماری قدرت میں تردد کرنا ہم سے چھپا ہوا نہیں ہے اور ہم ان سب کو اس کی سزا دیں گے اور آپ ان پر جبر کرنے والے نہیں کہ انہیں طاقت کے ذریعے اسلام میں داخل کر دیں بلکہ آپ کی ذمہ داری دعوت دینا اور سمجھا دینا ہے، لہٰذا آپ قرآن مجید کے ذریعے کافروں کو میرے عقاب سے، غافلوں کو میرے عذاب سے اور اطاعت گزاروں کو میرے عتاب سے ڈرائیں۔

کفارِ قریش کا باہمی اختلاف و محرومی

فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًاۙ﴿۴﴾ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌۙ﴿۵﴾

لَصَادِقٌ ﴿۵﴾	تُوْعَدُوْنَ [1]	اِنَّمَا	فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ﴿۴﴾
(وہ) ضرور سچ (ہے)	تمہیں وعید سنائی جارہی ہے	بیشک جس کی	پھر حکم کو تقسیم کرنے والیوں (کی)

پھر حکم کو تقسیم کرنے والیوں کی ○ بیشک جس کی تمہیں وعید سنائی جارہی ہے وہ ضرور سچ ہے ○

وَّ اِنَّ الدِّیْنَ لَوَاقِعٌؕ﴿۶﴾ وَ السَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِۙ﴿۷﴾

وَ السَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ﴿۷﴾	لَوَاقِعٌ ﴿۶﴾	الدِّیْنَ	اِنَّ	وَّ
آرائش والے، راستوں والے آسمان کی قسم	ضرور واقع ہونے والا (ہے)	بدلہ (دیا جانا)	بیشک	اور

اور بیشک بدلہ دیا جانا ضروری واقع ہونے والا ہے ○ راستوں والے آسمان کی قسم ○

اِنَّكُمْ لَفِیْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍۙ﴿۸﴾ یُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَؕ﴿۹﴾

اُفِكَ ﴿۹﴾	مَنْ	عَنْهُ	یُّؤْفَكُ	لَفِیْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ﴿۸﴾ [2]	اِنَّكُمْ
اوندھا کر دیا گیا ہو	وہ جو	اس (قرآن) سے	اوندھا کیا جاتا ہے	ضرور مختلف بات میں (ہو)	بیشک تم

تم طرح طرح کی بات میں ہو ○ اس قرآن سے وہی اوندھا کیا جاتا ہے جو اوندھا ہی کر دیا گیا ہو ○

گستاخانِ رسول کو اللہ کی طرف سے پُرجلال جواب

قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَۙ﴿۱۰﴾ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَۙ﴿۱۱﴾

سَاهُوْنَ ﴿۱۱﴾	فِیْ غَمْرَةٍ	هُمْ	الَّذِیْنَ	الْخَرّٰصُوْنَ ﴿۱۰﴾ [3]	قُتِلَ
بھولے ہوئے (ہیں)	نشے میں	وہ	وہ لوگ جو	جھوٹے اندازے لگانے والے	مارے جائیں

جھوٹے اندازے لگانے والے مارے جائیں ○ جو نشے میں بھولے ہوئے ہیں ○

یَسْــٴَـلُوْنَ اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِؕ﴿۱۲﴾ یَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ یُفْتَنُوْنَ﴿۱۳﴾

یُفْتَنُوْنَ ﴿۱۳﴾	عَلَى النَّارِ	هُمْ	یَوْمَ	یَوْمُ الدِّیْنِ ﴿۱۲﴾	اَیَّانَ	یَسْــٴَـلُوْنَ
تپائے جائیں گے	آگ پر	وہ	(جس) دن	بدلہ (دیئے جانے) کا دن	کب ہوگا	وہ پوچھتے ہیں

پوچھتے ہیں کہ بدلے کا دن کب ہوگا؟ ○ (یہ اس دن واقع ہوگا) جس دن وہ آگ پر تپائے جائیں گے ○

1 ...جس بات کی وعید سنائی گئی اس سے مراد دوبارہ زندہ کیا جانا، اعمال کا حساب لیا جانا ہے اور اس کے سچے ہونے سے مراد یہ ہے کہ ایسا بہر صورت ہو کر رہے گا۔ 2 ...اس سے مراد کفارِ مکہ کا حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کبھی شاعر، کبھی جادوگر، کبھی کاہن اور کبھی مجنون کہنا، یونہی قرآنِ پاک کو کبھی شعر، کبھی جادو، کبھی کہانت اور کبھی اگلوں کی داستانیں کہنا ہے۔

3 ...ان سے مراد وہ لوگ ہیں جو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور قرآن کریم کے بارے میں مختلف باتوں کے قائل تھے۔

پرہیزگاروں کا صلہ

ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ ؕ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۴﴾ اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ

ذُوْقُوْا	فِتْنَتَكُمْ	هٰذَا	الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۴﴾	اِنَّ	الْمُتَّقِیْنَ
تم چکھو	اپنا عذاب	یہ (ہے)	وہ جس کی تم جلدی مچاتے تھے	بیشک	پرہیزگار لوگ

اور (فرمایا جائے گا) اپنا عذاب چکھو، یہ وہی عذاب ہے جس کی تم جلدی مچاتے تھے ○ بیشک پرہیزگار لوگ

فِیْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ﴿۱۵﴾ اٰخِذِیْنَ مَاۤ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ؕ اِنَّهُمْ

فِیْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ﴿۱۵﴾	اٰخِذِیْنَ	مَاۤ	اٰتٰىهُمْ	رَبُّهُمْ	اِنَّهُمْ
باغوں اور چشموں میں (ہوں گے)	لیتے ہوئے	جو	عطا کیا انہیں	ان کے رب (نے)	بیشک وہ

باغوں اور چشموں میں ہوں گے ○ اپنے رب کی عطائیں لیتے ہوئے، بیشک وہ

پرہیزگاروں کی صفات: قیامُ اللیل اور انفاق فی سبیل اللہ

كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِیْنَ ﴿۱۶﴾ كَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ الَّیْلِ مَا یَهْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾

كَانُوْا	قَبْلَ ذٰلِكَ	مُحْسِنِیْنَ ﴿۱۶﴾	كَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ الَّیْلِ مَا یَهْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾
تھے	اس سے پہلے	نیکیاں کرنے والے	وہ رات سے (میں) کم سویا کرتے تھے

اس سے پہلے نیکیاں کرنے والے تھے ○ وہ رات میں کم سویا کرتے تھے ○

وَ بِالْاَسْحَارِ هُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَ فِیْۤ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ

وَ	بِالْاَسْحَارِ	هُمْ	یَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ [1]	وَ	فِیْۤ اَمْوَالِهِمْ	حَقٌّ
اور	رات کے آخری پہروں میں	وہ	بخشش مانگتے تھے	اور	ان کے مالوں میں	حق (تھا)

اور رات کے آخری پہروں میں بخشش مانگتے تھے ○ اور ان کے مالوں میں مانگنے والے

زمین، انسان اور آسمان میں قدرتِ الٰہی کی نشانیوں کی طرف اشارہ

لِّلسَّآىٕلِ وَ الْمَحْرُوْمِ ﴿۱۹﴾ وَ فِی الْاَرْضِ اٰیٰتٌ لِّلْمُوْقِنِیْنَ ﴿۲۰﴾ وَ

لِّلسَّآىٕلِ وَ الْمَحْرُوْمِ ﴿۱۹﴾ [2]	وَ	فِی الْاَرْضِ	اٰیٰتٌ	لِّلْمُوْقِنِیْنَ ﴿۲۰﴾	وَ
مانگنے والے اور محروم کا	اور	زمین میں	نشانیاں (ہیں)	یقین کرنے والوں کیلئے	اور

اور محروم کا حق تھا ○ اور زمین میں یقین والوں کیلئے نشانیاں ہیں ○ اور

1 ...... رات کا آخری حصہ مغفرت طلب کرنے اور دعا کے لئے بہت موزوں ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے ”ہمارا رب تعالیٰ ہر رات اس وقت دنیا کے آسمان کی طرف نزولِ اجلال فرماتا ہے جب رات کا تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے اور فرماتا ہے ”کوئی ایسا ہے جو مجھ سے دعا کرے تاکہ میں اس کی دعا قبول کروں، کوئی ایسا ہے جو مجھ سے سوال کرے تاکہ میں اسے عطا کروں، کوئی ایسا ہے جو مجھ سے معافی چاہے تاکہ میں اسے بخش دوں۔ (بخاری، ۱/۳۸۸، الحدیث: ۱۱۴۵)

2 ...... مانگنے والے سے مراد وہ ہے جو اپنی حاجت کے لئے لوگوں سے سوال کرے اور محروم سے مراد وہ ہے جو حاجت مند ہو اور حیاء کی وجہ سے سوال بھی نہ کرے۔

حقانیتِ قرآن کا بیان

فِیْۤ اَنْفُسِكُمْ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَ فِی السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَ مَا

فِیْۤ اَنْفُسِكُمْ	اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۲۱﴾	وَ	فِی السَّمَآءِ	رِزْقُكُمْ (1)	وَ	مَا
تمہاری ذاتوں میں	تو کیا تم دیکھتے نہیں	اور	آسمان میں	تمہارا رزق (ہے)	اور	جس کا

خود تمہاری ذاتوں میں، تو کیا تم دیکھتے نہیں؟○ اور آسمان میں تمہارا رزق ہے اور وہ جس کا

تُوْعَدُوْنَ ﴿۲۲﴾ فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ

تُوْعَدُوْنَ ﴿۲۲﴾	فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ	اِنَّهٗ (2)	لَحَقٌّ
تم سے وعدہ کیا جاتا ہے	تو آسمان اور زمین کے رب کی قسم	بیشک وہ	ضرور حق (ہے)

تم سے وعدہ کیا جاتا ہے○ تو آسمان اور زمین کے رب کی قسم! بیشک یہ حق ہے

حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے معزز مہمانوں کے واقعہ کی طرف اشارہ

مِّثْلَ مَاۤ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ﴿۲۳﴾ؑ هَلْ اَتٰىكَ

مِّثْلَ	مَاۤ	اَنَّكُمْ	تَنْطِقُوْنَ ﴿۲۳﴾	هَلْ	اَتٰىكَ
(اس) جیسی (زبان میں)	جو	کہ تم	تم بولتے ہو	کیا	آئی تمہارے پاس

ویسی ہی زبان میں جو تم بولتے ہو○ اے حبیب! کیا تمہارے پاس

معزز مہمانوں کی بارگاہِ ابراہیم میں حاضری اور سلام و جواب

حَدِیْثُ ضَیْفِ اِبْرٰهِیْمَ الْمُكْرَمِیْنَ ﴿۲۴﴾ۘ اِذْ دَخَلُوْا عَلَیْهِ فَقَالُوْا

حَدِیْثُ ضَیْفِ اِبْرٰهِیْمَ الْمُكْرَمِیْنَ ﴿۲۴﴾ (3)	اِذْ	دَخَلُوْا	عَلَیْهِ	فَقَالُوْا
ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر	جب	وہ داخل ہوئے	اس پر	تو انہوں نے کہا

ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر آئی○ جب وہ اس کے پاس آئے تو کہا:

مہمانوں کے سامنے بچھڑا پیش کرنا اور نہ کھانے پر مہمانوں سے سوال

سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۲۵﴾ فَرَاغَ

سَلٰمًا	قَالَ	سَلٰمٌ	قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۲۵﴾	فَرَاغَ
سلام	(ابراہیم نے) فرمایا	سلام	اجنبی لوگ (ہیں)	پھر (ابراہیم) چپکے سے گیا

سلام، (ابراہیم نے) فرمایا، "سلام" اجنبی لوگ ہیں○ پھر ابراہیم

(1)......رزق سے مراد بارش اور برف وغیرہ ہے اور ان کے آسمان میں ہونے سے مراد آسمان کی طرف سے نازل ہونا ہے یا آسمان میں رزق ہونے سے مراد یہ ہے کہ جو بھی رزق تمہارا مقدر ہے وہ آسمان میں لکھا ہوا ہے، نیز آخرت کا وہ ثواب و عذاب بھی آسمان میں لکھا ہوا ہے جس کا تم سے دنیا میں وعدہ کیا جاتا ہے۔

(2)......اس سے مراد قرآن کریم، یا آسمان میں رزق ہونا، یا اُخروی ثواب و عذاب کا وعدہ ہے۔

(3)......معزز مہمانوں سے مراد وہ فرشتے ہیں جو حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی خدمت میں معزز مہمان بن کر حاضر ہوئے تھے۔

خوف محسوس کرنے پر مہمانوں کی طرف سے تسلی اور بیٹے کی بشارت

اِلٰۤى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِیْنٍ ﴿۲۶﴾ فَقَرَّبَهٗۤ اِلَیْهِمْ قَالَ

اِلٰۤى اَهْلِهٖ	فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِیْنٍ ﴿۲۶﴾	فَقَرَّبَهٗۤ	اِلَیْهِمْ	قَالَ
اپنے گھر والوں کی طرف	تو لے آیا ایک موٹا تازہ بچھڑا	پھر قریب کیا اسے	ان کی طرف	کہا

اپنے گھر والوں کی طرف گئے تو ایک موٹا تازہ بچھڑا لے آئے ○ پھر اسے ان کے پاس رکھ دیا تو فرمایا:

اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِیْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ ؕ وَ

اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۷﴾	فَاَوْجَسَ	مِنْهُمْ	خِیْفَةً	قَالُوْا	لَا تَخَفْ	وَ
کیا تم کھاتے نہیں	تو اس نے محسوس کیا	ان سے	خوف	انہوں نے کہا	آپ نہ ڈریں	اور

کیا تم کھاتے نہیں ؟ ○ تو اپنے دل میں ان سے خوف محسوس کیا، (فرشتوں نے) عرض کی: آپ نہ ڈریں اور

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زوجہ کا اظہار تعجب اور فرشتوں کا جواب

بَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِیْمٍ ﴿۲۸﴾ فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِیْ صَرَّةٍ

بَشَّرُوْهُ	بِغُلٰمٍ عَلِیْمٍ ﴿۲۸﴾	فَاَقْبَلَتِ	امْرَاَتُهٗ [1]	فِیْ صَرَّةٍ
انہوں نے بشارت دی اسے	ایک علم والے لڑکے کی	تو آئی	اس کی بیوی	چلانے (کی حالت) میں

انہوں نے اسے ایک علم والے لڑکے کی خوشخبری سنائی ○ تو ابراہیم کی بیوی چلاتی ہوئی آئی

فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَ قَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِیْمٌ ﴿۲۹﴾ قَالُوْا

فَصَكَّتْ	وَجْهَهَا	وَ	قَالَتْ	عَجُوْزٌ	عَقِیْمٌ ﴿۲۹﴾	قَالُوْا
پھر ہاتھ مارا	اپنے چہرے (پر)	اور	کہا	بوڑھی	بانجھ عورت (بچہ جنے گی)	(فرشتوں نے) کہا

پھر اپنے چہرے پر ہاتھ مارا اور کہا: کیا بوڑھی بانجھ عورت (بچہ جنے گی۔) ○ فرشتوں نے کہا:

كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِیْمُ الْعَلِیْمُ ﴿۳۰﴾

كَذٰلِكِ	قَالَ	رَبُّكِ	اِنَّهٗ	هُوَ	الْحَكِیْمُ	الْعَلِیْمُ ﴿۳۰﴾
اسی طرح	فرمایا	تمہارے رب (نے)	بیشک وہ	وہی	حکمت والا	علم والا (ہے)

تمہارے رب نے یونہی فرمایا ہے، بیشک وہی حکمت والا، علم والا ہے ○

[1] ......جب فرشتوں نے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو علم والے لڑکے کی خوشخبری سنائی تو یہ بات آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زوجہ حضرت سارہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے بھی سن لی، اس پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا چلاتی ہوئی آئیں اور حیرت سے اپنے چہرے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا: کیا وہ عورت بچہ جنے گی جو (90 یا 99 برس کی) بوڑھی ہے اور اس کے ہاں کبھی بچہ پیدا نہیں ہوا۔ اس بات سے ان کا مطلب یہ تھا کہ ایسی حالت میں بچہ ہونا انتہائی تعجب کی بات ہے۔

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ

27

آمد کے مقصد کا سوال اور فرشتوں کا جواب

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْۤا اِنَّاۤ

قَالَ	فَمَا	خَطْبُكُمْ	اَيُّهَا	الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۳۱﴾	قَالُوْۤا	اِنَّاۤ
(ابراہیم نے) کہا	پھر کیا	تمہارا مقصد (ہے)	اے	بھیجے ہوئے (فرشتو)	انہوں نے کہا	بیشک

ابراہیم نے فرمایا: تو اے بھیجے ہوئے فرشتو! پھر تمہارا کیا مقصد ہے؟ ○ انہوں نے کہا: بیشک ہم

اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۲﴾ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ

اُرْسِلْنَاۤ	اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۲﴾ (1)	لِنُرْسِلَ	عَلَيْهِمْ
ہمیں بھیجا گیا ہے	ایک مجرم قوم کی طرف	تاکہ ہم برسائیں	ان پر

ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں ○ تاکہ ان پر گارے کے

حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ ﴿۳۳﴾ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۴﴾

حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ ﴿۳۳﴾	مُّسَوَّمَةً (2)	عِنْدَ رَبِّكَ	لِلْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۴﴾
گارے کے پتھر	(جن پر) نشان لگائے ہوئے (ہیں)	تمہارے رب کے پاس	حد سے بڑھنے والوں کیلئے

پتھر برسائیں ○ جن پر تمہارے رب کے پاس حد سے بڑھنے والوں کے لیے نشان لگائے ہوئے ہیں ○

قومِ لوط کے اہلِ ایمان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا معاملہ

فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۵﴾ فَمَا وَجَدْنَا

فَاَخْرَجْنَا	مَنْ	كَانَ	فِيْهَا	مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۵﴾	فَمَا وَجَدْنَا
تو ہم نے نکال لیا	(انہیں) جو	تھے	اس (شہر) میں	ایمان والوں میں سے	تو ہم نے نہ پایا

تو ہم نے اس شہر میں موجود ایمان والوں کو نکال لیا ○ تو ہم نے وہاں

قومِ لوط کی بستی میں عبرت کی نشانی

فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۶﴾ وَتَرَكْنَا فِيْهَاۤ اٰيَةً

فِيْهَا	غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۶﴾ (3)	وَ	تَرَكْنَا	فِيْهَاۤ	اٰيَةً (4)
اس میں	مسلمانوں کے ایک گھر کے سوا (کوئی گھر)	اور	ہم نے باقی رکھی	اس میں	ایک نشانی

ایک ہی گھر مسلمان پایا ○ اور ہم نے اس میں ان لوگوں کے لیے

1 ...... یہاں مجرم قوم سے حضرت لوط عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی قوم مراد ہے۔ 2 ...... ان پتھروں پر ایسے نشان تھے جن سے یہ دنیاوی پتھروں سے ممتاز نظر آتے تھے اور بعض مفسرین کے نزدیک ہر پتھر پر اس شخص کا نام لکھا ہوا تھا جسے اس پتھر سے ہلاک کیا جانا تھا۔

3 ...... یہ گھر وہ تھا جس میں حضرت لوط عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام، ان کی دو بیٹیاں اور ان کے متبعین تھے۔

4 ...... اس نشانی سے مراد عذاب کے وہ آثار ہیں جو قومِ لوط کے شہروں میں بکھرے ہوئے تھے اور یہ ایک عرصہ تک ان بستیوں میں باقی رہے۔

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور فرعون کے واقعہ میں عبرت کی نشانی

لِلَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۳۷﴾ وَفِيْ مُوْسٰۤى اِذْ

لِلَّذِيْنَ	يَخَافُوْنَ[1]	الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۳۷﴾	وَ	فِيْ مُوْسٰى	اِذْ
ان لوگوں کے لیے	جو ڈرتے ہیں	دردناک عذاب (سے)	اور	موسیٰ میں (بھی نشانی ہے)	جب

نشانی باقی رکھی جو دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں ○ اور موسیٰ میں (بھی نشانی ہے) جب

اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾ فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَ

اَرْسَلْنٰهُ	اِلٰى فِرْعَوْنَ	بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾	فَتَوَلّٰى	بِرُكْنِهٖ	وَ
ہم نے بھیجا اسے	فرعون کی طرف	روشن سند کے ساتھ	تو اس نے منہ پھیر لیا	اپنے لشکر سمیت	اور

ہم نے اسے روشن سند کے ساتھ فرعون کی طرف بھیجا ○ اور وہ (فرعون) اپنے لشکر سمیت پھر گیا اور

قَالَ سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿۳۹﴾ فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ

قَالَ	سٰحِرٌ	اَوْ	مَجْنُوْنٌ ﴿۳۹﴾	فَاَخَذْنٰهُ	وَ	جُنُوْدَهٗ
کہا	(یہ موسیٰ) جادوگر (ہے)	یا	دیوانہ	تو ہم نے پکڑا اسے	اور	اس کے لشکروں (کو)

بولا: (موسیٰ تو) جادوگر ہے یا دیوانہ ○ اور ہم نے فرعون اور اس کے لشکر کو

قومِ عاد اور قومِ ثمود کے انجام میں عبرت کی نشانی

فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿۴۰﴾ وَ

فَنَبَذْنٰهُمْ	فِي الْيَمِّ	وَ	هُوَ	مُلِيْمٌ ﴿۴۰﴾	وَ
پھر ڈال دیا انہیں	دریا میں	اور	وہ (فرعون)	(خود کو) ملامت کرنے والا (تھا)	اور

پکڑ کر دریا میں ڈال دیا اس حال میں کہ وہ (خود کو) ملامت کر رہا تھا ○ اور

فِيْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ ﴿۴۱﴾ مَا تَذَرُ

فِيْ عَادٍ	اِذْ	اَرْسَلْنَا	عَلَيْهِمُ	الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ ﴿۴۱﴾	مَا تَذَرُ
عاد میں (بھی نشانی ہے)	جب	ہم نے بھیجی	ان پر	خشک آندھی	وہ نہیں چھوڑتی

قومِ عاد میں (بھی نشانی ہے) جب ہم نے ان پر خشک آندھی بھیجی ○ وہ جس چیز پر

[1]...... حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کا جرم مردوں کا آپس میں اور لڑکوں کے ساتھ بدفعلی کرنا تھا، اس سے باز نہ آنے پر انہیں تباہ و برباد کر کے نشانِ عبرت بنا دیا گیا۔ ان کے دردناک انجام سے عبرت حاصل کرتے ہوئے بدفعلی اور ہم جنس پرستی سے بچنا اور عذابِ الٰہی سے ڈرنا چاہیے اور بطورِ خاص ان لوگوں کو اپنے طرزِ عمل اور اس کے نتائج پر غور کرنا چاہئے جو معاشرے میں ہم جنس پرستی کے فروغ کے لئے ترغیبی اور عملی سہولیات فراہم کرنے اور اسے قانونی جواز مہیا کرنے میں مصروف ہیں۔

مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِ ﴿۴۲﴾ وَ

وَ	كَالرَّمِيْمِ ﴿۴۲﴾	جَعَلَتْهُ	اِلَّا	عَلَيْهِ	اَتَتْ	مِنْ شَيْءٍ
اور	گلی ہوئی چیز کی طرح	کر دیتی اسے	مگر	اس پر	آتی	کوئی چیز

گزرتی تھی اسے گلی ہوئی چیز کی طرح کر چھوڑتی ○ اور

فِيْ ثَمُوْدَ اِذْ قِيْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۴۳﴾

حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۴۳﴾	تَمَتَّعُوْا	لَهُمْ	قِيْلَ	اِذْ	فِيْ ثَمُوْدَ
ایک وقت تک	تم فائدہ اٹھالو	ان سے	کہا گیا	جب	ثمود میں (بھی نشانی ہے)

ثمود میں (نشانی ہے) جب ان سے فرمایا گیا: ایک وقت تک فائدہ اٹھالو ○

فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَهُمْ

هُمْ	وَ	الصّٰعِقَةُ	فَاَخَذَتْهُمُ	عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ	فَعَتَوْا
وہ	اور	کڑک (نے)	تو پکڑ لیا انہیں	اپنے رب کے حکم سے	تو انہوں نے سرکشی کی

تو انہوں نے اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی تو ان کی آنکھوں کے سامنے

يَنْظُرُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِيَامٍ وَّمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِيْنَ ﴿۴۵﴾

مُنْتَصِرِيْنَ ﴿۴۵﴾	مَا كَانُوْا	وَّ	مِنْ قِيَامٍ (۱)	فَمَا اسْتَطَاعُوْا	يَنْظُرُوْنَ ﴿۴۴﴾
بدلہ لے سکنے والے	نہ وہ تھے	اور	کھڑے ہونے کی	تو نہیں طاقت نہ تھی	دیکھ رہے تھے

انہیں کڑک نے آلیا ○ تو وہ نہ کھڑے ہو سکے اور نہ وہ بدلہ لے سکتے تھے ○

وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَ

وَ	قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۴۶﴾	كَانُوْا	اِنَّهُمْ	مِّنْ قَبْلُ	قَوْمَ نُوْحٍ	وَ
اور	نافرمانی کرنے والے لوگ	وہ تھے	بیشک	(اس) سے پہلے	نوح کی قوم (کو ہلاک کیا)	اور

اور ان سے پہلے قوم نوح کو ہلاک فرمایا، بیشک وہ فاسق لوگ تھے ○ اور

قدرت و وحدانیتِ الٰہی پر دلالت کرنے والی نشانیاں

قوم نوح کی ہلاکت کی طرف اشارہ

ع ۲ ۲

(۱) ..... کھڑے ہونے کی طاقت نہ رکھنے سے مراد یہ ہے کہ جب عذاب نازل ہوا اس وقت قوم ثمود کے لوگ کھڑے ہو کر بھاگ نہ سکے۔

وَ السَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْىدٍ وَّ اِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ﴿۴۷﴾

لَمُوْسِعُوْنَ ﴿۴۷﴾	اِنَّا	وَّ	بِاَيْىدٍ	بَنَيْنٰهَا	السَّمَآءَ
ضرور وسعت وقدرت والے (ہیں)	بیشک ہم	اور	(اپنے) دست قدرت سے	ہم نے بنایا اسے	آسمان

آسمان کو ہم نے (اپنی) قدرت سے بنایا اور بیشک ہم وسعت وقدرت والے ہیں ○

وَ الْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَ

وَ	الْمٰهِدُوْنَ ﴿۴۸﴾	فَنِعْمَ	فَرَشْنٰهَا[1]	الْاَرْضَ	وَ
اور	بچھانے والے (ہیں)	تو (ہم) کیا ہی اچھے	ہم نے فرش بنایا اسے	زمین	اور

اور زمین کو ہم نے فرش بنایا تو ہم کیا ہی اچھا بچھانے والے ہیں ○ اور

مِنْ كُلِّ شَیْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَیْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَفِرُّوْۤا اِلَى اللّٰهِ ؕ

اِلَى اللّٰهِ[2]	فَفِرُّوْۤا	تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۹﴾	لَعَلَّكُمْ	زَوْجَیْنِ	خَلَقْنَا	مِنْ كُلِّ شَیْءٍ
اللہ کی طرف	تو بھاگو	نصیحت حاصل کرو	تاکہ تم	دو قسمیں	ہم نے بنائیں	ہر چیز سے (کی)

ہم نے ہر چیز کی دو قسمیں بنائیں تاکہ تم نصیحت حاصل کرو ○ اور اللہ کی طرف بھاگو

اِنِّیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۵۰﴾ ج وَ لَا تَجْعَلُوْا

لَا تَجْعَلُوْا	وَ	نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۵۰﴾	مِّنْهُ	لَكُمْ	اِنِّیْ
تم نہ ٹھہراؤ	اور	کھلا ڈر سنانے والا (ہوں)	اس کی طرف سے	تمہارے لئے	بیشک میں

بیشک میں اس کی طرف سے تمہارے لئے کھلم کھلا ڈر سنانے والا ہوں ○ اور اللہ کے ساتھ

مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ؕ اِنِّیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۵۱﴾ ج

نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۵۱﴾	مِّنْهُ	لَكُمْ	اِنِّیْ	اِلٰهًا اٰخَرَ	مَعَ اللّٰهِ
کھلا ڈر سنانے والا (ہوں)	اس کی طرف سے	تمہارے لیے	بیشک میں	دوسرا معبود	اللہ کے ساتھ

کوئی دوسرا معبود نہ ٹھہراؤ بیشک میں اس کی طرف سے تمہارے لیے کھلم کھلا ڈر سنانے والا ہوں ○

اطاعت الٰہی کی طرف جلدی آؤ

اللہ کا شریک ٹھہرانے کی ممانعت

1 ...... زمین اپنی وسعت کی وجہ سے گول ہونے کے باوجود فرش کی طرح بچھی ہوئی معلوم ہوتی ہے، نیز یہ نہ تو لوہے کی طرح سخت ہے کہ اس پر چلنا پھرنا دشوار ہو جائے اور نہ اتنی نرم کہ مخلوق اس میں دھنس جائے بلکہ رہائش کے قابل اور ضروریاتِ انسانی کے تقاضوں کے عین مطابق ہے۔

2 ...... اللہ کی طرف بھاگنے سے مراد یہ ہے کہ کفر سے ایمان کی طرف، نافرمانی سے اطاعت کی طرف، اپنے گناہوں سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کی طرف دوڑتے ہوئے آؤ۔

کفار کی جاہلانہ باتوں پر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی

كَذٰلِكَ مَاۤ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا

كَذٰلِكَ(1)	مَاۤ اَتَى	الَّذِيْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	مِّنْ رَّسُوْلٍ	اِلَّا
اسی طرح	نہیں آیا	ان لوگوں کے پاس جو	ان سے پہلے (گزرے)	کوئی رسول	مگر

یونہی جب ان سے پہلے لوگوں کے پاس کوئی رسول تشریف لایا تو

قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿٥٢﴾ ج اَتَوَاصَوْا

قَالُوْا	سَاحِرٌ	اَوْ	مَجْنُوْنٌ ﴿٥٢﴾	اَتَوَاصَوْا
انہوں نے کہا	(یہ) جادوگر (ہے)	یا	دیوانہ	کیا انہوں نے ایک دوسرے کو وصیت کی تھی

وہ یہی بولے کہ (یہ) جادوگر ہے یا دیوانہ ○ کیا انہوں نے ایک دوسرے کو اس بات کی

کفار سے منہ پھیر لینے کی اجازت

بِهٖ ج بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿٥٣﴾ ج فَتَوَلَّ

بِهٖ	بَلْ	هُمْ	قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿٥٣﴾	فَتَوَلَّ
اس (بات) کی	بلکہ	وہ	سرکشی کرنے والے لوگ (ہیں)	تو (اے حبیب) تم منہ پھیر لو

وصیت کی تھی بلکہ وہ سرکش لوگ ہیں ○ تو اے حبیب! تم ان سے

نصیحت کرتے رہنے کی تاکید

عَنْهُمْ فَمَاۤ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ﴿٥٤﴾ ق وَّ ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى

عَنْهُمْ	فَمَاۤ اَنْتَ	بِمَلُوْمٍ ﴿٥٤﴾	وَّ	ذَكِّرْ	فَاِنَّ	الذِّكْرٰى
ان سے	تو تم نہیں ہو	ملامت کیے جانے والے	اور	سمجھاؤ	پس بیشک	سمجھانا

منہ پھیر لو تو تم پر کوئی ملامت نہیں ○ اور سمجھاؤ کہ سمجھانا

جنوں اور انسانوں کی تخلیق کا مقصد

تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٥٥﴾ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا

تَنْفَعُ	الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٥٥﴾(2)	وَ	مَا خَلَقْتُ	الْجِنَّ	وَ	الْاِنْسَ	اِلَّا
فائدہ دیتا ہے	ایمان والوں (کو)	اور	میں نے پیدا نہیں کیے	جن	اور	انسان	مگر

ایمان والوں کو فائدہ دیتا ہے ○ اور میں نے جن اور آدمی اسی لئے بنائے

(1) ...اس آیت میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی دی گئی ہے کہ جس طرح کفارِ مکہ نے آپ کی تکذیب کی اور آپ کو جادوگر یا دیوانہ کہا اسی طرح پہلی امت کے کفار نے بھی اپنے رسولوں کو جادوگر یا دیوانہ کہا ہے، لہٰذا آپ ان کے سب و شتم سے رنجیدہ اور ملول نہ ہوں۔

(2) ...یہاں ایمان والوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو فی الحال ایمان نہیں لائے تھے لیکن ان کے بارے میں اللّٰہ تعالٰی کو معلوم تھا کہ یہ ایمان لائیں گے، یا ان سے وہ لوگ مراد ہیں جو ایمان لا چکے تھے، اس صورت میں انہیں نصیحت کرتے رہنے کا حکم اس لیے ہو گا کہ ان کا ایمان مزید مضبوط اور مستحکم ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ کی شانِ بے نیازی

لِيَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ مَاۤ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَاۤ اُرِيْدُ

لِيَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾[1]	مَاۤ اُرِيْدُ	مِنْهُمْ	مِّنْ رِّزْقٍ	وَّ	مَاۤ اُرِيْدُ
اس لیے کہ وہ عبادت کریں میری	میں نہیں چاہتا	ان سے	کچھ رزق	اور	میں نہیں چاہتا

کہ میری عبادت کریں ○ میں ان سے کچھ رزق نہیں مانگتا اور نہ یہ چاہتا ہوں

اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ﴿۵۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ

اَنْ	يُّطْعِمُوْنِ ﴿۵۷﴾[2]	اِنَّ	اللّٰهَ	هُوَ	الرَّزَّاقُ	ذُو الْقُوَّةِ
کہ	وہ کھانا دیں مجھے	بیشک	اللہ	وہی	بڑا رزق دینے والا	قوت والا

کہ وہ مجھے کھانا دیں ○ بیشک اللہ ہی بڑا رزق دینے والا، قوت والا،

کفار کو تنبیہ اور ان کے لئے وعید

الْمَتِيْنُ ﴿۵۸﴾ فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا

الْمَتِيْنُ ﴿۵۸﴾	فَاِنَّ	لِلَّذِيْنَ	ظَلَمُوْا	ذَنُوْبًا
قدرت والا (ہے)	تو بیشک	ان لوگوں کے لیے جنہوں نے	ظلم کیا	(عذاب کا) ایک حصہ (ہے)

قدرت والا ہے ○ تو بیشک ان ظالموں کے لیے عذاب کا ایک حصہ ہے

مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿۵۹﴾ فَوَيْلٌ

مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ	فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿۵۹﴾	فَوَيْلٌ
ان کے ساتھیوں کے (عذاب کے) حصے جیسا	تو وہ (عذاب مانگنے میں) جلدی نہ کریں مجھ سے	تو خرابی (ہے)

جیسے ان کے ساتھیوں کے عذاب کا حصہ تھا تو یہ مجھ سے (عذاب مانگنے میں) جلدی نہ کریں ○ تو کافروں کیلئے

لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿۶۰﴾ ع

لِّلَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	مِنْ يَّوْمِهِمُ	الَّذِيْ	يُوْعَدُوْنَ ﴿۶۰﴾
ان لوگوں کے لیے جنہوں نے	کفر کیا	ان کے دن سے	جس کی	انہیں وعید سنائی جاتی ہے

ان کے اس دن سے خرابی ہے جس کی انہیں وعید سنائی جاتی ہے ○

ع ۲

[1]..... جنوں اور انسانوں کی تخلیق کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کریں اور اس کی عبادت کریں اور زندگی کے تمام کام عبدیت یعنی بندگی کے تقاضوں کے مطابق سرانجام دیں، اس سے دین و دنیا کا بھلا ہوگا۔ حدیثِ قدسی میں فرمانِ الٰہی ہے: اے انسان! تو میری عبادت کے لئے فارغ ہو جا میں تیرا سینہ غنا سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی کا دروازہ بند کر دوں گا اور اگر تو ایسا نہیں کرے گا تو میں تیرے دونوں ہاتھ مصروفیات سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی کا دروازہ بند نہیں کروں گا۔ (ترمذی، ۴/۲۱۱، الحدیث: ۲۴۷۴) [2]..... اللہ تعالیٰ کھانا کھانے سے بھی پاک ہے اور اس سے بھی کہ مخلوق کو دینے کیلئے وہ لوگوں سے کھانا لے۔

آیات:49 — رکوع:02

سُوْرَةُ الطُّوْرِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وقوعِ عذاب کے یقینی ہونے کی خبر

وَالطُّوْرِ ۙ ① وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ۙ ② فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ۙ ③ وَّالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ۙ ④

وَالطُّوْرِ (1)	وَ	كِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ② (2)	فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ③	وَّ	الْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ④ (3)
طور کی قسم	اور	لکھی ہوئی کتاب (کی)	(جو) کھلے ہوئے صفحات میں (ہے)	اور	بیتِ معمور (کی)

طور کی قسم ○ اور لکھی ہوئی کتاب کی ○ (جو) کھلے ہوئے صفحات میں (ہے) ○ اور بیتِ معمور کی ○

وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ۙ ⑤ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۙ ⑥ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ

وَ	السَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ⑤ (4)	وَ	الْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ⑥	اِنَّ	عَذَابَ رَبِّكَ
اور	بلند چھت (کی)	اور	سلگائے ہوئے سمندر (کی قسم)	بیشک	تیرے رب کا عذاب

اور بلند چھت کی ○ اور سلگائے جانے والے سمندر کی ○ بیشک تیرے رب کا عذاب

قیامت کی منظر کشی اور جھٹلانے والوں کو وعید

لَوَاقِعٌ ۙ ⑦ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۙ ⑧ يَّوْمَ تَمُوْرُ

لَوَاقِعٌ ⑦	مَّا	لَهٗ	مِنْ دَافِعٍ ⑧	يَّوْمَ	تَمُوْرُ
ضرور واقع ہونے والا (ہے)	نہیں (ہے)	اس کو	کوئی ٹالنے والا	(جس) دن	سختی سے ہلے گا

ضرور واقع ہونے والا ہے ○ اسے کوئی ٹالنے والا نہیں ○ جس دن آسمان

1 ...... یہاں طور سے مراد وہ پہاڑ ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو کلامِ الٰہی سننے کا شرف عطا فرمایا۔

2 ...... لکھی ہوئی کتاب سے تورات، یا لوحِ محفوظ، یا اعمال لکھنے والے فرشتوں کے دفتر، یا قرآنِ پاک مراد ہے۔

3 ...... بیتُ المعمور ساتویں آسمان میں کعبہ شریف کے بالکل اوپر ہے۔ یہ آسمان والوں کا قبلہ ہے اور ہر روز ستر ہزار نئے فرشتے اس میں طواف اور نماز کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔ 4 ...... اس چھت سے مراد آسمان ہے جو زمین کے لئے چھت کی طرح ہے۔ یا، اس سے مراد عرش ہے جو جنت کی چھت ہے۔

السَّمَآءُ مَوْرًا ۙ﴿۹﴾ وَّ تَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ؕ﴿۱۰﴾ فَوَيْلٌ

السَّمَآءُ	مَوْرًا ﴿۹﴾	وَّ	تَسِيْرُ	الْجِبَالُ	سَيْرًا ﴿۱۰﴾	فَوَيْلٌ
آسمان	سختی سے ہلنا	اور	(تیزی سے) چلیں گے	پہاڑ	چلنا	تو خرابی (ہے)

سختی سے ہلے گا ○ اور پہاڑ تیزی سے چلیں گے ○ تو اس دن

يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۙ﴿۱۱﴾ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ۘ﴿۱۲﴾

يَّوْمَئِذٍ	لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۱﴾	الَّذِيْنَ	هُمْ	فِيْ خَوْضٍ	يَّلْعَبُوْنَ ﴿۱۲﴾
اس دن	جھٹلانے والوں کے لیے	وہ لوگ جو	وہ	شغل میں	کھیل رہے ہیں

جھٹلانے والوں کی خرابی ہے ○ وہ جو شغل میں پڑے کھیل رہے ہیں ○

يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ؕ﴿۱۳﴾ هٰذِهِ النَّارُ

يَوْمَ	يُدَعُّوْنَ	اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ	دَعًّا ﴿۱۳﴾	هٰذِهِ	النَّارُ[1]
(جس) دن	انہیں دھکیلا جائے گا	جہنم کی آگ کی طرف	سختی سے دھکیلنا	یہ	آگ (ہے)

جس دن انہیں جہنم کی طرف سختی سے دھکیلا جائے گا ○ یہ وہ آگ ہے

الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۴﴾ اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ۚ﴿۱۵﴾

الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۴﴾	اَفَسِحْرٌ	هٰذَآ	اَمْ	اَنْتُمْ	لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۱۵﴾
جس کو تم جھٹلاتے تھے	تو کیا جادو (ہے)	یہ	یا	تم	تم دیکھ نہیں رہے

جسے تم جھٹلاتے تھے ○ تو کیا یہ جادو ہے یا تمہیں دکھائی نہیں دے رہا ○

اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا ۚ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ ؕ

اِصْلَوْهَا	فَاصْبِرُوْٓا	اَوْ	لَا تَصْبِرُوْا	سَوَآءٌ	عَلَيْكُمْ[2]
داخل ہو جاؤ اس میں	تو (اب) صبر کرو	یا	نہ صبر کرو	برابر (ہے)	تم پر

اس میں داخل ہو جاؤ، تو اب چاہے صبر کرو یا نہ کرو، سب تم پر برابر ہے، تمہیں

وقف لازم

آخرت کو جھٹلانے والوں کا انجام

1 ..... عذابِ الٰہی سے متعلق آیات کو کفار جھٹلاتے اور انہیں جادو کہا کرتے تھے، جب قیامت کے دن انہیں جہنم کی طرف سختی سے دھکیلا جائے گا تب انہیں ڈانٹتے ہوئے کہا جائے گا کہ یہ وہی جہنم ہے جس سے متعلق آیات کو تم جھٹلاتے تھے، اب دیکھ کر بتاؤ کیا یہ جادو ہے یا اب بھی تمہیں نظر نہیں آرہا۔

2 ..... کفار کو نہ تو واویلا کرنے پر جہنم سے نکالا جائے گا اور نہ ہی انہیں عذاب پر صبر کرنے سے نجات ملے گی بلکہ وہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں ہی رہیں گے۔

پرہیز گاروں کا اُخروی صلہ

اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٦﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ

اِنَّمَا تُجْزَوْنَ	مَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٦﴾	اِنَّ	الْمُتَّقِيْنَ
تمہیں بدلہ دیا جارہا ہے صرف	(اس کا) جو	تم عمل کرتے تھے	بیشک	پرہیز گار لوگ

اسی کا بدلہ دیا جارہا ہے جو تم کرتے تھے ○ بیشک پرہیز گار

فِيْ جَنّٰتٍ وَّ نَعِيْمٍ ﴿١٧﴾ فٰكِهِيْنَ بِمَاۤ اٰتٰىهُمْ

فِيْ جَنّٰتٍ وَّ نَعِيْمٍ ﴿١٧﴾ [1]	فٰكِهِيْنَ	بِمَاۤ	اٰتٰىهُمْ
باغوں اور نعمتوں میں (ہوں گے)	خوش ہوتے ہوئے	(اس) پر جو	عطا کیا انہیں

باغوں اور نعمتوں میں ہوں گے ○ اپنے رب کی عطاؤں پر

رَبُّهُمْ ۚ وَ وَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿١٨﴾ كُلُوْا وَ

رَبُّهُمْ	وَ	وَقٰىهُمْ	رَبُّهُمْ	عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿١٨﴾	كُلُوْا	وَ
ان کے رب (نے)	اور	بچالیا انہیں	ان کے رب (نے)	آگ کے عذاب (سے)	تم کھاؤ	اور

خوش ہورہے ہوں گے اور انہیں ان کے رب نے آگ کے عذاب سے بچالیا ○ اپنے اعمال کے بدلے میں

اشْرَبُوْا هَنِيْٓــًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٩﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ

اشْرَبُوْا	هَنِيْٓــًٔا	بِمَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٩﴾	مُتَّكِـِٕيْنَ
پیو	خوشگوار (نعمتیں)	(اس کے) بدلے جو	تم عمل کرتے تھے	(وہ) تکیہ لگائے ہوئے (ہوں گے)

خوشگوار نعمتیں کھاؤ اور پیو ○ وہ قطار در قطار

جنت میں اولاد کو ماں باپ کا وسیلہ کام آنے کا بیان

عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَ زَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿٢٠﴾ وَ

عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ	وَ	زَوَّجْنٰهُمْ	بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿٢٠﴾	وَ
قطار میں بچھے ہوئے تختوں پر	اور	ہم نے نکاح کردیا ان کا	بڑی آنکھوں والی حوروں سے	اور

بچھے ہوئے تختوں پر تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے اور ہم نے بڑی آنکھوں والی حوروں سے ان کا نکاح کردیا ○ اور

1 ......بروزِ قیامت پرہیز گاروں کو یہ صلہ ملے گا (1) وہ باغوں اور نعمتوں میں ہوں گے۔ (2) اپنے رب کی عطاؤں پر خوش ہورہے ہوں گے۔ (3) عذاب جہنم سے محفوظ ہوں گے۔ (4) انہیں کھانے پینے میں خوشگوار نعمتیں عطا ہوں گی۔ (5) وہ خوبصورت ترتیب سے بچھے ہوئے تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔ (6) خوبصورت بڑی آنکھوں والی حسین حوروں سے ان کا نکاح ہوگا۔

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ اتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّیَّتُهُمْ بِاِیْمَانٍ اَلْحَقْنَا

الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	اتَّبَعَتْهُمْ	ذُرِّیَّتُهُمْ	بِاِیْمَانٍ	اَلْحَقْنَا[1]
وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	پیروی کی ان کی	ان کی اولاد (نے)	ایمان کے ساتھ	ہم نے ملا دیا

جو لوگ ایمان لائے اور ان کی (جس) اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی

بِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَ مَاۤ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ

بِهِمْ	ذُرِّیَّتَهُمْ	وَ	مَاۤ اَلَتْنٰهُمْ	مِّنْ عَمَلِهِمْ
ان کے ساتھ	ان کی اولاد (کو)	اور	ہم نے نقصان نہ دیا انہیں	ان کے عمل سے (میں)

پیروی کی تو ہم نے ان کی اولاد کو ان کے ساتھ ملا دیا اور اُن (والدین) کے عمل میں کچھ

مِّنْ شَیْءٍؕ كُلُّ امْرِیًٔۢ بِمَا كَسَبَ رَهِیْنٌ ﴿۲۱﴾ وَ

مِّنْ شَیْءٍ	كُلُّ امْرِیًٔ	بِمَا	كَسَبَ	رَهِیْنٌ ﴿۲۱﴾	وَ
کچھ	ہر آدمی	(اس) میں جو	اس نے کمایا	گروی (ہے)	اور

کمی نہ کی، ہر آدمی اپنے اعمال میں گروی ہے ○ اور

اَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّ لَحْمٍ مِّمَّا یَشْتَهُوْنَ ﴿۲۲﴾

اَمْدَدْنٰهُمْ[2]	بِفَاكِهَةٍ وَّ لَحْمٍ	مِّمَّا	یَشْتَهُوْنَ ﴿۲۲﴾
ہم نے مدد کی ان (جنتیوں) کی	پھل میووں اور گوشت سے	(اس) سے جو	وہ چاہیں گے

پھلوں، میووں اور گوشت جو وہ چاہیں گے ان کے ساتھ ہم نے ان کی مدد کی ○

یَتَنَازَعُوْنَ فِیْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِیْهَا وَ

یَتَنَازَعُوْنَ	فِیْهَا	كَاْسًا	لَّا	لَغْوٌ	فِیْهَا	وَ
وہ ایک دوسرے سے لیں گے	اس (جنت) میں	جام	نہیں (ہوگی)	کوئی بیہودگی	اس میں	اور

جنتی لوگ جنت میں ایسے جام ایک دوسرے سے لیں گے جس میں نہ کوئی بیہودگی ہوگی اور

ہر شخص اپنے عمل کے سبب گروی ہے

اہلِ جنت کی نعمتوں اور لطف و سرور کا بیان

1 ......جنت میں والدین کے درجے اگر بلند ہوئے اور ان کی اولاد کے کم تو اللہ تعالیٰ والدین کی خوشی کے لیے ان کی اولاد کو بھی ان کے ساتھ ملا دے گا۔ اس سے ثابت ہوا کہ جنت میں اولاد کو ان کے ماں باپ کا وسیلہ کام آئے گا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ بارگاہِ الٰہی میں نیک لوگوں کا وسیلہ مقبول ہے۔

2 ......جنتیوں کی نعمتوں کے ساتھ مدد سے مراد یہ ہے کہ اہلِ جنت کی نعمتیں دم بدم بڑھتی ہی جائیں گی کبھی کم نہ ہوں گی۔

اہلِ جنت کے خدمت گار لڑکوں کا وصف

لَا تَاْثِيْمٌ ﴿٢٣﴾ وَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ

لَا	تَاْثِيْمٌ ﴿٢٣﴾ (1)	وَ	يَطُوْفُ	عَلَيْهِمْ	غِلْمَانٌ	لَّهُمْ	كَاَنَّهُمْ
نہ	کوئی گناہ کی بات	اور	چکر لگائیں گے	ان پر	لڑکے	ان کے (خدمت گار)	گویا کہ وہ

نہ گناہ کی کوئی بات ○ اور ان کے خدمت گار لڑکے ان کے گرد پھریں گے گویا وہ

اہلِ جنت کا ایک دوسرے سے حال دریافت کرنا

لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿٢٤﴾ وَ اَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ

لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿٢٤﴾	وَ	اَقْبَلَ	بَعْضُهُمْ	عَلٰى بَعْضٍ
چھپا کر رکھے ہوئے موتی (ہیں)	اور	متوجہ ہوں گے	ان کے بعض	بعض پر

چھپا کر رکھے ہوئے موتی ہیں ○ اور آپس میں سوال کرتے ہوئے

يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿٢٥﴾ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْٓ اَهْلِنَا

يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿٢٥﴾ (2)	قَالُوْٓا	اِنَّا	كُنَّا	قَبْلُ	فِيْٓ اَهْلِنَا
ایک دوسرے سے سوال کرتے ہوئے	وہ کہیں گے	بیشک	ہم تھے	(اس سے) پہلے	اپنے گھر والوں میں

ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوں گے ○ کہیں گے: بیشک ہم اس سے پہلے اپنے گھر والوں میں

مُشْفِقِيْنَ ﴿٢٦﴾ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَ وَقٰىنَا

مُشْفِقِيْنَ ﴿٢٦﴾	فَمَنَّ	اللّٰهُ	عَلَيْنَا	وَ	وَقٰىنَا
ڈرنے والے	تو احسان کیا	اللہ (نے)	ہم پر	اور	بچالیا ہمیں

ڈرنے والے تھے ○ تو اللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں (جہنم کی)

عَذَابَ السَّمُوْمِ ﴿٢٧﴾ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ

عَذَابَ السَّمُوْمِ ﴿٢٧﴾ (3)	اِنَّا	كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ	اِنَّهٗ	هُوَ
سخت گرم ہوا کے عذاب (سے)	بیشک	ہم (اس سے) پہلے عبادت کرتے تھے اس کی	بیشک وہ	وہی

سخت گرم ہوا کے عذاب سے بچالیا ○ بیشک ہم اس سے پہلے (دنیا میں) اللہ کی عبادت کرتے تھے، بیشک وہی

1 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ دنیا میں شراب پینے سے بندہ گناہگار ہوتا ہے جبکہ جنت کی شراب پینے سے جنتی کو کوئی گناہ نہ ہوگا۔

2 ...... جنتیوں کا ایک دوسرے سے دریافت کرنا معلومات کے لیے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کا اعتراف کرنے کے لیے ہوگا۔

3 ...... جہنم کی گرم ہوا سے متعلق حدیثِ پاک میں ہے: اگر اللہ تعالیٰ دنیا والوں پر (انگلی کے) ایک پورے کی مقدار گرم ہوا کے عذاب کو کھول دے تو زمین اور اس پر موجود تمام چیزیں جل جائیں گی۔ (در منثور، الطور، تحت الآیۃ: ۲۷، ۷/۶۳۴) اللہ تعالیٰ ہمیں جہنم کی اس گرم ہوا سے اپنی پناہ میں رکھے۔

ع ۴۸ / ۲

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی اور نصیحت کرتے رہنے کی ہدایت

الْبَرُّ الرَّحِيْمُ ﴿٢٨﴾ ع فَذَكِّرْ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ

الْبَرُّ	الرَّحِيْمُ ﴿٢٨﴾	فَذَكِّرْ (1)	فَمَآ اَنْتَ	بِنِعْمَتِ رَبِّكَ	بِكَاهِنٍ
احسان فرمانے والا	مہربان (ہے)	تو تم نصیحت کرو	تو تم نہیں	اپنے رب کے فضل سے	کاہن

احسان فرمانے والا مہربان ہے ○ تو اے محبوب! تم نصیحت فرماؤ تو تم اپنے رب کے فضل سے نہ کاہن ہو،

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شاعر کہنے والے کافروں کے الزام اور ان کا جواب

وَّلَا مَجْنُوْنٍ ﴿٢٩﴾ ط اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ

وَّ	لَا	مَجْنُوْنٍ ﴿٢٩﴾	اَمْ	يَقُوْلُوْنَ	شَاعِرٌ	نَّتَرَبَّصُ
اور	نہ (ہی)	مجنون	بلکہ	وہ (کافر) کہتے ہیں	(یہ) شاعر (ہے)	ہم انتظار کر رہے ہیں

اور نہ ہی مجنون ○ بلکہ کافر کہتے ہیں: یہ شاعر ہیں، ہم ان پر

بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ ﴿٣٠﴾ قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّيْ مَعَكُمْ

بِهٖ	رَيْبَ الْمَنُوْنِ ﴿٣٠﴾	قُلْ	تَرَبَّصُوْا	فَاِنِّيْ	مَعَكُمْ
اس پر	زمانے کی گردش (کا)	تم کہو	تم انتظار کرتے رہو	پس بیشک میں (بھی)	تمہارے ساتھ

گردشِ زمانہ کا انتظار کر رہے ہیں ○ تم فرماؤ: تم انتظار کرتے رہو، پس بیشک میں بھی تمہارے ساتھ

کفارِ مکہ کی مخالفت کا سبب ان کی سرکشی ہے

مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ ﴿٣١﴾ ط اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَآ اَمْ هُمْ

مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ ﴿٣١﴾	اَمْ	تَاْمُرُهُمْ	اَحْلَامُهُمْ	بِهٰذَآ	اَمْ	هُمْ
انتظار کرنے والوں میں سے (ہوں)	کیا	حکم دیتی ہیں انہیں	ان کی عقلیں	اس کا	بلکہ	وہ

انتظار کرنے والوں میں سے ہوں ○ کیا ان کی عقلیں انہیں یہی حکم دیتی ہیں؟ بلکہ وہ

قرآن اپنی طرف سے گھڑ لینے کے الزام کا جواب

قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿٣٢﴾ ج اَمْ يَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ ج بَلْ

قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿٣٢﴾	اَمْ	يَقُوْلُوْنَ	تَقَوَّلَهٗ	بَلْ
سرکش لوگ (ہیں)	بلکہ	وہ کہتے ہیں	اس (نبی) نے خود ہی بنالیا ہے یہ قرآن	بلکہ

سرکش لوگ ہیں ○ بلکہ وہ کہتے ہیں کہ اس نبی نے یہ قرآن خود ہی بنالیا ہے بلکہ

(1) ... کفارِ مکہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کاہن اور مجنون کہتے تھے، اس پر فرمایا گیا کہ کفار کی ان باتوں کی بنا پر آپ نصیحت کرنے سے باز نہ رہیں کیونکہ آپ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے فضل سے نہ غیب کی جھوٹی خبریں دینے والے ہیں اور نہ ہی دیوانے ہیں۔ اس میں ہر مبلغ کے لیے بھی نصیحت ہے کہ نیکی کی دعوت دینے کے دوران اگر لوگوں کی طرف سے طعن و تشنیع کا سامنا ہو تو اس سے دلبر داشتہ ہو کر نیکی کی دعوت دینے کا عمل چھوڑنا نہیں چاہئے، بلکہ صبر اور برداشت کا مظاہرہ کرتے ہوئے نیکی کی دعوت دیتے رہنا چاہئے۔

لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٣﴾ فَلْیَاْتُوْا بِحَدِیْثٍ مِّثْلِهٖۤ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِیْنَ ﴿٣٤﴾ اَمْ

لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٣﴾	فَلْیَاْتُوْا بِحَدِیْثٍ (1)	مِّثْلِهٖۤ	اِنْ	كَانُوْا	صٰدِقِیْنَ ﴿٣٤﴾	اَمْ
وہ ایمان نہیں لاتے	تو وہ لے آئیں ایک بات	اس جیسی	اگر	وہ ہیں	سچے	کیا

وہ ایمان نہیں لاتے ○ اگر یہ سچے ہیں تو اس جیسی ایک بات تو لے آئیں ○ کیا

خُلِقُوْا مِنْ غَیْرِ شَیْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿٣٥﴾ اَمْ

خُلِقُوْا	مِنْ غَیْرِ شَیْءٍ	اَمْ	هُمُ	الْخٰلِقُوْنَ ﴿٣٥﴾	اَمْ
انہیں پیدا کر دیا گیا	کسی چیز کے بغیر	یا	وہ	(خود کو) پیدا کرنے والے (ہیں)	یا

وہ کسی شے کے بغیر ہی پیدا کر دیئے گئے ہیں یا وہ خود ہی (اپنے) خالق ہیں؟ ○ یا

خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ ۚ بَلْ لَّا یُوْقِنُوْنَ ﴿٣٦﴾ اَمْ عِنْدَهُمْ

خَلَقُوا	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	بَلْ	لَّا یُوْقِنُوْنَ ﴿٣٦﴾	اَمْ	عِنْدَهُمْ
انہوں نے پیدا کیا	آسمانوں	اور	زمین (کو)	بلکہ	وہ یقین نہیں رکھتے	یا	ان کے پاس

آسمان اور زمین انہوں نے پیدا کئے ہیں؟ بلکہ وہ یقین نہیں رکھتے ○ یا ان کے پاس

خَزَآىِٕنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَۜیْطِرُوْنَ ﴿٣٧﴾ اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ

خَزَآىِٕنُ رَبِّكَ	اَمْ	هُمُ	الْمُصَۜیْطِرُوْنَ ﴿٣٧﴾	اَمْ	لَهُمْ	سُلَّمٌ
تمہارے رب کے خزانے (ہیں)	یا	وہ	بڑے حاکم (ہیں)	یا	ان کے پاس	کوئی سیڑھی (ہے)

تمہارے رب کے خزانے ہیں؟ یا وہ بڑے حاکم ہیں ○ یا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے

یَّسْتَمِعُوْنَ فِیْهِ ۚ فَلْیَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿٣٨﴾ اَمْ

یَّسْتَمِعُوْنَ	فِیْهِ	فَلْیَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿٣٨﴾	اَمْ
وہ سنتے ہیں	اس میں (چڑھ کر)	(اگر ایسا ہے) تو چاہئے کہ لائے ان کا سننے والا کوئی روشن دلیل	کیا

جس میں چڑھ کر وہ سن لیتے ہیں۔ (اگر ایسا ہے) تو ان کے اس طرح سننے والے کو کوئی روشن دلیل لانی چاہیے ○ کیا

1 ......یہی چیلنج آج کے ان لوگوں کے لیے بھی ہے جو قرآن کو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تصنیف قرار دیتے ہیں۔ اگر وہ اپنے دعوے میں سچے ہیں تو قرآن جیسا کلام بنا کر دکھا دیں جو حسن وخوبی اور فصاحت وبلاغت میں اس جیسا ہو۔ 2 ......یہاں کافروں کو بڑے احسن انداز میں سمجھایا گیا کہ وہ ان سوالوں پر غور کریں جن کا لامحالہ جواب یہ ہے کہ ان کا اور آسمان وزمین کا خالق اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہے اور ان کافروں کے پاس نہ تو رب کے خزانے ہیں اور نہ ہی یہ خود مختار ہیں اور نہ ہی غیبی خبروں تک انہیں کوئی رسائی ہے تو ان تمام باتوں کے باوجود یہ کیوں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان نہیں لاتے اور کیوں اطاعت وعبادتِ الٰہی نہیں کرتے۔

لَهُ الْبَنٰتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ ﴿٣٩﴾ اَمْ تَسْــٴَـلُهُمْ

لَهُ	الْبَنٰتُ(1)	وَ	لَكُمُ	الْبَنُوْنَ ﴿٣٩﴾	اَمْ	تَسْــٴَـلُهُمْ
اس (اللہ) کے لیے	بیٹیاں	اور	تمہارے لیے	بیٹے (ہیں)	کیا	تم مانگتے ہو ان سے

اللہ کیلئے بیٹیاں اور تمہارے لئے بیٹے ہیں؟ ○ یا تم ان سے

اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿٤٠﴾ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَیْبُ

اَجْرًا	فَهُمْ	مِّنْ مَّغْرَمٍ	مُّثْقَلُوْنَ ﴿٤٠﴾	اَمْ	عِنْدَهُمُ	الْغَیْبُ
کوئی اجرت	تو وہ	تاوان (کے بوجھ) سے	دبے ہوئے ہیں	یا	ان کے پاس	غیب (ہے)

کچھ اجرت مانگتے ہو کہ (جس سے) وہ تاوان کے بوجھ میں دبے ہوئے ہیں ○ یا ان کے پاس غیب ہے

فَهُمْ یَكْتُبُوْنَ ﴿٤١﴾ اَمْ یُرِیْدُوْنَ كَیْدًا فَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا

فَهُمْ	یَكْتُبُوْنَ ﴿٤١﴾(2)	اَمْ	یُرِیْدُوْنَ	كَیْدًا(3)	فَالَّذِیْنَ	كَفَرُوْا
تو وہ	(فیصلہ) لکھتے ہیں	یا	وہ ارادہ کر رہے ہیں	کسی فریب (کا)	تو وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا

کہ وہ (اس کے ذریعے فیصلہ) لکھتے ہیں ○ یا وہ کسی فریب کا ارادہ کر رہے ہیں تو کافر

هُمُ الْمَكِیْدُوْنَ ﴿٤٢﴾ اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَیْرُ اللّٰهِ

هُمُ	الْمَكِیْدُوْنَ ﴿٤٢﴾	اَمْ	لَهُمْ	اِلٰهٌ	غَیْرُ اللّٰهِ
وہی	(اپنے) فریب کا شکار ہونے والے (ہیں)	یا	ان کا	کوئی (حقیقی) معبود (ہے)	اللہ کے سوا

خود ہی (اپنے) فریب کا شکار ہونے والے ہیں ○ یا اللہ کے سوا ان کا کوئی اور خدا ہے؟

سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿٤٣﴾ وَاِنْ یَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ

سُبْحٰنَ اللّٰهِ	عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿٤٣﴾	وَ	اِنْ	یَّرَوْا	كِسْفًا	مِّنَ السَّمَآءِ
اللہ پاک ہے	ان کے شرک سے	اور	اگر	وہ دیکھیں	کوئی ٹکڑا	آسمان سے

اللہ ان کے شرک سے پاک ہے ○ اور اگر وہ آسمان سے کوئی ٹکڑا گرتا ہوا

1 ...اللہ تعالیٰ اولاد سے پاک ہے، اس کی طرف بیٹا یا بیٹی کسی کی نسبت نہیں کی جا سکتی، یہاں فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں کہنے والے کفار کی جہالت و حماقت بیان کی گئی ہے کہ یہ اپنے لیے تو اعلیٰ درجہ کی چیز یعنی بیٹے پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے لیے بیٹیاں تجویز کرتے ہیں جنہیں وہ خود اپنے لیے ناپسند کرتے اور انہیں حقیر سمجھتے ہیں۔ 2 ...یہاں لکھنے سے مراد کافروں کا یہ فیصلہ کرنا ہے کہ وہ مرنے کے بعد نہیں اٹھیں گے اور اگر اٹھے بھی تو انہیں عذاب نہیں دیا جائے گا۔ 3 ...اس سے مراد وہ سازش ہے جو کفار نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کو شہید کرنے کیلئے دار الندوہ میں تیار کی تھی، اس سازش کا وبال انہی

سارے کفار سے متعلق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ہدایت

سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ﴿۴۴﴾ فَذَرْهُمْ حَتّٰى يُلٰقُوْا

سَاقِطًا	يَّقُوْلُوْا	سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ﴿۴۴﴾	فَذَرْهُمْ	حَتّٰى	يُلٰقُوْا
گرتا ہوا	(تو) وہ کہیں گے	(یہ) تہ در تہ بادل (ہے)	تو تم چھوڑ دو انہیں	یہاں تک کہ	وہ ملیں

دیکھیں گے تو کہیں گے کہ یہ تہ در تہ بادل ہے ○ تو تم انہیں چھوڑ دو یہاں تک کہ وہ

يَوْمَهُمُ الَّذِيْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ ﴿۴۵﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ

يَوْمَهُمُ[1]	الَّذِيْ فِيْهِ	يُصْعَقُوْنَ ﴿۴۵﴾	يَوْمَ	لَا يُغْنِيْ	عَنْهُمْ
اپنے دن (سے)	جس میں	انہیں بیہوش کر دیا جائے گا	(جس) دن	کام نہ دے گا	انہیں

اپنے اس دن سے ملیں جس میں بیہوش کر دیئے جائیں گے ○ جس دن ان کا کوئی فریب انہیں

کفارِ قریش کو عذابِ دنیا کی وعید

كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَاِنَّ

كَيْدُهُمْ	شَيْـًٔا	وَّ	لَا	هُمْ	يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۶﴾[2]	وَ	اِنَّ
ان کا فریب	کچھ	اور	نہ	وہ	ان کی مدد کی جائے گی	اور	بیشک

کچھ کام نہ دے گا اور نہ ان کی مدد ہو گی ○ اور بیشک

لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ

لِلَّذِيْنَ	ظَلَمُوْا	عَذَابًا	دُوْنَ ذٰلِكَ[3]	وَ	لٰكِنَّ
ان لوگوں کے لیے جنہوں نے	ظلم کیا	ایک عذاب (ہے)	اس سے پہلے	اور	لیکن

ظالموں کے لیے اس سے پہلے ایک عذاب ہے مگر

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو صبر اور مخصوص اوقات میں تسبیح و حمد کرنے کا حکم

اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ

اَكْثَرَهُمْ	لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۷﴾	وَ	اصْبِرْ	لِحُكْمِ رَبِّكَ	فَاِنَّكَ
ان میں اکثر	نہیں جانتے	اور	تم ٹھہرے رہو	اپنے رب کے حکم پر	پس بیشک تم

ان میں اکثر لوگ جانتے نہیں ○ اور اے محبوب! تم اپنے رب کے حکم پر ٹھہرے رہو کہ بیشک تم

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) پر پڑا اور غزوہ بدر میں 70 کافر قتل کر دیئے گئے۔ 1 ...اس دن سے قیامت کا دن، یا پہلی بار صور پھونکے جانے کا دن، یا ان کفار کی موت کا دن مراد ہے۔

2 .....قیامت کے دن کفار کو نہ تو مخلوق کی طرف سے عذاب سے چھٹکارے میں کوئی مدد ملے گی اور نہ ہی خالق کی جانب سے اس کا کوئی امکان ہے البتہ مسلمانوں کے ساتھ یہ معاملہ نہ ہو گا بلکہ انہیں خالق و مخلوق دونوں کی طرف سے مدد حاصل ہو گی۔ 3 ...اس سے مراد یہ ہے کہ ان کافروں کیلئے آخرت کے عذاب سے پہلے دنیا میں بھی ایک عذاب ہے۔ آخرت سے پہلے والے عذاب سے بدر میں قتل ہونا، یا بھوک و قحط کی سات سالہ مصیبت یا عذابِ قبر مراد ہے۔

بِاَعْيُنِنَا وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ

حِيْنَ	بِحَمْدِ رَبِّكَ	سَبِّحْ	وَ	بِاَعْيُنِنَا
جب	اپنے رب کی تعریف کے ساتھ	پاکی بیان کرو	اور	ہماری نگاہوں (حفاظت) میں (ہو)

ہماری نگاہوں (حفاظت) میں ہو اور اپنے قیام کے وقت اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے

تَقُوْمُ ﴿٤٨﴾ وَ مِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَ اِدْبَارَ النُّجُوْمِ ﴿٤٩﴾ ع

اِدْبَارَ النُّجُوْمِ ﴿٤٩﴾	وَ	فَسَبِّحْهُ	مِنَ الَّيْلِ	وَ	تَقُوْمُ ﴿٤٨﴾ [1]
تاروں کے جانے (کے بعد)	اور	تو تم پاکی بیان کرو اس کی	رات کے کچھ حصے (میں)	اور	تم کھڑے ہو

پاکی بیان کرو ○ اور رات کے کچھ حصے میں اس کی پاکی بیان کرو اور تاروں کے جانے کے بعد ○

آیات:62 — رکوع:03

سُوْرَةُ النَّجْم مَكِّيَّة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الرَّحِيْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ﴿١﴾ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَ مَا غَوٰى ﴿٢﴾ وَ

وَ	مَا غَوٰى ﴿٢﴾	وَ	صَاحِبُكُمْ [2]	مَا ضَلَّ	هَوٰى ﴿١﴾	اِذَا	وَالنَّجْمِ
اور	نہ وہ ٹیڑھا راستہ چلا	اور	تمہارا ساتھی	نہیں بہکا	وہ اترے	جب	تارے کی قسم

تارے کی قسم، جب وہ اترے ○ تمہارے صاحب نہ بہکے اور نہ ٹیڑھا راستہ چلے ○ اور

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت و شان

قرآن دکھائے

1 ... اس قیام سے نماز کے لیے کھڑا ہونا مراد ہے۔ اس صورت میں حمد سے تکبیر اولیٰ کے بعد سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھنا مراد ہے۔ یا اس سے سو کر اٹھنا، یا کسی بھی مجلس سے اٹھنا مراد ہے۔ 2 ..... "صاحِب" سے مراد حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں اور "نہ بہکنے" کا معنی یہ ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی حق اور ہدایت کے راستے سے عدول نہیں کیا اور ہمیشہ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی توحید پر قائم اور عبادت کرنے میں مشغول رہے اور "ٹیڑھا راستہ نہ چلنے" سے مراد یہ ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیشہ رشد و ہدایت کی اعلیٰ منزل پر فائز رہے: فاسد عقائد کا شائبہ بھی کبھی آپ کی مبارک زندگی تک نہ پہنچ سکا۔

حضرت جبریل کے اوصاف

مَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ؕ﴿۳﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰى ۙ﴿۴﴾ عَلَّمَهٗ

مَا یَنْطِقُ	عَنِ الْهَوٰى ﴿۳﴾	اِنْ	هُوَ	اِلَّا	وَحْیٌ	یُّوْحٰى ﴿۴﴾ (1)	عَلَّمَهٗ
وہ نہیں بولتا	خواہش سے	نہیں	وہ	مگر	وحی	(جو) انہیں کی جاتی ہے	سکھایا اسے

وہ کوئی بات خواہش سے نہیں کہتے ○ وہ وحی ہی ہوتی ہے جو انہیں کی جاتی ہے ○ انہیں سخت قوتوں والے،

شبِ معراج حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قربِ الٰہی

شَدِیْدُ الْقُوٰى ۙ﴿۵﴾ ذُوْ مِرَّةٍ ؕ فَاسْتَوٰى ۙ﴿۶﴾ وَ هُوَ

شَدِیْدُ الْقُوٰى ﴿۵﴾	ذُوْ مِرَّةٍ	فَاسْتَوٰى ﴿۶﴾	وَ	هُوَ
سخت قوتوں والے	طاقت والے (نے)	پھر اس نے قصد فرمایا	اور	وہ

طاقت والے نے سکھایا، پھر اس نے قصد فرمایا ○○ (2) اس حال میں کہ وہ

بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ؕ﴿۷﴾ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۙ﴿۸﴾

بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ﴿۷﴾	ثُمَّ	دَنَا (3)	فَتَدَلّٰى ﴿۸﴾
(آسمان کے) سب سے بلند کنارے پر (تھا)	پھر	وہ (جلوہ) قریب ہوا	پھر زیادہ قریب ہو گیا

آسمان کے سب سے بلند کنارہ پر تھے ○ پھر وہ جلوہ قریب ہوا پھر اور زیادہ قریب ہو گیا ○

فَكَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰى ۚ﴿۹﴾ فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ

فَكَانَ	قَابَ قَوْسَیْنِ	اَوْ	اَدْنٰى ﴿۹﴾ (4)	فَاَوْحٰۤى	اِلٰى عَبْدِهٖ
تو (فاصلہ) رہ گیا	دو کمانوں کے برابر	یا	اس سے بھی کم	پھر اس نے وحی فرمائی	اپنے بندے کی طرف

تو دو کمانوں کے برابر بلکہ اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا ○ پھر اس نے اپنے بندے کو وحی فرمائی

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دیدارِ الٰہی

مَاۤ اَوْحٰى ؕ﴿۱۰﴾ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ﴿۱۱﴾

مَاۤ	اَوْحٰى ﴿۱۰﴾	مَا كَذَبَ	الْفُؤَادُ	مَا	رَاٰى ﴿۱۱﴾ (5)
جو	اس نے وحی فرمائی	جھوٹ نہ کہا	دل (نے)	(اسے) جو	(آنکھ نے) دیکھا

جو اس نے وحی فرمائی ○ دل نے اسے جھوٹ نہ کہا جو (آنکھ نے) دیکھا ○

1 ... یہاں قرآن کریم کے بارے میں فرمایا گیا کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کی کوئی بات اپنی طرف سے نہیں کہتے بلکہ اس قرآن کی ہر بات وہ وحی ہی ہوتی ہے جو انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کی جاتی ہے۔ 2 ... یہاں دو گول دائرے اس لئے لگائے گئے ہیں کہ اس مقام پر دو آیات کا ترجمہ ایک ساتھ کیا گیا ہے۔

3 ... کون کس کے قریب ہوا اس کے بارے میں مفسرین کے کئی قول ہیں۔ (1) حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قریب ہوئے۔ (2) حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ کے قرب سے مشرف ہوئے۔ (3) اللہ تعالیٰ اپنی شان کے لائق اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ﴿١٢﴾ وَ لَقَدْ رَاٰهُ

اَفَتُمٰرُوْنَهٗ	عَلٰى مَا	يَرٰى ﴿١٢﴾	وَ	لَقَدْ	رَاٰهُ
توکیا تم جھگڑتے ہو اس سے	(اس) پر جو	اس نے دیکھا	اور	ضرور بیشک	اس نے دیکھا وہ جلوہ

توکیا تم ان سے ان کے دیکھے ہوئے پر جھگڑتے ہو○ اور انہوں نے تو وہ جلوہ

نَزْلَةً اُخْرٰى ﴿١٣﴾ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ﴿١٤﴾ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ﴿١٥﴾ اِذْ

نَزْلَةً اُخْرٰى ﴿١٣﴾ [1]	عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ﴿١٤﴾	عِنْدَهَا	جَنَّةُ الْمَاْوٰى ﴿١٥﴾	اِذْ
ایک اور بار	سدرۃ المنتہٰی کے پاس	اس کے پاس	جنت الماوٰی (ہے)	جب

دوبار دیکھا○ سدرۃ المنتہٰی کے پاس○ اس کے پاس جنت الماوٰی ہے○ جب

يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ﴿١٦﴾ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَ مَا طَغٰى ﴿١٧﴾

يَغْشَى	السِّدْرَةَ	مَا	يَغْشٰى ﴿١٦﴾	مَا زَاغَ	الْبَصَرُ	وَ	مَا طَغٰى ﴿١٧﴾ [2]
چھارہا تھا	سدرہ (پر)	جو	چھارہا تھا	(کسی طرف) نہ پھری	آنکھ	اور	نہ حد سے بڑھی

سدرہ پر چھارہا تھا جو چھارہا تھا○ آنکھ نہ کسی طرف پھری اور نہ حد سے بڑھی○

لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ﴿١٨﴾ اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَ

لَقَدْ	رَاٰى	مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ﴿١٨﴾	اَفَرَءَيْتُمُ	اللّٰتَ	وَ
ضرور بیشک	اس نے دیکھیں	اپنے رب کی بہت بڑی نشانیاں	توکیا تم نے دیکھا	لات	اور

بیشک اس نے اپنے رب کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں○ تو (اے لوگو!) کیا تم نے لات اور

الْعُزّٰى ﴿١٩﴾ وَ مَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ﴿٢٠﴾ اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَ لَهُ

الْعُزّٰى ﴿١٩﴾	وَ	مَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ﴿٢٠﴾	اَلَكُمُ	الذَّكَرُ	وَ	لَهُ
عُزّٰی (کو)	اور	ایک اور تیسری منات (کو)	کیا تمہارے لیے	بیٹا	اور	اس کیلئے

عزّٰی دیکھا○ اور ایک اور تیسری منات کو○ کیا تمہارے لئے بیٹا اور اس کیلئے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کے قریب ہوا۔ 4 ...فاصلے کی یہ مقدار بتانے میں انتہائی قرب کی طرف اشارہ ہے کہ جو نزدیکی تصور کی جا سکتی ہے وہ اپنی انتہاء کو پہنچی۔ 5 ...راجح قول یہ ہے کہ شبِ معراج حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سر کی آنکھوں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا دیدار کیا تھا۔

(اس صفحے کا حاشیہ) 1 ...شبِ معراج حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اللہ تعالیٰ کو دوسری بار یوں دیکھا کہ پچاس نمازیں فرض ہونے کے بعد حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی درخواست پر ان میں تخفیف کروانے آپ بار بار اپنے رب کے پاس جا اور آ رہے تھے۔ 2 ...یعنی اس دیدار کے وقت آنکھ نہ کسی طرف پھری اور نہ ادب کی حد سے بڑھی۔ اس میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قوت

الْاُنْثٰى ﴿۲۱﴾ تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِیْزٰى ﴿۲۲﴾ اِنْ هِیَ اِلَّاۤ اَسْمَآءٌ

الْاُنْثٰى ﴿۲۱﴾	تِلْكَ اِذًا	قِسْمَةٌ ضِیْزٰى ﴿۲۲﴾	اِنْ	هِیَ	اِلَّاۤ	اَسْمَآءٌ(1)
بیٹی (ہے)	جب تو یہ	غیر منصفانہ تقسیم (ہے)	نہیں	وہ (بت)	مگر	چند نام

بیٹی ہے ○ جب تو یہ غیر منصفانہ تقسیم ہے ○ یہ تو صرف چند نام ہیں

سَمَّیْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا

سَمَّیْتُمُوْهَاۤ	اَنْتُمْ	وَ	اٰبَآؤُكُمْ	مَّاۤ اَنْزَلَ	اللّٰهُ	بِهَا
نام رکھ لیا ان کا	تم	اور	تمہارے باپ دادا (نے)	نہیں اتاری	اللہ (نے)	ان (کی حقانیت) پر

جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں اللہ نے ان (کی حقانیت) پر

مِنْ سُلْطٰنٍؕ اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَ مَا تَهْوَى

مِنْ سُلْطٰنٍ	اِنْ	یَّتَّبِعُوْنَ	اِلَّا	الظَّنَّ	وَ	مَا	تَهْوَى
کوئی دلیل	نہیں	وہ پیروی کرتے	مگر	گمان (کی)	اور	(اس کی) جو	خواہش کرتے ہیں

کوئی سند نہیں اتاری، وہ تو نرے گمان اور نفس کی خواہشوں کے

الْاَنْفُسُۚ وَ لَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى ﴿۲۳﴾ؕ اَمْ

الْاَنْفُسُ	وَ	لَقَدْ	جَآءَهُمْ	مِّنْ رَّبِّهِمُ	الْهُدٰى ﴿۲۳﴾	اَمْ
نفس	اور	ضرور بیشک	آچکی ان کے پاس	ان کے رب کی طرف سے	ہدایت	کیا

پیچھے لگے ہوئے ہیں حالانکہ بیشک ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے ہدایت آچکی ہے ○ کیا

کفار کی بتوں سے وابستہ امیدیں باطل ہیں

لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى ﴿۲۴﴾ۖ فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ

لِلْاِنْسَانِ(2)	مَا	تَمَنّٰى ﴿۲۴﴾	فَلِلّٰهِ	الْاٰخِرَةُ
انسان کیلئے (ہے)	(ہر وہ چیز) جس کی	اس نے تمنا کی	تو اللہ ہی کی (ملکیت ہے)	آخرت

انسان کو ہر وہ چیز حاصل ہے جس کی اس نے تمنا کی؟ ○ تو آخرت اور دنیا

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کے کمال کا اظہار ہے کہ اُس مقام میں آپ ثابت قدم رہے جہاں عقلیں حیرت زدہ ہیں اور جس نور کا دیدار مقصود تھا اس سے مشرف ہوئے، دائیں بائیں کسی طرف توجہ نہ فرمائی اور نہ مقصود کے دیدار سے آنکھ پھیری اور نہ حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرح بے ہوش ہوئے۔

(1)...یعنی ان بتوں کا نام اِلٰہ اور معبود تم نے اور تمہارے باپ دادا نے بالکل غلط طور پر رکھ لیا ہے، نہ یہ حقیقت میں اِلٰہ ہیں نہ معبود ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کی حقانیت پر کوئی سند نہیں اتاری۔

(2)...یہاں انسان سے مراد مشرک اور اس کی تمنا سے مراد بتوں کی شفاعت ہے اور آیت کا معنی یہ ہے کہ کافر بتوں کے ساتھ جو جھوٹی امیدیں وابستہ رکھتے ہیں کہ

ع ٥ | ٢٥

اجازت و مرضیِ الٰہی کے بغیر فرشتے کسی کی شفاعت نہیں کریں گے

فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں کہنے والوں کا رد

وَالْاُوْلٰى ؑ ﴿٢٥﴾ وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ

وَ	الْاُوْلٰى ﴿٢٥﴾	وَ	كَمْ	مِّنْ مَّلَكٍ	فِي السَّمٰوٰتِ	لَا تُغْنِيْ	شَفَاعَتُهُمْ (1)
اور	دنیا	اور	کتنے ہی	فرشتے (ہیں)	آسمانوں میں	کام نہیں آتی	ان کی شفاعت

سب کا مالک اللہ ہی ہے ۞ اور آسمانوں میں کتنے ہی فرشتے ہیں کہ ان کی سفارش کچھ

شَيْـًٔا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ

شَيْـًٔا	اِلَّا	مِنْۢ بَعْدِ	اَنْ	يَّاْذَنَ	اللّٰهُ	لِمَنْ	يَّشَآءُ	وَ
کچھ	مگر	(اس کے) بعد	کہ	اجازت دیدے	اللہ	جس کے لیے	وہ چاہے	اور

کام نہیں آتی مگر جبکہ اللہ اجازت دیدے جس کے لیے چاہے اور

يَرْضٰى ﴿٢٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ

يَرْضٰى ﴿٢٦﴾	اِنَّ	الَّذِيْنَ	لَا يُؤْمِنُوْنَ	بِالْاٰخِرَةِ	لَيُسَمُّوْنَ
پسند فرمائے	بیشک	وہ لوگ جو	ایمان نہیں رکھتے	آخرت پر	ضرور وہ نام رکھتے ہیں

پسند فرمائے ۞ بیشک آخرت پر ایمان نہ رکھنے والے فرشتوں کے

الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ﴿٢٧﴾ وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ؕ

الْمَلٰٓئِكَةَ	تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ﴿٢٧﴾	وَ	مَا	لَهُمْ	بِهٖ	مِنْ عِلْمٍ
فرشتوں (کے)	عورتوں کے نام (جیسے)	اور	نہیں (ہے)	ان کو	اس کا	کوئی علم

عورتوں جیسے نام رکھتے ہیں ۞ اور انہیں اس کا کوئی علم نہیں،

اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ۚ وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ

اِنْ	يَّتَّبِعُوْنَ	اِلَّا	الظَّنَّ	وَ	اِنَّ	الظَّنَّ (2)	لَا يُغْنِيْ	مِنَ الْحَقِّ
نہیں	وہ پیروی کرتے	مگر	گمان (کی)	اور	بیشک	گمان	کام نہیں دیتا	حق سے (کی جگہ)

وہ تو صرف گمان کے پیچھے ہیں اور بیشک گمان یقین کی جگہ کچھ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) وہ ان کی شفاعت کریں گے اور ان کے کام آئیں گے، یہ امیدیں باطل ہیں۔ 1 . یعنی بارگاہِ الٰہی میں قرب اور مقام رکھنے کے باوجود فرشتے صرف اس کیلئے شفاعت کریں گے جس کیلئے اللہ تعالیٰ کی اجازت و مرضی ہو۔ جب شفاعت کے معاملے میں فرشتوں کا یہ حال ہے تو بتوں سے شفاعت کی اُمید رکھنا انتہائی جہالت اور حماقت ہے کیونکہ انہیں بارگاہِ الٰہی میں نہ قرب حاصل ہے اور نہ کفار شفاعت کے اہل ہیں۔ 2 ...... یہاں اس گمان کا ذکر ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے فرمان کے مقابلے میں ہو، اس گمان کا ذکر نہیں جو کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے فرمان کے موافق ہو۔ ہٰذا اس آیت کی بنا پر مجتہد علماء کے قیاس کو غلط کہنا باطل ہے۔

ہدایت سے منہ پھیرنے والے سے اعراض کا حکم

شَيْـًٔا ﴿٢٨﴾ فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى عَنْ ذِكْرِنَا وَ

شَيْـًٔا ﴿٢٨﴾	فَاَعْرِضْ	عَنْ	مَّنْ	تَوَلّٰى	عَنْ ذِكْرِنَا	وَ
کچھ	تو تم منہ پھیر لو	(اس) سے	جس نے	منہ پھیرا	ہماری یاد سے	اور

کام نہیں دیتا○ تو تم اس سے منہ پھیر لو جو ہماری یاد سے پھرا اور

کفار کی علمی رسائی اور انہیں تہدید

لَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿٢٩﴾ ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِنَّ

لَمْ يُرِدْ	اِلَّا	الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿٢٩﴾ (1)	ذٰلِكَ (2)	مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ	اِنَّ
اس نے نہیں چاہا	مگر	دنیا کی زندگی (کو)	یہ	ان کے علم کی پہنچ (ہے)	بیشک

اس نے صرف دنیاوی زندگی کو چاہا○ یہ ان کے علم کی انتہا ہے۔ بیشک

رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ

رَبَّكَ	هُوَ	اَعْلَمُ	بِمَنْ	ضَلَّ	عَنْ سَبِيْلِهٖ	وَ	هُوَ	اَعْلَمُ
تمہارا رب	وہ	خوب جانتا ہے	(اس) کو جو	بہکا	اس کی راہ سے	اور	وہ	خوب جانتا ہے

تمہارا رب اسے خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بہکا اور وہ خوب جانتا ہے

اللہ تعالیٰ کی بادشاہی اور اس کا لازمی نتیجہ

بِمَنِ اهْتَدٰى ﴿٣٠﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا

بِمَنِ	اهْتَدٰى ﴿٣٠﴾	وَ	لِلّٰهِ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا
(اس) کو جس نے	ہدایت پائی	اور	اللہ ہی کا (ہے)	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ

جس نے ہدایت پائی○ اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ

فِي الْاَرْضِ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا بِمَا

فِي الْاَرْضِ	لِيَجْزِيَ	الَّذِيْنَ	اَسَآءُوْا	بِمَا
زمین میں (ہے)	تاکہ وہ بدلہ دے	ان لوگوں کو جنہوں نے	برے کام کیے	(اس) کا جو

زمین میں ہے، تاکہ برائی کرنے والوں کو ان کے

1 ...... مشرکین چونکہ آخرت کو مانتے نہیں تھے لہٰذا اس کیلئے تیاری کیا کرنا، اس لئے ان کی ہر کوشش دنیا کیلئے ہوتی تھی۔ مسلمان آخرت کا انکار تو نہیں کرتے بلکہ اس پر ایمان رکھتے ہیں لیکن فی زمانہ آخرت کی تیاری سے عموماً انتہائی غافل اور صرف اپنی دنیا سنوارنے میں لگے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت اور عقلِ سلیم عطا فرمائے۔ 2 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ کفار اس قدر کم عقل اور کم علم ہیں کہ انہوں نے ہمیشہ رہنے والی آخرت پر فنا ہونے والی دنیا کو ترجیح دی۔ یا یہ مراد ہے کہ کفار کے علم کی انتہاء وہم و گمان ہیں جو انہوں نے باندھ رکھے ہیں۔

عَمِلُوْا وَ یَجْزِیَ الَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰی ﴿۳۱﴾ ج

عَمِلُوْا	وَ	یَجْزِیَ	الَّذِیْنَ	اَحْسَنُوْا	بِالْحُسْنٰی ﴿۳۱﴾
انہوں نے عمل کیے	اور	بدلہ دے	ان لوگوں کو جنہوں نے	نیکی کی	بہترین

اعمال کا بدلہ دے اور نیکی کرنے والوں کو نہایت اچھا صلہ عطا فرمائے ○

نیک لوگوں کے اوصاف اور اللہ تعالٰی کی شانِ مغفرت

اَلَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓىٕرَ الْاِثْمِ وَ الْفَوَاحِشَ

اَلَّذِیْنَ	یَجْتَنِبُوْنَ	كَبٰٓىٕرَ الْاِثْمِ (1)	وَ	الْفَوَاحِشَ (2)
وہ لوگ جو	اجتناب کرتے ہیں	بڑے گناہوں	اور	بے حیائیوں (سے)

وہ جو بڑے گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں

اِلَّا اللَّمَمَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ؕ هُوَ

اِلَّا	اللَّمَمَ	اِنَّ	رَبَّكَ	وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ	هُوَ
مگر	(اتنا کہ) گناہ کے پاس گئے اور رک گئے	بیشک	تمہارا رب	وسیع مغفرت والا (ہے)	وہ

مگر اتنا کہ گناہ کے پاس گئے اور رک گئے بیشک تمہارے رب کی مغفرت وسیع ہے، وہ

اپنے نیک کاموں کی فخریہ تعریف کرنے والوں کو تنبیہ

اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَ اِذْ

اَعْلَمُ	بِكُمْ	اِذْ	اَنْشَاَكُمْ	مِّنَ الْاَرْضِ	وَ	اِذْ
خوب جانتا ہے	تمہیں	جب	اس نے پیدا کیا تمہیں	زمین (مٹی) سے	اور	جب

تمہیں خوب جانتا ہے جب اس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا اور جب

اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ فَلَا تُزَكُّوْۤا

اَنْتُمْ	اَجِنَّةٌ	فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ	فَلَا تُزَكُّوْۤا (3)
تم	حمل کی صورت (تھے)	اپنی ماؤں کے پیٹوں میں	تو تم پاکیزگی بیان نہ کرو

تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں حمل کی صورت میں تھے تو تم خود اپنی جانوں کی

(1) ..... کبیرہ گناہ وہ ہے جس کے کرنے پر دنیا میں حد جاری ہو جیسے قتل، زنا اور چوری وغیرہ یا اس پر آخرت میں عذاب کی وعید ہو جیسے غیبت، چغل خوری، خود پسندی اور ریاکاری وغیرہ۔ (روح المعانی، النجم، تحت الآیۃ: ۳۲، ۱۴/۸۸) (2) ..... فواحش میں ہر قبیح قول، فعل اور تمام صغیرہ، کبیرہ گناہ داخل ہیں، البتہ یہاں فواحش سے وہ کبیرہ گناہ مراد ہیں جن کی قباحت اور فساد بہت زیادہ ہو جیسے زنا، قتل اور چوری کرنا وغیرہ۔ (3) ..... ریاکاری، اپنی نمود و نمائش اور خود پسندی ممنوع ہے البتہ اگر اللہ تعالٰی کی نعمت کے اعتراف اور اطاعت و عبادت پر مسرت اور اس کے ادائے شکر کے لئے نیکیوں کا ذکر کیا جائے تو یہ جائز ہے۔

اسلام سے منحرف ہونے والے کو تنبیہ

اَنْفُسَكُمْ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ﴿۳۲﴾ ع اَفَرَءَیْتَ

اَفَرَءَیْتَ	اتَّقٰى ﴿۳۲﴾	بِمَنِ	اَعْلَمُ	هُوَ	اَنْفُسَكُمْ
تو کیا تم نے دیکھا	پرہیز گار ہوا	(اس) کو جو	خوب جانتا ہے	وہ	اپنی جانوں (کی)

پاکیزگی بیان نہ کرو، وہ خوب جانتا ہے اسے جو پرہیز گار ہوا ○ تو کیا تم نے

الَّذِیْ تَوَلّٰى ﴿۳۳﴾ وَ اَعْطٰى قَلِیْلًا وَّ اَكْدٰى ﴿۳۴﴾

اَكْدٰى ﴿۳۴﴾	وَّ	قَلِیْلًا	اَعْطٰى	وَ	تَوَلّٰى ﴿۳۳﴾ (1)	الَّذِیْ
روک لیا	اور	تھوڑا سا (مال)	اس نے دیا	اور	پھر گیا	(اس کو) جو

اسے دیکھا جو پھر گیا ○ اور اس نے تھوڑا سا مال دیا اور روک رکھا ○

صحائف موسیٰ و ابراہیم کے مضمون کا حوالہ

اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَیْبِ فَهُوَ یَرٰى ﴿۳۵﴾ اَمْ لَمْ یُنَبَّاْ بِمَا

بِمَا	لَمْ یُنَبَّاْ	اَمْ	یَرٰى ﴿۳۵﴾	فَهُوَ	عِلْمُ الْغَیْبِ	اَعِنْدَهٗ
(اس) کی جو	اسے خبر نہیں دی گئی	یا، کیا	دیکھ رہا ہے	تو وہ	غیب کا علم (ہے)	کیا اس کے پاس

کیا اس کے پاس غیب کا علم ہے تو وہ دیکھ رہا ہے ○ یا کیا اسے اس کی خبر نہیں دی گئی جو

فِیْ صُحُفِ مُوْسٰى ﴿۳۶﴾ وَ اِبْرٰهِیْمَ الَّذِیْ وَفّٰۤى ﴿۳۷﴾

وَفّٰۤى ﴿۳۷﴾	الَّذِیْ	اِبْرٰهِیْمَ	وَ	فِیْ صُحُفِ مُوْسٰى ﴿۳۶﴾ (2)
پوری طرح ادا کیا	جس نے	ابراہیم (کے)	اور	موسیٰ کے صحیفوں میں (ہے)

موسیٰ کے صحیفوں میں ہے ○ اور ابراہیم کے جس نے (احکام کو) پوری طرح ادا کیا ○

کوئی کسی کا بارِ گناہ نہ اٹھائے گا

ہر انسان اپنے عمل کا بدلہ پائے گا

اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ﴿۳۸﴾ وَ اَنْ لَّیْسَ

لَّیْسَ	اَنْ	وَ	وِّزْرَ اُخْرٰى ﴿۳۸﴾	وَازِرَةٌ	اَلَّا تَزِرُ
نہیں ہے	یہ کہ	اور	دوسری کا بوجھ	کوئی بوجھ اٹھانے والی	کہ بوجھ نہیں اٹھائے گی

(وہ بات یہ ہے) کہ کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسری کا بوجھ نہیں اٹھائے گی ○ اور یہ کہ

(1)..... ولید بن مغیرہ نے اسلام قبول کیا اور مشرکین کے عار دلانے پر اس نے کہا کہ میں عذابِ الٰہی کے خوف سے مسلمان ہوا ہوں۔ عار دلانے والے نے اسلام سے منحرف ہونے کی صورت میں کچھ مال کے بدلے اس کا عذاب اپنے اوپر لینے کی ذمہ داری لی تو یہ دوبارہ مشرک ہو گیا۔ اس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (2)..... صحیفوں سے تورات کی تختیاں یا وہ صحیفے مراد ہیں جو تورات سے پہلے نازل ہوئے۔ یہاں حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا پہلے ذکر اس لئے کیا گیا ہے کہ ان کا زمانہ حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے مقابلے میں کفارِ قریش سے زیادہ قریب ہے۔

اللہ تعالیٰ کی قدرت اور مختلف شانوں کا بیان

لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ﴿۳۹﴾ وَ اَنَّ سَعْيَهٗ

لِلْاِنْسَانِ	اِلَّا	مَا	سَعٰى ﴿۳۹﴾ (1)	وَ	اَنَّ	سَعْيَهٗ
انسان کے لیے	مگر	وہ جس کی	اس نے کوشش کی	اور	یہ کہ	اس کی کوشش

انسان کیلئے وہی ہو گا جس کی اس نے کوشش کی ○ اور یہ کہ اس کی کوشش

سَوْفَ يُرٰى ﴿۴۰﴾ ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ﴿۴۱﴾ وَ اَنَّ

سَوْفَ يُرٰى ﴿۴۰﴾	ثُمَّ	يُجْزٰىهُ	الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ﴿۴۱﴾	وَ	اَنَّ
عنقریب دیکھی جائے گی	پھر	اسے بدلہ دیا جائے گا اس کا	بھرپور بدلہ	اور	یہ کہ

عنقریب دیکھی جائے گی ○ پھر اسے اس کا بھرپور بدلہ دیا جائے گا ○ اور یہ کہ

اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ﴿۴۲﴾ وَ اَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَ اَبْكٰى ﴿۴۳﴾

اِلٰى رَبِّكَ	الْمُنْتَهٰى ﴿۴۲﴾	وَ	اَنَّهٗ	هُوَ	اَضْحَكَ	وَ	اَبْكٰى ﴿۴۳﴾
تمہارے رب کی طرف	انتہا (ہے)	اور	یہ کہ وہ	وہی (ہے)	(جس نے) ہنسایا	اور	رلایا

بیشک تمہارے رب ہی کی طرف انتہا ہے ○ اور یہ کہ وہی ہے جس نے ہنسایا اور رلایا ○

وَ اَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَ اَحْيَا ﴿۴۴﴾ وَ اَنَّهٗ خَلَقَ

وَ	اَنَّهٗ	هُوَ	اَمَاتَ	وَ	اَحْيَا ﴿۴۴﴾	وَ	اَنَّهٗ	خَلَقَ
اور	یہ کہ وہ	وہی (ہے)	(جس نے) موت دی	اور	زندگی عطا فرمائی	اور	یہ کہ وہ	اس نے بنائے

اور یہ کہ وہی ہے جس نے موت اور زندگی دی ○ اور یہ کہ اسی نے

الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَ الْاُنْثٰى ﴿۴۵﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ﴿۴۶﴾ وَ اَنَّ

الزَّوْجَيْنِ	الذَّكَرَ	وَ	الْاُنْثٰى ﴿۴۵﴾	مِنْ نُّطْفَةٍ	اِذَا	تُمْنٰى ﴿۴۶﴾	وَ	اَنَّ
دو جوڑے	نر	اور	مادہ	نطفہ سے	جب	اسے ڈالا جاتا ہے	اور	یہ کہ

نر اور مادہ دو جوڑے بنائے ○ نطفہ سے جب اسے ڈالا جائے ○ اور یہ کہ

1 ...... ایصالِ ثواب کے جائز و درست ہونے پر قرآن وحدیث کے دلائل کی روشنی میں علمائے اہلسنت کا اجماع ہے اور اس آیت کے مفسرین نے متعدد معانی بیان کئے ہیں، ایک یہ ہے کہ قیامت کے دن بندے کو اپنا ہی ایمان فائدہ دے گا کسی دوسرے کا ایمان کافر کے کام نہیں آئے گا۔ یہ بھی مراد ہو سکتا ہے کہ آدمی کی خواہش سے دوسرے کی نیکیاں اسے نہیں مل سکتیں، ہاں دوسرا شخص اگر خود نیکیاں دینا چاہے یعنی ایصالِ ثواب کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔

مختلف قوموں کی ہلاکت کا بیان

عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ﴿۴۷﴾ وَ اَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَ

عَلَيْهِ (1)	النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ﴿۴۷﴾	وَ	اَنَّهٗ	هُوَ	اَغْنٰى	وَ
اسی پر (کے ذمہ ہے)	دوسری بار زندہ کرنا	اور	یہ کہ وہ	وہی (ہے)	(جس نے) غنی کیا	اور

دوبارہ زندہ کرنا اسی کے ذمہ ہے ○ اور یہ کہ وہی ہے جس نے غنی کیا اور

اَقْنٰى ﴿۴۸﴾ وَ اَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ﴿۴۹﴾ وَ اَنَّهٗۤ اَهْلَكَ

اَقْنٰى ﴿۴۸﴾	وَ	اَنَّهٗ	هُوَ	رَبُّ الشِّعْرٰى ﴿۴۹﴾ (2)	وَ	اَنَّهٗ	اَهْلَكَ
قناعت دی	اور	یہ کہ وہ	وہی	شعریٰ کا رب (ہے)	اور	یہ کہ وہ	اسی نے ہلاک کیا

قناعت دی ○ اور یہ کہ وہی شعریٰ (نامی ستارے) کا رب ہے ○ اور یہ کہ اسی نے پہلی عاد کو

عَادَاۨ الْاُوْلٰى ﴿۵۰﴾ وَ ثَمُوْدَاۡ فَمَاۤ اَبْقٰى ﴿۵۱﴾ وَ قَوْمَ نُوْحٍ

عَادَاۨ الْاُوْلٰى ﴿۵۰﴾ (3)	وَ	ثَمُوْدَاۡ	فَمَاۤ اَبْقٰى ﴿۵۱﴾	وَ	قَوْمَ نُوْحٍ
پہلی عاد (کو)	اور	ثمود (کو)	تو اس نے (کسی کو) باقی نہ چھوڑا	اور	نوح کی قوم (کو ہلاک کیا)

ہلاک فرمایا ○ اور ثمود کو تو اس نے (کسی کو) باقی نہ چھوڑا ○ اور ان سے پہلے

مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَ اَطْغٰى ﴿۵۲﴾ وَ

مِّنْ قَبْلُ	اِنَّهُمْ	كَانُوْا	هُمْ	اَظْلَمَ	وَ	اَطْغٰى ﴿۵۲﴾	وَ
(ان سے) پہلے	بیشک وہ	تھے	وہ	(ان دوسروں سے) زیادہ ظالم	اور	زیادہ سرکش	اور

نوح کی قوم کو (ہلاک کیا) بیشک وہ ان (دوسروں) سے بھی زیادہ ظالم اور سرکش تھے ○ اور

الْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى ﴿۵۳﴾ فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى ﴿۵۴﴾

الْمُؤْتَفِكَةَ	اَهْوٰى ﴿۵۳﴾	فَغَشّٰىهَا	مَا	غَشّٰى ﴿۵۴﴾
الٹنے والی بستیوں (کو)	اس نے نیچے گرایا	پھر ڈھانپ لیا انہیں	جس نے	ڈھانپ لیا

اس نے الٹنے والی بستیوں کو نیچے گرایا ○ پھر ان بستیوں کو اس نے ڈھانپ لیا جس نے ڈھانپ لیا ○

(1) ...اس آیت کا یہ معنی نہیں کہ دوبارہ زندہ کرنا اللہ تعالیٰ پر واجب ہے بلکہ یہ معنی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قیامت میں زندہ فرمانے کا وعدہ فرما لیا ہے اس لئے اپنے وعدے کو پورا کرنے کے لیے وہ مخلوق کو ضرور اس کی موت کے بعد زندہ فرمائے گا۔ (2)..... شعریٰ ایک ستارہ ہے شدید گرمی کے موسم میں جوزاء ستارے کے بعد طلوع ہوتا ہے۔ خزاعہ قبیلے کے لوگ اس کی عبادت کرتے تھے۔ اس آیت میں انہیں بتایا گیا کہ جس ستارے کی تم پوجا کرتے ہو اس کا رب بھی اللہ تعالیٰ ہی ہے لہٰذا صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ (3).....اس سے مراد حضرت ہود عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی قوم ہے، طوفانِ نوح کے بعد سب سے پہلے یہ لوگ تیز آندھی سے

حضور ضَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَالِہٖ وَسَلَّم کے منصب انذار کا بیان

قربِ قیامت اور اس کے ظہور کا بیان

مشرکین کا قرآن کا مذاق اڑانے اور عبادتِ الٰہی سے غافل رہنے پر اظہارِ تعجب

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ﴿٥٥﴾ هٰذَا نَذِيْرٌ

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ	تَتَمَارٰى ﴿٥٥﴾	هٰذَا	نَذِيْرٌ
تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں میں	تو شک کرے گا	یہ	ایک ڈر سنانے والا (ہے)

تو اے بندے! تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں میں شک کرے گا؟○ یہ پہلے ڈر سنانے والوں

مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ﴿٥٦﴾ اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ﴿٥٧﴾ لَيْسَ

مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ﴿٥٦﴾	اَزِفَتِ	الْاٰزِفَةُ ﴿٥٧﴾	لَيْسَ
پہلے ڈر سنانے والوں میں سے	قریب آگئی	قریب آنے والی (قیامت)	نہیں ہے

میں سے ایک ڈر سنانے والے ہیں○ قریب آنے والی (قیامت) قریب آگئی○ اللہ کے سوا

لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ﴿٥٨﴾ اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

لَهَا	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	كَاشِفَةٌ ﴿٥٨﴾ (1)	اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ (2)
اس کو	اللہ کے سوا	کوئی کھولنے والا	تو کیا اس بات سے

اسے کوئی کھولنے والا نہیں○ تو کیا اس بات پر

تَعْجَبُوْنَ ﴿٥٩﴾ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ ﴿٦٠﴾ وَاَنْتُمْ

تَعْجَبُوْنَ ﴿٥٩﴾	وَ	تَضْحَكُوْنَ	وَ	لَا تَبْكُوْنَ ﴿٦٠﴾	وَ	اَنْتُمْ
تم تعجب کرتے ہو	اور	ہنستے ہو	اور	روتے نہیں ہو	اور	تم

تم تعجب کرتے ہو؟○ اور ہنستے ہو اور روتے نہیں ہو○ اور تم

سٰمِدُوْنَ ﴿٦١﴾ فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ﴿٦٢﴾ السجدۃ ع

سٰمِدُوْنَ ﴿٦١﴾	فَاسْجُدُوْا (3)	لِلّٰهِ	وَ	اعْبُدُوْا ﴿٦٢﴾
غفلت میں پڑے ہوئے (ہو)	تو سجدہ کرو	اللہ کیلئے	اور	عبادت کرو

غفلت میں پڑے ہوئے ہو○ تو اللہ کے لیے سجدہ کرو اور عبادت کرو○

السجدۃ ۱۲ ع ۳

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہلاک ہوئے، اس لئے انہیں پہلی عاد کہتے ہیں۔

1 ...اس کا معنی یہ ہے کہ جب قیامت قائم ہونے کا وقت آئے گا تو اسے اللہ تعالٰی ہی ظاہر فرمائے گا۔ یا، یہ معنی ہے کہ جب قیامت قائم ہو گی تو اس کی ہولناکیوں اور شدتوں کو اللہ تعالٰی کے سوا کوئی دور نہیں کر سکتا اور اللہ تعالٰی انہیں دور نہ فرمائے گا۔ 2 ...اس بات سے مراد حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر قرآن نازل ہونا ہے۔ 3 ...یہ آیت آیاتِ سجدہ میں سے ہے، اسے پڑھنے اور سننے والے پر سجدۂ تلاوت کرنا واجب ہے۔

آیات:55 رکوع: 03

سُوْرَةُ الْقَمَرِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ			
بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			

قربِ قیامت اور اس کی ایک نشانی کا ظہور

صدقِ نبوت کی نشانی دیکھ کر کفارِ مکہ کا رویہ

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَ انْشَقَّ الْقَمَرُ ① وَ اِنْ يَّرَوْا اٰيَةً								
اِقْتَرَبَتِ	السَّاعَةُ	وَ	انْشَقَّ	الْقَمَرُ ① [1]	وَ	اِنْ	يَّرَوْا	اٰيَةً [2]
قریب آگئی	قیامت	اور	پھٹ گیا	چاند	اور	اگر	وہ دیکھتے ہیں	کوئی نشانی
قیامت قریب آگئی اور چاند پھٹ گیا ○ اور اگر کفار کوئی نشانی دیکھتے ہیں								

کفارِ مکہ کی تکذیب اور اتباعِ خواہش کا بیان

يُّعْرِضُوْا وَ يَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ② وَ كَذَّبُوْا وَ						
يُّعْرِضُوْا	وَ	يَقُوْلُوْا	سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ②	وَ	كَذَّبُوْا	وَ
(تو) منہ پھیر لیتے ہیں	اور	کہتے ہیں	(یہ تو) کوئی دائمی جادو (ہے)	اور	انہوں نے جھٹلایا	اور
تو منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں: یہ تو کوئی دائمی جادو ہے ○ اور انہوں نے جھٹلایا اور						

کفارِ مکہ کا پچھلی قوموں کے انجام سے سبق حاصل نہ کرنا

اتَّبَعُوْۤا اَهْوَآءَهُمْ وَ كُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ③ وَ لَقَدْ						
اتَّبَعُوْۤا	اَهْوَآءَهُمْ	وَ	كُلُّ اَمْرٍ	مُّسْتَقِرٌّ ③ [3]	وَ	لَقَدْ
پیروی کی	اپنی خواہشات (کی)	اور	ہر کام	قرار پاچکا (ہے)	اور	ضرور بیشک
اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے اور ہر کام قرار پاچکا ہے ○ اور بیشک						

① ..... چاند کا دو ٹکڑے ہونا نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا روشن معجزہ اور قربِ قیامت کی ایک نشانی ہے جو ظاہر ہوچکی ہے۔ ② ..... اس آیت میں کفارِ مکہ کی ایک عادت بیان کی گئی کہ وہ اگر اللہ تعالیٰ کی قدرت اور حضور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صداقت و نبوت پر دلالت کرنے والی کوئی نشانی جیسے چاند کا دو ٹکڑے ہونا وغیرہ دیکھتے ہیں تو اس میں غور کرکے اس کی حقیقت جاننے، اس کی تصدیق کرنے اور حضور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لانے سے منہ پھیر لیتے اور کہتے ہیں: یہ تو کوئی دائمی طاقتور جادو ہے۔ ③ . اس سے مراد یہ ہے کہ ہر کام کا ایک وقت مقرر ہے اور وہ وقت آنے پر کوئی اس کام کو ہونے سے

جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ ۙ﴿۴﴾ حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ

جَآءَهُمْ	مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ	مَا فِيْهِ	مُزْدَجَرٌ ﴿۴﴾ (1)	حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ
آئیں ان کے پاس	خبریں	جن میں	ڈانٹ ڈپٹ (تھی)	(یہ قرآن انتہاء کو) پہنچی ہوئی حکمت (ہے)

ان کے پاس وہ خبریں آچکیں جن میں کافی ڈانٹ ڈپٹ تھی ○ (یہ قرآن) انتہاء کو پہنچی ہوئی حکمت ہے

فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ۙ﴿۵﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ ۘ يَوْمَ يَدْعُ

فَمَا تُغْنِ	النُّذُرُ ﴿۵﴾ (2)	فَتَوَلَّ	عَنْهُمْ	يَوْمَ	يَدْعُ
تو (ایسوں کو) فائدہ نہیں دیتے	ڈرانے والے (امور)	تو تم منہ پھیر لو	ان سے	(جس) دن	پکارے گا

تو (ایسوں کو) ڈرانے والے امور فائدہ نہیں دیتے ○ تو تم ان سے منہ پھیر لو، جس دن پکارنے والا

الدَّاعِ اِلٰى شَیْءٍ نُّكُرٍ ۙ﴿۶﴾ خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ

الدَّاعِ	اِلٰى شَیْءٍ نُّكُرٍ ﴿۶﴾	خُشَّعًا	اَبْصَارُهُمْ	يَخْرُجُوْنَ
ایک پکارنے والا	ایک سخت انجانی چیز کی طرف	جھکی ہوئی (ہوں گی)	ان کی آنکھیں	وہ نکلیں گے

ایک سخت انجان بات کی طرف بلائے گا ○ (تو) ان کی آنکھیں نیچے جھکی ہوئی ہوں گی۔ قبروں سے

مِنَ الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ ۙ﴿۷﴾ مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ ؕ

مِنَ الْاَجْدَاثِ	كَاَنَّهُمْ	جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ ﴿۷﴾	مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ
قبروں سے	گویا کہ وہ	پھیلی ہوئی ٹڈیاں (ہیں)	بلانے والے کی طرف دوڑتے ہوئے

یوں نکلیں گے گویا وہ پھیلی ہوئی ٹڈیاں ہیں ○ اس بلانے والے کی طرف دوڑتے ہوئے

يَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ﴿۸﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ

يَقُوْلُ	الْكٰفِرُوْنَ	هٰذَا	يَوْمٌ عَسِرٌ ﴿۸﴾	كَذَّبَتْ	قَبْلَهُمْ	قَوْمُ نُوْحٍ
کہیں گے	کافر	یہ	بڑا سخت دن (ہے)	جھٹلایا	ان سے پہلے	نوح کی قوم (نے)

کافر کہیں گے: یہ بڑا سخت دن ہے ○ ان سے پہلے نوح کی قوم نے جھٹلایا

وقف لازم

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) روک نہیں سکتا، لہٰذا ابھی اگرچہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دین غالب نہیں لیکن یہ اپنے مقررہ وقت پر ضرور غالب ہو کر رہے گا۔

1 ... جو لوگ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور اس کے ساتھ کفر کرنے کی وجہ سے ہلاک کر دیئے گئے، ان کے حالات معلوم کرنا عبرت اور نصیحت حاصل کرنے کے لئے بہت فائدہ مند ہے۔ 2 ...... اس آیت کا معنی یہ ہے کہ رسولوں کی تشریف آوری، نیز ان کا لوگوں کو آخرت سے ڈرانا یونہی قرآن پاک میں بیان کردہ گزشتہ قوموں کے عبرتناک واقعات سب سراسر حکمت ہیں لیکن اگر کفار رسولوں کی بات ہی نہ مانیں، عذابِ آخرت کی پرواہ ہی نہ کریں اور گزشتہ اقوام کے حالات

فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَ قَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّ

فَكَذَّبُوْا[1]	عَبْدَنَا	وَ	قَالُوْا	مَجْنُوْنٌ	وَّ
توانہوں نے جھوٹا کہا	ہمارے بندے (کو)	اور	کہنے لگے	(وہ) مجنون (ہے)	اور

توانہوں نے ہمارے بندے کو جھوٹا کہا اور کہنے لگے: یہ پاگل ہے اور

ازْدُجِرَ ⑨ فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ⑩

ازْدُجِرَ ⑨	فَدَعَا[2]	رَبَّهٗ	اَنِّیْ	مَغْلُوْبٌ	فَانْتَصِرْ ⑩
(نوح کو) جھڑکا گیا	تو اس نے دعا کی	اپنے رب (سے)	کہ میں	مغلوب (ہوں)	تو تو بدلہ لے (میرا)

نوح کو جھڑکا گیا ○ تو اس نے اپنے رب سے دعا کی کہ میں مغلوب ہوں تو تو (میرا) بدلہ لے ○

فَفَتَحْنَاۤ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ⑪ٖ وَّ فَجَّرْنَا

فَفَتَحْنَاۤ	اَبْوَابَ السَّمَآءِ	بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ⑪	وَّ	فَجَّرْنَا
تو ہم نے کھول دیئے	آسمان کے دروازے	تیز بہنے والے پانی کے ساتھ	اور	ہم نے بہادیا

تو ہم نے زور کے بہتے پانی سے آسمان کے دروازے کھول دیئے ○ اور زمین کو

الْاَرْضَ عُیُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰۤى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ⑫ۚ

الْاَرْضَ	عُیُوْنًا	فَالْتَقَى	الْمَآءُ	عَلٰۤى اَمْرٍ	قَدْ	قُدِرَ ⑫
زمین (کو)	چشمے (کرکے)	تو مل گیا	پانی	اس امر (مقدار) پر	تحقیق	جو مقدر کیا گیا تھا

چشمے کرکے بہادیا تو پانی اس مقدار پر مل گیا جو مقدر تھی ○

وَ حَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّ دُسُرٍ ⑬ۙ تَجْرِیْ

وَ	حَمَلْنٰهُ	عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّ دُسُرٍ ⑬	تَجْرِیْ
اور	ہم نے سوار کیا اس (نوح) کو	تختوں اور کیلوں والی (کشتی) پر	وہ چلتی تھی

اور ہم نے نوح کو تختوں اور کیلوں والی (کشتی) پر سوار کیا ○ جو ہماری نگاہوں کے سامنے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) سے عبرت ہی نہ پکڑیں تو یہ سب چیزیں انہیں نفع نہیں دے سکتیں کیونکہ یہ سب چیزیں سمجھاتی ہیں، مجبور نہیں کرتیں۔ ماننا، نہ ماننا تو لوگوں کا اپنا اختیار ہے۔

1 ...... اس آیت سے اللہ تعالیٰ نے سابقہ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعات بیان فرمائے ہیں تاکہ ان کے حالات سن کر رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی حاصل ہو۔ 2 ...... حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کئی صدیاں اپنی قوم کو تبلیغ کی اور ان کی اذیتوں پر صبر فرمایا، جب وہ اپنی ضد اور ہٹ دھرمی سے کسی صورت باز نہ آئے اور ایمان قبول نہ کیا تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ان کے خلاف یہ دعا فرمائی۔

بِاَعْيُنِنَا ۚ جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ ﴿۱۴﴾ وَ

وَ	كَانَ كُفِرَ ﴿۱۴﴾ (1)	لِّمَنْ	جَزَآءً	بِاَعْيُنِنَا
اور	کفر کیا گیا تھا	(اس نوح) کو جس (کے ساتھ)	جزا دینے (کیلئے ہوا)	ہماری نگاہوں (حفاظت) میں

بہہ رہی تھی (سب کچھ) اس (نوح) کو جزا دینے کیلئے (ہوا) جس کے ساتھ کفر کیا گیا تھا ○ اور

لَقَدْ تَّرَكْنٰهَاۤ اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۱۵﴾

مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۱۵﴾	فَهَلْ	اٰيَةً	تَّرَكْنٰهَاۤ (2)	لَقَدْ
کوئی نصیحت حاصل کرنے والا	تو کیا (ہے)	(بطور) نشانی	ہم نے چھوڑا اس (واقعہ) کو	ضرور بیشک

ہم نے اس واقعہ کو نشانی بنا چھوڑا تو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ؟ ○

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَ نُذُرِ ﴿۱۶﴾ وَ لَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ

الْقُرْاٰنَ	يَسَّرْنَا	لَقَدْ	وَ	نُذُرِ ﴿۱۶﴾	وَ	عَذَابِيْ	كَانَ	فَكَيْفَ
قرآن	ہم نے آسان کر دیا	ضرور بیشک	اور	میرا ڈرانا	اور	میرا عذاب	ہوا	تو کیسا

تو میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا ہوا ؟ ○ اور بیشک ہم نے قرآن کو

لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۱۷﴾ كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ

فَكَيْفَ	عَادٌ	كَذَّبَتْ	مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۱۷﴾	فَهَلْ	لِلذِّكْرِ (3)
تو کیسا	عاد (نے)	جھٹلایا	کوئی یاد کرنے والا، نصیحت لینے والا	تو کیا (ہے)	یاد کرنے، نصیحت لینے کیلئے

یاد کرنے / نصیحت لینے کے لیے آسان فرما دیا تو ہے کوئی یاد کرنے / نصیحت لینے والا ؟ ○ عاد نے جھٹلایا تو میرا عذاب

كَانَ عَذَابِيْ وَ نُذُرِ ﴿۱۸﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا

رِيْحًا صَرْصَرًا	عَلَيْهِمْ	اَرْسَلْنَا	اِنَّاۤ	نُذُرِ ﴿۱۸﴾	وَ	عَذَابِيْ	كَانَ
ایک سخت آندھی	ان پر	ہم نے بھیجی	بیشک	میرا ڈرانا	اور	میرا عذاب	ہوا

اور میرا ڈرانا کیسا ہوا ؟ ○ بیشک ہم نے ان پر ایسے دن میں ایک سخت آندھی

(1)..... اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو نجات دینا اور ان کی کافر قوم کو غرق کر دینا اس پیارے نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جزا دینے کیلئے ہوا جس کے ساتھ کفر کیا گیا تھا۔ (2)..... یہاں ضمیر کا مرجع حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی قوم کا واقعہ یا آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی کشتی ہے، اللہ تعالٰی نے اس واقعہ یا کشتی کو عبرت کی نشانی کے طور پر باقی رکھا تا کہ بعد میں آنے والی امتیں اس سے عبرت و نصیحت حاصل کریں۔

(3)..... ذکر کا معنی ہے یاد کرنا، نصیحت لینا، یہاں دونوں معنی درست ہیں اور بامحاورہ ترجمے میں امتیازی علامت کے ساتھ دونوں ترجمے ذکر کیے گئے ہیں۔

فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ﴿١٩﴾ تَنْزِعُ النَّاسَ

فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ﴿١٩﴾ (1)	تَنْزِعُ	النَّاسَ
ہمیشہ رہنے والی نحوست کے دن میں	وہ (آندھی) اکھیڑ دیتی (اٹھامارتی) تھی	لوگوں (کو)

بھیجی جس کی نحوست (ان پر) ہمیشہ کے لیے رہی ○ وہ آندھی لوگوں کو یوں اکھیڑ مارتی تھی

كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ﴿٢٠﴾ فَكَيْفَ كَانَ

كَاَنَّهُمْ	اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ﴿٢٠﴾	فَكَيْفَ	كَانَ
گویا کہ وہ	اکھڑی ہوئی کھجوروں کے سوکھے تنے (ہیں)	تو کیسا	ہوا

گویا وہ اکھڑی ہوئی کھجوروں کے سوکھے تنے ہوں ○ تو میرا عذاب

عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿٢١﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ

عَذَابِيْ	وَ	نُذُرِ ﴿٢١﴾	وَ	لَقَدْ	يَسَّرْنَا	الْقُرْاٰنَ
میرا عذاب	اور	میرا ڈرانا	اور	ضرور بیشک	ہم نے آسان کر دیا	قرآن

اور میرا ڈرانا کیسا ہوا؟ ○ اور بیشک ہم نے قرآن یاد کرنے / نصیحت لینے کے لیے

قرآن نصیحت لینے اور یاد کرنے کے لیے آسان ہے

لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٢٢﴾ ع كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ

لِلذِّكْرِ (2)	فَهَلْ	مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٢٢﴾	كَذَّبَتْ	ثَمُوْدُ
یاد کرنے، نصیحت لینے کیلئے	تو کیا (ہے)	کوئی یاد کرنے، نصیحت لینے والا	جھٹلایا	ثمود (نے)

آسان کر دیا تو ہے کوئی یاد کرنے / نصیحت لینے والا؟ ○ ثمود نے ڈر سنانے والوں (رسولوں) کو

ع ٢٢ ٨

قومِ ثمود کے حال اور انجام کا بیان

بِالنُّذُرِ ﴿٢٣﴾ فَقَالُوْا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗ

بِالنُّذُرِ ﴿٢٣﴾	فَقَالُوْا	اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا	نَّتَّبِعُهٗ
ڈر سنانے والوں (رسولوں) کو	تو انہوں نے کہا	کیا ہم میں سے ایک آدمی	ہم تابعداری کریں اس کی

جھٹلایا ○ تو انہوں نے کہا: کیا ہم اپنے میں سے ہی ایک آدمی کی تابعداری کریں

(1)... اس سے مراد یہ ہے کہ جس دن قومِ عاد پر عذاب نازِل ہوا وہ دن ان کے حق میں ہمیشہ کے لیے منحوس رہا کہ اس دن کے عذاب سے برزخ کا عذاب اور برزخ کے عذاب سے قیامت کا عذاب متصل ہو گیا جو ان سے کبھی منقطع نہ ہو گا۔ قومِ عاد پر یہ عذاب مہینے کے آخری بدھ کے دن آیا تھا، اسی بنا پر بعض لوگ مہینے کے آخری بدھ کو منحوس کہتے ہیں۔ ان کا یہ کہنا غلط ہے کیونکہ اس بدھ کی نحوست صرف قومِ عاد کے لئے تھی۔ (2)...... سابقہ آسمانی کتابیں صرف انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو زبانی یاد تھیں اور امتوں کے لوگ صرف دیکھ کر ہی ان کی تلاوت کر سکتے تھے جبکہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی اُمت کو یہ خصوصیت ملی

اِنَّاۤ اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ وَّ سُعُرٍ ﴿۲۴﴾ ءَاُلْقِیَ الذِّكْرُ

الذِّكْرُ	ءَاُلْقِیَ	لَّفِیْ ضَلٰلٍ وَّ سُعُرٍ ﴿۲۴﴾	اِذًا	اِنَّاۤ
وحی	کیا ڈالی گئی	ضرور گمراہی اور دیوانگی میں (ہیں)	اس وقت	بیشک ہم

جب تو ہم ضرور گمراہی اور دیوانگی میں ہیں ○ کیا ہم سب میں سے

عَلَیْهِ مِنْۢ بَیْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ ﴿۲۵﴾ سَیَعْلَمُوْنَ

سَیَعْلَمُوْنَ	اَشِرٌ ﴿۲۵﴾	كَذَّابٌ	هُوَ	بَلْ	مِنْۢ بَیْنِنَا	عَلَیْهِ
عنقریب وہ جان لیں گے	متکبر (ہے)	بڑا جھوٹا	وہ	بلکہ	ہمارے درمیان میں سے	اس پر

(صرف) اس پر وحی ڈالی گئی؟ بلکہ یہ بڑا جھوٹا، متکبر ہے ○ بہت جلد کل

غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ﴿۲۶﴾ اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ

النَّاقَةِ	مُرْسِلُوا[1]	اِنَّا	الْاَشِرُ ﴿۲۶﴾	الْكَذَّابُ	مَّنِ	غَدًا
اونٹنی (کو)	بھیجنے والے (ہیں)	بیشک ہم	متکبر (تھا)	بڑا جھوٹا	کون	کل

جان جائیں گے کہ کون بڑا جھوٹا، متکبر تھا ○ بیشک ہم ان کی آزمائش کیلئے اونٹنی کو

فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَ اصْطَبِرْ ﴿۲۷﴾ وَ نَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَآءَ

الْمَآءَ	اَنَّ	نَبِّئْهُمْ	وَ	وَاصْطَبِرْ ﴿۲۷﴾	فَارْتَقِبْهُمْ	لَّهُمْ	فِتْنَةً
پانی	کہ	خبر دیدو انہیں	اور	اور صبر کرو	تو تم انتظار کرو ان کا	ان کی	آزمائش (کیلئے)

بھیجنے والے ہیں تو (اے صالح!) تم ان کا انتظار کرو اور صبر کرو ○ اور انہیں خبر دے دو کہ

قِسْمَةٌۢ بَیْنَهُمْ ۚ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ﴿۲۸﴾ فَنَادَوْا

فَنَادَوْا	مُّحْتَضَرٌ ﴿۲۸﴾	كُلُّ شِرْبٍ	بَیْنَهُمْ	قِسْمَةٌ
تو انہوں نے پکارا	حاضر (مقرر) کی ہوئی (ہے)	ہر پینے کی باری	ان کے درمیان	تقسیم (ہے)

ان کے درمیان پانی تقسیم ہے، ہر باری پر وہ حاضر ہو جس کی باری ہے ○ تو انہوں نے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہے کہ ان میں چھوٹے بڑے بے شمار لوگوں کو قرآنِ پاک زبانی یاد ہے۔

[1]...... قوم نے پتھر سے ایک اونٹنی نکالنے کا مطالبہ کیا اور آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اُن کے ایمان قبول کرنے کی شرط مقرر فرما کر یہ مطالبہ منظور کر لیا تھا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اونٹنی بھیجنے کا وعدہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ بیشک ہم ان کی آزمائش کیلئے اونٹنی کو بھیجنے والے ہیں تو اے صالح! عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، تم اس بات کا انتظار کرو کہ وہ کیا کرتے ہیں اور اُن کے ساتھ کیا کیا جاتا ہے اور اُن کی ایذا پر صبر کرو اور انہیں خبر دے دو کہ ان کے درمیان پانی کی باری تقسیم کی گئی ہے کہ ایک دن اونٹنی کا ہے، اُس دن صرف اونٹنی ہی پانی پینے آئے اور ایک دن

صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ ﴿٢٩﴾ فَكَيْفَ كَانَ

صَاحِبَهُمْ (1)	فَتَعَاطٰى	فَعَقَرَ ﴿٢٩﴾	فَكَيْفَ	كَانَ
اپنے ساتھی (کو)	تو اس نے پکڑا (اونٹنی کو)	پھر کونچیں کاٹ دیں (اس کی)	تو کیسا	ہوا

اپنے ساتھی کو پکارا: تو اس نے (اونٹنی کو) پکڑا پھر (اس کی) کونچیں کاٹ دیں ○ تو میرا عذاب

عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿٣٠﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوْا

عَذَابِيْ	وَ	نُذُرِ ﴿٣٠﴾	اِنَّاۤ	اَرْسَلْنَا	عَلَيْهِمْ	صَيْحَةً وَّاحِدَةً	فَكَانُوْا
میرا عذاب	اور	میرا ڈرانا	بیشک	ہم نے بھیجی	ان پر	ایک زوردار چیخ	تو وہ ہوگئے

اور میرا ڈرانا کیسا ہوا؟ ○ بیشک ہم نے ان پر ایک زوردار چیخ بھیجی تو اسی وقت وہ

كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ ﴿٣١﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا

كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ ﴿٣١﴾	وَ	لَقَدْ	يَسَّرْنَا
باڑ بنانے والے شخص کی بچ جانے والی روندی ہوئی خشک گھاس کی طرح	اور	ضرور بیشک	ہم نے آسان کردیا

باڑ بنانے والے شخص کی بچ جانے والی روندی ہوئی خشک گھاس کی طرح ہوگئے ○ اور بیشک ہم نے قرآن کو

الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٣٢﴾ كَذَّبَتْ

الْقُرْاٰنَ	لِلذِّكْرِ (2)	فَهَلْ	مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٣٢﴾	كَذَّبَتْ
قرآن	یاد کرنے، نصیحت لینے کیلئے	تو کیا (ہے)	کوئی یاد کرنے، نصیحت لینے والا	جھٹلایا

یاد کرنے / نصیحت لینے کے لیے آسان کردیا تو ہے کوئی یاد کرنے / نصیحت لینے والا؟ ○ لوط کی قوم نے

قَوْمُ لُوْطٍۭ بِالنُّذُرِ ﴿٣٣﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا اِلَّاۤ

قَوْمُ لُوْطٍ	بِالنُّذُرِ ﴿٣٣﴾ (3)	اِنَّاۤ	اَرْسَلْنَا	عَلَيْهِمْ	حَاصِبًا	اِلَّاۤ
لوط کی قوم (نے)	ڈر سنانے والوں کو	بیشک	ہم نے بھیجا	ان پر	ایک پتھراؤ	سوائے

ڈر سنانے والوں (رسولوں) کو جھٹلایا ○ بیشک ہم نے ان پر ایک پتھراؤ بھیجا سوائے

قرآن نصیحت لینے اور یاد کرنے کے لیے آسان ہے

قومِ لوط کی ہلاکت کا واقعہ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) قوم کا ہے، اُس دن قوم پانی لینے آئے۔ 1 ... اس ساتھی کا نام قدار بن سالف تھا، اس نے اونٹنی کو پکڑا اور تیز تلوار سے اس کی کونچیں کاٹ کر اسے قتل کرڈالا۔ 2 ..... قرآنِ پاک کی ایک آیت حفظ کرنا ہر مکلف مسلمان پر فرضِ عین ہے اور پورا قرآن مجید حفظ کرنا فرضِ کفایہ ہے اور سورۂ فاتحہ اور ایک دوسری چھوٹی سورت یا اس کے مثل، مثلاً تین چھوٹی آیتیں یا ایک بڑی آیت کو حفظ کرنا واجب عین ہے۔ 3 .. قوم نے اگرچہ صرف حضرت لوط عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو جھٹلایا تھا مگر چونکہ ایک رسول کا انکار تمام رسولوں کا انکار شمار ہوتا ہے، اس لئے یہاں آیت میں جمع کا صیغہ ''اَلنُّذُر'' ذکر کیا گیا۔

اٰلَ لُوْطٍ ؕ نَجَّیْنٰهُمْ بِسَحَرٍ ﴿۳۴﴾ لا نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا ؕ

اٰلَ لُوْطٍ	نَجَّیْنٰهُمْ	بِسَحَرٍ ﴿۳۴﴾	نِّعْمَةً	مِّنْ عِنْدِنَا
لوط کے گھر والوں (کے)	ہم نے بچالیا انہیں	رات کے آخری پہر میں	احسان فرما (کر)	اپنے پاس سے

لوط کے گھر والوں کے، ہم نے انہیں رات کے آخری پہر بچالیا○ اپنے پاس سے احسان فرما کر،

كَذٰلِكَ نَجْزِیْ مَنْ شَكَرَ ﴿۳۵﴾ وَ لَقَدْ اَنْذَرَهُمْ

كَذٰلِكَ	نَجْزِیْ	مَنْ	شَكَرَ ﴿۳۵﴾	وَ	لَقَدْ	اَنْذَرَهُمْ
اسی طرح	ہم صلہ دیتے ہیں	(اسے) جو	شکر کرے	اور	ضرور بیشک	اس نے ڈرایا انہیں

ہم یونہی شکر کرنے والے کو صلہ دیتے ہیں○ اور بیشک اس نے انہیں ہماری گرفت سے

بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ﴿۳۶﴾ وَ لَقَدْ رَاوَدُوْهُ

بَطْشَتَنَا	فَتَمَارَوْا	بِالنُّذُرِ ﴿۳۶﴾	وَ	لَقَدْ	رَاوَدُوْهُ(1)
ہماری گرفت (سے)	تو انہوں نے شک کیا	ڈر کے فرامین میں	اور	ضرور بیشک	انہوں نے پھسلانا چاہا اسے

ڈرایا تو انہوں نے ڈر کے فرامین میں شک کیا○ انہوں نے اسے اس کے مہمانوں کے متعلق

عَنْ ضَیْفِهٖ فَطَمَسْنَاۤ اَعْیُنَهُمْ فَذُوْقُوْا عَذَابِیْ وَ

عَنْ ضَیْفِهٖ	فَطَمَسْنَاۤ	اَعْیُنَهُمْ	فَذُوْقُوْا	عَذَابِیْ	وَ
اس کے مہمانوں سے متعلق	تو ہم نے مٹادیں	ان کی آنکھیں	(اور فرمایا) تو چکھو	میرا عذاب	اور

پھسلانا چاہا تو ہم نے ان کی آنکھوں کو مٹادیا (اور فرمایا) میرے عذاب اور

نُذُرِ ﴿۳۷﴾ وَ لَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ﴿۳۸﴾ ج فَذُوْقُوْا

نُذُرِ ﴿۳۷﴾	وَ	لَقَدْ	صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً	عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ﴿۳۸﴾(2)	فَذُوْقُوْا
میرے ڈر کے فرامین	اور	ضرور بیشک	صبح سویرے آیا ان پر	ٹھہرنے والا عذاب	تو چکھو

میرے ڈر کے فرامین کا مزہ چکھو○ اور بیشک صبح سویرے ان پر ٹھہرنے والا عذاب آیا○ تو میرے عذاب

1 ...اس واقعہ کا پسِ منظر یہ ہے کہ خوبصورت لڑکوں کی شکل میں فرشتے حضرت لوط عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس مہمان بن کر آئے، قوم کو حسین لڑکوں کی آمد کا علم ہوا تو یہ لوگ آئے اور آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے گھر سے ان مہمان لڑکوں کو بری نیت سے لینا چاہا، پھر جیسے ہی یہ گھر میں داخل ہوئے تو حضرت جبریل عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنا پر پھیرا جس سے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی آنکھیں مٹادیں اور وہ ایسی ناپید ہو گئیں کہ ان کا نشان بھی باقی نہ رہا اور چہرے سپاٹ ہوگئے۔ 2 اس سے مراد یہ ہے کہ دنیاوی عذاب برزخی عذاب سے اور برزخی عذاب اُخروی عذاب سے ملا ہوا ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا۔

قرآن نصیحت لینے اور یاد کرنے کے لیے آسان ہے

عَذَابِیْ وَ نُذُرِ ﴿۳۹﴾ وَ لَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ

عَذَابِیْ	وَ	نُذُرِ ﴿۳۹﴾	وَ	لَقَدْ	یَسَّرْنَا	الْقُرْاٰنَ
میرا عذاب	اور	میرے ڈر کے فرامین	اور	ضرور بیشک	ہم نے آسان کر دیا	قرآن

اور میرے ڈر کے فرمانوں کا مزہ چکھو ○ اور بیشک ہم نے قرآن کو یاد کرنے / نصیحت لینے کے لیے

قومِ فرعون کے انجام کی طرف اشارہ

لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۴۰﴾ ع وَ لَقَدْ جَآءَ

لِلذِّكْرِ [1]	فَهَلْ	مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۴۰﴾	وَ	لَقَدْ	جَآءَ
یاد کرنے، نصیحت لینے کیلئے	تو کیا (ہے)	کوئی یاد کرنے، نصیحت لینے والا	اور	ضرور بیشک	آئے

آسان کر دیا تو ہے کوئی یاد کرنے / نصیحت لینے والا؟ ○ اور بیشک فرعونیوں کے پاس

اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ﴿۴۱﴾ ج كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا كُلِّهَا فَاَخَذْنٰهُمْ

اٰلَ فِرْعَوْنَ	النُّذُرُ ﴿۴۱﴾	كَذَّبُوْا	بِاٰیٰتِنَا كُلِّهَا	فَاَخَذْنٰهُمْ
فرعون والوں (کے پاس)	ڈر سنانے والے	(فرعونیوں نے) جھٹلا دیا	ہماری سب نشانیوں کو	تو ہم نے پکڑ لیا انہیں

ڈر سنانے والے (رسول) آئے ○ انہوں نے ہماری سب نشانیوں کو جھٹلا دیا تو ہم نے ان پر ایسی گرفت کی

کفارِ قریش کو تنبیہ

اَخْذَ عَزِیْزٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿۴۲﴾ اَكُفَّارُكُمْ خَیْرٌ مِّنْ اُولٰٓىٕكُمْ

اَخْذَ عَزِیْزٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿۴۲﴾ [2]	اَكُفَّارُكُمْ	خَیْرٌ	مِّنْ اُولٰٓىٕكُمْ
ایک عزت والے، عظیم قدرت والے کی پکڑ	کیا تمہارے کافر	بہتر (ہیں)	اُن (پہلوں) سے

جیسی ایک عزت والے، عظیم قدرت والے کی گرفت کی شان ہوتی ہے ○ کیا تمہارے کافر اُن (پہلوں) سے بہتر ہیں

کفارِ قریش کو عذابِ دنیا اور عذابِ آخرت کی وعید

اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِی الزُّبُرِ ﴿۴۳﴾ ج اَمْ یَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِیْعٌ

اَمْ	لَكُمْ	بَرَآءَةٌ	فِی الزُّبُرِ ﴿۴۳﴾	اَمْ	یَقُوْلُوْنَ	نَحْنُ	جَمِیْعٌ
یا	تمہارے لیے	نجات (لکھی ہوئی ہے)	کتابوں میں	یا	وہ کہتے ہیں	ہم	سب

یا کتابوں میں تمہارے لئے نجات لکھی ہوئی ہے؟ ○ یا وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم سب

ع ۱۸ / ۹

1 ...... قرآنِ پاک یاد کرنے کی فضیلت سے متعلق حدیثِ پاک میں ہے ”جس نے قرآن پڑھا اور اس کو یاد کر لیا، اس کے حلال کو حلال سمجھا اور حرام کو حرام جانا، اس کے گھر والوں میں سے دس ایسے شخصوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ اس کی شفاعت قبول فرمائے گا جن پر جہنم واجب ہو چکا تھا۔(ترمذی، ۴/ ۴۱۴، الحدیث: ۲۹۱۴) 2 ...... سابقہ امتوں کی تباہی و بربادی کے واقعات سنانے سے مقصود اس امت کے لوگوں کو اس بات سے ڈرانا ہے کہ اگر انہوں نے بھی ان جیسے اعمال اختیار کئے، اللہ اور اس کے رسول کے فرامین کو پسِ پشت ڈالا تو ان کی بھی بڑی سخت گرفت ہو سکتی ہے۔

مُّنْتَصِرٌ ﴿٤٤﴾ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ﴿٤٥﴾

الدُّبُرَ ﴿٤٥﴾	يُوَلُّوْنَ	وَ	الْجَمْعُ	سَيُهْزَمُ (1)	مُّنْتَصِرٌ ﴿٤٤﴾
پیٹھیں	وہ پھیر دیں گے	اور	سب	عنقریب بھگا دیئے جائیں گے	بدلہ لینے والے (ہیں)

بدلہ لے لیں گے ○ عنقریب سب بھگا دیئے جائیں گے اور وہ پیٹھ پھیر دیں گے ○

بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَ

وَ	اَدْهٰى	السَّاعَةُ	وَ	مَوْعِدُهُمْ (2)	السَّاعَةُ	بَلِ
اور	سب سے زیادہ سخت	قیامت	اور	ان کا وعدہ (ہے)	قیامت	بلکہ

بلکہ ان کا وعدہ قیامت ہے اور قیامت سب سے زیادہ سخت اور

اَمَرُّ ﴿٤٦﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿٤٧﴾ يَوْمَ

يَوْمَ	فِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿٤٧﴾	الْمُجْرِمِيْنَ (3)	اِنَّ	اَمَرُّ ﴿٤٦﴾
(جس) دن	گمراہی اور دیوانگی میں (ہیں)	مجرم لوگ	بیشک	سب سے زیادہ کڑوی (ہے)

سب سے زیادہ کڑوی ہے ○ بیشک مجرم گمراہی اور دیوانگی میں ہیں ○ جس دن

يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ؕ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ﴿٤٨﴾ اِنَّا

اِنَّا	مَسَّ سَقَرَ ﴿٤٨﴾	ذُوْقُوْا	عَلٰى وُجُوْهِهِمْ	فِي النَّارِ	يُسْحَبُوْنَ
بیشک ہم	دوزخ کا چھونا	چکھو	ان کے چہروں کے بل	آگ میں	انہیں گھسیٹا جائے گا

وہ آگ میں اپنے چہروں کے بل گھسیٹے جائیں گے (فرمایا جائے گا)، دوزخ کا چھونا چکھو ○ بیشک

كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ﴿٤٩﴾ وَمَاۤ اَمْرُنَاۤ اِلَّا

اِلَّا	اَمْرُنَاۤ	مَاۤ	وَ	بِقَدَرٍ ﴿٤٩﴾	خَلَقْنٰهُ	كُلَّ شَيْءٍ
مگر	ہمارا کام	نہیں	اور	ایک اندازے سے	ہم نے پیدا کیا اسے	ہر چیز

ہم نے ہر چیز ایک اندازہ سے پیدا فرمائی ○ اور ہمارا کام تو صرف

وقف لازم

1 ..... حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ غزوۂ بدر کے دن کفارِ قریش نے کہا کہ ہم سب مل کر بدلہ لیں گے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، ۸/ ۴۷۰، الحدیث: ۱۰) جس میں انہیں بھگا دیئے جانے اور ان کے پیٹھ پھیرنے کی غیبی خبر دی گئی، چنانچہ ایسا ہی ہوا، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فتح نصیب ہوئی اور کفار شکست سے دوچار ہوئے۔ 2 ..... یعنی بدر کی شکست کفارِ مکہ کا پورا عذاب نہیں بلکہ اس عذاب کے بعد انہیں قیامت کے دن اصل عذاب کا وعدہ ہے اور قیامت سب سے زیادہ سخت اور سب سے زیادہ کڑوی ہے کہ دنیوی عذاب کے مقابلے میں اس کا عذاب بہت زیادہ

ہلاک شدہ قوموں سے نصیحت لینی چاہیے

وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍۭ بِالْبَصَرِ ﴿٥٠﴾ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَاۤ

اَهْلَكْنَاۤ	لَقَدْ	وَ	كَلَمْحٍۭ بِالْبَصَرِ ﴿٥٠﴾ (1)	وَاحِدَةٌ
ہم نے ہلاک کر دیئے	ضرور بیشک	اور	جیسے آنکھ کا جھپکنا	ایک (بات ہے)

ایک بات ہے جیسے پلک جھپکنا ○ اور بیشک ہم نے تمہارے جیسے

بندوں کے عمل اعمال ناموں میں موجود اور لوحِ محفوظ میں لکھے ہیں

اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٥١﴾ وَكُلُّ شَیْءٍ

كُلُّ شَیْءٍ	وَ	مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٥١﴾	فَهَلْ	اَشْيَاعَكُمْ
سب کچھ	اور	کوئی نصیحت حاصل کرنے والا	تو کیا (ہے)	تمہارے جیسے (بہت سے گروہ)

(بہت سے گروہ) ہلاک کر دیئے تو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ○ اور انہوں نے جو کچھ کیا

پرہیزگاروں کا اُخروی صلہ

فَعَلُوْهُ فِی الزُّبُرِ ﴿٥٢﴾ وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ

كُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ	وَ	فِی الزُّبُرِ ﴿٥٢﴾ (2)	فَعَلُوْهُ
ہر چھوٹی اور بڑی (چیز)	اور	(وہ) کتابوں میں (موجود ہے)	جسے انہوں نے کیا

وہ سب کتابوں میں موجود ہے ○ اور ہر چھوٹی اور بڑی چیز

مُّسْتَطَرٌ ﴿٥٣﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ﴿٥٤﴾ لا

فِیْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ﴿٥٤﴾	الْمُتَّقِيْنَ	اِنَّ	مُّسْتَطَرٌ ﴿٥٣﴾ (3)
باغوں اور نہروں میں (ہوں گے)	پرہیزگار لوگ	بیشک	لکھی ہوئی (ہے)

لکھی ہوئی ہے ○ بیشک پرہیزگار لوگ باغوں اور نہروں میں ہوں گے ○

فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿٥٥﴾ ع

عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿٥٥﴾	فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ
عظیم قدرت والے بادشاہ کے حضور	سچ کی مجلس میں (ہوں گے)

عظیم قدرت والے بادشاہ کے حضور سچ کی مجلس میں ہوں گے ○

ع ٣

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) سخت ہے۔ 3 ...... یہاں مجرموں سے مراد مشرکین ہیں۔

(یہاں سے اس صفحے کا حاشیہ) 1 ...... اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت بیان فرمائی کہ ہم جس چیز کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمائیں تو وہ ہمارے صرف ایک مرتبہ حکم فرمانے کے ساتھ ہی اتنی دیر میں ہو جاتی ہے جتنی دیر تم میں سے کسی کو پلک جھپکنے میں لگتی ہے اور یہ بھی حقیقتاً سمجھانے کیلئے صرف ایک مثال ہے۔ 2 ...... ان کتابوں سے مراد بندوں کے اعمال نامے ہیں۔ 3 ...... یعنی چھوٹے اور بڑے تمام اعمال اپنی تفصیل کے ساتھ لوحِ محفوظ میں لکھے ہوئے ہیں۔

آیات:78 | رکوع:03

سُوْرَةُ الرَّحْمٰن مَدَنِيَّة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ			
بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			

اَلرَّحْمٰنُ ۙ﴿۱﴾ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ﴿۲﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ﴿۳﴾ عَلَّمَهُ					
اَلرَّحْمٰنُ ﴿۱﴾	عَلَّمَ	الْقُرْاٰنَ ﴿۲﴾ (1)	خَلَقَ	الْاِنْسَانَ ﴿۳﴾ (2)	عَلَّمَهُ
رحمٰن	اس نے سکھایا	قرآن	اس نے پیدا کیا	انسان	اس نے سکھایا اسے
رحمٰن نے، قرآن سکھایا ○ (3) انسان کو پیدا کیا ○ اسے بیان					

الْبَيَانَ ﴿۴﴾ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۙ﴿۵﴾ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ								
الْبَيَانَ ﴿۴﴾	اَلشَّمْسُ	وَ	الْقَمَرُ	بِحُسْبَانٍ ﴿۵﴾	وَّ	النَّجْمُ	وَ	الشَّجَرُ
بیان	سورج	اور	چاند	حساب سے (ہیں)	اور	بغیر تنے والی نباتات	اور	درخت
سکھایا ○ سورج اور چاند حساب سے ہیں ○ اور بغیر تنے والی نباتات اور درخت								

يَسْجُدٰنِ ﴿۶﴾ وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ۙ﴿۷﴾					
يَسْجُدٰنِ ﴿۶﴾ (4)	وَ	السَّمَآءَ	رَفَعَهَا	وَوَضَعَ	الْمِيْزَانَ ﴿۷﴾
سجدہ کرتے ہیں	اور	آسمان	(اللہ نے) بلند کیا اسے	اور رکھی	ترازو
سجدہ کرتے ہیں ○ اور آسمان کو اللہ نے بلند کیا اور ترازو رکھی ○					

حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم کو اللہ تعالٰی نے قرآن سکھایا

انسان کی پیدائش اور اس پر انعامِ الٰہی

دو آسمانی نشانیاں سورج اور چاند

نباتات اور درختوں کی سجدہ ریزی

آسمان اور میزان کا ذکر

(1) ..... حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس قرآن پاک بظاہر حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واسطے سے آیا لیکن در حقیقت اللہ تعالٰی نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سارا قرآن سکھایا ہے۔ (2) ..... یہاں انسان سے مراد حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں اور اگلی آیت میں بیان سے "مَاكَانَ وَمَايَكُوْنُ" یعنی جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ آئندہ ہوگا، کا بیان مراد ہے۔ یا، انسان سے مراد حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور بیان سے مراد تمام چیزوں کے اسماء اور تمام زبانوں کا بیان ہے۔ یا یہاں انسان سے مراد جنسِ انسان ہے اور بیان سے مراد گفتگو کی صلاحیت ہے جس کی وجہ سے انسان دیگر حیوانوں سے ممتاز ہوتا ہے۔ (3) ..... یہاں

میزان رکھنے کی حکمت

انصاف کے ساتھ ناپ تول کرنے اور وزن کم نہ کرنے کا حکم

اَلَّا تَطْغَوْا فِی الْمِیْزَانِ ﴿۸﴾ وَ اَقِیْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَ

اَلَّا تَطْغَوْا	فِی الْمِیْزَانِ ﴿۸﴾	وَ	اَقِیْمُوا	الْوَزْنَ	بِالْقِسْطِ	وَ
کہ ناانصافی نہ کرو	تولنے میں	اور	قائم کرو	تول	انصاف کے ساتھ	اور

کہ تولنے میں ناانصافی نہ کرو○ اور انصاف کے ساتھ تول قائم کرو اور

زمین کے عجائبِ قدرت کی طرف اشارہ اور جنوں، انسانوں سے خطاب

لَا تُخْسِرُوا الْمِیْزَانَ ﴿۹﴾ وَ الْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ﴿۱۰﴾ فِیْهَا

لَا تُخْسِرُوا (1)	الْمِیْزَانَ ﴿۹﴾	وَ	الْاَرْضَ	وَضَعَهَا	لِلْاَنَامِ ﴿۱۰﴾	فِیْهَا
کم نہ کرو	وزن	اور	زمین	اس نے رکھا اسے	مخلوق کیلئے	اس میں

وزن نہ گھٹاؤ○ اور اس نے مخلوق کے لیے زمین رکھی○ اس میں

فَاكِهَةٌ ۙ وَّ النَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ﴿۱۱﴾ وَ الْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَ

فَاكِهَةٌ	وَّ	النَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ﴿۱۱﴾	وَ	الْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ	وَ
پھل میوے	اور	غلاف والی کھجوریں (ہیں)	اور	بھوسے والا اناج	اور

پھل میوے اور غلاف والی کھجوریں ہیں○ اور بھوسے والا اناج اور

الرَّیْحَانُ ﴿۱۲﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۳﴾

الرَّیْحَانُ ﴿۱۲﴾	فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا	تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۳﴾
خوشبودار پھول	تو (اے جن وانسان) اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے

خوشبودار پھول ہیں○ تو (اے جن وانسان!) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟○

انسان اور جن کے مادۂ تخلیق کا بیان

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿۱۴﴾ وَ خَلَقَ الْجَآنَّ

خَلَقَ	الْاِنْسَانَ (2)	مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿۱۴﴾	وَ	خَلَقَ	الْجَآنَّ (3)
اس نے پیدا کیا	انسان (کو)	ٹھیکری جیسی بجنے والی سوکھی مٹی سے	اور	اس نے پیدا کیا	جن (کو)

اس نے انسان کو ٹھیکری جیسی بجنے والی سوکھی مٹی سے پیدا کیا○ اور اس نے جن کو

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) دو گول دائرے اس لئے لگائے گئے ہیں کہ اس مقام پر دو آیات کا ترجمہ ایک ساتھ کیا گیا ہے۔ 4 ...نباتات اور درخت کے سجدہ کرنے سے مراد ان کے سایوں کا سجدہ کرنا ہے، یا اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اللہ تعالٰی کے حکم کے فرمانبردار ہیں۔ (یہاں سے اس صفحے کا حاشیہ) 1 ...ناپ تول کے معاملات میں عدل وانصاف اور برابری کی تعلیم اسلام کی شاندار تعلیمات میں سے ایک ہے، اس کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ ناپ تول میں ناانصافی سے معاشرے میں جھگڑے، فسادات برپا ہوں گے، باہمی بغض و عناد بھی پیدا ہوگا اور یہ چیز معاشرتی امن تباہ کر دیتی ہے۔ 2 ...یہاں انسان سے مراد حضرت آدم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں اور اس آیت میں اللہ تعالٰی نے آپ عَلَیْهِ

مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ﴿١٥﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا	مِّنْ نَّارٍ ﴿١٥﴾	مَّارِجٍ	مِنْ
تو (اے جن وانسان) اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	آگ کا	بغیر دھوئیں والا خالص شعلہ	سے

بغیر دھویں والی آگ کے خالص شعلے سے پیدا کیا ○ تو (اے جن وانسان!) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

تُكَذِّبٰنِ ﴿١٦﴾ رَبُّ الْمَشْرِقَیْنِ وَ رَبُّ الْمَغْرِبَیْنِ ﴿١٧﴾

رَبُّ الْمَغْرِبَیْنِ ﴿١٧﴾ (1)	وَ	رَبُّ الْمَشْرِقَیْنِ	تُكَذِّبٰنِ ﴿١٦﴾
دونوں مغربوں کا رب (ہے)	اور	(وہ) دونوں مشرقوں کا رب	تم دونوں جھٹلاؤ گے

جھٹلاؤ گے ؟ ○ وہ دونوں مشرقوں کا رب ہے اور دونوں مغربوں کا رب ہے ○

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿١٨﴾ مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ

الْبَحْرَیْنِ (2)	مَرَجَ	تُكَذِّبٰنِ ﴿١٨﴾	فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
دو سمندر	اس نے بہائے	تم دونوں جھٹلاؤ گے	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟ ○ اس نے دو سمندر بہائے

یَلْتَقِیٰنِ ﴿١٩﴾ بَیْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا یَبْغِیٰنِ ﴿٢٠﴾

لَّا یَبْغِیٰنِ ﴿٢٠﴾	بَرْزَخٌ (3)	بَیْنَهُمَا	یَلْتَقِیٰنِ ﴿١٩﴾
وہ ایک دوسرے کی طرف بڑھ نہیں سکتے	ایک آڑ (ہے)	ان دونوں کے درمیان	دونوں ملے ہوئے (لگتے) ہیں

کہ دونوں ملے ہوئے (لگتے) ہیں ○ ان کے درمیان ایک آڑ ہے کہ وہ ایک دوسرے کی طرف بڑھ نہیں سکتے ○

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢١﴾ یَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَ

وَ	اللُّؤْلُؤُ	مِنْهُمَا	یَخْرُجُ	تُكَذِّبٰنِ ﴿٢١﴾	فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
اور	موتی	ان دونوں سے	نکلتا ہے	تم دونوں جھٹلاؤ گے	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟ ○ ان سمندروں سے موتی اور

مشرق و مغرب کا رب اللہ تعالیٰ ہے

دو سمندر، ان میں قدرتِ الٰہی کا شاہکار

سمندروں میں موجود معدنیات کا بیان

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پیدائش کی کیفیت کا ایک انداز بیان فرمایا ہے۔ 3 ...یہاں جن سے مراد ابلیس ہے۔ 1 ...دونوں مشرق اور دونوں مغرب سے گرمیوں اور سردیوں کے موسم میں سورج طلوع اور غروب ہونے کے دونوں مقام مراد ہیں۔ 2 ...ان سے مراد میٹھے اور کھاری دو سمندر ہیں جنہیں ایسے بہایا گیا ہے کہ دیکھنے میں ان کی سطح آپس میں ملی ہوئی لگتی ہے کیونکہ ان کے درمیان فصلہ کرنے کے لئے ظاہری طور پر کوئی چیز حائل نہیں۔ 3 اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ان کے درمیان ایک آڑ ہے جس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے کی طرف بڑھ نہیں سکتے بلکہ ہر ایک اپنی حد پر رہتا ہے اور دونوں میں سے کسی کا ذائقہ بھی تبدیل نہیں ہوتا۔

(یہاں سے اس صفحے کا حاشیہ)

بڑی بڑی کشتیوں کی روانی کی نعمت

الْمَرْجَانُ ﴿۲۲﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۳﴾ وَ لَهُ

الْمَرْجَانُ ﴿۲۲﴾	فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا	تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۳﴾	وَ	لَهُ (1)
مرجان (موتی)	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے	اور	اسی کی (ہیں)

مرجان (موتی) نکلتا ہے ○ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟ ○ اور دریا میں

الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِی الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿۲۴﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

الْجَوَارِ	الْمُنْشَئٰتُ	فِی الْبَحْرِ	كَالْاَعْلَامِ ﴿۲۴﴾	فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
چلنے والیاں (کشتیاں)	اٹھی ہوئی	دریا میں	پہاڑوں جیسی	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

پہاڑوں جیسی اٹھی ہوئی کشتیاں اسی کی ہیں ○ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

ع ۲۵ النصف

ہر چیز فنا ہونے اور ذاتِ رب باقی رہنے کا بیان

تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۵﴾ كُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ ﴿۲۶﴾ وَّ یَبْقٰى

تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۵﴾	كُلُّ	مَنْ	عَلَیْهَا	فَانٍ ﴿۲۶﴾	وَّ	یَبْقٰى
تم دونوں جھٹلاؤ گے	ہر	وہ جو	اس (زمین) پر (ہے)	فنا ہونے والا (ہے)	اور	باقی رہے گی

جھٹلاؤ گے ؟ ○ زمین پر جتنی مخلوق ہے سب فنا ہونے والی ہے ○ اور تمہارے رب کی

وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَ الْاِكْرَامِ ﴿۲۷﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۸﴾

وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَ الْاِكْرَامِ ﴿۲۷﴾	فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا	تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۸﴾
تمہارے رب کی عظمت اور بزرگی والی ذات	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے

عظمت اور بزرگی والی ذات باقی رہے گی ○ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟ ○

مخلوق کی محتاجی اور شانِ الٰہی

یَسْــٴَـلُهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ كُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ ﴿۲۹﴾

یَسْــٴَـلُهٗ	مَنْ	فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	كُلَّ یَوْمٍ	هُوَ	فِیْ شَاْنٍ ﴿۲۹﴾ (2)
مانگتا ہے اسی سے	جو کوئی	آسمانوں اور زمین میں (ہے)	ہر دن	وہ	کسی کام میں (ہے)

آسمانوں اور زمین میں جتنے ہیں سب اسی کے سوالی ہیں، وہ ہر دن کسی کام میں ہے ○

(1) اس سے مراد یہ ہے کہ جن چیزوں سے وہ کشتیاں بنائی گئیں وہ بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کیں اور ان چیزوں کو باہم جوڑنے، کشتی بنانے اور کاریگری کرنے کی عقل بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کی اور دریاؤں میں ان کشتیوں کا چلنا اور تیرنا یہ سب اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ہے۔ (2)…. اس آیت کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر وقت اپنی قدرت کے آثار ظاہر فرماتا ہے، کسی کو روزی دیتا ہے، کسی کو مارتا ہے اور کسی کو زندہ کرتا ہے، کسی کو عزت دیتا ہے اور کسی کو ذلت میں مبتلا کر دیتا ہے، کسی کو مالدار کرتا ہے اور کسی کو محتاج، کسی کے گناہ بخشتا ہے اور کسی کی تکلیف دور کرتا ہے۔ یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کیلئے "مصروف" اور "مشغول" کا لفظ استعمال نہیں

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۰﴾ سَنَفْرُغُ

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا	تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۰﴾	سَنَفْرُغُ[1]
تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے	عنقریب ہم قصد فرمائیں گے

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟○ اے جنوں اور انسانوں کے گروہ!

لَكُمْ اَیُّهَ الثَّقَلٰنِ ﴿۳۱﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

لَكُمْ	اَیُّهَ الثَّقَلٰنِ ﴿۳۱﴾	فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تمہارے (حساب) کا	اے (جنوں اور انسانوں کے) دو بھاری گروہ	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

ابھی ہم تمہارے حساب کا قصد فرمائیں گے○ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۲﴾ یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا

تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۲﴾	یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ	اِنِ	اسْتَطَعْتُمْ	اَنْ	تَنْفُذُوْا
تم دونوں جھٹلاؤ گے	اے جنوں اور انسانوں کے گروہ	اگر	تم طاقت رکھتے ہو	کہ	نکل جاؤ

جھٹلاؤ گے؟○ اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! اگر تم سے ہو سکے کہ آسمانوں اور

مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿۳۳﴾

مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	فَانْفُذُوْا	لَا تَنْفُذُوْنَ	اِلَّا	بِسُلْطٰنٍ ﴿۳۳﴾
آسمانوں اور زمین کے کناروں سے	تو نکل جاؤ	تم نہیں نکل سکتے	مگر	قوت وغلبہ سے (اور وہ تمہیں حاصل نہیں)

زمین کے کناروں سے نکل جاؤ تو نکل جاؤ، تم جہاں نکل کر جاؤ گے (وہاں) اسی کی سلطنت ہے○

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۴﴾ یُرْسَلُ عَلَیْكُمَا

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا	تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۴﴾	یُرْسَلُ	عَلَیْكُمَا
تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے	بھیجا جائے گا	تم دونوں پر

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟○ تم پر آگ کا

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کرسکتے کیونکہ اللہ تعالیٰ ان اوصاف سے پاک ہے۔

[1]......یہاں "سَنَفْرُغُ" سے اس کا حقیقی معنی "فراغت" مراد نہیں بلکہ اس کا مجازی معنی "قصد کرنا" مراد ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لئے "فارغ" کا لفظ استعمال نہیں کرسکتے کیونکہ اللہ تعالیٰ فراغت کے مفہوم سے پاک ہے۔ نیز اس آیت میں تمام انسانوں کے لئے نصیحت ہے کہ دنیا میں وہ جیسے چاہیں زندگی گزاریں لیکن مرنے کے بعد انہیں بہر حال اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے کئے ہوئے اعمال کا حساب دینا ہوگا اور پھر جس طرح کے عمل کئے ہوں گے اسی طرح کی جزا ملے گی۔

شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّ نُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ﴿٣٥﴾ ج

شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ	وَّ	نُحَاسٌ	فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ﴿٣٥﴾
آگ کا بغیر دھویں والا خالص شعلہ	اور	شعلے کے بغیر کالا دھواں	تو تم ایک دوسرے کی مدد نہ کر سکوگے

بغیر دھویں والا خالص شعلہ اور بغیر شعلے والا کالا دھواں بھیجا جائے گا تو تم ایک دوسرے کی مدد نہ کر سکوگے ○

قیامت کا ایک ہولناک منظر

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٦﴾ فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا	تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٦﴾	فَاِذَا	انْشَقَّتِ	السَّمَآءُ
تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے	پھر جب	پھٹ جائے گا	آسمان

توتم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟○ پھر جب آسمان پھٹ جائے گا

فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴿٣٧﴾ ج فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

فَكَانَتْ	وَرْدَةً	كَالدِّهَانِ ﴿٣٧﴾	فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تو وہ ہو جائے گا	گلاب کے پھول (جیسا سرخ)	جیسے سرخ چمڑا	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

تو گلاب کے پھول جیسا (سرخ) ہو جائے گا جیسے سرخ چمڑا ○ توتم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

روزِ قیامت گناہگاروں سے سوال نہ ہونے کی خبر

تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٨﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّ لَا

تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٨﴾	فَيَوْمَئِذٍ	لَّا يُسْـَٔلُ [1]	عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ	وَّ	لَا
تم دونوں جھٹلاؤ گے	تو اس دن	نہیں پوچھا جائے گا	کسی آدمی (سے) اس کے گناہ سے متعلق	اور	نہ

جھٹلاؤ گے ؟○ تو اس دن کسی آدمی اور جن سے اس کے گناہ کے متعلق

روزِ قیامت مجرموں کی پہچان و پکڑ کا بیان

جَآنٌّ ﴿٣٩﴾ ج فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٠﴾ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ

جَآنٌّ ﴿٣٩﴾	فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا	تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٠﴾	يُعْرَفُ	الْمُجْرِمُوْنَ
کسی جن (سے)	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے	پہچانے جائیں گے	مجرم

نہیں پوچھا جائے گا ○ توتم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟○ مجرم اپنے چہروں سے

[1] ...... قیامت میں جنوں اور انسانوں سے سوالات ہوں گے، اس آیت میں جو سوال کی نفی ہے اس کی علماء نے متعدد تاویلات بیان کی ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ جب لوگ قبروں سے اُٹھائے جائیں گے اور آسمان پھٹے گا تو اس دن فرشتے مجرموں سے دریافت نہیں کریں گے بلکہ ان کی صورتیں دیکھ کر ہی انہیں پہچان لیں گے، ان سے سوال دوسرے وقت میں ہوگا جب کہ لوگ حساب کے مقام میں جمع ہوں گے۔

بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَ الْاَقْدَامِ ﴿٤١﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا	بِالنَّوَاصِيْ وَ الْاَقْدَامِ ﴿٤١﴾	فَيُؤْخَذُ	بِسِيْمٰهُمْ
تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	پیشانیوں اور قدموں سے	تو اسے پکڑا جائے گا	اپنی نشانی سے

پہچانے جائیں گے تو انہیں پیشانی اور پاؤں سے پکڑا جائے گا ○ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٢﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٤٣﴾ يَطُوْفُوْنَ

يَطُوْفُوْنَ	الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٤٣﴾	الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا	جَهَنَّمُ (1)	هٰذِهٖ	تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٢﴾
(جہنمی) چکر لگائیں گے	مجرم	جس کو جھٹلاتے تھے	جہنم	یہ (ہے)	تم دونوں جھٹلاؤ گے

جھٹلاؤ گے ؟ ○ یہ وہ جہنم ہے جسے مجرم جھٹلاتے تھے ○ جہنمی جہنم

بَيْنَهَا وَ بَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ﴿٤٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٥﴾

تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٥﴾	فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا	بَيْنَهَا وَ بَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ﴿٤٤﴾
تم دونوں جھٹلاؤ گے	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	اس (جہنم) کے اور انتہائی کھولتے ہوئے پانی کے درمیان

اور انتہائی کھولتے ہوئے پانی میں چکر لگائیں گے ○ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟ ○

وَ لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿٤٦﴾

جَنَّتٰنِ ﴿٤٦﴾	مَقَامَ رَبِّهٖ	خَافَ (2)	لِمَنْ	وَ
دو جنتیں (ہیں)	اپنے رب کے حضور کھڑا ہونے (سے)	ڈرا	(اس) کے لیے جو	اور

اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لیے دو جنتیں ہیں ○

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٧﴾ ذَوَاتَاۤ اَفْنَانٍ ﴿٤٨﴾

ذَوَاتَاۤ اَفْنَانٍ ﴿٤٨﴾	تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٧﴾	فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
(وہ جنتیں) شاخوں والیاں (ہیں)	تم دونوں جھٹلاؤ گے	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟ ○ شاخوں والی ہیں ○

وقف لازم — اہلِ جہنم کا حال — خوفِ خدا رکھنے والوں کو دو جنتوں کی بشارت — دو جنتوں کے اوصاف اور ان کی نعمتیں

(1) ......اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ وہ جہنم جسے مجرم جھٹلاتے تھے وہ ان سے دور نہیں بلکہ ان کے قریب ہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ جب کفار جہنم کے قریب ہوں گے تو اس وقت جہنم کے خازن ان سے کہیں گے کہ یہ وہ جہنم ہے جسے تم دنیا میں جھٹلاتے تھے۔

(2) ......اس آیت کا معنی یہ ہے کہ جسے دنیا میں قیامت کے دن اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے حضور حساب کی جگہ میں حساب کے لئے کھڑے ہونے کا ڈر ہو اور وہ گناہ چھوڑ دے اور فرائض کی بجا آوری کرے تو اس کے لئے آخرت میں دو جنتیں ہیں۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۹﴾ فِیْهِمَا عَیْنٰنِ تَجْرِیٰنِ ﴿۵۰﴾

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا	تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۹﴾	فِیْهِمَا	عَیْنٰنِ	تَجْرِیٰنِ ﴿۵۰﴾
تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے	ان دونوں میں	دو چشمے	بہہ رہے ہیں

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟○ ان میں دو چشمے بہہ رہے ہیں ○

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۱﴾ فِیْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا	تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۱﴾	فِیْهِمَا	مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ
تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے	ان دونوں (جنتوں) میں	ہر پھل کی

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟○ ان دونوں جنتوں میں ہر پھل کی

زَوْجٰنِ ﴿۵۲﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۳﴾

زَوْجٰنِ ﴿۵۲﴾ (1)	فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا	تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۳﴾
دو قسمیں (ہیں)	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے

دو دو قسمیں ہیں ○ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟○

مُتَّكِـِٕیْنَ عَلٰى فُرُشٍۭ بَطَآىٕنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ؕ

مُتَّكِـِٕیْنَ	عَلٰى فُرُشٍ	بَطَآىٕنُهَا	مِنْ اِسْتَبْرَقٍ
(جنتی) تکیہ لگائے ہوئے (ہوں گے)	بچھونوں پر	ان کے اندرونی حصے	موٹے ریشم کے (ہوں گے)

(جنتی) ایسے بچھونوں پر تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے جن کے اندرونی حصے موٹے ریشم کے ہیں

وَ جَنَا الْجَنَّتَیْنِ دَانٍ ﴿۵۴﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

وَ	جَنَا الْجَنَّتَیْنِ	دَانٍ ﴿۵۴﴾ (2)	فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
اور	دونوں جنتوں کے پھل	جھکے ہوئے (ہوں گے)	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

اور دونوں جنتوں کے پھل جھکے ہوئے ہوں گے ○ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

(1) ...... دو قسموں سے مراد یہ ہے کہ بعض وہ پھل ہیں جو دنیا میں دیکھے گئے اور بعض وہ عجیب و غریب پھل ہیں جو اس سے پہلے کبھی نہ دیکھے گئے۔ یا اس سے مراد یہ ہے کہ بعض پھل خشک ہیں اور بعض تر۔ یا، یہ مراد ہے کہ بعض پھل خالص میٹھے ہیں اور بعض ترشی کی طرف مائل ہیں۔

(2) ...... یعنی ان دونوں جنتوں کا پھل اتنا قریب ہوگا کہ کھڑا، بیٹھا اور لیٹا ہر شخص اسے چن لے گا جبکہ دنیا کے پھلوں میں یہ خاصیت نہیں ہے۔

تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٥﴾ فِیْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ لا لَمْ یَطْمِثْهُنَّ

تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٥﴾	فِیْهِنَّ	قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ [1]	لَمْ یَطْمِثْهُنَّ [2]
تم دونوں جھٹلاؤ گے	ان (جنتوں) میں	نگاہ کو جھکا کر رکھنے والی (عورتیں ہیں)	نہیں چھوا انہیں

جھٹلاؤ گے؟○ ان جنتوں میں وہ عورتیں ہیں کہ شوہر کے سوا کسی کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتیں، جنہیں ان کے

اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَ لَا جَآنٌّ ﴿٥٦﴾ ج فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

اِنْسٌ	قَبْلَهُمْ	وَ	لَا	جَآنٌّ ﴿٥٦﴾	فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
کسی انسان (نے)	ان (کے شوہروں) سے پہلے	اور	نہ	کسی جن (نے)	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

شوہروں سے پہلے نہ کسی آدمی نے چھوا اور نہ کسی جن نے○ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٧﴾ كَاَنَّهُنَّ الْیَاقُوْتُ وَ الْمَرْجَانُ ﴿٥٨﴾ ج فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٧﴾	كَاَنَّهُنَّ	الْیَاقُوْتُ	وَ	الْمَرْجَانُ ﴿٥٨﴾	فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تم دونوں جھٹلاؤ گے	گویا کہ وہ	لعل	اور	مرجان (موتی ہیں)	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

جھٹلاؤ گے؟○ گویا وہ لعل اور مرجان (موتی) ہیں○ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٩﴾ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ﴿٦٠﴾ ج

تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٩﴾	هَلْ	جَزَآءُ الْاِحْسَانِ	اِلَّا	الْاِحْسَانُ ﴿٦٠﴾
تم دونوں جھٹلاؤ گے	کیا (یعنی نہیں ہے)	نیکی کا بدلہ	مگر	نیکی

جھٹلاؤ گے؟○ نیکی کا بدلہ نیکی ہی ہے○

نیکی کا بدلہ نیکی کا بیان

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦١﴾ وَ مِنْ دُوْنِهِمَا

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا	تُكَذِّبٰنِ ﴿٦١﴾	وَ	مِنْ دُوْنِهِمَا [3]
تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے	اور	ان دونوں کے علاوہ

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟○ اور ان کے علاوہ

مزید دو جنتوں اور ان کے اوصاف و نعمتوں کا بیان

1 ...... تقویٰ اور شرم و حیا عورت کا بہت بڑا کمال اور جنتی عورتوں کا عظیم وصف ہے۔

2 ...... ان بیویوں سے مراد حور عین ہیں کیونکہ وہ جنت میں پیدا کی گئی ہیں، اس لئے انہیں کسی نے نہیں چھوا ہو گا اور ان کے شوہر ہی انہیں چھوئیں گے۔ یہ بھی قول ہے کہ ان سے مراد دنیا کی عورتیں ہیں، انہیں دوبارہ کنواریاں پیدا کیا جائے گا اور اس پیدائش کے بعد انہیں کسی نے نہ چھوا ہو گا۔

3 ...... یعنی جن دو جنتوں کا ذکر اوپر گزرا ان کے علاوہ دو جنتیں اور بھی ہیں، مگر یہ دونوں ان پہلی جنتوں سے مرتبے، مقام اور فضیلت میں کم ہیں۔

جَنَّتٰنِ ﴿۶۲﴾ۚ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۳﴾ۙ

جَنَّتٰنِ ﴿۶۲﴾	فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا	تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۳﴾
دو جنتیں (ہیں)	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے

دو جنتیں (اور) ہیں○ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟○

مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿۶۴﴾ۚ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿۶۴﴾ (1)	فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
(وہ) دونوں انتہائی گہرے سبزے کی وجہ سے سیاہی کی جھلک دے رہی ہیں	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

وہ دونوں جنتیں نہایت سبز درختوں کی وجہ سے سیاہی کی جھلک دے رہی ہیں○ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی

تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۵﴾ۚ فِیْهِمَا عَیْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿۶۶﴾ۚ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۵﴾	فِیْهِمَا	عَیْنٰنِ	نَضَّاخَتٰنِ ﴿۶۶﴾	فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تم دونوں جھٹلاؤ گے	ان دونوں میں	دو چشمے (ہیں)	چھلکتے ہوئے	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟○ ان میں دو چھلکتے ہوئے چشمے ہیں○ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۷﴾ فِیْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّ نَخْلٌ وَّ رُمَّانٌ ﴿۶۸﴾ۚ

تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۷﴾	فِیْهِمَا	فَاكِهَةٌ	وَّ	نَخْلٌ	وَّ	رُمَّانٌ ﴿۶۸﴾
تم دونوں جھٹلاؤ گے	ان دونوں میں	میوے	اور	کھجوریں	اور	انار (ہیں)

جھٹلاؤ گے ؟○ ان جنتوں میں میوے اور کھجوریں اور انار ہیں○

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۹﴾ۚ فِیْهِنَّ خَیْرٰتٌ

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا	تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۹﴾	فِیْهِنَّ	خَیْرٰتٌ (2)
تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے	ان میں	اچھی عادت والی

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟○ ان میں اچھے اخلاق والی،

(1) ..... سبز رنگ انتہائی خوشنما رنگ اور آنکھوں کے لئے بہت مفید ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے "سبز رنگ کی طرف دیکھنے سے بصارت میں اضافہ ہوتا ہے۔ (مسند الشہاب، ۱/ ۱۹۳، الحدیث: ۲۸۹) (2) ..... جنت میں اچھی عادت و اخلاق والی اور حسین و جمیل عورتیں ہیں۔ یہاں اخلاقی اچھائی کو اللہ تعالیٰ نے پہلے ذکر کیا، اس سے معلوم ہوا کہ اچھی عادت اچھی صورت سے افضل ہے، لہٰذا نکاح کے لئے کسی عورت کا رشتہ دیکھتے وقت اس کے حسن و جمال کے مقابلے میں اس کی اچھی سیرت، اس کے اچھے کردار، اس کی دینداری اور اس کی اچھی عادات کو زیادہ ترجیح دینی چاہئے۔

حِسَانٌ ﴿۷۰﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۱﴾

حِسَانٌ ﴿۷۰﴾	فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا	تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۱﴾
حسین صورت والی (عورتیں ہیں)	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے

حسین شکل والی عورتیں ہیں ○ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ○

حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ ﴿۷۲﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۳﴾

حُوْرٌ	مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ ﴿۷۲﴾	فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا	تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۳﴾
حوریں (ہیں)	خیموں میں پردہ نشین	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے

خیموں میں پردہ نشین حوریں ہیں ○ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ○

لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَ لَا جَآنٌّ ﴿۷۴﴾

لَمْ یَطْمِثْهُنَّ (1)	اِنْسٌ	قَبْلَهُمْ	وَ	لَا	جَآنٌّ ﴿۷۴﴾
نہیں چھوا انہیں	کسی انسان (نے)	ان (کے شوہروں) سے پہلے	اور	نہ	کسی جن (نے)

ان کے شوہروں سے پہلے انہیں نہ کسی آدمی نے چھوا اور نہ کسی جن نے ○

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۵﴾ مُتَّكِـِٕیْنَ

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا	تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۵﴾	مُتَّكِـِٕیْنَ
تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے	(جنتی) تکیہ لگائے ہوئے (ہوں گے)

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ○ (جنتی) سبز قالینوں

عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّ عَبْقَرِیٍّ حِسَانٍ ﴿۷۶﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ (2)	وَّ	عَبْقَرِیٍّ حِسَانٍ ﴿۷۶﴾	فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
سبز قالینوں پر	اور	انتہائی خوبصورت بچھونوں (پر)	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

اور انتہائی خوبصورت بچھونوں پر تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے ○ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

1 ...یعنی جیسے اُن سابقہ دو جنتوں کی حوریں اپنے جنتی شوہروں کے علاوہ جن وانس کے چھونے سے محفوظ تھیں ایسے ہی اب مذکورہ دونوں جنتوں کی حوریں بھی محفوظ ہیں۔ 2......اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرنے والوں کو جو دو جنتیں عطا ہوں گی ان کے جنتی بچھونوں کا ظاہری حال بیان نہیں کیا گیا کیونکہ ان بچھونوں کی شان بہت بلند ہے اور ان کا ظاہری حال عقل و فہم کے ادراک سے باہر ہے جبکہ دوسری دو جنتوں میں اہلِ جنت کو عطا ہونے والے بچھونوں کا ظاہری حال یہاں بیان کر دیا گیا کہ وہ سبز اور منقش ہوں گے، اس سے ان بچھونوں میں فرق صاف ظاہر ہو رہا ہے۔

تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۷﴾ تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِی الْجَلٰلِ وَ الْاِكْرَامِ ﴿۷۸﴾ ع

تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۷﴾	تَبٰرَكَ	اسْمُ رَبِّكَ	ذِی الْجَلٰلِ وَ الْاِكْرَامِ ﴿۷۸﴾ (1)
تم دونوں جھٹلاؤ گے	بڑی برکت والا ہے	تمہارے رب کا نام	(جو) عظمت اور بزرگی والا (ہے)

جھٹلاؤ گے ؟ ○ تمہارے رب کا نام بڑی برکت والا ہے جو عظمت اور بزرگی والا ہے ○

عظمت و بزرگی والے رب کا نام بڑا بابرکت ہے

آیات: 96 — رکوع: 03

سُوْرَةُ الْوَاقِعَة مَكِّيَّة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿۱﴾ لَیْسَ لِوَقْعَتِهَا

اِذَا	وَقَعَتِ	الْوَاقِعَةُ ﴿۱﴾ (2)	لَیْسَ	لِوَقْعَتِهَا
جب	واقع ہو گی	واقع ہونے والی	(اس وقت) نہ ہو گی	اس کے واقع ہونے کا

جب واقع ہونے والی واقع ہو گی ○ (اس وقت) اس کے واقع ہونے میں کسی کو

وقوعِ قیامت کے وقت کوئی اسے جھٹلا نہ سکے گا

كَاذِبَةٌ ﴿۲﴾ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ﴿۳﴾ اِذَا رُجَّتِ

كَاذِبَةٌ ﴿۲﴾	خَافِضَةٌ (3)	رَّافِعَةٌ ﴿۳﴾ (4)	اِذَا	رُجَّتِ
کوئی انکار کرنے والی (جان)	(کسی کو) نیچا کرنے والی	(کسی کو) بلندی دینے والی	جب	زور سے ہلائی جائے گی

انکار کی گنجائش نہ ہو گی ○ کسی کو نیچا کرنے والی، کسی کو بلندی دینے والی ○ جب زمین

قیامت کے دو اوصاف

وقوعِ قیامت کے وقت خوفناک مناظر

وقف لازم

(1)...... ان الفاظ "یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام" کو اپنی دعا میں شامل کرنا چاہئے کہ اس سے دعا جلد قبول ہوتی ہے۔ (2)...... واقع ہونے والی سے مراد قیامت ہے اور قیامت چونکہ بہر صورت واقع ہو گی اس لئے اس کا نام واقعہ رکھا گیا ہے۔ (3)...... اس سے مراد یہ ہے کہ قیامت بدکاروں کو اعمال کی وجہ سے جہنم میں گرا کر اسے نیچا کرنے والی ہے، یا یہ مراد ہے کہ جو لوگ دنیا میں اونچا بنتے تھے قیامت انہیں پست اور ذلیل کرے گی۔ (4)...... اس سے مراد یہ ہے کہ قیامت صالحین کو ان کے اعمال کی وجہ سے جنت میں داخل کر کے مرتبہ بلند کرنے والی ہے۔ یا یہ مراد ہے کہ جو لوگ دنیا میں اللہ کیلئے عاجزی اختیار کرتے تھے انہیں بلند کرے گی۔

الْاَرْضُ رَجًّا ﴿۴﴾ وَّ بُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ﴿۵﴾ فَكَانَتْ

الْاَرْضُ	رَجًّا ﴿۴﴾	وَّ	بُسَّتِ	الْجِبَالُ	بَسًّا ﴿۵﴾	فَكَانَتْ
زمین	زور سے ہلانا	اور	چورا چورا کر دیئے جائیں گے	پہاڑ	چورا چورا کرنا	تو وہ ہو جائیں گے

بڑے زور سے ہلا دی جائے گی ○ اور پہاڑ خوب چورا چورا کر دیئے جائیں گے ○ تو وہ ہوا میں

هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ﴿۶﴾ وَّ كُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ﴿۷﴾ فَاَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ ۙ

هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ﴿۶﴾	وَّ	كُنْتُمْ	اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ﴿۷﴾	فَاَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ (1)
(جیسے) ہوا میں بکھرا ہوا غبار	اور	(اے لوگو) تم ہو جاؤ گے	تین قسموں (کے)	تو دائیں جانب والے

بکھرے ہوئے غبار جیسے ہو جائیں گے ○ اور (اے لوگو!) تم تین قسم کے ہو جاؤ گے ○ تو دائیں جانب والے (جنتی)

مَاۤ اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ ﴿۸﴾ وَ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ۙ مَاۤ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ﴿۹﴾ وَ

مَاۤ	اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ ﴿۸﴾	وَ	اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ (2)	مَاۤ	اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ﴿۹﴾	وَ
کیا ہی	دائیں جانب والے (ہیں)	اور	بائیں جانب والے	کیا ہی	بائیں جانب والے (ہیں)	اور

کیا ہی دائیں جانب والے ہیں ○ اور بائیں جانب والے (یعنی جہنمی) کیا ہی بائیں جانب والے ہیں ○ اور

السّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ﴿۱۰﴾ اُولٰٓىِٕكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۱۱﴾

السّٰبِقُوْنَ (3)	السّٰبِقُوْنَ ﴿۱۰﴾	اُولٰٓىِٕكَ	الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۱۱﴾
سبقت لے جانے والے	(تو) سبقت لے جانے والے (ہیں)	یہی لوگ	قرب والے (ہیں)

آگے بڑھ جانے والے تو آگے ہی بڑھ جانے والے ہیں ○ وہی قرب والے ہیں ○

فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ﴿۱۲﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۳﴾ وَ قَلِیْلٌ

فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ﴿۱۲﴾	ثُلَّةٌ	مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۳﴾ (4)	وَ	قَلِیْلٌ
نعمتوں کے باغوں میں (ہیں)	(وہ) ایک بڑا گروہ (ہوگا)	پہلے لوگوں میں سے	اور	تھوڑے (ہوں گے)

نعمتوں کے باغوں میں ہیں ○ وہ پہلے لوگوں میں سے ایک بڑا گروہ ہوگا ○ اور بعد والوں میں سے

روزِ قیامت لوگوں کے تین گروہ ہوں گے

تینوں گروہوں کی تفصیل

سبقت لے جانے والوں کا انعام

سبقت لے جانے والوں کی اجمالی تعداد

(1) ...دائیں جانب والوں سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے نامۂ اعمال ان کے دائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے۔ یا، وہ لوگ مراد ہیں جو قیامت کے دن عرش کی دائیں جانب ہوں گے۔ (2) ...بائیں جانب والوں سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے نامۂ اعمال ان کے بائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے۔ یا، وہ لوگ مراد ہیں جو قیامت کے دن عرش کی بائیں جانب ہوں گے۔ (3) ...سبقت لے جانے والوں سے مراد نیکیوں میں دوسروں سے آگے بڑھ جانے والے یا ہجرت کرنے یا اسلام قبول کرنے میں سبقت کرنے والے ہیں۔ (4) ...صحیح قول کے مطابق پہلے لوگوں سے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امت ہی کے وہ لوگ مراد ہیں

جنت میں مقرب بندوں کا حال

جنت میں مقرب بندوں کی خصوصی خدمت

مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۴﴾ عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ﴿۱۵﴾ مُّتَّكِـــِٕیْنَ عَلَیْهَا

مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۴﴾ (1)	عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ﴿۱۵﴾	مُّتَّكِـــِٕیْنَ	عَلَیْهَا
بعد والوں میں سے	(جواہرات سے) جڑے ہوئے تختوں پر (ہوں گے)	تکیہ لگائے ہوئے	ان پر

تھوڑے ہوں گے ○ (جواہرات سے) جڑے ہوئے تختوں پر ہوں گے ○ ان پر تکیہ لگائے ہوئے

مُتَقٰبِلِیْنَ ﴿۱۶﴾ یَطُوْفُ عَلَیْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ﴿۱۷﴾ بِاَكْوَابٍ

مُتَقٰبِلِیْنَ ﴿۱۶﴾	یَطُوْفُ	عَلَیْهِمْ	وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ﴿۱۷﴾	بِاَكْوَابٍ
ایک دوسرے کے آمنے سامنے	چکر لگائیں گے	ان پر	ہمیشہ رہنے والے لڑکے	کوزوں کے ساتھ

آمنے سامنے ○ ان کے ارد گرد ہمیشہ رہنے والے لڑکے پھریں گے ○ کوزوں اور

وَّ اَبَارِیْقَ ۙ۬ وَ كَاْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ ﴿۱۸﴾ لَّا یُصَدَّعُوْنَ

وَّ	اَبَارِیْقَ	وَ	كَاْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ ﴿۱۸﴾	لَّا یُصَدَّعُوْنَ
اور	صراحیوں	اور	آنکھوں کے سامنے بہنے والی شراب کے جام (کے ساتھ)	انہیں سر درد نہ ہوگا

صراحیوں اور آنکھوں کے سامنے بہنے والی شراب کے جام کے ساتھ ○ اس سے نہ انہیں

عَنْهَا وَ لَا یُنْزِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ فَاكِهَةٍ

عَنْهَا	وَ	لَا یُنْزِفُوْنَ ﴿۱۹﴾	وَ	فَاكِهَةٍ (2)
اس (شراب) سے	اور	ان کی ہوش میں فرق نہ آئے گا	اور	پھل میوے (کے ساتھ)

سر درد ہوگا اور نہ ان کے ہوش میں فرق آئے گا ○ اور پھل میوے

مِّمَّا یَتَخَیَّرُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَ لَحْمِ طَیْرٍ مِّمَّا

مِّمَّا	یَتَخَیَّرُوْنَ ﴿۲۰﴾	وَ	لَحْمِ طَیْرٍ	مِّمَّا
(ان میں) سے جو	وہ (جنتی) پسند کریں گے	اور	پرندے کے گوشت (کے ساتھ)	(ان میں) سے جو

جو جنتی پسند کریں گے ○ اور پرندوں کا گوشت جو

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) جو مہاجرین و انصار میں سے اسلام قبول کرنے میں سابقین اوّلین ہیں۔

1 ...بعد والوں سے مہاجرین و انصار صحابہ میں سے سابقین اوّلین کے بعد والے لوگ مراد ہیں۔ 2 ...خدمت گار لڑکوں کا اہلِ جنت کو پھل اور گوشت پیش کرنا ان کی خصوصی خدمت کے طور پر ہوگا ورنہ جنتی درختوں پر لگے ہوئے پھل ان کے اتنے قریب ہوں گے کہ وہ کھڑے، بیٹھے، لیٹے ہر حال میں اسے پکڑ سکیں گے اور جس پرندے کی تمنا کریں گے وہ بھنا ہوا ان کے سامنے حاضر ہو جائے گا، جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: بے شک تم جنت میں اڑتے ہوئے پرندے کو دیکھو گے

مقرب بندوں کی حوروں کا وصف

يَشْتَهُوْنَ ﴿٢١﴾ وَ حُوْرٌ عِيْنٌ ﴿٢٢﴾ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ﴿٢٣﴾

يَشْتَهُوْنَ ﴿٢١﴾	وَ	حُوْرٌ عِيْنٌ ﴿٢٢﴾	كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ﴿٢٣﴾
وہ چاہیں گے	اور	بڑی آنکھ والی خوبصورت حوریں (ہیں)	جیسے چھپا کر رکھے ہوئے موتی (ہوں)

وہ چاہیں گے ○ اور بڑی آنکھ والی خوبصورت حوریں ہیں ○ جیسے چھپا کر رکھے ہوئے موتی ہوں ○

نیک اعمال جنتی نعمتیں ملنے کا ذریعہ ہیں

مقرب بندوں کو جنت میں ملنے والا انعام

جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٤﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّ

جَزَآءً	بِمَا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٤﴾	لَا يَسْمَعُوْنَ	فِيْهَا	لَغْوًا	وَّ
بدلہ	(اس) کا جو	وہ عمل کرتے تھے	وہ نہیں سنیں گے	اس میں	کوئی بیکار بات	اور

ان کے اعمال کے بدلے کے طور پر ○ اس میں نہ کوئی بیکار بات سنیں گے اور

دائیں جانب والوں کی جزا

لَا تَاْثِيْمًا ﴿٢٥﴾ اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿٢٦﴾ وَ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ

لَا	تَاْثِيْمًا ﴿٢٥﴾	اِلَّا	قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿٢٦﴾	وَ	اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ
نہ	کوئی گناہ کی بات	مگر	سلام سلام کہنا	اور	دائیں جانب والے

نہ کوئی گناہ کی بات ○ مگر سلام سلام کہنا ○ اور دائیں جانب والے

مَاۤ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ﴿٢٧﴾ فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ﴿٢٨﴾ وَّ

مَاۤ	اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ﴿٢٧﴾	فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ﴿٢٨﴾ [1]	وَّ
کیا	دائیں جانب والے (ہیں)	بغیر کانٹوں والی بیری کے درخت میں (ہوں گے)	اور

کیا دائیں جانب والے ہیں ○ بغیر کانٹے والی بیریوں کے درختوں میں ہوں گے ○ اور

طَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ﴿٢٩﴾ وَّ ظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴿٣٠﴾ وَّ مَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ﴿٣١﴾

طَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ﴿٢٩﴾	وَّ	ظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴿٣٠﴾ [2]	وَّ	مَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ﴿٣١﴾
جڑ سے چوٹی تک پھل سے بھرے ہوئے کیلے کے درخت (میں)	اور	دراز سائے (میں)	اور	بہائے گئے پانی (میں)

کیلے کے گچھوں میں ○ اور دراز سائے میں ○ اور جاری پانی میں ○

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اور تمہارے دل میں اسے کھانے کی خواہش پیدا ہو گی تو وہ اسی وقت بھنا ہوا تمہارے سامنے پیش ہو جائے گا۔ (رسائل ابن ابی دنیا، صفة الجنه، ۷/۳۴۲، الحدیث: ۱۰۳)

1 ...... بیری کے دنیاوی درخت پر کانٹے لگے ہوتے ہیں لیکن جنتی درخت پر کانٹے نہیں ہوں گے، حدیث پاک میں ہے: اللہ تعالیٰ اس کے کانٹے کاٹ دے گا اور ہر کانٹے کی جگہ پھل پیدا فرمائے گا، لہٰذا وہ درخت (کانٹوں کی بجائے) پھل اگائے گا اور اس کے پھل میں 72 رنگ ظاہر ہوں گے اور ان میں سے کوئی رنگ بھی دوسرے کے مشابہ نہ ہو گا۔ (مستدرک، ۳/۲۸۷، الحدیث: ۳۸۳۰)

2 ...... جنت میں سائے سے متعلق بعض مفسرین کا قول ہے کہ جنت میں سورج نہ ہونے

وَّفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ ﴿٣٢﴾ لَّا مَقْطُوعَةٍ وَّلَا مَمْنُوعَةٍ ﴿٣٣﴾ وَّ

فَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ ﴿٣٢﴾	لَّا	مَقْطُوعَةٍ	وَّ	لَا	مَمْنُوعَةٍ ﴿٣٣﴾	وَّ
اور						
بہت سے پھلوں (میں)	(جو) نہ	ختم ہوں گے	اور	نہ	روکے جائیں گے	اور

اور بہت سے پھلوں میں ○ جو نہ ختم ہوں گے اور نہ روکے جائیں گے ○ اور

فُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ ﴿٣٤﴾ اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ﴿٣٥﴾

فُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ ﴿٣٤﴾ [1]	اِنَّآ	اَنْشَاْنٰهُنَّ [2]	اِنْشَآءً ﴿٣٥﴾
بلند بچھونوں (میں ہوں گے)	بیشک	ہم نے پیدا کیا ان (جنتی عورتوں) کو	(خاص انداز سے) پیدا کرنا

بلند بچھونوں میں ہوں گے ○ بیشک ہم نے ان جنتی عورتوں کو ایک خاص انداز سے پیدا کیا ○

فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ﴿٣٦﴾ عُرُبًا اَتْرَابًا ﴿٣٧﴾ لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٣٨﴾

فَجَعَلْنٰهُنَّ	اَبْكَارًا ﴿٣٦﴾	عُرُبًا	اَتْرَابًا ﴿٣٧﴾	لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٣٨﴾
تو ہم نے بنایا انہیں	کنواریاں	محبت کرنے والیاں	ایک عمر والیاں	دائیں جانب والوں کے لیے

تو ہم نے انہیں کنواریاں بنایا ○ محبت کرنے والیاں، سب ایک عمر والیاں ○ دائیں جانب والوں کے لیے ○

ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٣٩﴾ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿٤٠﴾ وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ

ثُلَّةٌ	مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٣٩﴾ [3]	وَ	ثُلَّةٌ	مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿٤٠﴾ [4]	وَ	اَصْحٰبُ الشِّمَالِ
ایک بڑا گروہ	پہلے لوگوں میں سے	اور	ایک بڑا گروہ	بعد والوں میں سے	اور	بائیں جانب والے

پہلے لوگوں میں سے ایک بڑا گروہ ہے ○ اور بعد والے لوگوں میں سے بھی ایک بڑا گروہ ہے ○ اور بائیں جانب والے

مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ﴿٤١﴾ فِیْ سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ ﴿٤٢﴾ وَّ

مَآ	اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ﴿٤١﴾	فِیْ سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ ﴿٤٢﴾	وَّ
کیا	بائیں جانب والے (ہیں)	شدید گرم ہوا اور کھولتے پانی میں (ہوں گے)	اور

کیا بائیں جانب والے ہیں ○ شدید گرم ہوا اور کھولتے پانی میں ہوں گے ○ اور

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کے باوجود سایہ ہے اور بعض مفسرین کے نزدیک جنت میں سایہ نہیں اور یہاں آیت میں سائے سے اس کا مجازی معنی راحت و آرام مراد ہے۔

1 ...اس آیت کا معنی یہ ہے کہ دائیں جانب والے جنتوں میں آرام کے بستروں میں ہوں گے جو جواہرات سے سجے ہوئے اونچے اونچے تختوں پر بچھے ہوئے ہوں گے۔ 2 ...بعض مفسرین کے نزدیک ان سے دنیا کی وہ عورتیں مراد ہیں جو جنت میں جائیں گی اور بعض کے نزدیک ان سے مراد حوریں ہیں۔

3 ...پہلے لوگوں سے مراد صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم ہیں۔ 4 ...بعد والوں سے قیامت تک کے صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے بعد والے مراد ہیں۔

دائیں جانب والوں کے لیے پیدا کی گئی جنتی عورتوں کے اوصاف

دائیں جانب والوں کی اجمالی تعداد اور بائیں جانب والوں کے عذابات

ع ۳۸ ۱۴

بائیں جانب والوں کے برے انجام

ظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ﴿٤٣﴾ لَّا بَارِدٍ وَّ لَا كَرِيْمٍ ﴿٤٤﴾ اِنَّهُمْ

ظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ﴿٤٣﴾	لَّا	بَارِدٍ	وَّ	لَا	كَرِيْمٍ ﴿٤٤﴾	اِنَّهُمْ
شدید سیاہ دھوئیں کے سائے (میں ہوں گے)	(جو) نہ	ٹھنڈا (ہوگا)	اور	نہ	آرام بخش	بیشک وہ

شدید سیاہ دھوئیں کے سائے میں ہوں گے ○ جو (سایہ) نہ ٹھنڈا ہوگا اور نہ آرام بخش ○ بیشک وہ

كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ﴿٤٥﴾ وَ كَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ﴿٤٦﴾ وَ

كَانُوْا	قَبْلَ ذٰلِكَ	مُتْرَفِيْنَ ﴿٤٥﴾	وَ	كَانُوْا يُصِرُّوْنَ [1]	عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ﴿٤٦﴾	وَ
تھے	اس سے پہلے	خوشحال لوگ	اور	وہ ڈٹے ہوئے تھے	بڑے گناہ پر	اور

اس سے پہلے خوشحال تھے ○ اور بڑے گناہ پر ڈٹے ہوئے تھے ○ اور

كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ ۙ اَئِذَا مِتْنَا وَ كُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا

كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ	اَئِذَا	مِتْنَا	وَ	كُنَّا	تُرَابًا	وَّ	عِظَامًا
وہ کہتے تھے	کیا جب	ہم مر جائیں گے	اور	ہو جائیں گے	مٹی	اور	ہڈیاں

کہتے تھے: کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے

کفار کے ایک نظریے کی تردید

ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿٤٧﴾ اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿٤٨﴾ قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ

ءَاِنَّا	لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿٤٧﴾	اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿٤٨﴾	قُلْ	اِنَّ	الْاَوَّلِيْنَ
کیا بیشک ہم	ضرور اٹھائے جائیں گے	اور کیا ہمارے پہلے باپ دادا (بھی)	تم کہو	بیشک	پہلے لوگ

تو کیا ضرور ہم اٹھائے جائیں گے ؟ ○ اور کیا ہمارے پہلے باپ دادا بھی ○ تم فرماؤ: بیشک سب اگلے

وَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿٤٩﴾ لَمَجْمُوْعُوْنَ ۙ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٥٠﴾ ثُمَّ

وَ	الْاٰخِرِيْنَ ﴿٤٩﴾	لَمَجْمُوْعُوْنَ	اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٥٠﴾	ثُمَّ
اور	پچھلے لوگ	(سبھی) ضرور اکٹھے کیے جائیں گے	ایک معین دن کے وقت پر	پھر

اور پچھلے لوگ ○ ضرور ایک معین دن کے وقت پر اکٹھے کیے جائیں گے ○ پھر

[1] ......بڑے گناہ پر اصرار سے مراد شرک پر ڈٹے رہنا ہے۔ مشرک کا شرک جیسے بڑے گناہ پر قائم رہنا اور اسی حال میں مر جانا اس کے دائمی جہنمی ہونے کا اصل سبب ہے اور مسلمان کے لیے بھی گناہ پر اصرار ایسی خطرناک چیز ہے جس کا انجام ایمان سلب ہونے اور حالتِ کفر میں خاتمہ کی صورت میں ظاہر ہو سکتا ہے، روح البیان میں ہے ”گناہوں پر اصرار بہت سے گناہگار مسلمانوں کو کفر پر موت کی طرف کھینچ کر لے جاتا ہے۔(روح البیان، الانعام، تحت الآیۃ: ۷۰، ۳/۵۱)

اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ﴿٥١﴾ لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ﴿٥٢﴾

اِنَّكُمْ	اَيُّهَا	الضَّآلُّوْنَ	الْمُكَذِّبُوْنَ ﴿٥١﴾	لَاٰكِلُوْنَ	مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ﴿٥٢﴾ [1]
بیشک تم	اے	گمراہو	جھٹلانے والو	ضرور کھاؤ گے	زقوم (نام) کے درخت میں سے

اے گمراہو، جھٹلانے والو! بیشک تم ○ ضرور زقوم (نام) کے درخت میں سے کھاؤ گے ○

فَمَالِــٴُوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿٥٣﴾ فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ﴿٥٤﴾ فَشٰرِبُوْنَ

فَمَالِــٴُوْنَ	مِنْهَا	الْبُطُوْنَ ﴿٥٣﴾	فَشٰرِبُوْنَ	عَلَيْهِ	مِنَ الْحَمِيْمِ ﴿٥٤﴾	فَشٰرِبُوْنَ
پھر بھرو گے	اس سے	پیٹوں (کو)	پھر پیو گے	اس پر	کھولتے ہوئے پانی سے	تو پیو گے

پھر اس سے پیٹ بھرو گے ○ پھر اس پر کھولتا ہوا پانی پیو گے ○ تو ایسے پیو گے

شُرْبَ الْهِيْمِ ﴿٥٥﴾ هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿٥٦﴾ نَحْنُ

شُرْبَ الْهِيْمِ ﴿٥٥﴾	هٰذَا	نُزُلُهُمْ	يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿٥٦﴾	نَحْنُ
(جیسے) سخت پیاسے اونٹ کا پینا	یہ	ان کی مہمانی (ہے)	انصاف کے دن	ہم

جیسے سخت پیاسے اونٹ پیتے ہیں ○ انصاف کے دن یہ ان کی مہمانی ہے ○ ہم نے

انسان کی ابتدائی تخلیق سے قدرتِ الٰہی پر استدلال

خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿٥٧﴾ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ﴿٥٨﴾

خَلَقْنٰكُمْ	فَلَوْلَا	تُصَدِّقُوْنَ ﴿٥٧﴾	اَفَرَءَيْتُمْ	مَّا	تُمْنُوْنَ ﴿٥٨﴾
ہم نے پیدا کیا تمہیں	تو کیوں نہیں	تم سچ مانتے	تو بھلا دیکھو	وہ جو	تم منی گراتے ہو

تمہیں پیدا کیا تو تم کیوں سچ نہیں مانتے؟ ○ تو بھلا دیکھو تو وہ منی جو تم گراتے ہو ○

موت کا تقرر اور قدرتِ الٰہی

ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿٥٩﴾ نَحْنُ قَدَّرْنَا

ءَاَنْتُمْ	تَخْلُقُوْنَهٗ	اَمْ	نَحْنُ	الْخٰلِقُوْنَ ﴿٥٩﴾	نَحْنُ	قَدَّرْنَا
کیا تم	بناتے ہو اسے (آدمی)	یا	ہم (ہی)	بنانے والے (ہیں)	ہم	ہم نے مقرر کردی

کیا تم اسے (آدمی) بناتے ہو یا ہم ہی بنانے والے ہیں؟ ○ ہم نے تمہارے درمیان

[1] ...... یہاں سے جھٹلانے والوں اور گمراہوں کے جہنمی عذاب کی کیفیت بیان کی جا رہی ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جہنم میں ان پر بھوک مسلط کی جائے گی جس سے مجبور ہو کر وہ جہنم کا کانٹے دار، کڑوا درخت زقوم کھائیں گے اور یہ تھوڑا بہت نہیں بلکہ بھوک کی شدت سے پیٹ بھر کر کھائیں گے، اس کے بعد اُن پر پیاس مسلط کی جائے گی جس سے مجبور ہو کر کھولتا ہوا پانی ایسے پئیں گے جیسے سخت پیاسا اونٹ پیتا ہے۔ الامان والحفیظ۔

بَیْنَكُمُ الْمَوْتَ وَ مَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِیْنَ ﴿٦٠﴾ عَلٰۤى اَنْ

بَیْنَكُمُ	الْمَوْتَ (1)	وَ	مَا	نَحْنُ	بِمَسْبُوْقِیْنَ ﴿٦٠﴾	عَلٰۤى	اَنْ
تمہارے درمیان	موت	اور	نہیں	ہم	پیچھے رہ جانے والے	(اس) پر (سے)	کہ

موت مقرر کر دی اور ہم پیچھے رہ جانے والے نہیں ہیں ○ اس سے کہ

نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَ نُنْشِئَكُمْ فِیْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦١﴾

نُّبَدِّلَ	اَمْثَالَكُمْ	وَ	نُنْشِئَكُمْ	فِیْ	مَا	لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦١﴾
ہم بدل دیں	تمہارے جیسے	اور	بنا دیں تمہیں	(ان صورتوں) میں	جن کا	تمہیں علم نہیں ہے

تم جیسے اور بدل دیں اور تمہیں ان صورتوں میں بنا دیں جن کی تمہیں خبر نہیں ○

وَ لَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْ لَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٦٢﴾

وَ	لَقَدْ	عَلِمْتُمُ	النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى	فَلَوْ لَا	تَذَكَّرُوْنَ ﴿٦٢﴾
اور	ضرور بیشک	تم نے جان لی	پہلی پیدائش	پھر کیوں نہیں	تم نصیحت حاصل کرتے

اور بیشک تم پہلی پیدائش جان چکے ہو تو پھر کیوں نصیحت حاصل نہیں کرتے؟ ○

اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ﴿٦٣﴾ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ

اَفَرَءَیْتُمْ	مَّا	تَحْرُثُوْنَ ﴿٦٣﴾	ءَاَنْتُمْ	تَزْرَعُوْنَهٗ	اَمْ	نَحْنُ
تو بھلا بتاؤ	جو	تم کاشت کرتے ہو	کیا تم	اگاتے ہو اسے	یا	ہم (ہی)

تو بھلا بتاؤ تو کہ تم جو بوتے ہو ○ کیا تم اس کی کھیتی بناتے ہو یا ہم ہی

الزّٰرِعُوْنَ ﴿٦٤﴾ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا

الزّٰرِعُوْنَ ﴿٦٤﴾	لَوْ	نَشَآءُ	لَجَعَلْنٰهُ	حُطَامًا
اگانے والے (ہیں)	اگر	ہم چاہتے	(تو) ضرور کر دیتے اسے	چورا چورا گھاس

بنانے والے ہیں؟ ○ اگر ہم چاہتے تو اسے چورا چورا گھاس کر دیتے

انعاماتِ الٰہی کا بیان اور کفار کو تنبیہ

1 ....اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت اور مشیت کے تقاضے کے مطابق لوگوں میں موت مقرر کر دی اور ان کی عمریں مختلف رکھیں، اسی لئے کوئی بچپن میں، کوئی جوان ہو کر، کوئی بڑھاپے اور جوانی کے درمیان عمر میں اور کوئی بڑھاپے تک پہنچ کر مر جاتا ہے۔ نیز موت کیلئے کوئی جگہ بھی خاص نہیں بلکہ کہیں بھی آسکتی ہے اور اس سے کسی صورت فرار ہونا بھی ممکن نہیں، نیز کسی کو بھی اس بات کی خبر نہیں کہ اس کی موت کب اور عمر کے کس حصے میں اور کہاں پر آئے گی، لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ ہر وقت نیک اعمال میں مصروف رہے، اپنی لمبی عمر پر بھروسہ نہ کرے اور آخرت کی تیاری سے کسی بھی وقت غفلت نہ کرے۔

فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿۶۵﴾ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ بَلْ نَحْنُ

فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿۶۵﴾	اِنَّا	لَمُغْرَمُوْنَ ﴿۶۶﴾	بَلْ	نَحْنُ
پھر تم باتیں بناتے رہ جاتے	(کہ) بیشک ہم (پر)	ضرور تاوان پڑ گیا (ہے)	بلکہ	ہم

پھر تم باتیں بناتے رہ جاتے ○ کہ ہم پر تاوان پڑ گیا ہے ○ بلکہ ہم

مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۶۷﴾ اَفَرَءَیْتُمُ الْمَآءَ الَّذِیْ تَشْرَبُوْنَ ﴿۶۸﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ

مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۶۷﴾	اَفَرَءَیْتُمُ	الْمَآءَ	الَّذِیْ	تَشْرَبُوْنَ ﴿۶۸﴾	ءَاَنْتُمْ	اَنْزَلْتُمُوْهُ
بے نصیب رہے	تو بھلا بتاؤ	پانی	جسے	تم پیتے ہو	کیا تم	تم نے اتارا اسے

بے نصیب رہے ○ تو بھلا بتاؤ تو وہ پانی جو تم پیتے ہو ○ کیا تم نے اسے بادلوں سے

مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ﴿۶۹﴾ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ

مِنَ الْمُزْنِ	اَمْ	نَحْنُ	الْمُنْزِلُوْنَ ﴿۶۹﴾	لَوْ	نَشَآءُ	جَعَلْنٰهُ
بادلوں سے	یا	ہم (ہی)	اتارنے والے (ہیں)	اگر	ہم چاہتے	(تو) کر دیتے اس (پانی) کو

اتارا یا ہم ہی اتارنے والے ہیں ؟○ اگر ہم چاہتے تو اسے

اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ اَفَرَءَیْتُمُ النَّارَ الَّتِیْ تُوْرُوْنَ ﴿۷۱﴾

اُجَاجًا	فَلَوْلَا	تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۰﴾	اَفَرَءَیْتُمُ	النَّارَ	الَّتِیْ	تُوْرُوْنَ ﴿۷۱﴾
سخت کھارا	پھر کیوں نہیں	تم شکر ادا کرتے	تو بھلا بتاؤ	آگ	جو	تم روشن کرتے ہو

سخت کھاری کر دیتے پھر تم کیوں شکر نہیں کرتے ؟○ تو بھلا بتاؤ تو وہ آگ جو تم روشن کرتے ہو ○

آگ کے دو فوائد

ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَاۤ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِـُٔوْنَ ﴿۷۲﴾ نَحْنُ

ءَاَنْتُمْ	اَنْشَاْتُمْ	شَجَرَتَهَاۤ [1]	اَمْ	نَحْنُ	الْمُنْشِـُٔوْنَ ﴿۷۲﴾	نَحْنُ
کیا تم	تم نے پیدا کیا	اس کا درخت	یا	ہم (ہی)	پیدا کرنے والے (ہیں)	ہم

کیا تم نے اس کا درخت پیدا کیا یا ہم ہی پیدا کرنے والے ہیں ؟○ ہم نے

[1] ......اہلِ عرب اس زمانے میں دو مخصوص لکڑیوں کو ایک دوسرے سے رگڑ کر آگ جلایا کرتے تھے، اوپر والی لکڑی کو زند اور نیچے والی لکڑی کو زندہ کہتے تھے اور جن درختوں سے یہ لکڑیاں حاصل ہوتیں انہیں مَرخ اور عَفار کہتے تھے۔فی زمانہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے ایندھن حاصل کرنے کے بہت سے ذرائع جیسے کوئلہ، گیس اور تیل وغیرہ ظاہر فرمادیئے اور ان سے ہم آسانی کے ساتھ اپنی ضروریات پوری کر رہے ہیں اور جس طرح اُس درخت کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا جسے رگڑ کر ایندھن حاصل کیا جاتا تھا اسی طرح کوئلہ، گیس اور تیل وغیرہ کو بھی اللہ تعالیٰ نے ہی پیدا کیا ہے، لہٰذا ان سب نعمتوں پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّ مَتَاعًا لِّلْمُقْوِیْنَ ﴿۷۳﴾ فَسَبِّحْ

جَعَلْنٰهَا	تَذْكِرَةً[1]	وَّ	مَتَاعًا	لِّلْمُقْوِیْنَ ﴿۷۳﴾	فَسَبِّحْ
ہم نے بنایا اسے	یادگار	اور	نفع	جنگل میں سفر کرنے والوں کیلئے	تو تم پاکی بیان کرو

اسے یادگار بنایا اور جنگل میں سفر کرنے والوں کیلئے نفع بنایا ○ تو اے محبوب! تم

بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ ﴿۷۴﴾ فَلَاۤ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ﴿۷۵﴾ وَ اِنَّهٗ

بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ ﴿۷۴﴾	فَلَاۤ اُقْسِمُ	بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ﴿۷۵﴾	وَ	اِنَّهٗ
اپنے عظمت والے رب کے نام کی	تو مجھے قسم ہے	تاروں کے ڈوبنے کی جگہوں کی	اور	بیشک وہ

اپنے عظمت والے رب کے نام کی پاکی بیان کرو ○ تو مجھے تاروں کے ڈوبنے کی جگہوں کی قسم ○ اور اگر

لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِیْمٌ ﴿۷۶﴾ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِیْمٌ ﴿۷۷﴾

لَقَسَمٌ	لَّوْ	تَعْلَمُوْنَ	عَظِیْمٌ ﴿۷۶﴾	اِنَّهٗ	لَقُرْاٰنٌ كَرِیْمٌ ﴿۷۷﴾
ضرور قسم (ہے)	اگر	تم جانو	بہت بڑی	بیشک وہ	ضرور عزت والا قرآن (ہے)

تم سمجھو تو یہ بہت بڑی قسم ہے ○ بیشک یہ عزت والا قرآن ہے ○

فِیْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ﴿۷۸﴾ لَّا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿۷۹﴾ تَنْزِیْلٌ

فِیْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ﴿۷۸﴾[2]	لَّا یَمَسُّهٗۤ	اِلَّا	الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿۷۹﴾[3]	تَنْزِیْلٌ
پوشیدہ کتاب میں (ہے)	نہیں چھوتے اسے	مگر	پاک لوگ	اتارا ہوا (ہے)

پوشیدہ کتاب میں (ہے) ○ اسے پاک لوگ ہی چھوتے ہیں ○ یہ تمام جہانوں کے مالک

مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۸۰﴾ اَفَبِهٰذَا الْحَدِیْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَ

مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۸۰﴾	اَفَبِهٰذَا الْحَدِیْثِ	اَنْتُمْ	مُّدْهِنُوْنَ ﴿۸۱﴾	وَ
تمام جہانوں کے رب کی طرف سے	تو کیا اس بات میں	تم	سستی کرنے والے (ہو)	اور

کا اتارا ہوا ہے ○ تو کیا تم اس بات میں سستی کرتے ہو؟ ○ اور

(1)...... یہاں آگ کے دو فوائد بیان فرمائے گئے، پہلا فائدہ یہ ہے کہ اس آگ کو جہنم کی آگ کی یادگار بنایا تاکہ دیکھنے والا اس آگ کو دیکھ کر جہنم کی بڑی آگ کو یاد کرے، اللہ تعالیٰ سے اور اس کے عذاب سے ڈرے۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ آگ کو جنگل میں سفر کرنے والوں کیلئے نفع مند بنایا گیا کہ وہ اپنے سفروں میں شمعیں جلا کر، کھانا وغیرہ پکا کر اور خود کو سردی سے بچا کر اس سے نفع اٹھاتے ہیں۔ (2)...... پوشیدہ کتاب سے مراد لوحِ محفوظ ہے۔ (3)...... قرآنِ عظیم کو چھونے کے لئے وضو کرنا فرض اور بے وضو شخص کا قرآن مجید یا اس کی کسی آیت کو چھونا حرام ہے، البتہ چھوئے بغیر زبانی یا دیکھ کر کوئی آیت پڑھنے میں حرج نہیں۔

کفار کی بے بسی کا بیان

تَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ﴿٨٢﴾ فَلَوْلَاۤ اِذَا بَلَغَتِ

تَجْعَلُوْنَ	رِزْقَكُمْ	اَنَّكُمْ	تُكَذِّبُوْنَ ﴿٨٢﴾	فَلَوْلَاۤ	اِذَا	بَلَغَتِ
تم بناتے ہو	اپنا حصہ	یہ کہ تم	جھٹلاتے رہو	پھر کیوں نہیں	جب	(جان) پہنچے

تم اپنا حصہ یہ بناتے ہو کہ تم جھٹلاتے رہو ○ پھر کیوں نہیں جب

الْحُلْقُوْمَ ﴿٨٣﴾ وَ اَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَنَحْنُ اَقْرَبُ

الْحُلْقُوْمَ ﴿٨٣﴾	وَ	اَنْتُمْ	حِيْنَئِذٍ	تَنْظُرُوْنَ ﴿٨٤﴾	وَ	نَحْنُ	اَقْرَبُ [1]
گلے (تک)	اور	تم	اس وقت	دیکھ رہے ہو	اور	ہم	زیادہ قریب ہیں

جان گلے تک پہنچے ○ حالانکہ تم اس وقت دیکھ رہے ہو ○ اور ہم تم سے زیادہ

اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ﴿٨٥﴾ فَلَوْلَاۤ اِنْ كُنْتُمْ

اِلَيْهِ	مِنْكُمْ	وَ	لٰكِنْ	لَّا تُبْصِرُوْنَ ﴿٨٥﴾	فَلَوْلَاۤ	اِنْ	كُنْتُمْ
اس کی طرف	تم سے	اور	لیکن	تم نہیں دیکھتے	تو کیوں نہیں	اگر	تم ہو

اس کے قریب ہیں مگر تم دیکھتے نہیں ○ تو اگر تمہیں

مرنے والوں کے تین گروہ اور ان کی جزا

غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ﴿٨٦﴾ تَرْجِعُوْنَهَاۤ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٨٧﴾ فَاَمَّاۤ

غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ﴿٨٦﴾	تَرْجِعُوْنَهَاۤ	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ ﴿٨٧﴾	فَاَمَّاۤ
بدلہ نہ دیئے جانے والے	تم لوٹا لیتے اس (روح) کو	اگر	تم ہو	سچے	پھر بہرحال

بدلہ نہیں دیا جائے گا تو کیوں نہیں ○ روح کو لوٹا لیتے، اگر تم سچے ہو ○ پھر وہ

اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٨٨﴾ فَرَوْحٌ وَّ رَيْحَانٌ ۙ وَّ

اِنْ	كَانَ	مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٨٨﴾	فَرَوْحٌ	وَّ	رَيْحَانٌ	وَّ
اگر	وہ (فوت ہونے والا) ہو	مقرب بندوں میں سے	تو راحت	اور	خوشبودار پھول	اور

فوت ہونے والا اگر مقرب بندوں میں سے ہے ○ تو راحت اور خوشبودار پھول اور

[1] ...... یہاں قریب ہونے سے مراد علم اور قدرت سے قریب ہونا ہے۔

جَنَّتُ نَعِيْمٍ ﴿٨٩﴾ وَ اَمَّاۤ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٩٠﴾

جَنَّتُ نَعِيْمٍ ﴿٨٩﴾	وَ	اَمَّاۤ	اِنْ	كَانَ	مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٩٠﴾
نعمتوں کی جنت (ہے)	اور	بہرحال	اگر	وہ ہو	دائیں جانب والوں میں سے

نعمتوں کی جنت ہے ○ اور اگر وہ دائیں جانب والوں میں سے ہو ○

فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٩١﴾ وَ اَمَّاۤ اِنْ

فَسَلٰمٌ	لَّكَ	مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٩١﴾	وَ	اَمَّاۤ	اِنْ
تو سلام (ہو)	تم پر (اے حبیب)	دائیں جانب والوں کی طرف سے	اور	بہرحال	اگر

تو (اے حبیب!) تم پر دائیں جانب والوں کی طرف سے سلام ہو ○ اور اگر مرنے والا

كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿٩٢﴾ فَنُزُلٌ

كَانَ	مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿٩٢﴾	فَنُزُلٌ
وہ ہو	جھٹلانے والوں، گمراہوں میں سے	تو مہمانی (ہے)

جھٹلانے والے گمراہوں میں سے ہو ○ تو کھولتے ہوئے گرم پانی

مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿٩٣﴾ وَّ تَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ﴿٩٤﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ

مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿٩٣﴾	وَّ	تَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ﴿٩٤﴾	اِنَّ	هٰذَا[1]	لَهُوَ
کھولتے ہوئے گرم پانی کی	اور	بھڑکتی آگ میں داخل کیا جانا	بیشک	یہ	ضرور وہ

کی مہمانی ○ اور بھڑکتی آگ میں داخل کیا جانا ہے ○ یہ بیشک

حَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿٩٥﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٩٦﴾

حَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿٩٥﴾	فَسَبِّحْ	بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٩٦﴾
اعلیٰ درجہ کی یقینی بات (ہے)	تو تم پاکی بیان کرو	اپنے عظمت والے رب کے نام کی

اعلیٰ درجہ کی یقینی بات ہے ○ تو اے محبوب! تم اپنے عظمت والے رب کے نام کی پاکی بیان کرو ○

ع ٣ ١٦

[1] ......یعنی اس سورت کے مضامین مثلاً نیکوں کیلئے تیار کی گئی نعمتیں اور کافروں کیلئے تیار کئے گئے عذاب اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے متعلق بیان کردہ دلائل یہ سب بیشک اعلیٰ درجے کی یقینی بات ہے اور اس میں تردد کی کوئی گنجائش نہیں۔

آیات: 29 رکوع: 04

سُوْرَةُ الْحَدِيْد مَدَنِيَّة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

صفاتِ الٰہی کا بیان

کائنات کی ہر چیز تسبیح بیان کرتی ہے

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ

سَبَّحَ (1)	لِلّٰهِ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	وَ	هُوَ	الْعَزِيْزُ
پاکی بیان کی	اللہ کی	(ہر اس چیز نے) جو	آسمانوں اور زمین میں (ہے)	اور	وہی	عزت والا

اللہ کی پاکی بیان کی ہر اس چیز نے جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہی عزت والا،

الْحَكِيْمُ ۞ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَ

الْحَكِيْمُ ۞	لَهٗ	مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	يُحْيٖ	وَ
حکمت والا (ہے)	اسی کے لیے (ہے)	آسمانوں اور زمین کی سلطنت	وہ زندگی دیتا ہے	اور

حکمت والا ہے ○ آسمانوں اور زمین کی سلطنت سب اسی کے لیے ہے، وہ زندگی اور

يُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۞ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَ

يُمِيْتُ	وَ	هُوَ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيْرٌ ۞	هُوَ	الْاَوَّلُ (2)	وَ	الْاٰخِرُ (3)	وَ
موت دیتا ہے	اور	وہ	ہر چیز پر	قادر (ہے)	وہی	اول	اور	آخر	اور

موت دیتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ○ وہی اول اور آخر اور

(1)...یعنی جو کچھ زمین و آسمان میں ہے چاہے وہ جاندار ہو یا بے جان، سب زبانِ حال سے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ذات و صفات، افعال اور احکام میں ہر نقص و عیب سے پاک ہے، نیز اس کے رب ہونے کا اقرار کرتے اور اس کی اطاعت کا یقین رکھتے ہیں۔ (2)......اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات اور صفات کے اعتبار سے ہر چیز سے پہلے ہے کہ وہ اس وقت بھی تھا جب کسی چیز کا وجود نہ تھا، اس کے لئے کوئی ابتداء نہیں۔ (3)... اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کے ہلاک اور فنا ہونے کے بعد باقی رہنے والا ہے کہ سب فنا ہو جائیں گے اور وہ باقی ہو گا نیز حقیقی ذاتی ابدیت اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہے۔

الظَّاهِرُ وَ الْبَاطِنُ ۚ وَ هُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ③ هُوَ الَّذِیْ

الظَّاهِرُ(1)	وَ	الْبَاطِنُ(2)	وَ	هُوَ	بِكُلِّ شَیْءٍ	عَلِیْمٌ ③	هُوَ	الَّذِیْ
ظاہر	اور	باطن (ہے)	اور	وہ	ہر چیز کو	جاننے والا (ہے)	وہی (ہے)	جس نے

ظاہر اور باطن ہے اور وہ سب کچھ جانتا ہے ○ وہی ہے جس نے

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی

خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ	ثُمَّ	اسْتَوٰی
پیدا کیا	آسمانوں	اور	زمین (کو)	چھ دن میں	پھر	اس نے (اپنی شان کے لائق) استوا فرمایا

آسمان اور زمین چھ دن میں پیدا کیے پھر عرش پر استوا فرمایا

عَلَی الْعَرْشِ ؕ یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَ مَا یَخْرُجُ مِنْهَا

عَلَی الْعَرْشِ	یَعْلَمُ	مَا	یَلِجُ	فِی الْاَرْضِ	وَ	مَا	یَخْرُجُ	مِنْهَا
عرش پر	وہ جانتا ہے	جو کچھ	داخل ہوتا ہے	زمین میں	اور	جو کچھ	نکلتا ہے	اس سے

جیسا اس کی شان کے لائق ہے، وہ جانتا ہے جو کچھ زمین کے اندر جاتا ہے اور جو کچھ اس سے باہر نکلتا ہے

وَ مَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَ مَا یَعْرُجُ فِیْهَا ؕ وَ هُوَ

وَ	مَا	یَنْزِلُ	مِنَ السَّمَآءِ	وَ	مَا	یَعْرُجُ	فِیْهَا	وَ	هُوَ
اور	جو کچھ	اترتا ہے	آسمان سے	اور	جو کچھ	چڑھتا ہے	اس میں	اور	وہ

اور جو کچھ آسمان سے اترتا ہے اور جو کچھ اس میں چڑھتا ہے اور وہ

مَعَكُمْ اَیْنَ مَا كُنْتُمْ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

مَعَكُمْ(3)	اَیْنَ مَا	كُنْتُمْ	وَ	اللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ
تمہارے ساتھ (ہے)	جہاں کہیں	تم ہو	اور	اللہ	(اس) کو جو	تم عمل کرتے ہو

تمہارے ساتھ ہے جہاں بھی تم ہو اور اللہ تمہارے کام

1 ...اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ دلائل وبراہین سے ایسا ظاہر ہے کہ ذرے ذرے میں اس کے وجود پر دلالت کرنے والے دلائل موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ظاہر ہونے کے معنی یہ بھی ہیں کہ وہ ہر چیز پر غالب ہے۔ 2 ......اس سے مراد یہ ہے کہ حواس اللہ تعالیٰ کا ادراک کرنے سے عاجز ہیں اور اس کی ذات ایسی پوشیدہ ہے کہ عقل کی اس تک رسائی نہیں اور یہ پوشیدگی دنیا اور آخرت دونوں میں ہے۔

3 ......اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عام طور پر اپنے علم وقدرت سے اور خاص طور پر اپنے فضل ورحمت سے تمہارے ساتھ ہے۔

بَصِيْرٌ ۝۴ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ وَ اِلَى اللّٰهِ

بَصِيْرٌ ۝۴	لَهٗ	مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ	اِلَى اللّٰهِ
دیکھنے والا (ہے)	اسی کے لئے (ہے)	آسمانوں اور زمین کی سلطنت	اور	اللہ کی طرف

دیکھ رہا ہے ○ آسمانوں اور زمین کی سلطنت اسی کیلئے ہے اور اللہ ہی کی طرف

تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝۵ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَ يُوْلِجُ

تُرْجَعُ	الْاُمُوْرُ ۝۵	يُوْلِجُ	الَّيْلَ	فِي النَّهَارِ	وَ	يُوْلِجُ
لوٹایا جاتا ہے	سب کاموں (کو)	وہ داخل کرتا ہے	رات (کو)	دن میں	اور	داخل کرتا ہے

سب کاموں کو لوٹایا جاتا ہے ○ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں

النَّهَارَ فِي الَّيْلِؕ وَ هُوَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۶ اٰمِنُوْا

النَّهَارَ	فِي الَّيْلِ	وَ	هُوَ	عَلِيْمٌ	بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۶	اٰمِنُوْا
دن (کو)	رات میں	اور	وہ	جاننے والا (ہے)	سینوں کی بات کو	ایمان لاؤ

داخل کرتا ہے اور وہ دلوں کی بات جاننے والا ہے ○ اللہ اور

بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ

بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ (1)	وَ	اَنْفِقُوْا	مِمَّا	جَعَلَكُمْ	مُّسْتَخْلَفِيْنَ (2)
اللہ اور اس کے رسول پر	اور	خرچ کرو	(اس مال) سے جو	اس نے بنایا تمہیں	دوسروں کا جانشین

اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور (اس کی راہ میں) اس مال میں سے خرچ کرو جس میں اللہ نے تمہیں

فِيْهِؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ اَنْفَقُوْا لَهُمْ

فِيْهِ	فَالَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	مِنْكُمْ	وَ	اَنْفَقُوْا	لَهُمْ
اس میں	تو وہ لوگ جو	ایمان لائے	تم میں سے	اور	انہوں نے خرچ کیا	ان کے لئے

دوسروں کا جانشین بنایا ہے تو تم میں جو ایمان لائے اور انہوں نے خرچ کیا ان کے لیے

ایمان لانے اور صدقہ کرنے والوں کیلئے بڑے اجر کی بشارت

(1) یہاں توحید و رسالت پر ایمان کو پہلے اور نیک عمل کو بعد میں ذکر کیا گیا، اس سے معلوم ہوا کہ نیک اعمال سے پہلے عقائد کی اصلاح ضروری ہے۔

(2) جانشین بنانے سے مراد بطور وراثت دوسروں کے مال کا جانشین بنانا ہے، یا یہ مراد ہے کہ جو مال تمہارے قبضے میں ہے اس کا حقیقی مالک اللہ تعالیٰ ہے اور تم نائب اور وکیل کی طرح ہو۔

اَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴿٧﴾ وَ مَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَ الرَّسُوْلُ

اَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴿٧﴾	وَ	مَا	لَكُمْ	لَا تُؤْمِنُوْنَ	بِاللّٰهِ	وَ	الرَّسُوْلُ
بڑا ثواب (ہے)	اور	کیا ہوا	تمہیں	تم ایمان نہیں لاتے	اللہ پر	اور (حالانکہ)	رسول

بڑا ثواب ہے ○ اور (اے لوگو!) تمہیں کیا ہے کہ تم اللہ پر ایمان نہ لاؤ حالانکہ رسول

يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَ قَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ اِنْ

يَدْعُوْكُمْ	لِتُؤْمِنُوْا	بِرَبِّكُمْ	وَ	قَدْ	اَخَذَ	مِيْثَاقَكُمْ [1]	اِنْ
بلا رہا ہے تمہیں	کہ تم ایمان لاؤ	اپنے رب پر	اور	بیشک	(اللہ) لے چکا	تم سے عہد	اگر

تمہیں بلا رہے ہیں کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ اور بیشک اللہ تم سے عہد لے چکا ہے۔ اگر

كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٨﴾ هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖۤ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ

كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٨﴾	هُوَ	الَّذِيْ	يُنَزِّلُ	عَلٰى عَبْدِهٖۤ	اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ
تم ہو	یقین رکھنے والے	وہی (ہے)	جو	اتارتا ہے	اپنے بندے پر	روشن آیتیں

تم یقین رکھتے ہو ○ وہی ہے جو اپنے بندہ پر روشن آیتیں اتارتا ہے

لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ

لِّيُخْرِجَكُمْ	مِّنَ الظُّلُمٰتِ	اِلَى النُّوْرِ	وَ	اِنَّ	اللّٰهَ	بِكُمْ	لَرَءُوْفٌ
تاکہ وہ نکالے تمہیں	اندھیروں سے	نور کی طرف	اور	بیشک	اللہ	تم پر	ضرور مہربان

تاکہ تمہیں اندھیروں سے نور کی طرف لے جائے اور بیشک اللہ تم پر ضرور مہربان

رَّحِيْمٌ ﴿٩﴾ وَ مَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ

رَّحِيْمٌ ﴿٩﴾	وَ	مَا	لَكُمْ	اَلَّا تُنْفِقُوْا	فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	وَ
رحمت والا (ہے)	اور	کیا ہے	تمہیں	کہ تم خرچ نہ کرو	اللہ کی راہ میں	اور (حالانکہ)

رحمت والا ہے ○ اور تمہیں کیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو حالانکہ

[1] ……اس سے مراد وہ عہد بھی ہو سکتا ہے جو تمام ارواح کو جمع کرکے رب تعالیٰ کے بارے میں لیا گیا تھا جس کا قرآنِ کریم میں "اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ" کے الفاظ سے ذکر موجود ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس سے وہ عہد مراد ہو جو گزشتہ انبیاء عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام اور ان کی اُمتوں سے حضورِ اقدس صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم پر ایمان لانے اور ان کی مدد کرنے سے متعلق لیا گیا تھا۔

فتحِ مکہ سے پہلے خرچ کرنے والے صحابۂ کرام کی فضیلت

لِلّٰهِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ لَا یَسْتَوِیْ مِنْكُمْ مَّنْ

مَّنْ	مِنْكُمْ	لَا یَسْتَوِیْ	مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ [1]	لِلّٰهِ
وہ جس نے	تم میں سے	برابر نہیں ہے	آسمانوں اور زمین کی وراثت	اللہ ہی کی (ہے)

آسمانوں اور زمین سب کا وارث اللہ ہی ہے۔ تم میں فتح سے پہلے خرچ کرنے والے

اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قٰتَلَؕ اُولٰٓىٕكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً

اَعْظَمُ دَرَجَةً [2]	اُولٰٓىٕكَ	قٰتَلَ	وَ	مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ	اَنْفَقَ
مرتبے میں بڑے (ہیں)	یہ لوگ	جہاد کیا	اور	فتح سے پہلے	خرچ کیا

اور جہاد کرنے والے برابر نہیں ہیں، وہ بعد میں خرچ کرنے والوں اور

مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَ قٰتَلُوْاؕ وَ كُلًّا

كُلًّا	وَ	قٰتَلُوْا	وَ	مِنْۢ بَعْدُ	اَنْفَقُوْا	مِّنَ الَّذِیْنَ
سب سے	اور	انہوں نے جہاد کیا	اور	(فتح کے) بعد	خرچ کیا	ان لوگوں سے جنہوں نے

لڑنے والوں سے مرتبے میں بڑے ہیں اور ان سب سے

وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰىؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

تَعْمَلُوْنَ	بِمَا	اللّٰهُ	وَ	الْحُسْنٰى	اللّٰهُ	وَّعَدَ
تم عمل کرتے ہو	(اس) سے جو	اللہ	اور	سب سے اچھی چیز (جنت کا)	اللہ (نے)	وعدہ کرلیا

اللہ نے سب سے اچھی چیز کا وعدہ فرمالیا ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے

راہِ خدا میں خرچ کرنے کی فضیلت

خَبِیْرٌ۠ ﴿۱۰﴾ مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا

قَرْضًا حَسَنًا	اللّٰهَ	یُقْرِضُ	الَّذِیْ	ذَا	مَنْ	خَبِیْرٌ ﴿۱۰﴾
اچھا قرض	اللہ (کو)	قرض دے	جو	وہ	کون (ہے)	خبردار (ہے)

خبردار ہے ○ کون ہے جو اللہ کو اچھا قرض دے

ع ۱۰ | ۲

1 ...... یہاں اللہ تعالیٰ کے وارث ہونے سے مراد یہ ہے کہ اگرچہ کائنات کی تمام چیزوں کا حقیقی مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے لیکن اس نے اپنے فضل سے کچھ چیزوں کی ظاہری ملکیت لوگوں کو بھی عطا کی ہے اور بالآخر ان کی ظاہری ملکیت بھی ختم ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف منتقل ہو جائے گی۔ 2 ...... فتح مکہ سے پہلے اسلام لانے اور راہِ خدا میں خرچ کرنے والے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی عظمت و مقام دیگر صحابہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے بہت بلند ہے۔ انہیں میں حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی اور حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم بھی شامل ہیں اور ان کی عظمت کی گواہی خود اللہ تعالیٰ قرآنِ پاک میں ←

پلِ صراط پر اہلِ ایمان کو نور عطا ہونے کی بشارت

فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَ لَهٗۤ اَجْرٌ كَرِیْمٌ ﴿۱۱﴾ یَوْمَ

فَیُضٰعِفَهٗ	لَهٗ	وَ	لَهٗۤ	اَجْرٌ كَرِیْمٌ ﴿۱۱﴾	یَوْمَ
تو وہ بڑھادے گا اسے	اس کے لیے	اور	اس کے لیے	اچھا ثواب (ہے)	(جس) دن

تو اللہ اس کیلئے اس کو کئی گنا بڑھادے گا اور اس کیلئے اچھا اجر ہے ○ جس دن

تَرَى الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ یَسْعٰى نُوْرُهُمْ

تَرَى	الْمُؤْمِنِیْنَ	وَ	الْمُؤْمِنٰتِ	یَسْعٰى	نُوْرُهُمْ (1)
تم دیکھو گے	ایمان والے مردوں	اور	ایمان والی عورتوں (کو)	دوڑ رہا ہے	ان کا نور

تم مومن مردوں اور ایمان والی عورتوں کو دیکھو گے کہ ان کا نور ان کے آگے

بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ بِاَیْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْیَوْمَ جَنّٰتٌ

بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ	وَ	بِاَیْمَانِهِمْ	بُشْرٰىكُمُ	الْیَوْمَ	جَنّٰتٌ
ان کے آگے	اور	ان کے دائیں جانب	تمہاری سب سے زیادہ خوشی کی بات	آج	جنتیں (ہیں)

اور ان کی دائیں جانب دوڑ رہا ہے (فرمایا جائے گا کہ) آج تمہاری سب سے زیادہ خوشی کی بات وہ جنتیں ہیں

تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۱۲﴾

تَجْرِیْ	مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	خٰلِدِیْنَ	فِیْهَا	ذٰلِكَ	هُوَ	الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۱۲﴾
بہتی ہیں	ان کے نیچے	نہریں	ہمیشہ رہنے والے	ان میں	یہی	وہ	بڑی کامیابی (ہے)

جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں تم ان میں ہمیشہ رہو، یہی بڑی کامیابی ہے ○

پلِ صراط پر منافقوں کی نور سے محرومی

یَوْمَ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوا

یَوْمَ	یَقُوْلُ	الْمُنٰفِقُوْنَ	وَ	الْمُنٰفِقٰتُ	لِلَّذِیْنَ	اٰمَنُوا
(جس) دن	کہیں گے	منافق مرد	اور	منافق عورتیں	ان لوگوں سے جو	ایمان لائے

جس دن منافق مرد اور منافق عورتیں مسلمانوں سے کہیں گے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) دے رہا ہے۔ سبحان اللہ۔

(1) ...... یہ نور ان کے ایمان اور بندگی کا نور ہوگا جو پلِ صراط پر ان کے آگے اور ان کی دائیں جانب دوڑ رہا ہوگا۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں "ایمان والوں کو ان کے اعمال کے مطابق نور عطا کیا جائے گا (جس کی روشنی میں وہ پلِ صراط پار کریں گے، حتّٰی کہ) ان میں سے بعض مومن ایسے ہوں گے جن کا نور پہاڑ کی مانند ہوگا اور ان میں سے سب سے کم نور اس شخص کا ہوگا جس کا نور اس کے انگوٹھے پر ہوگا جو کبھی روشن ہوگا اور کبھی بجھ جائے گا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، ۸/۱۶۴، الحدیث: ۳۳)

انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ قِيْلَ ارْجِعُوْا

انْظُرُوْنَا	نَقْتَبِسْ	مِنْ نُّوْرِكُمْ	قِيْلَ	ارْجِعُوْا
ہم پر نظر کر دو	ہم روشنی حاصل کر لیں	تمہارے نور سے	کہا جائے گا	تم لوٹ جاؤ

کہ ہم پر نظر کردو ہم تمہارے نور سے کچھ روشنی حاصل کرلیں، کہا جائے گا: تم اپنے پیچھے

وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ؕ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ

وَرَآءَكُمْ	فَالْتَمِسُوْا	نُوْرًا	فَضُرِبَ	بَيْنَهُمْ	بِسُوْرٍ[1]
اپنے پیچھے	تو (وہاں) تم تلاش کرو	نور	تو کھڑی کردی جائے گی	ان کے درمیان	ایک دیوار

لوٹ جاؤ تو وہاں نور ڈھونڈو، جبھی ان کے درمیان ایک دیوار کھڑی کردی جائے گی

لَّهٗ بَابٌ ؕ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ

لَّهٗ	بَابٌ	بَاطِنُهٗ[2]	فِيْهِ	الرَّحْمَةُ	وَ	ظَاهِرُهٗ
اس کا	ایک دروازہ (ہوگا)	اس کے اندرونی طرف	اس میں	رحمت	اور	اس کے باہر

جس میں ایک دروازہ ہوگا جس کے اندر کی طرف رحمت اور اس کے باہر

مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ﴿۱۳﴾ يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ؕ

مِنْ قِبَلِهِ	الْعَذَابُ ﴿۱۳﴾	يُنَادُوْنَهُمْ	اَلَمْ نَكُنْ	مَّعَكُمْ
اس کی طرف	عذاب (ہوگا)	(منافق) پکاریں گے انہیں	کیا ہم نہ تھے	تمہارے ساتھ

کی طرف عذاب ہوگا○ منافق مسلمانوں کو پکاریں گے: کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟

منافقوں کی اہلِ ایمان سے فریاد اور ان کا جواب

قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ

قَالُوْا	بَلٰى	وَلٰكِنَّكُمْ	فَتَنْتُمْ	اَنْفُسَكُمْ	وَ	تَرَبَّصْتُمْ
وہ کہیں گے	کیوں نہیں	لیکن تم	تم نے فتنے میں ڈالا	اپنی جانوں (کو)	اور	منتظر رہے

وہ کہیں گے: کیوں نہیں، مگر تم نے تو اپنی جانوں کو فتنے میں ڈالا اور (مسلمانوں کے نقصان کے) منتظر رہے

1 ...اس دیوار کے بارے میں مفسرین کے مختلف اقوال ہیں، ایک قوی قول یہ ہے کہ یہی دیوار اعراف ہے۔

2 ...اندرونی جانب سے مسلمانوں کی طرف اور بیرونی جانب سے کافروں کی طرف والی جانب مراد ہے اور رحمت سے مراد جنت اور عذاب سے مراد جہنم ہے۔

وَ ارْتَبْتُمْ وَ غَرَّتْكُمُ الْاَمَانِیُّ حَتّٰی

حَتّٰی	الْاَمَانِیُّ (1)	غَرَّتْكُمُ	وَ	وَارْتَبْتُمْ
یہاں تک کہ	جھوٹی خواہشات (نے)	دھوکے میں ڈالے رکھا تمہیں	اور	اور شک میں پڑے رہے

اور شک میں پڑے رہے اور جھوٹی خواہشات نے تمہیں دھوکے میں ڈالے رکھا یہاں تک کہ

جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَ غَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۱۴﴾

الْغَرُوْرُ ﴿۱۴﴾	بِاللّٰهِ	غَرَّكُمْ	وَ	اَمْرُ اللّٰهِ	جَآءَ
بڑے فریبی (نے)	اللہ کے بارے میں	دھوکے میں ڈالے رکھا تمہیں	اور	اللہ کا حکم	آگیا

اللہ کا حکم آگیا اور بڑے فریبی نے تمہیں اللہ کے بارے میں دھوکے میں ڈالے رکھا○

فَالْیَوْمَ لَا یُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْیَةٌ وَّ لَا مِنَ الَّذِیْنَ

مِنَ الَّذِیْنَ	لَا	وَّ	فِدْیَةٌ (2)	مِنْكُمْ	لَا یُؤْخَذُ	فَالْیَوْمَ
ان لوگوں سے جنہوں نے	نہ	اور	کوئی فدیہ	تم سے	نہیں لیا جائے گا	تو آج

تو آج نہ تم سے کوئی فدیہ لیا جائے گا اور نہ ہی کھلے

كَفَرُوْا ؕ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ؕ هِیَ مَوْلٰىكُمْ ؕ وَ

وَ	مَوْلٰىكُمْ	هِیَ	النَّارُ	مَاْوٰىكُمُ	كَفَرُوْا
اور	تمہاری ساتھی (ہے)	وہ (آگ ہی)	آگ (ہے)	تمہارا ٹھکانہ	(اعلانیہ) کفر کیا

کافروں سے۔ تمہارا ٹھکانہ آگ ہے، وہ آگ ہی تمہاری ساتھی ہے اور

بِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۱۵﴾ اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا

اٰمَنُوْۤا	لِلَّذِیْنَ	اَلَمْ یَاْنِ	الْمَصِیْرُ ﴿۱۵﴾	بِئْسَ
ایمان لائے	ان لوگوں کے لئے جو	کیا وقت نہیں آیا	ٹھکانہ (ہے)	کیا ہی برا

کیا ہی برا ٹھکانہ ہے○ کیا ایمان والوں کیلئے ابھی وہ وقت نہیں آیا

تجوید ضروری اعلان

1 ......اس آیت میں منافقین کی یہ بری صفات بیان کی گئی ہیں (1) منافقت اور کفر اختیار کر کے اپنی جانوں کو فتنے میں ڈالنا۔ (2) مسلمانوں کے نقصان کا منتظر رہنا۔ (3) دینِ اسلام کی حقانیت میں شک کرتے رہنا۔ (4) جھوٹی خواہشات کے دھوکے میں مبتلا رہنا۔ ان صفات کو سامنے رکھ کر ہمیں بھی غور کرنا چاہئے کہ ان میں سے کوئی صفت ہم میں تو نہیں پائی جاتی، اگر ہو تو فوراً اس سے چھٹکارا پانے کی کوشش کریں۔

2 ......قیامت کے دن منافقوں اور کافروں کے پاس کوئی چیز نہ ہوگی اور بالفرض اگر ہوتی اور وہ اسے بطورِ فدیہ پیش کرتے تو بھی اسے قبول نہ کیا جاتا۔

اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَ مَا نَزَلَ

اَنْ	تَخْشَعَ	قُلُوْبُهُمْ	لِذِكْرِ اللّٰهِ (1)	وَ	مَا	نَزَلَ
کہ	جھک جائیں	ان کے دل	اللہ کی یاد کے لیے	اور	(اس کے لیے) جو	نازل ہوا

کہ ان کے دل اللہ کی یاد اور اس حق کے لیے جھک جائیں جو

مِنَ الْحَقِّ ۙ وَ لَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا

مِنَ الْحَقِّ	وَ	لَا يَكُوْنُوْا (2)	كَالَّذِيْنَ	اُوْتُوا
حق	اور	وہ (مسلمان) نہ ہوں	ان لوگوں جیسے جنہیں	دی گئی

نازل ہوا ہے اور مسلمان ان جیسے نہ ہوں جنہیں پہلے کتاب

الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ

الْكِتٰبَ	مِنْ قَبْلُ	فَطَالَ	عَلَيْهِمُ	الْاَمَدُ	فَقَسَتْ
کتاب	پہلے	پھر دراز ہوگئی	ان پر	مدت	تو سخت ہوگئے

دی گئی پھر ان پر مدت دراز ہوگئی تو ان کے دل

قُلُوْبُهُمْ ؕ وَ كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِعْلَمُوْۤا

قُلُوْبُهُمْ	وَ	كَثِيْرٌ	مِّنْهُمْ	فٰسِقُوْنَ ﴿۱۶﴾	اِعْلَمُوْۤا
ان کے دل	اور	بہت سے	ان میں سے	نافرمانی کرنے والے (ہیں)	جان لو

سخت ہوگئے اور ان میں بہت سے فاسق ہیں ○ جان لو

اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ قَدْ

اَنَّ	اللّٰهَ	يُحْيِ	الْاَرْضَ	بَعْدَ مَوْتِهَا	قَدْ
کہ	اللہ	زندہ کرتا ہے	زمین (کو)	اس کی موت کے بعد	بیشک

کہ اللہ زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے بیشک

(1)...یادِ الٰہی کے لیے دل کے خشوع سے مراد دل کا نرم ہونا، وعظ و نصیحت قبول کرنا اور اطاعتِ الٰہی اختیار کرنا ہے اور قرآن کے لیے خشوع یہ ہے کہ بندہ اس کے احکامات پر عمل کرے اور ممنوعات سے بچے اور اس پر عمل کرنے میں کسی سستی اور کمزوری کو آڑے نہ آنے دے۔

(2)...یہاں مسلمانوں کو یہودیوں اور عیسائیوں کی مشابہت اختیار کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ اس حکم کو سامنے رکھتے ہوئے ان لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہئے جو اپنی صورت اور سیرت یہودیوں اور عیسائیوں جیسی بناتے، اس پر فخر محسوس کرتے اور اس کی ترغیب دیتے ہیں۔

صدقہ دینے والوں کے لیے بشارت

بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷﴾ اِنَّ

بَيَّنَّا	لَكُمُ	الْاٰيٰتِ	لَعَلَّكُمْ	تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷﴾	اِنَّ
ہم نے بیان کر دیں	تمہارے لیے	نشانیاں	تاکہ تم	سمجھو	بیشک

ہم نے تمہارے لیے نشانیاں بیان فرمادیں تاکہ تم سمجھو ○ بیشک

الْمُصَّدِّقِيْنَ وَ الْمُصَّدِّقٰتِ وَ اَقْرَضُوا اللّٰهَ

الْمُصَّدِّقِيْنَ	وَ	الْمُصَّدِّقٰتِ	وَ	اَقْرَضُوا	اللّٰهَ
صدقہ دینے والے مرد	اور	صدقہ دینے والی عورتیں	اور	(جنہوں نے) قرض دیا	اللہ (کو)

صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور وہ جنہوں نے اللہ کو

قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَ لَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿۱۸﴾

قَرْضًا حَسَنًا (1)	يُّضٰعَفُ	لَهُمْ	وَ	لَهُمْ	اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿۱۸﴾
اچھا قرض	بڑھادیا جائے گا	ان کے لئے	اور	ان کے لئے	عزت کا ثواب (ہے)

اچھا قرض دیا ان کیلئے کئی گنا بڑھادیا جائے گا اور ان کے لئے عزت کا ثواب ہے ○

اہل ایمان کے لیے بشارت اور کفار کے لیے وعید

وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖۤ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ

وَ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ	اُولٰٓىِٕكَ	هُمُ
اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اللہ اور اس کے رسول پر	یہ لوگ	وہی

اور وہ جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائیں وہی

الصِّدِّيْقُوْنَ ﳓ وَ الشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ لَهُمْ

الصِّدِّيْقُوْنَ	وَ	الشُّهَدَآءُ	عِنْدَ رَبِّهِمْ	لَهُمْ
صدیق (کامل سچے)	اور	گواہ (ہیں)	اپنے رب کے نزدیک	ان کے لیے

اپنے رب کے نزدیک صدّیق اور گواہ ہیں۔ ان کے لیے

(1) ...... حدیثِ پاک میں ہے: بیشک اللہ تعالیٰ صدقہ قبول فرماتا اور اسے (اپنی شان کے لائق) دائیں ہاتھ میں لیتا ہے، پھر تم میں سے کسی کے لیے اس کی ایسے پرورش کرتا (یعنی بڑھاتا) ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے بچھڑے کی پرورش کرتا ہے یہاں تک کہ ایک لقمہ احد پہاڑ کی طرح ہو جاتا ہے۔(ترمذی، ۲/۱۴۴، الحدیث: ۶۶۲)

(2) ...... صدق کے 6 مراتب ہیں: (1) زبان کا صدق۔ (2) نیت کا صدق۔ (3) عزم کا صدق (4) عزم پورا کرنے کا صدق۔ (5) تب تک کوئی ایسا کام نہ کرنا جب تک باطن اس صفت سے متصف نہ ہو۔ (6) مقامات دین (جیسے زہد، توکل، صبر وغیرہ) کی حقیقت کا دل سے خواہاں ہونا اور ان کے ظاہر پر قناعت

دنیاوی زندگی کی حقیقت

ع ۲۰ / ۱۸

اَجْرُهُمْ وَ نُوْرُهُمْ ؕ وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا

اَجْرُهُمْ	وَ	نُوْرُهُمْ	وَ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	وَ	كَذَّبُوْا
ان کا ثواب	اور	ان کا نور (ہے)	اور	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اور	انہوں نے جھٹلایا

ان کا ثواب ہے اور ان کا نور ہے اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتیں

بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ﴿۱۹﴾ ع اِعْلَمُوْۤا اَنَّمَا

بِاٰیٰتِنَاۤ	اُولٰٓىٕكَ	اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ﴿۱۹﴾	اِعْلَمُوْۤا	اَنَّمَا
ہماری آیتوں کو	یہ لوگ	دوزخ والے (ہیں)	تم جان لو	کہ

جھٹلائیں وہ دوزخی ہیں ○ جان لو کہ

الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ وَّ زِیْنَةٌ وَّ

الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا(1)	لَعِبٌ	وَّ	لَهْوٌ	وَّ	زِیْنَةٌ	وَّ
دنیا کی زندگی	کھیل	اور	تماشا	اور	زینت	اور

دنیا کی زندگی تو صرف کھیل کود اور زینت اور

تَفَاخُرٌۢ بَیْنَكُمْ وَ تَكَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِ ؕ

تَفَاخُرٌۢ بَیْنَكُمْ	وَ	تَكَاثُرٌ	فِی الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِ
اپنے درمیان فخر و غرور کرنا	اور	ایک دوسرے پر زیادتی چاہنا (ہے)	مالوں اور اولاد میں

آپس میں فخر و غرور کرنا اور مالوں اور اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنا ہے۔

كَمَثَلِ غَیْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ

كَمَثَلِ غَیْثٍ	اَعْجَبَ	الْكُفَّارَ	نَبَاتُهٗ
(دنیاوی زندگی کی مثال) بارش کی مثال جیسی (ہے)	اچھا لگا	کسانوں کو	اس کا (اگایا ہوا) سبزہ

(دنیا کی زندگی ایسے ہے) جیسے وہ بارش جس کا اُگایا ہوا سبزہ کسانوں کو اچھا لگا

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) نہ کرنا۔ (کیمیائے سعادت، ۲/۸۸۰-۸۸۲) جب تک کسی میں یہ مراتب نہ پائے جائیں تب تک وہ کامل صدیق نہیں ہو سکتا۔ 1 ...اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے دنیا کے بارے میں 6 چیزیں بیان فرمائی ہیں (1،2) دنیا کی زندگی تو صرف کھیل کود ہے جو کہ بچوں کا کام ہے اور صرف اس کے حصول میں محنت و مشقت کرتے رہنا وقت ضائع کرنے کے سوا کچھ نہیں۔ (3) دنیا کی زندگی زینت و آرائش کا نام ہے جو جلد فنا ہو جاتی ہے۔ (4،5) دنیا کی زندگی آپس میں فخر و غرور کرنے اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنے کا نام ہے۔ (6) دنیاوی زندگی کی مثال اس سبزے جیسی ہے جو کسانوں کو اچھا لگتا ہے، پھر وہ سوکھ کر زرد ہو جاتا اور آخر کار بے کار ہو جاتا ہے۔

ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا ؕ وَ

ثُمَّ	يَهِيْجُ	فَتَرٰىهُ	مُصْفَرًّا	ثُمَّ	يَكُوْنُ	حُطَامًا	وَ
پھر	وہ سوکھ جاتا ہے	تو تم دیکھتے ہو اسے	زرد	پھر	وہ ہو جاتا ہے	چورا چورا	اور

پھر وہ سبزہ سوکھ جاتا ہے تو تم اسے زرد دیکھتے ہو پھر وہ پامال کیا ہوا (بےکار) ہو جاتا ہے اور

فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّ مَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ

فِي الْاٰخِرَةِ	عَذَابٌ شَدِيْدٌ	وَّ	مَغْفِرَةٌ	مِّنَ اللّٰهِ	وَ
آخرت میں	سخت عذاب (ہے)	اور	بخشش (ہے)	اللہ کی طرف سے	اور

آخرت میں سخت عذاب ہے اور اللہ کی طرف سے بخشش اور

رِضْوَانٌ ؕ وَ مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝٢٠

رِضْوَانٌ	وَ	مَا	الْحَيٰوةُ الدُّنْيَاۤ	اِلَّا	مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝٢٠
رضا (بھی ہے)	اور	نہیں	دنیا کی زندگی	مگر	دھوکے کا سامان

اس کی رضا (بھی ہے) اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کا سامان ہے ۝

مغفرت وجنت کے حصول میں سبقت کا حکم

سَابِقُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ

سَابِقُوْۤا (1)	اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ	وَ	جَنَّةٍ
آگے بڑھ جاؤ	اپنے رب کی بخشش کی طرف	اور	(اس) جنت (کی طرف)

اپنے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھ جاؤ

عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ

عَرْضُهَا	كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ	اُعِدَّتْ (2)
جس کی چوڑائی	آسمان اور زمین کی وسعت جیسی (ہے)	تیار کی گئی ہے

جس کی چوڑائی آسمان وزمین کی وسعت جیسی ہے۔ اللہ اور اس کے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اس کے بعد آخرت کے بارے میں بیان ہوا کہ وہاں ہر انسان دو حالوں میں سے ایک حال کو ضرور پہنچے گا: یا تو اسے شدید عذاب ہوگا، یا اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت اور رحمت ہے۔ اب یہ انسان کے اختیار میں ہے کہ وہ چاہے تو صرف ناپائیدار دنیا میں مشغول ہو کر اپنی اُخروی زندگی کو عذاب بنا لے یا اس میں دل لگانے اور اسی کے حصول کی کوشش کرتے رہنے کی بجائے آخرت کو بہتر بنانے والے کاموں میں مشغول ہو کر اپنی اُخروی زندگی سنوار لے۔ 1 ..... آیت کے اس حصے کا معنی یہ ہے کہ ان اعمال میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت اور جنت حاصل ہونے کا ذریعہ ہیں۔ 2 ..... اس سے

تفسیر کا بیان

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ ؕ ذٰلِكَ

لِلَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ	ذٰلِكَ
ان لوگوں کے لیے جو	ایمان لائے	اللہ اور اس کے رسولوں پر	یہ

سب رسولوں پر ایمان لانے والوں کیلئے تیار کی گئی ہے، یہ

فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ

فَضْلُ اللّٰهِ	يُؤْتِيْهِ	مَنْ	يَّشَآءُ	وَ	اللّٰهُ
اللہ کا فضل (ہے)	وہ دیتا ہے اسے	جسے	وہ چاہتا ہے	اور	اللہ

اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ

ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۱﴾ مَاۤ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ

ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۱﴾	مَاۤ اَصَابَ	مِنْ مُّصِيْبَةٍ	فِي الْاَرْضِ
بڑے فضل والا (ہے)	نہیں پہنچتی	کوئی مصیبت	زمین میں

بڑے فضل والا ہے ○ زمین میں اور تمہاری جانوں میں جو مصیبت

وَ لَا فِيْۤ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ

وَ	لَا	فِيْۤ اَنْفُسِكُمْ	اِلَّا	فِيْ كِتٰبٍ (۱)	مِّنْ قَبْلِ
اور	نہ	تمہاری جانوں میں	مگر	ایک کتاب میں (لکھی ہوئی ہے)	(اس سے) پہلے

پہنچتی ہے وہ ہمارے اسے پیدا کرنے سے پہلے (ہی)

اَنْ نَّبْرَاَهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۲۲﴾ۚ

اَنْ	نَّبْرَاَهَا	اِنَّ	ذٰلِكَ	عَلَى اللّٰهِ	يَسِيْرٌ ﴿۲۲﴾
کہ	ہم پیدا کریں اسے	بیشک	یہ	اللہ پر	آسان (ہے)

ایک کتاب میں (لکھی ہوئی) ہے بیشک یہ اللہ پر آسان ہے ○

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) معلوم ہوا کہ جنت تیار کی جاچکی ہے کیونکہ یہاں ماضی کا صیغہ ذکر کیا گیا ہے۔ (1) ...بندے کو پہنچنے والی ہر مصیبت اس کی تقدیر میں لکھی ہوئی ہے اور ہر مصیبت اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی پہنچتی ہے، البتہ بعض مصیبتیں بعض وجوہات جیسے گناہ کرنے کی وجہ سے یا مومن کے گناہوں کو معاف کرنے، اس کے درجات بلند کرنے کے لئے بھی آتی ہیں لہٰذا جس پر کوئی مصیبت آئے تو وہ اس بات پر یقین رکھے کہ یہ مصیبت اس کے نصیب میں لکھی ہوئی تھی اور اس بات پر غور کرے کہ کہیں اس سے کوئی ایسا گناہ صادر نہ ہوا ہو جس کے نتیجے میں اس پر یہ مصیبت آئی، نیز اللہ تعالیٰ سے یہ امید رکھے کہ وہ اس مصیبت کے سبب اس کے گناہ مٹا اور اس کے درجات بلند

لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَ لَا تَفْرَحُوْا

لِّكَيْلَا تَاْسَوْا[1]	عَلٰى	مَا	فَاتَكُمْ	وَ	لَا تَفْرَحُوْا
تاکہ تم غم نہ کھاؤ	(اس) پر	جو	جاتا رہا تم سے	اور	تم نہ اتراؤ

تاکہ تم اس پر غم نہ کھاؤ جو تم سے جاتی رہے اور اس پر اتراؤ نہیں

بِمَاۤ اٰتٰىكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِ ۙ۝۲۳

بِمَاۤ	اٰتٰىكُمْ	وَ	اللّٰهُ	لَا يُحِبُّ	كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۝۲۳
(اس) پر جو	اس نے دیا تمہیں	اور	اللہ	پسند نہیں کرتا	ہر متکبر، بڑائی جتانے والے (کو)

جو تمہیں اللہ نے دیا ہے اور اللہ ہر متکبر، بڑائی جتانے والے کو ناپسند کرتا ہے ○

تکبر اور بخل کی مذمت

الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَ يَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ؕ

الَّذِيْنَ	يَبْخَلُوْنَ	وَ	يَاْمُرُوْنَ	النَّاسَ	بِالْبُخْلِ[2]
وہ لوگ جو	بخل کرتے ہیں	اور	حکم دیتے ہیں	لوگوں (کو)	بخل کا

وہ جو بخل کریں اور لوگوں کو بخل کرنے کا کہیں

وَ مَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝۲۴

وَ	مَنْ	يَّتَوَلَّ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	هُوَ	الْغَنِيُّ	الْحَمِيْدُ ۝۲۴
اور	جو	منہ پھیرے	تو بیشک	اللہ	وہی	بے نیاز	حمد کے لائق (ہے)

اور جو منہ پھیرے تو بیشک اللہ ہی بے نیاز، حمد کے لائق ہے ○

رسولوں کو بھیجنے کا اہم مقصد

لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَ اَنْزَلْنَا

لَقَدْ	اَرْسَلْنَا	رُسُلَنَا	بِالْبَيِّنٰتِ	وَ	اَنْزَلْنَا
ضرور بیشک	ہم نے بھیجا	اپنے رسولوں (کو)	روشن دلیلوں کے ساتھ	اور	ہم نے اتاری

بیشک ہم نے اپنے رسولوں کو روشن دلیلوں کے ساتھ بھیجا اور ان کے ساتھ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) فرمادے گا۔ ایسا کرنے سے ذہنی سکون ملے گا اور مصیبت پر صبر کرنا آسان ہو جائے گا۔ 1 ...اِس غم سے مراد انسان کی وہ حالت ہے جس میں صبر نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر راضی رہنا نہ پایا جائے اور ثواب کی امید بھی آدمی نہ رکھے جبکہ خوشی سے وہ اترانا مراد ہے جس میں مست ہو کر آدمی شکر سے غافل ہو جائے، ایسا غم اور خوشی مذموم و ممنوع ہے البتہ وہ رنج و غم جس میں بندہ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو اور اس کی رضا پر راضی ہو، ایسے ہی وہ خوشی جس پر حق تعالیٰ کا شکر گزار ہو ممنوع نہیں۔ 2 ...بخل انتہائی مذموم فعل ہے اس سے ضرور بچنا چاہیے، حدیثِ پاک میں ہے: دو خصلتیں کسی مومن میں جمع نہیں ہوتیں (1) بخل۔

مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ

مَعَهُمُ	الْكِتٰبَ	وَ	الْمِيْزَانَ (1)	لِيَقُوْمَ	النَّاسُ
ان کے ساتھ	کتاب	اور	(عدل کی) ترازو	تاکہ قائم ہوں	لوگ

کتاب اور عدل کی ترازو اتاری تاکہ لوگ انصاف پر

بِالْقِسْطِ ۚ وَ اَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ

بِالْقِسْطِ	وَ	اَنْزَلْنَا	الْحَدِيْدَ	فِيْهِ	بَاْسٌ شَدِيْدٌ
انصاف پر	اور	ہم نے اتارا	لوہا	اس میں	سخت لڑائی (کا سامان ہے)

قائم ہوں اور ہم نے لوہا اتارا، اس میں سخت لڑائی (کا سامان) ہے

وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ

وَّ	مَنَافِعُ	لِلنَّاسِ	وَ	لِيَعْلَمَ	اللّٰهُ	مَنْ	يَّنْصُرُهٗ (2)
اور	فائدے (ہیں)	لوگوں کے لیے	اور	تاکہ دیکھے	اللہ	(اسے) جو	مدد کرتا ہے اس کی

اور لوگوں کیلئے فائدے ہیں اور تاکہ اللہ اس شخص کو دیکھے جو بغیر دیکھے

وَ رُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿٢٥﴾ ع

وَ	رُسُلَهٗ	بِالْغَيْبِ	اِنَّ	اللّٰهَ	قَوِيٌّ	عَزِيْزٌ ﴿٢٥﴾
اور	اس کے رسولوں (کی)	بغیر دیکھے	بیشک	اللہ	قوت والا	غلبے والا (ہے)

اللہ اور اس کے رسولوں کی مدد کرتا ہے، بیشک اللہ قوت والا، غالب ہے ○

ع ٣ ٦ ١٩

تاریخِ انبیاء کی طرف اشارہ

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّ اِبْرٰهِيْمَ وَ جَعَلْنَا

وَ	لَقَدْ	اَرْسَلْنَا	نُوْحًا	وَّ	اِبْرٰهِيْمَ	وَ	جَعَلْنَا
اور	ضرور بیشک	ہم نے بھیجا	نوح	اور	ابراہیم (کو)	اور	ہم نے رکھی

اور بیشک ہم نے نوح اور ابراہیم کو بھیجا اور ان کی اولاد میں

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) (2) بد خلقی۔ (ترمذی، ۳/۳۸۷، الحدیث: ۱۹۶۹) 1 ...یہاں ترازو سے مراد عدل ہے اور ترازو نازل کرنے سے مراد عدل کا حکم دینا ہے تاکہ لوگ عدل و انصاف پر قائم رہیں۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ ترازو سے وزن کرنے کا آلہ ہی مراد ہے، اور اسے نازل کرنے سے مراد اس کے اسباب نازل کرنا اور اسے بنانے کا حکم دینا ہے تاکہ لوگ آپس میں تول کر چیزیں لینے دینے کے معاملے میں انصاف پر قائم ہوں اور کوئی کسی کی حق تلفی نہ کرے۔ 2 اللہ تعالیٰ غنی اور بے نیاز ہے، اسے کسی کی مدد درکار نہیں، یہاں اللہ تعالیٰ کی مدد سے مراد اس کے دین کی مدد کرنا ہے اور دین کی مدد کا حکم بھی لوگوں کے ہی فائدے کے لئے ہے۔ ہمارے زمانے میں دینِ خدا کو

فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَ الْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ

فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا	النُّبُوَّةَ	وَ	الْكِتٰبَ	فَمِنْهُمْ	مُّهْتَدٍ
ان دونوں کی اولاد میں	نبوت	اور	کتاب	تو ان میں سے	کوئی ہدایت یافتہ (ہے)

نبوت اور کتاب رکھی تو ان میں کوئی ہدایت یافتہ ہے

وَ كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۶﴾ ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ

وَ	كَثِيْرٌ	مِّنْهُمْ	فٰسِقُوْنَ ﴿۲۶﴾	ثُمَّ	قَفَّيْنَا	عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ
اور	بہت سے	ان میں سے	نافرمانی کرنے والے (ہیں)	پھر	ہم نے پیچھے بھیجا	ان کے نقش قدم پر

اور ان میں بہت زیادہ فاسق ہیں ○ پھر ہم نے ان کے پیچھے ان کے قدموں کے نشانات پر

بِرُسُلِنَا وَ قَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَ اٰتَيْنٰهُ

بِرُسُلِنَا	وَ	قَفَّيْنَا	بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ	وَ	اٰتَيْنٰهُ
اپنے رسولوں کو	اور	ہم نے (ان کے) پیچھے بھیجا	مریم کے بیٹے عیسیٰ کو	اور	عطا کی اسے

اپنے (مزید) رسول بھیجے اور ان کے پیچھے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا اور اسے انجیل

الْاِنْجِيْلَ ۙ وَ جَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ

الْاِنْجِيْلَ	وَ	جَعَلْنَا	فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ	اتَّبَعُوْهُ
انجیل	اور	ہم نے رکھی	ان لوگوں کے دلوں میں جنہوں نے	پیروی کی اس کی

عطا فرمائی اور اس کے پیروکاروں کے دل میں

رَاْفَةً وَّ رَحْمَةً ؕ وَ رَهْبَانِيَّةَ ابْتَدَعُوْهَا

رَاْفَةً	وَّ	رَحْمَةً	وَ	رَهْبَانِيَّةَ ابْتَدَعُوْهَا (۱)
نرمی	اور	رحمت	اور	رہبانیت (کو) انہوں نے خود ایجاد کیا اسے

نرمی اور رحمت رکھی اور رہبانیت (دنیا سے قطع تعلقی) کو انہوں نے خود ایجاد کیا،

حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بعثت اور عیسائیوں کا حال

(بقیہ صفحہ کا حاشیہ) آئے دن نت نئے فتنوں کا سامنا ہے اور آج لوگ دین کا نام لے کر اسی کا حلیہ بگاڑنے میں مصروفِ عمل ہیں، ہم خود پر غور کریں کہ کیا ہم دین خدا کے مددگار ہیں یا اس سے آنکھیں پھیر کر غافل بیٹھے ہوئے ہیں؟ (1) ...رہبانیت کا حاصل یہ ہے کہ نکاح، جائز لذتوں اور لوگوں سے میل جول چھوڑ دیا جائے۔ یہاں رہبانیت اختیار کرنے پر مذمت نہیں کی گئی بلکہ جیسے عمل کرنے کا حق تھا ویسے عمل نہ کرنے پر مذمت کی گئی ہے۔ بدعت یعنی دین میں کوئی بات نکالنے کی مختلف صورتیں ہیں، اگر وہ بات اچھی ہو اور اس سے رضائے الٰہی مقصود ہو تو بہتر ہے، اس پر ثواب ملتا ہے اور اسے جاری رکھنا چاہیے، اسے بدعتِ حسنہ یعنی اچھی بدعت کہتے ہیں البتہ دین میں بری بات

اہلِ کتاب کو تقویٰ و ایمان کا حکم، بشارت اور اس کی حکمت

مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ

مَا كَتَبْنٰهَا	عَلَيْهِمْ	اِلَّا	ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ
ہم نے مقرر نہ کیا اسے	ان پر	ہاں	اللہ کی رضا طلب کرنے (کیلئے انہوں نے یہ بدعت ایجاد کی)

ہم نے ان پر یہ مقرر نہ کیا تھا ہاں اللہ کی رضا طلب کرنے کے لئے (انہوں نے یہ بدعت ایجاد کی)

فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا

فَمَا رَعَوْهَا	حَقَّ رِعَايَتِهَا (1)	فَاٰتَيْنَا
پھر انہوں نے رعایت نہ کی اس کی	(جیسا) اس کی رعایت کرنے کا حق (تھا)	تو ہم نے عطا کیا

پھر اس کی ویسی رعایت نہ کی جیسی رعایت کرنے کا حق تھا تو ان میں ایمان والوں کو

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَكَثِيْرٌ

الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	مِنْهُمْ	اَجْرَهُمْ	وَ	كَثِيْرٌ
ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	ان میں سے	ان کا ثواب	اور	بہت سے

ہم نے ان کا ثواب عطا کیا اور ان میں سے

مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٢٧﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا

مِّنْهُمْ	فٰسِقُوْنَ ﴿٢٧﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوا (2)
ان میں سے	نافرمانی کرنے والے (ہیں)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے

بہت سے نافرمان ہیں ○ اے ایمان لانے والو!

اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ

اتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ	اٰمِنُوْا	بِرَسُوْلِهٖ	يُؤْتِكُمْ	كِفْلَيْنِ
ڈرو	اللہ (سے)	اور	ایمان لاؤ	اس کے رسول پر	وہ دے گا تمہیں	دو حصے

اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ تو وہ اپنی رحمت کے دو حصے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) نکالنا ممنوع اور ناجائز ہے، اسے بدعتِ سیّئہ یعنی بری بدعت کہتے ہیں اور بدعت سیّئہ وہ ہے جو خلاف سنت ہو اور اس کے نکالنے سے کوئی سنت اُٹھ جائے۔

1 ...عیسائیوں نے رہبانیت کی بدعت طلبِ رضائے الٰہی کیلئے ایجاد کی لیکن کما حقہ پورا نہ کر سکے۔ معلوم ہوا نیک عمل خواہ چھوٹا ہی ہو اسے مستقل اور ہمیشہ کرنا چاہیے۔ حدیثِ پاک میں ہے: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے پسندیدہ عمل وہ ہے جسے ہمیشہ کیا جائے اگرچہ وہ قلیل ہو۔ (بخاری، ۴/۲۳۷، الحدیث: ۶۴۶۴)

2 ...یہاں ایمان والوں سے وہ لوگ مراد ہیں جو حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ایمان لائے، یا وہ لوگ مراد ہیں جو پچھلے انبیاء اور پچھلی کتابوں پر ایمان لائے۔

مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَ یَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ

مِنْ رَّحْمَتِهٖ	وَ	یَجْعَلْ	لَّكُمْ	نُوْرًا	تَمْشُوْنَ
اپنی رحمت سے	اور	کردے گا	تمہارے لیے	نور	تم چلوگے

تمہیں عطا فرمائے گا اور وہ تمہارے لیے ایک ایسا نور کردے گا جس کے ذریعے

بِهٖ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۲۸﴾ۙ

بِهٖ	وَ	یَغْفِرْ	لَكُمْ	وَ	اللّٰهُ	غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ ﴿۲۸﴾
اس کے ذریعے	اور	وہ بخش دے گا	تمہیں	اور	اللہ	بخشنے والا	مہربان (ہے)

تم چلوگے اور وہ تمہیں بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○

لِّئَلَّا یَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا یَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَیْءٍ

لِّئَلَّا یَعْلَمَ [1]	اَهْلُ الْكِتٰبِ	اَلَّا یَقْدِرُوْنَ	عَلٰى شَیْءٍ
تاکہ جان لیں	اہلِ کتاب	کہ وہ قدرت نہیں رکھتے	کسی چیز پر

تاکہ اہلِ کتاب جان لیں کہ وہ اللہ کے فضل میں سے کسی چیز پر

مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَ اَنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ

مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ	وَ	اَنَّ	الْفَضْلَ	بِیَدِ اللّٰهِ	یُؤْتِیْهِ
اللہ کے فضل میں سے	اور	یہ کہ	سارا فضل	اللہ کے ہاتھ میں (ہے)	وہ دیتا ہے اسے

قدرت نہیں رکھتے اور یہ کہ سارا فضل اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہتا ہے

مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ﴿۲۹﴾ع

مَنْ	یَّشَآءُ	وَ	اللّٰهُ	ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ﴿۲۹﴾
جسے	وہ چاہتا ہے	اور	اللہ	بڑے فضل والا (ہے)

دیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے ○

ع ۲۰

[1] ... جب اوپر والی آیت نازل ہوئی جس میں اہلِ کتاب میں سے مومنین کو حضور صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم پر ایمان لانے کی صورت میں دگنے اجر کا وعدہ دیا گیا تو اہلِ کتاب میں سے کفار نے کہا ''اگر ہم حضور صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم پر ایمان لائیں تو دگنا اجر ملے گا اور اگر ایمان نہ لائیں تو ہمارے لئے ایک اجر جب بھی رہے گا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اُن کی تردید میں فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اہلِ کتاب کو آخری نبی پر ایمان لانے کا حکم اس لئے دیا ہے تاکہ وہ جان لیں کہ حضور صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم پر ایمان لائے بغیر وہ اللہ تعالیٰ کے فضل یعنی دگنے اجر، نور اور مغفرت میں سے کچھ نہیں پاسکتے۔

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ

28

آیات:22 — رکوع: 03

سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الرَّحِيْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

آیت ظِہار کا شانِ نزول

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا

فِيْ زَوْجِهَا	تُجَادِلُكَ (1)	الَّتِيْ	قَوْلَ	اللّٰهُ	سَمِعَ	قَدْ
اپنے شوہر کے بارے میں	بحث کر رہی ہے تم سے	(اس کی) جو	بات	اللہ (نے)	سن لی	بیشک

بیشک اللہ نے اس عورت کی بات سن لی جو اپنے شوہر کے معاملے میں آپ سے بحث کر رہی ہے

وَتَشْتَكِيْۤ اِلَى اللّٰهِ ۖۗ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ

اللّٰهَ	اِنَّ	تَحَاوُرَكُمَا	يَسْمَعُ	اللّٰهُ	وَ	اِلَى اللّٰهِ	تَشْتَكِيْۤ	وَ
اللہ	بیشک	تم دونوں کی گفتگو	سن رہا ہے	اللہ	اور	اللہ سے	شکایت کرتی ہے	اور

اور اللہ کی بارگاہ میں شکایت کرتی ہے اور اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا ہے، بیشک اللہ

ظِہار کی حقیقت

سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝١ اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآىِٕهِمْ

مِّنْ نِّسَآىِٕهِمْ	مِنْكُمْ	يُظٰهِرُوْنَ (2)	اَلَّذِيْنَ	بَصِيْرٌ ۝١	سَمِيْعٌۢ
اپنی بیویوں سے	تم میں سے	ظہار کرتے ہیں	وہ لوگ جو	خوب دیکھنے والا (ہے)	خوب سننے والا

خوب سننے والا، خوب دیکھنے والا ہے ○ تم میں سے وہ لوگ جو اپنی بیویوں کو اپنی ماں جیسی کہہ بیٹھتے ہیں

(1) ...یہ بحث کرنے والی خاتون حضرت خولہ بنت ثعلبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا تھیں، اُن کے شوہر حضرت اوس بن صامت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کسی بات پر انہیں کہہ دیا تھا کہ "تو مجھ پر میری ماں کی پشت کی مثل ہے" یہ ظہار کے الفاظ تھے، اس زمانے میں انہیں طلاق شمار کیا جاتا تھا اور ابھی تک ظہار سے متعلق کوئی نیا شرعی حکم نہیں آیا تھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو شوہر سے کسی طرح جدائی گوارا نہ تھی اس لیے بارگاہِ رسالت میں اپنی مجبوریاں بیان کر کے اس مسئلہ سے متعلق بار بار عرض کی اور جب خواہش کے مطابق حکم نہ ملا تو بارگاہِ الٰہی میں اپنی بے کسی کی فریاد کی، اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔ (2)..... ظہار کا معنی یہ ہے کہ اپنی بیوی یا اُس کے کسی

مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ؕ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـِٔیْ وَلَدْنَهُمْ ؕ وَ

مَّا	هُنَّ	اُمَّهٰتِهِمْ	اِنْ	اُمَّهٰتُهُمْ	اِلَّا الّٰٓـِٔیْ	وَلَدْنَهُمْ	وَ
نہیں (ہیں)	وہ (بیویاں)	ان کی مائیں	نہیں	ان کی مائیں	مگر وہ جنہوں نے	جنم دیا انہیں	اور

وہ ان کی مائیں نہیں، ان کی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے انہیں جنم دیا اور

اِنَّهُمْ لَیَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَ زُوْرًا ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ

اِنَّهُمْ	لَیَقُوْلُوْنَ	مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَ زُوْرًا	وَ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَعَفُوٌّ
بیشک وہ	ضرور کہتے ہیں	بری اور بالکل جھوٹی بات	اور	بیشک	اللہ	ضرور بہت معاف کرنے والا

بیشک وہ ضرور ناپسندیدہ اور بالکل جھوٹ بات کہتے ہیں اور بیشک اللہ ضرور بہت معاف کرنے والا،

غَفُوْرٌ ۝٢ وَ الَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآىٕهِمْ ثُمَّ یَعُوْدُوْنَ

غَفُوْرٌ ۝٢	وَ	الَّذِیْنَ	یُظٰهِرُوْنَ	مِنْ نِّسَآىٕهِمْ	ثُمَّ	یَعُوْدُوْنَ
بہت بخشنے والا (ہے)	اور	وہ لوگ جو	ظہار کرلیں	اپنی بیویوں سے	پھر	وہ رجوع کرنا چاہیں

بہت بخشنے والا ہے ۝ اور وہ جو اپنی بیویوں کو اپنی ماں جیسی کہیں پھر اپنی کہی ہوئی بات کا تدارک (تلافی)

لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا ؕ

لِمَا	قَالُوْا	فَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ (1)	مِّنْ قَبْلِ	اَنْ	یَّتَمَآسَّا
(اس) سے جو	انہوں نے کہا	تو ایک غلام آزاد کرنا (ہے)	(اس سے) پہلے	کہ	وہ ایک دوسرے کو چھوئیں

کرنا چاہیں تو (اس کا کفارہ) میاں بیوی کے ایک دوسرے کو چھونے سے پہلے ایک غلام آزاد کرنا ہے

ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

ذٰلِكُمْ	تُوْعَظُوْنَ	بِهٖ	وَ	اللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ
یہ	تمہیں نصیحت کی جاتی ہے	اس کی	اور	اللہ	(اس) سے جو	تم عمل کرتے ہو

یہ وہ ہے جس کی تمہیں نصیحت کی جاتی ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) جزوِ شائع یا ایسے جز کو جو کُل سے تعبیر کیا جاتا ہو، ایسی عورت سے تشبیہ دینا جو اس پر ہمیشہ کے لیے حرام ہو، یا اس کے کسی ایسے عضو سے تشبیہ دینا جس کی طرف دیکھنا حرام ہو، مثلاً تو مجھ پر میری ماں کی مثل ہے۔ 1 ...اس آیت سے ظہار کا شرعی حکم بیان کیا جارہا ہے کہ جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کریں، پھر اس ظہار کی حرمت کو ختم کرنا چاہیں تو ان پر کفارہ ادا کرنا لازم ہے۔ اگر غلام آزاد کرنے پر قدرت ہو تو ظہار کا کفارہ غلام آزاد کرنے سے ہی ادا ہو گا۔ نیز ظہار کا کفارہ اس وقت واجب ہے کہ ظہار کرنے والا بیوی سے صحبت کرنے کا ارادہ کرے اور اگر یہ چاہتا ہے کہ صحبت نہ کرے اور بیوی حرام ہی رہے تو کفارہ واجب نہیں۔

خَبِيْرٌ ③ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ

فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ[1]	لَّمْ يَجِدْ	فَمَنْ	خَبِيْرٌ ③
تو لگاتار دو مہینے کے روزے رکھنا (ہے)	نہ پائے (غلام)	پھر جو	خوب خبر دار (ہے)

خوب خبر دار ہے ○ پھر جو شخص (غلام) نہ پائے تو میاں بیوی کے ایک دوسرے کو چھونے سے

مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ

لَّمْ يَسْتَطِعْ	فَمَنْ	يَّتَمَآسَّا	اَنْ	مِنْ قَبْلِ
طاقت نہیں رکھتا (روزوں کی)	پھر جو	وہ ایک دوسرے کو چھوئیں	کہ	(اس سے) پہلے

پہلے لگاتار دو مہینے کے روزے رکھنا (شوہر پر لازم ہے) پھر جو (روزے کی) طاقت نہ رکھتا ہو

فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ۚ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ۚ وَ

وَ	بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ	لِتُؤْمِنُوْا	ذٰلِكَ	فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا
اور	اللہ اور اس کے رسول پر	اس لیے کہ تم ایمان رکھو	یہ	تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا (لازم ہے)

تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا (لازم ہے) یہ اس لیے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھو اور

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۚ وَ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ④ اِنَّ الَّذِيْنَ

الَّذِيْنَ	اِنَّ	عَذَابٌ اَلِيْمٌ ④	لِلْكٰفِرِيْنَ	وَ	حُدُوْدُ اللّٰهِ	تِلْكَ
وہ لوگ جو	بیشک	دردناک عذاب (ہے)	کافروں کے لیے	اور	اللہ کی حدیں (ہیں)	یہ

یہ اللہ کی حدیں ہیں اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے ○ بیشک وہ لوگ جو

رسول کے مخالفین کا انجام

يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ

كُبِتَ	كَمَا	كُبِتُوْا	رَسُوْلَهٗ	وَ	اللّٰهَ	يُحَآدُّوْنَ
ذلیل و رسوا کیا گیا	جیسے	انہیں ذلیل و رسوا کر دیا جائے گا	اس کے رسول (کی)	اور	اللہ	مخالفت کرتے ہیں

اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ذلیل و رسوا کر دیا جائے گا جیسے ان سے پہلے لوگ

[1] ......یہاں ظہار کے کفارے کی مزید دو صورتیں بیان کی گئی ہیں (1) جسے غلام نہ ملے تو اس پر لگاتار دو مہینے کے روزے رکھنا لازم ہے۔ غلام نہ ملنا خواہ رقم نہ ہونے کی وجہ سے ہو یا یوں ہو کہ غلام ملتا ہی نہیں جیسے فی زمانہ غلاموں کا رواج ہی ختم ہو چکا ہے۔ (2) جو لگاتار دو مہینے کے روزے رکھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اس پر 60 مسکینوں کو کھانا کھلانا لازم ہے جیسے بہت بوڑھا آدمی ہو جسے روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو۔ مزید تفصیل فقہی کتابوں میں ملاحظہ فرمائیں۔

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَ قَدْ اَنْزَلْنَاۤ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ؕ وَ

الَّذِيْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	وَ	قَدْ	اَنْزَلْنَاۤ	اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ	وَ
ان لوگوں کو جو	ان سے پہلے (گزرے)	اور	بیشک	ہم نے اتاریں	روشن آیتیں	اور

ذلیل ورسوا کردیئے گئے اور بیشک ہم نے روشن آیتیں اتاریں اور

لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۟ۚ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا

لِلْكٰفِرِيْنَ	عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۟	يَوْمَ	يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا
کافروں کے لیے	رسوا کردینے والا عذاب (ہے)	(جس) دن	اٹھائے گا اللہ ان سب کو

کافروں کے لیے رسوا کردینے والا عذاب ہے ○ جس دن اللہ ان سب کو (دوبارہ زندہ کرکے) اٹھائے گا

فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَ

فَيُنَبِّئُهُمْ	بِمَا	عَمِلُوْا	اَحْصٰىهُ[1]	اللّٰهُ	وَ
پھر وہ بتادے گا انہیں	جو	انہوں نے عمل کیے	گن رکھا ہے ان (اعمال) کو	اللہ (نے)	اور

پھر وہ انہیں ان کے اعمال بتائے گا، اللہ نے ان اعمال کو گن رکھا ہے اور

نَسُوْهُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۟ۧ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ

نَسُوْهُ	وَ	اللّٰهُ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	شَهِيْدٌ ۟	اَلَمْ تَرَ	اَنَّ	اللّٰهَ
انہوں نے بھلا دیا انہیں	اور	اللہ	ہر چیز پر	گواہ (ہے)	کیا تم نے نہ دیکھا	کہ	اللہ

وہ لوگ انہیں بھول گئے ہیں اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے ○ (اے بندے!) کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ

يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَا يَكُوْنُ

يَعْلَمُ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِي الْاَرْضِ	مَا يَكُوْنُ
جانتا ہے	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں (ہے)	نہیں ہوتی

جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے۔ جہاں کہیں

[1]…. اس آیت میں بطورِ خاص کفار کے لیے وعید اور تنبیہ ہے اور عمومی طور پر غافل و گناہگار مسلمانوں کے لیے بھی اس میں تنبیہ ہے کہ یہ اگرچہ بے فکری اور بے توجہی کے سبب اپنے گناہ بھول گئے ہیں لیکن یاد رکھیں کہ ان کا ہر ہر عمل اللہ تعالیٰ نے شمار کر رکھا ہے اور قیامت کے دن وہ انہیں ان کے اعمال بتادے گا اور جس پر اس نے رحم نہ فرمایا اسے گناہوں کی سزا دے گا۔ لہٰذا ایسے تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ غفلت کی نیند سے بیدار ہوں اور گناہوں سے سچی توبہ کرکے نیک اعمال میں مصروف ہوجائیں۔

مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَ لَا

مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ[1]	اِلَّا	هُوَ	رَابِعُهُمْ	وَ	لَا
تین (شخصوں) کی سرگوشی	مگر	وہ (اللہ)	ان کا چوتھا (ہوتا ہے)	اور	نہیں (ہوتی)

تین شخصوں کی سرگوشی ہو تو ان میں چوتھا اللہ ہی ہے اور

خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَ لَاۤ

خَمْسَةٍ	اِلَّا	هُوَ	سَادِسُهُمْ	وَ	لَاۤ
پانچ (کی سرگوشی)	مگر	وہ (اللہ)	ان کا چھٹا (ہوتا ہے)	اور	(لوگ) نہیں (ہوتے)

پانچ کی سرگوشی ہو تو وہ اللہ ہی ان کا چھٹا ہوتا ہے اور

اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَ لَاۤ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَیْنَ مَا

اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ	وَ	لَاۤ	اَكْثَرَ	اِلَّا	هُوَ	مَعَهُمْ[2]	اَیْنَ مَا
اس سے کم	اور	نہ	زیادہ	مگر	وہ (اللہ)	ان کے ساتھ (ہوتا ہے)	جہاں کہیں

اس سے کم اور اس سے زیادہ جتنے بھی لوگ ہوں، اللہ ان کے ساتھ ہوتا ہے وہ جہاں کہیں بھی

كَانُوْا ۚ ثُمَّ یُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ

كَانُوْا	ثُمَّ	یُنَبِّئُهُمْ	بِمَا	عَمِلُوْا	یَوْمَ الْقِیٰمَةِ
وہ ہوں	پھر	وہ بتادے گا انہیں	جو	انہوں نے عمل کیے	قیامت کے دن

ہوں پھر اللہ انہیں قیامت کے دن بتادے گا جو کچھ انہوں نے کیا،

منافقوں اور یہودیوں کا بُرا کردار اور انہیں وعید

اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ

اِنَّ	اللّٰهَ	بِكُلِّ شَیْءٍ	عَلِیْمٌ ۝	اَلَمْ تَرَ	اِلَى الَّذِیْنَ
بیشک	اللہ	ہر چیز کو	خوب جاننے والا (ہے)	کیا تم نے نہ دیکھا	ان لوگوں کی طرف جنہیں

بیشک اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے ○ کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جنہیں

1 ...اس آیت کا خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پوری کائنات کا علم رکھتا ہے، لوگ تین ہوں یا پانچ یا اس سے کم زیادہ اور یہ جہاں کہیں بھی ہوں، نیز یہ ایک دوسرے سے جتنا مرضی آہستہ کلام کرلیں، بہر صورت اللہ تعالیٰ اپنے علم اور قدرت کے اعتبار سے ان کے پاس موجود ہوتا، ان کا مشاہدہ فرماتا اور ان کی گفتگو سنتا ہے اور وہ بروزِ قیامت لوگوں کو ان کے تمام اعمال بتادے گا اور ان کے اعمال کے مطابق انہیں جزا بھی دے گا۔

2 ......یہاں ساتھ ہونے سے مراد علم اور قدرت کے اعتبار سے ساتھ ہونا ہے۔

نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَ

نُهُوْا(1)	عَنِ النَّجْوٰى	ثُمَّ	يَعُوْدُوْنَ	لِمَا نُهُوْا عَنْهُ	وَ
منع کیا گیا تھا	پوشیدہ مشوروں سے	پھر	وہ لوٹتے ہیں	(اسی) کی طرف جس سے انہیں منع کیا گیا	اور

پوشیدہ مشوروں سے منع فرمایا گیا تھا پھر وہ اسی کام کی طرف لوٹتے ہیں جس سے انہیں منع کیا گیا تھا اور

يَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ وَ مَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ ۫ وَ

يَتَنٰجَوْنَ	بِالْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ	وَ	مَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ	وَ
وہ آپس میں مشورے کرتے ہیں	گناہ اور سرکشی کے	اور	رسول کی نافرمانی (کے)	اور

آپس میں گناہ اور حد سے بڑھنے اور رسول کی نافرمانی کے مشورے کرتے ہیں اور

اِذَا جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ

اِذَا	جَآءُوْكَ	حَيَّوْكَ(2)	بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ
جب	وہ آتے ہیں تمہارے پاس	(تو) سلام کرتے ہیں تمہیں	(ان الفاظ) کے ساتھ جن سے سلام نہیں کیا تمہیں

جب تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں تو اُن الفاظ سے تمہیں سلام کرتے ہیں جن سے اللہ نے تمہیں

اللّٰهُ ۙ وَ يَقُوْلُوْنَ فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ لَوْ لَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ

اللّٰهُ	وَ	يَقُوْلُوْنَ	فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ	لَوْ لَا	يُعَذِّبُنَا	اللّٰهُ
اللہ (نے)	اور	وہ کہتے ہیں	اپنے دلوں میں	کیوں نہیں	عذاب دیتا ہمیں	اللہ

سلام نہیں فرمایا اور وہ اپنے دلوں میں کہتے ہیں کہ ہماری باتوں کی وجہ سے اللہ ہمیں

بِمَا نَقُوْلُ ؕ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ

بِمَا	نَقُوْلُ	حَسْبُهُمْ	جَهَنَّمُ	يَصْلَوْنَهَا	فَبِئْسَ
(اس کی) وجہ سے جو	ہم کہتے ہیں	انہیں کافی ہے	جہنم	وہ داخل ہوں گے اس میں	تو کیا ہی برا

کیوں عذاب نہیں دیتا؟ انہیں جہنم کافی ہے، وہ اس میں داخل ہوں گے تو وہ کیا ہی برا

(1) ...کچھ یہودی اور منافق آپس میں سرگوشیاں کرتے، پھر مسلمانوں کی طرف دیکھتے اور آنکھوں سے اُن کی طرف اشارے کرتے تھے تاکہ مسلمان یہ سمجھیں کہ اُن کے خلاف کوئی پوشیدہ بات کی جا رہی ہے اور اس سے انہیں رنج ہو۔ ان کی یہ حرکتیں زیادہ ہونے پر مسلمانوں نے بارگاہِ رسالت میں شکایت کی، حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے منع کرنے کے باوجود وہ اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ (2) ...یہودی جب بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوتے تو ''السلام علیکم'' کہنے کی بجائے ''السام علیکم'' کہتے جس کا معنی ہے تم پر موت آئے۔ یہاں آیت میں ان کی اسی بری عادت کے بارے میں بتایا گیا ہے۔

مشورے سے متعلق مسلمانوں کی تربیت

الْمَصِیْرُ ۝۸ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَنَاجَیْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا

الْمَصِیْرُ ۝۸	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْۤا (1)	اِذَا	تَنَاجَیْتُمْ	فَلَا تَتَنَاجَوْا
ٹھکانہ (ہے)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	جب	تم آپس میں مشورہ کرو	تو نہ مشورہ کرو

ٹھکانہ ہے ○ اے ایمان والو! جب تم آپس میں مشورہ کرو تو گناہ اور

بِالْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ وَ مَعْصِیَتِ الرَّسُوْلِ وَ تَنَاجَوْا

بِالْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ	وَ	مَعْصِیَتِ الرَّسُوْلِ	وَ	تَنَاجَوْا
گناہ اور حد سے بڑھنے کا	اور	رسول کی نافرمانی (کا)	اور	آپس میں مشورہ کرو

حد سے بڑھنے اور رسول کی نافرمانی کا مشورہ نہ کرو اور نیکی اور

بِالْبِرِّ وَ التَّقْوٰى ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْۤ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝۹

بِالْبِرِّ وَ التَّقْوٰى	وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	الَّذِیْۤ	اِلَیْهِ	تُحْشَرُوْنَ ۝۹
نیکی اور پرہیزگاری کا	اور	ڈرو	اللہ (سے)	وہ جو	اس کی طرف	تمہیں اکٹھا کیا جائے گا

پرہیزگاری کا مشورہ کرو اور اس اللہ سے ڈرو جس کی طرف تمہیں اکٹھا کیا جائے گا ○

منافقوں کی سرگوشیوں پر مسلمانوں کو تسلی

اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّیْطٰنِ لِیَحْزُنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

اِنَّمَا النَّجْوٰى	مِنَ الشَّیْطٰنِ	لِیَحْزُنَ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا
(وہ) پوشیدہ مشورہ تو صرف	شیطان کی طرف سے (ہے)	تاکہ وہ غمگین کرے	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے

وہ پوشیدہ مشورہ تو شیطان ہی کی طرف سے ہے تاکہ وہ ایمان والوں کو غمگین کرے

وَ لَیْسَ بِضَآرِّهِمْ شَیْــٴًـا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ

وَ	لَیْسَ	بِضَآرِّهِمْ	شَیْــٴًـا	اِلَّا	بِاِذْنِ اللّٰهِ	وَ
اور	وہ نہیں ہے	انہیں نقصان پہنچانے والا	کچھ	مگر	اللہ کے حکم سے	اور

اور وہ اللہ کے حکم کے بغیر ایمان والوں کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا اور

(1) ...اس آیت میں صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ جب آپس میں مشورہ کریں تو یہودیوں اور منافقوں کی طرح گناہ، حد سے بڑھنے اور نافرمانی کا مشورہ کرنے سے بچیں بلکہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیں۔ ہمیں بھی چاہئے کہ آپس میں اچھے مشورے ہی کریں، اور اپنی خلوت بھی جلوت کی طرح پاکیزہ رکھیں۔

عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا

عَلَى اللّٰهِ	فَلْيَتَوَكَّلِ	الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا	اِذَا
اللّٰہ ہی پر	تو چاہئے کہ بھروسہ کریں	ایمان والے	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	جب

مسلمانوں کو تو اللّٰہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے ○ اے ایمان والو! جب

قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ

قِيْلَ	لَكُمْ	تَفَسَّحُوْا[1]	فِي الْمَجٰلِسِ	فَافْسَحُوْا	يَفْسَحِ	اللّٰهُ
کہا جائے	تم سے	جگہ کشادہ کر دو	مجلسوں میں	تو جگہ کشادہ کر دو	جگہ کشادہ فرمائے گا	اللّٰہ

تم سے کہا جائے (کہ) مجلسوں میں جگہ کشادہ کرو تو جگہ کشادہ کر دو، اللّٰہ تمہارے لئے

لَكُمْ ۚ وَ اِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ

لَكُمْ	وَ	اِذَا	قِيْلَ	انْشُزُوْا	فَانْشُزُوْا	يَرْفَعِ	اللّٰهُ
تمہارے لیے	اور	جب	کہا جائے	کھڑے ہو جاؤ	تو کھڑے ہو جایا کرو	بلند فرماتا ہے	اللّٰہ

جگہ کشادہ فرمائے گا اور جب کہا جائے: کھڑے ہو جاؤ تو کھڑے ہو جایا کرو، اللّٰہ تم میں سے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ وَ

الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	مِنْكُمْ	وَ	الَّذِيْنَ	اُوْتُوا	الْعِلْمَ	دَرَجٰتٍ[2]	وَ
ان لوگوں کے جو	ایمان لائے	تم میں سے	اور	ان کے جنہیں	دیا گیا	علم	درجات	اور

ایمان والوں کے اور ان کے درجات بلند فرماتا ہے جنہیں علم دیا گیا اور

اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿١١﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا

اللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	خَبِيْرٌ ﴿١١﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا	اِذَا
اللّٰہ	(اس) سے جو	تم عمل کرتے ہو	خوب خبردار (ہے)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	جب

اللّٰہ تمہارے کاموں سے خوب خبردار ہے ○ اے ایمان والو! جب

1 ...... ایک دن چند بدری صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم بارگاہِ رسالت میں اس وقت پہنچے جب بیٹھنے کی جگہ بھر چکی تھی۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے قریب والوں کو اُٹھا کر اُن کیلئے جگہ بنادی، اُٹھنے والوں کو اُٹھنا شاق ہوا تو اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ 2 ...... اللّٰہ تعالیٰ نے علمائے دین کے درجات کی بلندی کا وعدہ فرمایا ہے، اس سے ان کی فضیلت ظاہر اور اس میں علمِ دین حاصل کرنے کی ترغیب ہے۔ حضرت عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: اے لوگو! اس آیت کو سمجھو اور علم حاصل کرنے کی طرف راغب ہو جاؤ کیونکہ اللّٰہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ مومن عالم کو اس مومن سے بلند درجات عطا فرمائے گا

نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ

نَاجَيْتُمُ	الرَّسُوْلَ	فَقَدِّمُوْا	بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ
تم تنہائی میں کوئی بات عرض کرنا چاہو	رسول (سے)	تو پہلے کرو	اپنی آہستہ بات سے پہلے

تم رسول سے تنہائی میں کوئی بات عرض کرنا چاہو تو اپنی عرض سے پہلے کچھ

صَدَقَةً ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَ اَطْهَرُ ؕ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا

صَدَقَةً[1]	ذٰلِكَ	خَيْرٌ	لَّكُمْ	وَ	اَطْهَرُ	فَاِنْ	لَّمْ تَجِدُوْا
صدقہ (کو)	یہ	بہت بہتر (ہے)	تمہارے لیے	اور	زیادہ پاکیزہ (ہے)	پھر اگر	تم نہ پاؤ

صدقہ دے لو، یہ تمہارے لیے بہت بہتر اور زیادہ پاکیزہ ہے، پھر اگر تم (اس پر قدرت) نہ پاؤ

فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾ ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا

فَاِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾	ءَاَشْفَقْتُمْ[2]	اَنْ	تُقَدِّمُوْا
تو بیشک	اللہ	بہت بخشنے والا	بڑا مہربان (ہے)	کیا تم ڈر گئے	(اس بات سے) کہ	پہلے کرو

تو بیشک اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے ○ کیا تم اس بات سے ڈر گئے کہ تم اپنی عرض سے پہلے

حکمِ صدقہ کی منسوخی اور نیک اعمال کی تاکید

بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ؕ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَ

بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ	صَدَقٰتٍ	فَاِذْ	لَمْ تَفْعَلُوْا	وَ
اپنی آہستہ بات سے پہلے	کچھ صدقے	پھر جب	تم نے نہ کیا	اور

کچھ صدقے دو پھر جب تم نے (یہ) نہ کیا اور

تَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ

تَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ	فَاَقِيْمُوا	الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتُوا	الزَّكٰوةَ	وَ
اللہ نے اپنی رحمت سے رجوع فرمایا تم پر	تو قائم رکھو	نماز	اور	ادا کرو	زکوٰۃ	اور

اللہ نے اپنی مہربانی سے تم پر رجوع فرمایا تو تم نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) جو علم نہیں ہے۔(خازن، المجادلۃ، تحت الآیۃ: ۱۱، ۴/۲۴۱) 1 ... حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں مالدار اپنی عرض پیش کرتے رہتے، جس کی بنا پر غریب صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو اپنی عرض پیش کرنے کا موقع کم ملتا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور عرض پیش کرنے سے پہلے صدقہ دینے کا حکم دیا گیا۔ شروع میں اس حکم پر عمل کرنا واجب تھا بعد میں اس کا وجوب منسوخ ہو گیا۔ 2 ..... اس آیت میں صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی کسی تقصیر کا بیان نہیں بلکہ ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے والی خاص رحمت کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے غریب صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی مشقت کا لحاظ فرمایا اور ان کے صدقے پوری

أَطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ ؕ وَاللّٰهُ خَبِيرٌۢ بِمَا

أَطِيعُوا	اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ	وَ	اللّٰهُ	خَبِيرٌ	بِمَا
فرمانبرداری کرتے رہو	اللہ اور اس کے رسول (کی)	اور	اللہ	خوب خبر دار (ہے)	(اس) سے جو

اللہ اور اس کے رسول کے فرمانبردار رہو اور اللہ تمہارے کاموں کی

تَعْمَلُونَ ﴿۱۳﴾ ع أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ تَوَلَّوْا قَوْمًا

تَعْمَلُونَ ﴿۱۳﴾	أَلَمْ تَرَ	إِلَى الَّذِينَ	تَوَلَّوْا (1)	قَوْمًا
تم عمل کرتے ہو	کیا تم نے نہ دیکھا	ان لوگوں کی طرف جنہوں نے	دوست بنالیا	(ان) لوگوں (کو)

خوب خبر رکھنے والا ہے ○ کیا تم نے ان لوگوں کو نہ دیکھا جنہوں نے ان لوگوں کو دوست بنالیا

غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ مَا هُمْ مِنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۙ وَ

غَضِبَ	اللّٰهُ	عَلَيْهِمْ	مَا	هُمْ	مِنْكُمْ	وَ	لَا	مِنْهُمْ	وَ
غضب فرمایا	اللہ (نے)	ان پر	نہیں	وہ	تم میں سے	اور	نہ	ان میں سے	اور

جن پر اللہ نے غضب فرمایا، وہ نہ تم میں سے ہیں اور نہ ہی ان میں سے۔ اور وہ

يَحْلِفُونَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿۱۴﴾ ج أَعَدَّ اللّٰهُ

يَحْلِفُونَ (2)	عَلَى الْكَذِبِ	وَ	هُمْ	يَعْلَمُونَ ﴿۱۴﴾	أَعَدَّ	اللّٰهُ
وہ قسم کھاتے ہیں	جھوٹی بات پر	اور (حالانکہ)	وہ	جانتے ہیں	تیار کر رکھا ہے	اللہ (نے)

جان بوجھ کر جھوٹی بات پر قسم کھاتے ہیں ○ اللہ نے ان کے لیے

لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ؕ إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۵﴾

لَهُمْ	عَذَابًا شَدِيدًا	إِنَّهُمْ	سَاءَ	مَا	كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۵﴾
ان کے لیے	سخت عذاب	بیشک وہ	کیا ہی برا (ہے)	جو	وہ عمل کرتے ہیں

سخت عذاب تیار کر رکھا ہے، بیشک وہ بہت ہی برے کام کرتے ہیں ○

منافقوں کی مفاد پرستی اور مکر کا بیان

ع ۲

منافقوں کو سخت عذاب کی وعید

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) امت پر آسانی فرمادی۔ 1 ...کچھ منافق یہودیوں سے دوستی کرتے، ان کی خیر خواہی میں لگے رہتے اور مسلمانوں کے راز ان تک پہنچاتے تھے، ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی جس میں ان کا یہ حال ظاہر کر دیا گیا۔ 2 ...عبداللہ بن نبتل منافق حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مجلس میں حاضر رہتا اور یہاں کی بات یہودیوں کے پاس پہنچاتا تھا۔ ایک دن حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے ارشاد فرمایا "تو اور تیرے ساتھی ہمیں کیوں برا کہتے ہیں؟ وہ قسم کھا گیا کہ ایسا نہیں کرتا، پھر اپنے ساتھیوں کو بھی لے آیا، انہوں نے بھی قسم کھائی کہ ہم نے آپ کو برا نہیں کہا۔ اس پر آیت کریمہ کا یہ حصہ نازل ہوا۔

قسموں سے متعلق منافقوں کا رویہ اور انہیں وعید

اِتَّخَذُوْۤا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ

اِتَّخَذُوْۤا (1)	اَيْمَانَهُمْ	جُنَّةً	فَصَدُّوْا	عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	فَلَهُمْ
انہوں نے بنالیا	اپنی قسموں (کو)	ڈھال	تو انہوں نے روکا	اللہ کی راہ سے	تو ان کے لیے

انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنالیا ہے تو انہوں نے اللہ کی راہ سے روکا تو ان کے لیے

عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿١٦﴾ لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُهُمْ

عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿١٦﴾	لَنْ تُغْنِيَ	عَنْهُمْ	اَمْوَالُهُمْ	وَ	لَاۤ	اَوْلَادُهُمْ
رسوا کردینے والا عذاب (ہے)	ہرگز کام نہ دیں گے	انہیں	ان کے مال	اور	نہ	ان کی اولاد

رسوا کردینے والا عذاب ہے ○ ان کے مال اور ان کی اولاد اللہ کے سامنے انہیں

مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿١٧﴾

مِّنَ اللّٰهِ	شَيْـًٔا	اُولٰٓىِٕكَ	اَصْحٰبُ النَّارِ	هُمْ	فِيْهَا	خٰلِدُوْنَ ﴿١٧﴾
اللہ سے (کے سامنے)	کچھ	یہ لوگ	آگ والے (ہیں)	وہ	اس میں	ہمیشہ رہنے والے

ہرگز کچھ کام نہ دیں گے، وہ دوزخی ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ○

جھوٹی قسمیں کھانے میں منافقوں کی دیدہ دلیری

يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ

يَوْمَ	يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا	فَيَحْلِفُوْنَ (2)	لَهٗ	كَمَا	يَحْلِفُوْنَ
(جس) دن	اٹھائے گا اللہ ان سب کو	تو وہ قسم کھائیں گے	اس کے (حضور)	جیسے	قسم کھارہے ہیں

جس دن اللہ ان سب کو اٹھائے گا تو اس کے حضور بھی ایسے ہی قسمیں کھائیں گے جیسے تمہارے سامنے

لَكُمْ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ ؕ اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ

لَكُمْ	وَ	يَحْسَبُوْنَ	اَنَّهُمْ	عَلٰى شَيْءٍ	اَلَاۤ	اِنَّهُمْ	هُمُ
تمہارے سامنے	اور	وہ گمان کرتے ہیں	کہ وہ	کسی چیز پر (ہیں)	خبردار	بیشک وہ	وہی

کھارہے ہیں اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ کسی چیز پر ہیں۔ خبردار! بیشک وہی

(1) ... یہاں منافقوں کے دو برے کام بیان کیے گئے ہیں۔ ایک یہ کہ انہوں نے اپنی جھوٹی قسموں کو اپنی جان ومال کی حفاظت کیلئے ڈھال بنایا ہے۔ دوسرا یہ کہ وہ اپنی حیلہ سازی سے دوسروں کو بھی راہِ خدا میں جہاد اور قبول اسلام سے روکتے ہیں۔ (2) ... یہاں یہ بتایا گیا ہے کہ منافق جیسے آج تمہارے سامنے دنیا میں جھوٹی قسمیں کھارہے ہیں ایسے ہی یہ قیامت کے دن بارگاہِ الٰہی میں بھی اپنے مخلص مومن ہونے اور منافق نہ ہونے کی قسمیں کھائیں گے۔ یہ اپنی جھوٹی قسموں کو کارآمد سمجھتے ہیں کہ ان کی بدولت بچ جائیں گے حالانکہ ایسا ہرگز نہ ہوگا اور بیشک یہی دنیا وآخرت میں جھوٹے ہیں۔

منافقوں پر شیطان کا تسلّط اور شیطانی گروہ کا حال

اَلْكٰذِبُوْنَ ﴿١٨﴾ اِسْتَحْوَذَ عَلَیْهِمُ الشَّیْطٰنُ فَاَنْسٰىهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِؕ

اَلْكٰذِبُوْنَ ﴿١٨﴾	اِسْتَحْوَذَ	عَلَیْهِمُ	الشَّیْطٰنُ	فَاَنْسٰىهُمْ	ذِكْرَ اللّٰهِ
جھوٹے (ہیں)	غالب آگیا	ان پر	شیطان	تو اس نے بھلادی انہیں	اللّٰہ کی یاد

جھوٹے ہیں ○ ان پر شیطان غالب آگیا تو اس نے انہیں اللّٰہ کی یاد بھلادی،

اُولٰٓىٕكَ حِزْبُ الشَّیْطٰنِؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ الشَّیْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿١٩﴾

اُولٰٓىٕكَ	حِزْبُ الشَّیْطٰنِ	اَلَاۤ	اِنَّ	حِزْبَ الشَّیْطٰنِ	هُمُ	الْخٰسِرُوْنَ ﴿١٩﴾
یہ لوگ	شیطان کا گروہ (ہیں)	سن لو	بیشک	شیطان کا گروہ	وہی	خسارہ پانے والے (ہیں)

وہ شیطان کا گروہ ہیں، سن لو! بیشک شیطان کا گروہ ہی خسارہ پانے والا ہے ○

مخالفینِ رسول کی ذلت کا بیان

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗۤ اُولٰٓىٕكَ

اِنَّ	الَّذِیْنَ	یُحَآدُّوْنَ	اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗۤ [1]	اُولٰٓىٕكَ
بیشک	وہ لوگ جو	مخالفت کرتے ہیں	اللّٰہ اور اس کے رسول (کی)	یہ لوگ

بیشک وہ لوگ جو اللّٰہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ

رسولوں کے غلبہ سے متعلق قانونِ الٰہی

فِی الْاَذَلِّیْنَ ﴿٢٠﴾ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِیْؕ

فِی الْاَذَلِّیْنَ ﴿٢٠﴾	كَتَبَ	اللّٰهُ	لَاَغْلِبَنَّ	اَنَا	وَ	رُسُلِیْ [2]
سب سے زیادہ ذلیلوں میں (ہیں)	لکھ چکا	اللّٰہ	(کہ) ضرور غالب آؤں گا	میں	اور	میرے رسول

سب سے زیادہ ذلیلوں میں ہیں ○ اللّٰہ لکھ چکا ہے کہ ضرور میں غالب آؤں گا اور میرے رسول

اللّٰہ ورسول کے دشمنوں سے دوستی کی ممانعت

اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ ﴿٢١﴾ لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ

اِنَّ	اللّٰهَ	قَوِیٌّ	عَزِیْزٌ ﴿٢١﴾	لَا تَجِدُ	قَوْمًا	یُّؤْمِنُوْنَ
بیشک	اللّٰہ	قوت والا	سب پر غالب (ہے)	تم نہ پاؤ گے	(ایسے) لوگ	جو ایمان رکھتے ہیں

بیشک اللّٰہ قوت والا، سب پر غالب ہے ○ تم ایسے لوگوں کو نہیں پاؤ گے جو اللّٰہ اور

1 زمانۂ رسالت کے کفار و منافقین اپنے گمان میں اللّٰہ تعالیٰ کی مخالفت نہیں کرتے تھے بلکہ کافر تو کفر بھی یہ سمجھ کر کرتا تھا کہ اللّٰہ تعالیٰ اس سے راضی ہے، البتہ وہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مخالفت کرتے تھے جسے اللّٰہ تعالیٰ نے اپنی مخالفت فرمایا، اس سے معلوم ہوا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مخالفت اللّٰہ تعالیٰ کی مخالفت ہے۔ 2 ... رسولوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے غالب آنے سے دلیل اور حجت کے ساتھ، یا تلوار کے ساتھ غالب آنا مراد ہے۔ دلیل و حجت کے ساتھ تو سبھی رسول غالب تھے البتہ بہت ساروں کو تلوار کے ساتھ بھی غلبہ عطا کیا گیا۔

بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ

بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ	یُوَآدُّوْنَ (1)	مَنْ	حَآدَّ
اللہ اور آخرت کے دن پر	(کہ) وہ دوستی کریں	(اس سے) جس نے	مخالفت کی

آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہوں کہ وہ ان لوگوں سے دوستی کریں جنہوں نے اللہ

اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَوْ كَانُوْۤا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ

اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ	وَ لَوْ	كَانُوْۤا	اٰبَآءَهُمْ	اَوْ	اَبْنَآءَهُمْ	اَوْ
اللہ اور اس کے رسول (کی)	اگرچہ	وہ ہوں	ان کے باپ	یا	ان کے بیٹے	یا

اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا

اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓىٕكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ

اِخْوَانَهُمْ	اَوْ	عَشِیْرَتَهُمْ	اُولٰٓىٕكَ	كَتَبَ	فِیْ قُلُوْبِهِمُ
ان کے بھائی	یا	ان کے خاندان والے	یہ لوگ	(اللہ نے) نقش فرمادیا ہے	ان کے دلوں میں

ان کے خاندان والے ہوں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان

الْاِیْمَانَ وَ اَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَ یُدْخِلُهُمْ

الْاِیْمَانَ	وَ	اَیَّدَهُمْ	بِرُوْحٍ مِّنْهُ (2)	وَ	یُدْخِلُهُمْ
ایمان	اور	مدد کی ان کی	اپنی طرف کی خاص روح سے	اور	وہ داخل کرے گا انہیں

نقش فرمادیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی اور وہ انہیں اُن باغوں میں

جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ رَضِیَ

جَنّٰتٍ	تَجْرِیْ	مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	خٰلِدِیْنَ	فِیْهَا	رَضِیَ
باغوں (میں)	بہتی ہیں	ان کے نیچے	نہریں	ہمیشہ رہنے والے	ان میں	راضی ہوا

داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ان میں ہمیشہ رہیں گے، اللہ ان سے

عاشقانِ رسول کے لیے بشارتیں

(1)......اس آیت میں مخلص ایمان والوں کا ایک وصف یہ بیان ہوا کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والوں سے دوستی نہیں کرتے اگرچہ وہ ان کے کیسے ہی قریبی رشتہ دار کیوں نہ ہوں۔ تاریخ شاہد ہے کہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے اپنے عمل سے یہ ثابت کرکے دکھایا کہ انہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے مقابلے میں رشتے داری کا کوئی لحاظ نہیں۔ اس سے ان لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہیے جو دنیوی مفادات کی خاطر صلح کلیت کے قائل ہوتے اور دشمنانِ خدا اور رسول کے ساتھ دوستیاں نبھاتے ہیں۔ (2)......یہاں روح سے مراد قرآن کا نور یا دل کا نور اور جذبۂ ایمانی ہے جس سے بندہ مشکل

اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓىٕكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ

اللّٰهُ	عَنْهُمْ	وَ	رَضُوْا	عَنْهُ	اُولٰٓىٕكَ	حِزْبُ اللّٰهِ
اللہ	ان سے	اور	وہ راضی ہوئے	اس سے	یہ لوگ	اللہ کا گروہ (ہیں)

راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے، یہ اللہ کی جماعت ہے،

اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۠ (۲۲) ع

اَلَاۤ	اِنَّ	حِزْبَ اللّٰهِ	هُمُ	الْمُفْلِحُوْنَ (۲۲)
سن لو	بیشک	اللہ کا گروہ	وہی	کامیابی پانے والے (ہیں)

سن لو! اللہ کی جماعت ہی کامیاب ہے ○

آیات: 24 | رکوع: 03

سُوْرَةُ الْحَشْر مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ

سَبَّحَ (۱)	لِلّٰهِ	مَا	فِی السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِی الْاَرْضِ	وَ	هُوَ
پاکی بیان کی	اللہ کی	(ہر اس چیز نے) جو	آسمانوں میں	اور	جو	زمین میں (ہے)	اور	وہی

اللہ کی پاکی بیان کی ہر اس چیز نے جو آسمانوں میں اور جو زمین میں ہے اور وہی

کلماتِ تسبیح پڑھنا اتباعِ قرآن ہے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اعمالِ صالحہ کے ذریعے قربِ خداوندی کے مدارج طے کرتا ہے۔ یہ دونوں نورِ حیات کا ذریعہ ہیں اس لئے انہیں روح فرمایا گیا۔

(1)... ہر چیز زبانِ قال یا حال سے اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے جسے ہم نہیں سمجھتے، مگر ان کی تسبیح کی تاثیر جداگانہ ہے جیسے سبزے کی تسبیح سے عذابِ قبر دور ہوتا ہے۔ ہمیں بھی اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے رہنا چاہئے۔ حدیثِ پاک میں ہے: دو کلمے زبان پر ہلکے، میزان میں بھاری اور رحمٰن کو محبوب ہیں "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ۔" (بخاری، ۴/ ۲۹۷، الحدیث: ۶۶۸۲)

بنو نضیر کے یہودیوں کی جلاوطنی

وقف النبی علیہ السلام

الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ① هُوَ الَّذِیْۤ اَخْرَجَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

الْعَزِیْزُ	الْحَكِیْمُ ①	هُوَ	الَّذِیْۤ	اَخْرَجَ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا(1)
بہت عزت والا	بڑا حکمت والا (ہے)	وہی (ہے)	جس نے	نکالا	ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا

بہت عزت والا، بڑا حکمت والا ہے ○ وہی ہے جس نے ان کافر کتابیوں کو

مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِیَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ؕ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ یَّخْرُجُوْا

مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ	مِنْ دِیَارِهِمْ	لِاَوَّلِ الْحَشْرِ(2)	مَا ظَنَنْتُمْ	اَنْ	یَّخْرُجُوْا
اہل کتاب میں سے	ان کے گھروں سے	پہلے حشر کے وقت	تمہیں گمان نہ تھا	کہ	وہ نکلیں گے

ان کے گھروں سے ان کے پہلے حشر کے وقت نکالا۔ تمہیں گمان نہ تھا کہ وہ نکلیں گے

وَ ظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ

وَ	ظَنُّوْۤا	اَنَّهُمْ	مَّانِعَتُهُمْ	حُصُوْنُهُمْ	مِّنَ اللّٰهِ
اور	انہوں نے گمان کرلیا	کہ وہ	انہیں بچانے والے (ہیں)	ان کے قلعے	اللہ سے

اور وہ سمجھتے تھے کہ ان کے قلعے انہیں اللہ سے بچالیں گے

فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَیْثُ لَمْ یَحْتَسِبُوْا ۗ وَ قَذَفَ

فَاَتٰىهُمُ	اللّٰهُ	مِنْ حَیْثُ	لَمْ یَحْتَسِبُوْا	وَ	قَذَفَ
تو آیا ان کے پاس	اللہ (کا حکم)	جہاں سے	انہیں گمان نہ تھا	اور	اس نے ڈال دیا

تو اللہ کا حکم ان کے پاس وہاں سے آیا جہاں سے انہیں گمان بھی نہ تھا اور اس نے ان کے دلوں میں

فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ یُخْرِبُوْنَ بُیُوْتَهُمْ بِاَیْدِیْهِمْ وَ

فِیْ قُلُوْبِهِمُ	الرُّعْبَ	یُخْرِبُوْنَ	بُیُوْتَهُمْ	بِاَیْدِیْهِمْ	وَ
ان کے دلوں میں	رُعب	وہ ویران کرتے ہیں	اپنے گھروں (کو)	اپنے ہاتھوں سے	اور

رُعب ڈال دیا وہ اپنے گھروں کو اپنے ہاتھوں سے اور

(1)…… یہاں بیان کئے گئے واقعہ کا پس منظر یہ ہے کہ بنو نضیر کے یہودیوں کا حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے معاہدہ تھا کہ نہ وہ آپ کے ساتھ ہو کر کسی سے لڑیں گے اور نہ آپ سے جنگ کریں گے۔ جنگِ احد میں مسلمانوں کے نقصانات دیکھ کر انہوں نے وہ معاہدہ توڑ دیا اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خلاف کفارِ مکہ سے معاہدہ کر لیا۔ اس کا علم ہوا تو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے لشکر کے ساتھ بنو نَضِیر کا محاصرہ کر لیا، آخر کار انہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم سے جلاوطن ہونا پڑا اور وہ شام، اریحا اور خیبر کی طرف چلے گئے۔ (2)…… بنو نضیر کی جلاوطنی ان کا پہلا حشر ہے۔

اَیْدِی الْمُؤْمِنِیْنَ ۗ فَاعْتَبِرُوْا یٰۤاُولِی الْاَبْصَارِ ۝۲ وَ لَوْلَاۤ اَنْ

اَیْدِی الْمُؤْمِنِیْنَ	فَاعْتَبِرُوْا	یٰۤاُولِی الْاَبْصَارِ ۝۲	وَ	لَوْلَاۤ	اَنْ
ایمان والوں کے ہاتھوں سے	تو عبرت حاصل کرو	اے آنکھوں والو	اور	اگر نہ ہوتا	کہ

مسلمانوں کے ہاتھوں سے ویران کرتے ہیں تو اے آنکھوں والو! عبرت حاصل کرو ○ اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ

كَتَبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمُ الْجَلَآءَ لَعَذَّبَهُمْ فِی الدُّنْیَا ؕ وَ

كَتَبَ	اللّٰهُ	عَلَیْهِمُ	الْجَلَآءَ	لَعَذَّبَهُمْ	فِی الدُّنْیَا	وَ
لکھ دیا تھا	اللہ (نے)	ان پر	جلاوطن ہونا	(تو) ضرور عذاب دے دیتا انہیں	دنیا میں	اور

اللہ نے ان پر گھروں سے اجڑنا لکھ دیا تھا تو ضرور وہ دنیا ہی میں انہیں عذاب دے دیتا اور

لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ۝۳ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

لَهُمْ	فِی الْاٰخِرَةِ	عَذَابُ النَّارِ ۝۳	ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ
ان کے لیے	آخرت میں	آگ کا عذاب (ہے)	یہ	(اس کے) سبب کہ وہ

ان کے لیے آخرت میں آگ کا عذاب ہے ○ یہ (سزا) اس لیے ہے کہ

شَآقُّوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ۚ وَ مَنْ یُّشَآقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ

شَآقُّوْا	اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ	وَ	مَنْ	یُّشَآقِّ	اللّٰهَ	فَاِنَّ
انہوں نے مخالفت کی	اللہ اور اس کے رسول (کی)	اور	جو	مخالفت کرے	اللہ (کی)	تو بیشک

انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو اللہ کی مخالفت کرے تو بیشک

اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝۴ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّیْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا

اللّٰهَ	شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝۴	مَا	قَطَعْتُمْ [1]	مِّنْ لِّیْنَةٍ	اَوْ	تَرَكْتُمُوْهَا
اللہ	سخت سزا دینے والا (ہے)	جو	تم نے کاٹا	کھجور کا درخت	یا	تم نے چھوڑ دیا اسے

اللہ سخت سزا دینے والا ہے ○ (اے مسلمانو!) تم نے جو درخت کاٹے یا ان کی جڑوں پر قائم

[1]..... حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے بنو نضیر کے درخت کاٹ ڈالنے اور انہیں جلا دینے کا حکم فرمایا۔ اس پر یہودیوں نے اعتراض کرتے ہوئے اسے فساد فی الارض قرار دیا اور مسلمانوں نے اپنے اجتہاد سے یا حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی اجازت سے کچھ درخت کاٹ دیئے اور کچھ کو باقی چھوڑ دیا۔ اس موقع پر ان کی تائید میں یہ آیت نازل ہوئی اور فرما دیا گیا کہ اے مسلمانو! تم نے جو درخت کاٹے اور جو چھوڑ دیئے یہ سب اللہ تعالیٰ کی اجازت سے اور اس کی رضا کے موافق تھا اور یہ اجازت دینا فتنہ پرداز یہودیوں کی سزا کیلئے تھا۔

مالِ فے کا حکم

قَآىِٕمَةً عَلٰۤى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَ لِیُخْزِیَ

قَآىِٕمَةً عَلٰۤى اُصُوْلِهَا	فَبِاِذْنِ اللّٰهِ	وَ	لِیُخْزِیَ
اس کی جڑوں پر قائم	تو (یہ سب) اللہ کی اجازت سے (تھا)	اور	تاکہ وہ رسوا کرے

چھوڑ دیئے تو یہ سب اللہ کی اجازت سے تھا اور اس لیے تاکہ اللہ نافرمانوں کو

الْفٰسِقِیْنَ ۝۵ وَ مَاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ

الْفٰسِقِیْنَ ۝۵	وَ	مَاۤ	اَفَآءَ[1]	اللّٰهُ	عَلٰى رَسُوْلِهٖ	مِنْهُمْ
نافرمانی کرنے والوں (کو)	اور	جو	غنیمت دلائی	اللہ (نے)	اپنے رسول پر (کو)	ان سے

رسوا کرے ۝ اور اللہ نے اپنے رسول کو ان سے جو غنیمت دلائی

فَمَاۤ اَوْجَفْتُمْ عَلَیْهِ مِنْ خَیْلٍ وَّ لَا رِكَابٍ وَّ لٰكِنَّ اللّٰهَ

فَمَاۤ اَوْجَفْتُمْ	عَلَیْهِ	مِنْ خَیْلٍ	وَّ	لَا	رِكَابٍ	وَّ	لٰكِنَّ	اللّٰهَ
تو تم نے نہ دوڑائے	اس پر	گھوڑے	اور	نہ	اونٹ	اور	لیکن	اللہ

تو تم نے اس پر نہ اپنے گھوڑے دوڑائے تھے اور نہ اونٹ، ہاں اللہ

یُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ

یُسَلِّطُ	رُسُلَهٗ	عَلٰى مَنْ	یَّشَآءُ	وَ	اللّٰهُ	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ
غالب کر دیتا ہے	اپنے رسولوں (کو)	جس پر	وہ چاہتا ہے	اور	اللہ	ہر چیز پر

اپنے رسولوں کو جس پر چاہتا ہے غلبہ دیدیتا ہے اور اللہ ہر شے پر

مالِ فے کا مصرف اور اوصافِ صحابہ

قَدِیْرٌ ۝۶ مَاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى

قَدِیْرٌ ۝۶	مَاۤ	اَفَآءَ	اللّٰهُ	عَلٰى رَسُوْلِهٖ	مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى[2]
خوب قادر (ہے)	جو	غنیمت دلائی	اللہ (نے)	اپنے رسول پر (کو)	شہر والوں سے

خوب قادر ہے ۝ اللہ نے اپنے رسول کو شہر والوں سے جو غنیمت دلائی

1 ..... اس آیت سے مراد یہ ہے کہ بنو نضیر سے جو مالِ غنیمت حاصل ہوا اُس کیلئے مسلمانوں کو جنگ نہیں کرنا پڑی بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اُن پر غلبہ وتسلّط عطا فرما دیا تو یہ مال حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مرضی پر موقوف ہے، وہ جہاں چاہیں خرچ کریں۔

2 ..... بعض مفسرین کے نزدیک یہاں بنو نضیر سے حاصل ہونے والے مالِ غنیمت کے حکم کی تفصیل کا بیان ہے اور بعض کے نزدیک یہاں اس شہر کے اموالِ غنیمت کے حکم کا بیان ہے جسے مسلمان اپنی قوت سے حاصل کریں اور یہاں ان اموال کے پانچویں حصے کا مصرف بیان کیا گیا ہے۔

فَلِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ وَ لِذِی الْقُرْبٰى وَ الْیَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِیْنِ وَ

وَ	الْمَسٰكِیْنِ	وَ	الْیَتٰمٰى	وَ	لِذِی الْقُرْبٰى	وَ	لِلرَّسُوْلِ	وَ	فَلِلّٰهِ
اور	مسکینوں	اور	یتیموں	اور	رشتہ داروں کیلئے	اور	رسول کیلئے	اور	تو (وہ) اللہ کیلئے

تو وہ اللہ اور رسول کے لیے ہے اور رشتہ داروں کے لیے اور یتیموں اور مسکینوں اور

ابْنِ السَّبِیْلِ كَیْ لَا یَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَیْنَ الْاَغْنِیَآءِ مِنْكُمْ وَ

وَ	مِنْكُمْ	بَیْنَ الْاَغْنِیَآءِ	دُوْلَةً[1]	لَا یَكُوْنَ	كَیْ	ابْنِ السَّبِیْلِ
اور	تم میں سے	مالداروں کے درمیان	گردش کرنے والی	(وہ دولت) نہ ہو	تاکہ	مسافر (کیلئے ہے)

مسافروں کے لیے ہے تاکہ وہ دولت تمہارے مالداروں کے درمیان (ہی) گردش کرنے والی نہ ہو جائے اور

مَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُۗ وَ مَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ

مَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ	وَ	فَخُذُوْهُ	الرَّسُوْلُ	اٰتٰىكُمُ[2]	مَاۤ
جس سے وہ منع کرے تمہیں	اور	تو تم لے لو اسے	رسول	عطا کرے تمہیں	جو کچھ

رسول جو کچھ تمہیں عطا فرمائیں وہ لے لو اور جس سے تمہیں منع فرمائیں

فَانْتَهُوْاۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِۘ۝٧

شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝٧	اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ	اتَّقُوا	وَ	فَانْتَهُوْا
سخت عذاب دینے والا (ہے)	اللہ	بیشک	اللہ (سے)	ڈرو	اور	تو باز رہو

تو تم باز رہو اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے ○

لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِیْنَ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَ اَمْوَالِهِمْ یَبْتَغُوْنَ

یَبْتَغُوْنَ	مِنْ دِیَارِهِمْ وَ اَمْوَالِهِمْ	اُخْرِجُوْا	الَّذِیْنَ	لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِیْنَ
وہ چاہتے ہیں	ان کے گھروں اور ان کے مالوں سے	نکالا گیا	جنہیں	(ان) فقیر مہاجروں کے لیے

ان فقیر مہاجروں کے لیے جو اپنے گھروں اور اپنے مالوں سے نکالے گئے اس حال میں کہ

اغنیاء کے درمیان دولت کی گردش

مالِ غنیمت کے مستحقین کا بیان اور مہاجرین و انصار کی عظمت

وقف لازم

(1) زمانہ جاہلیت میں دستور تھا کہ سردار مالِ غنیمت میں سے ایک چوتھائی لے کر باقی قوم کیلئے چھوڑ دیتا، اس سے مال دار لوگ بہت زیادہ لے لیتے اور غریبوں کیلئے بہت ہی تھوڑا بچتا تھا، اسی معمول کے مطابق لوگوں نے مالِ غنیمت تقسیم کرنے کی عرض کی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا رد فرمادیا اور تقسیم کا اختیار نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دے کر اس کا طریقہ ارشاد فرمادیا۔ (2)... اس کا ایک معنی یہ ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غنیمت میں سے جو کچھ تمہیں عطا فرمائیں وہ لے لو کیونکہ وہ تمہارے لئے حلال ہے اور جو چیز لینے سے منع کریں اس سے باز رہو اور اس کا مطالبہ نہ کرو۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا وَّ یَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ

فَضْلًا	مِّنَ اللّٰهِ	وَ	رِضْوَانًا	وَّ	یَنْصُرُوْنَ[1]	اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ
فضل	اللہ کی طرف سے	اور	رضا	اور	وہ مدد کرتے ہیں	اللہ اور اس کے رسول (کی)

اللہ کی طرف سے فضل اور رضا چاہتے ہیں اور وہ اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں،

اُولٰٓىٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۚ﴿۸﴾ وَ الَّذِیْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَ

اُولٰٓىٕكَ	هُمُ	الصّٰدِقُوْنَ ﴿۸﴾	وَ	الَّذِیْنَ	تَبَوَّؤُ	الدَّارَ	وَ
یہ لوگ	وہی	سچے (ہیں)	اور	وہ لوگ جنہوں نے	ٹھکانہ بنالیا	(اس) شہر	اور

وہی لوگ سچے ہیں ○ اور وہ جنہوں نے ان (مہاجرین) سے پہلے اس شہر کو اور ایمان کو

الْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ یُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَیْهِمْ

الْاِیْمَانَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	یُحِبُّوْنَ[2]	مَنْ	هَاجَرَ	اِلَیْهِمْ
ایمان (کو)	ان سے پہلے	وہ محبت کرتے ہیں	(اس سے) جس نے	ہجرت کی	ان کی طرف

ٹھکانہ بنالیا وہ اپنی طرف ہجرت کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں

انصار کا ایثار

وَ لَا یَجِدُوْنَ فِیْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّاۤ اُوْتُوْا وَ

وَ	لَا یَجِدُوْنَ	فِیْ صُدُوْرِهِمْ	حَاجَةً	مِّمَّاۤ	اُوْتُوْا	وَ
اور	وہ نہیں پاتے	اپنے دلوں میں	کوئی حسد، کوئی طلب	(اس) کی جو	انہیں دیا گیا	اور

اور وہ اپنے دلوں میں اس کے متعلق کوئی حسد نہیں پاتے جو ان کو دیا گیا اور

لالچ سے بچنا بہت عظیم عمل ہے

یُؤْثِرُوْنَ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ؕ۫ وَ مَنْ یُّوْقَ

یُؤْثِرُوْنَ	عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ	وَلَوْ	كَانَ	بِهِمْ	خَصَاصَةٌ	وَ	مَنْ	یُّوْقَ
وہ ترجیح دیتے ہیں	اپنی جانوں پر	اگرچہ	ہو	ان کو	حاجت	اور	جسے	بچالیا گیا

وہ اپنی جانوں پر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں خود حاجت ہو اور جو اپنے نفس کے لالچ سے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) وَسَلَّم تمہیں جو حکم دیں اس کی اتباع کرو اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز رہو۔ 1 ...... مہاجر صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مدد کی اور اسے اللہ تعالیٰ نے اپنی مدد کرنا فرمایا، اس سے معلوم ہوا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ کی یعنی اس کے دین کی مدد کرنا ہے۔

2 ...... اس آیت میں انصاری صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی دریا دلی اور جذبۂ ایمانی کا بیان ہے کہ وہ مہاجرین سے محبت کرتے، انہیں اپنے گھروں میں ٹھہراتے، اپنے مالوں کے آدھے حصے میں شریک کرتے ہیں اور حاجت کے باوجود اپنے اموال اور گھر ایثار کرکے مہاجرین کو اپنی جانوں پر ترجیح دیتے ہیں جبکہ دوسری طرف ←

فوت شدہ مسلمانوں کے لئے ایک عمدہ دعا

شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝٩ وَ الَّذِیْنَ جَآءُوْ

شُحَّ نَفْسِهٖ (1)	فَاُولٰٓىٕكَ	هُمُ	الْمُفْلِحُوْنَ ۝٩	وَ	الَّذِیْنَ	جَآءُوْ
اس کے نفس کے لالچ (سے)	تو یہ لوگ	وہی	کامیابی پانے والے (ہیں)	اور	وہ لوگ جو	آئے

بچالیا گیا تو وہی لوگ کامیاب ہیں ○ اور ان کے بعد آنے والے

مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا

مِنْۢ بَعْدِهِمْ (2)	یَقُوْلُوْنَ	رَبَّنَا	اغْفِرْ	لَنَا	وَ	لِاِخْوَانِنَا
ان کے بعد	وہ عرض کرتے ہیں	اے ہمارے رب	بخش دے	ہمیں	اور	ہمارے بھائیوں کو

عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو

الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا

الَّذِیْنَ	سَبَقُوْنَا	بِالْاِیْمَانِ (3)	وَ	لَا تَجْعَلْ	فِیْ قُلُوْبِنَا	غِلًّا (4)
جنہوں نے	سبقت کی ہم پر	ایمان لانے میں	اور	تو نہ رکھ	ہمارے دلوں میں	کوئی کینہ

بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کیلئے

لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَاۤ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝١٠ ع

لِّلَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	رَبَّنَاۤ	اِنَّكَ	رَءُوْفٌ	رَّحِیْمٌ ۝١٠
ان لوگوں کے لیے جو	ایمان لائے	اے ہمارے رب	بیشک تو	نہایت مہربان	بہت رحمت والا (ہے)

کوئی کینہ نہ رکھ، اے ہمارے رب! بیشک تو نہایت مہربان، بہت رحمت والا ہے ○

رکوع ١٠

منافقوں کی یہودیوں سے سازباز اور ان کی حقیقت

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ نَافَقُوْا یَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ

اَلَمْ تَرَ	اِلَى الَّذِیْنَ	نَافَقُوْا	یَقُوْلُوْنَ	لِاِخْوَانِهِمُ
کیا تم نے نہ دیکھا	ان لوگوں کی طرف جو	منافق ہوئے	وہ کہتے ہیں	اپنے بھائیوں سے

کیا تم نے منافقوں کو نہ دیکھا کہ اپنے اہلِ کتاب

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) مہاجروں کو نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے جو عطا ہو، اس میں سے کچھ بھی نہیں لیتے۔ 1 ..... نفس کا لالچ ایک انتہائی مذموم عادت ہے، جسے اس سے بچالیا گیا وہی حقیقی طور پر کامیاب ہے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ اس بری عادت سے بچنا بہت مشکل ہے، جس پر اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت ہو وہی اس سے بچ سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حرص و طمع سے محفوظ فرمائے۔ 2 ..... مہاجرین و انصار کے بعد آنے والوں میں قیامت تک پیدا ہونے والے تمام مسلمان داخل ہیں۔ 3 ..... یہاں ایمان لانے میں سبقت کرنے والوں میں تمام صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم داخل ہیں۔ 4 ..... صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کے بارے میں دل میں

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَىِٕنْ اُخْرِجْتُمْ

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا (1)	مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ	لَىِٕنْ	اُخْرِجْتُمْ
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اہل کتاب میں سے	ضرور اگر	تمہیں نکالا گیا

کافر بھائیوں سے کہتے ہیں کہ قسم ہے اگر تم نکالے گئے

لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَ لَا نُطِيْعُ فِيْكُمْ

لَنَخْرُجَنَّ	مَعَكُمْ	وَ	لَا نُطِيْعُ	فِيْكُمْ
(تو) ضرور ہم نکل جائیں گے	تمہارے ساتھ	اور	ہم کہنا نہ مانیں گے	تمہارے بارے میں

توضرور ہم تمہارے ساتھ نکلیں گے اور ہرگز تمہارے بارے میں کسی کا

اَحَدًا اَبَدًا ۙ وَّ اِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ

اَحَدًا	اَبَدًا	وَّ	اِنْ	قُوْتِلْتُمْ	لَنَنْصُرَنَّكُمْ	وَ	اللّٰهُ
کسی ایک (کا)	کبھی	اور	اگر	تم سے لڑائی کی گئی	(تو) ضرور ہم مدد کریں گے تمہاری	اور	اللہ

کہنا نہ مانیں گے اور اگر تم سے لڑائی کی گئی تو ہم ضرور تمہاری مدد کریں گے اور اللہ

يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝۱۱ لَىِٕنْ اُخْرِجُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ

يَشْهَدُ	اِنَّهُمْ	لَكٰذِبُوْنَ ۝۱۱	لَىِٕنْ	اُخْرِجُوْا	لَا يَخْرُجُوْنَ
گواہی دیتا ہے	بیشک وہ	ضرور جھوٹے (ہیں)	ضرور اگر	انہیں نکالا گیا	(تو) یہ نہیں نکلیں گے

گواہی دیتا ہے کہ یقیناً وہ ضرور جھوٹے ہیں ۝ قسم ہے اگر وہ نکالے گئے تو یہ ان کے ساتھ

مَعَهُمْ ۚ وَ لَىِٕنْ قُوْتِلُوْا لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ ۚ وَ

مَعَهُمْ	وَ	لَىِٕنْ	قُوْتِلُوْا	لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ	وَ
ان کے ساتھ	اور	ضرور اگر	اُن سے لڑائی کی گئی	(تو) یہ مدد نہ کریں گے ان کی	اور

نہ نکلیں گے اور قسم ہے اگر اُن سے لڑائی کی گئی تو یہ ان کی مدد نہ کریں گے اور

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کینہ نہ رکھنا فرض اور ایمان کی علامت ہے اور یہی حکم تمام صالح مسلمانوں کے بارے میں ہے۔ 1 ...عبد اللہ بن ابی سلول منافق اور اس کے ساتھیوں نے اپنے اہلِ کتاب کافر بھائیوں بنو قریظہ اور بنو نضیر سے کہا تھا کہ اگر تمہیں مدینۂ منورہ سے نکالا گیا تو ہم بھی تمہارے ساتھ ضرور جائیں گے اور تمہارے خلاف ہرگز کسی کی بات نہیں مانیں گے اور اگر تم سے لڑائی ہوئی تو ہم ضرور تمہاری مدد کریں اور تمہارے ساتھ مل کر لڑیں گے۔ منافقوں کی یہ گفتگو نہایت رازداری کے ساتھ تنہائی میں ہوئی تھی، اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس کی خبر دے دی اور اگلی آیت میں منافقوں کا حال بھی بیان فرمادیا۔

منافقوں کا مسلمانوں سے خوف

لَىِٕنْ نَّصَرُوْهُمْ لَیُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ۫ ثُمَّ

ثُمَّ	الْاَدْبَارَ	لَیُوَلُّنَّ	نَّصَرُوْهُمْ	لَىِٕنْ
پھر	پیٹھیں	(تو)ضرور وہ پھیر کر بھاگیں گے	انہوں نے مدد کی ان کی	ضرور اگر

قسم ہے اگر یہ ان کی مدد کریں گے تو ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے پھر

لَا یُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲﴾ لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِیْ صُدُوْرِهِمْ

فِیْ صُدُوْرِهِمْ	رَهْبَةً	اَشَدُّ	لَاَنْتُمْ	لَا یُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲﴾
ان کے دلوں میں	خوف (کے اعتبار سے)	زیادہ سخت (ہو)	بیشک تم	ان کی مدد نہ کی جائے گی

ان کی مدد نہ کی جائے گی ○ بیشک ان کے دلوں میں اللہ سے زیادہ

یہودیوں اور منافقوں کی بزدلی اور نااتفاقی کا حال

مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ ﴿۱۳﴾ لَا یُقَاتِلُوْنَكُمْ

لَا یُقَاتِلُوْنَكُمْ	لَّا یَفْقَهُوْنَ ﴿۱۳﴾	قَوْمٌ	بِاَنَّهُمْ	ذٰلِكَ	مِّنَ اللّٰهِ
وہ نہ لڑیں گے تم سے	نہیں سمجھتے	لوگ	(اس) لیے کہ وہ	یہ	اللہ سے

تمہارا ڈر ہے یہ اس لیے کہ وہ ناسمجھ لوگ ہیں ○ یہ سب (مل کر بھی) تم سے

جَمِیْعًا اِلَّا فِیْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ ؕ بَاْسُهُمْ

بَاْسُهُمْ	مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ	اَوْ	فِیْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ	اِلَّا	جَمِیْعًا[1]
ان کی لڑائی	دیواروں کے پیچھے سے	یا	قلعہ بند شہروں میں	مگر	سب (مل کر)

نہ لڑیں گے مگر قلعہ بند شہروں میں یا دیواروں کے پیچھے سے، ان کی آپس میں

بَیْنَهُمْ شَدِیْدٌ ؕ تَحْسَبُهُمْ جَمِیْعًا وَّ قُلُوْبُهُمْ شَتّٰى ؕ

شَتّٰى[2]	قُلُوْبُهُمْ	وَّ	جَمِیْعًا	تَحْسَبُهُمْ	شَدِیْدٌ	بَیْنَهُمْ
الگ الگ (ہیں)	ان کے دل	اور	اکٹھا	تم سمجھتے ہو انہیں	بہت سخت (ہے)	اپنے درمیان

لڑائی بہت سخت ہے۔ تم انہیں اکٹھا سمجھتے ہو حالانکہ ان کے دل الگ الگ ہیں،

1..... اکٹھے مل کر علانیہ مسلمانوں سے نہ لڑنے کی خبر صرف مدینۂ منورہ کے یہودیوں کے بارے میں ہے، ان کے بارے میں یہ خبر سچ ثابت ہوئی ہے، دیگر علاقوں کے یہودیوں، عیسائیوں یا مشرکین کے بارے میں یہ خبر نہیں ہے۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے زمانے میں مشرکین اور حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه کے زمانے میں دیگر علاقوں کے یہودی اور عیسائی مسلمانوں کے مقابلے میں آئے اور ان سے بڑی بڑی لڑائیاں ہوئی تھیں۔ 2..... کفار مسلمانوں کے مقابلے میں کسی خاص مقصد پر تو ایک ہو جاتے ہیں ورنہ حقیقت یہی ہے کہ ان میں باہمی اتفاق اور اتحاد نہیں، بلکہ یہ ایک دوسرے کے دشمن ہیں۔ فی زمانہ بھی اس کے

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَعْقِلُوْنَ ﴿۱۴﴾ؕ كَمَثَلِ الَّذِیْنَ

ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ	قَوْمٌ	لَّا یَعْقِلُوْنَ ﴿۱۴﴾	كَمَثَلِ الَّذِیْنَ (1)
یہ	(اس) لیے کہ وہ	لوگ	عقل نہیں رکھتے	(ان کی مثال) ان لوگوں کی مثال جیسی (ہے) جو

یہ اس لیے کہ وہ بے عقل لوگ ہیں ○ (ان کی مثال) ان لوگوں کی مثال جیسی ہے جو

مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِیْبًا ذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ ۚ وَلَهُمْ

مِنْ قَبْلِهِمْ	قَرِیْبًا	ذَاقُوْا	وَبَالَ اَمْرِهِمْ	وَ	لَهُمْ
ان سے پہلے (ہوئے)	قریب (کے زمانے میں)	انہوں نے چکھا	اپنے کام کا وبال	اور	ان کے لیے

ابھی قریب زمانے میں ان سے پہلے ہوئے ہیں انہوں نے اپنے کام کا وبال چکھا اور ان کے لیے

عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۵﴾ۚ كَمَثَلِ الشَّیْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ ۚ فَلَمَّا

عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۵﴾	كَمَثَلِ الشَّیْطٰنِ (2)	اِذْ	قَالَ	لِلْاِنْسَانِ	اكْفُرْ	فَلَمَّا
دردناک عذاب (ہے)	جیسے شیطان کی مثال	جب	اس نے کہا	آدمی سے	کفر کر	پھر جب

دردناک عذاب ہے ○ جیسے شیطان کی مثال جب اس نے آدمی سے کہا: ”کفر کر“ پھر جب

كَفَرَ قَالَ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّیْۤ اَخَافُ

كَفَرَ	قَالَ	اِنِّیْ	بَرِیْٓءٌ	مِّنْكَ	اِنِّیْۤ	اَخَافُ
اس نے کفر کر لیا	(تو شیطان نے) کہا	بیشک میں	بیزار (ہوں)	تجھ سے	بیشک میں	ڈرتا ہوں

اس نے کفر کر لیا تو کہا: بیشک میں تجھ سے بیزار ہوں، بیشک میں اس اللہ سے

اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶﴾ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَاۤ اَنَّهُمَا فِی النَّارِ

اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶﴾	فَكَانَ	عَاقِبَتَهُمَاۤ	اَنَّهُمَا	فِی النَّارِ
تمام جہانوں کے رب اللہ (سے)	تو ہوا	ان دونوں کا انجام	یہ کہ وہ دونوں	آگ میں (ہوں گے)

ڈرتا ہوں جو سارے جہانوں کا رب ہے ○ تو ان دونوں کا انجام یہ ہوا کہ وہ دونوں آگ میں ہوں گے

منافقوں کی شیطان کی طرح دھوکا دہی

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) نظارے دیکھے جا رہے ہیں۔ 1 ...یہاں یہودیوں کے بارے میں فرمایا گیا کہ ان کا حال ان مشرکین جیسا ہے جنہوں نے جنگِ بدر میں عداوت رسول اور کفر کا وبال چکھا اور ذلت و رسوائی کے ساتھ ہلاک کئے گئے اور مزید ان کے لیے آخرت میں جہنم کا دردناک عذاب ہے تو دنیا و آخرت میں جو حشر ان مشرکوں کا ہوا وہی ان یہودیوں کا ہو گا۔ 2 ...یعنی جیسے شیطان آدمی کو کفر کرنے کا کہتا ہے اور کفر کے بعد اس سے براءت کا اظہار کرتے ہوئے کہہ دیتا ہے کہ میں تجھ سے بیزار ہوں اور تمام جہانوں کے رب اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ ایسے ہی منافقوں نے بنو نضیر کے یہودیوں کو مسلمانوں کے خلاف اُبھارا، جنگ پر آمادہ کیا، اُن سے مدد

مسلمانوں کو اللہ سے ڈرنے اور آخرت کی فکر کرنے کا حکم

خَالِدَیْنِ فِیْهَا ؕ وَ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۷﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ

خَالِدَیْنِ	فِیْهَا	وَ	ذٰلِكَ	جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۷﴾	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ
ہمیشہ رہنے والے	اس میں	اور	یہی	ظالموں کی سزا (ہے)	اے	وہ لوگو جو

ہمیشہ اس میں رہیں گے اور ظالموں کی یہی سزا ہے ○ اے ایمان

اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ لْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ

اٰمَنُوْا	اتَّقُوا	اللّٰهَ	وَلْتَنْظُرْ (۱)	نَفْسٌ	مَّا	قَدَّمَتْ
ایمان لائے	ڈرو	اللہ (سے)	اور چاہئے کہ دیکھے	ہر جان	کیا	اس نے آگے بھیجا

والو! اللہ سے ڈرو اور ہر جان دیکھے کہ اس نے کل کے لیے آگے

لِغَدٍ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا

لِغَدٍ	وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ	خَبِیْرٌ	بِمَا
کل کے لیے	اور	ڈرو	اللہ (سے)	بیشک	اللہ	خوب خبردار (ہے)	(اس) سے جو

کیا بھیجا ہے اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ تمہارے اعمال سے

تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ نَسُوا اللّٰهَ

تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾	وَ	لَا تَكُوْنُوْا	كَالَّذِیْنَ	نَسُوا	اللّٰهَ
تم عمل کرتے ہو	اور	تم نہ ہونا	ان لوگوں کی طرح جنہوں نے	بھلا دیا	اللہ (کو)

خوب خبردار ہے ○ اور ان لوگوں کی طرح نہ بنو جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا

جنتی اور جہنمی برابر نہیں

فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ؕ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۹﴾ لَا یَسْتَوِیْۤ

فَاَنْسٰىهُمْ	اَنْفُسَهُمْ	اُولٰٓىٕكَ	هُمُ	الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۹﴾	لَا یَسْتَوِیْۤ
تو اس نے بھلا دیں انہیں	ان کی جانیں	یہ لوگ	وہی	نافرمانی کرنے والے (ہیں)	برابر نہیں ہیں

تو اللہ نے انہیں ان کی جانیں بھلا دیں، وہی نافرمان ہیں ○ دوزخ والے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کے وعدے کئے لیکن جنگ شروع ہو جانے پر منافق اپنے گھروں میں بیٹھے رہے اور یہودیوں کا ساتھ نہ دیا۔ (1) ....انسان کی اصل قیام گاہ آخرت ہے جہاں اسے ہمیشہ ہمیشہ رہنا ہے جبکہ دنیا میں اس کا قیام عارضی ہے جو کہ کسی بھی وقت ختم ہو سکتا ہے۔ اُخروی قیام گاہ کے اچھے یا برے ہونے میں انسان کے اعمال کا بہت بڑا عمل دخل ہے، ایمان اور نیک اعمال کی صورت میں اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت سے جنت میں دائمی قیام اور اس کی بے مثل نعمتوں سے لطف اندوز ہونے کا موقع ملے گا جبکہ کفر کرنے پر ہمیشہ کے لیے جہنم میں رہنا اور اس کے دردناک عذابوں میں مبتلا ہونا پڑے گا اور دیگر گناہوں کی صورت میں مخصوص مدت تک عذابِ جہنم

اَصْحٰبُ النَّارِ وَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِؕ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآىٕزُوْنَ ﴿۲۰﴾

اَصْحٰبُ النَّارِ	وَ	اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ	اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ	هُمُ	الْفَآىٕزُوْنَ ﴿۲۰﴾
آگ والے	اور	جنت والے	جنت والے	وہی	کامیابی پانے والے (ہیں)

اور جنت والے برابر نہیں، جنت والے ہی کامیاب ہیں ○

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا

لَوْ	اَنْزَلْنَا	هٰذَا	الْقُرْاٰنَ [1]	عَلٰى جَبَلٍ	لَّرَاَیْتَهٗ	خَاشِعًا
اگر	ہم اتارتے	یہ	قرآن	کسی پہاڑ پر	(تو) ضرور تم دیکھتے اسے	جھکا ہوا

اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر اتارتے تو ضرور تم اسے جھکا ہوا،

مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِؕ وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا

مُّتَصَدِّعًا	مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ	وَ	تِلْكَ	الْاَمْثَالُ	نَضْرِبُهَا
پاش پاش	اللہ کے خوف سے	اور	یہ	مثالیں	ہم بیان کرتے ہیں انہیں

اللہ کے خوف سے پاش پاش دیکھتے اور ہم یہ مثالیں لوگوں کے لیے

لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ

لِلنَّاسِ	لَعَلَّهُمْ	یَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾	هُوَ	اللّٰهُ	الَّذِیْ	لَاۤ	اِلٰهَ
لوگوں کے لیے	تاکہ وہ	وہ غوروفکر کریں	وہی	اللہ (ہے)	وہ جو	نہیں	کوئی معبود

بیان فرماتے ہیں تاکہ وہ سوچیں ○ وہی اللہ ہے جس کے سوا

اِلَّا هُوَۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ﴿۲۲﴾ هُوَ

اِلَّا	هُوَ	عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ	هُوَ	الرَّحْمٰنُ	الرَّحِیْمُ ﴿۲۲﴾	هُوَ
مگر	وہی	ہر غیب اور ظاہر کو جاننے والا (ہے)	وہی	نہایت مہربان	بہت رحمت والا (ہے)	وہی

کوئی معبود نہیں، ہر غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے، وہی نہایت مہربان، بہت رحمت والا ہے ○ وہی

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) میں مبتلا کیا جا سکتا ہے، لہٰذا ہر انسان کو چاہئے کہ وہ اپنے اعمال پر غور کرے اور دیکھے کہ اس نے اپنی اصل قیام گاہ آخرت کے لیے کیا عمل کیا ہے۔

[1] ...... یعنی قرآن کی عظمت اور اس کی تاثیر کا حال یہ ہے کہ اسے اگر پہاڑ جیسی سخت، مضبوط اور انتہائی وزنی چیز پر اتارا جاتا اور پہاڑ کو قرآن کا پورا فہم دیدیا جاتا تو یہ عظمتِ قرآن کے سامنے جھک جاتا بلکہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے پاش پاش ہو جاتا جبکہ انسان کا حال یہ ہے کہ تلاوتِ قرآن کے وقت نہ تو اس میں غوروفکر کرتا، نہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا اور نہ ہی کوئی اثر قبول کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دل کی سختی سے محفوظ فرمائے۔

اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ

اللّٰهُ	الَّذِیْ	لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	اَلْمَلِكُ[1]	الْقُدُّوْسُ	السَّلٰمُ
اللہ (ہے)	وہ جو	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہی	بادشاہ	نہایت پاک	سلامتی دینے والا

اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، بادشاہ، نہایت پاک، سلامتی دینے والا،

الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ

الْمُؤْمِنُ	الْمُهَیْمِنُ	الْعَزِیْزُ	الْجَبَّارُ	الْمُتَكَبِّرُ[2]
امن بخشنے والا	حفاظت فرمانے والا	بہت عزت والا	بے حد عظمت والا	اپنی بڑائی بیان کرنے والا (ہے)

امن بخشنے والا، حفاظت فرمانے والا، بہت عزت والا، بے حد عظمت والا، اپنی بڑائی بیان فرمانے والا ہے،

سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۝۲۳ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ

سُبْحٰنَ اللّٰهِ	عَمَّا	یُشْرِكُوْنَ ۝۲۳	هُوَ	اللّٰهُ	الْخَالِقُ	الْبَارِئُ
اللہ پاک ہے	(اس) سے جو	وہ شرک کرتے ہیں	وہی (ہے)	اللہ	بنانے والا	پیدا کرنے والا

اللہ ان مشرکوں کے شرک سے پاک ہے ○ وہی اللہ بنانے والا، پیدا کرنے والا،

الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ؕ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا

الْمُصَوِّرُ	لَهُ	الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی	یُسَبِّحُ	لَهٗ	مَا
(ہر ایک کو) صورت دینے والا	اسی کے (ہیں)	اچھے نام	پاکی بیان کرتا ہے	اس کی	جو کچھ

ہر ایک کو صورت دینے والا ہے، سب اچھے نام اسی کے ہیں۔ آسمانوں اور زمین میں

فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝۲۴

فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ	هُوَ	الْعَزِیْزُ	الْحَكِیْمُ ۝۲۴
آسمانوں اور زمین میں (ہے)	اور	وہی	بہت عزت والا	بڑا حکمت والا (ہے)

موجود ہر چیز اسی کی پاکی بیان کرتی ہے اور وہی بہت عزت والا، بڑا حکمت والا ہے ○

[1]...... ملک و حکومت کا حقیقی مالک اللہ تعالیٰ ہے کہ تمام موجودات اس کے ملک اور حکومت کے تحت ہیں اور اس کی ملکیت و سلطنت دائمی ہے جسے زوال نہیں جبکہ بندوں کی ملکیت و حکومت ظاہری اور عارضی ہے۔ [2]...... اللہ تعالیٰ اپنی ذات اور تمام صفات میں عظمت و بڑائی والا ہے اور اپنی بڑائی کا اظہار کرنا اسی کے شایاں اور لائق ہے کیونکہ اس کا ہر کمال عظیم اور ہر صفت عالی ہے جبکہ مخلوق میں کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ تکبر یعنی اپنی بڑائی کا اظہار کرے بلکہ بندے کیلئے شایاں یہ ہے کہ وہ عاجزی و انکساری کا اظہار کرے۔

آیات:13 — رکوع:02

سُوۡرَةُ الۡمُمۡتَحِنَةِ مَدَنِيَّة

کفار سے دوستی کی ممانعت

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ			
بِسۡمِ	اللّٰهِ	الرَّحۡمٰنِ	الرَّحِيۡمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوۡا عَدُوِّىۡ وَعَدُوَّكُمۡ اَوۡلِيَآءَ					
يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيۡنَ	اٰمَنُوۡا[1]	لَا تَتَّخِذُوۡا	عَدُوِّىۡ وَعَدُوَّكُمۡ	اَوۡلِيَآءَ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم نہ بناؤ	میرے اور اپنے دشمن (کفار کو)	دوست
اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ،					

تُلۡقُوۡنَ اِلَيۡهِمۡ بِالۡمَوَدَّةِ وَقَدۡ كَفَرُوۡا بِمَا						
تُلۡقُوۡنَ	اِلَيۡهِمۡ	بِالۡمَوَدَّةِ	وَ	قَدۡ	كَفَرُوۡا	بِمَا
تم (خبریں) پہنچاتے ہو	ان کی طرف	دوستی کے سبب	اور (حالانکہ)	بیشک	انہوں نے انکار کیا	(اس) کا جو
تم انہیں دوستی کی وجہ سے خبریں پہنچاتے ہو حالانکہ یقیناً وہ اس حق کے منکر ہیں						

جَآءَكُمۡ مِّنَ الۡحَقِّ ۚ يُخۡرِجُوۡنَ الرَّسُوۡلَ وَاِيَّاكُمۡ اَنۡ						
جَآءَكُمۡ	مِّنَ الۡحَقِّ	يُخۡرِجُوۡنَ	الرَّسُوۡلَ	وَ	اِيَّاكُمۡ	اَنۡ
آیا تمہارے پاس	حق سے	وہ نکالتے ہیں	رسول (کو)	اور	تمہیں	(اس بنا پر) کہ
جو تمہارے پاس آیا، وہ رسول کو اور تمہیں اس بنا پر نکالتے ہیں کہ						

1... حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو مکۂ مکرمہ میں مقیم اپنے اہلِ خانہ سے متعلق اندیشہ تھا کہ کفارِ مکہ انہیں ستائیں گے، اس لئے انہوں نے خط لکھ کر کفارِ مکہ کو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ان کے خلاف جنگی تیاری سے متعلق خبر بھیجی تاکہ وہ اس احسان کے بدلے ان کے اہلِ خانہ پر ظلم و ستم سے باز رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس بات کی خبر دے دی اور بنو ہاشم کی باندی سارہ سے وہ خط برآمد بھی کر لیا گیا۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وضاحت طلب کرنے پر حضرت حاطب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنا عذر پیش کیا جسے بارگاہِ رسالت میں قبول کر لیا گیا۔ اس واقعہ سے ←

اللہ کی رضا طلبی اور کفار سے دوستی اکٹھی نہیں ہو سکتیں

تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ؕ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِیْ سَبِیْلِیْ وَ

تُؤْمِنُوْا	بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ	اِنْ	كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ	جِهَادًا	فِیْ سَبِیْلِیْ	وَ
تم ایمان لائے	اپنے رب اللہ پر	اگر	تم نکلے تھے	جہاد کرنے (کے لئے)	میری راہ میں	اور

تم اپنے رب اللہ پر ایمان لائے، اگر تم میری راہ میں جہاد کرنے اور

کفار کو خفیہ پیغام محبت بھیجنے والوں کو تنبیہ

ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِیْ ۗ تُسِرُّوْنَ اِلَیْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ۖ وَ

ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِیْ	تُسِرُّوْنَ	اِلَیْهِمْ	بِالْمَوَدَّةِ	وَ
میری رضا طلب کرنے (کیلئے، تو ان سے دوستی نہ کرو)	تم خفیہ طور پر (پیغام) بھیجتے ہو	ان کی طرف	محبت کا	اور

میری رضا طلب کرنے کیلئے نکلے تھے (تو ان سے دوستی نہ کرو) تم ان کی طرف محبت کا خفیہ پیغام بھیجتے ہو اور

اَنَا اَعْلَمُ بِمَاۤ اَخْفَیْتُمْ وَ مَاۤ اَعْلَنْتُمْ ؕ وَ مَنْ

اَنَا	اَعْلَمُ	بِمَاۤ	اَخْفَیْتُمْ	وَ	مَاۤ	اَعْلَنْتُمْ	وَ	مَنْ
میں	خوب جانتا ہوں	(اس) کو جسے	تم نے چھپایا	اور	جسے	تم نے ظاہر کیا	اور	جو

میں ہر اس چیز کو خوب جانتا ہوں جسے تم نے چھپایا اور جسے تم نے ظاہر کیا اور

کفار کی عداوت کا حال

یَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ ① اِنْ یَّثْقَفُوْكُمْ

یَّفْعَلْهُ	مِنْكُمْ	فَقَدْ	ضَلَّ	سَوَآءَ السَّبِیْلِ ①	اِنْ	یَّثْقَفُوْكُمْ (1)
کرے گا یہ دوستی	تم میں سے	تو بیشک	وہ بہک گیا	سیدھی راہ (سے)	اگر	وہ پالیں تمہیں

تم میں سے جو یہ (دوستی) کرے تو بیشک وہ سیدھی راہ سے بہک گیا○ اگر وہ تمہیں پالیں

یَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّ یَبْسُطُوْۤا اِلَیْكُمْ اَیْدِیَهُمْ وَ

یَكُوْنُوْا	لَكُمْ	اَعْدَآءً	وَّ	یَبْسُطُوْۤا	اِلَیْكُمْ	اَیْدِیَهُمْ	وَ
(تو) ہوں گے	تمہارے	دشمن	اور	دراز کریں گے	تمہاری طرف	اپنے ہاتھ	اور

تو تمہارے دشمن ہوں گے اور تمہاری طرف اپنے ہاتھ اور

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔

1 یعنی کفار کی عداوت کا یہ حال ہے کہ تم ان کے ساتھ کتنے ہی اس قسم کے سلوک کرو، لیکن انہیں جب کبھی موقعہ ملے گا تو وہ تم سے اپنی دشمنی نکالنے میں کمی نہ کریں گے، تمہیں مارنے اور قتل کرنے کے لئے تمہاری طرف اپنے ہاتھ بڑھائیں گے، تمہیں گالی گلوچ کرنے اور برا بھلا کہنے کے ساتھ اپنی زبانیں دراز کریں گے اور ان کی تمنا یہ ہے کہ کسی طرح تم کافر ہو جاؤ تو ایسے لوگوں کو دوست بنانا اور ان سے بھلائی کی اُمید رکھنا اور اُن کی عداوت سے غافل رہنا ہرگز نہیں چاہئے۔

بروزِ قیامت (کفار سے) رشتہ داری کام نہ آئے گی

اَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَ وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ؕ لَنْ تَنْفَعَكُمْ

اَلْسِنَتَهُمْ	بِالسُّوْٓءِ	وَ	وَدُّوْا	لَوْ	تَكْفُرُوْنَ ②	لَنْ تَنْفَعَكُمْ (1)
اپنی زبانیں	برائی کے ساتھ	اور	وہ چاہتے ہیں	کاش	تم کافر ہو جاؤ	ہرگز نفع نہیں دیں گے تمہیں

اپنی زبانیں برائی کے ساتھ دراز کریں گے اور وہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح تم کافر ہو جاؤ○ تمہارے رشتے

اَرْحَامُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ؕ

اَرْحَامُكُمْ	وَ	لَاۤ	اَوْلَادُكُمْ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	يَفْصِلُ	بَيْنَكُمْ
تمہارے رشتے	اور	نہ	تمہاری اولاد	قیامت کے دن	(اللہ) جدائی کردے گا	تمہارے درمیان

اور تمہاری اولاد قیامت کے دن ہرگز تمہیں نفع نہ دیں گے، اللہ تمہارے درمیان جدائی کردے گا

کفار سے تعلق رکھنے میں اسوۂ ابراہیمی کی پیروی کی تلقین

وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ③ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ

وَ	اللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	بَصِيْرٌ ③	قَدْ	كَانَتْ	لَكُمْ (2)
اور	اللہ	(اس) کو جو	تم عمل کرتے ہو	خوب دیکھ رہا (ہے)	بیشک	تھی	تمہارے لئے

اور اللہ تمہارے کام خوب دیکھ رہا ہے○ بیشک ابراہیم اور

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا کفار سے اعلانِ براءت

اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْۤ اِبْرٰهِيْمَ وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا

اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (3)	فِيْۤ اِبْرٰهِيْمَ	وَ	الَّذِيْنَ	مَعَهٗ	اِذْ	قَالُوْا
بہترین پیروی	ابراہیم میں	اور	ان لوگوں میں جو	اس کے ساتھ (تھے)	جب	انہوں نے کہا

اس کے ساتھیوں میں تمہارے لیے بہترین پیروی تھی جب انہوں نے

لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَ مِمَّا تَعْبُدُوْنَ

لِقَوْمِهِمْ	اِنَّا	بُرَءٰٓؤُا	مِنْكُمْ	وَ	مِمَّا	تَعْبُدُوْنَ
اپنی قوم سے	بیشک ہم	بیزار ہیں	تم سے	اور	(ان) سے جن کی	تم عبادت کرتے ہو

اپنی قوم سے کہا: بیشک ہم تم سے اور ان سے بیزار ہیں جنہیں تم اللہ کے سوا

① ......یعنی اے ایمان والو! جن رشتے داروں اور اولاد کی وجہ سے تم کفار سے دوستی اور موالات کرتے ہو یہ قیامت کے دن ہرگز تمہیں نفع نہ دیں گے۔ یاد رہے کہ قیامت کے دن مسلمان کے کافر رشتے دار اور کافر اولاد اس کے کام نہ آئے گی جبکہ مومن رشتے دار اور مومن اولاد اللہ تعالیٰ کے حکم سے ضرور کام آئے گی۔

② ......اس آیت میں حضرت حاطب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور دوسرے مومنین سے خطاب ہے اور سب کو حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پیروی کرنے کا حکم ہے کہ دین کے معاملے میں رشتہ داروں کے ساتھ ان کا طریقہ اختیار کریں۔

③ ...... یہاں یہ بات ذہن نشین رکھیں کہ مسلمانوں پر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ٘ كَفَرْنَا بِكُمْ وَ بَدَا بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	كَفَرْنَا	بِكُمْ	وَ	بَدَا	بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمُ	الْعَدَاوَةُ
اللہ کے سوا	ہم نے انکار کیا	تمہارا	اور	ظاہر ہوگئی	ہمارے اور تمہارے درمیان	دشمنی

پوجتے ہو، ہم نے تمہارا انکار کیا اور ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کے لیے دشمنی

وَ الْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗۤ اِلَّا

وَ	الْبَغْضَآءُ	اَبَدًا	حَتّٰى	تُؤْمِنُوْا	بِاللّٰهِ وَحْدَهٗۤ	اِلَّا
اور	بغض	ہمیشہ (کے لئے)	یہاں تک کہ	تم ایمان لے آؤ	ایک اللہ پر	مگر

اور عداوت ظاہر ہوگئی حتّٰی کہ تم ایک اللہ پر ایمان لے آؤ مگر

قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَ

قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ	لِاَبِيْهِ	لَاَسْتَغْفِرَنَّ	لَكَ	وَ
ابراہیم کا کہنا	اپنے (عرفی) باپ سے	میں ضرور مغفرت کی دعا مانگوں گا	تیرے لئے	اور

ابراہیم کا اپنے (عرفی) باپ سے یہ کہنا (پیروی کے قابل نہیں) کہ میں ضرور تیرے لئے مغفرت کی دعا مانگوں گا اور

مَاۤ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ رَبَّنَا عَلَيْكَ

مَاۤ اَمْلِكُ[1]	لَكَ	مِنَ اللّٰهِ	مِنْ شَيْءٍ	رَبَّنَا	عَلَيْكَ
میں مالک نہیں ہوں	تیرے لئے	اللہ سے (کے سامنے)	کسی چیز (کا)	اے ہمارے رب	تجھ پر

میں اللہ کے سامنے تیرے لئے کسی نفع کا مالک نہیں ہوں۔ اے ہمارے رب! ہم نے

تَوَكَّلْنَا وَ اِلَيْكَ اَنَبْنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝٤ رَبَّنَا

تَوَكَّلْنَا	وَ	اِلَيْكَ	اَنَبْنَا	وَ	اِلَيْكَ	الْمَصِيْرُ ۝٤	رَبَّنَا
ہم نے بھروسہ کیا	اور	تیری طرف	رجوع کیا	اور	تیری طرف	پھرنا (ہے)	اے ہمارے رب

تجھی پر بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف رجوع لائے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے ۝ اے ہمارے رب!

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا پختہ عقیدہ

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعا کا مفہوم

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی مطلقاً لازم ہے جبکہ دیگر انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پیروی خاص اعمال میں ہے کیونکہ سابقہ انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شریعت کے بہت سے احکام منسوخ بھی ہوگئے ہیں، لہٰذا یہ آیت سورۂ احزاب کی اس آیت "لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ" کے خلاف نہیں، کیونکہ یہاں خاص صورتوں میں خاص پیروی کا حکم ہے اور سورۂ احزاب کی آیت میں مطلقاً پیروی کا حکم ہے۔

1 ...... اللہ تعالیٰ کے اذن اور اس کی اجازت سے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام گناہگار مومنوں سے عذاب دور کریں گے اور ان کی شفاعت سے عذاب دور

لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ اغْفِرْ لَنَا

لَا تَجْعَلْنَا	فِتْنَةً	لِّلَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	وَ	اغْفِرْ	لَنَا
تو نہ بنا ہمیں	آزمائش	ان لوگوں کے لئے جنہوں نے	کفر کیا	اور	بخش دے	ہمیں

ہمیں کافروں کے لئے آزمائش نہ بنا اور ہمیں بخش دے،

رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝ ٥ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ

رَبَّنَا	اِنَّكَ	اَنْتَ	الْعَزِیْزُ	الْحَكِیْمُ ۝٥	لَقَدْ	كَانَ	لَكُمْ [1]
اے ہمارے رب	بیشک تو	تو (ہی)	بہت عزت والا	بڑا حکمت والا (ہے)	ضرور بیشک	تھی	تمہارے لئے

اے ہمارے رب! بیشک تو ہی بہت عزت والا، بڑا حکمت والا ہے ○ (اے مسلمانو!) بیشک ضرور تمہارے لیے

اسوۂ ابراہیمی کی پیروی سے متعلق ایک حکم

فِیْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ یَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْیَوْمَ الْاٰخِرَ ؕ

فِیْهِمْ	اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ	لِّمَنْ	كَانَ یَرْجُوا	اللّٰهَ	وَ	الْیَوْمَ الْاٰخِرَ
ان میں	اچھی پیروی	(اس) کے لئے جو	امید رکھتا ہے	اللہ	اور	آخرت کے دن (کی)

ان میں اچھی پیروی تھی، اس کیلئے جو اللہ اور آخرت کے دن کی امید رکھتا ہے

وَ مَنْ یَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ۝ ٦ ع عَسَى

وَ	مَنْ	یَّتَوَلَّ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	هُوَ	الْغَنِیُّ	الْحَمِیْدُ ۝٦	عَسَى
اور	جو	منہ پھیرے	تو بیشک	اللہ	وہی	بے نیاز	حمد کے لائق (ہے)	قریب ہے

اور جو منہ پھیرے تو بیشک اللہ ہی بے نیاز، ہر حمد کے لائق ہے ○ قریب ہے

ع ٦

کفارِ مکہ کو توفیقِ ایمان ملنے کی بشارت

اللّٰهُ اَنْ یَّجْعَلَ بَیْنَكُمْ وَ بَیْنَ الَّذِیْنَ عَادَیْتُمْ

اللّٰهُ	اَنْ	یَّجْعَلَ	بَیْنَكُمْ	وَ	بَیْنَ الَّذِیْنَ	عَادَیْتُمْ
اللہ	کہ	وہ کردے	تمہارے درمیان	اور	ان لوگوں کے درمیان جو	تمہارے دشمن ہوئے

کہ اللہ تمہارے اور ان لوگوں کے درمیان محبت پیدا فرمادے جو ان میں سے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہو گا، لہٰذا یہ آیت مومنوں کے حق میں شفاعت نہ ہونے کی دلیل نہیں بن سکتی۔

[1] ......یعنی اے میرے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امت! تمہارے لئے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان پر ایمان لانے والوں کی سیرت میں اچھی پیروی تھی، خاص طور پر اس کے لئے جو اللہ تعالٰی کی رحمت وثواب اور آخرت کی راحت کا طالب ہو اور اللہ تعالٰی کے عذاب سے ڈرے اور جو ایمان لانے سے منہ پھیرے اور کفار سے دوستی کرے تو وہ سمجھ لے کہ ہمارے دین کو اس کی ضرورت نہیں، بیشک اللہ تعالٰی ہی بے نیاز اور حمد کے لائق ہے۔

مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ؕ وَ اللّٰهُ قَدِیْرٌ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۞

مِّنْهُمْ	مَّوَدَّةً[1]	وَ	اللّٰهُ	قَدِیْرٌ	وَ	اللّٰهُ	غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ ۞
ان میں سے	دوستی	اور	اللہ	قدرت والا (ہے)	اور	اللہ	بہت بخشنے والا	بڑا مہربان (ہے)

تمہارے دشمن ہیں۔ اور اللہ بہت قدرت والا ہے اور اللہ بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے ○

لَا یَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِیْنَ لَمْ یُقَاتِلُوْكُمْ فِی الدِّیْنِ وَ

لَا یَنْهٰىكُمُ	اللّٰهُ	عَنِ الَّذِیْنَ	لَمْ یُقَاتِلُوْكُمْ	فِی الدِّیْنِ	وَ
منع نہیں کرتا تمہیں	اللہ	ان لوگوں سے جنہوں نے	لڑائی نہیں کی تم سے	دین میں	اور

اللہ تمہیں ان لوگوں سے احسان کرنے اور انصاف کا برتاؤ کرنے سے منع نہیں کرتا

لَمْ یُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِیَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَ تُقْسِطُوْۤا

لَمْ یُخْرِجُوْكُمْ	مِّنْ دِیَارِكُمْ	اَنْ	تَبَرُّوْهُمْ[2]	وَ	تُقْسِطُوْۤا[3]
نہیں نکالا تمہیں	تمہارے گھروں سے	کہ	تم احسان کرو ان پر	اور	انصاف کا برتاؤ کرو

جنہوں نے تم سے دین میں لڑائی نہیں کی اور نہ تمہیں تمہارے گھروں سے

اِلَیْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ ۞ اِنَّمَا یَنْهٰىكُمُ

اِلَیْهِمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	یُحِبُّ	الْمُقْسِطِیْنَ ۞	اِنَّمَا	یَنْهٰىكُمُ
ان کی طرف	بیشک	اللہ	پسند فرماتا ہے	انصاف کرنے والوں (کو)	صرف	منع کرتا ہے تمہیں

نکالا، بیشک اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے ○ اللہ تمہیں صرف

اللّٰهُ عَنِ الَّذِیْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِی الدِّیْنِ وَ اَخْرَجُوْكُمْ

اللّٰهُ	عَنِ الَّذِیْنَ	قٰتَلُوْكُمْ	فِی الدِّیْنِ	وَ	اَخْرَجُوْكُمْ
اللہ	ان لوگوں سے جو	لڑے تم سے	دین میں	اور	انہوں نے نکالا تمہیں

ان لوگوں سے دوستی کرنے سے منع کرتا ہے جو تم سے دین میں لڑے اور انہوں نے

کفار سے نیک سلوک اور دوستی کرنے سے متعلق احکام

1 ...اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دشمن کفار کو ایمان کی توفیق دے کر ان کے اور تمہارے درمیان محبت پیدا کر دے گا۔ 2 ... کفار کے ساتھ نیکی اور حسنِ سلوک کرنے کی تین صورتیں ہیں: (1) اعلیٰ صورت: اپنی کسی صحیح غرض کے بغیر بالقصد محض کافر کو نفع دینا اور بھلائی پہنچانا مقصود ہو۔ (2) درمیانی صورت: اپنی ذاتی مصلحت جیسے کافر نے کچھ دیا تو اس کے بدلے میں اسے دینا یا رشتہ داری کا لحاظ کرتے ہوئے کچھ مالی سلوک کرنا۔ (3) ادنیٰ صورت: اسلام اور مسلمانوں کی مصلحت کے لئے جنگی چال کے طور پر کچھ دیا جائے۔ اس آیتِ کریمہ میں درمیانی صورت مراد ہے کیونکہ اعلیٰ اس کافر سے بھی حرام ہے جس سے معاہدہ

مہاجر عورتوں کے بارے میں چند منسوخ احکام

مِّنْ دِيَارِكُمْ وَ ظٰهَرُوْا عَلٰۤى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَ مَنْ

مِّنْ دِيَارِكُمْ	وَ	ظٰهَرُوْا	عَلٰۤى اِخْرَاجِكُمْ	اَنْ	تَوَلَّوْهُمْ	وَ	مَنْ
تمہارے گھروں سے	اور	مدد کی	تمہارے نکالنے پر	کہ	تم دوستی کرو ان سے	اور	جو

تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا اور تمہارے نکالنے پر (تمہارے مخالفین کی) مدد کی اور جو

يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۹ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا

يَّتَوَلَّهُمْ	فَاُولٰٓىِٕكَ	هُمُ	الظّٰلِمُوْنَ ۝۹	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا	اِذَا
دوستی کرے گا ان سے	تو یہ لوگ	وہی	ظالم (ہیں)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	جب

ان سے دوستی کرے تو وہی ظالم ہیں ۝ اے ایمان والو! جب

جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ؕ اَللّٰهُ

جَآءَكُمُ	الْمُؤْمِنٰتُ	مُهٰجِرٰتٍ	فَامْتَحِنُوْهُنَّ (1)	اَللّٰهُ
آئیں تمہارے پاس	ایمان والیاں	ہجرت کرتے ہوئے	تو تم امتحان کرو ان کا	اللہ

تمہارے پاس مسلمان عورتیں (کفرستان سے) اپنے گھر چھوڑ کر آئیں تو ان کا امتحان کرو، اللہ

اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ

اَعْلَمُ	بِاِيْمَانِهِنَّ	فَاِنْ	عَلِمْتُمُوْهُنَّ	مُؤْمِنٰتٍ	فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ
بہتر جانتا ہے	ان کے ایمان کو	پھر اگر	تمہیں معلوم ہوں وہ	ایمان والیاں	تو نہ لوٹاؤ انہیں

ان کے ایمان کا حال بہتر جانتا ہے، پھر اگر وہ تمہیں ایمان والیاں معلوم ہوں تو انہیں کافروں کی طرف

اِلَى الْكُفَّارِ ؕ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَ لَا هُمْ

اِلَى الْكُفَّارِ	لَا	هُنَّ	حِلٌّ	لَّهُمْ (2)	وَ	لَا	هُمْ
کافروں کی طرف	نہیں	وہ (عورتیں)	حلال	ان (کافروں) کے لئے	اور	وہ	وہ (کافر)

واپس نہ لوٹاؤ، نہ یہ ان (کافروں) کیلئے حلال ہیں اور نہ وہ (کافر)

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہے اور اولی اس کافر کے ساتھ بھی جائز ہے جس سے معاہدہ نہیں۔ 3 ..... "اِقْسَاط" یعنی انصاف کرنے کے مفسرین نے تین معانی بیان کئے ہیں: (1) ان پر ظلم نہ کرو۔ اس معنی کے اعتبار سے یہ حکم حربی و معاہد ہر طرح کے کافر کیلئے عام ہے کہ حربی پر بھی ظلم کرنے کی اجازت نہیں اور یہ حکم واجب ہے۔ (2) کافروں سے کیا ہوا معاہدہ پورا کرو۔ یہ حکم بھی واجب ہے، البتہ معاہدے کی مدت پوری کرنا واجب نہیں، کوئی مصلحت ہو تو مدت سے پہلے بتا کر معاہدہ توڑ دینا جائز ہے۔ (3) "اِقْسَاط" سے مراد اپنے مال سے کچھ حصہ دیدینا ہے اور یہ وہی "بِر" یعنی نیکی کرنا ہی ہے، گویا اس صورت میں "بِر" و "اِقْسَاط" ایک ہی چیز ہو گئے۔ (یہاں سے اس صفحے کا حاشیہ) 1 ..... ان عورتوں کا

يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ؕ وَ اٰتُوْهُمْ مَّاۤ

يَحِلُّوْنَ	لَهُنَّ	وَ	اٰتُوْهُمْ	مَّاۤ
حلال ہیں	ان (عورتوں) کے لئے	اور	تم دیدو ان (کے کافر شوہروں) کو	جو

ان کیلئے حلال ہیں اور ان کے کافر شوہروں کو وہ (حق مہر) دیدو جو

اَنْفَقُوْا ؕ وَ لَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَاۤ

اَنْفَقُوْا(1)	وَ	لَا	جُنَاحَ	عَلَیْكُمْ	اَنْ	تَنْكِحُوْهُنَّ	اِذَاۤ
انہوں نے خرچ کیا	اور	نہیں	کوئی گناہ	تم پر	کہ	تم نکاح کرلو ان سے	جب

انہوں نے خرچ کیا ہو اور تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ان سے نکاح کرلو جب

اٰتَیْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ؕ وَ لَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَ سْـَٔلُوْا

اٰتَیْتُمُوْهُنَّ	اُجُوْرَهُنَّ	وَ	لَا تُمْسِكُوْا	بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ(2)	وَ سْـَٔلُوْا
تم دو انہیں	ان کے مہر	اور	نہ روکے رکھو	کافرہ عورتوں کے نکاحوں کو	اور مانگ لو

ان کے مہر انہیں دو اور کافرہ عورتوں کے نکاح پر نہ جمے رہو اور وہ مانگ لو

مَاۤ اَنْفَقْتُمْ وَ لْیَسْـَٔلُوْا مَاۤ اَنْفَقُوْا ؕ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ؕ

مَاۤ	اَنْفَقْتُمْ	وَ لْیَسْـَٔلُوْا	مَاۤ	اَنْفَقُوْا	ذٰلِكُمْ	حُكْمُ اللّٰهِ
جو	تم نے خرچ کیا	اور وہ (کافر) مانگ لیں	جو	انہوں نے خرچ کیا	یہ	اللہ کا حکم (ہے)

جو تم نے خرچ کیا ہو اور کافر مانگ لیں جو انہوں نے خرچ کیا، یہ اللہ کا حکم ہے،

یَحْكُمُ بَیْنَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ﴿۱۰﴾ وَ اِنْ

یَحْكُمُ	بَیْنَكُمْ	وَ	اللّٰهُ	عَلِیْمٌ	حَكِیْمٌ ﴿۱۰﴾	وَ	اِنْ
وہ فیصلہ فرماتا ہے	تمہارے درمیان	اور	اللہ	بہت علم والا	بڑا حکمت والا (ہے)	اور	اگر

وہ تم میں فیصلہ فرماتا ہے اور اللہ بہت علم والا، بڑا حکمت والا ہے ○ اور اگر

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) امتحان لینے کا طریقہ یہ ہے کہ ان سے قسم لی جائے کہ شوہروں کی عداوت یا کسی دنیوی وجہ سے نہیں بلکہ صرف اپنے دین وایمان کیلئے انہوں نے ہجرت کی ہے۔ 2 ...... اس سے معلوم ہوا کہ اگر کافر کی کافرہ بیوی ایمان لاکر ہجرت کر جائے تو وہ اس کافر کے نکاح سے نکل جائے گی۔

(اس صفحے کا حاشیہ) 1 ...... یعنی ان کے کافر شوہروں کو وہ حق مہر دیدو جو انہوں نے ان عورتوں کو دیئے تھے۔ یہ مہر دینا اس صورت میں ہے جب کہ عورت کا کافر شوہر اسے طلب کرے اور اگر طلب نہ کرے تو اس کو کچھ نہیں دیا جائے گا۔ اسی طرح اگر کافر نے اس مہاجرہ عورت کو مہر نہیں دیا تھا تو بھی وہ کچھ نہ پائے گا۔ 2 ...... یہ آیت

فَاتَكُمْ شَیْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ

فَاتَكُمْ	شَیْءٌ	مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ	اِلَى الْكُفَّارِ	فَعَاقَبْتُمْ
نکل جائے تم سے	کوئی	تمہاری بیویوں میں سے	کافروں کی طرف	پھر تم (کافروں کو) سزادو

تم مسلمانوں کے ہاتھ سے تمہاری کچھ عورتیں کافروں کی طرف نکل جائیں پھر تم (کافروں کو) سزادو

فَاٰتُوا الَّذِیْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَاۤ اَنْفَقُوْا ؕ وَ

فَاٰتُوا	الَّذِیْنَ	ذَهَبَتْ	اَزْوَاجُهُمْ	مِّثْلَ	مَاۤ	اَنْفَقُوْا[1]	وَ
تو دیدو	ان لوگوں کو جو	چلی گئی تھیں	ان کی بیویاں	(اس کی) مثل	جو	انہوں نے خرچ کیا	اور

توجن کی بیویاں چلی گئی تھیں انہیں (مالِ غنیمت سے) اتنا دیدو جتنا انہوں نے خرچ کیا تھا اور

اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْۤ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا

اتَّقُوا	اللّٰهَ	الَّذِیْۤ اَنْتُمْ بِهٖ	مُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱﴾	یٰۤاَیُّهَا	النَّبِیُّ	اِذَا
ڈرتے رہو	اللّٰه (سے)	جس پر تم	ایمان رکھنے والے (ہو)	اے	نبی	جب

اللّٰه سے ڈرتے رہو جس پر تم ایمان رکھتے ہو ○ اے نبی! جب

جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَكَ عَلٰۤى اَنْ لَّا یُشْرِكْنَ

جَآءَكَ	الْمُؤْمِنٰتُ	یُبَایِعْنَكَ[2]	عَلٰۤى	اَنْ	لَّا یُشْرِكْنَ[3]
آئیں تمہارے پاس	ایمان والیاں	وہ بیعت کریں تم سے	(اس) پر	کہ	وہ شریک نہ ٹھہرائیں گی

مسلمان عورتیں تمہارے حضور اس بات پر بیعت کرنے کیلئے حاضر ہوں کہ وہ اللّٰه کے ساتھ

بِاللّٰهِ شَیْـًٔا وَّ لَا یَسْرِقْنَ وَ لَا یَزْنِیْنَ وَ لَا یَقْتُلْنَ

بِاللّٰهِ	شَیْـًٔا	وَّ	لَا یَسْرِقْنَ	وَ	لَا یَزْنِیْنَ	وَ	لَا یَقْتُلْنَ
اللّٰه کے ساتھ	کسی چیز (کو)	اور	چوری نہ کریں گی	اور	زنا نہ کریں گی	اور	قتل نہ کریں گی

کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ بدکاری کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو

عورتوں سے بیعت لینے کی کیفیت

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) نازل ہونے کے بعد صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُم نے ان کافرہ عورتوں کو طلاق دیدی جو مکۂ مکرمہ میں تھیں۔ یہاں یہ مسئلہ یاد رہے کہ اگر مسلمان کی عورت (معاذ اللّٰه) مرتدہ ہو جائے تو وہ اس کے نکاح سے باہر نہ ہوگی البتہ عورت کے مسلمان ہونے کے بعد دوبارہ اسی شوہر سے نکاح ضرور پڑھا جائے گا۔

1 ...... ان آیات میں جو احکام بیان ہوئے یہ تمام احکام جہاد والی آیت سے یا غنیمت والی آیت سے یا احادیث سے منسوخ ہو گئے ہیں کیونکہ یہ احکام تب تک باقی رہے جب تک یہ عہد رہا اور جب وہ عہد اٹھ گیا تو احکام بھی نہ رہے۔ 2 ...... جب فتح مکہ کے دن حضور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے عورتوں سے بیعت لینا

اَوۡلَادَهُنَّ وَلَا يَاۡتِيۡنَ بِبُهۡتَانٍ يَّفۡتَرِيۡنَهٗ بَيۡنَ اَيۡدِيۡهِنَّ وَاَرۡجُلِهِنَّ

اَوۡلَادَهُنَّ	وَ	لَا يَاۡتِيۡنَ بِبُهۡتَانٍ	يَّفۡتَرِيۡنَهٗ	بَيۡنَ اَيۡدِيۡهِنَّ وَاَرۡجُلِهِنَّ
اپنی اولاد	اور	نہ لائیں گی بہتان	جسے وہ گھڑیں	اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان (میں)

قتل کریں گی اور نہ وہ بہتان لائیں گی جسے اپنے ہاتھوں اور اپنے پاؤں کے درمیان میں گھڑیں

وَلَا يَعۡصِيۡنَكَ فِيۡ مَعۡرُوۡفٍ فَبَايِعۡهُنَّ وَاسۡتَغۡفِرۡ

وَ	لَا يَعۡصِيۡنَكَ	فِيۡ مَعۡرُوۡفٍ	فَبَايِعۡهُنَّ (1)	وَ	اسۡتَغۡفِرۡ
اور	وہ نافرمانی نہ کریں گی تمہاری	کسی نیک بات میں	تو تم بیعت لو ان سے	اور	مغفرت طلب کرو

اور کسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی تو ان سے بیعت لو اور اللہ سے

لَهُنَّ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۱۲﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا

لَهُنَّ	اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوۡرٌ	رَّحِيۡمٌ ﴿۱۲﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيۡنَ	اٰمَنُوۡا
ان کے لئے	اللہ (سے)	بیشک	اللہ	بہت بخشنے والا	بڑا مہربان (ہے)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے

ان کی مغفرت چاہو بیشک اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے ○ اے ایمان والو!

لَا تَتَوَلَّوۡا قَوۡمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ قَدۡ يَئِسُوۡا

لَا تَتَوَلَّوۡا	قَوۡمًا	غَضِبَ	اللّٰهُ	عَلَيۡهِمۡ	قَدۡ	يَئِسُوۡا
تم دوستی نہ کرو	(ان) لوگوں (سے)	غضب فرمایا	اللہ (نے)	ان پر	بیشک	وہ ناامید ہوگئے

ان لوگوں سے دوستی نہ کرو جن پر اللہ نے غضب کیا، بیشک وہ آخرت سے ناامید ہوچکے ہیں

مِنَ الۡاٰخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الۡكُفَّارُ مِنۡ اَصۡحٰبِ الۡقُبُوۡرِ ﴿۱۳﴾ ع

مِنَ الۡاٰخِرَةِ	كَمَا	يَئِسَ	الۡكُفَّارُ	مِنۡ اَصۡحٰبِ الۡقُبُوۡرِ ﴿۱۳﴾
آخرت سے	جیسے	ناامید ہوچکے ہیں	کفار	قبروں والوں سے

جیسے کافر قبر والوں (کے دنیا میں لوٹنے) سے ناامید ہوچکے ہیں (یا، قبر والوں میں سے کفار (ثوابِ آخرت سے) ناامید ہوچکے ہیں۔) ○

شرکوں سے دوستی کی ممانعت

النصف ع

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) شروع کی تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ 3 ...اس سے معلوم ہوا کہ پیر کسی کو مرید کرتے وقت عمومی توبہ کے ساتھ خاص ان گناہوں سے بھی توبہ کرائے جن میں مرید گرفتار ہے، مثلاً بے نمازی سے ترک نماز کی یا سود خور سے سود خوری سے خاص طور پر توبہ کرائے اور آئندہ کے لئے اس پر قائم رہنے کا حکم دے۔

(اس صفحے کا حاشیہ) بیعت سے 1 ... مسلمانوں کا مشائخ کے ہاتھ پر بیعت ہونا سنت ہے کیونکہ یہ مومنہ عورتیں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اس کی بیعت کرتی تھیں کہ ہم آئندہ گناہوں سے بچیں گی اور یہ ہی مشائخ کی بیعت کا منشا ہے۔

آیات: 14 — رکوع: 02

سُوْرَةُ الصَّفِّ مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

عظمتِ الٰہی

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ

سَبَّحَ	لِلّٰهِ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِي الْاَرْضِ	وَ	هُوَ
پاکی بیان کی	اللہ کی	(ہر اس چیز نے) جو	آسمانوں میں	اور	جو	زمین میں (ہے)	اور	وہی

اللہ کی پاکی بیان کی ہر اس چیز نے جو آسمانوں میں اور جو زمین میں ہے اور وہی

قول و عمل میں تضاد کی مذمت

الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا

الْعَزِيْزُ	الْحَكِيْمُ ﴿۱﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لِمَ	تَقُوْلُوْنَ	مَا
بہت عزت والا	بڑا حکمت والا (ہے)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	کیوں	تم کہتے ہو	وہ (بات) جو

بہت عزت والا، بڑا حکمت والا ہے ﴿۱﴾ اے ایمان والو! وہ بات کیوں کہتے ہو جو

لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۲﴾ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا

لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۲﴾ (1)	كَبُرَ	مَقْتًا	عِنْدَ اللّٰهِ	اَنْ	تَقُوْلُوْا	مَا
تم نہیں کرتے	بہت بڑا ہے	ناپسندیدگی (کے لحاظ سے)	اللہ کے نزدیک	یہ کہ	تم کہو	وہ جو

کرتے نہیں ﴿۲﴾ اللہ کے نزدیک یہ بڑی سخت ناپسندیدہ بات ہے کہ تم وہ کہو جو

(1)... قول اور فعل میں تضاد نہیں ہونا چاہئے بلکہ اپنے قول کے مطابق عمل بھی کرنا چاہئے۔ اس تضاد کی بہت سی صورتیں ہیں جیسے لوگوں کو اچھی باتیں بتانا لیکن خود ان پر عمل نہ کرنا، یا کسی سے وعدہ کرنا اور اس وقت یہ خیال کرنا کہ میں یہ کام کروں گا ہی نہیں، صرف زبانی وعدہ کر لیتا ہوں، وغیرہ۔ احادیث میں ان چیزوں کی خاص طور پر شدید مذمت اور وعید بیان کی گئی ہے۔ ایک حدیث پاک میں ہے: جس میں چار عیوب ہوں وہ نرا منافق ہے اور جس میں ان میں سے ایک عیب ہو تو اس میں منافقت کا عیب ہو گا جب تک کہ اُسے چھوڑ نہ دے (1) جب امانت دی جائے تو خیانت کرے۔ (2) جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ (3) جب وعدہ کرے تو

مجاہدین کی فضیلت

لَاتَفْعَلُوْنَ ﴿٣﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ						
لَاتَفْعَلُوْنَ ﴿٣﴾ (1)	اِنَّ	اللّٰهَ	يُحِبُّ	الَّذِيْنَ	يُقَاتِلُوْنَ	فِيْ سَبِيْلِهٖ
تم نہیں کرتے	بیشک	اللہ	محبت فرماتا ہے	ان لوگوں سے جو	لڑتے ہیں	اس کی راہ میں
نہ کرو○ بیشک اللہ ان لوگوں سے محبت فرماتا ہے جو اس کی راہ میں اس طرح						

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ایذاء دینے والوں کا انجام

صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ﴿٤﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى						
صَفًّا (2)	كَاَنَّهُمْ	بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ﴿٤﴾	وَ	اِذْ	قَالَ	مُوْسٰى
صفیں باندھ کر	گویا کہ وہ	سیسہ پلائی ہوئی دیوار (ہیں)	اور	جب	کہا	موسیٰ (نے)
صفیں باندھ کر لڑتے ہیں گویا وہ سیسہ پلائی دیوار ہیں○ اور یاد کرو جب موسیٰ نے						

لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّيْ							
لِقَوْمِهٖ	يٰقَوْمِ	لِمَ	تُؤْذُوْنَنِيْ	وَ	قَدْ	تَّعْلَمُوْنَ	اَنِّيْ
اپنی قوم سے	اے میری قوم	کیوں	تم ستاتے ہو مجھے	اور (حالانکہ)	تحقیق	تم جانتے ہو	کہ میں
اپنی قوم سے فرمایا، اے میری قوم مجھے کیوں ستاتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو کہ میں							

رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ؕ فَلَمَّا زَاغُوْۤا اَزَاغَ اللّٰهُ					
رَسُوْلُ اللّٰهِ	اِلَيْكُمْ	فَلَمَّا	زَاغُوْۤا	اَزَاغَ	اللّٰهُ
اللہ کا رسول (ہوں)	تمہاری طرف	پھر جب	وہ ٹیڑھے ہوئے	(تو) ٹیڑھا کر دیا	اللہ (نے)
تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں پھر جب وہ ٹیڑھے ہوئے تو اللہ نے ان کے دل					

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی آمد کی بشارت اور کفار کا حال

قُلُوْبَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٥﴾ وَاِذْ						
قُلُوْبَهُمْ	وَ	اللّٰهُ	لَا يَهْدِي	الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٥﴾	وَ	اِذْ
ان کے دلوں (کو)	اور	اللہ	ہدایت نہیں دیتا	نافرمانی کرنے والے لوگوں (کو)	اور	جب
ٹیڑھے کر دیئے اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا○ اور یاد کرو جب						

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) خلاف ورزی کرے۔(4) جب لڑے تو گالیاں بکے۔(بخاری، ۱/۲۵، الحدیث: ۳۴) ❶ ... ایسے کام کا دعویٰ کرنا جسے کیا نہ ہو یا اسے کرنے کا کوئی ارادہ ہی نہ ہو، یہ اللہ تعالیٰ کی سخت ناراضی کا سبب اور ناجائز و گناہ ہے، اس سے بچنا چاہئے۔ ❷ ... اس آیت سے مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو بہادر مجاہد پسند ہیں جو ڈٹ کر کفار کا مقابلہ کریں اور پیٹھ نہ دکھائیں۔ جہاد میں صفیں بنانے کے مفہوم میں ہر وہ طریقہ داخل ہے جس میں ایک مفید نظم و ضبط ہو اور جو آپس میں ایک دوسرے کی قوت و طاقت اور دوسروں پر فتح کا ذریعہ بنے۔ ترتیب اور نظم و ضبط خدا کو پسند ہے، لیکن افسوس! ہمارے ہاں اس کی خلاف ورزی روزمرہ کا معمول ہے، بے ہنگم ٹریفک، بس اور ٹرین

قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ

رَسُوْلُ اللّٰهِ	اِنِّیْ	یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ	عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ (1)	قَالَ
اللہ کا رسول (ہوں)	بیشک میں	اے بنی اسرائیل	مریم کے بیٹے عیسیٰ (نے)	کہا

عیسیٰ بن مریم نے فرمایا: اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ کا

اِلَیْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ

وَ	بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ	لِّمَا	مُّصَدِّقًا	اِلَیْكُمْ
اور	مجھ سے پہلے تورات (ہے)	(اس کتاب) کی جو	تصدیق کرنے والا (ہوں)	تمہاری طرف

رسول ہوں، اپنے سے پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں اور

مُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ؕ

اَحْمَدُ	اسْمُهٗۤ	مِنْۢ بَعْدِی	یَّاْتِیْ	بِرَسُوْلٍ (2)	مُبَشِّرًۢا
احمد (ہے)	اس کا نام	میرے بعد	وہ آئے گا	ایک رسول کی	بشارت دینے والا (ہوں)

اس عظیم رسول کی بشارت دینے والا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے

فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۶﴾

سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۶﴾	هٰذَا	قَالُوْا	بِالْبَیِّنٰتِ	جَآءَهُمْ	فَلَمَّا
کھلا جادو (ہے)	یہ	(تو) انہوں نے کہا	روشن نشانیوں کے ساتھ	وہ آیا ان کے پاس	پھر جب

پھر جب وہ ان کے پاس روشن نشانیاں لے کر تشریف لائے تو انہوں نے کہا: یہ کھلا جادو ہے ○

اللہ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنے والا بڑا ظالم ہے

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ

هُوَ	وَ	الْكَذِبَ	عَلَى اللّٰهِ	افْتَرٰى	مِمَّنِ	اَظْلَمُ	مَنْ	وَ
وہ	اور (حالانکہ)	جھوٹ	اللہ پر	بہتان باندھے	(اس) سے جو	زیادہ ظالم (ہے)	کون	اور

اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے حالانکہ اسے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) وغیرہ میں سوار ہوتے وقت بے نظمی اور قطار توڑ کر اپنا کام پہلے ہونے کی جلدی اس کی عام مثالیں ہیں، یہ سب مقاصدِ شرع کے خلاف ہے اس سے اجتناب کرنا چاہئے۔

1 ... حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نسبت ان کی والدہ کی طرف کی گئی، اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بغیر باپ پیدا ہوئے ہیں اور یہ قدرتِ الٰہی کی عظیم نشانی ہے۔ 2 ... حضور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ آخری نبی ہیں، اسی لئے حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے صرف آپ کی بشارت دی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے جو بھی نبی بھیجا تو ان سے یہ وعدہ لیا کہ وہ اپنی امت سے عہد لیں کہ اگر محمد مصطفیٰ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ

يُدْعٰۤى اِلَى الْاِسْلَامِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۟

الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۟	لَا يَهْدِى	اللّٰهُ	وَ	اِلَى الْاِسْلَامِ	يُدْعٰۤى
ظالم لوگوں (کو)	ہدایت نہیں دیتا	اللہ	اور	اسلام کی طرف	اسے بلایا جاتا ہو

اسلام کی طرف بلایا جاتا ہو اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا ○

دینِ اسلام کو مٹانے کی کوشش لاحاصل ہے

يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ

اللّٰهُ	وَ	بِاَفْوَاهِهِمْ	نُوْرَ اللّٰهِ[1]	لِيُطْفِـُٔوْا	يُرِيْدُوْنَ
اللہ	اور	اپنے مونہوں سے	اللہ کا نور	کہ بجھادیں	وہ چاہتے ہیں

وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور اپنے مونہوں سے بجھادیں اور اللہ

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بعثت کا ایک اہم مقصد

مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۟ هُوَ الَّذِيْۤ

الَّذِيْۤ	هُوَ	الْكٰفِرُوْنَ ۟	كَرِهَ	وَلَوْ	مُتِمُّ نُوْرِهٖ
جس نے	وہی (ہے)	کافر	ناپسند کریں	اگرچہ	اپنا نور مکمل کرنے والا (ہے)

اپنے نور کو مکمل کرنے والا ہے اگرچہ کافروں کو ناپسند ہو ○ وہی ہے جس نے

اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ

لِيُظْهِرَهٗ[2]	بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ	رَسُوْلَهٗ	اَرْسَلَ
تاکہ وہ غالب کردے اسے	ہدایت اور سچے دین کے ساتھ	اپنے رسول (کو)	بھیجا

اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے سب دینوں پر

دردناک عذاب سے بچانے والی تجارت اور اس کے ثمرات

رکوع ۹

عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۟ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اٰمَنُوْا	الَّذِيْنَ	يٰۤاَيُّهَا	الْمُشْرِكُوْنَ ۟	كَرِهَ	وَلَوْ	عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ
ایمان لائے	وہ لوگو جو	اے	مشرک	ناپسند کریں	اگرچہ	ہر دین پر

غالب کردے اگرچہ مشرکوں کو ناپسند ہو ○ اے ایمان والو!

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بھیجا جائے اور وہ لوگ زندہ ہوں تو ضرور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیروی کریں اور ضرور ان کی مدد کریں۔(ابن کثیر، الصف، تحت الآیۃ: ۶، ۸/۱۳۶)

1 …یہاں اللہ کے نور سے مراد دینِ اسلام ہے اور نور بجھانے سے مراد اسلام کو مٹانا ہے۔ 2 …یہاں غلبے سے دلائل کے اعتبار سے غلبہ مراد ہے کہ اپنی حقانیت پر جو دلائل دینِ اسلام نے پیش کئے اس سے مضبوط ترین دلائل کوئی بھی پیش نہ کرسکا۔ یہ غلبہ آج بھی برقرار ہے اور قیامت تک رہے گا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ یہاں قوت کے اعتبار سے غلبہ مراد ہو۔ آج اگرچہ دینِ اسلام قوت کے اعتبار سے غالب نہیں لیکن ایک بہت بڑا عرصہ ایسا گزرا ہے کہ دنیا میں صرف دینِ اسلام ہی غالب

هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِیْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۱۰﴾

هَلْ	اَدُلُّكُمْ	عَلٰى تِجَارَةٍ (1)	تُنْجِیْكُمْ	مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۱۰﴾
کیا	میں رہنمائی کروں تمہاری	(اس) تجارت پر	جو بچالے تمہیں	دردناک عذاب سے

کیا میں ایسی تجارت پر تمہاری راہنمائی کروں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے ○

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

تُؤْمِنُوْنَ	بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ	وَ	تُجَاهِدُوْنَ (2)	فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ
(وہ یہ کہ) تم ایمان رکھو	اللہ اور اس کے رسول پر	اور	جہاد کرو	اللہ کی راہ میں

تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھو اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور

بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَۙ ﴿۱۱﴾

بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ	ذٰلِكُمْ	خَیْرٌ	لَّكُمْ	اِنْ	كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱﴾
اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ	یہ	بہتر (ہے)	تمہارے لیے	اگر	تم جانتے ہو

اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرو، یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو ○

یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ یُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ

یَغْفِرْ	لَكُمْ	ذُنُوْبَكُمْ	وَ	یُدْخِلْكُمْ	جَنّٰتٍ	تَجْرِیْ
وہ بخش دے گا	تمہارے لیے	تمہارے گناہ	اور	داخل کرے گا تمہیں	باغوں (میں)	بہتی ہیں

وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں ان باغوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَ مَسٰكِنَ طَیِّبَةً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍؕ

مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	وَ	مَسٰكِنَ طَیِّبَةً	فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ
ان کے نیچے	نہریں	اور	پاکیزہ رہائش گاہوں (میں)	(جو) ہمیشہ رہنے کے باغات میں (ہیں)

نہریں رواں ہیں اور پاکیزہ رہائش گاہوں میں جو ہمیشہ رہنے کے باغوں میں ہیں،

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) تھا اور اب آئندہ اس کا کامل ظہور اس وقت ہوگا جب حضرت امام مہدی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ دنیا میں تشریف لائیں گے۔ 1 ...... اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کی راہ میں جان ومال سے جہاد کرنے کو تجارت سے تعبیر فرمایا گیا کیونکہ جس طرح تجارت سے نفع کی امید ہوتی ہے اسی طرح ان اعمال سے بہترین نفع یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا، جنت اور نجات حاصل ہوتی ہے۔ اے کاش! ہم اس تجارت کی طرف زیادہ متوجہ ہوں۔ 2 ...... ایمان کے بعد نماز کا درجہ ہے لیکن چونکہ اس وقت جہاد کی سخت ضرورت تھی اس لئے یہاں ایمان کے بعد جہاد کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ جہاد کی فضیلت سے متعلق حدیثِ پاک میں ہے: اللہ تعالیٰ نے ذمہ لیا ہے کہ جو میری راہ

ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۲﴾ وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ؕ

ذٰلِكَ	الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۲﴾	وَ	اُخْرٰى	تُحِبُّوْنَهَا
یہی	بہت بڑی کامیابی (ہے)	اور	ایک دوسری (نعمت تمہیں دے گا)	تم پسند کرتے ہو اسے

یہی بہت بڑی کامیابی ہے ○ اور ایک دوسری (نعمت تمہیں دے گا) جسے تم پسند کرتے ہو

نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَتْحٌ قَرِيْبٌ ؕ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳﴾

نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ	وَ	فَتْحٌ قَرِيْبٌ [1]	وَ	بَشِّرِ	الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳﴾
(وہ) اللّٰہ کی طرف سے مدد	اور	جلد آنے والی فتح (ہے)	اور	خوشخبری سنادو	ایمان والوں (کو)

(وہ) اللّٰہ کی مدد اور جلد آنے والی فتح (ہے) اور اے حبیب! مسلمانوں کو خوشخبری سنادو ○

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ

يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	كُوْنُوْۤا	اَنْصَارَ اللّٰهِ	كَمَا	قَالَ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم ہو جاؤ	اللّٰہ کے (دین کے) مددگار	جیسے	کہا

اے ایمان والو! اللّٰہ کے (دین کے) مددگار بن جاؤ جیسے عیسیٰ بن مریم نے

عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ

عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ	لِلْحَوَارِيّٖنَ	مَنْ	اَنْصَارِيْۤ [2]	اِلَى اللّٰهِ	قَالَ
مریم کے بیٹے عیسیٰ (نے)	حواریوں سے	کون	میرا مددگار (ہے)	اللّٰہ کی طرف (ہو کر)	کہا

حواریوں سے فرمایا تھا: کون ہیں جو اللّٰہ کی طرف ہو کر میرے مددگار ہیں؟ حواریوں نے

الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ

الْحَوَارِيُّوْنَ	نَحْنُ	اَنْصَارُ اللّٰهِ [3]	فَاٰمَنَتْ	طَّآئِفَةٌ
حواریوں (نے)	ہم	اللّٰہ کے (دین کے) مددگار (ہیں)	تو ایمان لایا	ایک گروہ

کہا: ہم اللّٰہ کے (دین کے) مددگار ہیں تو بنی اسرائیل سے ایک گروہ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) میں نکلے اور مجھ پر ایمان یا میرے رسولوں کی تصدیق ہی وہ سبب ہے جس نے اسے گھر سے نکالا ہو تو میں اسے اجر و غنیمت کے ساتھ واپس بھیجوں گا یا جنت میں داخل کر دوں گا۔ (بخاری، ۱/۲۵، الحدیث: ۳۶) 1 ...یہاں فتح سے فتحِ مکہ یا فارس اور روم کے شہروں کی فتح مراد ہے۔ دوسرے قول کے مطابق اس آیت میں حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی خلافتوں کی طرف اشارہ ہے کیونکہ انہی کے دور میں فارس اور روم کے شہر فتح ہوئے۔ 2 ..... مصیبت کے وقت اللّٰہ تعالیٰ کے بندوں سے مدد مانگنا انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے ثابت ہے، یہ شرک نہیں۔ 3 ... حواریوں نے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مدد

مِنۡۢ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ وَ کَفَرَتۡ طَّآئِفَۃٌ ۚ فَاَیَّدۡنَا الَّذِیۡنَ

مِنۡۢ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ	وَ	کَفَرَتۡ	طَّآئِفَۃٌ	فَاَیَّدۡنَا	الَّذِیۡنَ
بنی اسرائیل سے	اور	کفر کیا	ایک گروہ (نے)	تو ہم نے مدد کی	ان لوگوں کی جو

ایمان لایا اور ایک گروہ نے کفر کیا تو ہم نے ایمان والوں کو

اٰمَنُوۡا عَلٰی عَدُوِّہِمۡ فَاَصۡبَحُوۡا ظٰہِرِیۡنَ ﴿۱۴﴾ ع

اٰمَنُوۡا	عَلٰی عَدُوِّہِمۡ	فَاَصۡبَحُوۡا	ظٰہِرِیۡنَ ﴿۱۴﴾
ایمان لائے	ان کے دشمنوں پر	تو وہ ہوگئے	غالب آنے والے

ان کے دشمنوں پر مدد دی تو وہ غالب ہوگئے○

آیات: 11 — رکوع: 02

سُوۡرَۃُ الۡجُمُعَۃِ مَدَنِیَّۃٌ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بِسۡمِ	اللّٰہِ	الرَّحۡمٰنِ	الرَّحِیۡمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

صفاتِ الٰہی کا بیان

یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ الۡمَلِکِ

یُسَبِّحُ (1)	لِلّٰہِ	مَا	فِی السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِی الۡاَرۡضِ	الۡمَلِکِ
پاکی بیان کرتا ہے	اللہ کی	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں (ہے)	(جو) بادشاہ

جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اس اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں جو بادشاہ،

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کی تھی مگر عرض یوں کی کہ ہم اللہ تعالیٰ کے مدد گار ہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے پیاروں کی مدد کرنا در حقیقت اللہ تعالیٰ کے دین کی مدد کرنا ہے۔

1 ……زمین و آسمان کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے اور ہر ایک کی تسبیح اس کے حال کے مطابق ہے، اس پر ہمارا ایمان ہے اور ان کی تسبیح کی کیفیت کیا ہے وہ ہمیں معلوم نہیں، یہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ جو غریب و نادار شخص 90 بار روزانہ "یَا مَلِکُ" پڑھ لیا کرے تو اِن شاءَ اللہ وہ غربت سے نجات پائے گا اور جو شخص دورانِ سفر "یَا قُدُّوْسُ" کا ورد کرتا رہے تو اِن شاءَ اللہ تھکن سے محفوظ رہے گا۔

رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فضائل اور فیضان

الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ① هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ

الْقُدُّوْسِ	الْعَزِيْزِ	الْحَكِيْمِ ①	هُوَ	الَّذِيْ	بَعَثَ	فِي الْاُمِّيّٖنَ
نہایت پاکی والا	بہت عزت والا	بڑا حکمت والا (ہے)	وہی (ہے)	جس نے	بھیجا	ان پڑھوں میں

نہایت پاکی والا، بہت عزت والا، بڑا حکمت والا ہے ○ وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں انہی میں سے

رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ

رَسُوْلًا	مِّنْهُمْ	يَتْلُوْا	عَلَيْهِمْ	اٰيٰتِهٖ	وَ	يُزَكِّيْهِمْ
ایک رسول	ان میں سے	وہ تلاوت کرتا ہے	ان پر	اس کی آیتیں	اور	پاک کرتا ہے انہیں

ایک رسول بھیجا جو ان کے سامنے اللہ کی آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے

وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ

وَ	يُعَلِّمُهُمُ	الْكِتٰبَ [1]	وَ	الْحِكْمَةَ	وَ	اِنْ	كَانُوْا	مِنْ قَبْلُ
اور	علم دیتا ہے انہیں	کتاب	اور	حکمت (کا)	اور	بیشک	وہ تھے	(اس سے) پہلے

اور انہیں کتاب اور حکمت کا علم عطا فرماتا ہے اور بیشک وہ اس سے پہلے

لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ② وَّ اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ

لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ②	وَّ	اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ [2]
ضرور کھلی گمراہی میں	اور	ان سے (بعد والے) دوسرے لوگوں (کو بھی پاک کرتا اور علم دیتا ہے)

ضرور کھلی گمراہی میں تھے ○ اور ان سے (بعد والے) دوسرے لوگوں کو (بھی یہ رسول پاک کرتے اور علم دیتے ہیں)

لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ③ ذٰلِكَ

لَمَّا يَلْحَقُوْا	بِهِمْ	وَ	هُوَ	الْعَزِيْزُ	الْحَكِيْمُ ③	ذٰلِكَ
(جو) ابھی نہیں ملے	ان (موجودہ لوگوں) سے	اور	وہی	بہت عزت والا	بڑا حکمت والا (ہے)	یہ

جو ان (موجودہ لوگوں) سے ابھی نہیں ملے اور وہی بہت عزت والا، بڑا حکمت والا ہے ○ یہ

1 ... یہاں کتاب سے مراد قرآنِ کریم اور حکمت سے مراد سنت، شریعت کے احکام اور طریقت کے اسرار ہیں۔ یاد رہے کہ قرآن و حدیث آسان نہیں کہ ہر کوئی محض اپنی عقل سے سمجھ لے ورنہ ان کی تعلیم کے لئے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نہ بھیجے جاتے۔ نیز قرآنِ مجید کو محض اپنی عقل سے نہ سمجھا جائے بلکہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعلیم سے سمجھا جائے، ورنہ گمراہ ہو جائیں گے۔ 2 ...... اُمیوں: (مراد اُمتِ محمدیہ ہے) میں سے دوسرے لوگوں سے مراد یا تو عجمی ہیں یا وہ تمام لوگ مراد ہیں جو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد قیامت تک اسلام میں داخل ہوں گے اور اگلوں سے نہ ملنے سے مراد یہ ہے کہ ان کا زمانہ نہیں پایا

فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ④

فَضْلُ اللّٰهِ	يُؤْتِيْهِ	مَنْ	يَّشَآءُ	وَ	اللّٰهُ	ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ④
اللہ کا فضل (ہے)	وہ دیتا ہے اسے	جسے	وہ چاہتا ہے	اور	اللہ	بہت بڑے فضل والا (ہے)

اللہ کا فضل ہے وہ اسے جسے چاہے دے اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے ○

تورات پر عمل نہ کرنے والوں کی مثال

مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا

مَثَلُ الَّذِيْنَ (1)	حُمِّلُوا	التَّوْرٰىةَ	ثُمَّ	لَمْ يَحْمِلُوْهَا
ان لوگوں کی مثال جن پر	بوجھ رکھا گیا	تورات (کا)	پھر	انہوں نے بوجھ نہ اٹھایا اس کا

جن پر تورات کا بوجھ رکھا گیا پھر انہوں نے اس کا بوجھ نہ اٹھایا

كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ بِئْسَ

كَمَثَلِ الْحِمَارِ	يَحْمِلُ	اَسْفَارًا	بِئْسَ
گدھے کی مثال جیسی (ہے)	جو اٹھائے ہوئے ہو	کتابیں	کیا ہی بری (ہے)

ان لوگوں کی مثال گدھے کی مثال جیسی ہے جو کتابیں اٹھائے ہو، ان لوگوں کی

مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي

مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ	كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِ اللّٰهِ	وَ	اللّٰهُ	لَا يَهْدِي
ان لوگوں کی مثال جنہوں نے	جھٹلایا	اللہ کی آیتوں کو	اور	اللہ	ہدایت نہیں دیتا

کیا ہی بری مثال ہے جنہوں نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا اور اللہ ظالم لوگوں کو

یہودیوں کے لیے چوٹ دار دلوں کی تردید کا خوبصورت انداز

الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ⑤ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْۤا اِنْ زَعَمْتُمْ

الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ⑤	قُلْ	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	هَادُوْۤا	اِنْ	زَعَمْتُمْ
ظالم لوگوں (کو)	تم کہو	اے	وہ لوگو جو	یہودی ہوئے	اگر	تم گمان کرتے ہو

ہدایت نہیں دیتا ○ تم فرماؤ: اے یہودیو! اگر تمہیں یہ گمان ہے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) بلکہ ان کے بعد آئے۔ 1 ..... یہاں آیت میں یہودیوں کی ایک مثال بیان فرمائی گئی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ لوگ جن پر تورات کے احکام کی پیروی کرنا لازم کیا گیا، پھر انہوں نے تورات پر عمل نہ کرکے اس ذمہ داری کا بوجھ نہ اٹھایا اور اس میں مذکور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نعت وصفت دیکھنے کے باوجود آپ پر ایمان نہ لائے، ان لوگوں کی مثال گدھے جیسی ہے جو پیٹھ پر کتابیں اٹھائے اور بوجھ کے سوا اُن سے کچھ بھی نفع نہ پائے اور جو علوم ان کتابوں میں ہیں ان سے اصلاً واقف نہ ہو، یہی حال ان یہودیوں کا ہے جو تورات اُٹھائے پھرتے، اس کے الفاظ رٹتے ہیں لیکن اس سے نفع نہیں اُٹھاتے اور اس کے مطابق عمل نہیں کرتے۔

اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ

كُنْتُمْ	اِنْ	الْمَوْتَ	فَتَمَنَّوُا	مِنْ دُوْنِ النَّاسِ	اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ [1]	اَنَّكُمْ
تم ہو	اگر	موت (کی)	تو تم تمنا کرو	(دوسرے) لوگوں کے سوا	اللہ کے دوست (ہو)	کہ تم

کہ صرف تم اللہ کے دوست ہو دوسرے لوگ نہیں، تو ذرا مرنے کی تمنا کرو اگر تم

صٰدِقِيْنَ ﴿٦﴾ وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗۤ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ

قَدَّمَتْ	بِمَا	اَبَدًا	لَا يَتَمَنَّوْنَهٗۤ [2]	وَ	صٰدِقِيْنَ ﴿٦﴾
آگے بھیجا	(اُس کے) سبب جو	کبھی	وہ ہرگز تمنا نہ کریں گے اس کی	اور	سچے

سچے ہو ○ اور وہ کبھی موت کی تمنا نہیں کریں گے اُن اعمال کے سبب جو اُن کے ہاتھ

اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿٧﴾ قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ

الْمَوْتَ	اِنَّ	قُلْ	بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿٧﴾	عَلِيْمٌ	اللّٰهُ	وَ	اَيْدِيْهِمْ
موت	بیشک	تم کہو	ظالموں کو	خوب جاننے والا (ہے)	اللہ	اور	اُن کے ہاتھوں (نے)

آگے بھیج چکے ہیں اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے ○ تم فرماؤ: بیشک وہ موت

الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ

تُرَدُّوْنَ	ثُمَّ	مُلٰقِيْكُمْ	فَاِنَّهٗ	الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ
تمہیں لوٹایا جائے گا	پھر	تمہیں ملنے والی (ہے)	پس بیشک وہ	جس سے تم بھاگتے ہو

جس سے تم بھاگتے ہو پس وہ ضرور تمہیں ملنے والی ہے پھر تم اس کی طرف

اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٨﴾

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٨﴾	بِمَا	فَيُنَبِّئُكُمْ	اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
تم عمل کرتے تھے	جو	تو وہ بتادے گا تمہیں	ہر غیب اور ظاہر کو جاننے والے کی طرف

پھیرے جاؤ گے جو ہر غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے پھر وہ تمہیں تمہارے اعمال بتادے گا ○

موت سے فرار ممکن نہیں

رکوع ١

[1] ...... یہودی کہتے تھے کہ ہم اللہ تعالٰی کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں، اللہ تعالٰی کے نزدیک آخرت کا گھر خالص ہمارے لئے ہے اور جنت میں صرف یہودی ہی جائیں گے۔ اس پر فرمایا گیا کہ اے یہودیو! تمہارا گمان یہ ہے کہ دوسرے لوگوں کو چھوڑ کر صرف تم اللہ تعالٰی کے دوست ہو، اگر تم اپنے اس دعوے میں سچے ہو تو مرنے کی آرزو کرو تاکہ موت تمہیں اس تک پہنچادے کیونکہ اللہ تعالٰی کے دوستوں کے لئے آخرت دنیا سے بہتر ہے۔

[2] ...... یہ ایک غیبی خبر تھی جو سچی ثابت ہوئی اور جن یہودیوں کے بارے میں فرمایا گیا کہ یہ کبھی موت کی تمنا نہیں کریں گے انہوں نے ہرگز موت کی تمنا نہیں کی۔

جمعہ کی اذان ہونے پر نمازِ جمعہ کی تیاری کا حکم

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ

يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا	اِذَا	نُوْدِيَ (1)	لِلصَّلٰوةِ	مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	جب	اذان دی جائے	نماز کیلئے	جمعہ کے دن

اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کیلئے اذان دی جائے

فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا الْبَيْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ

فَاسْعَوْا (2)	اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ	وَ	ذَرُوا	الْبَيْعَ	ذٰلِكُمْ	خَيْرٌ
تو دوڑو	اللہ کے ذکر کی طرف	اور	چھوڑ دو	خرید و فروخت	یہ	بہتر (ہے)

تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔ اگر تم جانو

نمازِ جمعہ سے فراغت کے بعد تلاشِ رزق کی اجازت اور وردِ ذکرِ الٰہی کا حکم

لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۹ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا

لَّكُمْ	اِنْ	كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۹	فَاِذَا	قُضِيَتِ (3)	الصَّلٰوةُ	فَانْتَشِرُوْا
تمہارے لیے	اگر	تم جانتے ہو	پھر جب	پوری کرلی جائے	نماز	تو پھیل جاؤ

تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے ○ پھر جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں

فِي الْاَرْضِ وَ ابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا

فِي الْاَرْضِ	وَ	ابْتَغُوْا	مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ	وَ	اذْكُرُوا	اللّٰهَ	كَثِيْرًا
زمین میں	اور	تلاش کرو	اللہ کا فضل	اور	یاد کرو	اللہ (کو)	بہت

پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت یاد کرو

دورانِ خطبہ تجارتی قافلے کی طرف جانے والوں کو تنبیہ

لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۱۰ وَ اِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْۤا

لَّعَلَّكُمْ	تُفْلِحُوْنَ ۝۱۰	وَ	اِذَا	رَاَوْا	تِجَارَةً	اَوْ	لَهْوَا انْفَضُّوْۤا
تاکہ تم	کامیاب ہو جاؤ	اور	جب	انہوں نے دیکھی	کوئی تجارت	یا	کھیل (تو) چل دیے

اس امید پر کہ تم کامیاب ہو جاؤ ○ اور جب انہوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا تو اس کی طرف

1 ..... یہاں اذان سے مراد پہلی اذان ہے، نمازِ جمعہ کی تیاری واجب ہونے اور خرید و فروخت ترک کر دینے کا تعلق اسی اذان سے ہے، دوسری اذان سے نہیں جو خطبہ سے متصل ہوتی ہے۔ 2 ..... دوڑنے سے بھاگنا مراد نہیں ہے بلکہ مقصود یہ ہے کہ نماز کیلئے تیاری شروع کر دو اور ذِكْرُ اللّٰه سے جمہور علماء کے نزدیک خطبہ مراد ہے۔ 3 ..... یعنی جب نماز پوری ہو جائے تو اب تمہارے لئے جائز ہے کہ معاش کے کاموں میں مشغول ہو جاؤ یا علم حاصل کرنے، مریض کی عیادت، جنازے میں شرکت، علماء کی زیارت کرنے اور ان جیسے دیگر کاموں میں مشغول ہو کر نیکیاں حاصل کرو اور نماز کے علاوہ بھی ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا کرو

اِلَيْهَا وَ تَرَكُوْكَ قَآىٕمًا ؕ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ

اِلَيْهَا	وَ	تَرَكُوْكَ	قَآىٕمًا (1)	قُلْ	مَا	عِنْدَ اللّٰهِ
اس کی طرف	اور	چھوڑ گئے تمہیں	کھڑا ہوا	تم کہو	جو کچھ	اللہ کے پاس (ہے)

چل دیئے اور تمہیں کھڑا چھوڑ گئے تم فرماؤ: جو اللہ کے پاس ہے

خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَ مِنَ التِّجَارَةِ ؕ وَ اللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۱۱﴾

خَيْرٌ	مِّنَ اللَّهْوِ	وَ	مِنَ التِّجَارَةِ	وَ	اللّٰهُ	خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۱۱﴾
(وہ) بہتر (ہے)	کھیل سے	اور	تجارت سے	اور	اللہ	بہترین روزی دینے والا (ہے)

وہ کھیل سے اور تجارت سے بہتر ہے اور اللہ بہترین روزی دینے والا ہے ○

ع۲

آیات: 11 | رکوع: 02

سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْن مَدَنِيَّة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

رسالت کی گواہی دینے میں منافقین کی حقیقت

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ

اِذَا	جَآءَكَ	الْمُنٰفِقُوْنَ	قَالُوْا	نَشْهَدُ	اِنَّكَ
جب	آتے ہیں تمہارے پاس	منافقین	(تو) کہتے ہیں	ہم گواہی دیتے ہیں	بیشک آپ

جب منافق تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں تو کہتے ہیں: ہم گواہی دیتے ہیں کہ بیشک آپ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) تاکہ تمہیں کامیابی نصیب ہو۔

1 ..... ایک مرتبہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جمعہ کے دن کھڑے ہو کر جمعہ کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ اچانک مدینہ طیبہ میں ایک تجارتی قافلہ آپہنچا، یہ بہت تنگی اور مہنگائی کا دور تھا، اس لئے مال ختم ہونے کے ڈر سے چند کے علاوہ بقیہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم اس کی طرف بھاگ پڑے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی تربیت فرمائی گئی کہ ایسا کرنا ان کی شان کے لائق نہیں۔

وقف لازم

لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَ

لَرَسُوْلُ اللّٰهِ	وَ	اللّٰهُ	يَعْلَمُ	اِنَّكَ	لَرَسُوْلُهٗ	وَ
یقیناً اللہ کے رسول (ہیں)	اور	اللہ	جانتا ہے	بیشک تم	ضرور اس کے رسول (ہو)	اور

یقیناً اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ بیشک تم یقیناً اس کے رسول ہو اور

منافقوں کے دو برے کام، قسموں کو ڈھال بنانا اور راہِ خدا سے روکنا

اللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۚ﴿۱﴾ اِتَّخَذُوْۤا اَيْمَانَهُمْ

اللّٰهُ	يَشْهَدُ	اِنَّ	الْمُنٰفِقِيْنَ	لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱﴾ (1)	اِتَّخَذُوْۤا	اَيْمَانَهُمْ
اللہ	گواہی دیتا ہے	بیشک	منافقین	ضرور جھوٹے (ہیں)	انہوں نے بنالیا	اپنی قسموں (کو)

اللہ گواہی دیتا ہے کہ بیشک منافق ضرور جھوٹے ہیں ○ اور انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال

جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲﴾

جُنَّةً (2)	فَصَدُّوْا	عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	اِنَّهُمْ	سَآءَ	مَا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲﴾
ڈھال	تو انہوں نے روکا	اللہ کی راہ سے	بیشک وہ	کیا ہی برا ہے	جو	وہ عمل کرتے ہیں

بنالیا تو انہوں نے اللہ کے راستے سے روکا بیشک وہ بہت ہی برے کام کرتے ہیں ○

منافقوں کے برے اعمال کا سبب

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ

ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ	اٰمَنُوْا	ثُمَّ	كَفَرُوْا	فَطُبِعَ
یہ	(اس) لیے کہ وہ	ایمان لائے	پھر	انہوں نے کفر کیا	تو مہر لگادی گئی

یہ اس لیے ہے کہ وہ (زبان سے) ایمان لائے پھر (دل سے) کافر ہوگئے تو ان کے دلوں پر

منافقوں کے ظاہر و باطن کی منظر کشی

عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿۳﴾ وَ اِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ

عَلٰى قُلُوْبِهِمْ	فَهُمْ	لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿۳﴾	وَ	اِذَا	رَاَيْتَهُمْ	تُعْجِبُكَ
ان کے دلوں پر	تو وہ	نہیں سمجھتے	اور	جب	تم دیکھتے ہو انہیں	(تو) اچھے لگتے ہیں تجھے

مہر لگادی گئی تو اب وہ سمجھتے نہیں ○ اور جب تم انہیں دیکھتے ہو تو ان کے جسم

1 ......درست بات کہنے کے باوجود منافقوں کو جھوٹا اس لیے کہا گیا کہ وہ زبان سے تو نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ تعالٰی کا رسول کہتے تھے لیکن دل میں اس کے خلاف عقیدہ رکھتے تھے۔ 2 ......منافقین کی عادت تھی کہ جہاں کہیں اپنا مؤاخذہ ہونے کا خطرہ محسوس کرتے تو فوراً قسم کھالیتے تاکہ مؤاخذہ سے بچ جائیں، یوں یہ اپنی قسموں کو مؤاخذہ سے بچنے کے لئے بطورِ ڈھال استعمال کرتے تھے اور عملی طور پر ان کا حال یہ تھا کہ شکوک و شبہات پیدا کرکے لوگوں کو دینِ اسلام میں داخل ہونے اور راہِ خدا میں خرچ کرنے سے روکتے تھے۔

منافقوں کا ظاہر اور باطن اور حاضری سے گریز

اَجْسَامُهُمْ ؕ وَ اِنْ یَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ؕ كَاَنَّهُمْ

كَاَنَّهُمْ	لِقَوْلِهِمْ	تَسْمَعْ	یَّقُوْلُوْا	اِنْ	وَ	اَجْسَامُهُمْ[1]
گویا کہ وہ	ان کی بات کو	(تو) تم غور سے سنو گے	وہ بات کریں	اگر	اور	ان کے اجسام

تجھے اچھے لگتے ہیں اور اگر وہ بات کریں تو تم ان کی بات غور سے سنو گے (حقیقتاً وہ ایسے ہیں) جیسے وہ

خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ یَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَیْحَةٍ عَلَیْهِمْ ؕ هُمُ

هُمُ	عَلَیْهِمْ	كُلَّ صَیْحَةٍ	یَحْسَبُوْنَ	خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ
وہ	اپنے خلاف	ہر بلند ہونے والی آواز (کو)	وہ سمجھتے ہیں	دیوار کے سہارے کھڑی لکڑیاں (ہیں)

دیوار کے سہارے کھڑی کی ہوئی لکڑیاں ہیں، وہ ہر بلند ہونے والی آواز کو اپنے خلاف ہی سمجھ لیتے ہیں، وہی

منافقوں کی مغفرت سے محرومی

الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ٘ اَنّٰى یُؤْفَكُوْنَ ④ وَ اِذَا

اِذَا	وَ	یُؤْفَكُوْنَ ④	اَنّٰى	اللّٰهُ	قٰتَلَهُمُ	فَاحْذَرْهُمْ	الْعَدُوُّ
جب	اور	وہ اوندھے جاتے ہیں	کہاں	اللہ	مارے انہیں	تو بچو ان سے	دشمن (ہیں)

دشمن ہیں تو ان سے محتاط رہو، اللہ انہیں مارے، یہ کہاں اوندھے جاتے ہیں؟ ○ اور جب

قِیْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا یَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا

لَوَّوْا	رَسُوْلُ اللّٰهِ	لَكُمْ	یَسْتَغْفِرْ	تَعَالَوْا[2]	لَهُمْ	قِیْلَ
(تو) وہ گھما لیتے ہیں	اللہ کا رسول	تمہارے لیے	معافی چاہے	آؤ	ان سے	کہا جائے

ان سے کہا جائے کہ آؤ تاکہ اللہ کے رسول تمہارے لیے معافی چاہیں تو وہ اپنے سر

رُءُوْسَهُمْ وَ رَاَیْتَهُمْ یَصُدُّوْنَ وَ هُمْ

هُمْ	وَ	یَصُدُّوْنَ	رَاَیْتَهُمْ	وَ	رُءُوْسَهُمْ
وہ	اور	وہ منہ پھیر لیتے ہیں	تم دیکھو گے انہیں	اور	اپنے سر

گھما لیتے ہیں اور تم انہیں دیکھو گے کہ تکبر کرتے ہوئے

1 .... مشہور منافق عبد اللہ بن ابی صحت مند، خوبرو اور خوش بیان آدمی تھا اور اس کے ساتھی بھی تقریباً ایسے ہی تھے، ان کی جسمانی حالت دیکھ کر اور گفتگو سن کر لوگ تعجب کیا کرتے تھے۔ یہاں آیت میں ان منافقوں کی حقیقت بیان کی گئی ہے کہ ان کے اجسام دیکھ کر اور کلام سن کر اگرچہ لوگ متعجب ہوتے ہیں لیکن در حقیقت یہ دیوار کے سہارے کھڑی لکڑیوں کی طرح ہیں کہ جس طرح یہ پھلنے پھولنے کی صلاحیت سے محروم اور بے جان ہیں اسی طرح ان منافقوں میں نہ ایمان کی روح ہے اور نہ ہی اپنا انجام سوچنے والی عقل ہے۔ 2 .... عبد اللہ بن ابی منافق نے غزوۂ بنی مصطلق سے واپسی کے موقع پر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ

عبد اللہ بن ابی منافق کا طعن اور اسے جواب

مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ

مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝	سَوَآءٌ	عَلَيْهِمْ	اَسْتَغْفَرْتَ	لَهُمْ	اَمْ
تکبر کرنے والے (ہیں)	برابر (ہے)	ان پر	(کہ) تم استغفار کرو	ان کیلئے	یا

منہ پھیر لیتے ہیں ۝ ان کے حق میں برابر ہے کہ تم ان کے لیے استغفار کرو یا

لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِی

لَمْ تَسْتَغْفِرْ	لَهُمْ	لَنْ يَّغْفِرَ	اللّٰهُ	لَهُمْ [1]	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا يَهْدِی
استغفار نہ کرو	ان کیلئے	ہرگز نہیں بخشے گا	اللّٰه	ان کو	بیشک	اللّٰه	ہدایت نہیں دیتا

ان کے لیے استغفار نہ کرو اللّٰه انہیں ہرگز نہیں بخشے گا، بیشک اللّٰه نافرمانوں کو

الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ

الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝	هُمُ	الَّذِيْنَ	يَقُوْلُوْنَ	لَا تُنْفِقُوْا	عَلٰى مَنْ
نافرمان لوگوں (کو)	وہ	وہ لوگ ہیں جو	کہتے ہیں	تم خرچ نہ کرو	(ان) پر جو

ہدایت نہیں دیتا ۝ وہی ہیں جو کہتے ہیں کہ ان پر خرچ نہ کرو جو

عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ؕ وَ لِلّٰهِ

عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ	حَتّٰى	يَنْفَضُّوْا	وَ	لِلّٰهِ
اللّٰه کے رسول کے پاس (ہیں)	یہاں تک کہ	وہ اِدھر اُدھر ہو جائیں	اور (حالانکہ)	اللّٰه ہی کی (ملکیت ہیں)

رسول اللّٰه کے پاس ہیں یہاں تک کہ وہ ادھر ادھر ہو جائیں حالانکہ آسمانوں اور

منافقوں کا گستاخی کرنا

خَزَآىِٕنُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝ يَقُوْلُوْنَ

خَزَآىِٕنُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ لٰكِنَّ	الْمُنٰفِقِيْنَ	لَا يَفْقَهُوْنَ ۝	يَقُوْلُوْنَ
آسمانوں اور زمین کے خزانے	لیکن	منافقین	نہیں سمجھتے	وہ کہتے ہیں

زمین کے خزانے اللّٰه ہی کی ملک ہیں مگر منافق سمجھتے نہیں ۝ وہ کہتے ہیں:

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی شان میں گستاخانہ اور بیہودہ کلمات کہے اور وقتی طور پر قسم کھا کر مؤاخذے سے بچ گیا۔ پھر جب اس کا جھوٹ ظاہر ہوا تو اسے کہا گیا: حضور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر استغفار کی درخواست کر۔ یہ سن کر اس نے گردن پھیری اور کہنے لگا: تم نے کہا: ایمان لا تو میں ایمان لے آیا، تم نے کہا: زکوٰۃ دے تو میں نے زکوٰۃ دی، اب یہی باقی رہ گیا ہے کہ محمد مصطفٰی صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو سجدہ کروں۔ اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔

[1] ...منافقوں کو حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے استغفار سے کوئی فائدہ نہ پہنچنے اور ان کی کبھی مغفرت نہ ہونے کا اہم سبب یہ ہے کہ یہ لوگ کفر و

لَىِٕنْ رَّجَعْنَاۤ اِلَى الْمَدِیْنَةِ لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا

لَىِٕنْ	رَّجَعْنَاۤ	اِلَى الْمَدِیْنَةِ	لَیُخْرِجَنَّ (1)	الْاَعَزُّ	مِنْهَا
ضرور اگر	ہم لوٹ کر گئے	مدینہ کی طرف	(تو) ضرور نکال دے گا	بڑی عزت والا	اس سے

قسم ہے اگر ہم مدینہ کی طرف لوٹ کر گئے تو ضرور جو بڑی عزت والا ہے وہ اس میں سے نہایت ذلت والے کو

الْاَذَلَّؕ وَ لِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَ

الْاَذَلَّ	وَ	لِلّٰهِ	الْعِزَّةُ	وَ	لِرَسُوْلِهٖ	وَ
نہایت ذلت والے (کو)	اور	اللہ کیلئے (ہے)	عزت	اور	اس کے رسول کیلئے	اور

نکال دے گا حالانکہ عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور

لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ لٰكِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ۠ ۸ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

لِلْمُؤْمِنِیْنَ	وَلٰكِنَّ	الْمُنٰفِقِیْنَ	لَا یَعْلَمُوْنَ ۸	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا
ایمان والوں کیلئے	لیکن	منافقین	نہیں جانتے	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے

مسلمانوں ہی کے لیے ہے مگر منافقوں کو معلوم نہیں ○ اے ایمان والو!

لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِۚ

لَا تُلْهِكُمْ	اَمْوَالُكُمْ	وَ	لَاۤ	اَوْلَادُكُمْ (2)	عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ
غافل نہ کردیں تمہیں	تمہارے مال	اور	نہ	تمہاری اولاد	اللہ کے ذکر سے

تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کردیں

وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۹

وَ	مَنْ	یَّفْعَلْ	ذٰلِكَ	فَاُولٰٓىِٕكَ	هُمُ	الْخٰسِرُوْنَ ۹
اور	جو	کرے گا	یہ	تو یہ لوگ	وہی	نقصان اٹھانے والے (ہیں)

اور جو ایسا کرے گا تو وہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں ○

ربع

مال اولاد اللہ کی یاد سے غافل نہ کریں

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) نفاق میں راسخ ہو چکے تھے اور ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ یہ کفر و نفاق پر قائم رہیں گے۔

1 ...یہ بات عبداللہ بن ابی نے کہی، بڑی عزت والے سے اس نے اپنی ذات مراد لی اور نہایت ذلیل سے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے نفوسِ قدسیہ مراد لیے تھے۔ یہاں اس کی تردید کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ عزت تو اللہ، اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لیے ہے مگر منافقوں کو معلوم نہیں، اگر وہ یہ بات جانتے تو ایسا کبھی نہ کہتے۔ 2 ...دنیا میں انسان کو سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے غافل کرنے والی دو چیزیں ہیں، مال

موت سے پہلے پہلے راہِ خدا میں خرچ کر لینے کا حکم

وَ اَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ

اَنْ	مِّنْ قَبْلِ	رَزَقْنٰكُمْ	مِنْ مَّا	اَنْفِقُوْا	وَ
کہ	(اس سے) پہلے	ہم نے رزق دیا تمہیں	(اس میں) سے جو	خرچ کرو	اور

اور ہم نے تمہیں جو رزق دیا اس سے اس وقت سے پہلے پہلے کچھ (ہماری راہ میں) خرچ کرلو کہ

يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْ لَاۤ

لَوْ لَاۤ	رَبِّ	فَيَقُوْلَ	الْمَوْتُ[1]	اَحَدَكُمُ	يَّاْتِيَ
کیوں نہیں	اے میرے رب	تو وہ کہنے لگے	موت	تم میں کسی ایک (کو)	آجائے

تم میں کسی کو موت آئے تو کہنے لگے ، اے میرے رب! تو نے مجھے

اَخَّرْتَنِيْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَ اَكُنْ

اَكُنْ	وَ	فَاَصَّدَّقَ	اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِيْبٍ	اَخَّرْتَنِيْۤ
ہوجاتا	اور	تو میں صدقہ دیتا	تھوڑی مدت تک	تو نے مہلت دی مجھے

تھوڑی سی مدت تک کیوں مہلت نہ دی کہ میں صدقہ دیتا اور صالحین میں سے

موت اپنے وقت سے پیچھے نہ ہٹے گی

مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰﴾ وَ لَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا

اِذَا	نَفْسًا	اللّٰهُ	لَنْ يُّؤَخِّرَ	وَ	مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰﴾
جب	کسی جان (کو)	اللہ	ہرگز مہلت نہ دے گا	اور	نیک لوگوں میں سے

ہوجاتا ○ اور ہرگز اللہ کسی جان کو مہلت نہ دے گا جب

جَآءَ اَجَلُهَا ؕ وَ اللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱﴾ ع

تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱﴾	بِمَا	خَبِيْرٌۢ	اللّٰهُ	وَ	اَجَلُهَا[2]	جَآءَ
تم عمل کرتے ہو	(اس) سے جو	خوب خبردار (ہے)	اللہ	اور	اس کی مدت	آجائے

اس کا مقررہ وقت آجائے اور اللہ تمہارے کاموں سے خوب خبردار ہے ○

ع ۲ ۱۴

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اور اولاد اس لئے یہاں صرف انہی دو کا نام لیا گیا ورنہ اس میں ہر وہ چیز داخل ہے جو یادِ الٰہی سے غافل کرے۔

1 ...... یہاں موت آجانے سے مراد موت کے آثار کا مشاہدہ کرنا ہے اور آیت سے مراد یہ ہے کہ موت کے آثار ظاہر ہونے سے پہلے پہلے اپنے مالوں میں واجب صدقات ادا کرو ورنہ موت کے بعد سوائے پچھتاوے کے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔ 2 ...... انسان خواہ اطاعت گزار ہو یا نافرمان، چھوٹا ہو یا بڑا، جب اس کی عمر کا آخری وقت آجائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے ہرگز مہلت نہ دے گا لہٰذا جو نیک کام کرنا ہے وہ آخری وقت آنے سے پہلے پہلے ہی کرنا ہوگا اور آخری وقت چونکہ

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

آیات:18 — رکوع: 02

سُوْرَةُ التَّغَابُن مَدَنِيَّة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی تسبیح، حمد، سلطنت اور قدرت کا بیان

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِۚ لَهُ

يُسَبِّحُ	لِلّٰهِ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِي الْاَرْضِ	لَهُ
پاکی بیان کرتا ہے	اللہ کی	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں (ہے)	اسی کی

جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں سب اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں، اسی کی

الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ٘ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ①

الْمُلْكُ	وَ	لَهُ	الْحَمْدُ	وَ	هُوَ	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	قَدِیْرٌ ①
بادشاہت (ہے)	اور	اسی کیلئے	تمام تعریفیں (ہیں)	اور	وہ	ہر چیز پر	خوب قادر (ہے)

بادشاہت ہے اور اسی کیلئے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر خوب قادر ہے○

قدرتِ الٰہی کے مظاہر

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّ مِنْكُمْ مُّؤْمِنٌؕ

هُوَ	الَّذِیْ	خَلَقَكُمْ	فَمِنْكُمْ	كَافِرٌ	وَّ	مِنْكُمْ	مُّؤْمِنٌ (1)
وہی (ہے)	جس نے	پیدا کیا تمہیں	تو تم میں سے (کوئی)	کافر	اور	تم میں سے (کوئی)	مومن (ہے)

وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا تو تم میں سے کوئی کافر ہے اور تم میں سے کوئی مسلمان ہے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کسی کو معلوم نہیں اس لئے ضروری ہے کہ ہمارا ہر لمحہ نافرمانی سے محفوظ ہو اور نیک اعمال کی کثرت ہو تاکہ موت کے وقت حسرت نہ ہو۔

1 ...اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے بس اور مجبور نہیں بنایا بلکہ اسے عمر کے آخری حصے تک یہ اختیار دیا ہے کہ وہ کفر اور ایمان میں یونہی اچھے اور برے اعمال میں سے جسے چاہے اختیار کرے، لہٰذا کسی کا کافر یا مسلمان ہونا یونہی نیک یا گناہگار ہونا اس کے اپنے اختیار سے ہے اور جو کچھ انسان نے اپنے اختیار سے کرنا تھا اس کا اللہ تعالیٰ کو ازل سے ہی علم تھا اور اسی کے موافق لوحِ محفوظ میں اور ماں کے پیٹ میں فرشتے نے لکھا ہے۔

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ

وَ	اللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	بَصِيْرٌ ﴿۲﴾	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ
اور	اللہ	(اس) کو جو	تم عمل کرتے ہو	خوب دیکھنے والا (ہے)	اس نے پیدا کیا	آسمانوں	اور

اور اللہ تمہارے کام خوب دیکھ رہا ہے ○ اس نے آسمان اور زمین

الْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ

الْاَرْضَ	بِالْحَقِّ	وَ	صَوَّرَكُمْ	فَاَحْسَنَ	صُوَرَكُمْ (1)
زمین (کو)	حق کے ساتھ	اور	اس نے صورتیں بنائیں تمہاری	تو اچھا کیا	تمہاری صورتوں (کو)

حق کے ساتھ بنائے اور تمہاری صورتیں بنائیں تو تمہاری اچھی صورتیں بنائیں

علمِ الٰہی کی شان

وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۳﴾ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ

وَ	اِلَيْهِ	الْمَصِيْرُ ﴿۳﴾	يَعْلَمُ (2)	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	وَ
اور	اسی کی طرف	پھرنا (ہے)	وہ جانتا ہے	جو کچھ	آسمانوں اور زمین میں (ہے)	اور

اور اسی کی طرف پھرنا ہے ○ وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور

يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ

يَعْلَمُ	مَا	تُسِرُّوْنَ	وَ	مَا	تُعْلِنُوْنَ	وَ	اللّٰهُ	عَلِيْمٌ
وہ جانتا ہے	جو	تم چھپاتے ہو	اور	جو	تم ظاہر کرتے ہو	اور	اللہ	خوب جاننے والا (ہے)

وہ جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو، اور اللہ دلوں کی بات

سابقہ کفار کے انجام و عذاب اور اس کے سبب کی طرف اشارہ

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۴﴾ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ؗ

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۴﴾	اَلَمْ يَاْتِكُمْ	نَبَؤُا الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	مِنْ قَبْلُ
سینوں کی (بات) کو	کیا نہیں آئی تمہارے پاس	ان لوگوں کی خبر جنہوں نے	کفر کیا	پہلے

خوب جانتا ہے ○ کیا تمہارے پاس تم سے پہلے لوگوں کی خبر نہ آئی جنہوں نے کفر کیا

(1)..... انسانی صورت بہترین صورت ہے، اسے بگاڑنا حرام ہے، لہٰذا ناک کان کاٹنا، چہرے پر راکھ وغیرہ مل کر صورت بگاڑنا، مردوں کو عورت کی شکل یا عورتوں کو مردوں کی شکل بنانا حرام ہے۔ (2)..... اللہ تعالیٰ کے علم کی وسعت کا عالَم یہ ہے کہ وہ آسمانوں اور زمین میں موجود ہر چیز جانتا ہے، لوگوں کی نیتوں، دلی ارادوں اور اعمال کو بھی جانتا ہے، ان کے ظاہری اور پوشیدہ کاموں حتی کہ صرف خیال میں رہنے والی چیزوں کی بھی خبر رکھتا ہے، اور یقیناً اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنے اور اس سے حیا کرنے کیلئے یہی عقیدہ کافی ہے۔

فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ⑤ ذٰلِكَ

فَذَاقُوْا	وَبَالَ اَمْرِهِمْ	وَ	لَهُمْ	عَذَابٌ اَلِيْمٌ ⑤	ذٰلِكَ
توانہوں نے چکھ لیا	اپنے کام کا وبال	اور	ان کے لیے	دردناک عذاب (ہے)	یہ

اور اپنے کام کا وبال چکھ لیا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے ○ یہ

بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْۤا

بِاَنَّهٗ	كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ	رُسُلُهُمْ	بِالْبَيِّنٰتِ [1]	فَقَالُوْۤا
(اس) لیے کہ	آتے تھے ان کے پاس	ان کے رسول	روشن نشانیوں کے ساتھ	تو وہ کہتے

اس لیے کہ ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں لاتے تو وہ کہتے:

اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا٘ فَكَفَرُوْا وَ تَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى

اَبَشَرٌ [2]	يَّهْدُوْنَنَا	فَكَفَرُوْا	وَ	تَوَلَّوْا	وَّ	اسْتَغْنَى
کیا آدمی	ہدایت دیں گے ہمیں	توانہوں نے کفر کیا	اور	منہ پھیر لیا	اور	بے پروائی فرمائی

کیا آدمی ہماری رہنمائی کریں گے تو انہوں نے کفر کیا اور منہ پھیر لیا اور اللہ نے

اللّٰهُ ؕ وَ اللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ⑥ زَعَمَ الَّذِيْنَ

اللّٰهُ	وَ	اللّٰهُ	غَنِيٌّ	حَمِيْدٌ ⑥	زَعَمَ	الَّذِيْنَ
اللہ (نے)	اور	اللہ	بے پروا	حمد کے لائق (ہے)	گمان کر لیا	ان لوگوں نے جنہوں نے

بے پروائی فرمائی اور اللہ بے پروا، ہر حمد کے لائق ہے ○ کافروں نے

كَفَرُوْۤا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ؕ قُلْ بَلٰى وَ رَبِّيْ

كَفَرُوْۤا	اَنْ	لَّنْ يُّبْعَثُوْا	قُلْ	بَلٰى	وَ رَبِّيْ
کفر کیا	کہ	انہیں ہر گز نہ اٹھایا جائے گا	تم کہو	کیوں نہیں	میرے رب کی قسم

گمان کر لیا کہ انہیں ہر گز دوبارہ زندہ نہیں کیا جائے گا، تم فرماؤ: کیوں نہیں، میرے رب کی قسم،

1 ...ہر رسول عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو معجزہ ضرور دیا گیا البتہ کسی کو ایک اور کسی کو زیادہ معجزات عطا کئے گئے اور ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سب سے زیادہ معجزے عطا ہوئے۔

2 ...کافروں نے بشر کے رسول ہونے کا انکار کیا، یہ ان کی بے عقلی اور نافہمی کی انتہاء ہے کہ انہوں نے بشر کا رسول ہونا تو نہ مانا جبکہ پتھروں کو خدا تسلیم کر لیا۔ عام محاورہ میں یعنی بے ادبی کے انداز میں انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بشر کہہ کر پکارنا حرام اور کفار کا طریقہ ہے۔

لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ؕ وَ

لَتُبْعَثُنَّ	ثُمَّ	لَتُنَبَّؤُنَّ	بِمَا	عَمِلْتُمْ	وَ
ضرور تمہیں اٹھایا جائے گا	پھر	ضرور تمہیں بتادیا جائے گا	جو	تم نے عمل کیا	اور

تم ضرور دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے پھر ضرور تمہارے اعمال تمہیں بتادیے جائیں گے اور

ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرٌ ﴿۷﴾ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ

ذٰلِكَ	عَلَى اللّٰهِ	یَسِیْرٌ ﴿۷﴾	فَاٰمِنُوْا	بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ	وَ
یہ	اللہ پر	بہت آسان (ہے)	تو ایمان لاؤ	اللہ اور اس کے رسول پر	اور

یہ اللہ پر بہت آسان ہے ○ تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول اور

النُّوْرِ الَّذِیْۤ اَنْزَلْنَا ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ﴿۸﴾

النُّوْرِ[1]	الَّذِیْۤ	اَنْزَلْنَا	وَ	اللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	خَبِیْرٌ ﴿۸﴾
(اس) نور (پر)	جو	ہم نے اتارا	اور	اللہ	(اس) سے جو	تم عمل کرتے ہو	خوب خبر دار (ہے)

اس نور پر جو ہم نے اتارا اور اللہ تمہارے کاموں سے خوب خبر دار ہے ○

یَوْمَ یَجْمَعُكُمْ لِیَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ یَوْمُ التَّغَابُنِ ؕ

یَوْمَ	یَجْمَعُكُمْ	لِیَوْمِ الْجَمْعِ[2]	ذٰلِكَ	یَوْمُ التَّغَابُنِ
(جس) دن	(اللہ) اکٹھا کرے گا تمہیں	جمع ہونے کے دن میں	وہ	ہار ظاہر ہونے کا دن (ہے)

جس دن وہ جمع ہونے کے دن میں تمہیں اکٹھا کرے گا۔ وہ دن (ہارنے والوں کی) ہار ظاہر ہونے کا دن ہے

وَ مَنْ یُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَ یَعْمَلْ صَالِحًا یُّكَفِّرْ عَنْهُ

وَ	مَنْ	یُّؤْمِنْ	بِاللّٰهِ	وَ	یَعْمَلْ	صَالِحًا	یُّكَفِّرْ	عَنْهُ
اور	جو	ایمان لائے	اللہ پر	اور	وہ عمل کرے	اچھا، نیک	(اللہ) مٹادے گا	اس سے

اور جو اللہ پر ایمان لائے اور اچھا کام کرے اللہ اس سے اس کی برائیاں

[1] ...... یہاں نور سے مراد قرآنِ پاک ہے، اسے نور اس لیے فرمایا گیا کہ اس کی بدولت گمراہی کی تاریکیاں دور ہوتی ہیں اور ہدایت و گمراہی میں فرق واضح ہو جاتا ہے۔ [2] ...... جمع ہونے کے دن سے مراد قیامت کا دن ہے جس میں سب اولین و آخرین جمع ہوں گے اور یہ وہ دن ہوگا جس میں کفار کی محرومی اور مسلمانوں کی کامیابی پورے طور پر ظاہر ہوگی، کفار اپنی شکست اور ناکامی کا اقرار کرلیں گے، جبکہ اعمال صالحہ کے پابند مومنین کی برائیاں مٹادی جائیں گی اور جنت کے نعمتوں بھرے باغات میں ہمیشہ کی زندگی کیلئے داخل کردیا جائے گا جو یقیناً حقیقی اور بڑی کامیابی ہے۔

سَیِّاٰتِهٖ وَ یُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

سَیِّاٰتِهٖ	وَ	یُدْخِلْهُ	جَنّٰتٍ	تَجْرِیْ	مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ
اس کی خطائیں	اور	داخل کرے گا اسے	باغوں (میں)	بہتی ہیں	ان کے نیچے	نہریں

مٹادے گا اور اسے ان باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں،

خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًاؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۹﴾ وَ الَّذِیْنَ

خٰلِدِیْنَ	فِیْهَاۤ	اَبَدًا	ذٰلِكَ	الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۹﴾	وَ	الَّذِیْنَ
ہمیشہ رہنے والے	ان (باغوں) میں	ہمیشہ	یہی	بہت بڑی کامیابی (ہے)	اور	وہ لوگ جنہوں نے

وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے یہی بہت بڑی کامیابی ہے ○ اور جنہوں نے

كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِیْنَ

كَفَرُوْا	وَ	كَذَّبُوْا	بِاٰیٰتِنَاۤ	اُولٰٓىٕكَ	اَصْحٰبُ النَّارِ	خٰلِدِیْنَ[1]
کفر کیا	اور	جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	یہ لوگ	آگ والے (ہیں)	ہمیشہ رہنے والے

کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا، وہ لوگ آگ والے ہیں، ہمیشہ اس میں

فِیْهَاؕ وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۱۰﴾ مَاۤ اَصَابَ مِنْ مُّصِیْبَةٍ اِلَّا

فِیْهَا	وَ	بِئْسَ	الْمَصِیْرُ ﴿۱۰﴾	مَاۤ اَصَابَ	مِنْ مُّصِیْبَةٍ[2]	اِلَّا
اس میں	اور	کیا ہی برا	ٹھکانہ (ہے)	نہیں پہنچتی	کوئی مصیبت	مگر

رہیں گے اور وہ کیا ہی برا ٹھکانہ ہے ○ ہر مصیبت اللہ کے حکم سے ہی

بِاِذْنِ اللّٰهِؕ وَ مَنْ یُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ یَهْدِ قَلْبَهٗؕ

بِاِذْنِ اللّٰهِ	وَ	مَنْ	یُّؤْمِنْ	بِاللّٰهِ	یَهْدِ	قَلْبَهٗ
اللہ کے حکم سے	اور	جو	ایمان لائے	اللہ پر	اللہ ہدایت دے گا	اس کے دل (کو)

پہنچتی ہے اور جو اللہ پر ایمان لائے اللہ اس کے دل کو ہدایت دیدے گا

مصیبت اور یہ آیت سے متعلق قرآنی اُلٰی

اَلرُّبُع ۱ ع ۱۵

[1] ..... جہنم میں ہمیشہ رہنا صرف کفار کے لئے ہے اور جو گناہگار مومن داخلِ جہنم ہوگا وہ اس میں ہمیشہ نہ رہے گا بلکہ رحمتِ الٰہی، یا کسی کی شفاعت کے صدقے یا گناہوں کی کچھ سزا پاکر جہنم سے بالآخر نکال لیا جائے گا۔ [2] ..... یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اذن کے بغیر کوئی مصیبت نہیں پہنچ سکتی اور اس بات پر ہمارا ایمان جتنا پختہ ہوگا اتنا ہی مصائب و آلام میں صبر کرنا آسان ہوگا۔ نیز یاد رہے کہ بعض مصیبتیں ہمارے گناہوں کی شامت کے سبب بھی آتی ہیں جیسا کہ سورہ شوریٰ کی آیت نمبر 30 میں بیان ہوا، مصائب و آلام کے وقت اس پہلو کو سامنے رکھنے سے بھی دل کو تسلی ملے گی اور گناہوں سے بچنے کا ذہن بھی بنے گا۔

وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۱۱﴾ وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا

وَ	اللّٰهُ	بِكُلِّ شَیْءٍ	عَلِیْمٌ ﴿۱۱﴾	وَ	اَطِیْعُوا	اللّٰهَ	وَ	اَطِیْعُوا
اور	اللہ	ہر چیز کو	خوب جاننے والا (ہے)	اور	تم حکم مانو	اللہ (کا)	اور	حکم مانو

اور اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے ○ اور اللہ کا حکم مانو اور رسول کا

الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ﴿۱۲﴾

الرَّسُوْلَ	فَاِنْ	تَوَلَّیْتُمْ	فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا	الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ﴿۱۲﴾
رسول (کا)	پھر اگر	تم نے منہ پھیر لیا	تو ہمارے رسول پر صرف	صاف پہنچا دینا (لازم ہے)

حکم مانو پھر اگر تم منہ پھیرو تو (جان لو کہ) ہمارے رسول پر صرف صاف صاف پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے ○

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ

اَللّٰهُ	لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	وَ	عَلَى اللّٰهِ	فَلْیَتَوَكَّلِ (1)
اللہ	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہی	اور	اللہ ہی پر	تو چاہئے کہ بھروسہ کریں

اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور ایمان والوں کو تو اللہ ہی پر

الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۳﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَ اَوْلَادِكُمْ

الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۳﴾	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْۤا	اِنَّ	مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَ اَوْلَادِكُمْ
ایمان والے	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	بیشک	تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں سے

بھروسہ کرنا چاہئے ○ اے ایمان والو! بیشک تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں سے کچھ

عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَ اِنْ تَعْفُوْا وَ تَصْفَحُوْا وَ

عَدُوًّا (2)	لَّكُمْ	فَاحْذَرُوْهُمْ	وَ	اِنْ	تَعْفُوْا	وَ	تَصْفَحُوْا	وَ
دشمن (ہیں)	تمہارے	تو تم محتاط رہو ان سے	اور	اگر	تم معاف کرو	اور	درگزر کرو	اور

تمہارے دشمن ہیں تو ان سے احتیاط رکھو اور اگر تم معاف کرو اور درگزر کرو اور

اطاعتِ رسول کا حکم اور روگردانی کرنے والوں کو تنبیہ

توحید کا بیان اور اللہ تعالیٰ پر توکل کی تعلیم

بیویوں اور اولاد سے متعلق دو ہدایات

1......اللہ تعالیٰ پر توکل کی حقیقت یہ ہے کہ اسباب کو اختیار کیا جائے مگر اعتماد اور بھروسہ صرف رب تعالیٰ پر کیا جائے۔

2......کچھ اہلِ ایمان کے بیوی بچوں نے ہجرت کرنے سے روکا تھا حالانکہ ہجرت ان پر فرض تھی، اس پر یہ آیت اتری۔ ایسے بیوی بچے اپنے عمل سے دشمن جیسا معاملہ کرتے ہیں کہ فرض کی ادائیگی سے روک کر بندے کی آخرت کو نقصان پہنچاتے ہیں، لہٰذا ایسے معاملات میں ان کی بات نہیں ماننی چاہئے۔

مال اور اولاد آزمائش ہیں

تَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٤﴾ اِنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ

اِنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ	رَّحِيْمٌ ﴿١٤﴾	غَفُوْرٌ	اللّٰهَ	فَاِنَّ	تَغْفِرُوْا (1)
تمہارے مال اور تمہاری اولاد صرف	بہت مہربان (ہے)	بڑا بخشنے والا	اللہ	تو بیشک	بخش دو

بخش دو تو بیشک اللہ بڑا بخشنے والا، بہت مہربان ہے ○ تمہارے مال اور تمہاری اولاد

تقویٰ، اطاعت اور راہِ خدا میں خرچ کرنے کا حکم

فِتْنَةٌ ؕ وَ اللّٰهُ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿١٥﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا

مَا	اللّٰهَ	فَاتَّقُوا	اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿١٥﴾	عِنْدَهٗۤ	اللّٰهُ	وَ	فِتْنَةٌ (2)
جتنی	اللہ (سے)	تو ڈرو	بڑا ثواب (ہے)	اس کے پاس	اللہ	اور	آزمائش (ہیں)

ایک آزمائش ہی ہیں اور اللہ کے پاس بہت بڑا ثواب ہے ○ تو اللہ سے ڈرو جہاں تک

اسْتَطَعْتُمْ وَ اسْمَعُوْا وَ اَطِيْعُوْا وَ اَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ؕ

لِّاَنْفُسِكُمْ	خَيْرًا	اَنْفِقُوْا	وَ	اَطِيْعُوْا	وَ	اسْمَعُوْا	وَ	اسْتَطَعْتُمْ
اپنی جانوں کی	بہتری (کیلئے)	خرچ کرو	اور	حکم مانو	اور	سنو	اور	تمہیں طاقت ہو

تم سے ہو سکے اور سنو اور حکم مانو اور راہِ خدا میں خرچ کرو یہ تمہاری جانوں کے لیے بہتر ہوگا

وَ مَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿١٦﴾

الْمُفْلِحُوْنَ ﴿١٦﴾	هُمُ	فَاُولٰٓئِكَ	شُحَّ نَفْسِهٖ	يُّوْقَ	مَنْ	وَ
کامیابی پانے والے (ہیں)	وہی	تو یہ لوگ	اس کے نفس کے لالچ (سے)	بچالیا گیا	جسے	اور

اور جسے اس کے نفس کے لالچی پن سے بچالیا گیا تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں ○

راہِ خدا میں خرچ کرنے کا صلہ

اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ

يُّضٰعِفْهُ	قَرْضًا حَسَنًا (3)	اللّٰهَ	تُقْرِضُوا	اِنْ
(تو) وہ بڑھادے گا اسے	اچھا قرض	اللہ (کو)	تم قرض دو	اگر

اگر تم اللہ کو اچھا قرض دو گے تو وہ تمہارے لیے اسے کئی گنا

1 ... بیوی بچوں کے قصور معاف کر دینا اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے۔ ہمیں بھی چاہئے کہ بیوی بچوں سے کوئی قصور واقع ہو تو موقع محل کی مناسبت سے مناسب تنبیہ کریں اور ساتھ ہی ساتھ ان کا قصور معاف بھی کر دیا کریں۔ 2 ..... ویسے تو مال اور اولاد اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہیں البتہ اس اعتبار سے آزمائش ہی ہیں کہ کبھی آدمی اُن کی وجہ سے گناہ اور معصیت میں مبتلا ہو جاتا اور ان میں مشغول ہو کر دین اور آخرت سے غافل ہو جاتا ہے۔ 3 .. اللہ تعالیٰ کو اچھا قرض دینے سے مراد ہے کہ خوش دِلی اور نیک نیّتی کے ساتھ حلال مال سے راہِ خدا میں صدقہ کیا جائے۔ اسی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے لطف و کرم سے قرض سے تعبیر فرمایا ہے

لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ۙ﴿۱۷﴾

لَكُمْ	وَ	يَغْفِرْ	لَكُمْ	وَ	اللّٰهُ	شَكُوْرٌ	حَلِيْمٌ ﴿۱۷﴾
تمہارے لیے	اور	بخش دے گا	تمہیں	اور	اللہ	قدر فرمانے والا	بہت حلم والا (ہے)

بڑھادے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ قدر فرمانے والا، بہت حلم والا ہے ○

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ (1)	الْعَزِيْزُ	الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾
ہر پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والا	بہت عزت والا	بڑا حکمت والا (ہے)

وہ ہر پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والا، بہت عزت والا، بڑا حکمت والا ہے ○

صفاتِ باری تعالیٰ کا بیان

آیات: 12 — رکوع: 02

سُوْرَةُ الطَّلَاقِ مَدَنِيَّة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ

يٰۤاَيُّهَا	النَّبِيُّ	اِذَا	طَلَّقْتُمُ	النِّسَآءَ (2)	فَطَلِّقُوْهُنَّ
اے	نبی	(امت سے فرمادیں کہ) جب	تم طلاق دینا چاہو	عورتوں (کو)	تو طلاق دو انہیں

اے نبی! (امت سے فرمادیں کہ) جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کے وقت پر

طلاق، عدت اور عورت کی رہائش سے متعلق احکام

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) تاکہ لوگوں کو صدقہ کی ترغیب ملے۔ 1 ...عالمُ الغیب وہ وصف ہے جو صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے، مخلوق میں سے کسی کو "عالمُ الغیب" نہیں کہہ سکتے، البتہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے انبیاء و مرسلین عَلَيْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولیاءِ کرام غیب کا علم رکھتے ہیں۔ 2 ...یہاں عورتوں سے مراد وہ عورتیں ہیں جن سے شوہروں نے حقِ زوجیت ادا کیا ہو اور ان کی عدت حیض سے شمار کی جائے، اگر انہیں طلاق دینی ہو تو ایسے پاکی کے دنوں میں ایک طلاق دیں جن میں ان سے جماع نہ کیا گیا ہو اور عدت گزرنے تک رجوع نہ کریں۔ اسے طلاقِ احسن کہتے ہیں۔

لِعِدَّتِهِنَّ وَ اَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ

اللّٰهَ رَبَّكُمْ	اتَّقُوا	وَ	الْعِدَّةَ	اَحْصُوا [1]	وَ	لِعِدَّتِهِنَّ
اپنے رب اللہ (سے)	ڈرو	اور	عدت (کو)	شمار کرتے رہو	اور	ان کے عدت کے وقت (پر)

انہیں طلاق دو اور عدت کو شمار کرتے رہو اور اللہ سے ڈرو جو تمہارا رب ہے۔

لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَ لَا يَخْرُجْنَ اِلَّاۤ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ؕ

يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ	اَنْ	اِلَّاۤ	لَا يَخْرُجْنَ	وَ	مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ	لَا تُخْرِجُوْهُنَّ [2]
وہ ارتکاب کریں کھلی برائی کا	یہ کہ	مگر	نہ وہ نکلیں	اور	ان کے گھروں سے	تم نہ نکالو انہیں

تم عورتوں کو ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود نکلیں مگر یہ کہ کسی صریح برائی کا ارتکاب کریں

حدودِ الٰہی سے تجاوز کرنے والا ظالم ہے

وَ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ

فَقَدْ	حُدُوْدَ اللّٰهِ	يَّتَعَدَّ	مَنْ	وَ	حُدُوْدُ اللّٰهِ	تِلْكَ	وَ
تو بیشک	اللہ کی حدوں (سے)	آگے بڑھا	جو	اور	اللہ کی حدیں (ہیں)	یہ	اور

اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھا تو بیشک

طلاقِ رجعی کی عدّت میں عورت کو گھر سے نہ نکالنے کی حکمت

ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ

بَعْدَ ذٰلِكَ	يُحْدِثُ	اللّٰهَ	لَعَلَّ	لَا تَدْرِيْ	نَفْسَهٗ	ظَلَمَ
اس کے بعد	پیدا فرمادے	اللہ	شاید	تمہیں معلوم نہیں	اپنی جان (پر)	اس نے ظلم کیا

اس نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ تم نہیں جانتے شاید اللہ اس کے بعد کوئی نیا معاملہ

عدّت پوری ہونے کا وقت قریب آنے پر شوہر کو دو باتوں کا اختیار

اَمْرًا ۝۱ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ

اَوْ	بِمَعْرُوْفٍ	فَاَمْسِكُوْهُنَّ	اَجَلَهُنَّ	بَلَغْنَ	فَاِذَا	اَمْرًا ۝۱
یا	بھلائی کے ساتھ	تو تم روک لو انہیں	اپنی مدت (کو)	وہ (نزدیک) پہنچیں	تو جب	کوئی معاملہ

پیدا فرمادے ۝ تو جب عورتیں اپنی مدت تک پہنچنے کو ہوں تو انہیں بھلائی کے ساتھ روک لو یا

رجوع کے وقت دو گواہ بنانے کا حکم

1 ...عدت کا شمار مرد و عورت دونوں ہی کریں گے البتہ یہاں بطورِ خاص مردوں کو عدت شمار کرنے کا اس لئے فرمایا گیا تاکہ وہ دورانِ عدت رجوع، نان نفقہ اور طلاق و نکاح سے متعلق دیگر احکام کا خیال رکھ سکیں۔ 2 ...... عورت کو عدت شوہر کے گھر پوری کرنا لازم ہے۔ شوہر کو جائز نہیں کہ طلاق یافتہ کو ایامِ عدت میں گھر سے نکالے اور نہ ان عورتوں کو وہاں سے خود نکلنا جائز ہے کیونکہ یہ رہائش محض شوہر کا حق نہیں ہے جو اس کی رضامندی سے ساقط ہو جائے بلکہ یہ شریعت کا حق بھی ہے البتہ عورت اگر فحش بولے اور گھر والوں کو ایذا دے تو اسے نکالنا جائز ہے کیونکہ وہ ناشزہ یعنی نافرمان عورت کے حکم میں ہے۔

اللہ سے ڈرنے اور اس پر توکل کرنے کا فائدہ

فَاَرِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّ اَشْهِدُوْا ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَ اَقِیْمُوا

فَارِقُوْهُنَّ	بِمَعْرُوْفٍ (۱)	وَّ	اَشْهِدُوْا	ذَوَیْ عَدْلٍ	مِّنْكُمْ	وَ	اَقِیْمُوا
جدا کر دو انہیں	بھلائی کے ساتھ	اور	گواہ بنالو	دو عدل والے	اپنوں میں سے	اور	قائم کرو

انہیں بھلائی کے ساتھ جدا کر دو اور اپنوں میں سے دو عادل گواہ بنالو اور اللہ کے لیے

الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ یُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ یُؤْمِنُ

الشَّهَادَةَ	لِلّٰهِ	ذٰلِكُمْ	یُوْعَظُ	بِهٖ	مَنْ	كَانَ یُؤْمِنُ
گواہی	اللہ کیلئے	یہ	نصیحت کی جاتی ہے	اس سے	(اسے) جو	ایمان رکھتا ہے

گواہی قائم کرو۔ یہ ہے جس سے اس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے جو اللہ اور

بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ۬ؕ وَ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ

بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ	وَ	مَنْ	یَّتَّقِ	اللّٰهَ	یَجْعَلْ	لَّهٗ
اللہ اور آخرت کے دن پر	اور	جو	ڈرے	اللہ (سے)	(تو) وہ بنادے گا	اس کیلئے

آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لیے

مَخْرَجًا ۙ(۲) وَّ یَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ؕ وَ مَنْ

مَخْرَجًا (۲)	وَّ	یَرْزُقْهُ	مِنْ حَیْثُ	لَا یَحْتَسِبُ	وَ	مَنْ
نکلنے کا راستہ	اور	وہ روزی دے گا اسے	جہاں سے	اسے گمان نہ ہو گا	اور	جو

نکلنے کا راستہ بنادے گا ○ اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان بھی نہ ہو اور جو

یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ

یَّتَوَكَّلْ	عَلَى اللّٰهِ	فَهُوَ	حَسْبُهٗ	اِنَّ	اللّٰهَ	بَالِغُ اَمْرِهٖ
بھروسہ کرے	اللہ پر	تو وہ	اسے کافی (ہے)	بیشک	اللہ	اپنا کام پورا کرنے والا (ہے)

اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے بیشک اللہ اپنا کام پورا کرنے والا ہے،

(1)......اگر ایک یا دو رجعی طلاقیں دیں اور عورت اپنی عدت کی اختتامی مدت کے قریب پہنچ جائے تو اس وقت شوہر کو اختیار ہے، اگر اس کے ساتھ حسنِ معاشرت اور اچھا سلوک کرتے ہوئے رہنا چاہے تو رجوع کرلے اور دل میں دوبارہ طلاق دینے کا ارادہ نہ رکھے اور اگر اسے عورت کے ساتھ خوبی اور اچھائی سے گزر بسر کرسکنے کی اُمید نہ ہو تو اس کے حق جیسے مہر وغیرہ ادا کرکے اُس سے جدائی اختیار کرلے اور اسے اس طرح نقصان نہ پہنچائے کہ عدت کے آخر میں رجوع کرلے، پھر طلاق دیدے اور یوں اُس کی عدت دراز کرکے اسے پریشانی میں ڈال دے۔ مزید تفصیل فقہی کتابوں میں ملاحظہ فرمائیں۔

آئسہ اور حاملہ عورت کی عدت کا بیان

قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا ③ وَالّٰٓـِٔیْ

وَالّٰٓـِٔیْ	قَدْرًا ③	لِكُلِّ شَیْءٍ	اللّٰهُ	جَعَلَ	قَدْ
اور وہ عورتیں جو	ایک اندازہ	ہر چیز کیلئے	اللہ (نے)	مقرر کر رکھا ہے	بیشک

بیشک اللہ نے ہر چیز کیلئے ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے ○ اور تمہاری عورتوں میں

یَىٕسْنَ مِنَ الْمَحِیْضِ مِنْ نِّسَآىٕكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ

فَعِدَّتُهُنَّ	ارْتَبْتُمْ	اِنِ	مِنْ نِّسَآىٕكُمْ	مِنَ الْمَحِیْضِ	یَىٕسْنَ(1)
تو ان کی عدت	تمہیں شک ہو	اگر	تمہاری عورتوں میں سے	حیض سے	ناامید ہو چکی ہوں

جو حیض سے ناامید ہو چکی ہوں اگر تمہیں کچھ شک ہو تو ان کی اور جنہیں

ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَّالّٰٓـِٔیْ لَمْ یَحِضْنَ ؕ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ

اَجَلُهُنَّ	اُولَاتُ الْاَحْمَالِ(3)	وَ	لَمْ یَحِضْنَ(2)	وَّالّٰٓـِٔیْ	ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ
ان کی (عدت کی) مدت	حمل والیاں	اور	حیض نہیں آیا	اور وہ عورتیں جنہیں	تین مہینے (ہے)

حیض نہیں آیا ان کی عدت تین مہینے ہے اور حمل والیوں کی عدت کی مدت

اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ؕ وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ

لَّهٗ	یَجْعَلْ	اللّٰهَ	یَّتَّقِ	مَنْ	وَ	حَمْلَهُنَّ	یَّضَعْنَ	اَنْ
اس کیلئے	اللہ بنا دے گا	اللہ (سے)	ڈرے	جو	اور	اپنا حمل	وہ جن لیں	یہ (ہے) کہ

یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جن لیں اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لیے اس کے کام میں

حکم الٰہی کی پاسداری کرنے والوں کو اطمینان دلایا

مِنْ اَمْرِهٖ یُسْرًا ③ ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗۤ اِلَیْكُمْ ؕ وَ

وَ	اِلَیْكُمْ	اَنْزَلَهٗۤ	اَمْرُ اللّٰهِ	ذٰلِكَ	یُسْرًا ③	مِنْ اَمْرِهٖ
اور	تمہاری طرف	اس نے اتارا اسے	اللہ کا حکم (ہے)	یہ	آسانی	اس کے کام سے (میں)

آسانی فرمادے گا ○ یہ اللہ کا حکم ہے جو اس نے تمہاری طرف اتارا اور

1 ......بڑھاپے کی وجہ سے جب حیض منقطع ہو جائے وہ سِنِ ایاس ہے، اور اس عمر میں پہنچی ہوئی عورت کی عدت تین ماہ ہے۔ 2 ......لڑکی نابالغہ ہو یا اس کے بالغ ہونے کی عمر تو آگئی مگر ابھی حیض نہیں شروع ہوا تو اُن دونوں کی عدت بھی تین ماہ ہے۔ 3 ......حاملہ عورتوں کی عدت وضعِ حمل ہے خواہ وہ عدت طلاق کی ہو یا وفات کی۔ نیز وضعِ حمل سے عدت پوری ہونے کے لیے کوئی خاص مدت مقرر نہیں، موت یا طلاق کے بعد جس وقت بچہ پیدا ہو عدت ختم ہو جائے گی اگرچہ ایک منٹ بعد ہو۔ یونہی اگر حمل ساقط ہو گیا لیکن بچے کے کچھ اعضا بن چکے ہیں تو عدت پوری ہو گئی اور بچے کے اعضاء بننے سے پہلے حمل ساقط ہوا تو عدت ختم نہیں ہو گی۔

دورانِ عدت عورت کی رہائش سے متعلق حکم

مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَ يُعْظِمْ

مَنْ	يَّتَّقِ	اللّٰهَ	يُكَفِّرْ	عَنْهُ	سَيِّاٰتِهٖ	وَ	يُعْظِمْ
جو	ڈرے	اللہ (سے)	اللہ مٹادے گا	اس سے	اس کی برائیاں	اور	بڑا کردے گا

جو اللہ سے ڈرے تو اللہ اس سے اس کی برائیاں مٹادے گا اور اس کیلئے

لَهٗۤ اَجْرًا ۝ اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَ

لَهٗ	اَجْرًا ۝	اَسْكِنُوْهُنَّ	مِنْ حَيْثُ	سَكَنْتُمْ	مِّنْ وُّجْدِكُمْ [1]	وَ
اس کے لئے	ثواب	تم رکھو انہیں	جہاں	تم رہتے ہو	اپنی گنجائش کے مطابق	اور

ثواب کو بڑا کردے گا ۝ عورتوں کو وہاں رکھو جہاں خود رہتے ہو اپنی گنجائش کے مطابق اور

حاملہ اور دودھ پلانے والی کے اخراجات کے احکام

لَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ؕ وَ اِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ

لَا تُضَآرُّوْهُنَّ	لِتُضَيِّقُوْا	عَلَيْهِنَّ	وَ	اِنْ	كُنَّ	اُولَاتِ حَمْلٍ
تم تکلیف نہ دو انہیں	کہ تنگی کرو	ان پر	اور	اگر	وہ ہوں	حمل والیاں

انہیں تکلیف نہ دو کہ ان پر تنگی کرو اور اگر وہ حمل والیاں ہوں

فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ

فَاَنْفِقُوْا [2]	عَلَيْهِنَّ	حَتّٰى	يَضَعْنَ	حَمْلَهُنَّ	فَاِنْ
تو خرچ کرتے رہو	ان پر	یہاں تک کہ	وہ جَن لیں	اپنا حمل	پھر اگر

تو ان پر خرچ کرتے رہو یہاں تک کہ وہ بچہ جَن دیں پھر اگر

اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَ اْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ

اَرْضَعْنَ [3]	لَكُمْ	فَاٰتُوْهُنَّ	اُجُوْرَهُنَّ	وَ اْتَمِرُوْا	بَيْنَكُمْ
وہ دودھ پلائیں (بچے کو)	تمہارے لیے	تو تم دو انہیں	ان کی اجرت	اور مشورہ کرلو	اپنے درمیان

وہ تمہارے لیے (بچے کو) دودھ پلائیں تو انہیں ان کی اجرت دو اور آپس میں اچھے طریقے سے

1 ... طلاق دی ہوئی عورت کو عدت پوری ہونے تک رہنے کیلئے اپنی حیثیت کے مطابق مکان دینا شوہر پر واجب ہے اور عدت کے زمانہ میں نفقہ یعنی اخراجات دینا بھی واجب ہے۔ 2 ... نفقہ جیسے حاملہ عورت کو دینا واجب ہے ایسے ہی غیر حاملہ کو بھی دینا واجب ہے خواہ اسے طلاق رجعی دی ہو یا بائن۔ 3 ... بچے کو دودھ پلانا ماں پر واجب نہیں، باپ کی ذمہ داری ہے کہ اجرت دے کر دودھ پلوائے لیکن اگر بچہ ماں کے سوا کسی اور عورت کا دودھ نہ پئے، یا باپ فقیر ہو تو اس حالت میں ماں پر دودھ پلانا واجب ہو جاتا ہے، بچے کی ماں جب تک اس کے باپ کے نکاح میں ہو یا طلاقِ رجعی کی عدت میں ہو تو ایسی حالت میں ←

بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَ اِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗۤ

بِمَعْرُوْفٍ (1)	وَ	اِنْ	تَعَاسَرْتُمْ	فَسَتُرْضِعُ	لَهٗۤ
اچھے طریقے سے	اور	اگر	تم آپس میں دشواری سمجھو	توعنقریب دودھ پلادے گی	اس (بچے) کو

مشورہ کرلو اور اگر تم آپس میں دشواری سمجھو تو عنقریب اسے کوئی دوسری عورت

اُخْرٰی ؕ﴿۶﴾ لِیُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَ

اُخْرٰی ﴿۶﴾	لِیُنْفِقْ	ذُوْ سَعَةٍ	مِّنْ سَعَتِهٖ	وَ
دوسری (عورت)	چاہئے کہ خرچ کرے	(مالی) وسعت والا	اپنی وسعت کے مطابق	اور

دودھ پلادے گی ○ مالی وسعت رکھنے والے کو چاہئے کہ اپنی گنجائش کے مطابق خرچ کرے اور

مَنْ قُدِرَ عَلَیْهِ رِزْقُهٗ فَلْیُنْفِقْ مِمَّاۤ اٰتٰىهُ

مَنْ قُدِرَ عَلَیْهِ	رِزْقُهٗ	فَلْیُنْفِقْ	مِمَّاۤ	اٰتٰىهُ
جس پر تنگ کیا گیا	اس کا رزق	تو چاہئے کہ وہ خرچ کرے	(اس میں) سے جو	عطا کیا اسے

جس پر اس کا رزق تنگ کیا گیا ہے تو اسے چاہئے کہ اس میں سے خرچہ دے جو اسے اللہ نے

اللّٰهُ ؕ لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَاۤ اٰتٰىهَا ؕ

اللّٰهُ	لَا یُكَلِّفُ	اللّٰهُ	نَفْسًا	اِلَّا	مَاۤ	اٰتٰىهَا
اللہ (نے)	بوجھ نہیں رکھتا	اللہ	کسی جان (پر)	مگر	(اسی قدر) جتنا	اس نے دیا اسے

دیا ہے، اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتا مگر اسی قابل جتنا اسے دیا ہے،

سَیَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ یُّسْرًا ﴿۷﴾ ع وَ كَاَیِّنْ مِّنْ قَرْیَةٍ

سَیَجْعَلُ	اللّٰهُ	بَعْدَ عُسْرٍ	یُّسْرًا ﴿۷﴾	وَ	كَاَیِّنْ	مِّنْ قَرْیَةٍ
عنقریب کردے گا	اللہ	تنگی کے بعد	آسانی	اور	کتنے ہی	شہر (تھے)

جلد ہی اللہ دشواری کے بعد آسانی فرمادے گا ○ اور کتنے ہی شہر تھے

سابقہ قوموں کے انجام کی طرف اشارہ اور مسلمانوں کو نصیحت

ع ١ / ١٧

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اسے دودھ پلانے کی اجرت لینا جائز نہیں، عدت کے بعد لینا جائز ہے۔

1 ...... دودھ پلانے کی اجرت سے متعلق مرد و عورت آپس میں اچھے طریقے سے مشورہ کرلیں اور یہ خیال رکھیں کہ نہ مرد عورت کے حق میں کوتاہی کرے، نہ عورت اِس معاملہ میں سختی کرے، پھر اگر یہ آپس میں معاملہ طے کرنے میں دشواری سمجھیں اور بچے کی ماں کسی دوسری دودھ پلانے والی عورت کی اجرت کے برابر اجرت لینے پر راضی نہ ہو بلکہ زیادہ اجرت کا مطالبہ کرے اور باپ زیادہ دینا نہ چاہے تو پھر یہ کسی دوسری عورت کا انتظام کرلے۔

عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَ رُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا

فَحَاسَبْنٰهَا	رُسُلِهٖ	وَ	رَبِّهَا	عَنْ اَمْرِ	عَتَتْ
توہم نے حساب لیا ان سے	اس کے رسولوں (کے)	اور	اپنے رب (کے)	حکم سے	اس نے سرکشی کی

جنہوں نے اپنے رب کے اور اس کے رسولوں کے حکم سے سرکشی کی توہم نے ان سے

حِسَابًا شَدِیْدًا وَّ عَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ۝۸ فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا

وَبَالَ اَمْرِهَا	فَذَاقَتْ	عَذَابًا نُّكْرًا ۝۸ [2]	عَذَّبْنٰهَا	وَّ	حِسَابًا شَدِیْدًا [1]
اپنے کام کا وبال	تو اس نے چکھا	برا عذاب	عذاب دیا اسے	اور	سخت حساب

سخت حساب لیا اور انہیں برا عذاب دیا ۝ تو انہوں نے اپنے کام کا وبال چکھا

وَ كَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ۝۹ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ

لَهُمْ	اللّٰهُ	اَعَدَّ	خُسْرًا ۝۹	عَاقِبَةُ اَمْرِهَا	كَانَ	وَ
ان کے لیے	اللہ (نے)	تیار کر رکھا ہے	خسارہ	اس کے کام کا انجام	ہوا	اور

اور ان کے کام کا انجام خسارہ ہوا ۝ اللہ نے ان کے لیے سخت عذاب

عَذَابًا شَدِیْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ یٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ ۛۚ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۛ قَدْ

مع ۱۴

قَدْ	اٰمَنُوْا	الَّذِیْنَ	یٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ	اللّٰهَ	فَاتَّقُوا	عَذَابًا شَدِیْدًا
بیشک	ایمان لائے	وہ لوگ جو	اے عقل والو	اللہ (سے)	تو ڈرو	سخت عذاب

تیار کر رکھا ہے تو اللہ سے ڈرو، اے عقل والو جو ایمان لائے ہو، بیشک

اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَیْكُمْ ذِكْرًا ۝۱۰ رَّسُوْلًا یَّتْلُوْا عَلَیْكُمْ

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا مقام عظیم اور اہل ایمان کا صلہ

عَلَیْكُمْ	یَّتْلُوْا	رَّسُوْلًا	ذِكْرًا ۝۱۰ [3]	اِلَیْكُمْ	اللّٰهُ	اَنْزَلَ
تم پر	جو تلاوت کرتا ہے	(نیز) رسول (بھیجا)	ذکر، نصیحت	تمہاری طرف	اللہ (نے)	اتارا

اللہ نے تمہاری طرف نصیحت اتاری ۝ (نیز) رسول (بھیجا) جو تم پر اللہ کی روشن آیتیں

1 ...... یہاں سخت حساب سے مراد آخرت کا حساب ہے اور چونکہ اس کا واقع ہونا یقینی ہے اس لئے یہاں اسے ماضی کے صیغہ سے بیان فرمایا گیا۔

2 ...... برے عذاب سے جہنم کا عذاب مراد ہے یا اس سے مراد دنیا میں قحط اور قتل وغیرہ بلاؤں میں مبتلا کرنا ہے۔

3 ...... یہاں ذکر سے مراد قرآن ہے اور ایک تفسیر کے مطابق ذکر سے مراد رسولِ کریم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ہیں اور اگلی آیت کے شروع کا لفظ "رسولاً" اسی ذکر کی تفسیر ہے۔

اٰیٰتِ اللّٰهِ مُبَیِّنٰتٍ لِّیُخْرِجَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا

اٰیٰتِ اللّٰهِ مُبَیِّنٰتٍ	لِّیُخْرِجَ(1)	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا
اللہ کی روشن آیتیں	تاکہ وہ نکالے	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کیے

پڑھتا ہے تاکہ وہ ان لوگوں کو اندھیروں سے نور کی طرف لے جائے

الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ؕ وَ مَنْ یُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَ

الصّٰلِحٰتِ	مِنَ الظُّلُمٰتِ(2)	اِلَی النُّوْرِ	وَ	مَنْ	یُّؤْمِنْۢ(3)	بِاللّٰهِ	وَ
نیک، اچھے	اندھیروں سے	نور کی طرف	اور	جو شخص	ایمان لائے	اللہ پر	اور

جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے اور جو اللہ پر ایمان لائے اور

یَعْمَلْ صَالِحًا یُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا

یَعْمَلْ	صَالِحًا	یُّدْخِلْهُ	جَنّٰتٍ	تَجْرِیْ	مِنْ تَحْتِهَا
وہ عمل کرے	نیک، اچھا	(تو اللہ) داخل کرے گا اسے	باغوں (میں)	بہتی ہیں	ان کے نیچے

اچھا کام کرے تو اللہ اسے ان باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں

الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ

الْاَنْهٰرُ	خٰلِدِیْنَ	فِیْهَاۤ	اَبَدًا	قَدْ	اَحْسَنَ	اللّٰهُ	لَهٗ
نہریں	ہمیشہ رہنے والے	ان (باغوں) میں	ہمیشہ	بیشک	اچھی رکھی	اللہ (نے)	اس کیلئے

بہتی ہیں، ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، بیشک اللہ نے اس کے لیے اچھی روزی

رِزْقًا ⑪ اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّ مِنَ الْاَرْضِ

رِزْقًا ⑪	اَللّٰهُ	الَّذِیْ	خَلَقَ	سَبْعَ سَمٰوٰتٍ	وَّ	مِنَ الْاَرْضِ
روزی	اللہ (وہی ہے)	جس نے	پیدا کیا	سات آسمانوں (کو)	اور	زمینیں

رکھی ○ اللہ وہی ہے جس نے سات آسمان بنائے اور انہی کے برابر

قدرتِ الٰہی کے نظارے

1 ...... "ذِكْرًا" کی دوسری تفسیر کے مطابق یہاں اندھیروں سے نور کی طرف نکالنے کی نسبت رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف ہے، اور یہ یقیناً آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وصف بھی ہے کہ لوگوں کو کفر سے ایمان، جہل سے علم اور فسق سے تقویٰ کی طرف نکالتے ہیں۔

2 ...... یہاں اندھیروں سے مراد کفر و جہالت کے اندھیرے اور نور سے مراد ایمان و علم کا نور ہے۔

3 ...... یہاں ایمان کا ذکر عملِ صالح سے پہلے ہوا، کیونکہ ایمان عمل پر مقدم ہے۔ یونہی نجات کے لئے ایمان کے ساتھ نیک اعمال کی بھی ضرورت ہے۔

مِثْلَهُنَّ ؕ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ

مِثْلَهُنَّ	يَتَنَزَّلُ	الْاَمْرُ(1)	بَيْنَهُنَّ	لِتَعْلَمُوْۤا	اَنَّ	اللّٰهَ
انہی کے برابر	اترتا ہے	حکم	ان کے درمیان	تاکہ تم جان لو	کہ	اللّٰہ

زمینیں۔ حکم ان کے درمیان اترتا ہے تاکہ تم جان لو کہ اللّٰہ

عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۙ۬ وَّ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا ۠ ﴿۱۲﴾

عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	قَدِیْرٌ	وَّ	اَنَّ	اللّٰهَ	قَدْ	اَحَاطَ	بِكُلِّ شَیْءٍ	عِلْمًا ﴿۱۲﴾
ہر چیز پر	خوب قادر (ہے)	اور	یہ کہ	اللّٰہ	بیشک	اس نے گھیرا ہوا ہے	ہر چیز کو	علم (سے)

ہر شے پر خوب قادر ہے اور یہ کہ اللّٰہ کا علم ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے ○

آیات: 12 — سُوْرَةُ التَّحْرِيْم مَدَنِيَّة — رکوع: 02

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللّٰہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ

يٰۤاَيُّهَا	النَّبِیُّ	لِمَ	تُحَرِّمُ (2)	مَاۤ	اَحَلَّ	اللّٰهُ	لَكَ
اے	نبی	کیوں	تم حرام کرتے ہو (اپنے اوپر)	وہ چیز جو	حلال کی	اللّٰہ (نے)	تمہارے لئے

اے نبی! تم اپنی بیویوں کی رضا چاہتے ہوئے اپنے اوپر اس چیز کو کیوں حرام کرتے ہو

واقعۂ تحریم کا بیان

1 ...آسمان و زمین کے درمیان حکم اترنے سے مراد یہ ہے کہ اللّٰہ تعالٰی کا حکم ان سب میں جاری اور نافذ ہے۔ 2 ...اس آیت کا ایک شانِ نزول یہ ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ام المؤمنین حضرت زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے یہاں تشریف لے جاتے تو وہ شہد پیش کرتیں، یوں اُن کے یہاں کچھ زیادہ دیر تشریف فرما رہتے، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ شدتِ محبت کی وجہ سے یہ بات دیگر ازواجِ مطہرات پر بہت بھاری ہوئی، اُنہوں نے باہمی مشورے سے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں کچھ عرض کیا تو انہیں راضی کرنے کیلئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمادیا کہ میں شہد کو اپنے

قسموں کے کفارہ کا بیان

تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ① قَدْ فَرَضَ

تَبْتَغِيْ	مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ	وَ	اللّٰهُ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ①	قَدْ	فَرَضَ
چاہتے ہوئے	اپنی بیویوں کی رضا	اور	اللہ	بہت بخشنے والا	بڑا مہربان (ہے)	بیشک	مقرر فرمادیا

جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کی ہے اور اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے ○ بیشک اللہ نے

اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ ۚ وَ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَ هُوَ

اللّٰهُ	لَكُمْ	تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ (1)	وَ	اللّٰهُ	مَوْلٰىكُمْ	وَ	هُوَ
اللہ (نے)	تمہارے لئے	تمہاری قسموں کا کھولنا	اور	اللہ	تمہارا مددگار (ہے)	اور	وہ

تمہارے لیے تمہاری قسموں کا کھولنا مقرر فرمادیا ہے اور اللہ تمہارا مددگار ہے اور وہی

ایک زوجہ سے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے راز کا افشاء

الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ② وَ اِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ

الْعَلِيْمُ	الْحَكِيْمُ ②	وَ	اِذْ	اَسَرَّ (2)	النَّبِيُّ	اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ
بہت علم والا	بڑا حکمت والا (ہے)	اور	جب	خفیہ طور پر کی	نبی (نے)	اپنی بیویوں میں سے ایک سے

بہت علم والا، بڑا حکمت والا ہے ○ اور جب نبی نے اپنی ایک بیوی کو راز کی ایک بات

حَدِيْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَ اَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ

حَدِيْثًا	فَلَمَّا	نَبَّاَتْ	بِهٖ	وَ	اَظْهَرَهُ	اللّٰهُ	عَلَيْهِ
ایک بات	پھر جب	اس نے خبر دیدی	اس کی	اور	ظاہر کردیا اسے	اللہ (نے)	اس (نبی) پر

بتائی پھر جب اس نے اس بات کی (دوسری کو) خبر دیدی اور اللہ نے اس بات کو نبی پر ظاہر کردیا

عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَ اَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا

عَرَّفَ	بَعْضَهٗ	وَ	اَعْرَضَ	عَنْۢ بَعْضٍ	فَلَمَّا
(تو) اس (نبی) نے جتادیا	اس کا کچھ حصہ	اور	چشم پوشی کی	کچھ حصہ سے	پھر جب

تو نبی نے اس بات کا کچھ حصہ تو جتادیا اور کچھ سے چشم پوشی فرمائی پھر جب

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اُوپر حرام کرتا ہوں۔ اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ ① ... حلال کو اپنے اوپر حرام کرلینا بھی قسم کی ایک قسم ہے اور یہاں قسم کو کھولنے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قسم کا کفارہ مقرر دیا ہے۔ یا یہ مراد ہے کہ قسم کے بعد اِنْ شَآءَ اللّٰه کہا جائے تاکہ اس کے برخلاف کرنے سے قسم شکنی نہ ہو۔ ② ..... یہاں بیان کئے گئے واقعہ کا خلاصہ یہ ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اپنی ایک زوجہ کو دو چیزوں پر مشتمل راز کی ایک بات بتائی اور اسے کسی کے سامنے ظاہر کرنے سے منع فرمایا، لیکن انہوں نے دوسری زوجہ کو بتادیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے عمل کی خبر نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو دے دی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

دو ازواج مطہرات کو توبہ کی تاکید اور تنبیہ

نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ؕ

نَبَّاَهَا	بِهٖ	قَالَتْ	مَنْ	اَنْۢبَاَكَ	هٰذَا
اس نے خبر دی اس (زوجہ) کو	اس کی	(تو) اس نے عرض کی	کس نے	بتایا آپ کو	یہ

نبی نے اس بیوی کو اس کی خبر دی تو اس نے عرض کی: آپ کو کس نے بتایا؟

قَالَ نَبَّاَنِیَ الْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ ۝۳ اِنْ تَتُوْبَاۤ

قَالَ	نَبَّاَنِیَ	الْعَلِیْمُ	الْخَبِیْرُ ۝۳	اِنْ	تَتُوْبَاۤ
فرمایا	بتایا مجھے	بہت علم والے	بہت خبر رکھنے والے (نے)	(اے نبی کی دونوں بیویو) اگر	تم دونوں توبہ کرو

فرمایا: مجھے بہت علم والے، بہت خبر رکھنے والے نے بتایا ○ (اے نبی کی دونوں بیویو!) اگر تم دونوں

اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَ اِنْ

اِلَى اللّٰهِ	فَقَدْ	صَغَتْ	قُلُوْبُكُمَا	وَ	اِنْ
اللہ کی طرف (تو وہ توبہ قبول کرے گا)	پس بیشک	(حق سے کچھ) ہٹ گئے	تم دونوں کے دل	اور	اگر

اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو کیونکہ تمہارے دل ضرور کچھ ہٹ گئے ہیں (تو وہ توبہ قبول کرے گا) اور اگر

تَظٰهَرَا عَلَیْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَ

تَظٰهَرَا	عَلَیْهِ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	هُوَ	مَوْلٰىهُ	وَ
تم نے ایک دوسرے کی مدد کی	اس (نبی) پر (کے مقابلے میں)	تو بیشک	اللہ	وہ	اس کا مددگار (ہے)	اور

نبی کے مقابلے میں تم ایک دوسرے کی مدد کرو تو بیشک اللہ خود ان کا مددگار ہے اور

تمام ازواج مطہرات کو تنبیہ اور اچھی بیویوں کے اوصاف

جِبْرِیْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِیْرٌ ۝۴ عَسٰى

جِبْرِیْلُ	وَ	صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ (1)	وَ	الْمَلٰٓىٕكَةُ	بَعْدَ ذٰلِكَ	ظَهِیْرٌ ۝۴ (2)	عَسٰى
جبریل	اور	نیک ایمان والے	اور	فرشتے	اس کے بعد	مددگار (ہیں)	قریب ہے

جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مددگار ہیں ○ اگر وہ (نبی)

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) نے اپنی زوجہ کو یہ تو بتادیا کہ تم نے بات ظاہر کردی ہے لیکن دوسری بات نہ بتائی۔ پھر جب اس کی بھی خبر دی تو انہوں نے عرض کی: آپ کو کس نے بتایا؟ ارشاد فرمایا: مجھے علیم و خبیر اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے جس سے کچھ بھی چھپا نہیں۔ (1)..... حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسلمانوں کے ایسے مددگار ہیں، جیسے بادشاہ رعایا کا مددگار اور مومن حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ایسے مددگار ہیں جیسے خدام اور سپاہی بادشاہ کے، لہٰذا اس آیت کی بنا پر یہ نہیں کہا جاسکتا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسلمانوں کے حاجت مند ہیں۔ (2)..... یہاں حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور نیک مسلمانوں کو مولیٰ یعنی مددگار اور فرشتوں کو ظہیر، یعنی

رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ

رَبُّهٗۤ	اِنْ	طَلَّقَكُنَّ	اَنْ	يُّبْدِلَهٗۤ	اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ (1)
اس کا رب	اگر	وہ (نبی) طلاق دیدے تمہیں	کہ	بدل دے اسے	تم سے بہتر بیویاں

تمہیں طلاق دے دیں تو قریب ہے کہ ان کا رب انہیں تم سے بہتر بیویاں

مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓىٕبٰتٍ عٰبِدٰتٍ

مُسْلِمٰتٍ	مُّؤْمِنٰتٍ	قٰنِتٰتٍ	تٰٓىٕبٰتٍ	عٰبِدٰتٍ
(جو) اطاعت والیاں	ایمان والیاں	ادب والیاں	توبہ کرنے والیاں	عبادت کرنے والیاں

بدل دے جو اطاعت والیاں، ایمان والیاں، ادب والیاں، توبہ کرنے والیاں، عبادت گزار،

سٰٓىٕحٰتٍ ثَیِّبٰتٍ وَّ اَبْكَارًا ۞ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا

سٰٓىٕحٰتٍ	ثَیِّبٰتٍ	وَّ	اَبْكَارًا ۞	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	قُوْۤا
روزہ رکھنے والیاں	بیاہیاں	اور	کنواریاں (ہوں)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم بچاؤ

روزہ دار، بیاہیاں اور کنواریاں ہوں ○ اے ایمان والو! اپنی جانوں

اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ

اَنْفُسَكُمْ	وَ	اَهْلِیْكُمْ (2)	نَارًا	وَّقُوْدُهَا	النَّاسُ (3)	وَ
اپنی جانوں	اور	اپنے گھر والوں (کو)	آگ (سے)	اس کا ایندھن	آدمی	اور

اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور

الْحِجَارَةُ عَلَیْهَا مَلٰٓىٕكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ

الْحِجَارَةُ	عَلَیْهَا	مَلٰٓىٕكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ	لَّا یَعْصُوْنَ	اللّٰهَ
پتھر (ہیں)	اس پر	سختی کرنے والے، طاقتور فرشتے (مقرر ہیں)	وہ نافرمانی نہیں کرتے	اللّٰہ (کی)

پتھر ہیں، اس پر سختی کرنے والے، طاقتور فرشتے مقرر ہیں جو اللّٰہ کے حکم کی نافرمانی

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) معاون فرمایا گیا، اس سے معلوم ہوا کہ اللّٰہ تعالیٰ کے بندے مددگار ہیں۔ (1) ...اس آیت میں ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کو تنبیہ کی گئی کہ اگر رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن ازواج کے تنگ کرنے پر آزردہ ہو کر انہیں طلاق دیدی تو اللّٰہ تعالیٰ اپنے لطف و کرم سے دوسری بہتر بیویاں عطا فرمادے گا۔

(2) ...ہر مسلمان پر اپنی اصلاح کرنا اور اہلِ خانہ کی اسلامی تعلیم و تربیت کرنا لازم ہے، لہٰذا اسے چاہئے کہ وہ اپنے بیوی بچوں اور گھر میں موجود دیگر ماتحت افراد کو اسلامی احکامات کی تعلیم دے یا دلوائے یونہی اسلامی تعلیمات کے سائے میں ان کی تربیت کرے تاکہ وہ سب جہنم کی آگ سے محفوظ رہیں۔ (3) ...یہاں آدمی

روزِ قیامت کفار کی معذرت بیکار ہے

سچی توبہ کرنے کا حکم اور اس کے فضائل

ع ١٩

مَاۤ اَمَرَهُمْ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ۝٦ یٰۤاَیُّهَا

مَاۤ	اَمَرَهُمْ	وَ	یَفْعَلُوْنَ	مَا	یُؤْمَرُوْنَ ۝٦	یٰۤاَیُّهَا
(اس میں)جو	اس نے حکم دیا انہیں	اور	وہ کرتے ہیں	جو	انہیں حکم دیا جاتا ہے	اے

نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جو انہیں حکم دیا جاتا ہے ۝ اے

الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْیَوْمَؕ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا

الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	لَا تَعْتَذِرُوا	الْیَوْمَ	اِنَّمَا تُجْزَوْنَ	مَا
وہ لوگو جنہوں نے	کفر کیا	تم بہانے نہ بناؤ	آج	تمہیں بدلہ دیا جائے گا صرف	(اس کا)جو

کافرو! آج تم بہانے نہ بناؤ، تمہیں اسی کا بدلہ دیا جائے گا جو

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٧ؑ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٧	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	تُوْبُوْۤا	اِلَى اللّٰهِ
تم عمل کرتے تھے	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم توبہ کرو	اللہ کی طرف

تم کرتے تھے ۝ اے ایمان والو! اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو

تَوْبَةً نَّصُوْحًاؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ یُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَ

تَوْبَةً نَّصُوْحًا [1]	عَسٰى	رَبُّكُمْ	اَنْ	یُّكَفِّرَ	عَنْكُمْ	سَیِّاٰتِكُمْ	وَ
سچی توبہ	قریب ہے	تمہارا رب	کہ	مٹادے	تم سے	تمہاری برائیاں	اور

جس کے بعد گناہ کی طرف لوٹنا نہ ہو، قریب ہے کہ تمہارا رب تمہاری برائیاں تم سے مٹادے اور

یُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُۙ یَوْمَ

یُدْخِلَكُمْ	جَنّٰتٍ	تَجْرِیْ	مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	یَوْمَ
داخل کرے تمہیں	باغوں (میں)	بہتی ہیں	ان کے نیچے	نہریں	(جس) دن

تمہیں ان باغوں میں داخل کردے جن کے نیچے نہریں رواں ہیں جس دن

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) سے کافر اور پتھر سے بت وغیرہ مراد ہیں اور معنی یہ ہے کہ جہنم کی آگ انتہائی شدید حرارت والی ہے اور اس کا ایندھن لکڑیاں نہیں بلکہ کافر انسان اور پتھر کے بت ہیں۔

[1] ...... توبہ نصوح یہ ہے کہ بندہ گناہ سے ایسی سچی توبہ کرے کہ اس کے بعد گناہ کی طرف نہ لوٹے۔ ایسی توبہ بارگاہِ الٰہی میں مطلوب و مقبول ہے۔ آج کے زمانے میں گناہوں کی کثرت ہے، ان سے بچنے اور سچی توبہ کی توفیق پانے کا یہی طریقہ ہے کہ صحیح العقیدہ نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرے۔

لَا يُخْزِى اللّٰهُ النَّبِىَّ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ

لَا يُخْزِى	اللّٰهُ	النَّبِىَّ	وَ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	مَعَهٗ	نُوْرُهُمْ
رسوانہ کرے گا	اللہ	نبی	اور	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	اس کے ساتھ	ان کا نور

اللہ نبی اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ ایمان لائے رسوانہ کرے گا، ان کا نور

يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ بِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ

يَسْعٰى	بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ	وَ	بِاَيْمَانِهِمْ	يَقُوْلُوْنَ	رَبَّنَآ
دوڑتا ہو گا	ان کے آگے	اور	ان کے دائیں	وہ عرض کریں گے	اے ہمارے رب

ان کے آگے اور ان کے دائیں دوڑتا ہو گا، وہ عرض کریں گے، اے ہمارے رب!

اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَ اغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ

اَتْمِمْ	لَنَا	نُوْرَنَا	وَ	اغْفِرْ	لَنَا	اِنَّكَ	عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ
پورا کر دے	ہمارے لیے	ہمارا نور	اور	بخش دے	ہمیں	بیشک تو	ہر چیز پر

ہمارے لیے ہمارا نور پورا کر دے اور ہمیں بخش دے، بیشک تو ہر چیز پر

قَدِيْرٌ ﴿٨﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِىُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ اغْلُظْ

قَدِيْرٌ ﴿٨﴾	يٰٓاَيُّهَا	النَّبِىُّ	جَاهِدِ[1]	الْكُفَّارَ	وَ	الْمُنٰفِقِيْنَ	وَ	اغْلُظْ
خوب قادر (ہے)	اے	نبی	جہاد کرو	کافروں	اور	منافقوں (سے)	اور	سختی کرو

خوب قادر ہے ○ اے نبی! کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو اور ان پر

کفار اور منافقین سے جہاد اور ان پر سختی کرنے کا حکم

عَلَيْهِمْ ؕ وَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿٩﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ

عَلَيْهِمْ	وَ	مَاْوٰىهُمْ	جَهَنَّمُ	وَ	بِئْسَ	الْمَصِيْرُ ﴿٩﴾	ضَرَبَ[2]	اللّٰهُ
ان پر	اور	ان کا ٹھکانہ	جہنم (ہے)	اور	وہ کیا ہی برا	ٹھکانہ (ہے)	بنادیا	اللہ (نے)

سختی کرو اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ کیا ہی برا ٹھکانہ ہے ○ اللہ نے کافروں کیلئے

کفار کے لیے دو بری عورتوں کی مثال

1 ...... یعنی اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ حکمت کے تقاضوں کے مطابق اور موقع محل کی مناسبت سے کافروں پر تلوار سے جبکہ منافقوں پر سخت کلامی اور مضبوط دلائل کے ساتھ جہاد فرمائیں اور ان دونوں گروہوں پر سختی کریں، ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ کیا ہی بری لوٹنے کی جگہ ہے۔ 2 ...... یہاں بری عورتوں کی مثال بیان کرنے سے مقصود یہ ہے کہ جس طرح کفر کے ہوتے ہوئے ان عورتوں کو انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے رشتہ داری کام نہ آئی اسی طرح کفار کو کفر کے ہوتے ہوئے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور مسلمانوں سے رشتہ داری کوئی کام نہ آئے گی اور اچھی عورتوں کی مثال بیان کرنے سے مقصود یہ ہے کہ اگر

مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّ امْرَاَتَ لُوْطٍ ؕ كَانَتَا

مَثَلًا	لِّلَّذِيْنَ	كَفَرُوا	امْرَاَتَ نُوْحٍ	وَّ امْرَاَتَ لُوْطٍ	كَانَتَا
مثال	ان لوگوں کیلئے جنہوں نے	کفر کیا	نوح کی بیوی	اور لوط کی بیوی (کو)	وہ دونوں تھیں

نوح کی بیوی اور لوط کی بیوی کو مثال بنا دیا، وہ دونوں ہمارے بندوں میں سے

تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا

تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ	فَخَانَتٰهُمَا (1)
ہمارے بندوں میں سے دو صالح بندوں کے تحت (نکاح میں)	تو ان عورتوں نے خیانت کی ان دونوں سے

دو صالح بندوں کے نکاح میں تھیں پھر ان دونوں عورتوں نے ان سے خیانت کی

فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا وَّ قِيْلَ

فَلَمْ يُغْنِيَا (2)	عَنْهُمَا	مِنَ اللّٰهِ	شَيْـًٔا	وَّ	قِيْلَ (3)
تو وہ دونوں کام نہ آئے	ان دونوں (عورتوں) کے	اللہ سے (کے سامنے)	کچھ	اور	فرما دیا گیا

تو وہ (صالح بندے) اللہ کے سامنے انہیں کچھ کام نہ آئے اور فرما دیا گیا کہ

ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ۝١٠ وَ ضَرَبَ اللّٰهُ

ادْخُلَا	النَّارَ	مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ۝١٠	وَ	ضَرَبَ	اللّٰهُ
تم دونوں عورتیں داخل ہو جاؤ	آگ (میں)	داخل ہونے والوں کے ساتھ	اور	بنا دیا	اللہ (نے)

جانے والوں کے ساتھ تم بھی جہنم میں جاؤ ○ اور اللہ نے

اہلِ ایمان کے لیے فرعون کی مومنہ بیوی کی مثال

وقف لازم

مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ

مَثَلًا	لِّلَّذِيْنَ	اٰمَنُوا	امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ (4)	اِذْ
مثال	ان لوگوں کیلئے جو	ایمان لائے	فرعون کی بیوی (کو)	جب

مسلمانوں کے لئے فرعون کی بیوی کو مثال بنا دیا جب

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) مسلمانوں کو راہِ حق میں مظالم برداشت کرنے پڑیں تو اس میں صبر و استقامت سے کام لیں۔ 1 ...... یہاں خیانت سے مراد ایمان کی بجائے کفر اختیار کرکے دین کے معاملے میں خیانت کرنا ہے۔ 2 ... قیامت کے دن ایمان کے بغیر بزرگوں کی صحبت فائدہ نہیں دے گی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کفار کے لئے نبی کا رشتہ یا نبی کا نسب کام نہیں آتا۔ 3 ...... یہ بات ان دونوں عورتوں کی موت کے وقت ان سے کہہ دی گئی یا آئندہ قیامت کے دن ان سے کہی جائے گی۔ 4 ... فرعون کی بیوی کا نام آسیہ تھا، آپ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ایمان لے آئی تھیں۔ فرعون کو معلوم ہوا تو اس نے انہیں سخت سزا دی۔ فرعون کی سختیاں بڑھنے پر آپ رَضِیَ اللہ

قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ

قَالَتْ	رَبِّ ابْنِ	لِيْ	عِنْدَكَ	بَيْتًا	فِي الْجَنَّةِ
اس نے کہا	اے میرے رب بنادے	میرے لیے	اپنے پاس	ایک گھر	جنت میں

اس نے عرض کی، اے میرے رب! میرے لیے اپنے پاس جنت میں ایک گھر بنا

وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ

وَ	نَجِّنِيْ	مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ	وَ	نَجِّنِيْ
اور	نجات دے مجھے	فرعون اور اس کے عمل سے	اور	نجات دے مجھے

اور مجھے فرعون اور اس کے عمل سے نجات دے اور مجھے

مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۱﴾ وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ

مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۱﴾	وَ	مَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ
ظالم لوگوں سے	اور	عمران کی بیٹی مریم

ظالم لوگوں سے نجات عطا فرما ○ اور عمران کی بیٹی مریم کو (مثال بنادیا)

الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا

الَّتِيْٓ	اَحْصَنَتْ	فَرْجَهَا	فَنَفَخْنَا	فِيْهِ	مِنْ رُّوْحِنَا
جس نے	حفاظت کی	اپنی پارسائی کے مقام (کی)	تو ہم نے پھونکی	اس میں	اپنی طرف کی روح

جس نے اپنے پارسائی کے مقام کی حفاظت کی تو ہم نے اس میں اپنی طرف کی روح پھونکی

وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ﴿۱۲﴾

وَ	صَدَّقَتْ	بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ (۱)	وَ	كَانَتْ	مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ﴿۱۲﴾
اور	اس نے تصدیق کی	اپنے رب کی باتوں اور اس کی کتابوں کی	اور	وہ تھی	فرمانبرداروں میں سے

اور اس نے اپنے رب کی باتوں اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور وہ فرمانبرداروں میں سے تھی ○

ایمان والوں کے لئے حضرت مریم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی مثال

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) تَعَالٰی عَنْہَا نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے میرے رب! میرے لئے اپنے پاس جنت میں گھر بنادے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا جنتی مکان ان پر ظاہر فرمادیا جس کی خوشی میں ان پر فرعون کی سختیاں برداشت کرنا آسان ہوگیا۔ پھر عرض کی: مجھے فرعون، اس کے کفر و شرک اور ظلم سے نجات دے اور مجھے ظالم لوگوں سے نجات عطا فرما، چنانچہ ان کی یہ دعا بھی قبول ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اُن کی روح قبض فرمالی۔

(1) ... یہاں رب عَزَّوَجَلَّ کی باتوں سے وہ شرعی احکام مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کیلئے مقرر فرمائے اور کتابوں سے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر نازل ہونے والی کتابیں مراد ہیں۔

تَبٰرَكَ الَّذِیْ

29

آیات:30 | رکوع:02

سُورَۃُ المُلک مَکِّیَّۃ

عظمت و قدرتِ الٰہی کا بیان

موت اور زندگی کی پیدائش کا مقصد

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بِسۡمِ	اللّٰہِ	الرَّحۡمٰنِ	الرَّحِیۡمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

تَبٰرَکَ الَّذِیۡ بِیَدِہِ الۡمُلۡکُ ۫ وَ ہُوَ

تَبٰرَکَ	الَّذِیۡ	بِیَدِہِ	الۡمُلۡکُ	وَ	ہُوَ
بڑی برکت والا ہے	وہ جو	اس کے ہاتھ (قبضہ) میں	ساری بادشاہی (ہے)	اور	وہ

بڑی برکت والا ہے وہ جس کے قبضے میں ہی ساری بادشاہی ہے اور وہ

عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرُۨ ۙ﴿۱﴾ الَّذِیۡ خَلَقَ الۡمَوۡتَ وَ الۡحَیٰوۃَ

عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ	قَدِیۡرٌ ﴿۱﴾	الَّذِیۡ	خَلَقَ (1)	الۡمَوۡتَ	وَ	الۡحَیٰوۃَ
ہر چیز پر	خوب قادر (ہے)	وہ جس نے	پیدا کیا	موت	اور	زندگی (کو)

ہر چیز پر خوب قادر ہے ○ وہ جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا

لِیَبۡلُوَکُمۡ اَیُّکُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا ؕ وَ ہُوَ

لِیَبۡلُوَکُمۡ (2)	اَیُّکُمۡ	اَحۡسَنُ	عَمَلًا	وَ	ہُوَ
تاکہ وہ آزمائش کرے تمہاری	تم میں کون	زیادہ اچھا ہے	عمل (میں)	اور	وہی (اللہ)

تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں کون زیادہ اچھے عمل کرنے والا ہے اور وہی

1 ...... "موت" انسانوں اور حیوانوں میں روح کے جسم سے جدا ہو جانے اور حواس کی طاقت زائل ہو جانے کا نام ہے، جبکہ "زندگی" جسم میں روح کے وجود کے ساتھ حواس کی طاقت باقی رہنے کا نام ہے اور پیدا کرنے سے مراد انہیں وجود بخشنا ہے۔

2 ......زندگی اور موت پیدا کرنے کی حکمت یہ ہے کہ دنیا کی زندگی میں اللہ تعالیٰ اپنے احکام کے ذریعے لوگوں کی آزمائش کرے کہ کون خدا کا فرمانبردار اور اچھے عمل کرنے والا ہے۔

قدرتِ الٰہی کے مظہر آسمان کی شاندار تخلیق

الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ ۝۲ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ

سَبْعَ سَمٰوٰتٍ (1)	خَلَقَ	الَّذِیْ	الْغَفُوْرُ ۝۲	الْعَزِیْزُ
سات آسمان	پیدا کئے	وہ جس نے	بہت بخشش والا (ہے)	بہت عزت والا، غلبے والا

بہت عزت والا، بہت بخشش والا ہے ۝ وہ جس نے ایک دوسرے کے اوپر سات آسمان

طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰی فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ

مِنْ تَفٰوُتٍ	فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ	مَا تَرٰی	طِبَاقًا
کوئی فرق	رحمٰن کے بنانے میں	(اے بندے) تو نہیں دیکھے گا	ایک دوسرے کے اوپر

بنائے (اے بندے!) تو رحمٰن کے بنانے میں کوئی فرق نہیں دیکھے گا

فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ ۝۳

مِنْ فُطُوْرٍ ۝۳	تَرٰی	هَلْ	الْبَصَرَ	فَارْجِعِ
(اس میں) کچھ رخنے	تو دیکھتا ہے	کیا	نگاہ (کو)	پس تو (آسمان کی طرف) لوٹا

پس تو نگاہ اٹھا کر دیکھ، کیا تجھے کوئی رخنہ نظر آتا ہے؟ ۝

ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ اِلَیْكَ

اِلَیْكَ	یَنْقَلِبْ	كَرَّتَیْنِ	الْبَصَرَ	ارْجِعِ	ثُمَّ
تیری طرف	پلٹ آئے گی	دوبارہ	نگاہ (کو)	لوٹا	پھر

پھر دوبارہ نگاہ اٹھا کر دیکھ، نگاہ تیری طرف ناکام ہو کر

آسمانِ دنیا کی ستاروں سے آرائش اور ستاروں کا ایک استعمال

الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّ هُوَ حَسِیْرٌ ۝۴ وَ لَقَدْ زَیَّنَّا

زَیَّنَّا	لَقَدْ	وَ	حَسِیْرٌ ۝۴	هُوَ	وَّ	خَاسِئًا	الْبَصَرُ
ہم نے آراستہ کیا	ضرور بیشک	اور	تھکی ہوئی (ہوگی)	وہ	اور	ناکام ہو کر	نگاہ

تھکی ماندی پلٹ آئے گی ۝ اور ضرور بیشک ہم نے نیچے کے آسمان کو

1 ......اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے کے اوپر سات آسمان بنائے اور انہیں ایسا مضبوط، درست، برابر اور متناسب بنایا ہے کہ بندہ انتہائی تلاش اور جستجو کے باوجود بھی ان میں کوئی فرق، خلل اور عیب تلاش نہیں کر سکتا اور آسمانوں کی یہ تخلیق قدرتِ الٰہی کی بہت بڑی دلیل ہے۔

السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَ جَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا

السَّمَآءَ الدُّنْيَا	بِمَصَابِيْحَ(1)	وَ	جَعَلْنٰهَا	رُجُوْمًا
نیچے کے آسمان (کو)	چراغوں سے	اور	ہم نے بنایا ان (چراغوں) کو	مار بھگانے کا ذریعہ

چراغوں سے آراستہ کیا اور انہیں شیطانوں کو مار بھگانے کا

کفار کے لیے عذابِ جہنم کی وعید

لِّلشَّيٰطِيْنِ وَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ۝۵ وَ

لِّلشَّيٰطِيْنِ	وَ	اَعْتَدْنَا	لَهُمْ	عَذَابَ السَّعِيْرِ ۝۵	وَ
شیطانوں کے لیے	اور	ہم نے تیار کر رکھا ہے	ان کے لیے	بھڑکتی آگ کا عذاب	اور

ذریعہ بنایا اور ہم نے ان کے لیے بھڑکتی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے ۝ اور

لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ؕ وَ بِئْسَ

لِلَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	بِرَبِّهِمْ	عَذَابُ جَهَنَّمَ	وَ	بِئْسَ
ان لوگوں کے لیے جنہوں نے	کفر کیا	اپنے رب کے ساتھ	جہنم کا عذاب (ہے)	اور	وہ کیا ہی برا

جنہوں نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور وہ کیا ہی برا

کفار کے دخولِ جہنم کے وقت جہنم کا حال

الْمَصِيْرُ ۝۶ اِذَاۤ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّ

الْمَصِيْرُ ۝۶	اِذَاۤ	اُلْقُوْا	فِيْهَا	سَمِعُوْا	لَهَا	شَهِيْقًا(2)	وَّ
ٹھکانہ (ہے)	جب	انہیں ڈالا جائے گا	اس میں	(تو) وہ سنیں گے	اس کی	چنگھاڑ	اور

ٹھکانہ ہے ۝ جب وہ کفار جہنم میں ڈالے جائیں گے تو اس کی چنگھاڑ سنیں گے اور

دخولِ جہنم کے وقت داروغۂ جہنم کا سوال اور کفار کا جواب

هِيَ تَفُوْرُ ۝۷ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ؕ كُلَّمَاۤ

هِيَ	تَفُوْرُ ۝۷	تَكَادُ تَمَيَّزُ	مِنَ الْغَيْظِ(3)	كُلَّمَاۤ
وہ	جوش مارتی ہوگی	معلوم ہوتا ہے کہ وہ پھٹ جائے گی	غضب سے	جب کبھی

وہ جوش مار رہی ہوگی ۝ معلوم ہوتا ہے کہ غضب سے پھٹ جائے گی، جب کبھی

1 ...... چراغوں سے مراد ستارے ہیں، ان سے آسمانِ دنیا کو آراستہ کیا گیا اور انہیں ان شیطانوں کو مارنے کا ذریعہ بنایا گیا ہے جو آسمان کی طرف فرشتوں کی گفتگو سننے اور باتیں چرانے جاتے ہیں۔ 2 ...... جب کفار کو جہنم میں ڈالا جائے گا تو وہ گدھے کی آواز کی طرح جہنم کی خوفناک چنگھاڑ سنیں گے اور اس وقت جہنم ایسے جوش مارتی ہوگی جیسے پانی ہنڈیا میں جوش مارتا ہے۔ 3 ...... یعنی کفار پر جہنم کی غضبناکی اس قدر ہوگی کہ یوں لگے گا جیسے غضب کی شدت کی وجہ سے جہنم ابھی پھٹ جائے گی اور اس کے اجزاء ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں گے۔

اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ

اُلْقِيَ	فِيْهَا	فَوْجٌ (1)	سَاَلَهُمْ	خَزَنَتُهَآ	اَلَمْ يَاْتِكُمْ
ڈالا جائے گا	اس میں	کوئی گروہ	پوچھیں گے ان سے	اس کے داروغہ	کیا نہیں آیا تھا تمہارے پاس

کوئی گروہ اس میں ڈالا جائے گا تو اس کے داروغہ ان سے پوچھیں گے، کیا تمہارے پاس کوئی ڈر سنانے والا

نَذِيْرٌ ﴿٨﴾ قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ ۙ۬

نَذِيْرٌ ﴿٨﴾	قَالُوْا	بَلٰى	قَدْ	جَآءَنَا	نَذِيْرٌ
کوئی ڈر سنانے والا	وہ کہیں گے	کیوں نہیں	بیشک	آیا تھا ہمارے پاس	ڈر سنانے والا

نہیں آیا تھا؟ ○ وہ کہیں گے: کیوں نہیں، بیشک ہمارے پاس ڈر سنانے والے تشریف لائے

فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۚۖ اِنْ اَنْتُمْ

فَكَذَّبْنَا	وَ	قُلْنَا	مَا نَزَّلَ	اللّٰهُ	مِنْ شَيْءٍ	اِنْ	اَنْتُمْ
پھر ہم نے جھٹلایا (اسے)	اور	ہم نے کہا	نہیں اتاری	اللہ (نے)	کوئی چیز	نہیں	تم

پھر ہم نے (انہیں) جھٹلایا اور ہم نے کہا: اللہ نے کوئی چیز نہیں اتاری، تم تو

اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ﴿٩﴾ وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ

اِلَّا	فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ﴿٩﴾	وَ	قَالُوْا	لَوْ	كُنَّا نَسْمَعُ	اَوْ	نَعْقِلُ
مگر	بڑی گمراہی میں	اور	وہ کہیں گے	اگر	ہم سن لیتے	یا	سمجھ لیتے

بڑی گمراہی میں ہی ہو ○ اور وہ کہیں گے: اگر ہم سنتے یا سمجھتے

مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ﴿١٠﴾ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ

مَا كُنَّا	فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ﴿١٠﴾	فَاعْتَرَفُوْا	بِذَنْۢبِهِمْ
(تو) ہم نہ ہوتے	دوزخ والوں میں	تو (اب) انہوں نے اقرار کرلیا	اپنے گناہ کا

تو دوزخ والوں میں نہ ہوتے ○ تو اب انہوں نے اپنے گناہ کا اقرار کیا

کفار کا آخرت میں اعترافِ جرم

1 ...جب بھی کفار کا کوئی گروہ جہنم میں ڈالا جائے گا تو داروغۂ جہنم اور ان کے مددگار فرشتے ڈانٹتے ہوئے ان سے پوچھیں گے: اے کافرو! کیا دنیا میں تمہارے پاس کوئی ڈر سنانے والا نہیں آیا تھا جو تمہارے سامنے تمہارے رب عَزَّوَجَلَّ کی آیات پڑھتا، تمہیں روزِ حشر کی ملاقات اور عذابِ الٰہی سے ڈراتا۔ وہ اعتراف کرتے ہوئے کہیں گے: کیوں نہیں، بیشک ہمارے پاس ڈر سنانے والے تشریف لائے اور اُنہوں نے احکامِ الٰہی پہنچائے، غضبِ الٰہی اور عذابِ آخرت سے ڈرایا، لیکن ہم نے انہیں جھٹلایا اور آیاتِ الٰہی کے بارے میں کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز نہیں اتاری، اے ہمیں ڈرانے والو! تم تو بڑی گمراہی میں ہو۔

اللہ سے بن دیکھے ڈرنے والوں کے لیے بشارت

فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ﴿۱۱﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ

فَسُحْقًا	لِّاَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ﴿۱۱﴾	اِنَّ	الَّذِیْنَ	یَخْشَوْنَ	رَبَّهُمْ
تو دوری، پھٹکار ہو	دوزخ والوں کے لئے	بیشک	وہ لوگ جو	ڈرتے ہیں	اپنے رب (سے)

تو دوزخیوں کے لیے پھٹکار ہو ○ بیشک جو لوگ بغیر دیکھے اپنے رب سے

علم الٰہی اور اس کی دلیل

بِالْغَیْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ كَبِیْرٌ ﴿۱۲﴾ وَ اَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ

بِالْغَیْبِ	لَهُمْ	مَّغْفِرَةٌ	وَّ	اَجْرٌ كَبِیْرٌ ﴿۱۲﴾	وَ	اَسِرُّوْا	قَوْلَكُمْ	اَوِ
بغیر دیکھے	ان کے لیے	بخشش	اور	بڑا ثواب (ہے)	اور	تم آہستہ کہو	اپنی بات	یا

ڈرتے ہیں ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے ○ اور تم اپنی بات آہستہ کہو یا

اجْهَرُوْا بِهٖؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۳﴾ اَلَا یَعْلَمُ

اجْهَرُوْا	بِهٖ	اِنَّهٗ	عَلِیْمٌ	بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۳﴾	اَلَا یَعْلَمُ
بلند آواز سے کہو	اس کو	بیشک وہ	خوب جاننے والا (ہے)	سینوں کی بات کو	کیا وہ نہیں جانتا

آواز سے، بیشک وہ تو دلوں کی بات خوب جانتا ہے ○ کیا جس نے

اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ”زمین“ کا بیان

مَنْ خَلَقَؕ وَ هُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ ﴿۱۴﴾ؑ هُوَ

مَنْ	خَلَقَ	وَ	هُوَ	اللَّطِیْفُ	الْخَبِیْرُ ﴿۱۴﴾	هُوَ
جس نے	پیدا کیا	اور (حالانکہ)	وہی	ہر باریکی کو جاننے والا	بڑا خبردار (ہے)	وہی (ہے)

پیدا کیا وہ نہیں جانتا؟ حالانکہ وہی ہر باریکی کو جاننے والا، بڑا خبردار ہے ○ وہی ہے

ع ۱

الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِیْ مَنَاكِبِهَا

الَّذِیْ	جَعَلَ	لَكُمُ	الْاَرْضَ	ذَلُوْلًا[1]	فَامْشُوْا	فِیْ مَنَاكِبِهَا
جس نے	کر دیا	تمہارے لیے	زمین (کو)	نرم، تابع	تو تم چلو	اس کے رستوں میں

جس نے تمہارے لیے زمین کو تابع کر دیا تو تم اس کے راستوں میں چلو

[1] ...زمین کو تابع بنانے سے مراد اسے ایسا بنانا ہے کہ اس سے نفع حاصل کیا جاسکے، چنانچہ زمین ٹھوس پتھر کی طرح یا لوہا، سونا، پیتل وغیرہ کسی دھات کی نہیں بنائی، کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو گرمیوں میں زمین انتہائی گرم ہو جاتی اور سردیوں میں انتہائی ٹھنڈی، یوں زمین پر چلنا دشوار ہو جاتا۔ اسی طرح یہ پانی کی طرح نرم نہیں بنائی، اگر ایسا ہوتا تو اس پر کوئی چیز ٹھہر نہ سکتی اور یوں زمین پر زندگی گزارنا ہی دشوار ہو جاتا۔ ان دونوں سے ہٹ کر زمین کو مناسب طور پر نرم بنایا گیا ہے تاکہ لوگوں کے لئے اس میں کنویں کھودنا، چشمے جاری کرنا، نہریں بنانا، مکانات اور عمارتیں تعمیر کرنا، کھیتی باڑی اور باغبانی کرنا ممکن ہو جائے۔

وَ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ؕ وَ اِلَیْهِ النُّشُوْرُ ﴿۱۵﴾ ءَاَمِنْتُمْ

وَ	كُلُوْا	مِنْ رِّزْقِهٖ	وَ	اِلَیْهِ	النُّشُوْرُ ﴿۱۵﴾	ءَاَمِنْتُمْ (1)
اور	کھاؤ	اُس (اللہ) کے رزق میں سے	اور	اسی کی طرف	اٹھنا (ہے)	کیا تم بے خوف ہوگئے

اور اللہ کی روزی میں سے کھاؤ اور اسی کی طرف اٹھنا ہے ○ کیا تم اُس (اللہ) سے

مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ یَّخْسِفَ بِكُمُ

مَّنْ	فِی السَّمَآءِ	اَنْ	یَّخْسِفَ	بِكُمُ
(اُس سے) جو	آسمان میں (سلطنت رکھتا ہے)	(اس بات میں) کہ	وہ دھنسادے	تم کو

بے خوف ہوگئے جس کی سلطنت آسمان میں ہے اس بات میں کہ وہ تمہیں زمین میں

الْاَرْضَ فَاِذَا هِیَ تَمُوْرُ ﴿۱۶﴾ۙ اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ

الْاَرْضَ	فَاِذَا	هِیَ	تَمُوْرُ ﴿۱۶﴾	اَمْ	اَمِنْتُمْ	مَّنْ
زمین (میں)	تو اچانک	وہ (زمین)	کانپنے لگے	یا	تم بے خوف ہوگئے	(اُس سے) جو

دھنسادے تو وہ زمین اچانک کانپنے لگے ○ یا تم اُس سے بے خوف ہوگئے جس کی

فِی السَّمَآءِ اَنْ یُّرْسِلَ عَلَیْكُمْ حَاصِبًا ؕ

فِی السَّمَآءِ	اَنْ	یُّرْسِلَ	عَلَیْكُمْ	حَاصِبًا
آسمان میں (سلطنت رکھتا ہے)	(اس بات میں) کہ	وہ بھیجے	تم پر	پتھراؤ

سلطنت آسمان میں ہے اس بات میں کہ وہ تم پر پتھراؤ بھیجے

فَسَتَعْلَمُوْنَ كَیْفَ نَذِیْرِ ﴿۱۷﴾ وَ لَقَدْ كَذَّبَ الَّذِیْنَ

فَسَتَعْلَمُوْنَ	كَیْفَ	نَذِیْرِ ﴿۱۷﴾	وَ	لَقَدْ	كَذَّبَ	الَّذِیْنَ
تو عنقریب تم جان جاؤ گے	کیسا (تھا)	میرا ڈرانا	اور	ضرور بیشک	جھٹلایا	ان لوگوں نے جو

تو تم جلد جان لوگے کہ میرا ڈرانا کیسا تھا ○ اور بیشک ان سے پہلے لوگوں نے

ان آیات میں کفارِ مکہ کو عذابِ الٰہی سے ڈرایا گیا

جھٹلانے والوں کے انجام سے ڈرایا گیا

(1).....ان آیات میں اگرچہ کفارِ مکہ کو عذابِ الٰہی سے ڈرایا گیا ہے، البتہ اس میں ہمارے لیے بھی نصیحت ہے جو عملی اعتبار سے عذابِ الٰہی سے بے خوف ہو رہے ہیں، انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ عذاب دینے پر قادر ہونے کے باوجود گناہوں کی وجہ سے فوری عذاب نازل نہ کرنا اور اسے مؤخر کر دینا اللہ تعالیٰ کا اپنی مخلوق پر انتہائی لطف و کرم اور اس کی رحمت ہے اور ربِّ کریم کا یہ احسان دیکھ کر اس کے عذاب سے بے خوف ہو جانا بہت بڑی نادانی اور ناشکری ہے۔

مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿١٨﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ

مِنْ قَبْلِهِمْ	فَكَيْفَ	كَانَ	نَكِيْرِ ﴿١٨﴾	اَوَلَمْ يَرَوْا	اِلَى الطَّيْرِ
ان سے پہلے (تھے)	تو کیسا	ہوا	میرا انکار	اور کیا انہوں نے نہ دیکھا	پرندے کی طرف

جھٹلایا تو میرا انکار کیسا ہوا؟○ اور کیا انہوں نے اپنے اوپر

فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ ؔ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ

فَوْقَهُمْ	صٰٓفّٰتٍ	وَّ	يَقْبِضْنَ	مَا يُمْسِكُهُنَّ	اِلَّا	الرَّحْمٰنُ [1]
اپنے اوپر	پر پھیلاتے ہوئے	اور	سمیٹتے ہوئے	نہیں روکتا انہیں	سوائے	رحمٰن (کے)

پر پھیلاتے ہوئے اور سمیٹتے ہوئے پرندے نہ دیکھے، انہیں رحمٰن کے سوا کوئی نہیں روکتا،

اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۭ بَصِيْرٌ ﴿١٩﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ

اِنَّهٗ	بِكُلِّ شَيْءٍ	بَصِيْرٌ ﴿١٩﴾	اَمَّنْ	هٰذَا	الَّذِيْ	هُوَ	جُنْدٌ	لَّكُمْ
بیشک وہ	ہر چیز کو	خوب دیکھنے والا (ہے)	یا کون (ہے)	یہ	جو	وہ	لشکر (ہے)	تمہارا

بیشک وہ ہر چیز کو خوب دیکھنے والا ہے○ یا وہ کون سا تمہارا لشکر ہے

يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ؕ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ ﴿٢٠﴾ ۚ

يَنْصُرُكُمْ	مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ	اِنِ الْكٰفِرُوْنَ	اِلَّا	فِيْ غُرُوْرٍ ﴿٢٠﴾
جو مدد کرے گا تمہاری	رحمٰن کے مقابلے میں	نہیں کافر	مگر	دھوکے میں

جو رحمٰن کے مقابلے میں تمہاری مدد کرے گا؟ کافر صرف دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں○

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ

اَمَّنْ	هٰذَا	الَّذِيْ	يَرْزُقُكُمْ	اِنْ	اَمْسَكَ	رِزْقَهٗ [2]
یا کون (ہے)	یہ	جو	روزی دے گا تمہیں	اگر	وہ (اللہ) روک لے	اپنی روزی

یا کون ایسا ہے جو تمہیں روزی دے اگر اللہ اپنی روزی روک لے

پرندوں کی پرواز قدرتِ الٰہی کی دلیل ہے

کفارِ مکہ کو تنبیہ

مخلوق کا حقیقی رازق صرف اللہ ہے

وقف لازم ۔ وقف منزل ۔ وقف غفران

[1]......اس سے معلوم ہوا کہ پرندوں کو ہوا میں موثر حقیقی کے طور پر ان کے پر نہیں روکتے بلکہ انہیں اللہ تعالیٰ روکے ہوئے ہے، اسی طرح فی زمانہ ہوا میں محوِ پرواز ٹنوں وزنی ہوائی جہازوں کو محض مشین اور انجن گرنے سے نہیں بچاتے بلکہ انہیں بھی اللہ تعالیٰ ہی گرنے سے بچاتا ہے یعنی موثرِ حقیقی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ہی ذات ہے۔ اسی لئے جب خدا چاہتا ہے تو مشین اور انجن سب کے موجود ہوتے ہوئے بھی جہاز گر جاتے ہیں۔ [2]......ساری مخلوق کو حقیقی طور پر رزق دینے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے اور یہ اس کا بہت بڑا انعام ہے اور جس نے مخلوق پر اتنا عظیم احسان اور انعام فرمایا صرف وہی عبادت کئے جانے کا حق دار ہے۔

مومن وکافر کی ایک مثال

بَلْ لَّجُّوْا فِیْ عُتُوٍّ وَّ نُفُوْرٍ ﴿۲۱﴾ اَفَمَنْ یَّمْشِیْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖۤ

بَلْ لَّجُّوْا	فِیْ عُتُوٍّ وَّ نُفُوْرٍ ﴿۲۱﴾	اَفَمَنْ	یَّمْشِیْ [1]	مُكِبًّا	عَلٰى وَجْهِهٖۤ
بلکہ وہ ڈھیٹ بن گئے ہیں	سرکشی اور نفرت میں	تو کیا جو	چلے	اوندھا	اپنے منہ کے بل

بلکہ وہ سرکشی اور نفرت میں ڈھیٹ بن گئے ہیں ○ تو کیا وہ جو اپنے منہ کے بل اوندھا چلے

جسم انسانی میں اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اور بندوں کا قلیل شکر

اَهْدٰۤى اَمَّنْ یَّمْشِیْ سَوِیًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۲۲﴾ قُلْ

اَهْدٰۤى	اَمَّنْ	یَّمْشِیْ	سَوِیًّا	عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۲۲﴾	قُلْ
(وہ) زیادہ ہدایت پر ہے	یا وہ جو	چلے	سیدھا	سیدھی راہ پر	تم کہو

وہ زیادہ راہ پر ہے یا وہ جو سیدھی راہ پر سیدھا چلے ؟ ○ تم فرماؤ:

هُوَ الَّذِیْۤ اَنْشَاَكُمْ وَ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ

هُوَ	الَّذِیْۤ	اَنْشَاَكُمْ	وَ	جَعَلَ	لَكُمُ	السَّمْعَ	وَ	الْاَبْصَارَ
وہی (ہے)	جس نے	پیدا کیا تمہیں	اور	بنائے	تمہارے لیے	کان	اور	آنکھیں

وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے لیے کان اور آنکھیں

خالقیت اور قیامت کا بیان

وَ الْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ قُلْ هُوَ الَّذِیْ

وَ	الْاَفْـِٕدَةَ	قَلِیْلًا مَّا	تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ [2]	قُلْ	هُوَ	الَّذِیْ
اور	دل	بہت کم	تم شکر ادا کرتے ہو	تم کہو	وہی (ہے)	جس نے

اور دل بنائے، تم بہت کم شکر ادا کرتے ہو ○ تم فرماؤ: وہی ہے جس نے

کفار کا ایک سوال اور اس کا جواب

ذَرَاَكُمْ فِی الْاَرْضِ وَ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَ یَقُوْلُوْنَ

ذَرَاَكُمْ	فِی الْاَرْضِ	وَ	اِلَیْهِ	تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾	وَ	یَقُوْلُوْنَ
پیدا کیا، پھیلایا تمہیں	زمین میں	اور	اسی کی طرف	تمہیں اکٹھا کیا جائے گا	اور	وہ کہتے ہیں

تمہیں زمین میں پھیلایا اور اسی کی طرف تمہیں اکٹھا کیا جائے گا ○ اور وہ کہتے ہیں:

1 ...... اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومن اور کافر کی ایک مثال بیان فرمائی ہے اور اس مثال کا مقصود یہ ہے کہ کافر گمراہی کے میدان میں اس طرح حیران و سرگرداں جاتا ہے کہ نہ اسے منزل معلوم اور نہ وہ راستہ پہچانے اور مومن آنکھیں کھولے راہِ حق دیکھتا اور پہچان کر چلتا ہے۔

2 ...... اس آیت میں خطاب اگرچہ کفار سے ہے لیکن اس میں مسلمانوں کے لئے بھی نصیحت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کان، آنکھ اور دل کی جو نعمت عطا کی ہے اسے انہی مقاصد کے لئے استعمال کریں جس کے لئے یہ نعمت عطا ہوئی ہے۔

مطلوبہ عذاب دیکھ کر کفار کا حال

مسلمانوں پر گردشِ ایام کے منتظر کفار کو اپنی فکر کرنے کی دعوت

مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۲۵﴾ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ

مَتٰى	هٰذَا	الْوَعْدُ	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِیْنَ ﴿۲۵﴾	قُلْ	اِنَّمَا الْعِلْمُ
کب (آئے گا)	یہ	وعدہ	اگر	تم ہو	سچے	تم کہو	(یہ) علم تو صرف

یہ وعدہ کب آئے گا اگر تم سچے ہو (تو بتاؤ) ○ تم فرماؤ: یہ علم تو

عِنْدَ اللّٰهِ ۪ وَ اِنَّمَاۤ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۲۶﴾ فَلَمَّا

عِنْدَ اللّٰهِ (۱)	وَ	اِنَّمَاۤ اَنَا	نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۲۶﴾	فَلَمَّا
اللہ ہی کے پاس (ہے)	اور	میں صرف	صاف ڈر سنانے والا (ہوں)	پھر جب

اللہ ہی کے پاس ہے اور میں تو یہی صاف ڈر سنانے والا ہوں ○ پھر جب

رَاَوْهُ زُلْفَةً سِیْٓــٴَـتْ وُجُوْهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

رَاَوْهُ	زُلْفَةً	سِیْٓــٴَـتْ	وُجُوْهُ الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا
وہ دیکھیں گے اسے	قریب	(تو) بگڑ جائیں گے	ان لوگوں کے چہرے جنہوں نے	کفر کیا

وہ اسے قریب دیکھیں گے تو کافروں کے منہ بگڑ جائیں گے

وَ قِیْلَ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿۲۷﴾

وَ	قِیْلَ	هٰذَا	الَّذِیْ	كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿۲۷﴾
اور	(ان سے) کہا جائے گا	یہ (ہے)	وہ (عذاب) جو	تم اس کا مطالبہ کرتے تھے

اور (ان سے) کہا جائے گا: یہی ہے وہ عذاب جو تم مانگتے تھے ○

قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِیَ اللّٰهُ وَ مَنْ

قُلْ	اَرَءَیْتُمْ	اِنْ	اَهْلَكَنِیَ	اللّٰهُ	وَ	مَنْ
تم کہو	بھلا دیکھو	اگر	ہلاک کر دے مجھے	اللہ	اور	(اسے) جو

تم فرماؤ: بھلا دیکھو تو اگر اللہ مجھے اور میرے ساتھ والوں کو

(۱)...... قیامت کا ذاتی علم اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کو ہے، اس کی عطا کے بغیر کسی کو نہیں اور یہی یہاں مراد ہے ورنہ حق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قیامت کا علم دیا ہے۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وسعتِ علمی کیلئے یہ حدیث ملاحظہ ہو۔ حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور ہمیں مخلوق کی ابتداء سے متعلق خبر دینا شروع کی یہاں تک کہ جنتیوں کے جنت میں اور جہنمیوں کے جہنم میں داخل ہونے تک کے احوال بیان کر دیئے۔(بخاری، ۲/۳۷۵، الحدیث: ۳۱۹۲)

مَّعِیَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ یُّجِیْرُ الْكٰفِرِیْنَ

مَّعِیَ	اَوْ	رَحِمَنَا (1)	فَمَنْ	یُّجِیْرُ	الْكٰفِرِیْنَ
میرے ساتھ (ہے)	یا	وہ رحم فرمائے ہم پر	تو کون (ہے)	جو بچالے گا	کافروں (کو)

ہلاک کردے یا ہم پر رحم فرمائے تو وہ کون ہے جو کافروں کو

مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿٢٨﴾ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ

مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿٢٨﴾	قُلْ	هُوَ	الرَّحْمٰنُ	اٰمَنَّا	بِهٖ
دردناک عذاب سے	تم کہو	وہی	رحمٰن (ہے)	ہم ایمان لائے	اس پر

دردناک عذاب سے بچالے گا؟ تم فرماؤ: وہی رحمٰن ہے، ہم اس پر ایمان لائے

وَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ

وَ	عَلَیْهِ	تَوَكَّلْنَا	فَسَتَعْلَمُوْنَ	مَنْ	هُوَ
اور	اسی پر	ہم نے بھروسہ کیا	تو عنقریب تم جان جاؤ گے	کون (ہے)	وہ

اور ہم نے اسی پر بھروسہ کیا تو تم جلد جان جاؤ گے کہ کون

فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿٢٩﴾ قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ

فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿٢٩﴾	قُلْ	اَرَءَیْتُمْ	اِنْ	اَصْبَحَ
(جو) کھلی گمراہی میں (ہے)	تم کہو	بھلا دیکھو	اگر	صبح کے وقت ہو جائے

کھلی گمراہی میں ہے؟ تم فرماؤ: بھلا دیکھو تو اگر صبح کو

مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ یَّاْتِیْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِیْنٍ ﴿٣٠﴾ ع

مَآؤُكُمْ	غَوْرًا	فَمَنْ	یَّاْتِیْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِیْنٍ ﴿٣٠﴾
تمہارا پانی	زمین میں دھنسنے والا	تو کون (ہے)	جو لے آئے تمہارے پاس بہتا ہوا پانی

تمہارا پانی زمین میں دھنس جائے تو وہ کون ہے جو تمہیں نگاہوں کے سامنے بہتا ہوا پانی لادے؟

(1)..... کفارِ مکہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کی وفات کی آرزو رکھتے تھے، اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ارشاد فرمایا کہ آپ ان کفار سے فرمادیں کہ تمہاری آرزو کے مطابق اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو وفات دیدے یا اللہ تعالیٰ تمہارے مقابلے میں ہماری مدد فرمائے، دونوں صورتوں میں ہمارا ہی فائدہ ہے کہ پہلی صورت میں تو یہ ہوگا کہ ہم جنت میں چلے جائیں گے اور دوسری صورت میں اللہ تعالیٰ کا ہماری مدد کرنا ہم پر خاص رحمت ہوگا لیکن بہر صورت تم بتاؤ کہ تمہیں اللہ تعالیٰ کے دردناک عذاب سے کون بچالے گا؟ تمہیں تو بہر حال اپنے کفر

آیات:52 — رکوع:02

سُوْرَةُ الْقَلَمِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ			
بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر جنون کے الزام کا رد

ںٓ وَ الْقَلَمِ وَ مَا يَسْطُرُوْنَ ① مَاۤ اَنْتَ

ںٓ	وَ الْقَلَمِ (1)	وَ	مَا	يَسْطُرُوْنَ ①	مَاۤ	اَنْتَ
ںٓ	قلم کی قسم	اور	(اس کی) جو	وہ لکھتے ہیں	نہیں (ہو)	تم

ںٓ، قلم اور اس کی قسم جو لکھتے ہیں ○ تم اپنے

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بے انتہا ثواب کی بشارت

بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ② وَ اِنَّ لَكَ لَاَجْرًا

بِنِعْمَةِ رَبِّكَ	بِمَجْنُوْنٍ ② (2)	وَ	اِنَّ	لَكَ	لَاَجْرًا
اپنے رب کے فضل سے	مجنون	اور	بیشک	تمہارے لیے	ضرور ثواب (ہے)

رب کے فضل سے ہرگز مجنون نہیں ہو ○ اور یقیناً تمہارے لیے ضرور بے انتہا

الزامِ جنون پر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی — حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اخلاقِ مبارکہ کا بیان

غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ③ وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ④ فَسَتُبْصِرُ وَ

غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ③	وَ	اِنَّكَ	لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ④ (3)	فَسَتُبْصِرُ	وَ
نہ ختم ہونے والا	اور	بیشک تم	ضرور عظیم اخلاق پر (ہو)	تو عنقریب تم دیکھ لوگے	اور

ثواب ہے ○ اور بیشک تم یقیناً عظیم اخلاق پر ہو ○ تو جلد ہی تم بھی دیکھ لوگے اور

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کے سبب ضرور عذاب میں مبتلا ہونا ہے۔ ❶ ..... قسم سے مراد وہ قلم ہے جس سے لوگ لکھتے ہیں اور "ان کے لکھے" سے مراد لوگوں کی دینی تحریریں ہیں۔ یا اس سے وہ قلم مراد ہے جس سے لوحِ محفوظ پر لکھا گیا اور "ان کے لکھے" سے لوحِ محفوظ پر لکھا ہوا مراد ہے۔ ❷ ..... کفار نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو معاذ اللہ مجنون کہا تو اللہ تعالیٰ نے قسم ارشاد فرما کر ان کی بدگوئی کا رد کیا اور فرمایا کہ اے پیارے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، قلم اور ان کے لکھے کی قسم! آپ مجنون نہیں ہیں کیونکہ آپ پر آپ کے رب تعالیٰ کا فضل ہے اور اس کا لطف و کرم آپ کے شاملِ حال ہے۔ ❸ ..... حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اخلاق اچھائیوں کے

يُبْصِرُوْنَۙ ۝٥ بِاَىِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ ۝٦ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ

يُبْصِرُوْنَ ۝٥	بِاَيِّكُمُ	الْمَفْتُوْنُ ۝٦	اِنَّ	رَبَّكَ	هُوَ	اَعْلَمُ
وہ (بھی) دیکھ لیں گے	تم میں کون	مجنون (تھا)	بیشک	تمہارا رب	وہ	خوب جاننے والا ہے

وہ بھی دیکھ لیں گے ○ کہ تم میں کون مجنون تھا ○ بیشک تمہارا رب ہی خوب جانتا ہے

بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۪ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝٧

بِمَنْ	ضَلَّ	عَنْ سَبِيْلِهٖ	وَ	هُوَ	اَعْلَمُ	بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝٧
(اس) کو جو	بہک گیا	اس کے راستے سے	اور	وہ	خوب جانتا ہے	ہدایت والوں کو

اسے جو اس کی راہ سے بہکا اور وہ ہدایت والوں کو بھی خوب جانتا ہے ○

فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝٨ وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ۝٩

فَلَا تُطِعِ (1)	الْمُكَذِّبِيْنَ ۝٨	وَدُّوْا	لَوْ	تُدْهِنُ	فَيُدْهِنُوْنَ ۝٩ (2)
تو تم بات نہ ماننا	جھٹلانے والوں (کی)	انہوں نے چاہا	(کہ) کسی طرح	تم نرمی کرو	تو وہ (بھی) نرمی کریں

تو تم جھٹلانے والوں کی بات نہ سننا ○ انہوں نے تو یہی خواہش رکھی کہ کسی طرح تم نرمی کرو تو وہ بھی نرم پڑ جائیں ○

کفار کے متعلق ہدایات

وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ۝١٠ۙ هَمَّازٍ

وَ	لَا تُطِعْ	كُلَّ حَلَّافٍ (3)	مَّهِيْنٍ ۝١٠	هَمَّازٍ
اور	تم بات نہ ماننا	ہر (ایسے آدمی کی جو) بڑا قسمیں کھانے والا	ذلیل	(منہ پر) بہت طعنے دینے والا

اور ہر ایسے آدمی کی بات نہ سننا جو بڑا قسمیں کھانے والا، ذلیل ○ سامنے سامنے بہت طعنے دینے والا،

مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيْمٍ ۝١١ۙ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ

مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيْمٍ ۝١١ (4)	مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ	مُعْتَدٍ
چغلی کے ساتھ ادھر ادھر بہت پھرنے والا	بھلائی سے بڑا روکنے والا	حد سے بڑھنے والا

چغلی کے ساتھ ادھر ادھر بہت پھرنے والا ○ بھلائی سے بڑا روکنے والا، حد سے بڑھنے والا،

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بے ادب کافر کے برے اوصاف اور اس کے لئے وعید

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) تمام گوشوں جیسے عفوو حلم، رحم و کرم، عدل وانصاف، جود و سخا، ایثار و قربانی، مہمان نوازی، شجاعت، ایفاءِ عہد، حسنِ معاملہ، صبر و قناعت، نرم گفتاری، خوش روئی، ملنساری، مساوات، غمخواری، سادگی و بے تکلفی، تواضع وانکساری اور حیاداری وغیرہا کے جامع اور ان کی انتہائی بلندی پر فائز تھے۔

1 ...مراد یہ ہے جیسے پہلے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جھٹلانے والوں کی بات نہیں مانتے تھے اسی طرح ثابت قدم رہیں۔

2 ...اپنی دنیاوی خاطر دین کے احکام میں خلافِ شرع نرمی برتنا مداہنت ہے۔ یہ ناجائز و حرام ہے، کفار نے ایسی خواہش کا اظہار کیا تھا جس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

3 ... حلاف اسے کہتے ہیں جو حق اور باطل دونوں طرح کے

اَثِیْمٍ ﴿١٢﴾ عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِیْمٍ ﴿١٣﴾ اَنْ كَانَ

اَثِیْمٍ ﴿١٢﴾	عُتُلٍّ	بَعْدَ ذٰلِكَ	زَنِیْمٍ ﴿١٣﴾	اَنْ	كَانَ
بڑا گناہگار	سخت مزاج	اس کے بعد	ناجائز پیداوار (ہے)	(اس بنا پر بات نہ مانو) کہ	وہ ہے

بڑا گناہگار ○ سخت مزاج، اس کے بعد ناجائز پیداوار ہے ○ اس بنا پر (بات نہ مانو) کہ

ذَا مَالٍ وَّ بَنِیْنَ ﴿١٤﴾ اِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِ اٰیٰتُنَا قَالَ

ذَا مَالٍ وَّ بَنِیْنَ ﴿١٤﴾	اِذَا	تُتْلٰى	عَلَیْهِ	اٰیٰتُنَا	قَالَ
مال اور بیٹوں والا	جب	پڑھی جاتی ہیں	اس پر	ہماری آیتیں	(تو) کہتا ہے

وہ مال اور بیٹوں والا ہے ○ جب اس پر ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہتا ہے

اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿١٥﴾ سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ﴿١٦﴾ اِنَّا

اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿١٥﴾	سَنَسِمُهٗ	عَلَى الْخُرْطُوْمِ ﴿١٦﴾	اِنَّا
(یہ) پہلے لوگوں کی کہانیاں (ہیں)	عنقریب ہم داغ دیں گے اس کی	سور جیسی تھوتھنی پر	بیشک

کہ اگلوں کی کہانیاں ہیں ○ قریب ہے کہ ہم اس کی سور کی سی تھوتھنی پر داغ دیں گے ○ بیشک

بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَاۤ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۚ اِذْ اَقْسَمُوْا

بَلَوْنٰهُمْ	كَمَا	بَلَوْنَاۤ	اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ (1)	اِذْ	اَقْسَمُوْا
ہم نے جانچا انہیں	جیسے	ہم نے جانچا تھا	باغ والوں (کو)	جب	انہوں نے قسم کھائی

ہم نے انہیں جانچا جیسا باغ والوں کو جانچا تھا جب انہوں نے قسم کھائی

لَیَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِیْنَ ﴿١٧﴾ وَ لَا یَسْتَثْنُوْنَ ﴿١٨﴾

لَیَصْرِمُنَّهَا	مُصْبِحِیْنَ ﴿١٧﴾	وَ	لَا یَسْتَثْنُوْنَ ﴿١٨﴾
ضرور وہ کاٹ لیں گے اس (باغ) کو	صبح ہوتے ہوئے	اور	وہ ان شآء اللہ نہیں کہہ رہے تھے

کہ ضرور صبح ہوتے اس باغ کو کاٹ لیں گے ○ اور اِنْ شَآءَ اللہ نہیں کہہ رہے تھے ○

اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک امتحان کا واقعہ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) معاملات میں بہت زیادہ قسمیں کھاتا ہو۔ یہ کافر کا وصف ہے مسلمانوں کو اس سے بچنا چاہئے۔ 4 ..... چغلی کی تعریف یہ ہے کہ لوگوں کے درمیان فساد ڈالنے کے لئے ایک کی بات دوسرے تک پہنچانا۔ یہ انتہائی مذموم فعل ہے۔ حدیث پاک میں ہے کہ "چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔ (مسلم، ص٦٦، الحدیث:١٦٨(١٠٥))

(اس صفحے کا حاشیہ) 1 ..... اس باغ کا نام ضروان تھا، یہ یمن کے شہر صنعاء سے 6 میل کے فاصلے پر سرِراہ واقع تھا۔ اس کا مالک ایک نیک مرد تھا اور وہ باغ کے پھل کثرت سے فقراء کو دیتا تھا۔ اس کے انتقال کے بعد اس کے تین بیٹے وارث ہوئے، انہوں نے باہم مشورہ کیا کہ مال قلیل اور کنبہ بہت زیادہ ہے اس لئے اگر والد کی طرح ہم بھی

فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَ هُمْ

فَطَافَ	عَلَيْهَا	طَآئِفٌ (1)	مِّنْ رَّبِّكَ	وَ	هُمْ
تو پھیری کر گیا	اس (باغ) پر	ایک پھیری کرنے والا	تمہارے رب کی طرف سے	اور	وہ

تو اس باغ پر تیرے رب کی طرف سے ایک پھیری کرنے والا پھیری کر گیا جبکہ وہ

نَآئِمُوْنَ ﴿۱۹﴾ فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ ﴿۲۰﴾ فَتَنَادَوْا

نَآئِمُوْنَ ﴿۱۹﴾	فَاَصْبَحَتْ	كَالصَّرِيْمِ ﴿۲۰﴾	فَتَنَادَوْا
سو رہے (تھے)	تو وہ (باغ) صبح کے وقت ہو گیا	سیاہ رات کی طرح	تو انہوں نے ایک دوسرے کو پکارا

سو رہے تھے ○ تو صبح کے وقت وہ باغ سیاہ رات کی طرح ہو گیا ○ پھر انہوں نے صبح ہوتے

مُصْبِحِيْنَ ﴿۲۱﴾ اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِيْنَ ﴿۲۲﴾

مُصْبِحِيْنَ ﴿۲۱﴾	اَنِ	اغْدُوْا	عَلٰى حَرْثِكُمْ	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰرِمِيْنَ ﴿۲۲﴾
صبح ہوتے ہوئے	کہ	صبح سویرے چلو	اپنی کھیتی پر	اگر	تم ہو	کاٹنے کا ارادہ رکھنے والے

ایک دوسرے کو پکارا ○ کہ اگر تم کاٹنا چاہتے ہو تو صبح سویرے اپنی کھیتی پر چلو ○

فَانْطَلَقُوْا وَ هُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ﴿۲۳﴾ اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ

فَانْطَلَقُوْا	وَ	هُمْ	يَتَخَافَتُوْنَ ﴿۲۳﴾	اَنْ	لَّا يَدْخُلَنَّهَا	الْيَوْمَ
تو وہ چلے	اور	وہ	آہستہ آہستہ کہتے جاتے تھے	کہ	ہرگز داخل نہ ہو اس (باغ) میں	آج

تو وہ چلے اور آپس میں آہستہ آہستہ کہتے جاتے تھے ○ کہ ہرگز آج کوئی مسکین تمہارے پاس باغ میں

عَلَيْكُمْ مِّسْكِيْنٌ ﴿۲۴﴾ وَّ غَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ ﴿۲۵﴾

عَلَيْكُمْ	مِّسْكِيْنٌ ﴿۲۴﴾	وَّ	غَدَوْا	عَلٰى حَرْدٍ	قٰدِرِيْنَ ﴿۲۵﴾
تم پر	کوئی مسکین	اور	وہ صبح سویرے چل پڑے	روکنے پر	(خود کو) قادر سمجھتے ہوئے

آنے نہ پائے ○ اور وہ خود کو روکنے پر قادر سمجھتے ہوئے صبح سویرے چلے ○

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) خیرات جاری رکھیں تو تنگ دست ہو جائیں گے۔ اس پر انہوں نے آپس میں قسمیں کھائیں کہ صبح سویرے لوگوں کے اٹھنے سے پہلے ہی باغ میں چل کر پھل توڑ لیں گے تاکہ مسکینوں کو خبر نہ ہو اور اِنْ شَآءَ اللہ کہنا بھول گئے۔

1 ...... اس سے وہ آگ مراد ہے جو ان لوگوں کی بری نیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے حکم سے رات کے وقت اس باغ کو تباہ کر گئی، صبح کے وقت تک وہ باغ جل کر سیاہ رات کی طرح ہو گیا اور ان لوگوں کو اس کی کچھ خبر نہ ہوئی۔ یہ صبح سویرے اٹھے اور ایک دوسرے کو پکارا کہ اگر تم باغ کا پھل کاٹنا چاہتے ہو تو صبح منہ اندھیرے اپنی کھیتی پر چلو۔ چنانچہ وہ لوگ باغ کی طرف چلے اور اس دوران آپس میں

فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْٓا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ۝۲۶ بَلْ

فَلَمَّا	رَاَوْهَا(۱)	قَالُوْٓا	اِنَّا	لَضَآلُّوْنَ ۝۲۶	بَلْ
پھر جب	انہوں نے دیکھا اس (باغ) کو	(تو) وہ کہنے لگے	بیشک ہم	ضرور راستہ بھٹک گئے	بلکہ

پھر جب انہوں نے اس باغ کو دیکھا تو کہنے لگے: بیشک ہم ضرور راستہ بھٹک گئے ہیں ○ بلکہ

نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ۝۲۷ قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا

نَحْنُ	مَحْرُوْمُوْنَ ۝۲۷	قَالَ	اَوْسَطُهُمْ	اَلَمْ اَقُلْ	لَّكُمْ	لَوْلَا
ہم	محروم ہوگئے	کہا	ان میں سے بہتر (نے)	کیا میں نے نہ کہا تھا	تم سے	کیوں نہیں

ہم محروم ہوگئے ہیں ○ ان میں جو بہتر تھا اس نے کہا: کیا میں تم سے نہیں کہتا تھا کہ تم

تُسَبِّحُوْنَ ۝۲۸ قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝۲۹

تُسَبِّحُوْنَ ۝۲۸	قَالُوْا	سُبْحٰنَ رَبِّنَآ	اِنَّا	كُنَّا	ظٰلِمِيْنَ ۝۲۹
تم تسبیح کرتے	انہوں نے کہا	ہمارا رب پاک (ہے)	بیشک	ہم تھے	ظلم کرنے والے

تسبیح کیوں نہیں کرتے؟ ○ انہوں نے کہا: ہمارا رب پاک ہے، بیشک ہم ظالم تھے ○

فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ ۝۳۰ قَالُوْا

فَاَقْبَلَ	بَعْضُهُمْ	عَلٰى بَعْضٍ	يَّتَلَاوَمُوْنَ ۝۳۰	قَالُوْا
تو متوجہ ہوئے	ان کے بعض	بعض پر	ایک دوسرے کو ملامت کرتے ہوئے	انہوں نے کہا

پھر وہ ایک دوسرے کی طرف ملامت کرتے ہوئے متوجہ ہوئے ○ بولے:

يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ ۝۳۱ عَسٰى رَبُّنَآ اَنْ

يٰوَيْلَنَآ	اِنَّا	كُنَّا	طٰغِيْنَ ۝۳۱	عَسٰى	رَبُّنَآ	اَنْ
ہائے ہماری خرابی	بیشک	ہم تھے	سرکشی کرنے والے	ہو سکتا ہے	ہمارا رب	کہ

ہائے ہماری خرابی، بیشک ہم سرکش تھے ○ امید ہے کہ ہمارا رب

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) سرگوشی کررہے تھے کہ آج کوئی مسکین باغ میں آنے نہ پائے اور اس ارادے پر خود کو قادر سمجھتے ہوئے صبح سویرے چلے۔

1 ... جب یہ لوگ باغ کے قریب پہنچے اور اسے جلا ہوا اور پھلوں سے خالی دیکھا تو کہنے لگے: یقیناً ہم تو کسی اور باغ پر پہنچ گئے ہیں کیونکہ ہمارا باغ تو بہت پھل دار ہے۔ پھر جب غور کیا اور اس کے در و دیوار کو دیکھا اور پہچان لیا کہ یہ اپنا ہی باغ ہے تو کہنے لگے: ہم راستہ نہیں بھولے بلکہ حق دار مسکینوں کو روکنے کی نیت کر کے ہم خود اس کے پھل سے محروم ہوگئے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ حق داروں کو ان کے حق سے محروم کرنے کی نیت بھی بہت بڑے نقصان کا سبب بن سکتی ہے لہٰذا

يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ﴿۳۲﴾ كَذٰلِكَ

يُّبْدِلَنَا(1)	خَيْرًا مِّنْهَآ	اِنَّآ	اِلٰى رَبِّنَا	رٰغِبُوْنَ ﴿۳۲﴾	كَذٰلِكَ
بدل دے ہمیں	اس سے بہتر	بیشک ہم	اپنے رب کی طرف	رغبت رکھنے والے (ہیں)	ایسا ہی (ہوتا ہے)

ہمیں اس سے بہتر بدل دے یقیناً (اب) ہم اپنے رب کی طرف ہی رغبت رکھنے والے ہیں ○ سزا ایسی ہی

الْعَذَابُ ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾ ع

الْعَذَابُ	وَ	لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ	اَكْبَرُ	لَوْ	كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾
عذاب	اور	ضرور آخرت کا عذاب	سب سے بڑا (ہے)	اگر	وہ جانتے ہوتے

ہوتی ہے اور بیشک آخرت کی سزا سب سے بڑی ہے۔ کیا ہی اچھا ہوتا اگر لوگ جانتے ○

وقف لازم ع ۳۲ / ۲

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۳۴﴾ اَفَنَجْعَلُ

اِنَّ	لِلْمُتَّقِيْنَ	عِنْدَ رَبِّهِمْ	جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۳۴﴾	اَفَنَجْعَلُ(2)
بیشک	پرہیز گاروں کے لیے	ان کے رب کے پاس	نعمتوں والے باغ (ہیں)	تو کیا ہم کردیں گے

بیشک ڈر والوں کے لیے ان کے رب کے پاس چین کے باغ ہیں ○ تو کیا ہم

الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۳۵﴾ مَا لَكُمْ ۫ وقفۃ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۶﴾ ج

الْمُسْلِمِيْنَ	كَالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۳۵﴾(3)	مَا	لَكُمْ	كَيْفَ	تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۶﴾
مسلمانوں (کو)	مجرموں جیسا	کیا ہوا	تمہیں	کیسا	تم حکم لگاتے ہو

مسلمانوں کو مجرموں جیسا کردیں ○ تمہیں کیا ہوا؟ کیسا حکم لگاتے ہو؟ ○

اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّ لَكُمْ

اَمْ	لَكُمْ	كِتٰبٌ	فِيْهِ	تَدْرُسُوْنَ ﴿۳۷﴾	اِنَّ	لَكُمْ
کیا	تمہارے لیے	کوئی کتاب (ہے)	اس میں	(ایسی بات) تم پڑھتے ہو	(کہ) بیشک	تمہارے لیے

کیا تمہارے لیے کوئی کتاب ہے جس میں تم (ایسی بات) پڑھتے ہو ○ کہ تمہارے لیے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہر حقدار کو اس کا حق دینا اور کسی کے حقوق کی خلاف ورزی سے بچنا چاہیے۔ 1 ..... ان لوگوں نے سچے دل سے اور اخلاص کے ساتھ توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اِس کے بدلے اُس سے بہتر باغ عطا فرمایا جس کا نام "باغ حیوان" تھا اور اس میں کثیر پیداوار ہوئی۔ 2 ..... مشرکین نے مسلمانوں سے کہا کہ جس طرح ہمیں دنیا میں آسائش حاصل ہے اسی طرح اگر مرنے کے بعد ہمیں پھر اُٹھایا گیا تو آخرت میں بھی ہم تم سے اچھے رہیں گے اور ہمارا ہی درجہ بلند ہوگا، اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔ 3 ..... اس سے معلوم ہوا کہ کافر اور مسلمان برابر نہیں بلکہ یہ دو الگ الگ قومیں ہیں۔

فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ﴿٣٨﴾ اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ عَلَيْنَا

فِيْهِ	لَمَا	تَخَيَّرُوْنَ ﴿٣٨﴾	اَمْ	لَكُمْ	اَيْمَانٌ عَلَيْنَا
اس (قیامت کے دن) میں	ضرور (وہ ہے) جو	تم پسند کرتے ہو	یا	تمہارے لیے	ہم پر کچھ قسمیں (ہیں)

قیامت کے دن میں ضرور وہ سب کچھ ہے جو تم پسند کرو ○ یا تمہارے لیے ہم پر

بَالِغَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۙ اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ ﴿٣٩﴾

بَالِغَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ	اِنَّ	لَكُمْ	لَمَا	تَحْكُمُوْنَ ﴿٣٩﴾
قیامت کے دن تک پہنچنے والی	(کہ) بیشک	تمہارے لیے	ضرور (وہ ہے) جس کا	تم فیصلہ کروگے

قیامت کے دن تک پہنچتی ہوئی کچھ قسمیں ہیں کہ ضرور تمہیں وہی کچھ ملے گا جو تم فیصلہ کروگے ○

سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ﴿٤٠﴾ اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ

سَلْهُمْ	اَيُّهُمْ	بِذٰلِكَ	زَعِيْمٌ ﴿٤٠﴾	اَمْ	لَهُمْ	شُرَكَآءُ
تم پوچھو ان سے	ان میں کون	اس کا	ضامن (ہے)	یا	ان کیلئے	کچھ شریک (ہیں)

تم ان سے پوچھو کہ ان میں کون اس کا ضامن ہے؟ ○ یا ان کیلئے کچھ شریک ہیں

مع ١٥

فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَآىِٕهِمْ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿٤١﴾ يَوْمَ يُكْشَفُ

فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَآىِٕهِمْ	اِنْ	كَانُوْا	صٰدِقِيْنَ ﴿٤١﴾	يَوْمَ	يُكْشَفُ
تو وہ لے آئیں اپنے شریکوں (کو)	اگر	وہ ہیں	سچے	(جس) دن	پردہ اٹھایا جائے گا

تو وہ اپنے شریکوں کو لے آئیں اگر سچے ہیں ○ جس دن معاملہ

روزِ قیامت سجدہ سے محرومی اور اس کی وجہ کا بیان

عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿٤٢﴾ خَاشِعَةً

عَنْ سَاقٍ (1)	وَّ	يُدْعَوْنَ	اِلَى السُّجُوْدِ	فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿٤٢﴾ (2)	خَاشِعَةً
ایک ساق سے	اور	انہیں بلایا جائے گا	سجدوں کی طرف	تو وہ طاقت نہ رکھیں گے	نیچی ہوں گی

بڑا سخت ہوجائے گا اور کافروں کو سجدے کی طرف بلایا جائے گا تو وہ (اس کی) طاقت نہ رکھیں گے ○ ان کی نگاہیں

1 ...جمہور علماء کے نزدیک یہاں ساق کھلنے سے مراد وہ شدت اور سختی ہے جو قیامت کے دن حساب اور جزا کے لئے پیش آئے گی اور بعض مفسرین کے نزدیک یہ آیت متشابہات میں سے ہے، ہم اس پر ایمان لاتے اور اس کی مراد اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے ہیں۔ 2 ...قیامت کے دن کفار و منافقین کو ان کے ایمان کے امتحان اور دنیا میں سجدہ ریز نہ ہونے پر ڈانٹ ڈپٹ کے طور پر سجدے کی طرف بلایا جائے گا تو وہ سجدہ نہ کرسکیں گے کیونکہ ان کی پشتیں تانبے کے تختے کی طرح سخت ہوجائیں گی اور یہ سزا اس لئے ہوگی کہ دنیا میں انہیں خدا کے سامنے جھکنے کی طرف بلایا جاتا تھا تو یہ انکار کرتے تھے۔

اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ وَ قَدْ كَانُوْا یُدْعَوْنَ

اَبْصَارُهُمْ	تَرْهَقُهُمْ	ذِلَّةٌ	وَ	قَدْ	كَانُوْا یُدْعَوْنَ
ان کی نگاہیں	چھارہی ہوگی ان پر	ذلت	اور	بیشک	انہیں بلایا جاتا تھا

نیچی ہوں گی، ان پر ذلت چڑھ رہی ہوگی اور بیشک انہیں (دنیا میں) سجدے کی طرف

اِلَى السُّجُوْدِ وَ هُمْ سٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ فَذَرْنِیْ وَ مَنْ یُّكَذِّبُ

اِلَى السُّجُوْدِ	وَ	هُمْ	سٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ (1)	فَذَرْنِیْ	وَ	مَنْ	یُّكَذِّبُ
سجدوں کی طرف	اور	وہ	تندرست (تھے)	تو تم چھوڑ دو مجھے	اور	(اسے) جو	جھٹلاتا ہے

بلایا جاتا تھا جبکہ وہ تندرست تھے ○ تو جو اس بات کو جھٹلاتا ہے اسے مجھ پر

بِهٰذَا الْحَدِیْثِ ؕ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۴۴﴾

بِهٰذَا الْحَدِیْثِ	سَنَسْتَدْرِجُهُمْ (2)	مِّنْ حَیْثُ	لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۴۴﴾
اس بات کو	عنقریب ہم آہستہ آہستہ لے جائیں گے انہیں (وہاں)	جہاں سے	انہیں علم نہ ہوگا

چھوڑ دو عنقریب ہم انہیں آہستہ آہستہ وہاں سے لے جائیں گے جہاں سے انہیں خبر بھی نہ ہوگی ○

وَ اُمْلِیْ لَهُمْ ؕ اِنَّ كَیْدِیْ مَتِیْنٌ ﴿۴۵﴾ اَمْ

وَ	اُمْلِیْ	لَهُمْ	اِنَّ	كَیْدِیْ	مَتِیْنٌ ﴿۴۵﴾	اَمْ
اور	میں ڈھیل دوں گا	ان کو	بیشک	میری خفیہ تدبیر	بہت پکی (ہے)	یا

اور میں انہیں ڈھیل دوں گا، بیشک میری خفیہ تدبیر بہت پکی ہے ○ یا کیا

تَسْــٴَـلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿۴۶﴾ اَمْ عِنْدَهُمُ

تَسْــٴَـلُهُمْ	اَجْرًا	فَهُمْ	مِّنْ مَّغْرَمٍ	مُّثْقَلُوْنَ ﴿۴۶﴾	اَمْ	عِنْدَهُمُ
تم مانگتے ہو ان سے	کوئی اجرت	تو وہ	تاوان (کے بوجھ) سے	دبے ہوئے ہیں	یا	ان کے پاس

تم ان سے اجرت مانگتے ہو کہ وہ تاوان کے بوجھ میں دبے ہوئے ہیں ○ یا ان کے پاس

قرآن جھٹلانے والوں سے متعلق حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کو تسلی

(1) قیامت کے دن سجدے کی طاقت نہ رکھنے کی وعید اگرچہ کفار و منافقین کے بارے میں ہے لیکن اس میں ان مسلمانوں کے لئے بھی بہت عبرت اور نصیحت ہے جو نماز ادا نہیں کرتے۔ حدیث پاک میں ہے: جس نے قصداً نماز چھوڑی، اس کا نام جہنم کے اس دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے جس سے وہ جہنم میں داخل ہوگا۔(کنز العمال، ۴/ ۱۳۲، الحدیث: ۱۹۰۸٦، الجزء السابع) (2)......نافرمانیوں کے باوجود دنیا کی نعمتیں ملتی رہنا بلکہ ان میں مزید اضافہ ہونا اللہ تعالٰی کے فضل کی بجائے اس کی کوئی خفیہ تدبیر بھی ہوسکتی ہے۔ لہٰذا جب بھی کوئی نعمت ملے تو اس پر اللہ تعالٰی کا شکر ادا کرے اور اگر اس سے کوئی گناہ سرزد ہوجائے تو توبہ و استغفار

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو صبر کرنے اور جلد بازی سے بچنے کی تلقین

وقف لازم

الْغَیْبُ فَهُمْ یَكْتُبُوْنَ ﴿٤٧﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَ لَا تَكُنْ

لَا تَكُنْ	وَ	لِحُكْمِ رَبِّكَ	فَاصْبِرْ	یَكْتُبُوْنَ ﴿٤٧﴾	فَهُمْ	الْغَیْبُ
تم نہ ہونا	اور	اپنے رب کے حکم پر	تو تم صبر کرو	لکھ رہے ہیں	تو وہ	غیب (کا علم ہے)

غیب کا علم ہے کہ وہ لکھ رہے ہیں ○ تو تم اپنے رب کے حکم تک صبر کرو اور مچھلی والے

كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ۘ اِذْ نَادٰى وَ هُوَ مَكْظُوْمٌ ﴿٤٨﴾ؕ لَوْ لَاۤ اَنْ

اَنْ	لَوْ لَاۤ	مَكْظُوْمٌ ﴿٤٨﴾	هُوَ	وَ	نَادٰى	اِذْ	كَصَاحِبِ الْحُوْتِ (1)
کہ	اگر نہ ہوتا	بہت غمگین (تھا)	وہ	اور	اس نے پکارا	جب	مچھلی والے کی طرح

کی طرح نہ ہونا جب اس نے اس حال میں پکارا کہ وہ بہت غمگین تھا ○ اگر اس کے

تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَ

وَ	بِالْعَرَآءِ	لَنُبِذَ	نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ	تَدٰرَكَهٗ
اور	چٹیل میدان میں	(تو) ضرور وہ پھینک دیا جاتا	اس کے رب کی نعمت	پالیتی اسے

رب کی نعمت اسے نہ پالیتی تو وہ ضرور چٹیل میدان میں پھینک دیا جاتا اور

هُوَ مَذْمُوْمٌ ﴿٤٩﴾ فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿٥٠﴾

مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿٥٠﴾	فَجَعَلَهٗ	رَبُّهٗ	فَاجْتَبٰهُ	مَذْمُوْمٌ ﴿٤٩﴾	هُوَ
نیک لوگوں میں سے	تو کرلیا اسے	اس کے رب (نے)	تو چن لیا اسے	ملامت کیا ہوا (ہوتا)	وہ

وہ ملامت کیا ہوا ہوتا ○ تو اسے اس کے رب نے چن لیا اور اپنے قرب خاص کے حقداروں میں کرلیا ○

قرآن سن کر کفار کا غیظ و غضب

وَ اِنْ یَّكَادُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَكَ

لَیُزْلِقُوْنَكَ (2)	كَفَرُوْا	الَّذِیْنَ	یَكَادُ	اِنْ	وَ
ضرور وہ گرادیں گے تمہیں	کفر کیا	وہ لوگ جنہوں نے	معلوم ہوتے ہیں	بیشک	اور

اور بیشک کافر جب قرآن سنتے ہیں تو ایسے معلوم ہوتا ہے کہ گویا اپنی آنکھوں سے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کرنے میں دیر نہ کرے۔ 1 ...یہاں مچھلی والے سے مراد حضرت یونس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں اور ان کی طرح نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ جیسے انہوں نے اپنی قوم پر عذاب نازل کرنے کے معاملے میں جلدی کی اس طرح آپ کسی کے خلاف دعا کرنے میں جلدی نہ کریں۔ 2 .....منقول ہے کہ عرب میں بعض لوگ نظر لگانے میں شہرۂ آفاق تھے، وہ دعویٰ کرکے نظر لگاتے اور جس چیز کو نقصان پہنچانے کے ارادے سے دیکھتے تو وہ اسی وقت ہلاک ہو جاتی، کفارِ مکہ نے ان سے رابطہ کر کے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نظر لگانے کے لیے کہا، انہوں نے بڑی تیز نگاہوں سے دیکھا اور نظر لگانے کی پوری کوشش کی لیکن ان کی تمام جدوجہد بیکار گئی،

بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَ یَقُوْلُوْنَ

یَقُوْلُوْنَ	وَ	الذِّكْرَ	سَمِعُوا	لَمَّا	بِاَبْصَارِهِمْ[1]
کہتے ہیں	اور	قرآن	وہ سنتے ہیں	جب	اپنی آنکھوں سے

نظر لگا کر تمہیں ضرور گرا دیں گے اور وہ کہتے ہیں:

اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ﴿۵۱﴾ وَ مَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۵۲﴾ ع

لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۵۲﴾	ذِكْرٌ	اِلَّا	هُوَ	مَا	وَ	لَمَجْنُوْنٌ ﴿۵۱﴾	اِنَّهٗ
تمام جہانوں کے لیے	نصیحت	مگر	وہ	نہیں	اور (حالانکہ)	ضرور عقل سے دور (ہیں)	بیشک وہ

یہ ضرور عقل سے دور ہیں ○ حالانکہ وہ تو تمام جہانوں کے لیے نصیحت ہی ہیں ○

عظمتِ قرآن

وقف لازم ۔ وقف النبی ۔ ع

آیات: 52 — رکوع: 02

سُوْرَةُ الْحَآقَّةِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الرَّحِیْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اَلْحَآقَّةُ ﴿۱﴾ مَا الْحَآقَّةُ ﴿۲﴾ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا

مَا	مَاۤ اَدْرٰىكَ	وَ	الْحَآقَّةُ ﴿۲﴾	مَا	اَلْحَآقَّةُ ﴿۱﴾[2]
کیا ہے	تجھے کیا معلوم	اور	یقینی طور پر واقع ہونے والی	کیا ہے	یقینی طور پر واقع ہونے والی

یقینی طور پر واقع ہونے والی ○ یقینی طور پر واقع ہونے والی کیا ہے؟ ○ اور تمہیں کیا معلوم کہ وہ یقینی طور پر

قیامت کے وقوع اور اس کی دہشت و ہولناکی کا اجمالی بیان

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اللہ تعالیٰ نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اُن کے شر سے محفوظ رکھا اور یہ آیت نازل ہوئی۔ 1 ...نظر واقعی لگ جاتی ہے۔ حدیث پاک میں بھی ہے کہ نظر کا لگ جانا درست ہے۔ (بخاری، ۴/ ۳۲، الحدیث: ۵۷۴۰) دوسری حدیثِ پاک میں ہے: بیشک نظر (کا اثر یہاں تک ہو جاتا ہے کہ وہ) آدمی کو قبر میں داخل کر دیتی ہے اور اونٹ کو ہنڈیا میں ڈال دیتی ہے۔ (مسند شہاب، ۲/ ۱۴۰، الحدیث: ۱۰۵۷) یہ آیت نظرِ بد کے علاج کے لیے اکسیر ہے، جسے نظر لگی ہو اس پر یہ آیت پڑھ کر دم کرنے سے نظر اتر جائے گی۔ 2 ...اس سے مراد قیامت ہے، اس کے آنے میں کوئی شک نہیں بلکہ اس کا واقع ہونا یقینی اور قطعی ہے۔

قیامت کو جھٹلانے والی دو قوموں کا انجام

الْحَآقَّةُ ﴿۳﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَ عَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ ﴿۴﴾ فَاَمَّا

الْحَآقَّةُ ﴿۳﴾	كَذَّبَتْ (1)	ثَمُوْدُ	وَ	عَادٌ	بِالْقَارِعَةِ ﴿۴﴾ (2)	فَاَمَّا
یقینی طور پر واقع ہونے والی	جھٹلایا	ثمود	اور	عاد (نے)	دل دہلا دینے والی کو	تو بہر حال

واقع ہونے والی کیا ہے ؟○ ثمود اور عاد نے دلوں کو دہلا دینے والی کو جھٹلایا○ تو قومِ ثمود کے

ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ ﴿۵﴾ وَ اَمَّا عَادٌ

ثَمُوْدُ	فَاُهْلِكُوْا	بِالطَّاغِيَةِ ﴿۵﴾	وَ	اَمَّا	عَادٌ
ثمود	تو انہیں ہلاک کیا گیا	حد سے گزری ہوئی چنگھاڑ سے	اور	بہر حال	عاد

لوگ تو حد سے گزری ہوئی چنگھاڑ سے ہلاک کئے گئے○ اور عاد کے لوگ

فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ﴿۶﴾ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ

فَاُهْلِكُوْا	بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ﴿۶﴾	سَخَّرَهَا	عَلَيْهِمْ
تو انہیں ہلاک کیا گیا	نہایت سخت گرجتی آندھی سے	(اللہ نے) قوت کے ساتھ مسلط کر دیا اسے	ان پر

تو وہ نہایت سخت گرجتی آندھی سے ہلاک کیے گئے○ اللہ نے وہ آندھی ان پر

سَبْعَ لَيَالٍ وَّ ثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ ۙ حُسُوْمًا ۙ فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا

سَبْعَ لَيَالٍ	وَّ	ثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ	حُسُوْمًا	فَتَرَى	الْقَوْمَ	فِيْهَا
سات راتیں	اور	آٹھ دن	لگاتار	تو تم دیکھتے	لوگوں (کو)	ان (دنوں اور راتوں) میں

لگاتار سات راتیں اور آٹھ دن پوری قوت کے ساتھ مسلط کر دی تو تم ان لوگوں کو ان دنوں اور

صَرْعٰى ۙ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ﴿۷﴾ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ

صَرْعٰى	كَاَنَّهُمْ	اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ﴿۷﴾	فَهَلْ	تَرٰى	لَهُمْ
پچھاڑے ہوئے	گویا کہ وہ	گری ہوئی کھجوروں کے سوکھے تنے (ہیں)	تو کیا	تم دیکھتے ہو	ان میں

راتوں میں یوں پچھاڑے ہوئے دیکھتے گویا کہ وہ گری ہوئی کھجوروں کے سوکھے تنے ہیں○ تو کیا تم ان میں کسی کو

1 ..... قیامت کی ہولناکی اور شدت بیان کرنے کے بعد یہاں سے قیامت کو جھٹلانے والی سابقہ امتوں کا انجام بیان کیا جارہا ہے تاکہ کفارِ مکہ ان کا ہولناک انجام سن کر ان سے نصیحت حاصل کریں۔

2 ..... قیامت کی دہشتیں اور ہولناکیاں ایسی ہیں جن سے دل دہل جاتے ہیں، اس لئے اس کا ایک نام ''قَارِعَہ'' ہے۔

مِّنْۢ بَاقِیَةٍ ﴿۸﴾ وَ جَآءَ فِرْعَوْنُ وَ مَنْ قَبْلَهٗ وَ الْمُؤْتَفِكٰتُ

مِّنْۢ بَاقِیَةٍ ﴿۸﴾	وَ	جَآءَ	فِرْعَوْنُ	وَ	مَنْ	قَبْلَهٗ	وَ	الْمُؤْتَفِكٰتُ
کوئی بچا ہوا	اور	آیا	فرعون	اور	جو	اس سے پہلے (تھا)	اور	الٹنے والی بستیاں

بچا ہوا دیکھتے ہو؟ ○ اور فرعون اور اس سے پہلے والے اور الٹنے والی بستیوں نے

بِالْخَاطِئَةِ ﴿۹﴾ فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ

بِالْخَاطِئَةِ ﴿۹﴾	فَعَصَوْا	رَسُوْلَ رَبِّهِمْ	فَاَخَذَهُمْ
خطاؤں کے ساتھ	تو انہوں نے نافرمانی کی	اپنے رب کے رسول (کی)	تو (اللہ نے) پکڑ لیا انہیں

خطاؤں کا ارتکاب کیا ○ تو انہوں نے اپنے رب کے رسول کا حکم نہ مانا تو اللہ نے انہیں

اَخْذَةً رَّابِیَةً ﴿۱۰﴾ اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ

اَخْذَةً رَّابِیَةً ﴿۱۰﴾	اِنَّا	لَمَّا	طَغَا	الْمَآءُ	حَمَلْنٰكُمْ [1]
زیادہ سخت گرفت (سے)	بیشک ہم	جب	سر اٹھایا	پانی (نے)	(تو) ہم نے سوار کیا تمہیں

زیادہ سخت گرفت سے پکڑ لیا ○ بیشک جب پانی نے سر اٹھایا تھا تو ہم نے تمہیں

فِی الْجَارِیَةِ ﴿۱۱﴾ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّ تَعِیَهَاۤ

فِی الْجَارِیَةِ ﴿۱۱﴾	لِنَجْعَلَهَا	لَكُمْ	تَذْكِرَةً [2]	وَّ	تَعِیَهَاۤ
کشتی میں	تاکہ ہم بنادیں اسے	تمہارے لیے	یادگار	اور	یاد رکھیں اسے

کشتی میں سوار کیا ○ تاکہ اسے تمہارے لیے یادگار بنادیں اور سن کر یاد رکھنے والے کان

اُذُنٌ وَّاعِیَةٌ ﴿۱۲﴾ فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿۱۳﴾ وَّ

اُذُنٌ وَّاعِیَةٌ ﴿۱۲﴾	فَاِذَا	نُفِخَ	فِی الصُّوْرِ	نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿۱۳﴾	وَّ
یاد رکھنے والے کان	پھر جب	پھونک ماری جائے گی	صور میں	ایک پھونک	اور

اس واقعہ کو یاد رکھیں ○ پھر جب صور میں (پہلی مرتبہ) ایک پھونک ماری جائے گی ○ اور

[1] ..... مخاطب لوگوں کو کشتیٔ نوح میں سوار کرانا اس طور پر ہے کہ یہ لوگ اپنے آباء سام، حام اور یافث کی پشتوں میں تھے، جب وہ کشتی میں سوار ہوئے تو ان کے ساتھ یہ بھی ہوئے۔ [2] ..... قومِ نوح کے کفار کی ہلاکت کو یادگار بنانے سے مراد یہ ہے کہ یہ واقعہ لوگوں کے لئے عبرت و نصیحت کا سبب ہو اور اللہ تعالیٰ کی قدرت و حکمت کے کمال اور اس کے قہر کی قوت کی دلیل ہو۔ نیز سابقہ امتوں کے واقعات بیان کرنے اور ان پر آنے والے عذاب کا ذکر کرنے سے مقصود یہ ہے کہ اس امت کے لوگ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی نافرمانی کرنے سے ڈریں۔

حُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ﴿۱۴﴾

حُمِلَتِ	الْاَرْضُ	وَ	الْجِبَالُ	فَدُكَّتَا	دَكَّةً وَّاحِدَةً ﴿۱۴﴾
اٹھالی جائے گی	زمین	اور	پہاڑ	تو انہیں چورا چورا کر دیا جائے گا	ایک (دم) چورا چورا کرنا

زمین اور پہاڑ اٹھا کر ایک دم چورا چورا کر دیئے جائیں گے ○

فَيَوْمَىٕذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿۱۵﴾ وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَىٕذٍ

فَيَوْمَىٕذٍ	وَّقَعَتِ	الْوَاقِعَةُ ﴿۱۵﴾	وَ	انْشَقَّتِ[1]	السَّمَآءُ	فَهِيَ	يَوْمَىٕذٍ
تو اس دن	واقع ہوجائے گی	واقع ہونے والی	اور	پھٹ جائے گا	آسمان	تو وہ	اس دن

تو اس دن واقع ہونے والی واقع ہوجائے گی ○ اور آسمان پھٹ جائے گا تو اس دن

وَّاهِيَةٌ ﴿۱۶﴾ وَّالْمَلَكُ عَلٰۤى اَرْجَآىٕهَاؕ وَيَحْمِلُ

وَّاهِيَةٌ ﴿۱۶﴾	وَّ	الْمَلَكُ[2]	عَلٰۤى اَرْجَآىٕهَا	وَ	يَحْمِلُ
بہت کمزور (ہوجائے گا)	اور	فرشتے	اس کے کناروں پر (کھڑے ہوں گے)	اور	اٹھائیں گے

وہ بہت کمزور ہوگا ○ اور فرشتے اس کے کناروں پر (کھڑے) ہوں گے اور اس دن آٹھ فرشتے

روزِ قیامت فرشتوں کا حال

عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَىٕذٍ ثَمٰنِيَةٌؕ ﴿۱۷﴾ يَوْمَىٕذٍ تُعْرَضُوْنَ

عَرْشَ رَبِّكَ	فَوْقَهُمْ	يَوْمَىٕذٍ	ثَمٰنِيَةٌ ﴿۱۷﴾	يَوْمَىٕذٍ	تُعْرَضُوْنَ
تمہارے رب کا عرش	اپنے اوپر	اس دن	آٹھ (فرشتے)	اس دن	تمہیں پیش کیا جائے گا

تمہارے رب کا عرش اپنے اوپر اٹھائیں گے ○ اس دن تم سب اس حال میں پیش کئے جاؤ گے کہ

روزِ قیامت کوئی چیز پوشیدہ نہ رہے گی

لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ﴿۱۸﴾ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ

لَا تَخْفٰى	مِنْكُمْ	خَافِيَةٌ ﴿۱۸﴾	فَاَمَّا	مَنْ	اُوْتِيَ
چھپ نہ سکے گی	تم میں سے	(کسی کی) کوئی پوشیدہ حالت	پس بہر حال	جسے	دیا جائے گا

تم میں سے کسی کی کوئی پوشیدہ حالت چھپ نہ سکے گی ○ تو بہر حال جسے اس کا نامہ اعمال

دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ پانے والے کا خطاب

1......اس وقت آسمان ایسا مضبوط ہے کہ اس میں کہیں کوئی پھٹن یا شگاف نہیں لیکن قیامت قائم ہوتے وقت آسمان میں یہ مضبوطی نہ رہے گی، اس وقت یہ پھٹ جائے گا اور بہت کمزور ہوگا۔

2......یہ وہ فرشتے ہوں گے جن کا مسکن آسمان ہے۔ یہ آسمان پھٹنے کے بعد اس کے کناروں پر کھڑے ہو جائیں گے، پھر اللہ تعالٰی کے حکم سے اتر کر زمین کا احاطہ کر لیں گے۔

كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖۙ فَیَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِیَهْۚ(۱۹) اِنِّیْ

اِنِّیْ	كِتٰبِیَهْ (۱۹)	اقْرَءُوْا	هَآؤُمُ	فَیَقُوْلُ	بِیَمِیْنِهٖ	كِتٰبَهٗ
بیشک میں	میرا اعمال نامہ	پڑھ لو	لو	تو وہ کہے گا	اس کے دائیں ہاتھ میں	اس کا اعمال نامہ

اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہے گا: لو میرا نامہ اعمال پڑھ لو○ بیشک مجھے یقین تھا

ظَنَنْتُ اَنِّیْ مُلٰقٍ حِسَابِیَهْۚ(۲۰) فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍۙ(۲۱)

فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ (۲۱)	فَهُوَ	حِسَابِیَهْ (۲۰) (1)	مُلٰقٍ	اَنِّیْ	ظَنَنْتُ
پسندیدہ زندگی میں (ہوگا)	تو وہ	اپنے حساب (کو)	ملنے والا (ہوں)	کہ میں	میں یقین رکھتا تھا

کہ میں اپنے حساب کو ملنے والا ہوں○ تو وہ پسندیدہ زندگی میں ہوگا○

فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍۙ(۲۲) قُطُوْفُهَا دَانِیَةٌ(۲۳) كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا

اشْرَبُوْا	وَ	كُلُوْا	دَانِیَةٌ (۲۳) (2)	قُطُوْفُهَا	فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ (۲۲)
پیو	اور	تم کھاؤ	قریب (ہوں گے)	اس کے پھل	بلند باغ میں

بلند باغ میں○ اس کے پھل قریب ہوں گے○ (کہا جائے گا:) گزرے ہوئے دنوں میں

هَنِیْٓــٴًـاۢ بِمَاۤ اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَةِ(۲۴) وَ

وَ	فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَةِ (۲۴)	اَسْلَفْتُمْ	بِمَاۤ	هَنِیْٓــٴًـا
اور	گزرے ہوئے دنوں میں	تم نے آگے بھیجا	(اس کے) بدلے جو	خوشگواری (کے ساتھ)

جو تم نے آگے بھیجا اس کے بدلے میں خوشگواری کے ساتھ کھاؤ اور پیو○ اور رہا وہ

اَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ﳔ فَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ

یٰلَیْتَنِیْ	فَیَقُوْلُ	بِشِمَالِهٖ	كِتٰبَهٗ	اُوْتِیَ	مَنْ	اَمَّا
اے کاش	تو وہ کہے گا	اس کے بائیں ہاتھ میں	اس کا اعمال نامہ	دیا جائے گا	جسے	بہر حال

جسے اس کا نامہ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہے گا: اے کاش کہ

(1) ...... آخرت میں حساب کا یقین جتنا پختہ ہوگا اتنا ہی انسان اس کی تیاری میں مشغول ہوگا اور حساب ہونے سے پہلے اپنے اعمال کا خود محاسبہ کرے گا، لہٰذا ہمیں اپنے اعمال اور احوال پر غور کرکے آخرت میں حساب پر یقین کی مضبوطی اور کمزوری کو جانچنا چاہیے۔

(2) ...... جنتی پھل کھانے والے کے اتنے قریب ہوں گے کہ کھڑے بیٹھے لیٹے ہر حال میں جیسے چاہے بآسانی لے سکے گا۔

لَمْ اُوْتَ كِتٰبِیَهْ ﴿۲۵﴾ وَ لَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِیَهْ ﴿۲۶﴾ یٰلَیْتَهَا

لَمْ اُوْتَ	كِتٰبِیَهْ ﴿۲۵﴾	وَ	لَمْ اَدْرِ	مَا	حِسَابِیَهْ ﴿۲۶﴾	یٰلَیْتَهَا
مجھے نہ دیا جاتا	میرا اعمال نامہ	اور	میں نہ جانتا	کیا ہے	میرا حساب	اے کاش وہ (دنیا کی موت)

مجھے میرا نامہ اعمال نہ دیا جاتا○ اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے○ اے کاش کہ

كَانَتِ الْقَاضِیَةَ ﴿۲۷﴾ مَاۤ اَغْنٰى عَنِّیْ مَالِیَهْ ﴿۲۸﴾ هَلَكَ

كَانَتِ	الْقَاضِیَةَ ﴿۲۷﴾	مَاۤ اَغْنٰى	عَنِّیْ	مَالِیَهْ ﴿۲۸﴾	هَلَكَ
ہوتی	(ہمیشہ کے لئے میری زندگی) ختم کر دینے والی	کام نہ آیا	مجھے	میرا مال	جاتا رہا

دنیا کی موت ہی (میرا کام) تمام کر دینے والی ہو جاتی○ میرا مال میرے کچھ کام نہ آیا○ میرا سب

عَنِّیْ سُلْطٰنِیَهْ ﴿۲۹﴾ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ الْجَحِیْمَ

عَنِّیْ	سُلْطٰنِیَهْ ﴿۲۹﴾ [1]	خُذُوْهُ	فَغُلُّوْهُ ﴿۳۰﴾	ثُمَّ	الْجَحِیْمَ
مجھ سے	میرا سب زور	(فرشتوں کو حکم ہوگا) پکڑو اسے	پھر طوق ڈالو اسے	پھر	بھڑکتی آگ (میں)

زور جاتا رہا○ (فرشتوں کو حکم ہوگا) اسے پکڑو پھر اسے طوق ڈالو○ پھر اسے

صَلُّوْهُ ﴿۳۱﴾ ثُمَّ فِیْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ﴿۳۲﴾

صَلُّوْهُ ﴿۳۱﴾	ثُمَّ	فِیْ سِلْسِلَةٍ	ذَرْعُهَا	سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا	فَاسْلُكُوْهُ ﴿۳۲﴾
داخل کر دو اسے	پھر	زنجیر میں	جس کی لمبائی	ستر ہاتھ (ہے)	تو جکڑ دو اسے

بھڑکتی آگ میں داخل کرو○ پھر ایسی زنجیر میں جکڑ دو جس کی لمبائی ستر ہاتھ ہے○

اِنَّهٗ كَانَ لَا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ ﴿۳۳﴾ وَ لَا یَحُضُّ

اِنَّهٗ	كَانَ لَا یُؤْمِنُ [2]	بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ ﴿۳۳﴾	وَ	لَا یَحُضُّ
بیشک وہ	ایمان نہ لاتا تھا	عظمت والے اللہ پر	اور	ابھارتا نہ تھا

بیشک وہ عظمت والے اللہ پر ایمان نہ لاتا تھا○ اور مسکین کو کھانا دینے کی

بائیں ہاتھ میں اعمال نامہ پانے والے کا عذاب اور اس کے اسباب

1 ...... لفظ "سلطان" کا ایک معنی ہے غلبہ اور تسلط اور دوسرا معنی ہے حجت، یہاں دونوں معنی درست ہیں، پہلی صورت میں آیت کا معنی ہو گا کہ دنیا میں مجھے لوگوں پر جو بڑائی اور غلبہ حاصل تھا یہ بروزِ قیامت میرے کچھ کام نہ آیا۔ دوسری صورت میں معنی یہ ہو گا کہ میں دنیا میں جو حجتیں کیا کرتا تھا وہ سب باطل ہو گئیں اور اب میرے پاس کوئی حجت نہیں جس کے ذریعے عذاب سے نجات حاصل ہو سکے۔ 2 ...... یہاں بائیں ہاتھ میں اعمال نامہ پانے والے کو شدید عذاب دیئے جانے کا سبب بیان کیا گیا ہے کہ وہ دنیا میں اللہ تعالٰی کے ساتھ کفر کرتا اور اس کی عظمت و وحدانیت کا اعتقاد نہ رکھتا تھا اور کفر کے ساتھ ساتھ نہ اپنے نفس کو، نہ اپنے

عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿٣٤﴾ فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ﴿٣٥﴾ وَّلَا

عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿٣٤﴾ (1)	فَلَيْسَ	لَهُ	الْيَوْمَ	هٰهُنَا	حَمِيْمٌ ﴿٣٥﴾	وَّ	لَا
مسکین کو کھانا دینے پر	تو نہیں ہے	اس کا	آج	یہاں	کوئی دوست	اور	نہ

ترغیب نہیں دیتا تھا ○ تو آج یہاں اس کا کوئی دوست نہیں ○ اور نہ

طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ﴿٣٦﴾ لَّا يَاْكُلُهٗۤ اِلَّا الْخَاطِـُٔوْنَ ﴿٣٧﴾

طَعَامٌ	اِلَّا	مِنْ غِسْلِيْنٍ ﴿٣٦﴾	لَّا يَاْكُلُهٗۤ	اِلَّا	الْخَاطِـُٔوْنَ ﴿٣٧﴾ (2)
کچھ کھانا	سوائے	جہنمیوں کی پیپ کے	نہیں کھائیں گے اسے	مگر	خطاکار لوگ

دوزخیوں کے پیپ کے سوا کچھ کھانے کو ہے ○ اسے خطاکار لوگ ہی کھائیں گے ○

ع ۵

فَلَاۤ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٣٨﴾ وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٣٩﴾ اِنَّهٗ

فَلَاۤ اُقْسِمُ	بِمَا	تُبْصِرُوْنَ ﴿٣٨﴾ (3)	وَ	مَا	لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٣٩﴾ (4)	اِنَّهٗ
تو مجھے قسم ہے	(ان چیزوں) کی جنہیں	تم دیکھتے ہو	اور	جنہیں	تم نہیں دیکھتے	بیشک وہ (قرآن)

تو مجھے ان چیزوں کی قسم ہے جنہیں تم دیکھتے ہو ○ اور ان چیزوں کی جنہیں تم نہیں دیکھتے ○ بیشک یہ قرآن

قرآن سے متعلق کفار کے نظریات کا رد

لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿٤٠﴾ وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ؕ قَلِيْلًا مَّا

لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿٤٠﴾	وَّ	مَا	هُوَ	بِقَوْلِ شَاعِرٍ	قَلِيْلًا مَّا
ضرور ایک معزز رسول سے باتیں (ہیں)	اور	نہیں	وہ	کسی شاعر کی بات	بہت ہی کم

ضرور ایک معزز رسول سے باتیں ہیں ○ اور وہ کسی شاعر کی بات نہیں ہے۔ تم بہت کم

تُؤْمِنُوْنَ ﴿٤١﴾ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٤٢﴾ تَنْزِيْلٌ

تُؤْمِنُوْنَ ﴿٤١﴾	وَ	لَا	بِقَوْلِ كَاهِنٍ	قَلِيْلًا مَّا	تَذَكَّرُوْنَ ﴿٤٢﴾	تَنْزِيْلٌ
تم یقین رکھتے ہو	اور	نہ	کسی کاہن کی بات	بہت ہی کم	تم نصیحت مانتے ہو	اتارا ہوا (ہے)

یقین رکھتے ہو ○ اور نہ کسی کاہن کی بات ہے۔ تم بہت کم نصیحت مانتے ہو ○ یہ قرآن

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اہلِ خانہ کو اور نہ دوسروں کو مسکین کو کھانا دینے کی ترغیب دیتا تھا۔ (1) ... مسکین وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو یہاں تک کہ کھانے اور بدن چھپانے کے لیے لوگوں سے سوال کرنے کا محتاج ہو۔ ایسے شخص کو کھانا کھلانا اور اس کی ترغیب دینا بہت اہمیت کا حامل اور اسے محروم کرنا جرمِ عظیم ہے۔ (2) ... یہاں خطاکاروں سے مراد کفار ہیں۔ (3) ... اس سے مراد وہ تمام مخلوقات ہیں جنہیں دیکھ سکتے ہیں، یا اس سے دنیا، یا زمین کے اوپر موجود چیزیں، یا اجسام، یا ظاہری نعمتیں مراد ہیں۔ (4) ... اس سے مراد وہ تمام مخلوقات ہیں جنہیں دیکھ نہیں سکتے، یا اس سے آخرت، یا زمین کے اندر موجود چیزیں، یا روحیں، یا باطنی نعمتیں مراد ہیں۔

حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم پر اپنی طرف سے قرآن بنانے کے الزام کا جواب

قرآن سے متعلق متعدد چیزوں کا بیان

مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۳﴾ وَ لَوْ تَقَوَّلَ عَلَیْنَا

مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۳﴾	وَ	لَوْ	تَقَوَّلَ (1)	عَلَیْنَا
تمام جہانوں کے رب کی طرف سے	اور	اگر	وہ (رسول) خود بنا کر لگا دیتا	ہمارے اوپر

سارے جہانوں کے رب کی طرف سے اتارا ہوا ہے ○ اور اگر وہ ایک بات بھی خود بنا کر

بَعْضَ الْاَقَاوِیْلِ ﴿۴۴﴾ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْیَمِیْنِ ﴿۴۵﴾ ثُمَّ لَقَطَعْنَا

بَعْضَ الْاَقَاوِیْلِ ﴿۴۴﴾	لَاَخَذْنَا	مِنْهُ	بِالْیَمِیْنِ ﴿۴۵﴾	ثُمَّ	لَقَطَعْنَا
ایک بات (بھی)	(تو) ضرور ہم بدلہ لیتے	اس سے	قوت کے ساتھ	پھر	ضرور ہم کاٹ دیتے

ہمارے اوپر لگا دیتے ○ تو ضرور ہم ان سے قوت کے ساتھ بدلہ لیتے ○ پھر ان کی دل کی رگ

مِنْهُ الْوَتِیْنَ ﴿۴۶﴾ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِیْنَ ﴿۴۷﴾ وَ

مِنْهُ	الْوَتِیْنَ ﴿۴۶﴾	فَمَا	مِنْكُمْ	مِّنْ اَحَدٍ	عَنْهُ	حٰجِزِیْنَ ﴿۴۷﴾	وَ
اس سے (کی)	دل کی رگ	پھر نہ (ہوتا)	تم میں سے	کوئی ایک	اس سے	روکنے والا	اور

کاٹ دیتے ○ پھر تم میں کوئی ان سے روکنے والا نہ ہوتا ○ اور

اِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِیْنَ ﴿۴۸﴾ وَ اِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ

اِنَّهٗ	لَتَذْكِرَةٌ	لِّلْمُتَّقِیْنَ ﴿۴۸﴾	وَ	اِنَّا	لَنَعْلَمُ	اَنَّ
بیشک وہ (قرآن)	ضرور نصیحت (ہے)	ڈر والوں کیلئے	اور	بیشک ہم	ضرور جانتے ہیں	کہ

بیشک یہ قرآن ڈر والوں کے لئے ضرور نصیحت ہے ○ اور بیشک ضرور ہم جانتے ہیں کہ

مِنْكُمْ مُّكَذِّبِیْنَ ﴿۴۹﴾ وَ اِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ ﴿۵۰﴾

مِنْكُمْ	مُّكَذِّبِیْنَ ﴿۴۹﴾	وَ	اِنَّهٗ	لَحَسْرَةٌ (2)	عَلَى الْكٰفِرِیْنَ ﴿۵۰﴾
تم میں سے	جھٹلانے والے (ہیں)	اور	بیشک وہ (قرآن)	ضرور حسرت (ہے)	کافروں پر

تم میں سے کچھ جھٹلانے والے ہیں ○ اور بیشک وہ کافروں پر ضرور حسرت ہے ○

1 ...ان آیات کا خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اے کافرو! سیدُ المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تمہاری وجہ سے اللہ تعالٰی کی طرف جھوٹی بات منسوب نہیں کر سکتے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ جو ایسا کرے گا اللہ تعالٰی اسے سزا دے گا اور اللہ تعالٰی کی دی ہوئی سزا دور کرنے پر کوئی بھی قادر نہیں۔ یہ آیاتِ مبارکہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے کمالِ صدق اور بارگاہِ خداوندی میں نہایت درجے قابلِ اعتماد ہونے کی دلیل ہیں۔ 2 ...قیامت کے دن جب کفار قرآن پر ایمان لانے والوں کا ثواب اور اس کے منکرین کا عذاب دیکھیں گے تو اپنے ایمان نہ لانے پر افسوس کریں گے اور حسرت و ندامت میں گرفتار ہوں گے۔

ع۲ ۱۵

اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرنے کا حکم

وَ اِنَّهٗ لَحَقُّ الْیَقِیْنِ ﴿۵۱﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ ﴿۵۲﴾ ع

بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ ﴿۵۲﴾	فَسَبِّحْ	لَحَقُّ الْیَقِیْنِ ﴿۵۱﴾	اِنَّهٗ (1)	وَ
اپنے عظمت والے رب کے نام کی	تو پاکی بیان کرو	ضرور یقینی حق (ہے)	بیشک وہ	اور

اور بیشک وہ ضرور یقینی حق ہے ○ تو (اے محبوب!) تم اپنے عظمت والے رب کے نام کی پاکی بیان کرو ○

آیات: 44 — رکوع: 02

سُوْرَةُ الْمَعَارِج مَكِّيَّة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الرَّحِیْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

کفار کے لیے مقرر عذاب ضرور آئے گا

سَاَلَ سَآىٕلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ﴿۱﴾ لِّلْكٰفِرِیْنَ لَیْسَ لَهٗ

لَهٗ	لَیْسَ	لِّلْكٰفِرِیْنَ	بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ﴿۱﴾	سَآىٕلٌۢ (2)	سَاَلَ
اس کو	نہیں ہے	کافروں پر	عذاب واقع ہونے والا	ایک مانگنے والے (نے)	مانگا

ایک مانگنے والے نے وہ عذاب مانگا جو کافروں پر واقع ہونے والا ہے، اس کو کوئی ٹالنے والا

فرشتوں کا اللہ تعالیٰ کی طرف عروج

دَافِعٌ ﴿۲﴾ مِّنَ اللّٰهِ ذِی الْمَعَارِجِ ﴿۳﴾ تَعْرُجُ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ الرُّوْحُ

الرُّوْحُ	وَ	الْمَلٰٓىٕكَةُ	تَعْرُجُ	مِّنَ اللّٰهِ ذِی الْمَعَارِجِ ﴿۳﴾	دَافِعٌ ﴿۲﴾
جبریل	اور	فرشتے	چڑھتے ہیں	بلندیوں کے مالک اللہ کی طرف سے (ہوگا)	کوئی ٹالنے والا

نہیں ○○ (3) اللہ کی طرف سے ہوگا جو بلندیوں کا مالک ہے ○ فرشتے اور جبریل اس کی بارگاہ کی طرف

(1) ....اس سے مراد کفار کی ندامت ہے، یا اس سے قرآن کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونا یا خود قرآن مراد ہے۔ (2) .... حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے جب اہلِ مکہ کو عذابِ الٰہی کا خوف دلایا تو وہ آپس میں کہنے لگے: محمد مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے پوچھو کہ اس عذاب کے مستحق کون لوگ ہیں اور یہ کن پر آئے گا؟ انہوں نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے دریافت کیا تو اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں۔ ایک قول یہ ہے کہ نضر بن حارث نے نزول عذاب کی دعا کی تھی، اس کے جواب میں یہ آیتیں نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ کافر طلب کریں یا نہ کریں، جو عذاب ان کیلئے مقدر ہے وہ ضرور آنا ہے، اسے کوئی

کفار کے لیے مقدر عذاب کا دن

اِلَیۡهِ فِیۡ یَوۡمٍ كَانَ مِقۡدَارُهٗ خَمۡسِیۡنَ اَلۡفَ سَنَةٍ ۚ﴿۴﴾

اِلَیۡهِ	فِیۡ یَوۡمٍ	كَانَ	مِقۡدَارُهٗ	خَمۡسِیۡنَ اَلۡفَ سَنَةٍ ﴿۴﴾
اس کی (بارگاہ کی) طرف	(اس) دن میں (ہوگا)	ہے	جس کی مقدار	پچاس ہزار سال

چڑھتے ہیں، (وہ عذاب) اس دن میں ہوگا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے ○

حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کو صبر جمیل کی تاکید

عذاب سے متعلق کفار کا خیال اور اصل حقیقت

فَاصۡبِرۡ صَبۡرًا جَمِیۡلًا ﴿۵﴾ اِنَّهُمۡ یَرَوۡنَهٗ بَعِیۡدًا ﴿۶﴾ ۙ وَّ

فَاصۡبِرۡ	صَبۡرًا جَمِیۡلًا ﴿۵﴾	اِنَّهُمۡ	یَرَوۡنَهٗ	بَعِیۡدًا ﴿۶﴾	وَّ
تو تم صبر کرو	اچھی طرح صبر کرنا	بیشک وہ	سمجھتے ہیں اس (عذاب) کو	دور	اور

تو تم اچھی طرح صبر کرو ○ بیشک وہ اسے دور سمجھ رہے ہیں ○ اور

قیامت کے ہولناک مناظر

نَرٰىهُ قَرِیۡبًا ﴿۷﴾ ؕ یَوۡمَ تَكُوۡنُ السَّمَآءُ كَالۡمُهۡلِ ﴿۸﴾ ۙ وَ

نَرٰىهُ	قَرِیۡبًا ﴿۷﴾	یَوۡمَ	تَكُوۡنُ	السَّمَآءُ	كَالۡمُهۡلِ ﴿۸﴾	وَ
ہم دیکھ رہے ہیں اسے	قریب	(جس) دن	ہوجائے گا	آسمان	پگھلی ہوئی چاندی جیسا	اور

ہم اسے قریب دیکھ رہے ہیں ○ جس دن آسمان پگھلی ہوئی چاندی جیسا ہوجائے گا ○ اور

تَكُوۡنُ الۡجِبَالُ كَالۡعِهۡنِ ﴿۹﴾ ۙ وَ لَا یَسۡـَٔلُ حَمِیۡمٌ

تَكُوۡنُ	الۡجِبَالُ	كَالۡعِهۡنِ ﴿۹﴾	وَ	لَا یَسۡـَٔلُ	حَمِیۡمٌ (۱)
ہوجائیں گے	پہاڑ	اون کی طرح (ہلکے)	اور	بات نہ پوچھے گا	کوئی دوست

پہاڑ اون کی طرح ہلکے ہوجائیں گے ○ اور کوئی دوست کسی دوست سے

حَمِیۡمًا ﴿۱۰﴾ ۚ یُّبَصَّرُوۡنَهُمۡ ؕ یَوَدُّ الۡمُجۡرِمُ لَوۡ

حَمِیۡمًا ﴿۱۰﴾	یُّبَصَّرُوۡنَهُمۡ	یَوَدُّ	الۡمُجۡرِمُ	لَوۡ
کسی دوست (سے)	وہ دکھائے جارہے ہوں گے انہیں	آرزو کرے گا	مجرم	کاش

حال نہ پوچھے گا ○ وہ ان کو دکھائے جارہے ہوں گے۔ مجرم آرزو کرے گا، کاش!

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ٹال نہیں سکتا۔ 3 ...... یہاں دو گول دائرے اس لئے لگائے گئے ہیں کہ اس مقام پر دو آیات کا ترجمہ ایک ساتھ کیا گیا ہے۔

(اس صفحے کا حاشیہ) 1 ...... قیامت کے دن کی شدت اور ہولناکی کی وجہ سے یہ حال ہوگا کہ کوئی دوست کسی دوست سے اس کا حال پوچھے گا اور نہ ہی اس سے کوئی بات کرے گا کیونکہ اسے تو صرف اپنی ہی جان کی فکر پڑی ہوگی اور یہ اس وجہ سے نہیں ہوگا کہ دوست ایک دوسرے کو دیکھ نہ رہے ہوں گے بلکہ وہ دیکھ اور پہچان رہے ہوں گے لیکن اپنے حال میں ایسے مبتلا ہوں گے کہ نہ اُن سے حال پوچھیں گے اور نہ بات کر سکیں گے، البتہ نیک دوستوں کی دوستی باقی رہے گی: جیسا کہ ارشاد باری تعالی

یَفْتَدِیْ مِنْ عَذَابِ یَوْمِىٕذٍۭ بِبَنِیْهِۙ(۱۱) وَ صَاحِبَتِهٖ وَ اَخِیْهِۙ(۱۲)

اَخِیْهِ (۱۲)	وَ	صَاحِبَتِهٖ	وَ	بِبَنِیْهِ (۱۱)	مِنْ عَذَابِ یَوْمِىٕذٍ	یَفْتَدِیْ
اپنا بھائی	اور	اپنی بیوی	اور	اپنے بیٹے	اس دن کے عذاب سے	وہ بدلے میں دیدے

اس دن کے عذاب سے چھوٹنے کے بدلے میں اپنے بیٹے دیدے ○ اور اپنی بیوی اور اپنا بھائی ○

وَ فَصِیْلَتِهِ الَّتِیْ تُـْٔوِیْهِۙ(۱۳) وَ مَنْ فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًاۙ ثُمَّ

ثُمَّ	جَمِیْعًا	فِی الْاَرْضِ	مَنْ	وَ	تُـْٔوِیْهِ (۱۳)	الَّتِیْ	فَصِیْلَتِهِ	وَ
پھر	سب	زمین میں (ہے)	جو کوئی	اور	پناہ دیتا ہے اسے	جو	اپنا کنبہ	اور

اور اپنا وہ کنبہ جو اسے پناہ دیتا ہے ○ اور جتنے لوگ زمین میں ہیں سب کے سب، پھر

یُنْجِیْهِۙ(۱۴) كَلَّاؕ اِنَّهَا لَظٰىۙ(۱۵) نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰىۚۖ(۱۶)

لِّلشَّوٰى (۱٦) (2)	نَزَّاعَةً	لَظٰى (۱۵)	اِنَّهَا	كَلَّا	یُنْجِیْهِ (۱۴) (1)
کھال کو	کھینچ لینے والی	بھڑکتی آگ (ہے)	بیشک وہ	ہرگز نہیں	وہ (بدلہ دینا) بچالے اسے

یہ (بدلہ دینا) اسے بچالے ○ ہرگز نہیں، وہ تو بھڑکتی آگ ہے ○ کھال کھینچ لینے والی ○

تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَ تَوَلّٰىۙ(۱۷) وَ جَمَعَ فَاَوْعٰى(۱۸)

فَاَوْعٰى (۱۸)	جَمَعَ	وَ	تَوَلّٰى (۱۷)	وَ	اَدْبَرَ	مَنْ	تَدْعُوْا (3)
پھر محفوظ کر لیا	جوڑ کر رکھا	اور	منہ موڑا	اور	پیٹھ پھیری	(اس کو) جس نے	وہ بلارہی ہے

بلارہی ہے اسے جس نے پیٹھ پھیری اور منہ موڑا ○ اور جوڑ کر رکھا پھر (اسے) محفوظ کر لیا ○

اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًاۙ(۱۹) اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ

الشَّرُّ	مَسَّهُ	اِذَا	هَلُوْعًا (۱۹)	خُلِقَ	الْاِنْسَانَ	اِنَّ
برائی	پہنچے اسے	جب	بڑا بے صبرا حریص	پیدا کیا گیا ہے	آدمی	بیشک

بیشک آدمی بڑا بے صبرا حریص پیدا کیا گیا ہے ○ جب اسے برائی پہنچے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہے ''اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَىٕذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ'' ترجمۂ کنزالعرفان: اس دن گہرے دوست ایک دوسرے کے دشمن ہوجائیں گے سوائے پرہیزگاروں کے۔(پ۲۵، الزخرف:٦٧) 1 ..... قیامت کے دن کافر کو اپنے کسی عزیز سے محبت نہ رہے گی اور وہ یہ چاہے گا کہ میرے بچے، بیوی، بھائی، خاندان والے بلکہ ساری دنیا کے لوگ میرے بدلے دوزخ میں پھینک دیئے جائیں اور میں کسی طرح عذاب سے بچ جاؤں۔ 2 ..... جہنم کی بھڑکتی آگ کفار کی کھال جلا ڈالے گی اور ایک بار کھال جل جانے کے بعد یہ سزا ختم نہیں ہوجائے گی بلکہ اللہ تعالیٰ دوبارہ ان کے جسم پر کھال پیدا کردے گا تاکہ یہ عذاب کا مزہ چکھتے رہیں۔ 3 ..... جہنم کا یہ بلانا یا تو زبانِ

اچھے انسانوں کی صفات اور ان کا صلہ

جَزُوْعًا ﴿٢٠﴾ وَّ اِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ﴿٢١﴾

جَزُوْعًا ﴿٢٠﴾	وَّ	اِذَا	مَسَّهُ	الْخَيْرُ	مَنُوْعًا ﴿٢١﴾
(تو) سخت گھبرانے والا (ہو جاتا ہے)	اور	جب	پہنچے اسے	بھلائی	(تو) بہت روک رکھنے والا (ہو جاتا ہے)

تو سخت گھبرانے والا ہو جاتا ہے ○ اور جب اسے بھلائی پہنچے تو بہت روک رکھنے والا ہو جاتا ہے ○

اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ﴿٢٢﴾ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ﴿٢٣﴾ وَ

اِلَّا	الْمُصَلِّيْنَ ﴿٢٢﴾ [1]	الَّذِيْنَ	هُمْ	عَلٰى صَلَاتِهِمْ	دَآئِمُوْنَ ﴿٢٣﴾	وَ
مگر	نماز پڑھنے والے	وہ لوگ جو	وہ	اپنی نماز پر	ہمیشہ پابندی کرنے والے (ہیں)	اور

مگر وہ نمازی ○ جو اپنی نماز کی ہمیشہ پابندی کرنے والے ہیں ○ اور

الَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ﴿٢٤﴾ لِّلسَّآئِلِ وَ الْمَحْرُوْمِ ﴿٢٥﴾ وَ

الَّذِيْنَ	فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ	حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ﴿٢٤﴾ [2]	لِّلسَّآئِلِ وَ الْمَحْرُوْمِ ﴿٢٥﴾ [3]	وَ
وہ لوگ جو	ان کے مالوں میں	ایک معلوم حق (ہے)	مانگنے والے اور محروم کے لئے	اور

وہ جن کے مال میں ایک معلوم حق ہے ○ اس کے لیے جو مانگے اور اس کے لیے جو محروم رہے ○ اور

الَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿٢٦﴾ وَ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ

الَّذِيْنَ	يُصَدِّقُوْنَ	بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿٢٦﴾	وَ	الَّذِيْنَ	هُمْ	مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ
وہ لوگ جو	تصدیق کرتے ہیں	انصاف کے دن کی	اور	وہ لوگ جو	وہ	اپنے رب کے عذاب سے

وہ لوگ جو انصاف کے دن کی تصدیق کرتے ہیں ○ اور وہ جو اپنے رب کے عذاب سے

مُّشْفِقُوْنَ ﴿٢٧﴾ اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ﴿٢٨﴾ وَ الَّذِيْنَ

مُّشْفِقُوْنَ ﴿٢٧﴾	اِنَّ	عَذَابَ رَبِّهِمْ	غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ﴿٢٨﴾	وَ	الَّذِيْنَ
ڈرنے والے (ہیں)	بیشک	ان کے رب کا عذاب	بے خوف ہونے کی چیز نہیں	اور	وہ لوگ جو

ڈر رہے ہیں ○ بیشک ان کے رب کا عذاب بے خوف ہونے کی چیز نہیں ہے ○ اور وہ جو

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) حال سے ہوگا یا اللہ تعالیٰ آگ میں کلام کرنے کی صلاحیت پیدا کر دے گا اور وہ واضح طور پر کلام کرے گی یا اس سے مراد یہ ہے کہ جہنم پر مامور فرشتے بلائیں گے۔

1 ...یہاں سے اعلیٰ کردار کے حامل انسانوں کے یہ اوصاف بیان کیے گئے ہیں (1) فرض نمازیں پابندی سے ادا کرنا، (2) اپنے مال سے واجب صدقات ادا کرنا، (3) انصاف کے دن یعنی قیامت کی تصدیق کرنا، (4) اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرنا، (5) بدکاری سے خود کو بچا کر رکھنا، (6) امانت اور عہد کی حفاظت کرنا، (7) صدق و انصاف کے ساتھ گواہی پر قائم رہنا، (8) نماز کی حفاظت کرنا۔ 2 .... معلوم حق سے مراد زکوٰۃ ہے جس کی مقدار معلوم ہے یا اس سے وہ صدقہ مراد

هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ

اَوْ	عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ	اِلَّا	حٰفِظُوْنَ ﴿۲۹﴾	لِفُرُوْجِهِمْ	هُمْ
یا	اپنی بیویوں پر (سے)	سوائے	حفاظت کرنے والے (ہیں)	اپنی شرمگاہوں کی	وہ

اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں ○ مگر اپنی بیویوں یا

مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ﴿۳۰﴾ فَمَنِ

فَمَنِ	غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ﴿۳۰﴾	فَاِنَّهُمْ	اَیْمَانُهُمْ	مَلَكَتْ	مَا
تو جو	ملامت کیے جانے والے نہیں	تو بیشک وہ	ان کے دائیں ہاتھ	مالک ہوئے	(ان سے) جن کے

اپنی کنیزوں سے تو بیشک ان پر کچھ ملامت نہیں ○ تو جو

ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَ

وَ	الْعٰدُوْنَ ﴿۳۱﴾	هُمُ	فَاُولٰٓىٕكَ	وَرَآءَ ذٰلِكَ[1]	ابْتَغٰى
اور	حد سے بڑھنے والے (ہیں)	وہی	تو یہ لوگ	ان کے علاوہ (کوئی اور صورت)	چاہے

ان دو کے سوا اور کوئی صورت چاہیں تو وہی حد سے بڑھنے والے ہیں ○ اور

الَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَالَّذِیْنَ هُمْ

هُمْ	الَّذِیْنَ	وَ	رٰعُوْنَ ﴿۳۲﴾	لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ	هُمْ	الَّذِیْنَ
وہ	وہ لوگ جو	اور	حفاظت کرنے والے (ہیں)	اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی	وہ	وہ لوگ جو

وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی حفاظت کرنے والے ہیں ○ اور وہ جو

بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآىٕمُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ

عَلٰى صَلَاتِهِمْ	هُمْ	الَّذِیْنَ	وَ	قَآىٕمُوْنَ ﴿۳۳﴾	بِشَهٰدٰتِهِمْ
اپنی نماز پر (کی)	وہ	وہ لوگ جو	اور	قائم رہنے والے (ہیں)	اپنی گواہیوں پر

اپنی گواہیوں پر قائم رہنے والے ہیں ○ اور وہ جو اپنی نماز کی

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہے جو آدمی اپنے آپ پر معین کرلے اور اُسے معین اوقات میں ادا کیا کرے۔ 3 سائل سے مراد وہ شخص ہے جو حاجت کے وقت سوال کرے اور محروم سے مراد وہ شخص ہے جو حاجت کے باوجود شرم وحیا کی وجہ سے نہیں مانگتا اور اس کی محتاجی ظاہر نہیں ہوتی۔

(اس صفحے کا حاشیہ) 1 شہوت پوری کرنا انسانی فطرت کا ایک تقاضا ہے اور اس کے لیے کھلی چھوٹ دینا کہ جب، جہاں، جس سے اور جس طرح چاہیں شہوت پوری کرلیں، اخلاقی اقدار کی پامالی، بے حیائی اور بے شرمی کے فروغ اور معاشرے میں فتنہ فساد کا بہت بڑا سبب ہے اور اس کا نظارہ ان ملکوں میں دیکھا جاسکتا ہے جہاں شہوت پوری کرنے کو انسانی آزادی اور اس کا بنیادی حق قرار دے کر

ع ۳۵ / ۷

یُحَافِظُوْنَ ﴿۳۴﴾ؕ اُولٰٓىٕكَ فِیْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۳۵﴾ؕ ع

یُحَافِظُوْنَ ﴿۳۴﴾ (1)	اُولٰٓىٕكَ	فِیْ جَنّٰتٍ	مُّكْرَمُوْنَ ﴿۳۵﴾
حفاظت کرتے ہیں	یہ لوگ	(جنت کے) باغوں میں	عزت دیئے جائیں گے

حفاظت کرتے ہیں ○ یہ لوگ وہ ہیں جن کی (جنت کے) باغوں میں عزت کی جائے گی ○

کفار کا بُرا رویّہ اور جنت سے محرومی

فَمَالِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِیْنَ ﴿۳۶﴾ۙ عَنِ الْیَمِیْنِ

فَمَالِ الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	قِبَلَكَ	مُهْطِعِیْنَ ﴿۳۶﴾ (2)	عَنِ الْیَمِیْنِ
تو ان لوگوں کو کیا ہوا جنہوں نے	کفر کیا	تمہاری طرف	تیز نگاہ سے دیکھتے (ہیں)	دائیں جانب سے

تو ان کافروں کو کیا ہوا تمہاری طرف تیز نگاہ سے دیکھتے ہیں ○ گروہ کے گروہ

وَ عَنِ الشِّمَالِ عِزِیْنَ ﴿۳۷﴾ اَیَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ

وَ	عَنِ الشِّمَالِ	عِزِیْنَ ﴿۳۷﴾	اَیَطْمَعُ	كُلُّ امْرِئٍ	مِّنْهُمْ	اَنْ
اور	بائیں جانب سے	گروہ کے گروہ	کیا طمع کرتا ہے	ہر شخص	ان میں سے	کہ

دائیں اور بائیں جانب سے ○ کیا ان میں ہر شخص یہ طمع کرتا ہے کہ

یُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِیْمٍ ﴿۳۸﴾ۙ كَلَّاؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ

یُّدْخَلَ	جَنَّةَ نَعِیْمٍ ﴿۳۸﴾	كَلَّا	اِنَّا	خَلَقْنٰهُمْ
اسے داخل کیا جائے گا	چین کے باغ (میں)	ہرگز نہیں	بیشک	ہم نے پیدا کیا انہیں

اسے چین کے باغ میں داخل کیا جائے گا ○ ہرگز نہیں، بیشک ہم نے انہیں اس چیز سے

کفارِ مکہ سے متعلق ایک ہدایت
قدرتِ الٰہی کا بیان اور

مِّمَّا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ فَلَاۤ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَ الْمَغٰرِبِ اِنَّا

مِّمَّا	یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾	فَلَاۤ اُقْسِمُ	بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَ الْمَغٰرِبِ	اِنَّا
(اس چیز) سے جسے	وہ جانتے ہیں	تو مجھے قسم ہے	مشرقوں اور مغربوں کے رب کی	بیشک ہم

پیدا کیا جسے جانتے ہیں ○ تو مجھے تمام مشرقوں اور تمام مغربوں کے رب کی قسم، بیشک ہم

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کھلی چھوٹ دی گئی اور اس کے لئے باقاعدہ قانون سازی کی گئی ہے۔ دینِ اسلام کا انسانیت پر یہ بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے شہوت پوری کرنے کے لیے باقاعدہ ایک حد مقرر کی ہے اور وہ یہ کہ صرف دو طرح کی عورتوں سے جائز طریقے کے ساتھ شہوت پوری کی جائے۔ (1) بیوی سے۔ (2) اپنی ملکیت میں موجود اس کنیز سے جس سے صحبت کرنا شرعاً حلال ہے۔ اس کے علاوہ اور کسی صورت جیسے زنا، متعہ، لواطت اور اپنے ہاتھ یا کسی آلہ سے منی خارج کرکے شہوت پوری کرنا حرام ہے۔

1 ...... نماز کی حفاظت سے مراد نماز کے ارکان، واجبات، سنتوں اور مستحبات کو کامل طور پر ادا کرنا ہے۔ 2 ...... یہ آیت ان کفار کے بارے میں نازل ہوئی جو

لَقٰدِرُوْنَ ﴿۴۰﴾ عَلٰۤى اَنْ نُّبَدِّلَ خَیْرًا مِّنْهُمْ ۙ وَ مَا نَحْنُ

لَقٰدِرُوْنَ ﴿۴۰﴾	عَلٰۤى	اَنْ	نُّبَدِّلَ	خَیْرًا مِّنْهُمْ	وَ	مَا	نَحْنُ
ضرور قادر (ہیں)	(اس) پر	کہ	ہم بدل دیں	ان سے اچھے (لوگ)	اور	نہیں	ہم

ضرور قادر ہیں ○ اس بات پر کہ ان سے اچھے لوگ بدل دیں اور کوئی ہم سے

بِمَسْبُوْقِیْنَ ﴿۴۱﴾ فَذَرْهُمْ یَخُوْضُوْا وَ یَلْعَبُوْا

بِمَسْبُوْقِیْنَ ﴿۴۱﴾	فَذَرْهُمْ (1)	یَخُوْضُوْا	وَ	یَلْعَبُوْا
پیچھے رہ جانے والے	تو تم چھوڑ دو انہیں	بیہودگیوں میں پڑے ہوئے	اور	کھیلتے ہوئے

نکل کر نہیں جاسکتا ○ تو انہیں اپنی بیہودگیوں میں پڑے اور کھیلتے ہوئے چھوڑ دو

حَتّٰى یُلٰقُوْا یَوْمَهُمُ الَّذِیْ یُوْعَدُوْنَ ﴿۴۲﴾ ۙ یَوْمَ

حَتّٰى	یُلٰقُوْا	یَوْمَهُمُ	الَّذِیْ	یُوْعَدُوْنَ ﴿۴۲﴾	یَوْمَ
یہاں تک کہ	وہ ملیں	اپنے دن (سے)	جس کا	ان سے وعدہ کیا جاتا ہے	(جس) دن

یہاں تک کہ اپنے اس دن سے ملیں جس کا انہیں وعدہ دیا جاتا ہے ○ جس دن

یَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ

یَخْرُجُوْنَ	مِنَ الْاَجْدَاثِ	سِرَاعًا	كَاَنَّهُمْ	اِلٰى نُصُبٍ
وہ نکلیں گے	قبروں سے	جلدی کرتے ہوئے	گویا کہ وہ	نشانوں کی طرف

قبروں سے جلدی کرتے ہوئے نکلیں گے گویا وہ نشانوں کی طرف

یُّوْفِضُوْنَ ﴿۴۳﴾ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ

یُّوْفِضُوْنَ ﴿۴۳﴾	خَاشِعَةً	اَبْصَارُهُمْ	تَرْهَقُهُمْ
لپک رہے ہیں	جھکی ہوئی (ہوں گی)	ان کی آنکھیں	چڑھ رہی ہوگی ان پر

لپک رہے ہیں ○ ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی، ان پر ذلت

کفار کا قیامت میں قبروں سے نکلنے کا حال

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے گرد حلقے باندھ کر گروہ کے گروہ جمع ہوتے، کلام مبارک سن کر اسے جھٹلاتے، مذاق اڑاتے اور کہتے تھے کہ اگر یہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے تو ہم ضرور ان سے پہلے اس میں داخل ہو جائیں گے۔ (1) یعنی اے پیارے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، جو مشرکین آپ کے دائیں بائیں بیٹھ کر آپ کی طرف تیز نگاہ سے دیکھتے ہیں ان کے ایمان قبول نہ کرنے پر غم نہ کریں بلکہ انہیں چھوڑ دیں کہ یہ اپنی بیہودگیوں میں پڑے رہیں اور اپنی دنیا میں کھیلتے رہیں یہاں تک کہ اپنے عذاب کے اس دن سے ملیں جس کا انہیں وعدہ دیا جاتا ہے۔

ذِلَّةٌ ؕ ذٰلِكَ الْیَوْمُ الَّذِیْ كَانُوْا یُوْعَدُوْنَ ﴿۴۴﴾ ع

ذِلَّةٌ	ذٰلِكَ	الْیَوْمُ	الَّذِیْ	كَانُوْا یُوْعَدُوْنَ ﴿۴۴﴾
ذلت	یہ	(وہ) دن (ہے)	جس کا	ان سے وعدہ کیا جاتا تھا

چڑھ رہی ہوگی، یہ وہ دن ہے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا۔

آیات: 28 — رکوع: 02

سُوْرَةُ نُوْح مَكِّیَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو حکم تبلیغ

اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖۤ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ

اِنَّاۤ	اَرْسَلْنَا	نُوْحًا	اِلٰى قَوْمِهٖ (1)	اَنْ	اَنْذِرْ	قَوْمَكَ
بیشک	ہم نے بھیجا	نوح (کو)	اس کی قوم کی طرف	کہ	توڈرا	اپنی قوم (کو)

بیشک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا کہ اس وقت سے پہلے

حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کو تبلیغ

مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱﴾ قَالَ یٰقَوْمِ

مِنْ قَبْلِ	اَنْ	یَّاْتِیَهُمْ	عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱﴾	قَالَ	یٰقَوْمِ
(اس سے) پہلے	کہ	آجائے ان پر	دردناک عذاب	(نوح نے) فرمایا	اے میری قوم

اپنی قوم کو ڈرا کہ ان پر دردناک عذاب آئے۔ اس نے فرمایا: اے میری قوم!

(1) ...... حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم بتوں کی پجاری تھی، اللہ تعالیٰ نے آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ان کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا اور انہیں یہ حکم دیا کہ وہ اپنی قوم کو پہلے سے ہی ڈرا دیں کہ اگر وہ ایمان نہ لائے تو ان پر دنیا و آخرت کا دردناک عذاب آئے گا تاکہ ان کے لئے اصلاً کوئی عذر باقی نہ رہے۔

اِنِّیْ لَكُمْ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌۙ۝۲ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ اتَّقُوْهُ

اِنِّیْ	لَكُمْ	نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۝۲	اَنِ	اعْبُدُوا	اللّٰهَ	وَ	اتَّقُوْهُ
بیشک میں	تمہارے لیے	کھلا ڈر سنانے والا (ہوں)	کہ	تم عبادت کرو	اللہ (کی)	اور	ڈرو اس سے

بیشک میں تمہارے لیے کھلا ڈر سنانے والا ہوں ○ کہ اللہ کی بندگی کرو اور اس سے ڈرو

وَ اَطِیْعُوْنِۙ۝۳ یَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَ

وَ	اَطِیْعُوْنِ ۝۳	یَغْفِرْ	لَكُمْ	مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ	وَ
اور	اطاعت کرو میری	(اللہ) بخش دے گا	تمہارے	تمہارے کچھ گناہ	اور

اور میرا حکم مانو ○ وہ تمہارے کچھ گناہ بخش دے گا اور

یُؤَخِّرْكُمْ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّىؕ اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَآءَ

یُؤَخِّرْكُمْ	اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى	اِنَّ	اَجَلَ اللّٰهِ	اِذَا	جَآءَ
مہلت دے گا تمہیں	ایک مقرر مدت تک	بیشک	اللہ کی (مقرر کردہ) مدت	جب	آجائے

ایک مقررہ مدت تک تمہیں مہلت دے گا بیشک اللہ کی مقررہ مدت جب آجائے

لَا یُؤَخَّرُۘ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۝۴ قَالَ رَبِّ

لَا یُؤَخَّرُ	لَوْ	كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۴	قَالَ	رَبِّ
(تو) اسے پیچھے نہیں کیا جاتا	اگر	تم جانتے ہوتے	(نوح نے) عرض کی	اے میرے رب

تو اسے پیچھے نہیں کیا جاتا۔ کیا ہی اچھا ہوتا اگر تم جانتے ○ عرض کی: اے میرے رب!

اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلًا وَّ نَهَارًاۙ۝۵ فَلَمْ یَزِدْهُمْ

اِنِّیْ	دَعَوْتُ [1]	قَوْمِیْ	لَیْلًا	وَّ	نَهَارًا ۝۵	فَلَمْ یَزِدْهُمْ
بیشک میں	میں نے دعوت دی	اپنی قوم (کو)	رات	اور	دن	تو نہیں زیادہ کیا انہیں

بیشک میں نے اپنی قوم کو رات دن دعوت دی ○ تو میرے بلانے سے

وقف لازم

1 ...حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے اپنی ذمہ داری انتہائی احسن طریقے سے پوری کی لیکن قوم نے مسلسل ان کی بات نہ مانی اور احکامِ الٰہیہ کو رد کرتے رہے تو بالآخر حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں مناجات کیں، یہاں سے انہی مناجات کو بیان کیا جارہا ہے۔

دُعَآءِیْۤ اِلَّا فِرَارًا ۝۶ وَ اِنِّیْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ

دُعَآءِیْۤ	اِلَّا	فِرَارًا ۝۶	وَ	اِنِّیْ	كُلَّمَا	دَعَوْتُهُمْ
میرے بلانے (نے)	مگر	بھاگنے (میں)	اور	بیشک میں	جب کبھی	میں نے بلایا انہیں

ان کے بھاگنے میں ہی اضافہ ہوا ○ اور بیشک میں نے جتنی بار انہیں بلایا

لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْۤا اَصَابِعَهُمْ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَ

لِتَغْفِرَ	لَهُمْ	جَعَلُوْۤا	اَصَابِعَهُمْ	فِیْۤ اٰذَانِهِمْ	وَ
تاکہ تو بخش دے	ان کو	(تو) انہوں نے ڈال لیں	اپنی انگلیاں	اپنے کانوں میں	اور

تاکہ تو انہیں بخش دے تو انہوں نے اپنے کانوں میں اپنی انگلیاں ڈال لیں اور

اسْتَغْشَوْا ثِیَابَهُمْ وَ اَصَرُّوْا وَ اسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۝۷ ثُمَّ

اسْتَغْشَوْا	ثِیَابَهُمْ	وَ	اَصَرُّوْا	وَ	اسْتَكْبَرُوا	اسْتِكْبَارًا ۝۷	ثُمَّ
انہوں نے اوڑھ لیا	اپنے کپڑوں (کو)	اور	وہ ڈٹ گئے	اور	تکبر کیا	تکبر کرنا	پھر

اپنے کپڑے اوڑھ لیے اور وہ ڈٹ گئے اور بڑا تکبر کیا ○ پھر

اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ۝۸ ثُمَّ اِنِّیْۤ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَ

اِنِّیْ	دَعَوْتُهُمْ	جِهَارًا ۝۸	ثُمَّ	اِنِّیْۤ	اَعْلَنْتُ	لَهُمْ	وَ
بیشک میں	میں نے دعوت دی انہیں	بلند آواز سے	پھر	بیشک میں	میں نے اعلانیہ کہا	ان سے	اور

یقیناً میں نے انہیں بلند آواز سے دعوت دی ○ پھر یقیناً میں نے ان سے اعلانیہ بھی کہا اور

اَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ۝۹ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ

اَسْرَرْتُ	لَهُمْ	اِسْرَارًا ۝۹	فَقُلْتُ [1]	اسْتَغْفِرُوْا	رَبَّكُمْ
آہستہ کہا	ان سے	آہستہ کہنا	تو میں نے کہا	(اے لوگو) معافی مانگو	اپنے رب (سے)

آہستہ خفیہ بھی کہا ○ تو میں نے کہا: (اے لوگو!) اپنے رب سے معافی مانگو،

دعائے نوح میں تبلیغی جدوجہد کا ذکر

[1] حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم لمبے عرصے تک آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جھٹلاتی رہی تو اللہ تعالیٰ نے اُن سے بارش روک دی اور چالیس سال تک ان کی عورتوں کو بانجھ کر دیا، ان کے مال ہلاک ہوگئے اور جانور مر گئے، جب ان کا یہ حال ہوا تو حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ان سے فرمایا "اے لوگو! تم اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ کفر وشرک کرنے پر اس سے معافی مانگو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لاکر اس سے مغفرت طلب کرو تاکہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنی رحمتوں کے دروازے کھول دے کیونکہ اطاعت وعبادتِ الٰہی میں مشغولیت حقیقی خیر وبرکت اور وسعتِ رزق کا سبب ہوتی اور کفر سے بالآخر دنیا بھی برباد ہو جاتی ہے۔

اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝۱۰ یُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ مِّدْرَارًا ۝۱۱ وَّ

اِنَّهٗ	كَانَ	غَفَّارًا ۝۱۰	یُّرْسِلِ	السَّمَآءَ	عَلَیْكُمْ	مِّدْرَارًا ۝۱۱	وَّ
بیشک وہ	ہے	بڑا معاف فرمانے والا	وہ بھیجے گا	بارش	تم پر	موسلا دھار	اور

بیشک وہ بڑا معاف فرمانے والا ہے ○ وہ تم پر موسلا دھار بارش بھیجے گا ○ اور

یُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِیْنَ وَ یَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّ

یُمْدِدْكُمْ	بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِیْنَ	وَ	یَجْعَلْ	لَّكُمْ	جَنّٰتٍ	وَّ
مدد کرے گا تمہاری	مالوں اور بیٹوں سے	اور	بنادے گا	تمہارے لیے	باغات	اور

مالوں اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لیے باغات بنادے گا اور

یَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝۱۲ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ

یَجْعَلْ	لَّكُمْ	اَنْهٰرًا ۝۱۲ [1]	مَا	لَكُمْ	لَا تَرْجُوْنَ	لِلّٰهِ
بنائے گا	تمہارے لیے	نہریں	کیا ہوا	تمہیں	تم امید نہیں رکھتے	اللہ سے

تمہارے لیے نہریں بنائے گا ○ تمہیں کیا ہوا کہ تم اللہ سے عزت کی

وَقَارًا ۝۱۳ وَ قَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ۝۱۴ اَلَمْ تَرَوْا

وَقَارًا ۝۱۳	وَ	قَدْ	خَلَقَكُمْ	اَطْوَارًا ۝۱۴	اَلَمْ تَرَوْا
عزت (کی)	اور (حالانکہ)	بیشک	اس نے پیدا کیا تمہیں	کئی حالتوں (سے گزار کر)	کیا تم نے نہ دیکھا

امید نہیں رکھتے ○ حالانکہ اس نے تمہیں کئی حالتوں سے گزار کر بنایا ○ کیا تم نے دیکھا نہیں

كَیْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۝۱۵ وَّ جَعَلَ

كَیْفَ	خَلَقَ	اللّٰهُ	سَبْعَ سَمٰوٰتٍ	طِبَاقًا ۝۱۵	وَّ	جَعَلَ
کیسے	بنائے	اللہ (نے)	سات آسمان	ایک دوسرے کے اوپر	اور	اس نے کیا

کہ اللہ نے ایک دوسرے کے اوپر کیسے سات آسمان بنائے ؟ ○ اور ان میں

[1] ……بارگاہِ الٰہی میں استغفار اور اپنے گناہوں سے توبہ کرنے سے بے شمار دینی اور دنیاوی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔حدیث پاک میں ہے: جس نے استغفار کو اپنے لئے ضروری قرار دیا تو اللہ تعالیٰ اسے ہر غم اور تکلیف سے نجات دے گا اور اسے ایسی جگہ سے رزق عطا فرمائے گا جہاں سے اسے وہم وگمان بھی نہ ہو گا۔(ابن ماجہ، ۴ / ۲۵۷، الحدیث: ۳۸۱۹)

الْقَمَرَ فِیْهِنَّ نُوْرًا وَّ جَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿۱۶﴾ وَ اللّٰهُ

اللّٰهُ	وَ	سِرَاجًا ﴿۱۶﴾ (1)	الشَّمْسَ	جَعَلَ	وَّ	نُوْرًا	فِیْهِنَّ	الْقَمَرَ
اللہ	اور	چراغ	سورج (کو)	بنایا	اور	روشن	ان (آسمانوں) میں	چاند (کو)

چاند کو روشن کیا اور سورج کو چراغ بنایا ○ اور اللہ نے

اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ﴿۱۷﴾ ثُمَّ یُعِیْدُكُمْ فِیْهَا

فِیْهَا	یُعِیْدُكُمْ	ثُمَّ	نَبَاتًا ﴿۱۷﴾	مِّنَ الْاَرْضِ	اَنْۢبَتَكُمْ
اس میں	وہ لوٹائے گا تمہیں	پھر	ایک سبزے (کی طرح)	زمین سے	اس نے اگایا تمہیں

تمہیں سبزے کی طرح زمین سے اُگایا ○ پھر تمہیں اسی میں لوٹائے گا

وَ یُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ﴿۱۸﴾ وَ اللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ

الْاَرْضَ	لَكُمُ	جَعَلَ	اللّٰهُ	وَ	اِخْرَاجًا ﴿۱۸﴾	یُخْرِجُكُمْ	وَ
زمین (کو)	تمہارے لیے	اس نے بنایا	اللہ	اور	نکالنا	(دوبارہ) نکالے گا تمہیں	اور

اور تمہیں دوبارہ نکالے گا ○ اور اللہ نے تمہارے لیے زمین کو

بِسَاطًا ﴿۱۹﴾ لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ﴿۲۰﴾ قَالَ نُوْحٌ

نُوْحٌ	قَالَ	سُبُلًا فِجَاجًا ﴿۲۰﴾	مِنْهَا	لِّتَسْلُكُوْا	بِسَاطًا ﴿۱۹﴾
نوح (نے)	عرض کی	وسیع راستوں (میں)	اس سے (کے)	تاکہ تم چلو	بچھونا

بچھونا بنایا ○ تاکہ تم اس کے وسیع راستوں میں چلو ○ نوح نے عرض کی،

رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِیْ وَ اتَّبَعُوْا مَنْ

مَنْ	اتَّبَعُوْا	وَ	عَصَوْنِیْ	اِنَّهُمْ	رَّبِّ
(اس کے) جو	پیچھے لگ گئے	اور	انہوں نے نافرمانی کی میری	بیشک وہ	اے میرے رب

اے میرے رب! بیشک انہوں نے میری نافرمانی کی اور ایسے کے پیچھے لگ گئے

دعائے نوح میں قوم کی نافرمانی، مکر اور اصرار کفر کا ذکر

ع ۱ — ۱۰

(1) ......سورج کو چراغ اس طور پر فرمایا گیا ہے کہ وہ دنیا کو روشن کرتا ہے اور دنیا والے اس کی روشنی میں ایسے ہی دیکھتے ہیں جیسے گھر والے چراغ کی روشنی میں دیکھتے ہیں۔

لَمْ یَزِدْهُ مَالُهٗ وَ وَلَدُهٗۤ اِلَّا خَسَارًاۚ(۲۱) وَ

لَمْ یَزِدْهُ	مَالُهٗ	وَ	وَلَدُهٗۤ	اِلَّا	خَسَارًا (۲۱)[1]	وَ
نہیں بڑھایا اسے	اس کے مال	اور	اس کی اولاد (نے)	مگر	نقصان (میں)	اور

جس کے مال اور اولاد نے اس کے نقصان ہی کو بڑھایا ○ اور

مَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًاۚ(۲۲) وَ قَالُوْا لَا تَذَرُنَّ

مَكَرُوْا	مَكْرًا كُبَّارًا (۲۲)	وَ	قَالُوْا	لَا تَذَرُنَّ
انہوں نے مکر و فریب کیا	بہت بڑا مکر و فریب	اور	انہوں نے کہا	تم ہرگز نہ چھوڑنا

انہوں نے بہت بڑا مکر و فریب کیا ○ اور انہوں نے کہا: تم اپنے معبودوں کو

اٰلِهَتَكُمْ وَ لَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّ لَا سُوَاعًا ﳔ وَّ لَا یَغُوْثَ

اٰلِهَتَكُمْ	وَ	لَا تَذَرُنَّ	وَدًّا[2]	وَّ	لَا	سُوَاعًا	وَّ	لَا	یَغُوْثَ
اپنے معبودوں (کو)	اور	ہرگز نہ چھوڑنا	وَدّ (کو)	اور	نہ	سُواع	اور	نہ	یغوث

ہرگز نہ چھوڑنا اور ہرگز وَدّ اور سُواع اور یغوث

وَ یَعُوْقَ وَ نَسْرًاۚ(۲۳) وَ قَدْ اَضَلُّوْا كَثِیْرًا ﳛ وَ

وَ	یَعُوْقَ	وَ	نَسْرًا (۲۳)	وَ	قَدْ	اَضَلُّوْا	كَثِیْرًا	وَ
اور	یعوق	اور	نَسر (نامی بتوں کو)	اور	بیشک	انہوں نے گمراہ کیا	بہت سے (لوگوں کو)	اور

اور یعوق اور نَسر (نامی بتوں) کو نہ چھوڑنا ○ اور بیشک انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا اور

لَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا ضَلٰلًا(۲۴) مِمَّا خَطِیْٓــٴٰـتِهِمْ اُغْرِقُوْا

لَا تَزِدِ	الظّٰلِمِیْنَ	اِلَّا	ضَلٰلًا (۲۴)	مِمَّا خَطِیْٓــٴٰـتِهِمْ	اُغْرِقُوْا
تو زیادہ نہ کر	ظالموں (کو)	مگر	گمراہی (میں)	ان کی خطاؤں کی وجہ سے	انہیں ڈبو دیا گیا

تو ظالموں کی گمراہی میں ہی اضافہ کر ○ وہ اپنی خطاؤں کی وجہ سے ڈبو دیئے گئے

1 ......مال اور اولاد کی کثرت کسی کے راہِ راست پر ہونے کی دلیل نہیں بلکہ اکثر اوقات مال اور اولاد کی زیادتی دینی گمراہی اور اُخروی ہلاکت کا سبب بن جاتی ہے۔لہٰذا مسلمانوں کو چاہئے کہ کافروں کا مال و دولت اور آسائشیں دیکھ کر ان سے مرعوب نہ ہوں اور اپنے مال اور اولاد کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کے ذکر سے غافل نہ ہوں بلکہ اس کی اطاعت و فرمانبرداری اور عبادت گزاری میں مصروف رہیں۔

2 ......وَدّ اور سُواع وغیرہ ان بتوں کے نام ہیں جنہیں حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم پوجا کرتی تھی۔

فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ۬ فَلَمْ یَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ﴿۲۵﴾

اَنْصَارًا ﴿۲۵﴾	مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ	لَهُمْ	فَلَمْ یَجِدُوْا	نَارًا (1)	فَاُدْخِلُوْا
مددگار	اللہ کے مقابل	اپنے لیے	تو انہوں نے نہ پائے	آگ (میں)	پھر انہیں داخل کیا گیا

پھر آگ میں داخل کیے گئے تو انہوں نے اپنے لیے اللہ کے مقابلے میں کوئی مددگار نہ پائے ○

وَ قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ

مِنَ الْكٰفِرِیْنَ	عَلَى الْاَرْضِ	لَا تَذَرْ	رَّبِّ	نُوْحٌ	قَالَ	وَ
کافروں میں سے	زمین پر	تو نہ چھوڑ	اے میرے رب	نوح (نے)	عرض کی	اور

اور نوح نے عرض کی، اے میرے رب! زمین پر کافروں میں سے کوئی بسنے والا

دَیَّارًا ﴿۲۶﴾ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ یُضِلُّوْا عِبَادَكَ

عِبَادَكَ	یُضِلُّوْا	تَذَرْهُمْ	اِنْ	اِنَّكَ	دَیَّارًا ﴿۲۶﴾
تیرے بندوں (کو)	(تو) وہ گمراہ کردیں گے	تو چھوڑ دے گا انہیں	اگر	بیشک تو	کوئی بسنے والا

نہ چھوڑ ○ بیشک اگر تو انہیں چھوڑ دے گا تو یہ تیرے بندوں کو گمراہ کر دیں گے

وَ لَا یَلِدُوْۤا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿۲۷﴾ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ

لِیْ	اغْفِرْ	رَبِّ	كَفَّارًا ﴿۲۷﴾	فَاجِرًا	اِلَّا	لَا یَلِدُوْۤا	وَ
مجھے	تو بخش دے	اے میرے رب	بڑی ناشکری	بدکار	مگر	وہ اولاد نہیں جنیں گے	اور

اور یہ اولاد بھی ایسی ہی جنیں گے جو بدکار، بڑی ناشکری ہوگی ○ اے میرے رب! مجھے اور میرے ماں باپ کو

وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّ

وَّ	مُؤْمِنًا	بَیْتِیَ	دَخَلَ	لِمَنْ	وَ	لِوَالِدَیَّ (2)	وَ
اور	ایمان والا (ہوکر)	میرے گھر (میں)	داخل ہوا	(اس) کو جو	اور	میرے ماں باپ کو	اور

اور میرے گھر میں حالتِ ایمان میں داخل ہونے والے کو اور

حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی کفار کے خلاف دعا

حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اہلِ ایمان کے لیے دعائے مغفرت

(1)......اس سے ثابت ہوا کہ قبر کا عذاب برحق ہے کیونکہ حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم غرق ہونے کے بعد ہی آگ میں داخل کر دی گئی اور یہ بات واضح ہے کہ یہ جہنم نہیں ہوسکتی کیونکہ اس آگ میں کفار قیامت کے دن ہی داخل کئے جائیں گے اور ابھی قیامت واقع نہیں ہوئی۔

(2)......اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے والدین مومن تھے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ انتقال کر جانے والے مسلمانوں کے لئے مغفرت کی دعا کرنی چاہئے کہ اس سے انہیں فائدہ ہوتا ہے۔

لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِؕ-وَ لَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا تَبَارًا۠ ﴿۲۸﴾ ع

لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ	وَ	لَا تَزِدِ	الظّٰلِمِیْنَ	اِلَّا	تَبَارًا ﴿۲۸﴾
ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو	اور	تو زیادہ نہ کر	ظالموں، کافروں (کو)	مگر	تباہی (میں)

سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان عورتوں کو بخش دے اور کافروں کی تباہی میں اضافہ فرمادے ○

آیات: 28 — رکوع: 02

سُوْرَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

جنوں کے گروہ سے متعلق وحی

قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ

قُلْ	اُوْحِیَ (1)	اِلَیَّ	اَنَّهُ	اسْتَمَعَ	نَفَرٌ	مِّنَ الْجِنِّ
تم کہو	وحی کی گئی ہے	میری طرف	کہ	غور سے سنا	ایک گروہ (نے)	جنوں میں سے

اے حبیب! تم فرماؤ، میری طرف وحی کی گئی ہے کہ جنات کے ایک گروہ نے (میری تلاوت کو) غور سے سنا

فَقَالُوْۤا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ﴿۱﴾ۙ یَّهْدِیْۤ اِلَى الرُّشْدِ

فَقَالُوْۤا	اِنَّا	سَمِعْنَا	قُرْاٰنًا عَجَبًا ﴿۱﴾	یَّهْدِیْۤ	اِلَى الرُّشْدِ
تو انہوں نے کہا	بیشک	ہم نے سنا	ایک عجیب قرآن	وہ رہنمائی کرتا ہے	بھلائی کی طرف

تو انہوں نے کہا: بیشک ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ○ جو بھلائی کی طرف رہنمائی کرتا ہے

(1)......اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حکم ارشاد فرمایا ہے کہ وہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کے سامنے جنات کا واقعہ ظاہر فرمادیں اور یہ بات بھی معلوم ہو جائے کہ وہ انسانوں کی طرح جنات کی طرف بھی مبعوث فرمائے گئے ہیں تاکہ کفارِ قریش کو معلوم ہو جائے کہ جنات اپنی سرکشی کے باوجود قرآن سن کر اس کے اعجاز کو پہچان لیتے اور اس پر ایمان لے آتے ہیں جبکہ انسان ہونے کے باوجود ان کی حالت جنات سے بھی گئی گزری ہے۔

فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَ لَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَاۤ اَحَدًا ۙ﴿۲﴾

اَحَدًا ﴿۲﴾	بِرَبِّنَاۤ	لَنْ نُّشْرِكَ	وَ	بِهٖ	فَاٰمَنَّا
کسی ایک (کو)	اپنے رب کے ساتھ	ہرگز شریک نہ ٹھہرائیں گے	اور	اس پر	توہم ایمان لائے

توہم اس پر ایمان لائے اور ہم ہرگز کسی کو اپنے رب کا شریک نہ ٹھہرائیں گے ○

وَّ اَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّ لَا

لَا	وَّ	صَاحِبَةً	مَا اتَّخَذَ	جَدُّ رَبِّنَا	تَعٰلٰى	اَنَّهٗ	وَّ
نہ	اور	کوئی بیوی	اس نے نہ بنائی	ہمارے رب کی شان	بہت بلند ہے	یہ کہ	اور

اور یہ کہ ہمارے رب کی شان بہت بلند ہے، اس نے کوئی بیوی اور بچہ

وَلَدًا ۙ﴿۳﴾ وَّ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۙ﴿۴﴾

شَطَطًا ﴿۴﴾	عَلَى اللّٰهِ	سَفِيْهُنَا	كَانَ يَقُوْلُ	اَنَّهٗ	وَّ	وَلَدًا ﴿۳﴾
حد سے بڑھ کر بات	اللہ پر	ہم میں سے کوئی بیوقوف (ہی)	کہتا تھا	یہ کہ	اور	بچہ

نہ بنایا○ اور یہ کہ ہم میں سے کوئی بیوقوف ہی اللہ پر حد سے بڑھ کر بات کہتا تھا○

وَّ اَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَ الْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ

عَلَى اللّٰهِ	الْجِنُّ	وَ	الْاِنْسُ	لَّنْ تَقُوْلَ	اَنْ	ظَنَنَّاۤ	اَنَّا	وَّ
اللہ پر	جن	اور	آدمی	ہرگز نہ کہیں گے	کہ	ہم نے خیال کیا تھا	یہ کہ	اور

اور یہ کہ ہم نے یہ خیال کیا تھا کہ آدمی اور جن ہرگز اللہ پر جھوٹ

كَذِبًا ۙ﴿۵﴾ وَّ اَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ

يَعُوْذُوْنَ [1]	رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ	كَانَ	اَنَّهٗ	وَّ	كَذِبًا ﴿۵﴾
پناہ لیتے	انسانوں میں سے کچھ مرد	تھے	یہ کہ	اور	جھوٹی بات

نہ باندھیں گے○ اور یہ کہ آدمیوں میں سے کچھ مرد جنوں کے کچھ مردوں کی

جنوں اور انسانوں سے متعلق مغالطوں اور جہالتوں کا بیان

[1] ... دورِ جاہلیت میں عرب کے لوگ جب سفر کرتے اور کسی چٹیل میدان میں انہیں شام ہو جاتی تو وہ کہتے کہ ہم اس جگہ کے شریر جنات سے ان کے سردار کی پناہ چاہتے ہیں، اس طرح ان کی رات امن سے گزر جاتی۔ ان کے اس عمل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اِن جنات نے اپنی قوم سے کہا کہ آدمیوں میں سے کچھ مرد جنوں کے کچھ مردوں کی پناہ لیتے تھے اور ان کی یہ حالت دیکھ کر جنات میں سرکشی بڑھ گئی اور وہ شیطانوں کی پیروی کرنے اور ان کے وسوسے قبول کرنے کی طرف مزید راغب ہو گئے۔

قیامت سے متعلق کفار جنوں اور انسانوں کے گمان کا بیان

بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۙ﴿۶﴾ وَّ اَنَّهُمْ

بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ	فَزَادُوْهُمْ	رَهَقًا ﴿۶﴾	وَّ	اَنَّهُمْ
جنوں کے کچھ مردوں کی	تو انہوں نے زیادہ کر دیا ان (جنوں) کی	سرکشی، تکبر (کو)	اور	یہ کہ وہ

پناہ لیتے تھے تو انہوں نے ان جنوں کی سرکشی کو مزید بڑھا دیا ○ اور یہ کہ انہوں نے

ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ یَّبْعَثَ

ظَنُّوْا	كَمَا	ظَنَنْتُمْ [1]	اَنْ	لَّنْ یَّبْعَثَ
انہوں نے گمان کیا	جیسا	(اے جنو) تم نے گمان کیا	کہ	(رسول بنا کر) ہرگز نہ بھیجے گا (یا) ہرگز نہ اٹھائے گا

ویسے ہی گمان کیا جیسا (اے جنو) تم نے گمان کیا کہ اللہ ہرگز کوئی رسول

آسمانوں سے متعلق جنات کے اپنے مشاہدات کا ذکر

اللّٰهُ اَحَدًا ۙ﴿۷﴾ وَّ اَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا

اللّٰهُ	اَحَدًا ﴿۷﴾	وَّ	اَنَّا	لَمَسْنَا	السَّمَآءَ	فَوَجَدْنٰهَا
اللہ	کسی ایک (کو)	اور	یہ کہ	ہم نے چھوا	آسمان (کو)	تو ہم نے پایا اسے

نہ بھیجے گا (یا، ہرگز کسی کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ نہ کرے گا) ○ اور یہ کہ ہم نے آسمان کو چھوا تو اسے پایا کہ

مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِیْدًا وَّ شُهُبًا ۙ﴿۸﴾ وَّ اَنَّا

مُلِئَتْ	حَرَسًا شَدِیْدًا [2]	وَّ	شُهُبًا ﴿۸﴾	وَّ	اَنَّا
(کہ) بھر دیا گیا ہے	سخت پہرے	اور	آگ کی چنگاریوں (سے)	اور	یہ کہ

سخت پہرے اور آگ کی چنگاریوں سے بھر دیا گیا ہے ○ اور یہ کہ ہم

كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ؕ فَمَنْ یَّسْتَمِعِ

كُنَّا نَقْعُدُ	مِنْهَا	مَقَاعِدَ	لِلسَّمْعِ	فَمَنْ	یَّسْتَمِعِ
ہم بیٹھا کرتے تھے	اس (آسمان) سے (میں)	بیٹھنے کی جگہوں (پر)	سننے کیلئے	پھر جو کوئی	سننا چاہے

پہلے آسمان میں سننے کے لیے کچھ بیٹھنے کی جگہوں پر بیٹھ جایا کرتے تھے، پھر اب جو کوئی

1 ...... یہ بات مومن جنات نے کافر جنات سے کہی یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے کفارِ قریش سے فرمائی گئی ہے، پہلی صورت میں معنی یہ ہو گا کہ انسانوں نے بھی ویسا ہی گمان کیا جیسا اے جنو! تم نے گمان کیا۔ دوسری صورت میں معنی یہ ہو گا کہ جنات نے بھی ویسا ہی گمان کیا جیسا اے کفارِ قریش تم نے گمان کیا۔

2 ...... جن آسمانوں کی طرف چڑھتے اور انتہائی غور سے کلام سنتے اور ایک کلمہ سن کر سو کلمے اپنی طرف سے ملا لیتے تھے، ایک کلمہ تو حق ہوتا لیکن جو اضافہ کرتے وہ باطل ہوتا۔ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بعثت کے بعد انہیں وہاں جانے سے روک دیا گیا۔

اَلْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ﴿۹﴾ وَّ اَنَّا لَا نَدْرِيْٓ

لَا نَدْرِيْٓ	اَنَّا	وَّ	رَّصَدًا ﴿۹﴾	شِهَابًا	لَهٗ	يَجِدْ	الْاٰنَ
ہم نہیں جانتے	یہ کہ	اور	تاک (میں)	آگ کا شعلہ	اپنے لیے	وہ پائے گا	اب

سنے وہ اپنی تاک میں آگ کا شعلہ پائے گا ○ اور یہ کہ ہمیں نہیں معلوم کہ

اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ

اَرَادَ	اَمْ	فِي الْاَرْضِ	بِمَنْ	اُرِيْدَ	اَشَرٌّ (1)
ارادہ کیا ہے	یا	زمین میں (ہے)	(اس کے) ساتھ جو	ارادہ کیا گیا ہے	کیا کسی برائی (کا)

کیا زمین میں رہنے والوں سے کسی برائی کا ارادہ فرمایا گیا ہے یا ان کے رب نے

بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ﴿۱۰﴾ وَّ اَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَ

وَ	الصّٰلِحُوْنَ	مِنَّا	اَنَّا	وَّ	رَشَدًا ﴿۱۰﴾	رَبُّهُمْ	بِهِمْ
اور	نیک لوگ (ہیں)	ہم میں کچھ	یہ کہ	اور	کسی بھلائی (کا)	ان کے رب (نے)	ان کے ساتھ

ان کے ساتھ کسی بھلائی کا ارادہ فرمایا ہے ○ اور یہ کہ ہم میں کچھ نیک ہیں اور

مِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ؕ كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ﴿۱۱﴾ وَّ اَنَّا

اَنَّا	وَّ	قِدَدًا ﴿۱۱﴾ (2)	طَرَآئِقَ	كُنَّا	دُوْنَ ذٰلِكَ	مِنَّا
یہ کہ	اور	بٹے ہوئے	مختلف راہوں (میں)	ہم ہیں	اس کے علاوہ (ہیں)	ہم میں کچھ

کچھ اس کے علاوہ ہیں، ہم مختلف راہوں میں بٹے ہوئے ہیں ○ اور یہ کہ

ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ وَ

وَ	فِي الْاَرْضِ	اللّٰهَ	لَّنْ نُّعْجِزَ	اَنْ	ظَنَنَّآ
اور	زمین میں	اللہ (کو)	ہم ہرگز بے بس نہیں کرسکتے	کہ	ہمیں یقین ہوگیا ہے

ہمیں یقین ہوگیا ہے کہ ہم ہرگز زمین میں اللہ کو بے بس نہیں کرسکتے اور

آسمانی نظام میں ہونے والی تبدیلی پر جنات کا تردد

جنات کے مختلف گروہوں کی طرف اشارہ

کوئی جن اللہ کے قابو سے نہیں نکل سکتا

1 ...اس سے جنوں کی مراد یہ تھی کہ ہم نہیں جانتے کہ جس قرآن پر ہم ایمان لائے ہیں زمین پر رہنے والے اس کا انکار کرتے ہیں یا اس پر ایمان لاتے ہیں۔ یا یہ مراد تھی کہ ہم نہیں جانتے کہ ہمارا آسمانوں پر جانا روک کر انسانوں کے ساتھ برائی کا ارادہ فرمایا گیا ہے یا ان کی بھلائی چاہی گئی ہے۔ 2 ...... مختلف راہوں میں بٹے ہونے سے مراد مختلف حالتوں میں بٹا ہونا ہے جیسے کچھ متقی اور پرہیزگار ہیں اور کچھ کامل نیک نہیں، کچھ طبعی طور پر نیک سیرت اور دوسروں کے ساتھ اچھے معاملات کرنے کی طرف مائل ہیں اور کچھ ان کی طرح نیک سیرت نہیں۔ یا اس سے مراد مختلف دینوں میں بٹا ہونا ہے جیسے کچھ مومن ہیں اور کچھ کافر ہیں۔

ایمان لانے والوں کی حوصلہ افزائی

لَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ۝۱۲ۙ وَّ اَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰۤى

لَنْ نُّعْجِزَهٗ	هَرَبًا ۝۱۲	وَّ	اَنَّا	لَمَّا	سَمِعْنَا	الْهُدٰۤى
ہرگز ہم بے بس نہیں کرسکتے اسے	بھاگ کر	اور	یہ کہ	جب	ہم نے سنا	ہدایت (قرآن کو)

نہ (زمین سے) بھاگ کر اسے بے بس کرسکتے ہیں ۝ اور یہ کہ ہم نے جب ہدایت (قرآن) کو سنا

اٰمَنَّا بِهٖ ؕ فَمَنْ یُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ فَلَا یَخَافُ

اٰمَنَّا	بِهٖ	فَمَنْ	یُّؤْمِنْۢ	بِرَبِّهٖ	فَلَا یَخَافُ
(تو) ہم ایمان لے آئے	اس پر	تو جو	ایمان لائے	اپنے رب پر	تو وہ خوف نہ رکھے گا

تو اس پر ایمان لائے تو جو اپنے رب پر ایمان لائے اسے نہ کسی کمی کا

مسلمانوں اور کافروں میں فرق

بَخْسًا وَّ لَا رَهَقًا ۝۱۳ۙ وَّ اَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ

بَخْسًا(1)	وَّ	لَا	رَهَقًا ۝۱۳ (2)	وَّ	اَنَّا	مِنَّا	الْمُسْلِمُوْنَ
کسی کمی (کا)	اور	نہ	کسی زیادتی (کا)	اور	یہ کہ	ہم میں کچھ	اسلام لانے والے (ہیں)

خوف ہوگا اور نہ کسی زیادتی کا ۝ اور یہ کہ ہم میں کچھ مسلمان ہیں

وَ مِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ؕ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓىٕكَ تَحَرَّوْا

وَ	مِنَّا	الْقٰسِطُوْنَ	فَمَنْ	اَسْلَمَ	فَاُولٰٓىٕكَ	تَحَرَّوْا
اور	ہم میں کچھ	ظلم کرنے والے (ہیں)	تو جو	اسلام لایا	تو یہ لوگ	انہوں نے قصد کیا

اور کچھ ظالم تو جو اسلام لائے تو وہی ہیں جنہوں نے ہدایت کا

صراطِ مستقیم پر قائم رہنے کا دنیوی صلہ

رَشَدًا ۝۱۴ وَ اَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ۝۱۵ۙ وَّ

رَشَدًا ۝۱۴	وَ	اَمَّا	الْقٰسِطُوْنَ	فَكَانُوْا	لِجَهَنَّمَ	حَطَبًا ۝۱۵ (3)	وَّ
ہدایت (کا)	اور	بہرحال	ظلم کرنے والے	تو وہ ہوگئے	جہنم کا	ایندھن	اور

قصد کیا ۝ اور بہرحال جو ظالم ہیں تو وہ جہنم کے ایندھن ہوگئے ۝ اور

1 ...... اس سے نیکیوں میں کمی کا خوف نہ ہونا مراد ہے۔ 2 ...... اس سے گناہ زیادہ شمار کئے جانے یا ان کی جتنی سزا بنتی ہے اس سے زیادہ سزا ملنے کا خوف نہ ہونا مراد ہے۔ 3 ...... اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ کافر جن جہنم کی آگ کے عذاب میں گرفتار کئے جائیں گے۔ جنات اگرچہ آگ سے پیدا کئے گئے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ وہ آگ کو آگ کے ذریعے عذاب میں مبتلا کردے جیسے انسان گوشت و ہڈی سے بنا ہے لیکن ہڈی اور گوشت سے ضرب لگانے پر تکلیف ہوتی ہے نیز یہ بھی ممکن ہے کہ جنات کی ہیئت تبدیل کرکے انہیں عذاب دیا جائے۔

نعمتیں دینے کا مقصد اور ذکرِ الٰہی سے منہ پھیرنے والے کا انجام

اَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِیْقَةِ لَاَسْقَیْنٰهُمْ

اَنْ	لَّوِ اسْتَقَامُوْا	عَلَى الطَّرِیْقَةِ	لَاَسْقَیْنٰهُمْ
یہ کہ	اگر وہ سیدھے ہو جاتے	(دینِ حق کے) راستے پر	(تو) ضرور ہم سیراب کرتے انہیں

یہ کہ اگر وہ راستے پر سیدھے ہو جاتے تو ضرور ہم انہیں وافر مقدار میں

مَّآءً غَدَقًا ﴿۱۶﴾ لِّنَفْتِنَهُمْ فِیْهِ ؕ وَ مَنْ یُّعْرِضْ

مَّآءً غَدَقًا ﴿۱۶﴾	لِّنَفْتِنَهُمْ[1]	فِیْهِ	وَ	مَنْ	یُّعْرِضْ
کثیر پانی (سے)	تاکہ ہم آزمائیں انہیں	اس بارے میں	اور	جو	منہ پھیرے

پانی دیتے ○ تاکہ اس بارے میں ہم انہیں آزمائیں اور جو اپنے رب کی یاد سے

مسجدوں میں صرف اللہ کی عبادت کرنے کا حکم

عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ یَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ﴿۱۷﴾ وَّ اَنَّ الْمَسٰجِدَ

عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ[2]	یَسْلُكْهُ	عَذَابًا صَعَدًا ﴿۱۷﴾	وَّ	اَنَّ	الْمَسٰجِدَ
اپنے رب کی یاد سے	(تو) وہ ڈال دے گا اسے	چڑھ جانے والے عذاب (میں)	اور	یہ کہ	مسجدیں

منہ پھیرے تو وہ اسے چڑھ جانے والے عذاب میں ڈال دے گا ○ اور یہ کہ مسجدیں

عبادت کے وقت حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کے گرد جنات کا ہجوم

لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ﴿۱۸﴾ وَّ اَنَّهٗ لَمَّا

لِلّٰهِ	فَلَا تَدْعُوْا	مَعَ اللّٰهِ	اَحَدًا ﴿۱۸﴾	وَّ	اَنَّهٗ	لَمَّا
اللہ ہی کی (ہیں)	تو تم عبادت نہ کرو	اللہ کے ساتھ	کسی ایک (کی)	اور	یہ کہ	جب

اللہ ہی کی ہیں تو اللہ کے ساتھ کسی کی عبادت نہ کرو ○ اور یہ کہ جب

قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ یَدْعُوْهُ كَادُوْا یَكُوْنُوْنَ عَلَیْهِ

قَامَ	عَبْدُ اللّٰهِ	یَدْعُوْهُ	كَادُوْا یَكُوْنُوْنَ	عَلَیْهِ
کھڑا ہوا	اللہ کا بندہ	(کہ) عبادت کرے اس کی	(تو) قریب تھا کہ وہ ہو جاتے	اس پر

اللہ کا بندہ اس کی عبادت کرنے کھڑا ہوا تو قریب تھا کہ وہ جن اس پر ہجوم

1 ...... مسلمانوں کو وسیع رزق دیا جانا ان کی آزمائش کے لئے ہے کہ وہ اس رزق کا استعمال کیسا کرتے ہیں لیکن افسوس کہ فی زمانہ اکثر مالدار مسلمان اس آزمائش میں ناکام نظر آ رہے ہیں کیونکہ ان کی دولت رضائے الٰہی کے کاموں میں صرف ہونے کی بجائے اسے ناراض کرنے والے کاموں میں خرچ ہو رہی ہے۔ آخرت کا چین اور سکون دینے والے کاموں میں استعمال ہونے کی بجائے ہر طرح کا دنیوی عیش حاصل کرنے میں لگائی جا رہی ہے۔ اللہ تعالٰی انہیں عقلِ سلیم اور ہدایت عطا فرمائے، اٰمین۔ 2 ...... یہاں ذکر سے مراد قرآنِ پاک، یا اللہ تعالٰی کی وحدانیت کا اقرار کرنا، یا اس کی عبادت کرنا ہے۔

لِبَدًا ﴿١٩﴾ قُلْ اِنَّمَاۤ اَدْعُوْا رَبِّیْ وَ

لِبَدًا ﴿١٩﴾	قُلْ	اِنَّمَاۤ اَدْعُوْا	رَبِّیْ	وَ
ہجوم در ہجوم	تم کہو	میں صرف عبادت کرتا ہوں	اپنے رب (کی)	اور

کر دیتے ○ تم فرماؤ: میں تو اپنے رب ہی کی عبادت کرتا ہوں اور

لَاۤ اُشْرِكُ بِهٖۤ اَحَدًا ﴿٢٠﴾ قُلْ اِنِّیْ لَاۤ اَمْلِكُ

لَاۤ اُشْرِكُ	بِهٖۤ	اَحَدًا ﴿٢٠﴾	قُلْ	اِنِّیْ	لَاۤ اَمْلِكُ[1]
میں شریک نہیں ٹھہراتا	اس کے ساتھ	کسی ایک (کو)	تم کہو	بیشک میں	میں مالک نہیں ہوں

کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراتا ○ تم فرماؤ: بیشک میں تمہارے لئے کسی نقصان

لَكُمْ ضَرًّا وَّ لَا رَشَدًا ﴿٢١﴾ قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ

لَكُمْ	ضَرًّا	وَّ	لَا	رَشَدًا ﴿٢١﴾	قُلْ	اِنِّیْ	لَنْ یُّجِیْرَنِیْ[2]
تمہارے لئے	کسی نقصان (کا)	اور	نہ	کسی نفع (کا)	تم کہو	بیشک میں	ہرگز نہ بچائے گا مجھے

اور نفع کا مالک نہیں ہوں ○ تم فرماؤ: یقیناً ہرگز مجھے اللہ سے

مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ۬ وَّ لَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿٢٢﴾ اِلَّا

مِنَ اللّٰهِ	اَحَدٌ	وَّ	لَنْ اَجِدَ	مِنْ دُوْنِهٖ	مُلْتَحَدًا ﴿٢٢﴾	اِلَّا
اللہ سے	کوئی ایک	اور	میں ہرگز نہ پاؤں گا	اس کے سوا	کوئی پناہ	مگر

کوئی نہ بچائے گا اور ہرگز اس کے سوا کوئی پناہ نہ پاؤں گا ○ مگر (میرا کام)

بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِسٰلٰتِهٖ ؕ وَ مَنْ یَّعْصِ

بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ	وَ	رِسٰلٰتِهٖ	وَ	مَنْ	یَّعْصِ
(میرا کام) اللہ کی طرف سے تبلیغ	اور	اس کے پیغامات (پہنچانا ہے)	اور	جو	نافرمانی کرے

اللہ کی طرف سے تبلیغ اور اس کے پیغامات (پہنچانا ہے) اور جو اللہ اور اس کے رسول کا

اللہ و رسول کے نافرمان کا برا

1 ...... یہاں نفع نقصان کا مالک نہ ہونے کی نفی اس طور پر ہے کہ میں ان چیزوں کا حقیقی مالک نہیں بلکہ حقیقی مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ہاں اللہ تعالیٰ کی عطا اور اس کی دی ہوئی قدرت سے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نفع نقصان دونوں کے مالک ہیں جس کی ایک مثال حوضِ کوثر ہے۔ 2 ...... یعنی اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آپ مشرکین سے فرمادیں کہ بالفرض اگر میں اللہ تعالیٰ کے حکم کی مخالفت کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤں تو ہرگز مجھے مخلوق میں سے کوئی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قہر اور اس کے عذاب سے نہ بچا سکے گا اور نہ ہی کوئی مددگار میری مدد کرے گا اور میں سختیوں کے وقت ہرگز اس کے سوا کوئی پناہ نہ پاؤں گا۔

اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ

اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ	فَاِنَّ	لَهٗ	نَارَ جَهَنَّمَ	خٰلِدِیْنَ
اللہ اور اس کے رسول (کی)	تو بیشک	اس کے لیے	جہنم کی آگ (ہے)	ہمیشہ رہنے والے

حکم نہ مانے تو بیشک اس کے لیے جہنم کی آگ ہے جس میں

عذاب سے متعلق کفار کو تنبیہ

فِیْهَاۤ اَبَدًا ﴿٢٣﴾ حَتّٰۤى اِذَا رَاَوْا مَا یُوْعَدُوْنَ

فِیْهَاۤ	اَبَدًا ﴿٢٣﴾	حَتّٰۤى	اِذَا	رَاَوْا	مَا	یُوْعَدُوْنَ
اس میں	ہمیشہ	یہاں تک کہ	جب	وہ دیکھیں گے	(اسے) جس کی	انہیں وعید سنائی جاتی تھی

ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے ○ یہاں تک کہ جب وہ اسے دیکھیں گے جس کی انہیں وعید سنائی جاتی تھی

فَسَیَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّ اَقَلُّ

فَسَیَعْلَمُوْنَ	مَنْ	اَضْعَفُ	نَاصِرًا	وَّ	اَقَلُّ
تو عنقریب وہ جان لیں گے	کون	زیادہ کمزور (ہے)	مددگار (کے اعتبار سے)	اور	زیادہ کم (ہے)

تو جلد جان جائیں گے کہ کس کا مددگار کمزور ہے اور کس کی تعداد

نزولِ عذاب کا وقت معلوم کرنے والے کو جواب

عَدَدًا ﴿٢٤﴾ قُلْ اِنْ اَدْرِیْۤ اَقَرِیْبٌ مَّا

عَدَدًا ﴿٢٤﴾ [1]	قُلْ	اِنْ [2]	اَدْرِیْۤ	اَقَرِیْبٌ	مَّا
تعداد (کے اعتبار سے)	تم کہو	نہیں	میں جانتا	کیا قریب (ہے)	(وہ) جس کی

کم ہے ○ تم فرماؤ: میں نہیں جانتا کہ جس کی تمہیں وعید سنائی جاتی ہے

تُوْعَدُوْنَ اَمْ یَجْعَلُ لَهٗ رَبِّیْۤ اَمَدًا ﴿٢٥﴾

تُوْعَدُوْنَ	اَمْ	یَجْعَلُ	لَهٗ	رَبِّیْۤ	اَمَدًا ﴿٢٥﴾
تمہیں وعید سنائی جاتی ہے	یا	کرے گا	اس کے لئے	میرا رب	ایک وقفہ

وہ نزدیک ہے یا میرا رب اس کے لئے ایک وقفہ کرے گا ○

1 ..... اس سے یہ مراد نہیں کہ بروزِ قیامت کافروں کے مددگار تو ہوں گے لیکن ان کی تعداد مسلمانوں کے مددگاروں سے کم ہو گی بلکہ مراد یہ ہے کہ اس دن کافر کا کوئی مددگار نہ ہو گا اور مومن کی مدد اللہ تعالیٰ، اس کے انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، فرشتے اور نیک و صالح مسلمان سب فرمائیں گے۔ 2 ..... یہ نفی اس طور پر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بتائے بغیر نہیں جانتے، ہاں اللہ تعالیٰ کے بتانے سے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو قیامت واقع ہونے کے وقت کا علم ہے اور اس کی دلیل وہ تمام احادیث ہیں جن میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے قیامت کی علامت اور نشانیاں بیان فرمائیں حتی کہ مہینہ، دن اور وہ وقت

عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰى غَیْبِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ۙ

عٰلِمُ الْغَیْبِ	فَلَا یُظْهِرُ	عَلٰى غَیْبِهٖۤ	اَحَدًا ﴿۲۶﴾
غیب کا جاننے والا	تو وہ اطلاع نہیں دیتا	اپنے غیب پر	کسی ایک (کو)

غیب کا جاننے والا اپنے غیب پر کسی کو اطلاع نہیں دیتا○

اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ یَسْلُكُ

اِلَّا	مَنِ	ارْتَضٰى	مِنْ	رَّسُوْلٍ (۱)	فَاِنَّهٗ	یَسْلُكُ
مگر	جسے	اس نے پسند کرلیا	سے (یعنی)	رسول (کو)	تو بیشک وہ	مقرر کردیتا ہے

سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے کہ ان کے آگے پیچھے

مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ﴿۲۷﴾ۙ لِّیَعْلَمَ

مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ	وَ	مِنْ خَلْفِهٖ	رَصَدًا ﴿۲۷﴾	لِّیَعْلَمَ
اس کے آگے	اور	اس کے پیچھے	پہرے دار	تاکہ (اللہ) دیکھ لے

پہرے دار مقرر کردیتا ہے○ تاکہ اللہ دیکھ لے

اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَ اَحَاطَ بِمَا

اَنْ	قَدْ	اَبْلَغُوْا	رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ	وَ	اَحَاطَ	بِمَا
کہ	بیشک	انہوں نے پہنچادیئے	اپنے رب کے پیغامات	اور	(اللہ نے) گھیر رکھا ہے	(اس) کو جو

کہ بیشک انہوں نے اپنے رب کے پیغامات پہنچادیئے ہیں اور اللہ نے وہ سب کچھ گھیر رکھا ہے جو

لَدَیْهِمْ وَ اَحْصٰى كُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا ﴿۲۸﴾ع

لَدَیْهِمْ	وَ	اَحْصٰى	كُلَّ شَیْءٍ	عَدَدًا ﴿۲۸﴾
ان کے پاس (ہے)	اور	اس نے شمار کررکھی ہے	ہر چیز (کی)	گنتی

ان کے پاس ہے اور اس نے ہر چیز کی گنتی شمار کررکھی ہے○

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) بھی بتادیا جس میں قیامت قائم ہوگی۔

(1)......اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے پسندیدہ رسولوں کو غیب کا علم عطا فرماتا ہے۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چونکہ پسندیدہ رسولوں میں سب سے اعلیٰ ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو سب سے زیادہ غیب کے علوم عطا فرمائے ہیں جیسا کہ صحاح ستہ کی کثیر روایات سے ثابت ہے۔ یہاں آیت میں خاص غیب مراد ہے ورنہ اولیاءِ کرام کو بھی رسولوں کے واسطے سے غیب کا علم عطا کیا جاتا ہے۔

آیات: 20 — رکوع: 02

سُوْرَةُ الْمُزَّمِّل مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ			
بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			

يٰۤاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۙ﴿۱﴾ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۙ﴿۲﴾

يٰۤاَيُّهَا	الْمُزَّمِّلُ ﴿۱﴾	قُمِ (1)	الَّيْلَ	اِلَّا	قَلِيْلًا ﴿۲﴾
اے	چادر اوڑھنے والے	تم قیام کرو	رات (میں)	سوائے	تھوڑے (حصے کے)

اے چادر اوڑھنے والے ○ رات کے تھوڑے سے حصے کے سوا قیام کرو ○

نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۙ﴿۳﴾ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ

نِّصْفَهٗۤ	اَوِ	انْقُصْ	مِنْهُ	قَلِيْلًا ﴿۳﴾	اَوْ زِدْ	عَلَيْهِ
اس (رات) کا آدھا حصہ (نصف رات)	یا	کم کرلو	اس سے	کچھ	یا اضافہ کرلو	اس پر

آدھی رات (قیام کرو) یا اس سے کچھ کم کرلو ○ یا اس پر کچھ اضافہ کرلو

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ؕ﴿۴﴾ اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ

وَ	رَتِّلِ (2)	الْقُرْاٰنَ	تَرْتِيْلًا ﴿۴﴾	اِنَّا	سَنُلْقِيْ	عَلَيْكَ
اور	ٹھہر ٹھہر کر پڑھو	قرآن (کو)	ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا	بیشک	عنقریب ہم ڈالیں گے	تم پر

اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو ○ بیشک عنقریب ہم تم پر ایک بھاری بات

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کو قیامِ لیل کا حکم اور اس کے وقت کا بیان

ترتیل کے ساتھ تلاوتِ قرآن کا حکم

قیامِ لیل کے حکم کا مقصد

(1) ... اس آیت میں قیام سے مراد تہجد کی نماز ہے۔ اسلام کے ابتدائی دور میں سورۂ مزمل کی ان آیات کی وجہ سے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ پر اور آپ کی امت پر تہجد کی نماز فرض تھی، پھر تخفیف کی گئی اور امت کے حق میں تہجد کا وجوب منسوخ ہوگیا اور ان کے لئے تہجد کی نماز ادا کرنا مستحب ہوگیا جبکہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے لئے ایک قوی قول کے مطابق اس کا وجوب باقی رہا۔ (2) ... اس کا معنی یہ ہے کہ اطمینان کے ساتھ اس طرح قرآن پڑھو کہ حروف جدا جدا رہیں، جن مقامات پر وقف کرنا ہے ان کا اور تمام حرکات اور مدات کی ادائیگی کا خاص خیال رہے۔

قَوْلًا ثَقِیْلًا ۝۵ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّیْلِ هِیَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ

قَوْلًا ثَقِیْلًا ۝۵ [1]	اِنَّ	نَاشِئَةَ الَّیْلِ	هِیَ	اَشَدُّ	وَطْاً [2]	وَّ
ایک بھاری بات	بیشک	رات میں قیام کرنا	وہ	زیادہ ہے	موافقت (میں)	اور

ڈالیں گے ○ بیشک رات کو قیام کرنا زیادہ موافقت کا سبب ہے اور

اَقْوَمُ قِیْلًا ۝۶ اِنَّ لَكَ فِی النَّهَارِ سَبْحًا طَوِیْلًا ۝۷ وَ

اَقْوَمُ	قِیْلًا ۝۶	اِنَّ	لَكَ	فِی النَّهَارِ	سَبْحًا طَوِیْلًا ۝۷	وَ
زیادہ سیدھا ہے	بات کہنے (میں)	بیشک	تمہارے لیے	دن میں	لمبی مصروفیت (ہے)	اور

بات خوب سیدھی نکلتی ہے ○ بیشک دن میں تو تمہیں بہت سے کام ہیں ○ اور

اذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَ تَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا ۝۸

اذْكُرِ	اسْمَ رَبِّكَ	وَ	تَبَتَّلْ [3]	اِلَیْهِ	تَبْتِیْلًا ۝۸
یاد کرو	اپنے رب کا نام	اور	سب سے الگ ہو جاؤ	اس کی طرف	سب سے الگ ہونا

اپنے رب کا نام یاد کرو اور سب سے ٹوٹ کر اُسی کے بنے رہو ○

رَبُّ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِیْلًا ۝۹ وَ

رَبُّ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ	لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	فَاتَّخِذْهُ	وَكِیْلًا ۝۹	وَ
(وہ) مشرق اور مغرب کا رب (ہے)	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہ	تو تم بناؤ اسے	کارساز	اور

وہ مشرق اور مغرب کا رب ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو تم اسی کو اپنا کارساز بناؤ ○ اور

اصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَ اهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِیْلًا ۝۱۰ وَ

اصْبِرْ	عَلٰی	مَا	یَقُوْلُوْنَ	وَ	اهْجُرْهُمْ	هَجْرًا جَمِیْلًا ۝۱۰	وَ
صبر کرو	(اس) پر	جو	وہ (کافر) کہتے ہیں	اور	چھوڑ دو انہیں	اچھی طرح چھوڑنا	اور

کافروں کی باتوں پر صبر کرو اور انہیں اچھی طرح چھوڑ دو ○ اور

[1]...... بھاری بات سے مراد قرآنِ پاک ہے۔ اسے اس کی انتہائی عظمت، جلالت اور قدر والا ہونے کی وجہ سے بھاری فرمایا گیا یا اس طور پر بھاری فرمایا گیا کہ اس کے احکام و ممنوعات عام لوگوں پر بھاری پڑیں گے۔ [2]...... یعنی رات سونے کے بعد اٹھ کر عبادت کرنا دن کی نماز کے مقابلے میں زبان اور دل کے درمیان زیادہ موافقت کا سبب ہے۔ [3]...... اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت ایسی ہو کہ دِل اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کی یاد میں مشغول نہ ہو، اس کی عبادت کے وقت سب سے تعلق ختم ہو جائے اور صرف اسی کی طرف توجہ رہے۔

ذَرْنِیْ وَ الْمُكَذِّبِیْنَ اُولِی النَّعْمَةِ وَ مَهِّلْهُمْ قَلِیْلًا ﴿۱۱﴾ اِنَّ

اِنَّ	قَلِیْلًا ﴿۱۱﴾	مَهِّلْهُمْ (1)	وَ	الْمُكَذِّبِیْنَ اُولِی النَّعْمَةِ	وَ	ذَرْنِیْ
بیشک	تھوڑی	مہلت دو انہیں	اور	جھٹلانے والے مالداروں (کو)	اور	چھوڑ دو مجھے

ان جھٹلانے والے مالداروں کو مجھ پر چھوڑ دو اور انہیں تھوڑی مہلت دو۔ بیشک

لَدَیْنَاۤ اَنْكَالًا وَّ جَحِیْمًا ﴿۱۲﴾ وَّ طَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّ

وَّ	طَعَامًا ذَا غُصَّةٍ	وَّ	جَحِیْمًا ﴿۱۲﴾	وَّ	اَنْكَالًا	لَدَیْنَاۤ
اور	گلے میں پھنسنے والا کھانا	اور	بھڑکتی آگ (ہے)	اور	بھاری بیڑیاں	ہمارے پاس

ہمارے پاس بھاری بیڑیاں اور بھڑکتی آگ ہے۔ اور گلے میں پھنسنے والا کھانا اور

عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿۱۳﴾ یَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَ الْجِبَالُ وَ

وَ	الْجِبَالُ	وَ	الْاَرْضُ	تَرْجُفُ	یَوْمَ	عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿۱۳﴾ (2)
اور	پہاڑ	اور	زمین	تھرتھرائے گی	(جس) دن	دردناک عذاب (ہے)

دردناک عذاب ہے۔ جس دن زمین اور پہاڑ تھرتھرائیں گے اور

كَانَتِ الْجِبَالُ كَثِیْبًا مَّهِیْلًا ﴿۱۴﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلَیْكُمْ

اِلَیْكُمْ	اَرْسَلْنَاۤ	اِنَّاۤ	مَّهِیْلًا ﴿۱۴﴾	كَثِیْبًا	الْجِبَالُ	كَانَتِ
تمہاری طرف	ہم نے بھیجا	بیشک	بہتا ہوا	ریت کا ٹیلا	پہاڑ	ہو جائیں گے

پہاڑ ریت کا بہتا ہوا ٹیلہ ہو جائیں گے۔ بیشک ہم نے تمہاری طرف ایک رسول

رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَیْكُمْ كَمَاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾

رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾	اِلٰى فِرْعَوْنَ	اَرْسَلْنَاۤ	كَمَاۤ	عَلَیْكُمْ	شَاهِدًا	رَسُوْلًا
ایک رسول	فرعون کی طرف	ہم نے بھیجا	جیسے	تم پر	گواہی دینے والا	ایک رسول

بھیجے جو تم پر گواہ ہیں جیسے ہم نے فرعون کی طرف ایک رسول بھیجے۔

غور و فکر و تفہیم

(1) یہاں تھوڑی مہلت دینے سے مراد بدر کے دن تک، یا قیامت کے دن تک مہلت دینا ہے۔

(2) قیامت کے دن کفار کے لئے تیار کئے گئے عذاب کے بارے میں پڑھ یا سن کر ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا کرے، یہی ہمارے اسلاف کا طریقہ رہا ہے۔

فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِیْلًا ﴿۱۶﴾ فَكَیْفَ

فَعَصٰى	فِرْعَوْنُ	الرَّسُوْلَ	فَاَخَذْنٰهُ	اَخْذًا وَّبِیْلًا ﴿۱۶﴾	فَكَیْفَ
تو نافرمانی کی	فرعون (نے)	رسول (کی)	تو ہم نے پکڑا اسے	سخت گرفت (سے)	تو کیسے

تو فرعون نے اس رسول کا حکم نہ مانا تو ہم نے اسے سخت گرفت سے پکڑا ○ پھر اگر

تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ یَوْمًا یَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِیْبَا ﴿۱۷﴾ۖۗ

تَتَّقُوْنَ	اِنْ	كَفَرْتُمْ	یَوْمًا	یَّجْعَلُ	الْوِلْدَانَ	شِیْبَا ﴿۱۷﴾
تم بچو گے	اگر	تم نے کفر کیا	(اس) دن (کے عذاب سے)	جو کردے گا	بچوں (کو)	بوڑھا

تم کفر کرو تو اس دن کیسے بچو گے جو بچوں کو بوڑھا کردے گا ○

السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ؕ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ﴿۱۸﴾ اِنَّ هٰذِهٖ

السَّمَآءُ	مُنْفَطِرٌۢ	بِهٖ	كَانَ	وَعْدُهٗ	مَفْعُوْلًا ﴿۱۸﴾	اِنَّ	هٰذِهٖ
آسمان	پھٹ جائے گا	اس کی وجہ سے	ہے	اس کا وعدہ	ہونے والا	بیشک	یہ

آسمان اس کی وجہ سے پھٹ جائے گا، اللہ کا وعدہ ہو کر رہنا ہے ○ بیشک یہ

تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِیْلًا ﴿۱۹﴾ؑ اِنَّ رَبَّكَ

تَذْكِرَةٌ [1]	فَمَنْ	شَآءَ	اتَّخَذَ	اِلٰى رَبِّهٖ	سَبِیْلًا ﴿۱۹﴾	اِنَّ	رَبَّكَ
ایک نصیحت (ہے)	تو جو	چاہے	اختیار کرلے	اپنے رب کی طرف	راستہ	بیشک	تمہارا رب

ایک نصیحت ہے، تو جو چاہے اپنے رب کی طرف راستہ اختیار کرے ○ بیشک تمہارا رب

یَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَیِ الَّیْلِ وَنِصْفَهٗ

یَعْلَمُ	اَنَّكَ	تَقُوْمُ [2]	اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَیِ الَّیْلِ	وَ	نِصْفَهٗ
جانتا ہے	کہ تم	قیام کرتے ہو	رات کی دو تہائی کے قریب	اور	اس (رات) کا آدھا حصہ (نصف رات)

جانتا ہے کہ تم اور تمہارے ساتھیوں میں سے ایک جماعت کبھی

قیامِ لیل میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام کی مشقت

ع ۱۹ / ۱۳

1 ......بیشک دنیا و آخرت کے عذاب سے ڈرانے والی یہ آیات مخلوق کے لئے نصیحت ہیں، تو اب جو چاہے ایمان اور طاعت اختیار کرکے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف راستہ اختیار کرے۔

2 ......اس سورت کی ابتدائی آیات میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم پر تہجد کی فرضیت کا بیان ہوا اور ایک قول کے مطابق اس آیت میں امت سے تہجد کی فرضیت منسوخ ہونے کا بیان ہے۔

قیامِ لیل کے حکم میں تخفیف

وَ ثُلُثَهٗ وَ طَآىٕفَةٌ مِّنَ الَّذِیْنَ مَعَكَ ؕ

وَ	ثُلُثَهٗ	وَ	طَآىٕفَةٌ	مِّنَ الَّذِیْنَ	مَعَكَ
اور	اس کا تیسرا حصہ	اور	ایک جماعت	ان لوگوں میں سے جو	تمہارے ساتھ (ہیں)

دو تہائی رات کے قریب قیام کرتی ہے اور کبھی آدھی رات اور کبھی ایک تہائی رات۔

وَ اللّٰهُ یُقَدِّرُ الَّیْلَ وَ النَّهَارَ ؕ عَلِمَ اَنْ

وَ	اللّٰهُ	یُقَدِّرُ	الَّیْلَ	وَ	النَّهَارَ	عَلِمَ	اَنْ
اور	اللہ	اندازہ فرماتا ہے	رات	اور	دن (کا)	وہ جانتا ہے	کہ

اور اللہ رات اور دن کا اندازہ فرماتا ہے، اسے معلوم ہے کہ

لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَیْكُمْ فَاقْرَءُوْا

لَّنْ تُحْصُوْهُ	فَتَابَ عَلَیْكُمْ	فَاقْرَءُوْا[1]
تم ہرگز نہ کر سکو گے اسے (ساری رات کے قیام کو)	تو اس نے اپنی مہربانی سے رجوع کیا تم پر	تو تم پڑھو

(اے مسلمانو!) تم ساری رات قیام نہیں کر سکو گے تو اس نے اپنی مہربانی سے تم پر رجوع فرمایا اب

تخفیف کی حکمت و مصلحت

مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ اَنْ سَیَكُوْنُ مِنْكُمْ

مَا	تَیَسَّرَ	مِنَ الْقُرْاٰنِ	عَلِمَ[2]	اَنْ	سَیَكُوْنُ	مِنْكُمْ
جتنا	آسان ہو	قرآن میں سے	وہ جانتا ہے	کہ	عنقریب ہوں گے	تم میں سے

قرآن میں سے جتنا آسان ہو اتنا پڑھو۔ اسے معلوم ہے کہ عنقریب تم میں سے کچھ لوگ

مَّرْضٰى ۙ وَ اٰخَرُوْنَ یَضْرِبُوْنَ فِی الْاَرْضِ یَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ

مَّرْضٰى	وَ	اٰخَرُوْنَ	یَضْرِبُوْنَ	فِی الْاَرْضِ	یَبْتَغُوْنَ	مِنْ	فَضْلِ اللّٰهِ
بیمار	اور	دوسرے	سفر کریں گے	زمین میں	تلاش کرتے ہوئے	سے	اللہ کا فضل

بیمار ہوں گے اور کچھ زمین میں اللہ کا فضل تلاش کرنے کیلئے سفر کریں گے

1 ......اس آیت سے نماز میں مطلقاً قراءت کی فرضیت ثابت ہوتی ہے۔

2 ......یہاں سے اس تخفیف کی حکمت بیان کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ عنقریب تم میں سے کچھ لوگ بیمار ہوں گے اور کچھ لوگ تجارت کے ذریعے زمین میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فضل تلاش کرنے یا علم حاصل کرنے کیلئے سفر کریں گے اور کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں کفار سے لڑتے ہوں گے، اس وجہ سے ان سب پر رات کا قیام دشوار ہوگا۔

وَ اٰخَرُوْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۖۚ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ

وَ	اٰخَرُوْنَ	یُقَاتِلُوْنَ	فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	فَاقْرَءُوْا	مَا	تَیَسَّرَ
اور	دوسرے	لڑتے ہوں گے	اللہ کی راہ میں	تو تم پڑھو	جتنا	آسان ہو

اور کچھ اللہ کی راہ میں لڑتے ہوں گے تو جتنا قرآن آسان ہو

مِنْهُ ۙ وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَقْرِضُوا

مِنْهُ	وَ	اَقِیْمُوا	الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتُوا	الزَّكٰوةَ	وَ	اَقْرِضُوا
اس میں سے	اور	قائم رکھو	نماز	اور	ادا کرو	زکوٰۃ	اور	قرض دو

پڑھو اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کو

اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ وَ مَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ

اللّٰهَ	قَرْضًا حَسَنًا (1)	وَ	مَا	تُقَدِّمُوْا	لِاَنْفُسِكُمْ
اللہ (کو)	اچھا قرض	اور	جو	تم آگے بھیجو	اپنی جانوں کے لیے

اچھا قرض دو اور اپنے لیے جو بھلائی

مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَیْرًا وَّ اَعْظَمَ اَجْرًا ؕ وَ

مِّنْ خَیْرٍ	تَجِدُوْهُ	عِنْدَ اللّٰهِ	هُوَ	خَیْرًا	وَّ	اَعْظَمَ اَجْرًا	وَ
بھلائی میں سے	تم پاؤ گے اسے	اللہ کے پاس	وہ	بہتر	اور	ثواب میں بڑی	اور

تم آگے بھیجو گے اسے اللہ کے پاس بہتر اور بڑے ثواب کی پاؤ گے اور

اسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۠ (۲۰)

اسْتَغْفِرُوا	اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ (۲۰)
بخشش مانگو	اللہ (سے)	بیشک	اللہ	بہت بخشنے والا	بڑا مہربان (ہے)

اللہ سے بخشش مانگو، بیشک اللہ بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے ○

(1)……اس قرض سے مراد زکوٰۃ کے علاوہ راہِ خدا میں خرچ کرنا ہے جیسے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنے میں اور مہمان نوازی کرنے میں خرچ کرنا۔ بعض مفسرین کے نزدیک اس سے وہ تمام صدقات مراد ہیں جنہیں اچھی طرح حلال مال سے اور خوش دلی کے ساتھ راہِ خدا میں خرچ کیا جائے۔

آیات:56 — رکوع:02

سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ			
بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو 6 احکامات

یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُۙ(۱) قُمْ فَاَنْذِرْﭪ(۲) وَ رَبَّكَ فَكَبِّرْﭪ(۳)

یٰۤاَیُّهَا	الْمُدَّثِّرُ(۱)	قُمْ	فَاَنْذِرْ(۲)	وَ	رَبَّكَ	فَكَبِّرْ(۳)
اے	چادر اوڑھنے والے	کھڑے ہو جاؤ	پھر ڈر سناؤ	اور	اپنے رب (کی)	تو بڑائی بیان کرو

اے چادر اوڑھنے والے ○ کھڑے ہو جاؤ پھر ڈر سناؤ ○ اور اپنے رب ہی کی بڑائی بیان کرو ○

وَ ثِیَابَكَ فَطَهِّرْﭪ(۴) وَ الرُّجْزَ فَاهْجُرْﭪ(۵) وَ لَا تَمْنُنْ

وَ	ثِیَابَكَ	فَطَهِّرْ(۴) [1]	وَ	الرُّجْزَ [2]	فَاهْجُرْ(۵)	وَ	لَا تَمْنُنْ
اور	اپنے کپڑوں (کو)	تو پاک رکھو	اور	گندگی (سے)	تو دور رہو	اور	احسان نہ کرو

اور اپنے کپڑے پاک رکھو ○ اور گندگی سے دور رہو ○ اور زیادہ لینے کی خاطر

کافروں پر مشکل ترین دن

تَسْتَكْثِرُﭪ(۶) وَ لِرَبِّكَ فَاصْبِرْﭤ(۷) فَاِذَا نُقِرَ

تَسْتَكْثِرُ(۶) [3]	وَ	لِرَبِّكَ	فَاصْبِرْ(۷)	فَاِذَا	نُقِرَ
(تاکہ) تم زیادہ لو	اور	اپنے رب کے لیے	تو صبر کرتے رہو	پھر جب	پھونکا جائے گا

کسی پر احسان نہ کرو ○ اور اپنے رب کے لیے ہی صبر کرتے رہو ○ پھر جب صور میں

[1] ...اس سے مراد یہ ہے کہ اپنے کپڑے ہر طرح کی نجاست سے پاک رکھیں کیونکہ نماز کیلئے طہارت ضروری ہے اور نماز کے علاوہ اور حالتوں میں بھی کپڑے پاک رکھنا بہتر ہے۔ [2]...... یہاں گندگی سے مراد ''بتوں کی عبادت'' ہے اور آیت کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح آپ پہلے بتوں کی پوجا کرنے سے دور تھے اسی طرح ہمیشہ اس سے دور ہی رہیے۔ [3] بغیر شرط کے زیادہ ملنے کی نیت سے تحفہ دینا اگرچہ جائز ہے لیکن حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس سے منع فرمایا گیا کیونکہ یہ شانِ نبوت کے لائق نہیں۔

فِی النَّاقُوْرِ ﴿۸﴾ فَذٰلِكَ یَوْمَىٕذٍ یَّوْمٌ عَسِیْرٌ ﴿۹﴾ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ غَیْرُ یَسِیْرٍ ﴿۱۰﴾

غَیْرُ یَسِیْرٍ ﴿۱۰﴾	عَلَى الْكٰفِرِیْنَ	یَوْمٌ عَسِیْرٌ ﴿۹﴾	یَوْمَىٕذٍ	فَذٰلِكَ	فِی النَّاقُوْرِ ﴿۸﴾
آسان نہ (ہوگا)	کافروں پر	بڑا سخت دن (ہوگا)	دن	تو وہ	صور میں

پھونکا جائے گا ○ تو وہ دن بڑا سخت دن ہوگا ○ کافروں پر آسان نہیں ہوگا ○

ذَرْنِیْ وَ مَنْ خَلَقْتُ وَحِیْدًا ﴿۱۱﴾ وَّ جَعَلْتُ لَهٗ

لَهٗ	جَعَلْتُ	وَّ	وَحِیْدًا ﴿۱۱﴾ (1)	خَلَقْتُ	مَنْ	وَ	ذَرْنِیْ
اس کے لیے	میں نے کیا	اور	اکیلا	میں نے پیدا کیا	جسے	اور	چھوڑ دو مجھے

اسے مجھ پر چھوڑ دو جسے میں نے اکیلا پیدا کیا ○ اور اسے

مَالًا مَّمْدُوْدًا ﴿۱۲﴾ وَّ بَنِیْنَ شُهُوْدًا ﴿۱۳﴾ وَّ

وَّ	شُهُوْدًا ﴿۱۳﴾	بَنِیْنَ	وَّ	مَالًا مَّمْدُوْدًا ﴿۱۲﴾ (2)
اور	(اس کے سامنے) حاضر رہنے والے	بیٹے (دیئے)	اور	وسیع مال

وسیع مال دیا ○ اور سامنے حاضر رہنے والے بیٹے دیئے ○ اور

مَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِیْدًا ﴿۱۴﴾ ثُمَّ یَطْمَعُ اَنْ اَزِیْدَ ﴿۱۵﴾

اَزِیْدَ ﴿۱۵﴾	اَنْ	یَطْمَعُ	ثُمَّ	تَمْهِیْدًا ﴿۱۴﴾	لَهٗ	مَهَّدْتُّ
میں زیادہ دوں	کہ	وہ طمع کرتا ہے	پھر	بچھانا	اس کے لیے	میں نے بچھا دیا (نعمتوں کو)

میں نے اس کے لیے (نعمتوں کو) خوب بچھا دیا ○ پھر وہ طمع کرتا ہے کہ میں اور زیادہ دوں ○

كَلَّا ؕ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰیٰتِنَا عَنِیْدًا ﴿۱۶﴾ سَاُرْهِقُهٗ

سَاُرْهِقُهٗ	عَنِیْدًا ﴿۱۶﴾	لِاٰیٰتِنَا	كَانَ	اِنَّهٗ	كَلَّا
عنقریب میں چڑھاؤں گا اسے	دشمنی رکھنے والا	ہماری آیتوں سے	ہے	بیشک وہ	ہرگز نہیں

ہرگز نہیں، یقیناً وہ تو ہماری آیتوں سے دشمنی رکھتا ہے ○ جلد ہی میں اسے

ولید بن مغیرہ کو طعنے والی نعمتیں اور دو علیہ

ولید بن مغیرہ کو عذاب

1 ......ولید بن مغیرہ مخزومی اپنی قوم میں وحید یعنی یکتا کے لقب سے مشہور تھا، اس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

2 ......ولید بن مغیرہ کی وسعتِ مال کا حال یہ تھا کہ اس کے پاس 9000 مثقال (یعنی تقریباً 3375 تولے) چاندی تھی اور اس کے پاس اونٹ، گھوڑے اور مویشی بھی کثرت سے تھے اور ان کے علاوہ کثیر تعداد میں بکریاں، غلام اور لونڈیاں بھی تھیں۔

ولید بن مغیرہ کا تکبر اور قرآن سے متعلق نظریہ

صَعُوْدًا ﴿ؕ۱۷﴾ اِنَّهٗ فَكَّرَ وَ قَدَّرَ ﴿ۙ۱۸﴾ فَقُتِلَ

صَعُوْدًا ﴿۱۷﴾ (1)	اِنَّهٗ	فَكَّرَ (2)	وَ	قَدَّرَ ﴿۱۸﴾	فَقُتِلَ
(آگ کے پہاڑ) صعود (پر)	بیشک وہ	اس نے سوچا	اور	(دل میں کوئی بات) ٹھہرائی	تو وہ مارا جائے

(آگ کے پہاڑ) صعود پر چڑھاؤں گا ○ بیشک اس نے سوچا اور دل میں کوئی بات ٹھہرائی ○ تو اس پر لعنت ہو،

كَیْفَ قَدَّرَ ﴿ۙ۱۹﴾ ثُمَّ قُتِلَ كَیْفَ قَدَّرَ ﴿ۙ۲۰﴾ ثُمَّ

كَیْفَ	قَدَّرَ ﴿۱۹﴾	ثُمَّ	قُتِلَ	كَیْفَ	قَدَّرَ ﴿۲۰﴾	ثُمَّ
کیسی (بات)	اس نے ٹھہرائی	پھر	مارا جائے	کیسی (بات)	اس نے ٹھہرائی	پھر

اس نے کیسی بات ٹھہرائی ○ پھر اس پر لعنت ہو، اس نے کیسی بات ٹھہرائی ○ پھر

نَظَرَ ﴿ۙ۲۱﴾ ثُمَّ عَبَسَ وَ بَسَرَ ﴿ۙ۲۲﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ

نَظَرَ ﴿۲۱﴾	ثُمَّ	عَبَسَ	وَ	بَسَرَ ﴿۲۲﴾	ثُمَّ	اَدْبَرَ
اس نے دیکھا	پھر	اس نے تیوری چڑھائی	اور	منہ بگاڑا	پھر	اس نے پیٹھ پھیری

نظر اٹھا کر دیکھا ○ پھر اس نے تیوری چڑھائی اور منہ بگاڑا ○ پھر پیٹھ پھیری

وَ اسْتَكْبَرَ ﴿ۙ۲۳﴾ فَقَالَ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ

وَ	اسْتَكْبَرَ ﴿۲۳﴾	فَقَالَ	اِنْ	هٰذَاۤ	اِلَّا	سِحْرٌ
اور	تکبر کیا	پھر اس نے کہا	نہیں	یہ	مگر	ایک جادو

اور تکبر کیا ○ پھر بولا: یہ تو وہی جادو ہے

یُّؤْثَرُ ﴿ۙ۲۴﴾ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ﴿ؕ۲۵﴾

یُّؤْثَرُ ﴿۲۴﴾	اِنْ	هٰذَاۤ	اِلَّا	قَوْلُ الْبَشَرِ ﴿۲۵﴾
(جو دوسروں سے) منقول چلتا آرہا ہے	نہیں	یہ	مگر	آدمی کا کلام

جو منقول چلتا آرہا ہے ○ یہ آدمی ہی کا کلام ہے ○

1 ..... حدیثِ پاک میں ہے "صعود آگ کا ایک پہاڑ ہے جس پر کافر کو ستر سال تک چڑھایا جائے گا، پھر ستر سال تک اسے اس پہاڑ سے نیچے گرایا جائے گا اور یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔(ترمذی، ۵/۲۱۶، الحدیث: ۳۳۳۷) 2 ..... ولید بن مغیرہ نے قرآنِ مجید کی آیت سن کر اس کی تعریف کی، قوم نے اس پر الزام لگادیا کہ یہ اپنے دین سے پھر گیا ہے، ابو جہل کے طیش دلانے پر اس نے قوم سے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں چند سوالات کیے، قوم کے پوچھنے پر اس نے کہا کہ محمد مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جادو گر اور قرآن جادو ہے۔ اس سے متعلق یہ آیات نازل ہوئیں۔

ولید بن مغیرہ کے لیے وعید اور جہنم کے داروغوں کی تعداد

سَاُصْلِیْهِ سَقَرَ ﴿٢٦﴾ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ﴿٢٧﴾

سَقَرُ ﴿٢٧﴾	مَا	مَاۤ اَدْرٰىكَ	وَ	سَقَرَ ﴿٢٦﴾	سَاُصْلِیْهِ
دوزخ	کیا ہے	کیا معلوم تجھے	اور	دوزخ (میں)	عنقریب میں داخل کروں گا اسے

جلد ہی میں اسے دوزخ میں دھنساؤں گا ○ اور تمہیں کیا معلوم کہ دوزخ کیا ہے؟ ○

لَا تُبْقِیْ وَ لَا تَذَرُ ﴿٢٨﴾ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ﴿٢٩﴾ عَلَیْهَا

عَلَیْهَا	لِّلْبَشَرِ ﴿٢٩﴾	لَوَّاحَةٌ	لَا تَذَرُ ﴿٢٨﴾	وَ	لَا تُبْقِیْ
اس پر	آدمی کی	کھال جلادینے والی (ہے)	نہ چھوڑے گی	اور	وہ نہ باقی رہنے دے گی

نہ باقی رہنے دے گی اور نہ چھوڑے گی ○ آدمی کی کھال جلادینے والی ہے ○ اس پر

انیس کے عدد پر کفار کے استہزا کا جواب

تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿٣٠﴾ وَ مَا جَعَلْنَاۤ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓىِٕكَةً ۪ وَّ

وَّ	مَلٰٓىِٕكَةً [1]	اِلَّا	اَصْحٰبَ النَّارِ	مَا جَعَلْنَاۤ	وَ	تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿٣٠﴾
اور	فرشتے	مگر	دوزخ کے داروغے	ہم نے نہیں بنائے	اور	اُنیس (داروغہ ہیں)

اُنیس داروغہ ہیں ○ اور ہم نے دوزخ کے داروغے فرشتے ہی بنائے اور

مَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا ۙ

كَفَرُوْا	لِّلَّذِیْنَ	فِتْنَةً	اِلَّا	عِدَّتَهُمْ	مَا جَعَلْنَا
کفر کیا	ان لوگوں کی جنہوں نے	آزمائش (کیلئے)	مگر	ان کی گنتی	ہم نے نہیں بنائی

ہم نے ان کی یہ گنتی کافروں کی آزمائش کیلئے ہی رکھی

لِیَسْتَیْقِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَ یَزْدَادَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا

اٰمَنُوْۤا	الَّذِیْنَ	یَزْدَادَ	وَ	الْكِتٰبَ	اُوْتُوا	الَّذِیْنَ	لِیَسْتَیْقِنَ
ایمان لائے	وہ لوگ جو	بڑھ جائیں	اور	کتاب	دی گئی	وہ لوگ جنہیں	تاکہ یقین کرلیں

اس لیے کہ کتاب والوں کو یقین ہو جائے اور ایمان والوں کا ایمان

[1] ......جب وہ آیت نازل ہوئی جس میں دوزخ پر مقرر فرشتوں کی تعداد 19 بتائی گئی تو ابوجہل نے قریش سے کہا ”تمہاری ماں تم پر روئے، محمد (مصطفٰی صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے خبر دی ہے کہ دوزخ کے داروغہ 19 ہیں اور تم انتہائی بہادر اور تعداد میں کثیر لوگ ہو، تو کیا تم میں سے دس مرد دوزخ کے ایک داروغہ کو نہیں پکڑ سکتے؟ ابوالاشد بن اُسید نے کہا: میں اکیلا ان میں سے 17 کو کافی ہوں گا، 10 اپنی پیٹھ پر رکھ لوں گا اور 7 اپنے پیٹ پر باقی دو کو تم سنبھال لینا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

اِیْمَانًا وَّ لَا یَرْتَابَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ وَ

اِیْمَانًا	وَّ	لَا یَرْتَابَ	الَّذِیْنَ	اُوْتُوا	الْكِتٰبَ	وَ	الْمُؤْمِنُوْنَ	وَ
ایمان (میں)	اور	شک نہ کریں	وہ لوگ جنہیں	دی گئی	کتاب	اور	ایمان والے	اور

بڑھے اور اہلِ کتاب اور مسلمان شک نہ کریں اور

لِیَقُوْلَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّ الْكٰفِرُوْنَ مَاذَاۤ اَرَادَ

لِیَقُوْلَ	الَّذِیْنَ	فِیْ قُلُوْبِهِمْ	مَّرَضٌ	وَّ	الْكٰفِرُوْنَ	مَاذَاۤ	اَرَادَ
تاکہ کہیں	وہ لوگ جو	ان کے دلوں میں	مرض (ہے)	اور	کافر	کیا	ارادہ فرمایا

تاکہ جن کے دلوں میں مرض ہے وہ اور کافر کہیں: اس عجیب و غریب بات سے

اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ؕ كَذٰلِكَ یُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ یَّشَآءُ

اللّٰهُ	بِهٰذَا مَثَلًا	كَذٰلِكَ (1)	یُضِلُّ	اللّٰهُ	مَنْ	یَّشَآءُ
اللہ (نے)	اس عجیب و غریب بات سے	اسی طرح	گمراہ کرتا ہے	اللہ	جسے	وہ چاہتا ہے

اللہ کی کیا مراد ہے؟ یونہی اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہتا ہے

وَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ مَا یَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا

وَ	یَهْدِیْ	مَنْ	یَّشَآءُ	وَ	مَا یَعْلَمُ	جُنُوْدَ رَبِّكَ (2)	اِلَّا
اور	ہدایت دیتا ہے	جسے	وہ چاہتا ہے	اور	نہیں جانتا	تیرے رب کے لشکروں (کو)	مگر

اور ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور تمہارے رب کے لشکروں کو

هُوَ ؕ وَ مَا هِیَ اِلَّا ذِكْرٰی لِلْبَشَرِ ۟ع ﴿۳۱﴾ كَلَّا وَ الْقَمَرِ ﴿۳۲﴾ ۙ وَ

هُوَ	وَ	مَا	هِیَ	اِلَّا	ذِكْرٰی	لِلْبَشَرِ ﴿۳۱﴾	كَلَّا	وَ الْقَمَرِ ﴿۳۲﴾	وَ
وہی	اور	نہیں	وہ (جہنم)	مگر	نصیحت	انسان کیلئے	خبردار	چاند کی قسم	اور

اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور وہ جہنم تو انسان کیلئے نصیحت ہی ہے ○ خبردار! چاند کی قسم ○ اور

چند آفاقی نشانیوں کی قسم کے ساتھ جہنم سے متعلق آگاہی

ع ۳۱ ۱ ۱۵

1 ..... یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ نے اسے گمراہ کیا جس نے اس تعداد کا انکار کیا اور اسے ہدایت دی جس نے اس تعداد کی تصدیق کی، اسی طرح اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ 2 ..... جہنم پر مامور فرشتوں کی تعداد سن کر ابو جہل نے کہا: محمد مصطفٰی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے مددگار صرف 19 ہیں، اس کے جواب میں فرمایا گیا کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ کے رب کے لشکروں کی تعداد اور ان کی قوت و کثرت کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اللہ تعالیٰ کی جو مخلوقات ہمارے سامنے دنیا میں موجود ہیں انہیں کو پوری طرح شمار نہیں کیا جا سکا تو جو نظر نہ آنے والی مخلوقات ہیں ان کا تو بیان ہی نہیں۔

وَ الَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ﴿۳۳﴾ وَ الصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ﴿۳۴﴾

الَّيْلِ	اِذْ	اَدْبَرَ ﴿۳۳﴾	وَ	الصُّبْحِ	اِذَآ	اَسْفَرَ ﴿۳۴﴾
رات (کی)	جب	وہ پیٹھ پھیرے	اور	صبح (کی)	جب	وہ خوب روشن ہو جائے

رات کی جب پیٹھ پھیرے ○ اور صبح کی جب وہ خوب روشن ہو جائے ○

اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ﴿۳۵﴾ نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ﴿۳۶﴾

اِنَّهَا	لَاِحْدَى الْكُبَرِ ﴿۳۵﴾	نَذِيْرًا	لِّلْبَشَرِ ﴿۳۶﴾
بیشک وہ (جہنم)	ضرور بہت بڑی چیزوں میں سے ایک (ہے)	ڈرانے والی (ہے)	آدمیوں کو

بیشک دوزخ بہت بڑی چیزوں میں سے ایک چیز ہے ○ آدمیوں کو ڈرانے والی ہے ○

لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ﴿۳۷﴾ كُلُّ نَفْسٍ

لِمَنْ	شَآءَ	مِنْكُمْ	اَنْ	يَّتَقَدَّمَ	اَوْ	يَتَاَخَّرَ ﴿۳۷﴾ (1)	كُلُّ نَفْسٍ
اس کو جو	چاہے	تم میں سے	کہ	وہ آگے بڑھے	یا	پیچھے ہٹے	ہر جان

اسے جو تم میں سے آگے بڑھنا چاہے یا پیچھے ہٹنا چاہے ○ ہر جان

بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ﴿۳۸﴾ اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ﴿۳۹﴾

بِمَا	كَسَبَتْ	رَهِيْنَةٌ ﴿۳۸﴾ (2)	اِلَّآ	اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ﴿۳۹﴾
(اس) میں جو	اس نے کمایا	گروی (ہے)	مگر	دائیں جانب والے

اپنے کمائے ہوئے اعمال میں گروی رکھی ہے ○ مگر دائیں طرف والے ○

مع ۱۶

اپنے عمل میں گروی ہونا

فِيْ جَنّٰتٍ يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۴۰﴾ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۴۱﴾ مَا سَلَكَكُمْ

فِيْ جَنّٰتٍ	يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۴۰﴾	عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۴۱﴾	مَا	سَلَكَكُمْ
باغوں میں (ہوں گے)	وہ پوچھ رہے ہوں گے	مجرموں سے	کیا چیز	لے گئی تمہیں

باغوں میں ہوں گے۔ وہ پوچھ رہے ہوں گے ○ مجرموں سے ○ کون سی چیز تمہیں دوزخ میں

جنتیوں کا جہنمیوں سے سوال
آیات ۴۰ تا ۴۸

1 ..... اس سے معلوم ہوا کہ انسان اپنے اعمال میں مجبورِ محض نہیں بلکہ اسے ایک طرح کا اختیار حاصل ہے۔ وہ چاہے تو ایمان لا کر جنت کی طرف آگے بڑھ جائے یا چاہے تو کفر اختیار کر کے جنت سے پیچھے ہٹ جائے اور جہنم کے عذاب میں گرفتار ہو جائے۔ 2 ..... جنوں اور انسانوں میں سے ہر جان اپنے کئے ہوئے اعمال کی وجہ سے ایسے قید ہے جیسے وہ چیز جسے گروی رکھا ہوا ہے، البتہ کافر دائمی طور پر اور ایمان والے عارضی طور پر قید ہیں کیونکہ کافر عذابِ جہنم سے کبھی نجات نہ پائیں گے جبکہ بعض ایمان والے شروع سے ہی جہنم سے نجات پا کر جنت میں چلے جائیں گے اور بعض اپنے گناہوں کی سزا پانے کے بعد داخلِ جنت ہوں گے۔

فِیْ سَقَرَ ﴿۴۲﴾ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ ﴿۴۳﴾ وَ لَمْ نَكُ نُطْعِمُ

فِیْ سَقَرَ ﴿۴۲﴾	قَالُوْا	لَمْ نَكُ	مِنَ الْمُصَلِّیْنَ ﴿۴۳﴾ (1)	وَ	لَمْ نَكُ نُطْعِمُ
جہنم میں	وہ کہیں گے	ہم نہ تھے	نماز پڑھنے والوں میں سے	اور	ہم کھانا نہیں کھلاتے تھے

لے گئی؟○ وہ کہیں گے: ہم نمازیوں میں سے نہیں تھے○ اور مسکین کو

الْمِسْكِیْنَ ﴿۴۴﴾ وَ كُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآىٕضِیْنَ ﴿۴۵﴾ وَ

الْمِسْكِیْنَ ﴿۴۴﴾	وَ	كُنَّا نَخُوْضُ	مَعَ الْخَآىٕضِیْنَ ﴿۴۵﴾	وَ
مسکین (کو)	اور	ہم بیہودہ باتیں سوچتے تھے	بیہودہ باتیں سوچنے والوں کے ساتھ	اور

کھانا نہیں کھلاتے تھے○ اور بیہودہ فکر والوں کے ساتھ بیہودہ باتیں سوچتے تھے○ اور

كُنَّا نُكَذِّبُ بِیَوْمِ الدِّیْنِ ﴿۴۶﴾ حَتّٰۤى اَتٰىنَا الْیَقِیْنُ ﴿۴۷﴾

كُنَّا نُكَذِّبُ	بِیَوْمِ الدِّیْنِ ﴿۴۶﴾	حَتّٰۤى	اَتٰىنَا	الْیَقِیْنُ ﴿۴۷﴾
ہم جھٹلاتے تھے	انصاف کے دن کو	یہاں تک کہ	آیا ہمارے پاس	یقین (یعنی موت)

ہم انصاف کے دن کو جھٹلاتے رہے○ یہاں تک کہ ہمیں موت آئی○

کفار کی شفاعت سے محرومی

نصیحت سے منہ موڑنے میں کفار کی روش

فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِیْنَ ﴿۴۸﴾ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ

فَمَا تَنْفَعُهُمْ	شَفَاعَةُ الشّٰفِعِیْنَ ﴿۴۸﴾ (2)	فَمَا	لَهُمْ	عَنِ التَّذْكِرَةِ
تو نفع نہ دے گی انہیں	سفارشیوں کی سفارش	تو کیا ہوا	ان کو	نصیحت سے

تو انہیں سفارشیوں کی سفارش کام نہ دے گی○ تو انہیں کیا ہوا نصیحت سے

مُعْرِضِیْنَ ﴿۴۹﴾ كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ﴿۵۰﴾ فَرَّتْ

مُعْرِضِیْنَ ﴿۴۹﴾	كَاَنَّهُمْ	حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ﴿۵۰﴾	فَرَّتْ
(وہ) منہ پھیرنے والے (ہیں)	گویا کہ وہ	بھڑکے ہوئے گدھے (ہوں)	جو بھاگے ہوں

منہ پھیرے ہوئے ہیں○ گویا وہ بھڑکے ہوئے گدھے ہوں○ جو شیر سے

1 ...... مجرموں نے اپنے جہنم میں جانے کے جو اسباب بیان کیے وہ یہ ہیں (1) نماز نہ پڑھنا۔(2) مسکین کو کھانا نہ دینا۔(3) بیہودہ فکر کرنے والوں کے ساتھ بیٹھ کر بیہودہ باتیں سوچنا۔(4) انصاف کے دن قیامت کو جھٹلانا۔ ان اسباب کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں بھی اپنے اعمال کا جائزہ لینا چاہیے۔

2 ...... انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، فرشتے، شہداء اور صالحین جنہیں اللہ تعالیٰ نے شفاعت کرنے کا اذن دیا ہے وہ ایمانداروں کی شفاعت کریں گے اور کافروں کی شفاعت نہیں کریں گے، لہٰذا جو لوگ ایمان نہیں رکھتے انہیں قیامت کے دن شفاعت میسر بھی نہ ہوگی۔

مِنْ قَسْوَرَةٍ ﴿٥١﴾ بَلْ يُرِيْدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى

مِنْ قَسْوَرَةٍ ﴿٥١﴾	بَلْ	يُرِيْدُ[1]	كُلُّ امْرِئٍ	مِّنْهُمْ	اَنْ	يُّؤْتٰى
شیر سے	بلکہ	چاہتا ہے	ہر شخص	ان میں سے	کہ	اسے دیدیے جائیں

بھاگے ہوں ○ بلکہ ان میں سے ہر شخص چاہتا ہے کہ اسے کھلے صحیفے

صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ﴿٥٢﴾ كَلَّا ؕ بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿٥٣﴾

صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ﴿٥٢﴾	كَلَّا	بَلْ	لَّا يَخَافُوْنَ	الْاٰخِرَةَ ﴿٥٣﴾
کھلے صحیفے	ہرگز نہیں	بلکہ	وہ نہیں ڈرتے	آخرت (سے)

ہاتھ میں دیدیے جائیں ○ ہرگز نہیں بلکہ وہ آخرت سے ڈرتے نہیں ○

كَلَّاۤ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ﴿٥٤﴾ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿٥٥﴾

كَلَّاۤ	اِنَّهٗ	تَذْكِرَةٌ ﴿٥٤﴾	فَمَنْ	شَآءَ	ذَكَرَهٗ ﴿٥٥﴾
سن لو	بیشک وہ (قرآن)	نصیحت (ہے)	تو جو	چاہے	نصیحت حاصل کرے اس سے

سن لو! بیشک وہ نصیحت ہے ○ تو جو چاہے اس سے نصیحت حاصل کرے ○

وَمَا يَذْكُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ

وَ	مَا يَذْكُرُوْنَ	اِلَّاۤ	اَنْ	يَّشَآءَ	اللّٰهُ
اور	وہ نصیحت حاصل نہیں کرسکتے	مگر	یہ کہ	چاہے	اللہ

اور وہ اللہ کے چاہنے سے ہی نصیحت حاصل کرسکتے ہیں۔

هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَ اَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿٥٦﴾

هُوَ	اَهْلُ	التَّقْوٰى[2]	وَ	اَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿٥٦﴾
وہی	حقدار (ہے)	(کہ اس سے) ڈرا جائے	اور	مغفرت (فرمانے) والا (ہے)

وہی لائق ہے کہ (اس سے) ڈرا جائے اور مغفرت فرمانے والا ہے ○

قرآن پاک نصیحت ہے

توفیقِ الٰہی کے بغیر حصولِ نصیحت ممکن نہیں

ع ٢ | ٢٥ | ١٦ | الثلٰثۃ

[1] ... کفارِ قریش نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کہا تھا کہ ہم اس وقت تک ہرگز آپ کی پیروی نہیں کریں گے جب تک کہ ہم میں ہر ایک کے پاس اللہ تعالٰی کی طرف سے ایک ایک کتاب نہ آئے جس میں لکھا ہوا ہو کہ یہ اللہ تعالٰی کی کتاب ہے اور فلاں بن فلاں کے نام ہے اور اس میں تمہیں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیروی کا حکم دیا جاتا ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ [2] ... رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس آیت "هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَ اَهْلُ الْمَغْفِرَةِ" کے بارے میں ارشاد فرمایا "اللہ تعالٰی فرماتا ہے "میری یہ شان ہے کہ مجھ سے ڈرا جائے لہٰذا جو مجھ سے ڈرا اور اس نے میرے ساتھ کوئی دوسرا

آیات: 40 — رکوع: 02

سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وقوعِ قیامت کا قسم سے بیان

لَاۤ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۝۱ وَ لَاۤ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ۝۲

لَاۤ اُقْسِمُ	بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۝۱	وَ	لَاۤ اُقْسِمُ	بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ۝۲ [1]
مجھے قسم ہے	قیامت کے دن کی	اور	مجھے قسم ہے	(اپنے اوپر) ملامت کرنے والی جان کی

مجھے قیامت کے دن کی قسم ہے ۝ اور مجھے اس جان کی قسم ہے جو اپنے اوپر ملامت کرے ۝

اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ۝۳ بَلٰى

اَيَحْسَبُ	الْاِنْسَانُ [2]	اَلَّنْ نَّجْمَعَ	عِظَامَهٗ ۝۳	بَلٰى
کیا سمجھتا ہے	آدمی	کہ ہم ہرگز جمع نہیں کریں گے	اس کی ہڈیاں	کیوں نہیں

کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ ہم ہرگز اس کی ہڈیاں جمع نہ فرمائیں گے ۝ کیوں نہیں

قٰدِرِيْنَ عَلٰۤى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ۝۴ بَلْ يُرِيْدُ

قٰدِرِيْنَ	عَلٰۤى	اَنْ	نُّسَوِّيَ	بَنَانَهٗ ۝۴	بَلْ	يُرِيْدُ
(ہم) قادر (ہیں)	(اس) پر	کہ	ٹھیک کردیں	اس کی انگلیوں کے پوروں (کو)	بلکہ	چاہتا ہے

ہم اس بات پر قادر ہیں کہ اس کے انگلیوں کے پوروں (تک) کو ٹھیک کردیں ۝ بلکہ آدمی

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) خدا نہ بنایا تو میری شان کے لائق ہے کہ اسے بخش دوں۔ (ترمذی، ۵/۲۱۷، الحدیث: ۳۳۳۹)

1 ... اس سے مراد وہ شخص ہے جو متقی اور کثرت سے نیکیاں کرنے والا ہونے کے باوجود اپنے نفس کو ملامت کرے۔ نفسِ لوامہ بھی ایک عمدہ چیز ہے کہ گناہوں سے بچانے، کوتاہیوں کی طرف متوجہ کرنے اور توبہ کی طرف مائل کرنے میں بہت معاون ہے۔ احساسِ جرم اور ضمیر کی ملامت جسے کہا جاتا ہے وہ اسی نفسِ لوامہ کے اثرات ہیں۔

2 ... یہاں آیت میں آدمی سے مراد ابتداءً تو خاص عدی بن ربیعہ ہے اور ویسے ہر وہ کافر مراد ہے جو مرنے کے بعد اٹھائے جانے کا انکار کرتا ہے۔

الْاِنْسَانُ لِیَفْجُرَ اَمَامَهٗ ⑤ یَسْـَٔلُ اَیَّانَ

الْاِنْسَانُ	لِیَفْجُرَ	اَمَامَهٗ ⑤ (1)	یَسْـَٔلُ	اَیَّانَ
آدمی	کہ وہ جھٹلائے	اپنے آگے (یعنی قیامت کو)	وہ پوچھتا ہے	کب ہوگا

چاہتا ہے کہ وہ اپنے آگے کو جھٹلائے ○ پوچھتا ہے: قیامت کا دن

یَوْمُ الْقِیٰمَةِ ⑥ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ⑦ وَ خَسَفَ

یَوْمُ الْقِیٰمَةِ ⑥	فَاِذَا	بَرِقَ	الْبَصَرُ ⑦	وَ	خَسَفَ
قیامت کا دن	تو جب	دہشت زدہ ہو جائے گی	آنکھ	اور	تاریک ہو جائے گا

کب ہوگا؟ ○ تو جس دن آنکھ دہشت زدہ ہو جائے گی ○ اور چاند

الْقَمَرُ ⑧ وَ جُمِعَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ ⑨ یَقُوْلُ الْاِنْسَانُ

الْقَمَرُ ⑧	وَ	جُمِعَ (2)	الشَّمْسُ	وَ	الْقَمَرُ ⑨	یَقُوْلُ	الْاِنْسَانُ
چاند	اور	اکٹھا کر دیا جائے گا	سورج	اور	چاند (کو)	کہے گا	آدمی

تاریک ہو جائے گا ○ اور سورج اور چاند کو ملا دیا جائے گا ○ اس دن آدمی

یَوْمَىٕذٍ اَیْنَ الْمَفَرُّ ⑩ كَلَّا لَا وَزَرَ ⑪ اِلٰى رَبِّكَ

یَوْمَىٕذٍ	اَیْنَ	الْمَفَرُّ ⑩	كَلَّا	لَا	وَزَرَ ⑪	اِلٰى رَبِّكَ
اس دن	کہاں (ہے)	بھاگنے کی جگہ	ہرگز نہیں	نہ (ہوگی)	کوئی پناہ	تمہارے رب کی طرف

کہے گا: بھاگنے کی جگہ کہاں ہے؟ ○ ہرگز نہیں، کوئی پناہ نہیں ہوگی ○ اس دن تیرے رب ہی کی طرف

یَوْمَىٕذِ الْمُسْتَقَرُّ ⑫ یُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ یَوْمَىٕذٍ بِمَا

یَوْمَىٕذِ الْمُسْتَقَرُّ ⑫	یُنَبَّؤُا	الْاِنْسَانُ	یَوْمَىٕذٍ	بِمَا
اس دن (جاکر) ٹھہرنا (ہے)	بتا دیا جائے گا	آدمی (کو)	اس دن	جو

جاکر ٹھہرنا ہے ○ اس دن آدمی کو اس کا سب اگلا پچھلا

(1) ...اس آیت کا معنی یہ ہے کہ آدمی مرنے کے بعد اٹھائے جانے اور قیامت کے دن حساب ہونے کو جھٹلاتا ہے حالانکہ یہ اس کے سامنے ہے۔ یا یہ معنی ہے کہ آدمی گناہ کو مقدم اور توبہ کو موخر کرتا اور یہی کہتا رہتا ہے کہ اب توبہ کروں گا، اب عمل کروں گا یہاں تک کہ اسے موت آجاتی ہے اور وہ اپنی بدیوں میں ہی مبتلا ہوتا ہے۔

(2) ...یہ ملا دینا طلوع ہونے میں ہوگا کہ دونوں مغرب سے طلوع ہوں گے یا بے نور ہونے میں ہوگا کہ دونوں کی روشنی ختم ہو جائے گی۔

روزِ قیامت انسان کی خود پر گواہی اور معذرت قبول نہ ہونا

قَدَّمَ وَ اَخَّرَ ﴿١٣﴾ بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ﴿١٤﴾

قَدَّمَ	وَ	اَخَّرَ ﴿١٣﴾	بَلِ	الْاِنْسَانُ	عَلٰى نَفْسِهٖ	بَصِيْرَةٌ ﴿١٤﴾
اس نے آگے بھیجا	اور	پیچھے چھوڑا	بلکہ	آدمی	اپنی جان پر	پوری نگاہ رکھنے والا (ہوگا)

بتادیا جائے گا ○ بلکہ آدمی خود ہی اپنے حال پر پوری نگاہ رکھنے والا ہوگا ○

حفاظتِ قرآن اور الفاظ و معانی یاد کرانے کا وعدہ

وَّلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ﴿١٥﴾ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ

وَّلَوْ	اَلْقٰى	مَعَاذِيْرَهٗ ﴿١٥﴾	لَا تُحَرِّكْ [1]	بِهٖ	لِسَانَكَ
اگرچہ	وہ لاڈالے	اپنی سب معذرتیں	تم حرکت نہ دو	اس (قرآن) کے ساتھ	اپنی زبان (کو)

اگرچہ اپنی سب معذرتیں لاڈالے ○ تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ

لِتَعْجَلَ بِهٖ ﴿١٦﴾ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَ

لِتَعْجَلَ	بِهٖ ﴿١٦﴾	اِنَّ	عَلَيْنَا	جَمْعَهٗ	وَ
تاکہ تم جلدی کرلو	اس (کو یاد کرنے) میں	بیشک	ہمارے (ذمہ) پر (ہے)	اس کا جمع کرنا	اور

اپنی زبان کو حرکت نہ دو ○ بیشک اس کا جمع کرنا اور اس کا پڑھنا

قُرْاٰنَهٗ ﴿١٧﴾ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ﴿١٨﴾ ثُمَّ اِنَّ

قُرْاٰنَهٗ ﴿١٧﴾	فَاِذَا	قَرَاْنٰهُ	فَاتَّبِعْ	قُرْاٰنَهٗ ﴿١٨﴾	ثُمَّ	اِنَّ
اس کا پڑھنا	تو جب	ہم پڑھ لیں اسے	تو تم اتباع کرو	اس کے پڑھے ہوئے (کی)	پھر	بیشک

ہمارے ذمہ ہے ○ تو جب ہم اسے پڑھ لیں تو اس وقت اس پڑھے ہوئے کی اتباع کرو ○ پھر بیشک

انکارِ قیامت کا اصل سبب

عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ﴿١٩﴾ كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ

عَلَيْنَا	بَيَانَهٗ ﴿١٩﴾	كَلَّا	بَلْ	تُحِبُّوْنَ [2]
ہمارے (ذمہ) پر (ہے)	اسے بیان فرمانا	خبردار	بلکہ	(اے کافرو) تم پسند کرتے ہو

اسے بیان فرمانا ہمارے ذمہ ہے ○ خبردار! بلکہ (اے کافرو!) تم جلد جانے والی کو

1 ... حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں "جب حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس وحی لے کر آتے تو حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے (پڑھنے کے) ساتھ اپنی زبان اور ہونٹوں کو حرکت دیا کرتے تھے اور اس سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مشقت ہوتی جو دوسروں کو بھی معلوم ہو جاتی تھی، اس پر سورۂ قیامہ میں یہ آیات نازل فرمائیں۔ (بخاری، ۳/۳۶۹، الحدیث: ۴۹۲۹)

2 ... صرف دنیا سے محبت رکھنا، اسی کی بہتری میں مشغول رہنا اور آخرت کو فراموش کرکے اس کے لیے کوئی تیاری نہ کرنا انتہائی نقصان دہ ہے، اس سے بچنا لازم ہے۔

روزِ قیامت اہلِ ایمان کے چہروں کی تروتازگی

الْعَاجِلَةَ ﴿۲۰﴾ وَ تَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿۲۱﴾ وُجُوْهٌ یَّوْمَىٕذٍ

الْعَاجِلَةَ ﴿۲۰﴾	وَ	تَذَرُوْنَ	الْاٰخِرَةَ ﴿۲۱﴾	وُجُوْهٌ	یَّوْمَىٕذٍ
جلد جانے والی (کو)	اور	تم چھوڑتے ہو	آخرت (کو)	کچھ چہرے	اس دن

پسند کرتے ہو ○ اور آخرت کو چھوڑتے ہو ○ کچھ چہرے اس دن

روزِ قیامت کفار کے چہروں کی بے رونقی اور پریشانی

نَّاضِرَةٌ ﴿۲۲﴾ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿۲۳﴾ وَ وُجُوْهٌ یَّوْمَىٕذٍۭ

نَّاضِرَةٌ ﴿۲۲﴾	اِلٰى رَبِّهَا	نَاظِرَةٌ ﴿۲۳﴾ [1]	وَ	وُجُوْهٌ	یَّوْمَىٕذٍۭ
تروتازہ (ہوں گے)	اپنے رب کی طرف	دیکھنے والے (ہوں گے)	اور	کچھ چہرے	اس دن

تروتازہ ہوں گے ○ اپنے رب کو دیکھنے والے ہوں گے ○ اور کچھ چہرے اس دن

بَاسِرَةٌ ﴿۲۴﴾ تَظُنُّ اَنْ یُّفْعَلَ بِهَا

بَاسِرَةٌ ﴿۲۴﴾ [2]	تَظُنُّ	اَنْ	یُّفْعَلَ	بِهَا
بگڑے ہوئے (ہوں گے)	وہ سمجھتے ہوں گے	کہ	کام کیا جائے گا	ان کے ساتھ

بگڑے ہوئے ہوں گے ○ سمجھتے ہوں گے کہ ان کے ساتھ پیٹھ توڑ دینے والا

موت کے وقت کافر کی بے بسی کا بیان

فَاقِرَةٌ ﴿۲۵﴾ كَلَّاۤ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِیَ ﴿۲۶﴾ وَ قِیْلَ

فَاقِرَةٌ ﴿۲۵﴾	كَلَّاۤ	اِذَا	بَلَغَتِ	التَّرَاقِیَ ﴿۲۶﴾	وَ	قِیْلَ
پیٹھ توڑنے والا	ہاں ہاں	جب	(جان) پہنچ جائے گی	گلے (کو)	اور	کہا جارہا ہوگا

سلوک کیا جائے گا ○ ہاں ہاں، جب جان گلے کو پہنچ جائے گی ○ اور کہا جارہا ہوگا

مَنْ سکتة رَاقٍ ﴿۲۷﴾ وَّ ظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ﴿۲۸﴾ وَ

مَنْ	رَاقٍ ﴿۲۷﴾	وَّ	ظَنَّ	اَنَّهُ	الْفِرَاقُ ﴿۲۸﴾	وَ
کون (ہے)	جھاڑ پھونک کرنے والا	اور	وہ سمجھ لے گا	کہ وہ	جدائی (کا وقت ہے)	اور

کہ جھاڑ پھونک کرنے والا کون ہے؟ ○ اور وہ سمجھ لے گا کہ یہ جدائی کا وقت ہے ○ اور

1 ..... اس آیت سے ثابت ہوا کہ آخرت میں مومنین کو اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا، یہی اہلِ سنت کا عقیدہ ہے اور اس پر قرآن وحدیث اور اجماع کے کثیر دلائل قائم ہیں اور یہ دیدار کسی کیفیت اور جہت کے بغیر ہوگا۔

2 ..... اس آیت سے کفار و منافقین کا حال بیان کیا جارہا ہے کہ قیامت کے دن کچھ چہرے ایسے ہوں گے کہ وہ اپنی بدبختی کے آثار دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہوجائیں گے، ان کا رنگ سیاہ ہوجائے گا اور ان سے خوشی کے آثار ختم ہوجائیں گے۔

ع ۱۷

وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ﴿۲۹﴾ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَىِٕذِ ﹰالْمَسَاقُ ﴿۳۰﴾ ع

الْتَفَّتِ	السَّاقُ	بِالسَّاقِ ﴿۲۹﴾ (1)	اِلٰى رَبِّكَ	يَوْمَىِٕذِ ﹰالْمَسَاقُ ﴿۳۰﴾
لپٹ جائے گی	پنڈلی	پنڈلی سے	تیرے رب ہی کی طرف	اس دن چلنا (ہوگا)

پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے گی ○ اس دن تیرے رب ہی کی طرف چلنا ہوگا ○

فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ﴿۳۱﴾ وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿۳۲﴾ ثُمَّ

فَلَا صَدَّقَ	وَ	لَا صَلّٰى ﴿۳۱﴾	وَ	لٰكِنْ	كَذَّبَ	وَ	تَوَلّٰى ﴿۳۲﴾	ثُمَّ
تو اس نے تصدیق نہ کی	اور	نماز نہ پڑھی	اور	لیکن	اس نے جھٹلایا	اور	منہ پھیرا	پھر

تو کافر نے نہ تو تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی ○ ہاں جھٹلایا اور منہ پھیرا ○ پھر

ذَهَبَ اِلٰۤى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ﴿۳۳﴾ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿۳۴﴾ ثُمَّ

ذَهَبَ	اِلٰۤى اَهْلِهٖ	يَتَمَطّٰى ﴿۳۳﴾	اَوْلٰى	لَكَ	فَاَوْلٰى ﴿۳۴﴾	ثُمَّ
وہ چلا	اپنے گھر والوں کی طرف	اکڑتا ہوا	خرابی ہے	تیرے لیے	پھر خرابی ہے	پھر

اپنے گھر والوں کی طرف اکڑتا ہوا چلا گیا ○ تیرے لئے خرابی ہے پھر خرابی ہے ○ پھر

اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿۳۵﴾ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ

اَوْلٰى	لَكَ	فَاَوْلٰى ﴿۳۵﴾	اَيَحْسَبُ	الْاِنْسَانُ	اَنْ	يُّتْرَكَ
خرابی ہے	تیرے لئے	پھر خرابی ہے	کیا سمجھتا ہے	آدمی	کہ	اسے چھوڑ دیا جائے گا

تیرے لئے خرابی ہے پھر خرابی ہے ○ کیا آدمی اس گھمنڈ میں ہے کہ اسے آزاد

سُدًى ﴿۳۶﴾ اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِیٍّ يُّمْنٰى ﴿۳۷﴾ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً

سُدًى ﴿۳۶﴾ (2)	اَلَمْ يَكُ	نُطْفَةً مِّنْ مَّنِیٍّ	يُّمْنٰى ﴿۳۷﴾	ثُمَّ	كَانَ	عَلَقَةً
آزاد	کیا وہ نہ تھا	منی کا ایک قطرہ	جو گرایا جاتا ہے	پھر	ہوگیا	خون کا لوتھڑا

چھوڑ دیا جائے گا ○ کیا وہ اس منی کا ایک قطرہ نہ تھا؟ جو گرایا جاتا ہے ○ پھر خون کا لوتھڑا ہوگیا

ایک کافر کی بری صفات اور اس کے لیے خرابی کا بیان

مردوں کو زندہ کرنے پر قدرتِ الٰہی کی ایک دلیل

1 ..... اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ موت کی سختی اور کرب سے انسان کے پاؤں ایک دوسرے سے لپٹ جائیں گے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ دونوں پاؤں کفن میں لپیٹ دیئے جائیں گے۔ تیسرا معنی یہ ہے کہ ایک سختی کے ساتھ دوسری سختی جمع ہو جائے گی۔ 2 ..... ہمیں بالکل آزاد نہیں چھوڑا گیا کہ جیسے چاہیں زندگی گزاریں، جیسے چاہیں اعمال کریں اور اپنی مرضی کے مطابق جس طرح اور جہاں چاہیں رہیں بلکہ ہمیں اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف سے کچھ چیزوں کا پابند اور کچھ سے منع کیا گیا اور زندگی گزارنے کے لئے ایک دائرہ کار عطا کیا گیا ہے جس میں رہ کر ہمیں اپنی زندگی کے ایام پورے کرنے

فَخَلَقَ فَسَوّٰى ﴿۳۸﴾ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَیْنِ الذَّكَرَ وَ						
فَخَلَقَ	فَسَوّٰى ﴿۳۸﴾	فَجَعَلَ	مِنْهُ	الزَّوْجَیْنِ	الذَّكَرَ	وَ
تو اس نے پیدا کیا	پھر ٹھیک بنایا	تو اس نے بنائیں	اس سے	دو قسمیں	مرد	اور
تو پیدا فرمایا پھر ٹھیک بنایا○ تو اس سے مرد اور عورت کی دو قسمیں						

الْاُنْثٰى ﴿۳۹﴾ اَلَیْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤى اَنْ یُّحْیِ الْمَوْتٰى ﴿۴۰﴾						
الْاُنْثٰى ﴿۳۹﴾	اَلَیْسَ	ذٰلِكَ	بِقٰدِرٍ	عَلٰۤى	اَنْ	یُّحْیِ الْمَوْتٰى ﴿۴۰﴾[1]
عورت	کیا نہیں ہے	وہ	قادر	(اس) پر	کہ	زندہ کردے مردوں (کو)
بنائیں○ کیا جس نے یہ سب کچھ کیا وہ مردوں کو زندہ کرنے پر قادر نہیں ہے؟○						

آیات: 31 | رکوع: 02

سُوْرَةُ الدَّهْرِ مَدَنِیَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ			
بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			

انسان اور اُس کے وجود پر غور کی دعوت

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ یَكُنْ				
هَلْ	اَتٰى	عَلَى الْاِنْسَانِ[2]	حِیْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ	لَمْ یَكُنْ
کیا (یعنی بیشک)	آیا	آدمی پر	زمانے سے (وہ) وقت	(کہ) وہ نہ تھا
بیشک آدمی پر ایک وقت وہ گزرا کہ وہ کوئی ذکر کے قابل				

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہیں۔ شریعت کے احکامات سے آزاد ہو کر جینا بڑی بیوقوفی اور نادانی ہے۔

1 ...... رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب اس آیتِ کریمہ کی تلاوت فرماتے تو کہتے "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ بَلٰى" یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ، تو (ہر نقص و عیب سے) پاک ہے، کیوں نہیں (تو مردوں کو زندہ کرنے پر ضرور قادر ہے۔) (مصنف عبد الرزاق، ۲ / ۲۹۹، الحدیث: ۴۰۶۴)

2 ...... اکثر مفسرین کے نزدیک اس آیت میں انسان سے مراد حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں اور وقت سے روح پھونکے جانے سے پہلے کا وقت مراد ہے۔ بعض مفسرین کے نزدیک یہاں انسان سے اس کی جنس یعنی

شَیْــًٔـا مَّذْكُوْرًا ۝۱ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ

شَیْــًٔـا مَّذْكُوْرًا ۝۱	اِنَّا	خَلَقْنَا	الْاِنْسَانَ	مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ (۱)
قابلِ ذکر چیز	بیشک	ہم نے پیدا کیا	آدمی (کو)	ملی ہوئی منی سے

چیز نہ تھا۝ بیشک ہم نے آدمی کو ملی ہوئی منی سے پیدا کیا

نَّبْتَلِیْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِیْعًۢا بَصِیْرًا ۝۲ اِنَّا

نَّبْتَلِیْهِ	فَجَعَلْنٰهُ	سَمِیْعًا	بَصِیْرًا ۝۲	اِنَّا
ہم آزمائیں اسے	تو ہم نے بنادیا اسے	سننے والا	دیکھنے والا	بیشک

تاکہ ہم اس کا امتحان لیں تو ہم نے اسے سننے والا، دیکھنے والا بنادیا۝ بیشک

هَدَیْنٰهُ السَّبِیْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّ اِمَّا

هَدَیْنٰهُ	السَّبِیْلَ	اِمَّا	شَاكِرًا	وَ	اِمَّا
ہم نے دکھادیا اسے	راستہ	(اب) یا	شکر کرنے والا (ہے)	اور	یا

ہم نے اسے راستہ دکھادیا، (اب) یا شکر گزار ہے اور یا

كَفُوْرًا ۝۳ اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِیْنَ سَلٰسِلَاۡ وَ اَغْلٰلًا

كَفُوْرًا ۝۳	اِنَّاۤ	اَعْتَدْنَا	لِلْكٰفِرِیْنَ	سَلٰسِلَاۡ	وَ	اَغْلٰلًا
ناشکری کرنے والا (ہے)	بیشک	ہم نے تیار کر رکھی ہیں	کافروں کے لیے	زنجیریں	اور	طوق

ناشکری کرنے والا ہے۝ بیشک ہم نے کافروں کے لیے زنجیریں اور طوق

وَّ سَعِیْرًا ۝۴ اِنَّ الْاَبْرَارَ یَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا

وَّ	سَعِیْرًا ۝۴	اِنَّ	الْاَبْرَارَ	یَشْرَبُوْنَ	مِنْ كَاْسٍ	كَانَ	مِزَاجُهَا
اور	بھڑکتی آگ	بیشک	نیک لوگ	وہ پئیں گے	(اس) جام سے	ہے	اس کی آمیزش

اور بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہیں۝ بیشک نیک لوگ اس جام سے پئیں گے جس میں کافور

ہدایت کے باوجود انسانوں کے دو گروہ

کفار کے لیے طوق، زنجیریں اور دہکتی آگ

نیک لوگوں کے جنتی مشروب کا حال

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) حضرت آدم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد مراد ہے اور وقت سے اس کے حمل میں رہنے کا زمانہ مراد ہے۔ (1) یہاں انسان سے حضرت آدم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد مراد ہے اور آیت کے اس حصے میں انسانوں کی پیدائش سے متعلق اللہ تعالٰی نے اپنا قانون بیان فرمایا ہے کہ اس نے آدمی کو مرد و عورت کی ملی ہوئی منی سے پیدا کیا جبکہ اللہ تعالٰی کی قدرت انسان کی پیدائش کے سلسلے میں اس ذریعے کی محتاج نہیں جیسا کہ اللہ تعالٰی نے حضرت آدم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ماں اور باپ دونوں کے بغیر پیدا کر دیا، حضرت حوا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهَا کو بغیر ماں کے پیدا کر دیا اور حضرت عیسٰی عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بغیر باپ کے پیدا کر دیا۔

كَافُوْرًاۚ(۵) عَیْنًا یَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ

كَافُوْرًا⑤	عَیْنًا	یَّشْرَبُ	بِهَا	عِبَادُ اللّٰهِ
کافور	(وہ کافور) ایک چشمہ (ہے)	پئیں گے	اس سے	اللہ کے (نہایت خاص) بندے

ملا ہوا ہوگا ○ وہ کافور ایک چشمہ ہے جس سے اللہ کے نہایت خاص بندے پئیں گے،

یُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِیْرًا(۶) یُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَ یَخَافُوْنَ

یُفَجِّرُوْنَهَا	تَفْجِیْرًا⑥	یُوْفُوْنَ[1]	بِالنَّذْرِ	وَ	یَخَافُوْنَ
(جہاں چاہیں) وہ بہا کرلے جائیں گے اسے	بہا کرلے جانا	وہ پورا کرتے ہیں	منتوں کو	اور	ڈرتے ہیں

وہ اسے (جہاں چاہیں گے) بہا کرلے جائیں گے ○ اپنی منتیں پوری کرتے ہیں اور اس دن سے

یَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِیْرًا(۷) وَ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ

یَوْمًا	كَانَ	شَرُّهٗ	مُسْتَطِیْرًا⑦	وَ	یُطْعِمُوْنَ	الطَّعَامَ
(اس) دن (سے)	ہوگی	جس کی برائی	پھیلی ہوئی	اور	وہ کھلاتے ہیں	کھانا

ڈرتے ہیں جس کی برائی پھیلی ہوئی ہوگی ○ اور وہ اللہ کی محبت میں

عَلٰی حُبِّهٖ مِسْكِیْنًا وَّ یَتِیْمًا وَّ اَسِیْرًا(۸)

عَلٰی حُبِّهٖ	مِسْكِیْنًا	وَّ	یَتِیْمًا	وَّ	اَسِیْرًا⑧
اس (اللہ) کی محبت پر (میں)	مسکین	اور	یتیم	اور	قیدی (کو)

مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں ○

اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِیْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّ لَا

اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ	لِوَجْهِ اللّٰهِ	لَا نُرِیْدُ	مِنْكُمْ	جَزَآءً	وَّ	لَا
ہم کھلاتے ہیں تمہیں صرف	اللہ کی رضا کیلئے	ہم نہیں چاہتے	تم سے	کوئی بدلہ	اور	نہ

ہم تمہیں خاص اللہ کی رضا کے لیے کھانا کھلاتے ہیں۔ ہم تم سے نہ کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ

[1] ...اللہ تعالیٰ کے انتہائی خاص بندے جن نیک کاموں کی وجہ سے جنت کے عظیم ثواب کے حق دار ہوئے وہ یہ ہیں (1) وہ لوگ طاعت و عبادت اور شریعت کے واجبات پر عمل کرتے ہیں حتّٰی کہ وہ عبادات جو واجب نہیں لیکن منت مان کر انہیں اپنے اوپر واجب کر لیا تو انہیں بھی ادا کرتے ہیں۔ (2) قیامت کے اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی شدت اور سختی پھیلی ہوئی ہوگی۔ (3) مسکین، یتیم اور قیدی کو اللہ تعالیٰ کی محبت میں اور اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے کھانا کھلاتے ہیں۔

شُكُوْرًا ۝۹ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا یَوْمًا عَبُوْسًا

عَبُوْسًا	یَوْمًا	مِنْ رَّبِّنَا	نَخَافُ	اِنَّا	شُكُوْرًا ۝۹ [1]
(جو) بہت ترش	(اس) دن (کا)	اپنے رب سے	ہم ڈر رکھتے ہیں	بیشک	شکریہ

شکریہ ۝ بیشک ہمیں اپنے رب سے ایک ایسے دن کا ڈر ہے جو بہت ترش،

قَمْطَرِیْرًا ۝۱۰ فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْیَوْمِ وَ لَقّٰىهُمْ

لَقّٰىهُمْ	وَ	شَرَّ ذٰلِكَ الْیَوْمِ	اللّٰهُ	فَوَقٰىهُمُ	قَمْطَرِیْرًا ۝۱۰
دی انہیں	اور	اس دن کے شر (سے)	اللہ (نے)	تو بچالیا انہیں	نہایت سخت (ہے)

نہایت سخت ہے ۝ تو انہیں اللہ اس دن کے شر سے بچالے گا اور انہیں تروتازگی

نَضْرَةً وَّ سُرُوْرًا ۝۱۱ وَ جَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا

صَبَرُوْا [2]	بِمَا	جَزٰىهُمْ	وَ	سُرُوْرًا ۝۱۱	وَّ	نَضْرَةً
انہوں نے صبر کیا	(اس کے) بدلے جو	(اللہ نے) جزادی انہیں	اور	خوشی	اور	تروتازگی

اور خوشی دے گا ۝ اور ان کے صبر کے سبب انہیں جنت اور

جَنَّةً وَّ حَرِیْرًا ۝۱۲ مُّتَّكِـٕیْنَ فِیْهَا عَلَى الْاَرَآىٕكِ

عَلَى الْاَرَآىٕكِ	فِیْهَا	مُّتَّكِـٕیْنَ	حَرِیْرًا ۝۱۲	وَّ	جَنَّةً
تختوں پر	اس (جنت) میں	تکیہ لگائے ہوئے	ریشمی کپڑے	اور	جنت

ریشمی کپڑے بدلے میں دے گا ۝ وہ جنت میں تختوں پر تکیہ لگائے ہوں گے،

لَا یَرَوْنَ فِیْهَا شَمْسًا وَّ لَا زَمْهَرِیْرًا ۝۱۳ وَ دَانِیَةً

دَانِیَةً	وَ	زَمْهَرِیْرًا ۝۱۳	لَا	وَّ	شَمْسًا	فِیْهَا	لَا یَرَوْنَ
جھکے ہوئے (ہوں گے)	اور	سخت سردی	نہ	اور	دھوپ	اس میں	وہ نہیں دیکھیں گے

نہ اس میں دھوپ دیکھیں گے اور نہ سخت سردی ۝ اور اس کے سائے

[1] ...... صرف اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کسی کے ساتھ بھلائی کرنی چاہئے، لوگوں کو دکھانا، اپنی واہ واہ چاہنا اور جس کے ساتھ بھلائی کی اس پر احسان جتانا یا اس کی طرف سے کوئی بدلہ حاصل کرنا مقصود نہ ہو۔

[2] ...... نیک بندے گناہ نہ کرنے پر، اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے پر اور بھوک پر صبر کرتے تھے، اس کے بدلے اللہ تعالیٰ انہیں جنت اور اس کی عظیم الشان نعمتیں عطا کرے گا۔

عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَ ذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ﴿۱۴﴾ وَ

عَلَيْهِمْ	ظِلٰلُهَا	وَ	ذُلِّلَتْ	قُطُوْفُهَا	تَذْلِيْلًا ﴿۱۴﴾	وَ
ان پر	اس کے سائے	اور	نیچے کر دیئے گئے ہوں گے	اس کے گچھے	جھکا کر	اور

ان پر جھکے ہوں گے اور جنت کے گچھے جھکا کر نیچے کر دیئے گئے ہوں گے ○ اور

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّ اَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَاۡ ﴿۱۵﴾

يُطَافُ	عَلَيْهِمْ	بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّ اَكْوَابٍ	كَانَتْ	قَوَارِيْرَاۡ ﴿۱۵﴾
دور چلائے جائیں گے	ان پر	چاندی کے برتنوں اور گلاسوں کے	(جو) ہوں گے	شیشے (کی طرح)

ان پر چاندی کے برتنوں اور گلاسوں کے دور ہوں گے جو شیشے کی طرح ہوں گے ○

قَوَارِيْرَاۡ مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ﴿۱۶﴾ وَ

قَوَارِيْرَاۡ مِنْ فِضَّةٍ	قَدَّرُوْهَا	تَقْدِيْرًا ﴿۱۶﴾	وَ
چاندی کے شفاف شیشے	(پلانے والوں نے) اندازے سے رکھا ہو گا انہیں	اندازہ لگانا	اور

چاندی کے شفاف شیشے جنہیں پلانے والوں نے پورے اندازہ سے (بھر کر) رکھا ہو گا ○ اور

يُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ﴿۱۷﴾

يُسْقَوْنَ	فِيْهَا	كَاْسًا	كَانَ	مِزَاجُهَا	زَنْجَبِيْلًا ﴿۱۷﴾
انہیں پلایا جائے گا	اس (جنت) میں	جام	ہے	اس کی آمیزش	زنجبیل

جنت میں انہیں ایسے جام پلائے جائیں گے جس میں زنجبیل ملا ہوا ہو گا ○

عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ﴿۱۸﴾ وَ يَطُوْفُ

عَيْنًا	فِيْهَا	تُسَمّٰى	سَلْسَبِيْلًا ﴿۱۸﴾ [1]	وَ	يَطُوْفُ
(وہ زنجبیل) ایک چشمہ (ہے)	اس میں	اس کا نام رکھا جاتا ہے	سلسبیل	اور	چکر لگائیں گے

زنجبیل جنت میں ایک چشمہ ہے جس کا نام سلسبیل رکھا جاتا ہے ○ اور ان کے آس پاس

قرء حفص بغیر الالف فی الوصل فیهما و وقف علی الاول بالالف و علی الثانی بغیر الالف۔

[1] ......اللہ تعالیٰ کے مقرب بندے خالص اسی چشمہ سلسبیل سے پئیں گے جبکہ ان سے کم درجے والے نیک بندوں کی شرابوں میں اس چشمے کا پانی ملایا جائے گا اور یہ چشمہ عرش کے نیچے سے جنت عدن سے ہوتا ہوا تمام جنتوں میں گزرتا ہے۔

عَلَیۡہِمۡ وِلۡدَانٌ مُّخَلَّدُوۡنَ ۚ اِذَا رَاَیۡتَہُمۡ حَسِبۡتَہُمۡ

حَسِبۡتَہُمۡ	رَاَیۡتَہُمۡ	اِذَا	وِلۡدَانٌ مُّخَلَّدُوۡنَ	عَلَیۡہِمۡ
(تو) تو سمجھے گا انہیں	تو دیکھے گا انہیں	جب	ہمیشہ رہنے والے لڑکے	ان پر

ہمیشہ رہنے والے لڑکے (خدمت کیلئے) پھریں گے جب تو انہیں دیکھے گا تو تُو انہیں

لُؤۡلُؤًا مَّنۡثُوۡرًا ﴿۱۹﴾ وَ اِذَا رَاَیۡتَ ثَمَّ رَاَیۡتَ نَعِیۡمًا وَّ

وَّ	نَعِیۡمًا	رَاَیۡتَ	ثَمَّ	رَاَیۡتَ	اِذَا	وَ	لُؤۡلُؤًا مَّنۡثُوۡرًا ﴿۱۹﴾
اور	نعمتیں	(تو) دیکھے گا	وہاں	تو دیکھے گا	جب	اور	بکھرے ہوئے موتی

بکھرے ہوئے موتی سمجھے گا ○ اور جب تو وہاں دیکھے گا تو نعمتیں اور

مُلۡکًا کَبِیۡرًا ﴿۲۰﴾ عٰلِیَہُمۡ ثِیَابُ سُنۡدُسٍ خُضۡرٌ وَّ اِسۡتَبۡرَقٌ ۫

اِسۡتَبۡرَقٌ	وَّ	ثِیَابُ سُنۡدُسٍ خُضۡرٌ	عٰلِیَہُمۡ	مُلۡکًا کَبِیۡرًا ﴿۲۰﴾
موٹے ریشم (کے کپڑے)	اور	باریک ریشم کے سبز کپڑے	ان پر (ہوں گے)	بہت بڑی سلطنت

بہت بڑی سلطنت دیکھے گا ○ ان پر باریک اور موٹے ریشم کے سبز کپڑے ہوں گے

وَّ حُلُّوۡۤا اَسَاوِرَ مِنۡ فِضَّۃٍ ۚ وَ سَقٰہُمۡ رَبُّہُمۡ

رَبُّہُمۡ	سَقٰہُمۡ	وَ	اَسَاوِرَ مِنۡ فِضَّۃٍ	حُلُّوۡۤا	وَّ
ان کا رب	پلائے گا انہیں	اور	چاندی کے کنگن	انہیں پہنائے جائیں گے	اور

اور انہیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا رب انہیں

شَرَابًا طَہُوۡرًا ﴿۲۱﴾ اِنَّ ہٰذَا کَانَ لَکُمۡ جَزَآءً

جَزَآءً [1]	لَکُمۡ	کَانَ	ہٰذَا	اِنَّ	شَرَابًا طَہُوۡرًا ﴿۲۱﴾
صلہ	تمہارے لیے	ہے	یہ	(فرمایا جائے گا) بیشک	پاکیزہ شراب

پاکیزہ شراب پلائے گا ○ (ان سے فرمایا جائے گا) بیشک یہ تمہارے لیے صلہ ہے

[1] ......جب جنت میں داخل ہونے کے بعد جنتی اس کی نعمتوں کا مشاہدہ کریں گے تو ان سے فرمایا جائے گا: بیشک یہ نعمتیں اللہ تعالٰی کی طرف سے تمہاری اطاعت اور فرمانبرداری کا صلہ ہیں اور تمہاری محنت کی قدر کی گئی ہے کہ تم سے تمہارا رب عَزَّوَجَلَّ راضی ہوا اور اس نے تمہیں ثواب عظیم عطا فرمایا۔

رکوع ۲۲ / ۱۹

قرآن تھوڑا تھوڑا نازل ہوا

وَّ كَانَ سَعْیُكُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۲۲﴾ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا

وَّ	كَانَ	سَعْیُكُمْ	مَّشْكُوْرًا ﴿۲۲﴾	اِنَّا	نَحْنُ	نَزَّلْنَا
اور	ہے	تمہاری کوشش (کی)	قدر کی گئی	بیشک	ہم	ہم نے اتارا

اور تمہاری محنت کی قدر کی گئی ہے ○ (اے حبیب!) بیشک ہم نے تم پر

عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِیْلًا ﴿۲۳﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ

عَلَیْكَ	الْقُرْاٰنَ	تَنْزِیْلًا ﴿۲۳﴾	فَاصْبِرْ	لِحُكْمِ رَبِّكَ
تم پر	قرآن	تھوڑا تھوڑا کر کے اتارنا	تو تم ڈٹے رہو	اپنے رب کے حکم پر

تھوڑا تھوڑا کر کے قرآن اتارا ○ تو اپنے رب کے حکم پر ڈٹے رہو

وَ لَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ﴿۲۴﴾ وَ اذْكُرِ

وَ	لَا تُطِعْ	مِنْهُمْ	اٰثِمًا	اَوْ	كَفُوْرًا ﴿۲۴﴾	وَ	اذْكُرِ (1)
اور	بات نہ مانو	ان میں سے	کسی گناہگار	یا	ناشکری کرنے والے (کی)	اور	یاد کرو

اور ان میں کسی گناہگار یا ناشکری کرنے والے کی بات نہ سنو ○ اور صبح و شام

اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا ﴿۲۵﴾ وَ مِنَ الَّیْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَ

اسْمَ رَبِّكَ	بُكْرَةً	وَّ	اَصِیْلًا ﴿۲۵﴾	وَ	مِنَ الَّیْلِ	فَاسْجُدْ	لَهٗ	وَ
اپنے رب کا نام	صبح	اور	شام	اور	رات کے کچھ حصے (میں)	تو تم سجدہ کرو	اس کو	اور

اپنے رب کا نام یاد کرو ○ اور رات کے کچھ حصے میں اسے سجدہ کرو اور

سَبِّحْهُ لَیْلًا طَوِیْلًا ﴿۲۶﴾ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ یُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ

سَبِّحْهُ	لَیْلًا طَوِیْلًا ﴿۲۶﴾	اِنَّ	هٰۤؤُلَآءِ	یُحِبُّوْنَ	الْعَاجِلَةَ
پاکی بیان کرو اس کی	لمبی رات (میں)	بیشک	یہ لوگ	محبت کرتے ہیں	جلد جانے والی (سے)

لمبی رات میں اس کی پاکی بیان کرو ○ بیشک یہ لوگ جلد جانے والی سے محبت کرتے ہیں

(1)... بعض مفسرین کے نزدیک یہاں ذکر سے نماز مراد ہے، چنانچہ صبح کے ذکر سے نمازِ فجر اور شام کے ذکر سے ظہر اور عصر کی نمازیں مراد ہیں جبکہ رات کے کچھ حصے میں سجدہ کرنے سے مراد یہ ہے کہ مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھیں اور باقی لمبی رات میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنے سے مراد یہ ہے کہ فرائض کی ادائیگی کے بعد نوافل پڑھتے رہیں، یوں اس میں تہجد کی نماز بھی شامل ہوگئی، اور بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ یہاں ذکر سے مراد زبان سے ذکر کرنا ہے اور مقصود یہ ہے کہ دن رات کے تمام اوقات میں دل اور زبان سے اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہیں۔

کفار کو تنبیہ

وَیَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ یَوْمًا ثَقِیْلًا ﴿۲۷﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَ

وَ	یَذَرُوْنَ	وَرَآءَهُمْ	یَوْمًا ثَقِیْلًا ﴿۲۷﴾ [1]	نَحْنُ	خَلَقْنٰهُمْ	وَ
اور	چھوڑے ہوئے ہیں	اپنے آگے	ایک بھاری دن (کو)	ہم	ہم نے پیدا کیا انہیں	اور

اور اپنے آگے ایک بھاری دن کو چھوڑ بیٹھے ہیں ○ ہم نے انہیں پیدا کیا اور

شَدَدْنَاۤ اَسْرَهُمْ ۚ وَ اِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَاۤ اَمْثَالَهُمْ

شَدَدْنَاۤ	اَسْرَهُمْ	وَ	اِذَا	شِئْنَا	بَدَّلْنَاۤ	اَمْثَالَهُمْ
مضبوط کئے	ان کے اعضاء اور جوڑ	اور	جب	ہم چاہیں	(تو) بدل دیں	ان جیسے (اور لوگ)

ان کے اعضا اور جوڑ مضبوط کئے اور ہم جب چاہیں ان جیسے اور

قرآن سے نصیحت لینے کا اختیار

تَبْدِیْلًا ﴿۲۸﴾ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ

تَبْدِیْلًا ﴿۲۸﴾	اِنَّ	هٰذِهٖ	تَذْكِرَةٌ	فَمَنْ	شَآءَ	اتَّخَذَ	اِلٰى رَبِّهٖ
بدلنا	بیشک	یہ	ایک نصیحت (ہے)	تو جو	چاہے	اختیار کرے	اپنے رب کی طرف

بدل دیں ○ بیشک یہ ایک نصیحت ہے تو جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ

مشیتِ الٰہی کے سب پر غالب ہونے کا بیان

سَبِیْلًا ﴿۲۹﴾ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

سَبِیْلًا ﴿۲۹﴾	وَ	مَا تَشَآءُوْنَ	اِلَّاۤ	اَنْ	یَّشَآءَ [2]	اللّٰهُ	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ
راستہ	اور	تم نہیں چاہتے	مگر	یہ کہ	چاہے	اللہ	بیشک	اللہ	ہے

اختیار کرے ○ اور تم کچھ نہیں چاہتے مگر یہ کہ اللہ چاہے بیشک اللہ

عَلِیْمًا حَكِیْمًا ﴿۳۰﴾ ۗۙ یُّدْخِلُ مَنْ یَّشَآءُ فِیْ رَحْمَتِهٖ ؕ

عَلِیْمًا	حَكِیْمًا ﴿۳۰﴾	یُّدْخِلُ	مَنْ	یَّشَآءُ	فِیْ رَحْمَتِهٖ
خوب علم والا	بڑا حکمت والا	وہ داخل کرتا ہے	جسے	چاہتا ہے	اپنی رحمت میں

خوب علم والا، بڑا حکمت والا ہے ○ وہ اپنی رحمت میں جسے چاہتا ہے داخل فرماتا ہے

[1] ...بھاری دن سے قیامت کا دن مراد ہے جس کی شدتیں اور سختیاں کفار پر بھاری ہوں گی۔ [2] ...ہماری چاہت وارادہ اللہ تعالیٰ کی چاہت وارادہ کے تابع ہے، اس کی تفصیل یہ ہے کہ انسان پتھر کی طرح بے اختیار اور مجبورِ محض نہیں بلکہ اسے اختیار اور ارادہ ملا ہے۔ نیز انسان اپنے ارادے میں بالکل مستقل اور اللہ تعالیٰ سے بے نیاز بھی نہیں بلکہ اس کا ارادہ اللہ تعالیٰ کے ارادے کے ماتحت ہے، لہٰذا انسان مختارِ مطلق نہیں، اسی عقیدے پر ایمان کا مدار ہے۔ اسے یوں بھی تعبیر کیا جاتا ہے کہ بندہ ارادہ کرکے جب کوئی کام کرنے لگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے ارادے سے اُس فعل کو پیدا کردیتا ہے اور یوں وہ فعل وجود میں آتا ہے۔

وَّالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۳۱﴾ ع

وَ	الظّٰلِمِيْنَ	اَعَدَّ	لَهُمْ	عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۳۱﴾
اور	ظلم کرنے والے	اس نے تیار کر رکھا ہے	ان کے لیے	دردناک عذاب

اور ظالموں کے لیے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے ○

آیات:50 — رکوع:02

سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰت مَكِّيَّة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

پانچ صفات کی قسم اور وقوعِ قیامت یقینی ہونے کا ذکر

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ﴿۱﴾ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ﴿۲﴾ وَّالنّٰشِرٰتِ

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ﴿۱﴾ (1)	فَالْعٰصِفٰتِ	عَصْفًا ﴿۲﴾	وَّ	النّٰشِرٰتِ
لگاتار بھیجی جانے والیوں کی قسم	پھر تیز چلنے والیوں (کی)	تیز چلنا	اور	پھیلانے والیوں (کی)

قسم ان کی جو لگاتار بھیجی جاتی ہیں ○ پھر ان کی جو نہایت تیز چلنے والی ہیں ○ اور خوب پھیلانے والیوں

نَشْرًا ﴿۳﴾ فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ﴿۴﴾ فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ﴿۵﴾

نَشْرًا ﴿۳﴾	فَالْفٰرِقٰتِ	فَرْقًا ﴿۴﴾	فَالْمُلْقِيٰتِ	ذِكْرًا ﴿۵﴾
پھیلانا	پھر جدا کرنے والیوں (کی)	جدا کرنا	پھر القا کرنے والیوں (کی)	ذکر (کا)

کی ○ پھر خوب جدا کرنے والیوں کی ○ پھر ذکر کا القا کرنے والیوں کی ○

1 ..... اللہ تعالیٰ نے اس سورت کی پہلی پانچ آیات میں پانچ صفات کی قسم ارشاد فرمائی اور جن چیزوں کی یہ صفات ہیں ان کا آیات میں ذکر نہیں کیا گیا، اسی لئے مفسرین نے ان چیزوں کی تفسیر میں بہت سی وجوہات ذکر کی ہیں۔(1) یہ پانچوں صفتیں ہواؤں کی ہیں۔(2) یہ پانچوں صفتیں فرشتوں کی ہیں۔(3) یہ پانچوں صفتیں قرآنِ پاک کی آیات کی ہیں۔(4) پہلی تین صفتیں ہواؤں کی ہیں، چوتھی صفت قرآنِ پاک کی آیات کی اور پانچویں صفت فرشتوں کی ہے۔(5) پہلی تین صفتیں ہواؤں کی ہیں جبکہ چوتھی اور پانچویں صفت فرشتوں کی ہے۔

احوالِ قیامت کا بیان اور جھٹلانے والوں کو تنبیہ

عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ﴿۶﴾ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ

عُذْرًا	اَوْ	نُذْرًا ﴿۶﴾ (1)	اِنَّمَا	تُوْعَدُوْنَ
حجت پوری کرنے (کیلئے)	یا	ڈرانے (کیلئے)	بیشک جس کا	تم سے وعدہ کیا جارہا ہے

عذر کی گنجائش نہ چھوڑنے کیلئے یا ڈرانے کیلئے ○ بیشک جس بات کا تم سے وعدہ کیا جارہا ہے

لَوَاقِعٌ ﴿۷﴾ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ﴿۸﴾ وَ اِذَا

لَوَاقِعٌ ﴿۷﴾	فَاِذَا	النُّجُوْمُ	طُمِسَتْ ﴿۸﴾	وَ	اِذَا
(وہ) ضرور واقع ہونے والا (ہے)	پھر جب	تارے	مٹادیئے جائیں گے	اور	جب

وہ ضرور واقع ہونے والی ہے ○ پھر جب تارے مٹادیئے جائیں گے ○ اور جب

السَّمَآءُ فُرِجَتْ ﴿۹﴾ وَ اِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ﴿۱۰﴾

السَّمَآءُ	فُرِجَتْ ﴿۹﴾	وَ	اِذَا	الْجِبَالُ	نُسِفَتْ ﴿۱۰﴾
آسمان	پھاڑ دیئے جائیں گے	اور	جب	پہاڑ	غبار بناکر اڑادیئے جائیں گے

آسمان پھاڑ دیئے جائیں گے ○ اور جب پہاڑ غبار بناکے اڑادیئے جائیں گے ○

وَ اِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ﴿۱۱﴾ لِاَیِّ یَوْمٍ اُجِّلَتْ ﴿۱۲﴾

وَ	اِذَا	الرُّسُلُ	اُقِّتَتْ ﴿۱۱﴾ (2)	لِاَیِّ یَوْمٍ	اُجِّلَتْ ﴿۱۲﴾
اور	جب	رسولوں (کو)	خاص وقت پر جمع کیا جائے گا	کس دن کے لیے	انہیں ٹھہرایا گیا تھا

اور جب رسولوں کو ایک خاص وقت پر جمع کیا جائے گا ○ کس بڑے دن کے لیے انہیں ٹھہرایا گیا تھا ○

لِیَوْمِ الْفَصْلِ ﴿۱۳﴾ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الْفَصْلِ ﴿۱۴﴾

لِیَوْمِ الْفَصْلِ ﴿۱۳﴾	وَ	مَاۤ اَدْرٰىكَ	مَا	یَوْمُ الْفَصْلِ ﴿۱۴﴾
فیصلہ کے دن کے لیے	اور	تجھے کیا معلوم	کیا ہے	فیصلے کا دن

فیصلہ کے دن کے لیے ○ اور تجھے کیا معلوم کہ وہ فیصلے کا دن کیا ہے ؟ ○

1 ...... یعنی ذکر کا القاء کرنا یعنی وحیِ الٰہی جیسے قرآن کا نازل کرنا اس لئے ہے کہ مخلوق میں سے کسی کے لئے عذر بیان کرنے کی کوئی گنجائش نہ رہے یا یہ انہیں عذابِ الٰہی سے ڈرانے کے لئے ہے۔

2 ...... خاص وقت سے وہ وقت مراد ہوسکتا ہے جس میں رسول اپنی امتوں پر گواہی دینے کے لئے حاضر ہوں گے۔ یا اس سے وہ وقت مراد ہوسکتا ہے جس میں رسول ثواب یا کر کامیابی حاصل کرنے کے لئے جمع ہوں گے۔

گزشتہ قوموں کی ہلاکت کی طرف اشارہ اور جھٹلانے والوں کو تنبیہ

وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۱۵﴾ اَلَمْ نُهْلِكِ

وَیْلٌ	یَّوْمَىٕذٍ	لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۱۵﴾	اَلَمْ نُهْلِكِ
خرابی ہے	اس دن	جھٹلانے والوں کیلئے	کیا ہم نے ہلاک نہ کیا

اس دن جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے ○ کیا ہم نے پہلے لوگوں کو

الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۷﴾ كَذٰلِكَ

الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۶﴾ (1)	ثُمَّ	نُتْبِعُهُمُ	الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۷﴾ (2)	كَذٰلِكَ
پہلے لوگوں (کو)	پھر	ہم پیچھے پہنچائیں گے ان کے	بعد والوں (کو)	اسی طرح

ہلاک نہ فرمایا ○ پھر بعد والوں کو ان کے پیچھے پہنچائیں گے ○ مجرموں

نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِیْنَ ﴿۱۸﴾ وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۱۹﴾

نَفْعَلُ	بِالْمُجْرِمِیْنَ ﴿۱۸﴾	وَیْلٌ	یَّوْمَىٕذٍ	لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۱۹﴾
ہم کرتے ہیں	مجرموں کے ساتھ	خرابی ہے	اس دن	جھٹلانے والوں کیلئے

کے ساتھ ہم ایسا ہی کرتے ہیں ○ اس دن جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے ○

منکرینِ قیامت کو جواب

اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ ﴿۲۰﴾ فَجَعَلْنٰهُ

اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ	مِّنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ ﴿۲۰﴾	فَجَعَلْنٰهُ
کیا ہم نے پیدا نہ کیا تمہیں	ایک بے قدر پانی سے	پھر ہم نے رکھا اسے

کیا ہم نے تمہیں ایک بے قدر پانی سے پیدا نہ فرمایا؟ ○ پھر اسے ایک

فِیْ قَرَارٍ مَّكِیْنٍ ﴿۲۱﴾ اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۲۲﴾ فَقَدَرْنَا

فِیْ قَرَارٍ مَّكِیْنٍ ﴿۲۱﴾ (3)	اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۲۲﴾ (4)	فَقَدَرْنَا
ایک محفوظ جگہ میں	ایک معلوم اندازے تک	تو ہم قدرت رکھتے ہیں

محفوظ جگہ میں رکھا ○ ایک معلوم اندازے تک ○ تو ہم قادر ہیں

(1) ...پہلے لوگوں سے مراد حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم، قومِ عاد اور قومِ ثمود وغیرہ ہیں۔

(2) ...یہاں بعد والوں سے وہ لوگ مراد ہیں جو گزشتہ امتوں کے کفار کے راستے پر چل کر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جھٹلا رہے ہیں۔

(3) ...یہ محفوظ جگہ ماں کا رحم ہے۔

(4) ...معلوم اندازہ ولادت کا وقت ہے جسے اللہ تعالٰی ہی جانتا ہے کہ وہ 9 مہینے ہے یا اس سے کم زیادہ۔

فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۲۴﴾

فَنِعْمَ	الْقٰدِرُوْنَ ﴿۲۳﴾	وَیْلٌ	یَّوْمَىٕذٍ	لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۲۴﴾
تو(ہم)کیا ہی اچھے	قدرت رکھنے والے(ہیں)	خرابی ہے	اس دن	جھٹلانے والوں کے لئے

تو ہم کیا ہی اچھے قدرت رکھنے والے ہیں ○ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے خرابی ہے ○

پرورش انسان کے لیے اہتمام ربوبیت

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ﴿۲۵﴾ اَحْیَآءً وَّ

اَلَمْ نَجْعَلِ	الْاَرْضَ	كِفَاتًا ﴿۲۵﴾ (1)	اَحْیَآءً	وَّ
کیا ہم نے نہ بنایا	زمین(کو)	جمع کرنے والی	زندوں	اور

کیا ہم نے زمین کو جمع کرنے والی نہ بنایا ○ زندوں اور

اَمْوَاتًا ﴿۲۶﴾ وَّ جَعَلْنَا فِیْهَا رَوَاسِیَ شٰمِخٰتٍ

اَمْوَاتًا ﴿۲۶﴾	وَّ	جَعَلْنَا	فِیْهَا	رَوَاسِیَ	شٰمِخٰتٍ
مردوں(کو)	اور	ہم نے بنادیئے	اس میں	مضبوط پہاڑ	اونچے اونچے

مردوں کو ○ اور ہم نے اس میں اونچے اونچے مضبوط پہاڑ بنادیئے

وَّ اَسْقَیْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ﴿۲۷﴾ وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ

وَّ	اَسْقَیْنٰكُمْ	مَّآءً فُرَاتًا ﴿۲۷﴾	وَیْلٌ	یَّوْمَىٕذٍ
اور	ہم نے سیراب کیا تمہیں	خوب میٹھے پانی(سے)	خرابی ہے	اس دن

اور ہم نے خوب میٹھے پانی سے تمہیں سیراب کیا ○ اس دن جھٹلانے والوں

روزِ قیامت منکرین سے ہولناک خطاب

لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۲۸﴾ اِنْطَلِقُوْۤا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۹﴾

لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۲۸﴾	اِنْطَلِقُوْۤا (2)	اِلٰى	مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۹﴾
جھٹلانے والوں کے لئے	تم چلو	(اس)کی طرف	جس کو تم جھٹلاتے تھے

کے لئے خرابی ہے ○ اس کی طرف چلو جسے تم جھٹلاتے تھے ○

1 ...... اللہ تعالیٰ نے زمین کو تمام زندہ اور مردہ لوگوں کو جمع کرنے والی بنایا ہے کہ زندہ لوگ اس کی پشت پر مکانات اور محلات میں رہتے ہیں اور مردہ لوگ اس کے اندر اپنی قبروں میں رہتے ہیں۔

2 ...... یعنی قیامت کے دن کافروں سے کہا جائے گا کہ اس آگ اور عذاب کی طرف چلو جسے تم دنیا میں جھٹلاتے تھے۔

اِنْطَلِقُوْۤا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍۙ۝۳۰ لَّا

لَّا	اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ۝۳۰ [(1)]	اِنْطَلِقُوْۤا
(جو) نہیں (ہے)	(دھوئیں کے) تین شاخوں والے سائے کی طرف	تم چلو

اس دھوئیں کے سائے کی طرف چلو جس کی تین شاخیں ہیں ○ جو نہ

ظَلِيْلٍ وَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ اللَّهَبِؕ۝۳۱ اِنَّهَا تَرْمِيْ

تَرْمِيْ	اِنَّهَا	مِنَ اللَّهَبِ ۝۳۱	لَا يُغْنِيْ	وَّ	ظَلِيْلٍ
پھینکتی ہے	بیشک وہ (جہنم)	شعلے سے	نہ وہ بچائے	اور	سایہ دینے والا

سایہ دے اور نہ وہ شعلے سے بچائے ○ بیشک دوزخ محل جیسی

بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِۚ۝۳۲ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌؕ۝۳۳ وَيْلٌ

وَيْلٌ	جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ۝۳۳	كَاَنَّهٗ	بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ۝۳۲
خرابی ہے	زرد رنگ کے اونٹ (ہیں)	گویا وہ (چنگاریاں)	محل جیسی چنگاریاں

چنگاریاں پھینکتی ہے ○ گویا وہ (چنگاریاں) زرد رنگ کے اونٹ ہیں ○ اس دن

يَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ۝۳۴ هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَۙ۝۳۵

لَا يَنْطِقُوْنَ ۝۳۵ [(2)]	يَوْمُ	هٰذَا	لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝۳۴	يَّوْمَىٕذٍ
(جس میں) وہ بول نہ سکیں گے	(وہ) دن (ہے)	یہ	جھٹلانے والوں کے لئے	اس دن

جھٹلانے والوں کے لئے خرابی ہے ○ یہ وہ دن ہے جس میں وہ بول نہ سکیں گے ○

وَ لَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ۝۳۶ وَيْلٌ

وَيْلٌ	فَيَعْتَذِرُوْنَ ۝۳۶ [(3)]	لَهُمْ	لَا يُؤْذَنُ	وَ
خرابی ہے	کہ وہ معذرت کریں	ان کو	اجازت نہ دی جائے گی	اور

اور نہ انہیں اجازت ملے گی کہ معذرت کریں ○ اس دن

جہنمی چنگاریوں کا حال اور جھٹلانے والوں کو تنبیہ

روزِ قیامت کفار کی بے بسی

1 ... اس آیت میں جس دھوئیں کا ذکر ہے اس سے جہنم کا دھواں مراد ہے، یہ دھواں اونچا ہو کر تین شاخوں میں تقسیم ہو جائے گا اور اس کی ایک شاخ کفار کے سروں پر، ایک ان کے دائیں طرف اور ایک ان کے بائیں طرف ہو گی۔ 2 ...... قیامت کے دن بہت سے مواقع ہوں گے جن میں سے بعض مواقع پر کفار کلام کریں گے اور بعض میں کچھ بول نہ سکیں گے۔ 3 ...... قیامت کے دن کفار کو معذرت کرنے کی اجازت نہیں ملے گی اور اس بات کا یہ مطلب نہیں کہ ان کے پاس کوئی عذر موجود ہو گا لیکن عذر بیان کرنے کی اجازت نہ ہو گی بلکہ در حقیقت اُن کے پاس کوئی عذر ہی نہ ہو گا کیونکہ دنیا میں حجتیں تمام کر دی گئیں اور آخرت

روزِ قیامت کفار کو ذلت والی ڈانٹ

يَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۷﴾ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۚ

يَّوْمَىٕذٍ	لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۷﴾	هٰذَا	يَوْمُ الْفَصْلِ
اس دن	جھٹلانے والوں کیلئے	یہ	فیصلے کا دن (ہے)

جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے ○ یہ فیصلے کا دن ہے

جَمَعْنٰكُمْ وَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۸﴾ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ

جَمَعْنٰكُمْ	وَ	الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۸﴾	فَاِنْ	كَانَ	لَكُمْ	كَيْدٌ
ہم نے جمع کر دیا تمہیں	اور	پہلے لوگوں (کو)	تو اگر	ہو	تمہارا	کوئی داؤ

ہم نے تمہیں اور سب اگلوں کو جمع کر دیا ○ اب اگر تمہارا کوئی داؤ ہو

پرہیزگاروں کا صلہ

فَكِيْدُوْنِ ﴿۳۹﴾ وَيْلٌ يَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۰﴾ ع اِنَّ

فَكِيْدُوْنِ ﴿۳۹﴾ (1)	وَيْلٌ	يَّوْمَىٕذٍ	لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۰﴾	اِنَّ
تو تم داؤ چلا لو مجھ پر	خرابی ہے	اس دن	جھٹلانے والوں کیلئے	بیشک

تو مجھ پر چلا لو ○ اس دن جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے ○ بیشک

الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّ عُيُوْنٍ ﴿۴۱﴾ لا وَّ فَوَاكِهَ مِمَّا

الْمُتَّقِيْنَ	فِيْ ظِلٰلٍ وَّ عُيُوْنٍ ﴿۴۱﴾	وَّ	فَوَاكِهَ	مِمَّا
ڈرنے والے	سایوں اور چشموں میں (ہوں گے)	اور	پھلوں (میں)	(اس میں) سے جو

ڈرنے والے سایوں اور چشموں میں ہوں گے ○ اور پھلوں میں سے

يَشْتَهُوْنَ ﴿۴۲﴾ ط كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا هَنِيْٓــًٔا بِمَا

يَشْتَهُوْنَ ﴿۴۲﴾ (2)	كُلُوْا	وَ	اشْرَبُوْا	هَنِيْٓــًٔا	بِمَا
وہ چاہیں گے	تم کھاؤ	اور	پیو	مزے (سے)	(اس کے) بدلے جو

جو وہ چاہیں گے ○ اپنے اعمال کے بدلے میں مزے سے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کیلئے کسی عذر کی گنجائش باقی نہیں رکھی گئی، البتہ انہیں یہ فاسد خیال آئے گا کہ کچھ حیلے بہانے بنائیں، یہ حیلے پیش کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔

1 ...... یہ انتہا درجہ کی ڈانٹ ہوگی کیونکہ یہ بات تو کفار بھی یقینی طور پر جانتے ہوں گے کہ آج روزِ حشر نہ کوئی داؤ چل سکتا ہے اور نہ کوئی حیلہ کام دے سکتا ہے۔

2 ...... اس آیت سے ثابت ہوا کہ اہلِ جنت کو دنیاوی زندگی کے برخلاف ان کی مرضی کے مطابق جنتی نعمتیں ملیں گی جبکہ دنیا میں آدمی کو جو میسر ہوتا ہے اسی پر اسے راضی ہونا پڑتا ہے۔

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۴۴﴾

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾	اِنَّا	كَذٰلِكَ	نَجْزِی	الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۴۴﴾
تم عمل کرتے تھے	بیشک ہم	اسی طرح	بدلہ دیتے ہیں	نیکی کرنے والوں (کو)

کھاؤ اور پیو ○ بیشک نیکی کرنے والوں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ○

وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۴۵﴾ كُلُوْا وَ تَمَتَّعُوْا قَلِیْلًا

وَیْلٌ	یَّوْمَىٕذٍ	لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۴۵﴾	كُلُوْا	وَ	تَمَتَّعُوْا	قَلِیْلًا
خرابی ہے	اس دن	جھٹلانے والوں کیلئے	(اے کافرو) تم کھالو	اور	فائدہ اٹھالو	کچھ (دن)

اس دن جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے ○ (اے کافرو!) تم (بھی دنیا میں) کچھ دن کھالو اور فائدہ اٹھالو،

اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۴۷﴾ وَ

اِنَّكُمْ	مُّجْرِمُوْنَ ﴿۴۶﴾	وَیْلٌ	یَّوْمَىٕذٍ	لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۴۷﴾	وَ
بیشک تم	مجرم (ہو)	خرابی ہے	اس دن	جھٹلانے والوں کیلئے	اور

بیشک تم مجرم ہو ○ اس دن جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے ○ اور

اِذَا قِیْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا یَرْكَعُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ

اِذَا	قِیْلَ	لَهُمُ	ارْكَعُوْا	لَا یَرْكَعُوْنَ ﴿۴۸﴾ [1]	وَیْلٌ	یَّوْمَىٕذٍ
جب	کہا جائے	ان سے	تم جھک جاؤ	(تو) وہ نہیں جھکتے	خرابی ہے	اس دن

جب ان سے کہا جائے کہ جھک جاؤ تو وہ نہیں جھکتے ○ اس دن جھٹلانے والوں کیلئے

لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۴۹﴾ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۭ بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع

لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۴۹﴾	فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ [2]	بَعْدَهٗ	یُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۰﴾
جھٹلانے والوں کیلئے	پھر کون سی بات پر	اس کے بعد	وہ ایمان لائیں گے

خرابی ہے ○ پھر اس کے بعد وہ کون سی بات پر ایمان لائیں گے؟ ○

کفار کو تنبیہ سے خطاب

عبادات الٰہی سے تکبر کرنے والوں کی مذمت

منکرین کی سخت مذمت [illegible] حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو تسلی

ع ۲ - ۲۲

1 ...قیامت کے دن جب کفار کو سجدے کے لئے بلایا جائے گا اور وہ سجدہ نہ کرسکیں گے تو کہا جائے گا: جب دنیا میں ان سے کہا جاتا کہ ایمان لاکر محمد مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور ان کے صحابہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے ساتھ نماز پڑھو تو یہ نماز نہیں پڑھتے تھے۔ اسی سبب سے آج یہ سجدہ کرنے سے محروم کر دیئے گئے۔ 2 ......یعنی قرآن شریف اللہ تعالیٰ کی کتابوں میں سب سے آخری کتاب اور بہت ظاہر معجزہ ہے، جب یہ لوگ اس پر ایمان نہ لائے تو پھر اس کے بعد وہ کس کتاب پر ایمان لائیں گے۔

عَمَّ

30

آیات: 40 — رکوع: 02

سُوْرَةُ النَّبَا مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ			
بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			

قیامت کے بارے میں سوال کرنے والوں کو تنبیہ

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ۝١ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۝٢ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ			
عَمَّ (1)	يَتَسَآءَلُوْنَ ۝١ (2)	عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۝٢ (3)	الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ
کس چیز کے بارے میں	لوگ آپس میں سوال کر رہے ہیں	بڑی خبر سے متعلق	جس میں وہ
لوگ آپس میں کس چیز کے بارے میں سوال کر رہے ہیں؟ ○ بڑی خبر کے متعلق ○ جس میں			

مُخْتَلِفُوْنَ ۝٣ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝٤ ثُمَّ كَلَّا				
مُخْتَلِفُوْنَ ۝٣	كَلَّا	سَيَعْلَمُوْنَ ۝٤	ثُمَّ	كَلَّا
اختلاف کرتے (ہیں)	خبردار	عنقریب وہ جان جائیں گے	پھر	خبردار
انہیں اختلاف ہے ○ خبردار! وہ جلد جان جائیں گے ○ پھر خبردار!				

کائنات میں قدرتِ الٰہی کے آثار

سَيَعْلَمُوْنَ ۝٥ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ۝٦ وَّ				
سَيَعْلَمُوْنَ ۝٥	اَلَمْ نَجْعَلِ	الْاَرْضَ	مِهٰدًا ۝٦	وَّ
عنقریب وہ جان جائیں گے	کیا ہم نے نہ بنایا	زمین (کو)	بچھونا	اور
وہ جلد جان جائیں گے ○ کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہ بنایا؟ ○ اور				

1 ... اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز بھی پوشیدہ نہیں، یہاں اس بات کے عظیم الشان ہونے کی وجہ سے اسے استفہام کے پیرائے میں بیان فرمایا گیا ہے۔ 2 ... جب حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کفارِ مکہ کو توحید کی دعوت اور مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کی خبر دی اور قرآنِ کریم انہیں سنایا تو وہ گفتگو کرتے ہوئے ایک دوسرے سے پوچھنے لگے کہ محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کیسا دین لائے ہیں؟ ان کی اس باہمی گفتگو کو یہاں بیان کیا گیا ہے۔ 3 ... بڑی خبر سے مراد قرآن پاک ہے اور اس میں کفار کا اختلاف یہ تھا کہ کوئی قرآن پاک کو جادو، کوئی شعر، کوئی کہانت کہتا تھا۔ یا، بڑی خبر سے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت اور

الْجِبَالَ اَوْتَادًا ﴿۷﴾ۖ وَّ خَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ﴿۸﴾ۙ وَّ

وَّ	اَزْوَاجًا ﴿۸﴾	خَلَقْنٰكُمْ	وَّ	اَوْتَادًا ﴿۷﴾	الْجِبَالَ
اور	جوڑے	ہم نے پیدا کیا تمہیں	اور	میخیں	پہاڑوں (کو)

پہاڑوں کو میخیں ○ اور ہم نے تمہیں جوڑے پیدا کیا ○ اور

جَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ﴿۹﴾ۙ وَّ جَعَلْنَا الَّيْلَ

الَّيْلَ	جَعَلْنَا	وَّ	سُبَاتًا ﴿۹﴾	نَوْمَكُمْ	جَعَلْنَا
رات (کو)	ہم نے بنایا	اور	سکون وراحت	تمہاری نیند (کو)	بنایا

تمہاری نیند کو آرام کا ذریعہ بنایا ○ اور رات کو ڈھانپ دینے والی

لِبَاسًا ﴿۱۰﴾ۙ وَّ جَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ﴿۱۱﴾ۖ وَّ بَنَيْنَا

بَنَيْنَا	وَّ	مَعَاشًا ﴿۱۱﴾	النَّهَارَ	جَعَلْنَا	وَّ	لِبَاسًا ﴿۱۰﴾
ہم نے بنائے	اور	روزی کمانے کا وقت	دن (کو)	بنایا	اور	چھپادینے والی

بنایا ○ اور دن کو روزی کمانے کا وقت بنایا ○ اور تمہارے اوپر

فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ﴿۱۲﴾ۙ وَّ جَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ﴿۱۳﴾ۖ

سِرَاجًا وَّهَّاجًا ﴿۱۳﴾	جَعَلْنَا	وَّ	سَبْعًا شِدَادًا ﴿۱۲﴾	فَوْقَكُمْ
ایک نہایت چمکتا چراغ (یعنی سورج)	بنایا	اور	سات مضبوط (آسمان)	تمہارے اوپر

سات مضبوط آسمان بنائے ○ اور ایک نہایت چمکتا چراغ (سورج) بنایا ○

وَّ اَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ﴿۱۴﴾ۙ لِّنُخْرِجَ

لِّنُخْرِجَ	مَآءً ثَجَّاجًا ﴿۱۴﴾	مِنَ الْمُعْصِرٰتِ	اَنْزَلْنَا	وَّ
تاکہ ہم نکالیں	زوردار پانی	نچوڑنے والیوں (یعنی بدلیوں) سے	ہم نے اتارا	اور

اور بدلیوں سے زوردار پانی اتارا ○ تاکہ اس کے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) آپ کا دین مراد ہے اور اس میں اختلاف یوں تھا کہ کوئی کافر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جادوگر، کوئی شاعر اور کوئی کاہن کہتا تھا۔

قیامت کا وقت اور ہولناک مناظر

بِهٖ حَبًّا وَّ نَبَاتًا ﴿۱۵﴾ وَّ جَنّٰتٍ اَلْفَافًا ﴿۱۶﴾ اِنَّ

بِهٖ	حَبًّا	وَّ	نَبَاتًا ﴿۱۵﴾	وَّ	جَنّٰتٍ اَلْفَافًا ﴿۱۶﴾	اِنَّ
اس کے ذریعے	اناج	اور	سبزہ	اور	گھنے باغات	بیشک

ذریعے اناج اور سبزہ نکالیں ○ اور گھنے باغات ○ بیشک

یَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِیْقَاتًا ﴿۱۷﴾ یَّوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ

یَوْمَ الْفَصْلِ	كَانَ	مِیْقَاتًا ﴿۱۷﴾	یَّوْمَ	یُنْفَخُ	فِی الصُّوْرِ (1)
فیصلے کا دن	ہے	ایک مقرر وقت	(جس) دن	پھونک ماری جائے گی	صور میں

فیصلے کا دن ایک مقرر وقت ہے ○ جس دن صور میں پھونک ماری جائے گی

فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ﴿۱۸﴾ وَّ فُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ﴿۱۹﴾

فَتَاْتُوْنَ	اَفْوَاجًا ﴿۱۸﴾	وَّ	فُتِحَتِ	السَّمَآءُ	فَكَانَتْ	اَبْوَابًا ﴿۱۹﴾
تو تم چلے آؤ گے	فوج در فوج	اور	کھول دیا جائے گا	آسمان	تو وہ ہو جائے گا	دروازے

تو تم فوج در فوج چلے آؤ گے ○ اور آسمان کھول دیا جائے گا تو وہ دروازے بن جائے گا ○

وَّ سُیِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ﴿۲۰﴾

وَّ	سُیِّرَتِ	الْجِبَالُ	فَكَانَتْ	سَرَابًا ﴿۲۰﴾
اور	چلائے جائیں گے	پہاڑ	تو وہ ہو جائیں گے	دور سے پانی کا دھوکا دینے والی باریک چمکتی ریت (کی طرح)

اور پہاڑ چلائے جائیں گے تو وہ ایسے ہو جائیں گے جیسے باریک چمکتی ہوئی ریت جو دور سے پانی کا دھوکا دیتی ہے ○

باغیوں اور سرکشوں کا انجام اور اس کا سبب

اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ﴿۲۱﴾ لِّلطّٰغِیْنَ مَاٰبًا ﴿۲۲﴾

اِنَّ	جَهَنَّمَ	كَانَتْ	مِرْصَادًا ﴿۲۱﴾ (2)	لِّلطّٰغِیْنَ	مَاٰبًا ﴿۲۲﴾
بیشک	جہنم	ہے	تاک (میں)	سرکشوں کے لئے	ٹھکانہ (ہے)

بیشک جہنم تاک میں ہے ○ سرکشوں کے لئے ٹھکانہ ہے ○

1. ...... یہاں دوسری بار صور میں پھونک مارے جانے کا ذکر ہے۔
2. ...... مفسرین نے اس آیت کے مختلف معنی بیان کیے ہیں (1) جہنم کافروں کی منتظر اور ان کی طلبگار ہے۔ (2) جہنم کے فرشتے کفار کے انتظار میں ہیں۔ (3) جہنم ایک گزر گاہ ہے اور کوئی بھی اس پر سے گزرے بغیر جنت تک نہیں پہنچ سکتا۔

لّٰبِثِیْنَ فِیْهَاۤ اَحْقَابًا ﴿۲۳﴾ لَا یَذُوْقُوْنَ فِیْهَا بَرْدًا

لّٰبِثِیْنَ	فِیْهَاۤ	اَحْقَابًا ﴿۲۳﴾	لَا یَذُوْقُوْنَ	فِیْهَا	بَرْدًا [1]
رہنے والے (ہوں گے)	اس میں	مدتوں	وہ نہیں چکھیں گے	اس میں	ٹھنڈک

اس میں مدتوں رہیں گے ○ اس میں کسی طرح کی ٹھنڈک کا مزہ نہ چکھیں گے

وَّ لَا شَرَابًا ﴿۲۴﴾ اِلَّا حَمِیْمًا وَّ غَسَّاقًا ﴿۲۵﴾ جَزَآءً

وَّ	لَا	شَرَابًا ﴿۲۴﴾	اِلَّا	حَمِیْمًا	وَّ	غَسَّاقًا ﴿۲۵﴾	جَزَآءً
اور	نہ	کوئی پینے کی چیز	مگر	کھولتا پانی	اور	دوزخیوں کی پیپ	بدلہ (ہوگا)

اور نہ کچھ پینے کو ○ مگر کھولتا پانی اور دوزخیوں کی پیپ ○ برابر

وِّفَاقًا ﴿۲۶﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا یَرْجُوْنَ حِسَابًا ﴿۲۷﴾ وَّ

وِّفَاقًا ﴿۲۶﴾ [2]	اِنَّهُمْ	كَانُوْا لَا یَرْجُوْنَ	حِسَابًا ﴿۲۷﴾	وَّ
(ان کے عمل کے) مطابق	بیشک وہ	امید (یا) خوف نہیں رکھتے تھے	حساب ہونے (کا)	اور

بدلہ ہوگا ○ بیشک وہ حساب کا خوف نہ رکھتے تھے ○ اور

كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا كِذَّابًا ﴿۲۸﴾ وَ كُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ

كَذَّبُوْا	بِاٰیٰتِنَا	كِذَّابًا ﴿۲۸﴾	وَ	كُلَّ شَیْءٍ	اَحْصَیْنٰهُ
انہوں نے جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	بہت جھٹلانا	اور	ہر چیز	ہم نے شمار کر رکھا ہے اسے

انہوں نے ہماری آیتوں کو بہت زیادہ جھٹلایا ○ اور ہم نے ہر چیز لکھ کر

كِتٰبًا ﴿۲۹﴾ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِیْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ﴿۳۰﴾ اِنَّ

كِتٰبًا ﴿۲۹﴾	فَذُوْقُوْا	فَلَنْ نَّزِیْدَكُمْ	اِلَّا	عَذَابًا ﴿۳۰﴾	اِنَّ
لکھ (کر)	تو تم چکھو	پس ہم زیادہ نہیں کریں گے تمہیں	مگر	عذاب (میں)	بیشک

شمار کر رکھی ہے ○ تو اب چکھو تو ہم تمہارے عذاب ہی کو بڑھائیں گے ○ بیشک

متقین کا صلہ اور صفاتِ باری تعالیٰ

ع ۳۰

[1] ...... سرکش لوگ جہنم میں کسی طرح کی ایسی ٹھنڈک محسوس نہ کریں گے جس سے انہیں راحت نصیب ہو اور جہنم کی گرمی سے سکون ملے اور نہ جہنم کے کھولتے ہوئے پانی اور جہنمیوں کی پیپ کے علاوہ انہیں کچھ پینے کو ملے گا۔

[2] ...... یعنی جیسے عمل ہوں گے ویسی جزا ملے گی اور چونکہ کفر سے بدترین کوئی جرم نہیں ہے اس لئے سب سے سخت عذاب بھی کفار کو ہوگا۔

لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ﴿۳۱﴾ حَدَآىِٕقَ وَ اَعْنَابًا ﴿۳۲﴾ وَّ كَوَاعِبَ

لِلْمُتَّقِيْنَ	مَفَازًا ﴿۳۱﴾ (1)	حَدَآىِٕقَ	وَ	اَعْنَابًا ﴿۳۲﴾	وَّ	كَوَاعِبَ
ڈرنے والوں کے لئے	کامیابی کی جگہ (ہے)	باغات	اور	انگور (ہیں)	اور	اٹھتے جوبن والیاں

ڈر والوں کے لئے کامیابی کی جگہ ہے ○ باغات اور انگور ہیں ○ اور اٹھتے جوبن والیاں

اَتْرَابًا ﴿۳۳﴾ وَّ كَاْسًا دِهَاقًا ﴿۳۴﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّ

اَتْرَابًا ﴿۳۳﴾	وَّ	كَاْسًا دِهَاقًا ﴿۳۴﴾	لَا يَسْمَعُوْنَ	فِيْهَا	لَغْوًا	وَّ
ایک عمر (کی بیویاں ہیں)	اور	چھلکتا جام (ہے)	وہ نہیں سنیں گے	اس (جنت) میں	کوئی بیہودہ بات	اور

جو ایک عمر کی ہیں ○ اور چھلکتا جام ہے ○ وہ جنت میں نہ کوئی بیہودہ بات سنیں گے اور

لَا كِذّٰبًا ﴿۳۵﴾ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿۳۶﴾

لَا	كِذّٰبًا ﴿۳۵﴾	جَزَآءً	مِّنْ رَّبِّكَ	عَطَآءً حِسَابًا ﴿۳۶﴾
نہ	ایک دوسرے کو جھٹلانا	(یہ) بدلہ (ہے)	تمہارے رب کی طرف سے	نہایت کافی عطا

نہ ایک دوسرے کو جھٹلانا ○ (یہ) بدلہ ہے تمہارے رب کی طرف سے نہایت کافی عطا ○

رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ

رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ	مَا	بَيْنَهُمَا	الرَّحْمٰنِ
آسمانوں اور زمین کا رب	اور	جو کچھ	ان دونوں کے درمیان (ہے)	نہایت رحم فرمانے والا (ہے)

وہ جو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا رب ہے، نہایت رحم فرمانے والا ہے،

لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿۳۷﴾ يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَ

لَا يَمْلِكُوْنَ	مِنْهُ	خِطَابًا ﴿۳۷﴾ (2)	يَوْمَ	يَقُوْمُ	الرُّوْحُ	وَ
لوگ اختیار نہ رکھیں گے	اس سے	بات کرنے (کا)	(جس) دن	کھڑا ہوگا	جبریل	اور

لوگ اس سے بات کرنے کا اختیار نہ رکھیں گے ○ جس دن جبریل اور سب فرشتے

روزِ قیامت عظمت و جلالِ الٰہی کا حال

(1)...... اصل کامیاب وہ نہیں جو دنیا میں کامیابی پالے بلکہ حقیقی کامیاب وہ ہے جو قیامت کے دن جنت حاصل کر لے۔ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ ایسے اعمال کرے جس سے دنیا میں بھی سرخرو ہو اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت سے جنت اور اس کی اَبدی نعمتیں حاصل کر لے۔ (2)...... قیامت کے دن لوگ اللہ تعالیٰ کے جلال اور خوف کی وجہ سے اس سے مصیبت دور کرنے اور عذاب اٹھا دینے کی بات کرنے کا اختیار نہ رکھیں گے، البتہ جسے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ نے کلام کرنے یا شفاعت کرنے کی اجازت دی ہو اور اس نے دنیا میں ٹھیک بات کہی ہو اور اُسی کے مطابق عمل کیا ہو تو وہ بارگاہِ الٰہی میں کلام کر سکے گا۔

الْمَلٰٓىٕكَةُ صَفًّا ؕۖ لَّا یَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ

مَنْ اَذِنَ لَهُ	اِلَّا	لَّا یَتَكَلَّمُوْنَ	صَفًّا	الْمَلٰٓىٕكَةُ
(وہی) جس کو اجازت دی	مگر	لوگ کلام نہ کرسکیں گے	صف بنائے ہوئے	فرشتے

صفیں بنائے کھڑے ہوں گے۔ کوئی نہ بول سکے گا مگر وہی جسے رحمٰن نے

الرَّحْمٰنُ وَ قَالَ صَوَابًا ﴿۳۸﴾ ذٰلِكَ الْیَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ

فَمَنْ	الْیَوْمُ الْحَقُّ	ذٰلِكَ	صَوَابًا ﴿۳۸﴾ [1]	قَالَ	وَ	الرَّحْمٰنُ
توجو	سچا دن (ہے)	وہ	ٹھیک بات	اس نے کہی	اور	رحمٰن (نے)

اجازت دی ہو اور اس نے ٹھیک بات کہی ہو ○ وہ سچا دن ہے، اب جو

شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ﴿۳۹﴾ اِنَّاۤ اَنْذَرْنٰكُمْ

اَنْذَرْنٰكُمْ	اِنَّاۤ	مَاٰبًا ﴿۳۹﴾	اِلٰى رَبِّهٖ	اتَّخَذَ	شَآءَ
ہم ڈرا چکے تمہیں	بیشک	راستہ	اپنے رب کی طرف	بنالے	چاہے

چاہے اپنے رب کی طرف راہ بنالے ○ بیشک ہم تمہیں ایک قریب آئے ہوئے عذاب سے

عَذَابًا قَرِیْبًا ۚۖ یَّوْمَ یَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ

قَدَّمَتْ	مَا	الْمَرْءُ	یَنْظُرُ	یَّوْمَ	عَذَابًا قَرِیْبًا [2]
آگے بھیجا	جو کچھ	آدمی	دیکھے گا	(جس) دن	نزدیک آنے والے عذاب (سے)

ڈرا چکے جس دن آدمی وہ دیکھے گا جو اس کے ہاتھوں نے

یَدٰهُ وَ یَقُوْلُ الْكٰفِرُ یٰلَیْتَنِیْ كُنْتُ تُرٰبًا ﴿۴۰﴾ ع

تُرٰبًا ﴿۴۰﴾	كُنْتُ	یٰلَیْتَنِیْ	الْكٰفِرُ	یَقُوْلُ	وَ	یَدٰهُ
مٹی	میں ہوجاتا	اے کاش	کافر	کہے گا	اور	اس کے ہاتھوں (نے)

آگے بھیجا اور کافر کہے گا: اے کاش کہ میں کسی طرح مٹی ہوجاتا ○

قیامت کی ہولناکیاں اور کافر کی تمنا

رکوع ۲

[1] ..... بعض مفسرین کے نزدیک ٹھیک بات سے کلمۂ طیبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مراد ہے۔

[2] ..... قریب آئے ہوئے عذاب سے مراد روزِ قیامت کا عذاب ہے اور اس کا آنا چونکہ یقینی اور حتمی ہے اس لئے یہ گویا کہ قریب ہے۔

آیات:46 | رکوع:02

سُوْرَةُ النّٰزِعٰت مَكِّيَّة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ			
بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۙ﴿۱﴾ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۙ﴿۲﴾

وَالنّٰزِعٰتِ [1]	غَرْقًا ﴿۱﴾	وَّالنّٰشِطٰتِ [2]	نَشْطًا ﴿۲﴾
کھینچنے والوں کی قسم	سختی سے کھینچنا	اور نرمی سے بند کھولنے والوں (کی)	نرمی سے بند کھولنا

سختی سے جان کھینچنے والوں کی قسم ○ اور نرمی سے بند کھولنے والوں کی ○

وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۙ﴿۳﴾ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۙ﴿۴﴾

وَّالسّٰبِحٰتِ	سَبْحًا ﴿۳﴾	فَالسّٰبِقٰتِ [3]	سَبْقًا ﴿۴﴾
اور آسانی سے تیرنے والوں (کی)	آسانی سے تیرنا	پھر آگے بڑھنے والوں (کی)	آگے بڑھنا

اور آسانی سے تیرنے والوں کی ○ پھر آگے بڑھنے والوں کی ○

فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۘ﴿۵﴾ یَوْمَ تَرْجُفُ

فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ﴿۵﴾ [4]	یَوْمَ	تَرْجُفُ
پھر کام کی تدبیر کرنے والوں (کی، اے کافرو! تم پر قیامت ضرور آئے گی)	(جس) دن	تھرتھرائے گی

پھر کائنات کا نظام چلانے والوں کی (اے کافرو! تم پر قیامت ضرور آئے گی) ○ جس دن تھرتھرانے والی

مختلف قسموں کے ساتھ قیامت کے مناظر کا بیان

وقف لازم

1 ...یہاں ان فرشتوں کی قسم ارشاد فرمائی گئی ہے جو کافروں کے جسموں سے ان کی روح سختی سے کھینچ کر نکالتے ہیں۔ 2 ...یہاں ان فرشتوں کی قسم ارشاد فرمائی گئی ہے جو مومنوں کے جسموں سے ان کی روحیں نرمی سے قبض کرتے ہیں۔ 3 ...یعنی ان فرشتوں کی قسم جن کا وصف یہ ہے کہ وہ اپنی اس خدمت پر جلد پہنچتے ہیں جس پر وہ مقرر ہیں۔ 4 ...اللہ تعالیٰ کی قدرت تو یہ ہے کہ ہر چھوٹا بڑا کام کسی وسیلے کے بغیر خود اسی کے حکم سے ہو جائے، لیکن قانون یہ ہے کہ کام وسیلے کے ذریعے ہو کیونکہ دنیا کا ہر کام کائنات کا نظام چلانے پر مقرر فرشتوں کے سپرد ہے۔

الرَّاجِفَةُ ۝۶ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۝۷ قُلُوْبٌ یَّوْمَىِٕذٍ وَّاجِفَةٌ ۝۸

الرَّاجِفَةُ ۝۶ (1)	تَتْبَعُهَا	الرَّادِفَةُ ۝۷ (2)	قُلُوْبٌ	یَّوْمَىِٕذٍ	وَّاجِفَةٌ ۝۸
تھرتھرانے والی	پیچھے آئے گی اس کے	پیچھے آنے والی	دل	اس دن	لرزرہے (ہوں گے)

تھرتھرائے گی ۝ اس کے پیچھے آئے گی پیچھے آنے والی ۝ دل اس دن خوفزدہ ہوں گے ۝

اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۝۹ یَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ

اَبْصَارُهَا	خَاشِعَةٌ ۝۹	یَقُوْلُوْنَ	ءَاِنَّا	لَمَرْدُوْدُوْنَ
ان کی آنکھیں	جھکی ہوئی (ہوں گی)	کافر کہتے ہیں	کیا بیشک ہم	ضرور لوٹائے جائیں گے

ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی ۝ کافر کہتے ہیں: کیا بیشک ہم ضرور پھر الٹے پاؤں

فِی الْحَافِرَةِ ۝۱۰ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ۝۱۱ قَالُوْا

فِی الْحَافِرَةِ ۝۱۰	ءَاِذَا	كُنَّا	عِظَامًا نَّخِرَةً ۝۱۱	قَالُوْا
پہلی حالت میں	کیا جب	ہم ہو جائیں گے	گلی ہوئی ہڈیاں	انہوں نے کہا

پلٹیں گے ۝ کیا اس وقت جب ہم گلی ہڈیاں ہو جائیں گے؟ ۝ کہنے لگے:

تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۝۱۲ فَاِنَّمَا هِیَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝۱۳ فَاِذَا

تِلْكَ	اِذًا	كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۝۱۲	فَاِنَّمَا هِیَ	زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝۱۳ (3)	فَاِذَا
یہ (پلٹنا)	اس وقت	نقصان کا پلٹنا (ہے)	تو وہ صرف	ایک جھڑکنا (ہی ہے)	تو اسی وقت

جب تو یہ پلٹنا نقصان کا پلٹنا ہے ۝ تو وہ (پھونک) تو ایک جھڑکنا ہی ہے ۝ تو فوراً

هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ۝۱۴ هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ مُوْسٰى ۝۱۵ اِذْ

هُمْ	بِالسَّاهِرَةِ ۝۱۴	هَلْ	اَتٰىكَ	حَدِیْثُ مُوْسٰى ۝۱۵	اِذْ
وہ	کھلے میدان میں (ہوں گے)	کیا	تمہارے پاس آئی	موسیٰ کی خبر	جب

وہ کھلے میدان میں آپڑے ہوں گے ۝ کیا تمہیں موسیٰ کی خبر آئی ۝ جب

1 ...... اس سے مراد صور میں ماری جانے والی پہلی پھونک کا وقت ہے، جس دن یہ پھونک ماری جائے گی اس دن زمین اور پہاڑ شدید حرکت کرنے لگیں گے، انتہائی سخت زلزلہ آجائے گا اور تمام مخلوق مر جائے گی۔

2 ...... اس سے مراد صور میں ماری جانے والی دوسری پھونک ہے۔ اس پھونک کے بعد ہر چیز حکمِ الٰہی سے زندہ ہو جائے گی۔

3 ...... یعنی صور میں ماری جانے والی دوسری پھونک صرف ایک ہولناک آواز ہوگی۔

وقف لازم

وقف لازم

وقف لازم

قیامت کی زندگی پر کفار کی حیرت اور انہیں جواب

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور فرعون کے متعدد واقعات

نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿١٦﴾ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ

اِلٰى فِرْعَوْنَ	اِذْهَبْ	بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿١٦﴾ [1]	رَبُّهٗ	نَادٰىهُ
فرعون کی طرف	(فرمایا کہ) تو جا	پاک وادی طویٰ میں	اس کے رب (نے)	ندا فرمائی اسے

اسے اس کے رب نے پاک جنگل طویٰ میں ندا فرمائی ○ (فرمایا) کہ فرعون کے پاس جا،

اِنَّهٗ طَغٰى ﴿١٧﴾ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰۤى اَنْ

اَنْ	اِلٰۤى	لَّكَ	هَلْ	فَقُلْ	طَغٰى ﴿١٧﴾	اِنَّهٗ
کہ	(اس بات) کی طرف	تجھے (رغبت ہے)	کیا	پس تو کہہ (اس سے)	سرکش ہو چکا	بیشک وہ

بیشک وہ سرکش ہو گیا ہے ○ تو اس سے کہہ: کیا تجھے اس بات کی طرف کوئی رغبت ہے کہ

تَزَكّٰى ﴿١٨﴾ وَ اَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ﴿١٩﴾ فَاَرٰىهُ

فَاَرٰىهُ	فَتَخْشٰى ﴿١٩﴾	اِلٰى رَبِّكَ	اَهْدِيَكَ	وَ	تَزَكّٰى ﴿١٨﴾
پھر موسیٰ نے دکھائی اسے	تو تو ڈرے	تیرے رب کی طرف	میں رہنمائی کروں تیری	اور	تو پاکیزہ ہو جائے

تو پاکیزہ ہو جائے ؟ ○ اور یہ کہ میں تجھے تیرے رب کی طرف راہ بتاؤں تو تو ڈرے ○ پھر موسیٰ نے اسے

الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ﴿٢٠﴾ فَكَذَّبَ وَ عَصٰى ﴿٢١﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ

اَدْبَرَ	ثُمَّ	عَصٰى ﴿٢١﴾	وَ	فَكَذَّبَ	الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ﴿٢٠﴾ [2]
اس نے پیٹھ پھیر دی	پھر	نافرمانی کی	اور	تو اس نے جھٹلایا	بہت بڑی نشانی

بہت بڑی نشانی دکھائی ○ تو اس نے جھٹلایا اور نافرمانی کی ○ پھر اس نے (مقابلے کی)

يَسْعٰى ﴿٢٢﴾ فَحَشَرَ فَنَادٰى ﴿٢٣﴾ فَقَالَ اَنَا

اَنَا	فَقَالَ	فَنَادٰى ﴿٢٣﴾	فَحَشَرَ	يَسْعٰى ﴿٢٢﴾
میں	پھر بولا	پھر پکارا	تو اس نے جمع کیا (لوگوں کو)	(مقابلے کی) کوشش کرتے ہوئے

کوشش کرتے ہوئے پیٹھ پھیر دی ○ تو (لوگوں کو) جمع کیا پھر پکارا ○ پھر بولا: میں

1 ...... یہ جنگل ملک شام میں طور پہاڑ کے قریب واقع ہے۔

2 ...... بڑی نشانی سے عصا کے سانپ بن جانے یا ہاتھ روشن ہونے کا معجزہ مراد ہے۔

رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿۲۴﴾ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ﴿۲۵﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿۲۴﴾	فَاَخَذَهُ	اللّٰهُ	نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ﴿۲۵﴾	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ
تمہارا سب سے اعلیٰ رب (ہوں)	تو پکڑ لیا اسے	اللہ (نے)	دنیا اور آخرت کے عذاب (میں)	بیشک	اس میں

تمہارا سب سے اعلیٰ رب ہوں ○ تو اللہ نے اسے دنیا و آخرت دونوں کے عذاب میں پکڑا ○ بیشک اس میں

لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿۲۶﴾ ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ

لَعِبْرَةً	لِّمَنْ	يَّخْشٰى ﴿۲۶﴾	ءَاَنْتُمْ	اَشَدُّ	خَلْقًا	اَمِ
ضرور عبرت (ہے)	(اس) کیلئے جو	ڈرتا ہے	کیا (تمہارے نزدیک) تم	زیادہ مشکل (ہو)	بنانے (میں)	یا

ڈرنے والے کے لئے عبرت ہے ○ کیا (تمہاری سمجھ کے مطابق) تمہارا بنانا مشکل ہے یا

السَّمَآءُ ؕ بَنٰىهَا ﴿۲۷﴾ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ﴿۲۸﴾ وَاَغْطَشَ

السَّمَآءُ	بَنٰىهَا ﴿۲۷﴾	رَفَعَ	سَمْكَهَا	فَسَوّٰىهَا ﴿۲۸﴾	وَ	اَغْطَشَ
آسمان	اللہ نے بنایا اسے	اونچی کی	اس کی چھت	پھر ٹھیک کیا اسے	اور	تاریک کیا

آسمان کا؟ اسے اللہ نے بنایا ○ اس کی چھت اونچی کی پھر اسے ٹھیک کیا ○ اور اس کی رات کو

لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ﴿۲۹﴾ وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ

لَيْلَهَا	وَ	اَخْرَجَ	ضُحٰىهَا ﴿۲۹﴾	وَ	الْاَرْضَ	بَعْدَ ذٰلِكَ
اس کی رات (کو)	اور	ظاہر کیا	اس کے دن کی روشنی (کو)	اور	زمین (کو)	اس کے بعد

تاریک کیا اور اس کے نور کو ظاہر کیا ○ اور اس کے بعد زمین

دَحٰىهَا ﴿۳۰﴾ اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا ﴿۳۱﴾ وَالْجِبَالَ

دَحٰىهَا ﴿۳۰﴾ [1]	اَخْرَجَ	مِنْهَا	مَآءَهَا	وَ	مَرْعٰىهَا ﴿۳۱﴾	وَ	الْجِبَالَ
اس نے پھیلایا اسے	نکالا	اس سے	اس کا پانی	اور	اس کا چارہ	اور	پہاڑوں (کو)

پھیلائی ○ اس میں سے اس کا پانی اور اس کا چارہ نکالا ○ اور پہاڑوں کو

دوبارہ زندہ کرنے پر قدرتِ الٰہی کے دلائل

ع ۲۲ / ۳

[1] ...... زمین آسمان سے پہلے پیدا فرمادی گئی تھی لیکن اسے پھیلایا آسمانوں کی تخلیق کے بعد گیا تھا۔

اَرْسٰىهَا ﴿٣٢﴾ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿٣٣﴾ فَاِذَا

فَاِذَا	لِاَنْعَامِكُمْ ﴿٣٣﴾	وَ	لَّكُمْ	مَتَاعًا	اَرْسٰىهَا ﴿٣٢﴾
پھر جب	تمہارے چوپایوں کے	اور	تمہارے	فائدے (کے لئے)	اس نے جمادیا انہیں

جمایا○ تمہارے اور تمہارے چوپایوں کے فائدہ کے لئے ○ پھر جب

جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ﴿٣٤﴾ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا

مَا	الْاِنْسَانُ	يَتَذَكَّرُ	يَوْمَ	الْكُبْرٰى ﴿٣٤﴾	الطَّآمَّةُ	جَآءَتِ
جو	آدمی	یاد کرے گا	(اس) دن	سب سے بڑی	عام مصیبت	آئے گی

وہ عام سب سے بڑی مصیبت آئے گی ○ اس دن آدمی یاد کرے گا جو

سَعٰى ﴿٣٥﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ﴿٣٦﴾

يَّرٰى ﴿٣٦﴾	لِمَنْ	الْجَحِيْمُ	بُرِّزَتِ	وَ	سَعٰى ﴿٣٥﴾ (2)
دیکھتا ہو گا	(اس) کے لئے جو	جہنم	ظاہر کر دی جائے گی	اور	اس نے کوشش کی

اس نے کوشش کی تھی ○ اور جہنم ہر دیکھنے والے کے لئے ظاہر کر دی جائے گی ○

فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ﴿٣٧﴾ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿٣٨﴾ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ

الْجَحِيْمَ	فَاِنَّ	الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿٣٨﴾	اٰثَرَ	وَ	طَغٰى ﴿٣٧﴾	مَنْ	فَاَمَّا
جہنم	تو بیشک	دنیا کی زندگی (کو)	ترجیح دی	اور	سرکشی کی	جس نے	تو بہر حال

تو بہر حال وہ جس نے سرکشی کی ○ اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی ○ تو بیشک جہنم ہی

هِيَ الْمَاْوٰى ﴿٣٩﴾ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ

وَ	مَقَامَ رَبِّهٖ	خَافَ	مَنْ	اَمَّا	وَ	الْمَاْوٰى ﴿٣٩﴾	هِيَ
اور	اپنے رب کے حضور کھڑا ہونے (سے)	ڈرا	جو	بہر حال	اور	(اس کا) ٹھکانہ (ہے)	وہی

(اس کا) ٹھکانہ ہے ○ اور رہا وہ جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا اور

روزِ قیامت انسان اپنے اعمال یاد کرے گا

روزِ قیامت جہنم کا ظہور

سرکش اور دنیا کو آخرت پر ترجیح دینے والے کا انجام

اللہ سے ڈرنے اور نفس کو خواہش سے روکنے والے کا صلہ

1 ......سب سے بڑی مصیبت سے مراد دوسری بار صور میں پھونک مارنا، یا قیامت، یا وہ گھڑی مراد ہے جب اہلِ جنت کو جنت کی طرف اور اہلِ جہنم کو جہنم کی جانب چلایا جائے گا تو یہ گھڑی کفار کے لئے سب سے بڑی مصیبت ہو گی۔

2 ......بندہ انتہائی غفلت یا طویل عرصہ گزرنے کی وجہ سے اپنے اعمال بھول چکا ہو گا اور جب وہ قیامت کے دن انہیں اپنے اعمال نامہ میں لکھا ہوا دیکھے گا تو اسے سب کیا دھرا یاد آجائے گا۔

قیامت کے بارے میں سوال کا جواب

نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿۴۰﴾ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۴۱﴾

نَهَى	النَّفْسَ	عَنِ الْهَوٰى ﴿۴۰﴾	فَاِنَّ	الْجَنَّةَ	هِيَ	الْمَاْوٰى ﴿۴۱﴾
اس نے روکا	نفس (کو)	خواہش سے	تو بیشک	جنت	وہی	ٹھکانہ (ہے)

نفس کو خواہش سے روکا○ تو بیشک جنت ہی (اس کا) ٹھکانہ ہے○

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ﴿۴۲﴾ فِيْمَ

يَسْـَٔلُوْنَكَ	عَنِ السَّاعَةِ	اَيَّانَ	مُرْسٰىهَا ﴿۴۲﴾	فِيْمَ
وہ پوچھتے ہیں تم سے	قیامت کے بارے	کب (ہوگا)	اس کا قائم ہونا	کس چیز میں (یعنی کیا تعلق)

تم سے قیامت کے بارے پوچھتے ہیں کہ وہ کب کے لیے ٹھہری ہوئی ہے○ تمہارا

اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ﴿۴۳﴾ اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ﴿۴۴﴾ اِنَّمَاۤ اَنْتَ

اَنْتَ	مِنْ ذِكْرٰىهَا ﴿۴۳﴾ (1)	اِلٰى رَبِّكَ	مُنْتَهٰىهَا ﴿۴۴﴾	اِنَّمَاۤ اَنْتَ
تمہارا	اس کے بیان سے	تمہارے رب ہی تک	اس کی انتہا (ہے)	تم تو صرف

اس کے بیان سے کیا تعلق؟○ تمہارے رب ہی تک اس کی انتہا ہے○ تم تو فقط

مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰىهَا ﴿۴۵﴾ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا

مُنْذِرُ	مَنْ	يَّخْشٰىهَا ﴿۴۵﴾	كَاَنَّهُمْ	يَوْمَ	يَرَوْنَهَا
ڈرانے والے (ہو)	(اسے) جو	ڈرتا ہے اس (قیامت) سے	گویا کہ وہ	(جس) دن	دیکھیں گے اسے

اسے ڈرانے والے ہو جو اس سے ڈرے○ گویا جس دن وہ اسے دیکھیں گے

لَمْ يَلْبَثُوْۤا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ﴿۴۶﴾

لَمْ يَلْبَثُوْۤا	اِلَّا	عَشِيَّةً	اَوْ	ضُحٰىهَا ﴿۴۶﴾
(تو سمجھیں گے کہ دنیا میں) وہ نہ ٹھہرے تھے	مگر	ایک شام	یا	اس کے دن چڑھے کے وقت (برابر)

(تو سمجھیں گے کہ) وہ صرف ایک شام یا ایک دن چڑھے کے وقت برابر ہی ٹھہرے تھے○

(1)..... یہ آیتِ مبارکہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قیامت قائم ہونے کے وقت کا علم نہ ہونے کی دلیل نہیں بن سکتی کیونکہ یہاں جو بیان ہوا یہ اس وقت کی بات ہے جب اللہ تعالٰی نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قیامت واقع ہونے کے وقت کا علم نہیں دیا تھا، بعد میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس کا علم دے دیا گیا تھا، جیسا کہ کثیر احادیث سے ثابت ہے، رہا حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کچھ چیزوں کی غیبی معلومات نہ بتانا تو یہ بھی اس بات کی دلیل نہیں کہ آپ کو غیب کا علم نہیں تھا کیونکہ علم ہونے کے باوجود آپ کو کچھ باتیں چھپانے کا حکم تھا۔

رکوع:01 — آیات:42

سُوْرَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ

تبلیغ سے متعلق اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تربیت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ			
بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			

عَبَسَ وَتَوَلّٰىٓ ﴿۱﴾ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ﴿۲﴾					
عَبَسَ [1]	وَ	تَوَلّٰىٓ ﴿۱﴾	اَنْ	جَآءَهُ	الْاَعْمٰى ﴿۲﴾ [2]
اس نے تیوری چڑھائی	اور	منہ پھیرا	(اس بات پر) کہ	آیا اس کے پاس	نابینا
تیوری چڑھائی اور منہ پھیرا ○ اس بات پر کہ ان کے پاس نابینا حاضر ہوا ○					

وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰىٓ ﴿۳﴾ اَوْ يَذَّكَّرُ					
وَ	مَا يُدْرِيْكَ	لَعَلَّهٗ	يَزَّكّٰىٓ ﴿۳﴾	اَوْ	يَذَّكَّرُ
اور	تم کیا جانو	شاید وہ (نابینا)	پاکیزہ ہو جائے	یا	وہ نصیحت حاصل کرے
اور تمہیں کیا معلوم شاید وہ پاکیزہ ہو جائے ○ یا نصیحت حاصل کرے					

فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ﴿۴﴾ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ﴿۵﴾ فَاَنْتَ					
فَتَنْفَعَهُ	الذِّكْرٰى ﴿۴﴾	اَمَّا	مَنِ	اسْتَغْنٰى ﴿۵﴾	فَاَنْتَ
تو فائدہ دے اسے	نصیحت	بہر حال	وہ شخص جو	بے پرواہوا	تو تم
تو نصیحت اسے فائدہ دے ○ بہر حال وہ شخص جو بے پروا بنا ○ تو تم					

1 ..... اس سورت کی ابتدائی دس آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت اور اپنی بارگاہ میں ان کی محبوبیت کا ایک پہلو بیان فرمایا ہے کہ جب نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے اجتہاد سے ایک کام کو زیادہ اہم سمجھتے ہوئے اسے دوسرے کام پر فوقیت دی اور دوسرے کام کی طرف توجہ نہ فرمائی تو اس پر اللہ تعالیٰ نے لطیف انداز میں اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تربیت فرمائی۔

2 ..... یہ نابینا حضرت عبد اللہ بن ام مکتوم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ تھے اور یہاں نابینا کہنے سے ان کی معذوری کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

لَهٗ تَصَدّٰى ﴿٦﴾ وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ﴿٧﴾

لَهٗ	تَصَدّٰى ﴿٦﴾	وَ	مَا	عَلَيْكَ	اَلَّا يَزَّكّٰى ﴿٧﴾
اس کے	پیچھے پڑتے ہو	اور	نہیں	تم پر (کوئی الزام)	کہ وہ (کافر) پاکیزگی حاصل نہ کرے

اس کے پیچھے پڑتے ہو ○ اور تم پر اس بات کا کوئی الزام نہیں کہ وہ (کافر) پاکیزہ نہ ہو ○

وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ﴿٨﴾ وَهُوَ يَخْشٰى ﴿٩﴾

وَ	اَمَّا	مَنْ	جَآءَكَ	يَسْعٰى ﴿٨﴾	وَ	هُوَ	يَخْشٰى ﴿٩﴾
اور	بہر حال	وہ شخص جو	آیا تمہارے پاس	دوڑتا ہوا	اور	وہ	ڈر رہا ہے

اور رہا وہ جو تمہارے حضور دوڑتا ہوا آیا ○ اور وہ ڈر رہا ہے ○

فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ﴿١٠﴾ كَلَّآ اِنَّهَا

فَاَنْتَ	عَنْهُ	تَلَهّٰى ﴿١٠﴾	كَلَّآ	اِنَّهَا
تو تم	اس سے	بے پروائی کرتے ہو	ایسے نہیں (کریں)	بیشک یہ (آیتیں)

تو تم اسے چھوڑ کر (دوسری طرف) مشغول ہوتے ہو ○ ایسے نہیں، بیشک یہ باتیں

تَذْكِرَةٌ ﴿١١﴾ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿١٢﴾ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿١٣﴾

تَذْكِرَةٌ ﴿١١﴾	فَمَنْ	شَآءَ	ذَكَرَهٗ ﴿١٢﴾ (1)	فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿١٣﴾
نصیحت (ہیں)	تو جو	چاہے	یاد کرے اس (قرآن) کو	(وہ) عزت والے صحیفوں میں (ہے)

نصیحت ہیں ○ تو جو چاہے اسے یاد کرے ○ ان عزت والے صحیفوں میں ○

مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ﴿١٤﴾ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ﴿١٥﴾ كِرَامٍ

مَّرْفُوْعَةٍ	مُّطَهَّرَةٍ ﴿١٤﴾	بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ﴿١٥﴾	كِرَامٍ
(جو) بلندی والے	پاکی والے (ہیں)	(ان) لکھنے والوں کے ہاتھوں سے (لکھے ہوئے)	(جو) معزز

جو بلندی والے پاکی والے ہیں ○ ان لکھنے والوں کے ہاتھوں سے (لکھے ہوئے) ○ جو معزز

(1) ... قرآنِ پاک حفظ کرنے کی بہت فضیلت ہے، حدیثِ پاک میں ہے "اس شخص کی مثال جو قرآنِ کریم کو پڑھتا ہے یہاں تک کہ اسے ذہن نشین کر لیتا ہے تو وہ بزرگ فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور اس شخص کی مثال جو قرآنِ کریم کو پڑھے اور اسے ذہن نشین کرتے ہوئے بڑی دشواری کا سامنا ہو تو اس کے لئے دگنا ثواب ہے۔ (بخاری، ۳/۳۷۳، الحدیث: ۴۹۳۷) لہٰذا جس سے قرآنِ مجید حفظ کرنا اور اس کے تقاضوں کو پورا کرنا ممکن ہو تو اسے حفظِ قرآن کی سعادت ضرور حاصل کرنی چاہئے۔

وقف لازم

انسان کی ناشکری کا بیان

بَرَرَةٍ ﴿۱۶﴾ قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَاۤ اَكْفَرَهٗ ﴿۱۷﴾

بَرَرَةٍ ﴿۱۶﴾	قُتِلَ	الْاِنْسَانُ [1]	مَاۤ اَكْفَرَهٗ ﴿۱۷﴾
نیکی والے (ہیں)	مارا جائے	آدمی	کتنا ناشکرا ہے وہ

نیکی والے ہیں ○ آدمی مارا جائے، کتنا ناشکرا ہے وہ ○

انسان کی پیدائش، موت اور دوبارہ زندگی کی طرف اشارہ

مِنْ اَیِّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ ﴿۱۸﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ ؕ خَلَقَهٗ

مِنْ اَیِّ شَیْءٍ	خَلَقَهٗ ﴿۱۸﴾	مِنْ نُّطْفَةٍ	خَلَقَهٗ
کس چیز سے	اللہ نے پیدا کیا اسے	ایک بوند سے	اس نے پیدا کیا اسے

اللہ نے اسے کس چیز سے پیدا کیا ہے؟ ○ ایک بوند سے اسے پیدا فرمایا،

فَقَدَّرَهٗ ﴿۱۹﴾ ثُمَّ السَّبِیْلَ یَسَّرَهٗ ﴿۲۰﴾ ثُمَّ

فَقَدَّرَهٗ ﴿۱۹﴾	ثُمَّ	السَّبِیْلَ	یَسَّرَهٗ ﴿۲۰﴾ [2]	ثُمَّ
پھر طرح طرح کی حالتوں میں رکھا اسے	پھر	راستہ	آسان کر دیا اسے	پھر

پھر اسے طرح طرح کی حالتوں میں رکھا ○ پھر راستہ آسان کر دیا اسے ○ پھر

اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ﴿۲۱﴾ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ﴿۲۲﴾

اَمَاتَهٗ	فَاَقْبَرَهٗ ﴿۲۱﴾	ثُمَّ	اِذَا	شَآءَ	اَنْشَرَهٗ ﴿۲۲﴾
موت دی اسے	پھر قبر میں رکھوایا اسے	پھر	جب	وہ چاہے گا	باہر نکالے گا اسے

اسے موت دی پھر اسے قبر میں رکھوایا ○ پھر جب چاہے گا اسے باہر نکالے گا ○

انسان کو اسبابِ سامانِ زندگی کی یاد دہانی

كَلَّا لَمَّا یَقْضِ مَاۤ اَمَرَهٗ ﴿۲۳﴾ فَلْیَنْظُرِ

كَلَّا	لَمَّا یَقْضِ	مَاۤ	اَمَرَهٗ ﴿۲۳﴾ [3]	فَلْیَنْظُرِ
یقیناً	اب تک نہ پورا کیا	جو	اللہ نے حکم دیا اسے	تو چاہئے کہ دیکھے

یقیناً اس نے اب تک پورا نہ کیا جو اللہ نے اسے حکم دیا تھا ○ تو آدمی کو چاہیے

1 ...یہاں آدمی سے کافر شخص مراد ہے اور ہر کافر اللہ تعالیٰ کی کثیر نعمتوں اور بے انتہا احسانات کے باوجود اس کے ساتھ کفر کرکے ناشکری کرتا ہے۔

2 ...اس سے مراد یہ ہے کہ اس کیلئے ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کا راستہ آسان کر دیا۔

3 ...یعنی کافر انسان کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ تکبر اور کفر نہ کرے یونہی توحید، مرنے کے بعد اٹھائے جانے اور حشر و نشر کا انکار کرنے پر قائم نہ رہے، لیکن اس نے اب تک حکمِ الٰہی پر عمل کرتے ہوئے نہ ایمان قبول کیا ہے اور نہ ہی اپنے تکبر سے باز آیا ہے۔

الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖۤ ﴿۲۴﴾ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ﴿۲۵﴾ ثُمَّ

الْاِنْسَانُ	اِلٰى طَعَامِهٖ ﴿۲۴﴾	اَنَّا	صَبَبْنَا	الْمَآءَ	صَبًّا ﴿۲۵﴾	ثُمَّ
آدمی	اپنے کھانے کی طرف	بیشک	ہم نے برسایا	پانی	خوب برسانا	پھر

اپنے کھانوں کو دیکھے ○ کہ ہم نے اچھی طرح پانی ڈالا ○ پھر

شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ﴿۲۶﴾ فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ﴿۲۷﴾ وَّ عِنَبًا

شَقَقْنَا	الْاَرْضَ	شَقًّا ﴿۲۶﴾	فَاَنْۢبَتْنَا	فِيْهَا	حَبًّا ﴿۲۷﴾	وَّ	عِنَبًا
ہم نے چیرا	زمین (کو)	خوب چیرنا	تو ہم نے اگایا	اس میں	اناج	اور	انگور

زمین کو خوب چیرا ○ تو اس میں اناج اُگایا ○ اور انگور

وَّ قَضْبًا ﴿۲۸﴾ وَّ زَيْتُوْنًا وَّ نَخْلًا ﴿۲۹﴾ وَّ حَدَآىِٕقَ غُلْبًا ﴿۳۰﴾ وَّ

وَّ	قَضْبًا ﴿۲۸﴾	وَّ	زَيْتُوْنًا	وَّ	نَخْلًا ﴿۲۹﴾	وَّ	حَدَآىِٕقَ غُلْبًا ﴿۳۰﴾	وَّ
اور	چارہ	اور	زیتون	اور	کھجور	اور	گھنے باغات	اور

اور چارہ ○ اور زیتون اور کھجور ○ اور گھنے باغیچے ○ اور

فَاكِهَةً وَّ اَبًّا ﴿۳۱﴾ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَ لِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۲﴾

فَاكِهَةً	وَّ	اَبًّا ﴿۳۱﴾	مَّتَاعًا	لَّكُمْ	وَ	لِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۲﴾
پھل	اور	گھاس	فائدے (کے لئے)	تمہارے	اور	تمہارے چوپایوں کے

پھل اور گھاس ○ تمہارے فائدے کے لئے اور تمہارے چوپایوں کے لئے ○

روزِقیامت رشتہ داروں کا حال

فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿۳۳﴾ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ

فَاِذَا	جَآءَتِ	الصَّآخَّةُ ﴿۳۳﴾ (1)	يَوْمَ	يَفِرُّ	الْمَرْءُ
پھر جب	آئے گی	کان پھاڑنے والی چنگھاڑ	(اس) دن	بھاگے گا	آدمی

پھر جب وہ کان پھاڑنے والی چنگھاڑ آئے گی ○ اس دن آدمی اپنے بھائی سے

(1)...... یہ آواز دوسری بار صور پھونکنے کی ہوگی۔ جب یہ آواز آئے گی تو اس دن آدمی اپنے بھائی، ماں، باپ، بیوی اور بیٹوں سے بھاگے گا اور ان میں سے کسی کی طرف توجہ نہیں کرے گا تاکہ کوئی اپنے حقوق کا مطالبہ نہ کرلے اور ان میں سے ہر ایک کو اس دن ایسی ایسی فکر ہوگی جو اسے دوسروں سے بے پرواکر دے گی۔

مِنْ اَخِيْهِ ﴿۳۴﴾ وَ اُمِّهٖ وَ اَبِيْهِ ﴿۳۵﴾ وَ صَاحِبَتِهٖ

صَاحِبَتِهٖ	وَ	اَبِيْهِ ﴿۳۵﴾	وَ	اُمِّهٖ	وَ	مِنْ اَخِيْهِ ﴿۳۴﴾
اپنی بیوی	اور	اپنے باپ (سے)	اور	اپنی ماں	اور	اپنے بھائی سے

بھاگے گا ○ اور اپنی ماں اور اپنے باپ ○ اور اپنی بیوی

وَ بَنِيْهِ ﴿۳۶﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ

شَاْنٌ	يَوْمَئِذٍ	مِّنْهُمْ	لِكُلِّ امْرِئٍ	بَنِيْهِ ﴿۳۶﴾	وَ
ایک فکر (ہوگی)	اس دن	ان میں سے	ہر شخص کو	اپنے بیٹوں (سے)	اور

اور اپنے بیٹوں سے ○ ان میں سے ہر شخص کو اس دن ایک ایسی فکر ہوگی

يُّغْنِيْهِ ﴿۳۷﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿۳۸﴾ ضَاحِكَةٌ

ضَاحِكَةٌ	مُّسْفِرَةٌ ﴿۳۸﴾ (1)	يَّوْمَئِذٍ	وُجُوْهٌ	يُّغْنِيْهِ ﴿۳۷﴾
ہنسنے والے	روشن (ہوں گے)	اس دن	بہت سے چہرے	جو بے پروا کردے گی اسے (دوسروں سے)

جو اسے (دوسروں سے) بے پروا کردے گی ○ بہت سے چہرے اس دن روشن ہوں گے ○ ہنستے ہوئے

مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿۳۹﴾ وَ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿۴۰﴾

غَبَرَةٌ ﴿۴۰﴾	عَلَيْهَا	يَّوْمَئِذٍ	وُجُوْهٌ	وَ	مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿۳۹﴾
گرد (پڑی ہوگی)	ان پر	اس دن	بہت سے چہرے	اور	خوشیاں منانے والے (ہوں گے)

خوشیاں مناتے ہوں گے ○ اور بہت سے چہروں پر اس دن گرد پڑی ہوگی ○

تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿۴۱﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿۴۲﴾

الْفَجَرَةُ ﴿۴۲﴾	الْكَفَرَةُ	هُمُ	اُولٰٓئِكَ	قَتَرَةٌ ﴿۴۱﴾	تَرْهَقُهَا
بدکار (ہیں)	کافر	وہی	یہ لوگ	سیاہی	چڑھ رہی ہوگی ان پر

ان پر سیاہی چڑھ رہی ہوگی ○ یہ لوگ وہی کافر بدکار ہیں ○

روزِ قیامت ہر کسی کو اپنی فکر ہوگی

روزِ قیامت اہلِ ایمان اور کفار کے چہروں کا حال

ع ۵

(1) ..... مکلف لوگ دو طرح کے ہیں۔(1) سعادت مند۔(2) بدبخت۔ روزِ قیامت سعادت مندوں کے چہرے ایمان کے نور، یا رات کی عبادتوں، یا وضو کے آثار سے روشن ہوں گے اور حساب سے فراغت کے بعد وہ اللہ تعالیٰ کی نعمت، اس کے کرم اور اس کی رضا پر ہنستے ہوئے خوشیاں منا رہے ہوں گے اور بدبختوں کا حال یہ ہوگا کہ اس دن بدعملیوں کی وجہ سے ان کے چہروں پر گرد پڑی اور کفر کی وجہ سے ان پر سیاہی چڑھ رہی ہوگی۔

آیات:29 — رکوع:01

سُوْرَةُ التَّكْوِيْر مَكِّيَّة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝۱ وَ اِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ۝۲ وَ اِذَا

اِذَا	الشَّمْسُ	كُوِّرَتْ ۝۱ [1]	وَ	اِذَا	النُّجُوْمُ	انْكَدَرَتْ ۝۲	وَ	اِذَا
جب	سورج	لپیٹ دیا جائے گا	اور	جب	تارے	جھڑ پڑیں گے	اور	جب

جب سورج کو لپیٹ دیا جائے گا ۝ اور جب تارے جھڑ پڑیں گے ۝ اور جب

الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝۳ وَ اِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝۴ وَ اِذَا

الْجِبَالُ	سُيِّرَتْ ۝۳	وَ	اِذَا	الْعِشَارُ	عُطِّلَتْ ۝۴ [2]	وَ	اِذَا
پہاڑ	چلائے جائیں گے	اور	جب	دس ماہ کی حاملہ اونٹنیاں	چھوڑ دی جائیں گی	اور	جب

پہاڑ چلائے جائیں گے ۝ اور جب دس ماہ کی حاملہ اونٹنیاں چھوٹی پھریں گی ۝ اور جب

الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ۝۵ وَ اِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝۶ وَ اِذَا

الْوُحُوْشُ	حُشِرَتْ ۝۵	وَ	اِذَا	الْبِحَارُ	سُجِّرَتْ ۝۶	وَ	اِذَا
وحشی جانور	جمع کئے جائیں گے	اور	جب	سمندر	سلگائے جائیں گے	اور	جب

وحشی جانور جمع کئے جائیں گے ۝ اور جب سمندر سلگائے جائیں گے ۝ اور جب

احوالِ قیامت کا بیان اور کفار کو تنبیہ

1 ...... حدیث پاک میں ہے "جسے یہ پسند ہو کہ وہ قیامت کے دن کو ایسا دیکھے گویا کہ وہ نظر کے سامنے ہے تو اسے چاہیے کہ وہ سورۂ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ اور سورۂ اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ اور سورۂ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ پڑھے۔ (ترمذی، ۵ / ۲۲۰، الحدیث: ۳۳۴۴) 2 ...... یہاں ابتدائے قیامت کا حال بیان کیا گیا ہے کہ جس وقت دنیا تباہ ہونا شروع ہوگی اس وقت دہشت کی وجہ سے حال یہ ہوگا کہ پسندیدہ مال ہونے کے باوجود دس ماہ کی حاملہ اونٹنیاں آزاد پھریں گی، انہیں نہ کوئی چرانے والا ہوگا اور نہ ہی ان کا کوئی نگران ہوگا، یا یہاں بطور تمثیل کلام ہے، یعنی قیامت کی ہولناکی کا عالم یہ ہے کہ اگر کسی کے پاس دس ماہ کی حاملہ اونٹنی ہوتی کہ جس سے بچہ ملنے ہی والا

النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ۞(۷) وَ اِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُىٕلَتْ ۞(۸)

النُّفُوْسُ	زُوِّجَتْ (۷) (1)	وَ	اِذَا	الْمَوْءٗدَةُ	سُىٕلَتْ (۸)
جانیں	جوڑی جائیں گی	اور	جب	زندہ دفن کی گئی لڑکی	اس سے پوچھا جائے گا

جانوں کو جوڑا جائے گا ○ اور جب زندہ دفن کی گئی لڑکی سے پوچھا جائے گا ○

بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۞(۹) وَ اِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۞(۱۰) وَ اِذَا

بِاَیِّ ذَنْۢبٍ	قُتِلَتْ (۹)	وَ	اِذَا	الصُّحُفُ	نُشِرَتْ (۱۰)	وَ	اِذَا
کس خطا کی وجہ سے	اسے قتل کیا گیا	اور	جب	اعمال نامے	کھولے جائیں گے	اور	جب

کس خطا کی وجہ سے اسے قتل کیا گیا؟ ○ اور جب نامۂ اعمال کھولے جائیں گے ○ اور جب

السَّمَآءُ كُشِطَتْ ۞(۱۱) وَ اِذَا الْجَحِیْمُ سُعِّرَتْ ۞(۱۲) وَ اِذَا الْجَنَّةُ

السَّمَآءُ	كُشِطَتْ (۱۱)	وَ	اِذَا	الْجَحِیْمُ	سُعِّرَتْ (۱۲) (2)	وَ	اِذَا	الْجَنَّةُ
آسمان	کھینچ لیا جائے گا	اور	جب	جہنم	بھڑکائی جائے گی	اور	جب	جنت

آسمان کھینچ لیا جائے گا ○ اور جب جہنم بھڑکائی جائے گی ○ اور جب جنت

اُزْلِفَتْ ۞(۱۳) عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّاۤ اَحْضَرَتْ ۞(۱۴) فَلَاۤ اُقْسِمُ

اُزْلِفَتْ (۱۳)	عَلِمَتْ	نَفْسٌ	مَّاۤ	اَحْضَرَتْ (۱۴)	فَلَاۤ اُقْسِمُ
قریب لائی جائے گی	(اس وقت) جان لے گی	ہر جان	جو	اس نے حاضر کیا	تو مجھے قسم ہے

قریب لائی جائے گی ○ ہر جان کو معلوم ہو جائے گا جو حاضر لائی ○ تو ان ستاروں

بِالْخُنَّسِ ۞(۱۵) الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۞(۱۶) وَ الَّیْلِ

بِالْخُنَّسِ (۱۵)	الْجَوَارِ	الْكُنَّسِ (۱۶)	وَ	الَّیْلِ
الٹا چلنے والوں کی	سیدھا چلنے والوں	چھپ جانے والوں (کی)	اور	رات (کی)

کی قسم جو الٹے چلیں ○ جو سیدھے چلیں، چھپ جائیں ○ اور رات کی

قرآن حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا لایا ہوا کلام ہے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہے تو وہ اسے بھی آزاد چھوڑ دیتا اور اپنی جان کی فکر میں مشغول ہو جاتا۔ (1) ..... مفسرین نے اس آیت کے مختلف معنی بیان کئے ہیں (1) نیک لوگ نیکوں کے ساتھ اور برے لوگ بروں کے ساتھ کر دیئے جائیں گے۔ (2) جانیں اپنے جسموں کے ساتھ یا اپنے عملوں کے ساتھ ملادی جائیں گی۔ (3) ایمانداروں کی جانیں حوروں کے ساتھ اور کافروں کی جانیں شیاطین کے ساتھ ملادی جائیں گی۔ (4) روحیں اپنے جسموں کی طرف لوٹا دی جائیں گی۔ (2) ..... اس سے مراد یہ ہے کہ قیامت کے دن جہنم کی بھڑک میں مزید اضافہ کیا جائے گا تاکہ وہ کفار کو ہمیشہ کے لئے جلاتی رہے ورنہ جہنم تو جب سے پیدا کی گئی ہے تب سے ہی بھڑک رہی ہے۔

إِذَا عَسْعَسَ ﴿١٧﴾ وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ ﴿١٨﴾ إِنَّهُ

إِذَا	عَسْعَسَ ﴿١٧﴾	وَ	الصُّبْحِ	إِذَا	تَنَفَّسَ ﴿١٨﴾ (1)	إِنَّهُ
جب	وہ پیٹھ پھیر کر جائے	اور	صبح (کی)	جب	وہ سانس لے	بیشک وہ

جب پیٹھ پھیر کر جائے ○ اور صبح کی جب سانس لے ○ بیشک یہ

لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿١٩﴾ ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ﴿٢٠﴾

لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿١٩﴾ (2)	ذِيْ قُوَّةٍ	عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ	مَكِيْنٍ ﴿٢٠﴾
ضرور عزت والے رسول کا کلام (ہے)	قوت والا (ہے)	عرش والے کے حضور	عزت والا (ہے)

ضرور عزت والے رسول کا کلام ہے ○ جو قوت والا ہے، عرش کے مالک کے حضور عزت والا ہے ○

مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ﴿٢١﴾ وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ﴿٢٢﴾ وَ

مُّطَاعٍ	ثَمَّ	اَمِيْنٍ ﴿٢١﴾	وَ	مَا	صَاحِبُكُمْ	بِمَجْنُوْنٍ ﴿٢٢﴾	وَ
اس کا حکم مانا جاتا ہے	وہاں	امانت دار (ہے)	اور	نہیں	تمہارے صاحب	مجنون	اور

وہاں اس کا حکم مانا جاتا ہے، امانت دار ہے ○ اور تمہارے صاحب ہر گز مجنون نہیں ○ اور

لَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ﴿٢٣﴾ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ

لَقَدْ	رَاٰهُ	بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ﴿٢٣﴾	وَ	مَا	هُوَ	عَلَى الْغَيْبِ
ضرور بیشک	اس نے دیکھا اس (جبریل) کو	روشن کنارے پر	اور	نہیں	وہ (نبی)	غیب (بتانے) پر

یقیناً بیشک انہوں نے اسے روشن کنارے پر دیکھا ○ اور یہ نبی غیب بتانے پر

بِضَنِيْنٍ ﴿٢٤﴾ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿٢٥﴾ فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ ﴿٢٦﴾ اِنْ

بِضَنِيْنٍ ﴿٢٤﴾ (3)	وَ	مَا	هُوَ	بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿٢٥﴾	فَاَيْنَ	تَذْهَبُوْنَ ﴿٢٦﴾	اِنْ
بخیل	اور	نہیں	وہ (قرآن)	شیطان مردود کا پڑھا ہوا	پھر کہاں	تم جاتے ہو	نہیں

ہر گز بخیل نہیں ○ اور وہ (قرآن) ہر گز مردود شیطان کا پڑھا ہوا نہیں ○ پھر تم کدھر جاتے ہو؟ ○ وہ تو

حضرت جبریل اور کی عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے متعلق کلام

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غیب بتانے پر بخیل نہیں

قرآن پر اعتراض کرنے والوں کو جواب

1 ...... صبح کے سانس لینے سے مراد یہ ہے کہ وہ ظاہر ہو جائے اور اس کی روشنی خوب پھیل جائے۔

2 ...... جمہور مفسرین کے نزدیک اس آیت میں "عزت والے رسول" سے مراد حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں۔

3 ...... اس آیت سے ثابت ہوا کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ تعالیٰ نے غیب کا علم عطا فرمایا ہے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس میں سے بہت کچھ اپنے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو بتایا ہے۔

هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۲۷﴾ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ

اَنْ	مِنْكُمْ	شَآءَ	لِمَنْ	لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۲۷﴾	ذِكْرٌ (1)	اِلَّا	هُوَ
کہ	تم میں سے	چاہے	(اس) کے لئے جو	تمام جہانوں کے لئے	نصیحت	مگر	وہ

سارے جہانوں کے لیے نصیحت ہی ہے ○ اس کے لیے جو تم میں سے

یَّسْتَقِیْمَ ﴿۲۸﴾ وَ مَا تَشَآءُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۲۹﴾

رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۲۹﴾	اللّٰهُ	یَّشَآءَ (2)	اَنْ	اِلَّاۤ	مَا تَشَآءُوْنَ	وَ	یَّسْتَقِیْمَ ﴿۲۸﴾
(جو) تمام جہانوں کا رب (ہے)	اللہ	چاہے	یہ کہ	مگر	تم نہیں چاہ سکتے	اور	وہ سیدھا ہو جائے

سیدھا ہونا چاہے ○ اور تم کچھ نہیں چاہ سکتے مگر یہ کہ اللہ چاہے جو سارے جہانوں کا رب ہے ○

بندوں کا چاہنا مشیتِ الٰہی کے تابع ہے

ع ۲۹ / ۶

آیات:19 — رکوع:01

سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الرَّحِیْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ﴿۱﴾ وَ اِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ﴿۲﴾ وَ اِذَا

اِذَا	وَ	انْتَثَرَتْ ﴿۲﴾	الْكَوَاكِبُ	اِذَا	وَ	انْفَطَرَتْ ﴿۱﴾	السَّمَآءُ	اِذَا
جب	اور	جھڑ پڑیں گے	ستارے	جب	اور	پھٹ جائے گا	آسمان	جب

جب آسمان پھٹ جائے گا ○ اور جب ستارے جھڑ پڑیں گے ○ اور جب

احوالِ قیامت کا بیان اور لوگوں کو تنبیہ

1 ...... قرآنِ عظیم تمام جنوں اور انسانوں کے لئے نصیحت ہے اور اس سے وہی نصیحت حاصل کر سکتا ہے جسے حق کی پیروی کرنا، اس پر قائم رہنا اور اس سے نفع حاصل کرنا منظور ہو۔

2 ...... اللہ تعالیٰ کی مشیت و ارادہ اور رضا میں بہت فرق ہے، بندے کا ہر کام اللہ تعالیٰ کی مشیت و ارادہ سے ہوتا ہے لیکن ہر کام سے اللہ تعالیٰ راضی ہو یہ ضروری نہیں۔

ربِّ کریم سے متعلق دھوکے میں مبتلا انسان کو نصیحت

اَلْبِحَارُ فُجِّرَتْ ﴿۳﴾ وَ اِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ﴿۴﴾ عَلِمَتْ

اَلْبِحَارُ	فُجِّرَتْ ﴿۳﴾	وَ	اِذَا	الْقُبُوْرُ	بُعْثِرَتْ ﴿۴﴾	عَلِمَتْ [1]
سمندر	بہادیے جائیں گے	اور	جب	قبریں	کریدی جائیں گی	(اس وقت) جان لے گی

سمندر بہادیے جائیں گے ○ اور جب قبریں کریدی جائیں گی ○ ہر جان کو

نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَ اَخَّرَتْ ﴿۵﴾ یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا

نَفْسٌ	مَّا	قَدَّمَتْ [2]	وَ	اَخَّرَتْ ﴿۵﴾	یٰۤاَیُّهَا	الْاِنْسَانُ	مَا
ہر جان	جو	اس نے آگے بھیجا	اور	(جو) پیچھے چھوڑا	اے	انسان	کس چیز نے

معلوم ہو جائے گا جو اس نے آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا ○ اے انسان! تجھے کس چیز نے

غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِ ﴿۶﴾ الَّذِیْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ

غَرَّكَ [3]	بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِ ﴿۶﴾	الَّذِیْ	خَلَقَكَ	فَسَوّٰىكَ
دھوکے میں ڈال دیا تجھے	اپنے کرم والے رب کے بارے میں	جس نے	پیدا کیا تجھے	پھر ٹھیک بنایا تجھے

اپنے کرم والے رب کے بارے میں دھوکے میں ڈال دیا ○ جس نے تجھے پیدا کیا پھر ٹھیک بنایا

فَعَدَلَكَ ﴿۷﴾ فِیْۤ اَیِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ﴿۸﴾ كَلَّا بَلْ

فَعَدَلَكَ ﴿۷﴾	فِیْۤ اَیِّ صُوْرَةٍ	مَّا شَآءَ	رَكَّبَكَ ﴿۸﴾	كَلَّا	بَلْ
پھر اعتدال والا کیا تجھے	جس صورت میں	اس نے چاہا	جوڑ دیا تجھے	ہر گز نہیں	بلکہ

پھر اعتدال والا کیا ○ جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا ○ ہر گز نہیں، بلکہ

اعمال لکھنے والے فرشتوں سے متعلق نکتہ

تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّیْنِ ﴿۹﴾ وَ اِنَّ عَلَیْكُمْ لَحٰفِظِیْنَ ﴿۱۰﴾

تُكَذِّبُوْنَ	بِالدِّیْنِ ﴿۹﴾	وَ	اِنَّ	عَلَیْكُمْ	لَحٰفِظِیْنَ ﴿۱۰﴾
تم جھٹلاتے ہو	انصاف ہونے کو	اور	بیشک	تمہارے اوپر	ضرور نگہبانی کرنے والے (مقرر ہیں)

تم انصاف ہونے کو جھٹلاتے ہو ○ اور بیشک تم پر ضرور کچھ نگہبان مقرر ہیں ○

1 ...... یہ جاننا اعمال نامہ پڑھنے کے ذریعے ہوگا۔ 2 ...... جو آگے بھیجا اس سے مراد نیک یا برا عمل ہے، یا اس سے صدقات مراد ہیں اور جو پیچھے چھوڑا اس سے مراد نیکی یا بدی ہے یا اس سے میراث مراد ہے۔ 3 ...... اگرچہ اللہ تعالیٰ کرم فرمانے والا ہے لیکن اس کا کرم دیکھ کر اس کی نافرمانی کرنے کی جرأت کرنے کی بجائے اس کے عذاب کا سوچ کر اس کی نافرمانی سے ہر دم بچتے رہنا چاہئے۔ اس سے ان لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہئے کہ جو گناہ کرنے کے بعد بھی توبہ کرنے کی بجائے یہ کہہ کر اپنے دل کو تسلی دے لیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا ہے، وہ معاف کر دے گا کوئی بات نہیں۔

لکھنے والوں کا مقصد اور بدکاروں کا انجام

كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ﴿۱۱﴾ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۱۲﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ

الْاَبْرَارَ	اِنَّ	تَفْعَلُوْنَ ﴿۱۲﴾	مَا	يَعْلَمُوْنَ(2)	كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ﴿۱۱﴾(1)
نیک لوگ	بیشک	تم کرتے ہو	جو کچھ	وہ جانتے ہیں	معزز لکھنے والے

معزز لکھنے والے ○ وہ جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو ○ بیشک نیک لوگ

لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿۱۳﴾ وَ اِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ﴿۱۴﴾

لَفِيْ جَحِيْمٍ ﴿۱۴﴾	الْفُجَّارَ	اِنَّ	وَ	لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿۱۳﴾
ضرور جہنم میں (ہیں)	بدکار لوگ (یعنی کافر)	بیشک	اور	ضرور نعمتوں، راحتوں میں (ہیں)

ضرور چین میں (جانے والے) ہیں ○ اور بیشک بدکار ضرور دوزخ میں ہیں ○

يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۱۵﴾ وَ مَا هُمْ عَنْهَا

عَنْهَا	هُمْ	مَا	وَ	يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۱۵﴾	يَّصْلَوْنَهَا
اس سے	وہ	نہیں	اور	جزاء، انصاف کے دن	وہ داخل ہوں گے اس میں

انصاف کے دن اس میں جائیں گے ○ اور اس سے کہیں

روزِ جزا و انصاف کی حقیقت

بِغَآئِبِيْنَ ﴿۱۶﴾ وَ مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿۱۷﴾ ثُمَّ

ثُمَّ	يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿۱۷﴾	مَا	مَآ اَدْرٰىكَ	وَ	بِغَآئِبِيْنَ ﴿۱۶﴾
پھر	جزاء، انصاف کا دن	کیا (ہے)	کیا معلوم تجھے	اور	چھپ سکنے والے

چھپ نہ سکیں گے ○ اور تجھے کیا معلوم کہ انصاف کا دن کیا ہے؟ ○ پھر

مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿۱۸﴾ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ

نَفْسٌ	لَا تَمْلِكُ	يَوْمَ	يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿۱۸﴾	مَا	مَآ اَدْرٰىكَ
کوئی جان	اختیار نہ رکھے گی	(جس) دن	جزاء، انصاف کا دن	کیا (ہے)	کیا معلوم تجھے

تجھے کیا معلوم کہ انصاف کا دن کیا ہے؟ ○ جس دن کوئی جان

1 ......اس سے معلوم ہوا کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عزت والے کریم ہیں۔

2 ......ہمارا چھپا اور ظاہر کوئی عمل فرشتوں سے پوشیدہ نہیں، اسی لئے وہ ہر عمل لکھ لیتے ہیں۔

لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ؕ وَ الْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ﴿١٩﴾

لِّلّٰهِ ﴿١٩﴾	يَوْمَئِذٍ	الْاَمْرُ	وَ	شَيْـًٔا	لِّنَفْسٍ
اللہ کا (ہوگا)	اس دن	سارا حکم	اور	کچھ	کسی جان کے لئے

کسی جان کے لئے کچھ اختیار نہ رکھے گی اور سارا حکم اس دن اللہ کا ہوگا ○

آیات: 36 — رکوع: 01

سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْنَ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الرَّحِيْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ﴿١﴾ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ

عَلَى النَّاسِ	اكْتَالُوْا	اِذَا	الَّذِيْنَ	لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ﴿١﴾ (1)	وَيْلٌ
لوگوں سے	ناپ کرلیں	جب	وہ لوگ جو	کم تولنے والوں کے لئے	خرابی (ہے)

کم تولنے والوں کے لئے خرابی ہے ○ وہ لوگ کہ جب دوسرے لوگوں سے ناپ لیں

يَسْتَوْفُوْنَ ﴿٢﴾ وَ اِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ﴿٣﴾

يُخْسِرُوْنَ ﴿٣﴾ (2)	اَوْ وَّزَنُوْهُمْ	كَالُوْهُمْ	اِذَا	وَ	يَسْتَوْفُوْنَ ﴿٢﴾
(تو) کم کردیں	یا تول کردیں انہیں	ناپ کردیں انہیں	جب	اور	(تو) پورا وصول کریں

تو پورا وصول کریں ○ اور جب انہیں ناپ یا تول کردیں تو کم کردیں ○

ناپ تول میں خیانت کرنے والوں کو تنبیہ

(1)...... صحیح ناپنے اور تولنے کا انجام دنیا میں بھی بہتر ہوتا ہے کہ اس سے لوگوں کا اعتبار قائم رہتا، تجارت میں خوب اضافہ ہوتا اور رزق میں برکت ہوتی ہے اور آخرت میں بھی یقیناً بہتر ہوگا کہ اس حوالے سے لوگوں کا اُس پر کوئی حق نہ ہوگا، ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے ان آیات میں سخت وعید ہے۔

(2)...... ناپ تول میں کمی کرنے کی تمام صورتیں اس آیت میں داخل ہیں جیسے کپڑا ناپتے وقت لچک دار کپڑے کو کھینچ کر ناپنا، ترازو کے جس حصے میں باٹ رکھے جاتے ہیں اس کے نیچے کوئی چیز لگادینا، وزن کرنے کے الیکٹرونک آلات کی سیٹنگ میں یا میٹر میں تبدیلی کرکے کم تول کے دینا وغیرہ۔

اَلَا یَظُنُّ اُولٰٓىِٕكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۝۴ لِیَوْمٍ عَظِیْمٍ ۝۵

اَلَا یَظُنُّ	اُولٰٓىِٕكَ	اَنَّهُمْ	مَّبْعُوْثُوْنَ ۝۴	لِیَوْمٍ عَظِیْمٍ ۝۵
کیا یقین نہیں رکھتے	یہ لوگ	کہ وہ	اٹھائے جائیں گے	ایک عظمت والے دن کے لئے

کیا یہ لوگ یقین نہیں رکھتے کہ انہیں (دوبارہ زندہ کرکے) اٹھایا جائے گا ○ ایک عظمت والے دن کے لیے ○

یَّوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝۶

یَّوْمَ (1)	یَقُوْمُ	النَّاسُ	لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝۶
(جس) دن	کھڑے ہوں گے	تمام لوگ	تمام جہانوں کے رب کے حضور

جس دن سب لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے ○

کفار کے اعمال ناموں کا مقام اور اس کی حقیقت

كَلَّاۤ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِیْ سِجِّیْنٍ ۝۷ وَ

كَلَّاۤ	اِنَّ	كِتٰبَ الْفُجَّارِ (2)	لَفِیْ سِجِّیْنٍ ۝۷	وَ
یقیناً	بیشک	بدکاروں کا اعمال نامہ	ضرور سجین میں (ہے)	اور

یقیناً بیشک بدکاروں کا نامہ اعمال ضرور سجین میں ہے ○ اور

مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّیْنٌ ۝۸ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝۹

مَاۤ اَدْرٰىكَ	مَا	سِجِّیْنٌ ۝۸	كِتٰبٌ	مَّرْقُوْمٌ ۝۹
کیا معلوم تجھے	کیا (ہے)	سجین	(وہ) ایک کتاب (ہے)	مہر لگائی ہوئی

تجھے کیا معلوم کہ سجین کیا ہے؟ ○ (وہ) مہر لگائی ہوئی ایک کتاب ہے ○

روزِ انصاف کو جھٹلانے والوں کا انجام

وَیْلٌ یَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ۝۱۰ الَّذِیْنَ یُكَذِّبُوْنَ

وَیْلٌ	یَّوْمَىِٕذٍ	لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ۝۱۰	الَّذِیْنَ	یُكَذِّبُوْنَ
خرابی (ہے)	اس دن	جھٹلانے والوں کے لئے	وہ لوگ جو	جھٹلاتے ہیں

اس دن جھٹلانے والوں کے لئے خرابی ہے ○ جو انصاف کے دن کو

1 ...... یعنی جس دن سب لوگ اپنے اعمال کے حساب اور ان کی جزا کے لئے ربُّ العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے اس دن ان لوگوں کا ناپ تول میں کمی کرنا اور اس کا بدلہ ظاہر ہو جائے گا۔

2 ...... یہاں بدکاروں سے مراد کفار ہیں اور سجین کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ یہ ساتویں زمین کے نیچے ایک مقام ہے اور یہ مقام ابلیس اور اس کے لشکروں کا محل ہے۔

روزِ انصاف کو جھٹلانے والے کی بُری صفات

بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿١١﴾ وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ

بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿١١﴾	وَ	مَا يُكَذِّبُ	بِهٖٓ	اِلَّا	كُلُّ مُعْتَدٍ
جزاء انصاف کے دن کو	اور	نہیں جھٹلائے گا	اس کو	مگر	ہر سرکش

جھٹلاتے ہیں ○ اور اسے نہیں جھٹلائے گا مگر ہر سرکش،

اَثِيْمٍ ﴿١٢﴾ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ

اَثِيْمٍ ﴿١٢﴾	اِذَا	تُتْلٰى	عَلَيْهِ	اٰيٰتُنَا	قَالَ
بڑا گناہگار	جب	پڑھی جاتی ہیں	اس پر	ہماری آیتیں	(تو) کہتا ہے

بڑا گناہگار ○ جب اس پر ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہتا ہے

اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٣﴾ كَلَّا بَلْ سكتة رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٣﴾	كَلَّا	بَلْ	رَانَ[1]	عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
(یہ) پہلے لوگوں کی کہانیاں (ہیں)	ہرگز نہیں	بلکہ	زنگ چڑھا دیا ہے	ان کے دلوں پر

(یہ قرآن) اگلوں کی کہانیاں ہیں ○ (ایسا) ہرگز نہیں (ہے) بلکہ ان کے کمائے ہوئے اعمال نے

جھٹلانے والوں کا دنیوی اور اُخروی انجام

مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿١٤﴾ كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ

مَّا	كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿١٤﴾	كَلَّآ	اِنَّهُمْ	عَنْ رَّبِّهِمْ
(اس نے) جو	وہ کماتے (کام کرتے) تھے	یقیناً	بیشک وہ	اپنے رب (کے دیدار) سے

ان کے دلوں پر زنگ چڑھا دیا ہے ○ یقیناً بیشک وہ اس دن اپنے رب کے

يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ﴿١٥﴾ ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا

يَوْمَئِذٍ	لَّمَحْجُوْبُوْنَ ﴿١٥﴾[2]	ثُمَّ	اِنَّهُمْ	لَصَالُوا
اس دن	ضرور حجاب یعنی پردے میں ہوں گے	پھر	بیشک وہ	ضرور داخل ہونے والے

دیدار سے ضرور محروم ہوں گے ○ پھر بیشک وہ ضرور جہنم میں

1. ...... گناہ دل کو میلا کرتے ہیں اور گناہوں کی زیادتی دل کے زنگ کا باعث ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: "جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نقطہ پیدا ہوتا ہے، جب اس گناہ سے باز آجاتا ہے اور توبہ واستغفار کرلیتا ہے تو اس کا دل صاف ہوجاتا ہے اور اگر پھر گناہ کرتا ہے تو وہ نقطہ بڑھتا ہے یہاں تک کہ پورا دل سیاہ ہوجاتا ہے اور یہی رَان یعنی وہ زنگ ہے جس کا اس آیت میں ذکر ہوا۔ (ترمذی، ٥/٢٢٠، الحدیث: ٣٣٤٥)
2. ...... آخرت میں دیدارِ الٰہی کی نعمت سے محرومی کی وعید کفار کے لیے ہے، مومنین کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے دیدارِ الٰہی کی نعمت نصیب ہوگی۔

الْجَحِيْمِ ﴿١٦﴾ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿١٧﴾

الْجَحِيْمِ ﴿١٦﴾	ثُمَّ	يُقَالُ	هٰذَا	الَّذِيْ	كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿١٧﴾
جہنم (میں)	پھر	کہا جائے گا	یہ (ہے)	وہ جو	تم اس کو جھٹلاتے تھے

داخل ہونے والے ہیں ○ پھر کہا جائے گا: یہ وہ ہے جسے تم جھٹلاتے تھے ○

كَلَّاۤ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ﴿١٨﴾ وَ

كَلَّاۤ	اِنَّ	كِتٰبَ الْاَبْرَارِ	لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ﴿١٨﴾ (1)	وَ
یقیناً	بیشک	نیک لوگوں کا اعمال نامہ	ضرور علیین میں (ہے)	اور

یقیناً بیشک نیک لوگوں کا نامہ اعمال ضرور علیین میں ہے ○ اور تجھے

مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ﴿١٩﴾ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿٢٠﴾

مَاۤ اَدْرٰىكَ	مَا	عِلِّيُّوْنَ ﴿١٩﴾	كِتٰبٌ	مَّرْقُوْمٌ ﴿٢٠﴾
کیا معلوم تجھے	کیا (ہے)	علیین	(وہ) ایک کتاب (ہے)	مہر لگائی ہوئی

کیا معلوم کہ علیین کیا ہے؟ ○ (وہ) مہر لگائی ہوئی ایک کتاب ہے ○

يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿٢١﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ

يَّشْهَدُهُ	الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿٢١﴾	اِنَّ	الْاَبْرَارَ
حاضر ہوتے ہیں اس پر	قرب والے (فرشتے)	بیشک	نیک لوگ

قرب والے اس کی زیارت کرتے ہیں ○ بیشک نیک لوگ

لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿٢٢﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿٢٣﴾ تَعْرِفُ

لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿٢٢﴾	عَلَى الْاَرَآئِكِ	يَنْظُرُوْنَ ﴿٢٣﴾ (2)	تَعْرِفُ
ضرور نعمتوں، راحتوں میں (ہوں گے)	تختوں پر	نظارے کر رہے ہوں گے	تو پہچان لے گا

ضرور چین میں ہوں گے ○ تختوں پر نظارے کر رہے ہوں گے ○ تم ان کے چہروں میں

نیک لوگوں کے اعمال نامے کا مقام اور اس کی حقیقت

نیک لوگوں کے لیے جنتی انعامات

1 ...... علیین ساتویں آسمان میں عرش کے نیچے سب سے اونچا مقام ہے۔

2 ...... اللہ تعالیٰ کے اطاعت گزار نیک بندے جنت میں تختوں پر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کو اور اس کے علاوہ طرح طرح کے عذابات میں گرفتار اپنے دشمنوں کو دیکھیں گے۔

فِیْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِیْمِ ﴿۲۴﴾ یُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِیْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿۲۵﴾ خِتٰمُهٗ

فِیْ وُجُوْهِهِمْ	نَضْرَةَ النَّعِیْمِ ﴿۲۴﴾	یُسْقَوْنَ	مِنْ رَّحِیْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿۲۵﴾	خِتٰمُهٗ
ان کے چہروں میں	نعمتوں کی تروتازگی	انہیں پلایا جائے گا	مہر لگائی ہوئی خالص شراب سے	اس کی مہر

نعمتوں کی تروتازگی پہچان لوگے ○ انہیں صاف ستھری خالص شراب پلائی جائے گی جس پر مہر لگائی ہوئی ہوگی ○ اس

مِسْكٌ ؕ وَ فِیْ ذٰلِكَ فَلْیَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَ مِزَاجُهٗ

مِسْكٌ	وَ	فِیْ ذٰلِكَ	فَلْیَتَنَافَسِ	الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿۲۶﴾ [1]	وَ	مِزَاجُهٗ
مشک (کی ہے)	اور	اسی میں (پر)	تو چاہئے کہ للچائیں	للچانے والے	اور	اس کی ملاوٹ

کی مہر مشک (کی) ہے اور للچانے والوں کو تو اسی پر للچانا چاہیے ○ اور اس کی ملاوٹ

مِنْ تَسْنِیْمٍ ﴿۲۷﴾ عَیْنًا یَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۸﴾ اِنَّ

مِنْ تَسْنِیْمٍ ﴿۲۷﴾	عَیْنًا	یَّشْرَبُ	بِهَا	الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۸﴾	اِنَّ
تسنیم سے (ہے)	(وہ) ایک چشمہ (ہے)	پئیں گے	اس سے	مقرب بندے	بیشک

تسنیم سے ہے ○ ایک چشمہ جس سے مقرب بندے پئیں گے ○ بیشک

الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَضْحَكُوْنَ ﴿۲۹﴾ وَ

الَّذِیْنَ	اَجْرَمُوْا	كَانُوْا	مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا	یَضْحَكُوْنَ ﴿۲۹﴾ [2]	وَ
وہ لوگ جنہوں نے	جرم کئے	وہ تھے	ایمان والوں سے (پر)	ہنسا کرتے	اور

مجرم لوگ ایمان والوں پر ہنسا کرتے تھے ○ اور

اِذَا مَرُّوْا بِهِمْ یَتَغَامَزُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَ اِذَا انْقَلَبُوْۤا

اِذَا	مَرُّوْا	بِهِمْ	یَتَغَامَزُوْنَ ﴿۳۰﴾	وَ	اِذَا	انْقَلَبُوْۤا
جب	وہ گزرتے	ان پر	(تو) یہ آپس میں آنکھوں سے اشارے کرتے تھے	اور	جب	وہ پلٹتے

جب وہ ان کے پاس سے گزرتے تو یہ آپس میں (ان پر) آنکھوں سے اشارے کرتے تھے ○ اور جب یہ کافر

1 ... یعنی للچانے والوں کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی طرف سبقت کرکے اور برائیوں سے باز رہ کر جنت میں مشک کی مہر لگی شراب پر للچانا چاہیے۔ 2 ... ابوجہل، ولید بن مغیرہ اور عاص بن وائل وغیرہ کفار کے سردار، حضرت عمار، حضرت خباب، حضرت صہیب اور حضرت بلال وغیرہ غریب مومنین پر ہنسا کرتے تھے اور جب وہ غریب مومنین ان مالدار کافر سرداروں کے پاس سے گزرتے تو یہ سردار آپس میں طعن کے طور پر ان مومنین پر آنکھوں سے اشارے کرتے تھے۔ ان کے بارے میں یہ آیات نازل ہوئیں۔

اِلٰۤى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِیْنَ ﴿۳۱﴾ وَ اِذَا رَاَوْهُمْ

اِلٰۤى اَهْلِهِمُ	انْقَلَبُوْا	فَكِهِیْنَ ﴿۳۱﴾	وَ	اِذَا	رَاَوْهُمْ
اپنے گھروں کی طرف	(تو) پلٹتے	خوش ہوتے ہوئے	اور	جب	وہ دیکھتے ان (مسلمانوں) کو

اپنے گھروں کی طرف لوٹتے تو خوش ہو کر لوٹتے ○ اور جب مسلمانوں کو دیکھتے

قَالُوْۤا اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ﴿۳۲﴾ وَ مَاۤ اُرْسِلُوْا

قَالُوْۤا	اِنَّ	هٰۤؤُلَآءِ	لَضَآلُّوْنَ ﴿۳۲﴾	وَ	مَاۤ اُرْسِلُوْا
(تو) کہتے	بیشک	یہ لوگ	ضرور بھکے ہوئے (ہیں)	اور (حالانکہ)	انہیں نہیں بھیجا گیا

تو کہتے: بیشک یہ لوگ بھکے ہوئے ہیں ○ حالانکہ ان کافروں کو

عَلَیْهِمْ حٰفِظِیْنَ ﴿۳۳﴾ فَالْیَوْمَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

عَلَیْهِمْ	حٰفِظِیْنَ ﴿۳۳﴾ (1)	فَالْیَوْمَ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا
ان (مسلمانوں) پر	نگہبان (بنا کر)	تو آج	وہ لوگ جو	ایمان لائے

مسلمانوں پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا گیا ○ تو آج ایمان والے

مِنَ الْكُفَّارِ یَضْحَكُوْنَ ﴿۳۴﴾ عَلَى الْاَرَآىٕكِ یَنْظُرُوْنَ ﴿۳۵﴾

مِنَ الْكُفَّارِ	یَضْحَكُوْنَ ﴿۳۴﴾ (2)	عَلَى الْاَرَآىٕكِ	یَنْظُرُوْنَ ﴿۳۵﴾
کافروں سے (پر)	ہنسیں گے	تختوں پر (بیٹھ کر)	دیکھ رہے ہوں گے

کافروں پر ہنسیں گے ○ تختوں پر بیٹھے دیکھ رہے ہوں گے ○

هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾

هَلْ	ثُوِّبَ	الْكُفَّارُ	مَا	كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾
کیا	بدلہ دیا گیا	کافروں (کو)	(اس کا) جو	وہ کام کرتے تھے

کیا بدلہ دیا گیا کافروں کو اس کا جو وہ کام کرتے تھے ○

ع ۱ ۳۶ ۸

(1) ......یعنی ان کافروں کو مسلمانوں پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا گیا کہ وہ اُن کے احوال اور اعمال پر گرفت کریں بلکہ ان کفار کو اپنی اصلاح کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنا حال درست کریں۔

(2) ......جب جہنم کا دروازہ کھولا جائے گا تو کافر جہنم سے نکلنے کے لئے دروازے کی طرف دوڑیں گے اور جب قریب پہنچیں گے تو دروازہ بند ہو جائے گا، ان کے ساتھ بار بار ایسا ہی ہو گا اور کافروں کی یہ حالت دیکھ کر مسلمان اُن پر ہنسیں گے اور مسلمانوں کا یہ ہنسنا کفار کے ہنسنے کا بدلہ ہو گا۔

آیات:25 | رکوع:01

سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۙ(۱) وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ

اِذَا	السَّمَآءُ	انْشَقَّتْ ۙ(۱)	وَ	اَذِنَتْ	لِرَبِّهَا	وَ
جب	آسمان	پھٹ جائے گا	اور	وہ سنے گا	اپنے رب کا (حکم)	اور

جب آسمان پھٹ جائے گا ○ اور وہ اپنے رب کا حکم سنے گا اور

حُقَّتْ ۙ(۲) وَ اِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ۙ(۳) وَ اَلْقَتْ

حُقَّتْ ۙ(۲)	وَ	اِذَا	الْاَرْضُ	مُدَّتْ ۙ(۳) [1]	وَ	اَلْقَتْ [2]
(یہی) اسے لائق ہے	اور	جب	زمین	دراز کر دی جائے گی	اور	وہ (باہر) ڈال دے گی

اسے یہی لائق ہے ○ اور جب زمین کو دراز کر دیا جائے گا ○ اور جو کچھ

مَا فِیْهَا وَ تَخَلَّتْ ۙ(۴) وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ

مَا	فِیْهَا	وَ	تَخَلَّتْ ۙ(۴)	وَ	اَذِنَتْ	لِرَبِّهَا	وَ
جو کچھ	اس میں (ہے)	اور	خالی ہو جائے گی	اور	وہ سنے گی	اپنے رب کا (حکم)	اور

اس میں ہے زمین اسے (باہر) ڈال دے گی اور خالی ہو جائے گی ○ اور وہ اپنے رب کا حکم سنے گی اور

قیامت کے وقت آسمان و زمین کا حال

1 ..... یعنی جب زمین کی وسعت میں اضافہ کر کے اسے دراز کر دیا جائے گا اور اس پر کوئی عمارت اور کوئی پہاڑ باقی نہ رہے گا۔

2 ..... یعنی جب زمین اپنے اندر موجود سب خزانے اور مردے باہر ڈال دے گی اور خزانوں اور مردوں سے خالی ہو جائے گی۔

انسان کو ایک تنبیہ

حُقَّتْ ﴿۵﴾ یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ

حُقَّتْ ﴿۵﴾	یٰۤاَیُّهَا	الْاِنْسَانُ	اِنَّكَ	كَادِحٌ
(یہی) اسے لائق ہے	اے	انسان	بیشک تو	دوڑنے والا (ہے)

اسے یہی لائق ہے ○ اے انسان! بیشک تو اپنے رب کی طرف

دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ پانے والے کا حال

اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِیْهِ ﴿۶﴾ فَاَمَّا مَنْ

اِلٰى رَبِّكَ	كَدْحًا	فَمُلٰقِیْهِ ﴿۶﴾	فَاَمَّا	مَنْ
اپنے رب کی طرف	دوڑنا	پھر ملنے والا (ہے) اس سے	تو بہر حال	جسے

دوڑنے والا ہے پھر اس سے ملنے والا ہے ○ تو بہر حال جسے

اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ ﴿۷﴾ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ

اُوْتِیَ	كِتٰبَهٗ	بِیَمِیْنِهٖ ﴿۷﴾	فَسَوْفَ یُحَاسَبُ
دیا جائے گا	اس کا اعمال نامہ	اس کے دائیں ہاتھ میں	تو عنقریب اس سے حساب لیا جائے گا

اس کا نامۂ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا ○ تو عنقریب اس سے

حِسَابًا یَّسِیْرًا ﴿۸﴾ وَّ یَنْقَلِبُ اِلٰۤى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ﴿۹﴾

حِسَابًا یَّسِیْرًا ﴿۸﴾ [1]	وَّ	یَنْقَلِبُ	اِلٰۤى اَهْلِهٖ	مَسْرُوْرًا ﴿۹﴾
آسان حساب	اور	وہ پلٹے گا	اپنے گھر والوں کی طرف	خوش ہوتا ہوا

آسان حساب لیا جائے گا ○ اور وہ اپنے گھر والوں کی طرف خوشی خوشی پلٹے گا ○

پیٹھ پیچھے اعمال نامہ پانے والے کا حال اور اس کا سبب

وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ﴿۱۰﴾

وَ	اَمَّا	مَنْ	اُوْتِیَ	كِتٰبَهٗ	وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ﴿۱۰﴾
اور	بہر حال	جسے	دیا جائے گا	اس کا اعمال نامہ	اس کی پیٹھ کے پیچھے (سے)

اور رہا وہ جسے اس کا نامۂ اعمال اس کی پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا ○

1 ... قیامت کے دن بعض اہلِ ایمان ایسے ہوں گے کہ بارگاہِ الٰہی میں حاضری کے وقت ان سے تحقیق اور جرح والا حساب نہیں ہو گا بلکہ صرف ان کے اعمال ان پر پیش کئے جائیں گے، وہ اپنی نیکیوں اور گناہوں کو پہچانیں گے، پھر انہیں نیکیوں پر ثواب دیا اور گناہوں سے درگزر کیا جائے گا۔ یہ وہ آسان حساب ہے جس کا اس آیت میں ذکر ہے یعنی نہ تو شدید اعتراضات کر کے اعمال کی تنقیح ہو گی، اور نہ یہ کہا جائے گا کہ ایسا کیوں کیا، اور نہ اس پر حجت قائم کی جائے گی کیونکہ جس سے مطالبہ کیا گیا تو اس کے پاس کوئی عذر نہ ہو گا اور نہ ہی وہ کوئی حجت پائے گا، اس طرح وہ رسوا ہو جائے گا۔

فَسَوْفَ یَدْعُوْا ثُبُوْرًا ﴿۱۱﴾ وَّ یَصْلٰى سَعِیْرًا ﴿۱۲﴾

سَعِیْرًا ﴿۱۲﴾	یَصْلٰى	وَّ	ثُبُوْرًا ﴿۱۱﴾	فَسَوْفَ یَدْعُوْا
بھڑکتی آگ (میں)	وہ داخل ہوگا	اور	موت	تو عنقریب وہ مانگے گا

تو وہ عنقریب موت مانگے گا○ اور وہ بھڑکتی آگ میں داخل ہوگا○

اِنَّهٗ كَانَ فِیْۤ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ﴿۱۳﴾ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ

اَنْ	ظَنَّ	اِنَّهٗ	مَسْرُوْرًا ﴿۱۳﴾ (1)	فِیْۤ اَهْلِهٖ	كَانَ	اِنَّهٗ
کہ	سمجھا	بیشک وہ	خوش	اپنے گھر والوں میں	تھا	بیشک وہ

بیشک وہ اپنے گھر والوں میں خوش تھا○ بیشک اس نے سمجھا کہ

لَّنْ یَّحُوْرَ ﴿۱۴﴾ بَلٰۤى ۚۛ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِیْرًا ﴿۱۵﴾

بَصِیْرًا ﴿۱۵﴾	بِهٖ	كَانَ	رَبَّهٗ	اِنَّ	بَلٰۤى	لَّنْ یَّحُوْرَ ﴿۱۴﴾
دیکھنے والا	اس کو	ہے	اس کا رب	بیشک	کیوں نہیں	وہ ہرگز واپس نہیں لوٹے گا

وہ ہرگز واپس نہیں لوٹے گا○ ہاں، کیوں نہیں! بیشک اس کا رب اسے دیکھ رہا ہے○

فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ﴿۱۶﴾ وَ الَّیْلِ وَ مَا وَسَقَ ﴿۱۷﴾

وَسَقَ ﴿۱۷﴾ (2)	مَا	وَ	الَّیْلِ	وَ	بِالشَّفَقِ ﴿۱۶﴾	فَلَاۤ اُقْسِمُ
وہ جمع کردے	(اس کی) جسے	اور	رات (کی)	اور	شام کے اجالے کی	تو مجھے قسم ہے

تو مجھے شام کے اجالے کی قسم ہے○ اور رات کی اور ان چیزوں کی جنہیں رات جمع کردے○

وَ الْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ﴿۱۸﴾ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا

طَبَقًا	لَتَرْكَبُنَّ	اتَّسَقَ ﴿۱۸﴾ (3)	اِذَا	الْقَمَرِ	وَ
ایک حالت (کی طرف)	ضرور تم چڑھوگے	وہ پورا ہو جائے	جب	چاند (کی)	اور

اور چاند کی جب اس کا نور پورا ہو جائے○ ضرور تم ایک حالت کے بعد دوسری حالت کی طرف

انسانوں کو مختلف احوال پیش آئیں گے

معانقہ

(1)......اس سے مراد یہ ہے کہ وہ دنیا کے اندر اپنے گھر والوں میں اپنی خواہشات میں مگن اور اپنے تکبر و غرور میں خوش تھا۔

(2)......ان چیزوں سے مراد یا تو جانور ہیں جو کہ دن میں منتشر ہوتے اور رات میں اپنے آشیانوں اور ٹھکانوں کی طرف چلے آتے ہیں، یا ان سے مراد وہ اعمال ہیں جو رات میں کئے جاتے ہیں جیسے تہجد کی نماز، یا ان سے مراد تاریکی اور ستارے ہیں کہ یہ رات میں جمع ہوتے ہیں۔

(3)......چاند کا نور ایامِ بیض یعنی قمری مہینے کی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں تاریخ میں کامل ہوتا ہے۔

السجدة ١٣

عَنْ طَبَقٍ ﴿١٩﴾ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَ اِذَا

عَنْ طَبَقٍ ﴿١٩﴾ (1)	فَمَا	لَهُمْ	لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٢٠﴾	وَ	اِذَا
ایک حالت سے	تو کیا ہوا	ان کو	وہ ایمان نہیں لاتے	اور	جب

چڑھو گے ○ تو نہیں کیا ہوا کہ وہ ایمان نہیں لاتے ○ اور جب

قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ﴿٢١﴾ السجدة

قُرِئَ	عَلَيْهِمُ	الْقُرْاٰنُ	لَا يَسْجُدُوْنَ ﴿٢١﴾
پڑھا جاتا ہے	ان پر (کے سامنے)	قرآن	(تو) وہ سجدہ نہیں کرتے

ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو سجدہ نہیں کرتے ○

بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ﴿٢٢﴾ وَ اللّٰهُ

بَلِ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	يُكَذِّبُوْنَ ﴿٢٢﴾	وَ	اللّٰهُ
بلکہ	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	وہ جھٹلا رہے ہیں	اور	اللہ

بلکہ کافر جھٹلا رہے ہیں ○ اور اللہ

اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ﴿٢٣﴾ فَبَشِّرْهُمْ

اَعْلَمُ	بِمَا	يُوْعُوْنَ ﴿٢٣﴾	فَبَشِّرْهُمْ
خوب جانتا ہے	(اس) کو جو	وہ اپنے دلوں میں رکھتے ہیں	تو تم بشارت سنا دو انہیں

اسے خوب جانتا ہے جو وہ اپنے دلوں میں رکھتے ہیں ○ تو تم انہیں دردناک عذاب کی

بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٢٤﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٢٤﴾	اِلَّا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ
دردناک عذاب کی	مگر	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور

بشارت سنا دو ○ مگر جو ایمان لائے اور

1 ...... اس آیت میں عام انسانوں سے خطاب ہے اور ایک حالت کے بعد دوسری حالت کی طرف چڑھنے سے مراد پہلے موت کی سختیوں اور ہولناکیوں میں مبتلا ہونا، پھر مرنے کے بعد اُٹھنا اور پھر حساب کیلئے جانے کی جگہ میں پیش ہونا ہے۔ یا اس آیت میں خاص حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے خطاب ہے اور مراد یہ ہے کہ ایک آسمان سے دوسرے آسمان کی طرف چڑھیں گے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم معراج کی رات ایک آسمان پر تشریف لے گئے، پھر دوسرے آسمان پر اسی طرح درجہ بدرجہ اور مرتبہ بمرتبہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ تعالٰی کے قرب کی منازل میں پہنچے۔

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۲۵﴾ ع

عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	لَهُمْ	اَجْرٌ	غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۲۵﴾
انہوں نے عمل کئے	اچھے،نیک	ان کے لئے	ثواب (ہے)	نہ ختم ہونے والا

انہوں نے اچھے اعمال کئے ان کے لیے وہ ثواب ہے جو کبھی ختم نہیں ہوگا ○

آیات:22 رکوع:01

سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ﴿۱﴾ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ﴿۲﴾ وَشَاهِدٍ

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ﴿۱﴾ [1]	وَ	الْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ﴿۲﴾ [2]	وَ	شَاهِدٍ
برجوں والے آسمان کی قسم	اور	وعدہ کئے گئے دن (کی)	اور	گواہ (دن کی)

برجوں والے آسمان کی قسم ○ اور اس دن کی جس کا وعدہ ہے ○ اور گواہ دن کی

وَّمَشْهُوْدٍ ﴿۳﴾ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ﴿۴﴾

وَّ	مَشْهُوْدٍ ﴿۳﴾	قُتِلَ	اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ﴿۴﴾ [3]
اور	حاضر کئے ہوئے (دن کی)	مارے جائیں	کھائی والے

اور اس دن کی جس میں (لوگ) حاضر ہوتے ہیں ○ کھائی والوں پر لعنت ہو ○

اصحابِ اُخدود کے واقعہ کی طرف اشارہ

1 ...... آسمان میں موجود برجوں کی تعداد بارہ ہے اور ان کی قسم اس لئے ارشاد فرمائی گئی کہ ان میں اللہ تعالٰی کی حکمت کے عجائبات نمودار ہیں جیسے سورج، چاند اور ستاروں کا ان بروج میں ایک معین اندازے پر چلنا اور اس چال میں اختلاف نہ ہونا وغیرہ۔

2 ...... رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا "وعدے کے دن سے قیامت کا دن، حاضر ہونے کے دن سے عرفہ کا دن اور گواہ کے دن سے جمعہ کا دن مراد ہے۔ (ترمذی، ۵/۲۲۲، الحدیث: ۳۳۵۰)

3 ...... کھائی والوں کے واقعہ کی تفصیل جاننے کے لیے تفسیر صراط الجنان کے اسی مقام کا مطالعہ کریں۔

النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۝۵ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا

النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۝۵	اِذْ	هُمْ	عَلَيْهَا
بھڑکنے والی آگ (والے)	جب	وہ	اس (کے کناروں) پر

بھڑکتی آگ والے ۝ جب وہ اس کے کناروں پر

قُعُوْدٌ ۝۶ وَّ هُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ

قُعُوْدٌ ۝۶	وَّ	هُمْ	عَلٰى	مَا	يَفْعَلُوْنَ	بِالْمُؤْمِنِيْنَ
بیٹھے ہوئے (تھے)	اور	وہ	(اس) پر	جو	وہ کررہے تھے	ایمان والوں کے ساتھ

بیٹھے ہوئے تھے ۝ اور وہ خود اس پر گواہ ہیں جو وہ مسلمانوں کے ساتھ

شُهُوْدٌ ۝۷ وَ مَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّاۤ اَنْ يُّؤْمِنُوْا

شُهُوْدٌ ۝۷	وَ	مَا نَقَمُوْا	مِنْهُمْ	اِلَّاۤ	اَنْ	يُّؤْمِنُوْا[1]
گواہ (ہیں)	اور	انہیں برا نہ لگا	ان (مسلمانوں) کی طرف سے	مگر	یہ کہ	وہ ایمان لائے

کررہے تھے ۝ اور انہیں مسلمانوں کی طرف سے صرف یہی بات بری لگی کہ وہ اس اللہ پر

بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝۸ الَّذِيْ لَهٗ

بِاللّٰهِ	الْعَزِيْزِ	الْحَمِيْدِ ۝۸	الَّذِيْ لَهٗ
اللہ پر	(جو) بہت عزت والا، غلبے والا	ہر تعریف کے لائق (ہے)	جس کے لئے

ایمان لے آئے جو بہت عزت والا، ہر تعریف کے لائق ہے ۝ وہ جس کے لئے

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝۹ ؕ

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	وَ	اللّٰهُ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	شَهِيْدٌ ۝۹
آسمانوں اور زمین کی سلطنت (ہے)	اور	اللہ	ہر چیز پر	گواہ (ہے)

آسمانوں اور زمین کی سلطنت ہے اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے ۝

[1]...... کافر مومن کے ایمان کی وجہ سے اس کا دشمن ہے اور کوئی مومن، مومن رہتے ہوئے کفار کو خوش نہیں کر سکتا۔ نیز مومن کی علامت یہ ہے کہ کافر اس سے ناخوش رہیں اور مومن خوش رہیں: لہٰذا جو کفار کو خوش کرنے کی کوشش میں مصروف ہو وہ عموماً دین میں مداہنت کرنے والا ہوتا ہے۔ اس سے ان لوگوں کو اپنے طرزِ عمل پر غور کرنا چاہئے جو کفار کی خوشی کے لئے ان کی مذہبی تقریبات منعقد کرتے یا ان میں شرکت کرتے ہیں، کفار کی خوشی کے لئے اسلام کے احکامات پر عمل کرنا چھوڑتے اور مسلمانوں کو اذیتیں دیتے ہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ

اِنَّ	الَّذِيْنَ	فَتَنُوا	الْمُؤْمِنِيْنَ	وَ	الْمُؤْمِنٰتِ
بیشک	وہ لوگ جنہوں نے	آزمائش میں ڈالا	مسلمان مردوں	اور	مسلمان عورتوں (کو)

بے شک جنہوں نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو آزمائش میں مبتلا کیا

ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَ لَهُمْ

ثُمَّ	لَمْ يَتُوْبُوْا	فَلَهُمْ	عَذَابُ جَهَنَّمَ	وَ	لَهُمْ
پھر	انہوں نے توبہ نہ کی	تو ان کے لئے	جہنم کا عذاب (ہے)	اور	ان کے لئے

پھر توبہ نہ کی ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لئے

عَذَابُ الْحَرِيْقِ ﴿۱۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا

عَذَابُ الْحَرِيْقِ ﴿۱۰﴾	اِنَّ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا
آگ کا عذاب (ہے)	بیشک	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے

آگ کا عذاب ہے ○ بے شک جو ایمان لائے اور انہوں نے

الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۬ؕ ذٰلِكَ

الصّٰلِحٰتِ	لَهُمْ	جَنّٰتٌ	تَجْرِيْ	مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	ذٰلِكَ
اچھے، نیک	ان کے لئے	باغات (ہیں)	بہہ رہی ہیں	ان کے نیچے	نہریں	یہی

اچھے کام کئے ان کے لئے ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہیں، یہی

الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ﴿۱۱﴾ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ﴿۱۲﴾ اِنَّهٗ هُوَ

الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ﴿۱۱﴾	اِنَّ	بَطْشَ رَبِّكَ	لَشَدِيْدٌ ﴿۱۲﴾ (1)	اِنَّهٗ	هُوَ
بڑی کامیابی (ہے)	بیشک	تیرے رب کی پکڑ	ضرور بہت سخت (ہے)	بیشک وہ	وہی

بڑی کامیابی ہے ○ بے شک تیرے رب کی پکڑ بہت سخت ہے ○ بیشک وہی

(1) اللہ تعالیٰ جب ظالموں کو اپنے عذاب میں پکڑتا ہے تو اس کی پکڑ بہت سخت ہوتی ہے اگرچہ یہ پکڑ کچھ عرصہ ظالموں کو مہلت دینے کے بعد ہو کیونکہ انہیں مہلت دینا عاجز ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ حکمت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اس آیت میں ہر ظالم شخص کے لئے نصیحت ہے کہ اگرچہ ابھی اللہ تعالیٰ نے اس کی پکڑ نہیں فرمائی لیکن جب بھی اللہ تعالیٰ نے اس کے ظلم کی وجہ سے اس کی گرفت فرمائی تو وہ بہت سخت ہوگی اور یہ گرفت دنیا و آخرت کہیں بھی ہو سکتی ہے۔

فرعون اور ثمود کے احوال کی طرف اشارہ

کفارِ مکہ کا حال اور انہیں تنبیہ

عظمتِ قرآن

يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ﴿۱۳﴾ۚ وَهُوَ الْغَفُوْرُ

الْغَفُوْرُ	هُوَ	وَ	يُعِيْدُ ﴿۱۳﴾	وَ	يُبْدِئُ
بہت بخشنے والا	وہی	اور	(وہی موت کے بعد) لوٹائے گا	اور	(پیدائش کی) ابتداء فرماتا ہے

پہلے پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ پیدا کرے گا ○ اور وہی بہت بخشنے والا ہے،

الْوَدُوْدُ ﴿۱۴﴾ۙ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ﴿۱۵﴾ۙ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴿۱۶﴾ؕ

يُرِيْدُ ﴿۱۶﴾	لِّمَا	فَعَّالٌ	الْمَجِيْدُ ﴿۱۵﴾	ذُو الْعَرْشِ	الْوَدُوْدُ ﴿۱۴﴾
وہ چاہے	(اس) کو جو	(ہمیشہ) کرنے والا	بڑی عظمت والا	عرش کا مالک	نہایت محبت فرمانے والا (ہے)

نہایت محبت فرمانے والا ہے ○ عرش کا مالک بڑی عظمت والا ہے ○ (ہمیشہ) جو چاہے کرنے والا ہے ○

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ﴿۱۷﴾ۙ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ﴿۱۸﴾ؕ بَلِ

بَلِ	ثَمُوْدَ ﴿۱۸﴾	وَ	فِرْعَوْنَ	حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ﴿۱۷﴾ [1]	اَتٰىكَ	هَلْ
بلکہ	ثمود	اور	فرعون	لشکروں کی بات	آئی تمہارے پاس	کیا

کیا تمہارے پاس لشکروں کی بات آئی ○ فرعون اور ثمود ○ بلکہ

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ ﴿۱۹﴾ۙ وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ

مِنْ وَّرَآئِهِمْ	اللّٰهُ	وَّ	فِيْ تَكْذِيْبٍ ﴿۱۹﴾	كَفَرُوْا	الَّذِيْنَ
ان کے پیچھے سے	اللہ	اور	جھٹلانے میں (لگے ہوئے ہیں)	کفر کیا	وہ لوگ جنہوں نے

کافر جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں ○ اور اللہ ان کے پیچھے سے انہیں

مُّحِيْطٌ ﴿۲۰﴾ۚ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ﴿۲۱﴾ۙ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ﴿۲۲﴾ع

فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ﴿۲۲﴾	قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ﴿۲۱﴾	هُوَ	بَلْ	مُّحِيْطٌ ﴿۲۰﴾ [2]
لوحِ محفوظ میں (لکھا ہوا ہے)	بہت بزرگی والا قرآن (ہے)	وہ	بلکہ	گھیرے ہوئے (ہے)

گھیرے ہوئے ہے ○ بلکہ وہ بہت بزرگی والا قرآن ہے ○ لوحِ محفوظ میں ○

[1] ......اس سے پہلی آیات میں کفار کی طرف سے اہلِ ایمان کو اذیتیں پہنچنے کے حوالے سے اصحابُ الاخدود کا حال بیان کر کے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو تسلی دی گئی اور اب یہاں سے اصحاب الاخدود سے بھی پہلے کے کفار کا حال بیان کر کے تسلی دی جارہی ہے۔

[2] ......اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اِن کافروں کو جانتا ہے اور اِن کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ سے چھپا ہوا نہیں اور وہ اس بات پر قادر ہے کہ اِن کفار پر بھی ویسا ہی عذاب نازل کردے جیسا اِن سے پہلے کفار پر نازل کیا تھا۔

رکوع: 01 | آیات: 17

سُوْرَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الرَّحِيْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۙ﴿۱﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۙ﴿۲﴾

الطَّارِقُ ﴿۲﴾	مَا	مَآ اَدْرٰىكَ	وَ	الطَّارِقِ ﴿۱﴾	وَ	وَالسَّمَآءِ
رات کو آنے والا	کیا (ہے)	کیا معلوم تجھے	اور	رات کو آنے والے (کی)	اور	آسمان کی قسم

آسمان کی اور رات کو آنے والے کی قسم ○ اور تمہیں کیا معلوم کہ رات کو آنے والا کیا ہے؟ ○

ہر جان پر نگہبان مقرر ہے

النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۙ﴿۳﴾ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ؕ﴿۴﴾

حَافِظٌ ﴿۴﴾ [1]	عَلَيْهَا	لَّمَّا	كُلُّ نَفْسٍ	اِنْ	النَّجْمُ الثَّاقِبُ ﴿۳﴾
نگہبان (موجود ہے)	اس پر	مگر	کوئی جان	نہیں	خوب چمکنے والا ستارا (ہے)

خوب چمکنے والا ستارا ہے ○ کوئی جان نہیں مگر اس پر نگہبان موجود ہے ○

دوبارہ زندہ کرنے پر قدرتِ الٰہی کی دلیل خود انسان سے

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ؕ﴿۵﴾ خُلِقَ

خُلِقَ	خُلِقَ ﴿۵﴾	مِمَّ	الْاِنْسَانُ	فَلْيَنْظُرِ
اسے پیدا کیا گیا	اسے پیدا کیا گیا	کس چیز سے	انسان	تو چاہئے کہ غور کرے

انسان کو غور کرنا چاہئے کہ اسے کس چیز سے پیدا کیا گیا ○ اچھل کر نکلنے والے

[1] ...... یہ نگہبان ایک فرشتہ ہے۔ اگرچہ رب تعالیٰ خود سب کی ہر طرح حفاظت فرمانے پر قادر ہے، مگر قانون یہ ہے کہ یہ کام اس کے مقرر کردہ فرشتے کریں۔ نیز اس آیت سے معلوم ہوا کہ رب تعالیٰ کے بعض نام اس کے بندوں کو دے سکتے ہیں، جیسے اللہ تعالیٰ کا ایک نام حافظ ہے اور یہاں آیت میں فرشتوں کو حافظ بتایا گیا، لہٰذا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے حافظ و ناصر ہیں۔

مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ﴿۶﴾ یَّخْرُجُ مِنْۢ بَیْنِ الصُّلْبِ وَ التَّرَآىٕبِ ﴿۷﴾ اِنَّهٗ

اِنَّهٗ	مِنْۢ بَیْنِ الصُّلْبِ وَ التَّرَآىٕبِ ﴿۷﴾	یَّخْرُجُ	مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ﴿۶﴾
بیشک وہ (اللہ)	پیٹھ اور سینوں کے درمیان سے	جو نکلتا ہے	اچھل کر نکلنے والے پانی سے

پانی سے پیدا کیا گیا ○ جو پیٹھ اور سینوں کے درمیان سے نکلتا ہے ○ بیشک اللہ

روزِ قیامت منکرِ بعثت کی بے بسی

عَلٰی رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ﴿۸﴾ یَوْمَ تُبْلَی السَّرَآىٕرُ ﴿۹﴾

السَّرَآىٕرُ ﴿۹﴾ (1)	تُبْلَى	یَوْمَ	لَقَادِرٌ ﴿۸﴾	عَلٰی رَجْعِهٖ
چھپی باتوں (کو)	جانچا جائے گا	(جس) دن	ضرور قادر (ہے)	اسے واپس کرنے پر

اس کے واپس کرنے پر ضرور قادر ہے ○ جس دن چھپی باتوں کو جانچا جائے گا ○

فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّ لَا نَاصِرٍ ﴿۱۰﴾

نَاصِرٍ ﴿۱۰﴾	لَا	وَّ	مِنْ قُوَّةٍ	لَهٗ	فَمَا
کوئی مددگار	نہ	اور	کوئی قوت	آدمی کے لئے	تو نہ (ہوگی)

تو آدمی کے پاس نہ کچھ قوت ہوگی اور نہ کوئی مددگار ○

قرآن فیصلہ کن بات ہے

وَ السَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ﴿۱۱﴾ وَ الْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ﴿۱۲﴾

الْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ﴿۱۲﴾	وَ	وَ السَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ﴿۱۱﴾
پھاڑی جانے والی زمین (کی)	اور	لوٹ لوٹ کر آنے (برسنے) والے آسمان کی قسم

اس آسمان کی قسم جو لوٹ لوٹ کر برستا ہے ○ اور پھاڑی جانے والی زمین کی ○

اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ﴿۱۳﴾ وَّ مَا هُوَ بِالْهَزْلِ ﴿۱۴﴾

بِالْهَزْلِ ﴿۱۴﴾	هُوَ	مَا	وَّ	لَقَوْلٌ فَصْلٌ ﴿۱۳﴾	اِنَّهٗ
کوئی ہنسی مذاق کی بات	وہ	نہیں	اور	ضرور فیصلہ کر دینے والا کلام (ہے)	بیشک وہ (قرآن)

بیشک قرآن ضرور فیصلہ کر دینے والا کلام ہے ○ اور وہ کوئی ہنسی مذاق کی بات نہیں ہے ○

(1) ...... چھپی باتوں سے مراد عقائد، نیتیں اور وہ اعمال ہیں جنہیں آدمی چھپاتا ہے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سب کو ظاہر کر دے گا۔ لہٰذا ہر ایک کو چاہئے کہ اپنے ظاہری اعمال درست کرنے کے ساتھ ساتھ باطنی اور پوشیدہ اعمال بھی درست کرے تا کہ قیامت کے دن لوگوں کے سامنے رسوا ہونے سے بچ سکے۔

اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ﴿١٥﴾ وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ﴿١٦﴾

اِنَّهُمْ	يَكِيْدُوْنَ (1)	كَيْدًا ﴿١٥﴾	وَّ	اَكِيْدُ	كَيْدًا ﴿١٦﴾
بیشک وہ (کافر)	چالیں چل رہے ہیں	چال	اور	میں خفیہ تدبیر کرتا ہوں	خفیہ تدبیر

بیشک کافر اپنی چالیں چل رہے ہیں ○ اور میں اپنی خفیہ تدبیر فرماتا ہوں ○

فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ﴿١٧﴾

فَمَهِّلِ	الْكٰفِرِيْنَ	اَمْهِلْهُمْ	رُوَيْدًا ﴿١٧﴾
تو تم ڈھیل دو	کافروں (کو)	مہلت دو انہیں	تھوڑی سی

تو تم کافروں کو ڈھیل دو، انہیں کچھ تھوڑی سی مہلت دو ○

ع ١

آیات:19 — رکوع:01

سُوْرَةُ الْأَعْلٰى مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ﴿١﴾ الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ﴿٢﴾ وَ

سَبِّحِ	اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ﴿١﴾	الَّذِيْ	خَلَقَ	فَسَوّٰى ﴿٢﴾	وَ
پاکی بیان کرو	اپنے سب سے بلند رب کے نام (کی)	جس نے	پیدا کیا	پھر ٹھیک بنایا	اور

اپنے رب کے نام کی پاکی بیان کرو جو سب سے بلند ہے ○ جس نے پیدا کر کے ٹھیک بنایا ○ اور

اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرنے کا حکم اور اس کی صفات کا بیان

1 ......یعنی کفارِ مکہ اللہ تعالیٰ کے دین کو مٹانے، حق کے نور کو بجھانے اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تکلیف پہنچانے کے لئے طرح طرح کی چالیں چل رہے ہیں اور میں اپنی خفیہ تدبیر فرماتا ہوں جس کی انہیں خبر نہیں تو اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ کافروں کی ہلاکت کی دعا نہ فرمائیں بلکہ انہیں ڈھیل دیں اور انہیں چند روز کے لئے کچھ تھوڑی سی مہلت دیں کیونکہ وہ عنقریب ہلاک کر دیئے جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور غزوۂ بدر میں انہیں عذابِ الٰہی نے اپنی گرفت میں لے لیا۔

الَّذِیۡ قَدَّرَ فَهَدٰی ۪ۙ﴿۳﴾ وَ الَّذِیۡۤ اَخۡرَجَ الۡمَرۡعٰی ۪ۙ﴿۴﴾

الۡمَرۡعٰی ﴿۴﴾	اَخۡرَجَ	الَّذِیۡۤ	وَ	فَهَدٰی ﴿۳﴾	قَدَّرَ	الَّذِیۡ
چارہ	نکالا	جس نے	اور	پھر راہ دکھائی	اندازے پر رکھا	جس نے

جس نے اندازے پر رکھا پھر راہ دکھائی ○ اور جس نے چارہ نکالا ○

فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحۡوٰی ؕ﴿۵﴾ سَنُقۡرِئُكَ فَلَا تَنۡسٰۤی ۙ﴿۶﴾ اِلَّا

اِلَّا	فَلَا تَنۡسٰۤی ﴿۶﴾ (1)	سَنُقۡرِئُكَ	اَحۡوٰی ﴿۵﴾	غُثَآءً	فَجَعَلَهٗ
مگر	تو تم نہ بھولو گے	عنقریب ہم پڑھائیں گے تمہیں	سیاہ	خشک	پھر کر دیا اسے

پھر اسے خشک سیاہ کر دیا ○ (اے حبیب!) اب ہم تمہیں پڑھائیں گے تو تم نہ بھولو گے ○ مگر

مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ یَعۡلَمُ الۡجَهۡرَ وَ مَا یَخۡفٰی ؕ﴿۷﴾

یَخۡفٰی ﴿۷﴾	مَا	وَ	الۡجَهۡرَ	یَعۡلَمُ	اِنَّهٗ	اللّٰهُ	شَآءَ	مَا
چھپا ہوتا ہے	(اسے) جو	اور	ہر ظاہر (کو)	جانتا ہے	بیشک وہ	اللہ	چاہے	جو

جو اللہ چاہے بیشک وہ ہر کھلی اور چھپی بات کو جانتا ہے ○

وَ نُیَسِّرُكَ لِلۡیُسۡرٰی ۚۖ﴿۸﴾ فَذَكِّرۡ اِنۡ نَّفَعَتِ

نَّفَعَتِ	اِنۡ	فَذَكِّرۡ	لِلۡیُسۡرٰی ﴿۸﴾	نُیَسِّرُكَ	وَ
فائدہ دے	اگر	تو تم نصیحت کرو	سب سے آسان چیز کے لئے	ہم آسانی دیں گے تمہیں	اور

اور ہم تمہارے لئے آسانی کا سامان کر دیں گے ○ تو تم نصیحت فرماؤ اگر نصیحت

الذِّكۡرٰی ؕ﴿۹﴾ سَیَذَّكَّرُ مَنۡ یَّخۡشٰی ۙ﴿۱۰﴾ وَ یَتَجَنَّبُهَا

یَتَجَنَّبُهَا	وَ	یَّخۡشٰی ﴿۱۰﴾	مَنۡ	سَیَذَّكَّرُ	الذِّكۡرٰی ﴿۹﴾ (2)
دور رہے گا اس (نصیحت) سے	اور	ڈرتا ہے	جو	عنقریب وہ نصیحت مانے گا	نصیحت

فائدہ دے ○ عنقریب وہ نصیحت مانے گا جو ڈرتا ہے ○ اور نصیحت سے وہ بڑا بدبخت

حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کو دو بشارتیں

نصیحت کرنے سے متعلق ہدایت

1 ..... حضرت جبریل عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام وحی لے کر نازل ہوتے اور ابھی آیت کا آخری حصہ پڑھ کر فارغ نہیں ہوتے تھے کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اُس آیت کا ابتدائی حصہ پڑھنا شروع کر دیتے تا کہ اسے بھول نہ جائیں، اس پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم، ہم حضرت جبریل عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ذریعے تمہیں قرآن پڑھائیں گے تو جو کچھ آپ کے سامنے پڑھا جائے گا آپ اسے نہیں بھولیں گے۔

2 ..... یہاں نصیحت کرنے میں جو نصیحت فائدہ دینے کی شرط لگائی گئی، اس کا یہ مطلب نہیں کہ اگر نصیحت فائدہ نہ دے تو نصیحت نہ کی جائے بلکہ نصیحت فائدہ دے یا نہ دے دونوں صورتوں میں

اَلْاَشْقَى ۙ﴿۱۱﴾ الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ﴿۱۲﴾ۚ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا

فِيْهَا	لَا يَمُوْتُ	ثُمَّ	النَّارَ الْكُبْرٰى ﴿۱۲﴾	يَصْلَى	الَّذِيْ	الْاَشْقَى ﴿۱۱﴾
اس میں	نہ وہ مرے گا	پھر	سب سے بڑی آگ (میں)	داخل ہوگا	جو	بڑا بدبخت

دور رہے گا ○ جو سب سے بڑی آگ میں جائے گا ○ پھر وہ نہ اس میں مرے گا

وَلَا يَحْيٰى ﴿۱۳﴾ؕ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۙ﴿۱۴﴾ وَذَكَرَ

ذَكَرَ	وَ	تَزَكّٰى ﴿۱۴﴾ (1)	مَنْ	اَفْلَحَ	قَدْ	لَا يَحْيٰى ﴿۱۳﴾	وَ
اس نے ذکر کیا	اور	پاکیزہ بن گیا	وہ جو	کامیاب ہوا	بیشک	نہ جئے گا	اور

اور نہ جئے گا ○ بیشک جس نے خود کو پاک کرلیا وہ کامیاب ہوگا ○ اور اس نے

اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ﴿۱۵﴾ؕ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۱۶﴾ۖ

الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۱۶﴾ (2)	تُؤْثِرُوْنَ	بَلْ	فَصَلّٰى ﴿۱۵﴾	اسْمَ رَبِّهٖ
دنیاوی زندگی (کو)	تم ترجیح دیتے ہو	بلکہ	پھر نماز پڑھی	اپنے رب کا نام

اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی ○ بلکہ تم دنیاوی زندگی کو ترجیح دیتے ہو ○

وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿۱۷﴾ؕ اِنَّ

اِنَّ	اَبْقٰى ﴿۱۷﴾	وَّ	خَيْرٌ	الْاٰخِرَةُ	وَ
بیشک	(ہمیشہ) باقی رہنے والی (ہے)	اور	بہتر	آخرت	اور (حالانکہ)

اور آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے ○ بیشک

هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۙ﴿۱۸﴾ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ﴿۱۹﴾ۧ

صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَ مُوْسٰى ﴿۱۹﴾	لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿۱۸﴾	هٰذَا
ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں (میں)	ضرور پہلے صحیفوں میں (ہے)	یہ (بات)

یہ بات ضرور اگلے صحیفوں میں ہے ○ ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں ○

حقیقی کامیاب شخص کی صفات

دنیاوی زندگی کو ترجیح دینے والوں کو تنبیہ

حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ کے صحیفوں کے مضمون کی طرف اشارہ

ع ۱۴ / ۱۹

(بچھلے صفحے کا حاشیہ) نصیحت کرنے کا حکم ہے کیونکہ قرآنِ پاک کی آیات میں مفہومِ مخالف کا اعتبار نہیں ہے۔ 1 ...... لفظ "تَزَكّٰى" سے مراد خود کو کفر و شرک اور گناہوں سے پاک کرنا ہے۔ یا اس سے مراد نماز کے لئے طہارت حاصل کرنا ہے۔ اس صورت میں اس آیت سے نماز کے لئے وضو اور غسل کرنا ثابت ہوتا ہے۔ 2 ...... ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ دنیاوی زندگی کی فانی لذتوں، رنگینیوں اور رعنائیوں میں کھو کر اپنی آخرت کو نہ بھول جائے بلکہ اپنی سانسوں کو غنیمت جانتے ہوئے اپنی زندگی اطاعتِ الٰہی میں گزارے اور آخرت میں جنت کی دائمی نعمتیں حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ افسوس! فی زمانہ مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد ایسی ہے جو

آیات:26 — رکوع:01

سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ			
الرَّحِيْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			

روزِ قیامت مجرموں کو پیش آنے والی صورتِ حال

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ﴿۱﴾ وُجُوْهٌ			
وُجُوْهٌ	حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ﴿۱﴾ (1)	اَتٰىكَ	هَلْ
بہت سے چہرے	چھاجانے والی (مصیبت) کی خبر	آگئی تمہارے پاس	کیا (یعنی بیشک)
بیشک تمہارے پاس چھاجانے والی مصیبت کی خبر آچکی ○ بہت سے چہرے			

يَوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ﴿۲﴾ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ﴿۳﴾ تَصْلٰى				
تَصْلٰى	نَّاصِبَةٌ ﴿۳﴾ (2)	عَامِلَةٌ	خَاشِعَةٌ ﴿۲﴾	يَوْمَئِذٍ
وہ داخل ہوں گے	مشقت اٹھانے والے	کام کرنے والے	ذلیل و رسوا ہوں گے	اس دن
اس دن ذلیل و رسوا ہوں گے ○ کام کرنے والے، مشقتیں برداشت کرنے والے ○ بھڑکتی آگ میں				

جہنمیوں کا مشروب اور کھانا

نَارًا حَامِيَةً ﴿۴﴾ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ﴿۵﴾ لَيْسَ لَهُمْ				
لَهُمْ	لَيْسَ	مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ﴿۵﴾	تُسْقٰى	نَارًا حَامِيَةً ﴿۴﴾
ان کے لئے	نہ ہوگا	کھولتے ہوئے چشمے سے	انہیں پلایا جائے گا	بھڑکتی آگ (میں)
داخل ہوں گے ○ انہیں شدید گرم چشمے سے پلایا جائے گا ○ ان کے لیے				

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اپنی دنیا بہتر بنانے میں ایسی مصروف ہے کہ اسے اپنی آخرت کی کوئی فکر نہیں۔

1 ...چھاجانے والی مصیبت سے مراد قیامت ہے جس کی شدتیں اور ہولناکیاں ہر چیز پر چھا جائیں گی۔

2 ...اس سے بت پرست یا کتابی کافر مراد ہیں، انہوں نے اپنی طرف سے عبادت و ریاضت کے نام پر محنتیں بھی اٹھائیں، مشقتیں بھی جھیلیں اور نتیجہ یہ ہوا کہ جہنم میں جائیں گے۔ یونہی جوگی، سادھو لوگ کہ دنیا چھوڑتے، لذتوں سے منہ موڑتے اور تکالیف اٹھاتے ہیں مگر آخرت میں کوئی صلہ نہیں اور یونہی بدمذہبوں کا اپنے باطل عقائد کے تحفظ و ترویج میں کوششیں کرنا اور کتابیں لکھنا وغیرہا سب بے فائدہ رہے گا۔

طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِیْعٍۙ(۶) لَّا یُسْمِنُ وَ لَا یُغْنِیْ

لَا یُغْنِیْ	وَ	لَا یُسْمِنُ	مِنْ ضَرِیْعٍ (۶)[1]	اِلَّا	طَعَامٌ
نجات نہ دے گا	اور	وہ (کھانا) موٹا نہ کرے گا	کانٹے دار گھاس	مگر	کوئی کھانا

کانٹے دار گھاس کے سوا کوئی کھانا نہیں ○ جو نہ موٹا کرے گا اور نہ بھوک سے

مِنْ جُوْعٍؕ(۷) وُجُوْهٌ یَّوْمَىٕذٍ نَّاعِمَةٌۙ(۸) لِّسَعْیِهَا رَاضِیَةٌۙ(۹)

رَاضِیَةٌ (۹)	لِّسَعْیِهَا	نَّاعِمَةٌ (۸)	یَّوْمَىٕذٍ	وُجُوْهٌ	مِنْ جُوْعٍ (۷)
راضی ہوں گے	اپنی کوشش پر	تروتازہ ہوں گے	اس دن	بہت سے چہرے	بھوک سے

نجات دے گا ○ بہت سے چہرے اس دن چین سے ہوں گے ○ اپنی کوشش پر راضی ہوں گے ○

فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍۙ(۱۰) لَّا تَسْمَعُ فِیْهَا لَاغِیَةًؕ(۱۱) فِیْهَا عَیْنٌ جَارِیَةٌۘ(۱۲)

عَیْنٌ جَارِیَةٌ (۱۲)	فِیْهَا	لَاغِیَةً (۱۱)	فِیْهَا	لَّا تَسْمَعُ	فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ (۱۰)
جاری چشمے (ہوں گے)	اس میں	کوئی بیہودہ بات	اس میں	نہ سنیں گے	بلند باغ میں

بلند باغ میں ○ اس میں کوئی بیہودہ بات نہ سنیں گے ○ اس میں جاری چشمے ہوں گے ○

فِیْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌۙ(۱۳) وَّ اَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌۙ(۱۴) وَّ

وَّ	اَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ (۱۴)	وَّ	سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ (۱۳)	فِیْهَا
اور	رکھے ہوئے پیالے (ہوں گے)	اور	بلند تخت (ہوں گے)	اس میں

اس میں بلند تخت ہوں گے ○ اور رکھے ہوئے گلاس ہوں گے ○ اور

نَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌۙ(۱۵) وَّ زَرَابِیُّ مَبْثُوْثَةٌؕ(۱۶) اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ

اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ	زَرَابِیُّ مَبْثُوْثَةٌ (۱۶)	وَّ	نَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ (۱۵)
تو کیا وہ نہیں دیکھتے	بچھے ہوئے عمدہ قالین (ہوں گے)	اور	صف در صف لگے ہوئے گاؤ تکیے (ہوں گے)

صف در صف گاؤ تکیے لگے ہوئے ہوں گے ○ اور عمدہ قالین بچھے ہوئے ہوں گے ○ تو کیا وہ اونٹ کو

مظاہرِ قدرت کی طرف اشارہ

وقف لازم

(1)...... "ضَرِیع" عرب میں ایک خاردار زہریلی گھاس ہے، جو جانور کے پیٹ میں آگ سی لگا دیتی ہے، نہایت بد مزہ اور سخت نقصان دہ ہوتی ہے۔ یاد رہے کہ قیامت کے دن عذاب مختلف طرح کا ہوگا اور عذاب پانے والوں کے بہت سے طبقے ہوں گے، ان میں بعض کو زقوم (تھوہڑ کا درخت) کھانے کو دیا جائے گا اور بعض کو غِسْلِیْن یعنی دوزخیوں کی پیپ اور بعض کو آگ کے کانٹے کھانے کو دیئے جائیں گے۔ انہی مختلف اقسام کی وجہ سے قرآنِ پاک میں مختلف مقامات پر جہنمیوں کے کھانے کیلئے مختلف اشیاء بیان کی گئی ہیں۔

اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ﴿۱۷﴾ وَ اِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ﴿۱۸﴾

اِلَى الْاِبِلِ	كَيْفَ	خُلِقَتْ ﴿۱۷﴾	وَ	اِلَى السَّمَآءِ	كَيْفَ	رُفِعَتْ ﴿۱۸﴾
اونٹ کی طرف	کیسا	اسے بنایا گیا ہے	اور	آسمان کی طرف	کیسا	اسے اونچا کیا گیا ہے

نہیں دیکھتے کہ کیسا بنایا گیا ہے ○ اور آسمان کو، کیسا اونچا کیا گیا ہے ○

وَ اِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ﴿۱۹﴾ وَ اِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ

وَ	اِلَى الْجِبَالِ	كَيْفَ	نُصِبَتْ ﴿۱۹﴾	وَ	اِلَى الْاَرْضِ	كَيْفَ
اور	پہاڑوں کی طرف	کیسے	اسے قائم کیا گیا ہے	اور	زمین کی طرف	کیسے

اور پہاڑوں کو، کیسے قائم کیا گیا ہے ○ اور زمین کو، کیسے

سُطِحَتْ ﴿۲۰﴾ فَذَكِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ﴿۲۱﴾ لَسْتَ

سُطِحَتْ ﴿۲۰﴾	فَذَكِّرْ (1)	اِنَّمَآ اَنْتَ	مُذَكِّرٌ ﴿۲۱﴾	لَسْتَ
اسے بچھایا گیا ہے	تو تم نصیحت کرو	تم تو صرف	نصیحت کرنے والے (ہو)	تم نہیں ہو

بچھائی گئی ہے ○ تو تم نصیحت کرو تم تو نصیحت کرنے والے ہی ہو ○ تم کچھ

عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ﴿۲۲﴾ اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَ كَفَرَ ﴿۲۳﴾

عَلَيْهِمْ	بِمُصَيْطِرٍ ﴿۲۲﴾ (2)	اِلَّا	مَنْ	تَوَلّٰى	وَ	كَفَرَ ﴿۲۳﴾
ان پر	زبردستی کرنے والے	مگر	جس نے	منہ پھیرا	اور	کفر کیا

ان پر زبردستی کرنے والے نہیں ہو ○ ہاں جس نے منہ پھیرا اور کفر کیا ○

فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ﴿۲۴﴾ اِنَّ اِلَيْنَآ

فَيُعَذِّبُهُ	اللّٰهُ	الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ﴿۲۴﴾ (3)	اِنَّ	اِلَيْنَآ
تو عذاب دے گا اسے	اللہ	بہت بڑا عذاب	بیشک	ہماری طرف (ہی)

تو اسے اللہ بہت بڑا عذاب دے گا ○ بیشک ہماری ہی طرف

تبلیغ و نصیحت سے متعلق حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تلقین و تسلی

(1)......اس آیت میں خطاب حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہے لیکن ہمیں بھی یہی حکم ہے کہ جو سمجھانے کی صلاحیت رکھتا ہو وہ دوسروں کو سمجھائے۔

(2)......اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یہ ذمہ داری نہیں کہ آپ کفار کو مسلمان کرکے ہی چھوڑیں بلکہ اللہ تعالٰی کا پیغام احسن طریقے سے پہنچا دینا آپ کا کام ہے، اس کے بعد اگر ایک بھی شخص ایمان نہ لائے تو آپ کی کوئی ذمہ داری نہیں۔

(3)......بڑے عذاب سے مراد جہنم کا عذاب ہے۔

اِيَابَهُمْ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ﴿٢٦﴾ ع

حِسَابَهُمْ ﴿٢٦﴾	عَلَيْنَا	اِنَّ	ثُمَّ	اِيَابَهُمْ ﴿٢٥﴾
ان کا حساب (لینا ہے)	ہم پر (ہی)	بیشک	پھر	ان کا لوٹنا (ہے)

ان کا لوٹنا ہے ○ پھر بیشک ہم پر ہی ان کا حساب (لینا) ہے ○

آیات: 30

سُوْرَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ

رکوع: 01

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الرَّحِيْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَالْفَجْرِ ﴿١﴾ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ﴿٢﴾ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ﴿٣﴾ وَ

وَ	الْوَتْرِ ﴿٣﴾ [4]	وَ	الشَّفْعِ [3]	وَّ	لَيَالٍ عَشْرٍ ﴿٢﴾ [2]	وَ	وَالْفَجْرِ ﴿١﴾ [1]
اور	طاق (کی)	اور	جفت	اور	دس راتوں (کی)	اور	صبح کی قسم

صبح کی قسم ○ اور دس راتوں کی ○ اور جفت اور طاق کی ○ اور

اَلَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ﴿٤﴾ هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ﴿٥﴾

لِّذِيْ حِجْرٍ ﴿٥﴾	قَسَمٌ	فِيْ ذٰلِكَ	هَلْ	يَسْرِ ﴿٤﴾	اِذَا	الَّيْلِ [5]
عقل والے کے لئے	قسم (ہے)	اس (قسم) میں	کیا	وہ چل پڑے	جب	رات (کی)

رات کی جب وہ چل پڑے ○ کیا اس قسم میں عقلمند کے لیے قسم ہے؟ ○

اربابِ عقل کے لئے پانچ اوقات کی قسمیں

1 ...... اس صبح سے پہلی محرم کی، یا یَومِ ذی الحجہ کی، یا عید الاضحیٰ کی، یا ہر دن کی صبح مراد ہے۔ 2 ...... ان سے ذی الحجہ کی پہلی دس راتیں، یا محرم الحرام کے پہلے عشرے کی دس راتیں مراد ہیں۔ 3 ...... جفت سے ذوالحجہ کی 10 تاریخ، یا مخلوق، یا 2 اور 4 رکعت والی نمازیں مراد ہیں۔

4 ...... طاق سے ذوالحجہ کی 9 تاریخ، یا اللہ تعالیٰ کی ذات، یا 3 رکعت والی نماز یعنی مغرب مراد ہے۔

5 ...... اس رات سے خاص مزدلفہ کی رات، یا شبِ قدر، یا ہر رات مراد ہے اور رات کے چلنے سے مراد اس کا گزرنا ہے۔

قومِ عاد، ثمود اور فرعون کے احوال و انجام کی طرف اشارہ

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ﴿٦﴾ اِرَمَ

اِرَمَ	بِعَادٍ ﴿٦﴾ [1]	رَبُّكَ	فَعَلَ	كَيْفَ	اَلَمْ تَرَ
(وہ) اِرم (کے لوگ)	عاد کے ساتھ	تمہارے رب (نے)	کیا	کیسا	کیا تم نے نہ دیکھا

کیا تم نے نہ دیکھا کہ تمہارے رب نے عاد کے ساتھ کیسا کیا؟ ○ اِرم (کے لوگ)،

ذَاتِ الْعِمَادِ ﴿٧﴾ الَّتِیْ لَمْ یُخْلَقْ مِثْلُهَا فِی الْبِلَادِ ﴿٨﴾ وَ

وَ	فِی الْبِلَادِ ﴿٨﴾	مِثْلُهَا [2]	لَمْ یُخْلَقْ	الَّتِیْ	ذَاتِ الْعِمَادِ ﴿٧﴾
اور	شہروں میں	ان جیسا	نہ پیدا کیا گیا	وہ جو	ستونوں (جیسے قد) والے

ستونوں (جیسے قد) والے ○ کہ ان جیسا شہروں میں پیدا نہ ہوا ○ اور

ثَمُوْدَ الَّذِیْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ﴿٩﴾ وَ

وَ	بِالْوَادِ ﴿٩﴾	الصَّخْرَ	جَابُوْا	الَّذِیْنَ	ثَمُوْدَ
اور	وادی میں	پتھر کی چٹانیں	کاٹیں	جنہوں نے	ثمود (کے ساتھ)

ثمود (کے ساتھ) جنہوں نے وادی میں پتھر کی چٹانیں کاٹیں ○ اور

فِرْعَوْنَ ذِی الْاَوْتَادِ ﴿١٠﴾ الَّذِیْنَ طَغَوْا فِی الْبِلَادِ ﴿١١﴾

فِی الْبِلَادِ ﴿١١﴾	طَغَوْا	الَّذِیْنَ	فِرْعَوْنَ ذِی الْاَوْتَادِ ﴿١٠﴾ [3]
شہروں میں	سرکشی کی	جنہوں نے	میخوں والے فرعون (کے ساتھ)

فرعون (کے ساتھ) جو میخوں والا تھا ○ جنہوں نے شہروں میں سرکشی کی ○

فَاَكْثَرُوْا فِیْهَا الْفَسَادَ ﴿١٢﴾ فَصَبَّ عَلَیْهِمْ رَبُّكَ

رَبُّكَ	عَلَیْهِمْ	فَصَبَّ	الْفَسَادَ ﴿١٢﴾	فِیْهَا	فَاَكْثَرُوْا
تمہارے رب (نے)	ان پر	تو برسایا	فساد	ان میں	پھر بہت پھیلایا

پھر ان میں بہت فساد پھیلایا ○ تو ان پر تمہارے رب نے

1 ...... قومِ عاد دو تھیں: (1) عادِ اولیٰ، (2) عادِ اُخریٰ۔ یہاں عادِ اُولیٰ مراد ہے جن کے قد بہت دراز تھے، انہیں عادِ ارم بھی کہتے ہیں۔

2 ...... قومِ عاد کی قوت و طاقت اور قد و قامت کے بارے میں بہت کچھ مروی ہے جس میں بہت کچھ اسرائیلی روایات میں سے ہے لیکن یہ بات قطعی ہے جو قرآن میں بیان کی گئی کہ وہ غیر معمولی قوت و طاقت اور قد کاٹھ والے تھے۔

3 ...... فرعون نے جس کو سزا دینا ہوتی اس کے ہاتھ پاؤں میخوں سے باندھ دیتا یا ہاتھ پاؤں میں ہی میخیں گاڑ دیتا تھا۔

سَوْطَ عَذَابٍ ﴿۱۳﴾ۚۙ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿۱۴﴾ؕ فَاَمَّا الْاِنْسَانُ

سَوْطَ عَذَابٍ ﴿۱۳﴾	اِنَّ	رَبَّكَ	لَبِالْمِرْصَادِ ﴿۱۴﴾	فَاَمَّا	الْاِنْسَانُ
عذاب کا کوڑا	بیشک	تمہارا رب	ضرور دیکھ رہا ہے	پس بہر حال	آدمی

عذاب کا کوڑا برسایا○ بیشک تمہارا رب یقیناً دیکھ رہا ہے○ تو بہر حال آدمی کو

اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَ نَعَّمَهٗ ۙ۬ فَیَقُوْلُ

اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ[1]	رَبُّهٗ	فَاَكْرَمَهٗ	وَ	نَعَّمَهٗ	فَیَقُوْلُ
جب آزمائے اسے	اس کا رب	پس عزت دے اسے	اور	نعمت دے اسے	تو وہ کہتا ہے

جب اس کا رب آزمائے کہ اس کو عزت اور نعمت دے تو اس وقت وہ کہتا ہے کہ

رَبِّیْۤ اَكْرَمَنِ ﴿۱۵﴾ؕ وَ اَمَّاۤ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ

رَبِّیْۤ	اَكْرَمَنِ ﴿۱۵﴾	وَ	اَمَّاۤ	اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ	فَقَدَرَ
میرے رب (نے)	عزت دی مجھے	اور	بہر حال	جب وہ آزمائے اسے	پس تنگ کر دے

میرے رب نے مجھے عزت دی○ اور بہر حال جب (اللہ) بندے کو آزمائے اور اس کا رزق

عَلَیْهِ رِزْقَهٗ ۙ۬ فَیَقُوْلُ رَبِّیْۤ اَهَانَنِ ﴿۱۶﴾ۚ كَلَّا

عَلَیْهِ	رِزْقَهٗ	فَیَقُوْلُ	رَبِّیْۤ	اَهَانَنِ ﴿۱۶﴾	كَلَّا
اس پر	اس کا رزق	تو وہ کہتا ہے	میرے رب (نے)	ذلیل کر دیا مجھے	ہر گز نہیں

اس پر تنگ کر دے تو کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا○ ہر گز نہیں

بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْیَتِیْمَ ﴿۱۷﴾ۙ وَ لَا تَحٰٓضُّوْنَ

بَلْ	لَّا تُكْرِمُوْنَ	الْیَتِیْمَ ﴿۱۷﴾	وَ	لَا تَحٰٓضُّوْنَ
بلکہ	تم عزت نہیں کرتے	یتیم (کی)	اور	ایک دوسرے کو ترغیب نہیں دیتے

بلکہ تم یتیم کی عزت نہیں کرتے○ اور تم ایک دوسرے کو

نعمت پانے اور نعمت سے محروم ہونے کے وقت انسان کا حال

[1]..... اللہ تعالیٰ بندوں کو مال و دولت اور نعمت و عزت دے کر اور واپس لے کر آزماتا ہے۔ اس میں مومن و مخلص اور مطیع و فرمانبردار تو ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہتا، نعمت پر شکر اور مصیبت پر صبر کرتا ہے، لیکن غافل اور جاہل کا طرزِ عمل اس کے برخلاف ہوتا ہے کہ اگر اسے نعمت و عزت کے ذریعے آزمایا جائے تو وہ خود پسندی کا شکار ہو جاتا، نعمت پر شکرِ الٰہی ادا کرنے اور اُسے فضلِ الٰہی قرار دینے کی بجائے اپنا حق سمجھتا، اسے اپنا کمال یا اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبولیت کی دلیل قرار دیتا ہے۔ اس کے برعکس جب اللہ تعالیٰ اُسے رزق کی تنگی میں مبتلا کر کے یا دوسری تکالیف کے ذریعے آزماتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے شکوہ و شکایت کرتا،

مال کے پرستاروں کو روزِ حشر کی یاددہانی اور تنبیہ

عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ ﴿۱۸﴾ وَ تَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ﴿۱۹﴾ وَّ

عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ ﴿۱۸﴾	وَ	تَاْكُلُوْنَ	التُّرَاثَ	اَكْلًا لَّمًّا ﴿۱۹﴾	وَّ
مسکین کو کھلانے پر	اور	تم کھاجاتے ہو	میراث کا سارا مال	جمع کرکے کھاجانا	اور

مسکین کے کھلانے کی ترغیب نہیں دیتے ○ اور میراث کا سارا مال جمع کرکے کھاجاتے ہو ○ اور

تُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿۲۰﴾ كَلَّاۤ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ

تُحِبُّوْنَ [1]	الْمَالَ	حُبًّا جَمًّا ﴿۲۰﴾	كَلَّاۤ	اِذَا	دُكَّتِ	الْاَرْضُ
محبت رکھتے ہو	مال (سے)	بہت زیادہ محبت	ہاں ہاں	جب	ریزہ ریزہ کردی جائے گی	زمین

مال سے بہت زیادہ محبت رکھتے ہو ○ ہاں ہاں جب زمین ٹکرا کر ریزہ ریزہ

دَكًّا دَكًّا ﴿۲۱﴾ وَّ جَآءَ رَبُّكَ وَ الْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿۲۲﴾

دَكًّا دَكًّا ﴿۲۱﴾	وَّ	جَآءَ	رَبُّكَ	وَ	الْمَلَكُ	صَفًّا صَفًّا ﴿۲۲﴾
خوب ریزہ ریزہ کرنا	اور	آئے گا	تمہارے رب (کا حکم)	اور	فرشتے	قطار در قطار (آئیں گے)

کردی جائے گی ○ اور تمہارے رب کا حکم آئے گا اور فرشتے قطار در قطار (آئیں گے) ○

وَ جِایْٓءَ یَوْمَىٕذٍۭ بِجَهَنَّمَ ۙ۬ یَوْمَىٕذٍ یَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَ

وَ	جِایْٓءَ یَوْمَىٕذٍۭ بِجَهَنَّمَ	یَوْمَىٕذٍ	یَّتَذَكَّرُ	الْاِنْسَانُ	وَ
اور	اس دن جہنم لائی جائے گی	اس دن	سوچے گا	آدمی	اور

اور اس دن جہنم لائی جائے گی، اس دن آدمی سوچے گا اور

اَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ﴿۲۳﴾ یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ

اَنّٰى	لَهُ	الذِّكْرٰى ﴿۲۳﴾	یَقُوْلُ	یٰلَیْتَنِیْ
(اب) کہاں (ہے)	اس کے لئے	سوچنے کا وقت	وہ کہے گا	اے کاش

اب اس کے لئے سوچنے کا وقت کہاں ؟ ○ وہ کہے گا: اے کاش کہ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہر ایک کے سامنے جا کر واویلا کرتا یا اس چیز کو اللہ تعالیٰ کے ہاں مردودیت کی علامت سمجھتا ہے۔ یہ طرزِ عمل حقیقی مسلمان کی شان کے برخلاف ہے۔

1 ...... ان آیات میں کفار کی ذلت و رسوائی کے یہ اسباب بیان کئے گئے ہیں (1) یتیم کی عزت نہ کرنا۔ (2) مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہ دینا۔ (3) حقداروں کا مالِ وراثت ہڑپ کر جانا۔ (4) مال سے بہت زیادہ محبت رکھنا۔ ان اسباب کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں بھی اپنی عملی حالت پر غور کرنے کی شدید حاجت ہے۔

قَدَّمْتُ لِحَيَاتِیْ ﴿۲۴﴾ فَيَوْمَئِذٍ

قَدَّمْتُ	لِحَيَاتِیْ ﴿۲۴﴾ (1)	فَيَوْمَئِذٍ
میں نے آگے بھیجی ہوتی (کوئی نیکی)	اپنی (اخروی) زندگی کے لئے (یا) اپنی (دنیاوی) زندگی میں	تو اس دن

میں نے اپنی زندگی میں (کوئی نیکی) آگے بھیجی ہوتی ○ تو اس دن

لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗۤ اَحَدٌ ﴿۲۵﴾ وَّ لَا يُوْثِقُ

لَّا يُعَذِّبُ	عَذَابَهٗۤ	اَحَدٌ ﴿۲۵﴾	وَّ	لَا يُوْثِقُ
عذاب نہ کرے گا	اللہ کے عذاب (کی طرح)	کوئی ایک	اور	نہیں باندھے گا

اللہ کے عذاب کی طرح کوئی عذاب نہیں دے گا ○ اور اس کے باندھنے کی طرح

وَثَاقَهٗۤ اَحَدٌ ﴿۲۶﴾ يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿۲۷﴾ ارْجِعِیْۤ

وَثَاقَهٗۤ	اَحَدٌ ﴿۲۶﴾	يٰۤاَيَّتُهَا	النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿۲۷﴾	ارْجِعِیْۤ
اس کے باندھنے (کی طرح)	کوئی ایک	اے	اطمینان والی جان	تو لوٹ

کوئی نہ باندھے گا ○ اے اطمینان والی جان ○ اپنے رب کی طرف

اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿۲۸﴾ فَادْخُلِیْ

اِلٰى رَبِّكِ (2)	رَاضِيَةً	مَّرْضِيَّةً ﴿۲۸﴾	فَادْخُلِیْ
اپنے رب کی طرف	(اس سے) راضی	(اس کی بارگاہ میں) پسندیدہ	پھر داخل ہو جا

اس حال میں واپس آ کہ تو اس سے راضی ہو وہ تجھ سے راضی ہو ○ پھر میرے خاص بندوں میں

فِیْ عِبٰدِیْ ﴿۲۹﴾ وَ ادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ﴿۳۰﴾

فِیْ عِبٰدِیْ ﴿۲۹﴾ (3)	وَ	ادْخُلِیْ	جَنَّتِیْ ﴿۳۰﴾
میرے خاص بندوں میں	اور	داخل ہو جا	میری جنت (میں)

داخل ہو جا ○ اور میری جنت میں داخل ہو جا ○

(1) ...یہاں زندگی سے مراد یا دنیاوی زندگی ہے یا اخروی زندگی، پہلی صورت میں آیت کا مطلب یہ ہے کہ کاش میں دنیاوی زندگی میں کچھ نیکیاں کما کر آگے بھیج دیتا۔ دوسری صورت میں مطلب یہ ہے کہ کاش میں نے آخرت کی دائمی زندگی کے لئے کچھ بھیج دیا ہوتا۔ (2) ...رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف لوٹنے سے مراد اس کی رحمت، قرب اور حضوری میں حاضر ہونا ہے۔ (3) ...اس آیت سے نیک لوگوں کی معیت و قرب کی فضیلت بھی ظاہر ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے مخلص مومن کو نیک بندوں کی معیت میں جانے کا فرمایا، پھر جنت میں داخل ہونے کا فرمایا اور یہ حقیقت ہے کہ نیکوں کی صحبت اصلاحِ قلب اور دخولِ جنت کا ذریعہ ہے۔

عذابِ الٰہی کی شدت

مطمئن جنتی کو ملنے والی بشارت کی طرف اشارہ

ربع

آیات:20 — رکوع:01

سُوْرَةُ البَلَد مَكِّيَّة

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللّٰه	نہایت مہربان	رحمت والا

اللّٰه کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

انسان کے مشقت میں رہنے کا قسمیہ بیان

لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ﴿۱﴾ وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ﴿۲﴾ وَ

لَاۤ اُقْسِمُ	بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿۱﴾ [1]	وَ	اَنْتَ	حِلٌّۢ	بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿۲﴾	وَ
مجھے قسم ہے	اس شہر کی	اور (جبکہ)	تم	جلوہ گر (ہو)	اس شہر میں	اور

مجھے اِس شہر کی قسم ○ جبکہ تم اس شہر میں تشریف فرما ہو ○ اور

وَالِدٍ وَّ مَا وَلَدَ ۙ﴿۳﴾ لَقَدْ خَلَقْنَا

وَالِدٍ [2]	وَّ	مَا وَلَدَ ﴿۳﴾	لَقَدْ	خَلَقْنَا
باپ (کی قسم)	اور	اس کی اولاد (کی)	ضرور بیشک	ہم نے پیدا کیا

باپ کی قسم اور اس کی اولاد کی ○ یقیناً بیشک ہم نے آدمی کو

کفارِ قریش کے ایک سردار کے گمان اور حقوق کی طرف اشارہ

الْاِنْسَانَ فِیْ كَبَدٍ ؕ﴿۴﴾ اَیَحْسَبُ اَنْ لَّنْ یَّقْدِرَ

الْاِنْسَانَ	فِیْ كَبَدٍ ﴿۴﴾	اَیَحْسَبُ	اَنْ	لَّنْ یَّقْدِرَ
انسان (کو)	مشقت میں (رہتا)	کیا آدمی سمجھتا ہے	کہ	ہرگز قدرت نہ پائے گا

مشقت میں رہتا پیدا کیا ○ کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ ہرگز اس پر کوئی قدرت

1 ..... اس آیت میں شہر سے مراد مکۂ مکرمہ ہے، یہ شہر اللّٰه تعالیٰ کے نزدیک انتہائی معزز و مکرم ہے اور اسے یہ عظمت نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وہاں تشریف فرما ہونے کی وجہ سے حاصل ہوئی ہے۔

2 ..... یہاں باپ سے مراد حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی اولاد سے مراد حضرت اسماعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں، یا باپ سے حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولاد سے آپ کی ذریت مراد ہے، یا والد سے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اولاد سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امت مراد ہے۔

وقف لازم

عَلَيۡهِ اَحَدٌ ﴿۵﴾ يَقُوۡلُ اَهۡلَكۡتُ مَالًا لُّبَدًا ﴿۶﴾ؕ

مَالًا لُّبَدًا ﴿۶﴾[1]	اَهۡلَكۡتُ	يَقُوۡلُ	اَحَدٌ ﴿۵﴾	عَلَيۡهِ
ڈھیروں مال	میں نے ختم کردیا	وہ کہتا ہے	کوئی ایک	اس پر

نہیں پائے گا○ کہتا ہے کہ میں نے ڈھیروں مال ختم کردیا○

اَيَحۡسَبُ اَنۡ لَّمۡ يَرَهٗۤ اَحَدٌ ﴿۷﴾ؕ اَلَمۡ نَجۡعَلۡ لَّهٗ

لَّهٗ	اَلَمۡ نَجۡعَلۡ	اَحَدٌ ﴿۷﴾	لَّمۡ يَرَهٗۤ	اَنۡ	اَيَحۡسَبُ
اس کی	کیا ہم نے نہ بنائیں	کسی ایک (نے)	نہیں دیکھا اسے	کہ	کیا وہ سمجھتا ہے

کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ اسے کسی نے نہ دیکھا○ کیا ہم نے اس کی دو آنکھیں

کفارِ قریش کے سردار کو نعمتوں کی یاددہانی اور تنبیہ

عَيۡنَيۡنِ ﴿۸﴾ۙ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيۡنِ ﴿۹﴾ۙ وَهَدَيۡنٰهُ

هَدَيۡنٰهُ	وَ	شَفَتَيۡنِ ﴿۹﴾	وَّ	لِسَانًا	وَ	عَيۡنَيۡنِ ﴿۸﴾
ہم نے دکھائے اسے	اور	دو ہونٹ	اور	ایک زبان	اور	دو آنکھیں

نہ بنائیں○ اور ایک زبان اور دو ہونٹ○ اور ہم نے اسے دو راستے

النَّجۡدَيۡنِ ﴿۱۰﴾ۚ فَلَا اقۡتَحَمَ الۡعَقَبَةَ ﴿۱۱﴾ۖ وَ

وَ	الۡعَقَبَةَ ﴿۱۱﴾	فَلَا اقۡتَحَمَ	النَّجۡدَيۡنِ ﴿۱۰﴾[2]
اور	گھاٹی (میں)	پھر کیوں نہ سوچے سمجھے بغیر کود پڑا	دو راستے

دکھائے○ پھر بغیر سوچے سمجھے کیوں نہ گھاٹی میں کود پڑا○ اور

اعمالِ صالحہ کی گھاٹی کی تفصیل

مَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا الۡعَقَبَةُ ﴿۱۲﴾ؕ فَكُّ رَقَبَةٍ ﴿۱۳﴾ۙ اَوۡ اِطۡعٰمٌ

اِطۡعٰمٌ	اَوۡ	فَكُّ رَقَبَةٍ ﴿۱۳﴾	الۡعَقَبَةُ ﴿۱۲﴾	مَا	مَاۤ اَدۡرٰىكَ
کھانا کھلانا	یا	(کسی کی غلامی سے) گردن چھڑانا	(وہ) گھاٹی	کیا (ہے)	کیا معلوم تجھے

تجھے کیا معلوم کہ وہ گھاٹی کیا ہے؟○ کسی بندے کی گردن چھڑانا○ یا بھوک کے دن میں

1 ...... بری نیت سے اور بری جگہ پر مال خرچ کرنے کا انجام بہت سخت ہے، اس سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو رشوت کے ذریعے دنیا کا عہدہ اور منصب حاصل کرنے اور شادی کی ناجائز رسمیں پوری کرنے کے لئے بے تحاشہ مال خرچ کرتے ہیں اسی طرح وہ لوگ بھی درس حاصل کریں کہ جو ظاہری طور پر تو نیک کاموں میں اپنا مال خرچ کر رہے ہیں لیکن ان کی نیت یہ ہے کہ اس عمل سے لوگ ان کی واہ واہ کریں اور لوگوں میں ان کی نیک نامی مشہور ہو۔

2 ...... مفسرین کا ایک قول یہ ہے کہ اس سے اچھائی اور برائی کے دو راستے مراد ہیں جو جنت یا جہنم تک پہنچاتے ہیں۔

فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ﴿۱۴﴾ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿۱۵﴾ اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿۱۶﴾

فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ﴿۱۴﴾ [1]	يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿۱۵﴾	اَوْ	مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿۱۶﴾ [2]
بھوک والے دن میں	رشتہ دار یتیم (کو)	یا	خاک نشین مسکین (کو)

کھانا دینا○ رشتہ دار یتیم کو○ یا خاک نشین مسکین کو○

اعمالِ صالحہ قبول ہونے کی بنیادی شرط

ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ

ثُمَّ	كَانَ	مِنَ الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا [3]	وَ	تَوَاصَوْا	بِالصَّبْرِ
پھر	وہ ہو	ان لوگوں میں سے جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے آپس میں نصیحتیں کیں	صبر کی

پھر یہ ان میں سے ہو جو ایمان لائے اور انہوں نے آپس میں صبر کی نصیحتیں کیں اور

باعمل مسلمانوں اور کفار کے انجام میں فرق

وَ تَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ﴿۱۷﴾ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ﴿۱۸﴾

وَ	تَوَاصَوْا	بِالْمَرْحَمَةِ ﴿۱۷﴾	اُولٰٓىِٕكَ	اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ﴿۱۸﴾
اور	آپس میں تاکیدیں کیں	مہربانی کی	یہ لوگ	دائیں طرف والے (ہیں)

آپس میں مہربانی کی تاکیدیں کیں○ یہی لوگ دائیں طرف والے ہیں○

وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ

وَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	بِاٰيٰتِنَا	هُمْ
اور	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	ہماری آیتوں کے ساتھ	وہ

اور جنہوں نے ہماری آیتوں کے ساتھ کفر کیا وہی

اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ﴿۱۹﴾ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ﴿۲۰﴾ ع

اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ﴿۱۹﴾	عَلَيْهِمْ	نَارٌ	مُّؤْصَدَةٌ ﴿۲۰﴾
بائیں طرف والے (ہیں)	ان پر	آگ (ہوگی)	(ہر طرف سے) بند کی ہوئی

بائیں طرف والے ہیں○ ان پر ہر طرف سے بند کی ہوئی آگ ہوگی○

ع ۱۵

1 ... حدیثِ پاک میں ہے: جو مسلمان کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے، اللہ تعالیٰ اُسے جنت کے پھل کھلائے گا اور جو مسلمان کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلائے گا، اللہ تعالیٰ اُسے رحیق مختوم (یعنی جنت کی سربند شراب) پلائے گا۔(ترمذی، ۴/۲۰۴، الحدیث: ۲۴۵۷) 2 ..... حدیثِ پاک میں ہے: یتیموں اور مسکینوں کی مدد کرنے والا جہاد میں سعی کرنے والے اور بے تھکے مسلسل شب بیداری کرنے والے اور ہمیشہ روزہ رکھنے والے کی مثل ہے۔(مسلم، ص۱۵۹۲، الحدیث: ۴۱(۲۹۸۲))
3 ..... ایمان کے بغیر اچھی جگہوں پر مال خرچ کرنے کا ثواب نہیں ملے گا، لہٰذا جو کافر راہِ خدا میں خرچ پر ثواب چاہتا ہو تو اسے پہلے توحید و رسالت پر ایمان لانا

آیات:15 رکوع:01

سُوْرَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ

مخلوقات کی قسمیں ارشاد فرما کر کامیاب اور ناکام انسان کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ			
بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَ الشَّمْسِ وَ ضُحٰىهَا ۪ۙ (١) وَ الْقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا ۪ۙ (٢) وَ

وَالشَّمْسِ (1)	وَ	ضُحٰىهَا (١)	وَ	الْقَمَرِ	اِذَا	تَلٰىهَا (٢)	وَ
سورج کی قسم	اور	اس کی روشنی (کی)	اور	چاند (کی)	جب	وہ پیچھے آئے اس کے	اور

سورج اور اس کی روشنی کی قسم ○ اور چاند کی جب وہ اس کے پیچھے آئے ○ اور

النَّهَارِ اِذَا جَلّٰىهَا ۪ۙ (٣) وَ الَّيْلِ اِذَا يَغْشٰىهَا ۪ۙ (٤) وَ

النَّهَارِ	اِذَا	جَلّٰىهَا (٣)	وَ	الَّيْلِ	اِذَا	يَغْشٰىهَا (٤)	وَ
دن (کی)	جب	وہ چمکائے اس (سورج) کو	اور	رات (کی)	جب	وہ چھپادے اسے	اور

دن کی جب وہ سورج کو چمکائے ○ اور رات کی جب وہ سورج کو چھپادے ○ اور

السَّمَآءِ وَ مَا بَنٰىهَا ۪ۙ (٥) وَ الْاَرْضِ وَ مَا

السَّمَآءِ	وَ	مَا	بَنٰىهَا (٥)	وَ	الْاَرْضِ	وَ	مَا
آسمان (کی)	اور	(اس کی) جس نے	بنایا اسے	اور	زمین (کی)	اور	(اس کی) جس نے

آسمان کی اور اس کے بنانے والے کی قسم ○ اور زمین کی اور اس کے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ضروری ہے ورنہ دنیا میں تو بدلہ مل جائے گا لیکن آخرت میں نہیں۔

1 ....اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت اور وحدانیت کا اظہار کرنے کے لئے متعدد چیزوں کی قسم ارشاد فرمائی ہے اور یہ چیزیں ایسی ہیں کہ ان کے ساتھ مخلوق کے عظیم منافع وابستہ ہیں اور ان میں غور و فکر کرکے ہر انسان اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کی وحدانیت کے بارے میں جان سکتا ہے۔

طَحٰىهَا ۝۶ وَ نَفْسٍ وَّ مَا سَوّٰىهَا ۝۷ فَاَلْهَمَهَا

طَحٰىهَا ۝۶	وَ	نَفْسٍ	وَّ	مَا	سَوّٰىهَا ۝۷	فَاَلْهَمَهَا
پھیلایا اسے	اور	جان (کی)	اور	(اس کی) جس نے	ٹھیک بنایا اسے	پھر دل میں ڈالی اس کے

پھیلانے والے کی قسم ○ اور جان کی اور اس کی جس نے اسے ٹھیک بنایا ○ پھر اس کی نافرمانی

فُجُوْرَهَا وَ تَقْوٰىهَا ۝۸ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ

فُجُوْرَهَا	وَ	تَقْوٰىهَا ۝۸	قَدْ	اَفْلَحَ	مَنْ
اس کی نافرمانی	اور	اس کی پرہیز گاری (کی سمجھ)	بیشک	وہ کامیاب ہوا	جس نے

اور اس کی پرہیز گاری کی سمجھ اس کے دل میں ڈالی ○ بیشک جس نے نفس کو پاک کرلیا

زَكّٰىهَا ۝۹ وَ قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ۝۱۰

زَكّٰىهَا ۝۹ [1]	وَ	قَدْ	خَابَ	مَنْ	دَسّٰىهَا ۝۱۰
پاک کرلیا اس (نفس) کو	اور	بیشک	وہ ناکام ہوا	جس نے	(گناہوں میں) چھپا دیا اسے

وہ کامیاب ہوگیا ○ اور بیشک جس نے نفس کو گناہوں میں چھپا دیا وہ ناکام ہوگیا ○

قومِ ثمود کے احوال اور انجام کی طرف اشارہ

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَاۤ ۝۱۱ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ۝۱۲

كَذَّبَتْ	ثَمُوْدُ	بِطَغْوٰىهَاۤ ۝۱۱	اِذِ انْۢبَعَثَ	اَشْقٰىهَا ۝۱۲ [2]
جھٹلایا	(قومِ) ثمود (نے)	اپنی سرکشی سے	جس وقت اٹھ کھڑا ہوا	اس کا سب سے بڑا بدبخت آدمی

قومِ ثمود نے اپنی سرکشی سے جھٹلایا ○ جس وقت ان کا سب سے بڑا بدبخت آدمی اٹھ کھڑا ہوا ○

فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَ

فَقَالَ	لَهُمْ	رَسُوْلُ اللّٰهِ	نَاقَةَ اللّٰهِ	وَ
تو فرمایا	ان سے	اللہ کے رسول (نے)	(بچو) اللہ کی اونٹنی	اور

تو اللہ کے رسول نے ان سے فرمایا: اللہ کی اونٹنی اور

[1] ...... اپنے نفس کو برائیوں سے پاک کرنا کامیابی حاصل کرنے کا ذریعہ اور اسے گناہوں میں چھپا دینا ناکامی کا سبب ہے۔ نفس برائیوں سے اسی وقت پاک ہو سکتا ہے جب اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت کی جائے، لہٰذا جو شخص حقیقی کامیابی حاصل کرنا اور ناکامی سے بچنا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت کرکے اپنے نفس کو برائیوں سے پاک کرے۔

[2] ...... یہ سب سے بڑا بدبخت آدمی قدار بن سالف تھا۔

سُقْیٰهَا ﴿۱۳﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا		
سُقْیٰهَا ﴿۱۳﴾	فَكَذَّبُوْهُ	فَعَقَرُوْهَا
اس کے پینے کی باری (سے)	تو انہوں نے جھٹلایا اسے	تو انہوں نے ٹانگوں کی رگیں کاٹ دیں اس (اونٹنی) کی
اس کی پینے کی باری سے بچو ○ تو انہوں نے اسے جھٹلایا پھر اونٹنی کی کوچیں کاٹ دیں		

فَدَمْدَمَ عَلَیْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ			
فَدَمْدَمَ	عَلَیْهِمْ	رَبُّهُمْ	بِذَنْۢبِهِمْ
تو تباہی ڈال دی	ان پر	ان کے رب (نے)	ان کے گناہ کے سبب
تو ان پر ان کے رب نے ان کے گناہ کے سبب تباہی ڈال کر			

فَسَوّٰىهَا ﴿۱۴﴾ وَلَا یَخَافُ عُقْبٰهَا ﴿۱۵﴾			
فَسَوّٰىهَا ﴿۱۴﴾	وَ	لَا یَخَافُ	عُقْبٰهَا ﴿۱۵﴾ [1]
پھر برابر کر دیا اس (بستی) کو	اور	وہ نہیں ڈرتا	اس (بستی والوں) کے پیچھا کرنے (سے)
ان کی بستی کو برابر کر دیا ○ اور اسے ان کے پیچھا کرنے کا خوف نہیں ○			

ع ۱/۱۵ ۱۲

آیات: 21 — رکوع: 01

سُوْرَةُ الَّیْلِ مَکِّیَّۃٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ			
بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			

1 ...... اس آیت کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ان کے پیچھا کرنے کا خوف نہیں کیونکہ کسی کو اس کے آگے دم مارنے کی مجال نہیں۔ بعض مفسرین نے اس آیت کے معنی یہ بھی بیان کئے ہیں کہ حضرت صالح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ان میں سے کسی کا خوف نہیں کہ عذاب نازل ہونے کے بعد وہ انہیں ایذا پہنچا سکے۔

لوگوں کی کوشش مختلف ہونے کا قسمیہ بیان

وَالَّیۡلِ اِذَا یَغۡشٰی ۙ﴿۱﴾ وَالنَّہَارِ اِذَا تَجَلّٰی ۙ﴿۲﴾ وَمَا

وَالَّیۡلِ	اِذَا	یَغۡشٰی ﴿۱﴾	وَ	النَّہَارِ (1)	اِذَا	تَجَلّٰی ﴿۲﴾	وَ	مَا
رات کی قسم	جب	وہ چھا جائے	اور	دن (کی)	جب	وہ روشن ہو	اور	(اس کی) جس نے

رات کی قسم جب وہ چھا جائے ○ اور دن کی جب وہ روشن ہو ○ اور

خَلَقَ الذَّکَرَ وَالۡاُنۡثٰۤی ۙ﴿۳﴾ اِنَّ سَعۡیَکُمۡ لَشَتّٰی ؕ﴿۴﴾ فَاَمَّا

خَلَقَ	الذَّکَرَ	وَ	الۡاُنۡثٰۤی ﴿۳﴾	اِنَّ	سَعۡیَکُمۡ	لَشَتّٰی ﴿۴﴾	فَاَمَّا
پیدا کیا	مذکر	اور	مؤنث (کو)	بیشک	تمہاری کوشش	ضرور مختلف (ہے)	پس بہر حال

مذکر اور مؤنث کو پیدا کرنے والے کی ○ بیشک تمہاری کوشش ضرور مختلف قسم کی ہے ○ تو بہر حال وہ

آسانی کا اہل بنانے والے اعمال

مَنۡ اَعۡطٰی وَاتَّقٰی ۙ﴿۵﴾ وَصَدَّقَ بِالۡحُسۡنٰی ۙ﴿۶﴾

مَنۡ	اَعۡطٰی	وَ	اتَّقٰی ﴿۵﴾	وَ	صَدَّقَ	بِالۡحُسۡنٰی ﴿۶﴾ (2)
جس نے	دیا	اور	پرہیز گار بنا	اور	سچا مانا	سب سے اچھی (راہ) کو

جس نے دیا اور پرہیز گار بنا ○ اور سب سے اچھی راہ کو سچا مانا ○

تنگی میں مبتلا کرنے والے اعمال

فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلۡیُسۡرٰی ؕ﴿۷﴾ وَاَمَّا مَنۡۢ بَخِلَ

فَسَنُیَسِّرُہٗ	لِلۡیُسۡرٰی ﴿۷﴾	وَ	اَمَّا	مَنۡ	بَخِلَ
تو عنقریب ہم آسانی دیں گے اسے	سب سے آسان چیز کے لئے	اور	بہر حال	جس نے	بخل کیا

تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کر دیں گے ○ اور رہا وہ جس نے بخل کیا

وَاسۡتَغۡنٰی ۙ﴿۸﴾ وَکَذَّبَ بِالۡحُسۡنٰی ۙ﴿۹﴾ فَسَنُیَسِّرُہٗ

وَ	اسۡتَغۡنٰی ﴿۸﴾	وَ	کَذَّبَ	بِالۡحُسۡنٰی ﴿۹﴾	فَسَنُیَسِّرُہٗ
اور	بے پروا بنا	اور	جھٹلایا	سب سے اچھی (راہ) کو	تو عنقریب ہم مہیا کر دیں گے اسے

اور بے پروا بنا ○ اور سب سے اچھی راہ کو جھٹلایا ○ تو بہت جلد ہم اسے

1 ......رات اور دن اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمتیں اور اس کی قدرت کی عظیم نشانیاں ہیں، اسی طرح رات کے بعد دن کا آنا اور دن کے بعد رات کا آنا بھی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے کیونکہ اگر قیامت تک ہمیشہ رات ہی رہے تو مخلوق کے لئے اپنی معاشی ضروریات پورا کرنا ممکن نہ رہے گا اور اگر قیامت تک ہمیشہ دن ہی رہے تو مخلوق کا چین، سکون اور راحت ختم ہو جائے گی۔ عقلمند لوگ اس میں بھی غور کر کے اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کی وحدانیت کے بارے میں جان سکتے ہیں۔ 2 ......اس سے مراد ملت اسلام ہے۔

لِلْعُسْرٰى ﴿۱۰﴾ وَ مَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗۤ اِذَا

لِلْعُسْرٰى ﴿۱۰﴾	وَ	مَا يُغْنِيْ	عَنْهُ	مَالُهٗۤ	اِذَا
سب سے بڑی مشکل کا (راستہ)	اور	کام نہیں آئے گا	اس سے (اسے)	اس کا مال	جب

دشواری مہیا کردیں گے ○ اور جب وہ ہلاکت میں پڑے گا تو اس کا مال

تَرَدّٰى ﴿۱۱﴾ اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ﴿۱۲﴾ وَ اِنَّ

تَرَدّٰى ﴿۱۱﴾	اِنَّ	عَلَيْنَا	لَلْهُدٰى ﴿۱۲﴾	وَ	اِنَّ
وہ ہلاکت میں پڑے گا	بیشک	ہمارے (ذمہ) پر (ہے)	ضرور ہدایت فرمانا	اور	بیشک

اسے کام نہ آئے گا ○ بیشک ہدایت فرمانا ہمارے ہی ذمہ ہے ○ اور بیشک

لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَ الْاُوْلٰى ﴿۱۳﴾ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا

لَنَا	لَلْاٰخِرَةَ	وَ	الْاُوْلٰى ﴿۱۳﴾	فَاَنْذَرْتُكُمْ	نَارًا
ہماری ہی ملک (ہے)	ضرور آخرت	اور	دنیا	تو میں ڈرا چکا تمہیں	(اس) آگ (سے)

آخرت اور دنیا دونوں کے ہم ہی مالک ہیں ○ تو میں تمہیں اس آگ سے ڈرا چکا

تَلَظّٰى ﴿۱۴﴾ لَا يَصْلٰىهَاۤ اِلَّا الْاَشْقَى ﴿۱۵﴾ الَّذِيْ

تَلَظّٰى ﴿۱۴﴾	لَا يَصْلٰىهَاۤ	اِلَّا	الْاَشْقَى ﴿۱۵﴾	الَّذِيْ
جو بھڑک رہی ہے	نہیں داخل ہوگا اس میں	مگر	بڑا بدبخت	وہ جس نے

جو بھڑک رہی ہے ○ اس میں بڑا بدبخت ہی داخل ہوگا ○ جس نے

كَذَّبَ وَ تَوَلّٰى ﴿۱۶﴾ وَ سَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ﴿۱۷﴾

كَذَّبَ	وَ	تَوَلّٰى ﴿۱۶﴾	وَ	سَيُجَنَّبُهَا	الْاَتْقَى ﴿۱۷﴾ (1)
جھٹلایا	اور	منہ پھیرا	اور	دور رکھا جائے گا اس (آگ) سے	سب سے بڑا پرہیزگار

جھٹلایا اور منہ پھیرا ○ اور عنقریب سب سے بڑے پرہیزگار کو اس آگ سے دور رکھا جائے گا ○

(1) ... تمام مفسرین کے نزدیک اس آیت میں سب سے بڑے پرہیزگار سے مراد حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔ اس سے حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے 6 فضائل معلوم ہوئے (1) گناہوں سے محفوظ رہیں گے کیونکہ سب سے بڑے متقی ہیں۔ (2) انہیں جہنم سے بہت دور رکھا جائے گا۔ (3) جہنم سے دور رکھے جانے میں ان کے لئے جنتی ہونے کی بشارت ہے۔ (4) سَیِّدُ الْمُرْسَلِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امت میں سب سے بڑے متقی اور پرہیزگار حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔ (5) حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے تمام صدقات و خیرات قبول ہیں۔ (6) حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ

الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَكّٰىۚ(۱۸) وَ مَا

الَّذِیْ	یُؤْتِیْ	مَالَهٗ	یَتَزَكّٰى (۱۸)	وَ	مَا
وہ جو	دیتا ہے	اپنا مال	(تاکہ) پاکیزگی حاصل کرے	اور	نہیں (ہے)

جو اپنا مال دیتا ہے تاکہ اسے پاکیزگی ملے ۝ اور کسی کا

لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤىۙ(۱۹) اِلَّا

لِاَحَدٍ	عِنْدَهٗ	مِنْ نِّعْمَةٍ[1]	تُجْزٰۤى (۱۹)	اِلَّا
کسی ایک کے لئے	اس کے نزدیک (پر)	کچھ احسان	(جس کا) بدلہ دیا جاتا ہو	لیکن

اس پر کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جاتا ہو ۝ صرف

ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰىۚ(۲۰) وَ لَسَوْفَ یَرْضٰى۠(۲۱)

ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى (۲۰)	وَ	لَسَوْفَ یَرْضٰى (۲۱)
اپنے سب سے بلند (شان والے) رب کی رضا چاہنے (کے لئے)	اور	ضرور عنقریب وہ خوش ہو جائے گا

اپنے سب سے بلند شان والے رب کی رضا تلاش کرنے کے لئے ۝ اور بیشک قریب ہے کہ وہ خوش ہو جائے گا ۝

آیات: 11 — رکوع: 01

سُوْرَةُ الضُّحٰی مَكِّيَّة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) تَعَالٰی عَنْہ کے ہر صدقے میں اعلیٰ درجے کا اخلاص ہے جس کی گواہی رب تعالیٰ دے رہا ہے۔

[1] ...جب حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بہت مہنگی قیمت پر خرید کر آزاد کیا تو کفار کو حیرت ہوئی اور انہوں نے کہا کہ حضرتِ صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایسا کیوں کیا؟ شاید حضرت بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا ان پر کوئی احسان ہو گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ظاہر فرما دیا گیا کہ حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا یہ فعل محض رضائے الٰہی کے لئے ہے کسی کے احسان کا بدلہ نہیں۔

قسموں کے ساتھ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی شان کا بیان

وَالضُّحٰى ۙ﴿۱﴾ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۙ﴿۲﴾ مَا وَدَّعَكَ

مَا وَدَّعَكَ	سَجٰى ﴿۲﴾	اِذَا	الَّيْلِ	وَ	وَالضُّحٰى ﴿۱﴾ (1)
نہیں چھوڑا تجھے	وہ ڈھانپ دے	جب	رات (کی)	اور	چڑھتے دن کے وقت کی قسم

چڑھتے دن کے وقت کی قسم ○ اور رات کی جب وہ ڈھانپ دے ○ تمہارے رب نے

رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ؕ﴿۳﴾ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ

خَيْرٌ	لَلْاٰخِرَةُ	وَ	مَا قَلٰى ﴿۳﴾	وَ	رَبُّكَ
بہتر (ہے)	بیشک آخرت (یا) ہر پچھلی (گھڑی)	اور	نہ ناپسند کیا	اور	تیرے رب (نے)

نہ تمہیں چھوڑا اور نہ ناپسند کیا ○ اور بیشک تمہارے لئے ہر پچھلی گھڑی

لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ؕ﴿۴﴾ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ

رَبُّكَ	لَسَوْفَ يُعْطِيْكَ	وَ	مِنَ الْاُوْلٰى ﴿۴﴾ (2)	لَّكَ
تیرا رب	ضرور عنقریب دے گا تجھے	اور	دنیا (یا) پہلی (گھڑی) سے	تمہارے لئے

پہلی سے بہتر ہے ○ اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ پر خاص فضلِ الٰہی کا بیان

فَتَرْضٰى ؕ﴿۵﴾ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۪﴿۶﴾ وَوَجَدَكَ

وَوَجَدَكَ	فَاٰوٰى ﴿۶﴾	يَتِيْمًا	اَلَمْ يَجِدْكَ	فَتَرْضٰى ﴿۵﴾
اور اس نے پایا تجھے	پھر جگہ دی	یتیم	کیا اس نے نہیں پایا تجھے	تو تم راضی ہو جاؤ گے

کہ تم راضی ہو جاؤ گے ○ کیا اس نے تمہیں یتیم نہ پایا پھر جگہ دی ○ اور اس نے تمہیں

ضَآلًّا فَهَدٰى ۪﴿۷﴾ وَوَجَدَكَ عَآىِٕلًا فَاَغْنٰى ؕ﴿۸﴾

فَاَغْنٰى ﴿۸﴾	عَآىِٕلًا	وَوَجَدَكَ	فَهَدٰى ﴿۷﴾	ضَآلًّا
تو غنی کر دیا	حاجت مند	اور اس نے پایا تجھے	تو (اپنی طرف) راہ دی	(اپنی محبت میں) گم

اپنی محبت میں گم پایا تو اپنی طرف راہ دی ○ اور اس نے تمہیں حاجت مند پایا تو غنی کر دیا ○

(1)...... بعض مفسرین کے نزدیک "ضُحٰی" سے وہ وقت مراد ہے جس وقت سورج بلند ہوتا ہے اور بعض کے نزدیک یہاں "ضُحٰی" سے پورا دن مراد ہے۔

(2)...... اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ، بیشک تمہارے لئے آخرت دنیا سے بہتر ہے کیونکہ وہاں آپ کے لئے بے انتہا عزتیں اور کرامتیں ہیں اور ایک معنی یہ ہے کہ آنے والے احوال آپ کے لئے گزشتہ سے بہتر و برتر ہیں گویا کہ حق تعالٰی کا وعدہ ہے کہ وہ روز بروز آپ کے درجے بلند کرے گا اور عزت پر عزت اور منصب پر منصب زیادہ فرمائے گا اور ہر آنے والی گھڑی میں آپ کے مراتب ترقیوں میں رہیں گے۔

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یتیم و سائل پر شفقت کا حکم

فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْهَرْؕ(۹) وَ اَمَّا السَّآىٕلَ

فَاَمَّا	الْیَتِیْمَ	فَلَا تَقْهَرْ(۹)	وَ	اَمَّا	السَّآىٕلَ
تو بہر حال	یتیم (پر)	تو تم سختی نہ کرو	اور	بہر حال	مانگنے والے (کو)

تو کسی بھی صورت یتیم پر سختی نہ کرو ○ اور کسی بھی صورت مانگنے والے کو

نعمت الٰہی کے چرچے کا حکم

فَلَا تَنْهَرْؕ(۱۰) وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ۠(۱۱) ع

فَلَا تَنْهَرْ(۱۰)	وَ	اَمَّا	بِنِعْمَةِ رَبِّكَ [1]	فَحَدِّثْ(۱۱)
تو تم نہ جھڑکو	اور	بہر حال	اپنے رب کی نعمت کا	تو تم خوب چرچا کرو

نہ جھڑکو ○ اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو ○

آیات: 08 — رکوع: 01

سُوْرَۃُ الْمَ نَشْرَحْ مَکِّیَّۃٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر احسانات الٰہیہ

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَۙ(۱) وَ وَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَۙ(۲)

اَلَمْ نَشْرَحْ	لَكَ	صَدْرَكَ(۱)	وَ وَضَعْنَا	عَنْكَ	وِزْرَكَ(۲) [2]
کیا ہم نے کشادہ نہ کر دیا	تمہارے لئے	تمہارا سینہ	اور ہم نے اتار دیا	تم سے	تمہارا بوجھ

کیا ہم نے تمہاری خاطر تمہارا سینہ کشادہ نہ کر دیا؟ ○ اور ہم نے تمہارے اوپر سے تمہارا بوجھ اتار دیا ○

1 ...یہاں نعمت سے مراد وہ نعمتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا فرمائیں اور وہ نعمتیں بھی مراد ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے وعدہ فرمایا ہے اور نعمتوں کا چرچا کرنے کا اس لئے حکم فرمایا کہ نعمت کو بیان کرنا شکر گزاری ہے۔

2 ... اس بوجھ سے وہ غم مراد ہے جو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کفار کے ایمان نہ لانے کی وجہ سے رہتا تھا اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے اُمت کے گناہوں کا غم مراد ہے جس میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قلب مبارک مشغول رہتا تھا۔

الَّذِیْۤ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۟ۙ وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۟ؕ

الَّذِیْۤ	اَنْقَضَ	ظَهْرَكَ ۳	وَ	رَفَعْنَا	لَكَ	ذِكْرَكَ ۴ (1)
جس نے	توڑی تھی	تمہاری پیٹھ	اور	ہم نے بلند کردیا	تمہارے لئے	تمہارا ذکر

جس نے تمہاری پیٹھ توڑی تھی ○ اور ہم نے تمہاری خاطر تمہارا ذکر بلند کردیا ○

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۟ۙ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۟ؕ فَاِذَا

فَاِنَّ	مَعَ الْعُسْرِ	یُسْرًا ۵	اِنَّ	مَعَ الْعُسْرِ	یُسْرًا ۶	فَاِذَا
تو بیشک	دشواری کے ساتھ	آسانی (ہے)	بیشک	دشواری کے ساتھ	آسانی (ہے)	تو جب

تو بیشک دشواری کے ساتھ آسانی ہے ○ بیشک دشواری کے ساتھ آسانی ہے ○ تو جب

تنگی کے بعد آسانی کی بشارت
عام ہے

ع ٨/١٩

فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۟ۙ وَ اِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۟۠

فَرَغْتَ	فَانْصَبْ ۷	وَ	اِلٰى رَبِّكَ	فَارْغَبْ ۸
تم فارغ ہو	تو محنت کرو	اور	اپنے رب ہی کی طرف	تو تم رغبت رکھو

تم فارغ ہو تو خوب کوشش کرو ○ اور اپنے رب ہی کی طرف رغبت رکھو ○

آیات:08 — سُوْرَةُ التِّيْن مَكِّيَّة — رکوع:01

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللّٰه	نہایت مہربان	رحمت والا

اللّٰه کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

1...... مفسرین نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکر بلند ہونے کی مختلف توجیہات بیان کی ہیں، ان میں سے دو یہ ہیں (1) اللّٰہ تعالیٰ نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لانا اور ان کی اطاعت کرنا مخلوق پر لازم کردیا ہے حتّٰی کہ کسی کا اللّٰہ تعالیٰ پر ایمان لانا، اس کی وحدانیت کا اقرار اور اس کی عبادت کرنا اس وقت تک مقبول نہیں جب تک وہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان نہ لے آئے اور ان کی اطاعت نہ کرنے لگے۔ (2) اللّٰہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکر کیا جاتا ہے اور اللّٰہ تعالیٰ نے اذان، اقامت، نماز، تشہد، خطبے وغیرہ میں اپنے ذکر کے ساتھ آپ کا ذکر کیا ہے۔

تخلیقِ انسان کا قسمیہ بیان

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِۙ ۝۱ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَۙ ۝۲ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِۙ ۝۳

وَالتِّيْنِ	وَ	الزَّيْتُوْنِ ۝۱	وَ	طُوْرِ سِيْنِيْنَ ۝۲	وَ	هٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۝۳
انجیر کی قسم	اور	زیتون (کی)	اور	طور سینا (کی)	اور	اس امن والے شہر (مکہ کی)

انجیر کی قسم اور زیتون کی ○ اور طور سینا کی ○ اور اس امن والے شہر کی ○

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْۤ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ۝۴

لَقَدْ	خَلَقْنَا	الْاِنْسَانَ	فِيْۤ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝۴
ضرور بیشک	ہم نے پیدا کیا	آدمی (کو)	سب سے اچھی صورت میں

بیشک یقیناً ہم نے آدمی کو سب سے اچھی صورت میں پیدا کیا ○

باعمل مسلمانوں کے لیے بے انتہا اجر کی بشارت

ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَۙ ۝۵ اِلَّا

ثُمَّ	رَدَدْنٰهُ	اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۝۵ [1]	اِلَّا
پھر	ہم نے پھیر دیا اسے	سب نیچوں سے زیادہ نیچے (حال کی طرف)	مگر

پھر اسے ہر نیچی سے نیچی حالت کی طرف پھیر دیا ○ مگر

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ

الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	فَلَهُمْ
وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے	اچھے، نیک	تو ان کے لئے

وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے تو ان کے لئے

کافر کو تنبیہ

اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍؕ ۝۶ فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ

اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝۶	فَمَا	يُكَذِّبُكَ	بَعْدُ
نہ ختم ہونے والا ثواب (ہے)	تو کیا چیز	جھٹلانے پر آمادہ کرتی ہے تجھے	(ان دلائل کے) بعد

بے انتہاء ثواب ہے ○ تو اب کون سی چیز تجھے انصاف کے جھٹلانے پر

[1] ...اس کا ایک معنی یہ ہے کہ انسان کو سب سے اچھی صورت پر پیدا کرنے کے بعد اسے بڑھاپے کی طرف پھیر دیا اور اس وقت بدن کمزور، اعضاء ناکارہ، عقل ناقص، پشت خم، بال سفید ہو جاتے اور جلد میں جھریاں پڑ جاتی ہیں اور وہ اپنی ضروریات انجام دینے میں دوسروں کا محتاج ہو جاتا ہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ جب اس نے اچھی شکل و صورت کی شکر گزاری نہ کی، اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر جما رہا اور ایمان نہ لایا تو اس کا انجام یہ ہوا کہ ہم نے جہنم کے سب سے نچلے درکات کو اس کا ٹھکانہ کر دیا۔

بِالدِّيْنِ ۞ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۞

بِالدِّيْنِ ۞	اَلَيْسَ	اللّٰهُ	بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۞ [1]
انصاف، جزاء (کے دن) کو	کیا نہیں ہے	اللہ	سب حاکموں سے بڑا حاکم

آمادہ کرتی ہے ۞ کیا اللہ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں؟ ۞

آیات: 19 — رکوع: 01

سُوْرَةُ الْعَلَق مَكِّيَّة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۞ خَلَقَ الْاِنْسَانَ

اِقْرَاْ [2]	بِاسْمِ رَبِّكَ	الَّذِيْ	خَلَقَ ۞	خَلَقَ	الْاِنْسَانَ
پڑھو	اپنے رب کے نام سے	جس نے	پیدا کیا	اس نے بنایا	آدمی (کو)

اپنے رب کے نام سے پڑھو جس نے پیدا کیا ۞ انسان کو خون کے لوتھڑے

مِنْ عَلَقٍ ۞ اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۞ الَّذِيْ

مِنْ عَلَقٍ ۞	اِقْرَاْ	وَ	رَبُّكَ	الْاَكْرَمُ ۞	الَّذِيْ
خون کے لوتھڑے سے	پڑھو	اور	تمہارا رب (ہی)	سب سے بڑا کریم (ہے)	جس نے

سے بنایا ۞ پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم ہے ۞ جس نے

1 ...... حدیثِ پاک میں ہے: جو سورۂ "وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ" پڑھتے ہوئے "اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ" پڑھے تو اسے چاہئے کہ وہ یہ کہے "بَلٰى وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ" یعنی کیوں نہیں، یقیناً ہے اور میں اس بات پر گواہوں میں سے ہوں۔ (ترمذی، ۵/۲۳۰، الحدیث: ۳۳۵۸)

2 ...... دوبارہ پڑھنے کا حکم تاکید کے لئے ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ دوبارہ قراءت کے حکم سے مراد یہ ہے کہ تبلیغ اور اُمت کی تعلیم کے لئے پڑھے۔

انسان کی سرکشی اور اسے تنبیہ

عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ﴿۴﴾ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ﴿۵﴾ كَلَّاۤ اِنَّ

عَلَّمَ	بِالْقَلَمِ ﴿۴﴾	عَلَّمَ	الْاِنْسَانَ[1]	مَا	لَمْ یَعْلَمْ ﴿۵﴾	كَلَّاۤ	اِنَّ
(لکھنا) سکھایا	قلم سے	اس نے سکھایا	آدمی (کو)	جو	وہ نہ جانتا تھا	ہاں ہاں	بیشک

قلم سے لکھنا سکھایا ○ انسان کو وہ سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا ○ ہاں ہاں، بیشک

الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰۤى ﴿۶﴾ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ﴿۷﴾

الْاِنْسَانَ[2]	لَیَطْغٰۤى ﴿۶﴾	اَنْ	رَّاٰهُ	اسْتَغْنٰى ﴿۷﴾
آدمی	ضرور سرکشی کرتا ہے	(اس بناپر) کہ	اس نے سمجھ لیا اپنے آپ کو	غنی، بے نیاز

آدمی ضرور سرکشی کرتا ہے ○ اس بناپر کہ اپنے آپ کو غنی سمجھ لیا ○

ایک خاص کافر کا رویّہ اور اسے تنبیہ

اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ﴿۸﴾ اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یَنْهٰى ﴿۹﴾

اِنَّ	اِلٰى رَبِّكَ	الرُّجْعٰى ﴿۸﴾	اَرَءَیْتَ	الَّذِیْ	یَنْهٰى ﴿۹﴾
بیشک	تیرے رب ہی کی طرف	لوٹنا (ہے)	کیا تو نے دیکھا	(اس کو) جو	منع کرتا ہے

بیشک تیرے رب ہی کی طرف لوٹنا ہے ○ کیا تو نے اس شخص کو دیکھا جو منع کرتا ہے ○

عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ﴿۱۰﴾ اَرَءَیْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰۤى ﴿۱۱﴾

عَبْدًا	اِذَا	صَلّٰى ﴿۱۰﴾	اَرَءَیْتَ	اِنْ	كَانَ	عَلَى الْهُدٰۤى ﴿۱۱﴾
بندے (کو)	جب	وہ نماز پڑھے	بھلا دیکھو تو	اگر	وہ ہوتا	ہدایت پر

بندے کو جب وہ نماز پڑھے ○ بھلا دیکھو تو اگر وہ ہدایت پر ہوتا ○

اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ﴿۱۲﴾ اَرَءَیْتَ اِنْ كَذَّبَ

اَوْ	اَمَرَ	بِالتَّقْوٰى ﴿۱۲﴾	اَرَءَیْتَ	اِنْ	كَذَّبَ
یا	وہ حکم دیتا	پرہیزگاری کا (تو کیا ہی اچھا تھا)	بھلا دیکھو تو	اگر	اس نے جھٹلایا

یا پرہیزگاری کا حکم دیتا (تو کیا ہی اچھا تھا) ○ بھلا دیکھو تو اگر اس نے جھٹلایا

[1] ...... یہاں انسان سے حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مراد ہیں اور جو انہیں سکھایا اس سے مراد اشیاء کے ناموں کا علم ہے۔ یا، یہاں انسان سے حضور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مراد ہیں کہ انہیں اللّٰہ تعالٰی نے تمام اشیاء کے علوم عطا فرمائے۔

[2] ...... یہاں آدمی سے مراد ابو جہل ہے، اس کے پاس کچھ مال آ گیا تو اس نے لباس، سواری اور کھانے پینے میں تکلفات شروع کر دیئے اور اس کا غرور و تکبر بہت بڑھ گیا تھا اور عموماً اکثر لوگوں کے ساتھ یہی ہوتا ہے کہ مال کی فراوانی سرکشی اور گناہوں میں ڈال دیتی ہے۔

وَ تَوَلّٰى ﴿۱۳﴾ اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ

اللّٰهَ	بِاَنَّ	اَلَمْ یَعْلَمْ	تَوَلّٰى ﴿۱۳﴾	وَ
اللہ	کہ	کیا وہ جانتا نہیں	منہ پھیرا (تو کیا حال ہوگا)	اور

اور منہ پھیرا (تو کیا حال ہوگا) ○ کیا اسے معلوم نہیں کہ اللہ

یَرٰى ﴿۱۴﴾ كَلَّا لَىٕنْ لَّمْ یَنْتَهِ ۙ۬ لَنَسْفَعًۢا

لَنَسْفَعًا (1)	لَّمْ یَنْتَهِ	لَىٕنْ	كَلَّا	یَرٰى ﴿۱۴﴾
(تو) ضرور ہم پکڑ کر کھینچیں گے	وہ باز نہ آیا	ضرور اگر	ہاں ہاں	دیکھ رہا ہے

دیکھ رہا ہے ○ ہاں ہاں یقیناً اگر وہ باز نہ آیا تو ضرور ہم پیشانی کے بال پکڑ کر

بِالنَّاصِیَةِ ﴿۱۵﴾ نَاصِیَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ﴿۱۶﴾

خَاطِئَةٍ ﴿۱۶﴾	كَاذِبَةٍ	نَاصِیَةٍ	بِالنَّاصِیَةِ ﴿۱۵﴾
خطاکار (ہے)	جھوٹی	(وہ) پیشانی (جو)	پیشانی (کے بالوں) سے

کھینچیں گے ○ وہ پیشانی جو جھوٹی خطاکار ہے ○

فَلْیَدْعُ نَادِیَهٗ ﴿۱۷﴾ سَنَدْعُ الزَّبَانِیَةَ ﴿۱۸﴾

الزَّبَانِیَةَ ﴿۱۸﴾	سَنَدْعُ (2)	نَادِیَهٗ ﴿۱۷﴾	فَلْیَدْعُ
دوزخ کے فرشتوں (کو)	ابھی ہم (بھی) بلائیں گے	اپنی مجلس (کو)	تو اسے چاہئے کہ پکارے

تو اسے چاہیے کہ اپنی مجلس کو پکارے ○ ہم (بھی) جلد ہی دوزخ کے فرشتوں کو بلائیں گے ○

كَلَّا ؕ لَا تُطِعْهُ وَ اسْجُدْ وَ اقْتَرِبْ ﴿۱۹﴾ السجدة

وَ اقْتَرِبْ ﴿۱۹﴾	وَ اسْجُدْ (3)	لَا تُطِعْهُ	كَلَّا
اور (ہم سے) قریب ہو جاؤ	اور سجدہ کرو	تم نہ مانو اس کی (بات)	خبردار

خبردار! تم اس کی بات نہ مانو اور سجدہ کرو اور (ہم سے) قریب ہو جاؤ ○

ع ۱۹ / ۲۱ السجدۃ ۱۴

1 ...... پیشانی کے بالوں سے گھسیٹنا فرشتوں کا کام ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم گھسیٹیں گے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کے کام اپنی طرف منسوب فرماتا ہے۔ 2 ...... ابو جہل نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دھمکی دی کہ وہ اپنے ہم مجلس لوگوں کو آپ سے مقابلے کیلئے بلا لے گا تو اس کے جواب میں خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم زبانیہ فرشتوں کو بلا لیں گے۔ اس سے ظاہر ہوا کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دشمن اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے۔ 3 ...... یہ آیت آیاتِ سجدہ میں سے ہے، اسے پڑھنے اور سننے والے پر سجدۂ تلاوت کرنا واجب ہے۔

آیات:05 — رکوع:01

سُوْرَةُ الْقَدْر مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

شبِ قدر میں نزولِ قرآن

اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۚۖ ﴿۱﴾ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ

اِنَّاۤ	اَنْزَلْنٰهُ	فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ﴿۱﴾ (1)	وَ	مَاۤ اَدْرٰىكَ
بیشک	ہم نے نازل کیا اس (قرآن) کو	شبِ قدر میں	اور	کیا معلوم تجھے

بیشک ہم نے اس قرآن کو شبِ قدر میں نازل کیا ○ اور تجھے کیا معلوم کہ

شبِ قدر کی فضیلت

مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ؕ ﴿۲﴾ لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۙ۬ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ؕ ﴿۳﴾

مَا	لَیْلَةُ الْقَدْرِ ﴿۲﴾	لَیْلَةُ الْقَدْرِ	خَیْرٌ	مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ﴿۳﴾
کیا (ہے)	شب قدر	شب قدر	بہتر (ہے)	ہزار مہینوں سے

شبِ قدر کیا ہے؟ ○ شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے ○

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ الرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ

تَنَزَّلُ	الْمَلٰٓىٕكَةُ	وَ	الرُّوْحُ	فِیْهَا	بِاِذْنِ رَبِّهِمْ
اترتے ہیں	فرشتے	اور	جبریل	اس میں	اپنے رب کے حکم سے

اس رات میں فرشتے اور جبریل اپنے رب کے حکم سے

1 ...شبِ قدر انتہائی شرف وبرکت والی رات ہے، اسے شبِ قدر اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں سال بھر کے احکام نافذ کئے جاتے ہیں اور فرشتوں کو سال بھر کے کاموں اور خدمات پر مامور کیا جاتا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس رات کی دیگر راتوں پر شرافت وقدر کے باعث اس کو شبِ قدر کہتے ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے: جس نے اس رات میں ایمان اور اخلاص کے ساتھ شب بیداری کرکے عبادت کی تو اللہ تعالیٰ اس کے سابقہ (صغیرہ) گناہ بخش دیتا ہے۔ (بخاری، ۱/۲۵، الحدیث: ۳۵)

مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝۴ سَلٰمٌ ۛ هِیَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝۵

حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝۵	هِیَ	سَلٰمٌ	مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝۴
صبح طلوع ہونے تک	وہ (رات)	سلامتی (ہے)	ہر کام سے (کے لئے)

ہر کام کے لیے اترتے ہیں ۝ یہ رات صبح طلوع ہونے تک سلامتی ہے ۝

آیات:08 — رکوع:01

سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الرَّحِیْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

لَمْ یَكُنِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ الْمُشْرِكِیْنَ

الْمُشْرِكِیْنَ	وَ	مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ (1)	كَفَرُوْا	الَّذِیْنَ	لَمْ یَكُنِ
مشرکین	اور	اہلِ کتاب میں سے	کفر کیا	وہ لوگ جنہوں نے	نہ تھے

کتابی کافر اور مشرک (اپنا دین) چھوڑنے والے

مُنْفَكِّیْنَ حَتّٰى تَاْتِیَهُمُ الْبَیِّنَةُ ۝۱ رَسُوْلٌ

رَسُوْلٌ	الْبَیِّنَةُ ۝۱	تَاْتِیَهُمُ	حَتّٰى	مُنْفَكِّیْنَ
(وہ) رسول (ہے)	روشن دلیل	آجائے ان کے پاس	یہاں تک کہ	(اپنا دین) چھوڑنے والے

نہ تھے جب تک ان کے پاس روشن دلیل نہ آئے ۝ (یعنی) اللہ کا

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بعثت سے پہلے کفار اہلِ کتاب اور مشرکین کا حال

[1] ......اگرچہ اہلِ کتاب اور مشرکین سب ہی کافر ہیں مگر چونکہ اہلِ کتاب کو کسی پیغمبر اور کتاب سے نسبت ہے اس لئے ان کے احکام نرم ہیں اور اگر یہ ایمان قبول کریں تو انہیں دگنا ثواب ملتا ہے۔ جب کتاب اور پیغمبر سے نسبت کفار کو اتنا فائدہ دے دیتی ہے تو جس مومن کو حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور قرآن سے خصوصی نسبت ہو جائے تو اس کو کتنا فائدہ ہو گا۔

مِّنَ اللّٰهِ یَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۙ﴿۲﴾ فِیْهَا كُتُبٌ

مِّنَ اللّٰهِ	یَتْلُوْا	صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ﴿۲﴾ [1]	فِیْهَا	كُتُبٌ
اللہ کی طرف سے	وہ تلاوت کرتا ہے	پاک صحیفوں (کی)	ان میں	لکھی ہوئی (ہیں)

رسول جو پاک صحیفوں کی تلاوت فرماتا ہے ○ ان صحیفوں میں سیدھی باتیں

قَیِّمَةٌ ؕ﴿۳﴾ وَ مَا تَفَرَّقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا

قَیِّمَةٌ ﴿۳﴾	وَ	مَا تَفَرَّقَ [2]	الَّذِیْنَ	اُوْتُوا	الْكِتٰبَ	اِلَّا
سیدھی (باتیں)	اور	پھوٹ میں نہ پڑے	وہ لوگ جنہیں	دی گئی	کتاب	مگر

لکھی ہوئی ہیں ○ اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی انہوں نے (آپس میں) تفرقہ نہ ڈالا مگر

مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَیِّنَةُ ؕ﴿۴﴾ وَ مَاۤ اُمِرُوْۤا اِلَّا

مِنْۢ بَعْدِ	مَا	جَآءَتْهُمُ	الْبَیِّنَةُ ﴿۴﴾	وَ	مَاۤ اُمِرُوْۤا	اِلَّا
(اس کے) بعد	کہ	آگئی ان کے پاس	روشن دلیل	اور	انہیں حکم نہ دیا گیا	مگر

اس کے بعد کہ وہ روشن دلیل ان کے پاس آچکی تھی ○ اور ان لوگوں کو تو یہی حکم ہوا

لِیَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۙ۬

لِیَعْبُدُوْا	اللّٰهَ	مُخْلِصِیْنَ	لَهُ	الدِّیْنَ
یہ کہ وہ عبادت کریں	اللہ (کی)	خالص کرتے ہوئے	اس کے لئے	دین / عبادت

کہ اللہ کی عبادت کریں، اس کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے،

حُنَفَآءَ وَ یُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ یُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَ ذٰلِكَ

حُنَفَآءَ	وَ	یُقِیْمُوا	الصَّلٰوةَ	وَ	یُؤْتُوا	الزَّكٰوةَ	وَ	ذٰلِكَ
ہر باطل سے جدا (ہو کر)	اور	وہ قائم کریں	نماز	اور	ادا کریں	زکوٰۃ	اور	یہی

ہر باطل سے جدا ہو کر اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہ

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بعثت کے بعد اہلِ کتاب کا حال

(1)...... اس سے مراد قرآنِ کریم ہے جو سب صحیفوں کے مضامین کی جامع کتاب ہے اور یہ ہر طرح سے پاک ہے کہ پاک جگہ سے، پاک فرشتوں کے ذریعے، پاک نبی پر آیا، پھر ہمیشہ پاک زبانوں، پاک سینوں، پاک ہاتھوں میں رہے گا، تیز ملاوٹ اور ردوبدل سے محفوظ ہے۔ (2)...... اس آیت سے مراد یہ ہے کہ پہلے تو سب اس بات پر متفق تھے کہ جب وہ نبی تشریف لائیں گے جن کی بشارت دی گئی ہے تو ہم ان پر ایمان لائیں گے لیکن جب وہ نبی مکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جلوہ افروز ہوئے تو ان میں پھوٹ پڑ گئی اور ان میں سے بعض ان پر ایمان لائے اور بعض نے حسد اور عناد کی وجہ سے کفر اختیار کیا۔

کفار اہل کتاب اور مشرکین کے لئے وعید

دِیْنُ الْقَیِّمَةِؕ۝۵ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ الْمُشْرِكِیْنَ

الْمُشْرِكِیْنَ	وَ	مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ	كَفَرُوْا[1]	الَّذِیْنَ	اِنَّ	دِیْنُ الْقَیِّمَةِ ۝۵
مشرکین	اور	اہلِ کتاب میں سے	کفر کیا	وہ لوگ جنہوں نے	بیشک	سیدھا دین (ہے)

سیدھا دین ہے ○ بیشک اہلِ کتاب میں جو کافر ہوئے وہ اور مشرک

فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاؕ اُولٰٓىٕكَ هُمْ

هُمْ	اُولٰٓىٕكَ	فِیْهَا	خٰلِدِیْنَ	فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ
وہی	یہ لوگ	اس میں	ہمیشہ رہنے والے	(یہ سب) جہنم کی آگ میں (ہوں گے)

سب جہنم کی آگ میں ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے، وہی

باعمل مسلمانوں کے لئے بشارت

شَرُّ الْبَرِیَّةِؕ۝۶ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا

عَمِلُوا	وَ	اٰمَنُوْا	الَّذِیْنَ	اِنَّ	شَرُّ الْبَرِیَّةِ ۝۶
انہوں نے عمل کئے	اور	ایمان لائے	وہ لوگ جو	بیشک	تمام مخلوق میں سب سے بدتر (ہیں)

تمام مخلوق میں سب سے بدتر ہیں ○ بیشک جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام

الصّٰلِحٰتِۙ اُولٰٓىٕكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِؕ۝۷ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ

عِنْدَ رَبِّهِمْ	جَزَآؤُهُمْ	خَیْرُ الْبَرِیَّةِ ۝۷	هُمْ	اُولٰٓىٕكَ	الصّٰلِحٰتِ
ان کے رب کے پاس	ان کی جزا	تمام مخلوق میں سب سے بہتر (ہیں)	وہی	یہ لوگ	اچھے، نیک

کئے وہی تمام مخلوق میں سب سے بہتر ہیں ○ ان کا صلہ ان کے رب کے پاس

جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ

خٰلِدِیْنَ	الْاَنْهٰرُ	مِنْ تَحْتِهَا	تَجْرِیْ	جَنّٰتُ عَدْنٍ
ہمیشہ رہنے والے	نہریں	ان کے نیچے	بہتی ہیں	ہمیشہ رہنے کے باغات (ہیں)

بسنے کے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ان میں ہمیشہ ہمیشہ

1 ..... اہلِ کتاب میں سے وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کو مانتے اور اس کی عبادت تو کرتے تھے لیکن انہوں نے آخری نبی حضرت محمد مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت کو نہ مانا اور ان کی عزت و توقیر نہ کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں کافر قرار دیا اور کافر چاہے کتابی ہو یا مشرک جہنم میں ہمیشہ رہے گا۔

فِيْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ

وَ	عَنْهُمْ	اللّٰهُ	رَضِيَ (۱)	اَبَدًا	فِيْهَآ
اور	ان سے	اللہ	راضی ہوا	ہمیشہ	ان میں

رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہوا اور

رَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۝۸ ع

رَبَّهٗ ۝۸	خَشِيَ	لِمَنْ	ذٰلِكَ	عَنْهُ	رَضُوْا
اپنے رب (سے)	ڈرے	(اس) کے لئے جو	یہ (صلہ)	اس سے	وہ راضی ہوئے

وہ اس سے راضی ہوئے، یہ صلہ اس کے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈرے ۝

ع ۸/۲۳

آیات:08 — سُوْرَةُ الزِّلْزَال مدنیّۃ — رکوع:01

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الرَّحِيْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قیامت قائم ہوتے وقت کی ہولناکیاں

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝۱ وَ

وَ	زِلْزَالَهَا ۝۱ (2)	الْاَرْضُ	زُلْزِلَتِ	اِذَا
اور	(جیسے) اس کا تھرتھرانا (طے ہے)	زمین	تھرتھرادی جائے گی	جب

جب زمین تھرتھرادی جائے گی جیسے اس کا تھرتھرانا طے ہے ۝ اور

1 ...... ہر ولی اور بزرگ کو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عنہ کہہ سکتے ہیں، یہ لفظ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کے ساتھ خاص نہیں۔ اس آیت میں یہ مضمون صاف موجود ہے۔

2 ...... زمین کا یہ تھرتھرانا اس وقت ہوگا جب قیامت نزدیک ہوگی یا قیامت کے دن زمین تھرائے گی۔

اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَاۙ(۲) وَ قَالَ الْاِنْسَانُ

اَخْرَجَتِ	الْاَرْضُ	اَثْقَالَهَا(۲)[1]	وَ	قَالَ	الْاِنْسَانُ
باہر نکال دے گی	زمین	اپنے بوجھ	اور	کہے گا	آدمی

زمین اپنے بوجھ باہر پھینک دے گی ○ اور آدمی کہے گا:

مَا لَهَاۚ(۳) یَوْمَىٕذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَاۙ(۴)

مَا	لَهَا(۳)	یَوْمَىٕذٍ	تُحَدِّثُ	اَخْبَارَهَا(۴)[2]
کیا ہوا	اس کو	اس دن	وہ بتائے گی	اپنی خبریں

اسے کیا ہوا؟ ○ اس دن وہ اپنی خبریں بتائے گی ○

بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَاؕ(۵) یَوْمَىٕذٍ

بِاَنَّ	رَبَّكَ	اَوْحٰى	لَهَا(۵)	یَوْمَىٕذٍ
(اس) لئے کہ	تیرے رب (نے)	حکم بھیجا	اس کو	اس دن

اس لیے کہ تمہارے رب نے اسے حکم بھیجا ○ اس دن

یَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ﳔ لِّیُرَوْا اَعْمَالَهُمْؕ(۶)

یَّصْدُرُ	النَّاسُ	اَشْتَاتًا	لِّیُرَوْا	اَعْمَالَهُمْ(۶)
لوٹیں گے	لوگ	مختلف (حالتوں میں)	تاکہ انہیں دکھائے جائیں	ان کے اعمال

لوگ مختلف حالتوں میں لوٹیں گے تاکہ انہیں ان کے اعمال دکھائے جائیں ○

فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗؕ(۷)

فَمَنْ	یَّعْمَلْ	مِثْقَالَ ذَرَّةٍ	خَیْرًا	یَّرَهٗ(۷)
تو جو	کرے	ایک ذرے کے برابر	بھلائی	وہ دیکھے گا اسے

تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے وہ اسے دیکھے گا ○

روزِ قیامت اعمال کا حساب اور مشاہدہ

[1] ......زمین کے بوجھ سے مراد اس کے اندر موجود خزانے اور مردے وغیرہ ہیں۔

[2] ......حدیثِ پاک میں ہے "زمین کی خبریں یہ ہیں کہ وہ ہر مرد و عورت پر اس کے ان اعمال کی گواہی دے گی جو انہوں نے اس کی پیٹھ پر کیے، وہ کہے گی: اس نے فلاں دن یہ عمل کیا اور اُس نے فلاں دن یہ عمل کیا۔ یہی اس کی خبریں ہیں۔ (ترمذی، ۴/۱۹۴، الحدیث: ۲۴۳۷) دوسری حدیثِ پاک میں ہے "زمین سے محتاط رہو کہ یہ تمہاری اصل ہے اور جو کوئی اس پر اچھا یا برا عمل کرے گا یہ اس کی خبر دے گی۔ (معجم الکبیر، ۵/۶۵، الحدیث: ۴۵۹۶)

وَ	مَنْ	یَّعْمَلْ	مِثْقَالَ ذَرَّةٍ	شَرًّا [1]	یَّرَهٗ ۸
اور	جو	کرے	ایک ذرے کے برابر	برائی	وہ دیکھے گا اسے

وَ مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ ۸ ع

اور جو ایک ذرہ بھر برائی کرے وہ اسے دیکھے گا ○

آیات: 11 — رکوع: 01

سُوْرَةُ الْعٰدِیٰتِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

انسان کی ناشکری کا تفصیلی بیان

وَ الْعٰدِیٰتِ ضَبْحًا ۱ فَالْمُوْرِیٰتِ قَدْحًا ۲

وَ الْعٰدِیٰتِ ضَبْحًا ۱ [2]	فَالْمُوْرِیٰتِ قَدْحًا ۲
ہانپتے ہوئے تیز دوڑنے والے (گھوڑوں) کی قسم	پھر سم مار کر پتھروں سے چنگاریاں نکالنے والوں (کی)

ان گھوڑوں کی قسم جو ہانپتے ہوئے دوڑتے ہیں ○ پھر سم مار کر پتھروں سے چنگاریاں نکالنے والوں کی ○

فَالْمُغِیْرٰتِ صُبْحًا ۳ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۴

فَالْمُغِیْرٰتِ صُبْحًا ۳	فَاَثَرْنَ	بِهٖ	نَقْعًا ۴
پھر صبح کے وقت غارت کر دینے والوں (کی)	پھر اڑاتے ہیں	اس وقت	غبار

پھر صبح کے وقت غارت کر دینے والوں کی ○ پھر اس وقت غبار اڑاتے ہیں ○

1..... نیکی تھوڑی سی بھی کار آمد ہے اور گناہ چھوٹا سا بھی وبال ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے "بندہ کبھی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی بات کہتا ہے اور اُس کی طرف توجہ بھی نہیں کرتا (یعنی بعض باتیں انسان کے نزدیک نہایت معمولی ہوتی ہیں) اللہ تعالیٰ اُس (بات) کی وجہ سے اس کے بہت سے درجے بلند کرتا ہے اور کبھی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی بات کرتا ہے اور اُس کا خیال بھی نہیں کرتا اِس (بات) کی وجہ سے جہنم میں گرتا ہے۔ (بخاری، ۴/۲۴۱، الحدیث: ۶۴۷۸)

2..... "عادیات" سے مراد غازیوں کے گھوڑے ہیں جو جہاد میں دوڑتے ہیں تو ان کے سینوں سے آوازیں نکلتی ہیں۔

انسان کی محبتِ مال اور اس کا نتیجہ

فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ﴿۵﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ

فَوَسَطْنَ	بِهٖ	جَمْعًا ﴿۵﴾	اِنَّ	الْاِنْسَانَ	لِرَبِّهٖ
پھر بیچ میں گھس جاتے ہیں	اسی وقت	(دشمن کے) لشکر (کے)	بیشک	آدمی	اپنے رب کا

پھر اسی وقت دشمن کے لشکر میں گھس جاتے ہیں ○ بیشک انسان ضرور اپنے رب کا

لَكَنُوْدٌ ﴿۶﴾ وَ اِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ﴿۷﴾ وَ اِنَّهٗ

لَكَنُوْدٌ ﴿۶﴾ [1]	وَ	اِنَّهٗ	عَلٰى ذٰلِكَ	لَشَهِيْدٌ ﴿۷﴾	وَ	اِنَّهٗ
ضرور بڑا ناشکرا (ہے)	اور	بیشک وہ	اس (بات) پر	ضرور گواہ (ہے)	اور	بیشک وہ

بڑا ناشکرا ہے ○ اور بیشک وہ اس بات پر ضرور خود گواہ ہے ○ اور بیشک وہ

لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ﴿۸﴾ اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ

لِحُبِّ الْخَيْرِ [2]	لَشَدِيْدٌ ﴿۸﴾	اَفَلَا يَعْلَمُ	اِذَا	بُعْثِرَ
بھلائی (یعنی مال) کی محبت میں	ضرور سخت (ہے)	تو کیا وہ نہیں جانتا	جب	اٹھایا جائے گا

مال کی محبت میں ضرور بہت شدید ہے ○ تو کیا وہ نہیں جانتا جب وہ اٹھائے جائیں گے

مَا فِي الْقُبُوْرِ ﴿۹﴾ وَ حُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ﴿۱۰﴾

مَا	فِي الْقُبُوْرِ ﴿۹﴾	وَ	حُصِّلَ	مَا	فِي الصُّدُوْرِ ﴿۱۰﴾
(انہیں) جو	قبروں میں (ہیں)	اور	کھول دیا جائے گا	جو	سینوں میں (ہے)

جو قبروں میں ہیں؟ ○ اور جو سینوں میں ہے وہ کھول دی جائے گی ○

اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ﴿۱۱﴾

اِنَّ	رَبَّهُمْ	بِهِمْ	يَوْمَئِذٍ	لَّخَبِيْرٌ ﴿۱۱﴾
بیشک	ان کا رب	ان کی	اس دن	ضرور خوب خبر رکھنے والا (ہے)

بیشک ان کا رب اس دن ان کی یقیناً خوب خبر رکھنے والا ہے ○

ع ۱۱ ۲۵

1 ..... ناشکرے سے مراد وہ انسان ہے جو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے مکر جاتا ہے۔ یا، اس سے مراد گناہگار انسان ہے۔ یا، اس سے مراد وہ انسان ہے جو مصیبتوں کو یاد رکھے اور نعمتوں کو بھول جائے۔ 2 ..... محبتِ مال چار طرح کی ہے: (1) ایمانی محبت، جیسے حج وغیرہ کے لئے مال کی چاہت۔ (2) نفسانی محبت: جیسے اپنے آرام و راحت کے لیے مال سے رغبت۔ (3) طغیانی محبت، جیسے محض جمع کرنے اور چھوڑ جانے کے لئے مال سے محبت۔ (4) شیطانی محبت، جیسے گناہ و سرکشی کے لیے مال کی محبت۔ مال سے محبت تو مطلقاً ہوتی ہے لیکن مذموم وہ ہے جو خدا سے دور کر دے۔

آیات: 11 — رکوع: 01

سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اَلْقَارِعَةُ ۝۱ مَا الْقَارِعَةُ ۝۲ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ

اَلْقَارِعَةُ ۝۱ (1)	مَا	الْقَارِعَةُ ۝۲	وَ	مَاۤ اَدْرٰىكَ (2)
دل دہلا دینے والی	کیا (ہے)	دل دہلا دینے والی	اور	کیا معلوم تجھے

وہ دل دہلا دینے والی ۝ وہ دل دہلا دینے والی کیا ہے؟ ۝ اور تجھے کیا معلوم

مَا الْقَارِعَةُ ۝۳ يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ

مَا	الْقَارِعَةُ ۝۳	يَوْمَ	يَكُوْنُ	النَّاسُ
کیا (ہے)	دل دہلا دینے والی	(جس) دن	ہوں گے	آدمی

کہ وہ دل دہلا دینے والی کیا ہے؟ ۝ جس دن آدمی پھیلے ہوئے

كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝۴ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۝۵

كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝۴	وَ	تَكُوْنُ	الْجِبَالُ	كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۝۵
پھیلے ہوئے پروانوں کی طرح	اور	ہو جائیں گے	پہاڑ	دھنکی ہوئی اون کی طرح

پروانوں کی طرح ہوں گے ۝ اور پہاڑ رنگ برنگی دھنکی ہوئی اون کی طرح ہو جائیں گے ۝

(1)...... قیامت کی دہشت، ہولناکی اور سختی سے تمام انسانوں کے دل دہل جائیں گے، اس لئے اسے "قَارِعَه" کہتے ہیں اور بعض مفسرین کے نزدیک حضرت اسرافیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی آواز کی وجہ سے قیامت کو "قَارِعَه" کہتے ہیں کیونکہ جب وہ صور میں پھونک ماریں گے تو اس کی آواز کی شدت سے تمام مخلوق مر جائے گی۔ (2)...... اگر یہاں خطاب حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہے تو مراد یہ ہے کہ وحی کے بغیر آپ کو قیامت کی ہولناکی کا علم نہیں ہے، مطلق علم کی نفی مراد نہیں۔

قیامت کی ہولناکیاں

فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ ﴿۶﴾ فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ ﴿۷﴾

فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ ﴿۷﴾	فَهُوَ	مَوَازِیْنُهٗ ﴿۶﴾ (1)	ثَقُلَتْ	مَنْ	فَاَمَّا
پسندیدہ زندگی میں (ہو گا)	تو وہ	اس کے ترازو	بھاری ہوں گے	وہ جو	تو بہر حال

تو بہر حال جس کے ترازو بھاری ہوں گے ○ وہ تو پسندیدہ زندگی میں ہو گا ○

وَ اَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ ﴿۸﴾ فَاُمُّهٗ

فَاُمُّهٗ	مَوَازِیْنُهٗ ﴿۸﴾	خَفَّتْ	مَنْ	اَمَّا	وَ
تو اس کا ٹھکانہ	اس کے ترازو	ہلکے پڑیں گے	وہ جو	بہر حال	اور

اور بہر حال جس کے ترازو ہلکے پڑیں گے ○ تو اس کا ٹھکانہ

هَاوِیَةٌ ﴿۹﴾ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَاهِیَهْ ﴿۱۰﴾ نَارٌ حَامِیَةٌ ﴿۱۱﴾

نَارٌ حَامِیَةٌ ﴿۱۱﴾	مَاهِیَهْ ﴿۱۰﴾	مَاۤ اَدْرٰىكَ	وَ	هَاوِیَةٌ ﴿۹﴾
شعلے مارتی ایک آگ (ہے)	وہ کیا (ہے)	کیا معلوم تجھے	اور	ہاویہ (ہو گا)

ہاویہ ہو گا ○ اور تجھے کیا معلوم کہ وہ کیا ہے؟ ○ ایک شعلے مارتی آگ ہے ○

ع ۱ | ۱۱ | ۲۶

آیات:08 | رکوع:01

سُوْرَةُ التَّكَاثُر مَکِّیَّة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الرَّحِیْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللّٰہ	نام سے (شروع)

اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

(1)...... قیامت کے دن مومنوں اور کفار سبھی کے اعمال کا وزن کیا جائے گا: مومن کی نیکیاں اچھی صورت میں لا کر میزان میں رکھی جائیں گی، اگر وہ غالب ہوئیں تو اس کے لئے جنت ہے اور اگر گناہ غالب ہوئے اور اسے معاف نہ فرمایا گیا تو اسے مخصوص مدت تک داخلِ جہنم کر دیا جائے گا۔ کافر کی برائیاں بدترین صورت میں لا کر میزان میں رکھی جائیں گی، پھر اسے داخلِ جہنم کر دیا جائے گا۔ نیز بعض مومن ایسے ہوں گے جنہیں اعمال کا وزن کئے بغیر ہی بے حساب داخلِ جنت کر دیا جائے گا۔

طلبِ مال کی ہوس کا نتیجہ اور تنبیہ

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ﴿۱﴾ حَتّٰى زُرْتُمُ

اَلْهٰىكُمُ	التَّكَاثُرُ ﴿۱﴾ [1]	حَتّٰى	زُرْتُمُ
غافل کر دیا تمہیں	زیادہ مال جمع کرنے کی طلب (نے)	یہاں تک کہ	تم نے منہ دیکھا

زیادہ مال جمع کرنے کی طلب نے تمہیں غافل کر دیا ○ یہاں تک کہ تم نے

جہنم کو جاننے اور دیکھنے کا بیان

الْمَقَابِرَ ؕ﴿۲﴾ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ﴿۳﴾ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ؕ﴿۴﴾

الْمَقَابِرَ ﴿۲﴾	كَلَّا	سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳﴾	ثُمَّ	كَلَّا	سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴﴾
قبروں (کا)	ہاں ہاں	عنقریب تم جان جاؤ گے	پھر	یقیناً	عنقریب تم جان جاؤ گے

قبروں کا منہ دیکھا ○ ہاں ہاں اب جلد جان جاؤ گے ○ پھر یقیناً تم جلد جان جاؤ گے ○

كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ؕ﴿۵﴾ لَتَرَوُنَّ

كَلَّا	لَوْ	تَعْلَمُوْنَ	عِلْمَ الْيَقِيْنِ ﴿۵﴾	لَتَرَوُنَّ
یقیناً	اگر	تم جانتے	یقینی علم (کے ساتھ تو مال سے محبت نہ رکھتے)	بیشک ضرور تم دیکھو گے

یقیناً اگر تم یقینی علم کے ساتھ جانتے (تو مال سے محبت نہ رکھتے) ○ بیشک تم ضرور جہنم کو

الْجَحِيْمَ ۙ﴿۶﴾ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۙ﴿۷﴾

الْجَحِيْمَ ﴿۶﴾	ثُمَّ	لَتَرَوُنَّهَا	عَيْنَ الْيَقِيْنِ ﴿۷﴾
جہنم (کو)	پھر	بیشک ضرور تم دیکھو گے اسے	یقین کی آنکھ (سے)

دیکھو گے ○ پھر بیشک تم ضرور اسے یقین کی آنکھ سے دیکھو گے ○

ہر نعمت کے متعلق سوال ہوگا

ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ع ﴿۸﴾

ثُمَّ	لَتُسْئَلُنَّ	يَوْمَئِذٍ	عَنِ النَّعِيْمِ ﴿۸﴾ [2]
پھر	بیشک ضرور تم سے پوچھا جائے گا	اس دن	نعمتوں کے متعلق

پھر بیشک ضرور اس دن تم سے نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا ○

ع ۲۷

[1] ..... کثرتِ مال کی حرص اور اس پر اور اولاد پر فخر کا اظہار کرنا انتہائی مذموم ہے اور اس میں مبتلا ہو کر آدمی اُخروی سعادتوں سے محروم رہ جاتا ہے۔ حدیث پاک میں ہے: دو بھوکے بھیڑیئے جو بکریوں میں چھوڑ دیئے جائیں وہ ان بکریوں کو اتنا تباہ نہیں کرتے جتنا مال اور عزت کی حرص انسان کے دین کو خراب کر دیتی ہے۔ (ترمذی، ۴/ ۱۶۶، الحدیث: ۲۳۸۳) اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے محفوظ فرمائے، آمین۔ [2] ..... قیامت کے دن ہر نعمت کے بارے میں سوال ہوگا چاہے وہ نعمت جسمانی ہو یا روحانی، ضرورت کی ہو، یا عیش وراحت کی حتی کہ ٹھنڈے پانی، درخت کے سائے اور راحت کی نیند کے بارے میں بھی سوال ہوگا۔

آیات:03 رکوع:01

سُوْرَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

زمانے کی قسم سے انسان کے خسارے میں ہونے کا بیان

وَ الْعَصْرِ ۙ﴿۱﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۙ﴿۲﴾

وَ الْعَصْرِ ﴿۱﴾ (1)	اِنَّ	الْاِنْسَانَ	لَفِیْ خُسْرٍ ﴿۲﴾ (2)
زمانے کی قسم	بیشک	آدمی	ضرور خسارے میں (ہے)

زمانے کی قسم ○ بیشک آدمی ضرور خسارے میں ہے ○

خسارے سے محفوظ لوگ

اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

اِلَّا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ
مگر	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے	اچھے، نیک

مگر جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے

وَ تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ۬ وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴿۳﴾ ع

وَ	تَوَاصَوْا	بِالْحَقِّ	وَ	تَوَاصَوْا	بِالصَّبْرِ ﴿۳﴾
اور	ایک دوسرے کو تاکید کی	حق کی	اور	ایک دوسرے کو وصیت کی	صبر کی

اور ایک دوسرے کو حق کی تاکید کی اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی ○

ع ۱ ۲۸

1. ...یہاں عصر سے مطلق زمانہ، یا حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مخصوص زمانہ مراد ہے، یا اس سے وہ وقت مراد ہے جو سورج غروب ہونے سے پہلے ہوتا ہے، یا اس سے مراد نمازِ عصر ہے۔ 2 ...بیشک آدمی ضرور نقصان میں ہے کہ اس کی عمر جو اس کا سرمایہ اور اصل پونجی ہے وہ ہر دم کم ہو رہی ہے مگر جو ایمان لائے اور انہوں اچھے کام کئے اور ایک دوسرے کو ایمان اور نیک عمل کی تاکید کی اور ایک دوسرے کو ان تکلیفوں اور مشقتوں پر صبر کرنے کی وصیت کی جو دین کی راہ میں انہیں پیش آئیں تو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خسارے میں نہیں بلکہ نفع پانے والے ہیں کیونکہ ان کی جتنی عمر گزری وہ نیکی اور طاعت میں گزری ہے۔

آیات:09 — رکوع:01

سُوْرَةُ الْهُمَزَة مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

غیبت، چغلی اور مال جمع کرنے والے کفار کے لئے وعید

وَیْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِۣ ۙ(۱) الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا

وَیْلٌ (1)	لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِۣ (۱)	الَّذِیْ	جَمَعَ	مَالًا
خرابی (ہے)	ہر منہ پر عیب نکالنے والے پیٹھ پیچھے برائی کرنے والے کے لئے	جس نے	جمع کیا	مال

اس کے لیے خرابی ہے جو لوگوں کے منہ پر عیب نکالے، پیٹھ پیچھے برائی کرے ○ جس نے مال جوڑا

وَّعَدَّدَهٗ ۙ(۲) یَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ ۚ(۳) كَلَّا

وَّ	عَدَّدَهٗ (۲) (2)	یَحْسَبُ	اَنَّ	مَالَهٗ	اَخْلَدَهٗ (۳)	كَلَّا
اور	گن گن کر رکھا اسے	وہ سمجھتا ہے	کہ	اس کا مال	(دنیا میں) ہمیشہ رکھے گا اسے	ہرگز نہیں

اور اسے گن گن کر رکھا ○ وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اسے (دنیا میں) ہمیشہ رکھے گا ○ ہرگز نہیں،

جہنم کی آگ کی شدت کا بیان

لَیُنْۢبَذَنَّ فِی الْحُطَمَةِ ۗۖ(۴) وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا

لَیُنْۢبَذَنَّ	فِی الْحُطَمَةِ (۴)	وَ	مَاۤ اَدْرٰىكَ	مَا
وہ ضرور ضرور پھینکا جائے گا	چورا کر دینے والی میں	اور	کیا معلوم تجھے	کیا (ہے)

وہ ضرور ضرور چورا چورا کر دینے والی میں پھینکا جائے گا ○ اور تجھے کیا معلوم کہ

(1)...... یہ آیتیں ان کفار کے بارے میں نازل ہوئیں جو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم پر اعتراضات اور ان کی غیبت کرتے تھے، جیسے اَخنس بن شُریق، اُمیہ بن خلف اور ولید بن مغیرہ وغیرہ۔ نیز اس آیت میں مذکور حکم ہر عیب جو اور غیبت کرنے والے کے لئے عام ہے۔ (2)...... مال جمع کرنا اور گن گن کر رکھنا چند صورتوں میں برا ہے، (1) حرام ذرائع سے مال جمع کیا جائے۔ (2) جمع شدہ مال سے شرعی حقوق ادا نہ کئے جائیں۔ (3) مال جمع کرنے میں ایسا مشغول ہو جانا کہ اللہ تعالیٰ کو بھول جائے۔ (4) اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے کی بجائے صرف مال کو آفات دور کرنے کا ذریعہ سمجھا جائے۔

الْحُطَمَةُ ۝٥ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۝٦ الَّتِیْ تَطَّلِعُ

تَطَّلِعُ	الَّتِیْ	نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۝٦ [1]	الْحُطَمَةُ ۝٥
چڑھ جائے گی	وہ جو	اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ (ہے)	چورا کر دینے والی

وہ چورا چورا کر دینے والی کیا ہے؟ ۝ وہ اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے ۝ وہ جو دلوں پر

عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۝٧ اِنَّهَا عَلَیْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۝٨ فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝٩

فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝٩	مُّؤْصَدَةٌ ۝٨	عَلَیْهِمْ	اِنَّهَا	عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۝٧ [2]
لمبے لمبے ستونوں میں	بند کر دی جائے گی	ان پر	بیشک وہ	دلوں پر

چڑھ جائے گی ۝ بیشک وہ ان پر بند کر دی جائے گی ۝ لمبے لمبے ستونوں میں ۝

آیات:05 — رکوع:01

سُوْرَةُ الْفِیْل (مَكِّیَّة)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الرَّحِیْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اَلَمْ تَرَ كَیْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ ۝١ اَلَمْ یَجْعَلْ

اَلَمْ یَجْعَلْ	بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ ۝١ [3]	رَبُّكَ	فَعَلَ	كَیْفَ	اَلَمْ تَرَ
کیا اس نے نہ ڈالا	ہاتھی والوں کے ساتھ	تیرے رب (نے)	کیا	کیسا	کیا تم نے نہ دیکھا

کیا تم نے نہ دیکھا کہ تمہارے رب نے ان ہاتھی والوں کا کیا حال کیا؟ ۝ کیا اس نے

1 ..... جہنم کی آگ عام آگ کی طرح نہیں ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: جہنم کی آگ ہزار برس بھڑکائی گئی یہاں تک کہ وہ سرخ ہوگئی، پھر ہزار برس بھڑکائی گئی یہاں تک کہ وہ سفید ہوگئی، پھر ہزار برس بھڑکائی گئی حتی کہ وہ سیاہ ہوگئی، تو اب وہ سیاہ اور اندھیری ہے۔ (ترمذی، ۴/۲٦٦، الحدیث: ۲٦۰۰) 2 ..... دل ایسی چیز ہے جس میں ذرا سی گرمی برداشت کرنے کی تاب نہیں تو جب جہنم کی آگ ان پر چڑھ جائے گی اور موت آئے گی نہیں تو اس وقت کیا حال ہوگا اور دلوں کو جلانا اس لئے ہے کہ وہ کفر، باطل عقائد اور فاسد نیتوں کے مقام ہیں۔ 3 ..... اس واقعے کا خلاصہ یہ ہے کہ یمن اور حبشہ کے بادشاہ ابرہہ نے صنعاء میں اس غرض سے

كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۙ﴿۲﴾ وَّ اَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۙ﴿۳﴾

كَيْدَهُمْ	فِيْ تَضْلِيْلٍ ﴿۲﴾	وَّ	اَرْسَلَ	عَلَيْهِمْ	طَيْرًا	اَبَابِيْلَ ﴿۳﴾
ان کا مکر و فریب	تباہی میں	اور	بھیجے	ان پر	پرندے	فوج در فوج

ان کے مکر و فریب کو تباہی میں نہ ڈالا ○ اور ان پر فوج در فوج پرندے بھیجے ○

تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۪ۙ﴿۴﴾ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ﴿۵﴾

تَرْمِيْهِمْ	بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ﴿۴﴾	فَجَعَلَهُمْ	كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ﴿۵﴾
وہ مارتے تھے انہیں	کنکر کے پتھروں سے	تو اس نے کر ڈالا انہیں	کھائے ہوئے بھوسے کی طرح

جو انہیں کنکر کے پتھروں سے مارتے تھے ○ تو انہیں جانوروں کے کھائے ہوئے بھوسے کی طرح کردیا ○

آیات:04 | رکوع:01

سُوْرَةُ قُرَيْشٍ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللّٰه	نہایت مہربان	رحمت والا

اللّٰه کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۙ﴿۱﴾ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۚ﴿۲﴾

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ﴿۱﴾	اٖلٰفِهِمْ	رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ﴿۲﴾
قریش کو مانوس کرنے کی وجہ سے	انہیں مانوس کرنے (کی وجہ سے)	گرمی اور سردی کے سفر (سے)

قریش کو مانوس کرنے کی وجہ سے ○ انہیں سردی اور گرمی دونوں کے سفر سے مانوس کرنے کی وجہ سے ○

قریش پر احسانِ الٰہی اور حکمِ عبادت

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ایک کنیسہ (عبادت خانہ) بنایا کہ حج کرنے والے مکہ مکرمہ جانے کی بجائے یہیں آئیں اور اسی کنیسہ کا طواف کریں۔ اہلِ عرب کو یہ بات بہت ناگوار گزری اور قبیلہ بنی کنانہ کے ایک شخص نے موقع پا کر اس کنیسہ میں قضائے حاجت کر کے اسے آلودہ کر دیا۔ معلوم ہونے پر ابرہہ طیش میں آیا اور کعبہ معظمہ کو گرانے کی قسم کھائی۔ پھر یہ اپنے لشکر کے ساتھ جس میں بہت سے ہاتھی بھی تھے، مکۂ مکرمہ پہنچا، یہاں جب اس نے فوج کو تیاری کا حکم دیا تو اللّٰہ تعالیٰ نے پرندوں کی فوجیں بھیجیں جنہوں نے کنکر کے پتھروں سے ابرہہ اور اس کے لشکریوں کو مارا اور انہیں جانوروں کے کھائے ہوئے بھوسے کی طرح کر دیا۔

فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۙ﴿۳﴾ الَّذِيْٓ

فَلْيَعْبُدُوْا	رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ﴿۳﴾	الَّذِيْٓ
تو انہیں چاہئے کہ عبادت کریں	اس گھر کے رب (کی)	جس نے

تو انہیں اس گھر کے رب کی عبادت کرنی چاہیے ○ جس نے

اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّ اٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ﴿۴﴾ ع

اَطْعَمَهُمْ	مِّنْ جُوْعٍ	وَّ	اٰمَنَهُمْ	مِّنْ خَوْفٍ ﴿۴﴾ (1)
کھانا دیا انہیں	بھوک سے (میں)	اور	امن عطا کیا انہیں	خوف سے

انہیں بھوک میں کھانا دیا اور انہیں خوف سے امن بخشا ○

ربع

آیات: 07 — رکوع: 01

سُوْرَةُ الْمَاعُوْن مَكِّيَّة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

انکارِ آخرت، یتیم سے بدسلوکی اور بخل کی مذمت

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ﴿۱﴾ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ

اَرَءَيْتَ	الَّذِيْ	يُكَذِّبُ	بِالدِّيْنِ ﴿۱﴾	فَذٰلِكَ	الَّذِيْ	يَدُعُّ
کیا تم نے دیکھا	(اسے) جو	جھٹلاتا ہے	دین کو	پھر وہ	(ایسا ہے) جو	دھکے دیتا ہے

کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جو دین کو جھٹلاتا ہے ○ پھر وہ ایسا ہے جو یتیم کو

(1)... بھوک اور خوف معاشرے میں گناہوں اور بدکاریوں کی تعداد میں اضافے، جرائم کی شرح بڑھانے، بدامنی اور بے سکونی پھیلانے میں انتہائی خطرناک کردار ادا کرتے ہیں جبکہ بھوک کا ختم ہونا اور خوف کا دور ہو جانا معاشرے میں پاکیزہ ماحول اور امن و امان کی فضا قائم کرنے میں بہت معاون ہے۔ دینِ اسلام کے احکام اور تعلیمات پر نظر کی جائے تو یہ حقیقت روشن دن سے زیادہ صاف نظر آئے گی کہ لوگوں کی بھوک کو ختم کرنا، انہیں سہولیات فراہم کرنا، پاکیزہ معاشرے کا قیام اور امن قائم کرنا اسلام کی بنیادی ترجیحات اور خصوصیات میں سے ہے، لہٰذا ان احکام پر عمل پیرا ہونا چاہیے۔

الْيَتِيْمَ ۝۲ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝۳ فَوَيْلٌ

فَوَيْلٌ	عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝۳	لَا يَحُضُّ	وَ	الْيَتِيْمَ ۝۲
تو خرابی (ہے)	مسکین کو کھانا دینے پر	وہ ترغیب نہیں دیتا	اور	یتیم (کو)

دھکے دیتا ہے ۝ اور مسکین کو کھانا دینے کی ترغیب نہیں دیتا ۝ تو ان نمازیوں کے لئے

لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝۴ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝۵ الَّذِيْنَ

الَّذِيْنَ	سَاهُوْنَ ۝۵ [2]	عَنْ صَلَاتِهِمْ	هُمْ	الَّذِيْنَ	لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝۴ [1]
وہ لوگ جو	غفلت کرنے والے (ہیں)	اپنی نماز سے	وہ	جو	(ان) نمازیوں کے لئے

خرابی ہے ۝ جو اپنی نماز سے غافل ہیں ۝ وہ جو

هُمْ يُرَآءُوْنَ ۝۶ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝۷

الْمَاعُوْنَ ۝۷	يَمْنَعُوْنَ	وَ	يُرَآءُوْنَ ۝۶ [3]	هُمْ
برتنے کی معمولی چیزوں (سے)	(مانگنے پر) منع کردیتے ہیں	اور	دکھاوا کرتے ہیں	وہ

دکھاوا کرتے ہیں ۝ اور برتنے کی معمولی چیزیں بھی نہیں دیتے ۝

ع ۲۲

آیات: 03 | رکوع: 01

سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الرَّحِيْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللّٰه	نام سے (شروع)

اللّٰه کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

1 ...... یہاں سے منافقوں کی عملی حالت بیان کی جارہی ہے۔

2 ...... نماز سے غفلت کی چند صورتیں ہیں: جیسے پابندی سے نہ پڑھنا، صحیح وقت پر نہ پڑھنا، فرائض وواجبات کو صحیح طریقے سے ادا نہ کرنا، شرعی عذر کے بغیر باجماعت نہ پڑھنا، نماز کی پرواہ نہ کرنا، تنہائی میں قضا کردینا اور لوگوں کے سامنے پڑھ لینا وغیرہ۔

3 ...... ریاکاری یہ ہے کہ اپنے اچھے عمل کو اس ارادے سے ظاہر کرنا کہ لوگ اسے دیکھ کر اس کی عبادت گزاری کی تعریف کریں یا اسے اچھا سمجھیں۔

اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَؕ(۱) فَصَلِّ لِرَبِّكَ

لِرَبِّكَ	فَصَلِّ	الْكَوْثَرَ(۱) (1)	اَعْطَیْنٰكَ	اِنَّاۤ
اپنے رب کے لئے	تو تم نماز پڑھو	بے شمار خوبیاں	ہم نے عطا کیں تمہیں	بیشک

اے محبوب! بیشک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں ○ تو تم اپنے رب کے لیے نماز پڑھو

وَ انْحَرْؕ(۲) اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ۠(۳)

الْاَبْتَرُ(۳) (2)	هُوَ	شَانِئَكَ	اِنَّ	انْحَرْ(۲)	وَ
ہر خیر سے محروم (ہے)	وہی	تمہارا دشمن	بیشک	قربانی کرو	اور

اور قربانی کرو ○ بیشک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے ○

حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو عطا ہونے والا کوثر

نماز اور قربانی کا حکم

حضور کے دشمن کی محرومی

ع ۳ / ۳۳

آیات: 06 | رکوع: 01

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الرَّحِیْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَۙ(۱) لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَۙ(۲) وَ

وَ	تَعْبُدُوْنَ(۲)	مَا	لَاۤ اَعْبُدُ	الْكٰفِرُوْنَ(۱) (3)	یٰۤاَیُّهَا	قُلْ
اور	تم پوجتے ہو	(ان کی) جنہیں	میں عبادت نہیں کرتا	کافرو	اے	تم کہو

تم فرماؤ! اے کافرو! ○ میں ان کی عبادت نہیں کرتا جنہیں تم پوجتے ہو ○ اور

عبادت سے متعلق کفار سے دو ٹوک کلام

(1) ..... کوثر سے متعلق مفسرین کے مختلف اقوال ہیں، ایک قول یہ ہے کہ اس سے دنیا اور آخرت کی بے شمار خوبیاں مراد ہیں۔ (2) ..... حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فرزند حضرت قاسم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا وصال ہوا تو کفار نے یہ کہا کہ ان کی نسل ختم ہوگئی، ان کے بعد اب ان کا ذکر بھی نہ رہے گا اور یہ سب چرچا ختم ہو جائے گا، اس پر سورۂ کوثر نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ان کفار کا رد فرمایا۔ اس سورت کا ایک ایک لفظ بلکہ نفسِ نزول حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مقامِ محبوبیت کو بیان کرتا ہے کہ آپ کے گستاخ کو جواب خود رب تعالیٰ دیتا ہے۔ (3) ..... قریش کی ایک جماعت نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کہا کہ

لَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۚ﴿۳﴾ وَلَآ اَنَا

لَآ	اَنْتُمْ	عٰبِدُوْنَ	مَآ	اَعْبُدُ ﴿۳﴾	وَ	لَآ	اَنَا
نہ	تم (اس کی)	عبادت کرنے والے (ہو)	جس کی	میں عبادت کرتا ہوں	اور	نہ	میں (اس کی)

تم اس کی عبادت کرنے والے نہیں جس کی میں عبادت کرتا ہوں ○ اور نہ میں

عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۙ﴿۴﴾ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ

عَابِدٌ	مَّا	عَبَدْتُّمْ ﴿۴﴾	وَ	لَآ	اَنْتُمْ	عٰبِدُوْنَ
عبادت کرنے والا (ہوں)	جسے	تم نے پوجا	اور	نہ	تم (اس کی)	عبادت کرنے والے (ہو)

اس کی عبادت کروں گا جسے تم نے پوجا ○ اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو

مَآ اَعْبُدُ ؕ﴿۵﴾ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِىَ دِيْنِ ﴿۶﴾

مَآ	اَعْبُدُ ﴿۵﴾	لَكُمْ	دِيْنُكُمْ	وَلِىَ	دِيْنِ ﴿۶﴾
جس کی	میں عبادت کرتا ہوں	تمہارے لئے	تمہارا دین	اور میرے لئے	میرا دین (ہے)

جس کی میں عبادت کرتا ہوں ○ تمہارے لئے تمہارا دین ہے اور میرے لئے میرا دین ہے ○

آیات:03 | رکوع:01

سُوْرَةُ النَّصْرِ مَکِّیَّۃٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) آپ ہمارے دین کی پیروی کیجئے ہم آپ کے دین کی پیروی کریں گے۔ ایک سال آپ ہمارے معبودوں کی عبادت کریں ایک سال ہم آپ کے معبود کی عبادت کریں گے۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان سے فرمایا: اس بات سے اللہ تعالیٰ کی پناہ کہ میں اس کے ساتھ اس کے غیر کو شریک کروں۔ کفار کہنے لگے: تو آپ ایسا کیجئے کہ ہمارے کسی معبود کو ہاتھ ہی لگا دیجئے ہم آپ کی تصدیق کر دیں گے اور آپ کے معبود کی عبادت کریں گے۔ اس پر یہ سورۂ مبارکہ نازل ہوئی۔

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ ۝۱ وَ رَاَیْتَ

اِذَا	جَآءَ	نَصْرُ اللّٰهِ	وَ	الْفَتْحُ ۝۱ (1)	وَ	رَاَیْتَ
جب	آئے گی	اللہ کی مدد	اور	فتح	اور	تم دیکھوگے

جب اللہ کی مدد اور فتح آئے گی ۝ اور تم لوگوں کو

النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝۲ فَسَبِّحْ

النَّاسَ	یَدْخُلُوْنَ	فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ	اَفْوَاجًا ۝۲ (2)	فَسَبِّحْ
لوگوں (کو)	وہ داخل ہورہے ہیں	اللہ کے دین میں	فوج در فوج	تو تم پاکی بیان کرو

دیکھوگے کہ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہورہے ہیں ۝ تو اپنے رب کی

بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ اسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝۳

بِحَمْدِ رَبِّكَ	وَ	اسْتَغْفِرْهُ (3)	اِنَّهٗ	كَانَ	تَوَّابًا ۝۳
اپنے رب کی حمد کے ساتھ	اور	بخشش چاہو اس سے	بیشک وہ	ہے	بہت توبہ قبول کرنے والا

تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بیان کرو اور اس سے بخشش چاہو، بیشک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے ۝

مدد الٰہی اور فتح کی بشارت

گروہ در گروہ لوگوں کے اسلام میں داخل ہونے کی بشارت

تسبیح، حمد اور استغفار کی تلقین

ع ۳ ۲۵ — وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

آیات:05 — رکوع:01

سُوْرَةُ اللَّهَب مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

1 ... یہاں فتح سے خاص فتح مکہ یا اسلام کی عام فتوحات مراد ہیں۔

2 ... اس آیت میں غیبی خبر دی گئی ہے۔ یہ غیبی خبر فتح مکہ کے موقع پر پوری ہوئی اور لوگ مختلف جگہوں سے قبولِ اسلام کیلئے گروہ در گروہ آکر شرفِ اسلام سے باریاب ہوئے۔ 3 ... یہ سورت نازل ہونے کے بعد حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ'' کی بہت کثرت فرمائی۔ ہمیں بھی اس کی کثرت کرنی چاہیے۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم روزانہ ستر یا سو مرتبہ استغفار کرتے تھے۔

ابولہب اور اس کی بیوی کی بری حرکت و انجام کا بیان

تَبَّتْ يَدَآ اَبِىْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ ؕ ① مَاۤ اَغْنٰى عَنْهُ

تَبَّتْ (1)	يَدَآ اَبِىْ لَهَبٍ	وَّ	تَبَّ ①	مَاۤ اَغْنٰى	عَنْهُ
تباہ ہو جائیں	ابولہب کے دونوں ہاتھ	اور	وہ تباہ ہو گیا	کوئی فائدہ نہ دیا	اس سے (اسے)

ابولہب کے دونوں ہاتھ تباہ ہو جائیں اور وہ تباہ ہو ہی گیا ○ اس کا مال اور اس کی کمائی

مَالُهٗ وَ مَا كَسَبَ ؕ ② سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۚ ③ وَّ

مَالُهٗ	وَ	مَا	كَسَبَ ②	سَيَصْلٰى	نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ③	وَّ
اس کے مال (نے)	اور	جو	اس نے کمایا	عنقریب وہ داخل ہو گا	شعلوں والی آگ (میں)	اور

اس کے کچھ کام نہ آئی ○ اب وہ شعلوں والی آگ میں داخل ہو گا ○ اور

امْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۚ ④ فِىْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۠ ⑤

امْرَاَتُهٗ	حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ④	فِىْ جِيْدِهَا	حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ⑤
اس کی بیوی	لکڑیوں کا گٹھا اٹھانے والی (ہے)	اس کے گلے میں	کھجور کی چھال کی رسی (ہے)

اس کی بیوی لکڑیوں کا گٹھا اٹھانے والی ہے ○ اس کے گلے میں کھجور کی چھال کی رسی ہے ○

ع۵ / ۳۶

آیات: 04 — رکوع: 01

سُوْرَةُ الْإِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللّٰه	نہایت مہربان	رحمت والا

اللّٰه کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

1 ......جب حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے کوہِ صفا پر عرب کے لوگوں کو دعوت دی تو ہر طرف سے لوگ آئے اور حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اُن سے اپنے صدق و امانت کی شہادتیں لینے کے بعد فرمایا "اِنِّىْ لَكُمْ نَذِيْرٌ بَيْنَ يَدَىْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ" اس پر ابولہب نے حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے کہا کہ تم تباہ ہو جاؤ کیا تم نے ہمیں اس لئے جمع کیا تھا۔ اس پر یہ سورت شریف نازل ہوئی اور اللّٰه تعالیٰ نے خود اپنے حبیب صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی طرف سے اس گستاخ کو جواب دیا۔

وحدانیتِ الٰہی کا جامع بیان

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ﴿۲﴾ لَمْ یَلِدْ ۙ۬

قُلْ	هُوَ	اللّٰهُ	اَحَدٌ ﴿۱﴾ (1)	اَللّٰهُ	الصَّمَدُ ﴿۲﴾	لَمْ یَلِدْ
تم کہو	وہ	اللہ	ایک (ہے)	اللہ	بے نیاز (ہے)	نہ اس نے (کسی کو) جنم دیا

تم فرماؤ: وہ اللہ ایک ہے ○ اللہ بے نیاز ہے ○ نہ اس نے کسی کو جنم دیا

وَ لَمْ یُوْلَدْ ۙ﴿۳﴾ وَ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾ ع

وَ	لَمْ یُوْلَدْ ﴿۳﴾	وَ	لَمْ یَكُنْ	لَّهٗ	كُفُوًا	اَحَدٌ ﴿۴﴾
اور	نہ وہ کسی سے پیدا ہوا	اور	نہیں ہے	اس کے	برابر	کوئی

اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ○ اور کوئی اس کے برابر نہیں ○

ع ۲۷

آیات:05 — رکوع:01

سُوْرَةُ الْفَلَقِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

مخلوق کی برائیوں سے بچنے کیلئے رب کی پناہ طلب کرنے کی تعلیم

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ﴿۱﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ﴿۲﴾ وَ

قُلْ (2)	اَعُوْذُ	بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴿۱﴾	مِنْ شَرِّ	مَا	خَلَقَ ﴿۲﴾	وَ
تم کہو	میں پناہ لیتا ہوں	صبح کے رب کی	(اس مخلوق کے) شر سے	جو	اس نے پیدا کیا	اور

تم فرماؤ: میں صبح کے رب کی پناہ لیتا ہوں ○ اس کی تمام مخلوق کے شر سے ○ اور

(1)...... کفار نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اللہ رب العزت کے متعلق طرح طرح کے سوال کئے، کوئی کہتا تھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نسب کیا ہے؟ کوئی کہتا تھا کہ وہ سونے کا ہے یا چاندی کا ہے یا لوہے کا ہے یا لکڑی کا ہے؟ کس چیز کا ہے؟ کسی نے کہا، وہ کیا کھاتا ہے؟ کیا پیتا ہے؟ ربوبیت اس نے کس سے ورثہ میں پائی؟ اور اس کا کون وارث ہوگا؟ ان کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی کہ وہ بے نیاز اور ولادت و اولاد سے پاک ہے۔ (2)...... لبید بن اعصم یہودی اور اس کی بیٹیوں نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر جادو کیا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ مبارک اور ظاہری اعضاء پر اس کا اثر ہوا، البتہ

جادو کے شر سے پناہ

مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ﴿٣﴾ وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ

مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ	اِذَا	وَقَبَ ﴿٣﴾	وَ	مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ
سخت اندھیری رات کے شر سے	جب	وہ چھا جائے	اور	پھونکیں مارنے والی عورتوں کے شر سے

سخت اندھیری رات کے شر سے جب وہ چھا جائے ○ اور ان عورتوں کے شر سے جو

حاسد کے شر سے پناہ

فِی الْعُقَدِ ﴿٤﴾ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿٥﴾

فِی الْعُقَدِ ﴿٤﴾	وَ	مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ[1]	اِذَا	حَسَدَ ﴿٥﴾
گرہوں میں	اور	حسد کرنے والے کے شر سے	جب	وہ حسد کرے

گرہوں میں پھونکیں مارتی ہیں ○ اور حسد والے کے شر سے جب وہ حسد کرے ○

آیات: 06 | رکوع: 01

سُوْرَةُ النَّاسِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وسوسہ ڈالنے والے کے شر سے پناہ کی طلب کرنے کی تعلیم

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴿١﴾ مَلِكِ النَّاسِ ﴿٢﴾

قُلْ	اَعُوْذُ	بِرَبِّ النَّاسِ ﴿١﴾	مَلِكِ النَّاسِ ﴿٢﴾
تم کہو	میں پناہ لیتا ہوں	تمام لوگوں کے رب کی	(جو) سب لوگوں کا بادشاہ

تم کہو: میں تمام لوگوں کے رب کی پناہ لیتا ہوں ○ تمام لوگوں کا بادشاہ ○

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) دل، عقل اور اعتقاد پر کچھ اثر نہ ہوا۔ حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس کی خبر دی اور جادو کے سامان کا مقام بتایا۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم کو بھیج کر یہ سامان نکلوایا۔ اللہ تعالیٰ نے سورۂ فلق اور سورۂ ناس نازل فرمائی، ان کی برکت سے جادو کا اثر ختم ہوا اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بالکل تندرست ہو گئے۔

[1]..... حسد والا وہ ہے جو دوسرے کی نعمت چھن جانے کی تمنا کرے۔ یہاں حاسد سے بطورِ خاص یہودی مراد ہیں جو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے حسد

جن اور انسان دونوں کی برائی سے پناہ مانگی گئی ہے

ع ١ ٢٩

اِلٰهِ النَّاسِ ۙ﴿۳﴾ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ۬ الْخَنَّاسِ ۙ﴿۴﴾ الَّذِیْ

الَّذِیْ	مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ﴿۴﴾ (1)	اِلٰهِ النَّاسِ ﴿۳﴾
وہ جو	بار بار وسوسے ڈالنے والے، دبک جانے والے کے شر سے	تمام لوگوں کا معبود (ہے)

تمام لوگوں کا معبود ○ بار بار وسوسے ڈالنے والے، چھپ جانے والے کے شر سے (پناہ لیتا ہوں) ○ وہ جو

یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ﴿۵﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ﴿۶﴾ ع

مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ﴿۶﴾	فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ﴿۵﴾	یُوَسْوِسُ
جنوں اور انسانوں میں سے	لوگوں کے دلوں میں	وسوسے ڈالتا ہے

لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے ○ جنوں اور انسانوں میں سے ○

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کرتے تھے یا خاص لبید بن اعصم یہودی مراد ہے اور عمومی طور پر ہر حاسد سے پناہ کیلئے یہ آیت مبارکہ کافی ہے۔

1 ......وسوسے ڈالنے والے اور دبک جانے والے سے مراد شیطان ہے اور یہ اس کی عادت ہے کہ انسان جب غافل ہوتا ہے تو اس کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے اور جب انسان اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان دبک رہتا ہے اور ہٹ جاتا ہے۔